بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 1

ایس اے رائٹس

مکمل ناول

.....

"مے آئی کم ان میم۔۔۔۔۔؟؟؟"

"یس کم ان۔۔۔۔" وہ جو تیزی سے کی بورڈ پر ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھی ڈور پر ہونے والی بیل پر وہ سر نیچے جھکائے ہی بولی تھی۔۔۔۔

اس کی اجازت ملتے ہی اس کی پرسنل سیکریٹری اس کے عالیشان کیبن میں انٹر ہوئی تھی۔۔۔

"میم یہ ٹیکسٹ میمبر کی سی وی ہے اب بس ایک ہی بچے ہیں باقی سب ہو گئے ہیں آپ ان کا انٹرویو لے لیں پھر ڈسائیڈ کریں گے کس کو رکھنا ہے۔۔۔۔!!!"اس کی سیکرٹری اس کے ٹیبل پر فائل رکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"رکھ دیں اوَر ان کو بھیج دیں روم میں۔۔۔۔!!"اس نے اتنے ٹائم میں پہلی بار سر اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔۔" وہ سر ثبات میں ہلتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی اب تو وہ اپنی میم کے موڈ سے اچھے سے واقف تھی کہ اس کی میم کو فضول کی کوئی بات پسند نہیں تھی وہ ہمیشہ پوائنٹ ٹو پوائنٹ بات کرتی تھی۔۔۔۔

سیکرٹری کے جاتے ہی ابر شم رانا نے وہ سی وی اٹھائی تھی جو غالباً کسی لڑکے کی تھی۔۔۔

ٹاپ پر بڑے سے واضح لفظوں میں تعزیز خان لکھا ہوا تھا ساتھ ہی اس کی سٹائلش سی پک تھی۔۔۔

نیچے اس کی کوالیفیکشن تھی اس کی سی وی شاندار تھی۔۔۔۔

ابر شم اس کی سی وی دیکھنے میں مصروف تھی جب پھر سے بیل بجی تھی روم کی اس نے یس بولا تو سامنے والا اپنی سہر انگیز پر سنلٹی لیے اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔۔

بلیک جینز وائٹ شرٹ لیڈر کی بلیک جیکٹ بال جن کو اس نے جیل سے سٹ کیا ہوا تھا لمبی کھڑی ستون ناک لمبی خم دار پلکیں گہری کالی سیاہ آنکھیں ہلکی بڑھی بئیر ڈ جو اس کی وجاہت میں اوٗر بھی اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ کافی ڈیشنگ پر سنلٹی کا مالک ایک خوبرو لڑکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا انداز خاصا لاپرواہ سا تھا حلیے سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اسے اس جاب کی ضرورت ہو گئی وہ خاصا امیر کبیر انسان لگ رہا تھا۔۔۔۔

"میم میرا معائنہ ہو گیا ہو تو مجھے بیٹھنے کی پرمیشن دیجیے آپ۔۔۔۔۔!!؟" اس کی ایکسرے کرتی نظروں کو خود پر محسوس کرتا وہ اپنے لبوں کا کنارہ دانتوں تلے دبائے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

اس کی آواز سنتی ابر شم ایک دم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

"سٹ ڈاؤن۔۔۔۔" اس نے اپنے ٹیبل کے سامنے پڑی ہوئی چیئرز کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

سامنے والا سر ہاں میں ہلاتے ہوئے لاپرواہی سے ایک چیئر گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

چیئر کے گھسیٹنے کی آواز سے ابر شم ایریٹیٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"جی تو مسٹر تعزیز خان۔۔۔۔۔!!!! کیوں یہ جاب چاہیئے آپ کو۔۔۔۔!!!" وہ اپنے سفید ہاتھوں کی کہنیاں ٹیبل کے پر ٹکائے ان پر اپنی تھوڑی رکھتی ہوئی سنجیدگی سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے ایک گہری نگاہ اس حسن کی مورت پر ڈالی تھی۔۔۔۔

جو اس وقت بے بی پنک کلر کے ٹاپ میں ملبوس کرلی بالوں لاپرواہی سے شانوں پر کھلا چھوڑے اپنی کانچ سی آنکھیں اس پر ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔۔

ہاتھوں میں اس نے بس ایک ڈیمنڈ کا بریسلیٹ پہنا ہوا تھا اس کی باڈی ٹون سے ہرگز نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اتنے بڑے بزنس امپائر کو اکیلے سنبھالتی تھی۔۔۔

وہ خاصی نازک مزاج سی تھی۔۔۔

اس کے ٹاپ کی سیلیوز ہاف تھیں اس سے نظر آتے اس کے دودھیا بازو تعزیز خان کی توجہ کھینچ گئے تھے۔۔۔۔۔

جس کے اوپر نیٹ کا ہی اپر تھا۔۔۔۔

"مسٹر کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"میم یہ کس قسم کا سوال ہے انسان کیوں کرتا ہے جاب۔۔۔۔۔!!!!" وہ اس کے سوال کے جواب میں اپنا سوال کر چکا تھا۔۔۔۔۔

"مسٹر کوسچن کو اگنور مت کرو جو پوچھا ہے اس کا جواب دو تمہارے حلیے سے تمہاری شکل سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا ہے کہ تمہیں یہ جاب کرنے کی ضرورت ہے پھر کیوں اپلائے کیا تم نے۔۔۔۔؟؟؟" ابر شم رانا کا

چہرہ حدت کے احساس سے ایک دم سرخ ہو چکا تھا سامنے والے کی بحث اس کا موڈ خراب کر چکی تھی وہ تھی ہی ایسی۔۔۔۔

اس کی فیملی والے اس کے دوست اس کو اس کے موڈ کے حساب سے ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔۔

وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر ناراض ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

"آپ سے میں نے بھی سوال کیا ہے انسان جاب کیوں کرتا ہے آپ بتلایئے مجھے۔۔۔۔؟؟؟"وہ بھی تعزیز خان تھا کہاں برداشت کرتا تھا وہ کسی کی کوئی بات۔۔۔

"میرے سوال کا جواب دو مسٹر نہیں تو جہاں سے جا سکتے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" وہ اب سنجیدگی سے بولی تھی اس کا شدت ضبط سے سرخ چہرہ دیکھتے تعزیز خان تھوڑا اگے کو ہوا تھا۔۔۔۔

"مجھے ضرورت ہے اس جاب کی میم اس لیے اپلائے کیا میں نے اب کیا ضرورت ہے یہ آپ جیسی امیر کبیر بندی کیسے جان سکتی ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے چاکلیٹ براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"شکل سے تو نہیں لگ رہا ہے نہ ہی چہرہ دیکھ کر لگا مجھے کہ تمہیں اس کی ضرورت ہے شکل سے تو تم مجھے کسی ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے لگتے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ جواب تک اخذ کر چکی تھی وہ بیان کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"چہرے پڑھنے میں خاصی ماہر ہیں آپ۔۔۔۔۔ مس۔۔۔۔۔!!!" وہ اس کے چہرے پر نگاہیں ٹکائے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

"یس آئی ایم۔۔۔۔۔" وہ اتراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"گڈ اچھی بات ہے بٹ یو نو واٹ ہر انسان کے دو چہرے ہوتے ہیں کبھی بھی کسی کی پہچان اس کے چہرے سے مت کیجئے گا کیونکہ ہر چہرہ ایک حجاب ہے ہر انسان جو نظر آتا ہے وہ ہوتا نہیں ہے۔۔۔۔!!!" وہ کافی گہری بات کر رہا تھا ابر شم نے سر جھٹکا اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے ابر شم کا فون بجا تھا اور جس کی کال تھی اس کو سوچتے اس کے کٹورے دار گلابی لب ہولے سے مسکرائے تھے۔۔۔

"ایکسیوزمی۔۔۔۔" وہ بولتی اپنی روکنگ چیئر سے اٹھی تھی اور سامنے گلاس وال کے قریب چلی گئی تھی اور باہر دیکھتے وہ کال ریسیو کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"ہائے کیسے ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ کان کے ساتھ فون لگائے بولی تھی۔۔۔۔

"آئی ایم فائن۔۔۔۔۔!!!۔۔۔۔۔۔یو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ ہنستے ہوئے بولی تھی تعزیز کو اس کے باتیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

"میں مت پوچھو کس حال میں ہو اپنی جان کو مس کر رہا ہوں تم کیا کر رہی تھی۔۔۔۔!!!" وہ ہمیشہ کی طرف محبت سے آمیز لہجے میں بولا تھا اس کا محبت بھرا انداز دیکھتے ابر شم رانا کے لب مسکرائے تھے۔۔۔۔

"میں بھی تمہیں مس کر رہی تھی کب آؤ گے واپس۔۔۔۔؟؟؟" ابر شم اداسی سے بولی تھی جبکہ تعزیز خان اس کی باتوں سے اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ وہ کسی لڑکے سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

"ابھی تو واپسی بہت مشکل ہے پتہ ہے اتنی مشکل سے نیو جاب ملی ہے کہ کم سے کم ایک سال تک تو واپس آنے کا کوئی چانس نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔!!!" وہ تھوڑی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"یار پلیز جلدی کرنے کی کوشش کرو تم پتہ ہے گرینی مجھ پر اتنا پریشر ڈال رہی ہیں اور میں انہیں بہت مشکل سے ٹال رہی ہوں پلیز تم کچھ بھی کر کے واپس آنے کی کرو۔۔۔۔۔!!!" وہ بھی تھوڑی سنجیدگی سے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں کرتا ہوں کوشش اور ہاں مجھے کام ہے بعد میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔!!!" وہ جلدی سے بولتا کال کاٹ گیا تھا اس کے ساتھ بیٹھے وجود نے اسے گھورا تھا وہ تو چاہتی ہی نہیں تھی کہ وہ ابر شم کو فون کرے لیکن وہ کر چکا تھا۔۔۔۔

"سوری یار تم موڈ تم ٹھیک کرو اپنا۔۔۔۔" وہ اپنا فون ٹیبل پر رکھتا ہوا اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

"دیکھو ائزم یہ ہمارا پلان ہے ابر شم کی دولت حاصلِ کرنے کی لیکن تمہارا جھکاؤ ابر شم کی طرف یہ جھکاؤ مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا ہے یہ نہ ہو کہ کل کو تم مجھے دھوکا دے کر اس ابر شم کے ساتھ شادی کر کے اس کے پاس چلے جاؤ۔۔۔۔۔!!!" آج لا بیشا کی بس ہوئی تھی وہ پھٹ تھی۔۔۔۔

ابر شم اس کی بیسٹ فرینڈ تھی جو کہ بہت ہی امیر اور اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ان کی لاکھوں کی جائیداد کی اکلوتی وراث تھی۔۔۔۔

تو لا بیشا نے پلان بنایا تھا اپنے کزن کے ساتھ مل کر اس کی جائیداد ہتھیانے کا اس کا کزن ائزم ایک نہایت ہی چالاک لڑکا تھا لا بیشا کے کہنے پر اس نے کچھ ہی دنوں میں ابر شم رانا کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا اب ابر شم اسے اپنی گرینی سے ملوانا چاہتی تھی لیکن لا بیشا جانتی تھی کہ ابر شم کی گرینی خاصی چالاک عورت ہیں وہ ایک ہی منٹ میں ائزم کی حقیقت پہنچان لیں گیں تبھی وہ فل پلاننگ کے ساتھ جانا چاہتی تھی تا کہ ان کا پلان کامیاب ہو لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ ائزم کا جھکاؤ ابر شم کی طرف کچھ زیادہ ہی ہو تا جا رہا تھا جو کہ اس کے لیے خطرہ تھا وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ ائزم کے نکاح میں تھی ان کا دونوں کا نکاح اس کے میٹرک کے پیپروں کے بعد ہی ہو گیا تھا کیونکہ ان کی فیملی میں جلدی شادی کرنے کا رواج تھا۔۔۔

اس نے ابر شم کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔

ابر شم سے وہ یونیورسٹی میں ملی تھی تب سے اس کی نظریں ابر شم کی جائیداد پر تھیں۔۔۔۔

"لابیشا تم مجھے ایسا سمجھتی ہوں یار کیا کچھ نہیں نہیں کر رہا ہوں میں تمہارے لیے اور تم ہو کہ مجھ سے ایسے بات کر رہی ہو ساری بات ٹرسٹ اوُر اعتماد کی ہوتی ہے تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں ہے لابیشا۔۔۔۔!!!" وہ ایک ماہر

کھلاڑی تھا جانتا تھا کب کس ٹائم کیا بات کر کے اگلے انسان کو اپنے جال میں پھنسانہ ہے۔

--

"نہیں ائزم مجھے بس تمہاری باتوں سے ایسا لگ رہا ہے اوَر وہ ابر شم ہر بار مجھ سے جیتتی آئی ہے کہیں ایسا نہ ہو وہ اب بھی تمہیں مجھ سے چھین لے بس اس بات کی فکر ہے مُجھے۔۔۔۔!!!" وہ ائزم کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"کم اون لا بیشا میں بچہ نہیں ہوں تم ایسے ہی انسکیور فیل کر رہی ہو جسٹ چیل یار اوَر بس یہ سوچو بہت جلد ابر شم رانا کا سب کچھ ہمارا ہو

گا۔۔۔!!!"وہ اسے مستقبل کے سنہرے خواب دکھانے لگا تھا جن کو سوچتے وہ مسکرائی تھی۔۔۔

ائزم نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا کہ وہ اس کو منانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔۔

"ہاں ناں۔۔۔۔"وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تھی اس کو ہنستے دیکھتے کر ائزم بھی خوش ہوا تھا۔۔۔۔

••••••••

ابر شم فون آف کرتی ہوئی واپس اپنی چیئر پر بیٹھی تھی اور تعزیز خان کو دیکھنے لگی جو کافی دیر سے سوچوں میں گم تھا۔۔۔

"ہیلو مسٹر کہاں تھے ہم۔۔۔۔؟؟؟"اس کا لاپرواہ سا انداز دیکھتے وہ خاصی غصے سے بولی تھی۔۔۔

"میم آپ نے اپنی باتوں کے چکر میں میرا اچھا خاصا ٹائم برباد کر دیا ہے اب بس یہ بتائیں مجھے جاب ملے گی یا نہیں۔۔۔۔!!؟"تعزیز خان کی برداشت کی حد یہیں تک تھی نجانے کیوں اسے اچانک سے ایسے غصہ آیا تھا کہ وہ ایسے بات کرنے لگا تھا ابر شم سے۔۔۔

"تمیز سے مسٹر ایسے لہجوں کی عادی نہیں ہوں میں اور ہاں تمہیں یہ جاب دے رہی ہو میں لیکن میرے پرسنل سیکرٹری کی جاب تم میرے ساتھ رہو گے میرا ہر کام کرو گے بولو منظور ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ تعزیز خان ٹھٹکا تھا۔۔۔۔

"او کے مجھے جاب سے مطلب ہے جو بھی ہو کب سے جوائن کروں میں۔۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کل سے اوُر ہاں ہمارے آفس کا ڈریس کوڈ ہے جو تمہیں فولو کرنا ہو گا اوُر دوسری بات تم میرے پرسنل سیکرٹری ہو تمہارا ڈریس کوڈ میں خود سلیکٹ کروں گی کیونکہ تم ہر جگہ میرے ساتھ جاؤ گے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔!!" وہ اس کے چہرے کو تکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"پرسنل پرسنل بول بول کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں اب جاب کرنے کا مطلب یہ تو نہیں کہ میرا سارا کنٹرول آپ کے انڈر چلا جائے گا۔۔۔۔!!!" وہ اپنی چیئر سے کھڑا ہوا تھا اوُر ابرشم کے ٹیبل کے قریب

جاتے اس نے اس کی روکنگ چیئر گھماتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا اوَر اس کے دائیں بائیں جانب اپنے ہاتھ رکھتے وہ اس پر جھکا تھا۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتے مردانہ پرفیوم کی مہک ابر شم کی نتھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"شٹ اپ اوَر جاؤ جہاں سے کل سے جوائن کر لینا تم۔۔۔!!!" وہ اس کو خود سے دور جھٹکنے لگی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔

"شکریہ میم جاب کے لیے۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوتا آفس سے نکل گیا تھا۔۔۔

ابر شم رانا نے اس کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

"بد تمیز انسان۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں اسے سلوتے دینے لگی تھی جب کہ جانتی نہیں تھی کہ تعزیز خان کی بد تمیزیاں تو وہ آگے دیکھنے والی تھی۔۔۔۔

.....

سر ادر ضرغام خان اس وقت غصے سے بھرا بیٹھا تھا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے اس کے باپ کا قتل ہوا تھا کوئی معمولی بات نہیں تھی یہ اس کے باپ کا قتل اس کے سامنے تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا جرگے کے فیصلے کو وہ ماننے پر مجبور تھا وہ پورے علاقے کا سردار تھا اس علاقے پر اس کی حکومت چلتی تھی لیکن وہ جرگے کا فیصلہ ماننے پر مجبور تھا کیونکہ جرگے کے معزز سرداران نے فیصلہ کیا تھا کہ قتل کی بیٹی ونی کی جائے گی یہ رسم اس علاقے میں صدیوں سے چلتی چلی آرہی تھی۔۔۔۔

مولوی صاحب تشریف لا چکے تھے کچھ ہی دیر میں وہ اپنے باپ کی قتل کی بیٹی سے نکاح کر چکا تھا وہ اس کے نکاح میں آچکی تھی۔۔۔

یہ چند دن پہلے کی بات تھی اس کے باپ اس کے ساتھ تھے وہ اپنے دوست سے ملنے گئے تھے جو نچلے طبقے سے تعلق رکھتے تھا اور وہ اس کے باپ کے دوست تھے۔۔۔

اس کے باپ کا جگری یار جس نے اس کے باپ پر گولی چلائی تھی۔۔۔

اور بے بسی یہ تھی کہ وہ کچھ کر نہیں سکا تھا۔۔

۔

دوسری طرف وہ باپ مجبور بیٹھا تھا جس کی بیٹی ونی کی جا رہی تھی وہ گاؤں کے سردار کی بیوی بن چکی تھی کچھ لمحوں کا کھیل تھا۔۔۔

ایک طرف انہوں نے اپنے جگری یار کو کھویا تھا اور دوسری طرف قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ وہی اپنے ہی دوست کے قتل کہلا رہے تھے اور وہ کچھ کر بھی نہیں پا رہے تھے۔۔۔۔

ان کو بس اپنے دوست کا فون آیا تھا کہ وہ مشکل میں ہے اسے اس کی مدد کی ضرورت ہے اور وہ ہمیشہ کی طرح پہنچ گئے تھے وہاں لیکن وہاں جا کر جو منظر ان کو دیکھنے کو ملا وہ ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچنے کو کافی تھا ان کے دوست کا مردہ وجودِ زمین پر پڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک گن تھی لگ ایسا رہا تھا کہ جیسے انہوں نے خود اپنی جان لینے کی کوشش کی ہو۔۔۔۔

ان کی بس یہ غلطی یہ تھی کہ انہوں نے اس گن کو اٹھا لیا تھا جس سے گن پر ان کے فنگر پرنٹ لگ گئے تھے اور جب سب لوگ وہاں پہنچے تو سب کو یہ ہی لگا کہ ان کا قتل ہوا ہے اور وہ انہوں نے کیا ہے۔۔۔۔

سارے ثبوت ان کے خلاف آئے تھے وہ چاہا کر بھی اپنی صفائی پیش نہیں کر سکے تھے۔

--

جرگے کا فیصلہ ان کے خلاف ہوا تھا ان کی بیٹی کو ونی کیے جانے کا فیصلہ۔۔۔

ان کی بیٹی تھی کتنی سی ابھی تو اٹھارہ کی بھی ہونے میں اسے دو مہینے لگنے تھے۔۔۔۔

وہ معصوم خود پر گزارنے والی قیامت سے بے خبر اپنے بابا کے لیے یہ فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔

ان کو یاد آیا انہوں نے کیسے اس سے بات کی۔۔۔

فیلش بیک۔۔۔۔

"یا اللہ جرگے کا فیصلہ آپ جانتے ہیں نہ ارشی ابھی اٹھارہ کی بھی نہیں ہوئی ہے اور بڑی بی بی اتنی ظالم عورت ہیں حویلی جانے کا مطلب ان کے مظالم سہنا وہ بہت معصوم ہے نہیں میں اپنی بیٹی کو وہاں نہیں جانے دوں گی کبھی نہیں۔۔۔۔!!!" ان کی بیوی نے جیسے ہی جرگے کا فیصلہ سنا وہ اپنا سینہ پیٹنا شروع کر چکی تھیں حویلی والوں کے سلوک سے وہ بے خبر تو نہیں تھیں جانتی تھیں کہ حویلی میں ونی ہو کر جانے کا کیا مطلب تھا۔۔۔۔

"اور کیا کروں ایک طرف کنواں ہے تو دوسری کھائی اگر بیٹی ونی نہیں کی تو جان کے بدلے جان۔۔۔۔!!!" وہ افسردگی اور بے بسی سے بولے تھے۔۔۔

"اسی دن کے ڈر سے میں کہتی تھی بڑے لوگ ہیں وہ ان سے میل ملاپ چھوڑ دیں لیکن آپ میری ایک نہیں سنتے تھے اب کیا کریں ہم۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ مسلسل روتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔۔۔

"امی میں جاؤں گی وہاں لیکن بابا کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔" ارشک جو کب سے دروازے کے اوٹ میں چھپ کر اپنے ماں باپ کی باتیں سن رہی تھیں وہ جو سمجھ آیا آکر بول دیا تھا اس نے

۔۔۔۔

"نہیں ارشی تو نہیں جانتی اس حویلی والوں کو میری بچی تو بہت معصوم ہے میں تجھے کیسے وہاں جانے دے سکتی ہوں۔۔۔۔!!!" وہ بے بسی سے اپنے بال نوچنے لگی تھیں کیسی مصیبت آن پڑی تھی اچانک سے ان سے۔۔۔۔۔

"امی میں سب سہہ لوں گی لیکن میرے بابا کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"وہ اپنے بابا کے سینے سے لگتی بلک بلک کر رونے لگی تھی وہ اپنے بابا کی لاڈلی تھی ان کے سب سے زیادہ قریب تھی وہ بس اتنا جانتی تھی کہ وہ اگر وہاں چلی جائے گی تو اس کے بابا کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

"میری بچی اپنے بابا کو معاف کر دوں میں مجبور ہو گیا ہوں میری بچی۔۔۔۔"وہ ارشک کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دینے لگے تھے۔۔۔۔

وہ جانتے تھے وہ بچی تھی ابھی اگلے کے حالات سے واقف نہیں تھی جزبات میں بول تو رہی تھی خان حویلی میں رہنے کا لیکن وہاں کے مکینوں سے وہ واقف نہیں تھی جو ظالم تھے۔۔۔۔

پھر وہ اسے جرگے میں لے آئے تھے ان کی بیوی دروازے پر پہنچتے ہی ارشک کو زور سے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے چہرے کو دیوانہ وار چھو رہی تھیں کیونکہ وہ جہاں رہی تھی وہاں سے شاید ہی وہ کبھی لوٹ کر واپس آتی۔۔۔۔

"امی آپ پریشان نہ ہوں میں آپ لوگوں سے ملنے آتی رہوں گی بابا آپ بھی پریشان ہوئیے گا میں اپنا بھی خیال رکھوں گی۔۔۔۔" وہ اپنی ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی۔۔۔۔

اور اپنے بابا کے ساتھ گھر کی دہلیز پار کر گئی تھی یہ جانے بنا کہ اب وہ اس گھر میں شاید ہی کبھی واپس آپاتی شاید ہی کبھی اپنی ماں سے مل پاتی۔۔۔۔۔

پیچھے اس کی ماں دروازے کے قریب بیٹھتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

وہ سوچوں کے یلغار میں بہتے جا رہے تھے جب ارشک کی معصوم سی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

۔

"بابا آپ اپنا خیال رکھیئے گا۔۔۔۔" آگے کی بات وہ بول رہی تھی جب سردار ضرغام خان نے اس کی نازک کلائی اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اسے اس قدر بے رحمی سے کھینچا تھا کہ اس کی نازک کلائی پر اس کی انگلیوں کے نشانات تک بن گئے تھے

۔۔۔۔۔

وہ تڑپی تھی اس کی بے رحم گرفت میں۔۔۔۔

سردار ضرغام خان اس کے درد کی پرواہ کیے بغیر اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گیا تھا کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے روکتے اس وقت وہ بھرا ہوا شیر لگ رہا تھا۔۔۔۔

سردار ضرغام خان نے اسے لا کر حویلی کے گیٹ کے قریب پھینکا تھا۔۔۔

"اسے اندر لے جاؤ بڑی بی بی کے پاس۔۔۔۔" وہ ارشک کو ملازمہ کے حوالے کرتا خود اپنے اندر اگل رہے آتش فشاں کو کم کرنے کے لیے حویلی سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور قبرستان چلا گیا تھا اپنے باپ کی قبر پر جس کی مٹی ابھی تک گیلی تھی۔۔۔۔

"بابا میں آپ کے قتل سے بدلہ ضرور لوں گا کوئی نہیں روک سکے گا مجھے۔۔۔۔"وہ ان کی قبر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے بولا تھا۔۔۔۔

"بابا سب اس لیے منع کرتے تھے آپ کو ان پنج لوگوں سے مراسم نہ بڑھائیں دیکھیں کیا نتیجہ نکلا آپ ہم سے دور ہو گئے ہیں لیکن سکون سے تو میں اس انسان کو بھی نہیں رہنے دوں گا۔۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

.....

"بڑی بی بی یہ وہ لڑکی ہے جو ونی ہو کر آئی ہے

۔۔۔۔۔!!!!"ملازمہ سر ادر ضرغام خان کے کہنے کے عین مطابق وہ ارشک کو بڑی بی بی کے پاس لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"تو ہے وہ جس کے نمک حرام باپ نے ہمارے بیٹے کا قتل کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"وہ اپنے تخت سے اٹھی تھیں اوٗر اس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں بھرا تھا اوٗر اتنی زور سے کھینچا تھا کہ ارشک کے لبوں سے بے اختیار چیخ نکلی تھی۔۔۔

آنسو زور و شور سے بہنے لگے تھے ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے بالو پر محسر کرتے اسے ایسا لگا جیسے اس کے بال جڑوں سے اکھڑ گئے ہوں۔۔۔۔

انہوں نے ایک ساتھ کہیں سارے تھپڑ اس کی نازک گال پر رسید کیے تھے ارشک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے گالوں پر کسی نے دہکتا ہوا انگارہ رکھ دیا ہو۔۔۔

سب ملازمین آنکھیں اس منظر کو دیکھ رہے تھے لیکن ہمت کسی میں بھی نہیں تھی کہ وہ آگے بڑھ ان کی گرفت سے اس نازک جان کو چھڑوانے کی کوشش کرتے۔۔۔۔

بڑی بی بی نے تھپڑوں سے اس کا چہرہ لال کر دیا تھا اور ارشک ان کے ستم سہتی اب خود کو اذیت کے آخری درجے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

جب انہوں نے ایک دم سے اسے پھینکا تھا وہ زمین پر گری تھی۔

"یہ تم لوگوں کے ساتھ رہے گی لیکن ضرغام کی ہر ضرورت کا خیال یہ رکھے گی اس کے سارے کام یہ کرے گی اور سارا دن اس سے کام کروانا۔۔۔ سمجھی تم۔۔" وہ ملازمہ سے بولی تھیں جو سارے ملازمین کی ہنڈ تھی اور سارے ملازمین اس کے انڈر تھے۔۔۔۔

"سمجھ گئی بڑی بی بی آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا کوئی بھی۔۔۔۔" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی ان کے غصے سے بھلا کون واقف نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اپنی بات بولتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھیں اور ملازمہ ارشک کو گھسیٹتے ہوئے اندر لے گئی تھی کچن میں لا کر اسے چھوڑا۔۔۔

"آج سے سارا کام تیرے زمے ہے سارا سمجھی۔۔۔۔"وہ اسے سنک کے سامنے کھڑا کرتی سامنے برتنوں کی طرف اشارہ کرتی خود کچن سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے نکلتے ہی ارشک نے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھے تھے جہاں ابھی بھی شدید جلن ہو رہی تھی لیکن وہ اپنے آنسو صاف کرتی کام کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ برتن واش کرنے لگی جب کوئی کچھ میں انٹر ہوا تھا اور اس کو بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔

اور ایک زوردار تھپڑ مارا تھا اس کے منہ پر۔

۔

وہ جو پہلے بڑی بی بی کے تھپڑوں سے نہیں سنبھلی تھی نئے پڑنے والے تھپڑ نے اس کے حواس مختل کر دیئے تھے وہ اپنے سر کو تھام گئی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔۔

"تیرے باپ نے قتل کیا ہے۔۔۔۔میرے تایا سائیں کا۔۔۔۔۔۔!!!" وہ جو کوئی تھی اس کو شدید ترین تھپڑ مار چکی تھی۔۔۔

ارشک بچاری کے لیے یہ سب سہنا آسان تو ہرگز نہیں تھا اس نے کہاں سوچا تھا اتنا ظلم کیا جائے گا اس نازک جان پر۔۔۔۔

تعارف۔۔۔۔

یہ ہے خان حویلی کہیں کنال پر محیط یہ پرانے طرز پر بنی ہوئی اپنی مثال آپ تھی۔۔۔

اس گھر کے مکینوں کی فہرست خاصی لمبی ہے۔۔۔

اس حویلی کے سربراہ تھے شمس خان جن کی شادی ان کی برادری میں ہوئی تھی ان کی بیوی کا نام تھا زرتاج تھا جن سے ان کے دو ہی بیٹے تھے۔۔۔

بڑے بیٹے کا نام ارتضیٰ خان ان کی پہلی شادی ان کی پسند سے ہوئی تھی ان کی بیوی کا نام تھا تحریم بیگم ان سے ایک بیٹا تھا تعزیز خان۔

ان کی دوسری شادی ہوئی تھی حرمین بیگم سے جن سے ان کی دو اولادیں تھیں ضرغام خان اور آرمینا خان۔۔۔۔

ارتضیٰ خان کی دوستی تھی اپنے گاؤں کے غریب گھر کے ایک لڑکے سے بچپن سے سب لوگوں کو اور خاص طور پر حویلی والوں کو ان کی یہ دوستی

ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں لیکن ارتضیٰ خان کو کب کسی کی کسی بات سے فرق پڑا تھا۔۔۔

انہوں نے ساری زندگی اپنی دوستی برقرار رکھی تھی لیکن پھر ان کا قتل ان کے دوست نے ہی کر دیا تھا ایسا سب کو لگتا تھا اب سچ کیا تھا یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

شمس خان کے دوسرے بیٹے کا نام تھا مرتضیٰ خان جن کی شادی حرمین بیگم کی بہن فرحین بیگم سے ہوئی تھی ان کی بھی تین اولادیں تھیں۔

بڑے بیٹے کا نام تھا زرانیل خان چھوٹے کا نام تھا عالمیار خان اور ایک بیٹی نیوشا۔۔۔۔

•••••••

ارشک نے روتے ہوئے سارا کام مکمل کیا تھا گال الگ سے درد کر رہا تھا۔۔۔

نیوشا تو اسے تھپڑ مار کر وہاں سے جا چکی تھی لیکن ارشک کی حالتِ اس وقت کافی خراب تھی۔۔۔۔

نیوشا کا تو وہ تایا تھا آرمینا کا باپ تھا اس نے کسی قسم کاری ایکٹ نہیں کیا تھا وہ بالکل خاموش تھی۔۔۔

۔

لیکن نیوشا کو جیسے موقع مل گیا تھا اس نازک جان پر تشدد کرنے کا۔۔۔۔

اسے غصہ تھا اس بات پر کہ وہ سردار ضرغام خان کو پسند کرتی تھی اور اس کی خالہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے ہی اپنی بہو بنائیں گیں لیکن جرگے کے فیصلے کی وجہ سے ضرغام خان کا نکاح اس لڑکی سے ہو گیا تھا اس بات پر

اس کے اندر شعلے سے بھڑک اٹھے تھے اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی یہ بات۔۔۔۔

"لڑکی جاؤ سر ادر سائیں واپس آ گئے ہیں ان سے پوچھو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے اب سے بڑی بی بی کے کہے کے مطابق ان کے ہر کام کی زمہ داری تمہاری ہے۔۔۔۔۔!!!" ارشک جو کہ سارے برتن دھونے کے بعد سکون کا سانس خارج کرتی یہ سوچ رہی تھی کہ اب بس۔۔۔

اسے اپنے پیچھے سے ملازمہ کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"می۔۔۔۔ں۔۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔ں۔۔۔۔" وہ اپنا جملہ مکمل نہیں کر پائی تھی خوف سے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے وہ ابھی تک اپنی

کلائی پر جلن محسوس کر رہی تھی جو سر ادر ضرغام خان اسے جرگے سے گھسیٹتے ہوئے حویلی کے دروازے پر پھینک گیا تھا۔۔۔

"تمہاری بہتری اسی میں ہے جو کہا جائے مان لینا ورنہ جو ہو گا اس کے نتائج تم سہہ نہیں پاؤ گی سمجھی۔۔۔۔!!!" ملازمہ نے جیسے اسے مخلصانہ مشورہ دیا تھا وہ ڈر سے ہاپتی کانپتی ہوئی مرے مرے قدموں سے چلنے لگی تھی۔۔۔

ملازمہ نے اسے بتا دیا تھا کہ سر ادر ضرغام خان کا کمرہ دوسری منزل پر ہے سب سے پہلے والا کمرہ۔۔۔

کمرے تک جانے میں اس نے اچھا خاصا وقت لگا تھا۔۔۔

لیکن آخر کار وہ پہنچ گئی تھی دروازے تک لیکن اب سب سے بڑا مسلہ تھا دروازے پر دستک دینا وہ سوچ میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے خود میں بہت ساری ہمت پیدا کرتے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بجایا تھا۔۔۔

لیکن دروازہ پہلے سے کھلا تھا وہ ڈرتی ڈرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

کمرے کے اندر کا منظر بہت عجیب سا تھا ہر جگہ سگریٹ کا دھواں تھا اور وہ خود کافی لمبے لمبے کش لے رہا تھا ارشک نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا تھا اور زور سے کھانسی تھی مقابل کسی صنف نازک کی آواز سنتا سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے صوفے سے اٹھا تھا اور ایک دم سے روم کی ساری لائٹس آون کی تھیں۔۔۔۔۔

سامنے اپنے باپ کے قتل کی بیٹی کو دیکھتے اس کو غصہ دعو آیا تھا اس نے آگے بڑھتے اس کو گلے سے پکڑ کر اتنے زور سے اس کا گلہ دبایا کہ ارشک کو سانس

لینے میں دشواری ہوئی تھی وہ ہاتھ پاؤں مارتے اسے خود سے دور کرنے لگی تھیں اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھی مقابل کی گرفت اس کی نازک گردن پر کافی سخت تھی۔۔۔۔

ارشک کو لگا کہ وہ تو نہیں بچنے والی ہے۔۔۔

سردار ضرغام خان نے ایک دم سے اسے جھٹکے سے چھوڑا تھا اور وہ پیچھے زمین پر گری زور زور سے سانس لینے لگی تھی۔۔۔۔

آنکھوں کا رنگ واضح طور پر تبدیل ہوتا سرخ ہو چکا تھا مقابل کی حرکت کی وجہ سے۔۔۔۔۔

سردار ضرغام خان گھٹنوں کے بل اس پر جھکا تھا اور اس کے بالوں کو مضبوط ہاتھوں میں جکڑا تھا۔۔۔۔

"دل تو کر رہا ہے تجھے بھی ایسے ہی قتل کروں جیسے تیرے باپ نے میرے بابا کا قتل کیا ہے لیکن نہیں۔۔۔۔۔۔!!!اتنی آسان موت تمہیں ملے گی نہیں تم پل پل تڑپو گی بھیک مانگو اپنوں سے ملنے کے لیے لیکن اب تم مر کر بھی اپنوں کے پاس نہیں جا سکو گی سمجھی۔۔۔۔"ضرغام خان نے اس کو بالوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔۔

وہ اس کے گالوں پر تھپڑوں کے نشانات دیکھ چکا تھا جانتا تھا یہ بڑی بی بی نے کیا ہو گا ان کے جوان بیٹے کا قتل ہوا تھا اور قتل تھا اس لڑکی کا باپ۔۔۔۔

ارشک مزاحمت کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی وہ اس وقت جتنے غصے میں تھا کچھ بعید نہیں تھا اس کا گلہ ہی دبا دیتا وہ سہمی سہمی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی ہیزل آنکھوں میں مقابلہ خوف دیکھ رہا تھا اس کے

عنابی ہونٹوں پر استزیہ مسکراہٹ آئی تھی ابھی تو آگے وہ مقابل کے ساتھ بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اس پر جھکتے اس کی زخمی کو بے رحمی سے اپنے دانتوں سے کاٹا تھا ارشک کی چیخ نکلی تھی اس کے بے رحمانہ لمس پر لیکن مقابل اس کے نازک کپکپاتے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتا اس کی چیخ اس کے حلق میں ہی دبا گیا تھا اور جابا جاوہ اس کے پہلے سے تھپڑ زدا گالوں پر دانتوں سے کاٹ رہا تھا۔

۔۔۔۔۔

شدید تکلیف کے مارے ارشک کی جان نکل رہی تھی پورا جگہ جیسے تپتی ہوئی اگ میں جھس رہا تھا۔۔۔

وہ مزاحمت کرنے لگی تھی لیکن مقابل کی گرفت کافی سخت تھی وہ اس کے چہرے کو اچھا خاصا زخمی کرتا پیچھے ہوا تھا۔۔

۔

اور ایک نظر اس کے حسین چہرے پر ڈالی تھی جہاں اب جگہ جگہ اس کے ہونٹوں کے کاٹنے سے نشان بن گئے تھے۔۔۔۔

وہ اس سے زیادہ تکلیف مقابل کو دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ بھول نہیں سکتا تھا اپنے بابا کا زخمی چہرہ۔۔۔

تعزیز کو تو ویسے بھی حویلی میں رہنا پسند نہیں تھا وہ شروع سے ہی اپنی ماں کے انتقال کے بعد سے ہی شہر میں رہا تھا گاؤں میں حویلی میں اور جہاں لے معمالات میں اسے ذرا برابر بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

-

لیکن شمس خان نے گاؤں کا سرپنچ ضرغام خان کو بنایا تھا اور وہ کافی ظلم اور جبر سرادر ثابت ہوا تھا صرف ارشک کے لیے

ورنہ پورا گاؤں اس کے حسن سلوک سے متاثر تھا اس نے گاؤں کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کہیں پروجیکٹ شروع کیے تھے

گاؤں کے بچے بچے کے لبوں پر سرادر ضرغام خان کے کاموں کے چرچے تھے اور جب سے اس نے کالج بنوایا تھا وہ کچھ زیادہ ہی گاؤں میں مشہور ہو گیا تھا لیکن اس کا یہ بے رحمانہ سلوک ارشک تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

وہ خود سردار ضرغام خان کے کاموں سے واقف تھی ظاہر وہ بھی گاؤں میں رہتی تھی کیسے بے خبر ہو سکتی تھی اس کے کارناموں سے۔۔۔

لیکن اس کا ابھی کا سلوک دیکھتے وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں آئی ہو میرے کمرے میں۔۔۔۔" وہ اس کے اوپر جھکا زور سے غرایا تھا اس کی سخت آواز سنتے وہ اپنی آنکھیں زور سے میچ چکی تھی۔۔۔

"بہری ہو سنائی نہیں دیتا ہے کیا جواب دو مجھے۔۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو اتنی زور سے کھینچتے ہوئے بولا تھا کہ ارشک کی چیخ نکلی تھی درد کے مارے۔

۔۔۔

"می۔۔۔۔ں۔۔۔۔و۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔۔" مقابل کے سرخ چہرے کو دیکھتی وہ اس کے غصے کی حدت کا اندازہ لگا سختی تھی اس کے سخت لہجے کی وجہ سے ارشک کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔

"بند کرو یہ بکواس اوَر دفع ہو جاؤ جہاں سے آج کے بعد اس کمرے میں بھولے سے قدم مت رکھنا سمجھی ورنہ بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔!!!" وہ اس کو دھکا دے کر اپنے روم سے باہر پھینک چکا تھا۔۔۔۔

ارشک کو سمجھ نہیں آئی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا وہ کسی کے قدموں میں گری تھی۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم جیسی ونی میں آئی لڑکی سردار ضرغام خان کے کمرے میں رہنے کے خواب دیکھنے کے لائق ہے۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔وہ میرا ہے صرف نیوشا مرتضیٰ خان کا۔۔۔۔۔"نیوشا اچانک سے نجانے کہاں سے وہاں آئی تھی اچانک سے تو نہیں آئی تھی وہ ارشک کو سردار ضرغام خان کے کمرے میں جاتے دیکھ کر انگاروں پر لوٹ رہی تھی سردار ضرغام خان کے کمرے میں نہیں جاسکتی تھی لیکن ارشک کو ایسے پھینکے جانے پر ایک سکون سا اس کے رگ وروپ میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔۔

نیوشا تو اپنی کرتی وہاں سے واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ ارشک کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

وہ پھر سے واپس نیچے کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 2

••••••••

وہ اس وقت گاڑی کے انتظار میں کھڑی تھی وہ تو کالج آتی ہی نہیں لیکن ایک امپورٹنٹ ٹیسٹ کے لیے اسے آنا پڑا تھا وہ کالج گیٹ کے اندر کھڑی ہی اپنے بھائی کا انتظار کر رہی تھی جو کہ آ ہی نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اسی انتظار میں تھی جب کوئی اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا اس نے مڑ اکر دیکھا تو وہ کوئی لڑکی تھی۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔" اس نے خود ہی بات کا آغاز کیا تھا کیونکہ آرمینا نے اس سے بات نہیں کی تھی پوری کلاس میں یہ واحد لڑکی تھی جو آرمینا کو پسند نہیں تھی وجہ تھی اس کا بولڈ انداز وہ ہر کسی کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔" آرمینا نے روکھے پھیکے انداز میں اس کے ہیلو کا جواب دیا تھا۔۔۔

"تم بہت کم بولتی ہو کیا۔۔۔۔؟؟؟" آرمینا کو خاموش دیکھ کر وہ لڑکی اس سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"اجنبی لوگوں سے بات کرتی اب میں اچھی تو نہیں لگوں گی نہ۔۔۔۔!!!" وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی تھی وہ اس کو وہاں سے جانے کا بھی نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ وہ اتنی منہ پھٹ ہرگز نہیں تھی۔۔۔۔

"یہ بات تو ہے ہم لوگ اجنبی ہیں لیکن ہم لوگ دوست بھی تو بن سکتے ہیں اگر تم چاہو تو۔۔۔۔" وہ خاصی خوش اخلاقی سے بولی تھی شاید وہ اس سے دوستی کرنے میں انٹرسٹڈ تھی۔۔

"سوری میں اجنبی لوگوں سے دوستی نہیں کرتی ہوں۔۔۔۔!!!" وہ چہرہ دوسری طرف موڑ کر کھڑی ہوئی تھی تاکہ وہ خود ہی وہاں سے چلی جائے لیکن مقابل کھڑی لڑکی کافی ڈھیٹ تھی۔۔۔۔

"اگر دوستی نہیں کروں گی تو اجنبیت کی دیوار جو درمیان میں حائل ہے وہ کیسے ختم ہو گی۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے روکھے پھیکے انداز کا برا منائے بغیر بولی تھی لیکن آرمینا کو اس سے بات کرنے میں ذرا بھی دل چسپی نہیں تھی۔۔۔۔

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔!!!" وہ بیزاری سے کندھے اچکاتی ہوئی اس سے اب کی بار زرا سا فاصلہ اختیار کر گئی تھی۔۔۔۔

مزید ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی کیونکہ آرمینا کو لینے کے لیے گاڑی آچکی تھی وہ اس لڑکی سے ایکسیوز کرتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

وہ نکلی تو اس لڑکی نے اس پر نظریں مرکوز کی تھیں اور گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھے ایک پل کے لیے اس کا دل عجیب ہی انداز میں دھڑکا تھا۔۔۔۔

وہ بہت ہی خوبصورت اوَر ہینڈسم لڑکا معلوم پڑ رہا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کے لبوں سے ایک سرد آہ نکلی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا کام بنا کہ نہیں۔۔۔۔؟؟؟" وہ لڑکی جو گاڑی میں موجود شخص کو دیکھے جا رہی تھی پشت سے آتی آواز سن کر وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں خاصی ڈھیٹ لڑکی ہے یہ تو۔۔۔۔۔ تمہیں بھی یہ ہی پسند آنی تھی۔۔۔۔ وہ ہاتھ نہیں آنے والی ہے۔۔۔۔ اور تم اپنے ٹارگٹ پر فوکس کرو۔۔۔۔ جانتے ہو نہ زرا سی بھی کوتاہی ہوئی تو پاشا ہمیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔۔!!!!" وہ اس لڑکے کو دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں لیکن کیا کروں یہ لڑکی بری طرح سے اٹریکٹ کر رہی ہے مجھے یہی چاہیئے اور یہ لڑکی خود کو نجانے کیا سمجھ رہی ہے۔۔۔" وہ غصے سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔

"تمہیں اس گاؤں کی جاہل لڑکی میں کیا نظر آیا ہے۔۔۔۔یار۔۔۔۔۔ہر وقت تو وہ اپنے گرد وہ تمبو اوڑھے رکھتی ہے اور تم ہو کہ اس کے پیچھے پڑ گئے ہو اور اتنی ساری لڑکیاں ہیں ان کو دیکھو کسی سے دوستی کر لو۔۔۔۔" وہ لڑکی شاید آرمینا کے روکھے رویہ سے کچھ زیادہ ہی بیزار نظر آ رہی تھی۔۔۔

"نو ڈیئر مجھے وہ ہی چاہیے تمہیں نہ پتہ کتنی خوبصورت ہے وہ افف ایک دفعہ دیکھا تھا اس کا چہرہ بس وہ ہی لمحہ تھا مجھے لگا آج تک اس سے خوبصورت چہرہ کوئی دیکھا نہیں ہے میں نے۔۔۔۔!!!" وہ لڑکا غالباً پہلے کہیں آرمینا کو بغیر نقاب کے دیکھ چکا تھا تبھی اس کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔

"لیکن اس میں اٹیٹیوڈ بہت ہے میں تو کوشش کروں گی لیکن لگ مجھے خاصا مشکل رہا ہے یہ سب کچھ۔۔۔" وہ اپنی رائے بتانے لگی تھی سامنے کھڑے لڑکے کو۔

۔۔۔

"لیکن مجھے تم پر یقین ہے تم یہ کر لو گی اور ویسے بھی اگر پاشا کو ہم یہ لڑکی دکھائیں تو وہ منع تو بالکل بھی نہیں کرے گا لیکن اس پہلے میں ایک بار۔۔۔۔۔" وہ بات اُدھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔

"بہت بد تمیز ہو تم چلو چلیں اب۔۔۔۔ اور ہاں وہ کام ہوا کیا۔۔۔۔؟؟؟" وہ کچھ یاد آنے پر اس سے کسی کام کے متعلق پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"ہاں ہو گیا اب تک تو کافی سارے سٹوڈنٹس کو میں ڈرگس پر لگا چکا ہوں اور یہ ایسی باتیں ایسی جگہوں پر نہیں کرتے ہیں چلو۔۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی تک لے گیا تھا۔۔۔۔

.....

آرمینا گاڑی میں آکر بیٹھی تو اس کا حلق تر کڑوا ہو گیا تھا مقابل بیٹھے شخص کو دیکھ کر یہ بھری دنیا واحد ہستی تھی جسے وہ کبھی اپنے سامنے دیکھنے کی خواہش مند نہیں تھی۔۔۔۔

"کیسا گزرا دن۔۔۔۔؟؟؟ٹیسٹ کیسا ہوا۔۔۔۔؟؟؟اور میں لیٹ تو نہیں ہو گیا۔۔۔۔؟؟؟"اس نے ایک ساتھ تین سوال کیے تھے۔۔۔۔

"بھائی کدھر تھے آپ کیوں آئے ہیں مجھے لینے کے لیے میں نے ان سے بولا تھا مجھے لینے کے لیے وہ خود آیا کریں۔۔۔۔کسی ایرے غیرے کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ان کو۔۔۔۔"وہ مقابل کے سوالوں کو نظر انداز کرتی اپنی سوال داغ چکی تھی۔۔۔

مقابل کے لبوں پر جو ہلکی سی مسکراہٹ تھی وہ تھمی تھی۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا ایرے غیرے سے ہاں۔۔۔۔"مقابل کی گرفت سٹرانگ پر سخت ہوئی تھیں ہاتھوں کی سبز رگیں واضح ہوئی تھیں چہرہ حدت کے احساس سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

"مطلب تو آپ بخوبی سمجھ گئے ہیں۔۔۔۔"اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر وہ بولی تھی۔۔۔

"ایرا غیر انہیں ہوں بہت گہرا تعلق ہے میرا تم سے۔

۔"وہ پل میں اپنے آپ کو سمبھل چکا تھا۔۔۔

"انہہ خوش فہمی ہے آپ کی۔۔۔"وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔

"خوش فہمی مجھے نہیں مسز غلط فہمی آپ کو ہے۔۔"وہ اس کے دھوپ سے سرخ ہو چکے خوبصورت چہرے کو تکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"آپ مجھے گھر چھوڑ آئیں یا پھر میں گاڑی سے ہی اتر جاؤں کیا۔۔۔۔"وہ اس کی بلاوجہ کی بحث سے تنگ پڑی تھی۔۔۔

عالمیار خان کو اس کا یہ رویہ طیش دلا چکا تھا وہ ایک دم سے اس کو پکڑے اپنے سینے سے چپکا چکا تھا۔۔۔۔

آرمینا نے سانس تک روک لی تھی وہ مقابل کے وجود سے اٹھتی مہنگے کلون کی خوشبو اپنے حواسوں پر چھاتی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"مسز عالمیار خان اتنی بد تمیزی کرو۔۔۔۔ جتنی برداشت کر سکو۔۔۔۔۔" وہ اپنی گرم سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑتے گھمبیر لہجے میں بولتا مقابل کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

آرمینا کو اس کی گرم سانسوں سے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس نے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے مقابل کو خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ مقابل کی گرفت اس کے نازک وجود پر کافی سخت تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔!!!" وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کی کمزور سی مزاحمت پر مقابل کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اس کی براؤن آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"جب جانتی ہو کہ مزاحمت بیکار ہے تو کوشش کیوں کر رہی ہو جان من۔۔۔۔۔" وہ اس کے رخساروں پر اپنی کھردری انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کے رخساروں کی نرمی محسوس کرنے لگا تھا آرمینا مقابل کی بے باکی دیکھ کر خود کو کوسنے لگی کہ کیا ضرورت تھی اس سے بحث کرنے کی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"وہ کچھ بول نہیں سکی تھی جس پوزیشن میں تھی بولتی بھی کیسے وہ اس کو خود کے قریب کر رہا تھا وہ تو اچھا تھا کہ ان کی گاڑی کے شیشے بلیک تھے باہر سے دیکھنے والوں کو کچھ نظر نہیں آتا تھا ورنہ آرمینا کی حالت نجانے کیسی ہوتی۔۔

عالمیار خان نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا تھا اور اس کے سانسوں کی مہک خود میں انہل کرنے لگا تھا۔۔۔

آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس کی اس قدر بے باکی پر۔

۔۔

اس نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا آرمینا کا چہرہ شرم وحیا سے سرخ پڑا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی بے باک حرکت کرے گا۔۔۔

اس نے اس کے لب سہلائے تھے آرمینا نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا اور گاڑی کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

عالمیار خان مزید اس سے کوئی بات کرتا کہ اس کا فون بجا تھا اس نے ڈیش بورڈ سے فون اُٹھائے کان سے لگایا تھا اس کو فون میں مصروف دیکھ کر آرمینا نے اس کی گرفت سے نکلتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی عالمیار اس کی پھرتی دیکھتا مدہم سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

"ہاں بولو ضرغام۔۔۔۔!!؟" وہ ضرغام خان کا فون دیکھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کدھر رہ گئے تم آرمینا کو لے کر آئے نہیں تم۔۔۔۔۔امی پوچھ رہی ہیں اس کا۔۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان مصروف سے انداز میں پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں وہ بس نکل رہے ہیں آرمینا کا ٹیسٹ تھورالونگ تھا اس لیے۔۔۔!!!"وہ ایک نظر آرمینا کو دیکھتا لب دانتوں تلے دباتے بولا تھا۔۔۔

اس کے جھوٹ پر آرمینا کا دل چاہا وہ اس کے لمبے بال جو اس نے پونی میں باندھے ہوئے تھے ان کو جھنجھوڑ کر رکھ دے۔۔۔

آرمینا نے دانت کچکچائے تھے اس کے جھوٹ پر۔۔۔۔

"اچھا لیکن جلدی پہنچو تم۔۔۔"ضرغام خان کہتا کال کٹ گیا تھا عالمیار خان نے فون واپس ڈیش بورڈ پر رکھتے ایک نظر اپنی غصلی مسز کو دیکھا تھا جو خونخوار نظروں سے اس کو گھور رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی اسے۔۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی ہے آپ کو بھائی سے جھوٹ بولا آپ نے۔۔۔۔!!!" وہ اس کے جھوٹ پر سر تا پا جلی تھی۔۔۔۔۔

"ہمارا شرم سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس بات کا اندازہ تمہیں اس دن ہو گا جب میری باہوں میں میری پناہوں میں آؤ گی۔۔۔۔!!!" وہ معنی خیزی سے بولتا گاڑی سٹارٹ کرتے اس کو روڈ پر چکا تھا۔۔۔

اس کی معنی خیز بات پر آرمینا نے مزید اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ خاموشی سے آنکھیں موندے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئی تھی۔۔۔۔

اسے عالمیار خان ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا وہ اس کے نکاح میں تھی ان دونوں کا نکاح جب وہ دس سال کی تھی اور عالمیار اٹھارہ سال کا تھا تب کروایا گیا تھا۔۔۔۔۔

عالمیار خان کے دل میں اس کے لیے کیا تھا اس بات سے وہ بالکل بے خبر تھی لیکن اسے اپنے دل کا پتہ تھا اس کے دل میں عالمیار خان کے لیے کوئی فیلنگز نہیں تھیں وہ زرا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس کا آئیڈیل انسان عالمیار خان جیسا کبھی نہیں ہو سکتا تھا وہ شکل سے بالکل غنڈا ٹائپ لگتا تھا۔۔۔

بڑھی ہوئی بئیرڈ لمبے بال جن کو وہ ہر وقت پونی میں باندھ کر رکھتا تھا یہ گیٹ اپ اس کا پچھلے چند مہینوں سے تھا۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ آرمینا کو اس سے کوئی ذاتی دشمنی تھی وہ اسے اس کی حرکتوں کی وجہ سے ناپسند تھا۔۔۔

وہ غائب ہوتا تو کہیں کہیں مہینے غائب رہتا تھا اور واپس آتا تو کہیں کہیں دن گھر پر رہتا تھا آج کل تو وہ کچھ زیادہ ہی باہر ڈیرے پر رہتا تھا۔

--

آرمینا اسے سوچ رہی تھی جب کہ مقابل کی نظروں کی تپش پر وہ خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن خاموشی سے آنکھیں بند کیے سفر کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

من پسند شخص کے ساتھ سفر کرنے میں جتنا سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔ناپسند شخص کے ساتھ سفر کرنا اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

.....

"اوو مطلب تمہیں جاب مل ہی گئی۔۔۔۔"وہ کافی کا مگ اس کے سامنے رکھتا اس کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔

وہ لوگ لان میں بیٹھے تھے ویسے بھی رات کا وقت تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی ابھی پولیس اسٹیشن سے واپس آیا تھا آج کل اس کی روٹین کافی ٹف ہو چکی تھی۔۔۔

"ہاں مل ہی گئی اور پتہ ہے وہ لڑکی جو میری بوس ہے وہ۔۔۔۔"

"ویٹ آمنٹ تمہاری بوس کوئی لڑکی ہے۔۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان نے تعزیز خان کی بات میں ہی کاٹ کر اپنا سوال پوچھا تھا۔۔۔

"یس وہ ایک لڑکی ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان اس کے جانب دیکھتے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔

"یہ تو بہت اچّھا ہوا۔۔۔۔مائی ڈیئر کزن۔۔۔۔اب آئے گا مزا۔۔۔۔تو تو بھاگتا تھا لڑکیوں سے دور۔۔۔۔اب تمہیں اپنی بوس کو برداشت کرنا ہو گا۔۔۔۔"زرانیل خان مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"چپ کر جا تیرا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔۔۔"تعزیز خان نے توپوں کا رخ اس کی جانب مڑا تھا۔۔۔۔

"اچھا وہ دکھنے میں کیسی تھی خوبصورت ہو گی۔۔۔۔!!!"وہ زرانیل خان اپنی عادت کے برخلاف آج اس سے کافی عجیب سوال کرنے لگا تھا ورنہ وہ ہمیشہ سیریس رہتا تھا۔۔۔۔

"یہ آج تیرا موڈ اتنا کیوں ہے کسی مجرم کی دھلائی تو نہیں کی آج پھر۔۔۔۔ورنہ تو ہر وقت منہ سے انگارے نکلتے ہیں اور آج اتنا اچھا رویہ مجھ

سے ہضم نہیں ہو رہا ہے یار۔۔۔۔"تعزیز خان کو واقعی آج جھٹکا لگا تھا زرانیل خان کے اتنے فرنیک رویئے سے۔۔۔۔

"تو چپ ہی کر تو بہتر ہے۔۔۔۔"زرانیل خان چیئر سے اٹھا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتا کوئی آندھی طوفان کی طرح اس سے آلپٹا تھا۔۔۔۔

"پلیز سیومی۔۔۔۔"وہ روتی ہوئی اس کے سینے میں گھوسنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"محترمہ آپ ہیں کون اور اس طرح سے میرے گھر میں کیسے داخل ہوئی ہو آپ۔۔۔۔؟؟"زرانیل خان سخت آواز سے بولا تھا۔۔۔

لیکن ارواح کچھ سمجھنے کی پوزیشن میں ہوتی تو بات تھی وہ تو جیسے اس کو اپنی محفوظ پناہ گاہ سمجھتی اس کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

معا اپنے پیچھے قدموں کی چھاپ سنتی وہ تیزی سے لان میں رکھے ہوئے ٹیبل کے نیچے چھپی تھی وہ بس کسی طرح اس درندہ صفت انسان سے بچنا چاہتی تھی جو آج اس کے جان لینے کے در پر تھا۔۔۔

"جہاں ایک لڑکی تو نہیں آئی۔۔۔۔؟؟؟" تقریباً چار سے پانچ لڑکے گھر کے اندر انٹر ہوئے تھے اوَر زرانیل خان سے پوچھنے لگے تھے ان کی سانس تک پھولی ہوئی تھی پسینے سے شرابور تھے۔۔۔

اوَر ادھر اودھر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے تھے ان کو اتنے نزدیک دیکھ کر ارواح نے اپنی سانس تک روک لی تھی تاکہ اس کی سانسوں کی آواز بھی مقابل کھڑے لوگوں کے کانوں تک نہیں جائے۔۔۔

اس کا بھی پورا جسم پسینے سے شرابور تھا حالت بہت خراب تھی۔۔۔

پاؤں میں جوتے تک نہیں تھے۔۔۔۔

سارے پاؤں زخمی تھے چہرے پر بھی تھپڑوں کے نشان واضح تھے۔۔۔۔

"تم لوگ ہمارے گھر میں کیسے انٹر ہوئے۔۔۔۔"تعزیز خان غض و غصب کے عالم میں اٹھتا ہوا ان لوگوں کے قریب گیا تھا۔۔۔

ایسے کوئی بھی کیسے اپارٹمنٹ میں انٹر ہو سکتا تھا یقیناً گارڈز نماز پڑھنے گئے ہوئے ہوں گے تبھی وہ لوگ انٹر ہوئے تھے۔۔۔

"لڑکے سیدھے سے ہمیں لڑکی کے بارے میں بتا۔۔۔۔!!!"وہ کافی جاہلانہ انداز میں بولے تھے وہ لڑکی ان کے ہاتھ سے نکل گئی تھی اتنا سب کچھ کر کے وہ لوگ ہاتھ ملتے رہ گئے تھے وہ اس کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"دفع ہو جاؤ جہاں سے کوئی لڑکی نہیں جہاں۔۔۔۔"زرانیل خان غصے سے پھنکارا تھا اس کی تیز آواز سنتے ارواح نے تیزی نے تیزی سے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھیں وہ جتنے غصے میں تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ان لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دیتا۔۔۔۔۔

"لڑکی کا پوچھا۔۔۔۔"

آگے کے الفاظ ان کے منہ میں ہی رہ گئے تھے جب زرانیل خان نے اپنا کارڈ ان کے سامنے کیا تھا۔

وہ لوگ گھبرا گئے تھے یہ وہ کہاں آ گئے تھے وہ دعا کر رہے تھے کہ وہ لڑکی وہاں نہ ہو ورنہ۔۔۔۔

"بھائی ہم چلتے ہیں پر وہ لڑکی آگر یہاں آئے تو ہمیں بتا دینا اس نے بلیک کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا بلیک کلر کی ہی چادر بھی تھی ہم چلتے ہیں۔۔۔۔!!!" وہ گھبرائی ہوئی آواز میں بولتے جلدی سے باہر نکلے تھے۔۔۔۔

ان لوگوں کے جاتے ہی تعزیز خان نے جا کر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

زرانیل خان کچھ سوچتا ٹیبل کے نزدیک گیا تھا اور پنجوں کے بل بیٹھتا وہ اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو اب تو بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اسے کھینچ کر ٹیبل کے نیچے سے باہر نکالا تھا۔۔۔۔

اور اس کی پلس چیک کی جو مدھم مدھم چل رہی تھی اس کی حالتِ دیکھتے وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے بکھرے بال چہرے پر جابا جا تھپڑوں کے نشان شرٹ بازوؤں سے پھٹی ہوئی تھی کلائیوں پر بھی کسی کی انگلیوں کے نشان واضح تھے۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان بھی وہاں آ گیا تھا۔۔۔۔

"لگتا ہے یہ بے ہوش ہو چکی ہے۔۔۔۔؟؟؟"اس کے وجودِ کو دیکھتے تعزیز خان سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔"زرانیل خان نے یک لفظی جواب دیا تھا اور اس کے بے ہوش وجودِ کو باہوں میں بھرا تھا اور اسے اندر لے گیا تھا اسے کمرے میں لاتے وہ اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا اور کمفٹر اس پر اچھے اوڑھتے ہوئے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

"کون ہو سکتی ہے یہ۔۔۔۔"اس کے باہر نکلتے ہی تعزیز خان نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"آئی ڈونٹ نو تعزیز بٹ اس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے پیشانی مسلنے لگا تھا

۔۔۔۔

"ڈاکٹر کو کال کر ہس۔۔۔۔؟؟؟" تعزیز خان اس سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں کرو تم میں دیکھتا ہوں اسے۔۔۔!!!" وہ سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہوا روم میں واپس چلا گیا تھا پیچھے تعزیز نے ڈاکٹر کو کال ملائی تھی وہ ان کے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔۔۔

ایک دو بار تو اس نے زرانیل خان سے بات کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن زرانیل خان نے اسے اگنور کیا ہمیشہ۔۔۔۔

زرانیل خان واپس کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔۔

اوٗر بیڈ کے ساتھ رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو ابھی تک بے ہوش ہی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا تھا۔۔۔

وہ پولیس والا تھا ہر شخص کو مشکوک نظروں سے دیکھتا تھا۔۔۔۔

ابھی بھی وہ ارواح کو مشکوک ہی سمجھ رہا تھا ممکن تھا یہ کسی کی چال ہو وہ جس فیلڈ سے تھا وہاں اس کے کہیں سارے دشمن تھے ممکن تھا کہ یہ لڑکی کسی شازش کا حصہ ہو۔۔۔۔

وہ سوچوں کے سمندر میں غوطہ زن تھا کہ دروازے پر دستک پر وہ چونک کر سیدھا ہوا جہاں سے اب لیڈی ڈاکٹر اور تعزیز خان روم میں انٹر ہوئے تھے۔۔۔

ڈاکٹر کی پہلی نظر ہی زرانیل خان کی طرف اٹھی تھی جو سامنے بیڈ پر بے ہوش لڑکی کو دیکھ رہا تھا وہ سر جھٹکتی ہوئی بیڈ کے قریب جاتی اس لڑکی کا ٹریٹمنٹ کرنے لگی تھی۔۔۔

"یہ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے اور کوئی بات نہیں ہے بس کچھ ہی دیر میں ہوش میں آجائے گی۔۔۔۔۔ویسے یہ ہے کون۔۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ مشکوک نظروں سے ارواح کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"اٹس ناٹ یور بزنس۔۔۔۔!!!" سرد لہجے میں کہتے زرانیل خان اٹھا تھا اور باتھ روم میں جا بند ہوا تھا اس قدر اس کے خشک لہجے پر ڈاکٹر کو کافی سبکی محسوس ہوئی تھی وہ چپ چاپ اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی ایک نظر ارواح کے بے ہوش وجود کو دیکھتی روم نکل گئی تھی۔۔۔

جب کہ اس کے پیچھے ہی تعزیز خان بھی روم سے نکلا تھا۔۔۔۔

.....

زرانیل خان باتھ روم سے نکلا تو ارواح کو دیکھتے وہ پھر سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔

ایک نظر اسے دیکھتے نجانے کیوں وہ اس کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔

وہ بہت معصوم نظر آرہی تھی چہرے پر پھیلی معصومیت زرانیل خان کو اپنی طرف اٹریکٹ کررہی تھی وہ کوئی دل پھینک انسان تو نہیں تھا نجانے کتنی لڑکیاں تھیں جو اس سے دوستی کی خواہش تھی اس کے قریب آنا چاہتی تھیں لیکن زرانیل خان کو صنف نازک میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔

اسے تو اس فلیڈ میں آنے کی پرمیشن اس کے دادا جان سے بہت مشکل سے ملی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی بات اوٗر تھی وہ میٹرک کے بعد ہی شہر چلا آیا تھا تعلم کے لیے۔۔۔

ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کی ماں کے انتقال کے بعد وہ بہت اکیلا ہو گیا تھا کسی سے کم ہی بات کرتا تھا تو پھر جب اس نے شہر آنے کی بات کی تو ارتضیٰ

خان کو اس کی بات مناسب بھی لگی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ اسے شہر بھیج کر کتنی بڑی غلطی کر رہے تھے۔۔۔

وہ دور تو اپنی ماں کے انتقال کے بعد ہی سب سے ہو گیا تھا لیکن شہر آنے کے بعد وہ بہت ہی کم واپس حویلی جاتا تھا اس نے تو کسی سے ملنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔

زرانیل اپنی سوچوں میں گم تھا جب ارواح کے وجود میں تھوڑی بہت ہل چل ہوئی تھی وہ صوفے سے اٹھتا اس کے قریب گیا تھا جو نیند میں بھی ڈری ہوئی تھی کہ ہاتھ پاؤں ہلاتے ہوئے وہ خود کو شاید کسی سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان کچھ سوچتا اس کے قریب بیٹھا تھا اور اس کے اوپر تھوڑا سا جھکا تھا اپنے ارگرد کسی کی موجودگی محسوس کرتے ارواح کانپ اٹھی تھی اور زور زور سے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتی وہ اسے خود سے دور کرنے لگی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی کلائیوں کو پکڑنا تھا وہ مچلی تھی اس کی گرفت میں خود کی کلائیوں کو محسوس کرتے۔۔۔۔

"واک اپ میڈم۔۔۔۔!!!"زرانیل خان نے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے بیدار کرنے کی کوشش کی تھی لیکن بے سود۔۔۔

وہ تھی تو بے ہوش مگر اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی زرانیل خان تیش میں آیا تھا ازلی غصہ دعو آیا تھا ایک تو ان لوگوں نے اس لڑکی کی مدد کی تھی اوَر وہ الٹا اسے غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا ارواح ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی اور اپنے سامنے زرانیل خان کو دیکھتے اسے کچھ دیر پہلے والا واقع یاد آیا تھا۔۔۔

یعنی وہ ان لوگوں سے بچ گئی تھی وہ تیزی سے بنا سوچے سمجھے زرانیل خان کے کشادہ سینے کا حصہ بنی تھی شاید اسے اپنی پوزیشن کا احساس نہیں تھا یا پھر وہ کسی ڈر کے اثر میں تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کو خود سے لگے دیکھ کر اس کی حالت کا احساس کرتے اسے خود سے الگ کیا تھا لیکن وہ اس کی ٹی شرٹ کو زور سے میٹھوں میں جکڑ گئی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان بیڈ سے اٹھتے کھڑا ہوا تھا ارواح نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"پہلا سوال کیا تھا زرانیل خان نے انداز ویسا ہی تھا جیسے پولیس والوں کا ہوتا تھا۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔"وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی اس کا کچھ دیر پہلے والا روپ نظروں کے سامنے آیا تھا جب وہ ان پر غصہ کر رہا تھا۔۔۔

ارواح پسینے سے تر ہوئی تھی پیشانی پر بھی پسینے نے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔

"جواب دو سیدھے سے میری بات کا۔۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔؟؟؟اور وہ لوگ کیوں ڈھونڈ رہے تھے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان کی آواز کچھ زیادہ ہی بلند ہوئی تھی کہ باہر لاونج میں بٹھا تعزیز خان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

"آرام سے زرانیل کیا ہو گیا۔۔۔!!!" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے ایک نظر اس سہمی کھڑی لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا سمجھ گیا تھا کہ وہ بچاری زرانیل کے انداز سے ڈر چکی ہے۔۔۔۔

"اس سے پوچھو کون ہے یہ۔۔۔۔؟؟؟ اور کیوں ایسے رات کو بھاگ رہی تھی۔۔۔۔" وہ تعزیز خان سے کہتا صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"گڑیا ریلیکس۔۔۔۔ آپ بتاؤ کون ہو آپ۔۔۔۔؟؟؟" تعزیز اپنی عادت کے برخلاف نرم لہجے میں بولا تھا۔۔۔

حالانکہ وہ غصے میں زرانیل خان سے دو قدم آگے تھا۔

۔۔۔

"بھائی وہ میں گھر سے نکلی تھی مشکل سے آپ کا بہت شکریہ آپ نے مجھے بچایا ان لوگوں سے۔۔۔۔!!!"تعزیز کا نرم انداز دیکھتے وہ اسے اپنے بارے میں بتانے لگی تھی۔۔۔

"کیوں نکلی آپ گھر سے۔۔۔۔؟؟؟"یہ ہی تو مین سوال تھا جو زرانیل خان بھی اس سے پوچھنے والا تھا جو تعزیز خان نے پوچھا تھا۔۔

"میں میں جہاں رہ سکتی ہوں کچھ آپ لوگوں کو بالکل ڈسٹرب نہیں کروں گی میں۔۔۔۔!!!"وہ ہاتھ جوڑتے التجائیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔۔۔

اس کی بات سنتے زرانیل خان صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔۔

"محترمہ ہم جہاں رہتے ہیں جوان لڑکے تم ہمارے ساتھ کیسے رہ سکتی ہو۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان غصے سے اس کی سہمی شکل دیکھتا بولا تھا۔۔۔

"بھائی پلیز میں سارے کام کروں گی سب کچھ صفائی کھانا پکانا کپڑے دھونا سب کچھ لیکن مجھے کچھ دن کے لیے جہاں پناہ دے دیں آپ کا بہت احسان ہو گا مجھ پر۔۔۔۔!!!" ارواح اس وقت یہ گھر ہی محفوظ پناہ گاہ لگ رہا تھا وہ کسی صورت بھی یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"ہم نے ایل ریڈی کام کے لیے ایک ملازمہ رکھی ہوئی ہے اور نہیں چاہیے تم جا سکتی ہو یہاں سے۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان سپاٹ لہجے میں بولا تھا جب کہ تعزیز خان کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔۔

"گڑیا آپ آرام سے یہاں بیٹھو۔۔۔۔ اور تو چل میرے ساتھ باہر آ کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔!!!" وہ زرانیل کو گھورتے ہوئے بولا تھا جس نے کچھ ہی لمحوں میں بچاری اس چھوٹی سی لڑکی کو ڈرا دیا تھا۔۔۔۔

"بھیا مجھے یہاں سے مت بھیجیں آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ رو رہی تھی آنسو متواتر اس کے عارضے کو بھگو رہے تھے۔۔۔۔

ایک پل کے لیے زرانیل خان کی نظریں اس کے چہرے پر گئی تھیں اور پھِر پلٹنا بھول گئی تھی آنسو سے نم چہرہ زرانیل خان کے دل کی دنیا ہلا گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

"گڑیا آپ یہاں کیسے رہ سکتی ہو ہم دونوں اکیلے رہتے ہیں اور آپ بھی تو جواں ہو ہم آپ کے لیے نامحرم ہیں۔۔۔!!!" تعزیز خان اس کے سر پر ہاتھ رکھتے نرم لہجے میں اسے کچھ سمجھانا چاہا رہا تھا لیکن وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتے ہوئے رو رہی تھی جیسے کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

۔

"بھیا مجھے آپ بہت اچھے لگے ہیں پلیز میری ہیلپ کریں مجھے یہاں سے کہیں بہت دور چھوڑ آئیں میں واپس کبھی نہیں جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔" وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

تعزیز کچھ سوچتا اس کو یہیں بٹھانے کا کہتے خود روم سے نکلا تھا۔۔۔

اوَر آیا یہاں زرانیل خان یہاں وہاں ٹہلتے ہوئے جیسے اسی کے انتظار میں تھا۔۔۔

"بول کیا بات کرنی ہے۔۔۔" اسے دیکھتا وہ اس کے قریب چلا آیا تھا۔۔۔

"دیکھ زر میری بات آرام سے سننا تم۔۔۔۔!!!" وہ پہلے ہی وارن کر رہا تھا زرانیل خان کو اندازہ تو ہو گیا تھا کہ بات معمولی ہر گز نہیں تھی یقیناً کوئی بڑی بات تھی۔۔۔

"کیا بات ہے اب بول بھی دو تعزیز خان۔۔۔۔!!!"زرانیل خان جھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔۔۔

"تم نکاح کر لو اس لڑکی سے۔۔۔۔"

"واٹ آر یو ان یور سنسز۔۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟"وہ حسب معمول غصے سے دھارا تھا یہ وہ کیا کہہ رہا تھا ایک اجنبی لڑکی سے نکاح جس کا وہ نام تک نہیں جانتا تھا۔۔۔

۔

"دیکھ اسے مدد کی ضرورت ہے بچاری کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے اور اگر ہم انسانیت کے ناتے اس کی مدد کر دیں تو کیا ہو جائے گا ویسے بھی تو تجھے وہ اپنی کزن پسند نہیں ہے جس سے تیری ماں تیری شادی کروانا چاہتی

ہے۔۔۔تو بہتر ہے کچھ عرصے کے لیے تم اس لڑکی سے نکاح کر کو جب تک اس کی کنڈیشن سنبھلی تم اسے چھوڑ دینا۔۔۔ویسے بھی وہ کونسا ہمارے ساتھ ساری زندگی کے لیے رہنے والی ہے بچاری بس کچھ دن سر چھپانے کے لیے ہم سے مدد مانگ رہی ہے ہم اتنا تو کر ہی سکتے ہیں اس کے لیے۔۔۔!!!"تعزیز خان جانتا تھا کہ زرانیل کو منانا بہت مشکل ہے لیکن وہ پھر بھی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"کیا نکاح کوئی مذاق نہیں ہے تعزیز آج کیا کل میں اسے چھوڑ دوں اور ویسے بھی دادا جان بابا سب کی غیر موجودگی میں یہ فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں تم ہی بتاؤ۔۔۔؟؟؟"زرانیل کو تعزیز کی یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔

"دیکھ یہ نکاح کچھ عرصے کے لیے ہو گا تو بہتر ہے کہ گھر والوں کو اس چیز سے دور ہی رکھیں تو اور ویسے بھی حویلی سے کون یہاں آتا ہے جو تو اتنی

ٹینش لے رہا ہے ان لوگوں کی۔۔۔۔!!!"تعزیز خان کی باتیں سنتے نجانے کیوں زرانیل خان انکار نہیں کر پایا تھا وہ مان گیا تھا اس لڑکی سے نکاح کے لیے جس کس وہ نام تک نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

"لیکن وہ لڑکی کیا وہ مان جائے گی۔۔۔۔؟؟؟"اتنی دیر میں پہلی بار زرانیل کو اس کا خیال آیا تھا۔۔۔۔

"اسی سے بات کرنے جا رہا ہوں تم مولوی صاحب کا بندوست کرو وہ بچاری تو مان ہی جائے گی۔۔۔۔!!!"وہ بولتا پھر سے زرانیل کے روم میں گیا تھا اس لڑکی سے بات کرنے کے لیے۔۔۔

اوزر زرانیل نے پیچھے اپنے کولیگ کو فون کیا تھا مولوی صاحب کو لانے کے لیے اوزر ساتھ چند دوسرے لوگوں کو لانے کے لیے گواہیاں کے طور پر۔۔۔

اپنے براؤن بالوں میں عادتاً ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنی پیشانی پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتا صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔

••••••••

ابر شم رانا کی گاڑی رانا پیلس میں داخل ہوئی تھی سارے ملازمین اوزر سٹاف میمبر ایکٹو ہوئے تھے ابر شم کے غصے سے ہر کوئی خائف کھاتا تھا۔۔۔

کہیں کنال پر بنا رانا پیلس دور سے ہی دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔۔۔۔

یہ پیلس اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔۔۔

جدید ترز پر بنا یہ پیلس اندر سے نہایت ہی خوبصورت تھا۔۔۔

اس گھر کے دو ہی مکین تھے ابر شم رانا اور اس کی گرینی زر تاج رانا۔۔۔

زر تاج راجا ابر شم کی دادی تھیں۔۔۔

ان کے بیٹے اور بہو کی وفات ہو چکی تھی وہ لوگ حج پر گئے تھے کہ واپسی پر ان کا پلین کریش ہو گیا تو وہ واپس نہیں آ سکے۔۔۔

تب ابر شم بہت چھوٹی تھی انہوں نے اسکی پرورش کی تھی۔۔۔

ان کی ایک بیٹی تھی جو لندن میں اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ قیام پذیر تھی۔۔۔

ابر شم ہائیر سٹڈیز کے لیے ان کے پاس ہی رکی تھی وہ بھی ابر شم سے بہت پیار کرتی تھیں ظاہر ہے ان کے بھائی کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔

ابر شم اپنی برانڈ گاڑی سے نکلتی ہوئی پیلس کے اندرونی حصے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

یہاں اسے معمول سے ہٹ کر چہل پہل محسوس ہوئی تھی اس نے سر جھٹکا اوٗر دروازہ کھولتے اندر چلی گئی تھی۔۔۔

لیکن اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا اس کی گرینی کے ساتھ دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں ساتھ ہی غالباً ان کا بیٹا تھا جو شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

ابر شم نے غصے سے مٹھاں بھینچ لی تھیں اس کی گرینی آئے دن یہ ہی کام کرنے لگی تھیں ابھی وہ چوبیس کی بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اوراس کی گرینی کو اس کی شادی کی فکر کھائے جارہی تھی وہ آئے دن اس کے رشتے دیکھتی رہتی تھیں جن کو وہ کہیں بار ریجکٹ کر چکی تھی لیکن وہ ہر بار کسی نئے رشتے والوں کو گھر پر بلا لیتی تھی۔۔۔

ابر شم کے انکار کی وجہ سے رکی ہوئی تھی اس کی شادی ورنہ اگر اس کی گرینی کا بس چلتا تو وہ آج سے کہیں سال پہلے ہی وہ اسے بیا چکی ہوتیں۔۔۔۔

"ہیلو گرینی کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنا کوٹ صوفے پر پھینکتی ہوئی زرتاج بیگم کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی تھی جبکہ اس کے انداز پر زرتاج بیگم مہمانوں کے سامنے اچھی خاصی شرمندگی محسوس کرنے لگی تھیں وہ اس کے آنے سے پہلے کیسے اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھیں اور جہاں ابر شم کا لاپرواہ انداز وہ خاصی غصے سے ابر شم کو گھورنے لگی تھیں۔۔۔

"آنٹی یہ ہے آپ کا بیٹا جس کی شادی کروانا چاہتی ہیں آپ۔۔؟؟؟" ابر شم نے ان کے بیٹے کی طرف اِشارہ کیا تھا۔۔

"ہاں لیکن تم جیسی لڑکی سے نہیں چلو بیٹا یہ لڑکی ہمارے معیار کے مطابق نہیں ہے۔۔۔!!!" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

ان کے جانے کے بعد زرتاج بیگم نے اپنی پوتی کو گھورا تھا۔۔۔

"میری پیاری گرینی۔۔۔" وہ ان کے گال چومتے ہوئے مکھن لگانے کی کوشش کرنے لگی تھی جس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئی تھی۔۔۔

"آبی ایسے کرتے ہیں بیٹا وہ ہمارے مہمان تھے۔۔۔!!!" وہ کہاں اس سے خفارہ سکتی تھیں لیکن انہیں اس کی حد سے زیادہ فکر تھی وہ خود آج کل ٹھیک

نہیں رہتی تھیں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ اپنی زندگی میں ابر شم کو کسی کے حوالے کر کے جانا چاہتی تھیں۔

لیکن تب ممکن ہوتا جب ابر شم شادی کے لیے سریس ہوتی۔۔۔۔

"گرینی چھوڑیں کیوں ڈسکس کر رہی ہیں ان کو جو چلے گئے آپ بیٹھیں میں ڈریس چینج کر لوں پھر ڈنر کرتے ہیں۔۔۔" وہ ان کا گال پھر سے چومتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

"یا اللہ اس لڑکی کو تھوڑی سی عقل دے دے۔۔۔" وہ دل ہی دل میں رب سے مخاطب تھیں۔

ابر شم کی حرکتیں دیکھتے وہ کبھی کبھی بہت پریشان ہو جاتی تھیں۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 3

.....

تعزیز خان کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر ارواح پر پڑی جو صوفے پر سکھڑی سمنٹی بٹھی تھی وہ اس کے پاس چلا گیا وہ اس کے قریب گیا تو اس کی نظر ارواح کے آنسوؤں سے تر چہرے پر گئی تھی وہ یقیناً رو رہی تھی۔۔

"گڑیا کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔؟؟؟" نجانے کیوں وہ اس کے آنسو دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"بھیا میرے گھر میں میری عزت محفوظ نہیں تھی میں بہت مشکل سے وہاں سے عزت بچا کر بھاگی تھی وہاں پھر سے نہیں جانا چاہتی ہوں آپ پلیز مجھے یہیں رکھ لیں۔۔۔!!!" وہ ہچکیاں لیتی ہوئی روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"گڑیا آپ جہاں رہ سکتی ہیں مگر ایک شرط پر۔۔۔!!!" تعزیز خان کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کیا مطلب بھائی۔۔۔؟؟؟" وہ شاید اسکی بات سمجھ نہیں سکی تھی۔۔

"مطلب یہ ہے آپ زرانیل سے نکاح کر لو پھر آپ ساری زندگی کے لیے جہاں رہ سکتی ہو۔۔۔!!!" تعزیز نے بہت محتاط لفظوں کا چناؤ کیا تھا۔۔۔

"نک۔۔۔۔۔۔اح۔۔۔۔"وہ اٹکی تھی زرانیل خان کے غصے سے وہ چند لمحوں میں ہی واقف ہو گئی تھی اس کے ساتھ نکاح وہ خاصی کنفیوژ ہو گئی تھی۔۔۔

"جی گڑیا نکاح۔۔۔۔"

"بھیا وہ بہت غصے والے ہیں۔۔۔"وہ منمنائی تھی منہ میں ہی زرانیل کے بارے میں ارواح کے خیالات جان کر تعزیز کو ہنسی آئی تھی لیکن ضبط کر گیا تھا۔۔۔

"وہ غصہ تو اس کی عادت ہے یونیو اس کی جاب ہی ایسی ہے بٹ آپ یہ بتاو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ اس نکاح سے۔۔۔۔؟؟؟"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"گڑیا مجھے پورا یقین ہے آپ زرانیل کو ایک بہت اچھا ہمسفر پائیں گیں میں نکاح کا انتظام کرتا ہوں آپ نے پریشان نہیں ہونا ہے آپ کا بھائی ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہو گا۔۔۔۔"وہ ارواح کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

پیچھے وہ کنفیوژ سی انگلیاں چٹخانے لگی تھی۔۔۔۔

•••••••

تعزیز نے باہر جا کر زرانیل کو بھی بتا دیا تھا کہ ارواح مان گئی ہے نکاح کے لیے۔۔۔

زرانیل کے کولیگ کچھ ہی دیر میں وہاں آ گئے تھے۔۔۔

جن کے ساتھ مولوی صاحب بھی تھے تعزیز ارواح کو باہر لے آیا تھا۔۔۔

اوُر نکاح کی رسم باقاعدہ انجام پائی تھی۔۔۔

ارواح زرانیل خان کی بیوی بن چکی تھی زرانیل خان کو تو نکاح کے وقت

اس کا نام پتہ چلا تھا۔۔۔

اسے اس کا نام کافی پسند آیا تھا ارواح کافی اٹریکٹیو نیم تھا اسکا۔۔۔

نکاح ہوتے ہی سب لوگوں نے اسے مبارک باد دی تھی اوُر ڈھیروں دعائیں

اس کی آنے والی زندگی کے لیے کرتے وہ لوگ واپس چلے گئے تھے۔۔۔

اب بس تعزیز زرانیل اور ارواح لاونج میں بچے تھے۔۔۔

"میں تو جارہا ہوں سونے کافی رات ہو گئی ہے تم لوگ بھی سو

جانا۔۔۔!!!" تعزیز خان انگڑائی لیتے ہوئے اٹھ کر روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

تعزیز کے جاتے ہی زرانیل نے ایک نگاہ اپنی نئی نئی بنی مسز پر ڈالی تھی جو ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔۔۔

"آجاؤ روم میں۔۔۔۔!!!" وہ اس سے بولتا رکا نہیں تھا بلکہ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی روم میں انٹر ہوئی تھی اور کنفیوژ سی جہاں وہاں دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

زرانیل آرام سے جا کر بیڈ پر نیم دراز ہو گیا تھا جب کہ وہ خاموشی سے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

"سونا نہیں ہے کیا جو اسے سر جھکائے کھڑی ہو آؤ بیڈ پر سخت نیند آئی ہوئی ہے مجھے۔۔۔" وہ کرخت آواز میں بولتے اس بچاری کو ڈرا گیا تھا۔

وہ مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی اس کے ساتھ لیٹ گئی تھی سانس اس نے روکی ہوئی تھی کنفیوژ سی چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے لیٹتے ساتھ ہی اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں وہ ہلکا ہلکا سا کانپ رہی تھی زرانیل خان نے اس کی سمت کروٹ بدلی تھی۔۔۔

اوُر ایک نظر اسکو دیکھا جس کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان واضح تھے گردن پر بھی کسی کے پکڑنے کا نشان واضح تھا۔۔۔۔

وہ اب کی بار اسے غور سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اب وہ اس پر تمام حق حاصل کر چکا تھا۔۔۔

نظریں گردن سے ہوتی اس کی مومی کلائیوں پر گئی تھیں جن پر بھی نشان واضح تھے۔۔۔

ایک شاید تپش کی لہر زرانیل خان کے رگ وروپ میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔

"میں آپ کے مجرموں کا پتہ کر کے رہوں گا۔۔۔۔ارواح۔۔۔"وہ اس کی لمبی خم دار پلکیں دیکھتا خود کو کنٹرول نہیں کر پایا تھا اور اس کے اوپر سے ہاتھ لے جاتے اس کی دوسری جانب ہاتھ رکھتے وہ اس کی پلکوں کو چھو چکا تھا۔۔۔۔

رات کی تنہائی اور اپنے پہلو میں جائز رشتے کا احساس زرانیل خان کے جذبات پوری طرح سے ملچنے لگے تھے۔۔۔۔

دل تھا کہ سینے کی دیوار توڑ کر باہر آنے لگا تھا۔۔۔

اس نے اپنے لبوں کو اس کے ماتھے پر رکھا ایک عجیب سی بے چینی رگ و روپ میں سرایت کرتی اسے اپنی لیپٹ میں لے گئی تھی وہ اپنے آپ سے ڈرنے لگا تھا۔۔۔

خود کے بے لگام ہوتے جزبات اسے لگ رہا تھا کہ وہ جزبات کی رو میں بہہ کر کچھ الٹا سیدھا کر دے گا تبھی وہ دوسری طرف کروٹ لیتا سونے کی کوشش کرنے لگا تھا جو اس کے لیے خاصا مشکل ثابت ہوا تھا نظریں بار بار بھٹک کر اس کے مومی وجود کی طرف جا رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں لگی ہی تھی جب کوئی اس کے ساتھ آ لپٹا تھا اس نے نیند سے بھری آنکھیں کھولی تھیں دیکھا تو ارواح اس کے سینے سے لگی بے خبری سو رہی تھی۔۔۔

وہ چاہتا تو اسے خود سے دور جھٹک سکتا تھا وہ کرنے بھی والا تھا لیکن رات کے اس پہر اس پر جزبات غالب آ گئے تھے وہ چاہ کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکا تھا۔۔۔

بلکہ اس نے اس کا سر سینے پر رکھتے اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کیا تھا۔۔۔

اس کے ہلکے کھلے لبوں کو دیکھتے ہوئے نجانے کیوں جزبات سینے میں مچلتے اسے کسی گستاخی پر آمادہ کر رہے تھے اور پھر وہ سب کچھ بھاڑ میں جھونک کر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

نرمی سے اس کے لبوں کی نازکی محسوس کرتے اس کی پیاس بڑھنے لگی تھی۔۔۔

اس کے لبوں سے لب پیوست کیے جیسے وہ خود سے ڈر گیا تھا کہ وہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھے فوری پیچھے ہوا تھا ایک نظر اسے دیکھا جو شاید اتنی گہری نیند میں تھی کہ اس کا پہلا لمس محسر نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

"اتنی بے خبری۔۔۔"اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو تکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے خود کے ساتھ چپکائے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا تھا جس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوا

تھا۔۔۔۔

.....

خان حویلی میں اس وقت سب لوگ رات کے کھانے پر اکھٹے ہوئے تھے۔۔

یہ اس حویلی کا اصول تھا چاہے سب کتنے بھی مصروف ہوتے رات کا اور صبح کا کھانا سب ساتھ کھاتے تھے یہ شروع سے ایک اصول چلتا آیا تھا وہاں جسے اب تک برقرار رکھا گیا تھا۔۔۔

ارشک نے سب ملازمین کے ساتھ کھانا بڑے سے ٹیبل پر لگایا تھا۔۔۔

خان حویلی بہت بڑی تھی دور سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی تھیں کہیں کنال پر محیط پرانے طرز پر بنی یہ حویلی لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتی تھی۔

باہر سے جتنی خوبصورت تھی اندر اتنے ہی راز دفن کیے ہوئے تھی جو وقت کے ساتھ کھلنے تھے۔۔۔۔

سربراہی کرسی پر شمس خان بیٹھے تھے۔۔۔

ان کے دائیں جانب ان کی بیگم پھر اگے مرتضیٰ خان ان کی بیگم فرحین۔۔۔۔

ساتھ ان کا بیٹا عالمیار خان اور اس کے ساتھ نیوشا جس کی نظریں اپنے سامنے بیٹھے سردار ضرغام خان پر ہی تھیں۔۔۔

شمس خان کی دوسری طرف حرمین بیگم ساتھ سرادر ضرغام خان اور ساتھ آرمینا ان کے ساتھ شرمین بیگم اور ساتھ ان کی بیٹی المیشہ۔۔۔

جو کہ نیوشا کی طرح کافی نک چڑی تھی۔۔۔

جس کی نظریں شروع سے زرانیل خان پر تھیں لیکن وہ اسے کم ہی مخاطب کرتا تھا۔۔۔

شرمین بیگم فرحین بیگم اور حرمین بیگم کی بہن تھیں جن کی شادی شمس خان کے رشتے داروں میں ہوئی تھی لیکن شادی کے کچھ عرصے بعد ہی ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو وہ خان حویلی واپس چلی آئی تھی تب ان کے ساتھ ان کی ایک سال کی بیٹی بھی تھی۔۔۔

جسے حویلی والوں نے کبھی باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

سب لوگ ارتضیٰ خان کو مس کر رہے تھے جو ہمیشہ سب کے ساتھ ہی کھانا کھاتے تھے۔۔۔

اپنے بابا کو یاد کرتے ضرغام خان نے زور سے میٹھوں کو بھینچا تھا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

"بابا کاش آپ ہمارے ساتھ ہوتے۔۔۔!!!" وہ اپنے بابا کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

سب لوگ کھانے میں مصروف تھے کیونکہ شمس خان کو یہ بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ کوئی کھانے کے دوران بولے۔۔۔

کھانے بعد وہ سب لوگ لاونج میں بیٹھ کر دن بھر کی باتیں ڈسکس کرتے تھے۔۔۔

کھانے کے ٹیبل پر پانی کم پڑ گیا تھا فرحین بیگم نے کرخت آواز میں ملازمہ کو بلایا تھا لیکن ملازمہ کے بجائے ارشک وہاں آئی تھی کیونکہ اس کے آتے ہی مانوں ملازمین کو تو موقع مل گیا تھا اس سے کام کروانے کا۔۔۔۔

"لڑکی پانی کم کیوں رکھا تم نے ٹیبل پر جلدی سے پانی لے کر آؤ۔۔۔" وہ سرد آواز میں بولی تھیں ارشک پھرتی سے گئی اور پانی کے دو جگ بھر کر اس نے ٹیبل پر رکھے تھے۔۔۔

اور واپس کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

کیونکہ ملازمہ اسے بتا چکی تھی کہ سب لوگ کھانے کے بعد چائے پیتے ہیں اور چائے اسے بنانی ہو گی۔۔۔

وہ چائے بنانے چلی گئی تھی اور سب کے کھانے سے فارغ ہونے تک اس نے چائے بنا بھی لی تھی۔۔۔

ملازمہ کو جب اس نے چائے تیار ہے کا بتایا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ چائے سرو بھی تم ہی کرو گی۔۔۔

ارشک کے لیے یہ بہت مشکل مرحلہ تھا سب کے سامنے کیسے جاتی اتنی مشکل سے تو اسنے پانی رکھا تھا۔۔۔

لیکن پھر ہمت کرتی وہ چائے کی ٹرے اُٹھائے لاونج میں آئی تھی جہاں سب بیٹھے تھے اس کے کانپتے ہاتھوں سے سب کو چائے سرو کی تھی۔۔۔

آخر میں آرمینا بچی تھی جس کو اس نے اس کے کمرے میں چائے دینی تھی کیونکہ اس کے ٹیسٹ چل رہے تھے وہ کھانے کے فوری بعد کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

ارشک کو لگا تھا کہ وہ بھی نیوشا کی طرح ہی بیہیو کرے گی وہ ڈر ڈر کر کے اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔۔

جہاں آرمینا بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی ہوئی بکس سامنے رکھنے پڑھ رہی تھی۔۔

"یہ چائے۔۔۔۔!!!" وہ دروازے میں کھڑی ہی بولی تھی آرمینا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"اندر آجاؤ۔۔۔" اس کی نرم آواز سنتے ارشک کو تھوڑی بہت تسلی ہوئی تھی۔۔۔

جب کہ آرمینا کو آتے وقت ہی پتہ چل گیا تھا یہ وہ ہی لڑکی ہے جو ونی ہو کر آئی ہے۔۔۔

اس کے باپ کے قتل کی بیٹی لیکن جو بھی ہوا تھا اس میں اس معصوم سی لڑکی کا کیا قصور تھا وہ تو بچاری معصوم سی کافی کم عمر لگ رہی تھی۔

آرمینا کو وہ خود سے بھی ایک سال چھوٹی ہی لگی تھی۔۔۔۔

"آپ کی چائے۔۔۔" ارشک نے اندر آکر چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔۔

اور خاموشی سے واپس جانے لگی تھی

۔۔

"سنو یہ تمہارے چہرے پر کیا ہوا ہے۔۔۔!!!" آرمینا کی نظریں سے اس کے چہرے کے نشان مخفی نہیں رہے تھے۔۔۔۔

"وہ وہ۔۔۔۔" وہ گھبرا گئی تھی کیسے بتاتی اسے کہ یہ سب کس نے کیا ہے۔۔۔

"دیکھو گھبراؤ نہیں بتاؤ مجھے کیا ہوا۔۔۔" آرمینا بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں جی میں چلتی ہوں۔۔۔"وہ بول کر رکی نہیں تھی روم سے نکل گئی تھی زندگی میں پہلی بار اس نے اتنا کام کیا تھا بدن کا آہنگ آہنگ درد کر رہا تھا۔۔۔۔

لیکن یہ نہیں جانتی تھی ابھی اور امتحان باقی تھے۔۔۔

وہ کچن میں گئی تھی جہاں کافی ساری ملازمہ کام کر رہی تھیں اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ سوئے گی کہاں اس کا ٹھکانہ کون سا ہے

۔۔۔

"سنے آپ لوگوں کو پتہ ہے میں کہاں رہوں گی۔۔۔؟؟؟"وہ ایک ملازمہ سے پوچھنے لگی تھی جس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کہاں رہو گی کیا مطلب۔۔۔۔؟؟ ہمارے ساتھ ہی رہنا ہے تم نے اب تمہارے لیے کوئی سپشل کمرہ تو تیار ہونے سے رہا بہن اس حویلی کے اونچے اونچے سپنے دیکھنے چھوڑ ہی دو تو بہتر ہے ونی ہو کر آئی ہو اس بات کو کبھی بھولنا مت اوٗر ہاں پہلے یہ ساری برتن دھو کر کچن کی صفائی کرو پھر جانا جہاں سے۔۔۔۔" وہ اس کی اچھی خاصی انسلٹ کرتی ہوئی کچن سے نکل گئی تھیں۔۔۔

پیچھے ارشک نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

پھر لگ گئی تھی کام میں تقریباً ایک گھنٹے میں اس نے کچن صاف کیا تھا اوٗر ملازمہ کے پیچھے سرونٹ کوارٹرز میں چلی گئی تھی کہ کہیں تو جگہ ملے گی سونے کے لیے۔۔۔۔

.....

الارم کی آواز کانوں میں پڑتے ہی ابر شم رانا کی آنکھ کھلی تھی اس نے ایک انگڑائی لی تھی اپنے نائب گاؤں کی ڈوری کستے ہوئے وہ اٹھی تھی تب تک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

جانتی تھی میڈ ہو گی اس کی بلیک کافی لے کر آئی ہو گی وہ اس ٹائم کافی پیتی تھی اس کی عادت تھی۔۔۔۔

"کمنگ۔۔"وہ دروازے کی جانب دیکھتی ہوئی بولی تو میڈ اندر آئی تھی۔۔

"گڈ مارننگ میم۔۔۔۔!!!"وہ کافی ٹیبل پر رکھتی ابر شم کو مارننگ وش کرتی ہوئی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

ابر شم نے کافی کا مگ اٹھایا اوٹیرس پر چلی گئی تھی۔۔۔

جہاں صبح کے وقت خاصا سکون تھا وہ اس ٹائم یہیں کھڑی ہو کر کافی پیتی تھی یہ اس کی عادت تھی۔۔۔۔

ابر شم نے کافی سپ لیا تھا ذہن تعزیز خان کی طرف چلا گیا تھا جب وہ اس پر جھکا تھا اور اس کے پاس سے آتے مہنگے کلون کی مہک ابر شم کو ابھی تک اپنے حواسوں پر چھائی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ لاشعوری طور پر اسے سوچنے لگی تھی۔۔

لیکن پھر سر جھٹک کر اپنی کافی ختم کرتے وہ روم میں آئی تھی اور آفس کے لیے تیار ہونے لگی تھی۔۔۔

تیار ہو کر نکلی تو باہر گرینی کو نہ پا کر وہ خاصی پریشان ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس ٹائم ڈائینگ ٹیبل پر اس کا انتظار کر رہی ہوتی تھیں۔۔۔

وہ ان کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

جیسے ہی اندر داخل ہوئی وہ اسے بیڈ پر نیم دراز نظر آئی تھیں۔۔۔

"گرینی آپ ٹھیک ہیں آج باہر نہیں آئی آپ۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں آبی۔۔۔" وہ نقاہت زدہ آواز میں بولی تھیں چہرے سے بیمار ہی لگ رہی تھیں۔۔۔

"گرینی آپ نے رات کو میڈیسن لی تھی نہ کہاں ہے آپ کی نرس۔۔۔" ابر شم سنجیدگی سے پوچھنے لگی تھی اس نے اپنی گرینی کے لیے خاص طور پر ایک میڈ رکھی ہوئی تھی جو صرف ان کا خیال رکھتی تھی۔۔۔

"مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے میڈیسن میرے مسلے کا حل نہیں ہے آبی مجھے تمہاری فکر ہے مجھے لگتا ہے میرے پاس وقت اب کم ہی بچا ہے آبی میں تمہاری شادی کروانا چاہتی ہوں بیٹا۔۔۔" وہ آخر اپنے دل کی بات کر چکی تھیں ابر شم ہمیشہ سے اسی ٹاپک سے بچتی آئی تھی اور آج پھر سے وہ ہی ٹاپک شروع کر چکی تھیں۔۔۔

"گرینی اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔ آپ کو میری عمر بھی لگ جائے۔۔۔۔!!!" وہ عقیدت سے ان کے ہاتھوں کو تھامے چومنے لگی تھی جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔

وہ ان سے بہت محبت کرتی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا۔۔۔

"بیٹا میری بات مان لو تم۔۔۔" وہ اس کے سلکی بالوں کو پیار سے سنوارتے ہوئے اس قدر محبت سے بولی تھیں کہ ایک پل کے لیے وہ انہیں دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے گرینی لیکن آپ پلیز ایسے اپنی طبعیت تو نہ خراب کیا کریں دیکھیں ابھی بھی کتنی بیمار لگ رہی ہیں۔۔۔۔ میں ایسا کرتی ہوں بریک فاسٹ یہی لگواتی ہوں ساتھ کرتے ہیں اور آج آفس سے میں چھٹی کرتی ہوں نیو سیکرٹری رکھا ہے اسے گھر پر ہی بلا لیتی ہوں اس سے ایک اہم پروجیکٹ ڈسکس کرنا ہے آپ فریش ہو جائیں میں روم سے سیل فون لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔!!!" وہ ان کا ماتھا چومتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں جاتے ہی اس نے آفس کال کی تھی اور تعزیز کو ایک فائل کے ساتھ گھر بھیجنے کا کہتے وہ پھر سے واپس گرینی کے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

.....

تعزیز خان صبح صبح ہی چلا گیا تھا تب تک زرانیل خان اور ارواح دونوں ہی سو رہے تھے اس نے ان کو ڈسٹرب نہیں کیا تھا میڈ ان کا بریک فاسٹ ریڈی کر کے گئی تھی وہ بریک فاسٹ کر تا زرانیل کے لیے نوٹ لکھ کر لاونج کے ٹیبل پر رکھتا ہوا خود آفس چلا گیا تھا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے واقعی اس جاب کی ضرورت تھی نہیں بلکہ وہ تو خان حویلی والوں جو نیچا دکھانے کے لیے یہ جاب کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کتنی ہی بار ارتضیٰ خان شمس خان اور باقی سب نے اس سے کہا تھا کہ وہ اپنا آفس جوائن کرے اس شہر میں ان کی کمپنی کی بہت سی برانچز تھیں لیکن تعزیز خان کو خان انڈسٹری میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اس نے صاف صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

پھر وہ خود ہی جاب کرنے لگا تھا۔۔۔

ہر جگہ وہ ایک مہینے سے زیادہ ٹک نہیں پاتا تھا وجہ تھا اس کا اٹیٹیوڈ اور غصہ آخر کو تھا تو ایک خان غصے کا تیز جس میں انا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ کسی کی کم ہی مانتا تھا تبھی کسی جگہ زیادہ دیر تک ٹک نہیں پاتا تھا نجانے کتنی جابز وہ ایسے ہی چھوڑ چکا تھا۔۔

وہ جہاں جاتا تھا اس کا شاندار ریکارڈ دیکھتے اسے جاب مل جاتی تھی۔۔۔

ابر شم نے بھی اسے شاید اس کا شاندار ریکارڈ دیکھتے ہی جاب دی تھی۔۔۔

ابر شم کا سوچتے تعزیز خان کے لب مسکرائے تھے اس نک چڑی میم کو سوچتے جسے وہ پہلے ہی دن اچھا خاصا تنگ کر چکا تھا۔۔۔

"میم آپ کو آگے بہت کچھ برداشت کرنا ہو گا۔۔۔" وہ اس کے حسین مکھڑے کو نظروں کے فوکس میں رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

وہ ڈائیونگ پر فوکس نہیں کر پا رہا تھا بار بار خیال بھٹک کر ابر شم کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

وہ آفس پہنچا تو ابر شم کی سکریٹری نے اسے ابر شم کا میسج دیا تھا کہ میم نے آپ کو گھر بلایا ہے اور اس نے اسے وہ فائل بھی دی تھی۔۔۔

تعزیز خان کا کوئی ارادہ نہیں تھا ابر شم کے گھر جانے کا لیکن پھر وہ یہ سوچ کر جانے کے لیے راضی ہوا کہ جاب کا پہلا دن ہے ایسا انکار کیا تو ہو سکتا ہے وہ سر پھری میڈم اسے پہلے ہی دن آفس سے نکال ہی نہ دے۔۔۔۔

اسے کہیں بار زرانیل کہہ چکا تھا کہ تم کمپنی سنبھالو میری جاب بہت ٹف ہے مجھے ٹائم نہیں ملتا ہے کمپنی سنبھالنے کا اور ضرغام تو ویسے بھی کم ہی شہر کا چکر لگاتا تھا اور رہی بات عالمیار خان کی تو اس کہ تو اپنی ہی دنیا تھی وہ کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔

اب تو سب نے اسے کہنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

تعزیز خان ابر شم کی سکریٹری سے فائل لے کر اب ابر شم کے گھر جا رہا تھا۔۔۔

.....

زرانیل خان کی آنکھ کھلی تو ارواح ویسے ہی اس کے سینے سے لگی سوئی ہوئی تھی اس نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا تھا اپنی رات کی حرکت یاد آئی تو اس نے خود کو ملامت کیا تھا وہ تو اچھا ہوا تھا کہ وہ سو رہی تھی ورنہ وہ ایسے کیا سمجھتی کہ کتنا نفس کا ہلکا انسان تھا وہ۔۔۔

وہ اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا جھٹکا لگنے سے ارواح کی بھی آنکھ کھل گئی تھی۔

ارواح نے نیند سے بھری آنکھیں کھولی تھیں اور زرانیل خان کو دیکھا تھا جو اپنی بھوری آنکھوں میں سرد پن لیے اسے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں جھانکتے ارواح نے حلق تر کیا تھا۔۔۔

رات وہ کتنے سکون سے سوئی تھی اتنی اچھی نیند تو اسے برسوں بعد نصیب ہوئی تھی ورنہ تو ہر رات خود کی حفاظت کرتے ہی گزر جاتی تھی۔۔۔

اس کے رات ایک بار ہی آنکھ کھلی تھی اوٗر خود کو زرانیل خان کے حصار میں پاکر وہ سر تا سر سرخ ہوئی تھی کوشش بھی کی تھی اس کے حصار سے نکلنے کی لیکن نیند میں بھی زرانیل خان کی گرفت اس کے گرد سخت تھی اوٗر پھر وہ دوبارہ سے سوگئی تھی۔۔۔

ایک بار تو اسے خود پر کسی کا بوجھ بھی محسوس ہوا تھا جیسے کوئی اس کے انتہائی قریب تھا اس کی سانسوں کے قریب۔۔۔

لیکن نیند کا غلبہ اس قدر اس پر حاوی تھا کہ وہ چاہ کر بھی آنکھیں کھول نہیں پائی تھی۔۔۔۔

اب زرانیل خان کو دیکھتے وہ اسے نجانے کیوں لگ رہا تھا کہ وہ اس کے قریب۔۔۔

لیکن پھر اس نے خود کو ہی ڈپٹا تھا کہ ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔

یہ اس کا وہم تھا۔۔۔

زرانیل خان کو دیکھتے اس نے نظریں جھکائی تھیں اور زرانیل خان اسے دیکھتا باتھ روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو اپنے یونیفارم میں بالکل تیار تھا ڈیوٹی پر جانے کے لیے۔۔۔

اس نے ایک نظر ارواح کو دیکھا جو ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی یہاں وہ اسے چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اس نے اس کو دیکھتے اپنے قدم مرر کی جانب بڑھائے تھے اور مرر کے آگے کھڑے ہو کر اپنے بال بنائے تھے۔۔۔۔

ساتھ ہی ساتھ ایک نظر اس پر بھی ڈالتا جو سر جھکائے اپنے لب کچانے میں مصروف تھی اس کے لبوں کو دیکھتے زرانیل کو اپنی رات والی حرکت یاد آئی تھی۔۔۔۔

دل زور سے الگ ہی انداز میں دھڑکا تھا۔۔۔

"تمہیں خاص انوٹیشن دینا پڑے گا کہ اٹھ کر تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔!!!" عادت سے مجبور سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز سنتے ارواح کی آنکھیں میں موتی سے جھلملانے لگے تھے ایسا نہیں تھا کہ وہ اس طرح کے لہجوں کی عادی نہیں تھی ہاں اس نے اس سے

بھی تلخ لہجے سہے تھے بہت کچھ برداشت کیا تھا لیکن نجانے کیوں زرانیل کا اس انداز میں بات کرنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بہت مشکل سے اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بھاگ کر وش روم میں جا بند ہوئی تھی۔۔۔

پیچھے زرانیل خان سر جھٹکتے ہوئے اپنی تیاری کرنے لگا تھا اوٗر روم سے نکلا تو سامنے اسے تعزیز خان کا نوٹ دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ جا چکا ہو گا کیونکہ آج اس کی جاب کا پہلا دن تھا تو یقیناً وہ آفس والوں پر اپنا پہلا تاثر اچھا دینا چاہتا ہو گا۔۔۔

نوٹ پڑتے اس نے اپنی جیب سے موبائل نکلا تھا جہاں حویلی سے کال آنے لگی تھی فرحین بیگم کی۔۔۔

"اسلام علیکم امی کیسی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ فون کان سے لگائے ایک نظر اپنے روم کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ ماں کی یاد نہیں آتی ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟ یا تم بھی تعزیز خان کی طرح ہوتے جا رہے ہو پتہ ہے نہ وہ حرمین کو کتنا ستاتا ہے۔۔۔۔!!!" وہ اس کی آواز سنتے ہی شکوہ کرنے لگی تھیں جس پر زرانیل خان کو واقعی میں احساس ہوا تھا کہ وہ اپنی مصروفیات میں حویلی جانا تو واقعی میں بھول گیا تھا۔۔۔

جب کہ ابھی تک ارتضیٰ خان کے انتقال کو زیادہ دن نہیں ہوئے تھے۔۔۔

وہ تو ان کے کیس پر خاص طور پر کام کر رہا تھا کیونکہ اسے لگتا تھا وہ جو سچ مان رہے ہیں وہ سچ ہے نہیں۔۔۔

"امی آپ کو جاب روٹین کا تو پتہ ہے نہ کتنی ٹف ہے ٹائم ہی نہیں ملتا ہے مجھے آپ بتائیں باقی سب کیسے ہیں اور میری گڑیا کیسی ہے۔۔۔؟؟؟" آخر میں اپنی جان سے پیاری بہن کا ذکر کرتے اس کے لہنے میں خود با خود ہی مٹھاس آگئی تھی۔۔۔

"ہاں مجھے پتہ ہے اسی لیے ہم تمہاری اس نوکری کے خلاف تھے ارے ہمیں کیا ضرورت ہے اس معمولی سی نوکری کی ہمیں کسی چیز کی کمی تھوڑی ہے۔۔۔!!!" وہ حسب معمول اس کی اس نوکری پر چڑنے لگی تھیں ان کو بالکل بھی پسند نہیں تھا کہ ان کا بیٹا یہ معمولی سی نوکری کرے لیکن اس نے اپنی من مرضی کی تھی۔۔۔

اور عالمیار تو ویسے بھی کسی کی نہیں سنتا تھا اپنی کرتا تھا۔۔۔

صرف زرانیل پر ہی وہ اپنی مرضی چلا سکتی تھیں کیونکہ وہ ان کی ہر بات مانتا تھا اور ان کی خواہش تھی کہ ان کی بھانجی ان کی بہو بنے۔۔۔

عالمیار کی تو آرمینا سے طے تھی بات۔۔۔

ان کا نکاح بھی ہو چکا تھا لیکن ان کی خواہش تھی ان کی دوسری بہو بھی ان کی بہن کی بیٹی ہی ہو۔۔۔

"امی چھوڑیں ان باتوں آپ یہ بتائیں کہ دادا جان اور بابا وہ کیسے ہیں۔۔۔!!!" وہ ان کا دھیان بھٹکانے کی غرض سے بولا تھا۔

"الحمد اللہ سب ٹھیک ہیں تم بتاؤ تعزیز کیسا ہے آخر اسے ہماری یاد نہیں آتی ہے ارے اس کا باپ مرا ہے اور وہ جہاں اپنے بھائی دادا کا ساتھ دینے کے بجائے وہاں جا کر بیٹھ گیا ہے عجیب لڑکا ہے مجھے تو اس کی زرا سمجھ نہیں آتی

ہے۔۔۔!!!" وہ گھوم پھر کر پھر تعزیز کی طرف آئی تھیں کیونکہ اپنی بیٹی کی بھی فکر تھی کہ وہ چاہتی تھیں کہ نیوشا کی شادی تعزیز سے ہو جائے۔۔۔

"وہ بھی بالکل ٹھیک ہے ابھی تو چلا گیا ہے باہر میں بھی جا رہا ہوں آپ اپنا خیال رکھیئے گا میں جلد چکر لگانے کی کوشش کروں گا حویلی کا۔۔۔" وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ وہ ضرور اس کے بارے میں بات کریں گیں جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں۔۔۔

المیشہ کے ساتھ اس کی بچپن سے ہی نہیں بنتی تھی اور اب تو کوئی آ چکی تھی زندگی میں بھلے کچھ عرصے کے لیے ہی سہی لیکن وہ اس کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا۔۔۔" وہ کہتے ہوئے کال کاٹ چکی تھیں جب کہ ان کے ساتھ الیمشہ نے ان کو اپنی گہری آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔

"خالہ مجھے بھی بات کرنی تھی ان سے۔۔۔" الیمشہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ارے وہ بیزی تھا پھر کال کی تو تم بات کر لینا اس سے۔۔۔۔ بلکہ اپنے فون سے ہی کر لو نمبر تو ہے نہ تمہارے پاس۔۔۔۔!!!" وہ اس کو مشورہ دینے لگی تھیں جو اسے پسند بھی آیا تھا۔۔۔۔

"ہاں میرے پاس نمبر ہے ان کا ایک بار ان سے کہہ کر شہر سے بکس منگوائی تھیں میں اپنے سے ہی کر لوں گی کال انہیں آپ کے فون سے پھر کیا

ضرورت بات کرنے کی۔۔۔۔؟!!!"وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتی ہوئی ان سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔۔

.....

زرانیل خان نے فون ٹیبل پر رکھا اور اپنی کلائی پر بندھی ہوئی برانڈڈ واچ سے ٹائم دیکھا تو اس کی ڈیوٹی ٹائم میں ابھی کچھ ٹائم تھا اسے اچانک ارواح کا خیال آیا کیوں کہ اس کے مطابق اب اسے واپس آجانا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں آئی تھی۔۔

وہ کچھ سوچتا اپنی بیئرڈ میں ہاتھ پھیرتے ہوئے روم میں گیا تھا۔۔

جہاں ارواح نہیں تھی شاید وہ ابھی تک روم میں واپس ہی نہیں آئی تھی اس نے اسے اواز دینے کا سوچنا لیکن اس سے پہلے ہی وہ ارواح روم میں آگئی

تھی وہ مرے مرے قدموں سے چل رہی تھی اس کے بھیگے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جب کہ اس نے باتھ گاؤن پہن رکھا تھا۔۔۔

"میرے کپڑے۔۔۔۔" وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے اپنے کپڑوں کے متعلق دریافت کرنے لگی تھی اس کے پہلے والی کپڑے اس قابل نہیں تھے کہ وہ ان کو پہنتی۔۔۔

وہ اس کے بازوؤں سے پھٹے ہوئے تھے۔۔۔

"جہاں تو تمہارے کپڑے ہیں ہی نہیں اب تم آئی ہی کل ہو تو کیا پہلے سے موجود ہوتے جہاں تمہارے کپڑے۔۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو ارواح نے سر جھکایا تھا۔۔۔

اب اس حلیے میں وہ روم سے باہر کیسے جاتی باہر تعزیز بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

زرانیل نے ایک نظر اس کے مہکتے سراپے کو دیکھا جو شاور کے بعد کچھ اور بھی کھل سا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کو اس حلیے میں دیکھتے بہکنے لگا تھا۔۔۔

اس نے اپنی مٹھوں کو زور سے بھیچا تھا اور کچھ سوچتے وہ ڈریسنگ روم میں گیا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں اپنی ایک ٹی شرٹ اور ٹروزار تھا

۔۔

"فی الحال اس سے ہی کام چلالو واپسی پر تمہارے لیے شاپنگ کرتا آؤں گا۔۔۔!!!" وہ ٹی شرٹ اور ٹروزار اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا تھا جس پر اس نے سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کے کپڑے۔۔؟؟؟" وہ منمنائی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں میرے نہیں کسی اور کے ظاہر سی بات ہے ڈریسنگ روم سے کے کر آیا ہوں تو میرے ہی ہوں گے نہ تم ان کو پہن لو ویسے بھی گھر پر کوئی نہیں ہے تعزیز جا چکا ہے جسٹ میڈ آئے گی صفائی کے لیے تب تم روم میں آجانا اس کے پاس ویسے بھی ایکسٹرا کیز ہیں مین ڈور کی سو ڈونٹ وری۔۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ میں کپڑے تھماتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جب کہ اس کے سرد انداز پر ارواح نے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے اس سے کپڑے تھامے تھے زرانیل خود صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور ایک غصلی نگاہ اس کے کپکپاتے سراپے پر ڈالی تھی۔۔۔

"یہ کپڑے پکڑ کر سارا دن یہیں کھڑے رہنا ہے کیا جاؤ اور چینج کر و جا کر مجھے لیٹ ہو رہی ہے۔۔۔!!!" اسے سوچوں میں گھرے دیکھ کر وہ پہلے سے

بھی سرد انداز میں بولا تھا جس پر ارواح ہڑبڑا کر ہوش میں آتی تیزی سے ڈریسنگ روم میں انٹر ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے بہت مشکل سے وہ کپڑے پہنے تھے ایک تو وہ اسے لوز تھے دوسرے بہت بڑے بھی تھے کیونکہ اس کی ہائٹ بہت چھوٹی تھی اور اپنی ہائٹ کو لے کر اس کو لوگوں کے طعنے بھی سننے پرتے تھے۔۔

اس نے جیسے تیسے کر کے ہی سہی لیکن آدھے گھنٹے میں وہ ٹی شرٹ اور ٹروزار پہن لیا تھا۔۔۔

ٹی شرٹ کی سلیوز ہاف تھیں لیکن اس کی کہنیوں تک آرہی تھیں۔۔۔

اور ٹراوزر کو اس نے نیچے سے فولڈ کر لیا تھا لیکن اسے خود پر ہنسی آئی تھی کیونکہ وہ ان کپڑوں میں بالکل کارٹون لگ رہی تھی۔۔۔

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ باہر نکلی تھی جہاں زرانیل جہاں وہاں ٹہلتے ہوئے جیسے اسی کے انتظار میں تھا۔۔۔

اس کو ایک نظر دیکھتے زرانیل خان کا دل چاہا وہ قہقہہ لگائے کیونکہ وہ اس وقت بہت عجیب لگ رہی تھی اسے اپنے کپڑوں میں لیکن وہ اپنی ہنسی ضبط کر گیا تھا۔۔۔

زرانیل خان کو دیکھتے ارواح نے سر جھکایا تھا اور آہستہ آہستہ چلنے لگی وہ جیسے ہی بیڈ کے قریب پہنچی اس کا پاؤں ٹروزار کے پنچے میں اٹکا تھا وہ گرنے والی تھی جب زرانیل نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا لیکن وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پایا تھا نیتجے کے طور پر وہ دونوں بیڈ پر گرے تھے۔۔۔۔

ارواح نیچے اور زرانیل خان کا کسرتی وجودِ اس کے اوپر زرانیل خان کے لب لاشعوری طور پر ارواح کی گردن سے ٹچ ہوئے تھے۔۔۔

ارواح کے وجودِ سے اٹھتی اپنے باڈی واش کی مہک اس کے بالوں سے اٹھتی شمپو کی بھینی بھینی مہک زرانیل خان لمحے بھر کو بہکنے لگا تھا۔۔۔

اس کے بدن کی نازکی محسوس کرتے وہ نامعلوم انداز میں اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

لیکن پھر ایک دم سے ہوش میں آتے وہ سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اس کے اوپر سے اٹھنے لگا تھا لیکن برا ہو اجو ارواح کے بال اس کی یونیفارم کی شرٹ کے بٹن میں اٹک گئے تھے اس کے اٹھنے کی کوشش میں

اس کی درد سے چیخ نکلی تھی زرانیل خان پھر سے جھکا تھا اور اس کے بال ایک جھٹکے سے اپنی شرٹ سے نکالے تھے۔۔۔

اور اٹھتے اپنی شرٹ ٹھیک کی تھی وہ کسی کمزور لمحے کی زد میں نہیں آنا چاہتا تھا جانتا تھا یہ رشتہ عارضی تھا اور وہ کیا کیا جذبات مچلنے لگے تھے اس کے دل میں۔۔۔

"باہر آؤ۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے ارواح بھی تیزی سے روم سے نکلی تھی۔۔۔۔

وہ کچن میں پہنچے تو ان کا ناشتہ ٹیبل پر موجود تھا زرانیل خان نے تو جلدی جلدی ناشتہ کیا کہ وہ لیٹ ہو رہا تھا لیکن ارواح آہستہ آہستہ نوالے توڑ رہی

تھی ایسے پہلی بار کسی اجنبی کے ساتھ کھاتے ہوئے اسے کافی عجیب لگ رہا تھا لیکن مجبوری تھی اور اوپر سے بھوک بھی لگی ہوئی تھی تو وہ کھاتی رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان اپنا ناشتہ کرتے نکل گیا تھا جب کہ اس نے ناشتے کے بعد نا صرف ٹیبل صاف کیا تھا بلکہ پورے اپارٹمنٹ کو صاف بھی کر دیا تھا۔۔۔ اور پھر سکون سے سونے چلی گئی تھی۔۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 4

••••••••

ارشک ساری رات ایک پل کے لیے بھی سو نہیں سکی تھی وجہ تھی کہ اسے جس کمرے میں رہنے کا کہا گیا وہ ایک تو سب سے الگ تھا دوسرا اس میں وہ بہت ڈری تھی ہر وقت لگتا تھا جیسے کوئی کہیں سے نکل کر سامنے آ جائے گا یہ پہلی رات تھی اس کی جو اس کی اپنے ماں باپ کے بغیر گزری تھی بہت ہی مشکل سے۔۔۔

ایک تو اتنا کام کرنے سے اس کا بدن ٹوٹنے لگا تھا ہاتھوں میں بھی درد ہونے ہونے لگا تھا اوٗر چہرہ تو جیسے اس کی حالتِ کی خراب تھی۔۔۔

وہ ساری رات روتی رہی تھی اس کو سمجھ آ گیا تھا اس کی ماں بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں یہ واقعی اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔

لیکن آج تو پہلا دن تھا آگے تو اسے بہت کچھ برداشت کرنا تھا

بہت کچھ سہنا تھا۔۔۔

ابھی تو غموں کی شروعات تھی ابھی تو بہت کچھ آگے اس خان

حویلی میں اس کے ساتھ ہونا تھا۔۔۔

اس کے کانوں میں فجر کی اذان کی آواز پڑی تو وہ اٹھ کر نماز ادا

کرنے لگی تھی۔۔۔

ابھی جائے نماز پر بیٹھی دعا ہی مانگ رہی تھی کہ اس کے کمرے کا

دروازہ بجا تھا اس نے کھولا تو سامنے ملازمہ تھی۔۔۔

آپ خیریت ہے سب۔۔۔؟؟؟"اسے لگا کہ کہیں کوئی ایمر جنسی نہ"

ہو ورنہ تو ابھی ناشتے میں کافی ٹائم تھا۔۔۔۔

چلو کچن میں ہماری صبح اسی ٹائم پر ہوتی ہے اور سر ادر سائیں کو "
اس وقت تازہ چائے چاہیئے ہوتی ہے اور بڑی بی بی نے ان کا ہر
کام تمہارے زمے لگایا ہے تو آؤ اور ان کے لیے چائے لے کر جاؤ
ان کے کمرے میں ان کو زرا سی بھی تاخیر پسند نہیں ہے وہ صبح
فجر کے بعد چائے لیتے ہیں جلدی او کچن میں۔۔۔"وہ بولتی
دروازے سے ہی پلٹ گئی تھی۔۔۔

اور ارشک نے جلدی سے چپل اپنے پیروں میں اڑستے ہوئے قدم
کمرے سے باہر نکالے تھے۔۔۔

وہ کچن میں گئی تو کافی ساری ملازمین پہلے سے وہاں موجود تھے اس
نے جلدی سے چائے بنائی اور اسے ٹرے میں رکھا۔۔۔

اسے ایک تو یہ خوف تھا کہ وہ کہیں لیٹ ہی نہ ہو جائے دوسری طرف سردار ضرغام خان کی وہ بات کہ اس نے اسے تھمبی کی تھی کہ وہ اس کے کمرے میں نہ آئے لیکن پھر وہ خود کو مضبوط کرتی اس کے کمرے کے دروازے تک تو پہنچ ہی گئی تھی۔۔۔

اس نے دروازے کھٹکھٹایا تھا۔۔۔

سردار ضرغام خان جو اسی وقت نماز سے فارغ ہوا تھا اوٗر اپنی چائے کا انتظار کر رہا تھا اس نے دروازے پر موجود انسان کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

ارشک کانپتے ہاتھوں سے ٹرے لیے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس پر نظرِ پڑتے ہی سردار ضرغام خان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں صبحِ صبحِ وہ اس کی شکل دیکھنا نہیں چاہتا تھا وہ جارحانہ تیور لیے اس کے قریب گیا تھا غصے سے اس نے چائے کا مگ اُٹھایا تھا ٹرے سے اب اس سب میں چائے کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

میری بکواس سمجھ میں نہیں آئی تھی تمہارے کیا کہا تھا میں نے " بولو۔۔۔"وہ غصے سے گرجا تھا۔۔

وہ بڑی بی بی۔۔۔۔۔نے کہا تھا۔۔۔۔آپ "

کے۔۔۔۔۔سارے۔۔۔۔۔کام

میں۔۔۔۔۔کروں۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔اس۔۔۔۔۔۔۔۔لیے۔۔۔۔"وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی خوف سے جان نکلی جا رہی تھی اس کی۔۔۔

بڑی بی بی نے یہ نہیں کہا تھا صبحِ صبحِ میرے سر پر کھڑی ہو جاؤ "
تم۔۔۔اب دفع ہو جاؤ جہاں سے تم۔۔۔"!!!وہ زور سے دھاڑا
تھا اس کی کرخت آواز سنتے وہ تیزی سے اس کے روم سے نکلی
تھی۔۔۔

سردار ضرغام خان کچھ سوچتے ہوئے چائے کا کپ تھامے بڑی بی بی
کے کمرے کی طرف بڑھا تھا جانتا تھا شمس خان اس وقت مسجد گئے
ہوئے ہوں گے کیونکہ وہ لیٹ ہی آتے تھے۔۔۔

میں آ جاؤں بی بی جان۔۔۔۔؟؟"وہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے ان "
سے اجازت مانگنے لگا تھا۔۔۔

آ جاؤ میرا بچہ۔۔۔"وہ محبت آمیز لہجے میں بولی تھیں وہ جس پر وہ "
ان کے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ان کے ساتھ صوفے پر جا
بیٹھا تھا۔۔۔

صبحِ صبحِ خیریت تھی بیٹا۔۔۔؟؟"اپنے جوان پوتے کو دیکھتے ان کا "
سوا سیر خون بڑھا تھا۔۔۔

آپ نے اس لڑکی کو بولا ہے میرے سارے کام کرنے کے "
لیے۔۔۔؟؟؟"وہ سیدھا مودے کی بات پر آیا تھا۔۔۔

ہاں کیوں کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"اس کی سنجیدہ شکل دیکھتے انہیں کسی "
گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ صبح صبحِ پہنچ گئی میرے کمرے میں آپ کو پتہ ہے مجھے وہ ذرا " بھی نہیں پسند اوٗر آپ نے اسے کل بھی میرے کمرے میں بھیجا تھا اوٗر آج بھی۔۔۔۔"وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولا تھا۔۔۔

وہ اس لیے کہ وہ اسی لائق ہے اوٗر کیا وہ رات کو تمہارے کمرے " میں نہیں تھی۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھیں۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ وہ بھلا میرے کمرے میں کیوں ہو گی " رات کو۔۔۔۔؟؟؟"اسے ان کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ تمہاری بیوی ہے۔۔۔۔سردار ضرغام خان اوٗر اسے اس کمرے " میں ہی رہنا ہے اب آگے تم جو چاہو اس کے ساتھ سلوک کرو

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ تمہاری عزت بن چکی ہے۔۔۔یوں ملازموں کے ساتھ رہے گی تو اچھا ہے اسے اس کی اوقات بھولے گی نہیں لیکن وہ کام تو سارے ملازموں والے کرے گی لیکن رہے گی تمہارے کمرے میں سمجھ رہے ہو نہ میری بات۔۔۔"وہ اس کے ماتھے کے بلوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

سمجھ گیا لیکن اب جو میں اس کے ساتھ کروں گا اس کا باپ " تڑپے گا۔۔۔"وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولا تھا بی بی جان مسکرائی تھیں وہ بھی تو یہ ہی چاہتی تھیں۔۔۔

اب چلتا ہوں باہر زمینوں پر بھی جانا ہے مجھے۔۔۔"!!!وہ اپنی " مردانہ شال اپنے کندھے پر سٹ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

پیچھے بی بی جان اپنی عبادات میں مشغول ہو گئی تھیں۔۔۔۔

.....

تعزیز خان رانا پیلس پہنچ گیا تھا ایک پل کے لیے وہ اس پیلس کی خوبصورتی دیکھتا دنگ رہ گیا تھا وہ ان کی حویلی سے بھی زیادہ خوبصورت پلیس تھا۔۔۔

وہ پورچ میں گاڑی روکتے اندر مین ہال کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

جو کافی دور تھا اسے پلیس کی بیوٹی نے کافی اٹرٹکٹ کیا تھا وہ جیسے ہی لان میں پہنچا وہیں اسے ابر شم رانا لان میں ہی مل گئی تھی۔۔۔

جو گرینی کے ساتھ ناشتے کے بعد وہیں لان میں بیٹھی تھی۔۔۔

تعزیز ابر شم کو دیکھتا ان کے پاس ہی چلا گیا تھا اس کو کوئی فکر نہیں تھی کہ وہ اس گھر میں پہلی بار آیا تھا وہ تو ایسے مزے سے چل رہا تھا جیسے یہ اس کا اپنا گھر ہو۔۔۔

ابر شم میم۔۔۔"وہ ان کے قریب جاتا اسے پکار چکا تھا ابر شم نے" حیرت سے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

ہیلو تعزیز ہاؤ آر یو۔۔۔؟؟؟"وہ گرینی کے خیال سے بہت مدھم " لہجے میں بولی تھی اس کا اتنا اچھا انداز تعزیز خان سے ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔

آئی گڈ یو۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟"تعزیز خان " گرینی کو دیکھتا ہوا بولا جن کی نظریں اسی پر تھیں وہ اسے ہی دیکھے جا رہی تھیں وہ ان کی نظروں سے تھورا سا خائف بھی ہوا تھا۔۔

اللہ کا کرم ہے بیٹا آؤ بیٹھو نہ کھڑے کیوں ہو تم۔۔۔؟؟"وہ خوش " اخلاقی سے بولی تھیں۔۔

تعزیز خان کو یقین نہیں ہوا تھا کہ یہ سچ میں اس کی نک چڑی میم کی کوئی رشتے دار تھیں ان کا لہجہ اپنائیت سے بھرپور تھا۔۔۔

وہ ان کے کہنے پر ان کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا اس سب میں اس نے ابرشم کی گھوری کو بالکل سرے سے ہی نظر انداز کیا تھا۔۔۔

ہم فائل اوٗر پروجیکٹ کو ڈسکس کر لیں۔۔۔۔؟؟؟"ابر شم جو کب "
سے گرینی اور تعزیز خان کو باتوں میں مگن دیکھ رہی تھی اب اس
کا ضبط جواب دے گیا تھا تبھی دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ہاں کر لیتے ہیں میم۔۔۔"وہ ابر شم کی طرف متوجہ ہوا تھا جب کہ "
گرینی کی کچھ کھوجتی نظریں تعزیز خان پر ہی تھیں۔۔۔

سٹڈی میں آوٗ میرے ساتھ۔۔۔۔"وہ اسے لیتے اندر چلی گئی تھی "
اوٗر گرینی کو اس نے میڈ کو آواز دے کر کمرے میں لے جانے کا
کہا تھا کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ وہ کچھ دیر ریسٹ کر لیں اوٗر وہ تب
تک فائل کے کچھ اہم پوائنٹ ڈسکس کر لیں تب تک۔۔۔۔

ابر شم رانا اسے اندر آئی تھی اگر پلیس باہر سے حسین تھا تو اندر سے تو کچھ زیادہ ہی۔۔۔۔

تعزیز خان کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ایسی چیزوں میں لیکن وہ پھر بھی ہر چیز کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بلاشبہ گھر بہت خوبصورت تھا وہ ابر شم کے ساتھ چلتا ہوا سٹڈی روم میں گیا تھا جو کافی الگ تھلگ بنائی گئی تھی ابر شم اسے لیے صوفے کی جانب بڑھی تھی اوٗر اس سے فائل میں سے اہم پوائنٹ ڈسکس کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ اس وقت گھر کے کپڑوں میں تھی ٹی شرٹ ہاف سیلیوز والی اوَر نیچے بلیک کلر کا ٹروزار وہ کافی پیاری لگ رہی تھی یہ اس وقت تعزیز خان کو لگا تھا مگر صرف ایک پل کے لئے۔۔۔

" یہ ہو گیا ہم کل جائیں گے ان سے میٹنگ کرنے کے لیے اوَر تم میرے ساتھ ہو گے اوَر دوسری بات تمہارا یہ ڈریس۔۔۔۔افس کے لحاظ سے مناسب نہیں ہے میں نے تمہارا ڈریس کوڈ میں نے سلیکٹ کر لیا ہے نیکسٹ اسی کو فولو کرو گے تم۔۔۔"وہ اس کی سٹائلش ڈریسنگ دیکھتی ہوئی بولی تھی اس میں وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

کہ وہ بار بار اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

میم میری ڈریسنگ کافی لائٹ سی ہوتی ہے تو میرا نہیں خیال کہ "
اسے چینج کرنے کی ضرورت ہے اور ویسے بھی باقی سٹاف میمبر
سے میں تھوڑا الگ ہی ہوں تو اچھا آفٹر آل میں آپ کا پرسنل
سیکرٹری ہوں۔۔۔"!!!اس نے پرسنل پر زور دیا تھا جس پر ابرشم
نے اسے گھورا تھا لیکن وہ ہمیشہ کی طرح ڈھیٹ اس کی گھوری پر
مسکرایا تھا۔۔۔۔

بوس میں ہوں تم نہیں۔۔۔"اس نے اسے گھورتے ہوئے بتانا "
ضروری سمجھا کہ بوس وہ ہے تعزیز خان نہیں۔۔۔

یس میم بوس آپ ہی ہیں میں کب اس بات سے ڈس ایگری کر "
رہا ہوں۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تھا اس وقت وہ لوگ
سٹڈی میں ہی تھے۔۔۔

بہت بدتمیز ہو تم۔۔۔"!!!وہ جو کل سے محسوس کر رہی تھی اس "
نے بول بھی دیا۔۔

میم ابھی تو کوئی بدتمیزی کی ہی نہیں میں آپ نے پہلے ہی بدتمیز "
کہہ دیا مجھے۔۔۔۔"وہ ابرشم کے چہرے پر جھول رہی اوارا لیٹوں کو
پیچھے کرتا بولا تھا۔۔۔

ابرشم نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے پیچھے ہٹو۔۔۔"وہ اس کی انتہائی نزدیکی پر بدک "
کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان کچھ سوچتا پیچھے ہوا تھا۔۔

اب میں جا سکتا ہوں میم۔۔۔؟؟؟"وہ جانے کی اجازت مانگنے لگا "
تھا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔"وہ اٹھی تھی تعزیز کے لیے حیرت کا مقام تھا وہ خود "
اسے سی آف کرنے جا رہی تھی۔۔

لیکن وہ خاموشی سے نکل گیا تھا وہ لوگ باہر آئے تو گرینی ابھی
تک لان میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

آپ اندر نہیں گئی ہیں۔۔۔؟؟؟"ابر شم ان کے قریب جاتے "
پوچھنے لگی تھی جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ارے بیٹا تم کہاں جا رہے ہو لنچ کر کے ہی جانا آؤ "
بیٹھو ادھر اور تم میڈ سے کہہ کر لنچ لگواو۔۔۔۔"!!!انہوں نے پہلی
بات تعزیز سے اور دوسری ابر شم سے بولی تھی۔۔۔

ابر شم نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

لیکن پھر اندر چلی گئی تھی اور پیچھے گرینی تعزیز خان سے اس کی
فیملی کے بارے میں پوچھنے لگی تھیں کہ وہ کہاں رہتا ہے کون کون
ہے اس کے گھر میں۔۔۔۔

اس نے آدھا جھوٹ اوٗر آدھا سچ بتایا ان کو اپنے بارے میں پورا
سچ وہ بتا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

وہ لنچ کے بعد آفس چلا گیا تھا کیونکہ آفس ٹائمنگ شام پانچ بجے تک تھی تو اس جے آفس جانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔

.....

ارشک کو بڑی بی بی نے بلایا تھا وہ بچاری کیسے انکار کر سکتی تھی جا رہی تھی وہاں لیکن ان کے کل کے تھپڑ وہ بولی نہیں تھی ابھی تک گالوں پر جلن سی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ انکار کیسے کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔ آپ نے بلایا مجھے۔۔۔"وہ ان کے سامنے جاتے " کھڑی ہوتی ہوئی بولی تھی جس پر انہوں نے اسے دیکھا تھا ان کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے ارشک نے اپنا حلق تر کیا تھا۔۔۔

ہاں آج سے ابھی سے تم ضرغام خان کے کمرے میں رہو گی "
سمجھی۔۔۔"وہ اپنی عادت کے مطابق زور سے گرج دار آواز میں
بولی تھی۔۔۔۔

ان کی یہ بات پاس سے گزر رہی حرمین بیگم نے سنی تو وہ وہیں چلی
آئی تھیں۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں یہ لڑکی اور میرے بیٹے کے کمرے میں یہ ایک"
قتل کی بیٹی ہے اوٗر آپ اسے ضرغام خان کے کمرے میں بھیج رہی
ہیں بی بی جان۔۔۔۔"!!!وہ غصے سے بولی تھیں ابھی تک وہ ارشک
سے فیس ٹو فیس بات نہیں کر سکی تھیں۔۔۔۔

اس لڑکی سے تو ان کو ویسے بھی بہت سے مسائل تھے وہ یہاں سے آئی تھی وہ گھرانہ انہیں ویسے بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

ہمارے فیصلوں میں بولنے کی ہمت کیسے کی بہو۔۔۔؟؟"وہ ارشک " کو چھوڑ کر اپنی بہو سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔

بی بی جان میرے شوہر کا قتل ہوا ہے اور کیا ہے اس لڑکی کے " باپ نے اوئر آپ ہیں کہ اس لڑکی کو میرے بیٹے کے کمرے میں بھیج رہی ہیں۔۔۔"!!!حرمین بیگم روتے ہوئے بولی تھیں۔۔

بس بہو بس اگر وہ تمہارا شوہر تھا تو ہمارا بیٹا بھی تھا ہمیں بھی دکھ " ہے رنج ہے افسوس ہے اس کے قتل کا یہ اوئر لڑکی اس سے اپنے باپ کا بدلہ ضرغام خان خود لے گا تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"وہ

حرمین بیگم کو سرے سے وہاں سے جانے کا کہنے لگی تھیں جس پر وہ ایک قہر برساتی نظر ارشک پر ڈالے وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔

تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو لڑکی جاؤ اپنا جو بھی مال ملبا ہے اسے لو" اوَر ضرغام خان کے کمرے میں دفع ہو جاؤ۔۔۔"!!!وی زور سے دھاڑی تھیں۔۔

ارشک ان کے غصے سے خائف ہوتی تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

حالانکہ وہ ان سے کہنا چاہتی تھی کہ ان کے پوتے نے اسے سختی سے منع کیا تھا اپنے کمرے میں قدم رکھنے سے۔۔۔

لیکن وہ مجبورِ تھی چلی گئ تھی اس کے کمرے میں۔۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی قدم میں داخل ہوئی ساتھ ہی ملازمہ نے اسے آ کر بڑی بی بی کا پیغام دیا تھا کہ وہ سردار ضرغام خان کے کمرے کی صفائی کرے اسے زرا سی بھی گندی پسند نہیں ہے۔۔۔

وہ آتے ہی ساتھ لگ گئ تھی صفائی میں پہلے ڈسٹنگ کی پھر باقی چیزیں سٹ کی اوٗر پھر بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی وہ بیٹھ گئ تھی ایک کونے میں۔۔۔

جب کوئی روم میں انٹر ہوا تھا۔۔۔۔

سردار ضرغام خان جو کہ ابھی ابھی پنچایت سے واپس آیا تھا ارشک کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ ضرور بی بی جان کا کیا دھرا ہے انہوں نے صبح بات بھی تو کی تھی

وہ اپنی مردانہ شال اتار کر صوفے پر رکھتا ارشک کے قریب گیا تھا جو اس کی موجودگی محسوس کرتی ایک دم سے اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرنے لگی تھی وہ کل سے انہیں کپڑوں میں تھی جن میں وہ گھر سے آئی تھی۔۔۔۔

سردار ضرغام خان پنجوں کے بیچ زمین پر بیٹھا تھا اور اس کی ٹھوڑی اپنے انگوٹھے کی مدد سے اوپر اٹھائی تھی اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ جیسے کھوجنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

سردار ضرغام خان نے ایک دم سے اس کی ٹھوڑی پر گرفت سخت کی تھی ارشک کی چیخ نکلی تھی درد سے آنسو عارض پر بہنے لگے تھے سردار ضرغام خان کی گرفت میں سختی کا عنصر تھا وہ بہت سختی سے اسے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔۔

اب جو تمہارے ساتھ ہو گا نہ تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا وہ ایک " دم سے اس کے لبوں پر جھکا تھا اور انہیں اپنی پرشدت گرفت میں دبوچا تھا انداز بہت ہی جارحانہ تھا وہ اس کے لبوں پر اپنے دانتوں

سے کاٹ رہا تھا شدید درد کی لہر ارشک کے رگ و روپ میں سرایت کر گئی تھی وہ پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی۔۔

لیکن وہ بے حس بنا اس کے لبوں کو اچھا خاصا زخمی کر چکا تھا

ارشک نے مزاحمت کے لیے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ سردار ضرغام خان نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتے اس کی کمر پر لاک کیا تھا۔۔۔

وہ اس کے لبوں کو بے دردی سے کچل رہا تھا ارشک کے لبوں سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا جس کا ذائقہ ضرغام خان کو اپنے منہ میں محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ پیچھے تو ہوا تھا لیکن پیچھے ہوتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر اپنے دانت گاڑنا وہ نہیں بھولا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے ہوتے ہی ارشک نڈھال سی پیچھے ہوئی تھی اوٗر اپنے لبوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے دوپٹے سے اپنے لبوں کو صاف کرنے لگی تھی۔۔۔

درد کی شدت سے اسے لگ رہا تھا کہ اس کی جان نکل جائے گی۔۔۔۔

اس کے لبوں سے نکلتا خون اس کے لبوں کے آس پاس پھیل گیا تھا وہ اس وقت انتہائی بکھری حالتِ میں تھی۔۔۔۔

اس کو چھوڑتے ضرغام خان نے اپنے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا۔۔۔

میرا خیال ہے یہ سب سے بیسٹ وے ہے تمہیں ہرٹ کرنے کا " اور ایسے تو تم سے بدلہ اچھے سے لیا جا سکتا ہے۔۔۔۔"اس کا دوپٹہ اس کے تن سے جدا کرتے ضرغام خان اب اس کی گردن پر جھکا تھا اوٗر وہاں سے زور سے اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تھا ارشک اس کی سخت گرفت میں ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی۔۔۔

۔۔

اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو سردار ضرغام خان کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔۔

سٹاپ اٹ۔۔۔"اس کے مزاحمت کرتے ہاتھ رکے تھے۔۔۔"

آج کے بعد میری قربت میں ان ہاتھوں کا استعمال مت کرنا ورنہ "
بہت مشکل ہو گا تمہارے لیے مجھے جھلنا۔۔۔۔"وہ اس کو دھکا دیتا
اپنا کرتا ٹھیک کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ایسے نہیں ابھی سے یہ آنسو۔۔۔ابھی تو شروعات "
ہے۔۔۔"اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو کو ضرغام خان نے اپنی
انگلی پر چنا تھا۔۔۔

اوَر اس کے عارض پر اپنی ہیتھلی بے دری سے مسلی تھی اس کے
کھردرے ہاتھوں کا لمس ارشک کے لیے برداشت کرنا انتہائی مشکل
ہو رہا تھا

کیا قصور تھا میرے بابا کا صرف یہ ہی نہ کہ انہوں نے تمہارے "
باپ جیسے ایک غریب انسان سے دوستی کی اسے بھائیوں والا پیار دیا
حالانکہ تمہارا باپ اس لائق نہیں تھا لیکن پھر بھی بابا نے اس کے
"!!!لیے اتنا کچھ کیا اوٗر تمہارا باپ۔۔۔۔۔

میرے بابا قتل نہیں ہیں۔۔۔۔"!!!وہ اپنے باپ کی صفائی دینے لگی"
تھی۔۔۔

جس پر ضرغام خان ایک دم سے تیش میں آیا تھا اور اس کا بھاری
ہاتھ اٹھا تھا اوٗر ارشک کی نازک گال پر اپنی پانچویں انگلیوں کے
نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

قتل ہے وہ سمجھی قتل کیا ہے تمہارے باپ نے۔۔۔۔اور آگر "
اسے لگتا ہے کہ وہ تمہیں ونی کر کے خود بچ جائے گا تو بہت بڑی
غلط فہمی ہے یہ اس کی۔۔۔۔"سردار ضرغام خان شیر کی طرح
دھاڑا تھا ارشک نے روتے ہوئے اسے دیکھا تھا وہ اس وقت
بھوکے شیر کی مانند لگ رہا تھا ارشک کو اس سے خوف محسوس ہوا
تھا۔۔۔۔

"نہیں بابا۔۔۔۔"

چپ ایک دم چپ خبردارِ جو اپنے باپ کی حمایت کی تو ورنہ "
میرے اس روپ کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی ہو جس روپ میں
مجھ سے ملو گی۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتا

بولا تھا اس کے بال ڈھیلی سی چٹیا میں قید تھی سردار ضرغام خان کی گرفت اس کے بالوں پر کافی سخت تھی۔۔۔

ارشک کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اپنے بابا کی صفائی میں کچھ بولے وہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ اس کے بابا نے قتل نہیں کیا تھا لیکن یہاں کون اس کی سننے والا تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد تمہارے منہ سے تمہارے بابا کا نام نکلا یا لفظ بابا نکلا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"وہ زور سے میٹھوں کو بھینچے بولا تھا۔۔۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں اب میں اپنے بابا کو۔۔۔۔"آگے کے الفاظ اس کے سردار ضرغام خان نے پورے نہیں ہونے دیئے تھے اس کے

لبوں کو خاموش کروا دیا تھا انداز پہلے سے بھی زیادہ شدت سے بھرپور تھا

اس کے لبوں کو ان لفظوں کی سزا اس نے اچھے سے دی تھی۔۔۔وہ کافی تا دیر ان پر جھکا رہا تھا اوٗر پھر پیچھے ہوا تھا۔۔۔

آج کے بعد امید ہے بولنے سے پہلے سو بار سوچو گی "

تم۔۔۔"!!!اس کے خون آلود لبوں کو دیکھتا وہ اس کے گالوں کو سہلاتے بولا تھا۔۔۔

ارشک نے سہمی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

سردار ضرغام خان اٹھا تھا اور واش روم چلا گیا تھا اور واپس آیا تو تیار تھا کہیں جانے کے لیے۔۔۔

اس نے ایک نظر ارشک کو دیکھا جو ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور اس کے لب وہ اس کی قربت کی نشانی خود پر سجائے جیسے اس سے شکوہ کر رہے تھے۔۔۔

اس کی حالت کافی خراب تھی لب تو کچھ زیادہ ہی زخمی حالت میں تھے۔۔۔۔

ضرغام خان نے لب بھینچتے ہوئے ایک کٹیلی نگاہ اس کے لرزتے ٹوٹے بکھرے وجودِ پر تھی۔۔۔۔

اور وہ سر جھٹکا کر روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ارشک نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

اس وقت وہ بے بسی کی انتہاؤں پر تھیں بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کو چیخ چیخ کر بتائے کہ اس باپ نے قتل نہیں کیا ہے ان پر الزام لگایا گیا ہے۔۔۔

لیکن وہ معصوم بے ضرار سی لڑکی کیسے اپنے باپ کو سچا ثابت کرتی جس کے پاس کوئی ثابت تک نہیں تھا اپنے باپ کی بے گناہی کا۔۔۔۔۔

تم تم جہاں کیا کر رہی ہو منحوس لڑکی۔۔۔۔"نیوشا سردار ضرغام " خان کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر اس کے کمرے میں آئی تھی وہ پہلے

بھی ایسے ہی کرتی تھی اس کی غیر موجودگی میں اس کے کمرے میں آتی تھی لیکن سامنے ارشک کو زمین پر بیٹھے دیکھ کر اس کو شدید تاؤ آیا تھا وہ غصے سے اس کے قریب گئی تھی۔۔۔

لیکن سامنے جب اس کی نظر ارشک کے ہوائیاں اڑے چہرے پر پری وہ سٹپٹائی تھی ایک شدید جلن اور غم و غصّے کی لہر اس کے وجودِ میں سرائیت کر گئی تھی اس کے چہرے پر سردار ضرغام خان کی قریب کے نشان موجود تھے یقیناً جب وہ کمرے میں تھا وہ اس کے ساتھ۔۔۔۔

نیوشا شدید غصے سے اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا ارشک ایک کم عمر خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔۔

جس نے اس وقت عام سا میلا سا لباس زیب تن کیا ہوا تھا بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا سے چند آوارا لیٹیں اس کے گالوں کو بوسہ دے رہی تھی بھرے بھرے گلابی لب جن پر سردار ضرغام خان کی شدتوں کے نشان واضح ہو رہے تھے۔۔۔

گہری شفاف نیلی آنکھیں۔۔۔۔

کھڑی ستون ناک لمبی گھنی خم دار پلکیں وہ بلاشبہ حسین تھی شاید اسی حسن کا جادو اس نے سردار ضرغام خان پر بھی چلا ہو گا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے تم اپنی اس معصومیت سے سردار ضرغام خان کو " اپنے قابو میں کر لو گی تو بھول ہے تمہاری۔۔۔۔۔میں بھی دیکھتی ہوں کیسے رہتی ہو تم اس کمرے میں۔۔۔۔"وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے بولی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے موجود لڑکی کا گلہ ہی دبا دے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے روم سے لڑکی تھی اب رخ تھا اپنی ماں اوٗر خالہ کی طرف جنہوں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ سردار ضرغام خان صرف اس کا ہی ہے۔۔۔۔

••••••••

زرانیل خان دوپہر کے وقت ہی تھانے سے نکل آیا تھا ایک دو ضروری کیسز تھے ان کو نمٹا کر اس کا ارادہ ارواح کے لیے شاپنگ کرنے کا تھا کیونکہ وہ صبح بھی اس کے کمروں میں کمفٹیبل فیل نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اس کی جھجک شرم و حیا وہ سب محسوس کر رہا تھا جانتا تھا اسے اس پر غصہ نہیں کرنے چاہیے تھا بلکہ اسے پیار سے ٹریٹ کرنا چاہیے لیکن وہ عادت سے مجبور تھا کیسے ایک دم سے اس کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کر لے۔۔۔

اسے ابھی تک لگ رہا تھا کہ وہ اس کے کسی دشمن کی سازش ہو سکتی ہے۔۔۔۔

کیونکہ وہ آئے ہزاروں مجرموں کے ماتے لگتا تھا ہزاروں کیسز اس نے ڈیل کیے تھے ہو سکتا ہے ارواح کا بھی اس میں کوئی لنک ہو۔۔۔۔

وہ اتنی جلدی اس پر اعتبار کرنا چاہتا نہیں تھا۔۔۔

جانتا تھا اعتبار کی ڈور بہت نازک ہوتی ہے ایک بار ٹوٹ جائے تو پھر بھلے انسان جتنی بھی کوشش کر لے وہ پہلے کی طرح جڑتی نہیں ہے۔۔۔

وہ پہلے ارواح کو جج کرنے والا تھا اگر وہ اس کے معیار پر پورا اتری تو وہ اسے ایکسپٹ کرنے والا تھا ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ پولیس والا تھا ہر چیز کو شک کے دائرے میں دیکھنا جیسے اب اس کے لیے لازم ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے سوچوں کے بھوار سے نکل کر گاڑی ایک شاپنگ مال کے سامنے روکی تھی۔۔۔

ارادہ ارواح کے لیے کچھ ضروری شاپنگ کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ اوٗر خریدنے کا بھی تھا۔۔۔

سو وہ گاڑی سے اترا اوٗر اندر چلا گیا تھا۔۔۔

اس وقت وہ اپنے پولیس یونیفارم میں تھا کافی جازب نظر آ رہا تھا کہ کہیں لڑکیاں مڑ مڑ کر اس کو دیکھ رہی تھیں وہ سب کی نظروں

سے لاپرواہ بنا شاپنگ کرتا رہا جب ایک لڑکی اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

"وہ بات کرنے کی ؟؟۔۔۔کس کے لیے شاپنگ کر رہے ہیں آپ" غرض سے اس کے قریب ہوئی تھی زرانیل کی پرسنلٹی نے شاید اسے کچھ زیادہ ہی متاثر کیا تھا۔۔۔۔

"سرد آواز اس لڑکی کو اپنے کانوں میں پڑتی آپ سے مطلب۔۔۔ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

" میں ہیلپ کر دیتی ہوں شاید آپ اپنی سسٹر کے شاپنگ کر رہے ہیں۔۔۔"!!!وہ اس کے لہجے کی سختی کا عنصر محسوس کر نہیں سکی تھی یا کر کے بھی انجان بن رہی تھی۔۔۔۔

نو تھینکس۔۔۔"وہ ہنوز لاپرواہی سے بولتا ارواح کے لیے ایک "
ڈریس دیکھنے والا تھا وہ لڑکی کسک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

آپ کی سسٹر کی ایج کیا ہے جس کے لیے شاپنگ کر رہے ہیں "
آپ۔۔۔"!!!وہ بھی خاصی ڈھیٹ تھی جو وہاں سے ہلنے کا نام تک
نہیں لے رہی تھی زرانیل خان نے اپنی سرد نگاہیں اس پر مرکوز
کی تھیں اس کی نگاہوں کی تپش سے وہ تھوڑی خائف ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

میں سسٹر کے لیے نہیں اپنی وائف کے لیے شاپنگ کر رہا ہوں "
نیو پلیز یو کین گو۔۔۔۔"!!!وہ زرانیل خان تھا لحاظ و مروت سے
کوسوں دور رہنے والا انسان۔۔۔۔

اتنی عزت اوَر لفظ وائف سن کر وہ لڑکی رکی نہیں تھی بلکہ وہ سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے سر جھٹکا تھا اوَر پھِر سے شاپنگ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

ارواح کے لیے اس نے پہلے ڈریسز خریدے تھے پھر شوز اوَر پھر باقی ضرورت کی چیزیں اسے لیڈیز کی شاپنگ کا کوئی ایکسپرنس نہیں تھا لیکن جو جو اسے اچھا لگ رہا تھا جو جو اسے لگ رہا تھا کہ ارواح کے لیے ٹھیک ہے وہ لیتا جا رہا تھا اس نے چند گھنٹوں میں لاکھوں کی شاپنگ کر لی تھی جو جو چیزیں اس نے لی تھیں وہ ساری ہی برانڈڈ تھیں۔۔۔

وہ ساری شاپنگ کرتا مال سے نکلا تو تقریباً شام ہونے والی تھی اس نے سارا سامان گاڑی کی بیک سیٹ پر رکھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے کار سٹارٹ کی تھی۔۔۔

اس نے آج لنچ بھی نہیں کیا تھا ابھی اسے بھوک محسر ہو رہی تھی۔۔۔۔

پہلے دل چاہا کہ کسی ریسٹورنٹ سے وہ ڈنر کرتا جائے لیکن پھر اسے تعزیز کا خیال آیا وہ اسی کے ساتھ ہی ڈنر کرتا تھا سو وہ سیدھا اپارٹمنٹ ہی آ گیا تھا۔۔۔

گاڑی پارک کرتے وہ شاپنگ بیگز لے کر اندر آیا تھا۔۔۔۔

دروازہ لاک تھا اسے لگا کہ شاید میڈ کر کے گئی ہو گی اس نے بیل بجائی تو دوسری ہی بیل پر ارواح نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

زرانیل خان کو دیکھتی وہ سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔

وہ صبح والے حلیے میں ہی تھی اس کی ٹی شرٹ اور ٹروزار میں ہاں اوپر اس نے اپنی شال اوڑھ رکھی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان کو اس کی یہ بات اچھی لگی تھی۔۔۔

وہ اندر انٹر ہوا تو کافی حیران ہوا پورا اپارٹمنٹ شیشے کی طرح چمک رہا تھا ہر چیز اپنے ٹھکانے پر تھی اوَر تو اوَر ڈسٹنگ بھی کی گئی تھی۔۔۔

زرانیل خان کو حیرت ہوئی میڈ تو ڈیلی صفائی کر کے جاتی تھی لیکن ایسی چمک پہلے تو نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی پہنی ہوئی یونیفارم کی شرٹ کے اوپری بٹن کھول چکا تھا ایک گہرا سانس اس نے ہوا کے سپرد کیا تھا اور اپنے ہاتھ میں تھامے شاپنگ بیگز کو صوفے پر رکھا تھا۔۔۔۔

میڈ آئی تھی۔۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔"ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ جو صوفے کی پشت "

سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ایک دم سے سیدھا ہوا تھا۔۔۔

تو پھر یہ ساری صفائی کس نے کی ہے۔۔۔۔"وہ ایک تفصیلی نگاہ "
اپارٹمنٹ کے کونے کونے پر ڈالتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتے
ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

یہ ساری صفائی میں نے کی ہے۔۔۔۔"وہ اپنی شال اپنے کندھے پر"
ٹھیک کرتی ہوئی تھی۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!تم نے۔۔۔۔؟؟؟کیوں۔۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگا "
تھا۔۔۔

وہ میں بور ہو رہی تھی تو سوچا گھر صاف کر دوں ویسے بھی چھوٹا "
سا تو تھا تین چار گھنٹوں میں ہی صفائی ہو گئی تھی۔۔۔۔"وہ اپنے
ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے ہوئے سر جھکائے بولی تھی۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔!!!تین چار گھنٹوں میں۔۔۔ !!!تمہیں کس نے کہا تھا" صفائی کرنے کو۔۔۔؟؟؟"وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا تھا اس کی تیز آواز سنتے ارواح نے حلق تر کیا تھا اوٗر اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔

"وہ میں خود سے۔۔۔"

ہم نے کاموں کے لیے کھانے کے لیے الگ سے میڈز رکھی ہوئی " ہیں تمہیں کیا ضرورت تھی صفائی کرنے کی۔۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان کو اس طرح سے اس کا کام کرنا شاید پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔"وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔"

اگر تو تم یہ سب کر کے میرے دل میں اپنی جگہ بنانا چاہتی ہو تو "
کوئی فائدہ نہیں ہے میں ان چیزوں سے متاثر ہونے والا
نہیں۔۔۔۔"وہ بولتے ساتھ اٹھ کر روم میں آیا تھا۔۔۔۔

ارواح اس کے پیچھے ہی روم میں آئی تھی زرانیل خان نے وہ
شاپنگ بیگز بیڈ پر رکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اس کو
اتار کر صوفے پر رکھا تھا۔۔۔۔

ارواح جو اسی وقت روم میں انٹر ہوئی تھی اس کو شرٹ لیس دیکھتے
اس نے اپنے چہرے کا رخ پھیرا تھا۔۔۔۔۔۔

زرانیل خان نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔

اوٗر پھر اس کے قریب گیا تھا اوٗر اس کو کمر سے تھامے اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگائی تھی وہ ہکا بکا اسے دیکھے جا رہی تھی وہ کچھ ایسا بھی کر سکتا تھا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

زرانیل خان اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔۔۔

کہاں سے آئی ہو تم۔۔۔؟؟؟"وہ اس سے اس سوال کی توقع تو " بالکل بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔۔"

جو پوچھا ہے اس کا جواب دو مجھے۔۔۔؟؟"زرانیل خان کی تفتیش " شروع ہو گئی تھی وہ رات کو بھی سوچ رہا تھا اس سے بات کرنے کا لیکن وہ ایسی کنڈیشن میں نہیں تھی کہ وہ اس سے کچھ پوچھتا اور

پھر صبح بھی وہ بات نہیں کر سکا تھا پر ابھی وہ کر رہا تھا وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ کون تھی کہاں سے آئی تھی۔۔۔

میں میں میری مما کی ڈیتھ ہو چکی ہے تو میرے ماموں لوگ میں " ان کے ساتھ رہتی تھی لیکن میرے کزن کو میری مما کی پراپرٹی چاہیے تھی جو میرے نام تھی اسی لیے میں وہاں سے بھاگ آئی اور وہ لوگ میرا پیچھا کر رہے تھے۔۔۔"ارواح نے ڈرتے ڈرتے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا وہ کسی کے سامنے یوں جھوٹ بول رہی تھی احساس ندامت تو شدید تھا لیکن وہ اسے سچ کبھی نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔۔

کیوں چاہیے تھی انہیں جائیداد وہ تمہارے نام تھی پھر کیسے کر "
سکتے تھے وہ تمہارے ساتھ زبردستی۔۔۔؟؟؟"وہ بات کی تہہ میں
پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

ارواح نے جھوٹ تو بول دیا تھا اب اس ایک جھوٹ کو چھپانے کے
لیے اسے اوٗر نجانے کتنے جھوٹ بولنے تھے۔۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ میرا کزن بہت لالچی طبعیت کا انسان ہے۔۔۔۔"وہ "
سر جھکائے بولی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا اس کے وجودِ سے اٹھتی اپنی باڈی واش کی مہک اس کے حواسوں پر سوار ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کی گردن پر لب رکھے تھے۔۔۔

ارواح اس کے پہلے لمس پر لرزی تھی اس کے ہونٹ کسی انگارے سے کم نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

اچانک کچھ یاد آنے پر زرانیل خان نے اسے ایک دم سے چھوڑا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کو گری تھی۔۔۔

اس نے آنکھوں میں نمی لیے زرانیل خان کو دیکھا تھا جو خود اپنے سے ہونے والے عمل پر پریشان تھا اس نے اگے بڑھتے اسے سنبھالا تھا اوٗر بیڈ تک لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ میں نے تمہارے لیے شاپنگ کی ہے تم چینج کر لو تعزیز بھی " آنے والا ہے۔۔۔اور ہاں اپنا آئی ڈی کارڈ دو مجھے زرا۔۔۔"وہ شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

اوٗر پھر چپ چاپ ارواح نے زرانیل خان کو اپنا آئی ڈی کارڈ دے دیا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا زرانیل خان اس کے آئی ڈی کارڈ کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ سے آئی ڈی کارڈ لیتے وہ واش روم میں چلا گیا تھا اور ارواح بیگز میں سے کپڑے دیکھنے لگی تھی اس نے دل کھول کر اس کے لیے شاپنگ کی ہوئی تھی کہیں قیمتی کپڑے شوز لیڈیز پرفیوم کاسمیٹک کی چیزوں کے ساتھ ساتھ باقی ضرورت کی ساری چیزیں تھی۔۔۔

کچھ تو کافی پرائیویٹ بھی تھیں وہ سرخ ہوئی تھی اور جلدی سے بیگز لے کر اندر چلی گئی تھی۔۔۔

اور ایک ڈریس نکال کر چینج کرتے وہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

واپس آئی تو زرانیل خان ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا وہ اس کے آنے سے پہلے سے ہی روم سے نکل گئی تھی کچن میں جا کر کھانا ٹیبل پر سٹ کرنے لگی تھی

۔۔۔۔۔۔

کوکنگ میں تو وہ ویسے بھی ماہر تھی صفائی کے بعد اس نے کھانا خود ہی بنایا تھا۔۔۔۔

زرانیل خان فریش سا باہر نکلا تو تب تک تعزیز بھی واپس آ گیا تھا۔۔۔۔

دونوں کی نتھوں سے کھانے کی دل فریب مہک ٹکرائی تو وہ دونوں حیران ہوئے تھے۔۔۔۔

اوَر کچن کی طرف گئے یہاں ارواح کھانا تقریبا لگا ہی چکی تھی۔۔

اسلام علیکم بھائی۔۔۔"تعزیز خان کو دیکھتے اس نے سلام کیا "

تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام گڑیا یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی میڈ آتی ہے "

اور آپ نے کھایا بھی بنا لیا کیوں۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز کو ارواح کا ایسے

پہلے ہی دن کام کرنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ بھائی میں بور ہو رہی تھی اس لیے بنا دیا آپ آ جائیں۔۔۔"وہ "

ہکا سا ہنسی تھی ۔۔۔۔

زرانیل خان نے اسے غور سے دیکھا تھا وہ مسکراتی ہوئی بہت پیاری

لگی تھی۔۔۔۔

پھر ان لوگوں نے ڈنر ساتھ ہی کیا تھا۔۔۔

ارواح نے ان دونوں کو کوفی بنا کر دی تھی اس کا ارادہ تو کچن صاف کرنے کا بھی تھا لیکن تعزیز اؤر زرانیل خان دونوں نے منع کر دیا کہ یہ سب کچھ میڈ آئے گی تو کر لے گی وہ ان دونوں کو کوفی دے کر روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

زرانیل خان کے لائے گئے کپڑوں میں سے ایک نائٹ ڈریس پہنتی وہ واپس روم میں آ گئی تھی زرانیل خان ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ آرام سے بیڈ پر لیٹ گئی تھی آج کا دن تو بس اس کا اچھا گزر گیا تھا لیکن آگے وہ کچھ نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔

آگر وہ یہاں آ گئے تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟؟؟

اگر وہ وہاں آ گیا تو۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ ایک ہی دن میں اس بات کو تو با خوبی سمجھ گئی تھی کہ زرانیل خان غصے کا بہت تیز ہے۔۔۔۔

اس کا دھیان پھر کہیں چکا گیا تھا ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے سانس بھی تیز ہوئی تھی وہ بس دعا کر سکتی تھی وہ انسان اب اس تک کبھی نہ پہنچ سکے۔۔۔۔

لیکن اس کی دعا کہاں تک قبول ہوئی تھی یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔۔۔

•••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 5

•••••••

آرمینا اپنی کلاس لے کر جیسے ہی باہر نکل کوریڈور میں آئی کل والی لڑکی پھر سے اس کے پیچھے آئی تھی اور اس سے بات کرنی شروع کر دی تھی۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔" اس کی آواز پر آرمینا نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی چادر اپنے گرد ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"یار وہ جو کل تمہیں لینے آیا تھا اس کا نمبر مل سکتا ہے۔۔۔۔!!!" وہ ڈائرکٹ بولی تھی آرمینا نے اس کو سر تا پا گھورا تھا۔۔۔

اوَر پھر نظر انداز کیے آگے بڑھنے لگی تھی لیکن وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے گئی تھی۔۔۔

"ہیلو بات تو سنو میری مجھے بس اس کا نمبر چاہیے تم دے سکتی ہو مجھے وہ کل تمہیں لینے آیا تھا نہ۔۔۔!!!" وہ بہت ہی بے باک لڑکی تھی جو یوں منہ اٹھائے چلی آئی تھی نمبر مانگنے کے لیے۔۔۔۔۔

"دیکھیں آپ جائیں جہاں سے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے اور آپ ہیں کہ میرے پیچھے پڑی ہوئی ہو۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھی چہرہ شدت ضبط سے سرخ تھا۔۔۔

حالانکہ بس نہیں چل رہا تھا مقابل کھڑی لڑکی کو کھڑی کھڑی سنائے آخر کیا ریکھ لیا تھا اس نے عالمیار خان میں وہ ایک نمبر انسان نجانے کیا کیا کرتا تھا وہ کہنے کو تو آرمینا کا منگتر اس کا شوہر تھا لیکن اسے لگتا تھا کہ عالمیار میں ایسی ایک بھی خوبی نہیں ہے جو وہ اپنے لائف پارٹنر میں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"ارے صرف نمبر ہی تو مانگ رہی ہوں کیا تم اس میں انٹرسٹڈ ہو۔۔۔۔ تمہارا کیا لگتا ہے وہ۔۔۔؟؟؟" وہ لڑکی خاصی بے باک گفتگو کر رہی تھی۔۔۔

آرمینا کو کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا خود کو۔۔۔۔۔

"دیکھیں پلیز آپ اپنی لمٹ کراس کر رہی ہیں اب۔۔۔!!!" آرمینا نے انگلی اٹھا ہر وارننگ دینے والے انداز میں کہا تو مقابل کھڑی لڑکی نے اس کو گھورا تھا۔۔۔

"خیر یہ بات میں اس سے بھی کر سکتی ہوں۔۔۔۔ویسے بھی میں اتنی خوبصورت ہوں کہ کوئی مجھے ریجکٹ نہیں کر سکتا ہے۔۔۔" وہ کافی اترا رہی تھی اپنی خوبصورتی پر۔۔۔۔

"وہ ایک نمبر کا اورا انسان کیا نظر آیا تمہیں اس میں جو یہاں چلی آئی اس کا نمبر لینے مجھ سے

۔۔۔۔!!!" آرمینا کو زاتی طور پر عالمیار سے مسلہ تھا تو یہاں وہ پوچھنے پر مجبور بھی ہو گئی تھی۔۔۔۔

"ارے اتنا ہینڈسم ہے وہ اور کیا چاہیے مجھے تم دے دو نہ مجھے اس کا نمبر اچھا نمبر نہ سہی نام تو بتا دو میں خود ہی ایف بی سے اس کی آئی ڈی سرچ کر کے اسے فرینڈ ریکوسٹ بھیج دوں گی۔۔۔۔" وہ ایک دم سے کچھ سوچتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"عالمیار خان نام ہے اس کا اوَر اب جاؤ یہاں سے۔۔۔" آرمینا منہ بناتی ہوئی بولی تھی اسے بس یہ تھا کہ یہ لڑکی اس کی جان چھوڑ دے بس کسی طرح سے۔۔۔۔۔

آرمینا کے نام بتانے پر اس لڑکی نے جلدی سے عالمیار خان کی ائی ڈی سرچ کی تھی جو اسے مل بھی گئی تھی اس نے فوری فرینڈ ریکوسٹ بھیج دی جو عالمیار خان نے ایکسپٹ بھی کرلی تھی۔۔۔

وہ خوشی سے اچھلی تھی آرمینا نے دل ہی دل میں عالمیار کو کوسا اس کے لیے دل میں کدرت اور بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اس لڑکی نے اس کے چادر کی اوٹ میں چھپے چہرے کی تصویر بنالی تھی جس کا علم آرمینا خان کو تو نہیں ہوا تھا۔

لیکن آگے وہ تصویر جس کے پاس جانے والی تھی آرمینا کو اگر معلوم ہوتا تو وہ اس لڑکی سے کوسوں دور رہتی۔۔۔۔

وہ لڑکی تو اپنا کام کرتے وہاں سے نکل گئی تھی

یہ بھول گئی تھی کہ اسے آرمینا کے پاس کسی اوٗر نے بھیجا تھا اپنے کام کے لیے خیر اس کا آدھا کام تو وہ کر چکی تھی کہ وہ تصویر بنا چکی تھی آرمینا اوٗر یہ تصویر وہ پاشا کو دکھانے والے تھے۔۔۔

جو آگے وہ خطرناک موڑ لینے والی تھی۔۔۔۔

آرمینا اپنے خیالوں میں گم تھی جب ایک لڑکا اس کے قریب آ کھڑا ہوا تھا یہ وہی تھی جسے اس لڑکی نے تھوڑی دیر پہلے اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

"ہیلو مس اکیلی کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے قریب آتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"آپ سے مطلب۔۔؟؟" وہ سرد پن سے بولی تھی اس لڑکے کو وہ کافی دنوں سے اپنے آس پاس محسوس کر رہی تھی اب اتنی بھی انجان نہیں تھی کہ کسی نظروں کا ارتکاز محسوس نہ کر پاتی۔۔۔۔

"مجھے تو آپ سے بہت سے مطلب ہیں۔۔۔!؟!" وہ اس کے حسین سراپے کو نگاہوں کے فوکس میں کرتے دل کشی سے بولا تھا۔۔۔

"دیکھیں آپ ہیں کون۔۔۔۔"

"محسوس کریں تو بہت کچھ۔۔۔۔"

"پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

"کیوں اتنے دنوں بعد تو مواقع ملا ہے آپ سے بات کرنے کا کیسے جانے دوں آن سیمل ورلڈز میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"وہ آرمینا کے تھورا قریب ہوا تھا۔۔۔

آرمینا نے بے ساختہ اپنی چادر اپنے گرد ٹھیک کی تھی اوٗر تھوڑی پیچھے کو کسکی تھی۔۔۔۔

"دیکھیں آپ جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔!!!!" آرمینا اس کی آنکھوں سے ٹپک رہے احساس سے وحشت ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم وہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

"جواب تو دیں کر لیں مجھ سے دوستی کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا بلکہ ہمیشہ آپ کو خوش رکھوں گا۔۔۔۔۔۔!!!!" وہ معنی سے اس کے سراپے پر نظریں گاڑے بولا تھا۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ وہاں سے جانی لگی تھی لیکن اس لڑکے نے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا لیکن آرمینا اسے دھکا دیتے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس لڑکے نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں یہ لڑکی اسے کافی ٹف دے رہی تھی آج تک اس نے کسی کا انتظار نہیں تھا جس لڑکی کو چاہا اسے اپنے بستر پر پایا یہ واحد تھی جو اس سے سیدھے منہ بات تک نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھتا ہوں کب تک بچتی ہو۔۔۔" وہ اپنے گلے میں موجود چین کو انگلی سے گھماتے ہوئے خباثت سے بولا تھا۔۔۔

"ڈارلنگ کیا سوچ رہے ہو۔۔۔!!!!" اس کی گرل فرینڈ اس کے پاس آتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں چلتے ہیں۔۔۔" وہ اسے لیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

جب کہ نظروں اور سوچوں میں آرمینا کی زات تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

•••••••

آج پھر آرمینا کو لینے عالمیار ہی آیا تھا وہ سخت غصے میں آگئی تھی وہ پہلے ہی اس لڑکے کی وجہ سے پریشان تھی اگر حویلی میں کسی کو علم ہوتا تو کسی نے اسے یہاں پڑھنے نہیں دینا تھا۔۔۔

وہ بہت مشکل سے اس کالج تک آئی تھی اپنی محنت کے بل بوتے پر۔۔۔۔

ورنہ ان کی حویلی میں لڑکیوں کو باہر شہر میں پڑھنے کی اجازت نہیں تھی بس اس نے ضرغام خان کو منایا تھا اور پوری حویلی میں اسی کی بات مانی جاتی تھی اسی لیے جب اس نے شمس خان سے بات کی تو انہوں نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر وہ راضی ہو گئے تھے اس طرح وہ اس کالج میں ایڈمشن لے پائی تھی۔۔۔

لیکن اسے ہوسٹل میں رہنے کی اجازت نہیں ملی تھی نہ ہی تعزیز اور زرانیل خان کے ساتھ ان کے اپارٹمنٹ میں رہنے کی وہ روز آتی جاتی تھی اکثر یہ کام ضرغام خان کرتا تھا۔۔۔۔

اوٗر جب کبھی وہ مصروف ہوتا تو یہ کام وہ عالمیار کو کہہ دیتا کیونکہ وہ ویسے بھی آرمینا کے لیے محرم تھا۔۔۔۔۔

آرمینا بہت احتیاط کرتی تھی اس نے کسی سے بھی دوستی نہیں کی تھی بس اپنے کام سے کام رکھتی تھی۔۔۔۔

لیکن پچھلے کچھ دنوں سے وہ اس لڑکے کو اپنے پیچھے دیکھ رہی تھی پر اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا تھا لیکن آج وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہ چیز آرمینا کو کافی پریشان کر رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی چادر سنبھالتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی تھی اس کے بیٹھتے ہی عالمیار نے کار سٹارٹ کی تھی۔۔۔

وہ شکل سے ڈسٹرب لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ کل والی گفتگو اسے یاد تھی لیکن اسکو پریشان دیکھ کر وہ بھی ڈسٹرب ہوا تھا۔۔

اوَر گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی۔۔۔

آرمینا اپنی خیالوں میں گم یہ تک محسوس نہیں کر پائی تھی کہ وہ اسے حویلی نہیں بلکہ کہیں اوَر لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔

احساس تو تب ہوا جب گاڑی ایک عالیشان ہوٹل کے سامنے رکی تھی وہ چونک کر سیدھی ہوئی تھی اوَر ایک نظر عالمیار خان جو دیکھا جو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔۔

"یہ کہاں لے کر آئے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔؟؟؟" وہ غصے سے بولی تھی مقابل نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"اندر چلو پتہ چل جائے گا تمہیں۔۔۔"وہ نرمی سے بولا تھا وہ پہلے ہی ڈسٹرب تھی وہ اسے اور پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی تھی عالمیار نے ایک نظر اسے دیکھا وہ اس پر سختی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آرمینا ہمیشہ ہی اس کا ضبط آزماتی تھی۔۔۔۔۔

"آرمینا۔۔۔۔۔"

وہ جزبات سے چور لہجے میں بولا تھا آرمینا نے اسے اگنور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی عالمیار نے اس کی سیٹ بیلٹ کھینچ کر اتارتے اس کی کمر کی میں ہاتھ ڈالتے اسے سیٹ اپنی گود میں شفٹ کیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہیں گے۔۔۔۔"وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔۔۔

"آج میرے ساتھ لنچ کرو گی تم اوئر نو مور آر گومنٹ۔۔۔۔"اس کے چہرے سے چادر ہٹائی تھی اس نے لیکن آر مینا تو بس لفظ لنچ پر اٹک گئی تھی۔۔۔

وہ کہاں ایسے باہر آتی تھی اسے پرمیشن نہیں تھی ایسے باہر ہوٹلوں میں گھومنے پھرنے کی ان کی حویلی کے اصول کافی سخت تھے۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔"وہ غصے سے چلائی تھی اس کی زہنی حالت پر شبہ ہوا تھا وہ کیسے آرام سے بات کر رہا تھا لنچ کی۔۔۔۔

"چلو۔۔۔" وہ اس کی چادر واپس اس کے چہرے پر سٹ کی تھی لیکن آرمینا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔

"گھر لے جائیں مجھے۔۔۔!!!" وہ دبے دبے لہجے میں چلائی تھی عالمیار نے اس کی آواز کو اگنور کیا تھا اور گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے باہر نکالا تھا۔۔۔

آرمینا کو بس اس بات کی ٹینشن تھی آگر کسی کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا عالمیار خان تو لاپرواہ تھا ہی اس کی بھی والٹ لگوانے کا پکا سوچ چکا تھا۔۔۔

عالمیار خان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے لیے سیدھا ایک روم میں آیا تھا۔۔۔

ضرغام خان سے بہت مشکل سے پرمیشن لی تھی اس نے آرمینا کے ساتھ لنچ کی وہ بہت مشکل سے مانا تھا۔۔۔۔۔

اور اب وہ اسے روم میں لے کر جا رہا تھا جو اس نے اسپشل ارجنٹ بک کروایا تھا آرمینا کے لیے۔۔۔

لیکن اس طرح کا آرمیناکاری ایکٹ کرنا اس کو غصہ دلا رہا تھا وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی کیا وہ اس پر اتنا بھی یقین نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

وہ اسے لیے کمرے میں انٹر ہوا اور دروازہ بند کر دیا تھا آرمینا نے چادر چہرے سے الگ کی اور اسے اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔۔

"واپس لے چلیں مجھے۔۔۔۔؟؟؟" وہ ناک چھڑائے بولی تھی عالمیار کو وہ اس وقت بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔

کالج کے وائٹ یونیفارم میں بالوں کو پیچھے کمر پر چھوڑے سر پر بلیک کلر کی چادر لیے میک اپ سے پاک چہرہ پر معصومیت سجائے وہ عالمیار خان کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی۔۔۔۔

"بس یہ کیک کٹ کر کے تھوڑی دیر باتیں کریں گے پھر واپس چلتے ہیں۔۔۔" وہ اپنی براؤن جینز کی جیکٹ اتار کر بیڈ پر رکھتا اپنی وائٹ شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ایک گہرا سانس لیتا آہستگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"واٹ کون سا کیک پلیز مجھے حویلی جانا ہے۔۔۔؟؟" وہ اپنی بوکھلاہٹ میں روم کی سجاوٹ تک نہیں دیکھ سکی تھی۔۔۔

پورا روم سجایا گیا تھا ریڈ کلر کے غباروں اور پھولوں سے درمیان میں ایک ٹیبل پر کیک تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی عالمیار کی اتنی تیاری کی وجہ۔۔۔

زہن پر خاصا زور دیتے بھی اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا کہ آخر آج ایسا کیا خاص دن ہے جو عالمیار اتنی تیاری کر چکا تھا۔۔۔

"تمہیں اتنا بھی یاد نہیں ہے کہ آج کیا ڈیٹ ہے۔۔۔۔!!!" وہ تاسف سے بولا تھا وہ اپنی زندگی کا اتنا امپورٹنٹ ڈے مس کر رہی تھی مطلب اسے یاد ہی نہیں تھا کہ آج کیا ڈیٹ ہے۔۔۔۔۔۔

"نہیں مجھے بس واپس جانا ہے۔۔۔۔" اس کی واپس جانا ہے واپس جانا ہے کی رٹ سے عالمیار خان خاصا تپا تھا وہ ایک دم سے اس کے قریب گیا تھا اور اس کو کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔

شدت سے اس کے نازک لبوں کو اپنے عنابی لبوں میں قید کیا تھا انداز شدت لیے ہوئے تھا۔۔۔

آرمینا کی ڈراک براؤن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس کی بے باک حرکت پر۔۔۔۔

وہ اس کو خود سے دور دھکیلنے لگی تھی لیکن جتنی وہ مزاحمت کرتی اتنا ہی عالمیار اپنے عمل میں تیزی لاتا وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا اس کی سانسوں کے ساتھ کھیلوار کرتا رہا تھا۔۔۔

اس کی پر شدت گرفت میں آرمینا پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی اس نے اپنے ناخن اس کی گردن میں چھبو دیئے تھے اس کے ناخون کی چھبن محسوس کرتے

بھی وہ اس سے الگ نہیں ہوا تھا بلکہ اور شدت سے اس کے نچلے لب کو گولائی سے اپنے لبوں میں لیتے اس کو اپنے لبوں میں دبایا تھا۔۔۔

آرمینا کے منہ سے سسکی نکلی تھی جسے وہ اپنے اندر ہی کہیں قید کر گیا تھا۔۔۔

آرمینا کا سانس پھول چکا تھا اسے سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی لیکن دوسری طرف مقابل پر تو ایسی مدہوشی چھائی ہوئی تھی کہ وہ سب کچھ فراموش کرتا اس کے بھرے بھرے لبوں سے خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کے وجود کو بالکل ڈھیلے پڑتے محسوس کرتے وہ اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

آرمینا اس سے الگ ہوتی بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی اپنی سانس کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

اس سے الگ ہوتے ہی عالمیار نے اپنے بھیگے لب اپنے انگوٹھے سے سہلائے تھے اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو کمپوز کیا تھا۔۔۔۔

اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے بیہودہ انسان۔۔۔۔۔زرا تمیز نہیں ہے آپ میں۔۔۔۔اگر میری سانس بند ہو جاتی تو۔

۔۔۔۔۔!!!!"شرم سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہ بمشکل بول سکی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اتنی ڈیپ کس کر سکتا ہے۔۔۔۔

اسے اس لمحے لگا تھا کہ وہ سانس تک نہیں لے پائی گی۔۔۔۔لبوں پر الگ اس کی مونچھوں کی چبھن سے درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ایک تو اس کی داڑھی بھی اتنی بڑھی ہوئی تھی جیسے اس نے مہنوں سے شیو نہیں کی ہو۔۔۔۔

"اتنی بھی ڈیپ کس نہیں کی ہے اب میں نے جو تم ایسے شکوہ کر رہی ہو۔۔۔۔!!!" وہ مسکرایا تھا اب کی بار۔۔۔۔

اس کی یہ مسکراہٹ آرمینا کو زہر لگی تھی اس کا دل چاہا وہ اس کا گلہ ہی دبا دے۔۔۔۔

"یہ سب کرنے کے لیے لائیں ہیں مجھے یہاں۔۔۔۔؟؟؟" اس کا اشارہ اس کی تھوڑی دیر پہلے کی جانے والی حرکت کی طرف تھا۔۔۔۔

یہ بات کرتے اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہوا تھا گالوں پر اس کی قریب سے سرخی چھائی تھی۔۔۔۔

"ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔۔میں نے یہ سب تو رخصتی کے بعد کرنے کا ارادہ ہے میرا ابھی تو اپنی بیوی کے ساتھ تھوڑا سا کوالٹی ٹائم سپینڈ کرنا تھا مجھے۔۔۔۔۔"وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن آرمینا بدک کر اٹھ تھی اور اپنی چادر ٹھیک کی تھی۔۔۔۔

"آپ مجھے واپس چھوڑ کر آئیں۔۔۔!!!"وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔اس کا ارادہ گھر جا کر اپنی ماں سے بات کرنے کا تھا اب اس سے زیادہ وہ عالمیار کو ڈھیل نہیں دینے والی تھی۔۔۔۔

آج جو حرکت وہ کر چکا تھا اس کے بعد تو کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

آگر گھر میں کسی بھی معلوم پڑتا کہ وہ ایسے کالج کے عالمیار کے ساتھ ہو ٹلنگ کرتی پھر رہی ہے تو سب نے اس کالج چھڑوا کر اسے گھر بٹھا دینا تھا۔۔۔۔

"کہانا چلیں گے تھوڑی دیر تک ابھی آؤ کیک کٹ کریں۔۔۔۔!!!" وہ بہت نرمی سے اسے ڈیل کر رہا تھا

۔۔۔۔

وہ اس کے تھوڑا قریب ہوا تھا لیکن وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہوتی اس کو خود سے دور کرنے لگی تھی اور اس کی یہ حرکت پہلے کی طرح مقابل کو تیش دلا چکی تھی۔۔۔۔

"کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ آرمینا بیوی ہو تم میری کسی غیر کے ساتھ نہیں اپنے شوہر کے ساتھ ہو کیوں کر رہی ہو ایسے بیہیو تم۔۔۔۔؟؟؟" وہ تھا تو ایک خان کب تک کنٹرول کرتا اپنا غصہ ازلی غصہ دعو آیا تھا

۔۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے بس مجھے یہاں سے جانا ہے اور آج بھائی سے بات کروں گی میں کہ مجھے خود لینے آیا کریں اگر اتنا بھاری پڑ رہا ہے ان کے لیے مجھے لینے آنا تو میں ڈرائیور۔۔۔۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ کیسے نام لیا اس زبان سے کسی نامحرم کا ہاں بولو۔۔۔" وہ ایک دم سے تیش میں آیا تھا اس کے لبوں سے ڈرائیور کا سن کر

یعنی اس کی بیوی کے لیے اس سے زیادہ قابلِ بھروسہ ایک ڈرائیور تھا اس کا دل چاہا رہا تھا وہ مقابل کھڑی لڑکی کو اس کے ان لفظوں کی سزا دے۔۔۔

جو کہ وہ اپنی بات کر چکی تھی بنا سوچے سمجھے کہ وہ مقابل کھڑے انسان کے غصے کو ہوا دے چکی ہے ایسی بات کر کے۔۔۔۔

"میں وہ۔۔۔۔" اسے احساس ہو چلا تھا اپنی کہی بات کا کہ وہ کیا کہہ چکی ہے

وہ ایک مرد تھا روائیتی مرد کیسے سن سکتا تھا اپنی بیوی کے منہ سے کسی غیر کے متعلق وہ تھوک نگلتے حلق تر کرتی اپنی چادر کے ساتھ چھڑ چھاڑ کرنے لگی تھی مقابل کی سخت آواز سنتے وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچ چکی تھی۔۔۔۔

"کیسے نام لیا۔۔۔۔ان لبوں سے کسی کا۔۔۔۔۔بولو۔۔۔۔جواب دو مجھے۔۔۔۔"وہ اسے بازوؤں سے دبوچنے اپنے مضبوط شکنجے میں جکڑتے اس پر جھکتے زور سے غرایا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

آرمینا کو اپنے کہے گئے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا تھا اس نے سر زور زور سے نفی میں ہلایا تھا۔۔۔۔

عالمیار خان ایک بار پھر سے اس کے نازک کپکپاتی پنکھڑیوں پر جھکا تھا۔۔۔

انداز میں پہلے کی نسبت زیادہ شدت تھی وہ اس کے لبوں پر جگہ جگہ کٹ لگاتا اس کو یہ باور کروا رہا تھا کہ وہ اس کی جلی کٹی باتیں تو سن سکتا ہے لیکن اس کے منہ سے کسی غیر کا ذکر وہ برداشت نہیں کرے گا۔۔۔۔

اس کی شدت سہتے آرمینا کی آنکھوں سے اشکوں کا جھڑنا بہتا اس کے عارض کو بھگوتا جارہا تھا وہ اس کی سخت گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی لیکن مقابل کو اس کی حالت کی پرواہ ہر گز نہیں تھی وہ تو بس اپنا غصہ ان نازک لبوں پر نکال رہا تھا۔۔۔

جہنوں نے کسی اور کا نام لے کر اس کے تن بدن میں آگ لگادی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتا پیچھے ہوا تھا اور اس کو زور سے اپنے سینے سے چپکایا تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد کسی کا ذکر کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ مقابل کون کھڑا ہے آرمینا۔۔۔!!!" اس کے بھیگے لب جو اس کی شدتیں سہتے سرخی مائل ہو رہے تھے ان کو سہلاتے وہ وارننگ دینے والے انداز میں بولا تھا۔۔۔

آرمینا نے سہمی ہوئی نظروں سے مقابل کو دیکھا تھا جو اسی پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آرمینا کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا وہ اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

وہ اسی وقت وہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی مقابل کی سخت گرفت وہ اپنے نازک وجود پر محسوس کرتی ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی لیکن عالمیار کی گرفت سے خود کو چھڑوا نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عالمیار زبردستی اسے ٹیبل تک لایا تھا اور کیک کٹ کیا تھا۔۔۔

جو ان کے نکاح کے دن کی مناسبت سے بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ان کے نکاح کو آٹھ سال ہو چکے تھے آرمینا کو اس دن کا بھی یاد نہیں تھا لیکن عالمیار کیسے بھول سکتا تھا یہ دن۔۔۔۔

وہ ہر سال کوشش کرتا تھا کہ یہ دن وہ آرمینا کے ساتھ سلیبریٹ کرے لیکن ہر بار کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ آرمینا سے بات ہی نہیں کر پاتا تھا

۔۔۔۔۔

اس بار اس نے ضرغام خان سے بات کی تھی کہ وہ بس کچھ دیر آرمینا کو ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔۔

حویلی میں ضرغام نے سب کو یہ بتایا تھا کہ آرمینا کا ٹیسٹ تھوڑا لیٹ ختم ہو گا تو وہ لیٹ آئے گی۔۔۔۔

اسی لیے وہ آج بھی آرمینا کو لینے آیا تھا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات جب آرمینا نے اسے دیکھا تھا جیسے تھے وہ عالمیار کو کافی افسردہ کر گئے تھے۔۔۔

۔۔

نجانے کیوں وہ اس سے دور بھاگتی تھی آج تک عالمیار سمجھ نہیں سکا کہ اصل میں آرمینا کو اس سے مسلہ ہے کیا۔۔۔۔

عالمیار نے زبردستی اسے کیک کھلانے کی کوشش کی تھی جو اس نے نہیں کھایا تھا چہرہ دوسری موڑ گئی تھی عالمیار نے غصے سے اس کا جبرا اپنے مضبوط ہاتھوں میں دبوچتے زبردستی اسے کیک کھلایا تھا۔۔۔۔۔

اس کا ارادہ تو اور بھی بہت کچھ کرنے کا تھا لیکن آرمینا کی حالت دیکھتا وہ اسے واپس گاڑی تک لایا تھا خود اس کے لیے ڈور اوپن کیا اسے فرنٹ سٹ پر بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے اپنی کار سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

آرمینا اس سب میں بالکل خاموش رہی تھی ایک دم چپ وہ اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی اس کا رویہ عالمیار کو تکلیف دے رہا تھا لیکن وہ خود پر ضبط کیے بیٹھا رہا تھا۔۔۔

گاڑی لا کر حویلی کے اندر روکی تو وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

عالمیار نے دیکھا تو اس کا فون ڈیش بورڈ پر ہی پڑا تھا وہ تو واپس جانے والا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے وہ اس کا فون اٹھاتے اندر آیا تھا۔۔۔۔

.....

وہ جیسے ہی ہال کے اندر آیا وہاں اسے اپنی بہن اور خالہ ایک دوسرے سے باتیں کرتے نظر آئے تھے۔۔۔۔

"عالمیار آرمینا تمہارے ساتھ آئی ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟" حرمین بیگم جو کہ آرمینا کی شکل دیکھتے پریشان ہوئی تھیں کیونکہ وہ ان کو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی انہوں نے عالمیار سے پوچھ لیا تھا۔

۔

"جی خالہ میرے ساتھ آئی ہے کیوں کیا ہوا

۔۔۔۔۔؟؟؟" اسے لگا شاید اس کی خالہ کو پسند نہیں آیا آرمینا کا اس کے ساتھ آنا تبھی وہ پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وہ شکل سے کافی اپ سٹ لگ رہی تھی اس لیے پوچھا کیا تم دونوں میں کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا

۔۔۔۔۔"وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھیں۔۔۔

"نہیں خالہ مجھ سے کوئی بات نہیں ہوئی اس کی۔۔۔۔!!!"وہ صاف مکر گیا تھا۔۔۔

"پھر پتہ نہیں کیا بات ہے میں دیکھتی ہوں۔۔"وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"خالہ وہ تھکی ہوئی ہے اسے ریسٹ کرنے دیں اس کا ٹیسٹ کافی لونگ تھا اس لیے شاید وہ آپ کو ڈسٹرب لگی ہو۔۔۔۔۔"وہ ان کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"اچھا ٹیسٹ کی وجہ سے ہی ہو گی ایک تو اس لڑکی نے سٹڈی کو سر پر سوار کر لیا ہے بھئی کیا ضرورت ہے اتنا پڑھنے کی آخر میں کرنی تو گھر داری ہی ہے اس نے۔۔۔۔!!!" وہ آرمینا کے آگے پڑھنے کے حق میں نہیں تھیں تبھی کچھ خائف لگ رہی تھیں۔۔۔۔

"ارے خالہ یہ اس کی خواہش ہے اور ویسے بھی وہ کافی لائق سٹوڈنٹ ہے آپ پریشان مت ہوں۔۔۔" وہ انہیں تسلی دینے لگا تو وہ سر ہلا گئی تھیں

۔

وہ انہی کے پاس بیٹھا رہا تھا نیو شا نے ملازمہ سے بول کر چائے بھی منگوالی تھی۔۔۔۔

وہ وہیں بیٹھا تھا جب اس کا فون بجا تھا وہ سب سے معزرت کرتا اٹھا کر سائیڈ پر گیا تھا کال چیک کی تو وہ پاشا کے خاص بندے کی تھی۔۔۔

وہ الرٹ ہوا تھا اور تیزی سے حویلی سے نکلتا چلا گیا تھا اسے جلدی سے پاشا سے ملنے جانا تھا۔۔۔

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا اور کار سٹارٹ کرتے وہ تیزی سے پاشا کے ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

•••••••

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا پاشا لان میں اپنے پالتو کتے کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اسے دیکھ کر وہ اپنے کتے کو ایک سائیڈ پر کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"ارے آؤ برخوردار کیسے ہو آج کل کہاں گم ہو آتے ہی نہیں ہو ادھر ہم تو ترس گئے تمہاری آواز سننے کے لیے۔۔۔۔!!!" پاشا اس کی شکل دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"کہیں نہیں پاشا بھائی بس ادھر ہی۔۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کام کہاں تک پہنچا وہ مال سپلائی ہو گیا تھا وہاں سے پولیس نے کسی طرح کی کوئی روکاوٹ تو نہیں ڈالی تھی نہ۔۔۔۔" پاشا کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"نہیں پاشا بھائی سب اچھے سے ہو گیا تھا پولیس کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوئی تھی اس بات کی اور دوسرا وہ لڑکیاں بھی شبنم بیگم کے کھوٹے تک پہنچ گئی تھیں۔۔۔" وہ ایک ایک کام کی لسٹ پاشا کو دے رہا تھا۔۔۔۔

"گڈ اسی لیے تو ہم تم پر بھروسہ کرتے ہیں۔۔۔۔ بیٹھو تمہیں اور لوگوں سے ملاتا ہوں جو ہمارے لیے شہر کے کالجوں میں کام کر رہے ہیں وہاں کے سٹوڈنٹس کو نشے پر لگا رہے ہیں جس سے ہمارا مال کافی بکنے لگے گا۔۔۔۔۔" پاشا ایسے فخر سے بتا رہا تھا جیسے وہ کوئی عظیم کام کر رہا ہو۔۔۔۔۔

"جی جی ضرور میں ضرور ان سے ملنا چاہوں گا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

پاش نے اپنے پیچھے کھڑے ملازم کو بھیج کر اندر سے کسی کو بلایا تھا وہ لوگ وہی تھی جو آرمینا کے کالج میں اس کے پیچھے پڑے تھے۔۔۔

وہ لڑکا تو نہیں آیا تھا لیکن لڑکی باہر آئی تھی اور سامنے عالمیار کو دیکھ کر اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔

"اس سے ملو یہ ہمارے لیے کالج میں کام کر رہی ہے سب کو لگتا ہے یہ وہاں ایک سٹوڈنٹ ہے پر اصل میں کوئی نہیں جانتا ہے یہ ہمارے لیے کام کرتی ہے یہ تمہاری طرح بہت لگن سے کام کرتی ہے اور میری منظورِ نظر بھی ہے۔۔۔" پاشا نے کھینچ کر اس لڑکی کو اپنی گود میں بیٹھایا تھا۔۔۔

وہ جو عالمیار کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی پاشا کی حرکت پر اسے پاشا پر شدید غصہ آیا تھا

وہ لوگ مزید بات کرتے کہ پاشا کو کسی کی کال آئی تھی اور وہ وہاں سے اٹھ کر کال سننے چلا گیا تھا اس لڑکی کے پاس اچھا موقع تھا عالمیار سے بات کرنے کا تبھی وہ اس سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔

"لگتا ہے آپ بھی میری طرح پاشا کو اپنے کام سے متاثر کر چکے ہیں۔۔۔!!!" وہ عالمیار کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"ہاں لیکن تم تو پاشا کے کچھ زیادہ ہی قریب ہو۔۔۔۔" وہ پہلے والی بات یاد کرتے بولا تھا

"ہاں لیکن مجھے تم بہت پسند آئے کیا تم مجھ سے دوستی کرو گے۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ اس کے اگے کر گئی تھی جسے عالمیار نے خوش دلی سے تھام لیا تھا وہ لڑکی مسکرائی تھی۔۔۔

اس نے عالمیار سے کوئی بات نہیں کی تھی کہ وہ پہلے سے اسے جانتی ہے اور یہ بھی کہ اس نے اسے ایف بی پر فرینڈ ریکوسٹ بھیجی تھی۔۔

وہ اس سے معمول کے مطابق باتیں کرتی رہی تھی عالمیار بھی کافی اچھے سے اس سے بات کرتا رہا تھا

۔۔۔۔۔

وہ تو بس یہ کوشش کر رہا تھا کہ اس لڑکی سے زیادہ سے زیادہ انفارمیشن کے سکے پاشا کے بارے میں۔۔۔۔۔۔

اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی پاشا کی منظورِ نظر تھی تو مطلب وہ پاشا کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔۔۔۔

یہ لڑکی اس کے کام آسکتی تھی۔۔۔

وہ اپنے فائدے کے لیے اس سے دوستی کر چکا تھا لیکن آگر جانتا ہوتا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر رہا ہے خود سے زیادہ وہ آرمینا کو مشکل میں ڈالنے والا ہے تو وہ کبھی بھی یہ غلطی نہیں کرتا۔۔۔۔

اس لڑکی نے پاشا کو آرمینا کی تصویر دکھادی تھی اس نے جب سے وہ فوٹو دکھائی تھی پاشا کا بس نہیں چل رہا تھا وہ لڑکی اس کے پاس ہو

۔۔۔۔۔

آرمینا کو دیکھتے ہی وہ بری طرح سے اس پر فدا ہو چلا تھا لیکن ابھی تو اس لڑکی نے پاشا کو یہ کہہ کر کچھ عرصے کے لیے چپ رہنے کا کہا تھا کہ وہ لڑکی اب کچھ دنوں کے لیے کالج سے چھٹیوں پر ہے۔۔۔

جب واپس آئے گی تو وہ خود اسے کسی نہ کسی طرح سے یہاں پاشا کہ فارم ہاؤس لائے گی۔۔۔۔۔

پاشا نے آج تک کسی کا بھی انتظار نہیں کیا تھا لیکن آرمینا کی خوبصورتی دیکھتے وہ انتظار جیسا کڑوا گھونٹ بھرنے کے لیے بھی تیار تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی سب سے آرمینا کو اپنے جال میں پھنسانے کے بعد اسے اس لڑکے کے حوالے کرنے والی تھی اس کے بعد اس کا ارادہ پاشا کے حوالے کرنے کا تھا۔۔۔۔

.....

ابر شم سارا دن گرینی کے ساتھ رہی تھی ان سے باتیں کرتی رہی تھی ان کی ہر بات اس کی شادی سے شروع ہو کر اس کی شادی پر ہی ختم ہو رہی تھی سب تو ابر شم اچھی خاصی کنفیوژ تھی کہ ائزم تو ایک سال سے پہلے واپس آنے والا نہیں تھا اس کی جاب کا سوال تھا وہ کیسے ایک سال تک مزید گرینی کو انتظارِ کرنے کا کہہ سکتی تھی وہ جانتی تھی وہ کل پھر وہی بات کریں گیں تو وہ کیا کرے گی۔۔۔

وہ اس وقت اپنے روم کے ساتھ بنے ٹیرس پر موجود تھی ہاتھ میں موبائل تھامے وہ کچھ سوچ رہی تھی اس نے ائزم کا نمبر ملایا تھا جو کہ بند تھا وہ ہمیشہ اسے خود فون کرتا تھا۔۔۔

وجہ تھی کہ اس کے آفس میں ڈیوٹی ٹائم پر فون یوز کرنے کی پرمیشن نہیں تھی۔۔۔

تو وہ جب فری ہوتا تھا خود ہی اسے کال کرتا تھا۔۔۔

ابرشم کافی پریشان تھی کہ کیا کرے۔۔۔۔

دوسری ائزم اس وقت لابیشا کے ساتھ موجود تھا اس کو باہوں میں بھرے۔۔۔

جو آج کل اس پر کچھ زیادہ ہی شک کر رہی تھی۔۔۔۔

"ائزم۔۔۔۔" وہ اس کے شرٹ لیس سینے پر انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے پکار رہی تھی۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔۔" وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"میں کیا سوچ رہی ہوں کہ اب ہمیں کچھ سوچنا چاہیئے مطلب تم اپنی امی سے بات کرو ابر شم کی گرینی سے ملنے کے لیے۔۔۔۔"وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی تھی اوٗر کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"یہ خیال تمہیں کیوں کر آیا لا بیشا۔۔۔۔؟؟؟"وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ اب ابر شم کو قابو کرنے کا وقت ہے ہمیں اس کی گرینی سے پرابلم ہے سب سے زیادہ تو اس کا یہ ہی حل ہے تم ابر شم سے شادی کرو تا کہ وہ خود اپنی ساری جائیداد تمہارے نام کر دے۔۔۔پھر ہم وہ جائیداد لے کر یہ ملک ہی چھوڑ دیں گے۔۔۔"وہ آگے کا سوچے بیٹھی تھی۔۔۔۔

"ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو میں بھی یہ ہی سوچ رہا ہوں جیتنی جلدی یہ سب ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے اور ویسے ایک بات جب ابر شم کی شادی ہو گی تب ساری جائیداد اس کے نام ٹرانسفر ہو گی ابھی تک اس کی ساری پراپرٹی اس کے ماں باپ کے نام پر ہے۔۔۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تمہیں کیسے پتہ یہ بات۔۔۔۔؟؟؟" وہ آنکھیں چھوٹی کیے پوچھنے لگی تھی ائزم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھِر اسے پیچھے بیڈ ہر دھکا تھا اور خود اس پر جھکا تھا اس کے لبوں کو قید کرتے وہ اس کی بولتی بند کر گیا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد وہ پیچھے ہوا۔۔۔

"بہت بولتی ہو تم کتنی بار ہے جب میرے قریب ہو تو مجھ سے میری ہماری باتیں کیا کرو یہ اس ابر شم کو کچھ زیادہ ہی سوچوں پر سوار کر لیا ہے تم

نے۔۔۔۔"وہ اس کے رخساروں پر اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا اس پل وہ صرف اس کے اپنے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ تھی کہ ابر شم ابر شم کیے جا رہی تھی۔۔۔

"میں بہت سیریس بات کر رہی تھی۔۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"میں بھی سیریس ہوں۔۔۔۔"وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے بہکے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"ائزم۔۔۔"وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔

لیکن زیادہ دیر وہ بول نہیں سکی تھی کیونکہ ائزم نے اس کی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔۔

وہ مکمل اسے خود میں گم کرتا چلا گیا تھا اور وہ بھی زیادہ اس سے دوری بنا کر نہیں سکی تھی وہ اس کا شوہر تھا اس کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہا تھا اس کے لیے کسی اور لڑکی کی زندگی میں شامل ہو گیا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی جو دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں وہ خود بھی کبھی سکون سے نہیں رہ پاتے ہیں۔۔۔۔

وہ دونوں ابر شم کو دھوکا دے رہے تھے صرف اس کی جائیداد کے لیے وہ لوگ اس کا اسے کر رہے تھے۔۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 6

.....

زرانیل خان اور تعزیز کافی دیر تک باتیں کرتے رہے تھے پھر وقت کا خیال کرتے وہ اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے زرانیل اپنے روم میں انٹر ہوا تو اس کی نظر ارواح پر گئی جو بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی اس نے ہلکے پنک کلر کا نائٹ ڈریس پہن رکھا تھا جس پر وائٹ کلر کی پھولوں بنے ہوئے تھے وہ اس سلیپنگ ڈریس میں کافی انوسنٹ لگ رہی تھی زرانیل ایک نظر اسے دیکھتا اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی ارواح نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں وہ جاگ رہی تھی لیکن زرانیل خان کے قدموں کی چھاپ سنتی وہ سوتی بن گئی تھی اس کے جاتے ہی اس نے کروٹ بدلی تھی۔۔۔۔

تبھی سائیڈ پر پڑا زرانیل کا فون بجا تھا وہ اوپر کو ہوئی تھی اور ایک نظر اس کے فون کو دیکھا جس کی لاک سکرین پر نوٹیفکیشن شو ہو رہا تھا واٹس ایپ کا نوٹیفکیشن تھا کسی لڑکی کا میسج۔۔۔

ارواح اس سے زیادہ نہیں دیکھ سکی تھی

۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں ان کی زندگی میں پہلے کون کون تھا اور میں زبردستی ان کے گلے پڑ گئی۔۔۔" وہ کمفٹر سر تا پا اوڑھتے ہوئے خود سے ہی مفروضے طے کر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ زرانیل خان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اپنے بارے میں وہ اس سے اچھا خاصا جھوٹ بول چکی تھی لیکن زرانیل نے ابھی تک اسے اپنی فیملی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔

وہ بچاری پریشانی سے سوچ رہی تھی کہ نجانے کون کون تھا اس کی لائف میں اور وہ زبردستی اس کی زندگی میں شامل ہو گی تھی

۔۔۔۔۔

اسے پتہ تھا یہ رشتہ صرف وقتی تھا شاید کچھ عرصے کے لیے اس کے بعد وہ کیا کرے گی کہاں جائے گی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب زرانیل خان باتھ روم سے نائٹ ڈریس جو کہ وائٹ کلر کا ٹروزار اور وائٹ ٹی شرٹ تھی پہنے ہوئے تھا۔۔۔۔

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ ڈریسنگ مرر کے آگے کھڑے ہوتے خود پر پرفیوم چھڑک کر بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اس کا سیل فون بجا تھا۔۔۔

اور سکرین پر نیوشا کا نمبر شو ہوا تھا وہ مسکرایا تھا اور کال اٹھائی تھی۔۔۔۔

"ہیلو میرا بچہ کیسی ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ محبت آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ارواح کی آنکھیں کھلی تھیں اس کے لفظ بچہ پر

۔۔۔۔

"تو کیا یہ پہلے سے شادی شدہ ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ آنسو بھری آنکھوں سے سوچنے لگی تھی۔۔۔۔

"بھائی میں ٹھیک ہوں آپ کب واپس آئیں گے ہم اتنا مس کر رہے تھے آپ کو۔۔۔۔۔!!!"نیوشا منہ بناتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"ہم سے مطلب کون کون۔۔۔۔۔؟؟؟"وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگا تھا اور صوفے پر بیٹھ گیا تھا ایک نظر ارواح کو دیکھا جو سر تا پا کمفٹر میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔۔

"مطلب ہم سب۔۔۔۔"اس نے پاس بیٹھی الیمشہ کے اشاروں کو اگنور کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جو بار بار اس سے فون مانگ رہی تھی۔۔۔

اس نے پہلے خود بھی زرانیل کو میسج کیا تھا لیکن اس نے ریپلائی نہیں کیا تبھی تو وہ نیوشا کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

"میں بھی آپ سب لوگوں کو مس کر رہا ہوں آپ کو تو سب سے زیادہ اب بس چھٹی ملتی ہیں تو آنے کی کوشش کروں گا۔۔۔!!!" وہ ہنوز محبت سے لبریز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"یہاں اتنا سب کچھ ہو گیا اور آپ ایک بار بھی نہیں آئے واپس۔۔۔ اچھا یہ بتائیں تعزیز بھائی کیسے ہیں۔۔۔" وہ بات بدل گئی تھی کیونکہ وہ اپنے بھائی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"وہ ایک دم فٹ ہے اب میں فون رکھتا ہوں رات بہت ہو گئی ہے آپ بھی سو جاؤ۔۔۔" وہ چند مزید باتیں کرتے فون کاٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور بیڈ کی طرف بڑھا تھا ارواح پر سے کمفٹر ہٹاتے کوئے وہ خود کمفٹر میں گھس گیا تھا۔۔

ایک نظر اسے دیکھا جو گہری نیند سو رہی تھی اس کی باتیں سنتے سنتے وہ سو گئی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔ اور اس کی لمبی گھنی پلکوں کو اپنے ہاتھوں کی پوروں سے چھوا تھا وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔

اوٗر سوتے ہوئے تو بہت معصوم لگ رہی تھی لیکن زرانیل خان ابھی تک اس پر یقین نہیں کر پایا تھا وہ اس سے اس کا ائی ڈی کارڈ لے چکا تھا وہ کل خود اس کی ساری انفارمیشن نکلوانے والا تھا۔۔۔

تبھی پتہ چلنا تھا کہ وہ اس سے اپنے بارے میں سچ بول رہی تھی یا جھوٹ۔۔۔۔

اس کے حسین چہرے کو تکتے وہ سوچ میں ضرور پڑا تھا کہ وہ سچ ہی کہہ رہی ہو گی اس کے چہرے پر ابھی تک وہ نشانات موجود تھے۔۔۔۔

زرانیل اس کے تھوڑا قریب ہوا تھا غور سے دیکھنے پر اسے معلوم ہوا تھا اس کی گردن پر بھی کافی جلے کے نشان تھے اوٗر تو اور گردن کی بیک پر کسی چیزیں نشانوں کی وجہ سے زخم بن چکا تھا یقیناً وہ یہاں سے بھاگی تھی وہاں اس کے ساتھ کافی برا سلوک کیا جاتا تھا۔۔۔۔

زرانیل خان کچھ سوچتا سیدھا ہوا تھا اس کا آئی ڈی کارڈ اٹھایا اوٗر نادرا کی ویب سائٹ اوپن کرتے اس کی ساری انفارمیشن سرچ کی تھی ویسے تو یہ پبلک کے لیے موجود نہیں تھی لیکن اس نے نکل لی تھی ارواح کی کچھ ڈیٹیل تو وہ لے چکا تھا

باقی کا کام کل پر چھوڑتے وہ ارواح کو سینے سے لگائے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔

لیکن یہ اس کے لیے خاصا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔

ارواح کی معصومیت اس کا چہرہ اسے اپنی طرف مائل کر رہا تھا رات کی تنہائی پہلو میں جائز رشتہ جزبات اس پر غالب آنے لگے تھے۔۔۔

اس نے جذبات سے بوجھل ہوتے اپنے ہاتھ بڑھاتے ارواح کی گالوں کو چھوا تھا وہ بہت نرم تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھ اس کی گالوں پر رینگ رہے تھے اس نے ان نشانوں کو چھوا۔۔۔۔

اوٗر پھر اس نے اپنی کھردری انگلیوں سے اس کے لبوں کو سہلایا تھا۔۔۔

لبوں نے شدت سے خواہش کی تھی انہیں چھونے کی وہ خود پر جتنے بھی جبر کرتا آخر تھا تو ایک مرد اس پہر سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے تھے وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا تھا اوٗر اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھائی تھیں۔۔۔

وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسیں خود میں انڈیل رہا تھا اس لمحے وہ سب بھول چکا تھا بس یاد تھا تو اتنا کہ پہلو میں جائز رشتہ موجود تھا۔۔۔۔

اس کے لمس سے ارواح ہلکا سا کسمائی تھی لیکن اٹھی نہیں وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور اس کے بھیگے لب سہلاتے ہوئے وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا یعنی وہ نیند کی پکی تھی۔۔۔

تبھی تو اس کے اتنے قریب آنے کو بھی محسوس نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

"ڈیئر وائفی آپ کی نیند تو بہت پکی ہے اس کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔۔۔۔" اس کے رخساروں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے وہ اس کے کان کے پاس جھکتے خماری سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کے کان کی لو کو چوما تھا جزبات تھے کہ سینے میں مچلنے لگے تھے وہ اس لمحے خود کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن پھر وہ خود ڈپٹتے ہوئے آرام سے سونے کی کوشش کرنے لگا جو اس کے لیے تھا تو خاصا مشکل۔۔۔۔۔

لیکن وہ کوشش کرنے لگا تھا ارواح کو زور سے اپنی باہوں میں بھچے وہ اس کے وجودِ سے اٹھتی مہک خود میں انہیل کرتا بمشکل سونے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"وائفی کافی ٹف ٹائم دو گی تم مجھے۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

.....

"تم نے میری بات کیوں نہیں کروائی زرانیل سے۔۔۔" الیمشہ نیوشا کو گھورتے ہوئے بولی تھی جو زرانیل سے بات کر کے فون سائیڈ پر رکھ رہی تھی۔۔۔

"بھائی نے فون کاٹ دیا تو کیسے کرواتی تمہاری بات میں اور ویسے بھی بھائی کی نیچر کا تمہیں پتہ ہے انہیں نہیں پسند ایسے تمہارا ان سے بات کرنے کی

کوشش کرنا سو پلیز تم احتیاط کیا کرو یار۔۔۔۔"نیوشا اپنے بالوں کو سنوارتے ہوئے پیچھے کرتے بولی تھی۔۔۔

"یار وہ میری کالز ریسیو نہیں کرتے ہیں میسجز کا ریپلائی تک نہیں کرتے ہیں تو میں کیا کروں۔۔۔؟؟"وہ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔

"تمہارا بھائی میرے جذبات سے واقف ہے پھر بھی وہ ایسا کرتا ہے میرے ساتھ مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ مجھے اگنور کرتا ہے جب آتا ہے تو میری طرف دیکھتا تک نہیں ہے باقی سب سے تو نارملی بات کرتا ہے مگر مجھ سے وہ مجھے دیکھتے ہی چہرہ پھیر لیتا ہے۔۔۔۔!!!"وہ آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی کوشش کرتی بولی تھی۔۔۔۔

"دیکھو جب تمہیں پتہ ہے کہ بھائی کے دل میں تمہارے لیے کوئی فیلنگز نہیں ہیں تو بیکار میں ٹائم ویسٹ کیوں کر رہی ہو تم اور ویسے بھی یہ رشتے زبردستی تھوڑی بنائے جاتے ہیں۔۔۔"نیوشا کو اس وقت الیمشہ بیوقوف ہی لگ رہی تھی جو سیراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔

حالانکہ جانتی تھی کہ اسے حاصل کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔

"ہاں جانتی ہوں لیکن زرانیل خان سے محبت کرتی ہوں میں اور اتنی جلدی میں اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہونے والی مجھے جو کرنا پڑا میں کروں گی لیکن زرانیل خان سے شادی تو میں کر کے ہی رہوں گی۔۔۔"وہ اپنی بولتی نیوشا کے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے نیوشا نے تاسف سے سر ہلایا تھا بھلے الیمشہ اس کی کزن تھی خالہ کی بیٹی تھی مگر اپنی بھابھی کے طور پر اسے الیمشہ پسند نہیں تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس کے بے باک انداز سے ہمیشہ ہی نالاں رہتی تھی جانتی تھی اس کے بھائی کو ایسی لڑکیاں کبھی بھی اٹریکٹ نہیں کرتی تھیں اور اوپر سے الیمشہ کی حرکتیں وہ بھی کافی عجیب تھیں۔۔۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے ضرغام خان کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔

وہ لڑکی اب سے ضرغام خان کے کمرے میں رہنے والی تھی یہ بات اس کے اعصابوں پر کسی کوڑے کی مانند برس نہیں رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کا قتل ہی کر دے۔۔۔

جو اس کی جگہ لے چکی تھی۔۔

جانتی تھی ضرغام خان کو اس لڑکی میں زرا بھی دل چسپی نہیں تھی لیکن اس کی اصل پریشانی تھی وہ لڑکی اوَر اس کی خوبصورتی وہ بلا کی معصوم اوَر خوبصورت تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کی خوبصورتی اوَر معصومیت دیکھتے ضرغام خان اس کی طرف متوجہ نہ ہو جائے۔۔۔۔

وہ حرمین بیگم سے بات کرنے کا سوچتے اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

اوَر ان کے کمرے میں گئی وہ جو سونے کی تیاریاں کر رہی تھیں اسے دیکھتے مسکرائی تھیں۔۔۔

وہ ان کے قریب جاتے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی انہوں نے اس کے گرد اپنا حصارِ بنایا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے میری بیٹی پریشان ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ انہیں بہت عزیز تھی کتنی خواہش تھی ان کی یہ ان کے ضرغام کی بیوی بنے لیکن سب الٹا ہو گیا۔۔۔

"خالہ وہ لڑکی ضرغام خان کے کمرے میں ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے وہ بہت معصوم ہے اگر ضرغام اس کی طرف مائل ہو گیا تو کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

"اول تو ضرغام ایسا کچھ نہیں کرے گا میں اسے اچھے سے جانتی ہوں وہ اپنے باپ کے قتل کی بیٹی سے کبھی کوئی تعلق نہیں بنائے گا اور دوسری بات میں بابا (شمس خان) اور بڑی بی بی سے بات کروں گی کہ میں ضرغام کی دوسری شادی کروانا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے امید ہے ان لوگوں کو اس بات سے کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔۔۔ تم پریشان مت ہو اور جا کر سکوں سے سو

جاؤ۔۔۔۔"وہ اسے اگے کی پلاننگ کے متعلق آگاہ کرنے لگی تھیں وہ غور سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔

"خالہ آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ ایک دم سے ہلکی پھلکی ہوئی تھی ضرغام سے شادی کی سوچ ہی کتنی خوش کن تھی وہ شاید لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

"ہاں میرا بچی بالکل سچ اوُر آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جا کر سکون سے سو جاؤ میں کل ہی بات کروں گی سب سے۔۔۔۔!!"وہ آہستگی سے بولی تھیں نیو شا نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

"لیکن کیا ضرغام خان مان جائیں گے۔۔۔؟؟؟" اسے ضرغام کے حوالے سے پریشانی ہوئی تھی کیونکہ اب تک وہ جتنا نوٹ کر سکی تھی ضرغام کے لیے وہ کزن سے بڑھ کر کچھ نہیں تھی۔۔۔۔

"کیوں نہیں مانے گا وہ مان جائے گا اس کی فکر مت کرو آپ وہ تو جو میں کہوں گی وہ ہی کرے گا۔۔۔۔!!!" وہ ضرغام کی طرف سے بے فکر تھیں جانتی تھیں ضرغام ان کی کوئی بات رد نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ ہی سو جاؤں آج۔۔۔" وہ پیچھے لیٹتے ہوئی پوچھنے لگی تھی جس پر حرمین بیگم نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

••••••••

آرمیناجب سے واپس آئی تھی بس ایک بار ہی کمرے سے نکلی تھی وہ بھی رات کے کھانے کے لیے یہاں عالمیار نہیں تھا اس نے سکون کا سانس لیا تھا کیونکہ وہ اس کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی اس وقت۔۔۔

اس کی آج کی گئی حرکت وہ بھول نہیں پا رہی تھی اس پر شدید تاؤ بھی آرہا تھا وہ ضرغام خان سے بات کرنے کا سوچ چکی تھی کھانے کے بعد۔۔۔

کھانے کے دوران بھی وہ مسلسل سوچوں میں ہی گم رہی تھی یہ بات سب نے نوٹ کی تھی سب کے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ بس ٹیسٹ کی وجہ سے وہ تھوڑی اپ سٹ ہے جس پر سب حسب معمول شروع ہو گئے تھے کہ تمہیں پڑھائی کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔

جس پر وہ خاموش ہی رہی تھی۔۔۔

اب کھانے کے بعد وہ ضرغام کے کمرے کی طرف آئی تھی ارادہ اس سے عالمیار کے متعلق بات کرنے کا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تو اسے ضرغام خان کہیں نظر نہیں آیا تھا لیکن ارشک پر اس کی نظر ضرور پڑی تھی جو خاموش اسی کونے میں بیٹھی تھی یہاں ضرغام اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ اس کے قریب چلی گئی تھی جس کا حلیہ کافی بگڑ سا تھا۔۔۔

بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پر الگ سے نشان وہ اس کی حالت دیکھتے بہت کچھ سمجھ گئی تھی جانتی تھی اس کا بھائی غصے کا بہت تیز تھا۔۔۔

"یہ کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟؟؟" وہ ارشک کے قریب بیٹھتی ہوئی پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔" وہ ایک دم سے اپنا دوپٹہ سیدھا کرتی خود بھی اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی کہ کہیں وہ بھی اس پر غصہ نہ کرے۔۔۔۔۔

"یہ تم نے کیا حالت بنائی ہے ڈریس بھی کل والا ہے کپڑے نہیں ہیں تمہارے پاس کیا۔۔۔۔؟؟!" وہ اس کے کپڑے جو کل سے اس نے زیب تن کیے ہوئے تھے ان کو دیکھتی پوچھنے لگی تھی جس پر ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔۔!!!" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے لے کر اپنے کمرے میں آئی تھی اپنی الماری سے اس سے کافی ساری کپڑے نکال کر ارشک کو دیئے تھے۔۔۔

"یہ میں کیسے۔۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھی جس پر آرمینا نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم کیسے مطلب کیا۔۔۔۔؟؟؟یہ تمہیں دے رہی ہوں بالکل نیو ہیں تم رکھ لو۔۔۔۔؟؟؟"وہ کافی نئے کپڑے معلوم پڑ رہے تھے آرمینا نے ان کو ایک آدھ بار ہی پہنا تھا شاید۔۔۔۔۔

"یہ نہیں مطلب میں کیسے لے سکتی ہوں آپ سے۔۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

"یہ میں خود تمہیں دے رہی ہوں اور تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تم مجھ سے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ محبت سے بولی تھی اس حویلی میں

یہ پہلی لڑکی تھی جو اسے اتنے پیار سے بات کر رہی تھی ارشک کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔!!!" وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی۔۔

"تم بھی بہت پیاری ہو اور پتہ ہے بھائی کے ساتھ تمہارا کپل بھی بہت پیارا ہے۔۔۔!!!" وہ اس کے خوبصورت چہرے کو تکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"آپ کو مجھ سے نفرت محسوس نہیں ہو رہی ہے باقی سب کی طرح جیسے باقی سب مجھے قتل کی بیٹی بول رہے تھے آپ کیسے مجھ سے اتنے اچھے سے بات کر رہی ہیں۔۔۔" اپنے دل میں مچلتے سوال کو وہ لبوں تک لے آئی تھی۔۔۔

"سب کی اپنی اپنی سوچ ہے اور ویسے بھی میرے بابا کا قتل ہوا ہے اب تمہارے بابا نے کیا ہے یا نہیں یہ تو نہیں پتہ لیکن اس سب میں تمہارا کیا قصور۔۔۔" وہ اپنے بابا کو یاد کرتے لہجے میں نمی لیے بولی تھی۔۔۔

"بابا نے نہیں کیا ہے آپ کے بابا کا قتل وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتے ہیں میں ان کو جانتی ہوں سب کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔" وہ اپنے بابا کی صفائی دینے لگی تھی۔۔۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو اور جو بھی سچ ہو وہ سب کے سامنے آجائے آگر تمہارے بابا بے قصور ہوئے تو پھر سب سے زیادہ زیادتی تو تمہارے ساتھ ہو گی۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

وہ جتنے یقین سے کہہ رہی تھی کہ اس کے بابا قاتل نہیں ہیں ایک پل کے لیے تو آرمینا کو یقین بھی ہو گیا تھا۔۔۔

وہ لوگ مزید کوئی بات کرتی کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی ارشک اپنا دوپٹہ درست کرتی دروازے کے قریب آئی تھی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی آنے والا عالمیار تھا جو ابھی ابھی واپس آیا تھا۔۔۔۔

اپنی دو یئے کا احساس ہوا تو آرمینا سے معزرت کرنے چلا آیا تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی غصہ کر چکا تھا آرمینا پر۔۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟" اسے دیکھتے پل میں آرمینا کے چہرے کے تیور بدلے تھے۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔؟؟"وہ اندر داخل ہوتا دروازہ بند کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کو دروازہ بند کرتے دیکھ کر آرمینا کو غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دروازے کی طرف بڑھی تھی لیکن عالمیار نے ایک دم سے اسے پکڑتے اسے دروازے کے ساتھ پن کیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟؟"وہ زور سے چیخی تھی۔۔

"بات کرنی ہے تم سے مجھے سکون سے کھڑی رہو۔۔۔۔!!!"اس کے دائیں بائیں جانب اپنے ہاتھ رکھتا وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔

"بٹ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے جائیں آپ یہاں سے اور ویسے بھی پہلے والے واقعے کے بعد آپ کو لگتا ہے آپ کو مجھ سے بات کرنی چاہیے۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی۔۔۔

"اسی سلسلے میں بات کرنی ہے تم سے آرمینا پلیز چپ چاپ میری بات سن لو تم آخر تمہارے ساتھ مسلہ کیا ہے۔۔۔۔؟!!!" اسے مزاحمت کرتے دیکھ کر عالمیار کا پارہ ہائی ہوا تھا وہ اس کا شوہر تھا لیکن آرمینا کا رویہ وہ سمجھ نہیں پاتا تھا۔۔۔۔

"مجھے آپ جیسے انسان سے کوئی بات نہیں کرنی ہے یہ بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہے آخر۔۔۔" وہ زور سے چیخی تھی۔۔۔

"مجھ جیسے انسان سے کیا مطلب ہے تمہارا آرمینا۔۔۔!!!" عالمیار نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں وہ پھر سے اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نجانے کیوں ہر بار آرمینا اس کا ضبط آزماتی تھی اس کے غصے کو ہوا دیتی تھی۔۔۔

"آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کیا کہنے کی کوشش کر رہی ہوں میں اور یہ دروازہ کھولیں آپ۔۔۔۔!!!" وہ اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل کی گرفت بھی خاصی سخت تھی۔۔۔۔

"آرمینا کیوں ہر بار تم ایسی باتیں کرتی ہو جس سے میں میں آجاتا ہوں۔۔۔۔؟؟؟" وہ زور سے غرایا تھا۔۔۔

"آپ میرے سامنے مت آیا کریں آپ سے بات کرنے میں مجھے ذرا بھی دل چسپی نہیں ہے پتہ نہیں کیوں آجاتے ہیں آپ ہر بار میرے سامنے۔۔۔"وہ جیسے نفرت سے پھنکاری تھی۔۔۔

اس کے لہجے میں عالمیار کے لیے نفرت ہی نفرت تھی وہ تیش میں آیا تھا۔۔۔۔

"کیوں نہ آؤں میں سامنے بیوی ہو تم میری۔۔۔۔ سمجھی بیوی میرے سارے مطلب تم سے ہی تو ہیں۔۔۔"وہ ایک دم سے اس کا جبڑا اپنے مضبوط ہاتھوں کے شکنجے میں جکڑتے زور سے چلایا تھا۔۔۔

اس کی مضبوط گرفت میں آرمینا کو اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں کی مدد سے اسے خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔۔

"انہہ بیوی۔۔۔"وہ نفرت سے چہرہ پھیر اگئی تھی۔۔۔

"میں پسند نہیں ہوں نہ تمہیں میری شکل دیکھنا نہیں چاہتی ہو نہ تم۔۔۔۔؟؟؟اب یہ شکل تو تم ہر روز صبح شام ہر وقت دیکھو گی آرمینا جب میرے روم میں میری بیوی بن کر رہو گی۔۔۔۔!!!"وہ جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے چیلنج کر رہا تھا۔۔۔

"بھول ہے آپ کی ضرغام بھائی ایسا کبھی نہیں ہونے دے سکتے ہیں۔۔۔"اسے اپنی بھائی پر یقین تھا ضرغام خان نے اس سے وعدہ کیا تھا جو وہ چاہے گی وہ ہی ہو گا اس کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں ہو گی تبھی وہ

اس طرف سے خاصی مطمئن تھی لیکن عالمیار کا جھکاؤ خود کی طرف اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"تمہارے ضرغام بھائی خود تمہیں بولیں گے رخصتی کے لیے بس دیکھی جاؤ تم۔۔۔" وہ ایک دم سے اسے خود سے الگ کرتا اسے دھکا دیتا روم سے نکل گیا تھا اور پیچھے آرمینا ابھی تک شوک کی کیفیت میں تھی۔۔۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اس نے جو کہا تھا وہ ڈر گئی تھی لیکن اسے پریشانی اس بات کی تھی کہ آگر عالمیار کی بات سب لوگوں نے مانی تو کیا ہو گا۔۔۔

وہ اس جیسے انسان کے ساتھ مر کر بھی زندگی گزارنے والی نہیں تھی۔۔۔

کسی قیمت پر بھی نہیں۔۔۔

.....

ارشک کی ساری رات اچھی ہی گزر گئی تھی کیونکہ سردار ضرغام خان ساری رات حویلی سے باہر ڈیرے پر رہا تھا وہ ساری رات کمرے میں اکیلی رہی تھی وہ تو زمین پر ہی ایک طرف کو سو گئی تھی بیڈ پر جانے کا رسک اس نے نہیں لیا تھا کہ آگر ضرغام خان واپس آتا اور اسے سوتے دیکھ کر اس کا پارہ ہائی ہو جاتا تو پھر وہ کیا کرتی۔۔۔۔

وہ ابھی ابھی اٹھی تھی نماز ادا کر کے اس نے واپس کچن میں جانا تھا اس کو ملازمہ نے رات کو ہی بتا دیا تھا کہ صبح سے کچن کی ساری زمہ داری اسی کی ہو گی اور آگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو سزا کی زمہ داری اس کی اپنی ہو گی۔۔۔۔

وہ جلدی جلدی دوپٹہ سمیٹ کر روم سے نکلنے والی تھی کہ روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اوَر سردار ضرغام خان اندر داخل ہوا تھا اسے دیکھتے غصہ دعو آیا تھا وہ ایک جسارت میں اس تک پہنچا تھا اوَر اس کے بازوؤں کو اپنی مضبوط گرفت میں دبوچا تھا ارشک تڑپی تھی اس کے بے رحم لمس پر اس کی گرفت کی سختی پر۔۔۔

"چھوڑیں۔۔۔۔" وہ منہ میں ہی منمینائی تھی سردار ضرغام نے اسے پیچھے بیڈ پر پھینکا تھا اوَر خود اس کے بالوں کو اپنی جارہانہ گرفت میں لیا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم اپنی معصومیت سے مجھے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرو گی اوَر میں تمہاری آگے بچھتا چلا جاؤں گا۔۔۔۔!!!" نجانے اسے کس بات کا غصہ تھا جو وہ اس کے ساتھ ایسے کر رہا تھا۔۔۔

"میں نہیں۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ضرغام خان نے پھرتی سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا تھا ارشک کی چیخ نکلی تھی وہ بچاری تو اس کے آنے سے پہلے نکلنے کا سوچ رہی تھی لیکن برا پھسی تھی وہ۔۔۔

جو وہ عین ٹائم پر روم میں آ گیا تھا۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ اس کو بولنے سے پہلے ہی خاموش کروا چکا تھا وہ سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی جو اس پر تقریباً جھکا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کے کسرتی وجود کے نیچے تقریباً دبی ہوئی تھی اسے سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی اس کا بھاری وجود وہ ہل تک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ضرغام کو نجانے کیا سمائی کہ وہ اس کے کپکپاتے لبوں پر جھکا تھا اس کے لبوں پر پہلے سے ہی زخموں کی وجہ سے جلن تھی اور اب پھر سے وہ اس کی ظالم گرفت میں تھے وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی لیکن اس کی پناہوں سے وہ خود کو چھڑوا نہیں سکی تھی۔۔۔

اس کی سانسوں کو قید کیے وہ جیسے سب بھول چکا تھا اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈیلتے ہوئے وہ جیسے سب فراموش کر چکا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ اس کے کمر کو سہلا رہے تھے اس کی کھردری انگلیاں وہ تڑپی تھی اوٗر اسے خود سے دور کرنے لگی تھی اس کی مزاحمت پر وہ تیش میں آیا تھا اور زور سے اس کے لبوں پر اپنے دانت گاڑے تھے اوٗر پیچھے ہوا تھا اس کو پیچھے دھکا دیا تھا اوٗر وہ اوندھے منہ گری تھی اوٗر وہ اس کے اوپر آتا اس

کے بالوں کو جھٹکے سے اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس کی گردن پر جھٹکا تھا۔۔۔

"آج کے بعد یہ ہاتھ اگر چلے نہ تو آئی سوئیر بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔"وہ اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑ چکا تھا جس پر وہ سسکی تھی اس کی سسکیاں جیسے اسے سکون دے رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔"وہ ایک جھٹکے سے اس کو بیڈ سے دھکا دیتا نیچے پھینک چکا تھا۔۔۔

"یہ ہے تمہاری اوقات تمہاری میری نظر میں۔۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پاؤں نیچے لٹکائے بیٹھا تھا اور اس کی شکل دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

وہ آنسوؤں بھری نظروں سے اس ستمگر کو دیکھنے لگی تھی جو اس سے بے پناہ نفرت کرتا تھا۔۔۔۔

"جوتا اتارو میرا۔۔"وہ پاؤں اس کے سامنے کرتا ہوا بولا تھا جس پر اس نے جھٹکے سے ضرغام خان کو دیکھا تھا۔۔۔

اور پھر اس کے غصے سے ڈرتے وہ کپکپاتے ہاتھ اس کے پیروں تک لے گئی تھی اور اس کے جوتے اتارنے لگی تھی۔۔۔

سامنے والا مغرور انداز میں مسکرایا تھا۔۔۔۔

"تمہارا باپ خون کے آنسو روے گا تب اسے معلوم ہو گا کہ اس نے ارتضیٰ خان کا قتل کیا ہے اور یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔!!!"وہ ایک قہر آلود نظر ارشک کے کپکپاتے وجود پر ڈالتے نفرت سے سوچنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ جو کرنے جارہا تھا بلکہ وہ جو رات کو کر چکا تھا اسے افسوس تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

کیونکہ اس کے مطابق ارشک کا باپ یہ ہی سب ڈیزرور کرتا تھا۔۔۔

وہ اپنے بابا کے قتل کو بس خون کے آنسو رلانا چاہتا تھا جس کا پہلا وار وہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ارشک نے اس کے جوتے اتار کر شوز ریک میں رکھے تھے اور وہاں سے چپل اٹھا کر اس کے پیروں کے قریب رکھتی ہوئی اپنا دوپٹہ درست کرتی روم سے نکلنے لگی تھی کہ ضرغام خان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

"میں نے کہا تمہیں جانے کے لیے۔۔۔!!!" وہ اپنی آنکھوں میں شعلے لیے زور سے غرایا تھا۔۔۔۔

"وہ میں وہ ناشتہ بنانا ہے۔۔۔" وہ خوف سے پیلی پڑتی بہت مشکل سے یہ چند لفظ کہہ پائی تھی۔۔۔

"چپ ہو جاؤ۔۔۔۔ میرے کپڑے نکالوں الماری سے اور باقی چیزیں بھی۔۔۔۔" وہ اپنی مردانہ شال اتار کر اپنے کرتے کے بٹن کھولتے ہوئے باتھ روم میں بند ہوا تھا۔۔۔۔

ارشک نے جلدی سے الماری سے اس کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے تھے ان کے ساتھ ہی میچنگ شال جو وہ ہر کرتے کے ساتھ لیتا تھا۔۔۔

اوَر ساتھ اس کے جوتے بھی اوَر باقی کے چیزیں رکھتے وہ پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ وہ باہر جائے یا نہیں۔۔۔

کیونکہ ضرغام خان اسے صاف لفظوں میں کہہ گیا تھا وہ اس کی چیزیں نکالے مطلب وہ اس کی مرضی کے بغیر روم سے نکل نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب باتھ روم کا دروازہ کھولتے ضرغام خان روم میں آیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے کسرتی وجود پر باتھ گاؤن پہن رکھا تھا اوَر ٹاول سے اپنے بال خشک کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے ایک نظر دیکھتے وہ اپنے کپڑے لیتا ڈریسنگ روم میں جا بند ہوا تھا اوَر ارشک اس کو دیکھتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

.....

وہ جیسے ہی روم سے نکلی ملازمہ اسی کے انتظار میں کھڑی تھی اوٗر اسے دیکھتے وہ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"یہ ٹائم ہے تمہارے اٹھنے کا رات کو کیا کہا تھا صبح کا ناشتہ تمہیں تیار کرنا ہے اوٗر تم ابھی روم سے نکل رہی ہو وہ تو اچھا ہوا ہم نے ناشتہ تیار کر دیا ورنہ بڑی بی بی کے ہاتھوں تمہاری شامت پکی تھی۔۔۔۔"وہ اسے دیکھتے باتیں سنانے لگی تھی ارشک نے مجرموں کی طرح سر جھکایا تھا حالانکہ غلطی اس کی نہیں تھی پھر بھی۔۔۔۔

"اب یہ آہستہ آہستہ کیوں چل رہی ہو تم تیز قدم اٹھاؤ اوٗر یہ سارا ناشتہ ٹیبل پر سٹ کرو سردار سائیں (شمس خان) آتے ہی ہوں گے انہیں زرا سی بھی

تاخیر پسند نہیں ہے وہ بہت غصہ ہوتے ہیں اگر ناشتہ زرا سا بھی لیٹ ہو جائے تو۔۔۔۔"وہ اس کو کچھوے کی طرح آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے دیکھ کر اسے ٹوک گئی تھی جس پر ارشک نے اپنے قدموں کی رفتار میں تیزی لائی تھی۔۔۔

کچن میں پہنچتے ہی اس نے ملازمہ کے کہنے کے مطابق سارا ناشتہ ٹیبل پر لگایا تھا اؤر خود واپس کچن میں آگئی تھی۔۔۔۔

وہ کم ہی سب کے سامنے جاتی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ سب لوگ اس پر غصہ کریں۔۔۔۔

خاص طور پر نیوشا اور بڑی بی جن کے تھپڑوں کے نشان ابھی تک اس کے چہرے پر واضح

تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ارشک کے ماں باپ وہ گاؤں چھوڑ کر یہاں تن تنہا ایک دور کے علاقے میں آبسے تھے راتوں رات انہیں وہ گاؤں چھوڑنا پڑا تھا کیونکہ ان کے گھر کے اطراف میں نجانے کیسے اگ بھڑک اٹھی تھی جس سے ان کے گھر میں موجود ہر چیز جل کر خاک ہو چکی تھی۔۔۔۔

سارا سامان وہ لوگ خالی ہاتھ تھے کچھ نہیں بچا تھا ان کے پاس۔۔۔۔

اس کی ماں کی حالت ویسے ہی ٹھیک نہیں تھی دوراتیں ہو چکی تھیں ارشک کو ان سے دور گئے ہوئے لیکن لگ ایسے رہا تھا جیسے صدیاں بیت گئی ہوں ہر پل وہ اسے یاد کرتی تھیں وہ ان کی اکلوتی اولاد تھی ان کی محبت کی نشانی۔۔۔

عباد صاحب (ارشک کے والد) انہوں نے اس کی ماں (تسمیہ بیگم) سے پسند کی شادی کی تھی۔۔۔ایک ہی بیٹی تھی ان کی ارشک کو ان کے متاع جان تھی۔۔۔۔۔۔۔

ارتضیٰ خان جب بھی ان کے گھر جاتے اکثر کہتے تھے کہ ان کے بس میں ہوتا تو وہ ارشک کو اپنی بہو بناتے وہ ان کی بہو تو بن چکی تھی لیکن جانتے تھے ان کی بیٹی وہاں کسی حالت میں ہو گی کیا کچھ برداشت کر رہی ہوں۔۔۔۔

"ارشی میری بچی۔۔۔۔"ان کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ اپنی بیٹی کو یاد کر رہے تھے۔۔۔

اس وقت وہ اپنے ایک رشتے دار کے گھر ٹھہرے تھے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا کیسے اچانک سے گھر کس بندوست کرتے۔۔۔

یہ رشتے دار ان کے لیے اچھے ثابت ہوئے تھے جو ان لوگوں نے اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

وہ تہے دل سے ان کے شکر گزار تھے۔۔۔۔

"پتہ نہیں کس حال میں ہو گی ارشک۔۔۔؟؟!" وہ ارشک موسوچتے افسردگی سے بولے تھے۔۔۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں کس حال میں ہو گی وہ اسی کے جیسا حال ہو گا اس کا بھی وہ بھی تو گئی تھی وہاں کیا ہوا تھا اس کے ساتھ بھول گئے آپ۔۔۔؟؟؟" تسمیہ بیگم تلخی سے بولی تھیں جانتی تھیں وہ وہاں کس حال میں ہو گی۔۔۔۔

عباد صاحب نے ضبط سے مھیٹاں بیھچ لی تھیں تسمیہ بیگم نے جس کا زکر کیا تھا وہ اس کو بھولے ہی کب تھے وہ تو ہمیشہ سے ان کے دل میں تھی اور رہنے والی تھی۔۔۔۔

"اللہ میری بچی کی حفاظت کرے۔۔۔۔میں بس کسی طرح سے ثابت کر سکوں کہ وہ قتل میں نے نہیں کیا ہے۔۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے بے بسی سے بولے تھے۔۔۔۔

"آپ ثابت بھی کر دیں تو اب ارشی ہمارے پاس واپس نہیں آسکتی ہے وہ سردار ضرغام خان کی بیوی بن چکی ہے جیسے وہ بنی تھی کسی کی بیوی وہ آئی واپس نہیں نہ۔۔۔۔۔"وہ زور سے چیخی تھیں بیٹی کی یادیں کسی پل بھی چین نہیں لینے دے رہی تھیں۔۔۔۔

"چپ کر جائیں تسمیہ بیگم اللہ کا واسطہ ہے آپ کو۔۔۔!!!" وہ غمزدہ اور افسردگی سے بولتے کروٹ بدل گئے تھے۔۔۔۔

ایک طرف بیٹی کا دکھ تھا تو دوسری طرف گھر کے جلنے کا دکھ تھا وہ گھر ان کے ماں باپ کی نشانی تھا جو اب جل کر راکھ ہو چکا تھا

۔۔۔۔۔

پر یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ سردار ضرغام خان نے کروایا تھا ان کے گھر کو آگ اس نے لگوائی

تھی۔۔۔

وہ شاید یہ سب کر کے ان لوگوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا اپنے باپ کا۔۔۔

لیکن اب غریب لوگوں سے وہ ان کا واحد سہارا بھی چھین چکا تھا جس سے اسے تو فرق نہیں پڑا تھا لیکن وہ غریب لوگ بے گھر ضرور ہوئے تھے۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 7

.....

ارواح زرانیل سے پہلے اٹھ گئی تھی اس نے ایک نظر زرانیل کو دیکھا وہ اس کے سینے سے لگی سو رہی تھی وہ پل میں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے سینے سے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا اور اس کے پاس سے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہ اسے تکیے کی خود میں دبوچے سو رہا تھا ارواح نے منہ بنایا تھا جیسے وہ سچ میں اس کا تکیہ ہو۔۔۔۔

وہ اٹھنے لگی تھی لیکن زرانیل خان نے ایک دم سے کروٹ بدلی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑے اسے خود کے قریب کھینچا تھا وہ اس کے سینے سے پھر آ لگی تھی۔۔۔۔

اس کو سوتے ہوئے دیکھ کر بھی وہ ڈری تھی کیونکہ سوتے ہوئے بھی اپنے عنابی لبوں کو بھینچے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس کی ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی اسے مزید خوبصورت بناتی تھی اور کل پولیس کے یونیفارم میں تو وہ اوئر بھی ہینڈسم لگا تھا۔۔۔

ارواح کو پولیس والے پسند نہیں تھے وہ ہمیشہ سے ہی پولیس والوں سے خائف کھاتی تھی۔۔۔

اس کو پولیس والے جتنے ناپسند تھے زرانیل خان اس لمحے اتنا ہی پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

شاید جائز رشتے کا اثر تھا وہ اس کے نکاح میں تھی تبھی جذبات بھی بدل گئے تھے اس کے اس کی رائے بھی بدل گئی تھی۔۔۔

لمبی خم دار پلکیں زرانیل کے عارض پر سایہ فگن تھیں اوئر کھڑی ستون ناک وہ مردانہ وجوہات کا شاہکار تھا بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھا وہ اس کا تھا وہ پل

بھر کے لیے مسکرائی تھی لیکن یہ مسکراہٹ صرف چند لمحوں کے لیے تھی وہ کونسا ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ رہنے والی تھی جب زرانیل کو اس کے پاسٹ کے بارے میں معلوم ہو گا کیا وہ اسے اپنی زندگی میں رکھے گا۔۔۔

وہ پھر سے ماضی کی سوچوں میں کھو گئی تھی کتنی خوش تھی وہ اپنی زندگی میں لیکن پھر ایک حادثے کی وجہ سے اس کا سب کچھ چھین گیا اس سے۔۔۔۔۔

وہ زرانیل خان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بیڈ سے اتری تھی اور فریش ہو کر نماز ادا کرنے کے بعد وہ کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

رات والے پڑا کام اس نے سب سے پہلے کیا کیونکہ میڈا بھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔۔

پھر اس نے تعزیز خان اور زرانیل کے لیے بریک فاسٹ ریڈی کیا تھا۔۔۔

تب تک وہ دنوں بھی اٹھ گئے تھے اسے کچن میں کام کرتے دیکھ کر زرانیل خان کے ساتھ ساتھ تعزیز کو بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

لیکن وہ خاموش رہا کہ اگر وہ اپنی خوشی سے وہ یہ سب کر رہی تھی تو وہ اس سے یہ بے ضرر سی خوشی چھیننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"گڑیا آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے رات کا کھانا بھی بہت اچھا تھا اور اب یہ بریک فاسٹ بھی۔۔۔۔!!!" وہ پہلا نوالہ لیتے دل کھول کر ارواح کے بنائے کھانے کی تعریف کر چکا تھا جس پر وہ دھیے سے مسکرائی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے غور سے اس کی مسکراہٹ دیکھی تھی وہ اس کے لائے گئے کپڑوں میں ملبوس دوپٹہ سر پر اوڑھے کافی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ارواح کا لاشعوری طور پر دل کیا تھا کہ زرانیل بھی اس کی تعریف کرے لیکن وہ خاموشی سے کھاتا رہا تھا۔۔۔۔۔

"انہہ کھڑوس۔۔۔" وہ دل ہی دل میں اسے کھڑوس کا خطاب دے چکی تھی

۔۔۔۔۔

زرانیل اس کے چہرے کے کیوٹ کیوٹ ایکسپریشن دیکھ رہا تھا کافی حد تک جان گیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے لیکن وہ ایسا ہی تھا۔۔۔

کم ہی کسی کی دل کھول کر تعریف کرتا تھا اس کے ساتھ والے لوگ تو اسے کافی مغرور اؤر کھڑوس کہتے تھے جو کہ ارواح بھی کہہ چکی تھی دل ہی دل میں۔۔۔۔

۔

"بابا کی کال آئی تھی مجھے وہ کہہ رہے تھے کہ کبھی آفس کا چکر تم بھی لگا لیا کرو میرے لیے بہت مشکل ہے ایسے جاب کے ساتھ یہ سب مینج کرنا۔۔۔"زرانیل خان ارواح کے بنائے گئے پراٹھے کا نوالہ لیتا ہوا تعزیز خان سے بولا تھا۔۔۔

اس کی فیملی کے زکر پر ارواح کو وہ رات والی کال یاد آئی تھی جو وہ رات کو سن رہا تھا۔۔۔۔

"کیا یہ شادی شدہ ہیں۔۔۔"اس کا زہن ایک بار پھر سے زرانیل خان کی فیملی کی طرف چلا گیا تھا وہ کچھ جانتی بھی تو نہیں تھی اس متلعق۔۔۔۔

نہ ہی زرانیل خان نے اسے اپنے متعلق کچھ بتایا تھا۔۔۔۔۔

۔۔

"مجھے اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنی جا رہا ہوں میں پہلے ہی لیٹ ہو چکا ہوں۔۔۔۔"وہ اپنا کوٹ اٹھا کر زرانیل کو جواب دیتا نکل گیا تھا۔۔۔۔

جب کہ پیچھے زرانیل خان نے اس کی پشت کو گھورا تھا وہ فیملی بزنس کا نام سنتے ہی ایک دم سے سنجیدہ ہو جاتا تھا نجانے کیا مسلہ تھا اسے جو وہ ایسے بیہیو کرتا تھا

کبھی کبھی تو زرانیل سوچتا تھا کہ ضرور تعزیز اس سے کچھ چھپاتا ہے کچھ ہے جو وہ جانتا ہے تبھی تو وہ ایسے سب سے الگ ہو چکا تھا

وہ بھی اٹھا تھا آج اسے دو دو کام کرنے تھے ایک تو اسے ارتضیٰ خان کے قتل کے سلسلے میں کچھ ضروری حقائق پتہ چلے تھے جو اس کے کیس کے حوالے سے کافی اہم ثابت ہو سکتے تھے اور دوسرا اسے ارواح کے بارے میں ساری معلومات لینی تھی۔۔۔۔

"ارواح دروازہ بند کر لو تم۔۔۔" وہ اپنی کیپ اٹھاتے ہوئے ارواح سے بولا جو نجانے کن سوچوں میں گم تھی اس کی آواز سنتی چیئر سے اٹھی تھی۔۔۔

وہ دروازے تک آیا تھا اور ایک نظر ارواح کو دیکھا جو سر جھکائے اس کے پیچھے چل رہی تھی اس کی چال دیکھ کر زرانیل خان کے کب مسکرائے تھے وہ بہت آہستہ آہستہ سر جھکائے چل رہی تھی۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔" وہ ایک دم سے رکا تھا اور اسے مخاطب کیا تھا وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی تھی جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ ایکدم سیدھا ہوتا اپارٹمنٹ سے نکل گیا تھا اس کے جاتے ہی ارواح نے دروازہ بند کیا تھا اور سب سے پہلے کچن سیمٹا تھا۔۔۔۔

وہ تعزیز اور زرانیل خان سے کہنا چاہتی تھی کہ اب ملازمہ کی ضرورت نہیں ہے وہ سارے کام خود کر لے گی لیکن کہہ نہیں سکی تھی۔۔۔

ملازمہ کے آنے تک اس نے سارا کام خود ہی مکمل کر لیا تھا اور جب ملازمہ آئی تو اس نے اسے واپس بھیج دیا تھا کہ اب کوئی کام تھا ہی نہیں کرنے کو تو وہ کیا کرتی۔۔۔

خود اب وہ بور ہو رہی تھی سارا کام تو کر چکی تھی اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔

وہ روم میں واپس چلی آئی تھی اوٗر روم کی صفائی کی زرا نیل خان کی وارڈروب سٹ کی اوٗر باقی سارا روم بھی۔۔۔

کیونکہ ٹائم تو اسے پاس کرنا ہی تھا اوٗر کام کرنے کی تو اسے عادت تھی بچپن سے ہی وہ کام کرتی آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اب تو محسوس ہی نہیں ہوتا تھا اسے کہ وہ اتنے کام کر کیسے لیتی ہے۔۔۔۔

.....

خان حویلی میں سب لوگ ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے شمس خان نے ایک نظر اپنی فیملی کو دیکھا اوٗر پھر کچھ سوچتے وہ بولے تھے۔۔۔

"ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے سوچا سب کو آگاہ کر دیں اپنے فیصلے سے۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے سنجیدگی سے بولے تھے۔۔۔

سب سے پہلے بی بی جان نے سر اُٹھایا تھا ان کی طرف دیکھا جو سنجیدگی سے اپنی بات کر رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

"بابا جان کیا بات ہے۔۔؟؟" مرتضیٰ خان اپنے باپ سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب آرمینا اور عالمیار کی رخصتی کر دی جائے ویسے بھی اب اس بات کو زیادہ لٹکانا مناسب نہیں ہے اب شادی کا کوئی دن رکھتے ہیں اگلے ہفتے ہی رخصتی کر لیتے ہیں۔۔۔۔!!!" وہ گھر کے سربراہ تھے

سارے فیصلے ان کے ہی ہوتے تھے لیکن وہ ہر فیصلے سے پہلے ضرغام خان سے مشورہ کرتے تھے کیونکہ وہ گاؤں کا سردار تھا اس کی رائے ان کے لیے اہمیت کی حامل تھی۔۔۔۔

رخصتی والی بات پر آرمینا نے سر اوپر اٹھایا تھا نظریں عالمیار خان کی نظروں سے ٹکرائی تھیں جس کی آنکھوں کی چمک اسے بہت کچھ سمجھا چکی تھی۔۔۔۔۔

آرمینا نے سردار ضرغام خان کو دیکھا تھا وہ رات بھی اس سے بات نہیں کر سکی تھی اگر کرتی تو شاید اس وقت اسے یہ نیوز سننے کو نہ ملتی۔۔۔

"بابا جان خیال تو اچھا ہے لیکن میں سوچ رہی ہوں کہ ساتھ ہی ساتھ اگر نیوشا اور ضرغام کی بھی ہو جائے شادی تو۔۔۔۔" حرمین بیگم نے لگے ہاتھوں نیوشا والی بات کا ذکر بھی چھڑ دیا تھا۔۔۔۔

"امی ابھی بات صرف آرمینا کی ہو رہی ہے تو بہتر ہے اس پر ہہ توجہ دی جائے۔۔۔۔ دادا جان آپ کا خیال بہت اچھا ہے لیکن اس سے پہلے آرمینا کی مرضی بھی معلوم کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ اس کی زندگی کا اہم فیصلہ ہے۔۔۔۔" آرمینا تو شمس خان کی بات سنتے ڈرائنگ ٹیبل سے اٹھ کر روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

"ضرغام خان ہمارے ہاں بیٹوں سے پوچھا نہیں جاتا انہیں بتایا جاتا ہے ویسے بھی اتنے سالوں کا نکاح ہے اب کیا اعتراض ہو گا آرمینا کو بس اگلے ہفتے کی کوئی تاریخ رکھیں آپ لوگ اور جو تیاریاں کرنی ہیں وہ کر لیں ویسے رخصتی

سادگی سے ہو گی۔۔۔۔"وہ اپنی کرتے ناشتے کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔۔

ضرغام خان کو رہ رہ کر آرمینا کی فکر ہو رہی تھی وہ اسے کتنے مان سے کہہ چکی تھی بھائی مجھے عالمیار سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔"

اور وہ اب دادا جان یہاں رخصتی کی تاریخ بھی دے چکے تھے وہ چاہتا تو ان سے بحث کر سکتا تھا لیکن عالمیار کو سوچتے وہ خاموش ہو گیا تھا کیونکہ عالمیار کل ہی تو اسے بتا چکا تھا وہ آرمینا کو پسند کرتا ہے ویسے بھی وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی۔۔۔

اور ان کی طلاق تو ہو نہیں سکتی تھی کیونکہ ان کے خاندان میں طلاق کو بہت برا سمجھا جاتا تھا۔۔۔

شرمین بیگم بھی اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہیں تھیں لیکن وہ ان سے طلاق نہیں لے سکی تھیں۔۔۔

وہ تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو وہ واپس سے اس حویلی میں آ گئی تھیں اب آرمینا کا ایسے انکار بھی شاید اس کے کام نہیں آنے والا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے چند نوالے ہی لیے تھے اور پھر اٹھ کر باہر چلا گیا تھا اسے ضروری کام تھا وہ کرنے کے بعد اس کا ارادہ آرمینا سے بات کرنے کا تھا۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد حرمین بیگم کا ارادہ تھا کہ وہ شمس خان سے نیوشا اور ضرغام خان کے بارے میں بات کرے ویسے بھی وہ ونی میں آئی لڑکی انہیں اپنی بہو کے طور پر تو ہرگز پسند نہیں تھی۔۔۔۔

ان کا ارادہ یہ ہی تھا کہ وہ آغا جان سے باتیں کریں گی نیوشا کے متعلق لیکن وہاں اس وقت کافی عجیب سا ماحول بن چکا تھا تو انہوں نے پھر بات کرنا مناسب نہیں سمجھی تھی۔۔۔۔

.....

عالمیار اپنے روم میں موجود تھا خوشی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی آخر اس کام جو ہو گیا تھا اسے یاد آیا رات کیسے اس نے شمس خان کو منایا تھا رخصتی کے لیے۔۔۔

فلیش بیک۔۔۔۔

"برخودار یہ کیسے ممکن ہے ایسے اچانک سے رخصتی۔۔۔!!!" شمس خان کو عالمیار کی باتیں سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔۔

"داداجان اب اتنا عرصہ ہو گیا ہے نکاح کو تو رخصتی میں تاخیر کیوں اور ویسے بھی میرا اب دل نہیں لگتا ہے آرمینا کے بغیر۔۔۔۔" وہ ان کے سارے پوتوں میں سب سے زیادہ بے باک تھا منہ پر بات کہنے والا اب بھی وہ شروع ہو چکا تھا ارادہ کچھ بھی کر کے انہیں منانے کا تھا۔۔۔۔

"شرم کرو اپنے دادا کے سامنے بیٹھے ہو تم۔۔۔۔!!!" انہوں نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہے وہ سدا کس ڈھیٹ۔۔۔

"داداجان آپ تو ایسے بول رہے ہیں جیسے آپ نے آج تک دادای جان سے ایسا ویسا کچھ۔۔۔۔"

"چپ کر جاؤ عالمیار۔۔۔" وہ اس کی معنی خیز بات پر بھڑکے تھے عالمیار خان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

"داداجان بس مان جائیں نہ ویسے بھی اب تو تائی جان کی بھی یہ ہی خواہش ہو گی کہ ان کی بیٹی جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جائے اور آپ لوگوں کو میرا ذرا بھی خیال نہیں ہے۔۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا تھا شمس خان تو نہیں مان رہے تھے لیکن وہ انہیں کسی بھی طرح سے قائل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اس کی باتوں سے شمس خان کو یہ اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ ٹلنے والا نہیں ہے اور انہوں نے زیادہ بحث نہیں کی تھی جوان پوتا تھا خون کبھی بھی جوش مار سکتا تھا۔۔۔

پھر وہ مان گئے تھے اور یوں صبحِ صبحِ ناشتے کے ٹیبل پر انہوں نے سب سے بات کی تھی۔۔۔

عالمیار نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے آرمینا کو سوچا جس کی رات والی حرکت اس کے ذہن کے پردے میں چھائی تھی۔۔۔

"وائفی بس کچھ دن اور پھر تم میرے روم ہو گی اوئر پھر تم دیکھتا ہوں کیسے انکار کرتی ہو۔۔۔۔کیسے مجھے خود سے دور کرتی ہو۔۔۔۔کیونکہ اس روم میں صرف میری مرضی چلے گی تمہاری نہیں۔۔۔"وہ آرمینا کو سوچتا ڈریسنگ روم میں گھس گیا تھا کیونکہ اسے پاشا کے ایک اہم کام سے جانا تھا اوئر اس لڑکی سے بھی ملنا تھا جو اس کے بہت کام آنے والی تھی۔۔۔

.....

تعزیز خان گاڑی پارک کر کے جیسے ہی لفٹ تک گیا اس کے پیچھے ہی ابر شم بھی لفٹ میں انٹر ہوئی تھی جس نے بلیک جینز پر لائٹ بلیو کلر کی لونگ

شرٹ پہن رکھی تھی اوٗر اوپر بلیک کلر کا لونگ کوٹ وہ اس وقت بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

لبوں پر ہلکی لپ سٹک اوٗر آنکھوں پر ائی لائنر بالوں کو اس نے پونی ٹیل میں قید کیا ہوا تھا کندھے پر لونگ شولڈر بیگ وہ اس وقت فل بزنس ویمن لگ رہی تھی۔۔۔

ایک نظر تعزیز کو دیکھتی وہ بھی لفٹ میں انٹر ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر پھر سے تعزیز خان کو دیکھا تھا جو وائٹ تھری پیس سوٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سٹ کیے تازہ شیو میں کل کی نسبت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا کہ ایک پل کے لیے وہ اس پر سے نظریں نہیں ہٹا سکی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے اس کی نظروں کس ارتکاز محسوس کیا تو مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ دیکھتی ابر شم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ان لوگوں نے ابر شم کے آفس والے فلور پر جانا تھا چونکے ابر شم کے اب سے سارے کام تعزیز خان کے زمے تھے تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی جانے والا تھا اس کے آفس میں۔۔۔

لفٹ ایک جھٹکے سے رکی تھی ابر شم کا بیلنس ڈس مس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتی تعزیز خان نے پھرتی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کو گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

وہ اس کے چوڑے مضبوط سینے سے آگئی تھی اس کے وجودِ سے اٹھتی کلون کی مہک ابر شم کو اپنے حواسوں پر چھاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے غور سے تعزیز خان کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھا تھا جن میں وہ اپنا عکس صاف محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی نظریں بھی اسی پر تھی وہ دونوں صرف ایک پل کے لیے ایک دوسرے کے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سب فراموش کر چکے تھے۔۔۔۔

جگہ وقت سب کچھ ابر شم اس کی آنکھیں میں جیسے کچھ تلاش کر رہی تھی۔۔۔

لفٹ کھل کر پھر سے بند ہو گئی تھی لیکن وہ دونوں باہر نہیں نکلے تھے اوٗر پھر سے لفٹ کے بند ہونے پر وہ دونوں ہوش میں آئے تھے ابر شم ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی اوٗر سیدھی کھڑی ہو گئی تھی اور تعزیز وہ اس سے الگ ہوتا حسب معمول اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے کوٹ کو

سیدھا کرنے لگا تھا وہ لوگ پھر سے انتظار کرنے لگے تھے لفٹ کے کھلنے کا۔۔۔۔

ابر شم نے اسے گھورا تھا جیسے اس کی غلطی ہو لفٹ کے دوبار چلنے میں۔۔۔

"مجھے کیا گھور رہی ہیں میں نے تو نہیں کہا ہے لفٹ کو پھر سے چلنے کے لیے۔۔۔!!!" وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا چپ نہیں رہ سکا تھا۔۔۔۔

"شٹ اپ اگر تم نہیں پکڑتے تو ہم ابھی لفٹ کے اندر نہیں باہر ہوتے۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی میم میں نے آپ کو گرنے سے بچایا ہے اوٗر آپ مجھے ہی قصوروار قرار دے رہی ہیں۔۔۔"وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا جسے ایک تو اس نے گرنے سے بچایا تھا اوٗر وہ اسے ہی بلیم کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا میری ہیلپ کرو مجھے گرنے سے بچاو تم۔۔۔۔!!!"انداز سوالیہ سا تھا۔۔۔

"میں نے انسانیت کے ناتے کیا اوٗر ویسے بھی اگر میں آپ کو نہیں پکڑتا تو اس وقت آپ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔"وہ لگی لپٹی رکھے بغیر بولا تھا ابر شم نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تو پھر یہ کیوں کہنا چاہا رہے کہ مجھے تمہیں تھینکس کہنا چاہئے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے پر بندھے اس سے سوال کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"میں نے یہ کب کہا۔۔۔۔؟؟؟" وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

"کہا نہیں لیکن سوچ تو رہے تھے نہ ایسا۔۔۔۔ اور بائے دی وے ابر شم رانا نے کبھی کسی کو تھینکس کہنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔" وہ اپنے بیگ کو سیدھا کرتی ہوئی بولی تھی تب تک لفٹ بھی کھل گئی تھی۔۔۔

اوَر وہ لوگ باہر نکل گئے تھے ابر شم جیسے ہی آفس میں انٹر ہوئی سارے سٹاف نے اسے کھڑے ہو کر سلام کیا تھا جس کا اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا اوَر اپنے کیبن میں چلی گئی تھی۔۔۔

تعزیز بھی اس کے پیچھے ہی کیبن میں انٹر ہوا تھا اور ایک نظر اسے دیکھا جو اب اپنا کوٹ اتار کر چیئر کی بیک پر رکھتی اب چیئر پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

"میم میں کیا کروں۔۔۔؟؟؟" وہ کافی دیر سے فری کھڑا تھا کوئی کام نظر نہیں آرہا تھا جو وہ کرتا تبھی پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔

"میرا سر کھاؤ اور کیا کرنا ہے تم۔۔۔۔" وہ نجانے ایک دم سے غصے میں آئی تھی۔۔۔

"میم مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔

"یہ فائل ہے اس میں جو ڈیٹا ہے وہ ادھر ٹائپ کرو اور پھر اس کا پرنٹ نکال کر مجھے دو۔۔۔۔" وہ فائل اور لیپ ٹاپ اس کے سامنے رکھتی ہوئی بولی تھی جس پر تعزیز نے سر ہلایا تھا۔۔۔

ٹائپنگ سپیڈ تو اس کی ویسے بھی کافی تیز تھی وہ آئی ٹی میں ماسٹر کر چکا تھا۔۔۔

اس کام میں اسے کافی گرپ تھی وہ تیزی سے ٹائپ کرنے لگا تھا۔۔۔

ابر شم حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی جو اب پرنٹ نکال رہا تھا اس نے اتنی تیز ٹائپنگ کی تھی کہ ایک پل کو ابر شم حیران رہ گئی تھی۔۔۔

شاید اسے اندازہ نہیں تھا وہ اتنی تیزی سے یہ کام کمپلیٹ کر لے گا اگر وہ خود کرتی تو اسے تین سے چار گھنٹے لگ جانے تھے اس کام کو کرتے کرتے وہ ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہ کام کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"یہ لیں میم پرنٹ۔۔۔" وہ پرنٹر سے پیجز نکل کر ابر شم کے ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"اتنی جلدی کر لیا۔۔۔!!!" وہ نجانے میں کس خیال لے تحت پوچھ چکی تھی جس پر تعزیز خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اس کی کچھ دیر پہلے کی بات یاد آئی تھی ابر شم رانا کسی کی تعریف نہیں کرتی۔۔۔۔"

"میم میں اس سے بھی فاسٹ کام کرتا ہوں آپ نے ابھی مجھے جانا ہی کہاں ہے۔۔۔" وہ ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھتے اگے کو جھکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ابر شم نے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا جو اس کے قریب تھا۔۔۔۔

"جان جاؤں گی میں۔۔۔۔" وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی کیونکہ ڈور نوک ہوا تھا

۔۔۔۔۔

"یس۔۔۔"وہ ایک دم سنبھل کر بولی تھی۔۔۔

اس کی سکریٹری اندر داخل ہوئی تھی اور ایک نظر تعزیز خان کو دیکھتے ہوئے وہ دھیما سا مسکرائی تھی کیونکہ وہ بھی تعزیز خان کی پرسنیلٹی سے خاصی متاثر ہوئی تھی۔۔۔

"میم باہر میم سفرا آئی ہیں باہر۔۔۔"وہ بول کر رکی تھی ابر شم کے چہرے کو دیکھنے لگی تھی جو حد درجہ تک سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا وہ لڑکی اس کی میم کی مخالف تھی اور وہ جب بھی آتی تھی اس کی میم کا موڈ ایسے ہی خراب ہو جاتا تھا۔۔۔

" بھیجو اسے۔۔۔۔" وہ ایک دم سے سیریس ہوتی ہوئی بولی تھی جس پر تعزیز خان نے بھی حیرت سے ابر شم کی سیریس شکل دیکھی تھی کیا وہ صرف ایک نام سن کر اتنی سیریس ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن پوچھ نہیں پایا تھا کیونکہ سفر اتب تک اندر آ گئی تھی۔۔۔۔

"ہیلو ابر شم کیسی ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ اندر آتی خوش دلی سے بولی تھی وہ ایسی ہی تھی منہ کی مٹھی اوٗر اوٗر اندر سے کڑوی۔۔۔

ابر شم کی وہ مخالف تھی ہر پروجیکٹ جو ابر شم کی کمپنی کو ملتا تھا اس کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ ابر شم سے وہ پروجیکٹ چھین لے۔۔۔

اب بھی ابھی کچھ دن پہلے ابر شم کی کمپنی نے ایک کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ کیا تھا وہ یہاں چلی آئی تھی۔۔۔۔۔

"فائن اینڈیو۔۔۔۔؟؟؟کوئی کام ہے تمہیں۔۔۔"وہ اس کے میک اپ سے لبریز چہرے کو تکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"آئی ایم فائن تم نے تو پروجیکٹ لے ہی لیا اس فازم کمال سے ماننا پڑے گا ابر شم تمہیں پتہ ہے کب کیسے سامنے والے کو ٹریٹ کرنا ہے اوٗر اس فازم کمال کی نظریں ساری میٹنگ میں تم پر ہی رہی تھیں۔۔۔"وہ آتے ہی اپنی عادت سے مجبور بولنا شروع ہو چکی تھی اس کی یہ باتیں باتھ روم سے نکلتے تعزیز خان نے بھی سنی تھیں وہ بول ہی ایسے رہی تھی۔۔۔

بولتے بولتے سفرا کی نظر تعزیز خان پر گئی تھی جو اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر رہا تھا۔۔۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔۔؟؟" وہ پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔

ابر شم نے اسے گھورا تھا اور اس سے بولی۔۔۔

"یہ جو کوئی بھی ہے اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے اور یہاں تک بات ہے پروجیکٹ کی تو وہ میں نے اپنی محنت کے بل بوتے پر حاصل کیا ہے تم مجھ سے بیٹر ورک کرتی تو شاید وہ پروجیکٹ تمہیں مل جاتا۔۔۔۔" ابر شم کو اس کی پہلے والی بات بری لگی تھی تبھی اس نے پہلے وہ بات کلیر کی تھی۔۔۔۔

تعزیز غور سے ان کی باتیں سن رہا تھا سفرا کی نظریں وہ خود پر محسوس کر رہا تھا لیکن اگنور کرتا وہ ابر شم کے ساتھ جا کھڑا ہوا تھا جیسے اس کی ڈھال بننے کی کوشش ہو۔۔۔۔

وہ ابر شم کے ساتھ کھڑا تو یہ منظر سفرا کو ایک آگ کی لپیٹ میں لے گیا تھا۔۔۔

"مسٹر نام کیا ہے آپ کا۔۔۔۔؟؟؟" وہ ابر شم کی باتوں کو اگنور کرتی تعزیز خان سے اس کا نام پوچھنے لگی تھی تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"کیوں آپ نے میرے نام کا اچار ڈالنا ہے۔۔۔" وہ منہ پھٹ کچھ حد سے زیادہ ہی تھا اور سفرا تو نجانے کیوں اسے پسند نہیں آئی تھی تو وہ اس کے سوال کا اپنے ہی انداز میں جواب دے گیا تھا۔۔۔۔

"صرف نام پوچھا تھا میں۔۔۔!!!" سفرا کو سبکی محسوس ہوئی تھی ابر شم کے سامنے وہ لڑکا اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ضرور ابر شم کا ہی ور کر ہے اور ہر وہ چیز جو ابر شم کے پاس ہوتی تھی وہ اسے چاہئے ہوتی تھی ہر قیمت پر۔۔۔۔

"سفرا تم میرا بہت ٹائم ویسٹ کر چکی ہو اگر باتیں ہو گئی ہوں تو تم جا سکتی ہو۔۔۔" ابر شم کو غصہ آیا تھا وہ لوگ اتنا اہم کام کر رہے تھے اور اس نے آکر ان کو ڈسٹرب کر دیا تھا اب تو اٹھنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

"مسٹر یہ میرا کارڈ ہے تم مجھ سے مل سکتے ہو ابر شم سے زیادہ فایدہ تمہیں میری کمپنی سے مل سکتا ہے اگر تم چاہو تو۔۔۔۔؟؟؟" وہ اٹھی تھی اوٗر ٹیبل پر تعزیز خان کے سامنے اپنا کارڈ رکھا تھا۔۔۔

اوٗر خود اپنے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتی وہ ابر شم کے کیبن سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی تعزیز خان کچھ سوچتا وہ کارڈ اٹھا کر اپنے والٹ میں رکھ چکا تھا۔۔۔۔

"کہاں تھے ہم۔۔۔۔؟؟؟" وہ ایک دم سے سیدھی ہوتی ہوئی تعزیز سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ اس کے سامنے کرتا وہ اسے ایک پروجیکٹ کے اہم پوائنٹ بتانے لگا تھا۔۔۔

وہ چونکے اس کی روکنگ چیئر کے پاس کھڑا تھا تو وہ اس کے قریب ہوا تھا اوٗر سامنے رکھے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا تھا اس کا سارا دھیان لیپ ٹاپ کی طرف تھا اوٗر ابر شم کا اس کی طرف۔۔۔۔

وہ شرٹ کہنیوں تک فولڈ کیے ڈراک براوٗن بال جو اس کی پیشانی پر بکھرے تھے لیپ ٹاپ پر جھکا خاصا ہینڈسم لگ رہا تھا ابر شم کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس پر جا رہی تھیں۔۔۔

ایک دم سے ابر شم کا فون بجا تھا اوٗر وہ سیدھی ہوئی گھر سے فون تھا میڈ کا اس نے اٹھا لیا تھا۔۔۔

"ہاں بولو تم۔۔۔۔؟؟" وہ ایک دم سے چیئر سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میم یہ زرتاج میم آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔!!!" وہ فون گرینی کو دے کر ہال سے نکل گئی تھی اور ابر شم گرینی کے بارے میں سن کر حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اسے آفس ٹائمنگ میں کبھی کال نہیں کرتی تھیں مگر آج آج کا فون آیا تھا تو اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔۔۔۔

"گرینی آپ ٹھیک ہیں خیریت آپ نے مجھے کال کی۔۔۔!!!" وہ ایک ہی سانس میں اتنے سارے سوال کر گئی تھی۔۔۔

"آبی میرا بچہ سانس لو میں بالکل ٹھیک ہوں اور بس تم سے بات کرنے کا دل چاہا تو کال کر دی میں تم بتاؤ میں نے تنگ تو نہیں کیا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟ کیا کر

رہی تم۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی گھبراہٹ دیکھتے پیار سے بولی تھیں جس پر وہ مسکرائی تھی اس کی مسکراہٹ تعزیز نے غور سے دیکھی تھی وہ مسکراتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

"میں بس کام کر رہی تھی اوَر آپ۔۔۔" وہ ان سے باتیں کرنے لگی تھیں۔۔۔

کچھ دیر ان سے بات کرتے وہ فون بند کرتی واپس تعزیز خان کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو ابھی تک لیپ ٹاپ پر ہی جھکا تھا۔۔۔۔

وہ پھر چیئر پر بیٹھتی دوبارہ پروجیکٹ کو ڈسکس کرنے لگی تھی ان لوگوں کو کافی دیر لگی تھی لیکن وہ لوگ پورا پروجیکٹ ریڈ کر چکے تھے امپورٹنٹ پوائنٹ

بھی ان لوگوں نے نوٹ ڈوان کرنے لیے تھے اب بس اس پر ورک شروع کرنا تھا۔۔۔۔

اس کی کمپنی ایڈز کی پر موشن کرتی تھی فبرک کا کافی بڑے پیمانے پر یوز ہوتا تھا۔۔۔

ابر شم نے کافی سارے ماڈل ہائیر کیے ہوئے تھے مارکیٹ میں ان کی کمپنی کی کافی ہائی ریچ تھی۔۔۔

اس کی ڈائزیز بھی کافی محنتی تھی جو اس نے حال ہی میں رکھی تھی پہلے والی بھی کافی محنتی تھی لیکن اسے سفر انے اپنے ساتھ ملالیا تھا زیادہ پیسے دے کر اور وہ پیسوں کے لالچ میں چلی بھی گئی تھی اس کی کمپنی میں۔۔۔

جس سے ابر شم کو کافی نقصان ہوا تھا کیونکہ ان کا ایک پروجیکٹ اس وجہ سے درمیان میں ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

کام کرتے کرتے ان کو کافی دیر ہو گئی تھی اب تو دوپہر کا لنچ ٹائم بھی ان کے کام کے چکر میں نکل گیا تھا تعزیز خان سے بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی صبح صبح زرانیل کی باتوں کی وجہ سے وہ ارواح کے ہاتھ کا بنا ناشتہ چھوڑ کر چلا آیا تھا اور اوپر سے اس کی ظالم میڈم نے اسے صبح سے کام پر لگایا ہوا تھا۔۔۔

اب تو اس کے پیٹ میں چوہوں کا راج تھا لیکن شاید ابر شم کا ارادہ خود کے ساتھ ساتھ اسے بھی بھوکا مارنے کا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" ابر شم نے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ مجھے ایک باری میں آفس کی ساری ٹائمنگ بتادیں پلیز یہ تو زیادتی ہے ویسے۔۔۔؟؟"اس کا انداز دہائی دینے والا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی بات سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

"مطلب یہ کہ مجھے لنچ بریک کب ملے گا بھوک سے برا حال ہے میرا اور آپ ہیں کہ کام ہی کروائے جارہی ہیں کوئی بریک ہی نہیں یہ تو مجھ معصوم کے ساتھ کھلم کھلا زیادتی ہے اور ویسے آپ کو ایہ بقت بتاؤں مجھ سے بھول برداشت نہیں ہوتی ہے۔۔۔"وہ اس کی چیئر کے قریب آتے اس پر جھکا تھا اتنا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آگئے تھے۔۔۔۔

"اوو میں تو لنچ ہی بھول گئی۔۔۔!!!" ابر شم نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا اور جلدی سے اپنی سکریٹری کو جو اس کے کیبن کے باہر ہی بیٹھتی تھی کیونکہ ابر شم اسے ہر کام کے لیے بلاتی تھی۔۔۔

اس کو ابر شم نے لنچ لانے کا کہا تھا جو ڈرائیور دے کر جاتا تھا اس کا لنچ گھر سے آتا تھا زر تاج بیگم خود کک سے اس کے لیے اسپیشل لنچ تیار کرواتی تھیں اور آج کام کے چکر میں وہ بھول ہی گئی تھی کہ اسے لنچ بھی کرنا ہے وہ تو تعزیز خان کے زکر کرنے پر وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔

"میم آپ کا لنچ۔۔۔" اس کی سکریٹری اندر آئی تھی اور کھانے کی ٹرے اس کے سامنے رکھی تھی۔۔۔

"میں آتا ہوں۔۔۔" تعزیز کا ارادہ کیٹین سے لنچ کرنے کا تھا۔۔۔

"رکو کہاں جارہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" اسے جاتے دیکھ کر وہ اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی وہ واپس مڑا تو وہ اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"لنچ بریک ہے نہ۔۔۔۔!!!" تعزیز کا انداز سوالیہ سا تھا۔

"ہاں تو۔۔۔۔؟؟؟" وہ بھی کندھے اچکاتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"تو مجھے بھی لنچ کرنے جانا چاہیے نہ۔۔۔۔!!! یا آپ کا ارادہ مجھے بھوکا رکھنے کا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو ابر شم نے اسے گھورا تھا جس پر اس نے بھی بدلے میں ابر شم کو زبردست گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"تو وہ لنچ کون کرے گا۔۔۔؟؟" ابر شم کا اشارہ کھانے کی ٹرے کی طرف تھا جو ٹیبل پر پڑی تھی۔۔۔

"وہ میرے لیے ہے۔۔۔؟؟؟" وہ حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"تو کیا وہ سارا میں اکیلے کھاؤں گی افکورس تمہارے لیے بھی ہے اور گرینی نے مجھے اسپیشل تمہارے لیے بولا ہے کہ انہوں نے تمہارے لیے بھی لنچ ریڈی کروایا تھا تبھی تو کال کی انہوں نے مجھے ویسے انہیں تم کچھ زیادہ ہی پسند آ گئے ہو رات کو بھی تمہاری تعریف کر رہی تھیں وہ۔۔۔!!!" وہ اپنی شرٹ کی آستین پیچھے کرتے ہوئے اب کی بار ہلکا سا مسکرائی بھی تھی۔۔۔

"رئیلی وہ خود بھی بہت سوئٹ تھیں۔۔۔!!!" تعزیز خان کو بھی وہ بہت پسند آئی تھیں۔۔۔

سوفٹ نیچر کی انہوں نے اس سے بہت پیار سے بات کی تھی۔۔۔

"ہاں وہ تو ہیں۔۔۔" وہ بولتی واش روم میں چلی گئی تھی ہاتھ دھونے کے لیے واپس آئی تو ہاتھ ٹاول سے خشک کر رہی تھی اس کے آتے ہی تعزیز بھی ہاتھ واش کر کے آیا تھا ابر شم اور اس نے مل کر لنچ کیا تھا ایسے کسی لڑکی کے ساتھ لنچ کرنے کا تعزیز کا پہلا ایکسپرنس تھا۔۔۔

وہ بہت آہستہ آہستہ آرام سے کھا رہی تھی سارا فوکس کھانے پر تھا۔۔۔

اور تعزیز خان کا اس کی طرف وہ جتنی سخت گیر بننے کی کوشش کرتی تھی اتنی تھی نہیں آخر تھی تو ایک صنف نازک۔۔۔۔۔

لنچ کے بعد وہ لوگ پھر سے کام کرنے لگے تھے اور کافی دیر بعد جب وہ لوگ فری ہوئے تو پھر ابر شم اسے لیے سیٹ پر آئی تھی یہاں ایک کی شوٹ ہونی تھی ماڈلز ریڈی تھیں۔۔۔

یہ ان کی نیو کلکشن تھی ڈریسز کی وہ لوگ کافی ایکسٹیڈ تھے کیونکہ انہوں نے ایک بہت بڑی کمپنی سے یہ ڈیل کی ہوئی تھی ابر شم کی کوشش تھی کہ وہ لوگ وقت رہتے سب کوراپ کریں۔۔۔

"میشا سب کچھ ریڈی ہے نہ۔۔۔۔؟؟؟" میشا اس کی نیو ڈائزیز تھی جس نے کچھ عرصہ قبل ہی ان کی ٹیم کو جوائن کیا تھا۔۔۔

"یس میم سب ریڈی ہے اینڈ ڈونٹ وری سارے ڈریسز میں نے ریڈی کر دیئے ہیں یہ تو سمپل ہیں باقی جو سارے ڈریسز ہیں وہ ہم نے اس کمپنی میں بھیج دیئے ہیں جس کا ایڈریس آپ نے بتایا تھا۔۔۔" وہ پوری تفصیل سے بیان کرنے لگی تھی سب کچھ جس پر ابر شم نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

پچھلی بار بھی عین اوڈر کی ڈیلیوری والے دن اس کی ڈائزیز غائب ہوئی تھی اسے اس کمپنی کے سامنے خاصی شرمندگی اٹھانی پڑی تھی جس سے اس نے کنٹریکٹ کیا ہوا تھا۔۔۔۔

ان کی شوٹنگ تقریباً مکمل ہو گئی تھی وہاں سے وہ لوگ کافی لیٹ فری ہوئے تھے اس کی ماڈل کی نظریں سارا وقت تعزیز خان پر ہی رہی تھیں جسے تعزیز خان تو بخوبی محسوس کر گیا تھا لیکن وہ جانتے بوجھتے بھی اسے اگنور کرتا رہا تھا۔۔

یہ اس کے ساتھ کون سا پہلی بار ہو رہا تھا ہر جگہ اس کی پرسنیلٹی کو دیکھتے لڑکیاں ایسے ہی اس کی جانب اٹریکٹ ہو جاتی تھیں لیکن وہ سبھی کو اگنور کرتا تھا۔۔۔۔

کام ختم ہوتے ہی ابر شم تو گھر چلی گئی تھی اور تعزیز بھی اس کے پیچھے ہی نکل گیا تھا اس کے سیل فون پر بار بار کسی کی کال آ رہی تھی لیکن وہ اگنور کر گیا تھا کیونکہ وہ ایسے کالز کم ہی ریسیو کرتا تھا۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 8

.....

آرمینا کالج آ گئی تھی کیونکہ وہ عالمیار کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی جانتی تھی وہ دادا جان کے سب سے زیادہ قریب تھا اس نے ہی رات کو دادا جان کو فورس

کیا ہو گا رخصتی کے لیے ورنہ بیٹھے بٹھائے انہیں اچانک سے یہ خیال کیسے آتا۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ بہت چالاک تھا اسی نے دادا جان کے کانوں میں یہ بات ڈالی ہو گی۔۔۔۔

اور ویسے بھی اس حویلی میں لڑکیوں کو کہاں کچھ بولنے کی اجازت تھی ساری مرضی تو مردوں کی چلتی تھی جو فیصلے وہ کرتے عورتوں کو ماننے پرتے تھے آج تک اس کی ماں کو بولنے کی اجازت نہیں تھی اس کی چاچی کو تو وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔

"بہت ہلکے میں لیا ہے آپ نے مجھے عالمیار میں بھی دیکھتی ہوں کب آپ اپنی خواہشات پوری کرتے ہیں یقین مانے سب سے زیادہ آپ پچھتائیں گے

اس رخصتی پر۔۔۔۔"وہ دل ہی دل میں عالمیار سے مخاطب تھی وہ اس وقت پاس ہوتا تو کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اس کا سر پھاڑ دیتی اس وقت اتنا غصہ آیا ہوا تھا اسے عالمیار پر۔۔۔۔

"آگر ان کے جزبات اتنے ہی بھڑک رہے ہیں تو لے آئیں کسی کو میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں یہ۔۔۔۔"وہ اس فری بیٹھی ہوئی تھی کلاس تو نہیں تھی اس کی بس وہ بکس میں سر جھکائے کچھ پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی لیکن سارا دھیان اس کا عالمیار کی طرف تھا۔۔۔۔

"کاش میں رات کو بھائی کو عالمیار کے بارے میں بتا دیتی لیکن اب کیا ہو سکتا ہے اب تو وہ ہی ہو گا جو عالمیار دادا جان سے کہہ چکا ہے۔۔۔"وہ آنکھوں میں نمی لیے سوچ رہی تھی۔۔۔

ایک دم سے اس کا فون بجا تھا اس نے دیکھا تو عالمیار کی کال تھی اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس کی کال ریسیو کرنے کا لیکن شاید عالمیار بھی خاصا ڈھیٹ تھا وہ کال پر کالز کیے جا رہا تھا تھک کر آرمینا نے کال اٹھالی تھی۔۔۔

"مسلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟ کیوں مجھے بار بار ڈسٹرب کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ جب اگلا بندہ کال نہ اٹھا رہا ہو تو سمجھ جانا چاہیے وہ آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا ہے۔۔۔!!!" وہ جو بمشکل خود کو کنٹرول کیے بیٹھی تھی ایک دم سے پھٹ پڑی تھی۔۔

"ارے میں نے تو مبارک باد دینے کے لیے فون کیا ہے تم چلی گئی تھی اگر یہاں ہوتی تو اپنے سٹائل میں دیتا مبارک باد لیکن خیر وہ رات کو سہی۔۔۔۔!!!" وہ شرارت آمیز لہجے میں بولا تھا خوشی اس کے لفظوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔

"شٹ اپ آپ کچھ زیادہ ہی خوش فہمی کا شکار ہو رہے ہیں آپ کی بھول ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ میں آپ کو کرنے دوں گی۔۔۔"اس کا دل چاہا کہ وہ اس کی خوشی اس کے چہرے سے نوچ لے۔۔۔

اس کا سکون برباد کر کے کیسے وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا چاہتا ہوں میں۔۔۔؟؟؟"وہ ایک دم سے سیریس ہوا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہے۔۔۔۔

"اچھے سے جانتے ہیں کیا کہنا چاہتی ہوں میں لیکن یہ آپ کی بھول ہے کہ رخصتی کروا کر آپ اپنی من مرضی سے سب کچھ کر سکیں گے۔۔۔!!؟"وہ بھی دل جلانے میں تو خاصی ماہر نہیں تھی لیکن ابھی کے لیے وہ مقابل کا دم جلا چکی تھی۔۔۔۔

"تم روک سکوں گی مجھے لیکن خیر مجھے جانا ہے کہیں تم سے فرصت میں بات کروں گا۔۔۔"وہ اپنی کرتا کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کے کال کاٹتے ہی آرمینا نے فون کو گھورا تھا

۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب ایک دم سے اس پر کچھ گرا تھا۔۔۔۔

اس نے اوپر سر اٹھایا تھا تو وہ ایک لڑکی کے ہاتھ میں پکڑا کوک کا کین تھا جو شاید غلطی سے اس پر گر گیا تھا۔۔۔۔

اس کی ساری چادر اور یونیفارم کی شرٹ بھی کچھ حد تک خراب ہو گئی تھی

اس نے پریشانی سے اس لڑکی کو دیکھا جو شاید خود بھی پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"سوری میرے ہاتھ سے غلطی سے چھوٹ گیا یہ۔۔"اس کا انداز معذرت کرنے والا تھا آرمینا اٹھی تھی اوٗر اپنی چادر دیکھی جو تقریبا کافی حد تک خراب تھی۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔"وہ کہتی لیڈیز وش روم کی طرف چلی گئی تھی کہ اپنی یونیفارم پر سے لگا داغ تو کچھ پانی سے صاف کر دے۔۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے کوئی اوٗر بھی تھا وہ اپنے دھیان میں یہ بات نوٹ نہیں کر پائی تھی وش روم کے اندر آتے ہی اس کا سارا دھیان چادر کی طرف تھا اس کو دروازہ بند کرنے کا خیال ہی نہیں آیا تھا

۔۔۔۔۔

اوٗر یہ ہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی وہ جو کوئی بھی تھا وہ دروازے کی اوٹ میں چھپا اسے دیکھ رہا تھا آرمینا نے اپنے دھیان میں چادر اتاری تھی چہرے سے۔۔۔

اوٗر یہ ہی لمحہ تھا جب اس کی تصویر کسی کے فون میں بن چکی تھی وہ شاید نوٹ نہیں کر پائی تھی کہ کوئی اس کے انتہائی نزدیک کھڑا تھا۔۔۔

اوٗر اس کی تصویر لیتے وہ ایک نظر اس کے حسین چہرے کو تکتا خود کو کافی بے بس پا رہا تھا۔۔۔

دل کر رہا تھا اس حسین چہرے کو چھونے کا لیکن وہ جو اپنے دھیان میں کھڑا تھا سامنے سے آتی چند لڑکیوں کو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

۔۔۔۔۔

آرمینا نے چادر کو پانی سے دھویا تھا داغ صاف تو نہیں ہوا تھا لیکن کچھ حد تک مدھم ضرور ہو گیا تھا وہ گیلی چادر ہی خود کے گرد لپیٹتے ہوئے اپنے چہرے کو کور کرتی ہوئی باتھ روم سے نکلی تھی۔۔۔

وہ اکثر گاؤن پہن کر آتی تھی کالج۔۔۔

لیکن آج کل چونکے گرمی اپنے جوبن پر تھی حبس اتنی ہوتی تھی کہ وہ چادر لے کر ہی آتی تھی۔۔۔

وہ اپنے خیالوں میں گم واش روم سے نکلتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی زندگی کس قدر مشکل ہونے تھی صرف ان تصویروں کو لے کر۔۔۔۔

اسے ضرغام خان کا میسج ریسیو ہوا تو وہ باہر مین گیٹ کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔۔

.....

"کدھر ہو تم کام ہو گیا ہمارا پلان کامیاب رہا ہے اس کی تصویریں میں لے چکا ہوں تم آؤ یہاں میں کینٹین میں ہوں۔۔۔" وہ لڑکا جو کب سے آرمینا کے پیچھے پڑا تھا وہ اپنے پلان کے کامیاب ہونے پر خاصا خوش لگ رہا تھا۔۔۔

آرمینا پر جس لڑکی نے غلطی سے وہ بوتل پھینکی تھی اصل میں اسے ایسا کرنے کا کہا گیا تھا۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر آرمینا کے قریب جاتے اس پر وہ ایسے پھینکی کہ اس کی یونیفارم کی شرٹ اور اس کی چادر دونوں ہی خراب ہو گئی تھی۔۔۔

اب وہ لڑکا کینٹین میں بیٹھا اس کی تصویریں دیکھ رہا تھا وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھے۔۔۔

اس نے آج تک کہیں چہرے دیکھے تھے مگر یہ چہرہ سب سے مختلف تھا سب سے حسین معصومیت لیے اس کی لمبی خم دار پلکیں وہ شاید اپنے خیالوں میں گم تھی تبھی تو پکچر کلئیر نہیں تھی۔۔۔۔

"کام ہو گیا مجھے یقین نہیں آرہا یہ تصویریں مجھے واٹس ایپ کر و زرا۔۔" وہ نجانے کدھر سے اچانک اس کے سامنے آئی تھی اور اس سے کہنے لگی تھی۔۔۔

"کیوں تمہیں کیوں چاہئے یہ تصویریں میرے فون سے ہی دیکھ لو نہ اور ویسے بھی تم سے تو اتنا بھی نہیں ہو پایا تھا کہ تم اس کی ایک فیس کی تصویر ہی

لے پاتی لیکن خیر میں نے خود ہی لے لی ہے اب تو۔۔۔۔"وہ ایک نظر اسے دیکھتا طنزیہ انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

"یار لی تو تھی میں نے الگ بات ہے کہ فیس کی نہیں تھی اور ویسے بھی اب تو تم لے ہی چکے ہو تو اب کیا گلہ یار مجھے بھیجو یہ میں پاشا کو سینڈ کرتی ہوں۔۔۔"وہ مصروف سے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"واٹ پاشا کو کیوں۔۔۔!!!"وہ جانتا تھا پاشا کی فطرت کو کہ اگر ایک بار آرمینا پر اس کی نظر پڑ گئی تو وہ کچھ بھی کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔۔۔۔

"ہمارا پلان تھا نہ یہ اور ویسے بھی پاشا کو یہ لڑکی بہت پسند آئی ہے وہ ہمارے کام سے کافی امپریس ہوا ہے کہہ رہا تھا کہ تم لوگ بالکل صحیح کام کر رہے ہو۔۔۔۔۔" وہ پاشا سے ہوئی بات کا زکر کرنے لگی تھی اس سے۔۔۔۔

"لیکن یہ ہمارا پلان تھا کہ میں۔۔۔۔ اور پھر پاشا تم نے اتنی جلدی کیوں بتایا پاشا کو۔۔۔۔۔؟؟؟ کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ غصے سے دبی دبی آواز میں بولا تھا کیونکہ اس وقت وہ لوگ کینٹین میں بیٹھے تھے اونچی آواز سے بہت سٹوڈنٹس ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"یار پہلے تم ہی وہ بس میں نے ایسے ہی پاشا کو بتا دیا تھا ڈونٹ وری پہلے تم ہی اچھا میں چلتی ہوں مجھے پاشا کے ایک بندے کے ساتھ کسی کام پر جانا ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"ہاں جاؤ تم۔۔۔" وہ اپنا فون اون کرتا بولا تو اس نے اسے گھورا تھا۔۔

" بھیجو بھی تصویریں۔۔۔۔!!!" اس کا دھیان پھر سے تصویروں کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

"بھیج دوں گا اتنی جلدی کیا ہے پہلے ایڈٹ تو کرنے دو مجھے ویسے بھی یہ کوئی ایچ ڈی فوٹو نہیں ہیں ان کا بیک گراؤنڈ اور کافی ساری اور چیزیں ہیں جو ایڈٹ کرنی ہیں تاکہ یہ بالکل اور جنیل لگے تم جاؤ تمہیں بھیج دوں گا میں ایڈٹ کر کے۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔۔

"دھیان سے کرنا اور میں ویٹ کروں گی تم ضرور بھیجنا مجھے۔۔۔۔" وہ بولتی ہوئی کینٹین سے نکل گئی تھی کیونکہ اسے پاشا کا میسج مل گیا تھا کہ وہ آج عالمیار کے ساتھ جانے والی تھی

ایک بہت ہی خاص جگہ پر یہاں پاشا صرف اپنے اعتماد کے لوگوں کو ہی بھیجتا تھا اوٗر یہ لڑکی تو اس کے بے حد قریب تھی اوٗر عالمیار خان بھی کچھ ہی دنوں میں پاشا کو خاصا امپریس کر چکا تھا اپنے کام سے۔۔۔۔

تو وہ لڑکی عالمیار خان کے ساتھ جا رہی تھی وہ تو خوش تھی اسے عالمیار کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع مل رہا تھا وہ تو اس کے قریب ہونا چاہتی تھی۔۔

اسے پہلی ہی نظر میں عالمیار خان پسند آیا تھا اوٗر اب اسے موقع مل رہا تھا عالمیار کے قریب ہونے کا تو کیسے جانے دیتی وہ اس موقع کو۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ باہر نکلی تو عالمیار خان اسی کے انتظارِ میں تھا وہ اس کے قریب آنے پر گاڑی کا فرنٹ ڈور اس کے لیے کھول چکا تھا وہ مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی یہ ان دونوں کا اکٹھے پہلا سفر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسے ہو آپ۔۔۔؟؟؟" وہ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سیٹ بیلٹ لگاتی ہوئی بولی تھی جس پر عالمیار خان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو بلیو جینز کے اوپر شارٹ شرٹ پہنے ہوئے تھی بالوں کو اس نے کھلا چھوڑا ہوا تھا اچھا خاصا میک اپ کیے ہوئے وہ خاصی ماڈرن لڑکی تھی۔۔۔

اس پر ایک نگاہِ ڈالتے عالمیار نے نظروں کا رخ موڑ لیا تھا اپنا سارا فوکس ڈرائیونگ پر مرکوز کیا اور گاڑی روڈ پر ڈالی تھی۔۔۔۔

"آئی ایم گڈ اینڈ یو۔۔۔!!!" وہ سنجیدگی سے بولتے آگے دیکھنے لگا تھا اس لڑکی کو اپنے اگنور کیے جانے پر غصہ تو آیا لیکن ضبط کر گئی تھی۔۔۔

"میں بھی ٹھیک آپ کے ساتھ میرا سفر کا پہلا تجربہ ہے آئی ایم سو ایکسٹیڈ۔۔۔" وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"وائے آر یو سو ایکسٹیڈ۔۔۔" سنجیدگی سے سوال کیا گیا تھا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"آئی ڈونٹ نو وائے بٹ۔۔۔۔" وہ سمجھ نہیں سکی اسے کیا جواب دینا چاہیے۔۔۔

"تو پتہ ہونا چاہیے تھا نہ ایک اجنبی کے ساتھ سفر کرتے ہوئے اتنے ایکسٹمینٹ۔۔۔؟؟" وہ حیران سچ میں ہو رہا تھا یا حیران ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا مقابل بیٹھا وجود سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

اس نے خود کو دیکھا وہ پہلی بار ایسے اس کے ساتھ جا رہی تھی اسے خود پر قابو رکھنا چاہیئے تھا لیکن وہ تو سدا کی جلد باز تھی جو دل میں ہوتا وہ کہہ دیتی تھی۔۔۔۔

"آپ چھوڑیں ان باتوں کو یہ بتائیں آپ کی فیملی میں کون کون ہے۔۔۔؟؟؟" وہ ٹاپک چینج کرنے لگی تھی جس پر عالمیار خان ایک دم سے الرٹ ہوا تھا۔۔۔

"میری فیملی کافی بڑی ہے آپ جان کر کیا ہی کریں گی۔۔۔۔۔اپنے بارے میں بتاؤ کچھ۔۔۔"وہ موڑ کاٹتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

اوَر پھر انہوں باتوں میں وہ لوگ اپنے مطلوبہ ٹھکانے پر پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔

.....

زرانیل خان اس وقت تھانے میں بیٹھا تھا اس کے سامنے فائل پڑی تھی جس میں ارواح کی ساری ڈیٹیل تھی اس کی فیملی کے بارے میں وہ کہاں رہتی تھی کیا کرتی تھی سب کچھ۔۔۔

زرانیل وہ ساری لیکن فائل دیکھ چکا تھا ارواح نے جیسے بتایا تھا کچھ حد تک اس کی باتوں میں سچائی تھی وہ کچھ قائل بھی ہو گیا تھا لیکن اتنی جلدی بھروسہ وہ شاید کر نہیں پا رہا تھا اس پر

وہ جانتا تھا وہ گھر میں اکیلی ہو گی تبھی وہ تھانے سے جلدی نکل آیا تھا اس وقت اس نے گاڑی پارک کرتے اپارٹمنٹ کا رخ کیا تھا اس کے پاس ڈپلیکیٹ کیز تھیں اپارٹمنٹ کی۔۔۔

تعزیز اور وہ دونوں ہی رکھتے تھے ڈپلیکیٹ کیز اپنے ساتھ کیوں کہ ان کی ٹائمنگ ڈفرنٹ تھی ایک دوسرے سے تو وہ لوگ جب دل کرتا آ جاتے۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا تھا ارواح اسے نظر نہیں آئی تھی اس نے جھانکا تو وہ شاید کچن میں ڈنر ریڈی کر رہی تھی وہ اپنے کام میں اتنی مگن تھی کہ اس نے دروازے کھلنے کا بھی نوٹس نہیں لیا تھا اپنا کام کرتی رہی تھی وہ ایک نظر اسے دیکھتا روم میں گیا اور وارڈروب سے اپنے ہی ایک وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک کلر کا ایزی ساٹروزار نکالتے وہ شاور لینے کی غرض سے باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔

آج اسے ارتضیٰ خان کے قتل کے حوالے سے اہم پوائنٹ ملے تھے وہ پہلے ہی شک میں تھا کہ جو دکھایا گیا تھا وہ سچ نہیں ہے۔۔۔

اب تو اسے کچھ باتیں بھی پتہ چلی تھیں اس کا ارادہ تھا کہ وہ حویلی جا کر ضرغام سے وہ ڈسکس کرے گا۔۔۔۔

اسے ابھی تک یہ نہیں پتہ تھا کہ ضرغام کا نکاح ہو چکا ہے اسے فرحین بیگم نے اس متعلق کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

وہ باتھ روم سے نکلا اور آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے خود پر اپنا برانڈڈ پرفیوم سپرے کیا تھا اور پھر بال بناتے وہ خوشبوؤں میں رچا بسا روم سے نکلتے کچن میں گیا تھا۔۔۔

یہاں ارواح شاید روٹی بنا رہی تھی اپنے دھیان میں وہ اس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اس کے بے حدّ قریب اتنا قریب کے وہ پیچھے پلٹتی تو اس کے چوڑے سینے سے آ لگتی۔۔۔

نجانے کیوں اس وقت زرانیل خان کو وہ بہت پیاری لگ رہی تھی جیسی لائف پارٹنر وہ چاہتا تھا ارواح کہیں نہ کہیں اس سکیچ پر پورا اترتی تھی۔۔۔

وہ کچھ دیر تو ایسے ہی اس کے پیچھے کھڑا رہا پھر اسے اپنی جانب متوجہ نہ پا کر وہ اس کے شولڈر پر اپنی ٹھوڑی ٹھکائے گلہ کھنکار چکا تھا یہ طریقہ تھا اسے متوجہ کرنے کا۔۔۔

اپنے پیچھے کسی کے وجودِ کا احساس کرتے ارواح پلٹی تھی اوٗر خوف سے پیلی پڑ چکی تھی وہ زرانیل خان کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ پسینے سے تر ہو چکی تھی سانس بھی آہستہ آہستہ لے پا رہی تھی شاید وہ پنک ہوئی تھی یا پھر اسے ماضی کی کوئی بات یاد آئی تھی وہ ایک دم سے اس کی ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی۔۔۔

زرانیل خان اس کے متوکہ ری ایکشن سے حیران ہوا تھا لیکن ارواح اس کے سینے سے لگی ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی چہرہ پسینے سے تر تھا اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھی بھیگ چکی تھی۔۔۔

"ارواح آر یو اوکے۔۔۔؟!!" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس کی حالت اسے صحیح نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ نارمل طریقے سے سانس نہیں لے رہی تھی اس کے ڈر سے یا کچھ اور وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔" وہ پھر سے اسے پکار چکا تھا لیکن وہ اس جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کے نازک وجودِ کو باہوں میں اٹھایا اور اسے لا کر لاونج میں رکھے صوفے پر احتیاط سے لٹایا تھا۔۔

وہ اوپر اٹھنے لگا تھا کہ ارواح نے اس کی گردن میں اپنی بازوؤں حائل کرتے اسے اٹھنے سے روکا تھا وہ اس کی حالتِ دیکھتے حیران و پریشاں تھا وہ اس سے ایسی بے اختیاری کی شاید توقع نہیں رکھ رہا تھا لیکن پھر اس کی کنڈیشن دیکھتا وہ اس پر جھکا تھا اور اس کے رخساروں کو سہلایا اسے نارمل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن بے سود اس کا سانس اٹکا تھا وہ پریشانی سے سونے لگا کہ کیا کرے پھر جو حل اسے نظر آیا اس نے اس پر عمل کرتے اس کے لبوں سے لب جوڑتے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کی تھی وہ اسے ماوتھ ٹو ماوتھ سانس دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ اندر سے اس کے رویئے سے پریشان تھا وہ اس کے قریب کھڑا تھا اس کو اچانک سے پکارا تھا کیا وہ اس بات کو لے کر اتنا ڈر گئی تھی کہ اس کی حالت اتنی خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس کے لبوں سے لب جوڑتے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کرتا رہا تھا جس سے اس کی سانس کچھ حد تک نارمل ہوئی تھی۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا تو وہ کھانستے ہوئے اٹھی تھی وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا تھا دونوں ابھی تھے ایک دوسرے کے نزدیک ہی۔۔۔۔

زرانیل اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور وہ اس کے کاندھے سے سر ٹکا گئی تھی شاید وہ پریشانی میں تھی سوچے سمجھے بغیر اس نے یہ ایکٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

زرانیل نے اسے خود سے دور جھٹکنے کے بجائے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کو اپنے سے لگایا تھا۔۔۔

نامعلوم سے انداز میں اس کے بالوں کو چوما تھا

۔۔۔۔۔

"ریلیکس سب ٹھیک ہے۔۔۔۔!!!" وہ اسے خود کے اور قریب کرتے اسے شاید خوف سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ارواح شاید اس وقت اپنے سنسز میں نہیں تھی ورنہ کبھی خود سے اس کے اتنے قریب نہیں جاتی۔۔۔

"مجھے لگا وہ آ گیا وہ ایسے ہی آیا تھا اور پھر۔۔۔" وہ شاید ماضی کے متعلق کچھ بتانا چاہا رہی تھی

۔۔۔۔۔

زرانیل خان چاہتا تھا وہ اس سے بات کرے اسے اپنے بارے میں بتائے لیکن وہ اس وقت جس حالتِ میں تھی وہ خود اس سے کوئی سوال کر کے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"یہاں کوئی نہیں آ سکتا ہے تم بالکل سیو ہو سو ڈونٹ وری۔۔۔۔!!!" وہ اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے اوپر اٹھائے بولا تھا جس پر اس

نے پلکوں کی جھالر اپنے عارض پر گرائی تھی وہ اس کے سامنے بغیر دوپٹے کے تھی شاید کام کرتے وقت وہ دوپٹہ اتار چکی تھی وہ ویسے بھی اکیلی تھی اسے کون سا خطرہ تھا کہ کوئی اسے دیکھ لے گا۔۔۔۔۔

زرانیل خان کی نظریں اس کے حسین سراپے کا طواف کر رہی تھیں اس کے بال اس وقت پونی میں قید تھے جس سے چند ایک لیٹیں باہر بھی نکلی ہوئی تھی اس نے جو ڈریس اس کے لیے خریدے تھے ان کی فٹنگ ٹائٹ تھی اسے صحیح سے اس کے سائز کا نہیں پتہ تھا اسے تو جو پسند آیا وہ خرید لایا تھا اور ارواح نے بھی بنا کسی بحث کے وہ کپڑے زیب تن کر لیے تھے لیکن اب زرانیل کو احساس ہو رہا تھا وہ کچھ زیادہ ہی فٹنگ والے تھے اس کا نازک سراپا زرانیل کے لیے اس وقت سراپا امتحان بنا ہوا تھا۔۔۔۔

پہلے تو جیسے تیسے کر کے وہ خود کو کنٹرول کر گیا تھا دو دن لیکن ابھی جو وہ اس کے بارے میں سب کچھ جان چکا تھا تو خود پر سے کنٹرول کھونے سا لگا تھا وہ اس کے اتنے قریب تھی بھلے اس وقت وہ اپنی حالت سے انجان تھی لیکن اس وقت وہ اس کے اتنے قریب زرانیل خان کے سارے جزبات جگا چکی تھی وہ اس کے تھوڑے قریب ہوتے اس کی گردن پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ارواح ایک دم سے ہوش میں آئی تھی اپنی پوزیشن کا احساس بھی ہوا تھا کہ وہ اس کے سامنے بغیر دوپٹے کے کتنے قریب تھی اس نے حلق تر کیا تھا اور اپنی آنکھیں اٹھا کر زرانیل خان کو دیکھنا چاہا تھا جس کے دہکتے لب اس کی گردن پر رینگ رہے تھے ارواح کو وہ دہکتے ہوئے انگاروں کی مانند لگ رہے تھے اپنی گردن پر اس کے لبوں سے خارج ہوتی گرم سانسیں محسوس کرتے اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک بار پھر سے پسینے سے نم ہوئی تھی۔۔۔

زرانیل کے لب اس کی گردن سے اوپر کو ہوتے اس کے رخساروں کی طرف بڑھے تھے اوٗر وہاں سے اس کے لبوں کے کناروں پر۔۔۔

اوٗر یہاں ہی ارواح کی بس ہوئی تھی۔

"پلیز۔۔۔" وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی تھی زرانیل خان ایک دم سے ہوش میں آیا تھا خود کو کوسا کیوں ہوا وہ اتنا بے اختیار۔۔۔۔۔؟؟؟؟

.....

"اسلام علیکم بھائی۔۔۔" آرمینا گاڑی میں بیٹھتی ہوئی ضرغام کو سلام کرتی ہوئی بولی تھی جس کا ضرغام خان نے جواب دیا تھا اس کے شکل دیکھتے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ پریشان ہے پریشان تو وہ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا تبھی تو اس کا ارادہ اس سے بات کرنے کا تھا آتے ہوئے وہ دادا جان سے بھی بات کر کے

آیا تھا لیکن انہوں نے کہہ دیا تھا کہ یہ عالمیار خان کی ضد ہے اور وہ اپنے پوتے کی ضد ضرور پوری کریں گے۔۔۔۔۔

ضرغام خان کو بہت غصہ آیا تھا یعنی ان کے لیے صرف پوتے اہم تھے پوتیاں نہیں کیا وہ لڑکیاں تھیں یہ ان کا قصور تھا وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا لیکن یہ ایک طرح سے وہ خود بھی چاہتا تھا کہ آرمینا کی رخصتی ہو جائے۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ عالمیار کی حرکتوں کو لے آرمینا اس سے خفا تھی لیکن یہ معاملہ وہ ڈسکس نہیں کرنے والا تھا کہ عالمیار خود ہی کلئیر کر لے گا اپنی پوزیشن اسے فحال بس رشتے کے بارے میں بات کرنی تھی جو بے حد ضروری تھی۔۔۔۔

"وعلیکم السلام گڑیا کیسا گزرا دن آپ کا۔۔۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ ٹھیک سے بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

"بس گزر گیا بھائی آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک میری سٹڈیز کمپلیٹ نہیں ہو جاتی درمیان میں شادی کا کوئی زکر نہیں ہو گا لیکن اب۔۔۔؟؟؟" وہ نم زدہ آواز میں کہتی کوئی بات بھی مکمل نہیں کر سکی تھی۔۔۔

"ہاں کہا تھا لیکن عالمیار کا کہنا ہے وہ مزید انتظار نہیں کر سکتا اسی نے دادا جان سے بات کی ہے اور ویسے بھی وہ اب چاہتا ہے آپ کی ساری زمہ داری وہ خود اٹھائے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ آپ اس کے نکاح میں ہیں تو یہ اس کا فرض ہے۔۔۔!!!" ضرغام شاید خود عالمیار سے بات کر چکا تھا جو اس نے کہا تھا وہ سیم ٹو سیم آرمینا سے بول رہا تھا۔۔۔

"پر بھائی اتنی جلدی جب کہ ابھی تو میں صرف انیس کی ہوں اور ویسے ابھی تک تو نیوشا کی بھی شادی نہیں ہوئی وہ تو بیس سے اوپر کی ہے اور مجھے اتنی جلدی۔۔۔!!!" بولتے بولتے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی پلکیں بھی نم تھیں ضرغام خان اپنی بہن کی حالت دیکھتا تڑپ گیا تھا اس نے سنگلز پر گاڑی روکی اور آرمینا کا کپکپاتا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے وہ اسے دیکھنے لگا تھا پھر ایک ہاتھ سے اس کے رخسار پر موجود آنسو کو صاف کیا تھا۔۔۔

"آپ جانتی ہیں نہ ہمارے ہاں طلاق کا کوئی کنسپٹ نہیں ہے اور دوسری بات آپ خود کو نیوشا سے کیوں کیوں ملا رہی ہیں۔۔۔" وہ اس نرمی سے بولتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو بھی سہلا رہا تھا۔۔۔

"بھائی آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ ضرغام خان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اس کے بھائی نے ہر قدم پر اسے سپورٹ کیا تھا اس کو

شہر پڑھنے کی اجازت بھی تو اسی نے دلائی تھی اگر اس کے بھائی کی یہ خواہش تھی تو وہ کیسے رد کرتی۔۔۔

"مجھے صرف آپ کی خوشی سے غرض ہے لیکن آپ کی مرضی بھی میرے لیے اہم ہے یہ آپ کی لائف کا اتنا بڑا فیصلہ ہے ایسے کیسے جلد بازی میں ہو سکتا ہے۔۔۔۔" وہ سنجیدگی سے گفتگو کا آغاز کرتے اب اس کے سوال کا جواب دے رہا تھا۔۔۔۔

"بھائی میرے لیے اپنی خوشی سے زیادہ آپ کی خوشی اہمیت رکھتی کے اوٗر دوسری بات میں دل سے مطمئن نہیں ہوں اس شادی کے لیے۔۔۔!!!" وہ دل سے راضی نہیں تھی عالمیار خان سے شادی کے لیے اور جس رشتے میں دلی رضامندی شامل نہ ہو وہ رشتہ پائیدار نہیں ہوتا ہے۔۔۔

رشتے کی ڈور بہت نازک ہوتی ہے یہ اعتبار اور بھروسے سے پروان چڑھاتے ہیں لیکن اگر انہیں اعتبار کا پانی نہ دیا جائے تو رشتے مرجھا جاتے ہیں۔۔۔

اور رشتوں کو اعتبار وفا بھروسہ تبھی مل سکتا ہے جب دونوں صرف سے رشتہ دلی رضامندی پر استوار کیا جائے۔۔۔

نہ کہ زبردستی سے۔۔۔۔

"وجہ۔۔۔۔"ضرغام نے بس وجہ پوچھنی چاہی تھی حالانکہ جانتا تو وہ خود بھی تھا۔۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔بھائی مجھے ان کی حرکتیں ان کا سٹائل کچھ بھی پسند نہیں ہے۔۔۔"وہ ناک سکھیرتے ہوئے بولی اس کے بچوں کے سے انداز پر ضرغام خان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

"اوہ اگر میں یہ کہوں آپ کو پورے کا پورا عالمیار خان ہی نہیں پسند تو پھر۔۔۔۔یہ صحیح ہو گا نہ۔۔۔"وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولا تو آرمینا کو بھی ہنسی آئی تھی۔۔۔

"ہاں یہ ٹھیک کہا آپ نے مجھے وہ ذرا بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔"وہ منہ پھلائے بولی تھی۔۔۔۔

"گڑیا آپ سیریس ہو کر بتاؤ آگر آپ راضی نہیں ہیں تو میں دادا جان سے بات کرتا ہوں لیکن یہ ہے بہت مشکل پر آپ کے لیے کچھ بھی۔۔۔۔!!!"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو آرمینا ایک پل کے لیے سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔

اسے موقع مل رہا تھا ضرغام خان دادا جان کو منا سکتا تھا وہ جانتی تھی تبھی وہ سوچ میں پڑی ہوئی تھی کہ کیا کہے۔۔۔

"بھائی مجھے کل تک کا وقت دیں میں رات کو آرام سے سوچ کر بتاؤں گی آپ کو۔۔۔" وہ اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جس پر ضرغام نے سر ہلایا اور دوبار گاڑی سٹارٹ کی تھی اور آرمینا بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی اس کے دل میں اپنے بھائی کی قدر و قیمت اور بھی بڑھ گئی تھی اس کے بھائی کے نزدیک اس کی مرضی اہمیت کی حامل تھی یہ بات اس کے دل کو لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے دل سے دعا کی تھی کہ اس کے بھائی اور ارشک کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے۔۔

وہ کتنی معصوم سی تھی اوَر سب اس پر کتنا ظلم کرتے تھے۔۔۔

.....

زرانیل خان نے ایک نظر ارواح کو دیکھا جو اس کی پناہوں میں ہلکی ہلکی کانپ سی رہی تھی اسے اس کی حالتِ کا خیال تھا لیکن اپنے دل کا کیا کرتا جو ہمک ہمک کر اس کے قریب جانے کی فرمائش کر رہا تھا ارواح کو یہ تھا کہ وہ کسی طرح بھاگ کر کچن سے دوپٹہ اٹھا کر لے آئے اسے زرانیل کی بے باک نظریں اپنے سراپے کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں اب اس نے خود کو کوسا تھا کیا ضرورت تھی دوپٹہ اتارنے کی۔۔۔۔

"کیوں کیوں چھوڑ دوں۔۔۔!!!" اس کا انداز عجیب سا تھا ارواح نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

"وہ کھانا۔۔۔" اس نے کچن کی طرف اشارہ کیا تھا وہ تو اچھی بات یہ تھی کہ وہ آخری روٹی بنا رہی تھی ورنہ زرانیل خان کے آنے کے چکر میں اس کا کھانا ہی جل جاتا۔۔۔۔

زرانیل خان کا موڈ صبح کی نسبت کافی اچھا تھا وہ سوچ میں پڑی تھی کہ آخر موڈ بدلنے کی وجہ کیا ہے لیکن وہ کچھ سمجھ نہیں پائی۔۔۔

"میڈ آئی تھی کیا تم نے خود کیوں بنایا کھانا۔۔۔؟؟" اسے چھوڑنے کے بجائے اپنے ساتھ چپکاتے ہوئے وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا نظریں اسی پر تھیں وہ سہمی سی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

"وہ میں بور ہو رہی تھی اس لیے سارا کام کیا اور ویسے بھی مجھے عادت ہے یہ سب کرنے کی تو فیل نہیں ہوتا اور بلکہ میں نے تو صبح آپ کے جانے کے بعد

ہی کام مکمل کر لیا تھا۔۔۔"وہ دن بھر کا سارا شیڈول اس سے شئیر کرنے لگی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے ایک نظر اسے دیکھا وہ معصوم تھی معصومیت اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ سوچ میں پڑا تھا کہ کیا وہ ابھی تک اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا یا وہ پہلے بھی کسی کے ساتھ۔۔۔۔

ارواح کی باتوں سے وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ اس کے گھر میں ہی کوئی تنگ کرتا تھا۔۔۔۔

"لیکن مجھے نہیں پسند تم کام کرو۔۔۔!!!"وہ اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولا تو ارواح نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

کہ اسے کب سے اس کی فکر ہونے لگی لیکن کچھ بولی تھی بلکہ پریشانی سے اپنے کب دانتوں تلے کچلنے لگی تھی یہ اس کی عادت تھی وہ پریشانی میں ایسے ہی کرتی تھی لیکن مقابل بیٹھے وجود کو اس کی یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"نو۔۔۔" وہ اپنے انگوٹھے کی مدد سے اس کے دانتوں سے اس کے لب آزاد کرواتا وارننگ دینے کے سے انداز میں بولا تو ارواح نے حلق تر کیا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کو دیکھتے زرانیل خان کا خود پر کنٹرول ختم ہوا تھا وہ اس کے لبوں پر جھکتے اس کے لبوں سے ایک بار پھر سے اپنے لب جوڑ گیا تھا ارواح کے بدن میں سنسناہٹ ہوئی تھی پورا بدن کپکپایا تھا وہ اس کی گستاخیوں پر جی جان سے لرزی تھی۔۔۔

اس کے دہکتے لب کسی کوئلہ کی مانند لگے تھے اپنے لبوں پر جلن بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

پہلی بار تھا کہ کوئی سانسوں کے قریب تھا وہ مچلی تھی اس کی گرفت میں لیکن زرانیل خان تو ہر چیز فراموش کر چکا تھا ان لبوں کا لمس کیا ملا اس کا خود پر اختیار ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

ارواح کو مزاحمت کرتے دیکھ کر اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ہوئے پیچھے اپنی کمر پر لاک کرتے اسے مزید خود کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

ارواح زیادہ مزاحمت نہیں کر سکی تھی اس کے غصے سے خائف جو کھاتی تھی کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے۔۔۔

لیکن اس کی دھڑکنیں تیز ہو چکی تھی دل اتنی تیزی سے ڈھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے کی دیوار توڑ جر باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

کہیں لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے زرانیل خان اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

اوُر اس کو زور سے خود میں بھیچا تھا وہ اس کے سینے سے لگی اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو ہموار کر رہی تھی۔۔۔

شرم حد سے زیادہ تھی کہ چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور نظریں وہ تو اُٹھانا اس وقت دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔۔

زرانیل خان کی نظریں وہ مسلسل خود پر محسوس کرتی بلاوجہ اپنے لبوں کو پھر سے کچلنے لگی تھی۔۔۔۔۔

"نوارواح۔۔۔" انداز عجیب سا تھا کہ وہ ڈر گئی تھی لیکن اوپر دیکھنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پا رہی تھی اپنے کھانے کی فکر بھی کھائے جا رہی تھی لیکن اس کے پاس سے اٹھتی کیسے۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی حالت کا احساس کرتے خود ہی نرمی سے اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔۔

اس کے چھوڑتے ہی وہ بھاگ کر کچن میں چلی گئی تھی اور اپنا دوپٹہ جو اس نے ڈرائینگ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا اپنے گرد اوڑھے ہوئے کوکنگ رانج میں گئی تھی جہاں آخری روٹی جل چکی تھی

۔۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی لیکن زرانیل خان کا روئیہ سوچتے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی اپنے لبوں پر ابھی تک اس کا سلگتا لمس وہ محسوس کرتی کر رہی تھی رخسار اس کی شدت یاد کرتے سرخ ہوئے تھے اس وقت اگر زرانیل خان کے سامنے وہ ہوتی تو وہ خود پر کنٹرول ہی کھو دیتا۔۔۔

وہ اس وقت لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی شرم سے دہکتے گال جھکی ہوئی پلکیں جو اس وقت اس کے عارض پر تھیں وہ شرم وحیا سے سرخ ہوتی سارا کھانا ٹیبل پر سٹ کرنے لگی تھی کیونکہ تعزیز بھی آنے والا تھا۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ ان کے پسند کا کھانا بنائے لیکن اسے کچھ پتہ نہیں تھا تو اس نے خود سے قورمہ بریانی اور میٹھے میں کھیر بنادی تھی اب سوچ میں پڑی ہوئی تھی کہ پتہ یہ سب وہ لوگ کھائیں گے بھی یا نہیں۔۔۔

اس نے ساتھ سالیڈ اور رائتہ بھی بنایا تھا میٹھا اس نے فریز میں رکھ دیا تھا جب کہ باقی سارا کھانا ٹیبل پر سٹ کرتے وہ باہر نکلی تھی کچن سے

۔۔۔۔۔

زرانیل خان ایل سی ڈی پر نیوز دیکھنے میں بیزی تھا اسے دیکھتے وہ سیدھا ہوا تھا جو اس کے قریب آتے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"وہ تعزیز بھائی کب آئیں گے کھانا تیار ہے۔۔۔!!!" وہ اپنے دوپٹے کو اپنے کندھوں پر صحیح کرتی ہوئی پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"آتا ہی ہو گا تم یہاں او بیٹھ جا وہ آتا ہی ہو گا

۔۔۔۔"وہ بولتے سات نیوز کی طرف متوجہ ہوا تھا وہ اس کے ساتھ قدرے فاصلے پر بیٹھ گئی تھی

اس کی اس حرکت پر زرانیل خان نے لب دبائے اسے دیکھا تھا جو آرام سے اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے نجانے کس سوچ میں گم تھی وہ اسے دیکھتے پھر سے نیوز کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 9

.....

آرمینا کو چھوڑ کر ضرغام خان واپس چلا گیا تھا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی اندر کی تیاریاں دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا تھا اندر اس کی ماں

اوَر خالہ پورے ہال میں کپڑے پھیلائے بیٹھی تھی ان لوگوں نے شاید شہر سے جا کر شاپنگ کی تھی اور وہ لوگ غالباً ابھی ابھی واپس آئے تھے۔۔۔

وہ آرمینا بھی آ گئی ہے ادھر آؤ آرمینا بیٹا یہ دیکھو کیسا ہے سب " کچھ۔۔۔۔اگر تمہیں کوئی چیز پسند نہیں آئی تو تبدیل کر لیں گے آخر تو تمہاری پسند بھی تو ضروری ہے۔۔۔۔"!!!یہ آواز فرحین بیگم کی تھی جو سامنے ٹیبل پر رکھے ہوئے کپڑوں کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔۔

خالہ جان یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟"وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی " دل کو دھڑکا سا لگا تھا کہ جو وہ سوچ رہی تھی وہ سچ نہ ہو۔۔۔۔

بیٹا یہ شادی کی شاپنگ کی ہے ہم نے اوئر ویسے بھی دن ہی کتنے " رہ گئے ہیں اب اور ہم نے اتوار کا دن رکھا ہے رخصتی کے لیے کیونکہ اس دن سبھی لوگ فری ہوتے ہیں تو کوئی مسلہ نہیں ہو گا ہم نے کافی ساری شاپنگ کر لی ہے تم دیکھ لو کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔"وہ اس کے قریب آتے ہوئے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولی تھیں جس پر آرمینا کا دل چاہا وہ انہیں ان کے بیٹے کی ساری حرکتیں بتا دے جو وہ اس کے ساتھ کرتا آیا ہے۔۔۔

ان کے چہرے کی خوشی دیکھتے وہ جبرن خود پر کنٹرول کیے ہر چیز کو بے دلی سے دیکھنے لگی تھی اس کی عدم دلچسپی حرمین بیگم نے بھی نوٹ کی تھی وہ زیادہ رکی نہیں تھی وہاں اپنے روم میں چلی آئی

تھی چادر اتار کر سائیڈ پر پھینکتے وہ گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر لیٹی تھی اس تھوڑی دیر پہلے کے دیکھے ہوئے مناظر کو سوچنے لگی تھی

--

جب اس نے عالمیار خان کے ساتھ اسی لڑکی کو دیکھا تھا جو کالج میں اس سے عالمیار کے حوالے سے بات کر رہی تھی۔۔۔

جب ضرغام خان نے اس سے بات کرنے کی غرض سے گاڑی روکی تھی تب عالمیار خان کی گاڑی ان کے پاس سے گزری تھی ان لوگوں نے شیشے آدھے کھولے ہوئے تھے تبھی آرمینا کی نظر اس

لڑکی پر پڑ چکی تھی وہ اسے دیکھ چکی تھی لیکن لوگوں نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ تب سے غصے سے بھری ہوئی تھی یہ عالمیار خان کا ایک اور ویک پوائنٹ اس کے سامنے آیا تھا یعنی وہ اس کردار کا مالک تھا ایسے کسی بھی لڑکی کو اپنی گاڑی میں بٹھائے گھوم رہا تھا۔۔۔۔

آرمینا کا ارادہ تھا کہ وہ ضرغام کو اس بارے میں ضرور بتائے گئ لیکن پھر اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کیسے بتاتی۔۔۔۔

اوٗر ویسے بھی کسی نے اس کی بات پر یقین نہیں کرنا تھا وہ باہر تیاریاں دیکھ آئی تھی آج جمعہ تھا اوٗر سنڈے آنے میں صرف دو تھے گھر والوں نے اس سے پوچھے تاریخ تک رکھ دی تھی۔۔۔

اس کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روے۔۔۔

اسے اس وقت اپنے بابا کی شدت سے یاد آ رہی تھی اگر وہ اس وقت ہوتے تو سب سے پہلے اپنی بیٹی کی مرضی معلوم کرتے۔۔۔

"حرمین بیگم نجانے ۔۔۔۔۔؟؟؟ آرمینا کیا ہوا رو کیوں رہی ہو بیٹا"
کب اس کے کمرے میں آئی تھیں اور کب اس سے بات کی وہ محسوس نہیں کر پائی تھی کیونکہ وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

"مجھے بابا یاد آ رہے ہیں آپ لوگوں نے تاریخ بھی رکھ دی اوئر مجھے بتایا تک نہیں اتنی بھاری پڑ گئی ہوں میں آپ لوگوں پر کہ آپ لوگ اس بوجھ کو اتار کر سر سے پھنکنے کے لیے اتنی جلدی کر

رہے ہیں۔۔۔ "!!نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز بھیگ گئی تھی لہجہ تلخ ہو گیا تھا وہ رونے بھی لگی تھی۔۔۔۔

نہیں میرا بچہ ایسی بات نہیں ہے آپ ایسا کیوں بول رہی ہو وہ تو " بس بابا)شمس خان(نے ہی تاریخ رکھ دی ہم بھلا کہاں ان کے سامنے کچھ بول سکتے ہیں یہ سارے فیصلے تو مردوں کے ہوتے ہیں نہ۔۔۔"وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تھی اسے اپنے سینے سے لگانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن وہ ان سے دور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

دادا جان کو تو صرف اپنے پوتے نظر آتے ہیں ہماری تو کوئی " حیثیت ہی نہیں ہے اس حویلی میں کسی نے مجھ سے پوچھا میں کیا چاہتی ہوں سوائے بھائی کے کسی نے یہ ضرورت محسوس نہیں کی کہ مجھ سے ہی پوچھ لیتے میں بھی انسان ہوں میری بھی کوئی مرضی

ہے لیکن یہاں یہ بات کوئی سمجھے تب تک۔۔۔"وہ پہلے ہی عالمیار کو لے کر اپ سٹ تھی اوپر سے تاریخ فکسنگ کی خبر پر وہ خود کو کنٹرول نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

آہستہ بولو آرمینا اگر بی بی جان نے سن لیا تو ان کے غصے سے تم " واقف ہو نہ۔۔۔"وہ بیٹی کی آواز سنتے اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگی تھیں کیونکہ بڑی بی بی کے غصے سے ہر کوئی واقف تھا۔۔۔

آج تک امی اج تک اس حویلی میں بیٹیاں ایسی کی خاموش کروائی " "جاتی ہیں لیکن امی میں چپ۔۔۔۔

کیا کرو گی تم لڑکی۔۔۔۔؟؟؟"بڑی بی بی نجانے کہاں سے وہاں آ "
گئی تھیں اوٗر درمیان میں ہی آرمینا کی بات کاٹ گئی تھیں ان کی
آواز سنتے حرمین بیگم گھبرا کر اٹھی تھیں۔۔۔۔

دادی جان میں بس ابھی اپنی پڑھائی پر فوکس کرنا چاہتی ہوں "
شادی جیسے چکروں میں نہیں پڑنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"!!!وہ کھڑی
ہوتی سر جھکائے بولی تھی لیکن بڑی بی بی نے اسے گھورا تھا۔۔۔

بس بس ہوتی رہے گی پڑھائی اور یہ پڑھائی اتنی بھی ضروری نہیں "
ہے جو تم اس کے لیے شادی سے انکار کر رہی ہو ہمارے پوتے کی
خواہش ہے یہ اوٗر ویسے بھی ہم تو تمہارے شہر جا کر پڑھنے کے
حق میں ہی نہیں تھے وہ تو ضرغام خان نے اپنی چلائی اوٗر تمہیں
پڑھنے کے لیے شہر جانے کی اجازت دی لیکن اب ہمیں لگتا ہے کہ

ہمیں ضرغام خان سے بات کرنی ہو گی اب پڑھائی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ہمارے منہ کو آ جاؤ۔۔۔"انہیں شاید آرمینا کا اپنے حق میں بولنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

آج تک ان کے سامنے ان کے بیٹوں نے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی اور یہ لڑکی کیسے ان کے سامنے کھڑی زبان چلا رہی تھی۔۔۔۔

"پڑھائی میرا حق تھی اوٗر یہاں تک بات ہے منہ کو آنے کی تو میں نے ایسی کوئی بدتمیزی نہیں کی ہے آپ سے دادی جان۔۔۔"ان کے سامنے وہ تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کر رہی تھی لیکن اس کی بحث ہی تو بڑی بی بی کو غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

یہ جو ہمارے سامنے زبان چلا رہی ہو یہ کیا کم ہے آج تک تمہاری" ماں نے بھی ہم سے اس لب و لہجے میں ہم سے بات نہیں کی جس میں تم کر رہی ہو یہ سب شہر جا کر پڑھنے کا اثر ہے جو تم اتنی بدتمیزی کر رہی ہو ہم سے۔۔۔۔"!!!وہ غصے سے پھنکاری تھیں آرمینا کو ان کی باتوں سے دکھ ہوا تھا

۔۔۔۔۔

وہ کیسے اسے بلا وجہ ڈانٹ رہی تھیں۔۔۔۔

حرمین بیگم بار بار بیٹی کو اشارے کر رہی تھیں کہ خاموش ہو جاؤ لیکن وہ سنتی تب بات تھی۔۔۔۔

دادی جان آپ میری پڑھائی کو درمیان میں۔۔۔"!!!اس کی بات "
پوری ہونے سے پہلے ہی بڑی بی بی کا ہاتھ اٹھا تھا اوٗر اس کے
رخسار پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ لڑکی یہ لب و لہجہ ہمیں کوئی سخت قدم اُٹھانے پر "
مجبور کر رہا ہے سمجھا لو اپنی بیٹی کو اس کی شادی اتوار کو ہی ہو گی
اوٗر اب میں مزید کوئی بحث نہ سنوں۔۔۔"وہ اپنی کرتی روم سے
نکل گئی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی روم سے نکلی سامنے ارشک کو کھڑے دیکھ کر ان کا
غصہ مزید بڑھا تھا۔۔۔۔

تم یہاں تماشا دیکھ رہی تھی ہمارا۔۔۔"ان کی توپوں کا رخ اس کی "
طرف ہوا تھا جو ڈر سے باقاعدہ کانپ رہی تھی وہ تو یہاں سے گزر
رہی تھی انکی باتیں سنتے وہ وہی کھڑی ہو گئی تھی لیکن اب لگ رہا
تھا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی وہاں کھڑے ہو
کر۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی لیکن اس کی وہاں "
موجودگی ہی بڑی بی بی کو تیش دلا گئی تھی انہوں نے ملازمہ کو
اشارہ کیا تھا جو ان کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔۔

اب ارشک کے ساتھ کیا ہونا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتی
تھی۔۔۔۔

بڑی بی بی کے نکلتے ہی حرمین بیگم آرمینا کے قریب گئی تھیں جو ابھی تک اپنے گالوں پر رکھے کسی سوچ میں گم تھی۔۔۔۔

کس نے کہا تھا بی بی سے بحث کرنے کا ان کے غصے سے واقف " ہو نہ تم۔۔۔؟؟"وہ تاسف سے بولی تھیں انہیں ابھی بھی بیٹی کی ہی غلط لگ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ اسے بی بی جان سے بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی یہ ان کا خیال تھا۔۔۔۔

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی ہے اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دیں " سب۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولی تھی یہ پہلی بار تھا اس پر کسی نے ہاتھ اُٹھایا تھا آگر ضرغام خان کو پتہ چلتا تو اس نے پوری

حویلی سر پر اٹھا لینی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا بڑی بی بی سے کم ہی وہ بھی اس لہجے میں بات کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حرمین بیگم کو دیکھتی ہوئی اس کے کمرے سے چلی گئی تھیں۔۔۔

پیچھے آرمینا نے دروازے زور سے بند کیا تھا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے اپنی گالوں کو چھوا تھا یہاں بھی تک شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

عالمیار میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں اب دیکھو کیا کرتی ہوں "
میں۔۔۔"وہ ہاتھ مارتی ڈریسنگ سے ساری چیزیں گرا چکی تھی جو گرتے ساتھ ہی ٹوٹ گئی تھیں اس کی کہیں ساری چیزیں زمین بوس

ہوئی تھیں لیکن وہ تو بس بڑی بی بی کے تھپڑ کا سوگ منا رہی تھی۔۔۔۔۔

••••••••

تعزیز کچھ ہی دیر تک واپس آ گیا تھا ان لوگوں نے ساتھ ڈنر کیا تھا اپنی فیورٹ بریانی دیکھ کر تعزیز کی بھوک چمکی تھی اسے اوَر زرانیل خان کو بریانی بہت پسند تھی زرانیل تو جب کبھی حویلی جاتا فرحین بیگم سے فرمائش کر کے بنوا لیتا لیکن تعزیز نے اتنے عرصے بعد بریانی گھر میں بنتی دیکھی تھی بھلے ملازمہ بہت اچھا کھانا بناتی تھی لیکن ارواح کے ہاتھ کا ذائقہ اسے بہت پسند آیا تھا۔۔۔۔

آپ کتنی اچھی بہن ہو بھائی کا اتنا خیال میری فیورٹ ڈش ہے "
یہ۔۔۔"!!!وہ بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر بولا تو
ارواح حیران ہوئی یعنی اسی کھانا پسند آیا تھا۔۔۔

مجھے یہ نہیں پتہ تھا آپ کی فیورٹ ڈش کون سی ہے یا آپ کو "
کھانے میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے یہ تو میں نے ایسے ہی بنا دی
تھی آپ کو پسند آئی۔۔۔"!!!اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر تھا۔۔

ہاں بہت زیادہ بہت مزے کی ہے۔۔۔"وہ پہلی بائٹ ہی منہ میں "
ڈالتے اسے چباتے ہوئے بولا تو ارواح کو خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے پہلے پتہ ہوتا تو زیادہ اچھے سے بناتی میں لیکن نیکسٹ ٹائم اس "
سے بھی اچھا ٹرائے کروں گی میں۔۔۔"وہ اپنی پلیٹ میں بھی کھانا

ڈالتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو آپس میں ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے۔۔۔

"تعزیز زرانیل کو راغبت سے کھاتے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا تو بھی تو کچھ تجھے کیسا لگا کھانا۔۔۔؟؟؟" کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ شاید ارواح زرانیل سے بھی چند لفظ تعریف کے سننا چاہتی ہے لیکن وہ سدا کا بے حس کسی کی کبھی کھل کر تعریف نہیں کرتا تھا۔۔۔

"مختصر سا جواب دیا تھا اس نے تعزیز خان کو !!! اچھا ہے کھانا۔۔۔" لیکن ارواح کو یہ چند لفظ بھی بہت پسند آئے تھے۔۔۔۔

میں نے میٹھا بھی بنایا ہے وہ بھی دوں آپ لوگوں کو۔۔۔"اسے "
اچانک سے کھیر کا خیال آیا تو وہ پوچھن لگی تھی جس پر زرانیل
خان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا یعنی وہ اتنے سارے کھانے بنا چکی
تھی۔۔۔

گڑیا اتنا اہتمام کرنے کی کیا ضرورت تھی آپ کو۔۔۔"!!!تعزیز "
خان بولا تو ارواح ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

۔

مجھے عادت ہے ایسے اتنے کام کرنے کی یہ تو ابھی کچھ بھی نہیں "
ہے میں ایک ساتھ سات اٹھ کھانے بناتی تھی پہلے۔۔۔"وہ شاید
ماضی کا حوالہ دے ہی تھی۔۔۔۔۔

جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا اوٗر کھانے کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

زرانیل کی نظریں ارواح پر ہی تھیں جو پُرسکون انداز میں ان کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی وہ وہاں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی زرانیل خان کو خود کو دیکھتے پا کر ارواح کے حلق میں کھانا اٹکا تھا وہ زور زور سے کھانستے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل جو اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا اس نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا تھا جو وہ دو گھونٹ لیتے واپس رکھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی بھی کھانس رہی تھی زرانیل خان نے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اس کو پر سکون کرنا چاہا لیکن اس کی بھاری انگلیاں اپنی پشت پر محسوس کرتے ارواح نے ڈرتے ڈرتے زرانیل خان کو دیکھا تھا جو اسی کی طرف متوجہ تھا تعزیز خان کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا وہ اپنے کھانے پر فوکس کیے ہوئے تھا۔۔۔

ریلیکس۔۔۔"وہ اس کے قریب تھا اس کے چہرے کے قریب "

ارواح شرم سے نظریں جھکا گئی تھی زرانیل خان اس کو نارمل دیکھتے سیدھے ہوتے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہوا تھا اوٗر تعزیز تو پہلے ہی اپنے کھانے پر فوجس رکھے ہوئے تھا۔۔

کھانے کے بعد ارواح نے ان کو کھیر سرو کی تھی اوٗر پھر ان کو کافی بنا کر دیتے اپنی چائے کا کپ لے کر وہ روم میں آ گئی تھی۔۔۔

آج کے زرانیل کے رویئے کو سوچتے اس کے لب مسکرائے تھے۔۔۔۔

وہ روم کی کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اوٗر باہر روڈ پر چلتی کوئی گاڑیوں کو دیکھنے لگی تھی ان کا اپارٹمنٹ اوپر والی منزل پر تھا یہاں سے نیچے با آسانی دیکھا جا سکتا تھا۔۔

وہ چائے کے سیپ لیتے ہوئے باہر کے مناظر کو دیکھنے لگی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ زرانیل لیٹ ہی آئے گا روم میں۔۔۔۔

لیکن اس کا خیال غلط ثابت ہوا تھا زرانیل خان کچھ منٹوں بعد ہی واپس آ گیا تھا وہ ابھی تک کھڑکی کے سامنے ہی کھڑی تھی اپنے دھیان میں مگن تھی زرانیل خان نے اسے بیک ہگ کیا تھا وہ ایک دم سے سے اچھلی تھی ہاتھ میں پکڑا کپ بھی زمین بوس ہوا تھا وہ تو اچھا تھا کہ وہ چائے ختم کر چکی تھی ورنہ چائے اس کے اوپر ہی گر جاتی۔۔۔

آپ۔۔۔"اس کے کلون کی خوشبو سے ہی وہ پہچان گئی تھی کہ " مقابل کھڑی ہستی کون ہے۔۔

ہاں میں ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟"!وہ نارملی بات کر رہا تھا ارواح " اس کے رویئے کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہاں وہ اسے کاٹ کھانے

کو ڈور رہا تھا اوٗر اب اس قدر اچھا بن رہا تھا وہ ہضم نہیں کر پا رہی تھی یہ بات۔۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔"اس نے حلق تر کیا تھا اب کیا ہی کہتی کہ ایسے " اپنے پیچھے اسے دیکھ کر اس کی ڈر سے جان نکلنے والی تھی آج کے دن میں یہ دوسری دفعہ تھا وہ اتنی ڈری تھی۔۔۔۔

کھانا بہت مزے کا تھا ارواح۔۔۔۔رئیلی تم بہت مزے کا کھانا " بناتی ہو اوٗر ایسا کھانا حویلی کے بعد شہر میں پہلی بار کھایا میں نے۔۔۔۔"!!!وہ اس کے شولڈر پر ہی ٹھوڑی ٹکائے ہوئے تھا اس کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ ہلکا ہلکا سا کانپ رہی تھی اس کی پناہوں میں۔۔۔

زرانیل خان نے ہاتھ اگے کو لے جاتے اس کے نازک پیٹ کے گرد بندھ دیئے کہ وہ اس کے حصار میں قید ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی اس بے باک جسارت پر ارواح کے گلے میں گھلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی اس نے زبان تر کی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ کو پسند آیا۔۔۔"ایک طرح سے خوشی ہوئی تھی کہ " وہ تعریف کر رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔"یک لفظی جواب دیتے اس نے ارواح کی گردن پر " اپنے لب رکھتے اس کی گردن پر لو بائٹ کیا تھا ارواح کی چیخ نکلی تھی درد سے اس کی گردن پر سرخ دھبہ بن گیا تھا اس کے دانتوں کی وجہ سے وہاں سے خون نکل آیا تھا لیکن وہ اپنے لب

اس کی گردن پر رب کرتے اب اس کی گردن کی بیک سائیڈ پر آتے اس کے بالوں کو پیچھے سے تھورا آگے کندھے پر شفٹ کرتے ہوئے اس کی گردن کو چومنے لگا تھا۔۔۔

ارواح سانس تک روک چکی تھی وہ اس کے اتنے قریب آئے گا وہ کہاں سوچ سکتی تھی ایسا کچھ بھی۔۔۔

اب تو اسے لگ رہا تھا کہ رات کو بھی جو اسے لگتا تھا کہ کوئی اس کے قریب ہے وہ اس کا وہم نہیں بلکہ سچ تھا کیا زرانیل خان رات کو اس کی نیند کا فائدہ اُٹھاتا تھا۔۔۔؟؟؟

یہ سوال زہن میں گردشِ کرتے اس کے بدن میں سنسنی سی ڈورا گیا تھا۔۔۔

وہ نا چاہتے ہوئے بھی زرانیل خان کے بارے میں نیگیٹو سوچنے لگی تھی۔۔۔۔

.....

ائزم اب تم کیا کرو گے ایسے درمیان میں سب چھوڑ کر جا رہے " ہو اور پتہ ہے گرینی مجھ پر اتنا زور دے رہی ہیں شادی کا میں تمہاری وجہ سے رکی ہوئی تھی اوٗر اب مزید تم ایک سال کے لیے باہر جا رہے ہو اتنا انتظار گرینی نہیں کریں گیں۔۔۔"ابر شم کی پریشانی میں ڈوبی آواز ائزم کے کانوں میں پڑی تھی جو بیڈ پر لیٹا اس کا فون سن رہا تھا پاس ہی لابیشا بھی بیٹھی تھی ان لوگوں کی فلائٹ تھی رات بارہ بجے کی۔۔۔۔

اسے اچانک سے میل آئی تھی کہ اس کا ویزہ اپرو ہو گیا اس کو کمپنی والے باہر بھیج رہے ہیں یہ تو اس کی دیرینہ خواہش تھی لیکن اب ابرشم اس کو سینتے ہی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔

ابرشم اب میں کیا کروں یار میں جاب چھوڑ بھی نہیں سکتا ہوں " اوٗر اب تو کمپنی کے ان لوگوں کی لسٹ میں میرا نام ہے جن کو وہ لوگ برلن)جرمنی (بھیج رہے ہیں اگر میں ایسے درمیان میں کنٹریکٹ توڑنے کی کوشش کرتا ہوں تو نقصان مجھے ہو گا کمپنی کو نہیں۔۔۔۔تو پلیز اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں ایسے درمیان میں یہ جاب نہیں چھوڑ سکتا ہے اور ویسے بھی ایک سال کی تو بات ہے یہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں ایک سال اوٗر کر لو۔۔۔۔"وہ اڈے قائل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا لابیشا بھی

پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے ہوئے پریشان سی بیٹھی تھی کیونکہ اب تو ان کے پلان کے کامیاب ہونے کا وقت تھا اور اب ایسے درمیان میں جاب کی وجہ سے ائزم کا جانا وہ اس سارے معاملے کو لے کر کافی ڈسٹرب تھی۔۔۔۔۔۔

میں تو سمجھ رہی ہوں لیکن گرینی۔۔۔۔"!!!اسے اپنی فکر نہیں تھی" وہ ائزم پر بھروسہ کرتی تھی لیکن جانتی تھی گرینی اتنا ٹائم ویٹ نہیں کرنے والی تھیں وہ تو پہلے ہی جلدی مچا رہی تھیں اس کی شادی کی اوئر اب ایسے میں ایک سال کا ویٹ بہت مشکل تھا وہ ان کو قائل کر پاتی۔۔۔۔

تم ان سے بات کرو انہیں سمجھانے کی کوشش کرو یار میں خود " بہت ڈسٹرب ہوں اوئر تمہاری باتیں مجھے مزید پریشان کر رہی ہیں

ایسے تو میں سفر بھی نہیں کر سکوں گا ٹھیک سے۔۔۔۔"وہ چڑا تھا کسی طرح ابر شم کو راضی کرنا تھا اسے۔۔۔۔

میں کچھ کرتی ہوں لیکن بٹ تم اپنا خیال رکھنا وہاں اور ہاں مجھے " وہاں سے کال کرنا میں خود تمہیں چھوڑنے ائیر پورٹ جاتی لیکن تم اتنی جلدی میں جا رہے ہو کہ میں وہاں کیسے آ سکتی ہوں ارجنٹ۔۔۔۔"وہ اداسی سے بولی تھی وہ اس وقت اسلام آباد میں تھا وہ درمیان میں صرف چند گھنٹے تھے وہ تو اس سے مل بھی نہیں سکتی تھی جانے سے پہلے۔۔۔

ہاں یہ تو ہے لیکن یہ دوریاں بس وقتی ہیں ابر شم بہت جلد ہم " ساتھ ہوں گے۔۔۔۔"وہ مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ محسوس کرتے ابر شم کے لب بھی خود با خود ہی مسکرائے تھے۔۔۔

لابیشا نے ائزم کو گھورا تھا کہ وہ اب کسی طرح ابر شم کو قائل کرے جو کہ وہ تقریبا کر چکا تھا۔۔۔

"مانی کہ نہیں۔۔۔؟؟؟"ائزم کے فون رکھتے ہی وہ اس کے قریب جاتی پوچھنے لگی تھی جس پر ائزم نے ایک نظر اسے دیکھا اوٗر پھر اس کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"ڈونٹ وری مان گئی ہے۔۔۔۔"اس کے رخساروں کو چُومتے ہوئے وہ آہستگی سے بولا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

"شکر ہے اوٗر میں نے ساری پیکنگ کر دی ہے مجھے بہت ٹینش ہو رہی ہے ابر شم اتنی بیوقوف ہے نہیں ائزم وہ خاموش بیٹھنے والوں میں سے بھی نہیں ہے اوٗر دوسری بات ہمارے جاتے ہی اگر پیچھے

کچھ ہو گیا تو۔۔۔"وہ پریشانی سے ائزم کی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنا خوف زباں پر لے آئی تھی۔۔۔

"جانتا ہوں لیکن تم مجھے شاید اچھے سے نہیں جانتی ہو میں بھی ائزم ہوں ائزم۔۔۔تم اسے چھوڑو مجھے سکون یہ چند گھنٹے۔۔۔"وہ اسے بیڈ پر منتقل کرتا اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

"پیچھے ہٹو ائزم ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ اپنی شرٹ کے بٹن پر محسوس کرتی دبی دبی آواز میں بولی تھی لیکن وہ اگنور کر گیا تھا۔۔۔

ابھی تین گھنٹے ہیں اور ان تین گھنٹوں میں تم مجھے ڈسٹرب نہیں "
کرو گی۔۔۔"وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے ورافنگی سے
بولتے اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا۔۔۔

انداز شدت سے بھرپور تھا اس کی سانسوں کو قید کیے وہ سب
بھولتے اس کے وجودِ کی دلکشوں میں خود کو گم کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کا کوئی رسپانس نہ مل کر وہ اس کے نچلے لب کو زور سے اپنے
دانتوں تلے دبا گیا تھا یہ اشارہ تھا کہ وہ اس کا ساتھ دے۔۔۔

اپنے نچلے لب پر جلن محسوس کرتے لابیشا ہڑبڑا کر اس کی گردن
میں بانہیں ڈالے اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی
تھی۔۔۔۔

کمرے میں مکمل خاموشی تھی بس لابیشا کی تیز سے تیز ہوتی دھڑکنوں کا راج تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں کو آزاد کرتے ائزم اس کی دھڑکنوں کے مقام پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ یہاں ہی نہیں رکا تھا بلکہ اس نے اپنی شدتوں میں اضافہ کیا تھا یہ تین گھنٹے اس نے اپنی بیوی کی قربت میں گذارے تھے اس سے سکون حاصلِ کیا تھا۔

۔

لابیشا نے بھی اس کا پورا پورا ساتھ دیا تھا وہ خود بھی تو اس کی دیوانی تھی جائز رشتہ تھا ان کے درمیان تو وہ کیسے نہ اس کا ساتھ دیتی۔۔۔

تین گھنٹے بعد وہ اس سے الگ ہوتے بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

لابیشا نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس پر جھک کر اس کی پیشانی چومی تھی۔۔۔۔

تھینکس ائزم تم بہت اچھے ہو بس ایک بار ابر شم کی پراپرٹی ہماری" ہو جائے پھر ہمیں کسی چیز کے لیے کسی کی منتیں نہیں کرنی پڑیں

گی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی ائزم نے بھی سر ہلاتے اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔۔۔۔

ڈونٹ وری بہت جلد وہ دن آئے گا۔۔۔۔"وہ اس کو خود جھکائے " بولا تھا اس کا ارادہ وہ جان گئی تھی۔۔۔

لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی جس " وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔۔"وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے " ہوئے اس کے اوپر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

جاؤ۔۔۔"وہ شرافت کا مظاہرہ کرتے اسے چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔وہ " اپنے حلیے کی پرواہ کیے بغیر باتھ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

.....

ارشک اس وقت درد سے سسک رہی تھی اس کا پورا ہاتھ جل چکا تھا ملازمہ نے اس کے ہاتھ پر گرم گرم پانی پھینکا تھا اسے ایسا معلوم پڑ رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ ہی ساری جلد ہی جل گئی ہو وہ درد سے رو رہی تھی۔۔۔

امی۔۔۔"وہ اپنی ماں کو یاد کرتے اشک بہا رہی تھی کتنی " خوبصورت تھی ان کی زندگی بھلے اتنے امیر نہیں تھی لیکن پیسہ ہی تو سب کچھ نہیں ہوتا اس کے بابا نے اسے کسی چیز کی کمی فیل نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

اس کی ہر خواہش پوری کی تھی اس کی ماں اکثر کہتی تھی مجھے بہت ڈر لگتا ہے جیسے ہماری بیٹی کی قسمت میں آگے کچھ برا لکھا ہے اوٗر شاید یہی ڈر تھا ان کا جو سچ ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پر ہر جگہ چھالے سے بن گئے تھے ملازمہ نے یہ بڑی بی بی کے کہنے پر اس کے ہاتھوں پر گرما گرم پانی پھینکا تھا یہ اس کی سزا تھی جو اس کو صرف اس بنا پر دی گئی تھی جو وہ ان کی باتیں کان لگا کر سن رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ضرغام خان کے کمرے میں ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ کہیں سے ضرغام خان ہی نہ آ جائے اس کے آنے کا ٹائم تو ہونے والا تھا کیونکہ وہ لوگ آٹھ بجے کے قریب ڈنر کرتے تھے وہ پوری کوشش کر رہی تھی ضرغام خان سے بچنے کی لیکن اس کے روم میں رہتے یہ کب تک ممکن تھا اس نے اپنے روم میں آنا ہی تھا چاہے لیٹ ہی آتا۔۔۔

وہ روتے روتے سو گئی تھی لیکن درد کی شدت سے اسے نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔

بار بار درد سے آنکھ کھل رہی تھی ایک دم سے دروازہ کھلا تھا اور کوئی آندر آیا تھا وہ ضرغام خان تھا جس نے اندر آتے ہی اپنی مردانہ شال اتار کر رکھی تھی یہ تو اب اس کی عادت تھی اس نے ایک نظر بھی ارشک کو نہیں دیکھا تھا اپنے دھیان میں چلتے ہوئے

وہ باتھ روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو ٹاول سے اپنے گیلے بال خشک کر رہا تھا اس کے باہر آتے ہی ارشک اٹھی تھی اب چھپنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا وہ روم میں تھا اسے پتہ تو چل ہی جانا تھا کہ وہ یہاں ہے سو وہ پہلے ہی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان شرٹ لیس تھا اس نے صرف بلیک کلر کا ٹروزار پہن رکھا تھا اس کو شرٹ لیس دیکھتے ارشک کے گال شرم کی سرخی سے دہکنے لگے تھے ضرغام خان نے ایک قہر برساتی ارشک کے وجودِ پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

اوٗر آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے وہ اپنے بال بنائے تھے اس کو اپنے کام میں مگن دیکھتے ارشک روم سے نکلنے لگی تھی لیکن ضرغام خان نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

ارشک کی درد سے چیخ نکلی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ میں شدید درد ہوا تھا۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔۔"وہ درد سے تڑپتی ہوئی سسک کر رہ گئی تھی ضرغام " نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا جو اچھا خاصا جلا ہوا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے یہ ضرور تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی ہو گی ایک تو " مجھے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ تم سچ میں اتنی معصوم ہو یا میرے سامنے ناٹک کرتی ہو۔۔۔۔"وہ غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولا تھا جس پر وہ سر جھکا گئی تھی اس کا دوپٹہ ایک سائیڈ کو ڈھلک سا گیا تھا جس سے اس کے بدن کی دلکشاں واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

ضرغام خان نے ایک جھٹکے سے اس کا دوپٹہ اس کے تن سے جدا کیا تھا۔۔۔

آج کے بعد میرے ساتھ تمہارے بدن پر دوپٹہ نہیں ہونا چاہیے " سمجھی تم۔۔۔شوہر ہوں میں تمہارا مجھ سے کیسا پردہ۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے جسمانی نشب و فراز دیکھتا اس کو اپنے نزدیک کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

جی۔۔۔"وہ خوف سے آنکھیں پھیلائے بولی تھی ضرغام خان نے " ایک نظر اسے دیکھا وہ خوف سے کپکپا رہی تھی شاید یہ خوف اس کی قربت کا تھا اس کی شدتوں کا تھا جو ابھی تک تو اس نے نازک وجود پر انڈیلی تک نہیں تھیں

وہ بہت چھوٹی تھی اتنی کہ وہ اس کو چھو نہیں سکا تھا ابھی۔۔۔

وہ دیکھتا تھا وہ باہر نکلتے ہوئے دوپٹے کا خاص خیال رکھتی تھی اکثر تو چہرہ تک ڈھانپ لیتی تھی اس حوالے سے اسے سختی کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

ارشک کے بال اس وقت چھٹیا سے تقریباً نکل چکے تھے ضرغام خان کو اس پہر اپنا آپ اس کے حسین سراپے سے بہکتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے اس کو خود کے قریب کیا تھا اس کی حالت غیر ہوئی تھی پلکوں کی جھالر عارض پر ایک دم سے سایہ فگن ہوئی تھیں اس منظر کو ضرغام خان نے غور سے دیکھا تھا اوٗر اس کو ڈریسنگ مرر

کے ساتھ پن کرتے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا وہ لرز گئی تھی اس کے سلگتے لبوں کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے لیکن اسے خود سے دور جھٹکنے کا رسک وہ نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ہونے کا انتظار کرنے لگی تھی لیکن ضرغام خان پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا اس کے نچلے لب پر اپنے دانت گاڑتے وہ سسکنے پر مجبور کر گیا تھا اس کو اپنے اتنے قریب محسوس کرتے اشک اس کے عارض پر زور و شور سے بہے تھے وہ اپنے آنسو کنٹرول نہیں کر سکی تھی۔۔۔

اس کے آنسوؤں کو محسوس کرتے پیچھے ہونے کے بجائے ضرغام خان نے اپنی شدت کو اور بڑھا دیا تھا اپنے لب ارشک کو جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اب تو ہاتھ کی جلن تک بھول گئی تھی

اس کے سلگتے لب پوری شدت سے اس کے لبوں سے الجھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی پیاس بجھانے کے بعد بھی پیچھے نہیں ہوا تھا اوٗر اسی پر جھکا رہا تھا کہ ایک دم سے کوئی اندر آیا تھا ان کا روم اس کا دروازہ بند نہیں تھا ضرغام خان کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے اس سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

ان کے کمرے میں آنے والی نیوشا تھا جو آنکھیں پھاڑے ضرغام خان اور ارشک کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

جو ضرغام خان کی شدتوں سے نڈھال تھی لیکن اسے سہارا ضرغام نے نہیں دیا تھا وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اسے پکڑا تک نہیں تھا وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی

ضرغام خان نے اپنی سرد شعلہ برساتی نگاہیں نیوشا پر مرکوز کی تھیں جس کا اس طرح ان کے روم میں آنا اسے قطعی پسند نہیں آیا تھا نیوشا نے یہ بہت غیر اخلاقی حرکت کی تھی وہ میاں بیوی تھے ایسے کسی کے کمرے میں وہ بنا اجازت کے آ سکتی تھی اور اگر کسی اوٗر کا بھی کمرہ ہوتا تو اسے ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔

"کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔؟؟؟"وہ اپنے اشتعال کو دباتے ہوئے دبے دبے لہجے میں بولا تھا اس کی نگاہوں کے بدلتے رنگ کو دیکھتے نیوشا کو ایک دم سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

لیکن یہ احساس کچھ دیر کا تھا سب سے زیادہ غصہ اسے ارشک پر تھا جو ضرغام کے قریب تھی بے حد قریب۔۔۔

وہ جارحانہ تیور لیے ارشک کی طرف بڑھی تھی لیکن درمیان میں ضرغام خان آیا تھا۔۔۔

وہ خالہ آپ سے بات کرنا چاہتی تھیں۔۔۔"!!!ایک دم سے وہ " سنبھلی تھی اسے ضرغام کے سامنے ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی تھی جو اسے مشکوک بناتی لیکن اس لڑکی کو وہ بخشنے والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔

ارشک کا خفایت کے مارے برا حال تھا ضرغام خان نے پل پھر میں اسے اس کی اہمت بتا دی تھی وہ اس سے سکون تو حاصل کر سکتا تھا لیکن اسے بیوی کا درجہ سب کے سامنے وہ شاید ہی کبھی دیتا۔۔

۔

اس کے تھوڑی دیر پہلے کے عمل نے اس پر واضح کر دیا تھا وہ اس کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتی ہے۔

۔

امی نے بات کرنی ہے تو تم کیوں آئی ہو۔۔۔"!!!وہ مٹھیاں بھینچتے " ہوئے غصے سے بولا تھا اس کی سرد آواز پر ارشک نے زور سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

میں میں آپ کو بلانے آئی تھی۔۔۔"گھبراہٹ میں اسے جو سمجھ " آیا اس نے بول دیا تھا۔۔۔

آ رہا ہوں جاؤ تم۔۔۔"وہ ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے بولا تو "
اس کی نگاہوں سے خائف وہ تیزی سے روم سے نکل گئی تھی لیکن
ارشک کو وہ گھورنا نہیں بھولی تھی اس کی نظریں کی تپش ارشک
خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن زور سے آنکھیں میچے ہوئے
تھی۔۔۔۔۔

اب اتنا بھی ظلم نہیں ہوا تم پر جو یوں زمین سے لگ بیٹھ گئی ہو "
جس دن تم سے اپنے سارے حقوق وصول کروں گا اس دن کیا
کروں گی تم۔۔۔"!!ضرغام خان کا انداز طنزیہ سا تھا۔۔۔

وہ اس کے چہرے کے قریب بیٹھا تھا اوٗر اس کا جبرا اپنے مضبوط
ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے وہ اس کے اوپر جھکا تھا ارشک مسلسل

نفی میں سر ہلا رہی تھی ابھی تو لبوں پر پہلے والہ جلن بھی ہو رہی تھی اوٗر پھر سے۔۔۔۔

آج رات تیار رہنا کوئی رعایت نہیں ملے گی بیوی ہو میری بیوی " والے سارے فرائض پورے کرنے ہوں ھے وہاں۔۔۔۔"!!!اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تھا ارشک کی گلابی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھی چہرہ خون چھلکانے لگا تھا اس کی بے باک بات پر اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئی تھی رات کا سن کا۔۔۔۔

اس کی زرا سی شدت پر وہ سہم گئی تھی اور رات بھر

نہیں۔۔۔۔۔"وہ بے ساختہ بول گئی تھی بولنے کے بعد با خوبی "
احساس ہوا تھا اسے اس نے اپنے زخمیں لبوں کو دانتوں سے چبانا
شروع کر دیا۔۔۔۔۔

ضرغام خان ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے تھا وارڈروب سے شرٹ
نکال کر پہنی اور اسے دیکھتے ہوئے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے جاتے ہی ارشک نے تیزی سے اپنے عارض پر بہے رہے
اشک کو صاف کیا تھا اوٗر روم سے نکل گئی تھی ابھی تو بس یہ تھا
کہ کچھ بھی کر کے اسے رات کو ضرغام خان سے بچنا تھا۔

۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 10

.....

زرانیل خان کے سلگتے لبوں کا لمس وہ اپنی بیک پر محسوس کرتی اپنی مٹھیاں بھینچ چکی تھی اس کے لب اس کی پوری گردن کا طواف کر رہے تھے وہ بمشکل اپنے قدموں کے سہارے کھڑی تھی لگ تو ایسا رہا تھا جیسے ابھی گر جائے گی۔۔۔

زرانیل خان کے بے لگام لب اس کی گردن کی حدود طے کرتے اب نیچے کا سفر کرنے لگے تھے وہ اس کے سلگتے لبوں کے دہکتے لمس سے گھبرائی تھی۔۔۔۔

زہن کے پردے میں یہ بات ہی گردش کر رہی تھی وہ اس کی چاہا میں نہیں اپنے سکون کے لیے اس کے قریب آ رہا تھا ورنہ پچھلے دو دونوں سے اس کا جو سلوک تھا وہ ایک دم سے کیسے بدل گیا۔۔۔۔

ایک دم سے کیسے وہ اس کے قریب آ رہا تھا جیسے برسوں سے ان دونوں کا ساتھ ہو۔۔۔۔

چھوڑیں پلیز۔۔۔"وہ کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے بس یہ ہی بول "
سکی تھی زرانیل کے لبوں کے لمس سے گھبراتے ہوئے وہ کچھ
بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔زرانیل خان نے اس کا
رخ اپنی طرف کیا اور اسے اپنی باہوں میں بھر لیا تھا اوٗر اسے لیے
بیڈ کی طرف بڑھا تھا اس کے ارادے جانتے ارواح کے ہوش اڑ
گئے تھے تو کیا وہ اس کے ساتھ یہ رشتہ آگے بڑھانے کا سوچ رہا
تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ یہ نہیں کر سکتی تھی کسی قیمت پر نہیں اسے اس کو
خود سے دور کرنا تھا اس کو خود کے قریب نہیں آنے دینا تھا۔۔۔۔

زرانیل خان نے اسے لا کر بیڈ پر لٹایا تھا وہ دوسری طرف سے
اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن زرانیل خان نے پھرتی سے

اس کی دونوں کلائیاں اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اسے بیڈ پر پٹخا تھا اس کا مزاحمت کتنا اسے تیش دلا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے اوپر آتے اس کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو پیچھے اپنی کمر پر لاک کرتے اس پر جھکا تھا وہ مسلسل نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان اس کے لبوں پر جھکتے ان پر اپنے کب رکھ گیا تھا انداز حد سے زیادہ شدت لیے ہوئے تھا شاید وہ غصے میں آیا تھا اس کے بار بار مزاحمت کرنے پر وہ اس کے لبوں پر اپنا غصہ نکل رہا تھا اور ارواح اس کی گرفت میں ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی اسے خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن وہ تھا کہ اس کے لبوں پر شدتیں لوٹا رہا تھا۔۔۔

کتنے لمحے میں وہ اس پر جھکا رہا تھا دونوں کی دھڑکنیں تیز سے تیز ہو چکی تھی اب تو ارواح کو اپنی سانس بند ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس نے زرانیل خان کے سینے پر مکے مارنے شروع کر دیئے تھے تب کہیں جا کر وہ اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔

اپنے بھیگ لب سہلاتے اسے ایک نظر دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

اس کی سانسوں کے مدھم پہل کے ساتھ اس کی گردن میں ابھر رہی گھٹی زرانیل خان کی توجہ کھینچ چکی تھی وہ اس کے گردن پت جھکتے اس کی شہ رگ پر اپنے تشنہ لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

ارواح نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔۔

اس کی مزاحمت زرانیل خان کو تپش دلا گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی گردن پر جھکتے وہاں اپنے لب زور سے گاڑ چکا تھا ارواح کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی تھی جسے زرانیل خان نے اپنے لبوں میں ہی دبا لیا تھا وہ پھر سے اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے اس پر یہ باور کروا گیا تھا کہ وہ اس پر تمام حق رکھتا ہے وہ اس کی بیوی ہے اس کے قریب آنے سے وہ اسے روک نہیں سکے گی۔۔۔

ارواح کی حالت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں جیسی تھی وہ کچھ کر نہیں پا رہی تھی نہ ہی خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروا پا رہی تھی بے

بسی کی انتہا پر تھی معا اپنے کانوں میں کسی کے الفاظ گونجے تھے۔۔۔

تم پر تمہارے بدن پر تمہاری ہر ایک چیز پر میرا حق ہے سمجھی " تم۔۔۔۔"یہ یاد آتے ہی اس نے اپنی قوت لگاتے زرانیل خان کو خود سے الگ کرنے کے لیے اسے دھکا دیا تھا وہ جو اس کے نرم گرم لمس میں کھویا ہؤا تھا شاید اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا تبھی اس کے ہاتھوں کے زور سے وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

اس کے الگ ہوتے ہی ارواح پیچھے بیڈ کروان سے جا لگی تھی آنسو لب لب پانیوں سے بھری ہوئی تھی اس کی شدتوں سے سرخی چھلکاتے کپکپاتے لب۔۔۔

زرانیل خان کو یہ خود ہی تذلیل لگی تھی کیا سوچ کر ارواح نے اسے خود سے الگ کیا تھا وہ تیش کے عالم میں جارحانہ تیور لیے ارواح کی طرف بڑھا تھا اور اس کی کلائیوں کو اپنی شدت بھری گرفت میں لیتے وہ اس کو تڑپنے پر مجبور کر گیا تھا وہ اس کے جارحانہ انداز سے اندر تک ڈری ہوئی تھی۔۔۔

سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی جو اب اپنی شرٹ کے بٹن اتار کر شرٹ دور پھینک چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیوی ہو تم میری اس مزاحمت کی وجہ۔۔۔۔؟؟؟"اس کا جبڑا " دبوچتے شدت سے بھرپور انداز میں استفسار کیا تھا ماتھے کی تنی رگیں اس کے غصے کے لیول کا پتہ دے رہی تھیں۔۔۔

کان پٹی پر بھی سبز رگیں اُبھری تھیں وہ اس وقت غصے کی انتہا پر تھا۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔"اس کے غصے کو دیکھتے ارواح سے کوئی لفظ بولنا " مشکل ہو گیا تھا اس وقت وہ جس دوہری کیفیت کا شکار تھی ایک طرف ماضی تھا تو دوسری طرف حال۔۔۔۔

زرانیل خان اس کا شوہر تھا اس کے اوپر پورا حق رکھتا تھا لیکن وہ اس کی دھمکی یاد آئی تو وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔۔

کیا وہ۔۔۔ہاں تمہیں کیا لگتا ہے اپنا حق حاصلِ کرنے کے لیے " مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہو گی۔۔۔"طنزیہ انداز میں بولتے

اس کے کندھے سے شرٹ سرکاتے وہاں اپنے دہکتے لب رکھے تھے ارواح مچلی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ رشتہ وقتی ہے۔۔۔"اس نے احساس دلانا چاہا تھا جس پر زرانیل " کا ہاتھ اٹھا تھا اوٗر اس کے رخسار پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا تھا وہ درد سے تڑپتی اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ضبط کی انتہا پر تھا ارواح اسے غصہ دلا چکی تھی۔۔۔۔

کیسے وہ یہ رشتہ ختم کرنے کی بات کر رہی تھی کیا اس نے یہ سب اتنا آسان سمجھا تھا۔۔۔۔

پل میں رشتہ بنایا پل میں ختم کر دیا۔۔۔۔

زرانیل خان کی بیوی ہو تم میری عزت آج کے بعد اس رشتے کو "
ختم کرنے کی بات تمہاری زبان پر بھی آئی تو اچھا نہیں ہو گا
ارواح۔۔۔ہمارے ہاں رشتے جوڑے جاتے ہیں زندگی بھر کے
لیے۔۔۔نہ کے وقتی ضرورت کے لیے۔۔۔"وہ غصے سے پھنکارا تھا
نجانے کس بات کا غصہ آیا تھا اسے ارواح سمجھ نہیں پائی تھی لیکن
اس کے لفظوں سے وہ اس کے شدت ضبط کا پتہ لگا سکتی تھی اس
کے ماتھے پر ابھری وہ سبر رگیں وہ ایک دم سے سہمی تھی۔۔۔

وہ شرٹ لیس اس کے اتنے قریب تھا وہ ڈری تھی رات کے پہر
وہ بھلا کہاں اسے روک سکے گی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی شرٹ اوٗر نیچے سرکاتے اس کی دھڑکنوں
پر اپنے کب گاڑے تھے وہ درد سے تڑپی تھی وہ خود ہی اسے غصہ

دلا چکی تھی وہ تیش میں آتے جگہ جگہ اپنے دانتوں سے کاٹ رہا تھا اس کے تیور دیکھتے ارواح کو اے سی کی کولنگ میں بھی ٹھنڈے پسینے آئے تھے ایک دم سے اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی وہ تڑپی تھی اپنے گلے کو پکڑ کر اس نے سانس لینے کی کوشش کی تھی وہ پینک ہو رہی تھی زرانیل خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو سانسوں کے تڑپ رہی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھتا وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا تھا اوٗر اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے وہ اسے نارمل کرنے لگا تھا جو ایک دم سے پسینے سے شرابور ہو چکی تھی نجانے اسے اچانک کیا ہوا تھا کہ وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی اس کی آنکھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے باہر کو ابل آئی ہوں زرانیل اس کی

کنڈیشن دیکھتا حقیقتاً پریشان ہوا تھا اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کے ہاتھوں کو سہلانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

ارواح ایک دم سے اپنی اوَر اس کی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس کے کشادہ سینے سے لگی رونے لگی تھی زرانیل خان اس کی کنڈیشن سمجھنے سے قاصر تھا کیسے تھوڑی دیر پہلے وہ اسے خود سے الگ کر رہی تھی اوَر اب اس کے قریب۔۔۔

لیکن اس کی سانسوں کو مدھم پرتے دیکھ کر وہ اس پر جھکتے ہوئے نرمی سے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کر رہا تھا لیکن انداز حد سے زیادہ نرم تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو اور زور لگنے سے ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ نارمل ہو گئی تھی۔۔۔

اوَر وہ اس سے الگ ہوا تھا اس کا ری ایکشن زرانیل خان کے لیے بہت عجیب سا تھا زرانیل کو لگ رہا تھا وہ اس کے پاسٹ کا کوئی حصہ ہے جسے لے کر وہ ڈسٹرب ہے یا کچھ اور لیکن جو بھی تھا وہ اس کے پاسٹ سے ریلیٹڈ تھا۔۔۔

ارواح سہمی ہوئی نظروں سے زرانیل خان کو دیکھ رہی تھی اس کا کچھ دیر پہلے کا رؤیہ وہ بھولی نہیں تھی لیکن خود کا ری ایکشن دیکھتے اسے بہت برا فیل ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ ایک دم سے آنکھوں کو میچ گئی تھی وہ اکثر سچویشن میں ایسے ہی ری ایکٹ کرتی تھی سب تو اسے عجیب و غریب قسم کی لڑکی کہتے تھے زرانیل خان نجانے کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں وہ پریشانی سے اپنے کب کچلنے لگی تھی۔۔۔۔

سو جاؤ۔۔۔"زرانیل سپاٹ لہجے میں کہتے خود بھی شرٹ لیس بیڈ " پر لیٹ گیا تھا۔۔۔

ارواح اس کے چہرے سے اندازہ نہیں لگا پائی تھی کہ وہ کیا سوچ رہا ہے یا اسے کس طرح دیکھ رہا ہے وہ چپ چاپ لیٹ گئی تھی لیکن آج پھر سے ماضی کی یادوں ماضی کے واقعات سوچتے یہ طے تھا کہ اسے نیند نہیں آنے والی تھی۔۔۔

وہ انسان پھر سے یاد آنے لگا تھا جس سے وہ مشکل سے خود کو بچا کر وہاں سے نکلی تھی۔۔۔

اس کی پلکوں لی لرزہٹ سے زرانیل خان سمجھ گیا تھا وہ سو نہیں رہی تھی بلکہ جاگ رہی تھی لیکن اسے مخاطب اس نے نہیں کیا تھا وہ یہ سوچنے لگا تھا کہ یہ سب ارواح نے جان بوجھ کر کیا تھا اس کو خود سے دور کرنے کے لئے۔۔۔

شاید وہ ابھی اس کے ساتھ فزیکل ریلیشن شپ قائم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

زرانیل خان کی نظر اس کے عارض پر پڑی یہاں اس کی مضبوط پانچوں انگلیوں کے نشان موجود تھے وہ اس کے رخسار کو دیکھتے

شرمندہ تو ہرگز نہیں ہوا تھا کیونکہ یہ ایکشن کا ری ایکشن تھا ارواح کا ایسے مزاحمت کرنا اسے ہرگز پسند نہیں آیا تھا تو یہ تو اس کے غصے کی وجہ سے ہوا ایک بے اختیار عمل تھا۔۔۔

وہ کروٹ بدلتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا

۔۔۔۔۔

آج ارواح کا ایسے اسے خود سے دور کرنا اس کی انا پر کاری ضرب لگا گیا تھا وہ چاہتا تو زبردستی اس سے اپنے سارے حق لے سکتا تھا لیکن وہ کچھ سوچتا خاموش ہوا تھا اب یہ تو طے تھا کہ ارواح کو اب خود ہی اس کے قریب آنا تھا وہ اب اس کو اپنے قریب خود نہیں لانے والا تھا۔۔۔

ہاں لیکن وہ اس کے ماضی کو کریدنے کا سوچ چکا تھا کچھ تھا جو وہ مس کر رہا تھا بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو ریا تھا بہت سی باتیں ذہن میں گردش کر رہی تھی۔۔۔

کیا اس کی بیوی پہلے کسی حادثے سے گزر چکی ہے جو اس کی ایسی کنڈیشن ہو گئی تھی یہ وہ مسلسل سوچے جا رہا تھا۔۔۔

جب شام میں وہ اس کے قریب ہوا تھا تب کچن میں بھی وہ اپنے پیچھے کسی کی موجودگی سے ڈری تھی اوٗر اب بھی وہ زرانیل خان کو خود کے قریب دیکھتے ایسا ری ایکٹ کر گئی تھی یہ معمولی بات نہیں تھی زرانیل خان ایسے نہیں جانے دے سکتا تھا اس بات کو اسے پتہ تو لگانا ہی تھا۔۔۔۔

.....

ضرغام خان حرمین بیگم کے کمرے میں انٹر ہوا تو وہ اوَر نیوشا ایک ساتھ بیٹھی تھیں اس نے نیوشا کو کینہ توڑ نظروں سے گھورا تھا اس کی کچھ دیر پہلے کی حرکت یاد آتے اس نے اپنے عنابی لبوں کو سختی سے ایک دوسرے میں بھیچتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کیا تھا۔۔۔۔

اسے تھوڑی تمیز بھی سکھا دیں کہ کسی کے کمرے میں جانے سے " پہلے ڈور نوک کرتے ہیں۔۔۔"وہ حرمین بیگم کے ساتھ بیٹھتے ہوئے نیوشا کو دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا تھا جس پر نیوشا نے اپنی بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا وہ اس کے روم سے آنے کے بعد کتنی ہی دیر روتی رہی تھی اس منظر کو یاد کرتے جب اس نے

ضرغام خان اور ارشک کو ایک دوسرے کے قریب دیکھا تھا اس نے آتے ہی حرمین بیگم کو بتایا تھا ان کے غصے کا گراف بھی بڑھا تھا یہ سن کر اس لڑکی سے انہیں ویسے بھی شدید نفرت تھیں کیونکہ نہ ہوتی ہر وقت تو ارتضیٰ خان ان کے شوہر اس بچی کی تعریفیں کرتے تھے۔۔۔۔

اور اس لڑکی میں انہیں کسی کا عکس دکھائی دیتا تھا اس انسان کا جو انہیں بالکل بھی پسند تھا جس سے وہ شدید نفرت کرتی تھیں۔۔۔۔

آپ کو خود خیال رکھنا چاہئے تھا یہ سب کرنا تھا تو روم کا ڈور بند " کر کے کرتے لیکن آپ تو۔۔۔"وہ بھی طنزیہ انداز میں بولی تھی لیکن اس کی بات ضرغام خان نے درمیان میں ہی کاٹ لی تھی۔۔۔

شٹ اپ امی آپ بتائیں آپ نے کیا بات کرنی ہے مجھ "
سے۔۔۔"اس نے اب کی بار حرمین بیگم سے بات کی تھی وہ جو
اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں اس کے غصے کو دیکھتے
انہوں نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔

آرمینا سے بات کی تم نے عالمیار اور اس کے رشتے سے "
متعلق۔۔۔؟؟؟"انہوں نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا جس پر
ضرغام خان نے حیرانگی سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں کی تھی کیوں کیا ہوا امی۔۔۔۔اس نے ٹائم مانگا ہے مجھ سے "
ایک دن کا کہ وہ سوچ کر بتائے گی ویسے بھی یہ تو اس کا حق بنتا
ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔۔

بڑی بی بی اور بابا)شمس خان(نے اتوار کا دن رکھا ہے رخصتی کے "
لیے اب اس کی مرضی پھر کیا معنی رکھتی ہے اوٗر ویسے بھی ضرغام
خان آپ نے اسے کچھ زیادہ ہی سر چڑھا لیا ہے وہ بدتمیز ہوتی جا
رہی ہے۔۔۔"وہ آرمینا کی بدتمیزیاں یاد کرتے غصے سے بولی تھیں
اس کا بی بی جان سے بدتمیزی کرنا انہیں ایک آنکھ نہیں بھایا
تھا۔۔۔۔۔۔

امی کیا کیا ہے آرمینا نے جو آپ ایسے بول رہی ہیں وہ کبھی کسی "
سے بدتمیزی نہیں کرتی ہے۔۔۔"!!!ضرغام خان کو پسند نہیں آیا تھا
ان کا آرمینا کے بارے میں ایسے بات کرنا ان کی سگی بیٹی تھی وہ
اوٗر وہ اس کے بارے میں ایسے بات کر رہی تھیں۔۔۔

اس نے بڑی بی بی سے خاصی بدتمیزی کی تھی ضرغام خان ابھی "
بھی وقت ہے اس کی پڑھائی پر پابندی لگا دیں ہم وہ اسی پڑھائی کی
وجہ سے ایسی ہوتی جا رہی ہے وہاں شہر کی لڑکیوں کے ساتھ رہتے
اس کی زبان درازی بھی بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔"وہ آرمینا کو سوچتے
ہوئے سنجیدگی سے بیان کر رہی تھیں جب کہ ضرغام نے اپنی
مٹھیاں بھینچ لی تھیں ان کا ایسے بولنا اسے پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ
ان سے کوئی بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

امی تعیلم انسان میں شعور پیدا کرتی ہے انسان کو اچھے اوٗر برے "
کی پہچان سکھاتی ہے اوٗر آپ آرمینا کے بارے میں ایسا سوچتی ہیں
مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے ٹھیک ہے آپ لوگوں نے ڈیٹ فکس
کر دی ہے لیکن آپ کو ایسے آرمینا کے متعلق بات نہیں کرنی

چاہیئے۔۔۔"!!وہ تمیز کے دائرے میں رہتے دبے دبے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اس کی زبان دیکھتے تو ایسے نہیں بولتے خیر اب آپ اسے سمجھا " دیں کہ جو ہو رہا ہے اسے ہونے دے اب اگر کوئی بدتمیزی کی اس نے تو بڑی بی بی کے غصے سے تو سبھی واقف ہیں۔۔"وہ جانتی تھیں کہ وہ صرف ضرغام خان کی سنے گی تبھی انہوں نے یہ سب کہا تھا آرمینا کا رویہ انہیں دل ہی دل میں پریشان کر رہا تھا وہ اندر سے ڈسٹرب تھیں کہ اس نے کچھ کر دیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔

میں خود بات کر لوں گا اس سے لیکن آپ لوگوں میں سے کوئی " آرمینا کو کچھ نہیں بولے گا۔۔۔۔۔۔"وہ سرد لہجے میں بولتا ہوا اٹھ کر نکل گیا تھا۔۔۔

معا کچھ یاد آنے پر رکا تھا۔۔۔

آرمینا سے آپ کوئی بات نہیں کریں گی امی میں کہہ رہا ہوں آپ" سے میں اسے اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گا لیکن آپ لوگوں کو کوئی ضرورت نہیں ہے اسے ڈسٹرب کرنے کی۔۔۔"وہ بولا تو حرمین بیگم نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ ہماری سنتی ہی کب ہے صرف تمہاری ہی بات کا اثر ہوتا ہے " اس پر ہم کیا خاک بات کریں گے اس سے

۔۔۔۔"وہ اس کی زبان کے جوہر دیکھ چکی تھیں جانتی تھیں وہ اب ان سے بھی خفا تھی جو ان کے سامنے بڑی بی بی نے اس پر ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے ان کی بات نہیں دیا تھا خاموشی سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

خالہ آپ نے ضرغام خان سے بات کیوں نہیں کی وہ کیسے اس " کے قریب جا سکتے ہیں مجھے تو لگتا ہے اس کے حسن کا جادو چل گیا ہے ضرغام خان پر تبھی تو وہ اس وقت۔۔۔۔"وہ دہائی دینے کے سے انداز میں بولتی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی آگے بولنا اس سے ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ غصے میں تھا ابھی بات کرتی تو وہ زیادہ بھڑک اٹھتا کل " موقع دیکھ کر بات کروں گا اس لڑکی کا کچھ کرنا پڑے گا مجھے لگتا ہے یہ اگے ہمارے لیے مشکل پیدا کرے گی۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔

کیا کریں گیں آپ۔۔ ؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔۔"

کل کرتی ہوں ابھی تم سو جاؤ۔۔۔"وہ اس کے بالوں میں ہاتھ " پھیرتے ہوئے بولی تھیں وہ ان کی گود میں ہی سو گئی تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے بیڈ پر ڈالتے ہوئے اس پر کمفٹر ٹھیک کیا تھا ان کی اپنی بیٹی تو ان کے پاس بیٹھتی ہی کم تھی لیکن نیوشا ہر وقت ان کے ساتھ رہی تھی ایسا لگتا تھا جیسے یہ ان کی بیٹی تھی۔۔۔

جبکہ وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ وہ اپنے مقصد کے لیے ان کے آس پاس منڈلاتی رہتی تھی۔۔۔۔

ان کی محبت میں کم ہی ان کے پاس آتی تھی ضرغام خان کی محبت میں آتی تھی اسے حاصل کرنے کے لیے آتی تھی۔۔۔

.....

ضرغام خان نے پہلے سوچا کہ وہ آرمینا سے بات کرے لیکن پھر رات کافی ہو چکی تھی تو وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا ڈنر اس نے سب کے ساتھ نہیں کیا تھا ورنہ اسے پتہ چل جاتا کہ آرمینا کی کنڈیشن ٹھیک نہیں تھی اور نہ ہی اس نے ڈنر کیا تھا وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

اندر داخل ہوتے ہی اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارتے ساری لائٹس اون کی تھیں۔۔

اس کی نظریں ارشک پر گئی جو زمین سکھڑی سمٹی سو رہی تھی کافی بے آرام دہ حالت میں دوپٹہ اس کے پاس پڑا تھا دوپٹے کے بغیر وہ اپنے حسن سے لاپرواہ ضرغام خان کی ساری توجہ کھینچ گئی تھی۔۔

وہ چلتے چلتے اس کے قریب گیا تھا وہ خود سے بیگانہ سو رہی تھی وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی زندگی میں آنے والی اس کی بیوی بننے والی لڑکی کے ساتھ وہ ایسا سلوک کرے گا۔۔۔

وہ تو بہت کچھ سوچتا تھا اس رشتے کے لیے اس کے جزبات بالکل الگ تھے لیکن اس حادثے کی وجہ سے سب کچھ الٹا ہو گیا تھا اس لڑکی کے باپ کی وجہ سے وہ اس لڑکی کو وہ مقام کبھی نہیں دے سکتا تھا جو سردار ضرغام خان کی بیوی کا ہونا چاہیے تھا۔۔۔

اس کے لبوں کو دیکھتے اسے اپنا عمل یاد آیا تھا اس کی کپکپاہٹ اس کا شرم گھبرانا سب نظر آتا تھا اسے وہ اس کی پناہوں میں سوکھے پتے کی طرح لرز جاتی تھی وہ جانتا تھا وہ بہت معصوم سی تھی اسی وجہ سے تو وہ چاہا کر بھی ابھی تک اس کے ساتھ اپنا رشتہ ازواج استور نہیں کر سکا تھا وہ اس کے تقاضوں کو شاید سمجھاتی نہیں تھی وہ اس کے قریب آنے پر بے ہوش ہونے والی ہو جاتی تھی جس

دن وہ اپنی شدتوں سے اسے روشناس کروائے گا اس دن ارشک کی نجانے کیا حالت ہو گی۔۔۔۔

وہ اس کے لمس کو برداشت نہیں کر پاتی تھی صرف لبوں تک یہ حال تھا کہ وہ بہت مشکل سے اس کے لمس کو برداشت کرتی تھی اگر کسی دن میں وہ اس کے وجودِ پر اپنی شدتیں انڈیل دے گا تو نجانے وہ سہہ بھی پائے گی اس کی شدتیں یا نہیں۔۔۔

وہ شاید ابھی اٹھارہ کی نہیں ہوئی تھی اس کے نکاح میں تو تھی لیکن شاید اس رشتے کے تقاضوں سے نا واقف۔۔۔۔

سردار ضرغام خان اس لمحے خود پر بہت مشکل سے ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔۔

لیکن یہ سب وہ زیادہ دیر تک نہیں کر سکا تھا جب محرم رشتہ پہلو میں ہو تو مرد کے لیے اپنے آپ کو قابو کرنا ایک نہایت ہی مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔

۔

رات کے اس پہر ضرغام خان سب بھولتا جو پہرے اس نے خود پر لگائے تھے ان کو بھاڑ میں جھونک کر وہ اس پر جھکا تھا نرمی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے ملایا تھا انداز نرمی لیے ہوئے تھا اگر ارشک جاگ رہی ہوتی تو ضرور اس کے اس عمل پر حیران ہوتی وہ۔۔۔۔

وہ اس کے لبوں کو چھوتے ہی مدہوش ہوا تھا وہ اس کی بیوی تھی یہ کشش اس رشتے کی تھی جو ان کے درمیان بن چکا تھا شاید اس رشتے نے ایسے ہی بننا تھا۔۔۔۔۔

اوَر ارشک ضرغام خان نے ایسے ہی اس کی زندگی میں آنا تھا۔۔۔

ضرغام خان تا دیر تک اس کے لبوں پر جھکے ہوئے اس کی مہک خود میں اتارتا رہا تھا اور پیچھے ہوتے اس کے زخمی لب سہلائے تھے۔۔۔۔

روم میں اچھی خاصی سردی تھی۔

اے سی کی کولنگ کی وجہ سے حالات جون کا مہینہ تھا گرمی اپنے جوبن پر تھی لیکن روم میں چل رہے اے سی کی وجہ سے اچھی خاصی ٹھنڈ تھی۔۔۔۔

وہ بنا کسی کمبل اوٗر تکیے کے سو رہی تھی شاید اسے ایسے سونے کی عادت تھی وہ پہلے کونسا کسی محل میں رہتی تھی کچا گھر تھا ان کا۔۔۔

لیکن وہاں سکون تھا محبت تھی اپنے تھے اس کے اوٗر یہاں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

ضرغام خان کو اس وقت اپنے سینے میں مچل رہے جزبات پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا معا اپنے بابا کی یاد آتے ہی ساری خماری اڑن چھو ہوئی تھی اس نے ارشک کو بالوں سے پکڑ کر اور کھینچا تھا وہ اوپر کو ہوتی اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

وہ ایک دم نیند سے بیدار ہوئی تھی نیند کی سرخی لیے ہوئے گہری آنکھیں ضرغام خان پل بھر کے ان کی شفافیت میں کھو سا گیا تھا جن میں وہ اس وقت اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔۔۔

ارشک اچانک ایسے کھنچے جانے پر اس کے چوڑے کشادہ سینے میں آ سمائی تھی اس نے ضرغام خان سے پیچھے ہونے کی کوشش کی تو ضرغام خان نے اسے خود کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

اوَر وہ اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو محسوس کرنے لگی تھی ضرغام خان نے اسے گود میں بھرا تھا اوَر اسے لیے روم میں رکھے ٹو سیٹر صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔

وہ اس کی میں تھی سانس روکے وہ ضرغام خان کو دیکھ رہی تھی جو اس کی نظروں کی تپش خود پر با خوبی محسوس کر رہا تھا۔۔

کیا کہہ کر گیا تھا میں۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی ٹھوڑی پکڑے سنجیدہ " لہجے میں پوچھنے لگا تھا ارشک اس کا سوال سمجھ نہیں پائی تھی سہمی سی اسے دیکھنے لگی تھی جو اپنی سرد نگاہیں اس پر گاڑے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔"وہ بس یہ ہی کہہ سکی تھی۔۔۔"

کیا کہہ کر گیا تھا میں۔۔؟؟"اس نے سوال پھر سے دوہرایا " تھا۔۔۔شاید وہ اس کے لبوں سے کچھ سننا چاہتا تھا لیکن ارشک

سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی بات وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔"وہ بول نہیں پا رہی تھی اس کی اس قدر نزدیکی پر وہ اندر " تک ڈر گئی تھی ابھی تو لبوں پر پہلے والی جلن ختم نہیں ہوئی تھی اور اب پھر سے

۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی یہ کبھی نہ کبھی تو ہونا تھا وہ اس کا شوہر تھا اس کے جسم و جاں پر پورے حقوق رکھتا تھا اؤر رشتہ بھی کونسا ان میں محبت کا تھا انتقام کا تھا نفرت کا تھا وہ اس سے باپ کا انتقام لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ اس میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا صرف بدلے کی خاطر اسے پاس رکھے ہوئے تھے اس کے دل میں اس کے لیے کوئی جذبات ہوتے تو وہ کبھی نہ کبھی تو ظاہر کرتا لیکن شام میں اس نے جیسے اس پر اپنا حقِ استعمال کیا اور پھر اپنی کزن کے سامنے جیسے ری ایکٹ کیا وہ سب سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے گہرے سانس بھرتے حلق تر کیا تھا۔۔۔

میں کون ہوں تمہارا۔۔۔؟؟"!ایک اور سوال آیا تھا ضرغام خان "
کا وہ کیا جواب دیتی۔۔

اس کا سوال تھا ہی ایسا وہ بھلا کیسے جواب دے پاتی سو وہ خاموش
رہی تھی لیکن اس کی یہ خاموشی مقابل کو طیش دلا رہی تھی۔۔۔

بولو۔۔۔"اس کی تھوڑی پر اپنے مضبوط ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے "
ہوئے استفسار کیا تھا وہ سہم گئی تھی۔۔۔

سردار۔۔۔۔"وہ کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔"

ضرغام خان کی نظریں اس کے حسین سراپے پر مرکوز
تھیں۔۔۔۔۔

ایک پل کے لیے نگاہوں میں خماری سی چھائی تھی اس کے حسین
سراپے کو دیکھتے وہ اس کی ملکیت تھی یعنی اس کی بیوی۔۔۔۔

سردار تو پورے گاؤں کا ہوں تمہارا کیا ہوں۔۔۔؟؟؟"اس کے "
دوپٹے سے بے نیاز وجودِ پر اپنی گہری نظریں ٹکائے اس کے جسمانی
خدو خال دیکھتے وہ خود پر کنٹرول کھونے لگا تھا۔۔۔

ش۔۔۔۔و۔۔۔۔ہ۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔"وہ اٹکتے اٹکتے ہوئے ہوئے "
بولی تھی۔۔۔۔

شوہر کے حقوق بھی پتہ ہوں گے کیا ہوتے ہیں۔۔۔"اس کی "
گردن پر لب گاڑتے ہوئے زور سے غرایا تھا وہ اوُر اس کی گردن
پر جا با جا اپنے دانت گاڑتے وہ اسے سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

ارشک کی سسکیاں کمرے کی خاموش فضا توڑ رہی تھیں وہ اس کے
لمس پر ماہی بے آب کی طرح تڑپ کر رہ گئ تھی۔۔۔۔

وہ اب لب اس کی گردن کی بیک سائیڈ پر لے گیا تھا اس کے
دہکتے لبوں کو اپنی بیک پر محسوس کرتے وہ کانپ سی گئ تھی کیونکہ

سردار ضرغام خان کے عمل میں شدت تھی جو وہ نازک جان سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

سکون دے رہی ہیں یہ سسکیاں مجھے۔۔۔۔کاش یہ سسکیاں تمہارا " باپ بھی سن پاتا تو مجھے اوٗر سکون ملتا۔۔۔۔"اپنے ہاتھوں سے اس کی دھڑکنوں کو چھوا تو ارشک نے تڑپ کر اس کے ہاتھوں کو خود سے دور کرنا چاہا تھا اس کے ہاتھ بے باکی سے اس کے وجودِ کی گہرائیوں میں سرائیت کر رہے تھے۔۔۔

وہ اس کی شرٹ کا پہلا بٹن کھول کر وہ اس کی گہرایوں کو بے باکیوں سے تکتے اس کی بیوٹی بون پر لب گاڑتے ہوئے اس کو تکلیف دے رہا تھا۔۔۔

اس کی بیوٹی بون کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ اب شدت دکھانے لگا تھا اس کے لب اس کی گہرایوں پر رینگ رہے تھے اور ارشک اس کے لبوں کی گستاخیوں پر کسک رہی تھی۔۔۔

پلیز۔۔۔"اس کے ارادے اسے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے اس "
سے تو اچھا تھا وہ اس کمرے میں ہی رہتی کم سے کم وہاں ایسا کچھ تو
نہیں ہوتا اس کے ساتھ۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ بیوی ہو میری مجھے سکون دینا فرض ہے تمہارا اب "
کم عمر ہو اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ میں اپنے حق سے
دستبردار ہو جاوں گا۔۔۔"اس کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے
چھوتے وہ زور سے غرایا تھا شاید اس کا بار بار مزاحمت کرنا ضرغام
خان کو پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

مجھے درد۔۔۔۔"وہ درد سے تڑپتی ہوئی بولی تھی اس کے مضبوط " ہاتھوں کا لمس اس کے لبوں کی گستاخیوں کو وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

اچانک سے ضرغام نے اس کی دھڑکنوں کو اپنے ہاتھوں سے چھوا تھا وہ مچلی تھی اس سے دور ہونے کی کوشش کی تو ضرغام نے ایک دم سے اپنے گود سے صوفے پر شفٹ کیا تھا خود اس کے تقریباً اوپر آ چکا تھا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتے وہ اس کی سانسوں کے ساتھ کھلواڑ کرنے لگا تھا انداز شدت سے بھرپور تھا شاید وہ نرمی اس کے سوتے ہوئے دکھا سکتا تھا جاگتے ہوئے کبھی نہیں۔۔۔

اس نے اس کے لبوں پر اپنے دانتوں سے کاٹا تھا پہلے سے زخمی ارشک کے لب پھر سے خون چھلکانے لگے تھے ضرغام کو بھی اس کے لبوں کی حالتِ ادراک ہوا تھا وہ اس سے پیچھے ہوتے اس کی شرٹ کندھے سے سرکا گیا تھا۔۔۔

اس کے کندھوں کو چومتے ہوئے وہ آج اس پہر جیسے اس کے اور اپنے درمیان کے ہر پردے کو گرا دینا چاہتا تھا۔ ۔

وہ اس کے وجودِ کی گہرائیوں میں اتارنے والا تھا اس کے ہاتھ کی حرکت پر وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی۔۔۔۔

اس کی شرٹ کو کھینچ کر اس نے اس کے بازوؤں نکالتے اس کے بازوؤں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی ٹانگوں کو بھی جن سے وہ مزاحمت کر رہی تھی انہیں اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے وہ اپنے وجود کا سارا بوجھ اس کے نازک وجود پر شفٹ کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ تقریباً اس کے اوپر لیٹ چکا تھا اوٗر وہ اس کے کسرتی وجودِ کے نیچھے دب سی گئ تھی لیکن مزاحمت وہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی سٹرپ کو کندھوں سے نیچے کرتے اس کے بیوٹی بون پر لب گاڑے تھے وہ درد سے تڑپتی ہوئی اسے خود سے دور کرنے لگی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان ایک دم سے اوپر ہوا تھا اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتے وہ اس پر پھر سے جھکا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔ چھوڑ۔۔۔۔۔ دیں۔۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔"وہ منت کرنے "
کے سے انداز میں بولی تھی خوف سے جان جا رہی تھی اس کے ہر
عمل سے وہ تکلیف محسوس کر رہی تھی اس کا ہر عمل تھا بھی
جنونیت اوٗر شدت سے بھرا ہوا۔۔۔

وہ کہاں تک سہہ پاتی اس کے شدتوں جن میں ہر گزرتے لمحے کے
ساتھ اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اپنے ہاتھوں سے اس کی دھڑکنوں کے مقام پر
ایک زبردست جسارت کی تھی ارشک کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

وہ شدت سے دعا کر رہی تھی کہ وہ کسی طرح اس سے دور ہو جائے جو ہر گزرتے لمحے اس کو قید کرتا جا رہا تھا۔۔۔

اوَر ارشک آنسو بہاتے بے بس سی پڑی تھی اس کی قربت اس کا دہکتا لمس اس کے لب اسے کسی انگارے سے کم نہیں لگ رہے تھے وہ بری طرح سے سسک رہی تھی اور ضرغام خان اس پر گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔

اس کو پوری طرح سے صوفے پر لٹائے وہ اس پر جھکتے ہوئے اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا اس کا کمس شدت لیے ہوئے تھے ہاتھوں کی حرکتیں الگ سے عروج پر تھیں ارشک ہر طرح سے ناکام ہوئی تھی اسے خود سے دور کرنے میں الٹا اس کی مزاحمت پر وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کر رہا تھا تھک کر ارشک کو مزاحمت ترک کرنی پڑی تھی کیونکہ اس کی مزاحمت اس کے حق میں اچھی نہیں بری ثابت ہو رہی تھی وہ اس کی مزاحمت کو اگنور تو کر ہی رہا تھا لیکن اس کی مزاحمت پر اس کا غصہ بڑھ رہا تھا۔۔۔

اوَر اس کے غصے سے ہی تو ارشک کی جان جاتی تھی۔

وہ اسے اور خود کو ہر طرح کے پردے سے آزاد کرتے اس کے وجود پر اپنی گرفت سخت کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس سے اپنے سارے حق وصول کرتا کمرے کی خاموش فضا میں موبائل فون کی آواز گونجی تھی ارشک نے اتنے ٹائم میں پہلی بار سکون کس سانس لیا تھا اس موبائل فون پر آنے والی کال والے بندے جو دل کھول کر دعا دی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان اس سے الگ ہوا تھا مگر اسے خود سے دور نہیں کیا تھا وہ ابھی تک اس کی باہوں میں ہی تھی اس نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔۔

ہیلو سردار سائیں وہ یہاں ڈیرے پر ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے جی " آپ آ جائیں۔۔۔"فون کسی ملازم کا تھا جو ضرغام خان کو ڈیرے سے فون کر رہا تھا۔۔۔

رات کو اگر کبھی ایسی ایمرجنسی ہو جاتی یا کوئی بھی مسلہ ہوتا تو فون ضرغام خان کو ہی آتا تھا کیونکہ یہ سارے معاملات وہ ہی دیکھتا تھا۔۔۔

خیریت ہے میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک۔۔۔۔"وہ فون کان سے " ہٹائے سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم بچ گئی۔۔۔۔؟"!!وہ ارشک کے چہرے کو " دیکھتے طنزیہ انداز میں بولا تو اس نے سر جھکایا تھا وہ صحیح ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔۔

ایک رات سے کیا ہو گا اب تو ساری زندگی کا ساتھ ہے ساری "
زندگی تمہیں ضرغام خان کی بیوی بن کر رہنا ہے صرف ایک رات
کی جان بخشی پر اتنی خوشی جب پوری پوری رات تمہاری میری
پناہوں میں گزرے گئی تو تب کیا کرو گی تم۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے
چہرے پر پھیلی معصومیت سے نظریں چرا گیا تھا وہ اس وقت جس
حلیے میں اس کے سامنے تھے وہ پل بھر کو پھر سے بہکنے لگا تھا اگر
وہ فون کال نہیں آتی تو وہ آج کی رات اس سے اپنے سارے
حقوق لینے والا تھا۔۔۔

کوئی جواب نہیں ہے ہو گا بھی کیسے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا "
تھا اور اپنی شرٹ زمین سے اٹھا کر اس کے وجودِ پر پھینکتے ہوئے وہ
باتھ روم میں چلا گیا تھا شاور لے کر اور چینج کر کے دس منٹ بعد
واپس آیا تو سفید کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس تھا جو اس کی
چوڑی جسامت پر خوب جچ رہا تھا اپنے گرد اپنی بلیک کلر کی مردانہ
شال اوڑھتے اس نے ایک نظر ارشک کو دیکھا تھا جو اس کی شرٹ
تھامے ابھی تک ویسے ہی صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ جیسے اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی وہ کچھ سوچتا
اس کے قریب آیا تھا اور بیک سے اس پر جھکا تھا۔۔۔

لگتا ہے میرا ایسے جانا تمہیں اچھا نہیں لگا۔۔۔؟؟؟"اس کی برہنہ "
گردن پر اپنی گرم سانسوں کا لمس چھوڑتے وہ گمبھیر آواز میں بولا
تھا ارشک ایک دم سے اس کی آواز سنتی اچھلی تھی۔۔۔

اپنے سینے پر ہاتھ اپنے دھڑکتے دل کو قابو کیا تھا جو دو سو کی سپیڈ
سے ڈھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے
گا۔۔۔۔

سرادر ضرغام خان نے کہر برساتی نگاہیں اس کے سراہے پر مرکوز کی تھیں۔۔۔۔

آپ۔۔۔مطلب۔۔۔"وہ گھبراہٹ میں جو منہ میں آیا وہ ہی بول " گئی تھی۔۔۔

مطلب بعد میں سمجھاؤں گا ابھی ٹائم نہیں ہے۔۔۔"وہ بے باکی " سے اس کے وجود پر اپنی گہری نگاہیں ٹکائے بولا تھا ارشک کی گرفت اس کی شرٹ پر سخت ہوئی تھی پلکیں لرزی تھی اور اس کے عارض پر سایہ فگن ہوئی تھی لب بھی بری طرح سے کپکپا رہے

تھے جو سردار ضرغام خان کی توجہ کا مرکز بنے تھے لیکن ابھی سردار ضرغام خان کے پاس وقت کم تھا سو وہ اپنی شال ٹھیک کرتا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ارشک نے اس کے جاتے ہی سکون کا سانس خارج کیا اور زمین پر پڑے اپنے کپڑے اٹھا کر پھر سے پہنے تھے اور پہلی والی جگہ پر واپس آ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں وہ اسے صوفے پر لے گیا تھا بیڈ پر نہیں۔۔۔۔

یہ چیز اس نے شدت سے محسوس کی تھی یعنی وہ اس سے اپنے حقوق تو لینے والا تھا لیکن وہ اسے اپنے بستر پر جگہ نہیں دے سکتا تھا وہ کبھی بھی اسے اپنے ساتھ اپنی بیوی کی حیثیت سے نہیں رکھنے والا تھا کہیں موتی اس کی آنکھوں سے بے مول ہوئے تھے وہ غریب تھی تو کیا وہ اس کے ساتھ یہ سب اس وجہ سے کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ مجھ سے سارے حقوق لے کر بھی مجھے کبھی بھی اپنے ساتھ " نہیں رکھیں گے۔۔۔"وہ ہچکیاں لیتی ہوئی سوچنے لگی تھی

-

رات کے اس پہر یہاں سب سو رہے تھے وہ ایک کونے میں بیٹھی اشک بہا رہی تھی۔۔۔

نجانے امی بابا کس حال میں ہوں گے۔۔۔"اسے اچانک سے اپنے " ماں باپ کی یاد آئی تھی۔۔۔

کاش بابا میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوتی۔۔۔"اپنے آنسوؤں کو "
اپنی شرٹ کی آستین کے ساتھ صاف کرتی وہ اپنے ماں باپ کو یاد
کر رہی تھی۔۔۔

جب کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ماں باپ
یہ گاؤں چھوڑ کر ہی جا چکے ہیں اب شاید ہی وہ کبھی ان سے مل
پاتی۔۔۔۔

بابا مجھے یقین ہے بہت جلد ہم پھر سے ساتھ ہونگے۔۔۔۔"وہ شاید"
دل کو بہلا رہی تھی۔۔

بقول غالب:

دل کو بہلانے کو

غالب یہ خیال اچھا ہے۔۔۔

•••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 11

••••••••

زرانیل خان کی صبحِ صبحِ آنکھ کھلی تو ارواح اس کے ساتھ بے خبر سو رہی تھی اس نے ایک قہر برساتی نگاہ اس پر ڈالی تھی اس کی رات کی حرکت اسے زرا پسند نہیں آئی تھی وہ اس کا شوہر تھا اس کے ساتھ اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کا سوچتے اس کے قریب گیا تھا لیکن اس نے کیا کیا۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف سے شدید غلط فہمی کا شکار ہوتے اس کی حالت سمجھنے کی کوشش نہ کرتے اس سے بدگمان ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سائیڈ پر پڑی ہوئی اپنی شرٹ اٹھائی اور اسے پہنتے وہ بیڈ سے اٹھا تھا اس کا فون بجا تھا اس نے اٹھایا تو ضرغام خان کا فون تھا۔۔۔

صبحِ صبحِ اس کا فون دیکھ کر وہ چونک گیا تھا شرٹ کے بٹن بند کرتے ہاتھ رکے تھے۔۔۔۔

ہیلو ہاں سب خیریت ہے صبحِ صبحِ کال کی تم نے۔۔۔۔"وہ صوفے " پر بیٹھ گیا تھا ارادہ اس سے تفصیل سے بات کرنے کا تھا۔۔۔

ہاں وہ تم لوگ آج دوپہر کو حویلی پہنچ جانا۔۔۔"ضرغام خان " مصروف سے انداز میں بولا تھا حویلی پہنچے والی بات پر زرانیل پھر سے چونک گیا تھا۔۔۔۔

کیوں سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟"وہ پریشان ہوا کہ کہیں بڑی بی بی "
یا دادا جان کی طبیعت ہی خراب نہ ہو

۔۔۔۔۔۔

ہاں آج شام کو عالمیار اور آرمینا کی مہندی ہے اور کل "
رخصتی۔۔۔"وہ آرمینا سے بات کر چکا تھا تبھی اس نے زرانیل کو
کال کی تھی اسے بتایا رخصتی کے بارے میں۔۔۔۔۔

لیکن یار ابھی تو آرمینا پڑھ رہی تھی اور اچانک سے کیا ہوا سب "
ٹھیک ہے نہ مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔"زرانیل خان واقعی میں
پریشان ہوا تھا اتنی جلدی شادی کا سن کر جب کہ آرمینا نے ابھی
چند مہینے پہلے ہی کالج میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔۔

یہ تو تم اپنے بھائی سے پوچھنا جس نے نجانے کیا پٹی پڑھائی ہے " دادا جان کو کہ وہ ایک دم سے رخصتی کے لیے پریشر ڈال رہے ہیں۔۔۔"ضرغام خان اپنا ماتھا اپنی انگلیوں کی پوروں سے سہلاتے ہوئے بولا تو زرانیل خان نے تاسف سے سر ہلایا تھا۔۔۔

وہ اپنے بھائی کی حرکتوں سے بہت پریشان تھا جو نہ ٹھیک سے بزنس پر توجہ دیتا تھا نہ کسی دوسری چیز کی طرف ہمیشہ اپنی ہی من مرضی کرتا تھا۔۔۔۔

اوٗر حیرت کی بات یہ تھی کہ دادا جان اسے منع نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو ان کی فل سپورٹ حاصلِ تھی۔۔۔۔۔۔

یہ تو میں آ کر پوچھوں گا اس سے لیکن تم نے تعزیز کو کال "
کی۔۔۔؟؟؟"آرمینا تعزیز کی بہن تھی بھلے سوتیلی سہی لیکن تو اس کا
وہاں ہونا ضروری تھا تبھی زرانیل نے اس بارے میں پوچھا
تھا۔۔۔۔

نہیں کروں بھی تو وہ اٹھائے گا نہیں تم اس کو بتا دینا اوٗر اگر ہو "
سکے تو ساتھ لانے کی کوشش بھی کرنا دادا جان اس کے رویئے کو
لے کر خاصے پریشان رہتے ہیں بھلے ذکر نہیں کرتے ہیں لیکن وہ
اس سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔"وہ ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا تھا
ماحول بھی کافی سنجیدہ تھا۔۔۔

ہاں میں پوری کوشش کروں گا اب فون رکھتا ہوں۔۔۔"وک "
مزید چند باتیں کرتا کال کٹ کرتے فون سامنے رکھے میز پر رکھتا

اٹھا تھا ایک نظر ارواح کو دیکھا جو بے خبر سو رہی تھی اس پر ایک نگاہ ڈالتے وہ باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔

واپس آیا تو اپنے کسرتی وجود کے گرد اس نے صرف ٹاول لپیٹا ہوا تھا ارواح جو اسی وقت بیڈ سے اتر رہی تھی وہ اسے دیکھ نہیں سکی تھی اور اس کے کشادہ برہنہ سینے سے آ ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھتے وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی زرانیل خان نے طنزیہ انداز میں اسے دیکھتا تھا وہ اپنے دوپٹے کو تلاش کرنے لگی جو نجانے کہاں پھینک چکا تھا وہ رات کو۔۔۔

وہ اس کی طرف اپنا رخ مڑے اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی جو اپنی حالت سے بے پرواہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ سائیڈ سے ہو کر آگے جانے لگی کہ پاؤں پھر سے پھسلنے کی وجہ سے وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی خود کو گرنے سے بچا چکی تھی۔۔۔

وہ سر جھکائے ہوئے تھی وہ جس حلیے میں تھا اس کے لیے شرم سے نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا اس کے سینے سے جلدی سے اپنے ہاتھ ہٹائے تھی ارواح نے۔۔۔

اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ رات کی وجہ سے وہ اس سے ناراض ہے وہ پریشانی سے ناخن چبانے لگی تھی اوٗر کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔۔

سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی دیکھتے وہ اندر تک ڈر گئی تھی اس کے چہرے سے وہ اس کے ضبط کا اندازہ لگا سکتی تھی وہ ایک نظر اسے دیکھتا سر جھکتے ہوئے ڈریسنگ میں چلا گیا تھا واپس آیا تو چہرے پر اضطرابی کیفیت تھی وہ حویلی جانے والے تھے اور ارواح۔۔۔

اس کو وہ لوگ یہاں تو نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔

یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی اس نے اپنا والٹ اُٹھاتے پینٹ کی جیب میں رکھا اوٗر فون ہاتھ میں پکڑے وہ روم سے نکلا تھا یہاں شاید تعزیز اسی وقت جوکنگ سے واپس آیا تھا۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔"اسے تیار دیکھ کر وہ سمجھا کہ وہ کسی ایمرجنسی کی "
وجہ سے جا رہا ہے کیونکہ اس کا چہرہ بھی پریشان سا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگا تھا اور زرانیل خان نے اسے دیکھا "
جو ٹروزار کی پوکیٹ میں ہاتھ ڈالے پوری توجہ اس پر مرکوز کیے
ہوئے تھا۔۔۔

آج حویلی واپس جانا ہے۔۔۔"!!!وہ تعزیز خان کو دیکھتے اپنا ماتھا "
مسلتے ہوئے بولا تو تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

اک دم اچانک سے کیوں راتوں رات پلان کب بنایا تم نے اور "
ویسے بھی حویلی جانا ضروری تو نہیں ہے۔۔"وہ اس کو دیکھتے صوفے
پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

آج شام کو آرمینا اور عالمیار کی مہندی ہے۔۔۔"اس نے اس کی "
معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔۔

واٹ اچانک سے کیوں۔۔۔؟؟؟"وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔"

پتہ نہیں یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا۔۔۔ !!تم چلو گے ساتھ "
آج شام کو۔۔۔۔؟؟؟"وہ پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

جانتا تھا وہ انکار کرے گا۔۔۔

نہیں۔۔۔"یک لفظی جواب دیا تھا اس نے چہرے کے تاثرات "
بھی سپاٹ ہوئے تھے حویلی والوں کے نام سن کر۔

۔۔۔۔

"آرمینا تمہاری بہن۔۔۔۔"

سوتیلی بہن۔۔۔"اس نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ لی "
تھی۔۔

لیکن بہن تو ہے نہ وہ اؤر ویسے بھی عالمیار صرف میرا بھائی نہیں "
تمہارا بھی کچھ لگتا ہے۔۔۔۔"وہ اسے جتانے والے انداز میں بولا
تھا۔۔۔

جانتا ہوں آج نہیں لیکن کل وہاں آنے کی پوری کوشش کروں گا"
ابھی آؤ ناشتہ کرتے ہیں میں آفس کے لیے لیٹ ہو رہا
ہوں۔۔۔۔"!!!وہ سنجیدگی سے بولتے زرانیل خان پر واضح کر گیا تھا
کہ وہ مزید اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔

"لیکن آج شام کو جانے میں کیا پرابلم ہے۔۔۔؟"

کیا یہ کافی نہیں ہے کہ میں وہاں جانے کے لیے راضی ہو گیا ہوں"
اب وہ آج آؤں یا کل کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔"!!!وہ بے تاثر
چہرے کے ساتھ بولا تھا۔۔۔۔

لیکن مجھے ارواح کی پریشانی ہے اس کا کیا کریں گے ہم نہ تو اسے "
اکیلا چھوڑ سکتے ہیں اور ساتھ کیسے لے کر جا سکتا ہوں۔۔۔"زرانیل
خان پریشانی سے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اگلے مسلے پر بات کرنے
لگا تھا جو زیادہ پریشان کن تھا۔۔۔۔۔

ارواح کو تم ساتھ لے جاؤ گے زرانیل اسے یہاں نہیں چھوڑ سکتے "
ہیں جانتے ہو نہ اس دن تو وہ لوگ تمہارے پولیس میں ہونے کا
سن کر واپس چلے گئے تھے لیکن اگر واپس آ گئے تو ارواح کو تم

ساتھ لے کر جاؤ گے حویلی۔۔۔"وہ اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"وہاں کسی کو ارواح کے بارے میں پتہ نہیں ہے ایسے میں کیا اسے وہاں لے جانا ممکن ہے کیا۔۔۔؟؟؟"وہ سب کے متوقع ری ایکشن سے خائف ہوا تھا ابھی تک تو کسی سے ذکر بھی نہیں کیا تھا اس نے اس نکاح کا۔۔۔۔۔۔۔

"تو کیا اسے یہاں چھوڑ کر جاؤ گے تم اکیلا۔۔۔"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"ایسا تو نہیں کہا میں نے لیکن اسے ساتھ لے جانا بھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ سب کو کہوں گا کیا میں کہ یہ کون

ہے۔۔۔؟؟؟"وہ اصل پریشانی والی بات کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

یار کچھ بھی کہہ دینا جس طرح کی تمہاری جاب ہے تم کچھ بھی " بول سکتے ہو اوٗر پھر بعد میں بتا دینا موقع دیکھ کر۔۔۔"تعزیز ایسے بول رہا تھا جیسے یہ سب کچھ بہت آسان تھا۔۔۔

ہاں میں ایسا ہی سوچ رہا ہوں ضرغام خان سے بات کروں گا وہ " خود ہی ہینڈل کر لے گا۔۔۔"!!وہ ضرغام خان کو سوچتے تھورا بہت ریلیکس ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ اس کی بات کو حویلی والے ری جیکٹ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

وہ تو سب ہو جائے گا لیکن اس کا کیا کرو گے جو ہر وقت تمہارے"
آگے پیچھے منڈلاتی رہتی ہے حویلی جاتے ہی سب سے پہلا سامنا
تمہارا اسی سے ہو گا

۔۔۔۔"وہ جس کی طرف اِشارہ کر دیا تھا زرانیل خان اچھے سے
سمجھ گیا تھا۔۔۔

شٹ اپ تعزیز خان۔۔۔"وہ چڑھا تھا الیمشہ کے زکر سے"

۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔"تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا وہ لوگ اپنی باتوں میں مگن یہ "
تک محسوس نہیں کر سکے تھے کہ ارواح ان کی ساری باتیں سن چکی
تھی۔۔۔

وہ زرانیل خان کے آنے سے پہلے ہی کچن کی طرف چلی آئی تھی۔۔۔

ناشتہ بناتے ہوئے اس کا دھیان ان دونوں کی باتوں کی طرف تھا۔۔۔

اپنے نام پر اس کے کان کھڑے ہوئے تھے اور پھِر اس کے ساتھ جانے کا سن کر وہ پریشان ہوئی تھی ان کی باتوں سے اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ ان کی فیملی کافی بڑی تھی اور کسی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ناشتہ تیار کر کے تعزیز خان کو آواز دی تھی زرانیل خان سے بات کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی وہ اس کی ناراضگی پر حد سے زیادہ پریشان تھی۔۔۔

مجھے انہیں کلئیر کر دینا چاہیے نہیں تو وہ مجھے غلط سمجھیں " گے۔۔۔"وہ پریشانی سے زرانیل خان کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی تھی زرانیل خان اس کی نگاہوں کی تپش خود پر اچھے سے محسوس کر رہا تھا لیکن اس نے اسے فل اگنور کیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اس کی رات کی حرکت نے اسے غصہ دلایا تھا۔۔۔

تعزیز خان اپنا ناشتہ کرتے اٹھ کر تیار ہوا اور آفس کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

زرانیل خان بھی ناشتہ ختم کرتا اٹھتے ہوئے باہر نکلا معا کچھ یاد آنے پر وہ ارواح کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

اپنی پیکنگ کر لینا شام کو ہمیں جانا ہے حویلی ائی مین میرے " گھر۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہتا نکل گیا تھا وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے سنجیدہ چہرہ کو دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہو ہوئی تھی بولنے کی۔۔۔

کیسے بتاؤں ان کو میرے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔۔"وہ دروازہ بند " کرتی دروازے کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی اپنے بالوں کو اس نے زور سے مٹھیوں میں جکڑ تھا اپنی اس بیماری سے وہ خود بھی بہت پریشان تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

.....

آرمینا ساری رات روم سے نہیں نکلی تھی ابھی اس کا ارادہ کالج جانے کا تھا لیکن اسے پہلے ہی نیوشا نے آ کر کہہ دیا کہ خالہ جان منع کر چکی ہے تم کالج نہیں جا رہی ہو ویسے بھی شام کو مہندی کا فنکشن ہے تمہیں سو تیاریاں کرنی ہوں گی۔۔۔

میں اب کالج بھی نہیں جا سکتی آخر سب لوگ چاہتے کیا ہیں " میں۔۔۔"وہ روتے ہوئے بیڈ پر لیٹی سسک رہی تھی عالمیار پر اسے بلا کا غصہ آیا ہوا تھا جو خود تو کسی سے پوچھے بغیر جو مرضی ہوتا تھا کرتا تھا اور یہاں وہ اس کی وجہ سے کالج تک جانے سے روکی جا چکی تھی۔۔۔

آپ کو ناکوں چنے نہ چبوا دیئے تو میرا نام بھی آرمینا نہیں ہے خود "
ہی پناہ مانگیں گے آپ مجھ سے۔۔۔"وہ زور سے حلق کے بل چیخی
تھی رو رو کر گلہ بھی خشک ہو چکا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان خود آیا تھا اس کے پاس اور وہ کیا کرتی اس نے ہاں کر
دی تھی کل کی بڑی بی بی کی حرکت کے بعد وہ کیسے انکار کرتی۔۔۔

ضرغام خان اس کی مرضی جانتے خاموش ہو گیا تھا لیکن وہ اس کی
حالتِ سے پریشان بھی تھا جو کافی ٹنس لگ رہی تھی ضرغام خان
کے بار بار پوچھنے پر بھی اس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔

ان لوگوں نے کل کے دن ہر کسی کو کارڈ بھیج دیا تھا پہلے پہلے
پوتے کی شادی تھی شمس خان سارے ارمان پورے کرنا چاہتے ہیں

لیکن عالمیار نے ان کو کہہ دیا تھا کہ وہ یہ شادی سادگی سے چاہتا ہے صرف فیملی کے لوگ ہی ہوں تو بہتر ہیں۔۔

تو اب ان لوگوں نے صرف قریبی رشتے داروں کو ہی انوائیٹ کیا تھا۔۔۔۔

آرمینا کی حالتِ دیکھتے حرمین بیگم اندر سے پریشان تھی اس کی خود سری اوٗر بدتمیزی دیکھتے وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھیں کہ سب اچھے سے ہو جائے جس کے آثار تو نہیں نظر آ رہے تھے۔۔۔

آرمینا پہلے ایسی نہیں تھی پہلے وہ کبھی اتنی بدتمیزی نہیں کرتی تھی لیکن اب جب سے وہ پڑھنے کے لیے جانے لگی تھی اس کے مزاج میں تبدیلی آئی تھی جو ان کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔

.....

ابرشم کی آج پھر لفٹ میں تعزیز خان سے ملاقات ہو گئی تھی لیکن آج وہ کل کی نسبت کافی اپ سٹ تھی اس سے تو بات ہی نہیں کی تھی ابرشم نے۔۔۔

تعزیز سمجھ گیا تھا کہ وہ پریشان تھی وہ اس سے چاہنے کے باوجود بھی پوچھ نہیں سکا تھا کہ اس کو کس بات کی پریشانی ہے۔۔۔۔

وہ لوگ ساتھ کیبن میں انٹر ہوئے تھے اندر آتے ہی ابر شم نے اسے فائل کے کچھ اہم پوائنٹ ریڈ آؤٹ کرنے کے لیے کہا تھا اؤر خود چیئر کی بیک سے پشت ٹکائے وہ سوچوں میں گم تھی۔۔۔

رات ائزم کے فون سے پریشان تھی اؤر اوپر سے صبحِ صبحِ گرینی کا بی پی کافی ہائی تھی ڈاکٹر نے ابر شم کو صاف کہا تھا وہ کسی چیز کی ٹینشن لے رہی ہیں اور یہ ان کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

وہ ان کی ٹینشن کی وجہ اچھے سے سمجھ رہی تھی وہ اسے لے کر پریشان تھیں لیکن وہ کیا کرتی۔۔

ائزم اسے مزید ایک سال تک انتظار کی سولی پر لٹکاتے خود برلن چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ گرینی کی وجہ سے بہت اپ سٹ تھی ایک ہی تو رشتہ تھا اس کے پاس وہ کیسے انہیں دکھی دیکھ سکتی تھی۔۔

لیکن ائزم اس کی محبت تھا اس کی پہلی محبت۔۔

وہ اس کا انتظار برسوں تک کر سکتی تھی لیکن وہ گرینی کو یہ بات کیسے سمجھاتی۔۔۔

اس کا فون بجا تو وہ سوچوں کے بھوار سے نکلی تھی اس کی دوست کی کال تھی جس کو اسنے میسج کر کے ساتھ صورت حال سے آگاہ کر چکی تھی۔۔۔

یار آبی مجھے تو اس مسلے کا ایک ہی حل نظر آ رہا ہے۔۔۔ "اس " نے ابر شم کے میسج کا رپلائی کیا تھا۔۔۔

کیسا حل جلدی بتا مُجھے۔۔۔"وہ تیزی سے ٹائپ کر رہی تھی تعزیز "
خان کی نظریں اسی پر تھیں۔۔

جو بار بار اپنے چہرے پر آ رہی بالوں کی لیٹوں کو پیچھے جھٹکتی ہوئی
بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

وہ آج لائٹ گرے کلر کی جینز میں تھی اوپر پنک کلر کی لونگ
شرٹ جو اس کے دودھیا سراپے پر بہت پچ رہی تھی ایک پل کے
لیے تعزیز اس کے چہرے کو تکتے اس کے حسن میں کھو سا تھا۔۔

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی اتنی کہ دیکھنے والا ایک بار دیکھ کر
اسے پھر سے دیکھنے کی خواہش کرتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں گم میسیجز کر رہی تھی لیکن اس کی نگاہوں کی تپش سے وہ بیگانہ نہیں تھی جانتی تھی وہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"کنٹریکٹ میرج۔۔۔۔"

اس کا جواب پڑھتے ابرشم کے چہرے پر حیرانگی در آئی تھی۔۔۔۔ مطلب۔۔۔؟؟؟"وہ شاید اس کی بات سمجھ نہیں سکی تھی۔۔"

دیکھ آبی ہم کوئی انسان ڈھونڈتے ہیں جو تجھ سے کنٹریکٹ میرج " کرے جسٹ فار ون ائیر اوٗر پھر جب ائزم آئے گا تم لوگ اپنا کنٹریکٹ ختم کر دینا سمپل اوٗر وہ انسان کوئی ایسا ہونا چاہیے جو تمہارے ساتھ مخلص رہے اوٗر ہم اسے پیسوں سے خرید سکتے ہیں

مطلب وہ گرینی کے سامنے ایسے شو کرے جیسے تم لوگ اپنی پسند سے مرضی سے شادی کر رہے ہو۔۔۔"اس کا میسج پڑھتے ابرشم نے سر اٹھا کر تعزیز خان کو دیکھا تھا جو اب فائل پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا۔۔۔

یہ بندہ اس کے کام آ سکتا تھا۔۔۔۔

تھینکس یارا۔۔۔اب اگے کا کام میں خود کر لوں گی۔۔۔"وہ میسج " ٹائپ کر کے فون ٹیبل پر رکھ چکی تھی ایک دم سے ریلیکس ہوئی تھی جیسے آدھی ٹینشن ختم ہو گئی ہو۔۔۔۔

میم اٹس ڈن۔۔۔"وہ فائل اٹھا کر ابر شم کے پیچھے آیا تھا جو چیئر "
پر بیٹھی اسے خود طرف آتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے فائل اسکے سامنے رکھی تھی اوٗر اس فائل میں ہائی
لائٹ کیے پوائنٹ او سے ڈسکس کرنے لگا تھا وہ دونوں مستعدی
سے کام کر رہے تھے کہ تعزیز خان کا فوں وائبریٹ ہوا تھا اس
نے ابر شم سے معزرت کرتے کال اٹھائی تھی۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔؟؟؟"نمبر سیو نہیں تھا لیکن اس نے کال ریسیو کی "
تھی۔۔۔

میں ہوں سفرا کل ابرشم رانا کے آفس میں ملے تھے یاد "
ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی تعزیز خان نے فون کان
سے ہٹا کر دیکھا تھا جیسے فون کو گھور رہا ہو۔۔۔۔۔

آپ کے پاس میرا نمبر کیسے آیا۔۔۔؟؟؟"لہجے میں حیرانگی کا "
عنصر نمایاں تھا۔۔۔

مسٹر آج کل کے دور میں فون نمبر لینا کون سا مشکل ہے خیر مجھے "
تم سے بات کرنی تھی کہیں ملاقات ہو سکتی ہے۔۔۔"وہ اصل
ٹاپک کی طرف آئی تھی۔۔۔۔

نو۔۔۔"کہتے ہی تعزیز نے کال کٹ کر دی تھی اس کھلے عام "
بیزتی پر سفرا کا چہرہ حدت کے احساس سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

دیکھنا کیسے تمہیں ابر شم کے آفس سے نکلواتی ہوں میں میری "
انسلٹ کر کے تم نے اچھا نہیں کیا مسٹر تعزیز خان۔۔۔"وہ غصے
سے ٹیبل پر پڑی ہوئی فائلز کو نیچے پھینک چکی تھی۔۔۔

ایک تو وہ اس لڑکے کی پرسنلٹی سے امپریس ہوئی تھی اوٗر دوسرا
وہ اس کے کام کرنے کے انداز سے۔۔۔

کل ہی تو اسے کال پر بتایا گیا تھا کہ ابر شم اوٗر وہ لڑکا ایک ساتھ
کسی پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں وہ تب سے اس سے بات کرنے
کا سوچ رہی تھی۔۔۔

اس نے ابر شم کے آفس میں اپنے دو تین لوگ رکھے ہوئے تھے
جو ابر شم کی ہر حرکت کے بارے میں اسے بتاتے تھے اور جو

پروجیکٹ وہ اب تک ابر شم سے چھین چکی تھی وہ بھی شاید اسی وجہ سے ممکن ہو پایا تھا۔۔

وہ خود محنت کرنے کے بجائے ابر شم کی محنت چوری کرنے کی کوشش کرتی تھی اب اس کی نظریں تعزیز خان پر تھیں لیکن اس کے انکار نے اس کے اندر شعلے سے برپا کر دیئے تھے۔۔۔

ابر شم خود تمہیں اپنے آفس سے نکالے گی اور پھر تمہیں میری " ضرورت پڑے گی اور میں پھر کیا کروں گی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔"وہ زہر آلود تاثرات چہرے پر سجائے آگے کی پلاننگ کر رہی تھی۔۔۔

میم یہ فائل ریڈی ہے آئی تھنگ اب ہمیں چلنا چاہیے لوکیشن تو "
مجھے بھیج دی ہے۔۔۔۔ ڈائریکٹر نے۔۔۔"وہ فون جیب میں
رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر اس نے سر ہلایا تھا اور چیئر سے اٹھ کر
کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔"وہ اپنا بیگ شولڈر پر لٹکاتے ہوئے بولی تھی وہ دونوں"
ساتھ کیبن سے نکلے تھے کہیں سارے لوگوں کی نظروں کا مرکز
بنے تھے کہیں لڑکیوں کی نظریں تعزیز خان پر تھیں۔۔۔

وہ یہاں کا ایک معمولی سا امپلائے تھا لیکن پرسنلٹی سے وہ یہاں کا
مالک لگتا تھا اور کم تو ابر شم رانا بھی نہیں تھی۔۔ ۔

وہ دونوں ساتھ چلتے گاڑی تک آئے تھے ان لوگوں نے ابر شم کی گاڑی میں ہی ایک ہوٹل میں جانا تھا یہاں ان کی میٹنگ تھی۔۔۔۔

میم ڈرائیونگ میں کروں۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا ابر شم " نے سر ہلایا اوٗر فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ تعزیز خان نے سنبھالی تھی۔۔۔

وہ لوگ مطلوبہ ہوٹل میں پہنچ گئے تھے یہ ہوٹل کافی خوبصورت تھا ابر شم جیسے ہی گاڑی سے نکلی کچھ سوچتے تعزیز خان نے اس کے سامنے ہاتھ کیا تھا جسے وہ تھامنے سے انکار کر چکی تھی۔۔۔

وہ ابر شم رانا تھی اسے سہارے کی ضرورت نہیں تھی لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ عنقریب وہ خود تعزیز خان سے ہیلپ مانگنے والی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے اندر آئے تھے ایک دم سے ابر شم کا پاؤں پھسلا تھا وہ گرنے سے بچنے کے لیے خود ہی تعزیز خان کو زور سے پکڑ چکی تھی تعزیز خان اسے دیکھتے طنزیہ سا ہنسا تھا اور پھر اسے بازوؤں سے پکڑے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

وہ اس کے مضبوط شانے سے آ گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے کان کے قریب لب لے گیا تھا۔۔۔

چاہتا تو آپ کو گرنے بھی دے سکتا تھا جیسے آپ نے تھوڑی دیر "
پہلے میرا بڑھا ہوا ہاتھ نہیں تھاما تھا چاہتا تو بدلہ لے سکتا تھا لیکن
نہیں لیا کیوں یہ نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔"وہ ایک دم سے اس کو اس
کے وزن پر کھڑا کر چکا تھا۔۔۔۔

لیکن ابر شم کے قدم ہیلز کی وجہ سے پھر سے لڑکھڑائے تھے تعزیز
نے اسے دوبار سنبھالا تھا وہ پھر سے اس کے سینے سے آ لگی تھی
اس کے سٹرونگ پرفیوم کی مہک اس کے حواسوں پر چھائی تھی وہ
ہمیشہ یہ ہی پرفیوم یوز کرتا تھا اس کی خوشبو ابر شم کو ہمیشہ ہی
محسوس ہوتی تھی جب وہ اس کے قریب ہوتی تھی۔۔۔۔

پھر سے۔۔۔۔۔"وہ حیرت سے پوچھنے لگا تھا ابر شم ایک جھٹکے سے "
اس سے الگ ہوئی تھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ ادھر اودھر
دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

ابر شم کو اس کی باتوں سے شرمندگی ہوئی تھی اس سے تو بہتر تھا
کہ وہ اس کا بڑھا ہوا ہاتھ ہی تھام لیتی کم سے کم گرنے سے تو بچ
جاتی اگر تعزیز اسے نہیں تھامتا تو وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی بھرے
ہوٹل کے سامنے۔۔۔۔

وہ لوگ اندر چلے آئے تھے یہاں وہ لوگ پہلے ہی موجود تھے جن
سے اس نے کافی بڑا پروجیکٹ سائن کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

ارے واہ ابر شم رانا کے ساتھ یہ کون۔۔۔۔"ایک صنف نازک کی" آواز ابر شم کے ساتھ ساتھ تعزیز خان کے کانوں میں بھی پڑی تھی وہ چونک یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی کیونکہ ہوٹل میں کافی لوگوں کا رش تھا تو وہ جان نہیں سکی کہ یہ آواز آئی کہاں سے ہے۔۔۔

وہ چلتے ہوئے اس ٹیبل کے قریب پہنچ گئے تھے یہاں وہ لوگ بیٹھے تھے۔۔۔

ابر شم لوگوں کی فائل اس پروجیکٹ پر کام دیکھنے کے بعد وہ لوگ اس کی کمپنی کے ساتھ پروجیکٹ کر چکے تھے ابر شم بہت خوش تھی اس پروجیکٹ کے لیے اس نے محنت بھی اتنی ہی کی تھی۔۔۔۔

وہ کہیں دنوں سے اس پر ورک کر رہی تھی اب جا کر اسے پھل مل گیا تھا اپنی محنت کا۔۔۔۔

وہ لوگ ڈیل کرتے جا چکے تھے اب پچھلے ابر شم اور تعزیز خاں بچے تھے وہ اس سے بات کرنے والی تھی وہ سارے راستے اس پر سوچتی آئی تھی اسے یہ بات بہت مناسب لگی تھی۔۔

میم میرے خیال میں ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔"وہ ابر شم کو " خیالوں میں گم دیکھتے بولا تھا۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کو ٹیبل کے " کنارے پر ٹکائے سنجیدگی سے بولی تھی

۔

ہاں بولیں آپ۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔"

تم مجھ سے کنٹریکٹ میرج کر سکتے ہو جسٹ فار ون ائیر پھر تم "
اپنی راہ میں اپنی راہ۔۔۔"وہ سوچتے بہت محتاط لفظوں کا چناؤ کر رہی
تھی۔۔۔۔

کہیں میں نے غلط تو نہیں سنا مس ابر شم رانا ایک معمولی سے ورکر "
سے لو میرج سچ بتائیں مجھ سے پہلی نظر والی محبت تو نہیں ہو گئی
تھی آپ کو۔۔۔۔!!؟"تعزیز خان شرمانے کی ناکام کوشش کرتا ہوا
بولا تو ابر شم رانا کا دل چاہا وہ اس کا گلہ دبا دے۔۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ تعزیز پہلے تو فقرہ ٹھیک کرو لو میرج نہیں کنٹریکٹ "
میرج وہ بھی جسٹ بارہ مہینوں کے لیے اس کے بعد تم اپنی راہ

میں اپنی راہ۔۔۔۔"وہ اپنے کرلی بالوں کو شانوں سے پیچھے کرتی ہوئی خاصی لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔۔

میڈم آپ شاید بھول رہی ہیں آپ مجھے نکاح کی آفر کر رہی ہیں " اس کے بعد میرا آپ کے وجود پر پورا حق ہو گا اس کا مطلب جانتی ہیں آپ۔۔۔۔۔!؟!؟"وہ اس کی لاپرواہی دیکھتا اپنے بازوؤں ٹیبل پر ٹکائے اس کے حسین چہرے کو دیکھتا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

شاید تمہیں سنائی کم دیتا ہے میں نے کہا ہے کہ کنٹریکٹ میرج " مجھے کسی ایسے انسان سے شادی کرنی ہے جو ایک سال تک میرے ساتھ رہے کیونکہ مجھے گرینی کو اس بات کا احساس دلانا ہے کہ وہ جو چاہتی تھیں وہ ہو چکا ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی وہ اتنی

اہم بات کر رہی تھی اس پر تعزیز کا نان سیریس انداز اسے غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

گلابی رنگت پر غصے کی سرخی بڑھ رہی تھی تعزیز خان نے اس کی باتوں کو سنتے کچھ دیر سوچنے کی ایکٹنگ کی تھی۔۔۔

"آہ مطلب آپ گرینی سے جھوٹ بولیں گیں لیکن ایسا کیوں کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟"اس نے وجہ جاننا چاہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے بس مجھے میرے سوال کا جواب دو تم کیا تم مجھ سے کنٹریکٹ میرج کرو گے یا نہیں۔۔۔۔؟؟؟"وہ دو ٹوک انداز میں فیصلہ کن نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

میں ہی کیوں آپ اس کام کے لیے کسی اوٗر کو بھی تو ہائیر کر سکتی "
تھیں نہ۔۔۔؟؟؟"یہ بات اسے اصل میں پریشان کر رہی تھی کہ
ابرشم نے اسے ہی یہ آفر کیوں دی۔۔۔۔

سب سے پہلے میرے ذہن میں تمہارا ہی خیال آیا اوٗر ویسے بھی "
تم گرینی سے مل چکے ہو وہ تمہیں پسند کرتی ہیں تو اسی لیے بولا
میرے لیے ایزی ہو گا انہیں قائل کرنا بٹ اٹس اوکے اگر تمہیں
نہیں کرنا تو میں کسی اوٗر سے کنٹیکٹ کر لوں گی۔۔۔"وہ اپنے بالوں
کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے چہرے پر سنجیدگی سجائے بولی
تھی۔۔۔

میں ریڈی ہوں بتائیں یہ سب ہو گا کیسے مطلب آپ گرینی کو کیا "
کہہ کر راضی کرو گئ۔۔۔۔"وہ اب سنجیدگی سے ٹاپک پر بات کرنے
لگا تھا۔۔۔

"تمہاری فیملی۔۔۔۔"

میری فیملی کو ڈسکس نہیں کریں میں جو کروں گا خود کروں گا اپنی "
مرضی سے سو ان کا درمیان میں کوئی زکر نہیں ہو گا۔۔۔۔"ابرشم
کی بات درمیان میں ہی کاٹ گیا تھا۔۔۔۔

لیکن گرینی سے تو تمہاری فیملی کی ملاقات کروانی پڑے گی نہ اور "
ویسے تمہیں میرے ساتھ رانا مینشن میں رہنا ہو گا۔۔۔۔"وہ اس کی
فیملی کے ذکر پر اس کے ری ایکشن سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

مطلب گھر داماد۔۔۔ "انداز سوالیہ سا تھا۔۔۔"

ہاں پر گرینی تمہاری فیملی سے ملنے کی بات ضرور کریں گیں تو "
پھر۔۔۔"ان سے میں مل لوں گا اپنی فیملی کے بارے میں بھی سب
بتا دوں گا آپ اس بارے میں پریشان نہ ہوں بس آپ ان سے
بات کریں اوٗر مجھے بتائیں کب ملنا ہے ان سے۔۔۔۔"وہ سنجیدگی
سے بولا تو ابرشم نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں ان سے آج رات کو بات کروں گی پھر تمہیں "
بتاؤں گی کل تم آ سکتے ہو ان سے ملنے آئی مین سنڈے ہے
نہ۔۔۔۔؟؟؟"وہ ایک طرح سے سب سٹ ہونے پر خوش ہوئی
تھی۔۔۔۔

کل تو مشکل ہے لیکن پرسوں میں آ جاؤں گا آپ آرام سے ان "
سے بات کر لیجیے گا اب چلیں۔۔۔۔"وہ اپنی کلائی میں پہنی ہوئی
ریسٹ واچ سے ٹائم دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اب لنچ یہیں سے کر لیتے ہیں پھر چلیں گے آفس۔۔۔"وہ وٹیر کو "
اشارے سے مینو کارڈ لانے کا کہتی سیدھی ہوئی تھی۔۔ ۔

تعزیز خان کے مان جانے پر وہ پرسکون ہوئی تھی کہ اب سب
ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

تعزیز خان کی سوچوں میں بھی وہ تھی اس نے آج تک نہیں سوچا
تھا کبھی زندگی میں اسے ایسی سچویشن بھی فیس کرنی پڑ سکتی ہے وہ
انکار کر سکتا تھا لیکن نجانے کیوں وہ نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

نجانے کیا کشش تھی اس چہرے میں کہ وہ اس کی پریشانی دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔

ان دونوں نے لنچ ساتھ کیا تھا لیکن ان کے ساتھ والے ٹیبل پر بیٹھی سفرا ان کی فوٹو بنا چکی تھی اس نے فوٹو ائزم کو سینڈ کی تھی

۔۔۔۔۔

لابیشا اس کی دوست تھی وہ سب کچھ جانتی تھی کہ ابرشم ائزم میں انٹرسٹڈ ہے اوٗر ائزم لابیشا کے کہنے پر ابرشم کے کلوز ہوا تھا صرف اس کی جائیداد کے لیے

۔۔۔۔۔۔

ابر شم اور تعزیز خان کو ایک دوسرے سے ایسے باتیں کرتے دیکھ کر اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ انکی باتیں تو نہیں سن سکی تھی لیکن تعزیز خان کی نظریں ابر شم پر تھیں یہ بات وہ بخوبی نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

اب اتنی بھی انجان نہیں تھی اس کی نظروں کے مفہوم کو نہ سمجھ پاتی۔۔۔۔

ابر شم رانا اوٗر تعزیز خان تو لنچ کر کے وہاں سے اٹھ کت چلے گئے تھے لیکن وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

••••••••

ابر شم اوٗر تعزیز آفس ساتھ ہی آئے تھے ایک ساتھ پروجیکٹ پر پھر سے کام شروع کیا تھا ان کو پروجیکٹ مل گیا تھا لیکن اب باری تھی اوڈر تیار کروانے کی ابر شم نے ارجنٹ میٹنگ بلائی تھی جس میں سارا سٹاف شامل تھا ان لوگوں نے اگلے ڈیزائن سلیکٹ کیے تھے ابر شم نے خود چار پانچ ڈائزین فائنل کیے تھے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان کے ڈیزائن چوری ہونے والے تھے۔۔۔

وہ واپس گھر چلی آئی تھی ارادہ گرینی سے تعزیز کے بارے میں بات کرنے کا تھا جتنی ان کی صبحِ طبیعیت خراب تھی یقیناً اس خبر کو سننے کے بعد وہ ایک دم سے ٹھیک ہونے والی تھیں۔

ابر شم نے آفس سے آتے ہی سب سے پہلے چینج کیا اوٗر پھِر گرینی کے کمرے کی طرف گئی تھی وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں بھلے وہ پہلے

سے کافی بہتر لگ رہی تھیں لیکن ابر شم کو ایسے ان کا بیمار رہنا ہی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ تو جب آفس سے آتی تھی وہ لاونج میں بیٹھی ہوئی اس کے انتظار میں ہوتی تھیں یہ بات آج اس نے شدت سے محسوس کی تھی۔۔۔

"گرینی اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔۔۔؟؟"وہ ان کے قریب بیٹھ گئی تھی ان کا ہاتھوں اپنے ہاتھوں میں لیتے پیار سے پوچھنے لگی تھی جس پر وہ مسکرائی تھیں۔۔۔

"بالکل ٹھیک ہوں میں میرا بچہ۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے پرسکون کرنا چاہا رہی تھیں۔۔۔

نہیں آپ اگر ٹھیک ہوتیں تو صبح صبح ہمیں ڈاکٹر کو کال کرنے کی " ضرورت نہیں پڑتی آپ کیوں لیتی ہیں اتنی ٹینشن گرینی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی تھی جس پر انہوں نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

ارے بیٹا اس عمر میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔"وہ اٹھنے کی کوشش " کرنے لگی تو ابرشم نے انہیں سیدھا بیٹھایا تھا ان کے پیچھے تکیے صحیح کیے تھے۔۔۔۔

چلیں اب تو آپ ٹینشن لینا چھوڑ دیں۔۔۔"وہ پراسرار انداز میں " بولی تو گرینی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

مطلب آبی میں سمجھی نہیں۔۔۔؟؟"!وہ اس کی باتوں کو سمجھ نہیں " سکی تھیں۔۔۔

میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں اور میں نے ایک لڑکے کو "
بھی پسند کر لیا ہے اب آپ میری شادی کی تیاریاں
کریں۔۔۔"وہ شاید پہلی لڑکی تھی جو خود اپنی شادی کے بارے
میں بات کر رہی تھی۔۔۔

سچ آبی۔۔۔کون ہے وہ۔۔۔؟؟ !کہاں رہتا ہے۔۔۔؟؟کیا کرتا ہے "
وہ۔۔۔۔۔تمہیں کہاں ملا۔۔۔۔اس کی فیملی میں کون کون
ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"انہوں نے ایک ساتھ کہیں سارے سوال کر
ڈالے تھے۔۔۔

ابرشم نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا جو بہت پُرجوش نظر آ رہی
تھیں بلکہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ بھی گئی تھیں۔۔۔

وہ تعزیز ہے اوُر میرے آفس میں کام کرتا ہے باقی آپ اس سے "
مل چکی ہیں اوُر کچھ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے نہ۔۔۔۔؟؟؟"وہ
ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ان کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بناتے
وہ ان کے ساتھ جڑ گئی تھی۔۔۔

وہ تو بہت پیارا لڑکا تھا مجھے بہت پسند آیا لیکن اس کے گھر والے "
کہاں رہتے ہیں کیا کرتے ہیں۔۔"انہیں تعزیز خان کی فیملی کی فکر
کھانے لگی تھی۔۔

وہ آپ سے ملنے آئے گا تو یہ سارے سوالات آپ اس سے "
پوچھئے گا فحال چلیں ڈنر کرتے ہیں۔۔۔"وہ ان کی گال ہر بوسہ
دیتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ مسکرائی تھیں ان کی آدھی سے

زیادہ پریشانی ختم ہو گئی تھی یہ سن کر کہ وہ شادی کے لیے نا صرف مان گئی تھی بلکہ اس نے لڑکا بھی پسند کر لیا تھا۔۔۔

باقی کی باتیں وہ تعزیز سے خود بھی پوچھ سکتی تھیں۔۔۔۔

ویسے بھی اس کی شکل سے ہی وہ کسی بڑی فیملی سے لگ رہا تھا اس کا رکھ رکھاؤ اس کا بات کرنے کا انداز اس کے کسی بڑی فیملی سے ہونے کا پتہ دے رہی تھیں ان کے سامنے وہ خاصا تمیز سے بیٹھا رہا تھا تبھی وہ اس سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

ورنہ ان کو اکثر ایسے لوگ پسند نہیں آتے تھے ایک ابر شم کی دوست تھی جو انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی انہوں نے ابر شم

سے کہہ دیا تھا کہ وہ اس سے مزید بات نہیں کرے اوٗر ابر شم نے ان کی بات مان بھی لی تھی۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 12

.....

زرانیل خان ٹائم سے واپس آ گیا تھا چونکے ان لوگوں نے لمبا سفر کرنا تھا تو اس کا ارادہ تھا کہ وہ لوگ جلدی نکل جائیں گے تا کہ ٹائم سے مہندی پر پہنچ جائیں اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کیا کہے گا ارواح کے بارے اس کا کیا تعارف کروائے گا۔۔۔۔

وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تو پورا اپارٹمنٹ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا وہ سیدھا روم میں ہی گیا تھا۔۔۔

لیکن پورا روم بھی خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا اس نے ارواح کو آواز دینی چاہی لیکن باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ شاور لے رہی تھی اس نے ڈریسنگ روم میں جاتے اپنا یونیفارم چینج کیا تھا اور واپس روم میں آگیا تھا موبائل فون لے کر آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا وہ اپنے دھیان میں مگن تھا کہ ایک دم سے باتھ روم کا دروازہ کھولا تھا ارواح نے۔۔۔

اور باہر نکلی اس نے شارٹ سا گھٹنوں سے اوپر آتا باتھ گاؤن پہن رکھا تھا شاید وہ اپنے کپڑے واش روم لے جانا بھول گئی تھی تبھی وہ اس منی گاؤن میں تھی زرانیل خان کی نظریں اس پر گئی تو واپس پلٹنا ہی بھول گئی تھی نکھرا

نکھرا اس کا سراپا جو شاور کے بعد اور بھی چمک رہا تھا وہ اپنے دھیان میں مگن تھی کہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے اس نے سر اوپر اٹھایا تھا لیکن سامنے خود کو ٹکھی بندھ کر دیتے زرانیل خان پر نظر پڑی تو وہ ایک دم سے ہڑبڑائی تھی اپنے حلیے پر غور کیا تو دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

اس کے چہرے پر شرم کی سرخی تھی تو ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔۔۔

زرانیل خان کچھ نہیں بولا تھا بس اسے دیکھے جا رہا تھا شرم سے اٹھتی گرتی پلکیں نازک کپکپاتے لب اس کی موجودگی سے سرخ ہو چکے اس کے عارض سبھی اس کی توجہ کھینچ گئے تھے۔۔۔۔

ارواح کو اپنی رات والی حرکت یاد آئی تھی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں وہ سارا دن بھی روتی رہی تھی اپنا رات والا رویہ وہ کیسے سمجھاتی زرانیل کو کیا وہ اس پر یقین کرتا۔۔۔

وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھی تھی اور زرانیل کے بالکل قریب کھڑی ہوئی تھی وہ حیرت سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔۔۔وہ مجھے۔۔۔۔۔۔۔آپ سے بات۔۔۔۔۔کرنی ہے۔۔۔۔۔" انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ لب بھی کچل رہی تھی زرانیل خان کو سب یاد آیا تھا رات سے متعلق۔۔۔

چہرے کے تاثرات خود باخود ہی سخت ہوئے تھے ماتھے پر رگیں واضح ہوئی تھی اپنے عنابی ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ اپنی سرد نگاہیں اس پر ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔۔"اس کے لہجے میں سرد اور غصے کے عنصر کو دیکھتے ارواح نے بمشکل اپنے آنسوؤں کو عارض پر بہنے سے روکا تھا۔۔۔۔

"وہ رات۔۔۔"

"یہ بات کرنی تھی تم نے۔۔۔۔؟!!!"رات کا لفظ سنتے ہی وہ ایک دم سے صوفے سے کھڑا ہوا تھا اور چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"وہ میں۔۔۔۔"

"ہیشش میرے سوال کا جواب دو۔۔۔۔" اسے مزید کچھ کہنے سے روکتے اس کے کپکپاتے لبوں پر اپنی بھاری انگلی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔" سر جھکائے اس نے اعتراف کیا تھا۔۔۔۔

"کچھ بچا ہے بات کرنے کو رات کا رویہ یاد ہے اپنا تمہیں کیسے جھٹکا تھا مجھے خود سے دور شوہر تھا میں تمہارا۔۔۔۔۔ تم پر سارے حق حاصلِ تھے مجھ پر۔۔۔۔ اگر چاہتا تو زبردستی بھی کر سکتا تھا تم پر لیکن تم نے کیا کیا۔۔۔۔" وہ پھر سے رات کا حوالہ دیتے اس کی شرمندگی میں کہیں گنا اضافہ کر گیا تھا وہ آنسو بہنے سے نہیں روک سکی تھی۔۔۔۔

"یہ آنسو کیوں۔۔۔؟؟؟ کیا تم سے زبردستی کی میں نے جو یوں آنسو بہا رہی ہو تم۔۔۔" اس کے آنسوؤں کو اس کے عارض سے اس نے اپنی انگلی پر چنا تھا۔۔۔۔

"نہیں وہ میں۔۔۔۔" وہ بات نہیں کر پا رہی تھی اس وقت خود کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا پا رہی تھی حالانکہ کل کا سارا دن شام کو زرانیل کا رویہ بہت اچّھا تھا لیکن وہ اس نے کیا کیا

۔۔۔۔۔۔۔

"پلیز مجھے معاف کریں پلیز۔۔۔۔" وہ ایک دم سے اچانک اس کے سینے سے آ لگی تھی زرانیل ہکا بکا اس کی شکل دیکھے جا رہا تھا جو اس کے سینے سے لگی سسک رہی تھی۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔"اس نے اس کو خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

وہ تو آج سارا دن پھر سے اس کی انفارمیشن نکلوانے کی کوشش کرتا رہا تھا کہ اس کے پاسٹ کے بارے میں کچھ اوئر معلوم کر سکے وہ۔۔۔۔

"مجھے نہیں۔۔۔۔۔پتہ تھا۔۔۔۔۔کیسے ہو گیا۔۔۔۔۔مجھے لگا وہ پھر سے میرے۔۔۔۔۔مجھے نہیں سمجھ۔۔۔۔۔۔آیا میں وہ۔۔۔۔وہ ایسے ہی۔۔۔۔۔۔کرتا تھا۔۔۔۔اس نے مارا بھی۔۔۔۔۔تھا وہ ہمیشہ ہی ایسے ٹچ کرنے کی۔۔۔۔کوشش کرتا تھا۔۔۔۔میں بچ جاتی تھی۔۔۔۔۔"وہ شاید اپنے حواس کھو رہی تھی جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا تو چہرہ زردی مائل سرخ وہ شاید ماضی کے کسی حصے کا زکر کر رہی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان غور سے اس کی ہر بات سن رہا تھا یہ سب کچھ اس نے تو اسے نہیں بتایا تھا۔۔۔

وہ پریشانی سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا جو اس کے سینے سے لگی زور زور سے رو رہی تھی اس کی حالت دیکھتے زرانیل خان نے نرمی سے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنایا تھا وہ اس کے کشادہ سینے میں آسمائی تھی۔۔۔۔

اور اس کے گرد اپنا حصارِ وہ بھی بناتے اس کے سینے سے لگی تھی جیسے یہ اس کی سب سے محفوظ جگہ ہو۔۔۔۔۔

وہ اس وقت اپنی حالت پر غور نہیں کر رہی تھی ورنہ اتنے سکون سے زرانیل خان کے ساتھ کھڑی نہیں ہوتی۔۔۔

زرانیل خان اس کی حالت دیکھتا اس سے مزید کوئی بات نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ اس کا پاسٹ نہایت دردناک تھا کہ وہ ابھی تک اپنے ماضی کے حصار سے نکل نہیں سکی تھی تبھی تو وہ رات کو ایسے بیہیو کر رہی تھی وہ تو اس بات کو لے شکر کر رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر پایا تھا ورنہ اگر اگے چل کر اسے ارواح کے بارے میں کوئی بات پرہ چلتی تو وہ شاید خود کو معاف نہیں کر پاتا کبھی بھی۔۔۔۔۔

زرانیل نے آہستہ سے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اسے پر سکون کیا تھا جو اس کے سینے سے لگی ابھی تک سوں سوں کر رہی تھی۔۔۔

"ارواح۔۔۔" اس نے دھیمے سے اسے ہوں پکارا تھا۔۔۔

"ہوں۔۔۔" وہ ہنوز سر چھپائے بولی تھی۔۔۔

"آپ ناراض۔۔۔۔تو۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔نہ۔۔۔۔" وہ ایک دم سے اٹکتے ہوئے سوال کرنے لگی تھی اس کی ناراضگی کی فکر سے جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں ارواح۔۔۔۔ آئی تھینگ اٹس مائی مس ٹیک مجھے تمہیں ٹائم دینا چاہیے تھا اس رشتے کو اتنی جلدی شروع کرنا میں نے جلدی بازی سے کام لیا ابھی تک تم اپنے پاسٹ کو بھول نہیں پائی ہو اور میں۔۔۔" وہ اس کس چہرہ اپنے سینے سے نکال کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

"یہ آپ کا حق ہے۔۔۔۔" وہ بہت مشکل سے بولی تھی اس کے سر میں درد تھا آنکھیں میں بھی ہلکی ہلکی جلن تھی سارا دن رونے کی وجہ سے آواز بھی بھاری تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی حالت دیکھتے اسے باہوں میں بھرتے اسے بیڈ پر لٹایا تو ارواح کو اپنے حلیے کا خیال آیا وہ ایک دم سے بدک کر اٹھی تھی۔۔۔

"شششش تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے تم تھوڑی دیر مطلب آدھے گھنٹے تک ریسٹ کر لو پھر نکلتے ہیں ہم حویلی کے لیے۔۔۔" وہ اس کی طبعیت کا خیال کرتا بولا تھا لمبا سفر تھا یہ نہ ہو کہ راستے میں اس کی طبعیت خراب ہو جائے۔۔۔

"نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ اٹھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھسی تھی خود پر حیرت بھی ہوئی تھی وہ کب سے اس حلیے میں اس کے سامنے تھی اندر آتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنے لیے ایک سادہ سا ڈریس نکالا تھا جو لائٹ گرین کلر کا ٹروزار اور وائٹ کلر کی شرٹ تھی جس کے دامن پر ہلکا سا دھاگے سے کام ہوا ہوا تھا۔۔۔۔

ساتھ ہی گرین کلر کا نیٹ کا دوپٹہ تھا ساتھ میچنگ ہی اس نے سینڈل نکالی تھی ڈریس چینج کرتے وہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔

یہاں زرانیل خون اسی کے انتظارِ میں تھا۔۔۔۔

وہ باہر آئی تو بے حد گھبرائی ہوئی تھی اپنی پہلے والی بے اختیار پر خود کو کوس رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان اس کے قریب جاتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ کٹی ہوئی ڈال کی طرف اس کے کشادہ سینے میں سمائی تھی۔۔۔

"یو لو کنگ بیوٹیفل۔۔۔۔"اس کے کان پر اپنا لمس چھوڑتے وہ گمبھیر لہجے میں سرگوشی نما انداز میں بولا تھا وہ اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔۔۔۔

"ارواح میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی ایسے میری لائف میں انٹر ہو گا اوُر میں ایسے اچانک اس سے یہ رشتہ قائم کرلوں گا جب تعزیز نے مجھ سے نکاح کی بات کی تھی تب میں پہلے تو انکار کر گیا تھا۔۔۔۔لیکن اب احساس ہو رہا ہے ہمارا ملن ایسے ہی لکھا گیا تھا شاید۔۔۔۔"اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے وہ اس کو کمر سے تھامتے ہوئے صوفے تک لایا تھا۔۔۔۔

اوٗر خود صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنی تھائی پر بیٹھایا تھا وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی وہ اس کے گرد حصارِ بنائے اس کو خود کے ساتھ چپکائے ہوئے تھا ارواح اس سے بہت سے سوال پوچھنا چاہتی تھی اس کی فیملی کے بارے میں اس کے گھر کے لوگوں کے بارے میں لیکن کچھ پوچھ نہیں سکی تھی۔۔۔

بس سر جھکائے اس کی تھائی پر بیٹھی تھی ہلکا ہلکا سا کانپ بھی رہی تھی اس کی اس قدر نزدیکی پر۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے لبوں پر اپنے عنابی لب رکھے تھے ارواح کی گرفت اس کے گرد سخت ہوئی تھی اوٗر زرانیل خان کی گرفت اس کے لبوں پر سخت ہوئی تھی۔۔۔

وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارواح کو لگا وہ ابھی گر جائے گی اس کی بے باک گستاخی پر وہ جی جان سے کانپی تھی زرانیل نے اسے تھائی سے اپنی گود میں شفٹ کیا تھا اور اس کے نچلے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے زور سے چوسا تھا وہ اس کی شرٹ تھام گئی تھی کیونکہ ہر لمحے اس کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا جو اس نازک جان کے لیے سہنا آسان نہیں تھا وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی اور وہ اس کی آنکھوں سے بے مول ہوتے اس کے گلابی ہو چکے عارضے پر بہے تھے اس کے آنسو دیکھتے زرانیل خان خود پر کنٹرول کرتا پیچھے ہوا تھا اور اس کے دوپٹے کو ایک سائیڈ پر کرتے اس کے بالوں کو بھی سائیڈ پر کرتے وہ اس کی گردن پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

ارواح کی حالتِ غیر ہوئی تھی اس کی اتنی نزدیکی پر۔۔۔۔۔۔

"ہم لیٹ۔۔۔۔!!!" وہ جو اس کے نازک لمس میں کھو سا گیا تھا اس کی کپکپاتی ہوئی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ خود پر قابو کرتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ اور اس کا ہاتھ پکڑے صوفے سے کھڑے ہوتے اسے ڈریسنگ تک لایا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں آئینے کے سامنے کھڑے ہوئے تھے دونوں ساتھ مکمل اور بہت خوبصورت لگ رہے تھے ارواح نے بے ساختہ ماشاءاللہ بولا تھا۔۔۔ پلکوں کی جھالر ایک دم سے عارض پر سایہ فگن ہوئی تھی اس منظر کو زرانیل خان نے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم تیار ہو جاؤ میں ڈریس چینج کر لوں پھر نکلتے ہیں بہت لمبا سفر ہے کافی لیٹ پہنچیں گے ہم۔۔۔" وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے باتھ روم میں چلا

گیا تھا اس کے جاتے ہی ارواح نے اپنے بال بنائے تھے جو اب تو خشک ہو چکے تھے۔۔۔۔

اس نے بالوں میں برش کرتے انہیں چٹیا ہی شیپ دینی چاہی تھی جو کہ خاصا مشکل ثابت ہوا تھا لیکن جیسے تیسے کر کے اس نے باک بندھ لیے تھے اور اپنی شال اپنے گرد اوڑھ لی تھی زرانیل خان واپس آیا تو بلیو کلر کی جینز اور ہاف وائٹ ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا ساتھ ہی بلیک کلر کا کوٹ اس نے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بال بنائے تھے۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھا جو بلیک کلر کی شال اوڑھے بالکل تیار کھڑی تھی اس نے اپنا چہرہ بھی ڈھانپ لیا تھا کہ زرانیل خان کو اسے کہنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی کہ وہ اپنا چہرہ چھپا لے۔۔۔۔

شاید وہ خود بھی پردے کا خیال رکھتی تھی۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے دوسرے میں گاڑی کی کیز پکڑے روم کا ڈور لاک کرتے باہر آئے تھے۔۔

"بھائی نہیں جائیں گے ہمارے ساتھ۔۔۔؟؟؟"اس کا انداز سوالیہ سا تھا حالانکہ وہ خود جانتی تھی کہ وہ کل جائے گا کیونکہ صبح وہ ان کی باتیں سن چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں وہ کل جائے گا۔۔۔"زرانیل خان ایک نظر اسے دیکھتا ہوا بولا تو اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"میں نے ان کے لیے کھانا بنایا تھا مجھے لگا تھا کہ وہ بھی جائیں گے لیکن پھر بھی بنا دیا کہ اگر وہ نہ گئے تو کیا کھائیں گے۔۔۔۔" وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے خود اس کے لیے فرنٹ ڈور کھولا تھا اس کے بیٹھتے ہی اس نے ڈور لاک کرتے فرنٹ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔

"وہ پہلے بھی کھانا کھاتا تھا ارواح تمہیں بنانے کی ضرورت نہیں تھی ویسے بھی میڈ کو تو تم نے فارغ ہی کر دیا ہے ساری زمہ داری اپنے سر لے لی ہے تم نے وہ بچاری اب آ کر کیا کرے گی۔۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا تھا گاڑی کو روڈ پر ڈالتے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اپنے گھر کے کام انسان خود ہی کرتا ہے۔۔۔" وہ اپنی چادر ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔

"یہ چاہو تو چہرے سے ہٹا دو گاڑی کے شیشے بلیک ہیں جب وہاں پہنچ جائیں گے پھر لے لینا گرمی ہے بہت۔۔۔۔۔" وہ خود اپنا کوٹ اتار چکا تھا تبھی اسے بھی چادر اتارنے کا کہنے لگا تھا۔۔

"نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔۔" وہ ہلکے سے بولتے ہوئے سیٹ سے سر ٹکا گئی تھی۔۔۔

راستہ سچ میں بہت لمبا تھا کہ ان کو سفر کرتے دو سے تین گھنٹے ہو چکے تھے لیکن ابھی زرانیل کے بقول آدھا رستہ بھی طے نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کبھی اتنا لمبا سفر نہیں کرتی تھی سو عادت نہیں تھی سفر کی تبھی درمیان میں ہی بور ہونے لگی تھی اور منہ چادر تو اس نے بھی اتار دی تھی کیونکہ شام کا وقت تھا تو حبس بہت زیادہ تھی۔۔۔۔

وہ منہ کے کیوٹ کیوٹ ڈائزین بناتی ہوئی زرانیل خان کو بہت پیاری لگی تھی اتنی کہ اس نے گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے سینے کا حصہ بنی تھی زرانیل خان نے آرام سے اپنے تشنہ لب اس کے نازک کپکپاتی پنکھڑیوں سے ملائے تھے وہ کانپ سی گئی تھی اس کی کھلے عام بے باکی پر۔۔۔

لیکن وہ جی بھر کر اپنی پیاس بجھانے کے بعد پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

ارواح سے نظریں اٹھانا محال ہو رہا تھا وہ سر جھکائے اپنے لب کچلنے لگی تھی۔۔۔

"نو آئی ڈونٹ لائک دس۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے لب دانتوں کی گرفت سے چھڑاواتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا تو اس نے سر اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔" اس نے بولنے کی کوشش کی تو زرانیل خان نے اسے خاموش کروادیا اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی انکھوں میں دیکھتے ایک پل کے لیے سب بھول گیا تھا وہ بہکنے لگا تھا حالانکہ وہ لوگ گاڑی میں تھے اس نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا اور ارواح کو واپس سیٹ پر بیٹھایا اور موزیک اون کیا تھا۔۔۔

اس کی سونگ کولیکشن بھی کافی بولڈ تھی اس نے جو پہلا گانا لگایا وہ ہی کانوں سے دھواں نکالنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

"پلیز چینج کریں اسے۔۔۔۔" وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی چہرہ بھی خون چھلکانے لگا تھا وہ اس گانے کے بول سنتی سر جھکائے بولی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے گانا چینج کر دیا تھا لیکن وہ اس پہلے والے گانے سے بھی زیادہ بولڈ اور اس کی لائنز سنتے وہ پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔

"And I will always love you."

"Bittersweet memories, that is all I'm taking with me."

"I hope life treats you kind, and I hope you have all you've dreamed of."

"I wish you joy and happiness, but above all this, I wish you love."

"آپ اسے بند ہی کر دیں تو بہتر ہے۔۔۔"وہ زرانیل خان کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"یار اتنے اچھے تو ہیں سونگز اور کون سا سننا ہے۔۔۔!؟"!وہ مسکراتے دبائے بولا تھا اس کی تپی ہوئی حالت اسے بہت مزا دے رہی تھی۔۔۔

شرم سے وہ بار بار اپنی پلکیں جھکا رہی تھی گال بھی گلابی ہو چکے تھے اور لب وہ تو اس کی تھوڑی دیر پہلے والی گستاخی کی سوغات ابھی تک لیے ہوئے تھے وہ اس کے لبوں کو دیکھتا بمشکل گاڑی کی طرف دھیان کر پایا تھا۔۔۔۔

پہلی بار ایسا تھا کسی کے ساتھ سفر کرتے وہ یوں اپنا کنٹرول کھو رہا تھا ورنہ وہ ہمیشہ اکیلے ہی ڈرائیونگ کرتا تھا۔۔۔۔

لیکن شاید پہلی بار پہلو میں بیوی بیٹھی تھی جس سے جائز رشتہ تھا تو وہ خود کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر اس کے حسین سراپے کو دیکھتے اپنی ساری توجہ سامنے سے آتی گاڑی کی طرف مرکوز کی تھی کو بس انہیں ہٹ کرنے والی تھی۔۔۔۔

ارواح نے بے ساختہ قرآنی آیات کا ورد شروع کیا تھا۔۔۔۔

"دھیان سے چلائیں پلیز۔۔۔۔"وہ مری مری آواز میں بولی تھی حالانکہ غلطی سامنے سے آنے والی گاڑی کی تھی جو سیدھی ان کی گاڑی سے ٹکرانے والے تھے۔۔۔

وہ تو زرانیل نے پھرتی دکھاتے اپنی گاڑی تیزی سے سائیڈ پر کرلی تھی ورنہ ان کا بہت بڑا ایکسڈنٹ ہونا تھا ارواح کا دل ابھی تک دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔۔

زرانیل نے گاڑی سڑک کے ساتھ ہی بنے ایک ہوٹل نما ڈھابے پر روکی تھی ان لوگوں نے کھانا نہیں کھایا تھا تو اب بھوک کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے گاڑی روکتے ارواح کو وہاں ہی بیٹھنے کا بولا اور خود گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔۔

ان لوگوں کو کھانے گاڑی میں ہی دینے کا کہتے وہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"کھانے کی کیا ضرورت تھی ویسے۔۔۔۔؟؟؟"ارواح کو ایسے درمیان میں رک کر کھانا کھانا شاید مناسب نہیں لگا تھا تبھی وہ بولی تھی جس پر زرانیل خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"آج سارا دن بیزی رہا لنچ کا ٹائم نہیں ملا تھا سو ابھی بھوک لگ رہی ہے تمہیں نہیں لگی تم نے لنچ کیا تھا کیا۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"نہیں میں نے نہیں کیا تھا آپ جب آئے تھے تو بتاتے کھانا تو ویسے بھی بنا ہوا تھا آپ کھا لیتے۔۔۔۔!!!" وہ اپنی چادر چہرے کے آگے کر گئی تھی کیونکہ ایک لڑکا کھانا لے کر ان کی گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں لیکن میرا ارادہ اسی ہوٹل سے کھانے کا تھا میں جب بھی گاؤں جا رہا ہوتا ہوں اسی ہوٹل سے کھانا کھاتا ہوں بہت مزے کا ہوتا ہے کھانا ان کا۔۔۔۔" وہ کھانے کی ٹرے اس لڑکے سے تھام کر شیشے فل اوپر کر چکا تھا ارواح اوڑ اپنے درمیان اس نے ٹرے رکھی تھی۔۔۔۔

کھانا دو لوگوں کا ہی تھا لیکن زرانیل خان نے ایک پلیٹ سائیڈ پر کر دی تھی۔۔۔۔

"ہم ایک ہی پلیٹ سے کھائیں گے کہتے ہیں ایک ساتھ کھانے سے پیار بڑھتا ہے۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور پہلا نوالہ منہ میں ڈالا تھا ارواح کو اس کی لوجک پر ہنسی آئی تھی۔۔۔

"کمال ہے پولیس والے ہو کر آپ ایسی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟" لہجے میں حیرت کا اظہار تھا۔۔۔

"کیونکہ کیا پولیس والے عام انسان نہیں ہوتے ہیں جو وہ ایسی باتیں نہ سمجھ سکیں۔۔۔۔؟؟؟" وہ بھی حیرت سے بولا تو ارواح نے اپنے لب دانتوں تلے تھے۔۔۔۔

"ہوتے ہیں وہ بھی انسان۔۔۔۔"نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے وہ مان گئی تھی کہ پولیس والے بھی انسان ہوتے ہیں ان کے بھی احساس جذبات سب کچھ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ لوگ ایک ساتھ کھا رہے تھے کھانا ختم کرتے ہی زرانیل خان کی نظر پر پڑی جس کے لبوں کے کنارے پر چاولوں کے تین چار دانے لگے ہوئے تھے وہ اگے کو جھکتے وہ دانے اپنے لبوں سے چن گیا تھا ارواح کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں وہ آج اسے اپنے ہر عمل سے حیران کر رہا تھا۔۔۔

زرانیل نے ہلکے سے اس کے لبوں کو بھی چھوا تھا وہ پیچھے کو ہوئی تھی وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

"تم تھوڑا سا شرمالو میں تب تک یہ برتن اور پیسے دے کر آتا ہوں۔۔۔۔" اس کے چہرے پر آئی لیٹ کو وہ اس کے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے مسکرایا تھا اور وہ برتن اٹھا کر گاڑی سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے یاد کرتی وہ بلش کرنے لگی تھی اس کا پہلے دن ہی غصہ دیکھ کر ارواح نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ اس طرح کے مزاج سے بھی آشنا کروائے گا اسے لیکن جو بھی تھا وہ اس کو پسند آیا تھا اس کی لے باکیاں یاد کرتے وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا یاد کیا جا رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ کب گاڑی میں بیٹھا ارواح کو پتہ نہیں چلا تھا ہاں لیکن جب سماعتوں سے اس کی آواز ٹکرائی تو وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔؟؟؟"وہ گھبرائی تھی۔۔۔

"ہاں میں کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"وہ آج اچھے موڈ میں تھا تبھی تو اتنا فرینک ہو کر بات کر رہا تھا ارواح نے نوٹ کیا تھا جب سے اس نے اس سے بات کی تھی اس کا موڈ فریش تھا ورنہ رات کو۔۔۔

رات کو یاد وہ پھر سے ماضی میں چلی گئی تھی اگر اس کا پاسٹ کسی طرح زرانیل خان کے سامنے آیا یا اگر وہ تصوریں یا کچھ بھی تو وہ کیا کرے گی کیسے وضاحت دے گی زرانیل خان کو۔۔۔۔

وہ اس پر اس کے کردار کی پاکیزگی پر یقین کرے گا کیا وہ اپنی بیوی کی بے گناہی پر یقین کرے گا۔۔۔۔؟؟؟

وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے میں ایک دوسرے میں جوڑے مسلسل سوچوں میں گم تھی زرانیل خان ڈرائیونگ کرتے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو سیٹ کی بیک سے پشت ٹکائے نجانے کن سوچوں میں گم تھی اس کے چہرے پر بھی گھبراہٹ آئی تھی وہ پریشان ہوئی تھی اور تبھی زرانیل خان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رہا تھا۔۔۔

وہ ایک دم سے ڈری تھی اور بیلس کنٹرول نہیں کر پائی تھی اور ڈیش بورڈ پر اس کا سر لگا تھا ماتھے پر اچھا خاصا زخم لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

یہاں سے خون بھی رسنے لگا تھا زرانیل خان نے گاڑی جھٹکے سے روکی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی چوٹ دیکھتا پریشان ہوا تھا یہاں سے خون کی لکیر اب اس کے رخسار کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔" وہ یکدم ہوش میں آئی تھی زرانیل خان نے پیچھے رکھا فرسٹ ایڈ بوکس اٹھایا تھا اس نے شکر ادا کیا تھا کہ گاڑی میں فرسٹ ایڈ بوکس تھا ورنہ وہ لوگ اس سنسان جگہ پر کیا کرتے۔۔۔۔

اس نے ارواح کے ماتھے سے روئی کی مدد سے خون صاف کیا تھا زیادہ گہرا زخم نہیں تھا لیکن پھر بھی زخم تو زخم ہوتا ہے اور زخم چھوٹا ہو یا بڑا اسے وقت رہتے ہی صاف کر دینا چاہیے ورنہ وہ اگے مزید پریشانی اور تکلیف کا سبب بنتا ہے۔۔۔۔

خون صاف کرتے ہی زرانیل نے پٹی بھی کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوڑ کھینچ کر اسے اپنے سامنے کیا تھا وہ سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جس کے چہرے کے تاثرات اب سخت تھے وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"کہاں دھیان تھا ارواح اگر زیادہ چوٹ لگ جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔؟؟؟ کیا سوچ رہی تھی تم۔۔۔؟؟؟" وہ چاہا کر بھی آواز آہستہ نہیں رکھ سکا تھا اس کی بے پروائی پر غصہ آیا تھا ایسے کیسے وہ ایک دم سے خود کو چوٹ لگوا کر بیٹھی تھی۔۔۔

"وہ میں بس۔۔۔" وہ منمنائی تھی لبوں سے الفاظ تک ادا نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

"آج کے بعد خود سے یوں لاپرواہی مت برتنا ارواح ورنہ بہت برا پیش آؤں گا میری ہو تم سر سے لے کر پاؤں تک تم پر صرف میرا حق ہے خبر دار جو خود کو اب ایسے کوئی نقصان پہنچانے کا ذریعہ تم خود بنی تو۔۔۔۔" لہجے کی سنجیدگی ہنوز برقرار تھی وہ ڈر سے آنکھیں میچے ہوئے تھے اس نے کہاں سوچا تھا اتنی معمولی سی چوٹ پر وہ ایسے ری ایکٹ کرے گا

"میں اپنی چیزوں کے لیے بہت پوزیسو ہوں شاید ابھی تمہیں ایڈجسٹ کرنے میں مشکل ہو لیکن عادت ڈال لو تو بہتر ہے آج تو برداشت کر لیا میں نے لیکن نیکسٹ ایسا کچھ ہوا تو میرا وہ روپ دیکھو گی جس کی ایک جھلک بھی تم برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔" وہ بھاری کاٹ دار آواز میں بولتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی سرد اور خشک آواز پر ارواح کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں چوٹ تو اسے لگی تھی درد بھی اسے ہوا تھا تو وہ کیوں اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔پتہ۔۔۔۔۔نہیں کیسے۔۔۔۔"وہ اٹکتے ہوئے وضاحت دینے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن اس کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔۔

"لیو اٹ بٹ نیکسٹ ٹائم خیال رکھنا۔۔۔"اسے پریشان دیکھ کر وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے گاڑی پھر سے سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

ارواح کے لیے اس کا رویہ پریشان کن تھا وہ اسے اپنے رویے سے پریشان کر رہا تھا اگر ایسا ہی رہا تو وہ کیسے اس کے ساتھ ایڈجسٹ کرے گی وہ تو دن

میں نجانے کتنی چوٹیں چھوٹی موٹی خود کو لگوا لیتی تھی جن کو وہ کبھی سیریس نہیں لیتی تھی لیکن زرانیل خان کا ری ایکشن دیکھتے وہ تقریباً پریشان ہو چکی تھی۔۔۔۔

"ارواح ریلیکس میرا مقصد تمہیں پریشان کرنا نہیں تھا بس یہ بتانا تھا کہ خود سے لاپرواہی مت برتنا خود کا خیال رکھنا اور بس اس میں پریشانی والی کیا بات ہے بھلا۔۔۔۔" وہ سمجھ گیا تھا اس کے ری ایکشن کو لے کر وہ پریشان ہو گئی ہے تبھی اس نے وضاحت دینی چاہی تھی جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"درد تو نہیں ہو رہا ہے نہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے ماتھے پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ایک معمولی سی چوٹ کو وہ اتنا خود پر سوار کر چکا تھا۔۔۔۔

مزید ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ لوگ گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔

ہلکا ہلکا اندھیرا ابھی ہو چکا تھا لیکن پھر بھی ارواح ہر چیز کو اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہر طرف سبزہ اور ہریالی ہی تھی گاؤں کافی خوبصورت تھا۔۔۔

"یہ آپ کا گاؤں ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی خوبصورتی دیکھتے دنگ رہ گئی تھی گاؤں کا یہ اس کا پہلا وزٹ تھا سو ہر چیز اس کے لیے نئی تھی۔۔۔

"ہاں خوبصورت ہے نہ۔۔۔؟؟؟" وہ ڈرائیونگ کرتے آس پاس گزر رہے کھیتوں کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں بہت زیادہ پتہ ہے مجھے گاؤں دیکھنے کا بہت شوق تھا لیکن کبھی اتفاق نہیں ہوا جانے کا۔۔۔۔ لیکن ابھی یہاں آ کر مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔" وہ خوشی خوشی اپنی فیلنگز بتا رہی تھی۔۔۔۔

"ابھی تو آگے اور بھی بہت کچھ ہے تمہیں بہت مزا آنے والا ہے میرے بھائی کی شادی ہے اسی لیے اتنی ایمرجنسی میں آنا پڑا۔۔۔" اس نے پہلی بار اپنی فیملی کس زکر کیا تھا۔۔۔۔

وہ غور سے اسے دیکھ رہی تھی فیملی کا زکر کرتے اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

معا ارواح کو وہ فون کال وہ زرانیل کی باتیں یاد آئی تھی۔۔۔۔

وہ الجھی تھی کہ نجانے اور کون کون ہو گا اس کی فیملی اور اسے دیکھ کر وہ لوگ نجانے کیسا رہ ایکٹ کریں۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔" ایک تو وہ اس کے بار بار کے سوچوں میں جانے پر اچھا خاصا الجھا تھا وہ ہر تھوڑی دیر بعد پھر سے سوچوں میں گم ہو جاتی تھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔" اس نے ہلکے سے جواب دیتے پھر سے باہر دیکھنے لگی تھی یہاں سے اب گاؤں کی آبادی شروع ہو چکی تھی گھر تو کچے ہی تھے۔۔۔

جیسا اس نے گاؤں کے بارے میں پڑھا تھا یا سنا تھا یہ گاؤں اس سے مختلف تھا یہاں اب کافی ترقی ہو چکی تھی۔۔۔۔

اور تو اور وہاں سکول بھی تھا اور ساتھ ہی گاؤں کی ایک سائیڈ پر ہوسپٹل بھی وہ حیران ہوئی عموما ایسی سہولیات ایسی جگہوں پر نہیں پائی جاتی تھی۔

زرانیل خان نے گاڑی روکی تھی کیونکہ اس کا فون بجنے لگا تھا تعزیز کی کال تھی اس نے اٹھالی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں بول۔۔۔" وہ فون کان سے لگائے بولا تھا ارواح کا ایک ہاتھ بھی وہ تھام چکا تھا وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے اس کا جائزہ لے رہا تھا اس کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔

"پہنچ گئے تم لوگ اوئر گڑیا وہ ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔" اس کا اشارہ ارواح کی طرف تھا۔۔۔

"بس انٹر ہو چکے ہیں گاؤں میں اور ارواح بالکل ٹھیک ہے تو بتا آگیا واپس اپارٹمنٹ میں یا نہیں۔۔۔۔!!!" وہ اس سے حال حوال پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں پہنچ گیا ہوں کھانا کھا رہا ہوں گڑیا نے تو اچھا خاصا لذیز کھانا بنا کر رکھا ہوا تھا اوئر ہاں یار تجھ سے ایک بات ڈسکس کرنی ہے میں نے جب تو وہاں پہنچ جائے اوئر فری ہو جائے تو مجھے کال کرنا۔۔۔" اس کا ابر شم والے ٹاپک پر زرانیل خان سے بات کرنے کا تھا

"خیریت کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان پوچھ بیٹھا تھا

"ہاں سب خیریت ہے بس کچھ امپورٹنٹ ہے جو ڈسکس کرنا ہے لیکن جب تو فری ہو اتب اب فون رکھ رہا ہوں میں۔۔۔۔!!!" وہ مزید کچھ باتیں کرتا کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔

"کیا کہہ رہے تھے بھائی کھانا کھالیا انہوں نے۔۔۔۔؟؟؟" ارواح اس کے فون ڈیش بورڈ پر رکھتے ہی پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"ہاں کھا رہا تھا کھانا تعریف بھی کر رہا تھا کہ کھانا بہت مزے کا تھا اور کوئی بات کرنی تھی اس نے لیکن بعد میں۔۔۔۔؟!!!" اس نے ساری بات جو اس کے اور تعزیز خان کے درمیان میں ہوئی تھی وہ ارواح کو بتادی تھی۔۔۔۔

"وہ دل کھول کر تعریف کرتے ہیں آپ تو ہمیشہ ہی کنجوسی کرتے ہیں تعریف کرنے میں۔۔۔!!!!" موقع کی مناسبت سے ارواح نے میٹھا میٹھا طنز کیا تھا لیکن زرانیل خان نے اس کی بات کا برا نہیں منایا تھا۔۔۔

"آور یلی وائفی آپ کو مجھ سے تعریف کروانی ہے اپنی کبھی فرصت سے کروں گا سارے اگلے پچھلے شکوے ختم ہو جائیں گے آپ کے۔۔۔۔" وہ اس کے حسین سراپے کو نظروں کے فوکس میں رکھتے معنی خیز انداز میں بولا تو ارواح سٹپٹائی تھی۔۔۔۔۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔" اس نے ناک چھڑائی تھی وہ ہر بات کو اپنے ہی اینگل سے دیکھتا تھا۔۔۔۔

"مگر میں تو یہ ہی سمجھا کہ تم فرصت سے تعریف سننے کی خواہاں ہو۔۔۔۔" وہ شرارت آمیز لہجے میں بولا تو ارواح نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"گاڑی چلائیں قپ ہم کب سے سفر میں ہیں مجھے تو لگتا ہے کہ ہم کل صبح تک پہنچیں گے جیسے آپ کی رفتار ہے۔۔۔۔" وہ پھر سے طنز کر چکی تھی۔۔۔

"کیا قباحت ہے اگر کل صبح بھی پہنچ جائیں تو۔۔۔۔؟؟؟"شرارت ہنوز برقرار تھی ارواح نے خاموش رہنے میں عافیت جانی تھی اس بندے سے وہ کبھی باتوں میں جیت نہیں سکتی تھی یہ بات وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔"وہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی تھی اس کی شکل دیکھتے زرانیل خان نے پھر سے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور اب کی بار وہ لوگ خان حویلی کے سامنے رکے تھے۔۔۔۔۔

ارواح کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں نجانے زرانیل خان کی فیملی کا کیاری ایکشن ہونا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔۔

نجانے وہ اسے کیا کہہ رہا متعارف کروائے گا اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کا اصل کسی کو نہیں بتائے گا۔۔۔۔۔

زرانیل خان خاصا مطمئن تھا۔۔۔۔

وہ گاڑی حویلی کے اندر داخل کر چکا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 13

۔۔۔۔۔۔۔۔

زرانیل خان نے گاڑی گیراج میں روکی تھی اوٗر دروازہ کھولتے ہوئے وہ باہر نکلا تھا اس نے اپنے آنے کی اطلاع کسی کو نہیں دی تھی صرف ضرغام خان کو بتایا تھا کہ وہ آرہا ہے سو مطمئن تھا کوئی اس کے آنے سے واقف نہیں تھا

اس نے ارواح کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا اور اس کو لیے اندر حویلی کے ہال کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

ہال میں تقریباً سبھی موجود تھے۔۔۔

ایک طرف حرمین بیگم تھیں جن کے ساتھ نیوشا بیٹھی تھی وہ لوگ مہمانوں کو ڈیل کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف مرتضیٰ خان ان کے ساتھ ان کی بیگم تھیں جو آنے والے مہمانوں لو ویلکم کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑی بی بی شمس خان اور شرمین بیگم کے ساتھ الیمشہ بھی تھی جو لوگ مہمانوں کے ساتھ ہی تھے۔۔۔۔۔۔ضرغام خان نہیں تھا وہ شاید تیاری کر رہا تھا مہندی کے فنکشن کی۔۔۔۔

جو کمبائین ہی ہونا تھا۔۔۔۔۔

سب لوگوں کو دیکھ کر وہ حیران تو ہر گز نہیں ہوا تھا کیونکہ سب لوگ اکھٹے ہوتے تھے لیکن آج چونکے عالمیار کی مہندی تھی تو حویلی میں اچھی خاصی رونق لگی ہوئی تھی سب لوگ مہمانوں کے ساتھ ہی بیٹھے تھے ابھی تک مہندی کا فنکشن شاید شروع ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

اتنے سارے مہمانوں کی موجودگی وہ ارواح کے لیے تھوڑا سا پریشان ہوا تھا کیونکہ جانتا تھا سب لوگ اس سے سوال ضرور کریں گے۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔" اس نے بلند آواز میں سب کو سلام کیا تھا سبھی لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

"وعلیکم السلام سب سے پہلے شمس خان اٹھے تھے اور اپنے پوتے کو گلے لگایا تھا لیکن ایک انجان لڑکی کو اس کے ساتھ کھڑے دیکھ کر وہ پریشان ہوئے تھے باقی سب کی نظریں بھی ارواح پر تھیں۔۔۔

نیوشا زرانیل خان کو دیکھتی بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"بھائی میں نے بہت مس کیا آپ کو آپ نے بتایا ہی نہیں اچانک سے آ گئے۔۔۔۔"وہ کافی خوش لگ رہی تھی شاید بھائی کی آمد سے اس کا موڈ خوش گوار ہو گیا تھا تبھی وہ خوش تھی۔۔

"مجھے اپنی گڑیا کو سرپرائز دینا تھا اس لئے۔۔۔"وہ ہنستے ہُوئے اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے بولا تھا یہ ان دونوں کی بچپن کی عادت تھی زرانیل خان اکثر اس کے بال کھینچتا تھا جس پر وہ چھڑتی تھی۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔" وہ زور سے چیخی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

"یہ بچی کون ہے زرانیل خان۔۔۔۔؟؟؟" شمس خان اپنی مخصوص کڑک دار آواز میں بولی تھی۔۔۔

"داداجان یہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا فحال بہت تھکا ہوں فریش ہونا چاہتا ہوں گڑیا آپ انہیں ساتھ لے جاؤ یہ بھی بہت لمبے سفر سے واپس آئی ہے تھک چکی ہو گی۔۔۔۔!!!" وہ نیوشا کرتا ہوا بولا تو وہ ارواح کو ساتھ لے گئی تھی جب کہ زرانیل کی بات پر شمس خان نے سر ہلایا تھا انہیں اپنے پوتے پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔

زرانیل خان کا ارادہ کل شادی کے ہوتے ہی خود ہی شمس خان کو اپنے نکاح کے بارے میں بتانا کا تھا وہ اس کی بیوی تھی وہ اسے چھوڑ تو کسی قیمت پر بھی نہیں سکتا تھا ہاں اسے فکر تھی تو بس اس بات کی ارواح کے کردار پر کوئی بات نہ آئے۔۔۔۔

وہ سب دھیرے سے احتیاط سے کلیئر کرنا چاہتا تھا کہ کسی کو بھی ارواح کے بارے میں بات کرنے کا کوئی موقع نہ مل سکے۔۔۔

وہ اس کی عزت تھی اس پر وہ کوئی بات نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتی نیوشا ارواح کو روم میں لے گئی تھی جب کہ زرانیل اپنی ماں اور باقی سب سے ملنے لگا تھا اسے کافی وقت لگا تھا سب کے درمیان بیٹھ

کر سب سے خیریت دریافت کرتے ہوئے وہ کافی دیر سب کے درمیان بیٹھا رہا تھا۔۔۔۔

پھر فریش ہونے کے لیے اپنے روم میں چلا گیا تھا اندر داخل ہوا تو اس کا روم بالکل فریش تھا۔۔۔۔

جیسا وہ چھوڑ گیا تھا بالکل ویسا ہی کچھ بھی نہیں بدلہ تھا اس کو اپنے روم کی ہر چیز اپنی جگہ پر چاہیے ہوتی تھی تبھی فرحین بیگم خود اس کے روم کی صفائی کرواتی تھیں کیونکہ اس کے غصے سے ہر کوئی واقف تھا۔۔۔۔

وہ اپنا ڈریس لے کر شاور لینے چلا گیا تھا اسے ارواح کی طرف سے پریشانی نہیں تھی کیونکہ وہ نیوشا کے ساتھ تھی تو وہ اس کا خیال رکھنے والی تھی تبھی وہ مطمئن سا شاور لینے چلا گیا تھا۔۔۔۔

.....

ارشک ابھی تک کمرے میں ہی تھی باہر نہیں گئی تھی ضرغام خان کے رات والے رویے کے بعد وہ پورا گھبرائی ہوئی رہی تھی کام کرتے کرتے پورا دن گزرا کیونکہ مہمان جہنوں نے دور سے آنا تھا وہ دوپہر کو ہی آنا سٹارٹ ہو گئے تھے تو اسے کافی کام کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

ابھی ابھی وہ ضرغام خان کا مہندی کا ڈریس پریس کر کے الماری میں لٹکا رہی تھی ارادہ واپس کچن میں جانے کا تھا۔۔۔

تاکہ وہ باقی بچا کام مکمل کر سکے۔۔۔

وہ اس وقت سادہ سے حلیے میں تھی جو کپڑے اسے آرمینا نے پہننے کے لیے دیے تھے ان میں سے ہی ایک ہلکے نیلے رنگ کا لباس اس نے پہن رکھا تھا

دوپٹہ سر پر اچھے سے اوڑھا ہوا تھا وہ سادگی میں خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے سے نکلنے والی تھی کہ ضرغام کمرے میں داخل ہوا تھا ایک نظر اسے دیکھتے وہ رکا تھا رو کنا تو ارشک کو بھی پڑا تھا کیونکہ اب وہ اس کی اجازت کے بنا روم سے نکل نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنے دوپٹے کے کونے کو نے زور سے اپنی مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی اس کے چہرے کے تاثرات جو ہر وقت سنجیدہ ہی ہوتے تھے اسے پریشان کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضرغام خان کچھ سوچتے اس کے قریب آیا تھا اور وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا وہ اگے بڑھ رہا تھا اور ارشک پیچھے ہو رہی تھی ایک دم سے الماری کے پٹ سے

ٹکرائی تھی جو اس کی کمر میں لگا تھا درد کی ایک شدید لہر اس کے رگ وروپ میں سرایت کر گئی تھی اس نے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی اس انسان کو اس کی سسکیاں سکون دیتی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اس ستمگر کے سامنے اپنے آنسو بے مول نہیں کرنا چاہتی تھی جسے اس کے آنسوؤں کی کوئی قدر نہیں تھی۔۔۔۔

ضرغام خان تیزی سے اس کے قریب آیا تھا اور اس کے دائیں بائیں جانب ہاتھ رکھتے وہ اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھ سے بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی تم۔۔۔؟؟" شیر کی دھاڑ کی طرح وہ زور سے غرایا تھا ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں وہ میں۔۔۔۔" اپنے لبوں کو کچلنے لگی تھی ارشک۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ پسینے سے تر ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی زمین بوس ہو جائے گی وہ اس کے بے حد قریب تھا وہ اپنی ضرورت کے لیے اس کے قریب آتا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ اس کے نکاح میں تھی اس کے لیے جائز تھی تو وہ کیوں اپنا جائز حق چھوڑتا۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے تم کمرے سے نکل گئی تو مجھ سے بچ جاؤں گی۔۔۔؟؟؟" اپنی بات کرتا وہ خود ہی طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا ارشک نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھیں جن سے غصے کے مارے شعلے بھڑک رہے تھے وہ ان میں تا دیر دیکھ نہیں سکی تھی اور چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔

"مجھ سے دور جانے کی کبھی کوشش مت کرنا ارشک ضرغام خان۔۔۔۔؟؟؟"اس کی ٹھوڑی کو اپنے ہاتھوں میں جکڑتے وہ غرایا تھا۔۔۔۔

اس کی تنگ پکڑ میں ارشک کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا جبڑا ہی ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔

"میں وہ۔۔۔۔"اس کی ڈر سے جان نکلی جا رہی تھی کیسے وہ اس وقت خود کو کنٹرول کیے کھڑی تھی یہ بس وہ ہی جانتی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ اگلا سانس بھی نہیں لے پائے گی اس نے کھینچ کر سانس لینے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے نیم کھلے لب ضرغام خان کی نظر ان پر پڑی تو وہ اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں کو اپنی دہکتی گرفت میں لیتے وہ اس کی سانسوں کے ساتھ کھیلوار کرنے لگا تھا ارشک کے لبوں پر شدید جلن ہوئی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی کلائیوں کو اپنے ایک ہاتھ میں پکڑتے ان کو پیچھے الماری کے ساتھ پن کیا تھا خود پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا وہ مچلی تھی اس کی تنگ گرفت میں جو جگہ جگہ اس کے لبوں پر کٹ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر اس پر جھکا رہا تھا لب تھے کہ اس کے لبوں سے جدا ہوئے ہی نہیں تھے وہ اس کو خود سے دور دھکیلتی بھی تو کیسے وہ اس کی مزاحمت کے سارے رستے بند کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا ارشک کی سانس پوری طرح سے پھول چکی تھی وہ سانس لینے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن یہ ممکن نہیں ہو پا رہا تھا کیونکہ ضرغام نے اسے ڈیپ کس کی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کی گرفت سے کلائیاں آزاد کروانی چاہی تو ناکام رہی کیونکہ وہ تو چھوڑنے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔

"پ۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔ز۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے لفظوں کو توڑتے ہوئے مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان اس کی کنڈیشن دیکھتا اس کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

ایک پل کے لیے اس کی کنڈیشن دیکھتے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

اس کو سینے سے لگائے وہ اس کی پیٹھ سہلانے لگا تھا وہ بھی سانس لینے میں مشکل محسوس کر رہی تھی تبھی خاموشی سے اس کے سینے سے لگی اپنی پھول چکی سانسیں ہموار کرنے لگی تھی۔۔۔۔

اس ستمگر کا سہارا پاتے ہی وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی ایسی زندگی تو نہیں سوچی تھی اس نے۔۔۔۔

ضرغام خان نے پہلی بار ایسی بے اختیاری دکھائی تھی ورنہ تو وہ اس کی حالتِ کی پرواہ کبھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو خود سے الگ کرتے اس کو پھر سے الماری کے ساتھ پن کرتے اس کو بازوؤں سے پکڑے اس کی شکل دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے مجھے تم پر ترس آیا۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ سوچنے کے انداز میں بولتے ہوئے ارشک کو حیرت میں مبتلا کر رہا تھا وہ اس کی بات سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔۔

"نو مائی بیوٹیفل وائف مجھے تم سے انتقام لینا ہے اور اس کے لیے تمہارا زندہ رہنا ضروری ہے کیونکہ تم مر گئی تو میرا انتقام ادھورا رہ جائے گا جو میں بالکل بھی نہیں چاہتا ہوں سو یہ جو تھوڑی دیر پہلے تمہیں سینے سے لگایا کسی خوش فہمی میں مبتلا مت ہو جانا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔۔" اس نے ارشک کے ماتھے کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے اس کی ساعتوں میں زہر گھولا تھا وہ سچ میں ستمگر تھا اس کی سسکیاں سننے والا اس کو درد دینے کر خود کو خوشی دینے والا۔۔۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

"ہیشش۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر اپنی بھاری انگلی رکھ چکا تھا وہ سہم گئی تھی اس کا انداز اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"بہت نازک جان ہو تم میری زرا سی شدت سے یہ حال ہے تمہارا اگے تو بہت مشکل ہونے والی ہے تمہیں

۔۔۔۔۔!!!" وہ اس کے دبلے پتلے وجودِ کو دیکھتے جیسے طنز کر رہا تھا۔۔۔

"جانے دیں پلیز۔۔۔۔۔" وہ اس کی مزید باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھی تبھی وہ وہاں سے جانے کی اجازت مانگنے لگی تھی لیکن ضرغام خان اسے جانے دیتا پھر کیا ہی بات تھی۔۔۔

"کیوں جانے دوں تمہیں میری بیوی ہو تم میری پھر مجھ سے دور جانے کا خیال کیوں ہر وقت زہن میں لاتی ہو اگر تمہیں لگتا ہے تم کبھی ضرغام خان

کی زندگی سے دور چلی جاؤ گی تم یہ تمہاری بھول ہے ارشک ضرغام خان۔۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کا مکا بناتے الماری پر مارتے زور سے چلایا تھا

۔۔۔۔۔۔

ارشک نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اس کی تیز آواز جیسے سماعتیں چیر رہی تھی۔۔۔۔

"جب میرے بابا۔۔۔۔"اس کے لفظ بابا سے اگے اسے کچھ بولنے ہی نہیں دیا تھا ضرغام خان نے اس کو خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

وہ اس کی سخت گرفت میں تڑپی تھی۔۔۔

"کیا کہا تھا آج کے بعد اپنے باپ کا نام بھی مت لینا پھر کیا سوچ کر یہ لفظ منہ سے نکالنے لگی تھی تم۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے دوپٹے کو کھینچ کر

دور پھینکتے اس کے بالوں کو زور سے اپنی مٹھیوں میں جکڑ چکا تھا ارشک کی چیخ نکلی تھی اس کی گرفت میں اپنے بال دیکھ کر وہ درد سے مچلی تھی پورا سر درد کرنے لگا تھا۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"وہ اپنا پورا زور لگا رہی تھی لیکن اس کی سخت مزید سخت ہوتی چلی گئی تھی وہ درد سے سسکی تھی۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں اپنے انداز میں سمجھنا پڑے گا ویسے اثر نہیں ہو گا تم پر میری بات کا۔۔۔۔"وہ اس کو بازوؤں سے پکڑے گھسیٹنے لگا تھا۔۔۔۔

"جس دن یہ ثابت ہو گیا نہ کہ وہ قتل میرے بابا نے نہیں کیا اس دن مجھے بھی آپ کی قید سے رہائی مل جائے گی۔۔۔۔!!!"جو فقرہ وہ پہلے مکمل نہیں

کر سکی تھی وہ اب کر چکی تھی درر تو وہ ویسے بھی برداشت کر رہی تھی تو کیا فرق پڑتا تھا تھوڑا اور سہی۔۔۔۔۔

"ثابت تمہیں لگتا ہے کہ جو ہم سب نے دیکھا وہ جھوٹ تھا تمہارے باپ کے ہاتھ میں گن تھی اسی گن سے اس نے میرے بابا پر فائر کیا تھا اس کے بعد یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بچی تھی اگر تم خود کو اس حوالے سے تسلی دیتی ہو کہ تم یہاں سے اس طریقے سے نکل سکتی ہو تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے ارشک ضرغام خان۔۔۔" وہ اسے زمین پر دھکا دے چکا تھا اور خود گھٹنے کے بل اپنے پنجوں پر اپنا وزن ڈالتے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

"می۔۔۔۔ں۔۔۔۔" وہ اس کے غصے کو ہوا دے چکی تھی وہ اس وقت شدید تپش میں آ چکا تھا اس سے پہلے کہ ضرغام خان اس پر جھکتا ان کے کمرے کا دروازہ بجا تھا وہ سیدھا ہوا تھا اس کے اوپر ہوتے ہی ارشک نے

اپنے بالوں کو پکڑتے اپنے سر میں اٹھتے درد کو بہت مشکل سے برداشت کیا تھا۔۔۔۔۔۔

"ارشک اب آجاؤ کب سے انتظار کر رہے ہیں ہم اور تم ہو کہ آ ہی نہیں رہی اتنے کام پڑے ہیں وہ کون کرے گا۔۔۔۔ لگتا ہے سردار سائیں کے کمرے میں رہتے تیرے نخرے بھی بڑھ گئے ہیں۔۔۔" یہ کسی ملازمہ کی آواز تھی جو ارشک کو بلا رہی تھی کام کے لیے۔۔۔

وہ لوگ ادھے سے زیادہ کام تو ارشک سے کرواتی تھیں کیونکہ وہ ان سے بھی کم تر تھی یہ ان کو لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز سنتے ارشک نے اپنی آنکھیں میچی تھیں اسے تو اب یہاں رہتے ان سب چیزوں کی عادت ہو چکی تھی دن رات یہ ہی طنعے تو دیئے جاتے تھے اسے اوٗر آج تو ضرغام کے سامنے بھی بس نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"گیسٹ لوسٹ۔۔۔۔"ضرغام خان اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ اس کی سخت آواز سے ارشک نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

"سردار سائیں۔۔۔۔"وہ ملازمہ ضرغام خان کی آواز سنتے وہاں سے بھاگ گئی تھی کیونکہ اس کی آواز سے وہ اس کے غصے کا اندازہ لگا سکتی تھی وہ اس وقت غصے میں تھا شدید غصے میں۔۔۔۔

ارشک کو خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے لگا تھا جو خاصا مشکل تھا لیکن وہ اپنے آپ کو کمپوز کر چکا تھا۔۔۔

"کپڑے نکالو میرے۔۔۔" وہ بولتے باتھ روم میں جا بند ہوا تھا ارشک نے جو کپڑے اس کے الماری میں لٹکائے تھے وہ نکال کر بیڈ پر رکھے تھے حالت بہت خراب تھی اس کی سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ایک طرف کھڑی ہو گئی تھی اس کے کپڑوں کے ساتھ وسکٹ اور باقی چیزیں رکھی تھیں۔۔۔

وہ باہر نکلا تو اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا وہ ٹاول سے باہر خشک کر رہا تھا۔۔۔

اس نے صرف بلیک کلر کا ٹروزار پہن رکھا تھا وہ جیسے روم میں آیا ارشک کی ساری توجہ اسی پر تھی وہ اپنے کپڑے اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا

۔۔۔۔۔واپس آیا تو وائٹ کلر کے کرتے میں ملبوس تھا جس کی قمیض کی سلیوز اس نے کہنیوں تک فولڈ کی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ کافی جازب نظر آرہا تھا وہ واپس آتے اپنی بیلو کلر کی واسکٹ پہنتے اس کے بٹن بند کرتا ساتھ ہی ساتھ ارشک کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی تیاری سے مطمئن ہوتے واپس پلٹا اور ایک نظر اسے دیکھا جو عام سے سوٹ میں ملبوس تھی بال اس کے پکڑنے سے کافی حد تک بکھرے ہوئے تھے وہ اس وقت کافی ملگجائی ہوئی حالت میں تھی لیکن ضرغام خان کو اس کی حالتِ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ اس کو دیکھتے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ارشک بھی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.....

نیوشا ارواح کو ساتھ لے آئی تھی اپنے روم میں وہ خود بھی ابھی تک مہندی کے لیے تیار نہیں تھی اس نے ڈریس وغیرہ اور باقی ساری چیزیں ملازمہ سے تیار کروالی تھیں وہ آج اتنے اچھے سے تیار ہونا چاہتی تھی کہ ضرغام خان کی نظریں اس پر سے ہٹیں ہی نہیں۔۔۔۔

"تم بھائی کے ساتھ کیوں آئی۔۔۔۔؟؟؟میرا مطلب ہے کہ بھائی سے کیا ریلیشن ہے تمہارا وہ کیسے ملے تمہیں اور باقی سب کچھ جاننا ہے مجھے۔۔۔۔؟؟؟"وہ ارواح کو صوفے پر بٹھائے خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ

گئی تھی ارواح کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس سے کہا کہے کہ وہ کون ہے اور زرانیل خان کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے۔۔۔۔

"وہ میں۔۔۔۔!!!"

وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی کیونکہ روم میں ملازمہ داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

"وہ نیوشا بی بڑی بی بی کہہ رہی ہیں آپ خود آرمینا بی بی کے ساتھ بیٹھ کر انہیں تیار کروائیں کیونکہ ٹائم کم ہے مہندی کی رسم شروع کرنی ہے

۔۔۔۔۔"ملازمہ نے بڑی بی بی کا پیغام نیوشا کو دیا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"ہاں تم جاؤ آرہی ہوں میں۔۔۔۔۔"وہ ملازمہ کو کہہ کر اسے روم سے بھیج چکی تھی۔۔۔

"سوری مجھے جانا ہو گا تم فریش ہو جاؤ میں تمہیں تھوڑی دیر تک برائیڈل کے روم میں لے چلوں گی جو ہماری بھابھی ہے آرمینا۔۔۔ہماری کزن بھی ہے تمہیں اس سے ملاؤں گی۔۔۔" وہ اپنے کپڑے اور باقی کا سامان لے کر آرمینا کے کمرے میں چلی گئی تھی اور ارواح فریش ہونے کے لیے واش روم چلی گئی تھی۔۔۔

واپس آئی تو روم میں زرانیل خان کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی کہ وہ وہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ حیرت سے بولی تھی۔۔

"جی میں۔۔۔!!!" وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا وہ گھبرائی تھی۔۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں۔۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

"مطلب۔۔۔؟؟!" وہ اس کی بات سمجھ نہیں سکا تھا

۔۔۔۔۔

"مطلب اگر کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔؟؟؟" وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی تو زرانیل خان نے آگے بڑھتے ہوئے اس کی انگلیاں آزاد کروائی تھیں۔۔۔۔

وہ اس کے نزدیکی پر ڈری تھی دروازہ بھلے بند تھا لیکن کوئی بھی آسکتا تھا شادی والا گھر تھا۔۔۔۔

"نیوشا کدھر گئی تمہارے ساتھ تھی نہ وہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ ادھر اودھر نیوشا کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"وہ ابھی ان کو میسج ملا تو وہ دولہن کے روم میں گئی ہیں کہہ رہی تھیں کہ مجھے بھی لے جائیں گی وہاں آپ جائیں وہ اگر آگئی تو۔۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔۔

"تو آجائے کس نے روکا ہے اسے۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولا تھا ارواح نے لب کچلے تھے۔۔۔۔

"چلو تمہیں دولہن کے روم میں چھوڑ دوں۔۔۔" وہ اسے لیے روم سے نکلا تھا وہ دونوں آپس میں بات کر رہے تھے لیکن الیمشہ کی نظر ان پر پڑ گئی تھی وہ تو نیوشا کے کمرے میں آنے والی تھی کہ نیوشا کو باہر نکلتے دیکھ کر وہ جیسے ہی اندر آنے لگی اس کی کال آئی وہ سننے لگی تو تب تک زرانیل خان نیوشا کے روم میں انٹر ہوا تھا وہ تب سے باہر کھڑی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ زرانیل کا اور اس لڑکی کا سین ہے ورنہ وہ کہاں کسی سے ہنس ہنس کر باتیں کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو شک کی نظروں سے دیکھ رہی تھی اب اس کا رخ تھا اپنی خالہ (فرحین بیگم) کے کمرے کی طرف تاکہ وہ ان کو ان کے بیٹے کے کارنامے بتا سکے۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تھی لیکن وہاں نہیں تھیں اسے یاد آیا کہ وہ تو باہر مہمانوں کے ساتھ مصروف تھیں تو یہاں کیسے ہو سکتی تھی وہ نیچے چلی گئی تھی۔۔۔

اسے فرحین بیگم نظر آئی تھیں وہ ان کے قریب گئی تھی۔۔۔۔

"ارے تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی الیمشہ۔۔۔؟؟؟" وہ اسے سادہ سے حلیے میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں۔۔۔

"خالہ آپ نے زرانیل سے پوچھا وہ لڑکی کون تھی مجھے بہت پریشانی ہو رہی ہے کہ آخر زرانیل خان کا اس کے ساتھ کیا ریلیشن شپ ہے اور وہ کیوں اسے ساتھ لایا ہے ایسے۔۔۔؟؟؟" وہ اُنہیں لے کر قدرے ایک کونے میں آئی تھی یہاں زیادہ لوگ نہیں تھے۔۔۔

"ارے اس کی جو بجانتی ہو نہ کسی ہے اسی وجہ سے وہ اکثر لوگوں سے ملتا ہے وہ لڑکی بھی اسی سلسلے میں ہو گی کوئی تم کیوں پریشان ہو رہی ہو بیٹا تم مہندی کو انجوائے کرو کیا سوچیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔" وہ اس کی بات کو زیادہ سیریس لیے بغیر بولی تھیں لیکن الیمشہ تو اچھی خاصی ڈسٹرب تھی۔۔۔

"خالہ وہ لڑکی مجھے ڈسٹرب کر رہی ہے آپ نہیں جانتی ہیں یہ شہر کی لڑکیاں بہت تیز تار ار ہوتی ہیں لڑکیوں کو ایسے قابو کرتی ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا اور آپ کا بیٹا تو ہے بھی بہت خوبصورت آپ زرانیل سے پوچھیں تو سہی کہ وہ ہے کون نجانے انہوں نے دادا جان کو کیا بتایا ہے جو وہ خاموش ہو گئے تھے لیکن آپ کا تو بیٹا ہے جاننا آپ کا فرض بنتا ہے۔۔۔۔" وہ اس کی جانب دیکھتی ہوئی معصومیت سے بولی تھی تو وہ سوچ میں پڑ گئی تھیں آخر کو ان کے بیٹے کی پوری زندگی کی بات تھی انہیں کم سے کم زرانیل خان سے پوچھنا تو چاہیے تھا کہ وہ لڑکی کون ہے کہاں سے تعلق رکھتی ہے اس کے ساتھ کیوں آئی ہے۔۔۔۔

"ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں مرتضیٰ سے بات کرتی ہوں بلکہ خود زرانیل خان سے بھی تم پریشان مت ہو اور جا کر تیار ہو جاؤ۔۔۔" وہ اس کا

گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولی تھیں جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اندر تو ایک آتش فشاں پھٹ رہا تھا جب سے ان دونوں کو قریب دیکھا تھا تب سے دل کی کیفیت بہت عجیب سی تھی سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کرتی۔۔۔

وہ کچھ سوچتے آرمینا کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

.....

نیوشا آرمینا کے ساتھ موجود تھی جو اس وقت پیلے رنگ کا مہندی کا جوڑہ زیب تن کر چکی تھی جو کہ لہنگا کرتی تھی پیلے رنگ کا لہنگا اور اور گرین کلر کی اس کی شرٹ تھی جس کی سیلیوز فل تھیں وہ اپنی ڈریسنگ کا خاص خیال رکھتی تھی تو یہ ڈریس فرحین بیگم نے خود اس کے لیے پسند کیا تھا۔۔۔

وہ مارے دل سے بیٹھی تھی بیوٹیشن اس کے بال بنا رہی تھی میک اپ کروانے سے وہ منع کر رہی تھی لیکن اس کی کسی نے نہیں سنی تھی نیوشا کے کہنے پر بیوٹیشن نے اس کو بالکل لائٹ سا میک اپ کیا تھا ابھی وہ اس کا ہیئر سٹائل بنا رہی تھی آرمینا نے بہت مشکل سے خود پر کنٹرول کیا ہوا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ یہاں سے کہیں دور بھاگ جائے۔۔۔۔

وہ جب ڈریس چینج کر رہی تھی تب زرانیل خان ارواح کو وہاں چھوڑ گیا تھا اور خود نکل گیا تھا کیونکہ اس نے ضرغام سے بات کرنی تھی۔۔۔

ارواح ان سب میں کافی ان کمفٹیبل فیل کر رہی تھی وہ آرمینا کو دیکھے جا رہی تھی جو رونے والی شکل بنائے ہوئے تھی اس کی شکل سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ زبردستی کر رہی تھی لیکن خیر وہ وہاں کی فرد نہیں تھی جو سب کے سامنے آرمینا سے کچھ پوچھتی سو خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

"ان جو بھی میک اپ کرنا ہے۔۔۔؟؟؟"بیوٹیشن ایک نظر ارواح کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا لیکن نیوشا نے کہہ دیا تھا۔۔۔

"ارے میں کیسے۔۔۔"وہ مسلسل انکار کر رہی تھی۔

۔۔

"تم کیسے کیا مطلب تم نے تو ابھی تک ڈریس بھی چینج کرنا ہے چلو ایسا کرو مجھے بتاؤ ڈریس سامان میں ہی تھا نہ میں میڈ کو بھیجتی ہوں ڈریس لینے کے لیے اوَر پھر یہیں تم تیار ہو جانا۔۔۔"وہ اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے بولی تھی وہ فل تیار تھی

"میں نے شاپنگ ہی نہیں کی تو کیسے

۔۔۔۔؟؟؟"وہ انکار کر رہی تھی لیکن نیوشا نے ملازمہ کو کہہ کر اپنا ایک جوڑہ منگوایا تھا اور وہ زبردستی ارواح کو پہننے کا کہہ دیا تھا وہ پہن بھی چکی تھی اس کو ہلکا پھلکا سا میک اپ نیوشا نے ہی کر دیا تھا اور وہ کافی پیاری لگ رہی تھی اب وہ دونوں سائیڈ پر بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

آرمینا کی تیاری کو بس بیوٹیشن آخری ٹچ دے رہی تھی۔۔۔۔

اور پھر بیوٹیشن نے اس پر دوپٹہ سٹ کیا تھا۔۔۔۔

آرمینا نے پھولوں کی جیولری پہنی ہوئی تھی ہاتھوں میں بھی پھولوں کے گجرے تھے پاؤں اور ہاتھوں پر بھی مہندی لگائی گئی تھی۔۔۔۔

بلکہ اس کی مہندی اب تو خشک بھی ہو چکی تھی جس نے بہت اچھا کلر دیا تھا۔۔۔۔

اس کے منع کرنے کے باوجود بیوٹیشن نے اس کے دائیں ہاتھ پر اندر والی سائیڈ پر عالمیار کا نام مہندی سے لکھ دیا تھا وہ تب سے غصے سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا کہ اس عالمیار نامی بلا کو اپنی زندگی سے باہر پھینک دے۔۔۔

وہ فل تیار تھی لیکن اس نے بیوٹیشن سے کہہ کر گھونگھٹ نکلوالیا تھا۔۔۔۔

"میم یہ بہت اولڈ فیشن ہے گھونگھٹ۔۔۔۔۔" وہ اس کی تیاری دیکھتے اس کے گھونگھٹ والے مطالبے پر روہانس ہوئی تھی اگر گھونگھٹ ہی کرنا تھا تو اتنی ساری تیاری کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔۔

"آپ پلیز میرا گھونگھٹ نکالیں ورنہ مجھے پھر یہ سب کچھ ہی ریمو کرنا پڑے گا۔۔۔!!!" وہ دبی دبی آواز میں بولی تو بیوٹیشن کو اس کی بات ماننی پڑی تھی۔۔۔

ارواح اور نیوشا جو آپس میں باتیں کر رہی تھیں وہ آرمینا کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" نیوشا اٹھ کر ان کے قریب آئی تھی۔۔۔

"وہ یہ میم گھونگھٹ کا بول رہی ہیں جب کہ یہ سب اب بہت اکورڈ لگتا ہے جبکہ ان کا تو پہلے نکاح بھی ہو چکا ہے پھر بھی۔۔۔؟؟؟" بیوٹیشن نیوشا سے بولی تھی لیکن پھر آرمینا کے بے حد اسرار پر وہ اس کا گھونگھٹ نکال چکی تھی۔۔۔

تب تک وہاں الیمشہ بھی آچکی تھی ایک نظر اس نے ارواح کو دیکھا تھا اور ضبط سے مٹھیاں بھیچ لی تھیں۔۔۔۔۔۔

حرمین بیگم بھی وہاں آگئی تھیں اور انہوں نے بھی آرمینا کے گھونگھٹ پر اعتراض کیا تھا لیکن آرمینا تو ان سے ویسے بھی ناراض تھی سو خاموش ہی رہی تھی یوں وہ گھونگھٹ اوڑھے مہندی کے لیے بالکل تیار تھی حرمین بیگم نے اس کی بلائیں لی تھیں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن وہ ماں تھیں سمجھ چکی تھیں کہ وہ دل سے خوش نہیں ہے لیکن وہ جانتی تھیں کہ عالمیار اس کے حق میں بہت اچھا ثابت ہو گا سو تبھی مطمئن تھیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک مہمانوں میں سے بھی کافی ساری خواتین جو ان کی زیادہ قریبی تھیں وہ ارواح سے ملنے آئی تھیں۔۔۔

ویسے بھی مہمان کم ہی تھے۔۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن اگرچے کمبائن تھا لیکن وہ صرف مہندی لگانے تک تھا اس کے بعد لڑکیوں نے باہر ڈیرے پر چلے جانا تھا۔۔۔یہ بھی اتنا کمبائن کرنے کی پرمیشن شمس خان نے بہت مشکل سے دی تھی وہ آج تک اپنی روایت کو برقرار رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

کیونکہ ان کو خود بھی یہ سب کچھ پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"فرحین عالمیار آگیا کیا کل کا گیا شام تک نہیں لوٹا تھا حالانکہ آج اس کی مہندی ہے اور دولہے میاں غائب۔۔۔۔۔" حرمین بیگم بہن کو دیکھتے داماد کا پوچھنے لگی تھیں جس پر فرحین بیگم مسکرائی تھیں۔۔۔

"آپی وہ آچکا ہے زرانیل خان اور ضرغام سے ملنے گیا ہے آپ ٹینشن نہ لیں۔۔۔"وہ آرمینا کے قریب جاتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

عالمیار کا نام سنتے ہی آرمینا کے تیور بگڑے تھے وہ اس کے مقدر میں تھا جس سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی کیا اس شخص کے ساتھ وہ ساری زندگی گزار سکے گی جس کے لیے اس کے دل میں کوئی جذبہ نہیں تھا۔۔۔۔

"پھر صحیح ہے ہمیں تو لگا کہ عین مہندی کے ٹائم پر دولہا غائب ہو گا۔۔۔۔؟؟؟"وہ ہنستے ہوئے بولی تھیں۔۔

"ارے ایسے کیسے اتنا ہنگامہ کر کے رخصتی کروا رہا ہے تو غائب کیسے ہو سکتا ہے وہ۔۔"فرحین بیگم بھی مسکرائی تھیں۔۔۔۔

"بھائی کیسے غائب ہو سکتے ہیں خالہ۔۔۔"نیوشا بھی مسکرائی تھیں جب کہ اس کی بات پر فرحین بیگم کی توجہ ارواح پر چلی گئی تھی اور پھر زہن میں الیمشہ کی باتیں گردش کرنے لگی تھیں۔۔۔۔

ارواح نیوشا کے ساتھ تھوڑا بہت فرنیک ہو چکی تھی سو اسی کے ساتھ موجود تھی۔۔۔۔

"لڑکی نام کیا ہے تمہارا۔۔۔؟؟؟"انہوں نے کڑے تیور لیے ارواح کو مخاطب کیا تو سبھی لوگوں کا دھیان ان پر چلا گیا تھا۔۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں وہ خوف زدہ تھی بھلے ساری عورتیں تھیں لیکن وہ پھر بھی کمفٹیبل فیل نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

"زرانیل کے ساتھ کیوں مطلب وہ تمہیں کیسے جانتا ہے۔۔۔۔؟؟؟"زہن میں مچل رہا سوال لبوں تک آیا تھا۔۔۔۔۔۔

"وہ میں۔۔"ارواح کچھ بول نہیں پائی تھی وہ تو اچھا ہوا کہ فرحین بیگم کو کسی نے باہر سے آواز دی تو وہ باہر نکل گئی تھیں ورنہ وہ کیسے انہیں اپنے بارے میں بتاتی وہ یہ ہی سوچے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ تو بچت ہو گئی اوٗر پھر بعد میں سب کا خیال مہمانوں کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔

.....

ضرغام خان سیدھا زرانیل خان کے پہنچا تھا جو لون میں ٹہلتے ہوئے اسی کے انتظار میں تھا لسن میں ہی مہندی کی تقریب کے لیے سٹیج وغیرہ بنایا گیا تھا اور سارا کام تقریباً مکمل تھا

صرف دولہے کے ساتھ مہندی کی رسم کرنی تھی وہ بھی اس وجہ سے کہ وہ دونوں نکاح میں تھے ورنہ ان کی الگ الگ مہندی ہوتی۔۔۔

"زرانیل۔۔۔۔"ضرغام خان اس کے قریب گیا تھا اور اسے پیچھے سے آواز دی تھی وہ واپس مڑا اور ضرغام خان گلے لگا اتنے دنوں بعد دونوں ملے تھے سو کافی ٹائم ایک دوسرے کے گلے لگے رہے تھے۔۔۔

"تعزیز کو نہیں کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز کو نہ پا کر ضرغام خان بھی افسردہ ہوا تھا ان کی بہن کی شادی تھی کم سے کم ایسے موقع پر بھی تعزیز کو یہاں ہونا چاہیے تھا۔۔۔

لیکن وہ تو اپنے باپ کی وفات کے وقت بھی بس تھوڑے سے وقت کے لیے آیا تھا اور باہر سے ہی واپس چلا گیا تھا اسے حویلی سے حویلی کے مکینوں سے ہی نفرت تھی شاید۔۔۔۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ کل آئے گا آج نہیں اور تجھے تو پتہ ہے نہ اس کا میں نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا کیونکہ یہ نہ ہو میرے زیادہ اسرار کرنے پر وہ کل کے لیے بھی منع کر دیتا اس کھوپڑی الٹی ہے نجانے کیا مسئلہ ہے اسے سب سے۔۔۔۔!!!"زرانیل خان خود اس کے رویئے سے الجھا تھا۔۔۔۔

"ہاں چلو یہ بھی شکر ہے کہ وہ مان تو گیا ورنہ جیسا اس کا مزاج تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ انکار ہی کر دیتا تو بتا تجھے کیا بات کرنی تھی مجھ سے۔۔۔۔۔!!!"ضرغام خان کو یاد آیا وہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"ہاں یار وہ سمجھ نہیں آ رہی کیسے بات کروں میں۔۔۔۔!!!"وہ اپنے ہاتھ سے اپنے ماتھے کو مسلتے ہوئے بولا تھا وہ شاید پہلی بار ضرغام سے بات کرتے ہوئے اتنا کنفیوژ ہوا تھا ورنہ تو ان میں کافی انڈرسٹنڈنگ تھی وہ ہر بات بلا جھجک ایک دوسرے سے کہہ دیا کرتے تھے کزن سے زیادہ وہ لوگ دوست تھے۔۔۔

"اتنا کیا سوچا۔۔۔؟؟؟ خیریت ہے نہ۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان حیران ہوا تھا کہ زرانیل خان اوٗر بات کرنے سے پہلے اتنا سوچنا وہ ہمیشہ منہ پر کہہ دیا تھا جو دل میں آتا تھا اوٗر ضرغام کے تو وہ کچھ زیادہ ہی کلوز تھا۔۔۔۔۔۔

"یار وہ جو لڑکی آئی ہے میرے ساتھ۔۔۔!!!"

"ویٹ آمنٹ کون سی لڑکی۔۔۔؟؟؟ میں تو نہیں ملا کسی سے۔۔۔!!! کون ہے وہ۔۔۔؟؟؟"وہ ایک ساتھ چار چار سوال کر چکا تھا۔۔۔

"یار وہ بیوی ہے میری۔۔۔"وہ بول گیا تھا لیکن بولنے کے بعد وہ ضرغام خان کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

"تو نے نکاح کب کیا۔۔۔؟؟؟" وہ حیرت سے کنگ لہجے میں پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی اسے مدد کی ضرورت تھی تو ہم نے مطلب اس نے مجھ سے اور تعزیز سے مدد مانگی تو مجھے نکاح کرنا ہی مناسب لگا اور ویسے یہ مشورہ تعزیز خان کا تھا۔۔۔" اس نے الزام کچھ حد تک اگر اپنے سر لیا تھا تو کچھ تعزیز پر ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

"تجھے پتہ ہے نہ ہمارے خاندان میں برداری سے باہر شادی کی اجازت نہیں ہوتی ہے پھر۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے اصولوں سے واقف تھا ان کی فیملی کے اصول کافی سخت گیر تھے وہ لوگ نہ تو باہر سے لڑکی لاتے تھے اور نہ ہی اپنی لڑکیاں باہر بیاتے تھے۔۔۔۔۔

"لیکن وہ اب میری بیوی ہے اور میری عزت میں کسی قیمت پر اسے نہیں چھوڑوں گا یہ بات تو دادا جان کو بتا دینا ویسے بھی ہر جگہ تیری ہی چلتی ہے تو یہ معاملہ اب تو ہی سلجھائے گا۔۔۔۔!!!" وہ ایک دم سے ریلیکس ہو گیا تھا کیونکہ اب اگلا کام ضرغام خان کا تھا اس نے ہی جو کرنا تھا خود کرنا تھا۔۔۔۔

"میں تو سلجھا لوں لیکن دادا جان کو قائل کرنا آسان ہر گز نہیں ہے تم اچھے سے جانتے ہو اور دوسری بات خالہ جان تمہارے لیے الیمشہ کو سوچ رہی ہیں۔۔۔۔" اس نے زرانیل خان کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا تھا لیکن یہ بات زرانیل خان شروع سے جانتا تھا کہ وہ الیمشہ اس کے لیے اپنے دل میں جذبات رکھتی ہے لیکن اس نے کبھی اس کے جذبات کو چڑھاوا نہیں دیا تھا نہ ہی کبھی اسے اس نظر سے دیکھا تھا وہ اگر اس کے لیے جذبات رکھتی تھی

تو یہ اس کے اپنے جذبات تھے وہ اس چیز کے لیے کسی نفع نقصان کا زمہ دار ہر گز نہیں تھا۔۔۔۔

"میں نے کبھی الیمشہ کو کزن سے بڑھ کر کچھ نہیں سمجھا اگر وہ کچھ ایسا ویسا سوچتی ہے تو یہ اس کا بچپنا ہے اور کچھ بھی نہیں اور ویسے بھی اب تو میں صاحب بیوی ہوں۔۔۔۔"اخری بات اس نے شوخی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

"یہ صاحب اولاد سنا تھا صاحب بیوی پہلی بار سن رہا ہوں۔۔۔۔؟!!"ضرغام خان مسکرایا تھا جس پر زرانیل خان نے بھی قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

"جب تو ہو جائے گا تو پتہ چل جائے گا تجھے بھی۔۔۔۔!!!"وہ ہنستے ہُوئے بولا تھا۔۔۔۔

"ہو چکا ہوں میں۔۔۔!!!" اس نے جیسے زرانیل خان کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔۔۔

"خیر چھوڑ اس بات کو چل عالمیار کے روم میں چلتے ہیں اب ویسے بھی تھوڑی دیر تک مہندی سٹارٹ ہونے والی ہے میں پھر شادی کے بعد دادا جان سے بات کروں گا ان کے ری ایکشن کے بارے میں میں ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔۔" وہ تھورا سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں پھر چلتے چلتے عالمیار خان کے کمرے کے قریب گئے اور دروازہ کھول کر اندر چلے گئے تھے۔۔۔

یہاں عالمیار خان وائٹ کلر کے کرتے شلوار میں ملبوس ساتھ پیلے رنگ کی واسکٹ پینے بالوں کو جیل سے سٹ کیے تاز شیو کیے اوٗر پیروں میں برانڈڈ جوتے وہ بالکل تیار کھڑا تھا۔۔۔۔

زرانیل کو دیکھتا وہ اس کے گلے لگا تھا دونوں بھائیوں کا ملن بھی کچھ انوکھا سا تھا ضرغام خان ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔

"شکر ہے تجھے بھی ٹائم مل گیا ورنہ مجھے لگا تھا کہ میرے ولیمے کے بعد آئے گا تو۔۔۔۔" وہ تھے ایک دوسرے سے چھوٹے لیکن آپ جناب کا تکلف دونوں میں سے کوئی بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

"مجھے کیا پتہ تھا کہ تو اتنی جلدی رخصتی کروائے گا بڑا بھائی بڑا ہے اور چھوٹا شادی کرنے چلا ہے۔۔۔۔" وہ اس کی گردن کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔۔

"اب بڑا بھائی اگر سڑیل اور غصلی شکل کا ہے تو میرا کیا قصور تجھ سے تو لڑکیاں بھی دور بھاگتی ہیں اور باقی کی کسر تیرے پولیس میں جانے سے پوری ہو گئی۔۔۔۔" وہ بھی عالمیار خان تھا حساب چکانے میں ماہر۔۔۔۔

"بکو مت۔۔۔۔" زرانیل خان نے اس کی گردن آزاد کر دی تھی۔۔۔۔

"شکر ہے ورنہ لگا تھا کہ شادی سے پہلے ہی ہو سپٹل پہنچ جاؤں گا میں۔۔۔۔" وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھتا ہوا بڑبڑایا تھا ضرغام خان نے قہقہہ لگایا وہ دونوں ایسے ہی ایک دوست ءسے مذاق کرتے تھے تینوں کی دوستی

آپس میں بہت اچھی تھی ان کی تو پوری کوشش رہی تھی کہ تعزیز خان کے ساتھ بھی ان کا ریلیشن ایسا ہی ہو لیکن وہ شروع سے ہی سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔۔۔۔

جب زرا نیل خان نے پولیس ڈیپارٹمنٹ جوائن کیا تو وہ اس کے ساتھ اپارٹمنٹ شئیر کرنے لگا تھا۔۔۔

اس کے دو فائدے تھے ایک تو اس کو موقع مل رہا تھا تعزیز خان کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر کرنے کا اور دوسرا اس کا تھانہ یہاں اس کی ہوسٹنگ ہوئی تھی وہ تعزیز کے ڈیپارٹمنٹ کے نزدیک تھا۔۔۔۔

اس کے ساتھ رہتے ان کے درمیان کافی کچھ ٹھیک ہوا تھا لیکن صرف ان کے درمیان ہی باقی تو وہ کسی کا زکر نہیں سنتا تھا۔۔۔

حالانکہ زرانیل خان نے کافی بار کوشش بھی کی اس سے بات کرنے کی لیکن ناکام رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر ان لوگوں نے باتیں کی اور پھر وہ لوگ باہر سٹیج کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

•••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 14

••••••••

عالمیار سٹیج پر بیٹھا تھا آس پاس ان کے کافی سارے کزنز بھی موجود تھے اس سب میں بس کمی تھی تو تعزیز خان کی۔۔۔۔

شمس خان شدت سے اپنے پوتے کے منتظر تھے لیکن یہ بھی جانتے تھے کہ وہ یہاں نہیں آئے گا وہ ان کا سب سے بڑا پوتا تھا ان کے خاندان میں آنے والا پہلا بچہ۔۔۔۔

تو سبھی کو اس سے محبت بھی بہت زیادہ تھی لیکن وہ کسی کو کم ہی مخاطب کرتا تھا وہ سوچوں میں گم تھے۔۔۔۔۔

کسی سے بات کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا اپنی ماضی کی گئی غلطیاں بھی شدت سے یاد آ رہی تھیں وہ جانتے تھے تعزیز اپنے پاسٹ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔۔۔

تبھی وہ ایسا رویہ رکھے ہوئے تھا وہ تو اچھا تھا کہ ماضی ابھی تک راز تھا اگر کبھی کھلا تو ان کا سارا خاندان برباد ہو جانا تھا۔

عالمیار خان کے ساتھ زرانیل اور ضرغام بیٹھے اس کی ٹانگ کھینچ رہے تھے جن کا وہ اپنی طرف سے تو پورا پورا مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔

تبھی فرحین بیگم اور حرمین بیگم اور باقی لڑکیاں آرمینا کو ہال میں لے آئیں تھیں جس نے اپنے چہرے پر گھونگھٹ ڈالا ہوا تھا۔۔

وہ جیسے سٹیج کے قریب آئے عالمیار خود اٹھ کر آگے آیا تھا اور آرمینا کے سامنے اپنا بھاری بالوں والا ہاتھ پھیلایا تھا جسے وہ تو تھامنے کی خواہاں ہرگز نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن حرمین بیگم نے آرمینا کے کندھے پر دباؤ بڑھایا تھا تو وہ اس کا ہاتھ نا چاہتے ہوئے بھی تھام گئی تھی۔۔۔

عالمیار نے احتیاط سے اسے اپنے پہلو میں بیٹھایا تھا وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ورنہ دل تو کر رہا تھا کوئی ویران جگہ ملے اور دل کھول کر روئے۔۔۔

اس کی آنکھیں تو ویسے ہی پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

عالمیار نے جب سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا ابھی تک نہیں چھوڑا تھا سب مہمانوں کے درمیان آرمینا کو سبکی محسوس ہو رہی تھی بھلے سب لوگ ان کی طرف متوجہ نہیں تھے لیکن پھر بھی اسے عالمیار کی یہ حرکت زہر لگی تھی۔۔۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔" وہ بہت آہستگی سے بولی تھی کہ کوئی سن نہ لے۔۔۔۔

"یہ ہاتھ تو زندگی بھر کے لیے تھاما ہے اب کبھی نہیں چھوٹے گا۔۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

"انہہ۔۔۔۔" وہ بس اتنا ہی بولی تھی لیکن عالمیار کی نگاہوں کی تپش وہ خود پر محسوس کر رہی تھی اس کی بے باکیوں سے تو وہ اچھے سے واقف تھی۔۔۔۔

مہندی لگا کے رکھنا، ڈولی سجا کے رکھنا

لینے تجھے او گوری، آئینگے تیرے سجنا

سہرہ سجا کے رکھنا چھپا کے کے رکھنا

یہ دل کی بات اپنے دل میں دبا کے رکھنا

اڑ اڑ کے تیری زلفیں، کرتی ھیں کیا اشارے

دل تھام کے کھڑے ھیں عاشق سبھی کنوارے

چھپ گئیں ساری کنواریاں گھر میں شرم کے مارے

گاؤں میں آگئی ہے ھیں پاگل شہر کے سارے

نظریں جھکا کے رکھنا، دامن بچا کے رکھنا

سہرہ سجا کے رکھنا چھپا کے کے رکھنا

یہ دھن بج رہی تھی شاید لڑکیاں کچھ گا بھی رہی تھیں ماحول کافی اچھا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان آرمینا کے ساتھ بیٹھا تھا اور اسے خود کے ساتھ لگایا تھا وہ اس کی بہن سے تھی جان سے پیاری تھی لیکن یہ تسلی تھی کہ وہ ان کے ساتھ ہی رہنے والی تھی کہیں دور نہیں جانے والی تھی۔۔۔

ورنہ اگر اسے کہیں دور جانا ہوتا تو کیسے رہتے وہ لوگ اس کے بغیر۔۔۔۔

اس نے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

۔

عالمیار خان نے اسے گھورا تھا یعنی اسے پسند نہیں تھا کہ آرمینا کے قریب کوئی آئے بھلے وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔

عالمیار کے آنکھیں دکھانے پر ضرغام خان مسکرایا تھا اس کی جیلسی دیکھتے۔۔۔۔

وہ کچھ دیر مزید ان کے ساتھ بیٹھا اور پھر دادا کے کہنے پر وہ کسی کام کے لیے باہر گیا تھا۔۔۔

.....

نیوشا سردار ضرغام خان کے پیچھے پیچھے سٹیج سے اتری تھی وہ اسے کب سے دیکھ رہی تھی جو اپنی بہن کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"سردار سائیں۔۔۔" وہ اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے سردار ضرغام خان کو مخاطب کر چکی تھی جب کہ جوں اس کا ضرغام کے پیچھے آنا ضرغام خان کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے تمہیں۔۔۔؟؟؟" سرد خشک لہجہ جو ہر بار مقابل کا ہوتا تھا ابھی بھی ویسا ہی تھا۔۔۔

"وہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔" وہ اپنا لہنگا گھماتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر سردار ضرغام خان نے اس کو شعلہ انگار بنی نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

"مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو یہ۔۔۔۔؟؟؟" لہجہ آگ برساتا تھا نیوشا ایک پل کے لیے گھبرائی تھی لیکن پھر مسکرائی تھی۔۔۔

"میں آپ کے لیے ہی تیار ہوئی تھی سردار سائیں۔۔۔!!!" وہ شرماتے ہوئے بولی تھی لیکن ضرغام خان نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔۔

"جواب تو دیں پلیز اتنی تیاری کی میں نے۔۔۔۔" وہ پیچھے سے بولی تھی۔۔۔

"میں نے نہیں کہا تھا اتنی تیاری کے لیے۔۔۔۔!!!" وہ بولتے ساتھ اگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

پیچھے نیو شا نے اس کی بیک کو گھورا تھا۔۔۔

اور اپنا لہنگا پھر سے زمین سے اٹھائے واپس سٹیج کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔۔

اور ضرغام باہر کی طرف بڑھا تھا وہ اپنے دھیان میں مگن تھا کہ سامنے سے آتی ارشک کو دیکھ نہیں سکا تھا جو ہاتھوں میں مٹھائی کی پلیٹ تھامے شاید سٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن برا ہوا جو ضرغام خان سے اس کی ٹکر ہو گئی تھی پلیٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری تھی اور وہ خود کو گرتے محسوس کر کے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی سردار ضرغام خان نے اس کی کمر مہ ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی طرف

کھینچا تھا وہ اس کے سینے میں کسی کٹی ڈال کی طرح سمائی تھی ماتھا اس کے پہاڑ جیسے سینے سے لگا تو درد کی ایک لہر وجودِ میں سرایت کر گئی تھی وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے اس کے پاس سے دور ہونے لگی تھی لیکن ضرغام خان نے اس کی کوشش ناکام بناتے اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔

وہ ہکا بکا اس کی شکل دیکھے جا رہی تھی یوں سر عام اس کی یہ حرکت وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اور اس کے ہاتھ اپنی کمر پر گردشِ کرتے دیکھ کر اس نے یہاں وہاں دیکھا تھا یہاں کسی کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا وہ کچھ مطمئن ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔

"کہاں دھیان تھا تمہارا آنکھیں بند کیے چل رہی تھی جو سامنے سے آتا انسان تمہیں نظر نہیں آیا۔۔۔؟؟؟"اس کے وجود کو جھٹکا دیتے ہوئے وہ زور سے غرایا تھا پہلے نیوشا کی وجہ سے موڈ خراب تھا اور اب یہ لڑکی جسے وہ اپنے سامنے اس وقت تو ہرگز نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"وہ میں۔۔۔۔۔۔اپنی لائن پر چل۔۔۔رہی تھی

آپ۔۔۔ ٹکرائے۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ غلطی آپ کی تھی۔۔۔!!!"اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا کہ غلطی اس کی نہیں بلکہ ضرغام خان کی تھی اور اس کی یہی بات ضرغام خان کو تپش دلا گئی تھی۔۔۔۔۔

"اگر اس وقت ہم اپنے روم میں ہوتے نہ تو اچھے سے بتاتا تمہیں میں کہ کس کی غلطی تھی لیکن خیر تھوڑی دیر بعد تو تم روم میں ہی ہو گی سو وہ کام جو ہم کل نہیں کر سکے تھے وہ آج ہو گا۔۔۔"وہ معنی خیزی سے اس کے حسین

سر اپے کا طواف کرتا اس کو جھٹکے سے خود سے الگ کرتا ایک نظر اس کے ہوائیاں اڑے چہرے کو تکتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

رات کے بارے میں سوچ کر اس کی حالت غیر ہوئی تھی اگر رات کو وہ فون کال نہیں آتی تو وہ یقیناً اس سے اپنے سارے حقوق وصول کرتا۔۔۔۔

وہ رات کو تو بچ گئی تھی لیکن کب تک سردار ضرغام خان کے کمرے میں رہتے کب تک بچ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

"تم کس مراقبے میں چلی گئی ہو مٹھائی لانے کا کہا تھا تمہیں یہاں کھڑے ہو کر سوچوں میں گم ہونے کا نہیں۔۔۔۔" یہ آواز فرحین بیگم کی تھی جو ضرغام خان اور ارشک کو ایک ساتھ دیکھ چکی تھیں۔۔۔۔

"وہ میں لا رہی تھی کہ سردار سائیں سے ٹکرا گئی۔۔۔۔!!!" اس نے زمین پر گری مٹھائی کی پلیٹ اٹھاتے کہا تھا لیکن فرحین بیگم کو تو نجانے کس بات کا غصہ تھا جو وہ آگے بڑھی تھیں۔۔۔

"جان بوجھ کر ٹکرائی تھی نہ تم سردار ضرغام خان سے اس کی توجہ حاصل کرنا چاہتی ہو نہ تم بولو تبھی یہ سارے ڈرامے کرتی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھیں ان کی بات پر ارشک نے منہ کھولے انہیں دیکھا تھا وہ کیسے اس سے اتنی گھٹیا بات کر سکتی تھیں۔۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔!!!" ارشم نے اپنی وضاحت دینی چاہی تھی

۔۔۔۔۔

"مجھ سے زبان درازی کرو گی تم ہاں۔۔۔" وہ ایک دم سے تیش میں آتی ہوئی اس کے چہرے پر تھپڑ مار چکی تھیں تھپڑ کی آواز سے کافی لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

سٹیج پر بیٹھے عالمیار خان اور آرمینا کی نظریں بھی فرحین بیگم اور ارشک پر تھیں اور زرانیل خان تو باقاعدہ سٹیج سے اتر آیا تھا۔۔۔

"امی یہ کیا کر رہی ہیں آپ ایسے کیسے کسی معصوم پر ہاتھ اٹھا سکتی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے قریب آتے ہوئے ذرا سا سختی سے بولا تھا ارشک پر فرحین بیگم کا ہاتھ اٹھانا اسے زرا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"معصوم نہیں ہے یہ۔۔۔۔۔چالاک ہے جان بُوجھ کر کرتی ہے یہ سب کچھ تاکہ سردار ضرغام خان کی توجہ حاصل کر سکے یہ۔۔۔۔!!!" ان کا لہجہ زہر

سے بھی زیادہ زہریلا اور کاٹ دار تھا ارواح بھی ایک پل کے لیے ڈر گئی تھی

وہ جب سے آئی تھی حویلی والوں کا سلوک تقریباً اس کے ساتھ اچھا ہی تھا

لیکن اب ایک دم سے فرحین بیگم کا یہ سلوک وہ اندر سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔

"آپ یہ کوئی جگہ اور وقت ہے ایسی باتوں کا ویسے بھی یہ کیوں کرے گی ایسا

آپ کم سے کم بولنے سے پہلے سوچ تو لیتی کتنے لوگ ہیں

یہاں۔۔۔۔؟!!!" اس نے ارد گرد موجود لوگوں کا احساس کرواتے زرا سا

سختی سے کہا تھا۔۔۔۔

"تم اس ونی میں آئی لڑکی کے لیے اپنی ماں سے بد تمیزی کر رہے ہو

زرانیل۔۔۔۔؟!!!" وہ تاسف سے بولی تھیں۔۔۔۔

"ونی مطلب۔۔۔۔؟؟؟"

"یہ ارتضیٰ بھائی کے قتل کی بیٹی ہے ونی ہو کر آئی ہے اور یہ اس سے بھی برا سلوک ہونا چاہیے اس کے ساتھ۔۔۔۔"وہ اپنے دل کا غبار نکال رہی تھیں۔۔۔

"کس کے ساتھ ہوا ہے اس کا نکاح۔۔۔۔"وہ لب بھینچتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"سردار ضرغام خان کے ساتھ اور تم لڑکی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ اندر سے دوسری پلیٹ لے کر آؤ رسم شروع کرنی ہے۔۔۔۔اور تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"وہ ارشک کو ڈانٹ کر زرانیل خان سے بولی تھیں۔۔۔۔

جو ان کے ساتھ واپس سٹیج پر چلا گیا تھا۔

۔۔

لیکن سوچوں کے دھارے ضرغام خان کی طرف چلے گئے تھے وہ کیسے ایک بے قصور کو ایسے اپنے نکاح میں لے سکتا تھا وہ تو تایا سائیں کے قتل کے مقدمے پر مزید کام کر رہا تھا اور یہاں قتل کی بیٹی کو ضرغام خان اپنے نکاح میں لے چکا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت شدید دباؤ کا شکار تھا یہ غلط تھا اسے یہ رسم نہیں پسند تھی غلطی اور گناہ کقئی اور کرے اور سزا کسی اور کو ملے یہ کہاں کا انصاف تھا۔۔۔

اگر قتل اس لڑکی کا باپ بھی تھا تو اس میں اس معصوم سی لڑکی کا کیا قصور تھا۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتا ہوا سٹیج سے اتر کر اندر چلا گیا تھا اس نے جاتے ہوئے ارواح کو اشارہ کیا تھا اپنے پیچھے آنے کا۔۔۔

وہ چند لمحے سکون چند تھا جو اسے اس وقت اس کی بیوی ہی دے سکتی تھی۔۔۔

وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر تا خود آگے بڑھ گیا تھا جب کہ ارواح گھبرائی تھی کہ وہ اندر کیسے جائے گی سب کو بولے گی کیا کچھ دیر پہلے کی فرحین بیگم کی تھپڑ والی بات وہ بھولی نہیں تھی۔

--

وہ ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ وہ اندر کیسے جائے زرانیل کے غصے کا ڈر کا بھی تھا اور ساتھ یہ بھی کہ اگر کسی نے کچھ کہہ دیا تو وہ کیا کرے گی۔۔۔۔

"میں اندر واش روم چلی جاؤں۔۔۔؟؟؟" اسے یہ ہی بہانہ صحیح لگا تھا سو وہ نیوشا سے کہنے لگی جس کا موڈ بہت خراب تھا لیکن اس نے ارواح کو اندر جانے کا کہہ رہا دیا تھا وہ بھاگ کر اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔

۔۔

••••••••

زرانیل خان اندر آیا تو ارشک واپس مٹھائی لے کر جا رہی تھی چہرے پر تھپڑ کے نشان واضح تھے اسے بہت برا لگا تھا ایسے کسی بے قصور کے ساتھ یہ لوگ اتنا برا کر رہے تھے سب سے زیادہ افسوس اسے ضرغام خان پر ہوا تھا وہ کیسے ایسا کر سکتا تھا۔۔۔۔

۔

"آپ کو اپنے حق کے لیے آواز اٹھانی چاہیے ایسے آپ کب تک سب کا ظلم سہتی رہیں گیں۔۔۔؟؟؟" وہ ارواح کے نزدیک گیا تھا اور اس جانب دیکھنے کے بجائے اس نے سامنے ہال میں رکھے ہوئے صوفوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تھا وہ ضرغام خان کی عزت تھی کیسے کے چہرے کو دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

"یہ تو اب میرا مقدار ہے بھائی ہے کس سے شکوہ کروں میں۔۔۔۔؟!!!" وہ ہچکیاں لیتے ہوئے روتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھ سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔ کسی قسم کی مدد چاہیے ہو تو بلا جھجک کہہ دینا مجھے۔۔۔۔!!!!" وہ اسے مان بخش گیا تھا اسے بہن کہہ کر ارواح کی آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی تھی لیکن وہ چھپا گئی تھی۔۔۔

یہ اس گھر میں آرمینا کے بعد پہلا فرد تھا جس نے اتنے اچھے انداز میں بات کی تھی۔۔۔

عالمیار سے اس کی ابھی تک ڈائیریکٹ کبھی بات نہیں ہوئی تھی لیکن زرانیل خان خود اس سے بات کر چکا تھا۔۔۔۔

"بہت شکریہ بھائی۔۔۔۔!!!" وہ اس کے چند لفظوں پر ہی خوش ہو گئی تھی اور اگے بڑھ گئی تھی لیکن یہ منظر سردار ضرغام خان دیکھ چکا تھا۔۔۔

اس نے زرانیل خان کو تو کچھ نہیں کہنا تھا لیکن ارشک اس پر وہ اپنا غصہ نکالنے والا تھا۔

زرانیل اس کو جاتے دیکھ کر آگے بڑھ گیا تھا ارواح کا انتظارِ کرنے لگا جانتا تھا اس کا آنا مشکل تھا وہ کیسے سب کے درمیان سے اٹھ کر آتی وہ اپنی نازک مزاج بیوی کو مشکل میں ڈال چکا تھا۔۔۔۔

.....

ارواح ہال میں انٹر ہوئی تو اسے زرانیل خان اپنے انتظار میں یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے نظر آیا تھا۔۔۔

اسے دیکھتے ہی وہ اس کے قریب جاتے اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے روم میں لے گیا تھا اندر داخل ہوتے ہیں اس نے روم کا دروازہ بند کر دیا تھا ارواح ہڑبڑا کر رہ گئی تھی اگر کوئی آجاتا تو لیکن زرانیل خان کو کب کسی کے آنے سے فرق پڑتا تھا۔۔۔۔

اس نے ارواح کو دروازے کے ساتھ پن اپ کرتے اس کے لب قید کیے تھے اس کے دونوں اطراف میں ہاتھ رکھتے وہ پوری شدت سے ارواح کے لبوں پر جھکا ہوا تھا اور اس کی سانسوں سے اپنا غصہ کم کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ جو آہستہ آہستہ اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کر رہا تھا اچانک سے اس کے عمل میں تیزی آئی تھی وہ اب پوری شدت دکھا رہا تھا اس کے لبوں پر۔۔۔۔

ارواح کو لگ رہا تھا اس کی شدت سہتے وہ زمین بوس ہو جائے گی اس نے گرنے سے بچنے کے لئے زرانیل خان کی گردن میں اپنی باہیں ڈالی تھیں۔۔۔۔۔

زرانیل خان کے لب مسکرائے تھے اس نے اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتے اس کا رس چوسا تھا ارواح کو اپنے لبوں پر جلن سی ہونے لگی تھی اس کے کب کسی دہکتے ہوئے انگارے سے کم نہیں تھے وہ بہت مشکل سے اس کی شدت سہہ پا رہی تھی اوٗر پھر وہ اس پر رحم کرتا اس کے لب کو آزادی بخشتے ہوئے اس کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا گیا تھا اوٗر جا با جا اس کے چہرے کے نقوشِ کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔"اس کے بوسوں کی حدت سے ارواح کو اپنا چہرہ جھلستے ہوئے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

زرانیل کے لب بے باکی سے اس کے چہرے کا طواف کر رہے تھے معاوہ خود ہی اس کو نرمی سے خود سے الگ کر چکا تھا۔۔۔

"یہ سب کرنے کے لیے مجھے اشارے کر رہے تھے آپ اگر پہلے پتہ ہوتا تو کبھی نہیں آتی میں۔۔۔!!!" وہ اپنے بھیگے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی جس پر زرانیل خان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں آتی وائفی اپنے ہزبینڈ کی بات اچھے بچوں کی طرح ماننی چاہیے۔۔۔!!!" اس نے جیسے پتے کی بات بتائی تھی۔۔۔

"شوہر کی جائز بات ماننی چاہیے نہ کہ ایسی۔۔۔!!!" بولتے بولتے اس نے لب دانتوں تلے دبائے تھی چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

"کیسی باتیں۔۔۔؟؟؟" وہ معنی خیز انداز میں بولتے ارواح کو شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ باہر چلیں وہاں سب تھے آپ کو نہ پا کر اگر کوئی یہاں آ گیا تو۔۔۔؟؟؟" وہ ایک دم سے گھبرائی تھی۔۔۔۔

"تو آ جائے۔۔۔" وہ شانے اچکاتے ہوئے جیسے اس کی بات ہوا میں اڑا چلا تھا۔۔۔۔

اور اس کو خود کے قریب کرتے اس کی گردن پر لب رکھے تھے وہ گھبرائی تھی۔۔۔۔

اسی وقت اس کا سیل فون بجا تھا عالمیار کی کال تھی ارواح نے سکون کا سانس خارج کیا تھا کہ تھوڑی بچت تو ہوئی ورنہ زرانیل خان کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسے چھوڑنے کا۔۔۔۔

عالمیار کی کال دیکھتے وہ ارواح کو لیے باہر نکلا تھا اور اسے باہر جانے کا کہتے خود وہ ایل کال کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ارواح اسے بیزی دیکھتی ہوئی باہر چلی گئی تھی اور اس کے جاتے ہی زرانیل خان بھی فون کان سے لگائے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

وہ فون پر بات بھی کر رہا تھا اور بڑے بڑے قدم اُٹھاتا ہوا باہر کی طرف بھی بڑھ رہا تھا۔

کال اس کو تھانے سے آئی تھی یہاں انہوں نے آج کسی مجرم کو پکڑا تھا تو اب اس کی ضمانت کے پیپر لے کر اس کی فیملی تھانے پہنچ چکی تھی۔

۔۔

زرانیل نے کانسٹیبل کو سمجھایا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اپنی فون کال پوری سنتے وہ باہر سیٹج پر آیا تھا یہاں اب ارواح نیوشا کے ساتھ ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی چہرے کے رنگ ابھی تک اڑاے ہوئے تھے زرانیل خان نے اسے دیکھتے آنکھ ونک کی تھی ارواح سٹپٹائی تھی آگر کوئی دیکھ لیتا تو لیکن زرانیل کو کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے زرانیل خان کو گھورا تو زرانیل مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

.....

"یہ کس کو اشارے کیے جارہے ہیں جناب۔۔۔۔؟؟؟" عالمیار کی نظریں زرانیل خان پر پڑ چکی تھیں تبھی وہ تفتیش کرنے والے انداز میں پوچھنے لگا تھا کہ جناب کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

"کسی کو نہیں تو بتا کیسا فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان نے بات پلٹی تھی جس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوا تھا کیونکہ پھر عالمیار اس سے باتوں میں لگ گیا تھا اور کچھ ہی دیر میں بڑی بی سٹیج پر آئی تھیں اور مہندی کی رسم کا آغاز کیا تھا انہوں نے پہلے عالمیار کو مہندی لگائی تھی اور اس کے سر سے کہیں سارے نوٹ وار کر انہوں نے ملازمہ کو دیئے تھے اور پھر انہوں نے آرمینا کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن اس نے ہاتھ آگے نہیں کیا تھا۔۔۔

سب کی نظریں آرمینا پر تھیں سب بڑی بی کے غصے سے واقف بھی تھے لیکن پھر بھی آرمینا کی یہ حرکت سب پریشان ہوئے تھے۔۔۔

"ہاتھ دو آرمینا ہمیں کوئی شوق نہیں تھا تم پر ہاتھ اٹھانے کا وہ تو تم نے بدتمیزی کی تو ہمارا ہاتھ اٹھ گیا تھا اور اس بات کے لیے ہمیں کوئی افسوس

نہیں ہے۔۔۔۔۔"وہ بالکل آہستہ آواز میں بولی تھیں کہ آرمینا بمشکل سن پائی تھی۔۔۔۔

اس نے آنسو ضبط کرتے اپنا ہاتھ اگے کر دیا تھا جس پر بڑی بی بی نے مہندی لگائی تھی۔۔۔۔

ان کے بعد باقی سب خواتین نے بھی مہندی لگائی تھی آرمینا مشکل سے خود کے اندر رہے ابال کو کنٹرول کیے بیٹھی تھی سب بڑوں نے مہندی لگا گئی تھی۔

۔۔

اب ینگ پارٹی کی باری تھی سو سب باری باری آ کر مہندی لگا رہے تھے نیوشا کا موڈ تو خراب تھا لیکن پھر اس نے سوچا اس کے بھائی کی مہندی کون سی روز ہو گی اسے یہ فنکشن انجوائے کرنا چاہیے۔۔۔

تبھی وہ فل فارم میں آتی مہندی لگانے کے لیے آرمینا اور عالمیار کے درمیان میں بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے اچھی خاصی ہلدی جو اس نے خود ہی ملازمہ سے کہہ کر ٹیبل پر رکھوائی تھی وہ عالمیار کے منہ پر لگا دی تھی عالمیار کا سارا چہرہ پیلا ہو گیا تھا وہ تو آرمینا کے ساتھ بھی یہ سب کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن اس کا گھونگھٹ تھا سو اس کی بچت ہو گئی تھی۔۔۔۔

نیوشا تو اپنا کام کر کے خاصی خوش تھی اور عالمیار نے بہن کو گھورا تھا جس نے اس کے سارے چہرے پر ہلدی لگا دی تھی۔۔۔۔

"گھوریں تو مت آج تو آپ کی مہندی ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی تھی جس پر سبھی مسکرائے تھے۔۔۔۔

یہ سب کچھ کافی دیر تک چلتا رہا سبھی لوگوں نے مہندی کی رسم ادا کی تھی اور مہمان تو کافی کم تھے تو یہ سب رسمیں کچھ ہی دیر میں ختم ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

سب لوگوں نے رسم کر لی تو لڑکے سبھی باہر ڈیرے پر چلے گئے تھے کیونکہ ان کا وہاں کوئی پلان تھا ہلے گلے کا۔۔۔۔

لڑکیوں کا تو تو دل تھا کہ دولہا دولہن ساتھ بیٹھیں وہ لوگ ساتھ ان کی تصویریں بنائیں اور موج مستی کرے لیکن دادا جان کے ڈر سے سب خاموش رہے تھے۔۔۔۔

کیونکہ وہ صاف صاف لفظوں میں منع کر چکے تھے سو سبھی اس وقت خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔

اور آرمینا نے شکر ادا کیا تھا نیوشا سے کہہ دیا کہ وہ اسے کمرے میں چھوڑ آئے۔۔۔

"ارے اتنی جلدی ابھی تو ہم نے ڈھولک بجانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔۔

اب صرف لڑکیاں ہی بچی تھیں سو ان کا ارادہ تھا کچھ انجوائے کرنے کا۔۔۔۔

"تمہیں جو کرنا ہے بعد میں کر لینا پلیز مجھے روم میں چھوڑ آؤ۔۔۔۔؟!!" وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی اور نیوشا کو اس کی بات ماننی پڑی تھی۔۔۔

وہ اسے اس کے روم میں چھوڑ گئی تھی ارواح بھی نیوشا سے بول چکی تھی کہ اسے نیند آئی ہے سو وہ بھی اس کے کمرے میں سو چکی تھی۔۔۔

باقی ساری لڑکیاں ڈھولک اور باقی ہلا گلہ کر رہی تھیں جو رات گئے تک چلتا رہنا تھا۔۔۔۔

.....

آرمینا جیسے ہی روم میں آئی اس کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اپنی بے بسی بھی رونا آیا تھا کیسے وہ انسان اپنی من مرضی کر رہا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنا بھاری دوپٹہ اتار کر دور پھینکا تھا اور اوندھے منہ لیٹتے ہوئے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کو کچھ کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روتے روتے اس کو یہ احساس بھی نہیں رہا کہ اس نے ڈریس بھی چینج کرنا ہے۔۔۔۔

اس کے رونے کے چکر میں جو میک اپ تھا وہ سارا اس کے چہرے پر لگ گیا تھا۔۔۔

لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو بس دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی۔۔۔

وہ نجانے کتنے گھنٹے روتی رہی تھی اس کو وقت کا احساس نہیں ہوا تھا اس کے کھانا بھی سٹیج پر برائے نام ہی کھایا تھا سب نے اسے فورس کیا تھا کہ یہاں سب کھا رہے ہیں تم بھی ایزی ہو کر کھا لو لیکن اس نے انکار کر دیا تھا ضرغام خان حرمین بیگم مرتضیٰ خان سب کے کہنے پر بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اب خالی پیٹ بھوک کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن انا آڑے آ رہی تھی سو وہی بیڈ پر پڑی رہی باہر نہیں گئی تھی نہ کسی سے کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے وہ تو اس وقت سوگ میں تھی آنکھیں اس کی

رونے سے لال ہو چکی تھیں جب کے گالوں پر بھی آنسوؤں کی نمی تھی۔۔۔۔

وہ کب تک روتی رہی اسے خود بھی نہیں پتہ تھا وہ ایسے ہی اوندھے منہ پڑی رو رہی تھی جب کوئی اس کے کمرے کی کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا تھا اور ایک نظر اس کے روتے بلکتے وجودِ پر ڈالی تھی وہ رو رہی تھی عالمیار کا دل بے چین ہوا تھا وہ اس کا دوپٹہ جو زمین پر پڑا تھا اسے اٹھا کر صوفے پر رکھتے آرمینا کے قریب گیا تھا جو شاید اس کی موجودگی محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اس نے واسکٹ اتار دی ہوئی تھی اور اپنے کرتے کے کف بھی کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے براؤن سلکی بال جن کو آج بھی اس نے پونی میں ہی قید کیا ہوا تھا وہ اس وقت پونی کی قید سے

آزاد تھے وہ اس وقت ایزی سے حلیے میں تھا آرمینا کے پاس بیٹھتے اس کے چہرے کو چھونا چاہا تھا جب کسی کی موجودگی محسوس کرتی اریں ق ایک دم سے اٹھی تھی لیکن اپنا بیلس کنٹرول نہیں کر پائی تھی اور آرمینا عالمیار کی گود میں گری تھی وہ زمین پر گرتی اگر عالمیار اس کو پکڑتا نہیں تو۔۔۔۔

آرمینا نے سنبھلتے ہوئے اس کی گود سے اٹھنا چاہا تھا لیکن عالمیار نے اس کی کوشش ناکام بنادی تھی اوٗر زور سے اسے پکڑا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے ابھی تک دل بھرا نہیں آپ کا سب کے سامنے اتنے ڈرامے کرواکر بھی جو یہاں میری بے بسی کا تماشا دیکھنے چلے آئے ہیں آپ۔۔۔" وہ حلق کے بل چلائی تھی اس کی آواز بھاری تھی جو عالمیار بخوبی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

"آرمینا کیا ہوا ہے ایسے کیوں کر رہی ہو یار۔۔۔۔"وہ جھنجھنایا تھا آرمینا کا رویہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ سٹیج پر بھی اس کا رویہ مشکل سے کنٹرول کیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

"آپ جائیں یہاں سے مجھے آپ آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے پلیز۔۔۔"وہ اکتائے ہوئے انداز میں بولی تھی اس کے تن پر دوپٹہ نہیں تھا وہ اپنے دوپٹے کو تلاش کرنے لگی جو اسے صوفے پر پڑا نظر آیا تھا۔۔۔

۔

"اپنی بیوی کو مہندی لگانے آیا ہوں لگائے بغیر تو ہرگز نہیں جاؤں گا۔۔۔۔"وہ اس کو زمین پر کھڑا کرتا خود بھی بیڈ سے اٹھا تھا لیکن آرمینا نے

پھرتے دکھاتے وہاں سے جانا چاہا تھا پر عالمیار بھی شاید اس کے ارادے سمجھ گیا تھا تبھی وہ اس کو ہاتھ سے پکڑے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

یہاں سامنے ٹیبل پر مہندی بھی پڑی تھی اور ساتھ مٹھائی کی پلیٹ بھی۔۔۔۔۔

یہ چیزیں اس کے کمرے میں کب رکھی گئی اسے بالکل بھی پتہ نہیں تھا وہ لب بھینچے ہوئے عالمیار کو قہر آلود نگاہوں سے گھور رہی تھی جو اب کٹوری سے مہندی نکالنے کی کوشش میں تھا۔۔۔۔۔

"آپ کی بھول ہے میں آپ کے ہاتھ سے مہندی لگاوں گی مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ جیسے آوارہ جاہل انسان کے نام کی مہندی اپنے ہاتھوں پر سجانے کا۔۔۔!!!" اس کے لہجے کی نرمی کا اثر تھا وہ شیرنی بنی تھی لیکن شاید

مقابل کے انداز سے واقف نہیں تھی جو کچھ بھی کر سکتا تھا رات کی تنہائی میں وہ اس کے کمرے میں موجود تھا۔۔۔۔

"غلط بیانی کی تم نے مسز عالمیار خان۔۔۔۔عالمیار خان کے نام کی مہندی تمہارے ہاتھوں پر سجی ہوئی ہے۔۔۔"اس کا اشارہ اس کے ہاتھ پر لکھے اپنے نام کی طرف تھا یہاں مہندی کا کلر بہت اچھا آیا تھا۔۔۔سب کا کہنا تھا اس کا دولہا اس سے بہت پیار کرتا ہے تبھی تو مہندی نے خوب رنگ دیا ہے۔۔۔۔

"انہہ ہاتھ پر سجائے سے کیا ہو گا اصل بات اور اصل مقام تو دل میں ہوتا ہے اور میرے دل میں آپ کا کیا مقام ہے آپ بخوبی واقف ہیں ایسے میں خوشی فہمی اگر آپ پالنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی۔۔۔"وہ سارے دن کی

بھری ہوئی تھی سو اب موقع مل رہا تھا دل کی بھڑاس نکالنے کا تو کیسے جانے دیتی وہ۔۔۔۔

"تو تم کہنا چاہتی ہو تمہارے دل میں میرے لیے زرا سا بھی پیار نہیں۔۔۔؟؟؟" اس کا انداز سوالیہ سا تھا اس کہ بات سے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ خود کو کمپوز کر گیا تھا۔۔۔۔

"آپ بہتر جانتے ہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی زبردستی ہو رہی ہے میرے ساتھ آپ صرف اپنی ذاتی تسکین کے لیے مجھے ڈی گریڈ کرنا چاہتے ہیں جب کہ لڑکیوں کی تو کوئی کمی نہیں۔۔۔۔ہے آپ کو۔۔۔!!!" اس کا اشارہ اس لڑکی کی طرف تھا جسے اس نے عالمیار خان کی گاڑی میں دیکھا تھا تب سے وہ اس کے کردار کے حوالے سے بھی شک وشبہ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں فضول کی بحث کرنے نہیں آیا تھا بلکہ اپنی بیوی کو مہندی لگانے آیا تھا آگر سیدھے طریقے سے نہیں مان رہی ہو تم ایسے ہی سہی۔۔۔۔" وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھر چکا تھا وہ مچلی تھی اس کے سامنے بغیر دوپٹے کی تھی شرم سے پل میں رخسار دہکنے لگے تھے وہ اس کو ایکسرے کرتی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

عالمیار اسے لیے صوفے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی ہاتھ پاؤں مار رہی تھی لیکن وہ تھا اس کے نازک وجودِ پر گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔۔

"کیا ہے آرام سے بیٹھی رہو۔۔۔۔" وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولا تھا کیونکہ وہ مسلسل مزاحمت کیے جا رہی تھی جس سے وہ اکتایا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے آپ میں آپ کا خون پی جاؤں گی آپ میں زرا بھی انسانیت نہیں ہے کیسے آدھی رات کو یہاں آئے ہیں اوَر اب۔۔۔۔!!!!" وہ شرم سے اس حد تک سرخ پر چکی تھی کہ بات کرنا تقریباً اس کے لیے نا ممکن ہو گیا تھا وہ اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے اس کی گرفت میں مچلی تھی لیکن مقابل بھی عالمیار خان تھا کیسے چھوڑ دیتا اس کو۔۔۔۔۔

"پی جاؤ یقین کرو مزاحمت تک نہیں کروں گا۔۔۔۔!!!" اس کے چہرے کے قریب لب لے جاتے وہ معنی خیز انداز میں بولا تو آرمینا نے اپنی شفاف آنکھوں سے سے گھورا تھا۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔" وہ اس کو دھکا دیتے اٹھنے لگی تھی کہ عالمیار نے پھرتی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے بھرتے اس کے لب قید کیے تھے۔۔۔

وہ ایک جگہ سٹل ہوئی تھی اس کی بے باکیاں وہ اس کے لبوں کو پورے حق سے چھو رہا تھا آرمینا نے ایک دم سے طیش میں آتے اس کو اپنی قوت سے دور دھکیلا تھا اور خود اٹھ لر فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عالمیار خان جو اس کے نرم گرم لمس میں کھویا ہوا تھا وہ اس کے دھکا لگانے سے اس سے دور ہوا تھا

۔۔۔۔۔

"آپ جا رہے ہیں یا میں شور مچا کر سب کو اکٹھا کر لوں تا کہ سب دیکھ سکیں آپ کے کرتوت۔۔۔"وہ عالمیار کے ساتھ پڑے اپنے دوپٹے کو اٹھا کر اپنے ارگرد اچھے سے پھیلاتے ہوئے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولی تھی۔۔۔۔

"افففف میں تو ڈر گیا آرمینا۔۔۔!!!" وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا تھا اس وقت وہ آرمینا کو زہر لگا تھا لیکن وہ اپنے ہاتھ پر تھوڑی سی مہندی لیتے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑے اس کے ہاتھ پر مہندی لگا چکا تھا آرمینا کی مزاحمت بھی اس کے کام نہیں آئی تھی وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس کو قریب کرتے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا تھا وہ مہندی والے ہاتھ ہونے کی وجہ سے مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی اور عالمیار کو پھیلنے کا موقع مل گیا تھا۔۔۔

وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھاتے ہوئے جیسے مدہوش ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن آرمینا ایسے کھڑی تھی جیسے ابھی گر جائے گی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لبوں پر اس کی مونچھوں کی چبھن سے الگ جلن ہو رہی

تھی اس نے ایک دم سے اپنا مہندی سے بھرا ہاتھ عالمیار کے کرتے پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

جو اس کی مہندی لگانے سے اچھا خاصا خراب ہو چکا تھا اس کی پھول چکی سانسوں کو محسوس کرتے وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

ایک نظر اس کو دیکھتے پھر اپنے کرتے کو دیکھا یہاں مہندی کا نشان پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اس نے آرمینا کو گھورا جو اس کو نظر انداز کرتے بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

عالمیار نے اس کے بازوؤں کو تھامے اس کو خود سے قریب کیا تھا۔۔۔

"کل اچھے سے تیار ہونا اوئر ہاں کل رات تمہیں کوئی مار جن نہیں ملے گا کل رات عالمیار خان تمہیں پورے کا پورا اپنا بنا لے گا کہ تمہارے وجود سے بھی

عالمیار خان کی مہک آئے گی۔۔۔۔" وہ کافی بے باک باتیں کر رہا تھا کہ آرمینا کو اپنے کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"آپ کو شرم نہیں آرہی ہے رات کے اس پہر مجھ سے ایسی باتیں کرتے ہوئے یا جن کے ساتھ رہتے ہیں ان لوگوں کے جیسے ہی ہوتے جارہے ہیں آپ بھی۔۔۔!!!" وہ سرخی بھرے چہرے سے بولی تھی عالمیار نے قہقہہ لگایا تھا وہ مسکراتے ہوئے بلاشبہ خوبصورت تھا لیکن اس کے شانوں تک آتے بال آرمینا کو زہر لگتے تھے جو اس وقت پونی کی قید سے آزاد تھے وہ اس کے بالوں کو گھورنے لگی تھی جیسے اس سے اہم اور کوئی کام نہ ہو۔۔۔۔۔

"جانم میں کیسا ہوں اوئر کیسا ہوتا جارہا ہوں یہ آپ کو کل رات پتہ چلے گا جب آپ میری پناہوں میں میری باہوں میں ہو گی۔۔۔۔" وہ معنی خیز انداز میں بولا تھا آرمینا نے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ لیا تھا وہ اس انسان کے

منہ لگنے کی بھی روادار نہیں تھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ اس وقت اس کے کمرے میں براجمان تھا پورے حق سے۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ بدتمیزی سے بولی تھی اچانک سے بی بی جان کا تھپڑ یاد آیا تھا جو انہوں نے اس کی وجہ سے اسے مارا تھا وہ پل میں اپنی حالت پر کنٹرول کرتی چیخی تھی۔۔۔۔

"افف قسم سے دل کو لگتی ہو جب ایسے غصہ کرتی ہو دل کرتا ہے تمہارا یہ خوبصورت سا چہرہ جو ہر وقت غصے سے لال ہوتا ہے اسے اپنے بوسوں سے اوئر سرخ کر دوں۔۔۔" وہ شرم سے سرخ پڑتے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے شرارت سے آنکھ ونک کرتا ہوا بولا تھا وہ بھلے جتنا بھی غصہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کے چہرے کی سرخی اس کے چہرے کا حال بتا رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔"اس سے بات نہیں بن پائی تھی کیسے جواب دیتی اس کی بے باک باتوں کا دل کر رہا تھا کوئی بھاری چیز اس کے ہاتھ میں ہو اور وہ اس کے سر پر مار دے۔۔۔

یکادم سے وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی عالمیار اس کے رونے پر ہڑبڑایا تھا۔۔۔

"آر میناواٹ ہیپنڈ یار کیوں رو رہی ہو۔۔؟؟؟"وہ اس کے اچانک رونے پر پریشان ہی تو ہوا تھا جو تھوڑے دیر پہلے اس کے سامنے شیرنی بنی ہوئی تھی کیسے ایک دم سے رونے لگی وہ پریشانی کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔

"آپ جاتے ہیں کہ میں زور زور سے چلانا شروع کروں۔۔۔۔۔؟؟؟"اس کی ڈھیٹائی پر وہ جی بھر کسلی تھی کتنا ڈھیٹ تھا آیا تھا تو جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

"جا رہا ہوں پلیز تم رونا تو بند کرو۔۔۔۔"وہ اس کے رونے پر اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا تبھی وہاں سے جانے کا بول چکا تھا لیکن شرط یہ تھی کہ وہ رونا تو بند کرے۔۔۔۔

اس کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں وہ سچ میں بوکھلا گیا تھا اس کے رونے سے۔۔۔

"آپ جائیں ورنہ میں اوَر زور سے رو دوں گی۔۔۔"اس کی ناک رونے سے سرخ ہو چکی تھی اوَر گلابی عارضے پر بھی آنسوؤں کی لکیر تھی اوَر وہ تھی کہ اسے وہاں سے بھیجنے پر باضد تھی۔۔۔

"تم رونا بند کرو میں جا رہا ہوں۔۔۔۔"وہ اس کے قریب آتے اس کے رخسار سے آنسو کرنے لگا تھا لیکن وہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"جائیں۔۔۔"اس کی ایک ہی رٹ کے وہ وہاں سے جائے۔۔۔

اس کی باتیں سنتا وہ خود پر ضبط کرتا وہاں سے نکلا تھا اوَر اپنے روم میں چلا گیا تھا لیکن زہن کے سارے دھارے آرمینا کی طرف ہی تھے جو زور و قطار رو رہی تھی۔۔۔

"بہت شکوے بہت سی شکایتیں ہیں نہ مجھ سے ڈیئر وائفی کل سارے ختم کر دوں اپنی گولڈن نائٹ پر۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا تھا ایک نظر اپنے کرتے کو دیکھتے وہ مسکرایا تھا وہ پل یاد آیا جب آرمینا نے اس کے کرتے پر اپنے ہاتھ رگڑے تھے وہ دھیما سا مسکرایا اور اپنا ڈریس چینج کرنے کے لیے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد آرمینا نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے اپنے بھاری کام والے دوپٹے سے اپنے رخساروں کا رگڑا تھا۔۔

"بہت ارمان ہیں نہ کل کی رات کے اچھے سے بتاؤں گی میں آپ کو کل رات کہ میرے ساتھ زبردستی کر کے آپ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔ اور یہ جو جذبات اتنی شدت اختیار کر رہے ہیں نہ یہ ایسے ہی بھڑکتے رہیں گے آپ کے۔۔۔" ایک دم سے دوپٹہ اتار کر اس نے دور اچھالا تھا اور بیڈ پر

لیٹ گئی تھی جو مہندی عالمیار اسے اپنے ہاتھوں سے لگا کر گیا تھا وہ تقریباً آب مٹ چکی تھی اور اسے اس مہندی سے کوئی غرض بھی نہیں تھی اسے تو بس کل رات کا انتظار تھا۔۔۔۔۔۔

وہ پراسرار انداز میں مسکرائی تھی یہ مسکراہٹ آگے کیا رخ اختیار کرنے والی تھی اس سے عالمیار خان بالکل بے خبر تھا۔۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 15

••••••••

زرانیل خان عالمیار کے ساتھ ہی ڈیرے سے واپس آیا تھا ساتھ ضرغام خان بھی تھا ان لوگوں نے ڈیرے پر کبھی انجوائے کیا تھا اب کزنز ساتھ تھے تو وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چل سکا تھا ان لوگوں وہ لوگ تقریباً رات کے دو بجے واپس آئے تھے۔۔۔

اس نے نیوشا سے کال کر کے ارواح کے متعلق پوچھا تھا تو اس نے بتایا کہ وہ اس کے کمرے میں سو رہی ہے جبکہ وہ خود حرمین بیگم کے کمرے میں تھی سو اب زرانیل کا رخ نیوشا کے کمرے کی طرف تھا اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا تھا اور اندر داخل ہوا تھا دروازہ بند کرتے اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا جو پورا خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی جو نائٹ بلب کی وجہ سے تھی اس نے ابھی تک چینج بھی نہیں کیا تھا ساتھ ارواح کے پاس چلا آیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ کے قریب جاتے تقریباً ارواح کے اوپر جھکا تھا جو بے خبر سو رہی تھی ایک ہاتھ سینے پر تھا تو دوسرا بیڈ پر اور بال وہ تکیے پر پھیلے ہوئے تھے وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے لبوں پر لب رکھ گیا تھا اس کے بال اسے سب سے زیادہ پسند تھے لمبے اس کی کمر کو ڈھانپ لیتے تھے اس کے بال وہ بہت کم اسے کھلے بالوں میں دیکھ سکا تھا۔۔۔۔

اس کے بالوں کو ہولے سے چھوتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا اس کی مدھم چلتی سانسیں وہ بہکنے لگا تھا ایک ہاتھ سے نرمی سے اس کے رخساروں کو سہلایا تھا۔۔۔

اس کی پکی نیند سے تو وہ پہلے ہی واقف اب ساتھ رہتے اتنا تو وہ جان ہی گیا تھا اس نے اس کی بند پلکوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

جزبات بھڑکے تھے لب اس کے لبوں کو چھونے کے لیے بے قرار ہوئے تھے وہ اس وقت دوپٹے سے بے نیاز نائٹ ڈریس میں تھی۔۔۔

زرانیل نے اس کے ساتھ جگہ بنائی تھی اور اس کے اوپر جھکتے اس کے لبوں کو قید تھا وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھاتے ہوئے پوری شدت سے اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک وہ مدہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس کو زور سے وہ خود کے ساتھ لگائے اپنی شدت اس کے لبوں پر دکھا رہا تھا ارواح کی آنکھ کھل گئی تھی وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو سوئی تھی نئی جگہ اور

شادی والے ماحول کی وجہ سے کافی شور شرابہ تھا تو اسے نیند مشکل سے آئی تھی اب ایک دم سے خود پر کسی کا بوجھ پرتے اس کی آنکھیں کھلی تھی اور خود پر تقریبا پوری طرح سے حاوی زرانیل خان کو دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ اس پل اس کے روم میں کیا کر رہا تھا اگر کوئی دیکھ لیتا تو۔۔۔۔؟؟؟

یا اگر اس کی بہن روم میں آجاتی تو کیا ہوتا لیکن وہ ہر چیز سے لاپرواہ اس کے لبوں کے جام سے خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔۔

ارواح نے اس کی بڑھتی شدت پر اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس کی تھیں لیکن زرانیل پر تو نجانے کیسی مدہوشی سوار تھی کہ وہ اس کے اوپر تقریبا حاوی ہوتے اس کے فرار کی راہ بند کر چکا تھا اس کی سانسوں کو مدھم پڑتے

دیکھ کر وہ اس کے لبوں کو آزادی بخشتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے بھیگے لب رکھتے اس کی گردن کو چومنے لگا تھا۔۔۔۔

ارواح جو پہلی ہی بوکھلائی ہوئی تھی اس کے بے لگام لبوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ گھبرائی تھی اگر کوئی آگیا یہ سوچ اس کے زہن پر حاوی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن زرانیل خان نے اس کے ہاتھوں کو اپنی گردن میں ڈالتے ہوئے اس کی گردن سے لب نیچے بڑھائے تھے وہ اوٗر گھبرائی تھی۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی تھی ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے اوٗر اس کے لبوں کی گستاخیوں پر چہرہ خوں چھلکانے لگا تھا۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔"وہ جو اس کے وجود کی گہرائیوں میں ڈوبا تھا ارواح کا ایسے بولنا اس کو شاید پسند نہیں آیا تھا تبھی اس کی گردن سے منہ نکالتے ہوئے وہ اسے دیکھتے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔

"وہ کوئی۔۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔۔ جائے۔۔۔۔۔۔ گا۔۔۔۔۔"وہ اٹک اٹک کر بولی تھی کسی کے آجانے کا خوف اس پر سوار تھا اور دوسرا اس کی قربت جس میں وہ اچھی خاصی بوکھلا گئی تھی اس کی مونچھوں کی چھبن اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتے ایک سرد لہر اس کے وجودِ میں سرایت کر گئی تھی وہ اسے خود سے الگ بھی نہیں کر سکتی تھی اور طبیعت کل کی طرح پھر سے خراب ہونے لگی تھی۔۔۔۔

"کوئی نہیں آئے گا ارواح ریلیکس۔۔۔۔"وہ اس کی حالت دیکھتا خود پر کنٹرول کرتے اس کو اپنے ساتھ لگا گیا تھا جس پر ارواح کچھ پر سکون ہوتے

اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی زرانیل خان نے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے۔۔۔

"آپ کو برا لگا۔۔۔؟؟؟"کافی دیر درمیان میں خاموشی حائل رہی تھی اس خاموشی سے ارواح خود ہی تنگ پڑی تھی اور پھر پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔میں تو بس خاموشی سے ان دھڑکنوں کو محسوس کر رہا ہوں۔۔۔"وہ اس کے دل کے مقام پر لب رکھتے ہوئے بہکے سے انداز میں بولا تو وہ شرمائی تھی وہ اب اس کے دل کے مقام پر اپنے لب سہلا رہا تھا اور ارواح کو گدگدی ہو رہی تھی اس کے لبوں کے لمس سے نہیں اس کی مونچھوں کے بالوں سے۔۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔"زرانیل کچھ سوچتا اسے پکارنے لگا تھا جس پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"وہ اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔۔۔

"کیسے لگے سب لوگ فنکشن انجوائے کیا تم نے اوَر میری گڑیا کیسی لگی تمہیں۔۔۔۔؟؟؟؟"وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگا گیا تھا اوَر ارواح کو اپنے سینے سے لگائے وہ اس سے اپنی فیملی کے بارے میں پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح مسکرائی تھی۔۔۔

"آپ کی فیملی بہت اچھی ہے اوَر آپ کی سسٹر بھی بہت اچھی ہیں میرا بہت خیال رکھا انہوں نے۔۔۔۔"اس کے گڑیا کہنے پر وہ سمجھ گئی تھی کہ اس

رات فون پر بھی نیوشا سے ہی بات کر رہا تھا اور وہ کیا سمجھی کہ وہ شادی شدہ ہے اسکے بچے ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

زرانیل خان اس کے خیالات جان لیتا تو کیا سوچتا اس کے بارے میں وہ تو اچھا تھا اس نے اسے کچھ کہا نہیں تھا ورنہ وہ خود ہی شرمندگی کا شکار ہوتی ایسے۔۔۔۔۔۔۔

"تمہیں میری فیملی پسند آئی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا تو ارواح نے سر ہلایا تھا۔۔۔

۔

وہ مسکرایا تھا اور اس کا سر اپنے سینے سے اٹھاتے ہوئے اس کے لبوں کو قید کیا تھا وہ اچانک اس کے بدلتے ہوئے موڈ کو سمجھ نہیں پائی تھی جو کچھ دیر پہلے تو بات کر رہا تھا اور اب ایک دم سے اس کا رومانس والا کیڑا جاگ گیا تھا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے سانسوں کو پیتے ہوئے مدہوش ہوا تھا اور اب پوری شدت دکھا رہا تھا ان نازک لبوں پر جو اسے کسی پل چین نہیں لینے دے رہے تھے جتنی دیر وہ ڈیرے پر رہا تھا ذہن میں ارواح کا خیال ہی رہا کہ وہ کیسی ہو گی کیا کر رہی ہو گی۔۔۔۔

وہ اس کے نچلے پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے ارواح کے لبوں کی نازکی پوری شدت سے محسوس کر رہا تھا وہ اس کو خود سے دور نہیں کر رہی تھی کہ وہ کہیں ناراض نہ ہو جائے اور اب اس کی بڑھتی ہوئی شدت وہ اس کے کرتے کے کالر کو زور سے اپنی مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی زرانیل خان کے عمل میں

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ شدت آتی جارہی تھی وہ پوری طرح سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا چکا تھا۔۔۔۔۔

ارواح کے نازک لبوں کے لمس سے وہ اپنے پیاسے لبوں کو اچھے سے سیر اب کرتا پیچھے ہوا تھا اوٗر اس کے لبوں پر زور سے کاٹی کی تھی۔۔۔۔

ارواح نے اسے گھورا تھا جس پر وہ مسکرانے لگا تھا اور لاپرواہی سے شانے اچکاتے ہوئے وہ اس کے رخساروں کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگا تھا اس کی کھردری انگلیاں اپنے رخساروں پر محسوس کرتے ایک سرد لہر ارواح کو اپنی کمر پر محسوس ہوئی تھی وہ اس کے حصار سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی اور زرانیل خان نے ایک دم سے پوزیشن بدلی تھی اوٗر اب ارواح نیچے اور زرانیل خان کا کسرتی وجودِ ارواح کے اوپر تھا۔۔

"آپ۔۔۔۔"

"ہشششش مجھے کچھ پل سکون چاہیے۔۔۔۔!!!!"اس کی پہنی ہوئی ٹی شرٹ کو کندھوں سے سرکاتے ہوئے وہ اس کے کندھوں کو چومنے لگا تھا ارواح کپکپائی تھی رات کے اس پہر زرانیل کا خود کے اس قدر قریب آنا وہ شاید کچھ خوفزدہ ہوئی تھی لیکن زرانیل خان اس کی شرٹ نیچے کرتا اس کی گردن سے نیچے بڑھا تھا۔۔۔

"ہم اپنے روم میں نہیں ہیں کوئی بھی آسکتا ہے پلیز۔۔۔۔۔؟؟؟؟"وہ روہانسی ہوتے ہوئی بولی تھی زرانیل جو کہ اس وقت اس کی قربت میں تقریباً سب بھولے ہوئے تھا اس کے کپکپاتے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سنتا ایک نظر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

"یہ میرا ہی کمرہ سمجھو اور ہاں ارواح اس وقت میرا خود پر کوئی اختیار نہیں ہے تم میری بیوی ہو جائز رشتہ ہے ہمارے درمیان تو میرا خود کو قابو میں رکھنا میرے لیے ممکن نہیں رہا ہے۔۔۔۔!!!" وہ جیسے بے بسی سے بولا تھا اور اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا جوڑا تھا ایک گہرا سانس کھینچ کر اپنے حلق میں اتارا تھا ارواح اس کے جذبات سمجھ سکتی تھی وہ مرد تھا رات کے اس پہر ایک شوہر کو اپنی بیوی کی قربت چاہیے ہوتی تھی لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اس کے پاس آتے ہی اتنی تیزی سے دھڑکتا تھا کہ وہ ڈر جاتی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔" وہ بھی بس تھی شاید یہ اس کے خود کے اختیار میں نہیں تھا ایسے اس کو خود سے دور رکھنا لیکن اس کی مینٹل کنڈیشن اسے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

"ارواح میری جان۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں سے بہہ رہے موتی کو اپنے لبوں سے چن چکا تھا۔۔۔

"آپ بھی کیا سوچتے ہوں گے۔۔۔۔؟؟؟" ارواح کو ایک دم سے خود پر غصہ آیا تھا کیونکہ وہ اس کی قربت سے فرار چاہتی تھی اس وقت۔۔۔۔

"نہیں تم سو جاؤ بس میں کچھ نہیں سوچ رہا ہوں بس کل میں خود دادا جان کو ہمارے رشتے کے بارے میں بتاؤں گا اور سب لوگوں کو جب تمہارا اور میرا اصل رشتہ پتہ لگ جائے گا تب ہم اس رشتے کو آگے بڑھانے کا سوچیں گے لیکن تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی ہے تمہاری پناہ اب میری باہیں ہیں۔۔۔۔!!!" اس کی گالوں پر اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

بھلے سینے میں جذبات بھڑک رہے تھے دل اس کی قربت کا خواہاں تھا لب اس کے پور پور کو محسوس کرنا چاہتے تھے لیکن وہ خود کو کنٹرول کر چکا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ ارواح ابھی اس سے فزیکل ریلیشن شپ قائم کرنے سے ہچکچا رہی تھی ایک ڈر سا اس کے دل میں تھا جسے زرانیل خان کو پہلے ختم کرنا تھا پھر ہی وہ ارواح کو نارملی اس رشتے کو شروع کرنے کا کہہ سکتا تھا۔۔۔۔۔

"آپ بہت بے شرم ہیں۔۔۔۔!!!" اس کے بے باک جملوں کی وجہ سے وہ سرخ ہوئی تھی اس کی بات سنتے زرانیل خان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"ابھی تک تو بے شرمی والا کوئی کام نہیں کیا ہے میں نے اور تم پہلے ہی مجھے بے شرم کہہ چکی ہو جس دن میں نے بے شرمی والا کام کیا اس دن تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔۔" وہ زو معنی انداز میں اس کے جسمانی نشب و فراز کا جائزہ لیتا

ہو اخماری سے بہکے بہکے سے لہجے میں بولا تھا نظر اس کی شرٹ کے نیچے ہونے کی وجہ سے نظر جسمانی خدوخال پر تھیں اس کے اوپر ہونے کی وجہ سے ارواح اپنی شرٹ تک ٹھیک نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی لیکن زرانیل نے اس کے ہاتھ کو چوما تھا جس پر وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی فوری ہاتھ پیچھے کیا لیکن زرانیل خان اس کے لبوں کا شدت بھرا بوسہ لے چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے اوپر سے ہوتے اس کے ساتھ لیٹ گیا تھا اس کے الگ ہوتے ہی ارواح نے جلدی سے اپنی شرٹ ٹھیک کی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان اس کی پھرتی دیکھتا ہوا مسکرایا تھا وہ ایسی حرکتیں کرتی لگ ہی کیوٹ رہی تھی شاید جانتی نہیں تھی کہ پہلو میں سو رہا شخص اس کے جسم و

جاں پر سارے اختیارات رکھتا تھا اس کا شوہر تھا اس کے نکاح میں تھی وہ اس کو ہر حال میں دیکھنے کا حق مقابل کو حاصلِ تھا۔۔۔

لیکن اس کی احتیاط مقابل کے عنابی لبوں پر پر اسرار مسکراہٹ لائی تھی۔۔۔۔

"میں نے تو ابھی فرصت سے آپ کی تعریف بھی کرنی ہے جاناں مجھے یاد ہے اوٗر آپ کا ایسے چھپانا کیسے کر پاؤں گا میں کھل کر تعریف۔۔۔؟؟؟" وہ شرارتی سے انداز میں بولا تھا۔۔۔

اس کی طرف کروٹ بدلتے وہ اپنے چہرے کا رخ اس کی جانب کیے ہوا تھا جو اب صحیح سے لیٹ چکی تھی۔۔۔۔

"نہیں کروانی مجھے تعریف۔۔۔۔!!!" وہ منہ بنا گئی تھی۔

"لیکن میں نے تو کرنی ہے ویسے بھی میری بیوی کو لگتا ہے میں اس کی تعریف نہیں کر سکتا ہوں جبکہ میں تو یہ کام بخوبی کر سکتا ہوں اؤر کروں گا بھی کہو تو ابھی۔۔۔۔۔"وہ اس کی شرارت برقرار تھی جبکہ ارواح کوئی جواب دیئے بغیر اپنی آنکھیں موندے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"آپ کو نیند نہیں آرہی ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں اور تمہیں۔۔۔؟؟؟"

"مجھے تو آرہی ہے میں نے سونا ہے۔۔۔۔!!!"وہ نیند سے بھری آنکھیں بمشکل کھولتے ہوئے بولی تھی اسے واقعی سخت نیند آرہی تھی لیکن زرانیل

خان اسے سونے دیتا تب نہ وہ تو خود بھی جاگ رہا تھا اور ساتھ ہی اسے بھی جگا رہا تھا اپنی باتوں سے اور کچھ حد تک عمل سے بھی۔۔۔۔

"مجھے ایسے چھوڑ کر تم سو جاؤں گی۔۔۔؟؟!" لہجے میں حیرت کا اظہار تھا۔۔۔

"آپ بھی سو جائیں۔۔۔؟؟؟" معصومیت سے کہا گیا تھا زرانیل خان مسکرایا تھا۔۔۔

"اچھا جب میری اتنی پیاری بیوی کہہ رہی ہے سونے کے لیے تو سو جاتا ہوں میں بھی کیا یاد کرے گی وہ کیسا اچھا ہسبنڈ ملا ہے اسے۔۔۔۔" وہ اپنی تعریف خود ہی کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ارواح تو بس اتنے پر ہی خوش تھی کہ وہ مان گیا تھا اب وہ بھی سکون سے سو پائے گی۔۔۔

زرانیل خان نے اپنی آنکھیں بند کی تو وہ بھی آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی جس میں کافی حد تک کامیاب رہی تھی۔۔۔۔

.....

ضرغام خان جب سے روم میں آیا تھا ایک عجیب سی بے چینی کا شکار تھا پورا وجود جیسے ایک ان دیکھی آگ میں جل رہا تھا اس نے اپنی مردانہ شال اتار کر دور پھینکی تھی پھر بھی عجیب سی کیفیت تھی پوری حویلی میں اس وقت ہر کوئی سو رہا تھا سب لوگ شادی پر کی وجہ سے تھک چکے تھے سو اب سب لوگ آرام کر رہے تھے۔

ویسے بھی رات کافی ہو چکی تھی لیکن اس کی کنڈیشن اس وقت ٹھیک نہیں تھی اسے اپنے سینے میں ایک آگ سی دہکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

اس کے جذبات بے قابو ہو رہے تھے وہ اپنی کیفیات سمجھ نہیں پا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے ہوا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو اس کو اپنی کیفیات سمجھ نہیں آ رہی تھیں اس نے تھک کر اپنے کرتے کے بٹن کھولتے اس کو بھی اپنے تن سے جدا کیا تھا۔۔۔

کمرے کی ونڈو کھولی باہر سے تازہ ہوا کا جھونک اس کے بدن سے ٹکرایا تھا وہ اس وقت اپنی حالت دیکھتا کچھ وش روم میں جا بند ہوا تھا ہاتھ مارتے ایک ساتھ سارے شاور کھول دیئے تھے ٹھنڈے پانی کے قطرے اس کے وجود پر پڑے تو جیسے بدن میں لگی آگ اور سلگ گئی تھی۔۔۔

اس نے دیوار پر ہاتھ رکھتے اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کی تھی لیکن بیکار۔۔۔

وہ باہر نکلا تو کسرتی وجود پر بلیک کلر کا ٹروزار اور وائٹ ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔

-

بالوں سے پانی کے قطرے گرتے اس کی گردن پر پڑ رہے تھے اس نے فون اٹھاتے ہوئے ملازمہ کو چائے کا کہا اور ساتھ یہ بھی کہ چائے ارشک لے کر آئے۔۔۔

جانتا تھا وہ تو موقع کی تلاش میں ہوتی تھی کہ کب وہ اس کمرے سے جا سکے آج کے بارے میں وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس خالہ ارشک کو سب کے سامنے تھپڑ مار چکی تھیں۔۔۔

اپنا اوڈر دینے کے بعد فون اس نے سائیڈ پر رکھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو کم کرنا چاہا تھا۔

پانچ منٹ کے انتظار کے بعد دروازے پر دستک ہوئی تھی اور ارشک مرے مرے قدموں سے چائے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے ایک نظر اسے دیکھا جو اس وقت اس کی بہن کے کپڑوں میں ملبوس دوپٹہ سادگی سے سر پر ٹکائے اپنی کانچ سی آنکھوں میں خوف لیے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

اس نے ہلکے گلابی رنگ کا ٹروزار اور وائٹ کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی ساتھ ہی سوٹ کا ہم رنگ دوپٹہ تھا ضرغام کو یاد آیا آرمینا کے لیے یہ ڈریس وہ ہی تو شہر سے لے کر آیا تھا اسے یہ ڈریس بہت پسند آیا تھا تبھی اس نے فوری خرید لیا تھا۔۔۔

وہ جب شام کو اس سے ٹکرایا تھا تب وہ اس کا ڈریس نوٹ نہیں کر پایا تھا لیکن ابھی فرصت سے وہ اس کے وجود کا ایکسرے کر رہا تھا۔۔۔

ارشک کے چہرے پر پھیلی معصومیت اس کے لرزتے ہاتھ کپکپاتے لب حیا سے جھکی پلکیں ضرغام خان اس لمحے سب بھول گیا تھا اپنا انتقام اپنی نفرت سب کچھ۔۔۔

اس نے ارشک کے ہاتھ سے ٹرے لیتے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔اوٗر اس کے قریب جانے لگا جو اس کے بڑھتے قدموں سے خوفزدہ ہوتی پیچھے کو قدم بڑھا چکی تھی اوٗر پیچھے دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

وہ ضرغام خان کے غصے کو بھولی نہیں تھی۔۔۔

ضرغام اس کے بالکل قریب آتا اس کے دائیں بائیں جانب اپنے ہاتھ رکھتا اس کو اپنے ہاتھوں کے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔اوٗر ایک نظر اس کی کپکپاتی پنکھڑیوں کو دیکھا حلق میں جیسے کاٹیں سے چھبے تھے۔۔۔

یہ لب اس کی ملکیت تھے وہ اس کی بیوی تھی نکاح میں تھی وہ اس کے جسم و جاں کا مالک تھا وہ اس کے حسین سراپے کو دیکھتے ایک پل کے لیے خود پر اختیار کھو چکا تھا وہ اس لمحے جزبات کی رو میں بہتے سب بھول چکا تھا۔۔۔

اوٗر اس کے نازک کپکپاتے لبوں پر جھکتے ان کو اپنی پر شدت گرفت میں قید کرتے وہ اس کے لبوں پر ستم ڈھانے لگا تھا۔۔۔

ارشک کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس کی بے باک حرکت پر۔۔۔

وہ اس کے کمرے میں اس کے اتنے قریب اکیلی تھی وہ دونوں تنہا تھے اوٗر تنہائی میں ایک مرد اوٗر عورت کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے جو کسی بھی لمحے ان کو بہکا سکتا تھا۔۔۔۔

وہ کل تو بچ گئی تھی لیکن آج وہ ابھی کیا کرے کیسے اس انسان کو خود سے دور کرے وہ جانتی تھی وہ اسے کچھ بھی کر کے خود سے دور نہیں کر سکے گی۔۔۔۔

اسے تو لگا تھا کہ شادی کی وجہ سے اسے تھوڑا سا مارجن مل جائے گا ضرغام شادی میں مصروف ہو گا تو دو تین دن تو وہ سکون سے گزار لے گی لیکن اس کا خیال غلط تھا۔۔۔

ضرغام خان تو اس کو دبوچنے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ضرغام خان اس کے نازک لبوں کا لمس پاتے جیسے سب بھول گیا تھا۔۔۔

یہ بے چینی جو اس کو اپنے لیپٹ میں لیے ہوئی تھی وہ اس وجہ سے تھی وہ یہ بات سمجھ گیا تھا اور اس کے عمل میں تیزی آئی تھی۔۔۔

وہ اس کے لبوں پر جابا جا کٹ لگا رہا تھا اور اس کی پر شدت گرفت میں ارشک ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی اس کے لبوں کی گستاخیوں پر وہ سر تا پا سلگ کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ اس سے نفرت کا دعوے دار تھا وہ اسے اپنے باپ کے قتل کی بیٹی کہتا تھا پھر کیوں رات کے اس لمحے وہ اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔

کیوں اس کے لمس سے بہک رہا تھا کیوں اس کے قریب آرہا تھا اسے بدلہ لینا تھا تو اسے جسمانی تکلیف دیتا کچھ بھی کرتا لیکن یہ سب کچھ۔۔۔

جسمانی سزا شاید اسے اتنی تکلیف نہیں دیتی جتنی اس وقت ضرغام خان کا لمس دے رہا تھا اس کی گرم سانسیں دے رہی تھیں اس کے بے لگام ہاتھ دے رہے تھے وہ چاہا کر بھی اسے خود سے دور نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی کیسے کرتی اس کے کسرتی وجود کے آگے وہ کوئی نازک سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے مقابلے میں ایک تو چھوٹی تھی اوٗر ایک اس کی ہائٹ ضرغام خان کے مقابلے میں چھوٹی تھی تو اسے کس کرتے ضرغام خان کو کافی مشقت اٹھانی پڑتی تھی۔۔۔

اس کے نازک لبوں پر اس نے اپنے دانت گاڑتے ہوئے اس کی سسکیاں منہ میں دبائی تھیں۔۔۔ضرغام خان نے جی بھر کر اپنی من مانی کی تھی اس کے لبوں کو چُومتے چوستے کاٹتے ہر طرح سے وہ اسے یہ احساس دلا چکا تھا کہ یہ لب اس کی ملکیت تھے۔۔۔وہ تا دیر اس پر جھکا ان لبوں پر اپنا تسلسل جمائے ہوئے تھا۔۔۔اوٗر اس کے لبوں کو شدید زخمی کرتا پیچھے ہوا تھا اپنے لبوں پر لگا خون اس نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا ایک نظر اسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔

لبوں پر جگہ جگہ کٹ کے نشان تھے اپنی شدتوں کو دیکھتے وہ مدھم سا مسکرایا تھا۔۔۔اس کا دوپٹہ کھینچ کر اس کے تن سے جدا کیا تھا ارشک کی چیخ نکلی تھی اپنے حلیے کو دیکھتے ہوئے۔۔۔

اس کو وہ کپڑے کافی کھلے تھے گلہ تو کچھ زیادہ ہی گہرا تھا اس نے بہت مشکل سے دوپٹہ سٹ کیا ہوا تھا ایسے کہ کسی کو اس کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آئے۔۔۔۔

اس کے جسمانی نشب و فراز دیکھتے ضرغام خان کی آنکھوں میں خمار سا اتر تھا وہ اگے کو ہوتا اس کے ڈیپ نیگ پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ارشک نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے ہاتھ پیچھے لے جاتے اس کی شرٹ کی بیک پر لگی زپ کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر توڑ ڈالا تھا اور ارشک کو اپنی باہوں میں بھرتے وہ بیڈ تک لایا تھا اس کے ارادے جانتی ارشک اس کی باہوں میں بری طرح سے مچلی تھی لیکن مقابل کی گرفت میں کافی سختی تھی۔۔۔۔

کل وہ اسے صوفے پر لے گیا تھا لیکن آج بیڈ پر لیکن یہ سوچنے کا ارشک کے پاس وقت نہیں تھا اسے بس کسی طرح سے اس وقت ضرغام خان کی گرفت سے رہائی چاہیے تھی جو تقریباً ناممکن سی لگ رہی تھی کیونکہ اس کے وجودِ پر ضرغام خان کی گرفت حد سے زیادہ سخت تھی۔۔۔وہ اس کے کاملی مومی وجود کو باہوں میں اٹھائے بیڈ کے قریب آ چکا تھا۔۔۔۔

سردار ضرغام خان نے اس کو بیڈ پر لا کر پٹخا تھا۔۔۔۔

ارشک کڑی تھی کمر میں شدید درد ہوا تھا ضرغام خان ہر گزرتے لمحے اس کے قریب آرہا تھا اور وہ پیچھے کی جانب گری تھی۔۔۔۔اس کا دوپٹہ سے آزاد وجودِ اس کی نگاہوں کے فوکس میں تھا۔۔۔

اس کے بدن کی گہرائیوں پر اپنی بے باک نگاہیں ٹھکائے وہ اس کے جسمانی خدوخال کو غور سے دیکھتے جیسے بن پیے بہک رہا تھا۔۔۔۔

آج سزا مختلف ہو گی۔۔۔۔۔"وہ پراسرار انداز میں بولتا اپنی ٹی " شرٹ اتار کر دور پھینکتا اس کے اوپر جھکا تھا جو منہ کھولے اسے

دیکھ رہی تھی ضرغام خان نے پھر سے ان لبوں کو قید کیا تھا وہ ہڑبڑائی تھی اوٗر سانسوں کی قید پر اس کی گرفت میں مچلنے لگی تھی۔

لیکن مقابل کے عمل میں اب کی بار پہلے سے زیادہ شدت تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے جیسے مدہوش ہو چکا تھا۔۔۔

۔

اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے وہ اس کے اس کے وجودِ پر اپنی گرفت سخت کر چکا تھا ہاتھ الگ سے اس کی گہرایوں کو سہلا رہے تھے ارشک کا دل بند ہونے کے قریب تھا دھڑکنیں حد سے زیادہ تیز تھیں۔۔۔۔

اس کے دھک دھک کرتے دل کی آواز ضرغام خان اس کے قریب ہونے کی وجہ سے محسوس کر سکتا تھا۔

جو حد سے زیادہ تیزی سے دھڑکا رہا تھا ضرغام خان نے اپنے ہاتھوں سے اس کے بیوٹی بون کو سہلایا تو ارشک اس کے لمس سے مچلی تھی اس کے ہاتھوں

کو اپنی گہرائیوں پر محسوس کرتے وہ اس کو خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ ضرغام کی گرفت بہت سخت تھی۔۔۔

ضرغام نے اس کی رکتی سانسیں محسوس کی تو پیچھے ہوا ارشک نے سانس کھینچ کر لمبی سانس لینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی حالت کی پرواہ نہیں کی تھی اس کی شرٹ جو پہلے ہی اس کے کندھوں سے نیچے اس کے بدن کی دلکشاں واضح کر رہی تھی اسے اوٗر نیچے کرتے اس کے کندھے پر اپنے دانتوں سے کاٹا تھا۔۔۔

وہ سسکی تھی اس کے ظالمانہ لمس پر جو اسے شدید اذیت دے رہا تھا۔۔۔۔

اس نے زور سے اپنے دانت اس کی صاف شفاف گردن پر گاڑے تھے کہ ارشک نے مچل کر اس کو خود سے دور کرنا چاہا لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔

اس نے ارشک کی شرٹ کو کھینچ کر اس کے بدن سے الگ کرتے اسے ہر پردے سے آزاد کیا تھا نگاہوں کا فوکس اس کا مومی وجود تھا جو اس کے اس وقت انتہائی قریب تھا وہ بہکے بہکے سے انداز میں اس کے کانوں میں اپنی گھمبیر آواز منتقل کر رہا تھا۔۔۔۔

چھوڑیں پلیز۔۔۔"درد سے تڑپتی سسکتی وہ کانپتی آواز میں بولی "
تھی۔۔۔

یہ سسکیاں مجھے سکون دیتی ہیں۔۔۔۔"!!!وہ اس کی شہ رگ پر "
اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا تھا لیکن ارشک کی جان نکل
رہی تھی اس کے لمس سے

۔۔

جس میں نرمی کا عنصر کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

بہت شوق ہے نہ تمہیں دوسروں سے ہمدردی سمیٹنے "

کا۔۔۔۔"!!!وہ اس کی گردن کو سرخ کر چکا تھا اپنے دانتوں سے

کہ اس کی گردن سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔

ارشک کے لیے درد برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا اس نے تڑپ کر

ضرغام خان کو دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ایک پل کے لیے

ضرغام خان اس کی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا وہ اتنی معصوم سی تھی۔۔۔۔

معصوم سی کانچ سی آنکھیں وہ کسی جزباتی لمحے کی رو میں بہہ کر ان آنسوؤں سے بھیگی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھو چکا تھا۔۔۔

ارشک کی نظریں شرم سے جھکی ہوئی تھیں وہ اوپر نظریں تک نہیں اٹھا پا رہی تھی اسے شرٹ لیس دیکھتے اس کا پورا بدن پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی تھیں وہ سر جھکائے اس سے بچنے کی دعائیں مانگ رہی تھی جس کے سر پر آج اس کی قربت کا نشہ سر چڑھ کر بول رہا تھا۔۔۔۔

صرف ایک پل لگا تھا ضرغام خان کو پرانا ضرغام خان بننے میں اس نے ایک جھٹکے سے ارشک کے نازک وجودِ کو پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا اوٗر خود اس کے اوپر آتے اس کی کلائیوں کو زور سے اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑا تھا۔۔۔

اوُر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتے ان کو اوپر بیڈ کروان سے ٹکایا تھا اوُر اس کی گردن پر لب گاڑتے اس کو اوُر اذیت دی تھی۔۔۔

اس کی سخت گرفت میں ارشک کو اپنے ہاتھ ٹوٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

پلیز جانے دیں مجھے۔۔۔۔"!!!وہ منت سماجت کرنے لگی تھیں لیکن" ضرغام خان اس کی باتوں کو اگنور کرتا اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے اس سے مدد مانگ کر کیا لگا تھا "
تمہیں وہ تمہیں اس قید سے رہائی دلائے گا۔۔۔؟؟؟"وہ جیسے اس
کی حالت کا مذاق بنا رہا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی شرٹ اوٗر نیچے کسکاتے ہوئے اس کی گہرایوں پر
اپنے سُلگتے ہوئے لب رکھے تھے اس کا لمس شدت لیے ہوئے تھاوہ مچلی تھی
اس کی پناہوں میں۔۔۔

آنسوزور وشور سے اس کے عارض کو بھگونے لگے تھے وہ مسلسل مزاحمت
کررہی تھی لیکن سر ادر ضرغام خان جیسے ہر چیز فراموش کرتا اس کے بدن

میں گم ہوتا چلا جا رہا تھا اس نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اس کے بدن سے اٹھتی خوشبو خود کے اندر کھینچ کر اتاری تھی اور اس کے آنسو دیکھتے استزیہ مسکراہٹ لیے اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔۔۔

اتنے میں ہی بس ابھی تو پوری رات سردار ضرغام خان کو جھلنا " ہے تم نے۔۔۔۔"اس کے کان کی لو کو اتنی شدت سے اس نے دانتوں تلے دبایا تھا کہ اس کے بے رحمانہ لمس پر ارشک کو اپنی بے بسی پر حد سے زیادہ رونا آیا تھا۔۔۔

"

میں۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔مانگی۔۔۔۔۔۔تھی۔۔۔۔۔۔

ان۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔مدد۔۔۔۔"اس نے پہلی بات کی

وضاحت دینی چاہی۔۔۔

جھوٹ۔۔۔۔"!!!وہ اوپر کو ہوتا ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر "

مار چکا تھا۔۔۔

میرے پہلو میں بیٹھ کر مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔۔کیا "

لگتا ہے سردار ضرغام خان کو بیوقوف بنا لو گی

تم۔۔۔ہاں۔۔۔"وہ زور سے غرایا تھا اس کی دھاڑ سے ارشک لرز گئی تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔"

سردار ضرغام خان کو اس کی معصومیت بھی ڈرامہ ہی لگتی تھی اس نے ایک دم سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں دبوچا تھا اس کی سخت گرفت میں ارشک کو اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اس کو پیچھے دھکا تھا وی تو وہ پہلے ہی تھا اس پر پھر اس کے اوپر اپنی گرفت اوٗر سخت کی اوٗر اس پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے سینے سے نیچے آتے اس کے پیٹ پر اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تھا اور اس کے پیٹ پر بھی لب گاڑے تھے وہ تکلیف کی شدت محسوس کرتی رونے لگی تھی آنسوؤں نے پورے عارض کو بھیگو دیا تھا۔۔۔۔

اس کے لب اب اس کی ناب پر تھے اس کی مونچھوں کی چھبن اس کے لبوں کا ظالمانہ لمس وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی اس ظالم کی پناہوں میں جیسے وہ قید سی ہو گئی تھی جس کے ہاتھ اب اس کی بلاؤز کے لاک پر تھے

وہ مزاحمت کرنے لگی۔ لیکن وہ بے رحم بنا اپنے لمس سے اس کو اپنے آپ میں قید کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کا بلاؤز کھینچ کر اتارا تھا اور اسے بیڈ سے نیچے پھینکا تھا خود اس کے وجودِ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔

ارشک اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھی منت سماجت جو وہ کر سکتی تھی کر چکی تھی لیکن سردار ضرغام خان اس وقت اس وجود میں پوری طرح سے بہک چکا تھا اس کو اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد وہ کیسے اسے چھوڑ دیتا وہ اس کی

بیوی تھی جس پر وہ تمام حق رکھتا تھا اور اپنا حق اس نے اس کے وجود سے اچھے سے لیا تھا۔۔۔

اس نے اس کے دل کے مقام پر اتنے زور سے لب گاڑے تھے کہ ارشک کی ایک چیخ نکلی تھی جسے ضرغام خان نے اپنے لبوں میں دبایا تھا وہ ایک بار سے اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا اور اس کے ہاتھ اب اس کی کمر پر تھے وہ تڑپ رہی تھی جتنی مزاحمت کر سکتی تھی کر رہی تھی لیکن اس ستمگر پر اس کی مزاحمت کا کچھ اثر نہیں ہوا تھا بلکہ وہ تو اپنی شدت ان نازک لبوں پر دکھا رہا تھا ان لبوں کا نشہ تھا اسے وہ مان گیا تھا کہ وہ چھوٹی سی نازک سی لڑکی پل میں سردار ضرغام خان کو بہکا دیتی تھی۔۔۔

اس نے اپنے کھردے ہاتھوں سے ارشک کی کمر کو سہلایا تو ارشک مچلی تھی اس کے لمس پر جیسے پورا جسم ایک ان دیکھی آگ میں دہکنے لگا تھا اس کے لمس کی شدت اس کے ہاتھوں کی گستاخیوں وہ سہہ نہیں پا رہی تھی اس کی آنکھوں سے اشک بہے تھے اوٗر اس کے عارض کو بھگو گئے تھے۔۔۔

سردار ضرغام خان جو پوری طرح سے اس سے اپنا حق وصول کر رہا تھا اس کے آنسو دیکھتے ایک پل کے لیے اس کی شدتوں میں نرمی آئی تھی لیکن کمی نہیں۔۔۔۔۔

ارشک کے آنسوؤں کو اس نے اپنے لبوں سے چینا تھا وہ مانتا تھا وہ معصوم تھی اس کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن اس کا باپ اس کا قتل تھا اور خود کو بچانے کے لیے وہ اپنی بیٹی کو یہاں چھوڑ گیا تھا اس کے باپ کی یاد آتے ایک پل کے لیے سردار ضرغام خان کی آنکھوں کا رنگ تبدیل ہوا تھا اعر پھر وہ اپنا سارا جنون سارا غصہ اس نازک وجودِ پر انڈیلتا چلا گیا تھا۔

ارشک کے وجودِ کے پور پور کو اس نے اپنے لبوں سے چھوا تھا اس نے حد سے زیادہ شدت دکھائی تھی جسے ارشک جیسی نازک لڑکی نے بہت مشکل سے سہا تھا۔

اس کو ساری رات اپنی شدتوں سے نڈھال کیا تھا اس کے پور پور پر اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑا تھا یہ رات ارشک کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی اس کے شوہر نے اس کو بے آبرو کیا تھا اس کے لمس میں نرمی ہوتی تو وہ شدت برداشت کر لیتی لیکن اس کے ہر عمل میں شدت تھی جنونیت تھی اور یہاں تک کہ اس کے لبوں کے کاٹنے سے اس کے بدن کا ہر حصہ دکھنے لگا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان اس اب اس کی گردن پر پھر سے جھکا تھا اس کے لب تھے کہ ابھی تک پیاسے تھے دل تھا کہ اس کی اتنی قربت کے بعد بھی اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا وہ اتنی قربت کے بعد بھی اس کا ارشک کو چھوڑنے کا

کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔اس ستمگر کی شدتیں سہتے وہ اپنے حواس برقرار نہیں رکھ سکی تھی۔۔۔۔

غصے اوٗر نفرت میں ضرغام خان یہ تک بھول گیا تھا کہ اس کا یہ عمل اس نازک جان پر کتنا بھاری پڑنے والا ہے وہ اس ایک رات کا خمیازہ ساری زندگی بھگتے گی۔۔۔

اس نے ساری رات ارشک کو اپنی شدتوں سے نڈھال کیا تھا ارشک بھلے کم عمر تھی لیکن ضرغام کے اس عمل نے اسے وقت سے پہلے ہی اس رشتے کی

اصلیت اچھے سے واقف کروایا تھا اور ایسے واقف کروایا کہ ارشک کا مرد ذات سے اعتبار ہی اٹھ گیا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اپنا جنون اپنا تیش اپنا غصہ اس نازک وجودِ پر انڈیلا تھا اور وہ بے بس سی اس کی پناہوں میں اس کی شدتیں سہتی خود کو کوس رہی تھی۔۔۔

کاش کہ وہ اس سے بات ہی نہیں کرتی تو ضرغام خان کو اتنا غصہ نہیں آتا۔۔۔۔

ضرغام خان تو اس سے سارے حق وصول کر تا سکون سے گہری نیند سو گیا تھا لیکن وہ خود پر گزری قیامت کو یاد کرتی سسکیاں لیتی رونے لگی تھی۔۔۔

آنسو تھے کہ ساری رات بہنے کے بعد بھی تھمنے کے لیے تیار نہیں تھے وہ رو رہی تھی جتنا رو سکتی تھی اتنا رو رہی تھی۔ دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر روے اپنے اندر کا غبار باہر نکالے لیکن اس حویلی میں اسے رونے کی بھی شاید اجازت نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن وہ اپنی سسکیاں گھونٹنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی دل تھا کہ ہر احساس سے خالی ہو چکا تھا وہ جیسے زندہ لاش بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے بدن کو ضرغام خان کی شرٹ میں چھپا چکی تھی اور وہ اس وقت ضرغام خان کی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی جو وہ باتھ روم جاتے وقت اس پر پھینک کر گیا تھا۔۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے وہ شرت پہنی تھی۔

خود تو شاور لے کر وہ گہری نیند سو گیا تھا لیکن ارشک کو اب کہاں نیند آنی تھی آج وہ صحیح معنوں میں ضرغام خان کی قیدی بن چکی تھی جو اس کے وجود پر اپنے نام کی چھاپ اتنی گہری طرح سے چھوڑ چکا تھا کہ اس کی قربت کی یہ سوغاتیں شاید ہی کبھی ارشک کے بدن سے دور ہوتی اس کے کندھے حد

سے زیادہ درد کر رہے تھے لیکن ضرغام خان کے لبوں کے کاٹنے سے زخم تک بن چکے تھے۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی گہرائیوں پر اپنے لبوں کے اتنے گہرے نشان دیئے تھے جو شاید ہی کبھی بھرتے اس کے بیوٹی بونز کو وہ اپنے لبوں سے زخمی کر چکا تھا تو سینے پر بھی اسے شدید جلن محسوس ہوئی تھی وہ اس وقت بری کنڈیشن میں تھی۔۔۔

وہ خالی خالی آنکھوں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی اور پھر اس کے آنسو ایک بار پھر سے زور و شور سے بہے تھے۔۔۔۔

دل تو جیسے مردہ ہو گیا تھا سارے خواب جو اس کی آنکھوں نے کبھی دیکھے تھے وہ چھن سے ٹوٹے تھے کہ آنکھوں میں جینے کی کوئی رمک نہیں بچی تھی۔۔۔وہ خالی خالی آنکھوں سے اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو دیکھ رہی تھی اپنے آپ سے اسے سردار ضرغام خان کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا اپنے وجود کا ہر وہ حصّہ نوچ ڈالے جہاں جہاں اسے ضرغام خان نے چھوا تھا لیکن اس ستمگر نے کوئی ایک حصہ بھی تو نہیں چھوڑا تھا ہر جگہ اپنے لبوں کی مہر لگائی تھی۔۔۔۔

کہیں آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے اس کے عارضوں کو بھگو چکے تھے اس نے آنسوؤں کو روکا نہیں تھا بہنے وہ بہہ رہے تھے اور بہتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

دل میں خواب بسا کے ٹوٹ گئے

روشنیوں کے دیئے بجھ گئے

زخموں نے دل کو کر لیا ہے مسکین

محبت کی راہیں بھی بھٹک گئیں

دنیا نے دیا ساتھ، پھر چھوڑ دیا

غم زدہ دل کو چھپانا مشکل ہو گیا

یہ دنیا کیسی ہے، انسان کیسا ہے

غم کی دھوپ میں، کیسے مسکرانا ہے؟

محبت کے سفر میں، دھوکہ بھی ملا

غمگین دل کو سمجھانا مشکل ہو گیا

امیدوں کی آس میں، دل تھک گیا

راہوں کے کنارے، اک لمحہ بیٹھ گیا

یادیں ہیں بس، جو بچی ہیں ساتھ

غمگین راتوں میں، خوابوں کو بُلاتا ہوں

کبھی کبھار اندھیرے، دل کو چھو لیتے ہیں

مگر روشنی کے دیئے، دوبارہ جلاتا ہوں

یہ جیون کا سفر، کبھی کمیں، کبھی بھار

غمگین دل کو محبت کے سپنے سہارا

یہ ہے زندگی کا رنگ، مسکراہٹ اور غم

محبت اور رونق، خوابوں کا عالم۔

اس کی حالت اس وقت بہت خراب تھی لیکن کس سے کہتی کون تھا یہاں اس کو سمجھنے والا۔۔۔۔

ااحویلی میں شاید ہی کوئی ایسا تھا جس کو کچھ بتاتی کوئی بھی نہیں آج لگا تھا کہ زرانیل خان اس کی مدد کر سکتا ہے لیکن ضرغام خان اس سلوک کے بعد وہ ایک رمک بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 16

.....

صبح جب سردار ضرغام خان کی آنکھ کھلی تو ارشک اس کے ساتھ بیڈ پر تھی وہ تھی تو بیٹھی ہوئی لیکن اس کی انکھی ہر احساس سے خالی تھیں ایک پل کے

لیے ضرغام خان اس کی حالت دیکھتا ڈر گیا تھا وہ اس وقت ایسے حلیے میں تھی کہ اگر اسے اپنا ہوش ہوتا تو وہ بے ہوش ہو چکی ہوتی لیکن اس کا دل ہی ہر احساس سے خالی تھا جیسے مردہ ہو چکا ہو۔۔۔۔

"ارشک اٹھو فریش ہو کر آؤ یہ ایسے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو میں نے تم پر ظالم ہے کیا ہے میں نے صرف اپنا حق کیا ہے اور ویسے بھی تم میری بیوی ہو کچھ غلط نہیں کیا ہے میں نے یہ میرا حق تمہارا فرض تھا۔۔۔۔" وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

لیکن ارشک کے جسم میں ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی وہ ایسے ہی بیٹھی رہی تھی ضرغام خان تھوڑا سا آگے کو ہوتا اس کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کا ہاتھ اگ کی مانند گرف تھا وہ جیسے اگ میں تپ رہی تھی وہ اس کی ٹی شرٹ میں تھی لیکن حلیہ کافی بکھرا ہوا تھا

اس کے بدن پر اپنے لبوں کے نشان دیکھتے ضرغام خان نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں وہ ضروت سے زیادہ سختی دکھا چکا تھا شاید یہ اسی کا اثر تھا جو اس کی ایسی حالت تھی۔۔۔

وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا شادی والا گھر تھا باہر سو طرح کے مہمان تھے ایسے میں ایسی حالت ارشک کی وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے ارشک کے وجود کو دیکھتے اسے باہوں میں بھرنے لگا تھا اور اسے لیے وہ باتھ روم گیا تھا اس کے نازک سے وجود کو اس نے شاور کے نیچے کرتے ٹھنڈے پانی والا شاور کھولا تھا جس سے نکلتا پانی ان کے

وجودوں کو پل بھر میں بھیگا چکا تھا ارشک کو ضرغام خان نے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا ورنہ وہ زمین بوس ہوتی۔۔۔

اس کو تو کوئی ہوش نہیں تھی شاید اس نے گہرا صدمہ لیا تھا تبھی اس کی حالت اتنی خراب تھی لیکن ٹھنڈے پانی سے اس کے حواس بیدار ہونے شروع ہوئے تھے وہ ہلکا ہلکا سا ہلنے لگی تھی ضرغام خان نے اور مضبوطی سے اسے پکڑا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ پوری طرح سے ہوش میں آتے اس کو دور دھکیلنے لگی تھی لیکن ضرغام خان نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

"پہلے ٹھیک سے کھڑی تو ہو جاؤ تم پھر مجھ سے الگ ہو جانا۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو ارشک نے اس کو دھکا دیا تھا وہ اس سے الگ ہوئی تھی لیکن ہاتھ

روم کے فرش پر پانی تھا وہ لڑکھڑائی تھی اور ایک دم سے گرنے لگی تھی کہ ضرغام خان نے اس کو سنبھالا تھا وہ اپنی بے بسی پر سوائے مٹھیاں بھینچنے کے سوا کچھ نہیں کر سکی تھی۔۔۔

"مر نہیں رہی تھی میں جو آپ نے پکڑا۔۔۔" وہ چیخی تھی اور اس کی یہ آواز ضرغام خان کو تپش دلا گئی تھی۔۔۔

"آواز نیچے رکھو جانتی ہو کس سے بات کر رہی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" اس کا یہ انداز لب و لہجہ ضرغام خان کو تپش دلا چکا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی تھی آنسو آنکھوں سے آنسو بہتے عارض کو بھیگونے لگے تھے وہ اس سے دور ہونے لگی تھی۔۔۔

"یہ رونا دھونا کس بات کا ہے ہاں ضرورت سے زیادہ تو نہیں کیا کچھ بھی اوئر ویسے بھی نکاح میں ہو اتنا تو میرا حق ہے۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا اس کا ایساری ایکشن سردار ضرغام خان بلبلا اٹھا تھا وہ اس کا شوہر تھا ایسے ظاہر کر کے وہ کیا ثابت کرنا چاہتی تھی کہ ضرغام خان نے جو کیا غلط کیا۔۔۔

لیکن سردار ضرغام خان کو نہ کوئی پچھتاوا تھا اوئر نہ ہی کوئی افسوس۔۔۔۔

"جانے دیں مجھے۔۔۔!!!" وہ اس کی باتوں کا جواب دیئے بغیر باتھ روم سے نکلنے والی تھی کہ ضرغام خان نے اس کا بازو اپنی اہنی گرفت میں دبوچا تھا۔۔۔۔

اس کے بدن پر نظر پڑتے ہی آنکھوں میں خماری سی بھری تھی وہ اس کی شرٹ میں ہوش نما سراپے سے بے نیاز کھڑی تھی۔۔۔

شرٹ گیلی ہوتے اس کے بدن کے ساتھ چپکی اس کے نشب و فراز عیاں کر رہی تھی۔۔۔

"جاسکتی ہو تو جاؤ۔۔۔۔"وہ جیسے اس کی حالتِ زار پر طنزیہ ہنسا تھا اور اس کے لبوں پر جھکتے وہ اس کے لب قید کر گیا تھا ارشک کے لبوں پر پھر سے جلن ہوئی تھی ابھی تک تورات کے زخم بھی گہرے تھے لیکن اب پھر سے اس کا لمس وہ رونے لگی تھی۔۔۔

ضرغام خان اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھا رہا تھا اور وہ اس کی گرفت میں بری طرح سے پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی وہ اس کو خود سے دور کیا کرتی وہ تو اپنے آپ کو سنبھال نہیں پا رہی تھی اس کے لب شدید جلن سے دوچار تھے۔۔۔۔

ضرغام خان خود کو سیراب کرتے پیچھے ہوا تھا اور ایک نظر ایسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی لبوں پر گردن پر اور گردن سے نیچے اس کی گہرایوں پر اپنی شدتوں کی سوغاتیں دیکھتے اس کے لب مسکرائے تھے وہ ارشک کے وجود پر اپنی گہری چھاپ چھوڑ چکا تھا اب وہ چاہ کر بھی اس حویلی سے باہر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان اس دیکھتے ٹاول سیٹنڈ سے ٹاول کھینچ کر نکالتے اپنے بال خشک کرتے ہوئے اس کو دیکھنے لگا تھا جو واپس نکلنے کے لیے پر تول رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کو روکا نہیں تھا وہ نکل گئی تھی اور اس کے روم میں واپس جانے تک وہ کپڑے بدل چکی تھی اور دوپٹہ اچھے سے اس کے گرد پھیلا ہوا تھا اور

اس کے گیلے بال اس کی پشت کو بھیگو چکے تھے وہ اس وقت بھی ہلکا ہلکا سا کانپ رہی تھی لب خون چھلکا رہے تھے۔۔۔۔

ضرغام خان اس کو نظر انداز نہیں کر سکا تھا نجانے کیوں سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی معصومیت ختم کر چکا تھا رات جو اس نے کیا وہ صحیح تھا۔۔۔۔؟؟؟

صرف ایک پل کے لیے اس نے سوچا تھا اور پھِر وہ سر جھٹک کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا اس کے جاتے ہی ارشک بھی تھکن سے چور وجودِ کو بمشکل گھسٹتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی اس سے زیادہ ہمت نہیں تھی اس میں سردار ضرغام خان کا سامنا کرنے کی وہ دل کھول کر رونا چاہتی تھی لیکن آنسو وہ تو جیسے بہہ بہہ کر خشک ہو گئے تھے۔۔۔

وہ ملازمین کے پاس چلی گئی تھی کیونکہ بہت سے کام پڑے تھے جو وہ نہ کرتی تو بڑی بی بی کے غصے اور اعتاب کا نشانہ بنتی اس میں مزید سکت نہیں تھی کوئی اور درد جھیلنے کی سو خاموشی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

.....

ارواح کی صبح صبحِ آنکھ کھلی تو زرانیل خان اس کے بالکل قریب سو رہا تھا اب تو صبح ہو چکی تھی آگر ہوئی ان کے روم میں آجاتا تو وہ پریشان ہوئی تھی اپنے لب کچلتے ہوئے بس زرانیل کو دیکھے جا رہی تھی پر سکون نیند سو رہا تھا ارواح اسے جگانے سے بھی جھجھک رہی تھی کہ آگر صبحِ صبحِ پھر اس کا رومانٹک موڈ آون ہو گیا تو اسے بہت مشکل ہو گی لیکن ایسے اس کا یہاں سونا وہ پریشان بھی تھی لیکن پھر کچھ سوچتے وہ بیڈ سے نیچے اتری تھی اور جلدی سے باتھ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی زرانیل خان نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں وہ جاگ رہا تھا بس یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ارواح کیا کرتی ہے لیکن اس کے ایسے اٹھ کر جانے پر اس نے منہ بنایا تھا اور اٹھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کچھ سوچتے بیڈ سے اٹھا تھا۔

۔

سائیڈ ٹیبل کے ڈراز سے باتھ روم کی ڈپلیکیٹ کیز نکالنے کی بعد وہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھا تھا اس سے پہلے کہ وہ ڈپلیکیٹ کیز سے دروازہ کھولتا ارواح پہلے ہی باتھ روم سے باتھ گاؤن میں ملبوس باہر نکلی تھی اور اسے دروازے کے سامنے دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی حیران تو زرانیل خان بھی ہوا تھا کیونکہ وہ جو سوچ رہا تھا وہ ہوا ہی نہیں۔۔۔

ارواح اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرائی تھی ارادہ چینج کرنے کا تھا سو وہ ڈریسنگ روم میں جانے لگی کہ زرانیل خان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور وہ اس کے کشادہ سینے میں کسی کٹی ڈال کی طرح سمائی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کے لب قید کیے تھے اور صبح صبح اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے تھے پنے گرم گرم لمس سے۔۔۔۔ارواح اس وقت اس کی پناہوں میں اس کے سہارے کھڑی تھی اور وہ مدہوشی سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔۔۔۔۔

یوہی کہیں لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے کمرہ کی خاموش فضا ان کی سانسوں کی تیز سے تیز تر ہوتی سانسوں میں ارتکار پیدا کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کو پوری طرح سے اپنی سانسوں میں شامل کر رہا تھا نرم انداز آہستہ آہستہ شدت اختیار کر گیا تھا وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا اور وہ اس کی پناہوں میں بے بس کھڑی تھی وہ اس کی پھول چکی سانسوں کو مدھم پڑتے محسوس کر کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

اور اسے اپنے سینے سے چپکایا تھا۔۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔۔" اس کے بھیگے لب کو اپنے انگوٹھے سے رب کرتے وہ دلکشی سے مسکرائے بولا تھا۔۔۔۔

جس پر ارواح مسکرا بھی نہیں سکی تھی زرانیل خان نے اسے چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس وقت جس حیلے میں تھی کافی ان کمفٹیبل تھی اس کے چھوڑتے ہی ارواح ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی اور زرانیل کچھ سوچتا روم سے نکلا تھا

لیکن اسے روم سے نکلتے کسی نے دیکھا تھا کس نے دیکھا تھا وہ بالکل بھی محسوس نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں مگن اپنے روم میں چلا گیا تھا چہرے پر مسکراہٹ تھی خوبصورت سی مسکراہٹ ارواح ہو سوچتے وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا لیکن اس کو پیچھے سے دیکھتا وجودِ ان دیکھی آگ میں جل رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے وہ۔۔۔۔

.....

صبح صبح حویلی کا ماحول صحیح شادی والا بنا ہوا تھا برات چونکے یہیں سے آنی تھی دولہن بھی گھر کی ہی تھی تو سب لوگ کچھ حد تک اس بات سے یہاں مطمئن تھے وہاں کام بھی زیادہ تھے مہندی کا فنکشن تو حویلی کے اندر ہی رکھا

گیا تھا لیکن اب برات کے لیے سارا انتظام حویلی کے سامنے کھلی جگہ پر کیا گیا تھا یہاں سارے ارینجمنٹ خود ضرغام خان نے کروائے تھے برات حویلی سے نکل کر پنڈال میں جانی تھی اور وہیں سے رخصتی ہونی تھی پہلے ہی نکاح تو ہو چکا تھا سو اب باقی کی ساری رسمیں دولہا دلہن کے ساتھ اکھٹی ہی کی جانی تھی۔۔۔

ہر کوئی اپنی اپنی تیاری میں لگا ہوا تھا بڑے سارے ے و مہمانوں کو وقت دے رہے تھے اور رینگ پارٹی کی تیاریاں عروج پر تھیں آج بھی کل کی طرح بیوٹیشن گھر پر ہی بلائی گئی تھی کیونکہ حویلی کی لڑکیوں کو ایسے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی ویسے تو گاؤں میں بھی ایک دو لڑکیاں یہ کام کرتی تھیں لیکن ان لوگوں نے شہر سے بیوٹیشن کو بلایا تھا جنہوں نے آرمینا کو تیار کرنا تھا۔۔۔

آرمینا کے سامنے اس وقت ریڈ کلر کا برائیڈل ڈریس میچنگ شوز جو کہ ہائی ہیلز تھیں اور ساتھ ہی میچنگ جیولری تھی وہ اتنے بھاری جوڑے کو دیکھ کر شش و پنج میں مبتلا تھی رات کو مہندی کا ڈریس اس نے بہت مشکل سے کیری تھا اب یہ تو اس سے ڈبل ٹرپل ہیوی تھا وہ کیسے پہنے گی۔۔۔

اس کے اعصابوں پر یہ ہی بات سوار تھی۔۔۔

لیکن پھر نیوشا کے وقت کا احساس دلانے پر وہ مجبوری میں اس ڈریس کو پہن چکی تھی نیوشا نے بتایا تھا کہ یہ ڈریس عالمیار نے خود خریدا ہے تب سے وہ اور بھری بیٹھی تھی وہ کبھی اس انسان کے پسند کیے ہُوئے ڈریس کو نہیں پہننے والی تھی لیکن مصیبت یہ تھی کہ اس کے پاس پاس انکار کا اپشن نہیں تھا۔۔۔

وہ پہن چکی تھی ڈریس اور اس وقت بیوٹیشن اسے میک اپ کر رہی تھی اب کی بار اس کے انکار کرنے پر بھی اسے کافی ڈارک میک اپ کیا گیا تھا فل برائیڈل لک کے ساتھ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

نیوشا خود بھی بیوٹیشن سے تیار ہوئی تھی جب کہ ارواح نے انکار کر دیا تھا اس نے بس ڈریس ہی بدلا تھا اور الیمشہ کی نظریں ارواح پر تھیں وہ اس کے قریب کھڑی تھی ارواح کے پاس سے آتی زرانیل خان کے کلون کی مہک وہ بہت کچھ سوچنے لگی تھی وہ نیوشا کے پاس گئی تھی۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارا بھائی اس لڑکی میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔۔" اس نے سیدھے طریقے سے کہہ دیا تھا بنا لگی لپٹی رکھے بغیر۔۔۔

"تمہیں یہ کیوں لگا ایسا کچھ نہیں ہے اگر ایسا ویسا کچھ ہوتا بھائی مجھ سے شئیر کرتے اور ویسے بھی یہ لڑکی مجھے اس ٹائپ کی نہیں لگی سو یہ تمہاری غلط فہمی ہے الیمشہ۔۔۔۔" وہ لوگ آہستہ آہستہ بات کر رہے تھے کہ پاس کھڑی لڑکیاں بھی ان کی بات سن نہیں پائی تھیں۔۔۔۔

"لیکن تم ایسے دعوے سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ ایسا کچھ نہیں ہے جبکہ میں نے خود ایسا محسوس کیا ہے۔۔۔۔!!!" وہ اپنی بات پر قائم تھی۔۔۔

"اچھا یہ ہے تو تمہاری غلط فہمی لیکن پھر بھی میں بھائی سے بات کروں گی اس ٹاپک پر اوئر جو صحیح ہوا وہ تو پتہ چل ہی جائے گا سو ریلیکس اور تیار ہو جاؤ تم۔۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے واپس بیوٹیشن کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ لڑکی ارواح اسے اچھی لگی تھی اگر اس کی بھابھی بن جاتی تو۔۔؟؟؟

لیکن یہ ممکن نہیں تھا جانتی تھی ان کی فیملی میں باہر شادی کا رواج نہیں تھا تو پھر کیسے اس کا بھائی ایسے کسی لڑکی کو پسند کر سکتا تھا یہ بات وہ کنفیوژ ہوئی تھی اس کو سوچتے۔۔۔۔۔

لیکن پھر سر جھٹک کر اپنی تیاری کرنے لگی تھی حالانکہ اس کا کوئی فایدہ نہیں تھا کل بھی اتنے اچھے سے تیار ہونے کے باوجود ضرغام خان نے ایک غلط نگاہ بھی اس پر ڈالنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے فنکشن کو تو اچھے سے انجوائے کیا تھا لیکن رات کو وہ پوری رات ضرغام خان کے رویئے کو سوچتی پریشان رہی تھی۔۔۔۔

اس کے خالہ کچھ بھی نہیں کر رہی تھیں انہوں نے تو کہا تھا کہ ضرغام خان ان کی کوئی بات رد نہیں کرتا ہے وہ اس سے کہے گیں شادی کے لیے تو وہ مان جائے گا لیکن نیوشا کو ایسا کچھ ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا ایسا کچھ ہوتا تو کوئی آثار تو نظر آتا لیکن ہر بار اس ٹاپک پر جب بھی بات شروع ہوتی ضرغام خان درمیان میں ہی بات ختم کر دیتا تھا۔۔۔۔

"میم آج تو گھونگھٹ رہنے دیں آپ۔۔۔" آرمینا کی گھونگھٹ والی بات پر بیوٹیشن پھر اسے منع کرنے لگی تھی لیکن آرمینا نے اپنی بات کی پکی انکار کر چکی تھی۔۔۔۔

ارواح سے اس کی سلام دعا اچھی ہو گئی تھی اور وہ اس وقت اسی کے ساتھ بیٹھی تھی اس نے تو بس ڈریس ہی چینج کیا تھا اور باقی میک اپ تو اس نے رات کو بھی نیوشا کے کہنے پر کروایا تھا اب وہ انکار کر چکی تھی۔۔۔

لیکن آرمینا کی گھونگھٹ والی بات اسے بھی پسند آئی تھی اس سے ارواح کا پورا فیس کور ہو جانا تھا۔۔۔

اوَر پھر ایسے وہ سکون سے بیٹھ سکتی تھی سب کے سامنے۔۔۔۔

آرمینا فل تیار تھی ریڈ کلر کا لہنگا چولی جس کے اوپر گولڈن رنگ کے دھاگوں سے اچھے سے کام ہوا تھا اوَر وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اس ڈریس کی سلیوز ہاف تھیں آرمینا کو بے انتہا غصہ آیا تھا لیکن اس نے بہت مشکل سے بیوٹیشن سے اچھے سے سلیوز پر دوپٹہ فٹ کروایا تھا۔۔۔

ایک پل کے لیے تو آرمینا کا دل چاہا وہ جا کر دکھائے بی بی جان کو ان کے پوتے کا کارنامہ جو اس کے لیے یہ فضول ڈریس خرید چکا تھا۔۔۔

لیکن پھر وہ خاموش رہی تھی اور اپنے اندر اٹھتے وبال کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی وہ تورات کو ہی سوچ چکی تھی کہ اس نے کیا کرنا ہے وہ اب اپنا اور خون نہیں جلانے والی تھی اب اسے عالمیار خان کا دل جلانا تھا جو وہ اچھے سے جلانے والی تھی۔۔

•••••

تعزیز خان سکون سے لیٹ اٹھا تھا آج آفس تو تھا نہیں جو وہ صبحِ صبح اٹھتا سو سکون سے گیارہ بجے اٹھا تھا اپنے لیے ناشتہ اس نے اوڈر کر لیا تھا اور اب فریش سا شاور لیتا ہوا باہر آیا تھا آج اتنے دن بعد وہ اکیلے ناشتہ کرنے والا تھا سو تھوڑا سا عجیب سا تو تھا لیکن خیر اس کو پہلے سے عادت تھی زرانیل خان

کے آنے سے پہلے وہ اکیلا ہی رہتا تھا اکیلے کھاتا تھا اور آج بھی وہ ایسے ہی کرنے والا تھا۔۔۔

معا اسے یاد آیا تھا زرانیل خان نے اسے شادی پر آنے کی سختی سے تاکید کی تھی وہ وہاں جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن پھر آرمینا کو سوچتے وہ تھورا اپ سٹ ہوا تھا وہ اس کی بہن تھی اس کا کیا قصور تھا اس سب میں وہ تو اسے بڑے بھائیوں والا مان دیتی تھی وہ اس کی وجہ سے جانے کے لیے راضی ہوا تھا آرام سے ناشتہ کرتے وہ بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تیار روم سے نکلا تھا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کچھ سوچتے ہوئے اپارٹمنٹ کے دروازے تک گیا تھا کہ اس کا فون بجا اس نے تو مس نک چڑھی کی کال تھی ابر شم کا نمبر اس نے اسی نیم سے سیو کیا تھا۔۔۔

"مس نک چڑھی۔۔۔۔"اس نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔

"یس میم۔۔۔"وہ اب اپارٹمنٹ لاک کرتا گاڑی میں بیٹھ رہا تھا ساتھ ہی ساتھ ایک ہاتھ سے فون پکڑے وہ ابر شم سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"تم آج آسکتے ہو گھر پر۔۔۔۔"وہ اس وقت اپنے رسم میں بیٹھی ہوئی تھی نجانے کیا سوچ کر اس نے تعزیز کو کال ملائی تھی۔

گرینی کل سے اس کی بات سننے کے بعد بے حد خوش تھیں۔۔۔وہ تو بس جلدی سے جلدی اس کا نکاح کروانا چاہتی تھیں۔۔۔

"میم اس پر کل بات ہو چکی ہے ہماری میں کل آپ کے گھر آنے والا تھا نہ ابھی تو میں۔۔۔!!!"وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا تھا۔۔۔

"ابھی کس کے ساتھ ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔

پھر اپنی بات کی تیزی دیکھتے اس نے لب دانتوں تلے دبائے تھے۔۔۔

"ابھی میں بیزی ہوں لیکن کل آپ کے مینشن ضرور آؤں گا تسلی رکھیں آپ۔۔۔!!!" وہ ڈرائیو بھی کر رہا تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے کل آجانا۔۔۔" وہ تیزی سے فون کٹ کر رہی تھی اپنی بے اختیاری پر اس نے خود کو کوسا تھا وہ نجانے کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں کہ وہ کیسی لڑکی ہے جو اپنے نکاح کے لیے اتنی جلد بازی دکھا رہی ہے جبکہ وہ تو گرینی کی وجہ سے مجبور تھی ان کو خوش رکھنے کے لیے ان پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ شادی کرنے والی ہے وہ اسی لیے یہ کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے ائزم کا نمبر نجانے کتنی بار ملا چکی تھی لیکن ہر بار وہ ریسیو نہیں کرتا تھا اور اب تو وہ واٹس ایپ پر بھی اس کا میسج ابھی تک سین نہیں کر رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ بہت بیزی ہے۔۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی روم سے نکلی تھی۔۔۔

.....

برات کا انتظام وسیع پیمانے پر کیا گیا تھا چونکے عالمیار خان کی وجہ سے مہمانوں کی تعداد تو کم تھی لیکن پھر بھی ان لوگوں نے کافی بڑا انتظام کیا تھا اور گاؤں پورے میں رسم کے مطابق کھانا رات کو بھی تقسیم کیا گیا تھا اور اب دوپہر کو بھی یہ یہاں کی رسم تھی جس کے ہاں بھی شادی ہوتی تھی وہ پورے گاؤں میں اپنی حیثیت کے مطابق کھانا تقسیم کرتا تھا لیکن یہاں تو

گاؤں کے سرداروں کی پہلی پہلی شادی تھی تو خاصا بڑا انتظام تھا سارے لوگوں کے گھروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔۔۔۔

عالمیار نے خود ہی زیادہ کسی کو بتانے سے منع کر رکھا تھا نجانے وہ کیا چاہتا تھا۔۔۔

برات حویلی سے نکل کر اس جگہ پر پہنچ گئی تھی یہاں برات کا انتظام کیا گیا تھا اور سب لوگ پنڈال میں پہنچ گئے تھے جس کا استقبال حرمین بیگم سردار ضرغام خان نے خود کیا تھا مہمان بھی مخصوص نشستوں پر بیٹھ گئے تھے تعزیز خان ابھی تک نہیں آیا تھا ضرغام خان مایوس ہوا تھا اس نے تو سوچا تھا کہ وہ اپنی بہن کی شادی میں آئے گا یہ اس کی خام خیالی ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ مہمانوں کے ساتھ ہی مصروف تھے ابھی تک دولہن کو یہاں نہیں لایا گیا تھا کھانا مہمانوں کو کھلایا جا چکا تھا اور اب بس دولہن کے آنے کا انتظار تھا عالمیار جس نے وائٹ کرتا شلوار اور اس پر بلیک کلر کی شیروانی پہن رکھی تھی آج بھی بال پونے میں قید تھے اپنی مردانہ وجاہت کے ساتھ کافی جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے ساتھ زرانیل خان تھا جس نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا ضرغام خان تھا تو ادھر لیکن سوچوں میں ارشک تھی جو جب سے کمرے سے نکلی تھی تب سے اسے نظر نہیں آئی تھی نجانے کیوں وہ پریشان ہوا تھا کہ اس کی طبعیت زیادہ ہی خراب نہ ہو پہلے دل چاہا کہ کسی ملازمہ سے پوچھ لے لیکن پھر اس نے نہیں پوچھا اور اپنا دھیان دوسری طرف مرکوز کیا تھا

ایسا نہیں تھا اس لڑکی کے لیے اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو گیا تھا وہ بس خود کو شاید کسی احساس سے بری کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے خیالوں میں گم تھا جب اس کی نظر دروازے کے سامنے اٹھی تھی جہاں سے تعزیز خان اندر آ رہا تھا وہ حیران ہوا لیکن پھر آگے بڑھتے اس نے خوش دلی سے اسے گلے لگایا تھا لیکن تعزیز کا انداز لیا دیا ہی تھا وہ اس سے زیادہ گرم جوشی سے مل نہیں سکا تھا اس کا موڈ جو تھورا بہت بہتر ہی تھی سامنے ایک ہستی کو دیکھتے اس کا دل چاہا وہ یہاں سے ہی واپس چلا جائے اسی کی وجہ سے تو وہ اپنوں سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوئے تھا۔۔۔

حرمین بیگم کی نظر تعزیز پر پڑی تو وہ خود چل کر اس کے پاس آئی تھیں وہ ان کا بیٹا تھا بھلے وہ سوتیلا تھا۔۔۔

"بیٹا کیسے ہو بہت اچھا کیا تم نے جو آئے ویسے بھی آرمینا بھی تمہیں بہت یاد کر رہی تھی۔۔۔"انہوں نے خود ہی بات کا آغاز کیا تھا کیونکہ وہ تو خاموشی سے کھڑا یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا ان سے بات کرنے کا تبھی یک لفظی جواب دیتے وہ اگے سٹیج کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اسے ضرغام خان کی آواز سنائی دی تھی وہ رہا تھا۔۔۔

"ایک بار آرمینا سے مل لو وہ تمہیں یاد کر رہی تھی اور کافی اپ سٹ بھی تھی ہم اسے تھوڑی دیر بعد میں یہاں لانے والے ہیں۔۔۔!!!"وہ اس کی آواز پر رکا تھا اور اپنے قدم حویلی کی طرف بڑھائے تھے جس سے اس کی یادیں کچھ اچھی تو ہرگز نہیں تھیں۔۔۔۔

وہ جیسے جیسے حویلی کے داخلی راستے کی طرف بڑھ رہا تھا سب کچھ یاد آ رہا تھا۔۔۔

اپنی ماں کی یاد آئی تو آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں چلتا جا رہا تھا جب سامنے سے آتے وجودِ سے بری طرح سے ٹکرایا تھا ارشک جو پہلی ہی ٹھیک نہیں تھی وہ لڑکھڑا کر نیچے گری تھی تعزیز بہت پریشان ہوا تھا کیونکہ اس لڑکی کی کنڈیشن ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

تعزیز نے بے ساختہ اسے سہارا دیا تھا لیکن اس کے چہرے پر سے چادر ہٹنے کی وجہ سے وہ اس کی آنکھیں دیکھ چکا تھا آنکھیں ویسی ہی تھیں وہ اسے لمحے میں پہچان گیا تھا وہ وہاں کیسے ہو سکتی تھی وہ الجھا تھا معا اپنے پیچھے قدموں کی چھاپ محسوس کرتے وہ ارشک سے تھوڑا سا آگے جا کر کھڑا ہوا تھا ضرغام

خان جو کہ تعزیز کے پیچھے ہی حویلی میں انٹر ہوا تھا وہ ارشک کو ایسے دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔"ضرغام خان کی نظر جیسے ہی ارشک کے چہرے پر گئی یہاں سے چادر نیچے سرک چکی تھی وہ غصے میں آیا تھا کیسے اس پر کسی دوسرے کی نظر برداشت کر سکتا تھا وہ کبھی نہیں۔۔۔

"وہ۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔۔رہی۔۔۔۔"وہ اپنے درد سے چور وجود کو بمشکل گھسیٹتے ہوئے وہاں سے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی تعزیز خان کا اس وقت ضبط کے مارے برا حال تھا وہ یہاں اس کی موجودگی کی وجہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ یہاں کیسے آسکتی تھی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد یہ بھلا کیسے ممکن تھا کہ وہ یہاں تھی۔۔۔

وہ سوچوں میں گم تھا جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"یہاں کیوں رک گئے اندر آؤ۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان اسے ایک جگہ کھڑے دیکھ کر اس کے قریب آیا تھا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر تعزیز خان نے ایک سرد نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔۔

وہ ایک نظر ضرغام خان کو دیکھتے آگے چلنے لگا تھا اور وہ لوگ آرمینا کے کمرے کے قریب پہنچ گئے تھے۔۔۔

جس کے پاس اس وقت صرف ارواح ہی تھی اور باقی کچھ لڑکیاں سب مہمان باہر چلے گئے تھے الیمشہ اور نیوشا بھی گئی تھیں لیکن نیوشا واپس سے اس سے ملنے بھی آئی تھی ایک بار اور اب تو کچھ دیر بعد وہ لوگ ویسے بھی آرمینا کو لے کر باہر جانے والے تھے۔۔۔۔۔

تعزیز خان جیسے ہی روم میں انٹر ہوا آرمینا کی نظر اس پر پڑ چکی تھی وہ اٹھتی اپنا لہنگا سنبھال کر تعزیز کے سینے سے آ لگی تھی اسے تو ویسے بھی بہانہ چاہیے تھا رونے کا دل اتنا بوجھل تھا کہ اب کچھ چھوڑ کر کہیں جانے کا دل کر رہا تھا لیکن جانتی تھا یہ بھی ممکن نہیں تھا اس کے لیے۔۔۔

تعزیز خان کے گلے لگتے وہ اتنی روی تھی کہ ضرغام خان بہت پریشان ہوا تھا اسے زبردستی تعزیز خان سے الگ کیا تھا۔۔۔

"گڑیا کیا ہوا۔۔۔" تعزیز خان بھی آرمینا کو ایسے روتے دیکھ کر پریشان ہوا تھا ضرغام خان کو بھی اس وقت آرمینا کی ہی فکر تھی اس کا ایسے رونا اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں بھیا آپ کو اتنے ٹائم بعد دیکھا نہ اس لیے۔۔۔۔۔!!!" وہ خود کو کمپوز کر چکی تھی تعزیز خان نے اس کو اس کو ساتھ لگایا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

ارواح کو دیکھتے اس نے اس سے خیریت بھی معلوم کی تھی لیکن اسے خوش دیکھ کر وہ بھی خوش ہوا تھا اس نے اسے بہن بنایا تھا اور یہ زمہداری اسے ان ساری زندگی نبھانی تھی۔۔۔۔۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھا کہ آرمینا نے اس کو دیکھا تھا اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا تھا۔۔۔

تب تک فرحین بیگم بھی وہاں آ گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

حرمین بیگم نے ان کو بھیجا تھا کہ وہ لوگ اب آرمینا کو لے آئیں۔۔۔

سو وہ اسے لینے ہی آئی تھیں تعزیز کو دیکھتے وہ حیران ہوئی تھیں لیکن تعزیز نے ان کو فل اگنور کیا تھا اور آرمینا میں طرف متوجہ ہوا تھا آرمینا کو ایک سائیڈ سے ضرغام خان نے پکڑا تھا تو دوسری سائیڈ سے تعزیز خان نے وہ دونوں خود اسے پنڈال کی طرف لے گئے تھے۔۔۔۔

.....

"کیا کہہ رہی ہو بہو ہمارا پوتا آیا ہے اور تم ہمیں اب بتا رہی ہو پہلے نہیں بتا سکتی تھی کیا کہاں ہے وہ ہم سے نہیں ملا وہ کتنا شوق ہے ہمیں اسے دیکھنے کا اور وہ آتے ہوئے ہم سے ملا تک نہیں۔۔۔؟؟؟" شمس خان کو جیسے ہی حرمین بیگم نے تعزیز خان کے انے کا بتایا وہ ان پر برسے تھے وہ ان کو تاخیر سے کیوں بتا رہی تھیں پہلے کیوں نہیں بتایا تھا انہیں تعزیز کے بارے میں۔۔۔

حرمین بیگم اندر سے پریشان تو تھیں کیونکہ تعزیز کی وہ نظریں وہ بھولی نہیں تھیں وہ جیسے انہیں دیکھ رہا تھا ایک پل کے لیے انہیں پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔۔۔۔

"بابا جان وہ آتے ہی اندر چلا گیا تھا اور ابھی تو اتنا وقت بھی نہیں ہوا اسے آئے ہوئے۔۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے ماتھا مسل رہی تھیں لیکن وہ انہیں گھورتے ہوئے داخلی راستے کی طرف دیکھنے لگے تھے کہ کب ان کا پوتا آئے اور وہ اس سے ملیں۔۔۔۔

لیکن وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا حرمین بیگم ان کی بے چینی دیکھ رہی تھیں ان کے اپنے اندر گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی کچھ غلط نہ ہو جائے یہ ڈر دل میں بیٹھ گیا تھا تھوڑی دیر کے انتظار کے بعد آرمینا کو وہاں لے جایا گیا تھا سٹیج پر سبھی موجود تھے آرمینا کو عالمیار کے ساتھ بیٹھایا تھا عالمیار کی

نظریں اس پر سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں وہ بہت لگ رہی تھی حالانکہ اس نے گھونگھٹ لیا ہوا تھا پھر بھی وہ جانتا تھا وہ بہت خوش لگ رہی ہو گی اور آج تو ان کی اسپشل نائٹ تھی جسے وہ بہت خوبصورت بنانے والا تھا۔۔۔

"تعزیز تم ائے تو ہم سے تو ملتے۔۔۔!!!" آرمینا جب سٹیج پر بیٹھ چکی تھی تو تعزیز ایک سائیڈ پر زرانیل خان کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا باقی کسی سے اس کا بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

"میں جس کے لیے آیا تھا اس سے مل چکا ہوں۔۔۔" وہ سرد لہجے میں بولا تو اتنے سارے مہمانوں کے سامنے شمس خان کو شدید افسوس ہوا تھا ان کا پوتا ان سے بہت دور ہو چکا تھا وجہ وہ اچھے سے جانتے تھے لیکن یہ نہ تو جگہ صحیح تھی اور نہ ہی وقت بات کرنے کا۔۔۔۔

"لیکن ہم سے بھی تمہارا رشتہ ہے۔۔۔!!!!" فرحین بیگم نے جتانا ضروری سمجھا تھا ماحول اچھا گرم ہو چکا تھا تعزیز کا سرد رویہ زرانیل نے آگے بڑھتے ہوئے تعزیز خان کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی تھی جس پر تعزیز کسی سے بات کیے بغیر ایک سائیڈ پر جا کر بیٹھ گیا تھا زہن بار بار اس لڑکی کی طرف جا رہا تھا اس کی آنکھیں ویسی ہی تھیں۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ لڑکی وہی سے آئی ہے لیکن کیوں یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔

بی بی جان بھی خود اس سے ملنے آئی تھیں جن سے بھی وہ لیے دیئے انداز میں ہی ملا تھا شاید وہ اب ایسے رویہ کا ہی عادی تھا۔۔۔۔

زرانیل خان اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا اس کو کمپنی دینے کے غرض سے۔۔۔۔

"یار تھوڑا سا تو مسکرا لو ایسا لگ رہا ہے میں تمہیں زبردستی لے کر آیا ہوں یا تم کسی کے پریشر میں آکر یہ شادی اٹینڈ کرنے آئے ہو۔۔۔۔!!!" زرانیل خان اس کے سخت تاثرات دیکھتا اس سے بولا تو تعزیز خان نے اپنی گہری کالی آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے اور تو میرے مزاج سے واقف ہے پھر بھی یہ سب بول رہا ہے حیرت ہے مجھے۔۔۔۔؟؟؟" وہ حیران ہوا تھا زرانیل خان کی بات سنتے ہوئے وہ جانتا تھا اس کا مزاج کیسا تھا اور پھر بھی وہ ایسے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں ہر وقت منہ بنائے رکھتے ہو تم۔۔۔" زرانیل کا انداز دیکھتے تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا اور زرانیل نے اس کے مسکرانے پر سکون کا سانس خارج کیا تھا کہ چلو وہ مسکرایا تو سہی۔۔۔۔

"تم نے بتایا سب کو ارواح کے بارے میں۔۔۔؟؟؟"تعزیز کو اچانک سے ارواح کے بارے میں خیال آیا تو اس نے پوچھ لیا تھا۔۔۔

"نہیں صرف ضرغام کو بتایا ہے وہ خود ہی سب کو بتا دے گا۔۔۔۔مجھے اس حوالے سے کوئی ٹینشن نہیں ہے وہ سب کچھ خود ہی کر لے گا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو تعزیز خان نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"اگر سب نے ارواح کو ایکسپٹ نہیں کیا تو کیا کرو گے تم زرانیل زرا یہ بتاو مُجھے۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز سنجیدہ موضوع شروع کر چکا تھا۔۔۔۔

"یہ موقع صحیح نہیں ہے اس بات کے لیے ہاں لیکن اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ اب ارواح میری عزت ہے اسے کسی قیمت پر خود سے دور کبھی نہیں

جانے دوں گا میں۔۔"زرانیل کا انداز دیکھتے تعزیز نے سکون کا سانس خارج کیا تھا کہ جو بھی ہو جائے زرانیل ارواح کا ساتھ نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

لیکن وہ پھر بھی کہیں نہ کہیں سب کے ری ایکشنز کو لے کر پریشان تھا۔۔۔

"تو نے بھی تو کوئی بات کرنی تھی مجھ سے میں رات کو کال نہیں کر سکا ٹائم نہیں ملا تھا مجھے اب بتاؤ کیا کہنا تھا۔۔؟؟؟"زرانیل کو اچانک تعزیز کی کال یاد آئی تھی جب اس نے کہا تھا وہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"ابھی نہیں بعد میں۔۔۔"تعزیز کو یہ جگہ مناسب نہیں لگی تھی بات کرنے کے لیے۔۔۔

"اچھا ویسے آج واپس جاؤ گے تم یا کل۔۔۔۔؟؟؟"زرانیل اس سے رکنے کے بارے میں پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"واپس جاؤں گا کل ایک بہت ضروری کام کرنا ہے مجھے جو مس نہیں کر سکتا میں تو تھوڑی دیر تک نکل جاؤں گا تم لوگوں کا تو پلان ہو گا یہاں رہنے کا لیکن میں نہیں رک سکتا یہاں۔۔۔۔"زرانیل جو اسے آج رات یہیں رکنے کا کہنے کے لیے لب کھولنے ہی والا تھا اس کا دوٹوک انداز دیکھتے وہ چپ کر گیا تھا کیونکہ تعزیز واضح کر چکا تھا کہ وہ یہاں نہیں رکے گا جب کہ اس کے آنے پر سب کتنے خوش تھے خاص طور پر دادا جان وہ ان کے چہرے سے ان کی خوشی کا اندازہ لگا سکتا تھا لیکن تعزیز کو وہ روک نہیں سکتا تھا آخر کار وہ اپنی مرضی کا مالک تھا۔۔۔

وہ اس کو فورس تو نہیں کر سکتا تھا یہاں رکنے کے لیے۔۔۔

اس کے بعد وہ لوگ نارمل ادھر اودھر کی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔

.....

آرمینا اور عالمیار سٹیج پر ساتھ بیٹھے کافی خوبصورت لگ رہے تھے مختلف مہمان ان کے پاس آکر ان کو اگلے کے لیے نیک خواہشات دے رہے تھے جن کو عالمیار تو چہرے پر مسکراہٹ سجائے وصول کر رہا تھا اور آرمینا ضبط سے یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔

"آج بھی گھونگھٹ نائس وائفی مجھے پسند آیا تم نے اپنے آپ کو ایسے ڈھانپ کر رکھا۔۔۔" وہ لوگ اب اکیلے تھے تو عالمیار آرمینا کا ٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تھا اس کی مسکراہٹ بلاشبہ بہت پیاری تھی لیکن آرمینا کو وہ اس وقت مسکراتے ہوئے زہر لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے اس کے سوال کا بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا چپ چاپ بیٹھی رہی تھی عالمیار کو اس کی خاموشی کھٹکی تھی وہ تو ہمیشہ اس کی ہر بات کا منہ توڑ جواب دیتی تھی آج وہ زبان تالو سے چپکائے بیٹھی تھی عالمیار کو اس کی چپ ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

"وائفی جواب تو دو۔۔۔۔"اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکا تھا۔۔۔

"آپ خاموش نہیں بیٹھ سکتے ہیں کیا۔۔۔۔؟؟؟"وہ لوگوں کا احساس کرتی ہلکی سی آواز میں بولی تھی۔۔۔

"نہیں میں خاموش نہیں رہ سکتا ہوں تم بھی مت ریو باتیں کرو مجھ سے۔۔۔"اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں سے دباؤ تھوڑا سا بڑھاتے ہوئے

بولا تھا جس پر آرمینا نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تھی لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

"آپ آخر چاہتے ہیں جو چاہتے تھے وہ ہو تو گیا ہے پھر بھی آپ کیو مجھے تنگ کر رہے ہیں شاید آپ کو مزا آتا ہے مجھے پریشان کر کے۔۔۔۔"وہ غصے سے دبی دبی آواز میں بولی تھی لیکن آخر میں اس کی آواز بھر آئی تھی جو کی عالمیار نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

"میں کیوں تنگ کرنے۔۔"وہ مزید کوئی بات کرتا کہ سٹیج پر نیوشا آئی تھی اس کے ہاتھ میں ایک پلیٹ تھی جس میں ایک عدد دودھ کا گلاس تھا۔۔۔

"یہ کیا ہے گڑیا۔۔۔؟؟؟"عالمیار خان اس کو دیکھتے پوچھنے لگا جس پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

"یہ دودھ ہے بھائی اسے پی کر بتائیں کیسا ہے۔۔۔" وہ دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھتی ریلیکس ہو کر ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی تب تک وہاں باقی لوگ بھی آ گئے تھے رسم دیکھنے کے لیے۔۔۔

"لیکن یہ دودھ کیوں میں اسے کیوں مجھے تم پر شک ہو رہا ہے گڑیا یہ دودھ کچھ گڑبڑ کا احساس دلانے رہا ہے مجھے۔۔۔" وہ اس دودھ کے کلاس کا معائنہ کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر مسکرائے تھے۔۔۔

"اس وقت آپ کی بہن نہیں بلکہ آپ کی سالی ہوں میں جلدی سے دودھ پی لیجئے آپ اوئر مجھے میرے پیسے دیں۔۔" وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھتی لڑائی کے فل موڈ میں تھی۔۔۔

"لیکن تم تو میری بہن ہو پھر سالی کیسے بن گئی ہو بہن تم نے مجھ سے بے وفائی کی ہے۔۔۔!!!" وہ دہائی دینے لگا تھا زرانیل نے اس کے کاندھے پر مکا مارا تھا۔۔۔۔۔۔

"پیسے تو بچیوں کو۔۔۔" اس کا اشارہ نیوشا اور الیمشہ کی طرف تھا کیونکہ الیمشہ بھی اس رسم میں پیش پیش تھی۔۔۔۔۔

"ہاں بھیا دیں ہمیں پیسے ہم نے اور بھی بہت کچھ کرنا ہے۔۔۔" اب کی بار الیمشہ بھی درمیان میں بولی تھی عالمیار نے ان دونوں کو اپنی جیب سے نکال کر پیسے دیئے تھے اور پھر دودھ کا ایک گھونٹ بھرتے دودھ آرمینا کے سامنے کیا تھا لیک اس کا گھونگھٹ تھا تو وہ سہولت سے انکار کر چکی تھی۔۔۔

سبھی لوگ اس وجہ باتوں میں مصروف تھے کیونکہ تھوڑی دیر بعد رخصتی ہونی تھی۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 17

.....

ارواح اس وقت نیوشا کے ساتھ ہی بیٹھی تھی زرانیل خان کی نظروں کی تپش وہ خود پر محسوس کر سکتی تھی وہ سٹیج پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ کب سے نوٹ کر رہی تھی یہ بات لیکن خاموش تھی لیکن اب تو نیوشا نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی اس کے بھائی کی نظریں اس لڑکی پر تھیں وہ اب الیمشہ کی

باتوں کو سوچنے لگی تھی کیونکہ تھورا بہت وہ بھی جاننے لگی تھی کہ سچ کیا ہے۔۔۔۔

اس نے اپنا سیل فون نکالا اور زرانیل خان کو میسج کیا تھا جو فوری سین ہوا تھا۔۔۔

زرانیل خان نے ایک نظر اٹھا کر اپنی بہن جو دیکھا اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ مسکرایا اور پھر سٹیج سے نیچے اترا تھا نیوشا کے پاس گیا جو اسے دیکھتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی ارادہ اس سے بات کرنے کا تھا۔

۔

"ہاں بولو گڑیا۔۔۔؟؟؟" وہ نیوشا کے پاس کھڑا ہوا تھا ارواح بھی ان کی باتیں سن پا رہی تھی اس کا دھیان بھی ان دونوں پر ہی تھا۔۔۔

"یہاں نہیں کسی الگ اتھگ جگہ پر چلتے ہیں مجھے آپ سے کچھ امپورٹنٹ ڈسکس کرنا ہے۔۔۔"وہ اپنی فراک سنبھالے ہوئے اٹھی تھی زرانیل خان کی نظریں ارواح پر تھیں اوٗر نیوشا یہ بات محسوس کر رہی تھی۔

"خیریت گڑیا۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا تھا۔

"جی سب خیریت ہے بس بات کرنی ہے۔۔"وہ بولی تو زرانیل خان نے سر ہلایا تھا مگر وہ لوگ اس سے پہلے کہ وہاں سے نکل کر تھوڑے الگ جگہ پر جاتے فرحین بیگم وہاں آچکی تھیں کیونکہ دادا جان بار بار رخصتی کا کہہ رہے تھے کیونکہ ٹائم کافی چکا تھا اوٗر بی بی جان کا بھی کہنا تھا کہ اب رخصتی کر دینی چاہیے سو وہ لوگ دولہن رخصت کروانے والے تھے۔۔

ایسے میں نیوشا اور انہیں پہلے حویلی کے اندر جانا تھا تاکہ وہ لوگ دولہن کا استقبال کر سکیں۔۔۔

نیوشا زرانیل سے معذرت کرتی اپنی ماں کے ساتھ اندر چلی گئی تھی ان کے ساتھ اور بھی لوگ زرانیل خان نیوشا کی چھوڑی ہوئی جگہ پر ارواح کے ساتھ بیٹھ گیا تھا الیمشہ کی نظریں انہی پر تھیں نجانے کیوں اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا زرانیل خان کا ارواح کے ساتھ بیٹھنا اس نے اپنی ماں (شرمین بیگم) کو بھی اشارہ کیا تھا کہ آپ اوٗر نہ کریں خالہ سے بات یہاں زرانیل اس لڑکی کے ساتھ بیٹھا گپیں ہانک رہا ہے۔۔۔۔

شرمین بیگم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں بیٹی کو تسلی دی تھی لیکن الیمشہ تو آندر سے پریشان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

.....

آرمینا کی رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا تھا آج وہ اپنے کمرے سے عالمیار کے کمرے میں شفٹ ہونے والی تھی کہنے کو تو صرف کمرہ بدلہ تھا لیکن اس کی حالت جیسی تھی وہ شاید ہی کوئی سمجھ پاتا۔۔۔

وہ ضرغام خان کے گلے لگے اتنی شدت سے روئی تھی کہ عالمیار خان سے اس کے آنسو برداشت نہیں ہوئے تھے اس نے زبردستی اسے ضرغام خان کے سینے سے الگ کیا تھا آرمینا نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا اور حرمین بیگم کے گلے لگ گئی تھی ان کے گلے لگتے بھی وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔۔

حرمین بیگم نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ کونسا ان لوگوں سے دور جا رہی ہے ایک ہی تو گھر ہے سب کچھ پہلے کے جیسا ہی ہو گا لیکن وہ سمجھتی تب نہ وہ تو شدت سے رو رہی تھی۔۔۔

پھر وہ تعزیز خان کے گلے لگی تھی جو شاید اس کی رخصتی کے لیے ہی رکا تھا ورنہ اب تک جا چکا۔۔۔

اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا آرمینا کی کنڈیشن اس وقت کچھ زیادہ ٹھیک نہیں تھی وہ لوگ اسے حویلی لے آئے تھے یہاں ان دونوں کا بہت اچھے سے استقبال کیا گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی دولہا دلہن اندر داخل ہوئے ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئی تھی اور ساتھ ہی فرحین بیگم نے اس کا ماتھا چوما تھا۔۔۔

وہ سپاٹ چہرہ لیے سب سے ملی تھی

۔

بی بی جان کے گلے لگنا اس نے ضروری نہیں سمجھا تھا اس بات کو سب نے ہی محسوس کیا تھا۔۔۔

اس وقت فرحین بیگم کے ساتھ کھڑی ہوئی تھیں لیکن آرمینا نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں تھا ضد میں آرمینا اور تعزیز خان کسی کی نہیں سنتے تھے ابھی بھی وہ بیزاری سے بیٹھی تھی عالمیار کے ساتھ فرحین بیگم نجانے کون کون سی رسمیں کر رہی تھیں ان دونوں کے ساتھ۔۔۔

"عالمیار یہ کنگن تم آرمینا کو پہناو۔۔۔" انہوں نے اپنے روم سے سونے کے کنگن منگوائے تھے جو انہوں نے اپنی بہو کے لیے لیے ہوئے تھے عالمیار کو

دیتے وہ اسے پہنانے کا کہہ چکی تھی عالمیار نے مسکرا کر ان کو تھاما تھا لیکن آرمینا نے اپنی مٹھیوں کو بھینچا تھا جیسے وہ اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ہی نہ دینا چاہتی ہو عالمیار نے زبردستی اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے وہ کنگن پہنائے تھے جو اس کی مومی کلائیوں میں بہت خوبصورت لگ رہے تھے اس کے دونوں ہاتھوں میں ڈریس کے ساتھ کی میچنگ چوڑیاں تھیں جو اس کے مہندی لگے ہاتھوں میں خوب پھج رہی تھیں۔۔

چہرہ تو عالمیار اس کا ابھی تک دیکھ نہیں سکا تھا کیونکہ اس نے ایک بار بھی گھونگھٹ نہیں اٹھایا تھا حالانکہ کھانے کے ٹائم پر سبھی نے اسے کہا تھا کہ وہ کچھ دیر کے لیے گھونگھٹ اٹھا کر کھانا تو کھا سکتی ہے لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔

ابھی تک وہ ایسے ہی بیٹھی تھی وہاں انہیں بہت سے لوگوں نے گفٹ بھی دیئے تھے وہاں بیٹھے بیٹھے ان کو کافی دیر ہو گئی تھی اور پھر فرحین بیگم نے نیوشا کو آرمینا کو روم میں لے جانے کا کہا تھا جس کے ساتھ الیمشہ بھی پیش پیش تھی جبکہ ارواح تو اندر آتے ہی نیوشا کے روم میں چلی گئی تھی کیونکہ وہ بہت تھک چکی تھی۔۔۔

آج شادی تو ہو چکی تھی اب زرانیل خان کا ارادہ دادا جان سے بات کرنے کا تھا سو وہ ضرغام خان سے کہہ چکا تھا کہ وہ لوگ دادا جان کے پاس جائیں گے ضرغام خان مان بھی گیا تھا۔

۔

اپنے بابا کی اسے فکر نہیں تھی وہ تو اس کا ساتھ دیتے اصل مسلہ تھا شمس خان لیکن اسے پورا یقین تھا کہ وہ مان جائیں گے جبکہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا یقین ٹوٹنے والا تھا۔۔۔

.....

نیوشا آرمینا کو عالمیار کے کمرے میں اس کے سجے بیڈ پر بیٹھا گئی تھی عالمیار کا پورا پھولوں سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا جہازی سائز بیڈ کے اطراف بھی پھولوں کی لڑلیاں بنائی گئی تھیں اور نیچے فرش پر بھی اچھا خاصا انتظام کیا تھا نیوشا کافی دیر آرمینا کے پاس بیٹھی اس سے باتیں کرتی رہی تھی جس کا اس نے ہوں ہاں میں جواب دیا تھا۔۔۔

وہ تو اپنے اندر اٹھ رہے وبال کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی عالمیار کو سوچتے ہی دل و دماغ میں شعلے سے بھڑک گئے تھے کجا کہ اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہنا۔۔۔

اگر بات پہلے کی ہوتی تو وہ شاید خود کو ایڈجسٹ کر لیتی لیکن جب سے اس لڑکی کو عالمیار کی گاڑی میں دیکھا تھا تب سے وہ متنفر ہو چکی تھی عالمیار خان سے سر تا پا وہ اس سے بدگمان ہوئی بیٹھی تھی اب یہ بدگمانی عالمیار کیسے ختم کر پائے گا یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔

نیوشا اس کا دوپٹہ اس کے ماتھے پر سجایا گیا ٹیکاسٹ کرتے ہوئے بیڈ سے اٹھتے ہوئے باہر نکل گئی تھی کیونکہ ابھی اس نے ایک اوٗر رسم کرنی تھی۔۔ جس میں اس نے اپنے بھائی کو سب سے زیادہ لوٹنا تھا۔۔۔

سو وہ دروازے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی کہ کب عالمیار آئے اور کب وہ اس سے رسم کے متعلق بات کر کے اپنا نیگ لے۔۔۔۔

اس کا انتظار ختم ہوا تھا جب سامنے سے اسے عالمیار آتا دکھائی دیا تھا عالمیار اسے اپنے روم کے سامنے براجمان دیکھ کر آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھنے لگا تھا جو اس کے قریب آنے پر الرٹ ہوئی تھی عالمیار اکیلا تھا زرانیل خان فریش ہونے کے لیے روم میں جا چکا تھا اور ضرغام خان بھی سو وہ اکیلا تھا اور اپنے روم کی طرف آیا تھا لیکن وہاں نیوشا کو دیکھ کر حیرت ہوا تھا۔۔۔

"گڑیا خیریت۔۔۔" وہ نیوشا کو دیکھتے پوچھنے لگا تھا لیکن نیوشا کی آنکھیں چمکی تھیں اسے دیکھ کر اور اس نے اپنے ہاتھ اٹھا کر عالمیار کے سامنے کیے تھے وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"نیگ دیں میرا۔۔۔" وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہوئے بولی تھی جس ہر عالمیار حیران ہوا تھا۔۔

"یہ اب کس لیے تم تو آرمینا کی بہن بنی تھی اوُر میری سالی پھر کون سا نیگ چاہیے تمہیں۔۔۔؟؟؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا تھا جس پر نیوشا مسکرائی تھی۔۔۔

"وہ تو تب کی بات تھی ابھی تو میں آپ کی چھوٹی کیوٹ سی بہن چلیں جلدی سے نیگ نکالیں میرا ورنہ میں آپ کو روم نہیں جانے دوں گی۔۔۔" وہ واضح اعلان کر چکی تھی جب تک اسے پیسے نہیں ملتے عالمیار روم میں نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

"کون سے پیسے۔۔۔؟؟؟" وہ بولا تو نیوشا نے اپنے بھائی کو گھورا تھا جو ایسے انجان بن رہا تھا جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہ ہو جب کہ ایسا لگ تو نہیں رہا تھا کہ وہ اس بات سے بے خبر ہو گا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔ایک بات میں کلئیر کر دوں آپ جب تک مجھے ایک لاکھ روپیے نہیں دیتے ہیں میں آپ کو اندر نہیں جانے دینے والی۔۔۔سوچ لیں ٹائم آپ کا ہی ویسٹ ہو رہا ہے۔۔۔پھر مجھ سے شکوہ مت کرنا آپ۔۔۔!!!" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے ہُوئے سکون سے بولی تھی جیسے ارادہ کمرے کے سامنے ہی سونے کا ہو۔۔۔۔۔۔

"بہت ظالم بہن ثابت ہوئی ہو تم تو۔۔۔" عالمیار نے جیب میں ہاتھ مارتے ہوئے نوٹ نکال کر جو کہ پانچ پانچ ہزار کے تھے نیوشا کو تھمائے تھے جو اس نے خوشی خوشی پکڑے تھے۔۔۔

"شکریہ بہت شُکریہ جائیں آپ کی بیگم آپ کے انتظارِ میں ہو گی۔۔۔" وہ پیسے لیتے وہاں سے نکل گئی تھی اور عالمیار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اور دروازہ اس نے بند کر دیا تھا ایک سامنے بیڈ پر دیکھا اس کے کمرہ میں آج آرمینا کے وجودِ کا اضافہ ہو چکا تھا اس نے ہمیشہ ان لمحوں ان پلوں کا انتظار کیا تھا اوٗر آج وہ پل آ چکے تھے آج وہ پور پور سجی سنواری اس کے انتظارِ میں بیٹھی ہوئی تھی عالمیار سرشاری سے چلتا ہوا بیڈ تک آیا تھا اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل سائٹ ٹیبل پر رکھا تھا معا اپنے کپڑوں کو دیکھتے اس نے پہلے چینج کرنے کا سوچا اوٗر فرصت سے اپنی بیوی کو دیکھنے کا سوچتے وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی آرمینا نے اپنا سر اوپر اٹھایا تھا ایک نظر اپنے ہاتھوں میں چھپی ٹیبلیٹ کو دیکھا جو وہ کل رات سے اپنے پاس رکھے ہوئے تھی اس نے

سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی کے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا تھا اور وہ ساری گولیاں وہ اپنے حلق میں اتار گئی تھی اب بس عالمیار کے آنے کا انتظار تھا اسے۔۔۔

جو پچھلے پانچ منٹ سے ڈریسنگ روم میں گم تھا اس کا سائیڈ پر پڑا موبائل فون بجا تو آرمینا کا دھیان نا چاہتے ہوئے بھی فون کی طرف چلا گیا تھا یہاں کسی کی کال آرہی تھی فون وائبریشن موڈ تھا تو صورف وائبرٹ ہوا تھا سکرین پر اسی لڑکی کی تصویر تھی شاید اس کی تصویر کے ساتھ اس کے نمبر کو سیو کیا گیا تھا۔۔۔۔

آرمینا کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں کیا وہ اس لڑکی کے ساتھ تھا کیا وہ اس کے ساتھ ملوث تھا تو اس کی زندگی کیوں تباہ کی اس نے کیوں اس کے خواب چھینے۔۔۔

وہ اپنی سسکیاں روک نہیں سکی تھی وہ رونے لگی تھی آنکھیں برس رہی تھی ان سے بہتے موتی اس کے رخسار کو بھگو چکے تھے۔۔۔

اسے سر میں بھی درد ہو رہا تھا شاید ان گولیوں کا اثر تھا لیکن سب سے زیادہ دکھ تو اسے عالمیار خان کے فون پر اس لڑکی کی کال سے ہوا تھا۔۔۔

واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی یہاں عالمیار وائٹ کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا بغیر شرٹ کے اس کا کسرتی سینہ جس پر مردانہ بال واضح تھے وہ پوری آب و تاب سے اپنی باڈی کی نمائش کرتا بیڈ کی طرف بڑھا تھا معا اس کا فون ایک بار پھر سے بجا تھا اس نے دیکھا تو کال اسی لڑکی کی تھی اس نے اٹھائی ابھی وہ ان لوگوں کے ساتھ بنا کر رکھنے والا تھا تبھی ان کی کال اگنور کرنا وہ افوڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

تبھی وہ کال اٹھاتے ہوئے ٹیرس کی طرف گیا تھا ارادہ جلدی جلدی بات کر کے واپس آنے کا تھا ابھی تو آرمینا کو بھی منانا تھا جانتا تھا اچانک شادی کی وجہ سے وہ اس سے ناراض ہو گی۔۔۔

وہ فون کال پر بات کرنے لگا تھا اور آرمینا اس نے اپنی کلائیوں سے وہ کنگن جو تھوڑی دیر پہلے عالمیار خان نے اس کی کلائیوں میں پہنائے تھے وہ اتار کر فرش پر پھینکے تھے قالین پر گرنے کی وجہ سے آواز تو کم آئی تھی لیکن عالمیار خان اس کی طرف متوجہ ضرور ہوا تھا۔۔۔

"آپ آج بھی نہیں آئے اور رات کو بھی جلدی چلے گئے تھے پاشا آپ کا پوچھ رہے تھے۔۔۔!!!" وہ اس وقت عالمیار سے بات کرنے کی غرض سے پاشا سے دس منٹ لے کر اس کے روم سے باہر نکلی ہوئی تھی ورنہ وہ رات کو پاشا کے پاس ہوتی تھی اس کے روم میں۔۔۔۔

"وہ مجھے کچھ کام تھا کل بھی نہیں آسکوں گا تم مینج کر لینا پلیز۔۔۔" عالمیار خان جانتا تھا کہ پاشا کو صرف وہ ہی سنبھال سکتی تھی اس کی بات وہ سنتا تھا تبھی وہ اس لڑکی کے ساتھ بنا کر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

"کیا کام تھا میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔۔؟؟؟" وہ کہیں بار اشاروں میں عالمیار پر واضح کر چکی تھی کہ وہ اس کے لیے جذبات رکھتی ہے لیکن عالمیار خان نے اس کی باتوں پر دھیان نہیں دیا تھا اس کے لیے سب سے اہم اپنا کام تھا جو اسے جلد سے جلد مکمل کرنا تھا۔۔۔۔

"تھا بہت خاص۔۔۔۔یوں سمجھ لو میری زندگی کا سب سے امپورٹنٹ کام جو ہونے والا تھا میں تم سے بعد میں بات کروں گا ابھی بیزی ہوں۔۔۔!!!" عالمیار کا اِرادہ ابھی واپس روم میں جانے کا تھا۔۔۔

"بہت خوش لگ رہے ہیں لگتا ہے کافی اہم تھا وہ کام۔۔۔" اسے کسی طرح عالمیار سے باتیں لمبی کرنی تھیں پاشا کو تو وہ ڈرنک پکڑا کر آئی تھی اب خود عالمیار کی آواز سن کر خوش ہو رہی تھی جو وہ پورا دن نہیں سن سکی تھی۔۔۔

"ہاں بہت زیادہ۔۔۔۔ میں فون رکھتا ہوں۔۔۔" عالمیار خان کو خود ہی کہنا پڑا تھا کیونکہ مقابل کا کوئی ارادہ نہیں تھا فون رکھنے کا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے گڈ نائٹ۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی وہ تو ابھی اور بات کرنا چاہتی تھی لیکن عالمیار کے کہنے پر وہ فون رکھنے سے پہلے اسے گڈ نائٹ بول چکی تھی جس کا جواب عالمیار نے نہیں دیا تھا فون ہاتھ میں پکڑے روم میں آیا اور آرمینا کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا جس کا گھونگھٹ ابھی بھی تھا۔۔

عالمیار کو حیرت ہوئی کہ اسے گرمی بھی نہیں لگ رہی تھی پورا دن اس نے ایسے ہی گزارا تھا اور تقریباً ایک گھنٹہ تو اسے ادھر بھی ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو تھامنے لگا کہ آرمینا نے اپنے ہاتھوں کو پیچھے کر لیا تھا عالمیار کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اس نے آگے ہوتے ہوئے زبردستی اس کے ہاتھوں کو تھام لیا تھا جن پر مہندی اپنی آب و تاب سے چمک رہی تھی معاوہ کنگن غائب تھے جو اس نے تھوڑی دیر پہلے باہر اسے پہنائے تھے۔۔۔

"وہ کنگن کہاں۔۔۔؟؟؟" الفاظ وہ مکمل نہیں کر پایا تھا جب اس کی نظریں نیچے گرے کنگنز پر پڑی تھیں اس کو غصہ وہ ان کو اتار کر نیچے پھینک چکی تھی۔۔

اگر بات اس کے دیئے ہوئے گفٹ کی ہوتی تو وہ شاید اتنا دکھی نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے غصہ آتا لیکن یہاں بات اس کی ماں کی تھی یہ گفٹ اس کی ماں نے آرمینا کو دیا تھا جسے وہ نیچے پھینک چکی تھی۔۔۔۔

اس نے نیچے جھکتے وہ کنگن اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے تھے اور اس کے ہاتھوں کو اپنی مضبوط بازوؤں میں جکڑتے ہوئے وہ اس کی کلائیوں میں وہ کنگن اٹھا کر پہنانے کی کوشش کرنے لگا لیکن آرمینا نے ہاتھ کو ایسے اکڑا لیا تھا کہ وہ اس کی کلائیوں میں وہ کنگن پہنا نہیں پایا تھا۔۔۔

عالمیار نے غصے میں آتے اس کا گھونگھٹ کھینچ کر اس کے چہرے سے اتارا تھا وہ برائیڈل میک اپ کیے اس کے پسند کردا ڈریس میں اپنے ہوش رُبا سراپے کے جلوے بکھر رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے رونے کی وجہ سے ائیر لائنز اور کاجل اس کے رخساروں پر پھیل چکا تھا آرمینا کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھ کر عالمیار کنگن والی بات بھولتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔۔۔

کنگن کے بارے میں وہ اس سے بعد میں سوال کرنے کا سوچتے اس کی آنکھوں کو دیکھنے لگا تھا جن سے آنسو چھلکنے کے لیے بے تاب تھے۔۔۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو اور یہ کنگن یہ کیوں اتارے تم نے امی نے کتنی محبت سے وہ لنگن دیئے تھے کہ انہوں نے اپنی بہو کے لیے خریدے ہیں اور تم۔۔۔!!!تم نے انہیں ایسے کیسے اپنی کلائیوں سے اتارا بولو۔۔۔ آرمینا۔۔۔۔جواب دو مجھے۔۔۔۔۔"وہ چاہ کر بھی کنگن والی بات کو بھول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"مجھے آپ جیسے انسان کے ہاتھ سے زہر بھی لینا پسند نہیں یہ تو پھر کنگن تھے۔۔۔" نفرت بھرا لہجہ آنکھوں سے چھلکتی حقارت اس کے لہجے میں کدرت کس عنصر تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔شوہر ہوں میں تمہارا اس نفرت کی وجہ تو بتاؤ مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ جو ٹھنڈے نارمل مزاج کا مالک انسان تھا وہ کبھی چاہا کر بھی آرمینا پر غصہ نہیں کر پایا تھا لیکن اس کا زہر میں ڈوبا لہجہ اس کے تن بدن کو سلگا گیا تھا وہ اس کے لفظوں سے زیادہ اس کے لہجے کو محسوس کر رہا تھا جس میں اس کے لیے واضح نفرت تھی۔۔۔

"میں آپ کو وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔" اس پر نیند کا غلبہ آ رہا تھا گولیاں اثر کر رہی تھیں لیکن وہ پھر بھی عالمیار کو جواب دے رہی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں ضروری سمجھتی بیوی ہو میری تم۔۔۔" وہ اس کے بازوؤں پر دباؤ بڑھا گیا تھا اس کی انگلیاں آرمینا کی برہنہ بازوؤں میں پیوست ہوئی تھیں اوُر درد کی ایک لہر آرمینا کو اپنے وجود سے اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

آرمینا نے عالمیار کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو عالمیار نے اس کو کھینچ کر اپنے نزدیک کے لیا تھا وہ اس کے اس کے برہنہ سینے سے آگئی تھی اس نے اپنے ہاتھوں کو اس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ عالمیار خان کی گرفت میں سختی تھی وہ چاہا کر بھی اس کی گرفت سے نکل نہیں پائی تھی۔۔۔

عالمیار خان آرمینا کے بھاری کام والے دوپٹے کو کھینچ کر اس کے بدن سے جدا کرتا نیچے زمین پر پھینک چکا تھا وہ اب اس کے سامنے بغیر دوپٹے کے تھی اس کا راعناں بکھیرتا وجود پل بھر کو اس کے حسین سراپے سے نظریں

نہیں ہٹا سکا تھا آرمینا اس کے شرٹ سے بے نیاز سینے کو دیکھتے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی تھیں نظریں تک اٹھانا محال ہو رہا تھا اس کی آنکھیں پر نیند کا غلبہ طاری ہو رہا تھا لیکن وہ اپنے حواس بحال رکھے ہوئے تھی۔۔۔

عالمیار خان نے ایک نظر اس کے سرخ رنگ سے سجے شگوفی ہونٹوں کو دیکھا دل ان کو چھونے کے لیے مچلنے لگا تھا اس نے آگے بڑھتے اس کے مزاحمت کرتے وجودِ پر گرفت سخت کرتے اس کے لبوں کو قید کیا تھا وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن عالمیار نے اس کی مزاحمت کو کھاتے میں نہیں لایا تھا اس کی کلائیاں تو پہلے ہی اس کی گرفت میں تھیں اب وہ ان کو سختی سے دبوچتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنا غصہ نکال رہا تھا اس کے عمل میں شدت تھی آرمینا کے لیے سہنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی شدت اس کے لبوں پر دکھا رہا تھا لمس جھلسا دینے
والا تھا اس کے لبوں پر اپنے دانتوں سے جگہ جگہ کاٹتے ہوئے وہ اس کی
نازک پنکھڑیوں پر ظلم ڈھا رہا تھا آرمینا اس کی گرفت میں قید ہل بھی نہیں پا
رہی تھی عالمیار کبھی اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرتا تو کبھی بے
دری سے اس کے لبوں کو کاٹتا وہ پوری شدت سے اس پر جھکا تھا اپنے ایک
ہاتھ میں اس کی کلائیوں کو دبوچتے ہو گئے اور وہ اس کے بلاؤز کی ہی کھولنے
کی کوشش کرنے لگا لیکن آرمینا نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا نتیجے کے طور
پر عالمیار کے عمل میں تیزی آئی تھی اس کی برہنہ کمر کو اپنے ہاتھ سے
سہلاتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا عالمیار
جسے ہی نیند کی وجہ سے خود پر کنٹرول نہیں رہا تھا عالمیار کے لمس نے اس
کے ہاتھ کی بے باکیوں نے اس کے اوسان خطا کر دیئے تھے عالمیار کا ہاتھ

اس کی بیک پر تھا وہ اس کی کمر کو سہلا رہا تھا آرمینا کے لیے بہت مشکل ہو اچکا تھا یہ سب سہنا اس نے یکا دم سے اپنے دانتوں سے عالمیار خان کے لبوں پر کاٹا تھا وہ پیچھے ہونے پر مجبور ہو گیا تھا آگر عالمیار نے اپنے دانتوں سے آرمینا کے لبوں پر زخم دیئے تھے تو آرمینا بھی بدلہ لے چکی تھی اس کے لبوں پر دانت گاڑ کر جس سے اس کے لبوں پر بھی بڑا سا کٹ لگ گیا تھا اور اس کٹ کی وجہ سے ہی وہ اس سے لبوں کا تسلسل توڑتے ہوئے پیچھے ہوا تھا ورنہ وہ تو جیسے اس کے لب قید کیے آزاد کرنا بھول گیا تھا۔۔۔

آرمینا نے اپنے زخمی لبوں کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا سانس مشکل سے آرہی تھی اور اوپر سے نیند سے بند ہوتی آنکھیں وہ بہت مشکل سے کھول ءہوئی تھی ان گولیوں کا اس پر زیادہ اثر نہیں ہوا تھا

ورنہ اب تک وہ سو چکی ہوتی اس طرح اس کے لبوں کی جلن اپنے لبوں پر محسوس نہیں کر رہی ہوتی۔۔۔

"کیا سوچ کر مجھے آپ نے۔۔۔؟؟" وہ طیش میں آگئی تھی اس کے برہنہ سینے پر وہ زور زور سے مکے مارنے لگی تھی۔۔۔

عالمیار خان نے اسے ایک نظر دیکھا جس کے ٹائٹ بلاؤز سے اس کے بدن کی رانیاں واضح تھیں وہ اس آنکھوں میں خماری لیے اس پر جھکنے لگا تھا کہ آرمینا نے اپنی پوری قوت لگا کر اسے دھکا دیا تھا لیکن وہ اس کے کسرتی وجود کو ایک انچ بھی ہلا نہیں پائی تھی وہ پوری طرح اس پر آتے اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا تھا گہرے گلے سے نظر آتے اس کے جسمانی خدوخال وہ اس کے ڈیپ نیگ پر لب رکھ گیا تھا معا اپنے کانوں میں اسے آرمینا کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"اسی لیے رخصتی کروانا چاہتے تھے نہ تاکہ میرے جسم سے اپنی حوس پوری کر سکیں آپ۔۔۔یہ کام تو کوئی بھی کر سکتی تھی میرے خواب کیوں چھینے آپ نے۔۔۔۔۔"وہ یکادم چلائی تھی آواز تیز ہوئی تھی وہ تو عالمیار کا روم ساؤنڈ پروف تھا ورنہ ان کی آوازیں باہر تک ضرور جاتی۔۔۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔!!!"اس کی گھٹیا باتیں سنتے عالمیار کا چہرہ حد درجے سرخ ہوا تھا شرت ضبط سے ماتھے کی ونگز بھی ظاہر ہوئی تھیں جہاں تک کہ ہاتھوں کی سبز ونگز بھی اس کے ہاتھوں پر واضح ظاہر ہو رہی تھیں آرمینا کی بات سنتے وہ اپنے سینسز پر کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا کن پڑی سلگنے لگی تھی تو ایک دم سے تیش میں آتے وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ چکا تھا۔۔۔

"اچھے سے جانتی ہوں کیا کہہ رہی ہوں میں آپ اس سے بھی گرے ہوئے انسان ہیں شرم آنی چاہیئے آپ کو۔۔۔۔؟!!!" آرمینا کا اشارہ اس لڑکی اوٗر اس لڑکی کی کالز کی طرف تھا لیکن عالمیار اس کی بات کو اپنا ہی رنگ دے چکا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں شرم آنی چاہیے میں نے ایسا کیا کیا ہے ایکسپلین کرو گی تم یا میں ان لفظوں کے بولنے پر تمہارا منہ توڑ دوں۔۔۔۔" وہ اس کے جبڑے پر گرفت مضبوط کرتا ہوا شیر کی طرح دھاڑا تھا اس کی تیز آواز پر آرمینا ایک لمحے کے لیے ڈر گئی تھی اس کے چہرے پر سرخی اسے اس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

"یہ سچ ہے آپ کو اپنے بارے میں نہیں پتہ کیا۔۔۔" وہ ایک لمحے میں سنبھل گئی تھی اوٗر غصے سے جواب دینے لگی تھی اس کے اس لب ولہجہ پر

عالمیار کی آنکھوں میں خون اترا تھا وہ تو سمجھتا تھا وہ اس سے ناراض ہے چند لفظ محبت کے بول کر وہ اسے منائے گا تو وہ مان جائے گی لیکن اب اس کی باتیں سنتے رگوں میں دوڑتے خون ابال اٹھاتے تھے اس کی باتیں وہ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"ابھی تم نے عالمیار خان کو بہت کم جانا ہے لیکن آج کی رات تم اچھے سے جان جاؤ گے عالمیار خان کو۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے اس کے بلاؤز کا ہک کھول چکا تھا جو اس کے کندھوں سے نیچے ڈھلک گیا تھا عالمیار خان نے اس کے بلاؤز کو اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھائے ہی تھے کہ آرمینا نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے تھے۔۔۔۔

"ڈونٹ ٹچ میں۔۔۔۔" وہ زخمی شیرنی کی طرف پھنکاری تھی اس کا انداز عالمیار خان کو بھی اچھی خاصی تپش دلا گیا تھا آخر تھا تو ایک خان ازلی غصہ

دعو آیا تو اس نے آرمینا کو پیچھے پھینکتے خود اس پر گرفت مضبوط کی تھی لیکن آرمینا بھی شاید آج سوچ چکی تھی کہ وہ اس کو کامیاب نہیں ہونے دے گی اس نے خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن تھی تو ایک کمزور سی لڑکی کہاں تک مقابلہ کرتی وہ لیکن اس کی آنکھیں یکادم سے بند ہونے لگی تھی وہ پر اسرار انداز میں مسکرائی تھی جو چاہتی تھی وہ ہونے والا تھا۔۔۔

یعنی یہ ٹیبلیٹ دیر سے اثر کرتی تھی ایک دو گھنٹے بعد وہ پیچھے کو سرکتی ہوئی سکون سے آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔

عالمیار کو اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھتے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا یعنی وہ مسکرائی تھی تو ضرور اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا وہ کچھ سوچ رہی تھی وہ

اسے سونے تو نہیں دینے والا تھا وہ اپنے عمل سے اسے بتانے والا تھا کہ وہ ان لفظوں کو بول کر کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔

وہ اس پر جھکتے ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا یہ بھی ایک طریقہ تھا اسے نیند سے بیدار کرنے کا جو پل بھر میں آنکھیں موندے سو چکی تھی لیکن اس کے لمس پر بھی وہ کسمکائی نہیں تھی اس کی نیند دیکھتے ایک پل کے لیے عالمیار خان حیران ہوا تھا لیکن پوری شدت سے اس کی سانسوں کو خود میں انڈیلا تھا اس کی پہلی والی حرکت یاد کرتے لب بہم سے مسکرائے تھے وہ اس کے لبوں پر کٹ دے چکی تھی جس پر اب عالمیار خان کو اچھی خاصی جلن ہو رہی تھی لیکن وہ اس کے لبوں کو چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔

جی بھر کر ان کی نازکی محسوس کر کے وہ پیچھے ہوا تھا اور اپنے بھیگے لب سہلائے تھے اس کے لبوں کو دیکھتے نرمی سے ان پر اپنا انگوٹھا رب کیا تھا وہ

اتنی جلدی کیسے گہری نیند میں چلی گئی یہ بات عالمیار سمجھ نہیں پا رہا تھا لیکن جیسے ہی اس کی نظر فرش پر پڑی وہاں ایک ریپر کس دیکھتے وہ نیچے جھکتے ہوئے اسے اٹھا چکا تھا اس کو ایک پڑھتے وہ اس کو زور سے اپنے ہاتھوں میں دبوچتے وہ اس نیچے پھینک چکا تھا اس کا خون کھولنے لگا تھا یہ سوچ کر ہی کہ اس کی بیوی نے اس سے بچنے کے لیے سلیپنگ پلز کا استمال کیا تھا یعنی وہ اس سے اتنی نفرت کرتی تھی کہ اس کی قربت سے بچنے کے لیے اس نے ان گولیوں کا سہارا لیا۔۔۔

یہ سوچتے دماغ میں آتے ہی وہ ایک دم سے غصے میں آیا تھا آنکھوں کا رنگ تبدیل ہوتے سرخ ہوا تھا تو ہاتھ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے وہ خود کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا اس نے ایک دم سے بیڈ پر مکا مارا تھا

اس کے ہاتھوں کے مکے سے پورا بیڈ ہلا تھا اگر نہیں ہلی تھی تو وہ تھی آرمینا جو گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

عالمیار خان کو اس کو ایسے سوتے دیکھ کر شدید تاؤ آیا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا جانتا تھا ان گولیوں کا اثر اب صبح ہی ختم ہونا تھا۔۔۔۔

لیکن اس کی حالت بہت خراب تھی بس نہیں چل رہا تھا خود کو کچھ کر دے۔۔۔

اپنی محبت کی اس قدر بے اعتباری اس سے سہی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ دل تھا سب کچھ تہس نہس کرنے کے در پر تھا۔۔۔

اس نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ ناممکن سا تھا اپنی بڑھی ہوئی بیئرڈ پر ہاتھ پھیرتے

ہوئے اپنے اندر جل رہے آتش فشاں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنی چاہی تھی لیکن ناکام رہا تھا معا نظر آرمینا پر پڑی تھی جس کا بلاؤز کندھوں سے سرکتے ہوئے اس کے پیٹ سے اوپری حصے کو ظاہر کر تھا آرمینا کا ڈریس بہت بھاری تھا وہ سوتے ہوئے بھی بے چین تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی ایسے ہی اس پل اس تڑپ کو محسوس کرے جو وہ کر رہا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے وارڈروب سے اپنی بلیو کلر کی ٹی شرٹ نکالی تھی اور بیڈ پر اس کے قریب بیٹھا تھا جو بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

اس نے سب سے پہلے اس کا بلاؤز اس کے بدن سے جدا کیا تھا اور اسے اپنی شرٹ پہناتے ہوئے وہ اس کا لہنگا بھی اتار چکا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اس کی ٹی شرٹ پہنے سو رہی تھی جانتا تھا صبح اٹھانے پر وہ خود کو صرف اس کی ٹی شرٹ میں دیکھ کر کیا محسوس کرے گی۔۔۔

وہ اس کا ڈریس اٹھا کر ڈریسنگ روم میں رکھ آیا تھا واپس آتے اس نے ای سی کا ریموٹ اُٹھاتے اس کا ٹمپریچر بڑھایا تھا اور اس پر کمفٹر ٹھیک سے اوڑھتے ہوئے وہ ایک نظر اس کے چہرے کو تکنے لگا تھا جو بے خبر سو رہی تھی اس کے سارے احساسات جذبات کو روند کر کیسے سکون سے سو سکتی تھی عالمیار خان خود پر بہت مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا۔۔۔

وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز سے سگریٹ اور لائٹر اٹھا کر بالکونی میں چلا گیا تھا۔۔۔

وہ پاس نہیں تھی تو بھی راتیں ایسے ہی سگریٹ پھونکتے ہوئے گزرتی تھی لیکن اس کے وصل کے انتظار میں اس امید پر کہ یہ وہ اس کمرے میں اس کے پاس اس کے قریب ہو گی تو وہ اسے باہوں میں بھر کر دل کھول کر محسوس کرے گا اور آج وہ اس کے بیڈ پر تھی اس کے لیے پور پور سجی تھی لیکن وہ اس کی قربت سے چند لمحے بھی سیر اب نہیں ہو سکا تھا اس ظالم لڑکی

نے تو اس کت جذبات کی پرواہ تک نہیں کی تھی کہ اس پر کیا بیت رہی ہو گی وہ مرد تھا اس پہر بیوی کی قربت چاہیے تھی اوٗر آج ان کی شادی کی پہلی رات تھی کتنے ارمان تھے اس کے اس رات کو لے کر لیکن آرمینا نے کیا کیا۔

۔

وہ سگریٹ پیتے ہوئے مسلسل آرمینا کو سوچ رہا تھا وہ اس کے ساتھ زبردستی تو نہیں کرنے والا تھا وہ اسے پورا ٹائم دینا چاہتا تھا وہ جسنتا تھا کہ وہ اس کو لے کر بہت سی غلط فہمیاں پلے ہوئے تھی لیکن وہ وقت آنے پر اس کی ساری غلط فہمیاں دور کرنے والا تھا لیکن جو حرکت آرمینا نے کی وہ اس کے اعصابوں پر کاری ضرب تھی وہ اس کو اتنا گرا ہوا سمجھتی تھی کہ اس سے بچنے کے لیے اس نے ان گولیوں کا سہارا لیا تھا۔۔۔

یہ بات اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی سینے میں ایک ان دیکھی آگ بھڑک رہی تھی جو آرمینا پر انڈیلنے پر ہی ختم ہونی تھی۔۔۔

وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے جا رہا تھا جانے کتنی سگریٹز وہ ایش ٹرے میں مسل چکا تھا لیکن اندر لگی آگ بجنے کے بجائے بڑھ رہی تھی۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 18

.....

ضرغام خان اپنے روم میں آیا تھا فریش ہونے کے لیے پھر اس نے دادا جان کے پاس جانا تھا زرانیل خان کے ساتھ ان سے بات کرنے کے لیے یہ تھا تو

مشکل کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ ان کی فیملی میں الاؤ نہیں تھا باہر سے کسی کو لانا یا باہر کسی کو لڑکی دینا۔۔۔

یہ ان کے قاعدے قانون کے خلاف تھا وہ جانتا تھا کہ دادا جان سختی سے ان اصولوں کو فولو کرتے رہے لیکن اب انہیں راضی کرنا تھا کیونکہ زرانیل خان واضح لفظوں میں کہہ چکا تھا کہ وہ اس لڑکی کو کبھی نہیں چھوڑے گا کسی بھی قیمت پر نہیں وہ اس کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے جذبات دیکھ چکا تھا وہ جان گیا تھا وہ جو کہہ رہا تھا وہ کرے گا بھی اس لیے ضروری تھا کہ دادا جان کو سمجھایا جائے۔۔۔

انہیں قائل کیا جائے یہ بہت مشکل تھا لیکن ضرغام خان کے لیے نہیں جس کی ہر بات وہ مانتے تھے۔

ساری باتیں ایک طرف رکھ کر اس کا دھیان ارشک کی طرف گیا تھا جو روم میں تھی یا نہیں یہ اسے پتہ چل نہیں چل رہا تھا اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارتے ساری لائٹس اون کی تھیں پورا کمرہ پل میں روشنی میں ڈوبا تھا اس کی نظر ارشک پر پڑی جو اس جگہ پر بیٹھی تھی یہاں وہ ہمیشہ بیٹھتی تھی لیکن آج اس کی حالت کافی ابتر تھی باہر تو اس نے بڑی سی چادر لی ہوئی تھی اور چہرہ بھی تقریباً ڈھانپ کر رکھا ہوا تھا لیکن اب وہ اس کے چہرے پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ سکتا تھا جو اسکے شفاف چہرے پر واضح تھے جگہ جگہ دانتوں کے نشانات اور گردن سے نیچے تو باقاعدہ سرخ دھبے تھے یہاں اس نے دانتوں کا دباؤ کچھ زیادہ ہی بڑھایا تھا۔

رات غصے میں وہ اپنا سارا جنون اس نازک وجود پر انڈیل چکا تھا جس کی اس وقت حالت کافی خراب تھی وہ کچھ سوچتا ارشک کے سامنے ہمیشہ کی طرح گھنٹوں کے بل بیٹھا تھا اور اس کی ٹھوڑی اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کی مدد سے اوپر اٹھائی تھی وہ آنکھوں میں سرد پن لیے سردار ضرغام خان کو دیکھنے لگی تھی آنکھیں ہر احساس سے خالی تھیں جیسے ان میں جینے کی کوئی رمک باقی نہ ہو۔۔۔۔

ضرغام خان اس کی حالتِ ایک لمحے کے لیے شرمندہ ہوا تھا اور آگے بڑھتے نرمی سے اس کے لبوں کے پاس بنے زخم کو اپنے لبوں سے چھوا تھا لیکن ارشک نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا ویسے ہی بیٹھی رہی تھی جیسے پتھر کی مورت ہو۔۔۔

عام دنوں میں وہ اس کے چھونے پر جوری ایکشن دیتی تھی ضرغام خان کو اس کے چہرے طرح پھیلے وہ رنگ اچھے لگتے تھے لیکن آج وہ خالی خالی آنکھوں سے نیچے زمین کو دیکھ رہی تھی اور یہ ہی بات سردار ضرغام خان کو گوارا نہیں تھی اس نے اس کا چہرہ تھوڑا سا اور اوپر اٹھایا تھا لیکن ارشک نے اسکی دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا اس کی یہ بات ضرغام خان کو غصہ دلا رہی تھی اس نے ایک دم سے اس کے چہرے کو اپنی گرفت میں لیتے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھاتے ہوئے اس کو اپنے قریب کیا تھا وہ اس کے لبوں سے لب جوڑے اس کی سانسوں کی مہک خود میں اتار تھا۔

ہاں وہ اس سے نفرت کا دعوے دار ہوتے ہوئے بھی اس کی حالتِ دیکھ کر خود کو ملامت کرنے پر مجبور ہو گیا تھا وہ کچھ زیادہ ہی سختی اس کے وجودِ پر دکھا چکا تھا جس کا یہ اثر ہوا تھا کہ وہ ہر تاثر سے خالی ہو چکی تھی۔۔۔

ضرغام خان کے لمس میں اس کے عمل میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ شدت آتی جارہی تھی وہ اب پوری شدت سے اس کی سانسیں خود میں انڈیل رہا تھا اس کی اتنی شدت دکھانے پر بھی ارشک کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں آیا تھا یہ بات ضرغام خان کے عمل میں مزید شدت لارہی تھی لیکن ارشک اس کے لمس کو شدت محسوس ہی نہیں کر پارہی تھی اس نے اپنی آنکھیں ایک بار بھی جھپکائی نہیں تھیں جب وہ آیا تھا جس نکتے پر ٹکائی ہوئی تھیں ابھی بھی وہیں دیکھ رہی تھی سردار ضرغام خان غصے میں آتے اس کے لبوں کو اپنے دانتوں سے کاٹتے ہوئے اسے کسی طرح کے رد عمل پر اکسا رہا تھا لیکن وہ شاید ہر احساس سے خالی ہو چکی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان اپنے عمل سے تھک کر پیچھے ہوا تھا اور اسے باہوں میں بھرتے وہ اسے بیڈ پر لے آیا تھا یہ رعایت بھی شاید اس کی طبعیت کو دیکھتے ہوئے

اسے دی تھی کیونکہ نیچے فرش پر سونے سے اس کی طبعیت مزید خراب ہو سکتی تھی۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹائے وہ اس کے اوپر جھکا تھا جو اب اپنی آنکھیں سامنے پر لگی ایل ای ڈی پر مرکوز کیے ہوئے تھے اس نے ایک بار بھی سردار ضرغام خان کو نہیں دیکھا تھا سردار ضرغام خان نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچتے ہوئے اس کے چہرے کے پاس لب لے گیا تھا۔۔۔

"یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہوں تم۔۔۔مجھے گلٹی فیل کروانا چاہتی ہو۔۔۔۔یا یہ کہ رات کو تمہاری مرضی کے بغیر میں نے یہ رشتہ آگے بڑھایا تو یقین کرو مجھے ذرا بھی افسوس نہیں ہے نہ ہی ملال کیونکہ میں تم پر حق رکھتا تھا۔۔۔تم پر سارے حقوق ہوتے ہوئے کیسے انہیں وصول نہ کرتا۔۔۔وہ کیا ہے نہ کہ مرد عورت سے جتنا بھی نفرت کا دعوے دار ہو

اس کی قربت میں بہک ہی جاتا ہے اور تم تو ہو ہی اتنی حسین۔۔۔۔" نظروں کے سامنے اس کا رات والا دو تشنہ حسین آیا تھا جو ہر پردے سے آزاد تھا وہ کیسے خود پر کنٹرول کرتا وہ اس کے پہلو میں بیٹھی اس کے سارے جذباتوں کو بھڑکا چکی تھی اور ویسے بھی وہ ابھی تک کسی طرح کی شرمندگی محسوس نہیں کر رہا تھا۔۔۔

"کچھ بولتی کیوں نہیں ہو تم۔۔۔" وہ اسے بازوؤں سے پکڑے جھنجھوڑ چکا تھا لیکن ارشک نے شاید آج نہ بولنے کی قسم کھائی تھی۔۔۔

ضرغام خان کو ایک تو لیٹ ہو رہی تھی دادا جان کے پاس جانے کے لیے اور اوپر سے یہ لڑکی یہ اس کا ضبط آزما رہی تھی اسے زچ کر رہی تھی اپنی خاموشی سے وہ ضرغام خان کو تپش دلا چکی تھی لیکن سر ادر ضرغام خان اس کی حالت دیکھتے خود کو بمشکل کنٹرول کیے ہُوئے تھا۔۔۔۔

وہ پہلے ہی اس کے بدن کے ہر حصے پر اپنی شدتوں کی سوغاتیں دیکھ چکا تھا اس کی گہرایوں میں اُترتے ہوئے وہ سب کچھ بھول گیا تھا اس کو اپنے لمس سے روشناس کرواتے وہ اس کے پور پور پر اپنے لبوں کی مہر ثبت کر چکا تھا۔۔۔۔

اس کو سب سے زیادہ غصہ ارشک پر اس وجہ سے تھا کہ وہ اسے زرانیل خان سے بات کرتے دیکھ چکا تھا تبھی اس نے اپنے حق کی مہر اس کے وجود پر لگائی تھی وہ پوری طرح سے سردار ضرغام خان کی ہو چکی تھی۔۔۔۔

"ارشک۔۔۔۔" وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا اس سے بعد میں بات کرنے کا سوچتے وہ اٹھا تھا اور ڈریسنگ روم میں جا کر چینج کرتے وہ واپس روم میں آیا تھا یہاں ابھی تک وہ اسی طرح بیٹھی تھی یہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا اس نے اپنے بال بنائے اور باقی کی تیاری کرتا وہ ایک نظر اسے دیکھتے روم

سے نکل گیا تھا اس کے جاتے ہی ایک آنسو ٹوٹ کر ارشک کے عارض پر بہا تھا وہ اس کے سامنے خود کے ٹوٹے پھوٹے وجود کو بمشکل سنبھالے ہوئے تھی ورنہ دل تو کر رہا تھا اسے دکھائے جو وہ رات کو اس کے ساتھ کر چکا تھا اس سے حق لیتا تو شاید اسے اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔۔

لیکن اس نے صرف حق وصول نہیں کیا اس کو تکلیف دی تھی اس کو اپنے لمس سے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کیا تھا وہ تو بچاری کہاں سوچ سکتی تھی اس کے عمل میں اتنی تکلیف ہو گی۔۔۔

ضرغام خان اس کے وجود پر اپنے نام کی مہر تو ثبت کر چکا تھا اس سے سارے حقوق وصول کر چکا تھا لیکن وہ اس کے دل میں جو اس کا مقام تھا وہ کھو چکا تھا آج تک اس حویلی والوں کے سردار ضرغام خان کے مظالم سہتے اسے اتنی

نفرت کبھی کسی سے محسوس نہیں ہوئی تھی جتنی وہ صبح سے سرادر ضرغام خان کے لیے محسوس کر رہی تھی

--

سرادر ضرغام خان کے جاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی جانتی تھی اگر وہ اس کی حالت سے پریشان نہ ہوتا تو کبھی اسے اپنے بیڈ پر نہ لاتا یہاں بیٹھتے ہی رات کا ہر منظر نظروں کے سامنے پھر سے تازہ ہوا تھا۔۔۔

کیسے کیسے اس نے اس کے وجودِ کے ہر حصے پر اپنے لبوں کی مہر ثبت کی تھی کیسے اس کے پور پور کو اپنے لبوں سے چھوا وہ سب کچھ یاد آتے ہی اس نے اپنے بال نوچنے شروع کر دیئے تھے آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے جنہیں بہنے سے اس نے روکا نہیں تھا اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔

.....

عباد صاحب اوٗر تسمیہ بیگم اس وقت روڈ پر چل رہے تھے آج وہ پھر سے بے گھر ہوئے تھے ان کے رشتے داروں نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ ہم اتنا ہی آپ کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں آپ اب کوئی اور انتظام کر لیں تسمیہ بیگم کی حالت ویسے بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی ایسے میں وہ سڑکوں پر دھکے کھا رہے تھے۔۔۔

وہ دونوں تو اب چلتے چلتے بھی تھک چکے تھے لیکن منزل کی کوئی خبر نہیں تھی کہاں ہو گی۔

سفر میں انسان تھک جاتا ہے لیکن اگر منزل کا تعین ہو اوٗر انسان کو پتہ ہو کہ اس نے مخصوص مقام پر پہنچانا ہوتا ہے تو وہ سفر جاری رکھتا ہے اس امید پر

کہ وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گا لیکن ان کو تو یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ جا کہاں رہے ہیں کہاں رکنا ہے اور کہاں ٹھہرانا ہے بس چلے جا رہے تھے۔۔۔

تسمیہ بیگم کی حالتِ غیر ہونے لگی تھی وہ ایک دم سے لڑکھڑاتی ہوئی خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی تھیں کیونکہ وہ اپنے شوہر کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں وہ لوگ بے دھیانی میں چل رہے تھے کہ سامنے سے اتی گاڑی سے ٹکرائے تھے عباد صاحب تو سنبھل گئے تھے لیکن تسمیہ بیگم کو کافی چوٹیں لگی تھیں وہ تیزی سے آگے بڑھتے ان کو سہارا دینے لگے تھے لیکن ان کے وجود سے بہتا خون ان کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے کہ اچانک کوئی گاڑی سے نکلا تھا۔۔

"یہ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ غالباً کوئی 25 سال کا نوجوان تھا جس نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا حلیے سے وہ کوئی وکیل لگ رہا تھا۔۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔"عباد صاحب کی آواز لڑکھڑائی تھی اپنی جان سے عزیز بیوی کو اس حالت میں دیکھتے ان کے حواس کام کرنا چھوڑ گئے تھے۔۔۔

"انہیں گاڑی میں بیٹھایئے ہم ہوسپٹل چلتے ہیں۔۔۔"وہ انہیں سہارا دیتا گاڑی تک لایا تھا اور ان کے لیے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ان کو اندر بیٹھایا تھا۔۔۔

غلطی عباد صاحب اور تسمیہ بیگم کی تھی جو بے دھیانی میں چل رہے تھے لیکن وہ لڑکا پھر بھی ان کی مدد کر رہا تھا نہ صرف ان کو ہوسپٹل لے کر گیا تھا بلکہ اس نے خود ہی ہوسپٹل کی ساری فیس دی تھی اور ان کے ساتھ ہی وہاں رہا تھا ڈاکٹروں نے فوری تسمیہ بیگم کو آئی سی یو میں شفٹ کیا تھا لیکن ان کے سر پر گہری چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے ان بچنا مشکل تھا عباد صاحب

بس دعا کر رہے تھے ان کو کچھ نہ ہو ورنہ ارشک کو کیا منہ دکھائیں گے

وہ۔۔۔

انہیں انتظارِ کرتے کرتے کافی دیر ہو گئی تھی جب نرس ائی سی یو سے نکلی تھی

۔۔۔۔

اور انہیں تسمیہ بیگم کی موت کی دردناک خبر سنائی تھی عباد صاحب پیچھے چیئر پر گر سے گئے تھے آنسو زور و قطار ان کی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے آج ان کی جان سے پیاری بیوی بھی ان کا ساتھ چھوڑ گئی تھی کون تھا بھری دنیا میں ان کا۔۔۔

اس لڑکی نے انہیں تسلی دی تھی اور تسمیہ بیگم کے کفن دفن کا انتظام کیا ے ھا اور پھر وہ عباد صاحب کو اپنے گھر لے گیا تھا اس وقت وہ جس حالت میں تھے وہ انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکا تھا۔۔۔

.....

زرانیل خان کمرے میں انٹر ہوا تھا اور اپنا ڈریس چینج کرتے وہ باہر نکلتے نیوشا کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اسے الیمشہ راستے میں مل گئی تھی وہ جب سے آیا تھا یہ ان دونوں کی پہلی بار آپس میں بات چیت ہو رہی تھی پہلی بار سامنا ہوا تھا لیکن زرانیل خان کا اس سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

"آپ بار بار نیوشا کے کمرے میں کیوں جاتے ہیں جبکہ وہ تو خالہ جان کے کمرے میں ہوتی ہے ادھر تو وہ لڑکی رکی ہوئی ہے جو آپ کے ساتھ شہر سے آئی ہے ویسے اس کا آپ سے رشتہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگی تھی اس کا اس طرح سے نیوشا کے روم میں بار بار جانا وہ کافی بار نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اور تم مجھ سے سوال کرنے کا بھی حق نہیں رکھتی ہو سو پلیز۔۔۔"وہ کافی اکھڑے ہوئے انداز میں بولا تھا الیمشہ کا ایسے اسے روکنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"آپ اس لڑکی کو پسند کرتے ہیں تبھی تو اس کے اگے پیچھے پھرتے رہتے ہیں ویسے بھی یہ شہر کی لڑکیاں بہت چالاک ہوتی ہیں۔۔۔۔!!!"وہ نفرت سے بولی تو زرانیل خان کے ماتھے کی شکن واضح ہوئی تھی وہ چاہتا تو اسے

اچھے سے جواب دے سکتا تھا لیکن اس نے اگنور کرنا ہی مناسب سمجھا اب وہ نیوشا کے روم میں تو نہیں جا سکتا تھا سو واپس جانے لگا لیکن الیمشہ کی آواز نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

"مان لیں اس کی زلفوں کے اسیر ہو گئے ہیں آپ۔۔۔۔ آپ کو آج تک میری فیلنگز کا تو احساس نہیں ہوا لیکن وہ۔۔۔!!!!" وہ آج ہمت کرتے اپنی محبت کا اظہار کرنے لگی تھی لیکن زرانیل خان ایک دم سے تیش میں آیا تھا۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔" وہ یہ بولتا نکلتا چلا گیا تھا وہاں سے کیونکہ اس سے زیادہ وہ رہتا تو شاید اپنے غصے کو کنٹرول نہیں کر پاتا۔۔۔۔

"میں بھی دیکھتی ہوں کیسے اس لڑکی کے ساتھ رہتے ہیں آپ کل ہی وہ ہو گا جو خالہ جان سوچ رہی ہیں اوٗر آپ اپنی ماں کو تو انکار نہیں کر سکیں گے۔۔۔" وہ لبوں پر مسکراہٹ لیے زرانیل خان کی چوڑی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے من میں بولی تھی اور ایک نظر نیوشا کے روم پر ڈالتے ہوئے وہاں سے واپس چلی گئی تھی۔۔۔

.....

زرانیل خان اوٗر ضرغام خان اس وقت دادا جان کے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے ضرغام خان سوچ چکا تھا اسے کیسے بات کرنی ہے کیا کہہ کر دادا جان کو راضی کرنا ہے وہ دونوں دروازے تک آئے تھے اوٗر دروازہ بجایا تو بی بی جان نے دروازہ کھولا تھا اپنے پوتوں کو دیکھتے وہ مسکرائی تھیں۔۔۔

"خیریت ہے اس ٹائم رات کے اس پہر آئے تم لوگ یہاں۔۔۔۔؟؟؟"وہ ان دونوں کو دیکھتے حیران ہوئی تھیں کیونکہ ابھی رات کے بارہ سے اوپر کا ٹائم تھا اس وقت حویلی میں تقریبا سبھی سو گئے تھے۔۔۔

"جی بی بی جان سب خیریت ہے بس دادا جان سے کچھ بات کرنی تھی ہمیں وہ کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"ہاں وہ تو سو رہے ہیں ان کی طبعیت آج کچھ ٹھیک نہیں تھی سارا دن بھاگ دوڑ میں ہی نکل گیا لیکن اللہ کا شکر ہے سب اچھے سے ہو گیا۔۔۔!!!"وہ اطمینان بھری سانس خارج کرتے ہوئے بولی تھیں لیکن دادا جان کے سونے کا سن کر وہ دونوں واپس جانے کا سوچنے لگے تھے کیونکہ بات تو انکی

موجودگی میں ہی کرنی تھی اور شاید یہ وقت بھی کچھ مناسب نہیں تھا رات کے اس پہر وہ لوگ آئے تھے یہ ان کی غلطی تھی۔

"جی الحمد اللہ چلیں پھر ہم چلتے ہیں کل بات ہو گی اب تو سو رہے ہیں ویسے یہ ٹائم مناسب بھی نہیں تھا ہمیں خود ہی سوچنا چاہیے تھا۔۔۔"زرانیل خان بولا تو بی بی جان نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ارے تم لوگ اندر تو آؤ زیادہ ضروری بات ہے تو میں انہیں جگا دیتی ہوں لیکن واپس کیوں جا رہے ہو اتنی جلدی۔۔۔؟؟؟"وہ انہیں جاتے دیکھ کر بولی تھیں جس پر ضرغام خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں بی بی جان اب کل ہی بات کریں گے آپ آرام کریں۔۔۔" وہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا یہ ہی عمل زرانیل خان نے بھی دوہرایا تھا اور پھر وہ لوگ انکے روم سے واپس چلے آئے تھے۔۔۔

"کل صبحِ فجر کی نماز کے بعد دادا جان کے ساتھ بات کریں گے اس وقت وہ فری ہوتے ہیں ابھی میرا خیال ہے ہمیں سو جانا چاہیے۔۔۔!!" ضرغام خان اپنی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں سے ٹائم دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر زرانیل خان نے بھی سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو تم۔۔۔ چلو گڈ نائٹ۔۔۔۔۔ تم تو اپنی بیوی کے ساتھ ہو گے لیکن میں اکیلا۔۔۔۔" زرانیل خان نے منہ بنایا تھا۔۔۔۔

"یہ تو تمہاری اپنی غلطی ہے۔۔۔!!!" ضرغام خان نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

وہ لوگ شمس خان کے کمرے سے نکلتے ہوئے ہال میں آئے تھے بڑوں کے کمرے نیچے تھے اور باقی ینگ پارٹی کے اوپر۔۔۔

"ضرغام خان میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں میں تایا جان کے قتل کے کیس پر کام کر رہا ہوں بہت سے شواہد ملے ہیں مجھے لگتا ہے کہ اصل قتل وہ نہیں ہے جسے ہم سمجھ رہے ہیں بہت کچھ ہے جو ہم سے چھپا ہوا ہے میں مزید انوسٹیگیشن کر رہا ہوں تو تم ہر طرح کے نتائج کے لیے تیار رہو اور بہتر ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اپنا رویہ۔۔۔۔"

"یہ میرا پرسنل معاملہ ہے زرانیل خان اسے میں ڈسکس نہیں کرنا چاہتا اور دوسری بات قتل ہمارے سامنے تھا اور کیا انوسٹیگیشن کروگے تم میں اپنے باباکا بدلہ خود لوں گا اس انسان سے۔۔۔۔میں خون کھولتا ہے اسے آزاد دیکھ کر۔۔۔۔"ضرغام خان نے زرانیل خان کی بات مکمل ہونے ہی نہیں دی تھی۔۔۔

"ضرغام یہ غلط ہے ہو سکتا ہے جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا کچھ بھی نہ ہو اور میں دعا کرتا ہوں جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہ ہہ ہو۔۔"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اپنے روم کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

ضرغام خان جانتا تھا کہ زرانیل نے یہ بات کیوں کی تھی وہ ارشک کے ساتھ ہمدردی کر رہا تھا لیکن وہ اپنے بابا کے قتل کو کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا کسی قیمت پر نہیں۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

۔۔

.....

ضرغام خان اندر داخل ہوا تو ارشک اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جس میں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا اب تو ضرغام خان کا پارہ ہائی ہوا تھا کچھ زرانیل کی باتوں سے تو کچھ ارشک کی حالت دیکھتے اس نے اپنا کرتا اتارا دور اچھالا تھا وہ اس وقت اپنے تنے اعصاب کو قابو کرنا چاہتا تھا اس نے ایک نظر ارشک کو دیکھا اوُر فریش ہونے چلا گیا تھا واپس آ آیا تو اس نے صرف ٹروزار پہن رکھا کسرتی وجود شرٹ سے آزاد تھا وہ اپنے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا تھا اوُر اپنی سائیڈ کی طرف جاتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا ارشک

کو اس نے کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے کشادہ چوڑے برہنہ سینے سے آ ٹکرائی تھی بال جو اس کے چہرے پر آئے ہوئے تھے وہ ضرغام خان کے سینے پر گرے تھے۔۔۔

ضرغام خان نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا تھا اور اسے اپنے ساتھ چپکایا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کر کے تم مجھے روک سکوں گی تو تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے یہ ارشک ضرغام خان۔۔۔۔۔بیوی ہو میری۔۔۔!!!" وہ نجانے خود کو باور کروانا چاہتا تھا یہ بات یا ارشک کو لیکن اس کا بار بار یہ کہنا ارشک کو اس سے مزید نفرت پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

"میری بات کا جواب دو دیواروں سے بات نہیں کر رہا ہوں میں۔۔۔۔۔؟؟؟؟" وہ ایک دم سے تیش میں آتے اسے بیڈ پر ڈالتے ہوئے خود اس پر جھکا تھا وہ اس کے کسرتی وجود کے نیچے دب سی گئی تھی۔۔۔

ارشک خاموشی سے اسے دیکھتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ کیا آج کی رات وہ پھر سے اس کا جنون سہنے والی تھی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی تھیں ابھی تو رات والے زخم بھی مندمل نہیں ہوئے تھے اوپر ایک بار سے وہی اذیت۔۔۔۔

وہ خاموشی سے ضرغام خان کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہی تھی وہ اس سے کیا توقع کر رہا تھا کہ وہ اس کی اتنی شدت کے بعد بھی پہلی جیسی رہتی۔۔۔

اس کو خود کو خالی خالی نظروں سے دیکھتے پا کر ضرغام خان اس کی گردن پر جھکا تھا اور وہاں لب رکھے تھے یہاں رات کے دیئے اس کے نشان پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے وہ اس نشانوں پر لب رکھتے وہ دباؤ بڑھا چکا تھا اسے غصہ کس بات پر آیا تھا وہ نہیں جانتا تھا ہاں لیکن ارشک کا ایسے برتاؤ کرنا وہ برداشت نہیں کر پایا تھا وہ تو اسے سسکتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا اس کی سسکیاں سننا چاہتا تھا اس کو تکلیف میں دیکھنا چاہتا تھا لیکن وہ ہر احساس سے خالی جیسے اس کے لمس کو محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔۔

یہ بات ضرغام خان کو غصہ دلا رہی تھی وہ ایک دم سے اس کے لبوں پر جھکتے انہیں قید کر چکا تھا انداز ہمیشہ کی طرح شدت سے بھرپور تھا بلکہ کچھ زیادہ ہی تھا وہ شاید اسے خود کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا لیکن ارشک خاموشی

سے پڑی رہی تھی وہ نہ تو مزاحمت کر رہی تھی نہ ہی اسے روک رہی تھی جو وہ چاہتا تھا وہ کر رہا تھا۔۔۔

لیکن ضرغام خان کو اس کی چپ سے چھبن ہو رہی تھی وہ اس کے لبوں پر دانتوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے جگہ جگہ دانتوں سے کٹ لگا رہا تھا لیکن وہ پھر بھی ایسے ہی پڑی تھی اس نے کسی طرح کا کوئی رسپانس شو نہیں کیا تھا۔۔۔

ضرغام خان اپنی من مانی کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا اور اس کے بھیگے لبوں کو دیکھنے لگا تھا اور پھر نیچے جھکتے وہ اس کے دوپٹے کو اس کے گلے سے نکال کر دور اچھالتے ہوئے اس کی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے اس کی گہرایوں کا گہرائی سے جائزہ لینے لگا تھا اس کی گہرائیوں پر اس کی شدتوں کے واضح نشان موجود سے اس کی شرٹ نیچے کسکاتے ہوئے وہ اس کے دل کے مقام پر

اپنے ہاتھ رکھتے اس کو کچھ رد عمل دینے پر اکسا رہا تھا لیکن ارشک کی طرف سے ہنوز خاموشی تھی۔۔۔

سردار ضرغام خان نے ایک جھٹکے سے اس کی شرٹ اس کے بدن سے الگ کرتے زمین پر پھینکی تھی اس وقت اس کے سامنے بلیک کلر کے بلاؤز میں تھی جو اس کے وجودِ کو پوری طرح سے چھپانے میں ناکام ہو رہا تھا اس نے اس کے بلاؤز میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کے بیوٹی بون پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے دانتوں کا دباؤ مسلسل اس کے بیوٹی بون پر بڑھا رہا تھا مزید نیچے ہوتے وہ اس کی ناب پر لب رکھ گیا تھا آج انداز میں کل سے زیادہ شدت تھی وہ آج بھی اپنی پوری شدتیں اس کے نازک وجود پر انڈیل رہا تھا لیکن

آج فرق تھا کل ارشک روئی تھی اس کی سسکیاں پوری رات سردار ضرغام خان کے کانوں میں پڑی تھیں لیکن آج وہ خاموش تھی۔۔۔

اوَر اس کی اسی خاموشی کی وجہ سے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا اس نے ہاتھ پیچھے لے جاتے ارشک کے بلاؤز کا ہک کھول دیا تھا اوَر اسے اس کے کندھوں سے نیچے سرکایا تھا وہ نیچے کی طرف ڈھلکتے ہوئے ارشک کو مکمل طور پر برہنہ کر گیا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان اس کی گردن کو چومنے لگے تھا اس کے لبوں کے سلگتے لمس کو ارشک کیسے برداشت کر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی ضرغام خان نے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے اپنی مضبوط انگلیوں میں الجھایا تھا اوَر انہیں تکیے پر شفٹ کرتے وہ اس کے لبوں پر ایک بار پھر سے جھکا تھا انداز پہلے والا ہی تھا شدت سے بھرپور۔۔۔۔

ہر گزرتے لمحے سردار ضرغام خان نے اپنی شدتوں میں اضافہ کیا تھا لیکن ارشک کا چہرہ ہر تاثر سے خالی تھا وہ جو اس کے چہرے پر اپنی قربت کے رنگ دیکھنا چاہتا تھا نہیں دیکھ سکا تھا ساری رات اپنا جنون اس کے وجود پر انڈیلتے ہوئے وہ تقریباً رات کے اخری پہر اس سے الگ ہوتا بیڈ پر لیٹا تھا لیکن ارشک کو اس نے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا وہ اس کے تنگ حصارِ میں پڑی اس کی گرفت پر خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اسے چھوڑا نہیں تھا اپنا حق وصول کر کے اس کے وجود پر اپنی مہر ثبت کر کے بھی وہ اس کو قید کیے ہوئے تھے ارشک اس کی باہوں میں قید ہی سوئی تھی وہ مزاحمت کرتی بھی تو کوئی اثر نہیں ہونا تھا ضرغام خان نے اپنی من مانی کرنی تھی سو وہ خاموش ہو چکی تھی۔۔۔۔

کبھی کبھی بولنے کے لیے آپ کے پاس بہت سی باتیں ہوتی ہیں لیکن جب انسان کو مناسب الفاظ نہ ملیں اپنی بات کو بیان کرنے کا تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔۔۔

ضرغام خان کے تنگ حصار میں وہ سو بھی نہیں پا رہی تھی بمشکل اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔۔

••••••••

عالمیار خان نے ساری رات بلکونی میں بیٹھ کر نجانے کتنی سگرٹیں پی تھیں اسے خود بھی نہیں پتہ تھا وہ یہاں بیٹھا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ آگر آرمینا کے پاس گیا تو وہ اپنے آپ پر کنٹرول کھو دے گا جو وہ نہیں چاہتا تھا اب اس نے ٹائم دیکھا تو فجر ہونے والی تھی تبھی وہ اٹھا اور فریش ہوتے وہ آرمینا کے

ساتھ لیٹ گیا تھا جو اس کی ٹی شرٹ پہنے ایک ہاتھ سینے پر رکھے گہری نیند میں تھی آج کی آرمینا کی اس حرکت پر اسے غصہ تو حد سے زیادہ آیا تھا لیکن وہ خود پر ضبط کرتا اس کے برابر میں لیٹ گیا تھا اس کو دیکھتے وہ اپنی نظروں کی پیاس بجھانے لگا تھا اس لمبی پلکیں جو اس وقت عارض پر سجدہ ریز تھیں وہ اس کی پلکیں دیکھتا تھوڑا سا اس کے قریب ہوتے اس کی پلکوں کو اپنے انگلیوں سے چھو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی لمبی پلکیں عالمیار خان کو ہمیشہ سے اٹریکٹ کرتی تھیں وہ خوبصورت تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ بہت لائق اوَر زہین تھی تبھی تو ضرغام خان نے خود اس کو آگے پڑھنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔۔

۔

آرمینا کو لگتا تھا کہ وہ اگر شہر پڑھنے جا رہی تھی تو صرف اپنے بھائی کی وجہ سے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ضرغام خان کو عالمیار نے کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کی یہ خواہش کہ وہ شہر پڑھنا چاہتی ہے ضرور پوری کرے گا۔۔۔

عالمیار کے دوٹوک بات کرنے کا اثر تھا کہ ضرغام خان مان گیا تھا۔۔۔

عالمیار خان نے سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اس کے رخساروں کو سہلایا تھا وہ اس وقت ضبط کی انتہا پر تھا وہ پہلو میں تھی جس کا اس نے شدت سے انتظارِ کیا تھا لیکن وہ ظالم لڑکی اس کے جزبات کو نظر انداز کرتی سکون سے سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"سولو آرمینا میڈم سکون سے سولو کیونکہ جب میں تمہاری نیند اڑانے پر آیا تو پھر تمہیں سونے کا وقت نہیں ملے گا۔۔۔" وہ اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں بولا تھا۔۔۔

آرمینا ہلکا سا کسمکائی تھی اور اس کی طرف کروٹ بدلی تھی وہ اب اس کے اور نزدیک اس کے ضبط کو پوری طرح سے آزما رہی تھی۔۔۔۔

عالمیار خان نے ایک نظر اس کے لبوں کو دیکھا اور پھر اپنے عنابی ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے انہیں تر کیا تھا لیک حلق میں کانٹے سے دوڑ رہے تھے وہ اس پر جھکتے اس کے لبوں کا بوسہ لے چکا تھا۔۔۔۔

اور پیچھے تکیے پر سر گرایا تھا اس کی آنکھ لگ گئی تھی خود ہی شاید محبوب کے صرف پاس ہونے سے وہ اس کی قربت میں اتنے آرام سے سو گیا تھا۔۔۔

دوسری طرف آرمینا کی آنکھ کھلی تو اس نے آنکھیں موندے ساتھ لیٹے عالمیار کو دیکھا تھا وہ اس کے انتہائی قریب سو رہا تھا۔۔۔

اس کی نیند سے بھری آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلی تھی معا خود پر نظر پڑتے وہ اچھلی تھی۔۔۔

وہ عالمیار کی شرٹ پہنے ہوئے تھے وہ ایک دم سے سرخ ہوئی تھی معا یہ سرخی غصے کی تھی وہ اس کے قریب تھا شرٹ لیس اور وہ اس کی شرٹ میں اس کا خود کا ڈریس کہاں تھا۔۔۔

کیا وہ اس کی نیند کا فائدہ اٹھا چکا تھا۔۔۔؟؟؟

یہ سوچ زہن میں آتے ہی اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا اس کی شرٹ میں خود کو دیکھتے اس کے اوسان خطا ہوئے تھے اس کے جذباتوں کو

روندے کے لیے ہی تو وہ نیند کی گولیاں کھاتی گہری نیند سوئی تھی لیکن اس نے اس کو پھر بھی نہیں چھوڑا تھا وہ اس کی نیند کا فائدے اٹھاتے اسے استعمال کر چکا تھا لیکن اس کے بدن پر صرف اس کی شرٹ تھی اس شرٹ سے اس کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔۔۔

وجہ یہ تھی کہ عالمیار نے اسے وارڈروب سے نیو شرٹ نکال کر پہنائی تھی وہ ایک دم سے تھوڑا پر سکون ہوئی تھی ایک نظر اسے دیکھا اور پھر طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

اس کی رات کی حالت سوچتے ہی لب بہم سا مسکرائے تھے جانتی تھی مقابل ساری رات ایک اگ میں جلتا رہا ہو گا آج جا کر اسے کچھ سکون ملا تھا مقابل کی حالت کو سوچتے۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کا رف سا جوڑہ بناتی ہوئی بیڈ سے اترنے لگی تھی کہ عالمیار خان کے کروٹ بدلنے پر وہ اس پر آگری تھی وہ شاید نیند میں تھا تبھی وہ اس بات کو نوٹ نہیں کر سکا تھا کہ وہ اس کے کتنے قریب تھی آرمینا نے ایک نفرت بھری نگاہ عالمیار خان کے وجودِ پر ڈالی تھی وہ اس سے رات والی فون کال کے بعد اور بھی بد گمان ہو چکی تھی۔۔۔۔

"آپ جیسے انسان کے ساتھ میں نہیں رہو گی آپ کو آج یا کل مجھے چھوڑنا ہی ہو گا اور میں حالات ہی ایسے پیدا کر دوں گی آپ مجھے خود ہی چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولتی ہوئی بیڈ اتر کر باتھ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی عالمیار نے اپنی آنکھیں کھلی تھیں۔۔۔

وہ سو کہاں رہا تھا بس آنکھیں بند کیے وہ اس کا ری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا وہ جو پہلے خود کو اس کی شرٹ میں دیکھ کر پریشان ہوئی تھی عالمیار خان کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی ساری رات کے جاگنے کا جیسے مداوا ہوا تھا لیکن پھر اس کے لبوں کی مسکراہٹ دیکھتے وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

وہ مسکرا کیوں رہی تھی اسے لگا تھا وہ صبح صبح اس کو خوب سنائے گی پہلے تو ایسے خود کو اس کی شرٹ میں دیکھ کر وہ خود واویلہ مچائے گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا یہ بات عالمیار خان کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔

ان کا ریسیپشن آج تھا جس کا انتظام اچھے سے کروایا گیا تھا عالمیار فحال اس ریسیپشن کو کچھ عرصے کے لیے ڈیلے کروانا چاہتا تھا لیکن شمس خان اس حق میں نہیں تھے تو اب ان کا ولیمہ ہو رہا تھا وہ بیڈ سے اٹھا تھا تبھی آرمینا باتھ روم سے باتھ گاؤن میں ملبوس باہر نکلی تھی وہ اس کی شرٹ میں ہی چلی گئی تھی

اور اندر اس کے کپڑے بھی نہیں تھے سو مجبوری میں وہ باتھ گاؤن میں ہی واپس آئی تھی لیکن عالمیار کو جاگتے پا کر اسے ڈھیروں شرم محسوس ہو رہی تھی وہ وہاں سے جانے لگی تھی کہ عالمیار خان نے کمال مہارت سے پھرتی دکھائی تھی اور اس کو اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا وہ ہکا بکا رہ گئی تھی خود کو عالمیار کی باہوں میں محسوس کرتے اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ اس کی مضبوط باہوں میں وہ یہ نہیں کر سکی تھی۔۔۔

اس کے نازک وجودِ پر عالمیار خان کی گرفت کافی مضبوط تھی۔۔۔۔

"leave me،I said leave me"

وہ غصے سے پھنکاری تھی لیکن عالمیار خان سکون سے چلتا ہوا اسے ڈریسنگ روم کی طرف لے گیا تھا۔۔

جب کہ وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

Why are you being a wild cat this morning? You "

"can't keep quiet

وہ اس کو مسلسل پاؤں چلاتے دیکھ کر بولا تو آرمینا نے اس کے سر کے بال پکڑ کر کھینچے تھے عالمیار کو اپنے سر میں درد محسوس ہوا تو اس نے آرمینا کو گھورا تھا جو اس کو خونخوار بلی کی طرح گھور رہی

تھی۔۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 19

.....

"I said leave me، leave me"

آرمینا مسلسل یہی لائن بول رہی تھی جبکہ عالمیار خان نے اسے ڈریسنگ روم میں لا کر دروازہ بند کر دیا تھا آرمینا نے دانت کلکجائے اسے دیکھا تھا وہ صبح صبح اس کے منہ ہر گز نہیں لگنا چاہتی تھی ویسے بھی وہ اس کی رات والی حالت سے مزا لے رہی تھی لیکن عالمیار ایک نمبر کا ڈھیٹ انسان اسے یہاں لے آیا تھا آرمینا نے اپنے حلیے پر غور کیا تو سارے چہرے پر جیسی سرخی سمنٹ آئی تھی شارٹ سا باتھ گاؤن وہ اس کی باہوں میں تھی وہ پل میں خود میں سمٹی تھی۔۔۔

"نیچے اتاریں مجھے۔۔۔!!!" وہ اس کی باہوں میں مسلسل ہل رہی تھی لیکن عالمیار اسے لیے آرام سے کھڑا تھا وہ اس کا اطمینان دیکھتے سلگنے لگی تھی اور اس کے بالو کو پھر سے اپنی مٹھیوں میں بھرتے زور سے کھینچا تھا عالمیار کی گرفت اس پر سخت نہ ہوتی تو اس وقت آرمینا زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔

"کیا ہے۔۔۔" وہ اپنے بالوں کے ایسے کھینچے جانے پر چڑا تھا لیکن آرمینا اب اس کے پونی سے آزاد بالوں کو اور جھنجھوڑ کر رکھ چکی تھی وہ شرٹ لیس تھا آرمینا کو اور شرم محسوس ہو رہی تھی مضبوط سینہ جو اس کے سکس پیک کو ظاہر کر رہا تھا مردانہ بال اس کے سینے پر کثرت سے موجود تھے وہ پل میں نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

عالمیار خان نے اسے نیچے اتارا تھا لیکن اس کے گرد اس کا حصار ابھی تک موجود تھا وہ ابھی بھی اس کی باہوں میں موجود تھی اپنی پوری کوشش کے باوجود بھی وہ اس کا حصار توڑ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ روہانسی ہوئی تھی اس کی تنگ گرفت اپنے اتنے پاس اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"کیا چاہتے ہیں آپ یہ سب کرنے کا کیا مقصد ہے آپ کا بتائیں مجھے۔۔۔!!!!" وہ ضبط نہیں کر پائی تھی عالمیار کا خود کے قریب آنا ہی اس کے وجودِ کو ان دیکھی اگ میں جلا گیا تھا وہ اس کا لمس برداشت نہیں کر رہی تھی۔۔۔

کہاں برداشت کر سکتی تھی وہ اس انسان کا لمس۔۔۔

"کیا مقصد ہے میرا۔۔؟؟" وہ جیسے اس سے سوال کر رہا تھا آرمینا نے اس کے حصار کو توڑنے کی اور کوشش کی لیکن ناکام رہی تھی عالمیار اس کے ارادے اچھے سے سمجھ رہا تھا وہ اسے باتوں میں لگا کر وہاں سے جانے کے لیے پر تول رہی تھی لیکن وہ بھی عالمیار خان تھا اس کی رگ رگ سے واقف اس نے اس کے گرد اور حصار تنگ کرتے اس کو اپنے سینے سے چپکایا تھا اور اب صورت حال یہ تھی کہ وہ اس کے برہنہ سینے سے چپکی ہوئی تھی آرمینا نے اپنی آنکھیں میچی تھیں ضبط کے کڑے مرحلے پر تھی وہ اس وقت۔۔۔۔۔۔۔

"آپ بہتر جانتے ہیں چھوڑیں مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے کشادہ سینے پر مکے مارنے لگی تھی لیکن عالمیار پر اس کی نازک مار کا کیا ہی اثر پڑنا تھا وہ الٹا اس کے نازک ہاتھوں کے مکے کھاتا اپنے اوپری لب کے

کنارے کو دانتوں تلے دبائے مسکرایا تھا آرمینا کو اس کی یہ مسکراہٹ زہر سے بھی بری لگی تھی۔۔۔۔

"تم بتاؤ کہہ جو رہی ہو۔۔۔۔" ہاتھ اس نے پیچھے لے جاتے اس کے باتھ گاؤن کی ڈری کھولنے کی کوشش کی تھی آرمیناہڑبڑائی تھی وہ رات تو بچ گئی تھی لیکن وہ اس کی بے باکیوں سے واقف تھی جانتی تھی وہ اپنی کرنے پر آیا تو اس کی ایک نہیں سنے گا۔

"آپ بہت۔۔۔" وہ کہہ کر چپ ہوئی تھی اس کا تپا چہرہ دیکھ کر عالمیار خان کا دل چاہا قہقہہ لگائے رات جتنی بھی بے چین اور پریشان سی گزری تھی۔۔۔۔

لیکن اب جو سکون اسے باہوں میں بھر کر ہوا تھا وہ بیان کرنا شاید لفظوں میں ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

"میں کیا۔۔۔؟؟؟"

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ ایکدم اسے دھکا دیتے خود سے الگ کر گئی تھی ایسا اسے لگ رہا تھا کیونکہ عالمیار نے خود ہی اپنی گرفت ڈھیلی کر دی تھی ورنہ اس کے حصار سے شاید ہی وہ خود کو چھڑوا پاتی۔۔۔۔

وہ اس سے پیچھے ہوتے قدرے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی اور گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔

"میرے زرا سے قریب آنے پر یہ حالت۔۔۔۔ اور جو میری رات انگاروں پر گزری اس کا احساس نہیں ہے تمہیں آرمینا۔۔۔۔ میں ساری رات سوچتا

رہا کہ میں اپنی بیوی کے لیے اتنا بے اعتبار انسان ہوں کہ مجھ سے بچنے کے لیے میری قربت سے بچنے کے لیے اس نے نیند کی گولیاں استعمال کی۔۔۔۔!!!" وہ غصے سے بولا تھا رات کا منظر ایک بار پھر سے یاد آیا تھا رات کا ذکر چھڑتے آرمینا کے لبوں کو پر اسرار مسکراہٹ نے چھوا تھا دل جلانے والی مسکراہٹ۔۔۔۔

"افسوس ہو رہا ہے جس مقصد کے لیے شادی کی وہ پورا نہیں کر سکے آپ۔۔۔۔ یہ تو کسی کے وجود سے۔۔۔۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ آرمینا۔۔۔" اس کی گھیٹا بات پر عالمیار کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی اس بکواس پر اس کا خون کھولا تھا ہاتھ جو اس پر اٹھانے کے لیے وہ اٹھا چکا تھا اس نے بہت مشکل سے پیچھے ہی کیا تھا وہ

اتنا گرا ہوا نہیں تھا کہ اس پر ہاتھ اٹھاتا لیکن اس کی باتیں وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا وہ ایسے کیسے ایسے کہہ سکتی تھی۔۔۔۔

"کیوں چپ رہوں میں جب کسی کے ساتھ گھوم پھر سکتے ہیں فون کالز کر سکتے ہیں تو یہ سب کرنے میں کیا مسئلہ ہے آپ کو۔۔۔۔یا میرا مستقبل تباہ کرنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ زور سے چیخی تھی بار بار وہ تھپڑ یاد آیا تھا جو بی بی جان اسے مار چکی تھی۔۔۔

"چپ ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں ہر لحاظ بھول جاؤں اور تمہیں پھر اپنی زبان درازی پر افسوس ہو۔۔۔۔؟!!!" وہ ضبط سے مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے بولا تھا یہ بات جو وہ تھوڑی دیر پہلے کر چکی تھی اس کے اعصابوں پر کاری ضرب لگائی تھی اس بات نے۔

"اوئر کر ہی کیا سکتے ہیں آپ خود تو پتہ نہیں کس کس۔۔۔۔!!!" وہ آگے جملہ مکمل نہیں کر پائی تھی کیونکہ عالمیار اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا اس کے لفظوں کا گلہ گھونٹ چکا تھا انداز شدت لیے ہوئے تھا اتنی شدت کے آرمینا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ اس کے لبوں کو پوری شدت سے چومتے ہوئے اس کے آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر اس کے لبوں کو اپنے انداز میں سزا دے رہا تھا جو لفظ انہوں نے بولے تھے ان کی۔۔۔۔

آرمینا کے لیے اس کی شدت برداشت ناممکن سا ہو گیا تھا آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھایا تھا اس کی شدت کو دیکھتے ہوئے وہ بمشکل اپنے سہارے کھڑی تھی عالمیار نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا وہ اسے تقریباً زمین سے اوپر اٹھا چکا تھا۔۔۔۔

عالمیار کے لمس میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ شدت آرہی تھی وہ جیسے اس کی ہر سانس پی جانا چاہتا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو اس کے سامنے بے مول نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن آنسو تھے کہ پلکوں کی باڑ سے خود ہی گرتے عالمیار کی بیرڈ میں جذب ہوئے تھے وہ پھر بھی پیچھے نہیں ہوا تھا بلکہ اور شدت لائی تھی اپنے عمل میں آرمینا کو لگ رہا تھا اگر ایہ سیکنڈ سے پہلے اس نے اسے نہ چھوڑا تو وہ زمین بوس ہو جائے گی اس کی سانسیں اس قدر پھول چکی تھیں لیکن وہ اب اپنے نہیں عالمیار کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کی حالتِ دیکھتا وہ پیچھے ہوا تھا لیکن اس کو ابھی بھی ویسے ہی پکڑا ہوا تھا جیسے کچھ دیر پہلے پکڑا تھا اس کی کس کا دورانیہ کہیں منٹس پر مشتمل تھا وہ اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے مسلنے لگا تھا آرمینا اس کے سینے پر جھول گئی تھی۔۔۔۔۔۔

عالمیار اسے لیے ڈریسنگ روم میں رکھے سنگل صوفے پر بیٹھا تھا وہ اس کی گود میں تھی آرمینا کو اس وقت اپنی ہوش نہیں تھی تو کیا مزاحمت کرتی چپ چاپ اس کی گود میں بیٹھی تھی وہ اس کی کمر سہلا رہا تھا اور وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی عالمیار کو اپنے عمل کے لیے زرا افسوس نہیں تھا اس نے بکو اس ہی ایسی کی تھی کہ وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔

آرمینا کا تنفس اس حد تک پھول چکا تھا کہ وہ کچھ دیر تک تو نارمل سانس نہیں لے پا رہی تھی عالمیار اسے دیکھ رہا تھا جو اس کی پناہوں میں پڑی تھی وہ کافی دیر بعد نارمل ہوئی تھی اور اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات میں چٹانوں کی سی سختی تھی آنکھیں کا رنگ بھی تبدیل تھا اسے اس لمحے عالمیار خان سے خوف محسوس ہوا تھا بے حد خوف۔۔۔۔

"کیا بکواس کی تھی تم نے۔۔۔۔؟؟؟"اس کا جبرا اپنے مضبوط ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے وہ اس پر جھکے سوال کر رہا تھا آرمینا کو ایک پل لگا تھا پھر سے سب یاد کرنے میں وہ اس کی گرفت میں مچلی تھی اور اس کو خود سے پھر سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

"کچھ غلط نہیں کہا میں خود کو کیا سمجھتے ہیں آپ ہاں مجھے کوئی کمزور اور بے بس لڑکی مت سمجھئے گا جس سے شادی کر لی تو مطلب کچھ بھی کریں گے آپ۔۔۔۔"وہ غصے سے پھنکاری تھی اس کے وجود سے بے ساختہ نفرت ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم روک سکتی مجھے۔۔۔۔!!!"ہاتھ اس کے باتھ گاؤن کے اندر لے جاتے اس کی دھڑکنوں پر پھیرتے ہوئے وہ جس انداز میں بولا تھا آرمینا کو اپنے وجودِ میں سرد لہر سرایت کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھی وہ اپنی انگلیوں سے

اس کی دھڑکنوں کو چھو رہا تھا آرمینا نے اس کے ہاتھوں کی گستاخیوں کو بمشکل سہا تھا وہ رکا نہیں تھا اب اس کے ہاتھ اوپر بڑھنے لگے تھے اور اس نے اس کی بیوٹی بون کو سہلایا تو آرمینا کو کرنٹ لگا اس کے ہاتھوں کو اپنی گہرائیوں پر محسوس کرتے وہ ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی اور اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔

"آپ چاہے کچھ بھی کر لیں میرے دل میں جو نفرت ہے اسے ختم نہیں کر سکیں گے آپ۔۔۔" اس کے ہاتھ کی موومنٹ سے وہ کسکی تھی لیکن اس کا ہاتھ اب اس کے نرم و نازک پیٹ کو سہلا رہا تھا۔۔۔۔

"کیوں کرتی ہو یہ نفرت وجہ تو ہو گی اس نفرت کی بتاؤ مجھے۔۔۔۔ پتہ تو چلے اس سب کے پیچھے کی وجہ کیا ہے۔۔۔۔!!!!" اس کے لفظ نفرت پر ایک پل کے لیے عالمیار کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔۔۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی آپ کو بہتر پتہ ہے اپنے بارے میں چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"وہ بات کرتے کرتے پورا زور لگا چکی تھی لیکن عالمیار خان نے نظریں اب اس کی ٹانگوں پر تھیں۔۔۔۔

جو گاؤن میں سے نظر آرہی تھی عالمیار کی نگاہوں کا مرکز دیکھتے وہ پل میں سرخ ہوئی تھی اپنے حلیے کا ادراک ہوا تو پورا چہرہ سرخ ہوا تھا اور عالمیار کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی وہ بھی تو شرٹ لیس تھا وہ اس کو دیکھتی بے بسی سے آنکھیں میچے ہوئے تھی۔۔۔

وہ اس کو چھوڑ نہیں رہا تھا وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنا آپ آزاد نہیں کروا سکی تھی۔۔۔

معاوہ لوگ کوئی بات کرتے کرتے کہ روم میں پڑا عالمیار خان کا فون بجا تھا وہ آرمینا کو خود سے الگ کرتے ڈریسنگ روم سے نکلنے والا تھا کہ اس کے کانوں میں آرمینا کے الفاظ پڑے تھے۔۔۔

"انہہ اس فون کال کے لیے اتنی بے چینی۔۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑائی تھی لیکن اس کی یہ بڑبڑاہت عالمیار خان کے کانوں تک پہنچ گئی تھی وہ ایک پل کے لیے حیران ہوا تھا اوٗر پھر زہن می کچھ کلک ہوا کیا وہ رات کو اس سیل فون دیکھ چکی تھی جب اس نے رات کو کال ریسیو کی تھی اس سے پہلے بھی دو کال آچکی تھیں۔۔۔۔اس نے ایک نظر آرمینا کو دیکھا جو اب وارڈروب سے اپنا ڈریس نکال رہی تھی کل ہی اس کا سارا سامان عالمیار کے روم میں شفٹ کیا گیا تھا اس کے روم سے اس کی ضروری چیزیں اوٗر دیگر سارا سامان

یہاں آ چکا تھا سو اس نے اپنے لیے ایک سمپل سی فراک نکالی تھی اس پر ساتھ ہی میچنگ چادر نکال کر اس نے ڈریسنگ روم کا دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

عالمیار روم میں آیا تو اس کا فون بجا بند ہو چکا تھا لیکن اس نے کال ہسٹری دیکھی تو نمبر اہم تھا تبھی اس نے کال بیک کی تھی دوسری طرف سے کال۔ فوری اٹھالی گئی تھی۔۔۔

اس نے تفصیل سے اب تک کی پیش رفت کے بارے میں ان کو آگاہ کرتے کال کٹ کی تھی اور فون بیڈ پر پھینکتے ہوئے وہ شاور لینے چلا گی تھا واپس آیا تو کسرتی وجودِ پر صرف وائٹ کلر کا ٹاول تھا اور دوسرے ٹاول سے وہ بال خشک کر رہا تھا۔۔۔

آرمیناجو ڈریسنگ مرر کے اگے کھڑی اپنے بال بنانے میں مصروف تھی عالمیار پر نظر پڑتے ہی گُلابی رنگت پل بھر میں سرخ ہوئی تھی وہ اپنی بوڈی کی نمائش کر رہا تھا آرمینا نے اس کو اگنور کرتے اپنی چادر خود پر اچھے سے سٹ کی اوُر روم سے باہر جانے لگی تھی کہ عالمیار خان اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔؟؟؟" وہ زور سے چیخی تھی اس کی طرف دیکھنے سے وہ گریز ہی کر رہی تھی لیکن عالمیار خان ایک دم سے اس کے اگے پھیل گیا تھا۔۔۔۔

"ایسے جاؤ گی باہر۔۔۔۔؟؟؟" انداز سوالیہ سا تھا۔۔۔

"کیوں کیا مسئلہ ہے۔؟؟؟" اسے عالمیار کا سوال بے تو کا لگا تھا وہ اس کے منہ اب مزید نہیں لگنا چاہتی تھی۔

"ویٹ کرو میرا ساتھ باہر جائیں گے ہم سب لوگوں کی نظریں تم پر ہوں گی جب ایسے اکیلے کمرے سے نکلو گی تم۔۔۔۔اس لیے ویٹ کرو آ رہا ہوں میں۔۔۔۔!!!" وہ بولتے ساتھ ہی اس کی سنے بغیر ہی ڈریسنگ روم میں جانے لگا تھا۔۔۔۔

"تو کیا مسئلہ ہو گا زیادہ سے زیادہ لوگ پوچھیں گے اور میں بتا دوں گی سمپل۔۔۔" وہ شانے اچکاتے ہوئے بولتے ساتھ ہی روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی عالمیار نے اس کی پشت کو گھورا تھا جو اسے صبحِ صبح ہی اچھا خاصا زچ کر چکی تھی۔۔۔۔

لیکن سب سے زیادہ تکلیف اس کی باتوں نے اس کے رویئے نے دی تھی۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا وہ دونوں ساتھ روم سے نکالیں لیکن آرمینا اسے زچ کرنے کے لیے خود ہی نکل گئی تھی اسے اس کے پیچھے جانا تھا ورنہ کوئی بعید نہیں تھی کہ باہر اس کی خالہ (حرمین بیگم) ہی آرمینا کی بیزتی کر دیتیں۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر ڈریسنگ روم میں جا بند ہوا

تھا۔ اور پانچ منٹ کے اندر اندر تیار ہو کر وہ روم میں واپس آتے اپنے اوپر اپنا فیورٹ پرفیوم سپرے کرتا روم سے نکلا تھا۔۔۔۔

••••••••

آرمینا سر پر اچھے سے چادر اوڑھے باہر نکلی تھی وہ نیچے آئی تو ہال میں سب بڑے موجود تھے دادا جان بی بی جان مرتضیٰ خان فرحین بیگم اس کی ماں خالہ (شرمین بیگم) باقی ینگ پارٹی میں سے کوئی بھی نہیں اٹھا تھا۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔"اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا جس پر سبھی اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے لیکن بڑی بی بی کی آنکھوں میں ناگواری آئی تھی۔۔۔

"یہ تم اکیلی کیوں نکلی روم سے۔۔۔؟؟؟ عالمیار خان کدھر ہے۔۔۔؟؟؟ بہو تم نے اپنی بیٹی کو طور طریقے نہیں سکھائے ہیں کیا۔۔۔؟؟؟ شادی کی پہلی صبح ایسے منہ اٹھا کر باہر نکل آئی ہے یہ۔۔۔!!!"بڑی بی بی غصے سے آرمینا کو دیکھتے اس کو ڈانٹنے لگی تھیں ان کو تو کل کا بھی غصہ تھا آرمینا نے انکو دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

"بی بی جان یہ لڑکی میری ایک نہیں سنتی ہے۔۔۔" حرمین بیگم نے بیٹی کو آنکھیں دکھائی تھیں جو صبحِ صبحِ بی بی جان کے غصے کو ہوا دے چکی تھی۔۔۔۔۔۔

ان کو اس کا یہ انداز وہ بھی شادی کی پہلی ہی صبح زرا بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"ارے چھوڑیں بیگم۔۔۔۔بیٹا ادھر آؤ تم۔۔۔۔!!!" شمس خان نے ماحول کا تناؤ کم کرنے کی غرض سے ہلکے پھلکے انداز میں بات کی تھی اور آرمینا کو اپنے پاس بلایا تھا وہ ان کے قریب جاتے چپ چاپ بیٹھ گئی تھی حالانکہ ایسے صبح صبح عزت افزائی پر وہ بی بی جان کو گھور رہی تھی جب سے انہوں نے اسے تھپڑ مارا تھا تب سے وہ ان کو ایسے ہی گھورتی تھی لیکن بی بی جان کو کہاں فرق پڑتا تھا اس چیز سے لیکن آرمینا کے کل کے رویئے سے ان کو تکلیف

ہوئی تھی بھلے انہوں نے کسی کو محسوس نہیں ہونے دیا تھا لیکن وہ ان کو ہرٹ کر چکی تھی۔۔۔۔

"کیسے چھوڑ دوں میں یہ معمولی بات نہیں ہے اسے اپنے شوہر کے ساتھ کمرے سے نکلنا چاہیے تھا یہ ایسے ہی منہ اٹھا کر باہر آئی ہے۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھیں جب کہ آرمینا اطمینان سے بیٹھی تھی ان کو اس نے جواب نہیں دیا تھا اس کا یہ ڈھیٹ پن ان کے غصے میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ مزید کوئی بات کرتے کہ عالمیار فریش سا پینٹ شرٹ میں ملبوس نیچے آیا تھا اور بڑی بی بی کے ساتھ بیٹھ گیا تھا جو اس کی نئی نویلی دلہن کی کلاس لے رہی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے دادی جان کیوں غصہ کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟" وہ جانتا تو تھا لیکن پھر سے پوچھنے لگا تھا۔

"کچھ نہیں بیٹا۔۔۔!!!" انہوں نے خود ہی بات ختم کر دی تھی زیادہ طول نہیں دی تھی کیونکہ سبھی وہاں موجود تھے تو ایسے تو بات زیادہ نہ بڑھے تبھی وہ خود ہی بات کو ختم کر چکی تھیں۔۔۔

وہ لوگ ایسے ہی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔

ضرغام خان ابھی تک نہیں اٹھا تھا ابھی ویسے بھی صبح ہی تھی زرانیل خان بھی نہیں آیا تھا وہاں۔۔۔

تبھی عالمیار وہاں ہی بیٹھا رہا تھا نظروں کا فوکس اپنی بیوی پر تھا جو اسے فل اگنور کر رہی تھی

اس کا رویہ اس کے عجیب سا تھا وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ کچھ تھا جو وہ مس کر رہا تھا آرمینا کا رؤیہ ایسا کیوں تھا یہ بات اسے چھب رہی تھی اور اب اسے اس بات کا پتہ لگانا تھا کچھ بھی کر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.....

زرانیل خان کی آنکھ کھلی تو صبح فجر کی اذان ہو رہی تھی اس نے سب سے پہلے نماز ادا کی اور پھر ضرغام خان کو کال ملائی لیکن اس کا فون بند تھا اس نے فون سائیڈ پر رکھا اور کچھ سوچتے ہوئے روم سے نکلا تھا ابھی صبح تھی سبھی لوگ سو رہے تھے وہ نیوشا کے روم کی طرف چلا گیا تھا بنا یہ جانے کے وہ کتنی

بڑی غلطی کر رہا ہے اس وقت ارواح سے ملنے جا کر وہ خود کے لیے کتنی بڑی مشکل کھڑی کرنے والا تھا۔۔۔

وہ آہستگی سے اندر آتے دروازہ بند کر چکا تھا دروازہ بند ہونے کی آواز پر ارواح نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور زرانیل خان کو دیکھتے وہ حیران ہوئی تھی وہ رات کو بھی سوچ رہی تھی کہ وہ آیا کیوں نہیں۔۔۔

لیکن ابھی بھی اس کی سوچوں میں زرانیل خان ہی تھا اور وہ وہاں آ بھی چکا تھا زرانیل خان مسکراتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

وہ نماز پڑھ کر جائے نماز کو تہہ لگا رہی تھی نماز کے سٹائل میں اس کے چہرے کے گرد لپٹا دوپٹہ اس کی معصومیت میں اضافہ کر رہا تھا وہ اس کے

قریب جاتا اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا اور کتنی ہی دیر اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا تھا۔۔۔

ارواح اس کے حصار میں کھڑی اس کے سلگتے لبوں کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتی کانپی تھی لیکن زرانیل خان نے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

"گڈ مارننگ کیسی گزری رات۔۔۔!!!" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جب تک ضرغام خان نہیں اٹھ جاتا اس کا ارادہ ارواح سے باتیں کرنے کا تھا۔۔۔

"بہت اچھی۔۔۔۔" وہ تھوڑا سا مسکرائی تھی۔۔

"مسکرانے میں بھی اتنی کنجوسی۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو دیکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگا تو ارواح کی آنکھوں میں حیرت کا عنصر تھا۔۔۔

"مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھ چکی تھی۔۔۔

"مطلب بھی سمجھادوں گا۔۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ سے جائے نماز لے کر ٹیبل پر رکھتا واپس اس کے پاس آیا تھا اور اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے وہ اس کو اپنے ساتھ لگائے بیڈ کے کنارے پر بیٹھا تھا وہ اس کے حصار میں قید تھی۔۔۔

"آپ جائیں کوئی آجائے گا۔۔۔۔!!!"وہ کسی اندیشے کے زر نظر بولی تھی نجانے کیوں دل گھبرانے لگا تھا اس کا کہ جیسے کچھ برا ہونے والا تھا۔

۔۔

"کوئی نہیں آئے گا سب لوگ سو رہے ہیں تم یہ بتاو۔۔۔۔۔رات کو مجھے مس کیا۔۔۔۔؟؟؟"اس کی ٹھوڑی تھامے وہ پوچھنے لگا تھا جس پر وہ اپنا سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"آپ کونسا مجھ سے بچھڑے ہوئے تھے جو میں آپ کو یاد کرتی۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کھکھلائی تھی زرانیل خان نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"یار بچھڑا ہوا ہی تھا ناں پاس ہوتا تو تمہیں اپنی باہوں میں بھرتا تمہارے لبوں کے بوسے لیتا تمہیں خود میں خود کرتا۔۔۔۔یہ سب نہیں کر سکا تو اس کا مطلب یہ ہی ہوا نہ کہ میں تم سے دور تھا۔۔۔۔"اس کے بھرے بھرے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے وہ معنی خیز انداز میں بولا تو ارواح نے اس کی بے باک باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا لیکن وہ ایک طرح سے بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔!!!"

"کیا میں۔۔۔۔؟؟؟"

"جائیں۔۔۔!!!" وہ کنفیوژ سی لب چباتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ بہم سا مسکرایا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔؟؟" اس کا انداز سوالیہ سا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔" وہ بات بھی نہیں کر پا رہی تھی عالمیار خان کے ہاتھ اس کی بیک پر تھے۔۔۔

وہ اس کی کمر پر ہاتھ پھیر رہا تھا اس کی کھردری انگلیاں اس کو جھجناہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"کیا وہ۔۔۔۔" وہ اسے اپنے قریب کر چکا تھا وہ اس کے ساتھ تقریباً چپک چکی تھی اس کی زبان تالو سے لگی تھی اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔" اسے خاموش دیکھتے وہ اس کے دوپٹے کو کھول چکا تھا اس نے بالوں کا لوز سا جوڑا بنایا ہوا تھا اس کے دوپٹہ کھولنے پر اس کے بال چہرے پر بکھر گئے تھے زرانیل نے اس کے لبوں کی لیٹوں کو اپنی انگلیوں پر رول کیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھنے لگی تھی جس کی آنکھوں میں وہ خود کے لیے چاہت کا ٹھاٹھا مارتا سمندر تھا وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ اس کی نظروں کی تپش کی تاب نہ لاتے ہوئے نظریں جھکا گئی تھی اس کے چہرے پر پھیلے حسین رنگ زرانیل خان خود پر کنٹرول نہیں کر سکا تھا اور اسے پیچھے بیڈ پر لٹائے وہ اس کی طرف جھکتا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا ارواح کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی زرانیل خان کے عمل کو سوچتے وہ اس کے لبوں سے لب جوڑے اس کی سانسوں کو خود میں شامل کرتا جا رہا تھا اور وہ

اس کی پناہوں میں بے بس سی پڑی تھی زرانیل خان کا چہرہ اس کے چہرے کے قریب تھا اس کی لبوں کی نزاکت وہ پوری شدت سے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے انتہائی قریب تھے اتنے کہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے ارواح اس کی مونچھوں کی چبھن سے کسمکائی تھی وہ اس کے مونچھوں کے بالوں کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے جھنجھنائی تھی زرانیل خان نے اس کی کمر کے گرد اپنا حصارِ مضبوط کیا تو وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اس پر جھکے سب کچھ بھول چکا تھا یہ بھی کہ وہ اس وقت نیوشا کے روم میں تھے وہاں کوئی بھی آسکتا تھا زرانیل خان کو اس کے لمس نے پوری طرح

سے مدہوش کر دیا تھا وہ اسے خود میں بھیچتے ہوئے قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کر رہا تھا۔۔۔۔

ارواح کی پھولتی ہوئی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے اس کے لبوں کو آزادی بخشتے ہوئے پیچھے ہوا تھا اور اس کو زور سے خود میں بھیچا تھا کہ وہ اس کے سینے سے لگی اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی اس کی ہر سانس کے ساتھ اس کے واضح ہوتے خدوخال زرانیل خان کی آنکھوں میں خماری سی بھرنے لگی تھی وہ مدہوشی سے اس کی بیوٹی بون پر جھکا تھا ارواح سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

وہ صبحِ صبحِ شروع ہو گیا تھا ارواح کو ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ اب دن کی روشنی باہر پھیلنے لگی تھی اگر کوئی آجاتا تو اور کوئی نہ آتا اور زرانیل خان کی بہن ہی آگئی تو وہ کیا کرے گی۔۔۔۔

یہ اس کا کمرہ تو تھا نہیں اور وہ کل سے محسوس کر رہی تھی نیوشا اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی ایک تو اسے زرانیل خان کی وہ کزن (الیمشہ) زرا بھی پسند نہیں آئی تھی وجہ تھا اس کا زرانیل خان کو تکنا وہ سارے فنکشن میں زرانیل خان پر نظریں جمائے ہوئے تھی یہ بات ارواح نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو ارواح۔۔۔؟؟؟" اسے سوچوں میں گھیرے ہوئے دیکھ کر وہ نرمی سے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے زرانیل خان کو دیکھا تھا۔۔۔

"وہ جو لڑکی آپ کی خالہ کی بیٹی۔۔۔۔!!!"

"کون الیمشہ کی بات تو نہیں کر رہی ہے وہ میری خالہ کی بیٹی ہے اور ایک آرمینا میری بھابھی عالمیار کی وائف۔۔۔۔؟؟؟؟" وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے اسے دیکھا تھا۔

۔۔

"نہیں آرمینا نہیں وہ تو بہت سویٹ سی تھیں میں ان کی بات کر رہی ہوں جو سارے فنکشن میں آپ کو دیکھتی رہی تھیں۔۔۔!!!" وہ منہ بنائے بولی تھی زرانیل خان کو اس کے منہ کے سٹائل دیکھتے ہوئے ہنسی آئی تھی اور تھوڑی تھوڑی جیلسی کی بو بھی۔۔۔

"ہمم ہمم کوئی جیلس ہو رہا ہے آئی گیس۔۔۔۔؟؟؟" وہ سوچنے کے سے انداز میں بولا تو ارواح نے ناک چھڑائی تھی۔۔۔

"میں کیوں جلیس ہونے لگی بھلا۔۔۔۔" وہ منہ پھلائے بولی تھی۔۔۔۔ جس پر زرانیل خان ہنسا تھا۔۔

"میں نے کب کہا کہ تم جیلس ہو رہی ہو میں نے تو لفظ کوئی یوز کیا تھا جس کا مطلب تھا کوئی جیلس ہو رہا ہے تم نے خود پر اپلائے کیا مطلب تم جیلس ہوئی تھی کیا۔۔۔۔؟؟؟" وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"جی نہیں میں جلیس نہیں بالکل بھی نہیں ہو رہی ہوں میں بھلا کیوں جیلس ہوں گی۔۔۔" وہ ابھی تک ناک چھڑائے ہوئے تھی زرانیل خان کو اس کی تپی ہوئی حالت مزا دے رہی تھی۔۔۔

"لیکن مجھے لگا کہ تم ہو رہی تھی۔۔۔؟؟؟" وہ لب دبائے شرارت سے بولا تھا وہ دونوں ابھی تک اسی پوزیشن میں ایک دوسرے کے قریب لیٹے تھے باتوں ہی باتوں میں وہ لوگ اپنی پوزیشن کا احساس نہیں کر سکے تھے۔۔۔۔۔

"نہیں ہو رہی میں۔۔۔۔!!!" اب کی بار اس نے چیخ کر کہا تو زرانیل خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا ارواح نے اس کے سینے پر مکے مارے تھے یعنی وہ اسے تنگ کر رہا تھا وہ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"سیریسلی یار تم نے خود ہی مجھ پر ثابت کر دیا کہ تم جیلس ہو رہی تھی ورنہ تمہارا ایسا ری ایکشن میں کہاں ایکسپٹ کر رہا تھا۔۔۔۔ مجھے تو لگا تھا کہ ارواح کو کوئی فرق نہیں پڑے گا مجھے کوئی خوبصورت لڑکی دیکھے یا نہیں۔۔۔۔!!!" وہ ہنوز شرارت پر قائم تھا ارادہ اس کے لبوں سے کچھ اگلوانے کا تھا جس میں ابھی تک وہ کامیاب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔"وہ منہ ٹھیرا کرتی ہوئی بولتی اس وقت زرانیل خان کو اتنی کیوٹ لگی تھی کہ اس نے ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتے ان کو اپنے لبوں سے الجھایا تھا ارواح کے پسینے چھوٹ گئے تھے اس کی بے باکی پر جو پھر سے اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے ہوئے تھے کہ دروازہ ایک دھاڑا سے کھولا گیا تھا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

زرانیل خان نے ایک جھٹکے سے ارواح کے لبوں سے اپنے لب ہٹائے تھے۔۔۔وہ آنکھوں میں حیرت لیے دروازے پر موجود نفوس کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ ارواح تو ڈر سے اس کے ساتھ ہی چپک گئی تھی۔۔

.....

سردار ضرغام خان کی آنکھ کھلی تو ارشک اس کی پناہوں میں بری طرح سے قید تھی وہ اسے خود میں بھینچے سو رہا تھا رات کا اس کا رویہ سوچتے سردار ضرغام خان کو ایک بار پھر سے غصہ آیا تھا رات ارشک نے اس کے ضبط کو بری طرح سے آزمایا تھا وہ اس کی شدتوں سے خود کو لاپرواہ ظاہر کر رہی تھی لیکن اس کے چہرے سے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اندر سے اس کی شدتوں پر ہمیشہ کی طرح گھبرا رہی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر سے دیکھا جس کے کندھے تک کمفٹر تھا اور اس وقت دونوں ایک سی حالت میں تھے۔۔۔

سردار ضرغام خان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وقت دیکھا تو فجر کی نماز میں بہت کم وقت باقی تھی۔۔۔۔

وہ تیزی سے بیڈ سے اترنے لگا تھا اس کی ہڑبڑائی پر ارشک کے وجودِ سے کمفٹر سرکا تھا اور ضرغام خان کی نظریں اس کے وجودِ پر گاڑی تھی اس کا دودھیا سراپا اس وقت ہر پردے سے آزاد تھا اس کی گہرایوں پر اس کی شدتوں کے دانتوں کے نشانات واضح نظر آرہے تھے رات ضرغام نے پرسوں رات کی نسبت زیادہ شدت دکھائی تھی اس کی دودھیا گردن پر اپنے دانتوں کے نشانات دیکھتے اس کے لب طنزیہ انداز میں مسکرائے تھے وہ سوتے ہوئے بھی کافی بے چین تھی ضرغام خان نے اپنی شرٹ اٹھائے اس کے وجود کو اپنی شرٹ میں قید کرتے اس پر کمفٹر اوڑھایا تھا حالانکہ وہ اتنا اچھا تھا تو نہیں وہ تو اس کو تکلیف میں دیکھتے خوش ہوتا تھا لیکن اس لمحے وہ

سب بھولے اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا اور بیڈ سے اٹھتے ہوئے واش روم چلا گیا تھا شاور لیتے ڈریس چینج کر کے وہ واپس کمرے میں آتے فجر کی نماز ادا کرنے لگا تھا۔۔۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد وہ ارشک کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا اس نے کل ہی بی بی جان کو کہہ دیا تھا کہ اب سے ارشک صرف اس کا ہر کام کرے گی باقی ملازموں کے ساتھ وہ کوئی کام نہیں کروائے گی۔۔۔۔

اس کی کل حالت بھی ایسی ہی تھی اور اب وہ اس سے اپنا ناشتہ بنوانے کا ارادہ کرتے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔

"ارشک۔۔۔۔ارشک۔۔۔۔" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن وہ اتنی گہری نیند سو رہی تھی کہ اس کے بار بار آواز دینے پر بھی اس نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔

باقی کروٹ بدل کر پھر سے سونے لگی تھی ضرغام خان نے اس کو رات تا دیر تک جگائے رکھا تھا یہ اسی کا اثر تھا کہ وہ اب اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اتنی ہی دیر اس کے نخرے برداشت کر سکا تھا اس کے کھینچنے پر ارشک گھبرا کر اٹھی تھی لیکن تب تک ضرغام خان اسے اپنے ساتھ چپکا چکا تھا۔۔۔۔۔

"چھوڑیں۔۔۔" وہ اس کے وجود سے اٹھ رہی کولون کی مہک کو محسوس کرتے اس کی گرفت میں مچلی تھی۔۔۔۔۔

"کیوں چھوڑ دوں میں جب آوزیں دے رہا تھا تو تب کیوں نہیں اٹھی تم ہاں۔۔۔" وہ زور سے دھاڑا تھا جتنی نرمی وہ اس کے سوتے دکھا رہا تھا اس کے اٹھنے پر وہ سب غائب تھی ارشک نے شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھا تھا جو پوری رات بھی اپنی من مرضی کرتا رہا تھا اور اب زرا سا دیر سے اٹھنے پر بھی اسے ایسے باتیں سنا رہا تھا ارشک کو اپنی ماں یاد آئی تھی وہ کیسے صبح صبح اسے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جگانے آتی تھیں نماز کے لیے۔۔۔

آنکھیں پل بھر میں پانیوں سے بھری تھیں وہ اپنے آپ کو بہت مشکل سے کنٹرول کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

ضرغام خان کو اس کے وجود کے ہر حصے سے اپنی خوشبو آ رہی تھی وہ اس کے پاس بیٹھی تھی لیکن اس کے وجود سے سردار ضرغام خان کو اپنی مہک آ رہی تھی۔۔۔

اس کا دھیان اچانک سے زرانیل خان کی طرف گیا تو وہ بیڈ سے اٹھا تھا سیل فون پر اس کی مسڈ کالز بھی تھیں وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر ارشک کو دیکھتے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

ارشک نے اس کے جاتے ہی ایک نظر خود کو دیکھا اپنے وجودِ پر اس کی شرٹ محسوس کرتے وہ ایک پل کے لیے سرخ ہوئی تھی یہ سرخی اس کی قربت کی نہیں تھی بلکہ غصے کی تھی اسے اپنے آپ سے نفرت ہو رہی تھی اسے اپنے پاس سے ضرغام خان کی مہک آ رہی تھی اس کے کولون کی خوشبو اس کے لمس کو اپنے وجود کے پور پور پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور واش روم چلی گئی تھی شاور کھولتے وہ نیچے زمین پر بیٹھ گئی تھی اس پر شاور سے نکلتا ہوا پانی بہہ رہا تھا لیکن وہ بس گزری رات کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

آنسو اس کی گالوں سے پھلستے نیچے گر رہے تھے لیکن وہ بس اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی سردار ضرغام خان کے لمس کو کروچ کر خود سے دور پھینک دینا چاہتی تھی اسے اس پل خور سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 20

.....

زرانیل خان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں کیونکہ دروازے پر نا صرف اس کے ماں باپ تھے باقی شمس خان بی بی جان شرمین بیگم الیمشہ نیوشا آرمینا عالمیار یہاں تک کہ حرمین بیگم بھی موجود تھیں وہ لوگ وہاں کیسے آئے اسے فحال اس بات سے مطلب نہیں تھا اس وقت یہ اہم تھا کہ وہ ان لوگوں کو کیسے بتاتا اپنے اور ارواح کے رشتے کو وہ لوگ جن نظروں سے ارواح کو دیکھ رہے تھے وہ ضبط کے مارے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا ان کی نظروں میں ارواح کے لیے حقارت تھی۔۔۔

ارواح زمین میں گڑی تھی۔۔۔زرانیل خان کے بازوؤں پر اس کی نازک سی گرفت سخت ہوئی تھی زرانیل خان نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچی تھیں سب سے پہلے بڑی بی بی آگے آئی تھیں اور زرانیل خان کے قریب جاتے

انہوں نے ایک زوردار تھپڑ مارا تھا زرانیل خان کو سب نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بی بی جان کبھی اپنے جان سے عزیز پوتوں میں سے کسی کو تھپڑ مار سکتی تھیں یہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا زرانیل خان کو شدید تذلیل محسوس ہوئی تھی اس پل۔۔۔

"ہم نے کبھی نہیں سوچا تھا ہمارا پوتا ایسی گھٹیا حرکت بھی کر سکتا ہے شہر نہیں ہے یہ یہاں ایسی حرکتیں عام کی جاتی ہیں گاؤں ہے اور تم نے کیا کیا یہ خیال تو کر لیتے کہ اس کے تمہارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے اور تم اس کے اتنے قریب شدید غصہ آیا ہے اس وقت ہمیں تم پر زرانیل خان اور تم لڑکی۔۔۔۔" وہ ارواح کا بازو دبوچ چکی تھیں ارواح درد سے کڑا ہی تھی

زرانیل خان کی طرف دیکھا جو شاید ابھی تک بڑی بی بی کی حرکت پر ساکت کھڑا تھا۔۔۔

"بدذات تجھے شرم نہیں آئی ایسی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے۔۔۔۔" وہ ارواح کو اپنے سامنے کرتے ہوئے بولی تھیں سب لوگ خاموش کھڑے تھے کوئی نہیں بول رہا تھا لیکن وہ کچھ نہ کہتے ہوئے بھی بہت کچھ کہہ رہے تھے اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھتے لمحے کے ہزار حصوں میں زرانیل کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ نظریں جن سے اس کے ماں باپ اسے دیکھ رہے تھے وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

لیکن یہاں سوال تھا ارواح کی عزت کا وہ اس کی بیوی تھی اور اب وقت آ گیا تھا کہ وہ سب کو سچ بتاتا بھلے کیسے بھی لیکن وہ ارواح کے کردار کو مشکوک نہیں بنا سکتا تھا۔۔۔۔

"جواب دو اب زبان پر چھالے پڑ گئے ہیں اور جب تھوڑی دیر پہلے۔۔۔" وہ بات مکمل نہیں کر پائیں تھیں کیسے کرتیں وہ۔۔۔

"دادای جان۔۔۔" زرانیل نے ارواح کے حق میں بولنا چاہا تھا۔۔۔

"چپ رہو تم یہ سب کرتے شرم نہیں آئی لیکن سنتے ہوئے آ رہی ہے تب کہاں تھی یہ غیرت جب اس کے ساتھ۔۔۔۔"

"بس۔۔۔" وہ زور سے دھاڑا تھا ایک پل کے لیے بی بی جان بھی اس کی تیز آواز سنتے ڈر گئی تھی اروو کا خوف کے مارے برا حال تھا اس طرح کی تزلیل وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"بیوی یہ ہے میری۔۔۔۔ کوئی گناہ نہیں کر رہے تھے ہم۔۔۔۔" وہ شیر کی طرح غرایا تھا اور آخر سب کو سچ بتا ہی دیا تھا لیکن سب کی آنکھیں پھیلی تھیں اس کی بات سنتے۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو زرانیل خان جانتے ہو نہ ہمارے ہاں باہر سے لڑکی نہیں لائی جاتی ہے اور یہ لڑکی۔۔۔!!!" فرحین بیگم کا غصہ دیکھنے لائق تھا انہیں اب الیمشہ کی باتیں سچ معلوم ہو رہی تھیں جو وہ ان سے کہہ رہی تھی لیکن ایسا کچھ ہو گا ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

"امی پلیز میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا کہ وہ میری بیوی کی انسلٹ کرے یہ میری بیوی ہے یہ بات آپ کو بھولنی نہیں چاہیے۔۔۔۔!!!" وہ اپنے گھر والوں کے سامنے کبھی بھی ارواح کو ڈوان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"بیوی ایسی لڑکیاں گھر نہیں بسانے کے لائق نہیں ہوتی ہیں اور تم نے کب کیا نکاح ہم مر تو نہیں گئے تھے جو ہم لوگوں سے پوچھنا بھی تم نہیں مناسب نہیں سمجھا پوچھنا تو کیا تم نے بتایا بھی نہیں اس بارے میں۔۔۔۔" فرحین بیگم غصے سے بولی تھی وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہی تھیں اسی لیے تو وہ زرانیل کی جاب کے حق میں نہیں تھیں۔

اسی بات کا ڈر تھا انہیں یہ لڑکی بھلے شکل سے معصوم تھی لیکن وہ جانتی تھیں کہ یہ شہر کی لڑکیاں بہت چالاک ہوتی ہیں۔۔۔

"امی اب آپ زیادتی کر رہی ہیں اپنی بیوی کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سنوں گا۔۔۔۔"زرانیل خان کی گرفت ارشک کے ہاتھ پر مضبوط ہوئی تھی اوٗر وہ اس کی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپ سی گئی تھی۔۔۔اسے پہلے ہی ڈر تھا کہ زرانیل خان لے گھر والے ایسا ہی ری ایکشن دیں گے وہ اپنے آنسوؤں کو بہت مشکل سے کنٹرول کیے ہُوئے تھی۔۔۔۔۔

"سب لوگ ہال میں آئیں۔۔۔!!!"شمس خان اپنی بھاری آواز میں بولتے سب سے پہلے کمرے سے نکلے تھے ان کے بعد باقی سب بھی نکلتے چلے گئے تھے۔۔۔

صرف ارواح اوٗر زرانیل خان بچے تھے زرانیل خان کی نظر اس کے آنسوؤں سے تر چہرے پر گئی تھی وہ رونے لگی تھی اس نے بے ساختہ اسے

سینے سے لگایا تھا جو اس کی پناہوں میں اب باقاعدہ ہچکیاں لے رہی تھی۔۔۔۔

"ارواح رونا تو بند کرو یار۔۔۔۔!!!" وہ پہلے اپنے گھر والوں کے ری ایکشن پر پریشان تھا اوُر اوپر سے ارواح کا رونا وہ برداشت نہیں کر پایا تھا۔

"آپ مجھے چھوڑ تو نہیں دیں گے نا۔۔۔۔!!!" وہ آنسوؤں کو اپنی آستین سے صاف کرتی ہوئی پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان کی گرفت اس کے نازک وجود پر سخت ہوئی تھی۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔" وہ اس کی ہیزل براؤن آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالے بولا تھا ارواح نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی نم آنکھیں چومی تھیں اور اس کا ہاتھ تھامے وہ اس کو باہر ہال میں لے آیا تھا یہاں سبھی بیٹھے تھے وہ ایک طرف ارواح کا ہاتھ تھامے کھڑا ہوا تھا سب کی نظروں کو وہ خود پر اچھے سے محسوس کر رہا تھا وہ خود کو ہر طرح کے سوالات کے لیے تیار کر چکا تھا۔۔۔

یہ تو طے تھا کہ کچھ ہو جاتا وہ کسی قیمت پر ارواح کو چھوڑنے نہیں والا تھا اب اس کے لیے جو کرنا پڑتا وہ کرتا کیونکہ ارواح اب اس کی عزت تھی اور اس کی غیرت یہ بات گوارہ نہیں کرتی تھی کہ وہ اپنے نام کے ساتھ منسلک عورت کو چھوڑ دیتا۔۔۔

"زرانیل خان۔۔۔" شمس خان اپنی کڑک دار آواز میں بولے تھے سبھی ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے زرانیل خان کے ہاتھ پر ارواح کی گرفت اور

سخت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔جس پر زرانیل خان نے ارواح کے ہاتھ کو ہلکا سا دباتے ہوئے اسے تسلی دی تھی سب لوگوں نے اس منظر کو دیکھا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے ہمیں پہلے یہ بتاؤ اور اس کا خاندان اس کا کوئی اتا پتا۔۔۔۔؟؟؟" شمس خان نے ایک عمر گزاری تھی پوتے کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے جذبات دیکھ چکے تھے سو محتاط انداز میں گفتگو کا آغاز کیا تھا جوان پوتا تھا جانتے تھے زور زبردستی سے کام لیں گے تو نقصان ان کا ہی ہو گا وہ اپنا کماتا تھا اپنا کھاتا تھا شہر میں اب تو اپنا الگ سے ذاتی گھر بھی خرید چکا تھا۔۔۔۔

"یہ میری بیوی ہے کیا یہ حوالہ کافی نہیں ہے دادا جان۔۔۔۔۔!!!" وہ تحمل سے انہیں قائل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا جانتا تھا سب لوگ ضرور ارواح کے ماضی کو کریدنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ ارواح کو کسی قسم

کی تکلیف سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا سو اس کے پاسٹ کا اس کی فیملی کا ذکر بھی وہ نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

"برخوردار رشتے صرف دو لوگوں کے درمیان نہیں بلکہ دو خاندانوں اور قبیلوں کے درمیان جڑتے ہیں اب یہ اگر تمہاری بیوی ہے تو ظاہر ہے اس کے گھر والوں کے ساتھ بھی تمہارا رشتہ بن چکا ہے تو یہ ضروری ہے اس کے خاندان کا بھی کوئی پتہ ہو کیونکہ تم ہمارے خاندان کے مقام سے واقف ہو ہم اگر ایسے کسی سے رشتہ اگر جوڑ بھی لیں تو اپنی برابری کے لوگوں میں اور یہ اس کا کوئی اگے پیچھے ہے یا نہیں۔۔۔!!؟" وہ زرانیل خان کے بات گھومانے کو اچھے سے جان چکے تھے تبھی یہ ایک ویک پوائنٹ مل گیا تھا ان کو ان دونوں کا جسے وہ استعمال کر سکتے تھے۔۔۔

"اس کی فیملی میں کوئی نہیں ہے بس ایک باپ تھا جس کی ڈیتھ ہو چکی ہے اور اب یہ بس میری بیوی ہے۔۔۔۔"زرانیل خان کچھ سوچتے آدھا سچ آدھا جھوٹ بول چکا تھا جس پر ارواح کی آنکھیں بھیگی تھی اپنے باپ کے زکر پر۔۔۔۔

"ایسے ہم کسی کو اپنی بہو کیسے مان لیں۔۔۔"مرتضیٰ خان بھی میدان میں آئے تھے بیٹے کی ہٹ دھرمی پر ان کا خون کھولنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ کسی لڑکی کو بھی کیسے اپنی بیوی کا درجہ دے سکتا تھا اور کیسے ان کے سامنے سینہ تان کر کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"بابا آپ مانیں یا مانیں یہ میری بیوی ہے اور میں کسی قیمت پر اسے خود سے الگ نہیں کروں گا چاہے جو بھی ہو جائے۔۔۔۔!!!"وہ غصے سے غرایا تھا اور

الیمشہ کی نظریں اسی پر تھیں وہ اس ہی دیکھے جا رہی تھی یہ آگ اسی نے تو لگائی تھی سب کو وہاں اس کمرے میں بھیجنے والی وہ ہی تو تھی اسی نے سب کو بتایا تھا کہ زرانیل خان اس وقت نیوشا کے کمرے میں اس لڑکی کے ساتھ ہے پہلے تو کسی نے اس کی بات کا یقین نہیں کیا بی بی جان نے تو اسے اچھا خاصا ڈانٹ بھی دیا تھا لیکن پھر جب سب نے اپنی آنکھوں سے زرانیل خان کو اس لڑکی کے قریب دیکھا تو یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بچی تھی ان لوگوں کے پاس۔۔۔۔

"اس لڑکی کے لیے تم ہمارے سامنے ہمارے مقابل آ کھڑے ہو زرانیل خان۔۔۔۔؟؟؟"بی بی جان تاسف سے بولی تھیں ان کو اس وقت اس لڑکی پر شدید تاؤ آیا ہوا تھا جو ان کے پوتے کے ساتھ چمٹی کھڑی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی میری بیوی ہے میری عزت ہے اس کا ساتھ میں نہیں دوں گا تو اوَر کون دے گا۔۔۔!!!" وہ اس کو اپنے حصارِ میں لے چکا تھا ارواح سرخ ہوئی تھی سب کے سامنے ایسے اس کے قریب کھڑی تھی لیکن اس وقت زرانیل خان کی باہیں اسے محفوظ پناہ گاہ لگ رہی تھی۔۔۔

"اس لڑکی کی اتنی اہمیت ہے تمہاری زندگی میں اوَر ہم۔۔۔۔؟؟؟ ہمارا کیا مقام ہے تمہاری زندگی میں۔۔۔؟؟؟" مرتضیٰ خان اس کے مقابل آ چکے تھے بیٹے کی یہ ہٹ دھرمی اب ان کا غصہ بڑھا چکی تھی۔۔۔

"بابا آپ لوگ اپنی اہمیت اچھے سے جانتے ہیں میری زندگی میں جو اہمیت آپ لوگوں کی ہے وہ کسی اوَر کی بھلا کیسے ہو سکتی ہے لیکن یہ میری بیوی ہے اوَر میرے لیے اہم ہے۔۔۔۔!!!" وہ محتاط انداز میں بول رہا تھا جانتا تھا

بد تمیزی تو وہ ان سے کر نہیں سکا تھا اور ان کو قائل کرنا سب وقت بہت مشکل تھا ساری فیملی ہی اس کے اگینسٹ کھڑی تھی۔۔۔

"یہ کل کی آئی لڑکی کے لیے تم ہمارے منہ کو آرہے ہو زرانیل خان اس لیے تو تمہیں شہر نوکری کرنے کی اجازت نہیں دی تھی ہم نے۔۔۔۔؟؟؟" فرحین بیگم تاسف سے بولی تھی سردار ضرغام خان جو کہ دادا جان سے بات کرنے کا ارادہ کرتے زرانیل خان کو کال ملانے والا تھا وہ ہال میں تو ساری فیملی کو وہاں اکھٹے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"بابا امی آرام سے بات ہو سکتی ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟" عالمیار خان پہلی بار اپنے بھائی کے حق میں بولا تھا زرانیل خان نے ایک گہرا سانس لیا تھا کہ شکر ہے کوئی تو اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔

"اب بات کرنے کو بچا ہی کیا ہے برخودار۔۔۔!!!" شمس خان ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ لوگ کیا بات کر رہے تھے لیکن زرانیل خان کے ہاتھ میں ارواح کا ہاتھ دیکھتے وہ بہت کچھ سمجھ رہا تھا۔۔۔

کیا سب کو پتہ چل گیا ارواح اور زرانیل خان کے بارے میں وہ ایک پل کے لیے سوچنے لگا تھا اور شمس خان کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

"دادا جان کیا ہوا ہے مجھے بتائیں۔۔۔!!!" وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر وہ زرانیل خان کو دیکھنے لگے تھے ضرغام خان کو کچھ کچھ سمجھ میں آ گیا تھا کہ وہ کیا کہنے والے ہیں۔۔

"اس کو کہو یہ یہاں سے لے کر آیا ہے اسے واپس وہیں چھوڑ کر آئے۔۔۔" شمس خان کی آواز پر ارواح کو اپنے اندر کچھ چھن سے ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا کیا زرانیل خان اسے چھوڑ دے گا یہ ڈر دل میں سرائیت کرنے لگا تھا اس نے بے ساختہ آنکھیں اٹھاتے ہوئے زرانیل خان کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں کا رنگ اس وقت واضح طور پر تبدیل ہوا تھا اس کے ماتھے پر ابھری سبز رگیں اس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں۔۔۔

"یہ ممکن نہیں ہے دادا جان۔۔۔" وہ اپنی شعلہ برساتی آنکھوں سے کسی غیر نقطے کو دیکھتا ہوا بولا تو مرتضیٰ خان نے تاسف سے سر اٹھا کر بیٹے کو دیکھا تھا جو آج ان کے سامنے کھڑا ان کے باپ کی بات سے انکارِ کر رہا تھا جن کی بات کو یہ حویلی والے تو کیا پورے گاؤں مانتے تھے لیکن ان کا بیٹا بغاوت پر اتر آیا تھا۔۔۔

"تو پھر تم یہاں سے جاسکتے ہو اس لڑکی کو لے کر کیونکہ تم جیسے نافرمان پوتے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔" وہ بولے تو لہجہ ہر احساس سے عاری تھا ان کی بات پر سب نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے زرانیل خان کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"داداجان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ بیوی ہے اس کی کیسے وہ اسے چھوڑ سکتا ہے یہ زیادتی ہے آپ لوگوں کو سوچنا چاہیے اس بارے میں چاچو آپ تو کم سے کم اپنے بیٹے کو سمجھیں۔۔۔" یہ ضرغام خان تھا جو پہلی بار بولا تھا لیکن اس کی بات پر شمس خان نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"سردار ضرغام خان ہم فیصلہ کر چکے ہیں مانا کہ سردار تم ہو تمہارا فیصلہ اہمیّت رکھتا ہے لیکن ہم ابھی بھی ہر فیصلے کا اختیار رکھتے ہیں اور یہ ہمارا فیصلہ ہے یا تو زرانیل خان اس لڑکی کو چھوڑ دے یا پھر یہ حویلی اور

ہمیں۔۔۔کیونکہ دونوں میں سے کسی کو چننا ہو گا اسے۔۔۔۔۔اب یہ اس پر منحصر ہے کہ اسے کل کی آئی لڑکی زیادہ عزیز ہے یا ہم۔۔۔۔" شمس خان سپاٹ انداز میں بولے تھے۔۔۔

ارواح کو ان کی باتوں سے ڈر لگ رہا تھا وہ زرانیل خان کے اپنے تھے اس کے خونی رشتے اور وہ کیا تھی جس کے ساتھ اس نے تعزیز خان کے کہنے پر نکاح کیا تھا اور وہ کیا کیا خواب سجائے بیٹھی تھی۔۔۔

"زرانیل میرا بچہ ابھی وقت ہے چھوڑ دو اسے بیٹا ہم کیسے رہیں گے تمہارے بغیر۔۔۔۔" فرحین بیگم اس کے قریب آئی تھی۔

لیکن زرانیل خان مسلسل خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کے سپاٹ تاثرات دیکھ کر ارواح کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روے۔۔۔

"مجھے تعزیز بھائی کے پاس چھوڑ آئیں انہوں نے بولا تھا وہ ہمیشہ جیسے بھی حالات ہوں وہ میرا ساتھ دیں گے۔۔۔۔۔" وہ زرانیل خان سے بہت آہستگی سے بولی تھی اس پل سب سے زیادہ اسے تعزیز خان یاد آیا تھا جس نے اسے بہنوں والا دیا تھا۔۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔" وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے بولا تھا ارواح کا تعزیز خان کا نام لینا سب نے اس کی طرف دیکھا تھا وہ تعزیز خان کو جانتی تھی تو مطلب تعزیز بھی ان کے رشتے سے واقف تھا۔۔۔

"یہ تعزیز خان کی صحبت کا اثر ہے جو زرانیل خان آج ہمارے منہ کو آرہا ہے۔۔۔"حرمین بیگم دہائی دینے کے سے انداز میں بولی تھی جس پر زرانیل خان نے اپنی خالہ کو گھورا تھا۔۔۔

شرمین بیگم نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی ماحول کافی عجیب سا بن چکا تھا سب کی نظریں ارواح اور زرانیل خان پر تھیں سب کو انتظارِ تھا تو زرانیل خان کے فیصلے کا۔۔۔۔

"داداجان آپ تھوڑا سا تو سوچیں۔۔۔"

"ضرغام خان ہم مزید بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں جو فیصلہ کرنا ہے زرانیل خان نے خود کرنا ہے ہاں اس فیصلے کا اثر پوری زندگی پر ہو گا۔۔۔"وہ شاید زور زبردستی سے زرانیل خان سے کوئی فیصلہ کروانا چاہتے تھے۔۔۔۔

زرانیل خان نے باری باری سب کو دیکھا تھا سب کے چہروں سے ہوتی نظریں اپنی گڑیا کے چہرے پر گئی تھیں جس کی آنکھوں میں اس کے لیے نفرت نہیں تھی ہاں ناراضگی تھی شاید اپنے بے خبر رکھے جانے پر کہ اس نے اسے بتایا کیونکہ نہیں کہ وہ اس لڑکی سے نکاح کر چکا تھا۔۔۔

زرانیل خان نے ایک پل کے لیے اپنی آنکھیں بند کی تھیں اور جیسے فیصلہ کیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے وہ ارواح کا ہاتھ چھوڑ کر اپنی ماں کے قریب گیا تھا جو آس اور امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں اس نے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھاما تھا۔۔۔

ارواح اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جن میں کچھ لمحے قابل زرانیل خان کا ہاتھ تھا لیکن اب وہ خالی تھے تو کیا وہ اس کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کی بات ماننے والا تھا یہ سوچ آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر روی تھی۔۔۔

فرحین بیگم کی جتاتی نظریں اس پر تھیں جیسے کہہ رہی ہوں دیکھ لو میرا بیٹا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گا۔۔۔

ارواح نے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی ورنہ لگ تو ایسا رہا تھا جیسے بھری محفل میں تن تنہا بنا کسی سہارے کے کھڑی ہو۔۔۔۔وہ شوہر جس کا ساتھ تھوڑی دیر پہلے کسی محفوظ سائبان سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ شوہر اب اس سے صرف چند قدم ہی دور ہوا تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے درمیان میں صدیوں کا فاصلہ ہو۔۔۔۔

ایسا فاصلہ جسے وہ کبھی مٹا نہیں سکے گی دل بند ہونے کے قریب تھا وہ اپنے دوپٹے کو سر پر اچھے سے جمائے اس کا کونا ہاتھوں میں پکڑے مشکل سے خود کے سہارے پر کھڑی تھی آنسو زور و شور سے اس کی گالوں کو بھگو رہے تھے لیکن وہ ضبط کر کے بمشکل اپنی سسکیاں روکے ہوئے تھی۔۔۔۔

سب کے ساتھ اسے بھی زرانیل خان کے بولنے کا انتظار تھا جو اب اپنی ماں کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔۔۔

.....

تعزیز شادی سے رات گئے واپس آیا تھا تو صبح دیر سے اٹھا تھا ابر شم سے رات اس کی بات ہو چکی تھی سو ابھی اسے رانا مینشن جانا تھا کیونکہ اس کی گرینی سے ملاقات پکی تھی۔۔۔ ابر شم نے کہا تھا کہ گرینی بہت بے چینی سے اس کے انتظارِ میں ہیں سو وہ ان سے ملنے کے لیے تیار ہو رہا تھا اس نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ نکالا تھا کپڑے سلیکٹ کرنے میں پہلے اسے اتنا وقت نہیں لگا تھا جتنا آج لگا تھا وہ کبھی ایک پسند کر رہا تھا تو کبھی دوسرا اس وقت وہ شاور لے چکا تھا سو اس وقت کسرتی وجودِ پر صرف براؤن کلر کا ٹاول تھا اور وہ کپڑے سلیکٹ کرنے والا مشکل مرحلہ سر انجام دے رہا تھا وہ زرانیل خان

سے کوشش کے باوجود بھی بات نہیں کر پایا تھا نہ ہی اسے یہ بتا سکا تھا کہ وہ ابر شم کے ساتھ شادی کے بعد اس کے گھر میں رہنے والا ہے سو یہاں وہ اور ارواح ہی رکیں گے وہ نہیں۔۔۔۔

اس نے سر جھٹک کر بلا آخر ایک ڈریس اٹھایا اور اسے لیے ڈرسنگ روم میں چلا گیا تھا ڈریس چینج کرتے اس نے ہیئر برش اُٹھائے اپنے بال بنائے تھے پھر اپنا فیورٹ پرفیوم خود پر سپرے کیا تھا اور اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر دیئے تھے صوفے پر بیٹھ کر پاؤں میں بلیک کلر کے شوز پہنے تھے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا والٹ اُٹھایا اسے پینٹ کی جیب میں ڈالا اور اپنا موبائل اٹھا کر اپارٹمنٹ کا دروازہ بند کرتے وہ گاڑی میں آ بیٹھا تھا ابھی تک ابر شم نے اسے شادی کی کوئی وجہ نہیں بتائی تھی۔۔۔

اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ کسی میں انٹرسٹڈ تھی کیونکہ انٹرویو والے دن وہ اس کی فون پر ہونے والی ساری باتیں اچھے سے سن چکا تھا۔۔۔۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے اسے روڈ پر ڈالا تھا گاڑی صبح کے ساڑھے دس بجا رہی تھی اگر وہ ناشتہ کرنے بیٹھ جاتا تو کافی لیٹ ہو جانی تھی جب کہ وہ پہلے ہی لیٹ تھا سو وہ ناشتے کے بغیر ہی چل پڑا تھا خود اپنا رشتہ مانگنے کے لیے 🤣🤣🤣

اس نے ڈرائیونگ کے دوران ایک دو بار زرانیل خان کا نمبر ڈیل کیا تھا لیکن کسی نے ریسیو نہیں کیا سو وہ بند کرتا موبائل جیب میں رکھ کر سارا فوکس ڈرائیونگ پر کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ گاڑی رانا مینشن کے اندر لا چکا تھا گارڈز کو شاید ابر شم پہلے سے کہہ چکی تھی تبھی اس کے لیے گیٹ کھول دیا گیا تھا اس نے پورچ میں گاڑی روکی اور باہر نکلا۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑا تھا کہ ابر شم وہاں آچکی تھی شاید وہ گاڑی کی آواز سن کر وہاں آئی تھی لیکن اسے دیکھتے ایک پل کے لیے وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی وہ مردانہ وجاہت کا شکار ایک مضبوط توانہ مرد اس وقت تیار ہو کر غذب ڈھا رہا تھا۔۔۔۔

اس کی سفید رنگت پر وہ بلیک ڈریس بہت خوبصورت لگ رہا تھا ایک پل کے لیے ابر شم اس پر سے نظریں ہٹا نہیں سکی تھی وہ تازہ شیو میں بہت جازب لگ رہا تھا وہ اسے دیکھنے میں اتنی مگن ہو گئی تھی کہ اسے ارد گرد کا احساس ہی نہیں رہا تھا لیکن تعزیز خان کے گلہ کنگارنے پر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی

اور اسے اندر لے آئی تھی یہاں گرینی اس کے انتظارِ میں تھیں وہ خود اسے دروازے کے پاس ریسیو کرنے آئی تھیں وہ ان کی خلوصِ اور محبت دیکھ کر بہت متاثر ہوا تھا اور ان کے ساتھ چلتا آگے ہال میں آیا تھا یہاں وہ اسے بیٹھنے کا کہہ چکی تھیں۔۔۔

ابر شم ساتھ بیٹھی تو انہوں نے اسے گھورا تھا اور ان کے آنکھیں دکھانے پر وہ منہ بنا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

گرینی نے اسے سپشل کہا تھا کہ تعزیز خان کے لیے لنچ وہ کک سے تیار کروائے گی سو وہ کچن میں چلی آئی تھی کک کو چند ضروری باتیں بنانے کے بعد وہ کچن سے نکلی تھی کہ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون بجا تھا اس نے دیکھا تو ائزم کا نمبر تھا وہ ایک دم سے خوش ہوئی تھی اور کال ریسیو کی تھی انداز کافی گرم جوشی لیے ہوئے تھا۔۔۔

"کیسے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" وہ سب سے پہلے اس کی خیریت پوچھنے لگی تھی کیونکہ بات کیے کافی دن ہو گئے تھے اور ابر شم کو یہ دن کہیں سال لگے تھے۔۔۔۔

"ابر شم میں ایک بات پوچھوں گا سیدھے سے جواب دینا مجھے کوئی ادھر اودھر کی بات کیے بغیر۔۔۔!!!" اس کا انداز سنجیدگی لیے ہوئے تھی ابر شم ایک دم سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ائزم سب ٹھیک ہے مجھے پریشان کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟؟ ایسی کیا بات ہے جو تمہارا موڈ اتنا سیریس ہے۔۔۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اسے لگا تھا کہ اتنے دنوں بعد وہ اسے کال کر رہا ہے تو یقیناً اس کے بارے میں پوچھے گا اس کی خیریت معلوم

کرے گا لیکن وہ توں س غصہ کیے جائے رہا تھا اور ایسے لہجے ابر شم رانا کو پسند نہیں تھے۔۔۔۔

"تم کسی کو ڈیٹ کر رہی ہو ابر شم۔۔۔!!!" اس کا انداز سنجید گی سے بھرا تھا اس کی بات سنتے ابر شم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم ائزم جانتے بھی ہو۔۔۔ کم۔سے۔کم بولنے سے پہلے سوچ تو لیتے کہ تم کس سے اور کیا بات کر رہے ہیں مجھے لگا تھا کہ اتنے دنوں مجھے کال تم میری محبت میں کر رہے ہو لیکن میں غلط تھی تم تو۔۔۔۔" وہ اپنے دانت پیس کر بولی تھی ائزم کو فوری اپنے لب و لہجہ کا احساس ہوا تھا کیسے بھول گیا تھا کہ مقابل ابر شم رانا ہے کوئی معمولی لڑکی نہیں جسے وہ ایسے ٹریٹ کر رہا تھا۔

کیسے بھول گیا تھا کہ ابر شم ایسا رویہ برداشت نہیں کرتی تھی اور وہ فون اٹھاتے ہی شروع ہو گیا تھا لیکن وہ بھی کیا کرتا جب سے سفر انے اسے وہ تصویریں بھیجی تھیں اسے چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

"یار میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں یہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو یہاں رہ کر بھی تم سے ایک پل غافل نہیں رہ پایا ہوں میں ہر وقت یہ ہی سوچ اعصابوں پر سوار رہتی ہے کہ کہیں تم کسی اور کی۔۔۔۔" وہ ایک دم سے اپنی ازلی انداز میں واپس آیا تھا وہ انداز جس کی وجہ سے ابر شم کو اس سے محبت ہوئی تھی اب تو اپنی پہلے والی بات بھی غلطی ہی لگی تھی اس لگ رہا تھا کہ اسے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی ابر شم سے۔۔۔۔

"رئیلی تمہاری باتوں سے تو کچھ اور ہی فیل ہوا مجھے اور جو لفظ تم نے بولا مجھے ذرا بھی اچھا نہیں لگا ائزم۔۔۔۔!!!" وہ ابر شم تھی جو محسوس کرتی تھی اگلے کہ منہ پر کہہ دیتی تھی۔۔۔۔

"سوری ابر شم یار پتہ نہیں میرے منہ سے نکل گیا تھا تم اگنور کرو اسے اوئر یہ بتاؤ گرینی کیسی ہیں اوئر تم کیا کرتی ہو آفس کیسا جا رہا ہے آج کل۔۔۔۔؟؟؟" وہ بات کو پلٹ چکا تھا۔۔۔۔

"میں کچھ نہیں بس آفس ورک۔۔۔۔ اور گرینی بالکل ٹھیک ہیں بلکہ اب تو بہت خوش ہیں وہ۔۔۔" وہ باہر گرینی کا خوشی سے دمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر آئی تھی سو حوالہ اس کی طرف ہی تھا۔۔۔

"گڈ یہ تو اچھا ہے ایسے ہی یہ سال پلک جھپکتے گزر جائے گا اور پھر ہم دونوں ساتھ ہوں گے ابر شم کتنا اچھا ہو گا نہ سب کچھ مجھے تو ابھی سے سوچ کر اتنا اچھا لگ رہا ہے کہ کیا بتاؤں۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔ ابر شم حیران ہوئی تھی کہاں وہ دو منٹ بھی بات نہیں کرتا تھا اور اب اتنی دیر سے اس کے ساتھ مصروف تھا اب کیا اس کے آفس ورک پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔

"خیریت ہے آج اتنے فری کیسے۔۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی اس کے لہجے کی تلخی وہ نوٹ کر چکا تھا کہاں وہ اس کی ایسی باتوں پر مسکرا کر خوشی کا اظہار کرتی تھی اور اب وہ کیسے اس پر طنز کر رہی تھی خیر یہ بھی ائزم کو اپنی غلطی لگ رہی تھی اسے ابر شم سے وہ ڈیٹ والی بات کرنی ہی نہیں چاہیے تھی وہ کچھ زیادہ ہی مائیڈ کر گئی تھی اس چیز کو۔۔۔۔

"جان تمہارے لیے تو ہر وقت ہی فری ہوتا ہوں ہاں آج آفس تھوڑا سا لیٹ جانا تھا تو سوچا تم سے باتیں کر لوں لیکن تم تو ایک بات کو لے کر ہی بیٹھی ہو ابھی تک یار میں نے ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔۔" وہ کلئیر کرنے لگا تھا پہلے والی بات کو۔۔۔۔

"اچھا لیکن میں تھوڑی سی بیزی ہوں تم تھوڑی دیر بعد کال کر سکتے ہو کیا۔۔۔۔؟؟؟" وہ ایک نظر شیشے اس پار نظر آتے تعزیز خان کے عکس کو دیکھتی ہوئی بولی تھی جو گرینی کے ساتھ باتوں میں مگن تھا اور گرینی بھی بہت اچھے مزاج میں لگ رہی تھیں ابر شم کا دل چاہا وہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور سنے کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں تبھی وہ ائزم کو کال کانٹے کا کہہ رہی تھی اس کی بات سنتے ائزم کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ مٹھیاں بھینچے صبر کر گیا

تھا یہاں ان کی اتنے سالوں کی محنت تھی وہ لوگ ایسے تو نہیں جانے دے سکتے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے تم کام کر لو۔۔۔۔" وہ لہجے میں محبت اور مٹھاس سموتے ہوئے بولا تھا اس کا اتنا اچھا انداز دیکھ کر ابر شم مسکرائی تھی۔۔۔۔

یعنی وہ اس کے غصے سے خائف ہوا تھا ابر شم کے لب مسکرائے تھے اور اس نے مزید چند باتیں کرتے کال کاٹ دی تھی اور واپس گرینی اور تعزیز خان کی طرف بڑھ گئی تھی اس نے اندر قدم رکھا تو گرینی اور تعزیز خان ایک دم سے خاموش ہوئے تھے ان کی خاموشی کو ابر شم نے محسوس کر لیا تھا وہ گرینی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان نے بغور اسے دیکھا تھا جو اس وقت لائٹ پنک کلر کی شرٹ اوٗر وائٹ ٹروزار پہنے ہوئے تھی بال کھلے پیچھے اس کی کمر پر پھیلے ہوئے تھے اوٗر اس نے اپنے ارگرد ایک وائٹ کلر کی شال اوڑھ رکھی تھی وہ سادہ سے حلیے میں بھی کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی نظریں خود پر محسوس کرتے اس نے اپنی گرے گرین آنکھیں اٹھا کر تعزیز خان کو دیکھا تھا جو اپنی بلیک سمو کی آنکھیں اسی پر گاڑے ہوئے تھا اس نے دانت کچکچائے تھے اس کے چہرے کے تاثرات گرینی نے بھی دیکھے تھے اور انہوں نے ابر شم کو گھورا تھا۔۔۔

"کیا بات کر رہے تھے آپ لوگ۔۔۔؟؟؟" وہ جب سے وہاں آکر بیٹھی تھی تب سے وہ دونوں خانوش تھے اور یہ خاموشی ابر شم سے ہضم نہیں ہوئی

تھی سو اس نے پوچھ لیا تھا جس پر گرینی تو مسکرائی ہی تھیں ساتھ تعزیز خان کے عنابی لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"یہ تعزیز تمہاری شکایتیں لگا رہا تھا کہ میری بوس بہت سخت ہے بہت کام کرواتی ہے مجھے اور لنچ بریک بھی نہیں دیتی ہے۔۔۔۔" گرینی مسکراہٹ دبائے بولی تھیں اور ابر شم ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور جارحانہ تیور لیے اس نے تعزیز خان کو گھورا تھا۔۔۔

"تم یہاں غالباً کسی اور اور کام سے آئے تھے نہ کہ میری شکایتیں لگانے کے لیے۔۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی اس کی بات پر گرینی مسکرائی تھیں۔

"گرینی آپ مسکرا کیوں رہی ہیں کوئی جوک تو نہیں سنایا میں نے۔۔۔؟؟؟" وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی جس پر تعزیز خان نے لب دبائے تھے کیونکہ آگر وہ اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتی تو اس کی کلاس پکی تھی۔۔۔۔

"میرا بچہ آبی ہم ایسے ہی بس نکاح کی ڈیٹ فکس کر رہے تھے۔۔۔۔" وہ اب کی بار سیریس ہوئی تھیں۔۔۔

"کون سی ڈیٹ رکھی ہے آپ نے پھر۔۔۔" وہ سیدھی ہوتی ہوئی پوچھنے لگی تھی جس پر گرینی نے اسے کل کے دن کا بتایا تھا جب کہ وہ اتنی جلدی کی ڈیٹ سن کر کافی شوکڈ ہوئی تھی۔۔۔۔

"کل مطلب صرف ایک دن اتنے کم دن کیوں رکھے آپ نے۔۔۔؟؟؟" وہ اتنی جلدی کی وجہ سمجھ نہیں پائی تھی کیونکہ اسے لگا تھا

کہ آرام سے سارے فنکشن ہوں گے اور تب تک ہو سکتا کہ کوئی اور ہی حل نکل آتا مسلے کا لیکن اتنی جلدی وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے آبی۔۔۔اور ویسے بھی میں جلدی سے جلدی اس فرض سے سبکدوش ہو جانا چاہتی ہوں بیٹا امید ہے تم میری بات کو سمجھو گی۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلا گئی تھی ایک طرح سے اچھا تھا جتنی جلدی یہ سب کچھ ہو جاتا اتنا ہی اچھا تھا۔۔۔۔

"نہیں گرینی مجھے کوئی پرو بلم نہیں ہے تعزیز تمہیں بھی کوئی مسلہ تو نہیں ہے۔۔۔"وہ اب تعزیز سے مخاطب ہوئی تھی جس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میں گرینی کو بتا چکا ہوں مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے بس میں یہاں سٹے کرنے سے تھوڑا پریشان ہوں اگر آپ میرے ساتھ میرے اپارٹمنٹ میں ایڈجسٹ کر لیں گے۔۔۔۔۔" وہ پہلے تو مان گیا تھا اس کے ساتھ رانا مینشن میں رہنے کے لیے لیکن اب سے بہت عجیب لگ رہا تھا ایسے کیسے وہ کسی کے ساتھ اس کے گھر میں رہ سکتا تھا۔۔۔

گرینی سے وہ بات کر چکا تھا انہوں نے بھی اسے یہیں رہنے کا کہا تھا اور اب وہ ابر شم سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"میرا خیال ہے یہ بات ہم پہلے کلئیر کر چکے ہیں تو اس پر اور بات کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے ہم کل کے فنکشن کو ڈسکس کر لیتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے دوبارہ سے گھر والے موضوع کو کلوز کر چکی تھی جس پر تعزیز نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے سر ہلایا تھا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تو پھر آپ بتائیں کل کی تیاریاں کیسی کرنی ہیں "
مطلب کوئی ہوٹل وغیرہ بک کرنا ہے اؤر آپ لوگوں کے رشتے
بھی ہوں گے ان کو انوائیٹ بھی کرنا ہو گا۔۔۔؟؟؟"وہ اب کل
کے بارے میں بات کرنے لگا تھا جس پر گرینی افسردہ ہوئی
تھیں۔۔۔

ارے بیٹا ہمارے کوئی لمبے چوڑے رشتے دار نہیں ہیں بس آبی کی "
پھوپو ہے وہ ادھر نہیں ہوتی ہے تو بس آس پڑوس کے لوگوں کو
بلانا ہے وہ میں خود کر لوں تم لوگ بس شاپنگ کر لینا رات کو تاکہ
سب کچھ ٹائم پر ہو جائے۔۔۔"رشتے داروں کے نام پر بہت کچھ یاد
آیا تھا ان کو لیکن وہ ضبط سے مسکرائی تھیں ان کی بات پر تعزیز

خان نے سر ہلایا تھا سارے معاملات ان کے طے ہو گئے تھے گرینی نے سب سے جو پوچھنا تھا وہ پہلے ہی پوچھ چکی تھیں سو اب اس نے رات کو آنا تھا ابر شم کو شاپنگ پر لے جانے کے لئے۔۔۔

آفس سے ان لوگوں نے دو تین دن کا بریک لیا تھا اور اب تعزیز واپس چلا گیا تھا ابر شم اور تعزیز میں ڈیسائیڈ ہوا تھا کہ آفس میں ان کی شادی سکرٹ رکھی جائے گی کسی کو نہیں بتائے جائے گا اس بارے میں کچھ۔۔۔ان کے متعلق۔۔۔۔

جس پر تعزیز خان نے اتفاق کیا تھا۔۔۔۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 21

.....

سب کی نظریں زرانیل خان پر تھیں سب اس کے بولنے کے انتظار میں تھے فرحین بیگم کو یقین تھا کہ ان کا بیٹا کبھی نہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا اور نہ ہی ان پر کبھی اس لڑکی کو ترجیح دے گا اور ارواح اس کی حالت سب سے خراب تھی وہ بچاری بمشکل وہاں کھڑی تھی زرانیل خان بھری محفل میں اسے ایسے تن تنہا چھوڑ دے گا یہ تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو بہت مشکل سے روکے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"آپ سب لوگ میرے لیے بہت اہم ہیں۔۔۔!!!"زرانیل خان نے بولنا شروع کیا تھاسب کے رکے سانس بحال ہوئے تھے اور ارواح دو قدم پیچھے ہوئی تھی سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا۔۔۔۔

"لیکن میری بیوی بھی میرے لیے اہم ہے جس کے ساتھ میں نے رشتہ جوڑا ہے ایسے کیسے ختم کر سکتا ہوں۔۔۔۔؟؟؟"وہ شمس خان کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے سوال رہا تھاارواح نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"تمہارے لیے یہ کل کی آئی لڑکی اب اتنی اہم ہو گئی ہے زرانیل خان کہ اس کے لیے تم اپنے ماں باپ کے مقابل آ گئے ہو۔۔۔۔؟؟؟"شرمین بیگم طنزیہ انداز میں بولی تھیں لیکن زرانیل خان نے ان کو جواب نہیں دیا تھا

جانتا تھا انہیں اپنی بیٹی کے لیے افسوس ہو رہا تھا کہ ان کی بیٹی اس کی بیوی نہیں بن سکی ہے۔۔۔۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو زرانیل خان صاف صاف بتاؤ ہمیں۔۔۔۔۔؟؟؟ کیا فیصلہ ہے۔۔۔۔؟؟؟ تمہارا یہ لڑکی۔۔۔؟؟؟ یا ہم جو بھی فیصلہ ہے ابھی آگاہ کرو ہمیں۔۔۔؟؟؟" شمس خان اپنی زور دار آواز میں بولے تھے۔۔۔

"ارواح۔۔۔۔!!؟" زرانیل خان ارواح کے قریب آتا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا جس پر سب لوگ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

آرمینا کو تو زرانیل خان کا یہ فیصلہ بہت اچھا لگا تھا اسے خوشی ہوئی تھی کہ کوئی تو تھا جو خود کے لیے سٹینڈ لے رہا تھا ورنہ یہاں اس حویلی میں اکثر آواز اُٹھانے والوں کی آواز دبا دی جاتی تھی۔۔۔۔

"تو پھر آج سے تم سے ہمارا ہر رشتہ ختم۔۔۔" شمس خان بولتے رکے نہیں تھے بلکہ وہ وہاں باہر چلے گئے تھے ان سے ابھی تک یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ جو پوتے ان کی ہر بات مانتے تھے وہ اج ان کے منہ کو آرہے تھے۔۔۔

"زرانیل تم تھوڑا سا ٹائم سوچو ایسے مسلے کا حل تھوڑی نہ نکلے گا۔۔۔" ضرغام خان دادا جان کے جانے کے بعد زرانیل خان کے قریب آیا تھا جب کہ وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔۔۔

"اب کچھ سوچنے کے لیے بچا ہی نہیں ہے ضرغام یہ میری بیوی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں یہ ممکن نہیں ہے میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا ہوں میرے نام کے ساتھ منسوب ہے یہ میری عزت میں اگر اس کے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا تو اور کون ہو گا۔۔۔؟؟؟" وہ ٹوٹے ہوئے

لہجے میں بولا تھا وہ خود کو نسا خوش تھا ان لوگوں سے یوں تعلق ٹوٹ جانے پر لیکن یہ شمس خان کا فیصلہ تھا جانتا تھا ہر کسی کو ان کا فیصلہ ماننا ہی تھا۔۔۔

"لیکن ہم کیا ہیں اگر یہ بیوی ہے تو ہم لوگوں کو چھوڑ دو گے کیا۔۔۔!!!" فرحین بیگم کو یقین نہیں آرہا تھا ان کا بیٹا اتنی آسانی سے ان سے دور جانے کی بات کر رہا تھا کیسے وہ ایک چند دنوں کی آئی لڑکی کے لیے اپنے خونی رشتوں سے منہ موڑ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

انہیں بے ساختہ اس خوبصورت لڑکی سے نفرت محسوس ہوئی تھی جو ان کے بیٹے کو اب سے الگ کرنے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔

"امی میں نہیں آپ لوگ خود ہی مجھے الگ کرنا چاہتے ہیں پسند کی شادی کرنا جرم تھوڑی ہے اور ویسے بھی میں نے صرف نکاح کیا ہے ارواح

سے۔۔۔"وہ اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لے چکا تھا ارواح نم آنکھوں سے اسے دیکھے جا رہی تھی وہ ایسے اس کا مان رکھے گا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"نہیں زرانیل میرے بچے میں تمہیں خود سے الگ نہیں جانے دوں گی کبھی نہیں۔۔۔۔"وہ زرانیل خان کے قریب آئی تھیں اور ارواح کو اس سے الگ کرنا چاہا تھا لیکن زرانیل خان نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔

"فرحین چھوڑو اسے جانے دو جب یہ اس لڑکی کے لیے ہمیں چھوڑ سکتا ہے تو ہمیں اس کے جیسے بیٹے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی یہ اگر ہم سے پیار کرتا ہوتا تو ہماری بات مانتا۔۔۔"وہ ہارے ہوئے انداز میں بولے تھے بیٹا منہ کو آرہا تھا یہ بات معمولی تھوڑی تھی۔۔۔۔

"بابا اگر آپ لوگ مجھ سے کوئی جائز بات کرتے تو میں ضرور مان لیتا لیکن یہ کبھی نہیں چلو ارواح۔۔۔۔" وہ ارواح کا ہاتھ تھام کر خان حویلی کی دہلیز پار جر گیا تھا وہ وہاں کبھی نہیں رکنا چاہتا تھا یہاں اس کی بیوی کو عزت ہی نہیں دے جائے۔۔۔

وہ جانتا تھا سب لوگوں کو جب پتہ چلے گا تو سب لوگوں کا ری ایکشن کچھ زیادہ اچھا نہیں ہو گا لیکن ایسا ہو گا یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔۔۔

ضرغام خان فرحین بیگم اور نیوشا نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ رکا نہیں تھا وہ واپس چلا آیا تھا۔۔۔

ارواح اس کے سرخ چہرے کو دیکھتی ہوئی کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ لوگ اپنے اپارٹمنٹ پہنچ گئے تھے زرانیل خان نے گاڑی پارک کی اور وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے لیکن سامنے صوفے پر تعزیز خان کو بیٹھے دیکھ کر وہ دونوں حیران ہوئے تھے۔۔۔

تعزیز خان کی نظریں بھی ان پر پڑ چکی تھیں وہ اٹھ کر ان کے قریب آیا تھا۔۔۔

"تم لوگ اتنی صبح صبح واپس آ گئے خیریت تھی نہ آج تو ریسپشن تھا نہ پھر کیا۔۔۔؟؟؟" وہ زرانیل خان کی پریشان شکل دیکھتا پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے بھی زرانیل خان کو دیکھا تھا وہ پورے راستے خاموش رہا تھا ارواح نے اس کی جانب کہیں بار دیکھا تھا لیکن وہ خاموش رہا تھا جتنا سفر جاتے ہوئے اچھا رہا تھا اتنے ہوئے اتنا ہی برا۔۔۔

"ابھی کچھ نہیں بتا سکتا ہوں میں بعد میں بات کروں گا تم سے ارواح میرے پیچھے آنے سے پہلے اپنی شکل ٹھیک کر لو کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔"وہ اس کے آنسو سے تر چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا جس پر تعزیز خان اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ ضرور کوئی نہ کوئی بات تو ہے ورنہ وہ لوگ ایسے پریشان نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔

"زرانیل بتا تو کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟"وہ بھلا صبر کیسے کر سکتا تھا سو پوچھنے لگا تھا جس پر زرانیل خان نے اپنی لال انگار آنکھیں اس پر گاڑی تھیں۔۔۔

"بھیا۔۔۔"ارواح مزید خود پر ضبط نہیں کر پائی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اسے روتے دیکھ کر زرانیل خان کی آنکھوں سے شعلے برسنے لگے تھے کیسے دیکھ سکتا تھا وہ ارواح کو روتے ہوئے اس نے کھینچ کر اسے سینے سے لگایا تھا تعزیز خان کی نظر زرانیل پر تھی کہ کب وہ اسے کچھ بتائے۔۔۔۔

"گھر میں سب کو پتہ چل گیا ہمارے نکاح کے بارے میں اور دادا جان نے مُجھے گھر سے نکال دیا کیونکہ ایک باہر کی لڑکی ان کے پوتے کی بیوی نہیں بن سکتی ہے۔۔۔!!!" زرانیل خان مٹھیاں بھینچ کر بولا تھا تعزیز خان کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔اور تمہارے ماں باپ انہوں نے کیا کہا۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"وہ تو دادا جان سے بھی دو ہاتھ آگے تھے ان لوگوں نے پہلے ہی واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ تمہیں ارواح اور ہم میں سے کسی ایک کو رکھنا ہو گا ایسا بھی کوئی کرتا ہے رشتوں کی تقسیم بہت مشکل ہوتی ہے وہ نہیں جانتے کیا کہ میں ان لوگوں سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں پھر بھی وہ لوگ ایسا کیوں کر رہے تھے مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔" وہ سر ہاتھوں میں تھامے صوفے پر بیٹھ گیا تھا

ارواح اس کی کنڈیشن اچھے سے سمجھ رہی تھی اپنوں سے دوری کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوتی ہے وہ خود اس درد سے گذر رہی تھی کیسے نہیں جانتی وہ بھلا۔۔۔۔۔

"زرانیل دیکھ جب ان لوگوں کو ہی احساس نہیں ہے تو پھر میرا نہیں خیال تمہیں ان لوگوں کو لیے خود کو پریشان کرنا چاہیے آگر وہ لوگ تم سے پیار کرتے ہوئے تو یہاں آئیں گے ورنہ تم بہتر جانتے ہو۔۔۔مجھے ذرا بھی امید نہیں ہے کہ وہ لوگ ارواح کو کبھی حویلی کی بہو تسلم کریں گے لیکن گڑیا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔"تعزیز خان نے ارواح کے سر پر ہاتھ رکھا تھا جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔

"تم لوگ تھوڑا سا ریسٹ کر لو مجھے کہیں جانا ہے شام میں ملتے ہیں اور تمہاری تو چھٹیاں ہیں نہ تو آفس تو نہیں جاؤں گے تم میرے خیال میں۔۔۔۔؟؟؟" وہ زرانیل خان سے پوچھنے لگا تھا جس نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور پھر ارواح اور زرانیل خان اندر روم میں چلے گئے تھے اور تعزیز خان تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ زرانیل خان سے بات کرنا چاہتا تھا اپنے اور ابر شم کے نکاح کے متعلق لیکن اس کی کنڈیشن دیکھتے وہ کر نہیں پایا تھا اور آج شام کو نکاح تھا تو وہ ابھی ابر شم سے ملنے جا رہا تھا اس سے ملنا بہت ضروری تھا کیونکہ وہ اس سے مل کر چند باتیں کلئیر کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

شاپنگ وہ لوگ رات کو ہی کر چکے تھے ابر شم کا ڈریس اور باقی کی چیزیں وہ لوگ لے چکے تھے اور دوسری ساری تیاریاں بھی ہو چکی تھی نکاح کا فنکشن

ابر شم لوگوں کے منشن میں ہی ہونا تھا اس کے لان میں ہی جس کی ارینجمنٹ کے لیے وہ باقاعدہ کچھ لوگوں سے رابطہ کر چکا تھا وہ تیار ہو کر باہر آیا تو لاونج خالی تھا یعنی ارواح اور زرانیل خان ابھی تک روم میں ہی تھے وہ ان کو ڈسٹرب کیے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

.....

سب لوگ اس وقت لاونج میں بیٹھے تھے عالمیار اور آرمینا کا ولیمہ کینسل کر دیا گیا تھا ویسے بھی عالمیار اتنی جلدی ولیمے کے حق میں نہیں تھا اور جو زرانیل خان کی وجہ سے مسلہ بنا شمس خان نے فوری ہی کینسل کر دیا تھا کیونکہ جتنے لوگ آتے بات پھیلنے کا خطرہ اتنا ہی زیادہ تھا وہ جانتے تھے کہ ان کا پوتا ان سے بہت محبت کرتا ہے چند دن بعد وہ خود ہی اس لڑکی کو چھوڑ کر ان کے پاس آئے گا وہ اس وقت لاونج میں بیٹھے کسی بات پر غور و فکر کر

رہے تھے ضرغام خان ان کے پاس ہی بیٹھا تھا وہ بھی ان سے خفا لگ رہا تھا ظاہر ہے وہ خوش تو نہیں ہو گا اس فیصلے سے وہ زرانیل خان کے منہ سے پہلے ہی سن چکا تھا کہ وہ اس لڑکی کو کبھی نہیں چھوڑے گا کسی بھی حال میں۔۔۔

اور زرانیل خان نے اپنی بات سچ کر دکھائی تھی وہ ان سب کو ناراض کر کے بھی اس لڑکی کا ساتھ نہیں چھوڑ رہا تھا ضرغام خان اس وقت اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر اپنی ٹھوڑی ٹھکائے کسی گہری سوچ میں گم تھا شمس خان کی نظریں اس پر پڑی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

"ضرغام خان تمہیں بھی یہی لگتا ہے کہ ہمارا فیصلہ غلط تھا۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چھڑی جس کی مدد سے وہ چلتے تھے اس پر تھوڑا سا دباؤ دیتے اسے زمین پر پھیرتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔

"معذرت داداجان آپ کو تھوڑی سی لچک دکھانی چاہیے تھی زرانیل خان مجھے پہلے ہی بتا چکا تھا اس نکاح کے بارے میں میں آپ سے بات کرنے ہی والا تھا کہ آپ لوگوں نے خود ہی دیکھ لیا زرانیل کو۔۔۔۔"ضرغام خان نے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

"کیا تم پہلے سے جانتے تھے تم نے اس کی حوصلہ شکنی کیوں نہیں کی ضرغام ہماری روایات کو بھول گئے ہو تم لوگ باہر کی کوئی لڑکی نہیں آسکتی ہے یہاں۔۔۔"وہ ضبط سے سرخ پڑ رہے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے تھے ضرغام خان ان کے لفظوں سے ان کے ضبط کا پتہ لگا سکتا تھا۔۔۔

"داداجان آج کل یہ رسم ورواج کافی پرانے ہو چکے ہیں اور ویسے بھی اس لڑکی کو کسی کی مدد کی ضرورت تھی تو زرانیل خان نے اسے اپنے نکاح میں لے لیا تھا اور آپ لوگوں نے یہ سب کر کے زرانیل خان کو کتنا دکھی

کیا۔۔۔"وہ پریشانی سے ماتھا مسلتے ہوئے بولا تھا سب کا ری ایکشن اسے کچھ پسند نہیں آیا تھا بھلے وہ لوگ ناراض تھے لیکن ان سب کو اتنی سنگ دلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

"ضرغام خان یہ تم کہہ رہے ہو ہمیں حیرت ہو رہی ہے." وہ کہہ کر رکے نہیں تھے بلکہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔۔

ان کے جانے کے بعد ضرغام خان بھی اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا تھا وہ صبح کا نکلا ایک بار بھی واپس نہیں گیا تھا اس نے ارشک کو بھی باہر نہیں دیکھا تھا یعنی وہ ابھی تک روم سے نکلی ہی نہیں تھی اسے اس کی فکر ہوئی وہ اپنی شال ٹھیک کرتا اٹھ کر روم میں چلا آیا تھا۔۔۔

.....

ضرغام خان روم میں انٹر ہوا تو پورا کمرہ خالی تھا ارشک کو کہیں نہ پا کر وہ پریشان ہوا تھا اس نے ڈریسنگ روم چیک کیا وہ بھی خالی تھا وہ پھر واش روم کی طرف بڑھا تھا جس کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی کیز میں سے واش روم کے دروازے کی کیز نکالی تھیں اور ان سے دروازہ کھولتے وہ اندر آیا تھا لیکن سامنے کا منظر دیکھتے سردار ضرغام خان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی تھی کیونکہ ارشک فرش پر بے ہوش پڑی تھی اس کے اوپر شاور کا پانی ٹپک ٹپک برس رہا تھا اس کا پورا وجود نیلا پڑ چکا تھا نجانے کتنے ٹائم سے وہ ایسے پڑی تھی وہ تو اب آیا تھا چار پانچ گھنٹوں کے بعد واپس اس نے تیزی سے آگے بڑھتے ارشک کے بے ہوش وجودِ کو باہوں میں بھرا تھا لیکن اس کا برف کی مانند ٹھنڈا وجود اس کے گیلے کپڑے وہ اس وقت شدید بخار میں بھی تھی سردار ضرغام خان نے اس کے کپڑے جو

تقریباسارے ہی گیلے ہو چکے تھے اس کے بدن سے الگ کرتے ان کو دور پھینکا تھااوَر باتھ روب کھینچااوَر اس کے وجود پر پہناتے ہوئے وہ اسے باہوں میں بھرے روم میں واپس آیا تھا۔۔۔۔

اس کے بے ہوش وجود کو اس نے اس بیڈ پر لٹایا تھااس کے بال بھی گیلے تھے ان میں اس نے ٹاول لپیٹا تھا کیونکہ ان سے پانی ٹپک رہا تھااوَر پھِر وہ ڈریسنگ روم میں گیا تھاارشک کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا لے کر وہ واپس آیا تھا۔۔۔

اس کے پاس زیادہ کمرے نہیں تھے بس جو جوڑے اسے آرمینا نے دیئے تھے وہ انہیں ہی بار بار استعمال کرتی تھی اس کے کپڑوں کو دیکھتے ضرغام کے دل میں ہول اٹھا تھاوہ اس کی بیوی تھی اس کے حقوق پورے کرنا

ضرغام خان کا فرض تھا وہ اس کے سارے کام کر رہی تھی اپنے بیوی ہونے کے سارے فرائض وہ نبھا رہی تھی اور وہ خود۔

--

وہ خود کیا کر رہا تھا اپنی بیوی کو اس نے ابھی تک ایک جوڑا تک خرید کر نہیں دیا تھا وہ ایک پل کے لیے شرمندہ ہوا تھا لیکن زہن کے پردے میں پھر اپنے باں ا کا عکس لہرایا تھا پھر سے سب یاد آیا وہ دونوں ہی کپل تو نہیں تھے جو وہ یہ سب کرتا اس کے لیے وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ ارشک کا باپ اس کے باپ کا قتل تھا۔۔۔۔

وہ کپڑے لے کر ارشک کے قریب بیڈ پر بیٹھا تھا جس کے نیلے پڑتے ہونٹ اور سردی کی وجہ سے کپکپاتا اس کا وجود وہ ایک پل کے لیے سب بھولتے

اس کے وجود سے باتھ روب کو الگ کرتے اسے کپڑے پہنا چکا تھا وہ ایک بار بھی نہیں ہلی تھی ضرغام خان اس پر جھکا اور اس کے نیلے پڑتے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا تھا اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرتے وہ اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

ارشک کے ٹھنڈے وجودِ میں اس کے لمس سے ہل چل ہوئی تھی وہ بے چین ہوئی تھی یعنی اسے بے ہوشی میں بھی ضرغام خان کا لمس ناگوار گزرا تھا ایک سرد لہر ضرغام خان کے وجودِ میں سرایت کر گئی تھی لمس میں شدت آئی تھی جسے برداشت کرنا ارشک کے لیے مشکل ہوا تھا وہ ہوش میں آرہی تھی اور اسے خود سے دور کرنے کی کوشش بھی شروع کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ ضرغام خان کی گرفت اس کے نازک لبوں پر کافی سخت تھی۔۔۔

وہ اچھے سے اس کے لبوں کا رس نچوڑتے ہوئے پیچھے ہوا تھا اور زور سے اس کے پہلے سے زخمی لبوں پر اپنے دانت گاڑے تھے ارشک سسکی تھی۔۔۔

"کب سے تھی واش روم میں تم۔۔۔؟؟" وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا ارشک نے اس سے الگ ہونے کی کوشش کی تو ضرغام خان نے اس کی کوشش ناکام بنادی تھی اور وہ اس کے حصار میں قید ہو گئی تھی۔۔۔

"وہ میں۔۔۔" ایک تو اس کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے ضرغام خان کا تنگ حصارِ وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اس کے بالوں سے ٹاول کھینچ کر دور اچھالا تھا اس کے لمبے بال اس کے شانوں پر پھیل گئے تھے اس کے بال بہت لمبے سلکی اور

خوبصورت تھے جن سے اٹھ رہی شمپو کی مہک ضرغام خان کے حواسوں پر چھائی تھی اس کے دلکش وجود میں کھوتے ایک پل کے لیے وہ باہر ہوئے واقعے کو بھول گیا تھا اس کے بالوں میں منہ دیئے اس نے اس کی مہک کھینچ کر خود میں اتاری تھی۔۔۔

ارشک سوکھے پتے کی طرح لرزی تھی اس کی شدت وہ کب ہی سہہ پاتی تھی ابھی بھی بمشکل خود پر کنٹرول کیا تھا۔۔۔

ضرغام خان کو کچھ یاد آیا تو وہ اس سے الگ ہوتے اپنے کپڑے ٹھیک کرتا اٹھ کر نکل گیا تھا ورنہ اس کے پاس رہتا تس خود پر اختیار کھو دیتا وہ جو صحیح نہیں تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی ارشک نے اپنا اٹکا سانس بحال کیا تھا لیکن جب خود پر نظر پڑی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی اس کے کپڑے چینج تھے اسے یاد آیا وہ تو باتھ روم میں تھی اور شاور کے نیچے وہ یہاں روم میں کیسے اور اس کے کپڑے کیا ضرغام خان نے چینج کیے تھے اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے دل تیز تیز دھڑکنے لگا تھا وہ بیڈ سے اٹھی تھی اور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی اس وقت وہ نیلے رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی دوپٹہ بھی ہلکے نیلے رنگ کا تھا وہ پل میں سرخ ہوئی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے سردار ضرغام خان سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی اس پل۔۔۔۔

"جب آپ کو سچائی کا پتہ چلے گا میں آپ سے بہت دور چلی جاؤں گی آپ چاہا کر بھی مجھے ڈھونڈ نہیں پائیں گے۔۔۔ سردار سائیں۔۔۔" وہ اپنے آنسو

صاف کرتے ہوئے بولی تھی وہ سوچ چکی تھی جب اس کے بابا کی بے گناہی ثابت ہو گی وہ یہاں ایک پل بھی نہیں رہے گی اپنے ماں باپ کے پاس چلی گئی تھی وہ کل سے بہت پریشان تھی دل بھی اداس تھا بار بار اپنی ماں کی یاد آ رہی تھی کاش وہ ان کے ساتھ ہوتی۔۔۔

اپنے ماں باپ کو یاد کرتے کہیں آنسو اس کی پلکوں کی باڑ توڑتے اس کے عارض پر بہے تھے۔۔۔

زندگی کتنی عجیب شے ہے انسان جس چیز کا تصورِ بھی نہیں کرتا وہ ہو جاتا ہے اس کے ساتھ۔۔۔

وہ کبھی باہر سے خان حویلی دیکھتی تھی تو خواہش ہوتی تھی کہ کاش وہ اندر سے بھی اس خوبصورت حویلی کو دیکھے مگر اب اس کو اندر سے دیکھ کر اسے

وحشت ہوتی تھی ایسا لگتا تھا وہ اس حویلی کی در و دیوار میں قید سی ہو گئی ہو جو کہ کہیں نہ کہیں سچ بھی تھا وہ قید ہی تو ہو چکی تھی۔۔۔

.....

عباد صاحب کو وہ لڑکا اپنے گھر لانے کے بعد ان کا کافی خیال بھی رکھ رہا تھا تسمیہ بیگم کو دنیا سے گئے دو دن ہو گئے تھے تب سے عباد صاحب بالکل خاموش ہو گئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے بس ہر پل زہن میں ارشک کا خیال آتا اور پچھتاوٗ نئے سرے سے شروع ہوتا کہ وہ اپنی ماں کا آخری دیدار بھی نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

اس لڑکے کے نوکر باقاعدہ عباد صاحب کا خیال رکھتے تھے وہ لڑکا کافی امیر تھا اس کا گھر بھی بہت بڑا تھا عباد صاحب کو اس نے جس کمرے میں ٹھیرایا تھا وہ بھی کافی بڑا تھا اور بہت اچھا اور آرام دا بھی "لیکن جب دلی سکون انسان کو میسر نہ ہو تو چیزیں بھی انسان کو خوش نما احساس نہیں دیتی ہیں۔۔۔"

عباد صاحب اس وقت ہاتھوں میں ایک تصویر تھامے بیٹھے تھے ان کے پاس بس ایک یہ ہی تصویر تھی وہ کہاں تصویریں بنواتے تھے یہ بھی کافی پرانی تھی جب وہ لوگ ایک بار شہر آئے تھے تب ارشک کی ضد پر انہوں نے ایک تصویر بنوائی تھی اور اب ایک یہ ہی یاد رہ گئی تھی ان کے پاس۔۔۔۔

انہوں نے تصویر پر ہاتھ پھیرا تھا آنکھوں سے آنسو بہے تھے اپنے بیٹی کو یاد کرتے۔۔۔۔

ارشک اگر ان سے ملنے کے لیے تڑپ رہی تھی تو ان کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا وہ بھی تڑپ رہے تھے اپنی بیٹی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے۔۔۔

وہ اپنے خیالوں میں گم تھے جب ان کے روم کا ڈور اوپن ہوا تھا۔۔۔اور وہی لڑکا اندر آیا تھا جو انہیں لایا تھا اسے دیکھتے ہی عباد صاحب نے تصویر تکیے کے نیچے رکھا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ ان کے قریب رکھے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور ان کی طرف دیکھنے لگا جو اب کافی بہتر لگ رہے تھے۔۔۔

"کیسی طبعیت ہے آپ کی اب۔۔۔؟؟" وہ سب سے پہلے ان سے خیریت معلوم کرنے لگا تھا جس پر انہوں نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"اب بہت بہتر ہوں بیٹا آپ کا شکریہ اتنی مدد کرنے کے لیے اب مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے ویسے بھی مہمان تو تین دن کا ہوتا ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔

"مجھے بیٹا بولا آپ نے مجھے بہت اچھا لگا لیکن آپ یہاں سے جائیں گے کیوں آپ کو یہاں کوئی مسلہ ہے کیا۔۔۔" وہ شاید ان کے جانے کی بات سنتے پریشان ہوا تھا وہ تو ابھی تک مکمل طور پر صحت یاب بھی نہیں ہوئے تھے اوَر ابھی وہ واپس جانے کی بات کر رہے تھے۔۔

"بیٹا یہاں ساری زندگی تھوڑی رہنا ہے اور ویسے بھی مجھے ابھی ایک بہت ضروری کام نپٹانا ہے۔" وہ سوچ چکے تھے وہ گاؤں واپس جائیں گے اوَر کچھ نہ کچھ تو ڈھونڈیں گے اس قتل کے بارے میں جو انہوں نے کیا ہی نہیں ہے۔۔۔

"کیسا کام آپ مجھے بتائیں میں آپ کی ہیلپ کروں گا مجھے اپنا بیٹا ہی سمجھ لیں یقین مانے مجھے بیٹا بنا کر آپ کو کبھی مایوسی نہیں ہو گی۔۔۔"وہ تھورا آگے کو ہوتے ان کا ہاتھ تھام چکا تھا جس پر وہ مسکرائے تھے۔

"میں نے آپ کو بیٹا ہی سمجھا ہے آپ بہت اچھے ہیں ہماری اتنی مدد کی جو آج کل کے دور میں کوئی کسی کی نہیں کرتا ہے ویسے بیٹا آپ کی فیملی میں کون کون ہے۔۔۔؟؟؟"وہ جب سے یہاں آئے تھے تب سے سوچ رہے تھے یہ بات کیوں کہ انہوں نے گھر میں کسی اور کو نہیں دیکھا تھا سو پوچھنے لگے تھے.

"میں اکیلا رہتا ہوں میرے موم ڈیڈ کی ڈیتھ ہو چکی ہے باقی فیملی الگ ہے اور یہ میرا گھر ہے میں ایک وکیل ہو میری جوب ایسی ہے کہ مجھے اکیلے رہنا

پسند ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا موم ڈیڈ کے زکر کرنے پر اس کی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔

"آپ وکیل ہیں۔۔۔؟؟؟"انہیں جیسے حیرت ہوئی تھی۔

"جی میں وکیل ہوں آپ کو کام ہے تو مجھے بتائیں میں پوری کوشش کروں گا حل کرنے کی۔۔۔"وہ ان کی آنکھوں میں درد کی کرچیاں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر انہوں نے بہت مشکل سے خود کے اشک روکے تھے بہنے سے۔۔۔

"بس بیٹا کیا بتاؤں میں صرف اپنی بیٹی کی فکر ہے مجھے نجانے وہ کیسی ہو گی۔۔۔"انہیں ارشک کی یاد آئی تھی جو نجانے کس حال میں تھی انہیں کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔

"آپ کی بیٹی بھی ہے اور وہ اپنی ماں کے مرنے پر بھی نہیں آئی ایسی کون سی مجبوری تھی اس کی جو وہ نہیں آسکی ہے۔۔۔"اسے ان کی بیٹی سے بے ساختہ نفرت ہوئی تھی کیسی بیٹی تھی ماں باپ اتنی تکلیف میں تھے اور وہ ان کے بارے میں کچھ جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔

"وہ یہاں ہے وہاں سے اس کا نکلنا مشکل ہی ناممکن ہے۔"انہوں نے سرد آہ بھری تھی اس لڑکے نے الجھن بھری نظروں سے انہیں دیکھا تھا کہ آخر ایسی کون سی جگہ تھی یہاں سے وہ واپس نہیں آسکتی تھی اپنے ماں باپ سے ملنے کے لیے۔۔۔

"وہ ونی ہوئی ہے بیٹا اور سردار سائیں اسے کبھی حویلی سے نہیں نکلنے دیں گے۔۔۔"لفظ ونی پر وہ ٹھٹکا تھا یہ لفظ اس نے پہلے بھی سنا تھا بلکہ اس بارے

میں وہ تفصیل سے پڑھ چکا تھا ایک کیس بھی اس کا اسی پر تھا وہ لڑکی بھی ونی ہوئی تھی اوَر ان کا کیس اسنے لڑا تھا۔۔۔

"مطلب کہاں ہے اب آپ کی بیٹی۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا جس پر عباد صاحب نے اس کی شکل دیکھی تھی جس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات تھے ان کے لیے۔۔۔

"وہ خان حویلی میں ہے جب تک میں یہ ثابت نہیں کر پاتا کہ وہ قتل میں نے نہیں کیا وہ لوگ میری بیٹی کو نہیں چھوڑیں گے اسی لیے مجھے جانا ہو گا یہاں سے اب میرے پاس واحد رشتہ ارشک ہی ہے اسے نہیں کھونا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔" وہ آنکھیں میچے بولے تھے جس پر اس لڑکے نے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"انکل آپ پریشان مت ہوں میں آپ کی ہیلپ کروں گا اگر آپ نے قتل کیا ہی نہیں ہے تو پھر تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم یہ ثابت کر کے رہیں گے کہ آپ کا اس قتل میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔۔۔" وہ ان کی طرف دیکھتا ہوا بولا تو وہ جیسے طنزیہ ہنسی ہنسے تھے۔۔۔

"یہ سب آسان نہیں ہے بیٹا۔۔۔ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہیں اس بات کے۔۔۔ اور وہ قتل جس نے کیا ہے وہ بہت ہوشیار تھا اس نے مجھے پھنسایا اور میں پھنس بھی گیا کاش میں اس رات وہاں جاتا ہی نہیں تو آج ہماری زندگی میں اتنی مشکلات نہیں ہوتی۔۔۔" وہ کرب سے آنکھیں میچے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"انکل آپ کو تو پتہ ہے نہ کہ قتل آپ نے نہیں کیا اور ویسے قتل جتنا بھی چالاک کیوں نہ ہو وہ کوئی نہ کوئی غلطی ضرور کرتا ہے ہم بھی قتل کو اس کی

غلطیوں سے پکڑنے کی کوشش کریں گے اور اس کام میں آپ کا ساتھ میں دوں گا آپ پریشان مت ہوں آپ کہاں سے ہیں میں خود وہاں جاؤں گا آپ کے ساتھ۔۔۔"وہ چیئر سے اٹھ کر ان کے پاس آیا تھا تبھی اس کی نظر تکیے کے نیچے رکھی ہوئی تصویر پر پڑی تھی اور اس میں موجود لڑکی وہ ایک پل کے لیے اس لڑکی کی معصومیت دیکھتے کھو سا گیا تھا۔۔۔

"بہت شکریہ بیٹا۔۔۔اج کے دور میں کوئی کسی کے لیے اتنا نہیں کرتا ہے جو آپ میرے لیے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے آپ کو۔۔۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفقت بھرے لہجے میں بولے تھے۔۔۔

"بس آپ کی دعائیں چاہیے مجھے اور اب آپ ریسٹ کریں ہم کل چلیں گے۔۔۔"وہ مزید چند باتیں کرتے ان کے روم سے نکل کر باہر لان میں آیا تھا اسے ایک اہم کیس کی فائل سٹڈی کرنی تھی سو وہ لون میں ہی بیٹھ گیا

تھا لیکن دھیان بار بار اس لڑکی کی طرف جا رہا تھا پہلی بار تھا وہ کسی لڑکی کو سوچ رہا تھا ورنہ تو ایسے جزبات کبھی دل میں پیدا نہیں ہوئے تھے آج تک جو اس وقت حالت ہونے لگی تھی۔

وہ خود پر ہنسا تھا اور اپنا دھیان سٹڈی کی طرف کیا تھا وہ دو گھنٹے لگا کر اس فائل کو دیکھنے کے بعد اٹھا تھا پھر عباد صاحب کے کمرے میں گیا وہ سو چکے تھے ان کے پاس تکیے کے نیچے وہ تصویر ابھی تک پڑی تھی اس نے احتیاط سے وہ تصویر اٹھائی تھی اور اس کی تصویر اپنے موبائل میں بنائی تھی یہ کرتے ہوئے اسے تھوڑا عجیب تو لگ رہا تھا لیکن وہ اپنے دل کا کیا کیا۔۔۔

تصویر بنا کر اس نے موبائل جیب میں رکھا اور عباد صاحب کے کمرے سے نکلتے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔ فون نکال کر زوم کرتے اس نے اس

تصویر کو نجانے کتنی بار دیکھا تھا یہ چہرہ اسے بھول نہیں پا رہا تھا بار بار دل اسے دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

.....

ابر شم اس وقت تعزیز خان کے سامنے بیٹھی تھی جسے وہ گھور رہا تھا وہ اس کی نظروں سے خائف ہوئی تھی آخر اس کے ایسے دیکھنے کا مقصد کیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی جب وہ اس کے بولنے کا انتظارِ کرتے کرتے تھک گئی تھی تو اس نے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا گویا یہ اس کا طریقہ تھا تعزیز خان کو مخاطب کرنے کا۔۔۔

"کیا بات ہے کب سے گھورے جا رہے ہو مجھے کچھ بولو بھی اب۔۔۔" وہ اس کو خاموش دیکھتے تپی تھی تبھی آواز میں غصے کا اظہار تھا تعزیز خان نے بھی اسے زبردست گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے اور آپ نے اس کا سچ سچ جواب دینا ہے جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں ہے آپ کے پاس سچ ہی بولنا ہے آپ نے۔۔۔۔؟!!" وہ انگلی اٹھائے وران کرنے کے سے انداز میں بولا تھا جس پر وہ اسے غصے سے دیکھنے لگی تھی سو کام کرنے تھے اسے لیکن یہ بندہ کب سے اس کا ٹائم وسٹ کیے جا رہا تھا۔۔۔۔

"آپ مجھے بس اس بات کا جواب دیں کہ آپ نے مجھ سے اتنا ارجنٹ نکاح کیوں کرنا ہے میں ساری رات بھی اسی بات کو لے کر پریشان رہا لیکن کوئی سوراخ نہیں ملا تو آپ سے ہی پوچھنے چلا آیا مجھے بتائیں گی

آپ۔۔۔؟؟؟"اس کا انداز سوالیہ سا تھا ابر شم نے اپنی نیلی آنکھوں سے اسے گھورا تھا وہ کیا سمجھی تھی کہ وہ کوئی بہت ہی اہم باپ کرے گا لیکن وہ یہ کہنے ایا تھا اور کب سے بیٹھا تھا اس کے سامنے اس کا دل چاہا وہ اس کے بال جو اس نے جیل سے سٹ کیے ہوئے تھے ان کو پکڑ کر بگاڑ دے۔۔۔

"تم نے اس بات کے لیے میرا اتنا وقت برباد کیا ہاں۔۔۔"وہ ٹیبل پر اپنا ہاتھ زور سے مارتی ہوئی بولی تھی لیکن تعزیز خان نے اس کو اپنی گہری براؤن آنکھوں سے گھورا تھا یہ اس کے لیے اتنی سی بات تھی لیکن تعزیز کے لیے یہ بات بہت اہم تھی۔۔۔

"یہ معمولی بات نہیں ہے جواب دیں مجھے ورنہ۔۔۔"اس نے ورنہ کے بعد کا فقرہ ادھورا چھوڑا تھا۔۔

"ورنہ۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے دانت پیس کر اسے دیکھا تھا۔

"ورنہ میری طرف سے انکارِ۔۔۔!!!" وہ سنجیدگی سے بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا ابر شم بھی اس کے ساتھ ہی چیئر سے اٹھی تھی۔۔۔

"واٹس رونگ ودیو۔۔۔۔" وہ زور سے چیخی تھی۔

"میرے ساتھ کوئی مسلئہ نہیں ہے مسلہ آپ کے ساتھ ہے سیدھے سے سوال کا اتنا الٹا جواب کیوں بولیں میں نے سچ سننا ہے ورنہ میری طرف سے انکار ہے نکاح سے۔۔۔۔۔" ابر شم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دیکھا تھا اس وقت وہ اسے زہر لگا تھا دل چاہا کہ اس کا گلہ ہی دبا دے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"بیٹھو بتاتی ہوں۔۔۔" جب اوَر کوئی حل زہن میں نہیں آیا تو وہ اسے بیٹھنے کا کہنے لگی تھی اوَر اسے سب بتانے کا سوچا۔۔۔

"میں اصل میں کسی اوَر کو پسند کرتی ہوں اور وہ اس وقت جرمنی میں ہے اوَر ایک سال بعد واپس آئے گا اوَر تب تک گرینی انتظارِ نہیں کرنے والی تھیں سو اس لیے تم سے کنٹریکٹ میرج کر رہی ہوں ایک سال بعد جب وہ آئے گا تب ہمارا کنٹریکٹ ختم ہو جائے گا یہ صرف تمہیں بتا رہی ہوں اور یہ بات صرف تم تک ہی رہنی چاہیے سمجھے۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وران کرنے کے سے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"مطلب آپ مجھے یوز کرنا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ ہنسا تھا سب کچھ پہلے سے جانتا تو تھا لیکن اب اس کے منہ سے سن کر جیسے یقین ہو چلا تھا کہ اس کے دل میں کوئی اور بستا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں پہلے ہی تمہیں سب کلئیر کر چکی ہوں تعزیز اور میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہیے گرینی انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔"وہ اپنا بیگ شولڈر پر لٹکاتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھا تھا وہ دونوں ساتھ نکلے تھے کیفے سے۔۔۔

سفر اان کی دوبار سے فوٹو بنا چکی تھی۔۔۔۔اب تو وہ یہ فوٹوز لا بیشا کو دکھانے والی تھی کیونکہ پچھلی بار جو فوٹوز اس نے ائزم کو بھیجے تھے ان کا کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

"اس بندے کو تم سے چھین کر رہوں گی میں ابر شم رانا اؤر تم بس دیکھتی رہ جاؤ گی۔۔۔"وہ بھی ان کے پیچھے ہی کیفے سے نکلی تھی۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

22قسط نمبر

.....

ارشک اس وقت کچن میں کام کر رہی تھی طبیعت اس کی خراب تھی اب تو اسے بخار بھی محسوس ہو رہا تھا اتنی دیر وہ پانی کے نیچے بیٹھی رہی تھی سو اب وہ چیز اثر کر رہی تھی اس نے بہت مشکل سے کام ختم کیا تھا ہاتھوں اور پیروں سے جیسے سکت ہی ختم ہو چکی تھی اس لگ رہا تھا کہ جیسے پورا بدن ٹوٹ رہا ہو سر بھی بھاری تھا اور آنکھوں سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا آج اس نے کام بھی مشکل سے کیا تھا کھڑے رہنا بھی اس کے لیے بہت مشکل تھا لیکن کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا۔۔۔

وہ سارے کام ختم کرتے کچن سے نکلی تو سامنے نیوشا کو دیکھ کر وہ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی نیوشا کے چہرے کے خطرناک تاثرات دیکھ کر وہ ڈری تھی جو اس کے قریب آرہی تھی اس کا غصہ دیکھنے لائق تھا ارشک کے چہرے پر موجود ضرغام خان کی سوغاتوں کے نشان کسی اور نے بھلے نہ دیکھے ہوں مگر وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔

تب سے دل کر رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے یہ سوچ کر ہی اس کے دل کو کچھ ہو رہا تھا کہ ضرغام خان اسے کے وجود پر اپنے نام کی مہر لگا چکا ہے یعنی وہ اسے بیوی کا درجہ دے چکا تھا اب بھلا کیا باقی تھی وہ جارحانہ تیور لیے ارشک کی طرف بڑھی تھی وہ جو پہلے ہی بخار سے نڈھال تھی ایک دم سے لڑکھڑا کر نیچے گری تھی۔۔۔

نیوشا کے بڑھتے قدم رکے تھے وہ اسے دیکھنے لگی جس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے اس کے تپتے دل کو جیسے سکون ملا تھا وہ اس وقت اس حالت میں دیکھ کر جیسے ایک پل کے لیے ساری ازیت بھول گئی تھی معا کسی کے قدموں کی چھاپ سنتے وہ وہاں سے نکل گئی تھی اس کے جاتے ہی آرمینا وہاں آئی تھی لیکن ارشک کی حالتِ دیکھ کر وہ اچھی خاصی پریشان ہوئی تھی اس کو ہوش میں لانے کے لیے اس نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے جس پر ارشک نے اپنی آنکھیں مشکل سے کھولی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟" آرمینا اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر اس نے مشکل اپنے دکھتے سر کو ہلایا تھا ورنہ لگ تو ایسے رہا تھا کہ وہ کھڑی بھی نہیں ہو پائے گی۔۔۔

"جی۔۔۔" وہ مشکل سے بولی تھی آرمینا نے اسے سہارا دیا تھا اور اسے لے کر ضرغام خان کے کمرے میں گئی تھی اس کا پورا وجود جیسے اگ کی مانند گرم تھا اس نے اس کو بیڈ پر لٹایا تھا اور خود ملازمہ کو آواز دے کر کھانا،ں گوایا تھا اور ارشک کو زبردستی چند نوالے کھلا کر اس نے اسے میڈیسن دی تھی۔۔۔

ارشک کے سوتے ہی وہ روم سے نکلی تھی سامنے نیوشا کو دیکھ کر وہ رکی تھی۔۔۔۔

"تمہیں اس لڑکی سے نفرت کیوں نہیں ہوتی ہے آرمینا۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر آرمینا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں نفرت ہو گی اس معصوم سی لڑکی سے اس نے میرا کیا بگاڑا ہے بھلا۔۔۔" وہ اس کی باتوں کا مفہوم سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔

"اس کے باپ نے تایا سائیں کا قتل کیا ہے یہ وجہ کیا کم ہے اس سے نفرت کرنے کی لیکن تم ہو کہ اس کی خدمتیں کرتی پھر رہی ہو جبکہ شادی کا آج پہلا دن ہے۔۔۔۔" وہ نفرت بھرے انداز میں بولی تھی ارشک کا ایسے خیال رکھنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

"پہلی بات کہ قتل اس لڑکی نے نہیں کیا ہے اور دوسری بات کہ میں اس کی خدمت نہیں بلکہ اِنسانیت کے ناتے اس کی مدد کر رہی تھی اور شادی کا پہلا دن ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جاؤں۔۔۔" آرمینا اپنا دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی اس کی باتوں کے جواب میں نیوشا سے کوئی بات نہیں بن پائی تھی سو خاموش ہی رہی۔۔۔۔

آرمینا نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آگے بڑھ گئی تھی نیوشا نے اس کی پیٹھ گھوری تھی وہ اس کی بھابھی بن چکی تھی اس رشتے کے حوالے سے وہ اس کا احترام اور اس کی عزت کرتی تھی لیکن ارشک کے ساتھ اس کا یہ سب کرنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اسے تو ارشک کے بدن پر آرمینا کے کپڑے بھی چھبے تھے کیونکہ وہ کپڑے ضرغام خان خرید کر لایا تھا جو اب وہ پہن رہی تھی یعنی وہ ضرغام کی توجہ حاصلِ کرنے کے لیے یہ سب کرتی تھی اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

اور آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

.....

آرمیناروم میں انٹر ہوئی تو عالمیار شرٹ لیس وائٹ کلر کے جینز میں موجود بیڈ پر لیٹا تھا آج صبح جو ہنگامہ ہوا تھا اس کی وجہ سے سبھی اپنی اپنی جگہ پر پریشان تھے لیکن عالمیار کو زرانیل خان کا ایسے گھر چھوڑ کر جانا پسند نہیں آیا تھا اسے لگ رہا تھا کہ زرانیل خان کو یہاں رہ کر اپنے اوَر دادا جان کے درمیان سب کچھ کلئیر کرنا چاہیے تھا لیکن وہ تو سیدھا نکل گیا گھر سے۔۔۔

عالمیار نے ایک نظر آرمینا کو دیکھا جو اس کے دیکھتے ہی نظریں پھیر گئی تھی شاید وجہ اس کا شرٹ لیس ہونا تھا یا کچھ اوَر لیکن وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔۔۔۔

"آرمینا۔۔۔" وہ اسے دیکھتے باتھ روم میں جانے والی تھی کہ عالمیار خان نے پھرتی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے برہنہ سینے

سے آ ٹکرائی تھی وہ سرخ ہوئی تھی اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی تو ناکام رہی کیونکہ اس کی گرفت سخت تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ چیخی تھی لیکن عالمیار خان نے اس کو نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

"گھر میں اتنی ٹینشن ہے اوئر آپ کو رومانس سوجھ رہا ہے۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی جس پر عالمیار خان مسکرایا تھا ریسپشن کی وجہ سے اس نے بھی اج کا کوئی پلان نہیں بنایا تھا ورنہ عموماً وہ اس وقت حویلی میں کم ہی پایا جاتا تھا۔۔۔

"جس کی وجہ سے ٹینشن تھی تو وہ چلا گیا اب ہمارے پریشان ہونے سے کیا ہو گا اسے سوچنا چاہیے تھا نا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کا دوپٹہ اتار

کر سائیڈ پر پھینک چکا تھا آرمینا نے دانت کچکچائے تھے اس کے رومانٹک موڈ سے وہ تنگ پڑ گئی تھی پہلے صبح والا واقع اور اب پھر۔۔۔

وہ تو اچھا تھا کہ وہ رات کا انتظام کر کے سوئی تھی ورنہ عالمیار خان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ساری رات ہی اسے سونے نہیں دیتا وہ تھا بھی ایسا ہی ابھی بھی اس کے اتنی سیریس بات کرنے پر بھی وہ اپنے لبوں کا لمس اس کی گردن پر چھوڑ رہا تھا جس سے آرمینا کو اپنی گردن جھلساتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ اس کی کمر کے گرد مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے کہ وہ چاہا کر بھی خود کو آزاد نہیں کروا پا رہی تھی۔۔۔۔

"انہوں نے بالکل ٹھیک کیا اپنی وائف کے لیے سیٹنڈ لیا کم سے کم وہ تو تھے اپنی وائف کے ساتھ ورنہ سب لوگ مل کر کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ان کی وائف کو ان سے الگ کرنے کی۔۔۔" وہ جو صبح سے سوچ رہی تھی اس نے کہہ بھی دیا۔۔

"لیکن مجھے لگتا ہے کہ اگر وہ یہاں رہ کر سب کو راضی کرتا تو زیادہ بہتر تھا اب کیا ہو گا سب لوگ کبھی اس کے پاس خود تو چل کر جائیں گے نہیں۔۔۔" وہ افسوس سے بولا تھا لیکن اس کی باتوں پر آرمینا کو اور بھی افسوس ہوا تھا وہ ایسا کیسے کہہ سکتا تھا بھلا۔۔۔

"تو نہ جائیں جب سب کو ان کا احساس نہیں ہے تو وہ کیوں کریں۔۔۔" وہ اب کی بار تھوڑا سا غصے سے بولی تھی لیکن عالمیار کی ساری توجہ اس کے ہونٹوں پر تھیں جن کو دیکھتے اس کے حلق میں کانٹے سے اٹک گئے تھے اس

نے ایک دم سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا تھا آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس کی اس شدت بھرے گستاخی پر وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سی دور کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ عالمیار کی گرفت اس کے لبوں پر کافی سخت تھی وہ اپنی پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے اس کو اپنے ساتھ چپکا چکا تھا آرمینا کو اپنی سانس پھولتے ہوئے محسوس ہوئی تو اس نے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا لیکن عالمیار نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے ان کو پیچھے اپنی بیک پر لگایا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسے یوں ہی تھامے صوفے پر لایا تھا اور گرنے کے سے انداز میں بیٹھا تھا وہ نیچے تھا اور آرمینا اس کے اوپر لیکن لبوں کا تسلسل ابھی تک نہیں ٹوٹا تھا آرمینا کے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید تھے جس کی وجہ سے وہ مزاحمت تک

نہیں کر پا رہی تھی اوپر سے وہ خود دوپٹے کے بغیر تھی اور عالمیار شرٹ لیس۔۔۔۔۔

اس کو اے سی کی ٹھنڈ میں بھی پسینا آیا تھا اور آنکھیں پل میں پانیوں سے بھری تھی وہ اس کی بڑھتی ہوئی شدت برداشت نہیں کر پا رہی تھی عالمیار کو اب تو اپنی منہ میں اس کے لبوں سے نکلتا ہوا خون بھی محسوس ہو رہا تھا عالمیار کے عمل میں حد سے زیادہ شدت تھی لیکن اس کی رکتی ہوئی سانسیں محسوس کرتے وہ نا چاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوا تھا۔

آرمینا نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا اپنی اٹکی سانس بحال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس قدر پھول چکی تھی کہ وہ اعتدال میں ہی نہیں آ رہی تھیں وہ اتنی دیر اس کے لبوں کے ساتھ لب جوڑے رہا تھا کہ آرمینا کو لگ رہا تھا وہ آج اسے نہیں چھوڑے گا۔ اور اوپر سے اس کے سینے پر خود کو محسوس

کرتے اس کی سفید رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھیں چہرہ سرخ ہوا تھا اور سانسیں بے ترتیب۔۔۔

عالمیار خان اپنی بے باک نگاہیں اس کے وجودِ پر گاڑے ہوئے تھا اس کی تیز سانسیں اس کے گلے میں اٹھتی اور مدھم ہوتی گلٹی وہ اس کی گردن پر جھکا تھا اور یہی آرمینا کی بس ہوئی تھی اس نے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی تو عالمیار نے اس کو مزید خود کے ساتھ چپکایا تھا۔۔۔

"صوفہ رومانس۔۔۔" اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے وہ معنی خیز انداز میں بولا تھا لیکن آرمینا نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا تھا لیکن وہ بے باکی سے آنکھ ونک کرتا اس کی گردن کو چومنے لگا تھا اس کی مونچھوں کی چبھن سے آرمینا کو عجیب سی سنسناہٹ اپنی بیک بون میں

محسوس ہوئی تھی عالمیار خان نے جب اپنے ہاتھوں سے اس کے بیوٹی بون کو چھوا تو وہ مچلی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ اس کے ہاتھوں کا لمس وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی لیکن وہ اس کو کچھ کرنے کا موقع دیتا تب وہ اسے خود سے الگ کرتی وہ تو اس کو اپنے آپ میں تقریباً قید کر چکا تھا۔

"کیا خیال ہے جو رات کو نہیں ہو سکا وہ ابھی کر لیں ہم۔۔۔" وہ اس کی شرٹ کے اندر ہاتھ لے گیا تھا اور بے باکی سے اس کی دھڑکنوں کو چھوا تھا اس کے دل کے مقام پر اپنی کھردری انگلیاں سہلائی تو آرمینا کے لیے اس کا لمس برداشت کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ آپ میں زرا بھی تمیز نہیں ہے عالمیار خان چھوڑیں مجھے ورنہ میں آپ کا گلہ دبادوں گی۔۔۔"وہ زور سے چیخی تھی اپنی پوزیشن کا احساس بھی بخوبی تھا کہ وہ اس کے سینے پر تھی اس کے کشادہ سینے اس کے سکس پیک جو دیکھتے اس کی بیک بون میں سرد لہر سرایت کر گئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو اب وہ اپنے بلاؤز پر محسوس کر رہی تھی اس کے ہاتھوں کو خود سے الگ کرنے کی کوشش کی تو عالمیار نے اس کی بیوٹی بون کو سہلایا تھا اس کی کھردری انگلیاں وہ مچلی تھی اس کی گرفت میں لیکن عالمیار خان کے تنگ حصارِ میں وہ بے بس ہو گئی تھی جو اب لب تو اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھا لیکن ہاتھ وہ اسے پریشان کر رہے تھے۔۔۔

"دبادو مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔"اس کے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ بے باکی سے اس کے جسمانی خدوخال دیکھتا ہوا خماری سے بولا تھا۔۔۔

آرمینا اوپر کو ہوتی اس کی گال پر زور سے دانت گاڑ چکی تھی وہ مسکرایا تھا حالانکہ کہ گالوں پر اس کے دانتوں کی وجہ سے جلن ہوئی تھی لیکن وہ نظر انداز کر گیا تھا بیگم کا پہلا لمس تھا کیسے اسے کچھ بول سکتا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔"

"ہاں میں۔۔۔"اس کی گردن پر لب سہلاتے ہوئے وہ اس کی جانب متوجہ تھا لیکن آرمینا اس کی اس قدر نزدیکی پر خائف تھی وہ اس کے لبوں کے لمس کو بہت مشکل سے برداشت کر رہی تھی اس سے پہلے کہ عالمیار واقعی میں

سیریس ہوتے اس کے ہوش اڑاتا اس کی جینز کی پینٹ میں رکھا ہوا موبائل بجا تھا اس نے موبائل نکالا تھا کال اسی لڑکی کی تھی جس نے رات کو بھی اسے کال کی تھا۔۔۔

آرمینا نے اس کو فون میں مصروف دیکھتے اپنی پوری قوت سے اسے دھکا دیا تھا۔۔

وہ جو ایک ہوتھ میں فون پکڑے اس میں بیزی ہو چکا تھا اس طرح دھکا لگنے سے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون گرا تھا وہ پہلے ہی اس لڑکی کے ایسے ڈسٹرب کرنے پر پریشان تھا وہ اسے منع بھی کر چکا تھا کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے وہ پھر بھی اسے کال کر چکی تھی اس بات کو لے کر عالمیار خان کا پارہ ہائی ہوا تھا دوسرا آرمینا کا خود سے الگ ہونا وہ طیش کے عالم میں صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ آرمینا اس سے دور جاتی ایک بار پھر سے عالمیار خان اس کی کلائی کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اسے اپنے برہنہ سینے سے لگا چکا تھا آرمینا نے غصے سے اسے گھورا تھا جو اب پھر سے اس کو اپنے ساتھ لگا چکا تھا وہ روہانس ہوئی تھی کتنا عجیب بندہ تھا یہ اور پھر یہ کال والی لڑکی وہ ایک دم سے اس کے ہاتھ سے فون لیتی اس کو فرش پر پھینک چکی تھی وہ تو پورے روم میں قالین بچھائی گئی تھی ورنہ عالمیار کا ائی فون اس وقت آخری سانسیں لے رہا ہوتا۔۔۔

"یہ۔۔۔" وہ آرمینا کے ری ایکشن پر بہت حیران ہوا تھا اسے لگا تھا وہ تو خوش ہو گئی کہ کال آئی ہے اور عالمیار اس کی طرف متوجہ ہوا ہے لیکن یہاں اس کا ایسے فون پھینکنا وہ ہکا بکا آرمینا کو دیکھے جا رہا تھا جس کی سفید رنگت اس وقت غصے کی حدت سے سرخ ہو چکی تھی تو ماتھے پر تیوری چڑھی ہوئی تھی

لبوں کو کچلتے ہوئے وہ اس وقت عالمیار خان کی توجہ اپنی جانب کھینچ چکی تھی۔۔

"کیا بات ہے میری بیوی کو پسند نہیں آیا یہ ایسے کسی کا ہمیں ڈسٹرب کرنا جو فون ہی دور پھینک دیا اتنی جیلسی۔۔۔۔وائفی۔۔۔۔" وہ اس کے کان پر اپنے پر تپش لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے گھمبیر میں سرگوشی نما میں بولا تھا اس نے اب کی بار اس کے کان پر اپنا سلگتا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔جیلس۔۔۔۔۔مائی فٹ۔۔۔۔میری بلا سے جس ہوتی سوتی کے ساتھ لگے رہیں میں کیوں ہونے لگی جیلس اوئر چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی اس کے الفاظ ہوتی سوتی عالمیار خان کو پریشان کر گئے تھے یعنی وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ فون کال کسی لڑکی کی ہے۔۔۔

"وائفی بڑے بڑے دعوے مت کرو۔۔۔"اب کی بار اس کے بال سائیڈ پر کرتے اس کی گردن کے پچھلے حصے پر لب رکھے تھے لیکن آرمینا کے لیے اس کا لمس سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

.....

"آپی پلیز بیٹھ جائیں کب سے ٹہل رہی ہیں آپ ایک تو میں ویسے بھی زرانیل خان کی وجہ سے پریشان ہوں اور آپ ایسے مجھے مزید پریشان کر رہی ہیں۔۔۔!!!"حرمین بیگم جو کہ کب سے روم میں چکر کاٹ رہی تھیں فرحین بیگم کی آواز سن کر وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

"تمہیں نہیں پتہ فرحین مجھے کتنی ٹینشن ہو رہی ہے اور یہ لڑکی ارشک یہ میری پریشانی کی اصل وجہ ہے یہ جب تک یہاں رہے گی میری پریشانی کم

نہیں ہو گی وہ معصوم ہے ضرغام کو اپنی طرف مائل کر لے گی جس اس نے کیا تھا ارتضیٰ کو اوَر میں کچھ نہیں کر سکی تھی ہم نے سارا پلان اس لیے تو نہیں ترتیب دیا تھا کہ یہ لڑکی مصیبت بن کر ہمارے سروں پر سوار ہو جائے۔۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں میں سر تھامے ہوئے بولی تھیں فرحین بیگم نے غور سے انہیں دیکھا تھا اوَر ان کی بات سنی تھی۔۔۔

"آپ کو میں نے منع کیا تھا کہ وہ سب مت کریں لیکن آپ نے میری نہیں اب وہ لڑکی آگر یہاں ضرغام خان کی بیوی کی صورت میں موجود ہے نہ تو صرف اس وجہ سے اس قتل کی وجہ سے۔۔۔۔ورنہ آج یہاں میری بیٹی ہوتی نیو شا ہوتی ضرغام خان کی بیوی۔۔۔"وہ افسوس سے بولی تھیں شاید کوئی پچھلا واقعہ یاد کر رہی تھیں جس میں انہوں نے حرمین بیگم کو وہ سب کرنے سے روکا تھا۔۔۔۔

"وہ قتل ضروری تھا فرحین بہت ضروری تھا ارتضیٰ سب کچھ جان گئے تھے کہ میں نے ہی ان کی بیوی کو ٹھکانے لگایا تھا ایسے میں ان کا زندہ رہنا خطرے سے خالی نہیں تھا وہ کسی بھی وقت اگر سب کو حقیقت بتا دیتے تو میں کیا کرتی اور دوسری پریشانی کی وجہ یہ تعزیز ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے ماتھا مسلتے ہوئے بولی تھیں ایک ساتھ اتنی ساری ٹینشنز ان کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔

"آپی تعزیز سے کیا پریشانی ہے آپ کو۔۔۔؟؟"فرحین بیگم پوچھے بغیر رہ نہیں سکی تھیں جس پر حرمین بیگم نے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے وہ کچھ نہ کچھ جانتا ہے پاسٹ کے بارے میں کل اس کے دیکھنے کا انداز وہ جیسے مجھے گھور رہا تھا ایک پل کے لیے مجھے بہت ٹینش ہوئی تھی جب تک وہ گیا نہیں میری سانسیں ہی اٹکی رہی تھیں کہ کہیں کچھ ہو نہ

جائے۔۔۔"وہ پوری رات بھی اس ٹینشن سے سو نہیں سکی تھیں زرانیل اور تعزیز ساتھ تھے اگر غلطی سے بھی زرانیل خان کو کسی بات کی بھنک پڑ گئی تو کیا ہو گا۔۔۔

"آپی یہ تو پھر پریشانی والی بات ہے مجھے بھی اب ٹینشن ہو رہی ہے اوپر سے زرانیل نے جو کیا ہے اس کے بعد کیا ہو گا۔۔؟؟؟"وہ اب اپنی پریشانی بیان کرنے لگی تھیں۔۔۔

"مجھے آج زرانیل خان میں ارتضیٰ کا عکس دکھائی دیا وہ بھی تو ایسے ہی کھڑے ہوئے تھے جب اسے بیا کر لائے تھے اور ہم کچھ نہیں کر سکے تھے وہ تو قسمت نے بعد میں ہمارا ساتھ دیا ورنہ میں آج اس حویلی کی بہو نہیں ہوتی۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں اور فرحین بیگم نے بھی سر ہلایا تھا اب ان کی اصل پریشانی کی وجہ تھا تعزیز خان۔۔۔

.....

"عالمیار پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔؟؟؟"اس کے تنگ حصارِ میں وہ ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی اوٗر عالمیار کے لبوں کا لمس وہ اپنی گردن پر محسوس کرتی خود میں سمٹ رہی تھی اس کے ہاتھ مضبوطی سے اس کے گرد حائل تھے کہ آرمینا کی کمزور سی مزاحمت بھی کوئی اثر نہیں دکھا رہی تھی وہ اس کے بالوں کو اس کے کندھے پر رکھتا اس کی شرٹ کی بیک پر لگی زپ پر ہاتھ لے جا چکا تھا۔۔۔

"عالمیار۔۔۔"اب کی بار وہ چیخی تھی لیکن عالمیار پر اس کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ تو اس کی بل کھاتی کمر کو دیکھتے اپنا کنٹرول خود پر کھو رہا تھا ہاتھ پیچھے لے جاتے اس کی کمر کو سہلاتو آرمینا مچلی تھی اس کے ہاتھوں کے لمس سے۔۔۔۔

اوُر اس کی گرفت سے خود کو چھڑوانے کی کوشش بھی کی لیکن ناکام رہی تھی عالمیار خان نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے یہ سب کچھ اس نے اتنی تیزی سے کیا تھا کہ آرمینا کچھ سمجھ نہیں سکی تھی جب سمجھ میں آیا تو تب لب عالمیار کی پر شدت گرفت میں قید تھے اور وہ خود کو ان لبوں سے سیر اب کر رہا تھا۔۔۔

عالمیار کے لبوں کی شدت بڑھتی دیکھ کر آرمینا کے چہرے پر پسینا آیا تھا پاؤں جیسے ایک جگہ شل ہو گئے تھے وہ اس کے ہاتھوں کو بھی تھام چکا تھا اس کے لبوں کے لمس میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا وہ کبھی اس کے لبوں کو چومتا تو کبھی اس کے لبوں پر کٹ لگاتا۔۔۔ارمینا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اس انسان کی ہٹ دھرمی اوُر ضد کو دیکھتے ہوئے جس کے

لیے اس کی مرضی کوئی معنی نہیں رکھتی تھی یعنی وہ اس کی ہاں ناں کی پرواہ کیے بغیر خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔

اس نے بھی عقل مندی کا مظاہرہ کرتے اپنے دانتوں سے اس کے لبوں پر زور سے کاٹا تھا۔۔۔عالمیار کے مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے اپنی بیوی کی کاروائی پر۔۔

۔

وہ اپنی من مانی کرتے کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اس کی سانس باقاعدہ پھول چکی تھی آگر عالمیار نے اسے پکڑا نہیں ہوتا تو وہ شاید زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔

"اس لیے رخصتی کروائی ہے نا آپ نے۔۔۔" اپنے بھیگے لبوں کو رگڑتے ہوئے وہ حلق کے بل چلائی تھی عالمیار خان اس کے غصے کی وجہ سمجھ نہیں سکا تھا وہ اس کے قریب گیا کیونکہ وہ اس پر حق رکھتا تھا وہ اس کی بیوی تھی اوٗر جب جب اسے ضرورت پڑی وہ اس کے قریب جانے والا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ اسے لے کر کسی غلطی فہمی کا شکار تھی وہ اس کی غلط فہمیاں دور کرنا چاہتا تھا لیکن مناسب وقت پر کیونکہ چیزیں وقت پر ہی اچھی لگتی ہیں۔۔۔

"ہاں کیوں کہ تم میری بیوی ہو۔۔" اس کے بالوں میں منہ دیئے بولتے وہ اس کے بالوں کی مہک خود میں اتار رہا تھا۔۔۔ اس کے بالوں سے اٹھتی مہک اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی ابھی تو قرب کے صرف چند لمحات ملے تھے اوٗر وہ خود پر کنٹرول کھونے لگا تھا۔

"بیوی ہوں اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میری کوئی مرضی نہیں ہے میری کوئی خواہشات نہیں ہیں اور آپ کو صرف اپنی طلب سے مطلب ہے میں چاہے جاؤں بھاڑ میں۔۔۔" وہ چیخی تھی اس کی من مانی سہتے اس کی برداشت جواب دے چکی تھی۔۔۔

"کیوں کیا تم یہ سب نہیں چاہتی شوہر ہوں میں تمہارا۔۔۔؟؟؟" اس کی ٹھوڑی انگوٹھے اور انگلی سے اوپر اٹھائے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔" آرمینا نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے سوال پوچھا گیا تھا جبکہ آرمینا نے اس کے سوال کو سرے سے نظر انداز کیا تھا جب کہ اس کے ایسے نظریں پھیرنے

پر عالمیار خان کا پارہ ہائی ہوا تھا اس نے اس کے جبڑے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس کے لبوں کے پاس اپنے لب کیے تھے۔۔۔

"جواب دو میری بات۔۔۔؟؟؟" الفاظ تھے کہ شعلہ برس رہا تھا اس کی زرا سی بھی اگنورنس وہ برداشت نہیں کر سکا تھا وہ اس کے بجائے صاف کسی اوٗر چیز کو دیکھ رہی تھی یہ بھی عالمیار خان سے برداشت نہیں ہوا تھا وہ اس کے علاوٗہ کسی اور کو دیکھے یہ وہ کب برداشت کر سکتا تھا۔۔۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!!" اس نے قرار اسا جواب دیا تھا اس کی زبان کے جوہر دیکھتے ہوئے عالمیار نے اپنے لبوں کو دانتے تلے دبائے مشکل سے اپنے اندر اٹھ رہے اشتعال پر قابو پایا تھا وہ کبھی اپنے غصے کی ایک جھلک بھی مقابل کھڑی لڑکی کو نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟ کیوں۔۔۔۔ ارمینا کیوں ہمارے رشتے کو خراب کرنے پر تلی ہوئی ہو میں سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو تم۔۔!!!" وہ اس کی ہٹ دھرمی پر نالاں ہوا تھا وہ کیسے اس سے اتنی بدگمان ہو گئی۔۔۔۔۔

"نہیں کریں کوشش میں نے نہیں کہا ہے آپ کو سب کچھ ٹھیک کرنے کے لیے مجھے تو اس رشتے میں ہی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے یہ رشتہ بچپن میں بڑوں کی مرضی سے بنا تھا اور اب آپ کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔۔۔" وہ نظریں پھیرے بولی تھی اس کی نگاہوں میں خود کے لیے وہ جذبات دیکھ چکی تھی لیکن اپنے دل کا کیا کرتی جو اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہو رہا تھا اور، شاید کبھی ہوتا بھی اس نے اپنے لائف پارٹنر کے لیے جو

کچھ سوچا ہوا تھا عالمیار خان اس پر ایک پرسنٹ بھی پورا نہیں اترتا تھا تو کیسے وہ اس کو زندگی بھر کے لیے قبول کر سکتی تھی۔۔۔۔

"میری ضد اور ہٹ دھرمی۔۔۔۔واہ تو کیا تمہیں کوئی احساسات اپنے دل میں محسوس نہیں ہوتے ہیں میری فیلنگز میری آنکھوں میں اپنے لیے پیار تمہیں کچھ بھی نظر نہیں۔۔۔!!!" وہ بات پوری کرتا کہ اس سے پہلے ہی کارپٹ پر پڑا اس کا فون پھر سے بجا تھا آرمینا طنزیہ انداز میں ہنسی تھی۔۔۔۔

وہ اس فون کو گھورنے لگا تھا اس لڑکی سے اسے کوئی انفارمیشن ملتی یا نہیں لیکن وہ اس لڑکی سے نفرت ضرور کرنے لگا تھا جو اس کے اتنے پرائیویٹ مومنٹس میں اسے ڈسٹرب کر رہی تھی اس نے آنکھیں بند کرتے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

اوُر آرمینا کو دیکھتے وہ فون کال ریسیو کرنے لگا تھا اوُر اسے دیکھتے آرمینا ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تھی اور زور سے دروازہ بند کیا تھا آئینے کے سامنے خود کو دیکھا تھا بغیر دوپٹے کے چہرے اور گردن پر اس کی شدتوں کی سوغاتیں لیے وہ اس وقت خود سے نفرت محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کیوں کیوں قریب آنے دیا میں نے عالمیار کو۔۔۔۔"

وہ اپنے بالوں کو زور سے پکڑے چیخی تھی۔۔۔۔

"آپ کو دیکھ کر ہی مجھے آپ سے شدید نفرت محسوس ہوتی ہے عالمیار خان اوُر آپ محبت کی بات کرتے ہیں اوُر میں آپ سے کبھی محبت کروں گی یہ کبھی ممکن نہیں ہو گا میری نفرت کے آگے آپ کی محبت ہار جائے گی عالمیار خان آپ خود مجھے اپنی زندگی سے نکالیں گے یہ آرمینا ارتضیٰ خان کا وعدہ

ہے۔۔۔"وہ اپنے آنسوؤں کو اپنی آستین سے صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس پل اسے سب سے زیادہ غصہ خوُد پر آیا تھا اوُر پھر دل چاہا وہ سب کچھ بھول کر کہیں دور کسی ایسی جگہ پر چلی جائے یہاں عالمیار خان نہ ہو اس کے ساتھ وہ اس وقت سر تا پا عالمیار خان سے بد گمان ہو چکی تھی اوُر اس کی یہ بد گمانی اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی لیکن اسے اس بات کا احساس نہیں تھا۔۔۔

.....

"ہیلو۔۔۔!!" عالمیار خان فون کان سے لگائے بلکوانی کی طرف آیا تھا اوُر نیچے دیکھتے ہوئے فون پر بات کرنے لگا تھا دوسری طرف وہی لڑکی تھی جس

کی اسے رات کو بھی کال آئی تھی اور اب وہ پھر کر رہی تھی عالمیار نے اٹھالی تھی کہ کہیں کوئی ضروری بات نہ ہو۔۔۔

ورنہ دل تو اس وقت چاہا رہا تھا کہ سب کچھ بھاڑ میں جھونک کر اپنی بیوی کو اپنی باہوں میں بھرے اس کو دل کھول کر پیار کرے لیکن بیوی اس وقت خونخوار شیرنی بنی ہوئی تھی جس کے منہ لگنا مطلب اپنا نقصان کروانا جو وہ کروانے سے رہا۔۔۔

سو فون کال ہی اٹینڈ کر لی تھی اس نے اس لڑکی کی۔۔۔۔۔۔

"کہاں تھے آپ کب سے ٹرائے کر رہی ہوں میں آپ کا نمبر لیکن آپ اٹھا ہی نہیں رہے ہیں اور اب شکر ہے آپ نے کال تو ریسیو کی ہے۔۔۔" وہ اس وقت کالج میں بیٹھی ہوئی تھی وہ کونسا یہاں پڑھنے کے لیے آتی تھی جو مقصد

تھا کالج آنے کا وہ تو وہ پورا کر رہی تھی اور کلاسز تو وہ اکثر بنک کرتی تھی کیونکہ اسے پڑھائی میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ہاں بس آج آرمینا کو نہ پا کر وہ پریشان ہوئی تھی جو پچھلے تین چار دنوں سے کالج نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے بتایا تھا ناں رات کو آج بہت بیزی ہوں گا تو کال نہیں کر سکوں گا۔۔۔!!" وہ دبی دبی آواز میں بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں لیکن مجھے آپ کو کچھ بہت اہم بتانا تھا جو آپ کا جاننا بہت ضروری ہے تبھی کال کی آپ کو۔۔۔ آپ زیادہ مصروف تو نہیں تھے۔۔۔؟؟؟" وہ معذرت کرنے سے انداز میں بولی تھی کیونکہ وہ اس کی آواز سے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے ڈسٹرب کر چکی ہے سو اب معذرت کر رہی تھی۔۔۔

"ہاں بیزی تو بہت تھا لیکن خیر کیا بات ہے۔" وہ ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو دیکھتا ایک سرد سانس خارج کر چکا تھا۔۔۔

"وہ کل پاشا جائے گا وہاں کوٹھے پر سوچا آپ کو بتا دوں وہاں کی خبر لینے وہ چودجاتے تو کم ہی ہیں کبھی کبھار ہی چکر لگاتا ہے وہ لیکن وہ جا رہا ہے کچھ اہم ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ ناخن چباتے ہوئے بولی تھی اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ عالمیار کو پاشا کے بارے میں سب بتائے گی تو ممکن ہے عالمیار کے دل میں اس کے لیے قدر و قیمت بڑھ جائے۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔" عالمیار ایک دم سے سیدھا ہوا تھا لیکن اس نے ری ایکشن کافی ٹھنڈا شو کیا تھا تاکہ وہ لڑکی اس پر شک نہ کر سکے ورنہ اس کی بنی بنائی گیم خراب ہو سکتی تھی جو کہ وہ نہیں چاہتا تھا سو اس سے معمول کے مطابق باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔

"جی آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔؟؟؟"وہ تھوڑی جھجھکی تھی۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔۔"

"وہ آپ کی بہت یاد آرہی ہے مجھے آپ کب آئیں گے۔۔۔۔!!!"وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ سب کہہ رہی تھی لیکن اس کی بات پر عالمیار خان نے بمشکل اپنے آپ کو کچھ غلط کہنے سے روکا تھا ورنہ اس کو جواب وہ اچھے سے دے سکتا تھا۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔"سرد کڑک آواز اس لڑکی کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"بس پتہ نہیں۔۔۔"وہ اس کی سرد آواز سنتے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"میں فون رکھتا ہوں کل ملوں گا تم سے اور ہوں تم میرے ساتھ ہی چلو گی نہ۔۔۔"وہ پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں جی آپ کو پتہ تو نہیں ہے ناں اس ٹھکانے پر ورنہ میری ضرورت نہیں پڑتی آپ کو اور آپ کو نہیں پتہ ہے تو آپ چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔۔"وہ بولی تو عالمیار خان نے فون پر گرفت مضبوط کی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔"وہ بولتا فون کٹ کر چکا تھا۔۔۔

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے گہرا سانس بھرا تھا بس کچھ دنوں کی بات تھی پھر تو وہ خود ہی ان لوگوں سے کوئی رابطہ نہیں رکھنے والا تھا۔۔۔

اس نے پھر سے ڈریسنگ روم کے دروازے کو دیکھا تھا آرمینا باہر نہیں نکلی تھی وہ جانتا تھا وہ تب ہی نکلے گی جب وہ روم سے باہر جائے گا وہ کچھ سوچتے

ہوئے اپنی ٹی شرٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے روم سے نکل گیا تھا ارادہ دادا جان اور ضرغام خان سے بات کرنے کا تھا زرانیل سے متعلق۔۔۔

وہ زرانیل خان کی ضد سے واقف تھا جانتا تھا کہ وہ اگر سب کس چھوڑ کر چلا گیا ہے تو خود واپس نہیں آئے گا جب تک سب لوگ اسے لینے نہیں جائیں گے۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے زرانیل کا ایسے نکاح کرنا اچھا نہیں لگا تھا لیکن اسے دکھ اس بات کا تھا کہ زرانیل کو پہلے بابا یا شمس خان سے بات کرنی چاہیے تھی وہ ان کے بڑے تھے ان کے لیے بہتر ہی سوچتے تھے لیکن زرانیل خان کی سچویشن بھی وہ سمجھ رہا تھا وہ جا رہا تھا مرتضیٰ خان سے بات کرنے کے لیے۔۔۔

وہ جانتا تھا سب لوگ اس وقت غصے میں تھے لیکن بات بھی تو کرنی تھی اسے سو نکل گیا تھا باہر۔۔۔

باہر نکلتے ہی رخ مردان خانے کی طرف تھا یہاں اسے دادا جان مل سکتے ہیں لیکن جیسے وہ اس سائیڈ پر آیا اسے وہیں ضرغام خان بھی مل گیا تھا اس کو اچھا لگا تھا وہ دونوں مل کر شمس خان سے بات کر سکتے تھے وہ ضرغام خان کو دیکھتے رک گیا تھا۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں ا

قسط نمبر 23

.....

تعزیز خان واپس آ چکا تھا اس نے ابر شم سے بات کر لی تھی سو اب مطمئن تھا جانتا تھا کہ بہت جلد وہ لڑکا منظر عام پر ضرور آئے گا جس سے وہ پیار کرتی تھی لیکن اسے اپنا پتہ تھا وہ یہ شادی کیوں کر رہا تھا باقی ساری باتیں ثانوی تھیں وہ سر جھٹک کے لاونج میں رکھے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گیا تھا دھیان کل والی لڑکی کی طرف بھی گیا تھا وہ وہاں کیوں تھی یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی وہ جانتا تھا وہ لوگ تھی اس کی آنکھیں صرف اس کی آنکھیں دیکھی تھیں اس نے اور وہ آنکھیں ان آنکھوں سے ملتی تھیں۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب زرانیل خان روم سے نکلا تھا شاید اس کے جانے کے بعد وہ پہلی بار باہر آیا تھا تعزیز خان اسے دیکھتے سیدھا ہوا تھا اور جو اس وقت چینج کر چکا تھا اور ٹروزار شرٹ میں ملبوس تھا وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ پریشان تھا تعزیز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

وہ اس وقت جس ذہنی دباؤ سے گزر رہا تھا وہ سمجھ سکتا تھا اس نے تسلی دینی چاہی لیکن مناسب الفاظ ملتے تو تسلی دیتا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" تعزیز خان کو سوچوں میں گھیرے ہوئے دیکھ کر زرانیل خان پوچھنے لگا تھا تعزیز نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔

"تجھ سے کچھ پوچھنا بھی ہے اور کچھ بتانا بھی ہے پہلے پوچھو گا سچ سچ جواب دینا مجھے۔۔۔" تعزیز خان کا سنجیدہ انداز دیکھ کر زرانیل پریشان ہوا تھا۔۔۔

"ہاں پوچھ سب خیریت ہے نہ۔۔۔؟؟؟" زرانیل پریشان ہوا تھا۔۔۔

"کل حویلی میں مجھ سے ایک لڑکی ٹکرائی تھی تجھے پتہ ہے کون تھی وہ تو جانتا ہے اسے۔۔۔؟؟؟" وہ سرد انداز میں پوچھ رہا تھا وہ لڑکی وہاں کیوں تھی یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔

"شادی والا گھر تھا وہاں اتنے سارے لوگ تھے اب مجھے کیسے پتہ ہو گا تو کس کی بات کر رہا ہے لیکن خیر اس کے ڈریس کا کلر اس کا نام کچھ بتا اس کے بارے میں پھر سوچوں گا میں شاید کچھ پتہ ہو مجھے۔۔۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر تعزیز خان نے سرد آہ بھری تھی اگر نام یا کچھ بھی پتہ ہوتا تو وہ خود ہی معلوم کروالیتا اس لڑکی کے بارے میں لیکن وہ جان گیا تھا کہ زرانیل خان بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے سو اس نے ابر شم والے پر بات کرنے کا سوچا اس سے۔۔۔۔۔۔

"میں نکاح کر رہا ہوں۔۔۔" وہ پیچھے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آرام سے زرانیل خان کے سر پر دھماکا کر چکا تھا وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگا تھا کہ یہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟ کس سے۔۔۔؟؟ کب ہے۔۔۔؟؟؟ کیوں کر رہا ہے تو اتنی جلدی نکاح۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان نے ایک ساتھ کہیں سارے سوال کر ڈالے تھے جس پر تعزیز خان نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"میری بوس ان سے کر رہا ہوں اوُر اج شام کو ہے نکاح اور دوسری بات آج شام کو ہی میں رخصت بھی ہونے والا ہوں۔۔۔!!!" وہ ہنستے ہُوئے بولا تھا۔۔۔

"واٹ رخصت میں سمجھا نہیں تیری بات تو کیا کہنا چاہا رہا ہے صاف صاف بتا مجھے۔۔۔۔" وہ رخصت ہونے والی بات پر الجھا تھا لڑکے بھلا کہاں رخصت ہوتے تھے اسے لگا تعزیز خان اس سے مزاق کر رہا ہے لیکن اس کی شکل دیکھ کر وہ الجھا تھا وہ شکل مزاق والی نہیں تھی بلکہ وہ سیریس تھا۔۔۔

"میں رخصت ہو رہا ہو مطلب میں میم کے ساتھ ان کے گھر رہوں گا اب سے یہ اپارٹمنٹ تیرا اور گڑیا کا اور ویسے بھی مجھے اچھا نہیں لگتا تھا تیرے اور گڑیا کے درمیان کباب میں ہڈی بن کر۔۔۔" وہ اب کی بار ہنستے ہوئے بولا تو زرانیل خان نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"کیا گھر داماد بننا ضروری ہے تعزیز۔۔۔!!!" وہ اس کے وہاں سے جانے پر تھوڑا سا پریشان ہوا تھا۔۔۔

"ہاں یہ ہی سمجھ لو ضروری ہے بٹ ڈونٹ وری کچھ عرصے کی بات ہے یہ۔۔۔۔!!!" وہ شانے اچکاتے ہوئے بولتے ساتھ اٹھا تھا۔۔۔

"تم اور گڑیا میرے ساتھ چلوں گے نکاح میں۔۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا زرانیل خان نے سر ہلایا تھا اب چاہے جیسی بھی سچویشن تھی اسے نکاح میں تو شرکت کرنی تھی۔۔۔۔

"کیا گھر میں سے کسی کو انوائیٹ نہیں کرو گے تم۔۔۔۔؟؟؟" وہ گھر والوں کا زکر کرتے تھوڑا سا پریشان ہوا تھا خود جو کر کے آیا تھا اس کے بعد یہ کہنا شاید مناسب تو نہیں تھا۔۔۔۔

"تم کیا چاہتے ہو مجھے کرنا چاہیے اور جو کچھ ہو چکا ہے تیرے ساتھ اس کے بعد بھی مجھے ان لوگوں کو اپنی خوشی میں شامل کرنا چاہیے۔۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا تو زرانیل خان نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے جو غلطی میں نے کی وہ تم مت کرو تمہیں سب کو ایٹ لیسٹ بتا دینا چاہیے اس بارے میں تاکہ سب کو پتہ تو ہو۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"وہ صاف صاف انکارِ کر چکا تھا۔۔۔

"ایک بات پوچھوں تم سے تعزیز۔۔۔!!!"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں پوچھو۔۔۔"وہ بولا تھا۔۔۔

"تم سب سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہو۔۔۔۔؟؟؟"یہ سوال تھا جو پچھلے کہیں سالوں سے اس کے زہن میں چل رہا تھا لیکن آج زبان پر آیا تھا وہ ہمیشہ ہی اُلجھتا تھا تعزیز نے اس رویئے سے۔۔۔۔

"کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب صرف خاموش رہنے سے ملتے ہیں اور یہ سوال بھی ایسا ہی ہے جس کا جواب تمہیں وقت پر خود ہی مل جائے گا لیکن اگر وقت سے پہلے تلاش کرو گے تو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔!!!" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا اس کی پر اسرار باتیں زرانیل سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔

"مطلب۔۔۔"

"یہ سب چھوڑو تم جا کر تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنا ہے وہاں سب ویٹ کر رہے ہوں گے ہمارا۔۔۔" وہ کہہ کر رکا نہیں تھا بلکہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا زرانیل اس کی باتوں کو سوچ رہا تھا اور پھر کچھ سوچتے وہ روم میں انٹر ہوا تھا۔۔۔

.....

وہ اندر آیا تو ارواح صوفے پر بیٹھی تھی وہ پریشان تھی وہ جانتا تھا وہ اس واقعے کو لے کر اپ سٹ تھی وہ بھی تو پریشان تھا پہلے جب وہ دونوں ساتھ تھے کمرے میں تب بھی ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی زرانیل خان کی آنکھ لگ گئی تو سو گیا تھا اور ارواح بھی صوفے پر ہی سو گئی تھی۔۔۔

اب جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ جاگ رہی تھی اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے وہ رو رہی تھی وہ تڑپا تھا اسے کیسے روتے ہوئے دیکھ سکتا تھا اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کے بالوں پر بوسہ دیا تھا اس کا سینہ پاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی زرانیل خان اس کی حالتِ دیکھتے پریشان ہوا تھا اس کا ایسے رونا اسے

پریشان کر رہا تھا اس نے اس کے گرد حصار بناتے اسے اپنی گود میں شفٹ کیا تھا وہ رونا بھولے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔" اس کی بھیگی آنکھوں کو چُومتے ہوئے وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں ناں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کے رخساروں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

"میں کیوں ناراض ہونے لگا تم سے۔۔؟؟"اس کے رخساروں پر اب کی بار اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ارواح اس کی داڑھی کی چھبن سے کسمکائی تھی۔۔۔۔۔۔

"آپ کی پوری فیملی میری وجہ سے آپ سے ناراض ہو گئی میں نے آپ کو سب سے دور کر دیا ہے ناں۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اس کو روتے دیکھ کر زرانیل خان نے اس کو زور سے خود میں بھیچا تھا۔

"نہیں ایسا کیوں سوچا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے گرد حصار تنگ کرتے اب کی بار صوفے پر لیٹ سا گیا تھا اور ارواح کو اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا۔۔۔

"سب آپ کو ڈانٹ رہے تھے میری وجہ سے۔۔۔!!!"اب کی بار اس نے ہونٹوں کو باہر کی طرف لٹکایا تھا اس کا بچوں کا سا انداز دیکھ کر زرانیل خان

کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ در آئی تھی جسے وہ مہارت سے چھپا گیا تھا۔۔۔۔

"نہیں ارواح وہ سب تمہاری وجہ سے تھوڑی ڈانٹ رہے تھے مجھے تم ایسا ویسا کچھ مت سوچو بلکہ تیار ہو جاؤ ہم نے ابھی جانا ہے۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے پیچھے ہٹاتے ہوئے محبت سے بولا تھا۔

"کہاں جانا ہے ہمیں۔۔؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان مسکرایا تھا اور اس کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھتے ارواح نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا کہ اس کی مسکراہٹ کو اس کی نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔۔

"تمہارے بھائی کا نکاح ہے وہاں جانا ہے لیکن پہلے میری کس۔۔۔۔" وہ خود ہی بولتے ساتھ ہی ارواح کے لبوں پر جھکتا ان کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا انداز شدت لیے ہوئے تھے اس کے لبوں پر جھکا وہ اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کر رہا تھا اس کے لمس میں جنون تھا شدت تھی وہ اپنی پوری شدت سے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھاتے ہوئے اس کی سانسوں کو خود میں قید کرنے لگا تھا ارواح کا لمس پاتے وہ جیسے سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔ ارواح کے ہاتھ بے ساختہ اس کی گردن کا حصہ بنے تھے وہ مسکرا تھا اور اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اس کو چومنے لگا تھا ارواح اس کی بڑھتی شدت کو بمشکل برداشت کر رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کو کروٹ بدلتے صوفے پر شفٹ کرتے خود اس کے اوپر آتے اس کے لبوں کو اور شدت سے چوما تھا ارواح اس کی بڑھتی شدت

پر بوکھلا گئی تھی لیکن وہ سب بھولے جیسے ان لبوں سے خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔لمحے خاموشی سے سرکے تھے کمرے کی خاموش فضا میں ارواح کی تیز سانسوں کا شور تھا اور زرانیل خان اس کی دھڑکنوں کو اپنے لب پر محسوس کر رہا تھا وہ کافی دیر اس پر جھکے رہا تھا اور پھر اس کی پھولی سانسوں کو محسوس کرتے وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے ہوتے ہی ارواح نے کھینچ کر ایک گہرا سانس بھرا تھا اس کی ہر سانس کے ساتھ اس کے گلے میں ابھر کر مدھم ہوتی گلٹی زرانیل خان کی توجہ جامرکز بن گئی تھی اس نے ارواح کی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے۔۔۔

"پلیز۔۔۔"اس کے لبوں کے دہکتے لمس پر ہڑبڑائی تھی۔

"جسٹ فیل می۔۔۔۔"اس کی شرٹ پر لگے بٹنوں کو کھولتے وہ اس کی گہرایوں میں اترنے لگا تھا اس نے اس کی گردن کو سہلایا تو سرد لہر ارواح کو اپنے وجودِ میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس کی بڑھتی ہوئی گستاخیوں پر ارواح کا کلیجہ منہ کو آیا تھا پورے وجودِ میں سرد لہریں سرائیت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اوٗر اس کے لبوں کو اپنے بیوٹی بون پر محسوس کرتے وہ کانپی تھی۔۔۔

زرانیل خان کے دہکتے لب اس کے سینے پر تھے۔۔۔

یکادم اس کے کانوں میں ارواح کی آواز پڑی تھی جو اس کو حیران کر گئی تھی۔۔

"آپ کو ہر وقت رومانس سوجھتا ہے۔۔۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی اس کے انداز پر زرانیل خان نے قہقہہ لگا تھا اور اس کی شہ رگ پر لگ رکھے تھے ایک بار پھر سے اس کی بڑھی ہوئی شیو کی چھبن وہ اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"اتنی حسین بیوی پہلو میں ہو تو اور کیا سوجھے گا بھلا تم ہی بتاؤ۔۔۔۔؟؟؟" وہ لب اس کی گردن پر سہلاتے ہوئے معنی خیز انداز میں اس کے حسین سراپے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"لیکن ہر وقت کا رومانس بھی ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔" ارواح نے پتے کی بات بتائی تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ یہ بات کہ زیادہ رومانس ٹھیک نہیں ہوتا ہے یہ بات کہاں سے سنی تم نے مجھے بھی بتاؤ تو زرا اس متعلق کچھ۔۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا وہ دونوں میں لگتے یہ بھول چکے تھے کہ زرانیل کو تعزیز خان نے تیار ہونے کے لیے کمرے میں بھجا تھا نہ کے رومانس کرنے کے لیے۔۔۔۔

"بس مجھے پتہ ہے آپ پیچھے ہو جائیں خود ہی تو کہہ رہے تھے کہیں ہمیں جانا ہے اوَر ایسے پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔" وہ اپنی نظریں جھکائے بولی تھی اس کے بات کرنے کے انداز پر زرانیل خان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا وہ اس پر پھر سے جھکتے اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

"ہاں جانا تو ہے لیکن کیا کروں دل نہیں کر رہا ہے میرا تمہیں کہیں لے کر جانے کا دل کر رہا ہے تمہیں خود میں قید کر لو۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں کو چُومتے ہوئے بولا تو ارواح اسے گھور بھی نہیں سکی تھی اس کی نگاہوں میں

نظر آرہے چاہت کے رنگ دیکھتے اس کی پلکوں کی باڑ اس کے عارض پر سجدہ ریز ہوئی تھی سفید رخسار گلابی ہوئی تھے وہ اپنے لب کچلنے لگی تھی اس کی یہ عادت ہمیشہ ہی زرانیل خان کو خائف کر دیتی تھی اب بھی وہ اس کے لبوں کو دانتوں کی قید سے آزاد کرواچکا تھا اس کی نظروں کی ورانگ ارواح سمجھ گئی تھی اس نے اپنے لبوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔۔

"یہ میرے ہیں ان کو کچھ مت کہا کرو۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تو ارواح نے حلق تر کیا تھا اس کی باتوں کا مطلب وہ سمجھ گئی تھی یعنی وہ جو چاہے کرے ان لبوں کے ساتھ لیکن ارواح کو کچھ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔

"جب ان پر ظالم کرتی ہو دل کرتا ہے ان کو اپنے لبوں میں لیتے اپنے لبوں سے سہلاوں میں کیا تم ایسا چاہتی ہو۔۔!؟؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔" اس کی بے باک باتوں پر وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"تو پھر اب سے ان پر نو ظلم۔۔۔" اپنی بھاری انگلی سے اس کے گُلابی لبوں کو سہلاتے وہ ان کا ایک بار پھر سے بوسہ لے چکا تھا۔۔۔

اس کی شدت پر ارواح کپکپائی تھی لیکن اس کو دور نہیں جھٹکا تھا اس نے کیوں کہ اس کی ناراضگی کہاں برداشت کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔

زرانیل خان اس کے وجودِ سے اٹھتی مسحور کن مہک خود میں انہیل کرتا چلا جا رہا تھا معا باہر سے تعزیز خان کی آواز سن کر وہ ہوش میں آیا تھا ارواح کے

اوپر سے اٹھتے وہ اس سے الگ ہوا تھا اس کے اٹھتے ہی ارواح نے اپنی شرٹ ٹھیک کی اور اپنے بالوں کو جوڑہ بناتی ہوئی وہ صوفے سے اٹھی تھی اور باتھ روم میں جا بند ہوئی تھی زرانیل اب تعزیز سے بات کر رہا تھا جو اسے باہر آنے کا کہہ رہا تھا کہ اسے باہر باہر ابر شم کی کال آ رہی تھی وہ لوگ ان کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

زرانیل نے ڈریس چینج کیا تھا اور گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ باہر آیا رھا ارواح نے لائٹ پنک کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک پہن رکھی تھی جس کی سلیوز فل تھیں اور فراک کے دامن پر اچھا خاصا کام ہوا ہوا تھا وہ اس وقت سکارف سٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل خان اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اور اپنے بالوں میں ہیئر برش کیا تھا اسکے قریب جاتے وہ اس کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کر چکا تھا اس کی نزدیکی پر ارواح نے پلکوں کی جھالر عارض پہ گرائی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی گھنی خم دار پلکوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا ارواح کے بدن میں کپکپاہٹ ہوئی تھی اس کے نرم گرم لمس سے وہ اس کو کھینچ کر سینے سے لگا چکا تھا اس کے سکارف کو کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھائے ہی تھے کہ اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر وہ ہاتھ پیچھے کر چکا تھا کیونکہ وہ بچاری پہلے ہی مشکل سے اسکارف سٹ کر رہی تھی اگر وہ کھول دیتا تو اسے پھر بہت ٹائل لگ جانا تھا دوبارہ سے سٹ کرنے میں۔۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کے عارض کو اپنے عنابی ہونٹوں سے چھوا تو ایک کرنٹ سا ارواح کے بدن میں سرایت کر گیا تھا وہ اس کے رخساروں پر اپنی

بڑھی ہوئی بئیرڈ سہلا رہا تھا اور اس کی داڑھی کے بالوں سے ارواح کو گدگدی ہوئی تھی وہ اس کو خود سے الگ کرنے لگی تو زرانیل خان نے اپنی مونچھوں کو اس کی ٹھوڑی پر رگڑا تھا۔۔۔۔

ارواح نے اسے گھورا جس پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ مصنوعی تھی وہ جانتی تھی اندر سے وہ اپ سٹ تھا اپنی فیملی کی وجہ سے ظاہر ہے وہ اس کے اپنے تھے وہ ان کی ناراضگی سے ڈسٹرب اور پریشان تو ہو گا لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی بھلا۔۔

زرانیل خان نے اس کا ماتھا چوما اور اس کے لمس سے خود کو سیراب کیا اور پھر وہ دونوں روم سے نکلے تھے یہاں تعزیز خان تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا بالوں کو اس نے جیل سے سٹ کیا ہوا تھا وہ اس وقت کافی ہینڈسم لگ رہا تھا ارواح تو اس کے اچانک سے نکاح کا سنتے حیران ہوئی تھی وہ اس

سے پوچھنا چاہتی تھی کہ آخر ایک دو راتوں میں اس کا پلان کیسے بن گیا نکاح کا لیکن پوچھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں لاونج میں آئے تو تعزیز خان اداس کھڑا تھا زرانیل اسے دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے یار اپ سٹ کیوں ہو تم۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا تھا جس پر تعزیز خان نے اسے دیکھا تھا اور پھر اپنی آنکھوں میں نہ نظر آنے والے آنسوؤں کو صاف کیا تھا ارواح چھبن سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کر کیا رہا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔" وہ پریشان ہوئی تھی۔۔

"تمہارے بھائی کا اس اپارٹمنٹ سے جانے کا وقت ہوا چاہتا تھا الوداع کہہ رہا ہوں ہر چیز کو۔۔۔" وہ فل ایکٹنگ کر رہا تھا زرانیل کو یقین نہیں ہوا تھا ہر

وقت سنجیدہ رہنے والا تعزیز خان اس وقت ایسی حرکتیں کر رہا تھا اس نے اس کو گھورا تھا۔۔۔

"میں سمجھی نہیں بھائی۔۔۔؟؟؟" وہ واقعی میں نہیں سمجھ سکی تھی اس کی باتوں کا مطلب۔۔

"اسے چھوڑو تم ارواح یہ تو فضول میں ڈرامے کر رہا ہوں چلو چلیں۔۔۔" وہ تعزیز کو آنکھیں کو دکھانے لگا تھا جس پر تعزیز خان نے قہقہہ لگایا تھا وہ لوگ باتیں کرتے کرت ہی باہر نکل آئے تھے زرانیل نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ارواح کو پچھلی سیٹ پر بیٹھا کر دروازہ بند ے کرتے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی اگینشن میں چابی ڈالتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی تعزیز اس کے ساتھ ہی فرنٹ میں بیٹھا تھا۔۔۔

.....

تعزیز خان اور زرانیل خان کے ساتھ ارواح یہ تین لوگوں کی برات تھی جو تعزیز ساتھ لایا تھا لیکن ان کا استقبال زرتاج بیگم (گرینی) نے بہت اچھے سے کیا تھا پورا رانا مینشن سجایا گیا تھا مہمان تو زیادہ نہیں تھے بس آس پاس کے لوگ ہی تھے حالانکہ زرتاج بیگم نے اپنی بیٹی کو فون پر بتایا تھا کہ آج ابرشم کا نکاح ہے ابرشم اپنی پھپھو کے قریب تھی ان کے ساتھ اس کی بہت بنتی تھی سٹڈی کے لیے بھی وہ ان کے ساتھ ہی رہی تھی لیکن ان کو ارجنٹ فلائٹ نہیں مل سکی تھی جس کہ وجہ سے وہ نہ آسکی تھیں لیکن انہوں نے ابرشم کو ویڈیو کال پر بہت سارا پیار دیا تھا۔۔۔۔۔

ابرشم نے اس وقت میرون کلر کا لہنگا چولی پہن رکھا تھا اسے تیار ہونے کا کوئی شوق نہیں تھا یہ ہار سنگھار وہ ائزم کے لیے کرنا چاہتی تھی لیکن گرینی کی

حالت دیکھتے وہ تیار ہو چکی تھی بیوٹیشن نے اسے ڈیپ میک اپ کیا تھا خوبصورت تو وہ پہلے ہی تھی اور میک اپ سے اس کے نقوشِ اور واضح ہوئے تھے بیوٹیشن نے بھی اس کی کہیں بار تعریف کی تھی جس پر اس نے بس سر ہلایا تھا اس وقت وہ تعزیز خان کے انتظارِ میں تھی وہ اسے کبھی نہ بتاتی ائزم کے بارے میں اگر وہ اسے دھمکی نہ دیتا تو۔۔۔

وہ سوچوں میں گم تھی جب روم کا ڈور نوک ہوا تھا اور گرینی اندر آئی تھیں ان کے ساتھ ارواح تھی جسے تعزیز نے ان کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ ابر شم سے مل سکے وہ سارے راستے کہتی آئی تھی اسے تعزیز بھائی کی دولہن دیکھنی ہے سو تعزیز نے آتے ساتھ ہی اسے گرینی کے ساتھ ابر شم کے روم میں بھیج دیا تھا ابر شم کے روم میں اس کا سارا بھی میڈ نے شفٹ کر دیا تھا۔۔۔

"میری بچی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔!!!" گرینی کی آنکھیں بھر آئی تھیں انہوں نے بمشکل اپنے آنسوؤں کو روکا تھا اور ارواح کا تعارف کروایا کہ یہ تعزیز کی بھابھی ہے ابرشم اس سے اچھے سے ملی تھی اور اس کے ساتھ باتیں بھی کرنے لگی تھی ارواح کے ساتھ چند ہی لمحوں میں اس کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی اور پھر ابرشم کو باہر لے جایا گیا تھا ان کو ایک ساتھ صوفے پر بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

ابرشم کے سجے سنورے روپ کو دیکھتے ایک پل کے لیے تعزیز کو یقین نہیں ہوا تھا کہ یہ اس کی میم ہیں لیکن اس کے ساتھ بیٹھنے پر اسے یقین کرنا پڑا تھا کہ وہ واقعی میں ابرشم ہی تھی۔۔۔ جو میرون کلر کے لہنگے میں تیار بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہ اس کے تھوڑے قریب ہوا تھا اور ابر شم اس سے دور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ بازی کر رہے تھے لیکن زرانیل خان کی نظر ان پر پڑ چکی تھی پر وہ نظر انداز کر گیا تھا کہ یہ ان کا اپنا معاملہ تھا خود ہی دیکھ لیں گے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں مولوی صاحب آ گئے تو نکاح کی کاروائی شروع کی گئی۔۔۔

سب سے پہلے ابر شم سے پوچھا گیا تو اس نے تین بار قبول ہے قبول ہے کہہ کر اقرار کیا تھا پھر تعزیز خان سے اور یوں چند ہی لمحوں میں وہ ابر شم رانا سے ابر شم تعزیز خان بن گئی تھی رشتہ بدل گیا تھا لیکن اس کے دل کی حالت بہت عجیب تھی یہ سب کچھ اس نے ہمیشہ ائزم کے لیے سوچا تھا لیکن زندگی بہت بے یقین شے ہے کب کس موڑ پر کیا ہو جائے پتہ تھوڑی چلتا ہے۔۔۔۔

نکاح کے ہوتے ہی گرینی ان دونوں کے پاس آئی تھی اور ان کو ڈھیروں مبارک باد دی تھی ابر شم کا ماتھا چومتے ہوئے وہ اس کی آنے والی زندگی کے لیے دعا کر رہی تھیں تعزیز خان کو بھی انہوں نے ویسے ہی پیار کیا تھا جیسے وہ ان کا بیٹا ہو ہاں وہ اب ان کا بیٹا ہی تھا ان کی آبی کا شوہر جو بن گیا تھا یہ رشتہ سب رشتوں سے الگ تھا۔۔۔

وہ ان کے ساتھ تھوڑا وقت بیٹھی رہی تھیں اوُر پھِر مہمانوں کو دیکھنے کے لیے سٹیج سے اتر گئی تھیں ان کے بعد ارواح اور زرانیل خان ان کے پاس گئے تھے اوُر ان کے دائیں بائیں جانب بیٹھ گئے تھے ابر شم کی سائیڈ پر ارواح اوُر زرانیل تعزیز کی سائیڈ پر بیٹھا تھس۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو بھابھی میں آپ کا دیور زرانیل خان اے ایس پی بھی یہاں کا۔۔۔"وہ مسکرائے ہوئے اپنا تعارف کرنے والا تھا جس پر ابرشم ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔

"وعلیکم السلام بہت شُکریہ بھائی۔۔!!!"اس نے مسکراتے ہوئے مبارک باد قبول کی تھی اور پھر ارواح نے ان کو مبارک دی تھی جو ان دونوں نے مسکرا کر قبول کی تھی وہ لوگ ان کے ساتھ ہی بیٹھے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"بھائی آپیا بہت خوبصورت ہیں۔۔۔!!!"ارواح نے ان کے کپل کی تعریف کی تو ابرشم مسکرائی تھی ارواح خود بھی اس وقت بہت پیاری لگ رہی تھی ابرشم کو اس سے بات کرنے میں مزا آرہا تھا۔۔۔۔ارواح اور زرانیل کافی دیر تک وہیں بیٹھے رہے تھے پھر وقت کا خیال کرتے وہ لوگ نکل گئے تھے تعزیز کے گلے لگتے زرانیل کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ لوگ اتنے

عرصے سے ساتھ تھے ایسے اب ان کا الگ ہونا زرانیل خان کو بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا زرانیل خان کے جذباتی ہونے پر تعزیز خان کو سچ میں ایسی ہی فیلنگز آئی تھیں جیسے وہ اپنے گھر سے دور ہو رہا ہو۔۔۔۔

ارواح اور زرانیل واپس چلے گئے تھے باقی مہمان جو آس پڑوس سے آئے تھے وہ لوگ بھی جانے لگے تھے گرینی نے کھانے کا انتظام بھی کروایا ہوا تھا سو ارواح اور زرانیل بھی کھانا کھا کر رہی گئے تھے۔۔۔۔

باقی سب لوگ بھی کھانا کھا کر چلے گئے تھے۔۔۔

اب لاونج میں گرینی کے ساتھ ابر شم اور تعزیز خان بیٹھے تھے جو ان کو اگے کے بارے میں سمجھا رہی تھی ابر شم تو اس بھاری جوڑے سے نجات پانا چاہتی تھی کسی طرح کیونکہ وہ ہیوی ڈریس اسے بری طرح سے چھب رہا تھا

لیکن گرینی تھیں کہ اسے اٹھنے ہی نہیں دے رہی تھی وہ مشکل سے ان سے اجازت لینے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔۔

"آبی تم چلی جاؤ تعزیز خان بعد میں آئے گا۔" گرینی بولی تو اس نے سکون کا سانس خارج کیا تھا اور اٹھ کر نکل گئی تھی لیکن جاتے جاتے تعزیز کو آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ اشارہ کرنا نہیں بھولی تھی جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی گرینی نے تعزیز خان کو دیکھا اور اپنی بات شروع کی تعزیز خان کا سارا دھیان ان پر تھا کہ وہ کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔

"مجھے پوری امید ہے آپ مجھے مایوس نہیں کروگے بیٹا آبی سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اسے اگنور کر دینا وہ ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی لیکن کچھ

حادثے انسان کو بدل کر رکھ لیتے دیتے ہیں وہ بھی اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد سے ایسی ہو گئی ہے۔۔۔" اپنے بیٹے اور بہو کا ذکر کرتے ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں تعزیز خان اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے قریب گیا تھا اور ان کے گرد اپنا حصارِ بنایا تھا۔۔۔

"آپ فکر مت کریں گرینی مجھ سے آپ کو کوئی شکائت نہیں ہو گی اور یہاں تک بات ہے ابر شم کی تو اس کی فکر آپ اب سے نہ ہی کریں وہ میرے ساتھ خوش رہے گی میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ اسے مجھ سے کوئی شکائت نہ ہو۔۔۔" وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو وہ مسکرائی تھیں۔

"مجھے تم پر بھروسہ ہے بیٹا۔۔۔بس ابر شم کی نیچر سے تھوڑا سا پریشان ہوں وہ کبھی کبھی بہت عجیب طرح سے ری ایکٹ کرتی میں تو اکثر پریشان ہو جاتی تھی وہ شادی کے لیے راضی نہیں تھی لیکن میں نے بھی اسے منا کر

ہی دم لیا ایک دو بار بس طبیعت خرابی کا بہانہ کرنا پڑا اور وہ ڈاکٹر بھی بہت اچھی تھی اس نے میری مدد کی ابر شم کو یہ یقین دلایا کہ مجھے کوئی پریشانی والی بات نہ بتائے اور مجھے خوش رکھا جائے۔۔۔۔" گرینی اب کی بار مسکراتے ہوئے بول رہی تھیں اور تعزیز خان حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا یعنی ابر شم کو راضی کرنے کے لیے انہوں نے طبیعت خرابی کا ڈرامہ کیا۔۔۔۔

"میم کو شک نہیں ہوا آپ پر۔۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا جس پر وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی تھی تعزیز کو حیرت ہوئی کہ ویسے تو اتنی سمارٹ بنتی تھی اس کی میم لیکن گرینی کی پلاننگ کو نہیں سمجھ سکی وہ اور آسانی سے بیوقوف بن گئی ان کے ہاتھوں شادی کے لیے مان کر۔۔۔۔۔

"اب تم جاؤ روم میں کافی ٹائم ہو گیا ہے مجھے بھی روم میں چلنا چاہیے جاؤ بیٹا تھک گئے ہو گئے تم۔۔۔!!!" وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولی تھیں وہ

مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ کر اوپر سیڑھیاں چڑھتا ہوا ابر شم کے کمرے میں چلا گیا تھا کیونکہ اب سے وہ کمرہ اس کا بھی تھا۔۔۔

لیکن یہ نہیں جانتا تھا اس کی نک چڑھی میم کو اپنا روم شئیر کرنے کی عادت نہیں تھی سو اسے خاصی مشکل ہونے والی تھی اس کے ساتھ رہتے ہوئے۔۔۔۔

.....

عالمیار خان اور ضرغام خان دونوں اس وقت شمس خان کے سامنے بیٹھے تھے جو اس وقت غصے سے بھرے ہوئے تھے انہوں نے ہر گز نہیں سوچا تھا کہ زرانیل ایسا بھی کر سکتا تھا انہیں لگا تھا کہ اگر وہ حویلی چھوڑنے کی بات کریں گے تو وہ مان جائے گا ان کی بات اپنے بیٹے کو بھی تو ایسے ہی انہوں نے

دوسری شادی کے لیے انہوں نے جب بیٹے کو دھمکی دی تھی تو وہ ان کی بات مان گیا تھا بیٹے پر ان کی چلی تھی لیکن پوتے پر نہیں وہ چلا گیا تھا حویلی چھوڑ کر اور یہ بات ان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

ان کی برادری اس علاقے کی سب سے بڑی زات تھی ان کے سو دشمن تھے کچھ تو حثیت میں ان کے ہم پلہ بھی تھے وہ کیسے سب کا سامنے کریں گے بات باہر نکل گئی تو لیکن ان کے پوتے کو شاید ان باتوں کا احساس نہیں تھا۔۔۔۔

"داداجان۔۔۔۔" عالمیار خان نے شمس خان کا ہاتھ تھاما تھا جو خاموشی سے اپنے پیروں کو دیکھ رہے تھے شاید لفظ ہی نہیں تھے کچھ کہنے کو اور کبھی کبھار تو انسان کو خاموشی چاہیے ہوتی ہے چاہے پاس لوگوں کا ڈھیر موجود ہو لاکھوں ہزاروں لوگ ہوں۔۔۔۔

"ہم اس وقت تنہائی چاہتے ہیں ضرغام اور عالمیار ہمیں تنہا چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹک پر دباؤ بڑھاتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"داداجان آپ کو زرانیل خان کو ایسے جانے کا نہیں کہنا چاہیے تھا ہم لوگ آرام سکون سے بھی بات کر سکتے تھے اور اگر ہوتا تو شاید بات اتنی اگے بڑھتی ہی نہیں زرانیل یہاں ہوتا۔۔۔۔" ضرغام خان نے اپنی بات پر زور دیا تھا آگر زرانیل خان کے یہاں سے جانے کے فیصلے پر کسی کو اعتراض تھا تو وہ تھا ضرغام کو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اگر وہ لوگ اسے نہیں کہتے تو وہ جاتا نہیں بلکہ وہاں رہ کر سب کو منانے کی کوشش کرتا۔۔۔۔

"ضرغام خان زرانیل خان نے اس لڑکی کو ہم پر فوقیت دی ہے یہ بات ہم بھول نہیں سکتے ہیں اور دوسری بات کہ غلطی زرانیل خان کی ہے اسے

ہماری برداری کے رسم ورواج کو بھولنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔" وہ اپنی بات کو چبا چبا کر بولے تھے عالمیار خان نے انہیں دیکھا جو ابھی تک اپنی بات پر قائم تھے کہ غلطی زرانیل خان سے ہوئی ہے ان سے نہیں ضرغام خان اس وقت کسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔

"داداجان زرانیل نے کوئی گناہ تو نہیں کیا ہے صرف پسند سے ایک لڑکی سے نکاح کیا ہے یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جو سب نے اتنا ہارش ری ایکشن دیا مجھے زرانیل خان کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔" عالمیار خان پریشانی سے بولا تو شمس خان نے پوتے کو دیکھا تھا جو ان کے فیصلے پر اعتراض کر رہا تھا اور یہ پہلی بار تھا کہ ان کے فیصلے پر ایسے سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔

"یہ بہت بڑی بات ہے تم لوگوں کی ابھی سمجھ میں نہیں آئے گی لیکن کل کو جب لوگ باتیں بنائیں گے ہماری حویلی پر لوگوں کو تنقید کرنے کا موقع ملے

گاتب تم لوگوں کو سمجھ آئے گی اس بات کی۔۔۔"وہ تھوڑی سنجیدگی سے بولے تھے لب ولہجہ میں پریشانی کا عنصر تھا۔۔۔۔

"آپ لوگوں کی فکر کیوں کر رہے ہیں لوگوں کا تو کام یہ ہی ہے دوسروں کو ڈسکس کرنا لیکن دادا جان ہمیں زرانیل خان کی بیوی کو قبول کر لینا چاہیے یہ ہی بہتر ہے۔۔۔۔؟!!!"عالمیار خان بولا تھا جس پر شمس خان نے نفی میں سر ہلایا تھا یہ تو کبھی ممکن نہیں تھا۔۔۔۔وہ کبھی اس لڑکی کو بہو تسلیم نہیں کرنے والے تھے۔۔۔۔

"نہیں یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔!!!"وہ کڑک دار آواز میں بولے تھے ان کے لہجے میں سختی کا عنصر تھا ضرغام خان نے ماتھا مسلا تھا وہ چاہتا تو زبردستی بھی سب کو مجبور کر سکتا تھا کیونکہ ساری بھاگ دوڑ اس کے ہاتھ میں تھی لیکن یہ فیصلے زبردستی تھوٹی کیے جاتے ہیں یہ تو دل سے ہوتے ہیں آگر سب لوگ

دل سے ہی زرانیل خان کی بیوی کو تسلیم نہ کریں تو کیا فایدہ زبردستی کا۔۔۔۔

"کیوں ممکن نہیں ہے دادا۔۔۔۔۔جان۔۔۔!!!" عالمیار کی دبی دبی آواز پر شمس خان نے پوتے کو دیکھا تھا یہ دو ہی تو رہ گئے تھے ان کے پاس دو تو ویسے ہی چھوڑ گئے تھے ان کو۔۔۔۔وہ عالمیار اور ضرغام کو اب خود سے الگ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

"تم لوگ آج کے بعد زرانیل خان کا نام تک نہیں لوگے ورنہ ہمارا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔۔۔!!!" یہاں ان کی بات سنتے وہ دونوں بے بس ہوئے تھے شمس خان اتنی بڑی بات بھی کہہ سکتے تھے انہیں اندازہ نہیں تھا وہ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔

ازان کی آواز سنائی دی تو شمس خان مردان خانے سے نکل گئے تھے پیچھے عالمیار اور ضرغام خان بچے تھے جو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ابھی کچھ ٹائم تک کسی سے بات نہ ہی کریں تو بہتر ہے کیونکہ اس وقت سب لوگ غصے میں ہیں جب سب کا غصہ ٹھنڈا ہو گا پھر دیکھیں گے تب تک کیا کرنا ہے یہ بعد میں سوچیں گے۔۔۔۔"ضرغام خان نے عالمیار کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تو اس نے بھی سر ہلایا تھا اب اور کوئی آپشن نہیں تھا ان کے پاس سوائے انتظار کرنے کا سو وہ لوگ سب کے غصے کے ٹھنڈے ہونے کے انتظار میں تھے۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 24

.....

تعزیز خان روم میں انٹر ہوا تھا آج سے یہ کمرہ اس کا بھی تھا اس کمرے کو اس نے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روم دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا پورا کمرے میں وائٹ چیزوں کا کثرت سے استعمال کیا گیا تھا پورے روم کو وائٹ پینٹ کیا گیا تھا یہاں تک کہ بیڈ جو کنگ سائز کا تھا وہ بھی وائٹ تھا اور اس پر بیڈ شیٹ وہ بھی وائٹ تھی اور صوفے کا کلر بھی وائٹ تھا اور روم کی ونڈو اور اس پر لگے پردے بھی وائٹ تھے اس کو سمجھنے میں ایک پل میں ہی یہ

احساس ہوا تھا کہ ابر شم کو وائٹ کلر پسند ہے لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ خود وائٹ کلر کی ڈریسنگ کم کرتی تھی۔۔۔

شاید اسے پہننے میں وائٹ نہیں پسند تھا لیکن باقی ساری چیزوں میں پسند تھا اس کی گاڑی بھی وائٹ تھی تعزیز کو یاد آیا تھا اس کے آفس کے کیبن میں پڑا لیپ ٹاپ بھی وائٹ کلر کا تھا۔۔۔۔

وہ روم میں آیا تو ابر شم مرر کے سامنے کھڑی تھی اور اس کا بھاری دوپٹہ اس کے وجود سے غائب وہ غالبا اپنے بالوں سے پنز نکال رہی تھی جو کہ کافی مشقت طلب تھا وہ اس کے قریب جاتے اس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اس کی شارٹ چولی سے نظر آتی برہنہ کمر وہ اپنی آنکھوں کو زور سے میچے اپنی آنکھوں کو بند کیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خمار سا بھرنے لگا تھا وہ اس کے سامنے شعلہ جوالہ بن کر کھڑی تھی اس کے بلاؤز کا سائز بہت چھوٹا تھا پہلے تو باہر اس کا دوپٹہ اچھے سے سٹ تھا لیکن اب دوپٹہ سر سے غائب تھا وہ اس کے قریب گیا تھا اس کے کلون کی مہک محسوس کرتے ابر شم مڑی تھی اور اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی اس سے پہلے کہ وہ گرتی تعزیز خان نے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے کسرتی وجود کا حصہ بنی تھی۔۔۔

اس کے وجودِ سے اٹھ رہی دلکش مہک تعزیز خان کی نتھوں سے ٹکرائی تو خود کو روکنا اس کے لیے بے حد مشکل ہوا تھا وہ اس کے قریب تھی اور اب تو رشتہ بھی بدل گیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے سارے جذبات ہی بدل گئے ہو اس نے اپنی بھاری انگلیاں اس کی برہنہ کمر پر پھیری تھی ایک کرنٹ سا ابر شم

کے وجود میں سرائیت کر گیا تھا وہ کسمکائی تھی اور تعزیز خان کے چوڑے سینے پر مکے مارے تھے۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی اس قدر نزدیکی پر بوکھلائی تھی وہ آج اس کی نگاہوں میں خود کے لیے وہ محسوس کر رہی تھی جو پہلے محسوس نہیں ہوتا تھا تعزیز خان نے اس کو چھوڑنے کے بجائے اس کے نازک سے وجودِ کو جھٹکا تھا وہ اس کے اور نزدیک ہوئی تھی اوٗر تعزیز خان نے اس کی گردن پر جھکتے اپنے رشتے کی پہلی مہر اس کے کومل وجود پر لگائی تھی لیکن نامعلوم طریقے سے کہ وہ محسوس نہیں کر سکی تھی۔۔۔

وہ تو اس کی نزدیکی پر ہی آگ بگولہ ہوئی تھی اوٗر اسے خود سے دور دھکیلا تھا لیکن اس کے کسرتی وجود کو وہ ایک انچ بھی ہلا نہیں سکی تھی اس کی مضبوط باہوں کے حصار میں وہ قید ہو چکی تھی لیکن تعزیز خان نے اسے ہلکے میں لیا

تھا شاید وہ ابر شم نے ایک باری میں اپنا پورا زور لگا کر اس نے تعزیز خان کو خود سے دور کیا تھا اس ساری کوشش کی میں اس کو اچھی خاصی تھکن ہو چکی تھی ایک تو تقریباً آتنے گھنٹے وہ اس بھاری ڈریس میں اس کے نزدیک بیٹھی رہی تھی کمر دک رہی تھی اور اوپر سے اب سونے کے ٹائم پر اس کی روم میں انٹری وہ غصے میں آئی تھی۔۔۔۔

"تم یہاں کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جیسے اس کے سوال کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکا تھا وہ اس کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کرنے لگا تھا جس ہر ابر شم تو مانو غصے میں آئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے اوپر بٹن کھولتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ایک پل کے لیے اسے ابر شم کی زہنی حالت پر

شبہ ہوا تھا کہ وہ اس کے نکاح میں آچکی تھی اور اب اس سوال کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔

"مطلب یہ ہے کہ تم یہاں میرے روم میں کیا کر رہے ہو سمپل سا سوال ہے اس کو اتنا گھومانے کی کیا ضرورت ہے سیدھے سے جواب نہیں دے سکتے تھے تم۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو کھلا چھوڑتے ہوئے بولی تھی اس کے بال اب اس کی کمر پر پھیل چکے تھے اس کے بال زیادہ لمبے نہیں تھے بلکہ وہ ہر مہینے ان کی کٹنگ کرواتی تھی کہ۔ اسے لمبے بالوں سے بہت الجھن ہوتی تھی اس کے بال کی لینتھ کم ہی تھی لیکن اس کے گولڈن براؤن بال تھے سلکی۔۔۔۔

"میں اب سے آپ کے ساتھ رہوں گا یہ آپ ہی نے کہا تھا ابر شم اب بھول کیسے گئی ہو آپ۔۔۔" وہ اس کے قریب آیا تھا اپنی انگلی سے اس کے

ماتھے کو چھوتے وہ اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بولا تھا اس کی گرم سانسیں ابر شم کی گردن پر پڑ رہی تھی وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی پہلی بار تھا کہ کوئی اتنے قریب آیا تھا ائزم کے ساتھ وہ کلوز تھی لیکن ان کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

پر یہ تعزیز جب سے نکاح ہوا تھا کچھ زیادہ ہی چھچھورا پن دیکھا رہا تھا جو کم سے کم ابر شم کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔

"ہاں یاد ہے مجھے لیکن میرے روم میں نہیں۔۔۔!!!" وہ ایک دم سے کچھ یاد کرتی سیدھی ہوئی تھی تعزیز خان اس کے بار بار کے بدلنے پر حیران ہوا تھا اس کا ابر شم سے ہوا تھا تو ظاہر سی بات تھی کہ اسے ابر شم کے ساتھ اس کے کمرے میں ہی رہنا تھا لیکن ابر شم اسے روم سے باہر نکالنے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی عادت کے مطابق اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ابر شم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا وہ خوبصورت تھا ہینڈسم تھا ائزم سے کہیں زیادہ۔۔۔۔

لیکن دل تو کسی اور کا خواہشمند تھا تعزیز خان سے تو اس نے وقتی رشتہ جوڑا تھا۔۔۔

"مطلب یہ کہ مجھے روم شیئرنگ کی عادت نہیں۔" وہ اپنے ہاتھ پیچھے کی طرف لے جاتے اپنے بلاؤز کی ڈروی تلاش کر رہی تھی جو اسے مل ہی نہیں رہی تھی وہ ایک دم سے جھنجھناہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

"تو گرینی نے تو مجھے آپ کے ہی روم میں رہنے کا بتایا تھا اور دوسری بات میرا سارا سامان بھی آپ کے ہی روم میں ہے ڈریسنگ روم دیکھ لیں

آپ۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے گرینی سے ہوئی گفتگو کا حوالہ دینے لگا تھا۔۔۔

گرینی کا سنتے ابر شم نے بغور اسے دیکھا تھا اور پھر کچھ سوچتے اس سے ایک نظر تعزیز کو دیکھا تھا وہ اس کی نظروں سے خائف ہوا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی بیڈ کے قریب گئی تھی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا ایک پیج اُٹھایا تھا اور واپس تعزیز خان کے پاس آئی تھی جو آنکھوں میں حیرانگی لیے اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ کر کیا رہی تھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا اسے ابر شم کافی عجیب لگ رہی تھی اپنی حرکتوں کی وجہ سے۔۔۔رات کا وقت تھا اسے اچھی خاصی نیند آ ہوئی تھی لیکن ابر شم کا شاید اس سے بحث کرنے کا موڈ تھا تبھی تو وہ اب وہ پیج لے کر اس کے پاس آچکی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟" ابر شم نے وہ پیج تعزیز خان کے آگے کیا تو وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔

"یہ ایگریمنٹ ہے۔۔۔" وہ شارٹ سا جواب دیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ جس پر تعزیز خان نے اس پیج کو بغور دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ سمجھ نہیں سکا تھا اس کی بات تبھی پوچھنے لگا تھا لیکن ابر شم نے وہ پیج کھول کر اس کے سامنے رکھا تھا جس پر موجود تحریر تعزیز خان اچھے سے پڑھ چکا تھا وہ آنکھوں میں حیرتِ لیے ابر شم کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا جو اب پیج بند کر رہی تھی۔۔۔

"یہ پیج اچھے سے پڑھ لو تا کہ تمہیں کوئی مشکل نہ ہو اور ہاں آج سے مجھے نو ٹچ سمجھے۔۔۔"اس کا حوالہ تھوڑی دیر پہلے تعزیز خان کے پکڑنے کی طرف تھا سو وہ اس پر واضح کر چکی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں آسکتا تھا۔۔۔

"یہ پیج آپ مجھے اب کیوں دے رہی ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔

"میں پہلے بھول گئی تھی اس لیے اب دے رہی ہوں ویسے بھی ہماری کنٹریکٹ میرج ہے سو اس میں یہ سب نہیں چلتا ہے تو بہتر ہے آج کے بعد اپنی نگاہوں کو کنٹرول میں رکھنا۔۔۔"وہ اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے ڈریسنگ روم میں گھس گئی تھی اور تعزیز وہیں کھڑا اس کی باتوں کو سوچے جا رہا تھا وہ کہہ کر کیا گئی تھی یعنی وہ اسے خود سے الگ رہنے کے لیے کہہ گئی تھی کیا یہ آسان تھا تعزیز خان کے لیے۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں اور وہ کیا کہہ کر گئی تھی تعزیز خان نے اپنی بیئر ڈ سہلائی تھی ابر شم کی باتیں اس کے مائنڈ میں گردشِ کر رہی تھیں ان پیپرز پر واضح لکھا ہوا تھا کہ وہ ابر شم سے دور رہے گا اور یہ ہی چیز تعزیز خان کے مشکل تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی شرٹ کے سارے بٹن کھول دیئے تھے عجیب سی گھٹن محسوس ہونے لگی تھی اسے کمرے میں بٹن کھولتے بھی جب سکون نہیں ملا تو اس نے شرٹ ہی سرے سے اتار کر دور پھینک دی تھی اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا اندر جیسے کوئی آگ سی لگی تھی وہ سمجھ نہیں رہا تھا اپنی کنڈیشن۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھا اور اے سی کا ریموٹ اٹھا کر اس کی کولنگ سپیڈ فل کر دی تھی کمرہ ایک دم سے ٹھنڈا ہوا تھا وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا اس وقت صرف

اس کو اپنی کنڈیشن کافی عجیب محسوس ہو رہی تھی بیڈ پر لیٹتے بھی اسے سکون نہیں ملا تھا وہ ایسا ہی سیدھا لیٹا تھا اس نے سائیڈ پر پڑا ایل سی ڈی کا ریموٹ اُٹھائے ایل سی ڈی اون کی تھی اور نیوز دیکھنے لگا تھا اس چیز سے بھی اکتا گیا تو اسے بھی بند کر دیا تھا لیکن ابر شم تھی کہ واپس نہیں آ رہی تھی اسے پریشانی ہوئی تھی اس نے اپنا ماتھا مسلا تھا لیکن تب تک ابر شم روم میں آ چکی تھی اس نے وائٹ کلر کی سلک کی نائٹی پہن رکھی تھی جو فل نیٹ کی تھی اور اس کا اپر بھی نیٹ کا تھا نائٹی کی لمبائی بہت شارٹ تھی وہ بمشکل اس کے گھٹنوں تک آ رہی تھی اوپر سے سیلیوز لیس ہونے کے ساتھ ساتھ بیک لیس بھی تھی اور شولڈر لیس بھی بس باریک سی سٹرپ تھی اوپر سے اپر نیٹ کا ہونے کی وجہ سے اس کا تقریباً پورا بدن واضح ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں نکلی تھی اس نے ابھی تک تعزیز خان کو بیڈ پر نہیں دیکھا تھا وہ چلتی ہوئی ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھوں پر لوشن لگایا تھا اور پھِر اپنے بالوں کا لوز سا جوڑا بناتے ہوئے جمائی لیتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھی تھی لیکن وہاں شرٹ لیس لیٹے تعزیز خان کو دیکھتے اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں وہ اس کے بیڈ پر کیا کر رہا تھا اسے یکادم سے غصے نے آن گھیرا تھا۔۔۔

"یو ہاؤ ڈئیر یو۔۔۔۔۔ How dare you sleep on m bed۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے پھنکاری تھی اس کی کچھ چیزیں تھیں جن کو وہ کبھی کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرتی تھی تعزیز خان کو اپنے بیڈ پر دیکھ کر ہی اس کا پارہ ہائی ہوا تھا سفید رنگت دہک کر گلابی ہوئی تھی غصے کی زیادتی سے۔۔۔۔

"بیڈ پر لوگ سوتے ہیں میم۔۔۔" وہ پہلے ہی جھنجھلاہٹ کا شکار تھا اور اوپر سے ابر شم کی باتیں وہ ایک دم سے بیڈ سے کھڑا ہوتا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

اور وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"میں نے پوچھا میرے بیڈ پر کیوں تھے تم۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی تعزیز خان نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا جو اس کے کندھے پر تھا اور پھر ابر شم کو جو اس کے اتنے قریب اس کے سارے جزبات بھڑکا چکی تھی۔۔۔

"یہ میرا بھی ہے۔۔۔" اس کا انداز جتانے والا تھا ابر شم کی آنکھوں میں حیرتِ در آئی تھی۔۔۔

"?What did you say again"

اسے لگا شاید اس نے غلط سنا ہے تعزیز اس کی سوچ سے بھی دو گنا چالاک تھا یہ اب اسے اندازہ ہو رہا تھا اس نے شاید غلطی کر دی تھی تعزیز خان سے نکاح کر کے لیکن خیر اب اسے ایک سال تک تو یہ سب کچھ برداشت کرنا تھا اور اب کوئی آپشن جو نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔۔

"میں نے کہا یہ میرا بھئی ہے۔۔۔" وہ اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔۔۔

"تم میرے ساتھ نہیں سو سکتے۔۔۔" وہ واضح لفظوں میں کہتی اپنی نائٹی کے اپر کی ڈوری کھول چکی تھی اپر کو اتار کر تکیے کے پاس رکھتی وہ اس وقت اس شارٹ سی نائٹی میں تھی جو اس کے بدن کی گہرائیوں کو واضح کر رہی تھیں تعزیز خان کی آنکھوں میں خمار سا بھرنے لگا تھا بہت مشکل ہو رہا تھا اس پہر

خود کو کنٹرول کرنا وہ اس کے سامنے جس حیلے میں تھی اس کے سارے جزبات مچلنے لگے تھے لیکن شاید ابر شم کا سونے کا سٹائل ایسا ہی تھا۔۔۔

"پھر کہاں سوؤں گا میں۔۔۔" وہ جو بیڈ پر بیٹھ چکی تھی وہ اس پر جھکا تھا اس کی سانسیں اس کے برہنہ کندھوں کو چھو رہی تھی ابر شم پیچھے کو ہوئی تھی اوٗر تعزیز تھوڑا سا اور جھکا تھا اس پر پر ابر شم نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں جس پر وہ لبوں کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کے حسین سراپے کو فرصت سے دیکھنے لگا تھا نظروں کا مرکز اسکے خوبصورت جسمانی خدوخال تھے وہ بہکنے لگا تھا لیکن ابر شم رانا کو اس بات سے فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ اس کے نزدیک ان کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

"کہیں بھی۔۔۔شاید صوفے پر۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی تھی ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گئی تھی اوٗر کمفٹر اپنے کندھوں تک اوڑھا تھا بھلے وہ کافی

بولڈ تھی ایسی باتوں سے اسے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن تعزیز خان کی ایکسرے کرتی نظروں سے وہ اچھی خاصی ڈسٹرب ہوئی تھی جو جب سے وہ ڈریسنگ روم سے آئی تھی اسی پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔۔

جیسے اس سے اہک اوٗر کوئی کام ہی نہیں ہو۔۔۔

"واٹ۔۔۔؟؟؟اپ کو لگتا ہے مجھ جیسا انسان اس صوفے پر ایڈجسٹ کر سکے گا۔۔۔!؟!"وہ ٹوسٹر صوفے کی طرف اِشارہ کرتا ہوا بولا تھا کہاں وہ اپنے کسرتی چھ فٹ کے وجود کے ساتھ اس صوفے پر سو سکتا تھا وہ شرٹ لیس تھا ابر شم کو اس بات سے تھوڑی ہچکچاہٹ تو محسوس ہوئی تھی لیکن اس نے تعزیز کو یہ بات محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

"یہ میرا درد سر نہیں ہے ہاں لیکن تمہاری بحث سے میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے پلیز سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔"وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی اس کی آنکھوں میں نیند کی سرخی تھی بھرے بھرے گلابی لب تعزیز خان کا دل مچلنے لگا تھا ان کو چھونے کے لیے لیکن اس کے غصے سے واقف تھا وہ ابھی پہلی رات تھی ابھی اسے ویسا کرنا تھا جو گرینی نے اسے کہا تھا تبھی اس کا پلان کامیاب ہو سکتا تھا۔۔۔

"میرے سر میں بھی درد ہے اور پلیز مجھ سے نہیں سویا جا سکتا ہے صوفے پر کچھ اور سوچیں آپ۔۔۔"وہ اس کے اوپر تقریباً جھکا تھا ابر شم نے کمفٹر پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی اسے اب شدید غصہ آنے لگا تھا تعزیز خان پر جو بلا وجہ اس سے بحث کر رہا تھا اب تو تقریباً رات کے بارہ بج چکے تھے لیکن تعزیز

خان کی بحث تھی کہ ختم ہی نہیں ہو رہی تھی اس نے دانت پیستے ہوئے اپنے اوپر جھکے شرٹ لیس تعزیز خان کو دیکھا تھا۔۔۔

"اگر صوفے پر نہیں سو سکتے تو یہاں مرضی ہے سو جاؤ لیکن میری جان چھوڑ دو پلیز۔۔۔" وہ دوہائی دینے والے انداز میں بولی تھی پہلی بار تھا کہ کوئی ایسے اس کے نزدیک کھڑا تھا اس کے کمرے میں ورنہ کسی کے ساتھ وہ کم ہی اس کے روم میں رہتی تھی۔۔۔

بچپن سے وہ اپنے موم ڈیڈ سے زیادہ گرینی کے نزدیک تھی اور اس کے ڈیڈ کو تو بزنس کی وجہ سے اکثر اوٹ آف کنٹری یا آوٹ آف سٹی جانا پڑتا تھا اس کی موم بھی اپنی این جی او چلاتی تھیں تو وہ بھی اسے کم ہی ٹائم دے پاتی تھیں ایسے میں اس کا سارا ٹائم گرینی کے ساتھ ہی گزر جاتا تھا اپنے روم میں وہ کسی کو نہیں آنے دیتی تھی میڈز بھی اس کی موجودگی میں اس کے روم کی صفائی

کرتے تھے کیونکہ اس کی کوئی جگہ یہاں سے وہاں ہو جاتی تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی۔۔۔

اس کے غصے سے پورا گھر واقف تھا لیکن ابھی تعزیز خان اسے اچھا خاصا زچ کر رہا تھا۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟" وہ جھنجھنایا تھا ایک تو اس کا دو تشنہ روپ دیکھتے وہ خود کو مشکل سے روکے ہوئے تھا اوپر سے ایسی سچویشن وہ ٹمپر منٹ لوز کر رہا تھا ابر شم رات کے اس پہر اس کے کڑا امتحان بنے کھڑی تھی وہ مشکل سے اپنے سینے میں مچلتے جزبات کو تھپکی دے کر سلا چکا تھا۔۔۔

"تعزیز تم کیوں مجھے پریشان کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟" وہ ایک دم سے اٹھی تھی اوٗر تعزیز خان کے چوڑے سینے سے ٹکرائی تھی اس کا شرٹ سے آزاد کشادہ سینہ دیکھتے ابر شم کے ماتھے پر ایک پل کے لیے پسینہ ٹپک رہا تھا۔۔۔۔

"میں یا آپ مجھے۔۔۔!؟؟" وہ اس کے چہرے کے قریب چہرہ لے آیا تھا اب صورتحال یہ تھی کہ ان میں سے کوئی بھی بولتا تو دونوں کے لب ایک دوسرے سے ٹچ ہو جانے تھے ابر شم نے اسے خود سے دور کرنے کے لیے دھکا دیا تھا لیکن تعزیز خان اس سے دور ہونے کے بجائے الٹا اس پر ہی گرا تھا وہ اس کے اوپر گرا تھا اور ابر شم کا وجودِ اس کے کسرتی وجود کے نیچے دبا تھا وہ آنکھیں پھاڑے تعزیز خان کو دیکھنے لگی تھی جو اب اس کے تقریباً اوپر آ چکا تھا۔۔۔

وہ اٹھنے کے بجائے آرام سے اپنا سارا بوجھ ابر شم کے نازک وجود پر شفٹ کر گیا تھا وہ خاصا توانہ اور مضبوط مرد تھا اس کا سارا بوجھ خود پر محسوس کرتے ابر شم کو لگا وہ اس کے وجودِ کے نیچے دبی سانس بھی نہیں لے پائے گی۔۔۔۔

تعزیز خان کچھ سوچتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا جو غصے سے اسے گھور رہی تھی لیکن تھا کہ اس کی گھوری کا اثر لیے بغیر آرام سے لیٹا تھا۔۔۔

"مجھے بیڈ کے علاوہ اور کہیں نیند نہیں آتی ہے۔۔۔" اس نے جیسے ابر شم کی معلومات میں اضافہ کیا تھا لیکن ابر شم کو تو اس وقت اس کی نزدیکی پر تپ چڑھی ہوئی تھی اس کی بات کا جواب کیا خاک دیتی وہ اس نے پورا زور لگایا تھا تعزیز خان کو خود سے دور کرنے کے لیے لیکن ناکام رہی۔۔۔۔

"تو میں کیا کروں اگر نہیں آتی ہے تو مجھے تو سونے دو تم اور یہ میرے اوپر ایسے کیا تک ہے یہ ہٹو۔ میرے اوپر سے۔۔۔" وہ اس کے وجود کو دھکیلنے کے لیے زور دے رہی تھی اٹھتے وقت وہ کمفٹر پیچھے کر چکی تھی ان تعزیز خان کی نگاہوں کا مرکز اپنے وجود کو بنے دیکھ کر وہ بلش کرنے لگی تھی وہ گہرائی سے اس کے مومی وجود کا جائزہ لے رہا تھا اس کی نائٹی کا فرنٹ نیگ کافی ڈیپ تھا جس سے اس کے جسمانی نشب و فراز تقریباً واضح ہو رہے تھے تعزیز خان کی نگاہوں کا مرکز دیکھتے وہ دانت کچکچا کے رہ گئی تھی وہ شاید غلط سمجھی تھی کہ تعزیز خان سے نکاح کر کے وہ جو چاہتی تھی وہ ہو گا لیکن اب تو اسے ایسا لگنے لگا تھا کہ تعزیز خان سے خود کو دور رکھنا اس کے لیے خاصا مشکل ہو گا۔۔۔

"مجھے بیڈ پر سونا ہے۔۔۔!!!" وہ اس کی صرحی دار گردن کو دیکھتے بمشکل بول پایا تھا رات کے اس پہر وہ اپنا آپ کنٹرول سے باہر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔؟؟؟" ابر شم چلائی تھی۔

"اتنی کوئی مشکل بات نہیں کی ہے میں نے صرف یہ کہا ہے کہ مجھے بیڈ پر آپ کے ساتھ سونا ہے سمپل۔۔۔" وہ خود کو کنٹرول کرتا پیچھے کو کسکا تھا ابر شم کا اٹکا سانس بحال ہوا تھا اوٗر اس نے اپنی نائٹی کی سٹرپ ٹھیک کی تھی وہ سوتے ہوئے ایسے ہی ڈریسز یوز کرتی تھی لیکن اب اسے احتیاط کرنی تھی کیونکہ اب وہ اکیلی نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ کوئی اوٗر بھی تھا اس کے روم میں جس کی نظروں کے تقاضوں سے واقف تھی وہ۔۔۔۔

"مجھے بیڈ شئیرنگ کی عادت نہیں۔۔۔!!!" وہ سپاٹ انداز میں بولی تھی

تعزیز نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"اٹس ناٹ آ یہ بیگ پرابلم۔۔۔۔بیڈ ویسے بھی کافی بڑا ہے سو ہم لوگ ایزیلی ایڈجسٹ کرلیں گے اور میں آپ کو تنگ تھوڑی کروں گا۔۔۔" وہ اس کے اوپر جھکتے معنی خیز انداز میں بولا تو ابر شم کے حواسوں پر اس کے کلون کی مہک سوار ہوئی تھی وہی مہک جو ہر بار اس کے قریب آنے پر وہ محسوس کرتی تھی لیکن پہلے ان کے درمیان کوئی ایسا تعلق نہیں تھا لیکن اب وہ دونوں میاں بیوی تھے رشتہ بھی بدل چکا تھا اور شاید اس رشتے کے تقاضے بھی۔۔۔۔

"نو میرے لیے یہ چیز بہت میٹر کرتی ہے مجھے نہیں عادت اور نہ ہی پسند ہے یہ پلیز تم سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔" غصہ کرنے کے بجائے اب کی بار وہ

تھوڑا سا نرمی سے بولی تھی جانتی تھی بحث سے دونوں کا وقت برباد ہو گا اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی کیونکہ اسے سخت نیند آئی ہوئی تھی سو آرام سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"لیکن میم پلیز آپ میری بات سمجھے۔۔۔" وہ اس سے حد مسکینت سے بولا تھا ابر شم کا دل چاہا رات کے اس پہر اس کے پاس کوئی بھاری چیز ہو اور وہ اس کے سر پر مار دے۔۔۔۔

وہ روہانسی ہوئی تھی پھر زہن میں ایک خیال آیا تو اوپر کو ہوتی بیڈ پر پڑے سارے کشن اس نے اٹھائے تھے تعزیز حیرت سے کنگ اسے دیکھنے لگا تھا جو اب بیڈ کے درمیان میں وہ سارے کشن رکھ چکی تھی اور تعزیز خان کی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

"یہ باڈر ہے یہاں سے اس طرف تم نہیں آؤ گے سمجھے۔۔۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وران کرنے سے انداز میں بولی تھی اور واپس سے لیٹ گئی تھی اب کی بار اس نے آنکھیں بھی بند کی تھی کیونکہ وہ مزید کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی کل آفس میں اس کی ایک امپورٹنٹ میٹنگ تھی جو اسے لازمی لینی تھی جانتی تھی گرینی انہیں آفس جانے کی اجازت نہیں دیں گیں لیکن وہ کچھ نہ کچھ کر کے انہیں منانے لے گی وہ جانتی تھی اس نے اپنی آنکھیں بند کیے دوسری طرف کروٹ بدلی تھی اور تعزیز خان اسے کی پیٹھ دیکھ رہا تھا جو بیک لیس نائٹی ہونے کی وجہ سے صاف دکھائی دے رہی تھی اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔

اور ایک نظر ان کشنز کو دیکھا تھا جو ابر شم نے ان کے درمیان میں رکھے تھے وہ گہرا مسکرایا تھا پہلی ہی رات وہ ابر شم کو اچھا خاصا تنگ کر چکا تھا

حالانکہ یہ ان کی پلاننگ میں شامل نہیں تھا لیکن ابر شم کا دو تشنہ روپ دیکھ کر وہ خود پر قابو نہیں کر سکا تھا اور اسے اتنا تنگ کیا تھا۔۔۔۔

اس کی نظریں ابر شم کے برہنہ بازوؤں پر تھیں جو سلیوز لیس نائٹی سے صاف چھلک رہے تھے ابر شم شدید نیند میں چلی گئی تھی لیکن اسے کہاں نیند آئی تھی اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی جینز کی پوکٹ میں ہاتھ مارا تھا سگریٹ اور لائٹر نکلتے ہوئے وہ بیڈ سے اترا تھا سگریٹ سلگا کر وہ ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا روم میں وہ سموکنگ نہیں کرنا چاہتا تھا کہ کہیں صبحِ صبحِ ابر شم اس بات کو لے کر اس سے بحث نہ شروع کر دے۔۔۔۔

اس نے ٹیرس کا ڈور اوپن کیا اور وہاں رکھے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گیا تھا گرمی کا موسم تھا لیکن تازہ ہوا کے جھونکوں نے اس کے بدن کو راحت بخشی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ خود پر ہنسنے لگا کہ کیا قسمت تھی اس کی شادی کی پہلی رات بیوی کے بدن کی نازکی محسوس کرنے کے بجائے وہ سگریٹ پی رہا تھا جانتا تھا ابر شم کو اپنی طرف مائل کرنے میں اسے خاصا وقت لگے گا اس نے ائزم کا سارا ڈیٹا نکلوایا تھا وہ اس کے بارے میں سب انفارمیشن لے چکا تھا کہ وہ ابر شم سے کب ملا اور وہ کہاں رہتا تھا سب کچھ اور ابر شم کی ساری ہسٹری اس کے پاس تھی یہ اس کے مشکل نہیں تھا وہ ایک کامیاب ہیکر تھا منٹوں میں کسی کا ریکارڈ نکال لینا اس کے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔۔

وہ ساری رات سگریٹ نوشی کرتا رہا تھا جب سگریٹ پی پی کر بھی تھک گیا تو اسے ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے وہ روم میں واپس آیا تھا رات کے تقریبا تین بج رہے تھے اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شاور کا سوچا تھا اور اپنا ایک ٹروزار لے کر وہ باتھ روم چلا گیا تھا شاور لیتے بھی اس کا

دھیان مسلسل ابر شم کی طرف تھا جو اس حلیے میں اس کے سامنے تھی تعزیز خان نے کیسے اس سے حیسن روپ سے نظریں چرائی تھیں وہ صرف وہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔

وہ تقریبا آدھا گھنٹہ شاور کے نیچے کھڑا رہا تھا اور ٹروزار پہنے وہ روم میں واپس آیا تھا اور اپنے بالوں میں برش کرتے وہ اپنی سائیڈ پر جانے کے بجائے وہ ابر شم کے بالکل قریب اس کے سرہانے بیٹھ گیا تھا ایک نظر اسے دیکھا جو شاید گہری نیند میں تھی اس کی ہلکی گہری سانسیں اس کے نیند میں ہونے کا پتہ دے رہی تھی وہ اس کے اوپر جھکا تھا اس کے تھوڑے سے کھلے لبوں کو اپنے عنابی لبوں میں قید کیا تھا۔۔۔۔

ان لبوں کو دیکھتے کتنے کانٹے اس کے حلق میں چھبے تھے یہ وہی جانتا تھا اس کے لبوں کو اپنی پر شدت گرفت میں لیتے وہ نرمی سے اس کی سانسوں کو پہلی

بار اتنے قریب سے محسوس کر رہا تھا اس کے لمس پر وہ ہلکا سا ہلی تھی وہ فوری پیچھے ہوا تھا اتنی جلدی وہ اس کے اعتبارِ کو ٹھس نہیں پہنچانا چاہتا تھا ابھی اسے اس کا بھروسہ جیتنا تھا اور یہ تبھی ممکن تھا جب وہ ابر شم کے ایسے ویسا ہی ری ایکٹ کرتا جیسا وہ چاہتی تھی وہ اپنی سائیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا ایک نظر ابر شم کو دیکھا جس کی نائٹی شاید کروٹ بدلنے کی وجہ سے اس کے کندھوں سے بھی تھوڑی نیچے ہو چکی تھی اس کی سٹرپ اب اس کے کندھوں سے ڈھلک کر اس کے بازوؤں آ چکی تھی اس نے بلیک کلر کا بلاؤز پہن رکھا تھا جس کا ڈیپ نیگ اس کی گہرایوں کو واضح کر رہا تھا اس کا چہرہ اب تعزیز خان کی طرف تھا یہ اس کے زیادہ مشکل ثابت ہوا تھا کیسے نظریں چراتا اس سے جو اس وقت اپنے حسین سراپے سے اسے پوری طرح سے بہکا چکی تھی اس کے لبوں کا زرا سا لمس کیا ملا تعزیز خان کی حالت عجیب سی ہو گئی تھی لب پھر

سے مچل رہے تھے اس بھرے بھرے لبوں کو چھونے کے لیے تھے ہاتھ تھے کہ اس کے بدن کی گہرائیوں کو محسوس کرنا چاہتے تھے وہ اس وقت عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھا اس نے ایک گہرا سانس لیتے کروٹ بدلی تھی اور اپنی آنکھیں بند کی تھیں نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ پگر بھی سونے کی کوشش کرنے لگا تھا تبھی ابر شم کی سائیڈ پر پڑا اس کا کو موبائل فون بجا تھا لاک سکرین پر کال شو ہو رہی تھی فون وائبریشن موڈ تھا لیکن پھر بھی وہ دیکھ چکا تھا اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے فون اپنے ہاتھ میں پکڑا تھا اور کال چیک کی جو ابھی تک آ رہی تھی نمبر انٹرنیشنل تھا یعنی کال آؤٹ آف کنٹری سے کسی کی تھی نیم عجیب سا کوئی ورلڈ تھا جو سمجھ نہیں سکا تھا کہ کیا لکھا ہوا ہے کیونکہ وہ کسی دوسری لاونج میں تھا اس نے اپنے فون سے اس لفظ کو گوگل پر سرچ کیا تو وہ کافی رومانٹک معنی دے رہا تھا

اسے سمجھنے میں ایک پل لگا تھا کہ وہ کال ائزم کی تھی اس نے اٹھائی نہیں بلکے کاٹ دی تھی اور فون ٹیبل پر واپس رکھ دیا تھا اوٗر خود اپنا فون سائیڈ پر رکھتے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ائزم اس کے لیے کوئی بڑا مسلہ نہیں تھا اصلہ مسئلہ تھی ابر شن جس کے دل میں وہ ائزم اپنی محبت کے پنجے گاڑ چکا تھا پوری طرح سے اوٗر انہیں ابر شم کے دل سے اکھاڑنے میں تعزیز خان کو خاصا وقت لگنا تھا۔۔۔

۔۔۔۔

آج کے دن کو سوچتے عنابی لبوں پر مسکان آئی تھی اسے نہیں لگا تھا کہ وہ پہلی ہی رات ابر شم کے ساتھ بیڈ پر سوئے گا اسے لگا تھا کہ اسے کافی ٹائم لگے

گا ابر شم کو قائل کرنے میں اس کے ساتھ بیڈ پر سونے کے لیے لیکن یہ اس نے آج ہی کر دیا تھا۔۔۔

گرینی نے اسے پہلے ہی بتایا تھا کہ ابر شم تمہیں خاصا ٹف ٹائم دے گی لیکن وہ خود کو سوچتے ہنس رہا تھا کہ وہ خود ابر شم کو کافی ٹف ٹائم دینے والا تھا وہ اپنی حرکتیں یاد کرتے مسکرایا تھا جانتا تھا وہ آج کی رات اسے کافی تنگ کر چکا تھا اس نے آنکھیں زبردستی بند کی تھی اور سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔ لیکن نئی جگہ کی وجہ سے اسے خاصی مشکل ہوئی تھی ایک تو آج تک اکیلا رہا تھا اور آج ایسے اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا تو یہ خاصا ڈفرنٹ تھا لیکن وہ کافی تک خود کو سنبھال چکا تھا۔۔۔

اس نے ایک کشن اُٹھایا اور اپنے سر کے نیچے رکھا تھا ابر شم بنا تکیے کے تھی اس نے اپنے سر سے بھی تکیہ اٹھا کر اپنے اور اس کے درمیان رکھا ہوا تھا وہ

اس کی بنائی گئی باڈر لائن دکھتے گہرا مسکرایا تھا ایک کشن اٹھا کر ابر شم کا سر تھوڑا سا اوپر اٹھائے اس کے سر کے نیچے رکھا تھا اور دوسرا خود کے سر کے نیچے۔۔۔۔

کشن رکھتے غیر ارادی نگاہ اس کے حسین سراپے پر ڈالی تھی اور پھر وہاں سے اس کے جسمانی خدوخال پر اس کی گہرائیوں کو دیکھتے پھر خود پر کیا ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ تھوڑا سا آگے جھکتے ہوئے اس کے ڈیپ نیگ کو اپنے لبوں سے چھو چکا تھا وہ شاید گہری نیند میں تھی تبھی اس کی بے باکیوں سے بالکل انجان تھی کہ وہ اس کے ساتھ کیا کیا کر رہا تھا اس کی بند پلکوں کو بھی وہ اپنے لبوں سے چھو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ابر شم کو جب اس نے پہلی بار دیکھا تھا تب سینے میں موجود خون کا لوتھڑا الگ ہی انداز میں دھڑکا تھا یہ دل پہلی بار کسی کے لیے دھڑکا تھا اسے نہیں

پتہ تھا کہ ابر شم ایسے اس کی بیوی بنے گی وہ اسے انٹرویو والے دن کسی سے بات کرتے تو سن ہی چکا تھا تو اسے لگتا تھا کہ اسے اپنی فیلنگز ابر شم سے کبھی شئیر نہیں کرنی چاہیے لیکن جب ابر شم نے خود اس سے کنٹریکٹ میرج کی بات کی تھی چند ثانیے تو اسے اس بات پر یقین ہی نہیں ہوا تھا اور پھر اس نے اقرار کیا تھا وہ اس وقت بہت حیران ہوا تھا کہ وہ اسے مل رہی تھی اس کے کنٹریکٹ میرج والے معاملے پر وہ پہلے تو الجھا تھا لیکن پھر وہ سب کچھ سیٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

ایک نظر ابر شم کو دیکھتے وہ آنکھیں موند گیا تھا۔

نیند بھی شاید اس پر مہربان ہوئی تھی اور چند لمحوں کے بعد وہ سو گیا تھا ابر ش کی بنائی گئی باڑ ابھی بھی ان کے درمیان قائم تھی جو نجانے کتنے دن رہنے والی تھی اس سے وہ دونوں ہی بے خبر تھے۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 25

.....

ارواح اور زرانیل کو آتے آتے خاصی دیر ہو گئی تھی کھانا تو وہ لوگ وہاں سے کھا کر نکلے تھے لیکن راستے میں ارواح کے منع کرنے کے باوجود بھی زرانیل خان اسے آئس کریم پارلر لے گیا تھا اسے آئس کریم کھلانے کے لیے وہ بچاری مسلسل انکار کر رہی تھی لیکن اس کے انکارِ کا زرانیل خان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس نے گاڑی باہر روکی اور اسے اندر لے گیا تھا ان لوگوں نے فیملی کیبن میں بیٹھ کر آئس کریم کھائی تھی لیکن اس دوران کوئی

انہیں دیکھ چکا تھا جس کا پتہ نہ تو زرانیل خان کو چلا تھا اور نہ ہی ارواح کو۔۔۔۔۔

وہ دونوں تو آئس کریم کھانے کے بعد گھر چلے آئے تھے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ کوئی ان دونوں کا پیچھا کر رہا تھا اور ان کے پیچھے پیچھے ان کے اپارٹمنٹ تک بھی آیا تھا وہاں کا ایڈریس لیتے وہ فتح یابی سے واپس لوٹا تھا زرانیل خان اور ارواح اندر آئے اور زرانیل نے دروازہ بند کیا تھا ارواح نے اپنی شال اتار کر صوفے پر رکھی تھی اور گہرا سانس بھرا تھا کتنے عرصے بعد ایسے وہ کسی پبلک مقام پر گئی تھی ورنہ ایک عرصے سے تو بس گھر میں قید رہتی تھی وہ۔۔۔۔۔۔

زرانیل خان اسے دیکھتے مسکرایا تھا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا وہ ہلکا سا شرمائی تھی اس کی اس ادا سے تو زرانیل خان کو

محبت تھی وہ آگے کو جھکا تھا اور اس کی ٹھوڑی اپنے انگوٹھے اور انگلی سی اوپر اٹھائی تھی ارواح کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں جن کو زرانیل خان نے اپنے لبوں سے چھوا تھا اس کی پلکیں لرزی تھی اس کے دہکتے لبوں کا لمس پاتے۔۔۔۔

زرانیل خان کے لب وہاں رکے نہیں تھے بلکہ اب اس کے گلابی گالوں کی نرمی محسوس کر رہے تھے وہ چھوٹی تھی شاید اٹھارہ سے اوپر کی ہو لیکن زرانیل خان کے کسرتی وجود کے آگے وہ کوئی نازک گڑیا معلوم ہوتی تھی زرانیل خان نے اس کو کمر سے تھامے اپنے ساتھ لگایا تھا اس کے دلکش خدو خال اس کے سینے سے لگے تھے زرانیل خان کے سارے جزبات بھڑکے تھے وہ اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا رب کرنے لگا تھا اس کے بھرے بھرے لب دیکھتے وہ اسے ایسے تھامے ہی صوفے تک لایا تھا اور صوفے پر بیٹھتے وہ اسے ایسے ہی اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا۔۔۔

ارواح کو ڈھیروں شرم آئی تھی وہ اب اس کی گود میں اس کے اتنے نزدیک بیٹھی تھی اور وہ ایکسرے کرتی نظروں سے اس کا معائنہ کر رہا تھا وہ اس کی نظروں سے خائف ہوتی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اس کی یہ ادا دیکھتے زرانیل خان نے قہقہہ لگایا تھا اور اس کے لبوں پر جھکا اپنے لبوں کو ان نازک پنکھڑیوں سے جوڑے وہ اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھاتے ہوئے ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسائے دوسرا اس کی کمر کے گرد باندھتے ہوئے وہ پوری شدت سے اس کی سانسیں پی رہا تھا اس کے لمس میں شدت تھی۔۔۔ارواح نے بے ساختہ اس کی شرٹ کے کالر کو میٹھوں میں جکڑا تھا۔۔۔زرانیل خان پر تو نجانے کیسی مدہوشی چھائی ہوئی تھی کہ اس لبوں کو جیسے وہ چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا وہ اس کے نچلے لب

اپنی شدتوں کو لٹاتے ہوئے جیسے اس کے لبوں کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔۔

ارواح کی سانسیں پوری طرح سے پھول چکی تھی وہ اس کی شدتیں نڈھال ہو چکی تھی زرانیل خان اس کی رکتی ہوئی سانسیں محسوس کرتا پیچھے ہوا تھا اوَر ارواح نے اس کے سینے پر سر رکھا تھا سانس پوری طرح سے پھول چکی تھی وہ گہرے سانس لے رہی تھی اس کے سانس لینے کے ساتھ اس کے جسمانی خدوخال کی مدھم پہل وہ اس کی گہرایوں پر جھکا تھا آج تو وہ جیسے رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا ارواح نے اس کے کندھوں کو زور سے پکڑتے اس کی شدتوں کو سہنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے کانپتے وجودِ کو دیکھتے اسے زور سے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔۔

ارواح اس کے ساتھ لگی اپنی سانسوں کو ہموار کر رہی تھی۔۔۔۔زرانیل خان نے اس کے گلے سے دوپٹہ بھی نکال کر دور پھینکتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھے تھے یہاں ہی ارواح کی بس ہوئی تھی وہ اس کے لبوں کی بے باکی پر جیسے مرنے والی ہو چکی تھی۔۔۔۔

"یو نو واٹ ارواح۔۔۔۔" وہ اس کی گردن سے چہرہ اوپر اُٹھاتے ہوئے بولا تھا ارواح نے بمشکل اس کی بہکی نگاہوں میں دیکھا تھا یہاں اس کی آنکھوں کا رنگ واضح تبدیل تھا وہ اکثر نوٹ کرتی تھی اس کی قربت میں اس کی آنکھوں کا رنگ ایسا ہی ہوتا تھا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔" سرگوشی سے بھی کم آواز تھی ارواح کی وہ مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔۔۔

"آئس کریم بہت مزے کی تھی۔۔۔!!!" اس کے بھرے بھرے لبوں کو سہلاتے وہ معنی خیز انداز میں بولا تھا ارواح کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں حالانکہ وہ وہاں کہہ رہا تھا آئس کریم کا ذائقہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔۔۔۔

"آپ نے کیا کہا تھا آج اس وقت۔۔۔؟؟؟" اس نے جتانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔ کہ جناب اس وقت اس آئس کریم میں کہیں سارے کیڑے نکال رہے تھے اوَر اب۔۔۔

"سچ میں بہت ٹسٹی تھی اگر اس وقت ایسے کھاتا تو شاید میری رائے مختلف ہوتی یہ تو سب سے الگ تھی۔۔۔۔۔" اس کا اشارہ اس کے لبوں کی طرف تھا ارواح پل میں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔" ارواح نے چہرہ اس کی گردن میں چھپایا تھا اس کی نرم گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں یار۔۔۔" اس کے بال گردن سے پیچھے کرتے وہ اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا ارواح نے جھنجھنائی لی تھی اس کی بڑھی ہوئی شیو کی چبھن محسوس کرتے۔۔۔

"یار میرے لیے کافی بنا کر روم میں آؤ۔۔۔" وہ کچھ سوچتے اس کو اپنی گود سے الگ کرتے ہوئے بولا تھا ارواح تیزی سے اٹھی تھی کہ کہیں اس کا ارادہ بدل ہی نہ جائے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اس نے اپنے گلے میں ڈالا تھا اور بکھیرے بالوں کو سٹ کرتے وہ کچن میں چلی گئی تھی اس کی پھرتی دیکھتا زرانیل خان گہرا مسکرایا تھا اور کچھ سوچتے روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

ارواح نے کچن میں آتے اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو ہموار کیا تھا اتنا تو وہ جان چکی تھی اس کی قربت اس کے لیے سہنا آسان ہر گز نہیں تھا وہ چاہے جتنی بھی مضبوط بن جاتی اس کے سلگتے لبوں کے لمس کو وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی اس وقت وہ جانتی تھی کہ وہ اپ سٹ تھا اپنی فیملی والوں کی وجہ سے لیکن وہ اسے چند پل اس بھیانک حقیقت سے دور تو لے جا سکتی تھی جانتی تھی اس میں قربت میں وہ سب بھول جاتا تھا کچھ لمحوں کے لیے لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اس کے پاس آتے ہی اتنی تیزی سے دھڑکتا تھا جیسے سینے کی دیواریں توڑ کر ہی باہر نکل آئے گا وہ سچ میں اس کی جان لیوا قربت میں بوکھلا جاتی تھی کچھ دیر پہلے کی اس کی شدتوں کو یاد کرتے اس کے رخسار تپے تھے۔۔۔۔

لیکن اچانک سے کافی کا خیال آیا تو اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا اور کافی کا سامان کیبنٹ سے نکالنے وہ مگن لیتے زرانیل خان کی کافی تیار کرنے لگی تھی جو اس نے کچھ ہی منٹوں میں تیار کر لی تھی اسے ٹرے میں رکھتے اس نے کمرے کا رخ کیا تھا۔۔۔

وہ کمرے داخل ہوئی تو زرانیل خان بیڈ پر لیٹا تھا شرٹ لیس ارواح کی گرفت ٹرے پر سخت ہوئی تھی وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا وہ جانتی تھی وہ اس کے آنے سے پہلے کچی سوچ رہا تھا کہ اس کو آتے دیکھ کر وہ سوچوں کے دھاروں سے باہر نکلا تھا ارواح نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔زرانیل خان اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اس نے بھی جواب میں ہلکی سی سمائل پاس کی تھی اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا ارادہ چینج کرنے کا تھا سو ایک

نظر زرانیل خان کو دیکھتے وہ ڈریسنگ روم میں جانے لگی تھی لیکن ڈریسنگ روم کو لاک دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے مڑ کر اس نے زرانیل خان کو دیکھا جو کافی کس مگ ہاتھ میں پکڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ حیران اور پریشان ہوئی تھی کہ ڈریسنگ روم کیوں بند تھا وہ اس سے کوئی سوال کرتی کہ نظر ڈریسنگ روم کے دروازے کے ساتھ لٹکے ڈریس پر گیا تھا۔

۔۔

"باتھ روم میں جا کر یہ ڈریس پہن کر آؤ ارواح۔۔۔" زرانیل خان کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے سر ہلایا تھا ابھی تک اس نے غور سے اس ڈریس کو دیکھا نہیں تھا ورنہ اتنی ریلیکس نہیں ہوتی وہ اس نے وہ ڈریس ہاتھ

میں تھامتے باتھ روم کا رخ کیا تھا زرانیل خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔

وہ کافی کا سیپ لینے لگا ارواح نے باتھ روم کا دروازہ بند کیا اور ڈریس کو دیکھنے لگی یہ کیا وہ ایک بلیک کلر کی نائیٹی تھی جو انتہائی بولڈ تھی یہ وہ کیسے پہن سکتی تھی اس ڈریس کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی پیشانی پر پسینے کے قطرے آئے تھے جنہیں اس نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیا تھا وہ کافی غور و فکر کرتی رہی اس ڈریس کو لے کر لیکن وہ اسے پہننے سے ہچکچا رہی تھی وہ اس کو ہاتھوں میں تھامے کھڑی تھی۔۔

لیکن پہننے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی پاؤں جیسے شل ہو چکے تھے وہ زرانیل خان کے غصے کو دیکھتے پریشان بھی ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کے غصے سے ڈرتی بھی تھی۔۔۔۔

اس نے بہت ہمت کرتے دل کو مضبوط کر کے وہ نائٹی زیب تن کی تھی جو فل نیٹ کی تھی اور اس کا فرنٹ اور بیک نیک کافی ڈیپ تھا اور سلیوز تو تھیں ہی نہیں یہ نائیٹی کب اس کی وارڈروب میں آئی اس کو کچھ نہیں پتہ تھا وہ تو بس اس وقت اب دیکھ رہی تھی یقیناً یہ زرانیل خان نے ہی شاپنگ کی ہو گی اس کے لیے وہ پہن تو چکی تھی لیکن باہر جانے کی ہمت خود میں نہیں پا رہی تھی وہ کہیں بار نائٹی کے اپر کو ٹھیک کر چکی تھی لیکن باہر جانے کے لیے قدم نہیں اٹھا پا رہی تھی زرانیل جو اپنی کوفی کب کی ختم کر چکا تھا اس کے انتظارِ میں تھا لیکن وہ تھی کہ آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے لب دانتوں تلے دباتے ہوئے ایک نظر باتھ روم کے دروازے کو دیکھا تھا جانتا تھا اس کی چھوٹی سی بیوی اس وقت اس سے شرما

رہی ہو گی تبھی باہر نہیں آ رہی ہے اس کا بس چلتا تو ساری رات باتھ روم میں ہی گزر دیتی لیکن زرانیل ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اسے واپس باہر بلانا تو تھا ہی چاہے کیسے بھی سو وہ کچھ سوچنے لگا تھا اور پھر ایک خیال زہن میں آنے پر وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"ارواح میری جان مائی بیوٹیفل وائف میرے پاس باتھ روم کی ایکسٹرا کیز ہیں میں اندر آ گیا تو بہت مشکل ہو گی تمہارے اس لیے چپ چاپ باہر آ جاؤ۔۔۔!!!" وہ دھمکی لگا چکا تھا اور اس کی دھمکی مؤثر ثابت بھی ہوئی تھی کیونکہ اسے ارواح کے قدم کی چاپ سنائی دی تھی وہ یقیناً اب آ رہی تھی لیکن جیسی اس کی رفتار تھی دس منٹ تو کہیں گئے ہی نہیں تھے اس کے باہر آنے کے لیے۔۔۔۔

وہ جا کر بیڈ پر لیٹ گیا تھا اور اس کا انتظارِ کرنے لگا تھا روم کی لائٹس وہ آف کر چکا تھا اور اب صرف ڈیم لائٹس آون تھی جن کی بھی اچھی خاصی روشنی تھی وہ بے صبری سے اپنی بیوی کے انتظار میں تھا جو اس کو تڑپنے کا ہر حربہ جانتی تھی وہ دل ہتھیلی پر رکھے اس کی راہ تک رہا تھا جو اب باہر آ ہی چکی تھی لیکن اس نے اپنے گرد دوپٹہ اچھے سے سر تا پا اوڑھا ہوا تھا کہ اس کا نازک سا وجودِ پوری طرح سے چھپا ہوا تھا۔۔۔۔

زرانیل خان نے ارواح کو دیکھتے دانت کلچائے تھے وہ تمبو اوڑھے باہر نکلی تھی اب اسے افسوس ہوا تھا کہ اس نے جاتے وقت اس کا دوپٹہ کیوں اسے ساتھ لے کر جانے دیا وہ دانت پیستے ہوئے بیڈ سے اٹھا اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا اس کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ گھبرائی تھی اپنے دوپٹے پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

وہ شرٹ لیس تھا اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وہ باتھ روم کے دروازے کے ساتھ لگی تھی وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ آج رات وہ مزاحمت نہیں کر پائے گی کیونکہ مزاحمت کا کوئی فایدہ نہیں تھا وہ نہ تو اس کی ناراضگی برداشت کر سکتی تھی اور نہ ہی اس کا غصہ سہہ سکتی تھی اور اس کی نگاہوں میں اپنے لیے پنپتے جذبات دیکھتے اس ہیزل آنکھیں پل میں جھکی تھیں وہ چلتا اس کے قریب آیا تھا اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اسے اپنے حصارِ میں قید کیا تھا ایک نظر اس کے خوشبوؤں میں رچا بسا وجود دیکھا اس کے وجود سے اٹھتی مہک اس کے حواسوں پر سوار ہوئی تھی وہ ہلکا ہلکا سا کانپ رہی تھی وہ کچھ سوچتے اس کے لبوں پر جھکا تھا اور ان نازک لبوں پر اپنے عنابی لب رکھے تھے انداز میں شدت تھی۔۔۔۔

ارواح نے بے اختیار اس کی شرٹ کو تھامنا چاہا تھا لیکن اسے شرٹ لیس دیکھتے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے شرابور ہوئی تھی اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے وہ اس کے لبوں کے جان لیوا لمس کو اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی آگر وہ زرانیل خان کے حصار میں قید نہیں ہوتی تو اب تک زمین بوس ہو چکی تھی زرانیل خان کے لمس میں شدت تھی جنون تھا وہ اپنی پوری شدت ان لبوں پر دکھا رہا تھا۔۔۔۔

ارواح کے لیے اس کی شدت سہنا آسان تو ہر گز نہیں تھا زرانیل خان نے اس کی ہتھیلیاں اپنی انگلیوں میں الجھائی تھیں اور اس کے ہاتھوں کو پیچھے لے جاتے اپنی کمر پر لاک کیا تھا اس کی پینک ہو رہی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے وہ پوری طرح سے اس پر جھکا تھا اس کے لمس کی شدت ارواح کو اپنے لب جلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں شامل کیے جیسے آج ہر چیز بھلا چکا تھا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوا تو ارواح نے گہرا سانس بھرا تھا اس کے بھیگے لب زرانیل خان نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے سہلائے تھے وہ اس وقت پوری طرح سے زرانیل خان کے حصار میں اس کے قریب کھڑی تھی۔۔۔

"یہ اوپر دوپٹہ کیوں اوڑھا ارواح۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں سرد پن لیے اس سے دوپٹے کے بابت سوال کرنے لگا تھا جس پر ارواح نے سختی سے اپنی آنکھیں میچی تھی۔۔۔۔۔

"وہ ڈریس۔۔۔۔" وہ کپکپاتے ہونٹوں سے مشکل سے بول پائی تھی زرانیل خان نے لب دبائے اسے دیکھا تھا جو اس کی پناہ میں پوری طرح سے قید تھی اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ڈریس کو۔۔۔۔" وہ اسے سر تا پا دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا حالانکہ اس کی شائے نیچر سے تو وہ خود بھی واقف تھا کہ وہ بچاری کہاں اس حلیے میں اس کے سامنے آسکتی تھی لیکن پھر بھی پوچھ چکا تھا کہ وہ اس سے بات کرتے اس کو آنے والے وقت کے منٹلی تیار کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"وہ شارٹ تھا۔۔۔" ارواح نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے مشکل سے یہ چند لفظ کہے تھے کیونکہ اس کی اس قدر نزدیکی پر وی بوکھلا گئی تھی اس کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھوں کو دیکھتے وہ انہیں چھڑوانے کی

کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ اس کی گرفت کافی مضبوط تھی۔۔۔۔

"تو کیا ہوا روم میں کون کون ہے۔۔۔۔؟؟؟"اس کی ٹھوڑی کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے ایک پل کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ اوَر میں۔۔۔!!!"سر جھکائے لب کچلتے جواب دیا تھا اس کا خود کے لبوں پر تشدد کرنا زرانیل خان کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا سو انکو دانتوں کی قید سے چھڑایا تھا اوَر انہیں اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

"میں کون ہوں۔۔۔۔۔؟؟؟" اگلہ سوال پوچھا گیا تھا جس پر ارواح کی نگاہوں میں حیرت در آئی تھی بھلا اس سوال کا کیا مطلب تھا وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

"ہاں میں۔۔۔۔!!! کون ہوں تمہارا۔۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی تھی وہ اس کے لہجے میں چھپے مطلب کو اچھے سے سمجھ گئی تھی لیکن کیا جواب دیتی اسے سمجھ نہیں آیا تھا اسے۔۔۔

"ہز بینڈ۔۔۔۔" سر جھکائے اس سچائی کا اعتراف کیا گیا تھا زرانیل خان کے عنابی لبوں کے گوشوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اس کا معصوم سا اعتراف

جیسے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑی تھی اس نے بے ساختہ اس کی پلکوں کو چوما تھا۔۔۔۔

"تو ہز ہینڈ وائف میں کیسا پردہ۔۔۔" وہ بولتے ساتھ ہی اس کے وجودِ سے دوپٹہ کھینچ کر اتارتے دور اچھال گیا تھا ارواح کی چیخ نکلی تھی خوُد کو دیکھتے اس نے خود کو کور کرنے کے بجائے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے تھے اوُر زرانیل خان کی آنکھیں چند پل کے لیے چندھیا سی گئی تھی وائٹ کلر کی نائیٹی میں دھکتا اس کا حسین سراپا وہ پل کے لیے اس کے حسین سراپے سے نظریں نہیں ہٹا تھا ارواح کا مارے شرم کے برا حال تھا اس کی نظروں کا فوکس اپنے سراپے کو بنے دیکھ کر وہ شدت سے اپنی آنکھیں میچی کھڑی تھی زرانیل خان آگے بڑھتا اس کے نازک وجود کو باہوں میں بھر چکا تھا اس کے بدن کی گہرائیوں کو اپنے سینے سے لگتے دیکھ کر وہ گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔

اس نے اس کے نازک وجود کو لا کر آرام سے بیڈ پر لٹایا تھا اس کے گھٹنوں سے اوپر آتی نائٹی اس کے باہوں میں اٹھانے سے کچھ اور اوپر ہو چکی تھی زرانیل کے لٹانے کی دیر تھی اس نے جلدی سے کمفٹر خود پر اوڑھا تھا چہرہ پسینے سے نم تھا وہ اس کو خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر خود کو آگے کے لمحات کے لیے تیار کرنے لگی تھی یہ کبھی نہ کبھی تو ہونا ہی تھا وہ اس کا شوہر تھا وہ کب تک اس کو اس کے جائز حق سے محروم رکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل خان اس کے برابر میں بیٹھ گیا تھا اس کو تکتے اپنی پیاسی نگاہوں کی پیاس بجھانے لگا تھا وہ خوبصورت تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن زرانیل خان کو محبت اس کی معصومیت سے ہوئی تھی اس کے حسین سے نہیں وہ اس پر جھکا تھا اور اس کے ماتھے پر اپنے سُلگتے لب رکھے تھے کتنی ہی

دیر وہ اسی پوزیشن میں رہا تھا اور ارواح اس کے لبوں کے لمس سے خود کو پرسکون محسوس کرتے آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔۔" وہ اس کی بند پلکوں کو چھوتے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں ایک پل کے لیے دل چاہا انکارِ کر دے کہ نہیں میں نہیں ہوں راضی لیکن پھر اس کی ناراضگی اڑے آئی تھی اور ساتھ ہی زہن میں یہ خیال بھی آخر کب تک وہ انکارِ کرتی رہے گی کبھی نہ کبھی تو زرانیل خان نے اس کے ساتھ فزیکل ریلیشن شپ قائم کرنا تھا سو دل کو مضبوط کرتے وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اس کی مسکراہٹ دیکھتے وہ بھی مسکرایا تھا۔۔۔۔

"ائی پرومس ہرٹ نہیں کروں گا تمہیں۔۔۔۔" وہ اس کی نائٹی کی سٹرپ کو کندھوں سے نیچے سرکاتے ہوئے اس کی گردن پر جھکتا خماری سے بولا تھا

ایک پل کے لیے سب کی یاد آئی تھی وہ جانتا تھا اس کے ایسے نکاح کرنے پر سب لوگوں کو برا لگے گا وہ لوگ اس سے ناراض بھی ہو جائیں گے لیکن اسے گھر سے ہی نکال دیں گے یہ بات زرانیل خان نے بالکل بھی نہیں سوچی تھی اسے افسوس اس بات کا تھا کہ سب کے لیے اس سے زیادہ اہم وہ فرسودہ روایات تھیں جن کو وہ لوگ نبھانا چاہتے تھے۔۔۔۔

اس نے اس خیال کو جھٹکا تھا جانتا تھا کچھ دنوں میں ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا سب سے زیادہ دکھ اسے اپنے بابا کی باتوں سے ہوا تھا جو اس کی بات سنے بغیر ہی اپنی مرضی کا فیصلہ کر چکے تھے اس نے ایک نظر ارواح کو دیکھا جس کے ماضی کے بارے میں وہ زیادہ کچھ تو نہیں جانتا تھا لیکن اس کے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اب اس کی بیوی تھی اس کی عزت اور اپنی عزت پر وہ کسی کی میلی نظریں برداشت نہیں کر سکتا تھا اس نے ارواح کی دودھیا گردن کو اپنے

لبوں سے چھوا تو ارواح نے بے ساختہ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑ تھا اس کے سلگتے لب اس کی گردن کو چھوتے نیچے کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

اس کی گہرائیوں کو اتنے قریب سے مسکراتے وہ ایک نظر اوپر دیکھنے لگا تھا ارواح کی آنکھیں بند تھیں وہ جانتا تھا اس کے لیے مشکل تھا وہ اوپر کو ہوتے اس کے لبوں کا بھرپور بوسہ لے چکا تھا اس کے برابر میں آتے اس کو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔

"میری جان۔۔۔" وہ اس کو پر سکون کرنے کے لیے اس کی گالوں پر ہاتھ رکھتے مسکرایا تھا وہ جو کچھ اور سوچ رہی تھی اس کی گرفت میں خود کو محسوس کرتے ہولے سے اس کے لب مسکرائے تھے اس کی مسکراہٹ کو زرانیل خان نے اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

--

"آپ۔۔۔۔" وہ نجانے کس احساس سے بولی تھی زرانیل خان مسکرایا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا مجھے صرف اپنی طلب سے مطلب ہے۔" انداز سوالیہ سا تھا لیکن ارواح کو خود کو تکتے پا کر وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"ارواح ہم ہز بینڈ وائف ہیں اور یہ رشتہ دونوں کی رضامندی سے چلتا۔۔۔۔"

"میں میں مجھے کوئی مسلئہ نہیں ہے۔۔۔" اس نے اس کی بات مکمل ہونے سے ہی بول دیا تھا اسے شاید لگ رہا تھا کہ زرانیل خان کو اس کی حالتِ دیکھتے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ابھی تک فزیکل ریلیشن شپ کے لیے راضی نہیں

ہے ہاں یہ کچھ حد تک سچ تھا لیکن اسے تو ماضی کے واقع کی وجہ سے بہت ڈر لگ رہا تھا ورنہ زرانیل خان کا انداز نرمی لیے ہوئے تھا اس کا لمس وہ بہت محبت سے اسے اپنے لمس سے روشناس کروا رہا تھا۔۔۔۔

"جاناں۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا اور پوری شدت سے اس کے لبوں سے اپنے لب جوڑے تھے ہاتھ پیچھے اس کی نائٹی کی بیک پر تھے ارواح اس کی انگلیاں اپنی کمر پر محسوس کرتے کپکپائی تھی لیکن اس کے لبوں کے نرم لمس سے کچھ حوصلہ ملا تھا وہ پھر سے خود پر کنٹرول کھو رہی تھی لیکن وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے زرانیل خان ہرٹ ہو کیونکہ اگر دوسری بار ایسا کچھ ہوا تو زرانیل خان کی ناراضگی کھیلنے کی اس میں سکت نہیں تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی نائٹی کا لاک کھینچ کر توڑا تھا اور اس کے لبوں سے لب ہٹاتے ہوئے وہ نائیٹی کو نیچے کسکا گیا تھا ارواح نے ایک نظر خود کے بکھرے حلیے کو دیکھا اور پھر وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی یہ تو طے تھا کہ اس نے اب ساری رات اپنی آنکھیں بند ہی رکھنی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے نائیٹی کو نیچے کسکاتے ہوئے اس کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا اور وہاں نرمی سے لب رکھے تھے اس کے سلگتے لبوں کا لمس پاتے نجانے کیوں اس کی اس قدر نرمی پر بھی ارواح کے لیے اس کی شدت سہنا مشکل ہوا تھا لیکن وہ اس کے بالوں میں اپنے ہاتھوں کو گھسائے اس کے لمس کو برداشت کرنے لگی تھی جو نائٹی اب اس کے سینے سے بھی نیچے گرا چکا تھا۔۔۔

اس کے لب اب ارواح کے بیلی بٹن پر تھے جسے وہ پیار سے چھو رہا تھا زرانیل خان کے لمس میں حد سے زیادہ نرمی تھی شاید پہلی بار وہ اسے اپنی اصل شدتوں سے روشناس نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنی شدتوں سے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی تو لمس نرمی لیے ہوئے تھا ارواح زور سے آنکھیں میچے ہوئے تھی وہ جانتی تھی اس کی حالت دیکھتے وہ نرمی برت رہا تھا ورنہ جب جب وہ اس کے قریب آیا تھا عمل میں شدت تھی مگر آج وہ ہر ایکٹ ہی ڈفرنٹ تھا۔۔۔۔۔

زرانیل خان پاؤں کی مدد کمفٹر دونوں پر اوڑھا تھا اور اس کے اوپر جھکے اس کے سینے کو اپنے لبوں سے چھوا تھا وہ بہت خوبصورت تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ اس کی لب نرمی سے مسکرائے تھے اس کے بیوٹی بون پر لب ہولے رگڑتے وہ مسکرایا تھا اس کی مونچھوں کی چبھن اپنی بیوٹی بون پر

محسوس کرتی ارواح نے اس کے بالوں پر گرفت مضبوط کی تھی زرانیل خان آہستہ آہستہ اپنے لمس میں تیزی لا رہا تھا ارواح نے اس بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کے لمس کو برداشت کرنی کی سعی کی تھی زرانیل خان مسکراتے ہوئے اس کی انگلیوں کی نرمی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس کی نائٹی کو اس کے بدن سے الگ کرتے نیچے زمین پر پھینکا تھا اس کے بلاؤز کی سٹرپ میں انگلیاں میں پھنساتے ہوئے اس کے دل کے مقام کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

ارواح کو اس کے لمس سے اپنے وجود سے کرنٹ اٹھتا محسوس ہو رہا تھا اس کے قرب پر وہ پسینے میں بھیگی تھی زرانیل خان نے اس کے اوپر آتے اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کیا تھا اپنا پورا وزن وہ ارواح کے نازک وجودِ پر ڈال چکا تھا ارواح کے لیے اس کے لمس کو سہنا اب تھوڑا سا مشکل

ہوا تھا لیکن جانتی تھی آگر وہ کچھ کہے گی تو وہ اس سے الگ ہو جائے گا جو کہ وہ نہیں چاہتی تھی نجانے کیوں زرانیل کا پاس آنا اس کا لمس ارواح کو اچھا لگنے لگا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے برسوں بعد کوئی قریب آیا ہو اور اس کی قربت اسے سکون دے رہی ہو۔۔۔۔

زرانیل خان کے لب اس کی گہرایوں میں سرایت کر رہے تھے اور وہ اس کے لمس سے خوُد کو سیراب کر رہا تھا ہاتھ اس کے نچلے حصے کی طرف لے جاتے وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کچھ سوچ کر تھوڑا سا اوپر ہوتے اس کی پسینے سے تر پیشانی پر لب رکھ گیا تھا اس کا پورا چہرہ اس کی شدتوں کو سہتے پسینے سے شرابور تھا لیکن وہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی زرانیل خان کو ٹوٹ کر اپنی نازک جان پر پیار آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ہولے سے ارواح کے نازک رخساروں کو سہلایا تھا ارواح جو آنکھیں بند کیے ہوئے تھی آسکے لبوں کو اپنے رخساروں پر محسوس کرتے اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں اوٗر اس کو اپنے قریب دیکھتے اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی زرانیل خان نے اس کے مسکراتے لبوں کو اپنے لبوں میں جکڑتے ان کو اپنے لبوں میں قید تھا عمل میں نرمی تھی وہ اس کے نازک لبوں سے خود کو سیراب کر رہا تھا اس کے بلاؤز کے بلاؤز کی سٹرپ کھولتے وہ اسے اور خود کو ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں سے لب جوڑے وہ اس کی دلکش مہک خوٗد میں انہیل کرتے جیسے بہک سا گیا تھا اس کے گذار لبوں کا لمس وہ آسودگی سے آنکھیں موندے اس کے لمس کو اپنی روح میں اُترتے ہوئے محسوس کر رہا تھا اس نے ارواح کے ہاتھوں کو اپنی گردن میں ڈالا تھا اوٗر زور سے اسے خود میں

بھیجتے ہوئے وہ اس کو اپنے اس قدر نزدیک کر چکا تھا کہ ان کے درمیان ہوا کا گزر بھی نہیں ہو رہا تھا زرانیل خان کی گرم سانسوں کو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی زرانیل خان اس کو خود کے ساتھ لگائے جیسے سب بھول چکا تھا اس کے نرم گرم لمس سے جیسے وہ آج بن پیے بہکنے لگا تھا اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کی کمر کو سہلایا تو ارواح کسمکائی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل خان نے اب کی بار ارواح کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوا تھا اس کی گردن کی بیک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا کالا تل تھا جو آج زرانیل خان نے محسوس کیا تھا وہ اپنے سُلگتے لب اس تل پر رکھ گیا تھا اس تل کو اس نے اپنے لبوں سے نجانے کتنی بار چھوا تھا کہ ارواح کو اپنی وہ جگہ شدید جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"مجھے اس تل سے جلن ہو رہی ہے۔۔!!!" وہ اس تل کو اپنی نگاہوں کے فوکس میں رکھتے ہوئے بولا تو اس کی باتوں پر ارواح نے اپنی آنکھیں میچی تھیں اس کی بے باک باتوں پر چہرہ خون چھلکانے لگا تھا جب وہ پہلی بار زرانیل خان سے ملی تھی اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ ایسا کچھ بھی کبھی ہو گا۔۔۔۔

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اتنا رومانٹک بندہ ہو گا لیکن زرانیل خان اس کی سوچوں سے آگے کی چیز تھا وہ اب اس تل کو چھوڑ کر اس کی بیک گردن پر لب رکھے ہوئے تھا پوری رات اس نے ارواحِ کو سونے نہیں دیا تھا وہ اس کے اوُر اپنے رشتے کو اس قدر مضبوط کر چکا تھا کہ اب وہ اس کی مکمل طور پر ہو چکی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان کے لبوں نے اس کے پور پور کو چھوا تھا محسوس کیا تھا ارواح کے لیے پوری رات اس کی شدتیں سہنا آسان تو ہر گز نہیں تھا لیکن وہ بیچ میں ہر تھوڑی دیر بعد اس کے کانوں میں اپنی جادوئی آواز سے ایسے سرگوشیاں کرتا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کرنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے آج کی رات اسے مکمل اپنا بنالیا تھا وہ صحیح معنوں میں ارواح زرانیل خان بن چکی تھی صبح کے تین بجے وہ اس کے اوپر سے ہٹتے ہوئے بیڈ پر لیٹا تھا اور ارواح کو کھینچ کر اپنے سینے پر لٹایا تھا وہ نڈھال سی اس کے سینے پر آگری تھی۔۔۔

اس کی شدتوں کی سوغاتیں اس کی گہرایوں پر واضح تھیں زرانیل خان کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا زیادہ نہیں ہوں لیکن تھوڑی بہت شدت وہ دکھا ہی چکا تھا اس نے نرمی اس کے ابھاروں پر لب رکھے

تھے۔۔۔اور ارواح خوٗد میں سمٹی تھی اس کے لمس پر زرانیل خان نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بناتے اسے اپنے ساتھ چپکایا تھا۔۔۔

"سو جاؤ یاد نہیں تو پھر میں اگر شروع ہوا تو تمہیں ہی شکایت ہو گی پھر۔۔۔"اس کے کان میں مٹھی سی سرگوشی کرتا وہ اس کو اپنے سینے میں چھپنے پر مجبور کر گیا تھا وہ اس کے سینے پر مکے مارنے لگی تھی۔۔۔

"ابھی تک دل نہیں بھرا آپ کا۔۔۔؟؟؟"وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی اس کے انداز پر زرانیل خان مسکرایا تھا اوٗر نفی میں سر ہلایا تھا ارواح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا زرانیل خان نے اس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے اوٗر اس کے لبوں کا بھرپور بوسہ لیا تھا۔۔۔

"میرے دل کی حالت نہ ہی پوچھو تو بہتر ہے تم بس سونے کی تیاری کرو جان ورنہ پھر بہت مشکل ہو گی تمہیں۔۔۔۔"وہ اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے بولا تو اس کی بے باک سرگوشی پر ارواح نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خاموشی سے آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی پیشانی چومی تھی اور اس کے لبوں کے پاس لب لے جاتے اس کی خوشبو کو کھینچ کر خود میں اتار تھا آج وہ اس کی خوشبو میں رچی بسی اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی زرانیل خان کو بھلا کہاں نیند آنی تھی وہ تو بس اسے دیکھتے اپنی نظروں کی پیاس بجھانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اس کی ہلکی ہلکی سانسوں کو اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی دھڑکنوں سے لپٹی سو رہی تھی اور زرانیل خان جاگتے اس کا دیدار کر رہا تھا۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 26

.....

ضرغام خان جو زرا سی امید تھی کہ وہ دادا جان سے بات کرے گا وہ بھی ختم ہو گئی تھی وہ ان کے ساتھ زبردستی بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہ سب کچھ وہ زبردستی کر کے ٹھیک نہیں کر سکتا تھا عالمیار خان اور اس کا ارادہ ایک بار زرانیل خان سے بات کرنے کا تھا پھر آگے دیکھتے کہ کیا کرنا تھا وہ اس وقت

واپس روم میں جارہا تھا رات کے متعلق سوچتے اس کے زہن میں ارشک کا خیال آیا تھا۔۔۔

اس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں تھی لیکن رات کو اس کا رویہ عجیب تھا اسے سارا دن بھی ارشک کا خیال ہی رہا تھا وہ آج سارا دن اتنا مصروف رہا کہ اسے شہر جانے کا ٹائم نہیں ملا تھا حالانکہ اس نے سوچا ہوا تھا وہ خود جا کر ارشک کے لیے شاپنگ کر آئے گا کیونکہ اس کے پاس بہت کم کپڑے تھے جو تھے وہ بھی آرمینا کے کپڑے تھے جن کو وہ بار بار استعمال کرتی تھی وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو نظریں ارشک پر پڑی تھیں جو بیڈ پر سینے تک کمفٹر اوڑھے لیٹی تھی یہ پہلی بار تھا کہ وہ بیڈ پر تھی عموماً وہ زمین پر ہی سو جاتی تھی ضرغام خان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ شاور لینے چلا گیا تھا شاور لیتے وہ فریش فریش سا باہر نکلا تھا اور اپنے بالوں میں

برش کرتے وہ بستر کی طرف گیا تھا یہاں وہ بے خبر سو رہی تھی وہ اس کے قریب بیٹھا تو نظریں اس کی گردن اور اس کے نچلے حصے پر گئی تھی یہاں اپنے لبوں کے نشان دیکھتے وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

رات کا واقع یاد کرتے مسکراتے لبوں کی مسکراہٹ تھمی تھی اس کا رویہ یاد آیا تو آنکھوں کا رنگ تبدیل ہوا تھا اس نے کچھ سوچتے ارشک کی کلائی اپنے ہاتھوں میں دبوچی تھی لیکن اس کا آگ کی طرح تپتا وجود دیکھتے وہ پریشان ہوا تھا وہ بخار میں تپ رہی تھی آرمینا کی دی ہوئی میڈیسن کا بھی شاید اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ ابھی بھی بخار میں مبتلا تھی ضرغام خان اس کی حالت دیکھتے پریشان ہوا تھا۔۔۔

دات اچھی خاصی ہو چکی تھی ایسے میں وہ ارشک کو ساتھ والے ہوسپٹل بھی نہیں لے کر جا سکتا تھا کیونکہ وہ ہوسپٹل شام کو ہی بند ہو جاتا تھا گاؤں تھے

ان کو جلدی سونے کی عادت تھی اور ہوسپٹل میں بس ایک دو ڈاکٹر تھے جو کبھی کبھار ہی ملتے تھے وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا تھا اس کا آگ کی طرح دہکتا وجود دیکھ کر نجانے کیوں ضرغام خان کو کچھ ہوا تھا وہ اس سے نفرت کا دعوے دار تھا اس سے انتقاماً نکاح کیا تھا اس نے۔۔۔۔

لیکن اسے تکلیف میں دیکھ کر نجانے کیوں ضرغام خان کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا یہ حالت دل کی پہلی بار ایسی تھی پہلی بار تھا کہ وہ ارشک کی تکلیف دیکھ نہیں پا رہا تھا وہ کچھ سوچتے نرمی سے اس پر جھکا تھا اور اس کی تپتی پیشانی کو اپنے کھردے ہاتھوں سے چھوا تھا اس کے پورا وجود تپ رہا تھا ضرغام خان کچھ سوچتا روم سے نکلتے کچن میں آیا تھا حالانکہ وہ کم ہی کچن میں آتا تھا۔۔ سامنے ملازمین کام کر رہی تھیں ڈنر کے بعد سب ملازمین کچھ

رات کو ہی صاف کر کے سوتی تھیں کیونکہ صبحِ صبحِ شمس خان کو ناشتے میں تاخیر پسند نہیں تھی سو وہ لوگ کام کر رہی تھیں۔۔۔۔

"یار یہ ارشک کہاں مر گئی ہے اچھی خاصی اس کے آنے سے ہماری جان چھوٹی ہوئی تھی سارا کام وہ کر لیتی تھی لیکن آج کل نجانے وہ چپ چپ سی رہتی تھی میں نے صبح دیکھا تھا وہ رو رہی تھی۔۔۔۔"ایک ملازمہ جو سنک میں موجود برتن دھو رہی تھی وہ ساتھ کام کرتی ملازمہ سے بولی تھی جو اس کے بولنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں ہمیں تو فایدہ ہوا تھا کام سارے وہ کرتی تھی لیکن صبحِ سے اس کی حالتِ عجیب سی تھی میں نے بھی دیکھا وہ ایک طرف بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔!!!"اس دوسری ملازمہ نے بھی کہا تو ضرغام خان رکتا ان کی باتیں سننے لگا تھا۔۔۔۔

"کیا بری قسمت پائی ہے بچاری نے غلطی کسی اور کی تھی سزا اسے مل رہی ہے سنا ہے اس کے گھر والے یہ گاؤں چھوڑ کر جا چکے ہیں اور اس کے اماں ابا کا کوئی پتہ نہیں کہ کدھر گئے۔۔۔۔" وہ دونوں کام کرنے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہی تھیں ضرغام خان کو ان کی باتوں سے یاد آیا وہ خود ہی تو عباد صاحب کے گھر کو آگ لگوا چکا تھا جس سے ان کا پورا گھر جل گیا تھا اور ان لوگوں کو یہ علاقہ چھوڑنا پڑا تھا۔۔۔۔

وہ ان کی باتیں سنتے اندر آیا تھا اسے دیکھتے ساری ملازمین سیدھی ہوئی تھیں وہ ایسے کم ہی کچن میں آتا تھا سو ان کے لیے یہ سب کچھ نیا تھا۔۔۔

"سردار سائیں کچھ چاہیئے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟" جو ملازمہ ایک دوسرے سے بات کر رہی تھیں وہ سردار ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"کھانا نکال کر دو مجھے۔۔۔!!!" وہ کڑک دار انداز میں بولا تھا نجانے کیوں اسے برا لگا تھا وہ کیسے اس کی بیوی کی بارے میں بات کر رہی تھیں لیکن وہ بھول گیا تھا کہ وہ خود کونسا اس کے ساتھ اب تک اچھا کرتا آیا تھا جو اب اسے ایسے اس کے بارے میں سن کر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

ملازمہ نے اس کی بات سنتے جلدی سے برتن میں کھانا نکال کر اسے دیا تھا اور ضرغام خان کھانے کی ٹرے لے کر واپس کمرے میں آیا تھا اسے کھانے لاتے ہوئے نیوشا نے بھی دیکھا تھا وہ خود کے لیے کبھی ایسا تردد نہیں کرتا تھا کیا وہ اس کے لیے کھانا لے کر جا رہا تھا نیوشا کے تن بدن میں آگ لگی تھی یہ سب کچھ سوچ کر۔۔۔۔

کہاں اس وقی میں آئی لڑکی سے نفرت کرنے والا ضرغام خان اب اس کے لیے کھانے لاتا پھر رہا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے واپس مڑ گئی تھی رخ حرمین بیگم کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔۔۔

.....

ضرغام خان روم میں انٹر ہوا تو پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کرتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا تھا اور ٹرے سائیڈ پر رکھتے وہ ارشک کے سرہانے بیٹھ گیا تھا جو شاید کوئی خواب دیکھ رہی تھی تبھی نیند میں بھی بے چین تھی وہ مسلسل ہاتھ پاؤں مار رہی تھی ضرغام خان اس پر جھکا تھا اس کی کلائیوں کو پکڑتے اس کو پرسکون کرنا چاہا تھا لیکن اس کے لفظوں سے نکلتے لفظوں کو سنتے وہ شٹل ہوا تھا

"بابا پلیز واپس آئیں امی۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔"وہ شاید خواب دیکھ رہی تھی اور اس کے ماں باپ اس سے دور جا رہے تھے وہ انہیں روک رہی تھی لیکن وہ مسلسل اس سے دور جا رہے تھے اس کی حالت کافی خراب تھی وہ مسلسل چیخ رہی تھی اس کے لبوں سے لفظ بابا سن کر ضرغام خان نے اپنا جبڑا بھینچا تھا اس کے لبوں سے یہ نام اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ اس پر جھکا تھا اور اس کے لبوں پر جھکتے ان کے لب قید تھے اس کے لب نہایت گرم تھے شاید بخار کی وجہ سے وہ ان کو اپنی قید میں لیتے ان کو ان لفظوں کی اچھی خاصی سزا دے چکا تھا ارشک جو بخار سے نڈھال تھی وہ اپنے لبوں کی قید محسوس کرتے ہڑبڑا کر اٹھی تھی لیکن خود پر جھکے ضرغام خان کو دیکھتے اس کا کلیجہ منہ کو آیا تھا وہ پوری شدت سے اس پر جھکا تھا اس کی

سانسوں کو پیتے ہوئے وہ ایک پل کے لیے سب بھول گیا تھا یہ لب اس کو بہکا دیتے تھے وہ نرم گرم لب اس کی کمزوری بنتے جا رہے تھے اب بھی وہ ہر چیز بھلائے اس کے لبوں کو قید کیے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کرتا رہا تھا۔۔۔۔

ارشک کی سانسوں کو مدھم پڑتے محسوس کر کے وہ پیچھے ہوا تھا اس کے عنابی لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اس کے لب بری طرح سے کپکپا رہے تھے ضرغام خان کی شدت کی وجہ سے وہ پہلے ہی بخار سے نڈھال تھی اور اب اوپر سے اس کے لبوں کے لمس سے وہ شدید جلن محسوس کر رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو زور و شور سے بہنے لگے تھے سر دکھنے لگا تھا تو آنکھیں کے نیچے بھی درد محسوس ہو رہا تھا گلے میں بھی درد تھا اس کا دل چاہا وہ شدت سے روے۔۔۔۔

جب کبھی اس کو بخار ہوتا تھا اس کے بابا اس کے سرہانے کے پاس سے اٹھتے نہیں تھے اوٗر امی جو ہر وقت تو اسے اس کی شرارتوں پر ڈانٹتی رہتی تھیں وہ بھی اس کو اتنا سارا پیار کرتی کہ وہ کبھی کبھی جان بوجھ کر بیمار ہونے کا ناٹک کرنے لگ جاتی تھی اپنے ماں باپ کو سوچتے اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا کتنے دنوں سے وہ یہاں تھی اوٗر اس کے امی ابو نجانے کس حال میں تھے اسے کچھ پتہ نہیں تھا وہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

کاش وہ ان سے مل پاتی اپنے ماں باپ کو یاد کرتے اس کی آنکھوں سے بہتا پانی اور روانی سے بہنے لگا تھا ضرغام خان کو اس کے آنسو دیکھتے کچھ ہوا تھا وہ جانتا تھا وہ پہلے بیمار تھی تو وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے بار بار کے رونے سے وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

"چپ کر جاؤ تم ذرا سا بخار ہی ہے کوئی اتنی بڑی بیماری نہیں ہے جو ایسے آنسو بہا رہی ہو تم یہ کھانا کھاؤ۔۔۔۔" وہ چاہا کر بھی نرمی نہیں دکھا رہا تھا کیونکہ فحال وہ اسے میڈیسن دینا چاہتا تھا تاکہ وہ کھا کر اسے تھوڑا سا آرام مل سکے لیکن ارشک نے جن طرح اسے دیکھا تھا اس کی نم آنکھوں میں ضرغام خان کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا اس کی کانچ سی نم آنکھیں ان آنکھوں کی نمی ضرغام خان کو اچھی نہیں لگی تھی وہ سائیڈ پر پڑی ٹرے اٹھا کر ارشک کے سامنے رکھ چکا تھا جسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

کھانا تو دور کی بات اس وقت وہ بس دل کھول کر رونا چاہتی تھی کھانے کی خواہش نہیں تھی اور نہ ہی اس سے کھایا جانا تھا کھانا کیوں کہ اس کی حالت اسے عجیب سی محسوس ہو رہی تھی نجانے کیوں دل بھی گھبرا رہا تھا۔۔۔۔

"کھانا کھاؤ تم۔۔۔۔!!" اب کی بار آواز میں سختی تھی ارشک نے زور سے آنکھیں میچی تھیں اور نوالہ توڑا تھا منہ کے قریب لے گئی تھی لیکن اس سے کھایا نہیں گیا تھا اس نے واپس ٹرے میں رکھ دیا تھا نوالہ لیکن ضرغام خان کی نگاہوں کی تپش محسوس کرتی اس نے گہرا سانس بھرتی پھر سے نوالہ اٹھا چکی تھی کپکپاتے ہاتھوں سے وہ نوالہ اس نے منہ میں رکھا تھا اور چبانے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن اس سے چبایا ہی نہیں گیا تھا ضرغام خان نے اس کی چیونٹی جیسی رفتار دیکھی تھی جیسے وہ کھا رہی تھی ممکن تھا کہ پوری رات میں وہ بھی وہ اس کھانے کو ختم نہ کر سکتی۔۔۔۔۔

ضرغام خان نے ٹرے اپنی طرف کسکاتے ہوئے ایک نوالہ توڑ کر اسے قورمے میں ڈبوتے ہوئے اس کے لبوں سے لگایا تھا وہ سانس روک گئی تھی وہ خود اسے کھلا رہا تھا ارشک کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔۔

وہ یکاٹک ضرغام خان کو دیکھ رہی تھی جو اس کے لبوں کے پاس نوالہ رکھے اس کے منہ کھولنے کے انتظار میں تھا لیکن ارشک کو سوچوں میں گم دیکھتے اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے سردار ضرغام خان کی نگاہوں کی تپش محسوس کرتے ارشک نے اپنے لب کھولے تھے ضرغام خان نے خود اس کے منہ میں نوالہ رکھا تھا وہ اس کے قریب بیٹھا تھا اس کے وجود سے اٹھتے مہنگے کلون کی مہک ارشک محسوس کر سکتی تھی اس نے سانس روک لی تھی اس کی نزدیکی پر دل کی سپیڈ تیز ہوئی تھی ضرغام خان نے ایک اور نوالہ توڑ کر اس کے لب کے درمیان میں رکھا تھا جسے ارشک نے چبانا شروع کیا تھا۔۔۔۔

وہ یکاٹک ضرغام خان کو دیکھے جا رہی تھی اس کی نزدیکی سے وہ خائف ہوئی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا اسے ضرغام کی یہ سائیڈ بھی دیکھنے کو ملے گی

لیکن وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھلا رہا تھا شاید وہ بیمار تھی تبھی وہ اس کا خیال رکھ رہی تھی پھر سے زہن میں اس کے انتقام والی بات در آئی تھی۔۔۔۔

"کھاؤ کیا میرے ہی ہاتھ سے کھانے کا ارادہ ہے۔۔۔"وہ سخت آواز میں بولا تھا وہ اپنی آنکھیں میچی ہوئی تھی کیسے بھول گئی تھی وہ سردار ضرغام خان تھا جس سے نرمی کی توقع رکھنا شاید غلط تھا وہ کبھی نرمی نہیں دکھا سکتا تھا اس کی آنکھیں میں نمی سی چمکنے لگی تھی زہر مار کر چند نوالے اس نے منہ میں رکھے تھے حالانکہ منہ کا ذائقہ اتنا خراب تھا کہ کچھ کھایا تک نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے چند نوالے لے کر ہی بس کر دی تھی ضرغام خان نے ٹرے اٹھا کر سائیڈ پر رکھی اور اس کے لیے میڈیسن نکالنے لگا تھا وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی تھی اس نے ٹیبلیٹ نکال کر ارشک کی ہتھیلی پر رکھی تھیں

اوُر پانی کا گلاس اٹھایا تھا تب تک ارشک وہ میڈیسن اپنے منہ میں رکھ چکی تھی اس نے اسے گلاس تھمایا تو وہ پانی پی چکی تھی۔۔۔۔

میڈیسن دے کر ریپر وغیرہ ضرغام خان نے ڈسٹ بن میں پھینکے اور ہاتھ دھو کر واپس روم میں آیا تھا وہ تب تک لیٹ چکی تھی اس کی سیفد رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھی شاید بخار کی وجہ سے ضرغام خان اس کے قریب بیٹھ گیا تھا اور اس پر جھکا جو شاید میڈیسن کی وجہ سے غنودگی میں جا رہی تھی۔۔۔

اس نے میڈیسن میں خود ہی نیند کی دوا ملائی تھی تا کہ وہ سو جائے وہ اس کے قریب بیٹھ گیا تھا انتہائی قریب کہ ارشک کو اس کی مہک اپنے آس پاس محسوس ہوئی تھی وہ نیند میں بھی بے چین ہوئی تھی ضرغام خان اس پر جھکا تھا اوُر ارشک نے اچانک سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں وہ شاید نیند میں جا

رہی تھی لیکن ضرغام خان کی موجودگی سے خوفزدہ وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو اب اس کے قریب آچکا تھا وہ زور سے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے اس کو خود سے دور کرنے کی سعی کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اس کے بخار سے تپتے ہوئے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا اس کے لمس کی گرمی سے ارشک کو اپنا چہرہ جھلستے ہوئے محسوس ہوا تھا ضرغام خان کا بوجھ اس کے نازک وجودِ پر تھا وہ ڈری ہوئی تھی اس کے قریب آنے سے۔۔۔۔

اس کے لمس سے اسے شدید کراہت محسوس ہوئی تھی بھلے وہ اس کا محرم تھا لیکن اسے وہ سکون نہیں ملا تھا اس کی قربت میں جو ایک بیوی کو شوہر سے چاہیے ہوتا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان کے دہکتے لب اس کے رخساروں کو سہلا رہے تھے اور ارشک زور سے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی اس کی اتنی سی نزدیکی سے ارشک کی جان لبوں پر آئی تھی وہ اس کی قربت میں بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان کے لب اس کے رخساروں سے اس کی ٹھوڑی تک آ چکے تھے اس نے اس کی جبین چومی تھی لمس میں تھوڑی سی نرمی تھی شاید وہ اس کی بیماری کا لحاظ کر رہا تھا لیکن پھر بھی ارشک کے لیے وہ لمس کسی دہکتے انگارے سے کم نہیں تھا اس کے ہاتھ اپنے ارشک کے سینے پر تھے اور لب اب ارشک کے لبوں کے کنارے پر۔۔۔۔

ایک دم سے پھرتی دکھاتے ہوئے ضرغام خان نے ارشک کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے اور انہیں اپنے لبوں میں قید کیا تھا ارشک اس کی تنگ گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی اور ضرغام خان اس کے لبوں کے لمس سے خود کو

سیر اب کر رہا تھا وہ تقریباً اس کے اوپر آ چکا تھا اور اس کے لمس سے اپنے لبوں کو پوری طرح سے سیر اب کرتے وہ پوری طرح سے اس کے لمس میں کھو گیا تھا۔۔۔۔

دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تھا اور اندر آنے والوں نے ارشک اور ضرغام خان کو ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ کر اپنی نگاہوں کا رخ بدلہ تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے سردار ضرغام خان ارشک سے الگ ہوا تھا ارشک نے تو اپنی آنکھیں ہی بند کر دی تھیں خوف سے۔۔۔۔

اور ضرغام خان بیڈ سے اٹھا نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے اپنی ماں اور نیوشا کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر شکن پڑی تھی اپنی ماں اور نیوشا کی یہ حرکت اسے ہرگز پسند نہیں آئی تھی وہ کیسے بنا نوک کیے ان کے کمرے میں آسکتی تھیں وہ غصے میں آیا تھا۔۔۔

"خالہ جان میں نے ٹھیک ہی کہا تھا آپ سے یہ لڑکی آپ کے بیٹے کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنسا چکی ہے تبھی تو اس کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب چکے ہیں یہ۔۔۔۔"نیوشا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا یہ سب کچھ ضرغام خان کیسے اس لڑکی کے قریب اس دن کے بعد سے یعنی وہ ہر رات اس کی قربت میں گزرتا تھا یہ سوچتے اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی سردار ضرغام خان اس کی بچپن کی محبت تھا جوانی کی دہلیز پار کرتے وہ کب وہ اس کی سانسوں میں بسا وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی لیکن اب ایسے

اس لڑکی کے قریب ہونا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی دل چاہا رہا تھا اس لڑکی کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے جو پورے حق سے سردار ضرغام خان کے بستر پر لیٹی تھی۔۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔۔" سردار ضرغام خان زور سے غرایا تھا اس کی تیز آواز سنتے ارشک نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا تھا وہ اس کے غصے سے ہمیشہ ہی خائف کھاتی تھی اور اب تو وہ اس کی فیملی والے تھے اس کے سامنے وہ بخار سے اس قدر نڈھال تھی کہ آنکھیں کھولنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا لیکن کانوں اوازیں صاف صاف پڑ رہی تھیں ان کی جو وہ بول رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"امی آپ نے کوئی بات کرنی تھی۔۔۔؟؟؟" وہ نیوشا کو نظر انداز کرتا حرمین بیگم سے مخاطب ہوا تھا ایسے اپنے پرسنل معاملات میں نیوشا کا

مداخلت کرنا اسے زرا پسند نہیں آیا تھا وہ اپنی ماں کے سامنے ان کی چہیتی کی انسلٹ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ ان پر یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ ان کی یہ حرکت ایسے بنا دستک دیئے کمرے میں آنے والی بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔

"ہاں کرنی تھی لیکن اب کیا فایدہ۔۔!!!" وہ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے بولی تھیں جو دیکھ چکی تھی اس کے بعد ان کے دل میں اس لڑکی کے لیے نفرت اور کدرت اؤر بڑھ گئی تھی اس لڑکی سے انہیں ویسے بھی شاید نفرت تھی وہ اس انسان کا خون تھی جس کی وجہ سے انہوں نے بہت کچھ سہا اؤر اب یہ لڑکی ان کے بیٹے کے ساتھ تھی۔۔۔۔

انہیں نیو شا میں اپنا عکس دکھائی دے رہا تھا ماضی میں بھی تو یہ سب کچھ ہی ہوا تھا لیکن ان کی قسمت اچھی تھی جو انہیں ارتضیٰ خان کا ساتھ مل گیا تھا

لیکن یہاں ارشک کو دیکھ کر انہیں ایسا کچھ ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

"امی بیٹھیں آپ۔۔۔۔" وہ انہیں صوفوں کی طرف جانے کا اشارہ کرنے لگا تھا لیکن وہ انکار کر چکی تھیں ان کا سر نفی میں ہلا تھا وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

"ضرغام خان آپ میرے بیٹے نہیں رہے وہ بیٹا جو میری ہر بات آنکھیں بند کر کے مان لیتا تھا میری کر بات مانتا تھا شاید کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے بیٹے شادی کے بعد بدل جاتے ہیں لیکن تمہارا تو حال سب سے مختلف ہے جس لڑکی کے باپ نے میرے شوہر کی جان لی ان کو قتل کیا اس انسان کی بیٹی کے ساتھ تم۔۔۔۔۔" وہ بات مکمل نہیں کر سکی تھیں پہلے ہی رونا شروع کر چکی تھیں اپنے دوپٹے کو اپنے منہ پر رکھتے وہ اپنی آنکھوں سے بہہ رہے آنسو صاف کرنے لگی تھیں ضرغام خان بھلا کہاں انہیں روتے ہوئے دیکھ سکتا تھا

تیزی سے ان کے قریب آیا تھا لیکن انہوں نے اسے خود کو تھامنے نہیں دیا تھا دو قدم پیچھے ہوئی تھیں۔۔۔۔

"امی۔۔۔" وہ ان کے دو قدم پیچھے ہونے پر حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا تھا لیکن وہ روتے ہوئے ان کے کمرے سے نکل کر باہر چلی گئی تھیں اور ان کے پیچھے ہی نیوشا بھی نکل گئی تھی ضرغام خان ان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا لیکن وہ انہیں روک نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔ان کا رونا اسے حد سے زیادہ پریشان کر رہا تھا ایک قہر برساتی نگاہ اس نے ارشک کے لرزتے وجودِ پر ڈالی تھی اور بیڈ پر اس کے نزدیک جاتے وہ ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا اس کے چہرے پر اس وقت شدید غصے کے تاثرات تھے حرمین بیگم کی باتیں اس کے اعصابوں پر ہتھوڑے کی طرف برس رہی تھی اس نے ارشک کو خود کے ساتھ چپکایا تھا۔۔۔

اس کے وجودِ کے گرد اپنا حصارِ تنگ کرتے وہ اس کو اپنے ساتھ لگا چکا تھا اس کے تنگ حصارِ میں سوکھے پتے کی طرح لرزی تھی وہ جو سونے کی کوشش کرتے بھی سو نہیں پا رہی تھی ایسے کھینچے جانے پر وہ یڑبڑائی تھی ضرغام خان اس کے کمزور وجود کو اس قدر سختی سے دبوچے ہوئے تھا کہ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں ارشک کو اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی پورا جسم ویسے ہی بخار کی حد سے دہک رہا تھا اب اس کی تنگ گرفت میں وہ پھڑ پھڑائی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے خود سے الگ کرتی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کو پیچھے گرایا تھا اور خوُد پر اس پر جھکتے وہ اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا انداز شدت لیے ہوئے تھا وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا ارشک ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی اس کے لب کسی دہکتے انگارے سے کم نہیں لگ رہے تھے وہ اس کی سانسوں کے ساتھ کھلواڑ

کرتے وہ جیسے حرمین بیگم کی ناراضگی کا بدلہ ان نازک لبوں پر نکال رہا تھا۔۔۔۔

ارشک کو اس کا لمس شدید تکلیف دے رہا تھا لیکن اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اسے خود سے الگ کر پاتی وہ اس کی سانسوں میں کھویا جیسے اس کے لبوں سے ہر سانس چرا لینا چاہتا تھا۔۔۔

ارشک کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا تھا اس کی سانسیں بھی مدھم پڑ چکی تھی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو چکے تھے اس کی حالتِ دیکھتے ضرغام نے اسے چھوڑا تھا اور پیچھے ہوتے اپنے لب اپنے انگوٹھے سے صاف کیے تھے ارشک نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں جو نرمی وہ تھوڑی پہلے دکھا رہا تھا وہ اب غائب تھی شاید اپنی ماں کی باتوں کی وجہ سے۔۔۔۔

اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا سانسیں پھول چکی تھیں اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھیں اور ایک گہرا سانس بھرا تھا ضرغام خان ایک نظر اس پر ڈالتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا اس کا دم گھٹنے لگا تھا جیسے کمرے میں سانس لینے میں تنگی ہو رہی ہو اس نے اپنے کرتے کا اوپری بٹن کھولا اور گہرا سانس لیا تھا اس نے ارشک کی طرف دیکھا تک نہیں تھا کہ وہ کس حال میں ہے۔۔۔۔

اسے بس اپنی ماں کی ناراضگی کھائے جا رہی تھی اپنے بابا کو سوچتے آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر اس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا اپنے رویئے پر افسوس ہوا تھا جو وہ تھوڑی دیر پہلے دکھا رہا تھا۔۔۔۔

وہ حرمین بیگم کے کمرے میں چلا گیا تھا جو ابھی تک منہ پر دوپٹہ رکھے رو رہی تھیں اور نیوشا انہیں چپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی اسے

دیکھتے ضرغام خان نے لب بھینچے تھے وہ حرمین بیگم کے پاس بیٹھ گیا تھا اور زبردستی انہیں اپنے حصارِ میں لیا تھا اور ان کی پیشانی چومی تھی۔۔۔۔

"امی۔۔۔۔" وہ ہلکی سی آواز میں بولا تھا حرمین بیگم نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"آگئی ماں کی یاد یا فرصت مل گئی اس لڑکی کے علاوہ بھی کسی کے بارے میں سوچنے کی۔۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی طنز کر چکی تھیں ان کی بات پر ضرغام خان نے کینہ توڑ نظروں سے نیوشا کو گھورا تھا جس نے ضرغام خان کی نظریں خود پر محسوس کرتے حلق تر کیا تھا۔۔۔

"امی آپ اس لڑکی کو کیوں بار بار درمیان میں لا رہی ہیں کیا ضروری ہے اس کے بارے میں بات کرنا بولیں۔۔۔"وہ ان کے منہ سے بار بار ارشک کا نام سن کر غصے میں آیا تھا سو کہہ چکا تھا۔۔۔۔

"وہ لڑکی تم پر اپنے حسن کا جادو چکا چکی ہے تبھی تو تم اس کے ساتھ۔۔۔"وہ سُلگتے ہوئے لہجے میں بولی تھیں ضرغام خان نے ان کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے دانت پیسے تھے۔۔۔

"امی۔۔۔۔"اسے ان کا انداز پسند نہیں آیا تھا وہ کیسے ارشک کے بارے میں ایسے بول رہی تھیں بھلے وہ اس کو خود پریشان کرتا تھا اسے تکلیف دے رہا تھا لیکن کسی دوسرے کے منہ سے یہ سب کر اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

"کیا امی یہ سب سچ نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟؟" ان کے لب و لہجے میں ارشک کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

"آپ کو جو بات کرنی ہے وہ کریں امی ارشک کے ٹاپک کو تو بند ہی کر دیں پلیز۔۔۔" وہ ضبط سے بولا تھا نیوشا نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"تمہیں دوسری شادی کرنی ہو گی اب۔۔۔!!!" ان کا انداز دوٹوک تھا ضرغام خان ان کی شکل دیکھنے لگا تھا وہ اچانک کیسے دوسری شادی کی بات کر رہی تھیں وہ سمجھ نہیں سکا تھا وہ ان کی شکل دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"امی۔۔۔؟؟؟" وہ ان کو دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"کیا امی تمہیں اس لڑکی سے محبت ہو گئی ہے ناضر غام خان۔۔۔۔" وہ اس کی براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں ضر غام خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"آپ کو یہ بات کیونکر محسوس ہوئی تھی ایسا کچھ نہیں ہے یہ لڑکی صرف انتقام کے طور لائی گئی ہے بس اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔!!؟" وہ غصّے سے بولا تھا محبت یہ لفظ سنتے ہی اس کے تن بدن میں ہی آگ لگی تھی یہ لفظ اسے بری طرح سے کھٹکی تھی۔۔۔۔

"ہاں انتقام کے لیے لائی گئی تھی لیکن تمہارا رویہ اس کے ساتھ دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں اس لڑکی سے محبت ہو چلی ہے۔۔۔" وہ جلے کٹے انداز میں بولی تھیں ضر غام خان نے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے اور یہاں تک بات ہے دوسری شادی کی تو اس بارے میں میں نے ابھی تک سوچا نہیں ہے ہاں لیکن مجھے دوسری شادی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور یہ سچ ہے۔۔۔۔!!!" وہ سرد انداز میں بولا تھا۔

"جب بستر پر اتنی حسین عورت ہو گی تو دوسری شادی کا کون سوچے گا اس کے ساتھ جو راتیں۔۔۔۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ یور ماوتھ۔۔۔۔" ضرغام خان غصے سے دھاڑا تھا نیوشا کا ایسے درمیان میں بولنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا وہ کتنی گھٹیا بکواس کر رہی تھی ضرغام کیسے برداشت کر سکتا تھا اس کی یہ بکواس اس کا دل چاہا وہ ایک الٹے ہاتھ کی لگا دے۔۔۔۔۔۔۔۔

"خالہ۔۔۔"ضرغام خان کی دھاڑ سنتے وہ حرمین بیگم سے جالپٹی تھی اس کی باتوں پر ضرغام خان ایساری ایکشن دے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کو اب احساس ہو رہا تھا اس نے یہ لفظ بول کر کتنی بڑی غلطی کی تھی ضرغام خان کا ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر وہ تھر تھر کانپنے لگی تھی حرمین بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا حالانکہ اس کی باتوں پر غصہ انہیں بھی آیا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان نے مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے ایک سرد اور کٹیلی نگاہ نیوشا پر ڈالی تھی اور وہاں سے جانے لگا تھا لیکن حرمین بیگم کے لفظوں پر روکنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔

"ابھی فیصلہ کرو ضرغام تمہیں دوسری شادی کرنی ہے یا نہیں میں نے اتنی اُمیدیں لگائی ہوئی تھیں تم سے اور تم ایسے انکارِ کیسے کر سکتے ہو

مجھے۔۔۔۔؟؟؟کاش ارتضیٰ خان آج زندہ ہوتے تو۔۔۔۔"وہ رونے لگی تھیں اپنے شوہر کو یاد کرتے۔۔۔

"امی میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں دوسری شادی نہیں کروں گا یہ میرا فائنل فیصلہ ہے بابا کا زکر کر کے اگر آپ کا ارادہ مجھے ایموشنل بلیک میل کرنے کا ہے تو آپ غلط ہیں۔۔۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا بلکہ روم سے نکلتا چلا گیا تھا کیونکہ اس سے زیادہ وہاں رکتا تو شاید کچھ کر بیٹھتا۔۔۔۔۔

اس کے نکلتے ہی نیوشا نے حرمین بیگم کو دیکھا تھا جن کے ڈرامے کا بھی ان کے بیٹے پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ ان کی بات صاف صاف رد کر چکا تھا کہ وہ کسی قیمت پر دوسری شادی نہیں کرے گا۔۔۔۔

"خالہ۔۔۔" وہ روتی ہوئی بولی تھی حرمین بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا ان کی نگاہوں میں اس کے لیے کچھ تھا وہ ٹھٹکی تھی ان کو خوُد کو دیکھتے ہوئے ہو کر اس نے حلق تر کیا تھا۔۔۔۔

"تمہیں ایسے درمیان میں بولنے کی کیا ضرورت تھی نیوشا میں بات کر رہی تھی نہ ضرغام خان سے تمہاری باتوں سے کس قدر غصہ ہوا وہ ورنہ میں اسے قائل کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن تمہاری بیوقوفی سے سب کام خراب ہو گیا کب عقل آئے گی تمہیں لڑکی۔۔۔۔" وہ اس کی باتوں کو سوچتے ہوئے بولی تھیں نیوشا کی باتیں انہیں زرا پسند نہیں آئی تھیں۔۔۔۔

"خالہ میں نے صرف ایک بات کی تھی مجھے کیا پتہ تھا کہ ضرغام خان اتنا سخت ری ایکشن دے گا آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا نہ وہ اس لڑکی کے کتنے قریب تھا اب تو مجھے واقعی میں لگنے لگا ہے کہ سردار ضرغام خان کو

اس لڑکی نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔۔۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی تھیں ان کی ممکنہ دانٹ سے بچنے کے لیے وہ باتوں کا رخ ہی بدل چکی تھی اور اس کی باتیں سنتے حرمین بیگم نے سر ہلایا تھا گویا اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔۔۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو وہ لڑکی شکل سے ہی معصوم نظر آتی ہے اندر سے پوری ہے کیسے اس نے ضرغام کو اپنے جال میں پھنسایا ہے مجھے تو یقین نہیں ہو رہا ہے کہ کل تک ضرغام خان جو میری ہر بات مانتا تھا آج میرے منہ پر انکارِ کر گیا ہے اس لڑکی کا اب کچھ کرنا ہو گا مجھے ورنہ یہ لڑکی اگے چل کر میرے لیے بہت بڑا خطرہ ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں جس پر نیوشا مسکرائی تھی اس نے لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا کہ اب اس ارشک کے ضرغام خان کے کمرے میں بس چند دن ہی تھے پھر

ضرغام خان اس کا ہونے والا تھا جب کہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی قسمت میں اگے کیا لکھا ہے۔۔۔۔

.....

ضرغام خان اپنے روم میں انٹر ہوا تو پیشانی پر غصے کی وجہ سے شکن پڑی ہوئی تھی ہاتھوں کی مٹھیوں کو سختی سے بھینچتے ہوئے وہ اس وقت ضبط کے کڑے مرحلے سے گزر رہا تھا اسے حد سے زیادہ آیا تھا نیوشا پر اس کی بکواس پر وہ کیسے اسکی ماں کے سامنے یہ بکواس کر سکتی تھی اس نے اپنی کان پٹی کو سہلایا تھا اس وقت چہرے پر سرخی تھی غصے کی وجہ سے وہ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا تھا اپنا سگریٹ کا پیکٹ اوَر لائٹر اٹھا کر اس کا ارادہ کچھ دیر سموکنگ کرنے کا تھا وہ بہت کم کبھی کبھار سگریٹ کا استعمال کرتا تھا جس دن اس کے

بابا کا قتل ہوا تھا اس رات اس نے پوری رات سگریٹ پی تھی لیکن چین پھر بھی نہیں ملا تھا اسے۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی سگریٹ کا پیکٹ اٹھایا نظریں ارشک کے اڑے ترچھے وجودِ پر گئی تھیں جو کافی بے آرام حالتِ میں سو رہی تھی وہ جیسے روم سے جاتے ہوئے اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ ویسی ہی حالت میں تھی اس نے کچھ سوچتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے گلے سے دوپٹہ نکال کر سائیڈ پر رکھا اور اس پر کمفٹر ٹھیک کیا تھا اور اپنا پیکٹ لے کر وہ ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا زہن حرمین بیگم کی طرف چلا گیا تھا وہ اس کی شادی کروانا چاہتی تھیں یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی وہ دوسری شادی کے حق میں نہیں تھا اسے لگتا تھا کہ وہ اگر دونوں بیویوں کے درمیان برابری نہ کر سکا تو۔۔۔۔

بھلے ارشک سے یہ جو رشتہ تھا وہ نفرت کا تھا لیکن وہ پھر بھی دوسری شادی کا خواہشمند نہیں تھا یہ بات وہ حرمین بیگم کو بتا کر آیا تھا وہ جانتا تھا وہ اس کے لیے نیوشا کو سوچ رہی تھیں لیکن وہ کبھی اس لڑکی کو اپنی بیوی نہیں بنا سکتا تھا کیونکہ وہ اسے پسند ہی نہیں تھی۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 27

.....

آرمیناڈنر کے بعد میں آگئی تھی جبکہ عالمیار کسی ضروری کام کی وجہ سے گھر سے نکل گیا تھا آرمینا نے تو اس سے پوچھنا بھی ضتوری نہیں سمجھا کہ اسے کیا

کام ہے اس کے بلا سے وہ یہاں مر ضی جاتا اسے کوئی فکر نہیں تھی دو پہر
والے واقعے کو وہ ابھی تک سوچ رہی تھی اس لڑکی کی طرف دھیان جا رہا تھا
وہ کالج میں بھی ہر وقت اس کے ارد گرد منڈلاتی رہتی تھی اوٗر اب عالمیار کو
اس کا بار بار کال کرنا وہ بہت کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

عالمیار سے آج تک اسے نفرت اس کی حرکتوں کی وجہ سے تھی وہ جب
میٹرک میں تھا تب تک ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک تھا لیکن اس کے
ایف ایس سی کرنے کے بعد غائب ہونے پر اس سے وہ خفا ہوئی تھی وہ ایف
ایس سی کے بعد کہیں سال تک غائب رہا تھا اس نے سب سے پوچھا اس کے
بارے میں سب نے کہا کہ وہ پڑھائی کے لیے ابرڈ چلا گیا ہے لیکن وہ نہیں
مانی تھی کیونکہ وہ اچانک ایسے چلا گیا کہ یہ بات وہ ہضم نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ درمیان میں کبھی ایک آدھ بار ہی واپس آتا تھا اور اس دوران وہ آرمینا سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن وہ اسے سیدھے منہ بلاتی تک نہیں تھی۔۔۔

پھر وہ واپس چلا گیا تھا اور تقریبا دو سال بعد واپس آیا تھا۔۔۔

آرمینا کو اس پر شک تو پہلے سے تھا سو اس نے اس کے روم کی چھپ کر تلاشی تھی درمیان میں اتنے سال گزرے تھے اسے لگا تھا کہ اس کے پاس کوئی نہ کوئی ڈگری تو ہو گی لیکن وہ غلط تھی اسے عالمیار کے روم سے کچھ نہیں ملا تھا اور اس کے بعد سے وہ اس سے متنفر ہو گئی تھی اور اس سے خود کو کافی دور کر لیا تھا وہ بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ اسے نظر انداز کر دیتی تھی وقت ایسے ہی گزرتا چلا گیا اور ان کے رشتے میں فاصلے آتے گئے لیکن پھر

اب اس لڑکی کی وجہ سے آرمینا کا رویہ پوری طرح سے بدل گیا تھا وہ آرمینا کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی ایل سی ڈی پر انگلیش مووی دیکھ رہی تھی اس کا ارادہ کل کالج جانے کا تھا سو اس وقت وہ جلدی سونا چاہتی تھی لیکن بار بار اس کے زہن میں عالمیار کا خیال آرہا تھا اب تو رات کے گیارہ بج چکے تھے اب تک تو اسے آجانا چاہے تھا وہ اس کو سوچتی پریشان ہوئی تھی۔۔۔

بار بار گھڑی کی طرف دیکھتی وہ لاشعوری طور پر اس کے انتظار میں تھی۔۔۔۔

اس کو نیند بھی آ رہی تھی ورنہ اب تک وہ سو چکی تھی اس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا تھا اپنی حالت عجیب ہو رہی تھی اسے یاد آیا کل اسی ٹائم پر اس لڑکی کی کال آئی تھی تو کیا آج وہ اس کے ساتھ تھا۔۔۔

وہ خود کو جتنا بھی لاپرواہ ظاہر کرتی تھی تو ایک بیوی رات کے اس پہر کانٹوں پر جل رہی تھی تن بدن میں عجیب سی بے چینی تھی رات تو وہ سو گئی تھی اس کی حالتِ دیکھے بغیر لیکن آج وہ اسے مزید تڑپنا چاہتی تھی اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ جس مقصد کے لیے رخصتی کروا چکا ہے وہ اسے کبھی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گی اس کا سارا پلان دھرے کا دھرا رہ گیا گیا تھا عالمیار کی غیر موجودگی میں۔۔۔۔

وہ اس وقت سے بھری ہوئی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ عالمیار سامنے ہو وہ اسے کھڑی کھڑی سنائے۔۔۔ لیکن وہ وہاں ہوتا تب نا یہ ہی تو مسلہ تھا کہ وہ

ویاں نہیں تھا اور یہی اس کا غائب ہونا آرمینا کو جلتے توے پر بیٹھا گیا تھا یہ سوچ کر کہ وہ اس وقت کسی دوسری عورت کے پاس ہو گا اس کے بدن میں کرنٹ کی لہر دوڑ رہی تھی وہ اپنی حالت سے خود ہی جھنجھنا گئی تھی تنگ آکر اس نے ایل سی ڈی بھی آف کر دی تھی سائیڈ ٹیبل پر فریم میں لگی عالمیار کی فوٹو اٹھائی تھی جو کافی پرانی تھی شاید تب وہ بیس سال کا تھا مسکراتے ہوئے بہت خوبصورت پوز میں لی گئی تصویر اس نے اس کی تصویر کو گھورا تھا۔۔۔۔۔

معا دروازے کی دوسری طرف قدموں کی چھاپ سنتے اس نے فوٹو فریم اپنی جگہ پر واپس رکھا تھا اور سیدھی ہوئی تھی دروازہ کھلا اور عالمیار اندر داخل ہوا جس نے اپنا کوٹ اپنے بازوؤں میں لٹکایا ہوا تھا اور شرٹ کے اوپری بٹن وہ کھولتے ہوئے اب دروازہ بند کر رہا تھا اپنے دھیان میں اس نے کوٹ

صوفے پر رکھا اور شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ بھی اتار دی تھی وہ شاید تھکا ہوا تھا تبھی وہ اپنے دھیان میں چلتا ہوا بیڈ تک ایا تھا شرٹ لیس وہ اپنی بیرڈ میں ہاتھ پھیرتے ہوئے آرمینا کو جاگتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

وہ اس کا انتظارِ کر رہی تھی دل میں مٹھی سی گدگدی ہوئی تھی عنابی لبوں کے گوشے مسکراہٹ سے ہولے سے کھلے تھے وہ بیڈ کے قریب جاتے آرمینا کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ اسے دیکھتے سیدھی ہو کر لیٹ گئی تھی اسے دیکھتے ہی ایک دم سے نیند کا احساس اس پر حاوی ہوا تھا سو وہ اپنی آنکھیں موندنے لگی تھی کہ عالمیار اس پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

"وائفی میرا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔۔" وہ تقریباً آس پر جھکا تھا اور اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے وہ سرگوشی نما انداز میں بولا تھا آرمینا نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھی اور طنزیہ انداز میں اسے گھورا تھا۔۔۔۔

جو اس پر جھکے مسکرا رہا تھا آرمینا نے منہ ٹھیرا کیا تھا کہ ہائے اس کی خوش فہمیاں۔۔۔۔

"میں کیوں کروں گی آپ کا انتظارِ انہہ۔۔۔۔خوش فہمی۔۔۔۔" وہ طنزیہ ہنستے ہوئے بولی تھی اس کے بھرے بھرے لبوں کو دیکھتے عالمیار کے حلق میں کانٹے اٹکے تھے لبوں نے ان لبوں کو چھونے کی خواہش کی تھی اور وہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اس پر مزید جھکا تھا لیکن آرمینا نے اسے دھکا دیا تھا وہ جو اس کی طرف متوجہ تھا وہ اپنا بیلس کنٹرول نہیں کر پایا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتا اس نے اپنے آپ کو سنبھالا تھا لیکن وہ اپنے کسرتی وجود کا بوجھ اس کے نازک وجود پر ڈال چکا تھا۔۔۔۔

آرمینا اب اس کے نیچے دب چکی تھی اس نے اپنی پوری قوت لگائی تھی عالمیار خان کو خود سے دور دھکیلنے کے لیے لیکن اس کے کسرتی وجودِ کو ایک

انچ بھی ہلا نہیں سکی تھی عالمیار اپنے جوتے اپنے پاؤں کی مدد سے اتار کر اب تقریباً بیڈ کے اوپر آچکا تھا اسے دیکھتے آرمینا نے دانت کچکچا کر اس کو اپنے سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ وہ اب اس کے ساتھ لیٹ گیا تھا اور اس کی کمر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اس کے بدن کی نرماہٹوں کو محسوس کرنے لگا تھا وہ شرٹ لیس تھا آرمینا کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی تو اس کے وجود سے اٹھتی لیڈیز پرفیوم کی مہک محسوس کرتے وہ ٹھٹک گئی تھی تو کیا وہ واقعی کسی لڑکی کے ساتھ تھا دل میں بے ساختہ خیال آیا تھا اور اس خیال کے زیرِ نظر اس نے عالمیار خان کو خود سے دور جھٹکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"دور ہو جائیں مجھ سے نیند آرہی ہے مُجھے۔۔۔۔!!؟" وہ اپنی کلائیوں کو اس کے ہاتھوں سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن عالمیار خان نے

اس کی بات کو نظر انداز کرتے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا وہ شاید تھوری دیر پہلے شاور لے چکی تھی اس کے بالوں سے اٹھتی شمپو کی مہک عالمیار کو اس کے وجود سے اٹھتی بھینی بھینی مہک بہت اچھی لگی تھی اس نے اپنے سلگتے لب آرمینا کی گردن پر رکھے تھے اور یہاں ہی آرمینا کی بس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ چیخی تھی عالمیار خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اس کا چہرہ غصے کی حدت سے سرخ ہو چکا تھا وہ اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی مزاحمت عالمیار خان کو تپش دلا گئی تھی وہ جتنا نرمی سے اسے ٹریٹ کر رہا تھا وہ اتنی ہی بدتمیز کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آرمینا نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر اپنی نظریں پھیر لی تھیں اس کا نظریں پھیرنا عالمیار خان کو جلتے انگاروں پر لوٹنے کا باعث بنا تھا وہ اس کی بیوی تھی کیسے اسے خود سے دور دھکیل سکتی تھی اسے غصہ آیا تھا اور ایک دم سے کروٹ بدلتے وہ آرمینا کو بیڈ پر لٹائے اس کے اوپر آیا تھا آرمینا کا نظریں پھیرنا اسے تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"یہ نظریں کیوں پھیر رہی ہو مجھ سے آرمینا میری آنکھوں میں دیکھو ڈیم اٹ۔۔" وہ اس کے جبڑے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے زور سے غرایا تھا۔۔۔

آرمینا نے پھر بھی اسے دیکھا تک نہیں تھا اس کا رخ سامنے لگی ایل سی ڈی پر تھا وہ عالمیار کو دیکھ نہیں رہی تھی یہ بات عالمیار سے ہضم نہیں ہو رہی تھی اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر اس کے لبوں پر جھکا تھا

انداز جارحانہ تھا وہ پوری طاقت سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں پیوست کیے اس کے لبوں سے وہ گلابی رس نچوڑ رہا تھا اس کے لمس میں شدت تھی آرمینا کی آنکھیں پل میں پانیوں سے بھری تھیں اس کے لبوں کے سلگتے لمس سے اپنے نازک جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے لبوں پر کسی نے دہکتا ہوا کوئلہ رکھا دیا ہو۔۔۔۔

وہ اپنی پوری قوت لگاتے اسے خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن اس کو مزاحمت کرتے دیکھ کر وہ اس کے لبوں پر اور ظلم ڈھانے لگا تھا آرمینا کچھ نہیں کر پا رہی تھی اپنے لبوں پر اس کی مونچھوں کی شدید چبھن محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ تو ان لبوں کے لمس سے خود کو پر سکون کر رہا تھا اس کی باتوں سے اس کی حرکتوں سے جو وہ پریشان ہوا تھا اس کے لبوں کے لمس سے وہ خود کو ریلکس کر رہا تھا۔۔۔۔

آرمینا چاہا کر بھی ہر طرح کی مزاحمت کر کے بھی اسے خود سے الگ نہیں کر پائی تھی وہ اس کی پھولی سانسوں کو محسوس کرتا خود ہی پیچھے ہوا تھا اور اس کے پیچھے ہوتے ہی آرمینا نے گہرا سانس لیا تھا اسے اس کی یہ حرکت بہت بری لگی تھی وہ کیسے اس کے لبوں سے لپٹا تھا جیسے برسوں کا پیاسا ہو۔۔۔۔۔ لیکن اس کے پاس سے اٹھتی مہک اسے کوئی اور ہی کہانی سنا رہی تھی آرمینا نے اپنے لبوں کو اپنے ہاتھوں سے رگڑتے اس کے لمس کو مٹانا چاہا تھا اس کا ایسا کرنا عالمیار کے غصے کا سبب بنا تھا اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس کے لبوں پر پھر سے اپنے لب رکھے تھے انداز اب کی بار آور بھی جارحانہ تھا وہ جو ابھی تک اپنی پھولی سانسوں کو ہموار نہیں کر سکی تھی اب پھر سے اس کے لبوں کا لمس پاتے وہ رو دینے کو تھی اس کو پھر سے اپنی مان مانی کرتے دیکھ کر اس نے اپنے لمبے ناخن اس کی

گردن پر اور پیٹھ پر چھبو دیئے تھے اس کے ناخنوں کی جلن وہ اپنی پیٹھ پر محسوس کر رہا تھا جلن زیادہ تھی لیکن وہ فراموش کیے اس کے لبوں کو اپنے لمس سے مہکا رہا تھا۔۔۔۔

آرمینا نے اتنی زور سے اپنے ناخن گاڑے تھے کہ عالمیار کی گردن پر نشان تک بن گیا تھا لیکن وہ ڈھیٹ تھا شاید تھا جو بنا کوئی اثر لیے ابھی تک اس کے لبوں سے لب جوڑے ہوئے تھا اور اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا آرمینا کا ہاتھ اس سے پہلے کہ اس کے لبوں تک جاتا عالمیار نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اپنی کمر پر لاک کیا تھا وہ حیرت سے آنکھیں کھولے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

"میرے لمس کو مٹانے کی کوشش مت کرنا آرمینا عالمیار خان ورنہ اتنے گہرے نقوشِ تمہاری گہرائیوں پر چھوڑوں گا کہ تم سانس بھی لو گی تو تمہیں

خود سے عالمیار خان کی خوشبو محسوس ہو گی۔۔۔۔"وہ اب اس کی گردن پر جھکا تھا آرمینا نے پورا زور لگاتے اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔۔۔

"کیا چاہتے ہیں آپ جب دیکھ رہے ہیں کہ میں راضی نہیں ہوں پھر بھی قریب آرہے ہیں کیوں۔۔۔۔!!!"وہ زور سے چلائی تھی اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ روم سے باہر بھی جارہی تھی عالمیار نے شعلہ برساتی نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ آرمینا۔۔۔۔؟؟؟"وہ بھی اب کی بار زور سے چلایا تھا وہ اس کی بیوی تھی لیکن اس کی باتیں سن کر وہ اچھا خاصا غصے میں آیا تھا وہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی یہ بات اس کے اعصابوں پر کاری ضرب لگا گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی ہے اوپر سے ہٹیں۔۔۔" وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔وہ شرٹ لیس تھا وہ پل میں سرخ ہوئی تھی لیکن اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش اب بھی جاری تھی پر وہ دور ہوتا تب وہ تو اس کے ساتھ چپکا ہوا تھا اس کے بدن سے اٹھ رہی مہک وہ محسوس کر رہی تھی وہ لیڈیز پرفیوم کی مہک تھی دل میں طرح طرح کے سوالات اٹھ رہے تھے لیکن وہ پوچھنا نہیں چاہتی تھی اس سے۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔۔وہ اس کی گردن پر اپنے لب رب کرنے لگا تھا اس کی بڑھی ہوئی بئیرڈ کی چھبن سے آرمینا کو عجیب سا فیل ہوا تھا وہ اتنی کمزور تو نہیں تھی وہ اسے تڑپنا چاہتی تھی ہاں وہ اسے کبھی اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہتی تھی وہ ایسا ہی کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔

عالمیار خان کے لب اس کی گردن سے کندھوں کی طرف بڑھے تھے اور آرمینا نے ایک دم سے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے اسے خوُد سے دور کیا تھا اپنی شرٹ کو ٹھیک کرتے وہ بیڈ سے اترنے والی تھی کہ عالمیار خان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔۔

لیکن آرمینا نے اس کے بازوؤں پر اپنے دانتوں سے کاٹا تو اس کی گرفت تھوڑی ڈھیلی ہوئی اس کا فائدہ اُٹھاتے وہ بیڈ سے اتر گئی تھی اور جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور اپنے دوپٹے کو اپنے اوپر اوڑھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی اب تو اسے عالمیار خان سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

وہ مرد تھا کسی لمحے بھی وہ اس پر اپنا حق جتا سکتا تھا جو کہ وہ نہیں چاہتی تھی سو یہ ضروری تھا کہ وہ اسے خوُد سے الگ ہی رکھتی اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

عالمیار خان بیڈ سے اترا تھا آرمینا کا ایسے دھتکار دینا اس کی انا پر کاری ضرب لگا گیا تھا وہ ایسا کیوں کر رہی تھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ آج اسے چھوڑنے والا ہرگز نہیں تھا وہ صوفے تک آیا تھا۔۔۔۔

اس پر جھکتے ایک ہی جسارت میں اس کا دوپٹہ اس کے تن سے جدا کیا تھا اور پر جھکا تھا وہ سانس تک روک گئی تھی وہ شرٹ لیس اس کے قریب تھا انتہائی قریب کہ اس کے وجودِ سے اٹھتی مردانہ خوشبو اور ساتھ ہی لیڈیز پرفیوم کی مہک وہ واضح محسوس کر سکتی تھی وہ اب اس کے کان کے پاس لب لے جا رہا تھا وہ دم سادا اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

"آگر تمہیں لگتا ہے یہ اس طرح سے صوفے پر لیٹ کر تم مجھ سے میری شدتوں سے بچ جاؤ گی تو بہت بڑی غلط فہمی ہے تمہاری مسز آرمینا عالمیار خان۔۔۔۔یہ صوفہ تو کیا آگر تم اس کمرے سے بھی نکل گئی نہ تو بھی کبھی

عالمیار خان کے حصار سے نہیں نکل سکوں گی اور یہ تو تمہارے دماغ میں الٹی سیدھی سوچیں بھری ہوئی ہیں ان کا علاج کرنا پڑے گا مجھے۔۔۔۔۔" وہ نیچے کو جھکتے اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولتے اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دبا گیا تھا آرمینا کی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

"کیا علان کرو گے آپ ہاں مجھے بھی تو بتائیں میں بھی تو دیکھوں کیا علاج کرتے ہیں آپ اور کیسے کرتے ہیں۔۔۔۔" وہ دوبا دو جواب دے رہی تھی عالمیار زمین پر پنجوں کے بل بیٹھا تھا اس کے اوپر سے ہاتھ لے جاتے اس کے کندھے کو پکڑتے وہ آرمینا کے لبوں پر اپنی پوری شدت سے جھکا اس کی سانسوں کے ساتھ کھلواڑ کرنے لگا تھا انداز شدت سے بھرپور تھا وہ اپنی پوری شدت ان نازک پنکھڑیوں پر دکھا رہا تھا آرمینا کے لیے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا اس کے بھاری ہاتھوں کو اپنے سینے پر محسوس کرتے وہ مچلی

تھی اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو اس کے لمس میں اور اس کے عمل میں اور شدت آگئی تھی اس نے اس کے بالائی لب پر زور سے اپنے دانت گاڑے تھے وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا آرمینا کے لیے اس کی حد سے زیادہ شدت سہنا مشکل ہی نا ممکن ہو رہا تھا وہ اسے جتنا خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتی وہ اس کے لبوں پر اپنے لبوں کا دباؤ اتنا ہی بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

آرمینا کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے جو عالمیار کی بیرڈ میں جذب ہوئے تھے اس کے آنسو دیکھتے وہ نا چاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوا تھا وہ گہرے سانس لینے لگی تھی اس کا دوپٹہ سے اری وجود وہ پوری طرح سے بہکنے لگا تھا رات تو وہ ہوش و حواس سے بیگانہ سو گئی تھی لیکن آج عالمیار کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسے سونے دینے کا۔۔۔۔۔

آرمینا اپنی اٹکی سانس بحال کرتے اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی بالوں کو پیچھے کرتے وہ عالمیار خان کے اٹھنے کا انتظارِ کرنے لگی تھی لیکن اس کے اٹھ کر بیٹھتے ہی وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا تھا آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی وہ بے باک تھا اس کے کچھ نظارے تو وہ اس دن ہوٹل میں بھی دیکھ چکی تھی لیکن اس قدر ہو گا یہ اندازہ نہیں تھا اسے وہ تو اب یہ سوچ رہی تھی کہ آگر رات کو وہ نیند کی گولیاں نہیں کھاتی تو یقیناً عالمیار رات کو ہی اس سے اپنے حق حاصلِ کر چکا ہوتا جو کہ وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"ایسے کروں گا میں اپنی بیوی کا علاج۔۔۔۔" وہ اسے کھینچ کر اپنی گود میں شفٹ کر چکا تھا اس کا شرٹ لیس کسرتی سینہ وہ نظریں چرا گئی تھی وہ اس کی

گود سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ وہ اس کی کمر میں سختی سے بازو حائل کر چکا تھا۔۔۔

آرمینا نے گہرا سانس بھرا تھا غور کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ آرمینا کی گردن پر لپ سٹک کا نشان ریڈ کلر کی لپ سٹک کا نشان اور اس کے پاس سے آرہی مہک۔۔۔۔۔ آرمینا نے زہن پر زور ڈالا تو یہ ویسی ہی مہک تھی جیسی اس لڑکی کے پاس آئی تھی جب وہ اس کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور پھِر اس کی فوج کال اب وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ عالمیار خان اور اس لڑکی کے درمیان کچھ چل رہا تھا اس نے ہاتھ اوپر لے جاتے عالمیار خان کی گردن پر بنے نشان پر انگلی رکھی تھی سرخ رنگ اس کی انگلی پر بھی لگا تھا وہی انگلی اب عالمیار کے سامنے کی تھی۔۔۔

"جب بہت ساری میسر ہیں تو میں ہی کیوں۔۔۔۔؟؟" وہ چیخی تھی عالمیار خان الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا اس کی انگلی کے تعاقب میں اپنی نظریں دوڑائی تھیں لیکن کچھ نظر نہیں آیا لیکن اس نے اپنی انگلی اس جگہ پر رکھی تو سرخ رنگ اس کی انگلی پر بھی لگا تھا وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔۔؟؟؟" وہ آرمینا کی باتوں سے اچھا خاصا پریشان ہوا تھا کیا وہ اس نشان کو لے کر اس کے کردار کو غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

"آپ بہتر طور پر سمجھ رہے ہیں میں کیا کہہ رہی ہوں چھوڑیں مجھے آپ جیسا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا ہے۔۔۔م" وہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بمشکل اپنے اندر اتارتی ہوئی بولی تھی لیکن عالمیار خان نے اس

کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار مزید تنگ کرتے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔

"دیکھو گی بھی نہیں کیونکہ عالمیار خان اس دنیا میں صرف ایک ہے اور وہ صرف آرمینا عالمیار خان کا ہے۔۔۔۔" اس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتے ہوئے وہ اس کے لہجے کی کرواہٹ کو اگنور کر رہا تھا یہ نشان کیوں اور کیسے لگا فحال وہ آرمینا کو اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔۔

"نہیں چاہیئے مجھے آپ جیسے کردار کا مرد سمجھے آپ چھوڑیں مجھے مجھے۔۔۔۔۔ اتنا تنے مت کریں کہ یہ کمرہ چھوڑنے پر ہی مجبور ہو جاؤں میں۔۔۔" وہ اس کی ہٹ دھرمی اور ضد پن سے چڑی تھی اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے وہ بات گھول کر رہا تھا جو وہ آچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس سے کیا بات کر رہی تھی اور وہ کیا کہہ رہا تھا اس لپ سٹک کے نشان کے بابت وہ کچھ نہیں بتا رہا تھا اتنے گھنٹے وہ غائب رہا اور واپس آیا تو اس کے پاس سے آتی گردن پر لگے نشان اور پوچھنے پر کچھ نہ بتانا یہ سب چیزیں اسے مشکوک بنا رہی تھیں۔۔۔۔۔

۔

"کردار اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔" وہ جتنا آرمینا سے نرمی سے بات کر رہا تھا اس کی طنزیہ باتوں کو نظر انداز کر رہا تھا وہ اتنا ہی اس کو غصہ دلا رہی تھی وہ جو مشکل سے خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا کردار پر بات آئی تو اس کی کن پٹی سلگنے لگی تھی۔۔۔

وہ اپنے تنے اعصاب پر مشکل سے کنٹرول کیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"بہتر طور پر جانتے ہیں آپ کیا کہہ رہی ہوں میں اور پلیز میرے سامنے آپ اچھے بننے کا ڈارمہ مت کریں میں اصل جانتی ہوں آپ کا سوجو ہیں وہ ہی رہیں آپ۔۔۔۔۔" آگ برساتا لہجہ نفرت میں ڈوبی آواز آرمینا خود نہیں جانتی تھی کہ اسے غصہ کس بات پر تھا وہ سلگ رہی تھی اس نشان کو دیکھ کر کوئی تو آئی تھی اس کے قریب یہ بات ہتھوڑے کی طرح اس کے اعصاب پر برس رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے وہ اپنی حالت خود نہیں سمجھ پا رہی تھی اسے کیوں برا لگ رہا تھا عالمیار خان کا کسی کے قریب جانا۔۔۔۔

شاید اس وقت وہ عالمیار خان کی بیوی بن کر سوچ رہی تھی جسے اس لمحے اپنے شوہر کا کسی دوسری عورت کے قریب آنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا بھلے وہ بول نہیں رہی تھی لیکن اس کے ہر ایکٹ سے ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوں میں اصل میں ذرا بتانا پسند کرو گی مجھے۔۔۔" وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولا تھا آرمینا کی آنکھیں لال انگار ہوئی تھیں۔۔۔۔

"یہ ہے آپ کا اصل رات کے اتنے گھنٹے جس کے ساتھ گزر کر آئے ہیں نہ اب بھی اس کے پاس ہی جائیں۔۔۔" وہ اس سرخ نشان دیکھ کر بولی تھی برداشت جواب دے گئی تھی کب تک برداشت کرتی وہ اسے اتنے زور سے پکڑ کر بیٹھا تھا جیسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو۔۔۔۔

آرمینا کی بات پر عالمیار خان نے اپنی آنکھیں میچی تھیں وہ اس کے سوال کا جواب دے سکتا تھا اچھے سے دے سکتا تھا لیکن ابھی نہیں۔۔۔۔

"آرمینا میں مزید کوئی بکواس نہیں سنوں گا بیوی ہو میری اگر یہ جلی کٹی سن رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ تم ایسے میرے کردار پر بات

کرو۔۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے غرایا تھا آرمینا کا ایسے اس پر شک کرنا اسے جلتے تاوے پر جلا گیا تھا وہ کیسے اس پر شک کر سکتی تھی اب تک اسے لگتا تھا کہ آرمینا اس کے لاپرواہی رویئے اس کے ایسے کہیں کہیں مہینوں تک غائب ہونے پر خفا ہوتی ہے لیکن اس کی مجبوری تھی پر اب اس پر انکشاف ہوا تھا کہ وہ تو اس کو لے کر اچھی خاصی بدگمان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

"انہہ رات کے اس پہر اپنی خواہشات پر قابو نہیں ہو رہا ہے تو بیوی یاد آگئی ہے لیکن جب وہ قریب تھی تب بیوی یاد نہیں آئی آپ کو بولیں۔۔۔۔؟؟؟"وہ زور سے چیخی تھی عالمیار خان نے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"ہاں تو غلط کیا ہے اس میں رات کے اس پہر ایک شوہر کو اپنی بیوی کے وجود سے قرب چاہیئے ہوتا ہے اور یہاں تک بات ہے اس نشان کی تو اس کی وضاحت میں نہیں دینے والا تمہیں۔۔۔۔" وہ دوٹوک انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

آرمینا طنزیہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں دے سکتے ہیں آپ نشان کی وضاحت۔۔۔۔" وہ چیخی تھی سب سے زیادہ غصہ بھی تو اسی بات کو لے کر آیا ہوا تھا اسے ایسے کیسے اس نے کسی کو خود کے قریب آنے دیا یہ بات اس کی برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں وضاحت دوں ہی کیوں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اس بات سے۔۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو آرمینا سٹپٹا کر رہ گئی تھی خود جو ملامت کیا وہ سچ میں کچھ اوور ری ایکٹ ہی کر گئی تھی اپنی بے اختیاری یاد آئی تو چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہوا تھا عالمیار خان نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے سمجھے آپ اور یہاں ہیں ہی کیوں آپ وہیں جائیں ناں یہاں اب تک تھے۔۔۔۔" وہ جلی کٹی سنانے سے باز نہیں آ رہی تھی عالمیار خان کے لیے اس کا یہ انداز کافی عجیب تھا اس کا ایسے ری ایکٹ کرنا وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ شاید سمجھ نہیں رہا تھا وہ اس کی بیوی تھی بھلے اس سے نفرت کرتی تھی لیکن ایک بیوی کبھی اپنے شوہر کے ساتھ کسی دوسری عورت کو برداشت نہیں کر سکتی ہے یہ ہی حالت اس وقت آرمینا کی بھی تھی۔۔۔۔۔

عالمیار خان اس کو خود سے الگ کرتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھا تھا اور پھر اس کو ایک نظر دیکھتے وہ باتھ روم چلا گیا تھا اندر داخل ہوتے ہی اس نے باتھ ٹب میں پانی بھرا اور روف شاور آون کرتے وہ باتھ ٹب میں چھلانگ لگا گیا تھا تپتے اعصاب کو ٹھنڈا کرنے کے لیے باتھ لینا اسے بیسٹ لگا تھا آگر وہ روم میں رہتا تو ضرور کچھ کر بیٹھتا اگر وہ وہاں رہتا تو ضرور آرمینا کو تکلیف دیتا جو وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی بچپن کی محبت تھی اور وہ کیسے بھلا اپنی محبت کو تکلیف دے سکتا تھا باتھ ٹب میں بیٹھے بھی وہ مسلسل آرمینا کو سوچے جا رہا تھا یہاں اس کے باتوں

سے اس کے اعصاب تنے تھے وہیں اس کی جیلسی سے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی لپ سٹک کے نشان کو دیکھ کر اس کا ایساری ایکشن وہ حیران تھا۔۔۔۔

یہ نشان اس کو کیسے لگا وہ سوچنے لگا تھا وہ شام کو پاشا کی کال آنے کی وجہ سے وہ اس سے ملنے چلا گیا تھا اس کا مال جو وہ لوگ غیر قانونی طریقے سے بایر سمگل کر رہے تھے پکڑا گیا تھا پاشا پریشان تھا اور اسی پریشانی میں اس نے سب کو بلایا تھا عالمیار خان کو جانا پڑا تھا۔۔۔۔

وہ اس لڑکی سے بھی بات کرنے تھا پاشا سے بات کرنے کے بعد تبھی وہ لڑکی اس کے پاس سے ہٹ کر آگے گزرنے لگی تھی کہ اس کو چکر آیا تھا وہ گرنے لگی تھی کہ عالمیار خان نے اس کو سہارا دیا تھا کیسے اس کے لب اس کی گردن

سے ٹکرائے وہ جان نہیں سکا تھا اس نے ڈارک لپ سٹک لگائی ہوئی تھی شاید اسی کا نشان بنا تھا جو آرمینا نے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے اس حصے کو اچھے سے صاف کیا تھا اس کی بیوی کی نظریں تیز تھیں وہ مان چکا تھا لیکن آرمینا کی باتوں کو یاد کرتے اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں اس کی بدگمانی کا سوچتے اس نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچتے ہوئے خود پر قابو پایا تھا وہ کتنی ہی دیر باتھ ٹب میں بیٹھا رہا اسے نہیں پتہ تھا کافی دیر بعد ٹب سے نکلتے اس نے شاور لیا تھا اور باتھ روم سے اٹیچ دروازے سے ڈریسنگ روم میں چلا گیا اور چینج کرتے وہ واپس روم میں ایا تھا۔۔۔

آرمینا ابھی تک جاگ رہی تھی لیکن اسے دیکھتے اس نے نظریں پھیری تھیں عالمیار خان نے اسے اگنور کیا اور آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے

اپنے بالوں میں برش کیا تھا اور پھر اپنا پرفیوم اٹھا کر خود پر سپرے کیا اس کے کولون کی مہک پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔۔

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے واپس پلٹا تھا آرمینا جو اپنے خیالوں میں مگن تھی وہ اس کی طرف بڑھا تھا آرمینا اس کا قریب آنا نوٹ نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

عالمیار خان نے اسے بانہوں میں بھرا تھا وہ ہربڑائی تھی خود کو اس کی بانہوں میں محسوس کرتے اس نے گرنے کے ڈر سے اپنے بازوؤں کو اس کے گلے میں حائل کیا تھا لیکن ایسے خود کو اٹھایا جانا اسے ہرگز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

عالمیار نے اسے لا کر بیڈ پر پٹخا تھا اور اس کی طرف سے پلٹ کر وہ اپنی سائیڈ پر آتے اپنا تکیہ صحیح کرتا بیڈ پر لیٹ گیا تھا آرمینا نے مٹھیاں بھینچ کر اسے

دیکھا تھا اور بیڈ سے اترنے لگی کہ کانوں میں اس کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔

"چپ چاب بیڈ پر سو جاؤ اتنا بھی کم ظرف نہیں ہوں کہ تمہاری مرضی کے بغیر تُمہارے قریب آؤں گا اگر بیڈ سے نیچے اتری تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی۔۔۔۔" وہ غرایا تھا اس کے لہجے کی تیزی اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھی آرمینا کو اس کی تیزی آواز سے ڈر لگا تھا حلق تر کرتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی لیٹ گئی تھی اس کی طرف دیکھا جو اس وقت گرے ٹروزار میں ملبوس تھا اور کسرتی سینہ شرٹ کی قید سے آزاد وہ خوبصورت تھا لیکن آرمینا کو نجانے کیوں اس سے ہمیشہ ہی مسلہ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتے انہیں تر کیا تھا اور کمفٹر پاؤں کی مدد سے اوپر کھینچتے ہوئے سینے تک اوڑھا تھا اس نے بے بی پنک کلر کا سلک کا

نائٹ سوٹ پہن رکھا رہا تھا عالمیار اب اپنی آنکھیں بند کیے لیٹا تھا اور آرمینا نے ایک نظر اسے دیکھتے اپنی کروٹ بدلی تھی سامنے دیوار کو دیکھتے وہ بھی بہت کچھ سوچ رہی تھی وہ چاہتا تو اس نشان کے بارے میں اسے کچھ بھی کہہ وضاحت دے سکتا تھا لیکن اس نے تو سرے سے بات ہی ختم کر دی تھی یہ کہہ کر وہ اس بارے میں اسے کچھ نہیں بتائے گا۔۔۔

آرمینا نے ضبط سے اپنے لبوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیا تھا دل کر رہا تھا اس کا گریبان پکڑ کر اس سے سوال کرے وہ بیوی تھی اس کی حق رکھتی تھی وہ یہ پوچھنے کا لیکن وہ آنکھیں بند کرتے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

دوسری طرف عالمیار اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جانتا تھا وہ جاگ رہی تھی اور کیا سوچ رہی تھی یہ بھی جانتا تھا اس نے جان بوجھ کر اس پر تھوڑی سی

سختی کی تھی یہ ضروری تھا ورنہ وہ کبھی اس کے اور اپنے رشتے کے درمیان کے فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش نہیں کرتی بلکہ ان کی سرد جنگ کی وجہ سے ان کے درمیان کے فاصلے بڑھتے ہی جانے تھے۔۔۔۔

کل کا دن اس کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا کل وہ پاشا کی گیم کا دی اینڈ کرنے والا تھا وہ لڑکی اس کو کافی چیزیں کلئیر کر چکی تھی اب عالمیار کو بس کل کا انتظار تھا کل وہ شہر جانے والا تھا تھورا مشکل تو تھا کہ وہ گھر والوں سے کہا بولے گا لیکن وہ کوئی بہانہ کرنے والا تھا۔۔۔

کل کا دن بہت کچھ دکھانے والا تھا جس سے فحال وہ بے خبر تھا اس نے آرمینا کو دیکھتے کمفٹر اس پر سے ہٹاتے ہوئے تھوراسا خود کی طرف کھینچا تھا آرمینا نہیں ہلی تھی شاید وہ سو چکی تھی اس نے ایک نظر اسے دیکھتے اس پر اور خود

پر کمفٹر ٹھیک کیا تھا اور اپنی آنکھیں موندلی تھیں فحال اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ اس کے پاس تھی وہ اس کی حفاظت کر سکتا تھا۔۔۔۔

باقی کی جو خلش یہ تو غلط فہمیاں تھیں وہ تو کبھی بھی ختم ہو سکتی تھیں ان کی اتنی ٹینشن نہیں تھی اسے بس آرمینا پاس تھی بہت قریب یہ کافی تھا وہ اوپر کو ہوتے اس کی پیشانی چوم چکا تھا۔۔۔۔۔

"مائی بیوٹیفل وائف۔۔۔۔۔" اس کی ناک سے ناک سہلاتے وہ ہولے سے مسکرایا تھا اور پھر پیچھے لیٹتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 28

.....

زرانیل خان کی آنکھ کھلی تو جو منظر اس نے دیکھا وہ اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت منظر تھا وہ اس کے سینے سے لگی بے خبر سو رہی تھی رات اس نے بہت سوچ سمجھ کر اس کے اور اپنے رشتے کو مکمل کیا تھا پہلے وہ صرف چھوٹی موٹی گستاخیاں ہی کرتا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کی رضامندی کے بغیر ارواح کے ساتھ ریلیشن شپ مکمل نہیں کرے گا لیکن اپنی فیملی کے ری ایکشن سے وہ ٹوٹ گیا تھا ارواح کے وجود کی گہرائیوں میں اتر کر وہ چند لمحوں کے لیے سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔۔

سب کا رویہ سب کچھ بس یاد تھی تو اپنی خوبصورت بیوی جس نے نجانے ماضی میں کیا کچھ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر ارواح کو دیکھا اور پھر اس کے ہلکے کھلے لب وہ اس کو اپنے سینے سے بیڈ پر شفٹ کیا تھا۔۔۔۔۔

اوُر اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا تھا اس کے لبوں کی مٹھی سی مہک اس نے کھینچ کر اسے خود میں اتارا تھا ارواح نے نیند میں بھی برا سا منہ بنایا تھا شاید اپنی نیند میں یہ مداخلت اسے پسند نہیں آیا تھا زرانیل خان نے اس کے لبوں سے جی بھر کر خور کو سیراب کیا تھا اوُر اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے پیچھے ہوُا تھا اس کو ایسے ہی سونے دیا تھا وہ رات کو بھی تو لیٹ سوئے تھے سو اس نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا تھا اس کے اوپر کمفٹر ٹھیک کرتے وہ اپنی شرٹ اٹھا کر ارواح کے پاس رکھتے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے باتھ روم چلا گیا تھا اس کا ارادہ اپنی پیاری بیوی کے ساتھ باتھ لینے کا تھا لیکن اس کی نیند وہ خراب نہیں کر سکا تھا سو اپنا ارادہ بعد پر رکھتے وہ اکیلے باتھ لینے

چلا گیا تھا واپس آیا تو ایزی سے ٹروزار شرٹ میں ملبوس تھا اس نے چونکے جوب سے تو تین چار دن کی لیولی ہوئی تھی سو آج اس نے سارا دن اپنی بیگم کے ساتھ ہی رہنا تھا وہ اپنے بالوں میں برش کرتے روم سے باہر نکلا تھا روم کا دروازہ بند کرتے کچن میں چلا آیا تھا آج تک ارواح نے ان کے لیے ناشتہ تیار کیا تھا آج وہ اپنی بیوی کے لیے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ تیار کرنے کا سوچ رہا تھا سو اس سوچ پر عمل کرتے وہ کچن میں ایا تھا اور اپنی پہنی ہوئی شرٹ کی سیلیوز کو فولڈ کرتے اس نے فریج سے انڈے نکالے تھے آملیٹ کے لیے اور ساتھ ہی اس نے سینڈوچ بنائے تھے اور ساتھ ہی باقی دوسری چیزیں بھی پراٹھا بنانے کا رسک وہ نہیں لے سکتا تھا کیونکہ وہ اب اتنا اچھا کک بھی نہیں تھا سو پنگا لینے سے اس نے گریز ہی کیا تھا۔۔۔۔

اس نے تقریبا آدھا گھنٹہ لگا کر زبردست سا بریک فاسٹ ریڈی کیا تھا اور اپنے روم کی طرف بڑھا تھا یہاں وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔

اس نے روم کا دروازہ کھولا تو ارواح جاگ چکی تھی اور اس کی شرٹ پہن رہی تھی اس نے دروازہ کھولنے والے کی طرف دیکھا اور پھر ایک نظر خود کو جلدی سے خود پر کمفٹر صحیح کیا اور شرٹ کے اوپری بٹن بند کیے تھے اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے وہ زرانیل خان کو دیکھ رہی تھی جو بلیو جینز کے ساتھ ہاف وائٹ شرٹ جس کی سلیوز اس نے کہنیوں تک فولڈ کی ہوئی تھی ہلکے گولڈن براؤن بال اس کے ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے وہ اس کا ایک پل میں ہی جائزہ لے چکی تھی وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا ارواح نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا تھا۔۔۔

زرانیل خان چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور ارواح کے ساتھ بیٹھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی اس نے اس کے بالوں کو جو بار بار اس کے چہرے کے آگے آرہے تھے ان کو پیار سے پیچھے اڑستے ہوئے اس کی گھنی خم دار پلکوں پہ اپنے لب رکھے تھے اس کے نرم گرم لبوں کا لمس پاتے ارواح نے بے ساختہ بیڈ شیٹ کو تھاما تھا

زرانیل خان نے صرف اس کی پلکوں کو نہیں چھوا تھا اب اس کا رخ ارواح کے رخسار تھے وہ ان کو نرمی سے اپنے لبوں سے چھو رہا تھا وہ چپ چاپ بیٹھی تھی اس کا رات والا نظروں کے سامنے آیا تو زرانیل خان نے لب دانتوں تلے دبائے تھے ایک نظر اپنی شرمیلی بیوی کو دیکھا اور پھر اس کے لبوں پر جھکا تھا ارواح نے زور سے کمفٹر کو دبوچتے ہوئے اپنے کندھوں تک اوپر لیا

تھا کیونکہ زرانیل کی ٹی شرٹ کی سلیوز ہاف تھیں تو وہ کافی ان کمفٹیبل فیل کر رہی ** تھی اس کے سامنے ** لیکن زرانیل خان کو تو اس کی سانسوں سے غرض تھی وہ مل رہی تھیں اور کیا چاہیے تھا اس نے اس کے نچلے لب پر اپنے لب رکھتے اسے نرمی سے چھوا تھا اس جا انداز نرمی لیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر اس کی سانسوں کی مہک اپنے اندر اتارتا رہا تھا لمحے خاموشی سے سرک گئے وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن رہے تھے پھر اغوا کی مدھم پڑتی سانسیں دیکھ کر زرانیل خان پیچھے ہوا تھا اور اس کے بھیگے لب جو سرخی چھلکا رہے تھے انہیں نرمی سے اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا ارواح کے لیے نظریں اُٹھانا اس دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔۔۔

"گڈ مارننگ مائی بیوٹیفل وائف۔۔۔۔" اس نے ارواح کے ماتھے پر لب رکھتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تھی ارواح کے لب مسکرائے تھے زرانیل خان کچھ مطمئن ہوا تھا ورنہ وہ سوچ رہا تھا کہ صبح ارواح نجانے کیساری ایکٹ کرے گی۔۔۔

"ارواح اٹھو جلدی سے چینج کرو کافی ٹائم ہو گیا پے ہری اپ۔۔۔" وہ اسے وقت کا احساس دلاتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تو ارواح کی نیند بدک سے غائب ہوئی تھی زرانیل خان کے ناشتے کی فکر ستانے لگی تھی وہ پہلی بار اتنا دیر تک سوتی رہی تھی ورنہ ہمیشہ ہی اس کی آنکھ جلدی کھل جاتی تھی زرانیل خان کی بات پر سوچ میں پڑ گئی کہ وہ زرانیل خان کے سامنے باتھ روم کیسے جائے وہ اس وقت اس کی ٹی شرٹ میں تھی

اسے یکادم ڈھیروں شرم نے آن گھیرا تھا وہ سر جھکائے لب کچلتے ہوئے زرانیل خان کو دیکھنے لگی تھی جس کی نظریں اس پر ہی تھیں۔۔۔۔

زرانیل سمجھ گیا تھا کہ وہ کیوں نہیں اٹھ رہی ہے اس نے لب دانتوں تلے دبائے تھے اوٗر ایک جھٹکے میں اس پر سے کمفٹر اتار کر دور پھینکا تھا ارواح کی چیخ نکلی تھی لیکن وہ اس کی حالتِ سے لاپرواا سے بانہوں میں بھرے باتھ روم لے گیا تھا اوٗر اسے لا کر فرش پر اتارا تھا وہ سر جھکائے لب کچلنے میں مصروف تھی زرانیل نے اس کے دانتوں سے اس کے لب آزاد کیے تھے ارواح نے اوپر سر اٹھایا تو زرانیل خان کی نگاہیں خود پر جمی دیکھ کر اس کی زنگت میں سرخ ڈورے سے آئے تھے پلکیں عارض پر سایہ فگن ہوئی تھی تو گالوں پر گلال آیا تھا اس منظر کو زرانیل خان نے بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔

"یونو واٹ ارواح میر ادل کیا کر رہا ہے اس وقت۔" وہ اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بہکے بہکے سے لہجے میں بولا تھا ارواح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا لیکن اس کی بات کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"میر ادل کر رہا ہے میں اپنی کیوٹ اور موسٹ بیوٹیفل وائف کے ساتھ ایک رومانٹک سا باتھ لوں۔۔۔" اس کے کان کی لو کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے وہ اس کے کان کے پاس لب رکھے سرگوشی نما انداز میں بولا تو اس کی بات کا مطلب سمجھتے ارواح کے چہرے پر گلال بکھرا تھا عارض شرم کی سرخی سے لال قندال ہوئے تھے پلکوں کی باڑ اور بھی ذور سے نیچے جھکی تھی وہ بے باک تھا اس بات کا اندازہ اب ارواح کو ہوا تھا رات اس کی بہکی بہکی سرگوشیاں اس کے لب کا لمس وہ پوری رات برداشت کرتی رہی تھی لیکن اس ** اپنے ** محرم کی قربت میں وہ پر سکون تھی زرانیل خان نے اس

کی روح کی گہرائیوں تک رسائی حاصلِ کرلی تھی وہ صحیح معنوں میں اسے اپنا بنا چکا تھا رات کا سوچتے ارواح نے اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپایا تھا۔۔۔ن

"افففف مطلب میری پیاری سی وائف ایسا چاہتی ہے۔" وہ اس کی ٹھوڑی کو اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا معنی خیز انداز میں بولا تو ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"مطلب نہیں چاہتی ہو۔۔۔۔" وہ تھوڑا سا اداس ہوا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔" وہ اس کی اتری شکل دیکھ نہیں سکی تھی تو اپنے جملے کی وضاحت دینے لگی تھی لیکن زرانیل خان نے اس کے نازک لبوں پر اپنی بھاری انگلی رکھی تھی۔۔۔

"ششششش میں تنگ کر رہا تھا اپنی وائف کو ہاتھ تو لوں گا تمہارے ساتھ لیکن رات میں ابھی کے لیے بس ایک کس اور پھر تو آرام سے شاور لینا۔۔۔" وہ بولتے ساتھ ہی ارواح کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے نرمی سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا اس کے لبوں کا لمس پاتے ہی جیسے زرانیل کے رگ وروپ میں اس کے لمس کی تازگی چھا گئی تھی نظروں کے سامنے پھر سے اس کا حسین سراپا آیا تھا جب وہ ہر پردے سے آزاد تھا۔۔۔۔۔

ارواح کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔۔ ارواح ان اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی زرانیل خان کا بھاری ہاتھ اس کی کمر پر تھا وہ تادیر ان لبوں پر جھکا خوُد کو سیر اب کرتا رہا تھا اور پھر اس کے لبوں کا بھرپور بوسہ لے کر وہ پیچھے ہوا تھا اس کے بکھرے بالوں کو

سنوارنے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ باتھ روم سے نکل گیا تھا اس کے جاتے ہی ارواح نے گہرا سانس لیا تھا خود سے بھی زرانیل خان کی مہک آئی تھی اور اوپر سے اس کی ٹی شرٹ سے اٹھ رہی اس کے کولون کی مہک اس نے گہرا سانس بھرتے اس مہک کو خود میں اتارا تھا لیکن پھر بریک فاسٹ کا خیال آتے ہی وہ شاور لینے لگی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل خان واپس میں آگیا تھا اپنے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوا اس کی مہک محسوس ہو رہی تھی اس کا نرم گرم لمس صبحِ صبحِ اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا بریک فاسٹ کا خیال آیا تو وہ روم سے نکلتے کچن میں آیا تھا اور سارے ناشتے کو ٹیبل پر سٹ کرنے لگا تھا اسے کافی ٹائم لگا تھا سب کچھ سٹ کرتے کرتے تب تک ارواح بھی روم سے نکل ائی تھی اس نے گرے کلر کی شارٹ شرٹ پہن رکھی تھی جس کے دامن پر ہلکا ہلکا سا کام ہوا تھا اور نیچے

چوڑی دار پاجامہ تھا دوپٹہ اس نے گلے میں ڈالا ہوا تھا گیلے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے جن کو اس نے خشک تک نہیں کیا تھا شاید ناشتا بنانے کے چکر میں۔۔۔۔

لیکن وہ جیسے ہی کچن میں انٹر ہوئی کچن سے آتی دل فریب مہک اس کی نتھوں سے ٹکرائی تھی اوٗر پھِر نظریں کھانے سے ہوتی زرانیل خان پر گئی تھیں جو سب جوس کا جگ ٹیبل پر رکھ رہا تھا ارواح کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔۔۔۔

ٹیبل پر اچھے خاصے کھانے موجود تھے یہ کس نے بنائے وہ سمجھ نہیں سکی تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی تھی اس کی مہک سے ہی زرانیل خان اس کی موجودگی سے واقف ہو گیا تھا وہ واپس مڑا تھا اوٗر مسکرا کر اسے دیکھا جو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ مسکرایا تھا جانتا تھا

شاید وہ یقین نہیں کر پا رہی ہے کہ یہ سب کچھ اس کے شوہر نے بنایا تھا وہ مسکرایا اور اس کے قریب گیا جواب اپنے بالوں کو پیچھے کرتے آگے بڑھی تھی۔۔۔۔

"مائی وائف۔۔۔۔" اس نے اسے اپنے حصارِ میں لیا تھا اور اس کے گیلے بالوں پر بوسہ دیا تھا اس کے بالوں سے اٹھ رہی شمپو کی بھینی بھینی مہک اس کے اعصابوں پر سوار ہوئی تھی اس نے ارواح کو چیئر پر بیٹھانے کے بجائے اپنے لیے چیئر گھسیٹی تھی اور خود بیٹھتے ہوئے وہ ارواح کو اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا۔۔۔۔

وہ سٹپٹائی تھی اس کی اس قدر نزدیکی آج تعزیز خان نہیں تھا تو زرانیل جی بھر کر اپنی من مانی کر رہا تھا وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں وہاں بیٹھ جاؤں۔۔۔"وہ منمنائی تھی اس کی گود میں بیٹھنے کا سوچ کر رہی سانس حلق میں اٹکی تھی وہ اگر زرا سا ہلتی یا اور سر اٹھاتی تو زرانیل خان کے لبوں سے اس کے لب ٹچ ہوتے۔۔۔۔

"کیوں یہاں کیا مسلہ ہے۔۔۔!!!"اس کے کاملی مومی وجود کے گرد اپنا حصارِ مزید تنگ کرتے وہ گویا ہوا تھا بھوری آنکھوں میں خمار کی سرخی تھی۔۔م

"وہ میں مجھے۔۔۔۔۔"وہ شرم سے سرخ پڑتی بات بھی مکمل نہیں کر پائی تھی زرانیل خان غور سے اسے دیکھ رہا تھا جس کے لیے نظریں اوپر اٹھانا بھی محال ہو رہا تھا وہ اس کی حالتِ سمجھ رہا تھا لیکن اسے مزید خود کے ساتھ ایڈجسٹ کرنے کے لیے یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔

اس نے اس کو سیدھے کرتے جوس گلاس میں ڈالتے اس کے لبوں سے لگایا تھا وہ دم سادھ اسے دیکھے جا رہی تھی زرانیل خان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے گلاس پر تھوڑا سا دباؤ بڑھایا تو ارواح ہڑبڑا کر سیدھی ہوتی گلاس لبوں سے لگا گئی تھی جوس فریش سا تھا اس نے اس کو خوش نما احساس دلایا تھا اسے پورا جوس کا گلاس پلاتے ہوئے زرانیل خان نے خود بھی جوس پیا تھا پھر سینڈوچ پلیٹ میں رکھتے وہ اس نے اپنے قریب کئے تھے۔۔۔

"میں خود۔۔۔۔" ارواح کو پتہ تھا وہ سینڈوچ بھی اسے اپنے ہاتھوں سے کھلائے گا تو وہ اس کے سینڈوچ اٹھانے سے پہلے ہی بول چکی تھی یہ سارا کچھ زرانیل خان نے بنایا تھا اسے حیرت ہوئی تھی لیکن پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہو میڈ آئی ہو یہ سب کچھ تیار کرنے کے لیے سو وہ اس سے پوچھ چکی تھی۔۔۔

"یہ سب کچھ کس نے بنایا۔۔؟؟؟" وہ جانتی تھی کہ وہ اب اسے ایسے ہی سارا ناشتہ کروائے گا تو وہ تھوڑا سا اس کی گود میں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی زرانیل کو کافی اچھا فیل ہوا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے جس نے بنایا ہو گا یہ سب کچھ۔۔۔۔!!!" وہ سینڈوچ اس کے منہ کے آگے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔۔

"آپ نے۔۔۔۔" آواز آہستہ سی تھی زرانیل خان کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔۔

"یس مائی ڈیئر وائف میں نے بنایا ہے اپنی پیاری سے وائف کے لیے کیسا بنا ہے یہ سینڈوچ کھا کر بتاؤ۔" وہ اس کے لبوں سے سینڈوچ کو لگائے بولا تو اس

نے ایک بائٹ لی تھی وہ واقعی میں ٹیسٹی تھا لیکن کچھ یاد آنے پر وہ منہ بنا گئی تھی۔۔۔

"ہمم صحیح ہے بس۔۔۔۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی زرانیل خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اس کے اتنے محنت سے بنائے گئے کھانے پر وہ بس صحیح ہے کہہ رہی تھی یہ تو اسے گوارا نہیں تھا وہ اسے گھورنے لگا تھا جس پر وہ کھکھلائی تھی۔۔۔۔

"کسی نے میری تعریف کرتے بھی ایسے ہی کنجوسی سے کام لیا تھا سو وہ کہاوت ہے نہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔۔۔۔" وہ لب دانتوں تلے دبائے بولی تو زرانیل خان کا قہقہہ پورے کچن میں گونجا تھا۔

"زرانیل خان سے چالاکیاں۔۔۔...؟؟؟"اس نے اس کے وجود کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا جس پر ارواح نے دانتوں کی نمائش کی تھی زرانیل خان بس اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔

"پولیس والے کی بیوی ہوں اتنا تو کر ہی سکتی ہوں میں زرانیل خان جی۔۔۔!!!!"وہ اس کی شرٹ کے کالر پر انگلیاں پھیرتے ہوئے مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان نے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

"بالکل کر سکتی ہو مجھے تو بہت اچھا لگا ہاں لیکن اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے اتنے پیار سے ناشتہ بنایا تھا تم نے ڈھنگ سے تعریف ہی نہیں کی۔۔۔"وہ اداسی سے بولا تھا اس کی اداسی ارواح سے دیکھی نہیں گئی

تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی اسے جواب دینا ضروری سمجھا تھا اس نے کہ اس دن وہ بھی ایسی ہی سچویشن سے گزر رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے اس دن ڈھنگ کی تعریف کی خواہش کی تھی لیکن آپ نے تو دو لفظ بھی ایسے بولے جیسے آسان کر رہے ہوں مجھ پر۔۔۔۔" وہ منہ پھلائے بولی تو زرانیل خان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔ اب غلطی تو کر چکا تھا۔۔۔۔

"افف یار بھول جاؤ اس بات کو۔۔۔" اس نے ٹھوڑی اس کے کندھے پر رکھی تھی ارواح کو اس میں گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"آپ نے کھانا بہت اچھا بنایا ہے مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ آپ نے میرے لیے بنایا تھینکو یو سو مچ۔۔۔۔"وہ اوپر کو ہوتی خود میں ڈھیروں ہمت جمع کرتے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکی تھی ایک آسودگی بھری زرانیل خان کے وجودِ میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے اس بات کی خوشی ہوئی کہ تمہیں سب کچھ پسند آیا ہے اور میں نے نہیں سوچا تھا فرسٹ ٹائم ٹرائے کرنے پر ہی اتنا اچھا کھانا بنالوں گا۔۔۔۔"زرانیل خان نے بھی اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔

"آپ نے آج جوب پر نہیں جانا ہے کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔"وہ زرانیل کو ریلکس بیٹھے دیکھ کر پوچھنے لگی تھی جس پر اسنے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں آج کی لیو ہے آج کا دن میری پیاری سی بیوی کے نام اور سارا دن آپ کو مجھے برداشت کرنا ہو گا۔۔۔

ڈیئر وائفی۔۔۔۔"اس کی گردن میں منہ چھپائے وہ خماری سے بولا تھا ارواح کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی سارا دن وہ ساتھ تھا مطلب آج وہ اکیلی نہیں تھی۔۔۔۔

باتوں کی باتوں میں وہ لوگ ناشتہ کر چکے تھے پھر زرانیل خان نے اسے برتن بھی نہیں اٹھانے دیئے تھے کہ وہ میڈ کو کال کرے گا تو آج سارا کام کرے گی ارواح نہیں۔۔۔۔

ارواح نے تو احتجاج کرنا چاہا لیکن زرانیل خان اسے ایسے ہی بانہوں میں بھرے لاونج میں لے آیا تھا۔۔۔

.....

ابر شم کی صبحِ صبحِ آنکھ کھلی تو اپنے ساتھ لیٹے تعزیز خان کو دیکھ کر اس نے دانت پیسے تھے یہ شخص رات کو اسے اچھا خاصا زچ کر چکا تھا اپنی حرکتوں سے اور وہ بیڈ پر ہی سو یا تھا ابر شم نے دانت کلکجائے تھے اور اپنے بالوں کو فولڈ کرتے وہ بیڈ سے اترنے لگی تھی لیکن یہ کیا اس کی نائٹی کا گاؤن تعزیز خان کے نیچے تھا یہ کب ہوا اس نے تو درمیان میں کشنز بھی رکھے ہوئے تھے لیکن شاید رات کو سوتے ہوئے وہ خود ہی ان کو نیند میں کہیں پھینک چکی تھی۔۔۔۔

اوُر ایک کشن تو اس کے اپنے سر کے نیچے تھا دوسرا تعزیز خان کے سر کے نیچے۔۔۔۔

اس نے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھتا تھا جسے کے سلکی براؤن بال اس کی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ ہینڈسم تھا اس ہی بڑھی ہوئی بئیرڈ اسے مزید جازب بناتی تھی نجانے کیا کشش تھی کہ ابر شم کافی دیر تک اس کو تکتی رہی تھی لیکن پھر وقت کا خیال کرتی وہ باتھ روم جانے کا سوچنے لگی تھی پر اپنی نائٹی کے اپر کو کیسے اس کے نیچے سے نکالتی پر یہ کرنا تو تھا ہی سو اس نے اس کے قریب ہوتے اس کے نیچے سے اپر نکالنے کی کوشش کی تھی اس کوشش میں تعزیز خان کے کافی نزدیک آچکی تھی پر جب اس نے نائٹی کا اپر نکالنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا اسی ٹائم تعزیز خان نے کروٹ بدلی تھی اور ابر شم اس کے سینے پر گری تھی اس کا اپر جو ویسے بھی اس کی نائٹی سے کافی حد تک الگ ہو چکا تھا وہ پورا ہی تعزیز خان کے نیچے دبا تھا۔۔۔۔

ابر شم اب تعزیز خان کے سینے سے لگی تھی اس نے ایک نظر اسے دیکھا وہ شاید نیند میں تھا اس نے اپنے اپر کی ڈروی کھول دی تھی اوُر اسے تعزیز خان پر پھینکتے وہ صرف نائیٹی میں ہی تعزیز خان کے اوپر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن تعزیز خان نے پھرتی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا شاید یہ عمل اس نے نیند میں کیا تھا ابر شم اب اس بولڈ نائیٹی میں اس کے حصار میں قید تھی۔۔۔

اگر وہ جاگتے ہوئے یہ حرکت کرتا تو شاید وہ کچھ کہہ بھی پاتی لیکن وہ سو رہا تھا اس نے ایہ جھٹکے سے اس کو پیچھے کیا اوُر بیڈ سے اتری تھی اپنے بکھرے بالوں کو سنوارتے ہوئے وہ ونڈوز کے قریب گئی تھی اس پر لگے پردے ہٹائے تھے پورے روم میں سورج کی روشنی پڑی تھی وہ چلتی ہوئی باتھ روم چلی گئی تھی فریش سی شاور لے کر نکلی تو باتھ گاؤن میں ملبوس تھی تعزیز

خان کو ایسے ہی سوتے دیکھ کر اس نے دانت کچکچائے تھے وہ وقت کی پابندی کرتی تھی اوٗر دوسروں سے بھی یہ ہی توقع کرتی تھی اس نے جلدی سے ڈریس بدلا تھا اوٗر گیلے بالوں کو ٹاول سے آزاد کرتے وہ تعزیز خان کو جگانے کی غرض سے اس کے قریب گئی تھی وہ گہری نیند میں تھا۔۔۔۔

ابر شم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا لیکن تعزیز خان نے کسی طرح کا ری ایکشن شو نہیں کیا تھا۔۔۔

"تعزیز۔۔۔۔ تعزیز۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔" وہ اس کا کندھا ہلا رہی تھی لیکن وہ تھا کہ اٹھانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اس نے اس کو کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا تھا اوٗر تب کہیں جا کر تعزیز خان نے نیند سے بھری آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا جو اس پر جھکی تھی اس کے گیلے بالوں سے پانی کی بوندیں تعزیز خان کے چہرے پر بھی پڑی تھیں۔۔۔۔

"میم۔۔۔۔" وہ اٹھ کر سیدھا ہوا تھا۔۔۔

"ہاں میں جلدی سے تیار ہو جاؤ کب سے آواز دے رہی ہوں میں تمہیں لیکن تم سن ہی نہیں رہے تھے ایسی بھی کیا نیند۔۔۔" وہ کٹک دار آواز میں بولی تھی کب سے وہ اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

"اٹھ رہا ہوں ایسی بھی کیا آفت آن پڑی ہے اوئر ویسے بھی آج تو پہلا دن ہے میرا۔۔۔۔" اس نے جتانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

"سو واٹ اگر پہلا دن ہے تو ہم نے ابھی بریک فاسٹ کرنا ہے جلدی سے فریش ہو جاؤ گرینی کو انتظارِ کرنا نہیں پسند ہے۔۔۔۔؟!!؟" وہ اسے لفظوں

ہی لفظوں میں بتا چکی تھی کہ اسے وقت کی پابندی کرنی ہو گی جب تک وہ یہاں رانا مینشن میں تھا۔۔۔۔

اس کی آواز سن کر تعزیز خان نے کمفٹر دور اچھالتے ہوئے بیڈ سے اترتے باتھ روم جانے کی کوشش کی تھی لیکن درمیان میں ابر شم کو کھڑے دیکھ کر اس نے سوالیہ انداز میں بھونے اچکائی تھیں جیسے بولا ہو آپ آگے سے ہٹ گی تو میں جا سکوں گا۔۔۔۔

ابر شم اسے دیکھے پیچھے ہو چکی تھی تبھی تعزیز خان باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ابر شم نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال ڈائیر سے خشک کیے تھے اور باقی کی تیاری سے مطمئن ہوتے وہ اپنا فون لے کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ روم میں آیا تھا اسے

دیکھتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا اور چینج کرتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے واپس آیا تھا اس کی یہ عادت ابر شم کو پسند نہیں آئی تھی وہ اکثر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تھا۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تھا اپنا پرفیوم اٹھا کر خود پر سپرے کیا تھا پورے کمرے میں اس کے کولون کی مہک پھیل گئی تھی اپنی تیاری کرتے اس نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا جس کی نگاہوں کی تپش وہ کب سے اپنی پیٹھ پر محسوس کر رہا تھا لیکن اس کے پلٹ کر دیکھنے پر وہ اپنے سیل فون میں لگ گئی تھی تعزیز خان کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اپنا فون پوکیٹ میں رکھتے وہ چلتے ہوئے ابر شم کی طرف جانے لگا تھا جو اسے خوُد کی طرف آتے دیکھ کر صوفے سے کھڑی ہوئی تھی اب دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں ابر شم جو اس پر نظریں گاڑے چل رہی تھی وہ سامنے پڑے ٹیبل کو

دیکھ نہیں سکی تھی نتیجے کے طور وہ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی تعزیز خان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے کشادہ سینے سے لگی تھی اس کے سینے سے لگتی وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی گہرا سانس خارج کر چکی تھی ورنہ اگر وہ اسے نہیں پکڑتا تو اب تک وہ زمین پر پڑی ہوتی۔۔۔۔۔

وہ کہیں بار اسے گرنے سے بچا چکا تھا لیکن ابر شم نے اسے تھینکس کہنا ضروری نہیں سمجھا تھا وہ اب اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی اس کے سینے سے لگے وہ جیسے ایک پل کے لیے سب کچھ بھول گئی تھی تعزیز خان نے اس کی کمر پر گرفت تھوڑی سی ہلکی کی تھی لیکن ابر شم اس بات کو محسوس نہیں کر سکی تھی اس کا دھیان اس طرف ہوتا تو وہ تو اس کی دھڑکنوں کو سننے میں مصروف تھی کتنے لمحے ایسے ہی سرکے تھے لیکن

پھر ابر شم کے فون کی بیل بجی تو وہ سیدھی ہوئی تھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے ایک نظر فون کی سکرین کو دیکھا وہ ائزم کی کال تھی وہ اس سے ناراض تھی لیکن اس کی کال اس نے ریسیو کرلی تھی ابر شم کو فون میں مصروف دیکھ کر تعزیز خان کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

"ہاں بولو ائزم۔۔۔؟؟؟" وہ مصروف سے انداز میں بولی تھی شاید اس کا ایسے اس ٹائم کال کرنا ابر شم کو پسند نہیں آیا تھا یا وجہ کوئی اور تھی لیکن وہ بے زاری سے بات کر رہی تھی یہ بات ائزم نے بھی نوٹ کی تھی ہمیشہ والی گرم جوشی جو اس کی کال اٹینڈ کرنے پر ابر شم کی ہوتی تھی وہ غائب تھی ائزم پریشان ہوا تھا اس دن کے بعد سے پہلی بار ان کی بات ہو رہی تھی اس دن کے رویئے پر وہ پریشان تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے احساس تھا کہ اسے ابر شم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی لا بیشا بھی کافی خفا ہوئی تھی اس سے کیونکہ اس کا ایسا بیہیو کرنا ابر شم کو اس سے بد گمان کر سکتا تھا جو لوگوں کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں تھا وہ اس وقت بھی لا بیشا کو اپنے سینے پر لٹایا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے ابر شم سے بات کر رہا تھا اس نے رات کو ہی اس پر واضح کر دیا تھا کہ وہ صبحِ صبحِ ابر شم سے بات کرے گا تو وہ رات کو اسے اپنے قریب آنے دے گی ورنہ بالکل بھی نہیں اوَر ائزم نے واضح کیا تھا کہ وہ صبحِ صبحِ ہی ابر شم سے بات کرے گا تبھی وہ راضی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"ابر شم تم ٹھیک ہو جان آواز سے کافی ڈل ڈل لگ رہی ہو مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" وہ لہجے میں فکر کا عنصر نمایاں کرتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم نے فون کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔

"جو پچھلی بار ہمارے درمیان ہوا تھا اس کے بعد بھی تم یہ توقع کرتے ہو مجھ سے کہ میں تم سے گرم جوشی سے بات کروں گی ائزم تم نے اس دن بہت غلط بات کی تھی کیا میں تمہیں ایسی لگتی ہوں۔۔۔!!!" وہ اس دن والی بات بھولی تھی اس کا حوالہ دینا اس نے ضروری سمجھا تھا۔۔۔۔

"ابر شم میں نے کہا تھا کہ اس دن مجھے ایسا فیل ہوا اس کے لیے ریلی سوری یار میں تم پر کیسے شک کر سکتا ہوں۔۔۔۔" وہ لا بیشا کو خود میں بھینچتے ہوئے بولا تو لا بیشا مسکرائی تھی جب کہ ابر شم اس کے اتنے کیئر نگ انداز پر آندر سے خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

"لیکن پھر بھی مجھے برا لگا تمہیں ایسی بات سوچنی ہی نہیں چاہیے تھی جو ہو نہیں سکتی ہے خیر ہم اس ٹاپک پر بات نہیں کریں گے تم بتاؤ جاب کیسی جا

رہی ہے تمہاری۔۔۔۔!!!" اس کے شرمندہ ہونے پر ابر شم نے وہ ٹاپک ہی کلوز کر دیا تھا۔۔۔۔

"میری جاب بہت اچھی جا رہی ہے بس جلدی سے یہ ایک سال گزر جائے پھر تم اور میں ایک ساتھ۔۔۔۔!!!" وہ مستقبل کے سنہرے خواب دیکھنے لگا تھا لا بیشا نے اس کی بیرڈ سہلاتے ہوئے اسے تھمز اپ کا سائن دیا تھا۔۔۔۔

"ہاں مجھے بھی انتظارِ ہے بہت اس دن کا لیکن خیر وہ دن بھی جلدی آئے گا تم اپنا خیال رکھتے ہوئے اور یہ بتاؤ برلن کا ٹمپریچر کیسا ہے۔۔۔" وہ اب سکون سے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اتنے عرصے بعد وہ دونوں نارملی بات کر رہے تھے ابر شم نے سکون کا سانس لیا تھا کہ چلو کچھ تو اچھا ہوا ان کے ساتھ۔۔۔

"ہم رکھتا ہوں لیکن سوچوں سے تم جاتی ہی نہیں ہو۔۔۔اور یہاں کا موسم کافی آچھا ہے۔۔۔" وہ اس کے دونوں سوالوں کے جوابات دیتا ہوا بولا تھا پھر وہ دونوں ادھر اودھر کی باتیں کرنے لگے تھے روم کا ڈور نوک ہوا تو ابر شم نے الوداعی کلمات کہہ کر کال کٹ کی تھی اوَر یس بول کر دروازے پر کھڑے انسان کو اندر آنے کا کہا تھا۔۔۔۔

.....

"شکر ہے یہ ابر شم مانی تو سہی مجھے کبھی کبھی نجانے کیوں ایسا لگتا ہے جیسے ہم ابر شم کی جائیداد میں سے کچھ حاصل نہیں کر پائیں گے منزل کے اتنے قریب جا کر بھی ہم خالی ہاتھ رہیں گے۔۔۔!!!" لا بیشا کھوئے کھوئے انداز میں بولی تھی وہ اس وقت ائزم کے بانہوں کے حصار میں قید تھی ائزم نے اس کی باتیں سنتے اس کے گرد حصار تنگ کیا تھا۔۔۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا ڈارلنگ۔۔۔۔!!!" وہ اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا جس پر اس کی مونچھوں کی چبھن پر لابیشا کو گدگدی ہوئی تھی لیکن وہ اس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔

"بس ایسے ہی ابرشم پر کبھی کبھی مجھے شک ہوتا ہے کہ وہ ہمیں اتنی آسانی سے اپنی جائیداد ہڑپ کرنے نہیں دے گی۔۔۔۔" وہ اپنا وہم ائزم سے شئیر کرنے لگی تھی ائزم نے اسے بیڈ پر سیدھا لٹایا اور خود اس کے اوپر ایا تھا۔۔۔۔

"جان ایسا کچھ نہیں ہو گا تم سارے وہموں کو دل سے نکال دو فحال تو یہ ایک سال جو ہم نے یہاں رہنا ہے اس کو انجوائے کرو۔۔۔ن" لابیشا کے بدن پر موجود اپنی شرٹ کا اوپری بٹن کھولتے وہ اس کے بیوٹی بون پر لب رگڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"ہاں لیکن اس سال کے لیے ہم اپنی سالوں کی محنت تو نہیں بھول سکتے ہیں یاد نہیں تم نے کیسے ابر شم کے دل میں جگہ بنائی تھی حالانکہ پوری یونیورسٹی کو لگا تھا کہ پوری یونیورسٹی میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جسے ابر شم رانا پسند کرے لیکن تم نے ایسا کر دکھایا تھا۔۔۔" وہ ماضی کا حوالہ دے رہی تھی یہ وہ وقت تھا جب لابیشا نے پہلی بار ائزم سے ابر شم کے بارے میں بات کی تھی اور وہ مان بھی گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں یاد ہے لیکن اب تو میں ابر شم کی ساری مس انڈر سٹنڈنگ دور کر چکا ہوں ناں تو۔۔۔" وہ معنی خیز انداز میں بات اُدھوری چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

"تو۔۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر ائزم نے اس کے ہلتے لبوں کو اپنی گرفت میں قید کیا تھا انداز شدت لیے ہوئے تھے شاید وہ صبح صبحِ لابیشا کے ساتھ چند پل گزارنے کا سوچ رہا تھا اس نے اس کے لبوں

پر اپنے لب رکھتے اس کی سانسوں کو خود میں اتارا تھا جس پر وہ اس کی گردن میں بازو حائل کرتے اس کی شدتوں میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی وہ اس کے لبوں سے لپٹا اس کے لبوں کا رس نچوڑتے ہوئے جیسے سب کچھ بھول گیا تھا لابیشا کی رکتی سانسیں محسوس کرتا وہ اس کے لبوں سے اپنے لب ہٹا گیا تھا اور اس کے لبوں کو محبت سے سہلایا تھا۔۔۔۔

"تو یہ کی چپ چاپ مجھے برداشت کرو۔۔۔" اس کی شرٹ کے سارے بٹن کھول کر اس کے تن سے جدا کرتے دور پھینکتے ہوئے وہ اس پر گرفت مضبوط کر چکا تھا اس کی شدتوں میں اضافہ دیکھ کر لابیشا نے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کی شدتوں کو برداشت کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی کمر کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے ہوئے اب اس کے سینے پر لب رکھ چکا تھا لابیشا نے وقت دیکھا تو اس کی جاب کا ٹائم تھا وہ اسے خود سے الگ کرنے لگی تھی لیکن اس کی یہ بات ائزم کو پسند نہیں آئی تھی اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے انہیں بیڈ کروان سے ٹیکایا تھا اوٗر خود اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔

مجھے ایک گھنٹے تک نکلنا ہے سو ایک گھنٹہ مجھے اچھے بچوں کی طرح برداشت کرو۔۔۔۔" وہ اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے بہکے بہکے لہجے میں بولتے اس کے کندھوں پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

لابیشا نے دانت کلکجائے تھے یعنی پوری طرح کی شدتوں سے اس کا دل نہیں بھرا تھا جو ایک بار پھر سے وہ اس کی شدتوں کو سہنے والی تھی۔۔۔۔

وہ اسے انکارِ بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ اسکی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی اس نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا وہ آنے والا تھا لیکن ائزم جاتا تب نہ۔۔۔۔

ان کے سامنے والے فلیٹ میں ایک لڑکا رہتا تھا جس سے لابیشا کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی وہ اکثر ائزم کی غیر موجودگی میں اسے فلیٹ میں بلا لیتی تھی جس سے ائزم بالکل بے خبر تھا ابھی بھی لابیشا اس لڑکے کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی لابیشا کو اپنا ساتھ نہ دیتے پا کر ائزم نے اس کی گہرایوں پر زور سے لب گاڑے تھے لابیشا کی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

"مجھے رسپانس دو۔۔۔" وہ ورافنگی سے بولتے اس کے بیلی بٹن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا اگر ائزم لابیشا کے لیے ابر شم کو دھوکا دے رہا تھا تو لابیشا

بھی ائزم کے ساتھ فیئر نہیں تھی دونوں ہی ایک دوسرے کو دھوکا دے رہے تھے۔۔

صحیح کہتے ہیں جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں گر جاتا ہے ان دونوں کا بھی یہ ہی حال تھا۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 29

.....

ابر شم کی اجازت ملنے پر تعزیز خان اندر آیا تھا جسے غالبا گرینی نے اندر بھیجا تھا ابر شم کو بلانے کے لیے وہ ابر شم کے قریب چلا گیا تھا جو ابھی تک سیل

فون میں بیزی تھی اس نے اسے اندر آنے کی اجازت تو دی تھی لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئی تھی اور مقابل کے بولنے کے انتظار میں تھی۔۔۔۔

"گرینی بلا رہی ہیں آپ کو ناشتے کے لیے۔۔۔!!!" اسے فون میں مصروف دیکھ کر تعزیز خان بولا تو ابر شم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور پھر تیزی سے ایک میسج ٹائپ کرتے اس نے فون سائیڈ پر رکھا اور اپنے بالو**ں** میں ڈریسنگ سے اٹھا کر کیچر لگایا اور ایک لمبی سانس لی تھی۔۔۔۔

"اوکے چلتے ہیں۔۔۔۔ تم نے باہر جا کر گرینی کو کیا بتایا میرے بارے میں۔۔۔؟؟؟" وہ اٹھ کر تعزیز خان کے نزدیک گئی تھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی بات پر حیران ضرور ہوا تھا۔۔۔۔

"کیا مجھے ان سے کچھ کہنا تھا۔۔۔؟!؟" وہ انگلی سے اپنی طرف اشارہ کر رہا تھا ابر شم نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ جب تم باہر نکلے گرینی نے تم سے میرے متعلق کیا پوچھا وہ بتاؤ۔۔۔!!!" وہ تھوڑا سا چڑھی تھی تعزیز خان نے رات کو بھی اسے اچھا خاصا زچ کیا تھا اور اب صبحِ صبحِ بھی۔۔۔ہاں لیکن اب اس کا موڈ فریش تھا۔۔۔۔

سوچوں میں بس ائزم تھا آج اتنے عرصے بعد وہ اسے پرانا ائزم ملا تھا جو اس کی اتنی فکر کرتا تھا اس لب ہولے سے مسکرائے تھے تعزیز خان نے بغور اس کی مسکراہٹ دی تھی وہ خوش لگ رہی تھی یہ اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا وہ اس کی خوشی کی وجہ تو نہیں جان سکا تھا لیکن نجانے کیوں اسے خوش دیکھ کر وہ بھی خوش ہوا تھا۔۔۔۔

"انہوں نے پوچھا آبی کدھر ہے میں نے بول دیا وہ کسی سے کال پر بات کر رہی ہیں ان کو بات کرتے دیکھ کر میں باہر آیا ہوں۔۔۔"وہ آہستگی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولا جیسے ابر شم کا یہ سوال زیادہ اہم نہ ہو۔۔۔۔اور تھا بھی ایسا ہی اسے بھلا یہ سوال پوچھنے کی ضرورت کیا تھی ظاہر ہے جو سچ تھا اسنے باہر جا کر وہ ہی گرینی کو بتانا تھا کچھ ایکسٹرا تو نہیں۔

۔۔۔۔

"اچھا آؤ۔۔۔"وہ اسے بولتے ہوئے چلنے لگی تھی اور تعزیز خان اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا یہاں یہاں وہ قدم رکھ رہی تھی وہ اس کے قدموں پر اپنے قدم اس کے قدموں کے نشانات پر اپنے قدم رکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ ہی روم سے نکل کر ڈائنیگ ہال میں انٹر ہوئے تھے یہاں گرینی بیٹھی ہوئی انہیں کا انتظار کر رہی تھی وہ چلتی ہوئی ان کے قریب آئی اور ان کے ماتھے پر پیار کیا تھا انہوں نے بھی اس کی پیشانی چومی تھی اسے خوش دیکھ کر گرینی اندر سے مطمئن تھیں۔۔۔۔

گرینی نے اسی کی طرح تعزیز خان کی پیشانی بھی چومی تھی وہ بھی اب انہیں ابر شم کی طرح ہی عزیز تھا لیکن ابر شم کو جیلسی فیل ہوئی تھی گرینی نے اسے پیار کیا یہ بات ابر شم کو پسند نہیں آئی تھی اس نے ناک چھڑائی تھی گرینی اس کے ری ایکشن پر ہولے سے مسکرائی تھیں اور پھر ابر شم کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"رات کو نیند ٹھیک سے آئی تھی بیٹا کوئی مشکل تو نہیں ہوئی نہ آبی کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں تمہیں آگر کوئی بھی مسئلہ تو بنا جھجکے مجھے

بتانا۔۔۔!!!" گرینی اچانک سے تعزیز خان سے رات کی متعلق پوچھنے لگی تھیں جس پر تعزیز خان کو رات والی ساری کہانی یاد آئی تھی دل تو چاہا ایک پل کے لیے کہ وہ انہیں ان کی پوتی کی ساری حرکتیں بتادے لیکن پھر وہ خاموش رہا تھا۔۔۔

"نہیں کوئی مسلئہ نہیں ہوا مجھے نیند بہت اچھے سے آئی تھی آگر کوئی مسلہ ہوا تو آپ ہی کو بتاؤں گا میں گرینی ڈونٹ وری۔۔۔" وہ اُنہیں ابر شم کی طرح ہی گرینی بلانے لگا تھا لیکن ابر شم کو یہ بات ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔۔۔

"ایکسکیوزمی یہ صرف میری گرینی ہیں۔۔۔" نوالہ زور سے دانتوں تلے دباتے ہوئے وہ تپی ہوئی آواز میں بولی تھی اس کا گرینی کہنا اس کو زرا بھی پسند نہیں آیا تھا صرف وہ تھی جو انہیں گرینی کہتی تھی اس نے تو کبھی اپنی پھپھو کے بچوں کو بھی انہیں گرینی نہیں کہنے دیا تھا اپنے کزن سے تو باقاعدہ

اس بات پر اس کی لڑائی بھی ہو جاتی تھی لیکن وہ اپنے موقف پر قائم رہتی تھی۔۔۔۔

"آبی بری بات بیٹا۔۔۔۔" گرینی نے پوتی کو ٹوکا جو اس بچارے کے پیچھے پڑ گئی تھی لیکن ان کے ٹوکنے پر ابر شم نے منہ بنایا تھا۔۔۔

"گرینی نو یہ آپ کو گرینی نہیں بلا سکتا ہے بس اور کچھ بھی کہہ لے یہ مجھے کوئی مسلہ نہیں ہو گا لیکن گرینی نہیں تو بس نہیں۔۔۔۔!!!" وہ مقابلے پر اتر آئی تھی۔۔۔۔ گرینی نے سر پکڑ لیا تھا ہاتھوں میں وہ ایسے ہی ضد کرتی تھی تو پھر اس پر آری رہتی تھی اب بھی وہ اس بات کے پیچھے پڑ گئی تھی مشکل سے ہی اس بات سے جان چھوٹنی ان کی۔۔۔

"کیوں نہیں بلا سکتا میں۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان بھی صبحِ صبح بحث کرنے کے موڈ میں تھا تبھی وہ اسے زچ کر رہا تھا گرینی اپنی ٹھوڑی ہاتھوں پر ٹکائے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں جو اب پوری طرح سے ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے ان کے لبوں پر مسکان آئی تھی اپنی پوتی کے چہرے پر وہ ایسے ہی خوشیوں کے رنگ دیکھنا چاہتی تھیں وہ اس وقت ایسے تعزیز خان سے لڑتی ہوئی انہیں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

"تم بس کر جاو**ہم**لوگ لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔!!!"ابر شم دانت کچکچاتے ہوئے بولی تھی وہ دونوں آفس کے لیے لیٹ ہو رہے تھے اور اس انسان کی نوٹنکی ہی ختم نہیں ہو رہی تھی بار بار ایک ہی بات کیے جا رہا تھا وہ جس سے اب ابر شم تنگ پڑی تھی۔۔۔۔

"کہاں جانا ہے آبی تم نے۔۔۔؟؟؟" اس کی لیٹ ہونے والی بات پر گرینی نے اس سے پوچھنا مناسب سمجھا تھا جس پر تعزیز خان بھی خاموشی سے انہیں دیکھنے لگا اور ابر شم کے بولنے کے انتظار میں تھا۔۔۔

"گرینی ایک بہت اہم میٹنگ۔۔۔۔۔"

"میٹنگ ہے تو کیا ہوا آبی آج شادی کا پہلا دن ہے اور تم پہلے ہی دن آفس جاؤ گی نہیں بیٹا ایسے اچھا نہیں لگتا تم کچھ دنوں کے لیے آفس مت جاؤ ساتھ گھومو پھرو تاکہ ایک دوسرے کو جان سکو تم لوگ کام کرنے کے لیے بہت سارا وقت پڑا ہے آگے جب بچے ہو جائیں گے تم لوگ اس وقت کو بہت مس کرو گے۔۔۔۔۔" وہ اپنے دھیان میں بول گئی تھیں لیکن ان کی بچوں والی بات پر ابر شم کو ناچاہتے ہوئے بھی ڈھیروں شرم نے آن گھیرا تھا تعزیز خان کی نظریں اسی پر تھیں اسے حیرت ہوئی وہ شرماتی بھی تھی۔۔۔

"لیکن گرینی ہم لوگ صرف کچھ ٹائم کے لیے جائیں گے بہت امپورٹنٹ ہے میٹنگ ہم نے بہت محنت کی ہے اس پروجیکٹ پر ایسے درمیان میں نہیں چھوڑ سکتے ہیں ہم اور ویسے بھی ایک دو گھنٹوں سے زیادہ کا ٹائم نہیں لگے گا ہمیں سو ڈونٹ وری۔۔۔۔" وہ آہستگی سے ان کو میٹنگ کی امپورٹنس کے متعلق بتانے لگی تھی اس میٹنگ میں انہوں نے اپنے تیار کردہ ڈائزین دکھانے تھے کیونکہ اس وقت ان کی کمپنی کی ریٹنگ کافی ہائی جارہی تھی۔۔۔۔

"لیکن بیٹا۔۔۔۔!!!" گرینی کو مسلہ ان کے جانے سے تھا انہوں نے اپنی کچھ دوستوں کو گھر پر انوائیٹ کیا ہوا تھا تعزیز خان سے ملوانے کے لیے سو وہ اس وجہ سے پریشان تھیں ابر شم کو وہ پہلے بتانا نہیں چاہارہی تھیں کیونکہ وہ ایسا کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھی وہ اب بھی چاہارہی تھیں کہ جب سب لوگ آ

جائیں تب جا کر ابر شم کو اس بارے میں پتہ چلے تا کہ وہ زیادہ اوور ری ایکٹ نہ کر سکے۔۔۔۔

"گرینی ہم جلدی واپس آ جائیں گے پلیز۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی تھی اس کی شکل دیکھ کر گرینی اسے اجازت دے چکی تھیں سو وہ اس وقت اپنے کمرے میں آفس کے لیے تیار ہونے چلی آئی تھی تعزیز خان بھی اس کے ساتھ ہی تھا وہ بھی اپنا ڈریس چینج کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ ابر شم ابھی ڈریسنگ روم میں ہی تھی کافی ٹائم ہو گیا تھا وہ ابھی تک نکلی تھی وہ پریشان ہوا تھا کیونکہ وہ اتنا ٹائم ضائع کرتی نہیں تھی جتنا اب کر رہی تھی تھی اس نے کچھ سوچتے ڈریسنگ روم کا ڈور نوک کیا تھا ابر شم نے دروازہ کھولا تھا لیکن وہ شکل سے کافی ڈسٹرب لگ رہی تھی یہ بات تعزیز خان نے نوٹ کی تھی۔۔۔

"کیا ہوا میم آر یو او کے۔۔۔۔" وہ اندر چلا آیا تھا اور دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔" اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے وہ اب کی بار اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"یہ میری شرٹ کا اوپری بٹن بند نہیں ہو رہا ہے کافی بار کوشش کر چکی ہوں لیکن نہیں ہو رہا ہے تم باہر سے میڈ کو بلا دو مجھے۔۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کی طرف اِشارہ کر رہی تھی جس کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے شاید وہ کافی دیر سے بند کرنے کی کوشش کے باوجود بھی بٹن بند نہیں کر سکی تھی تعزیز خان نے اس کی طرف دیکھا تھا یہاں اس کے شرٹ کے بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے اس کا اوپری حصہ واضح ہو رہا تھا اس نے بلیک کلر کا بریزیئر پہنا ہوا تھا اسے ایسے حلیے میں اتنے قریب دیکھ کر تعزیز خان کا خود پر کنٹرول ختم

ہونے لگا تھا ابر شم اپنے دھیان میں تھی اور وہ نوٹ نہیں کر سکی تھی کہ تعزیز خان کی نگاہیں مسلسل اس کے نشب و فراز کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔

اس کی ساری توجہ تو شرٹ کی طرف تھی جس کا بٹن بند کرنے میں وہ ہکان ہو رہی تھی۔

تعزیز خان نے پہلے کچھ دیر تو اسے دیکھا پھر کچھ سوچتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا اور ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے اگے لاتے دوسرے کی مدد سے وہ ایک جھٹکے میں ہی ابر شم کی شرٹ کا بٹن بند کر چکا تھا بٹن بند کرتے بھی اس کی نظریں مسلسل تعزیز خان پر ہی تھیں۔۔۔

ابر شم سانس روکے اسے دیکھے جا رہی تھی جو اس کے اتنے قریب کھڑا تھا اس کے وجود سے اٹھتی مردانہ خوشبو وہ اپنے ارد گرد واضح محسوس کر رہی تھی تعزیز خان بٹن بند کر چکا تھا لیکن اس نے ابھی تک ابر شم کو اپنے حصارِ سے الگ نہیں کیا تھا وہ ابھی تک اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کو غور سے دیکھتے وہ ایک پل کے لیے سب کچھ بھول گئی تھی۔۔۔

یہی حال تعزیز خان کا بھی تھا اس کی سرمئی آنکھوں میں اپنی گہری کالی آنکھیں ڈالے وہ اس لمحے اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنے کا خواہاں تھا۔۔۔

جانے کتنے لمحے ایسے ہی گزر گئے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کی بانہوں میں کھڑے رہے تھے لیکن پھر کچھ یاد آنے پر ابر شم ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ پزل ہوئی تھی اپنے بالوں کو پیچھے چھوڑتے وہ لب چباتے ہوئے روم میں واپس آئی تھی اس وقت نے لائٹ بلیو کلر کا ٹروزار پہن رکھا تھا جس پر بیلو کلر کی شرٹ تھی اوور سٹولر اس نے گلے میں ڈالا ہوا تھا وہ اس وقت کافی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ زیادہ ڈیپ میک اپ وغیرہ نہیں کرتی تھی تبھی کل دولہن بن کر وہ بہت خوبصورت لگی تھی لیکن وہ الگ بات تھی کہ تعزیز خان اسے آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔

ابر شم نے اس دیکھتے ہوئے جلدی جلدی اپنی تیاری مکمل کی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنے بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیا اور اپنے بھرے بھرے لبوں پر پنک لپ سٹک لگائی تھی وہ اتنی ہی تیاری کرتی تھی اپنا لونگ بیگ اس نے شولڈر پر لٹکایا اور اپنا فون ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا جو اپنے کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا وہ دونوں ساتھ ہی نیچے آئے تھے یہاں گرینی نے ان کو ڈھیروں دعائیں دے کر آفس بھیجا تھا آج اتنے عرصے بعد وہ خوش تھیں کہ ان کی پوتی خوش تھی۔۔۔۔

اس پل کے لیے انہوں نے نجانے کتنی دعائیں کی تھی یہ ان کی دعائیوں کا ہی اثر تھا کہ ابر شم کہاں شادی کے لیے مانتی تک نہیں تھی اور کہاں اس نے پل بھر میں نکاح بھی کر لیا تھا اب وہ مطمئن تھیں کیونکہ انہیں تعزیز خان پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔

.....

ضرغام خان کی صبح صبح لیٹ آنکھ کھلی تھی آج جرگے کے اہم فیصلے کے لیے اسے باہر جانا تھا اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر اپنے برابر میں لیٹی ارشک پر ڈالی تھی جو اس وقت گہری نیند میں تھی وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اس کی نرم و ملائم گالوں پر رب کرنے لگا تھا اس کا جسم ابھی تک گرم تھا شاید بخار پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا ارشک کو دیکھتے اس رات والی نیوشا کی باتیں یاد آئی تھیں کنپٹی سلگنے لگی تھی نیوشا کی گھیٹا باتوں کو سوچتے اس نے ایک نظر ارشک کے خوبصورت چہرے کو دیکھا تھا جس کی پلکوں کی باڑ اس وقت عارض پر سایہ فگن تھی تو گلابی لب اپنے آپ میں سختی سے بھیچے ہوئے تھے ان لبوں کے کنارے پر بنا زخم اس کی شدتوں کی سوغاتیں سجائے ہوئے تھے اس کے لبوں کو دیکھتے ضرغام خان

کا خود پر کنٹرول ختم ہوا تھا وہ اس پر جھکتا چلا گیا تھا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اس کی سانسوں پر اپنا قبضہ جمایا تھا۔۔۔۔۔

اس کے گلابی لبوں پر اپنے لب رکھتے وہ انہیں اپنے لبوں میں دبا گیا تھا کیسا نشہ تھا ان لبوں کا جو انہیں چھوتے ہی بڑھتا تھا۔۔۔

یہ مہک یہ سانسیں اب اسے بے چین کیے رکھتی تھیں وہ بھلے اس سے نفرت کا دعوے دار تھا مگر نجانے کیوں اس دل کو سکون بھی اس کے وجود میں گم ہونے سے ملتا تھا اس لمس کا اب وہ اسیر ہوتا جا رہا تھا یہ لب یہ لب اب اس کو اپنی طرف مائل کرتے تھے اس کی قربت میں وہ اب سب بھولنے لگتا تھا اسے یاد تھی زرانیل خان کی بات کہ وہ انو سٹیگیشن کر رہا ہے۔۔۔۔

وہ اس دن سے یہ سوچ رہا تھا کہ اگر ارشک کا باپ بے قصور ہوا تو۔۔۔؟؟؟ پھر اگلے ہی پل وہ اپنے خیال کی نفی کر دیتا کہ وہ اگر بے قصور ہوتا تو کبھی اپنی معصوم سی بیٹی ایسے حویلی نہیں بھیجتا اپنے اوپر لگے الزامات کی نفی کرتا کوئی نہ کوئی ثبوت لے کر آتا۔۔۔۔۔۔

لیکن اس کی چپ اسے مجرم بنا رہی تھی وہ مجرم تھا ضرغام خان کو اب اسے سزا دینی تھی اس سے بدلہ لینا تھا اپنے بابا کے قتل کا۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کے قتل کو معاف تو ہرگز نہیں کرنے والا تھا ارشک اس کی بیوی تھی وہ اب اسے کسی قیمت پر چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔

ہاں اب اس نے طریقہ تھوڑا سا بدلنا تھا اب اسے اس انسان سے ہی بدلہ لینا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ دونوں میاں بیوی گاؤن چھوڑ کر کہاں گئے لیکن یہ

اس کے لیے زیادہ مشکل ہر گز نہیں تھا یہ تو وہ چند لمحوں میں ہی معلوم کر سکتا تھا کہ وہ دونوں کہاں گئے تھے۔۔۔۔

وہ چاہتا تو انہیں وہاں سے بھی بے دخل کروا سکتا تھا اور اب وہ ایسا ہی کروانے والا تھا اس انسان سے نفرت تھی شدید نفرت اس انسان نے اس کے باپ سے کیا خوب دوستی نبھائی تھی کہ ان کا قتل ہی کر دیا تھا وہ نجانے کیوں جلدی سے جلدی اس شخص کو اپنے کیے کی سزا بھگتتے دیکھنا چاہتا تھا جو اس نے کیا اس وہ قابلِ معافی تو ہر گز نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم یہ تک بھول گیا تھا کہ وہ اس بچاری کے لبوں پر کب سے اپنا قبضہ جمائے ہوئے ہے اسے سانس لینے میں دشواری ہوئی تو آنکھیں جو۔ نیند کا خمار اور سرخی ہوئی تھیں وہ خود باخود ہی کھل گئی تھی خود پر حاوی ضرغام خان کو دیکھتے اس کی آنکھوں سے اشک بہنے لگے تھے عارض تپ کر

لال ہوئے تھے لبوں پر پہلے سے ہی زخم تھا اس کے لبوں کے لمس سے اور زیادہ جلن محسوس ہو رہی تھی اسے۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو ضرغام خان کے سینے پر رکھنا چاہا تو ضرغام خان نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اوپر بیڈ کروان سے لگایا اور پوری شدت ان نازک لبوں پر دکھانے لگا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک جیسے ضرغام خان کے حواسوں پر چھائی تھی اس کے نرم گرم لبوں کو لمس وہ اس لمحے سب بولتے اس کی قربت میں کھو جانا چاہتا تھا ارشک کو سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی وہ کب سے لب اس کے لبوں سے جوڑے ہوئے تھا لیکن پیچھے ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

ارشک کے وجود کو ڈھیلے پڑتے دیکھ کر وہ اپنے لب اس کے لبوں سے آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا وہ جو پہلے ہی بخار سے نڈھال تھی اوپر سے اس کی بے باکیوں پر جی جان سے لرزی تھی ضرغام خان کی رات والی شدت یاد آئی تو پورے وجود پر کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی آنکھوں سے آنسوؤں کا جھڑنا سا بہا تھا وہ خود کو رونے سے روک نہیں سکی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے جب اس کو روتے دیکھا تو اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی کبھی یہ آنسو اسے پسند تھے لیکن اب نجانے کیوں دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا ان آنسوؤں کو دیکھتے دل کو کچھ ہوا تھا وہ اپنی حالت سمجھ نہیں پا رہا تھا اس نے آگے جھکتے ان آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنا تھا ارشک سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

وہ اب لب اس کے نرم و ملائم رخساروں پر سہلا رہا تھا اس کا یہ نرم انداز وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی اسے ایک دم سے ضرغام خان کی نزدیکی سے خوف محسوس ہوا تھا وہ جب جب قریب آتا تھا اس کو تکلیف ہی دیتا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی گردن پر لب رکھے تھے صبح صبح وہ اس کے قریب آنے پر بہک سا گیا تھا ارشک کے لیے اس کی شدت سہنا آسان ہر گز نہیں تھا وہ ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی اس کی گرفت میں اس کے لبوں کو اس کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ لب بھیچے ہوئے اس کے لبوں کا لمس سہہ رہی تھی جو اب اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی سائیڈ گردن پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں پر ارش نے اپنے ہاتھوں سے زور سے بیڈ شیٹ کو دبوچتے ہوئے اس کے لبوں کے لمس کو اپنی گہرائیوں پر محسوس کیا تھا۔۔۔

وہ صبحِ صبحِ آئی اس اچانک افتاد پر ہکا بکا اس کی شکل دیکھے جا رہی تھی کہاں وہ اس سے نفرت کا دعوے دار اور اب اس کے قرب میں خود کھونے لگا تھا ارشک جو پہلے ہی بخار سے نڈھال تھی اوپر سے اس کی اس قدر نزدیکی وہ سہہ نہیں پا رہی تھی صبحِ صبحِ ضرغام خان کو خود پر حاوی دیکھ کر وہ کسک کر رہ گئی تھی جانتی تھی آگر سے خوُد سے دور کرنے کی کوشش کرے گی تو وہ اور شدت دکھائے گا وہ ایسا ہی تھا جب جب ارشک مزاحمت کرتی تھی اس کے لمس میں تیزی آتی تھی۔۔۔

وہ چپ چاپ پڑی تھی ضرغام خان نے اس کی شرٹ کو نیچے کسکاتے ہوئے اس کی بیوٹی بون کو چھوا تھا اچانک سے زہن میں حرمین بیگم کی دوسری

شادی والی بات تھی اپنی ماں کی ناراضگی یاد کرتے وہ ایک جھٹکے سے ارشک سے الگ ہوا تھا ارشک نے گہرا سانس بھرا تھا اس کی آنکھوں میں نیند کی وجہ سے سرخ ڈورے تیر رہے تھے وہ آنکھیں اس وقت اپنے اندر سرخی لیے ضرغام خان کے پورے وجودِ کو اپنی طرف مائل کر گئی تھیں۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا اس کے اٹھتے ہی وہ بھی اٹھنے لگی تھی لیکن ضرغام نے اشارے سے اسے روک دیا تھا۔۔۔

"تم رسٹ کرو باہر جانے یا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے آج جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی ہو تب تک خوُد پر دھیان دو میری بیوی ہو اور میرے لیے تمہارا وجود زیادہ ضروری ہے۔۔۔۔" اس کی باتوں کا مطلب سمجھتے ارشک نے سر جھکایا تھا یقیناً وہ اپنی طلب کی بات کر رہا تھا رات بھی اس کی طبعیت خرابی کی وجہ سے وہ اس کے قریب نہیں آسکا تھا شاید اسی

ٹرم میں وہ یہ بات کر رہا تھا اس نے اپنے آنسوؤں کو بمشکل پیچھے دھکیلا تھا جو بہنے کو بے تاب تھے۔۔۔۔

ضرغام خان ایک نظر اسے دیکھتا اور اس پر جھکا اس کے بکھرے بال جن کے لیٹس اس کے رخساروں کو بوسہ دے رہی تھیں انہیں اپنی انگلیوں میں رول کرتے وہ اس کے کان کے پاس جھکتے سرگوشی نما انداز میں بولا تھا۔۔۔۔

"آئی ہوپ میری بات سمجھ گئی ہو گی تم تو اب اگر خود سے لاپرواہی برتی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ارشک ضرغام خان۔۔۔۔" اس کے کان کے پاس اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا تھا اس کا بار بار "ارشک ضرغام خان" کہنا ارشک کے اعصابوں پر بری طرح سے چھبا تھا وہ کیوں بار بار اس کے نام کے ساتھ اپنے نام کا حوالہ دے رہا تھا اسے اپنے

نام کے ساتھ سردار ضرغام خان کا نام قطعی پسند نہیں تھا کجا کہ یہ لفظ ہر بار سننا یہ لفظ اسے نئے سرے سے تکلیف دیتا تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔" اسے خاموش دیکھ کر اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے اب کی بار وہ ذرا سا سختی سے بولا تھا ارشک نے اپنی آنکھیں زور سے میچی تھیں اس کی تیز۔ اواز سے تو اس کی جان جاتی تھی اس کی تیز آواز وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

اب بھی شفاف آنکھیں پل میں پانیوں سے بھری تھیں لیکن وہ اس کے سامنے کبھی اپنے آنسوؤں کو بے مول نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اس نے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹ دیا تھا ضرغام خان کی مہک اپنے اتنے قریب محسوس کرتے وہ مشکل سے خود پر کنٹرول کیے ہوئے تھی۔۔۔

اس کا کوئی جواب نہ پا کر ضرغام خان اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا ایک بار پھر سے ان نازک لبوں کو اپنی پر شدت گرفت میں لیتے وہ پھر سے قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو خود میں انڈیل رہا تھا انداز جارحانہ تھا وہ جیسے اس کی ہر سانس پی جانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کافی لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے وہ اس پر جھکا اس کی سانسوں کو اپنے اندر انہیل کرتا رہا تھا معا اس کی رکتی سانسیں محسوس کی تو وہ پیچھے ہوا تھا اور اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک گہری نگاہ اس کے حسین سراپے پر ڈالتے ہوئے وہ باتھ روم میں جا بند ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ارشک نے اپنے رکے ہوئے آنسوؤں کو بمشکل کنٹرول کیا تھا اور اس کو بے دردی سے اپنے رخساروں پر مسلا تھا۔۔۔۔

اپنی سانسوں سے اسے ضرغام خان کی سانسوں کی اور سگریٹ کی ملی جلی مہک محسوس ہوئی تھی یقیناوہ رات کو سگریٹ پیتا رہا تھا ارشک کا بے ساختہ دل چاہا وہ یہاں سے کہیں غائب ہو جائے لیکن یہ کہاں ممکن تھا بھلا اس کے لیے سردار ضرغام خان کی دسترس میں تھی وہ اس کی قید سے شاید ہی اسی رہائی ملتی۔۔۔

ارشک کو نجانے کیوں رہ رہ کر اپنے ماں باپ کی یاد ستا رہی تھی لیکن وہ کسی کے سامنے اپنے ماں باپ کا زکر تک نہیں کر سکتی تھی کس سے کرتی وہ اب تو بیماری میں اور بھی بے چینی بڑھ کر رہی تھی ہر ایک سانس کے ساتھ اپنے ماں باپ کی یاد گہری ہوتی جا رہی تھی وہ اب بس رب سے دعا کر سکتی تھی کہ وہ کبھی اپنے ماں باپ سے مل سکے۔۔۔۔

اپنے ماں باپ کو سوچ کر وہ اکثر ہی عجیب سی بے چینی کا شکار ہو جاتی تھی نجانے وہ دونوں کس حال میں ہوں گے یہ چیز اسے بے چین رکھتی تھی۔۔۔

ضرغام خان تیار ہو کر باہر نکلا تو ارشک کو اسی پوزیشن میں بیٹھے دیکھ کر عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی جانتا تھا کہ وہ اسے منع کر چکا ہے تو وہ کبھی روم سے نہیں نکلے گی سو وہ اپنی تیاری سے مطمئن ہوتا ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے روم سے نکل گیا تھا ارادہ باہر کسی ملازمہ کو ارشک کا ناشتہ کہنے کا تھا سو وہ باہر نکلا تو سامنے ہال میں بی بی جان اور باقی سب کو دیکھ کر وہیں چلا گیا تھا۔

ارادہ بی بی جان سے کچھ بات کرنے کا تھا سو وہ ان کی طرف جاتے زہن میں تانے بانے کرنے لگا کہ وہ بات کیسے کرے گا ان سے ابھی تک تو زرانیل خان والا معاملہ بھی گرم ہی تھا۔۔۔

.....

عباد صاحب صبح صبحِ نماز کے بعد کافی وقت تک عبادت میں مشغول رہے تھے یہ ان کا صبح کا معمول تھا اپنی بیٹی کے لیے انہوں نے خاص طور پر دعا کی تھی وہ جائے نماز سائیڈ پر رکھتے ہوئے کچھ سوچ کر روم سے نکلے تھے آج ان کو یہاں آئے کافی دن ہو چکے تھے جو انہیں یہاں لایا تھا وہ تو روز ان کے پاس آتا تھا کہ آپ روم سے باہر نکلا کریں لیکن عباد صاحب کو نجانے کیوں جھجک سی محسوس ہوتی تھی لیکن اب وہ خود بھی کمرے میں بیٹھے بیٹھے اکتا چکے تھے سو وہ چلے آئے تھے باہر وہ جیسے ہی باہر آئے وہ لڑکا اس وقت ہال میں ہی بیٹھا ہوا تھا اس نے بیلو کلر کا ٹروزار اور وائٹ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی وہ خاصا خوبرو نوجوان تھا۔۔۔

اپنی جاب کے بارے میں وہ انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا سو اب اور کیا پوچھنا تھا اس سے انہیں دیکھتے وہ جو فون میں بیزی تھا اٹھا کر ان کے پاس آیا تھا انہیں صوفوں تک لے گیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ کافی خوش مزاج انسان تھا یہ بات عباد صاحب اچھے سے جان گئے تھے وہ غیر ہو کر ان کے بہت کام ایا تھا ایسے وقت میں جب ان کے اپنے ہی ان کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔۔۔

"انکل کیا لیں گے آپ چائے یا جوس۔۔۔؟؟؟" وہ خود غالباً کوفی پی رہا تھا سو ان سے بھی پوچھنے لگا تھا جس پر انہوں نے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔

"ارے نہیں بیٹا کچھ نہیں بس میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ نے جو کہا تھا وہاں جانے کا تو ہم تک جائیں گے وہاں میں جلد از جلد کچھ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ نیچے فرش پر لگے ہوئے قیمتی پتھر کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے تھے جس پر اس لڑکے نے سر اُٹھایا تھا۔۔۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے انکل میں نے وہ یہاں سرچ کر لی ہے میں آج ہی وہاں جاؤں گا اور کچھ اگر پتہ چل سکا تو پتہ لگانے کی کوشش کروں گا مجھے لگتا ہے کہ آپ کا وہاں جان ٹھیک نہیں ہے آگے آپ جو کہے گے وہ ہی ہو گا۔۔۔!!!" وہ ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو انہوں نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا یقیناً اس کی بات ان کو پسند آئی تھی لیکن وہ کب تک اس کے گھر میں ایسے رہ سکتے تھے کبھی نہ کبھی ان کو یہاں سے جانا ہی تھا تو آج کیوں نہیں وہ ان کا کوئی خونی رشتہ نہیں تھا وہ اس کا نام تک نہیں جانتے تھے بس اتنا پتہ تھا کہ وہ ایک وکیل تھا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔۔۔۔

"آپ کی بات مناسب تو ہے بیٹا لیکن میں ایسے کب تک یہاں رہ سکتا ہوں کبھی نہ کبھی تو جانا ہی ہے اور ویسے بھی آپ پر ہماری وجہ سے پہلے ہی بہت

زیادہ بوجھ پڑا ہے مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے ایسے آپ کو ڈسٹرب کرنا اپنی وجہ سے۔۔۔!!!" وہ کچھ وقفے کے بعد بولے تو بولتے پی چلے گئے اور وہ حیرت سے انہیں دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

"یہ باتیں کر کے آپ نے مجھے بہت ڈس ہرٹ کیا انکل میں نے آپ کی مدد انسانیت کے ناتے کی اور یہاں تک بات ہے یہاں رہنے کی آپ جب تک چاہے یہاں رہ سکتے ہیں یہ آپ کا اپنا گھر ہے مجھے خوشی ہو گی اگر میں آپ کی مدد کر سکوں تو۔۔۔۔" وہ یقیناً ان کی وہاں سے جانے والی بات پر برا مناتے ہوئے بولا تھا ابھی تو دل کی دنیا عجیب سی ہونے لگی تھی ان کی بیٹی کی ایک جھلک ہی دل میں حشر سا بھر پا کر گئی تھی معصومیت سے بھرا وہ چہرہ اسے بھول نہیں رہا تھا اب تو وہ یہ کیس خود کے لیے بھی حل کرنا چاہتا تھا اس معصوم سی لڑکی کو انصاف دلانا اب اس کی اولین ترجیح تھی۔۔۔۔

"ارے بیٹا میرا مقصد آپ کو پریشان کرنا نہیں تھا میں تو بس آپ پر مزید بوجھ نہیں بننا چاہتا تھا اس لیے جانے کا کہا آگر آپ کو برا لگا ہو اس کے لیے معذرت۔۔۔۔" وہ واقعی میں شرمندہ ہو گئے تھے وہ کیا کچھ کر چکا تھا ان کے لیے اور وہ اس کا دل دکھانے کا سبب بنے تھے۔۔۔۔

"انکل آپ بوجھ نہیں ہیں بلکہ مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ کی مدد کر رہا ہوں میں آپ پریشان مت ہوں میں نے پہلے بھی ایک ونی والا کیس ہینڈل کیا تھا آپ کی بیٹی کا بھی انشاء اللہ اچھے سے کروں گا وہ بہت جلد آپ کے پاس ہو گی۔۔۔" اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے جیسے ان سے زیادہ خود کو اس بات کا یقین دلایا تھا اس کی باتوں سے وہ مسکرائے تھے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"اگر ایسا ہو جائے تو میں ساری زندگی آپ کا احسان مند رہوں گا بیٹا میری بیٹی بہت معصوم ہے اسے خود نہیں پتہ تھا کہ اپنے باپ کو بچانے کے چکر میں وہ اس جگہ چلی گئی یہاں وہ کبھی گذارا نہیں کر سکتی تھی پتہ نہیں کیسے رہ رہی ہو گی وہاں۔۔م۔"ان کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کو یاد کرتے نمی سی تیرنے لگی تھی لیکن وہ اپنے ہاتھ سے نمی صاف کر چکے تھے ان کا ارادہ نہیں تھا اسے مزید پریشان کرنے کا۔۔۔

"انشاءاللہ بہت جلد آپ کی بیٹی آپ کے پاس ہو گی آپ پریشان مت ہوں میں ناشتے کے بعد نکل رہا ہوں آج سے کام شروع کرتا ہوں اس کیس پر اور دوسرا میں وہاں جانے کی کوشش کرتا ہوں اور قریبی تھانے سے بھی کچھ پتہ کروں گا وہاں ایف آئی آر درج ہوئی ہو گی قتل کی۔۔۔۔"وہ کوفی کا مگ سائیڈ پر رکھتا ہوا بولا تھا تو انہوں نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا تھا وہ آج

باہر آئے تھے تو اس کا ارادہ ان کے ساتھ ہی ناشتہ کرنے کا تھا وہ اُنہیں ڈائینگ ہال میں لے آیا تھا عباد صاحب تو گھر دیکھ کر حیران ہو رہے تھے جو کافی بڑا تھا۔۔۔

اس نے خود ان کے لیے چیئر گھسیٹی تھی اور انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ خوُد بھی بیٹھ گیا تھا ناشتہ دونوں نے ساتھ ہی کیا تھا اوُر ناشتے کے بعد وہ لڑکا اپنا بیگ لے کر گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کا ارادہ پہلے تھانے جانے کا تھا یہاں کا ایس ایس پی اس کا دوست تھا جس سے وہ اس قتل کے متعلق ڈسکس کرنے والا تھا کیا پتہ اسے کچھ نہ کچھ مل جائے قتل کے خلاف جو اس کے کیس میں اس کی مدد کر سکتا تھا۔۔۔

وہ سیدھا تھانے ہی گیا تھا لیکن وہاں کا ایس ایس پی آج چھٹی پر تھا لیکن اس کیس سے متعلق اسے تھوری انفارمیشن مل گئی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ ایس ایس پی خود اس کیس پر ہی کام کر رہا تھا وہ تھانے سے نکل آیا تھا پھر کل آنے کا سوچتے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کا رخ اب عباد صاحب کے گاؤں کی طرف تھا جس کا ایڈریس اور یہاں قتل ہوا تھا اس ساری جگہ کے بارے میں عباد صاحب اسے تفصیل سے بتا چکے تھے۔۔۔۔۔اس کا ارادہ وہاں جا کر خود جائے وقوعہ کا جائزہ لینا کا تھا۔۔۔

کیوں کہ اکثر جس کو ہم لوگ سچ مان رہے ہوتے ہیں وہ سچ ہوتا نہیں ہے عباد صاحب کی آنکھوں میں وہ سچائی دیکھ چکا تھا وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بھی مسلسل عباد صاحب اور ارشک کو ہی سوچ رہا تھا۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 30

.....

ضرغام خان ہال میں سب کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی حرمین بیگم نے چہرہ پھیر لیا تھا اس کے دل میں ہول اٹھا تھا ماں کی ناراضگی بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا لیکن وہ ان کی بات بھی تو نہیں مان سکتا تھا۔۔۔

"ضرغام خان کیا کہا ہے آپ نے بہو کو جو عہ صبح سے ایسے چپ بیٹھی ہیں۔۔۔؟؟؟"بی بی جان سے مزید دیکھا نہیں گیا بہو کا اداس ہونا تو انہوں نے پوتے کو اڑے ہاتھوں لیا تھا جس پر ضرغام خان نے ایک نظر اپنی ماں کو

دیکھا تھا جو اس کی طرف نہیں بلکہ ساتھ بیٹھی ہوئی نیوشا کو دیکھ رہی تھیں اس نے اس فساد کی جڑ کو اپنی شعلہ برساتی نظروں سے گھورا تھا معا اس کا رات والا فقرہ یاد آیا تو ذہن پر جیسے کوڑے برسے تھے کنپٹی سلگنے لگی تھی وہ بمشکل خود کے اندر پل رہے لاوے کو کنٹرول کیے ہُوئے تھا۔۔۔

"بی بی جان میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے امی سے بس یہ جو چاہتی ہیں وہ میں نہیں کر سکتا ہوں ان کی خواہش شاید میں پوری نہ کر سکوں تبھی یہ مجھ سے خفا ہیں۔۔۔!!!" وہ مٹھیاں بھینچے ہوئے خود پر کنٹرول کیے ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا پہلے ہی ماں کے رویئے سے ڈس ہرٹ تھا جن کے لیے اس سے زیادہ نیوشا اہم تھی شاید اپنی بیٹی سے بھی زیادہ۔۔۔۔

"کیا کہہ دیا ہے بہو نے ایسا زرا ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ کس بات کو تم نے ماننے سے انکارِ کیا ہے ورنہ تم تو اپنی ماں کی ہر بات مانتے تھے۔۔۔" اب کی

بار شمس خان بولے تھے ان کے بولنے پر سب کی نظریں ضرغام خان کی طرف اٹھی تھیں مرتضیٰ خان کا سارا دھیان بھی ضرغام خان پر تھا نیوشا ہولے سے وہاں سے سرک گئی تھی ظاہر ہے موضوع وہاں اب چھڑنے والا تھا اس کا وہاں بیٹھنا مناسب نہیں تھا سو وہ اٹھ کر اندر روم میں چلی گئی تھی لیکن دروازے کے ساتھ لگے وہ باہر کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

"یہ چاہتی ہیں میں دوسری شادی کرلوں۔۔۔!!!" ضرغام خان نے ضبط سے یہ بات بولی تھی وہ دوسری شادی کے حق میں نہیں تھا۔۔۔۔

"تو اس میں کیا بُرائی ہے برخوردار۔۔۔۔؟؟؟" شمس خان کی بات پر اس نے جھٹکے سے انہیں بغور دیکھا تھا ان کا چہرہ سنجیدہ تھا یقیناً وہ اس سے مزاق تو نہیں کر رہے تھے۔م۔۔

"دادا جان آپ جانتے ہیں دو دو بیویوں میں یکساں رویہ کتنا مشکل ہوتا ہے میں یہ نہیں کر سکتا ہوں۔" اس نے کمزور سی دلیل دی تھی اسے لگا تھا کہ شمس خان اس کی دوسری شادی کا سن کر خود ہی انکارِ کر دیں گے لیکن یہاں تو معاملہ ہی مختلف ہو چکا تھا۔۔۔۔

"کیوں نہیں کر سکتے ہو تم سردار ہو اور سرداروں کی دو نہیں تین تین بیویاں بھی ہوتی ہیں یہ زیادہ مشکل تو نہیں ہے اور ویسے بھی تمہاری پہلی شادی کوئی نارمل شادی نہیں تھی اور نہ ہی اس لڑکی کی اتنی حیثیت ہے کہ ہم اسے تمہاری بیوی کا درجہ دیں وہ ہمارے لیے ہمارے بیٹے کی قتل کی بیٹی ہے اور ایک ملازمہ سے بڑھ کر اس کی حیثیت نہیں ہے۔۔۔۔" شمس خان کی بات پر سب سے زیادہ خوشی حرمین بیگم اور فرحین بیگم کو ہوئی تھی حرمین بیگم کو

تو ایسا محسوس ہوا جیسے تپے دل پر کسی نے ٹھنڈے پانی کی بوچھاڑ کر دی ہو۔۔۔

"بابا یہ بات اسے سمجھ نہیں آ رہی ہے یہ بھول چکا ہے کہ وہ کس کہ بیٹی ہے یا شاید اس کی خوبصورتی کا جادو چل گیا ہے اس پر کہ یہ ایسے میرے منہ پر انکارِ مار کر گیا تھا رات کو۔۔۔۔ میں رات کو ایک پل کے لیے بھی سو نہیں سکی تھی۔۔۔۔!!!" وہ اپنے دوپٹے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی ضرغام خان اٹھ کر ان کے قریب چلا گیا تھا ان کی آنکھوں میں آنسو کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔

"آپ لوگوں کی بات بالکل ٹھیک ہے وہ بابا کے قتل کی بیٹی ہے لیکن اس سب میں میری دوسری شادی کا کیا زکر میں تو پہلی کے حق میں بھی نہیں تھا دادا جان کی وجہ سے کی اب دوسری میں اتنی جلدی نہیں چاہتا یہ سب

کچھ۔۔۔!!!"وہ حرمین بیگم کے گرد حصار بناتے ہوئے اپنا موقف بیان کرنے لگا تھا لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ سمجھی نہیں تھیں اس کی بات۔۔۔۔۔۔۔۔

"ضرغام میرے اتنے ارمان تھے تمہاری شادی کو لے کر تعزیز خان تو جیسے ہمیں بھول چکا ہے کہ اس کی کوئی فیملی بھی ہے شادی پر بھی آیا تو ایسے جیسے کوئی دور کا مہمان آتا ہے کسی کے بلانے پر مجھے تو لگتا ہے کہ وہ شادی بھی کر لے گا اور ہمیں بتائے گا بھی نہیں لیکن تم میرے سگے بیٹے ہو اپنی ماں کی یہ خواہشات تمہیں نظر نہیں آتی ہیں۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ضرغام خان کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھیں۔۔۔۔

"میں نہیں کرنا چاہتا امی کیا اور کسی نے کی دوسری شادی میں ہی کیوں اور ویسے بھی جیسا پہلی شادی کا تجربہ ہے نہ بہتر ہے میں دوسری نہ ہی کروں

تو۔۔۔"وہ اپنے لہجے کو کافی حد تک دھیما رکھے ہوئے تھا تمیز کے دائرے میں رہ کر وہ بات کر رہا تھا۔۔۔

"تمہارے باپ نے کی تھیں دو شادیاں اپنی پہلی بیوی اور بیٹے کے ہوتے ہوئے بھی تم نہیں کر سکتے ہو کیا ضرغام خان۔۔۔!!!"دادا جان گلہ گنکار کر بولے تھے ارتضیٰ خان کی دوسری شادی کے زکر پر ایک پل کے لیے ہال میں خاموشی چھائی تھی وہ وقت بھلا وہ لوگ کیسے بھول سکتے تھے۔۔۔۔

"بابا کی بات اور تھی دادا جان لیکن میں ابھی تک یہ سب کچھ نہیں سوچتا ہوں ہاں لیکن مجھے وقت چاہیے اگر میرا دل مطمئن ہوا تو میں دوسری شادی کا سوچوں گا لیکن کنفرم کچھ نہیں بتا سکتا ہوں میں کہ ضرور کروں گا ہی دوسری شادی۔۔۔!!!"وہ سب کے پریشر میں آکر ان کی بات مانتے ہوئے سوچنے کا وقت لے چکا تھا۔۔۔

اپنے روم کی اوٹ میں چھپی نیوشا کے چہرے پر دنیا جہان کی خوشی آئی تھی ضرغام کی یہ مشروط رضامندی ہی اس کی جیت تھی باقی کا کام بھی ہو ہی جانا تھا وہ بہت خوش تھی اس نے روم کا دروازہ بند کیا اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے جیسے اس پل خود کو اپنے دل کو یقین دلایا تھا کہ ہاں یہ سچ میں ہو گا وہ سچ میں ضرغام خان کی بیوی بنے گی۔۔۔۔

"زیادہ وقت نہیں ملے گا ضرغام خان جلدی فیصلہ کرو تم اور ہاں ہمیں تُمہارا اس لڑکی کے حق میں بولنا زرا بھی پسند نہیں آیا ہمارے بیٹے کے قتل کی بیوی ہے وہ بس یہ یاد رکھنا ہے تمہیں بھولنا نہیں ہے۔۔۔۔" اب کی بار بار بی بی جان بولی تھیں جس پر سر ہلا تھا وہ خود بھی تو نہیں بھولا تھا کہ وہ اس کے باپ کے قتل کی بیٹی ہے۔۔۔۔

وہ کبھی بھول بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ بات بھولنے والی تھی ہی نہیں بس وہ اس سے وقتی قرب تو حاصلِ کر سکتا تھا لیکن اپنی بیوی کا درجہ وہ کبھی نہیں دینے والا تھا لیکن ایک بات تو وہ طے کر چکا تھا کہ کچھ بھی ہو تا دوسری شادی کے حق میں نہ وہ تھا اور نہ ہو گا۔۔۔

وقت بھی اس نے لیے ہی مانگا تھا تا کہ کچھ دن بعد معاملہ خود ہی ٹھنڈا ہو جائے گا اور وہ آرام سے حرمین بیگم کو سب سمجھا دے گا لیکن جو وہ چاہتی تھیں وہ وہ کرنے والا نہیں تھا۔۔۔۔

"بی بی جان مجھے یہ بات اچھے سے یاد ہے آپ سب کو یاد کروانے کی بار بار ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ ضبط سے بولا تھا وہ لوگ بار بار کیوں بابا کے قتل کا تذکرہ کر کے اس کے زخم ہرے کرتے تھے۔۔۔۔

"اچھی بات ہے ضرغام خان یہ بات تمہیں ہر وقت یاد ہونی چاہیے جب کمرے میں ہو تب بھی ورنہ ہمارے سامنے تو بول رہے ہو لیکن روم میں جاتے ہی سب بھول بھال جاتے ہو بیٹا تم۔۔۔!!!" حرمین بیگم طنزیہ انداز میں بولی تھیں جس پر ضرغام خان کی آنکھوں کا رنگ بدلہ تھا کھلے عام اس طرح ان کا اشارہ جس کی طرف تھا وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا وہ جانتا تھا رات والے واقعے کی طرف ان کا اشارہ تھا لیکن اس نے اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی تھی سو خاموش رہا۔۔۔۔۔

"یہ آرمینا اور عالمیار ابھی تک نہیں اٹھے نہیں اب تو کافی ٹائم ہو گیا ہے اب تک تو انہیں جاگ جانا چاہیئے تھا بہو تم پتہ کرو تم۔۔۔۔!!!" بی بی جان باہر صبح کی روشنی پھیلتے دیکھ کر فرحین بیگم سے بولی تھیں انہیں سارے گھر والے ناشتے کے میز پر اکھٹے چاہیے ہوتے تھے۔۔۔

"بیگم ان کی نئی نئی شادی ہے ان دونوں کو آرام کرنے دیں آپ لوگ اور ویسے بھی ابھی ناشتے میں تو ٹائم ہے وہ لوگ تب تک اٹھ کر آجائیں گے فکر مت کریں ہم زرا باہر چہل قدمی کرنے جارہے ہیں۔۔۔" شمس خان اپنا چشما درست کرتے ہوئے صوفے سے اٹھے تھے ان کی بات پر بی بی جان نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"ضرغام خان تم بھی چلو ہمارے ساتھ دادا پوتا باتیں کریں گے آپس میں اور مجھ تم سے کچھ ضروری معمولات پر بات بھی کرنی ہے وہ بھی ہو جائے گی۔۔۔۔" شمس خان ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھا تھا اور ان کے ساتھ ہی ہال سے نکل گیا تھا بی بی جان بھی کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھیں اور مرتضیٰ

خان بھی باہر نکل گئے تھے ہال میں صرف حرمین بیگم اور فرحین بیگم ہی باقی بچی تھیں سو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھیں۔۔۔۔

"آپی مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے ضرغام خان نے غیر مشروط رضامندی ظاہر کی ہے اور وہ نیوشا سے شادی کرے گا۔۔۔۔" فرحین بیگم کی آواز میں حیرتِ کا عنصر نمایاں تھا جیسے وہ یقین نہیں کر پا رہی ہوں کہ یہ سچ میں ہو رہا تھا ضرغام خان سچ میں شادی کرنے کے لیے مان گیا تھا وہ بھی ان کی بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

"آہستہ بولو فرحین دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں جب تک شادی نہیں ہو جاتی مجھے ضرغام خان پر حد سے زیادہ پریشر ڈالنا ہے تاکہ وہ انکارِ نہیں کر سکے مجھے اپنے بیٹے کی طبعیت کا اچھے سے اندازہ ہے وہ وقت کیوں مانگ رہا تھا۔۔۔۔؟؟؟" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی جس پر فرحین بیگم ان کے

ساتھ آکر بیٹھ گئی تھیں اور حیرت سے انہیں دیکھنے لگی تھیں جیسے ان کی بات کا مطلب ان کے چہرے پر تلاش کرنا چاہا رہی ہوں۔۔۔۔

"کیا مطلب آپی میں سمجھی نہیں۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھیں ساری خوشی جیسے مانند پڑ رہی تھی ان کی باتوں کو سوچتے ہوئے۔۔

"ضرغام خان نے وقت اس لیے لیا ہے کہ وہ انکار کر سکے۔۔۔!!!" انہوں نے فرحین بیگم کی معلومات میں اضافہ کیا تھا جب کہ ان کی بات سنتے فرحین بیگم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا کہ یہ کیسے ممکن تھا وہ بے یقینی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھیں جو پریشان تھیں خود بھی۔۔۔۔

"آپی۔۔۔"وہ سرسراتے لبوں سے یہ ہی بول سکی تھیں چند لمحوں کی خوشی تھی اور اب پھر سے وہی تلخ حقیقت۔۔۔۔۔

"لیکن تمہاری آپی کو بھی بہت سے طریقے آتے ہیں ضرغام خان کو قابو کرنے میں جانتی ہوں یہ زیادہ مشکل نہیں ہے تو تم پریشان مت ہو فرحین میں سب سنبھال لوں گی۔۔۔"انہوں نے انہیں تسلی دیتے ان کے کندھے کو تھپتھپایا تھا لیکن وہ پریشانی سے نیچے دیکھنے لگی تھیں۔۔۔

"کیا کریں گی آپ آپی جب اپنے بیٹے کے بارے میں آپ سب کچھ جانتی ہیں پھر۔۔۔؟؟؟"وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھیں۔۔۔

"وہ جب میں کروں گی تم دیکھ لینا لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اب میں جلدی ہی یہ کام کرنا چاہتی ہوں تاکہ جو ماضی میں ہوا

وہ۔اب نہ ہو یہی ہم سب کے حق میں بہتر ہے۔۔۔"وہ فرحین بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"اگر تو ماضی پھر سے دوہرایا گیا تو آپی آپ کی جگہ پر نیوشا کھڑی ہو گئ میری بیٹی نہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے آپی کیسے۔۔۔"وہ یکادم سے پریشان ہوئی تھی ماضی نظروں کے سامنے آیا تو کیا کچھ یاد نہیں آگیا تھا انہیں اپنی بہن کی تڑپ اس کا سسکنا سب کچھ۔۔۔۔

"نہیں یہ میں اس بار ہونے نہیں دوں گی ہر بار ہار ہمارا مقدر نہیں بن سکتی ہے فرحین۔۔۔۔"وہ اپنی بہن کو تسلی دے رہی تھیں جبکہ وہ صرف سر ہی ہلا سکی تھیں حالانکہ گھبراہٹ ان کے چہرے سے واضح تھی اور پریشان تو حرمین بیگم خور بھی تھیں انہوں نے پکا کام کیا ہوا تھا لیکن پھر بھی ہر گھڑی یہ پریشانی رہتی تھی کہ کہیں کسی کو کچھ پتہ نہ چل جائے۔۔۔۔

جس نے گناہ کیا ہوتا ہے اسے اپنے گناہ کا بوجھ ایسے ہی بے چین رکھتا ہے کہ کسی لمحہ بھی اسے سکون نہیں ملتا ہے۔۔۔۔

.....

آرمینا کی آنکھ کھلی تو عالمیار کے سینے سے خود کو لگے دیکھ کر وہ بدک کر پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ عالمیار خان کی گرفت اس کے گرد کافی سخت تھی وہ اس کو تیز نظروں سے گھورنے لگی تھی جو تکیے کی طرح اسے خود میں بھینچتے ہوئے سو رہا تھا اس کا سکون ہی تو اسے ہضم نہیں ہوتا تھا رات کی اس کی حرکتیں یاد آئی تو چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش تیز کی۔۔۔۔۔ لیکن عالمیار خان نے کروٹ بدلتے اسے نیچے کرتے خود اوپر آیا تھا نیند سے بھری آنکھیں اس کی

آنکھوں میں گاڑتے ہوئے وہ اس کے سرخ چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔" وہ پوری طاقت لگا کر بھی اس کے کسرتی وجود کو ایک انچ بھی ہلا نہیں پائی تھی وہ اس پر جھکا اس کے چہرے کے آتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا جو اپنے چہرے پر صبحِ صبح ہی غصہ سجائے ہوئے تھی آرمینا نے اس کو خود سے چمٹے پایا تو لب بھیچے تھے وہ اس کے قریب آرہا تھا اور وہ کچی بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"نہ چھوڑو تو۔۔۔" وہ اب پوری طرح سے اس پر سایہ فگن ہوا تھا کہ اس کے کسرتی وجود کے نیچے وہ دب سی گئی تھی عالمیار نے اس کے حسین چہرے کو تکتے ہوئے اس کے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھوا ایک کرنٹ سا آرمینا کے بدن میں سرایت کر گیا تھا اس کا لمس کسی بچھو کی طرح چھبا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔!!!" وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی کس ڈھیٹ انسان سے پلہ پڑا تھا اس وقت کا جس کو اسے تنگ کر کے ہی مزا آتا تھا وہ بے بسی سے اسے تکنے لگی تھی جو اب لبوں کو اس کے لبوں کے پاس لا رہا تھا آرمینا نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا اسے اس انسان کا لمس ہی پسند نہیں تھا۔۔۔۔

عالمیار خان نے اس کی سرخ و سفید ہتھیلی چومی تو اس نے سٹپٹا کر اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور عالمیار خان تو جیسے اسی موقع کے انتظارِ میں تھا اس نے پھرتی سے اس کے بھرے بھرے گلابی لبوں پر اپنے عنابی لب رکھے تھے۔۔۔۔

آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کے ساتھ اپنی سانسیں الجھا رہا تھا۔۔۔۔

آرمینا کے ہاتھ نیچے گرے تھے اس نے زور سے بیڈ شیٹ کو دبوچتے ہوئے اس کی شدت کو سہنے کی کوشش کی تھی جو لمحے بڑھ رہا تھا کہ وہ بے بس سی اپنے لبوں پر اس کی مونچھوں کی جلن برداشت کر رہی تھی اب تو سانسیں بھی کہیں سینے میں اٹکی تھیں لیکن اس ظالم کو کیا پرواہ تھی وہ تو ان لبوں سے لب آزاد کرنے کو تیار نہیں تھا آرمینا نے اس کی پیٹھ پر اپنے ناخن چبھو دیئے تھے عالمیار کو اپنی بیک پر کچھ محسوس تو ہوا تھا لیکن ان گُلابی لبوں کے لمس میں وہ اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اس نے بیک پر ہونے والی جلن پر دھیان ہی نہیں دیا۔۔۔۔

عالمیار کی جب ہر طرح کی مزاحمت بیکار گئی تو اس نے رونا شروع کر دیا تھا کیونکہ اس وقت جس طرح سے اس کے لمس سے خود کو تکلیف میں محسوس

کر رہی تھی آنسو ہی واحد چیز تھی اس کے پاس جن کو وہ استعمال کر سکتی تھی سو وہ کر رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے کہیں موتی بہہ کر اس کے عارض سے ہوتے عالمیار خان کی بیرڈ میں جذب ہوئے تھے وہ جو اس کے لبوں کے لمس میں کھویا ہوا تھا اس کے آنسوؤں سے وہ ایک دم سے ہوش میں آتے پیچھے ہوا تھا کیسے دیکھ سکتا ان آنکھوں میں آنسو۔۔۔

اس کے لبوں سے لب جدا کرتے اس کی آنکھوں کو نرمی سے چوما تھا وہ چہرہ پھیر گئی تھی فحال وہ مزاحمت کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی۔۔۔

اس نے اپنے لبوں پر ہوتی جلن کو اگنور کرتے انہیں زور سے اپنی ہیتھلی سے مسلا تھا گویا اس کے لمس کع مٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"بہت پسند ہیں ناں یہ لب آپ کو۔۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے لبوں کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی جس پر عالمیار خان مدھم سا مسکرایا تھا۔۔

۔

"نشہ ہے مجھے ان نازک لبوں کا ان کا لمس نہ ملے تو خود کو بہت عجیب سا فیل ہوتا ہے ائی لو دیم تم سے زیادہ پسند ہیں مجھے یہ لب۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو اپنے انگھوٹے سے سہلانے کی کوشش کرنے لگا تو آرمینا نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا تھا وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا معا کچھ یاد آنے پر وہ اٹھا تھا اوٗر ایک نظر اپنی متاعِ جان کو دیکھا اوٗر گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ باتھ روم میں چلا گیا تھا فریش ہونے کے لیے آرمینا بھی بیڈ سے اٹھی تھی اپنے بالوں میں سائیڈ پر پڑا کیچر لگایا اوٗر کچھ سوچتے ہوئے وہ آئینے کے

سامنے کھڑی ہوئی تھی اپنے لبوں کو بغور دیکھا یہاں اس کی شدت کے نشان موجود تھے اس نے اپنے لبوں کو بے دردی سے مسلا تھا۔۔۔

"بہت محبت ہے ان سے اب ان سے نفرت محسوس نہ ہوئی آپ کو تو میرا نام بھی آرمینا** عالمیار** نہیں ہے۔۔۔" وہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے جیسے عالمیار کو چیلنج دے رہی تھی اب یہ تو طے تھا کہ وہ کچھ کرنے کا سوچ رہی تھی لیکن کیا یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے آپ کو دیکھا اور پھِر کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنا فون اٹھا کر کسی کو میسج کرنے لگی تھی آج اس کا ارادہ کالج جانے کا تھا جانتی تھی کوئی بھی اتنی جلدی اس کو کالج نہیں جانے دے گا لیکن وہ اب اور چھٹیاں نہیں کر سکتی تھی ایگزم سر پر تھے اور اسے ساری کلاسز اٹینڈ کرنی تھی۔

تا کہ اس کی سٹڈی کا ہرج نہ ہو وہ عالمیار خان کے جانے کی منتظر تھی کیونکہ جانتی تھی وہ بھی اسے جانے نہیں دے گا۔۔۔

عالمیار خان باتھ روم سے نکلا تو ٹاول سے اپنے بال پونچھتے ہوئے وہ ایک نظر آرمینا کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو تم۔۔۔!!!" وہ اس کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا تھا لیکن آرمینا نے اسے اگنور کرتے وہ باتھ روم چلی گئی تھی یہ تو طے تھا کہ وہ کبھی بھی اس انسان کے ساتھ نارملی بات نہیں کرنے والی تھی عالمیار خان نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا اور اپنے بال بنانے لگا تھا اور پھر باقی کی تیاری کرتے وہ آرمینا کا انتظارِ کرنے لگا تھا جو اب ڈریسنگ روم میں میں تھی اس کا سارا سامان ڈریسنگ روم میں موجود تھا اس نے یونیفارم پہنا تھا اور باقی کی تیاری کرتے وہ چادر سر پر ٹھیک سے اوڑھتے ہوئے باہر آئی تھی

یہاں عالمیار سکائے بلیو کلر کی جینز کے ساتھ پرپل کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیو ہی لیدر کی جیکٹ پہنے بالکل تیار کھڑا تھا شاید اس کے انتظارِ میں تھا وہ اس کو یونیفارم میں دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

"تم کالج جانے والی ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔

"ہاں نہیں جاسکتی ہوں کیا ویٹ امنٹ آپ میری کالج جانے پر بھی پابندی لگانے والے ہیں ہاہاہا مجھے پتہ تھا ایسا ہی ہو گا۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی عالمیار خان نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ اس سے کچھ زیادہ ہی بد گمان ہو چکی تھی۔۔۔

"میں نے ایسا کب کہا آرمینا۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے طنزیہ انداز کو اچھے سے محسوس کر چکا تھا سو بولا جس پر آرمینا نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ کے انداز سے ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن ایک بات آپ کو کلیئر کر دوں میں پڑھائی کے معاملے میں آپ کی ایک نہیں سنوں گی میں آپ باقی معاملات میں مداخلت کر سکتے ہیں لیکن میری سٹڈی میں آپ کچھ نہیں بول سکتے ہیں۔۔۔!!!" وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے سے انداز میں بولی تھی عالمیار خان نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس کی سنے بغیر اپنی کیے جا رہی تھی ہمیشہ ایسا ہی تو کرتی تھی وہ عالمیار اس کی طرف بڑھنے لگا تھا تو وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور اسے اپنے قریب آنے سے روکا تھا۔۔۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے ایسا کہ میں تمہاری سٹڈی پر پابندی لگاؤں گا ایسا کچھ نہیں ہو گا آرمینا لیکن تم آج نہیں جاؤں گی کیونکہ ابھی شادی کا دوسرا دن ہے نیکسٹ ویک جوائن کر لینا کالج۔۔۔" وہ رسانیت سے گویا ہوا تھا ارادہ

آج اس کو کالج سے روکنا تھا وہ اتنی جلدی اسے کالج بجھنے کے حق میں نہیں تھا لیکن آرمینا اس کی بات سنتی تب۔۔۔

"ہر گز نہیں میں اب مزید کالج سے غیر حاضر نہیں رہ سکتی ہوں میری سٹڈی کا حرج ہو رہا ہے اوئر میں کور اپ کیسے کروں گی پھر اگر اتنے مزید نہیں گئی تو۔۔۔!!!" وہ سوالیہ انداز میں بولی تھی۔۔۔

"آرمینا ہو جائے گا کور اپ لیکن تم آج نہیں جا رہی ہو ڈیٹس فائنل اور اب میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں پہلے ہی لیٹ ہو چکا ہوں۔۔۔" وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولا تو آرمینا کے تو مانو سر پر لگی تھی۔۔۔

"کیوں میں تو آج ہی جاؤں گی اور ہر حال میں جاؤں گی میں کلئیر کر چکی ہوں پہلے ہی۔۔۔" وہ اپنا بیگ اٹھا چکی تھی سو اسے شولڈر پر لٹکاتے ہوئے بولی تھی عالمیار خان نے اس کا بیگ تھام کر ایک طرف رکھتے ہوئے اس کو اپنی طرف کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کی ٹھوڑی اٹھا کر اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔

"ہر بات میں بحث ضروری ہے کیا جب کہہ رہا ہوں کہ نہیں جاؤ گی تو مطلب نہیں جاؤ گی اس ہٹ دھرمی کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔۔" وہ اب کی بار تھوڑا سا اونچی آواز میں بولا تھا لیکن آرمینا نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ آپ میری سٹڈی کے اگینسٹ ہیں تبھی اتنی جلدی رخصتی کروائی آپ نے لیکن میں آپ کی یہ بات ہر گز نہیں مانوں گی سمجھے آپ۔۔۔ اور آپ کو کیا مسئلہ کیا ہے میری سٹڈی سے۔۔۔" اس کے ضبط کا

پیمانہ لبریز ہو گیا تھا اور وہ زور سے چیخی تھی اس کا حد درجے گستاخیہ انداز عالمیار کی برداشت سے باہر ہوا تھا وہ اسے جتنی نرمی سے ٹریٹ کر رہا تھا وہ اتنی ہی بدتمیز کر رہی تھی عالمیار خان نے پھرتی سے اس کے لبوں کو قید کیا تھا ان لبوں پر اپنا غصہ نکالتے وہ ان لفظوں کو بولنے کی اچھی خاصی شدت دکھا چکا تھا عالمیار ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے جیسے ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنا پورا زور لگایا تھا لیکن عالمیار خان کو ایک انچ بھی ہلا نہیں سکی تھی وہ مدہوشی سے اس کے لبوں کا جام پی رہا تھا آرمینا نے اس کی جیکٹ کے کالر کو میٹھوں میں دبوچتے ہوئے اس کی شدت اپنے لبوں پر سہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے پیروں سے جان نکل رہی ہو اس کے لمس میں شدت تھی وہ ان لبوں پر پوری جنونیت دکھا رہا تھا عالمیار خان تو جیسے اسے آزاد کرنا ہی بھول

گیا تھا اور آرمینا کی حالت ایسی تھی کہ وہ اب خود کے نہیں بلکہ عالمیار خان کے سہارے پر کھڑی تھی ورنہ ابھی تک زمین بوس ہو چکی ہوتی وہ۔۔۔۔

عالمیار خان نے اس کے لبوں کو کافی دیر بعد آزاد کیا تھا اور وہ نڈھال سی اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی اس کو شکوہ کن نظروں سے دیکھنے لگی تھی جس کی آنکھوں میں کوئی ملال نہیں تھا ہوتا بھی کیسے بقول اس کے یہ تو اس کا حق ہے۔۔۔۔

"مجھے تمہاری سٹڈی سے مسلہ نہیں ہے پہلے بھی کہہ چکا ہوں بس کچھ دن ٹھہر جاؤ۔۔۔" وہ اس کو ایسے دیکھ کر ایک پل کے لیے اسے برا لگا تھا لیکن اس کے لفظوں سے جو اسے غصہ آیا تھا وہ اس نے ان لبوں پر ہی نکال دیا تھا۔۔۔

"جھوٹ بھول رہے ہیں آپ کو میری سٹڈی سے ہی تو مسلہ ہے لیکن میں بھی ہار نہیں مانوں گی آج تو جا کر ہی رہوں گی میں بھی اور یہ میرا چیلنج ہے آپ کو روک کر دکھائیں۔۔۔"وہ بیگ اٹھا کر پھر سے شولڈر پر ڈال چکی تھی۔۔۔

"ریلی چیلنج تمہیں لگتا ہے کہ میں اگر نہ چاہوں تو تم کالج جا سکتی ہو ہاں۔۔۔۔۔؟؟؟"انداز ایسا تھا کہ آرمینا ٹھٹک گئی تھی اس کی حرکتوں سے واقف تھی آگر وہ جا کر دادا جان سے کچھ کہہ دیتا تو انہوں نے اس کے کالج جانے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پابندی لگا دینی تھی اس کی ہر بات وہ مانتے تھے۔۔۔۔

"نہیں لیکن مجھے جانا ہے کالج اوئر میں جا رہی ہوں بھائی سے بات کرنے کے لیے دیکھتی ہوں کیسے روکتے ہیں آپ مجھے۔۔۔"وہ چادر ٹھیک کرتی ہوئی

باہر نکل گئی تھی عالمیار خان نے اس کی پشت کو گھورا تھا وہ آج اسے کالج جانے دینے کے حق میں نہیں تھا لیکن جانتا تھا کہ وہ اس کی ضد میں وہ کام ضرور کرے گی جس سے وہ اسے منع کرے گا اس نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے روم سے نکلا تھا۔۔۔

.....

آرمینا باہر نکلی تو ڈرائنگ روم میں سب موجود تھے سب کی نظریں اس پر تھیں اس کو یونیفارم میں دیکھ کر حرمین بیگم نے بیٹی کو گھورا تھا۔

لیکن وہ ان کی گھوری کو نظر انداز کرتے آگے آتے ہوئے ضرغام خان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جو خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا ٹیبل پر خاموشی تھی یہ بات وہ نوٹ کر چکی تھی وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی تھی بڑی بی بی کی نظریں اس

پر پڑی تو غصے کی شدید لہر ان کے وجود میں سرائیت کر گئی تھی یہ لڑکی ہر بار ان کا ضبط آزماتی تھی اب بھی شادی کے دوسرے دن بھلا کالج جانے کی کی تک بنتی تھی۔۔۔

"لڑکی یہ کالج کا یونیفارم کیوں پہن لیا ہے تم نے۔؟؟" وہ پوچھ چکی تھیں آرمینا نے اپنی نظریں اوپر اٹھائی تو سب کو خود کو تکتے پا کر اس نے حلق تر کیا تھا یعنی سوال و جواب کا ٹائم شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔اس نے دانت کچکچائے تھے آخر کیوں وہ اس حویلی میں کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کر سکتی تھی ہر کام پر پابندیاں ہر کام میں سوال۔۔۔۔

"کالج جا رہی ہوں میں بی بی جان۔۔۔" اس نے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا تھا عالمیار بھی وہاں آتے اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہو چکا تھا دھیان آرمینا کی طرف ہی تھا۔۔۔

"لڑکی دماغ خراب ہے جو شادی کے دوسرے دن کالج جا رہی ہو تم اور عالمیار خان تم نے منع نہیں کیا اسے کہ ایک مہینے تک یہ کالج کا منہ نہیں دیکھے گی یہ۔۔۔۔"وہ تیز اور کاٹ دار آواز میں بولی تھیں آرمینا آنکھوں میں حیرانگی لیے انہیں دیکھ رہی تھی جبکہ وہ اپنی بات کے جواب کے لیے اب عالمیار کی طرف دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

"میرے پیپرز ہونے والے ہیں تو میں مزید چھٹیاں نہیں کر سکتی ہوں کالج سے اس لیے جانا بھی ہو گا مجھے۔۔۔۔۔۔!!!"وہ جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھتی آہستگی سے بولی تھی صبح صبح وہ آرام سے بات کر رہی تھی کیونکہ ابھی تو اسے کالج جانا تھا کسی بھی طرح سے۔۔۔۔

"تم سے بات کی میں نے نہیں نہ جس سے کی ہے اسے جواب دینے دو بولو تم عالمیار کیا تم نے دی ہے اجازت اسے کالج جانے کی۔۔۔۔؟؟؟"وہ آرمینا کو

کاٹ دار آواز میں بولتے پھر عالمیار خان سے بولی تھیں جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ میری اجازت سے جا رہی ہے یہ کالج۔۔۔" عالمیار خان ایک فقرہ بول کر اپنے بریڈ پر بیٹر لگانے لگا تھا سب کی نظریں بی بی جان پر تھیں آرمینا تو شوکڈ کی کیفیت میں عالمیار کو دیکھے جا رہی تھی جیسے اس کی کی گئی بات پر اسے یقین نہیں آیا ہو کہاں وہ اسے کالج جانے سے روک رہا تھا اور اب خود سب کے سامنے بول رہا ہے کہ وہ اس کی مرضی سے جا رہی ہے اس کی یہ بات آرمینا سے ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"لیکن یہ نہیں جائے گی۔۔۔!!!" انہوں نے اپنا فیصلہ دغا تھا سب خاموشی سے ان کی بحث سن رہے تھے ضرغام خان نے پہلی بار سر اٹھایا تھا ان کا ایسے

بولنا شاید اسے اچھا نہیں لگا تھا اگر عالمیار خان آرمینا کو جانے دے رہا تھا تو کسی اور کو اعتراض کرنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔

"بی بی جان آرمینا کی سٹڈی کو حرج ہو رہا ہے اور جب عالمیار کو اس چیز سے مسلہ نہیں ہے تو اس بحث کا کوئی فایدہ نہیں ہے اسے جانا چاہیے۔۔۔" وہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اپنے بھائی کی سپورٹ سے ہی تو وہ آج تک آئی تھی۔۔۔۔

"سردار ضرغام خان یہ عورتوں کے معاملات ہیں انہیں ہی حل کرنے دیں تو بہتر ہیں۔۔۔۔" شمس خان کو پوتے کی حامی بھرنا شاید پسند نہیں آیا تھا تبھی وہ بولے تھے۔۔۔۔

"داداجان میری بیوی کے متعلق میں بہتر فیصلہ کر سکتا ہوں اگر وہ جانا چاہتی ہے تو کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہیے میرے خیال میں۔۔۔!!!" آرمینا کی زات کو زر موضوع بنتے دیکھ کر وہ اس بات کو کلوز کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن سب شاید بحث کرنے کے موڈ میں تھے۔۔۔۔

"عالمیار بیٹا بی جان بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں اس کا ایسے جانا ٹھیک نہیں ہے اور ویسے بھی ابھی تو لوگ آرہے ہیں بہو سے ملنے کے لیے تو میرا نہیں خیال ہے کہ اسے جانا چاہئے۔۔۔!!!" فرحین بیگم موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے بولی تھیں بیٹے کی جلد بازی والی فطرت سے واقف تھیں اور زرانیل خان کے ایسے چلے جانے کے بعد وہ عالمیار خان کو یہ موقع فراہم کرنا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

"امی آپ کی بات درست ہے لیکن آرمینا کے ایگزم سر پر ہیں اور اس کا نہ جانا اس کے سال بھر کی محنت کو ضائع کر سکتا ہے اور ویسے بھی یہ واپس تو آ جائے گی تو زیادہ مسلہ نہیں بنے گا۔۔۔" وہ دوٹوک انداز میں بولا تو فرحین بیگم کو جیسے چپ سی لگ رہی تھی وہ خاموشی سے بی بی جان کے سنجیدگی بھرے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

جو مشکل سے خود پر ضبط کر کے بیٹی تھیں آج تک بیٹوں نے کبھی ان سے زباں درازی نہیں کی تھی اب پوتے ساری کسر نکال رہے تھے کل زرانیل خان اور آج عالمیار ان کے فیصلے میں ان کے بیٹے کبھی نہیں بولے تھے اور آج وہ خود کے فیصلے کیے جا رہے تھے۔۔۔

شمس خان کا حال بھی ان سے مختلف نہیں تھا عالمیار خان کی ضد سے وہ بھی واقف تھے سو موقع کی مناسبت سے وہ خاموش تھے۔۔۔

"تو اب تم ہمارے فیصلوں میں مداخلت کرو گے۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھیں بات اب بڑھ رہی تھی آرمینا کو گھبراہٹ سی محسوس ہوئی تھی اس کی وجہ سے بات بڑھ رہی تھی اس نے مدد طلب نظروں سے ضرغام خان کو دیکھا تھا جس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی کہ گڑیا پریشان مت ہو تم۔۔۔۔

"نہیں بی بی جان میں آپ کے فیصلوں میں مداخلت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ہوں لیکن یہاں بات میری بیوی کی ہے جو مجھ سے جڑی ہوئی ہے سو اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار تو مجھے ہی ہے نہ۔۔۔۔ کیوں دادا جان آپ نے آج تک بی بی جان سے متعلق ہر فیصلہ خود ہی کیا ہے ناں۔۔۔؟؟؟" وہ شمس خان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو وہ بغور پوتے کی شکل دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"ہاں لیکن تم ہمارا مقابلہ کروگے۔۔۔۔؟؟؟" وہ گلہ گنکار کر بولے تھے ضرغام خان کچھ بولنے والا تھا لیکن ان کی بحث دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا کہ عالمیار خان کیا کرے گا۔۔۔۔

"نہیں دادا جان ایسی بات نہیں ہے آرمینا تم چلو میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔۔!!!" وہ اپنی کلائی میں بندھی ہوئی برانڈڈ گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا آرمینا نے سر اٹھایا تھا اس کے ساتھ جانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

لیکن ابھی تو وہ اس کی وجہ سے جا رہی تھی تو اس نے بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا بلکہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

مزید کوئی بات نہیں ہوئی تھی ان لوگوں کے درمیان وہ لوگ نکل گئے تھے شمس خان اس سے پوچھنا چاہتے تھے کہ وہ اس سے پوچھیں کہ وہ کہاں جا رہا ہے لیکن پھر کچھ سوچتے خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد سب لوگ خاموشی سے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

ضرغام خان نے ملازمہ کو کہہ دیا تھا کہ وہ ارشک کا ناشتہ روم میں لے جائے حرمین بیگم نے یہ سنتے تیش میں تو ضرور آ گئی تھیں لیکن پھر خوش ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

••••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 31

.....

ابر شم اور تعزیز ساتھ آفس جا رہے تھے ڈرائیونگ تعویز خان کر رہا تھا ویسے تو ابر شم اکثر ڈرائیور کے ساتھ کہیں آتی جاتی تھی لیکن اج اس کے تعزیز خان تھا سو وہ اس کے ساتھ جا رہی تھی تعزیز خان ڈرائیونگ کرتے ہوئے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن خاموشی سے اپنے فون میں بیزی تھی ان کی بہت اہم میٹنگ تھی جس پر وہ اور تعزیز خان کافی ٹائم سے ساتھ کام کر رہے تھے اس پروجیکٹ کی فائل بھی ان دونوں نے مل کر تیار کی تھی۔۔

-

اس کی فائل کی ساری ڈیٹیل بھی تعزیز خان کے پاس تھی وہ فائل ابر شم کے کیبن میں موجود تھی اس میں ان کی کافی اہم انفارمیشن تھی جو ابر شم کی سکریٹری نے وہیں لے کر آنی تھی یہاں ان کی میٹنگ تھی ابر شم کو پوری امید تھی ان کے بنائے گئے ڈائزین مقابل کمپنی کو پسند آئیں گے سو وہ کافی خوش بھی تھی پروجیکٹ کے لیے۔۔۔

تعزیز خان کا فوکس ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ اس پر بھی تھا ان کی گاڑی اس کمپنی کی پارکنگ میں آکر رکی تھی یہاں ان کی میٹنگ تھی لیکن وہاں سفرا بھی تھی ابر شم نے اسے اگنور کیا تھا اور میٹنگ ہال میں رکھی ہوئی ٹیبل کے آس پاس رکھی ہوئی چیئرز پر بیٹھ گئی تھی تعزیز خان بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا ان دونوں کو سفرا نے گھورا تھا لیکن اس کے چہرے پر چمک تھی جو ابر شم کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی وہ خوش تھی ابر شم کو بے چینی

ہوئی تھی لیکن پھر اس نے اگنور کیا اسے اور اپنی سکریٹری کا انتظارِ کرنے لگی تھی میٹنگ شروع ہونے والی تھی لیکن ان کی فائل غائب تھی اس کی سکریٹری کا نمبر بھی بند تھا وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔!!!" اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات دیکھتے تعزیز خان اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا تھا جس پر اس نے اپنی گرے گرین آنکھیں اس پر گاڑی تھیں وہ پریشان ہوا۔۔۔

"لینا نہیں آئی ہے ابھی تک اور فائل اس کے پاس ہے۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسل رہی تھی۔۔۔

سفر الب دبائے انہیں دیکھ رہی تھی اور پھر اس کے لبوں کے گوشے پر پراسرار مسکراہٹ در آئی تھی آخر اس کا کام جو ہو چکا تھا وہ ابر شم کی وہ فائل

چوری کروا چکی تھی جب وہ اس کے کیبن میں تھی ہی نہیں تو لینا کو ملتی کیسے۔۔۔۔

"یہ تو پریشانی والی بات نہیں ہے ہمیں اس فائل کی ساری ڈیٹیل پتہ ہے تو مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ زیادہ پریشانی والی بات ہے اور دوسری بات میں نے فائل میں تھوڑی سی چینجنگ کی ہے تو وہ فائل نہ بھی ہوئی تو کام چل جائے گا۔۔۔" وہ اس بات کو بہت لائٹ لے رہا تھا جبکہ ابر شم کا مارے پریشانی کے برا حال تھا فائل کا ابھی تک وہاں نہ ہونا بہت سے سوال اس کے زہن میں آ رہا تھا۔۔۔۔

میٹنگ باقاعدہ شروع ہو چکی تھی سب کمپنیوں نے اپنے اپنے ڈائزین شئیر کیے تھے ان لوگوں کی باری آخر میں تھی ان سے پہلے سفرا کی تھی اس نے سیم ٹو سیم وہ ڈائزین دکھایا تھا جو ان کی فائل میں ان کا تھا ابر شم کو ایک لمحہ

نہیں لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ ان کے ڈائزین چوری کر چکی ہے لیکن کیسے۔۔۔

یہ بات وہ بعد میں بھی سوچ سکتی تھی لیکن ابھی کے لیے تو بس یہ اہم تھا کہ کیسے اس وقت وہ اپنا ڈائزین شئیر کرے گی سفرا تو پر سکون سی بیٹھی تھی جانتی تھی کہ اب ابر شم کی ہاری ہوئی شکل دیکھنے کو ملے گی۔۔۔

اب سب کا رخ ابر شم اور تعزیز خان کی طرف تھا جنہوں نے اب اپنا ڈائزین دینا تھا ابر شم کے چہرے پر گھبر اہٹ واضح تھی جبکہ اس کے بر عکس تعزیز خان نار مل تھا اس نے ایک گہر اسانس بھر اتھا وہ سفرا کے چہرے پر مسکر اہٹ دیکھ کر جان چکا تھا کہ سفرا ہی ان کی فائل چوری کر چکی تھی کیونکہ وہ سیم وہی ڈائزین تھا اس نے اپنے دماغ میں تانے بانے بنائے اور ان

ڈائزین کو بالکل ہی مختلف انداز میں تبدیل کر کے ان میں جو تبدیلیاں کرنے کا اس نے سوچا تھا وہ اس نے اس کمپنی کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمپنی والوں کو تعزیز خان کے وہ ڈائزین والے مشورے پسند بھی آئے تھے اور وہ کنٹریکٹ ان کی کمپنی کو ہی ملا تھا۔۔۔۔

سفر اکا چہرہ اس وقت غصے کی حدت سے سرخ ہوا تھا یعنی وہ ان کی فائل چوری کر کے بھی وہ پروجیکٹ حاصلِ نہیں کر سکی تھی اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

جبکہ ابر شم کی حالت ہی عجیب سی تھی وہ حیرت سے اس ساری سچویشن کو بغور دیکھا تھا تعزیز خان کا ڈائزین چینج کرنا وہ سمجھ نہیں پائی تھی لیکن فحال

اس کے لیے یہ ہی کافی تھا کہ ان کی محنت ضائع نہیں ہوئی تھی وہ پروجیکٹ ان کو مل گیا تھا اچانک سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔

اس کی یہ مسکراہٹ یہاں تعزیز خان نے غور سے دیکھی تھی وہیں کسی اور نہ بھی لیکن وہ سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"تعزیز خان یہ تم نے کیسے کیا۔۔۔؟؟؟" ان لوگوں کی ڈسکشن دوبارہ ہونی تھی درمیان میں دس منٹ کا بریک آیا تھا سو وہ لوگ وہیں بیٹھے رہے تھے۔۔۔

"یہ آپ کے لیے جاننا ضروری نہیں ہے فحال یہ یاد رکھیں کہ پروجیکٹ ہمارا ہوا۔۔۔!!!!" وہ اس کے چہرے پر آرہی لیٹوں کو پیچھے کرتے اس کے نزدیک ہوا تھا اور ابر شم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی یقیناوہ اس وقت پروجیکٹ کی وجہ سے خوش تھی ورنہ اسے کبھی خوُد کے اتنے قریب نہ آنے دیتی۔۔۔۔

تعزیز خان کا فون بجاتو وہ اس سے ایکسکیوز کرتے ہوئے فون سننے کے لیے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے جاتے ہی سفرا ابر شم کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو اپنے فون میں مصروف سی تھی ٹائم پاس کرنے کے لیے وہ سیل فون یوز کر رہی تھی۔۔۔

.....

آرمینا خاموشی سے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی اتنے دنوں بعد کھلی فضا میں سانس لے کر جیسے وہ خوُد کو آزاد محسوس کر رہی تھی ایک نظر بھی اس نے عالمیار خان کو نہیں دیکھا تھا بس خاموشی سے بیٹھی تھی سیٹ کی پشت سے

ٹیک لگا کر عالمیار خان اس کی خاموشی نوٹ کر رہا تھا جانتا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تو سب کے سامنے اسے منع کر سکتا تھا بی بی جان کی مخلافت اس نے اگر مول لی تھی تو اس وجہ سے کہ آرمینا اس کی بیوی تھی اگر وہ سب کے سامنے اس کو پروٹیکٹ نہیں کرے گا اس کے لیے سینڈ نہیں لے گا تو کوئی بھی اس کی بیوی کی عزت نہیں کرے گا۔۔۔۔

عالمیار خان کے لیے اس کی سب سے پہلی ترجیح آرمینا کی خوشی تھی وہ اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا اس نے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

"آرمینا۔۔۔" وہ آپسی خاموشی سے تنگ پڑا تھا لیکن آرمینا نے اس کی بات کو اگنور کیا تھا یہی چیز وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا آرمینا کا خود کو اگنور کرنا جیسی

پورا بدن اگ میں جھسنے لگا تھا رگوں میں دوڑتے خون میں انتشار برپا ہوا تھا اس کی گرفت سٹرانگ پر مضبوط ہوئی تھی آرمینا ہمیشہ ہی اسے اپنی باتوں سے ہرٹ کرتی تھی اس کا رؤیہ عالمیار خان کو تکلیف دیتا تھا۔۔۔۔

"آپ اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں جو آپ نے سب کے سامنے میرے لیے بولا اور میرا ساتھ دیا۔۔۔۔شکریہ سننے کی خواہش ہے آپ کو۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی عالمیار خان نے بھنویں اچکاتے ہوئے اسے دیکھا تھا آرمینا کیوں ہمیشہ ایسے بیہیو کرتی تھی وہ آج تک سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔

میں نے کہا ایسا کچھ۔۔۔؟؟؟"اس نے بھی بدلے میں سوال پوچھا "
تھا جس پر وہ طنزیہ انداز میں ہنسی تھی۔۔۔۔۔

تو پھر مخاطب کیوں کیا آپ نے مقصد کیا تھا مُجھے بلانے کا آپ کا "
جب اتنی دیر سے سکون سے گاڑی چلا رہے تھے آپ تو اب کیا ہو
گیا ایسا جو مجھے مخاطب کر رہے تھے آپ۔۔۔؟؟؟؟"اس کے لبوں
سے اپنا نام سن کر ہی آرمینا کو تو مانو سر پر لگی تھی جس سے وہ
نفرت کی دعوے دار تھی اس کے لبوں سے وہ اپنا نام بھی سننا پسند
نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

کجا کہ اس سے بات کرنا عالمیار خان نے ایک نگاہ ساتھ بیٹھی ہوئی صنف
نازک پر ڈالی تھی جو پل میں اس کے دل کو توڑنے کا ہنر رکھتی تھی وہ گاڑی
ایک سائیڈ پر روک چکا تھا ابھی اس کے کالج جانے میں تقریباً آدھا گھنٹہ تھا

اس نے آرمینا کی طرف دیکھا اس کو گاڑی روکتے دیکھ کر آرمینا گاڑی کے شیشے سے جا لگی تھی اس کی بے باکیاں بھولی نہیں تھی جو وہ دکھاتا تھا شادی سے پہلے۔۔۔۔۔

"میری بیوی ہو تم۔۔۔۔جب جب تمہیں مخاطب کروں گا میرے سے بات کرنا تمہارے لیے سب سے پہلی ترجیح ہونی چاہیے سمجھی۔۔۔۔" اسے گاڑی سے چپکتے ہوئے دیکھ کر وہ اس کی طرف جھکا تھا آرمینا نے نفرت بھری نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی تھی۔۔۔

"کیوں یہ کہاں لکھا ہے۔۔۔" وہ تڑک کر بولی تھی اس کا یہ حق جتاتا انداز ہی تو ہمیشہ اسے زہر لگتا تھا دل کرتا تھا اپنے اوپر موجود اس کے سارے اختیارات ختم کر دے لیکن افسوس وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی سوائے اپنی باتوں سے اس کا دل جلانے کے۔۔۔

"تو تمہیں شوہر کے حق نہیں پتہ آرمینا میڈم۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا وہ ہکا بکا اسے دیکھے جا رہی تھی وہ اس کو ہمیشہ ہی روک نہیں پاتی تھی وہ ہمیشہ اپنی من مانی کرتا تھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔" وہ چہرہ پھیر چکی تھی عالمیار خان نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا وہ اس کے علاوہ کسی دوسری چیز پر دھیان دے یہ وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا بھلا۔۔۔

"تو جاناں پتہ ہونا چاہیے نہ تمہیں آخر کو میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر لیکن کتنی غلط بات ہے تمہیں اپنے شوہر کے حقوق کا ہی نہیں پتہ۔۔۔۔!!!" زبردستی اس کا چہرہ اٹھا اپنی نگاہیں اس کے چہرے پر گاڑتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔!!!" وہ دانت پیستے ہوئے اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ مقابل کی گرفت بلا کی سخت تھی جسے توڑ پانا شاید آرمینا کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

"ہاں میں تمہارا شوہر نامدار۔۔۔" وہ ہنس کر بولتا اس کے لبوں پر جھکا تھا ان کو اپنے عنابی لبوں میں قید کرتے وہ اس کے لبوں پر اپنی شدت لوٹا رہا تھا۔۔۔

آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس کی بے باکی پر لیکن پھر صبح والا واقع یاد آتے ہی اس نے پوری طاقت سے عالمیار کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑے تھے کہ وہ اس کے لبوں کو چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا اس نے ایک نظر اپنے ہاتھوں کو دیکھا تھا یہاں اس کے ناخنوں کے نشانات پوری شان سے چمک رہے تھے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا جو اپنی ہتھیلی کی پشت سے

اپنے لبوں کو رگڑ رہی تھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا اس کا انداز وہ کیوں ہمیشہ اس کے لمس کو اپنے لبوں سے ہٹانے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔۔

آگر اس وقت وہ لیٹ نہیں ہو رہا ہوتا تو اس کی اچھی خبر لیتا لیکن اس وقت تو بس اسے پاشا کے پاس جانے کی جلدی تھی ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے وہ اس کو سیٹ پر شفٹ کرتا اپنی جیکٹ ٹھیک کرتے پھر سے ڈرائیونگ شروع کر چکا تھا اب کی بار گاڑی آرمینا کے کالج کے سامنے آکر رکی تھی۔۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا فضول میں کسی سے زیادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھنا اور ہاں میں نہیں آسکوں گا تمہیں لینے کے لیے تو ضرغام خان آئے گا۔۔۔۔" وہ اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اس کے باہر نکلنے پر بولا تھا جس پر آرمینا نے اسے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔

"بات سنو۔۔۔!!!" اسے ایسے خود کو اگنور کر کے جاتے دیکھ کر وہ اس کے پیچھے آیا تھا اور اس کا ہاتھ تھاما تھا اندر کالج میں انٹر ہوئی رہی کہیں لڑکیوں نے یہ منظر دیکھا تھا لیکن کچھ تو اندر چلی گئی تھیں اور کچھ اگنور کر گئی تھی اور کچھ دلچسپی سے وہ منظر دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آرمینا کی نگاہوں میں چنگاریاں سی بھری تھیں وہ کھلے عام ایسے کیسے کر سکتا تھا وہ غصے سے واپس پلٹی تھی لیکن عالمیار خان نے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا کہ اس کی پشت اس کے سینے سے لگی تھی آرمینا اس کی بے باکی پر سرتا پا سرخ ہوئی تھی لیکن عالمیار خان کے فون بجنے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تو آرمینا اپنی چادر سنبھال کر کالج کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔

عالمیار خان نے ایک نظر اسے دیکھا اور گارڈز کو کچھ ہدایت دیتا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا آج کا دن بہت خاص تھا یہ میسج بھی اس لڑکی کا ہی تھا کہ پاشا جانے

کے لیے بالکل تیار ہے وہ عالمیار کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ وہ پاشا کے ٹھکانے کے بارے میں جانتی تھی ورنہ کبھی عالمیار خان اسے ساتھ لے کر نہیں جاتا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس کی اس وقت مجبوری تھی پاشا کے اس کھوٹے کے ٹھکانے کے بارے میں اس کے بے حد قریبی لوگ جانتے تھے اور عالمیار خان ابھی ان قریبی افراد کی لسٹ میں شامل نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی سے مراسم بڑھانے کی وجہ بھی یہ ہی تھی کہ وہ اس کے کام آسکے اوُر آگر وہ اسے پاشا کے اس ٹھکانے سے آگاہ نہیں کرتی تو وہ اب تک کچھ معلوم نہیں کر سکا ہوتا۔۔۔

ہاں اس نے اس پر کافی سخت محنت کی تھی اس کا رزلٹ بھی ملا تھا لیکن اس کو اس کام میں انتظارِ کرنے کی ضرورت تھی جو وہ بالکل بھی نہیں کر سکتا تھا سو اس نے یہ شارٹ کٹ لیا تھا اس لڑکی کو اس نے زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا بس یہ کہا تھا کہ پاشا نے اس کا حساب کلئیر نہیں کیا ہے تو وہ پاشا سے بس کچھ بات کرنا چاہتا تھا پہلے تو وہ لڑکی انکارِ کر رہی تھی لیکن پھر زیادہ دیر وہ اپنی بات پر قائم نہیں رہ سکی تھی اور عالمیار کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس کے لیے کچھ فیل کرتی ہے کہیں بار اشاروں ہی اشاروں میں وہ عالمیار کو بتانے کی کوشش بھی کر چکی تھی لیکن عالمیار خان کے لیے یہ بات زیادہ اہمیتِ نہیں رکھتی تھی تو اس نے اس بارے میں زیادہ سوچا ہی نہیں بس فوکس اپنے ٹارگٹ پر رکھا جو اسے مکمل کرنا تھا۔۔۔

وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے مسلسل آرمینا کے متعلق سوچ رہا تھا پھر اس نے فون اٹھا کر کسی کو میسج کیا تھا جو اگلے ہی لمحے بلیو ٹک ہوا تھا اور ریپلائی بھی مل گیا تھا وہ کچھ مطمئن ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ گھنٹوں کی مسافت سے پاشا کے فارم ہاؤس کے باہر کھڑا تھا یہاں وہ لڑکی پہلے سے موجود تھیں اور اس کو دیکھتے ہی گاڑی میں آ بیٹھی تھی۔۔۔

"کیسے ہیں آپ۔۔۔!!!" وہ گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر عالمیار خان نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"فائن پاشا نکل گیا ہے کیا۔۔۔۔" وہ ٹرن لیتے ہوئے سامنے روڈ پر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر اس نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"یس تبھی تو آپ کو میسج کیا تھا لیکن میں ایک بات کو لے کر اپ سٹ ہوں۔۔۔"وہ تھوڑی سنجیدہ ہوئی تھی عالمیار خان کا دھیان اسی کی طرف تھا۔۔۔

"کس بات کو لے کر پریشان ہو۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

"اگر پاشا کو کچھ پتہ چلا تو وہ بہت غصے ہوں گے کہ آپ کو میں نے وہاں کا ایڈریس دیا تھا وہ غصے میں کسی کی نہیں سنتے ہیں اور آپ پر اگر انہوں نے غصہ کیا تو۔۔؟؟؟"اسے خوُد سے زیادہ عالمیار خان کی فکر تھی جو عالمیار خان نے بھی محسوس کی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا فکر مت کرو تم۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا تھا کیونکہ آگے کا سارا سٹ اپ وہ کر چکا تھا کہ آگے اسے کیا کرنا ہے سو وہ اس حوالے سے کافی مطمئن تھا وہ۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ لڑکی بھی تھوڑا بہت مطمئن ہو گئی تھی اور اس کی طرف دیکھنے لگی تھی جو نورمل دنوں کی نسبت آج زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی یہ انسان اس کی خواہش سے اب اگے ہوتا جا رہا تھا اس کی خوبصورتی اسے اٹریکٹ کر رہی تھی وہ اگنور کرتا تھا تو لگتا تھا کہ ہاں وہ اگنور کر سکتا ہے۔۔۔

اکثر کہا جاتا ہے حسن والے مغرور ہوتے تھے اور اس کی عملی مثال وہ اپنے سامنے دیکھ چکی تھی عالمیار خان کی صورت میں۔۔۔۔

جو کب سے پہلو میں اتنی خوبصورت لڑکی کے ہوتے ہوئے بھی خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اس نے تو ایک غلط نگاہ بھی اس پر نہیں ڈالی تھی وہ خوامخواہ اتنا تیار ہوئی تھی کوئی فایدہ نہیں ہوا اسے۔۔۔۔۔اپنی تیاری کا کیونکہ جس کے لیے تیار ہوئی تھی اس نے تو ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا اسے۔۔۔

.....

ارواح اس وقت زرانیل خان کے سینے سے چپکی ہوئی تھی وہ بیڈ پر آرام دہ انداز میں بیٹھا تھا اور ارواح کو اس نے بانہوں میں بھرا ہوا تھا وہ لوگ کوئی مووی دیکھ رہے تھے یہ بھی زرانیل خان کی خواہش تھی کہ وہ لوگ ساتھ مووی دیکھیں سو ارواح اس وقت اس کے ساتھ موجود تھی وہ تو کچن کے کام کرنا چاہتی تھی لیکن زرانیل خان نے صاف انکار کر دیا تھا اور اس نے

ساتھ ہی ملازمہ کو کال کر کے بلایا بھی تھا کو سارے کام ختم کر کے واپس جا چکی تھی سو اب ارواح کے پاس اوٗر کوئی بہانہ نہیں تھا اس سے دور جانے کا تو مجبوری میں وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

زرانیل خان نے جو مووی سلیکٹ کی تھی وہ تھی تو ایک آنگلش ایکشن مووی لیکن اس میں ایکشن سے زیادہ رومانس تھا ہیرو صاحب جیسے جیسے ہیروئن کے ساتھ رومانس کرتے زرانیل خان اس کو فل کاپی کرتا ارواح اس کی من مانیان سہتے ہوئے رو دینے کو تھی لیکن وہ اسے بخشنے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔" وہ اس کی گستاخیوں پر رو دینے والی تھی وہ اب اس کی گردن پر لب رکھے ہوئے تھے وہ کب سے اس کی مونچھوں کی چبھن برداشت کر رہی تھی وہ تو کہ لب پیچھے کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

"جاناں۔۔۔"اس کی سرخ ہو چکی شکل دیکھتے زرانیل خان کو اس پر ترس آیا تھا وہ صبح سے اس کو برداشت کر رہی تھی یہ تو ہونا ہی تھا وہ اس کے ماتھے پر لب رکھے اس کے گرد حصار بناتے ہوئے اس کے پھولے گالوں کو لبوں سے چھو چکا تھا۔۔۔

"میں سو جاؤں۔۔۔!!!"وہ سر جھکائے پوچھنے لگی تھی اس وقت سونا ہی بہتر لگا تھا اسے تاکہ وہ اس کی پناہوں سے تھوڑی دیر کے لیے رہائی تو ملے۔۔

"سونا کیوں ہے میں تو جاگ رہا ہوں نہ۔۔۔۔"اس کے رخساروں پر اپنے عنابی لب سہلاتے ہوئے وہ خماری سے بولا تھا ارواح نے اسے گھورا تھا لیکن اس کی نگاہوں میں خماری دیکھتے اس کی پلکیں عارض پر سایہ فگن ہوئی تھی وہ اپنے لبوں کو دباتے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی جو آنکھوں میں چاہت کے موتی لیے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

"وہ بھی سو جائیں۔۔۔!!!" وہ اس کو مفید مشورے سے نوازا رہی تھی زرانیل خان کا مدھم سا قہقہہ روم میں گونجا تھا اس نے اس کی نازک ناک سے اپنی ناک سہلائی تھی۔۔۔۔

"بٹ میرا ارادہ تو اپنی پیاری سی بیگم کی نندیں اڑانے کا ہے تو کیا خیال ہے۔۔۔" اس کی رخسار پر اپنے لب رکھتے وہ ارواح کے رہ سہے اوسان بھی خطا کر گیا تھا نیند اڑانے کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی اس نے زرانیل خان کی بات پر خاموشی اختیار کی تھی کیا کہتی وہ باتیں بھی تو ایسی ہی کر رہا تھا کہ وہ سوائے چپ ہونے کے اور کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔!!!" وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی جیسے کہہ رہی ہو نہیں یہ میں نہیں ہونے دوں گی اور سچ بھی یہ ہی تھا وہ ایسا ہی چاہتی تھی۔۔۔

"کیا نہیں۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا اور ارواح نے اس کے چہرے کی سنجیدگی سے نظر چرا لی تھیں اس کی ناراضگی سے ہی تو جان جاتی تھی اس کی یہ بات وہ بھی تو جانتا تھا پھر بھی اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"پھر۔۔۔" سنجیدگی ہنوز برقرار تھی وہ شاید اس کو جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا یا کچھ بھی لیکن وہ اچھی خاصی پریشان ہو چکی تھی پیشانی پر پسینے کے قطرے بھی آئے تھے اور ہتھیلیاں بھی پسینے سے بھیگ گئی تھی اس کی حالت غیر ہوتے دیکھ کر زرانیل خان نے اس کو زور سے خود میں بھینچا تھا اور اس کے سر پر نرم سا بوسہ دیا تھا۔۔۔

"جاناں میں صرف مذاق کر رہا تھا یار اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی بھلا اتنی بڑی بات نہیں تھی یہ اور تم ایسے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے چہرے پر

گھبراہٹ کے اثرات دیکھتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا تھا اس کا ارادہ اسے پریشان کرنے کا تو ہرگز نہیں تھا۔۔۔۔

"آپ بہت برے ہیں میری جان ہلکان کر کے کہہ رہے ہیں کہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔۔" وہ اس کے کشادہ سینے پر مکے مار رہی تھی اور زرانیل خان اس کی حالت دیکھتے ہوئے خود کو کوسنے لگا کیا ضرورت تھی مذاق کرنے کی اس نے تو ایسے ہی ایک لائن بھول فی تھی لیکن ارواح اس کی بولی گئی اس لائن کو اتنا سنجیدہ لے چکی تھی۔۔۔۔

"یار تم سے اب مذاق بھی نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔" ناک پھر سے اس کی ناک سے سہلائی تھی ارواح نے اسے گھورا تھا اور وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اس کی سانسوں کو اپنے قبضے میں لیا تھا۔۔۔۔

ارواح کے ہاتھ بے ساختہ اس کی گردن گئے تھے اوروہ اسے خود کے ساتھ مزید لگاتے ہوئے اس کی سانسوں کو اپنی دسترت میں لیے خود کے لبوں کو سیر اب کر رہا تھا۔۔۔۔

ارواح اس کی بڑھتے شدت کو بمشکل سے اپنے لبوں پر برداشت کر رہی تھی جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مزید مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈیلتے ہوئے وہ جیسے ان کی ساری نازکی محسوس کرنے کا خواہاں تھا لیکن ارواح کی پھولتی سانسوں کو محسوس کرتے وہ اس کے لبوں سے نرمی سے اپنے لب جدا کر چکا تھا ارواح نے اس کی شرٹ پر گرفت مضبوط کی تھی اور زرانیل خان نے اس کی پیٹھ سہلائی تھی وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اور زرانیل خان نے اس کو سیدھا کرتے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔

"مجھے۔۔۔۔۔بھوک۔۔۔"اس کے ارادے دیکھتے وہ منمنائی تھی ان لوگوں نے صبحِ کا ناشتہ ہی کیا ہوا تھا حالانکہ ملازمہ سے زرانیل خان نے لنچ بھی ریڈی کروایا تھا سو ارواح کا ارادہ اب لنچ کرنے کا تھا تاکہ تھوڑی دیر تو بچت ہو جائے اس کی۔۔۔۔

"مجھے کھا جاؤ۔۔..."اس کی گالوں کو چُومتے ہوئے وہ ہنستے ہُوئے بولا تھا وہ مسکراتے ہوئے بہت پیارا لگ رہا تھا ارواح بے ساختہ اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

زرانیل نے اسے خود کو تکتے پایا تو حیران ہوا کیونکہ وہ ایسی بے اختیاری کبھی نہیں دکھاتی تھی لیکن پھر ارواح کی محویت نوٹ کرتے عنابی لبوں کے گوشے مسکرائے تھے۔۔

"کیا زیادہ پیار آرہا ہے مجھ پر۔۔۔۔تو ایسے دیکھنے کے بجائے مُجھے ایک لپ کس دے دو۔۔۔۔" وہ بے باکی سے اس کے گلابی لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تو ارواح بڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اپنے سر پر بھی ہاتھ مارا جیسے خوُد کو کوسا ہو اس بے اختیاری کے لیے۔۔۔

"آپ بہت بے شرم ہیں ہر وقت آپ کو۔۔۔؟؟؟" وہ شرم کی وجہ سے جملہ بھی مکمل نہیں کر پائی تھی اور زرانیل خان نے دلکش قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"کیا کرنا ہوتا ہے مُجھے ہر وقت زرا بتاؤ تو۔۔۔۔" وہ ہنستے ہُوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

ارواح نے دانت کچکچائے تھے وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا تھا اور وہ اس نے اس کو اپنے اوپر سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن زرانیل خان نے نرمی

سے اس کی کلائیوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھے تھے پھر سے اس کو خود پر حاوی دیکھ کر وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

"جاناں بس ایک گھنٹہ اور پھر ہم لنچ کریں گے ناں۔۔۔۔" وہ اس کی شرت کے پہلے بٹن پر ہاتھ رکھ چکا تھا اور بٹن کھولتے ہی وہ اس کی بیوٹی بون کو چومنے لگا تھا ارواح نے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو اس کے وجودِ کی گہرائیوں میں کھونے لگا تھا اس کے لبوں کی حرکت پر وہ اپنی آنکھیں میچ چکی تھی زرانیل خان نے اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر اس کی آنکھوں کو چوما تھا وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی۔۔۔

"پتہ ہے میری ایک خواہش ہے۔۔۔۔!!!" اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے وہ سرگوشی نما انداز میں بولا تو ارواح نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟" کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے یہ لفظ نکلا تھا۔

"یہ ہی کہ تم کبھی میری شدتوں میں میرا ساتھ دو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے میرے ساتھ۔۔۔۔"

"پلیز۔۔۔" وہ اس کی معنی خیز اور بے باک باتوں پر سٹاپ لگانے کے لیے اس کے لبوں پر اپنے ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔۔

"افففف ایک تو تم شرماتی بہت ہو یار رات کے بعد تو یہ تھوڑی کم ہو جانی چاہیے تھی لیکن یہ تو اور بڑھ گئی ہے کچھ کرتے ہیں بھئی۔۔۔۔ سیریس مسلہ ہے۔۔۔۔" وہ اپنے لبوں پر اس کے ہاتھوں کے نرم لمس کو محسوس کرتے ہوئے دھیما سا مسکرایا تھا ارواح نے سٹپٹا کر اس کے لبوں سے لب پیچھے

کرنے کی کوشش کی تھی لیکن زرانیل خان نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔۔۔۔

"آپ نہیں کریں پلیز۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں سرخی سی چھلکنے لگی تھی اس کی باتوں کو سنتے وہ سر تا پا سرخ ہو رہی تھی اور وہ اب اس کی شرٹ کا دوسرا بٹن بھی کھول چکا تھا اور اس کے بلاؤز کے اوپر سے اس کے نازک حصے کو سہلانے لگا تھا۔۔۔

ارواح کو گھبراہٹ ہوئی تھی اس کے ہاتھوں کے کھردے لمس سے حالانکہ رات کو وہ یہ سب کچھ برداشت کر چکی تھی لیکن اب نجانے کیوں اس کی حالتِ ایسی ہو رہی تھی زرانیل خان نے ایک ایک کر کے شرٹ کے سارے بٹن کھولتے اسے ارواح کے تن سے جدا کیا ہوا تھا اور اوپر کو ہوتے

وہ اپنی شرٹ کے بٹن بھی کھول چکا تھا اسے اتار کر ارواح کی شرٹ کے ساتھ پھینکتے ہوئے وہ اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

جو پھر سے آنکھیں بند کیے ہوئے تھی زرانیل خان نے اس کی گردن کو اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا اس کی خوشبو میں گہرا سانس بھرتے اس کی خوشبو کو خود میں انہیل کیا تھا۔۔۔

"کچھ بولو۔۔۔" اس کی گردن سے لب نیچے لے جاتے وہ شاید اس کی میٹھی میٹھی سرگوشیاں سننا چاہتا تھا جو وہ رات کو بھی کم ہی سن سکا تھا کیونکہ وہ اس کے قریب آتے ہی ایسے ہی خاموش ہو گئی تھی اب کی بار وہ خود اسے بات کرنے پر اکسا چکا تھا لیکن وہ ہنوز خاموش تھی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ جیسے اس کی گستاخیوں کو خاموشی سے جھیلنا چاہتی تھی لیکن زرانیل خان بھی اپنے نام کا ایک اس نے اس کے بلاؤز کی سٹرپ میں

انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کی گہرایوں پر اپنی نظریں مرکوز کی تھیں اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتے وہ اب کی بار بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی لیکن زرانیل خان نے اس کی انگلیوں کو بیڈ شیٹ سے آزاد کرتے اپنی انگلیوں میں الجھایا تھا اور اس کے کندھوں پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

"جاناں کچھ بولو۔۔۔"لب پوری طرح سے اس کی نرمی کو محسوس کر رہے تھے اور وہ ان نازک لمحات میں اس کی آواز سننا چاہتا تھا۔۔۔

"کیا بولوں میں۔۔۔۔؟؟؟؟"وہ ہونٹ ٹھیرے کیے بولی تھی آنکھیں بند تھیں وہ شرٹ لیس تھا اسے ڈھیروں حیا محسوس ہو رہی تھی لیکن شاید خود کی حالت سے واقف نہیں تھی کہ اس وقت وہ خود بھی اس کے سامنے شرٹ لیس ہی تھی۔۔۔

"کچھ بھی جو تمہارا دل کرے تمہارا زرانیل خان آج تمہاری ہر بات سنے گا۔۔۔۔"اس نے اپنی انگلی سے اس کے بیلی بٹن کو سہلایا تھا وہ مچلی تھی لیکن لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی تمہارا زرانیل خان سن کر۔۔۔۔

"تمہارا زرانیل۔۔۔"وہ سرگوشی سے بھی کم آواز میں بولی تھی زرانیل خان نے پہلی بار ان لبوں سے اپنا نام سنا تھا انعام دینا تو بنتا تھا سو ان نازک پنکھڑیوں پر جھکا تھا اور انہیں اپنے عنابی لبوں میں قید کیا تھا ارواح پھر سے اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے اس کی انگلیوں سے اپنی انگلیاں نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی لب بری طرح سے اس کی قید میں پھڑ پھڑا رہے تھے لیکن وہ ہر چیز فراموش کیے ان کی نازکی کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

ارواح مشکل سے اس کے لمس کو سہہ رہی تھی ورنہ ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی وہ بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔وہ پوری شدت سے ان لبوں کو اپنے

انداز میں انعام دے رہا تھا بہت دیر تک وہ اس پر جھکا رہا تھا کہیں لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے کمرے میں ارواح کی دھونکی کی مانند چلتی سانسوں کا ساز تھا زرانیل خان اس کے دل کی دھڑکن کو قریب سے محسوس کر رہا تھا وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور اس کے بھیگے لبوں کو جنہیں وہ اپنی شدت سے اچھا خاصا گیلا کر چکا تھا سہلایا تھا اور ارواح تیز تیز سانس رہی تھی۔۔۔۔

"یس یور زرانیل او نلی اینڈ او نلی یورز۔۔۔۔"شدت سے بھرپور انداز میں اس نے سرگوشی کی تھی۔

ارواح کے لب ہولے سے مسکرائے تھے۔۔۔

"ہمیشہ میرے ہی رہیں گے نہ آپ کبھی مجھ سے الگ تو نہیں ہوں گے آپ اور کبھی مجھ پر شک تو نہیں کریں گے۔۔۔۔؟؟؟"وہ نجانے کس احساس

کے تحت یہ سب پوچھنے لگی تھی زرانیل خان کو حیرانگی ہوئی وہ اتنے نازک لمحات میں ایسا کیوں بول رہی تھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

"ہمیشہ ساری زندگی اور کبھی نہیں کروں گا اپنی اتنی پیاری بیوی پر شک۔۔۔اگر کبھی ایسا موقع آیا نہ تو تم مجھے اپنے ساتھ کھڑے پاؤ گی جیسے تم نے میرا ساتھ دیا جب میرے اپنوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اتنے اہم موقع پر مجھے اکیلا کر دیا۔۔"اپنی فیملی کے زکر پر وہ اداس اور غمگین ہوا تھا ظاہر ہے اسکے اپنے تھے وہ اور خونی رشتے کہنے سے ختم تھوڑی ہو جاتے ہیں۔۔۔

"آپ آپ کو سب کی یاد آرہی ہیں ناں۔۔۔؟؟؟"وہ بولی تو زرانیل خان نے سر ہلایا تھا وہ اس سے جھوٹ تو نہیں بول سکتا تھا یہ سچ تھا اسے وہ لوگ بھولے کب تھے جو وہ انہیں یاد کرتا وہ تو کل سے ہر پل انہیں یاد کر رہا تھا

نجانے کیوں دل میں یہ امید سی تھی کہ وہ لوگ اس کے پیچھے آئیں گے لیکن کب تک یہ وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

"میری وجہ سے ہوا یہ سب کچھ۔۔۔" وہ لبوں کو کاٹتی ہوئی بولی تھی زرانیل خان نے سرد نگاہیں اس کے چہرے پر ٹھکائی تھی۔۔۔

"نہیں ارواح تم میری بیوی ہو میری فیملی کے لیے یہ اہم ہونا چاہیے تھا ناں کہ باقی ساری باتیں لیکن ان لوگوں نے فرسودہ روایات کو برقرار رکھا میری خوشی سے زیادہ ان کے لیے وہ روایات اہم تھیں تو وہ مجھے بھی پھر یہ فیصلہ کرنا پڑا۔۔۔ لیکن تم دیکھنا دادو جان مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں کچھ دنوں تک خود ہی آجائیں گے یہاں۔۔!!!" وہ جیسے خود کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔

"انشاءاللہ وہ ضرور آئیں گے آپ پریشان مت ہوں بہت جلد آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوں گے ان کے پاس۔

۔"وہ گھر والوں سے بچھڑنے کے غم سے باخوبی واقف تھی اس درد کو اچھے سے محسوس کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ جس غم سے آپ خود گزر چکے ہوں آپ اس تکلیف کو بہت اچھے سے محسوس کرتے ہیں۔۔۔

"انشاءاللہ۔۔۔"اس نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو ارواح آسودگی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اوزر زر انیل خان کچھ سوچنے لگا تھا اپنے ماں باپ کی وہ نظریں یاد آئی تھیں اتنا تو جانتا تھا کہ یہ سب کچھ کیا دھرا اس الیمشہ کا تھا وہ ہی ہر وقت ان کی جاسوسی میں لگی رہتی تھی۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 32

.....

آرمینا کالج کے اندر داخل ہوئی تو اس کو سامنے ہی وہ لڑکا مل گیا تھا جو اس کے پیچھے پڑا تھا اس نے اسے اگنور کیا اور اپنے راستے چلنے لگی تھی لیکن وہ تو اسے اتنے دن بعد کالج دیکھ کر کافی خوش لگ رہا تھا سو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا

تھا آرمیناس کی نظروں کو خوُد پر محسوس کرتے دانت پیستے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ یکادم وہ آگے کو ہوتے اس کے سامنے آیا تھااوُر آرمیناد وقدم پیچھے ہوئی تھی آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھے جارہی تھی جواب اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"مسٹر۔۔۔!!!" وہ ضبط سے بولی تھی اب تواس لڑکے کی بدتمیزی وہ برداشت نہیں کرپارہی تھی پہلے ہی عالمیار خان کی وجہ سے اس کاموڈ سخت خراب تھااور اوپر سے یہ۔۔۔۔

"مس آرمیناجھے آپ سے بات کرنی ہے اگر آپ سکون سے میری بات سن لیں تو۔۔۔!!!" وہ اس کے مس آرمیناکہنے پر حیران ہوئی تھی وہ اس کانام جانتا تھااسے پریشانی ہوئی تھی۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔!!!" وہ اس کو کسی طرح یہاں سے بھیجنا چاہتی تھی کیونکہ اس کی کلاس کا ٹائم بھی ہونے والا تھا اور دوسرا وہ ایسے کسی راہ چلتے انسان سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں تھی۔۔۔

"آپ ہی کو تو غور سے دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔!!!" وہ اس کے نازک سراپے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کی بے باکی پر آرمینا کو لگا وہ کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جائے گی بھلے کتنی ہی خود کو مضبوط اور بہادر سمجھتی تھی لیکن تھی تو ایک کمزور سی لڑکی۔۔

اس نے اسے اگنور کرتے وہاں سے جانا چاہا تھا لیکن ایسا کر نہیں پائی تھی کیونکہ وہ اس کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا آرمینا نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میڈم آپ ہی کا فایدہ ہے بات کرنے مسٹر عالمیار خان کے متعلق بات کرنے والا ہوں یقیناً آپ سننا چاہیں گی۔۔۔!!!" عالمیار خان کے زکر پر آرمینا کے کان کھڑے ہوئے تھے وہ عالمیار خان کو کیسے جانتا تھا اس نے لب بھیچے تھے۔۔۔۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں سننا ہے اس متعلق کچھ بھی۔۔" وہ ایسے کسی کی بات پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی بھلے وہ عالمیار خان کا نام لے رہا تھا لیکن پھر بھی وہ ایسے نہیں اس کے ساتھ چل کر اس کی بات سن سکتی تھی اگر کچھ ہو گیا تو وہ ہر قدم پر احتیاط کرتی تھی۔۔۔۔

"اپنے ہسبنڈ کے متعلق بھی نہیں جو اس وقت کسی اوٗر کے ساتھ رنگ رلیاں منانے میں مصروف ہے۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے چن کر لفظوں کا چناوٗ کر رہا تھا۔۔۔

وہ کیسے جانتا تھا عالمیار خان اس کا شوہر ہے۔۔۔

"دیکھیں آپ جو کوئی ہیں جو میرے بارے میں جانتے ہیں یا جو کچھ عالمیار خان کے متعلق جانتے ہیں مجھے اسے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے سو پلیز میرا راستہ چھوڑ دیں ورنہ میں آپ کی کمپین کر دوں پرنسپل آفس میں۔۔۔" وہ آنکھ اٹھا کر وران کرنے لگی تھی لیکن وہ کچھ پر اسرار انداز میں مسکرایا تھا کہ آرمینا کو حیرت ہوئی کتنا ڈھیٹ انسان تھا وہ جو اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"یہ دیکھیں۔۔۔" اس نے سیل فون سے ایک فوٹو نکال کر آرمینا کے سامنے کی تھی وہ اسی لڑکی کی فوٹو تھی عالمیار خان کے ساتھ۔۔۔۔

آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ فوٹوز دیکھ کر عالمیار خان پر شک تو اسے پہلے سے ہی تھا لیکن اس طرح کا اس کا کسی لڑکی کے ساتھ تعلق ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس نے گہرا سانس لیا تھا اس وقت جیسے کھلی فضا میں جیسے ایکسیجن کی کمی سی ہو گئی تھی۔۔

"اگر آپ چاہیں تو آپ کو وہاں لے کر جا سکتا ہوں یہاں یہ لوگ اس وقت گئے ہیں وہ یہاں گئے ہیں وہ مہذب لوگوں کی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔"وہ آرمینا کے چادر میں چھپے چہرے کو دیکھ کر وہ تھوڑا سا جھکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آرمینا سوچ میں پڑ گئی تھی اچھا موقع تھا اس کے پاس عالمیار خان کے خلاف ثبوت حاصلِ کرنے کے لیے وہ اس لڑکے کے ساتھ جانے کا سوچ رہی تھی لیکن ایک غیر مرد پر بھروسہ وہ کیسے یہ رسک لے سکتی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی اس لڑکے کے ساتھ پائی جاتی تھی وہ اکثر ان کو ایک ساتھ دیکھتی تھی اگر یہ کہہ رہا تھا تو یقیناً سچ ہی کہہ رہا تھا آرمینا نے پریشانی سے پیشانی مسلی تھی وہ فیصلہ نہیں کر پائی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے ایک طرف اپنی پوری زندگی تھی تو دوسری طرف عالمیار خان کا سچ۔۔۔

اگر وہ جاتی تو شاید اسے عالمیار خان کے بارے میں کچھ پتہ چل جاتا تو وہ سب کے سامنے اسے بے نقاب کر سکتی تھی۔۔۔۔

"میں چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔۔!!!!" وہ کچھ سوچتے پل میں ہی فیصلہ کر گئی تھی آگر اس فیصلے کے نتائج سے آگاہ ہوتی تو یہ غلطی کبھی نہیں کرتی لیکن وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی پارکنگ میں آئی تھی اور پیچھے بیٹھ گئی تھی آگے بیٹھنے کے لیے وہ راضی نہیں تھی۔۔۔

اس لڑکے لیے یہ ہی کافی تھا کہ وہ اس کے ساتھ چلنے کے لیے راضی ہو گئی تھی رات سے وہ ایک ان دیکھی اگ میں جل رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر دے وہ عالمیار خان کے بارے میں سب کچھ جان گیا تھا رات میں ہی وہ لڑکی بھی جانتی تھی اور اب یہ ان کی پلاننگ ہی تھی کہ وہ دونوں مل کر آرمینا اور عالمیار کو یوز کر رہے تھے لیکن آرمینا ان کی پلاننگ سے بالکل بے خبر تھی۔۔۔

وہ پیچھے بیٹھی مسلسل اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی ایسا تو کچھ نہیں کیا تھا اپنی زندگی میں جو اسے عالمیار خان ملا تھا۔۔۔

وہ لڑکا ڈرائیونگ کرتے مسلسل اس کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا فون پر وہ اس لڑکی کو میسج کر چکا تھا لہذا وہ بھی الرٹ ہوئی تھی اور اپنے پلان پر کام شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

آرمینا کی گرفت اپنے بیگ پر مضبوط تھی چادر اس کے گرد اچھے سے لپٹی ہوئی تھی وہ مسلسل آیات کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

ایک غیر پر بھروسہ کر کے وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی لیکن اسے احساس نہیں تھا لیکن آگے چلتے اس کی زندگی میں جو طوفان آنے والا تھا وہ اچھے سے سمجھ جانے والی تھی کہ وہ کیا کرنے والی تھی۔۔۔

.....

ابر شم سیل فون پر بیزی تھی تعزیز خان تب کا گیا نہیں آیا تھا سفر ا اس کے ساتھ آ بیٹھی تھی لیکن وہ اسے اگنور کر گئی تھی اس وقت تو وہ بس بات کو لے کر مطمئن تھی کہ تعزیز خان نے سب وقت رہتے آچھے سے ہینڈل کر لیا تھا

ورنہ اسے سب کے سامنے اچھی خاصی شرمندہ ہو جاتی ڈائزین کی وجہ سے۔۔۔۔

"یو نو واٹ ابر شم تُمہارا یہ جو سیکٹریری ہے ناں یہ بہت چالاک انسان ہے اس کو رکھ کر تم نے غلطی کی ہے تم بہت پچھتاؤ گی دیکھ لینا۔۔۔؟!!!" سفرا سے اپنی ہار ہضم نہیں ہو رہی تھی تلملا کر رہ گئی تھی وہ جب ابر شم لوگوں کا ڈیزائن سلیکٹ ہوا تھا۔۔۔

"ریلی اگر پچھتاؤ ہو گا تو مُجھے ہو گا تمہیں اس بات کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے ویسے ہمارے ڈیزائن کے اپر وہو جانے کا غم کھائے جا رہا ہے ناں تمہیں۔۔۔!!!" ابر شم نے فون ٹیبل پر رکھا تھا اور سیدھی ہوئی تھی سفرا نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"یہ تو تمہارا سیکٹریری ہے اس نے دو نمبری کی ہے۔۔" وہ بوکھلاہٹ میں الٹا سیدھا بول گئی تھی جب بعد میں احساس ہوا تو اس نے ابر شم کو دیکھا جو طنزیہ انداز میں اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

"کیا دو نمبر کام کیا ہے اس نے بتاؤ تو مجھے۔۔۔۔؟؟؟" ابر شم ٹھوڑی ہاتھوں پر ٹکائے اسے دیکھے جا رہی تھی جانتی تھی اس کا ڈیزائن چوری کیا گیا تھا لیکن آخر کون تھا اس آفس میں جو اس کی ساری انفارمیشن اس لڑکی کو دیتا تھا۔۔۔۔

"اس نے مجھے تو کچھ اور کہا تھا لیکن یہاں۔۔۔!!!" وہ کچھ سوچتی ہوئی بولی تھی ارادہ تھا ابر شم کو تعزیز خان سے بد گمان کرنے کا سو وہ اپنی طرف سے فرضی کہانی بنا چکی تھی لیکن جانتی نہیں تھی ابر شم کی نظریں خاصی تیز تھیں۔

"کیا کہا تھا اس نے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟؟"تعزیز خان نے اس سفرا سے بات کی یہ سوچ ہی اس کے اعصابوں پر کاری ضرب لگا گئی تھی پہلے کی بات اور تھی لیکن اب وہ ایسا کچھ برداشت نہیں کرنے والی تھی۔۔۔

"اس سے پوچھ لینا تم اچھے سے بتائے گا وہ میرے بارے میں اینڈ ایک بات بولوں بہت ہینڈسم اوَر ہوٹ ہے وہ کیا بوڈی ہے اس کی تمہیں تو موجیں ہوں گی ہر وقت اس کے ساتھ جو رہتی ہو۔۔۔"وہ کچھ کہتی کہ تعزیز خان واپس آچکا تھا اور سفرا اسے محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگی تھی لیکن اس نے سفرا کو پوری طرح سے اگنور کیا تھا اور ابر شم کی طرف متوجہ ہوا تھا جو اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

سفر اان لوگوں سے زرا سی فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی بلکہ وہ بیٹھ گئ تھی سو وہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے انجان تھی ہاں لیکن تعزیز خان کا حق جتاتا بھرپور انداز اسے بہت کچھ بیان کر رہا تھا۔۔۔

"میم گرینی کی بار بار کال آرہی ہے انہیں کیا کہوں وہ بار بار پوچھ رہی ہیں ہم لوگ کب تک واپس آئیں گے۔۔۔۔!!!!"تعزیز خان ابر شم کو گرینی کی کال سے متعلق بتانے لگا تھا جس پر اس نے تعزیز خان کو دیکھا تھا جس کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

"گرینی کو بولو ابھی ہمیں ٹائم لگے گا۔۔۔"وہ آہستگی سے بولی تھی گرینی کو نجانے کیوں انکو واپس بلانے کی جلدی تھی وہ سمجھ نہیں سکی تھی لیکن وہ میٹنگ درمیان میں ادھوری چھوڑ کر تو ہر گز نہیں جاسکتے تھے سو تبھی اس

نے کہا تھا تعزیز خان سے کہ وہ گرینی کو بتا دے وہ لوگ تھوڑا سا لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔

میٹینگ دوبارہ سے شروع کی گئی تھی اور باقی کا پروسیس مکمل کیا تھا۔۔۔

ابر شم لوگوں نے ان کے کنٹریکٹ شرط کے مطابق ان کے لیے نئے ڈیزائن کے کپڑے تیار کرنے تھے جو پہلے ان کے آفس کی آفیشل ماڈل کے فوٹو شوٹ کے بعد ہی اس کمپنی کے حوالے کیے جانے تھے۔۔۔۔

ابر شم اور تعزیز خان کو وہاں کافی دیر ہو گئی تھی تعزیز کو دوبار گرینی کال پر گھر آنے کا کہہ چکی تھیں لیکن اب ابر شم اس کمپنی کے سی ای او سے مل رہی تھی۔۔۔

وہ غالباً اسے کچھ اہم بتا رہا تھا کپڑوں کے کلرز اور باقی چیزوں کے متعلق جو ابر شم نے غور سے سنا تھا اور ان کی ساری ڈیمانڈز نوٹ کر لی تھیں وہ لوگ تقریباً دوپہر کے بارہ بجے اس کمپنی سے نکلے تھے ابر شم کا ارادہ تو آفس جانے کا تھا لیکن پھر گرینی کا خیال آتے ہی وہ لوگ گھر چلے آئے تھے۔۔۔

جانتی تھی اگر وہ لوگ لیٹ گئے تو گرینی خفا ہوں گیں۔۔۔۔۔

ابر شم نے ائزم کو میسج کیا تھا جو سنگل ٹک ہی رہا تھا شاید وہ بھی اس وقت بیزی تھا لیکن ائزم کو سوچتے ابر شم کے لب مسکرائے تھے اس نے لبوں کے کناروں کو دانتوں تلے دبایا تھا اور اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی تعزیز خان کا دھیان اس پر ہی تھا۔۔۔۔

ابر شم کے زہن میں اس وقت پوری طرح سے ائزم چھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ لوگ رانا مینشن پہنچ چکے تھے۔۔۔

••••••

عالمیار خان خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ لڑکی شاید اپنے فون میں بیزی تھی اور عالمیار خان کا سارا فوکس بھی ڈرائیونگ پر تھا اس لڑکی کا ارادہ تو عالمیار خان سے بات کرنے کا تھا لیکن اس کا سرد انداز دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی عالمیار خان سے کچھ بولنے کی سو وہ خاموشی سے اپنے فون میں انسٹاگرام سکرول کرنے لگی تھی۔۔۔

"آرمینا آپ کی کزن ہے نہ۔۔۔۔؟؟؟" اس لڑکی نے فون سے سر اٹھا کر اچانک سے عالمیار خان کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جس پر عالمیار خان کی

آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ آرمینا کو کیسے جانتی تھی اور اس کے بارے میں بات کیوں کر رہی تھی۔۔۔

"تم کیسے جانتی ہو اسے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال کے بدلے اپنا سوال پوچھ چکا تھا اس لڑکی نے عالمیار خان کو ڈھنگ سے جواب نہ دیتے پا کر دانت کلکجائے تھے عالمیار خان سے کسی اچھے کی امید تو اسے تھی نہیں وہ لوگ رات کو ہی جان گئے تھے کہ عالمیار کی شادی ہو چکی ہے اس وقت وہ بہت رونے لگی تھی لیکن پھر ان لوگوں نے پلان بنایا تھا آرمینا اور عالمیار کو ایک دوسرے سے بد گمان کرنے کا۔۔۔

یہ عالمیار خان کو وہاں کوٹھے پر لے کر جانا بھی ان کے پلان میں شامل ہو گیا تھا یہ بات طے تو پہلے ہوئی لیکن پھر آرمیناوالی بات معلوم پڑنے پر ان لوگوں نے پلان تھوڑا سا تبدیل کر دیا تھا۔۔۔

وہ لوگ آرمینا کی تصویریں ایڈٹ کر چکے تھے اتنے اچھے سے ٹکنالوجی کا استعمال کیا گیا تھا کہ ان تصویروں کو دیکھ کر حقیت کا ہی گمان ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

اب پلان کے مطابق اسے وہ ساری تصویریں عالمیار خان کو دکھانی تھیں وہ مواقع دیکھ رہی تھی کہ کب وہ عالمیار خان کو یہ تصویریں دکھائے دوسری طرف سے میسج تو اسے مل چکا تھا کہ وہ آرمینا کو اپنے ساتھ لا رہا ہے وہ تب سے مسلسل سوچ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔۔

"میں اسے بھلا کیسے نہیں جانتی ہوں گی۔۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی تو عالمیار خان کو حیرت ہوئی تھی کہ آرمینا کا بھلا اس لڑکی سے کیا لنک۔۔۔۔

"مطلب۔۔" عالمیار کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہوا تھا وہ ان سب کاموں میں آرمینا کو تو انوالو نہیں کرنا چاہتا تھا اسے اس سب سے دور رکھنا چاہتا تھا لیکن یہ لڑکی اور اس کی باتیں اسے پریشان کر رہی تھیں وہ لوگ تقریباً سارا رستہ طے کر چکے تھے پاشا کے ایک ادمی سے اس کا رابطہ تھا جو اسے بتا چکا تھا کہ وہ اب اس کوٹھے پر پہنچ گیا تھا عالمیار خان کا ارادہ بھی جلدی سے جلدی وہاں پہنچنے کا تھا لیکن اب درمیان میں آرمینا کے زکر وہ الجھا تھا۔۔۔

"مطلب وہ میرے دوست کی گرل فرینڈ ہے۔۔۔!!!" اس نے گرل فرینڈ پر زور دیا تھا عالمیار کی گرفت گاڑی کے سٹرانگ پر سخت ہوئی تھی ہاتھوں پر سبز ونگز ابھری تھیں تو لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے اس کی گھیٹا بات پر عالمیار خان کا خون کھولنے لگا تھا ایک اشتعال سا برپا ہوا

تھا اس کے تن بدن میں وہ مشکل سے خود کو روکے بیٹھا تھا ورنہ اس بکواس پر وہ مقابل بیٹھی لڑکی کو اچھی خاصی سنا سکتا تھا۔۔۔۔

پر ایک وجہ سے وہ کچھ بولنے سے قاصر تھا اؤر دوسرا وہ آرمینا کو جانتی تھی یہ بات عالمیار خان سے ہضم نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

"کونسا دوست۔۔۔؟؟؟" وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولا تھا مقابل بیٹھی لڑکی اس کی حالتِ دیکھتے ہوئے ایک پل کے لیے گھبرائی تھی لیکن پھر سنبھل گئی تھی اسے عالمیار خان کو پانا تھا سو کچھ تو کرنا ہی تھا وہ سوچنے لگی تھی۔۔۔

"وہ جو ہمارے ساتھ کام کرتا ہے آپ اسے نہیں جانتے ہیں وہ میرے ساتھ کالج میں ہوتا ہے اؤر آرمینا بھی اسی کالج میں پڑھتی ہے دونوں کی کافی کلوز

اور ڈیپ فرینڈ شپ ہے اسی نے بتایا مجھے آرمینا آپ کی کزن ہے ورنہ مجھے کیسے پتہ چلتا۔۔۔۔"وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی یہاں تک اگر ان کا پلان کامیاب ہوا تھا تو آگے بھی ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

"کالج میں۔۔۔۔"عالمیار خان نے یہ لفظ دوہراتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی ناکام سعی کی تھی۔۔۔

"یہ دیکھیں یہ ان دونوں کی ساتھ کی تصویریں ہیں وہ دونوں ہر وقت ساتھ ہوتے ہیں ویسے تو میرا جو دوست ہے وہ ایک لڑکی کے ساتھ زیادہ دن ٹکتا نہیں یے اسے بس چند دن ہی کافی ہوتے ہیں کسی لڑکی کے ساتھ ٹائم گزارنے کے لیے لیکن کہہ رہا تھا یہ لڑکی بہت خوبصورت ہے تو اس کے زیادہ وقت۔۔۔۔"وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی کیونکہ عالمیار خان نے گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک تیز کر دی تھی اس نے بس پہلی ہی تصویر

دیکھی تھی جو کافی بولڈ تھی آرمینا کا سر اس لڑکے کے کندھے پر تھا اور وہ اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا منظر شاید کسی ہوٹل روم کا تھا۔۔۔۔عالمیار خان اس ایک تصویر کو دیکھتے ہی اپنے اپے میں نہیں رہا تھا اس نے اس لڑکی کے ہاتھ سے فون لے کر اتنی زور سے گاڑی کے شیشے پر مارا تھا کہ وہ اسی لمحے چکنا چور ہوا تھا اور ساتھ ہی شیشہ بھی وہ لڑکی منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔

اس نے کیا سوچا تھا اور عالمیار خان کا ری ایکشن وہ ایک دم سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"آپ نے میرا فون کیوں پھینکا یہ ساری تصویریں تو مجھے میرے دوست نے بھیجی تھیں کہہ رہا تھا ہمارا دن بہت اچھا گزرا تھا ہم ساتھ تھے اور وہ اور بھی

بہت کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔"وہ ایک دم سے سنبھلی تھی اور پھر سے شروع ہو گئی تھی لوہا گرم تھا اسے ایک اور ضرب لگانی تھی۔۔۔۔

"ویسے یہ لڑکی کافی شریف لگتی تھی گھر سے چادر کر کے آتی تھی لیکن کالج میں توبہ توبہ مجھے تو کل پتہ چلا کہ وہ آپ کی کزن ہے آپ کو اسے روکنا چاہیے یہ کتنی غلط بات ہے آپ لوگ اسے کالج پڑھنے کے لیے بھیجتے ہیں اور وہ ہوٹلنگ کرتی پھرتی ہے سارا سارا دن مجھے تو اس لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ وہ آپ کی کزن ہے بھلا اتنی عجیب لڑکی آپ کی کزن کیسے ہوئی۔۔۔۔۔"وہ جان بوجھ کر کزن کا لفظ یوز کر رہی تھی کیونکہ اگر بیوی کا لیتی تو ممکن تھا کہ عالمیار خان الرٹ ہو جاتا اور ان کا پلان ہی خراب ہو جاتا۔۔۔

"اوو پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔۔ تم میرے سر میں درد ہے۔۔۔" اگر یہ لڑکی اس وقت اتنے اہم موقع کے بجائے کسی اور موقع پر اس کے ساتھ موجود ہوتی اور یہ بکواس کرتی تو وہ اب تک اسے ان لفظوں کی اچھے سے سزا دے چکا ہوتا لیکن افسوس کہ وہ جس کام کے لیے اسے ساتھ لایا تھا وہ اس کام سے کہیں زیادہ ضروری تھا۔۔۔

وہ لوگ کوٹھے کے سامنے کھڑے تھے پاشا تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے یہاں آ چکا تھا یہ بات عالمیار خان کو اپنے کان میں لگے آلے سے پتہ چل گئی تھی۔۔۔

"میں سر دبا دوں آپ کا۔۔۔؟؟؟؟ وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپ ٹپا کر بولی تھی کسی طرح کچھ وقت گزرنے کا ویٹ کرنا تھا اسے لیکن گاڑی روکتے ہی عالمیار خان نکل گیا تھا باہر وہ بھی اس کے ساتھ ہی نکلی تھی وہ لوگ دونوں ساتھ اندر آئے تھے۔۔۔

وہ اکیلا ہوتا تو شاید دروازے پر موجود لوگ اسے اندر نہیں جانے دیتے لیکن اس کے ساتھ موجود لڑکی کو دیکھ کر وہ لوگ راضی کو گئے تھے اور وہ اندر آ چکے تھے۔۔۔۔

اندر کا منظر عالمیار کی سوچ سے زیادہ مختلف نہیں تھا جو اس نے سوچا ہوا تھا سب کچھ ویسا ہی تھا اسے بس کی آواز سنی تھی کسی کے یہاں موجود ہونے کا پتہ لینا تھا تبھی وہ آگے کا پلان بنا سکتا تھا پاشا آگے کسی کمرے میں اس کوٹھے کی مالکن کے ساتھ موجود تھا وہ لوگ شاید لڑکیاں باہر سمگل کرنے کی تیاری میں لگے ہوئے تھے اس موضوع پر اہم بات کر رہے تھے۔۔۔۔

"میرے خیال میں آپ کو جو کرنا ہے وہ تھوڑا بعد میں کر لیجیے گا ابھی ایسے پاشا کے کام میں ہم نے مداخلت کی تو ان کے غصے سے تو آپ واقف ہیں نہ ابھی چل کر اس کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں تھوری دیر کے لیے اور پھر میں

نکل جاؤں گی آپ کو جو کرنا ہوا آپ کر لیجے گا۔۔۔۔" وہ اس کی شکل دیکھتی ہوئی تھی جو یہاں وہاں کچھ تلاش کر رہا تھا وہ لڑکی شاید پہلے بھی وہاں آتی جاتی رہتی تھی جو کسی نے اس کی موجودگی کو زیادہ نوٹ نہیں کیا تھا بلکہ وہ یہاں سے گزر رہی تھی رستے میں ملنے والی لڑکیاں اسے ہیلو ہائے ہی بول رہی تھیں۔۔۔۔

اوَر اسے لیے ایک کمرے میں آئی تھی عالمیار خان کو جب تک سب کچھ اوکے ہونے کا سنگل نہیں مل جانا تھا اسے انتظارِ کرنا تھا سو وہ بھی اس روم میں بیٹھ گیا تھا اوَر وہ لڑکی اب اپنا پرس ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔

"آپ کو کچھ چاہیئے میرا مطلب ہے عینی ڈرنک ٹی آر کوفی۔۔۔۔" وہ عالمیار خان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس کا چہرہ ابھی تک خطرناک حد تک

سنجیدہ تھا آرمینا کے ذکر پر اس کا ری ایکشن دیکھتے وہ پریشان ہوئی تھی لیکن یہ ذکر کرنا ضروری تھا تاکہ وہ پہلے سے آرمینا کے متعلق نیگیٹو سوچے۔۔۔

عالمیار خان نے نفی میں سر ہلایا تھا اور وہ ایک طرف دیکھتے کچھ سوچنے لگا تھا اور وہ لڑکی اسے دیکھتے ہوئے روم سے نکلی تھی۔۔۔

باہر آکر اس نے اپنے دوست کو کال کی تھی جو آرمینا کے ساتھ تھا۔۔۔

"کب تک آنا ہے تم نے میں مزید عالمیار خان کو ڈیل نہیں کر سکوں گی وہ بہت غصے میں ہے۔۔۔" وہ باہر جاتے ایک لڑکی سے فون لے کر اسے کال کر رہی تھی اپنا فون تو اس کا عالمیار خان نے کہیں پھینک ہی دیا تھا وہ تو اچھا تھا اس میں اس کا کوئی اتنا اہم ڈیٹا نہیں تھا ورنہ انہیں بہت نقصان ہوتا۔۔۔۔

"پہنچ رہا ہوں میں اس لڑکی کی شکل سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارا پلان ورک کرے گا سو یو ڈونٹ وری اس عالمیار خان کو ڈیل کرو تم مجھے لگتا ہے وہ تمہیں ٹف ٹائم دے گا۔۔۔" وہ بالکل دھیمے لہجے میں بولا تھا کہ پیچھے بیٹھی آرمینا اس کی آواز سن نہیں سکی تھی۔۔

"ہاں ہاں وہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن تم جلدی آؤ۔۔۔" وہ مذید چند باتیں کرتے عالمیار کے منع کرنے کے باوجود اس کے لیے چائے لے کر اندر آئی تھی اس کے اندر آتے ہوئے پاشا وہاں سے نکل گیا تھا اسے پتہ نہیں چلا تھا یہ ہی عالمیار خان کی غلطی تھی کیونکہ اس کا امپورٹنٹ ٹارگٹ کلرز پاشا ہی تھا وہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔۔

وہ اندر آئی تو عالمیار خان آٹھ کر باہر نکلنے والا تھا وہ یہاں بیٹھ کر ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتا تھا اسے کچھ کرنا تھا کچھ کر کے اس لڑکی کا پتہ لگانا تھا سو وہ نکلنے لگا

تھا کہ دروازے پر ہی اس لڑکی جو دیکھتے وہ رک گیا تھا جو ہاتھوں میں چائے کی ٹرے لیے کھڑی تھی۔۔۔۔

"ارے آپ کہاں جا رہے ہیں یہ چائے پی لیں اس سے آپ کے سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا اور پاشا سے مل بھی لیجے گا چائے کہ بعد۔۔۔" وہ چائے کی ٹرے اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی تو عالمیار خان نے کپ اٹھا لیا تھا اور اسے لبوں سے لگایا تھا پہلا گھونٹ پیتے ہی اسے کافی عجیب سا ذائقہ محسوس ہوا تھا۔۔۔

"آپ آرام سے بیٹھ جائیں آیئے۔۔۔" وہ عالمیار خان کو بیڈ پر جانے کا اشارہ کر رہی تھی اور عالمیار خان چائے کا کپ تھامے ہُوئے بیڈ پر بیٹھ بھی گیا تھا کیونکہ اس کا سر اس وقت شدید چکرا رہا تھا۔۔۔

وہ چائے مزید نہیں پی سکا تھا اس نے کپ سائیڈ پر رکھ دیا تھا اور اپنے دکھتے سر کو اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا۔۔۔

"روکیں میں آپ کا سر دبا دیتی ہوں۔۔۔" وہ آگے آئی تھی لیکن عالمیار خان نے اشارے سے اسے روک دیا تھا سو وہ وہیں اس کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ عالمیار خان کے ساتھ ہی رہی تھی اور پھر دروازے پر دستک ہوئی تھی دروازہ ان لوگوں نے شاید بند نہیں کیا ہوا تھا سو کھل گیا تھا اور اندر آنے والے انسان کو دیکھ کر عالمیار خان ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا وہ وہاں کیسے ہو سکتی تھی وہ بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہا تھا جبکہ یہی حال مقابل کھڑی لڑکی کا بھی تھا۔۔۔

دل میں جو کہیں نہ کہیں امید تھی کہ وہ وہاں نہیں ہو گا وہ امید ٹوٹتی ہوئی نظر آئی تو سر ایک دم سے دکنے لگا تھا اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر پر چادر ٹھیک کی تھی۔۔۔

.....

ابر شم اور تعزیز ساتھ اندر آئے تھے لیکن اندر کا ماحول دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا تھا گرینی ایسا بھی کچھ کریں گی اسے خیال نہیں آیا تھا اس نے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا تھا لیکن وہ کندھے اچکا گیا تھا پر ابر شم اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ یہ سب کچھ اگر ہو رہا ہے تو تعزیز خان اس سب سے بے خبر نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

"تم جانتے تھے گرینی یہ سب کچھ کریں گی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کڑے تیور لیے تعزیز خان سے مخاطب تھی جس نے ایک نظر اس کے غصے کی حدت سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا اور پھر سر ہلایا تھا اس کا یہ لاپرواہ سا انداز ابر شم کو طیش دلا دیا تھا وہ غصے سے پاؤں پٹخ کر گرینی کی طرف گئی تھی جو اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی خواتین سے محو گفتگو تھیں اسے دیکھتے ہی وہ مسکرائی تھیں جانتی تھی اسے یہ سب کچھ پسند نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی کر رہی تھیں ضروری تھا۔۔۔

"گرینی یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ ان مہمانوں کا لحاظ کر رہی تھی اور بہت آہستہ آواز میں بولی تھی لیکن گرینی اس کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھیں۔۔۔

"آبی میرا بچہ یہ سب بعد میں بتاؤں گی ابھی کے لیے تم جا کر روم میں اچھے سے تیار ہو کر آؤ میں نے ڈریسز رکھوا دیئے تھے وہ چینج کر لو اور ہلکا سا میک

اپ بھی کر لینا میرا بچہ۔۔۔"انہوں نے اس کی گھوری کا اثر لیے بغیر بہت محبت سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو ابر شم کو ان کی بات ماننی پڑی تھی تعزیز خان قریب ایا تو گرینی نے اسے مہمانوں سے ملوایا تھا سب لوگوں کو آبی کا شوہر پسند آیا تھا وہ تھا بھی اتنا ہی ہینڈسم۔۔۔

وہ دونوں ساتھ روم میں آئے تھے اور اندر آتے ہی ابر شم نے دروازہ بند کرتے اسے اپنی گرین آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔

"تم جانتے تھے نہ تبھی بار بار کہہ رہے تھے گرینی ہمارا ویٹ کر رہی ہیں جلدی چلیں آپ۔۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی۔

"یہ ان کا اپنا پلان تھا مُجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا آپ کو مُجھے بلیم نہیں کرنا چاہیے۔..." وہ اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"اچھا لیکن تمہیں یہ تو پتہ تھا کہ وہ ہیمس گیسٹ سے ملوانے والی ہیں ہر جگہ وہ یہ بات پھیلا رہی ہیں کہ تم میرے شوہر ہو جبکہ میں نے اس جگہ پر ہمیشہ اسے سوچا ہے۔۔۔۔" وہ اپنی باتوں میں مصروف اس کے چہرے کا رنگ نہیں نوٹ کر سکی تھی جو یکا دم سے بدلا تھا وہ غصّے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"اوور یلی جسے ہمیشہ سوچا ہے آپ نے وہ ہے کہاں اصولاً تو اسے آپ کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کی سلیوز کو فولڈ کرتے ہوئے طنزیہ

انداز میں بولا تھا ابر شم کو اس کی بات بری لگی تھی وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی ہوئی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو دبانے لگی تھی۔۔۔

"ایک سال بعد وہ میرے ساتھ ہو گا یہاں اور تم کہیں نہیں ہو گے۔۔۔" وہ اس کے سینے پر اپنی انگلی رکھتی ہوئی بولی تھی جبکہ تعزیز خان نے اس کی وہ ہی انگلی اپنی مضبوط گرفت میں لی تھی اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی تھی جو اب اس کی کمر میں اپنا ہاتھ مضبوطی سے حائل کر چکا تھا وہ اس کے قریب تھی اتنی کہ اس کے کولون کی مہک وہ اپنی نتھوں سے ٹکراتے ہوئے محسوس کر رہی تھی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے نظر آتا اس کا کشادہ سینہ وہ پل میں نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی رخسار دہکنے لگے تھے اس کی بے باکی پر۔۔۔۔

"دیکھتے ہیں آپ کی یہ خواہش پوری ہوتی ہے یا صرف خواہش ہی رہتی ہے اگر وہ اتنا ہی آپ سے پیار کرتا ہوتا تو یوں آپ کو درمیان میں لٹکا کر خود برلن نہیں بیٹھا ہوتا۔۔۔" وہ اس کی کمر پر اپنی انگلیاں سہلاتے ہوئے جیسے ابرشم کی کچھ دیر پہلے کی بولی ہوئی بات کا مذاق اڑا رہا تھا لیکن ابرشم کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر وہ ہلکا سا ہنسا تھا کہ وہ محسوس نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"اوو ریلی تمہیں لگتا ہے میری خواہش ادھوری رہ جائے گی وہ کبھی واپس نہیں آئے گا اور میں ہمیشہ انتظارِ کرتی رہ جاؤں گی یہ ہی کہنا چاہتے ہو نہ تم بولو۔۔۔" وہ اس کی شرٹ کے کالر کو پکڑ چکی تھی عالمیار خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ پہلی بندی تھی جو اس کے گریبان تک ہاتھ لے آئی تھی وہ کوئی عام لڑکی بھی تو نہیں تھی ابرشم تعزیز خان تھی تعزیز خان کی بیوی۔۔۔۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔"اس کے کندھے پر اس نے ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے وہ سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا اس کی گردن میں منہ دیئے وہ اس کے وجود سے اٹھ رہی مہک کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"کیا نہیں لیکن مطلب تو یہ ہی تھا نہ تمہارا۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی اس قدر نزدیکی کو بھی وہ نوٹ نہیں کر پائی تھی وہ تو بس ائزم کے خلاف کوئی بات نہیں سن پائی تھی۔۔۔۔

"آپ اگر خود سے یہ مطلب فرض کر رہی ہیں تو میرا کیا قصور میں نے ایسے ہی ایک عام سی بات کی ہے اور اس کو اتنا کھینچ کیوں رہی ہیں یہ بتائیں مجھے۔۔۔۔!!!!"وہ جانتا تھا کہ وہ باہر جانے کے لیے لیٹ کر رہی تھی اس وجہ سے اس کو بھی باتوں میں الجھایا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں خود سے تو تمہارا مطلب ہے میں خود سے فرض کرتی ہوں ہاں بولو تو۔۔؟؟؟" ابر شم کے سر پر لگی تھی وہ۔اس کو مسلسل زچ کر رہا تھا اور وہ تھی کہ اس کی باتوں کو خود پر حاوی کر رہی تھی۔۔۔

"میر اایسا کوئی مطلب نہیں تھا میم اب آپ مجھ سے الگ ہوں گی مجھے تیار ہونا ہے آپ کو شاید باہر جانے کا ارادہ نہیں ہے لیکن میں نے جانا ہے کیونکہ میں گرینی کو ایسے گیسٹ کے سامنے شرمندہ نہیں ہونے دے سکتا ہوں آپ کا تو مُجھے پتہ نہیں ہے۔..." وہ اس کی اس قدر نزدیکی سے خائف ہوا تھا خود پر جیسے کنٹرول ختم ہو رہا تھا وہ اتنے قریب اس کے جزبات کو بھڑک گئی تھی۔۔۔

وہ اس کو خود سے دور کرنے کا سوچ رہا تھا وہ اور تھوڑی دیر قریب رہتی تو وہ خوُد پر جیسے کنٹرول ہی کھو دیتا۔۔۔

اس کی بات سنتے ابر شم بدک کر اس سے پیچھے ہوئی تھی اپنے آپ کو بھی کوسا کیسے سکون سے وہ اس کے قریب ہو سکتی تھی اور تعزیز خان کیسے اسے چھو سکتا تھا خیر یہ غلطی اس کی اپنی تھی جو وہ اس کے قریب آیا اور وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکی تھی۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اپنی گرینی کو سب کے شرمندہ ہونے دوں گی۔۔۔؟؟؟" وہ جو پہلے باہر نہ جانے کا سوچ رہی تھی تعزیز خان کی بات پر وہ ارادہ بدل چکی تھی اور شاید تعزیز خان نے یہ بات کی ہی اس لیے تھی کہ وہ باہر آئے ورنہ وہ اس کے ارادہ جان چکا تھا کہ وہ نہیں آنے والی۔۔۔

"میں نے جو کہا وہ جھوٹ تو نہیں۔۔۔!!!" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لیے بولا تھا نشانہ جو ٹھیک جگہ پر لگا تھا اس کا ابر شم بلبلا اٹھی تھی کیسے پل میں مان

گئی تھی باہر جانے کے لیے حالانکہ پہلے وہ جانے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا تھا اب وہ پہلے جھوٹ بول رہی تھی یا اب لیکن تعزیز خان کے لیے یہ کافی تھا کہ وہ باہر جانے کے لیے راضی تھی۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اسے اتار چکا تھا لیکن ابر شم کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا وہ باتھ روم جا چکی تھی تعزیز خان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر اپنے ڈریس کو دیکھا تھا وہ تھری پیس ڈنر سوٹ تھا جس کا کلر گرے تھا تعزیز خان کو وہ ڈریس پسند آیا تھا اور ابر شم کا ڈریس بھی کافی پیارا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر اپنا سیل یوز کرنے لگا

تھا ابر شم کے واپس آنے پر اس نے باتھ روم میں جانا تھا سو اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔۔

.....

سین جاری ہے اگر تو نیکسٹ اپیسوڈ میں تعزیز اور ابر شم کا رومانٹک سا سین چاہیے تو ویڈیو کو لائک کر دیں سب لوگ۔۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 33

.....

تعزیز خان کافی دیر صوفے پر بیٹھا موبائل فون یوز کرتا رہا تھا لیکن ابر شم واپس نہیں آئی تھی اس نے شاور لینا تھا اور پھر ڈریس چینج کرنا تھا لیکن وہ

کافی ٹائم لگا رہی تھی اب تو تعزیز خان کو پریشانی ہوئی تھی اس نے فون صوفے پر رکھا اور کچھ سوچتے ہوئے اٹھا تھا ارادہ تھا سائیڈ ٹیبل کے دراز سے باتھ روم کی کیز اٹھانے کا وہ جیسے اٹھ کر بیڈ کی طرف باتھ روم کا کھلا تھا اور ابر شم پنک کلر کے باتھ روب میں باہر نکلی تھی بالوں میں اس نے ٹاول لپیٹ رکھا تھا لیکن پھر بھی بالوں سے نکلتا پانی اس کی گردن پر بہہ رہا تھا باتھ روب اس کی پنڈلیوں تک آ رہا تھا لیکن شاور لینے سے اس کا دودھیا سراپا چمک رہا تھا وہ خوبصورت تھی لیکن اس وقت اس کی یہ خوبصورتی مزید واضح ہو رہی تھی۔۔۔

تعزیز ایک ایک سٹل کیفیت میں چلتا ہوا اس کے قریب گیا تھا وہ جو اپنے دھیان میں گم تھی اس نے ابھی تک تعزیز کو نوٹ نہیں کیا تھا وہ چلتی ہوئی

اگے آئی تھی اور دوسری طرف سے تعزیز خان آگے بڑھا تھا اور دوسری کے وجود ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے۔۔۔۔

ابر شم تو اپنے دھیان میں تھی لیکن تعزیز خان کا فل فوکس اس پر تھا اس نے اس کو گرنے سے بچایا تھا اور وہ اب اس کی بانہوں میں قید تھی۔۔۔۔

اس کا دودھیا سراپا اتنے قریب محسوس کرتے تعزیز خان کے جذبات بھی بھڑک گئے تھے وہ شرٹ لیس تھا ابر شم کے کانوں میں سفرا کے الفاظ پڑے تو وہ اس کے شرٹ لیس سینے کو دیکھنے لگی تھی وہ یقیناً باقاعدگی سے جم کرتا تھا جو اس کی بوڈی اتنی شاندار تھی کہ ابر شم چند لمحوں کے لیے اس کے وجود سے نظریں ہٹا نہیں سکی تھی۔۔۔

تعزیز خان کے لیے یہ سب کو من تھا وہ اکثر ایسے ہی لڑکیوں کی محویت نوٹ کرتا تھا کبھی غور نہیں کیا تھا اس نے خود پر۔۔۔۔

لیکن ابر شم کی محویت نوٹ کرتے اس کے عنابی لب مسکرائے تھے اس کی پر اس نے نامعلوم انداز میں اپنا ہاتھ پھیرتے اس کی کمر کی نرمی کو محسوس کیا تھا۔

وہ کافی دیر تک ایسے ہی اس کو خوُد کے ساتھ لپٹے کھڑا رہا تھا لیکن جب ابر شم نے اپنی پوزیشن محسوس کی اوُر اس کا شرٹ لیس ہونا تو وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

تعزیز خان اسے دیکھتے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے باتھ روم چلا گیا تھا اس کے جاتے ہی ابر شم نے منہ ہی منہ میں کچھ بولا تھا اور خود کو کوسا

کیا ضرورت تھی ایسی بے اختیاری دکھانے کی یہ یقیناً اس سفر اکی گئی باتوں کا اثر تھا۔۔۔

لیکن اس کی باتیں یاد کرتے ابر شم کا دھیان تعزیز خان پر بھی گیا تھا اس نے کہا تھا کہ تعزیز خان سے اس کی بات ہوئی لیکن کب اور وہ فائل چوری کیسے ہوئی یہ دو چیزیں اسے کافی پریشان کر رہی تھیں اس نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے ایک گہرا سانس خارج کیا تھا اور اپنے بالوں سے ٹاول نکال کر دور پھینکتے ہوئے اپنے بالوں میں برش کرنے لگی تھی اس کام سے فارغ ہوتے اس نے ایک نظر اپنے ڈریس کو دیکھا تھا جو لونگ میکسی تھی وائٹ کلر کی اور کافی پیاری تھی اسے ڈریس تو پسند آیا تھا لیکن مسلہ تھا اسے کیری کرنے کا گرینی جانتی تھیں کہ وہ زیادہ ہیوی ڈریس کیری نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

تو انہوں نے اس کے لیے لائٹ ہی میکسی منگوائی تھی لیکن ابر شم کو بھی ہیوی ہی لگ رہی تھی اس نے جلدی سے ڈریس چینج کیا تھا اور اس کی بیک پر لگی ڈوری بند کرنے کی کوشش کی لیکن وہ تھی کہ ہو ہی نہیں رہی تھی اپنے ہاتھ پیچھے لے جاتے وہ جتنی کوشش کر سکتی تھی کر رہی تھی اب تو ہاتھوں میں بھی درد ہو رہا تھا لیکن وہ ڈوری اس سے بندھنے کا نام نہیں لے رہی تھی اب اس کا پارہ ہائی ہوا تھا مطلب وہ کب سے کوشش کیے جا رہی تھی لیکن وہ بند ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ جھجناہٹ کا شکار ہوئی تھی شکل بھی روہانسی ہوئی تھی تعزیز خان جب شاور لے کر باتھ روب پہنے واپس آیا تو ابر شم کو دیکھتے اس نے بھنویں اچکائی تھیں وہ شکل سے پریشان لگ رہی تھی اس کا ارادہ تو اپنا ڈریس لے کر ڈریسنگ روم میں جانے کا تھا لیکن اس کی روہانسی شکل دیکھتے وہ رکا تھا۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔؟؟؟"اس کے قریب آتے اس نے پوچھا تھا حالانکہ وہ پریشان تھی یہ اس کی شکل سے نظر آرہا تھا کیونکہ وہ اس وقت کافی عجیب و غریب قسم کا منہ بنائے کھڑی تھی جیسے نجانے کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ وہ اس کے کافی کلوز آیا تھا۔۔۔

ابر شم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا وہ اس سے شاید ہیلپ نہیں لیتی لیکن اس وقت کوئی اور آپشن نہیں تھا اس کے پاس وہ قریب تھا وہ اسے کہہ سکتی تھی کہ وہ اس کی ڈریس کی ڈوری بند کر دے۔۔۔

"یہ بندھ ہی نہیں رہی ہے۔۔!!!"اس نے اپنی بیک کی طرف اشارہ کیا تھا اس کی پوری بیک کو اس ڈوری کی مدد سے ہی باندھنا تھا لیکن وہ ہی اس سے نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"اوو یہ پریشانی ہے یہاں آئیں۔۔۔!!!" وہ اسے اپنے قریب لایا تھا اور اس کا رخ دوسری طرف کرتے وہ اس کی بیک کو دیکھنے لگا تھا یہاں ڈوری اسے نظر آگئی تھی اس نے اس کو پکڑ کر باندھنے کی کوشش کی تھی اس کی دودھیا بل کھاتی کمر دیکھتے تعزیز خان کی آنکھیں چندھیا گئی تھی اس کا دودھیا سراپا دیکھتے ایک بار پھر سے اس کا خود پر کنٹرول ختم ہونے لگا تھا ڈوری کو چھوڑتے اس نے اس کی بیک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی نرمی محسوس کی تھی۔۔

مگر اس انداز میں کہ وہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی بیک لیس میکسی ہونے کی وجہ سے اس کا پہنا ہوا بلاؤز صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

ابر شم جو کب سے اس انتظارِ میں تھی کہ وہ ڈوری باندھ رہا ہے لیکن اسے سٹل کھڑے دیکھ کر اس نے اپنا رخ مڑا تھا اور اس کے رخ مڑنے پر تعزیز خان ہوش میں آیا تھا۔۔۔

"نہیں ہو رہا ناں تم سے بھی۔!!" وہ پریشانی سے بولی تھی جس پر تعزیز خان جو پہلے ہی اپنے آپ کو کمپوز کر چکا تھا اس نے اس کا رخ بدلتے ایک ہی جھٹکے میں اس کی میکسی کی ڈوری باندھ دی تھی اور اس کا رخ سامنے کیا جو آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی کہ یہ تو اتنا آسان کام تھا اور وہ اتنا وقت کیوں لگا رہا تھا۔۔۔

"یہ تو بہت آسان تھا تم نے پہلے کیوں نہیں کیا یہ بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ آئینے کے سامنے جاتے ہوئے اپنی ڈیمنڈ کی جیولری پہننے لگی تھی کیونکہ گرینی کی بات یاد تھی اسے انہوں نے اسے اچھے سے تیار ہونے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

تعزیز خان ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے اپنا ڈریس اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا اس کے جاتے ہی ابر شم نے اس کی پیٹھ کو گھورا تھا۔۔

"بد تمیز انسان۔۔" وہ اس کی کھردری انگلیوں کے لمس کو ابھی تک اپنی بیک پر محسوس کر رہی تھی وہ اس کو چھو رہا تھا یہ بات وہ نوٹ کر گئی تھی لیکن اس نے نجانے کیوں اسے روکا نہیں تھا اسے خود پر غصہ آیا تھا اس کا لمس نجانے کیوں اسے برا نہیں لگتا تھا شاید وہ اس کا محرم تھا۔۔۔

لیکن پھر ائزم کا خیال آیا تو اس نے خود کو ڈانٹا تھا کیسے بھول گئی کہ وہ اس کے دل میں بستا ہے اس نے آج تک اسے چاہا ہے اور یہ انسان بس ایک سال کے لیے اس کی زندگی میں ہے یہ یاد آتے ہی اس نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچتے ہوئے اپنے آپ کو کمپوز کیا تھا۔۔۔۔۔

اور جیولری پہن چکی تھی باقی میک اپ وہ کم ہی کرتی تھی سو اس نے بس لپ سٹک لگائی تھی اور بالوں کو اس نے کمر پر پیچھے کھول دیا تھا اس کے بال ویسے بھی اتنے لمبے نہیں تھے۔۔۔

دوپٹہ اٹھا کر اس نے اپنے ارگرد پھیلایا تھا اور اپنی تیاری سے مطمئن ہو کر وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی تب تک تعزیز خان نک سک سا تیار خوشبوؤں میں رچا بسا ڈریسنگ روم سے باہر آیا تھا اس نے کثرتِ سے پرفیوم کا استعمال کیا ہوا تھا کہ اس کی مہک پورے کمرے میں پھیل گئی تھی وہ اس کی نظریں خوُد پر محسوس کرتی تھی انجان نہیں تھی جانتی تھی وہ اس کا شوہر تھا نکاح ہوا تھا ان کا بھلے کنٹریکٹ میرج تھی لیکن اس کی نگاہوں کے تقاضوں سے وہ انجان نہیں تھی۔۔

لیکن اسے لگتا تھا کہ اگر وہ اس سے یہ سب کچھ توقع کر رہا تھا تو غلط تھا کیونکہ اس نے پہلے اس پر یہ سب کچھ واضح کر دیا تھا کہ ان کے درمیان ایسا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔۔۔۔

یہ صرف ایک سال تک چلے گا جب تک ائزم واپس نہیں آجاتا۔۔۔۔

اب اگر وہ اس سے یہ سب ایکسپکٹ کر رہا تھا تو یہ اس کی غلطی تھی ابر شم کی نہیں۔۔۔۔ابر شم دیکھتے تعزیز خان نے آئینے کے سامنے جاتے بال بنائے تھے وہ اس وقت فل تیار تھا اسے دیکھتے ابر شم نے فون سائیڈ پر رکھا تھا اور وہ دونوں ساتھ باہر نکلے تھے یہاں نیچے گرینی بے چینی سے ان کے انتظار میں تھیں۔۔۔۔۔۔

یہ ایک لنچ پارٹی تھی جو گرینی نے دی تھی کافی سارے لوگ انوائٹ کیے گئے تھے آس پاس کے۔۔۔کل نکاح میں تو چند ہی لوگ شامل تھے لیکن آج سب لوگ اپنی فیملی کے ساتھ آئے تھے سو کافی رونق لگی تھی۔۔۔۔۔۔

گرینی کی ایک دوست آج کافی عرصے بعد ان سے ملی تھی گرینی اب اس سے ابر شم اور تعزیز خان کا تعارف کروا رہی تھی ان کی وہ دوست باہر رہتی

تھی آج اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہوئی تھی ان سے ملنے کے لیے سو وہ کافی خوشی خوشی اس سے ابر شم اور تعزیز کو ملوا رہی تھیں۔۔۔۔

ابر شم کو اس نے جب پہلی بار دیکھا تھا وہ تب بہت چھوٹی سی تھی تبھی وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی لیکن اب وہ کافی بڑی ہو چکی تھی۔۔۔

ابر شم اور تعزیز سب مہمانوں سے ملتے گرینی کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔۔۔

••••••••

ضرغام خان اپنے روم میں چلا آیا تھا ایک اہم کام سے جانا تو تھا اس نے لیکن وہ کچھ سوچتے ہوئے روم میں آیا تھا۔۔۔اس نے ملازمہ کو کہا تو تھا ارشک کو ناشتہ دینے کا لیکن اس کو نجانے کس بات کی بے چینی تھی جو وہ خود کو روک نہیں پایا تھا وہ روم میں انٹر ہوا تو ارشک ابھی تک بیڈ پر ہی لیٹی تھی اس کے

کہے کے مطابق وہ نہ تو روم سے نکلی تھی اور نہ ہی بیڈ سے اتری تھی اس کی گھنی مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے اس کی فرمانبرداری پر وہ شاید سو چکی تھی آس پاس برتن وغیرہ نہیں تھے شاید اس نے ناشتہ کر لیا ہوا تھا۔۔۔

وہ حرمین بیگم اور باقی سب کی باتوں کو سوچنے لگا تھا سب اس پر پریشر ڈال رہے تھے دوسری شادی کا لیکن وہ دل سے مطمئن نہیں تھا دوسری شادی کے لیے ارشک کے ساتھ اس کا جیسا رشتہ تھا وہ تو تھا لیکن وہ خود دوسری شادی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ بیڈ پر ارشک کے قریب بیٹھ گیا تھا اس کی گالوں کو چھوا تو ایل دلکش سا احساس رگ وروپ میں سرایت کر گیا تھا کچھ انوکھا سا اس کی فیلنگز بدل رہی تھیں ارشک کے لیے وہ الگ بات تھی کہ وہ ماننے کے لیے تیار نہیں تھا لیکن سچ یہی تھا۔۔۔

اس کے لبوں کو دیکھتے اپنے حلق میں کاٹے سے دوڑتے ہوئے محسوس ہوئے تو خود پر کنٹرول کھوتے وہ ان کو اپنے عنابی لبوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔

ان لبوں کا لمس پاتے جیسے ساری بے چینی ختم ہوئی تھی وہ شاید گہری نیند میں تھی جو اس کی موجودگی محسوس نہیں کر سکی تھی ضرغام خان کافی دیر تک ان لبوں سے اپنی پیاس بجھانے کے بعد پیچھے ہوا تھا اس کے لبوں کو اچھا خاصا گیلا کے چکا تھا اس نے اپنے انگوٹھے سے اس کے لبوں کو سہلایا تھا۔۔۔

وہ بھرے بھرے نازک لب اس کو جیسے اپنا عادی بناتے جا رہے تھے وہ ان لبوں کا عادی ہوتا رہا تھا ان کا لمس پاتے ہی وہ سب کچھ بھول جاتا تھا۔۔۔

وہ ایک دم سے ارشک کے پاس سے اٹھا تھا شمس خان اور اپنی ماں بی بی جان سب کی باتیں زہن میں گونج رہی تھیں وہ وقت تو لے چکا تھا دوسری شادی

کا لیکن اب یکا دم سے پریشانی نے آن گھیرا تھا اپنی ماں کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ اگر سوچ چکی تھیں اس کی دوسری شادی کا تو وہ اس پر پریشر ضرور ڈالیں گی۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر ارشک کو دیکھا تھا دل ہمک ہمک کر اس کی قربت کی خواہش کر رہا تھا اسے ایک اہم فیصلے کے لیے جانا تھا سو وہ تیار ہو کر نکل گیا تھا۔۔۔

نیوشا نے اسے روم سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا وہ دبے پاؤں اس کے کمرے میں چلی آئی تھی یہ کمرہ تو اب ویسے بھی اس کی ملکیت میں آنے والا تھا بہت جلد۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی اور گول گول گھوم کر اپنی خوشی کو سلبیریٹ کرنے لگی تھی معاجب اس کی ارشک پر پڑی جو ضرغام خان کے بیڈ پر سکون سے سو رہی تھی تو اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی وہ ضرغام خان کے پہلو میں سوتی تھی یہ سوچ ہی اس کے لیے سوہان روح تھی کیسے برداشت کر سکتی تھی وہ اس لڑکی کو ضرغام خان کے کمرے میں ہرگز نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ جارحانہ تیور لیے بیڈ تک گئی تھی اور ارشک کے اوپر سے کمفٹر جو ضرغام خان درست کر کے گیا تھا وہ کھینچ کر اتارا تھا اور اس کو بازو سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا تھا کہ ارشک کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔

نیوشا کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی اور تیزی سے بیڈ سے اتری تھی۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اس بیڈ پر سو کر ضرغام خان کو اپنے حسن کے جلوے دکھا کر تم اس کمرے کی مالکن بن جاؤ گی۔۔۔" وہ جتنی خوشی خوشی روم میں آئی تھی ارشک کو بیڈ پر سوتے دیکھ کر وہ ساری خوشی مانند پڑ گئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اٹھا کر ضرغام خان کے کمرے سے باہر پھینک دے لیکن افسوس وہ ایسا کر نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

"آپ یہاں۔۔۔" وہ اس کی موجودگی سے ہی خائف ہوئی تھی ضرغام خان کی بات وہ بھولی نہیں تھی کہ اس نے صاف صاف کہا تھا وہ روم سے نہیں نکلے گی پر اب نیوشا کو دیکھ کر اس کا دل چاہا رہا تھا وہ روم سے بھاگ جائے۔۔۔۔

"ہاں میں تمہیں لگتا ہے تم اس کمرے میں رہ رہی ہو تو میں یہاں نہیں آسکتی ہوں بولو یہ ہی لگتا ہے ناں تمہیں اب چپ کیوں ہو۔۔۔" وہ جیسے اس پر

پھٹ پڑی تھی اس کو اتنے حق سے ضرغام خان کے بستر پر سوتا دیکھنا اس کے لیے جلتے انگاروں پر چلنے کے برابر تھا سو وہ یہ بات ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے آپ کو۔۔۔

یہ آپ کا اپنا گھر ہے آپ یہاں چاہے آسکتی ہیں میں بھلا کون ہوتی ہوں آپ کو منع کرنے والی۔۔۔" ارشک اپنا دوپٹہ شانوں پر ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی اس کی بات پر نیوشا ہنسی تھی۔۔۔

"بہت اچھی بات ہے جو تمہیں اپنی حیثیت پتہ ہے کبھی بھولنا مت کہ ضرغام خان کے باپ کے قتل کی بیٹی ہو تم۔۔۔ وہ تم سے بستر پر چند لمحے وقتی قرب تو حاصل کر سکتا ہے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ

جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ارشک کو اچھا خاصا پریشان کر چکی تھی۔۔۔

جو کچھ وہ کہہ رہی تھی ارشک بھولی تو پہلے بھی نہیں تھی وہ پہلے ہی جانتی تھی۔۔۔۔

"آپ کو کوئی کام ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی موجودگی سے اچھی خاصی پریشان ہوئی تھی تبھی پوچھنے لگی کہ ہو سکتا ہے اسے کچھ کام ہو حالانکہ زہن میں ضرغام خان کی باتیں گردشِ کر رہی تھیں۔۔۔

"اسے جو بھی کام ہو گا وہ باقی ملازمین کر دیں گے تم اس کمرے سے نہیں نکلو گی لڑکی سمجھ آئی بات یہ۔۔۔۔" بی بی جان جو کہ ضرغام خان کے کمرے

کے پاڈ سے گزر رہی تھیں وہ نیوشا کو دیکھ کر اودھر چلی آئی تھیں جبکہ ان کی بات پر نیوشا نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا کہ وہ کہہ کیا رہی تھیں۔۔۔

"بی بی جان یہ بھی تو نوکرانی ہی ہے نہ تو یہ کیوں نہیں کر سکتی ہے کام اور ویسے بھی بہت کر لیا اس مہارانی نے آرام اب سے کام لینا چاہیے ہمیں۔۔۔"نیوشا کو دیکھتی ہوئی بولی تھی اس کی باتوں سے ارشک کے لیے نفرت چھلک رہی تھی۔

"لڑکی ہم سے بحث کرو گی تم جاؤ یہاں سے۔۔"انہوں نے الٹا نیوشا سے سوال کیا تھا ضرغام خان کی بات انہیں یاد تھی جب تک کچھ حل نہیں نکل آتا انہوں نے اس سے بنا کر رکھنی تھی۔۔۔

"بی بی جان میں بحث نہیں کر رہی ہوں۔۔۔" وہ ان کے غصے سے واقف تھی تبھی وہ آہستگی سے بولی تھی بی بی جان نے سر ہلایا تھا وہ انہیں دیکھتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی اب روم میں بس بی بی جان اور ارشک ہی بچے تھے ارشک تو ان کی موجودگی سے پریشان ہوئی تھی اور اپنے لب کچلنے لگی تھی بخار اسے ابھی بھی تھا سو کھڑے ہونے میں مشکل ہو رہی تھی اسے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔

"تم کسی خوش فہمی میں مت رہنا لڑکی ہم تمہیں کبھی بھی اپنے پوتے کی زندگی میں رہنے نہیں دیں گے بس کچھ دن اور پھر۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک گئی تھیں ارشک کی نظریں انہیں پر تھیں جبکہ وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے روم سے نکل گئی تھیں۔۔۔

ارشک کہنا چاہتی تھی کہ ہاں وہ بھی یہ ہی چاہتی ہے اسے خود بھی اس حویلی کی قید سے دور جانا تھا بہت دور یہاں سے وہ کبھی بھی ضرغام خان کی زندگی میں واپس نہیں آسکے۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے بکھرے ہوئے حلیے کو دیکھا تھا اور پھر چلتی ہوئی آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اس وقت وہ کافی عجیب سے حلیے میں تھی بخار کی وجہ انتہائی تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی تو سر بھی درد کر رہا تھا وہ اچھا بھلا سو رہی تھی کہ نیوشا نے آکر اسے کچی نیند سے جگا دیا تو اب سر کا درد شدت اختیار کر رہا تھا اس نے اپنے دکتے سر کو تھامتے ہوئے واپس بیڈ کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

چال میں لڑکھڑاہٹ تھی وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بیڈ پر گئی تھی اور وہاں لیٹتے ہی اسے ضرغام کی یاد آئی تو کہیں پلکوں کی باڑ توڑتے عارض پر بہے تھے

اس ستمگر کی قربت میں گزری وہ راتیں یاد آئی تھیں جب وہ اس کی روح کی گہرائیوں تک پہنچ گیا تھا اس نے بے ساختہ اپنے بالوں کو نوچا تھا وہ یہاں اتنی بری طرح سے قید تھی کہ اب تو امید ہی ختم ہوتی جا رہی تھی کہ وہ یہاں سے کبھی جا بھی سکے گی اپنے ماں باپ کی یاد پھر سے ائی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ماں باپ تکلیف میں ہو اتنے دنوں سے اس کا دل بے چین تھا ہر پل اپنی ماں کی یاد آتی تھی لیکن قسمت کی ستم ظریفی یہ تھی کہ وہ ان کی نہ تو آواز سن سکتی تھی اور نہ ہی ان سے مل سکتی تھی۔۔۔

اس کو بے ساختہ اس کمرے سے نفرت ہوئی تھی اس کمرے کے مالک سے نفرت ہوئی تھی ہاں وہ اس کس شوہر تھا اس پر تمام حق رکھتا تھا لیکن جس طرح وہ اس کے برا کر چکا تھا اس کے دل میں ضرغام خان کے لیے صرف

نفرت ہی بچی تھی ڈھونڈنے سے بھی اور کوئی جذبہ اپنے دل میں وہ سردار ضرغام خان کے لیے نہیں جان پائی تھی سوائے نفرت کے۔۔۔

"آپ بہت پچھتائیں گے سردار سائیں۔۔۔" وہ تکیے پر سر رکھتی ہوئی سسکی تھی رونے سے سر کا درد اور شدت اختیار کر چکا تھا۔۔۔

اس نے کل رات وہی کھایا تھا جو ضرغام خان نے اسے کھلایا تھا صبح سے تو کچھ بھی نہیں کھا سکی تھی ایک گھونٹ پانی کا بھی نہیں پیا تھا اس نے سو اب بھوک کا احساس بھی ہو رہا تھا لیکن وہ کسی کو کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

سو وہی لیٹی رہی تھی نیند اسے آ نہیں رہی تھی اور سر اتنا بھاری ہو رہا تھا کہ اس کے سارے حصے میں شدید درد تھا۔۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو وہ روک نہیں سکی تھی اور وہ اس کے عارض کو بھگوتے چلے گئے تھے شاید وہ اپنا درد آنسوؤں کے راستے بہنا چاہتی تھی لیکن دل کی حالت بہت خراب تھی عجیب سی بے چینی اور بے قراری تھی۔اس کے تن بدن میں جو سرایت کر رہی تھی وہ اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

.....

ماضی)

دروازے پر مسلسل ہوتی دستک پر وہ دوپٹہ گلے میں ڈالے دروازہ کھولنے چلی گئی تھی حالانکہ اسے بھائی (عباد) کا سختی سے اوڈر تھا کہ وہ ایسے دروازہ نہ کھولے لیکن وہ مسلسل ہوتی دستک سے پریشان تھی۔

اس نے دروازہ کھولا تھا لیکن سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور اپنے سر پر دوپٹہ اچھے سے سٹ کیا تھا۔

"بھائی گھر پر نہیں ہیں سائیں آپ جائیں۔۔۔!!!" وہ معصوم مرمریں سی آواز سردار ارتضیٰ خان کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی یہ ہی آواز تو آج کل انہیں بے چین کیے رکھتی تھی۔

"مجھے بات آپ کے بھائی سے نہیں بلکہ آپ سے کرنی ہے کیا کر سکتا ہوں۔۔۔!!!" وہ دروازے سے اندر داخل ہوا تھا اور منہا میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ انہیں روک پاتی۔۔۔

"لیکن مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے۔۔۔!!!" وہ ان کی موجودگی سے خائف ہوئی تھی اگر تسمیہ یا بھائی کی میں سے کوئی آجاتا تو۔۔۔۔

"پلیز منہا میں کافی دنوں سے موقع کی تلاش میں ہوں آپ سے بس دل کی بات کہنا چاہتا ہوں امید ہے آپ مجھے سنیں گی۔۔۔" وہ اچانک سے اس کا نازک مرمریں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کر چکا تھا منہا پر کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تو سردار ارتضیٰ خان نے اس کی یہ کوشش ناکام بنائی تھی اور ہلکا سا اسے کھینچا تھا۔

"ائی لو یو منہا۔۔۔۔" وہ اس کی شفاف آنکھوں میں اپنی لالی آنکھیں گاڑتے ہوئے بولا تو منہا کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں ہاتھوں پر لرزش ہوئی تو مقابل کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ دو قدم پیچھے ہونے لگی تھی۔۔۔۔

"پلیز کچھ بولیں۔۔۔۔ جب سے میں نے آپ کو دیکھا ہے دل آپ کی طرف کھینچتا ہے نجانے کون سی کشش ہے جو مجھے آپ کی طرف کھینچتی ہے

میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے بوجھل اواز میں بولے تو منہا کو لگا وہ اگلے ہی پل زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔۔

"پلیز جائیں۔۔۔"وہ انہیں وہاں سے بھیجنے پر بضد تھی۔

"منہا میں آپ کی ہاں کا منتظر ہوں سب سنبھال لوں گا عباد کو اپنے گھر والوں کو بس آپ کی ہاں کا انتظار ہے مجھے آپ ہاں کریں گی تو ساری دنیا بھی مقابل ہو گی تو فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں کو مسلسل سہلا رہے تھے جبکہ ان کی باتوں سے منہا کی حالتِ غیر ہو رہی تھی اب وہ لوگ دروازہ بند کرتے اندر آ گئے تھے کیونکہ باہر لوگ گزر رہے تھے اور ارتضیٰ خان نہیں چاہتے تھے کہ منہا کے کردار پر کوئی بات اٹھے سو وہ اب گھر کے اندر صحن میں موجود تھے۔۔۔

گھر کچا تھا جیسے عموماً گاؤں میں ہوتے ہیں۔

"نہیں آپ کا میرا کوئی جوڑ نہیں ہے کہاں آپ کہاں میں میں آپ کے لائق نہیں۔۔۔" آگے وہ بول نہیں سکی تھی کیونکہ ارتضیٰ خان نے اس کے لبوں پر بھاری انگلی رکھ دی تھی۔۔۔

"پلیز منہا ایسا مت کہو مجھے اس دُنیا میں کسی کے ساتھ سے مطلب نہیں ہے بس آپ کا ساتھ چاہیے کسی بھی قیمت پر ہر حال میں۔۔۔

"آپ نہیں جانتے ہیں یہ بہت مشکل ہے۔۔۔؟؟!" وہ اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"جتنا بھی مشکل ہو مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے بس آپ کا ساتھ چاہیے منہا آپ کو جب میں نے اس جگہ دیکھا تھا تب سے دل نے صرف آپ کو سوچا ہے

آپ کو چاہا ہے۔۔۔۔" وہ اپنے جذبات کا اظہارِ کر رہے تھے لیکن منہا کچھ سوچنے سمجھنے کی ضرورت محسوس کیے بنا مسلسل انکارِ کر رہی تھی کیونکہ وہ اپنے بھائی سے یہ بات جان چکی تھی کہ ارتضیٰ خان کی شادی ان کی کزن حرمین سے ہو گی وہ تب سے ارتضیٰ خان کی نظروں سے اوجھل ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھیں بھائی نے میرا رشتہ ہمارے ماموں کے بیٹے سے طے کیا ہوا ہے یہ اماں ابا کی مرضی سے میرے بچپن میں طے ہوا تھا اور میں اپنے بھائی کی پسند سے شادی کروں گی ان کی خوشی میرے لیے بہت اہم ہے آپ جائیں پلیز۔۔۔" وہ جھوٹ بول رہی تھی صرف اس وجہ سے ارتضیٰ خان وہاں سے چلے جائیں لیکن وہ بھی اپنے نام کے ایک جانے سے مسلسل انکارِ کر رہے تھے۔۔۔۔

"یہ ہو سکتا ہے منہا آپ میری ہیں صرف میری اوُر اگر عباد نے آپ کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تو وہ خوُد کے سامنے مجھے مقابل پائے گا اور اب میں اس سے ہی بات کروں گا دیکھتا ہوں کیسے انکارِ کرتا ہے مجھے لیکن اگر آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچا تو باخدا آپ کے ساتھ بہت برا کروں گا میں آپ میری امانت ہیں یہ یاد رکھیے گا۔۔۔۔۔" وہ اسے چھوڑ کر وہاں سے نکل گئے تھے کیونکہ وہاں رکتے تو شاید منہا کے کچھ غلط کر دیتے جو وہ نہیں چاہتے تھے۔۔۔

ان کے جاتے ہی منہا زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

وہ کب سے جانتی تھی سردار ارتضیٰ خان اس کے لیے اپنے دل میں جذبات رکھتے ہیں لیکن اس نے کبھی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا وہ جانتی تھی کہ ان کا ملن کبھی ممکن نہیں تھا کہاں وہ اوُر کہاں منہا اور اسے اپنے

بھائی کی عزت بہت پیاری تھی جنہوں نے اسے اکیلے پالا تھا اپنے والدین کی وفات کے بعد وہ دو ہی تھے عباد صاحب نے کافی مشکل وقت دیکھا لیکن اپنی بہن کی وہ ہمیشہ ڈھال بنے رہے تھے پر اب جو جنون وہ ارتضیٰ خان کی آنکھوں میں اپنے لیے دیکھ چکی تھی اس نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا اگر بھائی نے اس سے کچھ پوچھا تو وہ کیا کہے گی وہ رو رو کر اپنی حالتِ خراب کر چکی تھی لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔

اپنے بھائی اور ارتضیٰ خان کی دوستی سے واقف تھی اس کا بھائی جان دیتا تھا ارتضیٰ خان پر لیکن اب۔۔۔اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکیاں روکی تھیں۔۔۔۔

.....

(حال)

"یار ارواح جب کھانا پڑا ہے تو تمہیں پھر سے کھانا بنانے کی کیا ضرورت ہے مُجھے یہ بتاؤ بس۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان اس وقت کوکنگ رینج کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ کی سیلیوز کو فولڈ کیے سبزی کاٹ رہا تھا ارواح نے وہ کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا جو میڈ بنا کر گئی تھی اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے اوَر زرانیل کے لیے کھانا خود بنائے گی اور ساتھ یہ بھی کہ زرانیل اس کام میں اس کی مدد کرے گا سو اس وقت زرانیل خان یہ ہی کر رہا تھا اس کی پوری پوری مدد کر رہی تھی ارواح خود قورمہ بنا رہی تھی اور زرانیل کو اس نے سبزیاں کاٹنے پر لگایا ہوا تھا کیونکہ اس نے ابھی مکس سبزی بھی بنانی تھیں۔۔۔

"آپ میری ہیلپ نہیں کر سکتے ہیں تو کم سے کم مُجھے ڈسٹرب تو مت کریں آرام سے بیٹھ جائیں میں خود کر لوں گی جو مجھے کرنا ہوُا۔۔۔اور اگر آپ کو اس کھانے کی فکر ہو رہی ہے تو کھا لیں وہ کھانا اب نہیں روکوں گی میں آپ کو۔۔۔"وہ منہ پھلائے بولی تھی ایک تو وہ اتنی محنت سے زرانیل کے لیے اتنی اسپیشل ڈشز بنا رہی تھی اور وہ تھا کہ ہر تھوڑی دیر بعد یہ کہہ دیتا کیا ضرورت ہے کھانا بنانے کی جب پہلے سے کھانا پڑا ہے تو۔۔۔۔

"جاناں تم سیریس ہو گئی ہو۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان سبزیاں اور چھڑی ایک سائیڈ پر رکھتا ارواح کے قریب آیا اوُر اس کو بیک ہگ کرتے اپنے ہاتھ اس کے نازک پیٹ کے گرد باندھتے ہوئے وہ اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا تھا ارواح نے پھرتی سے گیس بند کی تھی کہ کہیں اس کا بنا بنایا قورمہ ہی نہ جل جائے۔۔۔

"آپ پلیز مجھے کھانا بنانے دیں۔۔۔" وہ اس کی بھاری انگلیوں کو اپنے پیٹ پر محسوس کرتی ہوئی منمنائی تھی اور ساتھ ہی اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا جب کہ اپنے لبوں سے اس کی گردن کو چھوا تھا۔۔۔

"بس پانچ منٹ بریک۔۔۔" اس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے وہ گمبھیر لہجے میں سرگوشی کرتے اس کی گردن سے لب نیچے لے گیا تھا۔۔۔

ارواح کے پسینے چھوٹ گئے تھے اس کی بے قراریاں اور بے باکی دیکھ کر ہی تو وہ کچن میں چلی آئی تھی کہ شاید کچھ بچت ہو جائے گی اس طرح سے لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک اس کے پیچھے پیچھے چلا آیا تھا۔۔۔۔

اوُر اس کی ہیلپ کرنے کے بہانے اسے تنگ کر رہا تھا بالکل اب کی بار جیسا کہیں بار وہ اس کے لبوں کا بوسہ لے چکا تھا ارواح سرخ چہرے کے ساتھ بس اسے گھور سکی تھی لیکن اس کی لو دیتی نظروں کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس کی معنی خیز نظریں اپنے سراپے پر محسوس کرتے وہ کانپ سی گئی تھی۔۔۔

اس نے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا ہوا تھا اس کی عادت تھی اس کو دوپٹہ اتار کر ہی کام کرنا ہوتا تھا ورنہ دوپٹے کو سنبھالتے سنبھالتے اسے اچھا خاصا ٹائم لگ جاتا تھا لیکن ابھی زرانیل کی نظروں سے وہ ڈسٹرب ہو رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔" وہ ہبکا گئی تھی اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس کے لمس کو وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔

"میری جان۔۔۔۔" اس کی گردن پر زور سے لو بائٹ بناتے وہ خماری سے بولا تھا اس کی لو بائٹ پر ارواح میڈم کے لبوں سے ایک چیخ نکلی تھی جسے پھرتی سے زرانیل خان نے اپنے لبوں میں دبایا تھا اور اس کے نازک لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا ارواح کی حالتِ غیر ہوئی تھی۔۔۔

اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ اس قدر شدت سے اس کے لبوں پر لپٹا تھا کہ ارواح کی جان لبوں پر آئی تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا اور ارواح اس کے سہارے کھڑی تھی ورنہ اسی وقت زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کے ہاتھوں کو بھی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں لیتے ان کو پیچھے اپنی کمر پر لاک کیا تھا اور اس کے نازک لبوں کی نزاکت کو محسوس کرنے لگا تھا نجانے کیسا نشہ تھا جو ان لبوں کو اپنی قید میں لیتے ہی بڑھ جاتا تھا اور پھر وہ خود پر کنٹرول کھوتے اس کے لبوں پر ستم ڈھاتا تھا جیسے ابھی ابھی اس کے لبوں کو کبھی تو چومتے تو کبھی چوستے وہ سب بھولتا جا رہا تھا۔۔۔

اس کو اپنے ساتھ لگائے وہ اس کی نازکی کو اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا سینے میں جذبات مچلنے لگے تھے وہ نجانے کیوں خود پر کنٹرول کھو رہا تھا۔

اس کی رکتی سانسوں کو محسوس کرتے وہ خود پر ضبط کرتا خود اس سے الگ ہوا تھا ورنہ اگر پیچھے نہیں ہٹتا تو اسے تکلیف ہوتی جو وہ کبھی نہیں چاہتا تھا ۔۔۔اس کے لبوں کو آزاد کرتے اس نے زور سے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے لبوں پر بوسہ دیا تھا اور ارواح کانپ سی گئی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کا چہرہ اوپر اُٹھاتے اس کے بھیگے لبوں کو سہلایا تھا اور اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا ارواح کو جھنجھلاہٹ ہوئی تھی اس کے پانچ منٹ اب دس منٹ سے بھی اوپر ہو گئے تھے لیکن وہ تھا کہ اسے باہوں میں بھرے وہ جیسے آس پاس کی ہر چیز کو بھول چکا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔۔" اس کے تنگ حصارِ میں وہ بمشکل منمنائی تھی زرانیل خان نے اسے خود سے بہت مشکل سے دور کیا تھا کیونکہ اس کا پورا بدن پسینے سے بھیگا ہوا تھا ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھی بھیگی ہوئی تھیں اس نے بے اختیار خود کو کوسا تھا جانتا تھا وہ اس کی شدتوں کو سہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔

لیکن وہ سینے میں مچل رہے جزبات کا کیا کرتا جو اس کے کنٹرول سے باہر ہو رہے تھے اس نے گہرا سانس بھرا تھا اور ارواح اس سے الگ ہوتے اپنے

کھانے کی طرف متوجہ ہوئی تھی اس کے چہرے کے تاثرات سے وہ اندازہ نہیں لگا پایا تھا کہ وہ اس وقت کیسا فیل کر رہی تھی۔۔۔۔

"ارواح۔۔۔" وہ پریشانی سے اس کے قریب آیا تھا جو فرائی پین اب چولہے پر رکھ رہی تھی ارادہ اس کا کباب فرائی کرنے کا تھا جس کا مکسچر وہ پہلے ہی بنا کر رکھ چکی تھی۔۔۔

زرانیل کی آواز سن کر وہ پلٹی تھی جو اب چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا اس نے سر جھکایا تھا۔

"کیا ہوا اچھا نہیں لگا کیا۔۔۔؟؟؟" اس کا اشارہ کچھ دیر پہلے کی طرف تھا جب وہ اس کے نزدیک آیا تھا وہ شاید سمجھ رہا تھا ارواح کو اچھا نہیں لگا تھا۔

"نہیں تو۔۔۔!!!" وہ سرخ ہوتے ہوئے بولی تھی اس کی بات مطلب وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

"پھر ایساری ایکشن کیوں۔۔۔!!!" ارواح فرائی پین میں آئل ڈال چکی تو اس نے اس کی ٹھوڑی اپنے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے اوپر اٹھائی تھی۔

"میں وہ۔۔۔" اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسے اس وقت شدید حیا محسوس ہو رہی تھی روم کی اور بات ہوتی تھی لیکن اس وقت وہ کچن میں تھے ویسے تو پہلے بھی کہیں بار زرانیل اسے کچن میں کس کر چکا تھا لیکن آج وہ کچھ زیادہ ہی حیا محسوس کر رہی تھی شاید اس کے اتنے قریب آنے کی وجہ سے۔۔۔۔

"ارواح پلیز مجھے صحیح سے بتاؤ۔۔۔۔!!!" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

ارواح بنا سوچے سمجھے اس کے کشادہ سینے میں آسمائی تھی اور اس کے گرد حصار بنایا تھا وہ اسے کیسے کہتی اسے خود سمجھ جانا چاہیے تھا۔۔۔

"پلیز میں۔۔۔۔ خفا نہیں۔۔۔ ہوں۔۔۔۔ نہ

ہی۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ برا۔۔۔۔ لگا

۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔ بس۔۔۔۔ مجھے بہت شرم۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔۔ رہی ہے۔۔۔" وہ مری مری آواز میں بولی تھی زرانیل خان اس کی بات سنتا کچھ پر سکون ہوا تھا اور اس کے گرد اپنی بازوؤں کو تنگ کیا تھا وہ اس کے سینے سے لگی اس وقت اس کے کافی قریب تھی۔۔۔

"آہ مطلب تم کچن میں کمفٹیبل نہیں تھی۔۔؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا تھا لیکن ارواح اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ اسے اس کی بے باک بات کا جواب دیتی۔۔۔

"بولو۔۔۔"وہ اس کی کمر پر زور دینے لگا تھا جس پر ارواح نے سر اٹھایا تھا۔۔۔

"پتہ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔بٹ۔۔۔۔۔شرم۔۔۔۔ محسوس۔۔۔۔ہوئی۔۔۔ ۔۔آپ۔۔۔۔نے مجھے کافی۔۔۔۔ڈیپ۔۔۔۔۔کس۔۔۔۔کیا۔۔۔۔"وہ کہیں ٹکروں میں اس فقرے کو کاٹ چکی تھی لیکن اس نے بات مکمل کی تھی۔۔۔

"اوو میری جان پتہ نہیں کیوں ان لبوں کو چھوتے میرا خود پر اختیار نہیں رہتا ہے۔۔۔!!!" وہ اپنی دلی بات اسے بتاتے ہوئے اس کے چہرے کے قریب چہرہ کر چکا تھا لیکن ارواح نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

"پلیز نہ کریں۔۔" اس کی بے باک باتوں پر ارواح نے چہرے پر سرخیاں سی گھلنے لگی تھیں اس کی بے باک بات پر چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔۔۔

"کیا نہ کروں جاناں۔۔۔" وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا جب کہ ارواح اس کی شرارت سمجھ نہیں سکی تھی تبھی اور زور سے اس کے سینے میں گھسی تھی۔۔۔

"یہ یہ ایسی باتیں۔۔۔۔" وہ بمشکل بول پائی تھی۔

"کیسی باتیں۔۔۔" شرارت ہنوز قائم تھی۔۔

"آپ۔۔۔" وہ اس کے لبوں کے گوشے پر مسکراہٹ دیکھ کر اس کے کشادہ سینے پر مکے مارنے لگی تھی یعنی وہ اتنی دیر سے اسے تنگ کر رہا تھا اور وہ کتنی بے وقوف تھی جو سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔" زبردست قہقہہ زرانیل کا کچن کے در و دیوار میں گونجا تھا وہ ہنستے ہُوئے کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا ارواح بے اختیار اسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

زرانیل خان اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر گیا تھا ایسے وہ مسکرایا بھی نجانے کتنے ٹائم بعد تھا سو اپنی بیوی کا دیکھنا وہ نوٹ کر گیا تھا۔۔۔

معا ان کی نتھوں سے کسی چیز کے جلنے کی مہک ٹکرائی تھی ارواح ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی۔۔۔

اور چولہے کی طرف متوجہ ہوئی تھی یہاں فرائی پین میں ڈالا گیا آئل اب حد سے زیادہ گرم ہو چکا تھا اس نے تیزی سے فریم دھیمی کی تھی اور کبابوں والا مکسچر اٹھا کر کباب فرائی کرنے لگی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اسے تنگ نہیں کیا تھا بس ایک طرف کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا جو مستعدی سے اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔

اور ایک نظر اسے دیکھتے اس نے سمائل پاس کی تھی بدلے میں زرانیل خان بھی مسکرایا تھا۔۔۔

ارواح نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے سارے کباب فرائی کیے تھے اور انہیں ایک سائیڈ پر رکھتے اس نے جلدی سے سیلڈ بنانے کا سوچا تھا۔۔۔

"کاش بھائی ہوتے انہیں کھانا بہت پسند آنا تھا۔..." وہ اچانک سے تعزیز خان کا زکر کرنے لگی تھی جو ہمیشہ اس کے بنائے گئے کھانے کی تعریف کرتا تھا۔۔۔۔ ارواح کی بات پر زرانیل خان نے اسے دیکھا تھا اب کیسے بتاتا وہ اسے کہ اس کے بھائی کو گھر داماد بننے کا شوق تھا۔۔۔۔

"ہاں ہوتا تو لیکن اسے اپنے سسرال میں بھی اس سے اچھا کھانا ملتا ہو گا تبھی تو کل سے ایک بار بھی اس نے کال نہیں کی مجھے ورنہ مجھے لگا تھا کہ صبح صبح تو اس کی کال ضرور آئے گی۔۔۔" وہ چلتے ہوئے ارواح کے قریب آیا تھا۔۔۔

"تو آپ کر لیتے انہیں کال ویسے بھی ان کی نئی نئی شادی ہے تو ایسے میں بندے کو کہاں وقت ملتا ہے کسی سے بات کرنے کا۔۔۔۔" وہ ٹماٹر کاٹ کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"ہاں بھئی وہ ٹھیک اوئر میں غلط۔۔۔"زرانیل خان بولا تو ارواح نے اسے دیکھا تھا اب اس نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تعزیز صحیح تھا اور زرانیل غلط لیکن زرانیل خان کو یہ بات وہ کیسے بتاتی۔۔۔۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا لیکن زرانیل خان تب تک اس کے پاس آ چکا تھا۔

"ہمم اوکے چھوڑو اس بات کو اوئر آؤ کھانا کھاتے ہیں جو بن ہے وہ کافی ہے اوئر بنانے کی ضرورت نہیں ہے پھر ہم نے ایک رومانٹک سی مووی بھی دیکھنی ہے۔۔۔۔"اس کی رومانٹک مووی والی بات پر ارواح کے گال دہکنے لگے تھے زرانیل خان اس کی حالت دیکھتے مسکرایا تھا۔۔۔

رومانٹک مووی پر اس کاری ایکشن دیکھتے اس نے دانت لبوں تلے دبائے تھے ابھی تو اس نے جو مووی سلیکٹ کی تھی اسے دیکھ کر ارواح میڈم کے پسینے چھوٹ جانے تھے۔۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 34

••••••

ماضی)

ارتضیٰ خان سیدھے عباد صاحب کے پاس گئے تھے جو زمینوں پر مزدوری کرتے تھے یہ کام وہ شروع سے کرتے آئے تھے کوئی اتنے امیر کبیر تو تھے

نہیں کہ بیٹھے بٹھائے انہیں سب کچھ مل جاتا محنت کرتے تھے ان کی اولین ترجیح تھی منہا کی شادی ان کا نکاح تسمیہ سے ہو چکا تھا جو ان کے والدین کی مرضی سے ہوا تھا تسمیہ ان کے ماموں کی بیٹی تھی اور اس کا ایک بھائی تھا تسمیہ کی خواہش تھی کہ منہا اس کی بھابھی بنے وہ کہیں بار اپنی ماں سے کہہ چکی تھی لیکن اس کی ماں ہر بار ٹال دیتی تھیں۔

ارتضیٰ خان کافی غصلے اعر پتھریلے تاثرات لیے عباد کے پاس آئے تھے اپنے دوست کو دیکھ کر عباد اپنا سارا کام چھوڑتے ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے ان کی دوستی چل رہی تھی تو ارتضیٰ خان کی وجہ سے کہ سب کی مخالفت کے باوجود انہوں نے عباد سے ملنا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

خیریت ہے ارتضیٰ پریشان لگ رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟"وہ ارتضیٰ "
خان کے پریشان تاثرات دیکھتے پوچھنے لگے تھے۔۔۔۔

مجھ میں کوئی کمی ہے عباد۔۔۔؟؟؟"ارتضیٰ خان کا انداز سوالیہ سا "
تھا عباد کی آنکھوں میں الجھن در آئی تھی کہ یہ وہ کس طرح کی
باتیں کر رہے تھے۔

کیا ہوا ہے ارتضیٰ یہ کیوں پوچھ رہے ہو تم کسی سے جھگڑا ہوا ہے "
کیا۔۔۔"وہ لوگ آپ جناب کا تکلف نہیں کرتے تھے کیونکہ
دوستوں میں تو ہمیشہ آپ جناب کے بجائے تم تو ہی چلتا تھا۔

میں منہا کو پسند کرتا ہوں ائی ایم سوری تمہاری غیرت کا یہ بات "
لگے لیکن رشتے کی بات تو تم سے کرنی ہے کیونکہ منہا کے
سرپرست تم ہو میں نے ہمیشہ سے منہا کو چاہا ہے اب اعتراف کر
رہا ہوں مجھے وہ چاہیے اس سے حلال رشتہ بنانا چاہتا ہوں تو انکارِ
نہیں کرے گا اور اس کا رشتہ تو نے جس سے کیا ہے اسے انکارِ کر
دے یہ تیری دوستی کا سوَال ہے۔۔۔"وہ عباد کے ساتھ ہی بیٹھ

گئے تھے جب کہ وہ تو ان کی بات سن کر سکتے کی کیفیت میں مبتلا ہوئے تھے یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔

لیکن۔۔۔"انہوں نے کچھ کہنا چاہا لیکن ارتضیٰ خان اسے روک " چکے تھے۔۔۔

کل تک کا وقت ہے اقرار کرو گے تو بی بی جان اوَر بابا سائیں کو " بھیجوں گا رشتے کے لیے اگر انکار کیا تو اپنے دوست کو کھو دو گے ہمیشہ کے لیے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔۔۔"وہ اپنی کرتے نکل گئے تھے اور عباد نے پریشانی سے پیشانی سہلائی تھی۔

وہ ابھی تک حیرت سے ان کی باتیں سوچ رہے تھے منہا اور وہ یہ کیسے ممکن تھا بھلا اور کیا ارتضیٰ خان اپنی حیثیت بھول چکے تھے کیا وہ بھول چکے تھے کہ سردار شمس خان ان کا رشتہ اپنے بھائی کی بیٹی سے کر چکے تھے پھر وہ کیونکر منہا سے شادی کی بات کر رہے تھے۔

وہ جانتے تھے کہ شمس خان اور بڑی بی کبھی اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ انہیں تو ارتضیٰ خان کا عباد سے ملنا بھی پسند نہیں تھا لیکن عباد صاحب سے ارتضیٰ خان نے ملنا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

اب عباد صاحب کو ارتضیٰ خان کا جنون پریشان کر رہا تھا۔۔۔

.....

ارتضیٰ خان حویلی واپس آ چکے تھے جب سے منہا کے منہ سے یہ بات سنی تھی کہ ان کا رشتہ ان کے ماموں کے بیٹے سے طے ہے وہ تب سے جلتے انگاروں پر لوٹ رہے تھے کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا دل تھا کہ منہا کی قربت کی خواہش کر رہا تھا وہ چاہتے تھے جلدی وہ وقت آئے جب منہا ان کی بانہوں میں ہو اور وہ دل کھول کر اس پر اپنی شدتیں نچھاور کریں۔۔۔۔

بہت جلد بہت جلد منہا آپ میری ہوں گی صرف میری میں "
آپ کو حاصل کر کے رہوں گا۔۔۔"وہ دل ہی دل میں منہا سے
مخاطب تھے اور اپنے دھیان میں مگن چل رہے تھے کہ سامنے سے
آتی حرمین سے جا ٹکرائے تھے وہ فوری پیچھے ہوئے تھے وہ زمین
بوس ہوئی تھی لیکن انہوں نے اسے تھاما نہیں تھا وہ حیرت سے
انہیں دیکھے جا رہی تھیں۔

آج کے بعد مجھ سے یوں ٹکرا کر میری نظروں میں آنے کی "
ضرورت نہیں ہے آپ کو حرمین مُجھے یہ چیپ حرکتیں پسند نہیں
ہیں جو ہر بار آپ میرے سامنے کرتی ہیں۔۔۔"وہ کہہ کر رکے

نہیں تھے بلکہ وہاں سے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے پیچھے حرمین نے ان کی پیٹھ کو گھورا تھا۔

بہت جلد میں آپ کی بیوی بنوں گی اور ان ساری بے رخیوں کا " بدلہ لوں گئ آپ سے۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی تھیں نجانے وہ کیوں اب تک ارتضیٰ خان کے دل میں جگہ نہیں بنا پائی تھی۔

فرحین اور مرتضیٰ خان کا تو نکاح ہو چکا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پسند تو حرمین بھی ارتضیٰ خان کو کرتی تھیں لیکن وہ ان کی طرف دیکھتے تک نہیں تھے۔۔۔

نجانے کیا وجہ تھی۔

وہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ ارتضیٰ خان کے دل میں کوئی بستی تھی اور جو بستی تھی اس کی موجودگی میں وہ ان کی طرف کیسے متوجہ ہو سکتے تھے ارتضیٰ خان بہت جلد گھر میں منہا کے بارے میں بات کرنے والے تھے اور نجانے تب حرمین پر کیا گزرنے والی تھی یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔۔۔

ابھی تو وہ ارتضیٰ خان کی بے رخی نہیں سہہ پاتی تھی کسی دوسری عورت کا نام اس کا وجود کیسے سہہ سکتی تھی وہ یہ بات تو اگے ہی پتہ چلنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور نجانے وہ اگے کیا کیا کرنے والی تھی ارتضیٰ خان کو پانے کے لیے۔۔۔

ارتضیٰ خان بی بی جان اور کسی سے ملے بنا ہی اوپر چلے آئے تھے۔

حالانکہ وہ جب بھی حویلی آتے تھے سب سے پہلے وہ بی بی جان کو سلام کرنے ان کے کمرے میں جاتے تھے یہ ان کی پختہ عادت تھی جو آج انہوں

نے پوری نہیں کی تھی نجانے آگے کیا کیا وہ کرنے والے تھے اس بات سے حویلی کی در و دیوار واقف نہیں تھی۔

.....

(حال)

ارواح ساری چیزیں سٹ کر چکی تھی اب وہ بس کھانا کھانے کی تیاری میں تھے ارواح نے اپنے ہاتھ صاف کیے اوٗر دوپٹہ اچھے سے اپنے اوپر اوڑھا تھا لیکن زرانیل خان کو اس کا دوپٹہ لینا پسند نہیں آیا تھا وہ دونوں ہی تو تھے اوٗر تو تھا نہیں کوئی سو وہ نہ بھی لیتی تو کوئی مسلئہ نہیں تھا لیکن اس نے اگنور نہیں کیا اوٗر چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ارواح بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی حالانکہ زرانیل خان کا ارادہ کچھ تھا لیکن پھر کچھ سوچتے خاموش رہا اور دونوں نے کھانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنی پہلی بائٹ ہی لی تھی کہ اس کا سیل فون بجا اور ارواح نے بھی ہاتھ روکا تھا اس کے بغیر وہ بھلا کیسے کھاتی۔۔۔

زرانیل خان کا ارادہ فون نہ اُٹھانے کا تھا لیکن پھر تھانے سے کال آتے دیکھ کر وہ اٹھا چکا تھا ارواح کا گال تھپتھپاتے ہوئے اسے کھانے کا اشارہ کرتے وہ اٹھا تھا اور باہر آیا ارادہ جلدی جلدی بات کر کے واپس جانے کا تھا یقیناً کوئی اہم مسلہ تھا جو اسے کال آ رہی تھی اس نے اٹھالی تھی۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تھا اس کا سنجیدہ انداز دیکھ کر مقابل کانسٹیبل کی سانس سوکھی تھی اس کی سرد آواز سن کر۔۔۔

"سر وہ آپ کی فیملی میں جن کی ڈیتھ ہوئی تھی ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹ آ چکی ہے آپ چیک کریں گے آکر کیونکہ آپ نے خاص طور پر کہا تھا کہ آپ کو اس رپورٹ کا ضرور بتایا جائے۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

"کب آئی رپورٹ۔۔!!!"وہ بے صبری سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"سر ابھی ابھی آئی ہے۔۔۔"وہ بولا تھا

"اچھا ٹھیک ہے میدے ٹیبل پر رکھو میں آرہا ہوں ایک گھنٹے تک اور ہاں اس کو اور کوئی نہ دیکھے سمجھے تم۔۔۔!!!"وہ غصے سے بولا تھا جس پر مقابل نے صرف جی سر کہا تھا۔

اور پھر زرانیل کال کٹ کرتے واپس کچن میں گیا تھا یہاں ارواح کے سامنے کھانا ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔

زرانیل خان کو دیکھتے وہ سیدھی ہوئی تھی زرانیل خان کو حیرت ہوئی اس نے ایک نوالہ بھی نہیں لیا تھا حالانکہ وہ اسے کھانے کا اشارہ کر گیا تھا۔

"جاناں کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے۔۔۔"وہ اس کی چیئر کے قریب جاتے اس پر جھکا تھا۔

"وہ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"وہ ہاتھ میں پکڑے فورک کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

"بٹ میں اشارہ کر کے گیا تھا ناں تو کھانا شروع کرتی اب میرے چکر میں تمہارا بھی ٹھنڈا ہو گیا کھانا۔۔۔۔۔"وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔

"آپ بھی تو ٹھنڈا کھائیں گے نہ۔۔۔؟؟؟" وہ زرانیل خان کو دیکھتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا یعنی وہ اس کے بغیر کھانا تک نہیں کھا رہی تھی یہ چیز اسے کوئی اچھی لگی تھی وہ ایسی ہی محبت کا قائل تھا میاں بیوی کے درمیان۔۔۔

کیوں یہ رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے جس میں ایک فریق کو دوسرے کی ایسی ہی فکر کرنی چاہیے۔۔۔

"جان۔۔۔" زرانیل خان مسکراتے ہوئے بولا تھا ساتھ ہی اس کو چیئر سے اپنی گود میں شفٹ کیا تھا۔۔

ارواح اس اچانک ہوئی افتاد پر ہکا بکا اس کی شکل دیکھے جا رہی تھی جو صبح کی طرح ایک بار پھر سے اسے اپنی گود میں شفٹ کرتے اس کے لبوں پر جھکا

تھا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا تھا انداز نرم گرم سا تھا وہ نرمی سے اس کے لبوں کی نرمی محسوس کرتے اس کے لبوں کو چوس رہا تھا تو کبھی اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتے چومتا اس کے نرم انداز پر بھی ارواح کی حالتِ غیر ہوئی تھی کیونکہ اس کے لبوں کا لمس وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے جی بھر کر خود کو سیراب کیا تھا لب تھے کہ ان لبوں کو چھوڑنے کے لیے ہی تیار نہیں تھے وہ چاہتا تھا کہ لمحے ایسے ہی رہے وہ دونوں ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے رہیں لیکن پھر وہ فون کال یاد آئی تو اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ پیچھے ہوا تھا ارواح کے چہرے پر شرم کی سرخی تھی تو رخسار تپ کر کندن ہوئے تھے۔۔

"افف اتنا شرم کر تم میرے جذبات کو بھڑکا رہی ہو وائفی پھر تمہیں ہی شکایت ہو گی مجھ سے کہ میں کیوں ان لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتا ہوں۔۔"وہ بے باکی سے بولا تو ارواح نے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا یہ کام وہ آسانی سے کر سکتی تھی ورنہ زرانیل خان کی بے باک باتوں پر وہ سرتا پا سرخ ہوئی تھی لیکن زرانیل خان نے اسے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا ان کا کھانا تقریباً ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔۔

"آپ بہت۔۔۔"وہ بول نہیں پا رہی تھی اور زرانیل خان اس کی حالتِ سے ہنسا تھا۔۔

"جاناں مجھے ابھی جانا ہے بہت امپورٹنٹ کام ہے سو تم آرام سے کھانا کھاؤ اور ہاں میرا انتظار کرنا میں تین سے چار گھنٹوں میں واپس آنے کی کوشش کروں گا پر دیر بھی ہو سکتی ہے۔۔۔"زرانیل خان نے اس کے ماتھے پر

اپنے سُلگتے لب رکھے تھے اس کے جانے والی بات پر اس ارواح ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی وہ جارہا تھا دل کو کچھ ہوا۔۔۔

"آپ کیوں جارہے ہیں نہ جائیں۔۔۔" وہ اس کی شرٹ کے کالر کو تھامتی ہوئی اس کے ساتھ چھڑ چھاڑ کرتی ہوئی بولی تھی جس پر زرانیل خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اور پھر اسکے رخساروں کو چھوا تھا۔

"بہت ضروری کام ہے ورنہ نہیں جاتا تم کھانا کھاؤ میں چینج کرلوں...." اس نے ایزی ساٹر وزار شرٹ پہن رکھی تھی لیکن تھانے جانے کے لیے اسے چینج کرنا تھا سو اس کا ارادہ کمرے میں جانا کا تھا ارواح کو وہ واپس اس کی چیئر پر بیٹھا چکا تھا اور خود چیئر سے اٹھا تھا پر ارواح بھی پھرتی سے اٹھی تھی وہ بھنویں اچکاتے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تھا کہ وہ کہاں جارہی تھی۔۔

"آپ کو کسی چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے میں روم میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔"وہ بولی تو زرانیل خان نے ایک نظر ٹیبل پر پڑے کھانے پر ڈالی تھی جو اس کی بیوی نے تقریبا دو گھنٹے لگا کر بنایا تھا۔۔۔

اور اب وہ کھانے کے بجائے اس کے ساتھ روم میں جا رہی تھی وہ اسے روکنا چاہتا تھا لیکن جانتا تھا کہ وہ بھی نہیں کھائے گی اس کے بغیر سو وہ سر ہلاتے ہوئے کچن سے نکلا تھا ارواح بھی اس کے پیچھے ہی چلی آئی تھی اور دونوں روم میں انٹر ہوئے زرانیل خان نے اپنی شرٹ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھی اس کا ارادہ جلدی جلدی شاور لینے کا تھا سو وہ ایک نظر ارواح کو دیکھتے ہوئے باتھ روم چلا گیا تھا اور ارواح اس کا یونیفارم نکالنے کے لیے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی اندر آتے ہی سب نے سب سے پہلے اس کا یونیفارم نکال کر سائیڈ پر رکھا پھر اس کا جوتا اور باقی چیزیں بھی وہ اس کے آنے کا

انتظارِ کرنے لگی تھی وہ تقریبا آدھے گھنٹے کے بعد واپس آیا تھا اس کے وجودِ کے گرد بس ٹاؤل تھا ارواح نے جلدی سے رخ بدلا تھا شرم حد سے زیادہ محسوس ہو رہی تھی زرانیل خان اسے دیکھتے مسکرایا تھا جو اپنی نظریں جھکائے کھڑی تھی اگر وہ اس وقت جلدی میں نہیں ہوتا تو یقینا ارواح کی خیر نہیں تھی۔۔۔

ارواح اسے دیکھتے ہی ڈریسنگ سے نکل آئی تھی روم میں آتے ہی اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے خوُد کو کمپوز کیا تھا اوُر ایک گہرا سانس بھرتے وہ ڈریسنگ روم کے دروازے کو تکنے لگی تھی۔۔۔

زرانیل خان واپس آیا تو یونیفارم میں ملبوس تھا ارواح کے قریب جاتے اس نے کچھ اشارہ کیا تھا لیکن ارواح سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا اوَر اس کا ہاتھ اپنی شرٹ کے کالر پر رکھا تھا وہ حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی شاید اس کی بات وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔۔

"بٹن بند کرو ارواح۔۔۔۔" وہ برش بالوں میں پھیرتے ہوئے بولا تو ارواح نے جلدی سے اس کی شرٹ کے بٹن بند کیے تھے اس کے اتنے قریب وہ گھبرائی تو تھی لیکن پھر اس کو اپنے بال بناتے دیکھ کر وہ تھوڑا سا مطمئن ہو گئی تھی اوَر اس کی شرٹ کے اوپری سارے بٹن بند کیے تھے نگاہیں اس کی شرٹ پر مرکوز تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

زرانیل خان نے جلدی سے باقی کی تیاری مکمل کی تھی اور ارواح کے لبوں کا بوسہ لیتے وہ دروازے تک آیا تھا اور ارواح کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا میں آجاؤں گا کچھ دیر تک۔۔" اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو ارواح ہلکا سا مسکرائی تھی زرانیل خان اسے دیکھتے اپنی پینٹ میں موبائل فون رکھتے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

ارواح کو اس کے جاتے ہی کھانے کی فکر ہوئی تھی اب اس کی غیر موجودگی میں وہ اکیلے تو کھا نہیں سکتی تھی سو اس نے سارا کھانا فریج میں رکھنے کا سوچا کہ جب وہ واپس آئے گا تو وہ لوگ اوون میں گرم کر لیں گے دروازے کی طرف اس کا دھیان نہیں گیا تھا وہ جلدی سے کچن میں چلی آئی تھی سارے کھانے کو ایسے ہی فریزر میں رکھتے وہ کچن کی ساری صفائی کرتے اب روم میں جا کر شاور لینے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

سو اسی سوچ پر عمل کرتے وہ ہال میں آئی تھی لیکن وہ صوفے پر بیٹھے انسان کو دیکھ کر اس کے قدموں سے زمین نکلی تھی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں

تو رنگت زرد پیلی ہوئی تھی وہ بمشکل کھڑی ہوئی تھی ورنہ اس انسان کو دیکھنے کے بعد ایسا محسوس ہوا تھا جیسے وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی وہ اسے دیکھتے پر اسرار مسکرایا اور آرام سے صوفے سے اٹھتے ہوئے اس کے قریب آنے لگا ارواح کی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھیں وہ بے اختیار پیچھے قدم اُٹھانے لگی تھی لیکن کب تک وہ اس کے قریب آچکا تھا اور ارواح پیچھے دیوار سے جا لگی تھی اب راہ فرار نہیں تھی اس کے پاس۔۔

وہ یہاں کب اور کیسے آیا یہ سوال اسے پریشان کر رہا تھا وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی لیکن اس کے بڑھتے قدموں کی چھاپ سنائی دینے لگی تو اس کا دل جیسے دھڑکنا ہی بند ہوا تھا۔۔۔

.....

ابر شم اوَر تعزیز ایک سائیڈ پر کھڑے تھے لنچ ابھی تک سرور نہیں ہوا تھا وہ لوگ سب کی نظریں ایک دوسرے پر محسوس کر رہے تھے خاص طور پر گرینی ہر تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو ضرور دیکھ رہی تھیں وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے پر کھڑے تھے وہ یہ بات نوٹ کر چکی تھیں ان کی نظریں خود پر محسوس کرتے ابر شم کچھ سوچتے ہوئے تھوڑا سا تعزیز خان کے قریب ہوئی تھی اوَر اس کے ہاتھ کو تھامنے کی کوشش کی تو تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے اس نے ابر شم کو ایک جھٹکے سے اپنے حصارِ میں لیا تھا۔۔۔

ابر شم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اس کی اس قدر بے باکی پر لیکن پھر گرینی کو سوچتے ہوئے وہ خاموش ہو گئی تھی وہ دونوں قدرے سائیڈ پر کھڑے تھے تو ابر شم تھوڑا سا مطمئن تھی لیکن پھر اس کے حصار میں خوَد کو

محسوس کر کے دل دھڑکا تھا اس کے وجود سے اٹھتی مردانہ خوشبو اسکے حصار کی گرمی ابر شم کی حالت ایک پل کے لیے عجیب سی ہوئی تھی وہ اس کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی شاید وہ کچھ پل کے لیے سب کچھ بھول گئی تھی ائزم کو بھی جو خود تعزیز خان کے قریب آئی تھی تعزیز خان نے اسے اپنے حصارِ میں لیتے ایک گہرا سانس بھرا تھا یقین نہیں ہوا تھا کہ یہ بے اختیاری ابر شم سے سرزرد ہوئی تھی۔۔۔

اس کے حصار کی گرمی سے ابر شم کے حواس مختل ہوئے تھے تن بدن میں ایک ان دیکھی لہر سی سرائیت کر گئی تھی اس کے اتنے قریب کہ وہ اس کی دھڑکنیں بھی سن رہی تھی اس کا دل جیسے اس کے کنٹرول میں نہیں رہا تھا۔۔۔

اسی پل تعزیز خان کے ہاتھ میں موجود اس کا فون بجا تھا اس نے فنگر پرنٹ لگاتے سکرین آون کی تو واٹس ایپ پر کسی انجان نمبر سے میسج ریسیو ہوا تھا اس نے غور کیا تو پتہ چلا کہ وہ سفرا کا نمبر تھا اس کی ڈی پی بھی شو ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا دھیان فون پر تھا لیکن ابر شم اس کے سیل فون پر سفرا کا میسج دیکھ چکی تھی زہن میں پھر سے سفرا کی باتیں در آئی تھیں اس کا بے ساختہ دل چاہا وہ سب کچھ چھوڑ کر اوپر چلی جائے نجانے کیوں وہ اس سفرا کا میسنج دیکھ کر غصے میں آنے لگی تھی اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ تعزیز اس سفرا سے بات کرتا تھا تو کیا ان کے جو ڈایزئن چوری ہوئے ان میں بھی تعزیز خان کا ہاتھ تھا۔۔

یہ سوچ زہن میں آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے تعزیز خان کے حصار سے نکلی تھی گرینی اب مہمانوں کی طرف متوجہ تھیں سو ان کا دھیان ان دونوں پر نہیں تھا یا پھر ابر شم اور تعزیز کو اس قدر قریب دیکھ کر وہ کچھ زیادہ ہی مطمئن ہو گئی تھیں کہ اب وہ انکی طرف دیکھنے کے بجائے اپنے گیسٹ کو ٹائم دے رہی تھیں۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اس کے حصار سے نکلی تعزیز خان نے سکرین سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جس کے چہرے کے تاثرات یکا دم سے تبدیل ہوئے تھے وہ حیرت سے کنگ اسے دیکھے جا رہا تھا جو اب اپنی آنکھیں اس پر گاڑے ہوئے تھی وہ پریشان ہوا تھا۔

"میم کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا تھا اس کا ایک جھٹکے سے ایسے الگ ہوں ا شاید اسے پسند نہیں آیا تھا سو وہ پوچھنے لگا تھا لیکن ابر شم نے اسے جواب نہیں دیا تھا بس اسے گھورنے لگی تھی۔۔۔

ایک تو تعزیز خان اس لڑکی کے موڈ سیونگ سے بہت پریشان تھا سفر اکا میسنج وہ دیکھے بغیر ڈیلیٹ کر چکا تھا اسے وہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی اور آج والی اس کی حرکت کے بعد سے تو وہ اس کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح اسے بار بار کال کر رہی تھی یا پھر میسج جسے کافی بار تعزیز خان اگنور کر چکا تھا لیکن وہ بھی خاصی ڈھیٹ تھی۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ اس کو شٹ اپ کال دیتی وہاں سے وال آؤٹ کر گئی تھی اور جا کر گرینی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی تعزیز خان کا ایسے ابر شم کا اسے شٹ اپ کال دینا اچھا نہیں لگا تھا لیکن وہ اس کے غصے کی وجہ سمجھ نہیں پایا

تھاوہ کیوں ایک دم سے ایسے بیہیو کرنے لگی تھی پہلے کیسے سکون سے اس کے حصار میں کھڑی تھی اس کے نازک وجود کی نازکی محسوس کرتے وہ بھی سکون سے آنکھیں موند گیا تھا لیکن یہ فون اس نے بے اختیار اپنے فون کو گھورا تھا جیسے یہ سارا قصور اس بچارے کا ہو۔۔۔۔

ابر شم گرینی کے ساتھ جا کر بیٹھی تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھیں کیونکہ وہ پہلے ان کے ساتھ نہیں بیٹھی تھی اوٗر اب اس کے چہرے کی سنجیدگی انہیں پریشان کر چکی تھی۔۔

سب مہمانوں کو توکول ڈرنکس سرور کر دی گئی تھیں جو وہ لوگ پی رہے تھے گرینی نے موقع دیکھتے پوتی کو دیکھا تھا جو چہرے پر بارہ بجائے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

"آبی کیا ہوا میری جان آپ تو اس وقت تعزیز کے ساتھ تھیں نہ پھر ایسے اچانک یہاں کیوں چلی آئی ہو۔۔۔۔۔" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھیں جس پر ابر شم نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں نجانے کیوں اس کا دل چاہا رہا تھا وہ تعزیز خان کا فون اٹھا کر دیوار پر مار دے کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری لیکن افسوس وہ یہ کر سکتی تو ضرور کرتی۔۔

لیکن اس وقت وہ دل ہی دل میں تعزیز خان کو ہزاروں سلوتون سے نوازا چکی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی نظریں اسی پر تھیں وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ابر شم اس کے فون پر سفرا کی کال دیکھ چکی ہے اور یہ ہی سمجھ رہی تھی کہ وہ پہلے بھی اس سفرا سے بات کرتا ہے اس میں وہ کچھ غلط بھی نہیں تھا کیونکہ سفرا خود اس بات کا زکر کر چکی تھی ویسے تو اسے اس بات پر اس وقت خاص یقین نہیں آیا تھا

لیکن اب تعزیز کے فون پر اس سفر اکی کال دیکھ کر وہ اسے سچ ہی سمجھنے لگی تھی۔۔۔

تعزیز خان بھی چلتا ہوا ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور ابر شم کے تو وہ کچھ زیادہ ہی نزدیک بیٹھا تھا کہ ان کے کندھے اور تھائی آپس میں مل رہے تھے لیکن ابر شم ایک جھٹکے میں اس سے چار فٹ دور ہوئی تھی گرینی اور تعزیز کی آنکھوں میں حیرتِ در آئی تھی لیکن تب تک ایک مہمان خاتون کی نظر ابر شم اور تعزیز خان پر پڑ گئی تھی وہ یہ سمجھنے لگی تھیں کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو تنگ کر رہے ہیں وہ مسکرائی تھیں۔۔۔

"زر تاج تمہاری پوتی کے تو نصیب جاگ گئے اتنا اچھا اور خوبصورت شوہر ملا ہے جس کی آنکھوں سے ہی ابر شم کے لیے محبت چھلک رہی ہے میں تو ان

کے کپل سے کافی ایمپریس ہوئی ہوں۔۔۔"یہ آواز زرتاج بیگم کی دوست کی تھی۔۔

"شکریہ آنٹی آپ بھی بہت سویٹ ہیں۔۔۔"تعزیز خان مسکراتے ہوئے بولا تھاتب تک وہ ابر شم کو اپنے قریب کرتے اس کی بیک پر اپنی بازوؤں کا حصار بنا چکا تھا یہ دوسری بار تھا کہ ابر شم اس کی باہوں کے حلقے میں آچکی تھی لیکن ابر شم کیسے اس بار خوُد پر ضبط کیے بیٹھی تھی یہ بس وہ خود ہی جانتی تھی۔۔۔۔۔۔

تعزیز خان کے ہاتھ اس کی کمر پر گردش کر رہے تھے وہ چاہتی تو ان ہاتھوں کو ایک لمحے میں خود سے دور جھٹک سکتی تھی لیکن وہ اس وقت پارٹی میں کوئی تماشا نہیں کریٹ کرنا چاہتی تھی تبھی خاموشی سے بیٹھی تھی تعزیز خان کے ہاتھوں کی گردش اسے پریشان کر رہی تھی اس کے بھاری ہاتھ کے لمس سے

اسے بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا کچھ ایسا کہ وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان اس کی حالت سمجھ رہا تھا آخر وہ بھی ایک صنف نازک تھی کچھ نہ کچھ تو اس کے اندر بھی جذبات تھے کب تک خود کو کنٹرول کرے گی کبھی نہ کبھی تو وہ بھی خود پر کنٹرول کھو دے گی وہ جانتا تھا یہ بات۔۔۔۔

وہ لوگ تھوڑی دیر ہی وہیں بیٹھے تھے پھر میڈ کے لنچ لگنے کی خبر پر سب لوگوں نے ڈائینگ ہال کا رخ کیا تھا یہاں وسیع پیمانے پر زرتاج بیگم نے انتظام کروایا ہوا تھا ابر شم خود پر مشکل سے کنٹرول کیے ہوئے تھی صرف اور صرف گرینی کی خوشی کے لیے ورنہ اس وقت اس کے اندر اشتعال سا اٹھ رہا تھا دل چاہا رہا تھا اس وقت وہ ائزم سے بات کرے لیکن اس کو کیا گیا مسیج بھی ابھی تک سین نہیں ہوا تھا۔

وہ کھانے کے دوران بھی مسلسل ائزم اور آفس میں اپنی چوری ہوئی فائل کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔کھانے کے بعد کافی کا دور چلا تھا اوُر پھر پارٹی اختتام پذیر ہوئی تھی۔۔۔

سب لوگ جا چکے تھے اب ہال میں زرتاج بیگم ابرشم اور تعزیز موجود تھے زرتاج بیگم تو اتنی دیر بیٹھنے کی وجہ سے اچھی خاصی تھک چکی تھی سو ان کا ارادہ تو اب آرام کرنے کا تھا۔۔۔

"اچھا بچوں میں روم میں جا رہی ہوں۔۔۔۔تم لوگ بھی جاؤ گے روم میں یا نہیں۔۔۔؟؟؟"زرتاج بیگم ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں جس پر ابرشم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں گرینی میں ابھی ایک ضروری کام سے جاؤں گی اب پلیز یہ مت پوچھیے گا کہ وہ ضروری کام کونسا ہے میں رات تک واپس آجاؤں گی۔۔۔"وہ اس وقت آفس کا چکر لگانا چاہتی تھی نجانے کیوں اسے اپنی فائل کے بارے میں پتہ کرنا تھا کہ کیسے پہنچے اس کے ڈیزائن اس سفر اکے پاس۔۔۔

"لیکن ابھی تو واپس آئی تھی اب پھر بیٹا نئی نئی شادی ہوئی ہے کچھ دن آرام کرو پھر کام ہی تو کرنا ہے۔۔۔"وہ پھر سے صبح والی بات دوہراتے ہوئے بولی تھیں لیکن ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں شادی ہوئی تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ کام سے ہی منہ پھیر لوں میں۔۔۔"وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اور مزید کچھ کہے سنے بغیر وہ اوپر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔گرینی نے ایک نظر پوتی کو دیکھا اور پھر تعزیز خان کو ابر شم

کارویہ ساری پارٹی میں بھی انہیں ڈسٹرب کرتا رہا تھا لیکن اب تو وہ اور بھی زیادہ پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔

تعزیز خان ایک نظر انہیں دیکھتے ہوئے ابر شم کے پیچھے روم میں چلا گیا تھا ارادہ اس سے بات کرنے کا تھا لیکن جانتا نہیں تھا ابر شم اسے روم میں دیکھ کر اسے کاٹ کھانے کو ڈورے گی۔۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر آیا تو سامنے کا منظر دیکھتے آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں اس کا نازک سراپا اس وقت دوپٹے کی قید سے آزاد تھا وہ دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھے اب خود بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی شاید وہ تعزیز خان کے انتظار میں ہی تھی اس کو روم میں انٹر ہوتے دیکھ کر ہی وہ اٹھ کر اس کے قریب گئی تھی اور اس کو دروازے کے ساتھ پن کیا تھا وہ ابر شم کی یہ حرکت سمجھ

نہیں سکا تھا وہ خود ہی رک گیا تھا ورنہ اس جیسی صنف نازک کہاں بھلا اس کے کسرتی وجود کو ہلا سکتی تھی۔۔۔۔

"کیا حرکتیں کر رہے تھے تم باہر ہاں۔۔۔" وہ غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دانت پیسے کر بولی تھی ابھی تک اپنی کمر پر اس کی سلگتی ہوئی انگلیوں کا لمس وہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"کیا کیا میں نے۔۔۔؟؟؟" وہ انجان بنا تھا۔

"مجھے ٹچ کیوں کر رہے تھے رات والی بات بھول گئے تم۔۔۔۔ اور اگر بھول گئے ہو تم تو میں یاد کروا دوں میں نے کہا تھا مُجھے ٹچ مت کرنا تم۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر چلائی تھی تعزیز خان نے اس کی انگلی اپنی گرفت میں قید کی تھی لیکن

ابر شم نے مزاحمت کی تھی وہ پہلی ہی تپی ہوئی تھی اوپر سے پھر سے اس کا لمس وہ برداشت سے باہر ہوا تھا۔۔۔

"ریلی آپ مجھ سے کیا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ بھی تعزیز خان تھا مقابل کو زچ کرنا جیسے اسے اچھے سے آتا تھا سو وہ اس کے سوال کے بدلے اپنا سوال پوچھ چکا تھا جس پر ابر شم نے اپنی گرین آنکھوں سے اسے گھورا تھا یہ انسان اس کی برداشت کا مادہ آزما رہا تھا اب تو لگ رہا تھا کہ اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اس انسان سے نکاح کر کے۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔" وہ پھر سے تیز اور کاٹ دار آواز میں بولی تھی۔۔۔

"انسان ہوں میں آپ جب ایسے دعوت نظارہ بن کر میرے سامنے آئیں گی تو آپ کو کیا لگتا ہے میرے جذبات مچلنے گے نہیں۔۔۔؟؟؟ نہیں میم آپ

غلط ہیں یہ ایک اٹریکشن ہے اس رشتے کی جو ہمارے درمیان بن چکا ہے
آپ کا تو پتہ نہیں لیکن میں جب جب آپ کے قریب آتا ہوں میرے
سارے سینسز کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں کیا کروں مرد ہوں ناں آپ کے
وجود کو دیکھتے خوُد پر کنٹرول نہیں کر پاتا اور ویسے بھی یہ نکاح آپ کی اپنی
مرضی اوُر خواہش سے ہوا ہے تو اتنا مار جن تو مل ہی سکتا ہے
مُجھے۔۔۔۔"اس کو کمر سے تھامے اپنے قریب کرتے وہ اس کے چہرے پر
جھکتے اپنا حق پہلی بار استعمال کر گیا تھا ان گلابی لبوں کو اپنے لبوں میں جکڑتے
ہوئے وہ اس کی سانسوں کی مہک پہلی بار ابر شم کے جاگتے ہوئے استعمال کر
رہا تھا اس کا ہاتھ اس کی بیک پر تھا اور لب پہلی بار ابر شم کا لمس محسوس کر
رہے تھے ابر شم کی حالت دیکھنے لائق تھی پہلی بار کسی مرد کا لمس پاتے وہ

اپنے سہارے پر مشکل سے کھڑی تھی ورنہ ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی شدت سے اس کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا لیکن ابر شم کو اس کے لبوں کا لمس کسی جلتے انگاروں سے کم نہیں لگ رہا تھا اس نے ہمیشہ سے ائزم کو سوچا تھا یہ حق ہمیشہ ائزم کے لیے رکھا تھا لیکن اب تعزیز اس کے قریب آیا تھا وہ اسے روک نہیں پا رہی تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا اور ابر شم جو تھوڑی دیر پہلے تو شیرنی بنی ہوئی تھی اب ایک دم سے خاموش کھڑی اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان نے نرمی سے اپنے لب ابر شم کے لبوں سے جدا کیے تھے لیکن ابر شم ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی تھی وہ نظریں اس کے چہرے پر

گاڑے کھڑی تھی جیسے یقین نہیں کر پا رہی ہو کہ یہ تعزیز خان نے کیا

یے۔۔۔۔

"میں مرد ہوں ابر شم میم اوٗر تنہائی میں مرد اپنے جزبات کو کنٹرول نہیں کر سکتا اوٗر اس وقت تو بالکل بھی نہیں جب پہلو میں جائز رشتہ ہو اور وہ بھی اتنا خوبصورت۔۔۔ائی ہوپ میں نے ذیادہ تنگ نہیں کیا ہو گا اتنا تو آپ کو برداشت کرنا ہو گا مُجھے ورنہ میں یہاں رہ نہیں سکوں گا۔۔۔"وہ اپنی دلی کیفیت بیان کر رہا تھا۔۔

"شادی سے پہلے کوئی گرل فرینڈ تھی تمہاری۔۔۔؟؟"ابر شم کے سوٗال پر تعزیز خان نے چونک کر اسے دیکھا تھا تعزیز کیا سوچ رہا تھا وہ شرم وحیا کی وجہ سے اس کے سامنے نہیں آئے گی لیکن ابر شم اس کے برعکس ایکٹ کر رہی تھی وہ اس کی گرل فرینڈ کے بارے میں پوچھ رہی تھی کیوں۔۔۔؟؟

وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہے۔۔۔"وہ اس کے نشب و فراز پر نظریں گاڑے سوال کر رہا تھا ابر شم کے مائنڈ میں یہ سوال کیوں کر آیا یہ چیز وہ سوچنے لگا تھا۔۔۔

"سوال کو گول مت کرو جو پوچھا ہے اس جس جواب دو کیا تمہاری کوئی گرل فرینڈ ہے یا تھی۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی پہلے والی حرکت کا اثر ختم کرتے سوال پوچھنے لگی تھی۔

"اگر ہاں کہوں تو۔۔۔"تعزیز خان سکون سے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو نگاہوں کے فوکس میں رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا لیکن صرف ایک پل کے لیے وہ خود کو نارمل کر چکی تھی۔۔۔

"تو میں کہوں گی یہ حرکتیں اس کے ساتھ کیا کرو میرے ساتھ نہیں آئیند اگر اپنی خواہشات اپنے قابو میں نہ ہو رہی ہوں نہ تو اس کے پاس چلے جانا لیکن آج کے بعد میرے قریب مت آنا۔۔۔۔!!!" وہ بدک کر بولی تھی شاید وہ اس کے منہ سے ہاں کے بجائے نہ سننا چاہتی تھی لیکن اپنی مرضی کا جواب نہ پا سکی تھی تو اپنی بات بول دی۔۔۔

اس کی بات پر تعزیز خان نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں اس کی گھٹیا بات پر نگاہوں سے شعلے سے بھڑکنے لگے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان لبوں کو ان لفظوں کی سزا دے۔۔۔

لیکن اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے اشتعال کو کم کیا تھا گرینی کی بات وہ بھولا نہیں تھا لیکن ابر شم اس کے غصے کو ہوا دے چکی تھی

اس کے لال انگار چہرے کو تکتے ہوئے ابر شم کو اپنے کہے لفظوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔

بے ساختہ نظر اپنے حلیے پر گئی تھی وہ اس کے سامنے اپنی پوری خوبصورتی اور حشر سامانی کے ساتھ کھڑی تھی اس کا بہکنا فطری تھا اور یہاں تو رشتہ بھی جائز تھا۔۔۔

"اوور یلی او کے پھر اب سے میں اس کے پاس ہی جاؤں گا لیکن اس فعل کی زمہ داری آپ پر ہو گی کیونکہ آپ خود مجھے ایک غیر لڑکی کے پاس جانے کا کہہ رہی ہیں بعد میں آپ مجھ سے کچھ مت کہے گا۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا اور باتھ روم چلا گیا تھا ہاتھ مارتے اس نے رف شاور آون کیا تھا اپنے سلگتے ہوئے اعصابوں کو ٹھنڈا کرنے کا یہ طریقہ ہی اسے صحیح لگا تھا۔۔۔

وہ نجانے کتنی دیر شاور کے نیچے کھڑا رہا تھا پھر چینج کرتے وہ باہر نکلا تھا یہاں ابر شم آفس کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔

اس کو دیکھتے اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں اس کے غصے کی حدت سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے وہ اپنا حلق تر کر گئی تھی اس کی طرف دیکھنے سے بھی وہ اب احتیاط کر رہی تھی اپنی کہی بات کا احساس اسے باخوبی ہو چکا تھا۔۔۔

تعزیز خان اسے دیکھتے سر جھٹک گیا تھا۔۔۔

لیکن پھر کچھ سوچتے وہ اس کی طرف دیکھتے اپنی شرٹ کی سلیوز کو فولڈ کرنے لگا تھا وہ جانتا تھا وہ کیوں رکی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ آفس جائے وہ جانے کا ارادہ تو نہیں تھا لیکن پھر گرینی سے کیا ہوا وعدہ یاد آیا تو خود پر ضبط کرتے وہ اپنا فون اٹھا کر اس سے پہلے ہی روم سے نکل گیا

تھا۔۔۔ابر شم بھی اس کے پیچھے پیچھے نکلی تھی لیکن اس کے سیل پر کال آنے لگی تھی سو وہ اسے کان سے لگا چکی تھی کال ائزم کی تھی وہ اس وقت ڈسٹرب تھی اعصابوں پر بھی بھاری بوجھ تھا سو اس وقت اس سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

لیکن ائزم کی بار بار کال پر وہ پریشانی سے کال ریسیو کر چکی تھی اور فون کان سے لگائے ہی وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئی تھی۔۔۔

ہال اور لاؤنج خالی تھا ملازمین کام کر رہے تھے جو بکھرا ہوا کام پڑا تھا پارٹی کے بعد وہ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

سو وہ ایک انہیں دیکھتے ہوئے نیچے آئی تھی اور جیسے ہی کار پورچ میں پہنچی تعزیز خان اسے ڈرائیونگ سیٹ پر بیزار سا بیٹھا نظر آیا تھا۔۔

جس کی سیلیوز فولڈ ہوئی تھیں اور وہ اس وقت کافی ہینڈسم لگ رہا تھا کہ ائزم کیا بول رہا تھا ابر شم کو دھیان اس پر نہیں بلکہ تعزیز خان کی طرف چلا گیا تھا اس کا کسی لڑکی کے ساتھ ہونا ہی اسے جلتے انگاروں پر لوٹا گیا تھا وہ گرل فرینڈ رکھتا تھا یعنی وہ اس کے قریب بھی گیا ہو گا یہ سوچتے ہی دل کو کچھ ہوا تھا اس کو احساس نہیں ہوا وہ کتنی دیر تعزیز خان کو دیکھتی رہی تھی لیکن ائزم کے بار بار ہیلو کرنے پر وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔

"روشم تم ٹھیک ہو مُجھے ٹینشن ہو رہی ہے سب ٹھیک ہے نہ بتاؤ مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا اس کی عدم دلچسپی وہ اچھے سے نوٹ کر چکا تھا کہاں وہ گرم جوشی سے بات کرتی تھی اور اب وہ اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں وہ میں ٹھیک بس ایک چھوٹی سی پرابلم ہو گئی ہے لیکن میں اسے دیکھ لوں گی تم فکر مت کرو۔۔۔" نظریں اس کی ابھی بھی تعزیز خان پر تھیں۔

"کیا زیادہ بڑا مسلہ ہے تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو آبی۔۔۔۔افٹر ال ہم ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہیں جانتی ہو نا تم۔۔۔" وہ اس کو اپنی پریشانی شئیر کرنے کا کہہ رہا تھا اس کی بات پر ابر شم نے فون پر فوکس کیا تھا تعزیز خان سے نظریں ہٹائی تھیں۔۔۔

"ہاں وہ میری کمپنی سے میرے ڈایزئن کی فائل چوری ہو گی اور کی ہے اس سفر انے وہ پہلے بھی کافی بار ایسی حرکتیں کر چکی ہے لیکن اس بار میں ایسے نہیں جانے دوں گی۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی تھی۔۔۔۔

-

"تمہیں کیسے پتہ کہ یہ کام اس سفر اکا ہے ہو سکتا ہے کسی اور نے کیا ہو یہ کام۔۔۔۔"وہ اس سے اس لڑکے کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا جس کی تصویریں اسے سفر انے بھیجی تھیں لیکن وہ ابر شم کا پچھلا ری ایکشن بھولا نہیں تھا سو اس بار وہ کافی احتیاط کر رہا تھا اس مقام پر آکر وہ ناکام نہیں ہونا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب کہ مجھے کیسے پتہ اس نے میٹنگ میں میرے بنائے گئے ڈیزائن دیئے تھے لیکن وہ تو اچھا تھا کہ میں نے وہ فائل ایپ ڈیٹ کر دی تھی ورنہ مجھے پچھلی بار سے زیادہ شر مندگی اٹھانی پڑتی سب کے سامنے۔۔۔"وہ لمحہ یاد آتے ہی نظریں بے اختیار تعزیز خان پر اٹھی تھیں۔۔۔

"اچھا لیکن مجھے سفرا ایسی لگتی نہیں تھی۔۔۔" وہ پریشانی سے بولا تھا اندر سے تو پریشان تھا کہ اگر سفرا کے بارے میں ابر شم کو کچھ پتہ چلا تو یہ ان لوگوں کے لیے صحیح نہیں ہو گا۔۔۔

وہ مزید کوئی بات نہیں کر سکے تھے کیوں کہ گاڑی میں بیٹھا تعزیز اب اس کا انتظار کرتے کرتے اکتا چکا تھا سو اس نے زور سے ہارن بجایا تھا جس پر ابر شم اختتامی کلماتِ کہتے کال کٹ کر چکی تھی۔۔۔

اوَر آکر گاڑی میں بیٹھی تھی اور اس کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اس کی سنجیدہ شکل دیکھتے ابر شم کو کچھ ہوا تھا اس نے تو غصے میں ایسے ہی ایک بات کہہ دی تھی اسے کیا پتہ تھا وہ اس بات پر اتنا عجیب ری ایکٹ کرے گا۔۔۔

لیکن شاید وہ اپنے لفظوں پر غور نہیں کر رہی تھی جو اس نے تعزیز خان کو بولے تھے۔۔۔

تعزیز خان نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا وہ سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا سارا فوکس سامنے تھا حالانکہ صبح جب وہ لوگ گئے تھے تعزیز کی نظروں کی تپش وہ سارے راستے خود پر محسوس کرتی رہی تھی اور آتے ہوئے بھی یہی ہوا تھا۔۔۔

لیکن اب کی بار سچویشن ڈفرنٹ تھی اور شاید وجہ وہ خود ہی تھی کہ وہ خود ہی اس سے ایسی بات کر چکی تھی جو اسے ہرگز نہیں کرنی چاہیے تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 35

.....

ماضی)(

.....

عباد گھر واپس آئے تو منہا بخار میں تپ رہی تھی وہ پریشان ہو گئے تھے صبح وہ اسے بالکل ٹھیک چھوڑ کر گئے تھے اب واپس آئے تو وہ بیمار تھی اسے بخار بھی بہت تیز تھا وہ اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتے مسلسل اس کی پیشانی چوم رہے تھے اپنی بہن سے بڑھ کر انہیں کچھ نہیں تھا وہ جیسے ان کا

سارا اثاثہ تھی اپنے والدین کو انہوں نے بہت کم عمری میں کھو دیا تھا اور منہا ان کے لیے بہت سے زیادہ بیٹی تھی جسے انہوں نے پالا تھا اور وہ بھی تو اپنے بھائی پر جان دیتی تھی۔۔۔

وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اگر ارتضیٰ خان نے اس کے بھائی سے کوئی بات کر دی تو وہ اپنے بھائی کا سامنا کیسے کریں گی اپنے بھائی کے سامنے سر کیسے اُٹھائے گی وہ یہ سوچ سوچ کر بیمار ہو چکی تھی اور عباد صاحب کو مزید مزید پریشان کر چکی تھی وہ اس کے لیے ہسپتال سے دوائی بھی لے آئے تھے۔۔۔

اور اسے تھوڑا بہت کھانا کھلا کر انہوں نے اسے دوائی دی تھی اور اب خود اس کے سرہانے ہی بیٹھے تھے اور ارتضیٰ خان کو سوچے جا رہے تھے وہ مذاق تو ان سے ہرگز نہیں کر رہا تھا۔

منہا کی طعیبت خرابی انہیں بہت کچھ سمجھا رہی تھی وہ کسی رشتے کی بات کر رہے تھے یقیناً یہ منہا نے ہی ارتضیٰ خان سے کہا ہو گا لیکن ارتضیٰ خان کے جنون سے وہ پریشان تھے جانتے تھے وہ ضد کے کتنے پکے تھے انہوں نے تو کسی کی باتوں کا اثر لیے بغیر آج تک پوری ایمانداری سے عباد سے دوستی نبھائی تھی اور آج اسی دوستی کا واسطہ دے چکے تھے انہیں۔۔۔۔۔

وہ جانتے تھے یہ ممکن نہیں تھا منہا اور ارتضیٰ خان کبھی نہیں یہ کبھی نہیں ہونے والا تھا لیکن ارتضیٰ کا انداز انہیں سخت پریشان کر رہا تھا اگر وہ کوئی فیصلہ کرتے تو اپنے دوست کو کھو دیتے جو وہ کبھی نہیں چاہتے تھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس وقت وہ کریں کیا ایک طرف جان سے پیاری بہن تھی تو دوسری طرف جگری یار۔۔۔۔

وہ مسلسل پریشانی سے کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے جب دروازہ کھول کر تسمیہ اندر آئی تھی اسے اس کی اماں نے بتایا تھا کہ منہا کو بخار ہے سو وہ چلی آئی تھی۔۔۔

عباد اس وقت منہا کے ساتھ صحنِ میں موجود تھے ایک چارپائی پر وہ لیٹی ہوئی تھی شاید نیند میں جا چکی تھی اور دوسری پر عباد بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیسی طبعیت ہے منہا کی مجھے اماں نے بتایا اسے بخار ہے صبح تو ٹھیک تھی یہ پھر اچانک سے کیا ہو گیا ایسا اوَر آپ بھی پریشان لگ رہے ہیں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" وہ منہا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جو شاید نیند میں تھی لیکن عباد کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے وہ منہا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"ہاں صبح تک تو ٹھیک تھی اچانک سے ہی ہو گیا بخار میں کام سے واپس آیا تو یہ بے ہوش تھی پھر دوائی دی ہے اللہ تعالیٰ کرم کریں گے اپنا۔۔۔" وہ تسمیہ کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولے تھے۔

"انشاءاللہ۔۔۔ آپ نے کھانا کھایا ہے کیا۔۔۔؟؟؟" وہ دونوں آپس میں نارمل انداز میں ہی بات کرتے تھے نکاح سے پہلے بھی دونوں کی آپس میں بہت بنتی تھی۔

"نہیں بھوک نہیں ہے۔۔۔" وہ رسانیت سے انکارِ کر چکے تھے اپنی بہن کے بغیر کیسے کھاتے وہ۔

"میں بناتی ہوں بلکہ میں نے بنایا تھا کھانا وہ لے آتی ہوں آپ کے لیے آپ منہا کے پاس ہی رکیں۔۔۔" وہ جانتی تھی کہ وہ انکارِ کرے گا سو وہ ان کی

سنے بغیر چلی گئی تھی جبکہ عباد کی سوچوں میں تو ارتضیٰ خان کی بات چل رہی تھی۔

.....

"یہ کیا کہہ رہو ارتضیٰ جانتے بھی ہو۔۔۔۔؟؟؟" ارتضیٰ خان رات کے کھانے تک ہی بمشکل انتظار کر سکے تھے اوٗر کھانے کے فوری بعد وہ اپنے ماں باپ کے کمرے میں موجود تھے یہاں ان کے ساتھ مرتضیٰ خان بھی موجود تھے انہوں نے بنا لگی لپٹی رکھے صاف صاف بتا دیا تھا کہ وہ منہا کو پسند کرتے ہیں اوٗر اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں جس پر شمس خان اور بی بی جان دونوں غصے میں آ چکے تھے بیٹے کا باغی انداز انہیں پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

"بالکل جانتا ہوں کیا کہہ رہا ہوں میں لیکن آپ سب لوگ میری ایک بات سن لیں میں صرف منہا سے شادی کروں گا یہ میرا فائنل فیصلہ ہے اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہو گا۔۔۔۔" وہ غصّے کے تیز تھے مرتضیٰ خان تھوڑے دھیمے مزاج کے تھے لیکن ارتضیٰ خان کا انداز شروع سے ہی سرد تھا۔۔۔۔

"تمہاری منگیتر حرمین ہے جس کے ساتھ تمہارا رشتہ ہم آج سے دس پہلے سال طے کر چکے ہیں اور تم اور اس دو ٹکے کی بچی ذات کے لیے ہمارے سامنے آن کھڑے ہوئے ہو۔۔۔۔!!!" شمس خان کا غصہ مزید بڑھا تھا ان کا دوٹوک انداز دیکھ کر۔۔۔

"بابا پلیز میں منہا کے بارے میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا اور یہاں تک بات حرمین کی ہے مُجھے وہ کزن کے طور پر بھی پسند نہیں ہے بیوی تو بہت دور کی بات ہے میں صرف اور صرف منہا سے شادی کروں

گا۔۔۔"غصے میں تو وہ بھی باپ سے دو ہاتھ آگے ہی تھے غصے میں وہ ان کے کمرے میں موجود ٹیبل کو ایک زور دار لات مار کر رکے نہیں تھے بلکہ چلے گئے تھے وہاں سے اور پیچھے بیٹھے نفوسِ انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"یہ سب آپ کی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ ہے بی بی کہ وہ آج ہمارے منہ کو آ رہا ہے ضرور اس لڑکے نے ہی پھنسایا ہو گا تا کہ اس کی بہن کی قسمت چمک جائے لیکن یہ اس کی بھول ہے کہ ہم یہ سب کچھ ہونے دیں گے۔۔"وہ غصے سے چلائے تھے۔

"ہماری نہیں بلکہ ہم سب کی جو ہم لوگ اسے روک نہیں سکے اس انسان سے دوستی کرنے سے یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔"بی بی پریشانی سے بولی تھیں۔

"بابا میں بات کرتا ہوں ارتضیٰ بھائی سے آپ لوگ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا وہ مان جائیں گے حرمین آپی سے شادی کے لیے میں چلتا ہوں۔۔۔" وہ ان کے روم سے نکلے تو سامنے ہی فرحین کھڑی تھی جو شاید ان لوگوں کی ساری باتیں سن چکی تھی کیونکہ اس کے چہرے پر پریشانی کے اثرات تھے۔

"اب کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے پیچھے پیچھے ان کے روم میں چلی آئی تھی۔

"پریشان مت ہو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولے تھے۔

"مُجھے ڈر لگ رہا ہے اگر آپی کو کچھ پتہ چلا تو کیا ہو گا وہ تو کہیں خواب سجائے بیٹھی ہیں ارتضیٰ بھائی کے ساتھ کے اور اب یہ سب کچھ۔۔۔"مرتضیٰ خان نے اس کو خاموش کروایا تھا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے تھے اوُر فرحین کے ہاتھ ان کی گردن میں گئے تھے۔

کافی لمحے سرکے تھے درمیان میں خاموشی سے۔

"پریشان مت ہو کچھ نہیں ہو گا حرمین آپی ہی ارتضیٰ بھائی کی دلہن بنے گی تم جاؤ روم میں بھائی سے بات کرنے جا رہا ہوں۔۔۔"وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس کے بالوں کی لٹ جو اس کے چہرے پر جھول رہی تھی اسے پیچھے کیا تھا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے باہر چلی گئی تھی اوُر مرتضیٰ خان ارتضیٰ خان کے پیچھے ان سے بات کرنے چلے گئے تھے۔

••••••

(حال)

نیو شا سیدھی حرمین بیگم کے پاس آئی تھی اور انہیں خوب بڑھا چڑھا کر بات بتائی تھی کہ ارشک پورے حق سے ضرغام خان کے بستر پر سو رہی تھی خیر یہ بات تو وہ پہلے سے جانتی تھیں لیکن اس نے ساتھ کچھ اور بھی کہا تھا کہ ضرغام خان اور ارشک پھر سے ایک دوسرے کے قریب تھے حرمین بیگم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں یہ لڑکی ان کے لیے کافی مشکلات پیدا کر رہی تھی جو ماضی میں وہ کر چکی تھیں وہ پھر سے وہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتی تھیں لیکن یہ لڑکی انہیں کچھ نہ کچھ کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

جو وہ کرنا تو نہیں چاہتی تھیں لیکن حالات ایسے بن رہے تھے کہ وہ یہ سب کرنے کا سوچ رہی تھیں جو آگے کیا رخ اختیار کرنے والا تھا اس سے وہ بالکل انجان تھیں۔۔۔

"خالہ بس ضرغام خان کے کمرے میں مزید اسے برداشت نہیں کر سکتی ہوں اور اب تو بالکل بھی نہیں پتہ ہے ضرغام خان کو ضروری کام تھا لیکن پہلے وہ روم میں گئے اور کیوں گئے وجہ آپ اچھے سے جانتی ہیں مجھے تو لگتا ہے انہوں نے جان بوجھ کر غیر مشروط حامی بھری ہے اور بعد میں وہ مکر جائیں گے اس بات سے۔۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھی جس پر حرمین بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

"ایسا نہیں ہو گا ایسا میں ہونے نہیں دوں گی تم فکر مت کرو اب کچھ اور کرتے ہیں جس سے ضرغام خان انکارِ نہیں کر پائے گا۔۔۔"وہ پر اسرار انداز میں بولی تھیں جس پر نیوشا نے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"کیا کرنے والی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"وہ تجس کے مارے پوچھنے لگی تھی جس پر وہ بہم سا مسکرائی تھیں نیوشا کو اشارے سے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔

"بہت کچھ کروں گی اور تم دیکھتی جاؤ بس کیسے وہ لڑکی بے بس ہو کر یہ حویلی چھوڑ کر جائے گی اور تم ضرغام خان کی دولہن بنو گی۔۔۔"وہ اس کی گال سہلاتے ہوئے بولی تھیں جس پر نیوشا مسکرائی تھی اپنی خالہ کی باتوں سے اس کی ٹینشن کم ہوئی تھی وہ جو پہلے پریشان تھی اب کچھ پر سکون ہوئی تھی کپ چلو کچھ تو ہو گا اس لڑکی کے ساتھ۔

"خالہ مجھے بس اس دن کا انتظارِ ہے جب وہ لڑکی ضرغام خان کے کمرے سے باہر ہو گی نجانے کب آئے گا وہ دن مجھے شدت سے انتظارِ ہے۔۔۔" وہ ارشک کو کیسے ضرغام خان کے کمرے میں برداشت کر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

"بہت جلد ایسا ہو گا آپ فکر مت کریں۔۔۔" حرمین بیگم نے اسے دسلا دیا تھا جس پر وہ ان کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی اب وہ خوش تھی۔۔۔

جبکہ قسمت آگے اس کے لیے کیا سوچے بیٹھی تھی وہ اس بات سے بالکل انجان تھی۔۔۔۔

"انشاء اللہ خالہ لیکن میرے دل کو تسلی نہیں ہو رہی ہے ایک انجانا سا خوف بیٹھ گیا ہے دل میں ضرغام خان کے حامی بھرنے پر دل وقتی طور پر تو خوش

ہوا تھا لیکن اب جب سے اسے پورے حق سے ضرغام سائیں کے بیڈ پر سوتے دیکھا ہے حالت بہت عجیب سی ہو رہی ہے میری کہ میں خود نہیں سمجھ پا رہی ہوں یہ سب کچھ کیا ہے۔۔۔" وہ اپنا سینہ مسلتے ہوئے اپنی دلی کیفیت بیان کرنے لگی تھی حرمین بیگم کی باتیں وقتی اثر کرتی تھیں لیکن جب نگاہوں کے سامنے ضرغام خان اور ارشک کا وہ لمحہ سامنے آتا جب ضرغام خان اس کے لبوں لپٹا ہوا تھا یہ بات اس کے اندر ڈے جیسے ہر خوشی چھین لیتی تھی۔۔۔

"نیوشا اب تو سب کچھ اچھا ہو رہا ہے میر ابیٹا اب کیوں پریشان ہونا تمہیں اپنی خالہ پر بھروسہ ہے نہ میں سب کچھ اپنے طریقے سے ہینڈل کروں گی تم پریشان مت ہو بیٹا۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے اس کو پھر سے تسلی دے رہی تھیں۔۔۔

"آپ پر مجھے بھروسہ ہے آپ ضرور کچھ کریں گیں لیکن دل کا کیا کروں۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے بولی تھی۔

"کچھ مت کرو بس اچھا اچھا سوچو تم اور ہاں ہم کل شہر جائیں گے شاپنگ کرنے کے لیے تو آپ کا موڈ اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔" وہ اسے کے موڈ کو دیکھتے ہوئے اسے کل شہر لے جانے والی تھیں ویسے بھی وہ چاہتی تھیں جب ضرغام اور نیوشا کی شادی ہو تو سب اتنا اچھا ہو کہ لوگ دیکھیں سردار ضرغام خان کی شادی ہوئی ہے۔۔۔

"سچ میں خالہ لیکن دادا جان نہیں مانیں گے۔۔۔" وہ تھوڑی پریشان ہوئی تھی دادا جان کے غصے سے خائف ہوئی تھی۔

"ان سے میں بات کرلوں گی تم فکر مت کرو۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ مسکرائے تھی اور ان کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی ان کی وجہ سے ہی تھوڑی بہت امید بندھی ہوئی تھی ورنہ اپنی ماں سے اسے کوئی امید نہیں تھی جو اپنے بیٹے کو خود سے دور کر چکی تھیں وہ اس کے لیے کیا ہی کوئی سٹینڈ لیتی۔۔۔۔

••••••

ارواح بے یقینی سے اس اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ رہی تھی مقابل کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جیسے اتنے دنوں کا انتظار ختم ہوا ہو۔۔۔

ارواح نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا اور اپنا حلق تر کیا تھا وہ اس کے قریب آرہا تھا وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی آنکھوں سے مسلسل اشک

رواں تھے دل جیسے ابھی دھڑکنا بند ہونے والا تھا اس کو اپنے سامنے دیکھ کر ارواح کو سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی۔۔۔

"ارواح میڈم کو کیا لگا تھا ایسے بھاگ کر مجھ سے بچ جاؤ گی اور میں تمہارا پیچھا چھوڑ دوں گا۔۔" اس کے اس کے رخساروں پر اپنے ہاتھ رکھنے چاہے تھے لیکن ارواح نے جلدی سے چہرے کا رخ پھیر لینا تھا مقابل کا غصے سے برا حال تھا اس کی اسی مزاحمت سے تو جان جاتی تھی اس کی۔۔۔

ایک یہی چیز برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ ارواح کی۔۔

"مجھ سے دور جاؤ گی تم۔۔۔" اس نے ایک ہی جسارت میں ارواح کو بالوں سے پکڑا تھا اس کی زوردار چیخ نکلی تھی وہ جو پہلے ہی اس کی موجودگی کی وجہ سے اپنے اوسان خطا کر چکی تھی ایسے اس کے چھونے پر مچلی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" نجانے کہاں سے آگئی تھی ارواح میں اتنی ہمت کہ وہ اس کو پوری طاقت سے خود سے دور دھکیلنے لگی تھی لیکن وہ شخص اب اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

"اس رات تو بھاگ آئی تھی لیکن اب کیا کرو گی تم ہاں اب کیسے بھاگو گی یہاں سے اور تمہارا وہ یار پولیس والا جس کے ساتھ تم مجھے بھول گئی تھی آج پھر سے یاد کرواتا ہوں میں ہوں کون۔۔۔" وہ ارواح کی کلائی اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اس کو جھٹکا دے چکا تھا ارواح اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور پیچھے کو لڑکھڑائی تھی۔۔۔

"کب سے تلاش کر رہا تھا تمہیں آخر کار مل ہی گئی تم مجھے اس رات تو میں چلا گیا تھا اس لڑکے کو دیکھ کر لیکن آج تمہیں اچھے سے سبق سکھاؤں گا

میں۔۔۔۔"اس نے اتنی زور سے ارواح کی کلائی جکڑی تھی کہ وہ درد سے چیخنے لگی تھی لیکن مقابل کی گرفت بلا کی سخت تھی۔۔۔

"میں نہیں ڈرتی ہوں آپ سے اس پوری جائیداد سے آپ کو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملے گی۔۔۔"ارواح زور سے چیخی تھی مقابل کے لالچی انداز سے واقف تھی جانتی تھی کہ وہ اس طرح اتاوا صرف اس کی جائیداد کے لیے ہو رہا تھا۔۔۔۔

"ہاہاہا مجھ سے نہیں ڈرتی ہو تو یہ چہرے کی ہوائیاں کیوں ایسے اڑی ہوئی ہیں اوُرہاں مجھے وہ پیپرز چاہیئے ارواح۔۔۔"وہ اس کی کلائی پر ہر گزرتے لمحے دباؤ بڑھا رہا تھا۔۔۔

"وہ سب کچھ میرے پاپا کا تھا آپ کو اور آپ کی لالچی ماں کو کچھ نہیں ملے گا۔۔۔"وہ حلق کے بل چلائی تھی آواز باقاعدہ بھیگی ہوئی تھی اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ کاش وہ کچن میں جانے کے بجائے دروازہ بند کرتی تو وہ ایسے گھر کے اندر نہیں آتا لیکن اب تو وہ غلطی کر چکی تھی۔۔۔

"شٹ اپ میری مما کے بارے میں ایک لفظ مت کہنا اور بڑا اچھل رہی ہو اس شوہر کے نام پر اگر میں وہ ساری تصویریں تمہارے شوہر کو دکھا دوں ناں تو ایک منٹ میں وہ تمہیں اپنے گھر تو کیا زندگی سے بھی باہر نکال پھینک دیا گا جانتی تو ہو یہ بات۔۔۔"وہ اب کی بار باقاعدہ ارواح کی حالتِ کا مزاق اڑا رہا تھا ارواح کے چہرے پر پسینے آئے تھے کیسے بھول گئی تھی وہ یہ سب کچھ اسی بات سے بچنے کے لیے ہی تو وہ گھر سے بھاگی تھی۔۔۔

"وہ میرا یقین کریں گے۔۔۔"اس نے جیسے خود کو تسلی دی تھی مقابل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ در آئی تھی یعنی وہ اس کے حال پر ہنسا تھا۔۔۔

"اچھا دیکھتے ہیں زرا اپنے شوہر کو آنے دو اس کے آمنے سامنے تفصیل سے بات ہو گی دیکھتا ہوں کتنا یقین ہے اسے تم پر۔۔۔۔"وہ نارمل سی آواز میں بولتے پھر سے جا کر آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا ارواح کو گھبراہٹ ہوئی تھی زرانیل کے غصے سے وہ بخوبی واقف تھی وہ تو خود اسے اعتماد میں لے کر اسے اپنے پاسٹ کے بارے میں بتانا چاہتی تھی ایسے نہیں۔۔۔

"نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا۔۔۔"وہ اس کی باتوں سے خاصی ڈسٹرب ہوئی تھی تبھی وہ بے بسی سے بولی تھی جس پر مقابل ایک بار پھر سے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"میری نیندیں حرام کر دی ہیں اس حسین سراپے نے کیا مانگا تھا تم سے صرف۔۔۔"

"پلیز چپ ہو جائیں۔۔" وہ شاید ماضی کے کسی واقعے کا حوالہ دے رہا تھا اور ارواح پھر سے پینک ہوئی تھی لیکن مقابل کی نظریں تو اس کے حسین سراپے پر تھیں بھلے اس نے دوپٹہ اچھے سے اپنے گرد اوڑھا ہوا تھا لیکن پھر بھی مقابل کی چیل کی طرح کی نظریں اس کے سراپے پر تھیں۔۔۔

"تم نے بہت غلط کیا تھا اس دن کیا ہوتا زیادہ سے میں ایک رات تمہارے ساتھ گزار لیتا اتنی مشکل سے تو ہاتھ لگی تھی لیکن۔۔۔" وہ۔اس کو پھر سے دبوچنے لگا تھا لیکن ارواح اس کو خود سے دور جھٹک گئی تھی۔۔۔۔

"اس کا دل بھی آ گیا ہو گا چیز تو تم خوبصورت ہو لیکن ایک بات یاد رکھنا آ گر اس کے قریب گئی نہ تم میں وہ کروں گا جو تم نہیں چاہوں گی کہ کبھی ہو تو اس سے دور رہی رہنا سمجھی۔۔۔" وہ اس کے قریب ہوا تھا ارواح اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھی آنکھو سے اشک بہہ رہے تھے لیکن وہ تھی کہ اس انسان کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

"وہ میرے شوہر ہیں۔۔!!!" اس نے جتاتے ہوئے انداز میں کہا تو مقابل کو طیش آیا تھا وہ اس کے سامنے کسی اور کا نام لے رہی تھی یہ کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔ اس نے ارواح کو پھر سے دبوچا تھا وہ ٹھہرائی ایک صنف نازک کہاں تک برداشت کر سکتی تھی بچاری اب پھر سے اس کے شکنجے میں قید ہو گئی تھی۔

"شوہر کو ایک منٹ نہیں لگے گا تمہیں اپنی زندگی سے نکالنے میں تو فائدہ اسی بات میں ہے کہ میری کہی ہوئی باتوں پر عمل کرو۔۔۔وہ کیا ہے نہ وقت بہت قیمتی ہے میرا تم پر ویسٹ نہیں کر سکتا پھر آؤں گا امید ہے میرا انتظار کرو گی تم۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر جھکتے اس لبوں کو چھونے کے لیے بے تاب تھا لیکن ارواح نے ہمیشہ کی طرح آج بھی اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"بہت جلد تم اس گھر میں واپس ہو گی یہ وعدہ ہے میرا تم سے اور ہاں سائن تو ان پیپرز پر تم ہی کرو گی ورنہ جو ہو گا اس کی زمہداری تمہاری ہو گی۔۔۔"وہ غصے سے بولتے ہوئے نکل گیا تھا جبکہ پیچھے ارواح نے جلدی سے دروازہ بند کیا تھا معاوہ واپس ہی نہ آجائے۔۔۔

وہ ڈرتی ڈرتی صوفے پر گئی تھی لیکن اپنی کلائیوں پر اس کا لمس محسوس کرتے اس کا دل چاہا وہ اپنی کلائیوں کو ہی نوچ دے اس نے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا اور صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

اپنے بالوں کو جھنجھوڑ کر دیا تھا اس نے دل جیسے ہر چیز سے چاٹ ہوا تھا حالت اس کی سخت خراب تھی کہ آنکھوں سے اب آنسو بہنا بھی خشک ہو گئے تھے وہ کچھ سوچتے اٹھ کر روم میں آئی تھی اور باتھ روم جاتے اس نے شاور کے نیچے آتے ایک دم سے ہاتھ مارتے سارے شاور اون کرتے اپنے جسم پر پانی بہایا تھا۔۔۔

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے بدن پر پڑے تو اعصاب کچھ پر سکون ہوئے تھے۔۔۔

اسے ڈر لگ رہا تھا زرانیل خان کے ساتھ وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ انسان اس کی زندگی میں واپس بھی آسکتا تھا اور کبھی ایسے بھی آسکتا تھا وہ پریشانی سے اپنی کلائیوں کو دیکھ رہی تھی اس نے زور سے دیوار پر ہاتھ مارا تھا درد کی ایک شدید لہر اس کے وجودِ میں سرایت کر گئی تھی۔

وہ زرانیل خان کے غصے سے واقف تھی جانتی تھی اگر اس انسان نے کچھ ایسا ویسا کر دیا تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکے گی اس کے پاس اس کی کمزوری تھی اس کا ویک پوائنٹ تھا۔۔۔

ارواح کو خوُد سے زرانیل خان کو ساری سچائی بتانی تھی تاکہ وہ اس پر بھروسہ کرے ورنہ سب ختم ہو جانا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی صبح کا آغاز کتنا خوبصورت تھا رات کتنی حسین تھی وہ زرانیل خان کی پناہوں میں تھی اس

کی شدتوں سے نڈھال ہوتی تو وہ بہت نرمی سے اسے خود میں سمٹتا تھا ارواح اس کو یاد کرتے اور زور و شور سے رونے لگی تھی۔۔

اس کا صبحِ والا محبت بھرا انداز یاد آیا تو بے ساختہ خود سے نفرت سی محسوس ہوئی تھی کیا وہ اس پر اعتبار کرے گا یہ سوال تھا جو مسلسل اس کے زہن میں چل رہا تھا۔۔۔

جانتی تھی اگر اسے پتہ چلتا کہ اس کی بیوی کو کسی غیر انسان نے ہاتھ لگایا ہے وہ ان ہاتھوں کو ہی اس تن سے الگ کر دے گا وہ اس کے لیے اپنے اپنوں کو چھوڑ چکا تھا لیکن اب کیا ہو گا۔۔۔

اس کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھی سینے میں درد ہوا تھا زرانیل خان نہیں جاتا تو شاید وہ آتا ہی نہیں لیکن وہ چلا گیا تھا۔۔۔

اب لگ رہا تھا کہ کاش وہ نہیں جاتا پر کیا ہوتا آج نہیں تو وہ کل آجاتا اس انسان کی پرچھائی سے بھی وہ شدید نفرت کرتی تھی وہ انسان تھا ہی نفرت کے قابل اس کی وجہ سے کیا کچھ سہہ چکی تھی وہ۔۔۔۔۔۔

اپنی بے بسی یاد آئی تو اور زور سے رونا آیا تھا لیکن وہ کچھ کر بھی تو نہیں سکتی تھی سوائے آنسو بہانے کے تو وہ وہ کر رہی تھی۔۔۔

اس کو نجانے کتنا وقت ہو چکا تھا شاور کے نیچے کھڑے اس کے سارے کپڑے بھیگ چکے تھے وہ پوری طرح سے بھیگی ہوئی تھی لیکن وہ تھی کہ ویسے ہی کھڑی ہوئی تھی شاید خود کو تکلیف دے کر اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔

.....

زرانیل خان ریش ڈرائیونگ کرتے تھانے کی حدود میں داخل ہو چکا تھا اس نے بہت فاسٹ ڈرائیونگ کی تھی جتنی وہ کر سکتا تھا وہ کر کے آیا تھا وہ گاڑی سے نکلا تو دو پولیس والے اس کے پاس آئے تھے اوُر اسے سلام کیا تھا جس کا جواب دیتے وہ اندر چلا آیا تھا اس کے کہے کے مطابق وہ رپورٹ اس کے کیبن کے ٹیبل پر موجود تھی اس نے جلدی سے وہ فائل اٹھائی تھی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی نجانے کیا آیا تھا رپورٹ میں۔۔۔

اسے بالکل بھی نہیں پتہ تھا ہاں لیکن وہ دعا کر رہا تھا کہ قتل وہ نہ ہو وجہ کوئی اور ہو اس نے چیئر پر بیٹھتے ہی رپورٹ کو ہاتھ میں تھامے اس کو کھولنا چاہا کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی اس نے رپورٹ واپس ٹیبل پر رکھی تھی اور دروازے کی طرف متوجہ ہوا تھا اوُر باہر موجود نفوسِ کو اندر آنے کی

اجازت دی تھی وہ کانسٹیبل کے ساتھ کوئی آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں کوئی پیپرز تھے۔۔۔

"سر یہ ہیں وہ جن کے بارے میں میں نے کال بھی کی تھی یہ رات کو بھی آئے تھے بٹ آپ کی غیر موجودگی میں ہم نے کوئی ایکشن نہیں لیا ہے۔۔۔" کانسٹیبل اندر آتے ہوئے بولا تو زرانیل خان نے سر ہلایا تھا اس وقت اس کا پورا دھیان اس رپورٹ کی طرف تھا اس نے جلدی جلدی ان لوگوں کو فری کیا تھا اور وہ رپورٹ اٹھائی تھی۔۔۔

اسے کھول کر اس کے اندر موجود پیج کو باہر نکالتے اسے پڑھنا شروع کیا تھا جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا اس کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا اس نے پریشانی سے اپنی بیرڈ سہلائی تھی رپورٹ کو رزلٹ الٹا تھا جیسا وہ سوچ رہے تھے اس سے بھی مختلف۔۔۔

اس نے رپورٹ کو دو سے تین بار پڑھا تھا لیکن ظاہر ہے جو اس رپورٹ میں لکھا تھا وہ تو بدلنے سے رہا سو کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا تھا۔۔۔

رپورٹ پڑھتے ہوئے اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ایسا کیوں کر ہو سکتا تھا۔۔۔

"تایا سائیں کو زہر کون دے سکتا ہے۔۔۔" وہ مسلسل تنے اعصاب کے ساتھ سوچ رہا تھا کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا آخر کون تھا حویلی میں سے جس کی ارتضیٰ خان سے دشمنی تھی لیکن اگر انہیں زہر دیا گیا تھا تو پھر قتل کوئی اور کون۔۔۔۔

اس نے غور سے رپورٹ پڑھی تھی ارتضیٰ خان کا قتل دس سے گیارہ کے درمیان ہوا تھا اور وہ حویلی سے ساڑھے نو بجے نکلے تھے یعنی حویلی سے نکلنے

کے ٹھیک آدھے گھنٹے میں ان کا قتل ہوا تھا لیکن ان کی موت گولی لگنے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔۔۔

یعنی جو قتل تھا وہ بہت ہوشیار تھا اس نے جان بوجھ کر عباد صاحب کو پھنسایا تھا پہلے ہی وہ زہر دے کر ارتضیٰ خان کو مارنے کی پلاننگ کر چکا تھا لیکن بچنے کے لیے کہ اس نے عباد صاحب کو وہاں بلایا تھا اور ان کے ہاتھ سے گن چلوائی کہ سارا الزام قتل کا ان کے سر جائے۔۔۔

اس کے کیس میں اہم پیش رفت ہوئی تھی وہ مسلسل قتل کو سوچ رہا تھا آخر حویلی میں سے کون ہو سکتا تھا انہیں زہر حویلی میں کسی نے دی تھی لیکن کس نے یہ سوال ایسا تھا جس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا لیکن اسے اس سوال کا جواب ڈھونڈنا تھا۔۔۔

وہ ضرغام خان سے بات کرنے کی سوچنے لگا لیکن پھر اس کا شادی کی رات والا رویہ یاد آیا تو اس نے فون واپس رکھ دیا کہ وہ آگر ایسے ضرغام خان کو کچھ بتائے گا تو وہ یقین نہیں کرے گا وہ اس کو سارے ثبوتوں کے ساتھ سچ بتائے گا۔۔۔

اس سب میں اسے سب سے زیادہ برا ارشک اور اس کے باپ کے لیے لگ رہا تھا جو بچارے غریب لوگ بنا قصور کے اتنا سب کچھ جھیل رہے تھے۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ جب اصلی قتل کا پتہ چلنا تھا تب وہ خود سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں رہنے والا تھا۔۔۔

وہ اس رپورٹ کو ہاتھ تھامے کسی کو کال کرنے لگا تھا کہ اس کا سیل فون بجا تھا کسی ان نون نمبر سے کال آ رہی تھی اس نے اٹھالی تھی کہ ہو سکتا ہے کوئی ضروری بات ہو۔۔۔

"ہیلو۔۔۔" اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا تو سامنے والے نے گلہ گھنکارا تھا۔۔۔

"کیا مسٹر زرانیل خان بات کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا تو زرانیل خان نے فون کو دیکھا کال تو انجان نمبر سے ہی آئی ہوئی تھی لیکن وہ تھا کون اور اس کے متعلق کیوں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"یس بٹ آپ کون۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"آپ اس وقت تھانے میں ہیں کیا مجھے آپ سے ملنا ہے وہیں بتاؤں گا میں کون ہوں۔۔۔"دوسری طرف موجود شخص نے کہا تو زرانیل خان کچھ سوچنے لگا تھا یہ آواز اسے جانی پہنچانی لگ رہی تھی لیکن زہن پر زور دیتے ہوئے بھی کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔

"ہاں میں اس وقت تھانے میں ہوں آپ آسکتے ہیں مجھ سے ملنے لیکن اپنا نام تو بتادیں آپ۔۔۔؟؟؟"وہ نام کے بابت دریافت کرنے لگا کہ ہو سکتا ہے نام سن کر کچھ یاد آجائے اسے۔۔۔

"وہ میں آکر ہی بتاؤں گا میں اگلے ایک گھنٹے میں تھانے میں ہوں گا خدا حافظ۔۔۔"وہ الوداعی کلمات کہتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ زرانیل خان نے بھی فون ٹیبل پر رکھا تھا اور پھر سے رپورٹ کو دیکھنے لگا تھا اب اسے اصلی قتل کا پتہ چلانا تھا جو اس وقت تو خاصا مشکل تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کسی پر شک بھی نہیں تھا حویلی والے سارے ہی قابلِ بھروسہ تھے لیکن پھر کون ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ اس کا انتظارِ کرنے لگا تھا جو کہ تقریبا اپنے کہے کے مطابق وہاں آ چکا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ کھڑا تھا آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ لمحے میں اسے پہنچان گیا تھا لیکن وہ یہاں کیوں کر تھا وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

"تو یہاں۔۔۔"زرانیل خان کے منہ سے یہ لفظ نکلے تھے اوَر پھِر وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے تھے دونوں کی دوستی کمال کی تھی کالج کے دور سے۔۔۔۔۔۔۔

"یار مجھے تجھ سے بہت اہم کام ہے ویسے تو میں تیرے گاؤں سے ہی آرہا ہوں لیکن وہاں مجھے کچھ نہیں ملا تھا وہ جگہ دیکھنے پر بھی نہیں۔۔۔"وہ اس کے اشارے پر چیئر پر بیٹھ گیا تھا اور زرانیل خان اپنی چیئر پر۔۔۔۔

"تو میرے گاؤں گیا تھا کیوں۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان حیرانگی سے پوچھنے لگا تھا بھلا اس کے گاؤں میں اس کا کیا کام وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

"میں ایک اہم کیس پر کام کر رہا ہوں تمہارے تایا ارتضیٰ خان کے قتل پر کام کر رہا ہوں اسی سلسلے میں گیا تھا وہاں اور کچھ لوگوں سے بھی پوچھ گچھ کی

میں نے۔۔۔۔"وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھے سنجیدگی سے بولا تھا تایا جان کے نام پر الجھا تھا وہ کیسے جانتا تھا ارتضیٰ خان کو۔۔۔

"تایا سائیں۔۔۔کو کیسے جانتے ہو تم۔۔۔؟؟؟"وہ الجھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"میں عباد صاحب کی طرف سے یہ کیس لڑ رہا ہوں وہ قاتل نہیں ہیں اور اصلی قاتل کی تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔"وہ پریشانی سے بولا تھا۔

"واٹ عباد صاحب ارشک کے بابا۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر اس نے سر اُٹھایا تھا۔

"ہاں وہ تم لوگوں کی حویلی میں ہے نہ۔۔۔؟؟؟"اس نے سوال کیا تھا۔

"ہاں وہ ہماری حویلی میں ہے اور سردار ضرغام خان کی بیوی ہے لیکن تم اس کے بابا کو کیسے جانتے ہو اور تم کیوں لڑ رہے ہو ان کی طرف سے کیس اور وہ اتنے غریب ہی ہیں تم کیونکر ان کی ہیلپ کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟" وہ ارسام میر سے پوچھنے لگا تھا جو اس کے تایا سائیں کے قتل میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی لے رہا تھا اور یہ بات وہ سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔

"وہ اس وقت میرے بنگلے میں ہیں ان کا ایکسڈنٹ ہوا تھا میری گاڑی سے سو میں انہیں ہوسپٹل لے گیا تھا ان کی وائف کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔" اس نے پوری بات بتائی تھی جبکہ عباد صاحب کی وائف کی ڈیتھ پر وہ پریشان ہوا تھا ارشک کے لیے اسے بہت دکھ ہو رہا تھا جس بچاری کی قسمت میں اتنے غم لکھے تھے اور وہ تو اپنی ماں کا آخری دیدارِ بھی نہیں کر سکی تھی کتنی بدنصیب بیٹی تھی وہ۔۔۔۔

"عباد صاحب قاتل نہیں ہیں۔۔۔!!!" اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

"ہاں جانتا ہوں یہ پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے جس کے مطابق قتل سے پہلے تایا سائیں کو زہر دیا گیا تھا اور زہر سے ہی ان کی موت ہوئی گولی لگنے سے نہیں۔۔۔!!!!" وہ رپورٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا ارسام میر نے جلدی سے اس رپورٹ کو دیکھا تھا یہ رپورٹ اس کے کیس کے لیے اہم تھی۔۔۔

"لیکن یہ ثابت کیسے ہو گا کہ قتل وہ نہیں ہیں کوئی اور ہے وہ اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے تڑپ رہے ہیں جیسے پل پل انتظار ان کے لیے مشکل ہے۔۔۔" وہ بات تو عباد صاحب کے متعلق کر رہا تھا لیکن لگ ایسے رہا تھا جیسے اپنی دلی کیفیت بتا رہا تھا۔۔۔

"ہاں یہ واقعی میں بہت مشکل ہے لیکن جب تک ہم یہ ثابت نہیں کر لیتے ارشک سے مل پانا عباد صاحب کا تقریباً ناممکن ہے۔۔۔" وہ تقریباً سچائی ہی بیان کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ارشک اب ضرغام خان کی بیوی تھی اور یہ اس کی غیرت کے خلاف تھا کہ وہ اپنے سے منسلک عورت کو خود سے خلاف کرتا۔

"یہ ہی ثابت کرنا ہے ہم نے۔۔۔" وہ پر عزم انداز میں بولا تھا زرانیل خان نے سر ہلایا تھا۔

"میں اسی کیس پر کام کر رہا ہوں ہم دونوں مل کر کام کریں گے تم بتاؤ ہم نے اب یہ ثابت کرنا ہے اور تم میرا ساتھ دو گے۔۔۔؟؟؟" وہ ارسام میر کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر اس نے سر ہلایا تھا یہ تو اب اس کی خود کی اولین ترجیح تھی ارشک کو اس حویلی سے نکالنا۔۔۔

"ہاں میں اپنی انرجی اس کیس پر لگادوں گا۔۔۔" وہ زرانیل خان کے ٹیبل پر پڑی ہوئی رپورٹ کو دیکھ رہا تھا زرانیل خان اور اس نے مل کر ڈسائیڈ کیا تھا کہ وہ اصل قتل تک پہنچیں گے بھلے یہ مشکل تھا لیکن وہ زرانیل خان ہی کیا جو مشکل کاموں کو سلجھا نہ سکے۔۔۔۔

"میں مزید اس پر کام کرتا ہوں اور تم بھی کرو پھر جو ہوا دیکھیں گے۔۔۔" ارسام میر بولا تو زرانیل خان نے سر ہلایا تھا اور پھِر مزید کچھ باتیں کرتے وہ چلا گیا تھا اور زرانیل خان بھی واپس چلا آیا تھا اب تو تقریباً شام ہونے والی تھی ارواح کا خیال زہن میں آیا تو اس نے جلدی سے گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی۔۔۔

اور وہ جلدی جلدی گھر آیا تھا۔۔۔

.....

ابر شم اور تعزیز خان آفس پارکنگ میں پہنچ گئے تھے اور تعزیز خان کو سرد انداز سارے راستے جاری رہا تھا ابر شم نے کہیں بار اس کی طرف دیکھا تھا لیکن وہ جبڑے بھینچتے ہوئے اس کی نظروں کو اگنور کرتے ڈرائیونگ کرتا رہا تھا اوئر گاڑی پارک کرتے وہ لوگ آفس لفٹ میں انٹر ہوئے تھے لفٹ میں انٹر ہوتے ہی ابر شم کو پچھلی بار لفٹ کا ہوا واقعہ یاد آیا تھا جب اس نے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

تعزیز خان نے ابر شم کو اگنور کرتا اپنے سیل فون کی طرف متوجہ ہوا تھا یہاں اب کسی کی کال آرہی تھی اس نے کال اٹھائی تھی جس پر مخالف لڑکی تھی ابر شم کے کان کھڑے ہوئے تھے وہ سچ میں گرل فرینڈ رکھتا ہے۔۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔!!!" وہ اپنے دھیان میں اس لڑکی سے بات کرنے لگا تھا جبکہ ابر شم کو اس نے فل اگنور کیا تھا وہ جس کسی سے بھی بات کر رہا تھا لیکن ابر شم کو وہ فل اگنور کرتے غصے دلا گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔

نجانے کیوں اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے برا کیوں لگ رہا تھا پر اس طرح اس کا کسی لڑکی سے بات کرنا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی پر اپنی بات ذہن میں آئی خود ہی تو اس نے اسے کسی لڑکی کے پاس جانے کی بات کر چکی تھی۔۔۔

لفٹ کھل گئی تھی لیکن تعزیز خان کی کال کافی لمبی ہو گئی تھی ابر شم پاؤں پٹخ کر لفٹ سے نکل گئی تھی اور اس کے پیچھے ہی تعزیز خان بھی نکلا تھا کال اس

نے کٹ کی تھی اوٗر فون جیب میں رکھتے وہ ابر شم کے پیچھے گیا تھا جو اب لینا کے ساتھ نجانے کیا ڈسکس کر رہی تھی۔

اس کے چہرے کے تاثرات بدلے ہوئے تھے اس کے چہرے پر غصے کے عالم کا تھا اس نے لینا کو جانے کا اشارہ کیا تھا اوٗر وہ جاتے ہوئے دروازہ بند کر گئی تھی۔۔۔

ابر شم اس کی طرف پلٹی تھی۔۔۔

"تم نے سفرا کو فائل دی کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھے پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی سفرا کے نام پر آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔

"واٹ سفر امیر اان کے ساتھ کیا لنک۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا اسے ابر شم کی بات سمجھ نہیں آئی تھی وہ کیوں فائل کے متعلق بات کر رہی تھی۔۔۔۔

"تم نے اس سفر اکو ہماری فائل دی۔۔۔"وہ بھنویں اچکاتے ہوئے تپے چہرے کے ساتھ سوال کر رہی تھی۔

"یہ کیسا مذاق ہے میں ایسا کیوں کروں گا۔۔؟؟"وہ ابر شم کے قریب سے گزرنے لگا تھا کہ ابر شم نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے روکا تھا وہ حیران پریشان اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اس فائل کے بارے میں میرے اوٗر تمہارے علاوٗہ اور کوئی نہیں جانتا تھا تو میں مان ہی نہیں سکتی کہ تمہارے علاوٗہ اور کوئی یہ گھٹیا حرکت کر سکتا ہے تو

مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم نے وہ سب کچھ کیوں کیا اور کیوں اسے فائل دی۔۔۔"وہ اسے کے سامنے آئی تھی اور پوچھنے لگی تھی۔۔۔

"یور آر سک ٹو ٹلی سک۔۔۔"وہ صاف لفظوں میں اسے پاگل کہہ رہا تھا ابر شم کا چہرہ حدت کے احساس سے سرخ ہوا تھا۔۔

"شٹ اپ۔۔"وہ بھڑکی تھی۔۔

"سوال کو گھومانے کی ضرورت نہیں سچ بتاؤ مجھے کیوں کیا تم نے اور آگر کر ہی دیا تھا تو سب کے سامنے مٹینگ میں وہ سب کچھ کیوں کیا تم نے اس بات کا جواب دے دو مجھے۔۔۔۔؟؟؟"وہ جس بات کو لے کر زیادہ الجھی ہوئی تھی اس بات کا زکر وہ کر چکی تھی۔۔۔

"میم میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں ایسا کچھ نہیں کیا ہے میں نے اور نہ ہی مجھے فائل سے متعلق کوئی علم ہے تو پلیز مجھ پر الزام لگانے کے بجائے اصل چور کو تلاش کریں یہ زیادہ صحیح ہے ہمارے لیے بھی اور کمپنی کے لیے بھی۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تو ابر شم نے نظریں پھیری تھیں ان آنکھوں میں وہ زیادہ دیر دیکھ نہیں سکی تھی۔۔۔

"چور تم ہو۔۔۔؟!!!"ابر شم کو نجانے کس بات کا غصہ تھا جو وہ ایسے نکال رہی تھی اس پر اور تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ وہ فائل میں نے ہی اس سفرا کو دی ہے آپ ثابت کریں یہ بات ورنہ آپ کو مجھ سے ایکسکیوز کرنا ہو گا اس گھٹیا الزام کے لیے جو آپ مجھ پر لگا رہی ہیں۔۔۔!!!"وہ اس کے اوپر جھکا تھا اور اپنی سرد نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکائے بولا تھا ابر شم ایک پل کے لیے بوکھلائی تھی۔

"یہ ثابت بھی ہو جائے گا ابھی کے ابھی۔۔۔" وہ اطمینان سے بولی تھی۔

"اچھا کیسے ہو گا مُجھے بھی بتائیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی باتوں پر حیران ہوا تھا وہ بات تو بہت بڑی کر رہی تھی لیکن اسے جاننا یہ تھا کہ ابر شم یہ ثابت کیسے کرے گی وہ انتظار میں تھا اس کی طرف سے کچھ کرنے کے۔۔۔۔۔

ابر شم چلتی ہوئی اپنی چیئر کی طرف چلی آئی تھی اوٗر سیٹ پر بیٹھ گئی تھی تعزیز خان اس کی طرف سے بولنے کے انتظارِ میں ہی رہا وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔

"آپ نے ابھی جو کہا اسے ثابت کریں ایسے آنکھیں کیوں بند کر چکی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ چلتے ہوئے ابر شم کی چیئر کے قریب آیا تھا اور اس کی

روکنگ چیئر کو گھماتے ہوئے وہ اس پر جھکا تھا بالکل ایسے جیسے انٹرویو والے دن وہ اس پر جھکا تھا لیکن آج ان کے درمیان رشتہ بدل چکا تھا۔۔۔

حالات بھی مختلف تھے اور واقعات بھی کافی الگ ہو چکے تھے وہ اس پر جھکے اس سے سوال کر رہا تھا جبکہ ابر شم اپنی آنکھوں میں غصلے تاثرات لیے اسے دیکھ رہی تھی اس کی اس قدر نزدیکی پر وہ خائف بھی ہوئی تھی۔۔۔

"تھوڑا سا صبر کر پتہ چل جائے گا۔۔۔" وہ تھوڑا سا اوپر ہوئی تھی اور تعزیز خان کے چہرے سے اس کا چہرہ ٹکرایا تھا۔۔۔

"نہیں مجھ سے انتظارِ نہیں ہو رہا ہے آپ کو جو کرنا ہے جو کہنا ہے ابھی کریں ورنہ میں خود کچھ کروں گا۔۔۔۔!!!" وہ اس پر ایسے ہی جھکا ہوا تھا۔

"اچھا کیا کروں گے تم مجھے بھی تو بتاؤ۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ریلکس انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر وہ بہم سا مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ ابر شم کو چبھی تھی وہ ہنسا کیوں تھا ابر شم سمجھ نہیں سکی تھی۔

"آپ نے بتایا مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی جس پر تعزیز خان اوٗر اس پر جھکا تھا کہ وہ چیئر کی بیک سے جا لگی تھی۔۔۔

"تو میں بھی نہیں بتاؤں گا۔۔۔" طنزیہ انداز میں بولتے وہ اس کے اوپر قریب ہوا تھا اتنا کہ دونوں کے چہرے ایک دوسرے سے ٹچ ہوئے تھے لیکن ابر شم اپنا چہرہ دوسری طرف کر گئی تھی وہ ایسے ہی ایک دوسرے کے قریب تھے کہ دروازہ کھولتے کوئی اندر آیا تھا اور ان دونوں کو ایک

دوسرے کے اتنے قریب دیکھتے اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔۔

مقابل کے لب ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے تو آنکھیں ان کے اوپر تھیں جو ابھی تک ایک دوسرے کے ایسے ہی قریب تھے ابر شم اور تعزیز خان کو ایسے ساتھ دیکھ کر کوئی بھی ان کے متعلق کچھ بھی سوچ سکتا تھا جیسے وہ سوچنے پر مجبور ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 36

•••••••

ماضی

ارتضیٰ خان پر سب کے سمجھانے کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا ان کی ایک ہی رٹ تھی کہ وہ منہا سے شادی کرنا چاہتے تھے شمس خان تو باقاعدہ جا کر عباد کو دھمکی بھی دے آئے تھے جس کے بعد وہ ارتضیٰ خان کو بہت مشکل سے سہی لیکن انکار کر چکے تھے اور ارتضیٰ خان تب سے بھرے ہوئے شیر کی طرح ادھر اودھر ٹہل رہے تھے وہ کبھی اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے وہ چاہے کچھ بھی کرتے لیکن منہا کو تو انہیں اپنی بیوی بنانا ہی تھا سو وہ کچھ سوچتے اپنے روم سے نکل کر ہال میں آئے تھے یہاں سب بیٹھے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا شاید نہیں یقیناً وہ یہ گھر چھوڑ کر جا رہے تھے بی بی جان انہیں دیکھتے اٹھ کر اس کے پاس گئی تھیں۔

"ارتضیٰ یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے قریب جاتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں جس پر ارتضیٰ خان نے اپنی گہری سیاہ نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا ان کے انداز میں کچھ عجیب سا تھا۔

"میں جا رہا ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ حویلی چھوڑ کر اور آپ لوگوں کو بھی۔۔۔ کیونکہ جس جگہ میری خواہش کی کوئی قدر نہ ہو وہاں رکنا بھی میں نہیں چاہوں گا۔۔۔" وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرتے بمشکل بولے تھے جب کہ ان کے دوٹوک انداز پر سب نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا شمس خان بے یقینی سے بیٹے کو دیکھ رہے تھے وہ ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا جس سے انہوں نے بہت ساری امیدیں لگائی ہوئی تھیں پر اب اس کا ایسے جانا وہ ماتھا مسل کر رہ گئے تھے اپنے بیٹے کی ضد اور ہٹ دھرمی سے وہ واقف تھے کہ وہ غصے میں ان سے بھی دو قدم آگے ہی تھا۔

"ارتضیٰ خان کیا ہے اس معمولی سی لڑکی کے پاس سوائے خوبصورتی کے اور یہاں حرمین وہ تمہارے انتظار میں بیٹھی ہے۔۔۔۔"بی بی جان بیٹے کی ضد سے پریشان ہوئی تھیں۔

"میں منہا سے محبت کرتا ہوں اور شادی بھی صرف اس سے کروں گا ورنہ کسی سے نہیں یہ بات آپ لوگوں کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہے کیوں۔۔۔"وہ ٹیبل پر پڑی ہوئی چیزیں اٹھا کر زور سے زمین پر مار چکے تھے وہ غصے میں اکثر ایسے ہی کرتے تھے۔

"ان کی اور ہماری حثیت میں بہت فرق ہے ہم نے کل کو اپنی برداری میں منہ بھی دکھانا ہے ارتضیٰ اگر پسند کرنی ہی تھی تو کوئی ہمارے معیار کی کرتے اس دو ٹکے کی لڑکی کو نہیں۔۔۔۔"شمس خان بغور اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے غصے سے چیخے تھے۔

ماحول کافی عجیب سا بن گیا تھا حرمین باہر آئی تو سامنے کا منظر اس کے پیروں سے زمین کھینچ لینے کو کافی تھا وہ کبھی ارتضیٰ کو کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی کسی قیمت پر نہیں۔

اسے تو یہ یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ارتضیٰ خان نے اس پر کسی اور کو ترجیح دی ہے۔

"بابا پلیز میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ منہا کے خلاف میں ایک لفظ برداشت نہیں کروں گا اور آپ لوگوں کو اس سے شادی کرنے پر اعتراض ہے تو اسی وجہ سے جا رہا ہوں کیونکہ یہاں رہ کر اس سے دور رہنا میرے لیے ناممکن ہے۔۔۔!!!" انہیں زرا سی بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اپنی فیملی سے بات کر رہے تھے سب بے یقینی سے ارتضیٰ خان کو دیکھے جا رہے تھے۔

"ارتضیٰ خان تم ایسے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نہیں جاسکتے ہو سردار ہو تم اوَر ایک لڑکی کے لیے ہم سے سارے رشتے توڑ کر جارہے ہو۔۔۔" اب انا اور ضد اپنی جگہ لیکن جوان بیٹا تھا ایسے تھوڑی جانے سکتے تھے وہ سو وہ بیٹے کو ایموشنل بلیک میل کرنے لگے تھے لیکن شائد بھول گئے تھے کہ ارتضیٰ خان بھی ان کا ہی خون ہے ان کا بیٹا۔۔۔۔

"میں آپ کو صاف صاف بتا چکا ہوں اوَر اب مجھے نہیں لگتا ہے کہ کچھ اور بتانے کی ضرورت ہے چلتا ہوں میں آپ لوگوں کو اپنی انا اپنی اونچی شان و شوکت مبارک ہو۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولے تھے شمس خان کو اپنے بیٹے کا انداز پریشان کر رہا تھا اگر وہ سچ میں چلا جاتا تو کیا ہوتا۔

"ٹھیک ہے ہم تمہاری بات ماننے کو تیار ہیں لیکن تم کہیں نہیں جاؤ گے اور نہ ہی اس حویلی کو چھوڑ کر جانے کی بات کرو گے ہم آج ہی اس لڑکی کے گھر

تمہارا رشتہ لے کر جائیں گے۔۔۔!!!" وہ آخر کار بیٹے کی ضد کے سامنے ہار مان گئے تھے کیونکہ جوان بیٹے کا انداز انہیں پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

سب لوگوں پر سکتا طاری ہوا تھا ان کی بات سن کر لیکن بی بی جان مسلسل شوہر کی طرف دیکھ رہی تھیں جو بار بار انہیں کوئی اشارہ کر رہے تھے جسے وہ سمجھ گئی تھیں۔

ارتضیٰ خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی یعنی اب بہت جلد منہا اس کی ہونے والی تھی ایل سکون کی لہر ان کے رگ وروپ میں سرایت کر گئی تھی اور باقی سب ان کا خوشی سے تلملتا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ حرمین سے وہاں مزید کھڑے رہنا مشکل ہوا تھا وہ بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں گئی تھی اور فرحین اس کے پیچھے کیوں اس کی طعیبت اس وقت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

مرتضیٰ خان نے پریشانی سے لب بھینچ لیے تھے اگر ارتضیٰ کہیں اور شادی کر رہا تھا تو ممکن تھا کہ فرحین بھی اس کے ساتھ رہنے سے انکارِ کر دیتی لیکن ایک چیز جو ان کے حق میں اچھی تھی وہ یہ تھی کہ فرحین اور ان کا نکاح ہو چکا تھا۔

اوَر ان کے ہاں نکاح کے بعد اس سے دستبردار ہونے کا کوئی رواج نہیں تھا فرحین ان کی تھی اور ہمیشہ ان کی ہی رہنے والی تھی۔

•••••

شمس خان اوَر بی بی جان اپنے کہنے کے مطابق اس وقت عباد کے گھر پر موجود تھے منہا تو اندر تھی اس کا بخار کم تو ہو چکا تھا لیکن ابھی تک اسے ہلکا ہلکا سا تھا تسمیہ جو ان لوگوں کے لیے کھانا لے کر آئی تو شمس خان اوَر بی بی

جان کو وہاں دیکھ کر وہ اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی کہ وہ لوگ وہاں کیوں آئے تھے۔۔۔

لیکن پھر ان کی باتیں سننے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ وہ لوگ منہا کا رشتہ لے کر آئے تھے اس کو یکدم سے پریشانی نے آن گھیرا تھا وہ مسلسل منہا سے سوال کر رہی تھی لیکن وہ اسے کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔

جبکہ عباد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ سردار سائیں کو کیا جواب دے وہ لوگ جس انداز میں بات کر رہے تھے وہ اچھے سے سمجھ چکے تھے کہ وہ صرف بیٹے کی ضد میں وہاں آئے تھے.

"سر دار سائیں میں ارتضیٰ کو پہلے اس رشتے سے انکارِ کر چکا ہوں ہمارا اور آپ کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔"وہ رسانیت سے انکار کر رہے تھے کیونکہ رشتے اگر اپنی برابری میں ہی ہوں تو انسان خوش رہتا ہے۔

"پہلے ہمارے بیٹے کو تم نے پھنسایا اور اب انکار کر رہے ہو ہمیں تمہارے انکارِ سے کوئی مطلب نہیں ہے ہم شام کو آئیں گے سادگی سے نکاح کرنے ساری تیاری وغیرہ کر لینا۔۔۔!!!"بی بی جان کو عباد کا بحث کرنا غصہ دلا گیا تھا سو وہ دبے دبے لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی شوہر کو اٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"دیکھیں جب عباد آپ سے کہہ رہا ہے کہ ہم لوگ یہ رشتہ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو آپ لوگ ہمارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہیں اور ویسے بھی ہمارا

اوَر آپ کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔!!؟"تسمیہ جو کب سے ان لوگوں کی باتیں سنے جا رہی تھی اب غصے میں آتے وہ روم سے نکل کر باہر آئی تھیں اور بی بی سے بولی تھی اس کے انداز میں عباد نے اس کا ہاتھ تھاما تھا وہ لوگ ان کے سردار تھے ان سے بد تمیزی کر کے وہ ان سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتے تھے۔

"ہمیں صرف اس بات سے مطلب ہے کہ ہمارا بیٹا کیا چاہتا ہے اور یہ نکاح تو آج ہی ہو گا۔..."بی بی نے تسمیہ بیگم کو قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا اوَر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تھے۔

.....

سردار ضرغام خان آج بہت خوش تھے آج انکا نکاح تھا منہا سے آج وہ ہمیشہ کے لیے ان کی ہونے جارہی تھی کہ جزبات تھے کہ سنبھلے نہیں جارہے تھے وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے اپنے دھڑکتے دل کو کنٹرول کیا تھا ایک نظر انہوں نے اپنے کمرے کو دیکھا تھا جو آج ان کے من پسند وجود سے آباد ہونے والا تھا وہ اس وقت کریم کلر کی شیروانی میں ملبوس تھے پیروں میں قیمتی جوتے وہ اس وقت کسی ریاست کے شہزادے کی طرح معلوم ہو رہے تھے منہا کے لیے شادی کا جوڑا انہوں نے خود پسند کیا تھا شہر سے وہ خود لے کر آئے تھے وہ جانتے تھے دل سے کوئی بھی راضی نہیں تھا لیکن انہیں اپنی منہا پر پورا یقین تھا کہ وہ سب کا دل جیت لے گئی پر آگے کیا ہونے والا تھا اس بات سے وہ بے خبر تھے۔

"بھائی چلیں بابا آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟" مرتضیٰ خان تیار ہو کر ارتضیٰ خان کے روم میں آئے تھے بھلے ان کی خواہش تھی کہ حرمین ان کی بھابھی بنتی لیکن اب یہاں سوال ان کے بھائی کی خوشی کا تھا آگر اس کے بھائی خوش تھے تو وہ بھی خوش تھے۔۔۔

وہ دونوں ساتھ ہی روم سے نکلے تھے اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ عباد کے گھر میں ان کے صحن میں موجود تھے یہاں نکاح کے حوالے سے تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا کچھ ہی لمحوں میں نکاح ہو گیا تھا اور منہا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ارتضیٰ خان کی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کا دیدارِ کرنے کے لیے بے چین تھے لیکن ان لوگوں کے ساتھ کافی رسمیں کی جا رہی تھی اور پھر رخصتی کے وقت منہا اپنے بھائی کے گلے لگ کر

بہت پھوٹ پھوٹ روئی تھی کہ ارتضیٰ خان اس کے یوں رونے پر سخت پریشان ہوئے تھے۔

وہ حویلی پہنچے تو ان کا استقبال کیا گیا تھا بی جان نے چند ایک رسموں کے بعد منہا کو ارتضیٰ خان کے کمرے میں بھیجوا دیا تھا۔

.....

(حال)

سفرا کی آنکھوں میں حیرتِ تھی ابرشم اور تعزیز خان کو ایک دوسرے کے قریب دیکھ کر اس نے اپنے لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا یہی حال لینا کا بھی تھا جو اس کے ساتھ ہی اندر آئی تھی کیونکہ اسے ہی تو ابرشم نے سفرا کو کال کر کے یہاں بلانے کا کہا تھا۔۔۔

"میم یہ سفرا میم۔۔۔۔"لینا نے حلق تر کرتے ہوئے کہا تھا ابر شم کے غصے سے وہ خوفزدہ بھی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اس کی میم کو ایسے ڈسٹربنس پسند نہیں تھی لیکن اس کی آنکھوں میں حیرانگی ضرور تھی ابر شم اور تعزیز خان کو ایک دوسرے کے قریب دیکھ کر وہ خود بھی تو تعزیز خان کی پرسنلٹی سے ملغوب ہوئی تھی لیکن یہاں تو اس کی اپنی میم ہی اس کے ساتھ۔۔۔

لینا کی آواز سنتے تعزیز خان ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا اور آنکھوں میں حیرت لیے سفرا کو دیکھ رہا تھا جو ابھی تک بے یقینی سے تعزیز اور ابر شم کو دیکھ رہی تھی یعنی اس نے تو میٹنگ ہال میں بس ایک بات کی تھی لیکن ابر شم تو واقعی میں اس کے ساتھ انولو تھی تبھی تو اس کے اتنے قریب تھا لینا اور سفرا کو دیکھ کر یہاں تعزیز خان سیدھا ہوا تھا وہیں ابر شم نے بھی چیئر

سیدھی کی تھی اور اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو پیچھے کیا تھا لینا اور سفرا کی نظریں وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی مرضی سے جیتی آئی تھی لوگ اس کے بارے میں کیا سوچتے تھے اس بات سے اسے فرق نہیں پڑتا تھا تعزیز خان اس کے ساتھ کھڑا تھا اور اپنی شرٹ کی سلیوز فولڈ کر رہا تھا وہ خوبصورت تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ کب سے سفرا اور لینا کی نظریں تعزیز خان پر محسوس کر رہی تھی نجانے کیوں اسے جلن ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا جو اپنی جینز کی پوکٹ سے اپنا سیل فون نکال رہا تھا جس پر شاید کسی کی کال آ رہی تھی۔۔۔

وہ ابر شم سے ایکسکیوز کرتے ونڈو کی طرف چلا گیا تھا کہ کال پر بات کر سکے۔۔

ابر شم کو تجس ہوا نجانے کس کی کال تھی جو وہ ایسے بات کرنے کے لیے بے قرار ہوا تھا اس نے ایک نظر تعزیز خان کی چوڑی پشت کو دیکھا تھا جو اب فون کال سے لگائے باہر دیکھ رہا تھا وہ اپنے دھیان میں تھا اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا کہ ابر شم اور سفرا بات کیا کر رہی ہیں۔۔

"بیٹھو۔۔۔" ابر شم نے سفرا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا حالانکہ صبح والی منہ ماری دونوں بھولی نہیں تھیں لیکن پھر بھی ابر شم کو تو اپنے کام سے مطلب تھا بس وہ ہو جاتا۔۔۔۔

"آئی ایم شوکڈ تم نے مجھے بلایا اور وہ بھی صبح والے واقعے کے بعد سٹرینج نہیں ہے یہ ابر شم کہاں تم مجھے منہ نہیں لگاتی تھی اور اب خود لینا سے کال کروائی مُجھے۔۔۔" وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی ہوئی ریلکس ہو کر بیٹھ گئی تھی جبکہ ابر شم نے اس کے سوال کو اگنور کر دیا تھا۔۔۔

"ویسے ایک بات کہوں اتنے ہوٹ بندے کو دیکھ کر اپنے اندر مچلتے ہوئے جذبات پر قابو پانا تو بہت مشکل ہوتا ہے تبھی تم اس کے قریب۔۔۔!!!" وہ معنی خیز انداز میں بات اُدھوری چھوڑ چکی تھی ابر شم کا چہرہ سرخ ہوا تھا اس نے اپنی گرین آنکھوں سے سفرا کو گھورا تھا۔۔۔

لینا بھی غور سے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھیں کہیں نہ کہیں وہ بھی جاننا چاہتی تھی کہ کیا واقعی اس کی میم تعزیز خان میں انٹرسٹڈ ہیں اگر ایسا ہوا تو اس کا پھر کوئی چانس نہیں تھا۔۔۔

ابر شم کا رنگ تبدیل ہوا تھا اس کی بیہودہ بات پر اسنے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے ہاتھ ٹیبل پر مارا تھا سفرا اس کے رہ ایکشن پر ڈری تھی لینا تو باقاعدہ کانپتے ہوئے اپنی میم کو دیکھ رہی تھیں جن کے غصے سے پورا سٹاف واقف تھا لیکن سفرا یہ بات کیسے سمجھتی۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔" وہ حدت کے احساس سے سرخ ہوئی تھی ایک نظر تعزیز خان کی چوڑی پیٹھ کو گھورا تھا جو جان بوجھ کر اس کے قریب آیا تھا اگر وہ دور دور رہ کر بات کرتا تو شاید ایسا ہوتا ہی نہیں کچھ۔۔

"سچ سن کر غصہ آیا لیکن خیر میں تمہاری جگہ ہوتی تو خوشی خوشی قبول کر لیتی اس بات کو۔۔۔۔ کیونکہ اتنے ہیڈ سیم لڑکے کی گرل فرینڈ ہونے میں بھی الگ ہی مزا ہے تم سے بہتر یہ کون سمجھ سکتا ہے ائزم بھی خاصا ہیڈ سیم ہے ویسے لیکن تعزیز کی بات ہی الگ ہے سو ہوٹ۔۔۔۔!!!" وہ حسرت بھری

آہ خارج کرتی ہوئی اب باقاعدہ تعزیز خان کو دیکھ رہی تھی جو اب کسی بات پر ہلکا سا مسکرایا تھا اور اپنی حسب عادت بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا یہ اس کی عادت بہت پختہ تھی وہ اکثر جب کبھی ٹنس ہوتا تو ایسے ہی بالوں میں ہاتھ پھیرتا تھا۔۔۔

"شٹ یور ماوتھ خاموش ہو کر بیٹھو۔۔۔" ابر شم کا غصہ کنٹرول سے باہر ہوا تھا۔۔۔

لینا تو ان دونوں کے درمیان سے نکلتی چلی گئی تھی سفرا کے لیے کافی کے بہانے وہ روم سے نکل گئی تھی اب بس وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں۔۔۔

ائزم کے نام پر ابر شم کے چہرے پر سرخیاں سی گھلنے لگی تھیں وہ اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے اپنے اندر کے اشتعال کو کم کرنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ تعزیز خان کے سامنے سفر اسے فائل کے متعلق سوال کرنا چاہتی تھی لیکن اس کی فون کال کچھ زیادہ ہی لمبی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی پیٹھ ابر شم کی طرف تھی وہ اسے آواز بھی نہیں دے سکتی تھی سو خاموشی سے اس کی کال اینڈ کرنے کا ویٹ کرنے لگی تھی سفر ابھی چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ سجائے خاموشی سے تعزیز خان کو گھور رہی تھی۔۔۔

تعزیز اس وقت اپنے کسی دوست سے بات کر رہا تھا جس کی کال اسے رستے میں بھی آئی تھی ابر شم کی اور سفر اکی نظریں وہ اپنے پیچھے محسوس کر رہا تھا

وہ خود بھی جلدی میں تھا اسے بھی دیکھنا تھا کہ ابر شم کیا کرتی ہے لیکن کال کچھ زیادہ ہی لمبی ہو رہی تھی۔۔۔

"چل یار میں رکھتا ہوں تجھ سے رات کو بات کروں گا۔۔۔۔۔" وہ زرانیل خان سے بات کر رہا تھا لیکن بات سے بات نکلتی ان کی گفتگو کافی لمبی ہو گئی تھی۔

"رات کو میں نہیں کر سکوں گا سوری۔۔۔" زرانیل خان نے اسے صاف ہری جھنڈی دکھائی تھی جس پر تعزیز خان کے لب مسکرائے تھے وہ تو اچھا تھا کہ تعزیز خان کی ابر شم اور سفرا کی طرف پیٹھ تھی ورنہ اس مسکراہٹ پر دونوں کی ہارٹ بیٹ تیز ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی کال کچھ زیادہ ہی لمبی ہوتی دیکھ کر ابر شم اپنی چیئر سے اٹھی تھی اور اپنے چہرے پر غصلے تاثرات سجائے وہ تعزیز خان کے قریب آئی تھی وہ پہلے ہی سفر اکی باتوں کی وجہ سے بھری پڑی تھی اب اس کا سارا غصہ تعزیز خان پر نکلنے والا تھا وہ جیسے ہی تعزیز خان کے پیچھے جا کر کھڑی ہوئی اسی وقت تعزیز خان نے رخ پلٹا تھا اور ابر شم ایک دم سے ڈری تھی اس کا بیلنس ڈس مس ہوا تھا وہ پیچھے کو گرتی کہ تعزیز خان نے پھرتی سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے چوڑے شانے سے آلگی تھی سچویشن ایسی ہی تھی جیسی لفٹ میں تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے لگے تھے تعزیز خان کے بھاری ہاتھ اس کی کمر پر تھے وہ اس کے سینے سے لگتی اسے اپنی نازکی کا احساس دلا گئی تھی ایک پل کے لیے وہ دونوں ہی بھول گئے تھے کہ روم میں

ان دونوں کے علاوہ بھی کوئی موجود تھا جو ان دونوں کو کینہ توڑ نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

سفرا کی نظریں ان دونوں پر ہی تھیں اس نے ان دونوں کو ایک دوسرے میں گم دیکھتے اپنے سیل فون میں اس منظر کو کیپچر کیا تھا اب یہ تصویر کام کرنے والی تھی پہلے جو اس نے ریسٹورنٹ میں تعزیز اور ابر شم کی تصویر بنائی تھی اس میں وہ دونوں قدرے فاصلے پر بیٹھے تھے مگر اب وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔۔۔

یقیناً یہ تصویر جلتی پر تیل کا کام کرنے والی تھی لا بیشا ضرور ان تصویروں کو دیکھ کر کچھ کرے گی وہ جانتی تھی جتنی وہ ابر شم کی دولت کے پیچھے پاگل تھی ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ ان تصویروں کو ایسے ہی جانے دیتی اس نے فخال

تصویر بنا کر اپنا سیل فون ٹیبل پر رکھ دیا تھا وہ فرصت سے یہ تصویر لا بیشا کو بھیجنے والی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی آنکھوں میں دیکھتے ابر شم اس پل تھوڑا سا بہکی تھی سفر اکی بات زہن میں آئی تو اس نے بدک کر پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن اس کی کمر میں تعزیز خان کا ہاتھ مضبوطی سے حائل تھا وہ چاہا کر بھی اس کے حصار سے نکل نہیں سکی تھی۔

تعزیز خان کے بھاری ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی کمر پر محسوس کرتے اس نے اس کے سینے پر رکھا تھا وہ اس کے لمس پر سیدھا ہوا تھا اور اس کی کمر سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔

ابر شم نے اپنے بالوں کو بلاوجہ ٹھیک کیا اور پھر ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ابر شم کو یاد آیا وہ کیوں اس کے قریب آئی تھی اسے بلانے کے لیے لیکن وہ خود ہی۔۔۔

"یہ اتنی دیر سے کال کسے کر رہے تھے تم۔۔۔؟؟؟" وہ تفتیش کرنے کے سے انداز میں بولی تھی تعزیز خان کو اس پل اس کا انداز بیویوں والا لگا تھا جو اپنے شوہروں سے پوچھ گچھ کرتی تھی اس نے اپنے عنابی لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا جو اس سے سوال کر کے اب جواب کے انتظارِ میں تھی۔۔۔

سفرا کی آنکھوں میں بھی حیرتِ در آئی تھی ابر شم کا انداز ہی کچھ ایسا تھا کہ وہ بھی حیران و پریشاں اسے دیکھنے لگی تھی۔

"میری پرسنل کال کی تھی۔۔۔!!"لبوں پر دل جلانے والی مسکراہٹ تھی ابر شم کو سبکی کا احساس ہوا تھا سفر اکی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ تعزیز خان کو گھور کر اپنی چیئر پر بیٹھ گئی تھی تعزیز خان بھی دوسری طرف آتے ہوئے سفر اکے ساتھ رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔!!!"سفر اخوُد ہی بات کرنے لگی تھی لیکن تعزیز خان نے اسے اگنور کیا تھا ابر شم اب اصل بات کی طرف آئی تھی ایک نظر ان دونوں کو دیکھا تھا ذہن میں ایہ خیال آیا لیکن وہ فی حال اس خیال کو جھٹک گئی تھی اور اپنی ساری توجہ اپنے مسلے پر رکھی تھی۔۔۔

"سفر امیرے کیبن سے میرے پروجیکٹ کی فائل چوری کیوں کی تم نے اس بات کا جواب دو مجھے۔۔۔؟؟؟"ابر شم نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا۔

"واٹ میں کیوں چوری کرنے لگی فائل تمہیں کوئی مس انڈر سٹنڈنگ ہوئی ہو گی ابر شم میں نے وہاں جو اپنا ڈیزائن خود بنایا تھا۔۔۔" وہ بہت چالاکی اور ہوشیاری سے بولی تھی لیکن ابر شم نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔۔سچ سچ بتاؤ مجھے کون ہے جو تمہاری ہیلپ کر رہا ہے یہاں سے مجھے نام بتاؤ اس کا اسے تمہارے ساتھ ہی بھیج دوں گی کیونکہ مجھے دھوکا دینے والے لوگوں سے شدید نفرت ہے۔" وہ نفرت سے بولی تھی سفرا کے چہرے پر شطانی مسکراہٹ در آئی تھی یہ ہی تو پلاننگ تھی اس کی کہ وہ کسی طرح ابر شم سے تعزیز خان کو چھین لے تو اب موقع مل رہا تھا کیسے جانے دے سکتی تھی وہ سو اس نے اگلا وار کھیلنا شروع کیا تھا۔۔۔

وہ لوگ مزید بات کرتے کہ لینا چائے لے کر اندر آئی تھی اس نے چائے کا کپ سفرا کے سامنے رکھا اور کوفی کا کپ ابر شم کے سامنے اور خود ایک طرف کھڑی ہو گئی تھی اسے سفرا کی اگلی کاروائی کا انتظارِ تھا۔۔۔۔

"میں جس کا نام لوں گی تم اسے میرے ساتھ بھیج دو گی سوچ لو بہت بڑی بات کر رہی ہو تم ابر شم رانا کہیں لینے کے دینے ہی نہ پڑ جائیں۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی بات وہ ابر شم سے کر رہی تھی لیکن نظریں مسلسل تعزیز خان پر تھیں کو تعزیز خان بھی نوٹ کر چکا تھا لیکن خاموشی سے ان کی بات سن رہا تھا۔۔۔۔

سفرا کی نظروں سے وہ انجان نہیں تھا شاید کچھ حد تک وہ سفرا کی پلاننگ سمجھ رہا تھا لیکن وہ کونسا اس سے ڈرتا تھا جو اسے کسی بات کی فکر ہوتی اس نے

فائل کسی کو نہیں دی تھی اور نہ ہی چوری کروانے میں اس کا ہاتھ تھا سو وہ مطمئن تھا لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ کچھ دیر بعد ماحول کافی الگ ہو گا۔۔۔۔۔

"تم نام بتاؤ اس کا بس مجھے۔۔۔؟؟؟" ابر شم سفرا کو جلدی جلدی یہاں سے بھیجنا چاہتی تھی جب سے اس نے ائزم کا نام لیا تھا ابر شم کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا وہ اسے اور تعزیز کو دیکھ کر کیا سمجھ رہی ہے۔۔۔۔

"سنو پھر تم نام کس کا ہے۔۔۔" وہ تھوڑا سا سسپنس کریٹ کر رہی تھی ابر شم نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں سفرا کی عادتوں سے اس کی فطرت سے بخوبی واقف تھی وہ ضرور کچھ نہ کچھ سوچ رہی تھی ابر شم نے اپنی پیشانی سہلائی تھی۔۔۔

"مجھے فائل چوری کرنے میں تعزیز خان نے ہیلپ کی تھی اس کے ساتھ رابطے میں ہوں اس نے ہی مجھے فائل دی اور پھر سب کے سامنے فائل میں چیجنگ کر دی تھیں کہ میں سمجھ نہیں سکی۔۔۔"وہ لبوں پر پر کیف مسکراہٹ سجائے تعزیز خان کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابر شم کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ جانتی تھی ایسا ہی تھا وہ جو تعزیز خان پر شک کر رہی تھی ٹھیک کر رہی تھی اس کی فائل اسی نے سفرا کو دی اور یہاں تک کے اس کی ساری انفارمیشن بھی وہی سفرا کو دیتا تھا وہ چیئر سے کھڑی ہوئی تھی سفرا کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

لینا نے گہرا سانس بھرا تھا کہ اس کا نام کہیں نہیں آیا سفرا نے اسے پروٹیکٹ کیا تھا بھلا وہ اس کا نام کیسے آنے دے سکتی تھی کیونکہ وہ ہی تو اس کی جاسوسی تھی اسے ابر شم کی ساری خبریں دیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

" بھیجو پھر اسے میرے ساتھ۔۔" سفر ادل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

"اوور یلی مس سفر ا آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔۔۔؟؟؟" تعزیز خان ضبط سے بولا تھا دل تو چاہا اسے ایک لگا دے لیکن اس کے عورت ہونے کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ اب تک تو وہ اسے اچھے سے سبق سکھا چکا تھا اپنے انداز میں۔۔۔

"جب ابر شم تمہیں اپنے آفس سے نکال دے گی تو تمہیں جاب کی ضرورت پڑے گی میں تمہیں اپنے آفس کی رکھنے کے لیے تیار ہوں سیلری بھی ابر شم سے ڈبل دوں گی اور تمہیں وہاں وہ سہولیات ملیں گی جو یہاں نہیں ہیں۔۔۔!!!" وہ اب کی بار تعزیز خان کی طرف جھکی تھی لیکن وہ اپنا چہرہ پھیر چکا تھا۔

"مجھے آپ کی آفر میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور دوسری بات میرا ان کے ساتھ ایگریمنٹ سائن ہوا ہے یہ مجھے ایک سال تک اپنے آفس سے نہیں نکال سکتی ہے اوُر اگر انہوں نے یہ ایگریمنٹ توڑا تو نقصان ان کا ہو گا میں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق سیور کھتا ہوں۔۔۔" وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ بولا تو سفرا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ کیا سوچ رہی تھی اور یہاں معاملہ ہی الگ تھا اس نے لینا کو گھورا تھا کہ یہ بات مُجھے پہلے نہیں بتا سکتی تھی میں پلان چینج کر لیتی اپنا۔۔۔

"میں ایگریمنٹ توڑ سکتی ہوں پابند نہیں ہوں تمہاری۔۔۔" سچ پتہ چلنے پر ابر شم کافی غصے میں تھی سو وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے انگلی اٹھا کر بولی تھی جس پر تعزیز خان کا ایک پل کے لیے چاہا کہ وہ اس کو بتائے اگر وہ واقعی چلا

گیا تو نقصان ابر شم کا ہو گا اس کا نہیں لیکن وہ اس طرح یہ سب کچھ ایکسپوز نہیں کرنا تھا۔۔۔

"پابند تو ہیں آپ۔۔۔" وہ دل جلانے والے مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا تھا ایک ویک پوائنٹ جو مل گیا تھا اس کا کیسے اسے زچ نہیں کرتا وہ اور اسے تو ابر شم کی اس بات پر بھی شدید غصہ تھا اور اوپر سے اس کا ایسے اس پر فائل چوری کا الزام لگانا اس نے بدلہ لینے کا سوچا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ ضبط سے بولی تھی سفرا ان دونوں کی باتوں پر غور کر رہی تھی لیکن وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے تم اب جا سکتی ہو سفرا۔۔۔ تعزیز خان کے ساتھ کیا کرنا ہے یہ میں خود کروں گی لیکن تم سے اب میرا وکیل ہی ملے گا

جو حرکت تم نے کی ہے یہ اب بس اس سے زیادہ نہیں میں تم سے اب کورٹ میں ملوں گی۔۔۔ناویو کین گو۔۔۔۔"وہ غصے سے بولی تھی جبکہ لائیر اور کورٹ کا سن کر لینا کی حالتِ غیر ہوئی تھی اور سفرا کے چہرے پر بھی پسینا آیا تھا لیکن وہ ضبط سے خود پر کنٹرول کرتی ہوئی اٹھی تھی ایک شاکی نظر ابر شم کے خوبصورت وجود پر ڈالی تھی وہ کیا سوچ کر آئی تھی اور کیا ہو گیا اس نے تو کچھ اور ہی سوچا تھا لیکن خیر وہ ہارنے والوں میں سے نہیں تھی اب آگے وہ کچھ اور کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

اس نے ایک نفرت بھری نگاہ ابر شم پر ڈالی اور باہر نکل گئی تھی اس کے جانے کے بعد ابر شم سیدھی ہوئی تھی اور ایک نظر لینا کو دیکھا تھا اس کی نگاہوں میں کچھ تھا لینا جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی اب مزید اس کی حالتِ خراب ہوئی تھی۔۔۔

"لینا تم جاؤ اور ہمیں اب ڈسٹرب مت کرنا تم۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی اور اس کی آواز سن کر لینا مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی کیبن سے نکل گئی تھی اور اس نے کیبن کا دروازہ بند کر دیا تھا وہ جا کر اپنی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

سر شدید درد کر رہا تھا اگر میم ابر شم کو کچھ پتہ چل جاتا تو اس کی نوکری تو جانے والی تھی ابر شم کی نیچر سے وہ بخوبی واقف تھی۔۔۔

اس نے سر ہاتھوں میں تھاما تھا کاش کہ وہ سفر امیم کا ساتھ نہ دیتی ابھی تو ابر شم کو کچھ پتہ بھی نہیں تھا اور اس کا یہ حال تھا اگر ابر شم کو سب پتہ چلتا تو اس کے ساتھ کیا ہوتا۔۔۔

.....

تعزیز خان نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا اور پھر وہ چیئر سے اٹھا تھا اور اس کے اٹھتے ہی ابر شم بھی اٹھی تھی اس کے قریب گئی تھی وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"یو کیا ضرورت تھی سفرا کے سامنے ایساری ایکٹ کرنے کی وہ پتہ نہیں کیا سوچ رہی ہو گی اور تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہارے دھمکی سے ڈر گئی ہوں تمہیں سزا ملے گی تم نے ہماری انفارمیشن لیک کی ہے باہر اس بات کو میں ایسے نہیں جانے دوں گی۔۔۔"وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آئے تھے۔۔۔

"آپ سچ میں اتنی بیوقوف ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ تاسف سے اس کے ماتھے پر اپنی انگلیاں بجاتے ہوئے بولا تھا اس کی یہ بات سن کر ابر شم کے مانو سر پر لگی تھی اس نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

"واٹ ڈو یو مین بیو قوف۔۔۔" وہ پھنکاری تھی لفظ بیو قوف نے جیسے تن بدن میں آگ لگائی تھی وہ کیسے دیدادلیری سے اسے بیو قوف کہہ رہا تھا کیسے برداشت کر لیتی وہ یہ بات۔۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں اپنی عقل کہاں ہے آپ کی۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تھا اس کا انداز برداشت کرنا ابر شم کے مشکل ہوا تھا۔۔۔

"شٹ اپ میری بات کو گھول مت کرو سیدھے سے جواب دو کیوں کیا تم نے ایسا اور اگر کر ہی دیا تھا اس وقت میٹنگ میں وہ کیوں کیا یہ بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے ہوئے تھے ایسے موقع پر اکثر وہ اپنا ٹمپر منٹ لوز کر دیتی تھی آج تک کسی نے اسے اتنا پریشان نہیں تھا جتنا تعزیز خان ایک رات اور آدھے دن میں کر چکا تھا۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے یہ میں نے کیا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے اسے گھورا تھا وہ مسلسل اس کے سوال کو نظر انداز کر رہا تھا جو وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی لیکن وہ ایسے نہیں جانے دینے والی تھی۔۔۔۔

"ہاں اب کچھ لگنے کو بچا ہے سفر اخود آکر بول گئی ہے یہ اور ویسے بھی مُجھے خود بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ یہ سب کچھ تم۔۔۔" وہ اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بات اُدھوری چھوڑ چکی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے ابر شم اوٗر تعزیز خان دونوں اس بات میں غرق تھے کہ وہ نوٹ نہیں کر پائے تھے۔۔۔

"ریلی تو پھر آپ جو جو لگتا ہے آپ سمجھتی رہیں مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے اس چیز سے۔۔۔"وہ غصّے سے بولا تھا ابر شم مزید قدم اس کے قریب آئی تھی اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"لیکن مجھے فرق پڑتا ہے مسٹر تعزیز خان ابر شم رانا کو فرق پڑتا ہے آج تم نے ڈیزائن کی فائل دی کل کو کچھ اور دے دو گے میرے ساتھ سفر اشروع سے ہی۔۔۔۔۔!!!"وہ بولتی بولتی خاموش ہوئی تھی زہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔

"تم تو پچھلے کچھ دنوں سے آفس میں آئے ہو لیکن سفر انے میرے آفس سے پہلے بھی ایسے ہی فائل چوری کی تھی۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز خان ہنسا تھا۔۔

"وہ میری روح بھٹکتی ہو گی آپ کے آفس میں اور اسی روح نے چرائی ہو گی وہ فائل اوئر سفرا کو دی ہو گی رائٹ۔۔۔؟؟؟ کیونکہ آپ کے بقول چور تو میں ہی ہوں۔۔۔" وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کر رہا تھا ابر شم گھبرائی تھی وہ کب سے اسے یہی تو سمجھنا چاہتا تھا لیکن وہ اپنے غصے میں سمجھ نہیں رہی تھی۔۔

"تم سے پہلے بھی کوئی تھا اب تم اس کے ساتھ مل گئے ہو کاش میں پہلی ہی بار انو سٹیگیشن کروالیتی تو آج پھر سے یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔" وہ پھر بھی اس پر ہی شک کر رہی تھی۔۔۔

"ریلی تو اب کروالیں مُجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے آپ سچ میں اس سفرا کی بات پر یقین کر رہی ہیں جو آپ کی سب سے بڑی مخالف ہے۔۔۔" وہ جیسے اس کی عقل پر ماتم کر رہا تھا۔۔۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو صاف صاف بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ الجھی تھی اسے اب لگ رہا تھا کہ سفرا نے بس ایسے ہی اسے تعزیز کے خلاف کرنے کے لیے اس کا نام لیا ہے وہ تو سارے ٹائم میں بس یہی نوٹ کر رہی تھی کہ سفرا کی نظریں تعزیز خان پر تھیں۔۔۔

"مطلب یہ کہ مجھ پر ٹائم ضائع کرنے کے بجائے اصل چور کو تلاش کریں تاکہ آئندہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ ہو سکے۔۔۔" وہ اس پر تھوڑا سا جھکا تھا اس کی گرم سانسیں ابر شم کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں اس نے ایک گہرا سانس لیا تھا تعزیز خان کی بات میں وزن تھا وہ یقیناً ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اپنی چیئر کی طرف واپس گئی تھی تعزیز خان کی نظریں اب اسی پر تھیں وہ تو انتظار میں تھا کہ وہ کب اس کو اب کوئی کام دے گی۔۔

"وہ تو میں کروں گی لیکن اگر تم واقعی میں اس سب میں انولو ہوئے نہ تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا اور اب میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو کوئی کام نہیں ہے کرنے کو۔۔۔۔؟؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی اس پر شدید غصہ آیا تھا نجانے کیوں۔۔۔

تعزیز خان اس کی گرل فرینڈ والی بات بھولا نہیں تھا لیکن اس وقت فائل والا مسلہ زیادہ اہم تھا سو وہ اس بات لو فحال سائیڈ پر رکھ چکا تھا لیکن ایسا نہیں تھا کہ وہ بھول گیا تھا۔۔۔

"کیا کروں میں آپ کوئی کام بتائیں مجھے۔۔۔!!؟" وہ بات مکمل نہیں کر پایا تھا کیونکہ ڈورنوک ہوا تھا ابر شم نے تیوری چڑھالی تھی اس نے منع کیا تھا انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے پھر بھی۔۔۔

ضرور کوئی اہم بات تھی جو دروازہ بجایا گیا تھا اس نے سیدھے ہوتے ہوئے یس کہا تھا۔۔۔

دروازہ کھولتے اس کی کمپنی کی ڈریس ڈیزائنرز اندر آئی تھی جو پریشان لگ رہی تھی ابر شم بھی اس کی شکل دیکھتے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی تھی۔

"ابر شم بات پریشانی کی ہے۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے بولی تھی تعزیز خان کی بھی ایک بار اس سے ملاقات ہو چکی تھی سو وہ اسے جانتا تھا ہیلو ہائے بھی اس کے ساتھ اچھی تھی سو وہ بھی پریشان ہوا تھا اس کو پریشان دیکھ کر۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟" وہ چیئر آگے کو کسکاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہم نے جو برائیڈل فوٹو شوٹ کروانا تھا وہ تھوڑی دیر میں شروع ہو گا لیکن۔۔۔"وہ اب ادھوری چھوڑ چکی تھی ابر شم نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

"لیکن کیا۔۔۔؟؟؟ پلیز بتاؤ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"وہ پہلے ہی ڈسٹرب تھی اب اس کی باتوں سے اور الجھی تھی۔

"وہ میل ماڈل غائب ہے شوٹ شروع ہونے میں صرف ایک گھنٹہ ہے اور ہم لوگ اس کا نمبر بار بار ٹرائے کر رہے ہیں لیکن نو انسر۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھی یہ سب کچھ اس کے زمے تھا شوٹو وغیرہ کے سارے کام وہ خود دیکھتی تھی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لیے وہ ابر شم کو تنگ نہیں کرتی تھی لیکن یہ بڑا مسلہ تھا ان کا میل ماڈل غائب تھا یہ بہت بڑی بات تھی۔۔۔۔

"ایسے اچانک کیسے غائب ہو گیا وہ پہلے بھی تو ایسا ہی ہوا تھا عین شوٹ والے دن ہماری ماڈل غائب ہو گئی تھی اور اب یہ کیا ہو گا اب۔۔۔۔؟؟؟"ابر شم کی پریشانی بڑھی تھی اس نے اپنے سر کو ہاتھوں میں تھاما تھا ابھی صرف ایک گھنٹہ تھا وہ لوگ ارجنٹ کسی نئے ماڈل کو بھی نہیں ہائیر کر سکتے تھے کیونکہ اس کام میں کافی دن لگتے تھے یہ ماڈل ان کی کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ سائن کر چکا تھا۔۔۔

خیر وہ تو اس ماڈل نے بھی کیا تھا لیکن وہ درمیان میں چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اب یہ۔۔۔

ان کی لیٹسٹ فبرک کلکشن لاونچ ہونے والی تھی آتے سیزن کی وہ اس کی کمپنی سب سے پہلے اپنے نیو ڈریسز لاؤنچ کرتی تھی لیکن اب عین ٹائم پر یہ سب کچھ ہو گیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ عین موقع پر وہ کیا کرے۔۔۔۔

"میم مجھے تو یہ سفر اکا کام لگتا ہے مجھے بھی ایک دو بار اس نے کال کی تھی لیکن میں نے ریسیو ہی نہیں کی بٹ مجھے لگتا ہے اس سب کے پیچھے وہی ہے لیکن ابھی کے لیے اہم یہ فوٹو شوٹ ہے یہ نیو کلکشن سب سے پہلے ہماری کمپنی کی مارکیٹ میں جاتی ہے ہر سیزن۔۔۔۔ پر اب مجھے ڈر لگ رہا ہے ہمیں فوٹو شوٹ کینسل کرنا پڑے گا۔۔۔" وہ چیئر پر بیٹھ گئی تھی ابر شم سے زیادہ اس کی حالتِ پریشان کن تھی اس نے اپنا بیسٹ دے کر وہ ڈریسز ریڈی کیے تھے لیکن اب یہ سب کچھ۔۔۔

"نہیں فوٹو شوٹ کینسل کریں گے تو بہت نقصان ہو گا کچھ اور سوچتے ہیں۔۔۔"ابر شم ابھی بھی فوٹو شوٹ کینسل کرنے کے حق میں نہیں تھی لیکن اور کوئی سلوشن بھی تو ان کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"میرے پاس ایک سلوشن ہے۔۔۔!!!""تعزیز خان جو کب سے خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہا تھا وہ پہلی بار ان کے درمیان میں بولا تھا ان دونوں کی نظریں تعزیز پر آ ٹھہری تھیں۔۔۔

"بتاؤ تعزیز کیا سلوشن ہے۔۔۔"ڈیزائنر بولی تھی ابر شم کی نظریں بھی تعزیز خان پر تھیں وہ اس کے بولنے کے انتظار میں تھی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کمپنی میں کافی ٹیلنٹڈ اور گڈ لوکنگ لوگ کام کرتے ہیں ہم کسی کو بھی ارجنٹ بیس پر لے سکتے ہیں اور ویسے آپ لوگوں کو ایسی سچویشن کے

لیے ایک اضافی ماڈل رکھنا چاہیے تاکہ ایسی صورت حال میں کوئی پریشانی نہ ہو۔۔۔!!!" وہ اپنا مشورہ دینے لگا تھا جو کہ ابر شم کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی مناسب لگا تھا۔۔۔

"ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے تھا لیکن اب تو ہو گیا اب آگے ایسا ہی کریں گے لیکن ابھی کے لیے کس کو ہائیر کریں۔۔۔" ڈیزائنر کو تعزیز خان کا مشورہ تو بہت پسند آیا تھا لیکن ابھی اس کو ایک گھنٹے بعد ہونے والے فوٹو شوٹ کی فکر تھی۔۔۔

"ایک حل ہے میرے پاس ہم اس فوٹو شوٹ کے لیے تعزیز کو بھی تو ہائیر کر سکتے ہیں۔۔۔۔

یہ بھی کافی ہیڈ سیم ہے فوٹو شوٹ کمال کا ہو گا کیا کہتی ہو

تم۔۔۔؟؟؟؟"ابر شم کی بات پر تعزیز خان نے سر اُٹھایا تھا اب یہ ہی دیکھنا باقی تھا کہ ابر شم کو اب اس سے ماڈلنگ کروانی تھی۔۔۔

"میں کیسے۔۔"وہ تھوڑا سا پریشان ہوا تھا۔۔۔

"یس یہ پروفیکٹ ہے ہینڈ سم بھی ہے اور اس کی ہائٹ وغیرہ بھی ٹھیک ہے گروم کے طور پر یہ صحیح رہے گا۔۔۔"ڈیزائنر کو جیسے اپنے مسلے کا حل مل گیا تھا وہ ایک دم سے ریلیکس ہوئی تھی لیکن تعزیز خان کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔۔

"میں نہیں کر سکتا ہوں آپ لوگ کسی اور کو دیکھ لیں مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے اس کام سے متعلق۔۔۔"وہ بولا تو ابر شم نے اسے گھورا تھا پہلے اس نے خوُد ہی تو مشورہ دیا تھا اور اب خوُد انکار کر رہا تھا۔۔۔

"تم جاؤ ڈریسز وغیرہ ریڈی کروا کر ماڈل کو تیار کرواؤ ہم آرہے ہیں یہ ہی گروم ہو گا۔۔۔"ابر شم چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

جس پر تعزیز خان نے ابر شم کو گھورا تھا لیکن وہ نظر انداز کر گئی تھی اس کے جاتے ہی ابر شم اپنی چیئر سے اٹھی تھی اور باہر جانے لگی تھی لیکن تعزیز خان کی آواز پر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ کو کیونکر لگتا ہے کہ میں یہ فوٹو شوٹ کروں گا۔۔۔۔۔میں تو انکارِ کر چکا ہوں پھر آپ نے اس سے کیوں کہا کہ ہم آرہے ہیں جبکہ میرا ایسا کوئی

ارادہ نہیں ہے ایسا فوٹو شوٹ کرنے کا۔۔۔" وہ اطمینان سے بولتے ابر شم کی طرف جھکا تھا شاید وہ اسے اس کی کچھ دیر پہلے کی کہی ہوئی باتوں کا احساس دلانا چاہا رہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں کرو گے تم فوٹو شوٹ وجہ بتانا پسند کرو گے زرا۔۔۔" وہ اس کے انکار پر تپش میں آئی تھی وہ عین موقع پر جب ان کا کام بھی بننے والا تھا تو انکارِ کر رہا تھا غصہ تو ابر شم کو آنا ہی تھا۔

"میری مرضی ویسے بھی آپ تو مجھے چور سمجھتی ہیں اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ آپ ایک چور سے اپنی کمپنی کا اتنا اہم فوٹو شوٹ کروائیں گی اگر میں نے سفرا کو کچھ بتا دیا تو کیا کریں گی آپ۔۔۔؟؟!" وہ ابر شم کی باتوں کو طنزیہ انداز میں بول رہا تھا ابر شم نے دانت کلچائے تھے وہ حساب میں ماہر تھا یہ بات وہ جان چکی تھی۔۔۔

"تم پلیز کچھ ٹائم کے لیے یہ طنز کرنا بند کر سکتے ہو اتنی مشکل سچویشن سے گزر رہی ہوں میں اوَر اب یہ نیا مسلہ۔۔۔"اس کی آواز نہ چاہتے ہوئے بھی بھیگ گئی تھی وہ اکثر خود کو بہت سٹرونگ سمجھتی تھی لیکن تھی تو ایک عورت اور اتنے مسلے ایک ساتھ ان پڑے تھے پریشان تھی تعزیز خان کو احساس ہوا تھا وہ جو اسے انکارِ کرنے والا تھا اس کچھ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔

"لیکن میں کیا کروں۔۔۔؟؟؟"وہ کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا وہ اسے اچھا خاصا پریشان کر چکی تھی سو اتنا تو وہ بھی اسے تنگ کر سکتا تھا جو وہ کر رہا تھا۔۔۔

"تم بس فوٹو شوٹ کروالو اور کچھ مت کرنا۔۔۔"وہ متامل سی بولی تھی۔۔

"ایسے نہیں زرا سا ایموشنل ہو کر چہرے پر تھوڑے سے ایسے تاثرات لے کر آئیں تا کہ مجھے لگے کہ مجھے آپ کی ہیلپ کرنی چاہیے کیونکہ آپ کو ارجنٹ میری ضرورت ہے۔۔۔" وہ شان بے نیازی سے بولا تھا ہاتھ اب جینز کی پوکٹ میں اڑستے ہوئے وہ کافی ریلیکس ہو کر کھڑا تھا جیسے اس وقت ابر شم کو اس کی ضرورت تھی تو وہ اس کی ہر بات مانے گی۔۔۔

"واٹ یہ کچھ زیادہ نہیں ہو رہا ہے میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی ہوں سمجھے تم میرے انڈر کام کرتے ہو سو جو میں کہوں گی تمہیں اس بات کو فالو کرنا ہو گا ورنہ۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وران کرنے لگی تھی اس کا یہ لب ولہجہ اسے سلگا گیا تھا وہ کیسے اس سے ایسے بول رہا تھا کیا وہ بھول گیا تھا کہ وہ اس کی باس تھی اس وہ اس کا ایک امپلائے اگر تو وہ بھول چکا تھا تو ابر شم اسے اچھے سے یاد کروانے والی تھی یہ بات۔۔۔

"ورنہ کیا آپ کا پرسنل سیکرٹری ہوں لیکن اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ اب آپ مجھے فوٹو شوٹ کرنے پر مجبور کریں۔۔۔" وہ اسے کافی زچ کر چکا تھا ابر شم نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا یہاں اب آدھا گھنٹہ باقی تھا یقیناً وہاں سٹ پر سب لوگ اس کے انتظارِ میں تھے لیکن وہ یہاں اس تعزیز خان کے ساتھ الجھ رہی تھی اس کی نیچر سے وہ ان دونوں میں اچھے سے واقف ہو چکی تھی جانتی تھی وہ اپنی کرے گا سو اس وقت تو اسے اپنا مطلب پورا کرنا تھا کچھ بھی کر کے۔۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔" وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی تو تعزیز خان کو اس کی اس حرکت پر ہنسی آئی تھی اس نے سر ہلایا تو ابر شم نے گہرا سانس خارج کیا تھا اور ابر شم کو چلنے کا اشارہ کرنے لگا تھا ابھی تو وہ مان گیا تھا لیکن آگے سٹ پر وہ جو کرنے والا تھا ابر شم اس بات سے بالکل انجان تھی۔۔

ابر شم اور وہ ساتھ ہی آفس سے نکل کر سٹ کی طرف چلے گئے تھے جو دوسری طرف بنایا گیا تھا صرف فوٹو شوٹ کے لیے وہ ایریا مختص تھا وہاں اور کوئی سرگرمی سرانجام نہیں دی جاتی تھی۔۔۔

صرف فوٹو شوٹ ہوتے تھے کمپنی کی نیو کلکشن کے۔۔۔

.....

ماضی

.....

حرمین رو رو کر اپنی حالت خراب کر چکی تھی اوٗر فرحین اسے چپ کروانے میں ہلکان ہو رہی تھی وہ دونوں ہی نکاح میں شامل نہیں ہوئی تھیں حالانکہ کہیں بار ارتضیٰ خان نے فرحین سے کہا بھی تھا کہ یہاں صرف اس کی بہن کا نہیں ان کے بھائی کا بھی جنکا نکاح ہے لیکن وہ اپنی روتی تڑپتی بہن کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی سو وہ انکارِ کر چکی تھی کہ وہ اپنی بہن کے پاس ہی رہے گئ۔۔

اوٗر اب بہت مشکل سے وہ فرحین بیگم کو سلانے میں کامیاب ہوئی تھی اپنی آنکھیں صاف کی جن سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اور پھر کچھ سوچتے وہ اپنے کمرے سے نکل کر مرتضی خان کے کمرے میں گئ تھی وہ شمس خان کے بھائی کی بیٹیاں تھیں جن کا انتقال ہو چکا تھا سو ان کی پرورش شمس خان

نے اپنی بیٹوں کی طرح کی تھی وہ سچ میں ان کے باپ سے زیادہ مہربان ثابت ہوئے تھے۔

فرحین روم میں ہوئی تو مرتضیٰ خان بلیک کلر کے ٹروزار شرٹ میں ملبوس تھے اسے دیکھتے ہی وہ خود اس کے قریب آئے تھے اس کی گالوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھ کر وہ لب بھینچ کر رہ گئے تھے اور آگے بڑھتے اس کے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھونے لگے تھے فرحین کی آنکھوں سے اور گرم سیال مادہ بہا تھا وہ سسکتے ہوئے مرتضی خان کے گلے لگی تھی اور انہوں نے اس کے گرد اپنے مظبوط بازوؤں کا حصار بنایا تھا۔۔۔

فرحین۔۔۔"وہ اسے روتے ہوئے دیکھ نہیں پا رہے تھے سو وہ "
اس کے آنسو اپنے لبوں سے چننے لگے تھے ان کے قریب ہونے پر
وہ اور رونے لگی تھی۔

مرتضیٰ آپی کی حالت بہت خراب ہے ارتضیٰ بھائی نے کیوں کیا "
ایسا کیوں ان کئ جگہ کسی اوٗر کو دی کیا وہ دو ٹکے کی لڑکی آپی سے
زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی جبکہ فرحین کا
ایسے منہا کو دو ٹکے کی لڑکی کہنا مرتضیٰ خان کو پسند نہیں آیا تھا جو
بھی تھا وہ اب ان کی بھابھی تھی۔

فرحین تم جا کر آرام کرو یہ سب قسمت کو کھیل ہے انسان بھلا "
کیا کر سکتا ہے اور آپنی کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا لکھا
ہو گا تم پریشان مت ہو۔۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو سنوارتے
ہوئے بولے تھے جس پر وہ سر ہلا سکی تھی ۔

اوُر مرتضی دان اسے بانہوں میں بھرتے اس کے روم میں لے آئے تھے
اوُر اسے بیڈ پر لٹایا تھا وہ اس وقت بھی رو رہی تھی انہوں نے اس کی بھیگی
آنکھیں چومتے ہوئے اس کے لبوں کا بھی بوسہ لیا تھا اوُر اس پر کمبل
اوڑھاتے ہوئے روم کا دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے پیچھے
فرحین روتی رہی تھی اپنی بہن کی حالت دیکھ کر وہ تڑپ رہی تھیں اب یہ تو

طے تھا کہ وہ ارتضیٰ خان کی بیوی کو زیادہ دن تک یہاں رہنے نہیں دینے والی تھی چاہے کسی قیمت پر ہی سہی۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 37

••••••

حال

عالمیار خان کی آنکھوں سے شعلے سے برسنے لگے تھے رگوں میں دوڑتا ہوا خون منجمد ہوا تھا ہاتھوں کی سبز رگیں اُبھری تھیں۔ کنپٹی سلگنے لگی تھی اس

کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ مقابل کھڑی لڑکی کو وہ زندہ زمین میں دفن کرنے سے بھی گریز نہیں کرنے والا اس کی ایسی جگہ پر موجودگی اعصاب پر ہتھوڑے کی مانند لگی تھی آرمینا کی حالت اس سے مختلف نہیں تھی وہ اپنی شل ہوتی ٹانگوں پر مشکل سے کھڑی تھی۔۔۔

اس کی حالت اس وقت انتہائی قابلِ رحم تھی جسم سے جان نکلنا کسے کہتے ہیں یہ اسے بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے اشک نکلتے اس کے چادر سے ڈھکے چہرے کو بھگو رہے تھے اس کی حالت کاٹوں تو بدن میں خون نہیں جیسی تھی وہ بے یقینی سے اپنے سامنے عالمیار خان کو دیکھ رہی تھی۔

۔

اس کی یہاں موجودگی اس کے زہن میں موجود سارے خیالات کو صحیح ثابت کر رہی تھی۔۔۔

عالمیار کے ساتھ کھڑی وہ لڑکی اور آرمینا کے ساتھ موجود وہ انسان دو ہی بہم سا مسکرائے تھے لیکن مسکراہٹ اتنی ہلکی تھی کہ بس وہ لبوں پر ابھری ہی تھی کوئی دیکھ نہیں پایا تھا اس مسکراہٹ کو۔۔۔۔

آرمینا دو قدم پیچھے ہوئی تھی ساتھ کھڑے انسان نے اسے تھامنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بدک کر اس انسان سے دور ہوئی تھی عالمیار خان ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر ایک ہی جسارت میں اس کے قریب گیا تھا اور اس کا بازو دبوچتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا تھا اس کے چادر سے پوری طرح ڈھکے ہوئے چہرے کو اس پر اسنے اپنی پوری قوت سے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا آرمینا لڑکھڑائی تھی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ سامنے کھڑے عالمیار

خان کو دیکھ رہی تھی جس کی مضبوط گرفت میں اس وقت اس کا بازو قید تھا اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے وہ پل میں لرزی تھی معا کچھ یاد آنے پر اس نے عالمیار خان کی گرفت سے اپنے بازو کو آزاد کروانا چاہا تھا مگر مقابل کی گرفت بلا کی سخت تھی۔۔۔

انداز میں چٹانوں کی سی سختی تھی اس وقت وہ بھرا ہوا شیر لگ رہا تھا آرمینا کو اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

۔

"عالمیار خان پلیز چھوڑیں اسے کیا کر رہے ہیں۔۔..." عالمیار خان کے ساتھ موجود لڑکی اگے بڑھی تھی لیکن عالمیار خان دوسرے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک چکا تھا اس کے بڑھتے قدم رکے تھے۔۔

وہ دونوں پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے عالمیار خان کے حواس آرمینا کو دیکھتے پوری طرح سے سلب ہوئے تھے۔۔۔

چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی وہ لب بھینچتے ہوئے آرمینا کے بازو پر ہر گزرتے لمحے دباؤ بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔۔؟؟؟" یہ چند لفظ نکلے تھے اس کے منہ سے آرمینا نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر عالمیار خان کی آنکھوں میں دیکھا تھا جن میں نمی تھی۔۔۔

"جو آپ کرنے آئے ہیں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی عالمیار خان کا میٹر پہلے ہی شارٹ تھا اس کی اس بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا وہ اس کی بازو پر گرفت سخت کر گیا تھا آرمینا کو اپنے ہاتھوں کی

ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس کی مظبوط انگلیاں جیسے اس کے بازوؤں میں پیوست ہوئی تھیں وہ درد سے کراہی تھی لیکن مقابل کو اس کے درد سے زرا بھی فرق نہیں پڑا تھا وہ اس کی موجودگی سے اس قدر پریشان تھا کہ اب دل چاہا تھا اس غلیظ جگہ پر ہی اسے زندہ دفن کر دے۔۔۔۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ۔۔۔!!!" وہ اگے کی بات بول نہیں سکی تھی کیونکہ آرمینا کے ساتھ لڑکے نے اسے کچھ اشارہ کیا تھا وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔

"یہ ہمارا پرسنل معاملہ ہے آپ لوگ اس سے دور ہی رہیں پلیز اوئر تم۔۔۔" وہ آرمینا کو جھٹکے سے سیدھا کر چکا تھا۔۔۔۔

"تم چلو میرے ساتھ۔۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے جانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تھی کہ ہلنے کا نام نہیں لے رہی تھی عالمیار خان نے سرد نگاہیں اس پر ٹکائی تھیں۔۔۔۔

"آپ کو جو کام تھا اس کا کیا۔۔۔۔؟؟؟" اس لڑکی نے اسے جاتے دیکھ کر وہ ہڑبڑائی تھی ایسے تو وہ لوگ نہیں جانے دے سکتے تھے وہ بار بار اس لڑکے کو اشارہ کر رہی تھی۔

"یہ میرے ساتھ آئی ہیں آپ انہیں لے کر جا سکتے ہیں ایسے زور زبردستی سے تو بالکل بھی آپ ان کا ہاتھ چھوڑ دیں پلیز اُنہیں درد ہو رہا ہے۔۔۔" وہ آرمینا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔" وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ کمرے کے در و دیوار ہل گئے تھے کمرے میں موجود نفوسِ کا مارے ڈر کے برا حال تھا۔۔۔

"آپ پلیز ریلیکس ہو جائیں یہ آپکی کزن ہیں لیکن ان کی بھی کوئی لائف ہے یہ یہاں چاہے جا سکتی ہیں آپ ان پر پابندی نہیں لگا سکتے ہیں۔۔۔" وہ بولی تھی جس پر عالمیار خان نے مٹھیاں بھینچ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"آپ لوگ چپ نہیں رہ سکتے ہیں۔۔۔" وہ جبڑے بھینچتے ہوئے شیر کی طرح غرایا تھا۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی سمجھے آپ جس کے ساتھ آئے ہیں اور جو کرنے آئے ہیں وہ کریں مجھ سے سوال جواب کرنے سے پہلے

آپ اپنے گریبان میں جھانکیں آپ خود کیا ہیں تاسف ہے آپ کی مردانگی پر مجھے حیرت ہوتی ہے میں آپ کو پہلے کیوں نہیں سمجھ سکی آپ جیسے انسان کو۔۔۔؟؟؟" وہ ہچکولے لیتے ہوئے بولی تھی۔

اس کے الفاظ تھے یا کوئی سیسہ پلائی دیوار جو اس کے سر پر گری تھی اس کی گرفت میں موجود آرمینا کا جیسے ٹوٹنے لگا تھا سر پھٹنے لگا اس کی باتوں پر وہ اس کو جانے بغیر کیا کیا بکواس کر رہی تھی۔

"آج سب دکھاؤں گا تمہیں سب پتہ چلے گا تمہیں عالمیار خان کے اس روپ سے ملو گی جس کا تم نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا۔۔۔" وہ دھاڑا تھا اسے گھسیٹنے کی کوشش کی تھی لیکن آرمینا جیسے زمین پر جکڑی کھڑی تھی۔۔۔

اس کی تیزی دھاڑ پر کوٹھے کی مالکن بھی وہاں چلی آئی تھی پاشا جا چکا تھا سو وہ اب فری تھی تو اس کمرے سے آرہی آوازوں کو سنتے وہ یہاں چلی آئی تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھتے اس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ان دونوں کو وہ جانتی تھی لیکن دو نئے لوگوں کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی لیکن اس لڑکی (آرمینا) کو گہری نظروں سے دیکھا تھا اس کا حسین سراپا اس کی آنکھوں چندھیا سی گئی تھی اگر یہ لڑکی ان کی کوٹھے کی زینت بنتی تو یقیناً ان کی قایاں پلٹ جاتی۔

وہ مسلسل آرمینا کے متناسب انداز میں پوری چادر سے ڈھکے وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ مجھے چھوڑیں۔۔۔" وہ بضد تھی اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی اس کا یہ ضدی اور باغی انداز عالمیار خان کی غصے کے گراف کو بڑھی رہی تھی۔۔

"ارے زے نصیب ہمارے کوٹھے پر تو آج نئے نئے لوگ آئے ہیں اور وہ بھی اتنے خوبصورت ہماری تو قسمت چمک گئی ہے۔۔۔" وہ ساڑھی کا پلو پکڑے ٹھیک کرتی اگے آئی تھی اور آرمینا کو بغور دیکھا تھا آرمینا اس کی نگاہوں میں ٹپکتی حوس دیکھ چکی تھی اور اب اپنی غلطی کا احساس تو اسے نہیں ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی اس ماحول سے کافی پریشان ہوئی تھی۔۔

عالمیار خان ایک دم سے اسے گھسیٹ کر لے گیا تھا پاشا اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا یہ تو بات اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ جا چکا ہے اور وہ بھی یہاں نہیں تھی اب تو اسے یہاں آنا بیکار لگ رہا تھا اور اوپر سے آرمینا کی یہاں موجودگی اس کے اعصاب تنے تھے اس نے آرمینا کو لا کر پھینکنے کے سے انداز میں پٹخا

تھا اور خود گھوم کر دوسری طرف آیا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی سپیڈ خطرناک حد تک تیز تھی کہ آرمینا کو اپنے کانوں کے پراخے اڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اس نے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا عالمیار کے ماتھے پر ابھری رگیں دیکھتے اس کا حلق سوکھا تھا اپنے بیگ پر گرفت مضبوط کرتے وہ اب اپنی چادر کو ٹھیک کر رہی تھی وہ اس انسان کے ساتھ اب ایک پل نہیں رہ سکتی تھی وہ کوٹھے پر جاتا تھا یہ انکشاف کتنا بھیانک تھا۔۔۔۔

اس کے حواس اس وقت سلب ہو چکے تھے سر جیسے پھٹنے کو تھا وہاں آنے تک وہ سوچ رہی تھی کہ کاش یہ سب سچ نہ ہو لیکن وہاں عالمیار کو دیکھ کر کہیں ثانیے وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو وہ پہچان چکی تھی وہ ہی تھی جس کی کال عالمیار خان کے نمبر پر آتی تھی اور جس نے اس سے کالج میں بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں تھی مطلب عالمیار خان اسی کے ساتھ جاتا تھا پہلے بھی۔۔۔

اس نے ضبط سے آنکھیں موندی تھیں اسے وہاں دیکھ کر خون کھولنے لگا تھا آنکھیں مسلسل برس رہی تھیں جنہیں وہ بے دردی سے صاف کر رہی تھی اور بازوؤں میں شدید درد ہو رہا تھا اس نے یہاں چھوا تھا وہاں زخم تک بن چکے تھے وہ مسلسل ہو رہی تھی اس کی آنکھوں سے گرتے آنسو عالمیار خان سے مخفی نہیں رہے تھے لیکن اس وقت اس کی جو حالت تھی وہ ناقابل برداشت تھی آرمینا کا اس کو ٹھے پر موجود ہونا اس کے ذہن میں بہت سے سوالوں کو جنم دے رہا تھا وہ ایل نامحرم کے ساتھ تھی یہ سوچنے اس کی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا آنکھیں جیسے خون چھلکانے لگی تھیں اس کی گرفت

سٹرانگ پر سخت ہوئی تھی اور گاڑی کی سپیڈ اور بھی تیز کہیں بارات کا ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا عالمیار خان شاید اس وقت اپنے آپے میں نہیں تھا وہ کیسے گاڑی چلا رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا جس ٹائم کا اس نے اتنے مہینوں سے انتظارِ کیا تھا وہ اس ٹائم کو ٹھیک سے یوز نہیں کر سکا وہ پاشا کو پکڑ نہیں پایا تھا اس کا سر دکھنے لگا تھا اس نے بہت مشکل سے خوُد کو کنٹرول کیا ہوا تھا ورنہ اس وقت جیسی اس کی حالت تھی لگ رہا تھا وہ خود کے ساتھ کچھ کر دے گا۔۔۔

اسے اپنی غفلت پر غصہ اور بے انتہا تاؤ آیا ہوا تھا کیسے وہ اس طرح غفلت برت سکتا تھا کیسے پاشا اس کے ہاتھوں سے نکل گیا اتنی مشکل سے یہ موقع ملا تھا اور اگر انہوں نے وہ لڑکیاں باہر سمگل کر دی تو کیا ہو گا۔۔۔

اس کا پہلا کیس تھا جس میں وہ اتنا برا پھنسا تھا ورنہ پہلے ایسا کچھ نہیں ہوا اس کے ساتھ اسے خود پر شدید غصہ آیا ہوا تھا کیسے وہ کیسے پاشا کو ایسے جانے دے سکتا تھا۔۔۔

اس نے سٹرانگ پر سر مارا تھا سر میں درد کی شدید ٹھس اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی لیکن وہ بے حس بنا رہا مقابل کا ہچکولے کھاتا وجود اس پل۔ اس کے غصے اس کے جنوں سے پریشان ہوا تھا وہ گاڑی کے شیشے سے جا لگی تھی۔۔۔

عالمیار خان نے سپیڈ اور تیز کی تھی آرمینا کا پورا چہرہ کچھ آنسوؤں اور کچھ پسینے سے شرابور ہوا تھا چادر کو اس نے زور سے مٹھیوں میں جکڑا ہوا تھا اس پل اگر ایک طرف اسے عالمیار خان سے نفرت محسوس ہو رہی تھی تو دوسری

طرف اس کے غصے سے وہ مرنے والی تھی جو ہر پل سپید تیز کر رہا تھا جیسے خودکشی کرنے کا ارادہ ہو۔۔۔۔

آرمینا اس کی حرکتوں پر شدت سے رونے لگی تھی۔

"کون مر گیا ہے جو رو رہی ہو بولو یا وہاں سے ایسے چلے آنے کا افسوس ہو رہا ہے تمہیں۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے گاڑی روکتے اتنے زور سے چلایا تھا کہ آرمینا کو اپنے کان پر ہاتھ رکھنا پڑا تھا عالمیار خان اس کی طرف جھکا تھا اس کی پٹر پٹر کرتی زبان یاد آئی تو اس کی سفید رنگت میں سرخ ڈورے چمکے تھے اس نے خود پر کنٹرول کرنے کی ناکام سعی کی تھی لیکن خیال بار بار اس معصوم کی طرف جا رہا تھا کتنا قریب جا کر بھی وہ ناکام ہوا تھا۔۔۔

کچھ ہاتھ نہیں لگا تھا ورنہ اگر پاشا نہیں بھی ملتا تو وہ کچھ اور تو دیکھ سکتا اس کوٹھے کے خفیہ راستے اس کے راز وہاں اس کی موجودگی کچھ بھی تو نہیں جان پایا تھا وہ صرف اور صرف آرمینا کی وجہ سے اس کی وہاں آمد کی وجہ سے۔۔۔

وہ وہاں کیسے پہنچی یہ بات اس کے اعصابوں پر کاری ضرب لگا رہی تھی یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ اکیلی کبھی وہاں پہنچ پاتی اتنے مہینوں سے وہ اس کوٹھے کا پاشا کے کاموں کے اڈے کا پتہ نہیں معلوم کر سکا تھا تو وہ کیسے۔۔۔

اس لڑکے کا چہرہ سامنے آیا تو رگون میں دوڑتا خون جیسے گرم ہوا تھا اس نے آرمینا کے چہرے کو دیکھا جس کی برس براؤن آنکھیں نظر آرہی تھیں باقی اس کا پورا چہرہ کور تھا لیکن کسی غیر لڑکے کے ساتھ اس کی موجودگی ہی تو تن بدن میں اگ لگا گئی تھی اعصاب بری طرح تپ رہے تھے۔۔۔۔

"یہ اپنے بارے میں بول رہے ہیں یا میرے بارے میں خود کو افسوس ہو رہا ہے آج میری وجہ سے آپ کی رات۔۔۔" وہ زور سے چلائی تھی بھلے اس کے غصے سے خوفزدہ تھی لیکن جو کچھ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی اس کے بعد وہ شاید ہی عالمیار خان کی کوئی بات سنتی۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" اس نے اس کے نازک وجود کو جھنجھوڑ ڈالا تھا آرمینا درد سے کراہی تھی پہلے ہی بازو میں شدید درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں اوپر سے اس کی زبان کے جوہر وہ ایک دم سے اس کے لبوں پر جھکا تھا اتنی شدت سے وہ اس کے لبوں سے لپٹا تھا کہ آرمینا کی آنکھیں بار کو ابل آئی تھیں کلیجہ منہ کو آیا تھا سر میں اچانک سے درد کی شدت میں اضافہ ہوا تھا وہ اس کی تنگ اور سخت گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی لب بری طرح سے پینک ہو رہے تھے وہ اس کی زبان کو اپنے دانتوں تلے لیتے اس پر کاٹ چکا تھا اس کے

منہ میں خون کا ذائقہ آیا تھا اس نے اتنی شدت سے ان لبوں کو جکڑا ہوا تھا لیکن آرمینا کی سانسیں تھمنے لگی تھیں وہ اس کے سینے پر ہاتھ مارنے لگی تھی جس سے مقابل کی گرفت میں اور سختی آئی تھی وہ اور شدت سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے ان پر کٹ لگانے لگا تھا۔

کافی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تھا آرمینا نے پیچھے سیٹ کی بیک پر سر گرایا تھا حالت اس وقت غیر ہو رہی تھی دل تھا کہ اس کی شدت پر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

"بہت شوق ہے تمہیں ایسی جگہوں پر جانے کا کیا کرنے لگی تھی وہاں جواب دو مجھے اور اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے تمہارا جس کے ساتھ وہاں تھی۔۔۔" اس کے لیے سب سے زیادہ مشکل تھا آرمینا کے ساتھ کسی اور کے نام کو جوڑنا وہ اس وقت ضبط کر کڑے مرحلے سے گزر رہا تھا اس کی

گرفت میں ابھی تک آرمینا کے بازو تھے یہاں اس کی یونیفارم کی وائٹ شرٹ پر سرخ خون کے دھبے تھے یقیناً اس کی سخت گرفت میں اس کے بازوؤں پر زخم تک بن چکے تھے۔۔۔

عالمیار خان نے اسے سیٹ پر پھینکتے گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے وہ اب آرمینا کے ساتھ وہ کرنے والا تھا کہ آرمینا کو اچھے سے پتہ چل جانا تھا ایک غیر پر یقین کرنا کیسا ہوتا ہے وہ گاڑی کی سپیڈ پھر سے تیز کر چکا تھا۔۔۔

"آپ اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے مجھ پر غصہ کر رہے ہیں آپ کیوں تھے وہاں میں بھی سوال کرنے کا رکھتی ہوں آپ سے بتائیں مجھے کیوں تھے آپ وہاں کیا لگتی ہے وہ آپ کی جس کے ساتھ ایک کمرے میں تھے آپ۔۔۔؟؟؟؟" وہ حلق کے بل چلائی تھی گلا خشک ہو چکا تھا اب تو آنسو

بھی تھم چکے تھے وہ بمشکل بول پائی تھی عالمیار خان نے اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کیا تھا۔۔۔

"اب چپ کیوں ہو گئے ہیں سب کو بتاؤں گی آپکے کرتوت ایک منٹ نہیں رہوں گی میں آپ کے ساتھ سمجھے آپ مجھے آپ جیسے کریکٹر لیس انسان کا ساتھ ایک پل کے لیے بھی گوارا نہیں ہے سمجھے آپ۔۔۔!!!" وہ اپنے رخساروں پر بہہ رہے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی سے صاف کرتی ہوئی بولی تھی ان کی گاڑی اس وقت حویلی کے اندر داخل ہوئی تھی عالمیار خان تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا اور اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے وہ اس کو پھر سے اپنے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ اندر لے گیا تھا۔۔۔

"بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے چھٹکارا پانے کا تو یہ حسرت لیے تم قبر میں چلی جاؤ گئ اور اب جو میں تمہارے ساتھ کروں گا نہ وہ برداشت کرنے کی سکت

شاید ہی تم میں ہو گئ۔۔۔" وہ اسے ہال میں لا چکا تھا اور ایک دم سے اسے زمین پر پھینکا تھا اس وقت ہال میں ساری خواتین موجود تھیں۔۔۔

حرمین بیگم کی حالتِ غیر ہوئی تھی اپنی بیٹی کو دیکھ کر جس کے لبوں سے خون بہہ رہا تھا اس کے بازوؤں پر بھی خون کے دھبے تھے وہ بھاگ کر آرمینا کے پاس جاتے اسے اپنے سینے سے لگا چکی تھیں۔

"میری بچی یہ کیا ہوا تمہیں تم تو کالج گئ تھی نہ پھر اور یہ چوٹ کیسے لگی ہے تمہیں۔۔۔!!!" وہ اس کے چہرے کو اور بازوؤں کو چھو رہی تھیں بیٹی کی حالت دیکھ کر ان کا کلیجہ کٹا تھا۔۔۔

"خالہ جان مل لیں اپنی بیٹی سے۔۔۔" عالمیار خان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ادھر اودھر ٹہلنے لگا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا عالمیار اور یہ آرمینا کو کیا ہوا ہے اس کی حالتِ اتنی خراب کیوں ہے بتاؤ مجھے پوری بات یہ ایسی اجڑی ہوئی کیوں ہے۔۔۔۔"بی بی جان کا دل بھی کٹا تھا پوتی کی حالت دیکھ کر بھلے اس کی بدتمیزی پر وہ اسے ڈانٹ دیتی تھیں لیکن تھی تو ان کی پوتی ان کے ارتضیٰ خان کی بیٹی وہ پریشان ہوئی تھیں اس کی حالت دیکھ کر۔۔۔۔

"یہ اب سے میرے ساتھ شہر والے فلیٹ میں رہے گی اور اس بات پر میں کسی کی اب کوئی بحث نہیں سننا چاہتا ہوں۔۔۔"اس نے بول کر ملازمہ کو آواز دی تھی کہ وہ اس کا اور آرمینا کا کمرے میں موجود سارا سامان پیک کرے وہ لوگ نکلنے والے تھے۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم عالمیار ہوا کیا ہے یہ آرمینا کی ایسی کنڈیشن اور تمہارا فیصلہ کیا ہے یہ سب۔۔۔" ملازمہ وہاں سے چلی گئی تو فرحین بیگم بیٹے کو مخاطب کرتی ہوئی بولی تھیں۔۔۔

"امی میں کیا کہہ چکا ہوں اس پر کوئی بحث نہیں ہو گی پھر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں مُجھے شہر میں کچھ مہینے ضروری کام ہے سو میں آرمینا کو اپنے ساتھ شہر میں رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ بات گول مول کرتا ہوا بولا تھا فرحین بیگم حیرت سے آرمینا کو دیکھ رہی تھیں جو ماں کے سینے سے لگی سسک رہی تھی اس کی حالت کافی خراب تھی۔۔۔

"عالمیار خان یہ کون سا طریقہ ہے ایسے کیسے تم اسے لے کر جا سکتے ہو شہر یہ یہیں رہے گی اور دوسری بات ایسا کون سا کام ہے تمہیں جو تم اتنے مہینے شہر

رہو گے۔۔۔؟؟؟"بڑی بی بی نے پوتے کو اڑے ہاتھوں لیا تھا لیکن عالمیار خان کا سرخ چہرہ انہیں کسی گڑبڑ کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔

فرحین بیگم بھی اس سچویشن پر پریشان ہوئی تھیں بیٹے کے سرخ چہرے کو دیکھتے وہ اس کے ضبط کا پتہ لگا رہی تھیں انہوں نے جلدی سے ضرغام خان کو میسج کیا تھا صورت حال ہی ایسی بن چکی تھی عالمیار خان اس وقت جتنا ہائپر لگ رہا تھا وہ صرف ضرغام خان کی ہی سن سکتا تھا وہ دل ہی دل میں ضرغام خان کے جلدی آنے کی دعا کر رہی تھیں۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی سمجھے آپ یہ بات یاد رکھیں مُجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے آپ جیسے انسان کے ساتھ میں اپنی زندگی خراب نہیں کروں گی سمجھے آپ۔۔۔؟!؟!؟"آرمینا یکسا دم حرمین بیگم کو چھوڑ کر عالمیار خان کے مقابل آئی تھی نیوشا اور الیمشہ منہ پر ہاتھ رکھے

آرمینا کا باغی انداز دیکھ رہی تھیں وہ واحد تھی جو ایسے کسی مرد سے بات کر رہی تھی ورنہ آج تک نیوشا نے کبھی اپنی ماں کو بھی اس کے باپ سے ایسے اونچی آواز میں بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"تم سے پوچھا کس نے ہے تم چل رہی ہو بس۔۔۔" اس کا یہ انداز اس کا لب ولہجہ عالمیار خان کے اشتعال میں اضافہ کر رہا تھا وہ جو خود پر مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تھا وہ یہاں کسی کو کوٹھے والی بات کا نہیں بتانا چاہتا تھا کیونکہ یہ ایک راز تھا وہ ایسے کسی کے سامنے کھول نہیں سکتا تھا۔۔۔

"یہ ہو کیا رہا ہے عالمیار خان ہمیں پوری بات بتاؤ۔۔۔" بی بی جان اب کی بار غصے سے بولی تھیں پوتی کی حالت دیکھ کر انہیں افسوس ہو رہا تھا لیکن اس کی زبان کے تیور دیکھتے وہ اچھی خاصی پریشان ہو رہی تھی آخر جو بھی مسلہ تھا

اسے ایسے عالمیار خان سے بات کرنے کا کوئی حق نہیں تھا وہ دونوں میاں بیوی تھے آرمینا ایسے سب کے سامنے کیسے عالمیار خان سے بد تمیزی کر سکتی تھی۔۔۔

"دادی جان میں نے بتایا ضروری کام ہے۔۔۔" بمشکل بول پایا تھا ورنہ تو آرمینا کی باتوں سے اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔۔

"آخر ایسا کون سا کام آن پڑا ہے تمہیں عالمیار جو یوں بیٹھے بٹھائے وہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے تم نے اور آرمینا کس بات پر غصہ ہے یہ پہلے مجھے بتاؤ۔۔م؟؟؟" فرحین بیگم آرمینا کے قریب جاتے اس کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے چکی تھیں۔۔۔۔

جو ہولے ہولے لرز رہی تھی اس کا پورا وجود ہچکولے لے رہا تھا اس کی حالت دیکھ کر انہیں افسوس ہو رہا تھا عالمیار خان اور اس کے درمیان یقیناً راستے میں کوئی بات ہوئی تھی جو وہ اس طرح بیہیو کر رہی تھی۔۔۔۔

"امی ہر بات بتانے کے قابل نہیں ہوتی ہے اور دوسری بات یہ میری بیوی ہے اور یہ میرے ساتھ رہ گی مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس بات کو لے کر کسی کو بھی اعتراض کرنا چاہیے۔۔۔ تم جا کر چینج کرو ہم نے دس منٹ میں نکلنا ہے۔۔۔" وہ آخری بات آرمینا سے بولا تھا جو ابھی تک ایسے ہی کھڑی تھی اس کے لبوں کی حالت دیکھتے عالمیار خان نے اپنا ماتھا مسلا تھا اس کی شدت سے آرمینا کے لبوں پر اچھا خاصا کٹ لگ چکا تھا جس سے خون اب رسنا تو رک چکا تھا لیکن اس کی حالتِ کافی خراب تھی۔۔۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی سمجھے آپ۔۔۔"وہ حلق کے بل چلائی تھی اس کی ہٹ دھرمی اس کا ڈھیٹ پن دیکھتے عالمیار کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا۔۔۔

فرحین بیگم اور حرمین بیگم دونوں حیران پریشان آرمینا اور عالمیار خان کو دیکھ رہی تھیں جن کے انداز انہیں پریشان کر رہے تھے وہ پریشان ہوئی تھیں فرحین بیگم تو شدت سے ضرغام خان کے آنے کی دعا کر رہی تھیں۔۔۔

"آرمینا یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔"بی بی جان کو اسے ٹوکنا پڑا تھا جو بار بار اپنے شوہر سے بدتمیزی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"آپ کو میری بدتمیزی نظر آ رہی ہے لیکن ان کی حرکتیں نہیں جب میں کہہ رہی ہوں کہ میں ان کی ساتھ نہیں جاؤں گی تو زبردستی کیوں کر رہے

ہیں یہ۔۔۔۔۔ آپ کو تو ہر بار اپنا پوتا ہی ٹھیک لگتا ہے۔۔۔" آرمینا کو ان پر اس تھپڑ والا غصہ ابھی تک تھا سو وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی عالمیار خان نے اس کی زبان کے جوہر پر لب بھینچے تھے وہ بی بی جان سے بھی بدتمیزی کر رہی تھی۔۔

"آرمیناشٹ اپ بی بی جان سے بدتمیزی کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔" وہ اس کے قریب گیا تھا وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی اس کا کوٹھے والا روئیہ وہ بھولی نہیں تھی جب اس نے اس کو زور سے بازوؤں میں جکڑا تھا۔۔

"آپ سے بات نہیں کی ہے میں نے...." وہ غصے سے بولی تھی عالمیار خان نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"بہو یہ تمہاری بیٹی کے زبان کے جوہر دیکھ رہی ہو ایسی لڑکیاں کبھی شوہروں کے دل میں حکومت نہیں کر سکتی جن کی زبان اتنی لمبی ہو سمجھاؤ اسے اگر کوئی مسلہ ہے عالمیار خان سے تو بیٹھ کر حل کرو لیکن یہ کیا طریقہ ہے ایسے سب کے سامنے یہ شوہر سے بد تمیزی کر رہی ہے۔۔۔"بڑی بی بی نے حرمین بیگم کی طرف شاکی نظروں سے گھورتے ہوئے بولی تھیں جس پر حرمین بیگم نے حلق تر کیا تھا۔

"بی بی جان آپ لوگ اس بات کو یہیں چھوڑ دیں۔۔۔ آپ لوگ بس ہمیں دعا دے کر رخصت کر لیں۔۔"وہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا۔اور بات کے اثر کو کم کرنے کی کوشش کی تھی جانتا تھا اس وقت وہ بات کو جتنی طول دیتا بات اتنی ہی بڑھنی تھی وہ آرمینا کو اپنے حساب سے ڈیل کرنے والا

تھا ابھی تو بس کسی طرح اسے شہر پہنچے کی جلدی تھی جانتا تھا وہاں اس کا شدت سے انتظارِ ہو رہا ہو گا۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔" آرمینا مسلسل اسی ضد پر قائم تھی بی بی جان طیش کے عالم میں آرمینا کی طرف بڑھی تھیں ان کے ارادے وہ سمجھ گئی تھی آخر ایک بار پہلے بھی تو ان کے ہاتھ سے تھپڑ کھا چکی تھی۔۔۔

وہ اس کے قریب آئی تھیں شاید وہ پوتے کی بیزتی برداشت نہیں کر سکی تھیں۔۔

اس سے پہلے کہ ان کا بھاری ہاتھ آرمینا کے رخساروں کو چھوتے وہ ان کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔۔ اور نفی میں سر ہلانے لگا تھا بی بی جان کا وجود زلزلے کی زد میں آیا تھا پوتے کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔

"میری بیوی پر کوئی ہاتھ اُٹھائے یہ مجھے گوارا نہیں ہے اس کے ساتھ جو کرنا ہے میں خود کروں گا مگر آپ لوگوں میں سے کوئی کچھ نہیں بولے گا۔۔۔!!!" وہ ان کے ہاتھ کو نرمی سے اپنے ہاتھوں سے الگ کرتے احتراماً گویا ہوا تھا۔۔۔

"اوَر یہ بیوی جو منہ کو آرہی ہے اس کا کیا میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ سب اس کی پڑھائی کی وجہ سے ہو رہا ہے لیکن تب بھی بات کو گول کر دیا گیا تھا اوَر اب یہ لڑکی اتنی بدتمیزی کر رہی ہے۔۔۔" وہ اس دن کا حوالہ دے رہی تھیں جب انہوں نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔ عالمیار خان نے ان کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما تو آرمینا کی آنکھوں میں ایک پل کے لئے حیرت ابھری تھی وہ خود تو اسے کوٹھے پر سب کے سامنے تھپڑ مار چکا تھا لیکن یہاں سب کے سامنے

مہذب ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا اسے بے ساختہ اور نفرت محسوس ہوئی تھی اسے عالمیار خان کے وجود سے اس کے دوغلے پن سے وہ کتنا عجیب تھا۔۔۔ اس اگر اسے کسی وجود سے سب سے زیادہ نفرت محسوس ہوئی تھی تو وہ تھی عالمیار خان سے۔

"میں نے کوئی بد تمیزی نہیں کی ہے اور یہاں تک بات ہے منہ کو آنے کی آپ کو ایسا لگ رہا ہے جبکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ اس دن کی طرح آج بھی بھڑک گئی تھی ایک یہی بات تھی جو وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"دیکھ لو بہو۔۔۔" انہوں نے حرمین بیگم کو طنزیہ نظروں سے گھورا تھا جبکہ وہ ایک طرف کھڑی تھیں کچھ بول نہیں رہی تھیں شرمین بیگم بار بار بیٹی کو کوئی اشارہ کر رہی تھیں جب سے زرانیل خان گیا تھا الیمشہ کی حالتِ کافی غیر

تھی اسکی شرمین بیگم سے ایک ہی رٹ تھی کہ وہ کچھ کریں انہیں کچھ بھی کرنا پڑے وہ کریں اسے بس زرانیل خان چاہیے تھا شرمین بیگم بیٹی کی حالت دیکھتے ہوئے خاصی پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

لیکن اب یہ نئی صورتحال وہ اپنی بہنوں کو دیکھ رہی تھیں جو ساس کے ڈر سے خاموشی کھڑی تھیں ورنہ وہ خاموش رہنے والوں میں سے تھیں نہیں۔۔۔

"امی کی طرف کیا اشارے کر رہی ہیں آپ۔۔۔!!؟" آرمینا کے سر پر لگی تھی بی بی جان ہمیشہ اس کی ماں کو ہی کیوں سناتی تھیں اس دن بھی اور آج بھی۔۔

"تم چلو میرے ساتھ کمرے میں۔۔۔" عالمیار خان نے آرمینا کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تو وہ اس کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو تھامنے سے انکارِ کر چکی تھی۔

"آپ جیسے انسان کے ساتھ مجھے نہیں رہنا کتنی بار کہوں یہ بات آپ کو سمجھ نہیں آرہی ہے یہ بات۔۔۔" وہ چیخی تھی بی بی جان نے پوتے کو طنزیہ انداز میں دیکھا تھا کہ اس کی خاطر تم مجھ سے بحث کر رہے تھے۔۔۔

"تم چاہتی ہو ایک بار پھر سے تم سے زبردستی کروں میں لگتا ہے پہلے والا واقعہ بھول گئی ہو تم جو پھر سے ویسی ہی ہٹ دھرمی دکھا رہی ہو تم۔...." وہ اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بولا تھا اس کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ بس آرمینا ہی مشکل سے سن پائی تھی لیکن اس نے دانت پیس کر عالمیار خان کو دیکھا تھا باقی سب ان کی یہ سرد جنگ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

فرحین بیگم کو ٹھنڈے پسینے آئے تھے آرمینا کی زبان درازی الگ اپنی ساس کی غصلی فطرت پر وہ جانتی تھیں کہ وہ زیادہ دیر تک خوُد کو کنٹرول نہیں کر سکیں گیں اگر کچھ ہو گیا۔۔۔

ان کا اٹکا سانس بحال ہوا تھا جب داخلی دروازے سے ضرغام خان اندر آیا تھا جس نے وائٹ کلر کا کرتا شلوار پہن رکھ تھا کندھے پر ہمیشہ کی طرح مردانہ شال تھی۔۔۔

"کیا ہوا خالہ۔۔۔؟؟؟" وہ سیدھا فرحین بیگم کے پاس ہی آیا تھا جن کا میسج پڑھتے وہ سارے کام چھوڑ کر حویلی آیا تھا اور اب یہاں سب کو اکٹھے دیکھ کر اس کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا اور اپنی گڑیا کی حالتِ دیکھتے اس کے قدم اسی کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔اوُر آرمینا کے پاس جاتے اور اس نے اس

کو تھامنے کے لیے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ عالمیار خان درمیان میں آیا تھا اور اب وہ ان دونوں بہن بھائی کے درمیان دیوار بن کر کھڑا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ عالمیار خان کی سنجیدگی بھری شکل دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا جس پر عالمیار خان نے گہرا سانس بھرتے اسے کچھ اشارہ کیا تھا جسے وہ سمجھ گیا تھا اور اس کو گھورا تھا۔

"بھائی مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا ہے انہیں یہاں جانا ہے یہ جائیں لیکن میں نہیں میں ان کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ عالمیار کی بیک سے نکل کر ضرغام خان کے کشادہ سینے میں آسمائی تھی عالمیار خان کا رنگ سرخ ہوا تھا وہ اپنے بھائی کے سینے سے لگے یہ بھی اسے گوارا نہیں تھا وہ صرف اس کی تھی۔۔۔۔۔

"گڑیا ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟؟"اس نے اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تھی لیکن آرمینا نے درد سے سسکی لی تھی شاید اس کے بازو میں درد تھا اس کے لبوں کے نیچے بنے کٹ پر بھی اب اسے پھر سے درد ہو رہا تھا سب لوگوں کی نظریں اب ضرغام خان پر تھیں کیونکہ اس کی بات ہی اب آرمینا مان سکتی تھی۔۔۔

"ضرغام بیٹا سمجھاؤ اسے یہ کتنی بدتمیزی کر رہی ہے سب کے ساتھ اور تو اور اس نے عالمیار خان کے ساتھ بھی زبان درازی کی ہے کیا یہ پڑھنے جاتی ہے یہ کالج میں۔۔۔"بی بی جان نے ضرغام کو آرمینا کے ساتھ کھڑے دیکھا تو بولی تھیں لیکن آرمینا کا سر نفی میں ہلا تھس ضرغام خان اچھے سے جانتا تھا کہ وہ عالمیار خان کے ساتھ جانے کے لیے راضی نہیں ہے۔۔۔

لیکن عالمیار خان کی واضح وارننگ تھی وہ پریشانی سے ماتھا مسلنے لگا تھا ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر اپنی گڑیا کو۔۔۔۔

اس کی نظر ارشک پر بھی پڑ چکی تھی جو دروازے کے ساتھ کھڑی تھی اوپر اتفاقاً ہی اس کی نظر اٹھی تھی اور وہ اسے ایسے دیکھ کر حیران ہوا تھا کیا وہ ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔۔

لیکن فحال یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا ابھی اسے آرمینا اور عالمیار کا مسلہ حل کرنا تھا۔۔۔

"بی بی جان یہ ان دونوں کا معاملہ ہے یہ لوگ خود ہی حل کر لیں گے ہم لوگوں کو اس میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے آپ سب لوگ جائیں یہاں سے۔۔۔" وہ باقی سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کی بات سنتے سبھی

ہولے ہولے وہاں سے نکل گئے تھے اب بس عالمیار خان آرمینا اور ضرغام خان ہی ہال میں رہ گئے تھے آرمینا نے زور سے اس کو بازو سے پکڑا ہوا تھا جیسے چھوڑے گی تو عالمیار خان اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔

"گڑیا یہ آپ دونوں کا آپسی معاملہ ہے میں کیا بول سکتا ہوں آپ لوگ آپس میں بات کریں اور ایشیو کو حل کرنے کی کوشش کریں۔۔۔" وہ ایک غصلی نگاہ عالمیار خان پر ڈالتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"نہیں بھائی مجھے کچھ حل نہیں کرنا ہے میرا فائنل فیصلہ ہے مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا ہے اور بس مُجھے کچھ اور نہیں سننا ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔" وہ بول کر رکی نہیں تھی بلکہ اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی لیکن عالمیار خان نے ایل ہی جسارت میں اس کی کلائی جکڑی تھی ضرغام

خان کے سامنے اس کی بے باکی پر آرمینا سر تا پا سرخ ہوئی تھی جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر آیا تھا۔۔۔

اس نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کی لیکن عالمیار خان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے کشادہ سینے سے آ ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 38

.....

اس کا سر عالمیار خان کے سینے سے ٹکرایا تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی چٹانی چیز سے سر ٹکرایا ہو وہ دانت کچکچا کر رہ گئی تھی اپنے بھائی کی موجودگی میں عالمیار کی یہ حرکت اسے طیش دلا گئی تھی وہ کیونکر یہ سب کچھ کر رہا تھا اس نے پیچھے مڑ کر ضرغام خان کو دیکھنا چاہا تو وہ غائب تھا جانتی تھی اس بے باک انسان کی وجہ سے وہ چلے گئے ہوں گے اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا لیکن وہ اس کی کمر میں سختی سے اپنے ہاتھوں کا حصار بنائے اسے مزید خود میں پیوست کر گیا تھا کہ وہ اس کے سینے سے لگی اسے اپنی نرماہٹوں کا احساس دلا گئی تھی لیکن اس وقت وہ جتنے غصے میں تھا مقابل کی یہ نازکی بھی اس کے غصے کو ٹھنڈا نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

یوں سرے عام ہال میں اس کی بے باکی پر آرمینا کا مارے طیش کے برا حال تھا بس نہیں چل رہا تھا اس کے لمبے لمبے بال کھینچ کر اس کے سر سے الگ کر دے وہ اس نے اس کے سینے سے دور ہونا چاہا تھا۔

لیکن مقابل کی گرفت بلا کی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے کتنے گھٹیا انسان ہیں آپ۔۔۔۔!!!" وہ جو پہلے سب کا لحاظ کر رہی تھی لیکن سب کے جاتے وہ بھی ختم ہوا تھا وہ باقاعدہ اسے سنا چکی تھی۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے جو غلطی تم کر چکی ہو اس کے بعد یہ ہٹ دھرمی تمہاری میرے سامنے چلے گی تو تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے یہ اس بدن کو سزا دینی باقی ہے کسی غیر کے ساتھ تھی یہ غلطی قابلِ

معافی ہر گز نہیں ہے کسی خوش فہمی میں مت رہنا تم۔۔۔" وہ ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد پھیلائے اور دوسرے سے اس کے بالوں کو زور سے پکڑ چکا تھا درد کی شدید لہر آرمینا کو اپنے سر میں اٹھتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی وہ بمشکل کھڑی تھی ہاں اس کی غلطی تھی وہ ایک غیر مرد کے ساتھ گئی تھی لیکن عالمیار کا یہ لب و لہجہ اسے شدید تپش دلا رہا تھا۔

وہ ایک تو ناقابلِ برداشت غلطی کر چکی تھی اوُر اُوپر سے ایسا بیہیویر عالمیار خان کے طیش میں مزید اضافہ کر رہا تھا وہ مشکل سے اس وقت خوُد پر ضبط کیے ہوئے تھے وہ حویلی میں کسی قسم کا کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا ہاں لیکن وہ آرمینا کو اس چیز کا اچھے سے سبق سکھانے والا تھا کہ زندگی میں کبھی کسی غیر مرد پر بھروسہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گی۔۔۔۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ بھی تو وہاں ایک نامحرم لڑکی کے ساتھ تھے اس کے قریب اب اس بات کے لیے آپ کی سزا نہیں بنتی کیا مرد ہیں تو مطلب کچھ بھی کر سکتے ہیں اور میں لڑکی ہوں تو مجھ سے سوال و جواب ہو گا۔۔۔" وہ زور سے چیخی تھی عالمیار کو اس کا باغی انداز مزید غصہ دلا رہا تھا اس نے اس کی کمر میں اپنی انگلیاں دھساتے ہوئے اسے مزید ازیت سے دو چار کر رہا تھا۔۔۔

"شٹ اپ آواز نیچے کرو اپنی مجھے اس وقت مزید غصہ مت دلاؤ یہ نہ ہو میں سارے لحاظ بھول جاؤں تم ایک انتہائی کم عقل جاہل اور عقل سے پیدل لڑکی ہو وہاں کا انجام جانتی ہو تم۔۔۔" وہ زور سے دھاڑا تھا آواز بھلے اس نے آہستہ ہی رکھی ہوئی تھی لیکن اس کے ماتھے پر ابھری رگیں اس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں وہ اس وقت شدید غصے میں تھا آرمینا کا وہاں جانا

اس کے تن بدن کو جیسے گرم بھٹی میں جھونک گیا تھا وہ تن تنہا ایک غیر لڑکے کے ساتھ کیسے منہ اٹھا کر چل پڑی تھی۔۔۔۔

"میں اگر سچ بولوں تو جاہل اور کم عقل لیکن خود ایک غیر لڑکی کے ساتھ بند کمرے میں وہ کیا ہے کیسے جسٹیفائی کریں گے آپ اس بات کو۔۔۔۔" وہ دو بادو جواب دے رہی تھی عالمیار خان کی گرفت ہر گزرتے لمحے سخت ہو رہی تھی اس کی بات مزید عالمیار خان کا خون گرم کرتی اس کو کسی سخت رد عمل پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔۔

"میں اس چیز کو جسٹیفائی کرنے کے حق میں ہی نہیں ہوں لیکن تو جا حرکت کر چکی ہو نہ اس کو اچھے سے جسٹیفائی کروں گا میں شہر جا کر کسی بھول مت رہنا کہ عالمیار خان آج تمہیں بخشے گا۔۔۔۔!!!" وہ غرایا تھا۔۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی سمجھے آپ یہ خوش فہمی کیوں ہے آپ کو کہ میں آپ کے ساتھ چلی جاؤں گی مجھے آپ جیسے انسان کے ساتھ ایک منٹ بات کرنا گوارا نہیں ہے اوئر آپ مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"وہ پورا زور لگا رہی تھی کہ وہ عالمیار کی گرفت سے آزاد ہو سکے۔۔۔۔

"صاحب جی یہ سامان۔۔۔"ملازمہ جو اپنے دھیان میں سامان سے بھرے سوٹ کیس لے کر سیڑھیوں سے چل رہی تھی جب کہ نظریں ان دونوں پر پڑی تو وہ خفت میں مبتلا ہوئی تھی فوری چہرہ دوسری طرف کیا تھا آرمینا پورا زور لگا رہی تھی وہ عالمیار خان سے خود کو چھڑوانے کی لیکن ناکام رہی تھی اوپر سے ملازمہ کی موجودگی محسوس کرتے اس کے چہرے پر سارا خون آن سمٹا تھا۔۔۔

"اسے ڈرائیور سے کہو اسے میری گاڑی میں رکھے وہ دس منٹوں کے اندر اندر۔۔۔"وہ تن و تیز لہجے میں بولا تھا آرمینا نے اس کے سینے پر مکہ مارا تھا جسے وہ برداشت کر گیا تھا ملازمہ فوری سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

اس کی ہٹ دھرمی پر رو دینے کو تھی اس کی کسی بات کا عالمیار خان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ پریشان ہوئی تھی ڈرائیور کو سامان رکھنے کا کہتے سن کر اب اس کی پریشانی کہیں گنا بڑھ گئی تھی۔

"آپ مجھے سب سے دور نہیں لے کر جا سکتے ہیں۔۔۔"اپنوں سے دوری کا سوچتے اس کی پلکیں بھیگی تھیں آنسو بہہ کر رخساروں پر آئے تھے وہ چاہے جتنی بھی مضبوط ہو لیکن اپنوں سے دور جانے کے خیال نے دل کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔

"تمہارے تو اچھے بھی جائیں اور جو تم کر چکی ہو نہ ہر روز اس کیے کی سزا بھگتو گی تم لیکن کبھی رہائی نہیں ملے گی تمہیں سمجھی تم۔۔۔"وہ اسے ایسے ہی بازوؤں کے حلقے میں لے کر کار پورچ کی طرف بڑھا تھا آرمینا مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔

وہ مسلسل اس کو روک رہی تھی لیکن وہ اس کی باتوں پر کان دھرے بغیر اگے بڑھ رہا تھا معا آرمینا کے زہن میں ایک خیال آیا تھا۔۔۔

"مجھے بھائی امی اوٗر سب سے ملنا ہے آپ مجھے ایسے نہیں لے کر جا سکتے ہیں چھوڑیں مجھے عالمیار۔۔۔"وہ مسلسل چلا رہی تھی عالمیار خان نے تیش کے عالم میں اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی تا کہ کچھ وقت اسے ملے اور وہ کچھ سوچ سکے اس کی رگ رگ سے وہ واقف تھا اب کسی قیمت پر وہ اسے یہاں نہیں رکھنے والا تھا اب اس کی سزا سب سے دوری ہی تھی جو اس نے خود اپنے لیے تجویز کی تھی۔۔۔۔

۔۔

"چپ ہو جاؤ باہر سارے ملازم ہیں میں نہیں چاہتا ہوں کسی غیر محرم کے کانوں میں تمہاری آواز جائے سو خاموش رہو ورنہ میرا پارہ جتنا ہائی ہوا تمہیں اتنی ہی مشکل ہو گی۔۔۔۔" وہ دبے دبے الفاظ میں بولا تھا وہ لوگ جیسے ہی ہال سے نکلے سامنے سے شمس خان آ رہے تھے جو شاید اسی وقت حویلی میں داخل ہوئے تھے آرمینا انہیں دیکھ کر مزید خفت میں مبتلا ہوئی تھی

شمس خان کو دیکھتے عالمیار خان نے آرمینا کی کمر سے بازو تو نکال لیے تھے لیکن وہ تھی ابھی بھی اس کے ساتھ ہی۔۔۔

وہ اس کے حصار سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ شمس خان کی موجودگی میں اچھی خاصی پریشان ہو چکی تھی اس کی نزدیکی پر لیکن وہ سدا کا ڈھیٹ اور بے شرم انسان اس کو کسی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا جیسے وہ ابھی بھی شمس خان کو دیکھ کر بھی اس سے زیادہ دور نہیں ہوا تھا۔

۔

"عالمیار خان کہاں جا رہے ہو تم لوگ اور یہ آرمینا کو کیا ہوا ہے اس کی حالت کیوں ایسی ہے۔۔۔" آرمینا کے چہرے کی ہوائیاں اڑے دیکھ کر وہ پوچھنے

لگے تھے جس پر عالمیار خان نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر وہ بولا تھا۔۔۔۔

"داداجان مُجھے کچھ ارجنٹ کام ہے سو مجھے کچھ عرصہ شہر رہنا ہو گا یہاں نہیں آسکوں گا سو آرمینا کو اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں میں۔۔۔!!!" وہ آہستگی سے بولا تو شمس خان جیسے اس کی بات سمجھ گئے تھے اور ایک گہرا سانس بھرتے انہوں نے پوتے کو دیکھا تھا۔۔۔

"اچانک سے سب خیریت ہے اور بچی اتنی پریشان کیوں ہے یہ جیسے تم اس کے ساتھ زبردستی کر رہے ہو کیا ایسا ہی ہے۔۔۔؟؟؟" انہوں نے پوتے کو آڑے ہاتھوں لیا تو آرمینا کو کچھ حوصلہ ہوا تھا۔

"داداجان یہ سب کچھ میں آپ کو فون پر بتاؤں گا ابھی کے لیے مجھے جلدی ہے ہم جائیں کیا۔۔۔؟؟؟" وہ بس جلدی جلدی شہر پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ لیکن بچی کا خیال رکھنا۔۔" انہوں نے آرمینا کے سر پر ہاتھ رکھ تھا وہ بے یقینی سے عالمیار خان اور شمس خان کو دیکھ رہی تھی اسے لگا تھا وہ اسے روکیں گے لیکن وہ تو اس کی بات مان چکے تھے وہ طنزیہ ہنسی کہ ان کے لیے تو ہمیشہ سے ان کے پوتے ہی سب سے زیادہ اہم رہے تھے ابھی بھی وہ اس پر اپنے پوتے کو ترجیح دے رہے تھے۔۔۔۔

اس کی پلکوں پر نمی آئی تھی جسے وہ بے دردی سے پیچھے دھکیل چکی تھی۔۔۔

شمس خان کی اجازت ملنے پر عالمیار خان آرمینا کو گاڑی تک لے آیا تھا وہ حسرت بھری نظروں سے حویلی کو دیکھ رہی تھی وہ تو کسی سے مل بھی نہیں

سکی تھی اسے اس وقت شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی عالمیار خان کے وجود سے۔۔۔

جواب لب بھینچتے ہوئے ساری توجہ ڈرائیونگ پر کر چکا تھا اس نے ایک بار بھی آرمینا کے روتے بلکتے وجود کو نہیں دیکھا تھا وہ بس شہر پہنچنے کی کوشش میں تھا ارادہ باقی سب سے بات کرنے کا تھا سب سے زیادہ پریشانی اس بات کی تھی کہ اگر پاشا لوگوں نے وہ ساری لڑکیاں باہر سمگل کر دی آج کی رات تو کیا ہو گا مسلسل زہن میں یہ بات ہی گونج رہی تھی وہ وقفے وقفے سے ساتھ بیٹھے وجودِ کی سسکیاں سن رہا تھا لیکن اس پر توجہ نہیں دی تھی اس نے آرمینا کی وجہ سے ہی تو وہ بری طرح فیل ہو چکا تھا اپنی پلاننگ میں۔۔۔

"چپ کر جاؤ آرمینا۔۔۔!!!" وہ کچھ دیر مزید اگنور کرتا رہا تھا لیکن جب اس کا رونا رکنے کے بجائے مزید بڑھا تو اس نے اکتا کر زور سے کہا تھا آرمینا اچھلی

تھی اور شیشے سے جا لگی تھی اسے عالمیار خان پر تپش آ رہا تھا وہ خود بھی تو وہاں تھا وہ خود کی وضاحت کیوں نہیں دے رہا تھا کہ وہ وہاں کیا کر رہا تھا آخر کیوں تھا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔

"اب رونے پر بھی پابندی لگائیں گے آپ۔۔۔؟؟؟" اس کا لہجہ طنزیہ تھا جو عالمیار خان بھی محسوس کر چکا تھا لیکن اسے اگنور کرتے وہ پھر سے ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگا تھا آرمینا لب بھینچتے ہوئے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالتے اپنی چادر کے پلو سے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرنے لگی تھی۔۔۔

"بھائی۔۔۔" اس نے سسکی لی تھی اس وقت سب سے زیادہ یاد اسے ضرغام خان کی آ رہی تھی جس سے وہ دور ہو چکی تھی اس کی آنکھوں سے اشک بہتے اب خشک ہو چکے تھے نگاہوں کے سامنے بار بار وہ منظر آ رہا تھا جب

اس نے اس لڑکی اور عالمیار خان کو ایک کمرے میں دیکھا تھا وہ منظر وہ چاہا کر بھی بھول نہیں پا رہی تھی آخر کیوں گیا تھا وہ وہاں کیا کام تھا اسے وہاں۔۔

وہ اسے کالج چھوڑنے کے بعد ہی گیا ہو گا وہاں لیکن وہ لڑکی اس کے اتنے قریب کیسے آ چکی تھی یہ بات اس کے تن بدن میں آگ لگا رہی تھی اس نے اپنی چادر ٹھیک کرتے آنکھوں کو سختی سے میچا تھا۔۔۔

عالمیار خان کے فون پر کسی کا میسج آیا تھا اس نے ڈیش بورڈ سے فون اٹھایا اور دیکھا تو کوئی امپورٹنٹ میسج تھا جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا اس کے تنے اعصاب مزید تنے تھے کنپٹی مزید سلگنے لگی تھی اور گاڑی کی سپیڈ وہ مزید تیز کر چکا تھا آرمینا کو لگ رہا تھا کہ آج اس کا آخری دن ہے۔۔۔

وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا تقریباً تین سے چار گھنٹوں کا سفر اس نے ایک گھنٹے میں طے کیا تھا گاڑی اس کے فلیٹ کے سامنے رکی تھی اس نے گاڑی سے نکلتے آرمینا کو کھینچ کر باہر نکالا تھا وہاں لوگ کم ہی تھے لیکن پھر بھی آرمینا کو یہ طور طریقہ پسند نہیں آیا تھا وہ اسے کھینچ کر فلیٹ کے اندر لا چکا تھا دروازہ وہ ایک جھٹکے سے بند کرتا آرمینا کو صوفے پر پھینک چکا تھا اور خود ادھر اودھر ٹہلتے ہوئے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے یوں پھینکنے پر آرمینا کی کمر صوفے کی پشت سے جا لگی تھی وہ درد سے کراہی تھی اپنے بازو کے ساتھ ساتھ اب اس کی کمر میں بھی درد کی شدید ٹھیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اس نے بمشکل اپنی سسکیاں روکی تھیں لیکن حالت اس وقت اس کی کافی خراب تھی وہ بمشکل بیٹھی تھی دل تو کر رہا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے آج اس لمحے اسے اپنی ماں کی بھی شدت سے یاد

آئی تھی وہ ان کے زیادہ قریب نہیں تھی لیکن ماں تو ماں ہی ہوتی ہے اس پل اس کا دل چاہا ان کی گود ہو اور وہ اس میں سر رکھے اور گھنٹوں ان کے لمس کو محسوس کرے عالمیار خان اپنی شرٹ کے اوپر والے بٹنوں کو کھولتے ہوئے آرمینا کے قریب ہوا تھا وہ سہم کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں گئی تھی وہاں جواب دو مجھے فالتو کی کوئی بکواس کی تو زباں گدی سے کھینچ لوں گا میں سمجھی بولو کیوں گئی تھی وہاں۔۔۔" وہ ایک ہی جسارت میں اس کے قریب جاتے اس کے گلے کو اپنے مضبوط ہاتھ میں دبوچتے ہوئے اس کو پیچھے صوفے پر پھینک چکا تھا آرمینا کی آنکھیں باہر کو ابلی تھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے گلے کے گرد کوئی پھندا ہو جو ہر پل مزید سخت تر ہوتا جا رہا ہو۔

عالمیار خان اس وقت شدید غصے میں تھا اس کی شعلہ برساتی آنکھیں جن سے لہو ٹپک رہا تھا اس کی سلگتی کنٹپی اس کی گردن پر ابھری سبز رگیں اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھیں وہ ایک پل کے ڈر گئی تھی اس کی شیر جیسی دھاڑ سن کر جان لبوں پر آئی تھی اس کے مضبوط ہاتھوں کا دباؤ ہر لمحے اس کی گردن پر مظبوط ہو رہا تھا آرمینا کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے تھے جیسے ان میں جان ہی نہ ہو وہ مشکل سے سانس کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کوئی فایدہ نہیں ہو رہا تھا اسے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں جیسے اس کی گردن میں پیوست ہوئی تھیں جب آرمینا کو لگا وہ اب بالکل ہی ڈھیلی پڑ رہی ہے تب اس نے کمزور سی مزاحمت کی تھی لیکن عالمیار خان نے اس کو پیچھے لٹائے خود اس کے اوپر آتے اس کی گردن سے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے اس کے جبڑے کو اپنے اہنی ہاتھوں میں دبوچا تھا۔۔۔

آرمینا یہاں گردن کی جان بخشی پر کچھ سنبھلی تھی وہیں اس کے مضبوط شکنجے میں اپنا جبڑا دیکھ کر وہ مزید پریشان ہوئی تھی سوال وجواب کی پوزیشن میں وہ نہیں تھی فحال تو اسکی گرفت سے خود کو آزاد کروانا تھا۔۔۔

عالمیار خان اس کے جبڑے پر دباؤ بڑھا رہا تھا اور درد کی شدت سے آرمینا کو اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا ایک ناکام سعی کی تھی اس نے عالمیار خان کو خود سے دور کرنے کی لیکن ناکام رہی تھی بازو کا درد شدت اختیار کرتا جا رہا تھا لیکن وہ اس کے درد سے لاپرواہ ہر گزرتے لمحے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔۔

"اب کیوں تالو سے چپک گئی ہے یہ زبان تب کہاں تھی جب اس غلط جگہ پر کھڑی مجھ سے بحث کر رہی تھی زبان لڑا رہی تھی تب کہاں تھی یہ زبان۔۔۔" وہ سے بھی بلند آواز میں دھاڑا تھا آرمینا کو اپنے کان کے پردے

پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے بہت مشکل سے وہ اس کے کسرتی وجود کے نیچے دبی سانس لے رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بے ہوش ہو جائے گی اس کا پورا وزن آرمینا پر تھا وہ مشکل سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔

اس کو چپ دیکھ کر وہ اس کے لبوں پر جھکتے ان پر پہلی ہی بار ایک زوردار کٹ لگا گیا تھا۔

آرمینا کو اپنا نچلہ لب جلتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے گاڑی میں جو شدت دکھائی تھی وہ تو کچھ بھی نہیں تھی جو وہ اب اس کے لبوں پر دکھا رہا تھا ایک ہی منٹ میں وہ آرمینا کے لبوں پر کٹ لگاتے اس کے لبوں کو حال سے بحال

کر چکا تھا آرمینا کا پورا بدن پسینے میں شرابور ہوا تھا پیشانی سے ہوتے پسینے کی ایک قطار اس کے رخسار تک آئی تھی۔

عالمیار خان نے اس کی زبان کو اپنے دانتوں تلے زور سے دبایا تھا کہ اس کی زبان پر زخم سا بن گیا تھا وہ مشکل سے اس درد کو محسوس کر رہی تھی۔

منہ میں اب باقاعدہ خون کا ذائقہ محسوس ہوا تھا عالمیار کے اتنے شدید ری ایکشن کی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیوں ایسے بیہیو کر رہا تھا صرف اسے وہاں دیکھ کر۔۔۔۔

لیکن وہ عالمیار خان کی کنڈیشن نہیں سمجھ رہی تھی اس وقت جیسی اس کی حالت تھی جب اس نے آرمینا کو وہاں دیکھا تھا وہ تو وہاں کسی اور کی کھوج

میں گیا تھا لیکن آرمینا کی وہاں موجودگی کی وجہ سے اس کے دو دو کام ہوتے ہوتے رہ گئے تھے یہ بات اس کے اعصاب پر کاری ضرب لگا رہی تھی۔۔۔

یہ اس کی غیرت پر وار تھا کہ اس کی بیوی کسی نامحرم کے ساتھ تھی اور وہ بھی اس جگہ پر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آرمینا کے چہرے پر درجنوں تھپڑ مارے۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا اسے غصہ ان تصویروں کی وجہ سے تھا لیکن آرمینا کا اس انسان کے ساتھ ہونا وہ بھی ایسی جگہ پر یہ اس کی برداشت کے لیے بہت بڑا امتحان تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس چیز کو۔

۔

ہر گزرتے لمحے اس کے لمس میں شدت آرہی تھی آرمینا کو اب اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس کے نیچے دبے اپنے پاؤں اسے ایک دم سے ٹھنڈے پڑتے معلوم ہو رہے تھے اس کی حالتِ اس وقت انتہائی غیر ہو چکی تھی پسینے سے نم وجود جو اس وقت تک کالج یونیفارم میں تھی اس کی چادر ایک ہاتھ سے وہ کھینچ کر اتار چکا تھا اس کے بدن سے دور پھینکتے وہ اب اس کے لبوں کو آزاد کر گیا تھا لیکن آرمینا پیچھے کو گری تھی آنکھیں سے بہتے آنسوؤں نے اب اس کے سرخ ہو چکے رخساروں کو پوری طرح سے بھگو دیا تھا پہلے والی جلن کیا کم تھی کہ اب عالمیار کے لبوں پر دیئے زخموں سے وہ ہچکولے لے رہی تھی لیکن مقابل کا غصہ تھا کہ ٹھنڈا ہونے کے بجائے مزید تیز ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے اس کی شرٹ گریبان سے چاک کی تھی آرمینا کو اب اس کے ارادوں سے مزید خوف محسوس ہوا تھا وہ اس کی شرٹ کا گلہ پھاڑ چکا تھا وہ پھٹی پھٹی نظروں سے عالمیار خان کو دیکھ رہی تھی جس کا غصہ اس وقت انتہا کی بلندیوں کو چھو رہا تھا اس سے کچھ کہنے کا حوصلہ وہ خود میں پا نہیں رہی تھی عالمیار اس کی شرٹ اب نیچے کرنے لگا تھا کہ اس کا فون پھر سے بجا تو وہ سرت سے کھڑا ہوا تھا کیسے بھول گیا تھا کہ اسے کہیں جانا تھا ایک نفرت بھری نگاہ اس نے آرمینا کے سسکتے بلکتے وجودِ پر ڈالی تھی جو اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی بلکہ اس کا رخ سامنے کی طرف تھا۔۔۔

"یہ مت سمجھنا کہ بچ جاؤ گی تم آرمینا ارتضیٰ خان یہاں میری قید میں تم اب تا عمر رہو گی بہت شوق ہے نہ تمہیں ایسی جگہوں پر جانے کا۔۔۔۔۔اب میں بتاؤں گا تمہیں ایسی جگہوں پر ہوتا کیا ہے رات تمہارا وہ حال کروں گا کہ

تمہاری روح تک کانپ اٹھے گی۔۔۔" وہ اسے پیچھے کی طرف کرتے اپنی شرٹ ٹھیک کرتے سامنے والے کمرے میں چلا گیا تھا واپس آیا تو اس نے بلیک کلر کی لیدر کی جیکٹ زیب تن کی ہوئی تھی باقی ڈریس وہی تھا وہ ایک نگاہ اس پر ڈالے فلیٹ سے نکل گیا تھا لیکن نکلتے ہوئے اس نے فلیٹ کو باہر سے لاک کیا تھا کہ کسی کو پتہ نہیں چلے کہ اس فلیٹ میں بھی کوئی رہتا ہے۔۔۔۔

وہ یہاں جا رہا تھا جانتا تھا سب لوگ اس پر غصہ کریں گے یقیناوہ صحیح تھے غلطی اس کی اپنی تھی اس نے سٹرانگ پر سر مارا تھا۔۔۔

"کاش میں آرمینا کو کالج ہی نہیں لے کر جاتا کاش میں بی بی جان کی بات مان لیتا وہ اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے جیسے خود کو ڈھیروں گالیوں سے نوازا چکا تھا۔۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے روڈ پر ڈالی تھی سوچوں مرکز آرمینا کی زات تھی اس کا وہاں ہونا اسے ابھی تک جلتے ہوئے انگاروں پر لوٹا رہا تھا کیوں گئی وہ وہاں اس لڑکے کو تو وہ اب نہیں چھوڑنے والا تھا اصل مسلہ اس لڑکی کا تھا اس کوٹھے کی مالکن کا تھا جن کی نظروں میں آرمینا آچکی تھی۔۔۔

وہ اپنے اس ٹارگٹ میں آرمینا کو کبھی نہیں آنے دینا چاہتا تھا لیکن آرمینا کی ایک بیوقوفی کی وجہ سے اس کا سارا پلان چوپٹ ہو گیا تھا آرمینا پر اس وقت اسے جتنا غصہ تھا اگر یہ فون نہیں آتا تو وہ اسے چھوڑنے والا ہرگز نہیں تھا۔۔۔۔

بس ایک یہ کیس اس کا حل ہو جاتا پھر پاشا جب اپنے انجام کو پہنچ جاتا تو اس کے گینگ ہو ویسے ہی ختم ہو جانا تھا اس کے گینگ میں موجود ہر انسان سزا کا مستحق تھا جو وہ لوگ کر رہے تھے وہ معاف کیے جانے کے قابلِ نہیں تھے

اوٗر نہ ان ہی وہ ان کو ایسے چھوڑنے والے تھے جلد یا بدیر وہ لوگ اپنے انجام کو پہنچنے والے تھے اس نے اپنے تپے اعصابوں پر مشکل سے قابو پایا تھا اوٗر سارا فوکس ڈرائیونگ پر مرکوز کیا تھا آتے ہوئے بھی وہ کافی ریش ڈرائیونگ کر کے آیا تھا اور اب بھی اسے اس سے جلدی تھی وہاں پہنچنے کے لیے۔۔۔۔

.....

عالمیار خان کے جاتے ہی کہیں لمحے تو آرمینا سکتے کی حالت میں صوفے پر بیٹھی رہی تھی اس وقت خوٗد سے اسے گھن آرہی تھی اپنی پھٹی شرٹ دیکھتے وہ چیخیں مار کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی گلے میں شدید درد ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے گلہ ابھی بھی اس کی مضبوط گرفت میں قید ہو اس نے آہستہ سے اپنے گلے پر ہاتھ رکھا تو وہ سسکی تھی اس کی مظبوط انگلیوں کے سارے

نشان اس کی گردن پر موجود تھے اس نے کلائیوں سے آستین اوپر کی تو بازو پر بنے نشان پر اس کی نظر پڑی تھی وہ اپنے ہاتھ پر انگلیاں پھیرنے لگی تھی وہ عالمیار خان کے ری ایکشن پر پریشان تھی وہ کیوں اتنا ہارڈ ہو رہا تھا کیونکہ اس کی جان لینے کے در پر تھا کیوں وہ بھی تو وہاں تھا۔۔۔

اس کے کسی سوال کا اس نے جواب نہیں دیا تھا لیکن آرمینا کے ساتھ وہ کیا کر چکا تھا اس کی جان لینے میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی وہ سسک رہی تھی اس وقت اپنی حالت دیکھتے اور شدت سے رونا آیا تھا کیا وہ اس کے اس بیہویر کے قابل تھی اس کو اپنے بھائی پر بھی اس وقت بے انتہا غصہ آیا تھا وہ کیوں اسے اس گھیٹا انسان کے شیکجنے میں چھوڑ کر چلے گئے تھے کیونکہ وہ زور و شور سے رو رہی

تھی نجانے کتنے گھنٹے اس نے روتے ہوئے وہیں صوفے پر بیٹھ کر گزار دیئے تھے پھر اسے اپنی حالت کا خیال آیا تو اس نے آنسو صاف کرتے ایک نظر پورے فلیٹ کو دیکھا تھا وہ دو کمروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا فلیٹ تھا جس کا کچن اوپن تھا سامنے چھوٹا سا لاونج تھا اور اس کے آگے ٹیرس وہ تھا تو چھوٹا سا لیکن تھا کافی صاف ستھرا جیسے اس کی باقاعدگی سے صفائی کی جاتی ہو۔۔۔

وہ ایک نظر فلیٹ کو دیکھنے کے بعد اٹھی تھی اسی کمرے میں چلی گئی یہاں سے عالمیار خان نے جیکٹ نکال کر پہنی تھی وہ کمرہ نوک نہیں تھا جبکہ اس کے ساتھ والے کمرے کو لاک تھا آرمینا کی حالتِ اس وقت کافی خراب تھی وہ چلتی ہوئی روم کے اندر داخل ہوئی تھی اوَر ایک نگاہ اس روم پر ڈالی تھی جو کافی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

وہ سر جھٹک کر سیدھی باتھ روم گئی تھی اور شاور کھولتے وہ پانی خوُد پر بہانے لگی تھی۔

زخموں پر پانی پڑنے سے شدید درد ہوا تھا اس نے سسکی بھری تھی اس کی سسکیاں باتھ روم کی در و دیوار میں ہی قید ہو گئی تھی اس نے ایک جھٹکے سے اپنے بازو کو ہلایا تھا درد کی شدت لہر اس کے پورے وجود کو اپنی لپٹ میں لے گئی تھی وہ اس وقت ضبط کی انتہاؤں پر تھیں بہت مشکل سے اس نے خود کو کنٹرول کیا ہوا تھا وہ نجانے کتنے لمحے پانی میں بھیگتی رہی تھی لیکن اندر اٹھتے ہوئے ابال میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔

اس نے تقریبا تین سے چار گھنٹوں کے بعد شاور بند کیا تھا ایک نظر اپنے بھیگے ہوئے کپڑوں کو دیکھا اوُر کچھ سوچتے اس نے باتھ روب کھینچا کر اپنے وجود کے گرد لپٹتے ہوئے وہ باتھ روم سے باہر آئی تھی پھر یکدم خیال آیا وہ حویلی

میں نہیں تھی وہ عالمیار خان کے فلیٹ میں تھی یہاں تو اس کے کپڑے نہیں تھی وہ باتھ روب کچھ زیادہ ہی شارٹ تھا اس کے گھٹنوں سے بھی اوپر اس نے کچھ سوچتے ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھائے تھے اس امید پر کہ شاید یہاں سے اسے کوئی ڈریس مل جائے لیکن وہ ناکام رہی تھی وہاں عالمیار خان کے ڈریسز تو موجود تھے لیکن لیڈیز کا ایک سوٹ بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ پریشانی سے اپنے زخمی لبوں کو چبانے لگی تھی وہ اس باتھ روب میں تو نہیں رہ سکتی تھی پہلے ہی عالمیار خان کے اس روپ سے کافی خوف زدہ تھی اب یہ سب کچھ اس کا دل چاہا وہ پھر سے رو دے آج سارا دن وہ اتنا رو چکی تھی جتنا وہ پوری زندگی میں کبھی نہیں رو سکی۔۔۔۔

اس نے عالمیار خان کے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے ایک نظر ڈریسنگ روم کے آئینے میں نظر آتے خود کے عکس کو دیکھا تھا۔۔۔اس نے بہت سوچ وبچار

کے بعد اس کی ایک بلیک کلر کی فل سلیوز والی شرٹ نکل لی تھی اس ہاتھ روب سے وہ زیادہ لمبی تھی اور اس کی ہائٹ کے حساب سے تو وہ اس کے گھٹنوں سے نیچے ہی آرہی تھی اس نے وہ شرٹ پہن لی تھی۔

اور واپس کمرے میں آگئی تھی اس کے پاس سوائے کالج بیگ کے کچھ نہیں تھا اس نے جلدی سے باہر آتے اپنے بیگ سے اپنا سیل فون نکالا تھا اس کے پاس زیادہ لوگوں کے نمبر نہیں تھے بس ضرغام خان کا تھا اور عالمیار خان کا اس نے کچھ سوچتے ضرغام خان کا نمبر ملانا چاہا لیکن اس کی سم ہی بند تھی یہ کب ہوا وہ ہکا بکا فون کو دیکھ رہی تھی اس کی سم بھلا کون بند کروا سکتا تھا اب تو سم کے بغیر وہ فون بھی بیکار تھا اس نے وائے فائے سے کنیکٹ کرنا چاہا تاکہ وائس ایپ کے تھرو ہی وہ ضرغام خان سے رابطہ کر سکے لیکن وائے

فائے پاس ورڈ مانگنے لگا تھا جو اسے نہیں پتہ تھا اس نے زور سے فون دیوار پر مارا تھا وہ چکنا چور ہوا تھا اس کا اسے ویسے بھی کوئی فایدہ نہیں تھا۔۔۔

وہ سر ہاتھوں میں تھامے گہری سوچ میں ڈوب گئی تھی عالمیار خان نجانے کب واپس آتا وہ سامان بھی اندر نہیں لے آیا تھا ورنہ وہ بیگ میں سے ہی کچھ نکال لیتی۔۔۔

اب ایسے حلیے میں وہ باہر بھی نہیں نکل سکتی تھی سوائے عالمیار خان کے انتظارِ کرنے کے اس کے پاس اوٗر کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔

اس نے بے بسی سے اپنے رخساروں پر پھسلتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا تھا ایسا پہلی بار تھا وہ یوں حویلی سے باہر کہیں تھی ورنہ ان لوگوں کو تو اکثر کہیں شادی پر بھی جانا ہوتا تو وہ لوگ رات گئے لوٹ آتے تھے شمس خان کو

پوتوں کا یوں گھر سے باہر رہنا پسند نہیں تھا لیکن یہاں وہ خود اپنے پوتے کو اجازت دے چکے تھے یہ بات آرمینا کو پریشان کر رہی تھی اس کے بال گیلے تھے جو شرٹ کی بیک کو بھی گیلا کر گئے تھے وہ ایسے ہی بیٹھی رہی تھی دل چاہا رہا تھا اس فلیٹ سے نکل کر کہیں دور چلی جائے دل کی حالت بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔

زخموں میں بھی درد ہو رہا تھا عالمیار خان کے غصے کو دیکھتے اسے اپنا کالج جانا بھی خطرے میں لگ رہا تھا اگر اس نے اس کے کالج جانے پر ہی پابندیاں عائد کر دی تو وہ کیا کرے گی آج بھی تو وہ اسے کالج ہی چھوڑ کر گیا تھا اور وہ اس کا پیچھا کرتے کرتے اس کوٹھے تک پہنچ گئی تھی اور وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اسے غصہ کس بات کا تھا آرمینا کی وہاں موجودگی شاید پہلے کہیں لمحے وہ یقین نہیں ہی کر پایا تھا کہ وہ آرمینا تھی لیکن نقاب کے حالے سے نظر آتی

وہ آنکھیں ایک پل میں ان آنکھوں کو وہ پہچان گیا تھا جن آنکھوں سے اس نے بچپن سے محبت کی تھی وہ ان آنکھوں کو سات پردوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔۔۔۔۔

آرمینا کو اس وقت کی عالمیار کی شکل نہیں بھول رہی تھی وہ اس لڑکی کے اس وقت قریب نہیں تھا لیکن وہ دونوں ساتھ تھے اس کوٹھے پر اس کمرے میں اس کا تو ایک ہی مطلب تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اپنی اپنی مرضی سے تھے۔۔۔

آرمینا نہیں جانتی تھی کہ اسے غصہ عالمیار خان کی وہاں موجودگی پر آیا تھا یا پھر اس لڑکی کی موجودگی پر جو وہ خوُد کو کنٹرول نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

اس وقت وہ سر ہاتھوں میں گرائے گہری سوچوں میں غرق لاشعوری پر عالمیار خان کے آنے کے انتظارِ میں تھی لیکن کہیں گھنٹے مزید انتظارِ کرنے کے بعد بھی وہ نہیں آیا تو اس کو یکدم پریشانی نے آن گھیرا تھا باہر اب اندھیرا ہونے کو تھا اور وہ تھا کہ کہیں گھنٹوں سے اسے یہاں قید کر کے خود غائب تھا آرمینا کو اس وقت شدید بھوک لگ رہی تھی وہ صبح بھی ناشتہ ٹھیک سے نہیں کر پائی تھی اور اب تک اس نے ایک گھونٹ پانی کا بھی نہیں پیا تھا اب حلق سوکھ رہا تھا اس نے اپنے گلے پر ہاتھ پھیرا تھا لیکن پیاس کی شدت ناقابلِ برداشت ہوئی تو وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی باہر آئی تھی اور کچن کی طرف چلی گئی تھی یہاں سب کچھ ترتیب سے سٹ تھا اس نے فریزر کھولا تو اس کے اندر فریش جوس اور باقی چیزیں دیکھ کر اس کی نگاہوں میں حیرتِ در آئی تھی یعنی وہ فلیٹ اکثر یوز کرتا تھا تبھی تو وہاں ضرورت کی ساری

چیزیں تھیں اس نے بس پانی کی بوتل ہی نکالی تھی دائیں ہاتھ میں شدید درد تھا اس نے بمشکل گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے منہ سے لگاتے حلق سے نیچے اتار تھا اور صوفے پر بیٹھ گئی تھی یہاں بیٹھتے ہی اسے عالمیار خان کی حرکت یاد آئی تھی تکلیف کا احساس جیسے پھر سے بڑھنے لگا تھا اس نے پاؤں صوفے کے اوپر کرتے ٹھوڑی ٹانگوں پر ٹکائے اپنی آنکھیں موندلی تھیں وہ آہستہ آہستہ غنودگی میں جانے لگی تھی کیونکہ وہ آج حد سے تھک چکی تھی وہ کچھ ہی لمحوں میں سوگئی تھی۔۔۔

.....

عباد منہا کو رخصت کروا کر اب ایک طرف خاموشی سے بیٹھے تھے اس دن کا انہوں نے شدت سے انتظارِ کیا تھا کہ کس دن ان کی بہن اپنے گھر کی ہو گی اور وہ اپنی زمہ داری سے دستبردار ہو جائیں گے انہوں نے اسے بیٹی کی

طرح پالا تھا تو اس کی شادی کو لے کر ان کے بہت سے آرمان تھے لیکن سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ وہ کچھ سمجھ نہیں سکے۔

انہیں پتہ تھا کہ اس حویلی میں ارتضیٰ کے سواہ کوئی ایسا نہیں ہو گا جسے منہا سے ہمدردی اور محبت ہو گی لیکن وہ دوست کے ہاتھوں مجبور ہو گئے تھے اور شاید شمس خان کی پاور کی وجہ سے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ علاقے کے سردار تھے اج تک ان کے فیصلے سارے گاؤں مانتے تھے اور جب وہ خود چل کر آئے تھے تو عباد میں انکار کرنے کی سکت نہیں بچی تھی وہ تسمیہ کی بے چینی نوٹ کرتے رہے تھے وہ جاتے تھے کہ وہ منہا کو اپنی

بھابھی بنانا چاہتی تھی کہیں نہ کہیں عباد کی اپنی بھی یہی خواہش تھی لیکن شاید منہا کی قسمت میں ارتضیٰ لکھا ہوا تھا۔

"عباد کھانا کھا لیں آپ۔۔۔"!!!تسمیہ جو ان کے لیے کھانا لے کر آئی تھی انہیں سوچوں میں گھیرے دیکھ کر وہ ان کے قریب بیٹھ گئی تھی جانتی تھی اس وقت وہ کس حالتِ میں تھے ان کی وہ بہن سے زیادہ بیٹی تھی اس کو رخصت کر چکے تھے تو ایسی حالتِ تو ہونی ہی تھی ان کی۔۔۔۔

تسمیہ تم ناراض ہو مجھ سے۔۔۔؟؟"اسے خاموش دیکھ کر وہ یہی "
سمجھے تھے کہ وہ شاید ان سے خفا ہے۔

نہیں عباد میں آپ سے خفا نہیں ہوں بس یہ خواہش تھی کہ منہا "
بھائی کی بیوی بنتی لیکن شاید یہ قسمت میں لکھا ہوا تھا آپ آئیں
کھانا کھائیں۔۔۔"وہ پہلے ہی پریشان تھے تسمیہ انہیں مزید پریشان
نہیں کرنا چاہتی تھی سو وہ اُنہیں تسلی دیتے ہوئے بولی تھی جس پر
وہ نقاہت زدہ انداز میں سر ہلا گئے تھے بیٹیاں رخصت کرکے لوگ
مطمئن ہو جاتے ہیں کہ فرض ادا ہو گیا لیکن وہ پہلے سے زیادہ
پریشان تھے نجانے کیوں انہیں منہا کی طرف سے پریشانی تھی۔

اس رات تسمیہ ان کے ساتھ ہی رہی تھی اور انہیں تسلی دیتی رہی تھی لیکن ان کی پریشانی کم نہیں ہو سکی تھی۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 39

•••••••

(ماضی)

منہا اس وقت ارتضیٰ خان کے کمرے میں ان کے سجے سنورے بیڈ پر بیٹھی ہوئی اس نے ڈیپ میرون کلر کا لہنگا چولی پہنا تھا جو حویلی سے بھیجا گیا تھا اس کے لیے اوٗر مجبوری اسے وہ ڈریس پہننا پڑا تھا ارتضیٰ خان نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تھا وہ واقعی میں اسے اپنی دلہن بنا چکے تھے منہا کا ننھا سا کانپ سا رہا تھا وہ جانتی تھی کہ ان لوگوں کی شادی سے کوئی بھی خوش نہیں تھا سوائے ارتضیٰ خان کے اور وہ یہ بات بھی جانتی تھی کہ یہاں اس کا رہنا آسان نہیں تھا وہ بی بی جان کو اچھے سے جانتی تھی کیونکہ پورے گاؤں کے لوگ ان کی سخت طعیبت سے واقف تھے اور وہ بھی کہیں نہ کہیں اندر سے ڈری ہوئی تھی لیکن اس وقت سے زیادہ حالت اس کی غیر ارتضیٰ خان کی وجہ سے ہو رہی تھی۔

اس کی نگاہوں میں پنپتے خود کے لیے جزبات سے ہو رہی تھی وہ بیس سال کی تھی ان چیزوں کو اچھے سے سمجھتی تھی۔

وہ سوچو میں گم تھی جب روم کا دروازہ کھول کر ارتضیٰ خان اندر آئے تھے ان کا آہنگ آہنگ جیسے خوشی سے سرشار تھا وہ خوش تھے۔

اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے اپنی شیروانی آتار کر دور پھینک دی تھی اوٗر چلتے ہوئے منہا کے سامنے بیٹھ گئے تھے جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی اوٗر پلکیں کی لرزہٹ ان سے مخفی نہیں رہی تھی انہوں نے نرمی سے منہا کا مہندی سے سجا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اسے لبوں سے لگایا تھا منہا پر کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی ان کے لبوں کے گرم لمس پر وہ اپنے ہاتھ کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن مقابل کی گرفت سخت تھی۔

منہا کو اس خوبصورت روپ میں دیکھ کر ارتضیٰ خان کے لیے اپنے جذبات کنٹرول کرنا اس وقت بہت مشکل تھا لیکن اس ہیوی جیولری میں وہ کافی ان کمفٹیبل تھی انہوں نے احتیاط سے اس کے گلے سے نیکلس اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا منہا ان کی انگلیوں کے لمس پر جھنجھنائی تھی لیکن وہ اگلے پل اس کا دوپٹہ اتار کر دور پھینکتے ہوئے اس کی صاف شفاف گردن پر اپنے لب رکھ چکے منہا نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھنا چاہا تو وہ اس کا شرٹ لیس سینہ دیکھ کر وہ زور سے آنکھیں میچ چکی تھی۔

ارتضیٰ خان کے لبوں نے نرمی سے اس کی گردن کو چھوا تھا۔

"یو نو واٹ منہا ائی لو یو سو مچ۔۔۔" اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولے تھے منہا اس بات کو پہلے سے جانتی

تھی کیونکہ جو انسان اسے پانے کے لیے اتنا کچھ کر سکتا تھا ظاہر سی بات تھی کہ وہ اس سے محبت بھی تو کرتا ہی تھا۔

"میں نے جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تب ہی دل نے کہہ دیا تھا کہ میری زندگی میں اگر کوئی لڑکی میری بیوی بن کر آئے گی تو وہ صرف اور صرف منہا ہو گی۔۔۔۔۔

وہ اس کے کانوں میں موجود بھائی جھمکے اُتارتے ہوئے اسے اپنا حالِ دل بیان کر رہے تھے اس کے دونوں جھمکے اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ اس کے ماتھے کی بندیا بھی اتار چکے تھے تا کہ وہ آرام سے ریلیکس ہو جائے کیونکہ بعد میں یہ سب کرنے کا وقت نہیں ملنا تھا اسے۔۔۔۔

وہ اتارنے کے بعد انہوں نے بہت محبت سے اس کی ناک میں موجود نتھ پر لب رکھے تھے یہ انہیں سب سے زیادہ پسند تھی اور وہاں سے نیچے آتے ان کے لبوں نے ہلکے سے منہا کا کے لبوں کو چھو تھا لیکن منہا کی حالتِ غیر ہوئی تھی صرف ان کے لبوں کو چھونے سے وہ اس قدر پریشان ہوئی تھی اگر وہ پورا پورا اس کے وجود پر اپنا قبضہ جما دیتے تو پھر نجانے منہا کی حالتِ کتنی خراب ہونی تھی۔

"کچھ بولو منہا۔۔۔؟؟؟" اس کی حالتِ دیکھتے وہ بیڈ پر لیٹ گئے تھے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ اس سے سوال کرنے لگے تھے۔

"کیا بولوں۔۔۔؟؟؟" وہ اس وقت ان سے جھجک رہی تھی بھلے رشتہ بہت گہرا بن چکا تھا ان کے درمیان لیکن وہ اتنی جلدی کیسے ان کے ساتھ ایڈجسٹ کرتی جواب اس کے مذید قریب کسکے تھے۔

وہ جانتی تھی وہ اس وقت کیا چاہتے تھے لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی تو اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ انہیں کی جانب دیکھنے سے بھی وہ انکار کر رہی تھی۔۔۔۔

"کچھ بھی مجھے بس یہ لچ لب ہلتے ہوئے دیکھنے ہیں۔۔۔۔"اس کے ریڈ لپسٹک سے سجے لبوں پر اپنا بھاری انگوٹھا پھیرتے ہوئے وہ جیسے اس کی جانب دیکھ کر بولے تھے منہا نے سہمی ہوئی نظروں سے انہیں دیکھا تھا وہ ان کے سامنے بغیر دوپٹے کے تھی اسے بہت شرم محسوس ہو رہی تھی۔

"وہ میں۔۔۔۔۔"وہ بول نہیں پا رہی تھی۔

"اچھا منہا جاؤ یہ بھاری ڈریس تبدیل کر لو اس سے تم کمفٹیبل فیل کرو گی اور یہ بوجھ سے بھی آزاد ہو جاؤ گی۔۔۔"وہ منہا کو ڈریسنگ روم میں جانے کا

اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے جس پر وہ سر ہلا کر ڈریسنگ میں چلی گئی تھی۔۔۔

اور اس کے پیچھے ارتضیٰ خان نے گہرا سانس بھرا تھا اور اطمینان سے مسکرائے تھے اب وہ پاس تھی یہ سوچ ہی اتنی خوبصورت تھی کہ ان کے لب مسکرا رہے تھے۔

منہا نے ڈریسنگ روم میں جاتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا ارتضیٰ خان کے سلگتے لبوں کا لمس وہ ابھی بھی اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی لیکن ان کا اظہارِ محبت یاد کرتے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی محرم کی محبت تھی مسکرانا تو بنتا تھا اس نے اپنے کپڑے تلاش کرنے چاہے تو سامنے اس وارڈروب کے پٹ پر لٹکی نائٹی دیکھ کر وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی بہت

بولڈ نائٹی تھی نیٹ کی لیکن وہ اس کے سامان میں کیوں تھی باقی الماری لاک تھی یعنی اسے وہی ڈریس پہن کر باہر جانا تھا لیکن کیسے۔

اس نے اپنا لہنگا سنبھال کر وہ نائٹی اٹھا کر نیچے رکھی تھی لیکن ہاتھوں کی لرزش واضع تھی ارتضیٰ خان نے اس نازک وجودِ کو خاصی مشکل میں ڈال دیا تھا وہ پہلے تو کافی وقت یہ سوچتی رہی کہ وہ یہ ڈریس پہنے کیسے لیکن پھر یاد آیا کہ وہ باہر اس کے انتظارِ میں تھا تو ہمت کرتے اس نے وہ ڈریس پہن لیا تھا لیکن اپنی حالتِ دیکھتے وہ سرخ ہوئی تھی اس سیلیو لیس نائٹی سے اس کے بازو صاف چھلک رہے تھے اور نیچے بھی وہ اس کے گھٹنوں تک مشکل سے آرہی تھی کیسے جاتی وہ باہر ایسے۔

وہ مسلسل اپنی انگلیاں مڑوتے ہوئے ارتضیٰ خان کی آواز کے انتظار میں تھی جانتی تھی اسے یہاں کھڑے ہوئے کافی وقت ہو چکا تھا اور اب مزید وہ

یہاں کھڑی رہی تو کہیں ارتضیٰ خان اس پر غصہ ہی نہ کر دے سو وہ ہمت کرتے دروازے تک آئی تھی اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا تھا روم میں مکمل اندھیرا تھا وہ ارتضیٰ خان کو بھی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے روم میں آگئی تھی لیکن جیسے ہی اس نے روم میں پہلا قدم رکھا اسے پیچھے سے کسی نے بیک ہگ کیا تھا اس کی چیخ نکلی تھی لیکن اپنے ارگرد ارتضیٰ خان کی مہک محسوس کرتے وہ تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی جو اب اس کے بالوں کو نرمی سے سائیڈ پر کرتے اس کی بیک لیس نائٹی سے اس کی کمر پر اپنے دہکتے لب رکھتے ہوئے تھے۔

وہ کانپ سی گئی تھی ہتھیلیاں پسینے سے تر ہوئی تھی ارتضیٰ خان کے سلگتے لبوں کو اپنی بیک پر محسوس کرتے وہ مشکل سے کھڑی تھی اپنی ٹانگوں کے

سہارے انہوں نے اسے اُٹھایا تھا اور لے بیڈ پر گئے لائٹس انہوں نے خود ہی آف کی تھیں تاکہ وہ پریشان نہ ہو۔۔۔۔

اسے لاکر بیڈ پر لٹاتے ہوئے وہ خود اس کے اوپر آئے تھے وہ اندھیرے میں بھی محسوس کر سکتے تھے کہ منہا کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا شاید ان کی نزدیکی پر وہ پہلی بار کسی مرد کے قریب تھی بھلے وہ اس کے شوہر تھے۔

ارتضیٰ خان نے اسے سیدھا لٹایا اور خود پر جھکتے اس کی نائٹی کے ڈیپ نیک پر لب رکھے تھے منہا نے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ کر ارتضیٰ خان کے لبوں کا لمس برداشت کیا تھا جو اب اس کے دل کے مقام پر اپنے لب نرمی سے سہلا رہے تھے ابھی تک وہ بس منہا کو آگے کے لیے تیار کر رہے تھے وہ اس کے دل کے مقام سے تھوڑا سا نیچے آتے اس کے پیٹ کو اپنے لبوں سے

چومنے لگے تھے منہا کے لیے مشکل ہو رہا تھا ان کے لبوں کا لمس سہنا جس میں بھلے نرمی تھی لیکن وہ تھی تو ایک صنف نازک ہی۔

ارتضیٰ کے پیاسے لبوں کو اس وقت منہا کے لبوں کی ضرورت محسوس ہوئی تھی وہ اوپر کو آتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کرنے لگے تھے۔

ساتھ ہی ہاتھ پیچھے لے جاتے اس کے ہاتھوں کو بیڈ شیٹ سے آزاد کرواتے انہیں اپنی انگلیوں میں لیتے وہ اس کے ہاتھوں کو اوپر لاک کر چکے تھے۔

وہ اس کے لبوں کا رس نچوڑتے ہوئے جیسے اس لمحے اس کے لمس سے خود کو سیراب کر رہے تھے اس کی نرم گرم سانسیں وہ جیسے بن پیے بہک رہے

تھے منہا کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے انہیں سک کرتے وہ اس کے نچلے لب پر اپنے لبوں کا دباؤ بڑھا گئے تھے۔

کافی لمحے درمیان میں سرک گئے تھے وہ منہا کے لبوں سے لپٹتے ہوئے جیسے خوُد پر سے کنٹرول کھو چکے تھے۔

اس کے لبوں کو آزاد کرتے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں شفٹ کرتے دوسرا ہاتھ وہ منہا کی نائیٹی کے اندر لے گئے تھے ان کی بھاری انگلیاں اب منہا کے نازک حصے کو نرمی سے سہلا رہی تھیں اوُر منہا کی حالتِ غیر ہوئی تھی وہ اب اس کی بیوٹی بون پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کی نرمی کو محسوس کر رہے تھے وہ آج جیسے اپنی ساری شدتوں سے مقابل کو روشناس کروانے والے تھے وہ اسے بتانے والے تھے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

"پلیز۔۔۔"اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو حرکت کرتے دیکھ کر وہ اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی جواب اس کے نازک حصے کو نرمی سے چھوتے ہوئے اوپر کو آیا تھا وہ اس وقت تقریبا منہا کے وجود میں گم ہو چکے تھے۔

"منہا آپ کو درد ہوا کیا۔۔۔؟؟"وہ اس کی حالت دیکھتے نرمی سے اس کی نائٹی سے ہاتھ نکالتے ہوئے اوپر کو لے جاتے اس کے رخساروں کو سہلانے لگے تھے۔

"نہی۔۔ں۔۔۔۔۔بٹ۔۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔۔عیجب۔۔۔۔۔۔سا محسوس ہو رہا ہے آپ۔۔۔۔آپ۔۔۔۔کی۔۔۔۔انگلیاں۔۔۔۔"وہ ابھی تک اپنے سینے پر اس کی انگلیوں کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

"جان میرا اس وقت خود پر کنٹرول ختم ہو رہا ہے مُجھے لگتا ہے کہ آپ ابھی تک فزیکل ریلیشن شپ کے لیے تیار نہیں ہیں منہا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں کیا کروں اس لمحے میرا خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اس کی باتوں سے یہی سمجھ پائے تھے کہ شاید وہ ایزی نہیں فیل کر رہی تھی اس وقت لیکن ارتضیٰ خان کے لیے اس وقت اپنے جذبات پر بند باندھنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ لیکن مُجھے۔۔۔۔" وہ اسکو اپنی سچویشن بتا نہیں پا رہی تھی کہ اس وقت وہ کیسا محسوس کر رہی تھی دل کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی۔

"آئی ایم سوری میں کچھ زیادہ ہی شدت دکھا گیا ہوں اور آپکی اتنی نازک جان مشکل میں آ گئی۔۔۔" وہ نرمی سے اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے بولے لیکن منہا کو لگا کہ وہ ایسے اس کے ڈسٹرب کرنے پر شاید اس سے خفا

ہو گئے ہیں وہ پریشان ہوئی تھی بہت ہمت کرتے وہ اس کے گرد اپنا حصارِ بنا گئی تھی۔

سردار ارتضیٰ خان کا پورا وجود جیسے اس کے ایکٹ پر حیران ہوا تھا اور منہا کی ہمت کو انہوں نے سراہا تھا اور اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔

"ائی لو یو۔۔۔۔" وہ اس کے گرد حصارِ بنائے پھر سے اسے بیڈ پر شفٹ کر چکے تھے۔

"منہا۔۔۔" وہ اس کی خاموشی سے پریشان ہوئی تھی۔

"آپ۔۔۔" وہ اس کی آواز سنتی اتنا ہی بول پائی تھی۔

"کمفٹیبل فیل نہیں کر رہی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ شاید اسے پر سکون کرنا چاہا رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ کیا کرے۔

ارتضیٰ خان نے اس کی نائٹی کو نیچے کسکاتے ہوئے اب خود پر کنٹرول کھوتے ہوئے جیسے اس کے نرم گرم بدن میں کھونے لگے تھے لیکن وہ پھر بھی اپنے عمل میں شدت نہیں بلکہ نرمی سے اس کے پور پور کو سہلا رہے تھے۔۔۔۔

وہ نیچے کو ہوئے تھے اور پھر اس کی نائیٹی اوپر کرتے اس کی پنڈلیاں چھوئی تھیں منہانے ان کے کندھوں کو تھاما تھا جبکہ وہ اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے اس کو پر سکون کرنے لگے تھے۔

اوَر پھِر اس کی ٹانگوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے وہ اپنے لبوں سے جیسے اس کے پور پور کو سہلانے لگے تھے وہ اس کی نائٹی اور اوپر کو کرتے اس کی انرَ تھائی کو اپنے ہاتھوں سے سہلایا تھا۔

وہ اپنے عمل میں تھوڑی سی تیزی لاتے اس کی نائٹی کو اس کے بدن سے الگ کرتے اس کے نازک وجود پر گرفت مضبوط کر چکے تھے۔

وہ اب اس کے پیٹ کو نرمی سے اپنے لبوں سے چومتے ہوئے اس کے ابھاروں پر آئے تھے۔

اپنے لبوں سے اس کے نرم حصے کی نرمیان محسوس کرتے جیسے اس پل وہ اس کے وجود میں کھو گئے تھے انکا نرم انداز منہا بھی خوُد کو اس کے سپردِ کر چکی تھی ارتضیٰ خان کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ کو چھوا تھا وہ جانتے تھے وہ ایسے ہی تو اسے خوُد سے اس قدر اٹیچ کرنے والے تھے کہ وہ ان کے علاوہ کسی اوُر کو سوچے ہی نہیں۔۔۔۔

ارتضیٰ خان نے ساری رات اسے اپنے عمل سے خوٗد میں سمویا تھا اور منہا اپنے پور پور پر اس کے لبوں کو محسوس کر رہی تھی اس کا نرم انداز بھی اس نازک کے لیے بھاری ہی ثابت ہوا تھا۔۔۔

صبحِ فجر کی اذان ہوئی تھی اوٗر ارتضیٰ خان منہا کے اوپر سے ہٹتے اس کے برہنہ وجود کو اپنے سینے میں بھیچا تھا۔۔۔

"تھینکو یو۔۔۔" وہ اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے لبوں کو چومتے ہوئے بولے تھے منہا کو حیرانگی ہوئی تھی۔

"کس لیے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سینے سے سر اٹھائے بولی تھی۔۔۔

"مجھے ساری سہنے کے لیے۔۔۔" وہ اس کے کان کے پاس اپنی سانسیں کا لمس چھوڑتے ہوئے وہ اسے خوٗد میں اوٗر چھپنے پر مجبور کر گئے تھے۔

"پلیز۔۔۔" وہ خود میں سمٹی تھی۔

ارتضیٰ خان کا پھر سے خود پر کنٹرول ختم ہو رہا تھا کیونکہ وہ اس کی نرمیوں کو اپنے سینے پر محسوس کر رہے تھے۔

"چلو باتھ لیتے ہیں پھر نماز پڑھ کر سو جائیں گے۔۔۔" وہ اس کو بولتے ساتھ ہی اسے اٹھا کر باتھ روم میں لے گئے تھے منہا سرخ ہو چکی تھی اپنے حلیے کو دیکھتے ہوئے لیکن ان دونوں نے باتھ ساتھ لیا تھا اور پھر چینج کرتے وہ لوگ اس وقت ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔۔۔۔

"میں بہت خوش ہوں آج۔۔۔" اس کے دوپٹے کے ہالے میں چھپے چہرے کو دیکھتے وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولے تھے منہا بھی ہلکی سی مسکرائی تھی۔

اور ارتضیٰ خان اسے اپنے حصار میں لیے بیڈ تک لے آئے تھے اور اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹایا تھا منہا کو لگا وہ پھر سے رات والے موڈ میں آرہا ہے اس کو گھبراہٹ ہوئی تھی۔

لیکن ارتضیٰ خان دوسری طرف آتے اس کے ساتھ لیٹ گئے تھے اور اسے کھینچ کر اپنے حصارِ میں لیا تھا وہ ان کے سینے سے آلگی تھی۔

"سو جاؤ میری جان۔۔۔"اس کی آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے وہ مسکرائے تھے منہا ان کی مسکراہٹ میں کھو سی گئی تھی وہ مسکراتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہے تھے وہ اس کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے مسکرائے تھے۔۔۔۔

وہ ان کے سینے سے لگی سونے کی کوشش کرنے لگی تھی وہ بہت نکھری نکھری سی لگ رہی تھی ان کی شدتوں سے نڈھال ان کے سینے سے لگی وہ ارتضیٰ خان کو اپنے دل کے اور بھی قریب گئی تھی۔

وہ بھی سکون سے آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگے تھے۔

.....

(حال)

ابر شم اور تعزیز خان اس وقت سٹ پر موجود تھے ساری تیاریاں تو ان لوگوں کی مکمل تھیں اب بس شوٹ کرنا باقی تھا تعزیز خان اس وقت گروم بنا بہت ہینڈسم لگ رہا تھا اس نے بلیک کلر کی شیروانی زیب تن کی تھی ابر شم کہیں بار اسے دیکھ چکی تھی جو سب سے لاپرواہ ایک طرف کھڑا تھا بس ماڈل

کے تیار ہوتے ہی ان لوگوں نے شوٹ سٹارٹ کرنا تھا تعزیز خان ابر شم کی نظریں خوٗد پر محسوس کر رہا تھا لیکن جان کر بھی انجان بنا ہوا تھا اس کا سارا دھیان اس شوٹ کی طرف تھا وہ کبھی یہ شوٹ نہیں کرواتا اگر اس وقت ابر شم پریشان نہ ہوتی اوٗر یہ کمپنی کی ریپوٹیشن کا سوال تھا۔۔۔

ایسے اچانک ماڈل کا غائب ہونا اس وقت ابر شم کے لیے سب سے زیادہ پریشان تھی اب تو اس نے سوچ لیا تھا وہ لوگ ایک ٹائم میں دو تین ماڈلز سے کنٹریکٹ کریں گے کہ اگر ایک غائب ہوا تو دوسرا تو ہو گا تعزیز خان کا یہ مشورہ اسے پسند آیا تھا۔۔۔

وہ ایک طرف بیٹھی ہوئی سب کو دیکھ رہی تھی اچانک سے تعزیز خان کا فون بجا تھا جیسے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا فون پر آتے میسج کو دیکھ کر تعزیز خان کے لبوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا تھا ابر شم ایک دم الرٹ ہوئی تھی

کیا اس کی گرل فرینڈ کا میسج تھا وہ مسلسل تعزیز خان کو دیکھ رہی تھی جواب جلدی جلدی کوئی میسج ٹائپ کر رہا تھا لبوں پر شریر مسکراہٹ تھی۔۔۔

ابر شم ٹھوڑی ہاتھوں پر ٹکائے تعزیز خان کو دیکھ رہی تھی نجانے کیوں اس کا کسی سے بات کرنا اس کو زرا بھی پسند نہیں آیا تھا رگوں میں دوڑتے خون میں گردشِ ہوئی تھی وہ اپنے لب کچلنے لگی تھی وہ اس کی گرل فرینڈ کا جان کر تب سے بے چین تھی حالانکہ اس نے خود ہی اسے وہ سب کہا تھا جس کے بعد اس کا بیہیویر تبدیل ہو گیا تھا لیکن اب ابر شم کو ہی اس چیز سے مسلہ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی فیلنگز سمجھ نہیں پا رہی تھی جو ایک ہی دن میں بدل چکی تھی وہ اپنی حالتِ سے خود کنفیوز تھی سب کچھ ریڈی ہونے کا میسج ملا تو وہ اوپر اس سائیڈ

پر چلی آئی تھی یہاں اب شوٹ شروع ہونے میں بس تھوڑا سا ٹائم تھا شاید چند منٹس وہ تعزیز خان کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

لاشعوری طور پر نظریں اس کے فون پر تھیں مگر افسوس کہ اسے کچھ نظر نہیں آیا تھا اس نے لب بھینچے تھے ماڈل باہر آچکی تھی وہ نئ کلکشن کے لیے بنائے گئے برائیڈل ڈریس میں فل میک اپ کیے تیار تھی وہ خوبصورت لگ رہی تھی شاید بیوٹیشن کے ہاتھوں کا کمال تھا۔۔۔

وہ ماڈل تعزیز خان کی بری طرح سے گرویدہ ہو چکی تھی جب سے پہلے اسے دیکھا تھا تب سے وہ دعا کر رہی تھی کہ اس کو پھر سے تعزیز خان سے بات کرنے کا موقع مل سکے اور اب سامنے تعزیز خان کو دیکھ کر اس کا خوبصورت چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا اپنے نام کی طرح وہ اس وقت خوش تھی۔۔۔

ابر شم نے ایک نظر اس ماڈل کو دیکھا تھا جو جب سے میک اپ روم سے نکلی تھی اس کی نظریں تب سے تعزیز خان پر تھیں وہ چل کر ان لوگوں تک آ رہی تھی لیکن درمیان میں سارا دھیان تعزیز خان پر تھا ابر شم اسے گھورنے لگی تھی۔۔۔

وہ جو سارا فوکس تعزیز خان پر کر کے چل رہی تھی ایک دم سے اس کا پاؤں پھسلا تھا اور ہیلز میں لہنگا اٹکنے کی وجہ سے وہ ڈس مس ہوتے زمین پر گری تھی اتنے سارے لوگوں کی نظریں اس پر تھیں اسے شدید سبکی کا احساس ہوا تھا وہ اپنے پاؤں میں شدید درد محسوس کر رہی تھی اس کی چیخ نکلی تھی کچھ ہی دیر میں وہاں سب لوگ آئے تھے اور اس کو سہارے سے کھڑا کیا تھا لیکن اس کے پاؤں میں شاید گہری موچ آ چکی تھی کہ اپنے وزن پر وہ کھڑی بھی نہیں ہو پا رہی تھی واک کرنا تو دور کی بات۔۔۔۔

بچارے سارے ٹیم میمبر کا منہ بن گیا تھا آج کا دن ہی عجیب سا تھا پہلے میل ماڈل غائب ہو گیا اس کا انتظام ہوا تو اب یہ۔۔۔۔

ابر شم سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی کہ وہ اب کیا کرے باہر فوٹو شوٹ کے لیے پوری ٹیم آچکی تھی اور اتنے مشکل سے تو اس نے تعزیز خان کو راضی کیا تھا لیکن یہ سب اس نے پریشانی سے لب چبائے تھے۔۔۔

لینا ایک طرف کھڑی یہ ساری سچویشن دیکھ رہی تھی وہ ابر شم کے ساتھ آئی تھی اوٗر اب ایسے ماڈل کے گرنے پر وہ پریشان ہوئی تھی کہ اب اگر ابر شم میم کا دھیان کہیں فائل پر چلا گیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔

ابر شم کو فحال بس فوٹو شوٹ کی ٹیشن تھی۔۔۔

"میم آپ ان کے ساتھ برائیڈل فوٹو شوٹ کروالیں آپ دونوں کی کمیسٹری کمال کی لگے گی اور آپ دونوں ساتھ لگے گے بھی اچھے۔۔۔"ایک سٹاف میمبر بولی تھی تعزیز خان نے بھی اس کے یہ لفظ سنے تھے اوٗر ڈریس ڈیزائنر نے بھی اس نے ابر شم کو دیکھا جو کنفیوژ تھی وقت کم تھا لیکن وہ کیسے کرتی پھر جب کوئی اوٗر حل نظر نہیں آیا تو وہ مان گئی تھی دس منٹ کے اندر اندر وہ تیار ہوئی تھی اوٗر اس وقت وہ تعزیز خان کے ساتھ موجود تھی۔۔۔۔

اوٗر کمیرہ مین انہیں پوز بتا رہا تھا جو وہ بنا رہے تھے ان کی ہر اینگل سے تصویر لی جا رہی تھی۔

"سر اب میم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں تھوڑا سا اپنے قریب کریں اوٗر ان کی آنکھوں میں دیکھیں۔۔۔"کیمرہ مین نے کہا تو ابر شم کو تپ چڑھی تھی

بجلا یہ کونسا پوز تھا لیکن پھر کچھ سوچتے خاموش رہی تھی تعزیز خان نے سیم ٹو سیم ویسا ہی کیا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے سینے سے چپکایا تھا کہ اس کے خوبصورت خدوخال اس کی سینے سے ٹچ ہوئے تھے دوپہر افس آنے سے پہلے والا واقعہ وہ بھولا نہیں تھا لیکن اس وقت مجبوری تھی سو وہ اس کی گرینی انکھوں میں دیکھنے لگا تھا اس منظر کو کمیرہ مین نے اپنے کیمرے کی آنکھ میں قید کیا تھا۔۔۔

پھر اور بھی ڈفرنٹ ڈریسز کے ایسے ہی شوٹ ہوئے اب ان کی فائنل واک باقی تھی ابر شم نے بھی اس وقت ریڈ کلر کی ہیلز پہن رکھی تھی اس ماڈل کا ہال وہ بھولی نہیں تھی اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہو وہ سنبھل سنبھل کر چل رہی تھی لیکن اس کا بیلنس ڈس مس ہو رہا تھا وہ

ایک دم سے لڑکھڑاتی ہوئی اس سے پہلے کہ گرتی تعزیز خان نے اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

ابر شم کو اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی تعزیز خان کو اپنے قریب محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی تھیں اوٗر خود کو اس کے حصار میں دیکھ کر نجانے کیوں اس کے دل میں گدگری ہوئی تھی وہ سیو تھی اس نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔

"میم آر یو اوکے۔۔۔"لینا تیزی سے ان کے قریب آئی تھی اور ابر شم کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا اور ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا جس کے مضبوط ہاتھوں کا حصار ابھی تک اس کے گرد تھا اس نے ایک نظر اپنے حلیے کو دیکھا وہ اس وقت ریڈ کلر کے لہنگے میں تھی۔۔۔

ان لوگوں نے کہیں ڈریسز چینج کیے تھے اب بس اخری تھا۔۔۔ابر شم کا دوپٹہ تھوراسا ایک سائیڈ سے خراب ہوا تھا کیمرہ مین نے جب ان پر فوکس کیا تو وہ ابر شم کا دوپٹہ دیکھ کر ان کے قریب آتے اسے سیٹ کرنے لگا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ابر شم کی طرف ہاتھ بڑھاتا تعزیز خان نے سرد انگار آنکھوں سے اسے گھورا تھا وہ بچارا ڈر کر فوری پیچھے ہوا تھا تعزیز خان نے خوُد ابر شم کا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا ابر شم کے لیے یہ منظر عیجب سا تھا اس کے لیے کبھی یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں امپورٹنٹ نہیں رہی تھیں مگر آج تعزیز کا یہ سب کرنا اسے اچھا لگا تھا تعزیز خان نے اس کا دوپٹہ خود سٹ کیا تھا اس کی انگلیوں لے لمس کو اس نے اپنے بازوؤں پر محسوس کیا تھا لیکن خاموش رہی تھی۔۔۔۔

وہ لوگ کچھ گھنٹوں بعد فری ہو چکے تھے اور اس وقت وہ کیبن میں بیٹھے تھے سب لوگوں کے چہروں پر اطمینان تھا کہ آخر کار ان لوگوں کا فوٹو شوٹ ہو ہی گیا تھا حالانکہ عین موقع پر ماڈل کا پاؤں دیکھ کر وہ لوگ ہمت ہار چکے تھے لیکن ابر شم اور تعزیز خان نے سب کچھ بہت اچھے سے کر گیا تھا۔۔۔

"لگا نہیں تھا آپ لوگ پہلی بار یہ سب کر رہے ہیں اور اتنے اچھے سے کیا کہ مجھے لگتا ہے کہ ابر شم اور تعزیز ہمارے از اب ماڈل پر وفیکٹ رہیں گے۔۔۔۔"ڈریس ڈیزائنر سب کچھ ٹھیک سے ہو جانے پر کافی خوش نظر آ رہی تھی وہ ابر شم اور تعزیز خان سے بولی تو تعزیز خان ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

"میں کنفیوژ تو تھا لیکن مجھے خود پر بھروسہ تھا کہ میں اچھے سے کر لوں گا آفٹر آل میں نے آج تک جس کام کو کرنے کی ٹھانی اس میں کامیاب رہا الحمد اللہ۔۔۔۔"وہ بھی خوش تھا آخر کو کمپنی کی ساخت کا سوال تھا۔۔۔

"خود پر بہت ناز ہے تمہیں۔۔؟؟" ابر شم نے تڑک کر کہا تھا۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔" لبوں پر دل جلانے دینے والی مسکراہٹ تھی لینا غور سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی یہی کام تو جاتے جاتے سفرا اسے دے گئی تھی کہ وہ ابر شم اور اس لڑکے کی پل پل کی خبریں اس کو دے اور لینا اب پھنس چکی تھی اسے اب وہ ہی کرنا تھا جو سفرا اس سے کروانا چاہتی تھی کیونکہ وہ اس کو بلیک میل کرتی تھی اور لینا کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا اس کو نجانے کیوں لگتا تھا جیسے اس کی میم اور اس لڑکے کے درمیان کچھ چل رہا تھا۔۔۔

ابر شم اور تعزیز مزید کچھ دیر آفس میں رہے تھے اور پھر گرینی کا سوچتے وہ لوگ رانا مینشن چلے گئے تھے آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔۔۔

لیکن ابر شم کو اس بات کی خوشی تھی کہ سب کچھ عین موقع پر ٹھیک ہو گیا تھا ورنہ اسے امید نہیں تھی کہ ایسا کچھ ہو گا۔۔۔

.....

زرانیل خان اپارٹمنٹ میں واپس آ چکا تھا ایک تو اسے تھانے میں خاصی دیر ہو گئی تھی اوُر اُوپر سے تعزیز خان کی کال کچھ زیادہ لمبی ہو گئی تھی سو آتے آتے کافی ٹائم لگ گیا تھا جانتا تھا ارواح اس کا انتظارِ کر رہی ہو گی اسے سوچتے اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔۔ پھر خیال تایا سائیں کے پوسٹ مارٹم رپورٹ کی طرف چلا گیا تھا وہ سوچ سوچ کر تھک گیا تھا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ حویلی میں کون ایسا ہے جو ان کو زہر دے سکتا ہے اب یہ کیس کافی کریٹیکل موڑ پر آ چکا تھا اس کیس کو حل کرنے کے لیے اسے خاصی محنت درکار تھی لیکن وہ ہر قیمت پر یہ کیس کم سے کم وقت

میں حل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے بار بار ارشک کا خیال آرہا تھا جو بچاری معصوم بنا کسی گناہ کے سزا جھیل رہی تھی ضرغام خان کے انداز سے اتنا تو وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ اس کا سلوک ارشک کے ساتھ کچھ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

یکادم سے اسے سب کی یاد آئی تھی ماں کی یاد آنے پر دل بے چین ہوا تھا دل چاہا ان سے بات کرے لیکن پھر کچھ یاد آیا ان کی باتیں وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا ارواح اسے نظر نہیں آرہی تھی شاید وہ کچن میں تھی یا پھر روم میں زرانیل خان نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی دوسری سم سے جس کا نمبر کسی کے پاس بھی نہیں تھا فرحین بیگم کا نمبر ملایا تھا اس لمحے دل ماں کی آواز سننے کو بے چین تھا سو وہ خود کو روک نہیں سکا تھا کال کرنے سے اس کی کال ریسیو

ہو گئی تھی اس کی ماں ہیلو ہیلو کر رہی تھیں لیکن وہ چاہا کر بھی ان سے بات نہیں کر سکا تھا وہ دو تین سے تین بار ہیلو بول چکی تھی۔۔۔۔

"امی کون ہے۔۔؟؟" فرحین بیگم کے پاس بیٹھی نیو شانے پوچھا تھا اپنی گڑیا کی آواز سننے کے بعد اس کا دل اوٗر بے چین ہوا تھا دل چاہا اس سے بات کرے لیک وہ کر نہیں پایا تھا اس کے بات نہ کرنے پر فرحین بیگم نے کال کٹ کر دی تھی شاید رونگ نمبر سمجھ کر۔۔۔۔

زرانیل نے فون صوفے پر رکھا اوٗر گردن ٹیڑھی کرتے کچن میں جھانکا تھا ارواح اسے نظر نہیں آئی تھی مطلب وہ کچن میں نہیں تھی اسے پریشانی ہوئی لیکن وہ پھر بھی کنفرمیشن کے لیے کچن میں گیا تھا لیکن وہ وہاں نہیں تھی وہ روم میں آیا پورا روم خالی تھی اب اسے یکدم پریشانی نے آن گھیرا تھا آخر ارواح گئی کہاں تھی وہ پریشانی سے ماتھا مسلنے لگا تھا معا کچھ یاد آنے پر

اس نے باتھ روم چیک کیا تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا ارواح شاور کے نیچے بے ہوش پڑی تھی اس کے پورے بدن پر پانی ٹپ ٹپ برس رہا تھا شاور آون ہونے کی وجہ سے زرانیل خان خوُد بھی لمحوں میں بھیگ گیا تھا لیکن اس وقت تو اسے بس ارواح کی فکر تھی وہ تیزی سے اس کے بے ہوش وجود کو بانہوں میں بھر چکا تھا اس کے سارے کپڑے گیلے تھے وہ ایسی شاور کے نیچے آئی اور ایسے اس کا بے ہوش ہونا زرانیل خان کو اچھا خاصا پریشان کر گیا تھا اس نے ارواح کے گیلے کپڑے اس کے تن سے جدا کیے تھے اور اسے باتھ روب پہنائے وہ روم میں لے آیا تھا اس کے بالوں میں بھی اس نے ٹاوَل لپٹ دیا تھا کہ وہ گیلے تھے اور پھر اس نے ایک نظر خوُد کو دیکھا وہ خود بھی اچھا خاصا بھیگ چکا تھا لیکن اس وقت ارواح کی فکر تھی اسے۔۔۔

وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں جاتے اپنا ڈریس چینج کر کے واپس آیا تھا

ارواح کے ماتھے پر ہاتھ لگایا تو اس کی بوڈی کا ٹمپریچر نارمل تھا پھر وہ بے

ہوش کیوں تھی وہ پریشان سے یہاں وہاں ٹہلتے ہوئے مسلسل اس کی حالت

دیکھ رہا تھا وہ آنکھیں بند کیے خاموشی سے پڑی تھی نجانے کیوں زرانیل

خان کا دل دھک دھک کر رہا تھا وہ اگے آتے ارواح کے قریب بیٹھ گیا تھا

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کے ٹھنڈے ہاتھ کو سہلایا تھا پھر

یہ ہی عمل اس نے اس کے پیروں کے ساتھ کیا تھا اس کے پاؤں گرمی کے

موسم میں بھی حد سے زیادہ ٹھنڈے تھے وہ پریشانی سے اس کو دیکھ رہا تھا اور

پھر کچھ خیال آتے وہ ارواح پر کمفٹر ٹھیک کرتے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے

ہوئے باہر آیا تھا اور ساتھ والے اپارٹمنٹ میں موجود اسی ڈاکٹر کو بلا کر لایا

تھا جو پہلی بار جب ارواح ان کے گھر میں آئی تھی اس وقت تعزیز خان اسے لایا تھا۔۔۔

زرانیل کو دیکھتی وہ بوکھلا کر بھاگی بھاگی چلی آئی تھی اور ارواح کا چیک اپ کرنے لگی تھی اس کا کمپلیٹ چیک اپ کرنے میں اسے خاصا وقت لگا تھا لیکن وہ پریشان ہوئی تھی زرانیل خان کی نظریں مسلسل ارواح پر تھیں اس کا بے ہوش وجود اسے چھب رہا تھا وہ تو اسے ٹھیک ٹھاک چھوڑ گیا تھا پھر اس کے پیچھے کیا ہوا تھا جو اس قدر ارواح کی حالتِ خراب تھی۔۔۔۔

"انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے جس کی وجہ سے کچھ وقت کے لیے ان کا دماغ کام کرنا چھوڑ گیا اور ان کی طبعیت خراب ہوئی اور پھر مسلسل تین سے چار گھنٹے پانی ان کے بدن پر پڑتا رہا جس کی وجہ سے اب یہ ایسی کنڈیشن میں ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ گرمائش دیں اور جب یہ ہوش میں آجائیں تو

یہ میڈیسن کھلانے کے بعد رسیٹ کرنے دیجے گا میں چلتی ہوں۔۔۔۔"وہ پروفیشنل انداز میں بولی تھی اب کی بار اس کی نگاہوں میں زرانیل خان کے لیے ویسا کچھ نہیں تھا جیسا پہلی بار جب وہ آئی تھی تو اس کی آنکھوں میں تھا شاید وہ جانتی تھی کہ یہ لڑکی اب زرانیل خان کی بیوی ہے۔۔۔۔

زرانیل خان اسے واپس چھوڑ آیا تھا اور اب روم میں آتے وہ ارواح کے پاس بیٹھ گیا تھا اس کے بالوں سے ٹاول نکال کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھا اوٗر ڈائیر اٹھا کر اس کے بال خشک کیے تھے تا کہ اسے کچھ حرارت مل سکے اس کام کو کرنے کے بعد وہ ارواح کا ڈریس چینج کر چکا تھا اوٗر اب اس کے ساتھ لیٹ کر وہ اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا اس کے قریب آنے پر ارواح کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی اس نے یہ بات نوٹ کی تھی زرانیل خان نے اس پر اور خوٗد پر کمفٹر صحیح کیا تھا اور اس کے ٹھنڈے پیروں پر اپنے

پاؤں رکھتے اپنے پاؤں سے انہیں سہلایا تھا اور اپنے ہاتھوں سے اس کے رخساروں کو چھوا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے شاید پانی کی وجہ سے وہ کچھ سوچتے ارواح پر جھکتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا نرمی سے اس نے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کی تھیں لیکن ارواح کے وجود میں ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی۔

وہ اس کی حالتِ دیکھتے پریشان ہوا تھا اس کو بیڈ پر شفٹ کرتے ہوئے وہ اس کے اوپر آتے اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے ہوئے وہ اپنا سارا وزن اس کے وجودِ پر منتقل کر گیا تھا اس کے وجود کو اپنے جسم سے حرارت دینے کی کوشش کی تھی وہ تقریبا اس کے ساتھ چپک چکا تھا کہ اس کے دلکش خدوخال زرانیل خان کے برہنہ سینے سے آ لگے تھے وہ ان کی نزاکت محسوس کرتا ہلکا سا

مسکرایا تھا اور اس کی گردن پر لب رکھتے وہ بس اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر دیا تھا کافی دیر تک وہ کچھ نہ کچھ کرتا رہا تھا کہ وہ ہوش میں آجائے لیکن ایسا نہیں ہو پایا تھا وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

اتنا سرد موسم نہیں تھا باقی فضا میں خنکی کا احساس تھا اور ٹمپریچر بھی کچھ ہائی ہی تھا لیکن ارواح کا اتنا ٹھنڈا وجود اسے پریشان کر رہا تھا وہ کچھ سوچتے ارواح کی شرٹ جو اس نے تھوڑی دیر پہلے ہی اسے پہنائی تھی وہ آتار کر دور پھینکتے ہوئے اس کو اپنے سے زور میں بھیچا تھا اس کے وجود کی گرمی کا اثر تھا کہ وہ کچھ کچھ تھوڑا بہت ہلی تھی زرانیل خان مسلسل اس کے پاؤں کو سہلا رہے تھے اس نے ارواح کی گردن سے لب پیچھے لے جاتے اس کی بیک کو چھوا تھا وہ جان بوجھ کر اپنے لبوں کو اس کی گردن پر بے لگام چھوڑ چکا تھا تاکہ وہ اس کے لمس سے ہی کچھ ہوش میں آجائے لیکن ارواح کو کوئی خاص فرق نہیں

پڑا تھا جب تک وہ ہوش میں نہیں آجاتی وہ اسے میڈیسن بھی نہیں دے سکتا تھا لیکن اب اصل مسلہ اسے ہوش میں لانے کا تھا اس نے ایک بار پھر سے کچھ سوچتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے اور پوری شدت سے اس کی سانسوں کو قید کیا تھا جو پہلے ہی مدھم چل رہی تھی اس کے لمس میں شدت تھی اس کے ہاتھ ارواح کی گہرائیوں پر آرکے تھے یہی طریقہ اس وقت اسے صحیح لگ رہا تھا ارواح کو ہوش میں لانے کا۔۔۔

ارواح جو نجانے کب سے بے ہوش تھی اس کے لبوں پر اسے جلن کا احساس ہوا تھا جیسے کوئی اس کی سانسوں پر قبضہ کر چکا تھا وہ لاشعور سے شعور کی دنیا میں لوٹنے لگی تھی کہ مقابل کی گرفت اس پر ہر لمحے سخت ہو رہی تھی ارواح اس کی بڑھتی شدت محسوس کرتے آہستہ آہستہ ہوش میں آئی تھی لبوں پر جلن ہونے لگی تو اس نے ہاتھ چلاتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا

اس کے وجود میں ہو رہی ہلچل سے ہی زرانیل خان سمجھ گیا تھا کہ وہ ہوش میں آ رہی ہے لیکن وہ اپنے کام میں مگن رہتے اپنی زبان اب اس کے لبوں پر پھیرتے ہوئے اس کے لبوں کا رس نچوڑنے لگا تھا ارواح کے لیے اس کی بڑھتی شرت سہنا آسان نہیں تھا وہ اب پوری طرح سے ہوش میں آ چکی تھی خوُد کے تقریباً اوپر جھکے زرانیل خان کو بھی وہ محسوس کر چکی تھی۔۔۔

زرانیل خان کچھ سوچتے پیچھے ہوا تھا ارواح کی آنکھیں لب لبا پانیوں سے بھری ہوئی تھیں زرانیل خان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا وہ اس کو اپنے سے لگا گیا تھا ارواح کا وجود جھٹکوں کی زد میں آیا تھا اپنا حلیہ محسوس کر کے وہ جس حلیے میں تھی اس کے سینے سے لگی اسے اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی وہ سر تا پا سرخ ہوئی تھی وہ آنکھیں جو پہلے ہی اتنے گھنٹے بند رہی

تھیں وہ ایک بار پھر سے زرانیل خان کی شدت پر بند ہوئی تھیں اپنی پوزیشن کا احساس اسے اچھے سے ہو رہا تھا۔

وہ رو دینے کو تھی زرانیل خان اسے خوُد کے ساتھ چپکائے ہوئے تھا وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی زرانیل خان کے بھاری ہاتھ اس کی کمر پر تھے وہ آہستہ آہستہ اس کی کمر کو سہلا رہا تھا اس کی نرماہٹوں کو سینے سے لگتے جیسے وہ خود پر کنٹرول کھو رہا تھا وہ اس کی گردن پر جھکتے اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا سینے میں مچلتے جذبات تو پہلے ہی بھڑک گئے تھے جب وہ اس کے سینے سے لگی اسے اپنی نازکی کا احساس دلا گئی تھی اب تو وہ اپنے پیاسے لبوں کو سیراب کر رہا تھا معا نظروں کے سامنے اس کا بے ہوش وجود آیا تو اس نے ایک جھٹکے میں ارواح کو خوُد سے دور کیا تھا اس کے بالوں کو

اپنی گرفت میں لیا تھا ہاں گرفت میں نرمی تھی شدت نہیں وہ اس کے بالوں کو پکڑے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کر گیا تھا۔

"خوُد سے لاپرواہی کیوں برتی ارواح۔۔۔؟؟؟" وہ سرد نگاہ سے سوال پوچھ رہا تھا لیکن ارواح خاموش رہی تھی کوئی جواب نہیں دیا تھا اس نے۔۔۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے کس بات کی ٹینشن لی تم نے جو اتنی طعیبت خراب ہوئی تمہاری۔۔۔!!!" وہ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے اپنی گرفت میں مزید نرمی لے آیا تھا وہ آہستگی سے دریافت کرنے لگا تھا ارواح نے آنکھیں میچے ایک ہچکی لی تھی وہ سب پھر سے یاد آیا تھا اس انسان کی آمد اس کا چھونا اس کی دھمکی اس کا کچھ جتاتا انداز وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر وہ شرٹ لیس تھی وہ زور سے زرانیل خان کے سینے سے آلگی تھی زرانیل خان نے اس

کے گرد حصار سا بنایا تھا ابھی جیسی اس کی کنڈیشن تھی اسے نرمی سے ٹریٹ کرنے کی ضرورت تھی وہ اس کے غصے سے شاید خوفزدہ تھی جو اس کے سینے میں آسمائی تھی۔۔۔

لیکن وہ تو اس انسان کی دی ہوئی دھمکی سے ڈری تھی زرانیل خان کا کشادہ سینہ اس وقت سب سے زیادہ محفوظ پناہ گاہ لگ رہا تھا۔۔۔

"مجھے

مُجھے۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔ڈر۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔۔گ۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔ہا۔۔

۔۔ہے۔۔۔۔"وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی تھی وہ چاہا کر بھی اسے اس انسان کے بارے میں وہ کچھ نہیں بتا سکی تھی۔

"ارواح تم مجھے پریشان کر رہی ہو کیا ہوا ہے تمہیں میں تمہیں بالکل ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا میری جان پھر اچانک ایسا کیا ہو گیا جو تم ایسے اتنی بیمار پڑ گئی اور یہ شاور کے نیچے کیوں بیٹھی رہی اتنی دیر تک۔۔۔۔ تم بتاؤ ارواح مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔" وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ارواح جو اچانک سے کچھ یاد آیا تھا وہ انسان اسے دھمکی دے کر گیا تھا واضع لفظوں میں کہہ کر گیا تھا کہ وہ زرانیل خان سے دور رہے اسے اپنے قریب نہیں آنے دے لیکن وہ یہ کیسے کر سکتی تھی اس کی قربت میں تو سکون ملتا تھا اس کے لمس سے ہی تو وہ کچھ پل کے لیے سب کچھ بھول جاتی تھی وہ کیسے اسے اپنے قریب آنے سے روک سکتی تھی یہ تو وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ں۔۔۔۔۔م۔۔۔۔یں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔میں ۔۔۔۔۔"وہ میں سے آگے اس کے منہ سے کوئی لفظ ہی نہیں نکل رہا تھا سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ زرانیل خان کو کیا کہہ کر مطمئن کرے۔۔۔

"ارواح ریلیکس ہو کر سب بتاؤ مجھے۔۔۔"وہ اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن وہ تو اس وقت ازیت سے شدید زہنی دباؤ سے گزر رہی تھی اس کا دل چاہا رہا تھا وہ اکیلی ہوتی اور دل کھول کر روتی جو وہ ہمیشہ کرتی تھی لیکن زرانیل خان کی موجودگی میں اسے اب خود سے خوف محسوس ہوا تھا کہ کہیں وہ اس کے سامنے کچھ بول ہی نہ دے۔۔۔۔

"مجھے ڈر۔۔۔۔۔" وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی یا شاید خود کو بولنے سے روک رہی تھی کہ وہ کچھ غلط ہی نہ بول دے اس انسان کی باتیں اس وقت اس کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھیں وہ پریشان تھی اس وقت۔۔۔۔۔

"کس بات کا ڈر میری جان تم اپنے گھر میں تھی پھر کیوں ڈر لگ رہا تھا پہلے بھی تو اکیلی رہتی تھی نہ ہمارے جانے کے بعد تو اب کیا ہو گیا

ایسا۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا جبکہ ارواح کا دل چاہا وہ اسے بتا دے کہ پہلے وہ انسان نہیں تھا آیا اب وہ پھر سے آ چکا تھا وہ اس کے مقاصد جانتی تھی لیکن بے بس تھی کسی کو کچھ نہیں بتا سکتی تھی وہ۔۔۔۔اس نے سہمی ہوئی نظروں سے زرانیل خان کو دیکھا اور زہن پر زور دیتے اس نے کچھ بہانہ سوچا جو وہ بنا کر زرانیل خان کو مطمئن کر سکے۔۔۔۔

"وہ۔۔۔۔۔۔چھپکلی۔۔۔۔۔دیکھ۔۔۔۔۔لی۔۔۔۔۔تھی۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔

۔"وہ پھر سے جھوٹ بول رہی تھی اگر جانتی ہوتی کہ یہ جھوٹ آگے چل کر اس پر کتنا بھاری پڑنے والا تھا تو وہ کبھی یہ غلطی نہیں کرتی۔۔۔

"تو جاناں چھپکلی سے اتنا ڈری تم اور اس بات کی اتنی ٹینشن لی تم نے میں پتہ نہیں کیا کیا سمجھ رہا تھا کہاں دیکھی تھی چھپکلی اس کو تو ابھی قتل کرتا ہوں میں جس نے میری بیوی کو اتنا پریشان کیا تھا۔۔۔۔

ارواح کو ابھی تک اپنے حلیے کا احساس نہیں ہوا تھا ورنہ وہ اتنی ریلیکس ہو کر زرانیل خان سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔۔"

"شششش بس اس چھپکلی کو اب میں نہیں چھوڑنے والا تم نے اس کی وجہ سے اتنی ٹینشن لی اور یہ باتھ روم میں بھی شاید تم اس کی وجہ سے بند ہوئی تھی رائٹ کہیں وہ ہمارے روم میں تو نہیں ہے جو تم اتنا ڈر رہی ہو بتاؤ مجھے۔۔۔۔؟؟؟؟" وہ سیدھا ہوا تو ارواح کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا اس نے جلدی سے کمفٹر کندھوں تک کھینچا تھا پل میں پیشانی پسینے سے تر ہوئی تھی اس کے سامنے وہ کس حلیے میں تھی اس کے رخسار تپ کر کندن ہوئے تھے ہارٹ بیٹ بھی حد سے زیادہ تیز ہوئی تھی زرانیل خان اس کی حالت سمجھتا بیڈ سے اٹھا تھا اور اس کی شرٹ اٹھا کر اس کے پاس رکھتے وہ ڈریسنگ روم میں گیا تھا وہ اسے سپیس دینا چاہتا تھا کہ وہ ریلیکس ہو جائے وہ واپس آیا تو وہ ییلو کلر کی شرٹ میں ملبوس ابھی بھی کمفٹر کندھوں تک اوڑھے ہوئے تھی

اس کے لال ہو چکے رخسار زرانیل خان کو اس وقت کافی اٹریکٹ کر رہے تھے وہ اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبا رہی تھی۔۔۔

اس کی یہ حرکت زرانیل خان کو غصہ دلا گئی تھی ان لبوں پر وہ ارواح کا ظالم برداشت نہیں کر سکتا تھا ارواح کے لبوں پر اس کی شدت سے پہلے ہی کٹ لگا ہوا تھا اور وہ انہیں اور اپنے لبوں سے زخمی کر رہی تھی۔۔۔

"نو سٹاپ اٹ ارواح۔۔۔" اس کی آواز کانوں میں پڑی تو ارواح نے جلدی سے لب آزاد کرتے اوپر دیکھا تھا زرانیل خان کو خود کو دیکھتے پا کر اس نے حلق تر کیا تھا اور سر جھکا گئی تھی۔۔۔

"کہاں دیکھی تھی چھپکلی ارواح۔۔۔" وہ اپنی سلیوز کو فولڈ کرتے ایسے پوچھ رہا تھا جیسے وہ واقعی اس چھپکلی کا قتل کرنے والا ہو۔۔۔

ارواح نے حیرت سے ایک جھٹکے میں سر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا وہ تو سمجھی تھی کہ وہ بھول گیا ہو گا لیکن ابھی تک چھپکلی میں الجھا ہوا تھا ارواح کا دل چاہا وہ اس سے پوچھے کیا وہ اس انسان کو بھی سبق سکھائے گا جس نے ارواح کو اتنا عرصہ پریشان کیے رکھا اور اب بھی وہ اس کا پیچھا کہاں چھوڑ رہا تھا ابھی بھی وہ اس کے پیچھے یہاں تک چلا آیا تھا لیکن وہ زرانیل خان کو کچھ بتا نہیں سکی تھی۔۔۔

"وہ پتہ نہیں۔۔۔!!!" وہ مری مری آواز میں بولی تھی وہ تو اس چھپکلی والی بات کو ہی پکڑ کر بیٹھ گیا تھا وہ مزید پریشان ہوئی تھی اگر اسے کچھ پتہ چلتا اصل بات کا تو یقیناً وہ کچھ نہ کچھ کر گزرتا۔۔۔۔

"کیا مطلب تمہیں نہیں پتہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اسے لبوں سے لگایا تھا اس کے

نرم گرم لمس پر ارواح نے حلق تر کیا تھا اور ایک نظر اسے دیکھا تھا وہ اس کے لیے اپنے گھر والوں کو چھوڑ آیا تھا اور وہ کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس نے بامشکل اپنی سسکی روکی تھی زرانیل خان اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا تھا اور فحال چھپکلی والی بات کو وہ سائیڈ پر رکھ گیا تھا لیکن وہ چھوڑنے والا نہیں تھا یہ تو طے تھا کیونکہ اس چھپکلی نے اس کی بیوی کو پریشان کیا تھا۔۔۔۔

"ریلیکس اس ٹاپک کو چھوڑو یہ بتاؤ کھانا کھایا تھا تم نے میرے جانے کے بعد۔۔۔" وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ارواح کو یاد آیا کھانا رکھنے کے چکر میں ہی تو وہ دروازہ بند کرنا بھول گئی تھی اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات در آئے تھے۔۔۔

زرانیل خان نے نرمی سے اس کے ماتھے کو چوما تھا۔

"نہیں کھایا تھاناں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کو چپ دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اس کے جانے کے بعد میڈم نے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا ہو گا تبھی اب خاموش تھی۔

"نہیں۔۔۔!!!" ارواح نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا پہلے ہی بہت سارے جھوٹ بول چکی تھی اب اور کوئی جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی وہ سو سچ بتایا تھا۔۔۔۔ لیکن زرانیل خان کی سرد نگاہیں خود پر محسوس کرتے اس نے حلق تر کیا تھا اس کی وارننگ یاد آئی وہ صاف لفظوں میں کہہ کر گیا تھا کہ ارواح کھانا کھالینا۔۔۔۔

اسے پھر سے خاموش دیکھ کر زرانیل خان نے اسکے لبوں پر اپنی عنابی لب رکھے تھے اس کی سانسوں پر اپنا تسلط قائم کرتے وہ اسے پیچھے بیڈ پر لٹا گیا تھا وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا پوری شدت سے اس کی نازک پنکھڑیوں پر جھکے وہ ان کا رس پی رہا تھا ارواح پل میں نڈھال ہوئی تھی اس کی شدت پر جیسے آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا تھا وہ مشکل سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کے لبوں کی گستاخیوں کو اپنے لبوں پر سہہ رہی تھی وہ نجانے کتنی دیر ان لبوں سے خود کو سیراب کرتے پیچھے ہوا تھا اس کے لب گیلے ہو چکے تھے اور ارواح کے بھی اپنے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے وہ اب ارواح کے گیلے لبوں پر اپنا انگوٹھا رب کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں پر اس کی پہلی والی شدتوں کی سوغاتیں ابھی تک موجود تھیں اس کے لبوں پر اپنے نشان دیکھ کر مقابل کے عنابی ہونٹوں پر مسکان آئی تھی اس کے اوپر جھکتے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ پیچھے لگا گیا تھا۔۔۔

"کھانے کی ضرورت تو بی بی کو ویسے بھی نہیں ہے تو تھوڑا سا رومانس ہو جائے۔۔۔" خماری سے بولتے لب اس کے گلے پر رکھے تھے ارواح مچلی تھی اسے روکنا چاہا تو ناکام ہوئی اس کے لب اب گلے سے نیچے سرکے تھے اوئر ارواح کی چیخ نکلی تھی وہ اس کی بیوٹی بون پر لو بائٹ بنا چکا تھا۔۔۔۔

"پلیز نہیں کریں۔۔۔۔" کپکپاتے لبوں سے یہ تین لفظ مشکل سے نکلے تھے زرانیل خان نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی تیز چلتی سانسیں محسوس

کرتے وہ اس کی کلائیاں آزاد کرتے اس کے اوپر سے اٹھا تھا ارواح نے گہری سانس لی تھی۔۔۔

"جاؤ فریش ہو کر آؤ کھانا کھاتے ہیں پھر۔۔۔" وہ اس کی حالت دیکھتے نرمی سے گویا ہوا تھا ارواح بھاگ کر باتھ روم میں جا بند ہوئی تھی۔۔۔

زرانیل خان کی نظروں نے اس کے باتھ روم میں بند ہونے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

وہ ارواح کی معصومیت پر ہنسا تھا۔۔۔۔

باتھ روم میں بند ہوتے ہی ارواح نے گہرے گہرے سانس بھرے تھے بہت مشکل سے وہ زرانیل خان کو کچھ کہہ کر مطمئن کر سکی تھی لیکن کب

تک وہ یہ سب کر سکے گی وہ جو دھمکی دے کر گیا تھا اگر کبھی زرانیل خان کی موجودگی میں آگیا تو پھر ارواح کیا کرے گی۔۔۔

بہتر تھا کہ وہ خود ہی زرانیل خان کو سب کچھ بتا دیتی تاکہ وہ اس پر اعتبار تو کرتا۔۔۔

لیکن کیسے بتاتی اسے اس کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس وقت حالت اس کی خراب ہی لگ رہی تھی وہ بہت مشکل سے کھڑی تھی۔۔۔

زہن میں سو طرح کی سوچیں آرہی تھیں اس کے سر جھٹک کر واش بیسن پر جھکتے اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے اور ٹاول سے چہرہ خشک کرتے وہ باہر واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔

.....

(نوٹ یہ ارشک ضرغام سپیشل اپیسوڈ ہے جو یوٹیوب نے ریمو کر دی تھی۔۔۔)

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 40

.....

ارشک اس وقت بھی کمرے میں تھی گھر میں ہوئے آرمینا اور عالمیار خان کے واقعے سے بے خبر اس کو کمرے میں بند ہوئے پورا دن چکا تھا وہ وقفے وقفے سے درمیان میں سوتی بھی رہی تھی تو اب نیند بھی آنکھوں سے کوسوں دور تھی نیوشا کی باتیں یاد کرتے وہ پھر سے رو دینے کو تھی آخر کیوں

وہ لڑکی اس کے پیچھے پڑ گئی تھی کہ اسے ایک پل سکون کا سانس نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔

کیوں وہ اس کے پیچھے پڑ گئی تھی آخر وہ اسے جتانا کیا چاہتی تھی کیوں بار بار اتی تھی اس کے سامنے۔۔۔۔ضرغام خان اگر اسے اگنور کرتا تھا اس پر دھیان نہیں دیتا تھا تو اس میں ارشک کا تو کوئی قصور نہیں تھا اس کا بس چلتا تو وہ اس حویلی سے اتنی دور چلی جاتی اس کے مکینوں سے شاید ہی وہ کبھی پھر ملتی۔۔۔۔

اسے حویلی میں موجود ہر انسان سے نفرت تھی۔۔۔۔

اس گھر میں اسے بس ایک آرمینا پسند تھی یا زرانیل خان جو صرف ایک دو دنوں کے لیے ہی آیا تھا وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی تھی اپنے آپ سے بھی اب

اسے الجھن ہونے لگی تھی نیوشا کی باتیں کسی زہریلے ناگ کی طرح ڈسنے لگی تھیں دل کر رہا تھا کہ اس حویلی سے اتنا دور چلی جائے کہ کبھی واپس نہیں آ سکے وہ ہر نماز کے بعد دعا کرتی تھی کہ اس کے بابا کی بے گناہی ثابت ہو جائے تا کہ وہ یہاں سے بچ کر تو چلی جائے۔۔۔

لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی کہ وہ کبھی سردار ضرغام خان کی دسترس سے نکل سکے گی وہ نماز ادا کر چکی تھی اور کچھ کرنے کو بھی نہیں تھا اس کو اب تھوڑی بہت بھوک محسوس ہو رہی تھی کل شام کا کھایا ہوا تھا اب تو بھول لگنی ہی تھی اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا آج کل خود کو وہ بہت ڈل ڈل محسوس کرتی تھی۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے اپنے قدم باتھ روم کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

اس وقت دماغ میں جو سوچیں گردشِ کر رہی تھی جو بلاوجہ وہ چیزوں کو اپنے حواسوں پر سوار کر چکی تھی وہ اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر رہی تھیں ان سے بچنے کے لیے وہ شاور لینے کا سوچ چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ پہلے تو کچھ دیر باتھ روم کے فرش پر کھڑی رہی نجانے کس نکتے پر غور و فکر کرتی رہی تھی لیکن کچھ سوچتے اس نے باتھ ٹب پانی بھرتے باتھ لینے کا سوچتے وہ باتھ ٹب میں بیٹھ گئی تھی اپنے گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھی اپنے امی بابا کی طرف خیال گیا تو آنکھوں سے کہیں سارے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

"امی۔۔۔۔" اپنی ماں کو یاد کرتے وہ سسکی تھی اپنی سسکیاں روکنے کے لیے وہ چہرے پر ہاتھ رکھ چکی تھی نجانے کتنی دیر وہ باتھ ٹب میں بیٹھی رہی تھی اسے خود بھی نہیں پتہ تھا اب تو اس کمرے سے اسے عجیب سی وحشت

ہونے لگی تھی بیڈ کی طرف دیکھتی تو نگاہوں ہے سامنے سر ادر ضرغام خان کی بے باکیاں آتی تھیں اور پھر نگاہیں جیسے خون چھلکانے کو تیار ہوتی تھی اس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اپنے گیلے بالوں کو پیچھے کرتے وہ گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

نجانے ایسے اسے سکون مل رہا تھا ورنہ تو اسے لگ رہا تھا اس کمرے میں رہ کر وہ پاگل ہو جائے گی حرمین بیگم کا خوٗد کے ساتھ رویہ دیکھ کر اس کا دل کٹتا تھا نجانے کیوں وہ اس سے اتنی شدید نفرت کرتی تھیں خیر وہ ایک نہیں تھیں جو اس سے نفرت کرتی تھیں اس حویلی کا ایک ایہ فرد ہی اس سے نفرت کرتا تھا اوٗر سب سے زیادہ سردار ضرغام خان۔

ضرغام خان کو سوچتے اس کا پورا وجود ہچکولے کھانے لگا تھا بدن پر دیئے اس کے نشان جیسے کاٹ کھانے کو ڈور رہے تھے اس انسان کا لمس اس کے پور

پور پر تھا اس کے بدن کا کوئی ایسا حصہ نہیں تھا جیسے سردار ضرغام خان نے اپنے لبوں سے نہ چھوا ہو اس کا بس چلتا تو وہ اپنے جسم کا ہر وہ حصّہ کاٹ دیتی یہاں یہاں سردار ضرغام خان کا لمس موجود تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس کے ہر حصے پر اس ستمگر کے دانتوں کے نشان تھے اس کی گہرایوں پر اپنے لمس کی وہ اتنی گہری چھاپ چھوڑ چکا تھا کہ شاید ہی کبھی ارشک اس کے دیئے ہوئے نشانوں کو مٹا پاتی۔۔۔۔

ارشک کی گردن پر کمر پر اور باقی ہر حصے پر ضرغام خان کے لبوں کے اس کے دانتوں کے گہرے نشان تھے۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے سینے کو دیکھا یہاں ضرغام خان کے دانتوں کے نشان اس کی شدتوں کا ثبوت تھے اس نے پلکیں میچی تھیں آنکھوں سے پھر اشک بہنے لگے تھے جنہیں اس نے بمشکل پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

وہ صبح سے اتنی بار رو چکی تھی کہ اسے اپنا سر دکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا آنکھوں ڈے مسلسل پانی بہنے کی وجہ سے اب آنکھوں کے کناروں پر بھی شدید درد تھا۔۔۔وہ اپنے خیالوں میں پوری طرح سے مگن تھی اس کو یہ احساس بھی نہیں ہو سکا تھا کہ اسے باتھ روم آئے کافی ٹائم ہو چکا ہے۔۔۔۔

باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سوچوں کے بھنور سے نکلی تھی اور اپنے حلیے کو دیکھتے اس کی چیخ نکلی تھی اندر آنے والی ہستی کو دیکھ کر وہ مرنے والی ہو گئی تھی سردار ضرغام خان جو آرمینا اور عالمیار کو جاتے دیکھ کر جان بوجھ کر ڈیرے پر چلا گیا تھا وہ اب رات کے اس پہر واپس آیا تھا۔۔۔

جانتا تھا آرمینا کی امید بھری نظریں اس پر تھیں وہ اسے دیکھ رہی تھی شاید اسے یقین تھا کہ اس کا بھائی اس کی ضرور سنے گا لیکن سردار ضرغام خان مجبور تھا عالمیار خان کی وجہ سے وہ آرمینا کو فحال کچھ نہیں بتا سکتا تھا کیونکہ عالمیار خان کا کہنا تھا وہ صحیح وقت پر خود آرمینا کو اپنے بارے میں سب بتائے گا۔۔۔

وہ مجبور تھا عالمیار خان اپنی مرضی سے صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا تو وہ اس کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

نجانے وہ صحیح وقت کب آنا تھا ان دونوں کے رشتے کو سوچتے ضرغام خان پریشان ہوا تھا جانتا تھا وہ خوش نہیں تھی آج جو کچھ ہوا عالمیار خان اسے سب کچھ بتا چکا تھا آرمینا کی بے وقوفی پر ضرغام خان کو شدید غصہ آیا تھا وہ ایسے کسی غیر انسان کے ساتھ ایسی جگہ پر کیسے جا سکتی تھی۔۔۔

اوُر عالمیار وہاں کیونکر تھا یہ مسلہ نہیں تھا مسلہ تھا آرمینا ایسی جگہ پر تھی کیوں یہ بات اس کے اعصابوں پر ہتھوڑے کی مانند ضرب لگا رہی تھی اگر عالمیار خان نے اسے پہلے اس بارے میں بتا دیا ہوتا تو وہ یقیناً آرمینا کو کچھ نہ کچھ ضرور بولتا لیکن اس نے بعد میں اسے میسج کر کے سب بتایا تھا اوُر ساتھ یہ بھی کہ وہ آرمینا کو کچھ عرصے کے لئے اپنے ساتھ فلیٹ پر رکھے گا کیونکہ یہ وقت کی ضرورت تھی۔۔۔

ضرغام خان مان گیا تھا کیسے انکارِ کر سکتا تھا وہ شوہر تھا اس کا اور جو آرمینا حرکت کر چکی تھی اس کے بعد تو یہ سٹیپ لینا اوُر بھی ضروری ہو گیا تھا ان لوگوں کے لیے کہ وہ آرمینا کی سیفٹی یقینی بناتے تو اس نے عالمیار خان پر سب چھوڑ دیا تھا کہ وہ آرمینا کے لیے بہتر فیصلہ کر سکتا تھا۔۔۔

آرمینا کی آج کی حرکت پر اس کے تنے اعصاب مزید تنے تھے اس بات کو سوچتے رگوں میں دوڑتے خون میں ابال اٹھے تھے اس کی اپنی بہن اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتی تھی بس اسے اس بات کی تسلی تھی کہ عالمیار سب کچھ سنبھال لے گا لیکن وہ ان دونوں کے غصے سے واقف تھا وہ جانتا تھا ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔۔۔

کم تو دونوں ہی ایک دوسرے سے نہیں تھے۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر اپنے روم میں انٹر ہوا تو ارشک کو روم میں نہ پا کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

وہ اسے صاف صاف لفظوں میں کمرے سے نہ نکلنے کی وارننگ دے کر گیا تھا لیکن یہ لڑکی گئی کہاں وہ ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے سوچنے لگا تھا کہیں نہ

کہیں اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر روم سے نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔

پھر اس کی نظر باتھ روم کے دروازے پر گئی تھی جو کہ بند تھا اسے سمجھ لگ گئی تھی کہ وہ باتھ روم میں تھی لیکن پانی گرنے کی آواز نہیں آرہی تھی مطلب وہ رات کے اس پہر باتھ لے رہی تھی اس کی طعیبت پہلے ہی خراب تھی اور اب اوپر سے باتھ اسے ارشک کی لاپرواہی پر غصہ آیا تھا۔۔۔

اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی کیز اٹھائی اور باتھ روم کا ڈور ان لاک کیا تھا کیز واپس ٹیبل پر رکھتے وہ آہستگی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

ارشک جو اپنے خیال میں گم نجانے کن سوچوں میں گم تھی اس کی ایک چیخ نکلی تھی ضرغام خان کو دیکھ کر اوٗر اپنے آپ کو دیکھ کر اس کی حالت ایسی

نہیں تھی کہ وہ سردار ضرغام خان کا سامنا کرتی لیکن وہ گزرتے لمحے اس کے قریب آرہا تھا اس کے ہاتھ اس کی پہنی ہوئی سفید قمیض کے بٹنوں پر تھے جنہیں وہ ایک ایک کر کے کھول رہا تھا ارشک سانس تک روک چکی تھی۔۔۔۔

اسے خود سے قریب آتے دیکھ کر وہ باتھ ٹب کے کنارے سے جا چپکی تھی اپنی حالت دیکھتے وہ مرنے والی ہوئی تھی آنکھیں وہ سختی سے بند کر چکی تھی لیکن اس کے قدموں کی چھاپ جیسے دل پر پڑ رہی تھی وہ آنکھیں تو بند کیے ہوئے تھی لیکن اس کو اپنے قریب وہ محسوس کر رہی تھی جو اب باتھ ٹب کے کنارے پر اپنا ایک گھٹنا رکھتے اگے کو جھکا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر ارشک نے آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھا تھا وہ اس کے آنے کا ٹائم کیسے بھول گئی کیسے بھول گئی کہ وہ آنے والا تھا

آگر یاد رکھتی تو اس وقت سو رہی تھی یوں باتھ نہیں لے رہی ہوتی اس نے اپنے اس عمل کے لیے خود ہزاروں بار ملامت کیا تھا لیکن کیا فایدہ تھا وہ اب اس کے قریب آچکا تھا۔۔۔۔

ارشک مزید پیچھے ہوئی تھی لیکن کب تک وہ اس کے قریب تھا وہ کیسے روک سکتی تھی اسے اس میں نہ تو اتنی ہمت تھی کہ اسے خوُد سے دور جھٹک دیتی اور نہ ہی وہ اسے ایسا کرنے دیتا کیونکہ اس کی جنونیت سے وہ اچھے سے واقف تھی وہ ہمیشہ اپنی مرضی کرتا تھا اس معاملے میں ارشک کی نہیں چلتی تھی اس بچاری کی تو کسی معاملے میں بھی نہیں چلتی تھی ضرغام خان اپنی قمیض اتار کر فرش پر پھینک چکا تھا کسرتی سینہ جس پر کالے مردانہ بال کسرت سے تھے وہ اس وقت شرٹ کی قید سے آزاد تھا سر ادر ضرغام خان نے ارشک کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے برہنہ

سینے سے آلگی تھی ضرغام خان نے دیوار پر لگے رف شاور کے بٹن کو آون کر دیا تھا یکدم سے ان پر ٹھنڈا پانی پڑا تھا ارشک جو پہلے ہی بخار سے تپ رہی تھی اب اس کے لیے یہ سب کچھ سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

سردار ضرغام خان کے بھاری ہاتھوں کو اپنی کمر پر محسوس کرتے اس نے اپنی سسکی مشکل سے روکی تھی ضرغام خان اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے اوپر اٹھائے اس کے لبوں پر جھکتے اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا ارشک کے بدن کا سارا خون اس کے چہرے پر آیا تھا اس کے بھاری ہاتھوں کو اپنے بیک پر محسوس کرتے وہ مچل رہی تھی کچھ لبوں پر ہونے والی جلن کا اثر تھا اور کچھ اس کے ہاتھوں کا لمس وہ مشکل سے اپنے سر دپڑتے وجود کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھی ضرغام خان اس کے لبوں سے لپٹا اپنے پیاسے لبوں کو سیر اب کر رہا تھا۔۔۔

یہ سانسیں اب اس کی عادت بنتی جا رہی تھیں اور عادتیں اکثر محبت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

۔

وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا نجانے کیسا نشہ تھا ان لبوں کا جو انہیں چھوتے ہی مزید بڑھ جاتا تھا کہ وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پاتا تھا اب بھی پوری شدت سے اس کی سانسوں سے وہ اپنی سانسیں الجھائے ہوئے تھا۔۔۔۔

نجانے کتنے لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے ضرغام خان کے ہاتھ اب آگے کو آتے اس کے سینے پر رینگ رہے تھے ارشک مسلسل مچل رہی تھی اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے لیکن وہ اب بس ہو گئی تھی ضرغام خان

کالمس اب کسی زہریلے ناگ کی طرف لبوں کاڈس رہا تھا اس کے لب اب خشک پڑنے لگے تھے سانسیں تھمنے لگی تھیں لیکن مقابل پر تو نجانے کیسی مدہوشی چھائی ہوئی تھی وہ اس کے لبوں کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔۔

اس کی سانس سینے میں اٹکی تھیں جان لبوں پر آئی تو ضرغام خان کو اس کو چھوڑانا پڑا تھا کہ اس کا وجود بالکل ڈھیلا پڑ گیا تھا۔۔۔۔

وہ تو بچاری مزاحمت کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی کیسے کرتی وہ اتنے قریب تھا کہ اس کی اتنی نزدیکی ہی جان لبوں پر لے آئی تھی۔۔۔

اس کے چھوڑتے ہی ارشک نے باتھ ٹب کے کنارے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کی تھی اس کے بدن کے

نشب و فراز اس وقت ضرغام خان کی ساری توجہ کھینچ گئے تھے اس کے گیلے کپڑے سے اس کی دلکشیاں مزید واضح ہو رہی تھیں۔۔۔۔

ارشک کے خوبصورت سراہے کو دیکھتے اس لمحے سردار ضرغام خان سب کچھ بھول گیا تھا وہ بھول گیا تھا کہ حرمین بیگم اسے دوسری شادی کے لیے فورس کر رہی تھیں وہ بھول گیا تھا کہ ارشک اس کے باپ کے قتل کی بیٹی تھی اب تو بہت جلد اس راز سے پردہ اٹھنے والے تھا اصل امتحان تو سردار ضرغام خان کا اس وقت شروع ہونا تھا۔۔۔۔

ان دونوں پر رف شاور کا پانی پڑ رہا تھا اب تو سردار ضرغام خان بھی پانی میں بھیگ چکا تھا ارشک کے لبوں پر کچھ اس کی شدتوں کا اثر تھا تو کچھ رف شاور سے گرتا پانی وہ ابھی تک باتھ ٹب کے کنارے پر گھٹنا ٹکائے بیٹھا تھا ارشک اس کے نزدیک اپنی بکھری سانسوں کو ہموار کر رہی تھی سردار ضرغام خان

نے ہاتھ بڑھاتے اس کے بھیگے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلایا تو ارشک نے اپنی بند آنکھیں آہستہ سے کھولتے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا جس کا بھاری انگوٹھا اس کے نرم و نازک لبوں کو آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا وہ اگے کو جھکا تھا اور اب کی بار ارشک کے نیگ پر لب رکھے تھے۔۔۔۔

اس کی نازک جگہ کو چھوتے وہ اس کی نرمی محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو برداشت کرتے وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔

ارشک مچل کر دور ہونے لگی تو سردار ضرغام خان نے اوپر کو ہوتے ہاتھ ٹب میں چھلانگ لگائی تھی ارشک کے گرد اس کی گرفت سخت تھی وہ چاہا کر بھی اس کے حصار سے نکل نہیں پائی تھی سردار ضرغام خان کی بھاری انگلیاں اب اسے اپنی کمر میں پیوست ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"کیوں جھٹکا مجھے۔۔۔؟؟؟" سردار ضرغام خان پیچھے کو ہوتا تقریباً باتھ ٹب میں لیٹ چکا تھا اور ارشک کو اپنے حصارِ میں قید کیا تھا وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی ضرغام خان کی بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔

اس کا خود سے جھٹکا ضرغام خان کی انا پر وار کر گیا تھا اس کو خود سے دور جھٹک کر وہ سردار ضرغام خان کے غصے کو ہوا دے چکی تھی جو اس نازک جان پر بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد مجھے یوں خود سے دور جھٹکا تو بہت برا پیش آؤں گا ارشک ضرغام خان سمجھی تم۔۔۔" اس کی گردن پر دانت گاڑے تو وہ چیخی تھی گردن پر اس کے لبوں سے شدید جلن ہو رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان کے ہاتھ پیچھے اس کی فراک کی ڈوری کھول چکے تھے۔۔

اوڑ فراک ارشک کے کندھوں سے نیچے سرکتی اس کے اوپری حصے کو برہنہ کر گئی تھی وہ مرنے والی تھی سردار ضرغام خان کی نگاہوں کا مرکز دیکھتے ضرغام خان مدہوشی سے اس کی بیوٹی بون پر جھکتے اپنے لب گاڑ گیا تھا۔۔۔۔

ارشک سسکی تھی اس ستمگر کا لمس ہمیشہ اسے تکلیف دیتا تھا وہ قربت کے ان لمحات میں اپنی کرتا تھا ہمیشہ لیکن وہ کہاں تھی اس کی کیا حیثیت تھی اس کی یہ وہ سوال تھا جو ہر وقت ناگ کر اسے ڈستا تھا اس سوال کا جواب شاید اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے ہوئے پوری شدت سے لبوں کو حرکت دی تھی ارشک اس کے تنگ حصارِ میں مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے باتھ لینے کا سوچا ضرغام خان اب مدہوش ہو چکا تھا اس کا یہ سلگتا لمس اس کی یہ بات

جسارتیں اسے اب پوری رات برداشت کرنی تھیں ضرغام خان نے فراک کو اور نیچے کسکاتے ہوئے اس کے بیلی بٹن پر لب رکھے تھے وہاں سے ہوتے وہ اوٗر نیچے آیا تھا اس کی رات والی شدتوں کے نشان ابھی تک گہرے تھے اور اب یہ سب پھر سے ارشک نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے اس کے دہکتے لمس کو برداشت کیا تھا جس میں ہر گزرتے لمحے شدت آرہی تھی۔۔۔

اب تک شاور کا پانی ان پر پڑ رہا تھا ضرغام خان نے اس کے پیٹ ہر موجود یہ شبنمی قطرے اپنے لبوں سے چنے تھے ارشک نے اپنی پوری طاقت لگائی تھی اسے خود سے دور دھکیلنے کی وہ باتھ ٹب سے نکلنے لگی تو پانی کی وجہ سے وہ پیچھے کو مڑی تھی اوٗر کسی پکے ہوئے آم کی طرح سردار ضرغام خان کے کشادہ برہنہ سینے کا حصہ بنی تھی فراک کندھوں سے نیچے اس کے بھیگے بدن کی دلکشیاں واضح کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے اٹھنے سے فراک مزید نیچے ہوئی تھی ارشک تو اس وقت باہر نکلنے کی کوشش میں تھی وہ اس کع پکڑ تک نہیں پائی تھی لیکن اب اسے اس بات کا احساس اچھے سے ہو چکا تھا کہ وہ بہت بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔۔

ارشک نے لبوں کو میچا تھا اب جانتی تھی کہ مقابل کا سارا غصہ اس کے نازک وجود پر نکلے گا۔

"کیا کہا تھا یہ سردار ضرغام خان کی گرفت ہے اس میں آئی بھی تم میری مرضی سی تھی نکلو گی بھی میری مرضی سے۔۔۔"وہ بولتا اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے زور سے دبا چکا تھا۔۔۔۔

ارشک کو شدید درد ہوا تھا اس کے ہاتھ اب اس کی گہرایوں میں سرائیت کر رہے تھے لب اس کی گردن پر رینگ رہے تھے۔۔۔

شاید وہ اس کی مزاحمت پر اسے سزا دینے والا تھا اور وہ کیا تھی ارشک اچھے سے جانتی تھی اس کی حالت اس وقت کافی نازک پورا بدن اس وقت ضرغام خان کے سینے پر تھا۔۔۔۔

ضرغام خان کے لب اس کی گردن پر جنونیت کی چھاپ چھوڑ رہے تھے تو ہاتھ اس کی گہرایوں کو محسوس کر رہے تھے اس کے جزبات مزید شدت اختیار کر گئے تھے وہ اس کے سینے سے لگی اسے جیسے دہکتے انگاروں پر لوٹا گئی تھی وہ اس کو خوُد کے ساتھ لگاتے اس کی گردن سے لب نیچے سرکاتے ہوئے اس کے ابھاروں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا معا اس کی مزاحمت یاد آئی تو اس نے زور سے دانت گاڑے تھے ارشک کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا اس کے دانتوں سے شدید جلن محسوس ہو رہی تھی اب تو پچھتائی تھی کہ کیوں اس نے باتھ ٹب سے نکلنے کی غلطی کی وہ سردار ضرغام

خان کے غصے کو ہوا دے چکی تھی وہ اس کے فراک مزید نیچے کر گیا تھا باتھ ٹب شاور آون ہونے کی وجہ سے کھیچا کھیچ پانی سے بھر گیا تھا ارشک مشکل سے اس کی شدتوں کو سہہ رہی تھی۔۔۔

جو ہر لمحے بڑھ رہی تھی سردار ضرغام خان نے دیوار پر ہاتھ مارتے شاور آف کر دیا تھا ایک نظر اسے دیکھا جو اس کے سینے پر ٹوٹی بکھری حالت میں پڑی تھی اوٗر اس کا ہلکا ہلکا کانپتا سراپا سردار ضرغام خان کی آنکھوں میں اس وقت اس کی طلب جاگی تھی جذبات اس لمحے اس پر پوری طرح سے غالب آ چکے تھے۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ارشک کو باتھ ٹب سے باہر نکالا تھا وہ پہلے ہی بیمار تھی اب پانی میں رہتی تو اس کے لیے مشکل ہوتا سردار ضرغام خان کو برداشت کرنا اور اس وقت سردار ضرغام خان کوئی رسک افورڈ نہیں کر سکتا تھا اس

لمحے اس کی طلب رگوں میں خون کی طرح دوڑنے لگی تھی اس لمحے اسے وہ بانہوں میں چاہئے تھی۔۔۔

ارشک جیسے ہی باتھ ٹب سے نکلی سے ہاتھ پیچھے لے جاتے جلدی سے اپنی فراک ٹھیک کرتے ڈوری بند کی تھی دوپٹہ اس کا تھا نہیں تو پوری بھیگی فراک جیسے اس کے سراپے کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

ضرغام خان نے خود بھی باتھ ٹب سے باہر چھانگ لگائی تھی ارشک جو جان بخشی پر سکون کا سانس خارج کرتی باتھ روم سے گیلے کپڑوں میں ہی نکلنے والی تھی سردار ضرغام خان اسے بازوؤں سے پکڑے شاور والی جگہ پر لیتے شیشے کا گلاس وال بند کر چکا تھا اور ہاتھ مارتے شاور آون کر چکا تھا ارشک کی وہ حالت تھی ایک جگہ سے بچی تو دوسری میں پھنسی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کو بیک سے تھام کر اس کی کمر کو اپنے سینے سے لگایا تھا کہ اس کی بیک ضرغام خان کے برہنہ سینے سے ٹکرائی تھی ضرغام خان نے ہاتھ آگے لے جاتے اس کے پیٹ کے گرد باندھے تھے اس کی بھاری انگلیوں کو اپنے پیٹ پر محسوس کرتے ارشک کی ٹانگیں شل ہوئی تھیں اگر اسے سردار ضرغام خان نے مضبوطی سے تھاما ہوا کہ کرتا تو اس لمحے وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔

"چھوڑیں۔۔" وہ پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی۔

"جب ہاتھ لے لیا ہے تو شاور لینے میں کیا پرابلم ہے تمہیں ویسے بھی کوئی غیر نہیں ہوں شوہر ہوں تمہارا تو مجھ سے کیسا پردہ۔۔۔۔" وہ اس کی فراک کی بیک پر لگی ڈوری اب کی بار کھولنے کے بجائے توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

ارشک نے مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے اس کی گستاخیوں کو سہا تھا وہ اب اس کی گردن پر اپنے سلگتے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا ارشک اور اس پر شاور سے پانی برس رہا تھا معاضر غام خان کو اس کی حالت کا احساس ہوا تو اس نے اسے شاور کے نیچے کھڑا کرتے ساتھ شاور لیا تھا ارشک کی کوئی مزاحمت کام نہیں آئی تھی اس نے اپنی من مانی کی تھی ارشک اس وقت باتھ روب پہنے کھڑی تھی جب کہ ضرغام خان کے کسرتی وجود پر صرف وائٹ کلر کا ٹروزار تھا وہ سر جھکائے کھڑی تھی شرم اتنی تھی کہ نظریں اٹھنا اس وقت دُنیا کا سب سے مشکل کام لگا تھا ضرغام خان باتھ روم سے اٹیچ ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر واپس باتھ روم میں آیا تو ارشک کو اس شارٹ سے باتھ روب میں دیکھ کر اس کی نگاہوں میں خماری سی بھری تھی۔۔۔۔

وہ اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھر چکا تھا ارشک اس کے مہک محسوس کرتی اپنی آنکھیں ایک بار پھر سے بند کر چکی تھی ایک یہ کام تھا جو وہ آسانی سے کر سکتی تھی۔۔۔

اسے لیے وہ روم میں آیا اور اس کے نازک سے وجود کو لا کر بیڈ پر پٹخا تھا وہ نخرے اُٹھانے کا عادی نہیں تھا اور ارشک کے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

اگر اس وقت اسے اپنی طلب سے مطلب نہیں ہوتا تو شاید وہ اس کا اتنا خیال بھی کرتا۔۔۔

اس کے پٹخنے پر ارشک درد سے کراہی تھی اس کے بال گیلے تھے اسے گیلے بالوں سے الجھن ہو رہی تھی لیکن ضرغام خان کو بیڈ کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ پیچھے بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی ضرغام خان اس کے اوپر جھکتے اس کے

لبوں کو پھر سے اپنی پر شدت گرفت میں قید کر چکا تھا ارشک نے زور سے بیڈ شیٹ کو دبوچا تھا وہ پوری شدت دکھا رہا تھا ان لبوں پر لیکن ارشک کے لیے اس کے لمس کو سہنا آسان نہیں تھا سردار ضرغام خان نے اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اسے اپنے لبوں سے چوما تھا لیکن عمل میں شدت تھی اس کا لمس شدت لیے ہوئے تھا جسے سہنا ارشک کو اس وقت بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ ان لبوں کے جام سے خود کو سیراب کر رہا تھا وہ اب پورا اس پر آتے اسے بیڈ پر شفٹ کرتے اس کے دائیں بائیں بازو رکھ چکا تھا کہ ارشک اس کے حصار میں قید ہو چکی تھی یہ تو طے تھا کہ آج وہ پھر سے پوری رات اسے اپنی شدتوں سے نڈھال کرنے والا تھا اگلے لمحات کا سوچتے

ارشک کی پیشانی پسینے سے بھیگی تھی ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھی نم ہوئی تھیں آنکھوں میں نمی تھی جسے پیچھے دھکیلنے کی وہ ناکام سعی کر رہی تھی۔۔۔

سردار ضرغام خان کہیں ثانیے اس پر جھکے رہنے کے بعد اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا ارشک نڈھال ہو چکی تھی صرف اس لبوں کے لمس سے۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کے ہاتھوں سے بیڈ شیٹ نکال کر اس کی مومی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے انہیں پیچھے لگایا تھا ارشک کا وجودِ پھر سے گرم ہونے لگا تھا شاید اتنی دیر پانی میں رہنے کی وجہ سے وہ پھر سے بخار میں مبتلا ہو رہی تھی لیکن آج جیسے ضرغام خان کے جذبات مچل رہے تھے مشکل تھا کہ اج کی رات وہ اپنے جذبات کو تھپکی دے کر سلا دیتا رات نجانے کیسے اس نے ارشک کو بخش دیا تھا پر آج اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اچانک سے اس کے باتھ روب کی ڈوری کھینچ کر توڑ ڈالی تھی۔۔۔

"آج کی رات میرے سلگتے جزبات کو ٹھنڈک تُمہارا یہ نازک وجود پہنچائے گا میرے بدن کی گرمی سے یہ اندازہ ہو تو گیا ہو گا کہ سردار ضرغام خان آج تم پر کوئی رحم نہیں کھانے والا۔۔۔" وہ ایک جھٹکے میں باتھ روب کو اس کے تن سے جدا کرتے دور پھینک چکا تھا ارشک نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں وہ گہرائی سے اس کے متناسب سراپے کا جائزہ لے رہا تھا اور پھر اس نے اپنی انگلیوں سے اس کے بیلی بٹن کو چھوا تھا۔۔۔

جزبات مزید سلگے تھے تن بدن میں جیسے ایک اگ سی لگی تھی لب بھیچے ہوئے وہ اس کے نازک وجود پر گرفت کافی سخت کر گیا تھا اس کے لب اب ارشک کے دل کے مقام پر تھے وہاں وہ دانت گاڑ چکا تھا اس کے لمس میں

ہر گزرتے لمحے تیزی آرہی تھی ارشک کے لیے یہ سب سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ مزاحمت کر کے اس کے غصے کو ہوا نہیں دینا چاہتی تھی پہلے وہ باتھ روم والا واقعہ بھولی نہیں تھی جب اس نے باتھ ٹب سے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی اور اوُر سردار ضرغام خان کی بانہوں میں جا گری تھی۔۔۔۔

ضرغام خان اب اس کے دل کش نقوشِ کو اپنے لبوں سے چھوتے ان کی نرمی کو محسوس کر رہا تھا ارشک کی ٹانگیں پینک ہونے لگی تھی سر ادر ضرغام خان کا بھاری وجودِ اس کے نازک وجود کے اوپر پوری طرح سے آچکا تھا وہ اس کا وزن برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔اس کی ٹانگیں ہلتی دیکھ کر ضرغام خان نے اس کی ٹانگوں کو اپنی بھاری ٹانگوں سے لاک کیا تھا کہ اب اس کا رہا سہا وجودِ بھی ارشک کے اوپر تھا۔۔۔۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کو آنکھیں بند کیے ایسے لیٹے دیکھا تو اس نے تھوڑا سا اوپر ہوتے ایک زبردست جسارت کر ڈالی تھی ارشک کا سانس کہیں سینے میں اٹکا تھا وہ سانس روک چکی تھی مزاحمت کرنے کی طاقت تو پہلے ہی ختم تھی اب تو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کچھ ہی لمحوں میں وہ بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔

"شیور رسپانس۔۔۔" وہ اس کے کان کے پاس جھکتے غرایا تھا اس کا ایسے پڑے رہنا شاید ضرغام خان کو تپش دلا گیا تھا تبھی وہ اسے اچھے سے باور کروا گیا تھا یہ۔۔۔۔

وہ اس کے وجود میں مکمل کھوتے اس کے ایک ایک حصے پر اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا ارشک کرتی بھی تو کیا خاموشی سے اس کے لمس کو اس کی

شدتوں کو سہنے کی کوشش کر رہی تھی ضرغام خان اس میں کھوتے اپنے اوٗر اس کے درمیان کے سارے پردے گرا چکا تھا۔۔۔

وہ اس میں مکمل گم ہوتا جا رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی ضرغام خان کا پارہ ہائی ہوا تھا ایسے ڈسٹرب کیے جانے پر وہ اس وقت ایسی کنڈیشن میں نہیں تھا کہ ارشک کے پاس سے اٹھ کر کہیں جاتا اس وقت یہ اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔۔۔

"کون ہے۔۔۔" سو ایسے ہی ہانک لگائی تھی اس کی تند و تیز آواز سن کر دروازے پر موجود ملازمہ نے حلق تر کیا تھا سب ملازمین کی جان جاتی تھی سردار ضرغام خان کے غصے سے اس وقت وہ حلق تر کر کے کوشش کر رہی تھی کہ وہ کیسے ضرغام خان سے بات کرے۔۔۔

"کون ہے۔۔۔۔؟؟؟" اب کی بار آواز پہلے سے زیادہ تیز اور کاٹ دار تھی کہ ارشک سہم سی گئی تھی ضرغام خان نے اس پر اور خود پر کمفٹر اوڑھا تھا کہ ان دونوں کے وجود اس میں چھپ سے گئے تھے۔۔۔

"سردار۔۔۔۔سائیں۔۔۔۔۔بی۔۔۔۔بی جان۔۔۔۔ آپ کو کھانے کے لئے۔۔۔۔۔۔بلا۔۔۔۔۔رہی۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔۔!!!" ملازمہ نے بہت ہمت کرتے یہ فقرہ بولا تھا۔۔۔

"مُجھے بھوک نہیں ہے جب ہو گی کھالوں گا اور اب مجھے کوئی ڈسٹرب مت کرو جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ کڑک دار آواز میں بولا تو ملازمہ تیزی سے وہاں ڈے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

ضرغام خان جانتا تھا کہ وہ جا چکی ہے سو اس نے اپنا دھیان ارشک کی طرف گیا تھا جو دروازے پر ہوتی دستک سے یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ بچ گئی ہے سردار ضرغام خان کے لب طنزیہ انداز میں مسکرائے تھے۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگا بچ گئی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی ٹھوڑی پر دانت گاڑتے ہوئے بولا تھا جس پر ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"مسز ارشک ضرغام خان پھر سے جھوٹ اس دن کیا کہا تھا میں نے جھوٹ نہیں بولنا مجھ سے پھر کیوں بول رہی ہو جو دل میں ہے وہ بتاؤ اس جھوٹ کا کیا مطلب ہے مجھے بیوقوف سمجھتی ہو جسے کچھ پتہ نہیں ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے رخساروں پر بے دردی سے لب گاڑتے ہوئے غصے سے بولا تھا یہ غصہ تھا کس بات کا ارشک کو معلوم نہیں تھا شاید ملازمہ کے ایسے ڈسٹرب

کرنے کا یا کچھ اور لیکن اس کا نشانہ ارشک ہی بنی تھی جو اس وقت اس کے پہلو میں تھی۔۔۔۔

"نہیں میں نہیں ہاں۔۔۔۔" وہ جو پھر سے اس کی بات کی نفی کرنے والی تھی اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے ہوئے وہ اعتراف کر چکی تھی کہ وہ جانتا تو پہلے سے تھا اب چھپانے کا فایدہ بھی تھا۔۔۔۔

"گڈ ویری گڈ آخر کار ان لبوں نے سچ بول ہی دیا۔۔۔" اس کے لبوں پر اپنی مونچھوں رگڑتے ہوئے وہ طنزیہ انداز میں بولتے اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا انداز پہلے کے جیسا تھا پوری شدت دکھا رہا تھا اس کے نازک لبوں پر۔۔۔۔

ارشک کے ہاتھ بے ساختہ اس کمر پر گئے تھے وہ جو مدہوشی سے اس کے لبوں سے خود کو سیراب کر رہا تھا ارشک اس کی کمر پر ناخن گاڑ چکی تھی اتنی شدت وہ دکھا رہا تھا برداشت کرنا ارشک کے لئے آسان نہیں بے حد مشکل تھا۔۔۔

اپنی کمر پر ضرغام خان کو مٹھی سی چھبن ہوئی تھی لیکن وہ اس کے لبوں کو آزاد کرنے کے بجائے اپنے لمس میں تیزی لا چکا تھا۔۔۔

اور پھر لبوں سے ہٹتے وہ اس کی گردن پر آیا تھا روم میں اس وقت مکمل اندھیرا تھا اور سردار ضرغام خان کی بے باکیاں بے قراریاں عروج پر تھا وہ اس کے نازک وجود پر اپنی گرفت سخت کرتے اس کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا لمس میں ہر گزرتے پل تیزی آ رہی تھی وہ کچھ ہی لمحوں میں ارشک کی جان کو ہلکان کر چکا تھا اپنی شدتوں سے لیکن اس کا عمل تھا کہ رکنے کے

بجائے تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا وہ رات کے سارے بدلے ابھی لے رہا تھا۔۔۔

کمرے میں ارشک کی مدھم مدھم سرگوشیوں کا راج تھا جنہیں سنتے وہ مزید بہک رہا تھا۔۔۔

گزرتی رات وہ اس کے ٹوٹے بکھرے وجود کو خود میں قید کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

آنے والے کل سے انجان وہ اس کے وجود میں گم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو آج رات اپنے پیاسے لبوں کو سیراب کر رہا تھا کل کیا لانے والا تھا اپنے ساتھ اس کا پتہ تو کل ہی چلنا تھا۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 41

.....

(ماضی)

دروازے پر دستک ہوئی تو ارتضیٰ خان نے آنکھ کھولی تھی صبح کے تقریباً دس بج رہے تھے انہیں سوئے کافی دیر ہو گئی تھی وہ مہنا کے وجود کو اپنے سینے سے بیڈ پر شفٹ کیا تھا وہ شاید گہری نیند میں تھی انہون نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا تھا خوُد اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔

"وہ سردار سائیں بی بی جان آپ کو ناشتے کے لیے بلا رہی ہیں کہہ رہی ہیں آج آپ باہر نہیں آئے ہیں جبکہ باقی سب لوگ ناشتہ کر چکے

ہیں۔۔۔"ملازمہ نے نظریں جھکائے بی بی جان کا پیغام انہیں دیا تھا جس پر ارتضیٰ خان نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا وہ کیسے بھول گئے کہ ناشتے کے ٹائم سب لوگ ایک ساتھ ہوتے تھے وہ پوری رات جاگتے رہے تھے شاید اسی وجہ سے وہ دونوں اتنی دیر سوتے رہے تھے۔۔۔

اُنہوں نے ملازمہ کو بھیجا اور خود اندر آ گئے تھے۔۔۔

ان کا دل تو نہیں کر رہا تھا منہا کو نیند سے جگانے کا لیکن پھر بی بی جان کے بلاوے کا سوچتے ہوئے وہ مجبور ہو گئے تھے۔

"منہا منہا۔۔۔"انہوں نے اس کے قریب بیٹھتے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیار سے پیچھے کیا تھا وہ ان کی انگلیوں کے لمس پر کسمکائی تھی اور اپنی آنکھیں کھولی تھی وہ اس پر جھکے ہوئے تھے۔

"اٹھ جاؤ ناشتے کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔" وہ اس پر سے کمفٹر ہٹاتے ہوئے اسے بیڈ سے کھڑا بھی کر چکے تھے منہا شاید ابھی بھی نیند میں تھی جو ان کے سہارے ہی کھڑی تھی۔

"اتنی لیٹ ہو گئی۔۔۔۔؟؟؟" اس کی نظر گھڑی پر گئی تو وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی جس پر ارتضیٰ خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں تم چینج کرو جا کر ہم پھر جائیں گے۔۔۔۔" وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے پیار سے بولے تھے جس پر وہ ہلکا سا مسکرا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی واپس آئی تو بلیو کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک میں ملبوس تھی جس کی سائیڈوں پر ہلکے سے کڑھائی سے پھول بنائے گئے تھے نیچے بلیو کلر کا ہی ٹروزار تھا اور سر پر دوپٹہ اوڑھے بنا کسی میک اپ کے وہ اس وقت ارتضیٰ خان کی نگاہوں میں خماری سی بھر گئی تھی۔

وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آئے تھے جو دوپٹے کے کونوں کو اپنی انگلیوں میں مڑوڑتے ہوئے قدرے فاصلے پر کھڑی تھی سردار ضرغام خان نے اس کو اپنے قریب کیا تھا اور اس کے لبوں پر جھکتے انہیں اپنے لبوں سے چھوا تھا۔

"چلو۔۔۔" وہ اسے لیے روم سے نکلے تھے منہا کو گھبراہٹ ہو رہی تھی سب لوگوں سے نجانے سب کا ری ایکشن کیسا ہو گا اس کے ساتھ اور پھر وہ جو ایک انجان تھی سب کے درمیان وہ نجانے کیا سلوک کریں اس سے ساتھ۔۔۔۔

"اسلام علیکم بی بی جان۔۔۔!!" وہ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی ان کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا کیونکہ شمس خان باہر جرگے میں چلے گئے ہائے تھے اور مرتضیٰ خان ڈیرے پر کام کے سلسلے میں بس حویلی میں فرحین اور حرمین تھیں اور بی بی

جان وہ دونوں تو اپنے اپنے کمروں میں تھیں اور بی بی جان نے ہی ملازمہ کے ہاتھوں پیغام بھجوایا تھا ارتضیٰ خان کے کمرے میں۔

"وعلیکم السلام یہ کوئی وقت ہے جاگنے کا۔۔۔؟؟" انہوں نے جتانا مناسب سمجھا تھا۔

"جی بی بی جان وہ بس آنکھ ہی دیر سے کھلی تھی آو منہا بیٹھو تم بھی بی بی جان کو سلام کرو۔۔۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ بیٹھا چکے تھے جس پر وہ ڈرتی ڈرتی بیٹھ بھی گئی تھی اور بی بی جان کو سلام کیا تھا۔

جس کا انہوں نے لیے دیئے انداز میں جواب دیا اور پھر ارتضیٰ خان اور منہا نے ناشتہ کیا تھا ناشتے کے بعد ارتضیٰ خان کو کسی کام کی وجہ سے باہر جانا پڑا تھا

سو وہ نکل گئے تھے اور منہا کمرے میں آ گئی تھی سب لوگ اس کے لیے اجنبی تھی اسے کافی عجیب سا فیل ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں آتی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی کہ کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اور اس کے قریب پہنچتے ہوئے وہ اس کی گردن کو اپنی گرفت میں دبوچتے ہوئے منہا کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔!!!" وہ ڈری تھی۔

"تمہیں میں جان سے مار ڈالوں گی تمہاری وجہ سے ارتضیٰ خان میرے نہیں ہو سکے ہیں۔۔۔" حرمین اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی وہ مسلسل چیخ رہی تھی اور فرحین اپنی بہن کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی تھی۔

"معاف کرنا ان کے ساتھ دماغی مسئلہ ہے۔۔۔!!" وہ معذرت کرنے کے سے انداز میں بولتی ہوئی حرمین کو وہاں سے لے گئی تھی اور کمرے میں آتے ہی حرمین کو بیڈ پر بٹھایا تھا۔

•••••

منہا ڈر گئی تھی لیکن ارتضیٰ خان سے اس نے کسی بات کا ذکر نہیں کیا تھا لیکن اس کے بعد وقفے وقفے سے حرمین اسے پریشان کرتی رہی تھی بی بی جان نے اسے کمرے میں بلا کر کہا تھا کہ ارتضیٰ خان کو اس بات کی بھنک نہ پڑے اور وہ ڈر گئی تھی کہ کہیں بی بی جان اس پر غصہ ہی کریں سو وہ خاموش ہو گئی تھی دن سبک رفتاری سے گزر رہے تھے ارتضیٰ خان کی محبت اس کے لیے ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی ان کا بس چلتا تو وہ دنیا کی ہر خوشی اس کے قدموں پر لا کر دیتے۔

ان کی شادی کو اب دو تین مہینے ہو چکے تھے اور اس وقت میں وہ ایک بار بھی اپنے بھائی سے مل نہیں سکی تھی وجہ تھی کہ ارتضیٰ خان کاموں میں اُلجھے ہوئے تھے حالانکہ انہوں نے اسے کہا تھا کہ وہ اسے لے کر جائیں گے اس کے گھر۔۔۔

اوَر آج وہ لوگ جا رہے تھے منہا اس وقت تیار کھڑی تھی اور ارتضیٰ خان بھی تیار تھے اور اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے آئے تھے۔

"کہاں جا رہے ہو ارتضیٰ خان۔۔۔؟؟؟" شمس خان کڑک دار آواز میں بولے تھے جس پر منہا ارتضیٰ خان کی چوڑی پیٹھ پیچھے چھپ گئی تھی۔

"بابا وہ منہا کو اس کے گھر لے کر جا رہا ہوں ایک بار بھی نہیں جا سکی ہے یہ اپنے گھر۔۔۔!!!" وہ ان کے پاس آتے سنجیدگی سے بولے تھے۔

"اب یہ ہماری بہو ہے اس کا ایک مقام ہے یہ وہاں نہیں جائے گی اگر کسی کو اس سے ملنا ہوا تو وہ خود یہاں آئے گا یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔!!!" انہوں نے واضح طور کہہ دیا تھا۔

"لیکن بابا۔۔۔"

"ارتضیٰ خان ہم مزید بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں۔۔" وہ پہلے سے زیادہ غصے میں بولے تھے کہ منہا کا سر چکرایا تھا وہ پہلے ہی خود کو ٹھیک محسوس نہیں کر رہی تھی اور ارتضیٰ خان کو اس وجہ سے نہیں بتایا کہ کہیں وہ جانے سے انکارِ نہ کر دے۔۔۔۔

لیکن اب ایک دم سے چکرا کر وہ اپنے توازن کو برقرار نہیں رکھ سکی تھی اس سے پہلے کہ وہ گرتی ارتضیٰ خان نے اسے بانہوں میں بھرا تھا اور اندر روم میں لے گئے تھے۔

.....

(حال)

نیوشا جلی کٹی یہاں سے وہاں ٹہل آرہی تھی جب ضرغام خان واپس آیا تھا وہ اس سے بات کرنے اس کے کمرے میں گئی تھی لیکن وہ کمرے میں نہیں تھا باتھ روم کا دروازہ بند تھا اور ارشک بھی کمرے سے غائب تھی اس کا مطلب تھا وہ دونوں ایک ساتھ تھے وہ تب سے جل رہی تھی بس نہیں کر رہا تھا سب

کچھ تہس نہس کر دے اپنی خالہ کی بات یاد تھی اسے لیکن نجانے کیوں اسے ضرغام خان کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

وہ ارشک کی طرف جھک رہا تھا یہ بات اس کے بدن جو جلتے انگاروں پر جھسا رہی تھی جانتی تھی وہ لڑکی خوبصورت تھی اور ضرغام خان کے ساتھ اس کے کمرے میں ہوتی تھی تو وہ مرد تھا جب پہلو میں جائز رشتہ تھا تو وہ کیونکر اور کب تک خوُد کو کنٹو کرتا۔۔۔ان دونوں کو باتھ روم میں ایک ساتھ سوچ کر وہ مرنے والی ہو چکی تھی۔۔۔ملازمہ کو بھی سردار ضرغام خان کے کمرے میں اس نے بھیجا تھا کہ وہ بی بی جان کا نام لے ورنہ نیوشا کے نام پر ہی وہ بھڑک جاتا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ملازمہ نے آکر اسے بتایا تھا کہ سردار ضرغام خان نے کھانے سے منع کر دیا ہے وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی یقیناوہ اس وقت اس کے قریب ہو گا۔۔۔

یہ خیال ناگ کی طرح ڈس رہا تھا اسے۔۔۔۔

وہ مسلسل اپنے روم میں ٹہل رہی تھی حرمین بیگم تو خاصی مطمئن تھیں نجانے وہ کیا کرنے والی تھیں لیکن نیوشا اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھنے والی تھی۔

"اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ لڑکی اوَر اس کا باپ بے قصور ہے تو پھر وہ ضرغام خان کی زندگی سے نکل جائے گی لیکن میرے پاس تو کچھ ایسا نہیں ہے جس سے میں یہ ثابت کر سکوں کہ ارشک کا باپ قتل نہیں ہے کچھ سوچ نیوشا کچھ سوچ۔۔۔!!!" وہ اپنے دماغ میں ایک پلان لاتے اس کے متعلق سوچنے لگی تھی۔

"یہ کیا تم رات کے اس پہر ادھر اودھر چکر لگا رہی ہو نیوشا سونا نہیں ہے تم نے کیا۔۔۔!!!" الیمشہ نجانے کہاں سے ٹپک پڑی تھی اس کے روم میں اور کب سے اسے ٹہلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"تم یہاں تمہیں کوئی کام ہے مجھ سے۔۔۔!!!" وہ جو گہری سوچوں میں گم تھی اس کا ایسے ڈسٹرب کرنا اسے پسند نہیں آیا تھا تبھی وہ سنجیدگی سے بولی تھی جس پر الیمشہ نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں تمہیں دیکھا تو چلی آئی میں پریشان ہو۔۔؟؟" وہ خود ہی اندر آگئی تھی۔

"ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟" اس نے صاف گوئی سے کام لیا تھا وہ پریشان تھی کب تک یہ بات چھپا سکتی تھی بھلا۔۔۔

"دیکھو میں جانتی ہوں تم بھی میری طرح ضرغام خان کو پسند کرتی ہو۔۔۔"

"تمہاری طرح کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔؟؟؟"نیوشا کے سر پر لگی تھی یہ سن کر میری طرح سے۔۔۔

"میرا مطلب ہے جیسے میں زرانیل خان کو پسند کرتی ہوں تم اسی طرح ضرغام خان کو پسند کرتی ہو لیکن ہم دونوں کی قسمت لگتا ہے خراب ہے ہماری قسمت میں پیار لکھا ہی نہیں ہے۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی نیوشا بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی الیمشہ بھی پریشان تھی جب سے زرانیل خان گیا تھا تب سے اس نے کافی بار اس کا نمبر ٹرائے کیا تھا لیکن زرانیل خان نے کال ریسیو نہیں کی تھی۔۔۔

"لیکن میں ضرغام خان کو ایسے نہیں جانے دوں گی وہ میرا ہے اور میں اسے حاصلِ کر کے رہوں گی چاہیے مُجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔۔۔"نیوشا کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے الیمشہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم کامیاب ہو جاؤ گی مجھے یقین ہے خالہ جان تمہیں اپنی بہو بنانا چاہتی ہیں وہ ضرور ضرغام خان کو منالیں گی تم بہت خوش قسمت ہو نیوشا ایک میں ہوں جس کا انتظار ہے اسے میرے جذبات کی قدر نہیں ہے اور میں پاگلوں کی طرح اسے چاہتی ہوں۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کر رہی تھی نیوشا نے آج پہلی بار غور سے الیمشہ کی باتیں سنی تھیں ایک پل کے لیے اسے برا لگا تھا کہ وہ بھی تو اسی کی طرح تھی پیار میں بے بس۔۔۔

"تم دعا کرو اگر تمہارا پیار بھائی کے لیے سچا ہوا تو وہ تمہیں مل جائیں گے لیکن پھر وہی بات کہ یہ سب کچھ مشکل ہے تمہاری طرف کہ بھائی اس لڑکی کو پسند کرتے ہیں جبکہ سردار ضرغام خان اس لڑکی سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔!!!" وہ بولی تو الیمشہ نے سر ہلایا تھا کہ یہی سچ تھا لیکن قسمت تو دعا سے بدل سکتی تھی وہ دعا تو کر ہی سکتی تھی ہاں اب اسے زرانیل خان کو پانے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔۔۔۔

"ہاں ایسا ہی ہے لیکن خیر تم پریشان مت ہو آرام کرو رات کافی ہو چکی ہے۔۔۔" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

۔

اس کی بات سنتے نیوشا طنزیہ مسکرائی تھی ضرغام خان کے پہلو میں وہ لڑکی تھی وہ کیسے آرام کر سکتی تھی جب سے سردار ضرغام خان کا نکاح ہوا تھا اس کی نیندیں ہی اڑ چکی تھیں اب کہاں وہ سکون کی نیند سوتی تھی اب تو سکون کی نیند اسے سردار ضرغام خان کے پہلو میں آنی تھی۔۔۔۔

نیوشا کچھ سوچتے صوفے سے اٹھی تھی۔۔۔

اور جا کر کھڑی کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی نیند اسے بھلا کہاں آنی تھی جب سے اس نے ضرغام خان کو روم میں جاتے دیکھا تھا تب سے وہ سلگ رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر دے۔

وہ اپنے آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی لیکن اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ آنسو تو ہمیشہ کے لیے اس کے مقدر میں لکھے جا چکے تھے۔۔۔

.....

ابر شم اور تعزیز خان واپس گھر آ چکے تھے گرینی کے ساتھ ہی ان لوگوں نے ڈنر کیا تھا اور اب وہ لوگ اس وقت سٹڈی میں بیٹھے پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے تعزیز خان کا انداز سنجیدہ تھا جب سے وہ گھر واپس آیا تھا تب سے وہ جیسے جاتے ہوئے سنجیدہ تھا ویسے ہی آتے ہوئے بھی ہو گیا تھا ابر شم تو سمجھ رہی تھی کہ وہ اس کی بات کا بھول گیا ہے لیکن وہ غلط تھی وہ تعزیز خان تھا مقابل کی ہر بات اس کے جیسے زہن میں نقش ہو جاتی تھی۔۔

"ہیلو کہاں دھیان ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟" وہ ابر شم کو سوچوں میں گم دیکھ کر کڑک دار آواز میں بولا تو ابر شم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اور اسے دیکھنے لگی تھی جو جبڑے بھینچتے ہوئے اس کے اٹیٹیوڈ کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

"فائل پر فوکس کریں پھر مجھے کہیں جانا ہے آپ کے ساتھ ساری رات بیٹھ کر کام کرنے سے تو رہا میں اب اگر آپ فری ہیں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ باقی سب بھی فری ہیں۔۔۔" وہ لیپ ٹاپ پر نیکسٹ پیج اوپن کرتا طنزیہ انداز میں بولا تو ابر شم نے لب بھینچتے ہوئے اس کے طنزیہ انداز میں ابرو اچکائی تھیں۔۔۔۔

"کہاں جانا ہے تمہیں۔۔؟؟" وہ بے دھیانی میں سوال کر گئی تھی تعزیز خان نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا اس کا بے چینی سے سوال پوچھنا وہ نوٹ کر چکا تھا لیکن ابر شم نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"آپ کو اس بات سے کیا مطلب ہے کہ میں نے کہاں جانا ہے آپ اپنے کام سے کام رکھیں تو بہتر ہے میں نے آپ کے پرسنل میٹرز میں افیئر نہیں کیا

ہے تو آپ بھی مت کریں۔۔"وہ واضح دوٹوک انداز میں بولا تو ابر شم کو شدید سبکی محسوس ہوئی تھی۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔۔تم ایہ ساتھ تک میرے ساتھ کنٹریکٹ میں ہو۔۔۔۔یہ بات بھولو مت۔۔۔"وہ اپنی چیئر سے کھٹی ہوئی تھی اور اس کی چیئر کے قریب جاتے وہ اس پر جھکتے ہوئے بولی تھی

۔

"اوور ئیلی پھر تو یہ آپ پر بھی لاگو ہو گا کہ کنٹریکٹ میں تو آپ بھی ہیں۔۔۔"وہ کچھ جتاتی ہوئی نظروں سے بولا تھا نظریں اس کی ٹی شرٹ سے نظر آتے خدوخدوخال پر تھیں جنہیں اس کی ٹی شرٹ کا گلہ چھپانے سے قاصر تھا ویسے بھی خوبصورتی کہاں چھپائے چھپتی ہے۔۔۔اس نے ویسے تو

شال اوڑھ رکھی تھی لیکن جھکنے کی وجہ سے شال اپنی سائیڈ سے ہٹ چکی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں ابر شم اس کے لیے کڑا امتحان ثابت ہو رہی تھی اس نے اپنے بالوں میں عادتاً ہاتھ پھیرا تھا ابر شم سوائے گہرا سانس بھرنے کے کچھ نہیں کر سکی تھی وہ اس کے نزدیک تھی یہ بھی وہ بھول چکی تھی بس اس کے ضروری کام پر وہ الجھی ہوئی تھی۔۔۔

"یہ صرف تم پر لاگو ہو گا سمجھے تم اوور رات کے اس پہر تم کہیں نہیں جا سکتے ہو سمجھے۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وارننگ دے رہی تھی تعزیز خان نے ائیبرو اچکاتے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے اپنی گرل فرینڈ کے پاس جانا ہے ویٹ کر رہی ہے اور اس چیز پر میرا نہیں خیال کہ آپ کو کوئی اعتراض ہے کیونکہ آپ مُجھے خود یہ مشورہ دے چکی ہیں۔۔۔" وہ سلگتے ہوئے لہجے میں بولا تھا جب کہ ابر شم اس کے لہجے پر غور کر رہی تھی۔

"ہاں میں نے نہیں دیا تھا لیکن اس وقت تم نہیں جاسکتے اگر گرینی کو پتہ چلا تو وہ مجھ سے سوال پوچھیں گی میں کیا جواب دوں گی انہیں۔۔۔!!!" وہ اب تھوڑا سا اور جھکی تھی اور تعزیز خان کی نظریں اب اس کے دودھیا سینے پر تھی بلاؤز سے نظر آتے اس کے دل کش خدوخال اس کی نگاہوں کو بھٹکنے پر مجبور کر رہے تھے بہتر تھا وہ چلا جاتا اگر یہاں رہتا تو اس کے لیے بہت مشکل ہونے والی تھی ابر شم تو اپنے حلیے سے لاپرواہ اس کے قریب بالکل ریلیکس کھڑی تھی جبکہ تعزیز خان کی اس وقت کیا فیلنگز تھیں اگر وہ ان سے زرا سا

بھی واقف ہوتی تو اتنے ریلیکس طریقے سے اس کے سامنے کھڑی نہیں ہوتی وہ۔۔۔

"گرینی سو چکی ہیں۔۔۔"اس نے جیسے کچھ جتایا تھا۔

"ہاں تو اگر ان کی آنکھ کھل گئی اور وہ میرے پاس آئی تمہارا پوچھنے تو میں کیا جواب دوں گی انہیں تم انہیں جانتے نہیں ہو ان کو کنفونس کرنا اس دنیا کا سب سے مشکل کام ہے جو رات کے اس پہر میں کرنے سے رہی سو پلیز جلدی کام وائنڈ اپ کرو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"وہ اس سے بولتے ہوئے واپس اپنی چیئر کی طرف مڑنے لگی تھی کہ اس کا پاؤں کرسی سے ٹکرایا تھا وہ لڑکھڑاتی ہوئی تعزیز خان کی گود میں آگری تھی وہ جو خود کو گرتے دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اس کے کولون کی مہک محسوس کرتے وہ دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول چکی تھی

وہ تعزیز خان کی گود میں پڑی تھی اس نے ابھی تک اسے اٹھایا نہیں تھا نہ ہی اسے ہاتھ لگایا تھا وہ اس کی گود میں سیدھی ہوتی اٹھنے لگی کہ اس کا بیلنس ڈس مس ہوا اور وہ پھر سے اس کی بانہوں میں آ سمائی تھی لیکن اب بھی تعزیز خان آنکھوں میں سنجیدگی لیے اسے دیکھا رہا تھا وہ اب کی بار اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اوپر کو ہوئی تھی احتیاط سے لیکن اس کے بال تعزیز خان کی شرٹ کے بٹنوں میں اٹکے تھے اس سے پہلے کہ وہ اٹھی اپنے بالوں کو کھینچنے سے اسے شدید درد ہوا تھا۔

وہ اب تعزیز خان کی طرف دیکھنے لگی تھی جو اسے اگنور کیے اب فوکس لیپ ٹاپ پر کر چکا تھا ابر شم سلگی تھی وہ اس لیپ ٹاپ کو اس سے زیادہ امپورٹنس

دے رہا تھا یہ بات وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی لیکن اس وقت تو سب سے اہم مسلہ تھا اپنے لبوں کو آزاد کروانے کا وہ درد سے سسکی تھی۔

تعزیز خان جو اس کی موجودگی کو فراموش کر چکا تھا اس کی سسکی سنتے کی بورڈ پر ٹائپنگ کرتے اس کے ہاتھ رکے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" انداز اب بھی سنجیدگی لیے ہوئے تھا ابر شم کو اس کا یہ انداز طیش دلا رہا تھا لیکن اس وقت وہ کچھ کر بھی تو نہیں سکتی تھی۔۔۔

"میرے بال۔۔۔" وہ بال لفظ بولتے درد سے کراہی تھی اس کے لب پوری طرح سے اس کی شرٹ کے بٹنوں میں الجھے ہوئے تھے۔۔۔

تعزیز خان نے اس کی حالت دیکھتے نرمی سے اس کے لبوں کو اپنی شرٹ سے آزاد کرتے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو اب اس کی طرف دیکھتے نجانے کس سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی ایک تو تعزیز خان اس کے پل پل بدلتے رویے سے کافی حیران تھا کہاں وہ اسے خود دوپہر میں کسی دوسری لڑکی کے پاس جانے کا کہہ چکی تھی اوٗر اب اس کے جانے کا سنتے اس کا رہ ایکشن تعزیز خان کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"آپ نے کیا ساری رات میری گود میں ہی رہنا ہے۔؟" اس کو اپنی گود میں ریلکس بیٹھے دیکھ جر تعزیز خان طنزیہ انداز میں بولا تھا شاید اسے برداشت نہیں ہوا تھا کہ جو لڑکی اسے خود کسی دوسری لڑکی کے پاس جانے کا بول چکی تھی وہ اب کیسے سکون سے اس کی گود میں بیٹھی تھی اس کا یہ سکون تعزیز خان کو راس نہیں آیا تھا۔۔۔

تعزیز خان کی بات محسوس کرتے ابر شم کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی اس نے جلدی سے اپنی شال پکڑی تھی اور تیزی سے اس کی گود سے اٹھنے وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی نظریں اس پر ہی تھیں وہ مسلسل کسی گہری سوچ میں تھی وہ یہ بات جانتا تھا لیکن اتنا بھی کیا سوچنا تھا۔۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے تم یہ سارا کام کر کے روم میں واپس آجانا اور ہاں باہر تم نہیں جاؤ گے کیونکہ کل ہمارا ایک فارم ہاؤس میں پارٹی کے لیے انوٹیشن آیا ہوا ہے وہاں جانا ہے ہم نے سو تم ٹائم سے سب کر لینا وہ اپنی جمائی روکتی یوئی بولی تھی اس کی ٹی شرٹ کی سلیوز ہاف تھیں اس کے دودھیا بازوؤں چمک رہے تھے وہ اس کا جواب سنے بغیر سٹڈی روم کا دروازہ کھول کر باہر چلی گئی تھی اس کے جاتے ہی تعزیز خان نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر کیا تھا اور اپنی گھنی

بئیر ڈ سہلائی تھی وہ ابر شم کا روئیہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ وہ چاہتی کیا تھی وہ اسے خود سے دور رہنے کا تو واضح لفظوں میں کہہ چکی تھی لیکن وہ اسے کسی دوسری لڑکی کے گرد برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس کے لفظوں سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جیلس ہو رہی تھی اس کے جانے کا سن کر اس کا بے قرار ہو کر سوال کرنا وہ سب اچھے سے محسوس کر رہا تھا لیکن وہ یہ سب کچھ کر کیوں رہی تھی یہ بات وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

کیا وہ اس کو کسی کے ساتھ سوچ کر جیلس ہو رہی تھی۔۔۔؟؟؟

ایک پل کے لیے اس کے دل میں یہ خیال آیا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ اپنے خیال کی نفی کر چکا تھا وہ ائزم کو پسند کرتی تھی یہ بات وہ کیسے بھول گیا تھا۔

اس نے اپنا ماتھا سہلایا تھا اپنی کہی ہوئی بات پر اسے ہنسی آئی تھی وہ کہاں گرل فرینڈ رکھتا تھا وہ تو اس نے اس وقت غصے میں کہہ دیا تھا ابر شم کو لیکن اس کے بعد سے وہ اس کی بے چینی محسوس کر رہا تھا وہ آفس میں بھی کسی گہری سوچ میں گم رہی تھی اور اب بھی وہ یہ کام اسے کیوں دے کر گئی تھی وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ سوچتے لیپ ٹاپ پھر سے اپنے سامنے کرتے ہوئے وہ ایک گھنٹے میں اس فائل کو ریڈی کر چکا تھا فائل کو ٹیبل پر رکھتے لیپ ٹاپ آف کرتے اپنا فون اٹھائے وہ سٹڈی روم سے نکلا تھا۔۔۔

زہن کے پردے میں گہری کی بات سمائی تھی۔۔۔

"آبی اپنی چیزوں کے لیے بہت پوزیسو ہے وہ اپنی کوئی چیز کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرتی ہے۔۔۔" یہ بات یاد آنے پر اس نے لب بھینچ لئے تھے وہ کوئی چیز نہیں تھا ایک انسان تھا ابر شم اگر اس کو اپنی مرضی سے ٹریٹ کرنے کا سوچ رہی تھی تو وہ بھی یہی کرنے والا تھا اس کے ساتھ ایک خان خون تھا اٹیٹیوڈ تو وہ کسی کا بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"سو گیم سٹارٹ میم۔۔۔" لب ہولے سے اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے سٹڈی سے نکل کر روم میں جانے لگا لیکن پھر کچے سوچتے وہ باہر نکلا تھا اپنی پشت پر ابر شم کی نظروں کی تپش وہ محسوس کر رہا تھا لیکن انجان بنتا وہ رانا مینشن کے وسیع و عریض کار پورچ سے گاڑی نکال کر مین روڈ پر لے آیا تھا اس وقت وہ کچھ وقت تنہا رہنا چاہتا تھا جانتا تھا اس کی نک چڑھی میم کیا سوچ رہی ہو گی لیکن اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

دوسری جانب ابر شم کھڑی کے ساتھ کھڑی تھی اس نے پنک کلر کی نائیٹی پہن رکھی تھی اس کے اوپر نیٹ کا گاؤں تھا جو اتنا بریک تھا کہ اس کا حسین سراپا پورا واضح ہو رہا تھا وہ روم میں آتے ہی چینج کر چکی تھی اور تعزیز خان کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی وہ جان بُوجھ کر اسے وہ فائل دے آئی تھی تا کہ وہ اس پہر باہر نہ جا سکے لیکن اس کے دیئے ہوئے تین گھنٹوں کے کام کو وہ ایک گھنٹے سے بھی پہلے ختم کر کے جب سٹڈی سے نکلا تو ابر شم کی نظریں اسی پر تھیں پہلے تو وہ اس کے جلدی فری ہونے پر حیران ہوئی تھی کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ کم سے کم دو گھنٹے تو لگائے گا لیکن اسے اتنی جلدی فری دیکھ کر وہ حیران ضرور ہوئی تھی پر اس کے روم میں آنے کا انتظار کرنے لگی تھی لیکن اس کا انتظارِ انتظار ہی رہا تھا جب کار پورچ سے گاڑی چلنے کی آواز آئی تو اس

نے کھڑی کے پاس آتے دیکھا تو تعزیز خان کی گاڑی مین گیٹ سے باہر نکل رہی تھی وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

یعنی وہ چلا ہی گیا تھا اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ ظاہر ہے وہ مرد تھا اس پہر اس کا خوُد پر کیسے کنٹرول رہتا وہ اپنے ناخن چبا رہی تھی نجانے کیوں اسے برا محسوس ہو رہا تھا وہ صرف اس کے سال کنٹریکٹ کی وجہ سے تھا وہ بھی ایک سال کے لیے تو وہ کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ رہی تھی۔۔۔ صبح وہ ائزم کئ کال پر کیسے خوش ہو رہی تھی لیکن آج کے دن کو سوچتے اس کے اعصاب دکے تھے آج کا دن کافی تھکا دینے والا تھا پہلے میٹنگ پھر لنچ اوُر پھِر وہ فوٹو شوٹ۔۔۔۔

اس کو لینا کا میسج تھوڑی دیر پہلے ہی ملا تھا کہ فوٹو شوٹ کے درمیان میں جو اس کی اور تعزیز خان کی ایک الگ سے فوٹو بنائی گئ تھی وہ اسے مل چکی ہے اوُر

اس فوٹو گرافر نے وہ آفس والے نمبر پر سینڈ بھی کر دی تھی جبکہ اس کا پرنٹ بھی نکل چکا تھا سو وہ ابر شم کو مل چکا تھا جسے اس نے میڈ کے ہاتھوں روم میں بھیجوا دیا تھا ابھی تک اس نے خود دیکھا نہیں تھا کچھ سوچتے وہ ٹیبل سے اس پیکٹ کو اٹھا چکی تھی اور اسے کھولتے اس نے وہ تصویر نکالی تھی جو بہت خوبصورت پوز میں لی گئی تھی تعزیز خان اور وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اس نے غور سے تصویر کو دیکھا تھا اور پھر کچھ وہ اسے الماری میں رکھ چکی تھی نجانے کیوں وہ فوٹو اسے بہت پسند آئی تھی ان کے نکاح کے موقع پر کوئی تصویر نہیں لی گئی تھی اس نے خود ہی منع کر دیا تھا گرینی کو کہ وہ اپنی شادی کو سیکرٹ رکھنا چاہتی تھی پر یہ تصویر اسے بہت پیاری لگی تھی وہ تصویر رکھتے ہوئے بیڈ کی طرف چلی گئی تھی اور اپنے گاؤن کی ڈوری کھولتے

وہ اسے اتار کر دور پھینک چکی تھی نجانے کس بات کا غصہ آیا تھا اسے وہ خود بھی اس وقت خود کو لے کر کافی الجھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کیا اور بستر میں گھس گئی تھی لیکن زہن مسلسل تعزیز خان کی طرف جا رہا تھا وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے نیند نہیں آ رہی تھی ایک گھنٹہ تو اسے کروٹ بدلتے ہوئے بھی ہو چکا تھا لیکن نیند تھی کہ کوسوں دور تھی مزید ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد بھی وہ سو نہیں سکی تھی۔۔۔

لیکن روم کا دروازہ کھلا تھا اور تعزیز خان اندر آیا تو وہ سیدھی ہوئی تھی اپنی بکھری ہوئی نائیٹی جس کی طرف اس کا دھیان نہیں گیا تھا اس کی سٹرپ کو اس نے جلدی سے ٹھیک کرتے تھوڑا اوپر کھینچا تھا اس کا نیگ کچھ ڈیپ سا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہا تھا وہ اپنے دھیان میں مگن اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا اس کی آنکھوں کا رنگ سرخی مائل ہو رہا تھا نجانے ابر شم اس کی آنکھوں میں کیا کھوج رہی تھی وہ اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے باتھ روم چلا گیا تھا شاید اس وقت وہ شاور لینا چاہتا تھا۔۔۔

اس کو ایسے شرٹ پھینکنے دیکھ کر ابر شم نے منہ ہی منہ میں اسے بد تمیز کہہ دیا تھا جو وہ تو نہیں سن سکا تھا۔

اس نے اب لیٹتے اپنی آنکھیں بند کی تھیں لیکن نیند پھر بھی نہیں آئی تھی وہ اپنی حالت جھنجھا کر رہ گئی تھی یہ انسان اس کے حواسوں پر چھا رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسا کیوں کر ہو رہا تھا۔

اس نے کمفٹر سینے تک تان کر زبردستی سونے کی کوشش کی تھی اور کچھ نیند بھی اس پر مہربان ہو گئی تھی۔۔۔

تعزیز خان صرف ٹروزار میں ملبوس باتھ روم سے نکلا تھا کشادہ سینے پر پانی کے قطرے موجود تھے بالوں سے بھی پانی ٹپک رہا تھا وہ ایک نظر ابر شم کو دیکھتا مسکرایا تھا۔۔۔

اور بالوں میں برش کرتے پرفیوم خود پر چھڑک کر وہ بیڈ کی طرف بڑھا تھا اپنی لانگ ڈرائیو کے چکر میں وہ ابر شم کو اچھا خاصا زچ کر چکا تھا وہ اب اس کی سائیڈ کی طرف کروٹ لیے ہوئے لیٹی ہوئی تھی شاید نیند میں بھی چلی گئی تھی۔۔۔

تعزیز خان جیسے ہی لیٹا درمیان میں کشز کو نہ پا کر اس کو اور حیرت ہوئی تھی پھر ابر شم کی حالتِ دیکھتے اسے ہنسی آئی تھی کہ وہ تو سارا وقت اسے اس کی گرل فرینڈ کے ساتھ سوچتے ہوئے جلتی رہی ہو گی بچاری کو کشنز رکھنے کا موقع ہی نہیں ملا ہو گا وہ ایک ہی دن میں کافی کچھ گین کر چکا تھا ابر شم اس کے لیے کچھ محسوس کرنے لگی تھی وہ جان چکا تھا۔۔۔

وہ اس کے قریب ہوا تھا جس کی نائٹی بے ترتیب ہوتے اس کے حسین سراپے کو واضح کر رہی تھی وہ تھوڑا سا اس کی طرف کسکتے ہوئے اس کی نائٹی کے اندر ہاتھ لے جاتے اس کے نازک حصے کی نرمی کو اپنی انگلیوں سے محسوس کرنے لگا تھا اس کا ہاتھ اب اس کے پہنے ہوئے بریزیر کے اندر جاتے اس کی دلکشیاں محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس نے ہولے سے اس کے انگاروں کو سہلایا تھا ابر شم ہلکی تک نہیں تھی شاید لیٹ سونے کی وجہ سے اس کی نیند اب پکی ہوئی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے ہاتھوں کو تھوڑی سی حرکت دیتے ہوئے اس کے سینے کو اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا۔

"یار آر سو بیوٹیفل۔۔۔۔"اس کی نازکی کو وہ محسوس کرتے خماری سے بولا تھا۔۔۔

"انتظار ہے اس دن کا جب اس خوبصورتی کو میں اپنے لبوں سے چھوتے اپنے پیاسے لبوں کو سیر اب کروں گا اور اس کے پور پور پر اپنے لب رکھوں گا اس دن دیکھوں گا کتنی بولڈ ہے میری نک چڑھی میم۔۔۔۔"وہ اس کے بیلی بٹن پر انگلیاں لے جا چکا تھا۔۔۔

جزبات ابھرنے لگے تھے خوُد پر کنٹرول ختم ہو رہا تھا وہ اس پنک نائیٹی میں اس کے سارے جزبات کو آگ لگاتے بھڑکا چکی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان نے ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا دل کسی گستاخی پر اکسا رہا تھا لیکن وہ خود کو ڈپٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگا تھا آج یہ کشز کی باڑ ان کے درمیان سے ہٹ گئی تھی کل یہ فاصلے بھی ختم ہو جانے تھے اور پھر اس نے اس کی بانہوں میں ہونا تھا وہ آنے والے وقت کا نقشہ کھینچ رہا تھا جبکہ اس بات سے واقف نہیں تھا کہ اس وقت کے لیے اسے ابھی گہرا انتظار کرنا تھا بہت کچھ دیکھنا تھا بہت کچھ سہنا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے لبوں کو دیکھتے اپنے بے چین لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے خوُد پر کنٹرول کھوتے اس کے گُلابی لبوں کا لمس نچوڑ چکا تھا ابر شم کو یہ بات معلوم

نہیں تھی کہ وہ اس کی نیند کا پورا پورا فایدہ اٹھا چکا تھا اس کی سانسیں پی کر وہ اس کے لبوں کے جام سے خود کو سیر اب کر چکا تھا۔۔۔

جب اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ پیچھے ہوا تو ابر شم کے دوپہر والے لفظ اس کے زہن کے پردے میں لہرائے تھے وہ ایک دم سے بیڈ سے اٹھا تھا وہ خوُد کو کوسنے لگا کیسے اتنا بے اختیار ہو گیا وہ۔۔۔۔

اس نے ایک کشن اٹھایا اور صوفے پر رکھتے وہ لیٹ گیا تھا یہاں سونے میں اسے پروبلم تو کافی فیس کرنی پڑنی تھی لیکن وہ ابر شم کو جتانا چاہتا تھا اس کے لیے یہ ایکٹ ضروری تھا وہ اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا نیند تو کوسوں دور تھی لیکن وہ پھر بھی آنکھیں بند کرتے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔

.....

(ماضی)

ارتضیٰ خان نے ڈاکٹر کو کال کر کے اس کو وہیں بلا لیا تھا وہ ان کے دوست کی بیوی تھی سو ان کے کہنے پر وہ وہاں آ گئی تھی اور اب وہ منہا کا ٹریٹ منٹ کر رہی تھی اور پھر اس نے باہر نکلتے ہوئے انہیں خوش خبری دی تھی کہ منہا امید سے تھی ارتضیٰ خان کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی ان کے علاوہ بی بی جان اور شمس خان بھی خوش ہوئے تھے آخر بیٹے کی خوشی کا سوال تھا مرتضی خان اور فرحین کی شادی بھی کچھ عرصہ قبل ہو چکی تھی وہ دونوں اب ساتھ رہتے تھے ایک کمرے میں۔۔۔۔

اور اب یہ خبر سن کر فرحین کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا تھا وہ دونوں جو منہا کو اس حویلی سے نکلوانے کی پلاننگ کیے بیٹھی تھیں اور اب وہ ماں بننے والی تھی۔

ارتضیٰ خان بی بی جان اور شمس خان سے مبارک باد وصول کرتے اپنے روم میں چلے آئے تھے یہاں منہا سرخ چہرہ لیے سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی۔

"منہا۔۔۔" وہ اس کے قریب آئے اور اسے بانہوں میں بھرے خوش سے مسکرائے تھے منہا نے گرنے سے بچنے کے لیے ان کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ان کی گردن میں منہ چھپایا تھا۔۔۔

"میری جان میں بہت خوش ہوں اور تم نے مُجھے بہت بڑی خوشی دی ہے اتنی کہ میں لفظوں میں بتا نہیں سکتا ہوں کہ میں کتنا خوش ہوں۔۔۔" وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود اس کے پاس نیچے زمین پر بیٹھ گئے تھے اور اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے وہ خوشی سے دھمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ بولے تھے۔

منہا سر جھکا گئی تھی اس لمحے اسے ارتضیٰ خان سے ڈھیروں شرم محسوس ہو رہی تھی شاید فطری طور پر بات ہی ایسی تھی۔

"تم کچھ بولو۔۔۔" اسے خاموش دیکھ کر وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولے تھے لیکن اسے خاموش دیکھ کر انہوں نے نرمی سے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کیا تھا منہا ان کی جسارت پر سرخ چہرہ جھکایا تھا۔

"تم ریسٹ کرو اور بیڈ سے نیچے اُترنے کی ضرورت نہیں ہے ایک ملازمہ رہے گی تمہارے پاس جو تمہارا خیال رکھے گی لیکن تم زرا سی بھی بے احتیاطی نہیں کرو گی میری جان۔۔۔۔" وہ اس کو پیچھے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولے تھے خؤد ان کے سرہانے ہی بیٹھ گئے تھے جبکہ ان کو اپنی خوشی میں یہ احساس نہیں ہو سکا تھا کہ وہ لوگ دروازہ بند کرنا بھول گئے تھے اور ان کو

ایسے ایک دوسرے میں گم دیکھ کر کوئی جلتے انگاروں پر لوٹا تھا اور اس کی آنکھوں میں ان دونوں کے لیے نفرت اور کدرت بڑھ گئی تھی جو اگے منہا اور ارتضیٰ کی پوری زندگی خراب کرنے والی تھی۔

.....

(حال)

زرانیل خان اور ارواح اس وقت کھانا کھا رہے تھے کھانا جو ارواح نے دوپہر میں بنایا تھا لیکن وہ لوگ کھا نہیں سکے تھے زرانیل خان تو راغبت سے کھا رہا تھا لیکن ارواح کے لیے حلق سے نوالہ نیچے لے جانا اس وقت بہت مشکل ہو رہا تھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی جسے وہ مشکل سے پیچھے دھیکلے ہوئے تھے۔

"ارواح تم ٹھیک ہو میری جان۔۔۔۔؟؟"زرانیل خان اب پریشان ہوا تھا وہ نہ تو کھا رہی تھی اور نہ ہی کوئی بات کر رہی تھی بس خاموشی سے بیٹھی تھی زرانیل خان نے چمچ ٹیبل پر رکھتے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا ارواح نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تھا زرانیل خان کی آنکھوں میں اب غصہ در آیا تھا وہ اس کی حالت دیکھتا اس پر غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ تھی کہ مسلسل ایسے ری ایکٹ کر کے اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔

"واٹس رونگ ودیو ارواح۔۔۔؟؟؟"اس کی تیز آواز سنتے ارواح ڈری تھی۔۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔اگر دل نہیں کر رہا تو مت کھاؤ۔۔۔!!!"اس کی حالت دیکھتے وہ زیادہ دیر تک اس پر غصہ نہیں کر پایا تھا ارواح جتنا اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی اتنی ہی بکھر رہی تھی اس پل اس کے حواسوں

پر وہ انسان مکمل حاوی تھا وہ تب سے اس کے متعلق ہی سوچ رہی تھی اگر زرانیل خان کو پتہ لگ جاتا کہ اس کی بیوی کی سوچوں کا مرکز اس وقت کوئی غیر انسان تھا تو وہ نجانے غصے میں کیا کر بیٹھتا لیکن وہ اس کی سوچوں سے انجان تھا۔۔۔۔۔۔

"مجھے روم میں جانا ہے۔۔۔۔!!!" وہ آنسو پیتے ہوئے مشکل سے بول پائی تھی۔زرانیل خان چیئر سے اٹھا تھا اور اس کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا وہ چیخی تھی۔۔۔

"میں خود۔۔۔۔" اس کی آنکھوں میں سختی دیکھ کر وہ آگے کچھ بول نہیں پائی تھی وہ غصے میں تھا اس نے حلق تر کیا تھا وہ پہلے بھی روم میں غصہ کر رہا تھا اور اب اگر وہ اس کے قریب آیا تو وہ کیسے اسے روکے گی ایک یہ کام تھا جو وہ نہیں کر سکتی تھی زرانیل خان کو خود سے دور جھٹکنا اس کے لیے اس

دُنیا کا سب سے مشکل کام تھا لیکن اس انسان کی دھمکی بھی تو دماغ میں چل رہی تھی وہ جاتے ہوئے اسے وارننگ دے کر گیا تھا۔۔۔

وہ حلق تر کر کے رہ گئی تھی زرانیل خان نے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے تھے ارواح کی جان پر بنی تھی وہ اس لمحے کے لیے ہی تو پریشان تھی یہی تو نہیں چاہتی تھی وہ لیکن زرانیل خان اپنی شرٹ اتار کر دور پھینک چکا تھا اور اس پر جھکنے لگا ارواح نے یکدم سے کروٹ بدلی تھی اور دوسری طرف رخ کرتے اس نے تکیے کو زور سے مٹھیوں میں جکڑا تھا زرانیل خان کی نظریں ان کی بیک پر تھیں وہ اس کی شرٹ کی بیک پر لگی ہوئی ڈوری میں اپنے ہاتھ الجھا چکا تھا۔۔

۔۔۔۔

ارواح سسکی تھی وہ اس کی بیک پر لگی ہوئی ڈرویاں کھول چکا تھا اور اس کی کمر کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے سہلانے لگا تھا اگے کو جھکتے وہ ارواح کی گردن کو بیک سے چومنے لگا تھا۔۔۔

ارواح نے یکدم سے کروٹ بدلتے اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھا تھا جن میں اس وقت اس کی طلب کی سرخی تھی اس کا نازک سراپا کپکپایا تھا۔۔۔۔

"مم۔۔۔۔میں۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔کہو۔۔۔۔۔ں۔۔۔۔" اٹکتے ہوئے اس نے بات مکمل کی تھی زرانیل خان جو اس کے نرم گرم لمس میں کھویا ہوا تھا اس کے کروٹ بدلنے اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے لیکن اس کے کپکپاتے لبوں سے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ سنتے وہ ایک پل میں خود کو کمپوز کرتے سرہاں میں ہلا چکا تھا۔۔۔۔

"وہ مجھے چائے پینی ہے۔۔۔۔" وہ اپنی انگلیاں مڑوتے ہوئے اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"جاناں اس وقت میرے لبوں کو چائے کی نہیں تمہارے لبوں کی ضرورت ہے یہ بس شدت سے ان لبوں سے لپٹنے کی خواہش کر رہے ہیں کیا تم ایسا نہیں چاہتی ہو بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ اس کے خشک لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتا ہوا خماری سے بولا تھا ارواح کا پورا بدن لرزا تھا اس کی بے باک بات پر۔۔۔۔

"مجھے چائے۔۔۔۔" وہ اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی تھی جس پر زرانیل خان کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی اس نے کھانا نہیں کھایا تھا ایک نوالہ تک نہیں لیا تھا اور اب وہ چائے کی بات کر رہی تھی اس کا حیران ہونا بنتا بھی تھا۔۔۔۔

"کھانا تو کھایا نہیں تھا تم نے اب چائے کیوں پینی ہے جانتی ہو کہ چائے رات کے وقت ٹھیک نہیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولا تو ارواح نے لب پھیلائے اسے دیکھا تھا اس وقت اس کے زہن میں یہ ہی خیال آیا تھا زرانیل خان کو چند لمحوں کے لیے خود سے دور کرنے کا کہ وہ اسے چائے میں الجھاتی لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔۔

"وہ مُجھے آپ کے ہاتھ کی چائے پینی ہے۔۔۔" وہ بہت ہمت کرتے اس کے ہاتھوں کو اپنے کپکپاتے ہاتھوں میں تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان کی آنکھوں میں حیرتِ ابھری تھی۔

"میرے ہاتھ کی۔۔۔!؟؟!" اس نے اپنی طرف اشارہ کیا تھا جس پر ارواح نے زور و شور سے سر ہلاتے اپنی بات کی تصدیق کی تھی کہ ہاں اسے اس

وقت زرانیل خان کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پینی تھی وہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

"جاناں میں اپنے ہاتھ سے ناشتہ بنا کر دے چکا ہوں چائے ضروری ہے کیا۔۔۔؟؟؟" وہ اس وقت اس کے دل کش وجود میں کھوتے سب بھول جانا چاہتا تھا بس یاد رکھنا چاہتا تھا تو صرف ارواح کو وہ اس پل اس کے لمس سے خوُد کو سیر اب کرنے والا تھا۔۔۔

لیکن اپنی بیوی کی فرمائش کیسے رد کر دیتا اس نے پہلی بار اسے کچھ کہا تھا یہ اس وقت تو زرانیل خان کے لیے خاصا مشکل تھا لیکن وہ اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا لیکن اس سے پہلے وہ اس کے لب کا شدت بھرا بوسہ لے چکا تھا کہ ارواح سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں حیرت تھی زرانیل خان نے شرارت سے آنکھ ونک کی تھی جس پر ارواح کا سر جھکا تھا۔۔۔۔۔

"یور آر سو لکی کہ زرانیل خان کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پینے والی ہو تم۔۔۔۔ارواح۔۔۔۔مائی بیوٹیفل وائف۔۔۔۔" وہ اس پر پھر سے جھکا تھا وہ جو اس کے جانے کے انتظار میں تھی پھر سے اسے خود پر جھکتے دیکھ کر وہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے تو ناشتہ بھی کھایا تھا آپ کے ہاتھ کا۔۔۔" وہ تھوڑی سی مسکراہٹ لیے بولی تھی شاید اس پل اس سے ایسے بات کرتے کچھ پل کے لیے وہ اس انسان کو بھول چکی تھی۔۔

"یس جاناں یو آر۔۔۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔تم ارواح زرانیل خان ہو۔۔۔۔۔ایس ایس پی زرانیل خان کی وائف۔۔۔"وہ جذبات سے لبریز آواز میں بولتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

ارواح تو"ارواح زرانیل خان۔"پر الجھی تھی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی اس پل اس کے نام کے ساتھ اپنا نام کتنا خوبصورت لگا تھا شاید وہ بیان نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

لیکن ماضی یاد آیا تو لبوں پر موجود مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی آنکھوں میں خوف در آیا تھا پورے بدن پر لرزا سا طاری ہوا تھا آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھی۔

"آپ کے سامنے میں شاید یہ اعتراف کبھی نہیں کر سکوں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔زرانیل خان میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ یہ دن جو آپ کے ساتھ گزرے کسی خواب سے کم نہیں ہیں۔۔۔ نجانے کیا لکھا ہے اگے زندگی میں۔۔۔ مگر میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔"وہ مدھم سا اعتراف کر چکی تھی اگر زرانیل خان سنتا تو خوشی سے پاگل ہو جاتا وہ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔

لیکن اس وقت تو اپنی پیاری سی بیوی کی فرمائش پر وہ اس کے لیے چائے بنانے میں مصروف تھا جو ارواح نے پینی بھی تھی یا نہیں یہ تو بعد میں پتہ چلنا تھا۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 42

.....

(ماضی)

"آپی پلیز سکون سے سوچیں ایک بار یہ بچہ ہو جانے دیں پھر ہم سب کچھ کریں گے بہت بڑا کہ وہ منہا یہاں ٹک نہیں پائے گی آپ بس تسلی رکھیں اور آرام سے بیٹھ جائیں آپ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے آپ مزید بیمار پڑ جائیں گی۔۔۔۔" فرحین مسلسل حرمین کو سنبھال رہی تھی لیکن وہ کسی صورت اس کے قابو میں نہیں آ رہی تھی۔

"فرحین اب وہ ارتضیٰ کا بچہ پیدا کرنے والی ہے میں کہاں ہوں اس سب میں میں اس لڑکی کو جان سے مار دوں گی نہ وہ رہے گی اور نہ ہی ارتضیٰ خان اس کا رہے گا۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے ہزئی کیفیت میں بولی تھی جبکہ فرحین نے جلدی سے بہن کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اگر اس کی یہ بات باہر کوئی سن لیتا تو پوری حویلی میں قہرام مچ جاتا۔

"آپی وہ صرف یہ بچہ پیدا کرے گی اور پھر اس کا کھیل ختم آپ بس یہ کچھ مہینے انتظارِ کریں ارتضیٰ خان خود اسے چھوڑ دیں گے لیکن آپ یہ الٹا سیدھا کچھ مت کیجے گا جس کی وجہ سے ہم لوگوں کا بنا بنایا کھیل برباد ہو جائے۔۔۔" وہ تحمل مزاجی سے بہن کے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جب سے حرمین ارتضیٰ اور منہا کا خوشی سے تلملتا چہرہ دیکھ کر آئی

تھی وہ اپنے آپے سے باہر ہو رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ منہا کو اس حویلی سے باہر پھینک آئے کہیں۔۔

"بہت مشکل ہے فرحین میرے لیے بہت مشکل ہے انتظارِ ارتضیٰ خان اس کے پہلو میں ہوتے ہیں اس کے وجودِ کو سراہتے ہیں یہ بات مجھ سے بھلا کیسے برداشت ہو سکتی ہے تم ہی بتاؤ اگر مرتضیٰ کسی اور کے ساتھ ہو کیا تم برداشت کر لو گی یہ بات۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

"آپی پلیز مرتضیٰ کو آپ ارتضیٰ خان سے کمپیئر مت کریں وہ ان کے جیسے نہیں ہیں وہ بہت مختلف ہیں وہ صرف مجھ سے محبّت کرتے ہیں۔۔۔" فرحین کے لیے یہ بات ہی تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھی کہ مرتضیٰ خان کسی اور کے لئے۔۔۔

"تکلیف ہوئی نہ فرحین مجھے بھئ ہر پل ہوتی ہے کب جائے گی وہ یہاں سے۔۔۔"وہ آج کل بس یہ چاہتی تھی کہ کسی طرح منہا ارتضیٰ خان کی زندگی سے نکل جائے۔۔۔۔۔

"آپی وہ چلی جائے گی آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے اور یہ ساری باتیں آپ کی طعیبت پر برا اثر ڈال سکتی ہیں۔۔۔"وہ انہیں ساتھ لگاتے ہوئے بولی تھی جبکہ وہ مسلسل سسک رہی تھی کاش وہ کچھ ایسا کر پاتی کہ یہ لڑکی اس حویلی سے ہمیشہ کے لیے نکل جاتی۔۔۔

.....

ارتضیٰ خان نے پرنگنسی پریڈ میں منہا کا بہت خیال رکھا تھا یہی وجہ تھی کہ ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا تھا وہ کافی ہیلدی تھا ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا جس

کانام ارتضیٰ خان نے تعزیزر کھا تھا جس میں ان کی جان بستی تھی وہ بہت خوش تھے۔

اوربی بی جان اوَر شمس خان بھی پوتے کی پیدائش پر خوش تھے مرتضیٰ خاں بھی ان لوگوں کو مبارک باد دینے آئے تھے۔

جبکہ فرحین بھی شوہر کے ساتھ آئی تھی۔ کیونکہ وہ اس وقت کسی کا دھیان خوَد کی طرف آنے نہیں دیناچاہتی تھی لیکن وہ جن نظروں سے منہا کو گھور رہی تھی منہا کافی ڈری تھی اس کی نظروں سے یہ دونوں بہنیں اسے ہمیشہ ہی ایسی نظروں سے گھورتی تھیں۔

سب لوگ جب روم سے چلے گئے تو صرف ارتضیٰ خان اور منہا بچے تھے ارتضیٰ خان نے آرام سے اس نازک وجود کو منہا کے ساتھ لٹایا اور خود منہا پر جھکے تھے جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"منہا۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر جھکتے چلے گئے تھے لمس میں نرمی تھی وہ بہت نرمی سے منہا کے لمس سے خود کو سیر اب کرنے لگے تھے وہ بھی ان کا ساتھ دینے لگی تھی کافی دیر تک وہ اس کے لبوں سے لپٹے اپنی تشنگی مٹاتے رہے تھے پھر منہا کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ پیچھے ہوئے تھے منہا گہرا سانس بھرتی پیچھے بیڈ کروان سے سر ٹکا گئی تھی۔

جبکہ ارتضیٰ خان کے چہرے پر مسکراہٹ تھے انہوں نے نیچے کو جھکتے اپنے بیٹے کی ننھی سی پیشانی چومی تھی ان کی مونچھوں کی چھبن سے وہ نیند میں

بھی برے برے منہ بنانے لگا تھا منہا اپنے بیٹے کے فیس ایکسپریشن پر مسکرائی تھی۔

"آپ تو اپنی مما سے بھی نازک مزاج ہو۔۔۔" ارتضیٰ خان اس کی روئی جیسی نرم گالوں کو اپنے ہاتھوں سے چھوتے ہوئے بولے تھت جس پر بے بی نے آنکھیں موندلی تھیں جبکہ ارتضیٰ خان نے حیرت سے اس ننھے وجود کو دیکھا تھا جو ابھی محض ایک ہفتے کا تھا لیکن وہ انہیں اگنور کر چکا تھا۔

"یہ ابھی چھوٹا ہے نہ اس لیے جب بڑا ہو جائے گا تو پھر اسے آپ کے لمس کی عادت ہو جائے گی پھر اسے برداشت کرنا پڑے گا آپ کے لمس کو۔۔۔" ارتضیٰ خان کی باتوں کا جواب منہا نے دیا تھا۔

"وہ چھوٹا ہے پر میری وائف تو بڑی ہے۔۔۔" ارتضیٰ خان منہا کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولے تھے جس پر اس کے رخسار تپ کر کندن ہوئے تھے سارا خون جیسے چہرے پر آیا تھا۔۔۔۔

"افففف تم اتنا کیوں شرماتی ہو مجھ سے۔۔۔۔؟!" انہیں اس کا شرم و حیا سے سرخ پڑتا چہرہ کافی بھایا تھا وہ اس طرح جھکتے اس کے چہرے پر اپنی محبت کے پھول کھلانے لگے تھے ان کی گرم سانسیں منہا کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں وہ مشکل سے ان کے لمس کو برداشت کر رہی تھی حالانکہ شادی کو اتنا عرصہ ہو گیا تھا لیکن وہ آج بھی ارتضیٰ خان کے لمس پر بوکھلا کر رہ جاتی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن ان کی نزدیکی کی وجہ سے کہہ نہیں پائی تھی کیونکہ وہ آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ سے منہا کی بیوٹی بون کو چھو رہے تھے اوُر منہا ان کے لمس پر کسمکائی تھی۔

"مُجھے میری منہا ہر حال میں بہت اچھی لگتی ہے تم ہر حال میں میرے اندر کے جذبات کو بھڑکانے کا ہنر رکھتی ہو تم ہر حال میں مجھے اپنے قریب آنے اور بہکنے پر مجبور کر دیتی ہو تمہارے بدن سے اٹھتی یہ حسین مہک میرا خوُد پر کنٹرول نہیں رہنے دیتی ہے۔۔۔" وہ منہا کی گردن کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے منہا کو اپنے دل کی حالت بتانے لگے تھے اوُر لب اس کی گردن کو ہولے ہولے چھو رہے تھے۔

معا منہا کی حالتِ کا خیال کرتے وہ نرمی سے منہا کو الگ کرتے پیچھے ہوئے تھے جس کا پورا چہرہ پسینے سے تر تھا وہ مشکل سے ارتضیٰ خان کے لمس کو برداشت کر رہی تھی۔

"سوری میرا کنٹرول نہیں رہتا خون پر تم ریسٹ کرو میں یہیں ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو مجھے آواز دینا۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے بولے تھے جس پر منہا مسکرائی تھی۔

"آپ آپ کو عجیب فیل ہو رہا ہو گا نہ ارتضیٰ۔۔۔" وہ ہمت کرتے ان کی بیرڈ کو اپنے ہاتھوں سے چھوتے ہوئے بولی تھی نو ماہ سے وہ مسلسل منہا کا خیال رکھ رہے تھے بچے اور منہا سے وہ ایک پل بھی غافل نہیں رہے تھے وہ جانتی تھی کہ وہ اس کی قربت کے عادی تھی وہ ساری ساری رات اس کے نازک وجود کو اپنی شدتوں سے نڈھال کرتے تھے اور اب پچھلے نو ماہ سے وہ

اس کے قریب جاتے تھے تو بہت نرمی سے منہا کو چھوتے تھے ان کے لمس میں نرمی ہوتی تھی کہ کہیں وہ اس پر سختی ہی نہ کر دیں منہا جانتی تھی وہ اس وقت کیا چاہتے تھے۔۔۔۔

"ہاں لیکن یہاں اتنا انتظار کر لیا ہے وہاں کچھ وقت اور سہی اور ویسے بھی تم نے اتنا پیارا گفٹ دیا ہے مجھے منہا میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔" وہ پھر سے بے بی کی پیشانی چوم چکے تھے۔۔۔۔

"آپ بہت اچھے ہیں ارتضیٰ بس مجھے ایک بار بھائی سے ملوا دیں مجھے ان کی بہت یاد آتی ہے کتنے مہینے ہو چکے ہیں ان سے ملے ہوئے اور انہیں بھی میری یاد نہیں آتی وہ ایک بار بھی نہیں آئے مجھ سے ملنے کے لیے۔۔۔۔" عباد کو یاد کرتے اس کی آنکھوں سے خود بخود ہی آنسو نکل آئے تھے حالانکہ اس نے رونے سے خود کو روکا ہوا تھا لیکن یہاں بات اس

کے جان سے پیارے بھائی کی تھی جو اس کا سب کچھ تھے جن کا وہ سب کچھ تھی لیکن اب وہ آج وہ ان سے بات کرنے کو ترس رہی تھی۔۔۔

جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ اس کا بھائی کہیں بار اس سے ملنے حویلی کے گیٹ تک آیا تھا لیکن کسی نے اسے منہا سے ملنے نہیں دیا وہ ہر مایوس واپس لوٹ گیا۔۔۔۔

"منہا بس تم ایک بار ٹھیک ہو جاؤ میں خود لے چلوں گا تمہیں اب پریشان نہیں ہونا ہے میری جاں۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کی نمی اپنے لبوں سے چننے لگے تھے جبکہ ان کی بات پر منہا کو تھوڑی بہت تسلی ہوئی تھی کیونکہ وہ جب جب ان سے کہتی عباد بھائی سے ملنے کا وہ ایسے ہی کہتے تھے لیکن پہلے نہیں لے کر گئے کہ کہیں منہا کی طعیبت نہ خراب ہو جائے اب نجانے کب وہ اسے لے کر جانے والے تھے۔۔۔

.....

(حال)

عالمیار خان اس وقت ڈرائیونگ کر رہا تھا اسے میٹنگ میں کافی دیر ہو گئی تھی کافی امپورٹنٹ ایشیو پر بات کرتے کرتے پوری ٹیم کو کافی وقت لگ گیا تھا اب سب کچھ پھر سے سٹ اپ کرتے ابھی اسے کچھ بھی کر کے پاشا کا اعتبار پھر سے جیتنا تھا اور یہ تب ہی ممکن تھا کہ وہ اس لڑکی سے رابطہ کرتا یہ اس کے حق میں اچھا تھا کہ پاشا نے اسے وہاں نہیں دیکھا تھا لیکن اس کوٹھے کی مالکن کی نظروں میں وہ آ گیا تھا آگر وہ پاشا کو کچھ بتا دیتی تو یا پھر اگر پاشا کو کچھ پتہ چلتا تو یہ اس کے الارمنگ سچویشن تھی جیسے اسے کچھ بھی کر کے ہینڈل کرنا تھا اتنا تو وہ کر ہی سکتا تھا اس کے حق میں پلیس پوائنٹ یہ تھا کہ وہ

اس لڑکی کو پھر سے کال کرتے اسے اپنے پلان کے مطابق ڈیل کر چکا تھا۔۔۔۔

یہ اس وقت ضروری تھا کہ وہ ان لوگوں سے بنا کر رکھتا پاشا وہ لڑکیاں سمگل نہیں کر سکا تھا اس بات کا فایدہ ہوا تھا انہیں کیوں کہ عین موق پر کوئی پرابلم ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اب ان کی اگلی باری کافی دن بعد کئ تھی تب تک وہ کچھ نہ کچھ پلان کر کے پاشا کے اس شپ جس میں وہ لوگ لڑکیاں سمگل کرتے تھے اس کا پہنچنے کی پوری کوشش کرنے والا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت جتنی فاسٹ ڈرائیونگ کر سکتا تھا وہ کر رہا تھا اس نے آتے ہوئے جو آرمینا کے ساتھ جو کیا اس پر اسے کوئی افسوس نہیں تھا وہ سمجھتا تھا کہ وہ اس سے بھی برا ڈیزرور کرتی تھی ایسی جگہ پر اس کی موجودگی اور پھر کسی

غیر مرد کے ساتھ وہ لمحہ پھر سے آنکھوں کے سامنے آیا تو اس نے سٹرانگ پر سر مارا تھا۔۔۔

ماتھے سے خون کی ایک بوند نکلی تھی لیکن وہ بے حس ہو چکا تھا شاید۔۔۔

"اب تم تڑپو گی سب کے لیے لیکن میں تمہیں حویلی لے کر کبھی نہیں جاؤں گا آرمینا تمہاری وجہ سے میں پہلی بار ایسے ہارا ہوں۔۔۔" وہ زور سے چلایا تھا گاڑی اس نے ایک بیکری کے سامنے روکی تھی جانتا تھا کہ فلیٹ میں سب کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ خود سے کچھ بنانے کی زحمت نہیں کرنے والی تھی لیکن اس کا ٹارچر برداشت کرنے کے لیے ضروری تھا کہ وہ فزیکلی ٹھیک ہو سو کھانا پیک کرواتے وہ واپس گاڑی میں آ بیٹھا تھا اس کے فون پر نوٹیفیکیشن شو ہوا تو اس نے جلدی سے ریڈ کیا تھا میسج اس لڑکی کا تھا جو اسے یہ کنفرم کر چکی تھی کہ ابھی تک اس کی موجودگی کا پاشا کو پتہ نہیں چلا ہے وہ

کچھ مطمئن ہوا تھا لیکن زیادہ نہیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پاشا خاصا چالاک انسان تھا۔۔۔

مزید کچھ دیر اس کے ساتھ کرتے وہ فلیٹ پہنچ چکا تھا گاڑی کی بیک پر اس کا اور آرمینا کا سامان ویسے ہی پڑا تھا اس وقت اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ اٹھانے کا سو گاڑی اس نے لاک کر دی تھی اور سامان جو کھانے کا تھا صرف وہ لے کر وہ فلیٹ کی ڈپلیکیٹ کیز کی مدد سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا دروازہ بند کرتے وہ اب سامان ساتھ پڑے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اگے بڑھا تھا۔۔۔۔

آرمینا لاونج میں نہیں تھی یقیناوہ روم میں چلی گئی تھی اس نے ساتھ والے روم کو لاک کیا تھا نجانے کیا تھا اس میں۔۔۔

وہ اس وقت اپنے تپتے ہوئے اعصابوں کو بمشکل کنٹرول کیے ہوئے تھا پوری میٹنگ میں بھی دھیان آرمینا پر ہی رہا تھا ساری ٹیم نے اسے کہا تھا کہ وہ لوگ کوراپ کر لیں گے یہ زیادہ بڑا مسلہ نہیں ہے لیکن وہ کیسے پریشان نہیں ہوتا عین موقع پر وہ ایسے بری طرح سے ناکام ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے اتار چکا تھا اور اندر داخل ہوا تھا یہاں وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی ہوئی تھی اس وقت وہ کسی گہری سوچ میں تھی اس کو شاید اپنے حلیے کا بھی احساس نہیں تھا وہ اس وقت عالمیار خان کی شرٹ میں تھی۔۔۔

عالمیار خان نے اس کے دوتشنہ حسین کو دیکھتے اپنی بڑھی ہوئی بئیرڈ سہلائی تھی وہ اس وقت اس کی تمام تر توجہ کھینچ چکی تھی وہ اس کی موجودگی محسوس نہیں کر سکی تھی جبکہ وہ اس کے قریب چلا آیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے یہ طریقہ ڈھونڈا ہے تم نے میرے غصے کو ختم کرنے کا نائس لیکن جو کچھ تم کر چکی ہو اس کے بعد تم میرا غصہ ٹھیک نہیں کر سکو گی۔۔۔" اس کے بازو کو اپنی اہنی گرفت میں دبوچتے ہوئے اسے کھڑا کرتے اپنے قریب کر چکا تھا وہ جو اپنے دھیان میں تھی ایسے کھینچنے پر وہ سیدھی اس کے سینے سے آ لگی تھی آرمینا نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھنا چاہا تو عالمیار خان نے اسے خود سے یوں پیچھے کیا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو وہ طنزیہ مسکرائی تھی وہ اس سے نفرت کا دعوہ کر رہا تھا لیکن پھر بھی اسے بانہوں میں بھرے کھڑا تھا شاید اس پہر طلب جاگ رہی ہو گی اس کی۔۔۔۔

"میں کیوں کرنے لگی آپ کا غصہ کم آپ کو لگتا ہے کہ میں غلط ہوں لیکن مجھے ایسا بالکل بھی نہیں لگتا ہے میں نے جو کیا مُجھے اس پر کوئی پچھتاوٗ نہیں ہے۔۔۔!!!" وہ اس کے دن والے روپ سے سہمی ہوئی تھی لیکن پھر بھی

لب بھینچتے ہوئے غصے سے پھنکاری تھی جب وہ اسے کسی طرح کی جسٹیفکیشن نہیں دے رہا تھا تو وہ کیوں دیتی۔۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ایسی گھٹیا جگہ پر تمہاری موجودگی تمہیں لگتا ہے کہ تم صحیح ہو۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے بالوں کو گدی سے کھینچ کر ان کو جھٹکا دے چکا تھا وہ درد سے کراہی تھی کہ مقابل کی گرفت میں بلا کی سختی تھی وہ اس کو مسلسل ٹارچر کر رہا تھا اس کی انگلیوں کے نشان اس کی گردن پر موجود تھے جو وہ دن میں کر گیا تھا آرمینا بھولی نہیں تھی لیکن وہ تو اب اس سے بھی زیادہ کر رہا تھا اس کی گالوں پر آنسو آئے تھے۔۔۔۔

"آپ بھی تو تھے اس جگہ پر۔" وہ دوبادو جواب دیتی عالمیار خان کے غصے کو اس پل پھر سے بھڑکا چکی تھی۔۔۔۔وہ اس کو بیڈ پر پھینکتا اس کے اوپر آیا تھا

اس کی شرٹ جو پہلے ہی بمشکل گھٹنوں تک آتی تھی اس کے ایسے پھٹکنے پر مذید اوپر ہوتی اس کی ٹانگوں کو برہنہ کر گئی تھی۔۔۔

"میں صرف تمہارا پوچھ رہا ہوں تم کیوں تھی وہاں پر اس بات کا جواب دو مجھے جو کام میں دوپہر میں نہیں کر سکا تھا وہ اب میں کروں گا تمہیں خوُد سے نفرت نہ ہوئی تو میرا نام بھی عالمیار خان نہیں ہے۔۔۔۔۔۔" وہ اوپر کو ہوتے اپنی جینز کی پینٹ میں سے بلیٹ نکل کر دور پھینک چکا تھا آرمینا کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھی وہ اب اس پر جھکا تھا آرمینا نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے واپس بیڈ پر پٹخ چکا تھا وہ درد کی لہر برداشت نہیں کر سکی تھی عالمیار خان اوپر کو آتا اس کے بدن پر موجود اپنی شرٹ کا پہلا بٹن کھول چکا تھا اور اس کے اوپر جھکتے اس نے اتنی شدت سے اپنے لب گاڑے تھے کہ آرمینا کے نازک حصے پر خون کی بوند

نکلی تھی جسے وہ بخوبی محسوس کر رہا تھا لیکن وہ اس کی شرٹ کا دوسرا بٹن کھول چکا تھا اور اس کی شرٹ نیچے کسکاتے ہوئے وہ مریز اس کے نازک حصے پر اپنے لبوں کی مہر لگاتے اس کے صاف شفاف پر اپنے لبوں سے کاٹ رہا تھا۔۔۔۔

"یوں کہو نہ یہ سب کرنے کے لیے مجھے زبردستی سب سے الگ یہاں لے آئے ہیں تاکہ جو آپ چاہتے ہیں وہ کر سکے لیکن یاد رکھیں میں ایسا ہونے نہیں دوں گی اور یہ آپ کی بھول ہے کہ آپ میرے ساتھ زبردستی کر سکیں گے۔۔۔۔۔"اس کے لبوں کو اپنے بیلی بٹن پر محسوس کرتی وہ غصے اور نفرت سے پھنکاری تھی اس کے لفظوں میں حقارت تھی کدورت تھی نفرت تھی کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

"تم جو سمجھو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ہاں لیکن یہ بات اپنے دماغ میں اچھے سے بیٹھالو کہ اب تم کبھی اس جگہ سے نکل نہیں پاؤ گی۔۔۔!!!!" وہ اس کی گردن میں دانت گاڑ چکا تھا آرمینا کی درد سے چیخ نکلی تھی بہت مشکل سے سہا تھا اس نے اس کا لمس جس سے اس لمحے اسے شدید کراہت محسوس ہو رہی تھی۔

وہ مسلسل ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی لیکن عالمیار خان پر اس کی مزاحمت کرنے کا کوئی فرق نہیں پڑا تھا بلکہ وہ تو الٹا اب اوپر کو آتا اس کی ٹھوڑی پر لب گاڑ چکا تھا وہ یہاں یہاں چھو رہا تھا آرمینا کو اپنا وہ حصہ دہکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لیکن عالمیار خان کے لب اب اس کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ کو شدت سے چھو رہے تھے وہ اس کے نازک رخساروں پر دانت گاڑے ان کا حشر بگاڑ چکا تھا لیکن اس کا غصہ کم ہونے کے بجائے بڑھ رہا تھا۔۔۔

"دل تو کر رہے تمہاری چمڑی ادھیڑ کر رکھ دوں لیکن نہیں تم اب آہستہ آہستہ سہو گی وہ سب کچھ جس سے تم شدید نفرت کرتی ہو جو تمہیں پسند نہیں ہے جس کو کبھی تم برداشت نہیں کر سکتی تھی لیکن اب ہر روز کر پل برداشت کرو گی تم۔۔۔۔!!!" وہ اس کے لبوں پر اپنے آگ کی مانند گرم لب رکھتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی پر شدت گرفت میں قید کر چکا تھا آرمینا مچلی تھی اس کے لبوں کے دباؤ سے اس کے لمس میں حد سے زیادہ شدت تھی وہ جگہ جگہ اس کے لبوں پر کٹ لگا رہا تھا لیکن اندر اٹھ رہے وبال کسی صورت کم نہیں ہو رہے تھے وہ اس کے لبوں پر دانت گاڑتے ہوئے اس کو سسکنے پر مجبور کر رہا تھا اس کی مزاحمت کرتی ٹانگوں کو وہ اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے اس کی زبان پر زور سے اپنے دانت گاڑ چکا تھا ہاتھ اب اس کی شرٹ کے کھلے بٹنوں سے اندر گئے تھے اور اس کی بیوٹی بون کو

اپنے ہاتھوں سے مسلنے لگا تھا وہ اس کو ہر طرح سے یہ باور کروانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کا وہاں جانے کا عمل غلط تھا وہ بہت بڑی غلطی کر چکی تھی وہاں جا کر۔۔۔۔۔۔

آرمینا مزاحمت کرتے کرتے تھک گئی تھی لیکن وہ اس کے لبوں پر کٹ لگاتے لگاتے نہیں تھکا تھا وہ اس کے نچلے لب کو پوری طرح سے زخمی کر چکا تھا آرمینا جس سے پہلے بازو کا درد برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا اب تو اس کے لبوں کے دیئے کٹس اس کے ہاتھوں کے لمس نے اس کو پل میں پسینے میں نہلا دیا تھا اس کی پیشانی پسینے سے تر ہوئی تھی ہتھیلیاں بھی پسینے سے بھیگی ہوئی تھیں وہ اب اتنی ہمّت خوُد میں نہیں پا رہی تھی کہ کوئی مزاحمت کرتی۔۔۔۔

اس کی ٹانگوں پر اس کی بھاری ٹانگوں کا بوجھ تھا اس کے لبوں سے اب خون کی بوندیں بہنے لگی تھیں تب کہیں جا کر وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا اور اپنے لبوں پر لگا خون اپنے انگوٹھے سے صاف کیا تھا اس کے نازک لبوں کا وہ حشر بگاڑ چکا تھا آرمینا کی آنکھوں سے اشک رواں تھے وہ اس کے صرف اتنے رد عمل پر اس کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کر چکا تھا۔۔۔۔

"کھانا کھاؤ جا کر پوری رات برداشت کرنا ہے تم نے مُجھے اس کے لیے اس نازک جان میں تھوری سکت تو ہونی چاہیے۔۔۔" اس کی شرٹ کھلے بٹنوں سے نظر آتے اس کے خدوخال کو بے باکی سے تکتے ہوئے وہ ان پر اپنا ناک سہلاتے ہوئے بولا تھا آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا اس انسان کا لایا ہوا وہ زہر تک نہیں کھا سکتی تھی اس انسان سے اس لمحے سب سے زیادہ نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"آپ میرے ساتھ یہ سب کر کے اپنی مردانگی کو تسکیں دینا چاہتے ہیں کہ میں ایک کمزور سی لڑکی اور آپ ٹھہرے ایک بھرپور توانہ انسان جو چاہے کر سکتا ہے آج کے آپ کے اس عمل سے مجھے آپ سے شدید کراہت محسوس ہو رہی ہے۔۔۔"وہ پھنکاری تھی جلن تو جو ہو رہی تھی سو ہو رہی تھی لیکن وہ اس کو بھی صاف صاف بتا چکی تھی کہ جو اس کے دل میں تھوڑی بہت نرمی تھی اس کے لیے اپنے عمل سے وہ اسے بھی ختم کر چکا ہے۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"اس کی یہ بات اس کے سلگتے دماغ کو مزید سلگا گئی تھی اس کی حد تک بد تمیزی اسے مذید اس کے ساتھ کرنے پر اکسا رہی تھی ایک تو وہ غلطی کر چکی تھی بجائے ماننے کے وہ آگے سے اس کے ساتھ بد تمیزی کر رہی تھی یہ بات عالمیار خان کے غض و غضب میں اضافہ کر چکی تھی اس نے اس کے بازوؤں کو اپنی اہنی گرفت میں دبوچا تھا۔۔۔

"اب بتاتا ہوں کیسے تسکین حاصلِ کرتا ہوں میں۔۔۔" وہ اس کی شرٹ ایک جھٹکے سے کھول کر مزید نیچے کرتے اس کے کندھوں پر جا بجا اپنے لب گاڑنے لگا تھا وہ سسک رہی تھی اس کے کسرتی وجود کے بوجھ کے نیچے دبی وہ مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر رو دے اس انسان کو کیوں صرف اس کی غلطی نظر آ رہی تھی آرمینا کی ہی غلطی اپنی بات کی وضاحت وہ کیوں نہیں کر رہا تھا وہ کیوں اس پر غصہ کر رہا تھا۔۔۔

اپنی طرف سے اس نے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی پہلے نہ تو اس نے اس نشان جو کہ اس کی گردن پر موجود تھا لپسٹک کا اس کی وضاحت دی تھی اور نہ ہی اب اس جگہ اپنی موجودگی کی کیا وہ وضاحت دینے کا پابند نہیں تھا۔۔۔

آرمینا بھئی تو اس کی بیوی تھی اگر وہ شوہر ہونے کا حق جتا سکتا تھا تو وہ کیوں نہیں وہ تو ہر حق پہلے ہی ختم کر چکا تھا اس کی من مانیاں بڑھتی جا رہی تھی وہ

اس کی گردن پر جابا جا اپنے دانتوں کا سلگتا لمس چھوڑتے ہوئے اب کی بار اس کے بازوؤں پر اپنے لب گاڑ گیا تھا وہ باقاعدہ چیخی تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔!!!" وہ اپنا پورا زور لگا چکی تھی لیکن ناکام رہی تھی ایک تو اس کی ٹانگیں کو اپنی ٹانگوں پر لاک کر چکا تھا کہ اب آرمینا کو شدید درد ہو رہا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

آرمینا اس کے لبوں کی گستاخیوں پر مچلی تھی وہ اب اس کے سینے پر آتے اس کے بیلی بٹن پر شدت سے لب گاڑ چکا تھا وہ مسلسل کسی قیدی چڑیا کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی لیکن مقابل کی گرفت اس پر کافی سخت تھی۔۔۔۔

وہ اس کی شرٹ کے ایک ایک کر کے سارے بٹن کھولنے لگا تھا آرمینا کے ہاتھ پاؤں کانپے تھے وہ جتنے غصے میں تھا جتنی شدت دکھا رہا تھا وہ اگر آج اپنے حق لینے پر آتا تو صبح تک آرمینا خود کو پہچان نہیں پاتی۔۔۔

"مجھے بھوک۔۔۔۔!!!" وہ ایک بہانہ بنا پائی تھی عالمیار خان سے اس کی اگ جیسی دہکتی قربت تھے اس کے سلگتے لمس سے اس کے بے لگام جزبات سے۔۔۔

"انہہ پہلے تو کوئی ارادہ نہیں تھا تمہارا لیکن اب کیوں۔۔۔۔۔؟!؟" وہ بھی عالمیار خان تھا اپنی بیوی کی رگ رگ سے واقف سو طنزیہ کرنے کا کوئی موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتا۔۔۔

"اب کھانا بھی بند کرنا ہے آپ نے پہلے ہی اتنا دور تو لے آئیں ہیں مُجھے کہ اب میں کسی سے بات نہیں کر سکتی ہوں میرا فون ناکارہ ہو چکا ہے آپ مجھے اپنی قیدی بننا چاہتے ہیں نہ۔۔۔۔" اسے اپنے فون سے متعلق یاد آیا تو وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی۔۔۔

"قید میں تو تم آچکی ہو اور اس قید میں اب تم ساری زندگی رہو گی تاکہ تمہیں پتہ چل سکے کہ محرم کا ساتھ چھوڑ کر ایک نامحرم کے ساتھ جانے کا نقصان کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟؟؟" اس کے نازک حصے پر وہ پھر سے اپنے دانت گاڑ چکا تھا آرمینا سسکی تھی۔۔۔۔

"آپ کے ساتھ تو جیسے آپ کی محرم تھی نہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولتی اس کے غصے کو پھر سے ہوا دے چکی تھی وہ جو اس کے ساتھ نرمی

برت رہا تھا اچھے سے بات کر رہا تھا اس کی باتوں پر پھر سے سلگ گیا تھا۔۔۔۔

"یہ پوچھنے کا حق تم نہیں رکھتی ہو۔۔۔۔جب تم کسی کی وجہ سے مجھ پر شک کر سکتی ہو تو یہ سب کہنے کا کیا فایدہ۔۔۔۔!!!" وہ جتاتے ہوئے بولا تھا اگر وہ نارملی یہ سب کرنے کے بجائے اس کے پاس آکر کچھ پوچھتی تو اور بات تھی لیکن وہ جو کر چکی تھی اس کے بعد وہ یہ سب کہنے کا حق کھو چکی تھی۔۔۔۔

"مجھے ایسا کوئی حق چاہیے بھی نہیں۔۔۔!!!" وہ تڑک کر بولی تھی عالمیار خان نے طنزیہ انداز میں اسے دیکھا تھا اور اس کے لبوں پر جھکتے اس کے زخمی لبوں پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا تھا آرمینا کو اپنے پاؤں شل ہوتے ہوئے محسوس ہوئے تھے وہ مشکل سے اس کی بانہوں میں پڑی تھی ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ وہ سے بھاگ جائے۔۔۔۔

"لیکن آج رات میں اپنے سارے حق اس وجود سے لوں گا تاکہ اگلی بار تم کسی کے ساتھ منہ اٹھا کر جانے سے پہلے سو بار سوچو۔۔۔" وہ اس کے اوپر سے اٹھا تھا موقع دیکھ کر آرمینا نے بیڈ سے اترنا چاہا تھا لیکن اپنا حلیہ دیکھتے اس کا کلیجہ منہ کو آیا تھا اس کی شرٹ بکھر چکی تھی اس نے جلدی سے شرٹ ٹھیک کرتے اس کے بٹن بند کیے تھے وہ بس کسی طرح باتھ جانا چاہتی تھی کہ اب تک تو اس کا یونیفارم بھی سوکھ چکا تھا وہ واپس اسے پہن لینا چاہتی تھی یہ شرٹ اس کے بدن کو چھپانے کے لیے کافی نہیں تھی عالمیار خان کے کچھ دیر پہلے کے رویئے کو دیکھتے ہوئے وہ اس سے بچنے کی پلاننگ کر رہی تھی وہ اس کے پہاڑی چٹان وجود کو سہنے کی سکت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی شرٹ ٹھیک کر چکی تو اوپر نظریں اٹھائی تھیں عالمیار خان کا فوکس اس پر تھا اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھی

اس نے شرٹ کو کھینچ کر نیچے کرنا چاہا لیکن وہ جتنی تھی اس نے اتنی ہی رہنا تھا۔۔

اس کی نظروں کے فوکس کو خوٗد پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

عالمیار خان نے سر جھٹکا تھا اوٗر باتھ روم میں جا بند ہوا تھا وہ جو باتھ روم میں جاتے چینج کرنے کا سوچ رہی تھی سلگ کر رہ گئی تھی وہ اب یقیناً شاور لے کر ہی باہر آنے والا تھا تب تک وہ انتظار تو نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر اٹھی تھی اسے ابھی باتھ روم گئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی یہ اچھا موقع تھا اس کے پاس کے وہ اسے کہہ کر اپنا یونیفارم اٹھا لیتی تا کہ اس

کے اندر ہوتے ہی چینج کر لیتی وہ کچھ سوچتے ہوئے باتھ روم کے دروازے تک آئی تھی اور اسے اپنے ہاتھ سے بجایا تھا۔۔۔

عالمیار خان جو شاور کے نیچے کھڑا اپنے تپتے ہوئے اعصابوں کو کنٹرول کر رہا تھا ایسے دستک پر وہ شاور بند کر چکا تھا جانتا تو تھا کہ وہ کون ہے لیکن اس طرح اس کے دروازہ بجانے پر وہ حیران ہوا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے اب آرمینا۔۔۔!!!" وہ زور سے گرج دار آواز میں بولا تو آرمینا اپنی جگہ سے اچھلی تھی وہ اس کے غصے سے اب خائف بھی ہو چکی تھی لیکن ابھی کے لیے تو بس اسے اپنا یونیفارم چاہیے تھا اس شرٹ میں وہ کافی ان کمفٹیبل فیل کر رہی تھی۔۔۔

"وہ میرا یونیفارم اندر ہے وہ دے دیں مُجھے پہننا ہے۔۔۔" وہ اپنے لبوں پر ہوتی جلن کو بمشکل سہتے ہوئے بولی تھی سارے لب اس وقت جل رہے تھے اس ستمگر نے جگہ جگہ کٹ لگائے تھے کہ اب بات کرنے پر بھی اسے درد محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ یہ بات کہاں محسوس کر سکتا تھا بے حس انسان۔۔۔۔

"پہلے پہنی ہوئی تو ہے شرٹ پھر کیا مسلہ ہے تمہیں مجھے ڈسٹرب مت کرو اگر باہر آیا تو تمہیں بہت مشکل ہو گی پہلے ہی میرا پارہ ہائی ہے مجھے مزید غصہ دلانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔" وہ اس انداز میں پھنکارہ تھا کہ آرمینا اچھل کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور ڈر سے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

"آپ سے کوئی آسمان سے تارے توڑ کر لانے کی فرمائش نہیں کی ہے میں نے صرف اپنا یونیفارم مانگا ہے میں نے اور وہ ہیں کہ مجھے ایسے خاموش کروا رہے ہیں جیسے۔۔۔۔!!!" یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے جب عالمیار خان نے سرعت سے دروازہ کھول کر اس کو کلائی سے دبوچتے ہوئے اندر کھینچا تھا وہ اس کے برہنہ سینے میں آسمائی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں پھیلائے حیرتِ سے باتھ روم کے دروازے کو دیکھ رہی تھی جسے وہ بند کر رہا تھا لیکن وہ اس کے سینے سے چپکی ہوئی تھی وہ بدک کر پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔

"بہت زبان چل رہی ہے تمہاری۔۔۔۔ لگتا ہے اس کو پہلے والی بات کچھ اچھے سے سمجھ نہیں آئی ہے پھر سمجھتایوں۔۔۔۔" وہ اسے سنک کے ساتھ پن کرتے اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی گرفت میں دبوچتے ہوئے زور سے

غرایا تھا آرمینا کے پورے بدن پر لرزاطاری ہوا تھا اس کی آنکھوں سے جیسے شعلے سے ابھر رہے تھے ماتھے پر ابھری سبز رگیں اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھی آرمینا نے یونیفارم کے لیے نظریں دوڑائی تھیں اس کا یونیفارم شاور کے نیچے پڑا تھا جو ابھی تک گیلا تھا وہ تو اسے خشک کرنے کے لیے ڈال کر گئی تھی لیکن وہ نیچے کیسے آیا تھا اس کی نگاہوں میں حیرت تھی۔۔۔

وہ عالمیار خان کو بھولتے اپنے یونیفارم کی طرف بڑھنے لگی تھی لیکن عالمیار خان نے اس کو زور سے کھینچا تھا اور پھر سے سنک کے ساتھ پٹخا تھا آرمینا کی پیٹھ سنک سے لگی تھی اسے اپنی پیٹھ پر شدید درد محسوس ہوا تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے ابھی تک دل نہیں بھرا ہے آپ کا جو پھر سے اپنی من مانی شروع کر دی ہے آپ نے آخر آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔" وہ باتھ روم کی دیوار میں لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے بولی تھی گردن پر

چہرے پر اور نیچے اس کی شدتوں کی سوغاتیں موجود تھیں وہ اس سے نفرت کا دعوہ کر رہا تھا تو کیوں اس کے قریب آ رہا تھا کیوں اسے چھو رہا تھا کیا اسے آرمینا سے ایسی نفرت تھی یا اسے اس کے جسم کی بھوک تھی اسے اپنی حوس پوری کرنی تھی جو وہ وہاں نہیں کر پایا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔۔۔

"تم مجھے روک نہیں سکتی ہو احتجاج سے بہت بہتر ہے مجھے برداشت کرو کیونکہ اس وقت میرے اندر جتنا غصہ بھرا ہے نہ اگر وہ سب تم پر نکلا تو کہیں دن تک خود سے نگاہیں ملانے کے قابلِ نہیں رہو گی۔۔۔" وہ اسکے دائیں بائیں اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا وہ اس کے حصار میں قید ہو چکی تھی عالمیار خان اس پر جھکا تھا اس کی گرم سانس آرمینا کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی وہ غصے سے چہرہ دوسری طرف کر گئی تھی اور اس کی یہ بات ہی عالمیار خان کے طیش میں اور اضافہ کر گئی تھی۔۔۔

"میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔" وہ اس کے جبڑے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پر گرفت مضبوط کر چکا تھا آرمینا درد سے کراہی تھی اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے اس کے تیور بدلے تھے اس نے آرمینا کو خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔ لیکن وہ پھر سے اس پر حاوی ہوا تھا معاً کچھ سوچتے وہ اس کو باتھ روم کے سائیڈ پر بنے باتھ ٹب کی طرف گھسیٹ کر لے گیا تھا جو اس وقت پانی سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

اس کو باتھ ٹب کے قریب لے جاتے وہ اس کو باتھ ٹب میں دھکا دے چکا تھا آرمینا اوندھے منہ باتھ ٹب میں جا گری تھی۔۔۔۔

عالمیار خان نے اپنا ایک گھٹنا باتھ ٹب کے کنارے پر رکھا تھا آرمینا دوسری سائیڈ کے کنارے سے جا لگی تھی۔۔۔۔ وہ آنکھوں میں نفرت لیے اسے دیکھنے لگی تھی جو اب خود بھی باتھ ٹب میں چھلانگ لگا چکا تھا وہ چیخی تھی اس

کی شرٹ پہنے وہ اس وقت سہمی تھی جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے اپنے اوپر لٹا گیا تھا خود وہ باتھ ٹب میں لیٹ چکا تھا وہ اس کے برہنہ سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں گئی تھی وہاں۔۔۔"اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ کر وہ پھر سے سوال کرنے لگا تھا۔۔۔

"آپ کی اصلیت دیکھنے کے لیے۔۔۔۔"وہ پھنکاری تھی۔اس وقت اس کے ساتھ ایسی حالت میں سوچ کر رہی اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے اس کی آنکھیں اس پر تھی وہ اس کی نازکی کو اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا عالمیار خان نے اس کی شرٹ کے اندر ہاتھ ڈالا تھا آرمینا مچلی تھی وہ اس کے نازک حصے پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کے ابھاروں کو اپنے ہاتھوں کی

انگلیوں میں دبا چکا تھا آرمینا مچلی تھی اس کے ہاتھ مسلسل اس کے ابھاروں کو سہلا رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس کے کھردے ہاتھوں کے لمس سے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی لیکن مقابل کو اس کی حالت کی پرواہ نہیں تھی اس وقت اس کے اعصاب پر تو اس کی اس حرکت پر ہی غصہ چھایا ہوا تھا۔

"میری اصلیت رائٹ۔۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا ہاتھ حرکت کرتے اب اس کی دھڑکنوں کو چھو رہے تھے اس نے ایک زبردست جسارت کی تھی آرمینا کا سانس پھول گیا تھا وہ اس کو سختی سے خود میں جکڑتے ہوئے اس کو اپنے سینے سے چپکا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں آپ کی اصلیت تا کہ دیکھ سکوں کہ آپ جو ہر وقت غائب رہتے ہیں آخر جاتے کہاں تھے لیکن آپ کی تو اتنی رنگین مصروفیات۔۔۔۔" اگے کا جملہ وہ مکمل نہیں کر پائی تھی عالمیار خان اپنی پوری قوت سے اس کے لبوں پر جھکا تھا انداز حد سے زیادہ شدت لیے ہوئے تھا وہ ایک ہی پل میں آرمینا کو نڈھال کر چکا تھا اس کی زبان پر وہ زور سے دانت گاڑ چکا تھا اس کی گھیٹا بات پر اس کا خون خولنے لگا تھا اگر مقابل بیٹھی لڑکی اس کی بیوی اس کی بچپن کی محبت اس کی دھڑکنوں پر حکومت کرنے والی نہیں ہوتی تو اس وقت وہ اس کو اچھے سے ان لفظوں کی سزا دے چکا لیکن وہ وہ تھی جس کو اس نے ہر سانس کے ساتھ چاہا تھا۔۔۔۔

اس نے کہیں لمحے اس کے لبوں پر حکومت کی تھی کبھی اس کے پہلے سے زخمی لبوں کو کاٹ کر کبھی ان پر کٹ لگا کر کبھی ان کا رس نچوڑتے ہوئے وہ اسے اس کے لفظوں کا اچھے سے احساس دلا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ پیچھے ہوا تو وہ نڈھال سی پیچھے کو لڑکھڑا کر گری تھی لیکن وہ ایک جھٹکے میں اسے اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا وہ اس وقت ایسی پوزیشن میں نہیں تھی کہ اس کے ہاتھ جھٹکتی یا پھر اسے خود سے دور۔۔۔۔۔

"تمہیں ان لفظوں کو بولنے سے پہلے ایک بار بھی احساس نہیں ہوا کہ تم کیا بول رہی ہو ہاں۔۔۔" وہ کو تھوڑا سا نارمل دیکھ کر اس کے بالوں کو جکڑتے ہوئے بولا تو آرمینا جو اس کی شدتوں سے نڈھال تھی وہ اپنے لبوں کو صاف کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"تم اس قابل نہیں ہو کہ تم سے نرمی سے بات کی جائے تم جیسی لڑکی نرمی سے بات کرنے سے بلکہ اس طرح سے جانتی ہیں۔۔۔" وہ اس کی گردن کو دن کی طرح اب پھر سے اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس کو پھڑ پھڑانے پر مجبور کر رہا تھا وہ دونوں رات کے اس پہر پانی میں ایک دوسرے کے ساتھ زر گفتگو تھے۔۔۔۔۔

آرمینا نے ہاتھ پاؤں مارے تھے پانی میں بھی تھوڑا سا شور اٹھا تھا لیکن مقابل پر اس کی اس مزاحمت کا زرا سا بھی اثر نہیں ہوا تھا وہ اس کے لفظوں کی بازگشت سن رہا تھا آخر کیوں وہ ہمیشہ اپنے لفظوں سے اس کو ازیت دیتی تھی۔۔۔۔

"آپ یہ سب کر کے میرے دل میں اپنی نفرت بڑھا رہے ہیں اور کچھ نہیں۔۔۔"وہ مشکل سے بول پا رہی تھی اس کے سخت ہاتھوں کے دباؤ سے اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا سانس ہی رک جائے گا۔۔۔

"اس دل میں میرے لیے محبت ہے۔۔۔؟؟؟"اس کے دل کے مقام پر اپنی انگلی رکھے جیسے وہ سوال کر رہا تھا وہ یہ سب کچھ کیوں بول رہی تھی عالمیار خان اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

"نہیں اوَر نہ ہی کبھی ہو گی۔۔۔"اس کی گرفت تھوڑی سی ڈھیلی پا کر وہ اس کے ہاتھوں کو پیچھے کرنے لگی تھی لیکن عالمیار خان اگر خود ہی اس کی گردن کو نہ چھوڑتا تو وہ کبھی خوَد کو آزاد نہیں کروا پاتی۔۔۔۔۔۔

"تمہیں مجھ سے نفرت ہے نہ۔۔۔۔؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے بنا دیر کیے سر ہلایا تھا آخر یہی تو اس کی زندگی کی سب سے بڑی رئیلٹی تھی کہ وہ سب سے زیادہ عالمیار خان سے کرتی تھی سو وہ بول چکی تھی۔۔۔

"اس دُنیا میں سب سے زیادہ۔۔۔"زہر اُگلتا لہجہ۔۔

عالمیار خان زخمی سا مسکرایا تھا۔۔۔

"میرے لمس سے نفرت ہے۔۔۔؟؟؟"اگلا سوال آیا تھا جس پر اس نے سر ہلایا تھا وہ اس کے سینے پر جس پوزیشن میں موجود تھی وہ یہ بات بھول چکی تھی بس اس وقت وہ اس کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں مجھے نفرت ہے اس لمس سے کراہت محسوس ہوتی ہے نجانے یہ لب کس کس کو چھو چکے تھے۔۔۔"اخری فقرہ اسنے بس دل میں بولا تھا اگر اس کے سامنے بولتی تو اس وقت پھر اس کی سانسیں اس کی دسترس میں ہوتیں جو وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔

"تو مُجھے اوئر میرے لمس کو اب تو ہر پل ہر گھڑی پر لمحہ برداشت کرو گی لیکن میرے لمس سے تمہیں آزادی نہیں ملے گی۔۔۔"اس کی شرٹ کو وہ ایک جھٹکے سے اس کے تن سے جدا کرنے والا تھا کہ روم میں پڑا اس کا فون زور سے بجا تھا عالمیار خان کو یاد آیا اس وقت اس کی امپورٹنٹ کال آنی تھی جسے وہ مس نہیں کر سکتا تھا تو اس نے دس منٹ کی یہ ٹیون سٹ کی تھی تا کہ وہ یہاں بھی مصروف ہو اسے یاد آجائے کہ اسے یہ سب چھوڑ کر کال پر دھیان دینا ہے۔۔۔وہ آواز سنتے ہی وہ باتھ ٹب سے نکلا تھا آرمینا اپنی جان

بخشی پر صرف گہرا سانس لے سکی تھی وہ چلتا ہوا ایک طرف بنے ہوئے شیشے کے گلاس وال کے اندر چلا گیا تھا اور شاور آون کرتے وہ شاور لینے لگا تھا آرمینا ابھی تک باتھ ٹب میں بیٹھی تھی اس کی شرٹ جو وہ تقریبا اتارنے کے اختتام پر تھا اس نے جلدی سے سٹ کی تھی لیکن وہ باتھ ٹب سے نکلی نہیں تھی۔۔۔

جبکہ عالمیار خان شاور لے کر باتھ روب پہن کر باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا وہ تب باتھ ٹب سے نکلی تھی اس نے اپنے ہاتھ کو موو کرنا چاہا تو اسے شدید درد ہوا تھا آج کا سارا واقعہ اس کے زہن سے نکل نہیں رہا تھا۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی شاور کے نیچے کھڑی ہوئی تھی اور کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی کھڑی رہی تھی اس کی ساری شرٹ پانی سے بھیگ چکی تھی وہ کتنی دیر بعد شاور بند

کرتی ہوئی باتھ گاؤن پہن کر باتھ روم سے اٹیچ ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی تھی یہ شرٹ تو اب گیلی تھی۔

سو اس نے وارڈروب سے دوسری ٹی شرٹ نکال لی تھی اب کی بار وہ اس جے ٹریک سوٹ کا ٹروزار بھی نکال چکی تھی جیسے تیسے کر کے وہ اس ٹراؤزر کو ایڈجسٹ کر ہی چکی تھی اس وقت بھی بال گیلے تھے اس کے اس نے ان کے گرد ٹاؤل لپٹ لیا تھا اور کچھ سوچتے وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔۔۔

.....

زرانیل خان چائے لے کر روم میں انٹر ہوا تو ارواح سو چکی تھی ایک ہاتھ اس کا گالوں کے نیچے تھا تو دوسرا اس بیڈ پر وہ پر سکون نیند سو رہی تھی زرانیل خان نے چائے سائیڈ پر رکھی تھی وہ اتنی جلدی سو گئی تھی اسے

حیرت ہوئی تھی وہ اتنا بھی انجان نہیں تھا جو کچھ سمجھ نہیں پاتا وہ جانتا تھا وہ کچھ چھپا رہی تھی کسی چیز کو لے کر وہ پریشان تھی لیکن کیا۔۔۔؟؟؟

یہ بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ اسے صبح خوش چھوڑ کر گیا تھا لیکن جب سے واپس آیا تھا وہ تب سے کھوئی کھوئی سی تھی اس کی باتوں کا جواب بھی بس ہاں ناں میں دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی عدم دلچسپی محسوس کر رہا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے قریب بیٹھ گیا تھا اور اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اس نے نرمی سے پیچھے کیا تھا وہ ہلکا سا کسمکائی تھی زرانیل خان اس کے ساتھ ہی لیٹ لے گیا تھا اور اس کو کھینچ کر اپنے حصار میں لیا تھا۔

"جاناں یہ تو زیادتی ہے صرف ایک رات ہی محسوس کر سکا ہوں آپ کو لیکن کوئی بات نہیں اب تو ہر رات ہی آپ کی میری بانہوں میں ہو گئ۔۔۔"اس کے نازک نرم و ملائم رخساروں کو اس نے اپنے پاروں سے چھوا تھا وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔

یہ خوبصورتی اس کی ملکیت تھی وہ تھوڑا مغرور ہوا تھا اس کو اپنے سینے سے لگائے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا تھا اس کی ہلکی چلتی سانسوں کو محسوس کرتے وہ اس کی دھڑکنوں کو چھو چکا تھا۔۔۔۔

"بیوٹیفل۔۔۔"اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ خماری سے بولا تھا اسے نیند نہیں آ رہی تھی دل اس کی قربت کے لیے مچل رہا تھا وہ اس کے لمس کو پانے کے لیے مچل رہا تھا۔۔۔

"آئی لو یو۔۔۔"اس کے لبوں کو چوم چکا تھا وہ جو خوُد پر ضبط کر رہا تھا اب وہ ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ کچھ ہی دیر میں وہ سنجیدگی سے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ اس کو زور سے خود میں بھینچتے ہوئے اس کی سانسوں کو محسوس کرتے اس کی سانسیں اپنے آپ میں اتارنے لگا تھا۔۔۔

"پاگل کر دو گی مجھے۔۔۔"وہ ہنستے ہُوئے بولا تھا۔

•••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 43

••••••

آرمیناروم میں واپس آئی تو عالمیار خان فون میں مصروف تھا وہ بھی سر جھٹک کر اپنے بالوں سے ٹاول نکال کر ان میں برش کرنے لگی تھی لیکن یہ کرتے اسے خاصا درد ہوا تھا کیونکہ اس کو رائٹ ہینڈ موو کرنے پر شدید درد ہوا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے کیسی وحشی کی طرح وہ اسے گھسیٹ کر لے کر گیا تھا وہ منظر یاد کرتے آرمینا کی آنکھوں میں چنگاریاں سی بھری تھی وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ وہ خود کی وضاحت کیوں نہیں دے رہا تھا وہ غلط تھا اس لڑکی کے ساتھ انوالو تھا وہ ورنہ وہ ایسے چپ نہیں رہتا۔۔۔

اس نے برش واپس پٹخا تھا ڈریسنگ ٹیبل پر وہ ایسے الجھے بالوں کو سنوارے بغیر وہ واپس بیڈ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

"سونے کی ضرورت نہیں ہے یہاں اس لیے نہیں لایا ہوں کہ تم اپنی نیندیں پوری کرتی رہو جاؤ اور کھانا گرم کر کے لے آؤ یو ہیو اونلی 30

منٹس۔۔۔کیونکہ جیسی تمہاری سپیڈ ہے تم آدھا گھنٹہ تو لو گی بھوک لگی ہے مجھے جا کر کھانا لے کر آؤ۔۔۔"وہ فون سائیڈ پر رکھتے اٹھ کر اس کے پاس چلا آیا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے اگر کھانا ہے تو خود کھائیں۔۔۔"وہ بدک کر بولی تھی اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگی کہ اس کا بازو عالمیار خان کی اہنی گرفت میں قید تھا وہ درد سے سسک رہی تھی لیکن وہ بے حس بن چکا تھا شاید اس کے معاملے میں جو اس کی مزاحمت اس کے آنسو کسی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"بیوی ہو میری میری ضروریات کا خیال رکھنا تُمہارا فرض ہے لگتا ہے تمہیں سب کچھ نئے سرے سے یاد کروانا پڑے گا تمہیں۔۔۔"وہ اس کو کھینچ کر سیدھا کر چکا تھا وہ اس وقت جس حلیے میں تھی وہ کافی ان کمفٹیبل فیل کر

رہی تھی لیکن عالمیار خان کو اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو بس اس وقت اس کی شکل دیکھتے وہ سب یاد کرت اسے اس عمل کے کیے کا احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔۔

"انہہ ضروریات۔۔۔۔ کیسی ضروریات ہیں آپ کی زرا بتانا پسند کریں گے آپ۔۔۔!!!" وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی ایسے بحث کر کے لیکن وہ سمجھتی تب بات تھی اس وقت وہ دونوں ہی انا کے خول میں بند ایک دوسرے کو قصوروار مان رہے تھے ان کی یہ غلط فہمیاں اگے کیا رخ اختیار کرنے والی تھیں اس بات سے وہ دونوں ہی انجان تھے۔۔۔۔

"تم کون سی پوری کر سکتی ہو کوئی بھی نہیں بیکار ہو تم میری کسی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتی ہو تم آرمینا عالمیار خان۔۔۔" وہ ہر لمحہ اس کے بازوؤں پر گرفت بڑھا رہا تھا اور وہ درد سے سسک رہی تھی لیکن وہ اس کو بتانے کی روا

دار نہیں تھی یہ درد اس کے حصے میں آیا بھی تو اس کی وجہ سے ہی تو تھا تو کیسے وہ اسے کچھ بتاتی۔۔۔

"میں جب ضرورت پوری نہیں کر سکتی تو لائے کیوں ہیں یہاں اسے لاتے نہ جو اچھے سے آپ کی ضرورت کو پورا کر۔۔۔۔" کر اس کے منہ میں ہی رہ کر ایک شدید زناٹے دار تھپڑ اس کے رخساروں پر پڑا تھا اور عالمیار خان کی پانچوں انگلیوں کا نشان چھوڑ گیا تھا وہ اپنی گال پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھیلائے عالمیار خان کو دیکھ رہی تھی وہ اس پر کبھی ہاتھ بھی اٹھا سکتا تھا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کیسے وہ اس پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا۔۔۔

وہ سلگ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔"

"ایک نہیں کہیں تھپڑ ڈیزرور کرتی ہو تم۔۔۔۔ایک بد دماغ اوئر عقل سے پیدل لڑکی ہو تم لیکن تمہیں اب میرے ساتھ رہتے خوُد کو بدلنا ہو گا۔۔۔" وہ اس کو فرش پر پھینک کر روم سے نکل گیا تھا جتنے غصے میں تھا اسے ڈر تھا کہ وہ کچھ غلط ہی نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس وقت جس طرح سلگ رہا تھا کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ کچھ کر دیتا وہ اسے تھپڑ مار چکا تھا اسے کوئی افسوس نہیں تھا وہ روم کا دروازہ دھاڑ سے بند کر چکا تھا کہ در و دیوار تک ہل گئے تھے اس کے غصے سے آر مینا پر لرزا طاری ہوا تھا اس کی ایک بات کا وہ اتنا شدید رد عمل دے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ اپنی گالوں پر ہاتھ رکھے ابھی تک بے یقینی سے سوچ رہی تھی کہ وہ اسے تھپڑ مار چکا تھا۔۔۔۔

یقین کرنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا وہ اپنے آنسوؤں کو مشکل سے کنٹرول کیے ہوئے تھی اس نے اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر مشکل سے اپنے ٹوٹے بدن کو سنبھالا اور جا کر بیڈ پر لیٹ گئی تھی اسے بھوک لگی ہوئی تھی لیکن انا آڑے آ رہی تھی کیسے کھاتی وہ روتے روتے سو گئی تھی اس وقت نیند میں اس کس نازک سراپا ہچکولے کھا رہا تھا وہ سوتے ہوئے بھی کافی بے چین تھی۔۔۔۔

رخسار جلن سے تپ رہے تھے وہ روتے ہوئے بھی اس کی حرکت پر لب بھینچے ہوئے تھی جیسے یقین کرنا مشکل ہو کہ وہ سچ میں عالمیار خان ہی تھا جس نے اسے بے دردی سے مارا تھا۔۔۔۔

وہ کیسے اس پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا کیسے۔۔۔

وہ بے چینی سے یہ سب کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف عالمیار خان اپنے ہاتھوں کا مکا دیوار پر مار چکا تھا کیسے وہ اپنے آپے سے باہر ہوا کیسے اس نے آرمینا پر ہاتھ اٹھایا کیسے اس کے رخساروں پر اس کی انگلیوں کے نشان تھے کیسے وہ اپنی محبت کو تکلیف دے سکتا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ سے خون کی بوندیں نیچے فرش کو گیلا کر رہی تھیں لیکن وہ لاپرواہ اور بے حس بنا جیسے سب فراموش کر چکا تھا وہ اپنے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ رہا تھا اسی ہاتھ سے اس نے آرمینا کو تھپڑ مارا تھا لیکن اس کے لفظوں کی بازگشت ابھی تک اس کے زہن میں چل رہی تھی وہ کیسے ایسی بکواس کر سکتی تھی عالمیار خان سے۔۔۔

تن بدن میں آگ لگی تھی اس کے لفظوں کو یاد کرتے لیکن اسے تھپڑ مارنے کا افسوس اسے پھر بھی بہت زیادہ تھا وہ کیسے اپنی عورت پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا وہ عورت پر ہاتھ اٹھانے کے سخت خلاف تھا لیکن وہ یہ سب کچھ کر چکا تھا دل کر رہا تھا کچھ کر دے وہ اس وقت اسے شدید بھوک کا احساس ہو رہا تھا سر میں بھی شدید درد تھا۔۔۔

یہ تو دوپہر سے ہی تھا اب تو جیسے برداشت کرنا ہی مشکل ہو رہا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے کچن میں انٹر ہوا تھا اور وہ سارا کھانا جو وہ لایا تھا اسے فریزر میں سٹور کر دیا تھا۔۔۔

خود اس نے اپنے لیے ایک کپ کوفی بنائی تھی اور کچھ پینے یا کھانے کی خواہش نہیں تھی اسے۔

اس نے بس کوفی پی تھی۔۔۔

وہ اس کے بغیر کیسے کچھ کھا سکتا تھا آج کا تھکا دینے والا تھا آج پاشا کا قصہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہونے والا تھا لیکن وہ نہیں کر سکا صرف اور صرف آرمینا کی وجہ سے اس لڑکے کو وہ ویسے بھی نہیں چھوڑنے والا تھا اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ آرمینا کے ساتھ پڑھتا تھا اور آرمینا کے کالج سے تعلق رکھتا تھا لیکن جو بات اسے پریشان کر رہی تھی وہ اس لڑکے اور آرمینا کا آپس میں بات کرنا تھا وہ آرمینا کی ہر ایکٹوٹی پر نظر رکھتا تھا وہ کالج میں ہمیشہ اکیلی ہی رہتی تھی اس کی کوئی دوست نہیں تھی لیکن پھر وہ اس لڑکے کے ساتھ کوٹھے پر کیسے گئی تھی۔

وہ تصویر جو اس لڑکی نے عالمیار خان کو دکھائی تھی وہ فیک تھی اسے ایڈٹ کیا گیا تھا وہ جانتا تھا لیکن نجانے کیوں فیک پکچر میں بھی آرمینا کے ساتھ کسی کا وجود وہ برداشت نہیں کر سکا تھا۔۔۔

وہ صرف اس کی تھی اور وہ کیوں تھی اس لڑکے کے ساتھ یہ بات اسے چھب رہی تھی۔۔۔۔ آرمینا کیوں اس لڑکے پر ایک مرد پر بھروسہ کر کے اس کے ساتھ وہاں گئی اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی اس سے چھٹکارہ چاہیے تھا تو کیا وہ اس کے پیچھے پیچھے وہاں گئی تھی۔۔۔

یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی وہ جانتا تھا وہ اس پر شک کر رہی تھی اس لپسٹک کے نشان کو لے کر اور اب اسے اپنی غلطی لگ رہی تھی کہ اسے کچھ بھی کہہ کر آرمینا کو اس نشان سے متعلق مطمئن کر دینا چاہیے تھا تاکہ وہ ایسی حرکت نہیں کرتی۔۔۔۔

وہ تصویر آرمینا کی فیک تھی لیکن ان لوگوں کے پاس آرمینا کی تصویر گئی کیسے نجانے کتنے لوگوں نے دیکھا ہو گا آرمینا کے چہرے کو یہ اسے ناگ کی طرح ڈس رہی تھی وہ کوفی کا ایک گھونٹ ہی بھر سکا تھا اور اسے رکھتے وہ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

.....

حرمین بیگم ضرغام خان کی طرف سے ملنے والی مشروط رضامندی کے بعد خود ہی شادی کی تیاریاں شروع کر چکی تھیں آج ان کا ارادہ نیوشا کے ساتھ شہر جانے کا تھا سو وہ اسے صبح صبح ہی کہہ چکی تھیں کہ وہ تیار رہے آج ضرغام خان ابھی تک کمرے سے نہیں نکلا تھا ورنہ ان کا ارادہ اس سے بات کرنے کا تھا کہ وہ خود انہیں شہر لے جائے اس ارشک کا بھی وہ کچھ بندوست کر چکی تھیں اپنے ایک پرانے وفادار کے بیٹے کو کہہ کر جس نے انہیں تسلی دی تھی

کہ وہ ان کا کام جلدی ہی کر دے گا سو وہ اب مطمئن تھیں وہ مکمل مطمئن تو انہوں نے تب ہی ہونا تھا جب یہ لڑکی ان کے بیٹے کی زندگی سے نکل جاتی ان کی ایک غلطی ان کے لیے اتنی بڑی مصیبت بن چکی تھی اگر انہیں پہلے پتہ ہوتا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے تو وہ کبھی اس آدمی کو اس سب میں شامل نہیں کرتی لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتی تو وہ پھنس سکتی تھیں ابھی تو سب کو وہ قتل لگ رہا تھا تو وہ بچی ہوئی تھیں ورنہ وہ اب تک تو جیل لے اندر ہوتی اگر وہ اس وقت ارتضیٰ کا قتل نہیں کرواتی تو وہ شاید اب تک اپنی جان سے محبوب بیوی کی وجہ سے اسے قتل کر چکے تھے انہیں پوری سچائی جو معلوم ہو چکی تھی۔۔۔۔

۔

وہ مسلسل کچھ سوچ رہی تھیں وہ کچھ سوچتے ہوئے ضرغام خان کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی لیکن بار بار کی دستک پر بھی اس نے دروازہ نہیں کھولا گیا تھا شاید وہ نیند میں تھے تبھی اس لڑکی کی ضرغام خان کے کمرے میں موجودگی انہیں بری طرح سے پریشان تھیں اگر اس کی طرح ضرغام خان کا بھی اس لڑکی کے بطن سے بچہ ہو گیا تو انہیں بہت مشکل ہو جائے گی اس لڑکی کو یہاں سے نکلوانے میں۔۔۔۔۔۔

اب انہیں ضرغام خان کی شادی سے پہلے پہلے ہی کچھ کرنا تھا تاکہ وہ لڑکی ان کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل جائے وہ کافی دیر دروازہ کھٹکانے کے بعد واپس چلی گئی تھیں کہ ضرغام خان تو جاگا نہیں تھا لیکن وہ پہلے سے زیادہ پریشان ہو چکی تھیں کیونکہ ایسے دیر تک ضرغام خان کا روم میں رہنا انہیں

سچ میں کافی پریشان کر رہا تھا وہ اپنے روم میں آچکی تھیں لیکن پھر بھی زہن میں ضرغام خان کا ہی خیال تھا۔۔۔

"خالہ۔۔۔"نیو شا جو ان کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھی انہیں یوں پریشان اور بے چین دیکھ کر وہ ان کے قریب چلی آئی تھی وہ جو اپنے دھیان میں تھیں اسے دیکھ کر وہ سیدھی ہوئی تھیں اور اسے دیکھنے لگی تھیں جو اب ان کے پاس بیٹھ چکی تھی۔۔

"کیا ہوا خالہ پریشان لگ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"وہ ان کی پریشان صورت دیکھ کر پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔۔۔۔

"ارے نہیں ایسے ہی بس تمہیں کچھ کہنا تھا یا کوئی کام تھا مجھ سے۔۔۔؟؟؟" وہ نیوشا کو کچھ کہہ کر کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں سو بات کو گول کر گئی تھیں۔۔۔

"نہیں ایسے ہی آپ کو پریشان دیکھا تو چلی آئی آپ سے پوچھنے کے لیے کہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟" وہ ان کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میرا بچہ میں بالکل ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو تم بس تیاری کرو شہر جانے کی اور ساتھ ہی ساتھ ہم لوگ عالمیار اور آرمینا سے بھی مل لیں گے ایسے اچانک لے گیا عالمیار آرمینا کو مُجھے پریشانی ہو رہی ہے اس کی وہ بہت تیز مزاج ہے اگر عالمیار خان سے منہ ماری کر دی اس نے تو پھر کیا ہو گا۔۔۔" ان کا خیال اچانک آرمینا کی طرف چلا گیا تھا اس کی ٹینشن ساری رات بھی رہی تھی انہیں۔۔۔

"ہاں یہ اچھا ہے اسی بہانے بھائی سے بھی بات ہو جائے گی آپ نے ضرغام خان کو کہہ دیا یا ابھی کہنا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ جانتی تھی کہ ضرغام خان کے علاوہ ڈرائیور کے ساتھ شمس خان انہیں جانے کی اجازت نہیں دیں گے سو وہ حرمین بیگم سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں ابھی کہوں گی تھوڑی دیر تک تم تیار ہو جاؤ جا کر اور ہاں فرحین سے بھی پوچھو اگر وہ جانا چاہتی ہے ہمارے ساتھ تو۔۔۔۔" وہ مصروف سے انداز میں بولی تھیں جس پر نیوشا سر ہلاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں آئی تھی لیکن درمیان میں اس نے ایک ضرغام خان کے کمرے کو ایک نظر دیکھا تھا جو ابھی تک لاک تھا مطلب وہ ابھی تک روم سے نکلا تھا وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی یہ لڑکی اسے کوئی بڑا قدم اٹھانے پر مجبور کر رہی تھی جو وہ اٹھانا نہیں چاہتی تھی۔۔

"بس کچھ دن ہیں کر لو عیش پھر تو ضرغام خان اور یہ کمرہ میرا ہو جائے گا تمہیں دھکے مار کر اس کمرے سے نہ نکالا تو میرا نام نیوشا نہیں۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی تھی وہ نفرت اور ضد میں آندھی ہو چکی تھی یہ بھی نہیں سوچ رہی تھی کہ دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے خود ہی اس میں گرتا تھا اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہونے والا تھا۔۔۔۔

.....

ابر شم کی انکھ کھلی تو وہ بیڈ پر اکیلی تھی اس نے دوسری طرف ہاتھ مارا تو تعزیز خان غائب تھا وہ بدک کر اٹھی تھی آخر صبح صبح وہ کہاں جا سکتا تھا اس کی نیند اڑ گئی تھی تعزیز خان کو سوچتے ہوئے لیکن وہ اپنی گرل فرینڈ سے ملنے تو نہیں چلا گیا اس کے ذہن میں رات سے تعزیز خان کی گرل فرینڈ چل رہی تھی جسے ملنے وہ گیا تھا اور رات کو لیٹ واپس آیا تھا وہ بیڈ سے اٹھتے اپنی ناٹی

کا گاؤن پہن چکی تھی اس کی ڈوری باندھتے ہوئے اس کی غیر ارادی نگاہ سامنے اٹھی تو تعزیز خان کو صوفے پر آڑے ترچھے سوتے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ صوفے پر کیوں تھا بیڈ پر کیوں نہیں تھا وہ تورات کو کشنز رکھنا بھی بھول چکی تھی لیکن وہ تو بیڈ پر سویا ہی نہیں۔۔۔

ابر شم کو تپ چڑھی تھی وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے تیز قدم چلتے ہوئے تعزیز خان کے سر پر آ کھڑی ہوئی تھی لیکن وہ پر سکون نیند میں تھا اس کی موجودگی محسوس نہیں کر سکا تھا۔۔۔

سوتے ہوئے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا کہ ابر شم اس کے خوبرو چہرے سے نظریں ہٹا نہیں سکی تھی اس کے عنابی لبوں کو دیکھتے اسے کل دوپہر کا وقعہ یاد آیا تھا جب اس نے پہلی بار ابر شم کی سانسوں کو چھوا تھا اس وقت اسے بلا

کا غصہ آیا تھا وہ اس کے لبوں کو چھوتے اس پر اپنی ساری شدت نچھاور کر چکا تھا۔۔۔۔

ابر شم کا ارادہ اسے جگانے کا تھا کیونکہ کہ اس کی خوُد کی آنکھ بھی لیٹ کھلی تھی گرینی یقیناان کا ویٹ کر رہی ہو گیں اسی خیال کے تحت اس نے تعزیز خان کا کندھا تھپتھپانے کی کوشش کی تھی لیکن تعزیز خان جس نے اسی وقت نیند میں کروٹ بدلی تھی وہ اپنے دھیان میں تھا لیکن ابر شم سیدھی اس کے اوپر گری تھی وہ شاید کسی خیال میں کھوئی ہوئی تھی جو یوں اس کے ہلنے پر اس کے سینے پر آگری تھی وہ اگر دوسری بار ہلتا تو وہ اس کے سینے سے زمین بوس ہوتی وہ اس وقت شرٹ لیس تھا وہ پل میں سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تعزیز اٹھو۔۔۔" وہ اس کے اوپر سے اٹھنے کے بجائے اس کا کندھا زور زور سے ہلانے لگی تھی اس کی نائٹی بے ترتیب ہوئی تھی لیکن وہ بنا اثر لیے اس وقت تعزیز خان کو جگانے کی کوشش میں تھی۔۔۔

"اپنے سینے پر کسی نازک وجود کے بوجھ کو محسوس کرتے وہ اپنی آنکھیں کھول چکا تھا لیکن اپنے اوپر لیٹی ہوئی ابر شم کو دیکھ کر اس کی ساری نیند اڑن چھو ہوئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔" وہ بس اتنا ہی بول سکا تھا ابر شم کی سانسوں کو وہ اپنی گردن پر محسوس کر رہا تھا وہ اس کی نازکی کو اپنے سینے پر محسوس کرتے سیدھا ہوا تھا لیکن پھر ابر شم کے گرنے کے ڈر سے وہ اس کی مرمریں کمر میں اپنے ہاتھ ڈال چکا تھا۔۔۔

"آپ ایسے۔۔۔" وہ اسے خاموش دیکھ کر یہ احساس دلانا چاہا رہا تھا کہ وہ اس وقت کس پوزیشن میں تھی لیکن ابر شم شاید فیل نہیں کر پا رہی تھی اس بات کو۔۔۔۔۔۔

"تم یہاں کیوں سوئے۔۔۔۔؟!؟" اس کے سوال کے بدلے وہ اپنا سوال پوچھ چکی تھی اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو وہ پل میں اس کے اوپر سے اٹھنے لگی تھی تعزیز خان نے کچھ سوچتے اس کی کمر سے ہاتھ ہٹا لیے تھے وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن پھر سے لڑکھڑاتے ہوئے وہ اس کے سینے پر تھی۔۔۔۔

"اچھا ہے آپ کو درمیان میں کشنز رکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی ورنہ ویسے بھی آپ کو مجھے سے کوئی اچھی امید نہیں ہے۔۔۔" وہ شاید کل کی

بات کا حوالہ دے رہا تھا جب وہ بات کر چکی تھی جو اسے شاید کرنی نہیں چاہیے تھی۔۔۔۔

"واٹ کل رات تو تم بڑا اوور ہو رہے تھے کہ تمہیں صوفے پر نیند نہیں آئے گی۔۔۔۔؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی شاید اس کا ایسے صوفے پر سونا اسے بھایا نہیں تھا۔۔۔۔

"میری مرضی اب آپ میرے اوپر سے اٹھیں گی یا کچھ کرنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔۔ اگر ایسا کچھ سوچا بھی ہے تو میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔۔۔" وہ اس کو اپنے اوپر سے زمین پر شفٹ کر چکا تھا ابر شم کا چہرہ اس کی باتوں سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

"شٹ اپ بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔" وہ سرخ ہوتی بات کا اثر کم کرنا چاہا رہی تھی لیکن تعزیز خان اسے اچھا خاصا سبکی فیل کروا چکا تھا ابر شم نے شاید اسے ہلکے میں لے رہی تھی۔۔۔۔

"میری بد تمیزی نظر آگئی آپ کو لیکن میں نے تو کوئی بد تمیزی کی ہی نہیں اوٗر آپ کے ساتھ کرنا بھی نہیں چاہتا ہوں کیونکہ آپ میں وہ بات ہی نہیں۔۔۔" وہ جو زمین پر کھڑی تھی صوفے سے اٹھتا تعزیز خان اس پر جھکا تھا۔۔۔

"کیا مطلب ہے مجھ میں وہ بات نہیں ہے اس بات کو کرنے کا مقصد کیا ہے تمہارا۔۔۔؟؟؟" وہ بھڑک اٹھی تھی شاید کہیں نہ کہیں وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ رہی تھی لیکن یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔۔

"آپ بہتر طور پر جانتی ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہے سیریسلی ٹسیٹ لیس ہیں یہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے لبوں کی طرف اِشارہ کر رہا تھا ابر شم کی تو مانو سر پر لگی تھی وہ کتنا بد تمیز تھا وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن وہ ایسے اس کو پوائنٹ آؤٹ کر رہا تھا جو ابر شم سے بر داشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔

"یہی سچ ہے ان کا مزا نہیں آیا جبکہ اس کے تو۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے عنابی لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے نجانے کس کا حوالہ دے رہا تھا لیکن ابر شم سے اپنی انسلٹ بر داشت نہیں کر سکی تھی وہ کسی اور کے لبوں کو چھو چکا تھا اسے شدید جلن ہوئی تھی وہ رات سے اپنی فیلنگز کو لے کر الجھی ہوئی تھی نجانے کیوں اسے شدید نفرت ہو رہی تھی اس لڑکی سے جس کو وہ چھو چکا تھا۔۔۔

وہ بنا سوچے سمجھے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے چہرے کو نیچے جھکا کر وہ اس کے لبوں پر جھکی تھی وہ اس کے عنابی لبوں پر اپنے نازک لب رکھی تھی تعزیز خان کے پورے بدن سے سپارک اٹھے تھے رگوں میں دوڑتے خون میں ارتکاز اٹھا تھا ابر شم کی اس بت اختیاری پر وہ صبح صبحِ ثابت کیا کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ اوپر کو ہوتی پوری شدت سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا چکی تھی اس کو اس وقت شاید یہ احساس نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہی تھی تعزیز خان نے اسے کسی طرح کا رسپانس نہیں دیا تھا وہ اس کے لبوں پر اپنے دانتوں سے کٹ لگانے لگی تھی تعزیز خان نے اسے خوُد سے دور نہیں جھٹکا تھا بلکہ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کرنا کیا چاہتی تھی۔۔۔

تعزیز خان کا کوئی رسپانس نہ پا کر وہ اس کے لبوں کو چھوڑتے پیچھے ہوئی تھی لیکن اس کے لبوں کے کنارے پر وہ اپنے دانتوں سے کٹ لگا چکی تھی۔۔۔

"آج کے بعد اگر کسی کو چھوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ہاں مانتی ہوں تمہاری گرل فرینڈ ہے جس کے تم کلوز رہے ہو شاید کل رات کو بھی ہوئے ہو گے لیکن اب نہیں اب اور نہیں ایک سال تک تم کچھ ایسا نہیں کر سکتے ہو۔۔۔!!!"" وہ انگلی اٹھا کر غصے سے بولتی ہوئی اپنی نائٹی کو سنبھال کر وہاں سے جانے لگی تھی کہ تعزیز خان نے اسے خوُد کی طرف کھینچا تھا وہ اس کے سینے سے آ لگی تھی۔۔۔

"یہ کنٹریکٹ میں تو نہیں لکھا تھا کہ میں گرل فرینڈ نہیں رکھ سکتا ہوں آپ کو مجھے کنٹریکٹ کی شرطیں بتانی چاہیے تھیں یہ غلط بات ہے۔۔۔" وہ اس

کی کمر اپنے سینے سے لگائے ہوئے بولا تھا ابر شم کی کمر اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

"لیکن اب میں کہہ رہی ہوں۔۔۔" وہ کنفیوژ ہوئے بغیر بولی تھی اس وقت اس کو اپنی گردن پر تعزیز خان کی گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھیں وہ جو تھوڑی دیر پہلے حرکت کر چکی تھی اس پر اسے زرا بھی افسوس نہیں تھا لیکن تعزیز خان کا رسپانس نہ دینا اسے شدت سے محسوس ہوا تھا۔۔۔

نجانے کیوں اس کا دل تعزیز خان کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا وہ وجہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔۔

"میں کیوں مانوں آپ کی بات آپ بھی تو بوائے فرینڈز رکھتی ہیں میں نے روکا آپ کو آپ بھی میرے معاملات میں انٹرفیئر مت کریں۔۔۔!!!" وہ

اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا تو ابر شم نے بھنویں اچکاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"میں بوائے فرینڈ رکھتی ہوں لیکن اس کے ساتھ میرا ایسا کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے تم بھی نہیں رکھ سکتے ہو یہ میرا حکم ہے تمہیں۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے پیٹ کے گرد بندھے ہوئے دیکھ کر بولی تھی نجانے کیوں اس کے قریب آنے پر اس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔

"رئیلی میں کیسے مان لوں کہ آپ کا اس کے ساتھ کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے ہو سکتا ہے آپ جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔!!!" نجانے کیوں وہ اسے صبحِ صبحِ زچ کر رہا تھا لیکن وہ تھی کہ بجائے غصہ کرنے کے اس کی باتوں کا جواب دے رہی تھی۔۔۔

"میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گی میں صرف اسے پسند کرتی ہوں لیکن ایسا ویسا کچھ نہیں ہوا ہمارے درمیان تم بھی ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔" وہ نجانے کیوں اسے روک رہی تھی۔

"آپ جب گرینی سے جھوٹ بول سکتی ہیں تو تجھ سے کیوں نہیں ویسے بھی آپ کو مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ ہماری تو کنٹریکٹ میرج ہے اور اس میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔" وہ اسے جتانے والے انداز میں بولا تو ابرشم کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔

"ان سے جھوٹ بولنا مجبوری تھی میری ورنہ وہ مجھ پر شادی کے لیے مزید پریشر ڈال رہی تھیں تبھی یہ سٹیپ لیا اور یہاں تک تمہاری بات ہے میں نے تم سے جھوٹ نہیں بولا تھا۔۔۔" وہ اسے وضاحت دے رہی تھی

کیوں مگر دے رہی تھی اب وہ اس کی وضاحت پر مطمئن ہوا تھا یا نہیں یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ اپنی طرف سے بول چکی تھی جو اسے بولنا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" وہ جیسے بات ختم کر چکا تھا اور اسے اپنے حصار سے آزاد بھی۔۔۔

ابر شم اس کی بات سنتی ہوئی باتھ روم چلی گئی تھی جبکہ پیچھے تعزیز خان کے عنابی لبوں پر دل کش مسکراہٹ آئی تھی اس کا پلان ورک کر رہا تھا ابر شم کی بدلتی ہوئی حالتِ اس بات کا ثبوت تھا وہ اس کے قریب خود آئی تھی۔۔۔

اس کے لبوں کو بھی چھوا اس نے تعزیز خان نے بے اختیار اپنے لبوں چھوا تھا اس کا نرم گرم لمس ابھی تک اس کے لبوں پر تھا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر وہ سب کہا تھا وہ ابر شم کا رہ ایکشن دیکھنا چاہتا تھا لیکن وہ اتنی بے اختیار ہو جائے گی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ اس کے قریب کیسے ریلیکس کھڑی تھی۔

یہ بات اسے چھب رہی تھی کہیں وہ سچ میں اس کے لیے فیلنگز تو نہیں رکھنے لگی تھی لیکن اگلے پل وہ خیال کی نفی کر چکا تھا ایسا بھلا کیسے ممکن تھا ابر شم کسی اور کو پسند کرتی تھی یہ بات وہ بھولا نہیں سکتا تھا اس نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے پھر سے اپنے لبوں کو چھوا تھا یقیناً وہ ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھا کہ وہ اس کے لبوں کو چھو چکی تھی۔۔۔

وہ اپنا سیل فون نکالے ٹائم پاس کرنے لگا تھا وہ دو دن سے یہاں تھا لیکن ارواح کے ہاتھ کے کھانے کو وہ بہت مس کر رہا تھا یہاں کے کک کے ہاتھ کا

بنا کھانا مزا کا ہوتا تھا لیکن تعزیز خان کو ارواح کے ہاتھ کا کھانا پسند آرہا تھا۔۔۔۔

ابر شم باتھ روم سے نکلی تو وہ سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا نظر آیا تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے نکل کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

اور اس کے جاتے ہی تعزیز خان اٹھا تھا۔۔۔۔

••••••

لابیشا اس وقت بے چینی سے جیک کا انتظار کر رہی تھی جو اس وقت آنے کا نام نہیں لے رہی تھی ائزم آج صبح جلدی چلا گیا تھا کہ اسے آفس سے کال آئی تھی لیکن لابیشا اب جیک کو بلا چکی تھی وہ اکثر آتا تھا ائزم کی موجودگی

میں وہ کم ہی اسے بلاتی تھی کیونکہ وہ اس کی نظروں میں اپنا اچھا امیج بنائی ہوئی تھی۔

جیک نے بیل بجائی تھی وہ بھاگ کر دروازہ کھول آئی تھی اور اس کو دیکھتے ہی وہ مسکرائی تھی یہی حال مقابل کا بھی تھا یہ ایشین بیوٹی اسے کافی پسند آئی تھی ائزم جس آفس میں کام کرتا تھا وہ اس آفس کا مالک تھا ایک بار ائزم کے ساتھ وہ گھر آیا تھا تب سے لابیشا اور اس کے درمیان سے یہ سب چل رہا تھا اور ائزم اس بات سے واقف نہیں تھا۔

"ہیلو۔۔۔" وہ اندر آیا تو چہرے پر مسکراہٹ تھی لابیشا بھی مسکرائی تھی اور دروازہ بند کرتے اسے لاونج میں لے آئی تھی۔۔۔

"ہائے ہاؤ آر یو۔۔۔!؟!" وہ مسکراتی ہُوئی اس سے تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھی تھی جیک نے اس بات کو محسوس کیا تھا وہ کب سے اس کے اور اپنے درمیان کے یہ فاصلے کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ لڑکی اس کے لیے کافی مشکل پیدا کر رہی تھی۔۔۔

اسے یہ لڑکی بہت پسند آئی تھی بس ایک رات کے لیے وہ اسے بیڈ روم میں چاہیے تھی اس نے آج تک کسی کے اتنے نخرے برداشت نہیں کیے تھے وہ چاہتا تو ائزم کو ڈائریکٹ بھی بلیک میل کر سکتا تھا لیکن یہ لڑکی خود ہی اس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا چکی تھی جسے وہ قبول کر چکا تھا لیکن وہ ابھی تک اس کے اتنے قریب نہیں آ پایا تھا۔۔۔

"فائن اینڈ یو۔۔۔۔"وہ مسکرائی تھی اور اٹھی تھی شاید اس کے لیے کافی بنانے کا ارادہ تھا لیکن وہ اس کا ہاتھ تھام چکا تھا اور وہ اس کے پہلو میں آ گری تھی۔۔۔۔۔

"یہ سب۔۔۔"وہ پوچھنے لگی تھی۔

"ایسے ہی دل کر رہا ہے تمہیں قریب سے دیکھنے کا۔"وہ اس کے ہاف سیلیوز سے چھلکتے بازوؤں کو دیکھتے ان پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اس کے قریب آنے لگا تھا لا بیشا اس کی نزدیکی پر تھوڑا سا خائف ہوئی تھی کیونکہ وہ پہلی بار اس کے قریب ہوا تھا۔

"یو آر سو بیوٹیفل۔۔۔!!!"وہ اس کے دلکش وجود کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اور اس کے قریب آتے ہی وہ اس کو قریب سے محسوس کرنے لگا تھا۔

وہ دونوں مزید کوئی بات کرتے کہ لا بیشا کا فون بجا تھا وہ تیزی سے اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔

"کس کا فون ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

"ائزم۔۔۔۔کا دو منٹس پلیز۔۔۔۔" وہ اٹھی تھی۔

"ہاں بولو ائزم۔۔۔۔؟!!" وہ لیے دیئے انداز میں بولی تھی جسے ائزم نے محسوس نہیں کیا تھا لیکن وہ لا بیشا بات کرنے سے احتیاط کرنے لگی کہ وہ کہیں اس پر شک نہ کرنے لگی تھی۔

"وہ میں آج جلدی نہیں آسکوں گا ایک کام ہے۔" وہ بولا تو لا بیشا کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی۔

"کیا کام ہے۔۔؟؟" وہ تیزی سے بولی تھی۔

"ہے بس ایک کام تم اپنا خیال رکھنا۔۔۔" وہ مذید کچھ باتیں کرتے وہ کال کٹ کر گیا تھا۔

وہ واپس آئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور جیک اس کی نظریں محسوس کرتے اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ کچھ ہوا ہے۔

"کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا تھا۔

"ائزم رات لیٹ آئے گا ہمارے پاس ایک ساتھ گذارنے کے لیے بہت وقت ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تھی اس کے وجود سے اٹھتی قیمتی خوشبو محسوس کرتے اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ بہت امیر کبیر تھا۔۔۔۔۔

"پھر تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو چھونے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن لا بیشا پیچھے ہوئی تھی اور اس کے پاس سے اٹھنے لگی تھی۔

"کیا کرنے لگی ہو یار۔۔۔۔!!؟" وہ اس کے اٹھنے پر پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"تمہارے لیے کوفی بنانے لگی ہوں پھر مووی دیکھتے ہیں آج تو بہت سارا ٹائم ہے ہمارے پاس۔۔۔" وہ مسکراتی ہوئی بولی اور اوپن کچن کی طرف چلی گئی تھی۔

جیک نے اس کی پشت کو دیکھتا لب بھینچتے ہوئے وہ اس کے قریب جانے لگا تھا وہ اس کے قریب آتے ہی وہ اس کو بیک ہگ کرنے لگا تھا لیکن وہ اس سے دور ہوئی تھی آج جیک کے پاس کافی ٹائم تھا اسے کچھ بھی کر کے آج ہی اس

لڑکی کو حاصل کرنا تھا وہ اکیلی تھی کب تک مزاحمت کرتی وہ اس کی رضامندی چاہتا تھا لیکن اب بس اور نہیں۔۔۔۔

"تم باہر ہی بیٹھو جیک میں آرہی ہوں۔۔۔۔" وہ کوفی پھنٹ رہی تھی اور اس کی نزدیکی پر خائف ہوئی تھی۔

"نہیں مجھے یہیں رہنا ہے تمہارے قریب۔۔۔!!!" وہ بہکا بہکا سا بولا تھا لا بیشا کو کچھ خطرہ محسوس ہو رہا تھا وہ اس کی نزدیکی پر کچھ پریشان ہوئی تھی اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے آئے تھے اوٗر اس نے اپنی ہتھیلی سے اسے صاف کرنے لگی تھی۔

جیک نے کچھ سوچتے ہوئے اس سے الگ ہوا تھا اسے کچھ تھوڑا بہت وقت دینا تھا یہاں وہ اتنا انتظارِ کر چکا تھا وہاں تھوڑا اور سہی ویسے بھی انتظارِ کرنے کا بھی اپنا ہی مزہ تھا۔۔۔۔

"میں لاونج میں ہوں جلدی آؤ فون ایل سی ڈی سے کنیکٹ کرتا ہوں مووی دیکھتے ہیں بہت مزے کی ہے۔۔۔۔!!!" وہ بول کر نکل گیا تھا اس نے کافی رومانٹک مووی لگائی تھی تاکہ وہ خود ہی گرم ہو جائے۔۔۔۔۔۔

لا بیشا کوفی لے کر آئی تو وہ مووی میں مگن تھا مووی کا فرسٹ سین ہی کافی بولڈ تھا۔۔۔

وہ سرخ ہوئی تھی ہیرو ہیروئن کا رومانٹک سین چل رہا تھا وہ کوفی کا مگن ٹیبل پر رکھ رکھتے اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

جیک نے کچھ سوچتے ہوئے اس کو اپنے حصارِ میں لیا تھا وہ سرخ ہوئی تھی لیکن مووی کو دیکھتے ہوئے وہ تھورا اس کے قریب ہوئی تھی اور جیک فتح یابی سے مسکرایا تھا۔۔۔

لا بیشا اس کے قریب تھی یعنی اس کا کام بن رہا تھا وہ دونوں کو فی ختم کر چکے تھے اوٗر اب جیک اس کی بیک پر ہاتھ رکھ چکا تھا وہ ایک دم سے ہوش میں آئی تھی جیک کا فون بجا تھا اس نے دیکھا تو اس کی بیوی کی کال تھی یقیناً وہ اس کی عدم موجودگی کا جان چکی ہو گی تبھی وہ جلدی سے لا بیشا سے بہانہ بنا کر واپس چلا گیا تھا لا بیشا اسے روکتی رہ گئی تھی لیکن اس وقت وہ وہاں رکنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا لا بیشا کچھ سوچتے ہوئے لب کاٹنے لگی تھی وہ جو کر رہی تھی آگے اس کا بہت برا انجام سہنے والی تھی۔۔۔۔

•••••••

(ماضی)

منہا بیڈ پر آرام سے بیٹھی تعزیز کو فیڈ کروا رہی تھی جب ارتضیٰ خان روم میں داخل ہوئے تھے یہ ان کے آنے کا ٹائم نہیں تھا لیکن وہ بے ٹائم آ کر منہا کو اچھا خاصا پریشان کر چکے تھے وہ جو سکون سے اپنے بیٹے کو فیڈ کروا رہی تھی دوپٹہ اس نے بیڈ پر رکھا ہوا تھا لیکن ارتضیٰ خان کو دیکھتے اس نے جلدی سے اپنے گرد دوپٹہ اوڑھا تھا لیکن اس کی یہ بات ارتضیٰ خان کو پسند نہیں آئی تھی کیونکہ ان کے بقول وہ اس کے شوہر تھے کوئی غیر تو نہیں جن سے وہ پردہ کرتی۔۔۔

وہ آرام سے چلتے ہوئے بیڈ تک آئے اور اپنی شال اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ اب منہا کے ساتھ بیٹھ چکے تھے جس کی گود میں موجود تعزیز خان

اب اپنا پیٹ بھرنے کے بعد اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے آنکھیں بند کرتے سو گیا تھا۔۔۔

منہا نے اس کے ماتھے پر پیار کیا تھا اور پھر ایک نظر ارتضیٰ خان کو دیکھتے ہوئے وہ اسے بے بی کاٹ میں لٹانے چلی گئی تھی واپس بیڈ پر آئی تو ارتضیٰ خان کو دیکھتے اپنا دوپٹہ اس نے ٹھیک کیا تھا وہ گھبرائی تھی ان کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے لیکن ارتضیٰ خان نے اسے اپنے اوپر گرایا تھا۔۔۔

اس کا نازک سا وجود ان کے سینے پر تھا۔

وہ ہکا بکا ان کی شکل دیکھے جا رہی تھی جو اب اس کے بال پیچھے کرتے اس کی گردن پر لب رکھ چکے تھے وہ ان کے رومانس کرنے سے کسکی تھی وہ اس وقت اگر اس کو خود میں گم کرتے تو پھر اس کی جان بخشی صبح ہی ہونی تھی۔

"ارتضیٰ۔۔"اس نے نرمی سے انہیں پکارا تھا۔

"ارتضیٰ کی جان میری لائف میرا پہلا اوَر آخری پیار۔۔۔"اس کی گردن کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ نیچے بڑھنے لگے تھے اس کی شرٹ کا پہلا بٹن کھولتے وہ اس کی گہرایوں کو اپنے لبوں سے چھونے لگے تھے۔

منہا ان کے جزبات کو بھڑک کر اب خود کو ان کے حوالے کر چکی تھی کیونکہ اس کے علاوَہ اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا وہ نرمی سے اس کی گہرائیوں کو محسوس کر رہے تھے۔

پوری پوری رات بھی وہ اس کے وجود میں گم رہتے تو تشنگی تھی کہ مٹتی نہیں تھی لب تھے کہ اتنے عرصے کی قربت کے بعد بھی پیاسے تھے وہ اس کے سینے کو چھونے لگے تھے۔

اس کو اپنے سینے سے بیڈ پر شفٹ کرتے وہ اب اس کی شرٹ کو اوپر نیچے کسکاتے ہوئے اس کے بیلی بٹن کو چھونے لگے تھے۔

لب نرمی سے اس کے سینے پر رب کرتے وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی بیوٹی بون کو چھوتے اس کو مکمل خود میں گم کرتے چلے جا رہی تھی۔

"منہا جانم کچھ بولو۔۔۔!!!" وہ جو کبھی اپنی شدتوں میں اضافہ کر رہے تھے تو کبھی کچھ نرمی لیکن وہ اس کی بہکی بہکی سرگوشیاں سننا چاہتے تھے پر اس کی خاموشی دیکھتے ہوئے وہ اسے بولنے پر اکسانے لگے تھے لیکن وہ ہنوز خاموش تھی۔

"ک۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔"شرم اتنی تھی کہ اس سے بولنا محال ہو رہا تھا لیکن ان کی بات کو وہ نظر انداز بھی نہیں کر سکتی تھی تبھی پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی۔

"کچھ بھی کوئی بہکی سی سرگوشی کچھ ایسا جس سے میں مذید بہکنے لگوں۔۔۔!!!"اس کی بیوٹی بون پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا دباؤ دیتے وہ جیسے اس وقت اس کو کچھ بھی بولنے پر اکسا رہے تھے۔

"پہ۔۔۔۔لے۔۔۔۔ک۔۔۔۔م۔۔۔۔۔ہی۔۔۔۔ں۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔ا۔۔۔۔"وہ ہاں کاٹتے ہوئے بولی تھی جس پر ارتضیٰ خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہ اپنی ہنسی روک نہیں سکے تھے وہ جانتے تھے ان کے بولڈ انداز پر ان کی بیوی کچھ ایسا ہی کہے گی۔

"زیادہ ہو گیا کیا۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی کان کی لو کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے اس کے کان کے پاس اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے بولے تھے۔

"ہاں۔۔۔" منہا نے فوری جواب دیا تھا۔۔۔

"اوو میری جان۔۔۔" وہ اس کی کنڈیشن دیکھتے تھوڑی سی نرمی لائے تھے اپنی شدتوں میں کیوں کہ اس وقت منہا کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھی وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے حصارِ میں قید کرتے اس کے لبوں پر اپنے لبوں سے بوسہ دیتے اس کے وجودِ کو اپنی بانہوں میں بھرے اسے کچھ ریلکس کروانے لگے تھے۔۔۔۔۔

منہا کو لگا وہ اس کی باتوں سے ایسا کر رہے ہیں اس کو خفاخت محسوس ہوئی تھی وہ پریشانی سے لب چبانے لگی تھی ارتضیٰ خان کے شرٹ لیس سینے سے لگی وہ اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔

"آپ ناراض۔۔۔!!!" اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

"میری جان۔۔۔۔ میں ناراض نہیں ہوا بس آپ کو تھوڑی سی سپیس دی ہے ورنہ مجھے برداشت کرنا آپ کے لیے بہت مشکل ہوتا میں نہیں چاہتا میری پیاری سی بیوی پریشان ہو۔۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر جھکتے اس کے خوبصورت نقوش کو اپنے لبوں سے چومنے لگے تھے جس پر منہا نے گہرا سانس بھرا تھا۔

یعنی یہ بات تو طے تھی کہ آج کی رات اس کی ارتضیٰ خان کی شدتوں کو سہتے گزرنے والی تھی۔

لیکن اسے کچھ ٹائم دینے کے بعد اپنے کہے کے مطابق ارتضیٰ خان پھر سے اس پر گرفت مضبوط کر چکے تھے۔

پوری رات انہوں نے منہا کو اپنی پناہوں میں قید رکھا تھا لیکن آنے والا کل ان کی زندگی میں کیسا طوفان لانے والا تھا اس بات سے ارتضیٰ خان بالکل بے خبر تھے۔۔۔۔۔

•••••

ی بی جان مسلسل حرمین کی باتوں کو سوچے جا رہی تھیں اگر ایسا ہو جاتا تو ان کا پوتا بھی ان کے پاس ہی رہنا تھا اور وہ لڑکی بھی ان کے بیٹے کی زندگی سے نکل جاتی۔

لیکن اس لڑکی نے آج تک ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی نہ ہی کسی بات پر بحث کی وہ ہر بات سر جھکائے سن لیتی تھی اور نہ ہی آج تک اس نے بی بی جان کو کبھی شکایت کا موقع دیا تھا لیکن پھر بھی وہ لڑکی انہیں اپنی حویلی میں برداشت نہیں تھی وہ ایک غریب گھر کی لڑکی کیسے ان کی حویلی کی مالکن بنتی اگلا سردار ارتضیٰ خان نے بننا تھا یعنی وہ لڑکی ان کا مقابلہ کرتی ہرگز نہیں وہ خود سے تانے بانے بننے میں مصروف تھیں جب شمس خان کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

"سب خیریت ہے بی بی کب سے ہم دیکھ رہے ہیں آپ کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہیں ہم سے شئیر کریں اگر کوئی بات آپ کو پریشان کر رہی ہے تو۔۔۔۔" وہ زیادہ دیر بی بی جان کو پریشان دیکھ نہیں سکے تھے سو پوچھنے لگے تھے جس پر انہوں نے سر اٹھایا کر اپنے شوہر کو دیکھا تھا۔

"ہم ایک بات سوچ رہے ہیں اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچّھا ہو گا ہمارا پوتا بھی ہمارے پاس رہے گا اور حرمین ہماری بہو بھی بن جائے گی۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں جس پر شمس خان نے چھبن زدہ انداز میں اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔

"کیا مطلب بی بی حرمین ہماری بہو کیسے۔۔۔!!!" وہ ہلکا سا مسکرائے تھے لیکن بی بی جان کی سنجیدگی دیکھ کر وہ بھی سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگے تھے

وہ یقیناً مذاق نہیں کر رہی تھیں وہ سنجیدہ تھیں لیکن آخر ایسی کیا بات تھی بھلا۔۔۔۔

"ہماری بات سنے آپ۔۔۔" اور پھر اُنہوں نے حرمین سے ہوئی پوری بات ان کو بتادی تھی جو انہیں بھی کافی حد تک مناسب لگی تھی جبکہ وہ بی بی جان کو یہ نہیں بتا سکے تھے کہ وہ خوُد بھی ایسا ہی کچھ کرنے کا سوچ رہے تھے جس سے ان کا پوتا بھی ان کے ساتھ رہتا اوُر اس لڑکی سے بھی ان کی جان چھوٹ جاتی۔

شمس خان کچھ سوچنے لگے تھے کہ انہیں کچھ بھی کر کے ارتضیٰ خان جو اس دوسری شادی کے لیے راضی کرنے والے تھے بھلے یہ بہت مشکل تھا لیکن وہ ایسا کرنے کی ٹھان چکے تھے۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 44

•••••••

ضرغام خان کی آنکھ دروازے پر دستک سے کھلی تھی لیکن آج جیسے اس کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ یوہی لیٹا رہا تھا کچھ دیر اس کی دوسری طرف ارشک بے خبر سو رہی تھی اس کا نازک سراپا نیند میں بھی ہولے ہولے لرز رہا تھا وہ شاید نیند میں بھی رو رہی تھی اس کی گردن پر اور گردن سے نیچے ضرغام خان کی شدتوں کے واضح نشان تھے وہ رات اپنی پوری شدت ان نازک لبوں پر وہ اس کے وجود پر دکھا چکا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے ایک گہرا سانس بھرا تھا جب تک وہ کوئی واضح فیصلہ نہیں کر لیتا سب نے اس پر دوسری شادی کا پریشر ڈالتے رہنا تھا سو وہ آج شمس خان سے صاف صاف بات کرنے والا تھا کہ اسے نہ آج نہ کبھی دوسری شادی کرنی تھی اپنی ماں کو سوچتے اسے کچھ ہوا تو تھا کہ وہ سب سے زیادہ پریشر ڈال رہی تھیں اس پر لیکن وہ شاید وہ دو دو بیویوں کی زمہ داری اٹھانے کے قابل خود کو نہیں سمجھ رہا تھا بہر حال یہ تو طے تھا کہ وہ شادی نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

۔۔

ارشک اب اس کی بیوی تھی جسے اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ رہنا تھا اسے آج بھی ارشک کے وجود سے نفرت تھی وہ اس کے بابا کے قتل کی بیٹی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا جب سچ سامنے آنا تھا وہ خود سے نظریں

ملانے کے قابلِ نہیں رہنے والا تھا ارشک سے نظریں ملانا تو دور کی بات تھی۔۔۔

وہ کچھ دیر ارشک کو دیکھتا رہا تھا جو کندھوں تک کمفٹر اوڑھے سو رہی تھی تھوڑی دیر ہی تو اس نے ارشک کو اپنی جان لیوا قربت سے آزادی بخشی تھی وہ بھی اس کی حالتِ دیکھتے جو اس کی شدتوں کو سہتے رو دینے کو تھی۔۔۔

سردار ضرغام خان کو جھلنا اس نازک جان کے لیے بہت مشکل تھا وہ اس کی مخالف سمت کروٹ بدل چکی تھی اس کے کروٹ بدلنے کی وجہ سے کمفٹر اس کے کندھوں سے نیچے سرکا تھا اور ضرغام خان کی آنکھیں اس حسین وجودِ کو دیکھ کر چندھیا سی گئی تھی وہ خوبصورت تھی لیکن اس کی یہ خوبصورتی بھی ضرغام خان کے دل کو پگھلا نہیں سکی تھی کیونکہ وہ یہاں سے آئی تھی وہ

اس انسان سے نفرت کرتا تھا تو اس سے جڑے ہر انسان سے اسے نفرت تھی۔۔۔۔۔

ارشک اس کی بیوی تھی جس کے جسم و جاں پر وہ سارے حق رکھتا تھا اور یہ حق وہ لینے والا تھا اس سے زیادہ اس کے دل میں ارشک کے لیے کچھ نہیں تھا اگر کبھی اس کی معصومیت ضرغام خان کو اٹریکٹ کرتی تو اگلے ہی پل یہ خیال زہن میں آتا تھا کہ وہ کس کی بیٹی ہے۔۔۔

ارشک نے خوُد پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے موندی موندی آنکھیں کھولی تھیں اور اس کی نظریں خوُد کو تکتے سردار ضرغام خان کو دیکھتے پا کر جھک گئی تھیں اس نے بے اختیار کمفٹر اوپر کھینچا اور خود کو کور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کب تک جانتی تھی وہ ایکسرے کرتی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم بچ سکتی ہو اس کے سہارے۔۔!!!"ضرغام خان نے اس کے کمفرٹ لیٹنے پر چوٹ کی تھی جس پر ارشک بس سر جھکائے لب کاٹنے لگی تھی وہ اب ٹھیک تھی یا نہیں یہ بات تو ضرغام خان کو نہیں پتہ تھی لیکن اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر وہ یہ ضرور سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کی باتوں سے اچھی خاصی بلش کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔"وہ سر جھکائے منمنائی تھی ضرغام خان نے لبوں کو دانتوں تلے دبائے اسے دیکھا تھا وہ ابھی تک لیٹی ہوئی تھی اٹھتی تو ضرغام خان کے برہنہ سینے سے ٹکراتی لیکن وہ ایسا نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"اچھی بات ہے تمہیں پتہ ہے ورنہ میں اپنے انداز میں بتاتا تمہیں۔۔۔پھر تمہیں مشکل ہوتی بہت۔۔۔"وہ اس کو بازوؤں سے

پکڑے بیڈ سے اپنے سینے پر شفٹ کر گیا تھا اپنی حالت دیکھتے ارشک کو اپنے کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔" وہ صبح صبح پھر سے وہ سب کچھ نہیں چاہتی تھی جو رات کو ہوا وہ ابھی تک ان شدتوں کو سہہ نہیں پا رہی تھی بدن کے ہر حصے میں درد ہو رہا تھا اور وہ پھر سے۔۔۔

"مجھے روکنے کا اختیار تم نہیں رکھتی ہو ارشک ضرغام خان سو کوشش بھی مت کرو۔۔۔" وہ اس کی گردن میں منی چھپائے اس کے وجود سے اٹھتی اپنی مہک کو خود میں انہیل کرنے لگا تھا اس کے ہر حصے سے ضرغام خان کو اس وقت اپنی مہک محسوس ہو رہی تھی وہ اس کے سینے پر تھی ارشک کو ڈھیروں حیا نے آن گھیرا تھا۔۔۔

ضرغام خان کے لب صبحِ صبحِ بے لگام ہوتے اس کی گردن سے نیچے آئے تھے ارشک کے لیے اس کی بڑھتی شدت سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ اب لبوں کو پھر سے بے لگام چھوڑتے اس کی گہرایوں میں لے آیا تھا ارشک کا برا حال تھا بخار تو اس کا اتر گیا تھا لیکن ضرغام خان کی شدتوں سے اب اسے مزید درد ہو رہا تھا جو سہنا مشکل لگ رہا تھا۔

ضرغام خان نے اوپر کو ہوتے اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے اس کے لبوں پر لب رکھے تھے ارشک کی جان پر آئی تھی۔

وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں سے سانسیں الجھا چکا تھا ارشک کو اپنی حالتِ دیکھتے ڈھیروں رونا آیا تھا ضرغام خان اپنے ہاتھ سختی سے اس کی کمر کے گرد حائل کیے ہوئے تھا وہ اس کے سینے کے ساتھ چپکی ہوئی تھی کہ اب تو لبوں پر جلن ہو رہی تھی اس کی مونچھوں کی وجہ سے۔

رات بھی اس نے ضرغام خان کا لمس مشکل سے برداشت کیا تھا اور اب پھر سے وہی سب کچھ۔۔۔

وہ ایک دم سے کروٹ بدلتا ارشک کو پھرتی سے بیڈ پر شفٹ کرتے خود اس کے اوپر آیا تھا لیکن لبوں کا تسلسل نہیں ٹوٹنے دیا تھا۔۔۔

اب تو اس کے کروٹ بدلنے کی وجہ سے ارشک کے وجود سے کمفرٹر سرکا تھا وہ اس کی حالت دیکھتے اس کے لبوں کو آزاد کر چکا تھا کیونکہ وہ اب سانس مشکل سے لے پا رہی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اس کے بھرے بھرے لبوں پر اپنا بھاری انگوٹھا پھیرتے ہوئے انہیں سہلا تھا جو اس کی جسارت پر خون چھلکا رہے تھے ضرغام خان اب اس کے رخساروں کو لبوں سے چھو رہا تھا ارشک کی گالوں پر اس کے

دانتوں کے نشانات واضح تھے جو اس نے رات کو دیئے تھے وہاں ابھی تک جلن محسوس ہو رہی تھی اب سے وہ سب کچھ۔۔۔

ارشک کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ وہ اس سے نفرت کا دعوے دار کیوں اس کی قربت میں سب کچھ بھول چکا تھا کیوں وہ اسے مزید خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

ارشک کو پورا یقین تھا کہ اس کے بابا بہت جلد بے گناہ ثابت ہو جائیں گے لیکن وہ کیا یہاں سے نکل پائے گی وہ جانتی تھی کہ یہ مشکل ہے لیکن وہ ایک لمحہ اس حویلی میں مزید نہیں رکنے والی تھی۔

"کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہو رات کو بولا تھا جب میں قریب ہوں تو صرف میرے بارے میں سوچا کرو لیکن تمہیں شاید میری بات سمجھ میں نہیں آئی

تھی۔۔۔۔"وہ اس کی گردن سے نیچے جھکا تھا ارشک نے تھوک نگلتے ہوئے اپنی حالتِ پر قابو پانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے لبوں کے لمس سے اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا جیسے ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ مشکل سے پڑی تھی ورنہ دل جیسے بند ہونے کو تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اس کے دل کے مقام پر لب رکھتے اس کی دھڑکنوں کو جیسے اپنے لبوں پر محسوس کیا تھا تیزی سے دھڑکتا وہ دل وہ اس کی دھڑکنوں کو سنتے نجانے ایک پل کے لیے وہاں نرمی سے لب رکھ گیا تھا اس کی نرمی بھرا لمس محسوس کرتے ارشک کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔۔

وہ پھر سے اس کے وجود کی گہرائیوں میں اترنے لگا تھا ارشک کو اس وقت باتھ لینا تھا لیکن وہ تھا کہ ایک بار پھر سے اس پر گرفت مضبوط کر چکا تھا لیکن دروازے پر ہوتی دستک نے اس کو ڈسٹرب کیا تھا لیکن ارشک نے ایک پل

کے لیے سکون کا سانس خارج کیا تھا کہ کچھ پل کے لیے تو وہ اس پر سے نظریں ہٹائے گا وہ جس حلیے میں تھی وہ باتھ روم میں بھی نہیں جا سکتی تھی ورنہ اب تک بھاگ کر جا چکی ہوتی وہاں سے۔۔۔۔

دستک پر ضرغام خان ناچاہتے ہوئے بھی بیڈ سے اٹھا تھا اپنی شرٹ اٹھا کر اس نے ارشک پر پھینکی تھی اور الماری سے دوسری شرٹ نکال کر اسے پہنتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھا تھا جو ابھی تک بج رہا تھا۔۔۔۔۔

"سردار سائیں وہ بی بی۔۔۔(حرمین بیگم) آپ کو بلا رہی ہیں اپنے کمرے میں وہ صبح سے ایک دو آ چکی ہیں آپ کے کمرے تک لیکن آپ نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔" ملازمہ اسے حرمین بیگم کا میسج دے رہی تھی جس پر ضرغام خان نے سر ہلایا تھا اور دروازہ بند کرتے وہ واپس اندر آیا تھا باتھ روم میں جاتے اس نے شاور لیا تھا اور چینج کرتے وہ کمرے سے نکل گیا تھا اس کے

جاتے ہی ارشک تیزی سے بیڈ سے اتری تھی اور اس نے بھی شاور لیا تھا۔۔۔

اس کی رات کی وارننگ وہ بھولی نہیں تھی وہ اسے صاف صاف لفظوں میں کہہ چکا تھا کہ اس کے لیے ناشتہ لنچ کھانا وہ خوُد اپنے ہاتھوں سے تیار کرے گی یعنی ضرغام خان کا ہر کام وہ کرے گی باقی کسی اور کا نہیں۔۔

سو ارشک جلدی سے کپڑے بدل کر روم سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔کیونکہ وہ اس کے غصے کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

.....

ضرغام خان سیدھا حرمین بیگم کے کمرے میں گیا تھا جو اسی کے انتظارِ میں تھیں وہ رات کو کھانے پر نہیں آیا تھا تب سے وہ پریشان تھیں۔

"امی سب خیریت ہے آپ نے مجھے کیوں بلایا۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی شال ٹھیک کرتا ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا تھا ایک پل کے لیے اسے افسوس ہوا تھا وہ جو کہنے والا تھا شمس خان کو اس کے بعد اس کی ماں نے اس سے اور بھی ناراض ہو جانا تھا لیکن یہ ضروری تھا۔۔۔

"ہاں وہ ہمیں شہر جانا ہے اگر تم فری ہو تو لے چلو ہمیں آرمینا سے بھی ملنا ہے کل اس کی حالتِ ٹھیک نہیں تھی مجھے فکر ہو رہی ہے بہت۔۔۔!!!" وہ شاپنگ والی بات گول رہی تھیں کہ اگر وہ ڈائیریکٹ شاپنگ کی بات کرتی تو وہ ہو سکتا تھا کہ انکارِ کر دیتا۔

"آرمینا بالکل ٹھیک ہے میری عالمیار خان سے بات ہو چکی ہے مجھے لگتا ہے کہ ہمیں وہاں نہیں جانا چاہیے کیونکہ اگر ہم وہاں گئے تو آرمینا ہمارے ساتھ واپس آنے کی ضد کرے گی اور جانتی ہیں کہ عالمیار خان ایسا نہیں ہونے

دے گا تو کچھ دن صبر کر لیں میں آپ کو خود لے جاؤں گا وہاں۔۔۔!!!" وہ رسانیت سے بولا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر وہ لوگ جائیں گے تو آرمینا ان کے ساتھ واپس آنے کا بولے گی جو کہ صحیح نہیں تھا۔۔۔۔

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے شہر میں کچھ اور کام بھی ہے جو کرنا ہے تو میرا جانا تو ضروری ہے آگر تم لے چلو تو۔۔۔۔؟؟؟" وہ مزید اسرار کرنے لگی تھیں کیونکہ انہیں آج ہر قیمت پر جانا تھا شہر۔

"کیا کام ہے امی۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان ان سے کام کی نوعیت معلوم کرنے لگا تھا۔

"کچھ ہے ضرغام خان بس تم یہ بتاؤ کہ ہمیں لے جاؤ گے یا
نہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے بار بار کے سوال پوچھنے پر پریشان ہوئی تھیں

ایک انہیں ضرغام خان کی یہ عادت پسند نہیں تھی وہ ہر بات کی تہہ میں جانے کی کوشش کرتا تھا جو کبھی کبھی صحیح نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مُجھے ویسے بھی شہر میں کام ہے آپ تیار ہو جائیں پھر ناشتے کے بعد چلتے ہیں میں زرا دادا جان سے مل لوں کچھ کام ہے ان سے۔۔۔" وہ مذید ان سے بحث کیے بغیر بولا تو انہوں نے سر ہلایا تھا اور وہ ان کے کمرے سے نکل گیا تھا اس کے نکلتے ہی نیوشا ان کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جس کو انہوں نے اوکے کا سائن تھا۔۔۔۔

وہ خوشی خوشی تیار ہونے چلی گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ حرمین بیگم تو پہلے سے ہی تیار بیٹھی ہوئی تھیں کیونکہ انہیں یقین تھا کہ ان کا بیٹا انہیں انکار نہیں کرے گا انہیں بس خود کے گرد شال اوڑھ لی تھی

جبکہ دوسری طرف ضرغام خان کے ساتھ اس وقت مردان خانے میں موجود تھا جو سنجیدگی سے پوتے کی شکل دیکھ رہے تھے کہیں نہ کہیں انہیں اس کے انکارِ کی وجہ سمجھ آرہی تھی ایسے ہی ارتضیٰ خان بھی ان کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے تھے اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے اپنی خاندانی منگ کو چھوڑ دیا تھا اور اس عورت سے بیٹا بھی پیدا کر لیا تھا اگر اس عورت کے ساتھ وہ حادثہ پیش نہیں آتا تو وہ شاید ہی کبھی دل سے حرمین بیگم کو اپنی بیوی تسلم کرتے انہیں اچھے سے یاد تھا انہوں نے بیٹے کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی شادی حرمین بیگم سے کروا تو دی تھی لیکن وہ دل سے کبھی انہیں قبول نہیں کر سکے تھے ارتضیٰ خان کے دل میں شروع سے وہ رہتی تھی شاید آخری سانس تک وہی تھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی ان کا رویہ حرمین بیگم کے ساتھ کچھ خاص اچھا نہیں تھا۔

"سردار ضرغام خان آپ سب کی بات سے انکارِ کر رہے ہیں اپنی ماں کی حالتِ دیکھ رہے ہیں نہ وہ کتنی ٹوٹی ہوئی پے ارتضیٰ خان کے قتل کے بعد۔۔۔"انہوں نے قتل کا لفظ جان بُوجھ کر یوز کیا تھا کہ اگر وہ اس لڑکی کی وجہ سے انکارِ کر رہا تھا تو نہ کرے۔

"داداجان میں آپ کو وجہ بتا چکا ہوں کہ میں کس وجہ سے دوسری شادی نہیں کر رہا ہوں میرے لیے پہلی والی کا تجربہ ہی کافی ہے دوسری نہیں۔۔۔"اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے غرایا تھا شمس خان پوتے کا غصہ دیکھتے ہوئے خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

(ماضی)

بابا جان آپ نے مُجھے بلایا۔۔؟؟؟"ارتضیٰ خان مردان خانے "
میں داخل ہوئے تھے انہیں تھوری دیر پہلے ہی ملازمہ کے ہاتھوں
پیغام ملا تھا کہ شمس خان انہیں بلایا تھا سو وہ ان سے ملنے کے لیے
آئے تھے ان کی سنجیدگی دیکھتے وہ اچھا خاصا پریشان ہوے تھے۔

ہمیں تم سے کچھ بات کرنی ہے ارتضیٰ تحمل سے سننا اوَر ہاں ہمیں"
جواب مثبت ہیَ چاہیے یوں سمجھ لو پہلی بار تم سے کچھ مانگنے والے
ہیں ہم۔۔۔بالکل ویسے ہی جیسے ایک سال پہلے تم نے ہم سے مانگی
تھی بلکہ ہمیں مجبور کیا تھا۔۔"وہ پہلے ہی بات کو اتنی طویل کر
رہے تھے کہ ارتضیٰ پریشانی سے باپ کی شکل دیکھنے لگے تھے انہیں
بہت کچھ برا ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

بابا میں اپنی پوری کوشش کروں گا آپ بتائیں آپ کو مجھ سے کیا "
چاہیے اور برسوں پہلے کا حوالہ آپ دے رہے ہیں جبکہ وہ سب کچھ
کیسے ہوا یہ سب کچھ آپ سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔۔۔"!!!وہ ان
کے قریب ہی بیٹھ گئے تھے۔

ہمیں تم سے بس اتنا کام ہے کہ تم دوسری شادی کرو بس انکارِ کی "
کوئی گنجائش نہیں ہے ارتضیٰ ہم نے تمہاری مرضی سے شادی
کروائی تھی تمہاری لیکن تم ہماری مرضی سے شادی کرو گے اور
انکارِ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔۔"!!!وہ پہلے ہی جیسے ان پر باور
!!!کروا رہے تھے کہ انکارِ نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔

بابا دوسری شادی کیوں میں اپنی بیوی اوٗر بیٹے کے ساتھ بہت "
خوش ہوں ہماری زندگی مکمل ہے میں نے منہا کو ایک مکمل ہمسفر

پایا ہے وہ میرے لیے بہت اہم ہے بابا نہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔"وہ فوری انکارِ کر گئے تھے یہ کام تو وہ کبھی نہیں کر سکتے تھے۔

دیکھو ارتضیٰ خان وہ تمہاری من چاہی بیوی ہے ہم جانتے ہیں " لیکن ہمارا ایک خاندان ہے یہاں ایسے ہم نہیں چل سکتے ہیں وہ کسی شادی پر نہیں جا سکتی ہے وجہ تم اچھے سے جانتے ہو ہم ابھی تک زیادہ لوگوں کو یہ بات نہیں بتا سکے ہیں کہ تم شادی شُدہ ہو اب ہم تمہاری دھوم دھام سے شادی کروانا چاہتے ہیں تاکہ ہر کسی کو پتہ چل سکے کہ ہمارے بیٹے کی شادی ہوئی ہے۔۔۔"وہ اپنے اونچے درجے کی شاید نمائش کروانا چاہا رہے تھے منہا نے کبھی کہیں جانے سے انکارِ نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن بی بی جان اسے خود کہیں نہیں لے کر جاتی تھیں کہ وہ آج عام گھر سے آئی لڑکی اس قابل نہیں تھی کہ وہ اس کی سب کو اصلیت بتاتی۔۔۔

"بابا۔۔۔"

"بس ارتضیٰ خان پہلے اپنی بیوی سے پوچھ لو وہ کیا چاہتی ہے پھر کوئی فیصلہ کرنا اور اس کی مرضی تو تمہارے لیے بہت اہمیت رکھتی ہو گی ہم سے زیادہ۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولے تھے ان کی باتوں پر ارتضیٰ خان نے پریشانی سے پیشانی مسلی تھی ان کا دل انہیں کچھ غلط ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔

وہ مزید وہاں بیٹھ نہیں سکے تھے انہیں بہت ضروری کام تھا سو وہ نکل گئے تھے ورنہ ان کا ارادہ منہا سے بات کرنے کا تھا کیونکہ وہ شمس خان کی باتوں سے خاصا پریشان ہو گئے تھے۔

.....

(حال)

"لیکن حرمین کو کیسے بتاؤ گے تم۔۔۔۔؟؟؟" انہیں حرمین بیگم کی فکر لاحق ہوئی تھی جو تو اب شادی کی تیاریاں بھی شروع کرنے والی تھیں اور یہاں ان کا بیٹا سرے سے ہی انکارِ کر دیا تھا یہ کیسے ممکن تھا بھلا۔

"آپ فحال ان کے سے کوئی بات مت کیجئے گا میں انہیں خود آرام سے سمجھا دوں گا لیکن اب سے میری دوسری شادی کا زکر نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!" وہ

واضح اور کلئیر انداز میں بولا تو شمس خان نے سر ہلایا تھا وہ پوتے کے بدلتے تیوروں سے اچھے خاصے پریشان ہوئے تھے جو ان کے ہاتھوں سے نکلتا چلا جا رہا تھا اگر تو اس سب کے پیچھے وہ لڑکی تھی تو وہ خود ان کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ ان سے مزید تھوڑی دیر تک باتیں کرتا رہا تھا پھر جب ملازمہ نے ناشتے کی اطلاع دی تو وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے ڈائننگ ہال تک آئے تھے وہاں پہلے سے ہی نیوشانک سک تیار بیٹھی تھی شمس خان تو جانتے تھے کہ وہ حرمین بیگم کے ساتھ شہر جا رہی تھی انہوں نے خود اجازے دی تھی لیکن ضرغام خان اس بات سے انجان تھا۔۔۔

وہ سیدا اپنی چیئر پر آکر بیٹھا تھا اور ارشک نے اس کے سامنے کھانا رکھا تھا۔

"لڑکی یہ سب کیا ہے اٹھوا سے۔۔۔؟؟؟" فرحین بیگم کو تپ چڑھی تھی وہ الگ سے ضرغام خان کے لئے کھانا لے کر آئی تھی یہ بات وہ نوٹ کر چکی تھیں کیونکہ باقی سب کا کھانا الگ تھا۔۔۔

"وہ سردار سائیں نے خوُد اسے اپنا ناشتہ بنانے کا بولا تھا کہ ان کے لیے آج سے کھانا یہی بنائے گی۔۔۔" ایک ملازمہ جو ارشک کے ساتھ کام کر رہی تھی وہ بولی تھی جس پر سب نے ضرغام خان کی طرف دیکھا تھا جو سب کی نظروں سے لاپرواہ اپنے کھانے پر فوکس کیے ہوئے تھا جیسے کھانے سے اہم کام کوئی اوُر ہو ہی نہ۔۔۔۔

"ضرغام خان یہ کیا سن رہے ہیں ہم۔۔۔۔؟؟؟" بی بی جان نے ضرغام خان کو مخاطب کیا تھا جس پر وہ انہیں دیکھنے لگا تھا جیسے ان کی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ وہ کہہ کیا رہی تھیں۔۔۔

"صحیح سنا ہے آپ نے میں نے ارشک کو کہا ہے آج کے بعد میرا ہر کام یہ اپنے ہاتھوں سے کرے گئ اور کوئی دوسری ملازمہ میری چیزوں کو ہاتھ نہیں لگائے گی۔۔۔۔!!!"اس نے دوسری چیزوں میں کس کو ٹیگ کیا تھا سب سمجھنے سے قاصر تھے۔

"لیکن جب سب کے لیے ناشتہ لنچ اور کھانا بنتا ہے تو پھر تم الگ سے کھانا کیوں بنواؤ گے ضرغام خان۔۔۔"حرمین بیگم بیٹے سے بولی تھی جس پر وہ کچھ نہیں بولا تھا کیونکہ وہ مزید اس موضوع کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ لوگ ناشتہ کر کے تو ارشک نے ضرغام خان کے آگے سے کھانے کے برتن خود اٹھائے گئ۔

-

"یہ کھانا تم خود کھاؤ گی۔۔۔" وہ برتن میں موجود کھانے کی طرف اِشارہ کرنے لگا تھا سب لوگ خاموشی سے ارشک اور ضرغام خان کو دیکھ رہے تھے لیکن ضرغام خان کی باتوں کی سمجھ کسی کو نہیں آ رہی تھی وہ کیوں اس لڑکی میں اتنی دل چسپی شو کر رہا تھا نیوشا کے لیے نوالہ حلق سے نیچے اتارنا مشکل ہو رہا تھا وہ یک ٹک ضرغام خان کو دیکھے جا رہی تھی ارشک کی گردن پر اس کے رخساروں پر وہ ضرغام خان کی شدتوں کے نشان دیکھ چکی تھی اسے سمجھنے میں زرا دیر نہیں لگی تھی کہ وہ دونوں رات کو ساتھ تھے شاید اسی وجہ سے ضرغام خان نے ڈنر کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔۔۔

ضرغام خان ارشک کو اوڈر دیتا ہوا نکل کر باہر پورچ میں چلا گیا تھا جبکہ اس کے پیچھے پیچھے نیوشا اور حرمین بیگم بھی نکلی تھیں فرحین بیگم نے جانے سے

انکارِ کر دیا تھا کہ وہ سب لوگ ایسے ساتھ جاتے تو پیچھے بی بی جان حویلی میں اکیلی ہو جاتی۔۔۔

حرمین بیگم کے ساتھ اس وقت الیمشہ میں تھی جو نیوشا کی دیکھا دیکھی چل پڑہ تھی۔۔۔

وہ لوگ کار پورچ میں پہنچے تو ضرغام خان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا جیسے ان کے انتظارِ میں تھا لیکن ان کے ساتھ نیوشا کو دیکھ کر اسے تپ چڑھی تھی۔

اسے لگا تھا کہ حرمین بیگم اکیلی ہوں گی لیکن ان کے ساتھ نیوشا کو دیکھ کر اس کا پہلے سے خراب موڈ اور خراب ہوا تھا وہ ارشک کے لیے شاپنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اب تک وہ اس کے حقوق سے منہ موڑ کر خود کے کھاتے میں پہلے ہی بہت سے گناہ لکھوا چکا تھا اب اور نہیں بھلے وہ اس سے نفرت کرتا تھا بھلے وہ اس کی زندگی میں ایک ان چاہا وجود تھی لیکن جیسے وہ اس پر حق رکھتا تھا کچھ اس کے فرائض بھی تھے جنہیں اسے پورا کرنا تھا سو یہ شاپنگ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔۔۔

حرمین بیگم اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھیں اور نیوشا اور الیمشہ پیچھے ڈرائیونگ کے دوران بھی وہ نیوشا کی نظریں مسلسل خود پر دیکھ رہا تھا وہ اسے ہی دیکھتی رہی تھی یہ بات وہ نوٹ کر چکا تھا لیکن سر جھٹک گیا نیوشا کی انہیں عادتوں کی وجہ سے وہ اسے پسند نہیں تھی وہ اس کے لیے نامحرم تھا اور وہ کیسی حرکتیں کرتی تھی اس کے سامنے صرف اور صرف توجہ پانے کے لیے ان لوگوں کو تین سے چار گھنٹے لگے تھے شہر پہنچنے میں۔۔۔

اس وقت ضرغام خان نے گاڑی ایک شاپنگ مال کے سامنے روکی تھی اور باہر نکلتے اس نے حرمین بیگم کے لیے دروازہ کھولا تھا یہ اس کی عادت تھی وہ ان کے ساتھ کہیں بھی جاتا تو ان کے لیے گاڑی کا دروازہ وہ خود کھولتا تھا۔۔۔۔

حرمین بیگم اپنی چادر سنبھال کر باہر نکلی تھیں۔۔۔

ان کے ساتھ ہی نیوشا اور الیمشہ بھی نکلی تھیں وہ لوگ ساتھ مال میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

••••••

زرانیل خان اس وقت تھانے میں موجود تھا اور اس کے سامنے ارسام میر بیٹھا تھا جو اس سے کیس کے متعلق ڈسکس کر رہا تھا جو ثبوت اس وقت

زرانیل خان کے سامنے تھے ان کو دیکھتے ہوئے وہ پریشانی سے ماتھا مسل رہا تھا وہ بار بار ان پیجز کو دیکھ رہا تھا جن میں صاف لکھا تھا کہ حویلی کے اندر کوئی ہے جو قتل ہے۔۔۔

یہ بات تو زرانیل خان بھی جانتا تھا لیکن کون ہے وہ یہ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ارسام میر کو عباد صاحب نے ماضی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا کچھ نہیں چھپایا تھا اور اب ارسام کو لگتا تھا کہ کہیں نہ کہیں اس سب کے پیچھے حرمین بیگم کا ہاتھ تھا۔۔۔۔

زرانیل خان سے وہ بنا کوئی ثبوت لیے یہ بات نہیں کر سکتا تھا یہ اس کا گھریلو معاملہ تھا لیکن وہ اس سے ڈسکس کرنے آیا تھا کہ اسے کچھ ملا۔۔۔۔

زرانیل خان صبحِ صبحِ ارواح کے سوتے ہوئے ہی اٹھ کر چلا آیا تھا کیس کافی کریٹیکل موڑ پر تھا ایسے میں وہ تھانے سے چھٹی نہیں کر سکتا تھا ارواح کے لیے وہ نوٹ چھوڑ آیا تھا کہ وہ جلدیں جا رہا ہے وہ اپنا ناشتہ اچھے سے کرے۔۔۔

اپارٹمنٹ کو وہ باہر سے لاک کر کے آیا تھا کیونکہ ارواح اس کی غیر موجودگی میں ویسے بھی باہر نہیں جاتی تھی سو یہ اتنا بڑا ایشیو نہیں تھا۔۔۔

"ارسام مجھے تو لگتا ہے کہ ایک بار مُجھے حویلی کا چکر لگانا پڑے گا ہو سکتا ہے مُجھے کچھ پتہ چل جائے۔۔۔۔" وہ پریشانی سے بولا تھا حویلی جانا وہ بھی ایسے وقت میں جب وہ خود حویلی چھوڑ آیا تھا بہت مشکل لگ رہا تھا اسے لیکن پھر جانا تو تھا ہی کیوں کہ کیس پر اسے محنت کرنے کی ضرورت تھی۔۔۔

تا کہ جلد از جلد وہ لوگ اصلی قتل تک پہنچ جاتے اوٗر ارشک کو اس قید سے رہائی مل پاتی۔

"ہاں تمہیں جانا چاہیے اوٗر مُجھے لگتا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ چھپانے کے بجائے تم اسے اپنی فیملی کو دکھادو حالانکہ پہلے ہم نے کچھ اور سوچا تھا لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ اگر تم اپنی فیملی کو دکھادوگے تو آسانی رہے گی ہمیں قتل کو پکڑنے میں کیوں کہ وہ جو کوئی ہے اس کا تعلق تمہارے گھر سے ہے تو ظاہر سی بات ہے وہ جب رپورٹ کو دیکھے گا تو کچھ نہ کچھ تو ضرور کرے گا اور اس سے ہمیں کوئی نہ کوئی ثبوت ملے گا۔۔۔۔!!!" ارسام میر رات سے یہ بات سوچ رہا تھا کہ رپورٹ چھپانے کے بجائے انہیں سب کو دکھانی چاہیے تا کہ وہ لوگ آسانی سے قتل کو پکڑ سکیں۔۔۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں حویلی کے لیے نکلتا ہوں اور تم مزید کوشش کرو دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے پھر۔۔۔!!!" وہ ایک نظر اپنے سامنے بکھرے ہوئے پیپرز کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

"مُجھے لگتا ہے اس گن کی ٹیسٹنگ بھی ہونی چاہیے اگر اصلی قتل کوئی اور ہے تو یقیناً گن پر اس کے فنگر پرنٹ ضرور ہوں گے یہ بات میں پہلے کیوں نہیں سوچ سکا یہ ابھی ائی ہے میرے مائنڈ میں۔۔۔" ارسام میر کو اچانک سے گن کا خیال آیا تھا۔

"وہ گن میں نے پہلے سے ہی ٹیسٹنگ کے لیے دی ہوئی ہے اس پر اگر کسی کے فنگر پرنٹس کے نشان ہوئے تو وہ تو کل تک پتہ چل جائے گا۔۔۔ میں نکلتا ہوں پھر تم بھی کام جاری رکھو کوئی نہ کوئی رزلٹ سامنے آئے گا ہی۔۔۔" زرانیل خان بولا تو ارسام نے سر ہلایا تھا اس کا ارادہ تھا کہ وہ

زرانیل خان کے ساتھ جائے حویلی ارشک کے بارے میں معلومات لینے یہ جاننے کے لیے کہ وہ کس حال میں لیکن وہ زرانیل خان سے کہہ نہیں سکا تھا اگر زرانیل خان اسے جھوٹے منہ بھی کہتا تو وہ چل پرتا اس کے ساتھ لیکن اس نے نہیں کہا تھا تو وہ بھی خاموش رہا تھا ہاں اس بات کا اسے یقین تھا کہ رپورٹ دیکھ کر کم سے کم ان لوگوں کو یہ بات تو معلوم ہو جائے گئ کہ اصلی قتل عباد صاحب نہیں بلکہ ان کی اپنی حویلی سے ہی کوئی ہے جو ارتضیٰ خان کی جان لے چکا ہے اوٗر سارا الزام۔اس نے عباد صاحب پر لگا دیا۔۔۔۔

زرانیل خان تو گاؤں کے لئے نکل گیا تھا اور ارسام میر کے کسی اہم کیس کی سماعت تھی سو وہ کورٹ کے لیے نکل گیا تھا سفر کے دوران زرانیل کی سوچوں کا مرکز ارواح بن گئ تھی اس کی کل کئ حرکتوں کو سوچتے اسے کسی

گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا دل بھی گھبرا رہا تھا وہ بے چینی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ شام کو ہی لوٹے گا کیونکہ سفر خاصا لمبا تھا دوپہر تو اسے گاؤں پہنچتے پہنچتے ہی ہو جانی تھی پھر وہاں سب سے بات کرتے کرتے بھی اسے خاصا وقت لگ جانا تھا۔۔۔۔

••••••

ابر شم اور تعزیز خان اس وقت شاپنگ مال میں موجود تھے گرینی نے کچھ جیولری اوڈر کی ہوئی تھی جو انہیں چاہیے تھی ان کا خود کا آنا اس وقت پوسبل نہیں تھا سو انہوں نے ابر شم اور تعزیز کو کہہ دیا تھا کہ وہ آفس جانے سے پہلے وہ انہیں لا کر دے دیں سو وہ دونوں اس سلسلے میں ہی وہاں موجود

تھے تعزیز خان اس وقت فون پر مصروف تھا اسے آفس سے کال آئی تھی اوٗر ابر شم شاپ کے اندر تھی۔۔۔

تعزیز خان اپنے دھیان میں مگن فون پر بات کر رہا تھا کہ چلتے چلتے وہ کسی وجودِ سے ٹکرایا تھا ٹکراوٗ تو اتنا شدید نہیں تھا لیکن سامنے کھڑی عورت کو دیکھتے تعزیز خان نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

حرمین بیگم کا حال بھیٔ اس سے مختلف نہیں تھا ضرغام خان کو کچھ کام تھا سو وہ ان سے الگ ہو گیا تھا اور حرمین بیگم کے ساتھ نیوشا اور الیمشہ تھیں وہ لوگ اب جیولری شاپ کیٔ طرف آئی تھیں یہاں دروازے پر ہی حرمین بیگم کی ٹکر ہو گئی تھی تعزیز خان سے اس کی نگاہوں میں خوٗد کے لئے انہیں بس ایک ہی جذبہ نظر آتا تھا وہ تھا نفرت وہ ان سے نفرت کرتا تھا وجہ وہ آج تک نہیں سمجھ سکی تھیں کہ وہ ان سے نفرت کیوں کرتا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں انہیں شک تھا کہ ماضی میں ہوئے واقعہ کی وجہ سے وہ ان سے نالاں رہتا ہے۔۔۔

لیکن یہ ان کے لیے بہت اچھا تھا کہ وہ حویلی والوں سے بہت دور ہو گیا تھا ورنہ انہیں ہر وقت ہی اس سے خطرہ محسوس ہوتا۔۔۔

نیوشا اور الیمشہ کو وہ دیکھ چکا تھا نظریں آرمینا کی تلاش میں اٹھی تھیں لیکن وہ نہیں تھی سو باقی سب سے اسے کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔

ضرغام خان جو ارشک کے لیے ساری شاپنگ کر چکا تھا وہ سب کچھ گاڑی میں رکھتے واپس آیا تھا لیکن سامنے کا منظر اس کے لئے حیران کن تھا تعزیز خان کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

اسی حیرانگی میں وہ اپنی ماں کے چہرے کے تاثرات بھی نہیں دیکھ سکا تھا جو اس وقت گھبرائی ہوئی تھیں اگر دیکھ لیتا تو شاید آدھے سے زیادہ بات وہ ویسے ہی سمجھ جاتا۔۔۔

"تعزیز تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان آنکھوں میں حیرت لیے تعزیز خان کی چوڑی پیٹھ کو دیکھ رہا تھا وہ اسے دور سے ہی پہنچان گیا تھا آخر اس کا بھائی جو تھا۔۔۔

وہ تھا تو ضرغام خان سے دو سال بڑا لیکن پھر بھی وہ لوگ ایسے ہی ملتے تھے تعزیز خان نے پیچھے پلٹ کر ضرغام خان کو دیکھ تھا حالانکہ اسے ان لوگوں میں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں تھی لیکن اب وہ خوُد مخاطب کر چکا تھا تو اسے جواب تو دینا ہی تھا۔

"یہاں لوگ کیا کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان نے الٹا سوال کیا تھا شاید اسے ضرغام خان کا یہ بے تکا سوال پسند نہیں آیا تھا کہ جب وہ یہاں موجود تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہ شاپنگ کے لیے ہی آیا تھا پھر پوچھنے کی بھلا کیا ضرورت تھی اسے۔۔۔۔

"نہیں میرا مطلب ہے کیا لینا تھا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان نوٹ کر چکا تھا تعزیز خان کی نفرت بھری نظریں اپنی ماں پر وہ آج تک تعزیز خان کی نفرت کی وجہ تو نہیں جان پایا تھا لیکن اس طرح اس کا حرمین بیگم کو دیکھنا شاید ضرغام خان کو پسند نہیں آیا تھا وہ ماں تھیں بھلے سوتیلی ہی سہی لیکن وہ تھیں تو ماں تعزیز خان کو ان سے کم سے کم سلام تو کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

"ایک ضروری کام تھا۔۔۔"وہ کہہ پلٹنے والا تھا لیکن ضرغام خان زبردستی اس کے گلے لگ گیا تھا خون کی کشش تھی اتنے دنوں بعد دونوں کی ملاقات

ہو رہی تھی سو وہ خوُد کے جزبات پر قابو نہیں رکھ سکا تھا تعزیز خان نجانے کیوں اس کے خلوصِ پر اسے جھٹک کہ نہیں سکا تھا اوُر اسے گلے لگ گیا تھا۔

"اگر فری ہو تو جوائن کر لو ہمیں۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان نے آفر کی تھی لیکن تعزیز خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں میں فری ہوں تم لوگ انجوائے کرو۔۔" وہ اپنسق ک فون پاکیٹ میں رکھتے ہوئے بولا تھا وہ لوگ مذید کوئی بات کرتے کہ ابر شم وہاں چلی آئی تھی جو اس وقت لائٹ بلیو کلر کے ٹروزار پر بیلو کلر کی شرٹ پہنے ہوئے تھی بال اس کے کھلے کمر تھے اوُر اس نے سٹولر کو گلے میں ڈالا تھا یہ اس کی نازمل ڈریسنگ تھی اس نے بلیو کلر کی سینڈل پہن رکھی تھی جو اس کے سفید پاؤں میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی ہاتھوں میں اس نے بس ایک گولڈن کلر

کا بریسلیٹ پہن رکھا تھا وہ تعزیز خان کے پیچھے آ کر رکی تھی سو حرمین بیگم ایک ہی منٹ میں اس کا تفصیلی جائزہ لے چکی تھیں۔۔۔

"تعزیز خان چلیں۔۔۔" وہ اپنے فون میں بیزی تھا اور اس کا دھیان ابھی تک باقی سب پر نہیں نہیں گیا تھا صرف تعزیز خان کی پیٹھ دیکھی تھی سو وہ اسے بلاتے ہوئے کہنے لگی تھی۔۔۔

"ہاں چلو۔۔۔" اس نے ضروری نہیں سمجھا تھا کہ وہ ان لوگوں کا تعارف کرواتا ابر شم سے ویسے بھی اپنی فیملی کے متعلق اس نے ابر شم کو کچھ نہیں بتایا تھا سو وہ اس وقت شاپنگ سینٹر میں کوئی ڈرامہ کریٹ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ حرمین بیگم کی نظریں ابر شم پر دیکھ چکا تھا۔۔۔

"تعزیز بھائی یہ کون ہیں۔۔۔؟؟؟"نیوشا اپنی عادت سے مجبور زیادہ دیر تک خاموش نہیں رہ سکی تھی اوٗر اس کے تعزیز بھائی کہنے پر ابر شم نے سر اُٹھایا تھا اوٗر ایک نظر سب کو دیکھا ضرغام خان کے علاوٗہ ان تینوں کی نظریں اس پر تھیں وہ محسوس کر چکی تھی لیکن وہ تھے کون وہ اس متعلق کچھ نہیں جانتی تھی۔

"کون ہیں یہ لوگ۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان کی نظروں میں اس کے عزت تھی وہ ایک ہی منٹ میں نوٹ کر چکی تھی ویسے بھی اس معاملے میں عورت کافی ہوشیار ہوتی ہے۔۔۔

"ایسے ہی جاننے والے ہیں آپ چلیں ہم لوگ لیٹ ہو رہے ہیں ویسے بھی ہمیں پارٹی کے لیے تیاری کرنی ہے۔۔۔۔۔"ان لوگوں نے بس ایک بار

آفس کا چکر لگانا تھا اور پھر شام کو انہیں کسی پارٹی میں جانا تھا سو وہ اسی کا حوالہ دے رہا تھا۔

"لیکن پھر بھی۔۔۔۔؟؟؟" وہ ان لوگوں کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔

"میں نے کہا نہ چلیں۔۔۔" وہ غصے سے بولا تو ابر شم کو اس کا لہجہ عجیب سا لگا تھا لیکن وہ پھر اس کے پیچھے چلی گئی تھی پیچھے سب کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

"یہ تھی کون۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے حرمین بیگم نے کہا تو نیوشا نے بھی سر ہلایا تھا۔

"جو بھی تھی ہمارا مسلہ نہیں ہے آپ لوگوں کا جو رہتا ہے وہ مکمل کریں پھر جانا بھی ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولتے ساتھ ہی ان کے فری ہونے کا انتظار

کرنے لگا تھا لیکن وہ تو مسلسل تعزیز خان اور اس لڑکی کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

"خالہ یہ کون تھی مجھے تو لگتا ہے یہ تعزیز بھائی کی بیوی تھی کیسے ماڈرن تھی توبہ توبہ اس نے تو سر پر دوپٹہ تک نہیں تھا اگر دادا جان کو پتہ چلے تو کیا ہو گا۔۔۔"نیوشا سے ابر شم کا حلیہ ہضم نہیں ہو رہا تھا کیسے وہ فری ہو کر گھوم رہی تھی۔

"مجھے کیا پتہ جلدی جلدی سب مکمل ہو جائے ضرغام خان کے غصے سے واقف ہو نہ تم لوگ۔۔۔"وہ انہیں ڈپٹ کر پھر سے چیزیں دیکھنے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

ان کے اپنے ذہن میں بھی مسلسل وہ لڑکی تھی آخر وہ تھی کون انہیں بھی لگ رہا تھا کہ یہ لڑکی تعزیز خان کی بیوی تھی مطلب وہ شادی کر چکا تھا اچھا تھا وہ حویلی سے دور ہی رہتا یہ ان کے حق میں بہتر تھا۔۔۔۔

وہ ضرغام خان کو دیکھنے لگی تھیں جو فون پر مصروف تھا اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے انہوں نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولا تھا۔

"خالہ ہو گیا سب چلیں ضرغام بھائی ویٹ کر رہے ہیں اور اگر لیٹ ہوئے تو وہ غصہ کرنے گے۔۔۔۔" الیمشہ کو ضرغام خان کے غصے کی فکر لاحق ہوئی تھی۔

"ہاں نیوشا کو بھی بلاؤ تم۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں میں موجود شاپنگ بیگز کو سٹ کرتے ہوئے بولی تھیں اور پھر کچھ ہی دیر میں ان لوگوں نے واپسی کی راہ لی

تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھیں کہ بہت جلد ان کے کیے گئے گناہوں کی سزا انہیں ملنے والی تھی۔۔۔۔

کیوں کہ جو غلط کرتا ہے اسے اس کے کیے کی سزا تو مل کر ہی رہتی تھی۔

.....

(ماضی)

منہا کو بی بی جان نے بلایا تھا جن کے پاس فرحین اور حرمین بھی بیٹھی ہوئی تھیں وہ ایسے کم ہی منہا کو بلاتی تھیں سو وہ پریشان تھی اور تعزیز خان کو کندھے سے لگائے وہ ان کے کمرے میں گئی تھی آندر سے ڈر بھی رہی تھی کہ انہوں نے اس سے نجانے کیا بات کرنی تھی جو یوں اچانک سے اسے بلایا تھا وہ ڈرتے ڈرتے اندر آئی تھی اور تعزیز کو اپنے کندھے پر ٹھیک کیا تھا جو

اس کے بال کھینچ رہا تھا یہ اسے بری عادت لگی تھی کبھی وہ ارتضیٰ خان کی داڑھی کے بالوں کو کو کھینچتا تو کبھی فیڈ کرتے ہوئے ان کے بالوں کو اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں میں بھرتے انہیں کھینچتا تھا۔۔۔

"آپ نے مُجھے بلایا۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور ان سے سوال کرنے لگی تھی بی بی جان نے آگے بڑھتے ہوئے منہا سے تعزیز کو لینا چاہا لیکن وہ ان کی طرف گیا نہیں تھا منہا شرمندہ ہو کر رہ گئی تھی وہ اکثر جب منہا کے پاس ہوتا تھا تو ارتضیٰ خان کی طرف بھی نہیں جاتا تھا۔

"ہم نے تم سے بات کرنی ہے غور سے سنو۔۔۔" ان کی کڑک دار آواز پر فرحین اور حرمین بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی تھیں اور منہا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

اوَر پھر جو بات انہوں نے منہا سے کی وہ منہا کے پیروں سے زمین کھینچ لینے کو کافی تھی وہ مسلسل بے یقینی سے سر ہلانے لگی تھی تعزیز خان پر اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔

"لیکن۔۔۔" وہ ہمت کرتے بھی کچھ بول نہیں پائی تھی۔

اوَر حرمین کو اس کی حالتِ دیکھ کر ڈھیروں سکون ملا تھا وہ یہی تو چاہتی تھی اس لڑکی کو پل پل تڑپنا دیکھنا چاہتی تھی اوَر اب ایسا ہو رہا تھا۔

"ہم سے بحث کرو گی بہتر ہے ارتضیٰ خان کو راضی کرو تم ورنہ ہمارا پوتا ہے ہم اسے بھی چھین لیں گے تم سے اس کی شکل دیکھنے کو ترس جاؤ گی تم اوَر اب یہ تم پر منحصر ہے کیا کرنا ہے تمہیں اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔" وہ سنجیدگی سے اپنی کرتی ہوئی اس کو اپنے روم سے جانے کا کہہ چکی تھیں وہ

مرے مرے قدموں سے ان کے روم سے نکل کر اپنے روم میں گئی تھی۔۔۔۔۔

پاوں کہیں اوٗر رکھ رہی تھی اور چل کہیں اور رہی تھی ان کی باتیں اس کے زہن میں چل رہی تھی کسی فلم کئ مانند۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 45

••••••

(ماضی)

وہ روم میں تو بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی تعزیز اس کو روتے دیکھ کر خوُد بھی رونے لگ گیا تھا وہ چار پانچ ماہ کا تھا منہا کے ساتھ اس کی اٹیچمنٹ کافی زیادہ تھی سو اسے روتے ہوئے وہ نہیں دیکھ پایا تھا منہا کے زہن میں مسلسل بی بی جان کی باتیں چل رہی تھیں کیسے وہ اپنے شوہر کو کسی دوسری عورت کے ساتھ بانٹ سکتی تھی کیا یہ سب کچھ اتنا آسان تھا اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے لیکن پھر جب دھیان اپنے بیٹے کی طرف گیا تو وہ اوُر زور سے رونے لگی تھی۔

وہ حویلی والوں کی طعیبت سے اب بخوبی واقف ہو چکی تھی وہ لوگ جو کہہ رہے تھے وہ کر بھی دیتے تو پھر وہ کیا کرتی اس کا بیٹا بھی اس اے چھین لیا جاتا اور شوہر تو پہلے ہی کسی اور کو دینے کی باتیں ہو رہی تھیں وہ مسلسل تعزیز

کو اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے اس کے ننھے سے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"اگر وہ دوسری شادی کرتے ہیں میری اجازت سے تو میرا بیٹا میرے پاس رہے گا میرا تعزیز میرے پاس رہے گا میں اپنے بیٹے کو کسی کو چھیننے نہیں دوں گی کبھی نہیں۔۔۔" وہ اسکو خوُد میں بھیچتے ہوئے جیسے خود کو یہ باور کروا رہی تھی۔

"میں اپنے بیٹے کو کبھی خوُد سے دور نہیں جانے دوں گی کبھی نہیں۔۔۔" وہ جاباجا اس کے ننھے سے چہرے کے بوسے لے رہی تھی اور وہ رونے کے بجائے اپنی گہری کالی آنکھوں سے اپنی ماں کی جانب دیکھے جا رہا تھا اوُر پھِر اس کے سینے میں منہ چھپا گیا تھا۔

"بھائی۔۔۔!!!" منہا نے سسکی بھری تھی شدت سے اپنی بھائی کی یاد آئی تھی جن سے وہ ہر بات کر دیا کرتی تھی لیکن آج وہ کتنی اکیلی ہو چکی تھی ارتضیٰ خان اس سے محبت کرتے تھے اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ مانتی تھی اس بات کو انہوں نے ہمیشہ اسے خوش رکھا تھا لیکن ان کی محبت بھی ان کے گھر والوں کے تلخ لہجے کو کم نہیں کر سکی تھی۔

منہا بھی انسان تھی ان کے گھر والوں کے رویے سے اس کا دل دکھتا تھا لیکن آج جو بی بی جان اس سے کہہ رہی تھیں اس کے بعد وہ پوری طرح سے بے بس ہو چکی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ بی بی جان ارتضیٰ خان کی شادی حرمین سے کروائیں گی کیونکہ وہ حرمین کو کہیں بار ارتضیٰ خان کی جانب دیکھتے پا چکی تھیں پہلے تو اس

نے اگنور کیا لیکن پھر وقت گزرتے اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہ بات سچ تھی وہ سچ میں ارتضیٰ خان کو پسند کرتی تھی۔

"بہت جلد تم ارتضیٰ خان کی زندگی سے دور ہونے والی ہو کچھ دن کی موج ہے منالو تم پھر کچھ بھی تمہارا نہیں رہے گا۔۔۔" حرمین نجانے کہاں سے اس کے روم میں آگئی تھی اور اس پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گئی تھی۔

"آپ۔۔۔" اس کی گرفت تعزیز خان کے ننھے سے وجود پر سخت ہوئی تھی اوٗر اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے آنسوؤں کو رگڑا تھا اگر اس وقت ارتضیٰ خان اس کے آنسو دیکھ لیتے تو شاید حرمین کی خیر نہ تھی۔

"ہاں میں کیوں کہ اس کمرے کی اصل مالکن میں ہوں تمہاری اتنی اوقات نہیں تھی کہ تم سردار ارتضیٰ خان کی بیوی بنتی تمہارے پاس ہے ہی کیا سوائے اس خوبصورتی کے جس کے جال میں تم نے ارتضیٰ خان کو پھنسایا ہے۔۔۔۔" وہ اس کے قریب آئی تھی اور منہا ڈر سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی وہ بے یقینی سے سر ہلا رہی تھی شاید یقین نہیں کر پا رہی ہو کہ یہ سارے لفظ اس کے لیے بولے گئے تھے۔

"آپ جائیں جہاں سے۔۔۔!!!" منہا کو اپنی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اور نہ ہی اس میں اتنی ہمت بچی تھی کہ وہ حرمین سے بحث کرتی سو خاموشی سے وہ تعزیز خان کو سینے سے لگائے بیڈ پر نیم دراز ہو گئی تھی۔۔

"تم ہوتی کون ہو مجھے یہاں سے جانے کا کہنے والی میں ہوں مالک یہاں کی تم کیا ہو ارتضیٰ خان نے شادی کیا کر لی تم سے تم خود کو کوئی حور پری سمجھ رہی

ہو بس کچھ دن۔۔۔۔" حرمین کے تو سر پر لگی تھی منہا کی جانے والی بات وہ اس کے قریب آتے نفرت سے پھنکاری تھی منہا بیڈ کراون سے جا لگی تھی

۔

اس کی اونچی آواز سن کر تعزیز خان زور زور سے رونے لگا تھا وہ بچہ تھا سہم گیا تھا حرمین کو اس بچے سے شدید نفرت تھی جس نے منہا اور ارتضیٰ کے رشتے کو مذید مظبوط کیا تھا اس کا بس چلتا تو اس بچے کے ساتھ بہت برا کرتی اور وہ کرنے بھی والی تھی ایک بار شادی ہو جاتی اس کے بعد وہ اس ماں بیٹے کا اچھے سے بندوبست کرنے والی تھی۔

وہ ایک غصلی نگاہ ان دونوں پر ڈال کر کمرے سے نکل گئی تھی جب کہ اس کے جاتے ہی منہا نے تعزیز خان کو اپنے سے لگائے اسے چپ کروانے کی کوشش کی تھی جو مسلسل رو رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ

بری طرح سے ڈر چکا تھا شاید حرمین کی اونچی آواز سن کر تبھی وہ منہا سے سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

منہا نے اس کی پیٹھ سہلائی تھی اور اسے فیڈ کروایا وہ کچھ دیر رونے کے بعد خاموش ہو گیا تھا لیکن نیند میں بھی اس کا پورا وجود ہچکولے لے رہا تھا پل بھر میں منہا فیصلہ کر گئی تھی اسے حرمین سے کسی اچھے پن کی امید نہیں تھی ممکن تھا کہ آگر اسے ارتضیٰ خان نہیں ملتا تو وہ منہا کے بیٹے کو کوئی نقصان پہنچا دیتی اس سے پہلے ہی منہا سوچ چکی تھی کہ وہ خود ارتضیٰ خان کو دوسری شادی کی اجازت دے دے گی بھلے یہ بہت مشکل تھا انہیں کسی دوسری عورت کے ساتھ بانٹنا لیکن اپنے بیٹے کے لیے اسے ایسا کرنا ہی تھا۔۔۔

وہ یہ بات تو جانتی تھی کہ بی بی جان اور شمس خان اپنے پوتے سے محبت کرتے تھے لیکن حرمین وہ کیونکر اس کے بیٹے سے محبت کر سکتی تھی وہ

صرف ارتضیٰ خان سے شادی کرنے کے لیے یہ سب کر رہی تھی اور اب منہا خود ہی ارتضیٰ خان کو اجازت دینے والی تھی دوسری شادی کی۔۔۔۔

•••••

(حال)

تعزیز خان اور ابر شم دونوں اس وقت پارکنگ ایریا میں آئے تھے تعزیز خان نے لب بھینچتے ہوئے جیسے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا جب جب وہ ان لوگوں سے ملتا تھا اس کے اندر کے اشتعال اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ ابر شم مشکل سے اس کے پیچھے قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی ورنہ لگ تو ایسا رہا تھا جیسے وہ اس سے آگے نکل جائے گا اور وہ اس کے ساتھ چل نہیں سکے گی۔

"تعزیز خان رکو۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھی وہ لوگ اس بھاگ ڈور میں ہی پارکنگ تک تو آ گئے تھے۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ جو اس سے ان لوگوں کے متعلق پوچھنا چاہتی تھی وہ نہیں پوچھ سکی تھی کیونکہ اس وقت وہ بہت غصے میں تھا۔

"گاڑی میں بیٹھیں آپ۔۔۔۔؟!؟" وہ اس کی جانب سرخ نگاہوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا ابر شم کو اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

"تم بتاؤ۔۔۔۔تو۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔" وہ بھی بات کو ایسے نہیں جانے دے رہی تھی لیکن تعزیز خان اس کو اگنور کرتا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا جیسے اس کے انتظار میں ہو۔

ابر شم بھی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی لیکن اس بات کو وہ چھوڑنے والی نہیں تھی۔

"خاموش کیوں ہو تم۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی خاموشی سے چڑھی تھی وہ اب آدھا راستہ بھی طے کر چکے تھے لیکن تعزیز خان تھا کہ کچھ بول ہی نہیں رہا تھا۔

"میم پلیز میں اس وقت خاموش رہنا چاہتا تھا۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا ہوں سو پلیز آپ خاموش رہیں پلیز۔۔۔!!!" وہ ڈرائیونگ پر فوکس نہیں کر پا رہا تھا۔

"لیکن وہ لوگ تھے کون کیا تمہاری فیملی کے لوگ تھے اور تم نے میرا تعارف نہیں کروایا۔۔۔"ابر شم کو یہی لگا تھا کہ وہ لوگ اس کی فیملی سے تھے۔

"پلیز۔۔۔"وہ اب ابر شم کی چلتی زبان سے پریشان تھا۔۔۔۔۔

ابر شم اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا کر اپنا سیل فون نکال لیا تھا وہ تو کچھ بتا نہیں رہا تھا سو بہتر تھا کہ وہ بھی اسے اگنور کرتی۔۔

اسے اپنی صبح والی حرکت پر حیرانگی تھی لیکن ابر شم نے ایسا کچھ فیل نہیں ہونے دیا تھا لیکن اس کا لیا دیا انداز اس کو پریشان کر رہا تھا ابھی تک ذہن میں یہ سوال اٹکا ہوا تھا کہ اس کی گرل فرینڈ کون ہے۔۔۔۔

تعزیز خان کا فون بجا تو اس نے کان سے لگایا تھا زرانیل خان کا فون تھا سو اس نے اٹھا لیا تھا۔

"کیسے ہو۔۔۔؟؟؟" اس نے ایک ہاتھ سے سٹرانگ کو تھاما ہوا تھا اور دوسرا فون پر تھا۔

"ٹھیک ہوں تجھے کچھ بتانا تھا۔۔۔!!!" زرانیل خان نے سب سے پہلے سوچا کہ اسے تعزیز خان کو بتا دینا چاہیے اس بارے میں آخر کو وہ اس کے بابا کا کیس تھا اسے پتہ ہونا چاہیے اس بارے میں۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔" تعزیز خان پوچھنے لگا تھا ابر شم کے کان اس کی طرف ہی تھے۔

"تایا سائیں کی پوسٹ مارٹم رپورٹ آچکی ہے اور اس میں جو ہے وہ تمہیں پتہ ہونا چاہیے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے نام پر تعزیز خان کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

"تایا سائیں کو زہر دیا گیا تھا ان کی موت گولی لگنے سے نہیں بلکہ زہر کی وجہ سے ہوئی ہے اور میں یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا ہوں کہ آخر حویلی سے کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے ماتھا مسلتے ہوئے بولا تھا وہ جب تھوڑا سفر طے کر چکا تو اس کو احساس ہوا کہ اسے تعزیز سے رابطہ کرنا چاہیے تو وہ رکا تھا۔

"وہ جو کوئی ہے اس بات سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے ہاں اس بات کا افسوس ہے کہ وہ ساری زندگی اپنے میں چھپے دشمنوں کو پہچان نہیں پائے۔۔۔۔!!!" ابر شم کا دھیان اس پر ہی تھا۔

اور اس کی بات پر تعزیز خان الجھا تھا اور اس کو یہ بات پریشان کر رہی تھی کہ تعزیز خان ضرور کچھ جانتا تھا اس بارے میں۔

"تو کچھ جانتا ہے نہ بتاؤ مجھے۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان الجھا تھا اب اسے سمجھ آ رہا تھا تعزیز خان کیوں حویلی والوں سے نفرت کرتا تھا ضرور کچھ تھا جو وہ چھپا رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں خود پتہ لگاؤ اور مُجھے اس بات میں انوالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تم خود ڈھونڈو کہ وہ کون ہے جس نے قتل کیا ہے۔۔۔۔!!!" وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔۔۔

فون بند ہونے پر زرانیل خان نے فون کو گھورا تھا وہ پھر سے گاڑی سٹارٹ کی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا حویلی جا کر بہت بڑا انکشاف ہونے والا تھا اس پر۔۔

۔

"یہ تم کس چیز کو ڈسکس کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟" ابر شم اب پھر سوال کر چکی تھی لیکن وہ تعزیز خان ہی کیا جو اسے سیدھے سے جواب دے۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے بہتر ہے آپ جو کر رہی ہیں وہ ہی کریں تو بہتر ہے۔۔!!!" وہ چبا کر جواب دے چکا تھا اور ابر شم کو اس کے جواب نے اچھا خاصا سلگا دیا تھا وہ ضبط کر کے رہ گئی تھی۔

"یہ تم تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو۔۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وران کر رہی تھی اس کا یہ انداز اسے قطعی پسند نہیں آیا تھا وہ کیسے ایسے بات کر سکتا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

"میں نے بات نہیں کی آپ سے آپ خود ہی مجھے مخاطب کر رہی تھیں بہتر ہے نہ کریں۔۔۔" وہ پہلے ہی تپتے اعصاب کو مشکل سے سہلا رہا تھا اور اب ابر شم کی باتیں اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے فون میں بیزی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

تعزیز خان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اس کا جواب سن کر ابر شم کے چہرے پر کہیں رنگ آئے تھے جو وہ محسوس کر چکا تھا لیکن نظر انداز کر گیا تھا کہ وہ

اس وقت کسی قسم کی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا وہ لوگ رانا مینشن پہنچ چکے تھے۔

گرینی نے انہیں آفس جانے سے منع کیا تھا لیکن ابر شم بار بار اسرار کر رہی تھی لیکن اس بار اس کی گرینی کے سامنے نہیں چلی آئی تھی اب بس وہ شام کا انتظار کر رہی تھی جب اسے ہوٹل پارٹی میں جانا تھا تعزیز خان تو سر درد کا بہانہ بنا کر روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

••••••

(حال)

آرمینا کی آنکھ کھلی تو عالمیار خان روم میں نہیں تھا یقیناً وہ رات کا واپس نہیں آیا تھا روم میں اس نے سر جھٹکا تھا اس پل اس سے شدید نفرت محسوس ہو

رہی تھی اس کی رات والی حرکت وہ بھولی نہیں تھی اپنے بازوؤں میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔

"وحشی انسان۔۔۔۔انہہ۔۔۔۔"وہ نحوست سے سر جھٹک کر رہ گئی تھی اب تو شدید بھوک لگ رہی تھی اوپر سے اس کا حلیہ وہ بس کسک کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ باہر نکلی تو وہ سوفے پر لیٹا ہوا تھا شرٹ لیس تھا شاید گہری نیند میں تھی وہ بس لب بھینچتے ہوئے صوفے کے پاس سے گزر کر اگے جانے لگی تھی کہ عالمیار خان نے پھرتی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے اوپر کھینچ لیا تھا۔

وہ سیدھی اس کے سینے پر گری تھی وہ جو پہلے ہی درد سے کرا رہی تھی اس کی اس حرکت پر وہ شدید آگ بگولا ہوئی تھی وہ اس انسان کو جتنا خود سے دور

کرنے کی کوشش کرتی تھی قدرت کی طرف سے کچھ ایسا ہو جاتا تھا کہ وہ اسے اپنے قریب آ کر لیتا تھا۔۔۔

اب بھی وہ اسے اپنے شرٹ لیس سینے کے ساتھ چپکا چکا تھا اور آرمینا اپنے بازوؤں میں ہونے والے درد کو مشکل سے برداشت کر رہی تھی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ چیخی تھی اس کی اونچی آواز سنتے عالمیار خان کا پارہ ہائی تھی وہ اسے کروٹ بدلتے اپنے نیچے کر چکا تھا۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ آواز نہیں آئے تمہاری سمجھی اتنا کچھ کر کے بھی تمہیں سکون نہیں مل رہا ہے جو اب پھر سے مجھ سے بدتمیزی کر کے میرے غصے کو ہوا دے رہی ہو تم۔۔۔" وہ اس پر جھکتے غرایا تھا آرمینا کی آنکھوں

میں درد کی شدت سے آنسو آ گئے تھے وہ مشکل سے درد برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کے کسرتی وجود کا بوجھ اس کا پورا وزن اس کے اوپر تھا اور وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے پوئے غرایا تھا۔۔۔

"آخر آپ چاہتے کیا ہیں مجھے یہاں قید کرنے کا مقصد کیا ہے آپ کا۔۔۔۔۔ آپ یہ سب کر کے مجھے کیوں یہ فیل کروانا چاہتے ہیں جیسے میں نے کچھ غلط کیا ہے اور آپ حق پر ہیں جبکہ وہاں تو کسی غیر لڑکی کے ساتھ آپ بھی تھے۔۔۔۔؟؟؟" وہ کل سے برداشت کر رہی تھی عالمیار خان کا غصہ اس کی جنونیت لیکن اب بس ہوئی تھی اس کی یہ کہاں کا انصاف تھا کہ وہ صرف اسے قصوروار سمجھ رہا تھا جبکہ وہ خود بھی وہاں تھا تو کیوں تھا اس سوال کا جواب لینے ہی تو وہ وہاں گئی تھی۔۔

"شٹ اپ۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر جھکتا اسے اس کی بد تمیزی کی اچھی خاصی سزا دے چکا تھا وہ مچل رہی تھی اس کی گرفت لبوں پر پہلے سے جلن تھی رات والی اس کی حرکت پر اور اب پھر سے اس کے لمس پر وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی یہ انسان اب اس کی برداشت کی حد آزما رہا تھا۔

وہ کافی دیر اس کے لبوں کو چوستے ان پر کٹ لگاتے ہوئے پیچھے ہوا تھا آرمینا گہرے گہرے سانس لی رہی تھی وہ ابھی تک اس کی ٹی شرٹ میں ہی ملبوس تھی وہ اس کے اوپر سے اٹھتے اپنی شرٹ پہن کر نیچے گیا تھا گاڑی میں موجود اس کا سامان لے آیا اور بیگ کمرے میں رکھا تھا۔۔۔

آرمینا بھی اس وقت کمرے میں موجود تھی اس نے لب بھینچتے ہوئے عالمیار خان کو دیکھا تھا۔

"جلدی سے باہر آؤ اور مجھے ناشتہ بنا کر دو کام سے جانا ہے مجھے اور زیادہ خود کو مظلوم ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو آرمینا نے اسے جواب نہیں دیا تھا بس اپنے کپڑے نکال کر چینج کرنے چلی گئی تھی واپس آئی تو سیمپل سی شارٹ فراک اور چوڑی دار پاجامہ میں ملبوس تھی دوپٹہ اس نے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔

"کچن میں جاؤ اور میرے لیے ناشتہ بناؤ۔۔۔" وہ حکم صادر کر چکا تھا آرمینا کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی وہ جانتا تھا کہ وہ کچن سے کوسوں دور رہتی تھی حویلی میں کچن کا سارا کام ملازمین کرتی تھیں یہاں تک کہ حرمین بیگم اور فرحین بیگم بھی کوئی کام نہیں کرتی تھیں اور اب عالمیار خان اسے کھانا

پکانے کا کہہ رہا تھا جبکہ اسے کچھ بھی نہیں آتا تھا یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا۔

"مُجھے کچھ بنانا نہیں آتا ہے آپ کو اچھے سے پتہ ہے تو مجھ سے بنوانے سے بہتر ہے کسی ملازمہ کا بندوست کریں آپ۔۔۔!!!" وہ صاف صاف بنا گئی تھی کہ وہ کچن کا کام نہیں کر سکے گی لیکن عالمیار خان کو تو اس کی اس بات نے غصہ دلا آیا تھا۔

"پوچھا نہیں ہے بتایا ہے جاؤ اور کھانا بناؤ۔۔۔" وہ غصے سے بولا تو آرمینا بنا بحث کیے وہاں سے نکل گئی تھی کچن میں آئی تو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے کچھ آتا تو تھا نہیں لیکن وہ جیسے تیسے کر کے ہی سہی الٹا سیدھا پراٹھا بنا چکا تھی جو کھانے کے قابلِ ہر گز نہیں تھا۔۔۔

اس نے ساتھ چائے بھی بنائی تھی جو اب پی کر ہی پتہ چلنی تھی کہ کیسی تھی اوٗر ساتھ اس نے سلائس ٹوسٹ کیے تھے اوٗر وہ یہ ساری چیزیں ڈائننگ ہال میں رکھے ہوئے میز پر سٹ کر چکی تھی اسے خود بھی بھوک لگ رہی تھی کیونکہ اس نے کل کا کچھ نہیں کھایا تھا لیکن وہ عالمیار خان کا ویٹ کرنے لگی تھی کہ کہیں پھر وہ اس بات پر ہی غصہ نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔

عالمیار خان کچن میں انٹر ہوا تو اسے ٹیبل کے ساتھ سوچو میں گم پا کر وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا اوٗر اس کا بازو ہلایا تھا۔

"کہاں دھیان ہے تمہارا۔۔۔؟؟؟" کڑک دار غصے سے بھرپور انداز میں بولتے وہ اس وقت آرمینا کو زہر سی بھی زیادہ برا لگا تھا۔

"اب میں سوچوں تو اس کی بھی آپ سے اجازت لینی ہو گی مجھے کل کو تو آپ میری سانسوں پر بھی پابندی لگا دیں گے آخر چاہتے کیا ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ بار بار برداشت کر رہی تھی لیکن کب تک کرتی یہ انسان اس کی برداشت آزماتا تھا۔

"آرمینا چپ ہو جاؤ تم کیوں چاہتی ہو میں صبح صبح تم پر غصہ کروں آرام سے بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتی ہو تم۔۔۔!!!" اس کی بلاوجہ کی بحث پر عالمیار خان کو غصہ آیا تھا۔

"مُجھے آپ کے ساتھ نہیں کھانا ہے میں اپنا کھانا اندر لے کر جا رہی ہوں۔۔۔" وہ اپنے لیے بریڈ نکال رہی تھی جب عالمیار خان نے اس کی کلائی پکڑی تھی۔

"یہاں ہی بیٹھ کر کھاؤ کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے تم کیوں بحث میں میرا ٹائم ضائع کر رہی ہو میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔" وہ غصے سے بولا تو آرمینا نے دل ہی دل میں اسے کوسا تھا لیکن زبان پر وہ کچھ نہیں لائی تھی۔۔۔۔

"انہہ جیسے پاکستان کے پرائم منسٹر ہیں آپ جو لیٹ ہو رہے ہیں کہ کہیں آپ کی وجہ سے اہک فیصلے رکے ہوئے ہیں کام دھندا کوئی ہے نہیں ہے اور جناب کو لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔" یہ بھی اس نے منہ میں ہی من منایا تھا لیکن اس کی آواز اونچی ہو گئی تھی اور عالمیار خان نے سن لی تھی۔

"تم چپ چاپ کھانا کھا رہی ہو یا پھر میں اپنے طریقے سے تمہیں سمجھاؤں۔۔۔" وہ اس سے بحث کر رہا تھا جس پر وہ مزید چڑھی تھی۔

"انہہ۔۔۔" وہ اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوئی تھی لیکن وہ اس قابل نہیں بنا تھا کہ وہ اسے کھا پاتی لیکن اسے حیرت ہو رہی تھی کہ وہ کیسے کھا رہا تھا اس نے ایک بار بھی نہیں کہا تھا کہ کھانا اچھا نہیں بنا ہے خاموشی سے کھا رہا تھا جبکہ آرمینا کے لیے حلق سے نوالہ اتارنا مشکل ہو رہا تھا پراٹھے کو اس نے اوور ہیٹ کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس میں سے جلے ہوئے کی بو آ رہی تھی لیکن وہ کھا رہا تھا۔

کھانے کے بعد وہ اٹھ کر چینج کرنے چلا گیا تھا اسے پاشا سے ملنا تھا کیونکہ اب یہ ان کا نیو پلان تھا جس کے حساب سے اسے ابھی پاشا سے بنا کر رکھنی تھی تاکہ جب وہ اگلی لڑکیاں لے کر جانے والے ہوں تو عالمیار خان کو اس بارے میں پہلے سے معلوم ہو اور یہ تبھی ممکن تھا جب عالمیار خان پاشا کے مزید قریب ہوتا۔۔۔

وہ تیار ہو کر نکلا تو وائٹ جینز پر وائٹ ہی ٹی شرٹ میں ملبوس تھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ خود پر پرفیوم چھڑکتے ہوئے وہ گاڑی کی چابی اٹھا چکا تھا۔

"مُجھے بھی کالج جانا ہے۔۔۔"عالمیار خان کو جاتے دیکھ کر وہ بولی تھی۔

"کیا کہا پھر سے کہنا ذرا۔۔۔؟؟؟"عالمیار خان کو لگا اسے سننے میں شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اتنا سب کچھ کر کے وہ کالج جانے کی بات کر رہی تھی یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔۔

"مجھے بھی کالج جانا ہے۔۔۔"وہ اب کی بار پہلے سے زیادہ تیز آواز میں بولی تھی عالمیار خان چلتا ہوا اس کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"رئیلی کالج۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔؟؟؟"وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے جیسے اس کے سوال پر مخصوص ہوا تھا۔

"کیوں کیا اب آپ میرے کالج جانے پر بھی پابندی لگائیں گے آخر آپ کو مجھ سے چاہیے کیا کیوں مجھے یہ سب کر کے ٹارچر کر رہے ہیں۔۔۔"وہ اس کے مقابل آتی اس کے گریبان کو اپنے ہاتھوں میں تھام چکی تھی۔۔۔۔جس پر عالمیار خان نے ایک نظر اس کے ہاتھوں کو دیکھا تھا جو اس کی شرٹ پر تھے۔

"میں اس سے زیادہ ٹارچر کروں گی تمہیں یہ تو ابھی شروعات ہے اور ہاں کھانا بنا کر رکھنا دوپہر کے لیے اور گھر کے باقی سارے کام۔ بھی تم کرو گی۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں سے اپنی شرٹ آزاد کرتے جیسے اسے اس کے اگلے کام بتا رہا تھا۔

"میں یہ سب نہیں کروں گئ آپ اس وجہ سے مجھے یہاں لے کر آئے ہیں نہ تاکہ مجھ پر حکومت کر سکیں۔۔۔۔"وہ پھر سے اس کے گریبان کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگی تھی جس پر عالمیار خان نے اسے خود سے دور جھٹکا تھا۔

"تم جو مرضی سمجھو مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے یہ بدتمیزی کر کے تم خوُد کے لیے ہی مشکل بڑھا رہی ہو کیونکہ جو حرکت تم کر چکی ہو اس کے بعد یہ تمہاری بھول ہے کہ تم اب کبھی کالج جا سکو گی۔۔۔۔تو بہتر ہے کہ بھول جاؤ اس بات کو۔۔۔۔"وہ کہتے ساتھ ہی آگے بڑھنے لگا تھا کہ آرمینا اس کے مدمقابل آئی تھی۔۔۔

"آپ کی ساری پلاننگ میری سمجھ میں آچکی ہے لیکن آپ کی بھول ہے کہ آپ کو اس سب سے کچھ حاصل ہو گا اگر بھائی ہوتے یہاں تو دیکھتی میں

کیسے روکتے آپ مجھے۔۔۔"وہ اپنی ہتھیلی سے اپنے بہتے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔۔۔

"اگر تمہارے بھائی کو یہ بات معلوم پڑ جائے کہ تم کیسی جگہ پر موجود تھی مجھے لگتا ہے وہ تمہارا قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے گا۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا حالانکہ یہ الگ بات تھی کہ وہ خود ضرغام خان کو میسج پر سب کچھ بتا چکا تھا ورنہ اگر وہ اسے یہ سب نہیں بتاتا تو وہ آرمینا کو اسے ساتھ لانے کی اجازت نہیں دیتا۔

"آپ۔۔۔۔"وہ بے بس ہوئی تھی یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ اگر وہ سب کو بتاتا تو سب نے اسے کچھ نہیں کہنا تھا لیکن آرمینا سب کی باتوں سے بچ نہیں سکتی تھی۔

"تم اب کالج نہیں جاؤ گی یہی تمہاری سزا ہے میرے آنے تک سب کچھ ریڈی ہونا چاہیے ورنہ جو ہو گا اس کی زمیدار تم خوُد ہو گی رات کو لحاظ کر گیا تھا تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آج رات بھی ایسا ہی کچھ ہو گا۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا آرمینا اس کی باتوں کو سوچتی رہی تھی اوُر وہ فلیٹ لاک کرتا باہر نکل گیا تھا۔

پیچھے آرمینا اکیلی تھی اوُر وہ اس کی باتوں پر غور کر رہی تھی کہ اگر اس نے سچ میں اسے کالج نہیں جانے دیا تو وہ کیا کرے گئ۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھ کر ہچکیوں سے رونے لگی تھی عالمیار خان خدا کرے آپ کیسے مجھے پریشان کر رہے ہیں آپ خود بھی ایسے ہی پریشان ہوں خدا کریں آپ کے ساتھ بھی یہ سب کچھ ہو۔۔۔" وہ اسے بد دعا دے رہی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ بد دعا بہت جلد عالمیار خان کو لگنے والی تھی۔

••••••

زرانیل خان اس وقت ڈرائیونگ کر رہا تھا ذہن میں مسلسل تعزیز خان کی باتیں گردشِ کر رہی تھی اب اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ ضرور وہ کچھ جانتا تھا لیکن اسے بتا کیوں نہیں رہا تھا وہ۔

وہ پریشانی سے ڈرائیونگ بھی کر رہا تھا بار بار دھیان تعزیز خان کی طرف جا رہا تھا آخر کون ہو سکتا ہے حویلی میں۔۔۔۔

وہ انہی سوچوں میں گم حویلی کے دروازے پر پہنچ گیا تھا وہ گاڑی روک چکا تھا وہ پل یاد آیا جب وہ ارواح کے ساتھ حویلی چھوڑ کر گیا تھا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ اب بھی نہیں آتا لیکن دل میں کہیں نہ کہیں ارشک کا خیال تھا اس معصوم لڑکی کی حالتِ اسے یہاں لائی تھی وہ بس ضرغام خان کے حوالے وہ

رپورٹ کرنا چاہتا تھا تاکہ کم سے کم ضرغام خان کو یہ احساس تو ہو کہ اصل قتل عباد صاحب نہیں بلکہ کوئی اور ہے اور جو ہے اس سے وہ لوگ انجان ہے۔۔۔

وہ کافی سوچ و بچار کے بعد وہ گاڑی سے نکلا تھا گاڑی اس نے باہر ہی روک دی تھی کہ وہ جلدی جلدی واپس جانا چاہتا تھا وہ جیسے ہی دروازے تک آیا وہاں موجود گارڈز نے اسے سلام کیا تھا اور اس کے لیے دروازہ کھولا تھا وہ اندر داخل ہوا حالانکہ درمیان میں بس چند دن ہی گزرے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے نجانے کتنے مہینے گزر گئے ہوں درمیان میں۔۔۔

وہ کسی سے بات کیے بغیر ہی اندر چلا آیا تھا۔

ہال میں بس فرحین بیگم اور شرمین بیگم موجود تھیں بی بی جان اور شمس خان اس وقت اپنے کمروں میں تھے جن کو زرانیل خان نے ہی ملازمہ کے ہاتھوں بلانے کے لیے کہا تھا وہ خود ہال میں انٹر ہوا تو فرحین بیگم کی نظر اس پر پڑ چکی تھیں وہ منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے زرانیل خان کو دیکھ رہی تھیں وہ زرانیل خان ہی تھا وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی تھیں۔۔۔

بیٹے کو دیکھتے ہی کہیں آنسو ان کی آنکھوں سے بہے تھے۔۔۔

"میرا بیٹا۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو اپنے لبوں سے چھو رہی تھیں اس کی پیشانی پر بوسہ بھی دیا تھا وہ خاموشی سے ماں کا لمس برداشت کر رہا تھا تب تک وہاں بڑی بی بی اور شمس خان بھی آ گئے تھے پوتے کو دیکھ کر شمس خان

کے خون نے جوش مارا تھا لیکن پھر اس کی بد تمیزی یاد آئی تو وہ خوُد کے قدم روک چکے تھے انا آڑے آئی تھی۔۔۔

"برخودار آپ یہ حویلی اپنی بیوی کے ساتھ خوُد چھوڑ کر گئے تھے سو واپس آنے کا خیال کیسے زہن میں آیا کیا وہ لڑکی اپنی اصلیت دکھا گئی۔۔۔"

"دادا جان پلیز میں اپنی بیوی کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوں گا میں یہاں واپس نہیں آیا ہوں بلکہ ضرغام خان سے کچھ بات کرنی ہے بلائیں اسے پھر مجھے جانا بھی ہے۔۔۔" وہ اپنی جیب سے فون نکال چکا تھا ارادہ ضرغام خان کو کال کرنے کا تھا جو وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔

"ضرغام خان شہر گیا ہوا ہے بیٹا تم بیٹھو تو۔۔۔" فرحین بیگم کی ممتا جاگی تھی بیٹے کو اتنے دنوں بعد دیکھ کر سو وہ اسے بیٹھنے کا کہہ رہی تھی جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

کچھ دیر کے انتظار کے بعد ضرغام خان اور حرمین بیگم واپس آ گئے تھے لیکن زرانیل خان کو دیکھ کر ضرغام خان حیران ہوا تھا۔۔۔

اور اس کے گلے ملا تھا زرانیل خان بھی گرم جوشی سے ملا تھا اسے خوشی تھی کہ وہ واپس آیا تھا اب باقی کے معاملات وہ لوگ مل بیٹھ کر بھی حل کر سکتے تھے۔۔۔

ضرغام خان کو دیکھتے ارشک اس کے لیے پانی لے آئی تھی کیونکہ یہ بھی ضرغام خان کا اوڈر تھا کہ اس کا ہر کام ارشک ہی کرے گی کوئی اور نہیں سو وہ بچاری اس کے اوڈر کو فولو کر رہی تھی۔

ضرغام خان نے ایک نظر ارشک کا تفصیلی جائزہ لیا تھا وہ اس وقت سادہ سے کاٹن کے سوٹ میں ملبوس تھی دوپٹہ سے اس نے اپنا چہرہ تک کور کیا تھا صرف آنکھیں نظر آرہی تھی اس نے پانی کا گلاس ضرغام خان کے آگے کیا تو وہ خاموشی سے اس کے ہاتھ سے گلاس لے چکا تھا زرانیل خان نے ایک نظر ارشک کو دیکھا تھا جو پہلے سے کافی مرجھائی اور بیمار سی لگی تھی۔۔۔۔

"زرانیل مُجھے خوشی ہے تم واپس آگئے ہو۔۔۔۔" ضرغام خان نے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا جس پر زرانیل خان نے نفی میں سر ہلایا تھا ضرغام خان کی نظروں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔

"میں واپس نہیں آیا ہوں بلکہ آپ سب لوگوں کو کچھ دکھانے آیا ہوں تا کہ آپ لوگوں کو سچ پتہ چلے اور جو ایک مظلوم پر ظلم ہو رہا ہے وہ بند ہو جائے۔۔۔" وہ اپنی جیب سے وہ رپورٹ والے پیپرز نکال چکا تھا جس پر سب کی نظریں اس کے ہاتھوں میں موجود ان پیپرز پر گئی تھیں کہ آخر ایسا بھی کیا تھا ان میں۔

"یہ کیا ہے زرانیل خان۔۔۔؟؟؟" شمس خان زرانیل خان کی باتوں سے الجھے تھے۔

"یہ تایا سائیں کی پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے۔۔۔" زرانیل خان نے وہ رپورٹ ضرغام خان کے ہاتھ میں دی تھی جو کھول کر دیکھنے لگا تھا اس کی بات پر ارشک کے کان بھی کھڑے ہوئے تھے لبوں پر بس یہ دعا تھی کہ

کچھ ایسا یو جائے کہ زرانیل خان یہ بول دے کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ اس کے بابا قاتل نہیں ہیں۔

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی دعا کچھ حد تک قبول ہو چکی تھی۔

(ماضی)

آج عباد اور تسمیہ کی رخصتی تھی عباد صاحب یہاں خوش تھے وہیں منہا کی عدم موجودگی کی وجہ سے خاصے غمگین بھی اس دن کے لیے وہ بہت کچھ سوچے ہوئے تھی وہ اکثر کہتی تھی بھائی آپ کی شادی پر میں یہ بھی کروں گی وہ بھی کروں گی ہم یہ کریں گے ہم اس کو انوائیٹ کریں گے اس کو نہیں

لیکن آج وہ خوُد ہی غائب تھی کہیں آنسو گرے تھے ان کی آنکھوں سے وہ روم میں داخل ہوئے تو تسمیہ گھونگھٹ میں تھی ان کی رخصتی سادگی سے ہوئی تھی تسمیہ کی امی کی طعیبت کچھ خراب تھی سو انہوں نے رخصتی کروا دی تھی تاکہ بیٹی تو اپنے گھر کی ہو جائے بیٹا تو اپنی زندگی میں بہت خوش تھا بیوی اوُر بیٹی کے ساتھ۔۔

"ائی ایم سوری تسمیہ میں کچھ انتظام نہیں کر سکا کچھ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا ہر پل منہا کا خیال زہن میں رہا آپ تو جانتی ہیں نہ اس دن کے لیے اس نے بہت سے خواب دیکھے تھے۔۔۔" وہ تسمیہ کا نازک کپکپاتا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کا ہاتھ نرمی سے سہلاتے ہوئے بولے تھے اور ساتھ ہی کچھ یاد آنے پر اس کا گھونگھٹ اٹھایا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی انہوں نے بے اختیار اس کی پیشانی چومی تھی۔۔۔

"آپ کو کچھ بھی کلئیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ جانتی ہوں اور یہاں تک بات ہے منہا کی تو آپ اچھے سے جانتے ہیں حویلی والے ہمیں اب کبھی منہا سے ملنے نہیں دیں گے آپ اچھے سے جانتے ہیں پچھلی بار کیا ہوا تھا۔۔۔" وہ پچھلی بار کا حوالہ دے رہی تھی جب وہ لوگ منہا سے ملنے حویلی گئے تھے دونوں لیکن کسی نے انہیں منہا سے ملنے نہیں دیا تھا وہ لوگ ناکام واپس لوٹ آئے تھے اور اس کے بعد بھی عباد نے کافی بار کوشش کی تھی منہا سے ملنے کے لئے لیکن نہیں مل سکے۔

اب تو بس وہ ارتضیٰ سے بات کر سکتے تھے کہ وہ اسے منہا سے ملوا دے ایک بار۔۔۔

"مجھے اُمید ہے میں منہا سے ضرور ملوں گا تسمیہ ہمیں ہمیشہ اچھے کی امید رکھنی چاہئے میرا دل کہتا ہے میں اپنی گڑیا سے ضرور ملوں گا۔۔" وہ بہم

سے مسکراتے ہوئے بولے تھے حالانکہ اج کل دل کی حالت بہت عیجب سی تھی ایسا لگتا تھا جیسے ہر پل کچھ برا ہونے کا ڈر دل میں بیٹھ گیا ہو۔

"انشاءاللہ۔۔۔"تسمیہ نے کہا تو عباد نے بغور تسمیہ کو دیکھا تھا وہ ہلکی پھلکی تیار ہوئی تھی لیکن کافی پیاری لگ رہی تھی اور عباد کے لیے اس پہر اپنے جذبات کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا انہوں نے آگے کو ہوتے تسمیہ پر جھکتے اس کے لبوں پر اپنی مہر ثبت کی تھی تسمیہ ان کے قمیض کے کالر کو مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی وہ شدت سے اس کی سانسوں پر اپنا قبضہ جمائے اس کے لبوں سے لب جوڑے ہوئے تھے۔۔۔

تسمیہ کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے پیچھے ہوئے تھے وہ ان کے نکاح میں تھی لیکن آج پہلی بار وہ اس کے قریب گئے تھے تسمیہ کی ہتھیلیاں نم ہو چکی تھیں حالانکہ ان کے لمس میں کافی نرمی تھی لیکن وہ پھر بھی سہہ

نہیں پا رہی تھی انہوں نے اپنا قمیض اتار کر دور پھینکا تو تسمیہ نے آنکھیں پھیلائے انہیں دیکھا تھا جو اب تسمیہ کو دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کرواتے اس کے کانوں میں پہننے گئے ٹاپس اتار کر سائیڈ پر رکھتے اس کی گردن پر جھکے تھے وہ سانس روک گئی تھی۔

"تسمیہ۔۔۔" وہ اس کی حالتِ دیکھتے پریشان ہوئے تھے۔

"مُجھے بہت عجیب فیل ہو رہا ہے۔۔۔!!!" وہ ان کے سینے سے لگی بولی تھی شاید ان کی ناراضگی کا ڈر تھا اسے یا ایسے ری ایکٹ کرنے پر اسے برا فیل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔" وہ اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولے تھے ان سینے سے لگی وہ ان کے جزبات میں کہرام مچا چکی تھی وہ انہیں اپنی نازکی کا بھرپور احساس دلا

رہی تھی اور آج تو تھی بھی ان کی شادی کی پہلی رات وہ خود پر کنٹرول کھوتے اس پر جھکتے چلے گئے تھے وہ بھی ان کو خود سے دور جھٹکنے کے بجائے خاموشی سے ان کے سینے میں چھپی تھی اس کی خود سپردگی کی یہ ادا عباد کو کافی بھائی تھی انہوں نے نرمی سے اسے بیڈ پر سیدھا لٹایا اور خود اس کے اوپر آئے تھے۔

"تسمیہ میں زیادہ لمبے چوڑے وعدے نہیں کروں گا بس اتنا کہوں گا کہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا آپ کو مجھ سے کوئی شکائت نہ ہو۔۔۔" اس کی جبین چومی تھی وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

اس کے بند آنکھوں کو انہوں نے نرمی سے چوما تھا اور پھر اس کے رخساروں کو چُومتے ہوئے وہ پھر سے اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے رب

کرنے لگے تھے جذبات تھے کہ مزید بھڑک رہے تھے اس کے بدن کی گہرائیوں کو محسوس کرنے کے لیے لب مچل رہے تھے۔

وہ مزید اوپر ہوتے اس کی گردن سے نیچے آتے اس کے اور اپنے درمیان کے سارے پردے گراتے اس کی گہرایوں میں سماتے چلے گئے تھے۔

وہ اس وقت ایک پل کے لیے سب کچھ بھول گئے تھے اور اس کے بدن میں گم ہوتے وہ پہلی بار تسمیہ کے اتنے قریب گئے تھے وہ ان کی کزن تھی دل میں جذبات تو اس کے لیے وہ شروع سے رکھتے تھے لیکن اپنے جزبات کو انہوں نے ہمیشہ قابو میں رکھا کبھی اس کا ہاتھ تک تھامنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ کہیں وہ بے اختیاری میں کچھ غلط ہی نہ کر دیں۔

پر آج تو وہ ان کے پہلو میں ان کی بیوی بن کر موجود تھی جائزہ حق تھا وہ بھی۔۔۔۔۔

.....

(حال)

"کیا آیا ہے اس رپورٹ میں میرے شوہر کا قتل ہوا ہے جس نے کیا ہے وہ اپنی بیٹی کو یہاں ہمارے سروں پر ڈال کر خود نجانے کدھر فرار ہو گیا ہے اور سنا ہے یہ گاؤں بھی وہ لوگ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔۔!!!" حرمین بیگم بنا سوچے سمجھے بولنا شروع ہو گئی تھیں جبکہ ارشک تو اپنے ماں باپ کے گاؤں چھوڑنے پر آب دیدا ہو گئی تھی یعنی اس کے ماں باپ نجانے کہاں تھے۔

"بہو خاموش ہو جاؤ زرانیل خان یہ بتاؤ ان کاغذوں میں لکھا کیا ہے کچھ پتہ چلا کہ ہمارے بیٹے کا قتل جس وقت ہوا وہاں ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟؟" شمس خان زرانیل خان سے پوچھنے لگے تھے جب کہ باقی سب لوگ خاموش کھڑے تھے۔

"تایا سائیں کا قتل ہی ہوا ہے۔۔۔" زرانیل خان بول کر رکا تھا ایک نظر سب کے چہروں کو دیکھا تھا لیکن سب کے چہروں کے تاثرات نارمل تھے۔ کیونکہ یہ بات تو سبھی لوگ جانتے تھے کہ ارتضیٰ خان کا قتل ہوا تھا اور کیا تھا ان کے دوست عباد نے۔۔۔۔۔۔

"بدذات تجھے چھوڑوں گی نہیں میرے بیٹے کے قتل کی بیٹی ہے تو۔۔" بڑی بی طیش کے عالم میں ارشک کے قریب گئی تھیں لیکن وہ ضرغام خان کی

چوڑی پیٹھ پیچھے چھپ سی گئی تھی ان کا پہلے دن والا تھپڑ وہ بھولی نہیں تھی اور پھر جو انہوں نے بعد میں اس کے ساتھ کیا اس کو سب یاد تھا ضرغام خان کی بیک پر ہاتھ رکھتے جیسے وہ اس میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان کو اس کے نرم ہاتھوں کا لمس اپنی بیک پر محسوس ہو رہا تھا لیکن اس وقت تو اس کا سارا دھیان تھا اس رپورٹ پر۔۔۔۔

"دادی جان پوری بات سن لیں آپ۔۔۔" زرانیل خان کو ان کے انداز پر غصہ آیا تھا اور ارشک پر ترس بھی کہ وہ بچاری بے قصور ہوتے یہ سب کچھ سہہ رہی تھی۔

"تایا سائیں کا قتل گولی لگنے کی وجہ سے نہیں بلکہ زہر کی وجہ سے ان کی جان گئی تھی ان کو کسی نے زہر دیا تھا جب وہ حویلی سے نکلے تھے تبھی وہ پورا زہر

ان کی بوڈی میں سرایت کر چکا تھا اسی زہر نے ان کی جان لی عباد صاحب کو صرف اصلی قاتل نے پھنسایا ہے تاکہ وہ سب کی نظروں میں قتل بن جائیں اور اصل قتل آزاد گھومتا رہے۔۔۔۔"زرانیل خان کی آواز پر ہال میں سناٹا چھا گیا گہرا سناٹا جیسے سب کے پاس بولنے کے لیے الفاظ ہی ختم ہو گئے ہوں۔۔۔

"ہمارا بیٹا آخری وقت میں کتنی تکلیف سے گزرا ہو گا اگر عباد اصلی قاتل نہیں تھا تو اور کون ہے حویلی میں کون ہے ایسا جس نے ہمارے بیٹے کی جان لی ہے۔۔۔۔"یہ آواز بی بی جان کی تھی جب کہ ضرغام خان تو کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔۔

یہ سچ جیسے اس کے رگوں میں دوڑتے خون کو منجمد کر گیا تھا یعنی اس کے بابا کا قاتل آزاد گھوم رہا تھا ان لوگوں کو پھنسایا گیا تھا اور وہ لوگ پھنس بھی گئے

آخر کون ہو سکتا ہے حویلی کے اندر جو اس کے بابا کی جان لے سکتا ہے۔۔۔۔

اس سب میں اس کا دھیان ایک بار بھی حرمین بیگم کی طرف نہیں گیا تھا اگر جاتا تو شاید اسے اس کے سوال کا جواب آسانی سے مل جاتا۔

حرمین بیگم کی حالتِ کاٹو تو بدن میں خون نہیں ہے جیسی تھی یہ بات وہ کیسے بھول گئی تھیں کہ ارتضیٰ خان کا پوسٹ مارٹم بھی ہوا تھا ان کا بی پی لو ہونے لگا تھا وہ لڑکھڑا کر گری تھیں۔

"امی۔۔۔"ضرغام خان بھاگ کر ان کے قریب گیا تھا اور انہیں بانہوں میں بھرے صوفے پر بیٹھایا تھا فرحین بیگم اور شرمین کی حالتِ بھی حرمین بیگم سے مختلف نہیں تھی وہ بھی تو سب کچھ جانتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں پھر آؤں گا بہت جلد انویسٹگیشن کے لیے کہ قاتل کون ہے اس کیس کو میں خود ہینڈل کر رہا ہوں تو یہ سب کچھ میں خود ہی دیکھ لوں گا ویسے بھی اب یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ اصلی قتل کوئی اور ہے عباد صاحب نے قتل نہیں کیا ہے اور جس نے کیا ہے وہ بہت جلدی بے نقاب ہو گا۔۔۔"زرانیل خان ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے بولا تھا ارشک مسلسل سسکوں سے رو رہی تھی یہ شاید تشکر اور خوشی کے آنسو تھے کہ اس کے بابا بے قصور تھے۔۔۔۔

"بھائی میرے بابا قاتل نہیں ہیں اب تو میں یہاں سے جا سکتی ہوں نہ میرے بابا بے قصور ثابت ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔"ارشک زرانیل خان کو دیکھتے ہوئے امید بھری نظروں سے بولی تھی۔

"ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ یہ قتل واقعی کسی اور نے کیا ہے یو سکتا ہے کہ اس قتل میں تمہارا باپ اور اور دوسرا قتل دونوں شامل ہوں تو تم

یہاں سے نہیں جا سکتی ہو کمرے میں جاؤ تم۔۔۔۔؟!!؟"ضرغام خان طیش کے عالم میں بولا تھا اس کے جانے کا سن کر جیسے تن بدن میں آگ لگی تھی کیسے وہ اسے اس حویلی سے باہر جانے دے سکتا تھا وہ اس کی بیوی تھی اس کے نام سے منسوب اور وہ یہ حویلی چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی تھی۔

"میرے بابا قاتل نہ۔۔۔۔" آگے کے لفظوں کس گلہ ضرغام خان نے گھونٹ دیا تھا وہ اسے سب کے سامنے کھینچتے ہوئے کمرے میں لے گیا تھا وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے تاسف سے سر ہلایا تھا اب جب کافی حد تک سچ ان لوگوں کے سامنے آچکا تھا ضرغام خان کا رویہ اب بھی ویسا ہی تھا وہ مزید رکا نہیں تھا بلکہ وہ باہر چلا گیا تھا۔

اس نے ضرغام خان کو میسج کیا تھا کہ وہ باہر اس سے ملے وہ اسے کچھ بتانا چاہتا ہے۔۔۔

اور ضرغام خان ارشک کے روتے بلکتے وجود کو کمرے میں لیے آیا تھا۔

"تم کبھی میری قید سے نہیں نکل سکتی ہو ارشک ضرغام خان یہ خیال بھی کیسے آیا تمہارے دماغ میں تم سے تو آ کر بات کرتا ہوں میں۔۔۔۔!؟!" وہ دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا تھا اگر اس وقت اسے زرانیل خان سے بات نہیں کرنی ہوتی تو ارشک کو اس کو چھوڑ کر جانے والی بات کی وہ اچھے سے اپنے انداز میں سزا دیتا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ارشک زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔

"آپ کی بھول ہے کہ اب میں آپ کے ساتھ رہوں گی میرے بابا مجھے لے جائیں گے یہاں سے میں آپ کی دنیا سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔۔"وہ اپنے رخساروں پر بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

وہ کبھی نہیں رہ سکتی تھی یہاں اس کا جو وقت گزرا تھا وہ کسی بھیانک خواب سے کم نہیں تھا ہر پل ہر لمحہ اس حویلی میں اسے اذیت ملی تھی تکلیف ملی تھی ایک پل بھی سکون نہیں ملا تھا اسے۔۔۔۔۔۔۔۔

.....

"اب کیا بات کرنی ہے تو نے۔۔۔"ضرغام خان حویلی کے گیٹ سے نکل کر زرانیل خان کے ساتھ گاڑی میں آکر بیٹھا تھا جو اسی کے انتظار میں تھا۔

"دیکھو ضرغام خان تم اب اپنا رویہ ارشک کے ساتھ میرا مطلب ہے بھابھی کے ساتھ تھوڑا نرم کر لو وہ بے قصور ہیں ان کے باپ کا تایا سائیں کے قتل میں کوئی ہاتھ نہیں تھا یہ کوئی اور ہے جس نے قتل کیا ہے اور وہ ہمارا کوئی اپنا ہی ہے۔۔۔۔"زرانیل خان کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"تم نے سنا نہیں وہ یہاں سے جانے کی بات کر رہی تھی اس بات پر میں اسے پھولوں کے ہار پہنا تا کیا۔۔۔۔۔؟؟؟وہ کبھی میری دسترس سے دور نہیں جا سکے گی۔۔۔۔"ضرغام خان لال انگار ہو رہی آنکھوں سے بولا تھا اس کے لہجے میں جنون تھا شدت تھی شاید دیوانگی کا عنصر بھی نمایاں تھا زرانیل خان کو ایک پل نہیں لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ ارشک سے محبت کرنے لگا تھا بھلے اس بات سے لاکھ انکارِ کرتا لیکن سچ یہی تھا اس کے عمل سے اس کی باتوں سے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔۔

"لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں تھا ضرغام خان مجھے بس تم سے کچھ اور شئیر کرنا ہے جو اہم ہے یہ تمہارا آپس کو معاملہ ہے اسے تم اپنے طریقے سے ہینڈل کرو ہاں اگر ارشک تمہارے ساتھ نہ رہنا چاہے تو تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہو۔۔۔" وہ اسے کچھ جتانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ضرغام خان کو اس کی بات سمجھ آتی تب۔۔۔

"وہ ساری زندگی میری رہے گی تم اس ٹاپک کو بند کرو وہ بات کرو جو ضروری ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"مُجھے لگتا ہے کہ تعزیز پاسٹ کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہے اور یہاں تک مجھے تو ایسا بھی لگتا ہے کہ تایا سائیں کے قاتل کے بارے میں اسے پتہ ہے لیکن وہ کچھ بھی بتانے سے انکار کر چکا ہے۔۔۔" تعزیز خان کے بارے میں زرانیل جو محسوس کر رہا تھا وہ ضرغام خان سے شئیر کر چکا تھا۔

"تمہیں ایسا لگتا ہے مُجھے پہلے سے ہی تعزیز خان کا انداز بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا تھا میں دوبار شہر کا چکر لگاتا ہوں پھر بات کرتے ہیں تعزیز خان سے دیکھتے ہیں وہ کیا جواب دیتا ہے۔۔۔۔ تم اب جا کیوں رہے ہو آج رک جاؤ۔۔۔۔"

"نہیں چلتا ہوں۔۔۔"زرانیل خان سنجیدگی سے بولا تو ضرغام خان گاڑی کا دروازہ کھول کر نکل گیا تھا اور زرانیل خان نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی شہر واپس جانے کے لیے۔۔۔

••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 46

.....

(ماضی)

ارتضیٰ خان واپس آئے تو کافی پریشان تھے کام بھی ان کا ٹھیک سے نہیں ہوا تھا سارا دھیان شمس خان کی باتوں کی طرف چلا گیا تھا اب اس مقام پر وہ کیسے اور کیونکر دوسری شادی کر سکتے تھے وہ منہا کے ساتھ خوش تھے ان کا بیٹا بھی تھا اور اب ایسے میں اپنے بابا کا دوسری شادی کے لیے زور دینا وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ ایسا کیونکر کر رہے تھے لیکن یہ بات تو طے تھی کہ وہ حرمین سے شادی نہیں کرنے والے تھے کسی قیمت پر نہیں وہ اس لڑکی کی موجودگی پتہ نہیں کیسے برداشت کر رہے تھے اس سے شادی تو بہت مشکل تھی۔۔۔

وہ روم میں داخل ہوئے تھے جب ان کی نظر منہا پر پڑی جس کے سینے پر تعزیز خان لیٹا ہوا تھا اور وہ خود آنکھیں موندے ہوئے تھی شاید نیند میں تھی ان کے زہن میں بابا کی بیوی سے پوچھنے والی بات گونج رہی تھی انہوں نے کیوں ایسا کہا تھا کہ پہلے بیوی سے بات کر لو۔۔۔

وہ چینج کرتے ایزی سی ٹروزار شرٹ میں ملبوس بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے روم میں واپس آئے تھے منہا کے پاس جاتے اس کے سینے سے تعزیز کو اٹھانا چاہا لیکن وہ زور زور سے رونے لگ گیا تھا اس کے رونے کی آواز سن کر منہا کی آنکھ بھی کھل گئی تھی وہ تھوری دیر پہلے ہی تو سوئی تھی۔

اب انہیں دیکھ کر اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ان کا جوڑہ بنایا اور تعزیز کو سیدھا کیا تھا جو اس کے پاس آتے ہی خاموش ہو گیا تھا ارتضیٰ کو سب سے زیادہ پریشانی منہا کی سوجی ہوئی آنکھوں سے ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ

کافی دیر تک روتی رہی تھی اس کے رخساروں پر بھی نمی تھی اور تو اور اس کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے جبکہ حلیہ بھی کافی ملگجا ہوا تھا حالانکہ یہ بات ارتضیٰ خان نے اسے پہلے دن کہی تھی کہ وہ ان کے روم میں آنے سے پہلے اچھے سے تیار ہو کر ان کے انتظار میں بیٹھی ہو مگر آج ایسا نہیں تھا۔۔۔

"کیا ہوا منہا۔۔۔؟؟!" وہ ایک پل کے لیے پریشان ہو کر رہ گئے تھے منہا کی حالت دیکھتے ان کا دل کٹا تھا۔۔۔

"آپ کب آئے۔۔۔؟؟؟" منہا سے اس وقت کوئی بات نہیں بن پائی تھی۔

"ابھی آیا ہوں لیکن تم رو کیوں رہی تھی۔۔" وہ زبردستی اس کی گود سے تعزیز خان کو اٹھا چکے تھے جو ان کے پاس آتا حسب معمول ان کی داڑھی

کھینچنے لگا تھا اور اب اپنے بابا کے پاس آتے وہ اپنی زبان میں انہیں بتا رہا تھا کہ ممارو رہی تھی وہ الگ بات تھی کہ ارتضیٰ خان سمجھ نہیں سکے تھے اس کی ٹوٹی پھوٹی باتوں کو۔۔۔

"نہیں تو وہ آپ۔۔۔!!!" وہ بات نہیں کر پا رہی تھی نجانے کیوں اسے پھر سے شدید رونا آ رہا تھا۔

"منہا ادھر آؤ کچھ بات کرنی ہے تم سے اور یہ آنسو کیوں بہا رہی ہو اس کی ریزن بھی بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ اسے صوفے تک لے گئے تھے اور اسے اپنے ساتھ بیٹھایا تھا تعزیز خان ابھی تک ان کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

"آپ بولیں کیا بات ہے۔۔۔؟؟!" وہ جانتی تو تھی کہ کیا بات تھی لیکن پھر بھی وہ خود کو مضبوط کرتی ان سے پوچھنے لگی تھی کہ آخر وہ کہتے کیا ہیں اس سے۔

"بابا مُجھے دوسری شادی کے لیے فورس کر۔۔۔"

"آپ کر لیں دوسری شادی مُجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس بات سے اوُر ویسے بھی وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں میرا بھلا کہاں مقابلہ ان کی خاندانی بہو سے۔۔۔" وہ ارتضیٰ خان کی بات درمیان میں کاٹ چکی تھی ساتھ ہی ان کی گود سے وہ تعزیز خان کو اپنی گود میں لیتے ہوئے سپاٹ انداز میں بولی تھی۔

ارتضیٰ خان حیرت سے اسے دیکھے جا رہے تھے وہ ان کی پوری بات سنے بغیر ہی اپنی کر چکی تھی یعنی بابا جان (شمس خان) کو پتہ تھا کہ منہا کا یہ فیصلہ ہو گا تبھی وہ بار بار ان سے کہہ رہے تھے کہ پہلے اپنی بیوی سے بات کرو۔۔۔۔۔

"منہا۔۔۔۔۔" وہ یقین نہیں کر پا رہے تھے کہ یہ سب کچھ ان سے منہا کرنے کو کہہ رہی تھی۔

"پلیز۔۔۔۔" وہ مذید کرنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی لیکن ارتضیٰ خان کے کان تو بس سائیں سائیں کر تہے تھے ان کی منہا کیسے انہیں کسی اور کے ہونے کا کہہ سکتی تھی یہ ان کے جسم سے جان کھینچنے کو کافی تھا۔۔۔۔

"منہا نہیں۔۔۔" یہ دو لفظ بولتے وہ منہا کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر جھکے تھے اور اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھائی تھیں پہلی بار

تھا کہ ان کے لمس میں شدت تھی شادی کے بعد پہلی بار وہ منہا کے لبوں پر اتنی سختی دکھا رہے تھے کہ ان کی مضبوط گرفت میں وہ پھڑ پھڑائی تھی تعزیز خان پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

ہر گزرتے لمحے ارتضیٰ خان کے لمس میں اضافہ ہو رہا تھا منہا کے لیے ان کی بڑھتی ہوئی شدت برداشت بہت مشکل ہو رہا تھا آنکھوں سے نمی سی چھلکنے لگی تھی ہاتھوں میں تعزیز تھا کہ وہ مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی لیکن ارتضیٰ خان اب کی بار اسے تکلیف دے رہے تھے اپنے لمس سے وہ سہہ نہیں پا تہہ تھی اس کا وجود بالکل ڈھیلا پڑ گیا تو ارتضیٰ خان پیچھے ہوئے تھے لیکن آج انہوں نے نہ تو منہا کے لبوں کی نمی چنی اور نہ ہی اسے اپنے سینے سے لگایا وہ نڈھال سی تھی آنکھوں سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا وہ یقین نہیں کر

پا رہی تھی کہ یہ ارتضیٰ خان کا تھا یا کسی دیو ہیکل انسان کا اس کے لبوں کے کنارے پر کٹ لگا چکا تھا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ہے منہا میں نے ہر سانس کے ساتھ تمہیں چاہا ہے تم سے محبّت کی ہے اور تم کیسے مُجھے کسی اور کی جھولی میں ڈال رہی ہو کیا یہ سب کچھ بہت آسان ہے تمہارے لیے بولو جواب دو مجھے کیا یہ سب آسان ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ چکے تھے اور منہا بے بس سی ان کی سختی برداشت کر رہی تھی۔

اس کی گود میں موجود تعزیز خان کے رونے کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی جو اس کے سینے پر ہاتھ مار رہا تھا یعنی اسے پیٹ پوجا کرنی تھی لیکن ارتضیٰ خان کے سامنے وہ کیسے اسے فیڈ کروا سکتی تھی۔

"پہلی بار تو نہیں کرواؤ گی اسے فیڈ جو اتنا سوچ رہی ہو تم رو رہا ہے یہ جلدی فیڈ کرواؤ پھر بات کرتے ہیں ہم اس اہم مسلہ پر۔۔۔"وہ تعزیز خان کو اس کی گود میں سٹ کرتے ہوئے اسے فیڈ کروانے کا اشارہ کر رہے تھے۔۔۔

وہ سرخ ہوئی تھی چہرے پر گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ پسینے کے چند قطرے بھی آئے تھے۔

"آرام سے کرواؤ۔۔۔"وہ اٹھ کر باتھ روم چلے گئے تھے جانتے تھے وہ ان کی موجودگی میں اسے ٹھیک سے فیڈ نہیں کروا سکے گی اور وہ بھوکا تھا۔

ان کے جاتے ہی منہانے تعزیز کے گالوں کو چوما تھا جو اس کی توجہ پاتا خوشی سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا تھا شاید یہ رونا بھی اس وجہ سے ہی تھا کہ اس کی مما اس پر توجہ نہیں دے رہی تھی منہانے اسے فیڈ کروایا تو کچھ ہی دیر میں وہ

سو گیا تھا وہ اسے بی بی کاٹ میں ڈالتے اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر بیڈ پر چلی گئی تھی۔

بہت مشکل تھا اس کے لیے اپنے فیصلے پر قائم رہنا وہ ارتضیٰ خان کی کنڈیشن سمجھ سکتی تھی وہ خوُد بھی تو اپنے شوہر کو بانٹ رہی تھی کسی دوسری عورت کے ساتھ لیکن وہ بیوی سے زیادہ ماں بن کر سوچ رہی تھی یا شاید ممتا کا احساس بیوی کے احساس پر غالب آ گیا تھا وہ کبھی بھی اپنے بیٹے کی جدائی نہیں سہہ سکتی تھی اسے ارتضیٰ خان کو ہی راضی کرنا تھا اس بات کے لیے۔

ارتضیٰ خان باتھ روم سے نکل کر روم میں آئے تو ایک نظر منہا پر ڈالی تھی جو آنکھیں بند کئے جانے کن سوچوں میں گم تھی وہ سب سمجھ رہے تھے یقیناً بی بی جان نے ہی منہا سے بات کی ہو گی ان کی دوسری شادی کے لیے وہ کچھ سوچتے ہوئے بی بی جان کے کمرے میں جانے کا سوچتے روم سے نکل گئے

تھے منہا جو ان کی طرف سے بات کرنے کے انتظار میں تھی ان کو جاتے دیکھ کر اس نے سسکی بھری تھی۔۔۔

جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ اب ان کے درمیان کے یہ فاصلے کم ہونے کے بجائے بڑھنے تھے ان کے درمیان دوریاں ابھی تو کچھ بھی نہیں تھیں اگے ان دونوں نے ایک ساتھ رہتے ایک دوسرے کے قریب رہ کر ہجر سہنا تھا۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن نیند بھی آنکھوں سے کوسوں دور تھی مسلسل دھیان ارتضیٰ خان کی طرف تھا نجانے وہ کہاں گئے تھے رات کو وہ روم سے نہیں نکلتے تھے پر اب پہلے جیسا کچھ نہیں رہنے والا تھا۔

•••••

ارتضیٰ خان نے کچھ دن تو مسلسل انکارِ کیا لیکن شمس خان نے جب انہیں اپنی قسم دی تو وہ مجبور ہو گئے تھے حرمین کو جب ارتضیٰ خان کے انکارِ کا پتہ چلا تو اپنے پلان کے ناکام ہونے پر وہ کسک کر رہ گئی تھی وہ یہ ازیت پھر سے برداشت نہیں کر سکتی تھی ٹھکرائے جانے کی اذیت اس نے دل برداشتہ ہو کر خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی حالانکہ اس نے سب کے سامنے ڈرامہ کیا تھا لیکن وہ سب لوگ اس کے ڈرامے کو سچ سمجھتے کافی پریشان ہو گئے تھے جو بھی تھا وہ شمس خان کے بھائی کی بیٹی تھی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو اپنے بھائی کو وہ قیامت والے دن کیا منہ دکھاتے انہوں نے پھر ارتضیٰ خان کو اپنی قسم دی تھی یہاں وہ ان کی بات ماننے پر مجبور ہو گئے تھے۔۔

منہا اور ان کے درمیان کافی دوریاں پیدا ہو چکی تھیں جو ان کے رشتے کو کھوکھلا کر رہی تھیں منہا کو ہر لمحے یہ خطرہ رہتا کہ کہیں بی بی جان اپنا کہا سچ کرتے اسے حویلی سے باہر ہی نہ نکال دیں ایسا ہوا تو وہ اپنے بیٹے کے بغیر کیسے رہے گی یہ سوچ ہی اس کے لیے سوہان روح تھی بی بی جان نے ارتضیٰ کے انکارِ پر وہ منہا کو اچھا خاصا ڈانٹ چکی تھیں اس کے بعد وہ ارتضیٰ خان سے بول چال بند کر چکی تھی۔۔۔

ان کے درمیان کے یہ فاصلے ارتضیٰ خان کو کسی جلتے انگاروں پر لوٹنے کا سبب بن رہے تھے منہا سے دوری وہ کیسے برداشت کر رہے تھے یہ بس وہی جانتے تھے اتنے عرصے سے اس کی قربت اس کے دلکش سراپے کے عادی ہوتے رات کی تنہائی میں اس کے بدن کی طلب جاگتی تو وہ پوری پوری رات بلکونی میں سگریٹ پی کر گزر دیتے تھے۔

منہا ان سے جب بھی بات کرتی دوسری شادی کی لیکن وہ کیسے ہامی بھرتے۔

پر اب بابا کی قسم کے آگے وہ مجبور ہوتے ہامی بھر چکے تھے اگر منہا ان کا ساتھ دیتی تو شاید وہ کچھ اور سوچتے لیکن وہ تو پہلے ہی قدم پر بری طرح سے ڈگمگا گئی تھی اگے کیا ساتھ دیتی۔

آج ان کا نکاح تھا وہ تیار نہیں ہوئے تھے سمپل سے پہلے سے پہنے والے وائٹ کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس تھے اور جب کمرے میں داخل ہوئے منہا تعزیز خان کے کاٹ پر جھکی اس کے رخساروں پر بوسہ دے رہی تھی اس پر جھکے وہ اپنی ممتا کی پیاس بجھا رہی تھی۔

وہ اندر آئے تو اس کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھ کر ان کا دل جیسے کٹا تھا لیکن یہ شاید ایسا ہی ہونے والا تھا۔

"باہر کیوں نہیں آرہی ہو تم۔۔۔؟؟؟" نکاح میں بس تھوڑا سا وقت باقی تھا وہ چاہتے تھے کہ وہ منہا کے سامنے تین بار قبول ہے قبول ہے بولیں تاکہ وہ بھی ان کے درد کو محسوس کرے جو وہ سہہ رہے تھے۔

"آپ کا نکاح ہے میں کیا کروں گی۔۔۔؟!!" وہ لب کاٹتے ہوئے بولی تھی جانتی تھی وہ کہیں نہ کہیں ان کی تکلیف کی وجہ بنی تھی سو اب دل پر من و من بھاری بوجھ تھا ان کے نرم لمس کی عادی تھی وہ رات کو سوتے ہوئے بھی ان کے لبوں کے لمس کو اپنے پور پور پر برداشت کرتی تھی اس کے سو جانے کے بعد بھی وہ نہیں سوتے تھے۔

لیکن اب اتنے دنوں سے وہ تڑپ رہی تھی اپنے شوہر کے لمس کے لیے ہاں وہ مان چکی تھی ارتضیٰ خان سے دوری اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہونے والی تھی ابھی تو شروعات تھی ابھی تو آگے ارتضیٰ خان کو کسی اور کے پہلو

میں دیکھنا تھا کسی کے ساتھ ان کو بانٹنا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو مشکل سے بہنے سے روک رہی تھی۔۔۔۔

"یہ نکاح کروانے میں تمہارا بھی ہاتھ ہے منہا اور تمہیں میرے سامنے بیٹھنا ہو گا ورنہ میں عین نکاح کے موقع پر سب کے سامنے انکار کر دوں گا۔۔۔!!!" وہ اس کی آنکھوں میں اپنی گہری کالی آنکھیں ڈالے غرائے تھے پہلی بار ان کا اتنا سرد انداز دیکھتے منہا جو قدم پیچھے ہوئی تھی آنکھیں برسنے لگی تھی اتنی تکلیف پہلے نہیں ہوئی تھی جتنی ارتضیٰ خان کی باتوں سے ہوئی تھی۔وہ کیوں اسے سمجھ نہیں رہے تھے کیوں اس کی حالت نہیں دیکھ رہے تھے وہ ماں بن کر سوچ رہی تھی بیوی بن کر نہیں اگر بیوی بن کر سوچتی تو شائد اسے ارتضیٰ خان کی باتیں سمجھ میں آتی لیکن اس وقت اس پر بی بی جان کی دی ہوئی دھمکی اس قدر حاوی تھی کہ وہ خود اپنے شوہر کا دل

دکھا چکی تھی جس کا اندازہ اسے ہر گز نہیں تھا ہاں ارتضیٰ خان اس بات کو بھولنے والے نہیں تھے سو وہ وقفے وقفے سے اسے اس بات کا احساس دلانے والے تھے۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔!!!" وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی جبکہ ارتضیٰ خان نے ایک ہی جسارت میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ ان کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی اتنے دنوں بعد وہ شاید کنٹرول نہیں کر پائی تھی خود کو اوٗر ان کے سینے میں منہ چھپائے وہ ان کے لمس کو شاید آخری بار محسوس کر رہی تھی دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے لیکن پھر خود پر ضبط کیا کہ یہ وقت ایسی باتوں کے لیے مناسب نہیں تھا باہر ان لوگوں کا انتظار ہو رہا تھا ارتضیٰ خان کا انتظار ہو رہا تھا۔

"یہ سب تمہی نے کہا ہے کرنے کو۔۔۔!!" اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھاتے اسے کچھ باور کروایا تھا لیکن اس کی بھیگی آنکھیں دیکھتے وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس کی نم پلکیں چوم چکے تھے جس پر منہا کا دل بھر آیا تھا اتنا پیار کرنے والا شوہر تھا لیکن اب سے اس پیار میں کوئی اور بھی آ گیا تھا کیسے سہتی وہ کیسے برداشت کرتی۔۔۔۔

"لیکن۔۔۔" وہ بول نہیں پا رہی تھی آج پہلی بار خود سے بے اختیار ہوتی وہ ان کے سینے سے لگی ان کے لمس کو محسوس کر رہی تھی جانتی تھی اب یہ لمس پھر شاید ہی اسے ملے۔۔۔

"منہا میں اس وقت کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں چلو یہاں سے اور اب کی بار انکارِ کر کی کوشش کی تو بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ یہ سب کچھ تمہی نے شروع کیا ہے اب انجام تک بھی تمہارے سامنے ہی پہنچنے گا دیکھتا ہوں کیسے

انکارِ کرتی ہو۔۔۔!!!" وہ پہلے ہی اندر سے ٹوٹے ہوئے تھے اور اب اوپر سے منہا کا یہ انداز اب ان کے غصے کا پارہ ہائی کر رہا تھا۔۔۔

"پلیز نہیں۔۔" ان کا غصہ ہی تو وہ نہیں سہہ سکتی تھی سو اب مذید بحث کرنے کے بجائے وہ ان کی بات مانتے ان کے ساتھ جانے پر راضی ہو گئی تھی۔۔۔

"ایسے نہیں ڈریس چینج کر کے آؤ پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس ورنہ یہ کام میں نے خوُد کیا تو تمہیں بہت دکت ہو گی یو نو میرے کہنے کا کیا مطلب ہے۔۔۔" ان کی بے باک بات پر وہ سر تا پا سرخ ہوئی تھی اور تیزی سے ان کی مزید کوئی بات سنے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی اس کے آندر جاتے ہی ارتضیٰ خان چلتے ہوئے اپنے بیٹے کے کاٹ تک آئے تھے۔

اس کے اوپر جھکتے اس کی روئی جیسی گالوں کو چُومتے وہ اس کی چھوٹی سی پیشانی پر بوسہ دے چکے تھے ان کی مونچھوں کی چبھن سے وہ ہلکا سا کسمایا تھا لیکن پھر اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے سو گیا تھا اور ارتضیٰ خان اسے دیکھتے رہے وہ چار پانچ ماہ کا ہونے والا تھا کچھ ٹوٹے پھوٹے لفظ بھی بولتا تھا جو ان کی سمجھ میں تو ہر گز نہیں آتے تھے۔

"بابا کی جان بابا آپ سے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں آپ میری محبت کی نشانی ہو میری منہا کے وجود کا حصّہ میرے لیے آپ بہت اہم ہیں۔۔۔!!!" وہ تعزیز خان پر جھکتے ہوئے بولے تھے یہ الگ بات تھی کہ وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ارتضیٰ خان نے اس پر جھکتے پھر سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور اوپر اٹھا کافی وقت ہو چکا تھا لیکن منہا واپس نہیں آ رہی تھی دروازے پر اب دستک ہوئی تھی ملازمہ تھی جو انہیں باہر سے بی بی جان کا پیغام دینے آئی تھی۔۔۔

ارتضیٰ خان نے اسے جانے کا کہا اور خود قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر منہا باہر نکلی تھی اس نے پاؤں کو چھوتی ہاف وائٹ کلر کی فراک پہن رکھی تھی جو ان کے قمیض کے ساتھ میچ کر رہی تھی۔۔۔

اس کی نم آنکھیں اس کے رونے کا پتہ دے رہی تھیں یقیناً وہ ڈریسنگ روم میں کافی دیر تک روتی رہی تھی جو اب اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں لیکن ارتضیٰ خان کا دل بے چین ہوا تھا۔

وہ اپنے دوپٹے سے خود کو اچھے سے کور کر چکی تھی اور پھر چلتے ہوئے ان کے قریب آئی تھی جو اسے دیکھتے باہر کی جانب چل دیئے تھے مہنا کے لبوں سے سسکی نکلی تھی وہ جتنا آسان سمجھ رہی تھی یہ سب اتنا آسان تھا نہیں اب تو وہ لگ رہا تھا کہ یہ سب کچھ برداشت کرتے کرتے اس کا وجودِ چھنی ہو جائے گا لیکن برداشت کرنے کے سواہ کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں ساتھ روم سے نکلے تھے ارتضیٰ خان تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے باہر یہاں نکاح کا انتظام کیا گیا تھا وہاں کی طرف گئے تھے ان کے قدموں میں تیزی تھی منہا چاہا کر بھی ان کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی جیسے ان کی زندگی میں فاصلے آ چکے تھے ایسے ہی ان کے درمیان اب چلتے ہوئے بھی کہیں گنا فاصلہ تھا جسے شاید ہی منہا طے کر پاتی۔۔۔

•••••

(حال)

زرانیل خان واپس جارہا تھاسب سے اہم بات جو اس نے ضرغام خان کو بتانی تھی ارشک کی ماں کی ڈیتھ کے بارے میں وہ بھول چکا تھااب درمیان میں تھاواپس نہیں جاسکتا تھاسو اسے کال پر بتانے کا سوچتے وہ واپس آرہا تھا ارواح کے پاس فون نہیں تھاوہ اس سے بات نہیں کر پاتا تھااس نے شہر کی حدود میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ارواح کے لیے سیل فون خریدا تھا اور پھر اس نے ایک جیولری شاپ سے ارواح کے لیے ایک بریسلیٹ خریدا تھااور پھر مسکراتے ہوئے وہ گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔

صبح ارواح کو وہ سوتے ہوئے چھوڑ کر آیا تھاتب وہ سو رہی تھی سواب وہ اس کو سونے نہیں دینے والا تھاوہ لبوں پر شریر مسکراہٹ لیے گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کرتے اپارٹمنٹ کا دروازہ آن لاک کرتا اندر داخل ہوا تھا

ارواح کی تلاش میں نظریں دوڑائی تھیں وہ اسے کچن میں نظر آئی تھی وہ مسکراتے ہوئے روم میں چلا گیا تھا ڈریس چینج کرنے کے بعد اس کا ارادہ ارواح سے بات کرنے کا تھا۔

وہ اپنے دھیان میں مین ڈور بند نہیں کر سکا تھا اس کے پیچھے پیچھے کوئی اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا اور لبوں پر شطانی مسکراہٹ لیے وہ ارواح کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا جو اپنے دھیان میں کھانا بنانے میں مصروف تھی بغیر دوپٹے کے اس کا دوتشنہ حسن مقابل کے سارے جزبات بھڑکے تھے اس حسن کو ہی تو وہ اپنے بیڈ روم کی زینت بنانا چاہتا تھا لیکن ارواح ہر بار بچ جاتی تھی لیکن کب تک۔۔۔

وہ گلہ گنکار کر اپنی موجودگی کی اطلاع دے چکا تھا ارواح نے پیچھے دیکھا تو اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھی وہ درندا صفت انسان اس کے پیچھے کھڑا تھا وہ سانس تک روک چکی تھی۔

دروازہ تو بند تھا اس کا سارا دن اسی وجہ سے اطمینان میں گزرا تھا کہ دروازہ بند تھا لیکن وہ کہاں سے آگیا۔

اس نے جلدی سے اپنا دوپٹہ اٹھایا تھا اور اپنے گرد اچھے سے لپٹا تھا وہ پوری پسینے میں تر ہوئی تھی سانس کہیں سینے میں اٹکی تھی اور پورا چہرہ پسینے میں شرابور۔۔۔۔

"سو ہوٹ۔۔۔۔" وہ اس کے حسین سراپے پر نظریں ٹکائے بولا تھا۔۔۔

"ویسے تمہارا شوہر کمرے میں ہے ایک ملاقات کر ہی نہ لوں اس سے جس نے تم کو مجھ سے چھین لیا ہے لیکن زیادہ دن تمہیں وہ اپنے پاس رکھ نہیں سکے گا۔۔۔۔" وہ قہقہہ لگایا چکا تھا جبکہ زرانیل خان کی آمد اس کی موجودگی کا سنتے ارواح نے کچن سلیب کو تھاما تھا اگر وہ اس وقت یہاں آگیا تو اس سے اگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

"ابھی کے لئے جارہا ہوں لیکن تمہیں چھوڑو گا تو ہرگز نہیں اس سے دوری بنا کر رکھنا ورنہ جو ہو گا تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔" اسے خوُد اندر سے ڈر تھا کہ اگر زرانیل خان آگیا تو ہو سکتا ہے وہ اس کی وہیں دُرگت نہ بنا دے تبھی وہ تیزی سے نکل گیا تھا اس کے باہر نکلتے ہی زرانیل خان بھی فریش سا باہر نکلا تھا لیکن دروازہ کھلا دیکھ کر اس نے خوُد کو کوسا کہ دروازہ کھلا چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔۔۔

وہ دروازہ بند کرتا مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھا تھا لیکن سامنے کا منظر اس کے پیروں سے زمین کھینچ لینے کو کافی تھا ارواح رو رہی تھی جس کی آنکھوں میں وہ آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا وہ رو رہی تھی۔

ارواح جو اس کے جانے کے بعد اپنی سسکیاں روک نہیں سکی تھی اور زور و شور سے رو رہی تھی اس کا ہاتھ بے دھیانی میں چولہے سے لگا تھا گیس آون تھی اس کا تقریباً آرائٹ ہینڈ جل گیا تھا لیکن اسے وہ تکلیف محسوس نہیں ہوئی تھی جتنی زرانیل کے آنے کا خوف اس پل اس پر سوار تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کی جلد پر چھالے سے بن گئے تھے لیکن وہ ہاتھ کے درد سے لاپرواہ بس خود کو کوس رہی تھی کہ وہ سچ میں منحوس تھی آخر کیوں اسے خوشیاں راس کیوں نہیں آتی۔۔۔

"ارواح۔۔۔"زرانیل خان کے قدموں کی رفتار میں تیزی آئی تھی ارواح کا جلا ہاتھ دیکھ کر وہ بھاگ کر ایک لمحے کی دیر کئے بغیر اس تک پہنچا تھا اور اس کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

وہ جو پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی اس کے سینے سے لگتی ضبط کھو کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اس کا ایسے رونا زرانیل خان کو اچھا خاصا پریشان کر گیا تھا اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس کا جائزہ لیا تو وہ پوری طرح سے جلا ہوا تھا اس نے آہستہ سے ارواح کے روتے بلکتے وجودِ کو خوُد سے الگ کرتے اسے چیئر پر بٹھایا تھا۔

"کہاں دھیان تھا ارواح پورا ہاتھ جلا لیا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر اپنے لبوں سے ہلکے ہلکے پھونک مار رہا تھا ارواح کا دھیان اب اپنے ہاتھ کی طرف گیا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کی جلد پر چھالے تھے اس نے بے اختیار سسکی لی تھی اب جلن کی وجہ سے درد محسوس ہو رہا تھا اسے پہلے تو وہ اگنور کر رہی تھی یا شاید خوفزدہ تھی لیکن اب اس کو اپنے ہاتھ کا درد شدت سے محسوس ہو رہا تھا۔

"وہ میں۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہے مقابل کا خوف اس وقت اسے اپنے حصارِ میں لیے ہوئے تھا۔

"بیٹھو میں پٹی کرتا ہوں اس پر کوئی مرہم لگاتا ہوں ورنہ زیادہ زخم بن جائے گا اور اب تم کچن میں نہیں آؤ گئ۔۔۔" وہ سخت کرک آواز میں بولتے وہ روم سے فرسٹ ایڈ بوکس لے آیا تھا اس کے ہاتھ پر اچھے سے مرہم لگاتے اس نے ارواح کو کافی غصلی نظروں سے دیکھا تھا وہ جو پہلے ہی پریشان تھی اس کے غصے پر اب اس کا سانس کہیں سینے میں اٹکا تھا وہ حلق تر کر کے رہ گئ تھی۔۔۔

زرانیل خان اس کے ہاتھ پر مرہم لگاتے اپنے ہاتھوں کو دھو کر واپس اس کے پاس آیا تھا اور اس کو احتیاط سے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا وہ خاموشی سے سر جھکا گئی تھی وہ جلدی واپس آ گیا تھا ورنہ ارواح نے کچھ پلان کیا تھا اس کے لیے لیکن وہ سب درمیان میں ہی خراب ہو گیا زرانیل خان اس کو لیے لاونج میں آیا اور احتیاط سے اسے اپنی گود میں ہی بیٹھا تھا وہ سرخ ہوئی تھی لیکن خاموشی سے بیٹھی رہی تھی کیونکہ وہ اس وقت غصے میں تھا۔

"پورا ہو گیا شوق کھانا بنانے کا۔۔۔۔؟؟؟" وہ ریموٹ اٹھا کر سامنے دیوار پر لگی ایل سی ڈی آون کر چکا تھا اس کو اپنے سینے سے چپکائے وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا جس پر ارواح سے جھکا گئی تھی نجانے کیوں اس کا طنزیہ انداز وہ برداشت نہیں کر سکی تھی وہ سب کچھ برداشت کر سکتی تھی لیکن زرانیل خان کی ناراضگی اس کی بے رخی اس کا طنزیہ انداز نہیں۔۔۔

"وہ میں آپ کے لیے کھانا بنا رہی تھی۔۔۔!!!" اس کا غصہ بھی تو کم کرنا تھا سو وہ لبوں کو کاٹتے ہوئے بولی تھی اس کو لبوں پر تشدد کرتے دیکھ کر زرانیل خان نے ایک زبردست گھوری سے نوازا تھا اسے۔۔۔

"نو۔۔۔" اس نے اس کے لبوں کو دانتوں کی قید سے آزاد کروایا تھا ارواح نے اپنی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جس کی نظروں کی تپش وہ سہہ نہیں سکی تھی اور پھر سے سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"یہ حق صرف میرا ہے۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیتے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھاتے ہوئے اس کی میٹھی میٹھی سانسوں کی مہک خود میں انہیل کرنے لگا تھا ان لبوں کا لمس پانے کے لیے وہ سارا دن بے قرار رہا تھا صبح جاتے وہ اس کے لبوں کے نجانے کتنے بوسے

لے کر گیا تھا اور اب پھر سے اس کے لبوں کو چھوتے ہی اسے اپنی پیاس بڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ارواح کا ہاتھ اس نے احتیاط سے اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور اپنے لبوں میں اس کے لبوں کو سختی سے پیوست کیے وہ جیسے قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا وہ اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لاتا اسے سک کرنے لگا تھا ارواح جی جان سے لرزی تھی اس کی شدت پر اس کی گرم سانسوں سے اسے اپنے لب جلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

اس کے لب اتنے پیاسے تھے کہ وہ اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا وہ اب اپنی رکتی سانسیں محسوس کرتے اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا۔

ارواح نڈھال سی اس کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی اس وقت وہی سب سے بیسٹ جگہ لگی تھی اس کے نرم گرم زرانیل خان کی گردن پر پڑی تو وہ گہرا مسکرایا تھا۔۔

اگر میری سانس بند ہو جاتی تو۔۔۔۔؟؟؟"وہ کافی دیر بعد جب " اپنی سانس نارمل کر چکی تو اس کے کندھے پر سر رکھے ہی اس نے شکوہ کیا تھا جس پر مقابل کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

میں اپنی دے دیتا۔۔"اس کے لبوں کا بھر پور بوسہ لیتا وہ اس " کے بدن کی نرماہٹوں کو محسوس کرنے لگا تھا اسے زور سے خود میں بھینچتے ہوئے وہ جیسے اس کی روح میں سرایت کرنے کا خواہاں تھا۔

اپنی کیسے دیتے آپ تو میری۔۔۔"وہ بولتے بولتے زبان کو بریک "
لگا گئی تھی لبوں کو دانتوں تلے دبایا سارا خون جیسے چہرے پر آیا
تھا۔

میں کیا تمہاری۔۔۔"زرانیل خان اس کے اوپر جھکتے ہوئے پوچھنے "
لگا تھا ارواح نے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا اپنی خود کی گئی
بات یاد آئی تو اس نے خوُد کو کوسا تھا کہ اب زرانیل خان ایک
بات کو پکڑ چکا تھا۔۔۔۔

مُجھے نہیں پتہ۔۔۔"اس کی پھٹی پھٹی آواز زرانیل خان کی سماعتوں "
سے ٹکرائی تھی اور اس کا دل کش قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔

زرانیل خان کے ساتھ مصروف ارواح اس انسان کو کچھ پل کے لیے بھول چکی تھی لیکن کب تک۔۔۔۔

"اچھا اب درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔؟!؟"زرانیل خان نے اس کے ہاتھ کو احتیاط سے موو کیا تھا زرانیل خان کی بات پر ارواح کو پھر سے سب یاد آیا تھا اوُر گھبراہٹ اس کے چہرے پر واضح تھی جسے زرانیل خان دیکھ چکا تھا۔۔۔

"کیا درد ہو رہا ہے ارواح۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان کو یہی لگا کہ وہ شاید درد کی وجہ سے رو رہی ہے تبھی وہ اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح بس خاموش رہی تھی۔

۔

زرانیل خان اس کو لیے روم میں آیا اور پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کیا تھا اسے احتیاط سے بیڈ پر لٹایا تھا اور اپنی شرٹ کی سلیوز فولڈ کرتے وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تھا ایک پیچھے سے کھینچ کر اس کا جلا ہوا بازو احتیاط سے تکیے پر رکھا تھا اور اس کو اپنی انگلیوں سے چھوا تھا۔۔۔

"میں کھانا لاتا ہوں وہ کھانے کے بعد میڈیسن دوں گا تو درد ٹھیک ہو جائے گا بٹ تم نے رونا نہیں ہے ارواح بس تھوڑا سا درد برداشت کر لو میری جان۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی پیشانی چومتے ہوتے گمبھیر لہجے میں بولا تو ارواح بمشکل سر ہلا سکی تھی اب وہ اسے کیسے بتاتی اسے کیا پریشانی تھی۔۔۔

زرانیل خان اس کے لبوں کو چھوتا ہوا روم سے نکل گیا تھا اور اس کے جاتے ہی ارواح کے نارکنے والے آنسو بہنے لگے تھے اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے

آنسو صاف کیے تھے اور ایک نظر اس نے اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا تھا اسے اور شدت سے رونا آیا تھا۔۔۔

آخر اس کے ساتھ ہی کیوں اتنا غلط ہو رہا تھا زرانیل خان کے علاوہ اس دُنیا میں اس کا کوئی نہیں تھا لیکن کیا وہ اس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہتا۔۔۔

زرانیل خان کچن میں اور ایک نظر بنے ہوئے کھانے کو دیکھا تھا ارواح سارا کھانا بنا چکی تھی وہ روٹیاں بن رہی تھی جب اس کا ہاتھ جلا تھا اس نے کھانا برتنوں میں ڈالا اور واپس روم کی طرف بڑھا وہ دروازہ کھول کر اندر آیا تو وہ رو رہی تھی لیکن اسے دیکھتے اس نے ایک جھٹکے سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

زرانیل خان اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور ٹرے اپنے اور اس کے درمیان رکھی تھی پھر پلیٹ میں کھانا نکال کر اس نے ارواح کو خود نوالہ توڑ کر کھلایا تھا جو چپ چاپ کھا رہی تھی اور اسے کھانا کھلانے کے بعد زرانیل خان نے میڈیسن دی تھی کہ اس کے ہاتھ کا درد کم ہو جائے کیونکہ اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو دیکھ کر وہ یہ ہی سمجھ رہا تھا کہ اسے درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسے لٹانے کے بعد اس پر کمفٹر ٹھیک کر چکا تھا وہ سوئی نہیں تھی نہ ہی آنکھیں بند کی تھیں بس زرانیل خان کو دیکھے جا رہی تھی جو اب اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا اور اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ جیسے اسے پر سکون کر رہا تھا۔

"ویسے میں تمہارے لیے آج ایک نہیں بلکہ دو دو گفٹس لے کر آیا تھا لیکن تم نے خوُد کو اتنا بڑا زخم دے دیا۔۔۔"زرانیل خان کو اچانک فون اور گفٹ کا خیال آیا تو وہ بیڈ سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل تک جاتے وہاں سے موبائل فون کا ڈبہ اٹھا کر لایا تھا۔

"کیا لے آئے آپ میرے لیے۔۔؟؟"وہ ایکسٹڈ ڈ ہوئی تھی لبوں پر مسکراہٹ بھی آئی تھی جیسے زرانیل خان نے بھی دیکھا تھا گفٹ کا سن کر وہ خوشی سے اچھلی تھی۔۔۔

"یہ تمہارے لیے فون میں نے تمہارے نیم کی سم بھی ڈال دی ہے اوُر باقی ساری سیٹنگ وغیرہ کر کے اپنا نمبر سیو کر دیا ہے یہ تمہارے پاس ہو گا تو میں آسانی سے تم سے رابطہ کر پاؤں گا۔۔۔"وہ فون اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا تھا۔

"لیکن مجھے فون کی ضرورت تو نہیں تھی۔۔۔"وہ متامل سی بولی تھی شاید اسے سیل فون یوز کرنے کی عادت نہیں تھی سو تبھی وہ انکار کر رہی تھی۔

"ارواح فون آج کل ہر کسی کی ضرورت ہے میری جان تم رکھو اسے اپنے پاس ہاں جب اور کچھ نہ ہو مجھے کال کر کے تنگ کرنا۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے مسکرا کر بولا تو ارواح ہنسی تھی۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا آپ کو تنگ کروں گی میں۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے مسکرائی تھی جس پر زرانیل خان نے سر ہلایا تھا۔

"میرا دوسرا گفٹ۔۔۔"وہ انسان کی وجہ سے جتنی خوفزدہ اور پریشان تھی زرانیل خان کی باتوں سے اتنی ہی فریش ہو چکی تھی اب اس انسان کا ڈر

بھولے وہ پر جوش ہو کر اپنے گفٹ کا پوچھنے لگی تھی دوسرے گفٹ کو دیکھنے کے لیے وہ کافی خوش تھی۔۔۔۔

"وہ کل ملے آئے ابھی نیند آرہی ہے سوتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ لیٹتے ہوئے بولا تھا۔

"لیکن مُجھے چینج کرنا ہے۔۔۔!!!" وہ اپنے کپڑوں کی طرف اشارہ کر رہی تھی جس پر زرانیل خان پہلے تو کسی سوچ میں پڑا اور پھِر اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے وہ اس سے بولا تھا۔

"آج اپنی وائفی کو چینج میں خوُد کرواؤں گا اور تم اس بات سے انکارِ نہیں کرو گی جان۔۔۔" اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا تھا جس پر ارواح سر تا پا سرخ ہوئی تھی۔

"لیکن۔۔۔۔"

"ہشششش مجھے میرا کام۔ کرنے دو۔۔۔۔" وہ اسے درمیان میں ہی خاموش کروا چکا تھا اور خود جا کر اس کا نائٹ ڈریس بھی لے آیا تھا اگر وہ ٹھیک ہوتی تو اس کا ارادہ اسے نائیٹی دینے کا تھا لیکن وہ پہلے ہی زخمی تھی سو وہ اسے اوٗر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا سو خاموش رہا تھا ہاں لیکن وہ اس کا بلیک کلر کا سلک کا ٹروزار شرٹ لے آیا تھا اوٗر اس کی شرٹ کی بیک پر لگی ہوئی زپ پر ہاتھ رکھا تھا۔

ارواح کو پسینے آئے تھے اسے لگا تھا کہ وہ مذاق کر رہا ہو گا لیکن وہ سیریس تھا اس کے ہاتھوں کو پیچھے اپنی کمر پر محسوس کرتے وہ سرخ ہوئی تھی اور نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

"جان میں لائٹ آف کر رہا ہوں پھر تو کوئی مسلہ نہیں ہو گا نہ تمہیں سو پلیز مجھے میرا کام کرنے دو ویسے بھی تم اگر ہاتھ کو ہلانے کی کوشش کرو گی تو درد ہو گا آ تمہیں۔۔۔۔!!!" وہ اس کی کمر کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا ساتھ ہی وہ ریموٹ سے سارے روم کی لائٹس کو اف کر چکا تھا پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا زرانیل خان نے اس کی شرٹ کی زپ کو ڈھونڈ کر اس پر ہاتھ رکھتے اسے ایک جھٹکے سے کھینچا تھا اور ارواح کی چیخ نکلی تھی زرانیل خان اس کی شرٹ کی زپ کھولتے اس کی شرٹ احتیاط سے اس کے جلے ہوئے بازو سے نکال چکا تھا۔۔۔

ارواح تو خاموشی سے اس کے ہاتھوں کو محسوس کرتے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے کچھ دیر کی محنت کے بعد اس کی شرٹ اس کے تن سے جدا کرتے نیچے پھینکی تھی اوَر اس کے بلاؤز کے اوپر سے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا تھا اوَر ارواح مشکل سے خود پر کنٹرول کرنے لگی تھی کیونکہ زرانیل خان کے ہاتھ اب اس کے بلاؤز کے اندر تھے اوَر اس کی نازک جگہ کو اپنے ہاتھوں سے سہلا رہا تھا ارواح پر کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی۔

"پلیز نہیں کریں۔۔۔"اس کے ہاتھوں کو اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتے وہ ہلی تھی زرانیل خان نے ہاتھوں نے اس کی بیوٹی بون کو نرمی سے سہلایا تھا اوَر پھِر نیچے آتے اس کے دل کے مقام پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے زرانیل خان جیسے اس پل بہکنے لگا تھا۔

لیکن ارواح کی کنڈیشن دیکھتے وہ اپنے جزبات کو کنٹرول کرتے اس کو بلیک کلر کی ٹی شرٹ پہنا چکا تھا اور اب ہاتھ اس کے نچلے حصّے کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔

"ایسے ہی رہنے دیں پلیز۔۔۔۔"وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی تھی جس پر زرانیل خان کو ایک پل کے لیے اس کی حالت دیکھتے افسوس ہوا تھا وہ کیوں بے اختیار ہوا اس نے جلدی سے اس کا ٹروزار دور پھینکتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا وہ اس کے بائیں جانب لیٹا تھا اس کا دائیاں ہاتھ ابھی تک تکیے پر تھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"وہ زرانیل خان کو خاموش دیکھ کر پریشان ہوئی تھی اور اسکے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"تم سو جاؤ ارواح میری جان۔۔۔" اس نے اپنے سلگتے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے ارواح کو ایک پل کے لیے خود پر غصہ آیا تھا وہ اس گھٹیا انسان کے لیے اس وقت اپنے شوہر کو اس کے جائز حق سے محروم رکھے ہوئے تھے بھلے روم میں اندھیرا تھا لیکن وہ زرانیل خان کی نظروں کی تپش سے انجان نہیں تھی جانتی تھی اس پہر وہ اس کے وجودِ میں کھو کر جیسے اپنے دن بھر کی تھک اس کے وجود انڈیلنا چاہتا تھا جیسے وہ اس کے بدن کی گہرائیوں کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن وہ کیا کرتی اس انسان کی دھمکی اسے سکون سے رہنے نہیں دے رہی تھی وہ آج زرانیل خان کی موجودگی میں بھی آ گیا تھا وہ منظر یاد کرتے وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

آگر اس پل زرانیل خان وہاں آجاتا تو کیا ہوتا کیا وہ اس انسان کی باتوں پر یقین کرنے کے بجائے ارواح پر یقین کرتا نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔

وہ سسکی تھی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔

"میری جان میں ناراض نہیں ہوں بس تم آرام سے سو جاؤ اس وجہ سے خاموش ہوں پلیز رو مت میں تمہارے آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

وہ اس کو اپنے سینے سے لگائے جیسے اسے اپنے جزبات سے آگاہ کر رہا تھا ارواح جانتی تھی کہ وہ اسے سونے کے کہہ رہا ہے لیکن اس کے دل کی حالت سے وہ بے خبر نہیں تھی جانتی تھی اس پل اسے کیا چاہیے تھا وہ تھوڑا سا اوپر ہوئی تھی اوٗر بہت ہمت کرتے اس نے اپنے لب زرانیل خان کی جبیں پر رکھے تھے۔

"بہت بری ہوں نہ میں آپ کو بہت تنگ بھی کرتی ہوں اوٗر آپ کو اس پل آپ کے۔۔۔۔"وہ شرم کی وجہ سے بات مکمل نہیں کر پا رہی تھی لیکن زرانیل خان اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے لبوں کو قید کیا تھا اپنے لبوں میں اوٗر اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھائی تھی رگ وروپ میں سرور سا اترا تھا اس کے لمس سے وہ بہت احتیاط سے اسے چھو رہا تھا کہ کہیں اس کے ہاتھ پر دباؤ نہ پڑے۔

"میری جان یہ سچ ہے کہ اس پل مُجھے تمہارے وجود کی طلب ہو رہی ہے تمہاری گہرائیوں کو محسوس کرنے کے لیے یہ لب مچل رہے ہیں میں اس لمحے اس پہر تم میں کھو کر بس تمہارے وجود کو محسوس کرنا چاہتا ہوں لیکن میری جان میں تم پر کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا ہوں تم ٹھیک نہیں ہو اور میں اتنا خود غرض نہیں ہوں کہ تم سے زبردستی کروں تم سو جاؤ اور میں بس

تمہیں بانہوں میں بھرے تمہاری خوشبو محسوس کروں گا۔۔۔!!!" وہ اس کے رخساروں پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

اس کی بے باک باتوں پر ارواح سرخ ہوئی تھی۔

اور اس کے سینے میں منہ چھپائے سونے لگی تھی اور اس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے وہ مسکرایا تھا اور اسے زور سے خود میں بھینچتے ہوئے وہ اس کے بدن کو اپنے ساتھ چپکا چکا تھا۔۔۔

"جان میری پیاری سی بیوی کو میدی فکر ہو رہی تھی لیکن ابھی تک آپ مجھ پر اتنا بھروسہ نہیں کر پائی ہیں کہ آپ خود میری طرف بڑھ پائیں۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے بولا تھا۔

اس نے اس کی کمر میں اوڑ سختی سے بازوؤں حائل کرتے اس کو خوُد میں قید کیا تھا۔۔۔۔

اس کا بازو احتیاط سے ٹھیک کرتے وہ اس کی خوشبو خود میں انہیل کرنے لگا تھا وہ سکون سے سو رہی تھی لیکن زرانیل خان کو کہاں نیند آنی تھی بس اس کی خوشبوؤں سے خوُد کو سیر اب کر رہا تھا۔۔۔۔

.....

(ماضی)

تضیٰ خان کے ساتھ منہا کو دیکھ کر بی بی جان حرمین فرحین اور شمس خان نے تیوری چڑھالی تھی کم سے کم وہ اس وقت اس کی وہاں موجودگی کی توقع

نہیں کر رہے تھے انہیں تو لگ رہا تھا کہ وہ کسی کونے میں بیٹھ کر رو رہی ہو گی لیکن وہ تو ارتضیٰ خان کے ساتھ بالکل تیار کھڑی ہوئی تھی۔

"ارتضیٰ خان آؤ مولوی صاحب کب سے نکاح کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں اور تم آنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آخر ایسی بھی کیا مصروفیت تھی کہ اتنی دیر ہو گئی۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ بی بی جان اٹھ کر منہا اور ارتضیٰ کے قریب جاتی شمس خان نے پہلے ہی کڑے تیور لیے بیٹے کو مخاطب کیا تھا جس نے ایک نظر بھی حرمین کو نہیں دیکھا تھا اس کی نظریں منہا پر تھیں یہ بات حرمین موجلتے انگاروں پر لوٹا گئی تھی یعنی جب تک یہ ارتضیٰ خان کی زندگی میں رہے گی وہ اس کے کبھی نہیں ہونے والے تھے نہ جسمانی طور پر اور نہ ہی دلی طور پر۔۔۔۔

"آتو گیاہوں۔۔۔!!!" وہ منہا کو سامنے لگی ہوئی کرسوں پر بیٹھا کر خود سٹیج پر آئے تھے منہا عین ان کے سامنے تھی اس کی آنکھوں کی نمی ان سے مخفی نہیں تھی وہ شاید اس کا درد محسوس کر رہے تھے کہ وہ اس وقت کس ٹینشن سے گزر رہی تھی لیکن یہ سب کچھ تو اب ہونا ہی تھا۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی حرمین کے ساتھ بیٹھ گئے تھے کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسم ادا کی گئی تھی۔

ارتضیٰ خان سے جب مولوی صاحب نے پوچھا تو انہوں نے منہا کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور اس کی آنکھیں میں آنکھیں ڈالے انہوں نے تین بار قبول ہے قبولِ ہے قبول ہے کہا تھا۔۔۔۔

اوریوں آج ان کے اور منہا کے درمیان کوئی اور آ گیا تھا ان کی محبت بانٹنے کے لیے ایک تیسرے فرد کا اضافہ ہوا تھا۔۔۔

انہوں نے بمشکل وہ الفاظ تین بولے تھے منہا کو انہوں نے دل کی گہرائیوں سے چاہا تھا آخر کیوں ان لوگوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا تھا شاید یہ ان لوگوں کی آزمائش تھی۔۔۔

نکاح ہوتے ہی سب لوگوں نے ارتضیٰ خان کو مبارکباد دی تھی جسے وہ بے دلی سے وصول کر رہے تھے نکاح ہونے کی دیر تھی منہا وہاں سے اٹھ گئی تھی جانتی تھی وہ اب سب کے ساتھ ہیں تو اسے روک نہیں سکیں گے یہ تسلی تھی سو وہ نکل گئی تھی۔۔

اوَر ارتضیٰ خان واقعی اس وقت سب کے درمیان میں اسے مخاطب نہیں کر پائے تھے ورنہ اس کے ایسے اٹھ کر جانے پر وہ اچھے خاصے غصے میں آئے تھے۔۔۔

حرمین کو کچھ تسلی ہوئی تھی کہ اب وہ ان کی بیوی بن چکی تھی جس رات کے کہیں خواب اس کے سجائے تھے آخر وہ آج آ ہی گئی تھی لیکن وہ اندر سے خوش نہیں تھی دل جیسے بے چین تھا کافی دیر تک ان لوگوں کے ساتھ بی بی جان مختلف رسمیں کرتی رہی تھیں اور پھر حرمین کو ڈھیروں دعائیں دے کر انہوں نے اسے ارتضیٰ خان کے کمرے میں بھیجا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارتضیٰ خان خاموشی سے یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہے تھے لیکن پھر ان کو اچانک خیال آیا ان کے روم میں تو منہا اوَر تعزیز تھے پھر حرمین کیسے انہوں نے بی بی جان سے بات کی تھی۔۔۔

"ہم نے منہا کو دوسرے کمرے میں بھیج دیا ہے تمہارے کمرے میں اب سے حرمین رہے گی ویسے بھی وہ تمہاری بیوی ہے اب وہ تمہارے کمرے میں رہے گی اور وہ لڑکی اب سے دوسرے کمرے میں۔۔۔"بی بی جان جہنوں نے کچھ دیر قبل ہی ملازمہ سے کہہ کر منہا کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بھیجا تھا وہ اب سنجیدگی سے جواب دے رہی تھیں اس وقت وہ دونوں اکیلے ہی بات کر رہے تھے ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔۔۔

"میری بیوی منہا بھی ہے تو وہ میرے کمرے میں رہے گی آپ کو یہ کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھنا چاہیئے تھا نجانے کس حال میں ہوں گے منہا اور تعزیز۔"وہ پریشان ہوئے تھے دل کی بے چینی تو پہلے ہی عروج پر تھی اب منہا کے کمرہ بدر ہونے کا سن کر وہ جیسے غصے میں آ چکے تھے۔۔۔

"اب سے حرمین بھی بیوی ہے تھوڑی توّجہ اس پر بھی دے دو اوٗر جس کمرے میں بھیجا ہے وہ بھی کوئی عام کمرہ نہیں ہے وہاں بھی اسے ساری سہولیات ملیں گی اوٗر ہمارا پوتا ہمارے ساتھ رہے گا اب سے منہا کی حالت ہم دیکھ چکے ہیں وہ خوٗد کو نہیں سنبھال پا رہی تھی تعزیز کو کیسے سنبھالے گی بھلا تو اب سے تعزیز ہمارے پاس رہے گا۔۔۔!!!" وہ دوٹوک انداز میں بات کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھیں جبکہ پیچھے ارتضیٰ کا مارے غصے کے برا حال تھا اب یہ تو طے تھا کہ ان کا یہ غصہ صرف ایک ہی انسان پر نکلنا تھا۔۔۔

••••

منہا جیسے ہی روم میں انٹر ہوئی اسے وہاں کام کرتی ملازمہ نے بتایا تھا کہ بی بی جان نے آپ کے لئے دوسرے کمرے کا انتظام کروایا ہے آپ کا سارا

سامان وہاں شفٹ کر دیا گیا ہے اور اب سے اس کمرے میں حرمین بی بی رہیں گی منہا تلخ سا مسکرائی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ ایسا تو ضرور ہو گا اس چیز کے لیے وہ تیار تھی اس کی اور تعزیز کی کوئی چیز روم میں موجود نہیں تھی سوائے اس بے بی کاٹ کے جس میں تعزیز خان سو رہا تھا منہا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے احتیاط سے تعزیز خان کو گود میں بھرا ایسے کہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔۔۔

اور ملازمہ کے بتائے ہوئے کمرے کی طرف چلی گئی تھی اسے کو کمرہ دیا گیا تھا وہ کافی سلیقے سے ترتیب دیا گیا تھا آخر بی جان کو اپنے بیٹے کے غصے کا با خوبی پتہ تھا سو انہوں نے سارا انتظام اچھے سے کروایا تھا۔۔۔

وہ روم میں داخل ہوئی اور احتیاط سے تعزیز کو بیڈ پر لٹایا تھا کیونکہ ابھی تک اس کا بے بی کاٹ ارتضیٰ کے کمرے میں تھا سو وہ اسے آرام سے لٹاتے

ہوئے اپنا دوپٹہ اتار کر دور پھینک چکی تھی اور دل کھول کر اپنے آندر کا غبار نکالا تھا۔

کافی دیر وہ روتی رہی تھی پھر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بنا چینج کیے وہ تعزیز کے ساتھ لیٹ گئی تھی وہ گہری نیند میں تھا ورنہ اپنی مما کو دیکھ کر رونے لگ جاتا منہا نے اس کو اپنے سینے سے لگایا تھا یہ اطمینان تھا کہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا لیکن کب تک اس بات سے وہ واقف نہیں تھی۔۔۔

اس کے ننھے سے لمس سے منہا کو اچھا محسوس ہوا تھا اس کو بانہوں میں بھرے وہ اس وقت کافی عجیب سی کنڈیشن میں تھی ارتضیٰ خان کو حرمین کے ساتھ سوچ کر وہ اندر ہی اندر کسک رہی تھی۔

تعزیز خان کسمایا تھا شاید اس کی نیند پوری ہو چکی تھی سو وہ اب جاگ رہا تھا منہا اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور اس کو اپنے سینے سے لگایا اپنی مما کا لمس پاتے وہ کافی پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔

منہا نے اسے فیڈ کروایا تو اپنا پیٹ بھرتے وہ اس کے ساتھ شرارتیں کرنے لگا تھا منہا نے اس کو گدگدی کی تو اس کی کھیکھلاہٹ سے منہا کا موڈ فریش ہوا تھا وہ کافی دیر اس کے ساتھ کھیلتی رہی تھی رات تقریباً کافی زیادہ بیت گئی تھی تب کہیں جا کر وہ ماں بیٹا سوئے تھے تعزیز کے ساتھ اسے بھی جاگنا پڑا تھا کیونکہ وہ سارا دن سوتا تھا اور رات میں اسے خوب تنگ کرتا جیسے ابھی کرتے کرتے سویا تھا۔

منہا اسے سینے سے لگائے ہی سو گئی تھی حالانکہ نئی جگہ کی وجہ سے اسے مشکل سے نیند آئی تھی ورنہ ارتضیٰ خان کے پہلو میں اس کی آنکھیں خود با خود ہی بند ہو جاتی تھیں۔

.....

(حال)

حرمین بیگم اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں ان کے ساتھ ہی فرحین بیگم اور شرمین بیگم بھی موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی نیوشا بھی موجود تھی بڑی بی ان کے ساتھ بیٹھی رہی تھیں اور اب اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں اب فرحین بیگم نے نیوشا کو بھی اس کے کمرے میں جانے کا کہہ دیا تھا لیکن وہ انکارِ کر رہی تھی۔

"میں خالہ کے پاس رک جاتی ہوں ان کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے رات کو انہیں کسی چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے کسی کو ان کے ساتھ ہونا چاہیے میں رک جاتی ہوں۔۔۔"وہ حرمین بیگم کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جبکہ فرحین بیگم نے بیٹی کو گھورا تھا اور ایک نظر حرمین بیگم کو دیکھا تھا۔۔۔

"بیٹا تم میرے ساتھ رہی رک جانا لیکن جا کر چینج تو کر لو صبح کے کپڑے ہی پہن رکھے ہیں ایسے تو نیند بھی نہیں آئے گی تمہیں۔۔۔"فرحین بیگم نے ان کو اشارہ کیا تو حرمین بیگم نیوشا سے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی۔

"آپی۔۔۔"نیوشا کے جاتے ہی فرحین بیگم نے حرمین بیگم کو دیکھتے ہوئے بس یہ کہا تھا۔

"مُجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے زرا نیل خان جو لے کر آیا اس کے بعد سب کو سچ پتہ چل جائے گا پھر ہم کیا کریں گے میں بھی آپ کے ساتھ ہر چیز میں شامل تھی اگر مرتضیٰ کو پتہ چلا تو کیا ہو گا۔۔۔"وہ پریشان تھیں اوٗر شرمین بیگم کا حال ان سے مختلف نہیں تھا وہ بھی پریشان تھیں۔۔۔

"ہاں فرحین یہ ٹینشن کی بات تو ہے میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے یہ تو میرے خیال میں ہی نہیں آیا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے زہر کا پتہ چل سکتا ہے۔۔۔اب اگر بی بی جان اور بابا(شمس خان) کو کچھ پتہ چل گیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟؟"وہ خوٗد بھی پریشان تھیں اوٗر اب اس پریشانی کی وجہ سے ان کا سر چکرا رہا تھا۔

۔

"آپی ان کو چھوڑیں اگر یہ سب کچھ سامنے آیا تو ہم اپنے بچوں کا سامنا کیسے کریں گے اور ضرغام خان اس کے غصے سے تو واقف ہیں نہ آپ اور اس کی اٹیچمنٹ ارتضیٰ بھائی سے آپ اچھے سے جانتی ہیں وہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔" فرحین بیگم کو پریشانی ضرغام خان کی وجہ سے تھی اس کا ارتضیٰ خان کے لیے پیار سب بخوبی جانتے تھے اس کے سامنے اگر یہ سب سچ آتا تو کیا وہ فرحین بیگم کو معاف کرتا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔

"ضرغام خان کی مجھے بہت پریشانی ہو رہی ہے اور باقی سب کے متوقع ری ایکشن اور مجھے بہت پریشانی ہو رہی ہے کیا کروں میں۔۔۔؟؟؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھیں اور فرحین بیگم انہیں دیکھے جا رہی تھیں۔۔۔

"آپی آج رپورٹ کی وجہ سے سب کو یہ پتہ چلا ہے کہ اصلی قاتل کوئی اور ہے اور اگر کل کو زرانیل خان اصلی قاتل کا پتہ چلا کر یہاں آ گیا تو ہم کیا

کریں گے مُجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا سر پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ جیسے رو دینے کو تھیں۔۔۔

"مُجھے اس لڑکی کی پریشانی ہے اب ضرغام خان کیسے مانے گا نیوشا سے شادی کے لیے وہ پہلے ہی انکارِ کر رہا تھا اور اب تو یہ بھی اس کو پتہ چل گیا ہے کہ قاتل وہ عباد نہیں ہے۔۔" یہ ان کی پریشانی کی اصل وجہ تھی کہ اب ضرغام خان نیوشا سے شادی سے انکارِ کر دے گا۔۔۔۔

"آپی ایسا نہیں ہو سکتا ہے اگر ایسا ہوا تو نیوشا کا کیا ہو گا آپ کچھ کریں اب تک اپ ہر طرح کی صورتحال سے لڑتی آئی ہیں اس کا بھی کوئی تو حل ہو گا۔۔۔" فرحین بیگم سب کچھ ان پر ڈال چکی تھیں کہ اب جو کرنا تھا انہیں ہی کرنا تھا۔۔۔

"فرحین پلیز مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے اس آدمی کو بھی جسے میں اس لڑکی کو ٹھکانے لگانے کا کہا تھا میں منع کر رہی ہوں ایسے وقت میں ہل کوئی غلطی نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔۔!!!" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں جس پر فرحین بیگم نے بہن کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپی اس لڑکی کا جلدی سے کوئی بندوبست کریں آپ مُجھے ضرغام خان کے ارادوں سے ڈر لگ رہا ہے وہ جیسے سب کے درمیان میں سے وہ سے لے گیا تھا مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ کچھ کرنے دے گا ہمیں اور وہ لڑکی جانے کی بات کر رہی تھی اگر چلی جاتی تو اچھا تھا۔۔۔۔" فرحین بیگم نحوست سے بولی تھیں۔

"ضرغام خان کو میں مجبور کر دوں گی نیوشا سے شادی کے لیے جیسے بابا نے کیا تھا ارتضیٰ خان کو مجھ سے شادی کرنے کے لئے ہم بھی اس لڑکی کو ٹارچر

کریں گے کہ وہ خود ضرغام خان کو کہے گی کہ وہ دوسری شادی کرے۔۔۔۔"وہ کچھ سوچتے چہرے پر مسکراہٹ لیے بولی تھیں ان کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے فرحین بیگم بھی مسکرائی تھیں اور شرمین بیگم بھی جبکہ وہ لوگ اس بات سے انجان تھے کہ ہر بار ضروری نہیں تھا کہ ان کی پلاننگ ہی کامیاب ہوتی کبھی نہ کبھی تو انہیں ان کے کیے ہُوئے گناہوں کی سزا ملنی ہی تھی۔

.....

ارشک ضرغام خان کے جانے کے بعد سے لے کر اب تک اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی یہاں وہ اسے پھینک کر گیا تھا وہ تب سے رو رہی تھی ایک طرف سے یہ خوشی تھی کہ اس کے بابا بے قصور ثابت ہو گئے تھے لیکن ان سے ملنے کے لیے وہ تڑپ رہی تھی پر ضرغام خان اس وقت ظالم اور جابر بنا اس

کو یہاں قید کر گیا تھا اور وہ تھی کہ بے بس تھی اس کا دل چاہا رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے۔

اس نے اپنے آنسو اپنی ہتھیلی سے صاف کیے تھے۔

"بس اب اور نہیں سردار ضرغام خان کہ آپ اب مجھے مزید اس حویلی میں قید کر سکتے ہیں میرے بابا بے قصور ثابت ہو گئے ہیں بہت جلد آپ لوگوں کو اصلی قاتل کا پتہ بھی چل جائے گا پھر میں یہاں نہیں رہوں گی چلی جاؤں گی آپ کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔" وہ حلق کے بل چلائی تھی رونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے پپوٹے بھی سوج چکے تھے اب تو بولنے میں بھی مشکل ہو رہی تھی اپنا دوپٹہ اتار کر اس نے دور پھینکتے ہوئے اپنے اعصابوں کو قابو کیا تھا وہ پچھلے دو تین گھنٹوں سے یہاں کمرے میں بند تھی اور ضرغام خان نجانے کہاں چلا گیا تھا جو پلٹ کر واپس ہی نہیں آیا تھا۔

ارشک اس وقت تڑپ رہی تھی اپنے ماں باپ سے ملنے کے لیے اس کے دل سے ہزاروں دعائیں نکل رہی تھیں زرانیل خان کے لیے جنہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تھا اگر اس حویلی میں گزرے یہ دن اس کے لیے کسی بھیانک خواب سے کم نہیں تھے تو یہاں سے وہ بہت کچھ سیکھ بھی چکی تھی وہ روے جارہی تھی جب روم کا دروازہ کھلا تھا اور سردار ضرغام خان اندر داخل ہوا تھا۔

وہ اندر داخل ہوا تو اس کی نظر ارشک پر گئی تھی جو اسی جگہ بیٹھی تھی یہاں وہ چھوڑ کر گیا تھا وہ چلتا ہوا اگے آیا تھا اور اپنی شال اتار کر صوفے پر پھینکی تھی اس کے روتے بلکتے وجود کو دیکھتے وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا

جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ اس کے جانے کے بعد بھی روتی رہی تھی یہ اس کے آنسوؤں سے وہ اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔

"ارشک۔۔۔" وہ نرمی سے بولا تھا حلانکہ اس کی پہلے والی بد تمیزی وہ بھولا نہیں تھا اور نہ ہی یہ بات کہ وہ وہاں سے جانے کا کہہ رہی تھی۔

"ارشک۔۔۔" اس کا کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر سے اسے بلانے لگا تھا لیکن پھر اسے خاموش دیکھ کر وہ اس کے پاس زمین پر بیٹھنے لگا تو وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی جیسے سردار ضرغام خان کوئی اچھوت ہو اس کا یہ انداز نجانے کیوں ضرغام خان کو سلگنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"آخر تم چپ کیوں ہو۔۔۔؟؟؟" تھا تو ایک سردار غصے پر قابو پانا اس کے لیے مشکل تھا سو وہ اس وقت اپنے ازلی غصلے انداز میں لوٹ آیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے۔۔۔!!!" وہ اب کی چیخی تھی اب تو یہ ثابت ہو چکا تھا کہ اس کے بابا بے قصور تھا تو اب اسے اس سے دب کر رہنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

"ارشک۔۔۔۔۔!!!" اس نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا کب سے برداشت کر رہا تھا اس کا یہ انداز لیکن اس کے کھینچنے پر ارشک نے خوُد کو پوری طاقت سے روکا تھا وہ اب سوچ چکی تھی وہ خاموش نہیں رہے گی آخر وہ بے قصور تھی۔۔۔

"تم خاموش بیٹھ سکتی ہو۔۔۔" وہ اسے تھامے کر صوفے تک لایا تھا وہ پھر سے مزاحمت کر رہی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ وہ اب اس کو صوفے پر پٹخ چکا تھا جتنی نرمی سے بات کر رہا تھا وہ ارشک اتنی ہی بدتمیزی کر رہی تھی۔

"آپ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔"وہ سسکی تھی ضرغام خان کا ساتھ اس کے لیے کسی سزا سے کم نہیں تھا اسے سردار ضرغام خان سے نفرت تھی جس کی وجہ سے اس کے ماں باپ نجانے کہاں کہاں خوار ہو رہے تھے۔

"شٹ اپ۔۔۔"وہ اسے بالوں سے پکڑ کر اپنی گرفت میں لے چکا تھا اس کی چھوڑنے والی بات پر وہ اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر پایا تھا وہ کیا سوچ کر اس سے الگ ہونے کی بات کر رہی تھی وہ اس کی بیوی تھی اسے مرتے دم تک سردار ضرغام خان کی بیوی رہنا تھا۔۔

"آپ۔۔۔"وہ اس کی گرفت میں مچل رہی تھی بھلے بالوں پر اس کی گرفت پہلے کی طرح سخت نہیں تھی لیکن ارشک کو اس لمحے اس انسان کا لمس برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"تم نے اگر اب کی بار مجھ سے دور جانے کی یا پھر مُجھے چھوڑنے کی بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تم میری رہو گی ہمیشہ سمجھی۔۔۔۔"وہ بولا اور اس کے لبوں پر جھکا تھا اس سے زیادہ ان لبوں کی گستاخیوں کو وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے وہ اس کی سانسیں اپنی سانسوں کی دسترس میں لے چکا تھا اس پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو وہ اپنے ہاتھوں میں لاک کرتے وہ اس کو خوُد کے قریب کر چکا تھا اوُر اس کے سینے سے چپک چکی تھی وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن اس کی مزاحمت پر سردار ضرغام خان کے لمس میں تیزی آ رہی تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا پہلی بار وہ پورے دل سے اس کی سانسوں کو محسوس کر رہا تھا۔

ارشک کو اپنی سانسوں کو رکتے ہوئے محسوس کر رہی تھی اس کے ہاتھوں کو وہ اپنے ہاتھوں میں قید کر چکا تھا اور اس کے نازک وجود پر اس کی گرفت سخت سے سخت تر ہوتی جا رہی تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 47

.....

(ماضی)

حرمین اس وقت ارتضیٰ خان کے کمرے میں بیڈ پر لہنگا پھیلائے بیٹھی ہوئی تھی آج سے یہ کمرہ اس کا ہو چکا تھا خوشی اس کے آہنگ آہنگ سے واضح ہو رہی تھی وہ خوش تھی لیکن ارتضیٰ خان کا رویہ یاد کرتے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے وہ اس سے محبت نہیں کرتے تھے دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچا تھا وہ اس منہا سے محبت کرتے تھے اس بات سے ہر کوئی واقف تھا۔

"جیسے آپ کے کمرے تک رسائی حاصلِ کی ہے ویسے ہی آپ کے دل تک بھی کروں گی اور آپ مجھے روک نہیں سکیں گے دیکھتی ہوں اتنی خوبصورت عورت کے پہلو میں آپ کب تک مجھ سے کنارہ کشی رکھیں گے اگر وہ خوبصورت تھی تو کم تو میں بھی نہیں ہوں اب آپ کو پایا ہی ہے تو مکمل پاؤں گی ورنہ کس کام کے نہیں ہوں میں۔۔۔!!!" وہ دل ہی دل میں

ارتضیٰ خان سے بولی تھی معا اس کی نظر اس بے بی کاٹ پر گئی تھی جو تعزیز خان کا تھا.

"بہت جلد یہاں میرے بیٹے کا کاٹ ہو گا۔۔۔" وہ تلخ سا مسکرائی تھی اور اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ اس کاٹ کو ہی باہر پھینکوا دیتی۔۔۔

اسے تعزیز خان سے نفرت تھی حالانکہ وہ خوبصورت گول مٹول سا بچہ تھا اسے دیکھتے ہی خود ہی سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے لیکن حرمین کا دل شاید پتھر کا تھا جو اس معصوم سے دشمنی پال رکھی تھی اس نے۔

وہ منہا کے وجود کا حصہ تھا تو اس لڑکی کی کسی چیز سے وہ کیسے اور کیونکر محبت کر سکتی تھی کبھی نہیں کسی قیمت پر بھی نہیں۔

ارتضیٰ خان روم میں آئے تو سب سے پہلے نظر بے بی کاٹ کی طرف گئی تھی وی خاصا تھا کل تک ان کا بیٹا ان کے پاس ان کے کمرے میں تھا لیکن آج۔۔۔

وہ ایک کٹیلی نگاہ حرمین کے سجے سنورے روپ پر ڈالتے چینج کرنے کے لئے چلے گئے تھے حرمین سلگ کر رہ گئی تھی اپنی تیاری ساری بیکار لگی تھی۔

وہ واپس آئے تو ٹروزار شرٹ میں تھے۔

"تم چینج کر کے سو جاؤ میں تعزیز کو دیکھنے جا رہا ہوں سو رات اس کے ساتھ ہی رکوں گا اس کے بغیر سونے کی عادت نہیں ہے مُجھے۔۔" وہ جیسے حرمین پر کچھ واضح کرنا چاہتے تھے سو وہ بول کر اس سے پہلے کہ باہر جاتے حرمین کی آواز نے ان کے قدم جکڑے تھے۔

"وہ اپنی ماں کے پاس ٹھیک ہو گا آپ کی شادی کی پہلی رات ہے اور آپ اپنی سجی سنواری بیوی کو چھوڑ کر روم سے جا رہے ہیں۔۔۔" وہ اپنی طعیبت کے بر خلاف بہت نرمی سے بول رہی تھی۔

"حرمین تم اچھے سے جانتی ہو یہ رشتہ کس طرح کے حالات میں بنا ہے سو ابھی میں منٹلی اس چیز کے لیے خود کو تیار نہیں پا رہا ہوں ائی ہوپ تم سمجھ گئی ہو گی اب اتنی بھی نا سمجھ نہیں ہو تم۔۔۔" وہ اس کو بول کر رکے نہیں تھے بلکہ روم سے نکل گئے تھے جبکہ اس کھلے عام بیزی تک حرمین کا چہرہ حدت کے احساس سے سرخ ہوا تھا تن بدن میں جیسے الگ لگی تھی وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ ارتضیٰ کیوں اس کے ساتے یہ سب کر کے چلے گئے۔

جبکہ پیچھے حرمین کی شکل پر کہیں رنگ آئے اور کہیں گئے وہ اپنے بھاری دوپٹے کو آتار کر دور پھینک چکی تھی اور اپنے بالوں کو نوچنے لگی تھی۔

وہ اسے چھوڑ کر اپنے بیٹے اور بیوی کے پاس چلے گئے تھے یہ بات اس کے تن بدن میں آگ لگا گئی تھی وہ سجی سنواری تھی صرف ان کے لیے لیکن انہوں نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔۔

"بہت جلد وہ یہاں نہیں ہو گی اور آپ صرف میرے بن کر رہ جائیں آپ گے صرف اؤر صرف میرے۔۔۔" وہ ارتضیٰ خان سے مخاطب تھی اور بیڈ سے اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی واپس آئی تو ریڈ کلر کی نائیٹی میں ملبوس تھی جو کافی حد تک اس کے بولڈ تھی لیکن وہ اطمینان سے چلتی ہوئی ڈریسنگ مرر تک گئی پھر جب اس کی نظر پھر سے بے بی کاٹ پر گئی وہ ایک زوردار لات اسے مار چکی تھی اسے اس عورت اؤر اس سے جڑی کوئی چیز اپنے کمرے میں برداشت نہیں تھی۔۔

جب وہ چیزوں کے لیے اتنی پوزیسو ہو رہی تھی تو پھر ارتضیٰ خان کے لیے تو اوَر زیادہ ہو گئی وہ اس وقت بھری ہوئی لگ رہی تھی اس رات کو لے کر ہر لڑکی کے کہیں سپنے ہوتے ہیں اوَر پھِر جب ہمسفر من چاہا ہو تو کچھ اور زیادہ ہی لیکن ارتضیٰ خان نے اس کے سارے ارمانوں کو پیروں تلے روند ڈالا تھا اپنی بیوی اور بیٹے کے پاس کر۔۔۔۔

جانتی تھی کہ وہ نام بیٹے کا لے کر گئے تھے لیکن اصل میں طلب ان کے اندر اس منہا کی جاگی ہو گئی آخر کو اتنا عرصہ وہ اس کی قربت میں رہے اس کے جسم کی طلب جاگنی تو تھی ہی وہ بس لب بھینچتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں لوشن لگا رہی تھی اوَر پھِر چلتے ہوئے وہ بیڈ تک آئی اوَر لیٹ گئی اپنی نائیٹی کا گاؤن اس نے آتار کر سائیڈ پر رکھا تھا اور خوُد سونے کے لیے لیٹ گئی تھی

۔۔

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی ارتضیٰ خان کو اس لڑکی کے ساتھ سوچ کر ہی جیسے رگوں میں گردشِ کرتا خون منجمد ہوا تھا وہ اس کے پہلو میں اس کے لمس سے خوٗد کو سیر اب کر رہے ہوں گے پہلے کی بات اور تھی لیکن اب وہ ان کی بیوی تھی اس چیز کے لیے انہیں اس کے پاس آنا چاہیے تھا کم سے کم آج کی رات کے لیے۔۔۔

وہ جاگتی رہی تھی کافی دیر تک پھر کب اس کی آنکھ لگی اسے خود پتہ نہیں چلا تھا۔

•••••

ارتضیٰ خان منہا کے کمرے میں داخل ہوئے سب سے پہلے انہوں نے روم دیکھا تھا ان کے روم جتنا اچھا اور فریش نہیں تھا لیکن صحیح تھا وہ بہت جلد کچھ

وہ منہا اور تعزیز کو واپس اپنے کمرے میں شفٹ کرنے والے تھے بس کچھ دن کی دوری تھی۔

وہ چلتے ہوئے بیڈ تک آئے یہاں منہا کے حصار میں تعزیز خان پر سکون نیند سو رہا تھا شائد منہا کی بھی آنکھ لگ چکی تھی لیکن اس کے چہرے پر بے چینی کے اثرات تھے اور اس کی گالوں پر آنسوؤں کے نشان بھی یقیناوہ روتی رہی تھی ارتضیٰ خان کے دل کو کچھ ہوا وہ واحد تھی جس کے آنسو ارتضیٰ خان کو تکلیف دیتے تھے اسے خوُد سے زیادہ چاہا تھا کیسے اسے تکلیف میں دیکھ سکتے تھے اب منہا بھی انہیں چاہتی تھی یہ بات وہ اچھے سے جان گئے تھے اس کی نظروں میں ان کے لیے محبت چھلکتی تھی لیکن وہ کیوں ان کے ساتھ یہ سب کچھ کر گئی کیوں اپنے اور ان کے درمیان کسی تیسرے کو لے آئی وہ بہت پریشان تھے۔۔۔۔

آگے بڑھتے ہوئے وہ منہا کے ساتھ لیٹ گئے تھے اوَر تعزیز کا ماتھا چوم کر اسے بیڈ پر لٹایا اور خوَد گھوم کر وہ منہا کی دوسری سائیڈ پر آئے تھے جو اپنے بالوں کو تکیے پر پھیلائے سو رہی تھی انہوں نے اس کے بالوں کا بوسہ لیا تھا پھر اس کے چہرے پر جھکتے اس کے چہرے کے ہر ایک نقوشِ پر اپنے لب رکھتے اپنے پیاسے لبوں کو سیر اب کر رہے تھے جو سکون جس لمس کے وہ عادی تھے وہ منہا کا لمس تھا اس کے جیسا تاثر بھلا اور کہاں مل سکتا تھا انہیں۔

وہ تقریبا اس پر اپنا وزن ڈالتے ہوئے اس پر جھکے اس کی گردن پر لب رکھ چکے تھے منہا شاید گہری نیند میں تھی جو ان کے لمس کو محسوس نہیں کر سکی تھی لیکن وہ اس کی گردن پر اپنے لبوں کی سوغاتیں چھوڑتے اب اس کے نیگ پر جھکے تھے اوَر پھِر سے اوپر آتے ان لبوں کو اپنی بھاری انگلیوں سے

سہلاتے ہوئے وہ اپنے حلق میں کاٹے سے دوڑتے ہوئے محسوس کرنے لگے تھے۔

پہلے جو اس کی نیند کا خیال کر رہے تھے اپنی طلب بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ اس کے لبوں پر جھکتے اس کے لبوں کو اپنے عنابی لبوں میں قید کر گئے تھے اس وقت وہ جتنے ٹنس تھے یہ لمس ہی سب سے بہتر تھا ان کے اندر چلتی اضطرابی کیفیت کو ختم کرنے کے لیے آہستہ آہستہ ان کے لمس میں شدت آ رہی تھی۔ وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کی مہک اپنی سانسوں میں شامل کر رہے تھے اور منہا اس بات سے بے خبر سو رہی تھی ارتضیٰ خان کا لمس وہ نیند میں بھی اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی لیکن یہ اسے اپنا خواب معلوم ہو رہا تھا کیونکہ اس کے مطابق تو وہ اس وقت اپنی دوسری بیوی کے

ساتھ ہونگے وہ چاہا کر بھی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی کیونکہ نیند کا غلبہ تھا اس پر۔۔۔

ارتضیٰ خان نے اس کے لمس سے اچھی طرح خود کو سیراب کرتے لب اس کے لبوں سے جدا کیے تھے اس کے لب سرخ مائل ہو رہے تھے ارتضیٰ خان نے انہیں اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا۔

"جو نشہ ان میں ہے وہ کسی اور کے لبوں میں نہیں ہو سکتا۔۔۔ منہا مُجھے صرف انکی چاہا ان کی طلب ہے اور یہ طلب تمہارے پاس آنے سے ہی پوری ہوتی ہے۔۔۔۔" اس کے کان کے پاس جھکتے وہ سرگوشی کرتا ہوا بولے تھے وہ مزید کوئی گستاخی کرتے کہ منہا کے ساتھ لیٹا تعزیز جاگ گیا تھا اور اپنی کالی آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ جا رہا تھا جو اس کی مما کے قریب تھے۔۔۔

ارتضیٰ خان کی نظر اس پر پڑی تو وہ منہا سے دور ہٹتے اس کو اپنی بانہوں میں بھرتے بیڈ سے اترے تھے وہ جاگ گیا تھا اگر روتا تو منہا کی نیند خراب ہو جاتی سو وہ اسے سینے سے لگائے ٹہلنے لگے تھے۔

جبکہ تعزیز خان جو اپنی نیند پوری کر چکا تھا اب اس کے سونے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے وہ اس کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے لیکن وہ خوشی خوشی اپنے بابا کا لمس پاتے ہاتھ پاؤں مارنے لگا تھا۔

اس کا ننھا سا لمس ارتضیٰ خان کے پورے وجود میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی تھی وہ اسے ساتھ لگائے ہی ایسے واک کرتے رہے تقریباً دو تین گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد وہ تعزیز کو سہلانے میں کامیاب ہوئے تھے اسے منہا کے پاس لٹاتے ہوئے وہ پھر سے منہا کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے روم سے نکلے تھے اب تو تقریباً صبح ہونے والی تھی تعزیز کے ساتھ ان کا خاصا وقت لگ گیا

تھا وہ کمرے میں جانے کے بجائے لان میں چلے گئے تھے اور باقی کی رات انہوں نے سیگریٹ پھونکتے ہوئے گزر دی تھی جب فجر کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ نماز کے لیے اٹھ کر اندر چلے گئے تھے۔۔۔۔دل و دماغ میں عجیب سی بے چینی تھی۔

نجانے کیوں منہا کا روم میں نہ ہونا انہیں چھب رہا تھا اپنے بیٹے اور بیوی کے بغیر ان کا روم میں جانے کا دل نہیں کر رہا تھا انہیں شروع سے ہی حرمین پسند نہیں تھی جب انہیں پتہ چلا کہ وہ ان کی منگیتر ہے ان کی شادی ہو گی انہوں نے تبھی بی بی جان کو انکارِ کر دیا تھا تب ان کی لائف میں منہا نہیں آئی تھی وہ منہا کے لیے حرمین کو ناپسند نہیں کرتے تھے بس انہیں شروع سے ہی حرمین کا وجود چھبتا تھا شاید وہ ان کے ساتھ رہنے لگی تھی اس وجہ سے یا

بات کوئی اوٗر تھی لیکن اب وہ ان کی بیوی بن چکی تھی پر دل میں اس کے لیے کوئی جذبہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

•••••

وہ روم میں انٹر ہوئے تو نظریں بیڈ کی طرف گئی تھیں یہاں وہ آڑی ترچھی ہو کر سو رہی تھی کمفٹر اس کے کندھوں سے سرکا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کی سلیو لیس نائٹی سے اس کا اوپری حصہ واضح ہو رہا تھا ارتضیٰ خان نے سر جھٹکا تھا بے ساختہ نگاہوں کے سامنے شادی کی پہلی رات آئی تھی جب انہوں نے منہا کو اس نائیٹی میں دیکھا تھا وہ اندھیرے میں پسینے میں ڈوبی ہوئی تھی وہ جانتے تھے لیکن حرمین اس بولڈ نائیٹی میں کیسے آرام سے سو رہی تھی وہ سر جھٹک گئے تھے اوٗر سیدھے باتھ روم چلے گئے تھے واپس آئے تو سفید کاٹن کے شلوار قمیض میں ملبوس تھے۔

وہ ایک نظر حرمین کو دیکھ کر روم سے نکل گئے تھے ارادہ تھا مسجد میں نماز ادا کرنے کا سو وہ باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے چلے گئے تھے۔

ان کے جاتے ہی حرمین نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں وہ جو کب کی جاگ چکی تھی اور ارتضیٰ خان کے قدموں کی چھاپ سن کر وہ سوتی بن گئی تھی کہ وہ دیکھنا چاہتی تھی اس کے حسین سراپے سے وہ کب تک نظریں چرا پاتے ہیں لیکن انہوں نے تو اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا وہ شدید غصے میں آئی تھی آخر اس دو ٹکے کی کی ذات میں ایسا کیا تھا جو اس میں نہیں تھا وہ بھی تو خوبصورت تھی۔

کوئی اس کی خوبصورتی کا دم بھرتا تھا لیکن اس کے سارے جزبات صرف ارتضیٰ خان کے لیے تھے۔

اس کی خالہ کا بیٹا جو اس کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا تھا حرمین نے اس کی بیزتی کی تھی کہ وہ صرف ارتضیٰ خان سے محبت کرتی ہے وہ شخص پیچھے ہٹ گیا تھا جب حرمین ہی اس کے لیے کوئی جذبات نہیں رکھتی تھی تو پھر کسی اوٗر سے وہ کیا شکوہ کرتا۔

حرمین اٹھ کر بیٹھ گئی تھی جب دروازہ کھول کر فرحین اندر آئی تھی اس کی پرنگنسی کے لاسٹ ڈیز چل رہے تھے لیکن وہ صبح صبح اپنی بہن سے ملنے اس کے کمرے میں آچکی تھی یہ جاننے بغیر کہ رات اس کی بہن کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

"آپی گڈ مارننگ۔۔۔" وہ خوشی سے چہکتی ہوئی آواز میں بولی تھی لیکن اپنی بہن کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر وہ پریشان ہوئی تھی جو شکل سے ہی ڈسٹرب لگ رہی تھی۔

"آپی کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی جبکہ حرمین خاموش تھی اور فرحین کو بہن کی یہ خاموشی چبھی تھی وہ تو کیا کیا سوچ کر آئی تھی کہ اس کی بہن کی شادی کی پہلی صبح کافی خوش گوار ہو گی لیکن یہاں اس کی شکل سے ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"فرحین تم کیوں آئی اوپر تمہیں ریسٹ کی ضرورت تھی اور مرتضیٰ نے آنے کیسے دیا تمہیں ویسے تو وہ کروقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہتے ہیں اور اتنی صبح صبح تمہیں اوپر کیسے آنے دیا انہوں نے بتاؤ مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے اپنا سوال پوچھنے لگی تھی وہ فرحین کا سوال اگنور کر رہی تھی فرحین یہ بات جان گئی تھی لیکن اس نے زیادہ کریدا نہیں تھا کہ اگر وہ نہیں بتانا چاہ رہی تھیں تو وہ اسے فورس نہیں کرے گی۔

"ہاں میں نے سوچا آپ سے پوچھ لوں کچھ چاہیئے تو نہیں آپ کو اور ارتضیٰ بھائی کہاں ہیں نظر نہیں آرہے ہیں وہ۔۔۔!!" وہ روم میں ارتضیٰ خان کو نہ پا کر پریشان ہوئی تھی بھلا شادی کی پہلی صبح ہی وہ کہاں غائب ہو گئے۔

"وہ مسجد گئے ہیں اور تم جاؤ میں آرہی ہوں نیچے تمہاری طعیبت ٹھیک نہیں ہے ریسٹ کی ضرورت ہے تمہیں ایسی کنڈیشن میں احتیاط کرنی چاہیے تمہیں فرحین۔۔۔۔" وہ اس کے اوپر آنے پر خفا ہو گئی تھیں جس پر فرحین مذید چند باتیں کرتے ان کے روم سے نکل گئی تھی اور اس کے جاتے ہی وہ بھی باتھ روم چلی گئی تھی واپس آئی تو ڈریس چینج کرتے ہلکا پھلکا میک اپ کر کے وہ بی بی جان کے پاس پہنچ گئی تھی۔۔

جو اسے دیکھ کر خوش ہوئی تھیں لیکن وہ خوش نہیں تھی یہ اس کے چہرے سے صاف نظر آرہا تھا بی بی جان پریشان ہوئی تھیں اسے پاس بیٹھایا وہ ان

کے پاس بیٹھ تو گئی تھی لیکن خاموش تھی اس کی یہ خاموشی انہیں پریشان کر رہی تھی۔

"کیا ہوا حرمین۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے نرمی سے پوچھنے لگی تھیں حالانکہ وہ اتنی نرمی سے کم ہی کسی سے بات کرتی تھیں ان کا انداز اکثر سب کے ساتھ کافی سرد ہوتا تھا۔

"بی بی جان وہ لڑکی جب تک یہاں ہے ارتضیٰ خان میری طرف دیکھیں گے بھی نہیں رات کو بھی وہ میرے پاس آنے کے بجائے اپنے بیٹے اور بیوی کے پاس چلے گیے۔۔۔۔" وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔

جبکہ اس کی بات سن کر بی بی جان کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا منہا پر یہ لڑکی دن با دن ان کو چھب رہی تھی لیکن اپنے بیٹے کے غصے سے بھی وہ بخوبی واقف

تھیں سو ایسا کچھ وہ کرنا نہیں چاہتی تھیں جس کی وجہ سے ان کے بیٹے کی نظروں میں وہ مشکوک ہو جائیں پر وہ ایسے بھی نہیں جانے دے سکتی تھیں اس بات کو۔۔۔

"بس بیٹا کچھ ٹائم صبر کر لو اور ارتضیٰ خان کو خود کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو آخر کو تم اس کی بیوی ہو اور وہ تمہاری طرف مائل ہو بھی جائے گا کیونکہ مہرم رشتے میں بہت کشش ہوتی ہے تم بس ارتضیٰ پر دھیان دو جب ایک بار وہ تمہاری طرف متوجہ ہوا تو پھر اس لڑکی کو وہ بھول جائے گا کیونکہ مرد کی طعیبت ایسی ہی ہوتی ہے وہ زیادہ دیر تک خود پر کنٹرول نہیں کر سکے گا۔۔۔" وہ اسے سمجھا رہی تھیں جس پر وہ سر ہلا گئی تھی کہ وہ تو ایسا ہی کرنے والی تھی رات کو بھی ایسا ہی کرنا چاہتی تھی لیکن کوئی فایدہ نہیں ہوا اسے۔

"جی بی بی جان میں ایسا ہی کروں گی۔۔۔"بی بی جان اس کے لیے بہت فائدے مند تھیں ان سے اسے بنا کر رکھنی تھی تا کہ آگے چل کر وہ اس منہا کا پتہ صاف بھی کریں تو کسی کو اس پر شک نہیں ہو۔۔

"شاباش وہ دن دور نہیں جب ارتضیٰ خان تمہارا ہو گا اور اس کی زندگی میں منہا سے زیادہ تمہاری اہمیت ہو گی حرمین۔۔۔"وہ اسے مسلسل کچھ نہ کچھ کہہ رہی تھیں جسے وہ توجہ سے سن رہی تھی۔

وہ کافی دیر تک ان کے ساتھ بیٹھی رہی تھی اور پھر ناشتے کے ٹیبل پر وہ دونوں ساتھ آئی تھیں۔

•••••

(حال)

ضرغام خان اس کے لبوں پر جھکا چاہا کر بھی نرمی نہیں دکھا پا رہا تھا ہر گزرتے لمحے اس کے لمس میں شدت آ رہی تھی ارشک کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے یہ لمس اسے بچھو کی طرح ڈسنے لگا تھا سردار ضرغام خان کا اپنا قریب آنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی اور اس یہ مزاحمت مقابل کو اپنے لمس میں تیزی لانے پر اکسا رہی تھی وہ اس کے تقریباً سینے سے چپکی ہوئی تھی اور ضرغام خان اس کے لبوں سے اپنی پیاس بجھانے میں مصروف تھا۔۔۔

اس کا دل ویسے ہی الگ انداز میں ڈھڑک رہا تھا ارشک کے لیے اس کے جزبات بدل رہے تھے لیکن وہ ماننے سے انکاری تھا لیکن آج جو کچھ ہوا وہ اس کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھا کہ ارشک کا باپ اس کے بابا کا قتل

نہیں تھا اور اس کے بعد سے اسے جزبات جیسے ارشک کے لیے الگ ہی رخ اختیار کرنے لگے تھے۔۔۔۔

ارشک کے آنسو اس کی بئیرڈ میں جذب ہوئے تو وہ جھٹکے سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے پیچھے ہوا تھا ارشک کے لبوں کے کنارے پر بنی خون کی بوندیں دیکھ کر وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی شدت دکھا چکا تھا اسے ہرٹ کر چکا تھا اس کے چھوڑتے ہی ارشک نے اس کی گرفت سے خود کو آزاد کرواتے وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی تھی لیکن ضرغام خان نے اسے کھینچا تھا وہ اس کی گود میں گری تھی۔

وہ بے بسی سے لب بھینچتے ہوئے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی اس کی نگاہوں کے بدلے تقاضے وہ بہت کچھ سمجھ رہی تھی لیکن اب یہ سردار ضرغام خان کی

بھول تھی کہ وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا وہ اب کبھی سردار ضرغام خان کے ساتھ رہنے نہیں والی تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ مسلسل خود کو آزاد کروانے کا سوچ رہی تھی لیکن ضرغام خان تھا کہ اس کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا۔

"کچھ زیادہ ہی زبان نہیں چلنے لگی ہے تمہاری۔۔۔" کہاں وہ ہر وقت اس کے سامنے منمناتی رہتی تھی اور اب کیسے بلا جھجک بول رہی تھی اسے ارشک کا یہ لب ولہجہ پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔

"مُجھے نہیں رہنا ہے یہاں آپ کے ساتھ میرے بابا بے قصور ثابت ہو چکے ہیں مُجھے یہاں سے جانا ہے۔۔۔" ارشک کا الگ اور بدلہ ہوا انداز ضرغام خان کے تن بدن میں الگ لگا یا گیا تھا وہ اس کے لب ولہجہ سے سلگا تھا وہ اس

کی بیوی تھی کل تک اس کے سامنے بولنے سے اس کی جان جاتی تھی اور ابھی کیسے دھڑلے سے اسے چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"تمہارا باپ چاہے بے قصور ثابت ہو گیا ہے یا نہیں لیکن تم میری بیوی ہو تم کبھی مجھ سے دور نہیں جا سکتی ہو سمجھی تم۔۔۔" اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتے وہ غرایا تھا وہ اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن ارشک کا یہ انداز اسے غصہ کرنے پر مجبور کر رہا تھا وہ چاہا کر بھی اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

"آپ مجھ۔۔۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔۔۔۔ نفرت کرتے۔۔۔۔۔۔ہیں یہ شادی۔۔۔۔۔۔ صرف اور صرف۔۔۔۔۔۔اس وجہ۔۔۔۔۔۔۔سے ہوئی تھی کیونکہ۔۔۔۔۔۔سب کو لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ میرے۔۔۔۔۔۔بابا نے۔۔۔۔۔ قتل کیا ہے۔۔۔۔۔ جبکہ اب

یہ۔۔۔۔۔بات۔۔۔۔۔۔۔ثابت ہو۔۔۔۔۔۔چکی ہے۔۔۔۔۔تو

میں۔۔۔۔۔کیونکر۔۔۔۔۔۔یہاں رہوں۔۔۔۔؟؟؟"وہ اٹک اٹک کر

بولی تھی کیونکہ اس کے بالوں پر وہ اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔۔

ارشک کے لفظ نفرت پر وہ اسے تکنے لگا تھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی سردار

ضرغام خان کو ارشک سے نفرت ہی تو تھی اور شادی بھی صرف اسی وجہ

سے ہی ہوئی تھی جو ارشک بیان کر رہی تھی لیکن نجانے کیوں وہ سلگا تھا

ارشک کے منہ سے یہ سب کچھ سن کر رگوں میں دوڑتے خون میں جیسے

افشار پیدا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"ہاں لیکن تم ارشک ضرغام خان ہو یعنی سردار ضرغام خان کی ملکیت تم پر

میرا حق ہے اور تمہاری آخری سانس تک میرا ہی رہے گا سمجھی

تم۔۔۔"وہ اسے صوفے پر پٹخ چکا تھا جبکہ ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا اوُر اس کی مسلسل مزاحمت ضرغام خان کا پارہ ہائی کر رہی تھی۔

"مُجھے نفرت ہے اس لفظ سے۔۔۔"اس کا اشارہ کس لفظ کی طرف تھا سر ادر ضرغام خان نہیں جانتا تھا لیکن اس کے نفرت کے اظہار پر وہ مذید تپا تھا۔

"کس سے نفرت ہے تمہیں۔۔۔"وہ ارشک کے اوپر آیا تھا اوُر اس کا جبڑا اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتا تھا گرفت میں نرمی تھی شاید وہ چاہا کر بھی اس پر سختی نہیں کر پا رہا تھا لیکن ارشک کی مزاحمت اسے غصہ تو دلا رہی تھی۔

"آپ سے۔۔۔"وہ ڈری نہیں تھی بلکہ سردار ضرغام خان کے منہ پر اس سے نفرت کا اظہار کر چکی تھی نجانے کیوں سردار ضرغام خان کا دل جیسے

کسی نے مٹھی میں دبوچا تھا وہ اس سے نفرت کرتی تھی سن کر جیسے ہر چیز سے دل چاٹ ہوا تھا کیسے سہہ سکتا تھا وہ اس کی نفرت۔

لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ ایک عرصے تک وہ خوُدارشک سے نفرت کا دعوے دار رہا ہے اور شاید اب بھی۔۔۔۔۔اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ ارشک سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔

"پھر سے کہو زرا جو ابھی ابھی کہا ہے۔۔۔!!!"نجانے کیوں دل کو یہ خوش فہمی تھی کہ شاید اس نے غلط سنا ہو گا۔۔۔

"آپ سے نفرت کرتی ہوں میں۔۔۔"اب کی بار وہ اونچی آواز میں بولی تھی جو کچھ وہ یہاں سہہ چکی تھی جو کچھ سردار ضرغام خان اس کے ساتھ کر

چکا تھا اس کے بعد اگر ضرغام خان اس سے یہ توقع کر رہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرے گی تو یہ سردار ضرغام خان کی غلط فہمی تھی۔

ویسے بھی ارشک کو آج ہی کچن میں کام کرتی ملازمہ سے یہ بات پتہ چلی تھی کہ سردار ضرغام خان دوسری شادی کر رہا ہے نیوشا سے۔۔۔

وہ تب سے کہیں بار رو چکی تھی جو بھی تھا ضرغام خان اس کا شوہر تھا اس کی اجازت کے بغیر وہ کیسے دوسری شادی کر سکتا تھا لیکن اس کے بعد وہ سردار ضرغام خان سے نفرت کرنے پر مجبور ہو گئی تھی اور پھر جو کچھ زرانیل خان نے دکھایا اس کے بعد تو گنجائش ہی نہیں بچی تھی سردار ضرغام خان سے محبت کرنے کی۔۔۔۔

اسے پہلے بھی کونسا ضرغام خان سے کوئی محبت تو نہیں تھی لیکن اب تو نفرت ہو چکی تھی اسے ضرغام خان سے یہ نفرت ضرغام خان پر بہت بھاری پڑنے والی تھی وہ پل پل تڑپنے والا تھا۔

"کیا کہا مجھ سے نفرت۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔مزاق اچھا کر لیتی ہو میری بیوی ہو اور مجھ سے نفرت کرتی ہو ہاں مجھ سے ضرغام خان سے نفرت۔۔۔" وہ اپنے آپے سے باہر ہوا تھا اس کی نفرت کا سن کر نجانے کیوں وہ جلنے لگا تھا۔۔۔

اب تو ارشک کو وہ پیچھے صوفے پر گراتے ہوئے خود اس کے اوپر آتے اس کے دوپٹے سے لاپرواہ وجود کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا تھا ارشک کو اب جا کر اپنے حلیے کا احساس ہوا تھا وہ دوپٹے کے بغیر اس کے سامنے تھی اس کے رخساروں پر لالی پھیلی تھی معا اسے اتنے قریب محسوس کرتے وہ

مزاحمت کرنے لگی تھی ضرغام خان کا وجودِ اس وقت اسے بری طرح سے چھب رہا تھا اس وقت اسے تنہائی چاہیے تھی تاکہ وہ اپنے ماں باپ کو یاد کرے لیکن ضرغام خان تھا کہ عین موقع پر روم میں آچکا تھا نہ صرف آیا تھا بلکہ اس پر حاوی بھی ہوا تھا۔۔۔۔

ارشک نے اپنے وجود کو اس کی نگاہوں کا مرکز بنے دیکھ کر وہاں سے غائب ہونے کی دعا کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"تم مجھ سے محبت کرو یا نفرت رہو گی تم میری ہی اوُر یہاں سے میری زندگی سے جانے کا تو تم سوچنا ہی مت۔۔۔۔!!!" وہ زور سے غرایا تھا وہ اپنا وزن اس کے نازک وجود پر ڈال چکا تھا کہ ارشک نے اپنے ہاتھوں کا استعمال

کرتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل کے کسرتی وجود کو ایک انچ ہلا نہیں پائی تھی وہ۔۔۔۔

"آپ میرے ساتھ زبردست نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔" وہ چلائی تھی اس کے ساتھ رہنا اس وقت اس کے سوہان روح تھا وہ اس سے نفرت کا دعوے دار کیوں اس کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا۔۔۔۔

"تم میری ہو۔۔۔" وہ نجانے اسے یہ باور کروا رہا تھا یا خوُد کہ وہ اس کی ہے لیکن اس کی یہ دور جانے کی رٹ ضرغام خان کا دماغ اچھا خاصا خراب کر چکی تھی وہ پھر سے اس کے لبوں پر جھکا تھا اوُر اس کی سانسوں کو قید کیا تھا۔۔۔۔

انداز میں شدت تھی جیسے اس کے کچھ دیر پہلے کے بولے گئے لفظوں کی سزا وہ مقابل کو دے رہا ہو ارشک کے وجود کو مزاحمت کرتے دیکھ کر اس

نے اپنے ہاتھوں سے ارشک کے سینے کو چھوا تھا وہ مچلی تھی وہ پھر سے اپنی من مانی کر رہا تھا رات کی اس کی شدتوں کے نشان ارشک کے وجود پر باقی تھے اور اب پھر سے وہ یہ سب کچھ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور اپنے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے اس نے ایک نظر گہرے سانس لے رہی ارشک کو دیکھا تھا اس کے سانس لینے سے اس کی رعنائیاں مزید ابھر کر واضح ہو رہی تھیں وہ دوپٹے کے بغیر تھی سردار ضرغام خان کا خود پر کنٹرول جیسے ختم ہوا تھا۔۔۔

"ابھی تک یہ مکمل طور پر ثابت نہیں ہوا ہے کہ تمہارا باپ بے قصور ہے ہو سکتا ہے حویلی میں سے کسی کو اس نے ساتھ ملایا ہو یا کچھ بھی لیکن جب تک کچھ ثابت نہیں ہو جاتا تم خود کو اس دوش فہمی سے نکال ہی لو کہ تمہارا باپ قاتل نہیں ہے۔۔۔" وہ اس پر جھکتے غرایا تھا ارشک نے بھیگی نظروں سے

اسے دیکھا تھا ان بھیگے نین کٹوروں میں ضرغام خان کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"بابا قاتل نہیں ہیں۔۔۔" اب کی بار اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا آخر کو وہ یہ بات مان کیوں نہیں لیتا تھا کہ وہ قتل ارشک کے باپ نے نہیں کیا تھا وہ اب بھی ایسا سوچ رہا تھا کہ وہ قتل ارشک کے بابا نے کیا ہے وہ سسکی تھی۔۔۔

وہ لوگ مزید کوئی بات کرتے کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی سر ادر ضرغام خان ارشک پر سے اٹھتے ہوئے اپنے کپڑے ٹھیک کرتا دروازہ کھولنے چلا گیا تھا اور ارشک نے جلدی سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اپنے گرد اچھے سے اوڑھا تھا۔۔۔

"سردار سائیں آپ کو بی بی جان بلا رہی ہیں اپنے کمرے میں۔۔۔" ملازمہ نے اسے بی بی جان کا پیغام دیا تو ضرغام خان نے سر ہلایا تھا اور ایک نظر ارشک کو دیکھتے ہوئے وہ روم سے نکل گیا تھا ذہن اس کی باتوں میں ہی اٹکا ہوا تھا وہ آج مکمل بدلی ہوئی لگی تھی وہ بھی تب سے جب سے اسے اپنے بابا کے بارے میں پتہ چلا تھا۔۔۔۔

ارشک کی بدگمانی کی وجہ کہیں نہ کہیں ضرغام خان کی دوسری شادی بھی تھی لیکن وہ یہ بات ہرگز نہیں جانتی تھی کہ سردار ضرغام خان دوسری شادی سے صاف صاف انکارِ کر چکا تھا پر وہ اپنے فیصلے پر کب تک قائم رہنے والا تھا یہ تو وقت نہیں بتانا تھا۔

.....

(ماضی)

شتے پر تقریباً سبھی موجود تھے سوائے منہا کے اس بات کو اور کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا سوائے ارتضیٰ خان کے اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر منہا اور تعزیز کے کمرے میں جاتے ان کے ساتھ بی بی جان کے اشارہ کرنے پر حرمین آ کر بیٹھ گئی تھی ساتھ باقی سب بھی تھے ایسے میں ارتضیٰ خان سب کو چھوڑ کر اندر کیسے جاتے۔

"تم جاؤ اور منہا کو بلا کر لاؤ۔۔۔!!!" خود جانے کے بجائے انہوں نے ناشتہ ٹیبل پر سٹ کرتی ہوئی ملازمہ کو کہا تھا جو ان کی بات سنتے سر ہلاتے ہوئے وہاں سے جانے لگی تھی کہ بی بی جان کی آواز سن کر اسے رکنا پڑا۔

"جب اسے خود یہ احساس نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنا ہے تم ہم کیوں اسے بلانے کے لیے کسی کو بھیجیں اگر اسے کھانا ہوتا تو وہ خود آجاتی آپ سب لوگ شروع کریں کھانا۔۔۔!!" وہ جو حرمین کی باتوں کی وجہ سے تپی ہوئی تھیں انہوں نے ملازمہ کو اشارہ کرتے کچن میں جانے کا کہہ دیا تھا کہ وہ منہا کو بلانے نہیں جائے گی اور وہ گئی بھی نہیں تھی ارتضیٰ خان کچھ سوچتے خاموش ہو گئے تھے لیکن ان کی شعلہ برساتی نظریں حرمین پر تھیں جو ان کی نظروں سے اچھا خاصا خائف ہو چکی تھی لیکن پھر بھی خاموش ہو کر کھانا کھاتی رہی تھی اندر سے تو اس منہا کی غیر موجودگی پر وہ خوش تھی آج وہ اس کرسی پر بیٹھی تھی یہاں کل تک منہا بیٹھتی تھی وہ آہستہ آہستہ اس کی ہر چیز اس سے چھین رہی تھی۔

پہلے منہا سے اس کا شوہر چھینا پھر اس کا کمرہ اور اب یہ جگہ بھی بہت جلد وہ اس کا بیٹا بھی منہا سے چھین لینے والی تھی۔

ارتضیٰ خان چند نوالے کھا کر ہی اٹھ گئے تھے منہا اور تعزیز کی فکر انہیں ستائے جا رہی تھی۔

لیکن منہا کا نہ آنا انہیں پریشان کر گیا تھا وہ اتنی لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کرتی تھی لیکن آج وہ ناشتے کے ٹیبل پر نہ اکر ان کی پریشانی میں اضافہ کر چکی تھی اور اور وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر اس کے کمرے کی طرف چل پڑے تھے۔

حرمین جو کچھ دیر پہلے خوش ہو رہی تھی ان کے اٹھنے پر وہ لب پیس کر رہ گئی تھی یہ منہا ان کے لیے خاصی مشکلات پیدا کر رہی تھی۔

"ارتضیٰ بھائی کو ایسے سب کے درمیان سے نہیں اٹھنا چاہیے تھا اور ایسے کھانا چھوڑ کر بھلا کون جاتا ہے۔" فرحین نے لقمہ دیا تھا جس پر سب کی نظریں اس کی طرف گئی تھیں پر وہ نظر انداز کرتے اپنے ناشتے میں مصروف ہو گئی تھی۔

شمس خان کو بھی بیٹے کا ایسے اٹھ کر جانا اچھا نہیں لگا تھا لیکن اس وقت وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتے تھے سو خاموش رہے۔

لیکن بی بی جان کے غصے میں اضافہ ہو چکا تھا اب نجانے کون ان کے غصے کا نشانہ بننے والا تھا۔

•••••

وہ سیدھے منہا کے کمرے میں آئے تھے جواب تک تو جاگ ہی چکی تھی بقول ان کے وہ روم میں انٹر ہوئے تو مہنا تعزیز کے کپڑے بدل رہی تھی کیونکہ وہ اس کو رات کو چینج نہیں کروا سکی تھی سو ابھی کروا رہی تھی وہ اپنے دھیان میں تھی اس کے بال جن کو وہ ہمیشہ چٹیا کی صورت میں باندھ کر رکھتی تھی اس وقت اس کی کمر پر کھلے ہوئے تھے اور اس کا دوپٹہ بیڈ پر پڑا تھا وہ ایزی ہو کر تعزیز کو چینج کرواتی اس کے کمرے اٹھا کر ڈریسنگ روم رکھ آئی تھی اس کے جاتے ہی ارتضیٰ خان بیڈ کی سائیڈ آئے تھے یہاں تعزیز تیار ہو کر اب پاؤں مار رہا تھا وہ اپنے بیٹے کے پاس ہی بیٹھ گئے تھے اس کی گالوں پر اپنی مونچھوں چھبو دی تھیں۔

وہ رونے لگا اس کے رونے کی آواز سنتے منہا بھاگ کر باہر نکلی تھی لیکن سامنے ارتضیٰ خان کو دیکھتے وہ پیچھے ہوئی تھی دو قدم پر جب اپنے حلیے کا

خیال آیا کہ وہ ان کے سامنے بغیر دوپٹے کے تھی وہ سرخ ہوئی چہرے پر حیا کے ہزاروں رنگ آبسے تھے۔

ارتضیٰ خان اس کی حالت دیکھتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی ہلکا سا مسکرائے تھے۔

لیکن یہ مسکراہٹ منہا نہیں دیکھ سکی تھی وہ تیزی سے آگے بڑھتی اپنی دوپٹہ اٹھانے کے لیے جھکی ہی تھی کہ ارتضیٰ خان نے اس کا دوپٹہ دور پھینک دیا تھا وہ ہکا بکا ان کی شکل دیکھنے لگی تھی جواب تعزیز کے پاس اس کا سائیڈ پر پڑا ہوا سوفٹ ٹوائے رکھتے اسے اس میں مصروف دیکھ کر منہا کا ہاتھ تھام کر اسے سائیڈ پر لے گئے تھے وہ ان کے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی وہ کل جس انداز میں اس سے بات کر رہے تھے آج وہ ان کے غصے سے پریشان تھی اور ڈر بھی رہی تھی کہ اگر انہوں نے ابھی بھی اس پر غصہ کیا تو

وہ ساری رات اس حرمین کے پاس رہے یہ سوچ کر اس کے دل میں ہول اٹھے تھے۔

"ناشتہ کرنے کیوں نہیں آئی تم۔۔۔؟؟؟" سنجیدگی سے وہ سوال کر رہے تھے منہانے سر جھٹکے سے اٹھایا تھا اور انہیں دیکھا جن کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے وہ یقیناً سنجیدگی سے سوال کر رہے تھے۔

"وہ تعزیز کو چینج کروانے لگی تو وقت کا احساس نہیں ہوا پھر میں نے سوچا کہ کمرے میں ہی کر لوں گی ناشتہ اب سب کے سامنے گئی تو سب لوگ غصہ کریں گے۔۔۔!!!" وہ حلق تر کرتے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے سرمئی آنکھوں میں خوف لیے بولی تھی۔

"سب کیوں غصہ کریں گے تم میری بیوی ہو منہا کسی اور کی اور ویسے بھی تمہیں اب وقت کی پابندی کرنی ہو گی میں اب دو دو بیویاں سنبھالوں گا تو تمہیں کم وقت دے سکوں گا اب سے تمہیں خود ہی خیال رکھنا ہو گا۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نجانے اسے کیا فیل کروانا چاہا رہے تھے۔

شاید وہ اسے یہ احساس دلانا چاہتے تھے کہ یہ فیصلہ غلط تھا وہ دو دو کشتیوں پر سوار ہو چکے ہیں اب ان کے پاس کم ہی وقت ہو گا دونوں کو دینے کے لیے۔۔

ان کی بات پر منہا نے لبوں کو دانتوں تلے کچلنا شروع کر دیا لیکن اس کی یہ حرکت مقابل کے سارے جزبات بھڑکا گئی تھی۔

وہ تیزی سے اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا انداز شدت سے بھرپور تھا رات جو نرمی وہ اس کے سوتے ہوئے دکھا رہا تھا وہ اب غائب تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہے تھے منہا کے خود بھی تو تڑپ رہی تھی کل سے ان سانسوں کے لیے وہ آگے کو ہوتی ان کی گردن میں بانہیں ڈالے آج پہلی بار ان کے لمس میں ان کا ساتھ دینے لگی تھی ارتضیٰ خان کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا لیکن پھر اس کے لبوں کی بے قراری دیکھتے وہ اسے خود میں سختی سے بھینچتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے اس کے لمس سے خود کو سیراب کر رہے تھے۔

ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے وہ دونوں یہ بات محسوس نہیں کر رہے تھے کہ کھلے دروازے سے کوئی ان دونوں کو بہت شعلہ برساتی خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا ارتضیٰ خان کے ہاتھ نرمی سے منہا کے بالوں کو سہلا

رہے تھے لیکن لبوں کے لمس میں ہر گزرتے پل اضافہ ہو رہا تھا جس کو سہنا منہا کے لیے بہت مشکل تھا کافی لمحے درمیان میں سر کے تھے کمرے میں دیوار پر لگی گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک آواز کے علاوہ پورا روم خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا اور دو دیوانے ایک دوسرے کے لمس سے خود کو سیراب کر رہے تھے۔۔۔

منہا کی پھولی سانسوں کو محسوس کرتے وہ اس کے لبوں پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوئے تھے یہاں ان کے لمس سے آزادی ملنے پر منہا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ چکی تھی لیکن وہ اس کے لبوں کو بے باکی سے تک رہے تھے جو خون چھلکا رہے تھے ان کی حرکت کی وجہ سے۔

"تم میری بیوی ہو اور حرمین بھی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا منہا میں جب جب تمہاری ضرورت محسوس کروں گا تمہارے پاس آؤں گا تمہارے بدن کی جب بھی مُجھے چاہا ہوئی میں یہاں آؤں گا یہ فیصلہ آگر ہوا ہے تو کہیں نہ کہیں اس میں تمہارا بھی ہاتھ تھا لیکن جیسے ابھی میرا ساتھ دیا ہے آگے بھی ایسے ہی دینا اور ہاں آج کے بعد تم کھانا سب کے ساتھ کھاؤ گی ابھی ملازمہ کو کہہ کر بھیجوا رہا ہوں لیکن نیکسٹ ٹائم خیال رکھنا تم۔۔۔۔!!!"اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے وہ ایک نظر تعزیز خان پر ڈالتے ہوئے روم سے نکل گئے تھے جبکہ پیچھے منہا بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اس کے چہرے پر ابھی تک سرخی تھی۔

جوان کے لمس کی وجہ سے آئی تھی وہ جانتی تھی کہ غلطی کہیں نہ کہیں اس کی اپنی تھی لیکن اب جو ہو چکا تھا وہ بدل نہیں سکتا تھا اب اسے اس سب میں ہی گزارا کرنا تھا۔

.....

اس دن کے بعد سے منہا سب کے ساتھ ہی کھانا کھاتی تھی لیکن رہتی اسی کمرے میں بی بی جان نے ایک کوشش کی تھی منہا سے تعزیز خان کو لینے کی یہ کہہ کر وہ تعزیز کو اپنے پاس رکھیں گیں لیکن تعزیز کو منہا کی عادت تھی سو وہ ان کے پاس جاتے اتنا رویا کہ اس کی طعیبت ہی خراب ہو گئی تب بی بی جان حد سے زیادہ ڈر گئی تھیں اگر تعزیز خان کو کچھ ہو جاتا ان کے بیٹے نے ان کو معاف نہیں کرنا تھا انہوں نے منہا کو واپس بھیجوا دیا تھا تعزیز خان۔۔۔۔۔۔۔

منہا اس کے بعد سے کچھ مطمئن ہو گئی تھی کہ تعزیز اس کے پاس ہی رہے گا ارتضیٰ خان ہر رات کو آتے تھے اس کے اور تعزیز خان کے پاس وہ وجہ نہیں جانتی تھی ہاں لیکن ان کا اس کے روم میں آنا اسے اچھا لگتا تھا وہ ساری رات اس کے کمرے میں رہتے تھے اور پھر صبح واپس چلے جاتے تھے۔

ان کے درمیان کے حالات نارمل نہیں تھے کبھی کسی بات پر ان کی بحث ہو جاتی۔

ارتضیٰ خان نے ابھی تک حرمین کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا تعزیز ایک سال کا ہونے والا تھا۔

حرمین پچھلے کہیں مہینوں سے کوشش کر رہی تھی ارتضیٰ خان کو خود کی طرف مائل کرنے کی لیکن ناکام ہو رہی تھی کیونکہ وہ اس کی طرف دیکھتے تک نہیں تھے۔

وہ اکتا چکی تھی زندگی شادی سے پہلے والی زندگی سے بھی بدتر ہو چکی تھی وہ ایسے نہیں رہ سکتی تھی مزید اسے کچھ کرنا تھا کچھ کرنا تھا اگر اس کے پاس بھی بچہ آجاتا تو ممکن تھا کہ ارتضیٰ خان اس کی طرف مائل ہو جاتے لیکن وہ تو اس کی طرف دیکھتے تک نہیں تھے اس کے قریب کیسے آتے وہ کہیں دنوں سے کچھ کرنے کا سوچ رہی تھی۔

لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا آج اس کے دماغ میں ایک سوچ آئی تھی اور اس سوچ پر عمل کرتے وہ اج رات کی تیاری کر چکی تھی ارتضیٰ خان کمرے میں آتے تھے رات کو دودھ پیتے تھے یہ ان کی عادت تھی وہ اس دودھ میں

ہی نشہ کی دوائی ملا چکی تھی جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی تھی وہ بھی اب ایسا ہی کرنے والی تھی اس نے دودھ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور خود کچھ سوچتے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

ارتضیٰ خان اپنے دھیان میں چلتے ہوئے روم میں آئے اور بنا دیکھے ہی وہ اس دودھ کے گلاس کو تھام کر لبوں سے لگا چکے تھے۔

سارا گلاس وہ ایک ہی سانس میں ختم کر چکے تھے لیکن گلاس ختم کرتے ہی انہیں چکر سے آئے تھے وہ پیچھے بیڈ پر بیٹھ گئے تھے نجانے اچانک سے کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائے تھے لیکن اٹھنے لگے تو انہیں شدید چکر آیا وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گئے تھے حرمین ڈریسنگ سے نکلی تو خالی گلاس کو دیکھ کر وہ فتح یابی سے مسکرائی تھی۔

اس نے ریڈ کلر کی نائیٹی پہن رکھی تھی اور ایک ادا سے چلتی ہوئی وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں برش کرنے لگی تھی ارتضیٰ خان کا سر اس وقت چکرا رہا تھا وہ بمشکل کھڑے ہوئے تھے اور لڑکھڑاتے ہوئے وہ حرمین تک پہنچے تھے۔

اس کا ہر عضو جیسے سماعت بنا ہوا تھا لب مسکرائے تھے جانتی تھی وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھے ورنہ اس وقت اس منہا کے کمرے میں ہوتے تھے.

"ارتضیٰ۔۔۔" وہ پیچھے مڑی تھی لیکن ارتضیٰ خان نے کچھ کہے بغیر اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لاک کیا تھا شدت سے اس کی سانسوں کو قبضے میں لیتے وہ اس کی سانسوں کے ساتھ کھیلواڑ کرنے لگے تھے حرمین کو کیا چاہیے تھا اس سب کے لیے ہی تو اسنے اتنی محنت کی تھی وہ سکون سے ان کا ساتھ دینے لگی تھی کہیں لمحے وہ اس کے سانسوں کو پیتے رہے تھے اور پھر اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ اس کی گردن پر جھکے تھے حرمین مسلسل مسکرا رہی تھی وہ اب اس کو کھینچ کر بیڈ پر دھکا دیتے اس پر جھکتے ہوئے اس کے رخساروں کو چھونے لگے تھے۔

"منہا جاناں تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔!!!" اس کے رخساروں سے ہوتے وہ اس کے لبوں پر جھکتے چلے گئے تھے جبکہ نشے میں بھی ان کے لبوں

سے منہا کا نام سن کر حرمین جھلس کر رہ گئی تھی وہ حواسوں میں نہ ہوتے ہوئے بھی اسے ہی یاد کر رہے تھے۔

"آج مجھ سے مل لیں دیکھیے گا اسے بھول جائیں گے۔۔۔۔۔" ان کی شرٹ کے بٹن پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولی تو ارتضیٰ خان نے اپنی کالی آنکھیں جو اس وقت نشے کی وجہ سے تقریباً سرخ ہو چکی تھیں اس کے چہرے پر ٹھکائی تھی۔

"مُجھے نشہ ہے منہا کے لبوں کا۔۔۔" وہ حرمین کے لبوں پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے بولے تھے لیکن ان کے حواس اس وقت کنٹرول میں نہیں تھے کچھ دیر میں ہی وہ حرمین کے وجود میں گم ہوتے چلے گئے تھے۔

اوٗر حرمین ہر ایکٹ میں ان کا ساتھ دے رہی تھی وہ ساری رات اس پر جھکے اسے منہا سمجھتے اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتے رہے تھے اور وہ خوشی خوشی ان کا ساتھ دے رہی تھی۔

نجانے کیوں ارتضیٰ خان کو یہ لمس منہا کا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ اس وقت اپنے حواس میں ہوتے تو کچھ سمجھتے اس وقت ان پر وہ نشہ پوری طرح سے اثر کر چکا تھا۔۔۔

حرمین نے جیسے ہی سہی لیکن ان کو پا لیا تھا اب صبح ہونے پر پتہ چلنا تھا کہ ارتضیٰ خان کا ری ایکشن کیا ہو گا وہ ان کے سوتے ہی خود بھی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

آخر جو اسے چاہیئے تھا وہ مل جو گیا تھا اب اور بھلا کیا خواہش باقی تھی اس کی۔

•••••

(حال)

تعزیز خان اور ابر شم اس وقت ہوٹل پہنچ چکے تھے یہاں پارٹی تھی تعزیز خان کا موڈ تو بہت خراب تھا جب سے اس نے حرمین بیگم کو دیکھا تھا تب سے اس کی حالت کافی عجیب سی تھی اس کا بس چلتا تو وہ اس وقت کسی تن تنہا جگہ پر اکیلا بیٹھا ہوتا لیکن ابر شم کو وہ رات کے وقت اکیلے نہیں بھیج سکتا تھا سو وہ خود آیا تھا اس کے ساتھ۔

ابر شم نے اس وقت ریڈ کلر کا پارٹی گاؤن پہن رکھا تھا بالوں کا مکسی جوڑہ بنائے وہ اس وقت کافی پیاری لگ رہی تھی تعزیز خان نے بھی بلیک کلر کا ڈنر سوٹ زیب تن کر رہا تھا چہرے پر سنجیدگی تھی سارا دن اس نے ایک بار بھی

ابر شم سے بات نہیں کی تھی اب بھی خاموشی سے وہ ایک طرف کھڑا تھا اور ابر شم اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔

اور تعزیز خان ایک طرف ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک لیے اسے پی رہا تھا جب ایک لڑکی جس نے کافی بولڈ ڈریسنگ کی ہوئی تھی اور میک اپ سے لبریز چہرہ تھا وہ تعزیز خان کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی جب سے ابر شم اور تعزیز خان آئے تھے وہ تب سے بس تعزیز خان کو دیکھے جا رہی تھی بندہ ہینڈسم تھا اس کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھیں اور اب وہ اس کے پاس چلی آئی تھی۔۔۔

"ہیلو مسٹر ہینڈسم کیا تم میرے ساتھ ڈانس کرو گے وہ دیکھو وہاں ڈانس فلور پر سب لوگ ڈانس کر رہے ہیں تم غالبا اکیلے ہو اور آج میرا بوائے فرینڈ بھی نہیں آیا ہے سو میں تمہیں کمپنی دے سکتی ہوں۔۔۔۔ دیکھو انکارِ مت کرنا

ایک خوبصورت لڑکی خود آفر کر رہی ہے تمہیں انکارِ کرو گے تو پچھتاؤ گے یاد رکھنا یہ بات۔۔۔۔!!!" وہ تعزیز خان کے مذید قریب ہوئی تھی ابر شم کی نظریں تعزیز خان پر ہی تھیں وہ لڑکی جب سے اس کے پاس گئی تھی وہ مسلسل ان پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

نجانے کیوں ایک شدید غصے کی لہر اس کے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔

معا اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا تھا کہ یہ لڑکی کہیں تعزیز خان کی گرل فرینڈ تو نہیں تھی ان کی طرف دیکھتے وہ مسلسل یہ بات سوچے جا رہی تھی۔

جبکہ دوسری طرف تعزیز خان نے پہلے تو کچھ دیر اس لڑکی کو دیکھا اور پھر ابر شم کو جس کی نظریں ان دونوں پر تھیں اوٗر پھِر اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا اوٗر اس نے اس لڑکی کو مسکرا کر دیکھا تھا۔

"یس اتنی خوبصورت لڑکی کو کیسے انکارِ کر سکتا ہوں میں اور ویسے بھی مُجھے آفر تم خوُد کر رہی ہو اس کے بعد تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔!!" وہ اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھام چکا تھا اور اس کا یہ ایکٹ ابر شم رانا کے تن بدن میں اگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

ابر شم اپنے دوستوں سے ایکسکیوز کرتے ایک الگ جگہ پر آگئی تھی لیکن نظریں مسلسل اس پر تھیں۔

"یہ گرل فرینڈ ہی ہو سکتی ہے۔۔۔" وہ اپنے لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے سوچنے لگی تھی تعزیز خان اور وہ لڑکی اب سامنے بنے ڈانس فلور کی طرف چلے گئے تھے اور تعزیز خان نے اس کی بیک پر ہاتھ رکھا تھا اور اس کو اپنے قربت کرتے اس نے ڈانس سٹپ لینے شروع کیے تھے تعزیز خان نے اس لڑکی کو کان میں بتایا تھا کہ ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

"کون دیکھ رہا ہے ہمیں۔۔۔؟؟؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی تھی وہ دونوں سرگوشی میں بات کر رہے تھے اور ابرشم کا پارہ ہائی ہوا تھا آج پہلی بار ابرشم رانا کو اپنے آپ پر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"میری بیوی۔۔۔" تعزیز خان پھر سے اس کے کان میں سرگوشی کر چکا تھا جبکہ وہ لڑکی حیران ہوئی تھی کہ اس کی اگر بیوی تھی تو وہ اکیلا بیٹھا تھا کیوں۔۔۔۔۔۔

"واٹ بیوی لیکن اس کے ہوتے ہوئے اکیلے کیوں تھے تم مجھے یہ تو بتاؤ زرا۔۔۔؟؟؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی تھی۔

"اس سے ناراضگی چل رہی ہے لیکن اب اس کی جیلسی دیکھ کر بہت مزا آرہا ہے مُجھے تم کچھ دیر ایسے ہی ری ایکٹ کرو مُجھے تو امید ہے کہ وہ یہاں ہی نہ آ

جائیں ہمارے پیچھے۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا تو لڑکی نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

ابر شم کی برداشت آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہی تھی اور ایک ویٹر پاس سے گزر رہا تھا جس کے ہاتھوں میں ڈرنکس تھیں جو وہ شاید کسی کو دینے جارہا تھا ابر شم نے بنا سوچے سمجھے ایک ڈرنک اٹھالی تھی اور اسے لبوں سے لگایا تھا پہلے گھونٹ پر ہی اسے عیجب سا محسوس ہوا تھا۔

لیکن اس نے دھیان نہیں دیا تھا بس پیتی رہی تھی اس کا سارا دھیان تو تعزیز خان اور اس لڑکی کی طرف تھا جس پر وہ جھکا ہوا تھا ابر شم کو نجانے کیوں اس لڑکی سے جلن ہو رہی تھی وہ آج کل ویسے بھی الجھی ہوئی تھی اور اب یہ سب کچھ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی لیکن کہیں نہ کہیں وہ تعزیز خان کو لے کر ٹچی ہوتی جارہی تھی۔

اس نے سارا گلاس ختم کر دیا تھا اور اپنے سینے پر ہاتھ باندھے وہ سامنے تعزیز خان کو دیکھنے لگی تھی جو اس لڑکی کو ڈانس سٹپ کے حساب سے گھوم رہا تھا اور یہاں ابر شم کا دھیان بھی گوما تھا کیونکہ وہ جو گلاس پی رہی تھی وہ ایہ سوفٹ ڈرنک کے بجائے ہیوی ڈرگ تھی اور اب اسے ایک دم سے چکر آنے شروع ہو گئے تھے اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا اس کے حواس محتل ہونے لگے تھے اور ڈرگس کا اثر اس پر غائب آیا تھا۔۔۔۔

تعزیز خان کی نظر ابر شم پر پڑی تو وہ بھاگ کر تیز تیز چلتا اس کے قریب آیا تھا اور اس کو گرنے سے پہلے ہی وہ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام چکا تھا سب لوگ اس وقت ڈانس کرنے میں مصروف تھے سو کسی کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا۔۔۔۔

تعزیز خان نے مشکل سے ابر شم کو سنبھالا تھا اور اسے کو لے کر گھر جانے لگا لیکن ابر شم مسلسل ہل رہی تھی یعنی نشہ اس پر مکمل اثر کر رہا تھا تعزیز خان کی نظر اس گلاس پر پڑ چکی تھی جسے ابر شم نے تھوڑی دیر پہلے پیا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ میڈم ڈرنک کر چکی تھیں۔۔۔۔

اور اب ایسے میں اسے باہر لے کر جانا اس کے خاصا مشکل تھا اس نے کچھ سوچتے ویٹر کو بلوا کر ایک روم کی کیز لی تھیں اور ابر شم کو اپنی بانہوں میں بھرے وہ اس کمرے کی طرف چلا گیا تھا ابر شم اس کی گردن میں ہاتھ ڈال چکی تھی وہ پوری طرح سے نشے میں جھول رہی تھی لیکن وہ بار بار اپنے ہاتھوں سے تعزیز خان کی بیرڈ سہلاتے ہوئے اسے خود کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان جانتا تھا کہ وہ اگر ہوش میں ہوتی تو اسے خوُد کے قریب بھی نہیں آنے دیتی ٹچ تو دور کی بات تھی لیکن مسلہ یہ تھا کہ وہ اس وقت اپنے سینسز میں نہیں تھی وہ اس کے ساتھ چپک رہی تھی وہ مشکل سے روم کا دروازہ کھول چکا تھا۔۔۔۔

وہ بہت مشکل سے اس کے نشے سے جھولتے وجود کو روم میں لانے میں کامیاب ہو پایا تھا وہ ڈرنک کر چکی تھی شاید جسے وہ سوفٹ ڈرنک کا گلاس سمجھے تھام کر کھڑی تھی وہ کوئی سوفٹ ڈرنک نہیں وائن تھی جس کا پورا گلاس وہ ایک ہی سانس میں پی چکی تھی تبھی اب نشے سے اس کا برا تھا وہ خود تو عجیب و غریب حرکتیں کر رہی تھی اوُر تعزیز خان اسے سنبھالنے میں ہلکان ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔

بہت مشکل سے وہ اس کے رعنائیاں بکھیرتے وجود سے نگاہیں چرائے اس کو بیڈ پر لٹائے واپس پلٹنے لگا تھا وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالتے ہوئے اپنے نازک لبوں کو اس کے عنابی لبوں میں پیوست کر گئی تھی۔۔۔

ایک زبردست جھٹکا تھا تعزیز خان ابر شم رانا اوَر ایسی بے اختیاری۔۔۔۔

وہ شاید یقین نہیں کر پایا تھا کہاں وہ درمیان میں کشن کر ایک باڈر بنا کر سوتی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں آئے وہ اسے خود کو چھونے نہیں دیتی تھی کہنے کو تو وہ اس کی بیوی تھی لیکن یہ بھی ان کی کنٹریکٹ میرج تھی۔۔۔۔

لیکن ابر شم کی حرکت پر وہ دم سادھ اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔وہ صبح بھی ایسے ہی بے اختیار ہوئی تھی چلو صبح تو اس نے خوَد اسے فورس کیا تھا کیونکہ اسے صبح صبح اپنی پیاری سی بیوی کی ایک کس چاہیے تھی لیکن۔۔۔۔۔

وہ بہت نرمی سے اس کے عنابی ہونٹوں پر اپنی شدتیں لوٹاتے ہوئے اس کی گردن میں باہیں ڈالے تعزیز خان کی مشکل میں کہیں گنا اضافہ کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کے قریب آچکی تھی وہ اس کی بیوی تھی وہ اس پر تمام حقوق رکھتا تھا وہ مرد تھا وہ بہک سکتا تھا اس بات سے بے خبر وہ اس کے قریب ہو چکی تھی۔۔۔۔

شاید نشے میں وہ اپنے دماغ کی نہیں بلکہ اپنے دل کی سن رہی تھی اور اس وقت جو وہ کر رہی تھی اگر ہوش میں ہوتی تو یقیناً بے ہوش ہو چکی ہوتی اس حرکت کے بعد۔۔۔۔

نرمی سے اس نے اپنے لب اس کے لبوں سے الگ کیے تھے تعزیز خان نے اسے جھٹکا نہیں تھا وہ جو کرنا چاہا رہی تھی اسے کرنے دیا تھا۔۔۔

"کیوں چپک رہے تھے تم اس بھوتنی کے ساتھ

۔۔۔۔۔۔؟؟؟"وہ نشے سے تقریبا سرخ ہو چکی آنکھیں اس کی گہری کالی آنکھوں میں ڈالے اس سے سوال کرتی اس کو دوسرا جھٹکا دے گئی تھی۔۔۔۔

"کون بھوتنی۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی بات سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔

"جس کی کمر میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا جس کی گردن کو چھو رہے تھے جس کے ساتھ ڈانس فلور پر جھوم رہے تھے اس چڑیل کی بات کر رہی ہوں میں۔۔۔۔۔!!!!"وہ اس کی گردن پر لب رکھتی ہوئی بولی تھی وہ شاید واقعی

اپنے حواسوں میں نہیں تھی ورنہ ایسی حرکت ابر شم رانامر کر بھی نہیں کرتی وہ اس کی گردن کو چوم رہی تھی یہ تیسرا جھٹکا لگا تھا تعزیز خان کو۔۔۔۔۔

"آپ کو برا لگا میم میرا اس کے قریب جانا اس کو ٹچ کرنا بتلایئے مجھے۔۔۔۔۔!؟؟؟"وہ اس کو پیچھے بیڈ پر لٹا چکا تھا لیکن وہ پھر اٹھتی اس کے ساتھ چمٹی تھی۔۔۔۔شاید وہ نشے میں تھی تو وہ اس کے نازک لبوں سے کچھ اگلوانے چاہتا تھا۔۔۔۔

"بات اچھا یا برا لگنے کی نہیں ہے۔۔۔۔۔"اس کی گردن پر اپنے دانتوں سے کاٹی ہوئی وہ شاید بات کو پلٹ رہی تھی وہ نشے میں اپنے جزبات اس پر عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"اوور ریئلی تو پھر آپ کو کیا پرو بلم ہے میم جس کو ٹچ کروں جس کے بھی قریب جاؤں اؤر ویسے بھی آپ تو کسی اور کو پسند کرتی ہیں اس کے لیے اپنی گرینی سے جھوٹ بولا آپ نے اؤر اس کے لیے مجھ سے شادی کی آپ نے سوری شادی نہیں کنٹریکٹ میرج۔۔۔۔۔!!!" پارٹی گاؤن میں ملبوس وہ اپنے رعنائیاں بکھیرتے وجود سے تعزیز خان کو پاگل کرنے کے در پر تھی۔۔۔۔

جسکا کافرنٹ نیگ کافی ڈیپ تھا اس سے نظر آتے اس کے جسمانی نشب و فراز تعزیز خان خود پر کنٹرول کھو رہا تھا۔۔۔

"ہاں کرتی ہوں لیکن تمہیں کسی کو ایسے ٹچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!!!" وہ منہ بنا گئی تھی۔۔۔

اور تعزیز خان اسے دیکھتا رہ گیا تھا پھر کچھ سوچتا اس کے کپکپاتے لبوں پر جھکتے وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں الجھا گیا تھا۔۔۔

انداز شدت لیے ہوئے تھا۔۔۔

ابر شم رانا نے اسے دور جھٹکنے کے بجائے اس کا ساتھ دیا تھا یہ چوتھا جھٹکا لگا تھا تعزیز خان۔۔۔۔

اوٗر پھر وہ سب بھولتا چلا گیا تھا جو ان کے درمیان طے ہوٗا تھا نشے میں ابر شم تھی لیکن اپنے حواس اس کے بدن کی دلکشیاں دیکھتا وہ کھو چکا تھا۔۔۔۔

اوٗر اسے پیچھے گرائے وہ اس پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن صرف چند پل کے لیے وہ نشے میں تھی تعزیز خان نہیں وہ کبھی ایسے اسے خوُد سے متنفر نہیں کر سکتا تھا اگر وہ اتنی جلدی اس کا بھروسہ کھو دیتا تو آگے کیسے سب کچھ سٹ کر پاتا۔۔۔۔۔

اس نے بہت مشکل سے اس کے وجود سے نگاہیں چرائی تھیں وہ یہ سب کچھ اس کے ہوش و حواس میں کرنے کا خواہاں تھا ورنہ وہ کبھی ابر شم کا اعتماد نہیں جیت نہیں پاتا جو جتنا بھی بہت ضروری تھا وہ جانتا تھا وہ جلیس ہو رہی تھی اسے اس لڑکی کے نزدیک دیکھ کر اوُر اب اس کی بے اختیاری پر بھی تعزیز خان کے دل میں گدگدی ہوئی تھی۔۔

وہ اس کو سیدھا کرتا تھوڑا سا پیچھے ہوا تھا لیکن ابر شم نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ اس وقت ایسی کنڈیشن میں تھی کہ اسے لے کر جانا بھی بہت مشکل تھا اوُر اگر گرینی دیکھ لیتی تو نہیں وہ یہ رسک نہیں لے سکتا تھا اسے کچھ بھی

کر کے ابر شم کو ہوش میں لانا تھا کہ وہ کم سے کم اسے گھر تو لے کر جا سکے اوٗر اب تو رات بھی کافی ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

.....

(ماضی)

ساری رات منہا نے جاگ کر گزر دی تھی اتنے عرصے میں یہ پہلی بار تھا کہ ارتضیٰ خان ان کے کمرے میں نہیں آئے تھے نجانے کیا بات تھی ورنہ وہ ہر روز تعزیز خان سے ملنے ضرور آتے تھے مگر آج نہیں آئے تھے اس کی ساری رات بے چین گزری تھی اور اب صبح صبحِ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا جیسے بخار ہو رہا ہو اوٗر تعزیز خان بھی روتے روتے سو یا تھا اسے بھی باپ کے لمس کی عادت ہو چلی تھی۔

اس نے بہت مشکل سے اسے فیڈ کروا کر سلایا تھا وہ اب بڑا ہو رہا تھا آساتھ ساتھ اس نے بولنا بھی شروع کر دیا تھا اپنی توتلی زبان میں وہ جب مما کہتا منہا کو ایک سکون کی لہر اپنے وجود میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوتی۔۔۔

ابھی بھی وہ اسے سینے میں بھینچتے ہوئے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اب تو فجر کی اذان بھی ہونے والی تھی لیکن نظریں ابھی تک ارتضیٰ خان کی راہ دیکھ رہی تھیں اچانک اسے اپنے بھائی کی یاد آئی۔

وہ ایک بار بھی ان سے نہیں مل پائی تھی اور اگر وہ نہیں گئی تھی تو آئے وہ بھی نہیں تھے اپنے بھائی کو یاد کرتے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اب شادی کروانے کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ اپنے گھر والوں کو ہی بھول جائے ایک بار تو آنا چاہیے تھا بھائی کو اس سے ملنے لیکن وہ نہیں آئے۔

منہا دل ہی دل میں ان سے ناراض ہو چکی تھی لیکن حقیقت سے بے خبر تھی کہ وہ بچارے کتنی بار آئے لیکن کسی نے انہیں منہا سے ملنے نہیں دیا عجیب قسمت پائی تھی دونوں بھائی بہن نہیں۔

اس نے تعزیز کو بیڈ پر لٹایا اور خود وضو کر کے تہجد کی نماز ادا کی کافی دیر تک وہ عبادات میں مشغول رہی تھی جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے ہی پھر فجر کی اذان ہوئی تو نماز ادا کر کے واپس بیڈ کی طرف گئی اب تو امید ہو گئی تھی کہ ارتضیٰ خان نہیں آئیں گے نجانے کیوں اس کا دل جیسے کسی نے مٹھیوں میں جکڑا ہوا تھا دل کی حالت بہت عجیب تھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا ہے اس نے بمشکل اپنی آنکھیں بند کرتے سونے کی کوشش کی لیکن نیند کوسوں دور تھی۔۔

•••••

ارتضیٰ خان اس واقعے کے بعد حرمین سے مکمل متنفر ہو چکے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس دودھ میں حرمین نے نشہ آور دوائی ملائی تھی وہ انہیں پانے کے لیے اس حد تک چلی گئی جبکہ حرمین نے ان کے سامنے مکمل لاتعلقی کا اظہار کیا تھا کہ اسے کچھ پتہ نہیں جبکہ وہ یہاں تک کہہ چکی تھی کہ ارتضیٰ آپ نے میرے ساتھ زبردستی کی ہے وہ مان ہی نہیں سکتے تھے کہ وہ اس کے قریب جاسکتے تھے اپنی مرضی۔

اس واقعے کو کافی عرصہ ہو چکا تھا ہاں لیکن حرمین کے امید سے ہونے کی خبر نے حویلی میں خوشی پھیلا دی تھی۔۔

تب سے منہا کو انجانا سا خوف محسوس ہو رہا تھا کیونکہ پہلے بھی اس حویلی میں اس کی اتنی اہمیت نہیں تھی جتنی حرمین کی تھی اب تو وہ ماں بننے جا رہی تھی

کیا اس کی گود سے بچہ ہو جانے کے بعد ارتضیٰ خان بھی بدل جائیں گے یہ ڈر ان کے اندر ڈنڈی مارے لگا تھا۔

پرنگنسی میں سبھی اس کا خیال رکھ رہے تھے لیکن ارتضیٰ خان اس کی طرف دیکھتے تک نہیں تھے یہ بات اس سے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

جب ارتضیٰ خان نے ان کے ماں بننے کی خبر سنی وہ خاموشی سے باہر نکل گئے تھے اسے ایک لفظ تک نہیں کہا جبکہ منہا کے وقت وہ کیسے خوشی سے پاگل ہو رہے تھے۔

لیکن اس کی باری میں اس کو جھوٹے منہ مبارک باد بھی نہیں دی کیا وہ ان کی بیوی نہیں کیا وہ ان کے بچے کی ماں نہیں بننے جا رہی تھی۔

اس وقت وہ بہت غصے میں تھی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی فرحین جس کی گود میں اس کا دو مہینوں کا بیٹا زرانیل تھا وہ باہر حرمین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

--

"آپی آپ پریشان مت ہوں آپ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے اوٗر اب یہ سب کچھ ایسے تو آپ اوٗر بیمار ہو جائیں گی۔۔۔۔" وہ پریشانی سے بہن کی پیٹھ دیکتھے ہوئے بولی تھی جس پر حرمین نے بہن کو دیکھا تھا وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش تھی اسے شوہر کو پیار مل رہا تھا وہ کیسے اس کا درد سمجھتی۔۔۔۔۔۔

یہ تو جس پر بیتے وہی بہتر بتا سکتا ہے کہ کیا گزرتی ہے یہ آپ کے سامنے بیٹھا وجود جسے آپ دیوانوں کی طرح چاہیں وہ آپ کی طرف دیکھے تک نہیں دل کٹ کر رہ جاتا ہے تب۔

"فرحین تم نہیں سمجھ سکتی اس وقت میرے دل کی حالت کیا ہو رہی ہے ارتضیٰ خان کو کیوں میرا پیار نظر نہیں آتا ہے کیوں وہ مجھ سے ویسی محبت نہیں کرتے ہیں جیسی اس منہا سے کرتیں ہیں میں بھی تو اس کی طرح ان کی بیوی ہوں اس کی طرح خوبصورت ہوں پھر وہی کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔۔میں۔۔۔۔کیوں نہیں نہیں۔۔۔۔"وہ چیخی تھی فرحین کی گود میں موجود زرانیل ان کی اونچی آواز سن کر سہم کر رونے لگ گیا تھا فرحین نے جلدی سے اس کی پیٹھ سہلائی تھی۔

"آپی آپ اب زیادتی کر رہی ہیں آپ کیسے بھول گئی ہیں کہ ارتضیٰ بھائی اس لڑکی سے محبت کرتے ہیں اور محبت صرف ایک ہی انسان سے ہوتی ہے انہیں اس سے ہے آپ سے نہیں۔۔۔۔!!!"وہ نرمی سے بولی تھی لیکن اس کی یہ بات حرمین کے مانو سر پر لگی تھی۔۔۔۔۔۔

"تو میں بھی تو بیوی ہوں دیکھتی ہوں کیسے رہتی ہے وہ ارتضیٰ خان کی بیوی اور فرحین تم میری بہن ہو تمہیں میرا ساتھ دینا چاہیے۔۔۔"وہ آرام سے اس کے پاس بیٹھ گئی تھی فرحین نے ایک نظر بہن کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر اس خوشی کی خبر سے کچھ سکون تو پھیلا تھا لیکن اس پریڈ میں انہیں اپنے شوہر کے پیار اس کی توجہ کی ضرورت تھی۔

"آپی میں ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔!!!"وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی جس پر حرمین کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"اچھا آپی میں آپ کے لیے دودھ بھیجواتی ہوں آپ نے وہ پینا ہے آپکے لیے اچھا رہے گا اور اپنا خیال رکھیں کوئی الٹی سیدھی بات سوچنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو بے بی پر برا اثر پڑے گا۔۔۔"وہ زرانیل خان کو

سنبھالتے ہوئے روم سے نکل گئی تھی جبکہ پیچھے حرمین نے بیڈ کروان سے ٹیک لگائی تھی۔

.....

ارتضیٰ خان روم میں آئے تو وہ ابھی تک بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی وہ ایک نظر اس پر ڈالے باتھ روم جاتے شاور لے کر ڈریس چینج کرتے واپس روم میں آئے تھے اور اپنے بال بنا کر خود پر پرفیوم سپرے کرتے وہ روم سے نکلنے لگے کہ حرمین کی آواز نے ان کے قدم جکڑ لیے تھے۔

"ارتضیٰ آپ کو نہیں لگتا ہے اب آپ کو میرے ساتھ رہنا چاہیے ایسی کنڈیشن میں منہا کو تو بیڈ سے اترنے بھی نہیں دیتے تھے آپ اور یہ بھی آپ کا ہی بچہ ہے آپ کے وجود کا حصّہ تو آپ کیوں اس سے غافل ہو رہے

ہیں اس کے ساتھ بھی ویسا ہی رشتہ ہے جیسا منہا کے بیٹے کے ساتھ ہے۔۔۔!!!" وہ زور سے چیخی تھیں دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر وہ اپنے دل کا غبار نکالے۔۔۔

"پہلی بات منہا سے خود کا مقابلہ مت کرو حرمین وہ اور تم ایک نہیں میری نظروں میں جو اس کی اہمیت ہے وہ تمہاری کبھی نہیں ہو سکتی ہے آؤ دوسری بات اس بچے سے میرا تعلق ہے کیونکہ یہ میرا خون ہے لیکن جب تک یہ تمہاری کوک میں رہے گا میں تب تک کچھ نہیں کروں گا۔۔۔۔" انہوں نے کچھ نہیں کروں گا پر خاصا زور دیا تھا جبکہ حرمین سلگ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

"کیسے نہ کروں اس کے ساتھ خود کا مقابلہ وہ عام سی لڑکی پہلے میرے حق پر ڈاکا ڈال گئی اور اب میرے بچے کے حق پر بھی۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھ کر ارتضیٰ خان کے مقابل آچکی تھی۔

"کس نے کس کے حق پر ڈاکا ڈالا ہے یہ تم بہتر جانتی ہو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں اور دوسری بات یہ کہ میری منہا کے بارے میں ایک لفظ مت کہنا سمجھی تم۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وران کرنے لگے تھے۔

"کیوں نہ کروں میں آخر ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے مجھ سے زیادہ ادائیں دکھاتی ہے وہ آپ کو اور ویسے بھی اس درجے کی لڑکیوں کو ایسے ہی گن آتے ہیں مردوں کو الجھانے کے۔۔۔" حسد اور رقابت میں وہ جیسے اس وقت اندھی ہو چکی تھی جو سوچے سمجھے بنا بول رہی تھی لیکن ارتضیٰ خان کا پارہ ہائی ہوا تھا وہ ان کی منہا کے بارے میں ایسے بول رہی تھی۔

اگر وہ اس وقت ایسی کنڈیشن میں نہیں ہوتی تو یقیناً اب تک ارتضیٰ خان کا ہاتھ اٹھ چکا ہوتا اس پر لیکن وہ خاموش کھڑے تھے تو اس وجہ سے وہ ایسی کنڈیشن میں نہیں تھی۔

"حرمین میں اس وقت اگر لحاظ کر رہا ہوں تو تمہاری طعیبت کا مجھے مجبور مت کرو کوئی سخت قدم اٹھانے پر۔۔۔" وہ بولتے باہر نکلنے والے تھے کہ حرمین ان کے سامنے آئی تھی وہ ٹھٹک کر رکے تھے۔

"آپ کو اب میرے ساتھ رہنا چاہیے ارتضیٰ ایسی کنڈیشن میں بیوی کو شوہر کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر رات کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔" وہ کچھ سوچتے دھیمے سے نرمی لیے بولی تھی انہیں ناراض نہیں کرنا تھا اس نے ایسے وقت میں۔

"حرمین میں تھوری دیر تک آجاؤں گا تم ریسٹ کرو۔" وہ اس پر مزید غصہ نہیں کر سکے کیونکہ اس کی طعیبت کا خیال کر رہے تھے شاید لیکن اس کی بات ان کے وجودِ کو سلگا چکی تھی اگر وہ اس وقت پر نگنٹ نہیں ہوتی تو ایک آدھ تھپڑ تو وہ کھا چکی ہوتی ان سے۔

وہ چلے گئے تھے لیکن حرمین سلگ رہی تھی وہ اسے ایسی کنڈیشن میں بھی چھوڑ کر چلے گئے تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر لے خوُد کے ساتھ۔۔۔۔۔

اس نے اپنا فون نکال کر کسی کو کال کی تھی جو اٹھا بھی لی گئی تھی۔

•••••

(حال)

اس نے کچھ سوچتے فون نکال کر گرینی کو میسج کیا تھا کہ وہ ان لوگوں کا انتظار نہ کریں وہ لوگ لیٹ ہو جائیں گے سو وہ آرام سے سو جائیں اس کا میسج پڑھتے گرینی جو ان کے انتظارِ میں لاونج میں ٹہل رہی تھیں وہ اب اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

تعزیز خان نے ان کو انفارم کر کے سیل فون واپس جیب میں رکھتے ابر شم کو دیکھا تھا جو اسے اپنی گرے گرین آنکھوں سے گھور رہی تھی۔

"کسی میسج کیا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟" وہ اوپر کو ہوتی اس کے کوٹ کا کالر تھام چکی تھی انداز تفتیش کرنے والا تھا تعزیز خان نے ائیبرو اچکاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو اب پھر سے اس کے قریب آچکی تھی اور ایک نظر اپنے کوٹ کے کلر کو جو اس کے ہاتھوں میں قید تھا۔۔۔

"آپ سے مطلب۔۔۔۔اور پلیز اپنے سینسز میں واپس لوٹ آئیں ہم لوگ لیٹ ہو رہے ہیں اگر میں نے آپ کو ہاتھ لگایا تو وہ کو بہت مشکل ہو گئی۔۔۔"وہ اس کے قریب ہوئی تو وہ بدک کر پیچھے ہوا تھا وہ نشے میں کافی عجیب و غریب حرکتیں کر رہی تھی تعزیز خان نے اس کی طرف دیکھتے دانت کلچلاتے ہوئے اس کے حسین سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔

"اگر آپ اس وقت اپنے حواس میں ہوتی تو اس قدر قریب نہیں ہوتی میرے لیکن خیر آپ ڈرنک کر چکی ہیں اب کیسے جائیں گے ہم گھر۔۔۔۔"وہ اس پر جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ہوئے بولا تھا جبکہ ابر شم کو اس کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ تو بس اس کو دیکھے جا رہی تھی اور پھر وہ کچھ سوچتے اس کے قریب ہوتے اس

کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی تعزیز خان کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا وہ ایسی بے اختیاریاں آخر کیوں کر کر رہی تھی۔

"میم۔۔۔۔" وہ مشکل سے بولا پایا تھا وہ تو نشے میں دھت پوری طرح سے اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہی تھی تعزیز خان لب بھینچتے ہوئے اس کے لبوں کے لمس کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔۔

پھر کچھ سوچتے اس نے ابر شم کو نرمی سے خود سے الگ کرتے نیچے وٹیر کو کال کرتے اسے لیموں پانی لانے کا تھا کیونکہ اس وقت ابر شم کا نشہ بھی تو اتارنا تھا کسی طرح سے سو وہ کچھ سوچتے ہوئے اس کے لیموں پانی منگوا چکا تھا۔

"گھر نہیں جانا ہے آپ نے۔۔۔؟؟؟" وہ اسکو جھولتے دیکھ کر وہ پوچھنے لگا تھا ابر شم کی آنکھیں اب سرخ ہو چکی تھی جن میں تعزیز خان کو اپنا عکس دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

"جانا ہے تم لے چلو نہ مجھے۔۔۔" وہ اس کی گردن میں منہ دیئے اس سے بولی تھی لیکن دروازے پر دستک ہوئی تو تعزیز خان ابر شم کو خود سے الگ کرتا دروازہ کھول کر ویٹر سے پانی لے چکا تھا اور اسے لے کر وہ ابر شم کے پاس آیا تھا جو اب بیڈ سے اتر چکی تھی اس کی میکسی اس کے کندھوں سے نیچے کسکی ہوئی تھی کیونکہ اس کی بیک پر لگی ہوئی پنز اب لوز ہو چکی تھیں تعزیز خان کے لیے اس وقت خود کو کنٹرول کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

تعزیز خان نے گلاس تھامے اس کو اپنے حصارِ میں لیا اور اسے لیے صوفے پر بیٹھا تھا اور پھر اسے وہ زبردستی ہی سہی سارا پانی پلایا تھا کچھ بہتری تو ہوئی

تھی لیکن وہ ابھی بھی نشے میں تھی تعزیز خان نے کچھ سوچتے ہوئے اپنا کوٹ آتار کر ابر شم کو پہنایا تھا جس کی وجہ سے اس کا اوپری حصہ کور ہو گیا تھا اور پھِر وہ اسے بانہوں میں بھرتے پارکنگ میں آیا تھا وہ تو ہوش میں نہیں آرہی تھی اب وہ ساری رات ہوٹل میں تو نہیں رک سکتے تھے۔۔۔

پارٹی ابھی بھی جاری تھی میوزک کا شور یہاں بھی سنائی دے رہا تھا لیکن وہ اگنور کرتا ابر شم کو سیٹ پت بیٹھائے خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تھا اور انگیشن میں چابی ڈالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ وقتاً فوقتاً ابر شم کو دیکھ رہا تھا جو اب سر ہلا رہی تھی نشے کا اثر ابھی بھی تھا وہ ابھی بھی جھول رہی تھی پھر اچانک اسے کیا ہوا کہ وہ تعزیز خان کا کوٹ آتار اس کی گود میں پھینک چکی تھی شاید وہ ایزی فیل نہیں کر رہی تھی تعزیز خان نے اپنا کوٹ بیک سیٹ پر رکھا تھا اور ایک نظر اسے دیکھتے گاڑی کا موڑ کاٹا تھا۔۔۔

ابر شم اب نیند میں جانے لگی تھی سو تعزیز خان نے اس کے سیٹ پیچھے کرتے اسے آرام سے لٹایا تھا تا کہ وہ سو جائے یہ اچھا تھا ورنہ جیسی حرکتیں وہ کر رہی تھیں اس کے لیے بہت مشکل ہوتا اسے روم تک لے کر جانا۔۔۔

وہ پر سکون ہوئی تو تعزیز خان نے بھی فوکس ڈرائیونگ کی طرف کیا تھا اور پھر آدھے گھنٹے کے بعد وہ رانا مینشن کے کار پورچ میں موجود تھے۔

تعزیز خان نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا اور پھر اپنی بیرڈ سہلائی تھی اسے اندر تو لے کر جانا ہی تھا اور وہ نیند میں تھی اس وقت کافی رات ہو چکی تھی یقیناً سارے میڈز اس وقت سرونٹ کوارٹرز میں چلے گئے ہوئے تھے سو وہ ابر شم کو بانہوں میں بھرتے ہوئے اندر لے آیا تھا۔۔۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ابر شم کو اوپر اس کے کمرے میں لے گیا تھا وہ بے خبر سو رہی تھی تعزیز خان جانتا تھا کہ وہ صبح اسے اٹھے گی تو اسے کچھ یاد نہیں ہو گا کہ وہ نشے میں تعزیز خان کے لبوں کو بے باکی سے چوم چکی تھی نہ صرف اس کے لبوں کو بلکہ وہ تو اس کی گردن پر بھی اپنے لمس کا نشان چھوڑ چکی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اس کا گاؤن کافی ہیوی تھا وہ چاہتا تھا کہ ابر شم اٹھ کر چینج کر لے ویسے تو یہ کام وہ خود بھی کر سکتا تھا لیکن ابھی تک ان کے درمیان ایسا رشتہ نہیں بنا تھا اور اگر صبح اٹھ کر وہ خود کو کسی دوسرے کپڑوں میں دیکھتی تو تعزیز خان کی خیر نہیں تھی۔۔

۔

سو وہ ایک نظر اسے دیکھتے اس کے گاؤن کی سٹرپ ٹھیک کرتے اس پر کمفٹر ٹھیک کرتا باتھ روم میں چلا گیا تھا آج کا دن اگر کچھ تلخ باتیں سامنے لایا تھا تو یہ سائیڈ اچھی تھی ابر شم کی جلیسی کو سوچتے اس کے عنابی لب مسکرائے تھے۔

"افففف مان لیں آپ اتنے ہینڈسم بندے سے پیار ہو چلا ہے آپ کو یہ الگ بات ہے کہ اس بات کو آپ ماننے سے انکار کرتی ہے شاید کل صبح بھی مکر جائیں لیکن نہیں میرے پاس پروف ہے جب آپ مجھے کس رہی تھیں تب کا لیکن وہ آپ کو تب دکھاؤں گا جب اس کی ضرورت محسوس ہو گی۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے شاور لیتے خود سے ہی باتیں کیے جا رہا تھا۔

شاور لیتے وہ ٹاؤل لپٹ کر باہر نکلا تھا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو بلیک کلر کے ٹروزار میں تھا سینے پر پانی کے قطرے تھے اور بالوں سے بھی پانی کے قطرے گر رہے تھے۔۔۔

وہ بالوں میں برش کرتے اپنے اوپر پرفیوم چھڑکتے ہوئے چلتا بیڈ تک آیا تھا۔۔۔۔

وہ اس سوچ میں گم تھا کہ وہ کیا کرے کیا ابر شم کے ساتھ سوے یا صوفے پر کل کا واقع وہ بھولا نہیں تھا اور پھِر صبحِ والا ابر شم کا رہ ایکشن اس کی نظروں کے سامنے آیا تھا۔۔۔۔

لیکن جب اسے کل کی ابر شم کی باتیں یاد آئی تو وہ تکیہ اٹھانے کے لیے جھکا تھا تا کہ وہ صوفے پر سو سکے لیکن برا ہو ا اس کے ساتھ نو عین اسی وقت

ابر شم نے کروٹ بدلی تھی اور وہ اس پر جھکا ہوا تھا تو ابر شم اس سے ٹکرائی تھی وہ جو خیالوں میں گم تھا گرنے سے خود کو روک نہیں سکا تھا اور وہ ابر شم کے اوپر آ گرا تھا۔۔۔۔

اب سچویشن یہ تھی کہ وہ ابر شم کے اوپر گرا پڑا تھا جبکہ وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔۔ابر شم کی یہ حرکت تعزیز خان کی ہارٹ بیٹ فاسٹ کر گئی تھی وہ اس کی خوشبو کا محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

رات کے اس پہر اس کے نذدیک وہ بہکنے لگا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے وہ ابر شم پر سے ہٹتے ہوئے تکیہ اٹھا کر صوفے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔

اب وہ اپنی بات پر پکا رہنے والا تھا کہ اب ابر شم خوُد اس کی طرف آئے گی وہ نہیں اس کے لئے چاہے اسے کتنا ہی انتظارِ کیوں نہ کرنا پڑتا ویسے جیسی

ابر شم کی حرکتیں تھیں اس سے تو یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ بہت جلد ممکن ہونے والا تھا۔

تعزیز خان کو مال میں ہوا واقع یاد آیا تھا وہ چاہتا تو ابر شم کو ان لوگوں کے بارے میں سب کچھ بتا سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا اس نے ابر شم کا تعارف کروانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا کیونکہ اس کے نزدیک وہ لوگ اتنی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔۔۔۔

وہ لوگ جو کچھ کر چکے تھے اس کے بعد یہ اس کے بہت مشکل تھا کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ نارمل بیہیو کرتا جبکہ وہ ایسا کبھی کر نہیں سکتا تھا وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔

••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 48

.....

ضرغام خان بی بی جان کے کمرے میں آ چکا تھا شمس خان اور وہ دونوں جیسے اس کے انتظار میں ہی تھے وہ اندر داخل ہوا تو وہ ان کی شکل دیکھ کر پریشان ہوا تھا کیونکہ صبح وہ شمس خان پر واضح کر گیا تھا کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا اور اب بی بی جان کے تاثرات سے یہ لگ رہا تھا کہ وہ اس حوالے سے ہی بات کرنے والی ہیں۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔" اس نے احتراماً سلام کیا تھا جس پر ان دونوں نے جواب دیتے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ ان ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"ضرغام خان ہم یہ کیا سن رہے ہیں آپ نے شادی سے انکارِ کر دیا ہے کیوں وجہ بتائیں گے آپ کیونکہ یہ رپورٹ تو اب سامنے آئی ہے آپ تو صبح ہی انکارِ کر گئے تھے اپنے دادا جان کو۔۔؟؟؟"بی بی سنجیدگی سے بولی تھیں جس پر ضرغام خان نے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

"جی میں انکارِ کر چکا ہوں کیونکہ میں دوسری شادی نہیں کرنا چاہتا ہوں نہ آج نہ کل اور نہ ہی کبھی باقی زندگی میں میں دوسری شادی کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے جواب دینے لگا تھا کیونکہ یہ تو طے تھا کہ وہ اب دوسری شادی کسی کی بھی وجہ سے نہیں کرنے والا تھا اپنی ماں کی طرف سے اسے تھوڑا بہت تھا کہ وہ واویلا کریں گی لیکن وہ سب سنبھال لے گا اتنا تو اسے خود پر بھروسہ تھا۔

"کیا پہلی بیوی کے لیے دل میں محبت جاگ گئی ہے یا پھر اس کو بے قصور جان کر اب آپ دوسری شادی نہیں کرنا چاہتے ہیں صحیح سے جواب دیں ہمیں۔۔۔!!!" اب کی بار شمس خان بولے تھے۔

"داداجان ارشک میری بیوی ہے اور ہاں میں مانتا ہوں کہ اس کے ساتھ میں نے بہت برا کیا ہے لیکن ابھی تک پورا سچ ہمارے سامنے نہیں آیا ہے اور نہ ہی اصلی قتل تو ایسے میں ہم یہ کیسے مان سکتے ہیں کہ قاتل ہماری حویلی کا ہی کوئی بندہ ہے مجھے بہت کچھ شک ہو رہا ہے ابھی نہیں بتا سکتا ہوں آپ لوگوں کو لیکن یہ واضح کر رہا ہوں کہ دوسری شادی میں نہیں کروں گا۔۔۔۔!!!" وہ دوٹوک انداز میں بولا تو بی جان اور شمس خان نے پوتے کو بغور دیکھا تھا اس کا انداز انہیں بہت کچھ بیان کر رہا تھا۔

"نجانے کون ہے جس نے ہمارے بیٹے کی جان لی ہے ایک بار وہ انسان ہمارے سامنے آجائے اسے بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے ہم۔۔۔۔"بی بی جان غصے سے پھنکاری تھیں جب کہ یہی حال شمس خان اور ضرغام خان کا بھی تھا وہ بھی اصلی قاتل کو چھوڑنے والے نہیں تھے۔۔۔۔۔

"میں نے تو بہت سوچا ہے لیکن حویلی کے سارے ملازمین بھی پرانے اور بھروسے والے ہیں پھر ایسی حرکت کون اور کیوں کر کر سکتا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے۔۔۔!!!"ضرغام خان پریشانی سے بولا تھا۔

"وہ جو کوئی بھی ہے کافی ہوشیار ہے اس نے سارا کام بہت ہوشیاری سے کیا ہے ہمارا دھیان عباد کی طرف کروا کر وہ خود ہماری نظروں سے بچا ہوا ہے لیکن کب تک۔۔۔۔؟!؟"شمس خان بھی غصے سے بولے تھے جبکہ ان کے

روم کے باہر کھڑے انسان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا اب یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا کہ جب سب کے سامنے سچ آنا تھا تو کیا ہونا تھا۔

ضرغام خان مزید ان کے ساتھ کچھ مسائل پر بات کرتے واپس اپنے روم میں چلا گیا تھا۔

.....

(ماضی)

"ارے آج ہمیں کیسے یاد کیا تم نے۔۔۔" وہ اس کا وہی کزن تھا جس کو وہ ٹھکرا چکی تھی لیکن اب اس کی ضرورت تھی تو کسی طرح وہ اس سے رابطہ کر رہی تھی کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا ایسا جو اس کے کام آتا۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے۔۔۔۔"وہ جانتی تھی وہ آج بھی اس سے محبت کرتا ہے اس کی خاطر کچھ بھی کرے گا ویسے بھی محبت کم ہو جائے تو بھی ختم نہیں ہوتی ہے دل میں اس کی جڑیں کہیں نہ کہیں رہتی ہی ہیں۔۔۔

"ہاں بولو میری خوش قسمتی ہو گی اگر میں تمہارے کام آسکوں تو کیا کام ہے بول کر دیکھو شرجیل بخت اپنی جان کی بازی لگا دے گا۔۔۔"وہ پہلی بار اسے کوئی کام کہنے والی تھی یہ بات ہی اس کی خوشی کا لیول بڑھا گئی تھی۔

"ابھی نہیں تھوڑا سا صبر کر لو میں خوُد بتاؤں گی تمہیں اور مُجھے تم کال مت کرنا میں خود تمہیں کال کروں گی اب فون رکھ رہی ہوں میں۔۔۔!!!"وہ فون کو ایک نظر دیکھتے ہوئے بولی تھی اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اس کا کام بن گیا تھا شرجیل یقیناً اس کے کام آئے گا۔

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا تم۔۔۔۔" وہ مزید چند باتیں کال کاٹ گیا تھا اور حرمین نے فون سائیڈ پر رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔

"بس کچھ مہینے منہا صرف کچھ مہینے میرے بچے کو دنیا میں آجانے دو پھر دیکھتی ہوں کیسے تم ارتضیٰ خان کے دل پر راج کرتی ہو ان کے دل پر مجھے صرف اپنی حکومت چاہیے تم ان کی زندگی میں جب تک رہو گی وہ میرے کبھی نہیں ہو سکتے ہیں لیکن اب جو تمہارے ساتھ ہو گا اس کے بعد تم خود سے تو کیا کسی سے نظریں ملانے کے قابلِ نہیں رہو گی اور پھر تمہیں پتہ چلے گا تم نے کس سے پنگا لیا ہے۔۔۔" وہ تصویر میں منہا سے بولی تھی اس کے ارادے کافی خطرناک تھے نجانے آگے منہا کے ساتھ کیا ہونا تھا یہ تو وقت آنے پر ہی پتہ چلنا تھا۔

•••••

منہا کو لگا تھا آج ارتضیٰ خان نہیں آئیں گے آخر انہیں پھر سے باپ بننے کی خوشخبری ملی تھی جو کسی بھی انسان کے لیے بہت خوشی کی بات ہوتی تھی لیکن وہ چونک گئی تھی جب ارتضیٰ خان نے روم میں قدم رکھا جن کا موڈ کچھ ٹھیک نہیں تھا۔

وہ سیدھا تعزیز خان کے پاس گئے تھے اسے بانہوں میں بھرتے خوب پیار کیا تھا لیکن منہا کو انہوں کو بس محبت بھری نظروں سے دیکھا تھا وہ اس سے خفا نہیں تھے منہا کو یہ سوچ کر تھوڑی بہت تسلی ہوئی تھی وہ چلتے ہوئے خود ہی ارتضیٰ خان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

وہ جو تعزیز خان کا ہاتھ پکڑے اس کے چہرے پر بوسے دے رہے تھے منہا کو ساتھ بیٹھے دیکھا تو نظریں اس پر مرکوز کی تھیں وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اور اس کی یہ مسکراہٹ جیسے ارتضیٰ خان کی ساری بے چینی دور کر چکی تھی وہ

اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چوم چکے تھے منہا سٹپٹائی تھی لیکن وہ اب کی بار مسکرائے تھے۔۔۔۔۔۔

"آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے ارتضیٰ۔۔۔!!!" اس نے پہلی بار ان کے سامنے ایسے ان کی تعریف کی تھی ارتضیٰ خان خوشی سے کھل اٹھے تھے بھرپور انداز میں مسکرائے تو منہا نے بے ساختہ ماشاءاللہ بولا تھا کہ کہیں انہیں اس کی نظر ہی نہ لگ جائے۔

وہ تعزیز خان کو اس کے کاٹ میں لٹا آئے تھے اور منہا کو بانہوں میں بھرتے وہ صوفے پر ہی لیٹ گئے تھے وہ جو ان کے بیڈ کی طرف بڑھنے کے انتظار میں تھی انہیں صوفے پر لیٹتے دیکھ کر وہ بھی سکون سے سر ان کے سینے پر رکھ گئی تھی انہیں ناراض وہ نہیں کر سکتی تھی اب تو کسی قیمت پر نہیں۔۔۔۔

"ایم سوری منہا میں تم سے کیے اپنے وعدے نہیں نبھا سکا تمہیں اتنی پریشانی برداشت کرنی پڑ رہی ہے اور اوپر سے سوتن کا غم الگ بٹ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ ارتضیٰ خان نے اگر کسی کو چاہا ہے تو وہ صرف تم ہو۔۔۔۔" وہ اس پل منہا سے اپنی ناراضگی اس کا دوسری شادی کے لیے فورس کرنا اور جو کچھ ہو چکا تھا سب بھول گئے تھے بس یاد تھا تو اتنا کہ اس لمحے ان کے پہلو میں ان کی من چاہی بیوی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"آپ سے کوئی شکائت نہیں مجھے۔۔۔!!!" وہ شکائت کرتی بھی تو کیا فایدہ ہونا تھا سو سہولت سے انکار کر گئی تھی۔

"پر مجھے خود سے شکایت ہے۔۔۔" اس کے لبوں پر پھر سے لب رکھتے اب کی بار وہ اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھائے ہوئے اس کی سانسوں کی مہک خود میں انہیل کرنے لگے تھے۔۔۔

منہا کا دل جیسے زور سے دھڑکا تھا دھڑکن اتنی تیز ہو گئی تھی جیسے دل ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ اپنے دھڑکتے دل کو بمشکل کنٹرول کرتے ان کا ساتھ دینے لگی تھی وہ ان کے سینے سے لگی ان کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی اور ارتضیٰ خان پر تو نجانے کیسا نشہ چھا گیا تھا۔۔۔

کافی لمحے سرکے تھے اور وہ ان کے سینے سے لگی انہیں اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی وہ اس کے گرد اپنے بازو لپیٹے ہوئے اس کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کی سانسیں پیتے رہے تھے اور پھر جب اس کی سانس پھول گئی تب وہ کہیں جا کر وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے اس کی گردن پر جھکے تھے کافی عرصے بعد منہا کو وہ شادی کی رات والا ارتضیٰ خان معلوم ہوا تھا جن کے لمس میں نرمی تھی۔۔۔

"منہا۔۔۔!!!" وہ اس کی گردن سے نیچے بڑھے تھے اور منہا سر تا پا سرخ ہوئی تھی ارتضیٰ خان اس کی حالتِ دیکھتے نرمی سے اس کی بیوٹی بون کو چھونے لگے تھے اوٗر ان کے لمس سے وہ کسمکائی تھی۔

"جی۔۔۔" وہ ہلکی سی آواز میں بولی تھی۔

"یور آر سو بیوٹیفل۔۔۔!!!" اس کی گہرایوں پر لب رکھتے ہوئے وہ اس کی نرمی محسوس کر رہے تھے اوٗر پھِر منہا کی حالتِ دیکھتے وہ اوپر آتے اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا تھا وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"آپ خوش ہیں۔۔۔" اس کی شرٹ کے بٹوں سے کھیلتے وہ ارتضیٰ خان سے سوال کرنے لگی تھی جبکہ ارتضیٰ خان اس کے سوال پر حیران ہوئے تھے وہ کیوں اس سے سوال کر رہی تھی۔

"یہ کس حوالے سے پوچھ رہی ہو تم میں کچھ سمجھا نہیں زرا اچھے سے بتاؤ مجھے ایسا کیا ہو گیا اوئر تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو تم۔۔۔"ان کا انداز ایک پل میں ہی سنجیدہ ہوا تھا جبکہ منہا کو احساس ہوا تھا کہ اس نے غلط سوال کیا تھا وہ مذید بات کو بڑھاؤ دینے کے وہ ان کے سینے میں چھپی تھی۔

"کچھ نہیں کچھ نہیں میں بس ایسے ہی بول گئی سوری آپ میری بات پر دھیان نہ دیں مُجھے کچھ نہیں پوچھنا آپ سے۔۔۔"وہ ان کی متوقع ناراضگی سے خائف ہوئی تھی اور ان کے سینے سے لگتی وہ ان کا غصہ جیسے ختم کرنا چاہتی تھی۔

"اچھی بات ہے میری جان۔۔۔!!!"وہ اس کے کان پر اپنا لمس چھوڑتے اب منہا کی شرٹ کے بٹن پر ہاتھ رکھ چکے تھے ان کا ارادہ سمجھ کر اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا اوئر منہا کے لیے ان کی گستاخیوں کو سہنا اس کے مشکل ہوا تھا

اوٗر پھر اس سے پہلے کہ ارتضیٰ خان اس کے اوٗر اپنے درمیان کے سارے پردے گراتے روم میں کسی کے رونے کی آواز گونجی تھی وہ آواز تھی تعزیز کی جو نیند سے جاگا تھا لیکن اپنے سامنے اپنی مما کو نہ پا کر رونے لگا تھا (ہادی کی طرح)۔

منہا اس کے رونے کی آواز سن کر جھٹکے سے ان کے پاس سے اٹھ کر تعزیز کے کاٹ تک جاتے اسے اپنی بانہوں میں بھر چکی تھی مما کی گود میں آتے ہی وہ رونا بھول گیا تھا پہلی بار ارتضیٰ خان کو اپنے بیٹے کا ایسے ڈسٹرب کرنا شاید اچھق نہیں لگا تھا پر اس کے رونے سے وہ بھی خاصے پریشان ہوئے تھے آگے بڑھتے اس کی پیشانی چومی تھی جس پر وہ کسمکایا تھا اوٗر منہا نے اسے سینے سے لگاتے رخ بیڈ کی طرف کیا تھا کیونکہ وہ اپنی نیند پوری کر چکا تھا سو اب منہا کو اس کے ساتھ جاگنا تھا۔

وہ جناب تو نیندیں پوری کر لیتے تھے وقفے وقفے سے سو کر لیکن پھر اپنی مما کو وہ سونے نہیں دیتا تھا ابھی بھی وہ منہا کے سینے پر ہاتھ مار رہا تھا فیڈ کے لیے اور ارتضیٰ خان کی موجودگی میں منہا ہر بار کی طرح شرما گئی تھی پر ارتضیٰ خان اس کے ساتھ بیٹھ گئے تھے وہ پیچھے کسکی تھی ان کی تھوڑی دیر پہلے بے قراری وہ دیکھ چکی تھی اب ان کے سامنے وہ کیسے کرواتی۔۔۔۔

"میں نے ایل ریڈی دیکھا ہوا ہے منہا سو جلدی سے تعزیز کو فیڈ کرواؤ ویسے تو یہ ہر وقت سوتا رہتا ہے لیکن ابھی اپنے بابا کا رومانس خراب کر دیا جناب نے۔۔۔۔وہ اس کی پیشانی پر آئے بالوں کو پیچھے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولے تھے جس پر منہا کو چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملی تھی سوائے ان کے سینے کے سو وہ ان کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔"شرم سے نظریں اٹھانا اس کے محال ہو رہا تھا اور اوپر سے ان کی بے باک باتیں وہ مشکل سے ان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی لیکن تعزیز کو دیکھتے وہ اپنے گرد دوپٹہ پھیلائے اسے فیڈ کروانے لگی تھی جس پر ارتضیٰ خان نے اس کا دوپٹہ ایک جھٹکے سے اتار کر اس کے وجود سے دور پھینکا تھا اور تعزیز خان اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھنے لگا تھا شاید اسے اپنے بابا کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی لیکن وہ خاموشی سے اپنا پیٹ بھرتا رہا تھا۔۔۔

"یہ کب سوئے گا۔۔۔"تعزیز خان پچھلے دو گھنٹوں سے منہا کے ساتھ شرارتیں کر رہا تھا اور سونے کا اس کا دور دور تک کوئی پلان نہیں تھا اب ارتضیٰ خان کے لیے اپنے جذبات کو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا دل منہا کو بانہوں میں بھرنے کے لیے بے قرار ہو رہا تھا۔

"یہ دن میں بھی سوتا ہے اور شام کو بھی تو اب تھوڑا دیر سے ہی سوئے گا آپ آرام کر لیں آپ کو نیند آئی ہو گی۔۔۔" ان کی نگاہوں کے تقاضوں سے نظریں چرا کر وہ آرام سے انہیں سونے کا مشورہ دے چکی تھی جبکہ ارتضیٰ خان نے اس کی بات پر اسے گھورا تھا۔

"اسے سلانے کی کوشش کرو جلدی سے مجھ سے انتظارِ نہیں ہو رہا ہے دل بے چین ہے تمہیں بانہوں میں بھرنے کے لیے اور لب پیاسے ہیں تمہارے لبوں سے لپٹنے کے لیے۔۔۔" وہ بے باک انداز میں اس کے دوپٹے سے عاری وجود کا جائزہ لیتے ہوئے بولے تھے منہا مزید خود میں سمٹی تھی انہوں نے اس کا دوپٹہ فرش پر پھینکا تھا کہ وہ پھر اٹھا نہیں سکی تھی اور اب تو ان کے سامنے بغیر دوپٹے کے اسے ڈھیروں حیا نے آن گھیرا تھا اور اوپر سے ان کی بے باک باتیں وہ الگ سرخ ہو رہی تھی پر وہ شاید اس کی

حالت انجوائے کر رہے تھے کافی عرصہ بعد وہ ایسے ایک دوسرے سے نارملی بات کر رہے تھے ورنہ تو ہر بار ان کے درمیان حرمین ہوتی تھی آج وہ لوگ اپنے بارے میں بات کر رہے تھے ایک دوسرے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

"نہ کریں پلیز۔۔۔" وہ تعزیز کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی جبکہ ارتضیٰ خان اس کی حالت دیکھتے اب کی بار قہقہ لگا گئے تھے۔

" کبھی جو تم ایسے میرے رخساروں کو سہلاؤ تو میرے لیے وہ لمحہ زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہو گا منہا۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے سہلانے لگے تھے اور ان کی باکیوں پر وہ نیچے سر جھکائے ہوئے تھی۔

"جانم چہرہ جھکانے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی باتوں سے یہ حال ہے تو آج رات کے عمل کے بعد کیا ہو گا تمہارے ساتھ ہمم۔۔۔۔ سوچنا پڑے گا۔۔۔" آج ان کا موڈ خود ہی اچھا تھا اور منہا ان کی باتوں سے اب رونے والی شکل بنا چکی تھی وہ اسے تنگ کر رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ ارتضیٰ خان واقعی اپنا کہا سچ کر دکھاتے روم کا دروازہ بجا تھا رات کے اس پہر دروازہ بجنا ان کو پریشان کر گیا تھا۔

وہ اٹھ کر دروازے تک گئے اور دروازہ کھول دیا پر سامنے ملازمہ کو دیکھ کر ان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔۔

"وہ سردار سائیں آپ کو بی بی جان حرمین بی بی کے کمرے میں بلا رہی ہیں فوری وہ بہت غصے میں بھی ہیں۔۔۔" ملازمہ نے ڈرتے ڈرتے بی بی جان کا

پیغام ارتضیٰ خان کو دیا تھا جبکہ بی بی جان کے غصے کا سن کر وہ تھوڑا سا پریشان ہوئے تھے۔

اور ملازمہ کو بھیج کر واپس روم میں آئے تھے یہاں اب منہا تعزیز کو کاٹ میں لٹاتے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہی تھی جو جانے کی تیاری میں تھے شاید۔

"منہا مجھے بی بی جان نے بلایا ہے تم ریسٹ کرو میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے اسے ریلکس کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے جبکہ وہ بی بی جان کے بلاوے کا سن کر اچھا خاصا پریشان ہو چکی تھی لیکن ارتضیٰ خان کی طرف تسلی تھی۔۔۔۔

ارتضیٰ خان جاتے جاتے بھی اس کے لبوں کا بوسہ لے کر اس کو سٹپٹانے پر مجبور کر گئے تھے وہ اسے انتظار کا کہہ گئے تھے جبکہ منہا کا یہ انتظار اب انتظارِ ہی رہنے والا تھا وہ چلتے ہوئے بیڈ کے قریب گئی تھی اور لیٹ گئی نیند اب اسے آنی نہیں تھی سو وہ ویسے ہی لیٹی رہی تھی۔

.....

(حال)

ضرغام خان روم میں واپس آیا تو ارشک سو چکی تھی اس جگہ پر یہاں وہ ہمیشہ سوتی تھی اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے یقیناً وہ روتے روتے سوئی تھی اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں یہ لڑکی پہلے جتنی

فرمابرداری کا مظاہرہ کرتی تھی آج اس کی زبان کے جوہر نے ضرغام خان کو اچھا خاصا پریشان کر دیا تھا۔

وہ ارشک کے پاس جاتے اس کے نازک وجود کو بانہوں میں بھرتے وہ اسے بیڈ پر لے گیا تھا اور اس کو بیڈ پر پٹخا تھا وہ جتنی نرمی سے بات کر رہا تھا یہ لڑکی اس کا ضبط آزما رہی تھی لیکن وہ حق پر بھی تو تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے اپنی شال اتار کر سائیڈ پر رکھی تھی اور اپنے کرتے کے بٹن کھول کر وہ اسے بھی تن سے جدا کرتا باتھ روم چلا گیا تھا واپس آیا تو بلیک کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا اس کے سینے پر پانی کے قطرے تھے کیونکہ وہ شاور لے کر نکلا تھا آج کا دن تھکا دینے والا تھا۔۔۔

اپنے بابا کے قتل کو وہ ایسے آزاد چھوڑنے والا نہیں تھا اس نے کچھ سوچ لیا تھا حویلی کے کونے کونے میں وہ کیمرے لگوانے والا تھا جو کام اسے بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا وہ اب کرنے والا تھا اگر تو وہ فرد حویلی کا ہی ہوا تو وہ ضرور اب کوئی نہ کوئی غلطی کرے گا کیونکہ رپورٹ کے بارے میں سن کر وہ خاموش تو ہرگز نہیں بیٹھنے والا تھا ضرغام خان کے پاس اچھا موقع تھا اسے اس کے جال میں پھنسانے کا۔۔۔۔۔۔

وہ سب ملازمین کو بھی ہدایت دے چکا تھا کہ سب لوگ جو اس کے لیے قابلِ بھروسہ تھے انہیں وہ خاص ہدایات دی تھیں۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کرتے ہوئے بھی مسلسل اسی متعلق سوچ رہا تھا سوچوں میں بہت کچھ آ رہا تھا زرانیل خان کی بات بھی اس کے ذہن میں آئی تھی اور پھر مال میں اس کا روّیہ۔

اتنا تو وہ جانتا تھا کہ ماضی میں ضرور کچھ ایسا ہوا تھا جسے تعزیز خان نے چھپایا ہوا تھا۔

"کیا مجھے تعزیز خان سے بات کرنی چاہیئے تا کہ ہو سکتا ہے مُجھے کوئی اشارہ مل جائے۔۔۔" وہ خوُد سے ہی بولے جا رہا تھا۔

اس نے فون اٹھاتے تعزیز خان کا نمبر ملایا تھا جو بند تھا اوپر سے رات کے دو بج رہے تھے اس نے خوُد کو ملامت کیا تھا کہ اسے اس وقت ڈسٹرب کرنے کے بجائے اسے صبح کا انتظار کرنا چاہیے وہ کل خود پھر سے شہر جا کر تعزیز خان سے ملنے والا تھا۔

اس نے خود پر پرفیوم چھڑکا اور چلتے ہوئے بیڈ تک آیا تھا ارشک ابھی تک گہری نیند میں تھی۔

وہ اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا اور اسے کھینچ کر اپنی بانہوں میں بھرا تھا وہ ہلکا سا کسمکائی تھی۔

اس کی باتیں زہن میں آئی تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا یہ لڑکی اگر اسے چھوڑنے کا سوچتی بھی تو وہ اس کے ساتھ وہ کرنے والا تھا کہ وہ خود اس کے پاس لوٹ آتی۔

لیکن یہ "ارشک ضرغام خان" کی بھول تھی کہ وہ کبھی سردار ضرغام خان کی دسترس سے نکل پائے گی۔۔۔۔۔

ایسا ضرغام خان سوچ رہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی یہ خوش فہمی بہت جلد دور ہونے والی تھی جبکہ وہ ارشک کی آواز سننے کے لیے بھی تڑپنے والا تھا جتنا اس نے ارشک کو تڑپایا تھا اس سے کہیں زیادہ وہ خود تڑپنے والا تھا۔

اس نے ارشک کی لمبی خم دار پلکوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے سہلایا تھا وہ خوبصورت تھی سردار ضرغام خان کا خود پر کنٹرول نہیں رہتا تھا جب وہ اس کے قریب ہوتی تھی۔

اب بھی وہ مشکل سے اس کے وجود کی دلکشوں سے نظریں چرا رہا تھا اس کی مدھم مدھم سانسیں سردار ضرغام خان کو اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھیں۔

وہ خود پر اس پہر کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا اب تو دل کی حالت بھی بدل رہی تھی اب اوَر بھی مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے یہ سب کچھ سہنا۔

اس نے جب دل کو بہت بے قرار پایا تو ارشک کے نازک وجودِ کو اپنے سینے سے بیڈ پر شفٹ کرتے وہ اس پر جھکا تھا اوَر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

انداز میں شدت تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا ارشک کو نیند میں بھی یہ احساس ہو گیا تھا کہ کوئی اس پر حاوی تھا وہ ہلکی سی ہلی تھی اوَر ضرغام خان پٹ سے پیچھے ہوا تھا وہ اس کی منٹل کنڈیشن سمجھ رہا تھا وہ پریشان تھی اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی وہ جانتا تھا لیکن ارشک کو وہ کسی قیمت پر خود سے جدا نہیں کرنے والا تھا۔

اس نے ایک نظر اس کے رعنائیاں بکھیرتے ہوئے وجود کو دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھا تھا جانتا تھا اگر اس کے سامنے رہے گا تو خود پر کنٹرول کھو دے گا۔۔۔

سو وہ اٹھ کر سگریٹ لے کر بلکونی میں چلا گیا تھا وہ بلکونی کا دروازہ کھولتے وہاں رکھی ہوئی چیئرز پر بیٹھ گیا تھا۔

ساری رات اس کی وہیں گزری تھی اور پھر وہ صبحِ صبحِ فجر کی اذان سنتے روم میں واپس آیا تھا۔

••••

آرمینا ابھی تک جاگ رہی تھی رات کے تین بج رہے تھے وہ صبحِ کا گیا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا وہ سارا دن بھی اکیلی رہی تھی نہ کوئی بات کرنے کو تھا

اوٗر نہ ہی پاس کوئی ذریعہ کے وہ کچھ کر کے اپنے آپ کو مصروف رکھتی کچھ دیر تو وہ ٹی وی دیکھتی رہی تھی لیکن پھر اس کام سے بور ہوتے وہ ٹی وی بھی بند کر چکی تھی کچن میں کام کرنے کا اسے کوئی تجربہ نہیں تھا سو اس کے کہنے کے باوجود اس نے کھانا نہیں بنایا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ غصہ کرے گا شاید اس کو ڈانٹے بھی لیکن جو کام وہ کر نہیں سکتی تھی وہ پنگہ ہی کیوں لیتی۔

ایک تو اس کے ہاتھ میں اتنا درد تھا اور اوپر سے کھانا بنانا اسے سرے سے آتا ہی نہیں تھا خوٗد اسے دوپہر میں شدید بھوک لگی تھی اس نے کچھ دیر تو برداشت کیا لیکن کب تک آخر کو انسان تھی زندہ رہنے کے لیے اسے کچھ نہ کچھ تو کھانا ہی تھا سو وہ فریج سے فرائی کرنے والا چکن ساتھ نوڈلز اور باقی بھی ایسی چیزیں نکال کر خوٗد کا پیٹ بھر چکی تھی اس کے ہاتھ پر اس کی انگلیوں کے مضبوط نشان تھے جو اس کی سخت پکڑ کی وجہ سے آئے تھے۔

وہ کل سے اس پر تو غصہ کیے جا رہا تھا لیکن وہ خود کو کیوں وضاحت نہیں دے رہا تھا کہ وہ خود کیوں تھا وہاں۔۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں آپ کو میری تعلیم سے پڑھنے سے مسلہ تھا جو آپ رخصتی کروا کر ختم کر چکے ہیں لیکن میں آپ کو اس سب کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی اور جو آپ چاہتے ہیں وہ بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔" وہ اپنے آنسو اپنی ہیتھلی سے صاف کرتی ہوئی بولی تھی یہ اچھا تھا کہ اس کے کالج بیگ تھا بکس تھیں وہ سٹڈی کر سکتی تھی۔

اس کے زہن میں اب تک یہ بات نہیں آئی تھی کہ وہ لڑکا جو اسے کوٹھے پر لے گیا تھا وہ کیسے جانتا تھا عالمیار خان کو اور وہ لڑکی۔۔۔

اس وقت سے آرمینا کی سوچوں میں وہ لڑکی اٹکی ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کے ساتھ تھا وہ بیوی تھی اس کی اس سے پوچھنے کا حق رکھتی تھی لیکن وہ کچھ بتاتا تب وہ تو جیسے صاف صاف کہہ چکا تھا کہ وہ اسے اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں دے گا۔

آرمینا کے پیپرز نزدیک تھے ایسے میں اس کا کالج نہ جانا اس کے لیے کافی نقصان دہ تھا لیکن عالمیار خان یہ بات سمجھتا تب۔۔۔۔

"وہ صبح کے گئے ہوئے کہاں ہیں کوئی کام تو وہ کرتے نہیں ہیں آخر ہیں کہاں وہ۔۔؟؟" وہ عالمیار خان کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ آخر ہے کہاں اس کا فون بھی بیکار تھا کیونکہ بنا نیٹ کے وہ اس کے کسی کام کا نہیں تھا۔۔۔

وائے فائے چل تو رہا تھا لیکن اس کو پاس ورڈ نہیں پتہ تھا اور ہر بار کنٹیکٹ کرنے پر وہ پاس ورڈ مانگ رہا تھا۔۔۔

وہ تھک ہار کر فون دور پھینک چکی تھی اس وقت وہ بیڈ پر بیٹھی تھی اور عالمیار خان کے انتظارِ میں تھی رات کے اتنے بجے تک اس کا ایسے غائب رہنا اس کے زہن میں بہت سے سوال پیدا کر رہا تھا۔

کل رات بھی وہ لیٹ آیا تھا آخر کہاں جاتا تھا وہ

اس کے بغیر وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی تو نیند نہیں آ رہی تھی۔۔

اب تو تھک کر وہ ونڈو کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی اسے اندھرے میں ڈر لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھے کر رہا تھا اسے خوف محسوس ہو رہا تھا اس کے چہرے پر پسینہ بھی آیا تھا لیکن وہ مظبوط بنتی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی باہر آئی

تھی اس نے ساری لائٹس اون کی ہوئی تھیں لیکن ڈر اسے پھر بھی لگ رہا تھا وہ اسی پوزیشن میں تھی جب عالمیار خان دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اور آرمینا کی چیخ نکلی تھی ڈر سے وہ پہلے ہی ڈری ہوئی تھی اور اب اوپر سے ایسے اچانک سے دروازہ کھلنے پر وہ پریشان ہوئی تھی وہ بنا سوچے سمجھے عالمیار خان کے سینے سے جا لگی تھی شاید وہ ڈری ہوئی تھی اس وجہ سے۔

پر عالمیار خان نے اس کے گرد حصار بنانے کے بجائے اسے خود سے کسی اچھوت کی طرح دور پھینکا تھا وہ بے یقینی سے عالمیار خان کو دیکھ رہی تھی جو اب اپنی پہنی ہوئی جیکٹ آتار کر صوفے پر پھینک چکا تھا اور آنکھوں میں سرد اور پتھریلے تاثرات لیے اسے دیکھنے لگا تھا۔

وہ ایک پل کے لیے اس کی نگاہوں کے سرد پن سے خوفزدہ ہوئی تھی لیکن صرف کچھ پل کے لیے پھر اس کا دیر سے آنا اور پورا دن گھر میں اکیلا رہنا یاد آیا تو وہ غصے سے لال پیلی ہوئی تھی۔

"یہ طریقہ کب سے ڈھونڈ لیا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟" عالمیار خان طنزیہ انداز میں بولا تھا کیونکہ وہ اس سے ایسی بے اختیاری کی توقع تو ہرگز نہیں کر رہا تھا۔

"آپ آئے ہی کیوں ہیں وہاں ہی رہتے یہاں سارا دن رہے ہیں مُجھے یہاں سب سے دور لا کر خود آپ کیسے سارا سارا دن باہر گھومتے رہتے ہیں اور مجھے یہاں اس در و دیوار میں قید کر دیا ہے آپ نے۔۔۔۔!!!" وہ جو غصے سے بھری ہوئی تھی اب زور سے چلائی تھی وہ ایک تو اس کے الزام پر سلگ گئی تھی اور دوسرا اس کا ایسے بولنا آرمینا کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا وہ خود جو

مرضی کرے لیکن اس سے جو ایک بے اختیاری میں عمل ہوا اس پر وہ ایسے ری ایکٹ کر رہا تھا۔۔۔

"تم اب یہیں قید رہو گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔" وہ اس کے قریب آتا اس کو اپنی پر شدت گرفت میں قید کر چکا تھا اور آرمینا اس کی تنگ گرفت میں بس پھڑ پھڑا سکی تھی وہ پھر سے اس جت اسی بازو کو دبوچے ہوئے تھا جس میں اسے پہلے ہی شدید درد تھا وہ اس کی سخت گرفت پر مچلی تھی۔

"مقصد بھی آپ کا یہ ہی تھا اچھے سے جانتی ہوں میں لیکن آپ یہ بہت غلط کر رہے ہیں میں سارا دن اکیلی بیٹھی اس فلیٹ کی دیواروں تکتی رہی ہوں اور خود آپ پتہ نہیں کسی کے ساتھ عیاشی۔۔۔" وہ بولتے بولتے چپ ہوئی تھی کیونکہ عالمیار خان کے ہاتھوں کی انگلیاں اس کے بازوؤں میں پیوست ہو رہی تھیں اس کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں وہ اس کے

نازک وجود پر اپنی گرفت اس قدر سخت کر چکا تھا کہ آرمینا کو اپنے قدموں پر کھڑا رہنا اس وقت دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔ میں جو کروں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں سمجھی تم اور یہ قید تم نے خود اپنے لیے چوز کی تھی میری بیوی تھی کیسے کسی غیر کے ساتھ گئی تم وہ بھی اس جگہ پر۔۔۔" وہ اس کے بازوؤں کو چھوڑ کر اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں دبوچ چکا تھا آرمینا کی چیخ نکلی تھی۔

"آپ بھی تو تھے آپ کیوں گئے کسی غیر لڑکی کے ساتھ بیوی ہوں میں آپ کی پھر کیوں کسی غیر لڑکی کے ساتھ تھے آپ۔۔۔" کپکپاتی ہوئی آواز میں وہ اس کا گریبان پکڑ چکی تھی جو بات صبح سے سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے کو تھا وہ اب اس سے کر چکی تھی لیکن عالمیار خان نے اس کے ہاتھوں کو جھٹکا تھا۔۔۔

(ماضی)

بی بی جان نے ارتضیٰ خان کو اچھی خاصی باتیں سنائی تھیں کہ تمہاری بیوی امید سے ہو اور تم اس کا خیال رکھنے کے بجائے منہا اور اس کے بیٹے کے پاس چلے گئے اس بات پر وہ حد سے زیادہ خفا ہوئی تھی ارتضیٰ خان ان سے کچھ کہنے کی کوشش کرتا تو وہ اور غصہ ہوتی اور انہوں نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اب سے ارتضیٰ خان اپنا سارا دھیان منہا کے بجائے حرمین پر دے۔۔۔

لیکن ارتضیٰ خان نے دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ جو ان کی مرضی ہو گئ وہ وہی کرے گیں اور بی بی جان کلس کر رہ رہی تھی جب سے بیٹے کی دوسری شادی کروائی تھی وہ ان لوگوں سے بہت دور ہو گیا تھا اور اب تو حرمین کے ماں بننے کی خبر کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا وہ پہلے سے زیادہ سنجیدگی اختیار کر چکا تھا۔

بیٹے کے تیور دیکھتے وہ پریشان ہوئی تھیں لیکن کہیں نہ کہیں امید تھی کہ بچہ پیدا ہو جانے کے بعد ان دونوں کا رشتہ مضبوط ہو جائے گا اور اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھیں۔

جب جب ارتضیٰ خان ان کی بات ماننے سے انکارِ کرتے وہ اس بات کا غصہ منہا پر نکال دیتی تھیں اور اب بھی وہ اسے بلانے کے لیے ملازمہ کو بھیج چکی تھیں جس کے کہنے پر منہا اس وقت بی بی جان کے سامنے موجود تھی۔۔۔

"دیکھو لڑکی ہم تمہیں برداشت کر رہے ہیں تو اپنے بیٹے کی وجہ سے ورنہ تم جیسی لڑکی کبھی ہمارے خاندان کی بہو بننے کے لائق نہیں ہو سکتی تھی یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو لیکن اب جو ہو رہا ہے وہ ہمارے لیے نا قابلِ برداشت ہے تم اپنے لفظوں میں آگر ارتضیٰ خان کو سمجھاؤ گی تو وہ جلدی سمجھ جائے گا ورنہ ہمیں دوسرے طریقے بھی آتے ہیں۔۔۔" وہ اپنی بات پر خاصا زور دیتے ہوئے بولی تھیں جبکہ منہا بچاری یہ سوچ رہی تھی کہ اب اس سے ایسا کیا ہو گیا جو بی بی جان اتنے غصے میں ہیں۔

"بی بی جان مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو مُجھے بتائیں میں اسے سدھارنے کی کوشش کروں گی میں آپ کو کسی شکائت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔؟!!" وہ ان کے قریب جاتے ہوئے بولی تھی۔

"ارتضیٰ خان کو کیوں نہیں کہتی تم کہ اب اسے تم سے زیادہ اپنے دوسری بیوی اوُر اس کے بچے پر دھیان دینا چاہیے تمہارے وقت تو وہ تمہیں بستر سے نیچے نہیں اترنے دیتا تھا اور اس کی طرف دیکھتا تک نہیں ہے یہ تمہیں نظر نہیں آرہا ہے لڑکی۔۔۔!!!" وہ منہا پر چڑھائی کر چکی تھیں جبکہ وہ ان کی بات سن کر اچھی خاصی پریشان ہوئی تھی یہ اس کے بس میں تھوری تھا یہ تو ارتضیٰ خان کی اپنی مرضی تھی آگر وہ اس کے پاس آتے تھے تو وہ انہیں روک تو نہیں سکتی تھی اپنے پاس آنے سے اور وہ اس کی کہان سنتے تھے۔

"بی بی جان آپ کو اپنے بیٹے کا پتہ ہے وہ صرف اپنی کرتے ہیں اور یہاں تک بات ہے انہیں کچھ کہنے کی تو آپ جانتی ہیں وہ ہمیشہ اپنی کرتے ہیں۔۔۔" وہ ست جھکائے جیسے انہیں حقیقت سے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔اوُر سچ بھی یہی تھا وہ جب اپنے گھر والوں کی نہیں سنتے تھے تو منہا کی کیسے سنتے۔

"وہ تمہاری سنتا ہے تمہاری ہی تو مانتا ہے لیکن اب تم اس سے دور رہنے کی کوشش کرو گی اگر ایسا نہ کیا تو بہت برا پیش آؤں گے ہم تمہارے ساتھ۔۔۔"وہ حسبِ معمول دھمکی پر اتر آئی تھیں۔۔۔

"ہم کیسے۔۔۔!؟!"وہ جو مشکل سے ارتضیٰ خان سے بات کر پاتی تھی اب کیسے ان کو خود سے دور رہنے کا کہتی کیا وہ اس کی سنتے پہلے ہی دوسری شادی کے لیے فورس کرنے پر وہ مہنا سے سخت خفا نظر آتے تھے رات کہیں ان کا موڈ نارمل ہوا تھا اور اب بی بی جان چاہتی تھیں کہ وہ ان سے پھر بات کرے۔

"تم کرو گی کیسے یہ ہمارا مسلہ نہیں ہے بس ارتضیٰ کو خود سے دور کرو گی تم ورنہ اپنے بیٹے سے ملنا بھول جانا۔۔۔"وہ سفاکیت سے بولی تھیں اور منہا منہ پر ہاتھ رکھ کر مشکل سے سسکی روک سکی تھی۔

اب وہ ان سے مزید کچھ کہتی کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہہ دیا تھا وہ ڈری سہمی ہوئی روم میں واپس آئی تھی یہاں تعزیز بیڈ پر پڑے اپنے سوفٹ ٹوائے سے کھیل رہا تھا۔۔۔

وہ اسے سینے سے لگا گئی تھی اس سے دوری ہی تو برداشت نہیں تھی اس کے پاس رہنے کے لیے ہی تو وہ اپنے شوہر کو دوسری عورت کے حوالے کر چکی تھی لیکن اب پھر سے وہ سب کچھ کہنے لگی کیسے کرتی وہ نہیں یہ وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"مم۔۔۔۔۔ مما۔۔۔۔۔۔" تعزیز اب توتلی زبان میں مما لفظ سیکھ چکا تھا سو اب اسے روتے دیکھ کر وہ اسے مخاطب کر چکا تھا اس کی معصوم سی آواز منہا کے کانوں میں پڑی تو وہ سسکی تھی۔

"مما کئ جان۔۔۔۔" اسے زور سے خوُد میں بھینچتے ہوئے وہ جیسے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی اوُر تعزیز بھی بجائے رونے کے اداسی سے اپنی مما کے لمس کو برداشت کر رہا تھا۔

وہ بھی پریشان ہوا تھا اپنی مما کو اداس دیکھ کر اسے بھی برا فیل ہو رہا تھا ننھے ننھے ہاتھ اس کے گرد باندھے وہ جیسے اس کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا منہا کو اپنے بیٹے پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا لیکن بی بی جان کی بات یاد آئی تو اس نے سسکی بھری تھی کیسے دور رہ پاتی وہ اپنے بیٹے کے جس کے لمس کی اسے عادت ہو چکی تھی۔

.....

اس کے بعد سے ارتضیٰ خان حرمین کو وقت دیتے تھے اس کا خیال رکھتے تھے لیکن منہا ان سے دور ہو گئی تھی وہ جب بھی اس کے روم میں جاتے وہ سو رہی ہوتی کتنے دن ہو گئے تھے ان کو اس کی آواز سنے نجانے کیوں وہ انہیں تڑپا رہی تھی اور حرمین بیگم ان کے درمیان میں بڑھتے فاصلے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی یہی تو اصل مقاصد تھا اس کا جو پورا ہو گیا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے دور ہو گئے تھے۔

ارتضیٰ خان کو یہ بات پریشان تو کرتی تھی لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ یہ سب کچھ وہ انکی ماں کے کہنے پر کر رہی تھی۔

منہا سے ان کا رابطہ نہ ہونے کے برابر تھا وہ جب اس کو دیکھتے وہ سوتے یوئے ملتی وہ حرمین کا خیال رکھتے تو وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی۔

وقت ایسے ہی گزرتا رہا تھا اور حرمین کی ڈلیوری کے دن بھی قریب آتے گئے تھے وہ آج کل مکمل ریسٹ کر رہی تھی اور ارتضیٰ خان آج کل حویلی سے اکثر غائب رہتے تھے وجہ کوئی نہیں جانتا تھا منہا جو ان سے اتنے دنوں سے بات نہیں کر رہی تھی وہ بھی ان کے غائب ہونے پر اچھا خاصا پریشان ہو چکی تھی وہ اکثر صبح جاتے تو رات گئے واپس آتے۔

اب تو حرمین کو بھی فکر مندی ہونے لگی تھی درمیان میں جو حالاتِ نارمل ہوئے تھے وہ اب پھر پہلے جیسے ہو گئے تھے حرمین ارتضیٰ کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی جبکہ دوسری منہا ارتضیٰ خان کے انتظار میں جاگ رہی تھی وہ تب تک نہیں سوتی نہیں تھی جب تک ارتضیٰ خان واپس نہیں آ جاتے ان کے آنے کا اطمینان کرتے وہ سوتی تھی۔

ابھی بھی وہ کھڑکی کے سامنے کھڑی ان کی راہ دیکھ رہی تھی اس کے کمرے کی کھڑکی سے باہر کا سارا حصہ نظر آتا تھا سو وہ کھڑکی کے پاس کھڑی سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے ارتضیٰ خان کے انتظار میں تھی۔

جبکہ کسی نے اسے بیک ہگ کیا تھا وہ خوفزدہ ہوئی تھی پیشانی پسینے سے شرابور ہوئی تھی ٹانگوں سے جیسے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ پیچھے مڑ کر دیکھنے کا حوصلہ نہیں پا رہی تھی۔

لیکن اپنے گرد پھیلی کلون کی مہک اسے واضح بتا گئی تھی کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ ارتضیٰ خان ہیں اس کی اٹکی سانس بحال ہوئی تھی اور اس نے ایک نظر اپنے پیٹ پر رکھے ان کے مظبوط ہاتھوں کو دیکھا تھا اور پھر آنکھیں میچ لی تھیں کیونکہ وہ اس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے اس کے نرم و نازک وجود کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کی نرمی محسوس کر رہے تھے۔

"آپ کب آئے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے خشک لبوں کو تو کرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

"کوئی میرا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔" اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ اس کا رخ اپنی طرف کر چکے تھے منہا کی جھکی پلکیں مزید جھکی تھیں ان کی نزدیکی پر وہ اس کی نرمیوں کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔

۔

"نہیں تو۔۔۔۔!!!" چوری پکڑے جانے پر وہ خفقت میں مبتلا ہوئی تھی جبکہ مقابل کے عنابی لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی وہ اس صنف نازک کو کہیں دنوں سے اپنے انتظار میں پاتے اتنا تو سمجھ گئے تھے کہ منہا انہیں خود سے بھلے دور کر رہی تھی لیکن ان کا انتظار وہ بے چینی سے کرتی تھی یہ بے چینی

اس کے چہرے سے واضح ہوتی تھی اس کا کچھ نہ کہنا بھی اس کے اس ایکٹ سے بیان ہو رہا تھا وہ خوش تھے۔

ان کی منہا ان بھی ان سے پیار کرتی تھی وہ جھکے تھے اور نرمی سے اس کے چہرے پر اپنے پیار کے پھول کھلائے تھے اور منہا بس سر چہرہ ہی جھکا سکی تھی ان کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے وہ مشکل سے اپنے وزن پر کھڑی تھی ان کے مظبوط ہاتھوں کا حصار اس کی بیک پر تھا وہ اسے جیسے خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کو ایک بار پھر سے قریب سے محسوس کر رہے تھے۔

"کیا مطلب تمہیں میرا انتظار نہیں تھا منہا۔۔۔؟؟؟" سنجیدگی سے انہوں نے منہا سے سوال پوچھا تھا ان کا سنجیدگی بھرا انداز اب منہا کو پریشان کر رہا تھا۔

"جی۔۔۔۔" اس نے ہلکا سا سر ہلایا تھا اور ارتضیٰ خان نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے جدا کیا تھا وہ پیچھے ہوئی تھی اور کھڑکی کا سہارا لیا کھڑے ہونے کے لیے لیکن ارتضیٰ خان کا ایسے جھٹکنا اس کے دل کو زخمی کر گیا تھا پر اپنی بات کا مطلب شاید اسے نہیں پتہ تھا وہ کتنے رومانٹک طریقے سے پوچھ رہے تھے کہ منہا کیا تم میرا انتظار کر رہی تھی حالانکہ جانتے تو وہ خود بھی تھے مگر پھر جیسے اس کے منہ سے اعتراف کروانا چاہ رہے تھے لیکن وہ صاف مکر گئی ان کے سامنے۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میرے آنے نہ آنے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے تو اب میری شکل دیکھنے کے لیے بھی ترسو گی تم منہا میں آگر آج آیا تو صرف تمہاری وجہ سے لیکن جب تمہیں فرق نہیں پڑتا تو اب سے مُجھے بھی نہیں پڑے گا اس بات سے۔۔۔۔" وہ غصے سے بولے تھے منہا کی بات ان کے

غصے کو بڑھاوٗ دے گئی تھی وہ خود نہیں جانتے تھے کہ آخر یہ غصہ تھا کس بات کا کیا اس کا ایک انکارِ یا پھر بات کچھ اوٗر تھی۔

وہ مزید کوئی بات کیے بغیر تعزیز کے کاٹ تک آئے اوٗر اُسے جھک کر پیار کیا تھا وہ اب بولنے بھی لگ گیا تھا اوٗر اپنے لفظوں کو توڑ موڑ کر ہی سہی لیکن بولتا تھا اوٗر اکثر تو اس کا منہا سے ایک ہی سوال ہوتا تھا بابا۔۔۔۔

اوٗر منہا اسے کوئی جواب نہیں دے پاتی تھی وہ نم آنکھوں سے ارتضیٰ خان کو دیکھے جا رہی تھی جو اس کے جواب سے اس سے ناراض ہو چکے تھے اور ان کی یہ ناراضگی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ تعزیز کو پیار کر رہے تھے کبھی اس کی پیشانی کو چُومتے تو کبھی رخساروں کو اس سارے ٹائم میں وہ منہا کو پوری طرح سے اگنور کرتے رہے اوٗر منہا یہ بات برداشت نہیں کر

پائی تھی اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا تھا جو بھی تھا اسے ارتضیٰ کے ایسے لہجے کی عادت کبھی نہیں رہی تھی۔

لیکن ابھی وہ رونے والی ہو گئی تھی ارتضیٰ خان نے ایک غلط نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی اس پر چپ چاپ وآپس چلے گئے تھے اور وہ ان کے اس رویے پر سسکی تھی جبکہ یہ نہیں جانتی تھی ابھی تو شروعات تھی آگے اس نے بہت کچھ دیکھنا تھا بہت کچھ سہنا تھا۔

.....

(حال)

"اس سوال کا جواب تم اس جگہ پر جانے کے بجائے مجھ سے مانگتی تو شاید میں تمہیں جواب دے بھی دیتا مگر اب کسی قیمت پر۔۔۔۔" وہ اس کے بالوں پر

گرفت مضبوط کرتے اس کو اپنی بانہوں میں بھر چکا تھا وہ مچلی تھی کیونکہ وہ اب اسے روم میں لاتے بیڈ پر پھینک چکا تھا۔۔۔

آرمینا نے اسے شرٹ اتارتے دیکھ کر دوسری طرف سے اترنے کی کوشش کی تھی لیکن عالمیار خان نے کمال مہارت سے اس کو ٹانگ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا وہ بیڈ پر اندھے منہ گری تھی عالمیار کے پھڑ پھڑاتے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

وہ اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتے اس پر جھکا تھا۔

"جب پاس بیوی ہے تو تھوڑی سی عیاشی اس کے ساتھ کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟"اس کی شرٹ کا گلہ وہ چاک کر چکا تھا وہ پل میں برہنہ ہوئی

تھی عالمیار خان کے ہاتھوں کو اپنے سینے پر محسوس کرتے آرمیناپل میں پسینے میں شرابور ہوئی تھی وہ اس کے سینے پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔۔

اس نے شدت سے وہاں سے غائب ہونے کی دعا کی تھی اس سے اچھا تھا کہ وہ آتا ہی نہیں اگر آ بھی گیا تھا کیوں وہ اس کے انتظار میں صبح تک جاگ رہی تھی سو کیوں نہیں گئی تھی۔

"آپ یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔۔۔!!!" وہ زور سے چلائی تھی اس کے ہاتھوں کی حرکت پر وہ پریشان ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کے سینے پر رینگ رہے تھے وہ مچلی تھی اس کے ہاتھوں کی حرکت پر۔۔۔۔۔۔۔

"بیوی ہو میری کچھ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اور میں نے بہت ڈھیل دے رکھی ہے تمہیں میری ہی غلطی ہے لیکن خیر دیر نہیں ہوئی ہے

ابھی بھی۔۔۔۔۔اگر تمہیں پہلے ہی دن سے تمہاری لائن پر رکھتا تو تم یوں منہ اٹھا کر کسی غیر انسان کے ساتھ اس جگہ نہ جاتی۔۔۔"وہ ایک جھٹکے میں اس کے بلاؤز کی سٹرپ کو کھینچ کر توڑ چکا تھا۔

اور اسے پیچھے دھکا دیتے وہ خوُد اس پر آیا تھا آرمینا پیچھے بیڈ کروان سے جا لگی تھی اسے خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ بنا سوچے سمجھے اس کو پیچھے کرنے کے لیے اس سے پہلے کہ اپنی ٹانگ کا استمال کرتی عالمیار خان اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں کے نیچے لاک کر چکا تھا وہ اب اس کے مضبوط وجود کے نیچے دب سی گئی تھی۔

"بہت زبان چل رہی ہے نہ تمہاری۔۔۔"وہ غصے سے پھنکارتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبوچ چکا تھا انداز حد سے زیادہ شدت لیے ہوئے تھا آرمینا پل میں ہی اس کی شدت سے نڈھال ہوئی تھی وہ اس کے ہاتھوں کو تھام کر

پیچھے لاک کر چکا تھا جبکہ شرٹ اس کے سینے سے نیچے کسکا چکا تھا وہ ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی اس کے مضبوط ہاتھوں میں اپنے ہاتھوں کو قید دیکھ کر اس کے لبوں میں پیوست اپنے لب دیکھ کر وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ انسان اسے پل پل خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا اس کا لمس جیسے اسے اپنے لبوں پر کسی دہکتے ہوئے انگارے سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ اس کے لبوں کو اپنے دانتوں تلے دبا رہا تھا آرمینا مسلسل سسک رہی تھی لیکن وہ ظالم بنا اس کی سانسیں پی رہا تھا۔۔۔

یہاں آکر تو اسے اپنی من مانی کرنے کا پورا موقع مل رہا تھا یہاں کون سا کسی نے اسے روکنا تھا اور نہ ہی یہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی تھا جسے وہ مدر کے لیے کہتی وہ اس پہر اپنی کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے لبوں پر اچھا خاصا تشدد کرتا خود کو اچھے سے سیر اب کرتا پیچھے ہوا تھا آرمینا گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی اس کے سینے پر اٹھتے اس کے نشب و فراز جو اس کے سانس لینے پر مزید ابھر کر واضح ہو رہے تھے عالمیار خان کی نگاہوں میں خماری بھری تھی وہ پوری شدت سے اس کے سینے پر جھکا تھا اور لب اس کے خوبصورت خدوخال پر رکھے تھے اور زور سے وہاں اپنے دانت گاڑتے ہوئے وہ آرمینا کو سسکنے پر مجبور کر رہا تھا وہ جو اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی اس کے لبوں کو اپنی اتنی نازک جگہ پر محسوس کرتے وہ مچلی تھی لیکن مقابل جیسے اس پر مکمل حاوی ہوا تھا وہ اس کے دلکش خدوخال پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے اس کو جیسے مذید تڑپا رہا تھا۔۔۔

"آپ کو جب مجھ سے اتنی نفرت ہے اتنی ناپسند ہو چکی ہوں میں آپ کو کہ یہاں سب سے دور تن تنہا مجھے رکھا ہوا ہے تو کیوں آتے ہیں میرے قریب کیوں چھوتے ہیں مجھے۔۔۔۔" وہ اس کو کسی طرح خود سے دور کرنا چاہتی تھی بھلے کیسے بھی سہی لیکن وہ تھا کہ اس کے سینے سے شرٹ نیچے کسکاتے ہوئے اب اوٗر نیچے بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

"ہاں ہو چکی ہو تم میرے لیے ناپسند لیکن میرے لیے حلال ہو میرے نکاح میں ہو تمہارے قریب آنے سے تم مجھے روک سکتی ہو بھلا۔۔۔۔؟؟!" وہ اس کے سینے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے جیسے اس کی حالتِ زار پر ہنسا تھا۔۔۔۔

"آپ یہ سب کر کے زبردستی اپنے سارے حقوق تو میرے وجود سے لے لیں گے لیکن کبھی مجھے دل سے اپنا بنانے پر مجبور نہیں کر سکیں گے دلوں

کے فیصلے زبردستی نہیں ہوتے ہیں اور مجھے تو آپ زرا بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔!!!!" وہ جو کب سے اس کی من مانی سہہ رہی تھی اب اس کو اپنی باتوں سے ازیت دے رہی تھی جو کام وہ با آسانی کر لیتی تھی۔

"مجھے تم پسند ہو کیا۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کرتا اپنا سوَال پوچھتے اس کے سینے پر لب گاڑ چکا تھا اس کا بکھرا حسین سراپا عالمیار خان اس پل بہکنے لگا تھا۔۔۔۔

"جو بھی ہے آگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ آج کی رات تم مجھے آپنے قریب آنے سے روک پاؤ گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔!!!" اس کی شرٹ ایک جھٹکے میں اس کے بدن سے جدا کرتے وہ اس کے بلاؤز کے لاک پر ہاتھ رکھ چکا تھا آرمینا کو اب صحیح معنی میں اس انسان کے ارادوں سے خوف محسوس ہوا تھا

وہ اسے مزید خوُد میں قید کر رہا تھا جو وہ نہیں چاہتی تھی وہ کر رہا تھا وہ سب کچھ۔۔۔

آرمینا اس پل خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہی تھی۔

"میری سم نہیں چل رہی ہے آپ نے کچھ کیا ہے نہ اس کے ساتھ اوُر میرے موبائل فون کے ساتھ یہ سب کر کے آپ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ کسی طرح اس انسان کو روکنا چاہتی تھی اسی لیے وہ اس وقت فون والی بات کرنے لگی تھی۔

"کل وہ فون بھی تمہارے پاس نہیں ہو گا۔۔۔" اس کو پیچھے تکیے پر گراتے ہوئے وہ اس کے سینے سے اوپر آتے اس کے دلکش خدوخال پر لب گاڑ چکا

تھا آرمینا نے پوری قوت سے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل اس پر حاوی تھا سو وہ مزید مزاحمت نہیں کر سکی تھی۔

وہ اس پر جھکتے اسے ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا اور اب اس پر مکمل اپنی گرفت مضبوط کرتے اس سے پہلے کہ وہ اس سے اپنا ہر حق وصول کرتا اس کے فون پر بیل بجی تھی۔۔۔۔

وہ آرمینا پر سے اٹھتے ہوئے اپنی جینز سے فون نکال چکا تھا۔۔۔۔

کال نیوشا کی تھی وہ اگنور نہیں کر سکا تھا ویسے بھی اب صبح کی اذان کا وقت ہونے والا تھا اور اڈے تھوڑی دیر بعد پھر سے جانا تھا آج وہ لوگ پھر سے پاشا کی نیکسٹ لوکیشن ٹریس کرنے والے تھے۔

وہ آج کم سے کم ناکام نہیں ہونے تھا۔۔۔۔

"ہاں بولو گڑیا۔۔۔؟؟؟" وہ چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا تھا جبکہ آرمینا نے جلدی سے خود کو کمفٹر میں چھپایا تھا عالمیار خان کے کب طنزیہ انداز میں مسکرائے تھے کہ وہ کیوں اسے ہمیشہ غصہ دلاتی تھی۔۔۔۔۔

"بھائی آپ ٹھیک ہیں اور آرمینا وہ کیسی ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس وقت جاگ رہی تھی سارا دن وہ سوچتی رہی تھی کہ وہ عالمیار سے بات کرے لیکن نہیں کر سکی تھی اور ضرغام خان انہیں لے بھی نہیں گیا تھا عالمیار خان کے فلیٹ پر۔۔۔۔

"جی میرا بچہ میں بلکل ٹھیک ہوں وہ بھی ٹھیک ہے آپ بتاؤ آپ کیسی ہو اور امی وہ کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ ایک ہی باری میں اتنے سوال پوچھ چکا تھا۔

"ہم سب ٹھیک ہیں بھائی آپ کو پتہ ہے آج بہت عجیب سا واقعہ ہوا آج زرانیل بھیا آئے ہیں حویلی۔۔۔"اس کے زہن میں زرانیل خان کی آمد والی بات آئی تو وہ عالمیار خان سے شئیر کرنے لگی تھی۔

"کیوں وہ واپس آگیا کیا۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگا تھا اسے لگا تھا کہ ہو سکتا ہے زرانیل خان واپس آگیا ہو اپنی بیوی کے ساتھ اگر ایسا تھا تو یہ بہت اچھی بات تھی۔۔۔۔

"نہیں وہ تو کسی اور کام سے آئے تھے۔۔۔"اس نے عالمیار خان جو جواب دیا تو وہ بہت حیران ہوا تھا کہ آخر وہ واپس نہیں آیا تھا تو پھر اسے کیا کام پیشن آگیا حویلی میں۔۔۔

"کس کام کے لیے آیا تھا وہ۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا تھا جبکہ آرمینا خاموشی سے اسے سن رہی تھی وہ اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ اس کے سامنے اٹھ کر باتھ روم میں جاتی جبکہ اس کی نگاہوں کا فوکس وہ ہی تھی وہ خاموشی سے لب کچلنے لگی تھی۔

"بھیا آپ کو پتہ ہے وہ تایا سائیں کی رپورٹ لے کر آئے تھے جس میں صاف صاف لکھا تھا کہ تایا سائیں کا قتل گولی لگنے کی وجہ سے نہیں بلکہ زہر دینے کی وجہ سے ہوا انہیں کسی نے زہر دیا تھا اب کس نے دیا یہ بات کوئی نہیں جانتا ہے۔۔۔" وہ عالمیار خان کو سب کچھ بتانے لگی تھی جسے وہ توجہ سے سن رہا تھا۔۔۔۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصلی قاتل کوئی اور ہے۔۔۔ لیکن خیر یہ بھی جلد ہی پتہ چل جائے گا۔۔۔!!!" وہ بولا تھا مزید وہ لوگ کوئی بات نہیں کر سکے

تھے کیوں کہ نیوشا کو حرمین بیگم نے آواز دی تھی اور وہ عجلت میں کال کاٹ کر ان سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔۔

.....

عالمیار خان نے فون سائیڈ پر رکھا اور ایک نظر آرمینا کو دیکھا جو خود کے گرد اچھے اے کمفٹر اوڑھ چکی تھی کہ اس کا صرف چہرہ واقع ہو رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف جاتا اس کے کانوں میں فجر کی اذان کی آواز پڑی تو وہ رک گیا تھا اور پھر پوری ازان سننے کے بعد وہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے باتھ روم چلا گیا تھا کہ اسے شاور لے کر نماز ادا کرنی تھی سو وہ آرمینا سے بعد میں بات کرنے جس سوچتے ہوئے باتھ روم میں جا بند ہوا تھا اس کے جاتے ہی آرمینا نے اپنے کپڑے اٹھا کر پہن لیے تھے اور اپنا حلیہ درست کیا تھا اس

نے نیوشا کو عین اس وقت کال کرنے پر ڈھیروں دعائیں دی تھیں ورنہ اس وقت آرمینا خان اس سے اپنے سارے حق وصول کر چکا تھا۔

وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی تھی وہ واپس آیا تو ٹاول خود کے گرد لپٹا ہوا تھا آرمینا کے چہرے پر گلال آیا تھا۔۔۔

وہ اسے اگنور کرتا ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔

اور پھر آرمینا نے شاور لیا تھا نماز دونوں نے ساتھ ہی ادا کی تھی اور پھر عالمیار خان کچن میں چلا آیا تھا اس سے بحث کرنے سے بہتر تھا کہ وہ خود ہی کچھ اپنے لیے لائٹ سا بنا لیتا ویسے بھی اس نے یہ کون سا پہلی بار کرنا تھا وہ اکثر جب اکیلا رہتا تھا تو اپنا کھانا وغیرہ وہ خود بنا لیتا تھا۔۔۔

کم سے کم اس سے تو اچھا ہوتا کہ وہ بھوکا رہتا وہ اپنے ناشتہ تیار کرتے اسے ٹیبل پر سٹ کر چکا تھا آرمینا نماز کے بعد واپس نہیں آئی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ اب روم سے نکلے گی بھی نہیں سو وہ سکون سے ناشتہ کرنے لگا تھا اپنا ناشتہ ختم کرتے اس کا نوشتہ اس نے اوپر سے کور کر دیا تھا تاکہ اسے جب بھوک لگے گی وہ کھالے گی اور خود وہ دربار روم میں انٹر ہوا تو وہ بیڈ پر نیم دراز شاید گہری نیند میں چلی گئی تھی وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا اس کی گردن پر اپنے دانتوں کے نشان دیکھتے اس نے اس کی گردن پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کے نشان کو چھوا تھا۔

اور پھر نیچے نظر اس کی گہرایوں پر اپنے کچھ دیر قبل کے دیئے گئے زخموں پر پڑی تو اس کو ایک لمحے کے لیے برا فیل ہوا تھا لیکن پھر آرمینا کا کیا گیا ایکٹ یاد آیا تو یہ تو یکدم سے اسے غصے نے آن گھیرا تھا۔۔۔

اس نے اس پر کمفٹر اوڑھایا اور اس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرتے وہ ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی میں سے وقت دیکھتے ہوئے چینج کرنے کی غرض سے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا اور جب وآپس آیا تو جانے کے لیے مکمل تیار تھا۔۔۔

آرمینا کے پاس جاتے وہ خود پر ضبط کھوتے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا تھا وہ نیند میں بھی جیسے بے چین تھی شاید اس کی موجودگی اپنے آس پاس محسوس کرتے وہ بے چینی ہوئی تھی عالمیار خان کے فون پر میسج آیا تو وہ تیزی سے روم سے نکلتا چلا گیا تھا اس کے جاتے ہی آرمینا نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں وہ جاگ رہی تھی۔

اس کی موجودگی میں بھلا کہاں نیند آنی تھی اسے وہ جاگ رہی تھی شائد یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ کرتا کیا ہے اس نے جاتے ہوئے اس کی پیشانی چومی تھی آرمینا نے اپنی پیشانی رگڑی تھی جیسے اس کے لمس کو مٹانا چاہا ہو۔۔۔۔

لیکن وہ خود سے آرہی اس کی خوشبو کو کیسے مٹاتی وہ شاور لیتے ہوئے اس کا باڈی واش یوز کر رہی تھی اور ساتھ ہی شمپو بھی اس کا ہی جس کی وجہ سے اس کو خود میں اس کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اسے ابھی تک اپنا سینہ اس کے لبوں کے لمس سے دہکتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے یہاں چھوا تھا وہاں سے اس کا منس محسوس ہو رہا تھا وہ جاتے ہوئے بھی اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑ کر گیا تھا آرمینا دانت ہی کچکچا سکی تھی اس کے لمس سے وہ جتنی نفرت کرتی تھی وہ انسان اتنا ہی شدت سے اس میں سماتا تھا وہ چاہا کر بھی اسے روک نہیں پاتی تھی۔

وہ بیڈ پر لیٹی رہی تھی جانتی تھی وہ کل کی طرح آج بھی ڈور باہر سے لاک کر کے گیا ہو گا یعنی وہ اس پر اتنا شک کرتا تھا جو دروازہ وہ باہر سے لاک کر کے جاتا تھا۔

.....

(ماضی)

مین کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام شمس خان نے ضرغام رکھا تھا اور ہر وقت وہ بی بی جان اور شمس خان کے پاس پایا جاتا تھا پہلے وہ جو تعزیز سے محبت کرتے تھے آہستہ آہستہ وہ کم ہوئی تھی لیکن ختم نہیں وہ آج بھی اسے اپنے بڑے پوتے کی طرح پیار کرتے تھے بیٹے کے بعد حرمین کی پوزیشن اور مضبوط ہوئی تھی اس کے لیے یہاں یہ سب کچھ اچھا سائن تھا وہیں ارتضیٰ کا

رؤیہ دن بادن اس کے ساتھ عجیب ہو رہا تھا وہ ضرغام خان کو پیار کرتے لیکن حرمین کی طرف وہ دیکھتے تک نہیں تھے اور حرمین کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی فرحین کے ہاں دوسرا بیٹا بھی پیدا ہوا تھا جس کا نام ان لوگوں نے عالمیار خان رکھا تھا وہ لوگ اپنی لائف میں خوش تھے۔

لیکن فرحین کو اپنی بہن کے لیے بہت برا محسوس ہوتا تھا جو سب کچھ پا کر بھی خالی ہاتھ تھی ارتضیٰ خان کا پیار وہ نہیں حاصلِ کر سکی تھی وہ اپنی بہن کی حالت پر اندر ہی اندر کسک رہی تھی۔

پلک جھپکتے درمیان میں سے کہیں سال سرک گئے تھے تعزیز اب بڑا ہو رہا تھا وہ سب کا رؤیہ محسوس کرتا تھا منہا سے اکثر وہ ایسے سوال پوچھتا کہ وہ خاموش ہو جاتی تھی اور وہ اپنے زہن میں ہی اپنے مطابق جواب تیار کر لیتا تھا۔۔۔

ارتضیٰ خان اس کو پیار کرتے تھے ضرغام سے زیادہ وہ بھی اپنے بابا کے ساتھ کافی اٹیچ تھا اور باقی بچوں کے ساتھ اس کی نہیں بنتی تھی۔

حالانکہ زرانیل خان نے کافی بار اسے اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے بھی کہا لیکن وہ اکثر تنہا ہی پایا جاتا تھا۔

اس کے بابا اس کی مما کے ساتھ نہیں ضرغام خان کی مما کے ساتھ رہتے تھے یہ بات ایسی تھی جو وہ ہر وقت سوچتا تھا۔

اپنی ماں کو وہ روتے ہوئے بھی دیکھتا تھا۔

ارتضیٰ خان نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تھا وہ پھر منہا کے پاس نہیں گئے تھے جب بھی حویلی آتے حرمین والے کمرے میں ہی رہتے وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا یہ عمل کل کو ان کے بیٹے کو ان سے دور کرنے والا تھا وہ تو بس

منہا کو احساس دلانا چاہتے تھے کہ وہ غلط کر رہی تھی لیکن اب تو درمیان سے اتنے سال گزر گئے تھے۔

منہا بس کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی کم ہی باہر نکلتی تھی اس نے اب امید ہی چھوڑ دی تھی کہ وہ کبھی اپنے بھائی سے مل سکے گی۔

حرمین بیگم کو اب بس کسی طرح اس منہا اور اس کے بیٹے کو حویلی سے نکلوانا تھا تاکہ ارتضیٰ خان کی ساری جائیداد اور ان کا جو کچھ تھا وہ سب ضرغام خان کو ملے اس منہا کے بیٹے کو کچھ نہ ملے۔

بھلے ارتضیٰ خان اب کم ہی منہا سے ملتے تھے لیکن وہ یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ آج بھی اس منہا سے محبت کرتے تھے۔

اور یہی چیز حرمین سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"آپی۔۔۔" فرحین اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر کا منظر دیکھ رہی تھی یہاں لان میں منہا تعزیز خان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی ان دونوں ماں بیٹے کا وجودِ اسے حویلی میں برداشت نہیں تھا اور اوپر سے رہی سہی کسر تب پوری ہوئی جب کار پورچ میں موجود ارتضیٰ خان کو اس نے منہا کو دیوانوں کی طرح دیکھتے پایا۔

وہ ارگرد سے بے نیاز منہا کو دیکھ رہے تھے جو تعزیز کی کسی بات پر مسکرائی تھی اور اس کی یہ مسکراہٹ دیکھتے ارتضیٰ خان کے قدموں جیسے جکڑے تھے انہیں یاد نہیں پڑتا تھا کب انہوں نے منہا کو ایسے مسکراتے ہوئے آخری بار دیکھا تھا۔

حرمین کی آنکھوں سے شعلے برسنے لگے تھے یہ منظر دیکھتے جب تک یہ دونوں ماں بیٹا اس کی زندگی میں تھے ارتضیٰ خان کا پیار ان کی توجہ وہ کچھ بھی نہیں پا سکتی تھی اسے پہلے اس منہا کا کچھ کرنا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔" وہ سمجھ گئی تھیں کہ وہ فرحین ہے تبھی پیچھے مڑے بغیر وہ بولی تھی جس پر وہ اس کے قریب آئی تھی۔

"یہاں کیوں کھڑی ہیں ایسے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سامنے دیکھتے ہوئے بولی تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھتے اس نے اپنی بہن سے نظریں چُرا لی تھیں یہ منظر ایسا ہی تھا ارتضیٰ خان ابھی تک پلکیں چھپکائے بغیر منہا کو دیکھ رہے تھے۔

اوُر حرمین ایک جھٹکے سے کھڑی سے ہٹتے روم میں آئی تھی فرحین بھی اس کے پیچھے ہی روم سے نکلی تھی۔۔

"آپی۔۔۔"وہ جانتی تھی اس وقت اس کی بہن پر کیا بیت رہی ہو گی ارتضیٰ خان کا پیار ان کی چاہت منہا کے لیے ابھی تک ویسی ہی تھی۔

"فرحین میں نے سوچ لیا ہے میں نے کیا کرنا ہے اوُر تم اس سب میں میرا ساتھ دو گی اوُر پھِر ہم دونوں کا راج ہو گا اس حویلی پر جب وہ منہا اس حویلی سے باہر ہو گی اور میں جانتی ہوں اس سب کے بعد ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔"حرمین کی بات سن کر فرحین نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا اب ایسا بھی کیا سوچ رہی تھیں وہ جو اس کے بعد منہا اس حویلی سے باہر ہوتی۔۔۔۔۔۔

"آپی ایسا کیا کرنے کا سوچ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" انہوں نے پوچھ ہی لیا تھا لیکن حرمین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو فرحین کو کسی گڑبڑ کا احساس دلا رہی تھی آخر وہ کیا کرنے والی تھی۔

"بتاتی ہوں تمہیں فرحین۔۔۔!!!" اور پھر حرمین نے فرحین کو پورا پلان بتایا تھا جسے سننے کے بعد فرحین کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"آپی یہ سب کچھ۔۔۔" وہ ڈر گئی تھی پلان کافی خطرناک تھا اگر کسی کو بھنک بھی پڑ گئی تو بہت برا ہونا تھا ان لوگوں کے ساتھ۔

"ہاں اب یہی آخری رستہ بچا ہے فرحین میں نے بہت سوچا ہے لیکن اور کوئی راستہ نہیں ہے یہ سب کچھ مشکل تو ہے لیکن اس کے بعد سب کچھ ٹھیک ہی ہو گا مُجھے یقین ہے بس ہم لوگ جا رہے ہیں نہ شادی پر پیچھے وہ

اکیلی ہو گی مُجھے یقین ہے کہ بی بی جان اسے شادی میں لے کر نہیں جائیں گی۔۔۔۔" حرمین کو ابھی سے اپنے پلان کے کامیاب ہونے کا یقین تھا اور فرحین بھی بہن کی خوشی کے لیے اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گئی تھی۔

•••••

ارتضیٰ خان کار پورچ سے سیدھے تعزیز اور منہا کے پاس آئے تھے جو لان میں دھوپ پر بیٹھے تھے سردیوں کا موسم تھا تو کمرے سے نکل کر منہا ساتھ ہی بنے لان میں آ گئی تھی اور تعزیز اس کے پیچھے پیچھے یہاں آ گیا تھا اور اب اپنی ماں کی گود میں بیٹھا تھا۔۔

"مما۔۔۔" وہ منہا کے چہرے پر اپنے لب رکھتے ہوئے اپنی مما کو مخاطب کر چکا تھا۔

"جی مما کی جان۔۔۔!!!" منہا نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا اور اس کی گود میں ہی اوپر ہوتے ویسے ہی منہا کے ماتھے پر پیار کیا تھا جیسے اس نے کیا تھا۔

"آپ یہاں کیوں آئی۔۔۔۔؟؟؟" وہ جانتا تھا اس کی مما کر وقت روم میں ہی بند رہتی تھیں آج ان کے باہر آنے پر وہ خوش بھی تھا اور ساتھ ہی سوال بھی کر رہا تھا اور اس کا سوال منہا کو حیران کر گیا تھا وہ بھلا یہ کیوں پوچھ رہا تھا اس سے۔

"اندر سردی تھی نہ اس وجہ سے۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے ہوئے بولی تھی۔

"مُجھے خوشی ہوئی آپ ایسے باہر نکلی مما آپ ہر وقت کمرے میں بند نہ رہا کریں باہر نکلا کریں یہ گھر آپ کا بھی ہے جیسے ضرغام کی مما کا ہے وہ تو ہر جگہ آتی جاتی ہیں پر آپ کہیں بھی نہیں جاتی ہیں۔۔۔۔"اس نے زہن میں ہر وقت یہ سوچیں ہی ہوتی تھیں اور آج تو اتفاق سے اسے موقع بھی مل گیا تھا اپنی مما سے بات کرنے کا۔۔۔۔

"میرا بچہ مجھے کمرے میں رہنا اچھا لگتا ہے۔۔۔"وہ اس کے زہن کے اندر پلتے سوالوں سے بے خبر تھی۔

"لیکن ایسے انسان کمرے میں سارا دن تھوڑی رہ سکتا ہے۔۔۔۔اپ کو باہر نکلنا چاہیے۔۔۔۔"وہ اپنے زہن کے حساب سے مشورہ دے رہا تھا اور منہا کو اپنے بیٹے کے رویئے پر حیرانگی ہوئی تھی۔

"میرا بیٹا تو کافی سمجھدار ہو گیا ہے۔۔۔۔" منہا نے اسے گدگدی کی تھی جس پر وہ اس کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کرتے ہنس رہا تھا اور اس کی ہنسی کے ساتھ منہا کی ہنسی بھی ملی تھی دونوں کی دل کش ہنسی ارتضیٰ خان کو ان کی طرف متوجہ کر گئی تھی وہ چلتے ہوئے ان کی جانب آئے تھے۔

ارتضیٰ کو دیکھ کر منہا نے اپنا دوپٹہ جو اس کے سر پر اچھے سے سٹ تھا اسے مذید سٹ کیا تھا اور تعزیز کو اپنی گود میں سیدھا کیا تھا جبکہ وہ قریب آتے تعزیز خان کے ماتھے کو چومتے ہوئے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئے تھے اتنے عرصے بعد وہ تینوں ایسے ساتھ موجود تھے ارتضیٰ خان نے بغور منہا کو دیکھا تھا جس کی رنگت میں زردیاں سی تھی آنکھوں کے نیچے بھی حلقے تھے وہ انہیں بیمار لگی تھی اتنے سال گزر گئے تھے وہ اس بات کو وجہ بنائے اس کو

جیسے بھول چکے تھے لیکن آج اس کی حالت دیکھ کر ان کا دل کٹا تھا اور وہ اس کی پیشانی بھی چوم چکے تھے۔۔۔۔۔

ان کی یہ حرکت تعزیز کو پسند نہیں آئی تھی وہ ان کو منہا سے دور جھٹک چکے تھے اور یہاں یہ بات ارتضیٰ خان کے لیے حیران کن تھی وہیں منہا تو اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی کہاں سوچا تھا اس نے ارتضیٰ خان سے ایسے بیہیو کرے گا تعزیز اس نے اپنے بیٹے کی ایسی تربیت نہیں کی تھی جو وہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

(حال)

"یار یہ عالمیار خان اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے بھی مجھ سے رابطے میں ہے مُجھے لگتا ہے اس دن ان کے درمیان بہت بڑی لڑائی ہوئی ہو گی تبھی تو وہ

مجھے کال کر رہا تھا ویسے اس دن اگر ہمارا پلان کامیاب ہو جاتا تو آج وہ میرا اور آرمینا تمہاری ہوتی۔۔۔"وہ جیسے افسوس کر رہی تھی جبکہ مقابل کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔

"ہاں کاش میں آرمینا کو لے کر گیا تھا تو وہ تب ایسے شو کر رہی تھی جیسے وہیں اپنے ہسبنڈ سے طلاق مانگ لے گی لیکن یہ عالمیار خان تو حد سے زیادہ غصلہ نکلا کیسے اس نے آرمینا پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔"وہ تاسف سے بول رہا تھا کیونکہ اس کے بقول اس جیسی خوبصورت لڑکی کو تو انسان پھولوں کی لڑی سے بھی نہ چھوے اور عالمیار خان اسے تھپڑ مار چکا تھا وہ بھی اتنا شدید۔۔۔۔

"یار وہ کالج بھی نہیں آرہی ہے ورنہ کچھ اور پلان کرتے ہم۔۔۔"وہ ماتھا مسل کر بولا تھا۔

"آجائے گی میں عالمیار سے پوچھوں گی تم اوڈر تو کرو کب سے بھوکے بیٹھے ہیں ہم۔۔۔"وہ دونوں اس وقت کالج کی کینٹین میں بیٹھے ہوئے تھے وجہ موضوع تھی آرمینا کی زات۔۔۔

لیکن وہ شاید یہ بات بھول چکے تھے کہ وہ عالمیار خان کی بیوی تھی جس کی حفاظت وہ مرتے دم تک کرنے والا تھا۔۔۔

"کر رہا ہوں صبر کرو۔۔۔"وہ ویٹر کو اشارہ کرتا ہوا بولا تھا اور اس کے قریب آنے پر اسے اپنا اوڈر لکھوایا تھا ذہن میں بس آرمینا ہی تھی اس کا نازک سراپا جس نے اس کی راتوں کی نیند حرام کر دی تھی وہ لڑکی اب اس کی ضد بنتی جا رہی تھی جسے اس نے جلدی حاصل کرنا تھا۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ان دونوں پر پاشا کا بھی دباؤ تھا آرمینا کے لیے اب تک وہ پاشا کو ٹالتی آئی تھی لیکن اب پاشا آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا جسے قابو کرنا ان لوگوں کے بس سے باہر تھا۔

وہ مسلسل آرمینا کی فرمائش کر رہا تھا جسے ان دونوں نے مشکل سے روکا ہوا تھا لیکن اگر وہ خود کوئی ایکشن لے لیتا تو ان دونوں کی خیر نہیں تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 49

.....

زرانیل خان کا پورا فوکس کیس کی طرف تھا وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ جلد از جلد وہ کچھ ایسا تلاش کر سکے جس کی بنا وہ سب کے سامنے عباد صاحب کو بے قصور ثابت کر سکے۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ ضرغام خان اب بھی مکمل طور پر اس بات پر یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ قاتل حویلی میں سے ہی کوئی ہے۔ وہ اس وقت میں ناشتہ بنا رہا تھا کیونکہ ارواح کا ہاتھ جلا ہوا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ مذید کسی کام کو ہاتھ لگائے وہ اس کے ناشتہ تیار کرتے اس کو ناشتہ کروا کر وہ اسے ریسٹ کرنے کی ہدایت کرتا اب تھانے جا رہا تھا۔

"ارواح میڈ آئے گی تم کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی اور یہاں تک بات ہے کپڑے تبدیل کرنے کی تو وہ میں خود کروا دوں گا میڈ سے کوئی ہیلپ نہیں لو

گی تم سمجھی۔۔۔۔!!!" وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا اس وقت وہ ارواح کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

"میں خیال رکھوں گی آپ آرام سے جائیں اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں روم سے نکلوں گی ہی نہیں اوٗر آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔" وہ اس کی یونیفارم کی شرٹ کے بٹن سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔

"کرنا بھی چاہئے بس یہ کیس میں حل کرلوں پھر آپ کو ہنی مون پر لے کر جاؤں گا ایک رومانٹک سی جگہ پر پتہ میں ہے میں نے جگہ بھی دیکھ لی ہے۔۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو چُومتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا تو ارواح شرما گئی تھی۔

"آپ جائیں۔۔۔!!!" وہ سرخ چہرے کو پیچھے کرتے مشکل سے بول پائی تھی اور زرانیل خان بھی وقت کا خیال کرتا نکل گیا تھا باہر۔

وہ جیسے ہی اپارٹمنٹ لاک کر کے باہر نکلا اسے سامنے سے ایک عورت آتی دکھائی تھی جو اس کے اپارٹمنٹ کے ساتھ رہتی تھی وہ انہیں دیکھتے احتراماً رکا تھا اور وہ بھی قریب آتے اس کے سر پر ہاتھ رکھ چکی تھیں۔۔۔

"ارے بیٹا آیہ آج کل تمہارے اپارٹمنٹ کے آس پاس دو تین لڑکے ہوتے ہیں دو دن سے میں یہ سب کچھ نوٹ کر رہی ہوں وہ تمہارے جانے کے بعد آتے ہیں تم خیال رکھا کرو جس شعبے سے ہو وہاں لوگ ایسے ہی دشمنی پال لیتے ہیں۔۔۔" زرانیل خان نے ایک بار اس عورت کی مدد کی تھی اور تب سے ہی وہ بہت احترام سی ملتی تھی اس سے۔

سوا بھی وہ اسے مخلصانہ مشورہ دے چکی تھی جبکہ زرانیل خان کے ماتھے پر بل پڑے تھے آخر کون اس کا پیچھا کر سکتا تھا بھلا۔

"آنٹی آپ کو اس کے حلیے وغیرہ کا پتہ ہے وہ ہے کون اور کرتا ہے مطلب ہمارے اپارٹمنٹ کے آس پاس وہ کیا کرنے آتا ہے۔۔۔۔"وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا۔

"ارے بیٹا وہ بس دروازے کو دیکھتا رہتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے وہ کسی کو ڈھونڈ رہا ہو تم خیال کرنا اب میں چلتی ہوں۔۔۔۔"وہ بات مکمل کر کے چلی گئی تھیں لیکن زرانیل خان خاصا پریشان ہو چکا تھا۔

آخر کون تھا وہ اور اس کے اپارٹمنٹ کا ایسے چوری چھپی جائزہ لینے کا آخر اس کا کیا مطلب تھا۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے سی سی ٹی فوٹیج چیک کرنے کا سوچنے لگا تھا۔

لیکن پھر ارسام میر کے میسج کا خیال آیا تو وہ یہ سب کچھ شام پر چھوڑتے ہوئے وہ تھانے چلا گیا تھا تاکہ وہ اس کیس پر مذید کام کر سکے۔

ارسام میر خود اس کیس پر کافی محنت کر رہا تھا وہ جلد از جلد ارشک کو حویلی سے نکال لینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس مظلوم لڑکی پر وہ مزید کوئی ظلم ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا کل حویلی میں اسے عالمیار اور آرمینا نظر نہیں آئے تھے باقی سب لوگ تھے بس وہ دونوں ہی نہیں تھے وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکا تھا ان دونوں کے بارے میں۔

اسے دادا جان اور بی بی جان کی باتیں یاد آئی تو اس نے لب بھینچتے ہوئے خوُد پر کنٹرول کیا تھا۔

.....

ابر شم کی آنکھ کھلی تو اس کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا اور آنکھیں بھی جیسے دک رہی تھیں وہ اپنے سر کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ کل کیا ہوا تھا پھر ذہن پر بہت سارا زور دیتے وہ اسے یاد آیا کہ وہ تعزیز خان کے ساتھ گئی تھی پارٹی میں اوُر پھِر وہاں تعزیز ایک لڑکی کے قریب ہوا تھا پھر اسے یاد آیا اس نے کوئی سوفٹ ڈرنک پی تھی اس کے بعد سے لے کر اب تک کی کوئی بات اسے یاد نہیں تھی وہ اس وقت کل والے پارٹی گاؤن میں ہی تھی بال اس کے بکھر چکے تھے اور سر میں شدید درد ہو رہا تھا اس نے کمرے میں نگاہ دوڑائی تو وہ اس کا ہی کمرہ تھا لیکن وہ یہاں کیسے آئی اسے کچھ

یاد نہیں تھا وہ کچھ سوچتے اپنے دکتے سر کو تھام کر بیڈ سے اٹھی تھی اور باتھ روم کی طرف بڑھی تھی اس وقت اس کا دماغ ٹھیک سے کام نہیں کر رہا تھا وہ چکراتے سر کو تھامے مشکل سے چل رہی تھی۔

وہ باتھ روم کے دروازے تک گئی لیکن اسے لاک دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے اس وقت وہ یہ بات بالکل بھول چکی تھی کہ کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی ہے وہ بس اپنی دھن میں مگن تھی۔

اس نے کچھ سوچتے ڈپلیکیٹ کیز سے دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی تھی۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ تعزیز خان جو اس وقت تقریباً شاور لے چکا تھا اس کے کسرتی وجود پر اس وقت

بلیک کلر کا ٹروزار تھا جو اس نے جلدی جلدی پہنا تھس کیونکہ وہ ابر شم کو باتھ روم کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتے محسوس کر چکا تھا۔۔۔

وہ جلدی جلدی باہر آنا چاہتا تھا جانتا تھا کہ ابر شم اس وقت نارمل نہیں ہو گی کیونکہ جو ڈرنک اس نے پی تھی وہ کافی ہیوی تھی۔

ابر شم کا مارے خفت کے برا حال تھا وہ تو اچھا تھا کہ تعزیز خان شاور لے چکا تھا ورنہ وہ ایسے اگر اندر چلی آتی تو۔۔۔۔

"آر یو اوکے۔۔۔" وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا اس کے کسرتی سینے پر اس وقت پانی کے قطرے تھے وہ شاید جلدی میں خود کو ٹاول سے صاف نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔!!!" اسے شاید کچھ یاد نہیں آ رہا ہے وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا جو انجان نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی شاید وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی لیکن اس کے قریب جانے پر وہ یکدم سے اس کے کشادہ سینے میں آ سمائی تھی وہ اس وقت سمجھ نہیں سکا تھا لیکن پھر رات کا وہ منظر یاد آیا جب اس نے ہوٹل میں اس کے لبوں کو چوما تھا تو اسے زیادہ حیرانگی نہیں ہوئی تھی۔

وہ اس کے وجود کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنا گیا تھا جو اس کے برہنہ سینے پر اپنے لب پھیر رہی تھی وہ اب سچ میں ابر شم کی حالتِ دیکھتے پریشان ہوا تھا وہ کیا جان بوجھ کر ایسا کر رہی تھی یا پھر واقعی وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

"میم۔۔۔؟؟؟" اس کی آواز کانوں میں پڑی تو ابر شم بدک کر پیچھے ہوئی تھی اور ایک نظر اس کے سکس پیک پر ڈالی تھی جو اس وقت اس کے سامنے تھے وہ خفقت میں مبتلا ہوئی تھی۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔!!!" وہ اس کے سینے سے ہٹتے ہوئے دور ہوئی تھی تعزیز خان کو یقین ہو چلا تھا کہ اس کی تھوڑی دیر پہلے کی گئی حرکت بے ساختہ نہیں تھی بلکہ اس نے جان بوجھ کر کی تھی۔

وہ یہ سب کیوں کر رہی تھی وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا وہ نشے میں اسے کیا کیا کہہ چکی تھی آگر اسے یاد ہوتا تو وہ خود سے نظریں نہیں ملا پاتی اس وقت رات کی ابر شم کی جیلسی سوچتے عنابی لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"میں نہیں آپ آئی ہیں اور ویسے بھی ابھی مجھے شاور لینا ہے تو آپ جائیں یہاں سے ویسے یہ بہت ان مینر بات ہے آپ ایسے کسی کی پرائیویسی میں انٹر فیئر کریں۔۔۔" وہ اس کے قریب آتے اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا ابر شم دو قدم پیچھے ہوئی تھی غلطی تو اس کی اپنی تھی جو بنا سوچے سمجھے اس نے باتھ روم کا دروازہ کھول دیا تھا۔

"مُجھے سمجھ نہیں لگی اس وقت میں۔۔۔" اس کی زبان لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے کہ وہ واپس پلٹی فرش گیلا ہونے کی وجہ سے اس کا پاؤں پھسلا تھا اور وہ پیچھے باتھ ٹب میں اوندھے منہ گری تھی اس کا گاؤن جو پہلے ہی کافی بے ترتیب ہو چکا تھا وہ اب اس کے وجود سے سرکنے لگا تھا۔

وہ پوری کی پوری باتھ ٹب میں گری ہوئی تھی اور تعزیز خان آنکھیں کھولے اسے دیکھے جا رہا تھا جو لمحوں میں باتھ ٹب کے اندر بھرے پانی میں ڈوب چکی تھی۔

"میم۔۔۔ آر یو اوکے۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے آگے بڑھا تھا لیکن اس کا اپنا پاؤں پھسلنے لگا تھا وہ بمشکل چلتا ہوا اس کے قریب گیا تھا جو اپنا گاؤن سنبھالنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

"ہاتھ دیں اپنا۔۔۔" وہ اسے باہر لانے کی غرض سے بولا تھا جس پر ابر شم نے سر ہلاتے ہوئے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا اور اس کے قریب کیا وہ خود بھی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن تعزیز خان نے یکدم اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا وہ اس کے سینے میں آن سمائی تھی اس کا گاؤن اس کے بدن سے تقریباً چپک چکا تھا اور اس کی رعنائیاں واضح کر رہا تھا۔

ابر شم اس کے سینے سے لگی جیسے اس کی دھڑکن سن رہی تھی۔

"آئی تھینگ آپ پہلے شاور لے لیں میں بعد میں آجاؤں گا کیونکہ آپ کی طعیبت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ہے آپ ایزی ہو کر لیں شاور۔۔۔" وہ اس کی طعیبت کا خیال کرتا ہوا بولا تھا اور خوُد دیوار پر بنے سٹینڈ سے ٹاوَل کھینچ کر اتارتے اپنے سینے کو صاف کرنے لگا تھا کیونکہ ابر شم کے ساتھ لگنے سے اس پر بھی پانی کے قطرے پڑے تھے۔

(ماضی)

ن کی یہ حرکت تعزیز کو پسند نہیں آئی تھی وہ ان کو منہا سے دور جھٹک چکے تھے اوَر یہاں یہ بات ارتضیٰ خان کے لیے حیران کن تھی وہیں منہا تو اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی کہاں سوچا تھا اس نے ارتضیٰ خان سے ایسے بیہیو

کرے گا تعزیز اس نے اپنے بیٹے کی ایسی تربیت نہیں کی تھی جو وہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"تعزیز۔۔۔" وہ غصے سے اسے ڈپٹتے ہوئے بولی تھی اس کی یہ حرکت منہا کو قطعی مناسب نہیں لگی تھی وہ کیسے ایسا کر سکتا تھا لیکن تعزیز مسلسل اپنے بابا کو گھور رہا تھا یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ان کو اپنی مما کے گرد برداشت کر سکتا تھا وہ ماتھے پر بل ڈالے ہوئے اپنے باپ کی طرف ناک پر غصہ سجائے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"یہ اب کیوں آئے ہیں ہمارے پاس اب بھی ان کے پاس جائیں نہ جن کے پاس ہمیشہ رہتے ہیں ہمیں ان کا بھیک میں دیا ہوا تھوڑا سا وقت نہیں چاہیے یہ بھی جا کر ان کو ہی دیں یہ آپ چلیں اندر مما۔۔۔" وہ اسے اندر چلنے کے لیے فورس کر رہا تھا۔

ارتضیٰ خان اس کی باتیں غور سے سن رہے تھے کیسے بھول گیا تھا وہ عمر کے جس حصے میں تھا وہاں ایسی باتیں بچے سب سے زیادہ محسوس کرتے تھے اور وہ تو کبھی کبھار منہا کو اپنی شکل دکھاتے تھے کیا ان کا بیٹا اس بات کو محسوس کرتا تھا۔

یقینا کرتا تھا تبھی تو وہ صاف صاف کہہ چکا تھا منہا نے شکوہ کن نظروں سے ارتضیٰ خان کو دیکھا اور تعزیز کو لے کر آندر چلی گئی تھی۔

پیچھے ارتضیٰ خان اپنی بیرڈ کو سہلاتے ہوئے تعزیز کی باتوں کو سوچے جا رہے تھے وہ جو کہہ رہا تھا بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا لیکن اب وہ کیا کرتے وقت تو گزر گیا تھا ان کا بیٹا اب تقریبا چار سال سے اوپر کا ہو چکا تھا ایسی باتوں کو محسوس کرتا تھا لیکن وہ کیا کر رہے تھے منہا سے بھلے وہ ناراض تھے لیکن انہیں اسے

وقت دینا چاہیے تھا پر اب کیا ہو سکتا تھا اب وقت پلٹ نہیں سکتا تھا ان کا بیٹا ان سے بد گمان ہو چکا تھا یہ بات وہ اچھے سے سمجھ رہے تھے۔

.....

ارتضیٰ خان نے پھر سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی وہ کوشش کرتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ تعزیز اور منہا کے ساتھ گزار سکیں لیکن یہ ممکن نہیں ہوا تھا کیونکہ تعزیز خان ان سے بہت دور ہو چکا تھا وہ اب تقریباً سات اٹھ سال کا تھا چیزوں کو آچھے سے محسوس کرتا تھا اس نے ایک بار منہا سے پوچھا تھا۔

کیوں نہیں پوچھتا وہ سب کچھ نوٹ کرتا تھا جیسے جیسے بڑا ہو رہا تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کی مما کی فیملی سے کوئی نہیں آتا تھا ان سے ملنے اور نہ ہی مما کہیں جاتی تھیں سو وہ آج منہا سے پوچھ چکا تھا۔۔۔۔

"مما آپ کی فیملی میں کوئی نہیں ہے۔۔۔" وہ رات کو سونے کے لیے بستر میں گھسے ہوئے تھے تب تعزیز خان منہا سے پوچھا تھا اور منہا نے کچھ سوچتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

منہا نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا وہ ابھی تک اپنی مما کے ساتھ ہی سوتا تھا کیونکہ اسے اب اپنی مما کی عادت ہو چکی تھی۔

"نہیں میرے بھائی ہیں۔۔۔" وہ انکارِ نہیں کر سکی تھی نجانے کیوں اس نے سوچا وہ اپنے بیٹے کو اپنے بھائی کے بارے میں بتا دیں نجانے کیا کیا ہونا تھا بہتر

تھا اس کا بیٹا اس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو تا کہ آگے چل کر کوئی مسلہ نہیں ہو۔۔۔

لیکن اس کا ایسے سوال کرنا وہ بھی منہا کی فیملی کے بارے میں وہ حیران تھی۔

"تو آپ ان سے ملنے نہیں جاتی ہیں اور وہ بھی ایک بار ہم سے ملنے نہیں آئے پر کل ہم جائیں گے ان سے ملنے کے لیے آپ تیار رہنا۔۔!!!" وہ اس کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصارِ بنائے بولا تھا۔

"لیکن بیٹا۔۔۔!!!" وہ کیسے بتاتی کہ اسے ایک عرصہ ہوا تھا اپنے بھائی سے ملے ان کی شکل دیکھے اب کیسے اس نے تو امید ہی نہیں تھی کہ وہ اب کبھی اپنے بھائی سے مل سکے گی۔

"ممانو لیکن ویکن۔۔۔ہم کل جائیں گے اور میں بی بی جان سے بات کروں گا وہ انکار نہیں کر سکیں گی۔۔۔" وہ جیسے سوچ چکا تھا اور منہا اسے مزید منع نہیں کر سکی تھی اور پھر اس نے بی بی جان سے بات کی تھی وہ جیسے پہلے سب سے لیے دیئے انداز میں بات کرتا تھا وہ انکارِ نہیں کر پائی تھیں ارتضیٰ خان نے جب سنا تو وہ خود راضی ہوئے تھے کہ وہ خود لے کر جائیں گے ان دونوں کو لیکن تعزیز خان نے انکارِ کر دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ نہیں جائے گا اور پھر وہ دونوں ہی گئے تھے۔

وہاں عباد اور تسمیہ کو تو یقین ہی نہیں ہوا تھا وہ ان سے ملنے آئی تھی اور تسمیہ کہیں لمحے اسے خود کے ساتھ لگائے کھڑی رہی تھی حالانکہ اس کی اپنی طعیبت ٹھیک نہیں تھی اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ کچھ بیمار سی تھی بیٹی ایک مہینے کی تھی جس کا نام عباد نے ارشک رکھا تھا گول

مٹول سے وہ بچی بہت پیاری تھی تعزیز تو تب سے آیا تھا اس کے ساتھ کھیلنے میں لگا ہوا تھا اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تھامے وہ اس سے باتیں کر رہا تھا۔

منہا اور وہ پورا دن وہاں رہے تھے تعزیز کو بس ارشک کی آنکھوں کا رنگ پسند نہیں آیا تھا کیونکہ وہ آنکھیں بالکل اس کی مما کی آنکھیں کے جیسی تھیں اس کی جیلسی پر منہا ہنسی تھی اور عباد صاحب نے تعزیز کو خوب سارا پیار دیا تھا اس کا بس چلتا تو وہ اُن کے پاس ہی رک جاتا یہاں گزرا دن بہت مزے کا تھا۔۔۔۔

منہا اور وآپس چلے گئے تھے سارے راستے بھی تعزیز ان لوگوں کے متعلق ہی باتیں کرتا رہا تھا وہ خوشی خوشی حویلی کے اندر داخل ہوا تھا کیونکہ منہا

نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ پھر اسے وہاں لے جائے گی لیکن کون جانتا تھا اس سے پہلے ہی منہا کی زندگی میں ایک بہت بڑا طوفان آنے والا تھا۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ارتضیٰ خان اور بی بی جان ان کے انتظارِ میں ہی تھے انہیں دیکھتے ہی ارتضیٰ خان اٹھ کر منہا کے قریب جاتے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روم میں لے جاتے روم کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا تھا منہا خوف سے پیلی پڑتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ وہ اتنے غصے میں کیوں تھے حالانکہ وہ ان کی اجازت سے گئی تھی اپنے بھائی کے گھر۔

"اتنی دیر سے کیوں آئی منہا میں نے کیا کہا تھا ایک گھنٹے کے اندر اندر واپس آجانا لیکن تم وہاں پورا دن رہی جانتی ہو نہ میرے اس علاقے میں کہیں دشمن ہیں اگر کسی کو پتہ چل جاتا تمہاری موجودگی کا وہاں تو جانتی ہو کیا ہوتا

لیکن نہیں تم تو وہاں جا کر جیسے واپس آنا ہی بھول گئی تھی۔۔۔" وہ اس وقت غصے میں تھے تبھی تو سوچے سمجھے بغیر بول رہے تھے منہا کے لیے ان کا غصہ برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ رونے لگی تھی اس کے آنسو دیکھ کر ارتضیٰ کا غصہ کہیں دور جا سویا تھا وہ بے چینی سے آگے بڑھے تھے لیکن منہا نے انہیں خود کے قریب نہیں آنے دیا تھا وہ پیچھے ہو گئی تھی۔

"آپ جائیں یہاں سے تعزیز نے ضد کی وہ واپس نہیں آ رہا تھا ابھی بھی مشکل سے لے کر آئی ہوں میں اور آپ مجھ پر غصہ کر رہے ہیں۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولی تھی وہ خود بھی جلدی واپس آنا چاہتی تھی لیکن تعزیز کی وجہ سے انہیں خاصی لیٹ ہو گئی تھی اور اب ارتضیٰ خان کا غصہ وہ برداشت نہیں کر پائی تھی تبھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ارتضیٰ خان نے اسے روتے دیکھا تو بنا سوچے سمجھے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اس کی آواز کا

گلہ گھونٹ دیا تھا وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے اسے اپنے قریب کر گئے تھے منہا کی حالتِ غیر ہوئی تھی کہاں وہ غصہ کر رہے تھے اور اب اچانک اس کی سانسوں کو قید کر چکے تھے۔۔۔۔

وہ مزاحمت نہیں کر سکی تھی اگر کرتی تو وہ اپنے عمل میں شدت لاتے جو وہ سہہ نہیں پاتی سو خاموشی سے ان کے پیچھے ہونے کا انتظار کرنے لگی تھی جب کہ وہ اسے مزید نہ کرتے دیکھ کر مزید شدت سے اس کی سانسوں کو خود میں انہیل کرنے لگے تھے لمحے سرک گئے تھے خاموشی سے لیکن ارتضیٰ خان دیوانہ وار اس پر جھکے ہوئے تھے منہا کی حالتِ غیر ہوئی سانس پھولی تو ارتضیٰ خان نے اس کی سانسوں میں اپنی سانس انڈیلی تھی لیکن لبوں کا تسلسل ٹوٹنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوئے تھے منہانے گہرا سانس لیا تھا اس کی رنگت میں زردیاں سی گھلتے دیکھ کر ارتضیٰ خان کا خوُد پر کنٹرول کھوسا گیا تھا اس کے دل کش نشب و فراز اس کی تیز سانس لینے سے ابھر کر سامنے آرہے تھے۔۔۔۔

وہ مدہوشی سے جھکے تھے اس پر اور اس کی بیوٹی بون کو اپنے لبوں سے چھوا تھا منہانے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا ان کے لبوں کے لمس کو وہ برداشت نہیں کر پارہی تھی وہ جو مدہوش ہو چکے تھے اس کے دباؤ ڈالنے پر اوپر دیکھنے لگے تھے۔۔

ارتضیٰ خان کوئی بات کرتے کہ روم کا دروازہ بجا تھا جو پہلے بھی بجا تھا لیکن وہ اپنی باتوں میں اس طرف دھیان نہیں دے پائے تھے۔

انہوں نے دروازہ کھولا تو سامنے تعزیز تھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا یقینا ارتضیٰ خان کا ایسے منہا کو روم میں لانا اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔

"آپ جائیں جائیں سے کیوں آتے ہیں بار بار میری مما کے قریب ہمیں آپ کا ٹائم آپ کا پیار آپ کی توجہ کچھ بھی نہیں چاہیے آپ جائیں ان دوسری بیوی کے پاس۔۔۔" وہ غصے سے اپنی ماں کی کلائی تھام کر ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے باپ سے بولا تھا ارتضیٰ خان اس کے انداز دیکھتے روم سے چلے گئے تھے۔

"بس مما آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کے پاس آپ کا بیٹا ہے جو آپ کا سہارا بنے گا آپ کو پھر ان کی اور باقی سب کی ضرورت نہیں رہے گی۔۔۔" وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر اس کے لیے پانی لے آیا تھا اور اس کے لبوں سے لگایا جسے وہ دو گھونٹ پی کر واپس رکھ چکی تھی۔

"مما۔۔۔"وہ خاموش تھی تعزیز اسے خاموش دیکھ نہیں سکتا تھا تبھی بات کرنے کے لیے اکسا رہا تھا منہا کا دل اس وقت دکھی تھی کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں ایسا موقع بھی آئے گا وہ ارتضیٰ خان کے غصے کا نشانہ بنے گی کیا سے کیا ہو گئی زندگی۔

لیکن بس ایک بات کی تسلی تھی کہ اس کا بیٹا تھا اس کے ساتھ جو ہر مشکل میں اس کے ساتھ کھڑا تھا پھر بھلا اسے کیا غم۔۔۔

(حال)

وہ بولتے ساتھ ہی باتھ روم سے نکل گیا تھا جبکہ ابر شم پریشانی سے لب کاٹ رہی تھی وہ اس کے سامنے جو حرکت کر چکی تھی اس کے بعد وہ خفت میں تھی وہ نجانے کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں کچھ دیر تو وہ پریشان رہی

لیکن پھر سر جھٹک کر شاور لے کر وہ باہر نکلی تھی یہاں وہ وائٹ کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس آفس کے لیے تیار کھڑا تھا اس کا دھیان فون کی طرف تھا شاید وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔

ابر شم کو اس نے بس ایک نظر دیکھا تھا اور پھر سے کال پر مصروف ہو گیا تھا وہ پریشانی سے لب چبانے لگی تھی کیا وہ اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہا تھا کل کا منظر یاد آیا تو اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی وہ کیسے اس لڑکی کے ساتھ چپک رہا تھا۔

اور اس لڑکی کی ڈریسنگ بھی کتنی بولڈ تھی اس کا سارا جسم تقریباً واضح ہو رہا تھا ابر شم اس وقت دانت پیستے ہوئے اس کی چوڑی پیٹھ کو گھور کر پاؤں پٹختے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

کیوں کہ آگر وہاں رہتی تو اس کی تعزیز خان سے لڑائی پکی تھی وہ چینج کر چکی تھی اوٗر اب اپنے بالوں سے ٹاوٗل نکال کر اس نے دور پھینکا تھا۔

لب چباتے ہوئے مسلسل تعزیز خان کو سوچے جا رہی تھی غلطی اس کی اپنی تھی اس نے خوٗد تعزیز خان کو اس کی گرل فرینڈ کے پاس جانے کا کا کہا تھا تو اب اسے برا کیوں لگ رہا تھا کیوں وہ سلگ رہی تھی کیوں وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

ائزم تو کہیں پیچھے رہ گیا تھا اس کے دل کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ سب کچھ کیا تھا وہ شروع سے اپنی چیزوں کے لیے پوزیسو رہی تھی لیکن اب تعزیز خان کا کسی لڑکی سے بات کرنا بھی وہ شاید اسی وجہ سے برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

اس نے اس وقت وائٹ کلر کا ٹروزار پہنا تھا اور ساتھ لائٹ پنک کلر کی شارٹ شرٹ اس نے وائٹ ہی کیوں چوز کیا وہ خود بھی نہیں سمجھ سکی تھی۔

وہ باہر نکلی تو وہ ابھی تک فون پر بیزی تھا وہ دانت کچکچا کر رہ گئی تھی مطلب اتنی بھی کون سی ضروری بات تھی جو اس کی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ اپنے بالوں میں برش کرتے ہوئے بھی مسلسل تعزیز خان کو دیکھے جا رہی تھی۔

جواب کسی بات پر مسکرایا تھا اور اس کی مسکراہٹ جیسے ابر شم کے دل پر بجلی گرا گئی تھی۔

وہ چاہا کر بھی اس کے خوبرو چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی نجانے کیا کشش تھی جو اسے تعزیز خان کی طرف کھینچتی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ بالوں میں برش کرتے ان کو پونی میں قید کرتے اپنے بالوں میں ہیئر بینڈ لگاتے اس کے کال ختم کرنے کا انتظار کرنے لگی تھی جو اس کی نظریں خوُد کی طرف پا کر سوالیہ انداز میں ائیبرو آچکا چکا تھا لیکن ابر شم کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھتے وہ بہت کچھ سمجھ گیا تھا اس نے فون کال کٹ کرتے اپنے ائی فون کو جیب میں رکھتے اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس کے کف فولڈ کیے تھے۔

"یہ اتنی لمبی بات چیت کس سے کر رہے تھے تم بتاؤ تو مجھے افففف ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ باتیں اب اج شام سے پہلے تو نہیں ختم ہونے والے ہیں۔۔۔" وہ

لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ باندھے سوال کر رہی تھی جب کہ وہ اس کی شکل دیکھے جا رہا تھا وہ ہر ایکٹ سے آج اسے بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔

"میری مرضی میں جس سے اور جتنی لمبی بات کروں۔۔۔" وہ کڑک سا جواب دے چکا تھا اور ابر شم منہ کھولے اس کی شکل دیکھے جا رہی تھی آج تو تعزیز خان اس کی جیسے انسلٹ پر انسلٹ کیے جا رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے یہ تمہاری مرضی ہے لیکن صبح صبح ایسے بات کرنے کی تک کیا بنتی ہے بھلا بتاؤ تو مجھے۔۔۔" وہ جیسے اس کا یہ لہجہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"صبح صبح بحث آپ کر رہی ہیں مجھ سے میں آپ سے نہیں کر رہا ہوں اور ویسے مجھے لگتا ہے آپ پر ابھی تک اس ڈرنک کر اثر ہے جو ایسے بات کر رہی

ہیں آپ۔۔۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا بلکہ باہر نکل گیا تھا کیونکہ وہ ایل ریڈی اس کا بہت سا ٹائم باتوں میں ویسٹ کر چکی تھی۔

اس کی قدر بد تمیزی پر ابر شم لب بھینچ کر رہ گئی تھی وہ اس کے اس قدر بدلے رویئے کو نہیں سمجھ پا رہی تھی وہ بھی اس کے پیچھے ہی اپنا بیگ اٹھا کر نکل آئی تھی۔

لیکن اس کا رویہ ابر شم کے لیے خاصا عجیب تھا وہ کیونکر کر بدلا ہوا نظر آ رہا تھا ابر شم خوُد کے ذہن پر کافی زیادہ زور دے چکی تھی لیکن اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا کہ رات اس کے ساتھ کیا ہوا تھا وہ گھر کیسے آئی اوُر تعزیز خان اس قدر بدلا ہوا کیوں تھا کچھ تو ہوا تھا رات کو جو وہ مس کر رہی تھی لیکن کیا۔۔۔!؟؟؟"

یہ سوچ مسلسل اس کے زہن میں آرہا تھا پر کوئی بھی چیز اس کے زہن میں نہیں آرہی تھی۔

شاید نشہ کچھ زیادہ ہی ہیوی تھا۔

.....

ضرغام خان صبح صبح جلدی اٹھا تھا اسے شہر جانا تھا تعزیز خان سے ملنے کے لیے سو وہ جلدی نکلنے کے چکروں میں تھا اس کے بیڈ پر ارشک بے خبر سو رہی تھی اس نے اسے جگانے کا سوچا کیوں کہ وہ ناشتہ اس کے ہاتھ سے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ چلتے ہوئے ارشک کے اوپر جھکا تھا لیکن اس کے چہرے کی معصومیت میں وہ ایک پل کے لیے کھو سا گیا تھا وہ بہت معصوم تھی اس کی معصومیت کا قائل تو وہ خوُد بھی ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے اس پر جھکتے اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا یہ لب اسے پھر سے اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے وہ انہیں چاہا کر بھی اگنور نہیں کر پا رہا تھا کچھ ٹائم تو اس نے مزید خود پر کنٹرول کرتے اس پر جھکے ہی اس کے چہرے کو تکتے گزر دیئے تھے لیکن پھر وہ روک نہیں سکا تھا اور اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا۔

انداز نرم گرم سا تھا وہ جو گہری نیند میں تھی خود پر بوجھ محسوس کرتے اس کی آنکھ کھلی تھی اور خود پر تقریباً حاوی ہو چکے ضرغام کو دیکھتے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں وہ صبح صبح اس پر اپنا حق جتاتا اسے زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔

اس نے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل کی گرفت اس کے لبوں پر کافی سخت تھی

اسے ہاتھ چلاتے دیکھ کر اس نے اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اسے سک کیا تھا۔

اوَر ارشک مچلی تھی ماہی بے آب کی طرح۔

اس پل وہ ازیت کی انتہا پر تھی وہ مسلسل اس کے لبوں کا رس نچوڑ رہا تھا اوَر وہ تھی کہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی خود کو آزاد کروانے کے لیے۔۔۔۔

وہ کافی دیر بعد اس کی سانسوں کو مدھم محسوس کرتا اس کے لبوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا اپنے کندھے پر موجود اپنی شال اس نے سٹ کی تھی اوَر ایک نظر اسے دیکھا جو اپنے لبوں سے اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"لبوں سے تو میرا لمس مٹا دو گی لیکن اس اپنے وجود کے ہر حصے سے کیسے مٹا سکو گی تم اور تمہاری گہرائیوں پر میں نے اپنے لبوں کی مہر اتنی شدت سے لگائی ہوئی ہے کہ تم کبھی ان نشانوں سے پیچھا نہیں چھڑوا سکو گی۔۔۔۔" وہ اس پر جھکتے غرایا تھا اس کا موڈ کچھ اچھا تھا ورنہ ارشک کا یہ ایکٹ مقابل کے غصے کا ہوا دے دیتا تو ارشک کے لیے ضرغام خان کو برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا۔

"انہہ۔۔۔" وہ صرف افسوس ہی کر سکی تھی حالانکہ وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا ارشک کے وجود پر وہ اپنی جنونیت کی چھاپ بہت گہرائی سے چھاپ چکا تھا کہ اب وہ چاہا کر بھی اس کی شدتوں کے نشان کو اپنے آپ سے مٹا نہیں سکتی تھی۔

"صرف نشان دینے سے کیا ہوتا ہے یہ نشان جب جب دیکھوں گی آپ سے مزید نفرت کروں گی اگر آپ کو لگتا ہے کہ میرے وجود پر یہ گہرے نشان دے کر میرے دل میں بھی خود کے لیے محبت پیدا کر لیں گے تو بہت بڑی غلطی کر رہے آپ۔۔۔؟؟؟" اب وہ بھی مقابل کی باتوں کا منہ توڑ جواب دے رہی تھی۔

اس کی بات پر ضرغام خان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا اسے بے ساختہ فضا میں سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی۔

اس نے گہرے سانس لیتے خود کو کمپوز کیا تھا۔

وہ لڑکی جو کل تک اس کے سامنے بولتی نہیں تھی آج اسے اپنے لفظوں سے ایسے مار رہی تھی کہ سردار ضرغام خان سے اس کی باتیں برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"جاؤ اور میرے لیے ناشتہ بناؤ۔۔۔" وہ بول کر باہر نکل گیا تھا کیونکہ اور کیا کہتا جو کہہ چکا تھا اس کے بعد مزید کیا کہنا باقی بچا تھا ارشک کا یہ سلگتا لہجہ وہ برداشت نہیں کر رہا تھا لب بھینچتے ہوئے وہ اس وقت اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے باہر مردانے کی طرف چلا گیا تھا۔

.....

حرمین بیگم کی رات جیسے کانٹوں پر گزری تھی ساری رات یہ پریشانی رہی کہ اگر حویلی والوں کو کچھ پتہ چل گیا تو کیا ہو گا وہ فرحین بیگم کو تو مطمئن کر چکی

تھیں لیکن اب خوُد کی پریشانی تھی کہ کم ہونے کے بجائے بڑھتی جارہی تھی نیوشا ابھی ابھی ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے روم میں گئی تھی۔

اور انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے اپنا فون اُٹھاتے کسی کا نمبر ملایا تھا لیکن وہ بند تھا وہ جھنجھنا کر رہ گئی تھیں آخر اب ہی کر یہ بات کیوں سب کے سامنے آنی تھی معا ان کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا اگر وہ ایک بار ضرغام خان کو نیوشا سے شادی کرنے پر مجبور کر دیتی اوُر ان کی شادی ہو جاتی تو پھر کسی طرح کا مسلہ باقی نہیں رہنا تھا آگر اس کی شادی ہو جاتی تو ضرغام خان کا دھیان بھی ارشک پر سے ہٹتے نیوشا کی طرف ہو جانا تھا جو ان کے لیے بہت اچھا تھا۔

انہوں نے کچھ سوچتے ملازمہ کو آواز دی تھی جو ایک ہی منٹ میں ان کے سامنے حاضر تھی۔

"جی بیگم۔۔۔کیا کام ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"وہ ان کے سامنے سر جھکائے بولی تھی۔

"سردار ضرغام خان حویلی میں ہی ہیں کیا۔۔۔۔؟؟؟"وہ ضرغام خان کے متعلق پوچھنے لگی تھیں۔

"نہیں جی وہ تو صبح سویرے ہی نکل گئے۔۔۔"وہ جو ضرغام خان کو جاتا ہوا دیکھ چکی تھی وہ انہیں اس کے بابت بتا چکی تھی۔

"اچھا تم جاؤ۔۔۔!!!"وہ بولی تو ملازمہ ان کے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وہ پریشانی سے ضرغام خان کے متعلق سوچنے لگی تھیں کہ آخر ایسا بھی کیا ہو گیا جو وہ صبح صبح ہی نکل گیا۔۔

"کہاں جا سکتا ہے ضرغام۔۔۔"وہ سوچ رہی تھیں۔

جبکہ کوئی سرا ان کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔

"آپی اب کیسی طعیبت ہے آپ کی۔۔۔؟؟؟"فرحین بیگم روم میں انٹر ہوئی تھیں اور حرمین بیگم کو پریشان دیکھ کر وہ ان کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں جس پر حرمین بیگم نے سر ہلایا تھا۔

"کچھ نہیں تم بتاؤ کیا کوئی کام تھا تمہیں۔۔۔؟؟؟"وہ بات کو گول کر گئی تھیں۔

"جی وہ کام تو کوئی نہیں تھا ایسے ہی میں آپ کے پاس چلی آئی ہوں کہ آپ سے باتیں کر لوں ایسے ہی دل گھبرا رہا تھا۔۔۔!!!"وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں آجاؤ میں بھی فری ہی بیٹھی ہوئی تھی۔" وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی تو وہ بولی تھیں جس پر فرحین بیگم نے سر ہلایا تھا۔

.....

(ماضی)

.....

مما کی جان آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مما بالکل " ٹھیک ہیں اور آپ بابا سے ایسے بات نہ کیا کریں وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں میرا بچہ۔۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز نے ماتھے پر بل ڈالے تھے۔

مجھے ان کا پیار نہیں چاہیے مما میرے لیے میری مما کافی ہیں اور "
کسی کی مجھے ضرورت نہیں ہے اور پلیز ان کے بارے میں نہ سوچا
کریں اور بس خوش رہا کریں۔۔"آگے بڑھتے اس کی پیشانی چومی
تھی وہ مسکرائی تھی۔

میری جان مما بالکل بھی پریشان نہیں ہیں آپ آرام سے بیٹھ جاؤ "
اوُر اپنی بکس نکالو سٹڈی کرو کل سکول بھی جانا ہے نہ آپ
نے۔۔۔"وہ اس کا بیگ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ چکی تھی جس
میں سے کتابیں نکال کر وہ سٹڈی کرنے لگا تھا اور منہا اس کے
ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

اپنے بیٹے کا رویہ اسے پریشان کر گیا تھا وہ ارتضیٰ خان سے دور ہو رہا تھا یہ صحیح
نہیں تھا وہ یہ نہیں چاہتی تھی جو بھی تھا لیکن وہ اس کے بابا تھے پر وہ یہ نہیں

جانتی تھی کہ تعزیز جب جب ارتضیٰ خان کو حرمین اور ضرغام خان کے ساتھ دیکھتا تھا اس کے دل میں ارتضیٰ خان کی محبت کم ہو جاتی تھی۔۔۔۔

شاید وہ اپنے ماں باپ کو ایک ساتھ ایسے خوش دیکھنا چاہتا تھا ظاہر ہے وہ بچہ تھا ہر بچے کی طرح اس کی بھی خواہش تھی کہ اس کے ماں باپ ایک ساتھ رہیں ایک ساتھ اسے ان دونوں کا پیار چاہیے تھا وہ سکول جاتا تھا اور وہاں وہ یہ بات زیادہ محسوس کرتا تھا۔۔۔

حالانکہ زرانیل خان اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ ایک سائیڈ ہی رہا تھا ہمیشہ کبھی ان کے ساتھ فری نہیں ہو سکا۔

•••••

بی بی جان کے جاننے والوں میں کسی کی شادی تھی سب لوگ جا رہے تھے پوری فیملی ارتضیٰ خان نے انکار کر دیا تھا کہ وہ گھر پر رکیں گے کیونکہ تعزیز اور منہا نے انکار کیا تھا جانے میں اصل میں اسے بی بی جان نے منع کر دیا تھا کہ وہ خود انکار کرے کیونکہ ارتضیٰ خان کے ساتھ حرمین جائے گی یہ بھی انہوں نے واضح لفظوں میں کہہ دیا تھا اور منہا کو انکارِ کرنا پڑا تھا یہ سب کچھ تعزیز خان دیکھ چکا تھا بی بی جان کے لیے دل میں نفرت مزید گہری ہوئی تھی۔

منہا نے انکارِ کیا تو ارتضیٰ نے بھی انکارِ کیا لیکن شمس خان نے سختی سے کہہ دیا تھا کہ ارتضیٰ خان ان کے ساتھ جائیں گے اور حرمین بھی یہی چاہتی تھی کہ ارتضیٰ کسی حال میں آج رات حویلی میں موجود نہ ہو کیونکہ آگر وہ حویلی میں ہوتے تو ان کا پلان کامیاب نہیں ہوتا۔

آج رات وہ منہا کا گیم اوور کروانے والی تھیں شرجیل جو اس سے محبت کرتا تھا اس کی خاطر راضی ہو گیا تھا کیونکہ ویسے بھی پوری حویلی خالی تھی اور وہ خاصا ہوشیار اور چالاک انسان تھا وہ کسی نہ کسی طرح منہا کا کام ختم کر ہی دیتا اور پھر حرمین ہی رہ جانی تھی ارتضیٰ خان کی زندگی میں۔

سب لوگ تیار ہو چکے تھے ارتضیٰ خان کا دل نہیں کر رہا تھا جانے کا کیونکہ دل میں نجانے کیوں عجیب عجیب سے وسوسے آ رہے تھے دل جیسے کسی برے کی نوید سنا رہا تھا۔

نجانے کیوں انہیں لگ رہا تھا جیسے کوئی منہا کو ان سے دور لے کر جا رہا تھا وہ اپنی حالت پر پریشان ہو گئے تھے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے کسی پیارے کو کھونے والے تھے اور وہ سمجھ نہیں رہے تھے کہ یہ حالت ان کی تھی کیوں۔

شاید وہ منہا پر غصہ کر چکے تھے اس وجہ سے۔

وہ جاتے ہوئے منہا کے کمرے میں آئے تھے اپنے کیے پر پشیمان بھی تھے دل نے جب حد سے زیادہ ملامت کیا تو وہ منہا سے معذرت کرنے پہنچ گئے تھے لیکن جیسے ہی وہ دروازے تک پہنچے منہا اور تعزیز ساتھ نظر آئے تھے انہیں لگا تھا کہ تعزیز سو رہا ہو گا تو وہ منہا سے بات کر لیں گے لیکن تعزیز کی موجودگی میں وہ بات بعد پر کرنے کا سوچتے ہوئے واپس مڑ گئے تھے اگر جانتے ہوتے کہ واپسی پر انہیں کیا دیکھنے کو ملے گا تو وہ منہا اور تعزیز کو ایسے حویلی میں اکیلے چھوڑ کر کبھی نہیں جاتے لیکن وہ چلے گئے تھے۔

انہوں نے سوچا تھا وہ واپسی پر منہا سے بات کریں گے اسے سوری بھی بولیں گے اپنے کیے پر۔

منہانے کھڑکی سے سب کی گاڑیوں کو جوتے دیکھا تھا تعزیز سو گیا تھا سو وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی حرمین اور ارتضیٰ خان کو ضرغام خان کے ساتھ دیکھ کر اسے احساس ہوا وہ اب ارتضیٰ خان کی زندگی میں ایک اضافی وجود تھا وہ اپنی فیملی کے ساتھ خوش تھے۔۔۔

ان کی فیملی مکمل تھی وہ ان کی بیوی اور بیٹا شاید وہ ارتضیٰ خان کے دل سے اتر چکی تھی۔

جب ان کی بیوی اور بیٹا ان کے ساتھ تھے تو وہ اور تعزیز خان کہاں تھے ان کی زندگی میں ایک اشک بے مول ہو کر اس کے عارض پر گرا تھا وہ اسے صاف کرتے ہوئے واپس مڑی تھی اور تعزیز خان پر نظر ڈالتے ہوئے وہ باہر نکلی تھی۔

•••••

منہا جیسے ہی باہر نکلی اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا ایسا لگا جیسے کوئی ان کے پیچھے پیچھے تھا شاید وہ اتنی بڑی حویلی میں اکیلی تھی اس وجہ سے یہ برے برے وہم اور گُمان اس کے دل میں آرہے تھے تعزیز سو رہا تھا سو وہ اس کے اٹھنے تک اس کے لیے اس کا فیورٹ پاستہ بنانے کا سوچتے ہوئے کچن میں چلی آئی تھی۔

ساری چیزیں نکال کر اس نے پاستہ بنانا شروع کیا تھا اور آدھے گھنٹے میں وہ پاستہ تیار کر چکی تھی اسے ڈونگے میں نکال کر وہ ٹرے میں رکھتے ہوئے کچن سے نکلی تھی جب اسے لان میں کسی کی آوازیں آئی تھی وہ جیسے ہی باہر جھانک کر دیکھنے لگی وہ ایک نہیں بلکہ دو تین لڑکے تھے اور ان کے پاس گنز تھی منہا کا پورا وجود خوف سے کانپا تھا اپنے بیٹے کا خیال آیا تو وہ ٹرے وہیں

پھینک کر بھاگ کر اپنے کمرے کی طرف گئی تھی کچھ گرنے کی آواز سن کر باہر موجود لوگ الرٹ ہوئے تھے اور حویلی کے اندر آ گئے تھے۔

منہا کا اندر جانے تک سانس پھول گیا تھا وہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اسے یکادم پریشانی نے آن گھیرا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے کس سے مدد مانگے۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے سوئے ہوئے تعزیز خان کو اٹھا کر بیڈ کے نیچے لٹایا تھا اپنے بیٹے کی حفاظت اس وقت اسے خود کرنی تھی خود کو کچھ ہو جاتا گوارا تھا لیکن اپنے بیٹے کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔۔

تعزیز لٹا کر خود وہ ایک سائیڈ ہو گئی تھی چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی پسینے سے پورا بدن نم ہو چکا تھا وہ تو سوچ رہی تھی کہ کاش آج وہ اپنے بھائی کے گھر

ہی رک جاتی کم سے کم محفوظ تو ہوتی اسے باہر سے قدموں کی چھاپ سنائی دی تھی دل جیسے سانس لینا بھول گیا تھا وہ لوگ ان کے کمرے کی طرف ہی بڑھ رہے تھے منہا کے لئے اس وقت اپنے آپ کو بچانا ناممکن ہو رہا تھا وہ لوگ اب دروازہ پیٹ رہے تھے منہا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ لوگ کسی بھی لمحے اندر داخل ہو سکتے تھے وہ تعداد میں زیادہ تھے اور یہ ایک کمزور سا دروازہ۔

(حال)

ارشک ضرغام خان کے جانے کے بعد روم میں واپس آ گئی تھی کیونکہ اس کے ناشتے کے علاوہ اسے کچن میں کوئی کام نہیں تھا ملازمین اب اس سے کوئی کام نہیں کرواتی تھیں کیونکہ ضرغام خان نے خود سب کی اچھی کلاس لی تھی وہ اب ارشک سے کم ہی مخاطب ہوتے تھے اور بچاری ارشک کو سمجھ نہیں

آتا تھا کہ اس سے ایسا کیا ہو گیا جو سب لوگوں کا رویہ اس کے ساتھ ایسا ہو گیا ہے۔

وہ روم میں انٹر ہوئی تو صوفے پر اسے شاپنگ بیگز پڑے نظر آئے تھے جب وہ روم سے نکلی تھی تب ایسا کوئی بیگ روم میں نہیں تھا لیکن اب کہاں سے آئے وہ چلتی ہوئی صوفے تک آئی اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

اس نے ایک بیگ اُٹھایا تو اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا نوٹ بھی تھا۔

"یہ سب تمہاری چیزیں ہیں اور اب سے تم ان میں سے ہی پہنو گی اور اب جب میں واپس آؤں تو تم مجھے پرانے نہیں ان کپڑوں میں ملو۔۔۔"

.....سردار ضرغام خان.....

یعنی یہ سب کچھ ضرغام خان اس کے لیے خرید کر لایا مگر کب۔۔۔

اس نے دانت کچکچائے تھے اور سارے بیگز ایسے ہی اٹھا کر ڈریسنگ روم میں پھینک دیئے تھے یہ ضرغام خان کی بھول تھی کہ وہ اس کے لائے ہوئے کپڑے پہننے والی تھی۔

"آپ جو کچھ کر کے چکے ہیں میرے ساتھ اس کے بعد اگر آپ کو لگتا ہے کہ یہ بے جان چیزیں اس کا مداوا کر سکتی ہیں تو بہت بڑی غلطی پر ہیں آپ میں کے ساتھ نہیں رہوں گی چھوڑ دوں گی آپ کو جب بھی موقع ملا میں آپ کی قید سے نکل جاؤں گی۔۔۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو کھینچتے ہوئے ہزیانی کیفیت میں گویا ہوئی تھی یہ سب کر کے ضرغام خان اگر اپنی کی ہوئی غلطیوں اور زیادتیوں کا ازالہ کرنا چاہتا تھا تو وہ بہت غلط کر رہا تھا کیونکہ اس سے ارشک کے دل میں اس کے نفرت مزید بڑھتی جا رہی تھی۔

وہ ان چیزوں کو یوز نہیں کرنے والی تھی یہ تو طے تھا چاہے کچھ بھی ہو جاتا۔

"اللہ جی پلیز کچھ ایسا کر دیں جس سے یہ صاف پتہ چل جائے سب کو کہ میرے بابا قتل نہیں ہیں۔۔!!!" وہ ہاتھ جوڑے رب سے محو دعا تھی۔

وہ رو رہی تھی جب سے حویلی میں آئی تھی ایسا کوئی دن نہیں گذرا تھا جس دن اس نے آنسو نہ بہائے ہوں۔۔

اور اب اگر اس کے بابا بے قصور ثابت ہو گئے تھے تو ضرغام خان چاہتا تھا کہ وہ سب کچھ بھول جائے کیا یہ ارشک کے لیے آسان تھا وہ ذلت وہ ٹارچر وہ غم جو اس نے حویلی والوں کی وجہ سے برداشت کیے وہ سب کچھ وہ بھول جائے۔

"کیا قسمت ہے تمہاری بس رونا رونا اور رونا اور کچھ تو ہے ہی نہیں تمہاری لائف میں سوائے رونے چچچچچچ۔۔۔۔۔"نیوشا نجانے کہاں سے آگئی تھی اس کے سامنے اور اس کے آنسوؤں سے بھگے رخساروں کو دیکھتے ہوئے وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی۔

"آپ۔۔۔"وہ اپنی ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی جس پر نیوشا طنزیہ انداز میں مسکرائی تھی اور چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔

"سردار ضرغام خان کو تمہارے بابا کی بے گناہی کا یقین ہو بھی جائے تو وہ کبھی تمہیں اپنی بیوی تسلیم نہیں کریں گے تمہاری حثیت اس حویلی میں ایک ملازمہ کی سی تھی ہے اور رہے گی۔۔۔۔تم ہمیشہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہی کہلاؤ گی یہی تمہاری پہنچان ہے۔۔۔۔۔"وہ ارشک کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے زہریلے انداز میں بولی تھی۔

ضرغام خان اس حسین بدن کو چھوتا ہو گا محسوس کرتا ہو گا یہ بات اسے ناگ کی طرح ڈسنے لگی تھی۔

اس کی گردن پر ضرغام خان کی شدتوں کے واضح نشان تھے۔۔۔۔

"میں ان کی زندگی میں رہوں گی ہی نہیں جب میرے بابا کی بے گناہی ثابت ہو جائے گی میں یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی کبھی واپس نہیں آؤں یہان۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

"تو ابھی چلی جاؤ جان چھوڑ دو ہماری۔۔۔!!!"وہ با قاعدہ ہاتھ جوڑ رہی تھی اس کا بس چلتا تو وہ اس کو حویلی سے ہی دور چھوڑ آتی۔۔۔

"کیسے جاؤں میں۔۔؟؟؟" یہ وہ سوال تھا جو کل سے اس کے زہن میں گردش کر رہا تھا سردار ضرغام خان اسے واضح کر چکا تھا وہ اس کی دسترس سے کبھی نہیں نکل سکتی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں۔۔۔

"میں مدد کروں گئ تمہاری۔۔۔!!!" نیوشا کبھی مر کر بھی ارشک کی مدد نہیں کرتی اگر اس کا ذاتی فائدہ نہیں ہوتا وہ اس کو وہاں سے نکال سکتی تھی خفیہ طریقے سے اس اور پھر وہ ضرغام خان کی بیوی بن جاتی لیکن یہ تھا بہت مشکل۔۔۔

"آپ کیسے کریں گی میری مدد اور کیوں کر کریں گی۔۔۔؟؟؟" وہ معصوم تھی پر اتنی نہیں کہ مقابل کی چالاکیاں ہی نہ سمجھ پاتی وہ سمجھ گئ تھی کہ یہ لڑکی جتنی اس سے نفرت کرتی تھی کبھی اس کی مدد خوشی خوشی تو نہیں کرنے والی تھی ضرور اس کا کوئی ذاتی فایدہ تھا اس سب میں۔۔۔

"مجھے ضرغام خان چاہیئے اور وہ مجھے تبھی ملے گا جب تم یہاں سے چلی جاؤ گی تو تیار رہنا میں پوری کوشش کروں گی کہ تمہیں جلد از جلد اس حویلی سے باہر نکال سکوں۔۔۔" وہ ایک عضلی نگاہ ارشک پر ڈالتے ہوئے بولی تھی۔

"وہ آپ سے ویسے بھی شادی کرنے والے ہیں تو آپ میری مدد کیوں کر رہی ہیں اور دوسری بات سردار ضرغام خان کو مجھ سے محبّت نہیں ہے جو آپ مجھے اس حویلی سے نکالنے کے لیے میری مدد کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ نیوشا کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی تھی۔

"وہ تم سے نہیں تمہارے اس خوبصورت بدن سے محبت کرتا ہے تم سے جائز رشتہ ہے ان کا اور اسکا بہکنا فطری ہے جب پہلو میں اتنا حسین وجود ہو تو مرد تو بہکے گا ہی نہ اس لیے مجھے ان کی زندگی میں نہیں چاہیے ہو۔۔۔" وہ

غصے سے پھنکاری تھی اور ارشک اس کی بے باک بات پر بس سر جھکا گئی تھی وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔

"تم تیار رہنا مُجھے جیسے ہی موقع ملے گا تمہیں یہاں سے نکال لوں گی اور پھِر آگے تم یہاں جانا چاہو اور ہاں اس بات کا ذکر کسی سے مت کرنا ورنہ یہاں ہمیشہ کے لیے قید ہو جاؤ گی۔۔۔" وہ بولتی روم سے نکل گئی تھی اب اسے کچھ تو کرنا ہی تھا اس لڑکی کو یہاں سے نکالنے کے لیے ورنہ ضرغام خان تو اس سے شادی کبھی نہیں کرتا۔

اس کے جاتے ہی ارشک نے اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کیا تھا تھوڑی امید اسے ہو چلی تھی کہ وہ بہت جلد سردار ضرغام خان کی دسترس سے بہت دور ہو گی۔۔۔۔

••••••

جیک آج پھر آیا تھا ائزم کی غیر موجودگی میں اوٗر اب کی بار اس نے لا بیشا کو کافی مہارت سے اپنی جائیداد اپنے شان و شوکت کے قصے سناتے اپنے جال میں پھنسایا تھا کہ لا بیشا اس کے ساتھ روم میں چلی آئی تھی آج وہ اسے اپنے فلیٹ لے گیا تھا لا بیشا بھی چلی آئی تھی اوٗر اس فلیٹ کی خوبصورتی دیکھ کر وہ دہنگ رہ گئی تھی اتنا شاندار فلیٹ تھا اس کا وہ خود بھی تو اتنا ہی خوبصورت تھا اوٗر اس کا گھر لا بیشا ہر چیز کو اشتعاق سے دیکھ رہی تھی۔

"یور ہاؤس از سو بیوفیٹل۔۔۔!!!" وہ ستائشی نظروں سے پورے فلیٹ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"جب ساتھ خوبصورت لوگ ہوں تو ہر چیز ہی خوبصورت لگتی ہے آؤ میں تمہیں اپنا بیڈ روم دکھاؤں۔۔۔" وہ آخر کار اسے اپنے بیڈ روم میں لا ہی چکا تھا حالانکہ یہ اس کے لیے خاصا مشکل رہا تھا اس لڑکی نے اسے کافی ٹف ٹائم دیا تھا لیکن اب گیم اس کے ہاتھ میں تھی۔۔۔

وہ اپنی جیکٹ کی زپ ایک جھٹکے سے کھول کر اسے اتارتے ہوئے اپنی شرٹ بھی کھینچ کر اتار چکا تھا۔

لا بیشا واپس پلٹی تو اس کے شرٹ لیس سینے سے ٹکرائی تھی اور اسے شرٹ لیس دیکھتے وہ ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی حالانکہ وہ خاصی بولڈ نیچر کی تھی۔۔۔۔

"جیک۔۔۔"

"یس سوہاٹ گرل۔۔" وہ لابیشا کے کوٹ پر ہاتھ پھیر رہا تھا جیسے اسے آگے کے کام کے لیے تیار کر رہا ہو وہ اس کے ہاتھوں کے لمس سے پیچھے کو کسکی تھی اور جیک نے اسے پیچھے بیڈ پر دھکا دیا تھا۔

وہ بیڈ پر گری تھی اور جیک اس کے قریب آیا تھا وہ ایک پل کے لیے ڈری تھی لیکن پھر اس کی دولت کا لالچ زہن پر غائب آیا تھا اور شیطان اس کے دماغ پر حاوی ہوا تھا۔

یا پھر شاید اس ڈرنک کا اثر تھا جو اسے جیک نے راستے میں پیلائی تھی کہ وہ خود اس کی طرف پیش قدمی کرنے لگی تھی۔

اس کو اپنی طرف کھینچتی وہ جیسے اس وقت اپنے سینسز میں نہیں لگ رہی تھی جیک کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ خود اپنے آپ کو اس کے حوالے کر رہی تھی اسے اور کیا چاہیئے تھا۔

اس نے ایک جھٹکے سے اس کا کوٹ اس کے بدن سے جدا کیا تھا وہ ریڈ کلر کے سیلیوز لیس ٹاپ میں ملبوس تھی جو اس کے بدن کو چھپانے سے قاصر تھا اس کا کوٹ لانگ تھا لیکن اب کوٹ اتار چکا تھا۔

جیک کی گہری نظریں اس کے حسین سراپے پر تھیں وہ خود میں سمٹ رہی تھی اگر مکمل اپنے ہوش میں ہوتی تو اس وقت ایسی حالت میں ایک غیر انسان کی بانہوں میں موجود نہیں ہوتی۔۔۔۔

جیک اس پر حاوی ہونے لگا تھا اس کو پیچھے بیڈ پر سیدھا لٹائے وہ آج اپنی طلب پوری کرنے والا تھا لا بیشا جس کا دماغ اس وقت سن ہو چکا تھا وہ خوُد بھی اسے اپنے قریب سے دور نہیں کر پا رہی تھی۔

جیک اس سے پہلے کہ اس پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کے فلیٹ کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا اوُر اندر آنے والے انسان کو دیکھ کر جیک پھرتی سے لا بیشا کے وجود کو بیڈ پر پھنکتے فوری بیڈ سے اترا تھا۔

اوُر لا بیشا جو اس وقت جیک کے اٹھنے سے پریشان تھی جب اس کی نظر سامنے دروازے کی طرف اٹھی اس کا ذہن جیسے مفلوج ہوا تھا وہ بھی جیک کی طرح پھرتی سے اٹھی تھی لیکن جب اس کی نظر اپنے حلیے پر گئی وہ زمین میں گری تھی یہ کس حلیے میں تھی اوُر مقابل کی قہر برساتی نظریں وہ زمین میں گڑی تھی جلدی سے اپنا کوٹ اٹھا کر اپنے گرد اچھے سے پھیلایا تھا۔

لیکن مقابل کو خوُد کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کی سانس سینے میں اٹکی تھی وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی دل کی دھڑکن خطرناک حد تک تیز ہوئی تھی اوُر وہ مقابل کے قدموں کی آہٹ سے جیسے مرنے کو تھی۔۔۔۔

اوُر جیک کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں وہ کیسے سامنا کرے گا مقابل ہستی کا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 50

•••••

(ماضی)

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ وہ لوگ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو بھی گئے تھے منہا نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا دوپٹہ خود کے گرد اچھے سے اوڑھتے وہ دیوار میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

لیکن مقابل لوگوں میں موجود ایک انسان نے اس کی یہ کوشش ناکام بناتے ہوئے اسے کلائی سے دبوچتے ہوئے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔

"تم لوگ جاؤ باہر اور دروازہ بند کر دو جب تک میں آواز نہ دوں اندر مت آنا تم لوگ۔۔۔" وہ شرجیل تھا حرمین کا کزن جو اپنے باقی ساتھیوں کو باہر جانے کا کہہ کر خود فرصتِ سے منہا کو دیکھ رہا تھا۔

وہ لوگ باہر نکل گئے تھے اور دروازہ بند کرنے لگے منہا نے بھاگ کر کمرے سے باہر جانے کی کوشش کی تھی اس بات کی تسلی تھی کہ اس کا بیٹا کم سے کم محفوظ تھا خود تو اب ان لوگوں کے درمیان وہ پھنس گئی تھی نجانے کیسے نکل پاتی وہ یہاں سے اس نے ایک کوشش کرنی چاہی تھی لیکن اس کے دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ بند ہو چکا تھا۔

شرجیل سر تا پا منہا کا جائزہ لے رہا تھا وہ نازک کلی اس وقت اس کے حواسوں پر چھائی تھی۔

منہا بیٹے کے بعد بھی پہلے ہی کی طرح سمارٹ تھی کوئی دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کا ایک بیٹا بھی ہے مقابل کے حواسوں پر اس کا حسین سراپا چھایا تھا وہ منہا کے قریب جانے لگا اور منہا دو قدم پیچھے ہوئی تھی اس کی غلظ نظروں سے دور ہونے کی خواہش کی تھی دل نے اس پہر۔

رات کی تنہائی اور ایک نامحرم اس کے کمرے میں موجود تھا وہ کیسے خود کی حفاظت کرتی اس نے دوپٹے پر گرفت مضبوط کی تھی لیکن مقابل کو اس کا لرزتا ہوا ہچکولے کھاتا موجود اٹریکٹ کر رہا تھا اس نے ایک جھٹکے میں اس کا دوپٹہ تن سے جدا تھا منہا ہوں سرے عام کسی کے سامنے برہنہ ہوئی تھی اس کے گھنے بالوں کی آبشار اس کی کمر پر پھیلی ہوئی تھی اس کے بال خوبصورت تھے ارتضیٰ خان کو یہ پسند تھے۔۔۔۔۔اسے قربت کے لمحات میں ارتضیٰ خان کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی۔

"یہ بہت خوبصورت ہیں مجھے بہت اٹریکٹ کرتے ہیں تمہاری ساری خوبصورتی ایک طرف اور یہ خوبصورت بال ایک طرف ان سے اٹھتی مہک میرا خود پر کنٹرول نہیں رہنے دیتی ہے منہا میری جان میرا دل کرتا ہے میں ہر وقت ان کی مہک کو ایسے ہی محسوس کرتا رہوں۔۔۔۔"وہ اس کی

گردن میں منہ دیئے اس کی بھینی بھینی مہک محسوس کرتے خماری سے بول رہے تھے۔

وہ بات یاد کرتے منہا کی آنکھوں سے کہیں اشک گرے تھے۔

شرجیل نے اسے یوں اپنے سامنے بغیر دوپٹے کے دیکھا تو اس کا کنٹرول خوٗد پر ختم ہوا تھا اوٗر منہا کو ایک جھٹکے میں زمین پر دھکا دیتے وہ اس پر جھکا تھا منہا ہاتھ پاؤں چلاتے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کرتی رہی لیکن مقابل اس کی ہر مزاحمت کا گلہ گھونٹ کر اس کے وجود کو ریزہ ریزہ کرتا چلا گیا تھا منہا کی کمزور سی مزاحمت اپنے آپ دم توڑتی گئی تھی اوٗر مقابل اس کی عزت کو داغ دار کر گیا تھا وہ کمزور سی عورت کہاں تک مقابلہ کرتی اس وحشی انسان کا جو اس کی عزت کو پامال کر چکا تھا وہ اس پر جھکا تھا جو نیم برہنہ

حالتِ میں خالی خالی نظروں سے چھت کو گھور رہی تھی آنکھوں میں جیسے کوئی جزبہ نہیں بچا تھا وہ خالی خالی نظروں سے ایک نقطے کو دیکھے جا رہی تھی۔

" صحیح کہا تھا ارتضیٰ خان نے بہت خوبصورت ہو تم اور آج میں نے اس خوبصورتی کو قریب سے دیکھ بھی لیا پتہ ہے ارتضیٰ خان کا تم سے دل بھر چکا ہے تو اس نے مُجھے خوُد آفر کی تھی اپنی بیوی کی اب اتنی شاندار آفر بھلا کیسے چھوڑ دیتا اوُر تم اس زعم میں مت رہنا کہ ارتضیٰ خان اب بھی تم سے محبت کرتا ہے اس کو تم میں اوُر تمہارے بیٹے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے یہ سب کچھ اسی کے کہنے پر کیا ہے میں نے امید ہے تمہیں اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔۔۔۔" وہ اس پر جھکا حرمین کی کہی ہوئی بات بول رہا تھا۔

اس نے کہا تھا کہ وہ منہا کے دل میں ارتضیٰ کے لیے یہ بات ضرور ڈالے تاکہ وہ ارتضیٰ خان سے نفرت محسوس کرنے لگے اور انہیں چھوڑ کر چلی جائے۔

شرجیل کی یہ بات منہا کے اعصابوں پر کاری ضرب لگا گئی تھی اس کا شوہر اس کے ساتھ ایسا کرے گا یہ اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا اس نے کسی طرح کاری ایکشن شو نہیں کیا تھا لیکن اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جو مقابل کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہا تھا۔۔۔

"جو چاہیے تھا وہ مل گیا۔۔۔" وہ اس کے وجود کو ایک زوردار لات مار کر کمرے سے نکلنے لگا تھا جب پیچھے سے کسی نے اسے ایک بھاری چیز ماری تھی وہ لڑکھڑا کر گرا تھا اور تعزیز خان جو کچھ دیر پہلے ہی جاگا تھا شرجیل کی باتیں وہ سن چکا تھا وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ اس کی ماں پر کوئی سی قیامت ٹوٹی تھی

لیکن اس انسان کی گھیٹا باتیں وہ برداشت نہیں کر سکا تھا اپنے بابا کی اصلیت جان کر وہ جیسے پل پل مرا تھا۔۔۔

اس کے بابا کو اگر اس کی ماں میں دلچسپی نہیں تھی تو ساتھ کیوں رکھا ہوا تھا انہیں ان کے گھر بھیج دیتا وہ چھوٹا تھا بہت سی باتوں کا مطلب نہیں جانتا تھا لیکن اس کی باتوں سے اسے اتنا پتہ چل گیا تھا کہ وہ ضرور بری باتیں کر رہا تھا۔

شرجیل اس چوٹ لگنے سے بلبلایا تھا لیکن واپس مڑنے کے بجائے وہ کمرے سے نکل گیا تھا آخر حرمین نے جو پہلی بار اس سے کوئی کام کہا تھا وہ کر چکا تھا لیکن وہ اپنی محبت کو سچا ثابت کرنے کے چکر میں کسی کی عزت کو پامال کر چکا تھا یہ کیسی محبت تھی اس کی جو کسی کی پوری زندگی برباد کر گئی تھی۔۔۔

"تو واپس آ گیا اب۔۔۔" جیسے ہی شرجیل کے ساتھیوں کی نظر اس پر پڑی ان میں سے ایک بولا تھا لیکن اس کے سر سے خون بہتا دیکھ کر وہ پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔

"چلو یہاں سے۔۔۔" وہ انہیں وہاں سے جانے کی بات کرتے خود وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن اس کے ساتھی یہ سن کر بھڑک اٹھے تھے یعنی وہ اُنہیں اپنے مفت میں تو نہیں لایا تھا خوُد کا مطلب پورا ہوا تو بس کام ختم۔

"لیکن ہم۔۔۔" وہ اسرار کرنے لگے تھے لیکن شرجیل کی حالتِ ایسی نہیں تھی کہ وہ ان لوگوں سے بحث کرتا وہ ان کو وہاں سے لے گیا تھا کیونکہ اسے ابھی تک اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔

.....

تعزیز خان اس کے جاتے ہی بھاگ کر منہا کے پاس گیا تھا اپنی ماں کی حالتِ دیکھتا وہ بچہ سہما تھا ایسی حالتِ نہیں تھی منہا کی کوئی اسے دیکھتا اور اپنے بیٹے کے سامنے وہ جیسے پل پل مری تھی جینے کی کوئی رمک نہیں بچی تھی کیسے جیتی جس کی وجہ سے حویلی میں تھی اس نے کیا کیا تھا۔

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی ارتضیٰ خان آپ میرے مجرم ہیں کیا قصور تھا میرا کیا قصور تھا آپ کو زرا بھی شرم نہیں آئی میں آپ کی بیوی تھی کم سے کم اتنا تو سوچ لیتے آپ۔۔۔" وہ دل ہی دل میں ارتضیٰ خان سے مخاطب تھی ایسی زلت بھری زندگی وہ کیسے جیتی کبھی نہیں وہ اب جینا نہیں چاہتی تھی اس نے ایک بار بھی تعزیز کا نہیں سوچا تھا جو اس پر جھکا مسلسل اسے آواز دے رہا تھا مما مما کہہ رہا تھا وہ سامنے سے فروٹ باسکٹ سے

چھری اٹھا کر اپنی کلائی پر مار چکی تھی تعزیز خان کی چیخ نکلی تھی وہ پیچھے کو لڑکھڑایا تھا اور جلدی سے اٹھتے وہ پھر سے اپنی ماں کے قریب گیا تھا جس کے ہاتھ سے نکلتا خون اب فرش پر پھیلتا جا رہا تھا وہ آنکھیں بند کر رہی تھی اور لمحوں کا کھیل تھا اس کا وجود بے جان ہوا تھا۔

تعزیز مسلسل چلا چلا کر اب تھک چکا تھا لیکن منہا نے نہ اٹھنا تھا نہ وہ اٹھی تھی تعزیز خان نے پھرتی تھی منہا کا دوپٹہ اٹھا کر اس کی کلائی پر باندھا تھا لیکن اس کا کوئی فایدہ نہیں تھا وہ پہلے ہی بے جان ہو چکی تھی۔

ہاں وہ ارتضیٰ خان کو معاف کیے بغیر اس دنیا سے چلی گئی تھی وہ ارتضیٰ خان جسے اس نے اپنے بھائی کے بعد سب سے زیادہ چاہا تھا جس کے لیے وہ کبھی اہم تھی کیا زندگی پائی تھی اس نے آخری وقت میں اتنی زلت سہی کہ مر گئی۔

تعزیز خان اب اس کے پاس ہی بیٹا اس کے چہرے کو چوم رہا تھا اس کے آنسو گرتے منہا کے بے جان وجود پر پڑ رہے تھے اگر وہ زندہ ہوتی تو اپنے بیٹے کو روتا دیکھ کر وہ کبھی اتنے آرام سے نہیں پڑی رہتی۔۔

تعزیز خان کو نجانے کتنے گھنٹے گزر گئے تھے اس کے پاس بیٹھے اوٗر روتے ہوئے وہ بار بار مما مما کہہ رہا تھا لیکن اس کو شائد ہی اب کبھی اپنی پکار کا جواب ملتا اس کی خوٗد کی طعیبت خراب ہو رہی تھی روم کے سارے فرش پر منہا کا خوش بکھر چکا تھا اور تعزیز یہ منظر دیکھتے اب خوفزدہ ہوا تھا آخر تھا تو ایک بچہ کب تک اپنے حواسوں کنٹرول کرتا وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

وہ پیچھے کو گرتا چلا گیا تھا اس کا ننھا سا وجود بے ہوشی میں بھی ہچکولے لے رہا تھا اپنی ماں کی حالت دیکھتا وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکا تھا اس کی ماں

نے اس کی بانہوں میں دم توڑا تھا یہ بات اس کے ننھے سے دماغ میں فٹ ہو گئی تھی۔

اوَر اب وہ بدلنے والا تھا ایک نیا تعزیز خان حویلی والوں کے سامنے آنے والا تھا۔

اوَر یہاں سے شروع ہونے والا تھا ارتضیٰ خان کے پچھتاوے کا سفر۔۔۔۔ تعزیز خان کا سب سے نفرت کرنے کا سفر یہ سفر سب کی زندگیوں کو نئے موڑ پر لے کر جانے والے تھا۔۔۔۔

•••••

ارتضیٰ خان اور باقی سب لوگ واپس آ گئے تھے رات کس فنکشن تھا آتے آتے ہی سب کو دیر ہو گئی تھی اب کل صبح ان لوگوں نے پھر جانا تھا بی بی جان نے وہاں سارے خاندان والوں سے حرمین کو ارتضیٰ کی بیوی کے طور پر ملوایا تھا وہ خوشی خوشی ملی تھی شرجیل کی طرف سے اسے میسج مل گیا کہ وہ کام کر چکا تھا تب سے وہ جیسے خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں اب سے اسے یقین تھا کہ ارتضیٰ خان کبھی اس منہا کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں کیونکہ اصل تماشہ تو ان دونوں نے بہنوں نے گھر جا کر لگانا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ واپس آ رہے تھے اب نجانے کیوں ارتضیٰ خان کی حالتِ بہت خراب ہو رہی تھی وہ ڈرائیونگ بھی مشکل سے کر پا رہے تھے ان کے ساتھ حرمین اور ضرغام خان تھے باقی لوگ دوسری گاڑیوں میں تھے وہ بار بار گاڑی کی سپیڈ کبھی زیادہ کرتے تو کبھی کم حرمین بیگم ان کی حالت دیکھ رہی

تھیں جانتی تھیں کہ وہ منہا کے لیے تڑپ رہے تھے لیکن اصل تو گھر جا کر تماشہ لگنے کے مزے دیکھنے تھے انہوں نے۔۔۔

"بہت تڑپی ہوں میں تمہاری وجہ سے منہا اب تم پر بیتے گی تو تمہیں اندازہ ہو گا کہ یہ درد کیسا ہوتا ہے امید ہے اب نظر اٹھا کر چلنے کے قابل نہیں رہی ہو گی تم۔۔۔" وہ دل ہی دل میں منہا سے مخاطب ہوئی تھی جبکہ جو منظر اس نے گھر جا کر دیکھنا تھا اس نے اس کے پیروں سے زمین کھینچ لینی تھی۔

وہ لوگ حویلی پہنچ چکے تھے ان سے پہلے باقی لوگوں کی گاڑیاں پورچ میں آ کر رکی تھیں وہ لوگ ایک ساتھ اندر آئے تھے لیکن پوری حویلی میں چھایا سناٹا جیسے کسی انہونی کا احساس دلا رہا تھا۔

ارتضیٰ خان خوٗد پر مذید ضبط نہیں کر سکتے تھے وہ منہا کے کمرے کی طرف جانے لگے کہ ضرغام خان نے ان کا ہاتھ تھام لیا تھا وہ محض پانچ سال کا تھا اور اپنے بابا سے بہت پیار کرتا تھا ہاں ارتضیٰ خان بھی اس سے محبت کرتے تھے لیکن ویسی نہیں جیسی ضرغام خان ان سے چاہتا تھا۔

"بابا آج رات آپ میرے ساتھ ساتھ سو جائیں۔۔۔"اس نے بہت پیار سے فرمائش کی تھی جسے ارتضیٰ خان چاہا کا بھی رد نہیں کر سکے تھے وہ اسے لے کر اسکے کمرے میں چلے گئے تھے وہ کچھ ہی دیر میں سو گیا تھا وہ واپس آئے تو سب لوگ ابھی تک اندر اپنے کمروں میں نہیں گئے تھے وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے منہا کے روم میں جانے لگے بی بی جان کچھ سوچتے ان کے پیچھے چل پڑی تھیں اپنی دوسری بیوی اور بیٹے کے ہوتے ہوئے وہ کیوں بار بار اس لڑکی کے کمرے میں جاتے تھے۔

ارتضیٰ خان جیسے ہی کمرے کے قریب گئے کمرے کا کھلا ہوا دروازہ دیکھ کر وہ پریشان ہوئے تھے منہا ہمیشہ دروازہ بند کر کے سوتی تھی اور اب تو رات بھی کافی زیادہ ہو چکی تھی لیکن کمرے کا دروازہ کھلا تھا وہ تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے لیکن سامنے کا منظر دیکھتے ہوئے وہ مضبوط توانہ مرد لڑکھڑایا تھا اپنی بیوی کا بے جان وجود اپنے بیٹے کا خون سے بھرا چہرہ وہ جیسے بے موت مرے تھے۔۔۔۔۔ قدموں نے مزید چلنے سے انکارِ کیا تھا اور ان کے پیچھے آتی بڑی بی بی نے جب سامنے کا منظر دیکھا تو ان کی حالتِ بھی ارتضیٰ خان سے مختلف نہیں تھی ان کے پیچھے پیچھے حرمین بھی کمرے میں آئی تھی لیکن منہا کا بے جان وجودِ دیکھ کر اس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا وہ مردہ حالت میں تھی یہ تو نہیں سوچا تھا اس نے۔۔۔۔

ارتضیٰ خان نے بمشکل خود کے قدموں کو گھسیٹا تھا اور تیزی سے چلتے اپنی شال سے انہوں نے منہا کا وجودِ ڈھانپا تھا اس کے چہرے پر نشان دیکھ کر کوئی بھی سمجھ سکتا تھا اس کے ساتھ کیا ہوا تھا.

"ارتضیٰ ہمارا پوتا۔۔۔!!!" بی بی جان کی نظر جیسے ہی ارتضیٰ خان پر گئی وہ بھاگ کر اس کے وجود کو اٹھا کر بستر پر ڈال گئی تھی وہ بے ہوش پر وہ اس کے چہرے پر ہاتھ مار رہی تھیں انہیں بس اپنے پوتے سے مطلب تھا جو آنکھیں نہیں کھول رہا تھا وہ بار بار اس کا گال تھپتھپا رہی تھیں اور فرحین آور حرمین کی حالت بری تھی اگر کسی کو کچھ پتہ چل جاتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔

تعزیز خان کا ٹھنڈا پڑتا وجود ان کے ہاتھ پاؤں پھولا گیا تھا انہوں نے خود ہی ڈاکٹر کو کال کر دی تھی جس نے تعزیز کا چیک اپ کیا تھا اور منہا کی وفات کی تصدیق کر دی تھی ارتضیٰ خان دھاڑے مار کر روئے تھے ہاں وہ مرد ہو کر

اپنی بیوی کی موت پر روئے تھے حرمین بار بار انہیں سہارا دے رہی تھیں یہ آچھا موقع تھا اس کے پاس ان سے ہمدردی کرنے کا۔

منہا کی تدفین ہو چکی تھی ارتضیٰ خان اس واقعے کو لے کر ساری تحقیق کی تھی اور یہ ہی بات سامنے آئی تھی کہ وہ لوگ چور تھے جو حویلی میں گھسے تھے لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ لوگ کوئی سامان کیوں نہیں چوری کر کے لے گئے تھے صرف منہا اوٗر تعزیز کی حالتِ ہی کیوں خراب ہوئی تھی۔

یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا کوئی جواب نہیں دے پایا تھا اور ارتضیٰ خان کی حالتِ بہت خراب تھی بیٹے کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ ایک بار بھی اس کے کمرے میں نہیں گئے تھے۔

تعزیز خان کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا کہ بچے نے کسی بات کا صدمہ لیا ہے جس کا اثر اس کے دماغ پر ہوا ہے اور اس کی حالتِ ایسی ہے مکمل علاج کے بعد ہی وہ ٹھیک ہو گا۔

سب لوگ تعزیز کے پاس رہتے تھے اس کا خیال رکھتے تھے جبکہ ارتضیٰ اپنے کمرے کے ہو کر رہ گئے تھے وہ جاتے ہوئے بھی منہا سے نہیں مل کر گئے تھے اور نہ ہی اس سے بات کر سکے تھے کل انہوں نے اس پر غصہ کیا تھا وہ ان سے ناراض اس دنیا سے چلی گئی یہ بات ان کو ناگ کی طرح ڈس رہی تھی وہ بار بار ہزیائی کیفیت میں اپنے بال نوچ رہے تھے حرمین ان کی حالتِ سے بہت پریشان تھی۔

کہاں اس نے سوچا تھا کہ منہا کے بعد ارتضیٰ خان اس کے ہوں گے اور وہ تو خود سے ہی غافل ہو چکے تھے اور حرمین ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"ارتضیٰ۔۔۔!!!" وہ جو خوُد سے لاپرواہ لیٹے تھے وہ ان کے قریب ہوئی تھی انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے کھینچ کر خود پر گرایا تھا۔۔۔۔

"مُجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ گی۔۔۔" وہ اسے منہا سمجھتے اس کے بالوں میں سر چھپائے اس کی خوشبو محسوس کرنے لگے تھے لیکن خوشبو ان کی منہا کی خوشبو نہیں تھی پر اس وقت وہ کچھ سمجھنے کی صلاحیت کھو چکے تھے وہ حرمین پر جھکتے چلے گئے تھے اور حرمین نے بھی ان کو روکا نہیں تھا۔

وہ اس کے وجودِ میں کھوتے منہا کے غم سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے تھے اوُر حرمین مسکرائی تھی وہ ان کا لمس اپنے پور پور پر محسوس کر رہی تھی وہ اس کو نرمی سے چھو رہے تھے جیسے منہا کو چھوتے تھے اوُر ان کی ہر سرگوشی میں منہا کا ذکر تھا وہ مر کر بھی ان کے درمیان موجود تھی۔

وہ غصے سے دانت پیس کر رہ گئی تھی لیکن ان کے لمس سے خود کو سیر اب کرنے لگی تھی۔

.....

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ گزر ہی جاتا ہے کسی کے لیے اچھے یادیں چھوڑ کر جاتا ہے تو کسی کے لیے بری کوئی اس وقت کو خوشی سے جیتا تھا تو رو کر کسی کے غم میں وقت رہتے ارتضیٰ خان کو بھی منہا کے لیے صبر آ گیا تھا ہاں ایک کسک ان کے دل میں تھی جو ہمیشہ رہنی تھی اور وقت پر لگاتے گزر گیا تو ارتضیٰ خان اور حرمین کے ہاں ایک بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی ارتضیٰ خان نے اس کا نام آرمینار کھا تھا مرتضیٰ اور فرحین کے بھی تین بچے تھے۔

شرمین بھی شوہر کے انتقالِ کے بعد حویلی رہنے کے لیے آ گئی تھی۔

ارتضیٰ خان اور تعزیز خان کے درمیان فاصلے بڑھتے گئے تھے وہ جب جب تعزیز خان سے بات کرنے کی کوشش کرتے تھے تو تعزیز ان کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا وہ اب کسی سے بات نہیں کرتا تھا منہا کی ڈیتھ کا سب سے زیادہ اثر اس پر ہوا تھا ارتضیٰ خان کا دل کٹتا تھا اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر۔۔

تعزیز خان کا دل ارتضیٰ خان کی طرف سے خراب ہو چکا تھا وہ اس شرجیل کی باتوں کا اثر تھا کہ ارتضیٰ خان اسے اپنی ماں کا مجرم لگتا تھا وہ ان سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھتا تھا کیونکہ اس کے بقول وہ اس کی ماں کے مجرم تھے وہ ان سے بات کیونکر کرتا اس نے کچھ عرصے بعد ہی شہر جانے کی رٹ لگالی تھی ارتضیٰ خان اسے اتنے دور بھیجنے پر راضی نہیں تھے لیکن وہ صاف صاف کہہ چکا تھا کہ وہ ضرور جائے گا۔۔۔

اور وہ لوگ اس کی ضد کے آگے ہار چکے تھے کیونکہ وہ کھانا پینا چھوڑ چکا تھا کسی سے بات تو وہ ویسے بھی نہیں کرتا تھا حرمین کو وہ جب بھی دیکھتا عیجب نظروں سے دیکھتا وہ سمجھ نہیں پاتی تھی کہ ایسا کیا تھا۔۔۔

کہیں وہ سب کچھ جانتا تو نہیں تھا اس بات کا خیال انہیں کبھی نہیں آیا تھا کیونکہ وہ اس وقت بچہ تھا اور پھر وہ شہر چلا گیا تھا ارتضیٰ خان ہر ہفتے اس سے ملنے جاتے تھے لیکن تعزیز خان ان سے ملنے کے لیے نہیں آتا تھا وہ پہلے پہل ہوسٹل میں رہتا تھا اور پھر اس نے پارٹ ٹائم جاب شروع کر دی تھی اور پھر جب اس کے پاس پیسے آئے اس نے خود کا اپارٹمنٹ لے لیا تھا اس سارے عرصے میں وہ ایک بار بھی حویلی نہیں گیا تھا۔۔۔

زرانیل خان آیا تھا ایک بار اس سے ملنے اور اس سے اس نے بات کرلی تھی کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں تھا اصل قصوروار حرمین اور ارتضیٰ خان تھے اس کی ماں کے۔۔۔۔

.....

(حال)

ائزم آنکھوں میں حیرت لیے لابیشا کی جانب بڑھا تھا جو اس کے غصے کے ڈر سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور ائزم اس تک پہنچتے اس کے بالوں کو اپنی مضبوط گرفت دبوچا تھا وہ درد سے سسکی تھی ائزم کے لیے یقین کرنا مشکل تھا جس لڑکی کے لیے اس نے اب تک ابر شم کو اپنے پیار کے جال میں

پھنسایا ہوا تھا وہ لڑکی کسی اوَر کے ساتھ اگر وہ اس وقت نہیں آتا تو اس کی بیوی کسی اوَر کی بانہوں میں ہوتی۔

اوَر یہ سوچ اس کے دماغ میں بوچھاڑ پیدا کر چکی تھی۔۔۔۔

"اے چھوڑ اسے۔۔۔!!!" جیک نے انگیش میں کہا تھا لیکن کسی اور کو خود کو دیکھتے پا کر وہ گھبرایا تھا سامنے کوئی اوَر نہیں بلکہ اس کی بیوی تھی جس کی یہ ساری جائیداد تھی اور وہ ہر کسی کو بتاتا تھا کہ یہ سب کچھ اس کا اپنا ہے یہ جبکہ حقیقت سے تو کوئی بھی واقف نہیں تھا۔

اوَر اس کی بیوی ائزم کی باس تھی اسی کے کہنے پر تو وہ لوگ اس وقت یہاں آئے تھے کیونکہ اس کے گارڈز نے اسے اطلاع دی تھی کہ سر اس وقت فلیٹ میں کسی لڑکی کے ساتھ موجود ہیں وہ ائزم کو شکی نظروں سے تو کافی

وقت سے دیکھتی آرہی تھی لیکن پہلے اگنور کرتی پر اب وہ حد سے اگے بڑھنے لگا تھا۔

"واٹ از دس۔۔۔" وہ اس کا گریبان پکڑ کر چیخی تھی اور جیک کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اس نے شادی کے وقت ہی یہ واضح کر دیا تھا جیک پر کہ اسے جیک سے سوائے پیار اور محبت کے کچھ نہیں چاہیئے وہ بہت امیر تھی سب کچھ تھا اس کے پاس اسے جیک سے کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی۔

لیکن جیک اس کی پیٹھ پیچھے یہ سب کچھ کر رہا تھا اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔

"میں تمہیں۔۔۔"

"نو مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا ہے یو چیٹر گیٹ آؤٹ۔۔۔" وہ اسے باہر دھکا دے چکی تھی جبکہ ائزم اب لابیشا کو گھسیٹ کر فلیٹ سے باہر لے گیا تھا اور وہ لوگ اس وقت باہر ائزم کی گاڑی کے سامنے کھڑے تھے لابیشا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیسے اسے اپنی وضاحت دے ایک تو اسے جیک کی طرف سے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس کے جھوٹے جال میں پھنس گئی تھی اور اب ائزم وہ اس کے خوف سے پریشان تھی لیکن کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

اس کا پورا بدن پسینے سے شرابور ہوا تھا چہرے پر بھی پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔

"ائزم۔۔۔" وہ بمشکل اسے پکار سکی تھی لیکن ائزم نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا جس سے وہ اسے تھامنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔" وہ اس کو گاڑی میں پھنکتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اس کا غصہ اس وقت حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا لابیشا کی طرف سے یہ بات اس کے اعصابوں پر کاری ضرب لگی تھی وہ اب اسے مزید اپنے ساتھ نہیں رکھنے والا تھا۔

"ائزم میری بات۔۔۔" وہ اسے فلیٹ کے اندر لے آیا تو وہ باقاعدہ اس کی منتیں کرنے لگی تھی لیکن ائزم اس وقت اپنے آپے سے باہر ہو رہا تھا اس نے لابیشا کو دھکا دیا تھا وہ اوندھے منہ زمین پر گری تھی۔

اور وہ اس پر جھکتے اس کی گردن کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اس پر حاوی ہوا تھا۔

لا بیشا مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی اسے سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی ائزم ہر گزرتے لمحے اس پر دباؤ بڑھا رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے جو کچھ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں اس کے بعد تمہاری کوئی بھی وضاحت قابلِ قبول ہے بولو کیوں تھی اسکے ساتھ۔۔۔" وہ اس کی گردن پر اپنی انگلیوں کو مزید سختی سے پیوست کر رہا تھا لا بیشا کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کی مضبوط انگلیاں اس کی گردن میں پیوست ہو گئی ہوں وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن اس وقت ائزم شاید سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا تھا اور اس کی جو اس وقت حالت تھی لا بیشا اس کی آنکھوں میں چھلک رہی وحشت سے خوف محسوس ہوا تھا وہ مشکل سے اپنا حلق تر کر رہی تھی۔

"ائزم۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔"

"نہیں ائزم نہیں۔۔۔" وہ چیخ رہی تھی وہ غصے میں تھا اس وقت آگر وہ دوسری اوٗر تیسری بار کہہ دیتا تو سب ختم ہو جانا تھا سب کچھ نہیں وہ یہ نہیں ہونے دے سکتی تھی اس نے ائزم کے لبوں پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن وہ اس کا ہاتھ پیچھے جھٹک چکا تھا اور ایک ہی سانس میں وہ لا بیشا سے اپنا تعلق ختم کر گیا تھا وہ لا بیشا کو اپنی زندگی سے نکال چکا تھا۔

وہ اس کے اوپر سے اٹھتے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کمرے میں گیا تھا اوٗر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سفری بیگ اور اس کی باقی کی چیزیں تھیں لا بیشا تو بس بت بن کر بیٹھی تھی جیسے سوچنے سمجھنے کے لئے کچھ بچا ہی نہ ہو۔۔۔

"میں نے ہمیشہ تم سے محبت کی لا بیشا تمہیں ابر شم کی دولت سے مطلب تھا اس کی دولتِ کے لیے تم نے مُجھے اس کی ذندگی میں بھیج دیا میں نے تمہاری خاطر وہ بھی کیا کہاں کمی رہ گئی تھی مجھ سے مانا کہ زیادہ امیر نہیں تھا زیادہ دولت نہیں تھی میرے پاس لیکن پھر بھی تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تم ایک بے حیا لڑکی ہو جو کسی غیر مرد کے ساتھ اس کے بستر پر۔۔۔" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا جبکہ لا بیشا اس کی کسی بات لو کو سن کب رہی تھی وہ تو جیسے صدمے کی کیفیت میں تھی ائزم اس کا نہیں رہا تھا ابر شم کی دولتِ اس کی نہیں ہونے والی تھی وہ یہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"یہ فلیٹ تم تک یوز کر سکتی ہو جب تک تمہاری عدت ختم نہیں ہو جاتی اس کا رینٹ میں نے پے کر دیا تھا ایڈوانس میں اور میں واپس پاک جا رہا ہوں

ابر شم کو اب میں اب اپنے پیار کا یقین دلا کر اس کے ساتھ مخلص رہوں گا وہ جیسی بھی تم سے تو لاکھ گنا اچھی ہے گھن آ رہی ہے مُجھے تمہارے وجود سے بھی اور تم سے بھی۔۔۔۔۔!!!" وہ حقارت سے بولا تھا اور اپنا بیگ اٹھا کر نکل گیا تھا۔

پیچھے لا بیشا نے اپنے لبوں کو بھنبھوڑ کر رکھا دیا تھا وہ کیوں نہیں سمجھ سکی اس جیک کی پلاننگ وہ کیوں گئی اس کے ساتھ اب سب ختم ہو گیا تھا۔

وہ جو ابر شم کو دھوکا دے رہی تھی دھوکا اس کے ساتھ بھی ہو چکا کیونکہ اب ائزم اس کا نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"ائزم تم صرف میرے ہو صرف میرے اس ابر شم کے قریب تمہیں بھٹکنے نہیں دوں گی تمہیں اگر وہ جائیداد میری نہیں تو تمہاری بھی نہیں تم

میرے نہیں تو کسی کے بھی نہیں۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ائزم اب ابر شم کو خود کی طرف کرتے اس سے شادی کرنے کی کوشش کرے گا لیکن وہ ایسا کبھی ہونے نہیں دینے والی تھی کسی قیمت پر نہیں۔

"اگر تم ابر شم کو پھنسا بھی چکے ہو گے تو بھی میں تمہیں تمہاری پلاننگ میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی اگر تمہیں لگتا ہے کہ ایسے تم ابر شم کی جائیداد حاصلِ کر لو گے تو یہ تمہاری بہت بڑی غلطی فہمی ہے۔۔۔"وہ ائزم کو سوچتے ہوئے بولی تھی۔

وہ چیخ رہی تھی اور اس کی چیخیں اپارٹمنٹ میں گونج رہی تھیں اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا اسے لیکن اب وہ ائزم کو کھو چکی تھی اور یہ

نقصان اسے بہت بھاری پڑنے والا تھا جس کا ابھی اسے احساس نہیں تھا جیک ایک سیراب تھا جس کے پیچھے وہ بھاگ رہی تھی۔

لیکن کوئی فایدہ ہونے کے بجائے اُلٹا وہ برباد ہو گئی تھی ائزم اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب وہ اکیلی تھی اس دیار غیر میں کوئی جاننے والا نہیں تھا اگے وہ بہت کچھ سہنے والی تھی۔

جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتے ہیں وہ خود بھی اس گڑھے سے بچ نہیں پاتے ہیں۔۔۔۔

.....

ارواح سارا دن کمرے میں قید رہی تھی اس کی وارننگ یاد تھی سونے خود ہی کمرے سے نکلنے کی کوشش نہیں کی تھی میڈ آئی تھی اور پورے اپارٹمنٹ

کی صفائی کر کے کھانا پکا کر گئی تھی اس کے جانے کے بعد ارواح کمرے سے نکلی تھی فریش تو وہ پہلے ہی تھی کیونکہ وہ تھوری دیر پہلے ہی شاور لے چکی تھی سو اب فری بیٹھی ہوئی تھی کوئی کام تھا نہیں کرنے کو۔۔۔

اس نے لاونج میں آتے ایل سی ڈی آون کی تھی اور ایسے نیوز چینل سرچ کرنے لگی تھی تبھی دروازے پر بیل بجی تھی میڈ جاتے ہوئے شاید دروازہ باہر سے لاک کر کے گئی تھی لیکن وہ کیز سے کھول تو سکتی تھی پر اس کے ذہن میں یہ سوچ آ رہی تھی کہ آخر دروازے پر ہے کون کیونکہ اگر زرانیل خان ہوتا تو وہ خود ہی آندر آچکا ہوتا یہ کوئی اور تھا لیکن کون۔

وہ مسلسل بجتی بیل کو نظر انداز نہیں کر سکی تھی ٹیبل پر پڑی ہوئی چابی اٹھا کر وہ دروازے تک آئی تھی زہن میں مسلسل یہ خوف بھی تھا کہ کہیں وہ انسان ہی نہ ہو۔

لیکن وہ جو کوئی بھی تھا بیل پر ہاتھ رکھ کر شاید اُٹھانا ہی بھول گیا تھا ارواح نے دروازے کے ساتھ بنے سوراخ سے باہر دیکھنے کی کوشش کی تھی اوُر اس انسان کی پیٹھ دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی یہ وہ نہیں تھا پل میں اس کے چہرے پر اطمینان پھیلا تھا اس نے اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے دروازہ کھولا تھا لیکن سامنے سردار ضرغام خان کو دیکھ کر اس کی نگاہوں میں حیرت در آئی تھی وہ یہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن اس نے بنا کوئی سوَال وجواب کیے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا اور ضرغام خان اندر آیا تھا اس نے اس وقت بلیک کلر کا شلوار قمیض پہن رکھا تھا بلیک کلر کی مردانہ شال اس کے کندھے پر تھی وہ اس وقت کافی جاذب نظر آ رہا تھا۔

ارواح کے سر پر اس نے ہاتھ پھیرا تھا اور ارواح اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"اسلام علیکم گڑیا کیسی ہو۔۔۔؟؟؟" وہ وہیں کھڑے کھڑے ارواح سے اس کی خیریت معلوم کرنے لگا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟" اس نے اس کی خیریت معلوم کرنی چاہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں کیا تعزیز گھر پر ہے۔۔۔؟؟؟" اس نے اپنے کام کی بات پوچھی تھی وہ جانتا تھا کہ تعزیز خان آفس جاتا تھا اسی لیے وہ صبح صبح آیا تھا تاکہ اس کی ملاقات ہو جائے اس سے فون تو وہ اس کا ریسیو نہیں کرتا تھا۔

"نہیں وہ تو یہاں نہیں ہوتے ہیں۔۔۔!!!" ارواح کو حیرانگی ہوئی تھی کہ کیا وہ اس بات سے واقف نہیں تھے کہ تعزیز خان شادی کر چکا تھا لیکن پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ تعزیز خان کی شادی میں اس کے اور زرانیل خان کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

"کیا مطلب گڑیا یہاں نہیں تو پھر کہاں ہوتا ہے وہ اور آپ صحیح سے مجھے اس کا ایڈریس بتائیں مجھے اس سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" ضرغام خان ارواح کی باتوں سے الجھا تھا وہ یہاں نہیں رہتا تھا تو کہاں رہتا تھا یہ سوال اس کے ذہن میں بار بار گردش کر رہا تھا۔

"وہ تو شادی کے بعد اپنی وائف کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے ہیں اس بات کو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔" ارواح کچھ سوچتے ہوئے اسے پوری بات بتا چکی تھی۔۔ جبکہ ضرغام خان کو زبردست دھچکا لگا تھا اور دکھ بھی کہ اس کا

بھائی شادی کر چکا تھا اور وہ اس متعلق کچھ جانتا ہی نہیں تھا اور اگر دادا جان کو پتہ چلتا تو انہیں کتنا افسوس ہوتا اس بات سے۔

"آپ اس گھر کا ایڈریس دے سکتی ہیں مُجھے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"وہ میرے پاس تو نہیں ہے بلکہ مجھے زرانیل خان لے کر گئے تھے جب بھائی کا نکاح ہوا تھا تب ہم لوگ بس ایک بار گئے تھے ان کے گھر۔۔۔" ارواح نے رسانیت سے جواب دیا تھا اور ضرغام خان اس کی بات سن کر مزید وہاں رکا نہیں تھا بلکہ ارواح کو دروازہ بند کرنے کا کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

اور اس کے جاتے ہی ارواح واپس لاونج میں آئی تھی اس نے موبائل اٹھا کر زرانیل خان کو کال ملائی تھی۔

"ہیلو جاناں سب ٹھیک ہے۔۔۔؟!!" زرانیل خان جو اس وقت کوئی اہم فائل سٹڈی کر رہا تھا کیس کی وہ ارواح کی کال دیکھ کر حیران ہوا تھا کہ کہیں اس کو ہاتھ وغیرہ میں درد تو نہیں ورنہ وہ ایسے اسے کال نہیں کرتی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں وہ آپ کو کچھ بتانا تھا مُجھے وہ اصل میں یہاں بھائی آئے تھے۔۔۔!!!" وہ ضرغام خان کا نام لینے سے ہچکچا رہی تھی زرانیل خان کو حیرت ہوئی کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

"کون آیا۔۔۔!؟؟ تعزیز۔۔۔؟؟؟" وہ تعزیز خان کو ہی بھائی کہتی تھی سو اسے لگا کہ تعزیز خان نے اپارٹمنٹ کا چکر لگایا ہو شاید۔

"نہیں وہ ضرغام خان وہ آئے تھے اور تعزیز بھائی کا پوچھ رہے تھے۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ کو جو جلا ہوا تھا اسے گود میں رکھا اور آرام سے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

"واٹ مطلب ضرغام لیکن کیوں اس نے کچھ بتایا۔۔۔؟؟؟"وہ پریشان ہوا تھا۔

"یہ تو نہیں پتہ مجھے بس وہ تعزیز بھائی کا پوچھ رہے تھے تو میں نے ان سے کہہ دیا کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں بلکہ اپنی وائف کے ساتھ رہتے ہیں ان کے گھر۔۔۔۔۔"وہ سب کچھ تفصیل سے بتانے لگی تھی جبکہ تعزیز کی شادی والی بات پر وہ الجھا تھا لیکن ارواح سے اس نے مذید کوئی بات نہیں کی تھی۔

اس سے چند باتیں کرتے وہ کال کٹ کرتے وہ ضرغام خان کو کال کرنے لگا تھا وہ جو ڈرائیونگ کر رہا تھا زرانیل خان کی کال دیکھتے وہ سوچنے لگا تھا کہ ضرور ارواح نے زرانیل خان کو اس کے بارے میں بتایا ہو گا سو وہ کال اٹھا چکا تھا۔

"ہاں بول۔۔۔؛!!" وہ سٹرانگ پرگرپ مظبوط کرتا ہوا فون کان سے لگائے بولا تھا جس پر زرانیل خان نے سنجیدگی سے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔

"تعزیز خان سے کیا بات کرنی ہے تجھے۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان سیدھی طرح مطلب کی بات کرنے لگا تھا۔

"کچھ کام ہے مجھے اس سے تمھیں بعد میں بتاؤں گا تم اس کا ایڈریس واٹس ایپ کر مجھے اس سے ملنا ضروری ہے میں تو صبحِ صبحِ نکل ایا تھا کہ وہ آفس چلا جاتا ہے لیکن وہ تو تھا ہی اپارٹمنٹ۔۔۔۔!!!" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"وہ ابھی آفس میں ہو گا تمہیں اس کے آفس کا ایڈریس دیتا ہوں لیکن مجھے لگتا نہیں ہے کہ وہ تم سے بات کرے گا نجانے کیا مسلہ ہے اسے سب لوگوں سے جو وہ حویلی والوں کے زکر سے بھی بھڑک جاتا ہے۔۔۔۔۔۔میں نے تو کافی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا ہے میرے اور نہ ہی وہ کچھ بتاتا ہے تم کر لو بات۔۔۔۔" زرانیل خان نے اسے تعزیز کے آفس کا ایڈریس دے دیا تھا اور پھر سے فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

••••••

ابر شم آفس اکیلی آئی تھی کیونکہ تعزیز اسے پارکنگ میں آتار کر نکل گیا تھا کہ اسے کچھ ضروری کام تھا ابر شم کا دھیان بار بار رات کی طرف جا رہا تھا کہ آخر رات کو کچھ ایسا تو ہوا تھا کہ تعزیز خان صبح صبح ایسے برتاؤ کر رہا تھا۔

وہ اپنی سین گلاسز اتار کر بیگ میں رکھی تھیں اور جیسے ہی آفس میں انٹر ہوئی اس کے کانوں میں کسی کی آواز پیدا ہوئی تھی۔

"جی میم میں نے آپ کو سب صحیح بتایا ہے وہ لڑکا اور ابر شم میم ایک دوسرے کے کافی کلوز ہیں اور مجھے تو لگتا ہے کہ ان کے درمیان افیئر چل رہا ہے اور دوسری بات میم کی آنکھوں سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تعزیز کے لیے جذبات رکھتی ہیں اور تعزیز کی آنکھیں میں تو میں پہلے ہی دیکھ چکی ہوں وہ میم کو جن نظروں سے دیکھتے ہیں اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتے ہیں آپ کی پلاننگ کوئی کام نہیں کر سکی

میم۔۔۔۔۔ آپ جو اس تعزیز پر الزام لگا کر گئی تھیں فائل چوری کی وہ بھی ان کے درمیان فاصلے نہیں پیدا کر سکا۔۔۔" یہ آواز کس کی تھی وہ اچھے سے پہچان گئی تھی کہ وہ کون تھی یعنی اس کی سیکرٹری اور سفرا آپس میں ملی ہوئی تھیں ان کی پلاننگ تھی۔

وہ اندر بڑھنے لگی تھی کہ وہ اس کی بات سنتے رک گئی تھی۔

"میم پلیز اب میں مذید کچھ نہیں کر سکوں گی کیونکہ ابر شم میم کو پہلے ہی شک ہے اگر انہیں کچھ پتہ چلا تو میری نوکری چلی جائے گی میں نے اپنا پکا کام کیا تھا آپ کو ان کی فائ چوری کر کے دی تھی لیکن وہ تعزیز کی وجہ سے وہ ڈیزائن آپ کے نہیں ہو سکے۔۔۔۔" وہ اپنے دھیان میں مگن سفرا سے بات کر رہی تھی جبکہ ابر شم کا چہرہ دیکھنے لائق تھا اپنی کہی ہوئی باتیں جو اس نے تعزیز خان سے کہی تھیں وہ سب یاد آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

اور کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے عالی شان آفس میں انٹر ہوئی تھی اپنا کوٹ اتار کر اس نے سیٹنڈ پر لٹکایا اور اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے وہ چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔۔

اسے افسوس ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ لینا کرتی آئی تھی کتنے افسوس کی بات تھی وہ پہلے کیوں نہیں سمجھ سکی تھی کہ تعزیز خان سے پہلے بھی اس کی انفارمیشن آفس سے لنک ہو چکی تھی تو یہ سب کچھ لینا ہی کر رہی تھی۔

وہ ابھی سوچوں میں گم تھی کہ لینا اس کی کوفی لے کر اندر آئی تھی اور اس کے سامنے کوفی کا کپ رکھا تھا اور وآپس جانے لگی تھی کہ ابر شم کی آواز پر اس کے آفس سے باہر جاتے قدم رکے تھے۔

"یس میم۔۔۔!!!" وہ واپس پلٹی ہوئی تھی۔

"یہ بہت امپورٹنٹ فائل ہے یہ آپ اپنے کیبن میں سیور رکھیں مُجھے تعزیز خان پر شک ہے کہ وہ سفرا کو میری انفارمیشن دیتا ہے سو یہ تم سیور رکھو بہت امپورٹنٹ ہے مطلب اس کی سیفٹی تم نے یقینی بنانی ہے لینا مُجھے تم پر ٹرسٹ ہے۔۔۔۔!!!" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

جس پر لینا نے سر ہلایا تھا اور پھِر وہ فائل لے کر اپنے کیبن میں چلی آئی تھی یہ فائل امپورٹنٹ تھی یہ بات بار بار اس کے مائنڈ میں آ رہی تھی اوپر سے اس پر سفرا پریشر ڈال رہی تھی کہ وہ کچھ نہ کچھ ایسا بتائے جس سے وہ ابر شم کو لیٹ ڈاؤن کر سکے۔۔۔

لیکن یہ وہ سنبھال کر رکھنے والی تھی کیونکہ ابھی ابر شم کو یہ تعزیز سے سیو کرنی تھی۔

اس کے زہن میں ایک خیال آیا تھا کہ آگر وہ یہ بات تعزیز خان کو بتائے تو ممکن تھا کہ وہ ابر شم سے بد گمان ہو جاتا اوٗر پھر وہ اسے خود کی طرف مائل کر سکتی تھی ابر شم کا اسے فائل دینا اس کے حق میں اچھا ثابت ہو سکتا تھا وہ اس مواقع کو یوز کرنے والی تھی۔۔۔۔۔

"ایکسکیوزمی مجھے تعزیز خان سے ملنا ہے۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان اس کے ٹیبل کے پاس رکا تھا اور اس سے بولا وہ جو سوچوں میں گم تھی اس کی آواز پر سیدھی ہوئی تھی۔

"سوری سر مسٹر تعزیز خان ابھی تک آفس نہیں آئے ہیں بٹ آپ چاہے تو ان کا ویٹ کر سکتے ہیں وہ سامنے میم کے کیبن میں ہوتے ہیں۔۔۔" وہ سامنے ابر شم کے کیبن کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی جب کہ ضرغام خان کو غصہ آیا تھا اب تعزیز کہاں گیا تھا وہ صبح سے اس کے پیچھے خوار ہو رہا تھا اور اب وہ یہاں بھی نہیں تھا لیکن وہ اس سے ملے بغیر تو نہیں جانے والا تھا سو وہ انتظارِ کرنے لگا تھا۔

اوَر آگے ابر شم کے کیبن کی طرف چلا گیا تھا اوَر لینا نے ابر شم کو انفارم کر دیا تھا کہ کوئی تعزیز خان سے کوئی ملنے آیا ہے اور تعزیز کے نام پر ابر شم کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

اس نے اسے کہہ دیا تھا کہ اسے بھیج دو تم۔۔۔

ضرغام خان دروازہ کھول کر اندر داخل ہؤا تھا اؤر ابر شم اسے دیکھتے اپنی چیئر سے کھڑی ہوئی تھی اور نظروں میں حیرانگی لئے وہ ضرغام خان کو دیکھنے لگی تھی اور ضرغام خان کا ہال بھی اس سے مختلف نہیں تھا وہ پہچان گیا تھا یہی لڑکی تو کل مال میں تعزیز خان کے ساتھ تھی تو اس کا مطلب کے اس لڑکی سے ہی اس نے شادی کی ہوئی ہے۔۔۔۔

"اسلام علیکم مجھے تعزیز خان سے ملنا ہے۔۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان نے احتراماً کہا تھا اگر تو وہ تعزیز خان کی بیوی تھی تو رشتے میں اس کی بھابھی تھی اس کی عزت کرنا اس پر فرض تھا۔

"وعلیکم السلام وہ ابھی تک آفس نہیں آیا ہے راستے میں ہی مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا کیونکہ اسے کوئی کام تھا آپ بیٹھیں پلیز میں کال کرتی ہوں

اسے۔۔۔!!!" وہ اسے چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کرتی اپنے سیل فون کا اٹھا کر تعزیز خان کو کال کرنے لگی تھی جو نجانے کب واپس آنے والا تھا۔

اس نے دو بال کال کی تھی تاکہ وہ اٹھالے اور اس نے اٹھا بھی لی تھی اور ضرغام خان کی نظریں تو دوسری طرف تھیں لیکن کان مسلسل اس کی طرف ہی تھے۔۔۔

"ہاں بولیں میم۔۔۔۔؟؟؟" وہ جو اس وقت کسی کے ساتھ مصروف تھا وہ ابر شم کی کال پر پریشان ہوا تھا ابر شم صبح سے کافی عجیب طرح سے ری ایکٹ کر رہی تھی اور اب۔۔۔۔

"کہاں ہو تم۔۔۔؟؟؟" وہ سوال پوچھ چکی تھی۔

"مُجھے یاد کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ بے دھیانی میں سوال پوچھ چکا تھا لیکن جب اپنی کہی ہوئی بات یاد آئی تو اس نے لب دانتوں تلے دبا لیے تھے۔

"واٹ میرے سوال کا جواب دو مجھے کہاں ہو۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی بے تکی پر بھڑکی تھی۔

"میں بیزی ہوں آج آفس نہیں آسکوں گا۔۔۔" وہ جواب دے چکا تھا جبکہ ابر شم نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں ایک نظر اپنے سامنے ضرغام خان کو دیکھا تھا اور پھر گلہ گنکار چکی تھی۔

"یہاں بھی ہو پانچ منٹ کے اندر آفس آؤ جلدی۔۔۔۔۔" بے وقت وہ فل ابر شم رانا کے روپ میں لگ رہی تھی تعزیز خان کی باس۔

"خیریت۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

"وہ جب آؤ گے تو پتہ چل جائے گا میں ویٹ کر رہی ہو جلدی اوُر مطلب جلدی۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولی تھی جس پر تعزیز خان کو اچھی خاصی پریشانی ہوئی تھی اوُر وہ اپنے سامنے بیٹھے وجود سے ایکسکیوز کرتا باہر نکل آیا تھا۔

"آرہا ہوں۔۔." وہ کال کاٹ چکا تھا اوُر اپنا فوکس ڈرائیونگ پر مرکوز کیا تھا۔

"وہ آرہا ہے آپ کیا لیں گے چائے کافی کولڈ ڈرنک۔۔۔" ابر شم چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر ضرغام خان نے انکار کیا تھا کیونکہ وہ اسے وقت کسی چیز کی طلب نہیں تھی۔

"نہیں شکریہ کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔" وہ معذرت کر گیا تھا.

"آپ کا تعزیز سے کیا کام۔۔۔؟؟؟" وہ سوال پوچھ چکی تھی شاید وہ کافی دیر سے اس متعلق ہی سوچ رہی تھی اور کل ان لوگوں کو دیکھنے کے بعد تعزیز خان کا ری ایکشن اسے اتنا تو سمجھ آیا تھا کہ وہ تعزیز خان کا کوئی رشتے دار تھا ضرور۔

لیکن یہ اتنے ٹائم سے پہلی بار تھا کہ کوئی تعزیز خان کے پیچھے آیا تھا ورنہ اس نے پہلے نہ ہی اپنی فیملی کا ذکر کیا تھا اور نہ کوئی اس سے ملنے آیا تھا۔

"وہ اس سے مجھے کچھ پرسنل کام ہے۔۔۔۔!!!" ضرغام خان نے ابرشم کو اپنے اور تعزیز خان کے رشتے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ اتنا تو جانتا کہ کل تعزیز خان نے اس لڑکی کو کچھ نہیں بتایا ہو گا ان لوگوں کے بارے میں۔۔۔۔

"اچھا تعزیز خان سے رشتہ کیا ہے آپ کا آئی مین دوست وغیرہ۔۔۔" وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے اگلا سوال پوچھ چکی تھی مقصد بس یہ تھا کہ وہ کسی طرح یہ پتہ کرنا چاہتی تھی کہ ضرغام اور تعزیز کا آپس میں کیا ریلیشن تھا۔

"یہ آپ تعزیز سے ہی پوچھ لینا جب وہ آجائے۔۔۔" وہ لوگ مزید کوئی بات کرتے کہ تعزیز خان کیبن کا ڈور نوک کرتا اندر داخل ہوا تھا لیکن سامنے ضرغام خان کو دیکھ کر اس کی حیرت سے پھیلی تھیں وہ وہاں کیا کر رہا تھا اور سب سے بڑی بات کہ اسے تعزیز خان کے آفس کا ایڈریس کیسے ملا۔۔۔۔

تعزیز کو دیکھ ضرغام خان چیئر سے اٹھا تھا اور ساتھ ہی ابر شم بھی وہ چلتی ہوئی تعزیز کے قریب آئی تھی جس کے چہرے کے تاثرات ضرغام کو دیکھ کر حد

سے زیادہ سنجیدہ ہوئے تھے وہ ایک پل کے لیے حیران ہوئی تھی کل مال میں بھی وہ ان لوگوں کے سامنے ایسے ہی ری ایکٹ کر رہا تھا۔

"تعزیز مُجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے کیا ہم بات کر سکتے ہیں اٹس ارجنٹ۔۔۔"ضرغام خان کو امید تو نہیں تھی کہ وہ اس سے بات کرے گا لیکن وہ پھر بھی کوشش کرنے لگا تھا جس پر تعزیز خان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا وہ جتنا ان لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کر رہا تھا یہ لوگ اس کے قریب آ رہے تھے اوَر اب تو اس کے آفس تک پہنچ گئے تھے ممکن تھا کہ اس کی شادی کے بارے میں جان گئے ہوں اوَر اس متعلق سوال کرنے کے لیے ضرغام اس سے ملنے آیا یو لیکن وہ ان لوگوں کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا تھا۔

"آؤ۔۔۔" وہ ابر شم کے سامنے کوئی ڈرامہ کریٹ نہیں کرنا چاہتا تھا سو اس کا ارادہ ضرغام خان کو کینٹین میں لے کر جانے تھا یہاں سارے ورکر لنچ کرتے تھے دوپہر میں۔۔۔۔

"میم میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولتے ہوئے ضرغام خان کو لے کر اس کے کیبن سے نکل گیا تھا اس کی سنجیدگی دیکھتے ابر شم اس سے کوئی سوال نہیں کر سکی تھی۔

"تمہیں مجھ سے ملنے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا یہ میرا آفس ہے اور میں یہاں کوئی پرسنل بات نہیں لانا چاہتا ہوں اور ویسے بھی مُجھے حویلی کے کسی فرد سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔۔" وہ لوگ ایک خالی ٹیبل دیکھتے اس کے گرد رکھی ہوئی کرسوں پر بیٹھے گئے تھے جب تعزیز خان بولا تھا انداز سپاٹ سا تھا ضرغام خان نے بغور اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تعزیز مُجھے بس تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے اس وجہ سے تمہیں ایسے بلانا پڑا پلیز میری بات تحمل سے سن لو اور مجھے میرے سوالوں کے جواب دو یہ بہت ضروری ہے۔۔۔۔!!!"ضرغام خان اس وقت تعزیز کی شکل دیکھتا پریشان ہوا تھا کیونکہ وہ جیسے خوُد پر ضبط کیے بیٹھا تھا ممکن تھا کہ وہ اگلے ہی پل یہاں سے اٹھ کر چلا جاتا۔۔۔۔

"مُجھے تمہارے سوالات میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور نہ ہی مجھے تمہارے سوالات کا جواب دینا ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"بابا کی پوسٹ مارٹم رپورٹ آچکی ہے۔۔۔"

"تو۔۔۔۔" وہ بات درمیان میں ہی کاٹ گیا تھا اسے سب سمجھ لگ گئی تھی کہ ضرغام خان اس کے پاس کیوں آیا تھا وہ کسی طرح کے سوال کے جواب دینے کے حق میں نہیں تھا۔

"تو یہ کہ ان کا قتل ارشک کا بابا نہیں بلکہ حویلی کا ہی کوئی فرد ہے تمہیں اگر۔۔۔۔" وہ بات اُدھوری چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔

"ارشک کون۔۔۔؟؟؟" تعزیز خان کو بے ساختہ وہ لڑکی یاد آئی تھی جو اس دن اس سے ٹکرائی تھی۔

اس کی آنکھیں اس کی مما کی آنکھوں جیسی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وہ میری بیوی ہے لیکن کیا تم حویلی میں کسی فرد کو جانتے ہو جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان کا اصل سوال پوچھ چکا تھا۔

"میں کسی کو جانتا ہوں یا نہیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے لیکن تمہیں اسے بہت اچھے سے جانتے ہو میرے خیال میں یہ اشارہ کافی ہو گا تمہارے لیے۔۔۔" وہ بول کر اٹھتے واپس چلا گیا تھا کیونکہ اس وقت وہ پھر سے اپنا ٹمپر منٹ لوز کر رہا تھا وہ اس وقت وہاں کوئی ڈرامہ نہیں چاہتا تھا سو وہ اٹھ کر چل گیا تھا۔

جبکہ ضرغام خان اس کی باتوں پر الجھا ہوا تھا کہ وہ یہ کیا کہہ گیا تھا کہ وہ اچھے سے جانتا تھا مطلب وہ کون تھا جسے وہ اچھے سے جانتا تھا آخر ایسا کون تھا حویلی میں وہ سب لوگوں کو یاد کر چکا تھا لیکن زہن میں کسی کا نام نہیں آیا تھا۔

وہ اٹھ کر پارکنگ میں آیا تھا اور اپنی گاڑی سٹارٹ کی تھی ذہن مسلسل تعزیز خان کے بولے گئے ایک فقرے میں اٹکا ہوا تھا اور اس نے یہ کیوں کہا تھا کہ وہ اسے اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

وہ ڈرائیونگ پر فوکس نہیں کر پا رہا تھا بار بار دھیان اس کی بات پر ہی جا رہا تھا۔

"آخر کون ہو سکتا ہے وہ انسان۔۔؟؟؟" اس کا دھیان ایک بار بھی حرمین بیگم کی طرف نہیں گیا تھا کیسے جاتا وہ ماں تھیں اور ایک اولاد کے لیے بھلا اپنی ماں مجرم کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

وہ واپس گاؤں چلا گیا تھا آتے ہوئے اس کے ذہن میں بس یہ تھا کہ وہ تعزیز خان سے کسی بھی طرح کچھ نہ کچھ پوچھ کر ہی جائے گا لیکن وہ سوائے ایک فقرے کے کچھ نہیں جان پایا تھا اور وہ ایک فقرہ اس کو پریشان کیے ہُوئے تھا۔۔۔۔

••••••

تعزیز واپس آیا تو ابر شم ونڈوز کے پاس کھڑی تھی اس نے سٹولر بھی اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا ہوا تھا اس کی شرٹ کا گلہ کافی ڈیپ تھا وہ اس کی طرف دیکھتا خود پر ضبط کر گیا تھا لیکن رات والی اسکی حرکت تعزیز خان کو ہنسے پر مجبور کر گیا تھا وہ مسکرایا تھا اور اپنے فون کو ایک نظر معنی خیز انداز میں دیکھا تھا وہ تھوری دیر پہلے ہوٹل گیا تھا کیونکہ وہاں کے ہر روم میں سی سی ٹی فوٹیج ان کے مین سسٹم پر سیو ہوتی تھی وہ اس فوٹیج کو ڈیلیٹ کروانے گیا تھا کہ اسے گوارا نہیں تھا کہ ان کے اتنے پرسنل لمحات کو کوئی اور دیکھے اس کے لیے یہ مشکل نہیں تھا یہ کام وہ پل میں ہی کر سکتا تھا وہ کر بھی آیا تھا اور اس نے فون میں وہ ویڈیو سیو کر لی تھی اور اب وہ اس کو یوز کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔

"آپ کو ایسے کسی کو میرے بارے میں بتانا نہیں چاہیے تھا ایسے تو کوئی بھی آ کر میرے بارے میں پوچھ سکتا ہے اب کیا آپ ہر کسی کے لیے مجھے کال کر

کے بلائیں گی۔۔۔۔"وہ سوالیہ انداز میں بولا تو ابر شم نے واپس پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

"انہوں نے کہا تھا تو میں انکارِ نہیں کر سکی اور ویسے بھی مُجھے ایسا لگا جیسے وہ تمہارا کوئی بہت قریبی رشتے دار ہے اوُر دوسری بات اس کی اور تمہاری شکل کافی ملتی ہے۔۔۔!!!"وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"یہ آپ سے میں نے پہلے بھی کہا تھا آپ کو ڈسکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دیں مُجھے۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے سوالوں سے پریشاں ہوا تھا۔

"تعزیز۔۔۔۔" وہ مذید اس کے قریب آنے لگی تھی کہ اسے ایک زبردست چکر آیا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتی تعزیز خان نے پھرتی سے اس کو اپنی طرف کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

وہ تعزیز خان کے کشادہ سینے کا حصہ بنی تھی اور اس کے گرد اس نے اپنا حصار بنایا تھا تعزیز خان اسے ایسے ہی تھامے ہوئے صوفوں تک لے گیا تھا اور احتیاط سے اسے صوفے پر بٹھایا تھا وہ اٹھنے لگا تو ابر شم نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ سکون سے اس کے سینے سے لگ گئی تھی کہ وہ شٹل سا اس کو دیکھے گیا تھا جو اب اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی۔

"میم آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟!" وہ پریشانی سے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا وہ جس طرح اس کے ساتھ چپک رہی تھی وہ خاصا پریشان

ہوا تھا کہاں وہ اس کے قریب انے پر واویلا مچاتی تھی اور خود سکون سے اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

"تعزیز پلیز کچھ ٹائم تک ایسے ہی بیٹھے رہو۔۔۔۔" وہ اس کے مزید سینے میں گھسی تھی اوٗر تعزیز خان نے اس جو گرنے سے بچانے کے لیے وہ اس کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصارِ بنا رہا تھا۔۔۔۔

اوٗر ابر شم کے لبوں پر بہم سی مسکراہٹ تھی اس نے سکون نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 51

••••

(ماضی)

تعزیز خان ایک بار آیا تھا حویلی وہ بھی سب کے بہت زیادہ اسرار پر کہ بی بی جان کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی انہوں نے اتنے بلاوے بھیجے کہ وہ آنے پر مجبور ہو گیا تھا اوٗر اس وقت وہ بی بی جان کے سامنے بیٹھا تھا جو اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے انکو بار بار لبوں سے چوم رہی تھی کتنے عرصے بعد دیکھا تھا انہوں نے اپنے پوتے کو لیکن وہ ان سے بیزار بیٹھا تھا جب اسے ان لوگوں کی محبت کی ضرورت تھی تب وہ کہیں نہیں تھے اوٗر اب پیار جتا رہے تھے نہیں اب اسے بھی ان لوگوں کے پیار کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

"آپ نے دیکھ لیا مل لیا مجھ سے اب میں جاؤں گیا۔۔۔" وہ صرف ان کی وجہ سے آیا تھا اور اب جب وہ اس سے مل چکی تھیں تو وہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا ویسے بھی وہ ارتضیٰ خان کے آنے سے پہلے جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ ان کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔۔

"بیٹا آج رک جاؤ۔۔۔" وہ محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھیں لیکن اس نے صاف صاف انکارِ کر دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کے پاس مزید نہیں رک سکتا ہے اسے کام ہیں جو وہ کرنا چاہتا ہے اور اس وجہ سے اسے واپس جانا ہے بی بی جان مایوس ہو گئی تھیں ان کے باقی پوتے ان سے بہت محبت کرتے تھے ضرغام زرانیل عالمیار لیکن تعزیز کی نگاہوں کی نفرت وہ سہہ نہیں پاتی تھیں۔

تعزیزان کی نظروں سے خائف ہوتا ان کے روم سے نکل آیا تھا اور اپنی مما کے روم کی طرف گیا تھا کیونکہ اسے اپنے کمرے سے کچھ لینا تھا لیکن اسے رکنا پڑا کیونکہ وہ حرمین کی آواز تھی۔

وہ فرحین بار کر رہی تھیں تب اسے پتہ چلا تھا اس کی ماں کا مجرم شرجیل تھا جو حرمین بیگم کا کزن تھا یعنی اس انسان سے وہ بدلہ لے سکتا تھا اپنی مما کا وہ واپس پلٹ گیا تھا جب وہ باہر نکلا تب اس کی ملاقات ارتضیٰ خان سے ہوئی تھی جو اسے دیکھتے بے قراری سے اس کی طرف بڑھے تھے لیکن ان کے قریب آنے تک وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اور گاڑی حویلی سے نکل گئی تھی ارتضیٰ خان نے ایک بے بس نگاہ اپنی نظروں سے اوجھل ہوتی گاڑی پر ڈالی تھی۔

ان کا بیٹا ان کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا یہ بات ان کے دل کو جیسے مٹھی میں جکڑ گئی تھی وہ کیوں کرتا تھا ان سے نفرت آخر ایسا بھی کونسا سا عمل ہوا تھا ان سے سرزد جو وہ ان سے اتنا دور ہو چکا تھا وہ چلتے ہوئے اندر آئے تھے سیدھے بی بی جان کے کمرے میں آئے جن کی طعیبت کچھ خراب تھی لیکن جیسے ہی وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئے وہ رو رہی تھیں ارتضیٰ خان پریشان ہوئے تھے اور بھاگ کر ان کے پاس گئے تھے۔۔۔۔

"بی بی جان کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔" وہ سمجھے انہیں کہیں درد ہے جس کی وجہ سے وہ رو رہی ہیں۔

"وہ آیا تھا لیکن صرف چند لمحوں کے لئے ارتضیٰ کیوں وہ ہم سے اتنا دور ہو گیا ہے کہ اب ہم چاہا کر بھی اسے اپنے پاس واپس نہیں لا پا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟" وہ بے بسی سے بولی تھیں لہجے میں مایوسی اور کرب تھا

ارتضیٰ خان سمجھ گئے تھے وہ تعزیز خان کی بات کر رہی تھیں اسے باہر دیکھ جو چکے تھے۔

"بی بی جان اس کی نفرت اس کا سرد انداز مجھے اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہا ہے اس کی نفرت سہنے کی جیسے خود میں سکت نہیں بچی ہے وہ اب مزید ہم سے نفرت کرے یہ بات میں سہہ نہیں پاؤں گا۔۔۔" وہ افسردگی سے بولے تھے۔

انہیں تعزیز خان کی نفرت تو نظر آتی تھی لیکن اس نفرت کی وجہ جاننے کی آگر وہ لوگ کوشش کر لیتے تو انہیں ان کے سوالات کے جوابات مل جاتے اور ارتضیٰ خان تو تعزیز خان کی نظروں میں سب سے بڑے مجرم تھے اس کی ماں کے۔۔۔۔

"ہم ہر پل دعا کرتے ہیں وہ ہمارے پاس واپس آجائے لیکن وہ جیتنی نفرت کرتا ہے ہمیں لگتا نہیں ہے کہ وہ کبھی واپس آئے گا۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو تکتے ہوئے بولی تھیں ان کے لہجے کی حسرت ارتضیٰ خان کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

وہ کافی دیر تک بی بی جان کے ساتھ رہے تھے اور پھر وقت کا خیال کرتے انہیں آرام کا بولتے اپنے روم میں چلے گئے تھے ان کے حرمین بیگم کے درمیان کے تعلقات ابھی بھی ویسے ہی تھے بلکہ اب تو ارتضیٰ خان راتوں کو منہا کے کمرے میں پائے جاتے تھے بی بی جان نے سب بڑوں سے واضح کہہ دیا تھا کہ اب گھر میں منہا کا کوئی زکر نہیں ہو گا بچے بڑے ہو رہے تھے اگر انہیں کچھ پتہ چلتا تو ان کے ذہنوں میں عجیب عجیب سے سوال آتے جو وہ

نہیں چاہتی تھیں یوں اس حویلی میں منہا کا نام بھی نہیں لیا جاتا تھا اور حویلی میں وہ ایسی تھی جیسی کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔

ارتضیٰ خان کی پوری منہا کو یاد کرتے گزرتی تھی پل پل نظروں کے سامنے اس کا خون میں لت پت وجودِ آتا تھا نجانے کتنی تکلیف سہی تھی اس نے آخری وقت میں وہ اب تک خود کو کوستے تھے کہ کاش وہ اس دن شادی پر جانے کے بجائے منہا اور تعزیز کے ساتھ رہتے تو شاید وہ ان کو نہ کھوتے۔

منہا تو اس دنیا سے چلی گئی تھی اور دنیا سے چلے جانے والوں کے لیے تو وقت کے ساتھ ساتھ شاید صبر آجاتا ہے لیکن جو زندہ ہو کر اپنی زندگی سے اپنے کو لاتعلق کر دیں ان کے لئے شاید صبر نہیں آتا بلکہ ان کے لہجے انسان کو اور بھی تکلیف دیتے تھے۔

ارتضیٰ خان اس وقت ہاتھوں میں منہا کی تصویر تھامے ہُوئے تھے بے ساختہ قربت کے لمحات یاد آئے تو ان کا دل چاہا کاش ایک بار منہا ان کے پاس واپس آجائے وہ اسے سینے سے لگا کر اسے محسوس کریں لیکن مرنے والے بھلا کب واپس آتے ہیں۔۔۔۔

وہ اس کی تصویر کو چوم رہے تھے دیوانہ وار چوم رہے تھے کہیں اشک ان کی آنکھوں سے گرتے بے مول ہو رہے تھے منہا کو انہوں نے خود سے زیادہ چاہا تھا خود سے زیادہ محبت کی تھی انہوں نے منہا سے لیکن وقت نے ان لوگوں سے بہت کچھ چھین لیا تھا۔۔۔

منہا۔۔۔۔ منہا۔۔۔۔۔!!!"

وہ بار بار منہا کو پکار رہے تھے وہ وہاں ہوتی تو ان کی پکار سنتی۔۔۔

وہ تو ان سے اتنی دور جا چکی تھی کہ اب کبھی لوٹ کر نہیں آنے والی تھی ارتضیٰ خان کو رہ رہ کر اپنی غلطی پر شرمندگی ہو رہی تھی کاش کہ وہ منہا پر غصہ نہ کرتے لیکن اب ان کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں بچا تھا کس کس بات کے لیے پچھتاتے وہ اتنا کچھ تو ہو چکا تھا۔

.....

تعزیز خان کے سامنے اس وقت شرجیل بے ھوش پڑا تھا وہ اس کو اس کو اٹھا کر لایا تھا یہ اس کے لیے مشکل نہیں تھا اس نے اس کا نام پتہ اور باقی کی تفصیل حاصل کر لی تھی اوٗر وہ ایک کامیاب ہیکر تھا یہ اس کے لیے زیادہ مشکل نہیں تھا وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ لا چکا تھا وہ اس وقت بے ہوش تھا تعزیز خان نے پانی اس کے چہرے پر پھینکا تھا جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آنے لگا تھا لیکن خوٗد کو ایک انجان جگہ پر پا کر وہ پریشان ہوا تھا۔

"ک۔۔۔۔کو۔۔۔۔ن۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔

۔مم۔۔۔۔" وہ پریشان ہوا تھا وہ تو گھر واپس جا رہا تھا جب کسی نے پیچھے سے اسے کوئی چیز سونگھائی اور اس کو یہاں لے آیا اب اسے ہوش آیا تھا۔

"میں اچھے سے یاد کرواتا ہوں کون ہوں میں اور آج ایسی اذیت ناک چیخیں نکلی گی تمہاری کہ تم یاد کرو گے کہ تم نے کس کی زندگی برباد کی تھی تم نے۔۔۔۔ لیکن تمہیں کیسے یاد ہو گا جس انسان کی پوری زندگی ہی ایسی ہو اسے کیا یاد ہو گا کہ اس نے کس پل کس کے ساتھ غلط کیا تھا۔۔۔" وہ گرم خولتا ہوا پانی اس کے چہرے پر پھینک چکا تھا ایک دردناک چیخ نکلی تھی شرجیل کے لبوں سے اور اپارٹمنٹ کے در و دیوار میں قید کو گئی تھی۔

"کون۔۔۔۔ساکام کیا ہے میں۔۔۔۔نے۔۔۔۔" شرجیل کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ تھا کون اور اسے ایسے لانے کے بعد اس کے ساتھ ایسا سلوک

کیوں کر رہا تھا گرم گرم پانی کی وجہ سے اس کو اپنے پورے چہرے کی سکن جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"یاد کرواتا ہوں کس کی زندگی برباد کی تھی۔۔۔"اس وقت تعزیز کو ان باتوں کی سمجھ نہیں تھی لیکن اب وہ جان چکا تھا تب اس کی ماں پر کونسی قیامت ٹوٹی تھی کیوں اس کی ماں نے حرام موت کو گلے لگایا تھا صرف اس غلط انسان کی وجہ سے اس کی ماں مر گئی تھی۔

"میں۔۔۔۔نے بس۔۔۔۔۔ایک غلطی کی۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔وہ بھی

اپنی۔۔۔۔۔ محبت کے۔۔۔۔۔ہاتھوں

مجبور۔۔۔۔۔۔۔ہو۔۔۔۔کر۔۔۔۔کسی

کے۔۔۔۔۔ساتھ۔۔۔۔۔غلط۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔اور اس کا۔۔۔۔پچھتاؤ

۔۔۔۔۔مجھے ہے اس

۔۔۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔علاوہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔نے کوئی

غلط۔۔۔۔۔کام۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔۔"وہ درد برداشت کرتے

ہزیائی کیفیت میں بولا تھا وہ ایک غلطی ہی تو سزا بن چکی تھی جس کی وجہ سے

راتوں کو نیند نہیں آتی تھی منہا کے ساتھ اس نے جو کچھ کیا حرمین کے کہنے

پر کیا لیکن اب اس کی خود کی حالت بھی بہت خراب تھی۔۔۔۔۔۔۔

دل پل پل اعتراف جرم کرتا تھا کہ اس نے جو کیا غلط کیا پر اس وقت وہ جیسے

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا تھا اس وقت اسے بس حرمین کو اپنی محبت کا

یقین دلانا تھا وہ حرمین کے لیے وہ حرکت کر تو گیا تھا لیکن اتنے سالوں سے

دل پچھتاوے کی زد میں تھا وہ رب سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتا تھا لیکن شاید جو

اس نے کیا وہ معافی کے لائق نہیں تھا۔۔۔۔

"تمہاری غلطی نہیں تھی گناہ کیا تھا تم نے کسی معصوم کی جان گئی تمہاری وجہ سے کوئی بچہ اپنی ماں کے لیے تڑپا صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔" تعزیز خان نے کہتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑا چاکو اس کے ہاتھ پر مارا تھا وہ مزید درد سے بلبلایا تھا۔

"انہی ہاتھوں سے چھوا تھا نہ میری مما کو۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں سے نکلتے ہوئے خون دیکھ کر بولا تھا۔ وہ مسلسل درد سے بلبلا رہا تھا تعزیز خان نے اس کے بدن کے ہر حصے پر زخم دیئے تھے جتنے وہ دے سکتا تھا اور اب وہ ایک طرف پڑا سسک رہا تھا وہ چاہتا تو اس سے اپنی ماں کی موت کا بدلہ لے سکتا تھا لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو وہ درد سے نجات پا جاتا لیکن وہ اسے پل پل اس کے کیے ہوئے عمل کی وجہ سے روتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا تبھی اس نے اس کے

جسم کو زخموں سے بھرتے واپس اسے وہیں چھوڑ آیا جہاں سے لے کر آیا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تھا وہ پل پل اپنے کیے کو یاد کر کے ساری زندگی اس کا بوجھ اُٹھائے رکھے۔۔

وہ اس وقت اپارٹمنٹ میں اکیلا بیٹھا تھا منہا کی تصویر کو دیکھتے ہوئے۔

"مما میں نے صحیح کیا نہ آگر اس سے آپ کی موت کا بدلہ لیتا تو اسے ساری تکلیفوں سے نجات مل جاتی اوٗر میں ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے اسے چھوڑ دیا۔۔۔بٹ مما ائی مس یو۔۔۔"اپنی ماں کی تصویر کو چھوتے وہ جذباتی ہوتا اسے چوم چکا تھا وہ اکیلا تھا اسے ابھی تنہائیوں کی عادت ہو چکی تھی وہ جانتا تھا

کہ اس کے باپ کو اب اپنی غلطیوں کا احساس ہے لیکن اب کوئی فایدہ نہیں تھا اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

ارتضیٰ خان ہر مہینے اپنے گارڈز کے ہاتھوں بھاری رقم اسے بھجواتے تھے لیکن وہ ہمیشہ لینے سے انکار کر دیتا تھا وہ ہر ماہ بھجواتے تھے پہلے وہ خوُد آتے تھے لیکن تعزیز ان کو ملتا نہیں تھا پھر انہوں نے اپنے گارڈز سے یہ کام کروایا لیکن کوئی فایدہ نہیں ہوا تعزیز نے پھر بھی نہیں لیے تھے پیسے وہ اب یونیورسٹی میں تھا اور ساتھ پارٹ ٹائم جاب کر کے اپنا بوجھ خود اٹھا رہا تھا۔۔۔

اکثر اسے کام سے نکال دیا جاتا تھا اس کے غصے کی وجہ سے وہ بہت غصلہ تھا لیکن پھر جب ایک در بند ہوا تو دوسرا کھل گیا اسے کہیں اور سے مل جاتی تھی اس نے اب تک کافی جگہوں پر کام کیا تھا اور اب اس کے اچھا خاصا تجربہ بھی تھا۔

.....

حرمین بیگم اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی ٹی وی پر کوئی شو دیکھ رہی تھیں جب ان کا فون بجا کال شرجیل کی تھی وہ اب کیوں کال کر رہا تھا اسے وہ پریشان ہوئی تھی اس واقع کے بعد ان کا آپس میں رابطہ تقریباً ختم ہو چکا تھا لیکن اب اس کی کال انہیں پریشان کر گئی تھی وہ آپنے روم میں تھی انہوں نے سکون کا سانس لیا تھا اگر باہر سب کے درمیان میں ہوتی تو اس کال کا سب کو کیا جواب دیتی لیکن ابھی کے لیے تو وہ روم میں تھیں سو انہوں نے کال ریسیو کر لی تھی۔

"ہاں بولو شرجیل اب کیوں کال کی ہے تم نے۔۔۔؟؟؟" وہ بیزاری سے بولی تھی کیونکہ اب ان کا کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔ لیکن اس کی کال ایک طرف اس کی پریشانی میں اضافہ کر گئی تھی۔

"میں نے۔۔۔۔۔۔ارتضیٰ خان کو۔۔۔۔۔بتادیا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔!!!" وہ بہت مشکل سے بول پارہا تھا جو زخم اسے تعزیز خان نے دیئے تھے کہیں مہینے گزر جانے کے بعد بھی ٹھیک نہیں ہو سکے تھے اور اب تو اس نے خوُد کی پرواہ کرنا ہی چھوڑ دیا تھا ہاں بس تعزیز کی باتوں کو سوچتے اس نے ارتضیٰ خان کو اس رات کے بارے میں بتادیا تھا ارتضیٰ خان نے اور اس کو مارا تھا اس کے ہر حصے پر زخم دیئے تھے یہاں تک کہ وہ اسے گولی مار کر گئے تھے وہ درد سے تڑپ رہا تھا شاید آخری وقت تھا لیکن وہ ہمت کر تا حرمین کو بتا رہا تھا اور یہی اس کی بہت بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی۔۔۔۔

"کیا۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔بتایا۔۔۔۔" وہ ہکا گئی تھیں ماتھے پر مزید پسینہ جمع ہوا تھا ارتضیٰ خان کو آخر اس نے کیا بتایا ہو گا اور یہ اتنی بری کنڈیشن میں کیوں تھا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔

"میں۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔۔ارتضیٰ خان۔۔۔۔۔۔کو بتا۔۔۔۔۔۔دیا

جو۔۔۔۔۔۔میں نے اس۔۔۔۔۔۔رات کیا اور ساتھ۔۔۔۔۔۔میں یہ

سب۔۔۔۔۔۔بھی کہ وہ۔۔۔۔۔۔کرنے کے۔۔۔۔۔۔لیے

مُجھے۔۔۔۔۔۔تم نے۔۔۔۔۔۔کہا تھا میں۔۔۔۔۔۔نے ارتضیٰ

سے۔۔۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔۔۔نہیں چھپایا ہے اسے۔۔۔۔۔۔سب کچھ

بتایا۔۔۔۔۔۔اب آگے۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔جانو اور تمہارا۔۔۔۔۔۔

کام کہ۔۔۔۔۔۔تم نے۔۔۔۔۔۔ارتضیٰ خان۔۔۔۔۔۔کو کیسے اور

۔۔۔۔۔۔کیا بتا کر۔۔۔۔۔۔مطمئن

۔۔۔۔۔۔کرنا۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔"اس کے منہ سے آخری الفاظ نکلے تھے

اور وہ بے جان ہوا تھا اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر زمین پر جا گرا تھا۔

فون تو حرمین کے ہاتھ سے بھی چھوٹ گیا تھا وہ پیچھے کو لڑکھڑائی تھی اس نے بمشکل خوُد کو کنٹرول کیا تھا یہ سوچ کر ہی دل بیٹھا جا رہا تھا کہ اب ارتضیٰ خان کیا کرے گا وہ اس شرجیل جو گولی مار چکا تھا تو اسے کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ پریشانی سے کچھ سوچ بھی نہیں پا رہی تھی پھر جیسے ہی ایک خیال اس کے زہن میں آیا اس نے اس پر عمل کرتے بنا سوچے سمجھے ارتضیٰ خان کے دودھ میں زہر ملا دیا تھا اس وقت وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کہ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا ارتضیٰ کسی بھی وقت آسکتے تھے۔

وہ ان کے غصے سے واقف تھی ایک طرف شرجیل کی ڈیتھ سے وہ خوف زدہ تھی سو اس نے زہر ملا دیا تھا اوُر اسے پتہ تھا یہ ارتضیٰ خان کی عادت تھی وہ

رات کو دودھ ضرور پیتے تھے لیکن ابھی خطرہ اسے ارتضیٰ خان کے غصے سے تھا آگر انہوں نے باہر کسی کو کچھ بتا دیا تو کیا ہو گا۔۔۔

وہ کیسے بی بی جان اور شمس خان کا سامنا کرے گی وہ کبھی نہیں کر پائے گی اسے اس وقت بہت ٹینشن تھی وہ کمرے سے باہر بھی نہیں نکلی تھی دل میں چور جو تھا اس کے۔۔۔

وہ ارتضیٰ خان کی گاڑی کار پورچ میں دیکھ رہی تھی اور ان کو سیدھے اندر آتے دیکھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں چھپ گئی تھی اور ارتضیٰ خان کمرے میں داخل ہوئے تھے ان کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ ان کے دل کا حال بیان کر رہا تھا۔

وہ چیختے ہوئے حرمین کو بلا رہے تھے۔

انہوں نے کہیں بار حرمین بیگم کو آواز دی لیکن وہ باہر نکلی نکلی تھی کیسے نکلتی اس وقت اس کی حالتِ بہت بری تھی ان کا غصہ دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ بار بار دعا کر رہی تھی کہ وہ اس دودھ کو پی لیں کسی طرح کیونکہ وہ جتنے غصے میں لگ رہے تھے ممکن تھا کہ وہ ابھی باہر جا کر سب کو سچ بتا دیتے یا انہیں طلاق دے دیتے گھبراہٹ اور پریشانی کے مارے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی اور وہ پل پل یہ دعا کر رہی تھی۔

سردار ارتضیٰ خان کا گلہ خشک ہو گیا تھا بار بار چیخ کر لیکن حرمین نجانے کہاں چھپی تھی جو باہر نہیں آئی تھی ارتضیٰ خان کو شدید پیاس لگی تھی ان کو اپنا گلہ خشک محسوس ہوا تو انہوں نے دودھ کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا تھا اور ایک ہی سانس میں وہ سارا دودھ پی گئے تھے۔

انہیں احساس نہیں تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے زہر پی چکے تھے انہوں نے ادھر دودھ پیا اودھر حرمین نے ایک گہری سانس خارج کی تھی ارتضیٰ خان کو اپنی حالتِ ٹھیک معلوم نہیں ہوئی تھی انہوں نے اپنی گن الماری سے نکالی تھی حرمین نے اپنے ہاتھوں کو لبوں پر جمایا تھا کیا وہ اس کا قتل کرنے والے تھے یہ سوچ آتے ہی اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے لیکن ارتضیٰ خان نے گن پیچھے سٹ کرتے اپنا فون نکال کر عباد کو کال کی تھی وہ ایک بار اس سے مل کر معافی مانگنا چاہتے تھے کہ وہ اس سے کیا ہوا وعدہ نہیں نبھا سکے وہ منہا کا خیال نہیں رکھ سکے وہ کال بند کرتے روم سے نکل گئے تھے۔

ان کے جاتے ہی حرمین روم میں آئی تھی اگر ارتضیٰ خان کی ڈیتھ ہو جاتی تو اس کے لیے مسلہ بنتا اس نے کچھ سوچتے گارڈز کو ارتضیٰ خان کے پیچھے بھیجا

تھا اور ساتھ ہی انہیں کچھ سمجھایا تھا جو وہ سر ہلاتے ہوئے ارتضیٰ خان کے پیچھے چلے گئے تھے ارتضیٰ خان کا قاتل اگر عباد ہو۔۔۔۔!!!

وہ خود سوچنے لگی اور پھِر اس نے فون کیا تھا کسی اور اب وہ مطمئن ہو گئی تھی کہ ارتضیٰ خان کے ساتھ یہ سچائی بھی ہمیشہ کے لیے دبنے والی تھی یہیں لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ آگے جو ہونا تھا حرمین بیگم کے پاس صرف پچھتاوا رہ جانا تھا۔

•••••

ارتضیٰ خان کی کال سن کر عباد تسیمہ کو بتا کر گھر سے نکلنے لگے تھے ارشک مسلسل ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں جانے سے روک رہی تھی اس نے کوئی ریسپی ٹرائے کی تھی وہ چاہتی تھی کہ اس کے بابا سب سے پہلے چیک کریں کیونکہ

اگر امی کرتی تو انہوں نے اس میں بہت سی چیزوں کی خامیاں نکالنی تھی کہ یہ مصالہ کم ہے وہ کم ہے لیکن بابا ایسے نہیں کرتے تھے وہ اس کی بنائی ہوئی ہر ڈش کو بہت شوق سے کھاتے تھے سو وہ اُنہیں روک رہی تھی لیکن عباد کو کسی بھی حال میں ارتضیٰ سے ملنے جانا تھا تسمیہ بھی بار بار کہہ رہی تھی نہ جائیں میرا دل بیٹھا جا رہا ہے لیکن وہ انہیں تسلی دے کر نکل گئے تھے مطلوبہ ٹھکانے پر پہنچے تو وہاں ارتضیٰ خان کو دیکھ کر ان کے قدموں میں تیزی آئی تھی۔

ارتضیٰ خان کی نظر بھی ان پر پڑ گئی تھی سو وہ بھی ان کی طرف چلے آئے تھے اتنے عرصے بعد ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں

منہا کی ڈیتھ کے بعد ان کے درمیان رابطہ تقریباً ختم ہو چکا تھا لیکن آج اچانک کال سن کر وہ خود کو روک نہیں سکے تھے۔

اور فوری چلے آئے تھے۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تھے اتنے عرصے بعد اور ارتضیٰ خان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ زور و قطار رونے لگے تھے وجہ اُنہیں پتہ تھی عباد کو نہیں تو وہ ان کے رونے سے خاصے پریشان ہوئے تھے۔

وہ ان سے بس چند باتیں ہی کر سکے ان کی طعیبت بگڑ گئی تھی وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرے تھے ان کی جیسے سانس پھولی تھی اور عباد صاحب بھی ان کے ساتھ ہی نیچے زمین پر بیٹھے تھے۔

"ارتضیٰ کیا ہوا ہو تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ ان کو تھپھپاتے ہوئے پوچھنے لگے تھے لیکن ارتضیٰ خان کا وجودِ بے جان ہو رہا تھا عباد صاحب تیزی سے بھاگے کہ ساتھ والے کسی گھر سے پانی لا سکیں ان کے لیے اور ان کے جاتے ہی حرمین کے بھیجے ہوئے گارڈز آئے تھے تب تک ارتضیٰ خان کا وجود بے جان ہو چکا تھا انہوں نے دو تین گولیاں ماری تھیں ارتضیٰ خان کو تاکہ یہ معلوم ہو ان کا قتل ہوا ہے حالانکہ وہ پہلے ہی جان دے چکے تھے لیکن کرنا ضروری تھا کہ کسی کو یہ شک نہ ہو کہ ان کی ڈیتھ زہر سے ہوئی اور وہ آدمی تو اپنا کام کر کے واپس بھاگ گئے تھے کیونکہ عباد سامنے سے آ رہے تھے۔۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگ کر آئے تھے ان کا سانس پھول چکا تھا لیکن سامنے کا منظر دیکھتے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ارتضیٰ خان خون سے لت پت

زمین پر پڑے تھے ان کو دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کہ ان کا قتل کیا گیا ہے وہ کچھ سمجھ نہیں سکت تھے کہ چند منٹوں میں ایسا کیا ہو گیا جو وہ جان سے ہی چلے گئے۔

وہ ان پر جھکے تھے لیکن ان کے پاس پڑی گن دیکھ کر ان کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں ان کے پاس گن کیا کر رہی تھی وہ سمجھ نہیں سکے تھے لیکن جیسے ہی انہوں نے اس گن کو اُٹھایا اسی وقت سب لوگ وہاں پہنچ گئے تھے اور سب لوگوں نے جو دیکھا اسی پر یقین کیا کہ ارتضیٰ خان کا قتل عباد نے کیا ہے وہ اپنی صفائی میں کیا پیش کرتے ایک طرف جان سے پیارے دوست کو کھونے کا غم اور دوسری طرف یہ شدید صدمہ وہ نڈھال ہوئے تھے لیکن اس وقت کسی نے ان کی نہیں سنی تھی اور وہ مجرم قرار

پائے تھے ارتضیٰ خان کو قتل کرنے کے جرم میں وہ تو سمجھ نہیں پائے کہ آخر سب لوگ ان کا یقین کیوں نہیں کر رہے تھے۔۔۔

وہ کیوں کچھ نہیں کر پا رہے تھے بہت کوشش کی لیکن سب لوگ کچھ سننے کے لئے تیار نہیں تھے وہ چاہا کر بھی اپنی صفائی میں کچھ بول نہیں سکے تھے۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر اگے معاملہ جرگے میں چلا گیا تھا اور یوں ان کی بیٹی سردار ضرغام خان کی بیوی بن کر ونی ہو کر حویلی آئی تھی۔

.....

(حال)

کافی لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے وہ اس کے سینے پر آنکھ موندی پڑی رہی تھی تعزیز خان کے ہاتھ نرمی سے اس کے بالوں کو سہلا رہے تھے اور ابر شم کو کافی سکون ملا تھا اس کی لمبی انگلیوں کے لمس سے اور وہ اس کے سینے پر سر رکھے اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی اس کا یہ انداز تعزیز خان کے لیے کافی شوکنگ تھا لیکن وہ اس بات سے انجان تھا کہ ابر شم کی فیلنگز اسے لے کر تبدیل ہو رہی تھیں اور پھِر جو کل رات پارٹی میں ہوا اس وقت ابر شم کے تاثرات تعزیز خان پر بہت کچھ واضح کر رہے تھے۔

ابر شم کے بالوں کو اس نے نرمی سے پیچھے کیا تھا ان کے کیبن کا ڈور لاک نہیں تھا اس کا ارادہ اٹھ کر باہر جانے کا تھا اور ابر شم کو وہ اس کے آفس کے ساتھ بنے روم میں لے جانے والا تھا تاکہ وہ تھوڑا سا ریسٹ کر لے کیونکہ کل والے نشے کی وجہ سے وہ ابھی تک نارمل نہیں ہوئی تھی تعزیز خان ایک

طرف ضرغام خان کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کا یہاں آنا وہ بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا یقیناوہ قتل تک پہنچنے کی کوشش میں تھا لیکن تعزیز خان اس سلسلے میں اس کی کوئی مدد نہیں کرنے والا تھا کہ یہ کام اسے خوُد ہی کرنا تھا۔

کہیں بار زرانیل خان نے بھی اسے کریدنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ تعزیز خان سے کچھ معلو نہیں کر سکا تھا وہ ان کو کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ سچ خوُد ہی وہ لوگ معلوم کریں۔

"میم۔۔۔!!!" اس نے ابر شم کو اٹھایا چاہا تو اس نے ایسا کرنے نہیں دیا تھا تعزیز خان دانت کچکچا کر رہ گیا تھا کہ آخر وہ چاہتی کیا تھی۔

لیکن پھر کچھ سوچتے وہ لبوں پر مسکراہٹ لے آیا تھا وہ نیند میں جا رہی تھی اور تعزیز خان اس کی نیند کا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

"آپ کو نیند آئی ہے۔۔۔؟؟؟"اس کے بالوں کو پیچھے کرتے وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر تعزیز خان کو دیکھا تھا جو اس پر جھکا ہوا تھا۔

"ہاں بہت گہری نیند۔۔۔"وہ اس کی گردن میں بازوؤں ڈالتے ہوئے اس کے سینے سے لگتی اس کو اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی اس کی گہرائیاں تعزیز خان کے سینے سے ٹچ ہو رہی تھیں مشکل تھا اس وقت تعزیز خان کے لیے اپنے آپ کو قابو میں رکھنا جبکہ وہ اس کے قریب تھی اتنی قریب کہ اس کی سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کر رہا تھا جزبات بھی بھڑکے تھے تعزیز خان کے اس پل۔۔۔۔

"تو سو جائیں۔۔"وہ ایک جھٹکے سے اس کو اپنی بانہوں میں بھرے اس کے پرسنل روم میں چلا گیا تھا وہ لوگ جیسے ہی روم میں گئے پیچھے لینا بھی کیبن

سے نکلی تھی وہ ابر شم اور تعزیز خان کو اتنے قریب دیکھ کر شوکڈ ہو گئی تھی مطلب سچ میں ابر شم میم اور تعزیز کے درمیان افیئر چل گیا تھا۔

وہ جلدی سے اپنے ٹیبل تک آئی تھی اور اپنا فون اٹھا کر اس نے جلدی سے اس نے سفرا کو کال ملائی تھی جو اس نے فوری اٹھائی تھی کیونکہ لینا سے اسے کافی انفارمیشن ملتی تھی۔

"ہاں بولو لینا۔۔۔!!!" وہ کسی فائل کو ریڈ کر رہی تھی اور اس پر جھکے ہی بولی تھی۔

"میم مجھے لگتا ہے کہ ابر شم میم اور تعزیز واقعی ایک دوسرے کے ساتھ ریلیشن شپ میں ہیں اور ان کے کافی کلوز تعلقات ہیں۔۔۔" وہ فون کے

سپیکر پر ہاتھ رکھے آہستگی سے بولی تھی کہ اس کے ساتھ والے کیبن میں موجود لڑکی بھی اس کی آواز نہیں سن سکی تھی۔۔۔

"واٹ تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس بات کا۔۔۔؟؟؟" وہ فائل سے سر اٹھائے پوچھنے لگی تھی کیونکہ یہ کافی اہم نیوز تھی اس کے بہت کام آسکتی تھی اگے۔

"نہیں بٹ ابھی ابھی وہ لوگ ابر شم میم کے پرسنل کیبن میں گئے ہیں اور تو اور تھوڑی دیر پہلے وہ لوگ ایک دوسرے کے بہت قریب تھے اور وہ لوگ آئے بھی ساتھ ہی تھے میں نے پارکنگ میں ان کو دیکھا تھا اور پھر تعزیز کہیں چلا گیا تھا اور میم اندر اکیلے ہی آئی تھیں۔۔۔" لینا پوری تفصیل سے بتانے لگی تھی جس پر سفرا سوچ میں پڑ گئی تھی ابر شم اور اپنے ہی سیکرٹری کے ساتھ لیونگ ریلیشن شپ میں یہ اگر بریکینگ نیوز بنتی تو کتنی بدنامی ہوتی

ابر شم کی سفر ا کو سوچ کر ہی بہت اچھا لگ رہا تھا اور وہ اب وہ ایسا ہی کرنے والی تھی لیکن پہلے ائزم سے بات کرنی تھی کیونکہ وہ ابر شم کو اچھے سے ہینڈل کر سکتا تھا اور اس کی ابر شم سنتی بھی تھی۔

"اچھا تم کوئی پکچر لینے کی کوشش کرو ان کی میں پھر اچھے سے ہینڈل کر لوں گی اس چیز کو اور تمہارے پیسے میں تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کروا دوں گی تم مجھے اچھی نیوز دے رہی ہو۔۔۔" سفر ا اس کے کام سے خوش ہوئی تھی۔

اور پیسوں کا سن کر لینا کا بھی مارے خوشی کے برا حال تھا جبکہ اب وہ آگے کتنا برا پھسنے والی تھی اس بات کی اسے زرا بھی خبر بھی نہیں تھی۔

سفرا نے فون کٹ کرتے ایک گہرا سانس بھرتے ایک نفرت بھری نگاہ ابر شم کے حسین سراپے پر ڈالی تھی ابر شم خود کو بہت سمارٹ سمجھتی تھی جبکہ سفرا اب جو اس کے ساتھ کرنے کا سوچ رہی تھی اس کے بعد ابر شم کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اس بات سے ابر شم بے خبر تھی۔

"ابر شم بے بی تُمہارے برے دن شروع ہونے والے ہیں اوُر اب دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں اور تعزیز خان تمہیں تو میرے پاس آنا ہی ہو گا سفرا کے ساتھ کیوں کہ تم خوُد مجھے مجبور کر رہے ہو وہ سب کرنے کے لیے جو میں کم سے کم تمہارے ساتھ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔" وہ اپنے شولڈر کٹ بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے ادا سے بولی تھی۔

جبکہ اس کے ارادے کافی خطرناک لگ رہے تھے۔

ابر شم کے لیے آگے وہ کیا کرنے والی تھی اس بات سے ابر شم بالکل لاعلم تھی۔

سفر اکے ارادے بہت خطرناک لگ رہے تھے کیونکہ وہ اب کی بار صرف ابر شم کو ہی نہیں بلکہ تعزیز خان کو بھی اپنے ٹارگٹ میں شامل کر چکی تھی جس نے بھری مٹینگ میں اسے سب کے سامنے نیچا دکھایا تھا۔

"مسٹر تعزیز خان سوری آپ کو آنا تو میرے پاس ہی ہو گا وہ کیا ہے نہ ابر شم تمہیں ڈیزرور نہیں کرتی ہے تمہارے لیے مجھ جیسی خوبصورت لڑکی ہونی چاہیے۔۔۔" وہ اپنے بالوں کی لٹ کو انگلی میں رول کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

وہ خود سے ہی باتیں کیے جا رہی تھی بنا یہ جانے کہ آگے کیا ہونے والا تھا جو وہ کرنے والے تھی اس کے بعد تباہی کس کے حصّے میں آنی تھی۔

.....

تعزیز خان نے لا کر ابر شم کو بیڈ پر لٹایا تھا اور اس کے دور ہونے کی کوشش ابر شم نے ناکام کر دی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ابر شم ایسا ری ایکٹ کیوں کر رہی تھی وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگا جو اب اس کے ہاتھوں کو تھام کر سکون سے آنکھیں بند کر چکی تھی اس پر جھکا تعزیز خان گہرائی سے اس کا جائزہ لینے لگا تھا ابر شم اس وقت نیند میں پر سکون سوتی تعزیز خان کو کافی پیاری لگی تھی اس نے نرمی سے اپنی انگلیوں سے اس کی گالوں کو چھوا تھا وہ ہلکا سا ہلی تھی۔

"یہ اچھی بات ہے چھونا آپسے برداشت نہیں ہوتا اور مُجھے قریب بھی رکھنا چاہتی ہیں آپ میں انسان ہی ہوں اور آپ میری بیوی کب تک کنٹرول کر سکوں گا میں اپنی فیلنگز کو۔۔۔۔" اس کے لبوں پر انگوٹھا سہلاتا ہوا وہ گمبھیر لہجے میں گویا تھا جبکہ ابر شم اس کی حالتِ سے بے خبر سو رہی تھی پر تعزیر خان کے سارے جذبات وہ بھڑکا گئی تھی وہ خوُد پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا ابر شم کے بدن سے اٹھتی مہک اس کے حواس سلب کر رہی تھی دل مچل رہا تھا اس کے لمس کے لیے لیکن وہ اس طرح یہ سب کچھ نہیں چاہتا تھا پر ابر شم اس کا خیال کرتی بات تب تھی وہ تو اس کے جوان جذباتوں کو بھڑکا کر خوُد سکون کی نیند سو چکی تھی۔

لیکن وہ زیادہ دیر خوُد کو کنٹرول نہیں کر سکا تھا وہ جس پوزیشن میں تھے ابر شم کے دلکش خدوخال اس کی نگاہوں کے سامنے تھے وہ خوُد پر کنٹرول

کھوتے اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید تھا انداز نرمی لیے ہوئے تھا شاید اس کے نیند میں ہونے کی وجہ سے وہ نرمی سے اس کے لبوں کا رس نچوڑتے ہوئے وہ اس کے بھیگے لبوں کے لمس میں مدہوش ہو گیا تھا۔

ابر شم کے وجود میں ہلچل ہوئی تو وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے بمشکل پیچھے ہوا تھا کیونکہ وہ اس کی شرٹ پر نیند میں بھی گرفت کافی سخت رکھے ہوئے تھی۔۔

تعزیز خان بمشکل اس کی گرفت سے اپنی شرٹ چھڑاواتے ہوئے پیچھے ہوتے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھنے لگا تھا یہ ابر شم کا آفس کے ساتھ بنا ہوا روم تھا جس میں اس کی ضرورت کی ساری چیزیں تھیں وہ اس و

روم کو ضرورت پڑنے پر یوز کرتی تھی لیکن ابھی اس کی نیند کا خیال کرتے وہ اس پر کمفٹر ٹھیک کرتے ہوئے باہر نکلا تھا ابر شم کا فون ٹیبل پر پڑا تھا اس نے اٹھا کر سائیڈ پر رکھا اور ایک امپورٹنٹ فائل ریڈی کرنے لگا تھا جس میں اسے کافی وقت لگ گیا تھا اس کام سے فری ہوا تو اس نے اپنی کلائی میں بندھی ہوئی ریسٹ واچ سے ٹائم تو ابر شم کو سوئے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی ان کی ایک اہم میٹنگ تھی جس میں ان دونوں نے جانا تھا لیکن ابر شم کی حرکتیں تعزیز خان کو کافی پریشان کر رہی تھیں۔

وہ شرٹ کی سلیو کو فولڈ کرتے ہوئے واپس اس کے روم میں آیا تھا یہاں وہ اس وقت تک سو رہی تھی اس کے جوتے دیکھتے تعزیز خان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا وہ نیند میں بھی کافی ان کمفٹیبل تھی شاید جوتوں کی وجہ سے اور

تعزیز خان نے اس کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے نرمی سے جوتے اس کے پاؤں سے آزاد کیے تھے۔

وہ ہلکا سا ہلی تھی اپنے پیروں پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے اس کی آنکھ کھلی تھی لیکن خوُد کے پیروں کے پاس جھکے تعزیز خان کو دیکھ کر اس کی نگاہوں میں حیرت در آئی تھی وہ اس کے قدموں میں کیوں بیٹھا ہوا تھا وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے بال سارے الجھ چکے تھے شاید سونے کی وجہ سے اس نے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا تھا تعزیز خان بغور اسے دیکھ رہا تھا جو شاید اس کی وہاں موجودگی پر بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی وہ حیران اس بات پر تھی کہ وہ اس کے پیروں کے پاس کیا کر رہا تھا۔

"تم۔۔۔" وہ جمائی روکتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان اٹھتے ہوئے باتھ روم جاتے ہاتھ صاف کرتے واپس آیا تھا اور اس کے پاس بیٹھ گیا تھا جو اب اپنے بالوں سے پونی اتار کر ان کا سمپل سا جوڑہ بنا چکی تھی۔

"آپ کی نیند پوری ہو گئی۔۔۔؟؟" وہ آہستگی سے سوال پوچھنے لگا تھا جیسے وہ کچھ دیر پہلے سو رہی تھی تعزیز خان کو ایسا ہی لگا تھا کہ وہ دو تین گھنٹے بعد ہی اٹھے گی۔۔۔

"میں کیسے سو گئی۔۔۔" وہ اپنے لبوں کو کاٹتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز خان ہلکا سا ہنسا تھا یعنی جو کچھ پہلے ہوا جو اس نے آفس میں کیا اس کے قربت آئی اسے ہگ کیا اس کے سینے کو چھوا وہ سب کچھ بھول گئی تھی۔

"آپ صرف سوئی نہیں بلکہ۔۔۔!!!" وہ معنی خیز انداز میں بات اُدھوری چھوڑ چکا تھا ابر شم آنکھوں میں حیرتِ لیے تعزیز خان کی ادھوری بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔۔۔

"بلکہ کیا۔۔۔؟؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی تھی حالانکہ اسے سب کچھ اچھے سے یاد تھا جو اس نے آفس میں کیا اور اسے یہاں لاتے ہوئے وہ جو خود اس کے قریب ہوئی وہ بھی سب کچھ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن انجان بننے کا ناٹک کر رہی تھی نجانے کیوں پر تعزیز خان بھی سب خوف سمجھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں مجھے لگتا ہے آپ کو چینج کر لینا چاہیے کیونکہ ہماری میٹینگ ہے ڈائریکٹر کے ساتھ۔۔۔!!!" وہ جانتا تھا کہ ان کی بحث لمبی ہوتی چلی جائے گی اور اس طرح کافی وقت نکل جائے گا۔

"ہاں میٹنگ ہے لیکن اس کی فائل۔۔۔" وہ اس فائل کو ریڈی ہی تو کر رہی تھی جب ضرغام خان آیا تھا اور وہ اس کے ساتھ مصروف ہو گئی تھی کہ اسے فائل ریڈی کرنے کا وقت ہی نہیں ملا تھا اور اس کے منہ سے میٹینگ کا سن کر وہ پریشان ہوئی تھی۔

"میں نے فائل ریڈی کر دی ہے آپ بس تیار ہو جائیں پھر چلتے ہیں۔۔۔؟!!" وہ بول کر رکا نہیں بلکہ واپس افس میں چلا آیا تھا ابر شم اس کے نارمل رویئے پر پریشان ہوئی تھی۔

لیکن پھر اس نے جلدی سے اپنا ایک ڈریس نکال کر چینج کیا تھا اس کے کپڑے وہاں موجود ہوتے تھے کیونکہ اسے اکثر اچانک جانا پڑتا تھا کہیں بھی میٹنگ وغیرہ کے لیے سو وہ پہلے سے ہی سب ریڈی کر کے رکھتی تھی۔

•••••

آرمینا کا سارا دن ہی کل کی طرح گزرا تھا وہ گیا تھا لیکن جیسے واپسی کا راستہ ہی بھول گیا تھا وہ کسک کر رہ گئی تھی یہ انسان اسے پل پل خوُد سے نفرت کرنے کے لیے مزید اکساتا تھا وہ اس وقت عجیب سی کیفیت کا شکار تھی نہ کچھ کرنے کے لیے تیار تھا کام اسے کرنے نہیں آتے تھے سو اس نے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اوُر اب وہ بور ہو رہی تھی جانتی تھی کہ وہ اب شام کا یا شاید صبح واپس آئے اس نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا تھا جو وہ جب سے آئی تھی تب سے بند تھا۔

آرمینا کو تو لگ رہا تھا کہ اس نے ضرور اس میں کوئی چیز چھپا کر رکھی تھی آج کل ایسے خیالات اس کے ذہن میں کثرتِ سے آتے تھے وہ اس دروازے کو کھول کر اندر دیکھنا چاہتی تھی کہ اس میں تھا کیا لیکن وہ کھلتا تب وہ کہیں بار

کوشش کرنے کے بعد بھی ناکام ہوئی تو اس نے تھک ہار کر ایک زور دار لات دروازے پر مادی تھی کہ پاؤں میں شدید درد ہوا تھا وہ تلملا اٹھی تھی۔

اسے یہ جگہ عالمیار خان کی وجہ سے پسند نہیں آ رہی تھی ورنہ فلیٹ کافی خوبصورت تھا اوپر کی منزل پر ہونے کی وجہ سے باہر کا صاف ویو نظر آتا تھا لیکن وہ تو بس عالمیار خان کی وجہ سے ڈسٹرب تھی اسے کیا ہی ویو اچھا لگنا تھا اس وقت وہ بلیک کلر کی کپری اوور شارٹ شرٹ میں تھی دوپٹہ اس نے اتار کر صوفے پر رکھا ہوا تھا بال کھلے چھوڑے وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔

اسے لگ رہا تھا کہ وہ اگر مذید کچھ دن اس بند جگہ پر رہی تو اس کا دم گھٹ جائے گا اس بند جگہ پر وہ جب سے یہاں آئی تھی ایک بار بھی باہر کھلی فضا میں سانس نہیں لے سکی تھی۔

ایسالگ رہا تھا جیسے ان در و دیوار میں قید ہو کر رہ گئی ہو سانس لینے میں بھی مشکل ہو رہی ہو وہ گاؤں کے کھلے ماحول کی عادی تھی یہ شہر والی زندگی میں اس کے ایڈجسٹ کرنا بہت مشکل تھا اور اوپر سے ستم ظریفی یہ تھی کہ وہ کسی سے بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے اپنے آنسوؤں کو مشکل سے پیچھے دھکیلا تھا وہ نجانے کب واپس آتا اسے ایسے اکیلے رہنے سے بھی خوف محسوس ہوا تھا اس نے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے پیچھے کرتے اپنے لیے کچھ لائٹ سا صرف مائیکرو ویو میں گرم میں کیا تھا اور اپنا پیٹ بھر چکی تھی وہ روم میں بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ کھلا اور عالمیار خان اندر داخل ہوا تھا اس کے چہرے پر درد کے اثرات تھے اس کی سفید شرٹ خون سے بھری ہوئی تھی یقیناً اسے چوٹ لگی ہوئی تھی۔

وہ سیدھا باتھ روم گیا تھا اور اپنی شرٹ اتار کر زخم کو صاف کرتا وہ باہر نکلا تھا یہاں وہ بیڈ پر بے چینی سے لب کچل رہی تھی عالمیار خان کے بازوؤں میں شدید درد تھا لیکن وہ پھر بھی اس تک ایک ہی جسارت میں پہنچ گیا تھا اور اسے ایک جھٹکے سے پکڑ کر سیدھا تھا بازو پر کھچاؤ پڑا تو درد کی شدید لہر اس کے پورے وجود میں سیرایت کر گئی تھی پر وہ کنٹرول کرتا ایک لمحے میں اس کے لبوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کروا گیا تھا۔۔۔۔

آرمینا اس کی شکل دیکھتے خاموش رہی تھی ویسے بھی جوان کے درمیان سرد جنگ چل رہی تھی بہتر تھا کہ وہ اس کے منہ نہ ہی لگتی وہ آج کل ویسے بھی اپنا سارا غصہ اس پر ہی نکال رہا تھا۔۔۔۔

"آج کے بعد یہ مُجھے دانتوں تلے نظر آئے تو تمہاری خیر نہیں ہے سمجھی تم۔۔۔؟؟؟" وہ وارن کر رہا تھا لیکن اس کی بات کا مطلب سمجھتے آرمینا کے تو مانو سر پر لگی تھی۔

"یہ میرے بوڈی پارٹس ہیں میں جو مرضی کروں ان کے ساتھ آپ ہوتے کون ہیں مجھے ایسے روکنے والے۔۔۔" وہ آرمینا تھی جو ایک ہی منٹ میں ٹمپر منٹ لوز کر دیتی تھی اب بھی اس کا حق جتاتا انداز اسے زہر لگا تھا وہ یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتا تھا آرمینا آچھے سے سمجھ رہی تھی لیکن وہ اس کے کسی جھنسے میں نہیں آنے والی تھی۔

"تم میری بیوی ہو جو چاہے کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ اور یہ اپنی زبان میرے سامنے کم ہی چلا کرو سمجھی تم مجھے زبان درازی کرنے والی لڑکیاں قطعی پسند نہیں ہیں۔۔۔" وہ دبے دبے لہجے میں بولا تھا۔

"تو مجھے کونسا آپ پسند ہیں مُجھے آپ زرا بھی پسند نہیں ہیں اور میں بیوی ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے آپ اپنی مرضی کریں گے میری کوئی مرضی نہیں ہے کیا آپ اس بات سے ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں ہاں جواب دیں مُجھے۔۔۔"وہ جانتی تھی کہ وہ ایسے بات کر کے اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی لیکن وہ اس کے حق جتاتے انداز پر سلگ گئی تھی۔

"تم پر تم سے زیادہ میرا حق ہے سمجھی تم۔۔۔"اس کے بازو میں شدید درد ہو رہا تھا اور اُوپر سے آرمینا کی بحث وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا آرمینا ہمیشہ اس سے بحث کر کے اس کا موڈ خراب کر دیتی تھی۔

"انہہ زبردستی کا حق جتا۔۔۔"آگے لفظ اس کے عالمیار خان کے لبوں میں دب گئے تھے وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا اس کے

لفظوں کا گلہ گھونٹ چکا تھا وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی بھلے اس کا ہاتھ زخمی تھا لیکن اس کی گرفت آرمینا کے لبوں پر کافی سخت تھی۔

وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں دباتے جیسے آرمینا پر یہ باور کروا رہا تھا کہ وہ اس لمس سے جتنی نفرت کرے گی یہ لمس اسے اتنا ہی زیادہ ملے گا وہ اس کو تھام نہیں سکا تھا کیونکہ اس کے بازوؤں میں درد تھا سو آرمینا مزاحمت کر رہی تھی لیکن پھر بھی اس کو انچ بھی خود سے دور نہیں کر سکی تھی کیونکہ مقابل کے سلگتے لبوں کی گرفت میں اپنے لبوں کو محسوس کرتے وہ مچلی تھی۔

عالمیار خان نے اس کے لبوں کے کنارے پر زور سے دانت گاڑے تھے آرمینا مچلی تھی لیکن مقابل کی گرفت اس کے لبوں پر مزید سخت ہوئی تھی وہ اس کے قریب ہوتے اس کی شرٹ کو تھامنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ شرٹ لیس تھا آرمینا کی ہتھیلیاں نم ہوئی تھیں مقابل کو وہ خود سے دور

کرنے میں بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی لیکن اس کے لمس سے وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔

وہ اس کے لبوں پر تشدد کرتا اپنے لبوں کو جی بھر کر سیراب کرتا پیچھے ہوا تھا۔

آرمینا پیچھے بیڈ پر گری تھی لیکن وہ اس پر جھکا تھا اس کے بھیگے لب جو اس کی شدتوں سے سرخ کندن ہو چکے تھے اس نے بڑی بے باکی سے ان لبوں کو اپنے انگوٹھے سے مسلا تھا وہ اس کے ہاتھوں کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

"اب امید ہے اچھے سے اندازہ ہو جائے گا تمہیں کہ میرا کتنا حق ہے تم پر تم وجودِ پر اوَر ابھی تو رات پوری پڑی ہے یہ بتانے کے لیے جلدی کس بات کی

ہے ڈارلنگ مائی وائف۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے غرایا تھا۔

آرمینا لب بھینچ گئی تھی ابھی تک یہاں یہاں اس نے اپنے لبوں سے چھوا تھا آرمینا کو وہ حصہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"آپ یہ سب کر کے مجھ پر اپنا تسلسل قائم کرنا چاہا رہے ہیں نہ مجھے یوں بے بس کر کے آپ کو بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اپنے رخساروں پر بہتے ہوئے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

"تم ایک بیوقوف اور عقل سے پیدل لڑکی ہو بیوی ہو میری جب جب مجھے تمہاری ضرورت ہو گی میرے دل میں تمہاری خواہش جاگے گی میں تمہارے قریب آؤں گا اور پھر اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ رونا دھونا کر کے

تم مجھے روک سکتی ہو تو تم غلطی پر ہو۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے جیسے اس کو کچھ جتانا چاہتا تھا لیکن آرمینا کچھ سمجھنے کے موڈ میں ہوتی تو وہ تو اس کے لمس پر ہی جلتا کوئلہ بن چکی تھی۔۔۔۔۔۔

"میں بیوقوف ہوں تو کیوں رکھا ہے مجھے یہاں۔۔۔" وہ بیڈ سے نیچے اتری تھی وہ پہلے بھی ایک بار اسے بیوقوف کہہ چکا تھا اور اب پھر سے وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی عالمیار خان جو اس وقت فرسٹ ایڈ بوکس ڈھونڈ رہا تھا تاکہ اپنی پٹی کر سکے آرمینا کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

"تاکہ یہ جو تمہارے دماغ میں بھوسہ بھرا ہوا ہے اس کو تمہارے دماغ سے ختم کر سکوں اور پلیز میرے سامنے سے گم کرو اپنی یہ شکل جب سے آیا ہوں تب سے بحث کیے جا رہی ہو جبکہ تم آچھے سے جانتی ہو مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے۔۔۔۔!!!" وہ تاسف سے بولا تھا یہاں یہ مشن کچھ حد تک

مکمل کرنے کی اسے بہت خوشی تھی وہیں آرمینا کے بدتمیزی بھرے انداز کو دیکھتے وہ پریشان ہوا تھا۔

ایک تو اس نے ناقابلِ معافی جرم کیا تھا وہ ایک غیر مرد پر بھروسہ کرتی اس جگہ تک گئی اور اب وہ یہ سب کچھ ماننے کے بجائے الٹا اپنی ضد پر آڑی ہوئی تھی یہ بات عالمیار خان کے تیش میں اضافہ کر رہی تھی۔۔۔۔

"آپ کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں اٹس ناٹ مائی بزنس۔۔۔"سلگتا ہوا لہجہ تھا عالمیار خان جواب فرسٹ ایڈ بوکس کو ٹیبل پر رکھتا ہوا واپس مڑا تھا اس کی نفرت میں ڈوبی آواز سن کر اس نے اپنی شعلہ برساتی نظروں سے آرمینا کو گھورا تھا۔

"بیوی ہو میری۔۔۔۔میری پسند نہ پسند کا خیال تم پر فرض ہے سمجھی تم اور اب جاؤ میرے لیے کھانا لے کر آؤ فضول میں دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا۔۔۔۔" وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور ارادہ اسے روم سے باہر بھیجنے کا تھا کیونکہ اسے اپنے زخم پر سٹچز لگانے تھے اور یہ سب کچھ وہ آرمینا کے سامنے نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ جانے کے بجائے مسلسل بحث کر رہی تھی عالمیار خان اس وقت ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

"میں کیوں بنانے لگی کھانا خود بنائیں آپ۔۔۔" وہ چلتی ہوئی صوفے تک آ گئی تھی جو بھی تھا اس کو تکلیف میں دیکھ کر اس کا بھی دل کٹا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی یہ سب کچھ اس کے چہرے سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس وقت کتنی تکلیف میں تھا اس کے دائیں بازو پر گہرا زخم تھا جیسے گولی چھو کر گزری ہو لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں

گیا تھا وہ پہلے بحث میں نوٹ نہیں کر پا رہی تھی لیکن اب اس کے زخم دیکھتے وہ پریشان ہوئی تھی۔

"میری بیوی ہو تم اور میرے لیے تم کھانا نہیں بناؤ گی تو اور کون بنائے گا جاؤ یہاں سے آرمینا۔۔۔" اب کی بار وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ وہ جو اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی اس کی آواز سن کر وہ اچھلی تھی اپنی جگہ سے وہ اس وقت کافی غصے میں لگ رہا تھا یا شاید وہ اسے منظر سے ہٹانا چاہتا تھا۔

وہ مزید اس کے ساتھ بحث نہیں کر سکی تھی اور چپ چاپ اٹھ کر باہر چلی گئی تھی وہ جانتی تھی وہ اسے روم سے بھیجنے کے لیے کر رہا تھا غصہ ورنہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آرمینا کو کھانا بنانا نہیں آتا تھا پھر وہ کیوں کر رہا تھا ایسا۔

وہ باہر آکر بیٹھ گئی تھی لیکن دھیان اندر کی طرف ہی لگا ہوا تھا اس کے کراہنے کی رونے کی کوئی بھی آواز آرمینا کے کانوں میں نہیں پڑی تھی حالانکہ وہ اس وقت اتنا زخمی تھی کہ ایک نارمل انسان ایسے زخم لگنے پر شاید روتا۔

اور آگر وہ رو نہیں رہا تھا تو کیا کر رہا تھا وہ تادیر خود کو روک نہیں سکی تھی اور اپنے آنسو صاف کرتے وہ دبے پاؤں چلتی ہوئی دروازے تک آئی تھی جو کھلا ہوا تھا عالمیار خان نے بند نہیں کیا تھا وہ دروازے کی اوٹ میں چھپ کر اندر دیکھنے لگی تھی لیکن جو منظر اس نے دیکھا اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں وہ صوفے پر بیٹھا اپنے زخم پر سٹچز لگا رہا تھا وہ بھی خود اپنے بائیں ہاتھ سے وہ شاید آخری سٹچ پر تھا اس کا پورا ہاتھ خون سے بھر چکا تھا لیکن حیرتِ کی بات تھی کہ وہ اپنے درد کو کنٹرول کیے ہوئے تھا۔

اس نے سٹچز لگا کر اپنے ہاتھوں کو روئی سے صاف کرتے اپنے زخم پر جیسے تیسے کر کے ہی سہی پٹی بھی کر دی تھی اور صوفے پر لیٹ گیا تھا اسے ویکنس فیل ہو رہی تھی۔

آج کا دن کافی تھکا دینے والا تھا لیکن بہت کچھ اچھا بھی ہوا تھا وہ پاشا کے کافی قریبی یوں کہا جائے اس کے رائٹ ہینڈ کو پکڑ چکا تھا تو غلط نہیں تھا جو اب اسے پاشا کے اس ٹھکانے کا پتہ دینے کے لیے راضی ہو چکا تھا یہاں وہ لوگ لڑکیاں رکھتے تھے کوٹھے سے لے جا کر وہ ایک اہم ٹھکانے پر لڑکیاں منتقل کرتے تھے پھر وہاں سے اگے پرائیوٹ جیٹ کے ذریعے سمندر پار وہ لڑکیاں لے جاتے تھے۔

وہ اب اس کے قریب تھا بہت جلد وہ اس تک پہنچنے والا تھا اور بس پھر اس کا یہ سب سے ٹف میشن کمپلیٹ ہو جانا تھا اس وقت اس کو بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔

آرمینا سے اسے کسی اچھے کی امید نہیں تھی کہ وہ اسے کچھ بنا کر کھلائے گئ اور خود میں وہ اتنی ہمت نہیں پا رہا تھا کہ خود سے اٹھ کر وہ کچھ کھاتا سو اس نے کچھ سوچتے اپنا فون نکال کر کسی کو وائس نوٹ سنیڈ کیا تھا اور پھِر واپس فون رکھتے وہ اپنی آنکھیں موند گیا تھا کہ کچھ دیر بعد اسے روم میں کسی کئ موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

اس نے آنکھیں کھولی تھیں لیکن سامنے آرمینا کو ٹرے میں دودھ کا گلاس لیے اندر آتے دیکھ کر وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا جو اب اس کے ساتے بیٹھ گئ تھی۔۔۔

جس کے ہاتھوں سے اپنی تک سمپل آرہی تھی اس کا دائیں ہاتھ اس وقت فل پٹی میں جکڑا ہوا تھا اس کے لیے خود سے کچھ کھانا پینا مشکل تھا اس نے کچھ سوچتے دودھ کا گلاس جس وہ ہلدی ڈال کر لائی تھی اسے عالمیار خان کے سامنے کیا تھا۔

"کیا ہے یہ۔۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا کیونکہ وہ اتنی اچھی نہیں تھی کہ ایسے یوں اس کی خدمت کرتی پھرے اور وہ بھی ایسی سچویشن میں جب ان کے درمیان سب کچھ الٹا پلٹا ہوا تھا۔

"بیمار کی دیکھ بھال ثواب کا کام ہے۔۔۔" وہ ایک ہی جملے میں جیسے بات ختم کر چکی تھی اور دودھ کا گلاس مزید اس کے لبوں کے قریب کیا تھا لیکن عالمیار خان نے اپنے لب نہیں کھولے تھے۔

وہ کچھ دیر تو انتظار کرتی رہی لیکن پھر اس نے دودھ کا گلاس میز پر پٹخ دیا تھا ایک غصلی نگاہ اس نے عالمیار خان کے وجود پر ڈالی تھی جب وہ اپنی انا ایک طرف رکھ کر اس کے لیے دودھ لائی تھی تو وہ کیوں نہیں کچھ ٹائم کے لیے سب بھول جاتا۔۔۔۔۔۔

"مُجھے تمہارے ہاتھ سے زہر لینا بھی پسند نہیں ہے۔۔۔"طنزیہ سلگتا ہوا لہجہ وہ جیسے اس کے الفاظ اسے ہی لوٹا چکا تھا آرمینا کی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھی وہ اس سے کون سا محبت کرتی تھی جو اس کی باتیں اسے بری لگتی لیکن اسے لگی تھیں وہ جو کل تک اس کی ہر بات برداشت کر لیتی آج اس کا ایک چھوٹا سا طنز اس کی آنکھوں میں نمی لے آیا تھا وہ مشکل سے اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ شرٹ لیس صوفے پر لیٹا تھا اور وہ اٹھ کر بیڈ پر چلی گئی تھی لیکن نگاہوں کا مرکز وہ تھا جس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے وہ یقیناً درد میں تھا وہ کیوں اس کی تکلیف محسوس کر رہی تھی کیونکہ اس کو دکھی اور تکلیف میں مبتلا دیکھ کر اس کا دل بھی کٹا تھا وہ اپنی فیلنگز سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔

اس نے نجانے کتنی دیر اس کے چہرے کو تکتے دیکھ کر گزر دی تھی وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا اس کی نگاہوں کی تپش وہ خود پر واضح طور پر محسوس کر رہا تھا جانتا تھا وہ جتنی نفرت کا اظہارِ کر رہی تھی اندر سے اس کی تکلیف پر وہ خود بھی خوش نہیں تھی یہ اس کی شکل سے صاف پتہ چل رہا تھا۔

اس نے اپنے آپ میں ہمت پیدا کرتے خود کو کنٹرول کرتے اپنی شرٹ تلاش کرنا چاہی تھی لیکن جانتا تھا کہ وہ پہن نہیں سکے گا اب پریشانی یہ تھی کہ وہ آرمینا سے ہیلپ بھی نہیں لے سکتا تھا اور خود سے شرٹ پہن پانا اس

کے بے حدّ تکلیف دہ تھا لیکن وہ ہمت کرتے اپنی شرٹ اٹھا کر اسے پہننے کی کوشش کرنے لگا تھا وہ تو اس نے جیسے تیسے کر کے کچھ پہن ہی لی تھی لیکن زخمی بازو پر کھچاؤ پھر سے پڑا تھا آرمینا جو بیڈ پر لیٹی اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی وہ اس کو تکلیف میں دیکھ کر اس پل سب کچھ بھول گئی تھی اور اس کے قریب جاتے اس نے عالمیار خان کے ہاتھ سے اس کی بلیو کلر کی شرٹ لے کر دور پھینکتے ہوئے وہ اس کے لیے خود وارڈروب سے سلیولیس بیلو کلر کی ٹی شرٹ نکال کر اس کے قریب گئی تھی اور اس کے بازو کو احتیاط سے تھام کر اس نے بہت زیادہ احتیاط سے اسے وہ تک ٹی شرٹ پہنائی تھی۔۔۔۔

عالمیار خان لب بھینچتے ہوئے اس کی ایک ایک کاروائی نوٹ کر رہا تھا جو اب اس کی شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی عالمیار خان اچھے سے جانتا تھا کہ

یہ ساری ہمدردی اس کی چوٹ کی وجہ سے تھی ورنہ وہ کبھی اس کے قریب نہیں آتی۔

آرمینا نے اس کی شرٹ کا آخری بٹن بند کیا تھا اور روم سے نکل گئی اور عالمیار آہستگی سے چلتے ہوئے بیڈ تک آیا تھا وہ اس کی واپسی کا منتظر تھا۔

کہ عالمیار خان کا فون بجا تھا اس نے اُٹھایا تو اس کی ٹیم ممبر کی کال تھی۔

"ہاں بولو سب ٹھیک ہے۔....؟؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اور اپنی ساری توجہ کال کی طرف مرکوز کی تھی آج کل یہ کیس ہی اس کے لیے سب سے زیادہ اہم تھا۔۔۔۔۔

"یس سر سب کچھ ٹھیک ہے اس آدمی نے مزید کچھ انفارمیشن دی ہے اور میں آپ کو واٹس ایپ کرتی ہوں ہم کل کب نکلیں گے۔۔۔۔؟؟؟" وہ عالمیار خان سے شاید کل کے بارے میں پوچھنے لگی تھی۔۔

"ہم کل صبح ہی نکل جائیں گے آپ سب کو انفارم کر دیں اور وہ انفو مجھے سینڈ کریں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بول کر کال کٹ کر چکا تھا کام کے دوران وہ ایسے ہی سنجیدہ رہتا تھا۔

اس کے فون پر انفارمیشن آئی تو وہ اسے چیک کرنے لگا تھا لاشعوری طور پر اسے آرمینا کی واپسی کا انتظار تھا جو نجانے کب روم میں واپس آنے والی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف آرمینا خوُد کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی اس کی ہیلپ کرنے کی جب ایک بار اس نے دودھ پینے سے انکار کر دیا تھا تو کیوں وہ بے اختیار ہوئی اس کو شرٹ کیوں پہنائی اس نے کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں وہ آخر کیوں اسے تکلیف میں دیکھ کر وہ بے اختیار ہو گئی تھی کیوں وہ مسلسل خود کو کوسے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 52

•••••

زرانیل خان کا پورا دن ہی فائل ریڈ کرتے اور اس میں سے اہم پوائنٹس کو ہائی لائٹ کرنے میں گزر گیا تھا یہ کیس دن بادن اس کے لیے اہم ہوتا جا رہا تھا وہ ارسام میر سے مسلسل رابطے میں تھا ارسام میر اسرار کر رہا تھا کہ وہ یہ کیس کورٹ میں لے کر جانا چاہتا تھا تاکہ ارشک کو وہاں سے نکال سکے لیکن زرانیل خان اس کو کہہ چکا تھا کہ یہ مسئلہ اگر سب کے درمیان ہی حل ہو تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح عباد صاحب کی بے گناہی ثابت ہو جائے گی اور ارشک کو بھی شاید اس قید سے رہائی مل جائے۔

لیکن یہ بہت مشکل تھا کیونکہ ضرغام خان ارشک کے بارے میں کسی کے منہ سے بات سننا پسند نہیں کرتا تھا اسے چھوڑ کیسے دیتا زرانیل خان کو پریشانی ہو رہی تھی ضرغام خان کے غصے سے وہ واقف تھا لیکن دوسری

طرف بھی تو ایک بے قصور باپ تھا جس کی وجہ سے اس کی بیٹی اتنی تکلیف میں تھی۔

زرانیل خان مسلسل پیشانی مسل رہا تھا دھیان اس عورت کی باتوں کی طرف بھی جا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ ارواح اس سے ضرور کچھ چھپا رہی تھی رات اس کا رویہ اس کے لیے کافی عجیب تھا وہ کیسے برتاؤ کر رہی تھی جیسے اسے کسی کا خوف ہو کوئی اس کو ڈرا رہا ہو لیکن کون وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیپ ٹاپ اس کا گھر پر تھا جس میں اس نے پورے سیکورٹی کمیرہ کو اٹیچ کیا ہوا تھا وہ تو گھر جا کر ہی پتہ لگنا تھا کہ اپارٹمنٹ کے باہر کون ہوتا تھا سو وہ کچھ سوچتے گاڑی کی کیز اٹھا کر پارکینگ ایریا میں چلا آیا تھا ارواح کو میسج کیا تو وہ

آف لائن تھی اگر تو وہ کچن میں ہوئی تو آج وہ اس کے ساتھ بہت برا پیش آنے والا تھا۔

وہ سوچوں میں گم ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اس کی گاڑی کے آگے کوئی آیا تھا اس نے اچانک بریک لگائی تھی گاڑی کے ٹائروں کی چرچراہٹ سے اس سنسان جگہ پر عجیب سا شور اٹھا تھا۔

وہ گاڑی سے باہر نکلا تو سامنے جو کوئی بھی تھا اسنے ماسک سے اپنا پورا چہرہ کور کیا ہوا تھا صرف اس کی آنکھیں نظر آ رہی تھیں زرانیل خان نے اس کو پہلی بار دیکھا تھا۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟" وہ تیز آواز میں بولا تھا اس کو پولیس یونیفارم میں دیکھ کر مقابل کے ماتھے پر ایک پل کے لیے پسینہ آیا تھا۔

"ارواح کے ہسبنڈ ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی آنکھیں کو گول گھوماتے ہوئے زرا نیل خان سے پوچھنے لگا تھا۔

"ہاں لیکن تم کون ہو اور ارواح کو کیسے جانتے ہو تم۔۔۔۔ جلدی بتاؤ مجھے کیسے جانتے ہو تم ارواح کو۔۔۔!!!" وہ اس کا گریبان پکڑنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن مقابل نے پھرتی دکھائی تھی اور اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی وہ پیچھے ہوا تھا۔

"آپ ارواح سے پوچھیں گے تو وہ آپ کو سب کچھ بتادے گی بس اسے یہ بتا دیجیے گا کہ وہ کہیں بھی چھپ جائے مجھ سے بچ نہیں سکتی۔۔۔" وہ اپنی جیکٹ کے کالر کو ہاتھوں سے ٹھیک کرتا ہوا بولا تھا۔

اوَر بول کر رکا نہیں تھا بلکہ تیز تیز قدم اُٹھاتا وہ اندھیرے میں گم ہوتا چلا گیا تھا زرانیل خان نے اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی تھی لیکن پھر اندھیرے کا خیال کرتے وہ واپس گاڑی تک آیا تھا۔

زرانیل خان شاید غور نہیں کر سکا تھا کہ وہ شخص وہی تھا جو اس رات ارواح کے پیچھے تھا جب وہ ان کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تھی اوَر اب جو ارواح کو جا کر دھمکی دے رہا تھا وہ انسان بھی وہی تھا لیکن وہ زرانیل خان کے سامنے کیوں آیا زرانیل خان کو شاید اس بابت کچھ معلوم نہیں تھا۔

وہ گاڑی کی بونٹ پر مکا مار کر واپس گاڑی میں بیٹھ گیا تھا لیکن وہ انسان اس کے حواسوں پر چھایا ہوا تھا جب سے اس نے اس کے منہ سے ارواح سنا تھا اس کا دماغ آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا آخر وہ تھا کون اور کیوں اس کے

سامنے آیا ایسے اچانک اور ارواح کے بارے میں کیا بول رہا تھا زرانیل خان سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔

وہ ریش ڈرائیونگ کرتا اپارٹمنٹ پہنچ گیا تھا اس نے بیل بجانے کے بجائے اپنی جیب موجود کیز سے اپارٹمنٹ کے ڈور کو ان لاک کیا اور اندر داخل ہوا تھا وہ جیسے ہی دروازہ بند کرتا اندر آیا اس کی نظر ارواح پر پڑی تھی جو صوفے پر آرام دہ حالت میں لیٹی ہوئی تھی دوپٹہ اس کا پاس ہی پڑا تھا وہ شاید ٹی وی پر کچھ دیکھ رہی تھی۔

وہ اس کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب بیٹھ گیا تھا اس کے کلون کی مہک محسوس کرتے ارواح پٹ سے سیدھی ہوئی تھی اور زرانیل خان کو اپنے ساتھ بیٹھ کر وہ حیران ہوئی تھی کہ وہ کب آیا اس کا ہاتھ تھورا بہت بہتر تھا اس نے اس کو ابھی تک موو نہیں کیا تھا کہ کہیں اسے درد ہی نہ ہو۔

زرانیل خان کو دیکھتے اس نے جلدی سے دوپٹہ اوڑھنا چاہا لیکن زرانیل خان نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا بلکہ اس کا دوپٹہ دور پھینک دیا تھا اور خود اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ اس وقت اسے اپنے قریب کر گیا تھا ارواح سرخ ہوئی تھی اس کی گرفت ارواح کی بیک پر کافی سخت تھی۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں وہ شکل سے پریشان لگ رہا تھا ارواح کو یکدم سے پریشانی نے آن گھیرا تھا کل رات سے وہ اس انسان کی وجہ سے پریشان تھی۔

جو کل زرانیل خان کی موجودگی میں ہی چلا آیا تھا آگر پھر آگیا تو ارواح کیا کرے گی اس کو گھبراہٹ ہوئی تھی لیکن اتنی ہمّت وہ خود میں نہیں پا رہی تھی کہ وہ زرانیل خان سے کچھ شئیر کرتی کیا وہ اسے سمجھتا۔

"ارواح۔۔۔"زرانیل خان نے مدھم لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا۔ جس پر ارواح نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔"وہ اس کی نزدیکی پر اندر سے ڈری تھی اس انسان کی دھمکی یاد آتی تو اس پر کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی وہ بری طرح سے پھنس چکی تھی اگر زرانیل خان اس کے بارے میں سب کچھ جان جاتا تو کیا ہو گا۔۔۔

"کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟!!"وہ نرمی سے اس کے بالوں پیچھے کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا وہ اس پر غصہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا ہاں جو انسان اسے

ملا تھا اسے لے کر وہ پریشان تھا اس کا ارواح سے آخر کیا تعلق تھا لیکن فحال اس کے اہم ارواح تھی جو پریشان تھی حالانکہ صبح وہ اسے ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا پھر اچانک سے کیا ہو گیا اسے جو وہ اس قدر گھبرائی ہوئی تھی۔

"نہیں تو۔۔۔" اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی حالانکہ دل چاہا تھا کہ اسے بتا دے وہ کتنی پریشان ہے اس کو کیا پریشانی ہے لیکن ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی اس کی کچھ بھی بولنے کی۔۔۔

"تو پھر ایسے اپ سٹ کیوں ہو۔۔۔" اس کو خود میں بھینچتے ہوئے وہ اس کے بالوں پر بوسہ دے چکا تھا اس کے محبت بھرے انداز پر ارواح کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ کتنا اچھا تھا اور وہ کیا کیا چھپا رہی تھی اس سے کہیں وہ اس سے خفا ہو گیا تو پھر۔

"بس ایسے ہی۔۔۔" وہ مشکل سے خود پر کنٹرول کیے بیٹھی تھی اس کی شکل دیکھتے پہلے تو کچھ پل زرانیل خان کچھ سوچتا رہا پھر ہاتھ اس کی کمر سے نکال کر وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے اس کے لبوں پر جھکا تھا انداز نرمی لیے ہوئے تھا وہ نرمی سے اس کی سانسیں کی مہک خوٗد میں اتارنے لگا تھا اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی جیبن پر محسوس کرتے ارواح مشکل سے خود پر قابو کیے ہوئے تھی۔۔۔

زرانیل خان نے نرمی سے اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتے اس کو سک کیا تھا مزید اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے وہ آہستہ آہستہ اس کی سانسیں انہیل کر رہا تھا ارواح اس کے نرم انداز پر بھی سوکھے پتے کی طرح لرز گئی تھی اس کا لمس سکون بخش تھا لیکن اس وقت ارواح کے زہن میں تو

اس انسان کی باتیں چل رہی تھیں زرانیل خان اس کا کوئی رسپانس نہ پا کر شدت دکھانے لگا تھا یہ اشارہ تھا کہ وہ اپنا رسپانس شو کرے۔۔۔۔

ارواح اپنے لبوں پر جلن محسوس کرتی ہوئی ہڑبڑا کر ہوش میں آتے اس کے گرد اپنا ایک ہاتھ حائل کر گئی تھی اوٗر دوسری طرف زرانیل اب مدہوشی سے اس کی سانسیں پی رہا تھا جب ارواح کی سانسیں پھول گئی تو اس کو آزاد کرنے کے بجائے وہ اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرنے لگا تھا لیکن لبوں کا تسلسل نہیں ٹوٹا تھا۔

کہیں لمحے زرانیل خان اس کے لمس سے خود کو سیراب کرتا رہا تھا جب ارواح کا وجودِ پوری طرح سے ٹھنڈا پڑ گیا تب وہ اس کے وجود کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا وہ نڈھال سی اس کے سینے پر ہی سر رکھ گئی تھی۔۔۔اور زرانیل خان نے پھر سے اسے اپنے حصارِ میں لیا تھا وہ ایسے زرانیل خان کو خوٗد پر

شک کرنے پر مجبور کر رہی تھی وہ اس کے رویئے کو لے کر کافی پریشان تھا آخر کیوں وہ اتنی ڈل اور لیزی ہوتی جا رہی تھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔

"کیا بات ہے کیا ہاتھ میں درد ہو رہا ہے۔۔۔؟؟" اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا کیا وہ اس کے قریب جانے پر وہ رو رہی تھی ایک پل کے لیے زرانیل خان کے ذہن میں یہ سوال آیا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ اپنے خیال کی نفی کر چکا تھا وہ اب تک اس کے جتنے قریب ہوا تھا ایک کس کرنے سے اس کی ایسی حالتِ نہیں ہو سکتی تھی۔

"ہاں۔۔" اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسکے رونے کی کیا وجہ تھی سو جو وہ پوچھ رہا تھا وہ سر ہلا رہی تھی بنا یہ سوچے سمجھے کہ وہ کیا کیا اخذ کر رہا ہے خود ہی اس کے رویئے سے۔

"تو جاناں اس میں رونے والی کیا بات آؤ تمہیں ابھی میڈیسن دیتا ہوں یہ ٹھیک ہو جائے گا درد۔۔۔" وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر تا روم میں لے گیا تھا اسے میڈیسن دیتے ریسٹ کرنے کا بولتے وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا اس نے کل والی سی سی ٹی فوٹیج نکالی تھی اس کے اپارٹمنٹ کے باہر واقعی میں کوئی تھا لیکن کون وہ ٹھکٹا تھا یہ وہی لڑکا تھا جو اس کی گاڑی سے ٹکرایا تھا۔ اس نے بیک کی تھی وہ لڑکا مسلسل دو دنوں سے اس کے اپارٹمنٹ کے باہر چکر لگا رہا تھا لیکن وہ تھا کون۔

اگر وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا اس کے اپارٹمنٹ کے باہر وہ تھا تو اس کے سامنے کیوں آیا وہ ارواح کو کچھ کہہ کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لڑکے کا وہ پتہ کروانے والا تھا کیونکہ اب معاملہ گھمبیر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکا اگر اس کی غیر موجودگی میں اس کے اپارٹمنٹ میں گھس گیا تو لیکن ارواح کی پریشانی کی وجہ کہیں یہ شخص تو نہیں اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا لیکن اسے سی سی ٹی فوٹیج سے ایسا کوئی کیو نہیں ملا تھا جس وہ اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوا ہو۔۔۔۔

پر زر انیل خان اس بات سے ناواقف تھا کہ وہ خاصا ہوشیار اور چالاک انسان تھا اور اگے وہ جو کرنے والا تھا اس کے بعد زر انیل خان اور ارواح کے مشکلات اور بڑھنے والی تھیں۔

زر انیل خان نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور چلتے ہوئے ارواح کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا تھا وہ شاید نیند میں چلی گئی ہوئی تھی لیکن وہ اس کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا وہ نیند میں بھی کافی پریشان تھی۔

اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات تھے کچھ تھا جو اسے پریشان کر رہا تھا کچھ تھا جو وہ اس سے شئیر نہیں کر رہا تھا لیکن وہ اس سے کہہ نہیں پا رہی تھی شاید اس کے ماضی کا کوئی راز۔

وہ خوُد ہی مزید اس بارے میں کچھ نہ کچھ پتہ لگانے کا سوچ رہا تھا تا کہ ارواح کی پریشانی کی وجہ تو اس کے ہاتھ لگتی۔

"ارواح تم نہ بھی بتاؤ میں خوُد معلوم کر لوں گا تمہاری اس پریشانی اس بے چینی کی وجہ اوُر پھِر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے خوُد سے دل ہی دل میں بولا تھا۔

نیند اسے آ رہی نہیں تھی کیونکہ سارا دھیان ارواح اوُر اس کیس کی جانب لگا ہوا تھا اب جب تک وہ کیس حل نہیں ہو جاتا اسے سکون نہیں ملنا تھا۔

.....

ضرغام خان الجھن میں مبتلا حویلی واپس آیا تھا اسے آتے آتے رات ہو گئی تھی ذہن میں مسلسل تعزیز خان کی بات گردشِ کر رہی تھی اس کی سوچوں میں دور دور تک ایسا کوئی شخص نہیں آ رہا تھا جو اس کے بابا کو زہر دے سکتا تھا اور اس کا قریبی وہ انسان کون ہو سکتا تھا وہ پریشانی سے حویلی کے اندر آیا تھا اور جیسے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا اس کی زبردست ٹکر ہوئی تھی نیوشا سے۔

وہ جو جان بوجھ کر اس سے ٹکرائی تھی لیکن ضرغام خان نے اسے پکڑا نہیں تھا وہ مشکل سے خود کو گرنے سے روک پائی تھی اور ضرغام خان کی طرف دیکھنے لگی تھی جس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے پریشان کر گئی تھی وہ صبحِ حجلت میں نکلا تھا اور اب رات گئے واپس آیا تھا اور اوپر سے اتنا پریشان تھا وہ اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی لیکن وہ جانتی تھی

ضرغام خان اسے ڈھنگ سے جواب نہیں دے گا پر وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔

"آپ کہاں تھے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی جس پر ضرغام خان نے اسے سرخ آنکھوں سے گھورا تھا۔

"تم سے مطلب اس سوال کو پوچھنے سے پہلے تمہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ میرا اور تمہارا رشتہ کیا ہے یہ سوال تمہارے پوچھنے والا ہرگز نہیں تھا۔۔۔" وہ اپنی مخصوص تیز دار آواز میں بولا تو نیوشا اس کی بھاری آواز سنتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"رشتہ تو ہے اور آگے اور بھی گہرا ہو جائے گا جب ہم دونوں کی۔۔۔!!!"

"شٹ اپ ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے بہتر ہے خود اس حقیقت کو تسلیم کر لو تم میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گا سمجھی کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔!!!" وہ اس کی بات درمیان میں ہی اچک چکا تھا جبکہ اس کے صاف صاف منہ پر انکارِ کرنے پر وہ لب بھینچتے ہوئے سردار ضرغام خان کو دیکھنے لگی تھی۔

اس کا دل تو شروع سے ہی کہہ رہا تھا کہ ضرغام خان انکارِ کرے گا وہ کبھی اس سے شادی نہیں کرے گا لیکن حرمین بیگم نے اس کو اتنے دلاسے دیئے تھے کہ وہ اب ایک پل کے لیے سردار ضرغام خان کی باتوں پر سکتے کی حالت میں کھڑی تھی۔

"لیکن خالہ۔۔۔" اس کی زبان لڑکھڑائی تھی آنکھوں سے آنسو بھی گرے تھے جنہیں وہ بے دردی سے پیچھے دھکیل گئی تھی وہ ستمگر ہمیشہ اپنی باتوں

سے اس کا دل چھنی کرتا تھا اب بھی وہ یہ ہی کر رہا تھا بنا یہ سوچے کہ اس کی باتیں مقابل کو کتنی اذیت دے رہی تھیں.

"ان کو میں خود بتا دوں گا بس تم ان سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔۔" وہ نیوشا کو کھری کھری سنا کر اوپر سیڑھیاں چڑھ گیا تھا جبکہ وہ روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اندر آتے ہی اس نے دروازہ ایک پاؤں سے بند کیا اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی تھی اس کا دل چاہا وہ چیخ چیخ کر روئے سب کو بتائے آج وہ اصلی معنی میں برباد ہوئی تھی۔

"کیوں ضرغام خان میں کیوں نہیں۔۔۔" وہ پاگلوں کی سی کیفیت میں اپنے بالوں کو نوچ رہی تھی اس کے لیے یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ضرغام خان اس کے منہ پر انکارِ مار گیا تھا اگر اسے انکار ہی کرنا تھا تو اس دن سب کے سامنے حامی کیوں بھری تھی اس نے کیوں بی بی اور شمس خان کے

سامنے دوسری شادی کے لیے رضامندی دی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے اس کے رخساروں کو بھگو رہے تھے اس کی سسکیاں اس کمرے میں گونج رہی تھیں۔

اسے ارشک کا خیال آیا جس کے سامنے وہ بڑے بڑے دعوے کر آئی تھی لیکن اب اس کے پاس کیا تھا ضرغام خان نے بھی شادی سے انکارِ کر دیا تھا۔

"انہوں نے ہو سکتا ہے کہ مجھے جان بوجھ کر ایسا کہا ہو اور بی بی جان اور خالہ کے سامنے انکارِ نہ کریں وہ ہو سکتا ہے وہ کسی چیز کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس پریشانی کا سارا غصہ انہوں نے مجھ پر نکالا ہو۔۔۔" وہ خود کو جھوٹی تسلیاں دے رہی تھی خود ہی ضرغام خان کے رویئے کی وضاحت دے رہی تھی خوُد کو لیکن اصل میں حقیقت تو وہ خوُد بھی جانتی تھی یہ تو بس وہ وقتی طور پر خود کو بہلا رہی تھی۔۔۔

لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ غم اب ساری زندگی کے لیے اس کے ساتھ چمٹنے والا تھا جس سے وہ شاید ہی کبھی پیچھا چھڑوا سکتی۔

"میں ارشک کو حویلی سے نکال کر رہوں گی وہ خود جانا چاہتی ہے یہاں سے اور میں اس کے جاتے ہی یہ بات پھیلا دوں گی کہ وہ ضرغام خان کی عزت کا جنازہ نکال کر رات کے اندھیرے میں بھاگ گئی۔۔۔۔" وہ ارشک کو سوچتے چہرے پر شطانی مسکراہٹ لے آئی تھی اور اس کی یہ مسکراہٹ آگے کیا رنگ لانے والی تھی اس بات سے اس وقت وہ خود بھی انجان تھی۔

وہ جو آگے کرنے جا رہی تھی اس کے بعد اس کی قدر ضرغام خان کی نظروں میں اور بھی کم ہونے والی تھی۔۔

••••••

ضرغام خان حرمین بیگم سے ملنے سے پہلے اپنے روم میں آیا تھا وہ جانتا تھا جو بات وہ ان سے کرنے والا تھا وہ اس کے بعد اس سے خفا ہونے والی تھیں لیکن اب یہ ضروری تھا وہ پہلے ہی شادی کے حق میں نہیں تھا اور اب تو یہ سب کچھ ہو گیا تھا اب تو وہ مکمل ہی انکارِ کرنے کے حق میں تھا وہ ارشک کو سوچتے ہوئے روم میں انٹر ہوا تھا اس کے اس نے اچھی خاصی شاپنگ کی تھی وہ ارشک کو ان کپڑوں میں دیکھنا چاہتا تھا لیکن اگر ارشک اس کی بات مانتی تب بات تھی۔

وہ روم میں انٹر ہوا تو وہ کہیں نہیں تھی ضرغام خان کے ماتھے پر بل پڑے تھے رات والا واقعہ یاد آیا تو اس نے لب دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کا رات والا روپ یاد کیا تھا وہ اس کے مقابلے میں خاصی نازک مزاج تھی اس کی شدتیں وہ مشکل سے سہہ پاتی تھی ضرغام خان اس معاملے میں کوئی

رعایت نہیں برتتا تھا اپنی ساری شدتیں اس کے نازک وجود پر انڈیلتا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے اس سے پہلے کہ باتھ روم کی طرف جاتا اس کی نظریں ارشک پر پڑتی تھیں وہ زمین پر سو رہی تھی اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے کیونکہ یہ لڑکی اس کے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔

اس نے سر کے نیچے تکیہ تک نہیں رکھا ہوا تھا بس اپنا دوپٹہ اس نے خوُد کے گرد اوڑھا ہوا تھا ضرغام خان کو نجانے کیوں اسے زمین پر سوتے دیکھ کر برا محسوس ہوا تھا۔

وہ اس کی بیوی تھی اس کے جگہ اس کے پہلو میں تھی نہ کہ زمین پر وہ پنجوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا اوُر اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرتے وہ اس کے نرم و ملائم رخساروں کو چھونے لگا تھا اس کا دوپٹہ اس نے سینے تک اوڑھ رکھا تھا اس کی دودھیا گردن پر ضرغام خان کو اپنی شدتوں کے واضح نشان

نظر آرہے تھے اس کی شرٹ کا گلہ ڈیپ تھا سو وہ اس کی رعنائیاں ابھر کر مزید واضح ہو رہی تھیں اور اس کے مدھم مدھم سانس لینے پر اس کی دلکشیاں مزید ضرغام خان کی توجہ کا مرکز بنی تھی وہ اس کے دوپٹے کو ایک جھٹکے میں اس کے تن سے جدا کرتا اس کو بانہوں میں بھرتے بیڈ تک لایا تھا اور اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔

وہ چاہا کر بھی سختی نہیں کر پایا تھا شاید اس کی نیند کا شیال کرتے اس نے کل رات بھی اسے سونے نہیں دیا تھا ضرغام خان نے اس کی شرٹ کے گہرے گلے سے نظر آتے اس کے دلکش خدوخال پر نرمی سے لب رکھے تھے۔۔۔۔

اس کے بدن سے اٹھتی دلکش مہک اس نے خود میں اتاری تھی اس کے بدن سے ضرغام خان کو اپنی مہک محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے ارشک کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے اوَر اس کی سانسوں کو کھینچ کر خود میں اتاری تھی۔

اس کے لبوں سے مہک ضرغام خان کے حواسوں پر طاری ہوئی تھی اس کے لمس میں خود بخود ہی شدت آگئی تھی یہ لب جو اس کے لبوں سے ملتے ہی اس کے جزبات کو بھڑکا دیتے تھے وہ اس وقت اس کی دسترس میں ہلکا ہلکا کانپ رہے تھے ضرغام خان نے نرمی سے اس کے لب کو اپنے لبوں کے درمیان لاتے اسے چوما تھا۔۔۔

اوَر اپنے ہاتھ اس کی شرت کے اندر لے جاتے وہ اس کے بلاؤز پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا تھا ارشک کی آنکھ خود پر حاوی ہو چکے ضرغام خان کے لمس سے کھلی تھی وہ پوری مدہوشی سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا ارشک کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو اپنی نازک جگہ پر محسوس کرتے اس کے چہرے پر پسینہ آیا تھا وہ کب آیا اس کو پریشانی ہوئی تھی اس نے ضرغام خان کے لیے کھانا بنایا تھا اور اس کو کچن میں سیو کرتے وہ روم میں آئی تھی کہ کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ بھی نہیں چلا تھا اس کا سارا دن ہی مصروف گزرا تھا بی جان کے ساتھ انہوں نے اس سے اپنے کچھ کام کروائے تھے اور اس وقت وہ تھک چکی تھی سو وہ سو گئی تھی اب اس کی آنکھ کھلی تھی۔

ضرغام خان نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے رب کیا اور اس کے سینے پر دباؤ بڑھایا تھا جس پر ارشک مچلی تھی سانسیں کہیں سینے میں اٹکی تھیں اور وہ بے رحم بنا اس کی سانسوں سے کھیلواڑ کر رہا تھا اس لمحے وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی جو اس کی تنگ گرفت میں پھڑ پھڑاتے ہوئے اس کی طرف سے پیچھے ہونے کے انتظار میں تھی۔

ضرغام خان جی بھر کر اپنی من مانی کرتے اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا اس کے اپنے لب گیلے ہو چکے تھے ارشک نے جلدی سے اپنے لبوں کو مسلا تھا جیسے اس کے لمس کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہو اور ہمیشہ کی طرح اس کی یہ حرکت مقابل کو طیش دلا گئی تھی وہ کیونکر اس کے لمس کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میری کہی ہوئی بات بھول گئی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" اسے اپنے لبوں پر ہاتھ مارتے دیکھ کر وہ اس پر جھکتے اس کے جبڑے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ چکا تھا ارشک کو اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا اس کے ہاتھوں کی تنگ گرفت پر وہ پھڑ پھڑا رہی تھی۔

"آپ۔۔۔" وہ بے بسی سے اس کے نیچے دبی ہوئی تھی اس کو خود سے الگ کرنے کی کوشش کی تو وہ مذید اس پر حاوی ہوا تھا اور اس کی دھڑکنوں پر

جھکتے بے باک جسارت کی تھی ارشک کی حالتِ کاٹو تو بدن میں خون نہیں جیسی ہو گئی تھی جس لمس سے اب اسے نفرت تھی وہ لمس اسے اب سہنا پڑ رہا تھا اور ستم یہ تھا کہ وہ کچھ کہہ بھی نہیں پا رہی تھی وہ ستمگر اب پھر سے اس پر حاوی ہوا تھا۔

" کبھی اگر دوبارہ ان پر سے میرے لمس کو مٹانے کی کوشش کی تو اپنی شدتوں کی ایسی سوغاتیں تمہارے لبوں پر دوں گا کہ باہر جاتے ہوئے بھی سو بار سوچو گی تم۔۔۔" اس کے رخساروں پر اپنے دانتوں کا دباؤ بڑھایا تھا اور اس کے رخساروں سے نیچے وہ اس کی گردن تک آیا تھا وہ اس وقت بھول چکا تھا کہ اس نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا وہ یہ بھول چکا تھا کہ اس وقت اسے حرمین بیگم کے روم میں ان سے بات کرنے جانا تھا وہ اس پل اس وجود کی گہرائیوں میں ڈوبتے ہوئے جیسے سب بھول گیا تھا۔

"آپ یہ سب کر کے مجھے خوُد سے مذید نفرت کرنے پر مجبور کر رہے ہیں آگر آپ کو لگتا ہے میرے ساتھ زبردستی کر کے آپ مجھ پر تسلسل جمالیں گے تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔۔!!!" وہ چیخی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے بال نوچنے شروع کر دے یہ انسان اس کو مزید خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا اب تو یہ بھی ثابت ہونے والا تھا کہ قاتل اس کے بابا نہیں تھے وہ پھر کیوں اس کے قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا کیوں اسے چھو رہا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ رہتے وہ یہ بات تو اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ جب تک وہ ضرغام خان کے ساتھ رہتی اس کی جان لیوا قربت اس کا سلگتا لمس اس نے سہنا ہی تھا۔۔۔۔

"زبردستی۔۔۔۔بیوی ہو میری۔۔۔۔نکاح میں ہو میرے میرا جب دل کرے گا تمہارے وجودِ کے قریب آؤں گا اور تم اس چیز کے لیے مجھے روک نہیں سکتی ہو۔۔۔۔!!!"اس کے جبڑے پر دباؤ مذید بڑھایا تھا اس کا سلگتا انداز اس کے تن بدن میں آگ لگا چکا تھا اور اس کی زبان کے جوہر وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ پھر سے اس کے لبوں پر جھکا تھا اب کی بار لمس میں شدت کے ساتھ جنونیت تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں میں اپنے سانسیں الجھائی تھیں۔

کافی دیر تک وہ اس کو اپنے لمس سے تکلیف دیتا رہا تھا ارشک مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی اس کے کسرتی وجودِ کا سارا بوجھ اس پر تھا اور وہ اس کے نیچے دبی ہوئی تھی اس کے ہاتھوں کو وہ پیچھے بیڈ کروان سے لگا چکا تھا اس کے

لبوں پر اچھا خاصا کٹ لگاتے وہ پیچھے ہوا تھا اپنے گیلے لب اس نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیے تھے وہ نڈھال سی پیچھے کو گری تھی اور گہرے سانس لیے تھے اس کے ہر سانس کے ابھر کر ظاہر ہوتی اس کی دلکشیاں وہ اس وقت دوپٹے کے بغیر تھی ضرغام خان کی نگاہوں کے سامنے اس کا حسین سراپا آیا تھا جب وہ اس کی روح کی گہرائیوں میں سرایت کر رہا تھا وہ مدہوشی سے اب کی بار اس کے سینے پر جھکا تھا۔۔۔

معا اسے یاد آیا وہ اسے چینج کرنے کا کہہ کر گیا تھا اور وہ ابھی تک صبح والے لباس میں تھی۔

"میں کیا کہہ کر گیا تھا اور تم ابھی تک اسی لباس میں جو کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کو پیچھے پھینکتے خود اس کے اوپر آتے اس کی گردن پر اپنے انگلی رب کرنے لگا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔۔"وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں چینج کیا تم نے۔۔۔!؟!؟"اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتے وہ اس پر جھکتے غرایا تھا۔

اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ اس نے اس کی لائی ہوئی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا وہ ویسے ہی صوفے پر پڑی تھی ارشک کی بے اختیار نظر صوفے کی طرف گئی تھی اور ضرغام خان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا اپنے لائے ہوئے سامان کو ابھی تک ویسے ہی پڑا دیکھ کر اس کے طیش میں اضافہ ہوا تھا۔

"میں نہیں۔۔۔!!!"وہ اس کے ہاتھوں کے دباؤ پر پریشان ہوا تھا اور ارشک کے لیے اس کے لمس کو سہنا مشکل ہو رہا تھا۔

"جاؤ اور ڈریس چینج کر کے آؤ۔۔۔" وہ اس کو ایک ہی جسارت میں بیڈ سے کھڑا کر چکا تھا جبکہ وہ مسلسل نفی میں سر ہلا تھا وہ ایسا نہیں کرنے والی تھی اس کے پاس جو کپڑے تھے وہ بس کافی تھی ضرغام خان کی لائی ہوئی کوئی چیز اسے اپنے تن پر برداشت نہیں تھی لیکن اس پل اس کے غصے سے وہ خوفزدہ بھی تھی شدت سے دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ نیوشا جلدی سے کچھ ایسا کر دے جس کی وجہ سے وہ اس حویلی سے دور چلی جائے۔۔۔۔

"نہیں کروں گی۔۔۔۔!!!" وہ ہمت کرتے کہہ تو چکی تھی لیکن اس کے غصے سے جان بھی جا رہی تھی وہ اس وقت شدید طیش کے عالم میں اس کی طرف بڑھا تھا اور ارشک پیچھے ہوئی تھی وہ اس کے قریب آتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کو ایک جھٹکے میں اپنے قریب کر گیا تھا ائیبرو اچکاتے ہوئے

جیسے اس کی ہمت کو داد دی تھی وہ اسے انکار کر رہی تھی یعنی سردار ضرغام خان کو انکارِ کر رہی تھی۔

کل سے اس کے بدلے ہوئے تیور ضرغام خان برداشت کر رہا تھا لیکن آج کچھ زیادہ ہو گیا تھا اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"پلیز۔۔۔"اس کی بھاری انگلیوں کے پوروں کو اپنے بیک پر محسوس کرتے وہ مچلی تھی اتنی دیر میں پہلی بار احساس ہوا تھا کہ وہ ضرغام خان کے سامنے وہ دوپٹے کے بغیر تھی وہ سر تا پا سرخ ہوئی تھی اس نے اپنے چہرے کو جھکایا تھا سارے جسم کا سرخ رنگ اس کے چہرے پر آیا تھا۔۔۔۔

"کیا پلیز جاؤ مُجھے بھوک لگی ہے جلدی سے چینج کر کے آؤ اور ہاں یہ لباس کمرے میں مُجھے اس ڈریس سے کوئی مسلئہ نہیں ہے لیکن باہر یہ نہیں چلے

گا۔۔۔" بھلے اس کے ڈریس کا دوپٹہ بہت بھاری اور بڑا تھا لیکن ارشک کو ان کپڑوں میں باہر بھیجنے کا روادار وہ پھر بھی نہیں تھا۔۔۔

"اب کیوں مسلہ ہے پہلے بھی تو اسی لباس میں باہر جاتی تھی سارے کام کرتی تھی پہلے کیوں نہیں مسلہ ہوا آپ کو اب کیوں۔۔۔۔؟؟؟" وہ حقیقت کا آئینہ دکھا رہی تھی جب سے یہاں آئی تھی آرمینا کے کپڑوں میں تھی انہیں کپڑوں میں باہر جا کر ملازموں کے ساتھ کام کرتی تھی جب پہلے ضرغام خان نے اس خیز پر اعتراض نہیں کیا تو اب کیوں کر رہا تھا کیا کل جو کچھ ہوا اس کے بعد وہ اتنا سوچ رہا تھا۔

"اب سے ابھی سے میرے لیے آج اہم ہے کل اہم ہو گا جو گزر گیا اس کا ذکر کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے اور ویسے بھی اب سے یہ اصول تم پر لاگو ہو گا۔۔۔!!!" ارشک کی باتیں ضرغام خان کے دل پر لگی تھیں وہ سچ میں پہلے

بہت غافل رہا تھا ارشک کے وجود سے لیکن اب جو گزر گیا تھا وہ اسے ٹھیک نہیں کر سکتا تھا پر جو تھا جو آنے والا تھا اسے بہتر بنانے کی کوشش تو وہ کر سکتا تھا۔

"ہاں اب کیوں اتنی فکر۔۔۔" وہ اپنے رخساروں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتی اس سے دست سوال کر رہی تھی وہ شاید پہلی بار ضرغام خان سے اتنی لمبی بات کر رہی تھی کل اور آج وہ مکمل بدلی ہوئی تھی۔

"کیوں کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔" وہ بات ختم کرنے لگا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ وہ بحث کیوں کر رہی تھی وہ اس کے لائے ہوئے کپڑے نہیں پہننے والی تھی۔

"انہہ۔۔۔" لفظ بیوی پر وہ سلگی تھی۔

"جاؤ۔۔۔یا یہ چاہتی ہو کہ یہ کام میں خود کروں ویسے اگر میں یہ کام کرنے پر آیا تو صرف ڈریس چینج نہیں کرواؤ۔۔۔"

"بس...." وہ اس کی بے باک باتوں پر سرخ ہوئی تھی وہ سچ میں آج کل اسے پہلے والا ضرغام خان نہیں لگ رہا تھا جو پہلے ہر وقت اس کو کاٹ کھانے کو ڈورتا تھا۔

"اگر نہیں چاہتی ہو کہ یہ اہم کام میں خود کروں تو یہاں اور کوئی ڈریس پہن کر آؤ مُجھے بھوک لگی ہے اؤر تک بحث کر رہی ہو مجھ سے۔۔۔۔!!!" وہ اس کو زبردستی باتھ روم بھیج چکا تھا اؤر خؤد اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا تھا۔

وہ پھر سے تعزیز خان کو سوچنے لگا تھا اس کی ایک بات اس کے اعصاب پر بھاری پڑ رہی تھی۔

"اگر میں بابا کے روم سے کچھ تلاش کروں تو شاید میری کچھ ہیلپ ہو جائے۔۔۔" وہ ایک خیال ذہن میں لاتے ہوئے خوُد سے بولا تھا۔۔

اس کام کے لیے وہ ملازمہ کو یوز کر سکتا تھا جو اس کے بابا کے کمرے کی صفائی کرتی تھی اگر کوئی ثبوت مل جاتا تو آسانی سے وہ قاتل کا پتہ لگا سکتا تھا اوُر تعزیز خان کی بات جو وہ اس سے کر چکا تھا شاید وہ بھی سچ ثابت ہو جاتی۔۔۔

وہ تعزیز خان سے بہت کوشش کے باوجود بھی کچھ پوچھ نہیں سکا تھا وہ مسلسل ارشک کی واپسی کا منتظر تھا جو شاید باتھ روم میں بند واپسی کی راہ ہی بھول چکی تھی یا شاید جان بُوجھ کر واپس نہیں آ رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہی تھی وہ اسے یہ احساس دلانا چاہتی تھی کہ اس نے اب تک جو کیا وہ غلط کیا لیکن ضرغام خان کو کوئی پچھتاوٗ نہیں تھا جو اس نے کیا وہ ایکشن کاری ایکشن تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 53

•••••

ارشک واپس نہیں آرہی تھی یا پھر جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی ضرغام خان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا یہ لڑکی اب اس کے صبر کو آزما رہی تھی اس کو اچانک سے حرمین بیگم کا خیال آیا تو وہ ارشک سے بعد میں بات کرنے کا سوچتے وہ اپنے کمرے سے نکلا تھا آتے ہوئے نیوشا سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کا دماغ اچھا خاصا خراب ہوا تھا اوُر اب اوپر سے ارشک کے ساتھ بحث وہ اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے حرمین بیگم کے کمرے کی طرف گیا

تھا لیکن اسے ٹھٹک کر رکنا پڑا تھا جب اندر سے آتی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

"فرحین بہت جلد یہ لڑکی اس حویلی سے باہر ہو گی اور اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو گا جیسا منہا کے ساتھ ہوا تھا میں اس لڑکی کو کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑوں گی یہ خود ہی یہاں سے جانے کا سوچے گی۔۔۔۔" وہ مزید بھی کچھ کہہ رہی تھیں لیکن ضرغام خان کے کان میں تو بس یہ لفظ منہا ہی گونج رہا تھا یہ لفظ اس نے اپنے بابا کے منہ سے کہیں دفعہ سنا تھا اس کے بابا کی پہلی بیوی تھیں تعزیز کی ماں۔۔۔۔۔

لیکن ان کی ایک حادثے میں ڈیتھ ہو گئی تھی ضرغام خان کو اتنا ہی یاد تھا کہ وہ تعزیز کی ماں تھیں اور اس کے بابا کی من چاہی بیوی جس سے انہوں نے محبت کی تھی۔

وہ مزید سننے کے بجائے اندر چلا آیا تھا آج اس نے دروازہ تک نہیں بجایا تھا اس کی بیوی کے بارے میں بات ہو رہی تھی وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تھا اس کی دھاڑ سے فرحین بیگم اور حرمین بیگم دونوں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"ضرغام۔۔۔" حرمین بیگم کے لب پھڑپھڑائے تھے اس نے کہیں کچھ سن تو نہیں لیا تھا اس کے چہرے کے تاثرات سے ایسا ہی کچھ لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ سن چکا ہے فرحین بیگم نے بھی حلق تر کیا تھا بہن کی طرف پریشان کن نظروں سے دیکھا تھا جنہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں تسلی دی تھی۔

"آپ کیا بات کر رہی تھیں۔۔؟؟" اس کی کچھ کھوجتی نظریں اپنی ماں پر تھیں۔

"کچھ نہیں بیٹا میں بس فرحین سے یہ کہہ رہی تھی میرے سینے میں درد ہے جب سے یہ سنا ہے کہ ارتضیٰ کو کسی نے زہر دیا تب سے میری حالتِ بہت عجیب ہے نجانے کون ہے وہ جو میرے شوہر کی جان لے چکا ہے۔۔۔۔" وہ بوکھلاہٹ میں کچھ الٹا سیدھا بول گئی تھیں حالانکہ انہوں نے سوچا تھا وہ کبھی قاتل کا ذکر ضرغام خان کے سامنے نہیں کریں گی۔

"وہ جو کوئی بھی ہے ایک بار سامنے آیا تو میرے ہاتھوں سے بچے گا نہیں اپنے بابا کے قاتل کو میں اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا وہ ایک بار میرے ہاتھ لگا تو پل پل مرنے کی دعا کرے گا وہ۔۔۔" وہ زور سے چلایا تھا اس کی دھاڑ سے حرمین بیگم کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا اگر ضرغام خان ان کے بارے میں کچھ جان جاتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔؟؟!

"ضرغام خان بیٹا آرام سے۔۔۔۔" فرحین بیگم اس کے انداز پر اندر سے ڈری ہوئی تھیں لیکن اس وقت تو انہیں ضرغام خان کو پر سکون کرنا تھا۔

"خالہ جان میں کیسے آرام مُجھے بس اس انسان کا پتہ چلانا ہے جس نے میرے بابا کو اتنی بے رحمی سے قاتل کیا اگر تو وہ ارشک کا باپ ہی ہوا تو پھر وہ اب کی بار میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا اور ہو سکتا ہے یہاں سے کوئی اس کے ساتھ ملا ہوا ہو۔۔۔۔؟!!" ضرغام خان ابھی تک یہ سوچ رہا تھا کہ عباد صاحب بھی اس قتل میں ملوث تھے بھلے ان کے ساتھ حویلی سے کوئی ملا ہوا تھا۔۔۔۔

"مُجھے تو یہ کام کسی ملازم کا لگتا ہے ضرغام خان تم ملازموں سے جاننے کی کوشش کرو ضرور کچھ نہ کچھ پتہ چلے گا ہمیں۔۔۔!!!" وہ جان بوجھ کر ضرغام خان کو اصلی قاتل سے بھٹکا رہی تھیں۔

"ملازمین میں سے کسی کی اتنی جرات نہیں کہ وہ نمک حرامی کریں یہ کام کسی اور کا ہے اور جس کا ہے وہ بہت جلد ہمارے سامنے ہو گا۔۔۔!!!" وہ بول کر رکا نہیں تھا بلکہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

اس کی نگاہوں سے حرمین بیگم کا گھبرایا ہوا روپ مخفی نہیں رہا تھا ان کا جھوٹ بولنا ان کا نظریں چرانا وہ سب نوٹ کر رہا تھا۔

انہوں نے صاف صاف جھوٹ بولا وہ ارشک کے بارے میں بات کر رہی تھیں لیکن سوچنے کی بات یہ تھی کہ انہوں نے تعزیز خان کی ماں کے ساتھ پاسٹ میں کیا۔۔۔ کیا ان کی وجہ سے تعزیز خان حویلی والوں سے نفرت کرتا تھا۔۔۔

وہ بہت کچھ سوچنے لگا تھا جس کا جواب اب اسے پتہ کرنا تھا لیکن سوچنے کی بات یہ تھی کہ جب اس کے سامنے سچ آتا تو اس نے کیسے ری ایکٹ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھا ایک قابلِ بھروسہ ملازمہ کے پاس گیا تھا جس کو اس نے کچھ کہا تھا اور اسے کسی پر نظر رکھنے کا بھی کہا تھا۔۔۔وہ واپس روم میں آگیا تھا کمرے میں پورا اندھیرہ تھا فل روم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ وہ اس وقت کافی تھک چکا تھا سارا دن تو سفر میں گذرا تھا اور پھر ارشک کے ساتھ اب اس وقت وہ مذید بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا ارشک بیڈ پر ہی تھی اس کے ساتھ سو رہی تھی۔

اس نے بیڈ پر لیٹتے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

ایک پل کے لیے دل نے ارشک کی قربت کی اس کے لمس کی خواہش کی تھی وہ اپنی سوچ پر عمل بھی کرتا لیکن اس سے پہلے ہی سردار ضرغام خان کے ذہن میں ارشک کی باتیں آئی تھی اس کا نفرت بھرا سرد انداز یاد آیا تو وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا حالانکہ وہ اس بات سے ناواقف تھا کہ اس کی وجہ سے ارشک نے بھی ایک طویل اس کا یہ نفرت بھرا انداز سہا تھا اس کی نفرت بھری تلخ باتیں اس کی سلگتی قربت سہی تھی ضرغام خان بس دو دنوں میں ہی سلگ کر رہ گیا آگر وہ ارشک کی جگہ خود کو رکھتا تب اسے احساس ہوتا کہ وہ ارشک کے ساتھ کتنا غلط کر چکا تھا۔۔۔۔

اس نے آنکھیں تو بند کی ہوئی تھیں لیکن نیند مشکل سے ہی آتی کافی دیر تو اس نے کروٹ بدلی تھی اور پھر ایسے ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی اس نے کمفٹر خود پر نہیں اوڑھا تھا کیونکہ گرمی کا موسم تھا اے سی کی وجہ سے کچھ

بچت تھی ورنہ رات کے وقت اکثر جون جولائی میں کافی حبس ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ سو گیا تھا۔۔۔۔

کل کیا ہونے والا تھا اس بات سے وہ بالکل بھی واقف نہیں تھا لیکن ابھی وہ سونے کی کوشش کرنے لگا تھا.....

•••••

آرمینا واپس آئی تو عالمیار خان ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا وہ اسے اگنور کرنے کی کوشش میں تھی۔ وہ اندر ہی اندر اپنی کچھ دیر پہلے والی بے اختیاری کو کوس رہی تھی اور کہیں نہ کہیں اسے خود پر غصہ بھی آیا تھا پر جب اس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے وہ خود کو روک نہیں پائی تھی وہ جانتی تھی

وہ کیا سوچ رہا ہو گا لیکن وہ اسے کچھ کہے بغیر اپنی سائیڈ پر آتی لیٹ گئی تھی

عالمیار خان لب بھینچتے ہوئے اس کی ایک ایک کاروائی نوٹ کر رہا تھا۔

وہ جانتا تھا باہر وہ خود کو کافی لعن تان کر کے آئی ہو گی پہلے والی حرکت کے

لیے لیکن عالمیار خان کے لیے اب وہ شاید پہلے والی آرمینا نہیں رہی تھی

جب سے وہ واقعہ ہوا تھا وہ شاید خود بھی اس سے اجنبیت برت رہا تھا۔۔۔

آرمینا اس پر دھیان دیئے بغیر سو گئی تھی اور عالمیار خان کو اپنے بازو میں

شدید درد محسوس ہو رہا تھا اس نے مشکل سے اٹھنے کی کوشش کی تھی اور چلتا

ہوا باہر آیا تھا یہاں اس کا ایک دوست اندر آیا تھا۔۔۔

"اب کیسی طعیبت ہے۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے اس کے قریب جاتے

ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر عالمیار خان نے سر ہلایا تھا وہ اس کے میڈیسن لے

آیا تھا اور عالمیار کے بازو پر ائٹمنٹ بھی لگا دیا تھا جس سے درد اس کا کم ہونے والا تھا۔۔۔۔

وہ مزید کچھ دیر اس کے ساتھ بیٹھا رہا عالمیار خان کو میڈیسن دیتے وہ واپس چلا گیا تھا۔

اور عالمیار روم میں آ گیا تھا بازو کا درد تو کم تھا لیکن زخم پھر بھی کافی گہرا بن چکا تھا جو اب وقتِ کے ساتھ ہی ٹھیک ہونا تھا۔

وہ لیٹتے ہوئے مسلسل کل کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کل کیا ہونے والا ہے وہ دعا کر رہا تھا کہ کل وہ ان لوگوں کو مل جائے سب کچھ اچھے سے ہو جائے۔

اور دعا تو پھر تقدیر بدل دیتی ہے۔

•••••

ابر شم اور تعزیز ساتھ واپس آئے تھے رانا مینشن لیکن جو خبر ابر شم کو ملی تھی وہ کافی پریشان ہو گئی تھی گرینی کا بی پی کافی ہائی تھا حالانکہ اب تو وہ بہت خوش رہتی تھیں پھر ان کا بیمار ہونا اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ وہ بیمار تھیں وہ جب سے آئی تھی ان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس وقت وہ میچور ابر شم رانا نہیں بلکہ ایک کم عمر لڑکی کی طرح بیہیو کر رہی تھی جو اپنی دادی کی وجہ سے بہت پریشان تھی تعزیز خان بار بار اسے سمجھا رہا تھا کہ اگر تم پریشان ہو گی تو وہ بھی پریشان ہو جائیں گی ایسے لیکن وہ مسلسل رو رہی تھی۔

گرینی ابھی تک بے ہوش تھیں پہلے وہ اتنی کبھی اتنی بیمار نہیں ہوتی تھیں اس نے تو انہیں مطمئن کرنے کے لیے شادی تک کی تھی لیکن وہ پھر بھی بیمار ہو گئی تھیں۔۔۔

ڈآکٹر کو اس نے آتے ساتھ ہی کال کر دی تھی جو گرینی کو چیک کر رہی تھی اوَر ان کو میڈیسن دیتے وہ باہر نکلی تھی۔

"وہ اب ٹھیک ہیں لیکن آپ ان کا خیال رکھیں انہوں نے ضرور کچھ ایسا کھایا ہے جو ان کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ بیمار ہوئی ہیں اس عمر میں انسان کو پرہیزی کھانے ہی کھانے چاہیے۔۔۔" وہ مزید کچھ کہہ کر باہر نکل گئی تھی اوَر ابرشم اندر گرینی کے پاس آئی تھی جو اب ہوش میں آچکی تھیں لیکن اس کے متوقع غصے سے خائف تھیں۔۔۔۔۔

ابرشم کے جانے کے بعد انہوں نے زبردستی ملازمہ سے اپنے لیے مٹن کڑاہی بنوائی تھی جسے کھانے کے بعد ان کی طعیبت اتنی خراب ہو گئی تھی ابرشم کو اس بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا لیکن ڈآکٹر کے بتانے پر وہ اب ان

کے ساتھ بیٹھی ہوئی اپنی گرین آنکھوں سے انہیں گھورتے ہوئے وہ اس وقت گرینی کو کافی پیاری لگی تھی۔۔۔۔

"آبی۔۔۔۔" انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی تو ابرشم نے ان کے کندھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے انہیں اٹھنے سے روکا تھا وہ واپس بیڈ پر لیٹ گئی تھیں اور ابرشم کی طرف دیکھنے لگی تھیں۔

"آپ نے کیا کھایا دوپہر میں جو اتنی طعیبت خراب ہو گئی تھی آپ کی آپ کا یہ لاپرواہ انداز میں کچھ اچھا نہیں لگا ہے آپ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے اور آپ ایسے۔۔۔۔" اس کی آواز بھر آئی تھی ایک یہی رشتہ ہی بچا تھا اس کے پاس اور گرینی اپنا خیال ہی نہیں رکھتی تھیں وہ پچھلے کچھ دنوں سے کافی بیزی ہو چکی تھی اور گرینی خود سے لاپرواہی برت رہی تھیں۔۔۔

""میرا دل کر رہا تھا آبی اب میں کبھی کبھار تو کچھ کھا سکتی ہوں نہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اب بوڑھی ہو گئی ہوں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میں کچھ کھا نہیں سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟"وہ شاید اس کی ناراضگی کم کرنا چاہا رہی تھیں تبھی اس کا دھیان بھٹکانے کی غرض سے بولی تھی۔

"گرینی آپ کو احتیاط کرنی چاہیے۔۔۔!!!"تعزیز خان پہلی بار بولا تھا وہ کافی ٹائم سے ان دونوں کی بحث سن رہا تھا وہ بھی اپنی جگہ پر ٹھیک تھیں ان کا بھی دل کر سکتا تھا یہ سب کچھ کھانے کے لیے لیکن انہیں اپنی صحت کا بھی خیال رکھنا تھا۔۔۔۔

"بیٹا میرا دل کیا تو ملازمہ سے بنوا لیا اگر پتہ ہوتا کہ طعیبت اتنی خراب ہو جائے گی تو کبھی نہیں کھاتی میں آبی میرا بچہ پریشان مت ہو میں ٹھیک ہوں اور آئیندہ ایسا کچھ نہیں کھاؤں گی میں۔۔۔!!!"وہ اس کے ہاتھ تھامے اسے

منانے کی کوشش کرنے لگی تھیں اس کی ناراضگی وہ برداشت نہیں کر سکتی تھیں بھلے وہ ان سے کچھ ٹائم کے لیے ناراض تھی جانتی تھیں کہ وہ کچھ دیر میں ان کے ساتھ نارمل ہو جائے گی لیکن اسے منانا پھر بھی انہوں نے تھا۔

"گرینی آپ کچھ بھی کھا سکتی ہیں لیکن وہ نہیں جو ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے آپ کو آپ کی صحت کے لیے ہی ہم احتیاط کرتے ہیں۔۔۔۔" وہ ان کے سینے سے لگتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ مسکرائی تھیں وہ ان کے ساتھ لیٹ گئی تھی اور انہوں نے تعزیز خان کو بھی اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا وہ ان کی دوسری سائیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو اپنے حصار میں لے چکی تھیں تعزیز خان نے ان کے ہاتھوں کو چوما تھا اور ان کے ماتھے پر بھی پیار کیا تھا گرینی تو مسکرائی تھیں لیکن

ابر شم نے ناک چھڑائی تھی یقیناً اسے تعزیز خان کا گرینی کو پیار کرنا شاید کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ کچھ کہنے کے بجائے خاموش رہی تھی۔

وہ دونوں کافی دیر تک ان کے ساتھ بیٹھے رہے تھے اور پھر ان کے آرام کرنے کی غرض سے انہیں آرام کرنے کا کہتے وہ دونوں اپنے روم میں چلے آئے۔۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ روم میں انٹر ہوئے ابر شم کا فون بجا تھا کال ائزم کی تھی اس نے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا تھا جس کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا وہ اپنے فون میں مصروف تھا لیکن ابر شم کو نجانے کیا سمائی کہ اس نے کال پک کرنے کے بجائے کال کٹ کر دی تھی اور فون ٹیبل پر رکھتے اپنے گلے سے سٹولر نکال کر سائیڈ پر رکھتے اس نے بالوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

تعزیز خان نے اپنی شرٹ کے کفس فولڈ کیے تھے۔

تعزیز خان کا سارا دھیان خود پر تھا وہ ابر شم کو اگنور کر رہا تھا یہ بات وہ نوٹ کر رہی تھی لیکن وجہ سمجھنے سے قاصر تھی آج اس کو ائزم کی کافی عرصے بعد کال آئی لیکن وہ اٹھا نہیں سکی تھی وہ خوُد بھی نہیں جانتی تھی کہ اس نے ایسا کیوں کیا وہ کیوں تعزیز خان کی توجہ خود پر چاہتی تھی۔

جو حرکت اس نے آفس میں کی اگر تعزیز خان کو پتہ چل جاتا کہ وہ جان بُوجھ کر اس کے قریب گئی تھی اس کی نظروں میں کیا عزت رہ جاتی اس کی۔۔۔

ابر شم کو یاد آیا جب اسے لینا کے بارے میں پتہ چلا اوُر ساتھ میں یہ بھی کہ وہ فائل لینا نے چوری کی تھی تعزیز خان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں تھا وہ

تب سے خفت میں مبتلا تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ تعزیز خان سے ایکسکیوز کیسے کرے۔۔۔

تعزیز خان نے اس وقت اسے سمجھانے کی کوشش بھی کی تھی کہ وہ اس فائل کے بارے میں سب کچھ جانتا تو تھا لیکن اس نے کچھ بھی ایسا نہیں کیا۔

اور اب ابر شم کو افسوس ہوا وہ خود ہی عقل سے کام لیتی تو اسے خود ہی سمجھ لگ جانی تھی کہ جو کچھ اس دن میٹنگ میں ہوا اس کے بعد تعزیز خان پر شک کرنا بیوقوفی تھا کیونکہ وہ اگر سفرا کے ساتھ ملا ہوتا تو کبھی بھی وہ اس دن میٹنگ میں سفرا کو لیٹ ڈاؤن نہیں کرتا وہ اپنے لب چبانے لگی تھی۔

۔

تعزیز خان جانتا تھا کہ وہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتی ہے لیکن وہ اسے اگنور کر رہا تھا آفس میں اس کا رویہ ابر شم کے ساتھ نارمل تھا لیکن آفس سے آتے ہی وہ پہلے کی طرح سرد انداز میں بات کر رہا تھا ابر شم پریشان تھی وہ اس کی پریشانی کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا کہ اس کا فون بجا تھا اس نے کال دیکھی تو لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

جانتا تھا اب اسے کیا کرنا ہے اس نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

"ہائے ڈارلنگ ہاؤ آر یو۔۔۔؟؟؟" وہ جان بوجھ کر انگلیش لفظ یوز کر رہا تھا لیکن ابر شم اس کے انداز پر الرٹ ہوئی تھی۔

"نو میں بیزی تھا۔۔۔" دوسری طرف سے نجانے کیا کہا گیا تھا جو وہ اپنے بارے میں بتانے لگا کہ وہ صبح سے خاصا مصروف تھا تبھی وہ کال نہیں لر سکا ابر شم کم سے کم ایسا ہی سوچ رہی تھی۔

"ارے نہیں اب میں فری ہوں بولو کیا بات کرنی ہے تم نے اب تو سارا وقت تمہارا۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا ابر شم کی نظریں وہ اپنی بیک پر محسوس کر رہا تھا۔

"یہ کس کا فون تھا اور لفظ ڈارلنگ۔۔۔" وہ اپنے دماغ پر زور دیتے اس فون کال کے بارے میں سوچنے لگی تھی لیکن پھر اس نے دو قدم اُٹھاتے آگے بڑھتے ہوئے تعزیز کی باتوں کو سننے کی کوشش کی تھی ویسے تو یہ کافی غیر اخلاقی حرکت تھی لیکن وہ پھر بھی کر رہی تھی لیکن تعزیز خان اتنی مدھم

آواز میں بات کر رہا تھا کہ ابر شم کو کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ بول کیا رہا تھا۔۔۔۔

کافی کوشش کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں سن پائی تھی ہاں لیکن وقفے وقفے سے اس کے کانوں میں تعزیز خان کے مدھم مدھم قہقہے پڑ رہے تھے وہ کس کے ساتھ اتنا مسکرا مسکرا کر بات کر رہا تھا ابر شم کر پریشانی ہو رہی تھی۔

وہ اس وقت تعزیز خان سے خود بات کرنا چاہتی تھی لیکن وہ تو آتے ہی فون میں مصروف ہو گیا تھا جیسے فون کے علاوہ اس روم میں کوئی ہو ہی نہ۔

ابر شم دانت پیس کر رہ گئی تھی وہ کس سے لمبی لمبی بات کر رہا تھا وہ جاننے کی کوشش کرتے بھی کچھ جان نہیں پائی تھی ڈور نوک ہوا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگی تھی یہاں میڈ اس کی کافی لے کر آئی تھی ساتھ تعزیز کی بھی تھی

وہ میڈ سے ٹرے لے کر خود تعزیز خان کی طرف چلی گئی تھی شاید اسے موقع مل رہا تھا تعزیز خان سے بات کرنے کا وہ ویسے تو اس سے بات کرنے وہ بلکوانی میں نہیں جا سکتی تھی لیکن اب تو وہ کوفی لے کر جا سکتی تھی۔

"تمہاری کوفی۔۔۔!!!" وہ جو پوری طرح سے فون کال میں بیزی تھا یا شاید بیزی ہونے کا شو کر رہا تھا وہ اس کی آواز پر جھٹکے سے پیچھے مڑا تھا۔

•••••

زرانیل خان ارواح کے ساتھ ناشتہ کر کے اپارٹمنٹ سے نکلا تھا آج بھی کل کی طرح اس نے ارواح کو وارننگ دی تھی کہ وہ کوئی کام نہیں کرے گی آج اس نے باہر سیکورٹی کافی زیادہ بڑھا دی تھی اب تو وہ انسان ایک بار اس کے

شکنجے میں پھنس جاتا تو پھر بچ پانا اس کے لیے ممکن نہیں تھا سو اب وہ خود اس پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

ارسام میر زرانیل خان سے ملا تھا زرانیل خان کو حویلی سے ایک ملازمہ کی طرف سے کچھ بھیجا گیا تھا وہ اس وقت سے شوکڈ کی کیفیت میں تھا کہ آخر ایسا کیسے ممکن تھا شاید اگر کوئی اپنی زبانی کہتا تو وہ یقین نہیں کرتا لیکن اس کے سامنے ثبوت تھا اس کے بعد وہ کیسے اس بات کو جھٹلا دیتا کبھی نہیں۔

وہ ارسام میر کے ساتھ حویلی جا رہا تھا ڈرائیونگ وہ خود نہیں کر رہا تھا بلکہ ارسام کر رہا تھا وہ اگر خود ڈرائیونگ کرتا تو اب تک ان کی گاڑی کسی نہ کسی چیز سے ٹکرا چکی تھی وہ حویلی جا رہا تھا لیکن حالت بہت عجیب سی تھی دل بے چین تھا شاید اس نے جو کچھ جانا تھا اس کے بعد حقیقت کو تسلیم کرنا اس کے لیے خاصا مشکل ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ سب کے سامنے کیسے

سچائی بیان کرے گا کیسے سب کو سچ بتائے گا یہ اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہونے والا تھا لیکن یہاں اسے فرض نبھانا تھا کسی بے گناہ کی بے گناہی ثابت کرنی تھی۔

ارسام مسلسل دیکھے جا رہا تھا وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا کہ زرانیل خان اسے وہاں لے کر کیوں جا رہا تھا وہ پچھلی بار والی بات بھولا نہیں تھا جب زرانیل خان نے اسے اپنے ساتھ لے جانے سے انکارِ کیا تھا لفظوں ہی لفظوں میں لیکن اب وہ خود اسے کہہ چکا تھا کہ وہ اس کے ساتھ حویلی چلے۔۔۔۔

زرانیل خان لب بھینچے سامنے دیکھ رہا تھا اس کا فوج بجا اس نے اٹھایا تھا ارواح کی کال تھی۔

"ہاں بولو سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اس وقت بات کرنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا لیکن پھر بھی بات کر رہا تھا وہ اس کی طرف سے بولنے کا منتظر تھا۔

"آپ واپس کب تک آئے گے۔۔۔!!!" وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اس سے واپسی کا پوچھ رہی تھی۔

"آج میں لیٹ ہو جاؤں گا تم اپنا خیال رکھنا اور لنچ ٹائم سے کرنا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا جس پر ارواح سمجھ گئی تھی کہ اس نے بے وقت کال کر کے اسے خاصا ڈسٹرب کر دیا تھا سو وہ مزید کچھ دیر بات کرتے کال کاٹ چکی تھی۔

ارسام کو زرانیل خان نے پورا راستہ بتا دیا تھا کہ یہاں یہاں سے جانا ہے سو اب وہ گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے تھے اس وقت تقریبا صبح ہی تھی زرانیل خان جلدی تھانے چلا گیا تھا۔

ان کی گاڑی سے کوئی ٹکرایا تھا ارسام میر نے یکدم سے بریک لگائی تھی اگر وہ بروقت بریک نہیں لگاتا تو یقیناً ان کی گاڑی کا ایکسڈنٹ ہو جاتا وہ لڑکی پوری طرح سے چادر میں ڈھکی ہوئی تھی۔

ارسام میر جلدی سے گاڑی سے نکلا تھا اس لڑکی کے ماتھے پر چوٹ لگی تھی شاید اس کا چہرہ چادر میں کور تھا لیکن پھر بھی اس کے چہرے پر زخم لگ چکے تھے ارسام اسے چھونے سے ہچکچا رہا تھا وہ زرانیل خان کو دیکھنے لگا جو باہر ہی دیکھ رہا تھا۔

"کون ہے یہ۔۔۔؟؟؟" وہ ارسام میر سے پوچھنے لگا تھا۔

"پتہ نہیں لیکن یہ زخمی ہو گئی ہیں شاید انہیں چوٹ لگی ہے اور ان کے ماتھے سے خون بھی بہہ رہا ہے کیا کریں اب انہیں ایسے تو چھوڑ نہیں کر نہیں جا سکتے ہیں ہم۔۔۔۔؟؟؟" ارسام میر پریشان ہوا تھا نجانے کیوں وہ بند آنکھیں بھی اسے اپنی اپنی سی لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

"ایسا کرو اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹا دو تم ویسے بھی کچھ دیر تک شہر واپس چلے جاؤ گے تو اس کا علاجِ کروالینا یہ بیمار لگ رہی ہے۔۔۔" اس لڑکی کا چہرہ کور تھا سو وہ لوگ کچھ دیکھ نہیں پا رہے تھے لیکن ارسام میر کو یہ آنکھیں ڈسٹرب کر رہی تھیں وہ جو سوچ رہا تھا وہ لڑکی یہ نہیں ہو سکتی تھی لیکن یہ یہاں تھی کیوں اگر یہ وہ تھی تو۔

ارسام میر کو زرانیل خان کی بات مناسب لگی تھی اس نے احتیاط سے اسے اٹھا کر گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹایا تھا وہ بیہوش ہو چکی تھی شاید لیکن اس نے اپنی چادر کو سختی سے خود میں دبوچ رکھا تھا ارسام میر اسے لٹا کر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آتے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اب کی بار ان کی گاڑی حویلی کے وسیع و عریض کار پورچ میں آ رکی تھی اور دروازہ کھول کر ارسام میر اور زرانیل خان باہر نکلے تھے اندر داخل ہوتے ہی کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا زرانیل خان کو اپنے تایا سائیں وہ ان کے قریب رہا تھا کافی سو اب سچ جان کر وہ کافی افسردہ تھا۔

ارسام میر نے ناچاہتے ہوئے بھی ایک نگاہِ بیک سیٹ پر ڈالی تھی یہاں وہ لڑکی ابھی تک بے ہوش لیٹی تھی لیکن وہ زیادہ دیر اس کی طرف دیکھ نہیں سکا تھا اور زرانیل خان کے آندر کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

زرانیل خان کو گھبراہٹ ہو رہی تھی اندر صبحِ صبح سب نے موجود ہونا تھا اور پھر جو خبر وہ سنانے جا رہا تھا سب کے بعد نجانے سب لوگ کیسے ری کرتے لیکن ضروری تھا سب کو سچائی معلوم ہوتی تا کہ سب لوگ اپنوں میں چھپے دشمنوں کو تو پہنچان پاتے۔

ارسام اس کے ساتھ اندر آیا تھا اور ہال کے باہر ہی رک گیا تھا شاید اندر جانے کی اجازت کسی نامحرم کو نہیں تھی سو زرانیل خان اسے وہیں رکنے کا کہتے خوُد اندر بڑھا تھا۔۔۔۔

سب لوگ صبحِ صبحِ ناشتہ کر رہے تھے سوائے ضرغام خان کے وہ نہیں تھا اور زرانیل خان کو اس سے ہی تو بات کرنی تھی۔۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔"اس نے بلند آواز میں سب کو سلام کیا تھا اور اسے صبحِ صبح دیکھ کر سب کی آنکھوں میں حیرت آئی تھی۔سب سے زیادہ حیران تو اس کی موجودگی پر فرحین بیگم تھیں۔

اور چلتے ہوئے اس تک آتے ہوئے وہ اس کے گلے لگ گئی تھیں اور مرتضیٰ خان کی نظریں بھی بیٹے پر تھیں اتنے دنوں بعد دیکھتے وہ بھی اس کی طرف بڑھے تھے سب لوگ پریشان تھے پچھلی بار وہ آیا تھا تو ساتھ ایک شوکڈ نیوز لایا تھا اور اب کی بار صبحِ صبح۔۔۔۔۔

حرمین بیگم کو چکر سے آئے تھے اس کی صبح صبحِ آمد انہیں کسی بری خبر کا احساس ہوا تھا انہوں نے فرحین کو دیکھا جو اپنے بیٹے کا ماتھا چوم رہی تھی نیوشا بھی زرانیل خان سے ملنے گئی تھی جبکہ بی بی اور شمس خان بھی اپنی اپنی کرسوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور چلتے ہوئے زرانیل خان کے قریب

آئے تھے زرانیل خان نے نیوشا کو اندر جانے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ اس کے ساتھ ارسام میر بھی تھا۔

نیوشا کے ساتھ الیمشہ بھی تھی جس کی نظریں زرانیل خان پر تھیں اتنے دنوں کی دید کی طلب تھی اتنی آسانی سے کیسے بجھ سکتی تھی اس کا بس چلتا تو وہ گھنٹوں بیٹھ کر زرانیل خان کو دیکھتی رہتی لیکن اس کے متوقع غصے سے خائف ہوتے وہ نیوشا کے پیچھے پیچھے چلی گئی تھی ہال میں اب بس بڑے ہی رہ گئے تھے اور سب کی نظریں زرانیل خان پر تھیں جو اب سنجیدگی سے ضرغام خان کی راہ تک رہا تھا۔۔۔

ارسام میر کو اس نے نیوشا اور الیمشہ کے جاتے ہی اندر بلا لیا تھا فرحین بیگم بھی سائیڈ پر ہو گئی تھی اور ایک انجان چہرے کو دیکھ کر مرتضیٰ خان کے قدم بھی رکے تھے لیکن وہ تھا کون سب کے ذہنوں میں یہ سوال آیا تھا۔۔

زرانیل خان کا خشک مزاج اب سب کو محسوس ہونے لگا تھا سب سمجھ گئے تھے کہ کوئی نہ کوئی تو ضرور ہے بی بی جان اب زرانیل خان کی طرف بڑھی تھیں جسکا چہرہ شدت ضبط سے سرخ پڑ چکا تھا انہیں کچھ برا ہونے کا احساس ہوا تھا شاید کچھ غلط ہونے والا وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے اپنے پوتے کو دیکھنے لگی تھیں جس کے ہاتھ کوئی چیز تھی۔

شاید کوئی یو ایس بی۔۔۔

•••••

ضرغام خان کی آنکھ کافی لیٹ کھلی تھی رات کو بھی دیر سے سویا تھا تو اس کا اثر تھا کہ وہ دن چڑھے تک سوتا رہا تھا کھڑکیوں سے جب سورج کی روشنی روم میں پڑی تو اس نے آنکھیں کھولی تھیں لیکن اسے اپنے ساتھ لیٹے وجود

کو دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا وہ تو دن چڑھے تک سوتا رہا تھا لیکن جاگی وہ بھی نہیں تھی وہ بھی سو رہی تھی ارشک سر تا پا کمفٹر اوڑھا ہوا تھا اور بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

وہ اتنی گہری نیند نہیں سوتی تھی اکثر جب ضرغام خان اسے ساری سونے نہیں دیتا تھا وہ پھر بھی صبحِ صبحِ جلدی اٹھ جاتی مگر آج اب ضرغام خان کو پریشان نے آن گھیرا تھا وہ اس کے روم میں آنے سے پہلے کی سوچکی تھی اصولا تو اب اسے اٹھ جانا چاہیے اور ضرغام خان کے لیے ناشتہ ریڈی کرنا چاہیے تھا یہ پہلی بار تھا جب سے وہ آئی تھی ایسے پہلی بار اتنی بے خبر سو رہی تھی ورنہ وہ اتنی گہری نیند نہیں سوتی تھی ضرغام خان اٹھا اور اپنی شرٹ پہن کر اس نے ارشک کے وجود سے کمفٹر سرکایا تھا لیکن وہ ارشک نہیں تھی۔۔۔۔

ضرغام خان کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا یہ کیسے ممکن تھا وہ ارشک نہیں تھی ارشک کہاں گئی بھلا وہ تکیہ تھا جو ایسے بیڈ پر رکھا ہوا تھا کہ دیکھنے والے کو یہی گمان ہوتا کہ یہ کوئی انسان سو رہا ہے کمفرٹر تان کر۔

لیکن ضرغام خان کے لیے اس وقت سب سے اہم ارشک تھی وہ رات اگر ایک دیکھ لیتا تو اسے رات میں ہی پتہ چل جاتا سب کچھ کہ ارشک رات سے ہی نہیں تھی لیکن اب دن چڑھ چکا تھا وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا اس آمید پر کہ ہو سکتا ہے وہ اسے پریشان کرنے کے لیے وہاں سو گئی ہو۔۔۔۔۔۔

دل میں ایک امید سی تھی کہ وہ کبھی اس کی اجازت کے بنا روم سے نہیں نکل سکتی تھی وہ تیزی سے چلتے ہوئے ڈریسنگ روم میں گھسا تھا وہاں کی ہر چیز

چیک کی یہاں تک کہ وارڈروب بھی کہ ہو سکتا ہے وہ اس میں ہو اس کا وزن اور ہائٹ تھی بھی اتنی سی کہ آسانی سے کہیں بھی سما جائے۔

ہر جگہ چھان لینے کے بعد بھی اسے وہ ڈریسنگ روم سے نہیں ملی تھی ضرغام خان کا غصہ اب تیز ہونے لگا تھا نجانے کیوں اب اسے ارشک کا یہ مذاق کافی بیہودہ لگنے لگا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتا تھا کہ ارشک اور اس کے درمیان ایسا رشتہ نہیں تھا کہ وہ ضرغام خان سے مذاق کرتی۔

وہ اب باتھ روم چیک کرنے لگا تھا رات وہ چینج کیے بغیر ہی سو گیا تھا اب پچھتاوہ ہو رہا تھا اسے ایک ارشک سے بات کرنی چاہیے تھی کم سے کم اسے پتہ تو ہوتا کہ وہ رات سے غائب تھی یا صبح غائب ہوئی لیکن اب وہ ساری باتھ روم چیک کر کے واپس آ چکا تھا لیکن ارشک اسے نہیں ملی تھی وہاں ہوتی تو ملتی وہ وہاں نہیں تھی اور نہ ہی ضرغام خان کو ملی تھی اس کا غصہ

آخری حدودِ کو چھو رہا تھا اپنی ماں کی رات والی بات یاد آئی تو اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے روم سے نکلتے ہوئے نیچے اُترنے لگا تھا کہ سامنے سے آتی ہوئی نیوشا سے ایک بار پھر اس کی ٹکر ہوئی تھی وہ جو پہلے ہی بھرا ہوا تھا مزید نیوشا کی اس حرکت پر وہ آگ بگولا ہوا تھا۔

"اندھی ہو کیا۔۔۔؟!!" وہ کاٹ کھانے کو ڈورا تھا اس کا بات کرنے کا انداز اس کا اگ برساتا لہجہ نیوشا اس کا غصہ دیکھ کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات تھے۔۔۔

"آپ۔۔۔" وہ اس کے غصے سے خوفزدہ ہوتی رونے لگی تھی وہ اس وقت جس قدر غصے میں تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ اچانک وہ ایسے کیوں برتاؤ کر

رہا تھا جبکہ صبحِ صبحِ تو عموماً اس کا موڈ فریش ہوتا تھا مگر آج ایسا نہیں تھا وہ آج صبحِ ہی صبح غصے میں لال پیلا ہو رہا تھا اور نیوشا کم سے کم اس کے غصے کو ہوا دے کر اپنے لیے کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"شٹ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ۔۔۔۔" وہ غصے سے پھنکارا تھا نیوشا کا چہرہ بیزی کے اثرات سے سرخ ہوا تھا کیونکہ اس کے پیچھے پیچھے اب الیمشہ بھی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آچکی تھی اور شاید آخری بات ضرغام خان کی اس نے بھی سنی تھی اور اس کے غصے سے وہ بھی ڈری تھی لیکن نیوشا پر ایسے اس کا غصہ کرنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

نیوشا تو اتنی غزت افزائی کے بعد اپنی آنکھیں میں امنڈ آنے والے آنسوؤں کو بہنے سے روکنے میں ناکام ہوتی ایک سسکی لیتی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی

تھی جبکہ اس کے جاتے ہی الیمشہ نے تاسف سے ضرغام خان کو دیکھا تھا اور پھر وہ بھی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

ضرغام خان سر جھٹک کر نیچے حرمین بیگم کے کمرے کی طرف گیا تھا کیونکہ وہ ان سے ہی اب ارشک کے متعلق پوچھنے والا تھا کاش کہ وہ رات کو ہی انہیں وارننگ دے دیتا کہ وہ اس کی بیوی سے دور رہیں تو شاید صبح اسے ارشک اپنے پہلو میں ہی ملتی۔

لیکن اب یہ سردار ضرغام خان کی بھول تھی اب ارشک کی کوئی صبح اس کے پہلو میں اس کی پناہوں میں ہونے والی تھی کیونکہ آگے جاتے جو بات ضرغام خان کو پتہ چلنے والی تھی وہ اس کے پیروں سے زمین کھینچ لینے کو کافی تھی۔

••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 54

•••••

ضرغام خان سیدھا حرمین بیگم کے کمرے میں گیا تھا لیکن وہ روم میں نہیں تھیں وہ پریشانی سے باہر نکلا تھا اور جیسے ہال میں آیا وہاں زرانیل خان کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا لیکن زرانیل خان کے ساتھ کسی اور کو دیکھ کر وہ مزید حیرتِ میں مبتلا ہوا تھا یہ چہرہ اس نے پہلی بار دیکھا تھا سو جان پہچان نہیں تھی لیکن اس طرح ایک غیر انسان کا ان کی حویلی میں آنا اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ چلتا ہوا آگے آیا تھا ایک نظر حرمین بیگم کو دیکھتے وہ زرانیل خان سے ملنے

سے پہلے ان کی طرف متوجہ ہوا تھا کیونکہ اس وقت سب سے زیادہ ضروری ارشک تھی جو غائب تھی۔۔۔۔

"میری بیوی کے ساتھ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟؟!" بنا لگی لپٹی رکھے وہ ان کے سامنے جاتے ان سے دست سوال کر رہا تھا سب لوگ جو زرانیل خان کی آمد کی وجہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے وہ ضرغام خان کے انداز پر اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"کیا مطلب ہے ضرغام خان۔۔؟؟؟" وہ جو پہلے ہی زرانیل خان کی آمد کی وجہ سے پریشان تھیں اب ضرغام خان کو اپنے سامنے پا کر وہ مزید ڈسٹرب ہوئی تھیں دل جیسے کسی بری خبر کی نوید سنا رہا تھا۔

"آپ رات کو خالہ جان سے کیا بات کر رہی تھیں میں نے سب سنا تھا اب جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے مجھے سچ سچ بتائیں کیا کیا ہے آپ نے ارشک کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟" ارشک لفظ پر ارسام میر نے بھی چھبن زدہ انداز میں ضرغام خان کو دیکھا تھا جس کا چہرہ اس وقت حد سے زیادہ سرخ اس کے غصے کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔۔

"سردار ضرغام خان کیا ہوا ہے۔۔؟؟" شمس خان پوتے کے بدلے ہوئے تیور تو کل سے دیکھ رہے تھے لیکن ابھی اس وقت اس کا حرمین بیگم کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہونا انہیں پریشانی میں ڈال رہا تھا۔

"یہ کل رات میری بیوی کو نقصان پہنچانے کا سوچ رہی تھیں اور آج صبح وہ غائب ہے اس کا کیا مطلب ہوا آپ بتائیں مُجھے۔۔۔" وہ زور سے چلایا تھا اس وقت غصے میں وہ یہ بات بھی بھول گیا تھا کہ ان کے ساتھ اس وقت ایک

باہر سے آیا انسان بھی موجود تھا جو لفظ ارشک پر ٹھٹکا تھا لیکن ضرغام خان تو ارشک کی غیر موجودگی کی وجہ سے اس وقت بھرا ہوا شیر لگ رہا تھا جو کسی لمحے بھی پھٹ سکتا تھا۔۔۔۔

اس کی اس قدر پریشانی وہ بھی ارشک کے لیے سب کو ٹھٹکنے پر مجبور کر رہی تھی وہ کل تک اس ونی میں آئی ہوئی لڑکی سے نفرت کا دعوے دار تھا اس کو ازیت میں دیکھ کر ضرغام خان کو اچھا لگتا تھا تو آج وہ اس کے غائب ہونے پر اس قدر واویلا کیوں مچا رہا تھا۔

اگر کوئی اور موقع ہوتا تو ارشک کی غیر موجودگی کا سن کر حرمین بیگم خوش ہو رہی ہوتی کہ بلا ٹلی ان کے سر سے لیکن اس وقت وہ برا پھنسی تھیں انہیں لگ رہا تھا کہ شاید رات کو ضرغام خان ان کی فرحین سے ہونے والی ساری گفتگو سن چکا ہے۔

اگر ایسا تھا تو یہ ان کے بڑی بہت بڑی پریشانی کی بات تھی ضرغام خان کے غصے سے وہ بخوبی واقف تھیں اگر وہ طیش میں آکر کچھ کر دیتا تو ان کا ایک ہی بیٹا تھا اسے وہ کچھ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھیں لیکن جو حالات تھے وہ بے بسی سے آنکھیں میچے ہوئے کھڑی تھیں۔۔۔

"میں کیوں اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کروں گی اور اب جبکہ یہ بات بھی سامنے آچکی ہے کہ قاتل اس کا باپ نہیں بلکہ کوئی ہے اور ویسے بھی میں مانتی ہوں میں اس لڑکی سے نفرت کرتی ہوں مجھ سے ان کا وجود برداشت نہیں ہوتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ اگر وہ راتوں رات غائب ہو گئی ہے تو اس کی وجہ میں ہوں۔۔۔!!!" وہ اب کی بار اپنی

چادر کے کونے سے اپنی آنکھوں میں نہ آئے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھیں۔

ضرغام خان ان کے صاف جھوٹ پر مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا وہ ماں تھیں پھر بھی اپنی ہی اولاد کے سامنے جھوٹ بول رہی تھیں۔

زرانیل خان ساری سچویشن سمجھ گیا تھا لیکن ارشک کی عدم موجودگی پر وہ بھی پریشان ہوا تھا ابھی تو وہ اسے یہاں سے رہائی کی نوید سنانے آیا تھا اور اب وہ غائب تھی۔۔۔

"تو اب سے آپ کا ٹارگٹ وہ معصوم ہے۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان چلتا ہوا اپنی خالہ کے قریب آیا تھا اس کا سرد انداز دیکھ کر ضرغام خان پیچھے پلٹا تھا زرانیل خان کو تو فراموش ہی کر چکا تھا وہ یہاں تھا لیکن کیوں سب سے زیادہ

پریشانی تو اس کی باتوں سے ہو رہی تھی وہ کیونکر حرمین بیگم سے ایسے انداز میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟؟؟" حرمین بیگم کو گڑبڑ کا احساس ہوا تھا زرانیل خان کا یہ انداز انہیں بہت کچھ سمجھا رہا تھا وہ پریشانی سے سب کو ایک نظر دیکھ چکی تھیں۔

"آپ اچھے سے جانتی ہیں میری بات کا مطلب اب آپ سب کو سب کچھ خود اپنے منہ سے بتائیں گی یا میں سب کو سب کچھ بتاؤں۔۔؟؟؟" وہ سب کچھ پر خاصا زور دے رہا تھا لیکن حرمین بیگم کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک رنگ گیا تھا۔۔۔۔

"زرانیل خان یہ کس انداز میں بات کر رہے ہو تم حرمین سے سارے لحاظ ہی بھول گئے ہو صحیح کہا ہے کسی نے جیسی صعبت ہو انسان ویسا ہی بن جاتا ہے یہ بھی بھول گئے ہو اس کے ساتھ تمہارے دو دور شتے ہیں۔۔؟؟؟"بی بی جان جو پہلے ضرغام خان کے انداز پر غصے میں تھیں اب زرانیل خان کا یہ انداز ان کے طیش میں اضافہ کر چکا تھا۔

"بی بی جان یہ۔۔۔"اس نے انگلی اٹھا کر حرمین بیگم کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"زرانیل۔۔۔"ضرغام خان کی آواز اونچی ہوئی تھی بھلے وہ اپنی ماں سے خفا ہو رہا تھا پریشان بھی تھا اپنی بیوی کی وجہ سے لیکن یہ حق وہ کسی اور کو نہیں دینے والا تھا کہ کوئی اور اس کی ماں سے ایسے لہجے میں بات کرے وہ بھی سب کے سامنے۔

"تم کچھ جانتے نہیں ہو ضرغام خان۔۔۔!!!"

"کیا نہیں جانتا ہوں میں زرانیل جو بھی بات ہے وہ ایک طرف لیکن تم ان سے ایسے بات کیسے کر سکتے ہو کیا تم سچ میں بڑے چھوٹے کی تمیز۔۔۔"

"ضرغام۔۔۔" وہ دونوں جو کل تک ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے آج ایک دوسرے کے منہ کو آ رہے تھے ارسام میر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا باقی سب لوگوں کو اب زرانیل خان کا انداز پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"کیا ضرغام امی سے ایسے بات کیسے کر سکتے ہو تم زرانیل کیا بھول گئے ہو ان سے کیا رشتہ ہے تمہارا۔۔۔" ضرغام خان آپے سے باہر ہی اس کی بدتمیزی پر تھا کیسے وہ سب کے سامنے اس کی ماں سے بدتمیزی کر رہا تھا یہ بات جاننے

کی کوشش اس نے نہیں کی تھی کہ وہ ایسا کر کیوں رہا تھا بس حرمین بیگم کی بات ہوئی تو وہ ہتھے سے اکھڑ گیا تھا حالانکہ وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ تھوری دیر پہلے وہ خود بھی اپنی ماں سے بدتمیزی ہی کر رہا تھا۔

"کاش میرا ان سے کوئی رشتہ نہ ہوتا۔۔۔؟؟؟" وہ جیسے افسوس سے بولا تھا جبکہ حرمین بیگم کی حالت کاٹوں تو بدن میں خون نہیں جیسی تھی یعنی زرانیل سب جان چکا تھا لیکن کیسے کیسے وہ جان گیا سب کچھ وہ تو یہاں سے دور شہر میں بیٹھا تھا پھر کیسے ان کے بارے میں جان گیا۔۔۔

فرحین بیگم کو بھی ٹھنڈے پسینے آئے تھے آخر وہ بھی تو ان کے ساتھ برابر کی شریک تھیں اگر وہ پکڑی جاتی تو کیا فرحین بچ پاتی نہیں۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں حرمین کے لیے نفرت دیکھ رہی تھیں خوُد کے لیے کیسے دیکھتی ان کی حالتِ غیر ہوئی تھی اور ان سے بدتر کنڈیشن تھی حرمین بیگم کی۔۔۔۔

"زرانیل خان یہ کیا کہہ رہے ہو تم کھل کر بتاؤ ہمیں۔۔۔۔؟؟؟" شمس خان کو پوتے کا انداز اندر ہی اندر پریشان کر رہا تھا۔

"ان سے پوچھیں یہ کیوں خاموش ہیں۔۔۔؟؟" وہ بار بار حرمین بیگم کی طرف اشارہ کر رہا تھا جن کا رنگ سفید زرد ہو چکا تھا اور چہرے پر گھبراہٹ تھی سب کو خوُد کی طرف متوجہ پر وہ اچھی خاصی بوکھلا گئی تھیں اب انہیں کچھ کرنا تھا کچھ بھی جس سے سب لوگوں کا دھیان زرانیل خان سے اس کی باتوں سے ہٹ جائے لیکن کیا۔۔۔۔؟؟؟

"زرانیل بس کرو تم۔۔۔!!!" ارتضیٰ خان نے پہلی بار بیٹے کو ٹوکا تھا حالانکہ وہ اسے مخاطب نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن پھر بھی زرانیل خان کا بار بار حرمین کی طرف اشارہ کرنا ان کے بارے میں بات کرنا وہ برداشت نہیں کر سکے تھے۔۔۔

"آپ سب لوگ کچھ بھی نہیں جانتے ہیں یہ۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا حرمین بیگم ہال میں رکھے ہوئی کرسی پر گری تھیں اگے بڑھتے ہوئے فرحین نے بہن کو سنبھالا تھا جو ہاتھ پاؤں چھوڑ رہی تھیں وہ پریشان تھیں کہ آخر اب کیا ہو گا وہ پریشانی سے سب کو دیکھ رہی تھیں۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟" وہ ان کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے بولی تھیں جس پر حرمین بیگم نے شکوہ کن نظروں سے بہن کو دیکھا تھا۔۔۔

"میں کیسے ٹھیک ہو سکتی ہوں فرحین یہ مجھ پر نجانے کیسے کیسے الزام لگانے کی کوشش کر رہا ہے مجھے سمجھ نہیں ارہا ہے میں کیا کروں اور بیٹا میں نہیں جانتی تم یہ سب کچھ کہہ رہے ہو لیکن بیٹا مجھ سے کیا دشمنی ہے تمہاری۔۔۔؟؟؟" وہ آخر میں زرانیل خان سے مخاطب ہوئی تھیں جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا وہ ڈرامہ سچ میں اچھا کر لیتی تھیں اس نے انہیں سراہا تھا کہ وہ واقعی تعریف کیے جانے کے قابلِ ایکٹنگ کر رہی تھیں اور کیوں کر رہی تھیں زرانیل خان اچھے سے جانتا تھا۔

"خالہ جان آپ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی یہ سب کچھ کہہ رہی ہیں مُجھے حیرت ہو رہی ہے آخر کب تک چھپا کر رکھیں گی سب کچھ۔۔۔؟؟؟" زرانیل خان چاہتا تو ایک منٹ میں ہی ان کا سارا کیا دھرا سب کے سامنے پیش کر دیتا لیکن وہ ان کے منہ سے اعتراف کروانا چاہتا تھا

لیکن وہ بھی ضد کی پکی نکل رہی تھیں انہوں نے کسی کو کچھ نہ بتانے کی شاید قسم کھا رکھی تھی۔

"زرانیل خان بس کرو دیکھ نہیں رہے بہو کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے اوٗر تم ایسی باتیں کر کے اسے مزید پریشان کر رہے ہو اگر ایسا کچھ ہے بھیٔ تو بعد میں بتا دینا ابھی رہنے دو۔۔۔!!!"بی بی جان حرمین بیگم کی حالتِ دیکھ نہیں پائی تھیں مزید ایسے میں اپنی باتوں میں وہ لوگ ارسام میر کی طرف دھیان نہیں دے پائے تھے جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا لیکن ضرغام خان کا دھیان اس کی طرف جا چکا تھا سو اب اس نے پوچھنا بھی تھا۔۔۔

"یہ کون ہے زرانیل۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگا جس پر زرانیل خان کو یاد آیا وہ اکیلا نہیں آیا تھا اس کے ساتھ کوئی اور بھی آیا تھا جسے ارشک کو ساتھ لے

کر جانا تھا لیکن ارشک تو پہلے سے غائب تھی وہ ساتھ لے کر کیسے جاتا بھلا۔۔۔۔

"یہ لائیر ہے۔۔۔" اس نے ضرغام خان کے سوال کا مختصر سا جواب دیا تھا لیکن سب کو اس بات سے غرض تھی کہ وہ وکیل تھا تو تھا لیکن وہ وہاں کیا کرنے آیا تھا لیکن حرمین بیگم کو لفظ وکیل سے مزید گھبراہٹ ہوئی تھی وہ بار بار بہن کو کچھ اشارہ کر رہی تھیں لیکن بی بی جان کے پاس ہونے کی وجہ سے وہ ان کی بات دھیان سے سن نہیں پا رہی تھیں۔

"تو وکیل ہے تو یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟" سب کے ذہنوں میں یہی سوال ہی گردشِ کر رہا تھا جو ضرغام خان نے پوچھ بھی لیا تھا آخر کو یہ جاننا بھی تو ضروری تھا کہ وہ صبحِ صبحِ کیوں ایک وکیل کو لے یہاں آیا معامر تضیٰ خان

کے دھیان میں ایک خیال آیا وہ چلتے ہوئے بیٹے کے قریب آئے تھے اس کے وکیل کو ساتھ لانے کو وہ کچھ اور ہی رنگ دے چکے تھے۔

"ایک منٹ زرانیل خان یہ سب کچھ کہیں تم جائیداد میں سے حصہ لینے کے لیے تو نہیں کر رہے ہو لائید کو ساتھ لانے کا تو یہی مطلب نکلتا ہے لیکن یاد رکھو میں تمہیں اپنی جائیداد میں سے کچھ بھی نہیں دوں گا کچی نہیں مطلب کچھ نہیں۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر بیٹے کے مقابل آ کھڑے ہوئے تھے سب کا صدمے سے برا حال تھا کہ آخر وہ جائیداد کے لیے صبحِ صبح آیا تھا۔۔۔

"مرتضیٰ ٹھیک کہہ رہا ہے جائیداد سے ہم تمہیں آگ کر چکے ہیں اگر تو قانونی سہارا لے کر اپنے حصّے کا مطالبہ کرنے آئے ہو تو بہت بڑی غلطی پر ہو جب تک وہ لڑکی تمہاری زندگی میں ہے ہم تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے مطلب کچھ بھی نہیں۔۔۔" شمس خان نے اپنے بیٹے کی ہاں میں ہاں ملائی تھی

جبکہ ارسام میر نے تاسف سے ان لوگوں کو دیکھا تھا جو اصل بات تو زرانیل خان کو کرنے ہی نہیں دے رہے تھے۔

"بابا دادا جان مُجھے اس جائیداد میں سے کچھ بھی نہیں چاہیے کچھ بھی نہیں وہ تو اچھا ہوا کہ میں اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے چلا گیا ورنہ جو منہا تائی کے ساتھ ہوا اگر وہ میری بیوی کے ساتھ ہوتا میں پوری حویلی کو آگ لگا دیتا۔۔۔" وہ چلایا تھا یہ سب بولتے اس کی آنکھوں سے شعلے سے لپکے تھے کیسے وہ بول رہا تھا یہ بس وہی جانتا تھا منہا کا زکر کرتے آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے اب اسے سب سمجھ آچکا تھا تعزیز خان کیوں حویلی والوں سے نفرت کرتا تھا۔۔۔۔

منہا کے زکر پر سب بڑوں کا سر اٹھا تھا بھلا یہاں منہا کا کیا ذکر تھا جبکہ اس کے نام کے آگے تائی لگانے پر فرحین بیگم بس بیٹے کو گھور کر رہ گئی تھیں

جس عورت کے نام سے بھی انہیں نفرت تھی بیٹا اس سے عورت رشتے بنائے پھر رہا تھا۔

"زرانیل خان بات کو گھومانے کی ضرورت نہیں ہے جو کہنا ہے صاف کہو اور یہ منہا کا کیا زکر ایسے سب کے درمیان میں اور اگر یہ تمہارے ساتھ جائیداد کے لئے نہیں آیا ہے تو پھر یہ یہاں کیوں ہے۔۔۔" شمس خان کو ایسے کسی غیر کے سامنے اپنے پرسنل معاملات پر بات کرنا بالکل بھی مناسب نہیں لگا تھا سو وہ پوتے سے صاف لفظوں میں کہہ گئے تھے۔

ارسام میر کی نظروں سے ان کے لہجے کی کرواہٹ مخفی نہیں رہی تھی شاید اس کی آمد انہیں ناگوار گزری تھی وہ یہ ہی محسوس کر سکا تھا کیونکہ وہ جس طرح بات کر رہے تھے اس حساب سے تو یہ سب کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

"یہ لائیر ہے عباد صاحب کی طرف سے۔۔۔"اب کی نظریں ضرغام خان کے چہرے پر گاڑی تھیں جس کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا عباد صآحب کے زکر پر۔

"کیا وہ انسان ہمارے جوان بیٹے کا قتل کر کے آزاد گھوم رہا ہے اور اب اس نے وکیل کیوں بھیجا ہے خوُد سامنے نہیں آسکتا ہے توجہ یہ دن دیکھنا ہی باقی تھا اسی وجہ سے کہتے تھے ہم اسے ان لوگوں سے دوستی نہ ہی کرو تو بہتر ہے کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"یہ لفظ بی بی جان نے بولے تھے۔

"آپ کے جوان کی مجرم آرام سے گھوم رہی ہیں۔۔۔!!!"اس نے کی پر زور دیا تھا لیکن اس وقت سب لوگ تو عباد صاحب کے زکر پر بھڑک چکے تھے کون اس کی بات پر دھیان دیتا۔

"وہ انسان اپنی بیٹی کو ونی کر چکا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قاتل وہ تھا یا اگر وہ قاتل نہیں بھی تھا تو قتل میں کہیں نہ کہیں اس کا ہاتھ ضرور تھا ورنہ وہ خود کے لیے لڑتا اگر وہ مجرم نہیں تھا تو کیوں اپنی بیٹی کو نکاح میں دے کر وہ خود بری الزمہ ہو گیا یہ چیز اس کے مجرم ہونے کے لیے کافی ہے اور تم پر تاسف ہے زرانیل خان تم اس کے وکیل کو لے کر صبح صبح حویلی آ پہنچے کیا اب وہ ہم پر کیس کرنا چاہتا ہے مگر کس سلسلے میں زرا پتہ تو چلے ہمیں بھی۔۔۔!!!" ضرغام خان غصے سے بھڑکتا ہوا زرانیل خان کے مقابل آیا تھا عباد کا نام سن کر ہی اس کا غصہ آؤٹ آف کنٹرول ہوا تھا جبکہ حرمین بیگم کے لیے اب یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بچی تھی کہ زرانیل خان کے پاس ضرور ان کے خلاف کوئی ثبوت ہے ورنہ وہ اتنی بڑی بات ایسے ہی نہیں کرتا پچھلی بار اس کے پاس رپورٹ تھی اور اب کی بار وہ اس وکیل کو ساتھ

لے آیا تھا اگر ان کے پاس کچھ ایسا ویسا ہوا تو وہ کیا کریں گی اس وقت وہ بیمار ہونے کا ناٹک نہیں کر سکتی تھیں اگر ایسا کرتی تو سب لوگوں کا دھیان ان کی طرف ہو جاتا اور سب لوگ یہی سمجھتے کہ وہ جان بوجھ کر یہ سب کر رہی ہیں انہیں کچھ اور کرنا تھا لیکن کیا۔۔۔۔

فرحین ان کی طرف توجہ نہیں دے رہی تھیں بی بی جان کی وجہ سے اور وہ خود کچھ کرنے کا سوچ رہی تھیں لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں وہ اس وقت سچویشن خراب ہی ہوتی جا رہی تھی اس وقت اور ضرغام خان کا غصہ دیکھ کر ان کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔۔

"ارشک بھابھی کے سامنے بات ہو گی آخر انہوں نے اس جھوٹے الزام کے بدلے بہت کچھ سہا ہے اب وقتِ آ چکا ہے کہ ساری سچائی سے پردہ اٹھا دیا جائے تاکہ سب لوگ جان سکیں کہ اصلی قاتل ہے کون۔۔۔؟؟؟"وہ

تحمل سے بات کر رہا تھا کیونکہ وہ بھی اگر ضرغام خان کی طرح غصہ کرتا تو بات خراب ہوتی جو وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسا ہو سو نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"ارشک" کے نام پر ضرغام خان کے لب پھڑ پھڑائے تھے وہ کیسے بھول گیا تھا کہ وہ اس کا پوچھنے ہی نیچے آیا تھا۔

لیکن یہاں یہ نیا مسلہ ارشک کو پھر بھی نظر انداز نہیں کر سکا تھا وہ صبح صبح کہاں جا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔باقی سب کے لیے ارشک اہم نہیں تھی اس کا ہونا نہ ہونا ان سب کے لیے ایک جیسا تھا لیکن ضرغام خان۔۔۔۔!!!

اس کے لیے ارشک اب اہم تھی وہ جانتا تھا کہ وہ حویلی کے اندر ہی ہو گی کیونکہ حویلی کا گیٹ کراس کرنا مشکل تھا سو وہ مطمئن ہوتے اب زرانیل خان کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

"ارشک یہاں نہیں آئے گی تم بس جو بات کرنی ہے وہ کرو اور اسے لے کر جاؤ یہاں سے مجھے پہلے پتہ ہو تا کہ ایسی کوئی بات ہے تو میں تم سے بات ہی نہیں کرتا زرانیل خان۔۔۔!!!"ضرغام خان غصے سے بولا تھا جو باتیں زرانیل خان کر رہا تھا وہ ضرغام خان کو غصہ دلا رہی تھیں اور اس کا یہ غصہ کتنا خطرناک ہو تا تھا یہ سب لوگ جانتے تھے۔۔

"آپ اب تک خاموش کیوں ہیں۔۔؟؟!"وہ پھر سے حرمین بیگم سے مخاطب ہوا تھا جن کے چہرے پر پریشانی بس اسے نظر آرہی تھی کسی اور کو کیوں نظر نہیں آرہی تھی۔

"زرانیل بس بہت ہوا کیوں بار بار ان کو درمیان میں لا رہے ہو تم ان کا اس سب سے کیا تعلق تمہیں جو بات کرنی ہے وہ کرو ورنہ یہاں سے جا سکتے ہو۔۔۔۔!!!" وہ انگلی کے اشارے سے بولا تھا ایک تو وہ پہلے ہی ارشک کی وجہ سے سلگ رہا تھا اوُر اب زرانیل خان کی باتیں وہ کیوں درمیان میں بار بار حرمین بیگم کو لا رہا تھا یہ بات ضرغام خان کے طیش میں اضافہ کر رہی تھی اپنی ماں کو وجہ موضوع بنتے دیکھ کر اس کا پارہ چڑھا تھا اوُر زرانیل خان تاسف سے ضرغام خان کو دیکھ رہا تھا کہ جو بات وہ بتانے جا رہا تھا اس پر زرانیل خان شاید ہی یقین کرتا لیکن یہ اچھا تھا کہ اس کے پاس پروف تھا ورنہ یہ سب لوگ تو اس کی گردن کو آتے۔

اس نے ایک نگاہ حرمین بیگم پر ڈالی تھی واضع کچھ جتاتی ہوئی لیکن انہوں نے پلکیں تک نہیں جھپکائی تھیں وہ کچھ نہیں بتانے والی تھیں اب زرانیل خان کو خوُد ہی سب کو سب کچھ بتانا تھا۔

اس نے ایک سانس بھرا اوُر ایک نظر ارسام میر پر ڈالی جو جب سے آیا تھا خاموشی سے ایک جگہ کھڑا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا اس کی خاموشی اسے چبھی تھی شاید وہ اس کی وجہ سے سب کا لحاظ کرتے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے اب پھر سچ سننے کے لیے تیار ہو جاؤ وہ سچ جو برسوں پرانا ہے جو کہیں سالوں سے دبایا گیا لیکن اب مزید نہیں۔۔۔..."

"ایک منٹ بابا کے قتل کو محض دو مہینوں کا عرصہ ہوا ہے تو برسوں کیسے لگ گئے زرانیل کیوں تم ہم سب کو پریشان کر رہے ہو اپنی باتوں سے خوُد بھی

الجھ رہے ہو اور ہمیں بھی الجھا رہے ہو آخر اصل بات بتاؤ بس اور نہیں اب۔۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان کے لمبے چوڑے قصے ماضی کا سن کر وہ پریشانی سے دانت پیستے ہوئے بولا تھا جبکہ زرانیل خان نے ضرغام خان کو گھورا تھا جو اسے بار بار درمیان میں کاٹ رہا تھا اور کہہ خود رہا تھا کہ بات جلدی ختم کرو۔۔۔۔!!!

"جب تک ماضی کلئیر نہیں ہو گا حال کی سمجھ کیسے آئے گی جب تک یہ پتہ نہیں چلے گا کہ قاتل کی اصل دشمنی تھی کس سے اور کون اس دشمنی کی بھینٹ چڑھا تب تک اصل قاتل کا پتہ نہیں چلے گا۔۔۔۔۔اور اب تک خاموشی سے مُجھے سنو گئ اگر درمیان میں بولے تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!"واضح انداز میں وہ انگلی اٹھا کر ضرغام خان سے بولا تو وہ شدید طیش میں آیا تھا۔۔۔

اب ضرغام خان کی بس ہوئی تھی وہ پچھلے ایک گھنٹے سے ان لوگوں کو کچھ کہہ رہا تھا لیکن سر پیر اس کی باتوں کا کوئی نہیں تھا۔

"تم اب اصل بتاؤ۔۔۔!!!" وہ مٹھیاں بھینچ چکا تھا کہ آگر اب وہ مزید خاموش رہا تو وہ وہاں سے ناشتہ کرنے چلا جائے گا۔۔۔

"اصل بات یہ ہے کہ قاتل ہمارے سامنے موجود ہے۔۔۔" وہ اب سوچ سمجھ کر ضرغام خان کے آگے آتے بولا تھا جبکہ قاتل سامنے ہے سن کر ضرغام خان کی آنکھوں میں واضح حیرتِ ابھری تھی یہاں تو وہ لوگ خود تھے بھلا قاتل کدھر تھا وہ جھنجھایا تھا آخر یہ زرانیل خان کیوں پہیلیاں بجھوا رہا تھا۔

.....

عالمیار خان کی صبحِ آنکھ کھلی تو آرمینا آٹھ چکی تھی لیکن بستر سے غائب تھی وہ اپنے بازو کو حرکت دینے لگا تھوڑا درد تو ہوا تھا لیکن یہ ضروری تھا کیونکہ اسے ابھی تھوڑی دیر تک نکلنا تھا ایک بہت ہی ضروری کام کے لیے اور ایسے میں اس کا خود سے اٹھ کر تیار ہونا ضروری تھا وہ اٹھا بازو میں درد ہوا تو وہ کرایا تھا لیکن پھر برداشت کرتے وہ اٹھ کر باتھ روم کی طرف جانے لگا تھا لیکن اسی وقت آرمینا باتھ روم سے ٹاؤل میں ملبوس باہر نکلی تھی اس نے ٹاؤل کو اچھے سے خود کے گرد لپیٹا ہوا تھا لیکن اس کی ٹانگیں کافی حد تک برہنہ تھی جن پر پانی کے قطرے تھے اوہر گردن کی صورت حال بھی کچھ ایسی ہی تھی سو وہ ایک مٹھیاں بھینچ کر کنٹرول کرنے لگا تھا بہت مشکل تھا اس کے حسین سراپے سے نظریں چرانا ایک پل کے لیے وہ بھول گیا تھا کہ ان کے درمیان کیسی سرد جنگ چل رہی تھی کیسے وہ ایک دوسرے کے سامنے لڑتے تھے۔

وہ بے خودی کی کیفیت میں چلتا ہوا آرمینا کے قریب آیا تھا جس کے بالوں سے پانی کے قطرے گرتے اس کی گردن سے نیچے اس کے ٹاؤل میں جذب ہو رہے تھے صاف دودھیا گردن پر وہ گردن عالمیار خان کو شبنم لگے تھے اسنے جھکتے وہ قطرے نرمی سے اپنے لبوں سے چنے تھے پیاسے لب تھے وہ اوپر آتے اسے سوچنے کا موقع دیئے بغیر اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا نرم گرم لمس اس کے لب بھیگے سے تھے۔

شاید شاور کی وجہ سے وہ اس کی کمر میں ہاتھ نہیں ڈال سکا تھا لیکن اس کے لبوں پر اس کی شدت بڑھتی جا رہی تھی وہ پوری شدت ان نازک لبوں پر دکھاتے ہوئے ان کے لمس سے خوُد کو سیر اب کر رہا تھا آرمینا مشکل سے اپنے پیروں کے سہارے کھڑی تھی ورنہ اس کی بڑھتی شدت پر لگ تو ایسا رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے زمین بوس ہو جائے گی۔

اس نے نجانے کیوں گرنے سے بچنے کے لیے عالمیار خان کی گردن میں بازو ڈالے تھے وہ اس کے قریب ہوئی تھی نجانے کن لمحات کے اثر میں وہ دونوں تھے جو ایک دوسرے سے دور ہونے کے بجائے وہ ایک دوسرے کے قریب ہوئے تھے حالانکہ ان کے درمیان ایسا نارمل ریلیشن شپ نہیں تھا۔۔۔۔

عالمیار خان اس کے قریب آنے پر مزید پھیلا تھا اور اس کے لبوں کو اور شدت سے چومنے لگا تھا کہ آرمینا کی سانسیں پھولنے لگی تھی اس کے وجود سے اٹھتی مہک عالمیار خان کے حواسوں پر سوار ہوئی تھی اس کے بالوں میں ایک ہاتھ جو صیح تھا اسے نرمی سے پھیرتے ہوئے وہ اس کے بالوں کی نرمیوں کو محسوس کرتے اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے پیچھے ہوتے اسے سب یاد آیا تھا کیسے وہ اس کے قریب جاتے اتنا نارمل رہا حالانکہ اتنے دنوں سے وہ جب جب اس کے قریب گیا اس کا انداز جنونیت لیے ہوئے تھا لمس میں شدت ہوتی تھی یہ پہلی بار تھا جو وہ اتنی نرمی سے اس کے لبوں پر لمس چھوڑتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

وہ ابھی تک اسی بیلو شرٹ میں ملبوس تھا جو اسے کل آرمینا نے پہنائی تھی اب اسے چینج کرنا تھا لیکن کیسے کرتا یہ اس کے مشکل تھا پر وہ ایک نظر وہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا تھا اس کے جاتے ہی آرمینا تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھسی تھی اپنی حالتِ یاد آئی تو وہ خوُد کو ہزار بار کوسا تھا اس نے یہ ایسی بے اختیاری اس سے پہلی بار ہوئی تھی پہلی بار وہ اس کے اتنے قریب گئی تھی اس کے لمس پر خاموشی سے خود کو اس کے حوالے کر گئی تھی لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟

یہ سوال من میں مچل رہا تھا لیکن پھر اس نے جلدی سے ڈریس تبدیل کیا تھا اور وہ سکائے بلیو کلر کی شرٹ میں ملبوس تھی نیچے پاجامہ تھا جو بھی بلیو کلر کا ہی تھا وہ چینج کرتی اپنے گیلے بال کمر پر چھوڑتے ہی باہر آئی تھی۔۔۔۔

ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے جلدی سے بالوں کو خشک کرتے ان میں برش کیا تھا تب تک عالمیار خان ڈریسنگ روم میں جا چکا تھا اس کو کافی ٹائم لگا تھا ڈریس چینج کرنے میں لیکن شرٹ کے بٹن وہ بند نہیں کر سکا تھا۔۔۔

سو ایسے ہی باہر نکل آیا تھا اس نے بلیو جینز پر ہاف وائٹ کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی جس کے بٹن وہ بند نہیں کر پایا تھا۔

آرمینا کے پیچھے کھڑے ہوتے اس نے اپنے بالوں میں ایک ہاتھ سے برش کیا تھا اس کی جیکٹ اس نے بیڈ پر رکھی ہوئی تھی۔

وہ آرمینا سے کہہ نہیں رہا تھا کہ وہ اس کے بٹن بند کر دے لیکن آرمینا سمجھ گئی تھی اگر وہ بیمار نہ ہوتا تو شاید وہ کبھی اس کی ہیلپ نہیں کرتی لیکن اس وقت وہ جس حالت میں تھا وہ خود کو روک نہیں سکی تھی وہ تو پہلے والی حرکت پر شرمندہ تھی اور اسی شرمندگی کا اثر کم کرنے کے لیے وہ اس کے قریب آتی اس کی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی تھی ہاتھوں کی لرزش واضع تھی وہ نیچے سے تو بٹن بند کر چکی تھی لیکن اوپر آتے اس کی پلکی کی باڑ اس کے عارض پر گری تھی وہ بلش کر رہی تھی عالمیار خان لب دبائے اسے دیکھنے لگا تھا نجانے کیوں یہ منظر اسے اچھا لگا تھا۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے اس کی شرٹ کے ساتے بٹن بند کرتی ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی لیکن برا ہوا جو اس کا ہاتھ عالمیار خان کے زخمی بازو سے ٹچ ہو گیا اور وہ پیچھے ہوا تھا شاید اس کے عین زخم پر اس کا ہاتھ لگا تھا آرمینا نے بے اختیار پیچھے دیکھا تھا وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ شاید وہ سمجھے گا آرمینا نے جان بوجھ کر یہ حرکت کی ہے وہ خفت کا شکار ہوئی تھی عالمیار خان کے چہرے پر درد کے اثرات تھے نجانے کیوں اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ اسے کیوں اسے تکلیف میں دیکھ کر اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اکثر اسے اپنی باتوں سے اس سے کہیں زیادہ ہرٹ کرتی تھی لیکن تب اسے احساس نہیں ہوتا تھا تو اب کیوں۔۔۔۔شاید وہ اس کی جسمانی چوٹ کا

خیال کر رہی تھی لیکن جو چوٹ اس کی باتوں کی وجہ سے عالمیار کے دل پر لگی اس کا کیا۔۔۔

انسان کو دوسروں کی ظاہری چوٹیں تو آسانی سے نظر آجاتی ہیں لیکن جو تکلیف وہ اپنے لفظوں سے اپنے رویے سے اگلے انسان کو دیتا ہے کاش کہ وہ بھی انسان کو نظر آجائے تو سب کچھ شاید اتنا غلط نہ ہو جتنا ہوتا ہے۔۔۔۔

"آئی ایم سوری یہ بس کیسے لگ گیا مجھے پتہ نہیں چلا سوری۔۔۔" وہ شائد اس وقت کسی اور ہی یہاں میں تھی یا شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی جو ایسی باتیں کر رہی تھی وہ پہلی بار عالمیار خان سے سوری کر رہی تھی وہ تلخا سا مسکرایا تھا جانتا تھا وہ کیوں کر رہی تھی سوری۔

"میں نے یہ کہا کہ تم نے جان بوجھ کر میرے زخم پر ہاتھ مارا یا پھر میں نے یہ کہا کہ مجھے تمہارے ہاتھ لگنے کی وجہ سے درد ہوا۔۔۔؟؟؟" عالمیار خان کا انداز سوالیہ سا تھا آرمینا کو مذید شرمندگی نے آن گھیرا تھا لیکن وہ اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہاں سے جانے لگی تھی پر عالمیار خان نے اس کا بازو جکڑا کر اسے جانے سے روکا تھا۔

وی حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن کیا اس کا پورا جسم جیسے اس وقت سماعت بنا ہوا تھا وہ کیا کہنے والا تھا یہ سننے کے لیے۔۔۔۔

"یہ پہنا دو اگر تمہیں زحمت نہ ہو تو لیٹ ہو رہا ہوں پہلے ہی اتنی دیر ہو چکی ہے ابھی اور کام کرنے ہیں مُجھے۔۔۔۔۔" اس کی آواز سن کر آرمینا نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا وہ کیا سوچ رہی تھی اور عالمیار بولا بھی تو کیا بولا کہ وہ کچھ سوچنے سے قاصر تھی۔

لیکن اس نے حلق تر کرتے بیڈ پر پڑی اس کی جیکٹ اٹھائی اور احتیاط سے اسکو پہنائی کہ اسے درد نہ ہو پہلے بھی وہ انجانے میں وہ اس کا زخم ہلا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

جیکٹ جب وہ پہنا چکی تو عالمیار خان کو کچھ یاد آیا اس نے فون چیک کیا تو میسج آ چکا تھا ناشتے میں ویسے بھی کچھ نہیں بنا ہوا تھا سو وہ اپنا والٹ اٹھا کر پوکیٹ میں رکھتے ہوئے باہر نکلا تھا لینے اسے اس کے دوست نے آنا تھا کیونکہ وہ فحال ڈرائیونگ نہیں کر سکتا تھا لیکن آرمینا کو دیکھتے وہ کچھ سوچتے اس کے لیے ناشتہ اوڈر کر چکا تھا جو ایک گھنٹے تک اسے مل جانا تھا وہ فلیٹ سے نکل آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔باہر پارکینگ ایریا میں اس کا دوست اس کے انتظارِ میں تھا آج ان کے لیے خاصا اہم دن تھا جو کام ادھورا تھا اسے آج ان لوگوں نے مکمل کرنا تھا۔

"اب کیسا ہے بازو۔۔۔؟؟؟" وہ گاڑی میں بیٹھا تو اس کے ساتھ بیٹھتے اس کے دوست نے پوچھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

"ہمم اب ٹھیک ہوں چلو لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔" وہ بولا تو اس کے دوست نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

پیچھے اس کے جاتے ہی آرمینا باہر آئی تھی لاونج میں وہ بیمار تھا اسے زخم لگا ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی چلا گیا تھا۔۔۔

نجانے کیوں اسے جاتے دیکھ کر آرمینا کا ایک پل کے لیے دل چاہا وہ اسے روک لے جیسے دل بے چین ہوا تھا نجانے کیوں کچھ غلط ہونے کا گمان ہو رہا تھا اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے خود کو ریلیکس کیا تھا وہ ایسے ہی لاونج میں

بیٹھی رہی تھی جب ڈود نوک ہوا اس نے کھانا دیکھا لیکن اوڈر کس نے کیا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

کھانا اسے پکڑا کر ڈالیوری مین واپس چلا گیا تھا اوٗر آرمینا نے پارسل سے نیم دیکھا تو عالمیار خان کا تھا مطلب وہ جاتے ہوئے اس کے اوڈر دے گیا تھا وہ کھانا کچن میں رکھتے ہوئے واپس لاونج میں آئی تھی اس کا کچھ کھانے کا دل نہیں کر رہا تھا وہ خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھ رہتی تھیں۔۔۔

اپنی حالتِ وہ خوٗد سمجھ نہیں رہی تھی کہ آخر اسے ہوا کیا ہے وہ خاموشی سے پاؤں اوپر کر کے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اسے وہاں بیٹھے کتنا وقت ہوا اسے خود

نہیں پتہ تھا ہاں لیکن وہ عالمیار کی واپسی کی راہ دیکھ رہی تھی دل عجیب سے بے ہنگم انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 55

••••

"کون ہے قاتل یہاں تو ہم سب ہیں یہاں قاتل کیسے ہو سکتا ہے جو قاتل ہے وہ آزاد گھوم رہا ہے اوئر یہاں تم صبحِ صبحِ ہمیں گھومانے کے لیے آئے ہو زرانیل اب بس میں مزید برداشت نہیں کر سکتا ہوں ایل ریڈی میں پریشان ہوں اور تم۔۔۔۔"ضرغام خان اب زرانیل خان کے ڈرامے سے

تنگ آ گیا تھا جو پچھلے دو گھنٹوں سے ایک ہی بات کو لے کر بحث کر رہا تھا اب تو سب لوگوں کو یہ ٹائم ویسٹ لگ کر رہا تھا۔

"قاتل ہمارے اپنوں میں سے ہے وہ قاتل تو آج تک اپنے کی پیٹھ پر وار کرتا رہا وہ قاتل جس نے کسی معصوم لڑکی کی زندگی برباد کی وہ قاتل جس کا سچ جب تایا سائیں کو پتہ چلا تو انہوں نے زہر دے کر ان کا کام تمام کر دیا۔۔۔"چلتا چلتا وہ عین اپنی خالہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا جن کی حالتِ ان کے چہرے کی گھبراہٹ بہت کچھ واضح کر رہی تھی۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم زرانیل خان۔۔۔!!!"اب تو شمس خان کو بھی لگنے لگا تھا کہ زرانیل خان ضرور قاتل کا پتہ چلا چکا ہے تبھی وہ سب کے سامنے اتنے دعوے سے کہہ رہا ہے لیکن قاتل تھا کون۔۔؟؟

"داداجان سب بتاتا ہوں میں بلکہ آپ لوگ خوُد ہی دیکھ لیں سب لوگ اپنی آنکھوں سے جو اس دن ہوا۔۔۔"اس نے اپنی جیب سے یو ایس بی نکالی تھی اس یو ایس بی میں کیا تھا کوئی نہیں جانتا تھا سوائے ایک شخص کے۔۔۔

"کیا ہے اس میں۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان نے زرانیل سے وہ یو ایس بی لینی چاہی تھی لیکن زرانیل خان نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا اوُر وہ یو ایس بی اس نے حرمین بیگم کے سامنے کی تھی سب کی نظریں اب پھر سے حرمین بیگم کی طرف اٹھی تھیں جو پسینے سے بھیگی ہوئی تھیں۔

"یہ تم لگاوَ ایل سی ڈی میں سب کو پتہ چل جائے گا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔۔۔"ضرغام خان ایل سی ڈی آون بھی کر چکا تھا اور زرانیل کو اشارہ کیا کہ وہ اس یو ایس بی کو اوپن کرے۔

حرمین بیگم دل ہی دل میں کچھ ہو جانے کی دعا کر رہی تھیں کچھ ایسا جو یہ سب کچھ بند ہو جائے۔

"آپی پلیز تھورا ریلکس ہو جائے آپ کی شکل سے واضح نظر آ رہا ہے کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے اگر آپ نارمل رہیں گی تو کچھ نہیں ہو گا اس یو ایس بی میں کیا ہے میں یہ تو نہیں جانتی ہوں لیکن اتنا جانتی ہوں کہ زرانیل خان کو کچھ پتہ چل چکا ہے پر آپ تھوڑا نارمل رہیں۔۔۔"سب لوگوں کو دھیان جیسے ہی ایل سی ڈی کی طرف گیا فرحین بیگم حرمین بیگم کے قریب ہوتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ بمشکل سر ہلا سکی تھی۔

"تمہارا بیٹا ہے تم کچھ کرو ایسا کہ یہ ویڈیو پلے نہ ہو مجھے ڈر لگ رہا ہے حرمین پہلے ضرغام خان کا انداز اور اب یہ سب کچھ مُجھے لگتا ہے جیسے کچھ برا ہونے

والے ہے ہمارے ساتھ۔۔۔" وہ اپنے چہرے سے بار بار پسینے کو صاف کر رہی تھیں۔

ایل سی ڈی آون ہو چکی تھی اور زرانیل خان وہ یو ایس بی لے کر ایل سی ڈی پلیئر کے قریب گیا تھا سب لوگ اضطراب کی کیفیت میں مبتلا تھے جب کہ بی بی جان کی نظریں زرانیل خان کے ساتھ کھڑے لڑکے پر تھیں۔

زرانیل خان نے یو ایس بی جیسے ہی اٹیچ کی اس کے اٹیچ کرتے ہی لائٹ چلی گئی تھی اور ایل سی ڈی آف ہو گئی یہاں اس بات پر سب لوگ پریشان ہوئے تھے وہیں حرمین بیگم کو اٹکا سانس بحال ہوا تھا۔

زرانیل خان نے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا ایسے اچانک لائٹ کیسے بند ہو سکتی تھی وہ پریشان ہوا لیکن اپنے ساتھ لائی فائل میں سے اس نے کچھ پیپرز نکال کر

ضرغام خان کے سامنے رکھے تھے جن میں کچھ ایسا تھا کہ جیسے جیسے ضرغام خان پڑھتا گیا اس کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہو رہا تھا سبز رگیں اُبھرتے واضح ہوئی تھی اور لب اس نے بھینچ لیے تھے۔

وہ پیپیر زدور پھینکتے ضرغام خان زرانیل خان کی یونیفارم کی شرٹ کا گریبان پکڑ چکا تھا۔

"تم تم ہوتے کون ہو ان کے اریسٹ وارنٹ لے کر آنے والے ایسا سوچا بھی کیسے تم نے کہ یہ تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے شائد تم ان پر بابا کے قتل کا الزام لگا رہے ہو۔۔۔" وہ اس پر چیخا تھا سب لوگوں نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا زرانیل خان کی بات پر سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ حرمین بیگم کو ارتضیٰ خان کے قتل کے الزام میں اریسٹ کرنے آیا تھا یعنی وہ تمام لحاظ بھول چکا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے ضرغام خان تم ہوش میں تو ہو زرانیل یہ کیا ڈرامہ ہے حرمین کا شوہر تھا وہ کیوں زہر دے گی اسے۔۔۔" شمس خان بھی حرمین بیگم کی حمائت میں بولے تھے ماحول ایک دم سے سنگین ہو چکا تھا باقی سب کا تو جو حال تھا سو تھا لیکن حرمین بیگم وہ صدمے میں چلی گئی تھیں جیسے ایسے سب کو سچ پتہ چلے گا ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اور اَبھی تو سب جھٹلا رہے تھے لیکن یہ دعوہ اگر زرانیل خان کر رہا تھا تو یقیناً اس کے پاس کوئی ثبوت بھی ہو گا کیا اس یو ایس بی میں بھی ایسا ہی کچھ تھا۔

"بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں زرانیل آپی ایسا کیونکر کریں گی اور تم یہ رشتے میں تمہاری کچھ لگتی ہیں اس بات کا ہی لحاظ کر لیتے تم یہ سب کرنے سے پہلے۔۔۔" فرحین بیگم سے مذید برداشت نہیں ہوا تھا اپنی کی یہ حالت دیکھ کر وہ ان کے حق میں بولنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔

"آپ بھی تو ان کے ساتھ شامل رہی ہیں آپ نے ایسا کیوں کیا آپ کی کیا دشمنی تھی ان سے جو ان کے قتل میں آپ برابر کی شریک تھیں۔۔۔!!!" وہ اپنی ماں کے سامنے سوال کر رہا تھا۔

فرحین بیگم کی حالت حرمین بیگم سے بھی بری ہوئی تھی وہ پیچھے کو لڑکھڑائی تھی زرانیل خان نے تیزی سے ان کو اپنے حصار میں لیا تھا وہ جیسی بھی تھیں ماں تھیں کیسے انہیں کچھ ہونے دے سکتا تھا وہ پوری طرح پسینے میں بھیگ گئی تھی ان کی حالت دیکھتے زرانیل خان نے انہیں پیچھے صوفے پر بیٹھایا تھا وہ تو حرمین بیگم کے بارے میں بات کرنے آئی تھیں لیکن یہاں تو ان کے اپنے ساتھ ہی یہ سب ہو گیا اپنے بیٹے کی نگاہوں میں خود کے لیے نفرت وہ دیکھ نہیں سکی تھیں اپنی آنکھوں میں سختی سے میچ چکی تھیں لیکن ضرغام خان خاموش نہیں رہا تھا وہ زرانیل خان کو اس گھٹیا الزام پر دو چار لگا ہی دیتا

جب لائٹ آنے پر ایل سی ڈی آون ہو گئی تھی یو ایس بی پہلے سے ہی اس میں اٹیچ تھی سو ایل سی ڈی آون ہوتے ہی ضرغام خان نے خود ریموٹ کنٹرول اٹھاتے اس کی سیٹنگ بدلی تھی۔

شمس خان ارتضیٰ خان بی بی جان زرانیل خان اور ضرغام خان کے ساتھ ساتھ ارسام میر کی نظریں بھی سکرین کی جانب تھیں اگر نہیں تھیں تو وہ بس فرحین بیگم اور حرمین بیگم کی نہیں تھی شرمین بیگم جو خاموشی سے سب کی باتیں سنے جا رہی تھیں ان کی نظریں اپنی بہنوں سے ہوتی ایل سی ڈی پر تھیں۔

ضرغام خان نے جیسے ہی یو ایس بی اوپن کی زرانیل خان فرحین بیگم کو چھوڑ کر اس کے قریب آیا تھا اور یو ایس بی کے چلتے سب کی نظریں اسی پر تھیں پہلا پارٹ تھا جس میں ارتضیٰ خان کو حرمین بیگم دودھ دے رہی تھیں اور

اگلے پل وہ دودھ کا گلاس لبوں سے لگا رہے تھے پاس کھڑی حرمین بیگم مسکرا رہی تھی آگے کی ویڈیو میں وہ اپنے سینے کو مسل رہے تھے صاف پتہ چل رہا تھا کہ یہ سب اس دودھ کی وجہ سے ہو رہا تھا ان کے ساتھ۔

سب کے چہروں پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا پھر ویڈیو میں وہ پارٹ دکھایا گیا جس میں ارتضیٰ خان نے عباد صاحب کو کال کی تھی اور انہیں ملنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔

سب لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بچی تھی زرانیل خان جو کہہ رہا تھا وہ سچ کہہ رہا تھا یہ سب حرمین بیگم نے ہی کیا ہوا تھا انہوں نے دودھ میں کچھ ایسا ملایا ہوا تھا جس کی وجہ سے ارتضیٰ خان کی ڈیتھ ہوئی سب سے پہلے بی بی جان ہوش میں آئی تھیں انہوں نے

ارشک کو پہلے دن تھپڑ رسید کیا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کی قاتل کی بیٹی تھی لیکن وہ معصوم تو بے قصور تھی۔

اور اب جب اصلی مجرم سامنے تھا تو وہ کیسے چھوڑ دیتی انہیں جس نے ان کے جوان بیٹے کو زہر دیا لیکن انہوں نے ایسا کیا کیوں یہ سوال سب کے ذہنوں میں چل رہا تھا۔

"یہ جھوٹ ہے یہ میں نہیں۔۔۔؟!!" کمزور سی کوشش کی تھی انہوں نے خود کا دفاع کرنے کی لیکن جانتی تھی اس کا کوئی فایدہ نہیں تھا سب کے سامنے سچ تھا پر جو چیزیں انہیں سب سے زیادہ پریشان کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ آخر زرانیل خان کو یہ ویڈیو کہاں سے ملی۔۔۔۔

"امی۔۔۔۔۔"ضرغام خان کے عنابی لبوں سے بس یہ ایک لفظ نکلا تھا سب سے زیادہ خراب حالت اس وجہ ضرغام خان کی تھی جس انسان سے اس نے آج تک سب سے زیادہ محبت کی وہ اس کے باپ کی قاتل نکلی اور جس سے نفرت۔۔۔

اس کو بے ساختہ ارشک کا خیال آیا تھا۔

"صاحب آپ کا ناشتہ لگادوں۔۔۔؟؟؟"وہ کچھ سوچتا یا بولتا اس سے پہلے ہی ملازمہ جو ضرغام خان کے لیے کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی وہ صورت حال سے بے خبر وہاں چلی آئی تھی ویسے تو سرادر ضرغام خان کے ناشتے کی زمہ داری ارشک کی تھی لیکن وہ آج صبح سے نیچے نہیں آئی تو وہ ہی اس کے لیے ناشتہ بنا چکی تھی۔

یہاں اتنی گھمبیر صورتحال تھی وہ کیسے کچھ کھا سکتا تھا سو فٹ سے انکارِ کر دیا لیکن ارشک کی غیر موجودگی اسے پریشان کر رہی تھی کہاں تھی وہ۔

اس کے انکارِ پر ملازمہ واپس چلی گئی تھی۔

ارسام میر کو وہاں اپنا آپ بے معنٰی لگا تھا زرانیل خان اسے ساتھ لایا وجہ سمجھ آتی تھی لیکن اب اس کو لگ رہا تھا کہ یہ ان کا فیملی میٹر تھا اسے واپس چلے جانا چاہیئے۔

"زرانیل آئی تھنگ ائی ہیو ٹو گو۔۔۔" وہ زرانیل خان کو دیکھتے بولا جو اپنی فیملی کی طرف دیکھتے ہوئے کسی سوچ میں گم تھا۔۔۔

زرانیل خان جو ارسام میر کو اپنے ساتھ کسی خاص مقصد کے لیے لایا تھا وہ کچھ سوچنے لگا لیکن پھر ضرغام خان کو دیکھ کر وہ سر ہلا گیا تھا ارشک نجانے

کہاں تھی اور اب جیسی صورتحال تھی وہ ارشک کو خود ہی سب کچھ بتانے کا سوچ رہا تھا۔

"اوکے۔۔۔" اس نے مختصر سا سر ہلایا اور ارسام میر اپنا کوٹ صحیح کرتا حال سے نکل گیا تھا اس کے نکلتے ہی شمس خان اور بی بی جان کا رخ حرمین بیگم کی طرف تھا ان کی محبتوں کا صلہ اس صورت میں ادا کیا حرمین نے ان کے بیٹے کی جان لے کر بی بی جان بنا سوچے سمجھے ایک زوردار تھپڑ ان کو مار چکی تھیں وہ جو پہلے ہی اس اچانک ہوئی افتاد پر خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھیں تھپڑ لگنے سے وہ پیچھے لڑکھڑائی تھیں۔۔

"بی بی جان۔۔۔" اس دن سے بچنے کے لیے ہی تو انہوں نے اس دن اپنے جان سے پیارے شوہر کو زہر دیا تھا کہ وہ ان کے بارے میں سب کچھ جان گئے تھے اور حرمین کو خوف محسوس ہوا کہ وہ کسی کو کچھ بتا ہی نہ دیں ان کے

آپس اور کوئی آپس نہیں تھا بہت مجبور ہو کر انہوں نے ارتضیٰ خان کے لیے وہ دودھ میں زہر ملایا تھا لیکن کیا ہوا آج وہ بھری محفل میں سب کے سامنے مجرم بنی کھڑی تھیں۔

ضرغام خان کی طرف وہ دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھیں اس کی نگاہوں میں خود کے لیے نفرت کیسے دیکھتی وہ ان آنکھوں میں ہمیشہ ان کے لیے احترام محبت پیار ہوتا تھا مگر اس وقت وہ خاموش تھا۔

"کیا بی بی جان کیوں کیا تم نے حرمین ایسا کیوں۔۔۔؟؟؟ کیوں ہمارے بیٹے کی جان لی تم نے وجہ بتاؤ ہمیں بس۔۔۔" وہ غصّے سے بولی تھیں حرمین بیگم آنکھیں میچ چکی تھیں۔

"یہ ایک اور راز ہے کہ انہوں نے تایا سائیں کی جان کیوں لی کیوں یہ ان کی قاتل بنی لیکن یہ اس دودھ کے گلاس کی ٹیسٹ رپورٹ جس میں ان کے فنگر پرنٹ صاف واضح ہو رہے ہیں آپ لوگوں کو اور تو کوئی ثبوت نہیں چاہیے ہو گا ان کے خلاف یا اور بھی دوں آپ لوگوں کو ان کے خلاف۔۔۔" وہ رپورٹ والی ضرغام خان کے ہاتھ میں پکڑا چکا تھا جو ایسے ایک جگہ شٹل کھڑا تھا وہ ایک پل کے لئے شرمندہ ہوا تھا یہ شرمندگی اپنی ماں کی وجہ سے تھی جو حرمین بیگم کے ہر کام میں ان کے ساتھ برابر کی شریک رہی تھیں۔

"بس یہ بتاؤ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔؟؟؟" رپورٹ کی طرف اس نے دیکھا نہیں تھا کیونکہ اب تو ویسے بھی یہ بات کلئیر ہو چکی تھی کہ یہ قتل

حرمین بیگم نے ہی کیا تھا لیکن اصل وجہ کیا تھی اس قتل کے پیچھے وہ سب لوگ جاننا چاہتے تھے۔

"تایا سائیں ان کی ساری سچائی جان چکے تھے اور انہیں یہ ڈر تھا کہ اگر انہوں نے کسی کو کچھ بتا دیا تو ان کا حویلی میں رہنا مشکل ہو جائے گا تبھی انہوں نے وہ قتل کیا کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ میں آپ نے یہ سب کچھ اس وجہ سے کیا نہ۔۔۔۔" وہ ان کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا جس پر حرمین بیگم نے اپنے بہتے آنسو بمشکل صاف کیے تھے۔

"کیسی سچائی زرانیل خان ہمیں سب کچھ بتاؤ۔۔۔۔" بی بی جان پوتے کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلا گیا تھا اب وقتِ آ گیا تھا کہ ماضی کی ساری سچائی سب کے سامنے آتی کسی کی بے گناہی کسی کا کردار صاف ہو جاتا اور سب لوگ حقیقت سے بھی واقف ہو جاتے۔

"انہوں نے منہا تائی کا ریپ کروایا تھا۔۔۔" یہ صرف چند لفظ تھے یا کوئی سیسہ پلائی دیوار جو سبکے سروں پر گری تھی حرمین بیگم کے آنسو لڑیوں کی صورت میں گالوں پر بہے تھے۔

سب یاد آرہا تھا جو کچھ وہ ماضی میں کر چکی تھیں وہ سب کچھ آنسو زور و شور سے بہے رہے تھے مگر افسوس کہ اب ان کے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں تھا۔

ضرغام خان نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا تعزیز خان کی ماں (منہا) صرف اتنا ہی جانتا تھا وہ اس کے بچپن میں ہی تعزیز خان کی ماں کی ڈیتھ ہو گئی تھی کیونکہ اس رات حویلی میں چور گھس آئے تھے جن لے ہاتھوں منہا کو منہاک قاتل ہوا تھا لیکن حقیقت کچھ اور تھی۔

"یہ سب تم کیسے جانتے ہو۔۔۔؟؟" شمس خان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر پوچھا تھا آخر اس سب کے بارے میں وہ جانتے تھے کہ اس رات جو ہوا لیکن انہیں ہر گز نہیں یہ خبر نہیں تھی کہ وہ سب کچھ حرمین بیگم نے کروایا ہو گا۔

"سب کچھ ریڈ کر چکا ہوں میں یہ نفرت اور کدرت میں انسانیت کے درجے سے بھی گر گئی تھی یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ جس کے ساتھ وہ یہ سب کچھ کروا رہی تھیں وہ بھی ایک عورت تھی۔!!!" وہ افسوس سے بولا تھا اب اسے کچھ کچھ سمجھ آ رہا تھا تعزیز خان کیوں حویلی والوں سے نفرت کرتا تھا یقیناوہ اس بارے میں کچھ جانتا تھا۔

"بھوپ یہ کیا سن رہے ہیں ہم۔۔۔۔؟؟؟" بی بی جان کو افسوس ہو رہا تھا کیا کچھ نہیں کیا تھا انہوں نے ارتضیٰ اور حرمین کے رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے

لیکن حرمین نے انہیں ان کی محبتوں کا یہ صلہ دیا کہ ان کے جوان بیٹے کو زہر دے مار دیا تھا۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئیں آخر آج بیٹے کی پھر سے جی بھر کر یاد آ رہی تھی۔

"مجھے نفرت تھی اس منہا سے جس کی وجہ سے ارتضیٰ کبھی میرے نہیں ہو سکے آپ لوگوں نے ان پر پریشر ڈال کر میری شادی تو ان سے کروا دی کہ لیکن ان کے ساتھ نبھا کیسے کیا میں نے یہ بس میں جانتی ہوں ان کو ہر چیز میں بس منہا اور تعزیز خان کی فکر ہوتی تھی مجھ سے بیٹا پیدا بھی ہوا لیکن میں پھر بھی ان کے دل میں وہ مقام حاصل نہیں کر سکی جو اس ایک عام سی لڑکی نے حاصلِ کیا۔۔۔ آپ خود بتائیں بی بی جان میں کیا کرتی مجھ سے نہیں

دیکھا گیا وہ سب کچھ اور پھر میں نے۔۔۔۔" وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی روک چکی تھیں۔

"ہمیں بس اس بات سے مطلب ہے کہ تم نے ہمارے بیٹے کو کیوں زہر دیا اس لڑکی سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہے شائد اس کی موت ایسے ہی لکھی ہوئی تھی لیکن میرے بیٹے کے ساتھ تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا حرمین کیوں۔۔۔۔" وہ حرمین کو جھنجھوڑ کر رکھ چکی تھیں وہ اب بھی سنگ دلی اور کدرت کا مظاہرہ کر رہی تھیں ایک عورت جس کے ساتھ اتنا بڑا ہوا اس سے افسوس نہیں تھا انہیں بس اپنے بیٹے کی موت کا دکھ کھائے جا رہا تھا۔

"واہ دادی جان واہ ایک عورت کے ساتھ اتنا سب کچھ ہوا اور آپ ہیں کہ اس بات سے لاتعلقی کا اظہار کر رہی ہیں وہ عورت آپ کی بہو تھی آپ کے

بیٹے کی بیوی آپ کے پوتے کی ماں۔۔۔"زرانیل خان افسوس سے بولا تھا باقی سب دم سادھ سے اسے سنے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ضرغام خان مزید نہیں سن سکا تھا کیسے سنتا اب اسے تعزیز کے بولے گئے فقرے قاتل تمہارے آس پاس ہی ہے کی سمجھ آئی تھی یعنی وہ شروع سے یہ سب کچھ جانتا تھا کہ اس کے ماں کے جو کچھ ہوا وہ حرمین بیگم نے کروایا تھا لیکن اگر وہ جانتا تھا تو اب تک خاموش کیوں رہا اس نے کبھی کسی سے اس بات کا زکر کیوں نہیں کیا لیکن اس سب سے زیادہ ضروری اس وقت اس کے لیے ارشک تھی جو غائب تھی نجانے کہاں وہ چلی گئی تھی۔

وہ سب کو وہیں چھوڑ کر باہر گیٹ کی طرف بڑھا تھا سب لوگوں کی نظریں اب اس پر تھیں کہ آخر وہ جا کہاں رہا تھا حرمین بیگم بھاگ کر اس کے پیچھے

گئی تھیں انہیں لگا وہ ان کے بارے میں سن کر حویلی چھوڑ کر جا رہا ہے وہ بھاگ کر اس کو ایک ہاتھ سے پکڑ چکی تھیں۔

"ضرغام خان میرا بچہ اپنی ماں کو معاف کر دو مجھ سے دور مت جاؤ تمہاری دوری نہیں سہہ سکتی میرا بیٹا میں مانتی ہوں میں نے غلط کیا مجھے احساس ہے لیکن میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔"انہیں اس وقت اور کسی کی فکر نہیں تھی بس اپنے بیٹے کی فکر تھی اس کی ناراضگی وہ برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ میرے بابا کی قاتل ہیں اور مجھ سے بھی یہ جھوٹا پیار جتا رہی ہیں نہ جیسے بابا سے جتاتی تھی ارے جن سے محبت کی جاتی ہے ان کو ایسے خون کے آنسو نہیں رولائے جاتے ہیں آپ نے بہت ساری غلطیاں کی ہوئی ہیں اور میں کون ہوتا ہوں آپ کو معاف کرنے

والا معافی اس سے مانگیں جس کی ماں کی آپ مجرم ہیں۔۔۔۔۔۔"وہ زور سے دھاڑا تھا حویلی کی در و دیوار ہل گئی تھی اس کی دھاڑ سے پہلی بار حویلی کے مکین سردار ضرغام خان کا یہ غصلہ انداز دیکھ رہے تھے وہ کسی کے کنٹرول میں نہیں آرہا تھا اس کا سرخ چہرہ جیسے اس کے غصے کا لیول بتا رہا تھا.

"بہت افسوس ہو رہا ہے ہم نے جس کو بیٹی سے بڑھ کر پیار دیا وہ ہمارے بیٹے کی قاتل ہے کاش تم ہمارے بھائی کی بیٹی نہ ہوتی تو اس وقت تمہاری لاش بھی کسی کو نہیں ملتی۔۔۔"شمس خان اپنے دل میں اٹھتے درد کو سہنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

ان کے سینے میں درد بڑھتا جا رہا تھا وہ لڑکھڑائے تھے اور پیچھے کو گرے تھے زرانیل خان نے تھاما تھا انہیں وہ اس وقت بہت بری کنڈیشن میں تھے ضرغام خان کو اس وقت بس ارشک چاہیئے تھی اپنے پاس وہ گارڈز سے بھی

پوچھ آیا تھا جو ساری رات ڈیوٹی کرتے تھے انہوں نے کا عملی کا اظہار کیا تھا کہ گیٹ سے کوئی بھی باہر نہیں نکلا تھا وہ صرف نماز کی بریک لیتے تھے ورنہ تو سارا دن اور ساری رات ڈیوٹی کرتے تھے۔

ضرغام خان کا دل جیسے پھٹنے کو تھا وہ حویلی سے نہیں نکلی تھی تو گئی کہاں وہ شمس خان کی بگڑی ہوئی حالت کی طرف بھی دھیان نہیں دے رہا تھا بس حواسوں پر ارشک چھائی ہوئی تھی صرف ارشک۔

حرمین بیگم جو پہلے ہی بہت عیجب سی حالتِ میں تھیں بیٹے کی ارشک کے لیے بے چینی دیکھ کر وہ کسک کر رہ گئی تھیں اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ اب تک ارشک سے نفرت کرتی جا رہی تھیں۔

بیٹے کی حالت دیکھ کر بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ کیسے تڑپ رہا تھا اس لڑکی کے لیے ایسے ہی تو ارتضیٰ خان بھی تڑپے تھے منہا کی ڈیتھ پر لیکن یہ لڑکی کہاں گئی انہیں بھی پریشانی ہوئی تھی۔

۔

ان کے ساتھ جو کرنا تھا شمس خان نے کرنا تھا لیکن ان کی اپنی حالتِ اس وقت غیر ہو رہی تھی شمس خان کی بگڑتی ہوئی حالتِ دیکھ کر سب کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔

.....

اسے ہوش آ رہا تھا وہ آنکھیں کھول رہی تھی اس کی آنکھوں کو آگے اندھیرا چھا رہا تھا وہ رات بھر پیدل چلتی رہی تھی نہ کوئی منزل تھی اور نہ کوئی اختتام

وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ جا کہاں رہی ہے ہاں بس اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ سردار ضرغام خان کی دسترس سے نکل آئی تھی ہاں آج دو مہینوں بعد اسے اس قید سے رہائی ملی تھی دو ماہ بعد وہ گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔

ارشک کی حویلی سے بھاگنے میں نیوشا نے مدد کی تھی نیوشا نے ہی جب گارڈز اندر نماز پڑھنے گئے اسے تب گیٹ سے باہر نکالا تھا اس سب کے پیچھے اس کا جو بھی فایدہ تھا ارشک کو اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی اسے بس اتنا پتہ تھا کہ وہ اس حویلی سے نکل رہی ہے۔۔۔۔

وہ ساری رات چلتے چلتے گاؤں کی حدود سے تو نکل آئی تھی لیکن اسے ان راستوں کا کچھ نہیں پتہ تھا اس نے کالے رنگ کی چادر سے اپنے پورے وجود کو ڈھانپا ہوا تھا سر تا پا وہ اس چادر میں ڈھکی ہوئی تھی وہ صبح دن چڑھنے تک کافی آگے نکل آئی تھی لیکن وہ تھک چکی تھی پہلی بار رات میں اکیلے سفر کیا

تھا ڈر بھی بہت لگا کہ حویلی میں جو کچھ اس کے ساتھ ہوا اس کے مقابلے میں یہ ڈر کچھ بھی نہیں تھا وہ بس چلے جا رہی تھی کہ سامنے سے آتی گاڑی نے اسے ہٹ کیا تھا وہ لڑکھڑا کر زمین پر گری تھی اور پھِر اب اسے ہوش آیا تھا اس نے جاننے کی کوشش کی تھی کہ وہ ہے کہاں۔۔۔۔

ادھر اودھر دیکھا تو خوُد کو ایک گاڑی کی بیک سیٹ پر پایا وہ یہاں کیسے آئی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو اس کا سر گاڑی کے دروازے سے ٹکرایا تھا ماتھے پر پہلے سے موجود زخم میں درد کی ایک لہر اٹھی تھی۔۔۔

وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی لیکن اس کے پیروں سے زمین کسکی تھی حویلی کے در و دیوار دیکھ کر وہ پھر سے حویلی میں تھی اور تن تنہا اس گاڑی میں وہ کس کی تھی آخر کون تھا جس کی گاڑی سے وہ ٹکرائی تھی کہیں سردار ضرغام خان تو نہیں۔

جو اسے ڈھونڈنے کے لیے نکلا ہو لیکن آگر وہ اس وقت سردار ضرغام خان سے ٹکراتی تو اس وقت گاڑی میں نہیں بلکہ اس کے کمرے میں ہوتی اس کا غصہ اس کا جنون برداشت کر رہی تھی۔

لیکن وہ تھی یہاں کیوں معاپاس سے کسی کے قدموں کی چھاپ سنائی دی تو وہ پٹ سے چادر ٹھیک کرتی اپنی آنکھیں بند کرتی پھر سے بے ہوشی کا ڈرامہ کرنے لگی تھی۔

وہ جو کوئی بھی تھا اپنے دھیان میں مگن گاڑی میں بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا گاڑی حویلی سے نکلی تو ارشک کی اٹکی سانس بحال ہوئی تھی ورنہ ایک لمحے کے لیے تو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے وہ پھر سے قید کر لی گئی ہو اس نے ایک الوداعی نگاہ اس خوبصورت عمارت پر ڈالی تھی یہاں گزرے دن اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں تھے۔

وہ آج بچ ہی گئی تھی اسے نہیں پتہ تھاڈرائیونگ کون کر رہا ہے اور وہ ہے کون وہ بس اتنا جانتی تھی کہ وہ یہاں بھی گاڑی روکے گا وہ اس کی گاڑی سے چھپکے سے اتر جائے گی۔۔۔۔

عالمیار خان حویلی میں نہیں تھا اور نہ ہی زرانیل خان ضرغام خان یہ تھا نہیں اس کے کلون کی مہک وہ اچھے سے پہنچان لیتی تھی آخر یہ شخص تھا کون وہ پورے راستے یہی سوچتی آئی تھی لیکن گاڑی ایک بار بھی نہیں رکی تھی اب ارشک کو صحیح معنوں میں گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی.

اگر وہ کسی غلط انسان کے ہاتھ لگ گئی تو کیا ہو گا اگر اس کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو اس نے سسکی مشکل سے روکی تھی یہاں ایک طرف اسے حویلی سے رہائی ملنے کی خوشی تھی تو دوسری طرف یہ نئی صورتحال اسے پریشان کر رہی تھی اسے تو اپنے گھر جانا تھا اپنے امی ابو کا پتہ کرنا تھا لیکن یہ انسان اسے

کہاں لے کر جا رہا تھا وہ اسے مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کر سکتی تھی

نجانے کون تھا وہ.

وہ بس گاڑی کے رکنے کی دعا کر رہی تھی اور ساتھ میں یہ بھی کہ وہ انسان بھی گاڑی سے نکل کر کہیں باہر جائے ورنہ وہ اس کی موجودگی میں کیسے نکلتی گاڑی سے۔۔۔۔

گاڑی رکی تھی لیکن آگے بیٹھا انسان باہر نہیں نکلا تھا اس کی ایک دعا تو قبول ہوئی تھی لیکن دوسری نہیں وہ شاید کسی کو کال کر رہا تھا اور کال ریسیو ہوتے ہی وہ ریلکس ہو کر کسی سے بات کرنے لگا تھا۔

ارشک اسے سنے جا رہی تھی وہ کیا بات کر رہا تھا۔۔

"ہاں ہاں میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا جی جی بس راستے میں ہوں اوُر آپ کے لیے ایک خوش خبری ہے۔۔۔۔"ارسام میر اپنے دھیان میں مگن فون پر مصروف تھا وہ شاید یہ بھول چکا تھا کہ صبح انہوں نے کسی کو آپنی گاڑی میں لٹایا تھا اوُر اب تک وہ ہوش میں آچکی تھی۔۔۔۔

"بیٹا کیا بات ہے کیا خوش خبری ہے بتاؤ تو سہی مجھ سے انتظارِ نہیں ہو رہا ہے۔۔۔"عباد صاحب خاصے بے قرار تھے۔

"ارے انکل تھوڑا سا حوصلہ رکھیں بہت جلدی میں ڈرائیونگ کر رہا ہوں بس ایک گھنٹے تک آپ کے پاس ہوں گا میں اور آپ اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں آپ کے لیے کیسی خوشی کی خبر ہے میرے پاس۔۔۔"وہ انہیں بتانے والا تھا کہ وہ آج بری ہوئے تھے اس الزام سے جو ان پر لگایا گیا تھا۔۔

"بیٹا صبر مشکل ہو رہا ہے۔۔۔!!!"عباد صاحب کا دل جیسے تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"بس تھوڑا سا اور اب میں فون رکھتا ہوں آپ آرام سے بیٹھ جائیں ریلیکس ہو کر میں آرہا ہوں۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا ارشک نے بے ساختہ اس کی ہنسی کی آواز اپنے کانوں میں سنی تھی اور پھر ارسام نے فون ڈیش بورڈ پر رکھتے گاڑی اگین سٹارٹ کی تھی اور سفر شروع کیا تھا۔

اس نے اس وقت وائٹ کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی جس کی سلیو کو اس نے فولڈ کیا ہوا تھا وہ خاصا ہینڈسم لگ رہا تھا کافی تیز ڈرائیونگ کرتے کرتے بھی اسے شہر گھر پہنچتے پہنچتے تقریبا ایک سے دو گھنٹے لگ گئے تھے گاڑی اس نے اپنے بنگلے کے بڑے سے کار پورچ میں کھڑی تھی اس نے گاڑی بند کی تو بے ساختہ نظر پچھلی سیٹ پر گئی تھی۔

وہ لڑکی ابھی تک ویسی ہی لیٹی ہوئی تھی۔

اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا اوُر پھِر یاد آیا یہ ان کی گاڑی سے ٹکرائی تھی وہ کیسے بھول گیا اسے اسے چوٹ لگی تھی اسے اس نے ہوسپٹل کے کر جانا تھا نجانے کون تھی وہ۔۔۔

کہاں جا رہی تھی لیکن وہ اسے ساتھ لے آیا اب سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے وہ زخمی تھی اس کے ماتھے پر چوٹ لگی تھی وہ صبح دیکھ چکا تھا لیکن اب مسئلہ تھا کہ وہ کرے کیا ایسے اسے گھر کے اندر بھی نہیں لے کر جا سکتا تھا کہ نجانے وہ کون تھی اوُر اُسے چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا نجانے کیوں دل نہیں مان رہا تھا اس کا وہ گاڑی سے باہر نکل آیا تھا اوُر اب مسلسل سوچ و بچار میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔

عباد صاحب جو اس کی گاڑی کی آواز سنتے بے چینی سے اس کے انتظارِ میں تھے وہ اسے اندر نہ آتے دیکھ کر خوُد ہی باہر آ گئے تھے وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کچھ سوچنے میں مصروف تھا لیکن کیا وہ اس کے قریب چلے آئے تھے اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ جو اپنے خیالوں میں گم تھا بدک کر سیدھا ہوا تھا۔

"آپ یہاں کیوں آ گئے میں اندر ہی آ رہا تھا بس آپ جائیں میں آتا ہوں بس ضروری کام ہے مجھے۔۔۔" وہ انہیں نجانے کیوں اس لڑکی کے بارے میں نہیں بتا پا رہا تھا شاید وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ کہیں اسے غلط ہی نہ سمجھ لیں تبھی وہ انہیں اندر بھیج رہا تھا لیکن عباد صاحب اس کے چہرے سے اس کی پریشانی سمجھ چکے تھے۔

وہ کسی بات کو لے کر اپ سٹ تھا یہ اس کی شکل سے واضح ہو رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا وہ اگر انہیں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا تو وہ بھی اسے فورس نہیں کرنے والے تھے وہ سر ہلا کر اندر کی طرف بڑھ گئے تھے بھلے وہ اس سے کافی بے تکلف ہو چکے تھے وہ انہیں باپ کی طرح مان دیتا تھا لیکن پھر بھی اس کی کوئی ذاتی زندگی تھی۔

ان کے جاتے ہی ارسام میر واپس گاڑی کی طرف پلٹا تھا۔۔۔۔اور اس لڑکی سے بات کرنے کی غرض سے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

.....

ائزم سب کچھ چھوڑ کر پاکستان واپس آ رہا تھا وہ جاب کرنے کا اسے بہت فایدہ تھا لیکن وہ کرنا نہیں چاہتا تھا لا بیشا کی طرف سے ملنے والے دھوکے

سے وہ پوری طرح سے ٹوٹ گیا تھا اس وقت وہ ائیر وپلین میں سوار پاکستان آرہا تھا اپنی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ لابیشا کے بارے میں سوچے جا رہا تھا جو جیک کے ساتھ اس قدر غیر حالت میں تھی۔

اس نے کیا کچھ نہیں کیا لابیشا کے لیے ابر شم کو وہ اس کے کہنے پر دھوکا دے رہا تھا صرف اس لیے کہ لابیشا کو ابر شم کی دولت چاہیے تھی لیکن وہ خود کیا نکلی کسی دُوسرے مرد کے ساتھ اس کے بستر پر تھی وہ یہ منظر وہ بھول نہیں پا رہا تھا.

"تم نے مُجھے دھوکا دیا ہے نہ لابیشا اب میں تمہیں دوں گا دیکھنا میں ابر شم سے شادی کر کے اس کے ساتھ ایک ہنسی خوشی ہپی لائف جیوں گا اس کی جائیداد پر عیش کروں گا اوُر تمہیں اس کی ساری جائیداد میں سے ایک پھوٹی

کوڑی بھی نہیں ملے گی۔۔۔۔۔"وہ زہر آلود تاثرات لبوں پر سجائے لا بیشا سے مخاطب تھا۔۔۔

پر بھول گیا شاید تھا کہ وہ ابر شم کو دھوکا دے رہا تھا تو اسے بھی دھوکا ملا اور وہ جو ابر شم کے ساتھ کے خواب سجائے پاک لوٹ رہا تھا اسے ایک بہت بڑا سر پر ائز ملنے والا تھا جب اسے ابر شم کی شادی کی نیوز پتہ لگنی تھی۔

اوٗر اب یہ سب ایسے وقت میں ہونے والا تھا جب ابر شم تعزیز خان کو پسند کرنے لگی تھی۔

ایسے میں ائزم کا کھیل ویسے بھی ختم ہونے والا تھا کیونکہ وہ ابر شم کے ساتھ جو کر رہا تھا وہ اس کے خوٗد کے ساتھ ہو گیا۔

"کاش تم وہ سب کچھ نہ کرتی لا بیشا تو ہم لوگ اس وقت ایک ساتھ ہوتے لیکن تم نے اس انسان کے ساتھ نہ صرف تعلقات بڑھائے بلکہ سیدھی اس کے بستر پر جا پہنچی یہ خطا تمہاری معافی کے لائق نہیں تھی۔۔۔" اس کی نظروں کے سامنے بار بار لا بیشا کا روتا ہوا چہرہ آ رہا تھا جو بھی تھا وہ اس کی محبت تھی کبھی اس نے اسے چاہا تھا بھلے وہ اس خاطر اس کے ساتھ تھا کہ ابر شم کی دولت ان دونوں کی ہو جاتی لیکن پھر بھی لا بیشا اس کی بیوی تھی۔ پر جو کچھ اس نے کیا وہ ایک بیوی کبھی نہیں کرتی اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں۔

وہ اسلام آباد ائیر پورٹ پر اترا تھا اب سے وہ یہیں رہنے والا تھا ابر شم کے شہر میں اس کے بے حد قریب تا کہ جلدی سے جلدی اسے قابو کر سکے۔

سب سے اچھی بات یہ تھی کہ ابر شم خوُد اسے شادی کے لیے فورس کرتی تھی اب بس اسے ماں باپ کو راضی کرنا تھا انہیں لا بیشا کی اصلیت بتا کر۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 56

•••••

شمس خان اب اپنے ہاتھ پاؤں چھوڑ رہے تھے زرانیل خان نے مشکل سے انہیں سنبھالا ہوا تھا ضرغام خان ارشک کے بارے میں پوچھ کر واپس آیا تو شمس خان کی کنڈیشن دیکھ کر وہ بھاگ کر ان کے پاس آیا تھا جو اب صوفے پر ایک طرف لڑھک گئے تھے زرانیل خان کو اشارہ کرتے وہ انہیں

ہوسپٹل لے جانے کے لیے باہر گاڑی تک لے آیا تھا ڈرائیونگ زرانیل خان کر رہا تھا جبکہ ضرغام خان شمس خان کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

ضرغام خان کی حالتِ بہت بری تھی ایک طرف ارشک غائب تھی تو دوسری دادا جان کی یہ کنڈیشن عورتوں میں سے کوئی ان کے ساتھ نہیں آیا تھا بس وہ دونوں ہی انہیں شہر کے سب سے بڑے ہوسپٹل میں لے گئے تھے اور اس وقت ان کو ایمرجنسی وارڈ میں منتقل کیا گیا تھا ضرغام اور زرانیل ایک طرف کھڑے ڈاکٹر کے باہر نکلنے کے منتظر تھے یہ سب کے لیے کافی شوکڈ نیوز تھی کسی کے لیے بھی یقین کرنا بہت مشکل تھا کہ یہ سب کچھ حرمین بیگم نے کیا تھا منہا کے ساتھ انہوں نے جو کیا وہ حسد اور رقابت میں کیا کیونکہ وہ اس سے نفرت کرتی تھیں لیکن جو وہ ارتضیٰ خان کے ساتھ

کر چکی تھیں اس پر یقین کرنا سب کے لیے بہت مشکل تھا وہ ارتضیٰ خان سے محبت کرتی تھیں پھر کیسے وہ اپنے ہی شوہر کو قتل کر سکتی تھیں۔

"ضرغام خان میں تمہاری کنڈیشن سمجھ سکتا ہوں اور جانتا ہوں کہ یہ سب باتیں کرنے کے لیے یہ جگہ مناسب بھی نہیں ہے لیکن بس اِتنا کہوں گا کہ اب سب کچھ کلئیر ہو چکا ہے اوَر اب کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے تائی جان نے یہ سب کچھ کیوں کیا وجہ سامنے ہیں تایا سائیں ان کے بارے میں سب کچھ جان گئے تھے اوَر انہیں ڈر تھا کہ وہ کہیں باقی سب کو سچ نہ بتا دیں اسی وجہ سے انہوں نے ان کو زہر دے دیا۔۔۔" وہ لب بھینچتے ہوئے بولا تھا دل بے چین تھا اور شمس خان کی کنڈیشن میں اتنے گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی کوئی سدھار نہیں آیا تھا۔

"میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔!!!" وہ اس وقت اذیت کی انتہا تھا ایک طرف دادا جان کی طعیبت تھی تو دوسری طرف ارشک ہاں لیکن اس بات کا اسے اطمینان تھا کہ وہ حویلی کے آندر ہی ہو گی باہر وہ نہیں نکل سکتی تھی اس بات کی تسلی کی وجہ سے وہ اس وقت ہو سپٹل میں کھڑا تھا ورنہ اگر اس کی غیر موجودگی کا یقین ہو چکا ہوتا تو اس وقت اس کی حالت بہت ابتر ہوتی یا شاید وہ بہت کچھ کر چکا تھا۔۔۔

"سمجھ سکتا ہوں کیا گزر رہی ہے لیکن میری ماں بھی ان کے ساتھ برابر کی شریک تھیں اس سب میں اور میں اس کے لیے انہیں کبھی معاف نہیں کرنے والا ہوں تم سے کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ یہ تمہارا اپنا معاملہ ہے تم اپنی مرضی سے ہی حل کرنا۔۔۔" وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے جیسے اسے تسلی دے رہا تھا جبکہ ضرغام خان ٹینشن میں سر بھی نہیں ہلا سکا تھا کیسا گھناؤنا

سچ سامنے آیا تھا آج تک وہ جس عورت سے سب سے زیادہ محبت کرتا چلا آیا تھا وہ عورت اصل میں اپنے ہی رشتوں کی دشمن تھی جس نے لالچ اور حسد میں ایک نہیں دو دو زندگیاں تباہ کر دی تھیں۔۔۔

زرانیل خان مزید کوئی بات کرتا کہ اس کا فون بجا تھا کال حویلی سے آ رہی تھی یقیناً بی بی جان شمس خان کا پوچھنے کے لیے کال کر رہی تھی وہ کال اٹھا چکا تھا لیکن سوچ میں پڑ گیا تھا کہ وہ انہیں کیا جواب دے گا بھلا جبکہ شمس خان کی طرف سے ڈاکٹر نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ پریشانی سے پیشانی سہلاتے ہوئے مسلسل ایمرجنسی وارڈ کے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جانتا تھا اچانک ملنے والا صدمہ کوئی معمولی نہیں تھا۔

حرمین بیگم کو انہوں نے آج تک بہت پیار دیا تھا لیکن وہ کیا کر گئی ان کے ساتھ۔

"اسلام علیکم بی بی جان۔۔۔!!!" فون کال ریسیو کرتے ہی اس نے ادب سے سلام کیا تھا جبکہ بی بی جان کی کنڈیشن اس وقت صحیح نہیں تھی۔

"وہ۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔بیٹا۔۔۔؟؟؟" پہلی بار ان کی زبان لڑکھڑائی تھی اپنی بار ان کے لہجے میں پریشانی کا عنصر تھا جو یقینا اپنے شوہر کے لیے تھا۔

"ابھی تک علاج چل رہا ہے بی بی جان آپ پریشان نہ ہوں وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے آپ تسلی رکھیں اور آپ ٹینشن نہ لیں آپ کی اپنی طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔" وہ نرمی سے ان کی پریشانی کم کرنا چاہا رہا تھا لیکن کوئی بی بی جان کے دل کا حال پوچھتا جو اس لمحے کافی خراب تھا۔

"بیٹا انہیں کچھ ہو گا تو نہیں۔۔۔" وہ اس لمحے کافی خوفزدہ لگ رہی تھیں شاید یہ صورت حال پہلی بار ان کے ساتھ ہوئی تھی جو وہ مارے پریشانی کے برا برا سوچنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔

"جی انشاء اللہ آپ پریشان مت ہوں اور اپنا خیال رکھیں میں جیسے ہی دادو جان کو ہوش آیا آپ کو کال کروں گا آپ تب تک ان کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفا دیں۔۔۔" وہ ان کو تسلی دیتے ساتھ دعا کے لیے کہہ چکا تھا جو وہ ہر لمحے کر رہی تھی اپنے شوہر کے لیے۔۔۔

"انشاء اللہ۔۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھیں اور پھر چند مذید باتیں کرتے زرانیل خان نے کال کٹ کر دی تھی اب تو تقریباً شام ہونے کو تھی وہ ایک بار بھی ارواح کی خیریت معلوم نہیں کر سکا تھا جتنی ٹینشن تھی اس کا دھیان اس کی طرف گیا نہیں تھا۔۔۔

اس وقت وہ بس دادا جان کے صحت یاب ہونے کی دعا کر رہا تھا آگر انہیں کچھ ہو جاتا تو وہ لوگ کیا کرتے اس کے نیوشا اور عالمیار خان کے پاس تو باپ کا سایہ تھا لیکن ضرغام خان ان لوگوں کے پاس نہ تو باپ تھا اور ماں جیسی تھی اس سے بہتر تھا کہ نہ ہی ہوتی۔۔۔۔

پوری حویلی بکھر گئی تھی اس سچ کی وجہ سے مرتضیٰ خان حویلی میں ہی رکے تھے کیونکہ وہاں ساری خواتین کے پاس کسی مرد کا ہونا ضروری تھا ورنہ حویلی میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔ان کا دل بھی اپنے باپ کے لیے بے قرار تھا لیکن اس وقت باقی سب کی حفاظت بھی اہم تھی ان لے لیے۔۔۔

زرانیل خان نے فون کٹ کرتے ایک نظر ضرغام خان کو دیکھا اور پھر ڈاکٹر جیسے ہی ایمرجنسی وارڈ سے نکلا وہ بھاگ کر اس کے پاس گیا تھا۔

"ان میجر ہارٹ اٹیک ہوا ہے جس کی وجہ سے ان کی جان مشکل سے بچی ہے آپ لوگ انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھیں تا کہ دور ایسا کچھ نہ ہو ابھی وہ خطرے سے باہر ہیں لیکن ہوش انہیں کل صبح تک آئے گا۔۔۔۔"ڈاکٹر زرانیل خان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے شمس خان کی کنڈیشن کے بارے میں بتانے لگا تھا زرانیل خان اس وقت پولیس یونیفارم میں موجود تھا جس کی وجہ سے ہوسپٹل والوں نے شمس خان کو اسپشل ٹریٹمنٹ دیا تھا کیونکہ وہ ایس ایس پی کے روعب سے خاصے مرغوب ہوئے تھے۔

زرانیل خان کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی تھی کہ وہ ٹھیک تھے کہ اب ان کا خیال وہ اچھے سے رکھ سکتے تھے ضرغام خان بھی کچھ مطمئن ہوا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

وہ گھر نہیں جا سکتا تھا کیونکہ اس وقت ضرغام خان اکیلا تھا اس نے ارواح کو کال کرنے کا سوچا تا کہ اسے ایمرجنسی کا بتا سکے لیکن فحال وہ ڈاکٹر کے ساتھ چلا گیا تھا۔

.....

ارواح سارا دن گھر میں اکیلی رہی تھی زرانیل خان نے بتایا تھا کہ وہ لیٹ ہو گا تو وہ اس حوالے سے پریشان نہیں تھی ہاں بس اس کے جلدی آنے کی دعا کر رہی تھی کیونکہ اب باہر اندھیرہ ہو رہا تھا اب وہ ڈر رہی تھی کہ وہ کب آئے گا اس کو ڈر لگ رہا تھا اب تھی تو ڈرپوک سی لڑکی زرانیل خان پاس ہوتا تھا تو ایک اطمینان سا ہوتا تھا اور وہ ایک محفوظ سا حصارِ خود کے گرد محسوس کرتی تھی اب اس کا ہاتھ ٹھیک ہو چکا تھا اس وقت وہ فری بیٹھی تھی زرانیل خان کو سوچتے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ نجانے اس کی کس نیکی کا صلہ تھا وہ اس کی مانگی ہوئی دعاؤں کا صلہ وہ جب بھی حالات سے مایوس ہو جاتی تو اپنے رب سے دعا کرتی کہ وہ اس کے لیے آسانی پیدا کرے اور رب نے جیسے اس کی ساری مشکلیں ختم ہو گئی تھیں لیکن وہ شخص۔۔۔۔

وہ شخص کیوں پھر سے اس کی ہنستی مسکراتی زندگی میں زہر گھولنے کے لیے اگر زرانیل کو کچھ پتہ چل جاتا تو پھر کیا ہو گا۔۔۔

"اگر زرانیل نے مجھ پر بھروسہ نہ کیا تو۔۔۔؟؟؟" یہ ایک ایسا خیال تھا جو اس کے رگوں میں دوڑتے خون کو منجمد ہونے لگتا تھا اگر وہ اس کا ساتھ دینے کے بجائے اسے اپنی زندگی سے نکال دے تو وہ کیا کرے گی اور اس کی زندگی تو جیسے ختم ہو جائے گا۔

وہ اس وقت ہاتھ میں فون تھامے بیٹھی تھی کچھ اور نہیں تو انسٹا گرام سکرول کرنے لگی تھی زرانیل خان نے اس کو سارے اکاؤنٹس بنا کر دیئے تھے لیکن وہ انسٹا گرام ہی دیکھ رہی تھی وہاں سے ناولز کی پوسٹس وغیرہ ہی دیر رہی تھی جب اچانک اسے ٹیکسٹ میسج ریسیو ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے کھولا تو اسی انسان کا میسج اس کا ہاتھ پھول گیا تھا اس کے پاس ارواح کا نمبر کیسے وہ پسینے میں شرابور ہوئی تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے وہ میسج ڈیلیٹ کر دیا تھا لیکن اس لمحے ہی اس کا فون بجتے کال آنے لگی تھی اس نمبر سے ہی وہ کیسے اٹھا سکتی تھی۔

۔

وہ فون اٹھا چکی تھی اس انسان کی فطرت سے واقف تھی جب تک وہ ریسیو نہیں کرتی اس نے کرتے رہنا تھا وہ فون اٹھا چکی تھی۔

"اوو آخر کار اٹھا ہی لیا تم نے فون ویسے ننھے سے دماغ پر اتنا زور مت دینا کہ مُجھے تمہارا نمبر کیسے ملا اس وقت اپنی آواز سنا دو مجھے قسم سے دل بے چین ہے میرا کسی پل سکون نہیں مل رہا مجھے۔۔۔!!!" وہ سینے پر ہاتھ رکھتے بہکے ہوئے انداز میں بول رہا تھا کیونکہ اس وقت وہ کلب میں بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا زرانیل خان کے اپارٹمنٹ کی سیکورٹی کافی سخت ہو چکی تھی کہ ایسے میں اس کے اپارٹمنٹ کے آس پاس بھٹکنا بھی خطرناک تھا۔

"کچھ بولو ارواح میڈم یہ نہ ہو میں اگلے ہی پل تُمہارے اپارٹمنٹ پہنچ جاؤں اور تم جانتی ہو میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔۔۔ لیکن مُجھے پتہ ہے تم ایسا نہیں چاہوں گی آفٹر آل تم اس وقت اس پولیس والے کے ساتھ ساتھ

مصروف ہو گی لیکن میری وارننگ یاد رکھنا اس کے قریب نہیں جا سکتی ہو تم۔۔۔!!!اس نے اپارٹمنٹ آنے والی بات اندھیرے میں تیر پھینکنے کے مترادف کی تھی لیکن جانتا تھا ارواح میڈم کا اوپر والا پورشن خالی تھا وہ دھیان دیتی تو سب۔

وہ اس کی توقع کے عین مطابق پریشان ہو چکی تھی کیونکہ وہ اس انداز میں بات کر رہا تھا جس کی وجہ سے ارواح کو ٹھنڈے پسینے آئے تھے۔

"نہیں۔۔۔" کپکپاتے لبوں سے بس یہی لفظ نکلا تھا مقابل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی وہ اپنے پلان میں کامیاب ہو رہا تھا مقابل جو چاہتا تھا ویسا ہی ہونے لگا تھا تو مسکرانا اور خوش ہونا تو بنتا تھا۔

"افففف یہ اٹکنا میرا دل کر رہا ہے اس وقت تمہارے اپارٹمنٹ آنے کا لیکن تمہیں مذید پریشان نہیں کرنا چاہتا میں تم بس میری بات یاد رکھنا اور ہاں بہت جلد پیپرز لے کر آؤں گا سائن کرنا ہو گا اسے۔۔۔" وہ مشروب لبوں سے لگاتے ارواح کے ہوش اڑا چکا تھا یہ کام تھا جو ارواح مر کر بھی نہیں کرنے والی تھی اس سے بچنے کے لیے ہی تو وہ اتنا سب کچھ برداشت کر گئی تھی اگر سائن ہی کرنے تھے تو پھر اب تک وہ اس انسان سے بھاگتی کیوں رہی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔کسی۔۔۔۔۔پیپر۔۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔سائن۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔کروں۔۔۔۔گی۔۔۔۔۔۔!!!۔۔۔۔" کپکپاتی آواز میں وہ اس پر واضح کر گئی تھی کہ وہ یہ کبھی نہیں کرے گی۔

لیکن اس کے بعد کے مقابل کے متوقع غصے سے وہ اندر سے ڈری ہوئی تھی۔۔۔

"تمہارے تو اچھے بھی کریں گے دیکھتے ہیں تم کیسے انکارِ کرتی ہو جانتی ہو نہ مجھے میرے پاس جو ہے وہ تم کبھی نہیں چاہو گی کہ کوئی اور دیکھے سو اس بات کو ذہن میں رکھنا پھر ملیں گے بائے بائے۔۔۔" وہ اپنی گرل فرینڈ کو اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے مدہوشی سے بولا تھا وہ اس وقت اس کے ساتھ کلب میں آیا ہوا تھا سو ڈرنک کے ساتھ اس کے لمس سے بھی خود کو سیراب کر رہا تھا ارواح کو اسے بس ڈرانا تھا جو وہ ڈرا چکا تھا اور اب فون سائیڈ پر رکھتے وہ اپنی گرل فرینڈ کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا اور پھر کچھ ہی لمحوں میں وہاں بہکی بہکی سرگوشیاں گونج رہی تھی اور وہ اس کے لمس میں کھو گیا تھا۔

•••••

ارسام واپس گاڑی کی طرف مڑتے ہوئے دروازہ کھول چکا تھا اور اس لڑکی پر جھکا تھا اس کا چہرہ ابھی تک ویسے ہی چادر سے ڈھکا ہوا تھا وہ سوچ میں پڑ چکا تھا اسے اسے ہوسپٹل لے کر جاتا تو وہ لوگ سوال پوچھتے اور وہ اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ بہت سوچ وبچار کے بعد وہ اس لڑکی کو گھر کے اندر لے جانے کا سوچتے وہ اس کو بانہوں میں بھر چکا تھا نرم ونازک وجود جس کا وزن بہت کم تھا ارسام کو تو محسوس بھی نہیں ہوا تھا کہ اس نے کچھ اٹھایا بھی ہے وہ اسے لیے سیدھا ہال میں آیا تھا یہاں عباد صاحب اس کے انتظار میں تھے لیکن اس کی بانہوں میں کسی لڑکی کو دیکھ کر وہ شرمندہ ہو گئے تھے۔۔۔

ان کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ارسام بھی شرمندہ ہو گیا تھا اس نے ارشک کو صوفے پر لٹایا تھا اس کا چہرہ ہنوز چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔

"یہ میری گاڑی سے ہٹ ہو گئی تھی مجھے اسے ہوسپٹل لے کر جانا چاہئے تھا لیکن پھر مُجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے تو میں اسے یہاں لے آیا کہ گھر ہی ڈاکٹر کو بلالوں گا ہوسپٹل لے کر جاتا تو وہ لوگ طرح طرح کے سوال کرتے۔۔۔" وہ انہیں وضاحت دیتے ہوئے سامنے موجود لڑکی کے بارے میں بتانے لگا تھا ارشک نے آنکھیں میچی تھیں وہ ہوش میں تھی لیکن بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کر رہی تھی۔

یہ انسان کون تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اب وہ ان لوگوں کے درمیان پھنس چکی تھی وہ بے ہوشی کا ڈرامہ کیے ہوئے تھی کیونکہ وہ یہاں سے بھاگنے کی تیاریوں میں تھی۔

"بیٹا یہ بچی ہے کون۔۔۔۔۔؟؟؟"عباد صاحب نے سوالیہ انداز میں ارشک کے وجود کو دیکھتے ہوئے ارسام میر سے سوال کیا تھا اپنے بابا کی آواز سن کر ارشک ایک جھٹکے سے اٹھی تھی جاگ تو وہ پہلے ہی رہی تھی لیکن ان کی آواز اس نے برس بعد جیسے سنی تھی۔

"بابا۔۔۔"وہ صوفے سے اٹھتی ہوئی بس یہ لفظ بول سکی تھی اور عباد صاحب اپنے اپنی بیٹی کو دیکھ کر جیسے پتھر کے ہو گئے تھے وہ ان کے سامنے تھی فل پردے میں چہرہ پوری طرح سے ڈھکا ہوا تھا لیکن یہ آواز وہ جیسے ہزاروں میں بھی پہچان سکتے تھے وہ ارشک تھی ان کی بیٹی ان کی پوری کائنات۔۔۔

"ارشک۔۔۔"دونوں باپ بیٹی کی حالتِ ایک دوسرے سے مختلف نہیں تھی وہ بھاگ کر ان کے گلے سے آن لگی تھی وہ بھول چکی تھی کہ وہ کہاں

تھی اور کس سے ساتھ آئی تھی اس وقت اپنے بابا کو سامنے دیکھ کر وہ جیسے ایک پل کے لیے سب بھولتے ان کی بانہوں میں آن سمائی تھی۔

ارسام میر حیرت زدہ سا عباد صاحب اور اس لڑکی کو دیکھنے لگا تھا وہ اسے بانہوں میں اٹھا چکا تھا یقین کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا وہ ارشک تھی جس لڑکی سے اس نے بنا دیکھے صرف ایک تصویر سے محبت کی وہ لڑکی اس کے سامنے تھی۔

"ارشک۔۔۔!!!"عباد صاحب کی طرح اس کے لبوں سے یہ لفظ سرگوشی کی طرح ادا ہوا تھا۔

ارشک اپنے بابا کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی یقین نہیں ہو رہا تھا اسے کہ یہ لمس اسے اتنے عرصے بعد ملا تھا عباد صاحب اس کے چادر

سے ڈھکے چہرے پر جا بابا جا بوسے لیتے جیسے اس کی موجودگی کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔

"بابا۔۔۔" ان کے گرد حصارِ بناتے وہ سسکی تھی اپنے باپ کے لمس کے لیے وہ جتنی تڑپی تھی ان کے ملنے سے وہ جیسے سارے غم بھول گئی تھی اپنے بابا کے سینے سے لگتے جیسے ایک سکون سا ملا تھا یہ سکون اسے ضرغام خان کی قربت میں نہیں ملا تھا جو اپنے باں ما کے لمس سے ملا تھا۔۔۔

وہ دیوانہ وار اس کے چہرے کو چوم رہے تھے۔

"میری بچی میری جان بیٹا بابا نے بہت یاد کیا اپنی بیٹی کو کتنا عرصہ جدا رہے ہم اوئر اب۔۔۔" وہ اس کو پھر سے سینے میں بھینچ چکے تھے۔

"ارسام۔۔۔۔"کافی دیر تو وہ دنیا جہان اے بیگانہ ارشک کو خوُد کے ساتھ لگائے کھڑے رہے تھے ارسام میر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھتا رہا تھا لیکن پھر عباد صاحب کی نظر ارسام پر پڑی تو وہ ارشک کو اپنے سینے سے الگ کرتے ارسام میر کو مخاطب کرنے لگے تھے۔۔۔۔

"جی۔۔۔"ارشک کو دیکھتے ہوئے وہ بس ان سے یہ ہی کہہ سکا تھا وہ ابھی تک شوکڈ تھا کہ ارشک تھی جو اس کی گاڑی سے ٹکرائی پھر یاد آیا حویلی میں ضرغام خان ارشک کی غیر موجودگی کے حوالے سے بات کر رہا تھا لیکن وہ وہاں سے کب اوُر کیسے نکلی یہ سوالیہ سا تھا جس کا جواب صرف ارشک ہی دے سکتی تھی۔

"بابا۔۔۔" وہ پھر سے سسکی تھی ابھی تک بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی تھی کہ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا وہ اپنے بابا کے پاس تھی ان کے سامنے تھی ان کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

"میں تمہارا بہت شُکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں تم نے میری بیٹی کو اس حویلی سے نکال ہی لیا آخر۔۔۔" وہ سچ میں ارسام کے لیے دل سے دعا گو تھے جس کی وجہ سے وہ اپنی بیٹی سے مل پائے تھے۔۔

"انکل آپ مجھے شکریہ مت بولیں یہ خود میری گاڑی سے ٹکرائی تھی اوَر میں نے بس ان کی مدد کرنے کی غرض سے انہیں اپنی گاڑی میں بیٹھایا تھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ آپ کی بیٹی ہے بس آپ دونوں کا ملن ایسے ہی لکھا تھا قسمت میں۔۔۔۔!!!" وہ نرمی سے ان کی غلط فہمی دور کر چکا تھا۔۔۔

"بابا وہاں سب کو پتہ چل گیا ہے آپ سردار سائیں کے قاتل نہیں ہیں آپ کو پتہ ہے قاتل وہاں سے ہی کوئی حویلی کا بندہ ہے۔۔۔" وہ ان کے سینے سے لگی انہیں بتانے لگی تھی کہ وہ قاتل نہیں ہیں یہ بات اب سب کو معلوم ہو چکی ہے۔۔۔

"بیٹا وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے میں بے قصور تھا مُجھے یقین تھا کہ یہ کبھی نہ کبھی ثابت ہو ہی جانا تھا لیکن آپ وہاں سے کیسے نکلی ارسام بتا رہا ہے آپ اس کی گاڑی سے ٹکرائی حویلی سے نکلی کیسے آپ۔۔۔؟؟؟" یہ بات عباد صاحب کو پریشان کر رہی تھی کہ وہ حویلی سے کیسے نکلی آخر حویلی کی سیکورٹی سے واقف تھے وہاں سے کسی کا نکلنا آسان نہیں تھا۔

"بابا میں نے ہر پل دعا کی کہ مجھے اس حویلی سے اس قید سے رہائی مل جائے اور رب نے میری سن لی میں وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی اور اب آپ

کے سامنے ہوں آپ آپ مجھے یہ بتائیں آپ یہاں کیسے آئے امی امی کیسی ہیں۔۔۔۔؟؟؟"وہ یہاں وہاں تسمیہ بیگم کو دیکھنے لگی تھی عباد صاحب کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا کہ وہ اسے کیسے تسمیہ بیگم کے بارے میں بتاتے۔۔۔۔

وہ کیسے بتاتے اس کی ماں کو مرے ہوئے ایک مہینے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا اور اب وہ پوچھ رہی تھی ان کے زخم ہرے ہوئے تھے تسمیہ کی یاد آئی تو دل میں جیسے ہول سا اٹھا تھا ان کو یاد کرتے جیسے دل دھڑکنا بھول گیا تھا لیکن اس وقت سب سے اہم یہ تھا کہ وہ ارشک کو کیسے بتاتے اس کی ماں کے بارے میں جس کے چہرے پر اپنی ماں کو یاد کرتے اس کی بات کرتے خوشی کے ہزاروں رنگ آئے تھے وہ ان رنگوں کو غائب ہوتے ہوئے کیسے دیکھ سکتے تھے وہ بس زمیں کو دیکھنے لگے تھے۔

"باں ما امی۔۔۔!!!" وہ ان کا کندھا ہلانے لگی تھی جبکہ اس کے ماتھے پر ابھی تک شدید چوٹ کے نشان تھے وہ سمجھ نہیں رہی تھی کہ بابا اسے امی کے بارے میں کیوں نہیں بتا رہے تھے۔

ارسام میر عباد صاحب کی مشکل سمجھ گیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ کبھی نہ کبھی اسے سب کچھ پتہ چلنا ہی تھا۔

"ارشک میری بچی جو کہنے جا رہا ہوں وہ غور سے سننا میری بچی۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے جیسے پہلے اسے تیار کر رہے تھے آگے والی صورت حال کے لیے وہ آنکھوں میں خوف اور کچھ ڈر لیے اپنے بابا کو دیکھنے لگی تھی۔

"بابا کیا ہوا ہے ایسا کیا ہو گیا ہے مُجھے امی سے ملائیں ان کے بارے میں کچھ بتائیں وہ کہاں ہیں اور کیسی ہیں آپ کے ساتھ نہیں ہیں وہ کیا۔۔۔۔" وہ ایک ہی سانس میں کہیں سارے سوال کر چکی تھی جب کہ عباد صاحب اپنی آنکھیں میچے ہوئے خوُد کو بولنے کے لیے تیار کر رہے تھے۔

"تمہارے امی اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔۔" وہ اپنے آنسوؤں کو مشکل سے پیچھے دھکیلتے ہوئے اسے بتا چکے تھے وہ ہکا بکا ان کی شکل دیکھنے لگی تھی جیسے اسے سننے میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو اس کی امی نہیں۔۔۔

"بابا۔۔۔۔" اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے عباد صاحب کے بازوؤں پر اس کی گرفت بھی ہلکی ہوئی تھی وہ پیچھے کو لڑ لکھڑا کر گری تھی۔

"نہیں امی۔۔۔" وہ چیخی تھی صدمہ ایسا تھا کہ وہ خوُد کو سنبھال نہیں پا رہی تھی خوُد چیخیں مار کر روتے ہوئے وہ جیسے حواس کھو رہی تھی عباد صاحب بیٹی کی حالت دیکھتے تڑپ گئے تھے۔

اتنے عرصے بعد تو وہ ملی تھی اوُر اب اس کی کنڈیشن ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

وہ اسے سنبھالنے میں ناکام ہو رہے تھے ارشک پیچھے کو گری تھی۔

عباد صآحب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے ارسام کا حال بھی ان سے مختلف نہیں تھا۔

یہ لڑکی کچھ ہی وقت میں اس کے دل کے قریب ہو گئی تھی اسے صرف ایک جھلک دیکھتے وہ اس کی محبت کے سحر میں جکڑا تھا اب اس کی یہ حالت جیسے اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"ارشک۔۔۔"عباد صاحب مشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے ارشک کو ہلا رہے تھے لیکن اس کے وجودِ میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی وہ بے ہوش ہو چکی تھی شاید وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی اس کے دماغ پر اس بات نے گہرا اثر کیا تھا وہ جیسے بے جان ہو چکی تھی۔

عباد صاحب اسے اٹھا کر روم میں لے گئے تھے ارسام ان کے پیچھے جاتے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر کو کال کر چکا تھا جو اس کی دوست ہی تھی اور اس کی کال سنتے وہ جلدی آنے کا کہہ کر کال کٹ کر چکی تھی۔

ارسام کی حالتِ بہت بری تھی نجانے کیوں ارشک کو ایسے دیکھ کر وہ پریشان ہو چکا تھا اب دل کر رہا تھا وہ صحیح سلامت اس کے سامنے ہو اور وہ گھنٹوں اسے دیکھتے اپنی نظروں کی پیاس بجھائے۔

وہ ابھی تک چادر سے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھی اس نے ایک بار بھی ایک بار بھی چادر زرا سی اپنے چہرے سے کسکنے نہیں دی تھی اس کے یہ بات ارسام میر کے دل میں ارشک کے لیے محبت میں اضافہ کر گئی تھی۔۔۔۔۔وہ ان کے پیچھے پیچھے ہی عباد صاحب والے روم میں آ گیا تھا جو ان کے زرا استعمال تھا۔

وہ اندر داخل ہوا تو عباد صاحب ارشک کو بیڈ پر لٹا چکے تھے اور اس کے چادر اتار کر انہوں نے سائیڈ پر رکھی تھی ارسام خاموشی سے واپس چلا گیا تھا اور ڈاکٹر کی آمد کا انتظار کرنے لگا تھا۔

•••••

ابر شم اور تعزیز اس وقت پلین میں تھے ان کی ارجنٹ میٹنگ تھی کراچی میں ایک مشہور کمپنی کے ساتھ گرینی ابر شم کو آوٹ آف سٹی اکیلے نہیں جانے دیتی تھیں ان کی کمپنی کا منیجر ہی ایسی میٹنگز اٹینڈ کرتا تھا لیکن اس بار ابر شم تعزیز کے ساتھ خود جا رہی تھی میٹنگ میں شریک ہونے کے لیے وہ لوگ ائیر وپلین میں بیٹھے ہوئے تھے ابر شم پہلی بار سفر نہیں کر رہی تھی جہاز میں لیکن پھر بھی نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ کاش وہ اس کے کندھے پر سر رکھے۔

تعزیز کھڑکی کی جانب تھا اور باہر اڑتے ہوئے بادلوں کو دیکھ رہا تھا ان کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کی نظریں تعزیز خان پر تھیں ابر شم کو جیلسی فیل ہو رہی تھی جو کب سے تعزیز کو دیکھے جا رہی تھی۔

"تعزیز۔۔۔"وہ اکتا کر اسے مخاطب کر چکی تھی جو باہر دیکھ رہا تھا اور اس کی آواز سن کر وہ اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

"کیا۔۔۔؟؟؟_ وہ کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"مُجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"لب کچلتے ہوئے وہ تعزیز خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا تھا یعنی یہ اب اس کا نیا ڈرامہ تھا اس کی توجہ پانے کے لئے۔

"کس بات کا ڈر اور میں کیا کروں اور یہ سب پہلی بار تو نہیں ہو رہا ہے آپ پہلے بھی سفر کر چکی ہیں تو پھر اب کیوں۔۔۔؟؟؟"وہ ایک سانس میں کہیں سوال کر چکا تھا جبکہ ابر شم کو شدید سبکی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

تعزیز خان کے سوال کا جواب بھی وہ نہیں دے سکی تھی تعزیز خان نے کچھ سوچتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی گود میں شفٹ کیا تھا ابر شم ناچاہتے ہوئے بھی بلش کرنے لگی تھی۔

وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن زیادہ دیر تک نہیں تعزیز کو اس نے کوئی اشارہ کیا تھا جس پر وہ اسے پھر سے سیٹ پر شفٹ کر چکا تھا لیکن اس کے گرد تعزیز کے بازوؤں کا حصارِ بنا ہوا تھا جو ابر شم کو ایک انجانے سے احساس میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

وہ سکون سے اس کے کندھے پر سر رکھتے آنکھیں موند گئی تھی اور تعزیز خان اس کو دیکھتے مسکرایا تھا اور پھِر کچھ سوچتے اس نے اپنی آنکھیں موندلی تھی اور سر سیٹ سے ٹکائے وہ ریسٹ کرنے لگا تھا پھر ائیر ہوسٹس ان سے

کھانے کا پوچھنے آئی تھی جس پر انہوں نے لائٹ سا کچھ منگوایا تھا یہ سفر ابر شم کے لیے اچھا تھا وہ لڑکی ابھی تک تعزیز خان کو دیکھے جا رہی تھی ابر شم کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا اسے گوارا نہیں تھا کہ تعزیز کو کوئی دیکھے بھی وہ اس کے لیے پوزیسو ہوتی جا رہی تھی جس کا احساس اسے خود نہیں تھا۔

ان کی فلائیٹ ٹیک آف ہوئی تو وہ دونوں کراچی ائیر پورٹ پر اترے تھے گاڑی کا ارینجمنٹ تعزیز خان نے پہلے ہی کروالیا ہوا تھا سو وہ دونوں سیدھے ہوٹل پہنچے تھے دونوں ہی تھک چکے تھے میٹنگ شام میں تھی اور اس وقت ان دونوں کا ارادہ ریسٹ کرنے کا تھا سو تعزیز تو آتے ساتھ ہی اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتے ہوئے بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹا تھا ابر شم محض اسے گھور سکی تھی۔۔۔

اور اپنا کوٹ آتار کر اس نے سائیڈ پر رکھا تھا وہ بلیک کلر کی جینز پر پرپل کلر کی شرٹ پہنے ہوئے تھی بالوں کو پونی کی قید سے آزاد کرتے وہ اب تعزیز خان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی جو لمحوں میں سو گیا تھا حالانکہ وہ اتنی جلدی سوتا نہیں تھا ابر شم حیران ہوئی اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ کیا تھا اس کا کوئی رسپانس نہیں آیا تھا شاید وہ گہری نیند میں تھا۔

ابر شم نے لب کاٹے تھے نظریں اس کے عنابی لبوں پر تھیں دل جیسے انہیں چھونے کے لیے بے قرار ہوا تھا وہ بنا سوچے سمجھے اس کے لبوں پر اپنے گلابی لب رکھتے اس کی سانسوں کو پینے لگی تھی۔۔۔

تعزیز خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی یہی تو چاہتا تھا وہ ان لبوں کا لمس لیکن خود کیسے جاتا اس کے قریب تبھی سونے کا بہانہ بنایا تھا اس نے جو کام بھی آیا تھا وہ خود اس کے قریب آئی تھی تعزیز خان نے کروٹ بدلتے اسے

اپنے نیچے کیا تھا اور شدت سے اس کی سانس انہیل کرنے لگا تھا ابر شم کا سانس اٹکا تھا یہ سوچ کر ہی کہ وہ جاگ رہا تھا لیکن اس کے انداز سے تو وہ یہ سمجھی تھی کہ وہ سو رہا ہے وہ شدید خفقت میں مبتلا ہوئی تھی۔

لیکن وہ جس انداز میں اس کے لبوں کو چھو رہا تھا ابر شم کو لگ رہا تھا کہ وہ نیند میں ہے اور اس نے کروٹ بھی نیند میں بدلی ہے وہ ریلیکس ہوئی تھی کچھ اور اس کے نچلے لب کو اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر کٹ لگا چکی تھی تعزیز خان اپنی نک چڑھی میم کے کارنامے دیکھ رہا تھا جو اب اس کے نیچے دبی ہوئی تھی لیکن حرکتیں بہت عجیب تھیں وہ اس کے لبوں سے لب آزاد کرتے اس کی بیرڈ سہلاتے ہوئے اس کی بیرڈ کے بالوں کی چھبن محسوس کر رہی تھی وہ دل سے تعزیز خان کے لیے کچھ فیلنگز محسوس کر رہی تھی لیکن اسے کہتی کیسے اور پھر وہ کنٹریکٹ جو اس نے تعزیز خان سے کیا تھا

جس کی وجہ سے وہ دونوں ساتھ تھے صرف ایک سال کے لیے اس کے بعد۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی کیسے بھول گئی وہ کہ یہ بس کنٹریکٹ میرج تھی اس کے اور تعزیز خان کے درمیان۔۔۔۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں کہ یہ صرف وقتی شادی ہے لیکن اب میں اپنے دل کا کیا کروں جو تعزیز خان کی طرف جھکتا چلا جا رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ اپنی ٹھوڑی ہاتھوں پر ٹکائے وہ سوچنے لگی تھی۔

اس کا فون بجا تھا اس نے دیکھا تو ائزم کی کال تھی نجانے کیوں وہ جو کبھی اس انسان کو چاہتی تھی اب اس انسان کے لیے اس کے دل میں کوئی جذبات نہیں تھے وہ ائزم کو سوچنے لگی تھی۔

وہ ایک سال بعد اس کی زندگی میں واپس آنے والا تھا پھر کیا ہوتا اور گرینی انہیں کیسے راضی کرتی جب انہیں ائزم کے بارے میں بتاتی اور تعزیز کو وہ پسند کرتی تھیں وہ جانتی تھی۔

لیکن پھر کیا ہوتا وہ سوچنے لگی تھی دل و دماغ میں یہ سوچیں گردشِ کرنے لگی تھی ابھی تک صرف دو تین مہینے ہی ہوئے تھے اور یہ سب کچھ۔

وہ واپس تعزیز خان کی طرف دیکھنے لگی تھی جو اب آرام سے سو رہا تھا لیکن اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی وہ سوتے میں کیسے مسکرا رہا تھا یہ بات وہ سمجھنے سے قاصر تھی لیکن اس کے لبوں کی مسکراہٹ جان لیوا تھی۔

"سو ہینڈسم۔۔۔۔۔مین۔۔۔۔۔" وہ اس کی پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سنوارتے ہوئے اس کے کان کے پاس جھکی تھی۔

اس کی باتیں افففف تعزیز کو گدگدی ہوئی تھی دل چاہا تھا کہ ایک نظارہ اسے دکھا ہی دے اپنے ہینڈسم ہونے کا لیکن نہیں ابھی کچھ دن اور کچھ دن اور اسے ابرشم کے منہ سے اظہارِ محبت کروانی تھی تاکہ وہ خود اس کی طرف بڑھے۔

اب ابر شم کے ہاتھوں کا لمس اسے محسوس نہیں ہو رہا تھا یقیناوہ کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی افف اس کی سوچیں۔

وہ اس کے لمس سے ریلکس فیل کروا رہی تھی وہ کروٹ بدل گیا تھا اور اس کے کروٹ بدل دوسری طرف ہوا تو ابر شم سیدھی ہوئی تھی اسے خوٗد بھی نیند آ رہی تھی لیکن وہ سونا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اسے فائل پر ورک کرنا تھا سو وہ اٹھ کر بیگ سے لیپ ٹاپ لے کر کرسی پر بیٹھ گئی تھی فائل پر کام کرتے کرتے اسے خاصی دیر ہو گئی تھی فائل تیار تھی میٹنگ میں بس ایک گھنٹہ رہتا تھا۔۔

وہ چلتے ہوئے بیڈ تک گئی اوٗر تعزیز خان کا کندھا ہلایا تھا وہ آنکھیں کھول چکا تھا۔

"تیار ہو جاؤ ہم لوگ لیٹ ہو رہے ہیں میٹنگ شروع ہونے والی ہے جلدی اٹھو کب سے ریسٹ کر رہے ہو ابھی تک تھکی نہیں ہو۔۔۔۔"وہ اس پر جھکتے ہوئے بولی تھی اور تعزیز اس کی آواز سن کر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور عادت کے مطابق اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ باتھ روم چلا گیا تھا اس کے جاتے ہی ابر شم بھی تیار ہونے کے لیے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تا کہ اس کے شاور لینے تک وہ تیار ہو جائے اور وقت کی بچت ہو سکے وہ کچھ ہی منٹوں میں تیار ہو گئی تھی اور تعزیز کے واپس آنے تک وہ اس کے انتظار میں کھڑی تھی۔

تعزیز خان اسے دیکھتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا اس نے صرف ٹاول لپیٹا ہوا تھا ابر شم اسے بد تمیز کہہ چکی تھی لیکن تعزیز خان اگر اس کی بات سن لیتا تو اس سے بدلہ ضرور لیتا اس بات کا۔۔۔

لیکن ابھی تو وہ تیار ہو رہا تھا۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 57

•••••

تعزیز خان تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے نکلا تو اس نے ڈارک بلیو کلر کا ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا تازہ کی گئی شیو میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت

لگ رہا تھا ابر شم کی نظر اس پر پڑی تو واپس پلٹنا ہی بھول گئی تھی تعزیز اس کا کھویا کھویا انداز نوٹ کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ ابر شم کی فیلنگز بدل رہی تھیں وہ اس کو سوچنے لگی تھی یعنی گرینی نے صحیح کہا تھا ابر شم کو اگر وہ اپنی موجودگی کا احساس دلائے گا تو وہ ضرور اس کی طرف اٹریکٹ ہو گی اور ایسا ہو رہا تھا جو اس کے لیے بہت اچھا سٹیپ تھا کم سے کم وہ اس دھوکے باز ائزم کے چکر سے تو نکل آتی۔۔۔۔

اوٗر اس ائزم کو بھول جاتی وہ اپنے ٹارگٹ میں کامیاب ہو رہا تھا ابر شم اس کی طرف متوجہ ہو رہی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ ائزم کو بھولتی جا رہی تھی۔۔۔۔

تعزیز اس کو دیکھتے سیدھا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہوتا اپنے بالوں کو جیل سے سٹ کرنے لگا تھا وہ اس وقت اپنے بالوں کو سٹ کر رہا تھا ساتھ ہی

ساتھ وہ ابر شم کو بھی دیکھ رہا تھا جو ابھی تک پلکیں چھپکائے اسے دیکھے جا رہی تھی اب تو اسے احساس ہو رہا تھا کہ ضرور اسے ابر شم کی نظر لگ جائے گی جیسے وہ اسے دیکھے جا رہی تھی۔

اس نے بال سٹ کرتے اپنا پرفیوم اٹھا کر خود پر سپرے کیا اور پھِر کچھ سوچتے لب دانتوں تلے دبا کر اس نے پرفیوم کا ایک سپرے ابر شم پر کیا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اس کے کلون کی مہک کو محسوس کرتے وہ ایک پل کے لیے خوُد کی بے اختیاری پر اچھا خاصا شرمندہ ہو گئی تھی نجانے وہ کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں اور اُوپر سے اس کے نیند میں ہوتے وہ جا حرکتیں کر چکی تھی اگر تعزیز خان کو پتہ چل جاتا تو۔۔۔۔

اسے کتنی سبکی محسوس ہوتی تعزیز خان سے اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے کچھ سوچتے قدم تعزیز خان کی طرف بڑھائے تھے اور اس کے بالکل ساتھ

کھڑے ہوتے آئینے میں دو کے عکس کو دیکھا تھا وہ ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے جیسے بنائے ہی ایک دوسرے کے لیے گئے ہو۔۔۔

تعزیز خان جو اپنے دھیان میں تھا اس نے سر اُٹھایا تو آئینے میں ابر شم اور اپنے عکس کو دیکھتے وہ ساتھ کھڑی ابر شم کو دیکھنے لگا جس کے وجود سے اسے اپنے کلون کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔

ابر شم کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا بلکہ سامنے آئینے کی طرف تھا جبکہ اس کی گردن پر چمکتا وہ کالہ تل تعزیز کی توجہ کھینچ گیا تھا لب اسے چھونے کے لیے مچلنے لگے تھے اسے ابھی تک اپنے لبوں پر ابر شم کے لبوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا وہ شاور لیتے ہوئے بھی مسکرا تا رہا تھا اور اب بھی اس نے بے ساختہ اپنے لبوں کو چھوا تھا اس کی یہ حرکت ابر شم کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

اس نے بھی بے اختیار اپنے لبوں کو چھوا تھا اور پھر دونوں کی نظریں سامنے مرر کی طرف گئی تھی ابر شم نے سٹپٹا کر اپنا ہاتھ نیچے کر لیا تھا جیسے اسے شر مندگی ہوئی ہو اس کا حال اس وقت ایسا تھا چور کی داڑھی میں تنکا۔۔۔

وہ جو حرکت کر چکی تھی اس کے بعد خوُد سے بھی نظر نہیں ملا رہی تھی اس کے دل نے اعتراف کیا تھا ہاں وہ تعزیز سے محبت کرنے لگی تھی لیکن ائزم کی طرف دھیان گیا تو اسے نے لبوں کو کچلنا شروع کیا تھا اگر وہ تعزیز خان سے محبت کرنے لگی تھی تو اب تک جو اس نے ائزم سے محبت کی وہ کیا تھی کیا وہ ایک سیر اب تھا جس کے پیچھے وہ خوار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

".....you know what"

وہ ابر شم کے کان کے قریب جھکا تھا وہ اس کی آواز اپنے قریب سنتی اس کے قریب ہوئی تھی نا معلوم انداز میں۔

"what.....??

وہ اس کی نزدیکی سے پہلی بار خائف نہیں ہوئی تھی نہ ہی اسے برا لگا تھا بلکہ اس کا قریب آنا اب دل کو آچھا لگنے لگا تھا جیسے دل اس کی قرب پر خوش ہو اوٗر وہ اپنی اس حالتِ سے جھنجھنائی تھی۔

" The touch of her lips is very pleasant as if there is intoxication in them and when my lips meet hers, my heart does not want time to stop and I want to keep the same lips with hers....."

)"اس کے ہونٹوں کا لمس بہت خوشگوار ہے جیسے ان میں کوئی نشہ ہے اور جب میرے ہونٹ اس سے ملتے ہیں تو میرا دل نہیں چاہتا کہ وقت رک جائے اور میں وہی ہونٹ اس کے پاس رکھنا چاہتا ہوں....."(

اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولتے وہ ابرشم کے چہرے کے رنگ آڑا گیا تھا وہ جو اس کی طرف سے کسی اور بات کے انتظارِ میں تھی اس کی یہ بات سنتے وہ ایک جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کس کے۔۔۔؟؟؟"لب بے اختیار پھڑ پھڑانے تھے حالانکہ دل کی حالت تو بہت بری ہوئی تھی اس کی یہ بات سن کر کتنی رومانٹک بات کہی تھی اس نے لیکن ابرشم کو نجانے کیوں اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"ہے ایک۔۔۔!!!"وہ جیسے اس کی حالت کی پرواہ کیے بغیر بولا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔۔؟؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے کون پر زور دے چکی تھی حالانکہ دل کر رہا تھا وہ سامنے ہو اور اس لے لبوں کا وہ حشر نشر بگاڑ دے جو اس کے لبوں کو چھوتی تھی۔

"آپ کو کیوں بتاؤں میں پرسنل بات ہے پتہ ہے رات بہت حسین ہوتی ہے اس کے۔۔۔۔"

"بس یہ کس قسم کی باتیں کر رہے ہو تم زرا لحاظ نہیں ہے کہ میں تمہاری بیوی ہوں اور تم میرے سامنے ایسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔" تعزیز خان اس کے لفظ بیوی پر ٹھٹک کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

وہ جو اس میرج کو بس کنٹریکٹ میرج کہتی تھی اب کیوں اتنی سیریس ہو رہی تھی کیوں اس کی باتوں پر ایسے ری ایکٹ کر رہی تھی اس کے چہرے پر صاف صاف لکھا ہوا تھا کہ وہ جیلس ہوئی تھی اس کی باتوں پر۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بات کس کے بارے میں کر رہا تھا اور تعزیز خان کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسے یہ بات بتانے کا وہ تو اس کے فیس ایکسپریشن کو انجوائے کر رہا تھا جس کا چہرہ اس وقت تقریباً سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

"ریلی بیوی آپ کے بقول یہ کنٹریکٹ میرج ہے۔۔۔" تعزیز نے جتانا ضروری سمجھا تھا۔

"ہاں لیکن ابھی میں تمہارے نکاح میں ہوں مطلب تمہاری بیوی ہوں اور تم کیسے بے شرمی سے میرے سامنے اس لڑکی کے لبوں کی تعریف کر رہے

یو تمہیں شرم نہیں آتی ہے یہ ساری باتیں کرتے ہوئے۔۔۔!!!" وہ اس کی طرف مڑتے اس کے چہرے کے قریب چہرہ کیے ہزیائی کیفیت میں چلائی تھی۔

تعزیز خان اس کے متوقع ری ایکشن کو دیکھ کر حیران ہوا تھا اور اس کا ایسے چیخنا اس کی حالت واضح کر رہا تھا وہ یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی اس کی حالت دیکھتے مقابل کو اپنی پلاننگ کامیاب ہوتی نظر آ رہی تھی۔

"آپ شاید کچھ بھول رہی ہیں۔۔۔" اس کے ماتھے پر اپنی انگلی سے ہلکا سا دباؤ دیتے وہ جیسے اسے کچھ یاد کروا رہا تھا ابر شم ایک پل کے لیے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی تھی مطلب ایسا کیا تھا جو وہ بھول چکی تھی زہن پر زور دیا بھی تو کچھ یاد نہیں آیا کہ آخر ایسا ہے جو وہ یاد نہیں کر پا رہی تھی۔

"آپ نے مُجھے خود مشورہ دیا تھا کہ میں اپنی گرل فرینڈ کے قریب رہوں لیکن آپ کو نہ چھوؤں تو اب میں ایسا ہی کر رہا ہوں اور تو آپ کو کیا مسئلہ ہے میں اس کے لپس پر کس کرو یا نیگ پر۔۔۔۔!!!" وہ اس پر جھکا تھا اس بات چیت میں وہ ایک دوسرے کے بے انتہا قریب آ چکے تھے کہ ان دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے لیکن وہ دونوں باتوں میں اس قدر غرق تھے کہ وہ سمجھ نہیں سکے تھے اوٗر پھر تعزیز کی بات پر ابر شم کو کرنٹ لگا تھا وہ کتنا بے باک انسان تھا یہ اندازہ اسے اچھے سے ہو رہا تھا وہ لپس سے اگے پہنچ گیا تھا۔

وہ چند لمحوں کے لیے سرخ ہوئی تھی لیکن پھر یہ سب کچھ وہ کسی اور کے لیے کہہ رہا تھا اسے شدید جلن ہوئی تھی اس لڑکی سے۔

"یو خاموش ہو جاؤ تم۔۔۔۔!!!" وہ اس کی بے باک باتوں پر کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس کر رہی تھی لیکن تعزیز خان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا وہ دم سادھ اسے دیکھے جا رہی تھی لیکن حیرتِ تھی اس نے اسے جھٹکا نہیں تھا۔

"آپ تو ایسے سرخ ہو رہی ہیں جیسے یہ سب میں آپ کے ساتھ لیکن وہ کیا ہے نہ اس لمس کا مقابل نہیں کر سکتی آپ۔۔۔!!!" وہ اب مزید پھیلا آخر ابر شم کا ویک پوائنٹ جو مل رہا تھا اپنی باتوں سے اس کے چہرے پر پھیلا گلال دیکھ کر اس کے لبوں نے ابر شم کے رخساروں کو چھونے کی خواہش کی تھی لیکن جانتا تھا یہ ابھی صحیح نہیں تھا۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو شرم نہیں آ رہی ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟" وہ دونوں بھول چکے تھے کہ ان دونوں نے میٹنگ میں جانا تھا اس وقت وہ بہت ضروری گفتگو میں مصروف تھے جو شاید بہت اہم تھی۔

"کیوں مجھے کیوں شرم ائے گی اینڈ یو نو واٹ وہ بھی نہیں شرماتی ہے۔۔۔۔۔" نظروں کے سامنے ابر شم کا دبنگ انداز آیا تھا لیکن اس وقت وہ اسے اپنی وہ نک چڑھی میم نہیں لگ رہی تھی جو ہر وقت غصے میں رہتی تھی اس وقت تو وہ کوئی ابر شم لگ رہی تھی اسے جو اس کی باتوں پر سرخ گلاب ہو رہی تھی۔

"چھوڑوں مُجھے۔۔۔!!!" وہ پل میں سنبھلی تھی خود پر غصہ آیا کیوں وہ اس کے سامنے اتنی بے اختیاری کا مظاہرہ کر رہی تھی نجانے وہ کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں۔۔۔۔

وہ خفقت میں مبتلا ہوئی تھی اپنے بالوں کو سائیڈ پر کرتے وہ بلاوجہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزیں سٹ کرنے لگی تھی اوٗر تعزیز خان اس کی حالتِ دیکھنے سر ہلانے لگا تھا وہ مانتی یا نہ مانتی لیکن اس کی حالتِ دیکھتے کوئی بھی اس کے دل کا حال جان سکتا تھا اوٗر وہ تو پھر تعزیز خان کا تھا۔

ابر شم کی خفقت دیکھتے وہ مسکرایا تھا جس کے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے اوٗر وہ بار بار اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کر رہی تھی۔۔۔

لیکن اس کے فون کئ بیل بجی تو اس نے فون اٹھایا گرینی کا تھا وہ بھول گئ تھی کہ اسے گرینی کو بتانا تھا وہ لوگ خیریت سے پہنچ گئے ہیں سو اب وہ فون ریسیو کرنے لگی تھی۔

تعزیز خان بھی تیار تھا سو وہ فون میں بیزی ہو گیا اور ابر شم اپنی کال میں۔

"آبی میرا بچہ آپ لوگ پہنچ گئے۔۔۔!!!" گرینی جو بے چینی سے ان کی خیریت کا پوچھنے لگی تھی ان کی بے چین آواز سن کر ابر شم کو افسوس ہوا اسے انہیں پہلے ہی خود سے کال کرنی چاہیے تھی.

"سوری گرینی میں آپ کو انفارم نہیں کر سکی ہم لوگ خیریت سے پہنچ گئے تھے اور ابھی ہم لوگ نکل رہے ہیں میٹنگ کے لیے آپ کھانا ٹائم سے کھا لیجیے گا اور اپنی میڈیسن بھی ٹائم پر لینی ہے آپ بہت غلفت برتتی ہیں اس معاملے میں۔۔۔۔!!!" وہ چلتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور آرام سے ان سے بات کرنے لگی تھی۔۔۔

"یہ بہت اچھی بات ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا اور میری فکر مت کرو میں اچھے سے اپنا خیال رکھوں گی اور تم زرا میری تعزیز سے بات تو کرواؤ۔۔۔!!!" وہ ابر شم سے زیادہ تعزیز سے بات کرنے کی کوشش میں تھی۔

"گرینی میری بات پر یقین نہیں ہے آپ کو جو اس سے بات کرنی ہے آپ نے اور ویسے بھی وہ بیزی ہے اور اس وقت میں آپ کی بات نہیں کروانے والی اس سے آپ بعد میں کر لیجیے گا اس سے بات۔۔۔" ابر شم پہلے ہی تعزیز خان پر غصے میں تھی اور اوپر سے گرینی کا تعزیز خان سے بات کرنے کا کہنا اس کے غصے میں اضافہ کر گیا تھا تعزیز خان جو اپنے فون پر مصروف تھا ابر شم کی بات سن کر اس نے اس کی پیٹھ کو گھورا تھا۔

"آبی میرا دل کر رہا ہے اس سے بات کرنے کا کروادو میرا بچہ اور اس سے مُجھے بہُت ضروری بات بھی کرنی ہے تو اسے فون دو میں جانتی ہوں وہ

مصروف نہیں ہے تم خوُد سے کہہ رہی ہو یہ بات۔۔۔"وہ میٹھے میٹھے انداز میں طنز کر چکی تھیں اوُر ابر شم کا چہرہ لال ہوا تھا تعزیز خان جانتا تھا گرینی اسے سمجھا رہی تھیں تبھی وہ منہ بنا چکی تھی۔

"نہیں کرواؤں گی۔۔۔"وہ بضد تھی لیکن تب تک تعزیز خان اس کے قریب آتے اس کے ہاتھ سے فون لے کر کان سے لگا چکا تھا وہ ایک جھٹکے سے مڑی تھی اور اسے دیکھا جس کے ہاتھ میں اس کا فون تھا۔

"اسلام علیکم گرینی ہم بالکل ٹھیک ہیں آپ پریشان مت ہوں آپ اپنا خیال رکھیں۔۔۔"وہ ابر شم کی گھوری کو نظر انداز کرتا خوش ہوتے گرینی سے بات کرنے لگا تھا وہ ابر شم کے اوپر جھکا ہوا تھا اس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے وہ اس لمحے ابر شم کی سانسوں کو ہنگم کر گیا تھا وہ اس کی نزدیکی پر اٹھنے لگی تھی اوُر وہ جو اس پر جھکا ہوا تھا دونوں کا زبردست

تصادم ہوا تھا ابر شم زمین بوس ہوتی کہ تعزیز خان نے اسے اپنے قریب کیا تھا وہ دونوں اب صوفے پر تھے۔

"وعلیکم السلام بیٹا شکر ہے تم سے بھی بات ہو گئی میری اور ہاں آبی کا خیال رکھنا اور اگر یہ کوئی بد تمیزی کرے تو اگنور کر دینا جانتے ہو نہ یہ کس مزاجِ کی ہے اور تم سے مُجھے اُمید ہے تم اس کو سمجھو گے۔۔۔۔" وہ نرمی سے تعزیز خان سے مخاطب ہوئی تھی جو ان کی بات پر مسکرایا تھا۔

"جی بالکل آپ ریلیکس ہو جائیں اور سکون سے سو جائیں آپ سب کچھ بہت اچھا ہو گا۔۔۔" وہ انہیں تسلی دے رہا تھا جس پر وہ مسکرائی تھیں۔

"ہاں اب تو سکون کی نیند ہی آئے گی مُجھے۔۔۔" وہ ہنسی تھی ابر شم کو آواز تو نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی تھیں لیکن تعزیز کی باتوں کو وہ سن رہی تھی

وہ اس کے قریب تھی بے حد قریب اس کے بھاری ہاتھ ابھی تک اس کی کمر کے گرد حائل تھے۔

وہ سانس روکے اسے دیکھے جا رہی تھی جو مسکرا کر گرینی سے باتیں کر رہا تھا اور وہ اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

"جی سو جائیں اور ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے ہم کامیاب ہو رہے ہیں۔۔۔ سو ریلیکس ہو جائیں۔۔۔" وہ نجانے کس بارے میں بات کر رہا تھا ابر شم سمجھ نہیں سکی تھی لیکن ان کی باتیں وہ پریشان ہو رہی تھی۔۔۔ پر تعزیز خان نے مزید کوئی بات نہ کرتے الوداعی کلمات کہتے کال کٹ کر چکا تھا ابر شم اس کے قریب بیٹھی ہوئی تھی ریلیکس ہو کر لیکن وہ اس کے قریب بیٹھی تھی۔

"جانا نہیں ہے کیا جو اتنی ریلیکس ہو کر بیٹھی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اس سے پوچھنے لگا جس پر ابر شم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی میٹنگ کا ٹائم شروع ہونے والا تھا ان لوگوں نے ایک ہوٹل میں جانا تھا میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے سو تعزیز خان کا ارادہ تھا کہ وہ لوگ جلدی نکل جائیں تا کہ وقت پر پہنچ سکیں وہاں اور یہ تبھی ہی ممکن تھا جب وہ لوگ ٹائم سے نکلتیں لیکن ابر شم کا انداز اسے خاصا کنفیوژ کر رہا تھا۔

"جانا ہے اس لیے میں گرینی سے بات مختصر کر رہی تھی لیکن تم نے درمیان میں آ کر سارا ٹمپو ہی توڑ دیا اور یہ کس پلان کی بات ہو رہی تھی جو کامیاب جا رہا ہے زرا مجھے بھی بتاؤ میں بھی جانا چاہتی ہوں اس بارے میں ایسا کیا ہے آخر جو تمہارا اور گرینی کا سکرٹ ہے۔۔۔۔" وہ اس کے بولنے کی دیر تھی

کہ شروع ہو گئی تھی اور تعزیز خان نے لب دانتوں تلے دبائے تھے وہ کیسے بھول گیا تھا کہ اس کے ساتھ ابر شم بھی موجود تھی۔

"ہاں ہماری اپنی بات تھی آپ جائیں میں تیار ہوں آپ بھی آجائیں باہر پار کینگ میں انتظار کر رہا ہوں میں آپ کا تو آج کوئی ارادہ نہیں ہے کہیں جانے کا۔۔۔۔!!!" وہ اس کو دیکھتے اسے خود سے الگ کرتے روم سے نکل گیا تھا ابر شم سمجھ نہیں سکی تھی کہ وہ طنز کر رہا تھا یا کچھ اور لیکن وہ جلدی سے اس کے پیچھے نکلی تھی روم سے۔

اور جیسے ہی وہ پار کینگ ایریا میں گئی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اس کے انتظار میں تھا وہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی وہ اسے کے بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

گاڑی روڈ پر ڈالتے ہوئے وہ مطلوبہ ہوٹل کا راستہ گوگل میپ سے دیکھنے لگا تھا یہی ایڈریس اسے لینا نے بھی سینڈ کیا تھا اور اس ایڈریس کو فولو کرتے وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے تھے ابر شم کا دل چاہا کہ وہ اس کا ہاتھ تھام لیے لیکن کیسے اسے پہلی بار ہوٹل کا منظر یاد آیا تھا جب تعزیز خان نے اس کے سامنے ہاتھ کیا تھا لیکن وہ تھامنے سے انکارِ کر گئی تھی۔

پر آج اس کے دل کی حالت مختلف تھی لیکن شاید مقابل کو اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ ابر شم کے باہر نکلنے کا انتظار تو کر رہا تھا لیکن اس کے نکلتے ہی وہ اگے چلا گیا تھا اور اب ابر شم اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو اس کمپنی کے لوگوں نے خوُد انہیں ریسیو کیا تھا اگر ابر شم اور ان کی کمپنی ساتھ ایک کنٹریکٹ سائن کر لیتے تو اس سے ابر شم اور ان لوگوں دونوں کا فایدہ تھا اگر تعزیز ابر شم کے ساتھ نہیں آتا تو

گرینی اسے اکیلے آنے ہی نہیں دیتی وہ جب تک ہائیر ایجوکیشن کے لیے باہر رہی پیچھے دن میں ہزار بار اسے گرینی کی کال آتی تھی پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہوتی تھیں ان کے ساتھ شروع سے ہی اس کی اٹیچمنٹ زیادہ تھی سو وہ اس کی دوری برداشت نہیں کر پاتی تھی پر اب اس کے ساتھ تعزیز خان تھا گرینی بھی اسی وجہ سے کچھ نہیں بولی تھیں اور ایسے کراچی آنے کی اجازت دے دی تھی۔

اور اب وہ اس کے ساتھ چل رہی تھی پہلے وہ اس کے آگے چلتی تھی تو تعزیز اس کے قدموں کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس کے قدموں کے نشان پر اپنے پاؤں رکھتا تھا لیکن آج وہ آگے تھا اور ابر شم پیچھے۔۔۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی آگے بڑھے اس کا کسی زور دار تصادم ہوا تھا وہ کوئی بچہ تھا شاید جو اپنی فیملی کے ساتھ تھا لیکن ابر شم کو لگا دھکا خاصا شدید تھا وہ

لڑکھڑاتی ہوئی چیئر سے جا ٹکرائی تھی تعزیز خان نے پلٹ کر دیکھا تو ابر شم کو دیکھ کر۔ وہ تیزی سے اس کے پاس گیا تھا وہ جو چیئر پر بیٹھ چکی تھی تعزیز خان کو دیکھ کر وہ اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔۔۔۔۔

•••••

زرانیل خان اور ضرغام خان شمس خان کے ساتھ ہی رہے تھے انہیں فجر کے وقت کہیں جا کر ہوش آیا تھا اور وہ ٹھیک بھی تھے زرانیل خان نے بی بی جان کو بھی انفارم کر دیا تھا اور اب وہ خود دادا جان کے پاس موجود تھا اپنے دھیان میں اسے ارواح کا خیال پھر نہیں آئی تھی۔ اب شمس خان آرام کر رہے تھے تو وہ فجر پڑھ کر اب ارواح کو کال کرنے لگا تھا اپنی لاپرواہی پر وہ خود کو ہزار بار ملامت کرنے لگا تھا وہ صبح کا نکلا ہوا تھا اور اب شام سے رات ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس نے کال ملائی مگر اس کی کال اٹھائی نہیں گئی تھی اس نے ایک بار کی پھر دوسری بار پھر تیسری بار آور تب کہیں جا کر ارواح نے کال اٹھائی تھی وہ جو شام سے پریشان تھی اس فون کال کی وجہ سے اور پھر زرانیل خان کا نہ آنا اس کے ڈر میں اضافہ ہو رہا تھا اور جیسے رات کی تاریکی میں اضافہ ہوتا گیا اس کے ڈر میں بھی اضافہ ہوا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی اور اب تو اس کی ہچکیاں باندھ گئی تھی وہ اتنا بھی نہیں کر سکی کہ زرانیل خان کو کال ہی کر سکے اور وہ بس روتی رہی تھی ایک پل کے لیے اسے خیال آیا اگر زرانیل خان اسے چھوڑ کر چلا گیا ہوا تو کیا ہو گا۔

اسے لگ رہا تھا کہ وہ اب نہیں آئے گا اس کے اوپر ڈر حاوی ہوا تھا وہ ساری رات روتی رہی تھی اب تک ایک بار بھی اس کی آنکھ نہیں لگی تھی مسلسل

رونے سے اس کا سر بھی بھاری ہو رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس قدر خوفزدہ ہو چکی تھی کہ اس کو یہ احساس بھی نہیں ہوا کہ اگر زرانیل خان اس سے ناراض ہوتا تو وہ اپنے گھر تو واپس آتا لیکن اس وقت اس کے زہن میں وہ کال سمائی ہوئی تھی اس انسان کی دھمکی یاد آئی تھی اور جب وہ انسان اس کا نمبر لے سکتا تھا تو وہ زرانیل خان سے بات بھی تو کر سکتا تھا اس کا دل یہ سوچ سوچ کر بیٹھا جا رہا تھا۔

اس کا فون بج رہا تھا مسلسل بج رہا تھا لیکن اس کا دھیان ادھر جاتا تک لیکن فون کرنے والا بھی خاصا تیز تارار تھا وہ جیسے کال پر کال کیے جا رہا تھا اور ارواح کا دھیان فون کی طرف چلا گیا تھا اور اس نے کال اٹھائی تھی۔

"ارواح فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔؟!؟" بے چینی اور بے قراری اس کی آواز سے واضح تھی وہ پریشان تھا ارواح محسوس کر سکتی تھی لیکن اس وقت تو اس کی کال اس کی آواز سن کر ہی ارواح کے دل کو کچھ تسلی ہوئی تھی کہ وہ کہیں گیا نہیں تھا وہ اسے کال کر رہا تھا مطلب وہ اس سے خفا نہیں تھا.

"آپ کہاں ہیں آئے نہیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز آ جائیں باہر اندھیرا بھی ہے۔۔۔!!!" وہ روتے ہوئے بولی تھی اور اپنے آنسوؤں کو صاف کیا تھا اس وقت وہ بہت پریشان لگ رہی تھی زرانیل خان اس کے آنسوؤں سے بے چین ہوا تھا اور اس وقت وہ وآپس بھی نہیں جا سکتا تھا کہ ضرغام خان حویلی گیا ہوا تھا۔

اس نے ارشک کے بارے میں پتہ کرنا تھا وہ حویلی سے غائب تھی وہ جانتا تھا کہ وہ اسے ایسے ہی پریشان کر رہی تھی وہ کبھی اس کی حدود سے نکل نہیں سکتی تھی۔

زرانیل خان اس وقت ہوسپٹل میں اکیلا تھا اور شمس خان کو اکیلا چھوڑ کر وہ گھر نہیں جا سکتا تھا سوا بھی اسے تسلی دینی تھی جانتا تھا اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی اسے شام میں ہی ارواح کو بتا دینا چاہیے تھا دادا جان کے بارے میں اور بھی بتا دے کہ وہ نہیں آسکتا آج لیکن وہ نہیں کر سکا تھا۔۔۔

"ارواح میری جان سب سے پہلے اپنے آنسو صاف کرو۔۔۔!!! اور پھر میری بات غور سے سنو۔۔۔!!! دادا جان کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے وہ اس وقت ہوسپٹل میں ہیں میں ان کے ساتھ ہوں آج نہیں آسکوں گا جاناں تم ریلکس ہو جاؤ اور سکون سے سو جاؤ۔۔۔" وہ اسے بہلا رہا تھا اور وہ لب

پھیلائے اسے سن رہی تھی لیکن دادا جان کی طعیبت خراب کا سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی اچانک انہیں کیا ہو گیا۔

"کیا ہوا انہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی پریشانی بھول کر شمس خان کے بارے میں پوچھنے لگی تھی زرانیل خان کو ایک پل کے لیے اس پر پیار آیا تھا وہ اس کے لیے پریشان نہیں ہوتی تھی اس کی فیملی کے لیے بھی ایسے ہی کنسرن شو کر رہی تھی جو زرانیل خان کی نظروں میں اس کی قدر و قیمت بڑھا گئی تھی۔

"وہ ان کی طعیبت خراب ہے لیکن اب وہ ٹھیک ہیں تم پریشان مت ہوں میں ان کے ساتھ ہی ہوں تم سو جاؤ اور کل میں آؤں گا و آپس تب تک اپنا خیال رکھنا کھانا کھایا تھا۔۔۔!!!" وہ کھانے کی متعلق پوچھنے لگا تھا جانتا تھا کہ اس کے بغیر وہ کھانا نہیں کھاتی تھی سو وہ اس سے کھانے کے متعلق پوچھنے لگا تھا۔

"نہیں۔۔۔"وہ جھوٹ نہیں بول سکی تھی پہلے ہی پریشان تھی سو سچ بتا دیا کہ وہ کھانا ویسے بھی نہیں کھا رہی تھی الٹا جھوٹ بول کر وہ کیسے اس کا سامنا کرتی اور وہ جانتی تو تھی کہ زرانیل خان کو پتہ تھا وہ اس کے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھی۔

"کیوں نہیں کھایا تھا ارواح اور لنچ بھی نہیں کیا ہوا ہو گا تم نے اتنی لاپرواہ کیوں ہو تم اگر میں نہیں آیا تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ تم کھانا کھانا ہی شروع دو۔۔۔۔"وہ ہلکی سی سرزنش کر رہا تھا یہ غلط تھا اب اگر وہ نہ ہوا تو ارواح تو کھانا پینا ہی چھوڑ دے گی جو غلط تھا۔۔۔۔

"آپ نے کھایا۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے سوال کو اگنور کرتی اپنا سوال پوچھنے لگی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ کھایا اس نے خود بھی نہیں ہو گا اسے کہہ رہا تھا لیکن خود بھی بھوکا ہی ہو گا۔

"نہیں دادا جان کی ٹینشن کی وجہ سے کچھ کھا نہیں سکا میں اور تم اب کھانا کھا کر سو جاؤ میں کل آؤں گا پلیز ارواح کھانا کھالینا مجھے ٹینشن ہوتی ہے تمہاری جب تم خود سے لاپرواہی برتتی ہو جانتی ہو نہ تم میرے لیے کیا ہو کبھی بھی کسی بھی حال میں خود سے لاپرواہی نہ کرنا میں کل آؤں گا۔۔۔"وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

"جی میں تو کھالوں گی پر آپ بھی بھوکے مت رہیے گا آپ بھی کچھ کھالیں اور مُجھے بھی ملوانے لے جایئے گا دادا جان سے اور آپ اپنا خیال رکھنا۔۔۔"وہ اگر اس کی فکر کر رہا تھا تو وہ بھی اس کی فکر کر سکتی تھی۔۔۔

وہ زرانیل خان سے بات کرتے اس انسان کو بھول گئی تھی کچھ پل کے لیے۔۔۔۔اس کا پیار بھرا انداز اس کی باتیں ارواح کو جیسے پر سکون کر رہی تھیں۔

"جی میری جانم میں اپنا خیال رکھوں گا آپ کھانا کھائیں اور کھانے کی پک مجھے بھیجیں آپ مُجھے امید ہے کہ آپ فون بند کر کے رونے لگ جائیں گی تو تصویر بھیجو مُجھے۔۔۔!!!" وہ اپنی بیوی کی فطرت سے واقف تھا۔

"جی کرتی ہوں آپ بھئ کھالیں۔۔" وہ اٹھ کر کچن میں آئی تھی کھانا تو پڑا ہی تھا سو وہ اسے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ ایک تصویر بنا کر زرانیل خان کو واٹس ایپ کرتے وہ کھانا کھانے لگ گئ تھی اور تھوڑا سا کھا کر ہی وہ بس کر گئ تھی زرانیل خان نے صحیح کہا تھا کہ وہ اس کے فون کے بعد رونے لگ جائیں گی اور وہ سچ میں رونے لگی تھی پھر سے اسے وہ انسان یاد آیا تھا جو آج کل اس کی پریشانی کی وجہ بنا ہوا تھا وہ انسان بہت گھیٹا تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس کے پاس گیا ارواح کا نمبر جبکہ یہ نمبر صرف زرانیل خان کے پاس تھا کسی اوُر کے پاس کے۔

زرانیل خان نے یہ غلطی کی تھی کہ اس نے ارواح کے فون میں جو سم ڈالی تھی وہ ارواح کے ائی ڈی کارڈ پر نکلوائی تھی اور اس سے وہ انسان جان گیا تھا کہ ارواح کے کارڈ سے سم نکلوائی گئی تھی۔

وہ بیٹھی بیٹھی خیالوں میں کھو گئی تھی دل جیسے ہر چیز سے چاٹ ہوا تھا اگر زرانیل خان ہوتا تو اس کے ساتھ وہ چند لمحوں کے لیے وہ اس انسان کو بھول جاتی لیکن وہ نہیں تھا تو نجانے عجیب عجیب سی سوچیں اس کے دماغ میں آرہی تھی جن سے وہ پیچھا نہیں چھڑوا پارہی تھی پھر کچھ سوچتے اس نے سر جھٹکا اور وہ اٹھا کر روم میں چلی گئی تھی اوٗر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی نیند مشکل سے ہی آئی تھی لیکن وہ سو گئی تھی۔

.....

ضرغام خان حویلی پہنچ گیا تھا وہ آدھی رات کو نکلا تھا ہوسپٹل سے جب شمس خان کو ہوش آیا تھا وہ ان سے ملا تھا انہوں نے کہہ دیا تھا کہ حرمین بیگم کے ساتھ جو کرنا ہے وہ خود کریں گے کوئی اور ان سے بات نہیں کرے گا

ضرغام خان پہلے ہی ٹوٹا بکھرا ہوا تھا اس کو اپنی خبر نہیں تھی کسی اور سے کیا بات کرتا زرانیل خان اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا تھا وہ جانتا تھا اب ضرغام خان کے پچھتاوے کا سفر شروع ہو گا اس نے ضرغام خان کو عالمیار خان کی شادی پر بھی کہا تھا کہ وہ اپنے بیوی کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کر لے آگے جا کر ہو سکتا ہے حالات مختلف ہوں لیکن ضرغام خان نے تب اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔۔

آج وہ خود خاموش تھا شائد کہنے کے لیے الفاظ ختم ہو گئے تھے اس کے یا کہتا تو کہتا کیسے کیا بولتا وہ اپنی غلطیاں مان چکا تھا۔

وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بھی ارشک ارشک کے متلعق سوچ رہا تھا وہ اس کے ساتھ جو کر چکا تھا اس کے بعد وہ کس منہ سے اس کے سامنے جائے گا اوٗر پچھلے کچھ دنوں سے ارشک کا جو باغی انداز تھا اس کے بعد کیا وہ اس کو معاف کرتی۔

وہ تیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے حویلی پہنچ گیا تھا وہ جیسے ہی حویلی میں داخل ہوا حال میں ہی حرمین بیگم کو خود کے انتظار میں پایا وہ یہاں وہاں ٹہلتے ہوئے جیسے اس کے انتظارِ میں تھیں لیکن وہ ان سے بات کیے بغیر آگے جانے والا تھا جب وہ اس کے راستے میں آئی تھیں۔۔۔۔

"ضرغام۔۔۔" وہ سسک رہی تھیں اور وہ ان کی حالت کی پرواہ کیے بغیر ان کے ہاتھ سے اپنا کندھا چھڑاوا تے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا وہ اس کے پیچھے

چلی آئی تھیں ضرغام خان کو اس وقت ارشک سامنے چاہیے تھی دل اس کے لمس سے بے قرار ہو رہا تھا لیکن یہاں وہ ہوتی تو ملتی۔۔۔

"مُجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے آپ جائیں یہاں سے اور آپ کو میرے سامنے آنے سے پہلے بھی سوچ لینا چاہیے تھا جو آپ کر چکی ہیں اس کے بعد آپ یہ سب کچھ۔۔۔۔" وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا یہ اس کی ماں تھیں کیسے دوغلی عورت تھی کتنی زندگیاں برباد کر کے بھی وہ کیسے اس سے بات کر رہی تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

"ضرغام خان میرے بچے اپنی ماں سے یوں منہ موڑ تمہاری ناراضگی نہیں برداشت کر سکتی سب کی برداشت کر سکتی ہوں تمہاری نہیں مجھے معاف کر دو میرے بچے۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو تھامنے کی کوشش کرنے لگی تھیں لیکن ضرغام خان نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی تھی اور وہ تو ان کی طرف

دیکھ بھی نہیں رہا تھا اس کا انداز دیکھتے وہ جیسے لمحے کے ہزار حصوں میں مری تھیں اتنی تکلیف تو انہیں ارتضیٰ خان کے نظر انداز کرنے پر نہیں ہوتی تھی جتنی اپنے بیٹے کے نظر انداز کرنے پر ہوئی تھی۔

"آپ مجھ سے بات نہ کرے سارے زخم ہرے ہو گئے ہیں بس مُجھے اس بات کا جواب دے دیں کہ آپ نے بابا کے ساتھ کیوں کیا وہ سب کچھ کام وہ سب کچھ نہ کرتی تو آج بابا ہمارے ساتھ ہوتے لیکن آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ ہم لوگ (آرمینا اور تعزیز اور ضرغام) کیسے رہیں گے ان کے بغیر آپ نے اپنی نفرت میں ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔۔۔۔" وہ افسردگی سے بولا تھا اس کے چہرے پر اثرات ایسے تھے جیسے وہ ابھی رونا شروع کر دے گا اپنی ماں کی وجہ سے سب لوگوں سے نظریں

ملانے کے قابلِ نہیں رہا تھا اور ماں انہیں جیسے کسی بات کا احساس تک نہیں تھا۔۔۔۔

"ضرغام خان میرا بچہ۔۔۔" وہ اس کے سینے سے لگنے کی کوشش کرنے لگی تھیں لیکن ضرغام خان نے ہاتھ رکھتے ان کے اور اپنے درمیان فاصلہ بنایا تھا اور اس فاصلے کو مزید بڑھاتے ہوئے وہ دور ہوتا چلا گیا تھا ضرغام خان نے ان کی آہ و پکار کا نوٹس نہیں لیا تھا وہ تیز تیز قدم چلتا سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

ارشک اس وقت اس کے دماغ پر پوری طرح سے حاوی تھی دل میں کہیں نہ کہیں امید تھی کہ وہ اندر کمرے میں ہو گی وہ شائد مذید خود کو غلط فہمی میں مبتلا رکھے ہوئے تھا جبکہ صبح وہ خود دیکھ چکا تھا کہ ارشک حویلی میں کہیں نہیں تھی لیکن اب وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ روم میں ہو گی اس کو بس اتنا پتہ تھا کہ

وہ اس کی اجازت کے بنا حویلی سے نہیں نکلے گی لیکن اس کی یہ غلط فہمی اس کی بہت جلد دور ہونے والی تھی۔

بہت جلد اس پر ساری حقیقت آشکار ہونے والی تھی۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 58

•••••

ضرغام خان اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا خالی کمرہ دیکھ کر دل ایک پل کے لیے جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا دل میں عجیب عجیب سے وسوسے آرہے تھے ارشک کی غیر موجودگی میں اب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ سارا کمرہ دیکھ چکا

تھا جو صبح کے جیسا ہی منظر پیش کر رہا تھا کمرے میں کوئی نہیں تھا اب ضرغام خان کو یقین ہو چلا تھا کہ اب وہ یہاں سے بھاگ چکی ہے لیکن کیسے۔

اس نے پیشانی مسلی تھی اور ڈریسنگ روم میں گھستے ہوئے وہ ارشک کا سارا سامان چیک کر چکا تھا اور اس کی ہر چیز ہی ویسے پڑی تھی جیسے پہلے تھی اور اس کی لائی ہوئی چیزوں کو ارشک نے استعمال نہیں کیا تھا یعنی وہ اس کے روم سے جاتے ہی نکل گئی تھی وہ رات کو کیوں نہیں اس کے قریب گیا اگر جاتا تو ضرور معلوم پڑ جاتا اسے لیکن اس نے ارشک کے پرانے سامان کو اچھے سے دیکھا تھا اور اس کی ایک شال غائب تھی یعنی اس کا شک ٹھیک نکلا تھا وہ بھاگ گئی تھی۔

اس کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے کی وجہ سے ان پر موجود سبز رگیں بھی واضح تھیں وہ کیسے اس کی غیر موجودگی میں

ایسے حویلی سے فرار ہو سکتی تھی ضرغام خان کا اس وقت بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر دے اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا قیمتی سامان ایک ہی جھٹکے میں نیچے پھینکا تھا اس کو اس وقت جتنا غصہ آیا ہوا تھا ممکن تھا کہ ارشک اس کے سامنے ہوتی تو وہ اس کی جان لے لیتا جو اس کی حویلی کی دہلیز رات کے اندھیرے میں پار کر چکی تھی وہ تن فن کرتا کمرے سے نکلا تھا اور سیدھا گارڈز کے پاس گیا تھا اس لمحے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بچارے گارڈز تھر تھر کانپنے لگے تھے اس نے ایک زوردار گیٹ پر موجود گارڈ کو مارا تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا تھا سر ادر ضرغام خان اس وقت کسی کے کنٹرول میں آنے والا نہیں تھا۔

"تم سب لوگ فارغ ہو ابھی سے دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے اگر نظر بھی آئے تو جان سے مار دوں گا میں تم لوگوں کو۔۔۔" وہ اپنے پاؤں پٹخ کر غصے سے اس قدر چلایا تھا کہ بچارے گارڈز کو پسینے آنے شروع ہو گئے تھے۔

"سردار سائیں ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہے ہمیں معاف کر دیں ہمیں نوکری سے نہ نکالو یہ ہمارے کمانے کا ذریعہ ہے۔۔۔" اس کے غصے سے کسی کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی کہ وہ ضرغام خان سے بات کرے لیکن ایک نے ہمت کرتے ڈرتے ڈرتے کہا لیکن اگلے ہی پل ایک زوردار تھپڑ پڑا تھا اس کے منہ پر ضرغام خان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان سب کو کھڑے کھڑے شوٹ کر دے جو اتنی ناکارہ نگری کر رہے تھے کہ ان کی موجودگی میں ایک لڑکی حویلی سے بھاگ گئی۔۔

"اپنی بکواس بند کرو اور جاؤ یہاں سے اگر یہاں رہے تو میرے غصے کا نشانہ بن جاؤ گے جو میں نہیں چاہتا ہوں سو اس وقت اپنی شکلیں گم کرو تم لوگ۔۔۔" وہ گارڈز کے بیٹھنے والی کرسی کو زور دار لات مار کر حویلی کے اندر واپس چلا گیا تھا۔

اور گارڈز بے بسی سے اس کی پیٹھ کو دیکھ رہے تھے مزید سردار ضرغام خان سے بحث کرنے کی نہ ان میں سکت تھی اور نہ ہی وہ کر سکتے تھے سو مایوسی سے واپس چلے گیے تھے۔

"ضرغام خان یہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟؟ باہر اتنا غصہ کیوں کر رہے تم۔۔۔۔؟؟؟ تم اور یہ زخم کیسے لگا تمہارے ہاتھ پر۔۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے زخمی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب آئی تھیں لیکن ضرغام خان نے حرمین بیگم کی طرف دیکھا تک نہیں تھا اس کا دل تو ارشک کی

دوری سے بیٹھا جا رہا تھا ہاں وہ مانتا تھا اب تک جو ہوا غلط ہو غلط فہمی کی بنا پر ہوا لیکن ارشک کا ایسے حویلی سے بھاگ جانا اس کی برداشت سے باہر تھا بس چلتا تو اسے کہیں سے بھی پکڑ کر واپس لے آتا اور اب وہ ایسے ہی کرنے والا تھا وہ اس کی پہنچ سے دور جا کر بھی ضرغام خان سے دور نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

اب تک اس نے صرف ضرغام خان کی نفرت اور اس کا غصہ دیکھا تھا لیکن اب وہ ضرغام خان کا جلادی روپ دیکھنے والی تھی اس طرح حویلی سے بھاگ کر ضرغام خان کے غصے کو ہوا دے چکی تھی۔

"آپ سے بات نہیں کی میں نے۔۔۔!؛!؛!؛" وہ جو پہلے ہی غصے سے بھرا ہوا تھا اب ایسے حرمین بیگم کو سامنے دیکھ کر اس کے غصے کے گراف میں اضافہ ہوا تھا اس کی تند و تیز آواز سن کر بی جان اور باقی سب بھی نیچے آ گئے تھے

لیکن ضرغام خان کی حالتِ دیکھ کر سب نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا بی بی جان بھاگ کر پوتے کے پاس گئی تھیں۔

"ضرغام یہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"بی بی جان جو پہلے ہی شمس خان کی وجہ سے پریشان تھیں اب ضرغام کی یہ حالت دیکھ کر وہ روتے ہوئے ضرغام خان کے قریب گئی تھیں جو اب اپنے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ رہا تھا لیکن اس سے کہیں خون کے آنسو اس کا دل رو رہا تھا ارشک کی گم شدگی پر۔۔۔۔

کاش وہ ارشک کے ساتھ وہ سب نہ کرتا لیکن اس نے تو بے دردی سے اس کو نوچا اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھ کر تو کوئی ترس کھا جاتا لیکن ضرغام خان نے اس کو پل پل اذیت دی وہ جتنے دن حویلی میں رہی ضرغام خان نے ہر پل اس سے نفرت کا اظہارِ کیا تھا اسے بار بار اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی

کہہ کر اس کو ٹارچر کیا تھا وہ بھی انسان تھی کب تک برداشت کرتی نکل گئی تھی اس کی قید سے۔

اور یہ بات ضرغام خان کو سلگا رہی تھی کہ کیوں وہ گئی اس کی حویلی سے رات کی تاریکی میں کیسے بھاگی وہ۔۔۔۔

"کچھ نہیں بی بی جان بس ہلکی سی چھوٹ لگ گئی ہے اور آپ سب پر ایسے نظر رکھتی ہیں کہ آپ کی ہم سب کی موجودگی میں وہ حویلی سے چلی گئی اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی۔۔۔" وہ اس وقت جس کنڈیشن میں تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا بول رہا ہے کیا بات کر رہا ہے بس اس وقت اعصابوں پر ارشک سوار تھی۔

"ہائے اللہ کون بھاگ گئی۔۔۔!!!" کسی کے بھاگنے کا سن کر شرمین بیگم نے لقمہ دیا تھا باقی سب کی حالتِ بھی انہی کی جیسی تھی بس ایک فرد مطمئن تھا اوُر تھی نیوشا جس نے ارشک کی مدد کی تھی۔

اوُر اب ضرغام کی حالت دیکھ کر وہ خوفزدہ تو ہوئی تھی لیکن اس بات کی تسلی تھی کہ وہ ارشک اب ان کی زندگی میں نہیں تھی آخر کار چلی ہی گئی ان کی زندگیوں سے۔

"ارشک بھاگ گئی لیکن یہ کام وہ اکیلے نہیں کر سکتی اس کی کسی نے مدد کی ہے اوُر جس نے کی ہے اس انسان کو میں نہیں چھوڑنے والا ایک بار مُجھے پتہ چل جائے وہ ہے کون پھر نہیں بچے گا وہ۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچ کر بولا تھا نیوشا کی حالتِ غیر ہوئی تھی لیکن اس بات کا اطمینان تھا کہ یہ بات تو صرف

وہ جانتی ہے کوئی اور نہیں تو وہ کیونکر بتانے لگی ضرغام خان کو اور اگر وہ نہیں بتائے گی تو ضرغام خان کو کبھی معلوم نہیں ہو گا اس بارے میں کچھ۔

"ارے تو اچھا ہی ہوا نہ ویسے بھی ونی ہو کر آئی تھی اب جب سب کچھ سامنے ہے کہ مجرم کوئی اور ہے تو پھر وہ کیونکر یہاں رہتی اچھا ہوا خود چلی گئی ہے ورنہ ہم خود حویلی سے جانے کا کہہ دیتے۔۔۔۔"بی بی جان کو ارشک کے جانے کا سن کر برا نہیں لگا تھا ہاں بس جو ان لوگوں نے اس معصوم کے ساتھ کیا اس کے لیے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ بے قصور تھی لیکن پھر بھی ان کا برا سلوک برداشت کرتی رہی وہ۔۔۔

"بی بی جان وہ میری بیوی ہے اور آپ کیسے اس کے متلعق یہ بول سکتی ہیں وہ آخری سانس تک ضرغام خان کی بیوی رہی گی یعنی ضرغام خان کی ملکیت اب چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں ہی کیوں نہ چلی جائے ضرغام خان کا حق

ہمیشہ رہے گا اس پر اور اگر اسے لگتا ہے کہ یوں بھاگ کر وہ سردار ضرغام خان کی حدود سے نکل جائے گی تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔۔" وہ زور سے چلایا تھا بی جان کی بات وہ برداشت نہیں کر پایا تھا وہ کیسے ایسا کہہ سکتی تھیں۔۔۔۔

"ضرغام خان آپ شاید بھول رہے ہیں کہ وہ لڑکی بدلے کے لیے لائی گئی تھی اور اب اس کا یہاں کوئی کام نہیں بچتا ہے آپ کی شادی نیوشا سے ہونے والی والی ہے یہ کیسے بھول سکتے ہیں۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔" فرحین بیگم ضرغام خان کے مقابل آئی تھیں اس کا یہ جنونی انداز ارشک کے لیے وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھیں کہاں ان کی بیٹی اور کہاں وہ ونی ہو کر آئی لڑکی اور وہ کیسے اس کے لیے سب سے بات کر رہا تھا۔

"بدلہ پورا ہوا ہو نہ ہوا ہو لیکن وہ اب میری بیوی ہے اور دوسری بات آپ سے یہ کس نے کہا کہ میں نیوشا سے شادی کروں گا کبھی نہیں کبھی بھی نہیں میں دادا جان اور بی بی جان کو صاف صاف لفظوں میں کہہ چکا ہوں کہ میں یہ شادی کبھی نہیں کرنے والا پھر آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ میں آپ کی بیٹی سے شادی کروں گا۔۔۔۔؟؟؟"نیوشا سے شادی والی بات پر وہ مذید سلگا تھا وہ اس لڑکی کو کبھی اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے نہ پہلے رضا مند تھا اور نہ ہی آگے ہو گا۔۔۔۔

"ضرغام یہ کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان کی باتیں سن کر حرمین بیگم کو سب کچھ ہاتھوں سے پھلستے ہوئے محسوس ہوا تھا آج تک جتنی محنت کی تھی وہ سب کچھ ضائع ہوتا نظر آرہا تھا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔" وہ بول کر رکا نہیں تھا بلکہ اوپر چلا گیا تھا پیچھے سب پر جیسے سکتا طاری ہوا تھا حرمین بیگم بی بی جان کو دیکھ رہی تھیں کہ انہوں نے تو ان سے اس بات کا کوئی زکر نہیں کیا کہ ضرغام خان شادی سے صاف صاف انکارِ کر چکا ہے اوَر یہ ہوا کب وہ اپنے سر کو تھام گئی تھیں۔۔۔۔

"بی بی جان آپ کو یہ سب کب کہا ضرغام خان نے کہ وہ نیوشا سے شادی نہیں کرنا چاہتا ہے اوَر آپ لوگوں نے مجھ سے یا فرحین سے زکر کیوں نہیں کیا اس بارے میں۔۔۔۔" حرمین بیگم کی آواز مشکل سے نکل رہی تھی ساری مصیبتیں ایک ساتھ ان کے سر پر آن گری تھیں ایک ساتھ سب کچھ برا ہونے لگا تھا کہ وہ چاہا کر بھی کچھ کنٹرول نہیں کر پا رہی تھیں ضرغام خان ان کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

وہ اسی وجہ سے ضرغام خان کی شادی جلد از جلد نیوشا سے کروانا چاہتی تھیں کیونکہ جانتی تھی کہ اگر ماضی سامنے آیا تو ضرغام خان ان کی ایک نہیں سنے گا اور ہو بھی یہی رہا تھا ضرغام خان اب ان کی طرف دیکھ تک نہیں رہا تھا بات کرنا تو دور کی بات وہ سب کی نفرت سب کی بے اعتباری سہہ سکتی تھیں لیکن ضرغام خان کی نہیں اپنے بیٹے کی آنکھوں میں وہ نفرت نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔

"ہم ضروری نہیں سمجھتے ہیں تمہیں یہ سب بتانا ویسے بھی جو کچھ تم کر چکی ہے اس کے بعد کچھ کہنا سننا بنتا نہیں ہے ہمیں تم سے ایسی امید نہیں تھی حرمین تم نے ہمارے ہی بیٹے کو زہر دے دیا اور تمہیں اس پر زرا سی شرمندگی بھی نہیں ہے۔۔۔"بی بی جان اپنے ازلی غصلے انداز میں بولتی حرمین بیگم کو

کھری کھری سنا گئی تھیں جس پر حرمین بیگم کا سر جھکا تھا وہ اب تک خود کو صحیح سمجھ رہی تھیں انہیں لگ رہا تھا جو انہوں نے کیا وہ ٹھیک کیا۔

"بی بی جان آپ۔۔۔" وہ کچھ بول نہیں سکی تھیں بی بی جان کا رویہ ان سے برداشت نہیں ہوا تھا جبکہ بی بی جان کچھ بولے بغیر نکل گئی تھیں اور پیچھے صرف نیوشا اور حرمین بیگم شرمین بیگم اور فرحین بیگم بچی تھیں شرمین بیگم تو اپنی بیٹی کے لیے پریشان تھیں جو ہر وقت زرانیل خان کو یاد کرتی اپنے آپ سے غافل ہو چکی تھی اور وہ اس کو دیکھنے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں پیچھے نیوشا نے اپنی ماں اور خالہ کو دیکھا تھا۔

"آپ لوگوں کا ماضی میں کیا ہوا اب میرے آگے آرہا ہے آپ لوگوں نے جو کسی معصوم کے ساتھ کیا وہ اب میرے۔۔۔"

"اللہ نے کرے کبھی ایسا میری بیٹی کے ساتھ ہو۔۔۔" فرحین بیگم اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ گئی تھیں اور نیوشا طنزیہ ہنسی تھی اپنی بیٹی پر بات آئی تو کیسے برا لگ رہا تھا اور خود جو کسی کے ساتھ کر چکی تھیں وہ کیا تھا۔

"خود پر آئی تو برا لگا اور جو کسی اور کے ساتھ کیا کسی اور کی عزت مجھے افسوس ہو رہا ہے امی اور آپ خالہ اتنی گری ہوئی عورت ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتی ہوں آپ نے بہت برا کیا اب سمجھ آ رہا ہے کہ بھائی کیوں آرمینا کو ہم لوگوں سے دور لے گئے یہ بھی آپ کے کیے کی ایک کڑی تھی لیکن افسوس آپ کچھ سمجھ نہیں سکی۔۔۔" وہ افسوس سے بولی تھی حرمین بیگم بس اسے دیکھے جا رہی تھیں جس کے لیے وہ کیا کچھ کر چکی تھیں اپنی سگی بیٹی سے زیادہ انہوں نے نیوشا کو سپورٹ کیا لیکن وہ ان کے منہ پر ان کی بیزتی کر رہی تھی۔

"نیوشا چپ ہو جاؤ یہ کس انداز میں بات کر رہی ہو تم آپی سے تم ماضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہو تو بہتر ہے کہ خاموش رہو تم۔۔۔۔" وہ حرمین بیگم کی حالت دیکھتے بیٹی کو ڈانٹ چکی تھیں۔

"آپ دونوں نے غلط کیا لیکن ابھی تک احساس نہیں ہوا ہے آپ کو کہ آگر آپ کی بیٹی آج خالی ہاتھ ہے تو صرف اپنے کے کیے کی وجہ سے آپ لوگوں کا کیا میرے سامنے آیا ہے اور مُجھے لگتا ہے کہ نجانے کیوں ضرغام خان میری طرف توجہ نہیں دیتا ہے لیکن اصل وجہ تو یہ تھی۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی فرحین بیگم کا دل چاہا وہ بیٹی کو ایک الٹے ہاتھ کی لگا دے لیکن اس وقت جتنی ٹینشن میں وہ دو بہنیں تھیں انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"نیوشا۔۔۔" اب کی بار زرا سا اونچی آواز میں بولتے انہوں نے اسے خاموش رہنے کا کہہ دیا تھا۔

"ابھی بھی وقت ہے رب کے حضور توبہ کر لیں اپنے کیے ہوئے گناہوں کی آپ دونوں نے بہت غلط کیا بہت برا نجانے کیوں انسان بھول جاتا ہے۔۔۔۔ اپنا انجام۔۔۔۔" وہ بول کر رکی نہیں تھی بلکہ اوپر چلی گئی تھی پیچھے فرحین بیگم نے حرمین بیگم سے نظریں چرا لی تھیں بیٹی کی باتوں سے اچھا خاصا شرمندہ ہو گئی تھیں وہ حرمین بیگم کے سامنے۔

"فرحین مُجھے خوشی ہے تمہاری بیٹی کی اصلیت مجھ پر واضح ہو گئی ہے جس لڑکی کے لیے میں نے اتنا سب کچھ کیا وہ مُجھے یہ صلہ دیا ہے اس سب کا الٹا منہ پر باتیں سنا کر گئی ہے۔۔۔" وہ بہن کو ڈانٹ چکی تھیں اور فرحین بیگم

خاموشی سے ان کی ڈانٹ سن رہی تھیں جانتی تھیں کہ وہ صحیح کہہ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

•••••

ارسام کی دوست اس کی فون کال کی وجہ سے جلدی ہی پہنچ گئی تھی اور اب اس کے ساتھ اندر آرہی تھی ارسام کی کال دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی کہ آخر اسے لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت کیوں پڑ گئی تھی۔

"تمہارے گھر میں کون ہے آخر جو اتنی ایمرجنسی میں بلایا ہے مُجھے ارسام تم نے پتہ ہے ہوسپٹل سے بھاگی بھاگی آئی ہوں میں کہ نجانے کیا ہو گیا ہے ایسا۔۔۔!!!" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بول رہی تھی اور ارسام میر

اسے سنے جا رہا تھا اس کی باتوں کا جواب نہیں دے رہا تھا اس نے تھک کر ارسام کے کندھے پر مکا مارا تھا۔

"یار تھورا آرام پہلے اندر جا کر چیک اپ کرو پھر بتاتا ہوں کون ہے وہ اور کیا لگتی ہے میری اند د جاؤ تم۔۔۔۔" وہ اسے اس روم میں لے گیا تھا یہاں عباد صآحب ارشک کے ساتھ موجود تھے وہ خود باہر ہی رک گیا تھا اؤر وہ اندر چلی گئی تھی۔

"اسلام علیکم۔۔۔" اس نے عباد صاحب کو سلام کیا تھا اؤر ارشک کو دیکھا جس کے سر سے آپ چادر اتار کر سائیڈ پر رکھی ہوئی تھی عباد صاحب نے وہ بہت خوبصورت تھی اسے ایک پل میں ہی اعتراف ہوا تھا۔

"انکل آپ زرا باہر جائیں میں ان کا چیک اپ کر لوں دیکھتے ہیں آخر اتنی پیاری لڑکی اچانک سے بیمار کیسے ہو گئی ہے۔۔۔"ڈاکٹر کا سینس آف ہیومر بہت اچّھا تھا وہ عباد صاحب سے بہت اچھے انداز میں بات کر رہی تھی اور وہ اس کی بات سنتے روم سے نکل گئے تھے۔

"ٹھیک ہے بیٹا آپ آرام سے چیک کریں ارشک کو۔۔۔"وہ بولتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیر چکے تھے وہ مسکرائی اور ارشک کی طرف متوجہ ہوئی سب سے پہلے اس کی نبض چیک کی پھر اس کا باقی کا چیک اپ اس دوران ارشک ہوش میں بھی آ گئی تھی اور انجان جگہ پر اپنے ساتھ انجان لڑکی کو دیکھ کر وہ سہم سی گئی تھی بابا اس کے پاس نہیں تھے اسے لگا وہ جو تھوری دیر پہلے ان سے بات کر رہی تھی وہ اس کا خواب تھا اور اب وہ بیدار ہو چکی ہے۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے لیکن پھر اپنی امی کی ڈیتھ کا یاد آیا تو وہ شدت سے رونے لگی تھی ڈاکٹر اسے روتے دیکھ کر خاصا پریشان ہو گئی تھی۔۔

۔

"کیا ہوا آپ کو ایسے کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"اس کے آنسو دیکھتے اسے اس معصوم پر بے انتہا ترس آیا تھا وہ تھی کتنی سی اور یہ سب کچھ وہ ارشک کو اس کی رو پورٹ دیکھ رہی تھی کہیں ثانیے تو وہ یقین نہیں کر پائی تھی کتنی خبر تھی یہ۔

"آپ کسی کو مت بتایئے گا اس بارے میں۔۔۔!!!"وہ رپورٹ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی جبکہ ڈاکٹر اس کے چھپانے والی بات پر حیران ہوئی

تھی لیکن پھر شاید یہ سمجھی کہ وہ ایسے بتا کر شاید اپنی فیملی کو پریشان نہ کرنا چاہتی ہو۔

"ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی پر تم اپنا خیال رکھنا اتنی سی ہو آپ۔۔۔" وہ اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے باہر نکل گئی تھی۔

باہر جاتے ہی اس نے ارسام میر اور عباد صاحب کو اپنے انتظار میں پایا تھا جو بے چینی سے اس کے کمرے سے نکلنے کے منتظر تھے۔

"کیا ہوا۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ کیسی طعیبت ہے ان کی۔۔۔" ارسام نے بے چینی سے اس کے نکلتے ہی سوال کر رہا تھا۔

"وہ ٹھیک ہے ریلکس۔۔۔!!! وہ بس گہرے صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں اب ٹھیک ہیں ان کو ہوش آ چکا ہے۔۔۔ آپ لوگ ان سے مل

سکتے ہیں۔۔۔"اس نے ارشک کے ہوش میں آجانے کے بابت بتایا تھا اور عباد صاحب سنتے ہی اندر چلے گئے تھے اور ارسام اس ڈآکٹر سے بات کرنے لگا تھا جو اس سے اب ارشک کے متعلق پوچھنے لگی تھی۔

"یہ لوگ مُجھے روڈ پر ملے تھے میں نے ان کی ہیلپ کی تھی اور اب یہ لوگ میرے ساتھ ہیں سمپل۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تو ڈآکٹر نے اسے گھورا تھا۔

"ارسام مجھے سچ بتاؤ وہ لڑکی کون ہے اس کے لیے تمہارے لہجے کی بے قراری دیکھتے صاف ظاہر ہے کہ بات کچھ ہے سب سچ بتاؤ مجھے۔۔۔۔!!!"وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"یار سچ میں صحیح کہہ رہا ہوں ایسی ہی بات ہے اور وہ لڑکی انکل کی بیٹی ہے وہ ان سے دور تھی اور آج ہی ان سے ملی تھی اور اپنی ماں کی ڈیتھ کا سن کر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

"لیکن یہ لڑکی تمہارے لیے محض ان کی بیٹی نہیں۔۔۔" مذید تفتیش کی گئی تھی ارسام نے اسے گھورا تھا یہ لڑکی کیوں بات کے پیچھے پڑ گئی تھی آخر۔

"ہاں ائی لائک ہر۔۔۔۔بس خوش اب میرے خیال میں تمہیں ہو سپٹل واپس جانا چاہیے کیونکہ کافی ٹائم ہو گیا ہے یہاں آئے ہوئے تمہیں۔۔۔" وہ اسے منظر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا تھا کیونکہ وہ جب تک یہاں رہتی اس کا سر کھاتی رہتی۔

"بڑی جلدی ہے مُجھے بھیجنے کی ویسے وہ لڑکی پیاری تھی مگر۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات اس کا سیل فون بجا تھا اور اس کے ہوسپٹل سے کال آئی سو وہ مذید ارسام سے بات نہیں کر سکی تھی اوُر واپس جانے کے لیے کھڑی ہو گئی تھی ارسام اسے باہر گاڑی تک چھوڑنے آیا تھا۔

اوُر پھِر واپس اندر گیا لیکن ہال میں ہی رک گیا تھا عباد صاحب کے کمرے کی طرف جانے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کیسے جاتا اس لڑکی کے سامنے ایک عجیب سی کشش تھی جو اسے اس لڑکی کی طرف کھینچتی تھی۔

وہ لڑکی خوبصورت تھی یا نہیں اس نے بس ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی بس چادر سے ڈھکا وہ چہرہ دیکھتے جیسے وہ سب بھول گیا تھا ابھی تک حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے اسے بانہوں میں بھرا تھا اس کے بدن کے لمس کو محسوس کیا تھا۔

وہ پل یاد کرتے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا اندر وہ باپ بیٹی تھے وہ ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا سو وہ ان کو بات کرنے کا ٹائم دیتے خود فریش ہونے کے لیے روم کی طرف چلا آیا تھا آج کا دن خاصا بیزی اور تھکا دینے والا تھا اس نے طول سفر کیا تھا اب تو تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اسے اس نے شاور لینے کا سوچا اور اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ باتھ روم چلا گیا تھا۔

وہ پاس تو آگئی تھی آگے بھی اللہ نے چاہا تو اس کے لئے اچھا ہی ہونا تھا کیونکہ ارسام میر یقین تھا کہ اس کی چاہت سچی تھی۔

•••••

عباد صاحب اندر داخل ہوئے تو ارشک کے ہاتھوں میں اپنی رپورٹ تھی وہ گم سم سی اسے دیکھے جا رہی تھی عباد صاحب کو دیکھتے ہی اس نے فائل سائیڈ پر رکھ دی تھی ان کی موجودگی کا یقین نہیں ہو رہا تھا لیکن ان کے پاس بیٹھنے پر ان کے لمس کو وہ محسوس کر رہی تھی ان کے سینے سے لگتے وہ سسکی تھی اور پھر اپنی امی کی موت کا یاد آیا تو وہ چیخی تھی آنسو اس کی گالوں کو بھگو رہے تھے وہ خود کو رونے سے روک نہیں پا رہی تھی دل چاہا رہا تھا ماں پاس ہو ان کی گود میں سر رکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر روے ان سے ہوئی آخری بار کی ملاقات یاد آئی تو وہ سسکی تھی۔

عباد صاحب کے لیے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

"بس میری بچی تسمیہ کا ساتھ اتنا ہی تھا لیکن میرا بچہ بابا تو ہیں نہ پاس آپ کے اب رونا نہیں ہے پہلے ہی طعیبت خراب ہے آپ کی اب اور نہیں

رونا۔۔۔"وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اس کی بھیگی پلکیں چوم چکے تھے۔

"بابا۔۔۔"وہ ان کے سینے پر سر رکھ گئی تھی وہ نرمی سے اس کے سر میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہے تھے کافی ٹائم تک وہ اس کے ساتھ بیٹھے رہے تھے۔

"بابا کیسے ہوئی امی کی ڈیتھ۔۔۔؟؟؟"وہ کافی دیر تک رونے کے بعد عباد صاحب سے سوال کرنے لگی تھی جس پر وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گئے تھے وہ پل پھر سے یاد آیا تھا جب انہوں نے تسمیہ کو کھویا تھا ارشک انجانے میں ہی سہی ان کے سارے زخم ہرے کر چکی تھی اس نے تو بس ایک سوال کیا تھا اور اس کا یہ سوال عباد صاحب کو سب کچھ یاد کروا گیا تھا۔۔۔۔۔

"ہمارا گھر جل گیا تھا آگ لگی تھی اور پھر ہم نے وہ گاؤں چھوڑ دیا ہمارے انکل کے پاس گئے رہنے کے لیے انہوں نے بھی کچھ دنوں بعد جانے کا کہہ دیا پھر وہاں سے نکلے تو روڈ پر چل رہے تھے تسمیہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ارسام نے ہماری مدد کی ہمیں ہوسپٹل لے گیا اور سارا خرچہ بھی خود اُٹھایا اور پھر تسمیہ کی وفات ہو گئی وہ وقت بہت مشکل وقت تھا لیکن ارسام نے ایک بیٹے کی طرح مُجھے سنبھالا اور میرا خیال رکھا اور اب تک میں اس کے ساتھ ہوں۔۔۔۔" انہوں نے اب تک جو کچھ ہوا ارشک سے کچھ نہیں چھپایا اسے سب بتا دیا تھا۔

ارشک نے اپنے آنسو کو بہنے سے نہیں روکا تھا اس کے بعد اس کے ماں باپ نے کتنا مشکل وقت دیکھا تھا کیا کچھ سہا تھا اور وہ ان لوگوں سے دور خوشی تو نہیں تھی اگر ان لوگوں پر غموں کے پہاڑ ٹوٹے تو ارشک نے بھی حویلی میں

اتنا کچھ سہا تھا لیکن وہ ہر گز اپنے بابا کو وہ سب کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"بابا ہم جو ہوا اسے تو نہیں بدل سکتے ہیں لیکن آگے دعا ہے کہ رب ہمیں ہسی اوٗر آزمائش میں نہ ڈالے ہم لوگ اب ساتھ رہیں۔۔۔!!! لیکن بابا یہ ارسام کون ہیں۔۔۔۔!!!" وہ جواب کی ساری بات سن چکی تھی اوٗر اب ارسام نام پر وہ الجھی تھی یہ نام اس نے پہلی بار سنا تھا آخر کون تھا جس نے اس کے ماں باپ کی اتنی مدد کی جبکہ آج کل کے دور میں کوئی اپنا بھی نہیں کرتا۔

"ارسام وہ جو تمہیں یہاں لے آئے ہیں بیٹا تم اس کی گاڑی سے کیسے ٹکرائی اور تمہیں یہ چوٹ بھی لگی زیادہ درد تو نہیں ہو رہا ہے نہ میرا بچہ۔۔۔!!!" انہوں نے اس کے ماتھے کے زخم کو چھوا تھا یہاں ڈاکٹر پٹی کر کے گئی تھی لیکن زخم کچھ گہرا ہی تھا۔

"بابا میں رات کی تاریکی میں اس حویلی سے نکلی تھی آپ کو پتہ ہے وہاں کوئی بھی اچھا نہیں تھا لیکن ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک گئی تھی بابا کو مذید پریشان نہیں کر سکتی تھی وہ جبکہ وہ پہلے ہی اتنا کچھ برداشت کر چکے تھے اس کی وجہ سے۔۔۔

"ضرغام خان کا بھائی تھا وہاں۔۔۔؟؟؟" انہیں باقی سب سے کوئی اچھی امید نہیں تھی لیکن تعزیز خان وہ تو ان کی اپنی بہن کا خون تھا وہ بھی کیا ارشک کو نہیں پہچان پایا اس سے تو وہ بچپن میں مل بھی چکا تھا ایک بار جب وہ ان کے گھر آئی تھی۔۔

"ان کا تو بھائی ہی نہیں ہے بابا وہ اکیلے ہی ہیں اور ایک ان کی بہن وہ بہت اچھی تھی میری مدد کرتی تھیں۔۔۔" وہ آرمینا کے متعلق بات کرنے لگی

تھی جبکہ عباد کو سمجھ نہیں آیا وہ ارشک سے کیا بولیں کیا تعزیز خان حویلی میں نہیں ہوتا تھا۔

ہاں وہ شہر میں رہتا تھا یہ بات تو عباد صاحب جانتے تھے لیکن وہ حویلی جاتا ہی نہیں یہ بات ان کے لیے نئ تھی لیکن وہ ارشک سے اس متعلق کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

"اچھا تم ابھی ریسٹ کرو۔۔۔" وہ اس کو بیڈ پر لٹا گئے تھے اور ارشک نے ان کا ہاتھ تھام لیا تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا وہ پھر اسے چھوڑ کر چلیں جائیں گے۔

"میرا بچہ بابا آپ کے پاس ہی ہیں آپ ریسٹ کریں اور پریشان نہیں ہونا ہے میں آپ کے لیے کھانا لے کر آرہا ہوں آپ تب تک آرام

کریں۔۔۔"اس کے بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے وہ اس کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے لیکن وہ جا رہے تھے یہ بات ہی ارشک سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ بس میرے پاس رہیئے گا بابا مُجھے ڈر لگتا ہے آج اتنے عرصے بعد ملا ہے آپ کا لمس میں آپ کو خود سے دور نہیں جانے دوں گی نہیں بابا۔۔۔"وہ شاید پینک ہونے لگی تھی عباد صاحب اپنی بیٹی کی حالتِ دیکھ کر خوُد کی آنکھوں میں ائی نمی چھپا نہیں سکے تھے ان کی بیٹی جو ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتی تھی کیا حالت ہو گئی تھی اس کی وہ اس کی طرف دیکھ تک نہیں پا رہے تھے۔

"اچھا بیٹا بابا کہیں نہیں جائیں گے آپ ریسٹ کرو۔۔۔"وہ اٹھنے کے بجائے ارشک کے ہاتھ کو تھام گئے تھے اوُر اس کا سر تھپتھپایا تھا وہ ان کے ہاتھوں کو

مضبوطی سے تھام چکی تھی جیسے یہ خطرہ ہو کہ اگر وہ چھوڑے گی تو وہ اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے اوُر ان کی دوری اب وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی ان سے دور جانا اب وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔

"ارشک۔۔۔"اس کی حالت ان کو خون کے آنسو رلا چکی تھی سردار ضرغام خان سے اُنہیں کوئی اچھی امید ویسے بھی نہیں تھی وہ اس عورت کا بیٹا تھا جس کی وجہ سے ان کی بہن کے ساتھ وہ سب کچھ ہوا وہ اس دنیا سے چلی گئی۔

"بابا۔۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں اس کے رخساروں پر بہنے لگے تھے عباد صاحب کے لیے اس وقت کو سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ جس کنڈیشن میں تھی وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے اوُر ان کا ارادہ اسے کھانا کھلا کر میڈیسن دینے کا تھا تاکہ وہ تھوڑی دیر آرام کر

لیتی لیکن وہ اُنہیں اٹھنے ہی نہیں جانے دے رہی تھی جس کی وجہ وہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

لیکن کچھ ہی دیر میں ملازمہ ارشک کے لئے کھانا لے کر روم میں آئی تھی یہاں عباد صاحب کو دیکھ کر ملازمہ نے ان کو سلام کیا تھا اور سارا کھانا ان کے سامنے میز پر رکھا تھا۔

"یہ ارسام سر نے دیا ہے کھانا میم کے لیے اور آپ کے لیے بھی بھجوایا ہے آپ کھا لیجیے گا اور وہ کہہ رہے ہیں کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک کہہ دیجئے گا آپ آپ کو جھجھکتے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"اس نے ارسام کی کہی باتوں انہی لفظوں میں عباد صاحب کے گوش گزار کیا دی تھی ارشک اردام کے اس قدر خیام رکھنے پر اندر دل ہی دل میں اسے ہزاروں دعائیں دے چکی تھی بلاشبہ ایسے لوگ جو دوسروں کی

بلا غرض مدد کرتے ہیں آج کے دور میں بہت کم پائے جاتے ہیں ارسام انہی لوگوں میں سے ایک تھا جس نے بنا کسی زاتی فائدے کے عباد صاحب کی اتنی مدد کی جتنی ان کے اپنوں نے بھی نہیں کی ان کے مشکل وقت میں۔

"ارشک اٹھو میرا بچہ کھانا کھالو پھر میڈیسن لے کر آرام کرنا اور پریشان نہیں ہونا میری بچی اب تم محفوظ ہو سردار ضرغام خان یہاں نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی اسے کبھی اس جگہ کا پتہ چلے گا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو اپنی انگلی سے صاف کر گئے تھے اپنی بیٹی سے اتنے عرصے بعد مل کر ان کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سچ میں ممکن ہو چکا ہے۔

"بابا مُجھے بھوک نہیں ہے کچھ نہیں کھایا جائے گا۔۔۔"اس کا دل نہیں کر رہا تھا کھانا کھانے کے لیے اس وجہ سے وہ عباد صاحب کو منع کرنے لگی تھی

لیکن انہوں نے اس کی بات نہیں مانی تھی زبردستی نوالہ بنا کر اس کے منہ میں رکھا جسے پھر مجبوری میں اسے کھانا پڑا تھا انہوں نے اسے تھوڑا سا ہی کھانا کھلایا تھا اور پھر اسے میڈیسن دی جس کی وجہ سے وہ کچھ ہی دیر میں غنودگی میں چلی گئی تھی اور عباد صاحب برتن لے کر کمرے سے باہر نکل آئے تھے ساری لائٹس وہ آف کر چکے تھے تاکہ وہ آرام کر لے نجانے کتنے دنوں بعد اسے ایسی پر سکون نیند آئی تھی ورنہ اس حویلی کے ماحول سے تو وہ کچھ حد تک واقفیت رکھتے تھے۔

وہ حویلی باہر سے جتنی خوبصورت تھی اندر جانے پر اس کے بارے میں سب کچھ جاننے پر پتہ چلتا تھا اس سے بھیانک جگہ اور کوئی نہیں اس حویلی میں گھٹ گھٹ کر ان کی بہن مر گئی لیکن وہ رب کے شکر گزار تھے جنہوں

نے ان کی دعائیں سنائی تھیں وہ نہ صرف اس الزام سے بری الزمہ ہوئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیٹی سے بھی ملوا دیا تھا۔

ہاں بس ایک کمی تھی کہ کاش تسمیہ بھی ہوتی تو اپنی بیٹی سے مل کر کتنا خوش ہوتی لیکن شاید تسمیہ اور ان کا ساتھ تھا ہی اتنا جو وہ اتنی جلدی دنیا سے چلی گئی اور وہ اکیلے ہو گئے۔

تسمیہ کو یاد کرتے ایک آنسو ٹوٹ کر ان کی آنکھوں سے گرا تھا وہ باہر نکلے تو ایک ملازمہ نظر آئی جسے انہوں نے برتن دیئے اور خود آگے ہال کی طرف بڑھ گئے تھے۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 59

•••••

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔!!!" وہ ابر شم کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھ کر اچھا خاصا پریشان ہوا تھا وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی ایک چیئر پر بیٹھ گیا تھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کی خیریت دریافت کرنے لگا تھا ابر شم نے ایک نظر اس کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھا اور پھِر اس کے چہرے کو جس پر اس کے لیے فکر مندی کے تاثرات تھے وہ اس کے لیے پریشان تھا دل میں گدگدی ہوئی تھی ابھی تو اسے بس تعزیز کی توجہ چاہیے تھی۔۔۔۔

"ہاں چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔!!!" وہ اٹھی تھی لیکن اب کی بار تعزیز خان نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا بلکہ مظبوطی سے اپنے ہاتھوں میں قید کرتے وہ اس کے گرد حصار بنائے اسے انداز میں کہ وہ ابر شم کو فیل نہیں ہوا تھا وہ اسے اگے لے گیا تھا اور وہ دونوں جب کمپنی کے لوگوں کے پاس پہنچے تو وہاں سفرا کو دیکھ کر وہ دونوں ہی اچھے خاصے پریشان تھے ابر شم کو لینا کی یاد آگئی تھی کہ وہ سفرا کے ساتھ ملی ہوئی تھی اس کو ان کی کمپنی کی اہم ترین معلومات فراہم کرتی تھی۔

لیکن ابھی تو وہ بس اس میٹنگ پر فوکس کرنے والی تھی سفرا سے وہ بعد میں بھی نبٹ سکتی تھی۔

وہ دونوں بیٹھے تو میٹنگ شروع ہو گئی تھی۔

"ابر شم میٹ مائی گرل فرینڈ سفرا۔۔۔ آپ اسے جانتی تو ہیں آپ کی کافی بڑی حریف ہے یہ لیکن آج کی میٹنگ میں یہ آپ کی حریف نہیں بلکہ میری دوست کی حیثیت سے آئی ہے سو ڈونٹ وری اباوٹ اٹ۔۔۔" وہ سفرا کا ہاتھ تھامے اسے اپنے قریب کر چکا تھا حالانکہ میٹنگ میں بہت سے لوگ تھے لیکن سفرا کافی اطمینان سے بیٹھی تھی اس نے کافی بولڈ ڈریسنگ کی گئی تھی لیکن اس کو جیسے اس چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ وہ کتنے لوگوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی وہ آرام سے اس وقت ابر شم کے فیس ایکسپریشن کو انجوائے کر رہی تھی۔

سفرا کو جب پتہ چلا کہ ابر شم تعزیز کے ساتھ کراچی گئی ہے وہ بھی فوری پہنچ گئی تھی اور یہاں تو اس کا دوست بھی تھا جس نے اسے صبح ہی بتایا تھا کہ رانا

کمپنی کے ساتھ اس کی میٹنگ ہے سفرا کافی حیران ہوئی تھی پھر اسے راضی کیا کہ وہ بھی اس کے ساتھ میٹنگ میں جائے گی۔۔۔

اوٗر وہ اس کی زلفوں کا اسیر مان بھی گیا تھا یوں وہ اس وقت ابر شم کے سامنے تھی۔۔۔

"یس مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے لیکن میں ایسے کسی کے سامنے پروجیکٹ پر ڈسکشن شروع نہیں کر سکتی اگر یہ ہمارے ساتھ کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہوتی تو ٹھیک تھا لیکن ایسے اس کی یہاں موجودگی سے ہم کمفٹیبل نہیں ہیں۔۔۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے تعزیز خان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے سفرا کے چہرے کو تکتے ہوئے کہا تو سفرا کو شدید سبکی محسوس ہوئی تھی وہ ابر شم کی نیچر سے واقف تھی جانتی تھی کہ وہ اس کے سامنے کبھی بات نہیں کرے گی۔

"ہنی تم۔اوپر روم میں جاؤ میں مٹینگ اینڈ کرتے ہی روم میں آجاؤں گا اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"وہ اسے نیچے بنے ہوئے رومز میں بھیج رہا تھا اس ہوٹل کا مالک وہ خوُد تھا اکثر اس کی جو امپورٹنٹ میٹنگز ہوتی تھیں وہ یہاں ہی ہوتی تھیں سو وہ سفرا کو نیچے بنے ہوئے رومز جن میں لوگ سٹے کرتے تھے وہاں جانے کا کہنے لگا تھا سفرا مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی دل کر رہا تھا اس ابر شم کو کچھ کر دے لیکن لبوں پر ان کے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں قید دیکھتے مسکراہٹ آئی تھی لینا سے اب اسے کچھ اوُر چاہیئے تھا۔

"ہم لوگ کیا پانچ منٹ کے لیے فریش ہونے روم میں جاتے سکتے ہیں۔۔۔!!!"تعزیز خان کچھ سوچتے ہوئے بولا تو سفرا نے حیرانگی سے ان

دونوں کو دیکھا تھا لیکن مقابل بیٹھے انسان نے سر ہلایا تھا اس ویٹر کو بلا کر ابر شم اور تعزیز کو روم میں لے جانے کا کہا وہ انہیں روم میں لے آیا تھا۔۔۔

تعزیز خان نے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کیا اور ابر شم کو دروازے کے ساتھ پن اپ کیا تھا۔

"یہ سفرا کے سامنے کیسی حرکتیں کر رہی تھی آپ۔۔۔۔؟؟؟ اگر اسے شک ہو جاتا تو آپ کیوں میرا ہاتھ تھام رہی تھی۔۔۔؟؟؟" وہ اس پر جھکے سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا جب کہ ابر شم اپنے لب کچلنے لگی تھی یہ کیسے بھول گئی تھی کہ سامنے سفرا موجود تھی اس نے تو وہ حرکت بے اختیاری میں کی تھی اب لگ رہا تھا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی اگر سفرا نے کچھ ایسا ویسا کر دیا تو اسے سفرا سے کچھ اچھے کی امید نہیں تھی وہ ہمیشہ

ابر شم کو لیٹ ڈاؤن کرنے میں ہی لگی رہتی تھی اور اب اسے ایک موقع ابر شم خود فراہم کر چکی تھی۔

"مجھ سے بے اختیاری میں ہوا وہ عمل۔۔۔" وہ اب کی بار اس کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکی تھی اور تعزیز خان کے لبوں پر اعتراف کی وجہ سے مسکراہٹ در آئی تھی بے اختیاری تو آج کل وہ ہر وقت ہی کر رہی تھی پہلے اس کے سوتے اس کے لبوں کو چوم کر بے اختیاری دکھائی پھر اس کی باتوں پر جیلس ہوتے اس نے بے اختیاری دکھائی اور اب باہر ہوٹل میں سب کے سامنے بے اختیاری دکھا گئی تھی۔

"کیوں۔۔۔" اب کی بار تعزیز خان نے اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی کی مدد سے اوپر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا تھا ابر شم اس کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہی تھی۔

"پتہ نہیں تم باہر چلو ہم لیٹ۔۔۔!!!" اس کے آگے کے لفظ اس کے لبوں تک نہیں آئے کیوں کہ تعزیز خان اس کے نازک لبوں پر اپنی بھاری انگلی رکھ چکا تھا۔

وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگی تھی۔

"آج کل آپ کافی بے اختیاری دکھانے لگی ہیں کیوں وجہ بتائیں گی آپ۔۔۔!!!" اس کے لبوں پر ہلکی سی انگلی پھیرتے ہوئے اس کے اوپر جھکا تھا دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی تھیں۔

"پلیز باہر چلو تم۔۔۔" وہ اس کی نزدیکی سے خائف ہوئی تھی اپنی تیز چلتی ہوئی دھڑکنوں کا شور وہ صاف صاف سن رہی تھی مقابل بھی اس کی حالتِ

سے شاید ناواقف نہیں تھا وہ اس کی تپش سے بچنا چاہتی تھی بس کسی طرح بھی۔

"چلیں۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو سنوارتے ہوئے پیچھے ہوا تھا ابر شم نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اس کا قریب آنا وہ نجانے ایک عجیب سی کیفیت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ باہر نکلے تھے ان کی قدموں کی آواز سن کر سفرا پیچھے چھپی تھی وہ اندر آچکی تھی اور اب دروازے سے کان لگا کر ان کی باتیں سننے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ لوگ باتیں کیا کر رہے تھے بہت کوشش کی سننے کی لیکن وہ لوگ شاید مدھم آواز میں بات کر رہے تھے اور وہ ہاتھ مسل کر رہ گئی تھی.

"ابر شم رانا اپنے ہی سکریٹری کے ساتھ ایک کمرے میں بند اور ان کے درمیان کچھ چل رہا ہے۔۔"اس کے مائنڈ میں ایک پلان آیا تھا بس اسے کسی طرح ابر شم اور تعزیز کی ایک تصویر لینی تھی روم کی جسے وہ نیوز پیپر والوں کو سینڈ کر سکے باقی کا کام ویسے ہی ہو جانا تھا وہ خوش تھی اور خوشی خوشی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

کیوں کہ اب اسے جو سر املا تھا وہ اس کے بہت کام آنے والا تھا اگر ابر شم کی کمپنی کی ریپوٹیشن کم ہوتی تو وہ اس بات کا بھرپور فایدہ اٹھا سکتی تھی اور اب وہ ایسا ہی کرنے والی تھی۔

•••••

ابر شم اوٗر تعزیز خان کی میٹنگ اچھی رہی تھی ان کی کمپنی کے ساتھ ڈیل بھی ہو گئی تھی اوٗر اب ابر شم اور تعزیز خان واپس ہوٹل آ چکے تھے ابر شم کا تھکن سے برا حال تھا سفر اکو دیکھ کر اس کا موڈ خراب ہوا تھا وہ آتے ساتھ ہی چینج کیے بغیر سو گئی تھی جبکہ تعزیز شاور لے کر فریش فریش سا باہر نکلا تھا اس نے صرف ٹروزار پہن رکھا تھا بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے تھے وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بنانے لگا اس کام سے فارغ ہوتے اس نے اپنے اوپر پرفیوم سپرے کیا اوٗر پھر چلتا ہوا بیڈ کے قریب جاتے ابر شم کے ساتھ لیٹ گیا تھا جو نیند میں تھی۔

اس نے تو دن میں آرام کر لیا تھا لیکن ابر شم جاگتی رہی تھی سو اب اس کا سونا یقینی تھا وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا وہ نیند میں تھی تبھی وہ ایسی حرکت کر رہا تھا ورنہ کبھی نہیں کرتا اس نے ابر شم کے

بالوں سے پونی اتار کر سائیڈ پر رکھی اس کے بال بکھر گئے تھے وہ اس کے آتے قریب خود پر کنٹرول کھو رہا تھا اس کی دلکش مہک حواسوں پر چھا رہی تھی۔

"میم۔۔۔"اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے وہ سرگوشی نما میں آواز بولتے اس کے کان کو اپنے لبوں سے چوم چکا تھا اور پھر وہاں سے ہوتے اس کے رخساروں کو سہلاتے وہ لبوں کی طرف متوجہ ہوا تھا ابر شم کی دوپہر والی حرکت یاد آئی تو لب مسکرائے تھے وہ کیوں کر رہی تھی آج کل ایسا وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔

"بہت بہت جلد میرا انتظار ختم ہونے والا ہے ڈیئر میم۔۔۔۔۔۔بہت جلد آپکے پور پور کو میں اپنے لبوں سے چھووں گا پھر دیکھتا ہوں کیسے ری ایکٹ کریں گی آپ مجھے آپ سے بولڈ نس کی امید ہے۔۔۔"اس کی سانسوں کو

ہلکے سے پیتے ہوئے وہ بہکے بہکے انداز میں بولا تھا ابر شم اگر جاگ رہی ہوتی تو اس کی بے باکیاں برداشت کرتی یا نہیں یہ تو وہ نہیں جانتا تھا ہاں لیکن ابر شم کی بے قراری دیکھتے اسے یقین تھا وہ بہت جلد اس سے اظہارِ محبت کرے گی اور تعزیز جان بوجھ کر ابر شم کو اوور اکساتا تھا کہ وہ اس کی جیلسی کا لیول دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ جب ابر شم کے سامنے کسی اور لڑکی کے لپس کاز کر رہا تھا تب اس کے چہرے کے ہر رنگ کو وہ دیکھ چکا تھا اس کے چہرے سے جلن صاف صاف ظاہر ہو رہی تھی یقیناً تعزیز کا ایسے بات کرنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

"ڈیئر میم ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں ہے آپ کے منہ سے اظہارِ کروانے کے لیے مجھے بہت ساری محنت کرنی پڑے گی اور ابھی تو ہمارے درمیان وہ ائزم بھی موجود ہے جسے میں نے ٹھکانے لگانا ہے بہت جلد۔۔۔" وہ اس کے لبوں

کو آزاد کرتا اس کی گردن پر جھکا تھا لب تھے کہ بے لگام ہو رہے تھے وہ اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ اس پہر اس کے لیے کڑا امتحان ثابت یو رہی تھی خوُد تو آتے ساتھ سو گئی تھیں لیکن اس کے سارے جزبات سینے میں بھڑک چکے تھے وہ مرد تھا اس پہر اس کے جذبات ابر شم کی خواہش کر رہے تھے جائزہ رشتہ تھا بیوی تھی وہ اس کی کیسے نہ بہکتا اب وہ اس کی گہرایوں تک لب لے جا رہا تھا۔۔

"افففف نہیں یار آپ کے ہوش آپ کی نیند میں نہیں آپ کے جاگتے ٹھکانے لگانے ہیں مُجھے۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا اسے احتیاط سے بیڈ پر شفٹ کرتا اس پر کمفٹر ٹھیک کرتا وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا ان لوگوں کا یہاں دو تین تک سٹے تھا ایک ساتھ ان لوگوں نے

کچھ اوٗر چیزیں بھی کور آپ کرنی تھی سو گرینی سے وہ بات کر کے آئے تھے کہ ان کو زیادہ دن بھی وہاں رکنا پڑ سکتا تھا۔

ابر شم کو دیکھتے تعزیز خان پھر سے اس کی طرف متوجہ ہو رہا تھا اس نے کچھ سوچتے نیچے جاتے اپنے لیے سگریٹ خریدا اور واپس روم میں چلا آیا تھا۔

سگریٹ پھونکتے ہوئے اسے کافی دیر ہوئی تھی کہ ابر شم کی آنکھ کھل گئی تھی وہ روم میں سموکنگ کر رہا تھا جس کی وجہ سے پورے روم میں سگریٹ کی بو پھیلی تھی ابر شم کو اس بو الرجی تھی تبھی اس کی آنکھ کھلی تھی۔

اس نے سامنے دیکھا تو تعزیز خان صوفے پر لیٹا ہوا سگریٹ پی رہا تھا جس کے دھواں کے مرغلے پورے روم میں پھیلے ہوئے تھے وہ جو گہری نیند میں تھی تعزیز خان کی اس حرکت پر دانت لکچا کر رہ گئی تھی وہ آدھی رات کو

سونے کے بجائے سگریٹ پی رہا تھا وہ کمفٹر دور پھینکتے ہوئے اس کے سر پر کھڑی ہوئی تھی لیکن اس نے ناک پر ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اسے کھانسی ہونے لگی تھی تعزیز خان اس کی کھانسی کی آواز سنتا ہوش میں آیا اور تیزی سے سگریٹ زمین پر پھنکتے ہوئے اسے پاؤں سے مسلا تھا۔

"یہ وقت ہے سموکنگ کرنے کا اور تم کب سے کرتے ہو سموکنگ۔۔۔۔میں نے پہلے نہیں دیکھا تمہیں سموکنگ کرتے ہوئے مُجھے نیند سے جاگا دیا تم نے۔۔۔!!!" وہ ایک ہی سانس میں سوال کر گئی تھی اوُر پھر سے اپنے ناک پر ہاتھ رکھ گئی تھی اس وقت اسے سانس لینے میں مسلہ ہوا تھا اسے الرجی تھی سگریٹ سے سو اب سانس رکا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھنے لگا جو اب زرد پیلی پڑ چکی تھی اوُر اس سے پہلے کہ وہ گرتی تعزیز خان نے اسے تھاما تھا وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔

"کیا ہوا میم آپ کی طعیبت ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟"اس کے پہلے والے سوالوں کو یکسر نظر انداز کرتے وہ اس کی طعیبت کے بارے میں پوچھنے لگا تھا وہ اس کے سینے سے لگتے اس کے گرد حصار بنا گئی تھی یہ ایک زبردست جھٹکا تھا تعزیز خان کے لیے کہاں اس نے اس دن صرف کس کرنے پر اس کو اتنی باتیں سنا دی تھیں اور اب لیکن اب وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ ابر شم کی فیلنگز اس کے لیے بدل رہی تھیں۔

"مُجھے الرجی ہے سگریٹ سے ابھی بھی اس کی سمپل سے سانس نہیں آرہا ہے مُجھے تمہیں روم میں سموکنگ نہیں کرنی چاہیے تھی تعزیز۔۔۔"وہ تیز تیز سانس لیتے ہوئے بولی تو تعزیز اسے لیے ایسے ہی صوفے پر بیٹھا تھا اس کا چہرہ اوپر اُٹھایا اور اس کی سانسوں سے سانسیں ملاتے اپنی سانس اسے دینے لگا تھا ابر شم دم سادھ اسے دیکھے جا رہی تھی جو نرمی سے اپنی سانسیں اس کی

سانسوں میں شامل کرتے اس کی سانس کو نارمل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا ابر شم نے اسے جھٹکنے کے بجائے اس کی گردن میں بانہوں کا حصارِ بناتے اس کے لمس کو محسوس کیا تھا یہ دوسری بار تھا وہ ابر شم کے جاگتے ان لبوں کو محسوس کر رہا تھا پہلی بار تو ابر شم نے بہت ہارش ری ایکشن دیا تھا لیکن ابھی وہ اس کے سینے سے لگی اس کی سانسوں کو محسوس کر رہی تھی۔

کافی لمحے وہ اسے اپنی سانسیں دیتا رہا تھا جب ابر شم کی سانس نارمل ہو گئی تب وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا اس کے ہونٹ گیلے ہو چکے تھے تعزیز نے اپنے انگوٹھے سے اس کے لبوں کو سہلایا تھا وہ نڈھال سی اس کے سینے پر ہی سر رکھ گئی تھی تعزیز خان کے قریب جا کر نجانے کیوں اسے اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

"ایم سوری مُجھے پتہ ہوتا کہ آپ کو الرجی ہے تو میں روم میں سموکنگ نہیں کرتا آپ اب ٹھیک ہیں نہ۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے چہرے کو تھامے ہوئے بولا تھا جس پر اس نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں میں ڈیڈ کو بھی نہی**ں** کرنے دیتی تھی اوَر اس کی سمل سے میری سانس رکنے لگتی ہے اور تم لگتا ہے کافی دیر سے کر رہے تھے جو ابھی تک ہے۔۔۔۔اس کی سمل۔۔۔۔" وہ سکون سے اپنی پوزیشن کا احساس کیے بغیر بیٹھی ہوئی تھی۔

اوَر اس کو اگر پتہ ہوتا کہ وہ کس پوزیشن میں اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی تو اب تک بدک کر پیچھے ہو جاتی لیکن اس وقت اسے اپنی سانسوں سے سگریٹ اور اس کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔

رات کے اس پہر اس کے قریب ہونے پر ابر شم کے اپنے جذبات بھی بھڑکے تھے وہ اس کے قریب تھا خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"اوو سوری اگین۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو چھو رہا تھا اب سگریٹ تو وہ ٹائم پاس کرنے کے لیے پی رہا تھا ورنہ ان لبوں کو تو بس ابر شم کے لبوں کا ذائقہ بھایا ہوا تھا دل تھا کہ بس ان سے لپٹنے کی خواہش کر رہا تھا آج تو اس نے کوئی مزاحمت بھی نہیں کی تھی دل چاہا پھر سے اس کی سانسوں کو قید کرے اس کے سینے سے لگی ابر شم اسے اپنی نازکی کا بھرپور احساس دلا رہی تھی اس کے دلکش نشب و فراز تعزیز کے سینے میں جذبات کو مزید ابھار رہے تھے۔۔۔

۔۔۔

مشکل تھا اس پل خوُد پر کنٹرول کرنا ورنہ دل تو اس کی قربت چاہا تھا وہ آگر تھوڑا سا ابر شم کی طرف متوجہ ہوتا تو وہ ضرور اس کا ساتھ دیتی لیکن نہیں اسے ابر شم کا ساتھ نہیں چاہیئے تھا ابر شم کی پہل چاہیے تھی اس نے خوُد دور دھتکار تھا تعزیز کو تو اب وہ اس کے قریب کیسے جا سکتا تھا۔

وہ پل یاد آیا تو تعزیز خان نے ایک جھٹکے سے ابر شم کو اپنے سینے سے الگ کرتے خوُد وہ صوفے سے اٹھا تھا وہ شرٹ لیس تھا ابر شم نے اب غور کیا تھا چہرہ سرخ ہوا تھا اوُر تعزیز خان اس کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے خود اٹھا تھا ابر شم کو اچانک اس کے دور ہونے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

تعزیز خان بیڈ پر چلا گیا تھا اس نے ابر شم کی طرف دیکھا نہیں تھا وہ سلگ کر رہ گئی تھی وہ جب جب اس کے قریب آتا وہ مزید کوشش کرتی کہ وہ اس کے قریب آتی لیکن ابھی اس کا یہ روُیہ ابر شم کو پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

ابر شم نے ایک نظر خوُد کو دیکھا وہ چینج کیے بغیر ہی سو گئی تھی اب اس نے اپنا ڈریس چینج کرنے کا سوچا وہ باتھ روم چلی گئی تھی شاور لیتے اس نے اپنے اعصابوں کو کنٹرول کیا تھا اپنی حالتِ سے وہ خوُد بیزار ہو چکی تھی نجانے یہ دل کیوں اب اس کے کنٹرول میں نہیں آرہا تھا۔۔۔

اس نے شاور لے کر وہاں موجود ایک شارٹ سا باتھ گاوُن پہن لیا تھا اوُر جب باہر نکلی تو تعزیز خان بیڈ پر ایزی ہو کر لیٹا تھا پر اس پر نظر پڑی تو وہ دم سادھ اسے دیکھے جا رہا تھا اس کے سامنے وہ اس وقت شارٹ سے باتھ گاوُن میں تھی جو اس کی پنڈلیاں چھپانے میں ناکام ہو رہا تھا وہ یہ گاوُن پہن کر کیوں باہر نکلی تعزیز خان بالکل بھی نہیں جانتا تھا لیکن اس وقت آدھی رات کو وہ یوں اس حلیے میں تعزیز خان کو شاید خود اپنے قریب آنے کی دعوت دے رہی تھی وہ سر جھٹک کر سونے کے لئے آنکھیں بند کرنے کی کوشش

کرتا بھی آنکھیں بند نہیں کر پا رہا تھا وہ سکون سے اسے اس کے ہوش اڑا کر چلتے ہوئے مرر کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور اپنے بالوں میں برش پھیرتے انہیں سلجھانے لگی تھی۔

"دیکھتی ہوں مسٹر تعزیز خان۔۔۔" وہ اس کے عکس کو آئینے میں دیکھ رہی تھی وہ اسے دیکھے جا رہا تھا لیکن چند لمحوں بعد ہی اس نے کروٹ بدل لی تھی آنکھوں پر تکیہ رکھتے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا تھا ابر شم دانت پیستے ہوئے اس کو دیکھ رہی تھی جب وہ خود انٹرسٹ شو کر رہی تھی تو وہ کیوں نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

تعزیز خان نے یکدم تکیہ بیڈ پر پھینکا تھا کیونکہ اس کا فون بجا تھا اس نے فون سکرین اوپن کی تو جس کی کال تھی اس کو دیکھتے اس کے لبوں پر گہری

مسکراہٹ آئی تھی ابر شم بغور اسے دیکھ رہی تھی آخر کس کا فون تھا جو وہ یوں خوش ہو رہا تھا اس کے تپتے اعصاب مزید تپے تھے۔

کہیں اس کی گرل فرینڈ کا یہ خیال آیا تو اس نے بے ساختہ تعزیز کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ابھی تک مسکراہٹ رقصاں تھی وہ مزید جلی تھی وہ شاید نہیں یقیناً اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہا تھا ابر شم اس وقت بھول چکی تھی کہ وہ کب سے تعزیز خان کو دیکھے جا رہی تھی اگر وہ نوٹ کر لیتا تو لیکن وہ نوٹ کرتا تب بات تھی وہ تو اس وقت اس چڑیل سے باتیں کرنے میں مصروف تھا وہ تعزیز کی گرل فرینڈ کو چڑیل کہہ چکی تھی۔

وہ بار بار ڈریسنگ ٹیبل پر کچھ نہ کچھ پٹخ رہی تھی کبھی پرفیوم کی بوتل کبھی ہیئر برش کبھی لپسٹک تو کبھی دوسرا میک اپ کا سامان لیکن تعزیز کے کان پر

جوں تک نہیں رینگی تھی وہ اپنے کام میں مصروف رہا تھا اور ابر شم پاؤں پٹخ کر ڈریسنگ روم میں گھس گئی تھی۔

اپنی حالتِ پر وہ جھنجھا کر رہ گئی تھی وہ کیوں تعزیز کی توجہ پانا چاہتی تھی وہ کیوں چاہتی تھی وہ اس کو دیکھتا رہے اور کسی سے بات نہ کرے وہ جب اس کے قریب ہوا تھا اس کے لبوں کو چھوا تھا ابر شم اس پل جیسے اس کے لمس میں کھوتے سب بھول گئی تھی وہ کب سے ڈریسنگ روم میں کھڑی تھی اسے تعزیز خان کی باتیں تو سنائی نہیں دے رہی تھیں لیکن اگر وہ کسی بات پر قہقہ لگاتا تو وہ ضرور اس کے کانوں میں پڑتا جس پر وہ ضبط سے لب بھینچ کر رہ گئی تھی اب تعزیز خان اس کی برداشت کو آزما رہا تھا اس نے جلدی سے ڈریس چینج کیا اور نائیٹی پہن کر وہ اپنے بالوں کو پشت پر کھلے چھوڑ کر ہی روم میں آئی تھی یہاں وہ اس وقت بھی کال پر بیزی تھا وہ اپنی نائٹی کا اپر اتار کر سائیڈ

پر رکھتی ہوئی بیڈ پر لیٹ گئی تھی اس نے ٹائم دیکھا تو رات کے تقریباً تین بج رہے تھے وہ لوگ خاصا لیٹ ہو چکے تھے لیکن تعزیز خان کو تو جیسے سونا ہی نہیں تھا وہ مدھم مدھم لہجے میں بات کرتا اس پل ابر شم کو زہر سے بھی برا لگا تھا وہ جو کچھ پل پہلے اس کے لیے اچھا اچھا سوچ رہی تھی اس پل وہ سب اڑن چھو ہوا تھا اس نے غصے سے کمفٹر کھینچ کر اپنے کندھوں تک اوڑھتے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی کافی دیر تک وہ کروٹ بدلتے سونے کے لیے خوُد کو ہلکان کرتی رہی تھی لیکن کب تک۔۔۔۔

تعزیز خان کی طرف کی لائٹ اون تھی اور اس روشنی کی وجہ سے اسے نیند نہیں آرہی تھی وہ بار بار کوشش کر رہی تھی لیکن جب اس کا ٹمپر منٹ ختم ہوا وہ غصے سے اس کے ہاتھ سے فون چھین کر دور پھینک چکی تھی۔۔۔

تعزیز خان کی نگاہوں میں ابر شم کے لیے حیرت تھی وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اگر کسی سے ایسے ساری رات بات کرنے کا ارادہ ہے تو پلیز یہ فون لے کر باہر چلے جاؤ ایک تو تمہاری آواز سے نیند نہیں آرہی ہے اور اوپر سے تم نے لائٹ بھی آف کرنا ضروری نہیں سمجھا ہے پلیز مجھے سونا ہے سو تم کہیں اور چلے جاؤ۔۔۔" کہیں اور جانے کی بات اس نے اس لیے کی تھی تاکہ وہ فون کال دوبارہ نہ سننے لگ جائے لیکن تعزیز خان پھرتی سے اٹھا اور اپنا سیل فون اٹھایا تھا ابر شم اسے دیکھے جارہی تھی۔۔۔۔۔

"ایم سوری مجھے دھیان رکھنا چاہئے تھا پہلے سگریٹ اور اب یہ فون کال میں دوسرے دوم میں چلا جاتا ہوں آپ ریلکس ہو کر سو جائیں اور ڈونٹ وری میں آپ کو مزید ڈسٹرب نہیں کروں گا اس سب کے لیے

معذرت۔۔۔" وہ اپنے فون کو دیکھتے ہوئے ابر شم سے بولا تو وہ لب بھینچتے ہوئے اس کے فون کو گھورنے لگی تھی آخر ایسی بھی کس کی کال تھی جو وہ اگنور نہیں کر پا رہا تھا۔

"یہ ہے کون۔۔۔؟؟؟" اس نے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا روم کے فرش پر قالین کی وجہ سے بچت ہوئی تھی ورنہ تعزیز کا فون ٹوٹ چکا ہوتا لیکن ابر شم نے پھینکا بھی ہلکے سے تھا اس وقت تو وہ کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی بس غصہ آیا تھا کہ وہ اس لڑکی سے بات کیوں کر رہا تھا۔

"آپ سے مطلب۔۔۔؟؟!" وہ روم سے جانے لگا تھا۔

"ایسے جاؤ گے باہر تم اور شاید بھول رہے ہو تم رات کے تین بج رہے ہیں تو ایسے باہر جانا ٹھیک نہیں ہو گا آرام سے سو نہیں سکتے ہو تم اس سے بات تو بعد میں بھی ہو سکتی ہے ابھی کرنی ضروری ہے کیا۔۔۔؟؟؟" وہ شاید چاہتی تھی ہی نہیں کہ تعزیز خان روم سے نکلے سو وہ بات کرنے کے بہانے اس سے پوچھ چکی تھی آخر یہ کال والی اس کے اتنی امپورٹنٹ تھی کہ وہ اپنی نیند کی قربانی دے رہا تھا دوسرے روم میں جا رہا تھا صرف اس کی وجہ سے تاکہ اس سے بات کر سکے۔۔۔

"ہاں بہت ضروری ہے یہ کال میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے شاید میں اگنور نہیں کر سکتا کیونکہ اگر کی تو مقابل کی ناراضگی سہہ نہیں سکوں گا میں سو میں جا رہا ہوں۔۔۔" وہ اطمینان سے اس کے ہوائیاں اڑے چہرے کو تکتے ہوئے بولا تھا۔

"ریلی۔۔۔" ابر شم کے لبوں سے یہ لفظ نکلا تھا جس پر تعزیز خان نے سنجیدگی سے سر ہلایا تھا اور کال پھر سے ملاتے وہ باہر نکل گیا تھا پیچھے ابر شم نے بیڈ سے کشنز اٹھا کر زمین پر پھینکتے ہوئے اپنے سر کے بالوں کو پیچھے جھٹکا تھا آخر کیوں اسے بر الگ رہا تھا تعزیز خان کا کسی سے بات کرنا۔۔۔۔

اس نے کچھ دیر تو بر داشت کیا لیکن جب اسے لگا اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس فرش پر پھینکا تھا پھر بھی غصہ کم نہیں ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید توڑ پھوڑ کرتی اس کا فون بجا تھا اس نے بنا دیکھے اٹھا لیا تھا اور یہ ہی اس کی مس ٹیک تھی۔۔۔

"ہیلو ابر شم میں سفر امُجھے پتہ تھا کہ رات کے اس پہر تم جاگ رہی ہو گی آخر جب پاس اتنا ہینڈ سم انسان ہو تو نیند کس کو آئے گی۔۔۔۔" سفر ا اس کے کال اٹھانے پر خوش ہوئی تھی حالانکہ اسے امید نہیں تھی کہ ابر شم کال

ریسیو کرے گی لیکن وہ کر چکی تھی اس کے کال اٹھاتے ہی وہ شروع ہو گئی تھی۔

"یو تمہیں اس پہر فون کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ اس وقت کوئی طریقہ نہیں ہے کسی انسان کی نیند خراب کرنے کا اور تم مجھے رات کے ساڑھے تین بجے کال کر رہی ہو یہ بکواس کرنے کے لیے۔۔۔" وہ تعزیز خان کا سارا غصہ سفر اپر نکال چکی تھی اس کو اچھی خاصی سنا کر لیکن سفر ابھی خاصی ڈھیٹ لڑکی تھی یہ انسلٹ تو ابر شم اس کی کہیں بار کر چکی تھی لیکن وہ محسوس کرتی تب نہ۔۔۔۔

"یار تم کون سا سو رہی تھی جو میں نے ڈسٹرب کیا تم تو اس وقت اس کے ساتھ۔۔۔!!! اب میں کیا کہوں تم سمجھ تو گئی ہی ہو گی میں کیا کہنا چاہا رہی ہو ویسے یار بہت لکی ہو تم۔۔۔!!!" وہ کسی طرح ابر شم کو کال پر دس منٹ

تک رکھنے والی تھی تا کہ اس کا کام ہو جائے لیکن ابر شم کے تیور دیکھ کر اسے یہ ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"شٹ اپ سفرا۔۔۔۔ گوٹو ہیل۔۔۔۔" وہ اس سے پہلے کہ یہ بول کر کال کٹ کرتی سفرا بول پڑی تھی۔

"مجھے شٹ اپ کال دینے سے کیا ہو گا تمہارا یہ تپا ہوا انداز بتا رہا ہے کہ تم بہت بیزی تھی اور میں نے تمہیں ایسے پریشان کر دیا۔۔۔۔!!!" وہ معصومیت کا ناٹک کر رہی تھی اٹھ منٹ ہو چکے تھے بس دو منٹس اور پھر وہ اپنا کام مکمل کر لیتی۔۔۔

"تم فون رکھ رہی ہو یا میں رکھوں۔۔۔۔!!!" ابر شم کا دل چاہا کہ کاش اس وقت سفرا اس کے سامنے ہوتی وہ اس کی باتوں کا جواب اپنے منہ کے بجائے

اپنے ہاتھوں سے دیتی لیکن وہ تو اس وقت اس سے دور بیٹھی تھی اسی بات کا افسوس ہو رہا تھا ابر شم کو۔

"ارے اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو پوری رات پڑی ہے اور تم کچھ ہی منٹس ضائع ہونے کا افسوس کر رہی ہو اتنی بے قراریاں بھی اچھی نہیں ہوتی ہیں سمجھ لو اس بات کو تم۔۔۔۔"نو منٹس ہو چکے تھے۔

"سفرا۔۔۔۔"وہ کال کٹ کر گئی تھی لیکن سفرا کا کام ہو چکا تھا وہ لوکیشن ٹریس کر چکی تھی۔

وہ جس ہوٹل کی تھی وہ کراچی کا سب سے مشہور ہوٹل تھا اس نے اس ہوٹل کی ساری تفصیل نکال لی تھی اب وہ وہاں جانے والی تھی۔

•••••

ابر شم نے فون ٹیبل پر پٹخا تھا آگر اسے پتہ ہوتا کہ کال کرنے والی سفرا ہے اور وہ ایسی بکواس کرے گی تو وہ کبھی فول کال ریسیو نہیں کرتی لیکن یہ اس کی اپنی غلطی تھی کہ وہ بنا دیکھے کال ریسیو کر گئی تھی لیکن خیر وہ اس سفرا کا دماغ اچھے سے درست کر چکی تھی پر خیال پھر سے تعزیز کی طرف چلا گیا تھا جو نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا.

"مر جاو تم تعزیز خان میں کہوں سوچ رہی ہوں تمہارے بارے میں تم تو کسی اور کے ہو اور میں تمہارے ساتھ کے خواب دیکھ رہی ہوں جانتی یوں یہ سیر اب ہے۔۔۔۔"وہ تلخی سے مسکرائی تھی اور اپنے بال پیچھے تکیے پر پھیلائے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی آغوش میں اتر گئی تھی۔

اس کے سونے کے کچھ ٹائم بعد تعزیز خان روم میں انٹر ہوا تھا اور ایک نظر اس نے ابر شم کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالی تھی لیکن جو بات تعزیز خان کو سب سے زیادہ پریشان کر رہی تھی وہ تھی اس کے رخساروں کی نمی وہ پریشانی سے اس پر جھکا تھا اور اس کے رخساروں کو چھوا تھا نمی اسے اپنے لبوں پر بھی محسوس ہوئی تھی۔

وہ اب کچھ زیادہ ہی تنگ کرنے لگا تھا اسے بس کسی طرح وہ اس سے اظہارِ کروانا چاہتا تھا تاکہ اس کا انتظار ختم ہو سکے لیکن ابر شم اپنی فیلنگز دل میں ہی دبائے ہُوئے تھی اس نے گرینی کو کال کر کے بتایا تھا کہ ہم لوگوں کا پلان کامیاب جا رہا ہے ابر شم اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور ہو رہی تھی۔

وہ اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے پھر اس کے لبوں پر جھکا تھا اور ان کی سانسوں کو قید کیا تھا پھر اس کے ہاتھ ابر شم کی گہرائیوں کو محسوس کرنے

لگے تھے جی بھر کر خود کو سیر اب کرتے وہ پیچھے ہوتے ابر شم کی نائٹی کی سٹرپ میں اپنی انگلیاں پھنساتے ہوئے ابر شم کے کان کے پاس جھکا تھا۔

"آپ جو چاہتی ہیں وہ ایک بار ان لبوں سے بول دیں یقین کریں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا آپ کے نازک وجود کو اپنی شدتوں سے بے حال کروں گا لیکن تب جب آپ مجھ سے خود کہو گی۔۔۔" وہ اس کی جیبن چوم چکا تھا یقینا اگر ابر شم جاگ رہی ہوتی تو اس کی باتیں سن کر بے ہوش ہو جاتی۔۔۔

تعزیز جان بوجھ کر روم سے گیا تھا وہ اس نائٹی میں اس کے سینے میں مچلتے ہوئے جذبات کو مزید بھڑکاتے ہوئے تعزیز خان کا خود پر کنٹرول کھونے کا سبب بن چکی تھی لیکن تعزیز خان اس وقت روم سے ہی چلا گیا تھا کہ کہیں ابر شم اسے پھر سے اپنے قریب آنے پر نہ اکسائے۔۔۔۔

اوَر ابر شم اسے جانے سے روکنے کے لیے اس سے بات کر رہی تھی لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک اس کے سارے ارادے سمجھ گیا تھا تبھی تو کال کا بہانہ بنائے وہ نکل گئی تھی۔

"جس دن میری گرل فرینڈ کے بارے میں جان جائیں گی نہ آپ کو اس دن شوکڈ لگے گا اور مُجھے اس دن کا شدت سے انتظارِ ہے کیونکہ میں آپ کا ری ایکشن دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔!!!" وہ پھر سے اس کے لبوں کا بوسہ لے چکا تھا ابر شم کسسمکائی تھی اوَر وہ پیچھے ہوتے اپنے لبوں کو صاف کرتا اس کے لبوں کو سہلاتے وآپس بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔

اوَر ابر شم کو اپنے حصار میں لیا تھا وہ اس کے حصار میں لینے کی وجہ سے اس کے سینے پر سر رکھتے سکون سے مزید گہری نیند میں چلی گئی تھی۔

"یوں کہتی آپ کو میرے سینے پر سر رکھ کر سونا ہے کیسے نیند میں بھی پہچان گئی ہیں آپ میرے لمس کو کہ خود ہی میرے قریب آگئی ہے۔۔۔" وہ اس کے گرد حصارِ مزید تنگ کرتا اسے خوُد میں قید کر گیا تھا لیکن ابر شم اس کی باتوں اس کی سرگوشی اور اس کی بے باکیوں سے بے خبر سو رہی تھی۔

وہ بھی آنکھیں بند کیے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا یہ تھا تو خاصا مشکل لیکن وہ کوشش کرنے لگا تھا۔ اور کامیاب بھی ہوا تھا کچھ ہی دیر میں وہ سو گیا تھا۔۔۔۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 60

•••••

آرمینا اس وقت روم میں موجود تھی دل کی حالت بہت خراب تھی جیسے کچھ ہونے والا تھا کوئی اپنا تکلیف میں تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اپنی حالت وہ ظہر کی نماز پڑھ چکی تھی عالمیار خان ابھی تک واپس نہیں آیا تھا آدھا دن گزر گیا تھا اب تو وہ پریشان تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اصل پریشانی کی وجہ تھی کیا کیا وہ عالمیار کے لیے پریشان تھی وہ ٹھیک نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی چلا گیا تھا اس کے ہاتھ پر زخم تھا وہ اسے روک نہیں سکی تھی اور نہ ہی وہ ایسا چاہتی تھی پر اب خوُد کی حالت دیکھتے وہ جھجناہٹ کا شکار ہوئی تھی دل و دماغ عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھے۔۔۔۔

اس کو ایسا لگ رہا تھا اگر وہ مزید کچھ دن اس فلیٹ میں رہی تو وہ پاگل ہو جائے گی کیونکہ ایک تو وہ ہر وقت اکیلی ہوتی تھی نہ کوئی پاس تھا اور نہ ہی

کوئی اور سین کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس سے وہ بات کر پاتی کسی سے کچھ کہہ پاتی تبھی وہ زیادہ اپ سٹ تھی۔۔۔۔

اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا حلق سے نیچے کوئی چیز جا ہی نہیں رہی تھی وہ اب بیڈ پر لیٹ گئی تھی ایک بار پہلے سوئی تو ایک ڈراؤنا خواب آیا اب پھر سے لیٹی تو اسے ایسا ہی خواب آیا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

پھر سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے لیکن جب نظریں سامنے ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ پر گئی تو وہ اٹھ کر لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر لے گئی تھی اس نے لیپ ٹاپ آون کیا جو آون ہوا تھا لیکن ساتھ ہی پاس ورڈ مانگنے لگا تھا اب نجانے کیا پاس ورڈ تھا اس کے اور عالمیار کے درمیان ایسی کبھی کلوز ٹاک نہیں رہی تھی جو وہ اس کے پاس ورڈز کے بارے میں جانتی لیکن وہ پھر خود سے پاس ورڈ انٹر کر چکی تھی وہ عالمیار خان کا نام تھا کیونکہ زیادہ تر لوگ اپنے نام کے

پاس ورڈ ہی یوز کرتے تھے لیکن وہ رونگ پاس ورڈ تھا ہنٹ اے آرہا تھا وہ اس نے کچھ سوچتے ہوئے عالمیار کا برتھڈے کا دن انٹر کیا کیونکہ اس کا برتھڈے اپریل میں ہوتا تھا لیکن وہ بھی رونگ تھا اب تو وارننگ بھی آگئی تھی کیونکہ وہ کافی بار نیگیٹوز پاس ورڈ انٹر کر چکی تھی وہ غصے سے لیپ ٹاپ بیڈ پر پھینک چکی تھی۔۔۔

اوٗر باہر نکلی ساتھ والا کمرہ اسے کھٹک رہا تھا جو وہ جب سے آئی تھی بند تھا آخر ایسا بھی کیا راز جو وہ بند تھا اس نے کیز اٹھائی اوٗر انہیں لگانا شروع کیا وہ کافی کوشش کر چکی تھی لیکن لیپ ٹاپ کی طرح یہاں بھی ناکام رہی اب اسے غصہ آنے لگا تھا وہ اب اپنے بالوں کو نوچنے لگی تھی دل کی حالت پہلے ہی عجیب تھی اوٗر اب اوپر سے یہ سب کچھ وہ پریشان ہو چکی تھی۔۔۔۔

اسے ایک دم سے چکر آئے تھے شاید بھوک کی وجہ سے وہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے ایک بار بھی ڈھنگ سے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔

اس نے اپنے سر کو مشکل سے تھاما تھا وہ لگ رہا تھا کہ ابھی گر جائے گی اس کو عالمیار خان پر اب پہلے سے زیادہ شک ہو رہا تھا وہ کیوں ہر چیز کو ایسے بند کر کے سیور رکھے ہوئے تھا کچھ تھا جو وہ اس سے چھپا رہا تھا وہ کچن میں گئی اور اپنے لیے سٹیک بنائی تھیں لیکن وہ کھا نہیں سکی تھی۔

نجانے کیوں ہو رہی تھی اس کی ایسی حالتِ وہ سمجھنے سے قاصر تھی کیا وہ عالمیار کو سوچ رہی تھی اس کے زخم کو لے ہر پریشان تھی نہیں۔۔۔!!!

دماغ نے اگلے ہی پل اس خیال کی نفی کی تھی جب کہ دل یہی کہہ رہا تھا بے ساختہ نظروں کے سامنے وہ منظر آیا تھا جب وہ کوٹھے پر اس لڑکی کے ساتھ

موجود تھا۔۔۔ آرمینا نے دانت پیسے تھے وہ اسے وہاں دیکھ کر غصے سے پاگل ہو گیا تھا اسے کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ کر اس کی انا پر گہری ضرب لگی تھی لیکن آرمینا نے بھی تو دیکھا تھا اسے ایک غیر لڑکی کے ساتھ وہ کیوں اسے وضاحت نہیں دیتا تھا پہلے وہ لپسٹک کے نشان کو دیکھ کر بھی اس سے سوال کر چکی تھی اس نے اس وقت بھی انکار کر دیا تھا اور اب یہ سب اسے عالمیار خان کے ساتھ یہاں رہتے کافی وقت ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن ابھی تک ان کے درمیان کچھ ٹھیک ہونے کے بجائے خراب ہو رہا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی سننے کے بجائے اپنے اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے تھے جو کسی بھی رشتے کے لیے صحیح نہیں تھا اگر ایک بات کرے اور دوسرا برداشت کر جائے یا اگر اپس میں کوئی اختلاف ہو اسے سلجھانے کے لیے دو لوگ ایک دوسرے سے بات کریں تو وہ معاملہ جلدی حل ہو جاتا تھا

لیکن یہاں بات ہی مختلف تھی یہاں وہ دونوں ہی ضد میں ایک دوسرے کو سمجھ نہیں رہے تھے۔

کسی بھی رشتے کی بنیاد اگر بھروسے اور اعتماد پر رکھی جائے وہ رشتہ کامیاب رہتا تھا لیکن یہاں ان کے درمیان تو شادی سے پہلے ہی ایک دوسرے کے بارے میں شکوک وشبہات تھے وہ کیسے اب ایک دوسرے کی سنتے۔۔۔۔

آرمینا نے کھانے کی پلیٹ سائیڈ پر رکھ دی تھی دل ہی نہیں کیا کچھ کھانے کو اپنا فون ہوتا تو کم سے کم وہ گھر تو فون کر ہی سکتی تھی لیکن وہ بھی بیکار تھا کیونکہ اس کی سم ورک نہیں کر رہی تھی۔

اس نے خود کو کوسا کاش وہ رات کو عالمیار سے اپنی سم کا تو کہہ ہی سکتی تھی لیکن رات اس کی جو کنڈیشن تھی وہ اس کے سامنے تھی۔۔۔

اس کا اب دھیان گیا تھا کہ آخر عالمیار خان کو وہ چوٹ کیسے لگی لیکن جس طرح کے لوگوں کے ساتھ اس کا رابطہ تھا یہ سب ہی ہونا تھا۔۔۔

وہ لڑکا کون تھا جو آرمینا کو وہاں لے گیا آرمینا بس اس کے ساتھ چل پڑی تھی اس نے ایک غیر پر بھروسہ کیا جس کی وجہ سے اس کے ساتھ یہ ہو رہا تھا وہ تنہا یہاں موجود تھی کوئی اپنا نہیں تھا اس کے پاس کوئی ایسا نہیں تھا جس کے ساتھ وہ چند گھڑی باتیں ہی کر لیتی وہ خود تو چلا جاتا لیکن وہ سارا دن دیواروں کو دیکھتی رہتی۔۔۔

.....

"ہاں بولو ضرغام سب ٹھیک ہے۔۔۔" زرانیل اس وقت ضرغام خان کے واپس آنے کی وجہ سے واپس اپارٹمنٹ جا رہا تھا اب تک تو آدھا دن بھی گزر

گیا تھا اور وہ پھر ارواح سے بات نہیں کر سکا تھا نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا وہ پریشان ہو گی سو وہ واپس جانا چاہتا تھا اب مرتضیٰ خان بھی آ چکے تھے زرانیل خان کا ارادہ ارواح سے دادا جان کے لئے سوپ بنوا کر لانے کا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے ان کے ہلکی پھلکی غذا ہی بولی دینے کے لیے لیکن ضرغام خان نے آتے ساتھ ہی کہہ دیا تھا کہ وہ اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہے سو وہ رک کر اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

"ارشک کے بارے میں پتہ لگاؤ۔۔۔وہ حویلی سے واقعی میں غائب ہو چکی ہے سمجھ نہیں آتا وہ حویلی سے نکلی کیسے اور گئی کہاں۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے بولا تھا رات بھر وہ اس بارے میں سوچتا رہا تھا اپنی ماں پر بھی شک تو تھا اسے لیکن پھر یہ خیال آیا کہ راتوں رات وہ ایسا کیا کریں گی یہ کوئی اور ہی معاملہ تھا۔

"لیکن کیسے وہ کہاں جا سکتی ہیں۔۔۔۔!!!" زرانیل خان کو پریشانی ہوئی تھی

اب سوچ میں یہی آیا تھا کہ کہیں اس سب میں خالہ جان کا ہی ہاتھ نہ ہو

کیونکہ جو عورت کسی کا ساتھ ریپ کروا سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے وہ

ضرغام خان کی اجڑی ہوئی شکل دیکھ رہا تھا یقیناوہ پریشان تھا اور یہ معمولی

بات نہیں تھی اس کی بیوی غائب تھی اس کا پریشان ہونا بنتا بھی تھا لیکن اس

کے زہن میں کچھ کلک ہوا کل جو لڑکی ان کی گاڑی سے ٹکرائی تھی کیا وہ

ارشک تھی اس نے ایک نظر ضرغام خان کو دیکھا کیا اسے یہ بات ضرغام کو

بتانی چاہیے زہن میں خیال آیا لیکن جو کچھ ضرغام خان اس معصوم لڑکی کے

ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد ضرغام خان کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہئے

تھا کہ اس نے جو کیا غلط کیا۔۔۔۔

اس نے سوچا وہ پہلے ارسام سے بات کرے کہ وہ اس لڑکی کو کہاں چھوڑ آیا اگر کو کچھ ایسا ہوا جو ضرغام خان کے بتانے والا ہوا تو وہ بتائے گا ورنہ نہیں۔۔۔۔۔

سو وہ خاموش رہا اس نے اس لڑکی کے بارے میں ضرغام خان کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

"مُجھے لگتا ہے کہ وہ کل رات ہی حویلی سے نکل گئی تھی جو کل وہ حویلی میں موجود نہیں تھی اب تو درمیان میں ایک دن اور ایک رات گزر گئی ہے اب تو وہ نجانے کہاں پہنچ گئی ہو گی۔۔۔۔"ضرغام خان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کہیں سے بھی ارشک کو پکڑ کر اپنے سامنے لا کھڑا کرتا جس کی وجہ سے وہ اتنا پریشان تھا۔

"ہاں شاید لیکن میں کوشش کرتا ہوں اگر کچھ پتہ چلتا ہے تو تمہیں انفارم کروں گا تم جاؤ دادا جان کے پاس میں گھر سے ہو کر آتا ہوں ارواح پریشان ہو رہی ہو گی وہ رات کو بھی اکیلی تھی اور اب آدھا دن مزید گزر گیا ہے تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ارشک بھابھی ٹھیک ہوں گی۔۔۔"وہ اسے تسلی دینے لگا تھا جبکہ اندر سے پریشان تھا ارشک کے ایسے غائب ہونے پر جب ضرغام خان کو اس کے بارے میں پتہ چلے گا وہ نجانے کیا کرے گا اس معصوم کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

"ہاں بس ایک بار مل جائے وہ مجھے۔۔۔"ضرغام خان دانت پیستے ہوئے بولا تھا وہ کسی اور کے ساتھ شئیر نہیں کرنا چاہتا تھا آخر معاملہ عزت کا تھا لیکن زرانیل تو پھر اس کا اپنا تھا اسے تو وہ بتا ہی سکتا تھا ساری رات بھی ایک پل کے لیے اس کی آنکھ نہیں لگی تھی ایک پل کے لیے اپنی کی ہوئی زیادتی یاد

آتی تو دوسرے پل ارشک کی بھاگنے والی حرکت وہ پریشان بھی تھا اس کے لیے جواب اس کی محبت تھی ہاں وہ ماننے پر مجبور ہو گیا تھا اسے ارشک سے محبت ہو چکی تھی۔۔

لیکن ہوئی بھئ کب جب وہ اس سے دور ہو گئی اس کے ماں باپ نہیں تھے گاؤں میں اگر ہوتے تو وہ ان کے پاس جاتی اور وہ اسے آسانی سے ڈھونڈ لیتا لیکن اس نے خوُد ہی اس کے گھر کو آگ لگوائی تھی اس وقت تو سر پر بدلہ سوار تھا کسی طرح اس عباد کو سڑک پر لانا چاہتا تھا وہ اسے اس کے کیے کی سزا دلانا چاہتا تھا لیکن اب۔۔۔

اس پل اس نے خوُد کو ہزار بار ملامت کیا تھا کہ کاش وہ اس وقت ایسا نہیں کرتا تو اب آسانی سے ضرغام خان ارشک تک پہنچ سکتا تھا پر وہ اپنے لیے خود ہی یہ مشکل بنا گیا تھا اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔۔

اگر وہ عباد کو ڈھونڈنے کی کوشش کرے تو وہ آسانی سے ارشک تک پہنچ سکتا تھا وہ اپنے ماں باپ کے پاس ہی ہو گی اور بھلا وہ کہاں جا سکتی تھی اس نے اپنے ماں باپ کے پاس ہی جانا تھا زرانیل خان جا چکا تھا اور ضرغام خان نے فون نکال کر اپنے ایک خاص آدمی کو فون کیا تھا جس نے اس کے کہنے پر ہی عباد کے گھر کو آگ لگائی تھی وہ ضرغام خان کا سب سے خاص بندہ تھا جو ضرغام کے کہنے پر ہی عباد صاحب کے گھر کو آگ لگا آیا تھا کیونکہ وہ غریب تھے اور ضرغام خان ایک سردار سو وہ لوگ کسی سے کچھ کہے بغیر خاموشی سے وہ گاؤں ہی چھوڑ گئے تھے۔۔۔

اپنے خاص آدمی کو ساری تفصیل بتا کر ضرغام خان نے فون جیب میں رکھا تھا اور آندر چلا گیا تھا یہاں دادا جان ہوش میں آ چکے تھے اور بار بار واپس حویلی جانے کی ضد کر رہے تھے پر ڈاکٹرز نے انہیں تین دن ہوسپٹل میں

رکنے کا ہی مشورہ دیا تھا وہ مان تو نہیں رہے تھے لیکن ضرغام خان کے کہنے پر وہ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

اور اب ڈاکٹرز نے انہیں نیند کا انجکشن لگایا تھا وہ پھر سے سو گئے تھے ان کو شدید ہارٹ اٹیک آیا تھا وہ تو ان کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ گئے لیکن اب ڈاکٹرز نے انہیں کسی بھی ایسی خبر سے دور رکھنے کا کہا تھا جو ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔

••••

زرانیل خان اپارٹمنٹ پہنچ گیا تھا یہاں کی سیکورٹی سخت تھی تبھی وہ مطمئن تھا وہ اپنے پاس موجود چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا ارواح اسے لاونج میں مل گئی تھی وہ خاموشی سے صوفے پر لیٹنے کے سے انداز میں

بیٹھی تھی چہرے پر لاتعداد سوچیں تھیں نجانے وہ کیا سوچ رہی تھی جو اس کی موجودگی محسوس نہیں کر سکی تھی اور اس کے قریب آنے کو بھی لیکن جب زرانیل خان اس کے ساتھ بیٹھا وہ ڈر کر اٹھی تھی اس کے چہرے پر گھبراہٹ آئی تھی اور ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا جو اس وقت تیزی ڈے بہت زور سے ڈھڑک رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ مشکل سے حلق تر کرتے زرانیل خان کو دیکھنے لگی تھی جو بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا نجانے اس کے چہرے پر کیا کھوج رہا تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی لیکن وہ اندر سے ڈری ہوئی تھی اس کا ایسے اچانک پاس بیٹھنا محسوس ایسے ہوا تھا جیسے وہ آگیا تبھی وہ اتنا ڈری تھی۔۔۔

"ارواح۔۔۔"زرانیل خان اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دے چکا تھا۔ نجانے کیوں وہ پریشان ہوئی تھی وہ سمجھ نہیں پارہا تھا لیکن اس کی یہ گھبرائی ہوئی شکل زرانیل خان کو خاصا پریشان کر گئی تھی۔

"آپ۔۔۔کب۔۔۔۔ائے۔۔۔۔۔؟؟؟"خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے وہ کچھ اوٗر سمجھ نہ آنے پر زرانیل خان سے یہ سوال کر گئی تھی وہ جب سے اٹھی تھی یہاں ہی لاونج میں بیٹھ گئی تھی کمرے میں بھی نہیں گئی تھی اور اس نے ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا تھا نجانے کیوں اس کا ارادہ زرانیل خان کے ساتھ کھانا کھانے کا تھا سو وہ کھانا بنا کر اب اس کے انتظارِ میں تھی۔۔۔۔

"جب میری جان کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی ایسا بھئ کیا سوچا جارہا تھا جو اتنی گم تھی کہ میری موجودگی بھی محسوس نہیں کر سکی تم ایسا بھی کیا تھا مجھے بھی بتاؤ تو پتہ چلے۔۔۔!!!"وہ اس کا دوپٹہ اس کے گلے سے نکال کر سائیڈ پر رکھتے اس کی گردن پر جھکا تھا ساری رات ہی اس کی ہوسپٹل میں گزر گئی تھی دادا جان کے ساتھ ساری رات بس بیٹھے ہی کٹی تھی سو اب لبوں کو اس کے لمس کی ضرورت تھی وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے اس کی خوشبو محسوس کرنے لگا تھا اور ارواح نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا اس کی بڑھی ہوئی بئیرڈ کی چھبن سے اس کی نازک گردن سرخ ہوئی تھی وہ مشکل سے زرانیل خان کے لمس کو محسوس کر رہی تھی جو اب اس کی ٹی شرٹ کا پہلا بٹن کھول چکا تھا اس کے لمس میں بے قراری تھی۔۔۔۔

"نہیں وہ۔۔۔۔۔" ارواح کو سمجھ نہیں آیا وہ اسے کیا جواب دے وہ ایک دن بعد گھر آیا تھا وہ زرانیل خان کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی اس پل وہ صرف زرانیل خان کا وقت چاہتی تھی۔

"کیا نہیں۔۔۔۔" لب اس کی گہرایوں پر لے جاتے وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا اس کا سنجیدہ انداز ارواح کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ کیسے اس کی ناراضگی برداشت کرتی وہ نا چاہتے ہوئے بھی رونے لگی تھی اور اس کے آنسو دیکھتے زرانیل خان ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا وہ اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنتے اسے نیچے کرتے خود اس کے اوپر آگیا تھا ارواح اس کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی جو اس کے بہتے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن رہا تھا۔۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔"وہ زرانیل خان کی گردن میں منہ چھپائے سسکی تھی یہ واضح اعلان تھا کہ وہ زرانیل کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی کیسے کرتی ایک وہی تو اپنا تھا۔۔۔۔

"ارواح کیا ہوا رات کو نیند پوری نہیں ہوئی کیا جو ایسے بیہیو کر رہی ہو یا پھر میں گھر نہیں آیا اس بات کی پریشانی تھی لیکن میں بتا چکا۔۔۔"

"آپ بتا چکے تھے لیکن آپ کو تو پتہ ہے میں اکیلی تھی اور مُجھے ڈر بھی لگا تھا دل میں طرح طرح کے خیال آ رہے تھے لیکن مشکل سے سوئی تھی آپ نے بتایا تھا کہ دادا جان کی طعیبت ٹھیک نہیں میں سمجھ گئی تھی اس بات کو۔۔۔۔!!!"وہ پل بھر میں خود کو کمپوز کرتے ہوئے زرانیل خان کی گردن میں بازو حائل کرتے ہوئے بولی تھی یہ کام۔اس نے بہت ساری ہمت جمع

کر کے کیا تھا اس وقت اگر اس کی ناراضگی کا خوف نہیں ہوتا تو وہ یہ حرکت کبھی نہیں کرتی۔۔۔۔

"سوری لیکن مجھے رکنا پڑا کیونکہ وہ بیمار تھے اور تم جانتی ہو میں ان سے پیار کرتا ہوں اب اختلافات اپنی جگہ سہی لیکن میرا فرض تھا میں ان کا خیال رکھتا۔۔۔" وہ اس کی حالت سمجھ گیا تھا کہ وہ کس بات کو لے کر اپ سٹ تھی سو وہ اس بات کے بارے میں بتانے لگا تھا جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا۔

"میں جانتی ہو آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے اب دادا جان کی طعیبت کیسی تھی اور آپ کو ایسے نہیں آنا چاہیے تھا اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت پڑ گئی تو آپ تو وآپس آ گئے ہیں۔۔۔" وہ زرانیل خان سے بولی تو زرانیل خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"وہ اکیلے نہیں تھے ان کے ساتھ بابا اور ضرغام خان تھے اور اب میں بھی جاؤں گا واہس فریش ہو کر ابھی تم مجھے یہ بتاؤ کہ صبح کھانا کھایا تھا تم نے یا بھوکی ہو۔۔۔"اس کا چہرہ تھامتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا تھا۔

"وہ میں مجھے۔۔۔۔بھو۔۔۔۔۔ک۔۔۔۔۔"وہ اٹکی تھی جانتی تھی وہ اس بات پر غصہ کرے گا۔۔۔

"تمہیں بھوک نہیں تھی۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان نے سوال کیا تھا جس پر ارواح نے پٹ سے سر ہلایا تھا کیونکہ یہ سچ بھی تھا کہ اسے بھوک نہیں تھی۔

"پیاس بھی نہیں لگی ہوئی۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان نے اگلا سوال کیا تھا لیکن ارواح اس کے سوال کا مطلب سمجھ نہیں سکی تھی سو اس کی طرف دیکھنے لگی تھی جس کی سوالیہ نظریں اس پر تھیں۔۔۔۔

"نہیں وہ لگی تھی پانی پیا تھا۔۔۔!!!"وہ اپنے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی تھی لیکن مقابل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"مجھے بھی لگی ہے۔۔۔"اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے وہ معنی خیز انداز میں بولتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا اور ارواح اس کی مونچھوں کی چبھن محسوس کرتی اس کی شرٹ کو تھام گئی تھی وہ دیوانہ وار اس کی سانسیں انہیل کر رہا تھا اس کے لمس میں ہر گزرتے وقت کے ساتھ تیزی آرہی تھی۔وہ پوری شدت دکھا رہا تھا اس کے نازک لبوں پر پوری رات کی پیاس تھی اتنی جلدی نہیں ختم نہیں ہونی تھی ارواح اس کی شرٹ

کو پکڑ کر جھنجوڑ چکی تھی کیونکہ اس کی سانسیں پھول چکی تھیں لیکن وہ لاپرواہ بنا بس اس کے لبوں کو چوم رہا تھا معا اس کی رکتی سانسوں کو محسوس کرتا وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا ارواح نڈھال سی اپنی سانسیں بحال کرنے لگی تھی وہ جیسے ہی سانس نارمل کر چکی زرانیل خان نے ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو چوما تھا اور اس کے بال سائیڈ پر کرتے وہ اس کی بیوٹی بون پر لب رکھ گیا تھا۔

"زرانیل۔۔۔" اس کی بڑھتی ہوئی گستاخیوں پر وہ مچلی تھی وہ آتے ساتھ ہی آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا ارواح کو یہ سہنا مشکل لگ رہا تھا ہاں رات کی بات اور ہوتی تھی لیکن اس وقت وہ لوگ لاونج میں تھے زرانیل خان کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن ارواح اس کا گھبراہٹ سے برا حال تھا۔۔۔۔

زرانیل خان کے لبوں کا لمس پھر سے محسوس کرتے وہ گھبرائی تھی نظروں کے سامنے اس انسان کا چہرہ آیا تھا چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔

زرانیل خان اس کے لبوں کو چھوڑتے اس کے رخساروں کو چھو رہا تھا اور ارواح اس کی مونچھوں کی وجہ سے کسمکا کر رہ گئی تھی پر مقابل کے انداز میں شدت تھی۔

"پلیز۔۔۔" وہ اس کو آگے اسے روک رہی تھی۔

"ارواح پلیز اس وقت میں بہت تھکا ہوا ہوں پھر ہوسپٹل جانا ہے بس تمہارے ساتھ یہ چند پل بیتانا چاہتا ہوں تمہارے لمس سے خود کو سیراب کرنا چاہتا ہوں اُمید ہے اس وقت تم اپنے شوہر کی طلب کو سمجھو گی اور مجھے خوُد سے دور نہیں کرو گی کیونکہ اس وقت مجھے بس تمہارا لمس

چاہیے۔۔۔"وہ اس کی گردن پر لو بائٹ کرتا اس کی گردن کو پل سرخ کر چکا تھا وہ سسکی تھی اس کے دانتوں کے دباؤ پر لیکن جانتی تھی کہ وہ آگر یہ چاہتا تھا تو وہ اسے روک نہیں سکتی تھی۔

"مُجھے بس یہاں کمفٹیبل نہیں فیل ہو رہا۔۔۔"وہ لوگ اس وقت جس پوزیشن میں تھے وہ نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی شرم سے زرانیل خان ایک ایک کر کے ان کے درمیان کے سارے پردے گرانے کے چکر میں تھا وہ تو رات کو اندھیرے میں بھی اس کی نظروں سے خائف ہوتی تھی یہ تو پھر لاونج تھا۔

"یو مین روم میں۔۔۔"اس کی کان میں وہ سرگوشی نما انداز میں بولا تو ارواح نے اس کے سینے میں سر چھپایا تھا اور زرانیل خان کے لبوں پر مسکراہٹ

آئی تھی وہ ضرغام خان کو کہہ کر آیا تھا اسے آنے میں تھوڑی سی دیر ہو جائے گی سو اس وقت وہ ارواح کے ساتھ چند لمحات گزرنا چاہتا تھا۔

ارواح کو اس نے اپنی گود میں اٹھایا تو وہ اوَر سرخ ہوئی تھی وہ اسے لیے روم میں آیا تھا اور اسے بیڈ پر لٹایا تھا اس کے لٹاتے ہی ارواح نے کروٹ بدلی تھی اس کی نگاہوں کے تقاضوں سے وہ نظریں چرا گئی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان اس پر جھکا تھا اوَر اس کی آنکھوں کو باری باری چوما تھا ارواح کی لمبی خم دار پلکیں لرزی تھی اس کے نرم گرم لمس پر پھر وہ اس کے رخساروں پر جھکا اوَر ان کو اپنے لبوں سے چوما پھر نیچے وہ لب وہ ان لبوں پر جھکا اوَر انہیں اپنی پر شدت گرفت میں ایک بار پھر قید کیا تھا۔۔۔وہ جتنی بار یہ عمل دوہرا رہا تھا اس کے لبوں کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی وہ اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے ہاتھ اس کی گہرائیوں پر لے گیا تھا اور اپنے ہاتھ سے

ایک زبردست جسارت کی تھی ارواح کی سانسیں کہیں سینے میں اٹکی تھیں وہ اس کی گردن میں بازو ڈالے اس کی گردن پر اپنے ناخن گاڑ چکی تھی اس کے ناخنوں کی جلن زرانیل خان کو اپنی بیک گردن پر محسوس ہوئی تھی لیکن وہ اگنور کرتا اپنے کام میں مزید تیزی لا گیا تھا ارواح کا کلیجہ منہ کو آیا تھا اس کی بڑھتی شدت پر اس کی گرفت اس کی گردن پر سخت ہوئی تھی۔

زرانیل خان نے اس کے لبوں پر کٹ لگایا تھا اور پیچھے ہوا ارواح نے اپنے لبوں سے نکلتا ہوا خون دیکھ کر ایک شکوہ کن نظر زرانیل خان پر ڈالی تھی جو اپنے لبوں کو انگوٹھے سے صاف کر رہا تھا۔

"جانم سوری یار میرا خود پر کنٹرول نہیں رہتا ہے جیسے ہی انہیں چھوتا ہوں جزبات کنٹرول میں نہیں رہتے ہیں اور پھر میں ایسی گستاخیاں کر جاتا ہوں

اگر تم ہرٹ ہوئی ہو تو۔۔۔م" وہ بات اُدھوری چھوڑ کر اس کے لبوں کو سہلانے لگا تھا جو اس کی شدت پر سرخی چھلکا رہے تھے۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔لمس۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔شدت۔۔۔۔۔۔تھی۔۔۔۔اور مجھے۔۔۔۔" وہ اٹک اٹک کر بولتی ہوئی بات مکمل نہیں کر سکی تھی کیونکہ وہ اس پر جھکا ہوا تھا ارواح کو شرمندگی ہوئی وہ اگر شدت دکھا رہا تھا تو بتانے کی کیا ضرورت تھی وہ پریشان ہو گیا۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔میرا۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔مطلب۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر انگلی رکھ گئی تھی زرانیل خان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ پریشان ہو جاتی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر۔۔۔۔

"اے جان میں ہی شاید کچھ زیادہ شدت دکھا گیا۔۔۔" اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے وہ نرمی سے گویا ہوا تھا اور اس کے اوپر سے ہٹتے ہوئے وہ اپنی شرٹ کی سلیو کو فولڈ کرنے لگا تھا وہ مزید اس کو تنگ نہیں کرتے لب دانتوں تلے دبا گیا تھا ارواح اس کی طرف دیکھ رہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہو گی۔۔۔

"ارواح تم کھانا لگاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔۔" وہ شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بولا تو ارواح ایک جھٹکے سے بیڈ سے نیچے اتری تھی.

"پر آپ تو۔۔۔۔!!!" وہ روانی میں بولے جا رہی تھی جب بات کا مطلب سمجھ میں آیا تو اس نے لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا زرانیل خان کا قہقہہ گونجا تھا روم میں ارواح خفقت میں مبتلا ہوئی اور اپنے لب کاٹنے لگی تھی زرانیل خان کو ہمیشہ کی طرح اس کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی۔

"میں جو چاہتا تھا وہ بعد میں ہو گا لیکن پہلے کھانا کیوں کہ مُجھے پتہ ہے تم نے رات کو کچھ نہیں کھایا ہوا جبکہ تم نے مُجھے تصویر بھی بھیج دی تھی اب اتنا بھی مروت سے عاری انسان نہیں ہوں کہ اپنی طلب کے لیے تمہاری طعیبت کا خیال ہی نہ کروں۔۔۔" وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ایک جھٹکے سے اس کو اپنے قریب کر گیا تھا ارواح اس کی کھلی بے باکی پر سرخ ہوئی تھی اور ہمیشہ کی طرح یہ منظر زرانیل خان کو کافی اٹریکٹ کیا تھا وہ اس کے سرخ رخساروں کو چوم گیا تھا ارواح خود میں سمٹی تھی اس کی بے باکی پر۔۔۔

وہ آگر ایسی چھوٹی چھوٹی گستاخیاں بھی کرتا تو ارواح سرخ ہی ہوتی تھی زرانیل خان حیران ہوتا تھا آخر اس کے پاس اتنی سرخی آتی کہاں سے آج سوچا پوچھ ہی لیا جائے ارواح سے۔

"یار ایک تو تم بات بات پر سرخ کیوں ہوتی ہو یہ بتاؤ مجھے تا کہ پتہ تو چلے۔۔۔"اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائی تھی اس نے اپنے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے۔۔۔۔۔

لیکن ارواح نے نظریں اوپر نہیں اٹھائی تھیں وہ ہمیشہ ایسے ہی بے باک باتیں کرتا تھا جیسے ابھی کر رہا تھا اور وہ خاموشی سے سن رہی تھی وہ اس وقت اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی اور زرانیل خان اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا ارواح نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اس سے دور ہونا چاہا تو زرانیل خان نے اس کی کوشش ناکام بنائی تھی اسے مذید قریب کر کے۔

"آپ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں۔۔۔"وہ سرخ چہرہ لیے بولی تھی زرانیل خان نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"تو باتوں سے کون سرخ ہوتا ہے یار۔۔۔۔" وہ اسے زچ کر رہا تھا اور وہ ہو بھی رہی تھی لیکن جیسے ہی اس نے زرانیل خان کے چہرے کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر وہ اس کے سینے پر مکے مار چکی تھی۔

"آپ۔۔۔۔!!!" وہ اس کی شرارت سمجھ گئی تھی لیکن زرانیل خان نے اس کے دوبارہ دیکھنے پر آنکھ ونک کی تھی جس پر ارواح سٹپٹا کر رہ گئی تھی کیونکہ وہ بہت بے باکی سے اس کے کندن نشب و فراز کو دیکھ رہا تھا وہ خود میں سمٹی تھی مزید اس کے سامنے بغیر دوپٹے کے تھے اس نے زرانیل خان کے حصار سے نکلنا چاہا تھا پر ایسا کر نہیں سکی تھی۔

"جاؤ تم کھانا لگاؤ۔۔۔" وہ کچھ سوچتے اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ تیزی سے روم سے نکل گئی تھی اور زرانیل خان اس کی

پھرتی دیکھتا وہ گہرا مسکرایا تھا اور اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پر پھینکتے ہوئے باتھ روم میں چلا گیا تھا اور شاور لیتے چینج کرتا واپس آ گیا تھا۔

اور فریش فریش سا اپنے بال بنا کر پرفیوم لگاتا وہ کچن میں گیا تھا یہاں وہ کھانا لگا چکی تھی اس نے کھانا خود بنایا تھا۔

"تم نے خود کھانا بنایا۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی پشت پر کھڑا اس سے سوال کر رہا تھا وہ جو پانی کا جگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی ایک جھٹکے سے مڑی تھی اور اس کے سینے سے ٹکراتے ہوئے بچی تھی وہ غصہ ہو گیا تھا وہ جانتی تھی کہ اسے پسند نہیں تھا ارواح کچن میں کام کرتی لیکن آج ملازمہ نہیں آئی تو وہ خود ہی کھانا بنا چکی تھی۔

"جی آپ کے لیے۔۔۔!!!" وہ کچھ سوچتے پلٹی تھی اور مسکراتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان اس کی چالاکی دیکھتا گہری نظروں سے اسے گھورنے لگا تھا۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ سوال پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے ہاتھوں کو مڑورنا شروع کر دیا تھا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس وہ تو سوچ رہی تھی کہ وہ یہ جواب دے گی تو زرانیل خان مسکرائے گا لیکن وہ ہنوز سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کا سنجیدہ انداز ارواح کو گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

"کیونکہ مجھے لگا تھا کہ آپ تھک کر آئیں گے تو میرے ہاتھ کا کھانا کھا کر آپ کو اچھا محسوس ہو گا لیکن آپ تو غصہ کر رہے ہیں لگتا ہے آپ کو میرے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں آیا۔۔۔" وہ بالوں کو معصومیت سے پیچھے کرتے اس پل زرانیل خان کے دل میں ہلچل مچا گئی تھی۔۔

"نو ایسا نہیں ہے بٹ تمہیں اتنی ہی فکر تھی تو اس کے بجائے اگر تم کوئی نائیٹی پہن کر میرا انتظار کر رہی ہوتی تو یقین جانو مجھے اتنی خوشی ہوتی کہ تمہارا یہ چہرہ اپنے بوسوں سے سرخ کر دیتا اور میری خوشی کا لیول ہی الگ ہوتا۔ ۔۔"وہ اسے سر تا پا دیکھتے بے باکی سے بولا تھا اگر وہ ارواح زرانیل خان تھی تو مسٹر زرانیل خان تھا باتوں میں اپنی بیوی سے دو قدم آگے۔۔۔۔

"آپ پلیز۔۔۔۔"وہ جھنجھائی تھی وہ کیوں ہر بات کو رومانس سے جوڑتا تھا اور اس کی ہر بات ایسی ہی بے باک ہوتی تھی وہ اسے دیکھ بھی نہیں سکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے اس کی نگاہوں کی تپش وہ خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"یار۔۔۔ تم بیٹھو کھانا ہے ورنہ میرے لیے بہت مشکل ہو گی اور تمہارے لیے اور بھی مشکل تم مجھے برداشت نہیں کر سکو گی جان۔۔۔" وہ اس کی شکل دیکھتے ایک پل کے لیے وہ اس بات کو نظر انداز کر گیا تھا۔

"آپ پلیز غصہ تو نہیں کریں میں نے آپ کے لیے بنایا ہے کھانا اور آج میں نے بہت احتیاط سے بنایا ہے کھانا سو مجھے زرا بھی چوٹ نہیں لگی ہے آپ چیک کر لیں۔۔۔" وہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ کر رہی تھی جن کو تھام کر زرانیل خان نے اس کی کلائیوں پر لب رکھ چکے تھا وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔

"رات کو تفصیل سے چیک کروں گا۔۔۔" وہ اس کے کان کے پاس جھکا تھا اور سرگوشی کی تھی ارواح دانت پیس کر رہ گئی تھی اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ کچھ نہیں بولے گئ اپنی بولی باتوں سے وہ مزید پھنس جاتی تھی سو خاموشی سے کھانا کھانے لگی تھی اور زرانیل خان نے اس کی حالتِ دیکھتے

سر ہلایا تھا اور اس کو دیکھتے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوا تھا ارواح اس کی نظروں سے خائف ہوئی تھی وہ تو سکون سے کھا رہا تھا لیکن نظریں اس کی مسلسل ارواح پر تھیں۔

"آپ کھانے پر فوکس کریں۔۔۔" وہ اس کی پلیٹ کی طرف اِشارہ کر رہی تھی جس پر زرانیل نے کھانے سے بھرا چمچ اس کے منہ کے آگے کیا تھا ارواح نہ چاہتے ہوئے بھی منہ کھول گئی تھی اور زرانیل نے اس کے منہ میں چمچ ڈالا تھا۔

"میں کھانا کھلاتا ہوں اپنی وائف کو۔۔۔۔" وہ پھر سے چمچ اس کے سامنے کر گیا تھا ارواح سکون سے اس کے ہاتھ سے کھانے لگی تھی بہتر تھا کہ وہ ایسے ہی کھاتی ورنہ اس کی نظروں سے خائف تو وہ کھا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے ایسے ہی اسے اپنے ہاتھوں سے سارا کھانا کھلاتے کوفی خود بنائی تھی۔۔۔۔اس کا ارادہ ارواح کے ساتھ کوفی پینے کا تھا اور پھر ہوسپٹل جانے کا سو وہ کوفی کا مگ لے کر واپس آیا تھا ارواح کو اس نے پہلے ہی لاونج میں بھیج دیا تھا اب خود کوفی بنا کر لایا تھا وہ اس کے انتظارِ میں بیٹھی تھی اسے دیکھ کر اس نے سمائل پاس کی تھی۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 61

••••••

زرانیل خان ارواح کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور اس کو کوفی دی تھی جسے اس نے تھام لیا تھا اب اپنی کوفی کے لیے وہ رسک نہیں لے سکتی تھی پہلے ہی کھانا بھی زرانیل خان کی وجہ سے اس سے ٹھیک سے نہیں کھایا گیا تھا اور اب کوفی وہ جلدی ختم کرنا چاہتی تھی۔

زرانیل خان اس کو تیز تیز پیتے دیکھ رہا تھا وہ یہ تیزی کیوں مچا رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا لیکن ابھی اس نے آدھی کوفی بھی نہیں پی تھی جب زرانیل خان نے کوفی اس کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دی تھی ارواح حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔؟؟!" وہ اس کی پھرتی پر پوچھنے لگا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں تو وہ میں سوچ رہی ہوں جلدی کوفی ختم کر کے دادا جان کے لیے سوپ بنا دیتی ہوں آپ لیتے جایئے گا ان کے لئے اچھا رہے گا ہو سپٹل میں نجانے کیسا کھانا ہوتا ہے ہو سکتا ہے وہ ان کے لیے ٹھیک نہ ہو اور یہ لائٹ سا ان کے لئے اچھا ہو گا۔۔۔!!!" وہ مسکرا کر بولی تو زرانیل خان بھی مسکرایا تھا وہ خود بھی تو کہنے والا تھا ارواح سے کہ وہ سوپ تیار کر دے لیکن پھر اس کے زہن سے نکل گئی یہ بات۔

"ہاں یہ میں خود بھی تم سے کہنے والا تھا۔۔" زرانیل خان اسے اپنے حصارِ میں لیتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح نے حیرت سے اسے دیکھا یعنی "دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔" یہ محاورہ درست ثابت ہوا تھا وہ ہنسی تھی۔۔۔

"یہ مسکرایا کس بات پر جا رہا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔!؟!" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح اسے دیکھنے لگی تھی۔

"میں ہنسی اس وجہ سے کہ وہ محاورہ درست ثابت ہو گیا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے آپ نے مُجھے کہنا تھا کہ میں پہلے ہی سمجھ گئی۔۔۔"وہ اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ کھیلتے ہوئے بولی تھی۔

"اوو تم یہ سوچ رہی تھی۔۔۔"زرانیل خان نے اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے پوچھا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی زرانیل خان کچھ سوچتے اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اپنی تشنگی مٹانے لگا تھا وہ اس کی شرٹ پر گرفت مضبوط کر گئی تھی کیونکہ وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحات خاموشی کی نظر ہوئے تھے دونوں کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں ارواح نے زرانیل خان کی شرٹ کو کھینچا تھا کیونکہ وہ شدت میں تیزی لا رہا تھا وہ اپنی من مانی کرتے اس کے لبوں سے خوُد کو سیراب کرتے کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور ارواح اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔

زرانیل خان نے اس کے لبوں کو سہلایا تھا وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں سکی تھی شدید شرم محسوس ہوئی تھی اس پل اسے۔

"میں جاؤں سوپ بنانے کے لئے۔۔۔؟؟؟" اس کی گرفت میں سختی سے وہ متامل سی ہو کر پوچھنے لگی تھی زرانیل خان جو اس کے وجود سے اٹھتی مہک محسوس کرتے پھر سے بہکنے لگا تھا لیکن پھر اس کی حالتِ دیکھتے ہوئے وہ خوُد پر ضبط کرتے اسے اپنے حصارِ سے آزاد کر چکا تھا ارواح کچن میں گئی اوُر کچھ منٹوں میں ہی لائٹ سا سوپ اس نے ریڈی کیا تھا اوُر واپس آئی زرانیل خان نے اسے تنگ نہیں کیا تھا وہ ایل سی ڈی آون کرتے نیوز دیکھنے لگا تھا۔

"یہ سوپ تو ریڈی ہو گیا ہے آپ نے کب تک جانا ہے ہوسپٹل اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں بھی چلوں آپ کے ساتھ دادا جان کی خیریت معلوم کرنے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنا دوپتہ اپنے شانے پر ٹھیک کرتی ہوئی زرانیل خان

سے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر کسی سوچ میں پڑ گیا تھا کہ اگر وہ جانا چاہتی تھی تو وہ کیوں انکارِ کرتا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے ریڈی ہو جاؤ تم پھر نکلتے ہیں ہوسپٹل میں صرف ضرغام خان اور بابا ہے تم دادا جان سے مل لینا پھر میں تمہیں واپس لے آؤں گا۔۔۔" وہ چینل سرچ کرتے ہوئے بولا تو ارواح روم میں چلی گئی تھی جبکہ زرانیل کو اچانک ارسام کا خیال آیا تو اس نے اسے کال ملائی تھی۔

"ہاں بول زرانیل۔۔۔" ارسام کو اس وقت لاونج میں بیٹھا ہوا تھا وہ زرانیل خان کی کال دیکھ کر فون اٹھاتے کال ریسیو کرتے کان سے لگا کر بولا تھا۔

"ہاں وہ کل جو ہماری گاڑی سے لڑکی ٹکرائی تھی وہ کہاں گئی میرا مطلب ہے تم اسے ہوسپٹل لے گئے۔۔۔؟؟؟ یا پھر اس کی فیملی کا کچھ پتہ چلا۔۔۔؟؟؟" وہ ضرغام خان کی وجہ سے پریشان تھا کہ وہ اگر اس بارے میں کچھ جان گیا تو کیا ہو گا وہ دل سے دعا کر رہا تھا کہ وہ لڑکی ارشک نہ ہو لیکن اگر وہ ارشک ہی ہوئی تو پھر کیا ہو گا۔۔۔

"ہاں وہ لڑکی میرے گھر پر ہے ابھی وہ ارشک تھی عباد صاحب کی بیٹی اور وہ اپنے بابا سے مل چکی ہے بٹ مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ حویلی سے کیسے نکلی اور تمہارا وہ کزن وہ دو دونوں سے خاموش کیسے ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ ضرغام خان کی بات کر رہا تھا اس کا غصہ وہ دیکھ چکا تھا سو اس وجہ سے پریشان تھا اگر ارشک حویلی سے نکلی تھی تو مطلب صاف تھا کہ وہ ضرغام خان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"ارشک وہاں ہے۔۔۔۔"زرانیل خان کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے

اب کیا وہ ضرغام خان سے اس بارے میں بات کرے۔۔۔!!!

"ہاں وہ اپنے بابا کے پاس ہے لیکن ائی ریکوسٹ یو کہ اپنے کزن کو کچھ مت بتانا تم اگر ارشک وہاں سے نکلی ہے تو اس کا صاف مطلب ہے وہ تمہارے کزن کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے پر تمہارے کزن کا غصہ دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ارشک اس کو ڈیزرور نہیں کرتی ہے ایک معصوم کے ساتھ وہاں اتنا برا ہوا لیکن اب جب سب کچھ کلئیر ہو چکا ہے تو ارشک کو یہ حق ملنا چاہئے کہ وہ اپنی مرضی کا فیصلہ کر سکے جو وہ چاہتی ہے۔۔۔۔"ارسام میر صاف گوئی سے بولا تھا کیونکہ ضرغام خان جو ارشک کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد وہ ارشک کا ساتھ ڈیزرور نہیں کرتا تھا کسی بھی قیمت پر نہیں۔۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ضرغام خان کو اس بارے میں پتہ نہیں چلے گا لیکن مُجھے لگتا ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ فائنل فیصلہ ارشک بھابھی کا ہی ہو گا انہوں نے بہت کچھ فیس کیا ہے اب تک۔۔۔۔" زرانیل کو ارسام کی بات مناسب لگی تھی۔

"پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے ابھی میں فون رکھتا ہوں۔۔۔" وہ بولا تو زرانیل نے بھی مزید چند باتیں کرتے کال کٹ کر دی تھی اور ارواح کا انتظارِ کرنے لگا جو کچھ ہی دیر میں تیار ہو کر نکلی تھی سر پر اس نے اچھے سے دوپٹہ لیا تھا اور کندھوں پر شال بھی پھیلائی ہوئی تھی زرانیل خان نے اٹھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو چلتے ہیں۔۔۔!!!" وہ اس کا ہاتھ تھام کر کچن سے سوپ لے آیا تھا اور وہ لوگ اپارٹمنٹ لاک کرتے گاڑی میں آن بیٹھے تھے۔

ان کو کسی نے دیکھا تھا اور طنزیہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔

"اب بس اور نہیں ارواح میڈم دیکھتا ہوں کیسے خوش رہتی ہو اگر تم ان پیپرز پر سائن کر دیتی تو شاید تُمہاری جان بخشی ہو جاتی لیکن اب نہیں اب بس اس ایس ایس پی کی زندگی سے نکلو گی اور پھر تمہیں میرے پاس آنا ہو گا۔۔۔" وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے اپنے گلے میں پہنی ہوئی چین کو گھماتے ہوئے بولا تھا اور ان کی گاڑی پر ایک نفرت بھری نظر ڈالتے واپس پلٹ گیا تھا اب وقت آگیا تھا کہ وہ اپنی آخری وار کھیلنا تھا۔

•••••

ارشک عباد صاحب کے بہت اسرار پر وہ آج ان کے ساتھ باہر نکلی تھی اسے یہاں آئے کافی دن ہو گئے تھے ایک بار بھی اس کا سامنا ارسام سے نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی ارسام میر کا بنگلہ بہت خوبصورت تھا اور اس کا ڈیزائن کافی یونیک تھا ارشک کو حویلی خوبصورت لگتی تھی لیکن یہ بنگلہ حویلی سے کہیں گنا خوبصورت تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا دنیا میں اتنے اچھے لوگ بھی ہیں جو بنا کسی غرض کے دوسروں کی مدد کرتے ہیں ارسام کے لیے اس کے دل میں عزت کافی بڑھ گئی تھی۔

یہ سچ تھا کہ یہ بنگلہ بہت خوبصورت تھا لیکن اسے اپنے گھر کی یاد آئی تھی وہ گھر یہاں اس کا بچپن گزرا تھا یہاں اس نے اپنے بابا کی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھا

تھا وہ گھر یہاں اس کی اپنی امی کے ساتھ کہیں یادیں تھیں وہ اپنے آنسو نہیں روک سکی تھی۔

بابا ہم اپنے گھر اب کب جائیں گے۔۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف " کرتی ہوئی مشکل سے بول پائی تھی دل کی حالت بہت خراب ہوئی تھی اس پل کاش کہ وہ اپنی ماں کو آخری بار دیکھ پاتی۔۔۔

پر اسے ابھی یہ نہیں پتہ تھا کہ ضرغام خان نے اس کے گھر کو آگ لگوائی تھی اگر پتہ چلتی تو اسے ضرغام خان سے مذید نفرت ہوتی پہلے بھی کم نہیں تھی۔۔۔۔ضرغام کے ساتھ گزارے وہ دن اس کی زندگی کے سب سے اذیت ناک دن تھے۔

"بیٹا ہمارا گھر نہیں رہا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔نہ۔۔۔۔"وہ اپنے آنسو روک نہیں پائے تھے گھر کے نام پر کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا اپنی بیوی اور اس کی محبت۔۔۔

ارشک کو احساس ہوا تھا کہ وہ کیا کہہ چکی ہے اس کے بابا پریشان ہوئے تھے اس کی باتوں پر وہ شرمندہ ہو کر رہ گئی تھی۔

"آپ کو یہاں کوئی مسلئہ ہے کیا جو اپنا گھر یاد آرہا ہے آپ کو یا آپ یہاں سے جانا چاہتی ہیں۔۔"ارسام میر نجانے کب آیا تھا اور اس کی بات سن بھی لی تھی اور اسے جواب بھی دے چکا تھا۔۔۔

اوٗر چلتے ہوئے عباد صاحب کے پاس بیٹھ گیا تھا ارشک نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا اور ادھر اودھر دیکھنے لگی تھی۔۔

"ارے نہیں بیٹا ایسی بات ہے اسے اپنے گھر کی یاد آرہی تھی اس لیے کہہ رہی تھی وہ تو اب جل کر راکھ ہو چکا ہے اور نہ ہی اس میں کچھ بچا ہے وہاں جا کر اب ہم کیا کریں گے۔۔۔۔" وہ افسردگی سے بولے تھے لہجے میں دکھ کا عنصر تھا۔

"انکل کیا آپ کو یہاں گھر جیسا فیل نہیں ہوتا ہے یا میں نے آپ کی خدمت میں کوئی کمی چھوڑی ہے۔۔۔" وہ سوالیہ سا انداز لیے پوچھ رہا تھا جبکہ اس کی بات پر عباد صاحب کو شرمندگی ہوئی تھی وہ بیٹے سے بڑھ کر ان کا خیال رکھ رہا تھا ان کی خدمت کر رہا تھا انہیں اپنے پاس رکھا ہوا تھا اور سب سے بڑھ کر وہ ان کی بیٹی کو یہاں لایا تھا یہ اس کا کام وہ کبھی نہیں بھول سکتے تھے۔

"نہیں آپ تو بیٹے سے بڑھ کر ہیں اگر ہمارا اپنا بیٹا ہوتا تو بھی وہ ویسے ہماری خدمت نہیں کرتا جیسی آپ نے کی اتنا کچھ کیا ہمارے لیے۔۔۔" وہ اس کا

ہاتھ تھام گئے تھے ارسام میر کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اور اس کے مسکرانے پر اس کی گال ڈمپل پڑا تھا ارشک کی بے ساختہ نظر اٹھی تھی اس کی طرف لیکن اچانک سے ہی ارسام کی نظریں بھی اٹھی تھیں دونوں کی نظروں کا زبردست ٹکراؤ ہوا تھا اور ارشک نے جلدی سے نظریں جھکالی تھیں۔

ارسام میر اس کی اس ادا پر مسکرایا تھا لیکن عباد صاحب کی وجہ سے اس نے جلدی سے مسکراہٹ دبائی تھی دانتوں تلے نجانے وہ کیا سوچتے اس کے بارے میں۔۔۔۔۔۔

"تو پھر اب سے آپ اپنے اس بیٹے کے پاس ہی رہیں گے ساری زندگی۔۔۔۔اور اب اگر آپ نے یہاں سے جانے کی بات کی تو میں نے

آپ سے ناراض ہو جاتا ہے پھر۔۔۔۔۔" وہ ان کے ہاتھوں پر دباؤ دیتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ مسکرائے تھے۔

"لیکن ہم ساری زندگی تو آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں آپ کونسا ہمارے اپنے ہیں اور ہمیں کبھی نہ کبھی تو یہاں سے جانا ہی ہے ویسے بھی بابا کے بیٹے آپ نہیں ہیں اور ان کے پاس ان کی اپنی بیٹی ہے۔۔۔" نجانے کیوں اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ بابا نے ارسام کو اپنا بیٹا بولا وہ اکلوتی تھی اپنے بابا کو کسی کے ساتھ نہیں بانٹ سکتی تھی۔

"جی میں ان کا بیٹا نہیں ہوں لیکن بیٹے جیسا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ ان کے لیے میں ایک سگے بیٹے سے زیادہ اچھا ثابت ہو سکتا ہوں۔۔۔!!!" اسے اس بات کی خوشی تھی کہ ارشک پہلی بار اس سے بات کر رہی تھی بھلے موضوع کوئی بھی تھا۔

"ارشک بابا کئ جان ایسے نہیں بولتے ہیں انہیں برا لگا ہو گا وہ میرے لیے سگے بیٹے سے بڑھ کر ہے جب میرے اپنوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا تب اس نے ہماری مدد کی وہ وقت میں کبھی نہیں بھول سکتا ہوں میرا بچہ آئیندہ یہ بات کبھی مت کرنا۔۔۔"وہ ارسام کو دیکھتے ہوئے بولے تھے جس پر وہ مسکرایا تھا لیکن ارشک نے ناک سکھیرتے ہوئے ارسام میر کو گھورا تھا اس کا یہ انداز اسے پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ مذید وہاں بیٹھی نہیں تھی بلکہ اندر چلی گئ تھی پہلے جو کمرہ عباد صاحب کے پاس تھا اب وہاں ارشک رہتی تھی اور عباد صاحب لے لیے ارسام نے دوسرا روم سٹ کروایا تھا وہ لوگ یہاں اچھے سے رہ رہے تھے ارسام نے ملازمین کو خوُد ہدایت دی تھی کہ وہ میم کو خاص طور پر خیال رکھیں اوُر وہ لوگ ایسا ہی کر رہے تھے۔۔۔۔

پر اپنا گھر پھر بھی اپنا ہی ہوتا ہے وہ وہاں رہنے کی جتنی بھی کوشش کرتی وہاں ایڈجسٹ بھی کر لیتی پر اپنا گھر وہ کبھی نہیں بھولنے والی تھی عباد صاحب نے اسے اندر جاتے دیکھا تھا اور پھر ارسام میر کو جو سامنے لان میں لگے ہوئے پھولوں کو دیکھ رہا تھا اور ان کے مخاطب کرنے پر ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

"بیٹا وہ ابھی تک صدمے میں ہے گھر کے جلنے کا سن کر شاید وہ یقین نہیں کر پا رہی ہے تبھی وہ بار بار وہاں جانے کا زکر کر رہی ہے میں اسے وہاں لے کر نہیں جا سکتا کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ سردار ضرغام خان سب سے پہلے وہاں جا کر ہی دیکھیں گے ارشک کو اور میں نہیں چاہتا کہ اب میری بیٹی واپس حویلی میں جائے تو اس لیے ہمیں ابھی یہیں رہنا ہو گا یہاں کا ٹھکانہ کسی کو معلوم

نہیں ہے۔۔۔"عباد صاحب سنجیدگی سے بولے تھے جس پر ارسام میر نے انہیں دیکھا تھا۔

"انکل آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ یہاں سیو ہیں اوَر دوسری بات اب سب کچھ کلئیر ہو چکا ہے ضرغام خان کو ساری سچائی معلوم ہو چکی ہے تو مجھے لگتا ہے کہ اب فیصلہ جو بھی ہو گا آپ کی بیٹی کا ہو گا اور انہیں یہ حق حاصلِ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی زندگی کا فیصلہ کر سکیں اگر وہ خوَد ہی ضرغام خان کے ساتھ نہیں چاہتی ہیں تو کوئی انہیں فورس بھلا کیونکر کر سکتا ہے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کا بیٹا آپ کے ساتھ ہے جو آپ لوگوں کا ہر سچویشن میں ساتھ دے گا اوَر آپ لوگوں کو کبھی یہ فیل نہیں ہو گا کہ آپ کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔۔۔!!!"اس نے ان کے ہاتھوں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو عباد صاحب مسکرائے تھے۔

اگر دنیا میں ہر جگہ اس کے جیسے اچھے اور مخلص لوگ پائے جائیں جو بنا کسی غرض کے دوسروں کی مدد کریں تو دنیا بہت اچھی ہو گی پھر۔

"بیٹا آپ کو شکریہ نہیں ادا کر سکتا ہوں کیونکہ شکریہ پھر آپ کو بر الگ جاتا ہے لیکن آپ بہت اچھے ہیں یہ تو کہہ ہی سکتا ہوں۔۔۔!!!" وہ مسکرائے تھے اور ارسام کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی ان کی بات سن کر وہ بھی مسکرایا تھا۔

وہ تھکا ہوا واپس آیا تھا ان سے چند گھڑی مذید بات کرنے کے بعد وہ اوپر فریش ہونے چلا گیا تھا جبکہ عباد صاحب کا ارادہ وہیں بیٹھ کر تازہ ہوا لینے کا تھا سو وہ وہیں بیٹھے رہے تھے۔

•••••

ارسام میر جیسے ہی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر گیا وہاں ارشک کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا وہ ٹیرس کے قریب کھڑی نجانے کن سوچوں میں گم تھی کہ وہ اس کی آمد محسوس نہیں کر سکی تھی ارسام نے اپنا کوٹ اپنے بازو پر ڈالتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے وہ رینک پر ہاتھ رکھے ان پر ٹھوڑی ٹکائے سوچوں میں گھیری ہوئی تھی وہ اس کے قریب گیا تھا لیکن قدرے فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا تاکہ وہ ڈسٹرب نہ ہو اس کا چہرہ دوسری طرف تھا وہ ہمیشہ چہرہ ڈھانپ کر رکھتی تھی اور اس کا ایسے پردے کا خیال رکھنا ارسام میر کے دل میں اس کی محبت میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔۔۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟" وہ کافی دیر تو خاموشی سے کھڑا رہا تھا لیکن پھر جب کافی لمحے خاموشی سے سرک گئے تو اس نے ارشک کو مخاطب کیا تھا وہ جو سوچوں کے یلغار میں تھی اس کی آواز سنتے وہ یکدم

سیدھی ہوئی تھی اگر اس نے رینک کو مظبوطی سے نہ تھاما ہوتا تو وہ زمین بوس ہو جاتی کیونکہ اچانک ایسے کسی کی آواز سن کر وہ اچھا خاصا ڈر گئی تھی اب اتنی بہادر نہیں تھی وہ کہ ایسے کسی کو سامنے پا کر وہ نارمل ریکیٹ کرتی وہ اکثر ڈر جاتی تھی اب بھی اس کے ساتھ یہی ہوا تھا اوَر ارسام میر کو ایسے اسے ڈسٹرب کرنا برا لگا تھا۔

"آپ۔۔۔۔۔" اس نے بلاوجہ اپنی شال کو ٹھیک کیا تھا کیونکہ وہ اس کی موجودگی سے خائف ہوئی تھی ضرغام خان اس کی زندگی میں آیا پہلا مرد تھا اوَر شاید آخری بھی لیکن وہ جو اس کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد شاید ہی وہ اب کبھی کسی پر بھروسہ کر پاتی کیونکہ شاید اعتبارِ انسان ایک بار ہی کرتا ہے اوَر وہ ضرغام خان پر کر چکی تھی لیکن جو زخم ضرغام خان نے اسے دیئے وہ

اس کی روح پر لگے تھے بدن پر لگے زخم تو شاید کبھی نہ کبھی ٹھیک ہو ہی جاتے لیکن روح پر لگے زخم شاید ہی کبھی ٹھیک ہو پاتے۔

"جی میں۔۔۔" سینے پر دونوں بازوؤں باندھتے ہوئے وہ ریلکس ہو کر بولا تھا اس کی یہاں موجودگی ہی ارسام میر کے لیے کافی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اسے دیکھتے وہاں سے جانے لگے لگی تھی جب ارسام میر نے اسے روکا تھا وہ تو چند گھڑی باتیں کرنا چاہتا تھا ارشک کے ساتھ لیکن وہ اسے دیکھتے واپس جانے لگی تھی۔

"مجھے روم میں جانا ہے۔۔۔" وہ بول کر رکی نہیں تھی بلکہ بھاگ کر روم میں چلی گئی تھی بھلے اس کے بابا کے ساتھ اس انسان کی بہت اچھی بات چیت تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے سے بات کر لیتے تھے لیکن

ارشک کے لیے وہ نامحرم ایک اجنبی انسان تھا وہ بابا کا بیٹا بھی بن چکا تھا مگر وہ پھر اس سے زیادہ بات نہیں کرنے والی تھی۔

نجانے ان لوگوں کو کب تک رہنا تھا یہاں وہ یہاں ساری سہولیات ہوتے ہوئے بولی خوش نہیں تھی۔

بار بار خیال ضرغام خان کی طرف جا رہا تھا اس کی دی ہوئی دھمکی کی طرف جا رہا تھا وہ اسے صاف صاف لفظوں میں کہہ چکا تھا کہ وہ ہمیشہ اس کی بیوی رہے گی وہ کبھی اسے نہیں چھوڑے گا اگر وہ یہاں آ گئے تو۔۔۔۔؟؟؟"

یہ سوچ ہر وقت اس کے ذہن میں سوار ہوتی تھی وہ جانتی تھی جو حرکت وہ کر چکی تھی اس کے بعد اگر کبھی اس کا ضرغام خان سے سامنا ہوا تو وہ اسے جان سے مارنے سے بھی گریز نہیں کرے گا وہ غصے سے واقف تھی جانتی

تھی وہ اب سچ جاننے کے بعد بدل گیا ہو گا وہ تو پوسٹ مارٹم رپورٹ دیکھ کر ہی بدل گیا تھا لیکن ارشک اسے کبھی معاف نہیں کرنے والی تھی جتنی اذیت اس نے سہی تھی اس کے بعد یہ اس کے لیے قطعی آسان نہیں تھا کہ وہ ضرغام خان کے پاس جاتی یا اسے معاف کر پاتی۔

اب تو ایک وجہ تھی وہ تھی اس کی امی وہ ضرغام خان کی وجہ سے اپنی ماں کا آخری دیدارِ نہیں کر سکی تھی یہ بات اسے یاد آئی تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہ اس وقت بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی آنسو اس کے رخساروں کو بھگو چکے تھے پہلے اس کے پاس ہوتی تھی تو یہ آنسو گرتے تھے لیکن اب اس کو یاد کر کے بھی گر رہے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر اب وہ کیوں سوچ رہی تھی ضرغام خان کے بارے میں آخر کیوں وہ اسے بھول نہیں پا رہی تھی۔

وہ حویلی میں گزرے وہ دن بھول جانا چاہتی تھی لیکن یہ اس کے لیے آسان نہیں تھا ضرغام خان کمرے اس کی زندگی سے اس کی حویلی سے وہ دور آچکی تھی لیکن ضرغام خان کے حصار سے وہ نہیں نکل پارہی تھی وہ بار بار اسے یاد کررہی تھی۔

"یہ نہیں آپ اس قابل نہیں تھے کہ آپ کو یاد کروں میں جو آپ کر چکے ہیں اس کی یہی سزا ہے کہ آپ کو اس بارے میں کبھی کچھ پتہ نہیں چلے کیوں کہ آپ یہی ڈیزرو کرتے ہیں۔۔۔" وہ پیچھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی تھی ایک ساتھ کہیں آنسو اس کی آنکھوں سے گرے تھے وہ بابا کے سامنے یہ ظاہر کرتی تھی کہ وہ خوش ہے یہاں لیکن کمرے میں وہ ہر وقت ہی روتی تھی۔۔۔

ارسام میر نے ارشک کے جانے کے بعد ایک نظر اس کے بندے کمرے کو دیکھا تھا وہ جانتا تھا وہ یہاں ابھی صحیح سے ایڈجسٹ نہیں ہو رہی تھی یا شاید وہ اس سے ہچکچا رہی تھی لیکن جو بھی تھا وہ اب اسے یہاں سے کہیں نہیں جانے دینے والا تھا اس نے گہرا سانس بھرتے اپنی شرٹ کی سلیو کو فولڈ کیا اور اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھول دیئے تھے تازہ ہوا کے جھونکے نے جیسے بدن کو تازگی بخشی تھی وہ آج کافی تھک چکا تھا ایک بہت امپورٹنٹ کیس پر وہ کام کر رہا تھا تو اسے آتے آتے بھی دیر ہو رہی تھی اس نے کچھ وقت ایسے ہی کھڑے ہو کر باہر نظر آتے لان کو دیکھا اور پھر کوٹ اٹھا کر وہ روم میں چلا گیا تھا فریش ہونے کے لیے کیونکہ پھر اسے عباد صاحب کے پاس بھی جا کر بیٹھنا تھا وہ اکیلے بیٹھے تھے اور ارسام کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔

•••••

ارواح اور زرانیل کی گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی وہ لوگ ہوسپٹل کے قریب پہنچ چکے تھے زرانیل خان کا فوکس ڈرائیونگ پر تھا اور ساتھ ساتھ وہ ہر تھوڑی دیر بعد ارواح پر بھی نظر ڈال دیتا تھا جو باہر نظر آتی گاڑیاں دیکھ رہی تھی کبھی وہ بھی ایسے ہی اپنے پاپا کے ساتھ گھوما کرتی تھی لیکن پھر سب الٹ پلٹ ہو گیا تھا اس کی زندگی تباہ ہو گئی لیکن اب بھی وہ انسان اسے سکون سے رہنے نہیں دے رہا تھا نجانے کیوں وہ اس کو پریشان کر رہا تھا وجہ تو وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن وہ جو چاہتا تھا ارواح مر کر بھی نہیں کرنے والی تھی۔

"ارواح۔۔۔"زرانیل خان کب سے دیکھ رہا تھا وہ سوچوں میں گم تھی سو وہ مزید خاموش نہیں رہ سکا تھا اسے پکارا جو ایک دم سے اس کی آواز سن کر سیدھی ہوئی تھی وہ اوٗر اسے دیکھتے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی زرانیل خان نے تعجب سے اسے دیکھا تھا وہ اس کے بار بار کے موڈ سوینگز کو سمجھ نہیں پاتا تھا۔

"جی۔۔۔"وہ اپنی شال ٹھیک کرتی ہوئی زرانیل کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو کب سے دیکھ رہا ہوں میں کچھ سوچتے ہوئے نجانے کہاں کھوئی ہوئی ہو تم بتاؤ مجھے آخر ایسی بھی کیا سوچیں ہیں جو ان میں اس حد تک گم ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"وہ گاڑی ہوسپٹل کی پارکینگ ایریا میں روکتے ہوئے ارواح کے دوپٹے کے ہالے میں چھپے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا جس

پر ارواح کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ کیا اسے ہی دیکھتا رہا ڈرائیونگ پر دھیان نہیں تھا اس کا جو وہ ایسے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

"آپ مُجھے دیکھ رہے تھے یا ڈرائیونگ کر رہے تھے۔۔۔۔!!!" مشکوک نظروں سے زرانیل خان کو دیکھتے ہوئے وہ پوچھ چکی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارا شوہر کافی سمارٹ ہے وہ دو دو کام ایک ساتھ کر سکتا ہے اور ویسے بھی مُجھے تمہیں محسوس کرنا ہی کافی ہے جو میں بند آنکھوں سے بھی کر سکتا ہوں۔۔۔" اس کے چہرے پر جھکتے وہ اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا ارواح نے بے اختیار اس کی شرٹ کو تھاما تھا لیکن وہ ہوسپٹل کا خیال کرتے ہلکے سے اس کے لبوں کو چھو کر ہی پیچھے ہوا تھا اور اس کا دوپٹہ ٹھیک کرتے وہ گاڑی سے نکلا تھا اس کے پیچھے ہی ارواح بھی نکلی

تھی اور وہ لوگ اوپر پہنچے تو مرتضیٰ خان اور ضرغام خان دونوں دادا جان کے ساتھ موجود تھے۔۔۔

زرانیل خان نے سب کو سلام کیا تھا ارواح کو دیکھ کر دادا جان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا وہ کچھ بھولے نہیں تھے زرانیل خان نے اس لڑکی کو ان پر فوقیت دی تھی اور اس کی وجہ سے اس نے حویلی چھوڑ دی تھی۔۔۔۔

"یہ کیوں آئی ہے یہاں۔۔۔۔؟؟؟" مرتضیٰ خان اپنے باپ کا چہرہ دیکھتے دبی دبی آواز میں بیٹے سے بولے تھے وہ تو اسے مخاطب ہی نہیں کرتے لیکن ابھی مجبوری میں کر چکے تھے کیونکہ ایسے زرانیل خان کا اسے ہوسپٹل لے کر آنا انہیں پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"یہ داداجان کی عیادت کرنا چاہتی تھی اور ہم ان کے لیے لائٹ سا سوپ بنا کر لائے ہیں ان کی صحت کے لیے ٹھیک رہے گا۔۔۔"وہ اس وقت کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا تبھی ٹھہرے اور آہستہ سا بولا تھا جبکہ مرتضیٰ خان کی اونچی آواز سن کر ارواح زرانیل خان کے پیچھے چھپ سی گئی تھی۔

لیکن ضرغام خان نے آگے بڑھتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ضرغام خان نے زرانیل کو کچھ اشارہ کیا تھا جو وہ سمجھ گیا تھا اور پھر ارواح نے بہت ہمت کرتے داداجان کے قریب جاتے ان کی خیریت پوچھی تھی۔۔۔۔

"کیسے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟؟"وہ بولی تھی بس یہ تین لفظ بھی مشکل سے شمس خان نے بغور اسے دیکھا تھا اور پھر اپنے پوتے کو وہ کبھی اس لڑکی کو جواب نہیں دیتے لیکن اس وقت مسلہ زرانیل خان کا تھا سو وہ آہستگی سے سر ہلا گئے تھے۔

"ٹھیک ہیں ہم۔۔۔" وہ بول کر آنکھیں موند گئے تھے جبکہ ارواح خاموشی سے کھڑی رہی تھی مزید بات کرنے کی ہمت اس میں نہیں تھی اور زرانیل خان نے اسے ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ آتو گئی تھی یہاں لیکن اب بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا اسے زرانیل خان کے باپ نے اسے مخاطب کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"داداجان آپ یہ سوپ پی لیں ڈاکٹر نے لائٹ سا کھانا ہی سجیسٹ کیا ہوا ہے تو یہ بیسٹ رہے گا۔۔۔" زرانیل خان ان کے قریب بیٹھ گیا تھا اور انہیں سوپ پلانے کی غرض سے باول اٹھایا تھا لیکن شمس خان نے انکار کر دیا تھا۔۔۔

"ابھی ہمارا دل نہیں کر رہا ہے جب کرے گا تو پی لیں گے رکھ دو اسے واپس۔۔۔" وہ ہوسپٹل کے ماحول سے اکتا گئے تھے ایسے گھٹن زدہ ماحول

میں وہ مزید بیمار ہوئے تھے لیکن ڈاکٹرز نے مزید کچھ دن انہیں رکھنا تھا یہاں۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ بعد میں پی لیجئے گا آؤ ارواح تمہیں واپس چھوڑ آؤ میں پھر آجاؤں گا تم یہاں کیا کرو گی۔۔۔" وہ ارواح کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر بولا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ آتو گئی تھی لیکن اب وہ ٹھیک نہیں تھی شاید اس کی فیملی کے رویئے سے وہ پریشان ہوئی تھی کیونکہ زرانیل خان کے بابا نے اس کے سر پر ہاتھ تک نہیں رکھا تھا۔

یہ بات یہاں ارواح نے محسوس کی تھی وہیں زرانیل خان بھی کر گیا تھا۔ اسے پسند نہیں آیا تھا ان کا یہ رویہ ارواح اس کی بیوی تھی اور اب جب اتنا سب کچھ بدل گیا تھا وہ ابھی تک اسی بات کو دل سے لگائے بیٹھے تھے پر وہ ابھی کے لیے ارواح کو لے کر واپس جانا چاہتا تھا۔۔۔

"ارواح چلو۔۔۔۔" اسے سوچوں میں گم دیکھ کر وہ اسے پکار چکا تھا اس کی آواز سن کر وہ سوچوں کے یلغار سے نکلی ا** ور ا** پنی چادر ٹھیک کی تھی زرانیل خان اسے لیے مزید کوئی بات نہ کرتے نکل گیا تھا جب کہ اسے جاتے دیکھ کر ضرغام خان کو برا لگا تھا اپنے چچا جان اور دادا کا رویہ اسے پسند نہیں آیا تھا کم سے کم اب تو ان لوگوں کو یہ ضد چھوڑ دینی چاہئے تھی۔۔۔۔ اتنا کچھ ہو چکا تھا لیکن وہ ابھی تک انا کا جھنڈا بلند کیے ہوئے تھے۔

"چچا جان آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔۔۔۔؟؟؟" وہ مرتضیٰ خان سے بولا تو انہوں نے اسے دیکھا تھا۔

"مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ سمجھے نہیں تھے اس کی بات کہ وہ کس ٹرم میں بات کر رہا تھا اور اس کا ایسے بات کرنا انہیں کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔

"زرانیل کی وائف تھی وہ اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی سے کتنی محبت کرتا ہے اور آپ نے اس کے سر پر ہاتھ تک نہیں رکھا یہ تو غلط بات ہے۔۔" وہ پہلے ہی ارشک کی وجہ سے کافی پریشان تھا اور اب ان کا ایسے کرنا اسے مزید پریشان کر گیا تھا۔

"ہاں وہی بیوی جس کے لئے وہ ہم سب سے دور ہو گیا یہ بات ہم بھول نہیں سکتے ہیں اور اس نے یہ تک نہیں بتایا ہے کہ وہ لڑکی ہے کون کہاں سے آئی ہے کیا کرتی ہے ایک لڑکی کے بارے میں سب کچھ پتہ کر کے رشتہ جوڑا جاتا تھا ہے ایسے ہی نہیں منہ اُٹھا کر کسی سے نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔۔!!!" شمس خان کو ضرغام خان کی بات پسند نہیں آئی تھی جب سے اس کی بیوی غائب ہوئی تھی اس کے انداز ہی بدل چکے تھے اور اب وہ ان کی باتوں سے

اختلاف کر رہے تھے انہیں بھی غصہ تھا اس لڑکی (ارشک) کی اس حرکت پر جو وہ حویلی سے بھاگ کر چکی تھی۔

"دادا معذرت لیکن اگر زرانیل خان نے نکاح کیا ہے تو اس کے پیچھے ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی اور پھر آپ یہ دیکھیں کہ اب وہ آپ کے پوتے کی عزت ہے اور آپ سب نے ہی ہمیں سکھایا ہے کہ ہمارے خاندان میں طلاق نہیں ہوتی ہے اور اب زرانیل سے آپ یہ سب چاہتے ہیں۔۔۔۔" وہ تاسف سے بولا تھا یعنی ضرورت پڑنے پر وہ لوگ اپنی روایات کو بدلنے کے لیے بھی تیار تھے تو یہ روایات اس وقت کیوں نہیں بدلی تھیں جب اس کے بابا نے اپنی پسند سے شادی کی تھی وہ ارتضیٰ خان کے کمرے سے ان کی ڈائری اٹھا چکا تھا جس میں انہوں نے اپنے بارے میں کافی کچھ لکھا ہوا تھا اور

اب تو وہ اسے پڑھنا بھی شروع کر چکا تھا تبھی اسے یہ بات پتہ چلی تھی کہ ارتضیٰ خان نے ماضی میں کیا کچھ سہا تھا۔۔۔

"ہاں ہم یہی چاہتے ہیں کیونکہ وہ لڑکی ہمیں اپنے پوتے کی زندگی میں گوارہ نہیں ہے کہاں وہ پتہ نہیں کہاں سے آئی لڑکی اور کہاں ہمارا پوتا ان کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں ہے ضرغام خان اور اب مزید کوئی وضاحت نہیں دیں گے ہم۔۔۔" شمس خان سنجیدگی سے بولتے اپنی آنکھیں موند گئے تھے مرتضیٰ خان نے ضرغام خان کو مزید کچھ کہنے سے روکا تھا کیونکہ ان کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

مزید کوئی پریشانی والی بات سنتے ان کی طعیبت مذید خراب ہو سکتی تھی۔۔

لیکن ضرغام خان نے اب سوچ لیا تھا وہ زرانیل کا ساتھ دے گا کیا پتہ اس نیکی کے صلے میں اسے ارشک مل جائے۔۔۔

"چچا جان آپ بیٹھیں دادا جان کے پاس میں آتا ہوں۔۔۔؟؟" ارشک کئ یاد آتے ہی اس کے دل کو کچھ ہوا تھا سو اسے اس ماحول میں اسے گھبراہٹ ہوئی تھی وہ باہر نکل گیا تھا دل و دماغ سے وہ نکل نہیں پا رہی تھی وہ بار بار اسے سوچے جا رہا تھا باہر آ کر وہ ایک طرف بیٹھ گیا تھا اپنی کی ہوئی ساری باتیں زہن میں گونج رہی تھیں۔

جو کچھ ارشک کے ساتھ کیا تھا وہ سب فلم کی مانِند دماغ میں چل رہا تھا اور اب اسے یہ سب بہت طویل عرصے تک سہنا تھا۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 62

.....

ابر شم کی آنکھ تعزیز سے پہلے کھلی تھی وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی سوئی ہوئی تھی وہ پل میں سرخ ہوئی تھی تعزیز خان کو دیکھا جو سکون سے سو رہا تھا وہ اس کی پیشانی پر بکھرے بالوں کو اس نے نرمی سے پیچھے کیا تھا آج کل دل اس کے نام کی مالا بنتا تھا دل کی حالت سے وہ خوُد پریشان تھی ائزم سے اس نے محبت کی تھی لیکن ایسی فیلنگز جو وہ اب تعزیز خان کے لیے محسوس کرتی تھی ائزم کے لیے نہیں ہوتی تھیں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

اس نے ایک نظر تعزیز خان کے سوتے وجود کو دیکھا اور پھر زہن کے پردے میں ائزم کا عکس لہرایا ان کا اگر مقابل ہوتا تو یقینا تعزیز لیڈ لے جاتا وہ خوبصورتی میں آئزم سے آگے تھا اور وہ ذہین بھی تھا اس کی ٹائپنگ سپیڈ کافی تیز تھی وہ ابر شم سے بھی کم وقت میں کام مکمل کر دیتا تھا یہ بات تو وہ اس رات ہی سمجھ گئی تھی جب اس نے اسے فائل ریڈی کرنے کے لئے دی تھی تا کہ وہ اپنی گرل فرینڈ سے ملنے نہ جا سکے لیکن وہ پھر بھی چلا ہی گیا تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر ناک سکھیرتے ہوئے اٹھ کر فریش ہونے کے لیے جانے لگی لیکن پہلے اس نے پہلے لینا کا میسج چیک کیا تھا جو وہ رات کو اسے کر چکی تھی۔

اس نے دیکھا تو آج کی میٹنگ کینسل تھی کیونکہ اس کمپنی کو کوئی ارجنٹ کام آن پڑا تھا اور آج وہ لوگ فری نہیں تھے ابر شم نے لینا کا وائس میسج سنا تو اس

کی پیشانی پر بل پڑے تھے اب اس کا پورا دن فری تھا وہ یہاں ہوٹل میں کیا کرتی کوئی اور کام بھی نہیں تھا جو وہ کر لیتی اسے ٹینشن ہوئی تھی اور وہ اپنے لب دانتوں تلے دبانے لگی تھی پر کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا اس کے۔۔۔۔

ایک نظر تعزیز خان کو دیکھتے وہ اس کا کندھا ہلانے لگی تھی وہ جو گہری نیند میں تھا اس کے ایسے ہلانے پر اس کی آنکھ کھل گئی تھی لیکن اسے خود پر جھکے دیکھ کر وہ بدک کر اٹھا تھا وہ اس پل پھر سے اس نائٹی میں اس کے سامنے سراپا امتحان بنی کھڑی تھی۔۔۔

"کیا ہوا میم۔۔۔!!!" نیند کا خمار لیے وہ آنکھیں اسے پل میں سرخ کر گئی تھیں وہ اپنے سٹرپ صحیح کرتی اپنے بالوں کو پیچھے کرتے تعزیز خان کو دیکھنے لگی تھی جو شاید نیند خراب ہونے کی وجہ دریافت کرنا چاہا رہا تھا۔۔۔۔

"وہ ابھی مجھے لینا کا میسج ملا۔۔۔" وہ اس کے قریب سے اٹھ کر بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی اور تعزیز خان نے چھبن زدہ انداز میں اسے دیکھا تھا وہ سمجھ نہیں سکا تھا اس کا رویہ۔۔۔

"تو۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا کیونکہ یہ تو روز کا معمول تھا لینا اسے روز میسج کرتی تھی وہ اسے کیوں بتا رہی تھی یہ بات۔۔۔؟؟؟

"تو یہ کہ آج کی میٹنگ کینسل ہو گئی ہے ہماری اب کل ہو گی اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے اب ہم سارا دن کیا کریں گے۔۔۔" وہ اپنے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا کرنا ہے میم ہمیں۔۔۔؟؟" وہ میٹنگ کینسل ہونے والی بات کو نظر انداز کر گیا تھا اور اس سے کیا کرنا ہے کی وجہ معلوم کرنے لگا تھا جس پر اس

نے دانت کلچائے تھے وہ جان بوجھ کر اسے صبح صبح زچ کر رہا تھا وہ جارحانہ تیور لیے اس کی طرف بڑھی تھی اور بیڈ کے قریب آن کھڑی ہوئی تھی لیکن تعزیز خان نے پھرتی سے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنے اوپر گرایا تھا وہ اس کے سینے پر آگری تھی اور وہ اس کے گرد حصار بنا گیا تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ اسے ہوا کیا ہے۔۔۔۔

"تعزیز۔۔۔۔" وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی اور تعزیز خان نے اپنے تشنہ لب اس کے لبوں پر رکھتے اس کی سانسوں سے سانسیں الجھاتے ہوئے اس کی سانسوں کی مہک خود میں انہیل کی تھی وہ اسے دور جھٹکنے کے نجانے اس کا ساتھ دینے لگی تھی تعزیز خان کے لبوں سے لب ملے تو ابر شم کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی تعزیز نے ہاتھ اس کی نائٹی کی سٹرپ میں پھنساتے ہوئے اس کی سٹرپ نیچے کسکاتے ہوئے اس کے لبوں کو چھوڑ کر

اس کی گردن پر لب رکھے تھے اس کی مونچھوں کی چبھن سے ابر شم کسمکائی تھی اوُر اُسے دور کرنے لگی تھی لیکن تعزیز خان نے اس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے اسے اپنے سینے سے بیڈ پر شفٹ کیا اور اس کی نائیٹی نیچے کسکاتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے لبوں کی مہر لگائی تھی اس کے سلگتے لمس کو محسوس کرتے ابر شم کے لبوں سے سسکی نکلی تھی وہ اسے دور نہیں کر رہی تھی بلکہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے جیسے اس کا ساتھ دے رہی تھی تعزیز خان کے لب اب اس کی گہرائیوں پر گئے تو وہ اسے پکار گئی تھی۔۔

"تعزیز نہیں۔۔۔!!!" وہ اسے خوُد سے دور کرنے لگی تھی کیونکہ وہ پہلی بار اتنا قریب آیا تھا شاید اس لیے وہ اس کا لمس برداشت نہیں کر سکی تھی۔۔۔

"کیا نہیں میم۔۔۔!؟؟"تعزیز خان جو بیڈ پر لیٹا ہوا تھا وہ ابر شم کی بات سنتا پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا وہ تو اس کے ساتھ۔۔۔

یعنی وہ خوُد سے یہ سب سوچ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اس کے اس قدر قریب تھی اس کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا وہ پل میں سرخ ہوئی تھی تعزیز خان بغور اس کی شکل دیکھ رہا تھا جو اچانک سے سرخ ہوئی تھی وہ مسکرایا تھا۔۔۔

یعنی اب وہ اس کے حواسوں پر بھی چھا رہا تھا یہ اس کی سب سے بڑی کامیابی تھی جو اسے ملی تھی اوُر اب وہ بیڈ سے اٹھا تھا اسے اٹھتے دیکھ کر ابر شم سیدھی ہوئی تھی اور اس کو دیکھتے وہ تیزی سے باتھ روم میں جا بند ہوئی تھی وہ کیا

بات کر رہی تھی کیا کہنے والی تھی تعزیز خان کو اس پل وہ سب کچھ بھول گئی تھی۔

تعزیز خان نے قہقہہ لگایا تھا ابر شم کی حالت اس کے سامنے تھی وہ کیا اسے اور خوُد کو قریب قریب تصور کر رہی تھی جو اس لے پوچھنے پر وہ اتنی سرخ ہوئی وہ آئینے میں خوُد کو دیکھنے لگا اس کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی تبھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں وہ ابر شم کے باہر نکلنے کا ویٹ کرنے لگا تھا اب تو اسے بھی پریشانی ہوئی تھی کہ اگر آج میٹنگ نہیں تھی تو وہ سارا دن کیا کریں گے اب کمرے میں تو سارا دن وہ لوگ رہ نہیں سکتے تھے کچھ اوُر ہی کرنا تھا ان دونوں کو آج کے دن لیکن کیا۔۔۔۔؟؟اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا تھا آج کا دن وہ فری تھے تو وہ دونوں ساتھ گھومنے جا سکتے تھے اوُر

ویسے بھی کراچی کا ساحل سمندر لوگوں کے لیے تفریح کا سب سے اچھی جگہ تھی۔

لیکن مسلہ تھا ابر شم کا کیا وہ اس کے ساتھ جاتی لیکن خیر وہ جانتا تھا کہ وہ انکار نہیں کرے گی کیونکہ وہ آج خوُد سے الجھی ہوئی تھی اوُر کیوں وہ وجہ بھی اچھے سے جانتا تھا سو وہ اس کے بارے آنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

وہ لوگ کچھ دیر تک تیار ہو چکے تو ناشتہ ان دونوں نے ساتھ کیا تھا اور پھر ابر شم خاموشی سے بیٹھ گئی تھی کچھ کرنے کو تھا ہی نہیں جو کرتی سو اب سارا دن اس کا بور ہی گذرنے والا تھا پر اسے حیرت ہوئی جب تعزیز خان کو تیار پایا وہ اسے اکیلا چھوڑ کر کہاں جا رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی لیکن وہ اٹھ کر اس کے مقابل آئی تھی جو اپنی جیکٹ پہن رہا تھا اور اپنے بالوں میں برش کرتے اس نے ابر شم کو دیکھا تھا جو اس کی طرف متوجہ تھی۔

"کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی تیاری پر چوٹ کرتی ہوئی پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے اسے دیکھا وہ ناشتے کے دروان بھی اسے کچھ نہیں بتا سکا تھا اور اب اس کی تیاری دیکھتے ابر شم نے سوال کیا تو اسے یاد آیا کہ اسے ابر شم کو کچھ بتانا تھا۔

"میں نہیں ہم۔۔۔۔" اس نے ہم پر زور دیا تھا۔

"مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ چھبن زدہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

"وہ ہم آج فری ہیں تو بہتر ہے سارا دن بور ہونے کے کیوں نہ ہم لوگ باہر گھومنے چلیں جائیں اور اب ایسے تو سارا دن ہم لوگ روم میں نہیں رہ سکتے ہیں۔۔۔!!!" وہ اپنی بات مکمل کرتا ابر شم کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا

جس کے چہرے پر الجھن بھرے تاثرات تھے یقیناً وہ اس کی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہا رہا تھا۔

"ہم میٹنگز اٹینڈ کرنے ہیں گھومنے کے لیے۔۔۔۔!!!" اس نے جتانا ضروری سمجھا تھا۔

"تو آج میٹنگ تو نہیں ہے۔۔۔۔؟!!" وہ اس کی بحث سے چڑا تھا اور وہ اسے گھورنے لگا تھا جو بجائے اس کے ساتھ چلنے کے اس سے بحث کیے جا رہی تھی۔

"ہاں نہیں ہے لیکن ایسے ہم کیسے اوٹر جائیں گے کہاں۔۔۔۔۔؟؟؟ ہم لوگ زیادہ کچھ نہیں جانتے ہیں یہاں کی جگہوں کے بارے میں تم کیا پہلے بھی آ

چکے ہو یہاں۔۔۔؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ہم لوگ ایسے کیوں نہیں جاسکتے ہیں بھلا اور دوسری بات سب لوگ ایک کام کو پہلی بار ہی کرتے ہیں مجھے خود پہلی دفعہ کراچی آنے کا اتفاق ہوا ہے سو اگر موقع مل رہا ہے تو مُجھے اس موقع سے فایدہ اٹھانا ہے۔۔۔اور کراچی گھومنا ہے تاکہ دن بھی گزر جائے اور انٹرٹینمنٹ بھی ہو جائے گی۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تھا ابرشم اس کے ساتھ جائے گی وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کو وہ یہاں اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا تبھی وہ اسے ساتھ رکھنے کا سوچ رہا تھا لیکن وہ جانے سے انکارِ کر رہی تھی تو وہ کیسے اسے فورس کر سکتا تھا بھلا۔۔۔

"ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔!!!" ابر شم کچھ سوچتے حامی بھر چکی تھی بور ہونے سے بہتر تھا کہ وہ تعزیز خان کے ساتھ ایک بھرپور دن انجوائے کرتی۔۔

"تو آپ چینج کر لیں میں نیچے سے کار رینٹ پر لیتا ہوں ایک دن کے لیے اب آٹو میں تو سفر نہیں کر سکتے ہیں اچھا ہے گاڑی پاس ہو گی تو کہیں آنے جانے میں مشکل نہیں ہو گی ہمیں۔۔۔" وہ ابر شم سے بولا تو اس نے سر ہلایا تھا کہ یہ اچھا آئیڈیا تھا وہ اسے دیکھتے روم سے نکل گیا تھا اور ابر شم تیار ہونے کے لیے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

.....

تعزیز خان نیچے کھڑا ابر شم کا انتظار کر رہا تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ اب اکتا کر اس کا معلوم کرنے کمرے کی طرف جانے لگا تھا جب وہ

اسے سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دی تھی ایک پل کے لیے وہ اس پر سے نظریں نہیں ہٹا نہیں سکا تھا وہ جامن کلر کی لانگ شرٹ میں ملبوس تھی اس کا ٹروزار وائٹ کلر کا تھا لبوں پر اس نے ہلکی سی لپسٹک لگائی تھی اور آنکھوں میں کاجل وہ اتنی سی تیاری میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور تعزیز خان محویت سے اسے دیکھنے لگا تھا جو اس کے قریب آئی تھی اور اسے سوچوں میں گم دیکھتے وہ اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلاتے ہوئے اسے خود کی طرف متوجہ کرنے لگی تھی وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا اور اسے دیکھتے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

وہ بیٹھ گئی تو وہ بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے گاڑی روڈ پر ڈال چکا تھا۔۔

"ہم جائیں گے کہاں یہ تو بتاؤ۔۔۔؟؟؟" وہ اسے مسلسل خاموشی سے ڈرائیو کرتے دیکھ کر خود پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے ایک نظر گردن گھوما

کر اسے دیکھا تھا جس کی نظریں تعزیز خان پر ہی تھیں شاید وہ اس کی طرف سے جواب کا منتظر تھی۔

"آپ کو کہاں جانا ہے۔۔۔۔" وہ الٹا اس سے سوال کر چکا تھا اور ابر شم نے نظریں اُٹھائے اسے دیکھا تھا وہ ایک پل کے لئے سوچ میں پڑ گئی کہ وہ اسے بتادے یہاں وہ لے کر جائے گا وہ وہیں جائے گی لیکن وہ کہنا نہیں چاہتی تھی وہ آج کل جیسے بیہیو کر رہا تھا اس کے بعد تو بالکل بھی نہیں۔

"تمہارا پلان تھا گھومنے کا تو ظاہر سی بات ہے جگہ بھی تو کوئی تم نے ڈھونڈ رکھی ہو گی اپنے لیے تو تم بتاؤ ہم کہاں جا رہے ہیں ورنہ ایسے گاڑی میں بیٹھے رہنے کا کیا فایدہ ہے بھلا۔۔۔۔" وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر وہ ہنسا تھا یعنی آج سارا دن اسے یہیں دیکھنے کو اور سننے کو ملنا تھا کہ یہ تمہارا پلان تھا۔

"ہم بیچ پر جا رہے ہیں ویسے موسم تو کچھ خراب ہی ہے لیکن خیر ہے بارش ہی آئے گی اور تو کچھ نہیں ہو گا لیکن وہاں ہم انجوائے اچھے سے کریں گے۔۔۔" وہ بیچ کے قریب پہنچ گئے تھے جو تقریبا لوگوں سے بھرا ہوا تھا گرمیاں ہونے کی وجہ سے کافی رش تھا وہاں ابر شم یہ سب دیکھ کر تھوڑا سا حیران ہوئی تھی لیکن پھر اس کے ساتھ آگے بڑھنے لگی تھی۔

وہ دونوں ایک سائیڈ پر آئے تھے وہاں رش قدرے کم تھا لیکن کچھ لوگ موجود تھے وہ لوگ وہاں چلے آئے تھے تعزیز یہاں وہاں دیکھ کر رہا تھا جبکہ ابر شم پانی کو دیکھنے لگی تھی۔

"آئیں ہم لوگ پانی میں چلتے ہیں۔۔۔" سمندر کی لہروں میں شور سا تھا ہلکی ہلکی ہوا کی وجہ سے موسم کافی خوش گوار تھا وہ پانی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگی تھی گیلی ریت اسے کافی بھلی گئ

تھی لیکن اس نے نیچے جھکتے اپنی سینڈل کی سٹرپ کھول کر انہیں اتار دیا تھا تعزیز خان نے پاؤں کو جوتے کی قید سے آزاد کیا تھا اور وہ لوگ ایسے ہی واک کرنے لگے تھے کافی دیر چلتے ہوئے وہ دور بھی آ گئے تھے کہ اب پانی کی لہروں کو وہ قریب سے محسوس کرنے لگے تھے تعزیز خان نے کچھ سوچتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا وہ جھٹکے سے اسے دیکھنے لگی تھی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے مسکرا کر اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔

"کافی ڈفرنٹ انویمنٹ ہے اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔!!!" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئی بولی تو تعزیز خان نے سر ہلایا تھا ایک لہر ان کے پاؤں سے ٹکرائی تھی ابر شم بے ساختہ اس کے سینے سے لگی تھی وہ ایک پل کے لیے گھبرائی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔" اسے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ انکار کر گئی تھی لیکن وہ ڈر لگی تھی اس وقت تعزیز خان نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس کے گرد بازو پھیلائے تھے وہ اسکے حصارِ میں آ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اسے ایسے ہی ساتھ لگائے چلنے لگا تھا۔

"آپ لوگ لوبر ڈز ہیں۔۔؟!" اپنے عقب سے انہیں یہ آواز سنائی دی تھی وہ دونوں پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے تھے وہ شاید کوئی بچی تھی دس سال کی جو آنکھوں میں اشتعتاق لیے انہیں دیکھ رہی تھی جو اب اس کی طرف متوجہ تھے۔

"آپ کو ایسا کیوں لگا بے بی۔۔۔" تعزیز خان ابر شم کو چھوڑ کر اس بچی کے قریب جاتے اسے اپنی گود میں اٹھا چکا تھا بچی نے گرنے کے ڈر سے اس کی گردن کے گرد اپنے بازو ڈالے تھے۔

"وہ آپ لوگ رومانٹک واک کر رہے تھے بالکل میرے موم ڈیڈ کی طرح وہ لوگ رات کو ایسے ہی واک کرتے ہیں اور ڈیڈ اسے رومانٹک واک کہتے ہیں ڈیڈ کو نہیں پتہ یہ مجھے بھی پتہ ہے یہ میرا راز ہے آپ بھی انہیں نہیں بتایئے گا۔۔۔"وہ تعزیز خان سے سرگوشی نما انداز میں بولی تھی ابر شم اس بچی کو دیکھ رہی تھی جو اب سکون سے تعزیز خان سے بات کر رہی تھی ابر شم کو اس چھوٹی سی بچی سے جلن ہوئی تھی جو کیسے اس کے شوہر کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ کچھ سوچتے ان کے قریب گئی تھی۔

"بے بی آپ کے موم ڈیڈ کدھر ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ بظاہر مسکرا کر بولی تھی لیکن اس کا انداز تعزیز خان نوٹ کر چکا تھا کیا وہ ایک بچی سے جیلس ہو رہی تھی۔

"وہ تو اگے واک کر رہے ہیں انہوں نے بولا تھا آپ یہیں رو کو اور کسی سے بات مت کرنا لیکن یہ انکل بہت ہینڈسم ہیں ائی لائک ہیم۔۔۔" وہ تعزیز کے گال پر کس کر چکی تھی وہ تو اس بچی کی ہمت پر صدمے سے بے ہوش ہونے کے قریب تھی آج کل کے بچے بھی بہت تیز تھے کیسے چالاکی سے وہ تعزیز خان کو کس کر چکی تھی۔

"تو بیٹا آپ پھر کسی سے بات کیوں کر رہی ہیں آپ کے موم ڈیڈ نے آپ کو منع کیا تھا نہ اور اپنے موم ڈیڈ کی بات اچھے بچے مانتے ہیں۔۔۔" تعزیز خان اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولا تو وہ کھل کر ہنسی تھی۔

"میں نے بتایا نہ آپ بہت پیارے ہیں اس وجہ سے آپ کے پاس آئی میں بھی پیاری ہوں سب کہتے ہیں آپ بھی کہہ سکتے ہیں مجھے اچھا لگے گا اور آنٹی آپ بھی میری تعریف کر دیں۔۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی تھی

وہ ایسے فر فر بات کر رہی تھی جیسے ابر شم اور تعزیز خان کو وہ بہت پہلے سے جانتی ہو لگ نہیں رہا تھا کہ وہ دونوں پہلی اس بچی سے مل رہے تھے۔

"سو سویٹ آپ بہت پیاری ہیں۔۔۔۔"تعزیز خان اس کی تعریف کرتے ہوئے بولا تو وہ شر مائی تھی اسے ایسے شر ماتے دیکھ کر ابر شم کو ایک اور جھٹکا لگا تھا۔

"آپ لوگ کون ہیں اور ہماری بیٹی کو کیوں اُٹھایا ہوا ہے آپ نے اور فیری بیٹا ڈیڈ نے منع کیا ہو ہے کسی اجنبی سے بات نہیں کرنی ہے۔۔۔"یہ آواز شاید اس بچی کے ماں باپ کی تھی تعزیز خان کی نظر بھی ان دونوں پر پڑ چکی تھی لیکن اس بچی کے ڈیڈ نے آگے بڑھتے تعزیز خان کی گود سے اپنی بیٹی کو اپنی گود میں اٹھایا تھا اصل میں وہ ایسے کسی کی گود میں اپنی بیٹی کو دیکھ کر

اچھے خاصے پریشان ہوئے تھے کیونکہ آج کل کے دور میں کوئی بھروسے لائق نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈ یہ انکل بہت پیارے لگے فیری کو اوریہ ہیں بھی بہت خوبصورت آپ نے مُجھے کیوں اُٹھایا۔۔۔"فیری نے ہونٹ لٹکائے ہوئے اپنے ڈیڈ سے شکوہ کیا تھا کیونکہ وہ ان انٹی (ابر شم) کو جیلس فیل کروا رہی تھی وہ خاصی ہوشیار تھی سمجھ گئی تھی کہ ایسے اسے اپنے ہز بینڈ کی گود میں دیکھ کر ان انٹی کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔

"آپ لوگوں کی بیٹی خود ہمارے پاس آئی اور میرے ہز بینڈ سے بات کی اگر آپ لوگوں کو اتنی انسکیورٹی تھی تو اپنی بیٹی کو ساتھ لے جاتے۔۔۔۔"اس آدمی کا ایسے بولا ابر شم کو پسند نہیں آیا تھا شائد۔

تعزیز خان نے ابر شم کو آنکھیں دکھائی تھیں کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ موم ڈیڈ تھے اوٗر ماں باپ کو اپنے بچوں کے بارے میں ایسا ہی سوچنا چاہیے تا کہ ان کے بچے ایسے کسی کے غلط ہاتھوں میں نہ چلے جائیں۔۔۔۔۔

"معزرت سسٹر آپ کو برا لگا لیکن ہم ایسے فیری کو آپ کے ہسبنڈ کے ساتھ دیکھ کر پریشان ہوئے تھے آگر آپ کو برا لگا ہو تو معذرت۔۔۔" وہ آدمی معذرت کرنے لگا تھا لیکن اس سے پہلے ہی تعزیز خان نے بات کو رفع دفع کر دیا تھا کیونکہ باتوں کو اگر طول دی جائے تو وہ اتنی ہی بڑھتی ہیں۔

"ڈیڈ ان انکل کے ساتھ میری پکچر بنائیں میں اسے سیو رکھوں گی ہمیشہ کیوں آپ کے ساتھ پکچر بنوا سکتی ہوں میں۔۔۔" وہ اپنے ڈیڈ کی گود سے نکل کر تعزیز خان کی طرف بڑھی تھی اوٗر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا تھا لیکن ابر شم نے اس بچی کو گھورا تھا۔

"ہاں جی پرنسز کیوں نہیں آؤ۔۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ کھڑا کرتا ہوا بولا تھا جس پر وہ خوشی سے کھکھلا کر ہنسی تھی پھر اس کے ڈیڈ نے ان دونوں کی تصویر بنائی تھی کچھ دیر باتیں کرتے ابر شم اور تعزیز واپس جانے لگے کہ فیری نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"یہ انٹی آپ سے بہت پیار کرتی ہیں مجھ سے بھی جیلس ہو رہی تھیں آپ بہت لکی ہیں میرے ڈیڈ کی طرح موم بھی ان سے بہت پیار کرتی ہیں۔۔۔!!!" وہ تعزیز خان کو اشارہ کر رہی تھی جھکنے کا وہ جب جھکا تو اس نے تعزیز کے کان میں سرگوشی کی تھی جس پر وہ مسکرایا اور ابر شم کا ہاتھ تھامے وہاں سے واپس آیا تھا۔۔۔

کچھ آگے آتے ہی ابر شم نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا شاید وہ ایسے پہلے اس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا اس وجہ سے یا پھر وہ ناراضگی جتا رہی تھی وجہ جو بھی تھی لیکن وہ تعزیز خان کو پریشان کر گئی تھی ایسے ری ایکٹ کر کے۔۔۔۔۔

"میم ایوری تھنگ اوکے۔۔۔" وہ اسے کندھوں سے تھام پر اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا وہ اب اسے کیا بتاتی کہ وہ کتنا جیلس ہوئی تھی اسے اس بچی کے ساتھ دیکھ کر اگر وہ کبھی اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ اس کے سامنے آیا تو وہ کبھی اس کی گرل فرینڈ کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔۔۔۔

"ہاں مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔!!!" وہ مزید کوئی بات نہیں بنا پائی تھی سو کھانے کا بول دیا تھا جس پر تعزیز خان اسے ایک طرف لے گیا تھا یہاں سے اس نے کچھ خرید اتھا اور اس کا ہاتھ تھامے وہ ایک طرف بیٹھ گیا تھا ابر شم کو

بھوک نہیں تھی لیکن اب اس سے کہہ دیا تھا تو کھانا تو تھا ہی سو کچھ نہ کچھ اس نے کھایا تھا۔

"ایک بات پوچھوں تم سے۔۔۔۔!؟!؟!" وہ کچھ سوچتے ہوئے تعزیز خان سے بولی تھی جس نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں پوچھیں آپ کیا کہنا ہے آپ نے۔۔۔۔؟؟؟" وہ کوک کا کین لبوں سے لگاتے ہوئے بولا تھا۔

"تمہیں بچے پسند ہیں۔۔۔؟؟؟" انداز سوالیہ تھا۔

"آپ کو کیونکر یہ فیل ہوا۔۔۔۔" وہ فری ہو چکا تھا سو ایزی ہو کر بیٹھ گیا تھا اور بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے بھی ساری چیزیں سائیڈ پر کی تھیں اور اسے دیکھنے لگی تھی۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے اور مجھے میرے سوال کا جواب چاہیئے سمپل سا تو سوال تھا کہ تمہیں بچے پسند ہیں۔۔۔۔!!!" وہ اس کے الٹا سوال پوچھنے پر دانت پیستے ہوئے بولی تھی وہ ہمیشہ یہی کرتا تھا اگر وہ اس سے سوال کرتی تو وہ جواب دینے کے بجائے اُلٹا سوال کرتا تھا جو ابر شم کو غصہ دلاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں بہت پسند ہیں مجھے بچے اور یہ کس کو پسند نہیں ہوتے ہیں اتنے کیوٹ سے ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھتے ہی ان سے پیار کرنے کا دل کرتا ہے اور آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے جواب دے چکا تھا۔

"جیسے تم اس بچی سے چپک رہے تھے مجھے اسی وقت اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔کہ تمہیں بچے پسند ہیں لیکن وہ ایک اجنبی تھی۔۔۔؟؟؟" یہ سوال وہ اصل میں پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔

"تو کیا ہوا وہ کتنے پیار سے مُجھے دیکھ رہی تھی مجھے خوُد ہی اس پر پیار آ گیا اتنی پیاری تھی وہ اوُر آپ کو یہ سب کیونکہ فیل ہونے لگا۔۔۔؟؟؟" وہ اب جان بوجھ کر ابر شم کو تنگ کرنے لگا تھا کہ وہ کیا جواب دیتی ہے اس بات کا۔۔۔

"تو تمہیں کوئی بھی پیار سے دیکھے گا تو تمہیں اس سے پیار ہو جائے گا یہ کافی عجیب لوجک ہے۔۔۔" وہ سوچنے والے انداز میں بولی تھی.

"عجیب کیا ہے اس میں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"چھوڑو تم یہ بتاؤ اب ہم کیا کریں۔۔؟؟" وہ اب فری ہو چکے تھے تبھی وہ پوچھنے لگی تھی کیونکہ اب اسے کوئی ایکٹیویٹی نظر نہیں آ رہی تھی جو وہ لوگ کر سکیں سو تعزیز خان سے ہی پوچھ لیا اس نے۔۔۔

موسم یکدم سے سرد ہوا تھا آسمان پر سفید بادلوں کے سائے گہرے ہوئے تھے اوپر سے ٹھنڈی ہوا نے موسم خوش گوار بنا دیا تھا۔

"میرے ساتھ آئیں آپ۔۔۔" وہ اسے اپنے ساتھ لیتے کچھ فاصلے پر بیٹھی ہوئی ایک پینٹر لڑکی کے پاس گیا تھا جو کچھ لوگوں کے سکیچ بنا رہی تھی تعزیز خان کا دل چاہا وہ ابر شم کا سکیچ بھی بنوائے سو اسے لیے وہاں پہنچا تھا۔۔۔

ابر شم حیرانگی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی کہ اچانک اس کا توازن ڈس مس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتی تعزیز خان نے پھرتی سے اسے اپنی

طرف کھینچا تھا اور وہ اس کے سینے سے لگی تھی آس پاس کے لوگوں کی نظریں ان پر پڑی تھیں وہ سرخ ہوئی تھی لیکن تعزیز خان کو آس پاس کے لوگوں سے فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

اس پینٹر لڑکی نے بھی یہ منظر دیکھا تھا اور اسے اپنی پینٹنگ میں سیو کیا تھا وہ تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے ان کا سکیچ بنا گئی تھی جس میں تعزیز خان نے ابر شم کو تھاما ہوا تھا۔۔۔

"میم کیا ہوا۔۔" وہ اس کے اچانک کرنے پر پریشان ہوا تھا لیکن ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا کافی سارے لوگوں کی وجہ سے انکمیفٹبل ہوئی تھی لیکن تعزیز خان سب سے لاپرواہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں تم چلو کہاں لے کر جانا تھا تم نے مُجھے۔۔۔۔" وہ آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر وہ اسے اس لڑکی کے پاس لے آیا تھا جو ابھی تک اس پینٹنگ کو کمپلیٹ کر چکی تھی۔

"مجھے ان کا سکیچ بنوانا ہے بن سکتا ہے کیا۔۔۔؟؟؟" وہ اس لڑکی سے پوچھنے لگا تھا جس پر اس نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا جو تعزیز خان کے ساتھ کھڑی تھی اور پھِر سر ہلایا۔

"یس بن سکتا ہے بٹ میرے پاس آپ لوگوں کے لیے کچھ ہے۔۔۔۔ائی ہوپ آپ لوگوں کو کافی پسند آئے گی یہ پینٹنگ۔۔۔" وہ پکچر جو اس نے کمپلیٹ کی تھی وہ ان دونوں کے سامنے رکھتے ہوئے بولی تھی جو ابر شم اور تعزیز کی تھی لیکن جس پوز میں تھی وہ تعزیز کو کافی پسند آیا تھا۔۔۔

"واؤ یہ تو بہت پیاری ہے سسٹر۔۔۔"تعزیز خان اس کو اٹھاتے ہوئے بولا تھا اور ابر شم کو بھی وہ پینٹنگز کافی پسند آئی تھی وہ جس پوز میں تھی اسے بھی وہ پوز پسند آیا تھا اس نے مسکراتے ہوئے اس پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

"آئی تھنگ اب میرے سیکچ کی ضرورت نہیں ہے یہ ہی کافی ہے تھکنس۔۔۔"وہ اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر اس نے سمائل پاس کی تھی۔

"آپ ایسے ہی لوگوں کو یہ پینٹنگز بنا کر دیتی ہیں جیسے ہمیں دی ہے آپ نے یا یہ آپ کا پروفشن ہے۔۔۔"ابر شم اس لڑکی سے پوچھنے لگی تھی۔

"یہ میں شوقیا کرتی ہوں حالانکہ سب کو اس بات پر اعتراض ہے لیکن میں صرف اپنے دل کی سنتی ہوں ایسے نہیں بنا کر دیتی ہوں سب لوگوں کو آپ

لوگوں کا پوز مجھے اٹریکٹ کیا تو میں نے بنا دی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا اور تعزیز خان نے اس تصویر کو اُٹھایا تھا اور گاڑی میں رکھا کیونکہ یہ اس کو کافی پسند آئی تھی یہ کرنے کے بعد وہ ابر شم کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"ایک گیم کھیلیں گی میرے ساتھ۔۔۔؟؟!"وہ ابر شم کو دیکھتے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے سر ہلایا لیکن سوچ میں پڑ گئی تھی کہ وہ کس گیم کی بات کر رہا تھا وہاں آس پاس کافی سارے گول فٹ بال کھیل رہے تھے لیکن وہ بچے تھے تو پھر کون سی گیم تھی بھلا جس کی تعزیز خان بات کر رہا تھا۔

"ہاں پر کیا۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگی تھی۔

"چلیں پتہ چل جائے گا آپ کو کیا گیم ہے ویسے اس گیم کو جو جیتے گا وہ دوسرے سے ایک بات منوائے گا مطلب وہ کو کرنے کو بولے گا سامنے والے کو ماننی پڑے گی اس کی بات بولیں منظور ہے آپ کو۔۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے ابر شم کو دیکھتا ہوا بولا تو ابر شم نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے لیکن اگر میں جیتی تو تمہیں میری بات ماننی پڑے گی یہ نہ ہو تم انکارِ کر دو میری بات ماننے سے اور اپنی کہی ہوئی بات سے مکر جاؤ۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ سوچ چکی تھی کہ وہ تعزیز خان سے کیا پوچھے گی سو وہ پہلے ہی کنفرم کرنے لگی تھی کہ کہیں بعد میں وہ اپنی بات سے پھر ہی نہ جائے۔۔۔

"اووہوو آپ کو یہ خوش فہمی کیونکر لاحق ہے کہ آپ جیت جائیں گی اگر میں جیت گیا تو پھر آپ کو میری بات ماننی ہو گی۔۔۔"وہ اس کے سوال سے جیسے محضوظ ہوا تھا کہ وہ پہلے ہی جیتنے کے خواب دیکھ رہی تھی۔

"ہمم مُجھے امید ہے۔۔۔۔"وہ لوگ مطلوبہ جگہ پر پہنچ گئے تھے تعزیز خان نے اپنی شرٹ کی سلیوز کو فولڈ کیا تو ابر شم نے بھی اپنی سلیوز کو ایسے پیچھے فولڈ کیا جیسے کسی سے لڑائی کرنے کا ارادہ ہو 🤣۔

اب کرنا کیا ہے۔۔۔؟؟؟"وہ کافی بے صبری سے پوچھنے لگی تھی " شاید اس سے انتظار کرنا مشکل ہو رہا تھا تبھی بار بار پوچھنے لگی تھی

۔

ہم لوگ سی شیلز ڈھونڈنے گے جو سب سے زیادہ ڈھونڈ سکا وہ "
جیت جائے گا اور اسے مقابل کی بات ماننی پڑے گی۔۔۔"وہ اگے
بڑھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

سی شیلز کافی کومن گیم ہے جو لوگ ساحل پر جاتے ہیں وہ یہ گیم کھیلتے ہیں اور زیادہ تر لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ وہاں سے شیلز ڈھونڈیں یہاں پہلے کم لوگ گئے ہوں تاکہ کم وقت میں وہ لوگ زیادہ سے زیادہ ڈھونڈ سکیں۔۔۔

تعزیز خان کو بھی اس فارمولے کا پتہ تھا اس نے یہی فارمولا اپلائی کیا تھا اور بہت کم وقت میں وہ ابر شم کے مقابلے میں کافی ساری سی شیلز ڈھونڈنے میں کامیاب ہوا تھا ابر شم کے پاس بھی کم تو نہیں تھیں وہ اپنی جگہ پر کافی ایکسٹڈ تھی یہ دیکھنے کے لیے کہ آخر اینڈ پر ونر کون ہو گا وہ دونوں کافی آگے نکل

گئے تھے شیلز ڈھونڈتے ہوئے اور ان کی جب واپسی ہوئی تب رات کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا وہ لوگ ایک سائیڈ پر بیٹھ کر چیک کرنے لگے کہ جیتا کون تھا ابر شم کے شیلز تعزیز خان نے کونٹ کیے تھے اور تعزیز کے ابر شم نے لیکن تعزیز کے چونکے زیادہ تھے سو وہ جیت گیا تھا۔۔۔

"تم نے چیٹنگ کی ہے۔۔۔۔!!!" ابر شم سے ہار برداشت نہیں ہوئی تھی تبھی اس پر چیٹنگ کا الزام لگا دیا اس نے لیکن تعزیز خان نے اس کے سامنے ہی تو دیکھی تھیں اس کی زیادہ تھی۔

"آپ نے میری دیکھی ہیں تو میں کیسے چیٹنگ کر سکتا ہوں آپ کے سامنے ہے یہ آپ اب ہار مان لیں کہ میں جیت چکا ہوں۔۔۔" وہ اس کی طرف جھکا ہوا تھا اب وہ لوگ گاڑی میں واپس آ چکے تھے کیونکہ باہر اب بارش ہونی

شروع ہو گئی تھی وہ لوگ کچھ کچھ بھیگی بھی گئے تھے بارش میں لیکن اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم نے جان بوجھ کر ہاریا مُجھے۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی جانتی تو تھی کہ ہار چکی ہے لیکن اسے تنگ بھی تو کرنا تھا اس نے وہ دونوں باتوں میں مصروف یہ بھول گئے تھے کہ اب باہر زوروں کی بارش ہونے لگی تھی ایسے موسم میں ان کے لیے ڈرائیونگ کرنا مشکل ہونے والا تھا۔۔۔

"ریلی آپ یار تسلیم کر لیں اوَر میری بات۔۔۔!!!" وہ اپنی شرط یاد کروا رہا تھا جب کہ ابر شم اسی سے تو بچنا چاہتی تھی۔

"کون سی بات۔۔۔؟؟؟" اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وہ اب کی بار تعزیز خان کی طرف جھکی تھی اس وقت وہ لوگ ایک دوسرے کے کلوز ہوئے تھے۔

"وہ تو میں بتاؤں گا نہ آپ کو بس ماننی ہے میری بات کیوں کہ میں جیتا ہوں اوَر آپ ہاری ہیں یہی طے ہوا تھا نہ کہ جو جیتے گا وہ ہارنے والے سے اپنی بات منوائے گا۔۔۔" وہ جیسے اس چند گھنٹے پہلے ہوئی بات یاد کروا رہا تھا جبکہ ابر شم کون سا بھولی تھی یہ بات وہ خوَد بھی تو جانتی تھی۔

"کیا بات ماننی ہو گی مُجھے۔۔۔؟!؟" اب سر پر آئی تھی تو ماننے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا سو وہ پوچھنے لگی تھی حالانکہ اندر سے کافی عجیب سا فیل ہو رہا تھا کہ نجانے کیا بات کرنے والا ہے وہ جو اسے ماننی پڑے گی۔۔۔

"وہ میرا جب موڈ ہو گا میں تب بتاؤں گا۔۔۔" وہ بے نیازی سے بولا تو ابر شم دانت پیستے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی یہ انسان اب اسے زچ کر رہا تھا لیکن ایک طرف سے اچھا تھا کہ وہ بعد کا کہہ رہا تھا کیا پتہ وہ تب تک بھول جاتا یہ بات۔۔

"ٹھیک ہے جب تمہاری مرضی ہو گی بتا دینا میں نے تو کرنا ہی ہے وہ کام لیکن پلیز زیادہ مشکل نہ ہو وہ کام مجھ سے مشکل کام نہیں ہوتا۔۔۔" وہ پہلے ہی واضح کر گئی تھی کہ اگر زیادہ مشکل کام ہوا تو وہ نہیں کرے گی لیکن یہ تو تب ہی پتہ چلنا تھا جب وہ اسے بتاتا کہ کام تھا کس نوعیت کا۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 63

•••••

تعزیز خان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی وہ جانتا تھا جو کام وہ ابر شم کو کرنے کو کہنے والا ہے اس کو سنتے اس کے فیس ایکسپریشن چینج ہوں گے اور وہ کیسے ری ایکٹ کرے گی وہ اس بات کو جاننا چاہتا تھا ان دونوں کو اب احساس ہوا

جب بارش زور کی شروع ہوئی تعزیز خان نے اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرا تھا ان لوگوں کو جلدی نکل جانا چاہیے تھا کیونکہ اب ساحل پر بہت کم لوگ نظر آ رہے تھے اگر زیادہ موسم خراب ہوا تو وہ لوگ درمیان میں ہی کہیں پھنس سکتے تھے۔

"یہ تو کافی تیز بارش شروع ہو گئی ہے۔۔۔۔!!!" ابر شم کا دھیان بھی گیا تھا سامنے سوا سے یکدم پریشانی نے آن گھیرا تھا لیکن تعزیز خان نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی کہ ابھی بھی بارش تھی تو کافی زیادہ لیکن مزید موسم خراب ہونے سے بہتر تھا کہ وہ لوگ نکل ہی جاتے۔۔۔۔

"ہاں بٹ نکل تو پڑیں ہیں ہم آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے لیکن آثار تو مجھے بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے جب ہم گاڑی میں آ کر بیٹھے تھے تبھی سفر شروع کرتے تو ابھی ہم ہوٹل کے قریب ہوتے۔۔۔۔" وہ ڈرائیو بھی سلو

کر رہا تھا کیونکہ بار بار بارش کے پانی کی وجہ سے شیشہ گیلا ہو رہا تھا سڑک پر اکا دکا گاڑیاں تھیں پورا راستہ سنسان تھا ابر شم کو گھبراہٹ ہوئی تھی کیونکہ اب موسم خراب ہونے کی وجہ سے شام کو ہی اچھا خاصا اندھیرہ پھیلا ہوا تھا وہ لوگ اکیلے تھے کوئی ساتھ بھی نہیں تھا ابر شم نے فون دیکھا تو بیٹری بہت کم تھی صبح وہ چارج نہیں کر سکی تھی فون۔۔۔۔

تعزیز خان خاموشی سے اب ڈرائیور کر رہا تھا کچھ ٹائم بعد ان کی گاڑی بند ہو گئی تھی شاید پانی کی وجہ سے وہ لوگ شہر کی حدود سے نکل آئے تھے اوٗر اب ایسی جگہ پر گاڑی کا نہ چلنا تعزیز خان کو خاصا پریشان کر گیا تھا وہ کچھ سوچتے اپنی جیکٹ اتار کر پیچھے پھینکتے ہوئے گاڑی سے نکلا تھا اوٗر آگے بڑھتے گاڑی کا بونٹ اوپن کرتے وہ کچھ چیک کرنے لگا تھا ابر شم اسے دیکھے جا رہی تھی جس کے سارے کپڑے بھیگ گئے تھے بارش اب زور و شور سے ہو رہی تھی

کیونکہ مون سون کا موسم تھا تو بارش کی شدت میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا

تعزیز خان نے کچھ دیر گاڑی کا معائنہ کیا اور واپس آ کر بیٹھا اب تو اس کے کپڑے بھی گیلے تھے اسے عیجب سا فیل ہوا اس کے سر سے بھی پانی بہہ رہا تھا لیکن اپنی حالتِ کی پرواہ کیے بغیر وہ گاڑی ایک بار پھر سے سٹارٹ کر چکا تھا مقصد کسی نہ کسی طرح بس ہوٹل پہنچنا تھا اگر اکیلا ہوتا تو زیادہ فکر نہیں تھی لیکن ساتھ ابر شم تھی اوٗر ایسا خراب موسم۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ کچھ راستہ طے کر چکے تھے کہ گاڑی ایک بار پھر سے بند ہوئی تھی اب تو تعزیز خان نے ایک نظر ابر شم پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"مُجھے لگتا ہے یہ آج کی رات ہمیں ہوٹل تک نہیں پہنچا پائے گی اوٗر ویسے بھی بارش اب کافی تیز ہے مُجھے لگتا ہے ہمیں کچھ دیر رک جانا چاہیے جب تک بارش رک نہیں جاتی پھر نکلیں گے۔۔۔" وہ بیک سے اپنی جیکٹ

اُٹھاتے ہوئے بولا تھا ابر شم کو ایسے بیچ راستے میں رکنا بہت عجیب سا لگ رہا تھا لیکن پھر موسم کی صورتحال دیکھتے وہ راضی ہوئی تھی کہ ایسے موسم میں مزید کسی پریشانی میں پھنسنے سے بہتر تھا کہ وہ لوگ انتظار کر لیتے کچھ دیر۔۔۔۔

"ہم لوگ پھر گاڑی میں ہی انتظارِ کریں۔۔۔۔گے کیا یا پھر کہیں اوٗر ویسے ایسے موسم میں گاڑی میں بیٹھے رہنا کچھ عجیب سا نہیں ہے مطلب کچھ بھی ہو سکتا ہے یہاں۔۔۔؟؟؟"وہ تعزیز کو دیکھتے بولی تھی۔

"گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں وہ سامنے جھونپڑی نظر آرہی ہے وہاں چلتے ہیں گاڑی میں لاک کر دیتا ہوں ایسے گاڑی میں بیٹھنے سے بہتر ہے کہ ہم لوگ وہاں چلے جائیں۔۔۔۔"وہ سامنے نظر آتی ایک جھونپڑی کو بغور دیکھتے ہوئے بولا تو ابر شم نے سر ہلایا تھا اوٗر پھِر وہ دونوں گاڑی سے نکلے تھے

ابر شم پر کپکپی طاری ہوئی تھی موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے تعزیز خان نے کچھ سوچتے اپنی جیکٹ اسے دی اور جلدی سے گاڑی لاک کی۔۔۔۔

اوُر اسکا ہاتھ کر وہ اس جھونپڑی کی طرف بڑھا تھا لیکن وہ تھوڑے سے فاصلے پر تھی تو وہاں پہنچتے پہنچتے وہ لوگ احتیاط کے باوجود بھیگ گئے تھے اوُر ابر شم کو تو چھینکنے آنی شروع ہو گئی تھی بمشکل وہ لوگ اس جھونپڑی کے آندر انٹر ہوئے تھے ابر شم نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔

کہ بارش سے تو بچ گئے اب یہاں بیٹھ کر انتظار کر سکتے تھے وہ تعزیز خان کی شرٹ بھیگی ہوئی تھی اس نے اتار کر اسے نچوڑا تو اس میں سے پانی بہا تھا کافی زیادہ ابر شم کے کپڑوں سے بھی پانی بہہ رہا تھا کیونکہ یہاں آتے آتے وہ بھیگ ہی گئے تھے۔

تعزیز خان نے اپنی شرٹ ایک طرف پھیلائی تھی کہ وہ سوکھ جائے اور خوُد وہاں ایک سائیڈ پر آیا اور ابر شم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جگہ کافی سنسان ہونے کی وجہ سے آس پاس سے کافی عجیب سی آوازیں آرہی تھیں ابر شم نے حلق تر کیا تھا۔

وہ کچھ سوچتے تعزیز خان کے ساتھ ہو کر بیٹھ گئی تھی وہ جو اپنے دھیان میں تھا اس کا قریب آنا وہ پھر بھی نوٹ کر چکا تھا وہ اس کی حالت دیکھتا پریشان ہوا تھا ابر شم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو رہا تھا اور اس کے کپڑے بھی گیلے تھے۔

"کیا ہوُا۔۔؟؟" اسے خود سے دور جھٹکے بغیر پوچھا اس نے سر اُٹھایا تھا اس کی سرخ آنکھیں لال ہوتے رخسار تعزیز خان کو کافی اٹریکٹ کر رہے تھے وہ

خوبصورت تھی لیکن یہ حسن جیسے مزید کھلا ہوا نظر آرہا تھا حالانکہ وہ اندھیرہ تھا مگر اتنا نہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پاتے۔

"کچھ نہیں بس سردی لگ رہی ہے اور اوپر سے اتنی عجیب عجیب آوازیں آ رہی ہیں کہ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ ہم لوگ اگر کسی پرابلم میں پھنس گئے تو کیا ہو گا یہاں تو کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو گڑ کر گرمائش دے رہی تھی کیونکہ وہ ٹھنڈ سے سن پڑ رہے تھے۔

"کچھ نہیں ہوتا یہاں آئیں۔۔۔" اس نے کچھ سوچتے ابر شم کو اپنے حصارِ میں لیا تھا وہ اس کے قریب آتے اس کے گلے لگی تھی تعزیز خان نے اس کو اپنے قریب کرتے اس کے گلے سے گیلا سٹولر اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا اس کے کپڑے گیلے تھے لیکن فحال ایسا کوئی انتظام نہیں تھا جو وہ لوگ کچھ کر پاتے۔

اس نے سوچا کہ جب اس کی شرٹ کچھ خشک ہو جائے گی تو وہ ابر شم کو دے دے گا تا کہ وہ چینج کر لیتی ایسے اگر زیادہ دیر وہ رہتی تو بیمار پڑ سکتی تھی ویسے بھی اس کے چہرے پر پھیلی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ ٹھیک نہیں تھی۔

"تعزیز۔۔۔۔" وہ اس کے قریب تھی اتنی کہ اس کی دھڑکنیں سن رہی تھی وہ اس کے وجودِ سے اٹھتی مردانہ مہک کو اپنے حواسوں پر چھاتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی اس پل ابر شم کا خوُد پر کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا آج کل تو وہ ویسے بھی خوُد کو لے کر الجھن کا شکار تھی۔

"ہوں۔۔۔" اس نے بس اتنا ہی جواب دیا تھا باہر طوفانی ہواؤں کے شور سے عجیب سی آواز آئی تھی اوُر ابر شم مزید تعزیز خان کے قریب ہوئی تھی شاید اس پل وہ ڈر چکی تھی۔

"مُجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" وہ چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولی تھی اس کے لبوں کو دیکھتے تعزیز خان کی پیاس بڑھی تھی مشکل سے خوُد پر کنٹرول کیا تھا سچویشن جیسی تھی دل تھا کہ ہمک ہمک کر اس کی قربت کی خواہش کر رہا تھا وہ مشکل سے خوُد پر کنٹرول کرتے اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے کچھ نارمل کرنے لگا تھا۔۔۔

"میں ہوں نہ ساتھ۔۔۔" اس کی آنکھوں میں جھانکتے جیسے اسے کچھ باور کروایا اس کا "میں ہوں نہ ساتھ۔۔۔" کہنا ابر شم کے لبوں پر مسکراہٹ لایا تھا۔

وہ سکون نے آنکھیں موند گئی تھی۔

"لیکن یہ جگہ۔۔۔" کچھ ٹائم بعد جب پھر سے ایک عجیب سی آواز سنائی دی تو وہ مذید پریشان ہوئی تھی تعزیز خان کے لیے اس کے سراپے سے نظریں چرانا بہت زیادہ مشکل ہو رہا تھا اس کے نشب و فراز اس کے سینے میں اس کے جذبات میں تلاطم سا برپا کر گئے تھے وہ اسے خود سے الگ بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ ایسی سچویشن میں نہیں تھی لیکن اس کا قریب ہونا اس کے جزبات کو بے قابو کر رہا تھا۔

معا اس کے ذہن میں ایک خیال ایا تھا۔

"آپ ہار گئی تھیں اوٗر اب آپ کو میری بات ماننی ہو گی یاد ہے آپ کو انکارِ نہیں کر سکیں گی آپ سوریڈی ہو جائیں۔۔۔" وہ اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا تو ابر شم کی نگاہوں میں حیرت در آئی تھی ایسی سچویشن میں اسے

اس بات کی یاد بھلا کیوں کر آ رہی تھی لیکن پھر یہ خیال آیا کہ وہ اسے بولے گا کیا کرنے کو۔۔۔!!!

"ہاں یاد ہے بٹ ابھی۔۔۔" وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی تھی وہ دونوں تھے ساتھ ساتھ ہی لیکن اب ابر شم اس کی بات کی منتظر تھی کہ وہ بولنے کیا والا ہے اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کہہ دیا جو وہ کر نہ سکی تو کیا ہو گا یہ پریشانی اس کے سر پر سوار ہوئی تھی اس لمحے تعزیز اس کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا لیکن جو بے چینی اس وقت اس کے رگ وروپ میں سرایت کر رہی تھی وہ ابر شم کی بے چینی سے کہیں گنا زیادہ تھی۔

"میں جو بولوں آپ کو بس اسے کرنا ہے۔۔۔" وہ اپنے بتا تھا یعنی تھوڑا سا سسپنس کریٹ کر رہا تھا ابر شم نے اسے گھورا تھا۔

"....You have to kiss my lips"

"(میرے ہونٹوں پر کس کرنی ہو گی آپ کو۔۔۔)"وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا ابر شم کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں وہ یہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ہاں اس نے کل سوتے ہوئے کس کیا تھا لیکن ابھی ایسی سچویشن میں جب وہ لوگ پھنس ہوئے تھے تو وہ کیونکر ایسی بات کر رہا تھا۔

"تم اپنے ہوش و حواس میں ہو۔۔۔؟!!"وہ سرخ ہوئی تھی ہاں اگر وہ خود سے اسے کس کرتا تو وہ اسے خود سے دور نہیں جھٹکتی لیکن اب وہ خود نہیں کر سکتی تھی اسے۔

"آپ انکار نہیں کر سکتی ہیں میں جیتا تھا اور آپ ہاری تھی اور ہارنے والے ایسے بحث نہیں کرتے ہیں اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ آپ ایسے مکر جائیں گی

میں پہلے ہی آپ سے اپنی بات منوالیتا لیکن خیر اب آپ کو پوری کرنی ہو گی اپنی کہی ہوئی بات۔۔۔"وہ اسے اپنے قریب کر گیا تھا وہ جانتا تھا ابر شم بھلے بہت بولڈ تھی لیکن یہ کام وہ کرنے سے انکارِ ہی کرے گی پر اس وقت جو اس کے پیاسے لبوں کو ابر شم کے لمس کی خواہش ہو چلی تھی وہ ایسے ہی پوری ہو سکتی تھی وہ خوُد سے اس کے قریب نہیں جا سکتا تھا ایسے ہی اسے اپنے قریب لانا تھا۔۔۔

"لیکن ایسی بات تو نہیں کہی تھی میں نے۔۔۔۔"وہ سرخ رنگ ہوئی تھی چہرے پر سرخیاں سی گھلی تھیں تعزیز کو یہ منظر کافی اٹریکٹ کیا تھا وہ شرماتی بھی تھی اسے حیرانی ہوئی تھی۔

"پر میری مرضی میں جو کہوں آپ کو تو بس یہ سوچنا ہے کہ آپ کو اپنو ٹاسک پورا کرنا ہے۔۔۔" وہ بے تابی سے اس کے لمس کا منتظر تھا لیکن وہ تھی کہ مسلسل انکارِ کر رہی تھی۔

"نہیں تم اب پھیل رہے ہو۔۔۔!!!" وہ انگلی اٹھا کر بولی تھی ارادہ اس کا دھیان بھٹکانے کا تھا تاکہ وہ باتوں میں یہ بات بھول جائے۔۔۔

"ریلی آپ ہار گئی اوئر اب چیلنج بھی پورا نہیں کر۔۔۔" آگے کے لفظوں کو ابر شم نے اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھتے اپنے لبوں میں دبایا تھا وہ اس پر جھکی اس کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے اس کی کہی ہوئی بات کو غلط ثابت کر رہی تھی۔

مقابل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اکثر بنا سوچے سمجھے ری ایکٹ کر جاتی تھی جیسے ابھی کر رہی تھی وہ اس کے نرم لبوں کے لمس سے بہکنے لگا تھا لیکن ابھی اسے ابر شم کا ساتھ نہیں دینا تھا ورنہ وہ بہت کچھ سمجھ جاتی جو ٹھیک نہیں تھا۔

وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوئی تھی اس کا سانس پھول چکا تھا وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی تھی۔

اس کی بھیگی شرٹ کی وجہ سے واضح ہوتے اس کے نشب و فراز وہ اپنے لب بھینچتے ہوئے خود پر کنٹرول کرنے لگا تھا حالانکہ ایسی صورتحال میں یہ بہت مشکل تھا اس کے لیے تھا تو ایک مرد اور پھر پاس تھی بھی بیوی کیسے اپنے جذبات کو قابو میں رکھتا وہ جبکہ وہ اس کے سامنے ایسے موجود تھی۔

ابر شم اس کی نگاہوں کے فوکس سے بے خبر اپنے دھیان میں تھی اور تعزیز خان کے بے قابو ہوتے جزبات اس وقت اس کے سینے میں جیسے سلگ رہے تھے ابر شم اس وقت اس کے لیے کڑا امتحان ثابت ہو رہی تھی وہ کچھ سوچتے اٹھا تھا لیکن اسے اٹھتے دیکھ کر ابر شم بھی ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔

"کدھر جا رہے ہو تم۔۔!!" وہ بے ساختہ پوچھنے لگی تھی کیونکہ وہ پہلے ہی ڈر رہی تھی اور اب ایسے اس کا جانا اسے پریشان کر رہا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ ایسی کنڈیشن میں اسے چھوڑ کر جائے جبکہ وہ اتنی ٹنس تھی۔

"میم آپ یہاں آرام سے بیٹھ جائیں میں پانچ منٹ میں آتا ہوں اور یہاں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ سے زیادہ دور نہیں جا رہا ہوں جو آپ اتنا پریشان ہونے لگی ہیں۔۔۔!!!" وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے تسلی دیتا اس

سے پہلے کہ اگے بڑھتا وہ اس کے گلے لگی تھی تعزیز خان کو جھٹکا لگا تھا کہاں وہ والی ابر شم جو اسے خود کے قریب نہیں آنے دیتی تھی اور اب۔

اسے اس وقت سگریٹ کی طلب ہو رہی تھی لیکن وہ گاڑی میں تھی ورنہ اس وقت وہ سگریٹ پی رہا ہوتا پر ابر شم کا قریب آنا اسے جیسے اس موسم میں مزید بے خود کر رہا تھا۔۔۔

بارش ابھی تک پورے زور سے برس رہی تھی اور وہ لوگ ایک دوسرے کے قریب اب یہ تو تعزیز سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے جانے نہیں دے گا سو کچھ سوچتے اس نے اپنی جیکٹ زمین پر رکھی اور ابر شم کو لے کر وہ نیچے بیٹھا تھا۔۔۔

"آپ آرام سے سو جائیں میں آپ کے پاس ہوں جب بارش رک جائے گی پھر ہم واپس چلیں جائیں گے آپ تب تک ویسے بھی کب سے بیٹھے ہوئے ہیں ہم لوگ تو آپ تھک گئی ہوں گی۔۔۔"وہ اسے خود ہی لٹا چکا تھا اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا اس کا بوڈی ٹمپریچر زیادہ تھا شاید اسے بخار ہو رہا تھا وہ یہی سمجھ سکا تھا۔

"تم بیٹھو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے ایسی جگہیں کافی خطرناک ہوتی ہیں اور آس پاس کوئی ہے بھی تم ایسے میں کہاں جاؤ گے۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام چکی تھی یعنی اسے وہ وہاں سے جانے نہیں دینے والی تھی۔۔۔۔۔تعزیز خان اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا کیونکہ اس کو بیٹھے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی ابر شم سوئی نہیں تھی وہ بار بار آنکھیں کھول کر اسے دیکھ رہی تھی کہ اگر وہ سو گئی تو وہ

چلا جائے گا اور وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی سو اس کا ہاتھ تھامے وہ اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔۔

پھر جب تعزیز خان اس کے ساتھ لیٹا تو وہ اس کے سینے میں آسمائی تھی تعزیز خان نے دانت کچکچائے تھے یہ لڑکی اس کے صبر کا کڑا امتحان رہی تھی اس پہر جب ایک انسان کا ویسے ہی کنٹرول نہ رہے خوُد پر اوُر اوپر سے ایسا موسم اور اتنے قریب محرم رشتہ تعزیز خان کا مارے ضبط کے برا حال تھا دل کر رہا تھا ساری انا بھاڑ میں جھونک کر اس کے دل کش وجود میں کھو جاؤ اور دماغ نفی کر رہا تھا اگر یہ سب کیا تو وہ متنفر ہو جائے گی اتنے مہینوں کی محنت ضائع ہو جائے گی دل اور دماغ کی جنگ سے وہ جھنجھنایا تھا اس نے ابر شم کو دیکھا وہ سو رہی تھی یا نہیں وہ نہیں جانتا تھا وہ اوپر اٹھنے لگا تو ابر شم نے اسے واپس کھینچا تھا۔

"کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے جانے کی تمہیں جو مُجھے سوتے دیکھ کر ایسے جانے والے تھے لیکن شاید تم مجھے جانتے نہیں ہو ابر شم ہوں میں۔۔۔"وہ اس کے سینے پر ٹھوڑی ٹکائے بولی تھی اس کے لمس پر تعزیز خان نے خود کو کنٹرول کیا۔۔۔

ہاں اس پل وہ کنٹرول ہی تو کر رہا تھا خوُد پر بار بار لیکن کب تک۔۔۔۔!!!

"ہاں لیکن آپ کو نیند کیوں نہیں آرہی ہے۔۔۔"وہ صاف گوئی سے بولا تھا ابر شم نے اسے گھورا تھا لیکن تعزیز خان پر کوئی اثر نہیں ہوا اس بات کا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں سو جاؤں گی تو تم یہاں سے نکل سکوں گے۔۔۔"انداز سوالیہ سا تھا۔

"نہیں میں آپ کو چھوڑ کر باہر نہیں بلکہ اپنی شرٹ پہننے گیا تھا ویسے شرٹ کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس وقت جو میری حالتِ ہے آپ سمجھ نہیں سکتی ہے اسے لیکن اب بارش کم ہوئی ہے ہو رہی ہے لیکن اب کم ہے تو مُجھے لگتا ہے اب ہمیں واپس جانے کا سوچنا چاہیے ایسی جگہوں پر وہ کپلز زیادہ دیر تک رہتے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں یونو کیا کہنا چاہا ہوں میں آپ سمجھ رہی ہیں۔۔۔!!!" وہ اس کو احساس دلا رہا تھا کہ اس پل وہ کیسا فیل کر رہا تھا اب ابر شم اتنی بچی بھی نہیں تھی کہ اس کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پاتی۔۔۔

"اوو تو تم یوں کہوں نہ اپنی گرل فرینڈ کو مس کر رہے ہو تم ایسے رومانٹک موسم میں اسے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا لیکن افسوس وہ نہیں میں ہوں

تمہارے ساتھ تو تمہیں اچھا نہیں لگ رہا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی تعزیز خان کی بولی ہوئی بات وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

"ہاں یہ سچ ہے لیکن اس وقت تو آپ ہیں تو سوائے افسوس کرنے کے اور میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں اب پلیز چلیں واپس چلتے ہیں کافی رات ہو چکی ہے اور اب یہاں رکنے سے بہتر ہے کہ ہم لوگ واپس چلے جائیں۔۔۔۔" وہ اس کے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

وہ اٹھنا چاہتا تھا لیکن ابر شم اس کی کوشش ناکام بنا رہی تھی پھر سے اس پر جھکتے ہوئے۔

"ہم لوگ واپس جاسکتے ہیں لیکن ابھی تک بارش رکی نہیں ہے ہو رہی ہے تو تمہارے لئے ڈرائیور کرنا مشکل ہو گا مجھے کوئی مسلئہ نہیں ہے۔۔۔۔!!!" وہ اس سے دور ہوئی تھی کیونکہ اب اس کی نگاہوں سے وہ خائف ہوئی تھی۔

"میں کرلوں گا آپ چلیں۔۔۔۔" وہ اپنی شرٹ پہنتے ہوئے بولا تھا ساتھ ہی ابر شم کا سٹولر اس کے گلے میں ڈالتے ہوئے اپنی جیکٹ بھی اسے پہنائی تھی کیونکہ اچھا خاصا ٹھنڈ اتھا باہر تو پھر اور بھی زیادہ ہونی تھی۔۔۔

ابر شم اس کی احتیاط پر مسکرائی تھی ایسا پارٹنر جو آپ کو سمجھے آپ کا خیال رکھے ایسا ہر کسی کے نصیب میں نہیں تھا وہ مسکرائی تھی وہ دونوں ساتھ باہر نکلے تھے ابھی تک ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی وہ دونوں گاڑی تک پہنچ گئے تھے اور تعزیز خان نے اسے پہلے گاڑی میں بیٹھایا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آتے گاڑی سٹارٹ کی تھی ابر شم کو گاڑی میں ہیٹر کی وجہ سے کچھ گرمائش

محسوس ہوئی تو اس نے جیکٹ آتار کر سائیڈ پر رکھ دی تھی وہ لوگ کچھ گھنٹوں کی مسافت کے بعد ہوٹل پہنچ ہی گئے تھے ابر شم نے سکون کا سانس لیا اور تعزیز خان گاڑی پارک کرتا اس کے قریب آیا تھا وہ دونوں اوپر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

"اتنی رات گئے ابر شم اپنے سیکرٹری کے ساتھ۔۔۔!!!" یہ سفرا تھی جو ابر شم کے پیچھے اس ہوٹل میں آئی تھی لیکن کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی جب وہ نہیں آئی تو سفرا اکتا کر واپس جانے والی تھی لیکن جب اس نے سامنے سے ابر شم کو گاڑی سے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ رک گئی تھی۔

اس نے کافی کوشش کی تھی کہ یہاں ابر شم رہ رہی تھی وہاں کی کوئی انفارمیشن لے سکے لیکن ایسا ممکن نہیں ہو پایا تھا کیونکہ ان لوگوں نے صاف

انکارِ کر دیا تھا کہ وہ ایسے اپنے کلائنٹس کی پرسنل انفارمیشن کسی سے شئیر نہیں کر سکتے۔۔۔

سفر اکو اب ایک خیال آیا اگر وہ خوُد اس ہوٹل میں رک جائے اور کسی بہانے سے ابر شم کے روم میں کوئی جی پی ایس لگا دے تو اس کا کام ہو سکتا تھا وہ واپس ہوٹل کے اندر چلی گئی تھی۔

•••••

شمس خان مزید کچھ دن ہوسپٹل میں رہے تھے اور پھر وہ ڈسچارج ہو کر حویلی واپس آ گئے تھے لیکن اب تک بیڈ ریسٹ پر تھے بی بی جان خود ان کا خیال رکھتی تھیں شمس خان اندر سے کافی ٹوٹ گئے تھے جسے بیٹی کی طرح پالا اس کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے بیٹے کی ہنستی مسکراتی زندگی میں زہر

گھول گئے تھے وہ ان کے بیٹے کی قاتل تھی دل چاہتا تھا کہ اسے سخت سے سخت سزا دیتے حویلی سے نکال پھینکیں لیکن زین کے پردے میں اپنے بھائی کا چہرہ آیا تھا جو جاتے ہوئے اپنی بیٹوں کی زمہ داری انہیں سونپ گئے تھے یہاں وہ بے بس ہو جاتے تھے کیسے وہ اسے نکال سکتے تھے۔

بی بی جان ان کی کنڈیشن سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا سوچ رہے تھے ان کی مجبوری بھی سمجھ رہی تھیں کہ وہ بھائی کی طرف سے مجبور تھے اب تو اُنہیں اپنا حرمین کی شادی ارتضیٰ سے کروانے والا فیصلہ سو فیصد غلط لگا تھا کاش کے وہ یہ سب نہ کرتیں تو کم سے کم ان کے بیٹے کے ساتھ یہ سب نہیں ہوتا۔

"آپ کو حرمین کی سچائی جان کر دکھ ہوا ہے نہ کاش وہ ایسا نہ کرتی ہم نے بیٹی سے بڑھ کر سمجھا اسے لیکن اس نے کیا کیا ہمارے بیٹے کے ساتھ۔۔؟؟"بی

بی جان شمس خان سے بولی تو وہ تلخ سا مسکرائے تھے جیسے خود پر ہنسے ہوں وہ۔۔۔

"دکھ بہت افسوس ہوا ہم شاید ان کی تربیت صحیح نہیں کر سکے جو وہ ہمارے بیٹے کی قاتل بنی لیکن ہمیں لگتا ہے کہ یہ ہماری سزا تھی جو ہم نے ارتضیٰ خان کے ساتھ اسے اس کی بیوی اور بیٹے سے دور کر کے اور اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔۔۔!!!" وہ افسردگی سے بولے تھے کہیں نہ کہیں وہ شرمندہ تھے کہ کاش اس وقت وہ اپنے بیٹے کو مجبور نہیں کرتے اس فیصلے کو ماننے کے لئے اور حرمین کی کہیں اور شادی کر دیتے لیکن ان لوگوں نے جیسے اپنے پاوں پر کلہاڑی خود ماری تھی۔۔۔۔

"ہمیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ اگر تعزیز خان یہ بات جانتا تھا تو وہ اتنا عرصہ خاموش کیوں رہا اس نے کسی کو بتایا کیوں نہیں۔۔" بی بی جان کو

یقین ہو چکا تھا کہ تعزیز خان اس بارے میں جانتا ہے تبھی وہ حویلی والوں سے تعلق ختم کر چکا ہے حالانکہ انہیں لگ رہا تھا کہ اگر وہ کچھ جانتا تھا تو اسے انہیں بتانا چاہیے تھا اگر وہ وقت رہتے بتا دیا تو شاید ان کا بیٹا ان کے پاس ہوتا آج۔

"ہمیں لگتا ہے وہ کچھ نہیں سب کچھ جانتا ہے اس کی ماں کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا وہ اتنا بھی ناسمجھ نہیں تھا کہ اسے کچھ پتہ نہیں چلتا لیکن اس کی غلطی یہ تھی کہ اسے ارتضیٰ خان کو اس بارے میں بتانا چاہیے تھا۔۔۔" وہ دکھی لہجے میں بولے تھے جبکہ وہ دونوں یہ بات بھول گئے تھے کہ تعزیز خان بھلا انہیں کیوں کچھ بتاتا۔۔۔

پھر شمس خان نے حرمین بیگم کے لئے فیصلہ لیا تھا اور اس کے بارے میں بی بی جان کو بتا دیا تھا جو انہیں بھی مناسب لگا تھا وہ لوگ تو فرحین سے بھی

ناراض تھے جس نے اتنے گھناؤنے کام میں حرمین بیگم کا ساتھ دیا تھا لیکن وہ مرتضی خان اور فرحین کا معاملہ انہیں اس وقت حرمین بیگم کے بارے میں کچھ سوچنا تھا۔۔۔

•••••

عالمیار خان کا کچھ اتا پتا نہیں تھا آرمینا دو دن سے پریشان تھی وہ واپس نہیں آیا تھا وہ مسلسل دو دن اور دو راتوں سے جاگ رہی تھی اسے عالمیار خان کی لاپرواہی پر غصہ آیا تھا وہ یہاں گیا تھا سو گیا تھا لیکن وہ اسے بتا تو سکتا ہی تھا کہ وہ کب آئے گا اور کہاں جا ہے جبکہ اسے چوٹ بھی لگی تھی فلیٹ میں کھانے پینے کا انتظام تھا اسے کوئی مشکل نہیں ہوئی تھی لیکن وہ کھاتی تب اس کا کالج وغیرہ سب بند ہو چکا تھا اور عالمیار خان خود دو دونوں سے غائب تھا۔۔۔

اس نے کافی مشکل سے خوُد پر ضبط کیا ہوا تھا لگتا تھا کہ اسے وہ پاگل ہو جائے گی وہ گاؤں کی کھلی فضا کی عادی تھی لیکن یہاں کا ماحول اس کی سوچ کے برعکس تھا وہ کسی سے بات بھی نہیں کر پا رہی تھی یہ چیز اسے زیادہ پریشان کر رہی تھی آخر اتنا بڑا قصور تھا اس کا کہ وہ اس جگہ اس کا پیچھا کرتے کرتے چلی گئی تھی۔

وہ تو بس اس وجہ سے گئی تھی کہ کوئی سرا اس کے ہاتھ لگے اور وہ عالمیار خان کی سچائی سب کو بتا سکے اور اس کا رشتہ عالمیار خان سے ختم ہو جائے لیکن الٹا وہ بری طرح سے پھنس چکی تھی اپنے بھائی سے اسے تھا جو یہاں بھیج کر اسے بھول ہی گئے تھے اسے بہت زیادہ رونا آ رہا تھا لیکن وہ ضبط کرتے بیٹھی ہوئی تھی اچانک بیل بجی تو اسے حیرانی ہوئی عالمیار خان کے علاوہ کوئی نہیں آتا تھا فلیٹ پر لیکن وہ کبھی بیل نہیں بجاتا تھا یہ کوئی اور تھا لیکن کون وہ پریشان

ہوئی لیکن بیل مسلسل بج رہی تھی وہ زیادہ دیر تک نظر انداز بھی نہیں کر سکی تھی سو چلی گئی دیکھنے کے لیے اس نے دروازہ کھولا تو وہ ضرغام خان تھا لیکن اس کی شکل سے آرمینا کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔

"بھائی۔۔۔" وہ سسکتے ہوئے اس کے گلے لگی تھی اپنے بھائی کے سینے سے لگتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی دل تھا کہ جیسے اپنے بھائی کو دیکھ کر بے قابو ہوا تھا لیکن وہ ضرغام خان کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی سے پریشان ہوئی تھی۔

"گڑیا چلو۔۔۔" وہ اسے واپس لے جانے کے لئے آیا تھا ب

ناقابلِ یقین عالمیار خان کے ساتھ ہوئے جب ضرغام خان نے اعتراض نہیں کیا تھا تو اب وہ اسے لینے کیوں آئے تھے وہ یہ نہیں سمجھ رہی تھی۔

"لیکن عالمیار۔۔۔" وہ کپکپاتے لبوں سے بولی تھی یہ سچ تھا کہ وہ واپس جانا چاہتی تھی لیکن ابھی تو وہ عالمیار خان کی مرضی کے بغیر نہیں جا سکتی تھی تبھی بولی تھی جس پر ضرغام خان نے کچھ بتایا تھا جو آرمینا کے پیروں سے زمین کھینچنے کو کافی تھا وہ لڑکھڑائی تھی اگر ضرغام خان نے اسے تھاما ہوا نہ ہوتا تو وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی اب تک۔۔۔۔

وہ یقین نہیں کر پائی تھی یہ کیسے ممکن تھا اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا ضرغام خان نے اس کے روتے وجود کو مشکل سے سنبھالا تھا اور اسے لیے گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی ضرغام خان کی آنکھیں خود بھی نم تھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے خود پر ضبط کرے۔

دل تھا کہ اس کی حالت سوچتے بے چین تھا وہ تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا رخ تھا حویلی کی طرف وہ ہر تھوڑی دیر بعد آرمینا کی طرف دیکھتا جو ایسے بیٹھی ہوئی تھی جیسے کو مورت ہو جیسے وہ صدمے میں چلی گئی تھی۔

.....

زرانیل خان آج کافی دنوں بعد تھانے آیا ہوا تھا پہلے شمس خان کی وجہ سے اس کا سارا دن ہی ہوسپٹل میں گزر جاتا تھا لیکن آج وہ آیا تو جن کیسز پر کام کر رہا تھا وہ پہلے سے انہیں مکمل کرنے لگا تھا جب اس کے سیل فون پر کال آئی تھی جسے اس نے اُٹھایا تھا۔۔۔

"ہیلو کون۔۔۔" وہ فائل کے وراق پلٹتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔ کیوں کہ فون کسی انجان نمبر سے تھا جو وہ نہیں جانتا تھا کہ کون ہے تبھی پوچھنے لگا تھا وہ اس سے کہ وہ ہے کون۔۔۔؟؟؟

"میں کون ہوں یہ اہم نہیں ہے تمہارے لیے لیکن تمہاری بیوی ارواح وہ کافی اہم ہے تمہارے لئے کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں میں۔۔۔!!!" مقابل کی بھاری آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ سیدھا ہوا تھا یہ کون تھا جو ارواح کا نام لے رہا تھا۔

"کون ہو تم اور ارواح کو کیسے جانتے یو تم۔۔۔" وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا یقیناً یہ انسان اسے جان بُوجھ کر تنگ کر رہا تھا لیکن یہ تھا کون اور ارواح کے بارے میں کیوں بات کر رہا تھا وہ۔

"تم بھی جان جاؤ گے اسے اچھے سے اگر جو ایڈریس بھیج رہا ہوں اس پر آ جاؤ گے تو فائدے میں رہو گے کیونکہ وہ لڑکی تم سے بہت کچھ چھپا رہی ہے یقین نہیں آتا تو پہلے جا کر اس کا فون چیک کرنا جو اسے تم نے کچھ دن پہلے ہی گفٹ کیا ہے کولیشن بھیج رہا ہوں اگر پہنچ جاؤ گے تو فائدے میں رہو گے بہت سی چیزوں کے بارے میں تم جان جاؤ گے۔۔۔۔!!!" وہ اس کو اپنی کرتا اس کی سنے بغیر کال کٹ گیا تھا زرانیل کا دماغ زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔۔۔

آخر کون تھا یہ جو یہ سب کچھ جانتا تھا یقینا یہ مذاق نہیں تھا ارواح کے فون میں صرف اس کا اپنا نمبر تھا لیکن یہ کون تھا جسے یہ بھی پتہ تھا کہ اس نے ارواح کو فون گفٹ کیا وہ بھی کچھ دن پہلے۔۔۔۔۔

اس کے فون پر میسج آیا اور ایک جگہ کا پتہ تھا یقیناوہ جو کوئی تھا اسے ملنے کے لیے بلا رہا تھا وہ اس کے بھیجے ہوئے پتے پر جانے کے لئے تیار ہو گیا تھا لیکن پہلے اس نے ارواح کا فون چیک کیا تھا اس کے پاس ساری انفارمیشن سیو تھی ارواح کا فون اس نے ٹریس کیا ہوا تھا جسے وہ کبھی چیک نہیں کرتا تھا کیونکہ ارواح پر اسے مکمل بھروسہ تھا لیکن ابھی اس انسان کی باتیں اس کے دماغ پر اس قدر حاوی تھیں کہ اس نے لیپ ٹاپ آون کرتے ارواح کا فون چیک کیا تھا کال ہسٹری میں ایک نمبر سے کال ائی ہوئی تھی یہ وہی نمبر تھا جس سے زرانیل خان کو ابھی ابھی فون آیا تھا۔

آخر یہ انسان تھا کون اور ارواح کے بارے میں اتنے قریب سے کیسے جانتا تھا اور تو اور اس کے پاس ارواح کا نمبر کیسے گیا جبکہ ارواح تو کسی لڑکی سے بھی بات نہیں کرتی تھی پھر اس کے پاس نمبر کیسے گیا ارواح کا۔۔۔۔

بہت سوچنے کے بعد بھی جب اس کے ہاتھ کوئی سرا نہیں لگا تو وہ کچھ سوچتے اس بتائی ہوئی جگہ پر جانے کے لیے تیار ہوتا تھانے سے نکل گیا تھا ارواح کی کال ہسٹری میں وہ نمبر اسے چھب رہا تھا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ ارواح پر شک کر رہا تھا لیکن ایسے اس کے فون پر کسی کی کال اس کے حواسوں پر چھائی ہی ہوئی تھی۔۔۔

وہ مطلوبہ ٹھکانے کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا۔۔

لیکن زہن میں اس وقت خیال اس آدمی کا تھا جس کا اسے فون آیا تھا آخر کون تھا وہ۔۔۔وہ لب بھینچتے ہوئے ڈرائیونگ کر رہا تھا دل و دماغ دونوں بری طرح سے الجھے ہوئے تھے اس مسلے میں وہ مطلوبہ جگہ پہنچ گیا تھا اور اب اندر بڑھ رہا تھا.

.....

ابر شم اور تعزیز خان واپس آ چکے تھے ان کا کراچی کا وزٹ کافی اچھا رہا تھا تعزیز خان کے لیے ابر شم کے دل میں محبت اب کافی حد تک بڑھ چکی تھی لیکن ابھی تک اس نے اس بارے میں تعزیز خان کو کچھ بتایا نہیں تھا کیونکہ اس کے زہن میں ابھی تک اس کی گرل فرینڈ اٹکی ہوئی تھی وہ مسلسل اس کی گرل فرینڈ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس نے ضرور اپنی گرل فرینڈ سے کوئی وعدہ وغیرہ کیا ہو گا کیونکہ ان کی تو کنٹریکٹ میرج تھی جو ایک سال بعد ختم ہو جانی تھی پھر تو اس نے اپنی اسی گرل فرینڈ کے پاس واپس جانا تھا وہ آج آفس نہیں گئی تھی۔۔۔۔۔

تعزیز خان چلا گیا تھا لیکن اس کے سر میں درد تھا اور دوسرا گرینی کے ساتھ وہ کچھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی تھی سو تعزیز خان نے اسے منع کر دیا تھا وہ اب

سوچ چکی تھی کہ واپس آفس جاتے ہی وہ لینا کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر اس کے ساتھ بہت برا کرے گی۔۔۔۔۔۔

وہ کوفی پی رہی تھی کیونکہ گرینی اس وقت نماز پڑھنے گئی ہوئی تھیں اوٗر وہ فری بیٹھی چینل سرچ کر رہی تھی جب میڈ نے اسے کسی کی آمد کا بتایا تھا اوٗر جو اندر انٹر ہوا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ ائزم تھا ابر شم جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

سر نفی میں ہلا تھا وہ یہاں کیا کر رہا تھا آخر وہ تو برلن تھا واپس کب آیا اوٗر اس سے پوچھے بغیر وہ کیسے اس کے مینشن آسکتا تھا گرینی کب کی گئی ہوئی تھیں وہ کسی بھی وقت آسکتی تھیں اوٗر یہ اب وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آئی تھی وہ جیسے ابر شم کے گلے لگنے کے لیے بے تاب تھا۔۔۔

"ائزم تم یہاں۔۔۔؟؟!" وہ ہونٹوں کو سکھڑے ہوئے ہوائیاں اڑے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی لیکن وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

"مُجھے پتہ تھا کہ تم ایسے مجھے اپنے سامنے دیکھ کر بہت خوش ہو گی تبھی تمہیں سرپرائز دیا حیران ہو گئی ہو نہ تم۔۔م" وہ اس کے چہرے پر پھیلی حیرت کا اوَر ہی مطلب نکال چکا تھا کہ ابر شم اب اس کے اچانک آنے سے اس قدر شوکڈ کھڑی تھی۔

"ابر شم۔۔۔" ابر شم کو خاموش دیکھ کر وہ اس کے قریب ہوا تھا اوَر ابر شم سیدھی ہوئی تھی وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ جو ایک سال کے لئے گیا تھا اتنی جلدی واپس کیسے آ گیا۔۔۔۔

"میرے سوال کا جواب دو۔۔۔۔" اس کے لہجے میں کچھ تھا جو ائزم کو ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا وہ تو کچھ اور سوچ کر آیا تھا کہ وہ ابر شم کو اب یہ خوش خبری دے گا کہ وہ ابھی شادی کے لیے راضی ہے۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ لابیشا اس کے پیچھے ضرور آئے گی اور وہ اس کے آنے سے پہلے کسی طرح ابر شم سے شادی کرنا چاہتا تھا تا کہ بعد میں اگر وہ آکر ابر شم سے کچھ بھی بولے تو وہ آسانی سے سب ہینڈل کر سکے لیکن یہاں ابر شم کے تاثرات اس کی پریشانی میں اضافہ کر گئے تھے۔۔۔

ائزم یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے پیچھے لابیشا بھی پاکستان آچکی تھی ابر شم کو ائزم کو دیکھ کر کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی لیکن ہاں ائزم اسے اب ایک حوالے سے اچھا لگا تھا کہ اس کی وجہ سے وہ تعزیز خان سے نکاح کرنے پر

راضی ہوئی تھی لیکن اب یہ بندھن دلی وابستگی اختیار کر چکا تھا اب اسے تعزیز خان سے محبت ہو چکی تھی۔۔۔

وہ لوگ کوئی بات کرتے کہ گرینی وہاں آگئی تھی۔۔۔۔

اور پھر ائزم نے ابر شم کو کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر ہی گرینی کو اپنے بارے میں بتا دیا تھا کہ وہ کون ہے اور ابر شم کو کیسے جانتا ہے گرینی کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے۔

••••

ارشک سارا دن ارسام کے بنگلے میں رہ کر اچھا خاصا بور ہو جاتی تھی وہ گھنٹے گم سم بیٹھی رہتی تھی عباد صاحب بھی اس کی حالت دیکھتے کافی پریشان رہتے تھے لیکن ارشک کی بوریت دور کرنے کا انہیں کوئی حل نہیں ملا تھا۔۔۔

ارشک کا ایسے گم سم رہنا ان سے دیکھا نہیں جاتا تھا اپنے بیٹی کے لیے انہیں بہت برا لگتا جو اتنی سی عمر میں کیا کچھ سہہ چکی تھی۔۔۔۔

وہ کافی سوچ بچار کرتے رہے اور انہیں سوچوں میں گھیرے دیکھ کر ایک دن ارسام نے انہیں کچھ مشورہ دیا تھا جو انہیں کافی پسند آیا تھا اگر ایسا ہو جاتا تو ارشک کی بوریت بھی دور ہو جانی تھی اور وہ اپنے پیروں پر کھڑی بھی ہو جاتی پھر اسے کسی پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں پڑنی تھی۔

عباد صاحب پریشان تھے کہ وہ سب کچھ ہو گا کیسے لیکن ارسام نے انہیں تسلی دی تھی کہ وہ سب کچھ سنبھال لے گا ارشک اس بارے میں مطمئن تو تھی کہ بیزی ہونے والی تھی لیکن وہ ارسام کے احسانات کے بوجھ تلے مزید نہیں دبنا چاہتی تھی پر ارسام نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تھا۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 64

••••••

(گیارہ مہینے بعد)

وہ کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی اور باہر کا موسم دیکھ رہی تھی موسم ویسا ہی تھا درختوں پر پتوں کا رنگ زرد تھا خزان کے موسم کی وجہ سے جب وہ گیا تھا تب بھی ویسا ہی تھا کہنے کو تو گیارہ مہینے گزر گئے تھے لیکن اس کے لیے یہ گیارہ سالوں پر بھاری تھی اپنی کی ہوئی غلطیاں یاد آتی تو دل بے چین ہوتا کاش وہ اسے سمجھ پاتی۔۔۔

اس سے بھی شکوہ تھا وہ کیوں رہتا تھا ہمیشہ کیوں اس کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا کیوں اس نے اسے کچھ نہیں بتایا باقی سب جانتے تھے ایک بس وہی انجان تھی اس سب سے کہ وہ کیا کرتا ہے۔

اس نے اپنے بہتے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیے تھے پچھلے گیارہ مہنیوں سے وہ رو ہی رہی تھی شدت سے اکثر وہ ایک جگہ بیٹھتی تو گھنٹوں بیٹھی رہتی تھی سب کے لیے اس کو سنبھالنا بہت مشکل ہوتا تھا وہ اس وقت خوُد سے بھی بے نیاز ہو جاتی تھی جیسے ایک مورت ہو۔۔۔

وہ کافی دیر کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی تھی وہ پھر کانوں میں اذان کی آواز سنائی دی تو وہ کھڑکی کے ساتھ ہٹتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھی تھی اس نے بلیک کلر کا ٹروزار اوُر ریڈ کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی اوُر اوپر بلیک کلر کی

شال تھی جو اس نے کندھوں تک اوڑھی ہوئی تھی پریشان سی وہ پچھلے گیارہ مہنیوں سے ایک زندہ لاش کی طرف تھی۔۔۔

سب لوگ اس کا خیال رکھتے تھے لیکن جب وہ خود کا خیال خوُد نہ کرتی کوئی دوسرا کیسے رکھ سکتا تھا اس نے پہلے چینج کیا اوُر پھر وضو کر کے باہر آتے پورے خشو و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اور کہیں گھنٹے تک وہ جائے نماز پر ہی بیٹھی رہی تھی ایک جگہ تھی جو اسے سکون دیتی تھی یہاں وہ گھنٹوں بیٹھی رہتی تھی۔

وہ کافی دیر بعد اٹھی اوُر جائے نمازِ واپس رکھی تب تک دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"آجاؤ۔۔۔"وہ بیڈ کے کنارے ٹک گئی تھی۔

"بی بی جی کھانا لگ گیا ہے آپ آجائیں۔۔۔۔" یہ ملازمہ تھی جو اسے کھانے پر بلانے آئی تھی پہلے پہل تو وہ کچھ کھاتی ہی نہیں تھی لیکن پھر وقت جیسے جیسے آگے سرکا اس کی صدماتی کیفیت میں کچھ فرق آیا تھا۔۔۔۔۔

"تم جاؤ آرہی ہوں میں۔۔۔۔!!!" وہ بولی تو ملازمہ سر ہلاتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی پیچھے اس نے اپنا دوپٹہ سٹ کیا تھا اور باہر نکل گئی کیونکہ کھانا ہمیشہ ٹائم پر شروع کیا تھا۔

••••

ابر شم کی آنکھ کھلی تو نظر سامنے صوفے پر لیٹے ہوئے تعزیز خان پر ڈالی تھی وہ اب اسے سوتے ہوئے ہی دیکھ سکتی تھی جاگتے ہوئے تو وہ کاٹ کھانے کو ڈورتا تھا وہ کچھ سوچتی ہوئی بیڈ سے اٹھی تھی اور چلتے ہوئے اس کے قریب

گئی تھی وہ بے خبر سو رہا تھا وہ اس پر جھکی اور اس کی پیشانی پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے اس نے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے اور پھر اس کے لبوں کا بوسہ لیتے وہ اٹھ گئی تھی اور فریش ہونے کے لیے باتھ روم چلی گئی تھی اس نے پہلے شاور لیا اور باتھ روب پہنے وہ روم میں واپس آئی تھی۔۔۔۔

یہاں تعزیز خان جاگ چکا تھا اور اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا اس نے ایک بار بھی ابر شم کی طرف نہیں دیکھا تھا ابر شم کے دل میں ہول اٹھا سینے میں ایک درد کی لہر سرایت کرتے پورے بدن کو اپنی لپیٹ میں لے گئی تھی وہ کچھ تعزیز خان کے قریب گئی اور اس کے بالکل پاس کھڑی ہوئی تھی لیکن تعزیز خان اسے دیکھنے کے بجائے سامنے گھڑی میں سے وقت دیکھتا ہوا ابر شم کو سائیڈ پر کرتا ہوا باتھ روم جانے لگا کہ ابر شم نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

لیکن وہ اپنا ہاتھ چھڑاواتے ہوئے ایک کیٹلی نگاہ ابر شم کے حسین سراپے پر ڈالتے ہوئے آندر چلا گیا تھا۔۔۔۔

ابر شم نے اس کے جاتے ہی لب کاٹے تھے آخر جو کچھ وہ کر چکی تھی اس کے بعد یہ سب تو ہونا ہی تھا اگر وہ تعزیز خان کے ساتھ وہ سب کچھ نہ کرتی تو شاید آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑی رہی تھی کہ تعزیز خان فریش سا باہر نکلا تھا کسرتی بدن پر صرف وائٹ کلر کا ٹاول تھا جو اس نے اپنے ارگرد لپیٹ رکھا تھا وہ اپنے دھیان میں تھی پیچھے مڑ کر دیکھا تو آنکھیں بند کر لی تھی تعزیز خان نے سر جھٹکا تھا یہ سب تو اب روز کا معمول تھا۔۔۔۔

وہ اس کے پاس سے گزر کر جانے لگا کہ ابر شم نے اس کے پاس کے آگے پاؤں کچھ اس انداز میں رکھا کہ تعزیز خان کو پتہ نہیں چلا تھا لیکن وہ لڑکھڑا کر گری تھی اور ہمیشہ کی طرح تعزیز خان نے اسے گرنے سے بچایا تھا وہ اس کے کشادہ سینے میں آسمائی تھی اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی جو مقابل سے مخفی نہیں رہی تھی وہ اس سے پہلے کہ اس کو خود سے دور کرتا وہ اس کے ساتھ چپک گئی تھی شاید اس وقت وہ اپنی حالتِ سے بے خبر تھی کہ وہ شارٹ سے باتھ گاؤن میں تھی اور تعزیز خان ٹاول میں لیکن وہ اس کے ساتھ چپکی نامحسوس انداز میں اس کی گردن پر لب رکھ گئی تھی ایسے کہ تعزیز خان کو پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو ابر شم نے اپنے چہرے پر بار بار آئی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے ایک

نظر اسے دیکھا تھا جو کڑے تیور لیے اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔ لیکن وہ ہنوز خاموش تھی۔۔۔

"میں دیکھ کر ہی چل رہی تھی۔۔۔!!!" ابر شم نے جتانا ضروری سمجھا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اس سے نہیں ٹکرائی لیکن سچ کیا تھا یہ تو وہ اچھے سے جانتی تھی پر اس وقت وہ اسے کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں تھی شاید۔۔۔۔

"ریلی۔۔۔" ائیبر واچکاتے ہوئے استفسار کیا تو ابر شم نے سر ہلایا تھا پھر تعزیز خان نے ایک جھٹکے میں اسے خود سے دور کیا تھا اور اپنے بالوں کو پیچھے کیا جو گیلے ہونے کی وجہ سے اس کی پیشانی سے چپک گئے تھے ابر شم کو دیکھتے اپنا حلق تر کیا تھا وہ صبحِ صبحِ اس شارٹ گاؤن میں ملبوس اس کے سارے جزبات بیدار کر گئی تھی لیکن اب پہلے جیسا کچھ بھی نہیں رہا تھا آگر تو وہ جان

بُوجھ کر یہ سب کر رہی تھی تو تعزیز خان پر اس کا اب کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے کیسے مطمئن کھڑی تھی اور وہ اس نے مزید کچھ نہیں کہا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا اس کے جانے کے بعد ابر شم کو احساس ہوا کہ اسے چینج کر لینا چاہیے تھا لیکن اب تو وہ جا چکا تھا وہ چلتے ہوئے ٹیبل کے نزدیک آئی اور اپنا فون اٹھایا آفس سے ایمیلز آئی ہوئی تھیں وہ انہیں چیک کرنے لگی تھی اس کام سے فارغ ہوئی تو تب تک تعزیز خان بھی نکل چکا تھا لیکن اسے آفس والوں ڈریس کے بجائے کسی اور ہی ڈریس میں دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم آفس نہیں جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟" بے اختیار پوچھا۔

"نہیں۔۔۔"اس نے اس کے سوال کا یک لفظی جواب دیا اور آئینے کے سامنے کھڑا ہوا اور ابر شم چینج کرنے چلی گئی تھی آج اسے آفس جلدی جانا تھا۔۔۔۔

تعزیز خان نے اس کے جاتے ہی اپنی تیاری کمپلیٹ کی اور اس کا انتظارِ کیے بغیر باہر نکل گیا تھا ایسا اب ہونے لگا تھا کہ وہ اس کا انتظار کیے بغیر باہر نکل جاتا تھا ورنہ شادی کے شروع میں وہ اس کے ساتھ ہی روم سے نکلتا تھا لیکن اب تو انہیں کسی قسم کا دکھاوٗ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

وہ نیچے آیا تو گرینی ہمیشہ کی طرح لاونج میں بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی ان کے قریب بیٹھ گیا تھا اور ان سے پیار لیا پھر ان سے باتیں کرنے لگا تھا ابر شم نیچے آئی تو وہ ان دونوں کی طرف ہی چلی گئی تھی گرینی نے اسے دیکھ کر رخ پھیرا تھا جس پر ابر شم نے لب بھینچ لیے تھے وہ ان کی بے اعتنائی پچھلے گیارہ

مہنیوں سے سہہ رہی تھی اس دن جب ائزم آیا تھا اس نے گرینی کو سب بتایا تھا کہ وہ ابر شم کو پسند کرتا ہے اوُر ابر شم بھی اسے پسند کرتی ہے اوُر ہم لوگ شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

ابر شم نے اس وقت کہہ دیا تھا کہ ہاں یہ سچ تھا لیکن اس کے بعد گرینی کا رویہ بدل گیا تھا اور ساتھ ہی گرینی کو اس نے یہ بھی بتایا کہ تعزیز اوُر اس کی شادی کنٹریکٹ میرج ہے جو ایک سال بعد ختم ہو جائے گا خیر یہ بات تو گرینی پہلے سے جانتی تھیں جب تعزیز خان ان سے فرسٹ ٹائم ملنے آیا تھا اس نے گرینی کو سب بتا دیا تھا کہ ابر شم کسی اوُر کو پسند کرتی ہے اوُر اسے صرف ایک سال کے لیے کنٹریکٹ میرج کا کہہ رہی ہے تب گرینی بہت پریشان ہو گئی تھی کہ ان کی پوتی کیوں اپنی زندگی خراب کر رہی تھی۔۔۔۔

پھر گرینی نے تعزیز خان سے یہ کہا تھا کہ وہ ابر شم کو کچھ نہ بتائے اور اس سے شادی کر لے اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ان کی پوتی نادان ہے نجانے وہ لڑکا کون ہے کیسا ہے کہاں سے تعلق رکھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ابر شم سے زیادہ اس کی دولتِ میں انٹر سٹڈ ہو۔۔۔۔

گرینی نے تعزیز خان سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ابر شم کا خیال رکھے اور اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے اگرچے یہ بہت مشکل تھا لیکن وہ مان گیا تھا یوں وہ دونوں پلاننگ کرتے تھے کہ کچھ نہ کچھ ایسا کریں جس سے وہ تعزیز خان کی طرف مائل ہو جائے اور تعزیز خان جو اسے تنگ کرتا تھا وہ سب اس کی اور گرینی کی ملی بھگت تھی۔۔۔

لیکن ابر شم اس بات سے بے خبر تھی کہ یہ سب وہ دونوں مل کر تے تھے اور ان کی پلاننگ بالکل کامیاب جا رہی تھی لیکن اس دن ائزم نے آکر کام

خراب کیا تھا اور اوپر سے ابر شم نے ری سہی کسر پوری کر دی تھی جس کی وجہ سے نا صرف تعزیز خان ابر شم سے دور ہوا تھا وہیں گرینی تو اس سے بات بھی نہیں کرتی تھیں ائزم نے اس پورے عرصے میں کوفی کوشش کی تھی ابر شم اور تعزیز کے درمیان فاصلے پیدا کر کے ابر شم کو اپنے قریب کرنے کی لیکن اسے زیادہ کامیابی نہیں مل سکی تھی۔۔

ابر شم اس سے بات تو کرتی تھی لیکن جس انداز میں کرتی تھی ائزم کے لیے یقین کرنا مشکل ہوتا تھا کہ یہ وہ ابر شم تھی جو کہیں گھنٹے اس کی فون کال کے انتظار میں ہوتی تھی۔۔۔

اسے اس بات کا افسوس تھا کہ کاش اس وقت وہ کمپنی کی طرف سے برلن جانے کے بجائے ابر شم سے اس وقت شادی کرتا تو شاید آج وہ تعزیز خان

کی جگہ پر ہوتا لیکن اس وقت اس نے جاب کو اہمیت دی ابر شم اسے تب کتنا کہہ رہی تھی شادی کے لیے لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔

اب اپنے اس فیصلے پر اسے کہیں گنا پچھتاوا ہو رہا تھا کہ کاش اس وقت وہ نہیں جاتا۔

جب اسے ابر شم اور تعزیز کی شادی کا پتہ چلا تب وہ کہیں لمحے تو یقین نہیں کر پایا تھا کہ یہ سچ ہے ابر شم اس کو چھوڑ کر کسی اور سے شادی کر چکی ہے۔۔۔۔

لیکن پھر جب اسے پتہ چلا کہ ابر شم نے کنٹریکٹ میرج کی ہوئی ہے وہ بھی صرف ایک سال کے لیے اس کے دل میں ابر شم کے لئے محبت اور بڑھ گئی

تھی یعنی وہ اس کے انتظارِ میں تھی اس کے لیے اس نے کنٹریکٹ میرج کر لی خیز یہ کافی حد تک سچ تھا لیکن اس کے بعد سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔

یہ بات وہ نہیں جانتا تھا وہ ہر روز ابر شم کے آفس پہنچ جاتا تھا ابر شم کو اب اس سے کبھی محبت اپنی سنگین غلطی لگتی تھی اس کی وجہ سے گرینی اس سے ناراض ہو گئی تھیں اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ اب بھی ان کے پاس آ کر بیٹھی تھی اور گرینی اٹھ کھڑی ہوئی تھی ویسے بھی کھانے کا ٹائم تھا تو وہ ڈائینگ ہال میں آ گئی تھیں ان کے پیچھے پیچھے ابر شم اور تعزیز خان بھی چلے آئے تھے اور اپنی اپنی کرسوں پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

کھانا کھاتے ہی تعزیز خان اٹھا تھا ارادہ اس کا کہیں جانے کا تھا سو وہ فل تیار تھا ابر شم بھی اٹھی تھی کیونکہ وہ آفس اس کے ساتھ ہی جاتی تھی مگر آج شاید تعزیز اسے ساتھ لے جانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

"مُجھے آفس نہیں کہیں اوُر جانا ہے۔۔۔۔!!!" ابر شم پارکنگ میں آئی تو تعزیز خان نے کڑے تیور لیے کہا ابر شم اسے گھور بھی نہیں سکی تھی کیونکہ اس کے سنجیدہ تاثرات ہمیشہ اسے خائف کر دیتے تھے کہاں وہ ہر وقت مزاق کرتا تھا اوُر اب کہاں وہ اس کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا۔۔۔

ان کے کنٹریکٹ کے ختم ہونے میں بس چند دن رہ گئے تھے اور پھر اس کے بعد تعزیز خان نے واپس چلے جانا تھا یہ بات ابر شم کو بہت پریشان کر رہی تھی اسے عادت ہو چکی تھی تعزیز خان کی اس کی اپنے کمرے میں موجودگی لیکن اب سب ختم ہونے کے قریب تھا اسے کراچی میں گزرے دن یاد

آئے اور پھر وہ رات جو ان دونوں نے جھونپڑی میں گزاری تھی تب وہ اس کے کتنے قریب تھی کاش کہ اس رات ان کے درمیان کے سارے پردے گر جاتے تو وہ لوگ آج اتنے فاصلے پر نہیں ہوتے ایک دوسرے سے۔

"سو واٹ مجھے ڈراپ کر دینا تم اتنا زیادہ ٹائم تو نہیں لگے گا تمہارا ویسے جا کہاں رہے ہو تم۔۔۔؟؟" وہ اس کی تیاری دیکھ کر مشکوک نظروں سے پوچھنے لگی تھی وہ آفس نہیں جا رہا تھا چلو ٹھیک تھا لیکن اتنا تیار ہو کر اس نے کہاں جانا تھا یہ بات اس کے اعصابوں پر چھائی تھی۔

"مجھے نہیں لگتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے سوال جواب کرنے کا حق رکھتے ہیں اور نہ ہی ہمارا ریلیشن شپ نارمل کپلز کی طرح ہے تو جب میں آپ کے میٹرز میں انٹرفیئر نہیں کرتا تو بہت بہتر ہے آپ بھی نہ کیا کریں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ہر پل اس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی

میں اضافہ ہوتا تھا باقی سب کے ساتھ اس کا بیہویر نارمل تھا لیکن روڈ وہ صرف ابر شم کے ساتھ ہی ہوا تھا جبکہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ اس کے لیے اب کیسا محسوس کرتی ہے لیکن اس ائزم کی وجہ سے ان کے درمیان فاصلے بہت بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

ابر شم اس کی بات پر لال انگار ہوئی تھی اس کا یہ انداز جیسے اس کے سر پر لگی اور تلوں پر بجھی تھی وہ کیوں اس کی انسلٹ کر رہا تھا ابر شم کو کم سے کم یہ اپنی انسلٹ ہی لگی تھی کہ وہ اس کو کیسے خور کے معاملات سے دور رکھنا چاہتا تھا جبکہ وہ اس کی بیوی تھی۔

وہ گاڑی میں بیٹھی اور زور سے دروازہ بند کیا تعزیز خان نے سر جھٹک کر سٹیرنگ پر گرفت سخت کرتے گاڑی سٹارٹ کرتے رانا مینشن سے باہر نکالی

تھی اس مینشن میں اس کے بس چند دن تھے اور پھر ابر شم اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے۔

"کیوں انٹر فیئر نہیں کر سکتی ہوں میں بتاؤ مجھے بیوی ہوں میں تمہاری کر سکتی ہوں اور تم مجھے روکنے کا حق نہیں رکھتے ہو۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر وارن کر رہی تھی جبکہ تعزیز خان نے اس کی وہی انگلی اپنی گرفت میں دبوچی تھی اس کے مضبوط ہاتھوں کے لمس سے ابر شم کراہ کر رہ گئی تھی کیونکہ اسے اپنی انگلی میں شدید درد محسوس ہوا تھا۔

"بیوی ریلی۔۔۔" وہ جیسے سمجھ نہیں سکا تھا کہ ابر شم مذاق کر رہی تھی یا سیریس تھی وہ لیکن اس کا یہ حق جتاتا انداز تعزیز خان کو پسند نہیں آیا تھا.

"ہاں بیوی تمہیں نہیں پتہ ہے یہ۔۔۔" وہ جیسے سوال کر رہی تھی تعزیز خان ایک ہاتھ سے اس کی انگلی کو دبوچے ہوئے تھا اور دوسرے ہاتھ سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"ہمارے درمیان میاں بیوی والا ریلیشن ہے۔۔۔۔؟؟؟" سامنے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا ابر شم یہاں ہی پھنسی تھی ایسا کچھ تھا نہیں ان کے درمیان جو ایک نارمل ہزبینڈ وائف کے درمیان ہوتا تھا ان کی شادی کو ایک سال ہونے والا تھا لیکن ابھی تک ان کے درمیان کے فاصلے کم ہونے کے بجائے بڑھے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تھے لیکن اب اور بھی فاصلے آچکے تھے ان کے درمیان میں۔۔۔۔

"نہیں ہے لیکن ہم۔۔۔۔" تعزیز خان کا بھاری پاؤں بے ساختہ بریک پر آیا تھا اور گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی اور اس کے بولتے لبوں پر تعزیز خان

نے اپنی انگلی رکھی تھی وہ اپنی گرین آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھے جا رہی تھی جو اب اس کی طرف جھکا تھا اور اس کے اوپر جھکے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جیسے اسے کچھ باور کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔

"ہم ہز بینڈ وائف صرف چند دنوں کے لئے ہیں۔۔۔" وہ جیسے اس کی خوش فہمی دور کی تھی جو وہ بار بار ہز بینڈ وائف کہہ رہی تھی۔

"ہاں تو جب تک ہیں تب تک تو کہہ سکتے ہیں نہ ہم لوگ اور تم میری طرف دیکھنے کے بجائے گاڑی چلاؤ ہم لوگ لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔" وہ مزید ایسی کوئی بات کرتا جس سے وہ مزید دکھی ہوتی وہ پہلے ہی اسے گاڑی چلانے کا کہہ چکی تھی۔

"میں ڈرائیو ہی کر رہا تھا آپ نے مُجھے باتوں میں لگایا آپ کو بس ان دونوں کچھ چاہیئے ہوتا ہے جو مل نہیں رہا ہے۔۔۔!!!" وہ اس کی انگلی چھوڑ کر سیدھا ہوا تھا اس کے انداز پر ابر شم مزید سلگی تھی وہ کیوں بار بار اسے کچھ جتاتا تھا اور یہ بات اس نے جس طرز میں کی تھی شاید ابر شم سمجھ چکی تھی اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

اوَر تعزیز خان جو اس سے مذید بحث کا خواہاں تھا جل گیا تھا اس کے اس طرح سے باہر دیکھنے پر اوَر لب بھینچتے ہوئے وہ بھی سنجیدگی سے ڈرائیو کرتے آفس کی پارکنگ میں آچکا تھا اس کا ارادہ آج چھٹی کرنے کا تھا سو وہ آرام سے گاڑی واپس موڑ گیا تھا لیکن پارکینگ ایریا میں ائزم کی گاڑی دیکھ کر اس کے چہرے پر زردیاں سی گھلنے لگی تھی یہ انسان اسے زہر سے بھی برا

لگا تھا اور اب تو ابر شم بھی اسے خاص منہ نہیں لگاتی تھی لیکن یہ پھر بھی آ جاتا تھا اس سے ملنے۔۔۔

لیکن اب پہلے سے سب بدل گیا تھا ابر شم تعزیز کے لیے فیلنگز رکھتی تھی یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا لیکن ابر شم کو وہ اس بات کا احساس دلانا چاہتا تھا کہ اس نے اس دن جو کیا تھا وہ غلط تھا۔

وہ سر جھٹک کر گاڑی واپس موڑ گیا تھا اور ائزم جو اپنی گاڑی سے نکل رہا تھا اسے دیکھتے ایک قہر برساتی نظر ڈالی تھی اس پر۔۔۔۔

"بس صرف چند اور پھر تم ابر شم کے اس پاس کہیں نظر نہیں آؤ گے مجھے۔۔۔" وہ نخوست سے سر جھٹک کر بولا تھا۔۔۔

وہ بہت پریشان تھا لابیشا پاکستان میں تھی اگر وہ ابر شم سے مل کر اسے کچھ بتا دیتی تو بہت برا ہونا تھا اس کے ساتھ وہ ابر شم کی نظروں میں گر جاتا اس سے پہلے وہ ابر شم کو شادی کے منانا چاہتا تھا اور اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ ابر شم کے دل میں تعزیز خان کے لیے شک پیدا کرے ایسا ایک بار وہ پہلے بھی کر چکا تھا جس کا خاطر خواہ فایدہ ہوا تھا لیکن چند دنوں بعد ہی ابر شم اس سے اکھڑی اکھڑی رہنے لگی تھی اس نے بہت پتہ لگانے کی کوشش کی لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا اس کے۔

وہ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا لابیشا اس کی پریشانی کی وجہ تھی تعزیز تھا اور ابر شم اسے کوئی پوزیٹو جواب نہیں دے رہی تھی وہ کافی پریشان تھا اب اسے کچھ کرنا تھا تاکہ وہ رانا مینشن تک رسائی حاصلِ کر سکے اس کے بعد کا کام تو وہ آسانی سے کر سکتا تھا اس کے پاس ایک پلان تھا جو اگر کامیاب ہو

جاتا تو ابر شم کی ساری پراپرٹی اس کی ہو جاتی جواب اسے کسی صورت بھی چاہیے تھی۔۔۔۔

وہ اندر بڑھتا اس کے فون بجا تھا اور حسب معمول لا بیشا کی کال تھی آج کل اس کی کالز اسے کچھ زیادہ ہی آنے لگی تھیں وہ جتنا اگور کر رہا تھا وہ اتنی ہی زیادہ اسے تنگ کر رہی تھی اس نے تو ایف انسٹا گرام اور باقی اکاؤنٹ بھی چینج کر دیا تھا لیکن وہ بھی خاصی ڈھیٹ لڑکی تھی۔

•••••

وہ اندر گیا تھا ابر شم کے کیبن میں جو لیپ ٹاپ پر جھکی ٹائپنگ کر رہی تھی وہ خاصی مصروف رہتی تھی پہلے لینا کافی سارا کام کرتی تھی لیکن اب وہ نہیں تھی تو اسے نئی سکریٹری رکھنی تھی اس کے اس نے نیوز پیپر میں ایڈ لگوایا

ہوا تھا کل پرسوں تک وہ انٹرویو لیتی لیکن اس وقت اس پر کافی بوجھ تھا اور اوپر سے تعزیز کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ مذید پریشان تھی نجانے کہاں گیا ہو گا وہ اس کا دھیان کچھ مہینے پہلے ہوئے واقعے کی طرف چلا گیا تھا جب اس نے لینا اور تعزیز خان کو ایک دوسرے کے کافی کلوز دیکھا تھا۔۔۔

اس نے دن وہ جیسے خود پر کنٹرول کھو بیٹھی تھی اس نے تعزیز کی انسلٹ کی تھی اور یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اس کا اور لینا کا افیئر چل رہا ہے جس کی وجہ سے لینا کو تو اس نے آفس سے نکال دیا تھا اس پر پہلے بھی غصہ تھا کہ وہ سفرا کی جاسوس تھی اور اب تعزیز خان کا اس کے ساتھ پایا جانا وہ برداشت نہیں کر سکی تھی۔

سو اس نے لینا کو نکال دیا تھا پر اس کے بعد تعزیز خان کا رویہ اس کے ساتھ کافی برا ہو گیا تھا یہاں بات اس کے کردار پر آئی تھی ابر شم نے بنا سوچے

سمجھے سب کے سامنے اس پر الزام لگا دیا اور اُوپر سے لینا نے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ تعزیز خان پہلے بھی کہیں بار اس کے قریب آنے کی کوشش کر چکا تھا اور آج تو وہ اسے اکیلے دیکھ کر اس کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا۔

ابر شم کا پارہ ہائی ہوا یعنی وہ اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے ایسی حرکتیں کر رہا تھا اس وقت وہ یہ بات بھول چکی تھی کہ جو انسان اس کے ساتھ رہتے ایک محرم رشتے کے باوجود اس کے پاس آنے پر خود کو کنٹرول کر لیتا تھا وہ ایک نامرم کے قریب کیسے جائے گا لیکن اس وقت ابر شم کچھ سوچتی تب وہ بنا سوچے سمجھے بولی تھی جس کا احساس اسے بعد میں ہو گیا تھا کیونکہ لینا نے اسے بعد میں بتا دیا تھا کہ اس نے اس وقت جو کہا غلط کہا ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

تب سے ابر شم اپنی نظروں میں شرمندہ تھی لینا کو وہ پہلے انفارمیشن لیک کرنے کے جرم میں لیکن اس دن لینا نے اس سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تھی اور ساتھ ہی سفرا کے بارے میں بھی بتا جبکہ ابر شم اس متعلق پہلے ہی جانتی تھی اس نے لینا کو معاف کر دیا تھا کیونکہ وہ اس کو ایک سچ بتا چکی تھی کہ اس نے تعزیز خان پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔

یہاں پہلے ہی اتنی ٹینشن تھی وہاں یہ بات ابر شم کے لیے کافی بری ثابت ہوئی تھی اس نے کہیں بار تعزیز خان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسے اگنور کرتا تھا۔۔۔۔

وہ سوچوں میں گم تھی جب ڈورنوک ہوا تھا اسے ایسے ڈسٹرب کیے جانے پر غصہ تو بہت آیا تھا لیکن پھر اس نے ضبط کرتے یس بولا تھا جس پر ائزم اندر

داخل ہوا تھا وہ دانت پیستے ہوئے اسے دیکھتے اپنے کام میں مشغول ہو گئی تھی اور وہ آرام سے چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔

"ابر شم مُجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے پلیز میں اس وقت ایک مشکل سچویشن میں پھنس چکا ہوں اور اس میں تم میری مدد کرو گی پلیز۔۔۔" وہ خوُد ہی بولا تھا کیونکہ ابر شم نے اس پر توجہ نہیں دی تھی۔

"کس سلسلے میں۔۔۔؟؟؟" لیپ ٹاپ پر جھکے جھکے ہی سوال کیا تھا وہ تھوڑا سا آگے ہوا تھا۔

"میں جس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہوں وہاں سے مُجھے نکال دیا گیا ہے اوُر اب میرے پاس اتنے ریسورسز نہیں ہیں کہ میں خوُد سے اپنا اپارٹمنٹ خرید

سکوں ابھی یہاں جاب ملی نہیں ہے مُجھے۔۔۔!!!" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے محتاط انداز میں بولا تھا۔

"کیوں نکالا ہوٹل والوں نے۔۔۔؟؟؟" وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

"میرے ساتھ روم کا رینٹ دینے کے پیسے نہیں ہیں تو وہ لوگ مفت میں کیسے رکھتے مجھے اس لیے بارہ بجے کا وقت دیا ہے ان لوگوں نے اور پھر مُجھے روم خالی کرنا ہو گا سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ کہاں رہوں گا میں اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔۔۔۔" وہ اس شہر میں نہیں رہتا تھا اب یہاں پہلے اس نے اپارٹمنٹ لیا ہوا تھا لیکن پھر جب وہ باہر چلا گیا تو اس نے وہ سیل کر دیا تھا سو اب رہنے میں مشکل پیس آ رہی تھی اسے۔

"آہ یہ تو پریشانی کی بات ہے پیسے چاہیے تمہیں۔۔۔۔!!!" وہ یہی سمجھی تھی کہ اسے پیسوں کی ضرورت ہے تبھی اس کے پاس آیا ہے اور اس کی طرف دیکھتے وہ پوچھنے لگی تھی۔

ائزم نے سر پر ہاتھ مارا تھا بات پیسوں کی نہیں تھی بات کچھ اور تھی اسے ابر شم کو کنوینس کرنا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ رکھے رانا مینشن جبکہ ابر شم کے تاثرات کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ وہ ایسا کرے گی۔۔۔۔

"نہیں میں جاب کر لوں گا بس اگر کچھ میں تمہارے گھر پر رہ لوں تو مطلب تمہاری انیکسی میں زیادہ دن نہیں لوں گا میں اچھی جاب تلاش کروں گا تا کہ کم وقت میں زیادہ پیسے کما کر ایک فریش سا اپارٹمنٹ خرید سکوں بس کچھ دن اگر تم اپنے ساتھ رکھ لو تو یہ تمہارا احسان ہو گا مجھ پر۔۔۔۔!!!" وہ

چہرے پر کافی مسکینت طاری کر چکا تھا کوئی بھی دیکھے تو اسے ترس آجائے اس پر۔۔۔

"میرے مینشن کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ جانتی تھی گرینی کو ایسے اس کا ساتھ رہنا پسند نہیں آئے گا جبکہ وہ اس سے پہلے ہی کافی ناراض تھیں ایسے میں مزید بات کرنا ان کی ناراضگی میں اضافہ کر سکتا تھا لیکن ائزم کی پریشانی دیکھتے وہ کچھ سوچنے لگی تھی کہ وہ کیا جواب دے اسے کیا اپنے ساتھ رکھے ویسے انیکسی ایک طرف تھی مین ہاؤس کے اگر وہ رک جاتا تو اتنا بڑا مسلہ نہیں بننا تھا پر وہ گرینی کی وجہ سے سوچ میں پڑ گئی تھی کہ آیا ان کا کیا فیصلہ ہو گا ویسے وہ یہ بات تو اچھے سے جانتی تھی کہ گرینی اس کے فیصلے پر اعتراض نہیں کریں گی۔

"کیونکہ میں خود سے اپارٹمنٹ خریدنا چاہتا ہوں اگر تم مجھے کچھ دن اپنے ساتھ رکنے کی اِجازت دے دو گی تو میں اچھے سے سارا فوکس جاب کی طرف کرتے جلد ہی اچھی سے جاب ڈھونڈ لوں گا۔۔۔" اسے قائل کرنے کی کوشش کی تھی وہ ہو بھی رہی تھی یہ اس کی شکل سے نظر آ رہا تھا ائزم نے ایکٹنگ مذید جاری رکھی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے تم اپنا سامان انیکسی میں شفٹ کروا سکتے ہو اور خود بھی رہ سکتے ہو لیکن تمہیں جب جاب مل جائے گی تب تم اپنا اپارٹمنٹ لے لینا۔۔۔" وہ کچھ سوچتے مان گئی تھی اور ائزم کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا چلو ایک مسلہ تو حل ہوا اس کا اب آگے کی پلاننگ وہ سکون سے کر سکے گا۔۔۔

"ویسے تمہاری سیکٹریری کی جاب سیٹ خالی ہے اگر تم مجھے رکھ لو تو میں اچھے سے کام کروں گا تعزیز خان سے بھی زیادہ اچھے انداز میں۔۔۔" وہ ایک

بات پوری ہونے کے بعد دوسری کی طرف متوجہ ہوا تھا اگر لگے ہاتھوں یہ مسلہ بھی حل ہو جاتا تو اسکے حق میں اور بھی اچھا تھا۔

"ہاں سیٹ تو خالی ہے بٹ مُجھے فی میل کی ضرورت ہے میل پہلے سے ہے تعزیز وہ اچھے سے کام کرتا ہے تم کہیں اور ہی دیکھ لو کام اوُر اب تم جاسکتے ہو مُجھے کچھ کام ہے۔۔۔" وہ جیسے بات ختم کر چکی تھی اسے ایک فی میل اسٹنٹ کی ضرورت تھی میل تو پہلے سے تعزیز خان تھا جو سب آچھے سے دیکھ رہا تھا مزید کسی کی ضرورت نہیں تھی اسے۔

"لیکن تعزیز کبھی آتا ہے کبھی نہیں تمہیں نقصان ہو گا اس چیز سے میں تو ریگولر آؤں گا سارے کام کروں گا ویسے تعزیز خان کو اپنی گرل فرینڈ سے ہی فرصت نہیں ہے اس کی گرل فرینڈ ہے بھی بہت خوبصورت۔۔۔" وہ

اس کے انکارِ پر تلملایا تھا تبھی آگ لگانے کی کوشش کی تھی ابر شم سلگ گئ تھی تعزیز خان کی گرل فرینڈ کا سن کر۔۔۔۔

پچھلے دنوں سے اسے لگ رہا تھا کہ تعزیز خان جان بوجھ کر اپنی گرل فرینڈ کے پاس کچھ زیادہ ہی جا رہا تھا اور اب ائزم کا ایسے بولنا اسے کافی عجیب لگا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب کے آپس میں جو چل رہا تھا اس کی بھنک کسی کو بھی لگے۔

"تم جا سکتے ہو اب۔۔۔!!!" وہ سر تا پا جلی تھی اس کے انداز پر تبھی بنا لگی لپٹی رکھے وہ اسے جانے کا کہہ چکی تھی اور اس کے کڑے تیور دیکھتے ہوئے ائزم کو مزید وہاں رکنا مناسب نہیں لگا تھا سو وہ نکل گیا تھا کیبن سے۔۔۔

اس کے جاتے ہی ابر شم نے چیئر کی پشت سے ٹیک لگائی تھی وہ ہے بھی بہت خوبصورت۔۔۔!!!"

یہ لفظ جیسے دل پر چھڑیاں سی چلا گیا تھا تعزیز خان کو وہ ایسے کسی سے بات کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتی تھی اس نے کچھ سوچتے تعزیز خان کا نمبر ملایا تھا جو ایک ہی باری میں کاٹ دیا گیا تھا ابر شم کی آنکھوں میں حیرتِ آئی تھی اور یہ اسے اپنی انسلٹ لگی تھی وہ اس کی کال کاٹ چکا تھا وہ خاصی غصے میں آئی تھی۔۔۔

"ایسی بھی کیا مصروفیت آخر۔۔۔۔"فون ٹیبل پر پٹختے ہوئے وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال دوبارہ ملائی تھی جو پھر بھی کاٹ دی گئی تھی اب وہ غصے سے بھری ہوئی تھی۔۔۔

"آج تم نے بات کرتی ہوں میں تم کیسے ایسے میری کال کاٹ سکتے ہو وہ بھی ایک نہیں دوبار۔۔۔" بالوں کو پیچھے کرتے وہ تعزیز خان سے بات کرنے کی ٹھان چکی تھی۔

وہ کتنی دیر تعزیز خان کے بارے میں سوچتی رہی اسے نہیں یاد تھا وہ ایسے ہی اس کو سوچتی تو گھنٹوں سوچتی رہتی تھی۔۔۔

آج کل اس کی سوچوں کا مرکز وہی تھا جو فل اگنور کرتا تھا ابر شم کو۔

ائزم کے بارے میں سوچتے اسے خیال آیا کہ وہ گرینی کو بتادے کیونکہ اگر انہیں لیٹ پتہ چلتا تو بہت ناراض ہو جانا تھا انہوں نے۔

وہ انہیں کال کرنے لگی تھی جو اٹھا بھی لی گئی تھی لیکن گرینی رہی خاموش ہی تھی کہ اسے جو بولنا تھا وہ بول لیتی وہ اب بات بھی کم ہی کرتی تھیں وجہ ابر شم اچھے سے جانتی تھی۔

"گرینی اب سے کچھ دنوں تک ائزم ہماری انیکسی میں رہے گا میں نے سوچا آپ سے پوچھ لوں کہ کوئی مسلہ تو نہیں ہے۔۔۔۔" وہ ان کی خاموشی سے تنگ پڑتے خود ہی بات کا آغاز کرنے لگی تھی۔

"اوُر کچھ۔۔۔" گرینی کی کڑک دار آواز ابر شم کے کانوں میں پڑی تھی وہ ایک پل کے لیے ان کے انداز پر پریشان ہوئی تھی یعنی ان کے لیے یہ بات امپورٹنٹ ہی نہیں تھی۔

"بس یہی بتانا تھا آپ کو۔۔۔۔!!!" وہ اس کی مزید بات سنے بغیر ہی کال کٹ کر چکی تھیں ابر شم نے فون کو گھورا تھا نجانے کہاں تھا وہ جو آنے کا نام نہیں لے رہا تھا پھر سے دھیان تعزیز خان کی طرف چلا گیا تھا اور پھر اس کا موڈ آف ہو گیا۔۔۔

گرینی کی یہ بے رُخی وہ سہہ نہیں پا رہی تھی وہ دادای تھیں ماں تھیں باپ تھے اور تو اوَر اس کی دوست بھی تھیں لیکن ابر شم کی سچائی جاننے کے بعد وہ اس سے سخت خفا ہو چکی تھیں۔

اوَر ایسا پہلی بار تھا کہ وہ اس سے اتنی ناراضگی بر قرار رکھے ہوئے تھیں کہ ابر شم کافی کوشش کے بعد بھی ناکام ہوئی تھی ان سے کچھ کہنے میں۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 65

•••••

وہ جو کلائنٹس کے ساتھ مصروف تھی اس کی سکریٹری نے اسے آکر ڈسٹرب کر دیا تھا وہ کلائنٹس سے معذرت کرتے ہوئے اپنی سکریٹری کی طرف متوجہ ہوئی تھی جس کے ہاتھ میں ایک تین ماہ کا گول مٹول بچہ تھا جو اپنی گہری کالی آنکھوں سے یکاٹک اپنی مما کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میم یہ رو رہے تھے باہر۔۔۔" سکیرٹری روہانسی ہوتے ہوئے بولی تھی جانتی تھی کہ میم کو کام دوران ڈسٹربنس پسند نہیں تھی لیکن یہ بچہ بھی تو میم کے لیے خوُد سے زیادہ اہم تھا یہ بات بھی وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر بچے کو دیکھا جسے رخساروں کو نمی تھی یعنی وہ باہر بھی روتا رہا تھا وہ تڑپ کر اٹھی تھی اور اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا اور کلائنٹس سے معذرت کرتی وہ ساتھ بنے ہوئے روم میں جانے سے پہلے بولی تھی۔

"آپ لوگ مزید ڈیزائن دیکھ لیں جو آپ لوگوں کو پسند آئے گا میں ویسا ہی ڈریس تیار کروں گی یہ کچھ مزید ڈیزائنز ہیں جو آپ کو پسند آئیں گے۔۔۔" وہ ان کے سامنے مذید ڈیزائن رکھتے ہوئے خود میں بچے کو روم میں لے آئی تھی جو اپنی مما کے پاس آتے ہی رونا بھول کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔

"ضرشک مما کی جان۔۔۔۔" ارشک نے اس کی چھوٹی چھوٹی مٹھیاں اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے انہیں چوما تو وہ کھلکھلایا تھا خوشی سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا تھا اور ارشک نے اس کے ننھے سے وجودِ کو خود میں بھینچتے ہوئے

اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اس کو اپنے سامنے کیا جس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے بھوک لگی ہے اس نے جلدی جلدی ضرشک کو فیڈ کروایا اور فیڈ کرتے وہ اپنی مما کو کافی تنگ کر رہا تھا اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے لمس سے ہمیشہ ہی ارشک کو ایک خوش گوار احساس ہوتا تھا اس کا ارادے اسے سلانے لگا تھا وہ اسے سلانے کی کوشش کرنے لگی تھی جس میں کامیاب بھی ہوئی کیونکہ وہ کچھ ہی ٹائم میں سو گیا تو اس نے وہاں پڑے بے بی کاٹ میں لٹایا جو وہ ہر وقت وہاں موجود رہتا تھا اس نے ضرشک کی پیدائش پر ہی یہ سٹینگ کروالی تھی کیونکہ وہ اسے گھر نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ بہت چھوٹا تھا اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

"میم وہ لوگ یہ ڈیزائنز پسند کر کے گئے ہیں اور ان لوگوں کو ایک ویک بعد ڈریس چاہیئے مطلب ہمیں ایک ہفتے کے اندر اندر ڈریس ریڈی کرنا پڑا گا۔۔۔" یہ ارشک کی سیکرٹری تھی جو اس کے کام میں اس کی مدد کرتی تھی۔

جب سے اس نے وہ کام شروع کیا تھا وہ اس کے ساتھ تھی اب تو دوستوں سے بڑھ کر بہنوں والا تعلق بن چکا تھا دونوں کا ایک دوسرے سے کوئی بات بھی کر لیتی تھیں۔۔۔

"ایک ہفتہ کافی ہے ہم لوگ آسانی سے تیار کر لیں گے تم زرا مجھے اس ڈیزائن کی باقی تفصیل دو تا کہ ہم آج ہی کام شروع کر سکیں۔۔۔" وہ اپنی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

لیکن تبھی اس کا فون بجا تو اس نے جلدی سے کام ریسیو کی تھی جو بابا کی تھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی وہ مسکراتے ہوئے فون کان سے لگائے ان سے بات کرنے کے دروان کام بھی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم بابا۔۔۔" وہ چہکتی ہوئی آواز میں بولی تھی اپنی بیٹی کی خوشی سے بھرپور آواز سن کر عباد صاحب کے رگ وروپ میں ایک خوش کی لہر سرایت کر گئی تھی یہ فیصلہ انہیں بالکل ٹھیک لگا تھا جو انہوں نے ارشک کو بوتیک بنوا کر دینے کا کیا تھا یہ کبھی ممکن نہیں ہوتا اگر ارسام میران کی ہیلپ نہیں کرتا تو۔۔۔۔

اس نے وہ بوتیک والی بلڈنگ بھی خود تیار کروائی تھی اور وہاں کام شروع کرنے میں بھی ارشک کی کافی مدد کی تھی اور پھر یہ تب وہ کام میں پوری طرح سے ماہر نہیں ہو گئی ارسام میر اس کی مدد کرتا رہا تھا پر کچھ ہی مہینوں

میں وہ اچھے سے سیکھ گئی تھی اسے سلائی کا شوق شروع سے تھا لیکن پھر کبھی کرنے کا موقع نہیں ملا تھا پر بوتیک کی وجہ سے اس کا شوق بھی پورا ہو گیا اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑی بھی ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور اب وہ لوگ اپنے الگ گھر میں رہتے تھے جو ارشک نے اپنی کمائی سے خریدا تھا جب عباد صاحب اور ارشک نے ارسام کے گھر کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا تب وہ ان سے ناراض بھی ہوا تھا لیکن عباد صاحب نے اسے منا لیا تھا اور وہ لوگ اپنے گھر شفٹ ہو گئے تھے ارشک اپنے کام پر ہی فوکس کرتی تھی یا ضرشک کو سنبھالتی تھی وہ بہت پیارا بچہ تھا اپنی مما کو کبھی تنگ نہیں کرتا تھا ارشک جب حویلی سے نکلی تھی وہ ٹو منتھس پرنگنٹ تھی اس دن چیک اپ کرتے ہوئے اسے یہ بات ہی بتائی تھی اس نے کچھ عرصہ تو اپنے بابا کو بھی

نہیں بتایا تھا لیکن پھر سوچا کہ کب تک چھپائے گی تو بتا دیا اس خبر کو سن لر ارسام میر پر جیسی کو پہاڑ ٹوٹا تھا۔۔۔

یعنی وہ اب اس کی کبھی نہیں ہو سکتی تھی ٹوٹی محبت کی کرچیاں وہ زخمی سا مسکرایا تھا کہیں دن لگے خوٗد کو سنبھالنے میں لیکن پھر وہ خوٗد پر کنٹرول کرنے لگا تھا کافی کوشش کرتا کہ ارشک سے سامنا نہ ہو لیکن پھر ہو ہی جاتا تھا۔۔۔۔

ارشک اور عباد صاحب ایک ساتھ بہت خوش تھے۔

"وعلیکم السلام کیسی ہے میری بیٹی اوٗر میر انواسہ کیسا ہے بھئی اس کا حال حوال بتاؤ مجھے ارشک۔۔۔" وہ اکثر اس کو اس ٹائم پر فون کرتے تھے

ضرشک کا پوچھنے کے لیے کیونکہ وہ ابھی بہت چھوٹا تھا تو ارشک کو اسے ساتھ لانا پڑتا تھا کہ وہ فیڈ کرتا تھا۔

"وہ سو رہا ہے بابا اور آج ہم لوگ جلدی آنے کی کوشش کریں گے آپ آرام کریں اب۔۔۔" وہ انہیں آرام کرنے کی تاکید کرنے لگی تھی کیونکہ وہ اس معاملے میں کافی لاپرواہی برتتے تھے۔

"ٹھیک ہے جلدی آجانا میرے بچوں۔۔۔" وہ مزید کچھ باتیں کر کے کال کاٹ گئے تھے اور ارشک نے فون سائیڈ پر رکھا اور اپنے کام میں لگ گئی تھی ایک ہفتے کے اندر اندر اسے یہ ڈریس ریڈی کرنا تھا جو اتنا مشکل تو نہیں تھا لیکن اتنا آسان بھی نہیں تھا کیونکہ وہ کافی ہائی کلاس سے تعلق رکھتے تھے جنہیں ایک ڈریس پروفیکٹ چاہیے تھا۔

سو کام زیادہ کرنا تھا اسے وقت زیادہ دینا تھا وہ شروع ہو گئی تھی اپنا کام اسے ہمیشہ وقت سے پہلے کرنے کی عادت تھی وہ کام پر فوکس کرتی کہ دھیان سردار ضرغام خان کی طرف چلا گیا تھا کام کرتے ہاتھ تھمے تھے اس کی یاد آئی تو آنسو بھی آنکھوں میں جھلملانے لگے تھے جنہیں اس نے مشکل سے پیچھے دھکیلا تھا کیونکہ جب ضرغام خان اس کے لئے اہم نہیں تھا تو وہ اسے سوچتی کیوں۔۔۔

ان گیارہ مہینوں میں سو بار اس نے یہ بات خوُد کو سمجھائی تھی لیکن پھر ہر بار بھول جاتی تھی ابھی بھی وہ اسے سوچتے کام پر سے فوکس ہٹا چکی تھی نگاہوں کے سامنے اس ستمگر کا عکس لہرایا تھا اس کی بے باکیاں اس کی شدتیں سب یاد آئی تھیں۔

لیکن اب کیا وہ دوسری شادی کر چکا ہو گا۔۔۔۔۔؟؟؟

یہ سوال ہر وقت اس کے زہن میں رہتا تھا لیکن کوئی جواب نہیں تھا کہ آیا وہ دوسری شادی کر چکا ہو گا یا نہیں وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسے سوچتی تھی خوُد کو روک نہیں پاتی تھی۔

"میم۔۔۔" اسے سوچوں میں گھیرا ہوا دیکھ کر اس کی سیکرٹری نے اسے پکارا تھا جس پر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی کام میں واپس لگ گئی تھی گھر سے وہ عبایہ میں آتی تھی لیکن یہاں چونکے کوئی نامحرم نہیں ہوتا تھا تو وہ آرام سے نقاب آتار دیتی تھی۔

وہ سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔ کیونکہ ضرشک کی آنکھ کھل جاتی تو پھر اسے اس کے پاس جانا تھا سو وہ تب تک کچھ نہ کچھ کام مکمل کرنا چاہتی تھی۔

.....

حویلی والے اس وقت ہال میں موجود تھے دوپہر کا وقت تھا تو شمس خان بی بی جان اور مرتضیٰ خان حویلی میں ہی موجود تھے باقی سب اپنے اپنے کمروں میں تھے حرمین بیگم تو صرف اپنے کمرے تک محدود تھیں انہیں باہر نکلنے اور سب کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی اوّر تو اوّر وہ تو اپنا کھانا بھی کمرے میں کھاتی تھی جبکہ فرحین بیگم سب کے ساتھ کھانا کھاتی تھیں لیکن شمس خان اوّر بی بی جان کی ان سے بھی بول چال بند تھی کیونکہ وہ بھی اپنی بہن کے ساتھ برابر کی شریک تھی۔۔۔

بی بی جان کو تو ان دونوں کے وجود ہی کھٹکتے تھے اوّر حرمین کو دیکھ کر ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ ان کے ساتھ کچھ کر دیں اتنا عرصہ وہ ان کے درمیان رہی تھیں لیکن انہیں کبھی بھنک بھی نہیں پڑنے دی کہ وہ ماضی میں اتنا

گھناؤنا کام کر چکی تھیں ان سے کہیں گنا اچھی منہا تھا جو ان کے سامنے بولتی تک نہیں تھی۔۔۔۔

اپنے پوتے کو بھی بہت یاد کرتی تھی اور اوپر زرانیل خان بھی نہیں تھا اس کی بیوی کو وہ اب کچھ حد تک قبولِ کرنے کے لئے تیار تھیں۔۔۔

حویلی کا ماحول کافی سوگوار تھا جیسے سب ایک دوسرے سے ہی خفا ہوں فرحین بیگم کی حالت ویسے ہی آج کل بہت خراب ہوتی تھی جب سے عالمیار کی ڈیتھ ہوئی تھی وہ جیسے ہزیائی کیفیت کا شکار تھیں بار بار بیٹے کو یاد کرتی تھیں سب کے لیے انہیں سنبھالنا بہت مشکل تھا۔۔۔

بی بی جان عالمیار خان کے بعد کچھ زیادہ ہی پریشان رہتی تھیں۔ عالمیار خان کی ڈیتھ کا وقت سب کے لیے خاصا مشکل ثابت ہوا تھا اور آرمینا تو کہیں دن

تک بے ہوش رہی تھی اوَر پھِر جب اسے ہوش آیا تو وہ بہت زیادہ روئی تھی کیونکہ ضرغام خان نے اسے عالمیار خان کی حقیقت بتادی تھی وہ تب سے خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی خود کو کہیں بار وہ کوس چکی تھی کہ وہ عالمیار کو سمجھ کیوں نہیں سکی تھی کیونکہ اس کے ساتھ ضد کرتی رہی وہ۔۔۔۔۔

بی بی جان کی بہت زیادہ خواہش تھی کہ تعزیز خان حویلی واپس آجائے لیکن شمس خان نے انہیں منع کر دیا تھا وہ جانتے تھے کہ وہ کبھی واپس نہیں آئے گا جو کچھ وہ سہہ چکا تھا اس کے بعد اس کے لیے یہ بہت مشکل تھا کہ وہ ان لوگوں میں واپس اکر رہتا جن لوگوں کی وجہ سے اس کی ماں کے ساتھ اتنا برا ہوا بی بی جان کو حرمین بیگم پر افسوس ہو رہا تھا انہوں نے شادی بھی کروادی تھی ان کی اپنے بیٹے کے ساتھ بھلے زبردستی ہی سہی لیکن حرمین بیگم کو وہ

سب کرنے کی ضرورت کیا تھی آخر۔۔۔انہیں سب سے زیادہ دکھ اپنے بیٹے کے لیے تھا۔۔۔

جس کی جان چلی گئی اوٗر مرتے ہوئے اسے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی کتنا درد ہوا ہو گا اسے یہ بات جب وہ یاد کرتی تھیں تو کلیجہ پھٹنے لگتا تھا وہ جب جب حرمین بیگم کو دیکھتی اشتعال نئے سرے سے ان کے رگ وروپ میں سرایت کر چکا تھا اگر حرمین شمس خان کے بھائی کی بیٹی نہ ہوتی تو اب تک ان کے ساتھ بہت برا ہو چکا ہوتا۔

۔

وہ اس وقت شمس خان اور مرتضیٰ خان کے ساتھ موجود تھیں خاموشی سے وہ لوگ بیٹھے تھے۔

مرتضیٰ خان نے فرحین بیگم کو معاف نہیں کیا تھا کیسے کرتے وہ اپنی بہن کے ساتھ ملی ہوئی تھی وہ کم سے کم اپنی بہن کو روک تو سکتی تھی لیکن وہ تو الٹا اس غلط کام میں اس کا ساتھ دے رہی تھیں کہیں بار فرحین نے مرتضیٰ خان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ انہیں دیکھتے ہی چہرہ دوسری طرف کر لیتے تھے اور وہ کسک کر رہ جاتی تھیں۔۔۔ان کے درمیان کی دوری عالمیار خان کی ڈیتھ کے بعد مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

مرتضیٰ خان اکیلے رہتے تھے انہوں نے صاف صاف لفظوں میں فرحین سے کہہ دیا تھا کہ انہیں اس جیسی عورت کی ضرورت نہیں ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ وفا نہ کر سکے۔۔۔

فرحین اب اپنی بہن کے ساتھ ان کے کمرے میں رہتی تھیں کیونکہ شوہر نے تو صاف صاف کہہ دیا تھا وہ انہیں اپنے کمرے میں نہیں رکھیں گے۔

وہ اس عمر میں ایسے کمرے سے نکالنے جانے پر افسردہ تو تھیں لیکن اپنے شوہر کے غصے سے واقف تھیں لیکن وہ جانتی تھیں کہ بہت جلد ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور وہ ان سے معافی مانگیں گی وہ بس اس وقت کے انتظار میں تھیں جبکہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ یہ وقت اب کبھی نہیں آنا تھا۔۔

کیونکہ ایک بار جو انسان دل سے اتر جائے وہ پھر کبھی دل میں نہیں بس سکتا۔۔۔۔"

•••••

وہ اس وقت بیڈ پر لیٹی تھی جب کوئی اس پر جھکا تھا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے آرمیناہڑبڑائی تھی آخر کون تھا وہ جو اس وقت اس پر حاوی تھا یہ لمس اسے پہلی بار مل رہا تھا نجانے کون تھا لیکن اسے بہت چاہنے کے

باوجود بھی وہ خوُد سے جھٹک نہیں سکی تھی اوُر اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کا ساتھ دینے لگی تھی وہ شاید نیند میں تھی لیکن اس کا لمس جیسے پورے بدن کو سرور بخش رہا تھا وہ اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتے سک کرنے لگا تھا اور پھر اس کی سانسوں کو خوُد میں انہیل کرتے ہاتھ سرک کر اس کی دل کشیوں پر آئے تھے۔۔۔۔

لمس میں نرمی تھی کوئی بہت نرمی سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا آرمینا کا مزاحمت نہ کرنا مقابل کے لبوں کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ اس کے لبوں کو چھوڑ کر نیچے آتے اس کی گردن پر جھکا تھا اس سے نیچے لب اس کی گہرائیوں میں لے گیا تھا آرمینا ہنوز خاموش تھی اوُر مقابل اس کی خاموشی دیکھتا اوُر پھیلتے اس کی شرٹ کا پہلا بٹن کھول چکا تھا۔۔۔۔

آرمینا کسمکائی تھی شاید نیند کا غلبہ ٹوٹ رہا تھا لیکن وہ آنکھیں نہیں کھول رہی تھی مقابل کے ہاتھ اس کے بدن پر سرایت کر رہے تھے اور اس کے لب اس کی گہرایوں پر۔۔۔

"افف بہت مشکل تم سے دوری بنائے رکھنا لیکن ائی پرومس بہت جلد تمہیں اس حویلی سے بہت دور لے جاؤں گا کہ یہ لوگ تمہیں ڈھونڈھ بھی نہیں پائیں گے۔۔۔۔۔" اس کے کان کے پاس اپنا لمس چھوڑتے ہوئے وہ اوپر آتا اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے اپنے لبوں کو سیراب کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ تقریباً اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی لیکن آنکھیں تھیں کہ چاہنے کے باوجود کھل نہیں رہی تھی وہ اپنی حالتِ پر جھنجھنا کر رہ گئی تھی اور مقابل اب اس کی بند آنکھوں کو چوم رہا تھا اور پھر اس کی لمبی خمدار پلکوں کو جو اس

وقت اس کے عارض پر سایہ فگن تھیں وہ نرمی سے اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کی پلکوں کو چھوتے ہوئے پیچھے ہوا تھا جزبات تھے کہ بے قابو رہے تھے دل کہہ رہا تھا ابھی لے کر جاؤ اسے سب سے دور لیکن ابھی نہیں ابھی صحیح وقت نہیں تھا ابھی اسے انتظار کرنا تھا جو خاصا مشکل تھا۔۔۔

وہ اس پر کمفٹر ٹھیک کرتے اس کی بانہوں کو اپنے گلے سے نکال کر اس کے سینے پر رکھتے اس کے ماتھے کو چومنے لگا تھا اور پھر وقت کا خیال کرتے اس نے جلدی سے اپنا ماسک ٹھیک کیا اور جیسے کھڑکی کے راستے اندر آیا تھا ویسے ہی نکل گیا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد آرمینا نے آنکھیں کھولی تھیں آخر وہ کون تھا جو اسے اتنے حق سے چھو رہا تھا وہ عالمیار خان نہیں تھا وہ کیسے ہو سکتا تھا مرے

ہوے کب واپس آتے ہیں بھلا لیکن وہ تھا کون اور اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی ایک نظر اپنے بکھرے ہوئے حلیے کو دیکھا شاید مقابل اس کی شرٹ کا بٹن بند کرنا بھول گیا تھا لیکن سامنے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ کر اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے اس کی گردن پر اور نیچے کسے دانتوں کے نشانات تھے۔۔۔۔

اس کی گردن پر اور کہیں حصوں پر زخم تھے جو عالمیار خان کے دانتوں کے تھے جب جب وہ اپنی باتوں سے اسے غصہ دلاتی تھی وہ اپنا غصہ ایسے ہی اس کے اوپر نکال دیتا تھا۔۔۔

یہ نشان اسے اب تکلیف نہیں دیتے تھے جتنی اس وقت ہوتی تھی کاش کہ وہ اس کے ساتھ کرنے کے بجائے اسے سمجھنے کی کوشش کرتی تو آج حالات شاید بہت مختلف ہوتے لیکن اس نے ایک نہیں بہت ساری غلطیاں کی تھیں جن کی شاید ہی کافی تلافی ہو پاتی۔۔۔

جب ضرغام خان اسے واپس لے کر آیا تھا تب اسے پتہ چلا تھا کہ عالمیار خان کی وفات ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ اس کے پچھتاوے کا سفر شروع ہوا تھا جو اتنا لمبا تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا لیکن وہ اچھے وقت کے انتظار میں تھی۔

۔

ضرغام خان نے جب اسے عالمیار خان کے بارے میں بتایا وہ کہیں لمحے تو یقین ہی نہیں کر پائی تھی کہ یہ سب سچ تھا لیکن جانتی تھی کہ ضرغام خان جھوٹ نہیں بولتا تھا ایک طرف وہ اس صدمے سے نڈھال تھی تو دوسری طرف اسے حرمین بیگم کی سچائی پتہ چلی تھی کہ اس کی ماں اس کے باپ کی قتل تھی وہ مذید صدمہ برداشت نہیں کر سکی تھی۔

اس کی ماں اتنا گر جائے گی اسے یقین نہیں تھا لیکن اب سب سامنے تھا تو وہ کیونکر یقین نہیں کر پاتی۔

وہ اپنی ماں سے ملی نہیں تھی کیسے ملتی وہ جو لر چکی تھیں اس کے بعد کیا وہ خود کو راضی کر پاتی کہ وہ ان سے ملتی۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنی ماں سے زیادہ اپنے باپ کے قریب رہی تھی ان سے ہی فرمائش کرتی تھی اس کی ماں کو تو اس سے زیادہ نیوشا کی فکر تھی ایک طرف یہاں وہ اپنی ماں کی حقیقت سامنے آنے پر افسردہ تھی وہیں ارشک کے لیے وہ بہت خوش تھی لیکن اس کے حویلی سے بھاگنے کا سن کر وہ خاصی پریشان ہوئی تھی۔

ضرغام خان کی حالتِ تو ایسی نہیں تھی کہ وہ اس سے کچھ پوچھ پاتی۔۔۔۔

لیکن وہ دعا گو تھی کہ ارشک واپس آجائے اس کے بھائی کی زندگی میں بھی خوشیاں آجائیں لیکن اس سے بات سے وہ بے خبر تھی کہ اس کے بھائی نے ارشک کے ساتھ کیا کیا کیا تھا اسے کتنے دکھ دیئے تھے اوَر اب ضرغام خان کے پچھتاوے کا وقت تھا جو بہت لمبا ہونے والا تھا۔

•••••

ضرغام خان اس وقت زمینوں پر موجود تھا گندم کی کٹائی کا وقت تھا سو وہ آج کل باقاعدگی سے خوُد مزدوروں کے سر پر کھڑا ہو کر کام کرواتا تھا وہ آج کل خوُد کو کام میں بہت زیادہ مصروف کیے ہوئے تھا لیکن ارشک کو وہ ایک لمحہ بھول نہیں پایا تھا دل اس کی قربت کا عادی تھا رات کی تنہائی میں جب جذبات کنٹرول میں نہیں ہوتے تھے تو وہ سگریٹ پھونکتا تھا لیکن کہاں اس میں ویسی بات جو ارشک کے لبوں میں تھی وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا تھا دھوپ کافی زیادہ مئی کا مہینہ تھا گرمی اچھی خاصی تھی۔

--

وہ ایک طرف بیٹھتے ہوئے ارشک کو سوچنے لگا تھا حالانکہ وہ ہر وقت اس کے اعصابوں پر سوار رہتی تھی ایسی کوئی جگہ نہیں تھی یہاں اس نے ارشک کو تلاش نہ کیا ہو اسے نہ تو عباد صاحب ملے تھے اور نہ ہی وہ ارشک کا کوئی سوراخ نکال پایا تھا بہت کوشش کے بعد بھی وہ ناکام رہا تھا۔

۔

یہاں باقی سب نے حرمین بیگم سے قطعہ تعلق کر لیا تھا وہ نہیں کر سکا تھا وہ اس کی ماں تھیں اور ایک بیٹے کا فرض اس نے نبھانا تھا ہاں اب وہ شاید حرمین بیگم سے ویسی محبت نہیں کرتا تھا جیسی اسے پہلے تھی لیکن وہ ان کا خیال رکھتا تھا انہوں نے جو کیا وہ معافی کے لائق نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس سب کے لیے انہیں معاف کرنے والا تھا لیکن ایک بیٹے کا فرض وہ بخوبی نبھا رہا تھا۔۔۔

حویلی میں اب اس کی شادی کی بات کا کوئی زکر نہیں ہوا تھا نیوشا بھی بہت کم اس کے سامنے آتی تھی اس کے لئے تو یہ بہت اچھی بات تھی۔

"ارشک۔۔۔۔" وہ بے بسی سے بولا تھا لب جیسے پھڑ پھڑائے تھے وہ نہیں جانتا تھا کہ جب اسے سچ پتہ چلے گا وہ ارشک کی شکل دیکھنے کو ترس جائے گا نجانے کس کونے میں وہ چھپ گئی تھی جو نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

ضرغام خان کے اتنے ریسورسز بھی اس کے کچھ کام نہیں آئے تھے وہ اسے ڈھونڈنے میں بری طرح سے ناکام ہوا تھا وہ اپنی آنکھیں موند چکا تھا وہ جس جگہ بیٹھا تھا وہاں سے سورج سیدھا تھا اس کے کالے رنگ کے کاٹن کے شلوار قمیض میں پسینہ آنے لگا تھا لیکن وہ لاپرواہ بنا بیٹھا تھا اکثر وہ ایسے ہی خود کو ازیت دیتا تھا۔

ارشک کے ساتھ کی گئی زیادتی یاد آتی تو وہ جیسے پل پل مرتا تھا بہت کوشش کی تھی اس نے وہ اس انسان کا پتہ چلا سکے جس نے ارشک کی مدد کی حویلی سے نکلنے میں لیکن وہ ناکام رہا اس کے ہاتھ کوئی سرا نہیں لگا نجانے کیوں اسے نیوشا پر شک ہوتا تھا لیکن پھر یہ خیال زہن میں آتا کہ نیوشا اتنی اچھی نہیں تھی جو ارشک کی مدد کرتی اور یہیں پر وہ کنفیوژن ہوتا تھا۔

"ارشک کاش تم حویلی چھوڑنے کی غلطی نہ کرتی کاش جتنی غلطیاں میں نے کی ہیں تم یہ نہ کرتی تم کہاں چھپ گئی ہو۔۔۔۔"وہ اب پہلے والا مغرور ضرغام خان نہیں لگتا تھا اب تو پچھتاوے میں گھرا وہ کوئی اور ہی ضرغام خان تھا جس کو بس اس وقت صرف ارشک یاد تھی۔۔

وہ کافی دیر ایسے ہی بیٹھا رہا پھر اسے کسی نے آواز دی تو وہ خیالوں سے چونک کر اٹھا تھا اور اس طرف چلا گیا انہیں مزید کام کا بتاتے وہ چلنے لگا ایسے ہی

اسے واک کرنا اچھا لگا تو وہ چلتے چلتے آبادی کی طرف آ گیا تھا جب نظر ارشک کے گھر پر پڑی تھی جو تقریبا سارا جلا ہوا تھا اسے یاد آیا اس نے خود ہی تو آگ لگوائی تھی گھر تقریبا راکھ کا ڈھیر بن چکا تھا اندر پڑا سارا سامان بھی جل چکا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتے اندر داخل ہوا تھا ٹوٹا پھوٹا وہ گھر جس میں جلی ہوئی چیزیں ابھی تک ویسی ہی پڑی تھیں اس نے ایک زوردار مکا اپنے ہاتھوں کا دیوار پر مارا تھا اب پل پل یہ بات ناگ کی طرح ڈستی تھی کہ اس کی وجہ سے ایک بے قصور کو نجانے کہاں کہاں کے دھکے کھانے پڑے تھے۔۔۔

اسے ارشک کی بات یاد آئی جو اس نے بولی تھی۔

"میری بابا قتل نہیں ہیں۔۔۔!!!" وہ تب ضرغام خان نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا وہ تو ہر پل جیسے اسے ازیت دیتا تھا پل پل سارے منظر نظروں کے سامنے آئے تھے وہ تھوڑا سا آگے بڑھا تو اسے سامان میں سے ارشک کی تصویر ملی تھی جو آدھی جلی ہوئی تھی۔

جو ایک کنارے سے جلی ہوئی تھی باقی ٹھیک تھی اس کا چہرہ واضح ہو رہا تھا ضرغام خان نے وہ تصویر اٹھالی تھی اور اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے کیا تھا اس تصویر میں وہ مسکرا رہی تھی اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی ایسے ارشک اس کے سامنے مسکرائی ہو۔۔۔۔

اس نے تصویر کو غور سے دیکھا تو ارشک کو مسکراتے ہوئے گالوں پر ڈمپلز پڑتے تھے وہ حیران ہوا لیکن پھر اس نے وہ تصویر اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لی تھی نجانے کیوں ایک یاد تو ملی تھی اس کی۔۔۔۔

ارشک کی اس کے پاس کوئی تصویر نہیں تھی کیسی ہوتی آرمینا اور عالمیار کی شادی پر بھی ان کی کوئی تصویر نہیں تھی حالانکہ باقی سب نے ساتھ تصویر بنوائی تھیں لیکن ارشک کی نہیں تھی۔۔

وہ ایک نظر اس گھر کو دیکھتے کچھ سوچنے لگا تھا اگر وہ ایسا کر دیتا تو شاید اس کی غلطی کی کچھ حد تک تلافی ہو سکتی تھی اور اب وہ ایسا ہی کرنے والا تھا کیونکہ یہ اس کی غلطی کا کچھ حد تک تو مداوا کر سکتی تھی۔

وہ باہر نکلا تو گاؤں کی ایک عورت سردار ضرغام خان کو اس جلے ہوئے گھر سے نکلتے دیکھ کر کافی حیران ہوئی تھی کہ ان کا بھلا کیا کام پھر اچانک خیال آیا کہ وہ ارشک کا مرد (شوہر) بھی تھا تو ہو سکتا ہے اس کے گھر کی خبر لینے آیا ہو۔۔۔

"سلام سردار سائیں۔۔۔" سردار ضرغام خان اس کے قریب سے گزرا تو اس نے اسلام کیا تھا جس پر ضرغام خان سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھنے لگا تھا کہ اس کے اگلے سوال پر وہ رک گیا تھا۔۔۔

"سردار سائیں ارشک کیسی ہے۔۔۔" وہ عورت ارشک کے پڑوس میں رہتی تھی جسے وہ بہت پسند تھی جو اکثر ان کے بیمار ہونے پر ان کا خیال بھی رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔

سردار ضرغام خان نے ایک نظر اس عورت کو دیکھا اور پھر کوئی جواب دیئے بغیر وہ آگے بڑھ گیا تھا جواب دیتا تو بھی کیا۔۔۔؟؟؟

اکثر جب انسان کے پاس اگلے بندے کے سوالوں کا جواب نہیں ہوتے وہ ایسے ہی پہلو بچاتے ہیں جیسے اس وقت ضرغام خان نے کیا تھا وہ عورت اس

کی سرخ انگار آنکھیں دیکھ کر جلدی سے واپس پلٹ گئی تھی بات کرنے کی ہمت تو کر دی تھی اب ڈر لگا تھا کہ کہیں وہ اس کے شوہر کو ہی کچھ نہ بتا دیں ایسا ہوا تو اس کے شوہر نے اسے نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔

ضرغام خان واپس زمینوں کی طرف آیا تھا اب دوپہر ڈھلتے شام میں بدل رہی تھی وہ کچھ دیر کھیتوں میں رہا اور پھر مزدوروں کو ان کی دن بھر کی اجرت دیتا حویلی چلا آیا تھا۔۔۔۔

وہ واپس آیا تو لاونج میں کوئی نہیں تھا اس وقت اس کا کسی سے بات کرنے کا دل بھی نہیں تھا وہ اس وقت اکیلے بیٹھ کر سگریٹ پھونکنا چاہتا تھا سو تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا آیا تھا جو پچھلے گیارہ مہنیوں سے خالی تھا ارشک کے وجود سے۔۔۔۔

وہ جب جب واپس آتا تھا ارشک اسے اپنے انتظارِ میں ملتی تھی اس کے لمس سے جیسی ساری تھکن اتر جاتی تھی لب ترس گئے تھے ان لبوں کے لمس کے لیے دل شدت سے بے چین تھا اس کو سامنے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔۔لب شدت سے اس کو محسوس کرنا چاہتے تھے وہ اپنی مردانہ شال اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے اپنی جیب سے وہ تصویر نکالتے ہوئے اسے ٹیبل پر رکھا تھا یہ تصویر دل کے بہت قریب محسوس ہو رہی تھی کاش کے وہ بھی پاس ہوتی۔۔۔

اس نے سگریٹ سلگا کر لبوں میں دبائی اور لمبے لمبے کش لینے لگے تھے۔۔۔

دھواں پورے کمرے میں پھیل گیا تھا آج کل اس کی حالتِ بہت عجیب سی تھی اس نے کچھ دیر بعد کچھ سوچتے باتھ روم کی طرف قدم بڑھائے تھے لیکن پھر اس رات کا منظر یاد آیا جب وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب

تھے باتھ ٹب کو دیکھتے وہ سب یاد آیا تو اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھی وہ جا کر بھی اس کی زندگی میں پوری طرح سے براجمان تھی اس نے ٹھیک کہا تھا کہ سچائی سامنے آنے پر وہ ضرغام خان کی دنیا سے بہت دور چلی جائے گی اور وہ چلی بھی گئی تھی اتنی دور کہ وہ چاہا کر بھی اسے ڈھونڈ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

شاور لے کر وہ فریش سا باہر نکلا تھا اور اپنے بال بنائے تھے ارادہ نماز ادا کرنے کا تھا ارشک کے جانے کے بعد وہ ہر نماز کے بعد اس کے مل جانے کی دعا کرتا تھا اس نے پہلے نماز ادا کی اور پھر حرمین بیگم کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔

آرمینا کی حالتِ بھی عالمیار خان کے بعد بہت خراب تھی جیسے ان کی پوری حویلی ہی بکھر چکی تھی اس نے کہیں بار کوشش کی کہ وہ تعزیز کو واپس لا سکے

لیکن یہ ممکن نہیں ہو پایا تھا وہ صاف صاف کہہ چکا تھا کہ وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔۔۔۔

ضرغام خان سیدھا حرمین بیگم کے کمرے میں چلا گیا تھا یہاں وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی حلیہ بکھرا سا تھا وہ اب خوُد کی طرف دھیان تک نہیں دیتی تھی چہرہ بھی کملکلایا ہوا تھا رنگت زرد پیلی۔۔۔۔

انہوں نے جیسے خوُد پر توجہ دینی ہی چھوڑ دی تھی احساس ندامت بھی تھا کہ کاش وہ منہا کے ساتھ وہ سب نہ کرتی لیکن اب صرف پچھتاوے کے اور کچھ نہیں بچا تھا ان کی زندگی میں ضرغام خان ان کا خیال تو رکھتا تھا لیکن وہ جانتی تھیں کہ دل سے شاید ہی وہ پہلے کی طرح ان سے محبت کر پاتا۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"وہ اس وقت چھری ہاتھ میں "
تھامے جیسے خوُد کی جان لینے کی کوشش کرنے والی تھیں وہ ایک
ہی جسارت میں ان تک پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

مجھے زندہ نہیں رہنا۔۔۔"وہ تھک چکی تھی پچھلے گیارہ مہنیوں سے "
یہ سب سہہ رہی تھی جنہوں نے ماں باپ بن کر پالا وہ ان کی
طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں تھے وہ کیسے سب کی بے
اعتنائی سہ رہی تھیں یہ بس وہ ہی جانتی تھیں۔

آپ حرام موت کو گلے لگا کر اپنے گناہوں میں مزید اضافہ کرنا "
چاہتی ہیں کیا نہیں جانتی ہیں کہ یہ زندگی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی
نعمت ہے انسان کو اسے ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے آپ کیوں یہ

کوشش کر رہی ہیں بس رب سے دعا کریں۔۔۔"وہ ان کے ہاتھ سے چھری لے کر دور پھینک چکا تھا وہ سسکی تھیں۔

ضرغام میرا بچہ۔۔۔۔"اس کا خیال اس کی توجہ سب مل رہا تھا " لیکن انہیں وہ پہلے والا ضرغام خان تھا جو ان سے دل سے محبت کرتا تھا نہ کہ ان کو زمہ داری سمجھ کر نبھانے والا ضرغام خان۔۔۔۔

آپ ریسٹ کریں۔۔۔"وہ ان کی طرف جتنی بھی توجہ دیتا جب " نظروں کے سامنے اپنے بابا کا لت پت وجود آتا تو وہ اس پل سب بھول جاتا ارشک کے ساتھ کی گئی زیادتیاں یاد آتی تو وہ جیسے خوٗد کو کوستا تھا۔۔۔۔۔۔

تم جا رہے ہو نہ ضرغام خان۔۔۔"!!!وہ ڈری تھیں ایسا لگا جیسے وہ "
ہمیشہ کے لیے جا رہا ہے آج کل ان کے دل میں یہ ڈر بیٹھا ہوا تھا
لیکن ضرغام نے نفی میں سر ہلایا تھا کہ وہ نہیں جا رہا تھا۔

نہیں آپ آنکھیں بند کریں۔۔۔"ان پر جھکتے کمفٹر صحیح کیا اور پھر "
ان کے روم میں موجود پر بیٹھنے کے لیے اس سے پہلے کہ پیچھے
مڑتا وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ گیا تھا۔

یہیں بیٹھ جاؤ تم۔۔۔۔"وہ آنکھوں میں حسرت لیے بولی تھیں وہ "
ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور وہ اس کا ہاتھ تھامے آنکھیں بند کیے
جیسے کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں ایک طرف آرمینا کا غم ان کو
تھا وہ آج کل کافی بکھری ہوئی حالت میں تھی جب سے عالمیار خان
کی ڈیتھ ہوئی تھی وہ جیسے خود سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔۔

ضرغام خان ان کے ساتھ ہی بیٹھا رہا جب تک وہ سو نہیں گئی وہ ان کے پاس ہی بیٹھا رہا ان کے سونے کا اطمینان کرتا وہ ان کے کمرے سے باہر نکلا تھا اور آرمینا کے کمرے کی طرف گیا تھا وہ چاہتا تھا کہ آرمینا اپنی سٹڈی پھر سے کنٹینو کرے تاکہ اس کا دھیان تو کچھ دوسری طرف ہو جائے۔۔۔

اس کا ایک سال تو ضائع ہو چکا تھا لیکن مزید وقت ضائع نہ ہو اس سے بہتر تھا کہ وہ دوبارہ کالج جوائن کر لے۔ تاکہ جب اس کا دھیان پڑھائی کی طرف جائے تو جو فضول سوچیں اس کے دماغ نکل جائیں اب ضرغام خان کو لگ رہا تھا کہ اس نے آرمینا کو عالمیار خان کی ساری سچائی بتا کر غلطی کی بہتر تھا یہ کام عالمیار خان خود کرتا لیکن وہ نہیں رہا تھا تو ضرغام خان نے اس کے بارے میں آرمینا کو خود ہی بتا دیا تھا۔۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اب اس کے جانے کے بعد آرمینا اس کے بارے میں کچھ نیگیٹو سوچے۔۔۔۔ ارمینا کی

کنڈیشن اس وقت ابتر تھی جب اسے ساری سچائی معلوم ہوئی تھی عالمیار خان کی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 66

.....

زرانیل خان فریش ہو باہر آیا تو ارواح کچن میں کھانا بنا چکی تھی وہ ابھی ابھی تھانے سے واپس آیا تھا اور سیدھا فریش ہونے چلا گیا تھا ارواح اسے اندر آتے دیکھ چکی تھی اور اس کے سیدھے اندر چلے جانے پر وہ پریشانی سے لب کچلنے لگی تھی آنکھوں میں لب لبا پانی آیا تھا وہ اس کے ساتھ کر رہا تھا وہ جانتی

تھی وہ حق پر تھا لیکن اسے نجانے کیوں رونا آرہا تھا وہ واحد انسان تھا اس دنیا میں جس کی بے رُخی وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی جس کی محبت کی عادی تھی اس کی بے رخی جیسے مر دینے کے مترادف تھی وہ اپنے آنسو پیچھے دھکیلتے ہوئے پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

زرانیل کچن میں انٹر ہوا تو اسے کوکنگ رانج میں روٹی بناتے دیکھ کر وہ سیدھا اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا ارواح تقریباً کام ختم کر چکی تھی اوٗر پیچھے مڑی تو کسی کے چٹانی سینے سے ٹکرائی تھی اب عہ گھبراتی نہیں تھی کیونکہ جانتی تھی کہ یہ جرات صرف ایک انسان ہی کر سکتا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ڈوپٹہ سائیڈ پر رکھے ایزی ہو کر کوکنگ کر رہی تھی اس کی پونی سے نکل کر بالوں کی چند لٹ اس کے رخساروں کو بوسہ دے رہی تھیں وہ اپنے دوپٹے کی تلاش میں یہاں وہاں دیکھنے لگی تو وہ اسے سامنے ٹیبل پر پڑا

ہوا ملا تھا وہ زرانیل خان کی طرف دیکھنے لگی تھی جو سنجیدگی سے اسے دیکھے جا رہا تھا اس کے سرد تاثرات دیکھ کر اس نے حلق تر کیا تھا اس کے یہ تاثرات ہی تو ہمیشہ پریشان کرتے تھے ارواح کو۔۔۔۔۔

وہ اس کی کمر میں ہاتھ لے جاتے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا ارواح سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی جو اب اس کے بالوں کی پونی اتار کر دور پھینکتے ہوئے اس کے بالوں کو پیچھے کھلا چھوڑ گیا تھا یہ بھی اسی کا آرڈر تھا کہ ارواح اپنے بال کھلے رکھے اسے ارواح کے کھلے بال پسند تھے لیکن کام کے دوران وہ اکثر انہیں باندھ دیتی تھی کیونکہ اسے بہت مشکل ہوتی تھی کام کرتے ہوئے کھلے بالوں سے۔۔۔۔

اس کے بالوں کو کھول کر اس نے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اس کی گردن پر اپنا ناک سہلایا تھا ارواح کپکپائی تھی اس کا لمس اب پہلے والا لمس

نہیں ہوتا تھا وہ اب اسے پہلے کی طرح نرمی سے نہیں چھوتا تھا اس کی داڑھی کی چبھن سے ارواح کسمکائی تھی لیکن جانتی تھی اس کا مزاحمت کرنا مقابل کو پسند نہیں تھا وہ اس کے سہارے کھڑی تھی اگر زرانیل خان نے اسے کمر سے پکڑ کر تھام نہ رکھا ہوتا تو وہ یقیناً اس لمحے اس کے لمس کو برداشت نہ کرتے زمین بوس ہو جاتی۔۔۔۔

زرانیل خان کے لب گردن کی حدود پار کرتے اس سے پہلے کہ نیچے جاتے زرانیل خان کو کچھ یاد آیا تو اس نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا تھا لیکن اسے چھوڑنے کے بجائے اس کے دونوں بازوؤں کو مضبوطی سے تھام لیا تھا ارواح کسک کر رہ گئی تھی اس کی انگلیاں جیسے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نے کیا کہا تھا۔۔۔؟؟؟"اس کے اوپر جھکتے وہ غرایا تھا ارواح نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا کچھ لمحے تو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہہ کیا رہا تھا لیکن پھر جب سمجھ آیا تو چہرہ لال کندن ہوا تھا سارا خون جیسے چہرے پر آسمٹا ہو وہ اپنے لبوں کو کچلنے لگی تھی لیکن مقابل نے پھرتی سے اس کے لبوں کو دانتوں کی قید سے آزاد کروایا اور انہیں اپنی گرفت میں قید کیا ارواح کے ہاتھ بے ساختہ اس کی شرٹ کے کالر تک گئے تھے وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں سے سانسیں الجھاتے ہوئے اسے کچن کاؤنٹر کے ساتھ لگاتے اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اس کی سانسوں کو خود میں انہیل کر رہا تھا اب وہ ایسا ہی کرتا تھا۔۔۔

ارواح مزاحمت کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں رہتی تھی کیونکہ وہ اسے مزاحمت کرنے نہیں دیتا تھا اب بھی اس کے ہاتھ جو اس کی شرٹ کے کالر

پر تھے انہیں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں لیتے وہ اس کے ہاتھوں کو پیچھے لگا گیا تھا ارواح مزید اس کے قریب ہوئی تھی خوبصورت نشب و فراز زرانیل خان کے سینے سے ٹکرائے تو جذبات جیسے مزید سلگے تھے۔

لمس میں بھی تیزی آگئی اس کے نچلے لب پر اپنے لبوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے وہ کچھ لمحوں میں ہی اسے نڈھال کر چکا تھا اس کی سانس پھول گئی تھی وہ اپنے ہاتھوں کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تو ناکام رہی کیونکہ زرانیل خان کا پورا دباؤ اس کے ہاتھوں پر تھا وہ پاؤں مارنے لگی تھی کیونکہ اس قدر پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اس سے کھڑا رہنا مشکل ہوا تھا اس کی اس قدر رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ پیچھے ہوا تھا اپنے لب جو گیلے ہو چکے تھے اپنی شرٹ کی آستین سے صاف کرتے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا جو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی اس کا دوپٹے سے عاری وجودِ جس پر کجا اس کے خوبصورت

نشب و فراز جو اس کے سانس لینے پر جیسے مزید ابھر کر واضح ہو رہے تھے زرانیل خان کے جزبات میں تلاطم سا برپا کر گئے تھے اس کا دل چاہا یہیں کچن میں وہ اس کے اور اپنے درمیان کے تمام پردے گرا کر اس پر واضح کر دے کہ اگر وہ کسی کی وجہ سے زرانیل خان کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرے گی تو یہ ہو گا نہیں۔۔۔۔

زرانیل خان اس پر کل بھی سارے حق رکھتا تھا اور آج بھی وہ کچھ سوچتے ارواح کی شرٹ کے اندر ہاتھ لے جاتے اپنے ہاتھوں سے اس کی دھڑکنوں کو چھوا تھا ارواح مچلی تھی اس کی انگلیوں کو محسوس کرتے لیکن وہ اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتا اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے ہوئے وہ اس کے کان پر اپنا لمس چھوڑ رہ تھا ارواح مزاحمت کرتی تو اس کے لمس میں تیزی اور اور شدت آجاتی تھی وہ اس کی

طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی جانتی تھی وہ حق پر تھا ارواح سے واقعی بہت بڑی غلطی ہوئی تھی اس وقت لیکن اب وہ زرانیل خان کو اپنی پوزیشن کلئیر نہیں کر پا رہی تھی۔

"ارواح۔۔۔۔"اس کی مزاحمت پر وہ بھڑکا تھا ارواح اس وقت مزید پریشان ہوتے اس کے سینے میں چھپی تھی ایک یہ جگہ تھی اس کے لیے سب سے محفوظ جس جگہ اسے کوئی خوف کچھ بھی محسع نہیں ہوتا تھا اس کی سرد آواز پر وہ ڈری تھی جانتی تھی اس وقت اس کے جذبات کنٹرول میں آنے بہت مشکل تھے اوٗر اب وہ اس کی شدتیں سہہ نہیں پاتی تھی۔

اب اس کے لمس میں ایک جنون ہوتا تھا شاید وہ ارواح کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ غلط تھی جو وہ کرنے والی تھی وہ غلط تھا۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کو خوُد میں چھپتے دیکھا تو لب بھینچ کر رہ گیا تھا وہ ہمیشہ سے یہی تو کرتی تھی جانتی تھی وہ بھلے اس پر غصہ کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن جب جب وہ اس کے سینے سے لگتی اس کا غصہ کم ہو جاتا تھا اب بھی وہ یہی کر رہی تھی۔

زرانیل خان نے ایک نظر کھانے کو دیکھا اوُر پھِر ارواح کو یعنی ارواح کو پہلے کھانے کی ضرورت تھی۔۔

وہ اس کو ایک جھٹکے سے اپنے سے دور کر چکا تھا وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کھانا لگاؤ آرہا ہوں میں۔۔۔" وہ اپنی پینٹ کی جیب سے فون نکال کر کسی کو کال کرتا باہر نکلا تھا اور اس کے جاتے ہی ارواح نے اپنا حلیہ صحیح کیا اور بالوں کو پیچھے کرتے وہ کھانا ٹیبل پر لگانے لگی تھی.....

اور زرانیل خان تقریباً دس پندرہ منٹ بعد واپس آیا تھا تب تک ارواح کھانا سٹ کر چکی تھی اور وہ آرام سے بیٹھ کر کھانے لگا ارواح کے آدھا کھانے تک وہ اپنا کھانا مکمل کر چکا تھا اور ایک نظر اسے دیکھ کر وہ اٹھ کر واپس چلا گیا تھا وہ آج کل ایسا ہی سرد انداز اپنائے ہوئے تھا ارواح کے ساتھ صرف کبھی کبھار جب اس کا موڈ ٹھیک ہوتا تو اس کے ساتھ نارمل بیہیو کرتا اس کے جاتے ہی ارواح نے مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روکا تھا کاش کہ وہ سب کچھ ایسے زرانیل خان کو پتہ نہیں چلتا کاش کہ وہ خود ہی اسے سب کچھ بتا دیتی لیکن تب وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ برتن سمیٹ کر زرانیل خان کے لیے کوفی بنانے لگی تھی اور پھر کوفی کا مگ لے کر وہ روم میں آئی تو زرانیل خان شرٹ لیس ایزی سا صوفے پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے کام کر رہا تھا ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد وہ پھر سے لیپ ٹاپ میں مصروف ہو گیا تھا ارواح نے کوفی صوفے کے پاس پڑے ٹیبل پر رکھی اور اس سے پہلے کہ وہ پیچھے پلٹ جاتی زرانیل خان نے پھرتی سے لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھتے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے اوپر آ گری تھی۔

وہ اس کو مضبوطی سے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی شہ رگ پر لب رکھ گیا تھا ارواح ایسے اپنی پوزیشن پر شدید سبکی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ اسے تھامے ہوئے تھا ورنہ اب تک وہ گر چکی ہوتی اس کے لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا زرانیل خان کی بے اعتنائی اور اوپر سے اس کا یہ انداز وہ رو دینے کو تھی۔

زرانیل خان کے لب اس کی گردن سے نیچے آتے اس کی بیوٹی بون پر آئے تھے۔۔۔

"مجھ سے میری قربت سے بھاگنا اچھا لگتا تھا نہ تمہیں مسز ارواح زرانیل خان۔۔۔۔اور اب یہ قربت تمہیں دن رات سہنی پڑتی ہے۔۔۔"وہ اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تھا ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا کاش کہ وہ اس انسان کے کہنے پر زرانیل خان سے دوری نہ بناتی۔۔۔۔

لیکن جب وقت گزر جائے تو پھر انسان کے پاس صرف پچھتاوا رہ جاتا تھا

زرانیل خان کی بات وہ اپنی آنکھیں میچ چکی تھی جانتی تھی کہ وہ اس پر غصہ تھا وہ خود بھی تو اسے سب بتانا چاہتی تھی کیونکہ جو وہ اب تک جان پایا تھا وہ صرف آدھا سچ تھا آدھا سچ تو اسے ارواح نے خود بتانا تھا لیکن اس کا سرد انداز دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہوتی تھی زرانیل خان سے کچھ کہنے کی۔۔۔

"آپ غلط۔۔۔۔" وہ ان دونوں کو بول کر خاموش ہو چکی تھی کیونکہ زرانیل خان نے مزید اسے بولنے نہیں دیا تھا اسکے لبوں پر اپنے رکھتے اس کی آواز کو وہ کہیں حلق میں ہی دبا گیا تھا پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پیتے وہ کروٹ بدل کر ارواح کو نیچے کرتے خود اس پر جھکا تھا۔۔۔۔

ارواح کی دھڑکنیں اس قدر تیز ہوئی تھیں کہ ابھی سینے کی دیوار سے دل باہر آنے کو مچلا تھا۔۔۔

وہ اس کی تیز دھڑکنیں سنتا مذید اپنے لمس میں بھی تیزی لا رہا تھا اس کے لبوں پر کٹ لگاتے وہ اس کے لبوں کو چند پل میں ہی سرخ کر چکا تھا ارواح کے ہاتھوں کو تھام کر وہ اپنے ہاتھوں میں لیتے پیچھے پن کر چکا تھا کہ وہ مزاحمت بھی نہ کرے ارواح اس کے لمس کو مشکل سے سہہ رہی تھی جس میں ہر گزرتے لمحے اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور ارواح پیچھے کو ہوئی تھی اس کی سانس کافی حد تک پھول چکی تھی جس پر وہ پھر سے اس پر جھکتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے اب کی بار نرمی سے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کرتا اس کی سانس ہموار کرنے لگا تھا جب اسے لگا وہ سانس لے پا رہی ہے صحیح سے تب وہ پیچھے ہوا تھا اور ارواح اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔

زرانیل خان نے اس کا دوپٹہ گلے سے نکال کر دور پھینکتے ہوئے اس کی شرٹ کا پہلا بٹن کھولا تھا اوٗر اس کی شرٹ کندھوں سے سرکاتے وہ اس کی گردن پر پھر سے جھکا تھا اس پل وہ بھول چکا تھا کہ وہ ایک اہم کیس پر کام کر رہا تھا اس پل وہ ارواح کے وجود میں کھو جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

ارواح خوٗد بھی بے اختیار ہوئی تھی اوٗر اوپر ہوتے اس کی گال پر اپنے کپکپاتے لب رکھے تھے آج پہلی بار یہ بے اختیاری اس نے کی تھی زرانیل خان کو اپنی گال پر نرم گرم لمس ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ یہ کیوں کر رہی تھی لیکن سر جھٹک کر اس کی شرٹ کا اگلا بٹن کھولا اوٗر اس کی گہرائیوں پر جھکا۔۔۔۔

ارواح نے صوفے کی پشت کو زور سے مٹھیوں میں جکڑا تھا وہ اپنے لبوں سے اس کی گہرائیوں کو محسوس کر رہا تھا جزبات تھے کہ مزید مچلے تھے وہ اس کی

شرٹ کے ایک ایک کر کے سارے بٹن کھول چکا تھا اور ارواح کا شرم و حیا سے برا حال تھا اس کی بے باک نگاہیں اسے اپنے آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں نظریں وہ اس قدر سختی سے بند کر چکی تھیں جیسے کھولنے کا ارادہ ہی نہ ہو۔۔۔۔

زرانیل خان نے جذبات کی رو میں بہتے اس کی بند آنکھیں چومی تھیں نرمی سے ارواح کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا شاید کافی ٹائم بعد اس کا نرم لمس ملا تھا وہ خوُد پر کنٹرول نہیں کر سکی تھی اس کے آنسو کو زرانیل خان نے اپنے لبوں سے چنا تھا وہ اس کے مزید قریب ہوا تھا ایک ایک کر کے اس کے اوُر اپنے درمیان کے سارے پردے گرائے تھے۔

ارواح کے لئے اس وقت زرانیل خان کی طرف دیکھنا دنیا کا مشکل کام لگ رہا تھا حالانکہ زرانیل خان نے لائٹس آف کی ہوئی تھیں لیکن پھر بھی وہ

اس کی نگاہوں کو محسوس کر سکتی تھی اور اس کے لئے اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

"ایک اور رات۔۔۔۔" معنی خیز انداز میں بولتے اس نے اس کی دھڑکنوں کو چھوا پورے بدن میں اس کے لمس سے سپارک اٹھے تھے اور پھر وہ اس پر جھکتا چلا گیا تھا ارواح نے بھی مزید مزاحمت نہ کرتے خود کو اس کے حوالے کر دیا تھا پہلے ایسے نازک لمحات میں وہ زرانیل خان کو کافی نخرے دکھاتی تھی جو وہ برداشت بھی کر لیتا تھا لیکن اب حالات مختلف تھے۔۔۔۔۔

اب وہ بس اس کو اس کے کیے ہوئے ایکٹ کے بارے میں بار بار جتا کر اس پر جھکتا چلا جاتا تھا۔

"پلیز۔۔۔۔" نجانے کیسے اس کی شدتوں پر ارواح کے لبوں سے یہ لفظ نکلا تھا۔۔۔

"کیا پلیز۔۔۔۔" تند و تیز لہجہ ارواح نے اندھیرے میں اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی یقیناً اسے ارواح کا ایسے ڈسٹرب کرنا برا لگا تھا وہ اپنی شدت میں کہیں گنا اضافہ کر چکا تھا اور اس کے لب ارواح کے بیلی بٹن کے آس پاس تھے اس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے ارواح نے زرانیل خان کے کندھوں پر اپنے ناخن چبھو دیئے تھے وہ اس کے ناخنوں کی جلن کو محسوس کرتا مسکرایا تھا اندھیرے میں وہ اس کی مسکراہٹ دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔۔

"مجھے۔۔۔۔" وہ ایک لفظ بول کر خاموش ہو گئی تھی۔

"کیا۔۔۔۔" سنسناتا لہجہ وہ لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس کے قریب ہوئی تھی حالانکہ اپنی حالت کا احساس تھا وہ کس پوزیشن میں تھی اور زرانیل خان کی بھی۔

"م۔۔۔۔۔۔یں۔۔۔۔۔ کمفٹیبل۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ صو۔۔۔۔ف ۔۔۔۔۔ے۔۔۔۔۔۔پ۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔۔" اس کی گردن میں منہ چھپائے وہ منمنائی تھی زرانیل خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی کچھ سوچتے اسے بانہوں میں بھرا اور بیڈ کی طرف لے گیا تھا اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے وہ کمفٹر کھینچ کر اس پر اور خود پر لیتے اس پر ایک بار جھکا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی سنتا نہیں تھا لیکن ابھی نجانے کیوں سن لی تھی اور اسے بیڈ پر لے آیا تھا وہ اس کے اوپر آتے اس کے بالوں کو پیچھے تکیے پر پھیلائے ان پر لب رکھ گیا تھا ارواح کے بال اسے کافی اٹریکٹ کرتے تھے اور اب تو ان کی

لنیتھ میں اور بھی اضافہ ہو چکا تھا ان سے اٹھتی شمپو کی مہک زرانیل خان کے حواسوں پر اچھا اثر ڈال گئی تھی۔۔۔۔۔

زرانیل خان اس سے پہلے کہ اس کے وجود میں گم ہوتا سب بھول جاتا اس کا سیل فون بجا کمرے کی خاموش فضا میں ایک شور سا ہوا تو وہ ارواح کو دیکھتے بیڈ سے اٹھا تھا اس کے اٹھتے ہی ارواح نے کندھوں تک کمفٹر اوڑھتے ہوئے اپنے وجود کو چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

زرانیل خان نے اٹھ کر لائٹس آون کی اور صوفے کے ساتھ پڑا اپنا سیل فون اٹھاتے کان سے لگایا تھا اور اسے شرٹ لیس دیکھ کر ارواح نے چہرہ جھکایا تھا۔

اس کے چہرے پر گلال پھیلا تھا اس کی تھوڑی دیر پہلے کی جسارتیں یاد کرتے وہ اپنے لبوں کو کچلنے لگی تھی یقینا اگر اسے فون کال نہیں آتی تو اس وقت وہ ارواح پر پوری طرح سے حاوی ہوتا ارواح اسے فون میں بیزی دیکھ کر سیدھی لیٹی اور کمفٹر سر تک تان کر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی یہ اچھا تھا کہ وہ زرانیل خان کے فری ہونے سے پہلے ہی سو جاتی کیونکہ ایک تو اسے آج دن میں بھی آرام کرنے کا موقع نہیں ملا تھا اوٗر رات تو ویسے بھی زرانیل خان کی پناہ میں اس کی شدتیں سہتے گزری تھی وہ اسے صاف کہہ کر جاتا تھا کہ وہ پورا دن فری ہوتی تھی تو اپنی نیندیں پوری کر کے رکھیں ورنہ رات کو اس سے کوئی شکوہ نہ کرے وہ۔

وہ جانتی تھی اس کے واپس آتے اسے ایسے سوتے دیکھ کر وہ غصہ تو کرے گا لیکن اب وہ اتنا بھی لحاظ و مروت سے عاری انسان نہیں تھا جو آدھی رات کو اسے نیند سے جاگا دیتا تبھی وہ سو گئی تھی۔

جبکہ دوسری طرف زرانیل خان ایک امپورٹنٹ کال اٹینڈ کرنے کے لئے روم سے نکلا تھا تاکہ وہ ڈسٹرب نہ ہو وہ باہر لاونج میں بیٹھ گیا تھا اور فون پر بات کرنے لگا تھا زرانیل خان کا آج کل فوکس اس انسان پر تھا جو اس کی بیوی کا مجرم تھا جس کی وجہ سے ارواح کی پوری فیملی بکھر گئی تھی اور اب بھی وہ اس کے ساتھ رہتے بھی اپنے ماضی کو بھول نہیں پا رہی تھی صرف اس انسان کی وجہ سے وہ اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔

ارواح کو لگتا تھا کہ زرانیل خان اس کا ادھورا سچ جانتا تھا جبکہ زرانیل خان اس کے بارے میں سب کچھ جان چکا تھا وہ پاسٹ میں کیا کیا سہہ چکی تھی

اسے سب پتہ چل چکا تھا اور اب وہ انسان اس کے قبضے میں تھا جسے وہ ایسے تو نہیں جانے دینے والا تھا وہ اس پر فراڈ کا کیس کرنے والا تھا۔

اور اس کے لئے وہ ارواح کو اس معاملے سے دور رکھنے والا تھا وہ کافی دیر تک اپنے آدمی کو کچھ بتاتا رہا تھا اور پھر تقریبا ایک دو گھنٹے بعد وہ واپس کمرے میں آیا تھا اسے یقین تھا کہ ارواح اس کے انتظار میں جاگ رہی ہو گی لیکن جیسے ہی وہ دروازہ بند کر کے اندر آیا اسے سر تا پا کمفٹر اوڑھے سوتے دیکھ کر اس کی پیشانی پر شکن پڑی تھی یعنی وہ اس کا انتظارِ کیے بغیر ہی سو گئی تھی زرانیل خان کو شدید غصے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وہ بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

اور ارواح کے ساتھ لیٹ کر اس کی جانب کروٹ بدلی تھی اور اس کے چہرے سے کمفٹر سرکایا تھا وہ گہری نیند میں تھی اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی

معصومیت اس کو سکون سے سوتے دیکھ کر زرانیل خان کو اسے جگانا اچھا نہیں لگا تھا وہ اسے دیکھنے لگا جس کے لبوں پر اس کی کچھ دیر پہلے کی شدتوں کے نشان واضح تھے وہ اس کی گردن سے کمفٹر مزید نیچے کسکا گیا تھا نگاہوں کے سامنے اس کا حسین سراپا تھا وہ پل بھر میں ہی بہکنے لگا تھا۔۔۔۔

ارواح جو سکون سے سو رہی تھی وہ اس پر جھکا اور اس کے رخساروں پر بوسہ دیا تھا اور پھر اس کی آنکھوں کو چوما تھا وہ ہلکا سا بھی نہیں ہلی تھی وہ جانتا تھا کہ آج وہ دن میں نہیں سوئی تھی اس نے اب پورے فلیٹ میں کیمرے لگوائے ہوئے تھے جن کو اس نے اپنے فون اور لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا ہوا تھا اپارٹمنٹ میں کیا ہو رہا ہوتا تھا یہ سب وہ دیکھتا تھا آخر اب کی بار وہ اپنی بیوی کی عزت پر کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا ویسے تو اب اسے خطرہ

نہیں تھا کیونکہ وہ انسان اس کی قید میں تھا لیکن یہ ضروری تھا تاکہ کچھ غلط نہ ہو۔۔۔۔

زرانیل خان کی نظریں اس کی گردن سے نیچے اس کے دلکش خدوخال میں الجھی تھیں جو اس وقت اس کے سامنے تھے اس نے نرمی سے اس کی بیوٹی بون کو اپنے انگلیوں سے چھوا تھا۔۔۔۔

لب تھے کہ انہیں محسوس کرنے کے لیے مچلے تھے لیکن وہ خود پر کنٹرول کرتا کمفٹر دونوں پر تان گیا تھا اور اسے اپنے حصارِ میں لیا تھا جو اس کے سینے سے لگتی اس میں چہرہ چھپا کر سو گئی تھی۔

زرانیل خان کے سنے سے لگتی وہ اسے اپنی ناز کی کا احساس دلاتے اس پہر اس کے جذبات جنہیں وہ بمشکل کنٹرول کر پایا تھا پھر سے آؤٹ آف کنٹرول ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو اوپر کرتا اس کے لبوں کی نازکی محسوس کر گیا تھا وہ جاگتے ہوئے اسے کوئی مارجن نہیں دیتا تھا ہاں وہ اتنا سخت رویہ اختیار کر کے اسے کچھ باور کروانا چاہتا تھا کہ وہ جو کر چکی تھی وہ غلط تھا وہ اس کے لبوں سے خود کو سیراب کرتا پیچھے ہوئے تھا اور اس کو مزید خود میں بھیچتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

•••••

ضرغام خان آرمینا کے روم میں انٹر ہوا تو وہ ہمیشہ کی طرح کھڑکی کے پاس کھڑی تھی حلیہ لاپرواہ سا تھا اس کے دل میں ایک درد کی لہر سرایت کر گئی تھی اپنی بہن کی یہ حالتِ وہ برداشت نہیں کر پاتا تھا۔

--

کاش وہ اس کے لیے کچھ کر پاتا لیکن یہ اس کا دکھ تھا جو اسے ہی برداشت کرنا تھا۔

وہ چلتے ہوئے اس کے پاس جا کر کھڑا ہوا تھا وہ چونک کر سیدھی ہوئی تھی اور اپنی شال ٹھیک کی تھی وہ سب کے ساتھ کم ہی بیٹھتی تھی اکثر و بیشتر اس کا وقت اپنے کمرے میں تنہائی میں گزر جاتا تھا اور سب لوگ اس کی حالت کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔۔۔۔

عالمیار خان کی ڈیتھ کے بعد سب لوگ اسے نارمل لائف کی طرف واپس لے جانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی وہ نارمل نہیں ہو پا رہی تھی اب بس ایک ہی حل تھا جو ضرغام خان کو نظر آ رہا تھا وہ اس پر عمل کرنے والا تھا۔

"گڑیا۔۔۔" وہ اسے اپنے حصارِ میں لیتے اس کے سر پر بوسہ دے چکا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی اپنے بھائی کی محبت پر اس کو رشک آتا تھا اس نے سنا تھا کہ وہ لڑکی بہت خوش قسمت ہوتی ہے جس کے پاس ایک پیار کرنے والا بھائی ہوتا ہے اور وہ بہت خوش قسمت تھی جو ضرغام خان اس کا بھائی تھا۔

"بھائی۔۔۔۔" وہ اس کے سینے سے لگی باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"گڑیا آپ باہر نکلا کریں ایسے تو مزید تنہائی اور ڈیپریشن کا شکار ہو جاؤ گی اگر کمرے سے باہر نکلنے کی کوشش نہیں کرو گی تو۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے آرام سے سمجھاتے ہوئے اپنی بات کرنے والا تھا۔

"بھائی مُجھے کچھ کرنا اچھا نہیں لگتا ہے بس ہر وقت اس بات کا افسوس ہوتا ہے میں انہیں سمجھ کیوں نہیں سکی تھی۔

وہ سسکی تھی اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے اس نے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا وہ کتنا غلط کر چکی تھی اسے اس بات کا احساس اچھے سے ہو رہا تھا۔

"گڑیا غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں اور آپ یہ سوچ سوچ کر خود کو اذیت مت دیں آؤ میرے ساتھ باہر لان میں واک کر کے آتے ہیں۔۔۔" آج وہ

خود اسے کمرے سے باہر لے جانے والا تھا کیونکہ اگر کہتا رہتا تو اس نے انکارِ ہی کرنا تھا۔

"بھائی میں نہیں۔۔۔!!؛" اس نے انکارِ کرنا چاہا تھا لیکن ضرغام خان اسے زبردستی اپنے ساتھ نیچے لے آیا تھا وہ دونوں باہر گارڈن میں چلے آئے تھے یہاں رنگ برنگے پھولوں کی مہک نے اس کی طعیبت پر اچھا اثر ڈالا تھا۔۔۔۔وہ کتنے دنوں بعد ایسے باہر نکلی تھی اسے یاد نہیں تھا لیکن پھول ہمیشہ سے اسے پسند تھے اور اب ان کی خوش گوار مہک نے اس کے موڈ کو کچھ فریش کیا تھا وہ ضرغام خان کے ساتھ واک کرتے ہوئے اس کے ساتھ باتیں بھی کر رہی تھی۔

"گڑیا مُجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔" ضرغام نے پہلے تنبیہ کی تھی۔

"جی بھائی بولیں۔۔۔" وہ لوگ واک واک کرتے کرتے تھک گئے تو لان میں رکھی ہوئی چیئرز پر بیٹھ گئے تھے۔

"میں چاہتا ہوں آپ اپنا کالج دوبارہ جوائن کر لیں۔۔۔" ضرغام خان نے ابھی تک اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور اسے سہلاتے ہوئے بولا تو آرمینا نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے شاید کیوں کہ اسے ایجوکیشن چھوڑے اب ایک سال ہونے والا تھا اور عالمیار خان اسے کالج بھیجنے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔۔

"بھائی اب کیسے۔۔۔؟؟؟" وہ بوکھلا گئی تھی۔

"کیوں کہ اب کیوں نہیں گڑیا پڑھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی ہے اور ویسے بھی سٹڈی کرنا تو آپ کا شوق تھا اور درمیان میں جو گیپ آیا ہے مُجھے نہیں

لگتا ہے کہ اس سے زیادہ ایشو ہو گا آپ کو راپ کر سکتی ہیں۔۔۔"وہ نرمی سے اسے قائل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن وہ نفی میں ہلانے لگی تھی۔

"نہیں بھائی۔۔۔"انداز سنجیدہ ہو گیا تھا۔

۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان نے اس کے انداز میں ہی سوال کیا تھا اب وہ اسے کیا بتاتی کیوں وہ آگے پڑھنے سے انکار کر رہی تھی۔

"بھائی عالمیار کو میرا کالج جانا پسند نہیں تھا۔۔۔"وہ پہلے ہی اس کی زندگی میں اس کی بات نہ مان کر پچھتا رہی تھی اب اس کے مرنے کے بعد وہ کم سے کم اس کی کہی ہوئی بات کا مان رکھنا چاہتی تھی۔

"گڑیا اسے آپ کی ایجوکیشن سے کوئی پرابلم نہیں تھی ایون آپ کو اگر شہر جا کر پڑھنے کی اجازت ملی تھی تو اس کی وجہ سے میری وجہ سے۔۔۔"ضرغام خان نے اسے بتانا ضروری سمجھا تھا آج تک وہ اس سے یہ بات چھپاتا آیا تھا لیکن آج وہ اسے بتانے والا تھا۔۔۔۔۔

"میں سمجھی نہیں بھائی آپ کی بات۔۔۔۔؟؟؟"وہ سچ میں اس کی بات سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"دادا جان آپ کے شہر پڑھنے کے لئے بھیجنے کے لیے راضی نہیں ہوئے تھے کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ لڑکی زات کا ایسے شہر جا کر پڑھنا مناسب نہیں ہے لیکن عالمیار خان نے اُنہیں صاف صاف کہا تھا کہ اگر اس کی بیوی آگے پڑھنا چاہتی ہے تو وہ لوگ اسے منع نہیں کر سکتے ہیں وہ تو اور بھی بہت کچھ سوچے ہوئے تھا لیکن پھر آگے سب کچھ ویسا نہیں ہوا۔۔۔"ضرغام خان

کے لہجے میں نمی آئی تھی عالمیار خان کو یاد کرتے آرمینا کی آنکھوں سے تو آنسو گرنے لگے تھے جنہیں اس نے مشکل سے صاف کیا تھا۔

"بھائی مُجھے کیوں پتہ نہیں چل سکا۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولی تھی یعنی سب لوگ واقف تھے ایک بس وہ ہی ضد اور ہٹ دھرمی میں کچھ جان نہیں سکی تھی۔

"اب آپ کالج جوائن کریں اپنی تعلیم مکمل کریں اس طرح آپ کو اس فیز سے نکلنے میں بھی مدد ملے گی اور آپ کا دھیان بھی سٹڈی کی طرف چلا جائے گا۔۔۔" وہ جان گیا تھا کہ اب وہ انکارِ نہیں کرے گی اور ہوا بھی ایسے ہی تھا وہ مان گئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے بھائی میں کل سے ہی جوائن کرتی ہوں کالج آگے انشاءاللہ سب اچھا ہو گا۔۔۔" وہ اپنی شال ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی ضرغام خان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

"گڑیا کبھی امی کے پاس بھی چلی جایا کرو ان کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے اور آج انہوں نے جو حرکت کی میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔" ضرغام خان کو اچانک حرمین بیگم کا خیال آیا تو وہ ان کے بارے میں بات کرنے لگا تھا جس پر آرمینا نے سر اُٹھایا تھا۔

"کیا ہوا انہیں۔۔۔؟؟!" وہ بے چینی سے پوچھنے لگی تھی حالانکہ وہ جو کر چکی تھیں اس کے بعد وہ شاید ہی کبھی انہیں معاف کر پاتی لیکن وہ ماں تھیں بھلے جیسی بھی تھیں۔۔۔

"انہوں نے آج اپنی جان لینے کی کوشش کی وہ تنہا ہوتی ہیں اسی لیے ایسی سوچیں ان کے زہن میں آتی ہیں آپ ان کے پاس چلی جایا کریں ان کا دل بہل جائے گا اور آپ کا وقت بھی گزر جائے گا۔۔۔۔"وہ حرمین بیگم کی طرف سے پریشان تھا جو حرکت وہ کر چکی تھیں اس کے بعد وہ بہت ڈر چکا تھا تبھی وہ آرمینا کو ان کے ساتھ رہنے کا بول رہا تھا کہ وہ ساتھ ہو گی تو ان کا دل لگا رہے گا۔۔۔۔

"بھائی انہوں نے ہمیشہ مجھ سے زیادہ نیوشا کا خیال رکھا اسے کیا چاہئے ہوتا تھا یہ ان کے لیے اہم ہوتا تھا مُجھے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی چلو یہ تو میں برداشت کر گئی لیکن انہوں نے جو بابا کے ساتھ کیا وہ بھلانے کے قابلِ نہیں ہے کیا قصور تھا ان کا یہی کہ انہوں نے اپنی پسند سے پہلی شادی کی تھی اب بھلا محبت پر کب کسی کا اختیار رہا ہے کاش کہ وہ یہ بات سمجھ

جاتی۔۔۔۔تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔۔"وہ افسردگی سے بولی تھی ماضی میں جو کچھ ہوا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں رہا تھا اب تقریباً سب بچے ہی ماضی کے بارے میں جان چکے تھے۔۔۔

آرمینا کو بہت افسوس ہوا تھا جو منہا کے ساتھ ہوا اس کے بارے میں سن کر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی ماں اتنی خوُد غرضی کا مظاہرہ کر چکی تھیں۔

"کاش کہ وہ کچھ سمجھ پاتی لیکن وہ خوُد کو آج بھی صحیح سمجھتی ہیں انسان کو جب تک خوُد سے اپنی کی ہوئی غلطیوں کا اندازہ نہ ہو کوئی اور کیسے دلا سکتا ہے۔۔۔۔۔"ضرغام خان کو آرمینا کی بات مناسب لگی تھی جانتا تھا کہ وہ جو کہہ رہی تھی صحیح کہہ رہی تھی اس حویلی میں اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی تو وہ تھی منہا جس کے ساتھ اتنا برا ہوا اور شائد تعزیز کے ساتھ بھی۔۔۔۔

"بھائی کاش امی وہ سب نہ کرتی تو ارشک کی زندگی بھی برباد نہیں ہوتی اس بچاری کا کیا قصور تھا جو وہ اتنا عرصہ یہاں اذیت سہتی رہی لیکن اچھا ہوا کہ سب کے سامنے سچائی آگئی ورنہ ہم لوگ نجانے کسے مجرم سمجھتے رہتے۔۔۔" ہر بار کی طرح ابھی بھی ارشک کا ذکر شروع کر دیا تھا وہ لوگ جب بھی بات کرتے تھے آرمینا ارشک کی بات ضرور کرتی تھی اور پھر ضرغام خان کی ساری رات بے چینی سے کروٹ بدلتے ہوے گزر جاتی تھی

۔۔

"گڑیا اب آپ ریسٹ کرو مُجھے ایک کام ہے۔۔۔" وہ ارشک کی بات کرنے سے بھی بچتا تھا کیونکہ پھر اس کی یاد آتی تو وہ خوُد پر کنٹرول نہیں کر پاتا تھا وہ چیئر سے اٹھا اور آرمینا کے گال تھپتھپاتے ہوئے لان سے نکل گیا تھا پیچھے آرمینا نے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔۔۔

"میری دعا ہے آپ کو ساری خوشیاں ملیں۔۔۔" وہ چیئر کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی تھی اسے یہاں بیٹھنا اچھا لگ رہا تھا طعیبت پر اچھا اثر پڑ رہا تھا اور وہیں بیٹھی رہی تھی کافی دیر پھر وقت کا خیال کرتے وہ اندر آئی تھی۔۔۔

وہ عالمیار خان کے روم میں رہتی تھی اپنے روم میں نہیں جب سے وہ فلیٹ سے واپس آئی تھی اس دن ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب اس کے کمرے میں رہے گی وہ تو رات کو سوتے ہوئے شرٹ بھی اس کی ہی پہن کر سوتی تھی تاکہ اس کی خوشبو محسوس کر سکے۔۔۔۔

وہ اس کی تقریباً ساری ٹی شرٹس کو اپنے نائٹ ڈریسز بنا چکی تھی اس کے کمرے کی سیٹنگ ویسی ہی تھی اس نے نہیں بدلی تھی وہ چینج کر کے بستر پر سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔ لیکن نیند اسے مشکل سے ہی آتی تھی۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 67

•••••

ابر شم سارا دن آفس میں اکیلی رہی تھی اور تعزیز کا انتظارِ کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا نجانے کہاں گیا تھا ایک دو بار اس نے سوچا وہ اسے کال کر لے لیکن اس کا سرد انداز دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہوئی تھی پہلے ان کے درمیان سب اچھا جا رہا تھا وہ خود اس کے قریب ہوتا تھا رات کو وہ اکثر سوتے ہوئے اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کرتی تھی لیکن جب سے ائزم اس کی ذندگی میں واپس آیا تھا سب الٹ پلٹ ہو گیا تھا پہلے لینا کا وہ الزام اور پھِر ابر شم کا

سب کے سامنے تعزیز خان کو قصوروار کہنا ان کے درمیان کافی فاصلے پیدا کر گیا تھا اب وہ دونوں ساتھ تو تھے لیکن اجنبیوں جیسے۔۔۔۔

تعزیز خان کا یہ سرد انداز اسے بہت پریشان کیے رکھتا تھا ان کے کنٹریکٹ کی مدت پوری ہونے میں بس ایک ہفتے سے بھی کم وقت تھا اگر وہ اس کو چھوڑ کر چلا گیا تو۔۔۔۔

"نہیں مجھے اس سے پہلے ہی کچھ کرنا ہو گا۔۔۔۔" وہ خود سے تانے بانے بن رہی تھی وہ تعزیز خان سے کسی قیمت پر دستبردار نہیں ہونے والی تھی وہ اس کی محبت تھا ہاں وہ مان چکی تھی کہ اسے تعزیز خان سے محبت ہو چکی تھی۔

اس نے کچھ سوچتے آخر کار اسے کال ملائی تھی لیکن بیل جا رہی تھی اور اس نے کال ریسیو نہیں کی تھی ایک بار دو بار اور اب تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا تو

اس نے غصے سے فون ٹیبل پر پٹخا تھا یہ اب زیادہ ہو رہا تھا وہ نخرے اٹھوانے کی عادی تھی اٹھانے کے نہیں لیکن تعزیز خان اس کو فل اگنور کرتے جیسے اسے زیادہ خوُد کی طرف اٹریکٹ کرتا تھا۔۔۔

وہ کچھ کام مکمل کرتی ہوئی اٹھی تھی کیونکہ شام ہو چکی تھی ہو سکتا تھا کہ ائزم گھر پہنچ گیا ہو سو وہ اپنا بیگ اٹھا کر پارکینگ میں آئی تھی گاڑی اس نے ڈرائیور کو کال کر کے پہلے ہی منگوالی تھی سو اب وہ خوُد ڈرائیونگ کرنے والی تھی وہ بہت کم خوُد ڈرائیونگ کرتی تھی شادی کے بعد تو ہر جگہ وہ تعزیز خان کے ساتھ جاتی تھی لیکن اب ان کے تعلقات جس موڑ پر تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کم ہی کہیں جا پاتے تھے ایسے ساتھ۔۔۔۔

وہ خوُد ڈرائیو کر رہی تھی گاڑی سڑک پر رواں دواں تھی اور وہ مستعدی سے ڈرائیو کر رہی تھی سنگلز پر اس کی گاڑی رکی تھی وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی

جب اس کی نظر اپنے برابر میں رکی ہوئی گاڑی کی طرف گئی تھی وہ تعزیز خان تھا جس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر کوئی لڑکی تھی لیکن ابر شم ٹھیک سے اس لڑکی کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی کیونکہ وہ پیچھے کی طرف تھی اور تعزیز خان آگے کو جھکا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ کچھ دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اتنا وہ ضرور سمجھ گئی تھی کہ وہ کوئی لڑکی تھی لیکن کون۔۔۔؟؟؟

یہ سوال ذہن کے پردے میں گردش کر رہا تھا اس کی گرل فرینڈ جسے لیے وہ ایسے گھوم رہا تھا ابر شم کا خود پر کنٹرول ختم ہوا تھا وہ آفس آنے کے بجائے ایسے روڈ پر کسی لڑکی کے ساتھ گھوم رہا تھا یہ سوچ کر ابر شم کا دماغ گھوما تھا وہ دانت پیستے ہوئے اس سے پہلے کہ گاڑی سے نکلتی سنگلز کھلنے پر تعزیز خان گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا وہ سٹیرنگ پر ہاتھ مار کر رہ گئی تھی۔۔

"دس از ٹو مچ۔۔۔" وہ چیخی تھی وہ اپنے دھیان میں یہ بات نوٹ نہیں کر پائی تھی کہ وہ ساری ٹریفک کو روکے ہوئے تھے اس کے پیچھے گاڑیوں کی لمبی قطاریں تھیں پیچھے سے ہارن کی آواز سن کر وہ گاڑی سٹارٹ کر چکی تھی لیکن دل و دماغ پر تعزیز خان کے ساتھ بیٹھی وہ لڑکی چھائی ہوئی تھی آخر کون تھی اور اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر ہی کیوں تھی وہ سیٹ ابر شم کی تھی کوئی اور کیسے بیٹھ سکتا تھا۔

وہ اپنی چیزوں کو لے کر کافی ٹچی تھی یہ سبھی کہتے تھے لیکن تعزیز خان اس کو اچھا خاصا زچ کر رہا تھا۔

وہ کیوں اتنا سوچ رہی تھی وہ کیوں تعزیز کے ساتھ کسی کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اب تعزیز خان اس کا تھا تو بس اسے اس کا ہی رہنا تھا۔

وہ حاضر دماغی سے ڈرائیو کر رہی تھی کہیں بار اس کا ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا وہ شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

کیسے ہوتی اس کے زہن میں تو اس وقت وہ منظر چل رہا تھا جب وہ لڑکی تعزیز خان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی وہ چہرہ تو نہیں دیکھ پائی تھی کاش دیکھ لیتی تو پھر تو کہیں نہ کہیں سے اس کے بارے میں پتہ کروا ہی لیتی آخر وہ بھی اس شہر میں ہی رہتی رھی کہیں مریخ پر تو نہیں۔

تیز ڈرائیو کرتی وہ رانا مینشن پہنچ گئی تھی۔

اور تعزیز خان کو گرینی کے ساتھ لاونج میں باتیں کرتے دیکھ کر اسے زبردست جھٹکا لگا تھا وہ اتنی تیز ڈرائیو کر کے آئی تھی لیکن وہ اس سے پہلے

کیسے پہنچ گیا یہاں وہ سوچ سکی تھی اور تیز تیز چلتے وہ تعزیز خان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

وہ یہاں تھا مگر یہ سوال زہن کو الجھا رہا تھا وہ تو اس وقت اس لڑکی کے ساتھ اور اب یہاں۔

"اسلام علیکم گرینی۔۔" وہ جو پہلے جان بُوجھ کر گرینی کو تنگ کرتی تھی اب ان کو دیکھتے ہی سلام کر چکی تھی جس کا انہوں نے مختصر سا جواب دیا تھا وہ کم ہی اس سے مخاطب ہوتی تھیں شاید انہیں بھی اس بات کی فکر تھی ابر شم اور تعزیز کا کنٹریکٹ ختم ہونے والا تھا اور اس کے بعد وہ دونوں الگ ہونے والے تھے جبکہ وہ ایسا نہیں چاہتی تھیں انہیں تعزیز خان پہلی نظر میں پسند آیا تھا جو ان کی عابی کا اچھے سے خیال رکھ سکتا تھا لیکن اب کے درمیان کے فاصلے انہیں پریشان کیے رکھتے تھے۔۔۔

وہ تعزیز خان کو صحیح اور ابر شم کو غلط سمجھتی تھیں جس نے ایسے ایک سال کے لئے کنٹریکٹ میرج کی حالانکہ یہ بات انہیں جب تعزیز خان ان سے پہلی بار ملا تھا تبھی بتادی تھی کہ ابر شم صرف کنٹریکٹ میرج کر رہی ہے لیکن گرینی نے تعزیز خان سے ریکوسٹ کی تھی کہ وہ ابر شم کو اس ایک سال میں قائل کرے۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر انہیں یہ تھا کہ وہ ایک لڑکا جسے ابر شم پسند کرتی تھی وہ شاید ایک سال بعد واپس آئے تب تک بہت کچھ بدل گیا ہو گا لیکن وہ ایک مہینے سے بھی پہلے آگیا تھا۔۔۔

اگر صرف آتا تو ٹھیک تھا لیکن وہ تو سیدھا گرینی کے پاس پہنچ گیا اور دھڑلے سے بتا بھی دیا کہ ابر شم اور وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں

اوُر ابر شم نے اس بات کی تصدیق کر دی تھی جو کہ کسی حد تک سچ بھی تھا۔۔۔۔

اس کے بعد انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب ابر شم اور تعزیز کا تعلق بہت جلدی ختم ہونے والا تھا جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان تھیں ان کی ابر شم سے ناراضگی کی وجہ بھی شاید یہی تھی اس کا اور تعزیز کا الگ ہونا لیکن ابر شم کچھ سمجھ پاتی تو اسے تو لگ رہا تھا کہ گرینی کی ناراضگی کہیں نہ کہیں ائزم کی اس دن والی بات کی وجہ سے تھی۔۔۔

"تم کب آئے۔۔۔!!؟" وہ پوچھ چکی تھی کیونکہ جو جنگ دل و دماغ میں چل رہی تھی اس سے وہ جھنجھنائی تھی۔۔

"یہ جب بھی آیا ہو آبی تمہیں اس سے کیا تمہارا وہ مہمان انیکسی میں موجود ہے جا کر اسے ڈیل کرو کافی دیر سے انتظارِ کر رہا ہے وہ تمہارا۔۔۔" وہ اصل میں تپی ہوئی ائزم کی وجہ سے تھیں اور ابر شم کا تعزیز خان سے سوال پوچھنا اُنہیں مزید سلگا گیا تھا سو وہ اسے ائزم کے بارے میں بتانے لگی تھیں جو کافی وقت سے انیکسی میں موجود تھا۔۔۔

"واٹ وہ کب آیا۔۔۔؟!!" ابر شم کو حیرت ہوئی وہ اتنی جلدی کیسے آ گیا۔۔۔

"دو گھنٹے پہلے اور مُجھے اس نے بتایا کہ تم نے اسے انیکسی میں رکنے کا بولا ہے تو میں نے اسے وہیں بھیج دیا۔۔۔" گرینی سنجیدگی سے بولی تھیں۔

"جی وہ اس کی رہائش کا ایشو تھا میں فریش ہو کر دیکھتی ہوں اسے۔۔۔" وہ اٹھ کر اوپر روم میں چلی گئی تھی اور اس کے جاتے ہی تعزیز خان بھی گرینی سے چند باتیں کرتا ہوا اوپر چلا گیا تھا اس کا ارادہ چینج کرنے کا تھا سو وہ روم میں انٹر ہوا تو اسے ابر شم کہیں نہیں دکھائی دی تھی شاید وہ باتھ روم میں تھی وہ اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتے ہوئے اپنی گردن رب کرتا ہوا اپنا فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچ کر ڈریسنگ روم میں انٹر ہوا تھا۔۔۔

اس کا ارادہ جلدی سے چینج کرنے کا تھا کیونکہ اسے ایک امپورٹنٹ کام کرنا تھا جو لیٹ ہو رہا تھا نجانے کتنے دنوں سے۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر آیا سامنے ابر شم کو دیکھ کر اس کی نظروں کا رخ بدلا تھا وہ جو اس وقت صرف پنک کلر کے ٹاؤل میں تھی اپنا ڈریس ڈھونڈ رہی تھی۔ اپنے آپ سے لاپرواہ سی کھڑی تھی۔۔۔

وہ دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ جھٹکے سے واپس مڑی تھی لیکن تعزیز کو دیکھ کر وہ وارڈروب کے ساتھ لگ گئی تھی اس کا ٹاؤل اس کے سینے کو مشکل سے کور کیے ہُوئے تھا وہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ گرینی کے پاس بیٹھا ہے لیٹ آئے گا اور وہ تب تک چینج کر کے نیچے چلی جائے گی لیکن وہ عین وقت پر آ گیا تھا۔

تعزیز خان شرٹ لیس تھا وہ پیچھے ہوئی اور تعزیز خان کا اس پل خود پر قابو رکھنا مشکل ہوا تھا اس کا نکھرا نکھرا سراپا جیسے اس کے جزبات کو سلگا گیا تھا وہ

جو ابر شم کی باتوں سے ڈس ہارٹ تھا وہ جو اس کے ساتھ لمبی ناراضگی دکھانے کے موڈ میں تھا پل سب بھول گیا تھا۔

بے خودیٔ کی کیفیت میں قدم آگے بڑھائے تھے اوٗر اس کے عین سامنے کھڑا ہوا وہ آنکھوں میں حیرانگی لیے اسے خوٗد کے قریب دیکھ رہی تھی بالوں سے گرتا پانی اس کے ٹاول میں جذب ہوتا اسے گیلا کر رہا تھا وہ اس کے قریب آنے پر تھوری سی نروس ہو گئی تھی کیونکہ اپنی حالتِ کا اندازہ تھا اسے کہ وہ کس حال میں تھی۔۔۔

ٹاوٗل اس کے گھنٹوں تک مشکل سے آرہا تھا اوٗر وہ جس طرح اس کے نزدیک آرہا تھا وہ بلش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"تم اندر کیوں آئے دیکھ نہیں رہے۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی اپنی حالت دیکھ کر اس کو شدید سبکی ہوئی تھی پہلے وہ خود چاہتی تھی کہ تعزیز خان اس کے قریب آئے لیکن اب وہ جس طرح اس کی طرف بڑھ رہا تھا ایک طرف تو وہ خوش ہوئی تھی تو دوسری طرف اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی بلش کر گئی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے ایک جھٹکے سے آگے ہوتے اس کے دائیں بائیں جانب اپنے ہاتھ رکھتے اسے اپنے حصارِ میں لیتے وہ اس پر جھکا تھا بھیگا ٹاؤل اس کے نشب و فراز کو عیاں کر رہا تھا۔۔۔

"مُجھے لگا آپ باتھ روم میں ہیں مُجھے چینج کرنا ہے کیونکہ لیٹ ہو رہا ہوں میں آپ کی طرف فری نہیں ہوں میں۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا نجانے کیوں اسے برا لگا تھا جو ائزم یہاں رہنے والا تھا وہ چاہتا تو اس بات پر اعتراض

اٹھا سکتا تھا جانتا تھا کہ وہ اگر انکار کرے گا تو گرینی بھی انکارِ کر دیں گی لیکن اس نے نہیں کیا تھا کچھ سوچ کر۔۔۔

"کیا مطلب ہے میری طرح۔۔۔؟!!" وہ اپنی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اس کے تو مانو سر پر لگی تھی یہ سن کر کہ وہ اسے فری سمجھتا تھا۔

"آپ بہتر طور پر سمجھ سکتی ہیں۔۔۔۔" اب کی بار لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی دل جلانے والی مسکراہٹ۔

"یو تم واپس کب آئے یہ بتاؤ مجھے۔۔۔۔؟؟؟" اسے پھر سے وہ گاڑی والا منظر یاد آیا تو وہ پوچھنے لگی تھی اب تک وہ شوکڈ تھی کہ وہ اتنی جلدی گھر واپس آ گیا تھا کیسے جبکہ وہ روڈ پر کسی لڑکی کے ساتھ تھا وہ شاور لیتے ہوئے

بھی اس بات کو لے کر الجھی ہوئی تھی اور اب اس کے آنے پر وہ پوچھنے لگی تھی پہلے تو گرینی نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"آپ سے مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے بار بار کے سوال پر چڑا تھا۔

"تم سیدھے سے جواب نہیں دے سکتے ہو یہ بحث کرنا ضروری ہوتی ہے کیا جب جب میں تم سے بات کروں تم نے الٹا سوال کرنا ہوتا ہے مجھ سے ایک سیدھے سے سوال کا جواب دو کب آئے تم واپس۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تپی ہوئی آواز میں بولی تھی وہ سیدھا اسے اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی تھی جسے اس کی گاڑی میں دیکھا تھا ورنہ وہ نجانے اس کو کس ٹرم میں لیتا اسے ویسے بھی چیزوں کو اپنے مطلب سے دیکھنے کی عادت تھی۔۔۔

"آپ نہ کیا کریں مجھ سے سوال ویسے بھی میں آپ کے مٹیرز میں انٹرفیئر نہیں کرتا ہوں اوٗر آپ سے بھی یہی ایکسپکٹ کرتا ہوں کہ آپ میرے معاملات سے دور رہیں گی۔۔۔"ایک جھٹکے میں وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا اس کے بھاری ہاتھوں کی انگلیوں سے ابر شم کو عیجب سا فیل ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ سے ٹاوٗل کو زور سے پکڑا تھا کیونکہ وہ اب بالوں سے گرتے پانی کی وجہ سے کافی حد تک گیلا ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس کے سینے سے چپکا وہ اس کو عیاں کرنے لگا تھا وہ مشکل سے کھڑی تھی۔۔۔

"ریلی ہم ہز بینڈ وائف۔۔۔

"شششش آپ کے ان لبوں سے یہ باتیں کچھ اچھی نہیں لگتی ہیں آپ وہ پہلے والی ابر شم ہی اچھی تھیں۔۔۔"وہ اس کو اتنے قریب دیکھتے ایک پل کے لیے خوُد سے کیے تمام عہد وپیمان بھول چکا تھالبوں اس کی نرمیوں کو محسوس کرنے کے لئے مچل رہے تھے وہ اس کے سینے سے لگی کیسے آرام سے کھڑی تھی شروع شروع میں وہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی اور اب اس کے قریب آنے پر وہ اتنی ریلیکس ہوتی تھی جیسے یہ ایک نارمل بات ہو اور ان کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو۔۔۔۔

وہ بے خودیٔ میں سب بھول جاتی تھی اب اس کے قریب آنے پر وہ کمفٹیبل رہتی تھی تعزیز خان جانتا تھا کہیں نہ کہیں وہ اس کے ساتھ نارمل ہو رہی تھی اوُر اپنے اوُر اس کے رشتے کو بھی جان رہی تھی لیکن پھر سب

کچھ خراب ہو گیا اگر پہلے کی طرح رہتا تو بھی ٹھیک تھا لیکن اب پہلے سے زیادہ چیزیں خراب ہو چکی تھیں۔۔۔۔

"تو پھر کون سی باتیں اچھی لگتی ہیں۔۔۔" وہ اوپر ہوتی اس کے پیروں پر اپنے پیر رکھتے اس کے لبوں کے مقابل لب لاتے پوچھنے لگی تھی اس کے ہاتھ بے ساختہ تعزیز خان کی گردن میں آئے تھے اور لب اس کے لبوں سے تھوڑے دور کہ وہ دونوں تھوڑی کوشش کرتے تو لبوں کا ملن ہو جاتا۔۔۔۔

"بتادوں۔۔۔۔؟؟؟" اس کے لبوں کے قریب لب رکھتے اس کی مہک خود میں انہیل کی تھی ابر شم نے سر ہلایا تھا اس کا نرم سا لمس تعزیز خان کو محسوس ہو رہا تھا وہ اس کے اتنے قریب تھی کہ جزبات ایک دم سے بے اختیار ہوئے تھے۔۔

"آپ مجھ سے لڑتی ہوئی بار بار مُجھے کنٹریکٹ یاد کروانے والی مجھے خوُد سے دور کرنے والی مجھے میری گرل فرینڈز کے پاس جانے کے مشورے دینے والی ہوئی باتیں کرتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہیں اوُر آپ کا وہ روپ بھی بہت سندھر ہوتا تھا۔۔۔"اس کے نکھرے سراپے کو دیکھتے جیسے خود پر کنٹرول ختم ہوا تھا۔

"واٹ۔۔۔؟؟!"وہ اس کا حصارِ ایک جھٹکے میں توڑ چکی تھی جس پر تعزیز خان نے حیرت سے اسے دیکھا جب کہ اندر سے اس کی تپی ہوئی حالتِ پر وہ خوش ہوا تھا یہاں اس نے اتنا برداشت کیا تھا وہاں اچھا تھا تھوڑا سا تو ابرشم بھی کرتی۔۔۔

"یس۔۔۔" وہ اسے چھوڑتے وارڈروب سے اپنا ڈریس نکال چکا تھا اور ابر شم جو اس سچویشن میں کسی اوٗر چیز کے انتظار میں تھی وہ جل کر رہ گئی تھی اپنے کپڑے لیتے وہ روم میں چلی آئی تھی۔۔۔

کیوں تو اس کی طرف سے کسی بے باک جسارت کے انتظار میں تھی جیسے وہ پہلے کرتا تھا لیکن اب کی بار اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا وہ غصے سے سرخ ہوتے روم میں واپس آگئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی تعزیز خان کا دل چاہا وہ قہقہہ لگائے لیکن ضبط کر گیا تھا پلان کام کر رہا تھا لیکن اس ائزم کی آمد سب خراب کر رہی تھی۔۔۔۔

اگر وہ یہاں رکتا تو ممکن تھا کہ وہ ابر شم کو اس کے خلاف کرتا لیکن تعزیز خان کو اس بات کی اتنی ٹینشن نہیں تھی وہ ریلکس ہو کر چینج کرتا وائٹ کلر

کی جینز اوور بلیو شرٹ جس کی سلیوز اس نے کہنیوں تک فولڈ کی ہوئی تھی ساتھ وائٹ کلر کی جینز کی جیکٹ کو اپنے بازو پر ڈالے وہ باہر نکلا تھا ابر شم سمپل سے ڈریس میں موجود تھی ڈائیر سے بالوں کو خشک کر رہی تھی تعزیز خان کو آئینے میں دیکھتے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جیسے ہاتھ جیسے سن ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا لیکن وہ اتنا تیار ہو کر جا کہاں رہا تھا۔۔۔

وہ اس سے سوال کرتی تو وہ ڈھنگ کا جواب نہیں دیتا تھا الٹا اسے زچ کرتا تھا اب وہ اتنا تیار شیار ہوا تھا تو دل میں ہلچل مچی تھی کہ وہ جا کہاں رہا تھا وہ ڈائیر ٹیبل پر رکھتی ہوئی واپس پلٹی تھی لیکن وہ تب تک اس کے قریب آتے برش بالوں میں پھیرتے ہوئے خوُد کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

برش کرتے اس نے پرفیوم اُٹھایا اور خود پر سپرے کیا اور پھِر اس نے اپنی گھڑی اپنی کلائی میں باندھی تھی وہ گھڑی اس کے پاس بہت پہلے سے تھی اس گھڑی سے اس کی بہت سی یادیں وابستہ تھیں اس وجہ سے وہ کبھی اسے خوُد سے دور نہیں کرتا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔؟؟!" وہ ساری تیاری کر چکا تھا اور اب اپنی جیکٹ پہن رہا تھا جب وہ اس سے پوچھنے لگی تھی اس کی تیاری سے لگ رہا تھا جیسے کوئی امپورٹنٹ کام کرنے جا رہا تھا وہ جو اتنی تیاری کی جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے مڑا تھا اور ابر شم کو دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے سے پشت ٹکائے سینے پر بازو باندھے اسے دیکھ رہی تھی اور سوال کے جواب کی منتظر تھی۔۔

وہ اپنی جیکٹ ٹھیک کرتا اس کے قریب آیا تھا اور اس پر جھکا ابر شم کی نگاہیں اس کی کالی آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"ڈیٹ پر جارہا ہوں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ۔۔۔" اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولتے وہ اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کی گردن پر اپنی سانسوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا اس کے جواب پر ابر شم اپنی جگہ سے اچھلی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی تعزیز خان نے اس کو تھاما تھا اور اس کا رخ اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔

"آرام سے۔۔۔۔!!!" اس کی جلد بازی پر وہ چوٹ کر رہا تھا جبکہ وہ اسے دیکھے گئی اس کے جواب پر وہ آرام کیسے کر لیتی وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈیٹ پر جارہا تھا اس کے تن بدن میں اگ لگی تھی یہ سن کر وہ اس کے مقابل آئی تھی اور اس کی جیکٹ کا کالر تھاما تھا۔۔۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی ہے ایسی چیپ حرکتیں کرتے ہوئے کیسے بے باکی سے میرے سامنے ڈیٹ کی بات کر ہو۔۔۔"وہ چیخی تھی ایک دم سے غصہ آیا تھا اس پر جس کو نجانے کیوں اسے ایسے زچ کر کے بہت اچّھا لگتا تھا۔۔۔۔

"آپ کے سامنے ایسی باتیں کرنے میں کیا قباحت ہے۔۔۔؟؟؟"اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے پوچھا۔

"میں بیوی ہوں تمہاری بھلے ہماری کنٹریکٹ میرج ہے لیکن تم ابھی میرے ہزبینڈ ہو تم کسی لڑکی کو ڈیٹ نہیں کر سکتے ہو۔۔۔۔"ضدی ہوئی تھی۔

"ریلی میں کسی لڑکی کو نہیں اپنی گرل فرینڈ کو ڈیٹ پر لے کر جا رہا ہوں اور آپ کسی طرح کا اعتراض نہیں اٹھا سکتی ہیں۔۔۔" وہ اس کے رخساروں سے ہوتے اب انگلی اس کی جیبن پر پھیر رہا تھا۔

"میں اٹھا سکتی ہوں۔۔۔!!!" وہ اسے باور کروا رہی تھی۔

"کیوں۔۔۔۔!!!" وہ سوال کر رہا تھا۔۔۔

"کیونکہ میں تم پر حق رکھتی ہوں سوال کر سکتی ہوں تم مجھے روک نہیں سکتے ہو۔۔۔" پہلی بار اس نے حق جتاتا تھا لیکن وہ اس کے لبوں سے جو سننا چاہتا تھا وہ لفظ وہ پھر بھی نہیں بول رہی تھی۔

"حق وہی حق جب سارے آفس کے سامنے میرے کردار پر انگلی اٹھائی آپ نے اور سب کے سامنے کیا کہا تھا آپ نے یاد نہیں ہے آپ

کو۔۔۔"اس کا حق جتانا یہاں ایک طرف اچھا لگا تھا وہیں اس کے انداز پر وہ سب یاد آیا تھا کیسے بھول سکتا تھا وہ۔۔۔۔

"وہ میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔اس سلسلے میں۔۔۔"وہ خود سے اس بات کا تذکرہ نہیں کر پا رہی تھی پر ابھی اس نے کیا تھا تو وہ اسے کچھ کلئیر کرنا چاہتی تھی بتانا چاہتی تھی کہ اس نے اس وقت جو کہا غصے میں کہا اور اب وہ اس بات کے لئے شرمندہ ہے بہت۔۔۔

لیکن اصل بات یہ ہے کہ کیا اس کی شرمندگی تعزیز خان کی وہ بیزتی کم کر سکتی تھی جو سارے آفس کے سامنے ہوئی تھی۔

"مُجھے نہیں کرنی ہے۔۔۔"ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتے وہ سیدھا ہوا تھا اور اپنا سیل فون اٹھا کر کسی کو میسج کیا تھا اور اس کے ریپلائی کا انتظار کرنے لگا تھا جو

اسی لمحے آ گیا تھا یہاں وہ ابر شم کے اچانک اس واقعے کے بارے میں بات کرنے پر اپ سٹ ہوا تھا اب لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جو ابر شم نے بہت غور سے دیکھی تھی۔۔۔

"تعزیز۔۔۔۔"وہ ابکی بار نرمی سے بولی تھی۔

"میم میں لیٹ ہو رہا ہوں اور آپ کا بھی کوئی انتظار کر رہا ہے جسے آپ بھول چکی ہیں شاید۔۔۔"وہ اسے ائزم کے متعلق بتانے لگا جو کب سے اس کے انتظار میں تھا لیکن وہ تعزیز خان کے ساتھ باتوں میں یہ سب بھول چکی تھی۔۔۔

ابر شم کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی تعزیز خان حیرت سے اسے دیکھنے لگا جو اب ڈریسنگ ٹیبل سے ڈیپ ریڈ کلر کی لپسٹک اٹھا کر اپنے لبوں پر لگا رہی

تھی وہ حیران ہوا کیا باہر جانے کے لیے یہ تیاری تھی دل کو کچھ ہوا تھا لیکن حیرتِ سے آنکھوں کی پتلیاں تب پھیلی جب وہ اس کے قریب آتے اس کی جیکٹ پر جھکتے اپنے لب رگڑ چکی تھی۔

اس کی جیکٹ پر سرخ رنگ کا نشان بن گیا تھا جو پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا تعزیز خان ابر شم کو ایک جھٹکے سے خوُد سے الگ کر چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟؟!" وہ اس نشان کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اب اس کی جیکٹ پر کافی عجیب لگ رہا تھا اس نے ٹیشو سے اسے صاف کرنا چاہا تو ابر شم نے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"جب اپنی گرل فرینڈ سے ملو تو اسے بتا کہ یہ نشان میری بیوی نے دیا ہے وہ خود تمہیں جواب دے گی کہ یہ کیا ہے مُجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!!" وہ اب بار کئ بار پہلے سے زیادہ مسکرائی تھی۔۔۔

لیکن تعزیز خان نے اس پر جھکے اس کے لبوں پر لب رکھے تھے اور اس کی سانسوں سے سانسیں الجھاتے ہوئے اس کے لبوں پر بچا ہوا رنگ اپنے لبوں پر شفٹ کیا تھا ابر شم دم سادھ اس کے لبوں کا لمس محسوس کر رہی تھی جو اب پوری شدت سے اس کی سانسوں کی مہک خوُد میں انہیل کر رہا تھا بے ساختہ ابر شم نے اس کی جیکٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا اس کے لمس میں شدت تھی۔۔۔

ابر شم کی دھڑکنیں اس کے لمس سے تیز ہوئی تھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اسے کافی مشکل لگ رہا تھا تعزیز خان کی مونچھوں کی چھبن سے اس کے لال

لب اور مزید سرخ ہوئے تھے وہ اس کے لبوں کی ساری لالی چراتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

تعزیز خان کے لبوں پر سرخ رنگ لگا تھا جبکہ ابر شم کے لب اس کی شدت سے سرخ ہوئے تھے۔

"اب یہ نشان دکھا کر پوچھوں گا اس سے دیکھتا ہوں وہ کیا جواب دیتی ہے مجھے آپ نے دیا نہیں پر وہ میری کسی بات کو اگنور نہیں کرتی ہے۔۔۔"اس کے لبوں کو تکتے ہوئے بے باکی سے بولا تھا ابر شم اس کی بس اخری بات کہ وہ اس کی کسی بات کو اگنور نہیں کرتی پر اٹکی تھی۔

"ایسے جاؤ گے۔۔۔۔"اس کے سرخ لبوں کو دیکھتے ابر شم نے پوچھا تھا جس پر وہ سر ہلاتے اپنی پوکیٹ سے ماسک نکال کر اپنے چہرے کو کور کرتے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں ایسے جاؤں گا۔۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتا روم سے نکلا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

•••••

"تعزیزر کو۔۔۔"وہ اس کے پیچھے آئی تھی جو پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھ چکا تھا لیکن اس کی آواز پر پلٹا تھا جو اب اس کے قریب آچکی تھی۔

"کیا جانا ضروری ہے۔۔۔؟؟؟"وہ نجانے کیوں آج اسے جانے نہیں دینے والی تھی۔۔۔

"اگر کہوں ہاں تو۔۔۔" وہ اس کو رینک سے لگائے اس کے قریب ہوا تھا وہ بلیک کلر کے ٹروزار اور شرٹ میں تھی اوپر بلیک کلر کی ہی شال تھی جو اس نے کندھوں پر لیپیٹی ہوئی تھی وہ اب اکثر شال کا یوز کرتی تھی جبکہ تعزیز چاہتا تھا کہ وہ مکمل پردہ کرے۔

"تو۔۔۔" ابر شم سے بات نہیں بنی تھی تعزیز خان کا فون پھر بجا تھا وہ ابر شم سے ایکسکیوز کرتا تھوڑا سا سائیڈ پر ہوا تھا لیکن ابر شم کو اس کی باتیں صاف سنائی دے رہی تھیں یا شاید وہ سننے کی کوشش کر رہی تھی تبھی وہ سن پا رہی تھی۔

"ارے بس پانچ منٹ تھورا سا صبر کر لو تم۔۔۔۔!!!" وہ شاید فون کرنے والے کو کہہ رہا تھا ابر شم جان بُوجھ کر اسے باتوں میں لگا رہی تھی تا کہ وہ جا نہ سکے لیکن اب اس کی کال بتا رہی تھی کہ وہ رکنے والا نہیں تھا ابر شم کو

اچانک سے کچھ سوچنا تھا لیکن کیا وہ سمجھ نہیں رہی تھی وہ اپنا ناخن کترتے ہوئے سوچنے لگی تھی لیکن کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ اسے کیسے روکے۔۔۔

"میں چلتا ہوں آپ اپنا کام کر لیں۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ وہ اسے باتوں میں الجھائے گی تبھی وہ اس کی سنے بغیر اپنی کرتا نکل گیا تھا پیچھے ابر شم اس کی پیٹھ گھور رہی تھی۔

"بس ایک بار تمہاری یہ گرل فرینڈ میرے ہاتھ لگ جائے چھوڑوں گی نہیں اسے جو دوسروں کے شوہروں پر نظریں رکھے ہوئے ہے ابھی تو وہ میرے ساتھ ہے لیکن جب ہمارا کنٹریکٹ ختم ہو جائے گا تب تو وہ ہر وقت اس کے ساتھ ہو گا پھر میں کیا کروں گی۔۔۔" اسے اب یہ نئی پریشانی لاحق ہوئی تھی۔

وہ لب چبانے لگی تھی "پہلے پریشانی کیا کم تھی جو اب نئی شروع ہو گئی ہے بس کسی طرح میں تعزیز اور اپنے تعلق کو اس غلط فہمی سے نکال لوں پھر سب سٹ ہو جائے گا۔۔۔" وہ خود سے سوچتے نیچے آئی تھی یہاں گرینی ابھی تک بیٹھی ہوئی تھی وہ ایک نظر انہیں دیکھتے ان کے پاس آگئی تھی۔۔۔

"گرینی۔۔۔" وہ ان کے ساتھ ساتھ بیٹھ گئی تھی جو شاید ٹی وی پر کوئی شو دیکھ رہی تھیں اس کی آواز پر اور پھر اسے قریب بیٹھے دیکھ کر وہ سیدھی ہوئی تھیں جو اب ان کے ساتھ لگتے ہوئے ان کے چہرے پر بوسہ دے چکی تھی۔۔۔

اُنہوں نے ایک نظر اپنی پوتی کو دیکھا تھا وہ جانتی تھیں کہ وہ ان کی ناراضگی سے بے چین تھی لیکن یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔

"وہ لڑکا پھر تمہارا پتہ کرنے آیا تھا جاؤ اس سے مل لو تم پھر ہم ڈنر کرتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلا گئی تھی اور کھڑی ہوئی تھی لیکن پھر کچھ یاد آنے پر پلٹی تھی۔۔

"تعزیز ہمارے ساتھ نہیں کرے گا ڈنر۔۔۔" وہ جانتی تھی اس سے زیادہ گرینی کو خبر ہوتی تھی تعزیز کی تو وہ ضرور جانتی ہوں گی کہ وہ واپس آئے گا یا نہیں اس لیے ان سے پوچھنے لگی تھی جس پر انہوں نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"وہ نہیں آئے گا رات کو اسے کچھ کام ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھیں جس پر ابر شم نے دانت پیسے تھے اس کا کام کون سا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی تبھی مزید کوئی بات کیے بغیر وہ انیکسی کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

پیچھے گرینی پوتی کی بے چینی نوٹ کر رہی تھیں ایک طرف سے یہ خوشی کی بات تھی کہ وہ تعزیز کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن اب اس لڑکے کی آمد انہیں پریشان کر رہی تھی۔۔۔

وہ سوچوں میں گم تھیں کہ ان کا فون بجا تھا۔۔۔۔

"ہیلو کون۔۔۔؟!؟" انہوں نے بے دھیانی میں فون کال ریسو کرتے پوچھے تھا۔۔۔

"ناٹ فیئر گرینی آپ اپنے اتنے ہینڈسم نواسے کو بھول گئی ہیں آبی کدھر ہے اسے فون دیں اس کی تو میں کلاس لیتا ہوں ایک تو وہ پاک جا کر ہمیں بھول گئی ہے اوَر اب آپ کو بھی ہم یاد نہیں۔۔۔" یہ آواز ہارشم کی تھی جو ابرشم کی پھپھو کا بیٹا تھا اوَر اس سے ابرشم کی دوستی کمال کی تھی۔

"ہارشم۔۔۔" گرینی کی آواز میں خوشی کا عنصر نمایاں تھا اتنے عرصے بعد نواسے کی آواز سن کر انہیں بہت اچھا لگا تھا۔

"جی میں جو آپ کو یاد ہی نہیں۔۔۔" وہ شکوہ کر گیا تھا جس پر گرینی کو ہنسی آئی تھی وہ ایسا ہی تھا جو بات اسے پسند نہیں آتی تھی وہ اگلے بندے کے منہ پر کہہ دیتا تھا۔۔

"ارے اپنے بچے کو کیسے بھول سکتی ہوں میں تم کیسے ہو اور تمہاری ماں کیسی ہے کبھی اپنے ملک کا چکر بھی لگا لیا کرو تم لوگ تو وہیں کے ہو کر رہ گئے ہو سب کے سب۔۔۔" انہیں اپنی بیٹی کی یاد آئی تو آب دیدا ہو گئی تھیں اتنے سال ہو گئے تھے بیٹی کی شکل دیکھے ہوئے آخری بار جب ہارشم دس سال کا تھا جب وہ لوگ پاکستان آئے تھے۔

"موم بالکل ٹھیک ڈیڈ کے ساتھ باہر نکلی ہوئی ہے کسی میٹنگ کے لئے اور میں اس وقت گھر میں اکیلا ہو بائے داوئے آپ کے لیے ایک گڈ نیوز ہے گیس کریں کیا ہو سکتی ہے۔۔۔؟!؟" وہ تھوڑا سا سسپنس کریٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"کیا گڈ نیوز ہے بھئی بتاؤ مجھ سے انتظارِ نہیں ہو رہا ہے ہارشم اور تمہاری ماں تو وہاں جا کر ان لوگوں کی جیسی ہی ہو گئی ہے کبھی اسے ماں کی یاد نہیں آتی ہے۔۔۔" وہ پہلے تو خوش ہوئی تھیں کہ کوئی اچھی خبر سننے کو مل رہی تھی لیکن پھر اپنی بیٹی کا خیال آیا تو افسردگی سے بول پڑی تھی۔

"اوو یہ تو آپ کا موم کا مسلہ ہے آپ گڈ نیوز سنیں اور وہ یہ ہے کہ میں پاک آ رہا ہوں آج رات کی فلائٹ سے بولیں کیسی نیوز تھی۔" وہ ان سے پوچھنے لگا جس پر وہ اس کی آمد کا سن کر خوشی سے نہال ہو گئی تھی۔۔۔

"سو بار آؤ میرے بچے میں بہت خوش ہوں آبی کو بتاتی ہوں تمہارے سارے فیورٹ کھانے میں اپنے ہاتھوں سے بناؤں گی تم بس آو تو سہی۔۔۔"وہ خوش سے بے حال ہوتی ہوئی بولی تھیں جس پر ہارشم مسکرایا تھا۔

"نو گرینی آبی کو نہیں اسے میں نے سرپرائز دینا ہے اور اس سے مجھے بہت سی شکایتیں ہیں وہ بہت کم کنٹیکٹ کرتی ہے اب مجھ سے ایسی بھی کیا مصروفیت بھلا جو وہ ایک کال نہیں کر سکتی ہے۔۔۔"وہ ابرشم سے کچھ زیادہ ہی خفا لگ رہا تھا کیونکہ اس کی لاسٹ ٹائم ابرشم سے بات اس کے نکاح والے دن ہوئی تھی اس کے بعد نہیں۔

"ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی میں آبی کو کچھ نہیں بتاؤں گی لیکن تم مجھے انفارم کر دینا میں ڈرائیور کو بھیج دوں گی ائیرپورٹ۔۔۔۔"وہ ان کے آپسی

اختلاف سے ہمیشہ دور رہتی تھیں کیونکہ وہ دونوں ایک پل لڑتے تھے تو دوسرے پل وہ دونوں بالکل ٹھیک بیہیو کرنے لگتے تھے۔۔۔

"جی ٹھیک ہے اب رکھتا ہوں میں فون مجھے میڈ سے پیکنگ کروانی ہے آپ اپنا خیال رکھیئے گا اور میری فیورٹ مٹن بریانی وہ بھی آپ کے ہاتھ کی بہت مزیدار سی ریڈی رکھنی ہے آپ نے مجھ سے ویٹ نہیں ہو رہا ہے۔۔۔" اپنی فیورٹ بریانی کو سوچ کر اس سے اس وقت انتظار کرنا واقعی بہت مشکل ہو رہا تھا اسے بہت پسند تھی وہ بھی گرینی کے ہاتھ کی۔۔۔

"کیوں نہیں میرا بچہ تم بس خیر خیریت سے آجاؤ سب بناؤں گی تمہارے لئے۔۔۔" وہ خوشی سے دھمکتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ مسکرایا تھا اور پھر چند باتیں کرتے وہ کال کاٹتے پیکنگ کرنے لگا تھا ابھی تک اس نے موم ڈیڈ کو نہیں بتایا تھا کہ وہ پاکستان جا رہا تھا جانتا تھا ڈیڈ انکارِ کر دیں گے وہ تو موم کو

بھی نہیں جانے دیتے تھے ان کا کافی بڑا بزنس تھا جو پورے یو کے میں پھیلا ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کا اب پاکستان جانا خاصا مشکل ہوتا تھا۔

ان کی بیگم ان کی وجہ سے نہیں جا پاتی تھیں کہ شوہر کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھیں وہ اور اب ہارشم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ضرور جائے گا ایک تو گرینی سے ملنا تھا اور دوسرا اس کا ارادہ خود اپنا بزنس پاکستان میں سٹ کرنے کا تھا۔۔۔

اور یہاں کی مشینی زندگی سے اور تنہائی سے وہ کافی اکتا چکا تھا پہلے جب ابر شم یہاں آئی تھی سٹڈیز کے لیے تب اسے اتنا فیل نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ دونوں ساتھ ہوتے تھے لیکن جب وہ واپس چلی گئی تو تب وہ کافی اکیلا ہو گیا تھا وہ

اپنے ڈیڈ کے بہت اسرار پر بھی ان کا آفس نہیں جوائن کر رہا تھا کیونکہ اسے یہاں رہنا نہیں تھا۔

وہ ڈیڈ کو صاف صاف کہہ دینا چاہتا تھا کہ وہ یہاں کی تنہائی سے تنگ پڑ چکا تھا موم اور ڈیڈ دونوں کے پاس اس کے لیے جب ٹائم نہیں تھا تو وہ کیوں یہاں تنہائی میں رہتا وہ پیکنگ مکمل کر کے سوٹ کیس سائیڈ پر رکھتے بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔

••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 68

•••••

ارشک گھر واپس آئی تو حسب معمول عباد صاحب اسے لان میں ہی ملے تھے وہ عصر کے بعد وہیں بیٹھ کر بیٹی اور نواسے کا انتظار کرتے تھے بیٹی سے زیادہ انہیں ضرشک سے ملنے کی جلدی ہوتی تھی ابھی بھی وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی انہوں نے جلدی سے ضرشک اس کی گود سے لے لیا تھا جو ان کے پاس آتے ہی لاتیں پاؤں مارنے لگا تھا دن میں وہ سو لیتا تھا تو اس وقت وہ اپنے نانا کے ساتھ ہوتا تھا۔

ارشک بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی وہ کبھی کبھی لیٹ آتی تھی بوتیک سے لیکن اس نے ایک کام والی رکھی ہوئی تھی جو اس کی غیر موجودگی میں آکر سارے کام کر کے جاتی تھی سو وہ جو کام سے تھک کر آتی تھی آتے ساتھ ہی ریسٹ کرتی تھی۔

ویسے بھی سارا دن بوتیک میں کام کرتے وہ کافی تھک جاتی تھی جو بڑی کمپنیز کے آرڈرز ہوتے تھے ان پر سارا کام وہ خود کرتی تھی تاکہ بعد میں کسی قسم کا کوئی مسلہ نہ ہو اس کے بنائے ہوئے ڈریسز آج کل مارکیٹ میں کافی مقبول تھے اس نے اپنے نام کے بجائے اپنی بوتیک کا نام ضرشک کے نام پر رکھا تھا۔

۔

"بابا کھانا بنا کر گئی تھی ملازمہ۔۔۔۔؟؟؟"اس نے عباد صاحب سے پوچھا جنہوں نے ایک نظر بیٹی کو دیکھا تھا جب انہیں اس کے ماں بننے کی خبر پتہ چلی تھی کہیں لمحے وہ سوچ نہیں سکے تھے کہ وہ کیا کریں گے ان کی بیٹی اب چاہ کر بھی طلاق نہیں لے سکتی تھی اور ارشک نے اس ٹاپک پر بات کرنے

سے بھی انکار کر دیا تھا اور انہوں نے بھی پھر بات کو زیادہ کریدا نہیں تھا کہ جس میں ان کی بیٹی خوش تھی اس میں وہ بھی خوش تھے۔۔۔۔

"ہاں بیٹا بن گیا ہے آپ جا کر فریش ہو آئیں پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔" وہ ضرشک کے رخساروں پر بوسہ دیتے ہوئے بولے تھے جس پر ارشک نے سر ہلایا تھا۔

"اسے دیں میں چینج کروا کر لاتی ہوں۔۔۔۔" وہ ان کی گود سے ضرشک کو لیتے ہوئی بولی تھی جس پر انہوں نے اسے ضرشک دیا تھا ویسے بھی مغرب کا وقت ہونے والا تھا ان کا اِرادہ نماز کے بعد کھانا کھانے کا تھا۔۔۔

سو وہ اٹھ کر باہر نکل گئے تھے تھوڑے سے فاصلے پر مسجد تھی وہ باجماعت نماز ادا کرتے تھے اور پھِر وآپس آ کر ارشک اور ضرشک کے ساتھ ہی

ساتھ وقت گزار دیتے کیونکہ وہ دن بھر تو وہ وہاں مصروف رہتی تھی بات کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔۔۔

ارشک اوپر چلی گئی تو وہ ماضی کے متعلق سوچنے لگے تھے کتنے مشکل دن دیکھے تھے انہوں نے تسمیہ کے ساتھ اج ان کے پاس سب کچھ تھا اگر تسمیہ دیکھتی تو بہت خوش ہوتی لیکن وہ تھی ہی نہیں۔

ان کی آنکھ سے ایک اشک گر کر بے مول ہوا تھا اور پھر وہ گیٹ سے باہر نکل گئے تھے ان کے گھر کی سیکورٹی کافی سخت تھی ارسام میر خود ساری سیکورٹی کی چینکنگ کرتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ آگر ضرغام خان کو ارشک کے متعلق کچھ بھی پتہ چلا وہ اس تک پہنچنے کی کوشش ضرور کرے گا۔۔۔

ویسے بھی آج کل جس سچویشن میں وہ تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ارشک تک پہنچ ہی جاتا اور اب ارشک اس کے بغیر اپنی دنیا میں بہت خوش تھی۔۔۔

اسے ضرغام خان کی اب ضرورت نہیں تھی وہ اپنے پیروں پر کھڑی تھی اپنے باپ اور اپنے بیٹے کا بوجھ خود اٹھا سکتی تھی ضرغام خان نے بس ایک غلط فہمی کی آڑ میں ارشک کی زندگی مشکل بنادی تھی وہ اسے معاف نہیں کرنے والی تھی۔۔۔

ضرغام خان کے لئے ارشک کے دل میں شاید ہی کبھی کوئی نرم گوشہ پیدا ہوتا ہاں وہ مانتی تھی ضرغام خان کے باپ کا قتل ہوا تھا لیکن وہ کم سے کم ارشک کی بات تو سن سکتا تھا اس کے باپ کے بارے میں جاننے کی کوشش

تو کر ہی سکتا تھا کہ وہ کیونکر اس کے بابا لا قتل کرتے لیکن اس نے جو دیکھا اسے ہی سچ مانتے ہوئے ارشک کو اتنا ٹارچر کیا۔

ارشک اندر روم میں انٹر ہوئی اور ضرشک کو بیڈ پر بیٹھا کر وہ اندر سے اس کا ڈریس لے آئی تھی اسے چینج کرواتے وہ اسے بیڈ پر بیٹھے اس کے آس پاس کھلونے رکھ کر اس کو کھیلتے پا کر خود ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی واپس آئی تو وہ بلیک کلر کی شرٹ اور بلیک ہی کپری میں ملبوس دوپٹہ شانوں پر پھیلائے ہوئے تھی جبکہ بال اس کی کمر پر کھلے ہوئے تھے وہ باہر نکلی تو ضرشک کھیل رہا تھا وہ مسکرائی اس کا بیٹا اسے تنگ نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی تھی اور اس کے گالوں کو چومتے ہوئے وہ اسے اپنی گود میں بیٹھا گئی تھی جو اس کے پاس آتا کھلایا تھا اور

ارشک نے اس کی ہنسی کو اپنے اندر اتارا تھا وہ اس کی زندگی میں تب آیا تھا جب وہ پوری طرح مایوس ہو چکی تھی۔۔۔۔

کبھی کبھی کچھ لوگ جو آپ کے لیے اجنبی ہوتے ہیں وہ اپنوں سے زیادہ آپ کی مدد کرتے ہیں ارسام میر نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا اس کی بوتیک کی بلڈینگ کی تعمیر ہو یا پھر اس میں ورکرز کو بھرتی کرنا سامان رکھوانا سب وہ خود سے کبھی نہیں کر پاتی لیکن ارسام نے اس کی بہت مدد کی تھی۔۔۔

وہ ضرشک کے ساتھ کافی وقت مصروف رہی تھی پھر اسے لے کر باہر آئی تو بابا ابھی تک نہیں آئے تھے وہ ضرشک کو کچن میں لے آئی اسے کچن کاؤنٹر پر بیٹھائے اس نے جلدی سے کھانا ٹیبل پر سٹ کیا تھا اور بابا کا انتظار کرنے لگی تھی وہ کچھ ہی دیر میں واپس آگئے تھے۔

پھر ان لوگوں نے مل کر کھانا کھلایا وہ کھانا کھا ہی رہے تھے کہ وہاں ارسام میر آگیا تھا جسے دیکھ کر ضرشک اس کی طرف لپکا تھا وہ اس کے ساتھ بہت اٹیچ تھا اس کو دور سے دیکھتا تو اس کی طرف ہمک ہمک کر لپکتا شاید وہ ارسام میر کو پہچان چکا تھا اس کے لمس کا عادی تھا یا وجہ کچھ اور تھی۔۔۔

"کیسی ہیں آنکل۔۔۔" وہ ضرشک کو گود میں اٹھائے عباد صاحب کے سامنے اپنے کندھا کرتا ہوا بولا تو انہوں نے پیار سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں ارسام اج بڑے دنوں بعد چکر لگایا خیریت تھی نہ ضرشک اتنا یاد کرتا ہے آپ کو۔۔۔" انہوں نے ضرشک کا حوالہ دیا تھا جس پر ارسام مسکرایا تھا۔۔۔

"صرف ضرشک آپ نے مُجھے یاد نہیں کیا۔۔۔؟؟؟"وہ بات تو عباد صاحب سے کر رہا تھا لیکن نظریں ارشک پر تھیں جو وہ تو محسوس نہیں کر سکی تھی ارسام نے ٹھنڈی سانس بھری تھی اس کا محبوب اس کی محبت سے انجان تھا اس سے بڑھ کر بھلا ستم ظریفی اور کیا ہو سکتی تھی۔۔۔

"ارے بیٹا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو یاد نہ کروں دن میں بھی یاد کر رہا تھا میں آپ کو اور اب آپ آ گئے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولے تھے ارسام کے ساتھ بات کر کے ان کا موڈ خاصا خوش گوار ہو جاتا تھا وہ اس کے بات کرنے کے انداز سے خاصے متاثر لگتے تھے۔

۔

"میں بھی آپ کو بہت یاد کر رہا تھا ایوان میں کافی دنوں سے آنے کا سوچ رہا تھا پر ایک بہت اہم کیس میں پھنس گیا تھا جس کی وجہ سے وقت نکالنا بہت مشکل ہو گیا تھا ورنہ میں ضرشک کو کافی مس کر رہا تھا۔۔۔" وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور کھانا کھانے لگا اب وہ ایسے ہی تھا جیسے ان کا فیملی ممبر ہو اس کی گود میں موجود ضرشک اس کی توجہ خوُد کی طرف کروا رہا تھا کیونکہ وہ جب سے آیا تھا اس سے باتیں نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

"ضرشک کیسے ہو آپ۔۔۔۔" وہ ضرشک کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے ضرشک کے اوپر جھکتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ضرشک اس کی بات کو تو نہیں سمجھ پایا تھا پر جب اسے پتہ چلا کہ وہ اس کے ساتھ بات کر رہا ہے تو وہ خوش ہوا تھا۔۔۔۔

ارسام میر نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا یہ بچہ اسے بہت عزیز تھا کیونکہ وہ ارشک کے وجودِ کا حصہ تھا اور محبوب سے جڑی ہر بات عاشق کے لئے اہم ہوتی تھی اوٗر یہاں تو یہ اس کے وجودِ کا حصہ تھا۔

"بابا میر اہو گیا ہے میں کمرے میں جا رہی ہوں آپ لوگ جب کھانا کھا لیں مُجھے آواز دے دیجیے گا میں کچن سمٹ لوں گی۔۔۔"وہ جانتی تھی اب جب تک ارسام میر یہاں رہے گا ضرشک اس کے پاس نہیں آئے گا تو اچھا تھا وہ تھورا جا کر اپنا کام کر لیتی۔

"اگر آپ کو برا نہ لگے تو ہمیں چائے مل سکتی ہے۔۔۔؟؟؟"اسے جاتے دیکھ کر ارسام میر بولا تو ارشک نے سر ہلایا تھا اوٗر کوکنگ رانج کے آندر آتے اس نے چائے کے لیے پانی چولہے پر رکھا اوٗر پھر کچھ ہی منٹوں میں وہ چائے تیار کرتے ان کے سامنے رکھ رہی تھی وہ باہر لاونج میں بیٹھے ہوئے

تھے ضرشک ارسام میر کی گود میں تھا وہ چائے دے کر اندر چلی گئی تھی جانتی تھی کہ وہ ضرشک کو لینے کی کوشش کرے گی تو وہ نہیں آئے گا الٹا رونا شروع کر دے گا وہ اوپر چلی آئی تھی وہ کچھ سوچنے لگی تھی وہ نجانے کیوں سوچ رہی تھی کہ ضرشک ارسام کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہو رہا تھا کہیں نہ کہیں وہ اس کے لمس کو اپنے بابا کا لمس محسوس کرنے لگا تھا جو صحیح نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے سوچا ہوا تھا وہ اپنے بیٹے سے کچھ نہیں چھپائے گی وہ جب بڑا ہو گا وہ اسے سب بتا دے گی اس کے بابا کے بارے میں وہ ضرغام خان کو سوچنے لگی تھی وہ اس کی سوچوں پر پوری طرح غالب آتا تھا وہ اکثر راتوں کو سو نہیں پاتی تھی اس کے ساتھ گزرا ہوا وقت یاد آتا تو اس پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ضرغام خان کے ساتھ بہت تلخ یادیں وابستہ تھیں کچھ بھی اچھا نہیں تھا۔۔۔

اس حویلی میں اس کے ساتھ کچھ ایسا نہیں ہوا تھا جسے وہ یاد رکھتی لیکن وہ جو کچھ اس کے ساتھ ہوا وہ اسے بھول نہیں پا رہی تھی۔۔۔

زہن کے پردے میں ضرغام خان کی باتیں گونجتی تھیں وہ بڑے دعوے سے کہا کرتا تھا کہ ارشک ضرغام خان تم کبھی میری حویلی سے نکل نہیں سکو گی لیکن آج وہ ضرغام خان کی پہنچ سے بہت دور تھی جانتی تھی وہ اب آگر کبھی اس کے سامنے گئی تو ضرغام خان کا غصہ سہہ نہیں پائے گی۔۔۔

وہ ہر پل دعا کرتی تھی کہ اس کا سامنا اب زندگی میں کبھی بھی ضرغام خان کے ساتھ نہ ہو اب وہ اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جانتی تھی جب ضرغام خان کو اس کے بیٹے کے بارے میں پتہ چلے گا تو وہ خاموشی سے نہیں بیٹھے گا۔۔۔

وہ ضرشک کو خود سے کبھی الگ نہیں کرنے والی تھی اور ویسے بھی اسے لگتا تھا کہ اگر ضرغام خان کو اس کی ضرورت ہوتی تو وہ اب تک اس تک پہنچ چکا تھا وہ تو یہاں تک سوچ چکی تھی کہ ضرغام خان دوسری شادی کر کے اپنی لائف میں بہت خوش ہو گا۔

وہ سوچوں میں بہت آگے نکل جاتی تھی ابھی بھی کام کے لیے اوپر آئی تھی لیکن گم اس وقت ضرغام خان کی یادوں میں تھی وہ ضرغام خان سے آج بھی اتنی ہی نفرت کرتی تھی جتنی پہلے تھی۔۔۔

اسے بھلے نیوشا نے بہت پریشان کیے رکھا تھا حویلی میں ایک پل سکون سے نہیں رہنے دیا تھا لیکن آخری وقت میں وہ ارشک کی مدد کر کے اپنی ہر غلطی کا جیسے مدوا کر گئی تھی ارشک جانتی تھی کہ وہ کبھی خود سے اس حویلی کی دہلیز پار نہیں کر پاتی اگر وہ اس کا ساتھ نہیں دیتی تو۔۔۔۔

نیوشا نے وہ سب کیوں کیا اسے زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں تھی ظاہر سی بات تھی وہ چاہتی تھی کہ ارشک ضرغام خان کی زندگی سے نکل جائے تاکہ اس کے لیے راستہ صاف ہو جائے۔۔۔۔

وہ ضرغام خان کو یاد کرتے سسکی تھی۔۔۔

"بہت برے تھے آپ۔۔۔۔میری زندگی کے سب سے بھیانک دن تھے جو آپ کے ساتھ گزرے تھے آپ کا لمس آج بھی مُجھے اپنے وجودِ پر محسوس ہوتا ہے آپ کی زندگی سے نکل کر بھی میں کے حصار سے نکل نہیں پا رہی ہوں۔۔۔۔"وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی بغیر دوپٹے کے اس کی گردن پر اور نیچے اس کی شدتوں کے نشان آج بھی پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے اس کے ہر حصے پر اس ستمگر کے لبوں کے نشان تھے وہ اس

کی زندگی سے نکل کر بھی اس کی شدتوں کے نشان اپنے وجود سے مٹا نہیں سکی تھی۔

بہت کوشش کرتی تھی وہ خوُد کو بیزی رکھنے کی تا کہ جتنا کام کرے گی اتنا ہی ضرغام کو کم سوچے گی لیکن بیٹھے بیٹھے خیال اس کی طرف چلا جاتا تو وہ گھنٹوں اسے سوچا کرتی تھی۔۔۔

"پہلے آپ مجھ سے نفرت کرتے تھے مجھے بدلے کے لیے استعمال کرتے تھے مجھ سے ہر پل نفرت کا اظہارِ کرتے تھے اب میں آپ سے نفرت کرتی ہوں شدید نفرت۔۔۔۔ہاں ضرغام خان مُجھے آپ سے نفرت ہے۔۔۔۔"وہ آئینے میں نفرت آتے خوُد کے عکس کو دیکھتے ہوئے چلائی تھی اوُر پھر نیچے بیٹھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی لیکن کچھ یاد آنے پر وہ اپنے آنسو صاف کر گئی تھی۔

"میں نہیں روؤں گی کیونکہ آپ کے بغیر میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہوں میرے پاس ہے میرا بیٹا آپ کے پاس تو آپ کے باقی سارے رشتے ہیں نہ لیکن میرے پاس آپ سے زیادہ قیمتی رشتہ ہے۔۔۔۔" وہ یکدم سے آنسو صاف کرتے نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

پاس پڑی اپنی اور ضرشک کی تصویر اٹھا کر اسے چوما تھا کتنا سکون ملتا تھا اس ننھے سے وجود کے لمس سے یہ وہ لفظوں میں بتا نہیں سکتی تھی۔

اس نے تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے چوما تھا۔

"میری جان۔۔۔۔" ضرشک کی تصویر کو اپنی انگلیوں سے چھوتے ہوئے وہ مسکرائی تھی۔

ضرشک کا وجودِ اس کا لمس محسوس کرتے وہ جیسے سب بھول جاتی تھی اسے وہ پل یاد آیا جب اس نے ضرشک کو پہلی بار اپنی گود میں اٹھایا تھا کتنا سکون ملا تھا اسے اس پل وہ بتا نہیں سکتی تھی۔

ضرشک کا نام اس نے خود رکھا تھا نجانے کیوں اس نے ضرغام خان کے نام کا ضر اور اپنے نام کا شک ملاتے یہ نام سوچا تھا بابا نے بھی اعتراض نہیں کیا تھا وہ یہ نام کیوں رکھ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس نے بس رکھ دیا تھا۔۔۔۔

•••••

ضرغام خان اس وقت ٹیرس پر موجود تھا ہاتھ میں وہی آدھی جلی ہوئی تصویر تھی جسے وہ بار بار دیکھ رہا تھا تصویر دیکھ کر وہ جیسے پچھتاوے کی آگ

میں مزید جلا تھا گھر کو دیکھ کر اسے بہت افسوس ہوا تھا اپنے کیے پر ڈھیروں ندامت محسوس ہوئی تھی کاش کہ وہ اس گھر کو نہ جلواتا تو آج وہ گھر ٹھیک ہوتا پھر سے ندامت نے گھیرا تو وہ اپنے ہاتھ کا مکا ٹیرس کی گریل پر مارا چکا تھا اس دیکھتے کو پھر ایک بار دیکھا وہ مسکرا رہی تھی اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس کے سامنے وہ ایک بار بھی ایسے مسکرائی ہو۔۔۔

وہ سگریٹ لبوں سے لگائے باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا آرمینا کالج جانے کے لئے مان گئی تھی یہ بہت اچّھا تھا کم سے کم اس کی لائف تو نارمل ہوتی ضرغام خان کو خود کے لئے تو یہ امید تھی نہیں کہ وہ کبھی اب خوش بھی ہو گا کیونکہ اپنی کی ہوئی غلطیاں اسے چین نہیں لینے دیتی تھی اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ وہیں بیٹھ گیا تھا وہ شرٹ لیس تھا لیکن خوُد سے جیسے بے نیاز تھا۔۔۔

آج کل اس کی سوچوں میں بس ارشک تھی۔

وہ کسی سوچ میں گم تھا کہ کوئی اس کے پاس آتے اس کے لبوں سے سگریٹ نکال کر دور پھینکتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ آنکھیں بند کیے ہُوئے تھا لیکن مقابل کہ اس ایکٹ نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا وہ سامنے بیٹھی ارشک کو دیکھ کر حیران ہوا تھا وہ یہاں کیونکر تھی کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

حالانکہ ایسا کچھ تھا نہیں یہ اس کا وہم تھا پر اس کے حواسوں پر ارشک اس قدر چھائی ہوئی تھی کہ یہ سب اسے سچ ہی لگ رہا تھا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے خود کی طرف کھینچنے لگا تو وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر کافی فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی وہ حیرت سے اٹھا تھا اور ارشک پیچھے کو ہوتی ٹیرس کی گریل سے جا لگی تھی۔۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔؟؟؟" اس سے پہلے کہ وہ اسے چھو تا وہ غائب ہوئی تھی یہ اس کی سوچوں کی وجہ سے ہو رہا تھا اسے اب ارشک کا سایہ بھی دکھائی دینے لگا تھا اس کے غائب ہونے پر ضرغام خان نے اسے یہاں وہاں دیکھتے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا یہ یقیناً اس کا وہم تھا وہ کیونکر یہاں آسکتی تھی۔

"ایک بار مل جاؤ اپنی تڑپ کا بدلہ لوں گا تم سے تمہاری طرف اب بہت سے حساب نکلتے ہیں میرے ارشک ضرغام خان۔۔۔" وہ تصور میں ارشک سے مخاطب تھا جبکہ وہ اپنی کی ہوئی غلطیوں کو یکسر فراموش کر چکا تھا بس ارشک کی حرکت یاد تھی اپنی کی ہوئی غلطیاں نہیں وہ اب بھی خود کو سوچ رہا تھا کہ ارشک نے اس کے ساتھ غلط کیا اور اپنا کیا بھول چکا تھا۔۔۔

وہ پھر سے اپنی بیرڈ کھجھجاتے ہوئے بیٹھ گیا تھا اور زرانیل خان کو کال کی حالانکہ یہ مناسب وقت نہیں تھا رات تقریباً آدھی سے زیادہ گزر گئی تھی

لیکن پچھلے گیارہ مہنیوں سے زرانیل خان ارشک کو ڈھونڈ رہا تھا پر اس کا کوئی سوراخ نہیں ملا تھا۔

ضرغام خان اس بات سے بے خبر تھا کہ زرانیل خان ارشک کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا اور اس سے چھپا رہا تھا یہ سزا ضرغام خان کے لیے سب سے زیادہ اچھی تھی کہ وہ چاہ کر بھی ارشک کو ڈھونڈ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس کی کال ریسو ہو گئی تھی زرانیل جو اسی وقت سویا تھا وہ کال ریسیو کر چکا تھا۔۔۔

"ہاں بولو ضرغام سب ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ پریشانی سے استفسار کرنے لگا تھا ان گیارہ مہنیوں میں وہ کم ہی حویلی آیا تھا وجہ تھی ارواح کیونکہ وہاں کوئی اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا وہ عالمیار خان کی ڈیتھ پر آیا تھا

اوُر کافی دن رہا تھا ارواح بھی اس کے ساتھ رہی تھی لیکن پھر سب کا رویہ اس کے ساتھ دیکھ کر وہ لوگ واپس چلے گئے تھے۔۔۔

اس کے بعد اس کی ضرغام خان سے بات ہوتی وہ جب بھی کال کرتا یہی بات پوچھتا کہ کیا ارشک کے بارے میں کچھ پتہ چلا لیکن ہر بار زرانیل خان اسے یہی کہتا کہ کچھ پتہ نہیں چلا ہے وہ کبھی ضرغام خان کو ارشک کے بارے میں نہیں بتانے والا تھا۔

وہ اتنی مشکل سے اپنی لائف میں سٹ ہوئی تھی وہ پھر سے اسے ضرغام خان کی لائف میں واپس جاتے ہوئے اسے پھر سے حویلی والوں کے سامنے نہیں جانے دینے والا تھا۔۔

ضرغام خان کا بیٹا تھا یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا اکثر وہ ارواح کو لے کر ارشک سے ملنے بھی جاتا تھا لیکن ضرغام خان کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا اس متعلق وہ بے خبر تھا اس بارے میں۔۔۔۔

"کیسے آفسیر ہو تم ابھی تک ایک لڑکی کے بارے میں پتہ نہیں کروا سکے تم زرانیل خان مُجھے ارشک کے بارے میں جاننا ہے تم کچھ کرو۔۔۔" وہ دھاڑا تھا زرانیل خان اس کی اونچی آواز سن کر خاصا پریشان ہوا تھا۔

"ضرغام میں پوری کوشش کرتا ہوں روز کہ ارشک بھابھی کے بارے میں پتہ کر سکوں کچھ لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگتا ہے مُجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے وہ کہیں آؤٹ آف کنٹری چلی گئی ہیں۔۔۔۔" ضرغام خان کا انداز دیکھ کر زرانیل خان کو اچھی فیلنگز نہیں آرہی تھیں۔

"وہ یہاں بھی چلی جائے میں اسے ڈھونڈ لوں گا وہ اگر یہ سمجھتی ہے کہ وہ مجھ سے چھپ کر ساری زندگی ایسے گزر لے گی تو بہت بڑی غلط فہمی ہے اسے میں مانتا ہوں ماضی میں جو ہوا وہ غلط ہوا لیکن ارشک نے بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔" وہ تند و تیز آواز میں بولا تو زرانیل خان نے تاسف سے سر ہلایا تھا یعنی اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی ضرغام خان اپنے آپ کو ٹھیک کہہ رہا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ ضرغام خان کو ارشک کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہا تھا اس کے ہٹ دھرم انداز کی وجہ سے۔

"ضرغام خان تم نے غلط کیا تھا اس معصوم کے ساتھ اور یہ بات مت بھولو تم کہ اب وہ بے گناہ ثابت ہو چکی ہے لیکن خیر یہ میرا مسلہ نہیں ہے میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں انہیں ڈھونڈنے کی۔۔۔" وہ سرد سانس خارج

کرتا ہوا بولا تھا جانتا تھا ضرغام خان سے بحث فضول تھی وہ خود کو ہی ٹھیک سمجھے گا۔۔۔۔۔۔

"ہاں میں نے غلط کیا لیکن ارشک کو ایسے حویلی کی دہلیز پار نہیں کرنی چاہیے تھی وہ میری عزت تھی یہ بات وہ کیسے بھول گئی۔۔۔" یہ بات ہی تو ضرغام خان کے تیش میں اضافہ کرتی تھی کہ وہ رات کے اندھیرے میں اس کی حویلی سے بھاگی تھی۔

"ضرغام خان میں فون رکھ رہا ہوں مجھے نیند آئی ہے۔۔۔" اب وہ اسے کیا بتاتا کہ حویلی والے جو ارشک کے ساتھ سلوک کرتے تھے اس بچاری نے وہاں سے بھاگنا ہی تھا اب ضرغام خان آگر اس سے یہ توقع کر رہا تھا کہ وہ بے قصور ہوتے بھی حویلی والوں کا غلط سلوک برداشت کرتی تو وہ بہت غلط تھا۔

"ہاں لیکن جلد مجھے اچھی خبر سنانا۔۔۔" وہ فون کٹ کر گیا تھا پچھلے گیارہ مہینوں سے وہ ایک رات بھی نہیں سو سکا تھا کیسے سوتا جب تک ارشک نہیں مل جاتی اسے نیند کہاں آنی تھی۔۔۔

وہ وہیں ٹیرس پر ہی رہا ساری رات پھر صبحِ فجر کے وقت وہ روم میں واپس آیا اور اس تصویر کو احتیاط سے ڈائری میں رکھا تھا جیسے یہ تصویر اس کے بہت قیمتی ہو۔۔۔

•••••

ابر شم ائزم کو اس کا کمرہ دکھا رہی تھی ائزم کو خوشی تھی اس کا پلان کامیاب جا رہا تھا ابر شم نے اسے کمرہ دکھایا اور اب اس کا ارادہ روم میں جانے کا تھا

لیکن ائزم کی باتیں تھیں کہ ختم ہی نہیں ہو رہی تھی وہ شاید اسے جانے نہیں دینے والا تھا.

"ائزم اب تمہیں ریسٹ کرنا چاہیے میں چلتی ہوں۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس کا ارادہ اسے مزید روکنے کا تھا لیکن وہ مزید رک نہیں سکتی تھی اس کی سوچوں پر تعزیز خان چھایا ہوا تھا وہ کب آئے گا وہ اس کی واپسی کا شدت سے منتظر تھی لیکن ابھی کے لئے تو وہ بس روم میں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"کچھ دیر رک جاؤ ابر شم باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔!!!" وہ اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کرنے لگا تو ابر شم نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ نامحسوس طریقے سے تھوڑا سا پیچھے ہوئی تھی۔

"میں رک جاتی لیکن مجھے ابھی کچھ کام ہے۔۔۔۔" وہ بول کر انیکسی سے نکل گئی تھی جبکہ ائزم نے اس کی پشت کو گھورا تھا وہ جانتا تھا وہ کیوں جلدی چلی گئی تھی۔

"بہت جلد تمہیں تعزیز خان کی شکل سے بھی نفرت ہو جائے گی ابر شم اور یہ ائزم کا تم سے وعدہ ہے میں جانتا ہوں اب مُجھے کیا کرنا ہے مشکل ہے پر ناممکن نہیں۔۔۔" وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا وہ ابر شم کے گھر آ گیا تھا یہ بہت تھا آگے کا کام وہ آسانی سے کر سکتا تھا۔۔۔۔

"تو تم پہنچ ہی گئے آخر کار رانا مینشن لیکن سوچو اگر میں ابر شم کو سب کچھ سچ سچ بتا دوں تو تم کیا کرو گے ائزم۔۔۔۔" اس کے فون پر میسج آیا اس نے اوپن کیا تو یہ میسج تھا جو کسی اور کا نہیں بلکہ لا بیشا کا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔" اس نے میسج سینڈ کیا تھا۔

"شٹ اپ کال دے کر تم مجھے دوک سکو گے۔۔۔" لا بیشا کا فوری ریپلائے آیا تھا وہ دانت پیستے ہوئے موبائل سکرین کو گھورنے لگا تھا یہ لڑکی دن بادن اسے تنگ کر رہی تھی وہ اس سے کسی اچھے کی امید نہیں رکھ سکتا تھا اس سے کوئی امید نہیں تھی کہ وہ واقعی ہی ابر شم کو سب سچ بتا کر اس کا پلان شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا۔۔۔۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو تو بہت بہتر ہے جو تم کر چکی ہو اس کے بعد تمہیں مجھ سے بات کرنے سے پہلے سو بار سوچنا چاہیے کس قدر گھٹیا لڑکی ہو تم۔۔۔" اس کی باتوں سے ائزم کا میٹر شارٹ ہو گیا تھا۔

"ائزم مجھ سے غلطی ہو گئی میں اس جیک کی باتوں میں آ گئی تھی بٹ اب ہم ساتھ کام کر سکتے ہیں اگر تم میری بات سن لو تو۔۔۔۔"اس کا فوری میسج آیا تھا ائزم کسی سوچ میں پڑا تھا۔

اور پھر اس نے لابیشا کو کال کر دی تھی۔

"مُجھے پتہ تھا تم کال کرو گے۔۔۔۔"وہ خوش ہوئی تھی کہ ائزم نے خود اسے کال کی تھی حالانکہ جو کچھ ان کے درمیان ہو چکا تھا اس کے بعد اسے امید نہیں تھی کہ وہ کال کرے گا۔

"تم نے جو بات کرنی ہے وہ کرو۔۔۔؟؟؟"وہ بدک کر بولا تھا اگر اس وقت اسے مطلب نہیں ہوتا تو وہ کبھی لابیشا جیسی لڑکی کو منہ نہیں لگاتا لیکن اس

وقت اس کی مجبوری تھی اور اُوپر سے لابیشا کی دی ہوئی دھمکی کی وجہ سے وہ اس سے بات کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

"تمہیں ابر شم چاہیے نہ۔۔؟؟"لابیشا کا انداز ہ سوالیہ سا تھا۔۔۔۔جس پر ائزم نے چھبن زدہ انداز میں فون کو دیکھا یہ لڑکی شاید اس کا ٹائم ویسٹ کر رہی تھی۔

"لابیشا پلیز۔۔۔"وہ روہانس ہوا تھا۔

"تمہیں ابر شم چاہیے اور مُجھے ابر شم کا ہز بینڈ۔۔"لابیشا نے اب کی بار سنجید گی سے بات کا آغاز کیا تھا یہی تو اس کی پلاننگ تھی وہ جب سے پاکستان آئی تھی تب سے اس کی نظریں تعزیز خان پر تھیں بھلے وہ ابر شم کے آفس

میں جاب کرتا تھا لیکن لا بیشا کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا وہ بہت خوبصورت تھا یہ بات اس کے لیے اہم تھی۔

"مطلب۔۔۔۔؟؟؟" وہ الجھا تھا۔

"ابر شم تمہیں مل سکتی ہے اگر ہم دونوں مل کر ساتھ کام کریں تم ابر شم کے دل میں اس کے ہز بینڈ کے لئے شک پیدا کرو میں تعزیز کے دل میں تمہارے اور ابر شم کے لیے اس طرح وہ دونوں ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے اور ہم اس چیز کا فایدہ اٹھا سکتے ہیں۔۔۔۔" وہ اپنی بات کرتے اب ائزم کے بولنے کے انتظار میں تھی جو خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا۔

"اس کی اب ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔!!!" ائزم کا انداز سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔

"کیوں۔۔۔۔؟؟؟" وہ بے چینی سے پوچھنے لگی تھی۔

"کیوں کہ ابر شم اور تعزیز خان کی شادی نارمل شادی نہیں تھی ان دونوں نے کنٹریکٹ میرج کی تھی جب میں برلن گیا تھا ابر شم نے اپنی گرینی سے جھوٹ بولا تھا اوٗر اب ان دونوں کا کنٹریکٹ ختم ہونے میں بس چند دن رہ گئے ہیں تو مُجھے لگتا ہے کہ یہ ساری پلاننگ بیکار ہے۔۔۔۔" وہ یہ بات بول تو چکا تھا لیکن جانتا تھا کہ ابر شم اوٗر تعزیز خان کے درمیان بھلے سب نارمل نہیں ہے لیکن وہ دونوں ہی شاید اس کنٹریکٹ کو لے کر آگے کچھ نہ کچھ تو سوچے بیٹھے تھے ابر شم کے انداز سے اسے صاف محسوس ہوتا تھا کہ وہ تعزیز خان کو پسند کرتی تھی یا شاید محبت بھی۔۔۔۔۔

"ریلی تمہیں لگتا ہے ابر شم اس کنٹریکٹ کے چکر میں اپنی شادی ختم کر دے گی تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہے ائزم ابر شم تعزیز خان سے محبت کرتی

ہے یہ اس کی آنکھوں سے صاف نظر آتا ہے۔۔۔۔"وہ جیسے ائزم کی بات کو مزاق کا رنگ دے چکی تھی۔

"تم کب ملی ابر شم سے۔۔۔۔؟؟!"ائزم کو نئی فکر لاحق ہوئی تھی وہ ابر شم سے مل چکی ہے یہ سوچ کر اسے بے چینی ہوئی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے میں ابر شم سے مل نہیں سکتی ائزم میں اس کے آس پاس ہوں جب چاہے اس سے مل سکتی ہوں اور جانتے ہو نہ اگر میں نے اسے سب سچ بتا دیا کہ تم نے اس کے ساتھ محبت کا ناٹک میرے کہنے پر کیا تھا تو وہ تمہیں چھوڑے گی نہیں۔۔۔"وہ جیسے ائزم کو اس کا ویک پوائنٹ بتا رہی تھی۔

"ناٹک نہیں محبت کرتا ہوں میں ابر شم سے۔۔۔۔" وہ چلایا تھا ہاں پہلے اس نے لابیشا کے کہنے پر ابر شم کے ساتھ جھوٹی محبت کا ناٹک کیا تھا لیکن اب وہ ابر شم سے سچ میں محبت کرنے لگا تھا اور اس کے ساتھ اس کی دولت تو اسے پہلے سے ہی چاہیے تھی۔

"تو میرے ساتھ جو تھا وہ کیا تھا۔۔۔؟؟؟" وہ بھڑکی تھی وہ ابر شم سے محبت کرتا تھا یہ بات بھلا لابیشا کیسے برداشت کر سکتی تھی ابر شم کو ایک ساتھ اتنے لوگ کیسے چاہ سکتے تھے۔۔۔۔

"تم اس لائق ہو کہ میں تم سے محبّت کروں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کہ تم کیا کر چکی ہو میں نے کیا کچھ نہیں کیا تمہارے ساتھ لیکن تم ایک غیر انسان لیکن یہ باتیں اب میرے لیے معنی نہیں رکھتی ہیں۔۔۔" وہ

جیسے بات کرتے لا بیشا کو اس کی حیثیت بتا رہا تھا لا بیشا سے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا اس نے مشکل سے اپنی سسکی روکی تھی۔۔۔۔

"ہاں میں مانتی ہوں کہ میں غلط تھی میں نے غلط کیا لیکن اب اگر تم میرا ساتھ نہ بھی دو تو میں تعزیز خان کو پانے کے لیے کچھ نہ کچھ تو ضرور کروں گی تم جو مرضی کرتے پھرو۔۔۔۔" وہ ائزم کی طرف سے کوئی اچھی امید نہ ملنے پر بولی تھی۔

"کل ملوں گا تم سے پھر ڈیسائیڈ کرتے ہیں کہ کیا کرنا ہے یہ ابر شم کا ہز بینڈ خاصا ہوشیار انسان ہے مُجھے لگتا ہے یہ ہمیں ٹف ٹائم دے گا۔۔۔۔" لا بیشا اس کی ہیلپ کر سکتی تھی تبھی وہ اسے ملنے کا کہہ چکا تھا اور پھر وہ کچھ سوچتے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔۔

•••••

ابر شم گرینی کے ساتھ ڈنر کر چکی تھی اوُر اب روم میں وائٹ کلر کے نائٹ گاؤن میں موجود تھی بیڈ پر لیٹی وہ تعزیز خان کے انتظارِ میں تھی کہیں نہ کہیں لگ رہا تھا کہ وہ نہیں آئے گا اتنا تیار ہو کر ایک بھرپور رات گزارنے کے لئے گیا تھا تو واپس کیسے آتا وہ۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل سوچے جا رہی تھی ان کے درمیان کے فاصلے بڑھ چکے تھے اب تو اسے خود پر افسوس ہو رہا تھا کہ کیوں اس نے کبھی ائزم کو چاہا تھا ہاں وہ اس کی وقتی چاہت تھا اصل محبت کے معنی تو اسے تعزیز خان سے محبت ہونے کے بعد پتہ چلے تھے وہ کافی دیر تک جاگتی رہی تھی لیکن وہ نہیں آیا تھا اوُر

پھر تقریباً بارہ بجے کے قریب اس کی آنکھ لگ گئی تھی اس کے سوتے ہی تعزیز خان روم میں انٹر ہوا تھا اسے بیڈ پر اڑے ترچھے سوتے دیکھ کر وہ مسکرایا تھا جانتا تھا وہ اس کا انتظار کر رہی تھی کھڑکی سے سب دیکھ جو رہا تھا اور پھر اس کے سونے کا اطمینان کرتے وہ روم میں واپس آیا تھا نجانے کیوں کرتا تھا وہ ابر شم کے ساتھ لیکن وہ بچاری اس کے رویئے کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔۔

وہ اپنی جیکٹ اور شرٹ اتار کر اس کے ساتھ لیٹ گیا تھا ویسے تو وہ صوفے پر سوتا تھا لیکن جب تک اسے بانہوں میں بھرے وہ پیار نہیں کر لیتا اسے نیند نہیں آتی تھی اس کا نائٹ ڈریس کافی بولڈ تھا وہ اس کے اوپر جھکتے اس کے ڈیپ نیگ پر لب رکھ گیا تھا اس کی نیند کا پورا پورا فایدہ اٹھاتا تھا ابھی بھی

مدہوشی سے اس کی گہرایوں پر لب لے جاتے وہ اس کی نرمیوں کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"آپ کی طرف سے اظہارِ کا منتظر ہوں میں۔۔۔" وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا تھا یہ وہی جانتا تھا اسے ابر شم سے یہ کنفیس کروانا تھا کہ اس دن اس نے جو کہا وہ جھوٹ تھا۔۔

وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے اپنے لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کے مزید قریب ہوا تھا۔۔۔

اوٗر نرمی سے اس کے ہلکے کھلے ہوئے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتے اس کی سانسوں کو قید کیا تھا وہ نرمی سے اس کے لبوں کا لمس محسوس کر رہا تھا جب کہ ہاتھ اب اس کی دھڑکنوں پر تھے۔۔۔

وہ اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتے اس کی نرمی محسوس کرتے بہکنے لگا تھا وہ اسی وجہ سے لیٹ آیا تھا کہ وہ سو جائے کیونکہ اس کے سامنے خود پر ضبط کرنا اسے بہت مشکل لگتا تھا وہ نرمی سے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا اور اس کے بھیگے لبوں کو سہلایا تھا۔۔۔

"جب آپ مجھے سوتے میں کس کر سکتی ہیں تو میں کیوں نہیں کر سکتا ہوں اور ویسے بھی میرا حق ہے یہ کیونکہ آپ نے بھی تو جتایا آج اپنا حق مجھ پر۔۔۔" اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اس کی گردن پر کو چھونے لگا تھا دن میں اس کا حق جتاتا انداز تعزیز خان کو بہت اچھا لگا تھا بس وہ ایک بار بول دے تو وہ اس کے اور اپنے درمیان کے سارے پردے گرانے والا تھا۔۔۔

"بہت جلد آپ میری پناہوں میں میری شدتیں سہہ رہی یوں گی۔۔۔۔"اس کی ناک کی ٹپ پر لب رکھتے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا ابر شم اس کی بے باک سرگوشی سے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 69

•••••

اس کو چھوتے ہی تعزیز خان کے جذبات میں مزید شدت آئی تھی وہ سوتے ہوئے بھی اس کے جذبات بھڑکانے کا ساز و سامان لیے ہوئے تھی وہ اسے بس گھور کر رہ گیا تھا اس کی کچھ دیر پہلے والی تپی ہوئی حالتِ یاد آئی تو لب مسکرائے تھے لیکن پھر ائزم کو سوچتے یہ مسکراہٹ تھمی تھی آخر کیوں

ابر شم اس انسان کی آنکھوں میں موجود لالچ نہیں دیکھ رہی تھی وہ کیوں نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ وہ انسان اس کے ساتھ نہ پہلے مخلص تھا اور نہ اب ہے پہلے بھی وہ اس کی جائیداد کے پیچھے پڑا تھا اور اب بھی شاید اگر وہ یہاں آیا تھا تو جائیداد کے پیچھے ہی۔۔۔۔۔

وہ اس ائزم کو اس کی پلاننگ میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دینے والا تھا اب ان کے کنٹریکٹ کو ختم میں بس چند دن رہ گئے تھے اسے کچھ کرنا تھا گرینی کو اس سے بہت اُمیدیں تھیں وہ ایسے ہی نہیں جانے دے سکتا تھا وہ کچھ سوچتے مطمئن ہوا اور ابر شم پر مزید جھکتے اس کی گردن پر لب رکھے تھے جذبات بے قابو ہوئے تو مزید نیچے سرکتے اس کی نرمیوں کو محسوس کرنے لگا تھا۔

اس کی بیوٹی بون کو چُومتے وہ مدہوش ہو گیا تھا اور مزید نیچے لب لے جاتے اس نے ابر شم کی دھڑکنوں کو چھوا تھا سینے میں مچلتے جذبات مزید سلگ گئے تھے وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا دن میں وہ نجانے کیسے اس سے دوری بنا لیتا تھا لیکن رات میں یہ بہت مشکل ہوتا تھا اس کے لیے۔۔۔۔

اس پل وہ اس کے سونے کے بعد اپنی من مانی کرتا تھا اور ابر شم اس بات سے بے خبر ہوتی تھی۔

اس نے بے خود ہوتے اس کی نائیٹی کا گاؤن دیکھتے اسے گھورا تھا جو اس کے کام میں روکاوٹ ڈال رہا تھا رات بہت ہو چکی تھی لیکن اس کے دو تشنہ لب تھے کہ ابر شم کے لبوں کو چھونے کے لئے بے قرار تھے وہ پھر اس پل سب کچھ بھول کر اس کے لبوں پر ایک بار پھر سے جھکتے اس کے لبوں سے اپنے لبوں کا ملن کروا گیا تھا۔۔۔۔

اس کے لمس سے جیسے روح تک سرشار ہو گئی تھی وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی گہرایوں کو محسوس کرتے لبوں سے خود کو سیر اب کر رہا تھا۔۔۔

اگر ابر شم اس پل اسے ایسے خود سے لپٹے دیکھتی تو شاید یقین نہیں کر پاتی کہ جو انسان اسے دن میں اسے کاٹ کھانے کو ڈورتا تھا وہ اس پل اس پر اس قدر حاوی تھا وہ اس کے لبوں سے خوُد کو سیر اب کرتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

ابر شم پر کمفٹر ٹھیک کرتے وہ اٹھ کر صوفے پر چلا گیا تھا اب اس پر یہ بھی تو ثابت کرنا تھا کہ وہ اس کے ساتھ بیڈ پر نہیں بلکہ صوفے پر سوئے گا۔۔۔

"مُجھے تو اس دن کا انتظارِ ہے جس دن ہمارے درمیان سب کچھ نارمل ہو گا میم پھر دیکھیے گا کس تعزیز خان سے ملتی ہیں آپ۔۔۔" وہ صوفے پر لیٹ تو گیا تھا لیکن نیند نہیں آرہی تھی اسے کافی کوشش کی لیکن بیکار وہ پھر اٹھ کر

ابر شم کے پاس چلا گیا تھا جو اب دائیں جانب کروٹ لیے سو رہی تھی اس کے تازہ تازہ کٹینگ ہوئے بال اس کے چہرے پر آئے ہوئے تھے اس نے نرمی سے انہیں پیچھے کیا تھا اس کی خمدار پلکوں کو دیکھتے وہ انہیں اپنی انگلیوں سے چھو چکا تھا اس کو چھوتے ہی تعزیز خان کے پورے بدن میں سپارک سا اٹھا تھا وہ اس کی نائٹی کا گاؤن جو اس کی کروٹ لینے کی وجہ سے اس کے کندھوں سے سرک کر نیچے آ چکا تھا ٹھیک کرتے اس کی کان کی لو چوم چکا تھا

جزبات پھر سے بے قابو ہوئے تھے اور وہ اس کے ساتھ لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا تھا ابر شم نے رخ بدلا تو اسے تکیے سمجھ کر اس کی گود میں سر رکھ گئی تھی تعزیز خان اس کی ادا بے نیازی پر حیران ہوا تھا اور پھِر اس نے لب دانتوں تلے دبا لیے تھے۔۔۔

"آپ کیوں اس پل میرے جزبات کو مذید بے قابو کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔۔۔"اس کا سر بیڈ پر منتقل کرتا وہ دانت پیستے ہوئے بولا تھا ایک تو وہ پہلی ہی اپنی حالت پر جھنجھنایا ہوا تھا اوپر سے ابر شم کی حرکتیں۔۔۔۔۔

"کیا ضرورت تھی یہ نائیٹی پہن کر میرا انتظار کرنے کی مجھے بہکانے کے سارے طریقے آتے ہیں آپ کو میم۔۔۔"وہ اس کی نائٹی کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا لیکن وہ اگر جاگ رہی ہوتی تو اسے جواب دیتی۔۔۔

"آپ تو اس وقت گہری نیند میں ہیں اور میں آپ کو دیکھ کر اپنے سلگتے جزبات کو مشکل سے سلانے کی کوشش کر رہا ہوں آپکو تو شاید خبر ہی نہیں ہے میری راتیں کیسے گزرتی ہیں آپ کو اپنے غم نظر آتے ہیں لیکن میری پرواہ نہیں ہے آپ کو۔۔۔"وہ جیسے ابر شم سے شکوہ کر رہا تھا اور اس پر کمفٹر

ٹھیک کرتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھا شاور لیتے وہ باہر نکلا تھا رات کے تین بج رہے تھے اور وہ اس ٹائم بیوی کے ہوتے شاور لے رہا تھا شاور لے کر باہر نکلا تو بلیک کلر کے ٹروزار میں تھا اپنے بالوں میں برش کرتے وہ سگریٹ لے کر بلکونی میں چلا گیا تھا اب وہ روم میں سموکنگ نہیں کرتا تھا کراچی ہوٹل والا واقعہ وہ بھولا نہیں تھا جب ابر شم کی حالتِ غیر ہوئی تھی۔

وہ تب سے بہت احتیاط کرتا تھا روم میں تو کرتا ہی نہیں تھا اگر کرنی ہوتی تھی تو ٹیرس یا بلکونی میں چلا جاتا۔۔۔۔

وہ کافی دیر وہاں رہا تھا پھر جب فجر کی اذان سنائی دی تو وہ واپس روم میں آیا تھا ابر شم ابھی تک سو رہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ لیٹ اٹھے گی کیونکہ وہ سوئی بھی کافی لیٹ تھی وہ اسے ڈسٹرب کیے بغیر روم سے نکل گیا تھا۔ پیچھے وہ سکون سے سو رہی تھی۔۔۔

....

ابر شم کی آنکھ کھلی تو وہ روم میں اکیلی ہی تھی تعزیز خان اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا وہ پریشانی سے یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی اس کے زہن کے پردے میں یہ سوال گردش کر رہا تھا کہ وہ رات کو واپس ہی نہیں آیا وہ لب چبانے لگی تھی پوری رات وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ رہا یہ بات اسے سلگا گئی تھی اس نے فون اٹھایا اور تعزیز خان کو کال کی جو کہ کٹ کر دی گئی تھی وہ ایسے ہی تو کر رہا تھا آج کل وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے آئی تھی اس کے رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے گرد ے ہلکے سے بنے ہوئے تھے۔۔۔

وہ اپنی بیوٹی کو لے کر کافی کونسش تھی لیکن آج کل وہ خوٗد سے زیادہ دھیان تعزیز خان پر دے رہی تھی اس نے اپنی نائٹی کا گاوٗن اتار کر دور پھینکا تھا اور

خوُد بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی اس کا دودھیا سراپا صاف چمک رہا تھا وہ اپنے حسن سے لاپرواہ بس تعزیز کے بارے میں سوچے جا رہی تھی۔۔

جب وہ دروازہ کھول کر اندر آیا تھا اور یوں ابر شم کو اس حلیے میں دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا اس کی نائیٹی کا گاؤن نیچے پڑا تھا جب کہ وہ شارٹ سی نائٹی اسے چھپانے سے قاصر تھی۔۔۔۔

"اب بھی نہ آتے۔۔۔؟؟؟" اس کی نظر جیسے تعزیز خان پر پڑی وہ بیڈ سے اتر کر اس کے قریب آئی تھی اوُر کمر پر ہاتھ رکھتے وہ تند و تیز آواز میں بولتی تعزیز خان کو حیرت میں ڈال گئی تھی لیکن پھر کچھ یاد آیا تو تعزیز خان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

"ریلی میں واپس چلا جاتا ہون۔۔۔۔" وہ ابر شم کی بیو قوفی پر ہنسا تھا جو اس کا چینج ڈریس بھی نوٹ نہیں کر پا رہی تھی بس اس کے اندر آتے ہی شروع ہو گئی تھی اس کے ساتھ لڑکی کرنے کے لئے۔۔۔

"چلے جاؤ ویسے بھی رات بھی تو وہیں رکے تھے نہ اب یہاں آنے کا کیا فائدہ ابھی بھی وہیں جاؤ اور آئے ہی کیوں تم ہاں کیوں آئے۔۔۔؟؟؟" وہ جیسے بھری ہوئی تھی وہ رات بھر کیسے غائب رہا اور اب اس کے سوال و جواب کر دیا تھا ابر شم کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

"میں رات کس کے ساتھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے مُجھے ویسے بھی جب آپ کچھ نوٹ نہیں کر پاتی ہیں تو میں بتاؤں بھی آپ کو تو کیا فایدہ آپ نے کونسا یقین کرنا پے مجھ پر۔۔۔۔" وہ اس پر جھکا اور اس کے واضح ہوتے خدو

خال پر نظریں گاڑے وہ ابر شم کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا تھا وہ اس کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پائی تھی۔

"کیا مطلب ہے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے دو قدم قریب ہوئی تھی اور تعزیز خان ایک قدم وہ دونوں کافی کلوز ہو چکے تھے جس کا احساس دونوں کو ہی نہیں تھا۔

"آپ مطلب سمجھتی کہاں ہیں۔۔۔!!!" لبوں پر بہم سی مسکراہٹ تھی جو ابر شم کو مزید سلگا گئی تھی یہ انسان اس کے ضبط کو آزما رہا تھا۔۔۔۔

"تم سے بات ہی نہیں کرنی میں نے۔۔۔" اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اس کے قریب آئی تھی۔

"میں نے کب کہا مجھے کرنی ہے جب میں روم میں انٹر ہوا تھا تب بات کا آغاز آپ نے کیا تھا میں نے نہیں آپ نے مجھ سے بات کی میں نے تو بس آپ کے سوال کا جواب دیا پھر مُجھے کیوں بلیم کر رہی ہیں میم۔۔۔۔" وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے قریب کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تعزیز۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے اس کو گھورنے لگی تھی اس کی گرین آنکھوں میں غصے کی سرخی مقابل کے عنابی ہونٹوں پر ایک پل کے لیے ہلکی سی مسکراہٹ لائی تھی جسے وہ چھپا گیا تھا۔۔۔

"یس میم۔۔۔۔" انداز ابرشم کے جیسا ہی تھا۔۔۔

"بدتمیز۔۔۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی اور تعزیز خان کی نظریں اس کے خوبصورت وجود پر تھیں نائیٹی کی سٹرپ کندھوں سے نیچے ہونے کی وجہ

سے اسے چھپانے میں بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی لیکن وہ شاید اپنے حلیے پر دھیان نہیں دے رہی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس کی نائیٹی کی سٹرپ ٹھیک کی تھی ابر شم بدک کر پیچھے ہوئے تھی وہ اپنی طرف اب دھیان دے رہی تھی اپنا حلیہ دیکھتے وہ گھبرائی نہیں تھی لیکن عجیب سا فیل ہوا تھا تعزیز خان کی نظریں ان میں موجود جذبات وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

"آپ تو آج کل خوُد سے بھی خاصی لاپرواہ نظر آتی ہیں جیسے آپ کو محبت ہو چلی ہے محبت میں انسان ایسے خوُد کو بھول کر اپنے محبوب کے خیالوں میں گم رہتا ہے جیسے آپ ہیں آج کل۔۔۔۔" اس کے رخساروں کو چھوتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو ابر شم نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جسے تمہیں بہت پتہ ہے محبت کے بارے میں کسی سے ہوئی تمہیں کبھی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال سے سوال نکال چکی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔" وہ صاف گوئی سے بولا تو ابر شم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے کافی پریشان ہوئی تھی یعنی وہ ابر شم سے پہلے ہی کسی کو دل میں بسا چکا تھا۔۔

"پھر تو تمہیں سب پتہ ہی ہو گا۔۔۔۔" وہ کنفیوژ سی بولی تھی جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا تھا کیونکہ وہ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ چکا تھا جیسے ابر شم کو اس کا ہاں کہنا پسند نہیں آیا تھا۔

"ہاں تبھی تو آپ کو ایک مشورہ دوں۔۔۔۔؟؟؟"وہ جو اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی وہ ان دو قدموں کے فاصلے کو سمٹ کر اس کے پھر سے قریب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"کیسا مشورہ۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگی تھی۔

"آپ کو جس سے محبت ہوئی ہے اسے بتا دیں اپنی فیلنگز کے بارے میں یہ نہ ہو وقت گزر جائے اور آپ کے پاس پچھتاوا رہ جائے کیونکہ اکثر انسان صحیح وقت کے انتظار میں اپنے پاس موجود مواقع کو گنوا دیتا ہے۔۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر ائی لٹوں کو پیچھے کرتے اس کو جیسے سنجیدگی سے مشورہ دے رہا تھا۔

"یہ تمیارامسلہ ہے۔۔۔۔"بھڑکی تھی یعنی وہ انجان ہی تو تھااس کے جزبات سے اور اب مشورہ کیسے دے رہاتھاوہ اس کو دیکھتے پاؤں پٹخ کر باتھ روم چلی گئی تھی کیونکہ اگر اس کے ساتھ کھڑی رہتی تو وہ اسے ایسے ہی اپنی باتوں سے زچ کرتا اس کام میں وہ ویسے بھی ماہر تھا۔۔۔

اس کے جاتے تعزیز خان نے باتھ روم کے بند دروازے کو گھورا تھا یہ لڑکی اب اس کی سمجھ سے باہر ہو ہو رہی تھی ایک کیا سوچتی تھی اوٗر دوسرے پل اس سے بالکل الٹ۔۔۔۔

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا تھااور اپنا سیل فون یوز کرنے لگا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ابر شم شاور کے نیچے کھڑی تعزیز خان کے بارے میں سوچ رہی تھی وہی تو آج کل سوچوں کا مرکز تھا جتنا اس کے خیالوں کو جھٹکتی

وہ اتنا ہی شدت سے زہن میں آتا تھا ابھی وہ پانی میں بھیگ رہی تھی اس کے چہرے پر اپنی کے قطرے موجود تھے اور وہ دیوار پر ہاتھ رکھے تعزیز خان کے بارے میں سوچنے لگی تھی اوٗر پھِر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا وہ جاتے ہوئے اوٗر کپڑے پہن کر گیا تھا لیکن اب اس کا ڈریس چینج تھا۔۔۔

یعنی وہ رات کا ہی واپس آچکا تھا بس ابر شم کو تنگ کر رہا تھا کتنا مزا آتا تھا اسے ابر شم کو پریشان کر کے وہ لب بھینچتے ہوئے تعزیز خان کو ہزاروں سلوتوں سے نواز چکی تھی اوٗر شاور بند کرتے وہ باتھ گاوٗن پہن کر بالوں کو ٹاوٗل میں لپٹ کر وہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔ یہاں وہ سکون سے بیٹھا فون یوز کر رہا تھا اس وقت وہ بلیک کلر کی جینز اوٗر بلیک کلر کی شرٹ میں تھا سلیوز ہمیشہ کی طرح اس نے فولڈ کی ہوئی تھیں جب کہ کل جاتے ہوئے اس کا ڈریس اوٗر تھا وہ رات کا آچکا تھا اوٗر وہ سمجھ ہی نہیں پائی۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور اپنے بالوں سے ٹاول نکالتے وہ انہیں ڈرائے کرنے لگی تھی تعزیز خان اس کی خاموشی محسوس کر رہا تھا لیکن خاموش رہا تھا اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا لیکن وہ خاموشی سے اپنے بالوں کو خشک کرتی ان میں برش کرتے واپس مڑتے ڈریسنگ کی طرف جانے لگی تھی کہ جیسے ہی مڑی اس کے پاؤں کے آگے کوئی چیز آئی اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی تعزیز خان نے اسے کھینچا تھا لیکن وہ خود کا بیلنس کنٹرول نہیں کر پایا تھا اور اس وجہ سے وہ دونوں ہی پیچھے بیڈ پر گرے تھے تعزیز خان اوپر اور ابر شم اس کے نیچے ابر شم کے گیلے بال جن سے شمپو کی مہک آ رہی تھی وہ تعزیز خان کے چہرے پر آئے تھے اس نے نرمی سے انہیں پیچھے کیا تھا اور ابر شم کے وجود سے اٹھتی مہک خود میں انہیل کی تھی۔۔۔

اس وقت شارٹ سے باتھ گاؤن میں وہ اپنے سراپے کی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ تعزیز خان کے سامنے موجود تھی۔۔۔۔

"اوپر اٹھو۔۔۔" وہ تعزیز خان کو خود کا ایکسرے کرتے دیکھ کر اسے اوپر اٹھنے کا کہنے لگی تھی لیکن وہ اس وقت اس کی سن رہا ہوتا تو جواب دیتا۔۔۔

"تعزیز تم سے بات کر رہی ہوں میں۔۔۔" وہ اب کی بار خاصی اونچی آواز میں بولی تھی جس پر تعزیز خان ہوش میں آتے اس سے پہلے کہ وہ اوپر اٹھتا ابر شم کی چیخ نکلی تھی اس کے بال اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ الجھے ہوئے تھے وہ گیلے بالوں کو جب پیچھے کر رہا تھا شاید وہ اس وقت الجھے تھے۔۔۔

وہ تھوڑا سا اوپر ہوا اور احتیاط سے اس کے بالوں کو بٹنوں سے نکالا تھا ابر شم خاموشی سے اسے وہ سب کرتے دیکھ رہی تھی اس کے پاس سے آتی مہک اس پل اس کے حواسوں پر چھائی تھی وہ مستعدی سے اپنا کام کر رہا تھا اور ابر شم اسے دیکھ رہی تھی۔

اس کے سارے بال نکالنے کے بعد وہ اس سے الگ ہوا تھا اور ابر شم اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی تھی وہ تو پہلے سے ہی تیار تھا لیکن ابر شم کے تیار ہونے میں ٹائم لگنا تھا۔۔۔

وہ تب تک اس کا انتظار کرنے لگا اور نیچے وہ دونوں ساتھ ہی آئے تھے یہاں کچن سے آج الگ ہی قسم کی مہک آ رہی تھی وہ دونوں کا چونکا گئی تھی ابر شم کے قدم کچن کی طرف بڑھے تھے اور اندر آتے ہی وہ حیران ہوئی تھی گرینی خود کو کنگ کر رہی تھی حالانکہ اب وہ کم ہی کچن میں آتی تھیں کیونکہ

ڈآکٹر نے انہیں کمپلیٹ بیڈ ریسٹ کا بولا ہوا تھا لیکن وہ کچن میں کھڑی نجانے کون کون سی ڈشز بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔

"گرینی آپ یہاں کچن میں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟!" وہ ان کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر انہوں نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا اور پھِر اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھیں۔۔۔

"نظر نہیں آرہا آبی کھانا بنا رہی ہوں۔۔۔۔" وہ اپنے ساتھ کام کرتی میڈ کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی تھیں لیکن ابر شم ان کے مزید قریب ہوئی تھی۔

"پر کیوں گرینی۔۔؟؟؟؟ کک کھانا بنا دیتا تھا پہلے بھی آپ کیوں بنا رہی ہیں؟؟؟ آپ کی طعیبت ویسے بھی ٹھیک نہیں ہوتی ہے!!! اور آپ ایسے

کچن میں۔۔۔؟؟؟" وہ ان کو ایسے کام کرتے دیکھ کر پریشان ہوئی تھی کیونکہ ان کا اتنی دیر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں تھا لیکن وہ اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھیں شاید۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اور کک نے ناشتہ بنا دیا ہے یہ کھانا تم ویسے بھی ابھی کے لیے نہیں ہے یہ سارا بعد کے لئے ہے اور تم اب ناشتہ کر لو۔۔۔۔" وہ ابر شم کو خود کو دیکھتے پا کر بولی تھیں۔

"لیکن۔۔۔"

"آبی میں کہہ چکی ہوں نہ۔۔۔۔" انہوں نے اسے مزید بولنے سے روکا تو وہ انہیں دیکھتے ہوئے کچن سے نکل گئی تھی گرینی نے اسے جاتے ہوئے دیکھا

تھا وہ ہارشم کے کہنے پر ابرشم کو کچھ نہیں بتانے والی تھیں اس کی آمد کے متعلق اور ابرشم کو کچن سے باہر بھی انہوں نے اسی وجہ سے بھیجا تھا۔

وہ کچھ گھنٹوں کی محنت کے بعد ایک زبردست سا لنچ ریڈی کر چکی تھی۔۔۔

••••

آرمینا کالج کے لئے تیار ہو کر نیچے آئی تھی اتنے عرصے بعد وہ سب کے ساتھ ناشتہ کرنے والی تھی اسے تھورا عجیب سا فیل تو ہوا تھا لیکن پھر ضرغام خان کو سوچتے وہ تھوری مطمئن ہوئی تھی اور نیچے ڈائینگ ہال میں آ چکی تھی یہاں بی بی جان اور شمس خان کے ساتھ مرتضیٰ خان اور شرمین بیگم الیشمہ اور نیوشا موجود تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے ایک چیئر پر بیٹھ گئی تھی سب نے اس کا خاموش انداز نوٹ کیا تھا ضرغام خان آیا تو اسے کالج کے یونیفارم میں تیار دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا وہ حرمین بیگم کو ناشتہ کروا کر آیا تھا وہ سب کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ نہیں کرتی تھیں کیونکہ اب سب پہلے کی طرح نہیں رہا تھا۔۔۔

ناشتہ سب نے خاموشی سے کیا تھا اور پھر ضرغام خان آرمینا کو لے کر کالج کے لیے نکلا تھا وہ خاموشی سے انگلیاں مڑوتے ہوئے مسلسل سوچوں میں گم تھی۔۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان موڑ کاٹتے ہوئے پوچھنے لگا تھا اس کی خاموشی ضرغام خان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"کچھ نہیں بھائی بس عیجب سا لگ رہا ہے اتنے عرصے کے بعد میں کالج جا رہی ہوں سب کچھ نیا ہو گا میں کیسے سب مینج کروں گی۔۔۔؟؟؟"اس کی پریشانی کی اصل وجہ یہ تھی ضرغام خان نے سرد سانس خارج کی تھی یہ اس کی بہن تو نہ تھی وہ تو بہت بہادر تھی جس کا خواب تھا اپنی ایجوکیشن کمپلیٹ کرنا اور اب وہ کتنی کمزور اور بجھی بجھی لگ رہی تھی۔۔۔

"گڑیا آپ کو بس خود پر بھروسہ رکھنا ہے لوگ ہمارے ساتھ ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتے ہیں ہمیں اپنی زندگی خود ہی جینی پڑتی ہے اور ویسے بھی اچھا ہے سب کچھ نیا ہے آپ کو ماضی کی کوئی بات یاد نہیں آئے گی۔۔۔۔"ضرغام خان کا انداز سمجھانے والا تھا جس پر وہ محض سر ہلا گئی تھی اور ضرغام خان ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگا تھا۔۔۔

ان لوگوں کو تقریبا ایک گھنٹے سے زیادہ کا وقت لگا تھا شہر آنے میں لانج دور ہونے کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہی جلدی گھر سے نکلتے تھے تاکہ ٹائم سے پہنچ سکیں۔۔۔۔۔اس وقت وہ لوگ آرمینا کے کالج کے باہر کھڑے تھے کہیں لڑکیاں مڑ مڑ کر سردار ضرغام خان کو دیکھ رہی تھی جس کی پرسنلٹی ہی کچھ ایسی تھی اوَر اس وقت تو وہ کالے رنگ کے کاٹن کے سوٹ میں ملبوس تھا اوَر کندھے پر بلیک کلر کی ہی شال تھی سلیوز کو فولڈ کیے وہ ہر کسی کی نگاہوں کا مرکز بن رہا تھا۔۔۔

آرمینا جب تک کالج میں انٹر نہیں ہوئی وہ وہیں کھڑا رہا تھا جانتا تھا اس کے لیے اتنی جلدی ایڈجسٹ کرنا بہت مشکل ہو گا اوَر پھِر جو حادثہ ہو چکا تھا اس کے بعد تو وہ بہت ڈسٹرب تھی۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اوَر واپسی کی راہ لی تھی۔

جبکہ دوسری طرف آرمینا کالج کے اندر داخل ہوئی تو اسے بہت کچھ یاد آیا تھا جب ایسے ہی ایک دن وہ اس غیر انسان پر بھروسہ کرتے اس کے ساتھ چل پڑی تھی اوٗر اس کے بعد عالمیار خان اور اس کے درمیان کافی سارے فاصلے بڑھے تھے وہ اپنے دھیان میں چلی جارہی تھی جب سامنے سے آتے انسان سے بری طرح سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

وہ اسے زمین بوس ہونے سے بچا چکا تھا ایک پل کے لیے دونوں کی آنکھوں کا ٹکراوٗ ہوا تھا آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی لیکن اس انسان سے جیسے کوئی دلی وابستگی محسوس ہوئی تھی جیسے وہ کوئی اپنا تھا۔

اس کی آنکھوں کا رنگ عالمیار خان کی آنکھوں کے رنگ جیسا تھا لیکن اس کا حلیہ وہ عالمیار خان نہیں تھا لیکن اسے عالمیار خان ہی محسوس ہو رہا تھا وہ اسے دیکھے جا رہی تھی جو اب اس کے دور ہونے پر اپنے کندھے پر موجود بیگ کو سٹ کرتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی نظریں بھی آرمینا پر تھیں لیکن وہ تھا کون کیا اسے اس انسان سے نام پوچھنا چاہیئے لیکن وہ اجنبی تھا دل بار بار اس کی طرف ہمک رہا تھا لیکن دماغ اسے وہاں سے جانے پر اکسا رہا تھا وہ دل و دماغ کی جنگ میں بری طرح سے الجھی تھی۔

۔

"ایکسکیوزمی میم کن سوچوں میں گم ہو آپ۔۔۔؟؟؟" وہ لڑکا اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولا تھا آرمینا کا پورا چہرہ کور تھا لیکن اس کی آنکھیں مقابل کا دل ایک پل کے لیے دھڑکا گئی تھی کچھ بیان کرتی وہ آنکھیں وہ پل بھر کے لیے اس کی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔۔۔

"یہ آپ کا ہینڈ سک نہیں۔۔۔" وہ بدک کر بولتے وہاں سے جانے لگی تھی جب مقابل نے کمال مہارت سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی آرمینا تو اس کی ہمت پر شٹل ہوئی تھی ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے خود کی کلائی آزاد کروانی چاہی لیکن ناکام رہی تھی۔۔

۔۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔۔"اس کی کپکپاتی آواز مقابل کو اپنے کانوں میں سنائی دی تھی وہ اس کے لمس سے گھبرائی تھی چہرے پر پسینے آیا تھا جو مقابل تو نہیں دیکھ پایا تھا لیکن اس کے لہجے کی کپکپاہٹ وہ صاف محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

"کیا آپ مجھے جانتی ہیں۔۔۔؟؟!"وہ اس کی کلائی نرمی سے چھوڑتے ہوئے اس کے قریب آتے سوال کرنے لگا تھا کیونکہ آس پاس بہت سے سٹوڈنٹس گزر رہے تھے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ کسی کی نظروں میں آئیں۔۔۔۔

"ایکسکیوزمی آپ کو کوئی مس انڈرسٹنڈنگ ہوئی ہے میں آپ کو پہلی بار دیکھ رہی ہوں اور آپ جان پہچان کے چکروں میں ہیں۔۔۔۔"وہ اس کی بے باک نظروں سے خائف ہوئی تھی۔۔۔

"ایگزیکٹلی میں بھی آپ کو فرسٹ ٹائم دیکھ رہا ہوں لیکن آپ جس نظر سے مجھے دیکھ رہی ہیں اس سے تو ایسا ہی لگتا ہے جیسے آپ مجھے جانتی ہیں اور مجھے بتانا نہیں چاہ رہی ہیں۔۔۔؟؟" اس کے دو قدم قریب ہونے پر آرمینا پیچھے ہوئی تھی نجانے کیوں یہ انسان اسے اب چھبنے لگا تھا اگر کسی نے ان دونوں کو ایسے باتیں کرتے دیکھ لیا تو۔

یہ سوچ آتے ہی وہ اس کی باتوں کا جواب دیئے بغیر آگے بڑھنے لگی تھی کہ وہ اس کے سامنے آیا تھا۔

"دیکھیں مسٹر آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے آپ کیوں میرے سامنے آرہے ہیں ہٹیں آگے سے۔۔۔" وہ اس کو سائیڈ پر ہونے کا کہہ رہی تھی جبکہ مقابل کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

پر آرمینا دوسری سائیڈ سے آگے بڑھ گئی تھی مقابل اس کے چادر میں چھپے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اب آئے گا مزہ آرمینا۔۔۔۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنی جیکٹ ٹھیک کرتا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ لڑکا آرمینا کا نام کیسے جانتا ہے کیونکہ آرمینا نے تو اسے اپنا نام بتایا ہی نہیں۔۔۔

•••••

ارواح اس وقت زرانیل خان کی بانہوں میں قید تھی وہ آج کل اپنی من مانی کرتا تھا ارواح کی نہیں سنتا تھا ابھی بھی وہ اسے بانہوں میں بھرے اس پر

اپنی شدتیں نچھاور کر رہا تھا وہ خاموشی سے اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں کو سہہ رہی تھی۔

رات وہ اس کے کال آنے پر سو گئی تھی اور زرانیل خان نے بھی اسے نہیں جگایا تھا پر رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی اور اوٗر زرانیل خان کو خوٗد پر مکمل حاوی پا کر وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی تھی جو اس کی گردن پر جھکا خوٗد کو سیراب کر رہا تھا اس کے ہاتھ اس کی گہرائیوں میں سرایت کر رہے تھے اور ارواح اس کے لمس کو مشکل سے سہہ رہی تھی۔۔

۔

وہ اب اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا اوٗر اس کی ناک کی ٹپ پر اپنے لب رکھتے اپنے ہاتھ اس کی دھڑکنوں پر لایا تھا ارواح مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی وہ پہلے ہی

اتنے غصے میں ہوتا تھا اگر وہ مزاحمت کرتی تو اس کا غصہ سہنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی اس میں تبھی خاموشی سے اس کی من مانیاں برداشت کر رہی تھی جواب ہر حد پار کرتے اپنی شدتوں سے اسے نڈھال کر رہا تھا ہاں اس کے لمس میں ہمیشہ کی طرح اب بھی نرمی ہوتی تھی ارواح کا وہ خیال رکھتا تھا لیکن ارواح نے جو کیا وہ اسے غلط لگتا تھا۔

"جب ایسے چپ چاپ مُجھے سہتی ہو نہ تب بہت اچھی لگتی ہوں ارواح۔۔۔۔" اس کی دھڑکنوں پر انگلیاں سہلاتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا کمرے میں فل اندھیرہ تھا اس نے لائٹس اوف کی ہوئی تھیں۔

"آپ پلیز۔۔۔۔" وہ اس کی انگلیوں کی گستاخیوں پر مچلی تھی جواب اس کی نرمیوں پر تھیں۔۔۔

"کیا میں۔۔۔"شاید اس پل وہ اس کی سرگوشیاں سننا چاہتا تھا ارواح کو جب کچھ سمجھ نہیں آئی اس نے اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے سینے میں منہ چھپایا تھا زرانیل خان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

وہ اس کا چہرہ سامنے کرتے اس کے لبوں پر جھکا تھا اسے پیچھے بیڈ پر لٹائے وہ اس پر جھکتے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا ارواح کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے انہیں پیچھے کمر پر لاک کرتے وہ تقریباً اس پر آتے اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ارواح کی جانب سے کوئی رسپانس نہ پا کر وہ اب اس کے نچلے لبوں کو اپنے لبوں کے درمیان لے آیا تھا ارواح نے ہڑبڑا کر اس کا یہ ایکٹ سہا تھا اور پھر وہ اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی کافی لمحے خاموشی سے گزر

گئے تھے ارواح کی دھڑکنیں ہمیشہ کی طرح اس کے لمس پر تیز سے تیز تر ہوئی تھیں چہرے پر پسینہ بھی آیا تھا۔۔۔

وہ تادیر اس پر جھکے خوُد کو سیر اب کرتا پیچھے ہوا تھا اور ارواح پیچھے کو ہوتے اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی تھی۔

اس کی گردن میں ابھر کر مدھم ہوتی گھلٹی کو دیکھتے زرانیل خان اس پر جھکتے اپنی سانسوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا وہ اس کے لمس پر اس کی پیٹھ پر اپنے ناخن مار چکی تھی وہ ایسے ہی کرتی تھی۔۔

اوُر زرانیل خان اس کے وجود سے اٹھتی مسرور کن خوشبو خود میں اتارتے ہوئے اس پل جیسے خوُد کو کنٹرول نہ کرتے اس پر ٹوٹ کر برسنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اس کی شرٹ اس نے کندھوں سے سرکاتے وہاں اپنا لمس چھوڑا تھا اور ارواح اس کے لمس پر کسمائی تھی مقابل کے ہاتھوں کا لمس اس کے پورے وجود میں جیسے سپارک سے اٹھے تھے وہ اس کے آگے کے عمل کو سوچتے تھوڑا سا گھبرائی تھی۔

وہ اب تک اس کی قربت کی کافی حد تک عادی ہو چکی تھی لیکن پھر بھی اس کی شدتوں کو سوچتے وہ گھبرا جاتی تھی جو ان نازک لمحات میں اپنی من مانی کرتے اس کے پور پور کو اپنے لبوں سے چھوتا تھا اس کے ایکٹ میں نرمی ہوتی تھی لیکن پھر بھی ارواح کے لیے یہ سب سہنا تھوڑا سا کنفیوژنگ ہوتا تھا پر وہ اس کو اکثر اپنے انداز میں ٹریٹ کرتا تھا تاکہ وہ زیادہ پینک نہ ہو۔۔۔۔

زرانیل خان مزید مدہوش ہوتا اس کی دھڑکنوں پر جھکا تھا اور ان کو اپنے دہکتے لبوں سے چھوا تھا۔۔

ارواح نے اسے دیکھا نگاہوں میں کیا کچھ نہیں تھا وہ اس کی آنکھوں پر لب رکھ گیا تھا شاید وہ خاموشی سے اسے سہتی تھی تبھی وہ اس لمحے اس پر پیار جتا رہا تھا ورنہ دن میں تو اس کا بیہویر کافی ہاریش ہوتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے ہوتے اس کی ناک پھر اس کے رخسار اور پھر سے اس کے ہونٹ وہ مدہوشی سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور ان پر اپنے ہونٹ دیکھتے پھر سے اس کی سانسوں کو خود کی سانسوں سے الجھایا تھا ارواح اب کی بار اس کی شدت پر بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑ کر اس کے لمس کو برداشت کرنے لگی تھی جو ہر لمحے شدت اختیار کر رہا تھا۔۔

وہ کافی دیر تک اس کی مہک خود میں انہیل کرتا رہا تھا پھر جب اس کے کانوں میں فجر کی اذان کی آواز پڑی تو وہ کے ہونٹوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا وہ ٹوٹی بکھری حالت میں تھی۔

وہ اسے ایسے ہی بانہوں میں اٹھا چکا تھا ارواح کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں وہ اسے باتھ روم لے کر آیا تھا اور اسے نیچے کھڑا کرتے وہ شاور اون کر چکا تھا۔۔۔۔

"شاور و دیور ہز بینڈ۔۔۔" اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولتے وہ اس کے چہرے پر پھلستے پانی کے قطرے اپنے لبوں سے چننے لگا تھا ارواح کو کمر سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگتے وہ اس کی گردن کو چھونے لگا تھا وہ خاموشی سے اس کی من مانیاں برداشت کر رہی تھی اس کی کمر زرانیل خان کے سینے سے لگی ہوئی تھی اور اس کی گردن سے ہوتے نیچے آیا تھا پانی سے وہ دونوں

لمحوں میں بھیگ گئے تھے ارواح کی شرٹ جو پہلے ہی اس کے کندھوں سے نیچے سرکی ہوئی تھی اوٗر اس کے اوپری حصہ کو واضح کر رہی تھی زرانیل خان نے ایک جھٹکے میں نیچے پھینکی تھی۔۔۔۔ارواح خود میں سمٹی تھی جانتی تھی اس کے حصے میں ایسا بے باک شوہر ہی تھا۔۔۔۔

اس کی بلاوٗز کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے ہوئے وہ ارواح کا چہرہ اپنے سامنے کر گیا تھا جو سر جھکائے ہوئے تھی یقیناً وہ جس حلیے میں تھی اس کی وجہ سے وہ کافی عجیب سا فیل کر رہی تھی حالانکہ باتھ روم کی لائٹس بھی آف تھیں وہ دونوں ایک دوسرے کو صحیح سے دیکھ بھی نہیں پا رہے تھے۔

لیکن وہ پھر بھی کافی سرخ ہو چکی تھی اس کے ایکٹ کی وجہ سے جو اس کے انتہائی قریب تھا کہ اس کی سانسوں کی روانی بھی محسوس کر رہا تھا۔

"ابھی تو نماز پڑھنی ہے پھر کبھی تمہارے ساتھ تفصیلی شاور لوں گا ارواح میڈم اوئر پھِر تمہیں پتہ چلے گا تمہارے شوہر کتنا بے باک ہے۔۔۔"اس کے کان میں بے باک سرگوشی کرتے ساتھ ہی اس پر جھکتے ایک بے باک گستاخی بھی کی تھی ارواح اس کے بازوؤں کو زور سے پکڑ چکی تھی۔۔۔

لیکن اس کے بعد زرانیل خان نے اسے مزید تنگ نہیں کیا اوئر اس کے ساتھ شاور لیتے وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا چینج کرنے کے لیے اور ارواح نے جلدی سے اپنے گیلے بالوں کو خشک کیا کیونکہ نماز کا وقت نکلا جا رہا تھا بال خشک کرتے چینج کر کے جب وہ باہر نکلی تو زرانیل خان اس کے لئے اور خود کے لیے جائے نمازِ بچھائے اس کے انتظار میں تھا اور اس کے آتے ہی ان دونوں نے ساتھ نماز ادا کی تھی اس کے بعد رب کے حضور دعا کی کافی

دیر تک وہ ایسے ہی عبادت میں مشغول رہے اور پھر ارواح باہر نکل گئی تھی

ناشتہ بنانے کے لیے اوَر زر انیل خان ڈریسنگ روم میں چلا گیا کہ وہ اپنا

یونیفارم پہن سکے ویسے بھی آج اس کا دن کافی مصروف گزرنے والا تھا آج

اس کا ایک اہم مجرم تھا جسے اس نے اریسٹ کرنا تھا۔

-

سو وہ پانچ منٹوں کے اندر ہی تیار ہو کر کچن میں چلا آیا یہاں ارواح ناشتہ بنا

رہی تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 70

••••

ارشک بوتیک جانے کے لیے تیار تھی ڈرائیور گاڑی تیار کر چکا تھا پہلے وہ ٹیکسی یوز کرتی تھی جانے کے لیے لیکن پھر جب اس کے بوتیک پر محنت کی اوٗر اس کی کمائی بڑھی تو اس نے اپنی گاڑی خرید لی تھی ارسام میران کو بہت پہلے ہی گاڑی کا کہہ رہا تھا لیکن اس نے انکارِ کر دیا تھا کہ وہ جو کرے گی اپنی محنت سے کرے گی اپنے بل بوتے پر۔۔۔

اوٗر اب اس کے پاس اللہ کا دیا سب کچھ تھا وہ اپنے رب کا پل شکر ادا کرتی تھی جس نے اسے اس قابل بنایا کہ وہ آج خوٗد اپنے لیے کما رہی تھی۔۔۔

وہ عبایا پہن کر نقاب سٹ کرتے کمرے سے نکلی تھی ضرشک عباد صاحب کے پاس تھا وہ اوپر تیار ہونے کے لیے آئی تھی اب نیچے جاتے انہیں خیال

رکھنے کا کہہ کر ضرشک کو لے کر وہ گیٹ سے باہر نکلی تھی یہاں ان کے برابر والے گھر سے ایک عورت اور ایک بچی نکلی تھیں ان سے اس کی اچھی جان پہچان تھی پر نگنسی پریڈ میں ان ماں بیٹی نے اس کا بہت خیال رکھا تھا وہ انہیں دیکھ کر رک گئی تھی۔

"آسلام علیکم انٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ انہیں دیکھتے سلام کر چکی تھی جس کا اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ وہ صبحِ صبحِ انہیں دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھی۔

"وعلیکم السلام بیٹا بوتیک جا رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی گود میں موجود ضرشک کو پیار کرتے ہوئے بولی تھیں جس پر ارشک نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"جی اور آپ صبح صبح کہاں جا رہے ہیں۔؟؟" وہ اس وقت عموماً گھر پر ہوتی تھیں اور ان کی بیٹی وین سے کالج جاتی تھی لیکن آج وہ ان کے ساتھ تھی ارشک کو حیرانگی ہوئی تھی۔

"ارے بیٹا آج یہ اس کی وین نہیں آئی ہے اور اس کا ایک اہم ٹیسٹ ہے تو بس پوائنٹ پر جا رہی ہوں دعا کرنا کوئی بس مل جائے اسے۔۔۔" وہ اپنی بیٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"آپ کہاں اسے صبح صبح بس پوائنٹ پر لے کر جائیں گی اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں ہم اسے اس کے کالج ڈراپ کر دیں گے جاؤ تم گاڑی میں بیٹھ جاؤ ہم جا رہے ہیں اسے چھوڑ دیں گے آپ پریشان نہ ہوں پلیز۔۔۔" انہوں نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا ماں جیسا پیار اس وقت میں جب ایک لڑکی کو ماں کے پیار کی ضرورت ہوتی تھی اس وقت میں انہوں نے اس کا ساتھ دیا تھا ان

کے شوہر کی وفات ہو چکی تھی اور وہ دونوں ماں بیٹی اکیلی رہتی تھی مکان ان کا دو منزلہ تھا ایک منزل میں وہ دونوں خوٗد رہتی تھیں جبکہ دوسری کرایے پر دی ہوئی تھی جس کے پیسوں سے ان کی زندگی اچھی بسر ہو رہی تھی۔۔۔

"بیٹا تمہیں ایسے ہی زحمت ہو گی ہم لوگ چلے جاتے ہیں اوٗر ویسے بھی تم لیٹ ہو جاوٗ گی۔۔۔" وہ اس کو ایسے تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔

"نہیں زحمت کیسی آپ جائیں میں لے جاوٗ گی آپ اپنا کام مکمل کر لیں تب تک اوٗر فکر مت کیجئے گا واپسی پر بھی ہم اسے چھوڑ جائیں گے۔۔۔" وہ انہیں اطمینان دلاتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھی تھی یہاں وہ لڑکی اب اندر بیٹھی ہوئی تھی ارشک کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔

"آپی اسے مجھے دے دیں آپ۔۔۔" وہ ضرشک کو دیکھتے ہوئے بولی تو ارشک نے اسے اس کی گود میں دے دیا تھا اور خود اپنا نقاب صحیح کیا وہ لوگ اس کے کالج کے گیٹ کے سامنے پہنچے تو ارشک نے ضرشک کو سیٹ پر لٹایا اور خود اس لڑکی کو چھوڑنے لگی تھی۔۔۔۔

اب زمہ داری لی تھی تو پوری بھی تو کرنی تھی۔۔۔

وہ تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک وہ کالج گیٹ سے اندر نہیں چلی گئی تھی ارشک جیسے ہی پلٹی وہ کسی سے ٹکرائی تھی۔

وہ ضرغام خان تھا جو جانے ہی لگا تھا کہ اس کی ایک ضروری کال آگئی تو وہ اسے سننے کے لیے رک گیا تھا ابھی وہ فون میں ہی مصروف تھا جب کسی صنفِ نازک سے ٹکرایا تھا وہ اپنے دھیان میں اس نے ارشک کی طرف

نہیں دیکھا تھا لیکن ارشک سردار ضرغام خان کو دیکھ چکی تھی وہ لڑکھڑائی تھی سردار ضرغام خان کو اتنے عرصے بعد اپنے سامنے دیکھ کر وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی کہ اس کا عبایا اس کے پیروں میں الجھا تھا وہ گرتی کہ ضرغام خان نے پھرتی سے اسے پکڑا تھا ارشک نظریں جھکا چکی تھی اگر ضرغام خان اسے پہچان لیتا تو نہیں ضرغام خان اس کی طرف دیکھتا کہ وہ اس کہ گرفت سے خوُد کو چھڑواتے گاڑی کی طرف چلی گئی تھی ضرغام خان کا دھیان اگر فون کی طرف نہ ہوتا تو وہ ضرور ارشک کی طرف دیکھتا اوُر پھر پہچان جاتا اسے لیکن وہ کال پر مصروف تھا۔۔۔۔

ارشک گاڑی میں آکر بیٹھی تو چہرہ پسینے سے تر تھا ضرشک رونے لگ گیا ہوا تھا شاید ماں کو نہ پا کر وہ اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دے چکی تھی وہ رب کا شکر ادا کر رہی تھی کہ ضرغام خان کا دھیان

اس کی طرف نہیں گیا تھا اگر وہ اسے دیکھ لیتا تو وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی تھی اسے اب ضرغام خان کی ضرورت نہیں تھی وہ خوش تھی اپنی زندگی میں۔۔۔

اگر ضرغام خان اس کی طرف کبھی پلٹ کر واپس بھی آیا تو وہ اس کا ہاتھ کبھی نہیں تھامنے والی تھی وہ جو کچھ کر چکا تھا وہ سب بھول جانا ارشک کے لیے بہت مشکل تھا اس کے آنسوؤں سے اس کا پورا حجاب بھیگ گیا تھا وہ رو رہی تھی اور ضرشک ٹکر ٹکر اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے اپنی مما کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اپنی مما کو خود کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا ارشک بھی زیادہ ضرغام خان کو سوچ نہیں سکی تھی اپنے بیٹے کو دیکھتے وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جو اپنی مما کی توجہ پا کر کھکھلایا تھا اور ارشک اس کو مسکراتے دیکھ کر نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔

"مما کی جان۔۔۔"اس کے ننھے ننھے رخساروں پر بوسہ دیتے ہوئے وہ اس کو ہاتھ پاؤں مارنے پر مجبور کر گئی تھی اس کی ہنسی سنتے وہ اس پل ضرغام خان کو بھول گئی تھی۔

وہ ضرشک کے ساتھ مصروف ہوئی تو پھر اور کسی چیز کی طرف دھیان نہیں گیا تھا وہ اس کے ساتھ باتیں کرتے کرتے ہی (ضرشک بوتیک) پہنچ گئی تھی ضرشک کے نام پر اس نے بوتیک کا نام رکھا تھا وہ چاہتی تو ہر چیز میں ہی اپنے بیٹے کا نام یوز کرتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ضرشک کو لے کر اندر داخل ہوئی تھی اور اس کی سیکٹریری اسے دیکھ کر اس کے قریب آئی تھی۔

"خوش آمدید۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر ارشک مسکرائی تھی اور ضرشک کو اس کے حوالے کیا تھا اُدھر وہ ہی اسے سنبھالتی تھی ارشک کے پاس وہ تبھی آتا تھا جب اسے فیڈ کرنا ہوتا تھا کیونکہ یہاں وہ اس کے پاس کم ہی آتا تھا۔۔۔۔

اور اج کل تو اس کے آرڈرز بھی کچھ زیادہ ہی ملے ہوئے تھے جن کی وجہ سے اس کا سارا دن ہی خاصا مصروف ہوتا تھا وہ اپنے کیبن کی طرف آئی اور کل یہاں کام چھوڑا تھا وہیں سے دوبارہ شروع کیا تھا۔

وہ کام پر دھیان دینا چاہتی تھی کہ پھر زہن میں ضرغام خان کا عکس آیا تو اس کی پیشانی پسینے سے تر ہوئی تھی اگر وہ آج اسے پہچان لیتا تو۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اب ضرغام خان کے پاس واپس جانے سے ڈر رہی تھی بلکہ اب اسے خطرہ تھا کہ کہیں ضرغام خان ضرشک کے بارے میں ہی کچھ نہ جان لے۔۔۔۔وہ جانتی تھی ابھی تک زرانیل خان نے اس کے بارے میں ضرغام خان یا حویلی میں سے اور کسی کو نہیں بتایا ہو گا زرانیل خان نے سچ میں بھائیوں والا مان دیا تھا۔۔۔

"میں کیوں سوچ رہی ہوں آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"وہ خود کو کوستے ہوئے بولی تھی لیکن کام پر دھیان دینا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے وہ کچھ وقت تک خود کو کمپوز کرتی رہی اور پھِر مشکل سے اس نے کام کی طرف دھیان دیا تھا۔۔۔

کیونکہ زہن میں بار بار ضرغام خان آ رہا تھا وہ کیوں اس کے سامنے آیا تھا کیوں اس نے اس کی طرف دیکھا کاش کے وہ گاڑی سے نہیں نکلتی تو اس وقت ضرغام خان اس کی سوچوں میں بھی نہیں ہوتا۔

وہ سوچ چکی تھی کہ اب وہ دوبارہ کبھی ضرغام خان سے سامنا ہونے پر اس کی طرف دیکھے گی بھی نہیں نہ ہی اس کو یہ ظاہر ہونے دے گی وہ ارشک ہے۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی بہت اس کی ملاقات ضرغام خان سے ہونے والی تھی اس کے بعد کیا ہونا تھا یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

•••••

ابر شم اور تعزیز ناشتے کے بعد آفس چلے آئے تھے ابر شم کو یہاں آکر ایک بری خبر سننے کو ملی تھی کہ ان کی ڈریس ڈیزائنر کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے تو وہ ہوسپٹل میں ہے کچھ دن تک آفس نہیں آسکے گی یہ اس کے لیے مزید پریشان کن تھا۔ ان کے آرڈرز تھے جو ان لوگوں نے جلدی مکمل کرنے تھے اور ایسے میں ڈیزائنر کا ایکسڈنٹ اس کے بہت شوکنگ نیوز تھی وہ اپنے

کیبن میں آچکی تھی اور اب پریشانی سے چیئر پر جھول رہی تھی اور اس کے سامنے بیٹھا تعزیز خان اسے دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے۔

۔

"اب کیا ہو گا۔۔۔" وہ پریشانی سے لب چبا رہی تھی ایسے ایک دم سے درمیان میں ان کا کام رک گیا تھا اور وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے اوپر سے ان کلائنٹس کی کال آئی تھی انہیں ارجنٹ بیسز پر وہ ڈریسز چاہئے تھے اسی ویک کے اینڈ پر یہ اس کی پریشانی کی مزید وجہ بنی تھی۔۔

"کیا ہو گا ایسے درمیان میں یہ سب میری سمجھ سے باہر ہے آپ کو پہلے بھی مشورہ دیا تھا کہ ایک اضافی بندہ ساتھ رکھا کریں پہلے وہ ماڈلز والا ایشو ہوا اور

اب یہ وہ تو حل ہو گیا تھا لیکن یہ کیسے ہو گا آپ تو نہیں کر سکتی ہیں یہ۔۔۔۔"تعزیز خان ابر شم کو دیکھتے سنجید گی سے بولا تھا۔۔۔

جس پر ابر شم جو اسے دیکھتے سوچ رہی تھی کہ وہ ڈھنگ کو کوئی مشورہ دے گا وہ اس کی بات پر بس اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ہاں لیکن ڈیزائنز ہمارے ساتھ کافی عرصے سے تھی مجھے اس پر ٹرسٹ تھا سوچا نہیں تھا کہ وہ کبھی ایسے درمیان میں ایسے حادثے کا شکار ہو جائے گی لیکن خیر یہ سب تو قسمت میں لکھا تھا۔۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھی جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا تھا کہ سچ یہی تھا۔۔

آج اس کی سکریٹری کے لیے انٹرویو بھی تھے جو اس نے لینے تھے لیکن وہ اتنی پریشان تھی کہ وہ انٹرویو کو بھول چکی تھی۔۔۔۔کیونکہ فحال یہ مسلہ سب سے اہم تھا جو حل کرنا ضروری تھا۔۔۔۔

"آج انٹرویو کے لئے بھی باہر کافی سارے لوگ آئیں گے ان کا کیا کرنا ہے ہم نے میرے خیال میں ان کا انٹرویو لے لیتے ہیں پھر اس مسلے کے بارے میں سوچیں گے کہ کیا کرنا ہے ہم نے۔۔۔۔"وہ اس کا دھیان دوسرے مسلے کی طرف کروانا چاہ رہا تھا جس پر ابر شم جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

پھر اس نے انٹرویو لیتے ایک لڑکی کو سلیکٹ کیا تھا جو لینا کی جگہ پر اس کے ساتھ رہنے والی تھی اور اس کا سارا شیڈول اور باقی کچھ کام اس کے زمے تھے وہ یہ سب کر کے فری ہوئی تو تعزیز خان بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھا

لنچ ٹائم بھی ہو گیا تھا اور ابر شم کا موڈ تو نہیں تھا لیکن پھر اس نے تھوڑا سا کھا لیا تھا کہ کھائے بغیر وہ کوئی کام کیسے کرتی۔۔۔۔۔۔

اور پھر ان دونوں نے کوفی منگوائی تھی جو وہ لوگ پی رہے تھے ابر شم کے ہاتھ سے غلطی سے کوفی کا مگ چھوٹ کر اس کی شرٹ کو خراب کر گیا تھا۔

وہ پریشانی سے اپنے کپڑوں کو دیکھنے لگی تھی تعزیز خان بھی اٹھ کر اس کی سائیڈ پر آیا تھا اور کا ہاتھ دیکھا جس پر کوفی کا داغ موجود تھا۔

"کہاں دھیان تھا آپ کا۔۔۔؟؟؟" وہ تھورا سا سختی سے بولا تھا ابر شم اس کے لہجے کی کرواہٹ محسوس کر گئی تھی وہ جو پہلے ہی پریشان تھی تعزیز خان کی تلخ بات پر وہ مزید خوُد کو کنٹرول نہیں کر سکی تھی اس کی آنکھوں سے

ایک آنسو گرا تھا جو بے مول ہونے سے پہلے ہی تعزیز خان نے اپنی انگلی سے چن لیا تھا۔۔۔

"وہ بس۔۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی تھی ایک تو پہلے ہی وہ مشکل سے خود پر ضبط کر کے بیٹھی ہوئی تھی اور اب ایسے تعزیز خان نے ایک نظر اسے دیکھتے اسے چیئر سے کھڑا کرتے اسے اس کے پرسنل روم میں جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے ڈریس چینج کرنے چلی گئی تھی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی تعزیز خان نے لیپ ٹاپ پر کچھ سرچ کیا تھا انہیں ارجنٹ بیسز پر کوئی ڈیزائنز چاہیے تھی جو ان کے ساتھ ایک مہینے کے کنٹریکٹ پر کام کرتی اس نے کافی سارے بوتیک سرچ کیے لیکن آج کل مارکیٹ ان ایک ہی بوتیک تھا ضرشک بوتیک وہ اس کی اونر کی انفارمیشن سرچ کرنے

لگا مگر اسے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ اس نے اپنے متعلق کوئی انفارمیشن شئیر نہیں کی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن ان کے بنائے ہوئے ڈریسز مارکیٹ میں کافی فمس تھے وہ کچھ سوچتے ان سے کنٹریکٹ کرنے کے بارے میں ابر شم سے بات کرنے کی غرض سے ابر شم کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ڈور لاک نہیں تھا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا اسے حد سے زیادہ شرمندگی ہوئی تھی کیونکہ ابر شم اس وقت اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی اپنے دھیان میں ہونے کی وجہ سے تعزیز کی آمد نوٹ نہیں کر پائی تھی جب بٹن بند کرتے وہ سیدھی ہوئی تو تعزیز خان کو وہاں پا کر وہ کافی حیران ہوئی تھی۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔۔؟؟؟" اپنے بالوں کو پونی میں قید کرتے وہ سوالیہ انداز میں تعزیز کو دیکھتے پوچھنے لگی تھی جواب اس کے قریب ہوا تھا۔

۔

"میرے مائنڈ میں ایک پلان آیا ہے۔۔۔۔!!" وہ اس کے قریب جاتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم نے اسے دیکھا تھا شاید وہ کچھ دیر پہلے ہو رہی بات کو بھول چکی تھی تبھی انداز میں حیرت تھی۔

"ڈیزائنز کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔" وہ اسے کچھ یاد کروانے لگا تھا جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا یہ مسلہ حل کرنا بہت ضروری تھا پہلے۔

"ہاں کیا کوئی سلوشن ڈھونڈا ہے تم نے۔۔۔؟" اس کے قریب آتے پوچھا تھا جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"ہاں میں نے بہت سے بوتیکز کی ڈیزائنز کو دیکھا ہے ایک کل ایک بوتیک کافی مشہور ہے ہم اگر اس کی ڈریس ڈیزائنز سے بات کر کے اس کے ساتھ ون منتھ کا کنٹریکٹ کر لیتے ہیں تو ہمارا مسلہ حل ہو سکتا ہے لیکن اس کے لیے ہمیں اس ڈیزائنز سے بات کرنی پڑے گی۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"تو کر لیتے ہیں اس میں مسلہ کیا ہے پہلے کال پر بات کرتے ہیں اگر وہ انٹرسٹڈ ہوئی تو پھر اسے آفس بلا لیں گے یہ زیادہ مشکل تو نہیں ہے تعزیز۔۔"وہ سر ہلاتے ہوئے بولی تھی۔

"ہمم مشکل نہیں بہت مشکل ہے۔۔۔"ابر شم کی غلط فہمی دور کی اس نے زیادہ مشکل نہ ہونے والی۔

"مطلب۔۔۔؟؟؟" وہ شاید اس کی بات سمجھ نہیں سکی تھی کہ وہ بہت مشکل کیوں کہہ رہا تھا اس بات کو جبکہ ابر شم کو وہ نارمل بات ہی لگ رہی تھی کہ بس کال کرنی تھی۔

"ان لوگوں کا کوئی فون نمبر ان کی انفارمیشن موجود نہیں ہے نیٹ پر بس بوتیک کی لوکیشن اور چند باتیں لکھی ہوئی ہیں اگر ہمیں ان سے بات کرنی ہوئی تو ہمیں وہاں ان کے بوتیک جا کر ان سے بات کرنی ہو گی۔۔۔۔" وہ اس کو پوری تفصیل بتانے لگا تھا۔

"مطلب ان لوگوں نے اپنے بارے میں سوشل میڈیا پر کچھ شئیر نہیں کیا ہوا ہے تو پھر ایسے فمس کیسے ہو گیا وہ بوتیک۔۔۔؟؟!" وہ الجھی تھی۔

"یہ تو ان سے بات کر کے ہی پتہ چلے جائے گا۔۔۔۔۔"تعزیز خان خوُد بھی زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا اس متعلق تو جو اسے پتہ تھا وہ ابر شم کو بتا چکا تھا اب باقی آگے ان دونوں نے خود سوچنا تھا کہ کیا کرنا ہے۔۔۔

"اگر ان لوگوں نے کوئی انفارمیشن نہیں دی ہے تو مُجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ کام کریں گیں ہمیں کسی اور بوتیک کو سوچ لینا چاہئے۔۔۔"ابر شم کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے وہ لوگ ان کے ساتھ کام نہ کریں۔

"لیکن ہمیں ان سے بات کرنی چاہیے ایٹ لیسٹ ایک بار کیوں کہ ان کے بنائے گئے ڈیزائنز آج کل لوگوں کو پسند آرہے ہیں اوُر ہمارے پاس جن کمپنیوں کے آرڈرز ہیں ہمیں بھی ان کے لئے کسی ایسی ہی بڑی ڈیزائنر کی ضرورت ہے تو میرے خیال میں ان ایک بار ان سے بات کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے۔۔۔۔"تعزیز خان کو نجانے کیوں لگ رہا تھا کہ انہیں اسی ڈیزائنز کو ہائیر کرنا چاہیے۔۔

"ٹھیک ہے تم ایڈریس نکالو ان کا پھر چل کر بات کرتے ہیں دیکھتے ہیں وہ ہمیں کیا رپلائے کرتے ہیں۔۔"وہ ایک بار اس بوتیک جا کر بات کرنے کے لیے مان گئی تھی۔

"ہمم اوکے آپ ریڈی ہوں میں باہر ویٹ کر رہا ہوں آپ کا ابھی چلتے ہیں کیونکہ ٹائم کم ہے ہمارے پاس اور پھر اگر ان لوگوں نے انکار کیا تو ہمیں کچھ اوَر بھی سوچنا پڑے گا۔۔۔۔"وہ ابر شم کو دیکھتے بولا تو اس نے سر ہلایا تھا اوَر پھر تعزیز خان کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

پیچھے ابر شم اس کو سوچتی مسکرائی تھی آج ان کے درمیان نارمل بات ہو رہی تھی وہ اس کے ساتھ نارمل بیہیو کر رہا تھا ورنہ اس واقعے کے بعد ان کے درمیان کافی ساری تلخیاں آچکی تھیں لیکن اب ابر شم کو لگ رہا تھا کہ ان کے درمیان سب نارمل ہو رہا ہے اور پھر اس کی اتنی کنسرن دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

"مسٹر تعزیز خان آپ تو مجھے حیران کر رہے ہیں۔۔۔۔!!!" وہ لمحہ یاد آیا جب تعزیز خان نے اس کا آنسو اپنے انگلی پر چنا تھا لب دھیمے سے مسکرائے تھے اس کی توجہ پا کر دل خوش ہوا تھا۔۔

لیکن پھر اس نے آج کی ڈیٹ کا سوچا تو خوشی مانند پڑ گئی تھی کیونکہ کنٹریکٹ ختم ہونے میں بس پانچ چھ دن باقی تھے وہ پریشان ہوئی تھی یہ مسلہ بھی اس کے لئے اہم تھا جس کی طرف وہ توجہ نہیں دے پا رہی تھی تعزیز خان کے

انداز سے وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ اس کی بھلے فکر کرتا ہے لیکن

محبت۔۔۔۔!!!

وہ محبت ابر شم سے نہیں کرتا تھا اور جس انسان کے ساتھ محبت نہ ہو اس کے ساتھ انسان کیونکر رہے گا بھلا وہ بھی اس کے ساتھ نہیں رہے گا۔۔

وہ سوچوں میں گم یہ تک بھول چکی تھی کہ تعزیز خان اس کا باہر ویٹ کر رہا تھا وہ ایسی سوچوں میں ڈوبی کہ کسی اور چیز کا خیال نہیں آیا اسے۔

تعزیز خان کو پچھلے دس منٹوں سے ابر شم کا انتظار کر رہا تھا اسے کہ آتے دیکھ کر وہ واپس روم میں آیا تھا لیکن جیسے ہی اس نے اندر قدم رکھا ابر شم کو وہیں اسی جگہ پر سوچوں میں گھیرا دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اسے جس پوزیشن میں چھوڑ کر گیا تھا وہ اسی پوزیشن میں کھڑی تھی حالانکہ وہ اسے بتا کر گیا تھا کہ انہیں اس بوتیک جانا تھا لیکن ابر شم وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ابر شم گھبرا گئی تھی اور جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن تعزیز خان کو دیکھ کر وہ سیدھی ہوتے اس کی کچھ دیر پہلے کی کہی ہوئی بات سوچنے لگی تھی اس نے اسے باہر آنے کا بولا تھا وہ تعزیز خان کے قریب کھڑی تھی اور وہ اس کے گرد حصار بنا چکا تھا کیونکہ جب وہ مڑی تھی وہ اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔

-

"آپ کو لگتا ہے آج سارا دن بس سوچوں میں ہی گم رہنا ہے میں آپ کا کب سے باہر انتظارِ کر رہا تھا اور آپ ہیں کہ یہاں نجانے کن سوچوں میں گم ہیں

کوئی اور پریشانی ہے کیا۔۔۔؟؟؟"اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

ابر شم اس کی گہری آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی اس پل وہ اسے اپنا اپنا سا کیوں لگا تھا۔

"نہیں وہ میں بس آرہی تھی۔۔۔"اس کی سانسوں کو قریب محسوس کرتے ابر شم کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اور اس کی طرف دیکھتے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے جیسے کچھ تلاش کر رہی تھی۔

"اچھا کب تک آنے کا ارادہ تھا آپ کا۔۔۔۔؟؟؟"وہ طنزیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا ابر شم کا کھویا کھویا انداز وہ دیکھ رہا تھا۔

"تم جاؤ آتی ہوں۔۔۔" وہ خوُد کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز خان نے بغور اسے دیکھا تھا وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے دوسری طرف دیکھ رہی تھی وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا اور اسکی جانب دیکھتے سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی ابر شم نے خود کو کمپوز کیا تھا۔

اوُر اپنی تیاری کرتے وہ باہر نکلی تھی یہاں وہ اس کے انتظارِ میں کھڑا تھا وہ دونوں لفٹ میں انٹر ہوئے تھے اوُر دونوں کی نگاہوں کے سامنے وہ پہلے والا لفٹ کا واقعہ گھوما تھا۔۔۔

لفٹ ایک جھٹکے سے رکی تھی اور ابر شم نے جان بوجھ کر بیلنس ڈس مس ہونے کا ناٹک کیا تھا وہ سیدھی تعزیز خان کی بانہوں میں آئی تھی جو اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

"لگتا ہے آج کے دن آپ نے خود کو چوٹیں ہی لگوانی ہیں پہلے وہ کوفی خوُد پر گرالی اور اب ایسے میں نہیں ہوتا تو آپ اس وقت زمین بوس ہو چکی ہوتی میم۔۔۔۔" وہ اس کو جتا رہا تھا کہ اگر وہ اسے نہیں تھامتا تو اس وقت وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی کیونکہ ان دونوں کے علاوہ اوُر کوئی نہیں لفٹ میں۔

"تم کیوں نہیں ہوتے۔۔۔؟؟؟" اس کی باقی بات کو چھوڑ کر ابر شم نے اس بات کا پکڑا تھا کہ اگر میں نہیں ہوتا تو۔۔۔۔؟؟؟ اس نے یہ بات کی کیوں تھی۔

"کیوں کہ مُجھے ہمیشہ کے لیے تو آپ کے ساتھ نہیں رہنا ہے ویسے بھی چند دن کا ساتھ ہے اب تو وہ جو کچھ دنوں بعد ختم ہو جائے گا۔۔۔"اس کی طرف جھکتے جیسے اسے کچھ یاد کروایا تھا۔

اب ابر شم اسے کیسے بتاتی کہ وہ تو یہ بات بھولی ہی نہیں تھی اسے اچھے سے یاد تھی یہ بات تبھی تو آج کل پریشان رہتی تھی وہ۔

"ہاں مجھے یاد ہے۔۔۔"چہرے کا رنگ بدلا تھا جو تعزیز خان کی نظریں محسوس کر گئی تھیں لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ چھپا گیا تھا اس کے لبوں سے اظہارِ بھی تو کروانا تھا اس نے۔

"اچھی بات ہے آپ کو بھولنی بھی نہیں چاہیے۔۔۔"وہ دونوں لفٹ سے نکل آئے تھے رخ اب پارکنگ کی طرف تھا جبکہ سامنے سے آتے ائزم کو

دیکھ کر تعزیز خان نے لب بھینچ لیے تھے وہ اس وقت اس بندے کو اپنے سامنے دیکھنا نہیں چاہتا تھا اور ابر شم جو پہلے ہی اپ سٹ تھی ائزم کو دیکھ کر اسے بھی اچھا فیل نہیں ہوا تھا۔۔۔

"ہیلو ابر شم کہاں جا رہی ہو میں تو تم سے ملنے آیا تھا کہ اگر فری تھی لنچ میرے ساتھ کر لیتی تم میں ویسے بھی فری ہی تھا اور آج تو بہت خوش بھی ہوں میں۔۔۔" وہ تعزیز خان کو اگنور کرتا ابر شم کے قریب جاتے بولا تھا جبکہ تعزیز خان کی نگاہوں میں سرد مہری دیکھ کر ابر شم کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا وہ ائزم کی وجہ سے اپ سٹ ہوا یہ بات وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی۔

"نہیں فری نہیں ہوں میں اس وقت کسی کام سے جا رہی ہوں تم سے بعد میں بات ہو گی میری۔۔۔"وہ بول کر اس کی سنے بغیر ہی گاڑی کی طرف چلی گئی تھی جبکہ تعزیز خان ائزم کو گھورنے میں غرق تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تمہیں سمجھ جانا چاہیے کہ میم تم سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہیں اب اتنے بھی کم عقل نہیں ہو کہ کسی کے بات کرنے کے سٹائل سے کچھ سمجھ نہ سکو تم۔۔۔"لبوں پر دل جلانے والی مسکراہٹ لیے وہ ائزم کا دل جلا کر گاڑی کی طرف چلا گیا تھا۔

پیچھے ائزم لب بھینچتے ہوئے اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا اب اس کا کچھ کرنا تھا ورنہ ابر شم اس کی کبھی نہیں ہو پاتی اب لا بیشا سے ملنا ضروری ہو گیا تھا وہ جانتا تھا وہ ضرور کچھ نہ کچھ ایسا کرے گی جس سے ان دونوں کے درمیان میں فاصلے آئیں اور اس بات کا وہ فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

•••••

تعزیز خان گاڑی میں آکر بیٹھا تو ابر شم جیسے اس کے انتظار میں ہی تھی وہ ائزم سے کیا بات کر رہا تھا وہ جاننا چاہتی تھی اس کے آتے ہی ائزم کے چہرے کے تاثرات وہ نوٹ کر چکی تھی یقیناوہ کچھ ایسا ہی کہہ آیا تھا جیسے ابر شم سے کہتا تھا اس کی شاید عادت تھی باتوں ہی باتوں میں دوسروں کے دل کو دکھانے کی۔۔۔

"کیا بات کر رہے تھے تم ائزم سے۔۔۔؟؟؟" وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تو ابر شم پوچھنے لگی تھی جس پر وہ خاموش رہا بس فوکس ڈرائیونگ پر کیا تھا ابر شم اس کے انداز پر پریشان ہوئی تھی وہ نوٹ کر چکی تھی تعزیز جب بھی ملتا تھا ائزم سے اس کے بعد اس کے تاثرات ایسے ہی بدل جاتے تھے عیجب سی سرد پن آجاتا تھا۔۔۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔؟؟؟" اسے خاموش دیکھ کر وہ اس کے بازو کو پکڑ کر استفسار کرنے لگی تھی تعزیز خان کا پاؤں بے اختیار بریک پر آیا تھا اور گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی قدرے سنسان جگہ تھی وہ ابر شم اس کے اچانک گاڑی روکنے پر تلملا گئی تھی یہ انسان کیوں اسے تنگ کرتا ہے بار بار۔

"میں نے بات پوچھی تھی گاڑی۔۔۔" آگے کے لفظوں کو اس کے لبوں پر ہی دباتے تعزیز خان نے اس کی سانسوں کو قید کیا تھا وہ شرٹ سے اس کے لبوں پر جھکے اس کی سانسوں کو خود کی سانسوں کے ساتھ الجھا چکا تھا ابر شم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ لوگ روڈ پر تھے اس جگہ پر اس کی اس قدر بے باکی وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا۔۔۔

اوُر اپنے بھیگے ہوئے لبوں کو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا تھا ابر شم کے لب سرخ چھلکانے لگے تھے اس کی شدت پر وہ ابھی تک شوکڈ کی کیفیت میں تھی وہ ایسے سرے عام ایسا کچھ کرے گا اس کے لئے یقین کرنا بہت مشکل تھا لیکن تعزیز خان ایسا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

"آئیندہ جب میں جواب نہ دوں تو سمجھ جایئے گا میں بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں تو بار بار سوال پوچھ کر میرا میٹر شارٹ مت کیجیے گا آئیندہ ورنہ میں پھر وہ کروں گا جو آپ نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!" وہ اس کی طرف دیکھتے غراتے ہوئے بولا تو ابر شم اس کے اس قدر تلخ انداز پر یکاٹک اسے دیکھے جا رہی تھی یہ انسان ہر پل اسے حیران کرتا تھا آخر تھا کیا وہ۔۔۔۔

"تم سچ میں میری سمجھ سے باہر ہو تعزیز۔۔۔" وہ اپنے لبوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے باہر دیکھنے لگی تھی کیونکہ اس کی طرف وہ اس وقت دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی اگر کوئی اوئر مواقع ہوتا وہ لوگ بیڈ روم میں ہوتے تو شاید وہ تعزیز خان کی اس حرکت پر خوش ہوتی لیکن اس وقت وہ لوگ گاڑی میں تھے۔۔

"ریلی میں متیھ کا سوال نہیں جو سمجھ میں نہ آسکوں۔۔۔" اس کے لمس نے اس پر اچھا اثر ڈالا تھا تبھی تو وہ اب پھر سے پہلے والے انداز میں لوٹ آیا تھا ورنہ اس ائزم کو دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا اوئر پھِر ابر شم کا اس کے بارے میں پوچھنا جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کر گیا تھا۔۔۔

وہ ویسے بھی صبح سے خود پر ضبط کیے ہوئے تھا دل بار بار اسے چھونے کی خواہش کر رہا تھا تو اس پل وہ خود سے کیے سارے عہد و پیماں بھولتے اس کے لمس کی نرمی میں کھو گیا تھا۔

"میرے لیے تو میتھ کے سوال سے زیادہ کمپلیکیٹڈ ہو گئے ہو تم مطلب ایک پل کچھ اور اگلے پل کچھ اور۔۔۔" وہ اس کے انداز پر چوٹ کر رہی تھی۔

"ہم ان کی سمجھ میں آتے ہیں جو ہمیں سمجھنا چاہتے ہوں آپ کی سمجھ سے بہت اوپر کی چیز ہوں میں سو آپ کوشش بھی مت کیجے گا۔۔۔" وہ اب پہلے والا انداز میں آتا جیسے ابر شم کو تنگ کر رہا تھا۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔

"کیونکہ آپ یہ کر کے اپنا ٹائم ویسٹ کریں گی اور کچھ نہیں۔۔۔۔" گاڑی اس نے روکی تھی کیونکہ وہ لوگ اس وقت (جی کے بوتیک) کے سامنے کھڑے تھے۔

ابر شم گاڑی رکنے پر سیدھی ہوئی تھی۔

.....

ائزم آفس کے اندر نہیں گیا تھا کیونکہ کوئی فایدہ نہیں تھا ابر شم تو تھی نہیں ہاں لیکن اسے تعزیز خان پر خاصا تاؤ آیا تھا جو ابر شم اؤر اس کے درمیان ولن کا رول پلے کر رہا تھا اس وقت وہ لا بیشا کو لوکیشن بتا کر خود وہاں پہنچ گیا تھا اس کا ارادہ اب کچھ ایسا کرنے کا تھا کہ وہ سنبھل ہی نہیں پائے۔

آتے ہوئے گرینی بیزی تھیں ورنہ وہ ان کو امپریس کرنے کی کوشش شروع کرنے والا تھا رانا مینشن میں رکنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ گرینی کو متاثر کرے تاکہ وہ جیسے اس تعزیز خان کو پسند کرتی تھیں ویسے ہی اسے بھی پسند کرنے لگ جائیں خیر اب یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ اس کا پلان کامیاب ہونا تھا یا فلاپ۔۔وہ کافی دیر تک لا بیشا کا انتظار کرتا رہا تھا اور پھِر اسے لگا وہ نہیں آئے گی۔

وہ اٹھ کر جانے والا تھا جب وہ اندر آئی تھی اور ائزم کو دیکھ کر وہ اس کے ٹیبل تک آتے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ لیٹ ہو چکی ہے۔۔۔۔

"سوری میں لیٹ ہو گئی وہ اکچولی میں ایک کام میں پھنس گئی تھی اور اُوپر سے جاب انٹرویو تھا تو کافی بیزی رہی میں لیکن خیر ہم پلان کی طرف آتے

ہیں۔۔۔"وہ ائزم کو یہ نہیں بتانے والی تھی کہ وہ ابر شم کے آفس میں ہی جاب کرنے والی ہے کیونکہ اسے سیلیکٹ کر لیا گیا تھا اور اب وہ ابر شم کی پرسنل سیکرٹری بننے والی تھی اور اس کے اس کام سے اسے یہ فایدہ تھا کہ وہ تعزیز کو آسانی سے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کر سکتی تھی۔

۔

"کیا پلان ہے تمہارے پاس وہ تعزیز دن بادن ابر شم کے قریب ہو رہا ہے اوُر مُجھے لگتا ہے کہ وہ بہت جلد ابر شم کی ساری پراپرٹی پر قبضہ کر لے۔۔۔ گا اور میں خالی ہاتھ رہ جاؤں گا۔۔۔۔"وہ تعزیز خان کو بھی خوُد کی طرح لالچی انسان سمجھ رہا تھا کہ جیسے وہ خود ابر شم کی جائیداد کے پیچھے تھا ایسے ہی تعزیز بھی شاید اس کی دولتِ میں انٹرسٹڈ تھا۔

"میرا پلان ان دونوں کو زیادہ دن تک ساتھ رہنے نہیں دینے والا کیوں کہ وہ دونوں خود ہی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے بس ہمیں اپنا کام ہوشیاری سے کرنا ہو گا تا کہ ان دونوں کو کسی طرح سے شک نہ ہو ہم پر ورنہ گڑبڑ ہو سکتی ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی آج خود آفس میں وہ ابر شم اور تعزیز کو کلوز دیکھ چکی تھی اور اس کا انٹرویو تو تعزیز خان نے لیا تھا جس کی وجہ سے ابر شم سے اس کی کوئی بات نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

"بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ سرد انداز میں بولا تھا جس پر لا بیشا نے پھر اسے پورا پلان بتایا تھا جسے سن کر وہ مسکرایا تھا یعنی یہ اگر ورک کرتا تو ان دونوں کے حق میں بہت اچھا ثابت ہوتا۔

"تم آج سے ہی اس پر عمل کرنا شروع کرو اور یہاں تک ہو سکے ابر شم کو خود کی طرف متوجہ کرو تا کہ میں اس تعزیز کے دل میں تمہارے اور ابر شم

کے لیے شک پیدا کر سکوں۔۔۔"وہ ائزم کو اس کے حصّے کا کام بتا رہی تھی جسے وہ سن کر ہاں میں سر ہلانے لگا تھا پر ابر شم اس کے ساتھ کہاں ہوتی تھی آج کل اسے تو بس ہر وقت تعزیز خان کے قریب رہنا ہوتا تھا۔۔۔۔۔

"ابر شم مجھے اگنور کرتی ہے میں کافی ٹائم سے کوشش کر رہا ہوں لیکن ایسا کچھ نہیں کر پا رہا جس کی وجہ سے وہ خوُد میرے ساتھ وقت گزارے۔۔۔۔"وہ لا بیشا کو دیکھے ہوئے بولا تھا۔

"تو پھر میں تعزیز کی طرف کوشش کرتی ہوں ویسے بھی ابر شم بہت جذباتی ہے وہ اس بات کو کچھ زیادہ ہی سیریس لے گئ جس کا ہمیں ہی فایدہ ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ تم بھی ابر شم کی طرف سے کچھ نہ کچھ کرتے رہو۔۔۔"وہ ائزم کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر اس نے سر ہلایا تھا

وہ مذید کچھ دیر اس بارے میں ہی ڈسکس کرتے رہے اور پھر لا بیشا واپس چلی گئی تھی۔۔۔

اور ائزم وہیں بیٹھا رہا تھا ابر شم کے تیور اسے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے وہ گن گن کر دیکھ گزار رہا تھا کہ کب ان دونوں کا کنٹریکٹ ختم ہو گا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کنٹریکٹ اب کبھی ختم ہی نہیں ہونا تھا۔۔۔

اسے کچھ حاصلِ نہیں ہونا تھا کیونکہ جو دوسروں کے بارے میں برا سوچتے ہیں دوسروں کے لیے گڑھا کھودتے ہیں وہ خود ہی اس میں گرتے ہیں۔۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 71

••••

آرمینا نے بے دلی سے کلاسز لی تھیں وہ اس لڑکے کو لے کر اپ سٹ تھی جس نے صبحِ صبحِ اس کا سارا موڈ خراب کر دیا تھا اس کے بعد اسے کسی کی نظریں خود پر واضح محسوس ہو رہی تھیں لیکن وہ جب آس پاس کسی کو نہ دیکھتی تو اسے لگتا یہ اس کا وہم ہے وہ خود ہی کچھ زیادہ سوچے جا رہی تھی وہ اس وقت کینٹن میں بیٹھی ہوئی تھی صبح گھر سے وہ برائے نام ناشتہ کر کے نکلی تھی سو اب بھوک لگی ہوئی تھی اس کی ساری کلاس نیو تھی پہلے والے سارے سٹوڈنٹس اب فورتھ ایئر میں چلے گئے تھے اور وہ تھرڈ ائیر میں تھی اس کو زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن ایگزم قریب ہونے کی وجہ سے اسے محنت تو کرنی ہی تھی۔۔۔۔

اس کی بس ایک کلاس باقی تھی اس نے کچھ لائٹ سا لنچ کیا تھا اور اب وہ اس سے پہلے کہ اٹھتی وہ لڑکا جس کے ساتھ وہ کوٹھے پر گئی تھی اچانک سے اس کے سامنے آیا تھا وہ گھبرا گئی تھی۔

وہ سارا واقعہ کسی فلم کی مانند آنکھوں کے سامنے آیا تھا کہ کاش وہ اس کے ساتھ جاتی ہی نہیں۔

"مس آرمینا آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔" وہ اس کو بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا ان لوگوں کا پورا گروپ ختم ہو چکا تھا پاشا مر گیا تھا وہ لڑکی بھی اور کوٹھا بھی بند ہو چکا تھا جس کی وجہ سے ان کو کڑوروں کا نقصان ہوا تھا لیکن ان لوگوں نے پھر سے مل کر کچھ کام شروع کر دیا تھا اور اس نے تو آرمینا کو تلاش کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ناکام رہا اس کوٹھے کی مالکن کا کہنا تھا کہ اگر ایک بار آرمینا ان کے ہاتھ لگ جاتی ان کا کام بن جانا تھا وہ آرمینا کے بارے

میں کچھ نہیں جانتا تھا وہ کالج آتا تھا تاکہ وہ کالج آئے تو وہ پھر سے کسی طرح اس کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے راضی کر سکے۔

پچھلے گیارہ مہنیوں سے وہ اسی امید پر کالج آرہا تھا لیکن آج اس کی امید بر آئی تھی جب اس نے آرمینا کو دیکھا تو وہ اس کے پاس چلی آیا تھا اور اس سے بات کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن آرمینا تو اسے دیکھ کر ہی سلگ گئی تھی اس وقت اس کے ساتھ جانے کی غلطی پھر سے یاد آئی تو وہ دل ہی دل میں خود کو سو بار کوس چکی تھی۔

"دیکھیں مسٹر مُجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے تو بہتر ہے کہ میرے سامنے سے بھی ہٹ جائیں آپ ورنہ میں ڈین کو جا کر آپ کی شکایت لگا دوں گی کہ آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔" وہ آہستہ سے بولی تھی کیونکہ لنچ ٹائم

ہونے کی وجہ سے کینٹین سٹوڈنٹس سے بھری ہوئی تھی وہ اس وقت کسی طرح کا کوئی ڈرامہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"مس۔۔۔" وہ حیران ہی تو ہوا تھا یہ لڑکی اس پریڈ میں کتنا بدل گئی تھی اس کو تو کاٹ کھانے کو ڈور رہی تھی ایسے تو اس کے لئے بہت مشکل ہوتا اسے راضی کرنا لیکن وہ بھی ایسے ہار نہیں ماننے والا تھا۔

ان کے ساتھ والے ٹیبل پر بیٹھا شخص ان دونوں کو دیکھ رہا تھا آرمینا کو پھر سے کسی کی نظریں اپنی پشت پر محسوس ہو رہی تھیں لیکن یہاں اتنے لوگ تھے وہ بھلا کیسے کسی کو کچھ کہتی۔۔۔

"مسٹر پلیز۔۔۔" وہ اپنا بیگ اٹھا کر کینٹن سے نکل آئی تھی کاش کہ یہ ہمت اس دن دکھا دیتی تو آج پچھتاوے میں گھری ہوئی نہ ہوتی عالمیار خان کی یاد

شدت سے آئی تھی آنکھوں میں نمی سی چھلکنے لگی تھی نجانے کیوں اس کا دل نہیں مانتا تھا کہ عالمیار خان اسے اتنی جلدی چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی تھی اور اپنے نقاب سٹ کیا اپنی آنکھیں صاف کی اور عالمیار خان کو سوچنے لگی تھی ان کی شادی کے بعد ان کے درمیان کچھ بھی نارمل نہیں رہا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔" وہ لڑکا اس کے پیچھے پیچھے وہاں بھی آچکا تھا اب تو وہ شدید تیش میں آئی تھی کیوں وہ ایسے اسے تنگ کر رہا تھا اب اگر وہ لفظوں میں نہ سمجھا تو وہ سچ میں ڈین کے پاس جانے والی تھی آخر یہ انسان کیوں اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔۔

"دیکھیں آپ کیوں مجھے پریشان کر رہے ہیں یا آپ خوُد چاہتے ہیں کہ آپ کی شکایت ڈین کو لگے ایک انسان کو زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ کسی لڑکی کا پیچھا کرے۔۔۔۔"وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے سے انداز میں بولی تھی۔

"میری اب بھی پہلی والی ہی خواہش ہے آپ میری دوست بن جائیں ویسے آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا کہ عالمیار خان آپ کا شوہر ہے اس دن اس نے آپ کے ساتھ بہت غلط کیا لیکن اس کے خوُد کے ساتھ بہت اچھا۔۔۔۔"اس کے لفظوں کو بریک لگی تھی کیونکہ آرمینا کا ہاتھ اٹھا اور اس کے منہ پر اپنی انگلیوں کا نشان چھوڑ گیا تھا مقابل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں کیونکہ آس پاس اب ان کی اونچی آواز سن کر بہت سے سٹوڈنٹس آ چکے تھے۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کے بارے میں ایسا بولنے کی ہاں اور آپ ہوتے کون ہیں ان کے بارے میں ایسے بات کرنے کی آپ لوگوں سے سو گنا اچھے تھے وہ۔۔۔۔"وہ عالمیار خان کے بارے میں سنتے طیش میں ہی تو آئی تھی۔۔

"یہ تھپڑ بہت مہنگا پڑے گا تمہیں۔۔۔"اس نے آرمینا کو دھکا دیا تھا وہ بھی غصے میں آیا تھا سب کے سامنے تھپڑ کھایا تھا وہ بھی ایک صنف نازک سے یقین کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا اس کے لئے وہ اس لڑکی کو چھوڑنے والا نہیں تھا جس کی وجہ سے اس کی انسلٹ ہوئی تھی۔۔۔

"آپ ایک نہیں ایسے کہیں تھپڑ ڈیزرو کرتے ہیں۔."وہ اپنے لہجے کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی ورنہ ایسے کسی کے سامنے بات کرتے ہوئے اسے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا۔

وہ اسے دیکھ کر رکا نہیں تھا بلکہ آگے بڑھ گیا تھا اب اس لڑکی سے اس کی دشمنی تھوڑی پرسنل ہو گئی تھی اس لڑکی کو وہ اب وہ چھوڑنے والا ہرگز نہیں تھا۔۔۔

"دیکھتا ہوں کب تک بچتی ہو تم جیسا حال تمہارے اس شوہر کا ہوا جیسے وہ مرا ویسا ہی حال بلکہ اس سے برا حال تمہارا ہو گا۔۔۔" آرمینا پر ایک قہر برساتی نظر ڈال کر وہ رکا نہیں تھا بلکہ نکلتا چلا گیا تھا آرمینا کو نہیں پتہ تھا آگے اس کے ساتھ کیا ہونا تھا۔

وہ اپنے بیگ کو سنبھال کر وہاں سے اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی اب اسے اپنے اوپر پھر سے وہ دو نظریں محسوس ہو رہی تھیں آخر کون تھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کب سے وہ محسوس کر رہی تھی لیکن وہ جو کوئی بھی تھا اس کے سامنے نہیں آ رہا تھا جب وہ دیکھتی اسے اپنے آس پاس کوئی محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن پھر کسی کی نظریں یہ اس کا وہم ہر گز نہیں تھا وہ سچ میں کوئی تھا جو اس کو دیکھ رہا تھا۔

۔

مقابل آرمینا کی جانچتی نظریں محسوس کرتا مسکرایا تھا وہ اس کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا وہ بار بار آس پاس دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ محسوس کر رہی تھی جس کو خوُد کے آس پاس مقابل کی نظروں سے اس کی حالتِ مخفی نہیں رہی تھی وہ جانتا تھا اب اسے کیا کرنا ہے۔

••••

زرانیل خان اس وقت قدرے سنسان جگہ پر موجود تھا سامنے وہ انسان کرسی سے باندھا ہوا تھا جو ارواح کو ایک عرصہ پریشان کرتا رہا تھا لیکن اب زرانیل خان اسے پکڑ چکا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اس پر کیس کر سکتا تھا وہ کرنے کا سوچ بھی رہا تھا لیکن پھر اس کے زہن میں کچھ خیال آیا وہ اس انسان کے منہ سے سب سچ سننا چاہتا تھا کوئی دولت کے لیے اتنا لالچی بھی ہو سکتا تھا اس کے یقین کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ اس وقت اپنے آپے سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے تم نہیں جانتے میں کون ہو۔۔۔۔؟؟" زرانیل خان کے بھائی وار سے سنبھلتے ہوئے وہ اس کے مکے سے خوُد کا بچاؤ کر رہا تھا وہ نجانے کتنے دنوں سے اس بند کمرے میں قید تھا زرانیل خان کبھی کبھار آتا تھا اوُر اس پر ایسے ہی تشدد کرتا تھا اس دن اس نے زرانیل خان کو کال کی تھی اسے

ارواح کے بارے میں بتایا تھا کچھ اپنے پاس سے بھی اسے یقین تھا کہ وہ ارواح کو چھوڑ دے گا کیونکہ یہی تو پلاننگ تھی اس کی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ الٹا زرانیل خان اسے پکڑ کر اس جگہ لے آیا تھا وہ کتنے دنوں سے بھوکا پیاسا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے تم چھوڑنے کے قابلِ ہوں گھٹیا انسان جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے بعد تم سزائے موت ڈیزرو کرتے ہو وہ بھی ملے گی لیکن اس سے پہلے میں سارے ثبوت اکھٹے کروں گا۔۔۔ تمہارے خلاف اور ارواح کو ہیرس کرنے کے چکر میں تم پر کیس کروں گا میں۔۔۔" وہ اس کے اوپر گرم پھینکتا ہوا بولا تھا جس سے وہ درد سے بلبلا کر رہ گیا تھا۔

"تمہاری بیوی خود مُجھے فون کرتی تھی تجھے پہلے بھی بتا چکا ہوں لیکن تم یقین نہیں کر پا رہے ہو کیونکہ وہ تمہیں اپنے جال۔۔۔۔"

"شٹ اپ میری بیوی کا نام مت لینا بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔" وہ اس کے منہ سے ارواح کا زکر سن کر ہی اگ بگولا ہوا تھا کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ کسی کے منہ سے ارواح کے لیے کوئی لفظ۔

"تیری بیوی پہلے میری۔۔۔۔" وہ بات مکمل نہیں کر پایا تھا کیونکہ زرانیل خان نے اسے ایک زوردار تھپڑ مارا تھا اس کا دل چاہ اس انسان کے چہرے کا نقشہ ہی بگاڑ دے جس نے اس کی بیوی کا نام لیا تھا۔۔۔

"تم مان کیوں لیتے وہ تمہیں دھوکا دے رہی تھی میرے ساتھ مل کر آخر تمہیں اس پر شک کیوں نہیں ہوتا حالانکہ ثبوت تمہارے سامنے تھے۔۔۔" وہ اس بات پر الجھا ہوا تھا اگر کوئی انسان ہوتا تو اس بات کو لے کر کافی واویلا مچاتا شاید اپنی بیوی کے ساتھ بھی بہت برا سلوک کرتا لیکن زرانیل خان ایسا نہیں کر رہا تھا جو اس کی پریشانی کی وجہ تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تجھ جیسے انسان پر بھروسہ کروں گا نہیں مجھے میری بیوی پر بھروسہ ہے اوٗر تجھے تو اب میں کورٹ میں گھسیٹوں گا دیکھتا ہوں کیسے بچتے ہو تم۔۔۔!!!" وہ اس پر جھکتے غرایا تھا۔

"تم پولیس والے ہو تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ تم جو چاہو وہ کرو۔۔۔" کورٹ کے نام پر اس کے چہرے کے رنگ بدلے تھے کیونکہ اگر معاملہ کورٹ تک جاتا تو سارے حقائق سامنے آنے تھے جس کے بعد اس کا کام ختم ہو جانا تھا۔

"ہاں۔۔۔" اسے وہیں پھینک کر وہ باہر نکل گیا تھا اس انسان کو دیکھ کر وہ ہمیشہ ہی اپنا ٹمپر منٹ لوز کر دیتا تھا اس دن کا سارا واقعہ اس کے ذہن میں گردشِ کر رہا تھا جب وہ اس انسان سے ملنے گیا تھا۔۔۔

ہاں وہ بھی روایتی اوَر عام مردوں کی طرح غصہ کرتے ارواح پر تشدد کرتا اس سے سچائی جاننے کی کوشش کر سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ارواح بہت معصوم تھی اس نے پھر خوَد ارواح کے بارے میں سب پتہ کرنے کی کوشش کی تھی اوَر پھِر اس کے سامنے ساری حقیقت آئی تھی۔۔۔۔

(ماضی)

رضا صاحب کا تعلق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے تو پیسے اور جائیداد ان کو وراثت میں ملی تھی وہ سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوئے تھے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ امیر لڑکوں کی طرح بگڑے ہوئے تھے انہوں نے اپنے باپ کے بزنس کو

مزید ترقی دی تھی انہوں نے اپنی پسند سے شادی کی نمشہ بیگم سے اوٗر ان کی ایک ہی بیٹی تھی ارواح۔۔۔

جس سے وہ دونوں بہت پیار کرتے تھے ان کا ایک دوست تھا جو متوسط طبقے سے تعلق رکھتا تھا انہوں نے اپنے دوست کی بہت مدد کی اسے اپنے آفس میں جاب دی اور تو اپنے گھر میں رہنے کی جگہ بھی دی تھی ان کی بیوی نمشہ بیگم نے بہت سمجھایا کہ ان کا ایک بیٹا بھی ہے اوٗر ہماری بیٹی جوان ہے ہم ایسے کسی کو ساتھ نہیں رکھ سکتے ہیں لیکن وہ دوست کی مدد کرتے اسے اپنے گھر میں لے آئے تھے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنی تباہی کو آواز دے چکے تھے۔۔۔

ان کے دوست کی نظر ان کی جائیداد اور گھر کے ساتھ ساتھ ارواح پر بھی تھی کیونکہ وہ اس ساری جائیداد کی اکلوتی وارث تھی انہوں نے بھرپور کوشش کی کہ ان کے بیٹے کی شادی ارواح سے ہو جائے۔

لیکن نمشہ بیگم اس موقف پر ڈٹ گئی تھیں کہ ان کی بیٹی چھوٹی ہے وہ ابھی اٹھارہ کی ہے تو وہ اتنی جلدی اس کی شادی وغیرہ کے حق میں نہیں ہیں وہ تلملائے تھے جتنی کوشش کی سب ناکام ہوئی کیونکہ رضا بھی اپنی بیگم کی یہ بات رد نہیں کر سکتے تھے رضا کے دوست کا بیٹا باسم وہ ایک بگڑا ہوا لڑکا تھا جب سے اس نے ارواح کو دیکھا تھا اس کی نیت خراب ہو گئی تھی۔۔۔

ارواح اس کی نظروں کو محسوس کرتی تھی پہلے پہل تو اس نے وہم سمجھ کر سر جھٹک دیا لیکن ایک دن جب وہ اپنے کمرے میں سٹڈی کر رہی تھی وہ اس کے کمرے میں چلا آیا تھا اور اس کے ساتھ کافی بدتمیزی کی تو وہ ڈر گئی

تھی اگر کچھ ہو جاتا تو اس سے پہلے ہی اس نے اپنی مما کو اس کے بارے میں بتا دیا تھا اور نمشہ بیگم پریشان ہوئی تھیں کہ وہ یہ بات شوہر کو کیسے بتائیں تو انہوں نے کچھ دن تک تو یہ بات چھپائی پر پھر ایک دن جب رضا صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ اس دنیا سے چلے گئے تو انہیں احساس ہوا کہ وہ کتنی اکیلی ہو چکی تھیں۔

رضا کا دوست ان کی وفات پر سب سے زیادہ خوش ہوا تھا کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے تو کبھی اپنی بیٹی اس کے بیٹے کے ساتھ رخصت نہ کرتے وہ نہیں رہے تھے تو وہ دونوں ماں بیٹی تھیں جن کو قابو کرنا ان کے لئے خاصا آسان تھا۔

لیکن یہ ان کی خام خیالی ثابت ہوئی تھی کہ وہ ارواح اور نمشہ بیگم کو آسانی سے قابو کر لیں گے نمشہ بیگم جو ان باپ بیٹے کی پلاننگ کو پہلے ہی سمجھ گئی

تھیں انہوں نے عقل مندی کا مظاہرہ کرتے اپنی ساری جائیداد ارواح کے نام کروادی تھی جو اس کے اٹھارہ سال کے ہونے پر اسے ملنی تھی۔

یہ کرنے کے بعد وہ مطمئن تھیں کہ اب ان کی جائیداد پر کوئی قبضہ نہیں کر سکے گا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ اس جائیداد کی حفاظت کرتے کرتے ان کی بیٹی دربدر کی ٹھوکریں کھانے والی تھی۔

وہ ارواح کی شادی کروانا چاہتی تھیں لیکن جو رشتہ آتا وہ لوگ یہ ہی اعتراض اٹھاتے کہ آپ کی بیٹی کے لیے آپ کے گھر میں موجود لڑکا ہی بہتر ہے باہر کیوں تلاش کر رہی ہیں آپ۔۔۔

نمشہ بیگم کافی پریشان ہوئی تھیں کیونکہ اب رضا کے دوست توقیر صاحب اور ان کا بیٹا زاعیم کے قدم بڑھنے لگے تھے جو رضا صاحب کا سیکرٹری آفس

کے سارے معاملات دیکھا کرتا تھا اس کو پیسے دے کر ان لوگوں نے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے انکارِ کر دیا کہ وہ اپنے بوس کے ساتھ نمک حرامی نہیں کرے گا۔۔۔۔

تب سے توقیر اور زاعیم کچھ بڑا کرنے کا سوچ رہے تھے یہ عورت اور اس کی بیٹی ان کی راہ میں روکاوٹ بن رہے تھے۔

"ارے میں تو کہتی ہوں اس کی بیٹی کو ایک رات کے لیے کڈنیپ کرواؤ پھر دیکھنا کیسے تیر کی طرح سیدھی ہوتی ہیں یہ ماں بیٹی کچھ زیادہ ہی اکڑ ہے دونوں میں۔۔۔!!!" یہ آواز توقیر صاحب کی بیوی کی تھی جو نمشہ بیگم سے خاصی جلتی تھیں۔

"اب کچھ کرنا پڑے گا اتنی محنت کی ہے ہم نے اس جائیداد کے لئے ایسے تو نہیں جانے دوں گا میں موم اب اس سونے کی چڑیا کو قابو کرتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کیسے انکارِ کرتی ہیں یہ دونوں۔۔۔"زاعیم کچھ زیادہ ہی تپا تھا یہ دونوں ان کا کافی وقت برباد کر چکی تھیں اب کچھ نہ کچھ تو ان کو کرنا ہی تھا۔

"ہاں میں نے رضا کے وکیل سے بھی بات کی ہے وہ ضرور ہماری مدد کرے گا بس ایک بار یہ سب ہمارے نام ہو جائے ان دونوں ماں بیٹی کو اس گھر سے دھکے مار کر نہ نکال دیا تو میرا نام بھی توقیر نہیں۔۔"وہ خاصے غصے میں تھے کیونکہ اتنے عرصے سے سب ملنے کا انتظار کرتے کرتے اب انہیں لگ رہا تھا کہ جب تک وہ کچھ بڑا نہ کرتے انہیں کچھ نہیں ملنے والا تھا۔۔۔

"زاعیم سب کچھ احتیاط سے کرنا بیٹا۔۔م" اس کی ماں کو زاعیم کی فکر ہوئی تھی اوٗر ابھی تو انہیں اس گھر سے اس جائیداد سے مطلب تھا تو ہر قدم ان کو پھونک کر ہی رکھنا تھا۔

.....

ارواح اپنے کمرے میں کوئی بک پڑھنے میں مصروف تھی وہ نمشہ بیگم کو زیادہ پریشان نہیں کر رہی تھی لیکن زاعیم کی بد تمیزیاں آج کل اس کے ساتھ کچھ زیادہ ہی بڑھنے لگی تھیں آتے جاتے وہ اسے بہت تنگ کرنے لگا تھا اوٗر تو اوٗر آج اس کے کالج بھی پہنچ گیا تھا وہ اس کی دوستوں کے سامنے یہ تک کہہ دیا تھا کہ بہت جلد ارواح اور اس کی شادی ہونے والی ہے ارواح بچاری اپنی دوستوں کے سامنے اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی تھی۔

اوٗر اب روم میں بیٹھی بھی وہ اس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔۔۔

"موم کی ایل ریڈی طعیبت ٹھیک نہیں ہے کیا کروں میں کس سے کہوں اوٗر انکل کیوں ڈیڈ کے آفس پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔۔۔۔"اسے آج آفس سے کال آئی تھی جس میں ایک ورکر نے اسے یہ بتایا تھا کہ توقیر صاحب اس کے ڈیڈ کی سیٹ پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ بہت اپ سٹ تھی کالج سے آئی تو نمشہ بیگم کے روم میں گئی تھی لیکن وہ سو رہی تھیں۔

وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی تھی اور اب کمرے میں بیٹھی زاعیم اوٗر اس کے باپ کے بارے میں سوچ رہی تھی زاعیم کی ماں اسے بہت عجیب نظروں سے دیکھتی تھیں وہ سب محسوس کرتی تھی لیکن اپنے ڈیڈ کی وجہ سے خاموش تھی۔

کیونکہ انہوں نے جاتے ہوئے بھی کہا تھا کہ انکل اب تمہارے لیے میری جگہ پر ہیں ان کا ہمیشہ احترام کرنا وہ صرف ان کی وجہ سے ان لوگوں کو برداشت کر رہی تھی وہ سوچوں میں گم تھی کہ کوئی اس کے روم میں انٹر ہوا اوَر ہولے سے روم کا دروازہ بند کیا وہ اپنے خیالوں میں تھی اس کی آمد محسوس نہیں کر سکی تھی لیکن دروازہ بند ہونے پر وہ ہوش میں ضرور آئی تھی۔۔۔۔

اوَر اپنے سامنے زاعیم کو دیکھ کر اس کے چہرے پر گھبراہٹ آئی تھی بند دروازے کو دیکھ کر اسے مزید پریشانی ہوئی تھی۔

وہ اس کے کمرے میں کیا کرنے آیا تھا اور پھر دروازہ بند کیوں کیا اس کی نظروں میں کچھ تھا جس نے ارواح کو ٹھٹکنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ بغیر دوپٹے کے تھی اپنے کمرے میں وہ اکثر دوپٹے کے بغیر ہی ہوتی تھی لیکن اب ایسے زاعیم کی نظریں خوُد پر محسوس کرتے بہت عیجب سی فیلنگز آئی تھیں اسے اس نے اپنا دوپٹہ تلاش کرنا چاہا جو اسے صوفے پر پڑا ہوا ملا تھا اس سے پہلے کہ وہ اپنے دوپٹے کو اٹھاتی زاعیم نے تیزی سے آگے بڑھتے اس کی کلائیوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے ایک جھٹکے میں اسے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔

اوُر اس کے چہرے کو قریب کرتے اس پر جھکا چاہا لیکن ارواح نے اسے دھکا دیا تھا۔

اس کی یہ حرکت ارواح کو قطعی مناسب نہیں لگی تھی ایک تو وہ اس کے کمرے میں چلا آیا تھا اوُر اب ایسی حرکتیں اس کے حواس مختل ہوئے تھے۔

اس کے ڈھکا دینے پر وہ لڑکھڑایا تھا۔

لیکن گرفت میں سختی تھی کہ ارواح خو کو آزاد نہیں کروا سکی تھی۔۔۔

کیوں کہ کہاں وہ نازک سی لڑکی اور کہاں وہ مضبوط توانہ مرد۔۔۔وہ بہت کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام رہی تھی اوٗر اس کے دھکا دینے پر مقابل کی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔

"آج تم سے تفصیلی ملاقات کرنی ہے۔۔۔۔"اس کے نازک سراپے کو بے باکی سے تکتے ہوئے وہ ارواح کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا اس کی نظروں سے اسے عجیب سی گھن آ رہی تھی وہ اس پر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ارواح بھرپور کوشش کے باوجود اپنے آپ اس کی قید سے چھڑوانے میں بری طرح سے ناکام ہوئی تھی کیونکہ وہ کافی مظبوطی سے اس کی کلائیوں کو

تھامے ہوئے تھا اس کی نظروں کا مرکز جانتے ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تمہاری ماں کو بہت شوق ہے رشتے سے انکار کرنے اب دیکھتا ہوں کیسے کرتی ہے وہ جب اپنے سامنے تجھے اجڑی ہوئی حالتِ میں دیکھے گی تو۔۔۔" وہ اسے پیچھے بیڈ پر پھینکتے ہوئے اس پر حاوی ہونے لگا تھا لیکن عین اسی وجہ دروازہ بجا تھا شاید کوئی ملازمہ تھی جو ارواح کو کھانے پر بلانے آئی تھی وہ اس کو چھوڑتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔۔اتی۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔" اس کے بار بار اشارہ کرنے پر وہ بمشکل بولی تھی اوزر اعیم تب تک سائیڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی چیپ اٹھا چکا تھا۔

"اب خوُد تم اپنی ماں سے کہوں گی کہ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو ورنہ میں یہ سب کو دکھادوں گا پھر کیا عزت رہ جائے گی تمہاری ماں کی اوُر تمہاری سب کے سامنے۔۔۔" وہ اس چیپ کی طرف اِشارہ کر رہا تھا جس میں کیمرہ لگا ہوا تھا جو کچھ دیر پہلے کا منظر ریکارڈ کر چکا تھا۔۔۔

ارواح کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے یہ سوچ کر کیسے وہ یہ سب اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کب اس انسان نے اس کے کمرے میں وہ کیمرہ رکھا اسے پتہ کیوں نہیں چلا وہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے زاعیم کو دیکھ رہی تھی جس کے لبوں پر اب شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

"تم نہیں۔۔۔۔" وہ بول نہیں پارہی تھی کچھ بھی کیوں کہ اس وقت وہ کچھ بولنے کی پوزیشن میں نہیں رہی تھی اور سامنے والا کا مقصد بھی تو یہی تھا کہ

وہ اس کو اتنا مجبور کر دے کہ وہ خود اس سے شادی کی حامی بھرے تا کہ یہ سب کچھ ان کے نام ہو سکے لیکن یہ ان کی خام خیالی تھی۔۔۔

وہ چلا گیا تھا لیکن ارواح پیچھے رونے لگ گئی تھی یہ کس مصیبت میں پھنس گئی تھی وہ کیسے پر سکون زندگی تھی ان کی جس میں کوئی ٹینشن نہیں تھی وہ لوگ پر سکون زندگی گزر رہے تھے لیکن جب سے یہ زاعیم اس کی زندگی میں آیا تھا سب بکھر گیا تھا وہ کافی دیر تک آنسو بہاتی رہی تھی اور پھر کچھ سوچتے وہ اپنی موم کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی ارادہ ان سے بات کرنے کا تھا وہ انہیں زاعیم کی حرکت کے بارے میں بتانے والی تھی۔

•••••

ارواح جیسے ہی اپنی موم کے روم میں انٹر ہوئی اسے عجیب سا احساس ہوا تھا
اس کی موم بیڈ پر خاموشی سے لیٹی ہوئی تھیں جیسے وہ پہلے چھوڑ کر گئی تھی
ویسے ہی اب اسے پریشانی نے آن گھیرا تھا وہ بھاگ کر ان کے قریب جاتے
انہیں آواز دینے لگی تھی لیکن جواب نہیں ملا اور پھر وہ ان کی نبض چیک
کرنے لگی جو نہیں چل رہی تھی اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا اس کی
موم نہیں رہی تھی وہ چیخیں مار کر رونے لگی تھی ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے
تھے سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا پہلے ڈیڈ اور اب موم وہ
دونوں اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے اس کا دل جیسے بند ہونے کے قریب تھا وہ
رونا چاہتی تھی لیکن آنسو جیسے خشک ہو گئے تھے وہ ساکت سے اپنی ماں کے
مردہ وجود کو دیکھ رہی تھی پھر اچانک سے کمرے کا اس کی چیخوں سے گونجا

تھا اس کی آواز سن کر توقیر صاحب اور ان کی بیگم اور ساتھ ہی زاعیم بھی روم میں آیا تھا اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ لوگ بھی گھبرا گئے تھے۔

ارواح کی کنڈیشن دیکھ کر انہوں نے اسے مشکل سے سنبھالا تھا وہ کس زہنی کرب اور صدمے سے گزر رہی تھی یہ تو وہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔

۔

پھر نمشہ بیگم کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا تھا ارواح مسلسل رو رہی تھی بس ایک ہی رٹ کہ میری موم کو لے کر مت جائیں۔

پر جانے والے نے تو جانا ہی ہوتا ہے وہ پھر اکیلی ہو گئی تھی کوئی اپنا پاس نہیں رہا تھا اس کے ڈیڈ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے اور موم بھی تو کوئی لمبے

چوڑے رشتے دار نہیں تھے ان کے وہ اکیلی ہی تھی اب اس گھر اور ساری پراپرٹی کی مالک۔

کچھ عرصہ تو غم میں ہی گزر گیا لیکن پھر وہ وقت کے ساتھ ساتھ کچھ سنبھل گئی تھی پر تب تک توقیر صاحب اس کے ڈیڈ کے بزنس پر ہاتھ صاف کر چکے تھے سارا اسٹاف اور ورکرز بدل دیئے گئے تھے اور اب جو تھے وہ ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔۔۔

دوسری طرف انہوں نے پراپرٹی کے کاغذات تک بنوا لیے تھے جن پر اگر ارواح سائن کر دیتی تو ساری پراپرٹی ان کے نام ہو جانی تھی گھر پر تو وہ لوگ ویسے بھی قبضہ کر ہی چکے تھے کیونکہ ارواح سارا دن اپنے کمرے میں بند رہتی تھی اور اس طرح گھر میں کیا کیا پلاننگ ہو رہی تھی وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔۔۔۔

لیکن ایک رات اسے پیاس لگی اس کے روم میں پانی نہیں تھا سو وہ نیچے کچن سے پانی لینے آئی تو لاونج میں زاعیم اس کی ماں اور باپ کچھ بات کر رہے تھے شاید کوئی نئ پلاننگ۔۔۔

وہ ان کی ساری باتیں سن چکی تھی اس کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو اس نے سنا وہ سب سچ ہے وہ لوگ نئ پلاننگ کر رہے تھے کہ اب ارواح کو کیسے شادی کے لیے راضی کرنا ہے تا کہ وہ خوُد ہی ان پراپرٹی کے پیپرز پر سائن کر دے۔۔۔

وہ واپس اپنے کمرے میں چلی آئی تھی یہ لوگ اتنا برے ہوں گے یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اسے لگتا تھا کہ صرف زاعیم اس نیچر کا ہے لیکن اس کی ماں اوُر باپ دونوں دو قدم آگے تھے وہ لوگ اس پر پریشر ڈالنے والے تھے اس زاعیم سے شادی کرنے کے لئے جس کے ساتھ وہ مر کر بھی

شادی نہیں کرتی وہ سوچ چکی تھی کہ اب وہ ان لوگوں کو اپنے گھر میں رہنے نہیں دے گی۔

وہ لوگ اس قابل نہیں تھے کہ اس کے گھر میں رہتے جو کچھ کر چکے تھے اس کے بعد تو بالکل بھی نہیں۔

"سوری ڈیڈ لیکن آپ نہیں جانتے کہ وہ کتنے برے ہیں کیا کیا پلاننگ کر رہے ہیں وہ آپ کی پراپرٹی پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" وہ اپنے ڈیڈ کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روتے ہوئے بولی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے گرتے تصویر کو بھگو رہے تھے لیکن یہ آنسو تو جیسے ان اس کے ساتھی بن چکے تھے۔

وہ کچھ سوچ کر نیچے آئی تھی اور سیدھی توقیر صاحب اور ان کی بیگم کے پاس گئی تھی۔

"آنکل مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔" وہ ان سے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی ان کی بیگم نے چھبن زدہ انداز میں اسے دیکھا تھا۔

"بیٹا ہمیں بھی تم سے بات کرنی ہے۔۔۔" ارواح کچھ مزید بولتی کہ وہ اس کے پاس آتے اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولی تھیں ارواح نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا وہ جانتی تھی کہ ان لوگوں کی نیت ٹھیک نہیں تھی لیکن اب وہ کیا کرنے والی تھیں۔

"ہمیں تم بہت پسند ہو ہم تمہیں اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں تم بنو گی ہمارے زاعیم کی دولہن وہ بہت خوش رکھے گا تمہیں تم سوچ سمجھ کر جواب دینا ہمیں کوئی

جلدی نہیں ہے۔۔۔"وہ اسے بولنے کا موقع نہیں دے رہی تھیں ارواح جو ان سے کچھ اوٗر کہنے آئی تھی ان کی باتوں پر پریشانی سے انہیں دیکھ رہی تھی جو اپنی کیے جا رہی تھیں۔

"مجھے آپ سے۔۔۔۔"

"بیٹا جلدی کیا ہے تم جاؤ وقت لو سوچو اوٗر آرام سے جواب دینا کوئی جلدی نہیں ہے ہمیں تم جاؤ روم میں اوٗر آرام کرو دیکھو کیسی کمزور ہو گئی ہو ہمیں اپنی بہو ایسی نہیں چاہیئے۔۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے زبردستی اسے اس کے کمرے میں بھیج چکی تھیں اوٗر وہ کچھ سوچتے خاموش ہو گئی تھی لیکن نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر رہی تھی۔

اسے اسی وقت انہیں انکارِ دینا چاہیے لیکن وہ کسی سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔

.....

ارواح سوچ چکی تھی کہ وہ ان کو صاف صاف انکار کر دے گی کہ وہ ان کے اس کریکٹر لیس بیٹے سے کبھی شادی نہیں کرے گی وہ خوش تھی کہ زاعیم وہ بات بھول چکا تھا لیکن وہ ویڈیو ابھی تک اس کے پاس تھی یہ اس کی پریشانی کی وجہ تھی اگر اس وہ کبھی اس کو کسی کو دکھا دے تو وہ کیا کرے گی وہ پریشانی سے سوچنے لگی تھی۔

وہ جا کر انکارِ کرنے والی تھی لیکن آج توقیر صاحب اور ان کی بیگم کسی پارٹی میں گئے ہوئے تھے اور وہ اکیلی تھی اپنے کمرے میں وہ روم سے نکلی تھی رات کے تقریبا اٹھ نو بج رہے تھے ملازمیں سارے سرونٹ کوارٹرز واپس چلے گئے تھے وہ پانی پیتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسے پکڑا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ زاعیم تھا جس نے ڈرنک کی ہوئی تھی

کیونکہ وہ لڑکھڑا کر چل رہا تھا اس کا گریبان کھلا ہوا تھا بال بھی بکھرے ہوئے وہ اس وقت ارواح کو گھبرانے پر مجبور کر گیا تھا ارواح نے اس کی گرفت سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن وہ اسے گھسٹتے ہوئے روم میں لے گیا تھا آج وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا وہ آج وہ سب کرنا چاہتا تھا جو وہ اس دن نہیں کر سکا تھا ارواح کا دوپٹہ اس نے ایک جھٹکے میں اس کے تن سے الگ کرتے وہ اس کی شرٹ کی طرف ہاتھ لے چکا تھا ارواح کی جان لبوں پر آئی تھی اپنی عزت کی فکر کھانے لگی تھی اس نے اپنا زور لگایا تھا۔

وہ نشے میں تھا۔

اس کے حواس کام نہیں کر رہے تھے اور ایسی صورت حال میں وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

زاعیم ایسی حرکت کرے گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اس دن والا واقعہ وہ نہیں بھولی تھی اور اب یہ وہ بہت پریشان تھی۔۔۔

مقابل کی گرفت سخت تھی لیکن اس کی لڑکھڑاہٹ واضع تھی وہ نشے میں ہونے کی وجہ سے خود کو مشکل سے سنبھال رہا تھا۔۔

"آج وہ کروں گا کہ موم ڈیڈ کو انکارِ کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہو گی تم۔۔۔" وہ ارواح کے مزاحمت کرتے وجود کو دیکھتے اس پر حاوی ہونے لگا تھا وہ اس کی سخت گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی ارواح مسلسل ہاتھ پاؤں بھی مار رہی تھی لیکن اس کی یہ مزاحمت مقابل کو کافی طیش دلا گئی تھی اس نے زناٹے دار تھپڑ ارواح کے منہ پر مارا تھا وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھی تھپڑ بہت شدید تھا اس کی آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گھول گئے تھے وہ

مشکل سے خود کو کنٹرول کرتے اس کی گرفت سے خوُد کو چھڑوانے لگی تھی لیکن زاعیم نے اس کے گلے کو پکڑتے اپنا دباؤ بڑھایا تھا۔۔۔

ارواح نے اس ہاتھ پر دانت گاڑے تھے وہ درد سے بلبلایا تھا اور اس کی گرفت میں تھوڑی سی نرمی آئی تو اس نے اسے خوُد سے دور پھینکا تھا اور تیزی سے کمرے سے نکلی تھی سامنے دیکھا تو تین چار لڑکے اور بھی تھے جو شاید زاعیم کے دوست تھے یعنی وہ اکیلا نہیں تھا اس نے لبوں پر ہاتھ رکھتے سسکی روکی تھی اور سیڑھیوں کی طرف جانے کے بجائے وہ دوسری طرف جاتے کھڑکی سے نیچے لان میں کود گئی تھی چوٹ تو لگی تھی لیکن اس وقت اسے اپنی جان سے زیادہ خوُد کی عزت پیاری تھی زاعیم اس کے پیچھے بھاگا تھا لیکن تب تک ارواح گھر کی دہلیز پار کرتے روڈ پر آگئی تھی۔

وہ لوگ اس کے پیچھے بھاگے تھے اور ارواح ان کو اپنے پیچھے آتے دیکھ چکی تھی قدموں کی رفتار میں تیزی آئی تھی اس کی سانس پوری طرح سے پھول چکی تھی وہ اب مشکل سے چل رہی تھی اتنی دیر چلنے کی وجہ سے اس کا سر چکرا رہا تھا لیکن وہ لوگ اس کے بے حد قریب آ چکے تھے اگر وہ رکتی تو وہ لوگ اسے پکڑ لیتے اسے بھاگنا تھا بہت دور جانا تھا ان لوگوں سے ہاں وہ سوچ چکی تھی کہ وہ یہاں سے بہت دور چلی جائے گی کیا فایدہ ایسی جگہ پر رہنے کا جب اس کی عزت ہی محفوظ نہیں تھی وہاں۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگتے بھاگتے کافی دور نکل آئی تھی لیکن وہ لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھے وہ یہاں رکتی ان کو اپنے قریب تر محسوس کرتی تو پھر سے بھاگنے لگتی آخر کار اسے ایک اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا تو وہ بنا سوچے سمجھے اس

کے اندر انٹر ہو گئی تھی کہ وہاں کوئی تو ہو گا جسے وہ مدد کے لیے کہہ سکے گی۔۔۔

اس وقت وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اسے اپنے پیچھے ان لوگوں کی آوازیں آ رہی تھیں وہ لوگ اسے ڈھونڈ رہے تھے اس کے خوف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 72

•••••

ارواح زرانیل خان کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تھی اوَر پھِر ان لوگوں نے اس کی مدد کی تھی۔

(حال)

زرانیل خان سب سوچتے ڈرائیونگ کر رہا تھا ارواح کے لئے اسے بہت برا لگ رہا تھا کیا کچھ سہہ چکی تھی وہ اس عمر میں جب اسے اپنے ماں باپ کی ضرورت تھی تب اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا زرانیل خان کو نجانے کیوں لگتا تھا کہ ارواح کی ماں کی موت قدرتی نہیں تھی بلکہ یہ سب اسے اس زاعیم اوَر اس کے ماں باپ کی سازش لگ رہی تھی وہ اس وقت تھانے چلا گیا تھا اس کے خلاف خوَد ہی ایف آئی آر درج کروائی وہ گرفت میں تو پہلے ہی تھا اسے وہ تھانے شفٹ کر چکا تھا ارواح کو انصاف وہ دلا کر رہنے والا تھا وہ

جانتا تھا کہ زاعیم اور اس کے ماں باپ اب پوری طرح سے ارواح کی جائیداد پر قبضہ کر چکے تھے۔۔۔۔۔

گھر پر بھی اور آفس پر اور ارواح کو اس کا بار بار کال کرنا بھی اسی وجہ سے تھا کہ وہ ارواح سے ان پراپرٹی کے پیپرز پر سائن کروانا چاہتا تھا لیکن ارواح اسے مسلسل انکارِ کر رہی تھی اسی وجہ سے اس نے زرانیل خان کو بھڑکایا تھا تاکہ وہ طیش میں آتے ارواح کو طلاق دے دے لیکن اس کا کوئی فایدہ نہیں ہوا الٹا زرانیل خان نے اتنا عرصہ پہلے اسے خود ایک سنسان جگہ پر بند رکھا اور اب وہ تھانے تھا۔۔۔

زرانیل خان توقیر صاحب کو فون کر چکا تھا کہ آئیں اور دیکھیں اپنے بیٹے کے کارنامے۔۔۔

توقیر صاحب کی پہنچ بہت سے لوگوں تک تھی انہوں نے بیٹے کی ضمانت کروانے کی کافی کوشش کی لیکن مقابل بھی زرانیل خان تھا اس نے اتنا تگرا کیس بنایا تھا کہ اب کورٹ میں ہیئرانگ ہونی تھی اور توقیر صاحب کو زاعیم کے لیے وکیل ہائیر کرنا تھا اور کوئی آپشن نہیں تھا ان کے پاس۔۔۔

یہ مشورہ بھی انہیں زرانیل خان نے دیا تھا۔

"تمہیں کتنے پیسے چاہیے۔۔۔؟؟؟" وہ زرانیل خان کو رشوت دینے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ اس وقت یہ ایس ایس پی ہی ان کے بیٹے کی ضمانت منظورِ کر سکتا تھا زرانیل خان ان کی بات سنتا طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا۔

"آپ کتنے دے سکتے ہیں مجھے۔۔۔؟!!" وہ ان کو باتوں میں الجھا رہا تھا حالانکہ توقیر صاحب کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے رشوت کی آفر کر کے خوُد اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہے تھے یہ تھانہ تھا یہاں ان کی بولی ہر بات ریکارڈ ہو رہی تھی۔

"جتنے تم چاہو بس میرے بیٹے پر سے یہ سارے الزام ہٹا دو میں تمہیں پیسے دوں گا جتنے تم چاہو اور پھر شاید تمہیں اس معمولی سی نوکری کی ضرورت ہی نہ رہے مسٹر۔۔۔" وہ آگے کو جھکتے ہوئے بولے تھے جبکہ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ اگر ان کا بیٹا جیل میں سڑ رہا تھا تو وہ بھی زرانیل خان کی بدولت جس نے اس پر اتنا سٹرونگ کیس بنایا تھا۔۔۔

"ریلی آپ مجھے تھانے کے اندر بیٹھ کر رشوت دے رہے ہیں اوُر آپ کو پتہ ہے اس بات پر میں اگر چاہو تو آپ کو اندر بھی کر سکتا ہوں اس جرم میں

لیکن آپ جاسکتے ہیں یہاں سے اب آپ سے ملاقات میری کورٹ میں ہو گئ۔۔۔"وہ ان کو مزید برداشت نہیں کر سکا تھا وہ اس کو رشوت دے رہے تھے یعنی زرانیل خان کو شاید وہ اس کے فیملی بیک گراؤنڈ سے واقف نہیں تھے۔۔۔

"تمہیں میرے بیٹے سے کیا دشمنی ہے۔۔؟؟؟"اب کی بار وہ دھاڑے تھے پہلے اتنے مہینے ان کا بیٹا غائب رہا اور آج انہیں کال آئی کہ آپ کا بیٹا جیل میں ہے آکر مل لیں اس سے اور جب وہ آئے تو سامنے انہیں یہ سب دیکھنے کو ملا وہ کب سے سب لوگوں سے بات کرتے ضمانت کی کوشش کر رہے تھے لیکن کوئی فایدہ نہیں ہوا تبھی وہ زرانیل خان سے بات کرنے لگے تھے جو آگے سے ان کی بات کا سیدھے منہ جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"دشمنی تو میری آپ کی طرف بھی نکلتی ہے۔۔۔" وہ انہیں دیکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔

"آپ کے بیٹے کیے گئے کارنامے بہت وسیع ہیں اس کی ضمانت کو تو وہ بھول ہی جائیں اور کورٹ کی فرسٹ ہیرنگ کی تیاری کریں یہاں بیٹھ کر وقت برباد کرنے سے آپ کو کچھ حاصلِ نہیں ہو گا۔۔۔" وہ ان کی طرف دل جلانے والا مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا تھا ان کی حالتِ دیکھ کر بہت اچھا لگا تھا اسے کاش کہ ارواح بھی ان کی یہ حالت دیکھ پاتی۔

"تم بہت بڑی غلطی کر رہے ہو مجھ سے دشمنی مول لے کر میرا بیٹا تو باہر آ ہی جائے گا لیکن تم اب نہیں بچ سکو گے دیکھ لوں گا میں تمہیں سب کو دیکھ لوں گا اگر میرے بیٹے کو ایک خروچ بھی آئی تو یہ تھانہ الٹ پلٹ کر کے رکھ دوں گا میں۔۔۔" وہ پھر دھمکی دینے لگے تھے زرانیل خان ان کا انداز دیکھ

رہا تھا وہ ان کے بڑا ہونے کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ وہ انہیں جواب اچھے سے دے سکتا تھا۔۔۔

"آپ کو جو کرنا ہے کیجیئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اور آپ کے بیٹے کے جو کرتوت تھے اس کی یہ سزا بہت کم ہے ابھی تو اسے کورٹ کے چکر کھانے ہیں اور نجانے کیا کیا برداشت کرنا ہے۔۔۔" وہ ان کی طرف دیکھتے جیسے انہیں حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا لیکن وہ شاید کچھ سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔

"میرے بیٹے کے بارے میں ایک لفظ مت کرنا۔۔۔" وہ بھڑکے تھے شاید وہ اپنے بیٹے کی فطرت سے واقف نہیں تھے جو اتنا سب ہونے کے بعد بھی اس کے لیے ایسا سوچ رہے تھے۔

وہ اوَر ان کی بیگم جس دن پارٹی سے واپس آئے ارواح کے غائب ہونے کی خبر مل چکی تھی انہیں وہ بہت پریشان ہوئے تھے جائیداد پر اوَر گھر پر قبضہ تو کر چکے تھے لیکن جب تک سب کچھ ان کے نام نہیں ہو جاتا وہ سکون سے کیسے رہ سکتے تھے۔

انہیں ارواح سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ یہاں بھی چلی جاتی بس جائیداد سے مطلب تھا جو ارواح کے نام پر تھی انہوں نے ارواح کو کافی تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ انہیں ملی تھی انہیں خطرہ تو رہتا تھا لیکن پھر جب درمیان میں ایک سال گزر گیا تو وہ کچھ مطمئن تھے کہ وہ اب واپس نہیں آئے گی ان کا بیٹا کیا کرتا پھر رہا تھا وہ بالکل بھی نہیں جانتے تھے نہ ہی انہیں یہ بات پتہ تھی کہ ان کا بیٹا ارواح کو ڈھونڈ چکا ہے۔۔۔

وہ تو چند مہینے پہلے غائب ہو گیا تھا پہلے پہل انہیں لگا وہ دوستوں کے ساتھ نکل گیا ہو گا کیونکہ وہ پہلے بھی ایسے ہی چلا جاتا تھا لیکن پھر جب وہ کہیں دن گزرنے کے بعد بھی واپس نہیں آیا تو بہت پریشان ہو گئے تھے وہ دونوں میاں بیوی ایک ہی تو بیٹا تھا جس کے لیے وہ اتنا کچھ کر رہے تھے۔

اُنہوں نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش بہت کی لیکن ناکام رہے اور پھر اب اُنہیں تھانے سے کال آئی۔

"آپ جاتے ہیں یا میں باہر سے بلاؤں کسی کو۔۔۔؟؟؟" وہ اُنہیں ایک جگہ جمے دیکھ کر بولا تھا جس پر وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر باہر نکل گئے تھے۔۔

یہ آدمی اُنہیں چھب رہا تھا کسی طرح اسے قابو کرنا تھا ورنہ ان کے بیٹے کی زندگی خراب ہو جاتی۔

ان کے جاتے ہی زرانیل خان نے ارواح کی طرف سے لائیر ہائیر کیا تھا وہ نمشہ بیگم کی حالتِ پر غور کر رہا تھا ارواح کے گھر کا ایک چکر وہ لگانے کا سوچ چکا تھا کہ ہو سکتا تھا اسے کچھ پتہ چل جائے اس بارے میں سو وہ وکیل کا بندوست کر کے خود گھر کے لئے نکل گیا تھا اس وقت اسے ارواح کی ضرورت تھی اعصاب بری طرح سے دک رہے تھے چند پل وہ اس کی قربت میں بیتا کر سب بھول جانا چاہتا تھا۔

اس آدمی کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ جیسا باپ تھا ویسا ہی بیٹا بھی ہونا تھا اپنے بیٹے کی اچھی تربیت نہ کر کے اُنہوں نے اس کی زندگی ہی خراب کر دی تھی وہ کافی تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

اس انسان پر شدید غصہ تھا جس کی وجہ سے ارواح نے بہت کچھ برداشت کیا تھا کیا کچھ نہیں سہا تھا اس نے ان لوگوں کی وجہ سے۔۔۔۔

زرانیل خان کو غلطی ارواح کے ڈیڈ کی بھی لگ رہی تھی اُنہیں ایسے اپنے گھر میں کسی کو رکھنا نہیں چاہیے تھا کیونکہ آج کے دور میں کوئی بھی بھروسے کے لائق نہیں تھا ہر انسان جیسا نظر آتا ہے اس کے برعکس ہوتا ہے اُنہوں نے تو اپنے دوست کے ساتھ نیکی کرنی چاہی لیکن اس کی وجہ سے قن کی بیٹی کے ساتھ وہ سب کچھ ہوا تھا۔۔۔

زرانیل خان کا ارواح کی طرف چلا گیا تھا اس پر اسے شدید غصہ تھا جب وہ انسان اسے دھمکی آمیز میسجز کرتا تھا کالز کرتا تھا تو اسے زرانیل سے یہ بات چھپانی نہیں چاہیے تھی لیکن اس نے تو اور بھی بہت کچھ چھپایا تھا زرانیل خان سے۔

وہ ارواح کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرنے والا تھا جو وہ کر چکی تھی اسے احساس دلانا ضروری تھا ورنہ وہ پھر کل کسی کی دھمکی میں آکر اس کا اور اپنا رشتہ خراب کر دیتی۔

.....

وہ اپارٹمنٹ پہنچا تو ارواح کہیں نظر نہیں آئی تھی وہ اپنے یونیفارم کی شرٹ باہر لاونج میں ہی پھینکتے اندر آیا تھا یہاں وہ پنک کلر کے ٹاول میں ملبوس شاید وارڈروب سے کپڑے ڈھونڈنے میں بیزی تھی روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ جو ابھی ابھی ساری کام کر کے فری ہوئی تھی اب شاور لے کر چینج کرنے والی تھی کپڑے وہ باتھ روم میں نہیں لے کر گئی تھی سو ابھی ڈھونڈ رہی تھی۔۔

وہ پورے اپارٹمنٹ میں اکیلی ہوتی تھی اور اپارٹمنٹ باہر سے لاک ہوتا تھا سو اسے کوئی ٹینشن نہیں ہوتی تھی وہ دوپٹہ وغیرہ اتار کر سکون سے کام کرتی تھی ابھی بھی وہ اپنے دھیان میں مگن کپڑے ڈھونڈ رہی تھی پہننے کے لئے زرانیل خان اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا اس کی پشت زرانیل خان کے سینے سے لگی ہوئی تھی اور وہ اس کی طرف ہاتھ لے جاتے اس کے گرد حصار بنائے اسے بیک ہگ کر چکا تھا۔

ارواح کے نازک لبوں سے چیخ نکلی تھی وہ ڈر گئی تھی لیکن پھر زرانیل خان کے مخصوص کولون کی مہک اس کے حواس کچھ بحال ہوئے تھے آج کل وہ ایسے ہی بے ٹائم آتا تھا ارواح کو یہ خیال کیوں نہیں آیا بھلا۔۔۔

ویسے تو ابھی دن کا ایک بج رہا تھا لیکن وہ آج کل کچھ جلدی ہی آ رہا تھا۔

وہ اپنے حلیے کو دیکھ لب چبانے لگی لیکن پھر اس کی دی ہوئی وارننگ یاد آئی تو جلدی سے لبوں کو آزاد کرتے وہ اپنی آنکھیں میچ چکی تھی۔

۔

"اس ٹائم شاور کیوں لیا۔۔۔۔؟؟؟"اس کے گیلے بالوں سے ٹاؤل نکال کر دور اچھالتے وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کی مہک خود میں انہیل کرتے بہکے سے لہجے میں پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح کی گرفت وارڈروب پر سخت ہوئی تھی۔

"وہ ابھی کام ختم کیا۔....!!!"آج کل اس کے غصے سے وہ خاصی پریشان رہتی تھی۔

"کیوں کرتی ہوں اتنے کام۔۔۔۔" ہاتھ اس کے ٹاؤل کے کنارے پر آ کر رکے تھے ارواح نے ہڑبڑا کر اپنے ٹاول کو زور سے پکڑا تھا۔

زرانیل خان کی گرفت اس کے گرد سخت تھی وہ اپنی ٹاؤل کو مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی کیونکہ اس سے کوئی بعید نہیں تھی۔

"اپنے۔۔۔۔۔۔گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔۔کام۔۔۔۔کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔" ارواح نے تو سوچا تھا کہ وہ چینج کرنے کے بعد لنچ ریڈی کرے گی لیکن اب زرانیل خان کی موجودگی میں یہ نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

اس کے جواب دینے پر زرانیل خان کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی تھی جانتا تھا وہ اس کے سارے سوالوں کے جواب دے رہی تھی کہ وہ غصہ

ہی نہ کرے وہ اس کی اب رگ رگ سے واقف ہو چکا تھا وہ اس وقت اس کے اس کے وجودِ سے اٹھتی مہک محسوس کرتا اپنے بے لگام جزبات کو کنٹرول کرنے میں بالکل ناکام ہو رہا تھا اس کا رخ اپنی طرف کیا جس کے چہرے پر گلال تھا شاید اس کی قربت کی وجہ سے لیکن اس کے رخساروں پر چھائی یہ لالی زرانیل خان کو بہت پسند آئی تھی وہ ہولے سے اس کے رخساروں کو لبوں سے چھو چکا تھا۔

ارواح نے اس کی شرٹ کو تھامنا چاہ لیکن اسے شرٹ لیس دیکھتے اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے آئے تھے وہ اس کے لو دیتے جذبات اس کی نگاہوں کی سرخی سے کانپ سی گئی تھی۔

"گڈ بہت اچھی بات ہے انسان کو کام کرنے چاہیے لیکن اتنے بھی نہیں کہ وہ خوُد ہی تھک جائے کتنی دفعہ منع کیا ہے کہ مت کیا کرو کام سمجھ میں کیوں

نہیں آتی ہے یہ بات۔۔۔؟!!؟اس کا لہجہ سخت ہوا تھا اور ارواح کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں وہ آج کل ایسے ہی تو کر رہا تھا۔۔۔

"وہ میں۔۔۔" آنسو روکنے کی کوشش کی تھی کیونکہ زرانیل خان کو اس کے آنسو پسند نہیں تھے اوٗر پھر وہ جیسے اُنہیں چنتا تھا وہ لرز جاتی تھی اس کی شدت پر۔۔۔۔

"کیا وہ میں میری کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔" وہ اس کے لہجے میں خوٗد کے لیے غصہ دیکھ کر وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

"آپ پلیز مجھے چینج۔۔۔" ایک طرف اس کا غصہ اوٗر دوسری طرف اپنا حلیہ دیکھ کر وہ رو دینے کو تھی۔

"مجھ سے کیسا پردہ۔۔۔؟؟؟" اس کے ٹاؤل کی گرہ پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اس کے ٹاؤل کو کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھا چکا تھا۔

"نہیں نہیں پلیز۔۔۔" وہ کپکپاتی ہوئی بولی تھی۔۔

زرانیل خان اسے اٹھا کر بیڈ کی طرف لے گیا تھا اسے بیڈ پر لٹائے وہ اس کے لبوں پر جھکتے ان کے لفظوں کو دباتے اس کے لبوں کی نرمی محسوس کرنے لگا تھا وہ اپنے ہاتھوں کو بھینچتے ہوئے اس کی شدت محسوس کر رہی تھی وہ اس وقت رات والے موڈ میں واپس آ رہا تھا جو صحیح نہیں تھا وہ کیسے پھر سے یہ سب برداشت کرے گی۔۔۔

وہ پھر سے رومانٹک موڈ میں واپس آرہا تھا اس کی نگاہوں میں اس وقت مچلتے جزبات سے وہ نظریں چرا گئی تھی اس وقت ایک طرف اس کے غصے کا خطرہ تھا تو دوسری طرف اس کی شدتوں کا جو آج کل شدت لیے ہوتی تھیں۔۔۔

زرانیل خان نے اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں کھولتے ہوئے اس کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں لیتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اوپر بیڈ کروان سے پن کیا تھا اور اس کے لبوں کو چُومتے وہ اپنی شدت میں کہیں گنا اضافہ کر چکا تھا اس کی بڑھتی شدت کو ارواح مشکل سے برداشت کر رہی تھی وہ اس کو خوُد سے دور بھی نہیں جھٹک سکتی تھی کہ وہ پہلے ہی اس سے کافی خفا تھا وہ مذید اس کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتی تھی لیکن اس کے ہاتھوں میں قید خود کے ہاتھوں کو وہ چھڑاوانے میں بھی بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

وہ تادیر اس پر جھکا رہا تھا ارواح کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہوئی تھی دل دھوکی کی مانِند اتنی تیزی سے ڈھڑک رہا تھا کہ ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا اس کی پھولی سانسوں کو محسوس کرتا وہ نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔

ارواح کے لب خون کی مانند سرخ ہو رہے تھے زرانیل خان نے اس کے لبوں کو سہلایا تھا اور پھِر نیچے آتے اس کی تیز دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے محسوس کرنے لگا تھا ارواح ابھی بھی اس کی قربت میں اس کی شدت پر بوکھلا جاتی تھی۔

وہ نرمی پہلے دکھاتا تھا اب تو اس کے لمس میں شدت ہوتی تھی بھلے وہ اس کی کنڈیشن دیکھتے نرمی اختیار کر جاتا تھا لیکن ارواح کو اپنا وہ پہلے والا زرانیل خان چاہیے تھا وہ اس کی قربت میں پر سکون رہتی تھی کیونکہ وہ اس کے

محرم کی قربت تھی جو اس کے لیے بہت اہمیت رکھتی تھی اسے زرانیل خان سے ویسا کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا جیسے زاعیم کے چھونے سے ہوتا تھا اس کی یاد کیا آئی اس کی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا وہ بھلے اب اسے تنگ نہیں کرتا تھا لیکن وہ کبھی پھر اس کی لائف میں واپس آ گیا تو۔۔۔

یہ خوف اس کے دل میں لہرایا تھا اس نے زرانیل خان کو بلایا تھا وہ اس نے زرانیل خان کو وہ فون کالز دکھائی تھی تب ارواح کو کتنی شرمندگی محسوس ہوئی تھی وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس نے سچ میں زرانیل خان سے سب کچھ چھپا کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔

لیکن اب وہ اسے سب بتانے کا سوچتی تو اس کے ری ایکشن کو دیکھ کر وہ تھم جاتی تھی ایسے وہ اس کا غصہ ناراضگی سب سہہ سکتی تھی لیکن اگر سچ جاننے کے بعد وہ اسے چھوڑ دیتا تو یہ بات وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

وہ سوچ چکی تھی کہ زندگی جیسے گزر رہی تھی ویسے ہی ٹھیک تھی کم سے کم وہ اس کے ساتھ تھا اس کے پاس تھا بھلے غصہ کرتا تھا لیکن وہ اس کے پاس تھا یہ کافی تھا۔۔۔

وہ سوچوں میں بہت آگے نکل گئی تھی زرانیل خان کے لمس کو محسوس نہیں کر پا رہی تھی اس کی بے توجہی وہ محسوس کر چکا تھا وہ اس لے لمس پر کسی طرح کا رسپانس شو نہیں کر رہی تھی۔

"ارواح۔۔۔" وہ پریشان ہوا تھا کہ کہیں اسے کوئی پرو بلم تو نہیں ورنہ اپنے لمس سے اس کے چہرے پر کھلتے وہ حسین رنگ زرانیل خان کو بہت پسند تھے۔

"جی جی۔۔۔" وہ جو نجانے کہاں پہنچ چکی تھی اس کے پکارنے پر سیدھی ہوئی تھی اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو کانوں سے دھواں نکلا تھا زرانیل خان اس کے حسین سراپے کو بے باکی سے دیکھتے اب اس کی گردن کو لبوں سے چھو رہا تھا۔

ارواح اس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی۔

"کہاں دھیان ہے تمہارا۔۔؟؟؟" وہ شاید اس کو ایسے رسپانس شو نہ کرتے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح کو کچھ نہ سوجھی کہ وہ اسے کیا بولیں۔

"وہ بس۔۔۔" وہ اس کے متوقع غصے سے خائف ہوئی تھی کہ کہیں وہ ناراض ہی نہ ہو جائے۔

"ارواح میں نے کتنی بار کہا ہے کہ جب میں پاس ہوں تو تمہیں صرف میرے بارے میں سوچنا ہے یہ کیوں بھول گئی ہو تم۔۔۔؟؟!" وہ اس کے چہرے کے قریب لب لے جاتے بولا تھا جس پر ارواح نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ کو ہی سوچ رہی۔۔۔" خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا گیا تھا جس پر زرانیل خان اس کے لبوں کو خماری سے سہلانے لگا تھا ارواح اس کی کھردری انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتی لبوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گئی تھی۔۔۔

"گڈ۔۔۔" وہ خوش ہوا تھا اور اس کے بالوں کو نرمی سے چھوا تھا پھر اس کے ٹاول کی گرہ کو وہ کھول چکا تھا وہ اس کے وجود سے سرکتے نیچے ہوا تھا اور زرانیل خان اس کے خوبصورت سراپے کو دیکھتے بہکنے لگا تھا اس پر جھکے ہی اس کی دھڑکنوں کو لبوں سے چھونے لگا جس ہر وہ کسمکائی تھی اس کے لبوں کو اپنے اتنے قریب محسوس کرتے۔

اس نے کتنی دیر اس کی دھڑکنوں کو جو اس کے قریب آنے پر مزید تیز ہو جاتی تھیں اپنے لبوں پر محسوس کیا تھا اس کا تیزی سے دھڑکتا دل اس لمحے وہ اپنے لبوں پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ اور نیچے جاتے اس کے بیلی بٹن پر آرکا تھا اس کے لمس میں آہستہ آہستہ شدت آرہی تھی ارواح مشکل سے برداشت کر رہی تھی اس کے لمس کو وہ اس کے پور پور پر اپنی شدتیں نچھاور کرتے اسے بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

زرانیل خان نے دونوں کے وجود کو کمفٹر میں چھپایا اور ٹاول دور پھینکتے وہ اس پر پھر سے گرفت مضبوط کر گیا تھا۔

ارواح کے خوبصورت نشب و فراز جو اس وقت ہر پردے سے آزاد تھے اس لمحے وہ جیسے سب بھولتا اس کے وجودِ کی گہرائیوں میں کھوتے اس کے لمس سے خود کو سیراب کرتا اس کی روح میں سرایت کر گیا تھا اور ارواح اس کی بڑھتی شدتوں پر اپنی مٹھیوں سے بیڈ شیٹ کو دبوچتے اس کے لمس کو سہہ رہی تھی۔۔۔

اس کے لمس میں جنون تھا شدت تھی وہ اس کی مونچھوں کی چھبن کو محسوس کر رہی تھی جو اس کے ہر حصے پر ہو رہی تھی وک رکے بغیر اپنے عمل میں تیزی لا رہا تھا۔۔۔

وہ اسے اوڑ خود کو کچھ لمحوں میں ہی ہر پردے سے آزاد کرتا اس کے پور پور پر اپنا سلگتا لمس چھوڑ رہا تھا اوڑ ارواح اس کے لمس پر خوُد کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔

زرانیل خان نے ریموٹ اُٹھاتے روم کی ساری لائٹس آف کر دی تھی وہ دونوں اندھیرے میں بھی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

"مُجھے سوچتی ہو تو میرے بارے میں کیا سوچتی ہو آج یہ بتا دو مجھے۔۔۔" اس کے کندن نشب و فراز پر اپنے لب سہلاتے ہوئے وہ اس کی مہک خوُد میں انہیل کرتا اس لمحے خماری سے بولتے ارواح کو چونکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کہن۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔۔۔چاہتے۔۔۔۔۔۔ہیں۔

۔۔۔۔"وہ ہبکائی تھی اس کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ زرانیل خان کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

"سمپل سا کوسچن تھا میرا۔۔۔"اس کی دھڑکنوں پر اپنا لمس چھوڑتے وہ دبے دبے انداز میں بولا تھا۔

"مُجھے آپ کو سوچنا اچھا لگتا ہے آپ سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی ہوں لیکن آپ کا ساتھ میرے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔۔۔"وہ بہت ہمت کرتے وہ لفظ بولے تھے جو وہ بہت عرصے سے بولنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں پاتی تھی خود میں بولنے کی۔۔۔

"مم۔۔۔۔۔مجھے ان لفظوں نے بہت خوش کیا ہے انعام بنتا ہے۔۔۔۔میری جان میرے لیے بھی تمہارا ساتھ بہت اہم ہے بہت اہم ہو

تم میرے لیے۔۔۔شاید خود سے بھی زیادہ۔۔۔۔"وہ اس کے لبوں پر جھکے اس کے گلابی لبوں کو اپنے عنابی لبوں میں قید کر چکا تھا انداز نرم سا تھا ارواح کے لب مسکرائے تھے شاید وہ خوش تھا۔

اور جب وہ خوش ہوتا تھا تو اس کے لمس میں نرمی ہوتی تھی ابھی بھی وہ اس کے لبوں سے لپٹے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیے ان کا لمس شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

"ریلی۔۔۔"وہ شاید یقین نہیں کر پائی تھی یا اتنے دنوں سے اس کا جتنا ہارش بیہیویر وہ برداشت کر رہی تھی اس کے بعد اس کے لبوں سے یہ لفظ سن کر وہ شاید یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

"ہاں بالکل۔۔۔" اس کے رخساروں کو چھوتے وہ ایک بار پھر سے اس کے وجود کی گہرائیوں میں کھوتے اسے اور خود کو جیسے کسی اور ہی جہاں میں لے گیا تھا ارواح آج پر سکون تھی شاید اس کے اظہارِ محبت سے ہاں وہ پہلے بھی جانتی تھی کہ زرانیل خان اس سے محبت کرتا ہے لیکن اظہارِ ہر بار اسے پہلے سے زیادہ لطف دیتا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد کمرے میں ارواح کی تیز دھڑکنیں شور مچا رہی تھی جنہیں سنتے وہ بن پیئے بہک گیا تھا۔ ارواح پھر سے اس کی شدتوں کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کہ وہ رکنے والا نہیں تھا آج کل اس کے جذبات ویسے ہی بے لگام ہوئے ہوئے تھے جن کے آگے بن باندھنا ارواح کے لیے بہت مشکل تھا ایک ہی آپشن تھا وہ اس کے لمس کو برداشت کرتی اور وہ وہی کر رہی تھی

زرانیل خان اس کے خوٗد میں چھپنے پر گہرا مسکرایا تھا وہ ایسے ہی کرتی تھی اس کے قریب انے پر۔۔۔۔

اس کے سینے میں چھپنے کی کوشش کرتی تھی وہ اس کو خود میں بھیچتے ہوئے اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا۔

••••

آرمینا ساری کلاسز لے چکی تھی اوٗر اب اس وقت وہ کلاس روم میں ہی بیٹھی تھی ضرغام خان کو اس نے کال کر دی تھی وہ تھوری دیر تک اسے لینے آنے والا تھا وہ لنچ ٹائم ہوئے واقعے کو لے کر خاصی اپ سٹ تھی وہ انسان اسے زہر سے بھی برا لگا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کچھ کر دے جب اس نے عالمیار خان کے بارے میں بکواس کی تھی۔

کاش کے وہ جانتا ہوتا اس کا شوہر کون تھا اور کیا کرتا تھا۔

وہ اسے بتانے تو ہرگز نہیں والی تھی کہ اس کا شوہر کون تھا وہ جانتی تھی اس دن اس کے ساتھ جا کر اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی۔

کاش وہ اس دن سوچے سمجھے بنا اس انسان کی باتوں میں آ کر وہاں نہیں جاتی عالمیار کے ساتھ اس دن جو لڑکی تھی وہ اکثر اس لڑکے کے ساتھ ہوتی تھی اب تو آرمینا کو یقین ہو چکا تھا کہ وہ دونوں ساتھ ملے ہوئے تھے وہ اس بات کو کنفرم تو نہیں کہہ سکتی تھی لیکن اس کی چھٹی حس اسے کچھ ایسا ہونے کا پتہ ہی دے رہی تھی۔۔۔

اس دن جو ہوا وہاں اس کے بعد عالمیار خان کی نفرت ہی سہی تھی اس نے لیکن اس میں اس کا اپنا ہاتھ تھا وہ اسے کیوں سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔

اسے شادی سے پہلے ہوا واقعہ یاد آیا تھا۔۔

فلیش بیک:

وہ بیڈ پر لیٹی ناول پڑھنے میں مصروف تھی اسے ناولز پسند تھے اور ان ہیروز کی پرسنلٹی اسے کافی اٹریکٹ کرتی تھی جہاں سکندر کی تو وہ دیوانی تھی اور میجر احمد اسے ویسے ہی پسند تھا وہ سب کو بتاتی تھی کہ کاش وہ ایک بار ترکی جا پاتی۔

وہ پوری توجہ سے اپنے ناول میں غرق تھی جب عالمیار خان نجانے کہاں سے نکل کر اس کے سامنے آگیا تھا اس کے ہاتھ سے ناول چھین لیا وہ کوئی رومانٹک سین تھا ناول کا اس نے معنی خیز انداز میں آرمینا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"واپس کریں اسے۔۔۔"بھڑ کی تھی یہ انسان اسے جان بُوجھ کر زچ کرتا تھا جب وہ اس کے منہ ہی نہیں لگنا چاہتی تھی تو کیا سوال پیدا ہوتا تھا کہ وہ بار بار اس کے سامنے آرہا تھا اس وقت وہ ناول سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے آرمینا کے بیڈ پر پوری شان سے لیٹ گیا تھا اور وہ اس سے پہلے کہ بدک کر پیچھے ہوتی عالمیار خان نے اسے کھینچ کر اسے سینے پر گرایا تھا وہ اس کے سینے سے لگتی اس کے کسرتی وجود کا حصّہ بنی تھی۔۔۔

"چھوڑیں۔۔۔"ناول بھولتے وہ اس کی نزدیکی پر خائف ہوئی تھی اور ہمیشہ کی طرح اس کی چھوڑنے والی بات پر وہ بھڑک گیا تھا اسے بیڈ پر شفٹ کرتے وہ اس کے اوپر آیا تھا۔۔۔

"کیوں ہر بار یہ چھوڑنے کی بات کرتی ہو تم۔۔۔؟؟"اس کی ٹھوڑی اس نے نرمی سے اپنی گرفت میں لی تھی۔

"کیوں کہ مُجھے آپ کا ساتھ نہیں پسند۔۔۔"بدک کر اس سے دور ہونا چاہا لیکن مقابل نے اس کی کوشش ناکام بنادی تھی۔

"لیکن تمہیں پسند ہو یا نہ ہو یہ ساتھ تمہیں ساری زندگی نبھانا ہو گا میرے مرنے کے بعد بھی تمہیں میرے حصارِ سے آزادی نہیں ملے گی تم میرا حق ہمیشہ رہے گا آرمینا اس بات کو تم جتنی جلدی مان لو اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔"اس کی گرفت میں نرمی تھی وہ ہمیشہ اسے نرمی سے چھوتا تھا اس کے لمس میں شدت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"انہہ۔۔۔خوش فہمی۔۔۔"وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کا ساتھ اسے زندہ ہونے پر پسند نہیں مرنے کے بعد کیسے پسند ہو گا۔

"غلط فہمی نہیں کر سکتی ہو تم۔۔۔" اس کے لبوں پر لب رکھتے وہ نرمی سے گویا ہوا تو آرمینا نے اس کی طرف ایک قہر برساتی نگاہ ڈالی تھی لیکن اس کی نگاہوں میں نظر آتے جزبات دیکھتے وہ پٹ سے نظریں جھکا گئی تھی ان سرمئی آنکھوں میں دیکھنا ہمیشہ ہی اس کے بہت مشکل رہا تھا۔۔۔

عالمیار خان نے جی بھر کر خود کو ان نازک پنکھڑیوں سے سیر اب کیا تھا آج کل وہ کچھ زیادہ ہی فری تھا چوبیس گھنٹے گھر پر ہی پایا جاتا تھا سو آرمینا کو تنگ بھی بہت زیادہ کرتا تھا۔۔

وہ اس کے لبوں سے خود کو سیر اب کرتے اس کی سانسوں کی مہک محسوس میں اتارتے اس پل جیسے بہکنے لگا تھا لیکن وہ صرف لبوں کو ہی چھوتا تھا۔

وہ پیچھے ہوتے اس کا دوپٹہ صحیح کرتا بیڈ سے اٹھا تھا اپنے بکھرے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اُنہیں سیٹ کرتے وہ ایک نظر آرمینا کے سرخ چہرے کو دیکھتے شرارت اے سے آنکھ ونک کر چکا تھا۔

آرمینا اس کی بے باکی پر تلملا کر رہ گئی تھی وہ ہمیشہ ایسے ہی اسے اپنی باتوں سے سرخ کر دیتا تھا۔

"آپ میں کوئی لحاظ نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟؟" اپنے سرخ چہرے کو تھپتھاتے ہوئے وہ مشکل سے دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی اس کی طرف گھور کر بولی تھی۔

"کیا کیا میں نے۔۔۔۔؟؟؟" وہ انجان بنا تھا اور آرمینا کو اس وقت وہ زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔

"آپ یہ نہ کیا کریں۔۔۔"وہ صاف صاف لفظوں میں تو بتانے سے رہی تو اشارے سے بتانے کی کوشش کی تھی عالمیار خان اس کی باتوں کا مطلب تو سمجھ گیا تھا لیکن اپنی بیوی کو تنگ کرنے میں اسے بہت مزا آتا تھا۔

"کیا نہ کیا کروں۔۔۔"اس کا چہرہ تھامنے کی کوشش کی لیکن وہ بدک کر اس سے دور ہوئی تھی عالمیار خان نے لب دانتوں تلے دباتے ہوئے اسے خوُد سے دور ہوتے دیکھا تھا اس کی یہ حرکت اسے پسند نہیں آئی تھی لیکن اس وقت وہ کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"یہ کس۔۔۔۔"وہ دق لفظ بول کر لبوں کو خاموش کروا گئی تھی کیونکہ وہ پوری توجہ سے اس کی بات سن رہا تھا اوُر پھر اس کا قہقہہ گونجا تھا اس کے روم میں۔۔۔۔۔

"یہ تو ابھی کچھ بھی نہیں ایک بار شادی ہو جانے دو اس کے بعد ایسی کہیں سوغاتیں تمہاری گہرائیوں پر تمہارے ہر حصے پر دوں گا کہ تم سے عالمیار خان کی مہک آئے گی۔۔۔۔"اس کے کندن نشب و فراز کو بے باکی سے دیکھتے ہوئے وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا تو آرمینا بدک کر پیچھے ہوتے اپنا دوپٹہ اپنے سینے پر اچھے سے پھیلا گئی تھی عالمیار خان نے غور سے اس کی یہ حرکت دیکھی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تم خوُد کو مجھ سے چھپا سکتی ہو تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے مسز عالمیار خان تمہیں ہر ایک گہری نظر سے دیکھنے کا حق صرف عالمیار خان کے پاس ہے اوُر تا عمر میرا ہی رہے گا تم خوُد کو سات پردوں میں بھی چھپالو عالمیار خان کی نظریں پھر بھی تمہیں ڈھونڈ لیں گی تمہارے خوبصورت نشب و فراز کو بڑی گہرائی سے دیکھنا ہے مجھے شادی کے بعد اور تم

پر ہمیشہ حق میرا ہی ہو گا چاہے میں مر ہی کیوں نہ جاؤں۔۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے غرایا تھا اور اس کو سائیڈ پر کرتا باہر نکل گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے سب سے زیادہ بری کونسی بات لگی تھی۔

شاید وہ اس کے سامنے اپنے دوپٹے کو ٹھیک کر رہی تھی جبکہ وہ اس کا محرم تھا جس کے سامنے اسے دوپٹے کی ضرورت نہیں تھی اس کا ایسے خود کو چھپانا مقابل کو طیش دلا گیا تھا۔

آرمینا نے اس کی پشت کو دیکھا تھا وہ مرنے کی بات کرتے اسے ایک پل کے لیے پریشان کر گیا تھا کیا وہ اتنی آسانی سے مرنے کی بات کر گیا تھا اس کی اس بات نے جیسے آرمینا کا دل مٹھی میں جکڑا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کا دل دھڑکا گیا تھا یہ بات کر کے۔۔۔

وہ ایک دم سے ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی پھر سے کسی کی نظروں کو خود پر محسوس کر رہی تھی عالمیار خان کو یاد کرتے ایک آنسو اس کی آنکھ سے گرا تھا۔

وہ ستمگر تو چلا گیا تھا لیکن آرمینا کا دل نہیں مانتا تھا کہ وہ ایسے اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا وہ اکثر اسے یاد کرتے رونے لگ جاتی تھی اب بھی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے تھے حالانکہ اس نے رونا نہیں تھا لیکن کیسے اس کی پلکوں کی باڑ سے آنسو نیچے گرے اسے پتہ نہیں چلا تھا اس نے لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا عالمیار خان کے ساتھ کیا گیا سلوک یاد آتا تو وہ ہر پل خود کو ملامت کرتی تھی کہ کیا ضرورت تھی اس وقت وہ سب کرنے کی اب اس کے پاس صرف پچھتاوا تھا۔

ہاں وہ ٹھیک کہتا تھا وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی اس کے بارے میں لیکن کاش کہ وہ اسے سب بتا دیتا اپنے بارے میں وہ اس کی بیوی تھی اس کی ساتھی اگر اسے سب کچھ پتہ ہوتا تو جو ان کے درمیان فاصلے آئے وہ شاید نہ آتے۔

لیکن اس نے کبھی عالمیار خان کو سنا ہی کب تھا وہ جب جب قریب آتا ہمیشہ اسے دھتکار دیتی اس کی فیلنگز کو وہ کبھی محسوس نہیں کر سکی تھی۔

اس کے اعصابوں پر اس وقت وہ اس کی شرٹ پر لپسٹک کا نشان دیکھ کر ہتھوڑے برسے تھے وہ بیوی تھی کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

"کاش آپ اس رات مجھے سب بتا دیتے تو میں آپ کے ساتھ آخری وقت میں جو بدتمیزی کرتی تھی وہ تو نہ کرتی اس بات کا افسوس مُجھے میری آخری سانس تک رہے گا آپ کے ساتھ اتنی بدتمیزی کرتی تھی میں وہ بھی اپنے

مجازی خدا کے ساتھ۔۔۔"اپنے آنسو اپنی انگلیوں سے صاف کرتے وہ مشکل سے خود کو روک رہی تھی ورنہ آنکھیں برسنے کو بے تاب تھیں۔

وہ اپنے آنسو بمشکل کنٹرول کرتے اٹھی تھی کہ سامنے کسی کے چٹانی سینے سے ٹکرائی تھی آنکھوں کے آگے زمین آسمان گھوم گئے تھے ایک زبردست چکر آیا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتی کسی کے کسرتی بازوؤں نے اسے اپنے حصارِ میں لیا تھا۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 73

•••••

خود کو کسی کے حصارِ میں محسوس کرتے آرمینا کے پسینے چھوٹ گئے تھے بدک کر پیچھے ہونا چاہا لیکن مقابل کی گرفت اس لمحے سختی در آئی تھی اس نے اپنی بھیگی بنفشی آنکھیں اٹھا کر اس کی بلیو آئز میں دیکھنا چاہا لیکن ان آنکھوں میں نمی دیکھ کر مقابل کے انداز میں سختی آئی تھی وہ مسلسل اسے خوُد کے قریب کیے جا رہا تھا جگہ کا احساس کیے بغیر آرمینا نے ایک جھٹکا لگا کر خود کو اس کی گرفت سے چھڑایا تھا جو گہری نظروں سے اس کے چادر میں چھپے سراپے کو دیکھ رہا تھا کالج کے وائٹ یونیفارم میں نیچے بلیک کلر کے جوتے میں ملبوس وہ مقابل کو خود کی طرف متوجہ کر چکی تھی۔

"آپ رو کیوں رہی تھیں۔۔۔؟؟؟" مقابل اس کی نم آنکھیں دیکھتے سوال کرتے اس کے دو قدم قریب ہوا تھا جبکہ وہ بدک کر پیچھے۔

"آپ سے مطلب۔۔۔" وہ روکھائی سے گویا ہوئی تھی یہ وہی لڑکا تھا جس کے ساتھ اس کی ملاقات گیٹ پر ہوئی تھی اور اب وہ پھر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اس کی کچھ دیر پہلے کی گئی حرکت آرمینا کی نظروں میں اس کی ویلیو کم کر گئی تھی۔

"آپ رو رہی تھی پوچھنا تو بنتا تھا۔۔۔" اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا لیکن آرمینا اس کے سوال کا جواب دینے میں شاید انٹرسٹڈ نہیں تھی وہ اس کی موجودگی سے بھی خائف ہوئی تھی اس کی نظروں میں ایک عجیب سا سرد پن تھا جو وہ محسوس کر سکتی تھی۔

"نہیں بنتا آپ کا پوچھنا!!! اور آپ سے میرا رشتہ نہیں ہے جو آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں!!!" اس کو یہ واضح کرنا ضروری سمجھا کہ ان کے درمیان ایسا

کوئی رشتہ نہیں ہے جو وہ اس کے رونے کے بابت دریافت کرتا لیکن مقابل جیسے اس کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہا تھا۔

"انسانیت کا رشتہ تو ہے نا۔۔۔" اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے وہ بولتے اس کے مزید قریب ہوا تھا آرمینا پیچھے ہوتے اب دیوار سے جا لگی تھی۔

"پھر بھی پوچھنے کا حق آپ کو حاصلِ نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ کو جواب دینا ضروری سمجھتی ہوں کیوں آئے ہیں پھر سے میرے سامنے۔۔۔" آرمینا کو وہ انسان اب برا لگنے لگا تھا جو پھر سے اس کے سامنے آ چکا تھا اب تو کالج اوف ہوئے بھی کافی ٹائم ہو چکا تھا پوری کلاس خالی تھی ایسے میں اس کا ایسے کلاس میں آنا اسے بہت عیجب سا لگا تھا۔

"دیکھیں میں نے آپ کو روتے دیکھا تو اندر چلا آیا کیوں کہ وہ کیا ہے نہ میں بہت سوفت نیچر کا ہوں کسی کو روتے ہوئے یا پریشان نہیں دیکھ سکتا ہوں تبھی آپ کو روتے دیکھا تو آپ سے پوچھنے چلا آیا کیا مسئلہ ہے کیوں رو رہی ہیں۔۔۔؟!!"اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کی نمی کو چننے کی کوشش کی تو آرمینا نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ جھٹک دیا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

"مُجھے چھونے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔۔۔"وہ انگلی اٹھ کر وران کرنے والے انداز میں بولی تھی جب کہ اس کے انداز پر مقابل کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"کس نے کہا آپ سے آپ کو چھونے کی کوشش کی میں نے؟؟؟میں تو بس!!!"

"آپ تو کیا بس۔۔۔" وہ اس کی سائیڈ سے نکلتی اپنا بیگ اٹھا کر کلاس روم سے نکل گئی تھی کیونکہ وہ انسان جیسے دنیا کا سب سے فارغ انسان تھا جسے جیسے وقت کی قدر نہیں تھی۔۔

وہ اپنا بیگ اٹھا کر اس سے پہلے کہ کلاس روم سے نکلتی وہ اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اس کو تھوڑا قریب کر گیا تھا جس پر وہ آنکھوں میں لال شعلے لیے مقابل کو گھور رہی تھی۔

"چھوڑیں مجھے" انداز بالکل ویسا ہی تھا جیسے وہ عالمیار خان کے قریب آنے پر اسے خود سے دور کرنے کے لئے کرتی تھی۔

"کیوں۔۔۔" اس پل وہ انسان جیسے بہک رہا تھا۔

آرمینا نے پوری طاقت سے اس کی گرفت سے خود کو چھڑوایا تھا۔

"اگر میں اپنے بھائی کو بتاؤں آپ کے بارے میں کل آپ کالج میں نظر نہیں آئیں گے لیکن میں آپ کو اپنی زبان میں سمجھا رہی ہوں دور رہیں مجھ سے آپ یہی آپ کے حق میں بہتر ہے۔۔۔!!!" وہ اس کو وارننگ دینے والے انداز میں بول کر کلاس سے نکل کر اب ہال کی طرف چلی آئی تھی اور پھِر وہاں سے مین گیٹ کی طرف لیکن وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی آیا تھا یہ انسان کیوں اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

"آپ کے بھائی سے تو نہیں ڈرتا میں۔۔۔!!!" وہ اپنی جینز کی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ریلکس سے انداز میں بولتے آرمینا کو پیچھے پلٹنے پر مجبور کر رہا تھا اور وہ پلٹ کر اسے چھبن زدہ انداز میں دیکھنے لگی تھی۔

"وہ گاؤں کے سردار ہیں اور آپ کو نہیں پتہ وہ آپ کا ایک پل میں ہی قیمہ بنا دیں گے اور آپ کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتی

طنزیہ انداز میں بولی تھی جبکہ مقابل کے لبوں کے گوشوں پر پھیلی مسکراہٹ اس کی نظروں سے مخفی ہی رہی تھی ورنہ بہت کچھ سمجھ جاتی وہ

"ریلی پھر تو ملنا پڑے گا سالے صاحب سے۔۔۔!!!" سالے صاحب سے اس نے منہ میں ہی بڑبڑایا تھا اس کے سامنے کہہ کر وہ اس کو مزید بھڑکنے نہیں دے سکتا تھا۔

"آپ میرے پیچھے پیچھے کیوں آرہے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے اپنے پیچھے آنے پر چوٹ کر رہی تھی کیونکہ وہ اب چلنے لگی تھی اور وہ لڑکا اس کے پیچھے ہی چل رہا تھا۔

"یہ ساری جگہ آپ کے نام پر تو نہیں ہے جو یہاں سے کوئی گزر بھی نہیں سکتا ہے آگر آپ یہاں سے چل کر جا سکتی ہیں تو میں بھی جا سکتا ہوں آپ مُجھے روک نہیں سکتی ہیں۔۔۔"اس کی طرف جھکتے وہ بولا تو آرمینا نے دانت پیسے تھے۔۔۔

اوُر اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ آگے بڑھنے لگی تھی جب وہ تیزی سے بھاگ کر اس کے سامنے آیا تھا لیکن وہ اسے دیکھ کر سر جھٹک گئی تھی۔

"جواب تو دیتی جائیں آپ۔۔۔"اس کے اگے چلتے وہ پیچھے کی طرف قدم بڑھا رہا تھا لیکن آرمینا نے اس کو نظر انداز کیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔"

"جی۔۔۔۔میں۔۔۔"اس کی طرف دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا اس کی یہ مسکراہٹ آرمینا کو کسی کی یاد دلا گئی تھی اس کی جو اسے بھولتا ہی نہیں تھا جو ہر وقت اس کی سوچوں میں ہوتا تھا۔

آرمینا نے سر جھٹکا تھا یہ وہ کس کو کس سے ساتھ ملا رہی تھی وہ پھر سے چلنے لگی اور وہ اس کے اگے پھیل سا گیا تھا۔

"آپ میرا پیچھا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"اب کی بار وہ چیخی تھی اچھا تھا آس پاس کے لوگ سن لیتے تا کہ یہ انسان جو صبح سے اس کے پیچھے پڑا تھا وہ تو ہٹ جاتا سامنے سے۔

"دیکھیں میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہا تھا میں تو آپ سے آپ کر رہا ہوں کیونکہ آپ اپ سٹ ہیں پہلے رو رہی تھیں کہیں پیار ویار کا چکر تو نہیں ہے یا

پھر آپ کے بوائے فرینڈ نے دھوکا دیا ہے آپ کو کیونکر عموماً لڑکیاں ایسے تبھی روتی ہیں جب ان کو پیار میں دھوکا ملتا ہے تو۔۔۔"وہ لوگ گیٹ کی دوسری طرف رکھے بینچز کے قریب پہنچ چکے تھے آرمینا جواب یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ابھی تو اس کی جان چھوڑ دے گا وہ غلط تھی وہ تو اب اس سے انتہائی پرسنل سوال کر رہا تھا۔۔۔

"شٹ اپ آپ ہوتے کون ہے ایسے مجھ سے سوال کرنے والے اور آپ کو اس بات سے کیا مطلب میں رو رہی تھی تو یہ آپ کا مسلہ نہیں تھا۔۔۔"وہ ضبط کھو بیٹھی تھی وہ خوُد سے کیا کیا مفروضہ بنا رہا تھا آرمینا کا دماغ گھوم گیا تھا اس کی باتیں سن کر۔۔

"دیکھیں میں تو۔۔۔۔" وہ اس سے مزید بات کرتا کہ آرمینا کا سیل فون بجا تھا اس نے جلدی سے اپنے بیگ سے فون نکالا تھا مسڈ کال ضرغام خان کی تھی جو باہر آ چکا تھا۔

وہ اس کی طرف دیکھے بغیر اپنا بیگ کندھے پر لٹکائے باہر نکل گئی تھی لب ابھی تک بھینچے ہوئے تھے اس کی کہی ہوئی بات ابھی تک ذہن میں چل رہی تھی وہ کیسے اس کے ساتھ فری ہو کر بات کر رہا تھا پیار بوائے فرینڈ کیسی عجیب سی باتیں کر رہا تھا وہ۔

اس کے جاتے ہی وہ بھی اپنا بیگ کندھے پر ٹھیک کرتا باہر نکلا تھا ایک نظر اس کی کار کی طرف دیکھا تھا جس کے سامنے کھڑے انسان کو وہ پل میں پہچان گیا تھا کہ وہ آرمینا کا وہی بھائی تھا جس کی وہ بات کر رہی تھی اس کے

لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی یعنی وہ پہلے ہی دن کچھ زیادہ ہی اوور ہو گیا تھا اسے خوُد سے ناراض کر چکا تھا۔۔۔

شاید متنفر بھی وہ اپنے بالوں میں عادتاً ہاتھ پھیرتے ہوئے پارکینگ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

آرمینا گاڑی کے قریب آئی تو ضرغام خان نے اس کے لئے دروازہ کھولا تھا وہ بیٹھ تو گئی تھی لیکن اس کا موڈ انتہائی خراب تھا اس لڑکے پر اسے شدید غصہ آیا ہوا تھا اور سب زیادہ تو اس کی آخری بات پر جو وہ اس کے بوائے فرینڈ کے بارے میں کر رہا تھا آرمینا کا بس چلتا تو اسے ایک تھپڑ مار چکی ہوتی۔

جیسے اس دوسرے کو مارا تھا وہ ضرغام خان سے اس کے بارے میں بات کرنا تو چاہتی تھی لیکن پھر نہیں کر سکی تھی کہ وہ اس بارے میں کچھ سوچنا بھی

نہیں چاہتی تھی اسے یقین تھا کہ تھپڑ کھا کر ضرور اس کی عقل ٹھکانے آچکی ہو گی لیکن یہ اس کی محض اس کی خام خیالی تھی اس تھپڑ کی وہ بھاری قیمت چکانے والی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو گڑیا پہلا دن کیسا گزرا کالج میں اور کیا کیا ہوا مُجھے پوری تفصیل بتاؤ۔۔۔" وہ گاڑی کا ٹرن لیتے ہوئے بولا تھا اس نے تو سوچا تھا کہ وہ کالج سے واپسی پر ہمیشہ کی طرح بہت فریش فریش ہو گی لیکن اس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی اسے پریشان کر رہی تھی۔

"دن بہت اچھا گزرا بھائی اور میں نے ساری کلاسز لی اور کوئی دوست نہیں بنایا کیونکہ مُجھے ایسے اکیلے رہنا اچھا لگتا ہے۔۔۔" وہ پل بھر میں سنبھل گئی تھی کیونکہ ضرغام خان کو وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے بھائی کی

لائف میں پہلے ہی بہت ٹینشنز چل رہی تھیں وہ مزید ان میں اضافہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"اچھی بات ہے گڑیا کیا خیال ہے آج شاپنگ نہ کر لی جائے کافی دنوں سے آپ نے اپنے لیے کوئی شاپنگ نہیں کی ہے یہاں ایک بوتیک ہے اس کے ڈریسز آج کل مارکیٹ میں کافی مقبول ہیں وہیں چلتے ہیں یا پہلے لنچ کر لیں کیا کہتی ہیں۔۔" وہ اس کا موڈ فریش کرنے کی غرض سے بولا تھا۔

"بھائی شاپنگ کی ضرورت نہیں ہے ہم گھر چلتے ہیں۔۔۔" آرمینا کو اس وقت تنہائی چاہیے تھی۔

"نہیں شاپنگ تو ہم لوگ کریں گے۔۔۔" وہ اس وقت آرمینا کے ساتھ وقت گزرنا چاہتا تھا سو یہ تبھی ممکن تھا جب وہ لوگ شاپنگ لنچ ساتھ کرتے۔

"پھر جیسے آپ مناسب سمجھیں۔۔۔" اس نے بات ضرغام خان پر چھوڑ دی تھی اوَر پھِر ضرغام خان نے سر ہلاتے گاڑی آگے کی طرف مڑی تھی۔۔۔

••••

ابر شم اور تعزیز اس وقت بوتیک کے سامنے کھڑے تھے گارڈز نے کہا تھا اندر جانے کی اجازت صرف فی میلز کو ہے کیونکہ اس بوتیک سے آپ کپڑے صرف خواتین کے ہی مل سکتے تھے ابر شم یہ بات سن کر حیران تو بہت ہوئی تھی اوَر اب وہ اندر اکیلی جانے والی تھی تعزیز خان کا ارادہ اس

کے ساتھ جانے کا تھا لیکن پھر وہ وہیں رک گیا تھا اور اب ابر شم اندر اکیلی ہی آئی تھی۔۔۔

وہ اندر انٹر ہوئی تو ریسپشن پر موجود لڑکی سے اس نے ان کی اونر کے بارے میں پوچھا تھا جس نے کہہ دیا تھا کہ آپ میم سے تب ہی مل سکتی ہیں جب آپ کے پاس ان کا اپوائنٹمنٹ ہو گا ابر شم کسی سوچ میں پڑ گئی تھی وہ لوگ تو ارجنٹ آئے تھے ایسے میں وہ اپوائنٹمنٹ کے چکروں میں نہیں پڑنے والی تھی اور نہ اسے اس سب کی عادت تھی یہ سب کچھ اس کے ساتھ ہو بھی تو پہلی بار ہی رہا تھا۔۔۔

اس کے دوبارہ کہنے پر اس لڑکی نے اسے اندر بھیج دیا تھا وہ ارشک کے کیبن میں آئی تو وہ اپنے ڈریس کو ڈیزائن کرنے میں پوری طرح سے محو تھی ارشک نے اس کے بنائے گئے ڈیزائنز کو غور سے دیکھا تھا۔

وہ سچ میں اچھی ڈریس ڈیزائنر تھی ابر شم امپریس ہوئی تھی ارشک اسے دیکھتے سیدھی ہوئی تھی ضرشک باہر اس کی سکریٹری کے پاس تھا سو وہ خوُد پوری طرح سے کام میں مگن تھی۔

"اسلام علیکم۔۔۔"ارشک نے اسے ویسے ہی ڈیل کیا جیسے وہ اپنے پاس آنے والے ہر کسٹمر کو کرتی تھی ابر شم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی تھی ابر شم کی ڈریسنگ سے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کوئی امیر ترین عورت تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"ابر شم کو تھوری سی ہچکچاہٹ ہوئی تھی پہلی بار ایسی سچویشن پیش آئی تھی۔

"جی بولیں آپ میں سن رہی ہوں آپ کی بات۔۔۔" ابر شم ہلکی سی مسکراہٹ لیے بولی تھی ابر شم ٹھٹک گئی تھی اس لڑکی کی مسکراہٹ تعزیز خان جیسی تھی ان کی شکل بھی آپس میں کافی ملتی تھی۔

"اصل میری کمپنی ہے فبرک کی۔۔۔۔اور مُجھے ایک ڈیزائنر کی تلاش ہے کیونکہ جو ہماری کمپنی کی ڈیزائنر ہے وہ تھوڑی بیمار ہو گئی ہے اس لیے مجھے آپ کے بارے میں پتہ چلا اور آپ کے تیار کردہ ڈریسز آج کل مارکیٹ میں کافی مقبول بھی ہیں تو اس لئے میں آپ کے پاس آئی ہوں اگر آپ ایک مہینے کے کنٹریکٹ پر ہماری کمپنی جوائن کر لیں تو۔۔۔۔" وہ ارشک کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تھی جو پوری توجہ سے اس کی بات سن رہی تھی یعنی وہ اس سے کنٹریکٹ کرنے کے لئے آئی تھی۔۔۔

"سوری میں ایسے کسی کمپنی کے ساتھ کام۔ نہیں کرتی ہوں اور اپنا بوتیک ہی بس سنبھالتی ہوں تو میں آپ کے ساتھ کنٹریکٹ نہیں کر سکوں گی ائی ہوپ آپ اس بات کو سمجھ جائیں گی۔۔۔" وہ معذرت کرنے سے انداز میں بولی تو ابر شم کو پریشانی ہوئی تھی وہ صاف صاف انکارِ کر رہی تھی۔

"دیکھیں ہمیں ارجنٹ بیس پر ضرورت ہے ہم آپ کو ون منتھ کی سیلری دیں گے اور آپ کو بس چند گھنٹے ہمارے ساتھ کام کرنا ہو گا یہ زیادہ مشکل نہیں ہو گا آپ کے لیے آپ ساتھ اپنا بوتیک بھی سبنھال سکتی ہیں اس میں آپ کو کوئی پابندی نہیں ہو گی۔۔۔" ابر شم کو لگا شاید وہ اس وجہ سے انکارِ کر رہی ہے اس کا دھیان اپنے بوتیک کی طرف سے ہٹ جائے گا تو ابر شم نے اس بات کو کلیئر کر دیا تھا اور ساتھ ہی اس نے سیلری کی بات بھی کر دی تھی۔

"دیکھیں مُجھے سیلیری کی پرواہ نہیں ہے بس مجھے کسی کے ساتھ جا کر وہاں کام کرنا پسند نہیں ہے آپ کسی اور کو دیکھ لیں اس کام کے لیے۔۔۔" وہ ایسے کسی کے آفس جا کر کام کرنے کے حق میں نہیں تھی لیکن ابر شم بار بار اسرار کر رہی تھی پر وہ پھر بھی یہ بات ماننے والی نہیں تھی۔

"مُجھے آپ سے ڈریسز ریڈی کروانے تھے کیونکہ آپ کے بنائے ہوئے ڈریسز کافی خوبصورت ہیں اور ہمارا آرڈر کافی اچھی کمپنی کے ساتھ ہے میں اس میں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں چاہتی تھی وہ کے بس چند گھنٹے ہی تو لگے گے آپ اس بارے میں سوچیں تو سہی۔۔۔" وہ مسلسل ارشک کو قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ انکارِ کر رہی تھی۔

"دیکھیں آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں یہ میرے لیے مینج کرنا بہت مشکل ہو گا آپ کو میری بات سمجھنی چاہیے اور اگر آپ کا آرڈر بہت

امپورٹنٹ ہے تو میں آپ کو ایک دو ڈیزائنرز کے نمبر دیتی ہوں آپ ان سے کنٹریکٹ کر لیں وہ آپ کی ہیلپ ضرور کریں گی مجھ سے بہتر کام کر سکتی ہیں وہ۔۔۔" ارشک اسے کسی طرح بس انکارِ کرنا چاہتی تھی وہ ایسے کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اگر اس کا سامنا ضرغام خان سے ہو گیا تو وہ کیا کرے گی۔

"لیکن مُجھے کوئی اوَر نہیں بلکہ آپ کو ہائیر کرنا ہے۔۔۔ آپ کو بس ہمیں تھوڑا سا ٹائم دینا ہو گا۔۔۔۔" ابر شم آگے کو جھکی تھی اور ارشک اس کی باتوں پر لبوں کو دانتوں تلے دبائے کچھ سوچنے لگی تھی وہ انکار رہی تھی لیکن ابر شم پھر بھی فورس کر رہی تھی اوَر نجانے کیا وجہ سے تھی جو وہ اسے صاف انکار نہیں کر پا رہی تھی۔

"دیکھیں اگر آپ کو ضرور مجھ سے ہی اپنے ڈریسز ریڈی کروانے ہیں تو آپ ایک کام کریں آپ اپنے ڈیزائن مجھے بھیجوا دیں میں یہیں آپ کے ڈریسز تیار کر دوں گی کیونکہ ایسے میں آفس نہیں آسکتی۔۔۔"وہ یہ سوچ کر بولی تھی کہ ابر شم ایسے انکارِ کر دے گی اور پھر وہ بچ جائے گی کیونکہ کسی کے آفس جا کر وہ کام کرنے والی تھی نہیں وہاں نجانے کون کون ہوتا اسے ویسے بھی لوگوں کو فیس کرنی کافی مشکل ہوتی تھی۔۔

"لیکن یہاں بھیجنے میں مجھے مسلہ نہیں ہے پر بار بار اگر آپ کو کسی پوائنٹ کو ڈسکس کرنا ہوا تو پھر ہم کیسے کریں گے آپ تو یہاں ہوں گی اور میں آفس میں۔۔۔۔ایسے مشکل ہو جائے گا آپ کا میں اس وجہ سے آفس کا کہہ رہی تھی۔

نہیں وہ سب میں دیکھ لوں گی آپ بس ڈیزائن بھجوا دیجیئے گا مجھے "
باقی کا کام میں دیکھ لوں گی اور اس ہفتے میں ہی آپ کے ڈریسز
ریڈی ہو جائیں گے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی جس پر ابرشم نے
سر ہلایا تھا کہ اگر وہ کہہ رہی تھی تو وہ کر سکتی تھی ایسے کام۔۔۔
اوکے پھر میں ڈیزائن بھیج دوں گی آپ کو۔۔۔۔اور۔۔۔"وہ باہر "
مکمل کرتی کہ روم کا ڈور نوک ہوا تھا وہ خاموش ہو گئی تھی اور
ارشک کی سیکرٹری اندر آئی تھی جس کے پاس ضرشک تھا یہ اس
کے فیڈ کا ٹائم تھا تبھی وہ رونے لگا تھا ورنہ تو وہ اس کے پاس کھیلتا
رہتا تھا سارا دن۔۔۔

میم یہ رو رہا ہے۔۔۔"وہ ایسے درمیان میں ارشک کو ڈسٹرب تو "
نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن ضرشک بار بار رو رہا تھا جس کی وجہ سے
اسے مجبوری میں اندر آنا پڑا تھا۔۔۔۔

مُجھے دو اسے۔۔۔۔"اس کی گود سے ضرشک کو لے کر اس نے "
اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ باہر نکل گئی تھی ارشک ضرشک کو
کندھے سے لٹکا گئی تھی وہ جانتی تھی وہ کیوں رو رہا تھا۔۔۔

ابر شم کو حیرت ہوئی تھی ارشک کی عمر بمشکل انیس سال تھی اوٗر وہ ایک
بیٹے کی ماں تھی یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ بچہ بہت پیارا تھا اپنی ماں
کے کندھے سے لٹکا ہوا اس وقت وہ ابر شم کو بہت پیارا لگا تھا اس نے بلیک کلر
کا چھوٹا سا نکر پہن رکھا تھا ابر شم کا دل چاہا وہ اسے گود میں اٹھائے وہ نہیں
جانتی تھی یہ کشش کیوں تھی وہ کیوں اس بچے کو دیکھے جا رہی تھی۔

"آپ پھر ڈیزائن بھجوا دیجیئے گا میں دیکھ لوں گی اگر کوئی مسلہ ہوا تو میں آپ سے رابطہ کر لوں گی باقی آپ اپنا پھر بھی اطمینان کیجے گا کہ ہو سکتا ہے آپ کو کوئی بہتر ڈیزائنز مل جائے۔۔۔"وہ ابر شم کو ضرشک کو تکرا ہوا پا کر بولی تھی جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا وہ مزید وہاں رکنا چاہتی تھی لیکن پھر تعزیز خان کا خیال آیا تو وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اسے آئے کافی وقت ہو گیا تھا۔۔۔۔

"میں بھیجوا دوں گی اوُر مجھے آپ سے ہی ڈریس ڈیزائن کروانا ہے اوُر ایک بات میر اکچھ دنوں بعد ایک امپورٹنٹ ایونٹ آنے والا ہے اس کے لیے ڈریس بھی مُجھے آپ سے ہی ریڈی کروانا ہے۔۔۔"ابر شم کو اچانک سے خیال آیا تھا کہ آگے کچھ دنوں میں ایک امپورٹنٹ دن آنے والا تھا جس کی تیاری اسے کرنی تھی۔

"جی میں بنادوں گی آپ ڈیزائن دیکھ لیجیئے گا۔۔۔"اس کا تو کام یہی تھا وہ کیسے انکارِ کر دیتی پھر وہ خوُد ابر شم کو چھوڑنے آئی تھی باہر گیٹ تک ضر شک اس کو کندھے لگائے۔

ابر شم نے ضر شک کے پھولے پھولے گالوں کو چھوا تھا وہ بہت گھول مٹول اوُر پیارا بچہ تھا جس کے سرخ و سفید گال ابر شم کو کافی اٹریکٹ کر گئے تھے۔

"آپ کا بے بی بہت پیارا ہے۔۔۔"اس نے بے اختیار ضر شک کے پھولے گالوں کو چوم لیا تھا اپنی حرکت پر وہ خوُد حیران تھی وہ ایسے کسی کو نہیں چاہتی تھی لیکن یہ بچہ اسے کافی پسند آیا تھا۔

"شکریہ۔۔"ارشک اس کی تعریف پر خوش ہوئی تھی۔

"آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے آپ ایک بچے کی ماں ہیں کیا شادی کم ایج میں کروادی تھی آپ کی فیملی نے آپ کی۔۔۔" وہ دونوں چلتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں شادی کے نام پر ارشک کو بہت کچھ یاد آیا تھا آنکھوں کے گوشے بھی بھیگے تھے وہ مشکل سے ضرشک کو اُٹھائے چل رہی تھی۔

"جی جلدی شادی ہو گئی تھی میری۔۔۔" ارشک بس اتنا ہی بولی تھی اور پھر اس سے الوداعی کلمات کہتے وہ اسے رخصت کرتے واپس اندر آئی تھی ضرشک کو لے کر اندر چلی گئی تھی جو اس کی گود میں پر سکون ہو کر بیٹھا ہوا تھا حالانکہ اس ٹائم اسے پیٹ پوجا کرنی ہوتی تھی۔

اس کی یہ خاموشی کچھ ٹائم تک تھی وہ کم روتا تھا لیکن جب روتا تھا تو ایسے گلہ پھاڑ کر روتا تھا کہ اسے سنبھالتے ہوئے ارشک خود رونے لگ جاتی تھی اور

پھِر اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ضرشک خاموش ہو کر اپنی مما کو دیکھنے لگتا تھا۔

ارشک اس کو ساتھ لگائے فیڈ کروانے لگی تھی جو وہ سکون سے کر رہا تھا اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ اس کے ہاتھوں پر بوسہ دینے لگی تھی وہ اپنی مما کو دیکھتے کسکمایا تھا۔

اوُر نیند میں جانے لگا تھا اس کو سوتے دیکھ کر اسے کاٹ میں لٹائے ارشک اپنے بال ٹھیک کرتے ٹھٹھک گئ تھی اس لڑکی کا نام تو اس نے پوچھا تک نہیں تھا اب وہ اگر اس سے بات کرنا چاہے گی تو کیسے کرے گی۔۔۔

اس نے خوُد کو کوسا کم سے کم اسے اس کا نمبر لینا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں لے سکی تھی اب سوائے افسوس کے وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی اگر وہ بھول گئی تھی تو یاد اس لڑکی نے بھی نہیں کروایا تھا۔

وہ واپس سے اپنے کام میں لگ گئی تھی۔

••••

ضرغام خان آرمینا کو ارشک کے بوتیک میں ہی لے کر آیا تھا آرمینا تو مسلسل انکارِ کر رہی تھی لیکن وہ اسے شاپنگ کروانے کی ٹھان چکا تھا ان کی گاڑی بوتیک کے سامنے رکی تھی۔

"گڑیا۔۔۔" آرمینا کو خاموش دیکھ کر ضرغام خان نے اسے پکارا تھا وہ سر نفی میں ہلانے لگی تھی کہ اسے اندر نہیں جانا تھا وہ اس وقت کافی ان کمفٹیبل فیل کر رہی تھی لیکن ضرغام خان کی وجہ سے وہ یہاں آچکی تھی۔۔۔

"گڑیا پلیز اب دنیا کو فیس کرنا سیکھیں آپ کب تک ایسے چھپ کر بیٹھی رہو گی آپ آؤ اندر چلتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اس پر ہلکا سا دباؤ دیتے ہوئے بولا تھا جس پر آرمینا نے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"بھائی ہم لیٹ یو جائیں گے جانتے ہیں نہ شاپنگ میں خاصا ٹائم لگ جاتا ہے اور آپ کو بہت سے کام کرنے ہوں گے سو میرا خیال ہے کہ شاپنگ کے بجائے ہمیں واپس چلے جانا چاہیے۔۔۔" وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنانا چاہتی تھی اندر جانے سے بچنے کے لئے۔۔۔

"گڑیا میں لیٹ اسی وجہ سے ہوا تھا کہ میں سارے کام ختم کرتے آیا ہوں آج کا پورا دن آپ کے ساتھ گزرے گا اور پھر شاپنگ میں مُجھے بھی پتہ ہے خاصا ٹائم لگتا ہے تبھی میں فری ہو کر آیا ہوں آؤ چلتے ہیں اندر آپ جان بوجھ کر اندر نہ جانے کے لیے یہ سب کہہ رہی تھیں ناں۔۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی چوری پکڑ چکا تھا آرمینا خجل دی ہوئی تھی اور پھر اسے گاڑی سے نکلنا پڑا تھا۔۔۔

وہ دونوں ساتھ ہی گاڑی سے نکلے تھے لیکن سامنے والی گاڑی سے باہر نکلا تھا ضرغام اور آرمینا دونوں اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے آرمینا تو بھاگ کر اس کے سینے سے لگ گئی تھی وہ عالمیار کی ڈیتھ پر حویلی آیا تھا لیکن پھر بابا کی طرح اس کی جنازے سے ہی واپس چلا گیا تھا آرمینا اس سے شادی والے دن کے بعد آج مل رہی تھی۔۔۔

تعزیز خان جو کافی دیر سے ابر شم کے آنے کا ویٹ کر رہا تھا اس کو نہ آتے دیکھ کر وہ گاڑی سے نکلا تھا لیکن ایسے کسی کو خوُد سے لگتے دیکھ کر وہ دونوں قدم پیچھے ہوا تھا لیکن پھر آرمینا کو دیکھتے اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"گڑیا آپ۔۔۔؟؟!" اس نے ضرغام خان کو نظر انداز کیا تھا وہ جانتا تھا سب لوگوں کو حقیقت پتہ چل چکی تھی اوُر اب سب لوگ اسے حویلی واپس دیکھنا چاہتے تھے لیکن وہ اس حویلی میں کبھی واپس نہیں جا سکتا تھا جس میں اس کے ساتھ اتنا سب کچھ ہوا اوُر اس کی ماں اپنی ماں کی یاد آتے وہ سب کچھ یاد آیا تھا وہ اپنی آنکھوں کی نمی مشکل سے چھپا پایا تھا۔۔۔

"بھائی آپ کیوں ہم سے ملتے ہی نہیں ہیں۔۔۔" وہ شکوہ کرنے لگی تھی۔ جس پر وہ اسے کیا ہی جواب دیتا خاموش رہا تھا۔

"گڑیا میں بیزی ہوتا ہوں آپ کیا کرتی ہیں آج کل۔۔۔۔؟؟؟"اس نے ضرغام خان کو مکمل اگنور کرتے آرمینا سے پوچھا تھا ضرغام خان سے نجانے کیوں بچپن سے ہی اچھا برتاؤ نہیں کر پایا تھا شاید وک جیلس ہوتا تھا کہ اس کے بابا کا پیار ضرغام خان کے آنے کے بعد کم ہوا تھا۔

"میں نے کالج اگین جوائن کیا ہے اور آپ کیا کرتے ہیں زرانیل بھائی اور ارواح کیسے ہیں۔۔؟؟؟"اسے یہی تھا کہ وہ اور زرانیل خان ساتھ رہتے تھے اسی وجہ سے ان کے متعلق دریافت کرنے لگی تھی۔

"وہ ٹھیک ہے میں اس کے ساتھ نہیں رہتا ہوں۔۔۔"تعزیز خان کو ایسے درمیان میں روڈ پر کھڑے ہو کر بات کرنا اچھا نہیں لگا تھا لیکن وہ آرمینا سے کر رہا تھا کیونکہ وہ اتنے عرصے اس سے ملا تھا۔۔۔

"آپ ان کے ساتھ نہیں رہتے مطلب۔۔۔!!!" وہ شاپنگ وغیرہ بھول چکی تھی اس وقت اس کے لیے اہم تعزیز خان تھا جس سے اس نے بات کرنی تھی۔

"تعزیز چلیں۔۔۔!!!" ابر شم جو اسی وقت بوتیک سے نکلی تھی تعزیز خان کے حصار میں کسی لڑکی کو دیکھ کر وہ جل بھن کر رہ گئی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ لڑکی کون تھی تعزیز خان کے ساتھ اس کا کیا رشتہ تھا لیکن اسے ایسے اس لڑکی کے قریب دیکھ کر وہ پریشان ہوئی تھی۔

کوئی لڑکی اس کے شوہر کے سینے سے لگی تھی اب وہ اسے پھولوں کے ہار تو پہنانے سے رہی تھی ایک پل کے لیے اس کا دل چاہ وہ تعزیز سے سوال کرے کہ آخر وہ کیوں اس لڑکی کو ایسے خوُد کے ساتھ لگائے کھڑا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے سوال کا جواب نہیں دے گا تبھی اسے واپس چلنے کا

کہا تھا جس پر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا اس کے فیس ایکسپریشن سے لگ رہا تھا کہ ایشو حل ہو چکا تھا۔۔۔

"ہو گیا مسلہ کیا کہا اس بوتیک کی اونر نے مان گئی کیا۔۔۔؟؟؟؟ اور وہ ہمارے آفس میں کام کرنے کے لئے راضی ہوئی کیا؟؟؟" وہ ابر شم سے ایک ساتھ دو دو سوال کر چکا تھا۔۔۔

"ہم آفس چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔!!!" اس وقت وہ ان لوگوں سے دور جانا چاہتی تھی اس نے ابھی تک ضرغام خان کو نہیں دیکھا تھا صرف آرمینا پر نظریں تھیں اس کی۔۔۔؟؟؟

آرمینا نے بھی پلٹ کر حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"یہ کون ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ تعزیز خان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر ابر شم نے اپنی گرین آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔

"گڑیا شی ازمائی وائف۔۔۔!!!" وہ ضرغام خان کی طرف دیکھتے بولا آرمینا سے تھا جو آنکھوں میں حیرتِ لیے ابر شم کو دیکھ رہی تھی اوٗر ضرغام خان اسے تو پہلے ہی شک تھا کہ وہ اس کی بیوی تھی وہ آفس میں بھی تو مل چکا تھا ابر شم کے ساتھ اور وہ پائی بھی تو ہر جگہ اس کے ساتھ ہی جاتی تھی۔

"بھائی آپ نے شادی کب کی؟؟؟" اس کے منہ سے لفظ وائف سن کر وہ بہت حیران ہوئی تھی یعنی اس نے ان کے بغیر ہی شادی کر لی تھی ان کو بتائے بغیر وہ اس کا بھائی تھا بھلے سوتیلا سہی لیکن آرمینا نے ہمیشہ اسے سگا بھائی ہی سمجھا تھا۔۔۔

آرمینا کے لبوں سے لفظ بھائی سن کر ابر شم کا اٹکا سانس بحال ہوا تھا یعنی وہ اس کی بہن تھی اور وہ کیا کیا سوچ رہی تھی شکر ہے کہ انسان کے دل میں جو ہوتا ہے وہ رب کے سواہ کوئی نہیں جانتا تھا ورنہ بہت سے رازوں سے پردہ اٹھ جاتا۔

"بس گڑیا ہو گئی۔۔۔"وہ مختصر سا جواب دیتا ابر شم کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

اوئر آرمینا ضرغام کی طرف وہ اسے اندر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا کیونکہ تعزیز کے ملتے ہی وہ اسے تو بھول ہی چکی تھی کہ وہ بھی یہاں تھا۔

"بھائی آپ ہمارے ساتھ لنچ کریں گے۔۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان کی طرف وہ تعزیز سے بولی تھی جو اب ابر شم کے ساتھ شاید واپس جانے کے لیے ریڈی تھا۔

"گڑیا میں بہت بیزی ہوں۔۔۔"اس دن ضرغام کو جیسے صاف انکار کر چکا تھا ایسے آرمینا کو صاف انکار نہیں کر سکتا تھا تبھی اسے مصروفیات کا بہانہ بنانے لگا تھا ابر شم سنجیدگی سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی یعنی وہ تعزیز خان کی کوئی کلوز رشتے دار تھی لیکن کون یہ سوال اس کے زہن میں گردش کر رہا تھا۔

آج وہ تعزیز خان سے اس کی فیملی کے متعلق ہر حال میں پوچھنے والی تھی وہ ہر بار ٹال دیتا تھا لیکن آج اس کا ارادہ تفصیل سے پوچھنے کا تھا۔

"بھائی پلیز۔۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھام چکی تھی ابر شم سے وہ بات نہیں کر پا رہی تھی کیونکہ اس کی شکل پر پھیلی سنجیدگی سے وہ کافی اپ سٹ ہوئی تھی۔

وہ اس کی بھابھی تھی اپنے بھائی کے لیے بہت خوش تھی جو کچھ ماضی میں تعزیز خان کی ماں کے ساتھ ہوا وہ بھول پانا واقعی اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا لیکن وہ ان سے دور تھا اس بات کا اسے بہت افسوس تھا۔۔۔۔

"گڑیا پھر کبھی ابھی نہیں۔۔۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑاواتے ہوئے بولا تھا آرمینا کے چہرے پر پھیلی اداسی دیکھ کر ایک پل کے لئے اسے برا لگا تھا لیکن وہ ضرغام خان کے ساتھ کمفٹیبل فیل نہیں کرتا تھا تو اس کے ساتھ کھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور دوسرا وہ ابرشم کو کبھی فیملی کے بارے میں پتہ نہیں لگنا دینا چاہتا تھا ابھی وہ اس کی نظروں میں بہت سے سوالوں کو پڑھ چکا تھا وہ جانتا تھا وہ ضرور آرمینا کے بارے میں اس سے سوال کرے گی کیونکہ ضرغام سے تو وہ پہلے بھی مل چکی تھی لیکن آرمینا سے وہ پہلی بار ملی تھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔۔" ارمینا اداسی سے بولی تھی اور تعزیز خان وہاں مزید رک نہیں سکا تھا ابر شم اور وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے آج تعزیز خان کے چہرے پر اس دن مال والے واقعے کی طرح سنجیدگی نہیں تھی یقیناً اپنی بہن سے مل کر وہ خوش ہوا ہو گا لیکن وہ اپنی فیملی کے بارے میں کچھ ڈسکس نہیں کرتا تھا یہ بات ابر شم کو پریشان کرتی تھی وہ اس وقت ڈرائیو کر رہا تھا لیکن ابر شم کی نظریں اس پر ہی تھیں اور پھِر وہ کچھ بولنے کے لیے لب کھولنے والی تھی کہ تعزیز خان کا فون بجا تھا اس نے اس ہاتھ سٹرانگ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا اور ابر شم اسے فون میں بیزی دیکھتی ہوئی خاموش ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک فون پر لگا رہا تھا اور ابر شم اسے دیکھتی رہی تھی وہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ جان بوجھ کر بات لمبی کر رہا تھا کہ وہ ابر شم سے بات نہ کر سکے۔۔۔

وہ ضرور پھر اس کی فیملی کے بارے میں پوچھے گی جس کی بات کرنا وہ نہیں چاہتا تھا۔

ابر شم اس کی کال لمبی ہوتی دیکھ کر تپی تھی کہ ایسی بھی کیا ضروری کال جو وہ ختم کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اس نے فوج بند کرتے واپس ڈیش بورڈ پر رکھا تو ابر شم نے اس کے فون کو گھورا تھا۔

"یہ کون ہے جو بلاوجہ تنگ کرتا ہے تمہیں۔۔۔؟؟؟" وہ کچھ دیر پہلے والے واقعے کو بھول کر اس بات کو پکڑ چکی تھی آخر وہ معلوم کرنا چاہتی تھی۔

"تنگ نہیں مجھ سے بہت امپورٹنٹ بات کر رہا تھا اور آپ کو اس متعلق بے چینی کیوں ہو رہی ہے۔۔۔؟؟؟" وہ بدک کر بولا تھا ابر شم کا بے تکا سوال اسے پسند نہیں آیا تھا یعنی وہ اب اس کی فون کال کا بھی ریکارڈ رکھنے والی تھی۔۔۔۔

وہ کس سے بات کر رہا تھا یہ بات بھی اب وہ پتہ کرنے والی تھی یہ چیز تعزیز خان کو کافی سلگا گئی تھی اور وہ مزید کوئی بات کیے ڈرائیو کرنے لگا تھا لیکن ابر شم خاموش نہیں رہنے والی تھی۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 74

.....

"اتنی لمبی بات ضروری تھی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے دیر تک بات کرنے پر خفا تھی تبھی جتانا ضروری سمجھا تھا اور تعزیز خان نے ایک دم سے بریک پر پاؤں رکھتے گاڑی روکی تھی ابر شم اس اچانک بریک کے لیے شاید تیار نہیں تھی وہ سیدھی تعزیز خان کے اوپر گری تھی لیکن تعزیز خان نے اسے تھاما نہیں تھا وہ یکدم سیدھی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں خوٗد کے لیے سرد مہری دیکھ کر ابر شم کے دل کو کچھ ہوا تھا یعنی وہ اس سے خفا ہو چکا تھا وہ وجہ نہیں سمجھ سکی تھی۔

"میری مرضی آپ کو اس بات سے کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے اور آپ جب کسی سے کال پر بات کرتی ہیں میں نے کبھی اس چیز کا ریکارڈ نہیں رکھا تو

میرے خیال میں آپ کو بھی نہیں رکھنا چاہیے۔۔۔!!!" سنجیدگی سے کہتے اس نے گاڑی واپس سٹارٹ کی تھی جس پر ابر شم مذید سلگی تھی۔

"لیکن تم مجھ پر ایسے شاوٹ کیوں کر رہے ہو۔؟؟" وہ اس کے غصہ کرنے پر پریشان ہوئی تھی۔

"ریلی میں شاوٹ کر رہا ہوں یا پھر آپ مئیٹر میں انٹر فیئر کر رہی ہیں خوُد سوچیں آپ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔۔۔" اس کے چہرے کی سنجیدگی ہنوز برقرار رہی تھی ابر شم کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا وہ اس قدر اس کے ساتھ سخت رویہ اپنائے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے میری غلطی ہے آئی ایم سوری۔۔۔" وہ یہ بول کر باہر دیکھنے لگی تھی اس سے مذید بات کرنے کا ارادہ اس نے ملتوی کر دیا تھا جس طرح کا

اس کا انداز تھا وہ مزید غصہ ہی کرتا اس کے دوبارہ بات کرنے پر تو بہتر تھا کہ وہ خاموشی ہی اختیار کرتی لیکن اب وہ سوچ چکی تھی کہ وہ خود تعزیز خان کی فیملی کے بارے میں پتہ لگوانے کی کوشش کرے گی تاکہ جو کچھ وہ نہیں جانتی تھی وہ تو پتہ چل سکے اسے۔۔۔۔

ان کی گاڑی آفس کے سامنے رکی تھی اور وہ اس کے نکلنے سے پہلے ہی نکل گئی تھی۔۔۔۔ تعزیز خان نے ایک نظر اس کی پشت کو دیکھا اور پھر اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبائے وہ کسی سوچ میں پڑ گیا تھا۔

وہ ابر شم کو ہرٹ کر چکا تھا وہ جانتا تھا لیکن اگر وہ اس سے نارملی بات کرتا تو وہ ضرور اس سے آرمینا کے بارے میں پوچھتی اس کی فیملی کے بارے میں پوچھتی جن کے بارے میں وہ اسے کچھ بتانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا سو یہ سب

کچھ اس نے جان بوجھ کر گیا تھا لیکن ابر شم کا فیس دیکھ کر اسے اچھا نہیں لگا تھا وہ آج کل خود اس سے بات کرتی تھی لیکن وہ آگے سے کیا کرتا تھا۔۔۔

وہ گاڑی سے نکل کر خوُد بھی آفس کے آندر چلا گیا تھا۔۔۔۔

لا بیشا کے بارے میں سوچتے اس کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی وہ سب کچھ جانتا تھا کہ لا بیشا کیوں ان کے آفس آئی تھی ابر شم شاید اس بات سے بے خبر تھی لیکن وہ نہیں تھا۔

•••••

"بھائی تعزیز بھائی کا بیہویر کبھی ہمارے ساتھ نارمل نہیں ہو گا کیا؟؟؟ ان کی ماں کے ساتھ بہت برا ہوا لیکن اس میں ہم سب کا کوئی قصور نہیں تھا وہ ہم

سے نارملی بات کیوں نہیں کرتے ہیں۔۔"تعزیز کے جانے کے بعد آرمینا کافی دیر تک وہیں کھڑی رہی تھی پھر ضرغام خان کو دیکھتے وہ بولی تھی۔

"گڑیا وہ ہم سب سے نفرت کرتا ہے اور مُجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ کبھی ہمارے پاس واپس آئے گا اور یہاں تک بات ہے نارمل بیہیو کرنے کی تو یہ بات تو وہ بہتر بتا سکتا ہے آپ جا کر شاپنگ کریں میں ویٹ کرتا ہوں آپ کا۔۔۔"وہ اس کا دھیان دوسری طرف کرنے کی غرض سے بولا تھا جس پر آرمینا نے سر ہلایا تھا۔

"آپ اندر نہیں آئیں گے کیا۔۔۔؟؟؟"وہ اسے وہیں رکتے دیکھ کر بولی تھی کیونکہ اس کا اکیلے اندر جانے کا ارادہ نہیں تھا ایک تو اتنے عرصے بعد وہ گھر سے باہر نکلی تھی اور اب ایسے اکیلے اسے کافی عجیب لگ رہا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے آپ جائیں اور آرام سے شاپنگ کیجیے گا آپ میں یہیں ہوں۔۔۔"وہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو وہ سر ہلا کر اندر چلی گئی تھی اور ضرغام خان اپنی جیب سے موبائل نکال کر کال کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

آرمینا نے اندر جاتے اپنے لیے بس ایک دو جوڑے ہی پسند کیے تھے اسے ڈیزائنز کافی پسند آئے تھے اس نے وہ ڈریس دیکھے اور انہیں لے کر کاؤنٹر کی طرف چلی گئی کہ پیمنٹ کر سکے لیکن سامنے وہ کسی سے ٹکرائی تھی ارشک جو اپنے دھیان میں تھی وہ اس کو سامنے سے آتے دیکھ نہیں سکی تھی اور ان دونوں کا زبردست تصادم ہوا تھا۔۔۔

آرمینا نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا اور ارشک نے بروقت کاؤنٹر کا کونہ پکڑا تھا ورنہ وہ گر جاتی۔

آرمینا نے نقاب کیا تھا جب کہ اس سائید کی طرف آتے ارشک نے بھی اپنا چہرہ کور کیا ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی آرمینا کو پہچان گئی تھی اور آرمینا اسے آخر اتنا عرصہ ساتھ رہے تھے وہ دونوں کیسے نہ پہچانتی ایک دوسرے کو ارشک کے ہاتھ میں موجود ڈیزائنز نیچے گرے تھے آرمینا یہاں اکیلی نہیں ہو سکتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اکثر شہر ضرغام خان کے ساتھ جاتی تھی تو کیا یہاں ضرغام خان بھی تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر پسینہ آیا تھا اس نے بمشکل خوُد کو سنبھالا تھا ورنہ لگ تو اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ابھی اپنے حواس کھو دے گی۔

"ارشک میم۔۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟؟"کاؤنٹر پر موجود لڑکی اس کے قریب آتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس لڑکی کے لبوں سے ارشک کا نام سن کر آرمینا کو اور بھی یقین ہوا تھا کہ یہی ارشک تھی اس کے بھائی کی بیوی اس کی

بھابھی جس کی تلاش میں اس کا بھائی پچھلے گیارہ مہینوں سے خوار ہو رہا تھا وہ یہاں کیسے تھی یہ سوال اس کے زہن میں بار بار آ رہا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپ اپنا کام کریں۔۔۔" وہ سپاٹ انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی جب کہ آرمینا ابھی تک سکتے کی حالت میں اسے دیکھے جا رہی تھی اس کے سامنے ارشک تھی اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ ارشک ہی تھی اور اس لڑکی کے نام لینے کے بعد تو اسے اور بھی یقین ہو گیا تھا۔

وہ ارشک کے پیچھے چل پڑی تھی اور وہ سامنے جس کیبن میں انٹر ہوئی تھی وہ بھی اسی میں انٹر ہوئی تھی ارشک جو اس وقت اپنا نقاب اتار چکی تھی اور صوفے پر بیٹھی خود کو نارمل کر رہی تھی آرمینا کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے

کھڑی ہوئی تھی وہ اس کی موجودگی سے پہلے ہی پریشان تھی کجا کہ اس کا سامنے آنا وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔

"ارشک۔۔۔" آرمینا کے لبوں سے یہ نام سرگوشی کی صورت میں نکلا تھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ارشک کے بالکل سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی گھبراہٹ پر کافی حد تک قابو پا چکی تھی وہ ان کی زندگیوں میں اب نہیں تھی وہ کیوں ان سے ڈر رہی تھی اس کی زندگی تھی وہ جیسے چاہے گزارتی۔

لیکن پھر اگلے ہی پل ضرغام خان کا وجود نظروں کے سامنے آیا تھا آرمینا کے ساتھ اگر وہ ہوا تو اس نے خود ہی میلز کی انٹری اپنے بوتیک میں الاؤ نہیں کی

ہوئی تھی صرف عورتیں ہی آسکتی تھیں کیونکہ یہاں سے سامان بھی صرف عورتوں کا ہی ملتا تھا تو مردوں کا یہاں کوئی کام نہیں تھا۔۔۔۔

"تم حویلی سے نکل کر کہاں گئی تھی؟؟؟ پتہ ہے بھائی دیوانوں کی طرح تم کو تلاش کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں؟؟؟ لیکن تم نہیں ملی؟؟؟ اور اب ایسے یہ تمہارا بوتیک ہے؟؟؟" آرمینا اس کے قریب جاتے پوچھنے لگی تھی جب کہ ارشک نے لب چبائے تھے۔

"آپ جس کام کے لئے آئی ہیں وہ کر کے واپس چلی جائیں میرے پاس آپ کے سوالات کے جواب نہیں ہیں اور آپ کے بھائی کو مجھے تلاش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی آخر؟؟ جبکہ یہ بات تو ثابت ہو چکی تھی کہ قاتل میرے بابا نہیں تھے!!! تو پھر میرا اس حویلی میں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔۔۔۔" ارشک چاہ کر بھی لہجے میں لچک نہیں لا پا رہی تھی بھلے آرمینا نے

اس کی بہت مدد کی تھی اس کو اگر حویلی میں کسی نے اچھے سے ٹریٹ کیا تھا تو وہ آرمینا تھی لیکن باقی سب نے اس کے ساتھ جو کیا اس کے بعد وہ آرمینا سے بھی نارملی بات نہیں کر پا رہی تھی نجانے کیوں۔۔؟؟؟

"تم ان کے نکاح میں ہو یہ بات بھولو مت۔۔؟؟؟" ارشک کے انداز پر آرمینا پریشان ہوئی تھی وہ کتنی بدل چکی تھی یقین کرنا اس کے لیے مشکل تھا کہ وہ ایک پورا بوتیک چلا رہی تھی اگر ضرغام خان کو پتہ چلتا تو۔۔۔۔

"ہاں وہ نکاح جو صرف بدلے کے لیے ہوا تھا آپ سے مل کر مُجھے اچھا لگا ہے لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ اپنے بھائی کو میرے بارے میں کچھ مت بتایئے گا آپ میں نہیں چاہتی ہوں وہ میرے بارے میں کبھی جان سکیں۔۔" وہ آرمینا کی طرف متامل نظروں سے دیکھتے ہوئے آنکھوں میں

امید لیے بولی تھی آرمینا اس کی باتوں کو سمجھ نہیں پائی تھی وہ کیوں ایسا کر رہی تھی کیوں اسے منع کر رہی تھی۔

"لیکن تم کیوں بھائی سے چھپ رہی ہو۔۔۔؟؟؟" آرمینا نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا کہ آخر کو وہ جاننا چاہتی تھی کہ ارشک کیوں اس کے بھائی کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"میں کبھی ان کے سامنے نہیں جانا چاہتی ہوں جو وہ میرے ساتھ کر چکے ہیں میرے لیے بھولنا بہت مشکل ہے اور آپ ایک عورت ہو کر میرا دکھ سمجھ سکتی ہیں ان کے ساتھ گزرے دن میرے لیے کسی اذیت سے کم نہیں تھے اب جب ان کے سامنے سچائی آگئی ہے تو اب ان کو احساس ہو رہا ہے پتہ ہو بھی رہا ہے یا نہیں۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی تو آرمینا نے بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا اس بات کی گواہ تو وہ خود بھی تھی کہ ارشک کہ

ساتھ اس حویلی میں بہت برا سلوک ہوا تھا اور کہیں نہ کہیں اس میں ہاتھ اس کے اپنے بھائی کا بھی تھا۔

"ارشک میں سمجھ سکتی ہوں لیکن ایسے بھائی سے کب تک تم چھپ سکتی ہو اور ویسے بھی اگر تمہیں بھائی کے ساتھ نہیں رہنا تمہیں ان کا ساتھ نہیں پسند تو تم ان کے منہ پر یہ بات کہہ سکتی ہو ایسے چھپنے سے کیا ہو گا اور تمہیں پتہ ہے وہ ہر جگہ تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں اور اگر وہ خود تم تک پہنچ گئے تو کیا ہو گا تم ان کے غصے سے بخوبی واقف ہو۔۔۔۔؟؟؟" وہ اسے ضرغام خان کے متوقع غصے سے آگاہ کر رہی تھی حالانکہ یہ ارشک سے ڈھکی چھپی نہیں تھی اتنا عرصہ اس کا غصہ سہا تھا اس نے اب تو اسے عادت ہو گئی تھی.

"میری دعا ہے وہ مجھ تک کبھی نہیں پہنچ سکیں اور خود کے لیے ہوئے ایکٹ پر اُنہیں ہمیشہ پچھتاوا رہے یہی ان کے لیے سب سے بڑی سزا ہو

گی۔۔۔"وہ جیسے اسے خود سے دوری کی بنا پر وہ محسوس کروانا چاہ رہی تھی جو اس نے اتنا عرصہ محسوس کیا تھا۔

"وہ بہت ڈسٹرب رہتے ہیں اُنہیں اچھے سے احساس ہو گیا ہے کہ اُنہوں نے جو تمہارے ساتھ کیا وہ غلط تھا لیکن تم فکر مت کرو میں اُنہیں کچھ نہیں بتاؤں گی کہ میں تم سے مل چکی ہوں وہ اتنی بہت سزا تو ڈیزرو کرتے ہیں اُنہوں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تم حق پر ہو وہ واقعی یہ سب کچھ ڈیزرو کرتے ہیں۔۔۔!!!"وہ اگے ہوتے ارشک کا ہاتھ تھام چکی تھی ایک عورت تھی دوسری عورت کا درد محسوس کر سکتی تھی وہ تو اس وقت بھی ارشک کے ساتھ اس سلوک کے حق میں نہیں تھی۔

"شکریہ آپ نے حویلی میں بھی میری مدد کی تھی اور اب آپ کا یہ انداز دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے اور آپ یہاں کیا شاپنگ کے لیے آئی

تھی۔۔۔"وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی تھی آرمینا کے ساتھ بات کر کے اسے بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ آرمینا کو باتوں ہی باتوں میں زرانیل خان اؤر ارواح کے بارے میں بھی بتا چکی تھی کہ وہ اس سے ملنے آتے رہتے تھے۔۔۔

"ہاں بھائی بہت اسرار کر کے لائے ہیں۔۔۔"ضرغام خان کے زکر پر ارشک کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جو آرمینا نے محسوس کر لیا تھا۔

"کوئی ڈریسز پسند کیے۔۔۔؟؟؟"وہ بات بدل گئی تھی اس انسان کے بارے میں وہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے نام سے بھی اسے عجیب سا محسوس ہوتا تھا لیکن سوچتی وہ ہر وقت اسے ہی تھی وہ ہر وقت اس کے زہن

میں اس کے دل میں رہتا تھا اس کی یادوں سے چھٹکارہ وک حاصلِ نہیں کر پائی تھی۔

"ہاں دو دیکھے تھے باہر کاؤنٹر پر پیمنٹ کر رہی تھی اوٗر تم بتاؤ یہ سب کیسے شروع کیا؟؟؟؟ مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تم خود اپنے پیروں پر کھڑی ہو!!!! اوٗر اپنے ماں باپ کے بارے میں بھی بتاؤ وہ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟ آرمینا کو اچانک ارشک کے ماں باپ کا خیال آیا تھا تو وہ اس کے ماں باپ کے بارے میں پوچھنے لگی تھی۔

"بابا بالکل ٹھیک ہیں اور امی کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔" وہ افسردگی سے بولی تھی اپنی امی کا زکر کرتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں جن کا وہ آخری دیدارِ بھی نہیں کر سکی تھی۔۔

"بہت افسوس ہوا۔۔۔" آرمینا بھی اپ سٹ ہوئی تھی وہ ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہی تھیں اوَر پھِر ارشک نے آرمینا کو کافی پلائی اسے کافی دیر ہو چکی تھی وہ اندر آکر ضرغام خان کو بھول چکی تھی احساس تو تب ہوا جب بیگ میں پڑا فون بجا جہاں ضرغام خان کی کال آرہی تھی اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا وہ کیسے بھول گئی کہ بھائی باہر کھڑے اس کا ویٹ کر رہے تھے۔

"اچھا میں چلتی ہوں ارشک کافی لیٹ ہو گیا ہے تم خیال رکھنا اپنا اور ہاں یہ سب بہت اچھا سٹ اپ کیا ہوَا ہے مُجھے سچ میں تمہارے بہت اچھا فیل ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑے بولی تھی جس پر ارشک ہلکا سا مسکرائی تھی اور اس کے دائیں رخسار پر ابھر کر مدھم ہوتا وہ گھڑا آرمینا کو حیرت میں مبتلا کر گیا تھا اس نے پہلی بار ارشک کو مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

"بہت شکریہ بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے بہت۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی اس نے آرمینا کو ایک گفٹ بھی دیا تھا بہت پیارا سا بنا ہوا تھا ڈریس۔

وہ تو نہیں لے رہی تھی لیکن ارشک نے زبردستی دے دیا تھا اسے کہ وہ پہلی بار اس کی بوتیک میں آئی تھی اور وہ اسے ایسے خالی ہاتھ نہیں جانے دے گی آرمینا بھی انکار نہیں کر سکی تھی وہ اتنی محبت سے دے رہی تھی کیسے منع کر دیتی۔

اس کے ساتھ باتیں کرتے وہ اسے چھوڑنے آئی تھی لیکن دروازے تک نہیں وہ پیچھے سے ارشک کو خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گئی تھی اس کے جاتے ارشک واپس اندر چلی گئی تھی۔

•••••

آرمینا گاڑی کے قریب گئی اور ضرغام خان کی بیزار شکل دیکھ کر اسے ہنسی آئی تھی لیکن ضبط کر گئی تھی وہ ارشک سے باتیں کرتے اپنے بھائی کو تو بھول ہی گئی تھی اگر ضرغام خان کو پتہ چل جاتا کہ یہ ارشک کا بوتیک ہے وہ اس کے عین سامنے ہے تو کیا وہ یہاں آرام سے کھڑا ہوتا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو تن فن کرتا اب تک ارشک کے پاس پہنچ جاتا لیکن وہ ضرغام خان کو ارشک کے بارے میں بتانے نہیں والی تھی وہ ارشک سے وعدہ کر کے آئی تھی اور اب اسے وہ وعدہ نبھانا تھا ہر حال میں۔

ویسے بھی اسے ارشک حق پر لگ رہی تھی جو کچھ وہ اس حویلی میں سہہ چکی تھی بے قصور ہوتے اس کے بعد وہ کیسے ضرغام خان کو معاف کر دیتی یہ سچ میں اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

"گڑیا پہلے آپ جا نہیں رہی تھیں اور اب اتنی دیر کہاں لگا دی آپ نے۔۔۔؟؟؟" وہ اسے دیکھتے سیدھا ہوا تھا اس کے لیے فرنٹ ڈور اوپن کرتے وہ اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگز لے کر پچھلے رکھ چکا تھا۔

آرمینا نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنا نقاب پھر سے اتار دیا تھا کیونکہ باہر کافی گرمی تھی مئی کے مہینے میں ہی شدید گرمی پڑ رہی تھی حالانکہ گاڑی میں اے سی چل رہا تھا لیکن اسے پھر بھی گرمی محسوس ہو رہی تھی۔

"وہ بس کپڑے دیکھتے دیکھتے لیٹ ہو گئی میں۔۔۔" وہ ضرغام خان کو دیکھتے نادم تو ہوئی تھی کہ وہ اپنے بھائی سے جھوٹ بول رہی تھی لیکن پھر ارشک کا سوچتے اس نے لب دانتوں تلے دباتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھا تھا اس کے بھائی اور ارشک کا کپل پیارا تھا وہ دونوں ساتھ اچھے لگتے تھے۔

لیکن ان کے درمیان کے فاصلے نجانے کب ختم ہونے تھے وہ بس دعا کر سکتی تھی کہ اس کے بھائی اور ارشک کے درمیان کے سارے فاصلے جلدی ختم ہو جائیں اور وہ دونوں پھر سے ایک ہو جائیں اور اب تو بی بی جان اور دادا جان سب لوگ ان کے رشتے کو قبول کر لیتے کیونکہ اب حالات کافی بدل چکے تھے۔

"اتنی تو آپ نے شاپنگ نہیں کی جتنی دیر لگا دی مجھے تو لگا تھا آج آپ کی واپسی شام تک ہو گی کیونکہ آپ واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔"ضرغام خان نے مٹھا مٹھا طنز کیا تھا جس پر آرمینا خجل سی ہوئی تھی وہ کچھ زیادہ ٹائم ہی لگا چکی تھی۔

ضرغام خان اس کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھ رہا تھا وہ جاتے ہوئے کافی اپ سٹ تھی لیکن واپسی پر اس کا موڈ کافی فریش تھا خیر یہ اچھا تھا وہ

اسے نارمل ہی دیکھنا چاہتا تھا اور اس کے لیے ہی تو وہ اسے شاپنگ پر لے کر آیا تھا ضرغام خان کو دور دور تک یہ خیال نہیں آیا تھا کہ یہاں ارشک بھی ہو سکتی تھی۔۔۔

"بھائی بس ایسے ہی دیر ہو گئی۔۔۔۔" وہ بس مختصر سا جواب دے سکی تھی اور ضرغام خان نے بھی بات کو زیادہ بڑھایا نہیں تھا اس کے آرمینا کی خوشی زیادہ معنی رکھتی تھی وہ خوش تھی یہ اس کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا گاؤں جاتے جاتے انہیں کافی دیر ہو جانی تھی تبھی وہ فاسٹ ڈرائیو کر رہا تھا تاکہ وہ لوگ جلدی واپس پہنچ جائیں۔۔ اسے ایک بہت ضروری کام کرنا تھا آرمینا کو حویلی چھوڑ کر۔۔۔۔۔

ارشک اوپر والے فلور پر کھڑی ان کی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی وہ اوپر تھی تو باہر سڑک کا منظر صاف نظر آتا تھا وہ ضرغام خان کو دیکھ چکی تھی ضرشک اس کو اس نے اس وقت گود میں اٹھایا ہوا تھا اور اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے وہ اس وقت باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔

آرمینا سے مل کر اسے خوشی ہوئی تھی کیونکہ وہ واحد تھی حویلی میں جس نے اس کی مدد کی تھی اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔

"آپ اپنی پھپھو سے تو مل ہی نہیں سکے ضرشک۔۔" وہ اس کو اپنے سامنے کرتے ہوئی اس کی گہری کالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگا تھا ارشک سے اس کا ماتھا چوما تھا۔

"کوئی بات نہیں آپ پھر بعد میں مل لینا ابھی ہم کام کرتے ہیں مما کو بہت سارے کام کرنے ہیں اور آپ تو فری ہو۔۔۔"اس کی چھوٹی سی ناک سے اپنی ناک سہلاتے ہوئے وہ اس کو کھکھلانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر وہ اسے لے کر باہر نکل گئی تھی۔

•••••

ابر شم آفس میں بیٹھی ہوئی کام کر رہی تھی تعزیز خان اس کے کیبن میں ہی تھا لیکن پھر کچھ خیال آنے پر وہ باہر نکلا تھا آج لا بیشا بھی آفس جوائن کر چکی تھی ابر شم کے کام جو لینا کرتی تھی وہ اب لا بیشا کر رہی تھی اور کافی اچھے سے کر رہی تھی کہ ابر شم اس کے کام سے خوش تھی اور لا بیشا سفرا کے

ساتھ رابطے میں تھی اور ائزم سے بھی جن تینوں کا مقصد سیم ہی تھا ابر شم اور تعزیز خان کو ایک دوسرے سے الگ کرنا۔۔۔

سفرا آج پھر آن پہنچی تھی ابر شم کے آفس اور اس وقت ائی جب تعزیز خان کیبن کے اندر آرہا تھا وہ اسے دیکھ کر اس کی طرف دھیان دیئے بغیر اندر آ گیا تھا وہ کراچی ان کے پیچھے گئی تھی تعزیز خان کو یہ بات پتہ چل گئی تھی یہ لڑکی اب تعزیز خان کو زرا بھی پسند نہیں تھی۔

وہ اندر آیا تو ابر شم فائل پر جھکی اس کی پروف ریڈنگ کر رہی تھی اور اسے دیکھتے اس نے سر اٹھایا تھا وہ کچھ سوچتے ابر شم کے قریب گیا تھا اس کو چیئر سے کھڑا کیا اور اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا ابر شم اس اچانک افتاد پر حیران پریشان اس کی شکل دیکھے

جارہی تھی جس کے ہاتھ اس کی کمر میں حائل تھے اور وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے اس کے لمس سے خوُد کو سیر اب کرنے لگا تھا۔

اس نے یہ حرکت کیونکر کی تھی ابر شم نہیں جانتی تھی لیکن وہ اس کے لبوں پر اپنی شدت دکھانے لگی تھی۔۔۔

تعزیز خان نے اسے خوُد میں بھینچتے ہوئے وہ اس کے لبوں سے خود کو سیر اب کر رہا تھا سفر اکی آنکھوں میں اس شعلے بھڑکے تھے ان دونوں کو ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ کر وہ جانتی تھی کہ ابر شم تعزیز خان کو پسند کرتی ہے لیکن ایسے یہ حرکت وہ ایک دم سے ڈور نوک کر چکی تھی۔

لیکن تعزیز خان نے ابر شم کو پھر بھی نہیں چھوڑا تھا وہ اس کے لبوں میں اپنے لب پیوست کیے جیسے اس پل کسی کو کچھ باور کروانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس پر جھکے رہنے کے بعد پیچھے ہوا تھا اور ابر شم اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی وہ دلکشی سے مسکراتے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔۔۔

"کسی کو کچھ دکھانا تھا۔۔۔" وہ پل میں ابر شم کو خوش فہمی سے نکال چکا تھا کہ وہ اس کے قریب اپنی مرضی سے نہیں بلکہ کسی کو کچھ دکھانے کے لئے آیا تھا ابر شم ایک جھٹکے میں اس سے الگ ہوئی تھی لیکن دروازے پر کھڑی سفرا کو دیکھ کر اس کی نگاہوں میں حیرت در آئی تھی وہ کب آئی اور اب اسے سمجھ لگی تھی کہ اس نے یہ ایکٹ کیوں کیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ میں تمیز نہیں ہے ایسے کسی کے روم میں کیسے آسکتی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ سفرا کو کھری کھری سنانے کا ارادہ رکھتا تھا سو وہ ابر شم کو چھوڑتے سفرا کی طرف آئی تھی۔۔۔

"تم لوگ کیوں اس کیبن کو اپنا پرسنل بیڈ روم بنا چکے ہو انسان کو تھوڑی پرائیویسی رکھنی چاہیے اتنی بھی کیا بے قراریاں۔۔۔"وہ خاصی بولڈ تھی جو ایسے بات کر رہی تھی۔۔۔

ابر شم چیئر سے اٹھی تھی لیکن تعزیز خان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے کشادہ سینے سے لگی تھی۔

"جب بیوی اتنی حسین ہو تو پھر جگہ کا خیال کہاں رہتا ہے جس سفر ا انسان سب بھول جاتا ہے بس اپنی بیوی یاد رہتی ہے ائی ہوپ آپ سمجھ گئی ہوں گی۔۔۔"اس نے ابر شم کے چہرے پر جھول رہی لٹوں کو اس کے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے وہ اس کے قریب ہوتے بولا تھا ابر شم ناچاہتے ہوئے بھی بلش کر گئی تھی وہ بے باک تھا وہ جانتی تھی لیکن سفر ا کے سامنے بولے گا یہ

امید اسے ہر گز نہیں تھی وہ اس کی نظروں کی تپش سے تھوڑا خائف ہوئی تھی۔

"اوو لگتا ہے اس کے زلفوں کے اسیر ہو چکے ہو۔۔۔" وہ نخوست سے سر جھٹک کر بولی تھی حالانکہ ان دونوں کو قریب دیکھ کر وہ سر تا پا جلی تھی۔

"بیوی سے ہر کوئی ہی محبت کرتا ہے اوُر پھر جب حسیں ہو تو کیا ہی بات ہے کیوں میم۔۔۔" اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا افففف اس کی مسکراہٹ ابر شم کے گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی۔۔۔

"تعزیز۔۔۔۔" وہ اسے آنکھیں دکھانے لگی تھی وہ لوگ آفس میں تھے لیکن اس کے آنکھیں دکھانے پر تعزیز خان نے شرارت سے آنکھ ونک کرتے وہ اسے سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"سفرا کوئی کام ہے تمہیں یا پھر میرے آفس کے چکر لگانے کے سواہ تمہیں کوئی اور کام نہیں ہے جب دیکھو * میرے * آفس میں ہی پائی جانے لگی ہو اب تم۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی سفر انے خونخوار نظروں سے دونوں میاں بیوی کو گھورا تھا جو دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔۔۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی جس پر ابر شم نے ایک نظر اسے دیکھتے سر ہلایا تھا اور واپس بیٹھتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ اس کی بات سنتے بیٹھ گئی تھی لیکن تعزیز خان کی موجودگی میں وہ بات نہیں کر سکتی تھی۔

"مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔۔؟؟؟" وہ تعزیز خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی اور تعزیز خان نے اس کی بات سنتے ابر شم کو دیکھا تھا جو اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"تمہیں جو بات کرنی ہے وہ کرو تم اور یہاں میرے اور تعزیز خان کے علاوہ تو کوئی نہیں ہے اور میرا نہیں خیال ہے کہ تعزیز سے مجھے کچھ چھپانے ضرورت ہے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"لیکن یہ بات تھوڑی پرسنل ہے۔۔۔" وہ بس کسی طرح تعزیز خان کو وہاں سے بھیجنا چاہتی تھی کیونکہ اس کے بارے میں بات کرنی تھی تو اس کی موجودگی میں کیسے کر لیتی وہ اس کو منظر سے ہٹانا چاہا تھا لیکن ابر شم تھی کہ وہ اس کو جانے کا کہہ ہی نہیں رہی تھی۔

"اتنی بھی کیا پرسنل ہے۔۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا سفر ادانت پیستے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی لا بیشا نے اسے پھنسا دیا تھا اب وہ کیسے کرتی اس کے سامنے بات۔

"تمہیں نہیں بتا سکتی سو پلیز تم باہر جاؤ۔۔۔!!!"وہ جانتی تھی کہ ابر شم تعزیز خان کو جانے کا نہیں کہے گی سو یہ کام وہ خوُد کرنے لگی تھی پر وہ بھی جانے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"سفر امیں نے کہہ دیا ہے کہ یہ نہیں جائے گا تمہیں جو بات کرنی ہے وہ کرو ورنہ جا سکتی ہو تم۔۔۔"وہ طیش میں آئی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے جو تمہاری نیو سیکرٹری ہے وہ تمہارے ہز بینڈ کی گرل فرینڈ ہے اوُر اس نے یہ جاب بھی اسے اسی وجہ سے دی ہے تا کہ وہ اس کے

قریب رہے۔۔"سفر اکچھ سوچتے بولنے لگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ نہیں جانے والا ہے اسے اس کی موجودگی میں ہی بات کرنے ہو گی سو وہ بول پڑی تھی جس پر ابر شم نے سر اُٹھایا تھا۔۔۔

"واٹ یہ کیا بکواس ہے۔۔۔"ابر شم دھاڑی تھی وہ پہلے ہی تعزیز خان کی گرل فرینڈ کو لے کر اپ سٹ تھی اس کی باتوں سے مزید سلگی تھی۔

"سچ ہے یہ لا بیشا تمہارے شوہر کی گرل فرینڈ ہے پوچھ لو اس سے بلکہ یہ تو جھوٹ ہی بولے گا جبکہ اس کی ہر رات لا بیشا کے ساتھ گزرتی ہے اور تمہیں بھی تو بتایا ہی ہو گا اس نے اپنی گرل فرینڈ کے بارے میں۔۔۔!!!"وہ آگے کو جھکی تھی ابر شم کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ جیسے استزیہ انداز میں بولی تھی اس کی بات سن کر ابر شم کے چہرے کا رنگ آڑا تھا آخر وہ خوُد

بھی تو جانتی تھی کہ وہ اپنی گرل فرینڈ کے کلوز تھا لیکن اس کی گرل فرینڈ کون ہے اس کے بارے میں جاننے کی اس نے کبھی کوشش نہیں کی تھی۔

"شٹ اپ اینڈ گیٹ لوسٹ۔۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر سفرا کی طرف بڑھنے لگی تھی اس کے انداز جارحانہ تھے جنہیں دیکھتے تعزیز خان نے اسے روکنا چاہا تھا پر وہ اس کی طرف جن نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی ان میں کچھ ایسا تھا جہ تعزیز خان ٹھٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔

"یہ سچ ہے مجھے شٹ اپ کال دے کر خاموش تو کرواؤ دو گی لیکن میرے خاموش رہنے سے رئیلٹی بدل نہیں جائے گی سچ یہی ہے کہ وہ تمہارے شوہر کے کافی کلوز ہے۔۔۔۔" وہ کچھ سوچتے لبوں پر دھیمی مسکان سجائے بولی تھی کیونکہ اس کا پلان جو کامیاب جا رہا تھا وہ ابر شم کو تعزیز خان کے خلاف کرنا چاہتی تھی جو ہو رہا تھا۔

"مس سفرا کسی کی پرائیویسی میں انٹرفیئر کرنے سے پہلے آپ کو سوچنا چاہیے اور وہ میری گرل فرینڈ میں کتنا کلوز ہوں اور میں کیا کرتا ہوں اس کے ساتھ یہ سب آپ کو میری بیوی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں بہتر طور پر بتا سکتا ہوں۔۔۔"وہ انگلی اٹھا کر بولا تھا جس کی وجہ سے سفرا اس کی تپی ہوئی حالتِ دیکھ کر قہقہہ لگا گئی تھی تعزیز خان کو وہ اس وقت کوئی پاگل نفسیاتی عورت ہی لگی تھی۔

"سفرا تم جا سکتی ہو۔۔۔!!!"وہ بھی بھڑکی تھی کیونکہ سفرا کا ایسے تعزیز خان کو ڈسکس کرنا اسے زرا بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"میں تو جا رہی ہوں لیکن تم اس سے ضرور پوچھنا کہ کیا یہ سچ ہے؟؟؟ یہ تمہیں بتا دے گا اور ویسے بھی اس کی پکس کافی ہاٹ ہیں لا بیشا کے ساتھ دیکھنی ہو تو بتا دینا تمہیں سینڈ کر دوں گی۔۔۔"وہ اس کی طرف مسکراہٹ

اچھالتے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے تعزیز خان کو دیکھتے آفس کے کیبن سے نکل گئی تھی تعزیز خان نے دانت پستے ہوئے اس فساد کی جڑ کو دیکھا تھا ابر شم کی نیچر سے واقف تھا وہ اب ضرور اس بات کو لے کر اس سے سوال کرنے والی تھی۔۔۔۔۔۔

"ابر شم۔۔۔۔"اس نے میم کے بجائے ابر شم لفظ یوز کیا تھا اور ابر شم نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا پھر سے اپنی فائل پر جھکی تھی اور تعزیز خان نے اس سفر اکو گھورا تھا۔

"مُجھے بات کرنی ہے۔۔۔!!!"اس کی چیئر گھومایا تھا اوَر اس کے اوپر جھکتے اس کی ٹھوڑی اٹھا کر اس کی گرین آنکھوں میں دیکھا تھا جن میں اپنے لیے شکوے دیکھتے اس کا دل جیسے بند ہونے کے قریب تھا۔۔۔۔۔

"لیکن مجھے نہیں کرنی ہے جاؤ اپنی گرل فرینڈ کے پاس جسے اب تم آفس تک لے آئے ہو ویسے یہ لا بیشا ملی کہاں تمہیں اور کب بنی وہ تمہاری گرل فرینڈ۔۔۔" سلگتے ہوئے انداز میں پوچھا تھا اس کا شوہر اس لا بیشا کے اتنے کلوز تھا اسے اس کی کراچی میں کی ہوئی بات یاد آئی تھی۔۔۔

The touch of her lips is very pleasant as if there is "
intoxication in them and when my lips meet hers,
my heart does want time to stop and I want to keep
".....the same lips with hers

("اس کے ہونٹوں کا لمس بہت خوشگوار ہے جیسے ان میں کوئی نشہ ہے اور جب میرے ہونٹ اس سے ملتے ہیں تو میرا دل چاہتا کہ وقت رک جائے اور میں وہی ہونٹ اس کے پاس رکھنا چاہتا ہوں.....")

وہ سرخ ہوئی تھی اس کی بات یاد کرتے یعنی وہ اس وقت بھی لابیشا کی بات کر رہا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ۔۔۔؟!!!"

"میں نے وضاحت مانگی تم سے۔۔۔؟؟؟"سلگتا لہجہ تھا ابر شم کے انداز پر تعزیز خان نے ایک نگاہ اس کے سرخ چہرے پر ڈالی تھی وہ اس بات کو زیادہ ہی سیریس لے چکی تھی۔۔۔

اوَر ابر شم یہ سوچ رہی تھی یہ وہ اس سے ان لوگوں کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی تو تب اس نے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی اوَر اب خوَد کیسے فورس کر رہا تھا اسے کہ وہ اس سے بات کرے لیکن وہ بھی نہیں کرنے والی تھی۔

"میم یار نہیں کریں وہ جھوٹ بول کر گئی ہے آپ سے اور آپ اس کی باتوں میں آگئی ہیں یاد ہے اس نے پہلے بھی ایک بار ایسے ہی میرے خلاف کیا تھا اور اب بھی وہ یہ سب کرنے آئی تھی۔۔۔"اس کے چہرے کو نرمی سے تھامنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ رخ پھیر گئی تھی۔

"ریلی وہ تب کی سچویشن اور تھی اور اب وہ تمہارے بارے میں بات کر رہی تھی اور جیسے تم بار بار اپنی گرل فرینڈ کا زکر کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہو راتیں میرے ساتھ نہیں باہر گزر دیتے ہو اس کا مطلب تو یہ ہی ہے کہ وہ جو کہہ رہی تھی سچ کہہ رہی تھی اور پھِر تمہارے متعلق وہ جھوٹ کیوں کر بولے گی بھلا۔۔۔!!!"وہ اس کی کالی آنکھوں میں دیکھتے استزیہ انداز میں بولی تھی تعزیز خان جانتا تھا وہ اس سفر اکی بات کو بالکل سچ مان چکی تھی اب

وہ اپنی جسٹیفکیشن بھی دیتا تو کوئی فایدہ نہیں تھا اس نے اس بات کو ہی سچ سمجھنا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ کو جب دوسروں کی باتیں سچ ماننی ہیں تو جو جی میں آتا ہے آپ کریں مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے اور نہ ہی میں آپ کو کوئی صفائی پیش کروں گا کیونکہ جب آپ نے یقین ہی نہیں کرنا تو میرا نہیں خیال ہے کہ یہ سب کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔"اس کی چیئر کو چھوڑ کر ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا ابر شم کی باتوں سے ہرٹ ہوا تھا وہ ہمیشہ دوسروں کی گئی بات پر بھروسہ کرتی تھی تعزیز خان کی باتوں پر نہیں۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 75

....

اس سے پہلے کہ وہ ابر شم سے دور ہو تا وہ اس کی مظبوط کلائی اپنی گرفت میں لے چکی تھی گہری کالی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ اس کے نازک ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھتا ایک جھٹکے میں اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروا گیا تھا اور وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی ایک پل کے لیے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اپنی کیفیت پر قابو پا گئی تھی اور اس کو اپنے اوپر جھکایا تھا وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کی گرم سانسوں کو وہ اپنے چہرے پر واضح محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"ایسے بول کر تم خوُد پر لگے الزامات کو سچ ثابت کر رہے ہو ایٹ لیسٹ اپنی صفائی تو دو کچھ بولو جس سے مجھے لگے کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی اوُر تم سچ کچھ بھی بولو۔۔۔" وہ اس کے وجہیہ چہرے کی طرف دیکھتے بولی تو وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ ہمیشہ کی طرح ابر شم کے دل کو چھو گئی تھی۔

"مجھے آپ کو صفائی نہیں دینی آپ کو جس کی بات پر یقین کرنا ہے کریں کیونکہ جب آپ نے ماننی کسی اوُر کی بات ہے تو پھر میرے کہنے سے کیا فرق پڑے گا آپ کو بس جو کرنا ہے آپ کریں ائی ڈونٹ کیئر۔۔۔۔" وہ ابر شم کے رویئے کو لے کر الجھا تھا ایک طرف وہ کہہ رہی تھی کہ وہ سفر اجو کہہ رہی تھی بالکل سچ کہہ رہی تھی اوُر دوسری طرف وہ تعزیز خان سے وضاحت مانگ رہی تھی یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔۔

"تم ایسے نظریں چرا کر سفرا کی باتوں پر یقین کرنے پر مجبور کر رہے ہو مجھے تعزیز۔۔۔" وہ اسے باتوں میں الجھانا چاہتی تھی یا شاید اسے اپنے قریب کرنا چاہتی تھی جو بھی تھا لیکِن تعزیز خان اس کو اپنی کوئی وضاحت نہیں دینے والا تھا۔۔۔

"وہ میری گرل فرینڈ ہے اوُر سفرا جو کہہ رہی تھی بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی ہمارا ریلیشن شپ کافی کلوز ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے کافی قریب ہے۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا جس پر ابر شم کے چہرے پر ایک رنگ آیا اوُر ایک گیا تھا یعنی وہ اس سے نہیں اپنی گرل فرینڈ سے پیار کرتا تھا اس کا دل چاہا وہ اس کی گرل فرینڈ کو شوٹ کر دے۔

"اوو۔۔۔" لبوں سے بس یہ لفظ نجانے کیسے ادا ہوا تھا اوُر وہ اس سے پہلے کہ چیئر سیدھی کرتی اب کی بار تعزیز خان اس پر جھکتے ہوئے اس کے چہرے پر

ائی لٹوں کو پیچھے کرتے اس کے رخساروں کو اپنی پوروں سے چھونے لگا تھا۔۔۔

"آپ کو پتہ چل گیا ہے نہ تو بس اب سے ہمارے درمیان اس ٹاپک پر کبھی بات نہیں ہو گی اور نہ ہی اب آپ اس ٹاپک کو ڈسکس کریں گی ورنہ آپ جانتی نہیں ہیں کہ میں کیا کروں گا۔۔۔" اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسوں کا لمس چھوڑتے وہ اسے جیسے کچھ باور کروا رہا تھا۔۔۔

"کیا کرو گے تم اور اب وہ آفس میں ہے ہر وقت تمہارے ساتھ ہو گی اور تم چاہتے ہو میں اس بارے میں بات بھی نہیں کروں آخر کیوں تعزیز۔۔۔" ہاتھ اس کے گریبان تک آئے تھے اور تعزیز خان ایک جھٹکے میں اس کے ہاتھوں کو پیچھے کر چکا تھا ابر شم کا بیہویر اس کے لیے کافی شوکنگ تھا۔۔۔

وہ بار بار اپنے ہر ایکٹ سے جیسے جتا رہی تھی کہ وہ تعزیز خان سے محبت کرتی ہے لیکن تعزیز خان وہ بس اس کے لبوں سے یہ لفظ سننا چاہتا تھا اور وہ بولنے کے لیے تیار نہیں تھی۔

"تو آپ کو کیا مسئلہ ہے اس کے آفس میں ہونے سے ویسے بھی ہماری شادی کونسی لو میرج تھی اور ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے اور اب ہمارے درمیان کوئی اور آگئی ہے تو اس بات کو لے کر ہم ایک دوسرے سے جھگڑا کریں ایسے مت بھولیں بس چند دن اور ہیں ہم ساتھ پھر آپ کا راستہ الگ اور میرا راستہ الگ۔۔۔۔" اب کی بار تعزیز خان نے ابر شم کے دل پر وار کیا تھا اس کے چہرے پر پھیلی زردیاں اس سے مخفی نہیں رہی تھی۔

"بہت جلدی ہے تمہیں کنٹریکٹ سے چھٹکارا پانے کی دن تو جیسے گن گن کر گزر رہے ہیں تمہارے میرا ساتھ اتنا ناپسند ہے تمہیں تعزیز۔۔۔"اس کی باتوں سے وہ ہرٹ ہوئی تھی وہ کیوں بار بار کنٹریکٹ درمیان میں لا رہا تھا کیا ان کے درمیان ویسے سب باقی کپلز کی طرح نارمل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

"آپ جو سمجھے۔۔۔"وہ نظریں سچ میں چرا گیا تھا ان آنکھوں کی نمی اس کے دل پر وار کر گئی تھی لبوں نے ان آنسو کو چننے کی خواہش کی تھی ان گرین آنکھوں میں تو وہ اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا کیسے ان کی نمی دیکھ سکتا تھا۔۔۔

دل جیسے ڈوبا تھا ان آنکھوں میں وہ اس کی آنکھوں میں نمی نہیں دیکھ سکتا تھا خوٗد کو اس نے ڈھیروں سلوتوں سے نوازا تھا کہ کیا ضرورت تھی اس سے وہ سب کہنے کی۔وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا اگر پریشان ابر شم ہوئی تھی تو وہ بھی ہوا تھا ہاں یہ الگ بات تھی کہ وہ

اپنے تاثرات چھپانے میں کافی ماہر تھا اس کو اگلے بندے کی بات بری لگتی تو وہ پھر بھی اس پر ظاہر نہیں ہونے دیتا یہ بات۔

"تم مجھے کچھ پل کے لیے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔" وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر اپنے پرسنل روم میں چلی گئی تھی اس کو اس وقت اپنی طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ پیچھے تعزیز خان نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اس بند کمرے کے دروازے کو دیکھا تھا آج کا ہوا واقع اس کے اعصابوں کو سلگا گیا تھا یہ سفر ا دوسری بار ان کے درمیان آئی تھی وہ اس کی نگاہوں میں خوُد کے لیے جذبات دیکھ سکتا تھا یقیناً وہ ابر شم کو اس اے بد گمان کرنے کے لیے یہ ساری بکواس کر کے گئی تھی اس کا دن چاہا وہ سامنے ہو اوُر وہ اس کو اچھے سے سبق سکھائے۔۔۔

ابر شم کے لیے اسے گلٹی فیل ہو رہا تھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے ہرٹ کر چکا تھا وہ ابر شم کی چیئر پر بیٹھتے اپنی بیک گردن کو رب کرتے اپنے تپتے اعصاب کو ٹھنڈا کرنے لگا تھا پہلے آر مینا اور ضرغام خان سے ملاقات وہ اس وقت ابر شم کی نگاہوں میں سوال دیکھ چکا تھا وہ یقیناً اس کی فیملی کے بارے میں پوچھنا چاہ رہی تھی لیکن اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا ان لوگوں کے بارے میں ابر شم کو بتانے کا۔۔۔۔

پھر یہ سفر اوہ ان کے درمیان آگ لگا کر چلی گئی تھی وہ جانتا تھا کہ سفر اائزم اور لا بیشا ملے ہوئے تھے لا بیشا کے ارادوں سے وہ بالکل بے خبر تھا ہاں لیکن ائزم اور سفر اکے ارادے وہ اچھے سے جانتا تھا جن میں وہ ان کو کامیاب نہیں ہونے دینے والا تھا۔

"ابر شم سوری میں نے آپ کو ہرٹ کیا۔۔" وہ خود سے جیسے اعتراف کر رہا تھا لیکن یہ اظہارِ آگر وہ ابر شم کے سامنے کرتا تو شاید ابر شم کا ری ایکشن دیکھ کر اسے کافی حیرت ہوتی۔

وہ اس کی چیئر پر جھولتے ہوئے کچھ سوچنے لگا تھا اور پھر وہ ابر شم کا بچا کام کرنے لگا تھا جو وہ کر رہی تھی جب سفرا آئی تھی اس نے سوچا وہ مکمل کر دے کیونکہ ابر شم تو نجانے واپس آنے والی تھی۔

وہ جانتا تھا وہ اپ سٹ تھی شاید پریشان بھی کیوں کہ جو کچھ سفرا کہہ کر گئی تھی ابر شم نے اس کو ہی سچ مان لیا تھا جبکہ یہ اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔۔

••••

ضرغام خان اس وقت ٹیرس پر موجود تھا وہ ابھی ابھی حرمین بیگم کو کھانا کھلا کر آیا تھا وہ اسے اٹھنے نہیں دے رہی تھیں لیکن وہ زبردستی اٹھ کر اپنے روم میں آیا تھا اس پل اسے تنہائی چاہیے تھی اس پل ارشک کی یاد پھر شدت سے آئی تھی وہ ان لمحاتِ میں اس کے قریب ہوتا تھا لیکن پچھلے گیارہ مہنیوں سے وہ ترس رہا تھا اس کو دیکھنے محسوس کرنے چھونے کے لیے۔

ایک پل کے لئے اس کا دھیان اس لڑکی کی طرف چلا گیا تھا جس سے وہ صبحِ ٹکرایا تھا۔

کون تھی وہ اس کی صرف پیٹھ دیکھ سکا تھا ایک۔ کے لیے اس وقت اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اس لڑکی سے بات کرے لیکن پھر وہ کال والے بندے کے ساتھ ایک معاملے پر بات کر رہا تھا تو اس لڑکی کی طرف دھیان نہیں دے سکا تھا وہ فل نقاب میں تھی لیکن اس کا سراپا اسے کسی کی یاد دلا گیا تھا۔۔

اب وہ غور سے اس پل کو یاد کر رہا تھا وہ آنکھوں کے دوڑے سرخ ہو رہے تھے۔

ارشک اس پل شدت سے اس کے دل کو یاد آ رہی تھی ہاں اس نے صحیح کہا تھا کہ وہ سچائی جاننے کے بعد تڑپے گا وہ تڑپ ہی تو رہا تھا ضرغام خان کا دل چاہا وہ کہیں سے بھی بس اس کے سامنے آ جائے پہلے پہل وہ سوچتا تھا وہ اسے ڈھونڈ کر حویلی سے نکلنے کی سزا دے گا لیکن جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اب اسے وہ صرف پاس چاہیئے تھی کوئی بدلہ کوئی اور سوچ اس کے ذہن میں نہیں آئی تھی اسے بس ارشک چاہتے تھی اس کا لمس تھا جس کے بغیر اس کا پورا وجود جیسے آگ میں جل رہا تھا۔

اس پل اسے اپنی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی بے چینی تھی کہ رگ و روپ میں سرایت کر رہی تھی وہ کچھ سوچتے نیچے آیا تھا اور بنا سوچے سمجھے اس نے

شرٹ اتار کر دور پھینکی اور سوئمنگ پول میں چھانگ لگا دی تھی ٹھنڈے پانی نے اس کے اعصابوں کو کچھ حد تک پر سکون کیا تھا وہ کافی دیر تک پانی میں رہا تھا پھر باہر نکلتے ٹاول سے اپنے چہرے کو پونچھتے ہوئے وہ اسے گلے میں ڈال کر اس سے پہلے کہ واپس اوپر جاتا آرمینا وہاں آ گئی تھی وہ اسے دیکھ کر رک گیا تھا۔۔۔

"کوئی کام ہے گڑیا۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے سر ہلایا تھا اور ضرغام خان نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟ کیا پریشانی ہے؟؟" وہ اس کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے گہرا سانس بھرا تھا۔

"بھائی وہ جو کپڑے میں نے خریدے تھے ان میں سے ایک کی فینٹنگ کا مسلہ ہے وہ مجھے صحیح سے نہیں فٹ نہیں آرہا ہے مطلب وہ چینج کرنا پڑے گا مجھے۔۔" وہ اپنے کپڑوں کے بارے میں بتانے لگی تھی جس پر ضرغام خان الجھن میں پڑ گیا تھا۔

"آپ نے اس وقت چیک نہیں کیے تھے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے گیلے بالوں کو ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا یہی تو وہ بھول گئی تھی اس وقت ارشک کے ساتھ باتوں میں پتہ ہی نہیں چلا تھا اسے وقت کیسے گزر گیا اور وہ ان کپڑوں کو پہن کر چیک نہیں کر سکی تھی۔

"نہیں اس وقت دھیان نہیں رہا تھا۔۔۔" وہ لبوں کو لٹکائے بولی تھی جس پر ضرغام خان نے کچھ سوچتے اس کو کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے یہ کل ساتھ لے جائیں گے آپ کو کالج ڈروپ کر کے میں یہ ڈریس چینج کر دوں گا اور پھر واپسی پر آپ کو لیتے ہوئے حویلی آ جائیں گے۔۔۔"ضرغام خان نے ایزی سا سلوشن دیا تھا لیکن آرمینا کے چہرے پر گھبراہٹ آئی تھی ضرغام خان کا وہاں جانا مطلب ارشک سے ملنا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"بھائی آپ وہاں کیسے جائیں گے ہم واپسی پر چینج کر لیں گے اور آپ کہاں خوار ہوں گے وہاں کافی رش ہو گا ویسے بھی وہ لیڈیز بوتیک ہے تو آپ کا جانا تھوڑا اکوڑڈ ہو گا۔۔۔"وہ سیدھے سے اسے وہاں جانے سے نہیں روک سکتی تھی سو اس کے سامنے یہ بہانہ بنانے لگی تھی اب تو اسے لگ رہا تھا کہ وہ ضرغام خان کے پاس آ کر غلطی کر چکی تھی اگر وہ وہاں چلا جاتا تو ارشک نے یہی سمجھنا تھا کہ آرمینا نے اپنے بھائی کو اس بارے میں بتایا ہے۔۔۔

"گڑیا صبح کے ٹائم رش بہت کم ہوتا ہے اور میں نے کونسا کوئی زیادہ ساری شاپنگ کرنی ہے بس آپ کا ڈریس ہی چینج کروانا ہے وہ میں کروا کر واپس آ جاؤں گا سو ریلیکس۔۔۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے ریلیکس کروانے کی ** کوشش ** کر رہا تھا جبکہ آرمینا کا گھبراہٹ کے مارے برا حال تھا۔

"بھائی بہتر ہوتا کہ میں آپ کے ساتھ جاتی کیونکہ اگر پھر مسلہ بن گیا تو میں کیا کروں گی آپ میرے ساتھ ہی آیئے گا اور ساتھ میں چلیں گے۔۔۔" وہ ضرغام خان کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایسے بحث کر کے وہ ضرغام خان کو شک میں مبتلا کر رہی تھی وہ بار بار اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا اس کے چہرے کا اڑا رنگ ضرغام خان سے مخفی نہیں رہا تھا۔۔۔

"اگر آپ انسسٹ کر رہی ہیں تو ایسے ہی کر لیتے ہیں اور آپ اب ریسٹ کریں کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے کچھ بھی اور بس سٹڈی پر فوکس کرنا ہے آپ نے۔۔۔!!!" وہ اس کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیے اس کے روم میں لایا تھا جو کہ اصل میں عالمیار خان کا تھا وہ اس کے روم میں رہتی تھی یہ بھی اس کا اپنا فیصلہ تھا کسی نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا تھا وہ اسے لیے بیڈ تک آیا تھا۔

عالمیار خان کے کمرے کو دیکھے بے ساختہ اس کی آنکھیں بھیگی تھیں وہ کتنی جلدی ان کا ساتھ چھوڑ گیا تھا یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے۔

وہ آرمینا سے کوئی بات کیے بغیر روم سے نکل گیا تھا اور اس کے جاتے ہی آرمینا ادھر ادھر ٹہلتے کچھ سوچنے لگی تھی کاش کہ وہ ارشک سے اس کا

کنٹیکٹ نمبر ہی لیتی تو اب وہ اس سے رابطہ کر سکتی تھی اس نے بے ساختہ خود کو کوسا تھا۔

"کیا کروں؟؟؟ کیا کروں؟؟؟ کل بھائی ساتھ ہوں گے!!! کل اگر اُنہوں نے ارشک کو دیکھ لیا تو؟؟؟ مجھے ان کے پاس جانا ہی نہیں چاہیے تھا!!! اب اگر ارشک تک وہ پہنچ گئے تو؟؟؟؟" وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے مسلسل اس ٹابک کو سوچ رہی تھی بار بار خیال ارشک کی طرف جا رہا تھا جو اسے صحیح لگ رہی تھی کیونکہ وہ اب اس کے بھائی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی وہ اپنے بھائی کی نیچر سے واقف تھی وہ ایک خان تھا جانتی تھی وہ پچھلے گیارہ مہینوں سے جیسے پاگلوں کی طرح ارشک کو ڈھونڈ رہا تھا اگر وہ اس کو مل گئی تو نجانے وہ ارشک کے ساتھ کیا کرے گا وہ پریشانی سے لب چبا رہی تھی۔

اس کا پریشان ہونا بنتا بھی تھا کیونکہ وہ ارشک کو اس بات کا یقین دلا کر جو آئی تھی کہ وہ ضرغام خان کو اس کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گی مگر اب حالات چینج ہونے والے تھے۔۔۔

وہ کافی سوچو وبچار کرتی رہی۔

لیکن پھر کوئی سلوشن نہ ملنے پر وہ چینج کرنے کے لئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

تاکہ ریلیکس ہو کر آرام سے بعد میں اس بارے میں کچھ سوچ سکے کیونکہ ضرغام خان سے کچھ بعید نہیں تھی کہ وہ کل اس کے ساتھ اندر ہی چلا جاتا۔

.....

ابر شم اور تعزیز کے درمیان پھر کوئی بات نہیں ہوئی تھی سارا دن آفس میں گزر کر وہ شام کو واپس آئے تھے ارشک کو اس نے سارے ڈیزائنز بھیج دیئے تھے اوُر اب اس کے پاس ارشک کا نمبر بھی آگیا تھا وہ جب چاہتی اس سے بات کر سکتی تھی کچھ بھی ڈسکس کرنا ہوتا تو کر لیتی وہ لوگ اس وقت رانا مینشن کی پارکنگ میں موجود تھے تعزیز خان کی نظریں وہ خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن وہ اسے اگنور کر رہی تھی جب سے سفرا کی باتیں سنی تھیں اس کے تن بدن میں ایک انجانی سے آگ لگی تھی وہ خود اپنی حالت پر پریشان تھی۔۔۔۔

لابیشا تعزیز خان کی گرل فرینڈ تھی جب بات جب سے اسے پتہ چلی تھی یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا لیکن سچ یہی تھا اور وہ بھلا کب تک سچائی کو جھٹلاتی۔۔۔

وہ اپنے روم میں جا کر خود سارا روئی تھی نجانے کیوں وہ سمجھ نہیں سکی تھی لیکن اس کا دل چاہ کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے اپنی کم مائلی کا احساس ہوا تھا وہ آج کل خوُد تعزیز خان کو لے کر کافی احساس ہو چکی تھی اس کا نام کسی کے ساتھ بھی برداشت کرنا اس کے لیے مشکل ہی نہ ممکن ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

تعزیز خان اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر نکلا تھا اس سے پہلے کی اس کی سائید کا دروازہ کھولتا وہ خوُد ہی نکل آئی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ قدم اٹھاتی اسے ایک چکر آیا تھا اس نے صبحِ ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا اور پھر لنچ بھی نہیں کر سکی تھی سو اب خالی پیٹ ہونے کی وجہ سے اسے چکر آ رہے تھے اس سے بھول برداشت نہیں ہوتی تھی یہ اس کے سارے دوست کہتے تھے وہ تعزیز خان کے سہارے کھڑی تھی اس کی حالتِ دیکھ کر تعزیز خان خود کو ہزار بار ملامت کر چکا تھا اس سفر اکو وہ

چھوڑنے نہیں والا تھا اچھی بھلی ابر شم اور اس کے درمیان انڈر سٹنڈنگ ڈی ولپ ہو رہی تھی ابر شم اسے سمجھ رہی تھی لیکن وہ سفر ادر میان میں آکر اس کا کام خراب کر چکی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس سفر اکو کچھ کر دیتا۔۔۔

وہ ابر شم کا چہرہ تھامے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے ماتھے کو چھوتے اس کا ٹمپریچر چیک کرنے لگا تھا ابر شم اب کچھ حد تک سنبھل گئی تھی جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی اور اپنا بیگ کندھے پر ٹھیک کیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟" پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی وہ صاف محسوس کر رہی تھی اس کی آنکھوں میں خوٗد کے لئے جزبات لیکن اب کیس فایدہ تھا ان سب کا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" وہ سپاٹ انداز میں جواب دے کر چلنے لگی تھی کہ تعزیز خان نے اس کی بیک پر بازوؤں کا حصارِ بنانا چاہا پر ناکام رہا کیونکہ ابر شم نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"تمہارے حصارِ کی ضرورت نہیں ہے صرف چند دن کا ساتھ ہے ہمارا پھر تمہارا راستہ الگ اور میرا راستہ راستہ الگ تو مُجھے نہیں لگتا ہے کہ مجھے تمہارا کوئی احسان لینا چاہیئے۔۔۔" وہ حساب چکتا کر گئی تھی اس نے بھی تو یہی کہا تھا کہ ان کا ساتھ چند دنوں تک ہے سو وہ اس کی بات اسے ریٹرن کر گئی تھی تعزیز نگاہوں میں حیرت لیے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا جن میں اب ڈھونڈنے سے بھی اسے کوئی جذبات نہیں ملے تھے خوُد سے کے لیے۔

"اچھی بات ہے۔۔۔!!" وہ اس کے انداز پر جلا تھا سو اسے یہ احساس دلا دیا کہ اچھی بات ہے اگر ابر شم کو خود ہی اس بات کا احساس ہے۔

ابر شم اسے بس دیکھے رہ گئی تھی اور وہ اندر چلا گیا تھا وہ بھی اس کے پیچھے ہی اندر گئی تھی لیکن آندر سے آتی ایک جان پہچانی آواز سن کر اس کے قدم ہال لے دروازے کے پاس رکے تھے وہ کون تھا اسے سمجھنے میں ایک پل بھی نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ اپنا بیگ وہیں پھینک کر بھاگ کر اس کے گلے لگی تھی وہ جو اسی کے انتظار میں تھا اس کی اس حرکت پر عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"کب آئے تم یہ میرے لیے سب سے بیسٹ سرپرائز تھا امید نہیں تھی آج کے دن کچھ اچھا دیکھنے کو ملے گا لیکن تمہیں دیکھ کر میرا موڈ فریش ہو گیا۔۔۔" وہ ہارشم کے کندھے پر مکا مارا تھا وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"آہو میرا ارادہ تمہیں سرپرائز دینے کا ارادہ تھا میں نے گرینی کو منع کیا تھا تمہیں بتانے سے اور ان کو میں نے کل ہی بتا دیا تھا کہ میں آرہا ہوں۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے جیسے ابرشم کو تنگ کر رہا تھا وہ سچ میں ابرشم کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"یہ تمہارا ہز بینڈ ہے ویسے ابھی میری ٹریٹ پینڈنگ ہے تمہاری شادی کی جو میں لینے کے لیے اسپشلی آیا ہوں پاک انکارِ نہیں چلے گا تمہارا۔۔۔"وہ ابرشم کو چھوڑ کر تعزیز خان کے قریب آیا تھا جو ایسے ابرشم اور اسے دیکھ کر شاید جلن محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

"ہیلو میں ہارشم آبی کا کزن اور تم تعزیز اس کے ہز بینڈ گرینی نے بتایا تھا تمہارے بارے میں بہت شوق تھا تم سے ملنے کا اور تم سے یہ پوچھنے کا کہ تم

اس خونخوار لڑکی کو کیسے برداشت کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟" وہ کافی جولی نیچر کا تھا سب کے ساتھ مزاق کرنے والا۔

"بس دوست میری ہمت کو سلام دو پھر۔۔۔" وہ پل بھر میں خوُد کو کمپوز کر چکا تھا یہ سن کر کہ وہ ابر شم کا کزن ہے اوُر گرینی نے پہلے اس سے اس کے بارے میں زکر بھی کیا تھا کہ ابر شم سٹڈی کے دروان بھی ان کے ساتھ رہی تھی اوُر ہار شم سے اس کی کافی اچھی دوستی ہے۔۔۔۔

"سچ میں یار یہ بہت لڑتی ہے۔۔۔" اس نے ابر شم کے بال کھینچے تھے یہ ان کی لڑائی کی وجہ بنتا تھا ہمیشہ۔

"ہار شم۔۔۔" وہ حسب معمول چیخی تھی۔

"آبی بس کرو وہ ابھی تھوری دیر پہلے آیا ہے اس کو ریسٹ کرنا ہے تم لوگ بھی فریش ہو جاؤ پھر ڈنر کرتے ہیں۔۔۔" وہ لوگ پھر سے اپنی اصلی حالتِ میں آتے اس وقت ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے کہ گرینی نے ان دونوں کو ٹوک دیا تھا ابر شم منہ بنا کر رہ گئی تھی اس کی شکل دیکھتے تعزیز خان کو ہنسی آئی تھی وہ آتے ہوئے جتنی اپ سٹ تھی اب اتنی ہی فریش لگ رہی تھی یہ آچھا تھا کہ وہ کچھ وقت کے لیے بھول گئی تھی سب کچھ۔

"تو یہ کون سا پیدل چل کر آیا ہے بائے ائیر آیا ہے اور یہ مُجھے تنگ کر رہا ہے تو میں اپنا بدلہ کیسے نہ لوں آپ ہی بتایئے مجھے۔۔۔" وہ پھر سے اس کی طرف لپکی تھی لیکن پھر گرینی کے آنکھیں دکھانے پر وہ پیچھے ہوئی تھی ورنہ وہ ایک اور مکا مار دیتی اسے۔۔۔۔۔

"جنگلی لڑکی تمہارا شوہر نجانے کیسے برداشت کرتا ہے اور مجھے میری ٹریٹ ہر صورت چاہیے ایک تو تم نے اتنی اچانک شادی کر لی اور اب کنجوسی دکھا رہی ہو یہ نہیں چلے گا۔۔۔"ہارشم اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تھا گرینی سر پکڑ چکی تھیں وہ دونوں اب مشکل سے ہی چپ کرتے وہ جب بھی ملتے ایسے ہی ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔

"میں کہاں کنجوسی دکھا رہی ہوں کہہ تو رہی ہوں تمہیں ٹریٹ دوں گی پھر یہ طعنہ کیوں مار رہے ہو تم اور یہ بتاو پھپھو کیسی ہیں۔۔۔؟؟!"اسے اچانک اپنی پھپھو کا خیال آیا تو ان کے بارے میں پوچھنے لگی تھی جس پر گرینی کو بھی یاد آیا اُنہوں نے بیٹی کے بارے میں تو پوچھا ہی نہیں لیکن ان کی بیٹی کونسا پوچھتی تھی وہ بھی میاں کے ساتھ ہی مصروف ہو گئی تھی۔۔۔۔

اگر انہیں پتہ ہوتا شادی کے بعد وہ اپنی بیٹی سے بات کرنے کو ترس جائیں گی تو وہ کبھی اس کی شادی نہیں کرواتی وہ دونوں میاں بیوی بزنس میں اس قدر مصروف تھے کہ ان کے پاس ہارشم کے لیے بھی وقت نہیں تھا ہاں وہ اپنے بیٹے سے محبت کرتی تھی محبت تو وہ ابرشم سے بھی بہت کرتی تھی لیکن زیادہ بات نہیں کر پاتی تھی جس کی وجہ سے گرینی ہمیشہ ہی ان سے نالاں رہتی تھیں۔

"موم ڈیڈ دونوں ٹھیک تھے۔۔۔" وہ آہستگی سے بولا تھا اب یہ بات تو صرف وہی جانتا تھا کہ اس کے پاک آنے کا سن کر ان لوگوں نے کس طرح ری ایکٹ کیا تھا اور وہ کتنی مشکل سے یہاں آیا تھا۔۔۔

"ہارشم بیٹا تم روم میں جاؤ تھوڑا ریسٹ کرو اور تعزیز بیٹا آپ لوگ بھی جائیں روم میں۔۔۔" گرینی نے ہارشم کی تھکن زدہ شکل دیکھتے ہوئے اسے ریسٹ

کرنے کا بولا تو وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور اس کے جاتے ہی ابر شم بھی اوپر چلی گئی تھی۔

۔

"تعزیز کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو بیٹا۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان ان کے ساتھ ہی لاونج میں بیٹھ گیا تھا سو وہ اس کی پریشان صورت دیکھتے پوچھنے لگی تھی جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ اُنہیں کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا سو خاموش رہا تھا۔

"کچھ نہیں گرینی بس آج کام بہت زیادہ تھا۔۔۔۔"وہ ہلکے سے مسکرایا تھا لیکن گرینی جان چکی تھیں کہ کچھ تھا لیکن اس نے بتانا نہیں تھا سو اس بات کو اُنہوں نے بھی زیادہ حاوی نہیں کیا تھا خوُد پر۔

"اچھا پھر جا کر ریسٹ کرو ٹھیک ہو جاؤ گے تم میں تب تک ڈنر لگواتی ہوں اوَر ابر شم کو لے کر نیچے آ جانا میں پیغام بھجوا دوں گی۔۔۔"انہوں نے اس کے چہرے پر پیار کرتے کہا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا اور اٹھ کر اوپر چینج کرنے چلا گیا تھا اس کو دیکھتے گرینی بھی مسکرائی تھی اُنہیں تعزیز خان پر ٹرسٹ تھا جیسے وہ ابر شم کو ڈیل کرتا تھا ویسے کوئی اوَر شاید ہی کرتا اوَر اب تو وہ ابر شم کی آنکھوں میں تعزیز خان کے لیے واضح محبت دیکھ سکتی تھیں لیکن وہ ابر شم سے خفا تھیں تو بس ائزم کی وجہ سے جو اُنہیں بالکل بھی پسند نہیں تھا۔

اس لڑکے کی آنکھوں میں اُنہیں پہلی ملاقات میں ہی ایک لالچ نظر آیا تھا جیسے وہ ابر شم کی دولتِ میں دل چسپی رکھتا ہو۔۔۔۔

لیکن تسلی اس بات کی تھی کہ تعزیز خان تھا ابر شم کے ساتھ جو اسے اچھے سے ڈیل کر سکتا تھا۔

تعزیز خان روم میں انٹر ہوا تو ابر شم چینج کر چکی تھی سمپل سے ڈریس میں موجود وہ صوفے پر بیٹھی سیل فون یوز کر رہی تھی چہرے کا انداز سپاٹ تھا شاید اندر آتے اسے وہ سب کچھ پھر سے یاد آ چکا تھا کہ تعزیز خان کیا کر چکا ہے سو انداز میں سنجیدگی در آئی تھی۔۔۔

تعزیز خان اسے دیکھتے فریش ہونے چلا گیا تھا واپس آیا تو وہ ٹروزار اور شرٹ میں ملبوس تھا ابر شم کو دیکھتے اس نے اپنے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے اپنے اوپر پرفیوم سپرے کیا تھا پورے کمرے میں اس کے کولون کی مہک پھیل گئی تھی وہی مہک جو ابر شم کو تعزیز خان کے قریب آنے پر محسوس ہوتی تھی۔

یہ مہک اسے پسند تھی پسندیدہ مہک نتھوں سے ٹکرائی تو اس نے اوپر دیکھا تھا تعزیز خان کو خود کو دیکھتے پا کر اس نے نگاہوں کا رخ بدلہ تھا وہ اس کی بات بھولی نہیں تھی۔

تعزیز خان نے لب بھینچ لیے تھے پھر کچھ سوچتے اس نے ایک پلان بنایا تھا وہ تھا سفر اسے ملنے کا وہ اس سے مل کر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہی تھی کیوں وہ اس لا بیشا کو اس کے ساتھ جوڑ رہی تھی جب کہ وہ تو اس بات سے بالکل بے خبر تھا۔۔۔

"چلیں۔۔۔" وہ ساری تیاری کر چکا تھا اور اب ابر شم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے اس کی طرف دیکھتے نظریں واپس موبائل سکرین کی طرف مرکوز کی تھی تعزیز اس کی بے رخی پر کسک کر رہ گیا تھا جبکہ وہ اس بات سے انجان تھا جب وہ ابر شم کو اگنور کرتا تھا تو اس پر یہ سب

ہی بیتی تھی لیکن جب تک انسان پر خود نہ آئے وہ کسی دوسرے کے درد کو بھلا کیسے محسوس کر سکتا تھا۔

"تم جا سکتے ہو میں خود آ جاؤں گی۔۔۔" وہ نظریں موبائل سکرین پر ہی رکھے بولی تھی تعزیز خان نے اس کو گھورا تھا۔

"مجھے گرینی نے کہا تھا کہ آپ کو ساتھ لے کر آؤں تو آپ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔" وہ ابر شم کے قریب آیا تھا اور وہ دانت پیستے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"گرینی نے مُجھے ایسا کچھ نہیں کہا ہے اور ویسے بھی چند دن کا ساتھ ہے ہمارا ایک دوسرے کی عادتیں نہ ہی لگیں تو بہتر ہے ورنہ آگے چل کر بہت

مشکل ہو گی ہم دونوں کے لیے۔۔۔"اس کی ایک بات کو وہ پکڑ چکی تھی اب یہ بات نجانے کتنی بار بولنی تھی اس نے۔۔۔۔۔

"ہمم آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں عادتیں بہت خطرناک ہوتی ہیں کبھی کبھار تو محبت سے بھی زیادہ محلق ثابت ہوتی ہیں۔۔۔"وہ اس کو دیکھتے سنجیدگی سے بولتے روم سے نکل گیا تھا۔

جبکہ اس کے پیچھے ابر شم نے فون ٹیبل پر رکھا تھا تعزیز خان اس کو آج بہت پریشان کر چکا تھا۔

وہ چاہتا تو اسے اپنے بارے میں بتا سکتا تھا لیکن اس نے نہیں بتایا کیسے بتاتا کون سا اس کے اس کا زندگی بھر کا ساتھ تھا ان دونوں نے ویسے بھی کچھ دن بعد ایک دوسرے سے الگ ہو جانا تھا تو اچھا تھا کہ وہ پہلے ہی اسے واضح کر رہا

تھا۔وہ اٹھتے روم سے نکل گئی تھی کیونکہ ہارشم سے اس نے بہت ساری باتیں کرنی تھی اس کی وجہ سے اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا ورنہ تو آفس میں جو کچھ ہوا تھا اس کے بعد اسے لگ رہا تھا کہ دن کی رات رات بھی اس کی ایسے ہی گزر جائے گی۔۔۔

•••••

ضرغام خان اپنے روم میں موجود تھا آرمینا کے چہرے پر پھیلی گھبراہٹ اس سے مخفی نہیں رہی تھی نجانے وہ کیا چھپا رہی تھی۔وہ انہیں سوچو میں گم تھا جب اس کا سیل فون بجا میسج تھا اس نے چیک کیا تو جس کا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی۔

"میں اس وقت ملنا چاہتا ہوں اسے اور تو میری مدد کرے گا۔۔۔"ساتھ سمائلی ایموجی تھی وہ جو اس کا میسج دیکھ کر خوش ہوا تھا اس کے لکھے گئے لفظوں کو پڑھتے تلملا اٹھا تھا۔

"نہیں۔۔۔"جواب ٹائپ کیا تھا جو فوری سین ہوا تھا وہ اون لائن تھا وہ اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا تھا۔

۔

"وجہ۔۔۔"ساتھ غصے والا سرخ ایموجی تھا ضرغام خان نے فون کو گھورا تھا یہ بندہ کبھی نہیں سدھرنے والا تھا وہ اس کی مدد کر رہا تھا لیکن وہ۔۔

"کیوں کہ میرا دل کر رہا ہے تجھے بتانا تھا کہ آگے سب سنبھال لینا۔۔۔"وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے ضرغام خان اس کی ہر بات میں جی حضوری کرے گا

ضرغام خان اٹھ کر بیٹھ کر گیا تھا اور میسج اس نے سینڈ کیا جس دیکھتے اب مقابل تلملا کر رہ گیا تھا۔

"ضرغام خان جو مرضی کہو میں تو جا رہا ہوں اور اب تو مجھے میسج مت کرنا میں جواب نہیں دینے والا اور ہاں سب سنبھال لینا۔۔۔"جواب دے کر اس نے فون سوئچ آف کر دیا تھا ضرغام خان اس کا میسج پڑھ کر فون سائیڈ پر رکھتے ارشک کی تصویر نکال چکا تھا اتنا عرصہ وہ یہاں رہی تھی اس کے پاس ایک تصویر بھی نہیں تھی اس کی کوئی ایک تو ہوتی جیسے وہ دیکھ پاتا۔۔۔۔

وہ اس کی تصویر کو دیکھتے جیسے خود کو مزید شرمندگی کی گہرائیوں میں محسوس کر رہا تھا اور وہ اٹھ کر سگریٹ سلگاتے اسے لبوں میں دبا گیا تھا ارشک بھلے اس سے نفرت کرتی تھی لیکن اس کے قریب آنے پر مزاحمت بھی کرتی تو

اپنا آپ اس کے حوالے کر دیتی تھی پوری پوری رات اس کی جان لیوا قربت سہتی تھی۔۔۔۔

۔

اس کے لمس کو محسوس کرتے وہ ضرغام خان کی نظریں سے خائف ہوتے اکثر اپنی آنکھیں بند کر لیتی تھی لیکن ضرغام خان کی پناہوں سے آزادی اسے نہیں ملتی تھی ضرغام خان کی نگاہوں میں ایک ماضی کا منظر در آیا تھا جب وہ ڈیرے سے تھک کر واپس آیا تھا اس دن اس نے ڈیرے پر ہی رہنا تھا لیکن وہ جلدی واپس آگیا تھا کیونکہ اسے ارشک کی یاد ستاتی تھی اس کے دوستوں نے اس کا خوب ریکارڈ بھی لگایا تھا لیکن وہ ان کو خاموش کروا گیا تھا اور پھر جب وہ روم میں انٹر ہوا تو ارشک سو رہی تھی اس نے اس رات اسے بانہوں میں بھرے بس محسوس کیا تھا اس کے وجودِ کی نازکی کو محسوس کیا تھا

لیکن اس رات وہ ایک پل نہیں سویا تھا اور اس کے بعد سے پچھلے گیارہ مہینے اس کے جاگتے ہوئے گزرتے تھے ارشک اس کے نکاح میں تھی اس کی بیوی۔۔۔

کیسے وہ اسے خود سے دور دیکھ سکتا تھا بس چلتا تو وہ اس کو کہیں سے ڈھونڈ کر لے آتا لیکن وہ ایسی جگہ چھپی تھی کہ وہ اس کے ڈھونڈے سے بھی اسے مل نہیں رہی تھی۔

کتنی کوشش ابھی تک وہ کر چکا تھا اس کو ڈھونڈتے اب تو لگ رہا تھا جیسے اس نے صدیوں کا سفر کیا ہے لیکن وہ مل نہیں رہی تھی آج اس لڑکی سے ٹکراتے دل زوروں سے دھڑکا تھا جیسے ایک پل کے لیے وہ کسی کی موجودگی

کو محسوس کر گیا ہو لیکن پھر وہ سر جھٹک گیا تھا اگر وہ اس کے آس پاس ہوتی تو وہ اب تک اسے محسوس کر چکا ہوتا۔

اس نے کتنی بار محسوس کیا تھا ارشک کو لیکن وہ اب پاس نہیں تھی وہ صرف اس کو یاد کرتے اپنی کنڈیشن غیر ہوتی محسوس کر رہا تھا۔

"کیوں ارشک کیوں۔۔۔" آج اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ پاس ہوتی اپنی ساری بے چینی وہ اس کے نازک وجودِ میں انڈیل دیتا لیکن وہ ہوتی تو وہ نہیں تھی سارا مسلہ ہی تو یہ تھا کہ وہ پاس نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنی گردن رب کرتے اس پل بے بسی کی انتہا پر تھا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ پل بھی جاتی تو اس نے جدائی کا طویل سفر طے کرنا تھا ابھی تو یہ کچھ بھی

نہیں تھا ابھی تو یہ تھا کہ وہ دور تھی ابھی تو اس کے قریب ہوتے بھی اس نے تنہا سفر کرنا تھا تپتے صحرا میں ننگے پاؤں چلنا تھا۔

کیوں کہ جو کچھ اس نے کیا تھا اس کا ہجر بھی طویل ہی ہونا تھا دیکھنا یہ تھا کہ وہ برداشت کب تک کر سکتا تھا۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 76

.....

آرمینا چینج کر کے واپس ائی تو ٹروزار شرٹ میں ملبوس تھی شرٹ وہ ہمیشہ ہی عالمیار خان کی پہنتی تھی تو اس کو کافی لوز تھیں وہ لیکن وہ پھر بھی اپنے نائٹ

ڈریسز کے بجائے اس کی شرٹ ہی استعمال کرتی تھی اتنی محبت کاش کہ وہ اس کی زندگی میں بھی اس سے کر لیتی تھی وہ کل کے لیے پریشان تھی اس نے ضرغام خان سے کہہ دیا تھا کہ وہ خود جائے گی لیکن پھر بھی اسے ڈر لگ رہا تھا اور اس وقت وہ وائٹ ٹروزار میں اور عالمیار خان کی بلیو ہاف سیلیوز والی ٹی شرٹ میں تکیہ گود میں رکھے بیڈ پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

اس خیال سے سر جھٹکا تو نظروں کے سامنے وہ لڑکا آ گیا تھا جو آتے ہوئے بھی اسے کافی تنگ کر رہا تھا آج وہ پہلی بار اسے کالج میں دیکھ رہی تھی اس سے تو کافی بڑا تھا شاید وہ ایم فل کا سٹوڈنٹ تھا یا پھر پی ایچ ڈی کا لیکن اس کے چہرے پر ماسک تھا۔

وہ صرف اس کی آنکھیں دیکھ پائی تھی عجیب سا تاثرات دے رہی وہ آنکھیں اس کی ساری توجہ کھینچ چکی تھیں وہ اس وقت آدھی رات کو اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کے بارے میں نجانے کون تھا وہ اور اس کا خیال میرے زہن سے نکل کیوں نہیں رہا ہے۔۔۔" وہ اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے خود کو کوس رہی تھی جبکہ نظروں کے سامنے وہ آیا تھا پہلے تو وہ جب ارشک سے ملی تو اس لڑکے کا خیال زہن سے نکل گیا تھا لیکن اب وہ پھر سے یاد آرہا تھا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی آخر وہ کیوں اس کے حواسوں پر چھا گیا تھا۔۔۔

اس نے تکیے بیڈ پر رکھا اور لیٹ گئی سامنے ایل سی ڈی کو دیکھنے لگی یہاں کوئی ڈرامہ چل رہا تھا کافی دیر دھیان ادھر کیے رکھا پھر جب اس کام سے بھی بور

ہو گئی تو ریموٹ اٹھا کر ایل سی ڈی آف کر دی تھی اور خود پر کمفٹر ٹھیک سے اوڑھتے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن آج اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔

۔

وہ سوچوں میں گم تھی جب کوئی کھڑکی کے راستے اس کے روم میں انٹر ہوا تھا کسی کے اندر کودنے کی آواز سن کر آرمینا نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے مشکل سے اپنی چیخوں کا گلہ گھونٹا تھا وہ جو کوئی تھا اب بیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا آرمینا کی حالتِ غیر ہوئی تھی پورے چہرے پر پسینہ آیا تھا وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

رات کے اس پہر کسی انجان شخص کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اس کو ڈر لگنے لگا تھا وہ مسلسل اس کے قریب آرہا تھا وہ جتنا پیچھے ہو رہی تھی وہ اس کے قریب آرہا تھا آرمینا بیڈ پر گری تھی اوٗر مقابل اس کے اوپر جھکا تھا۔

وہ جس حلیے میں تھی اسے ڈھیروں شرم محسوس ہو رہی تھی غور سے دیکھنے پر احساس ہوا تھا کہ وہ کوئی اوٗر نہیں بلکہ وہ لڑکا تھا جو آج دوبار کالج میں اس سے ٹکرایا تھا اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرتِ سے پھیلی تھیں یعنی وہ اب اس کے روم تک بھی پہنچ گیا تھا چلو کالج تک تو ٹھیک تھا لیکن اب روم میں بھی اسے دیکھ کر آرمینا کو ای سی کی کولنگ میں بھی ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہو گئے تھے مقابل کی نظروں میں کچھ تھا جو وہ محسوس کر رہی تھی۔۔

ماسک کے پیچھے چھپی وہ براؤن آنکھیں جن کا مرکز اس وقت وہ خوٗد تھی اوٗر خوٗد کا حلیہ دیکھتے اسے اس پل خوٗد سے بھی الجھن ہوئی تھی وہ کمرے میں

اکیلی ہوتی تھی تو اس نے شال وغیرہ لینے کا کبھی سوچا نہیں تھا لیکن اس وقت اس کی نظریں اسے اپنی مومی وجود کے آڑ پار ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"آپ۔۔۔۔" وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بس یہ ایک لفظ بول سکی تھی کسی کے آنے کا خوف تھا کوئی آجاتا تو کیا ہوتا یہ چیز اسے پریشان کر رہی تھی ویسے تو کوئی نہیں آتا تھا اس کے روم میں لیکن ضرغام خان کبھی کبھار آتا تھا اس کی خیریت دریافت کرنے کے لئے لیکن اس وقت اس لڑکے کو دیکھ کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کو بھی ویسا ہی تھپڑ مار دے جیسا اس لڑکے کو کالج میں مارا تھا۔

"آپ سے بات کرنی تھی کالج میں بھی ٹھیک سے نہیں کر سکا اور نہ ہی آپ نے کرنے دی اتنا روڈ بیہیو کیا آپ نے تو سوچا یہاں چلا آؤں آپ سے بات

کرنے ہے لیے یہاں تو آپ کافی کمفٹیبل ہو کر بات کر سکتی ہے آفٹر آل یہ آپ کا رات ہے۔۔۔"اس کے چہرے پر ائی لٹوں کو نرمی سے پیچھے کرتے وہ اس کے چہرے پر اپنی سلگتی سانسوں کا لمس چھوڑ رہا تھا آرمینا کی حالت غیر ہوئی تھی اس کی اس قدر نزدیکی پر وہ کیسے بے باکی سے اسے چھو رہا تھا۔۔۔

"مُجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے اور آپ کو میرے گھر کا کیسے پتہ چلا؟؟؟ کیسے پہنچے آپ یہاں؟؟؟اور میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں؟؟؟پہلے کالج میں مُجھے دو بار پریشان کیا اور اب یہاں؟؟؟"وہ غرائی تھی وہ اس کے قریب تھا اور اس میں اتنی سکت بھی نہیں بچی تھی کہ وہ اسے روکتی۔

"کسی کا ایڈریس معلوم کرنا آج کے دور میں کہاں مشکل ہے آرمینا۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو چھونے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن آرمینا اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ گئی تھی یہ انسان اس کے پیچھے پیچھے حویلی چلا آئے گا

اسے زرا بھی اندازہ نہیں تھا وہ اوپر آیا کیسے نیچے سکیورٹی کافی سخت تھی جب سے ارشک حویلی چھوڑ کر گئی تھی تب سے ضرغام خان نے اور بھی زیادہ گارڈز ہائیر کیے تھے کیونکہ وہ دوبارہ ایسے کسی واقعے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

اتنی سیکورٹی میں اس کا آنا آرمینا کو واقعی میں پریشان کر گیا تھا وہ اپنے حلیے کو بھولے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

اس کی نظروں کا مرکز دیکھتے مقابل کے عنابی ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا لیکن ماسک ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں پائی تھی وہ جب پہلی بار اسے دیکھ رہا تھا تب وہ پوری طرح خود کو کور کیے ہُوئے تھے لیکن اس وقت وہ اس ٹی شرٹ اوور ٹروزار میں اس کی ساری توجہ کھینچ چکی تھی وہ اس پر جھکتے اس کے رخساروں کو چھونے کو بے تاب تھا لیکن آرمینا کی گھوریاں دیکھتے اس نے مشکل سے خود کو کنٹرول کیا تھا۔۔۔

"آپ جیسے انسان کے لیے واقعی مشکل نہیں ہے دن میں ہماری ملاقات ہوئی اور اس وقت آپ میرے بیڈ روم میں موجود ہیں آپ کو پتہ ہے یہ کتنی غیر اخلاقی حرکت ہے جو آپ کر چکے ہیں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دبے دبے لہجے میں بولی تھی مقابل اس کا غصہ سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ چکا تھا جو شائد اس کی موجودگی کی وجہ سے سرخی چھلکا رہا تھا وہ آگے کو ہوتے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو سہلانے لگا تھا آرمینا اس کی بڑھتی بے باکیوں پر روہانسی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

۔

اسے ایک جھٹکے میں خود سے الگ کرتے وہ اپنی شال اٹھا کر خود کے گرد اوڑھ چکی تھی اس پل وہ باہر جا کر کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کچھ سب لوگ

الٹا اسے ہی غلط سمجھتے لیکن یہ انسان اور اس کی یہاں موجودگی اس ہے حواس سلب کر رہی تھی۔

"آئی نیو اٹس ناٹ اگڈ تھنگ۔۔۔۔بٹ۔۔۔۔"اس کے چہرے کو دیکھتے وہ ایک پل کے لیے رکا تھا وہ اس کو غور سے سن رہی تھی۔۔

۔

"بٹ۔۔۔"اس نے بے اختیار پوچھا تھا۔

"بٹ جب آپ کو پہلی بار دیکھا تب سے ہی میرا خود پر کنٹرول نہیں ہو رہا ہے یو نیو کیا کہنا چاہا رہا ہوں میں بس پھر ایڈریس نکالا اور پہنچ گیا یہاں۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے مسکراتے ہوئے بولا تھا آرمینا نے

دانت کلکجائے تھے یہ انسان اسے کوئی سٹر کٹ ایکشن لینے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

۔

"شٹ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ۔۔۔" وہ اب کی بار چاہ کر بھی آواز کم نہیں رکھ پائی تھی اس انسان کی موجودگی سے وہ تلملا کر رہ گئی تھی اس کے تیز آواز باہر سے گزر رہی نیوشا نے بھی سنی تھی وہ کچھ سوچتے اس کے کمرے کی طرف بڑھی تھی آرمینا کی کنڈیشن سے ہر کوئی واقف تھا کہ وہ عالمیار خان کے بعد کچھ زیادہ ہی ٹچی ہو چکی تھی سو وہ پریشان ہوئی تھی۔۔

"آرمینا آر یو اوکے۔۔۔؟؟؟" وہ دروازے پر دستک دیتے ساتھ ہی آرمینا سے اس کی خیریت معلوم کرنے لگی تھی آرمینا ایک جھٹکے سے اٹھی تھی روم

کاڈور لاک تھا ورنہ اگر نیوشا اندر آجاتی تو کیا ہوتا اس کے ماتھے پر پسینے بھی آیا تھا لیکن مقابل کا اطمینان قابلِ دید تھا وہ نہ تو گھبرایا تھا اور نہ ہی پریشان ہوا تھا بلکہ سے باہر سے آتی آواز سن کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔

آرمینا منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی کتنا عجیب انسان تھا وہ ایسی کنڈیشن میں جب اس کی جان لبوں پر آئی ہوئی تھی وہ مسکرا رہا تھا اس کا دل چاہا وہ اس کو زوردار تھپڑ جڑ دے لیکن اس وقت نیوشا کو ہینڈل کرنا زیادہ اہم تھا وہ کسی بھی لمحے اندر آسکتی تھی۔۔

"آرمینا تو جواب کیوں نہیں دے رہی ہو۔۔؟؟" وہ مذید پریشان ہوئی تھی اور اندر آرمینا وہ بار بار اس لڑکے کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ رہی تھی یعنی یہ واضح اشارہ تھا کہ وہ چلا جائے لیکن وہ شان بے نیازی سے کندھے

اچکاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر کمرے کا بغور مشاہدہ کرنے لگا تھا اسے جاننے میں ایک پل نہیں لگا تھا کہ وہ روم آرمینا کا کسی اور کا تھا۔

کیونکہ وہاں ہر طرف کسی لڑکے کی تصویریں لگی تھیں اوٗر بیڈ کے اوپر دیوار پر عالمیار خان کی لارج سائز کی تصویر تھی جس میں وہ بلیک جینز میں بلیک کلر کی ٹی شرٹ اور ساتھ بلیک کی جیکٹ پہنے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا تصویر کافی خوبصورتی سے کیپچر کی گئی تھی وہ بغور اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔

آرمینا تلملا اٹھی تھی اسے آرام سے صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر لیکن نیوشا اس وقت اس کے لیے زیادہ اہم تھی سو وہ کچھ سوچتے دروازے تک گئی تھی۔

"آرمینا۔۔۔" آرمینا نے ہلکا سا دروازہ کھولا تھا صرف اتنا کہ نیوشا اس کا چہرہ دیکھ پا رہی تھی اگر وہ سارا دروازہ کھولتی تو ضرور وہ صوفے پر بیٹھے اس انسان

کو دیکھ لیتی جو کہ آرمینا کسی قیمت پر نہیں چاہتی تھی سو وہ صرف سر باہر نکالے نیوشا کو دیکھنے لگی تھی جو اسے دیکھتے اسے پکار چکی تھی جس پر آرمینا نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"کوئی کام تھا نیوشا۔۔۔؟!؟" آرمینا اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے نیوشا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں تو کوئی کام نہیں تھا میں بس تمہیں دیکھنے آئی تھی میرا مطلب ہے میں نے تمہاری آواز سنی تو پریشان ہو گئی کسی سے بات کر رہی تھی تم کیا۔۔۔؟؟؟" نیوشا اس کی طرف دیکھتے جیسے کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی تھی آرمینا نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"نہیں تو وہ مووی دیکھ رہی تھی شائد اس وجہ سے تمہیں ایسا لگا ہو کہ میری آواز ہے جبکہ وہ مووی میں دو لوگ لڑ رہے تھے۔۔۔۔۔" آرمینا نے بے تکا سا بہانہ بنایا تھا نیوشا بغور اس کے چہرے کو دیکھنے لگی تھی لیکن پھر کچھ سوچتے اس نے سر ہلایا تھا۔

"اوو میں سمجھی تم شاید کسی سے فون پر بات کر رہی تھی عینی وے تم ریسٹ کرو اوور ویسے یہ کوئی ٹائم تو نہیں مووی دیکھنے کا۔۔۔!!!" وہ اس کے اس وقت مووی دیکھنے پر اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھی جس پر آرمینا ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"ایسے ہی نیند نہیں آ رہی تھی تو سوچا مووی ہی دیکھ لوں اوور اب میں سونے لگی ہوں۔۔۔" اس نے نیوشا کو واپس بھیجنے کے لئے یہ جملہ بولا تھا۔

"ٹھیک ہے اچھی بات ہے ریسٹ کرو تم۔۔"نیوشا بول کر رکی نہیں تھی بلکہ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور اس کے جاتے ہی آرمینا دروازہ بند کرتے واپس مڑی تھی یہاں وہ آنکھوں میں چمک لیے اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

"آپ ابھی تک یہیں ہیں؟؟؟"وہ حیرت کا اظہار کر رہی تھی حالانکہ نیوشا سے بات کرتے اسے مسلسل کسی کی نظریں اپنی پشت پر محسوس ہوتی رہی تھیں وہ جانتی تھی کہ وہ وہی تھا لیکن پھر بھی وہ پوچھنے لگی تھی جس پر وہ بغور اسے دیکھتے صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔

"یہ روم آپ کا ہے۔۔۔؟؟؟"وہ جانتا تھا یہ روم اس کا نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے اسے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"آپ جائیں یہاں سے۔" وہ اس کی موجودگی سے خائف ہوتی ہوئی بولی تھی اس کا حق جتاتا انداز اسے پریشان کر رہا تھا وہ اتنے سکون سے بیٹھا تھا جیسے یہ اس کا کمرہ تھا۔

"کیوں۔۔۔" اس کے قریب ہوتے پوچھا جس پر وہ دانت پیستے ہوئے اس کو گھورتے ہوئے اپنا سر ہاتھوں میں تھام چکی تھی آج کا دن بیزی تھا روٹین پوری طرح سے چینج ہو چکی تھی وہ اتنے عرصے بعد کالج گئی تھی لیکن اب اس کو شاید تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی پر یہ انسان اسے مزید پریشان کر رہا تھا۔

۔

"آپ کا روم نہیں ہے یہ!!! یہاں حق سے کھڑے ہیں آپ؟؟؟ آپ کو زرا بھی گلٹ محسوس نہیں ہو رہا ہے ایسے کسی کے روم میں منہ اٹھا کر چلے آئے ہیں آپ اور اب آنکھیں پھاڑے ہر چیز کو ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے آپ یہاں کے مالک ہیں۔۔۔"اس پل وہ اس انسان سے لڑتی وہ آرمینا لگ رہی تھی جو آرمینا سے لڑتی تھی آج وہ تقریباً ایک سال بعد اپنے ازلی انداز میں لوٹ آئی تھی۔۔۔

"میں تو بس آپ سے بات کرنے کے لیے آیا تھا میں جانتا تھا کہ یہ میرا روم نہیں ہے بلکہ کسی اور ہو چکا ہے۔۔۔"اس نے آرمینا کی طرف دیکھتے آہستگی سے بولی تھی یہ بات جبکہ وہ دانت پیستے ہوئے اس ڈھیٹ انسان کو دیکھ رہی تھی جو ایک ہی دن میں اس کے ضبط کا کڑا امتحان لے چکا تھا۔

"آپ کو اتنا احساس بھی نہیں ہے کہ آپ کا یہ ایکٹ میرے کردار کو سب کے سامنے مشکوک بنا سکتا ہے اور آپ کو بات کیا کرنی تھی؟؟؟رات کے اس پہر آپ مجھ سے بات کرنے آئے؟؟؟ آخر کس رشتے سے؟؟؟ آپ میرے لیے ایک اجنبی انسان ہیں!!! جس کا میں نام بھی نہیں جانتی ہوں؟؟؟اور آپ بات کرنے آئے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے جیسے اس کو کچھ باور کروانے کی کوشش کی تھی۔

اور مقابل کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا وہ سچ میں جلدی بازی دکھا چکا تھا کچھ زیادہ ہی کر چکا تھا وہ ایک دن میں وہ صحیح کہہ رہی تھی اس کا یہاں آنا مناسب نہیں تھا اسے خود سوچنا چاہیے تھا اس نے لب بھینچ لیے تھے۔

"مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی آئی تھنگ مُجھے چلے جانا چاہیے اور ائی ایم سوری۔۔۔" وہ جو کچھ اور کرنے آیا تھا اب واپس کھڑکی سے کود گیا تھا آرمینا

نے اس کے جاتے ہی کھڑکی بند کر دی تھی اور چلتے ہوئے بیڈ تک آئی اور شال اتار کر سائیڈ پر رکھی تھی۔

۔

اس وقت اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا یہ انسان اس کو کوئی پریشان کر چکا تھا اگر کل اس نے ڈریسز چینج نہ کرنے ہوتے تو وہ کالج جاتی ہی نہیں لیکن یہ مجبوری تھی پر وہ سوچ چکی تھی کہ اگر وہ کل اس سے ٹکرایا یا اس سے مزید بات کرنے کی کوشش کی تو وہ سیدھی ڈین کے پاس جائے گی جب کچھ عرصے کے لیے وہ سسپنڈ ہو گا تو پھر عقل ٹھکانے آجائے گی اس کی۔

نجانے کیوں وہ اس سے ٹکرائی تھی لیکن جو ہوا وہ اسے بھول جانا چاہتی تھی پر بھول پا نہیں رہی تھی اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی اپنی اور عالمیار خان کی

تصویر اٹھائی تھی یہ ان کی شادی کی تصویر تھی جو نیو شانے اپنے فون میں بنائی تھی اس کے علاوہ ان کی کوئی تصویر نہیں تھی آرمینا نے کبھی بنوائی ہی نہیں تو ہوتی کیسے۔

اس نے تصویر پر ہاتھ پھیرا تھا اس میں وہ مسکرا رہا تھا جبکہ اس کے اپنے چہرے پر گھونگھٹ تھا اور اس کا ہاتھ عالمیار کے ہاتھوں میں قید تھا۔

اس نے عالمیار خان کی تصویر کو والہانہ انداز میں نجانے کتنی بار چوما تھا لیکن دل تھا کہ بھر ہی نہیں رہا تھا وہ بار اس کی تصویر کے بوسے لے رہی تھی اگر اس کے زندہ ہوتے وہ اتنی وارفتگی دکھاتی تو شائد مقابل کبھی یقین نہیں کر پاتا کہ یہی وہ آرمینا تھی جسے وہ محبت کرتا تھا لیکن اب حالات ویسے نہیں رہے تھے تقریباً سب بدل گیا تھا۔

وہ اس کی تصویر کو سینے سے لگائی آنکھیں موند گئی تھی وہ اس کی سائجد پر سوتی تھی یہاں وہ سوتا تھا تب کہیں جا کر اس کی خوشبو محسوس کرتے اسے نیند آتی تھی ورنہ ساری ساری رات اس کی جاگتے ہوئے گزر جاتی تھی۔۔

.....

ائزم اس وقت غصے سے بھرا ہوا تھا آج اس نے اپنے پلان کا کام شروع کرنا تھا لیکن ابر شم کے کزن کے آنے سے اس کا کام مکمل نہیں ہو پایا تھا اس کا ارادہ گرینی کو امپریس کرنے کا تھا لیکن یہ تب ممکن ہوتا جب وہ اسے اکیلی ملتی اس وقت تو وہ سب لوگ لاونج میں کوفی پے رہے تھے وہ اُنہیں ڈسٹرب کرتا تو یقینا گرینی برا منا جاتی جو کہ وہ نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ گرینی تعزیز خان کو پسند کرتی تھی پچھلے کہیں مہینوں سے وہ یہ بات نوٹ تو کر چکا تھا لیکن

اب اسے گرینی کو ہی استعمال کرنا تھا تعزیز خان کو اس گھر سے نکلوانے کے لیے۔

۔

وہ جانتا تھا کہ گرینی اگر تعزیز خان کے خلاف ہو جاتی تو اس کا کام آسان ہو جانا تھا لیکن یہ تب ممکن ہوتا جب وہ اپنے پلان پر کام شروع کرتا۔

۔

سفرا اور لا بیشا دونوں تعزیز خان کے لیے لڑ رہی تھیں ان دونوں کو تعزیز خان سے مطلب تھا جو بھی تھا اسے ان دونوں سے بس اتنا مطلب تھا کہ وہ دونوں تعزیز اور ابر شم کو الگ کرنے میں اس کی مدد کرتی لیکن اس نے یہ کام خود بھی کرنا تھا وہ ابر شم اور تعزیز کے کنٹریکٹ کے ختم ہونے کا انتظار

نہیں کر سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ ابر شم تعزیز خان کو چھوڑے گی نہیں تو یہ ٹائم ویسٹ تھا اسے خود کچھ نہ کچھ کرنا تھا جو وہ کرنے والا تھا۔

وہ کمرے کی کھڑکی سے باہر لان کا منظر دیکھ رہا تھا یہاں ابر شم ہنستی مسکراتی ہار شم سے باتیں کر رہی تھی اوٗر گرینی تعزیز سے اس نے لب بھینچ لیے تھے یہ انسان اس کی سوچ سے زیادہ چالاک تھا وہ گرینی کو اپنے جال میں پھنسا چکا تھا اوٗر وہ اس کی باتوں میں آچکی تھی۔۔

اس کے زہن میں پلان یہی تھا کہ وہ گرینی کو یہ بتائے گا کہ تعزیز خان کی ایک گرل فرینڈ ہے اوٗر ابر شم سے اس نے صرف کنٹریکٹ میرج ہی کی ہے اس کے دل میں ابر شم کے لئے کوئی فیلنگز نہیں ہیں۔

لیکن یہ تعزیز اس انسان سے اسے محتاط رہنا تھا سفر انے اپنا کام کیا تھا وہ ابر شم کو تعزیز کے خلاف کر گئی تھی اب باقی کا کام اس نے خوَد کرنا تھا وہ سفر اسے کہہ چکا تھا کہ وہ ابھی ابر شم کو تعزیز اور لا بیشا کی تصویریں بھیجے۔

سفر انے اس کا میسج فوری سین کر لیا تھا اوَر اب وہ خود ابر شم کاری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیسے بیہیو کرے گی وہ سکون سے کھڑکی کے شیشوں سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا یہاں اب ابر شم کے فون پر میسج آیا تھا وہ ایک ہاتھ میں کوفی کا مگ تھامے ہُوئے تھی تو دوسرے ہاتھ سے اس نے ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھایا تھا یہاں سفر انے اسے کچھ تصویر بھیجی ہوئی تھیں وہ دیکھنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن پھر تعزیز خان کو دیکھتے وہ کوفی ٹیبل پر رکھتے وہ ساری تصویروں کو اوپن کر چکی تھی۔

وہ کہیں ساری تصویر تھیں جو مختلف پوزز میں مختلف جگہوں پر لی گئی تھیں اور اکثر تو سیلفی تھیں جو شائد تعزیز خان نے خود بنائی ہوئی تھیں اس کی گرفت فون پر سخت ہوئی تھی آنکھوں میں نمی آئی تھی جسے اس نے بمشکل پیچھے دھکیلا تھا۔

"آبی کیا ہوا۔۔۔" اسے پریشان دیکھتے ہارشم نے پوچھا تھا جس کا موڈ ایک دم سے بدلا تھا وہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ اسے ہوا کیا تھا۔

"کچھ نہیں بس آفس سے میسج تھا ہم کہاں تھے۔۔۔" وہ فون سائیڈ پر رکھتے ہارشم سے پوچھنے لگی تھی اس وقت وہ اس مسلے کو سائیڈ پر رکھتے ہارشم اور باقی سب پر فوکس کرنا چاہتی تھی اس مسلے پر وہ بعد میں بات کرنے والی تھی تعزیز خان سے اور یہ تصویر وہ اپنی دوست کو بھیجنے والی تھی جو ان کی

اور جنلٹی کا پتہ لگانے والی تھی اسے کہیں نہ کہیں یہ تصویر آرٹیفیشل لگ رہی تھیں جیسے کسی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے یہ بنائی گئی ہوں۔

"تو یار یہ آفس کی باتیں تم آفس تک رکھا کرو یہاں ہم لوگ یہ باتیں ڈسکس کرنے کے لیے میر اخیال ہے آفس ہی ٹھیک ہو گا کیوں تعزیز۔۔؟؟؟" وہ آخر میں تعزیز خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا گرینی نے بھی اس کی بات کی ہمت کی تھی۔

"ہاں یہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے آبی آج کے بعد ایسی کوئی بات یہاں ڈسکس نہیں ہو گی۔۔۔" گرینی ابر شم کی آڑی ہوئی رنگت دیکھتے ہوئے بولی تھیں ابر شم نے سر ہلایا تھا اس کی تو حالتِ ہی عجیب سی ہو رہی تھی دل کر رہا تھا روم میں چلی جائے۔

"ٹھیک ہے گرینی۔۔۔۔۔"وہ مختصر سا جواب دیتے خاموش ہو گئی تھی وہ چاہنے کے باوجود بھی نارمل بیہیو نہیں کر پا رہی تھی تعزیز خان اس کی طرف دیکھ رہا تھا ضرور اسے کچھ ایسا ویسا میسج ملا تھا جسے دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

وہ اس کا فون دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس وقت کیسے وہ لوگ مذید کچھ وقت وہاں بیٹھے رہے تھے پھر گرینی نے سب کو وقت کا احساس دلایا اور وہ لوگ اٹھ کر رومز میں چلے گئے تھے ابر شم تو آتے ہی لیٹ گئی تھی آج اس نے چینج تک نہیں کیا تھا۔

تعزیز خان اندر آیا تو اسے سر تا پا کمفٹر اوڑھے دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوا تھا۔ اور وہ کچھ سوچتے ایک بار صوفے پر بیٹھ گیا تھا جب کچھ دیر بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ ابر شم سو چکی ہے تب وہ اس کی طرف بڑھا تھا اس کی سائیڈ پر آتے اس نے اس کا سیل فون اٹھایا تھا اس کا پاس ورڈ وہ جانتا تھا سو فون ایک بار ہی کھل گیا تھا فرنٹ پر ابر شم کی ایک خوبصورت سی پک لگی ہوئی تھی جس میں اس نے پنک کلر کی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔

اس کی تصویر دیکھتے وہ اس کا واٹس ایپ اوپن کر چکا تھا جس پر اس نے پاس ورڈ نہیں لگایا ہوا تھا اور وہ سفرا کی چیٹ جو فرنٹ پر ہی تھی اوپن کر چکا تھا اس میں تصویریں تھیں اس کی۔۔

جب کہ ابر شم نے اس سے تصویریں مانگی تک نہیں تھیں اس نے خوُد ہی سینڈ کر دی تھیں اس نے ایک سے بڑھ کر ایک بولڈ تصویر۔

اس نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا یعنی وہ ایسا بیہیو ان تصویروں کو دیکھنے کے بعد کر رہی تھی وہ لب بھینچ گیا تھا ابر شم ایٹ لیسٹ اس سے بات تو کرتی یہ سفر اوہ کچھ سوچتے اپنی شرٹ پہن کر اوپر جیکٹ پہنتے ابر شم کا فون اس کی سائیڈ پر رکھتے روم سے نکل گیا تھا رخ سفر اکے گھر کی طرف تھا وہ اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔

•••••

سفر اجو ابر شم کو تصویریں بھیج کر پر سکون سی سوئمنگ پول میں ٹانگیں لٹکائے کانوں میں ہینڈ فری لگائے انگش میوزک انجوائے کر رہی تھی۔ اس کے کار پورچ میں ایک گاڑی آ کر رکی تھی وہ کس کی تھی اس بات سے وہ بے خبر تھی اسے تو بس ابر شم اور تعزیز کو الگ کرنے کے لیے یہ ایک پتہ ملا تھا جس کا وہ استعمال کر چکی تھی وہ لا بیشا کے ارادوں سے اچھے سے واقف

تھی جانتی تھی اس کی نظریں بھی تعزیز خان پر تھیں لیکن وہ تعزیز خان کو ایسے لا بیشا کی طرف جانے نہیں دینے والی تھی۔

اگر ضرورت پڑی تو وہ ابر شم کے سامنے ائزم اور لا بیشا کا سارا کیا کرایا رکھنے والی تھی اسے بس تعزیز چاہیے تھا اس جیسا ہیڈ سم بندہ بھلا کون سی لڑکی نہیں چاہے گی کہ اسے نہ ملے۔۔۔

اسے تعزیز خان کچھ دنوں کے لئے چاہیے تھا بس کچھ دنوں کے لئے وہ چاہیے تھا اس وقت اس کے ہاتھ میں وائن کا گلاس تھا وہ حلال حرام کی تمیز بھولے بیٹھی تھی اور جو لوگ ایسے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کا مقدر رسوائی ہی بنتی ہے۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں گم جھول رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے اسے کھینچا تھا اس کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر سوئمنگ پول میں گرا تھا تعزیز خان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کیا تھا وہ اس وقت سلیوز لیس شارٹ شرٹ میں تھی اوپر نیچے ٹروزار اس کا حلیہ دیکھتے وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا وہ صنف نازک پر ہاتھ اٹھانے کا قائل نہیں تھا ورنہ اسے اب تک اچھا سبق سکھاتا اسے۔۔ تعزیز خان کو دیکھ کر اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کسکی تھی وہ یہاں کیونکر آیا تھا اس کو ایک پل کے لیے تعزیز خان کی سرخ آنکھوں سے خوف محسوس ہوا تھا وہ اس پہر اس کے گھر میں کیا کر رہا تھا۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔" اس کے ہاتھوں کا دباؤ اس کے گلے پر بڑھتا جا رہا تھا اور اس کی آنکھوں پانی جمع ہونے لگا تھا وہ مشکل سے اس کے قریب کھڑی تھی۔۔

"ابر شم کو وہ فوٹوز کیوں بھیجے تم نے کہاں سے آئے وہ تمہارے پاس مُجھے بتاؤ ورنہ تمہارے ساتھ بہت برا پیش آؤں گا میں۔۔۔" وہ ایک جھٹکے میں اسے چھوڑ چکا تھا وہ اپنے گلے کو پکڑے کھانستے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی تھی سانس جیسے گھٹ گھٹ کر آ رہی تھی اس کے تیور دیکھ کر اسے شدید خوف محسوس ہوا تھا وہ تصویر کے بارے میں سوال کر رہا تھا یعنی وہ تصویر کے بارے میں جان گیا تھا۔

کیا اسے ابر شم نے تصویروں کے بارے میں بتایا اس نے اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کیا تھا اس کی سرخ آنکھیں اس کے شدت ضبط کا پتہ دے رہی تھیں وہ بہت مشکل سے حلق تر کر چکی تھی۔

"کون۔۔۔۔ سی۔۔۔۔۔ تصویریں۔۔۔۔؟؟؟" وہ جھوٹ بولنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ تعزیز خان اس کے جھوٹ پر مزید بھڑکا تھا وہ کیسے

دھڑلے سے جھوٹ بول رہی تھی اس نے آگے بڑھتے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا اس کی آنکھوں میں دیکھنا اس وقت سفر اکو دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا نجانے کیسے وہ اتنے عرصے سے ابر شم کے ساتھ رہ رہا تھا وہ کیسے برداشت کرتی ہو گی اسے وہ تو چند پل ہی مشکل سے اس کا سامنا کر سکی تھی۔

"شٹ اپ جھوٹ مت بولو ان تصویروں کا پوچھ رہا ہوں جو تصویریں تم نے ابر شم کو سینڈ کی میں جانتا ہوں وہ فیک ہیں ایڈٹ کی گئی ہیں لیکن تم نے یہ گھٹیا کھیل کھیلا ہی کیوں۔۔۔۔کیوں ابر شم سے یہ بکواس کی تم نے اور کیوں اس سے وہ سب کہا۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے دھاڑا تھا سفر ااس کے غصے سے مزید ڈری تھی۔

"نہیں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔"وہ بات نہیں کر پا رہی تھی مقابل کی موجودگی اسے بہت بری طرح سے ڈرا چکی تھی۔

"چپ مجھے سچ سننا ہے۔۔۔"وہ مزید خوف زدہ ہوئی تھی تعزیز خان کا لب و لہجہ اس کا انداز اسے کپکپانے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"نہیں میں بتانے لگی ہوں پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔!!!"وہ اس کے ہاتھوں کے دباؤ پر وہ مزید پریشان ہوتے اس کے سامنے بولنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"ائی لائک یو۔۔۔"وہ تعزیز خان کی آنکھوں میں دیکھتے بولی تھی اب بات کا آغاز کرنا تھا تو بہتر تھا کہ وہ اس کو سب سچ بتاتی۔

"واٹ دی۔۔۔یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی بات پر بھڑکا تھا وہ اس سے کیا سوال کر رہا تھا اور وہ کیا جواب دے رہی تھی اس کے چہرے پر سرخی بڑھی تھی۔

۔

"یہ سچ ہے تمہیں پسند کرتی ہوں اسی وجہ سے ابر شم کو تمہارے خلاف کیا ہے تا کہ تم اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاؤ اور میں تمہیں پا سکوں ابر شم ائزم کو پسند کرتی ہے تمہارے ساتھ شادی کی وجہ اس کی بھی یہ تھی۔۔۔"وہ اس کی طرف دیکھتے بولی تھی اب اس وقت اسے سب سے زیادہ جان بچانی تھی اس کے تیور دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ایسے نہیں جانے والا تھا۔۔۔

"ابر شم اور میرے معاملے میں تمہیں بولنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک بات ہے تمہارا مُجھے پسند کرنا اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کر کے تم مجھے پاؤ گی تو تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔" وہ اس کو ایک جھٹکے میں پیچھے دھکا دے چکا تھا اس کی گھیٹا پلاننگ سن کر دل کر رہا تھا وہ اس کا گلہ دبا دے لیکن افسوس وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔

"ابر شم ائزم کو پسند کرتی تھی یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے تم اس کے ساتھ کیونکر رہو گے جبکہ اس کے دل میں تم نہیں کوئی اور بستا ہے اور تم اس کے ساتھ رہو گے کیا۔۔۔؟؟؟" انداز سوالیہ سا تھا تعزیز خان نے لب بھینچ لیے تھے اس کی پلاننگ اچھے سے سمجھ آ رہی تھی وہ اسے ابر شم کے خلاف کر رہی تھی جبکہ ابر شم کے دل میں کون تھا یہ تعزیز خان سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا وہ اس کو دیکھتے واپس مڑ گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی سفرانے خوُد کو کمپوز کیا تھا وہ غلطی تو کر چکی تھی تعزیز خان کو سچ بتا کر اسے ابر شم کے خلاف کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن جانتی تھی کہ تعزیز خان اس کی بات کا یقین نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

۔

وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے کچھ سوچنے لگی تھی اگر ائزم یا لا بیشا کو کچھ پتہ چلتا اس کی خیر نہیں تھی اوُر اب اسے کچھ کرنا تھا وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی دل میں کچھ چل رہا تھا اس نے کچھ سوچتے ائزم کو فون ملایا تھا جو اس نے اٹھا لیا تھا۔

"ائزم ابر شم کاری ایکشن کیسا تھا تصویروں کو دیکھ کر اور اب وہ کیا کرے گی۔۔۔؟؟!" وہ اسے تعزیز خان کے بارے میں بتاتے بتاتے چپ ہو گئی تھی اور پھر ابر شم کے متعلق پوچھنے لگی تھی۔

"ابر شم کے فیس ایکسپریشن سے لگ رہا تھا وہ ضرور کچھ نہ کچھ کرے گی کیونکہ وہ کافی ڈسٹرب ہو گئی تھی ان تصویروں کو دیکھ کر اور کل دیکھتے ہیں نیکسٹ کیا کرنا ہے ہمیں۔۔" وہ ابر شم کے متوقع ری ایکشن سے بہت خوش تھا جبکہ سفر انے دانت پیسے تھے اب وہ اسے کیا بتاتی ابر شم نے تعزیز خان کو سب بتا دیا تھا اور وہ اس سے سوال وجواب کرنے آ گیا تھا وہ بس ائزم کو کچھ چند لفظ کہہ کر کال کٹ کر چکی تھی۔۔۔

اور اب خود بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اپنی گردن کع آہستہ سے سہلایا تھا ابھی تک درد ہو رہا تھا اس کی مضبوط انگلیوں کے نشان ابھی تک وہاں موجود تھے اس

نے ایک نظر آئینے میں خود کو دیکھا گردن اس کی تقریباً سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"افففف ابر شم کیسے اسے برداشت کرتی ہو گی خوبصورت تو ہے لیکن اتنی شدت۔۔" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے اپنی گردن کو مزید سہلاتے ہوئے خوُد کو کوس رہی تھی کیونکہ وہ اس وقت خوفزدہ ہوتے تعزیز خان کو سچ بتا گئی تھی۔

کاش وہ اسے کچھ نہیں بتاتی اگر کچھ نہیں بتاتی تو وہ شاید اسے اور ابر شم کو آسانی سے ایک دوسرے کے خلاف کر دیتے لیکن اب سچ جاننے کے بعد وہ الرٹ ہونے تھا وہ جانتی تھی اسے سب بتا کر پھنسے والی تھی اوُر اگر ائزم کو پتہ چلا تو۔۔۔

"افف کیا مصیبت ہے جب کچھ اچھا ہونے لگتا ہے پھر ساتھ کچھ غلط ہو جاتا ہے دوپہر میں کتنی خوش تھی کہ وہ ابر شم کو بھڑکا کر آئی تھی اور اب تعزیز خان کو کیسے پتہ چلا اس کے گھر کا۔

وہ کیسے پہنچ گیا اس کے گھر اور اس کے گارڈز وہ کہاں مرے ہوئے تھے ان کی خبر تو وہ کل لینے والی تھی وہ اسے مار کر چلا جاتا اور وہ سوتے رہتے اس طرح جیسے تھوڑی دیر پہلے سو رہے تھے۔۔۔

"سب کو پوچھتی ہوں صبح یہاں میری جان لبوں پر بن آئی تھی اور ان لوگوں کو کوئی فکر نہیں تھی اس لیے تو سب کو پیسے نہیں دیتی ہوں میں۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی اور پھر بیڈ پر لیٹتے اس نے خود پر کمفٹر اوڑھا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 77

•••••

تعزیز خان واپس آ چکا تھا وہ چاہ کر بھی اس سفرا کے ساتھ کچھ نہیں کر سکا تھا ورنہ دل چاہ رہا تھا اس کی اس گھیٹا حرکت پر اسے دو چار لگا دیتا وہ کتنی بے شرم لڑکی تھی کیسے دھڑلے سے اس سے اظہارِ محبت کر رہی تھی اوُر ایک اس کی بیوی تھی جس کے منہ سے وہ اظہارِ سننے کا تمنائی تھا لیکن اس کی بیوی نے گویا قسم کھائی ہوئی تھی کہ تعزیز خان سے اظہار نہیں کرے گی وہ۔۔۔

تعزیز خان اس کی آنکھوں میں خوُد کے لیے محبت دیکھتا تھا صاف نظر آتی تھی لیکن وہ اظہار نہیں کرتی تھی اوُر ج ب تک وہ اظہارِ نہیں کرتی تعزیز خان اس کے قریب نہیں جانے والا تھا۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے دور پھینک کر باتھ روم چلا گیا تھا کہیں لمحے وہ شاور کے نیچے کھڑا رہا تھا اوُر اپنے تپتے اعصاب کو ٹھنڈا کیا تھا اس لڑکی کی وہ حرکت اس کے دل میں سفرا کے لئے کدرت مزید بڑھا گئی تھی وہ جانتا تھا کہ لا بیشا سفرا اوُر ائزم تینوں ہی ابر شم کے ساتھ مخلص نہیں ہیں اوُر ایسے میں وہ ابر شم کا ساتھ نہیں چھوڑنے والا تھا ابر شم بھلے نہ سمجھتی لیکن وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا سب کچھ۔۔۔۔

وہ ائزم ابر شم کے پیچھے کیوں پڑا تھا یہ بھی وہ اچھے سے جانتا تھا لیکن سفرا نے آخری بات بھی ائزم اوُر ابر شم کے بارے میں بول کر ائزم کے حوالے

سے تعزیز خان کو ابر شم سے بد گمان کرنا چاہ تھا لیکن تعزیز خان پہلے ہی سب کچھ جانتا تھا وہ اتنی آسانی سے اس کی باتوں میں آنے والا نہیں تھا۔

وہ وائٹ کلر کے ٹروزار میں باہر نکلا تھا چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے وہ سیدھا ابر شم کے قریب گیا تھا جو چینج کیے بغیر ہی سو گئی تھی ابر شم کی پوزیسونس سے واقف تھا وہ اپنی چیزوں کو لے کر احساس تھی۔

اس کے ساتھ لیٹتے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کی سانسوں پر اپنا قبضہ کیا تھا آفس میں وہ اس کے قریب گیا تھا تو اس کے لمس میں شدت نہیں تھی لیکن ابر شم نے اس کے عمل میں اس کا پورا پورا ساتھ دیا تھا وہ اس لمحے ہی اس سفر اپر بہت کچھ باور کروا گیا تھا لیکن وہ الگ بات تھی کہ وہ کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی اگر اس میں تھوڑی بہت عقل ہوتی تو وہ سب سمجھ جاتی کہ ان دونوں کا ریلیشن شپ کیسا ہے لیکن وہ تو الٹا ابر شم کو

مزید اس سے بد گمان کرنے کے لیے اسے وہ گھٹیا تصویریں بھیج چکی تھی

تعزیز خان کا برا حال ہوا تھا ان کو دیکھ کر تو نجانے ابر شم پر کیس بیتی ہو گی اور آج کل تو وہ ویسے بھی اسے لے کر کافی احساس ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے لمس میں شدت آتی جا رہی تھی اس لمحے وہ خود کو کنٹرول نہیں کر پاتا تھا اس پہر اس کی سانسوں کی طلب اس قدر حاوی ہوتی تھی کہ وہ اس کی نیند کا بھرپور فایدہ اٹھاتا تھا۔

جیسے ابھی اس کی سانسوں کو خود میں انہیل کرتے وہ سب بھول گیا تھا ہاتھ اس کی رعنائیاں محسوس کر رہے تھے اس کے کندن نشب و فراز کو محسوس کرنے کے لئے اس کے لب مچل رہے تھے دل کر رہا تھا وہ اس کے اور اپنے رشتے کو مکمل کر دے اس کے وجودِ میں سماتے آج سارے فاصلے ختم کر

دے لیکن وہ ابر شم کی رضامندی کے بغیر یہ نہیں کر سکتا تھا سو اس کی سانسیں پھولتے محسوس کر کے وہ اس کے لبوں کو آزاد کر گیا تھا۔۔۔

اوُر اس کے بھیگے لب جو اس کی شدت سے بھیگ چکے تھے انہیں اپنے انگوٹھے سے صاف کیا تھا وہ ہلکا سا کسمکائی تھی لیکن پھر کروٹ بدلتے رخ تعزیز خان کی طرف کیا تھا جس سے اس کی مشکل میں کہیں گنا اضافہ ہوا تھا کیونکہ اس کے کروٹ لینے سے اس کی شرٹ بے ترتیب ہوتے اس کے نشب و فراز عیاں کر گئی تھی اوُر تعزیز خان مدہوشی سے اس کی بیوٹی بون پر جھکا تھا وہاں اپنے لب رکھے اوُر اس کی نرمی محسوس کی تھی۔۔

"جس دن ہم ایک دوسرے میں مکمل سما جائیں گے اس دن آپ کی خیر نہیں ہو گی جتنا مُجھے تڑپایا ہے آپ نے سارے بدلے لوں گا آپ سے اس دن آپ کو پتہ چلے گا میری محبت کتنی گہری ہے آپ کے لیے۔۔۔"اس کی

شہ رگ کو چومتے ہوئے وہ خماری سے بولا تھا اگر ابر شم اس وقت جاگ رہی ہوتی تو اس کی گہری باتوں پر ضرور اسے ایک چھوٹا موٹا ہارٹ اٹیک تو آ ہی جاتا وہ باتیں ہی اتنی بے باک کر رہا تھا۔۔۔

اس کی طرف دیکھے اس پل وہ بہکا تھا اس کے وجود سے اٹھتی مہک اس پل تعزیز کے حواسوں کو جکڑ چکی تھی وہ مشکل سے خود پر بن باندھے ابر شم کی مخالف سمت کروٹ بدل گیا تھا اگر تھوڑی دیر تک اس کے قریب ایسے ہی رہتا تو وہ کوئی نہ کوئی بے اختیاری تو دکھا ہی جاتا جو وہ نہیں چاہتا تھا سو وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے کروٹ بدل کر سامنے دیوار پر لگی ابر شم کی تصویریں دیکھنے لگا تھا جن میں وہ مسکراتی کافی پیاری لگ رہی تھی۔

وہ کہیں پل ان تصویروں کو ہی دیکھتا رہا تھا نیند اسے آ نہیں رہی تھی لیکن پھر اس نے زبردستی آنکھیں بند کی تھیں اور سونے کی کوشش کی جس میں کامیاب بھی ہوا تھا۔۔۔

ابر شم کی صبح آنکھ کھلی تو اپنے اتنے قریب تعزیز خان کو سوتے دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی وہ کتنے مہنیوں سے اس کے ساتھ نہیں بلکہ صوفے پر سوتا تھا لیکن آج وہ بیڈ پر تھا ابر شم کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"کیا رات کو یہ اپنی گرل فرینڈ سے ملنے نہیں گیا۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی لبوں کو کاٹتے سوچ رہی تھی کیونکہ وہ ہر رات چلا جاتا تھا آج نہیں گیا تھا تو وہ سوچ میں پڑ گئی تھی لیکن پھر خیال آیا وہ سارا دن جو اس کے ساتھ تھا لا بیشا کو سوچتے اس کے دل و دماغ میں شعلے سے بھڑ کے تھے تعزیز خان کی وہ ساری

تصویریں نظروں کے سامنے آئی تو اس نے اپنا سیل فون اُٹھاتے وہ ساری تصویریں اپنی دوست کو فارورڈ کر دی تھیں وہ اچھے سے بتا سکتی تھی کہ وہ ایڈٹ کی تھیں یا اور جنل ہیں۔

ابر شم کو تو وہ فیک ہی لگ رہی تھی نجانے کیوں دل نہیں مان رہا تھا اس کا کہ تعزیز خان اس قدر اس لڑکی کے ساتھ انوالو ہو سکتا تھا۔

لیکن جیسے وہ باتیں کرتا تھا وہ سچ بھی ہو سکتا تھا وہ ابھی کچھ یقین سے کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھی وہ اپنے بالوں کا جوڑہ بناتی بیڈ سے اٹھنے لگی تھی کہ تعزیز نے اسے کھینچتے اپنی بانہوں میں بھرا تھا وہ نیند میں تھا اور اسے خود میں بھینچتے ہوئے سو گیا تھا ابر شم اس کے حصار میں اسے دیکھے جا رہی تھی اس نے وہ حرکت نیند میں کی تھی۔

وہ اس کے حصار میں اس کے بہت قریب اس کی مہک کو اپنی نتھوں سے ٹکراتے ہوئے محسوس کر رہی تھی وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپا کر پھر سے نیند میں چلا گیا تھا وہ چاہتی تو اسے خود سے دور جھٹک دیتی لیکن وہ ایسا کر نہیں پائی تھی اور خاموشی سے اس کے حصار میں پڑی رہی تھی تعزیز خان کی بہت لیٹ آنکھ کھلی تھی اور جب اس نے خود کے انتہائی قریب ابر شم کو دیکھا تو بدک کر اٹھا تھا یہ کب ہوا یقینا یہ حرکت اس سے نیند میں ہی سرزد ہوئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔۔؟؟؟" اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اس کے اتنے قریب سکون سے لیٹی تھی لیکن اس کے اٹھتے ہی وہ بھی اٹھی تھی شاید وہ پہلے سے جاگ رہی تھی۔۔۔

"اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو؟؟؟ یہ تم نے ہی کیا!!!شاید نیند میں تھے تم جب مجھے کھینچا تھا؟؟؟" وہ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی جبکہ کل جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد وہ ابر شم سے ایسے بیہیویر کی توقع تو نہیں کر رہا تھا۔

"آہ مجھ سے شاید نیند میں ہی یہ سب ہوا ہو گا اور آپ اٹھ جاتی پھر اگر میں نے آپ کو کھینچا ہی تھا تو۔۔۔؟؟؟" وہ صبحِ صبحِ اس کا موڈ دیکھنا چاہتا تھا۔

"کیسے اٹھتی تو تکیے کی طرح دبوچے ہوئے تھے جیسے رات کسی اور کے پاس گئے ہی نہیں تھے تم۔۔۔؟؟؟" اس کا کسی اور کے پاس گئے نہیں" کا مطلب وہ بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا یقیناوہ اس کی گرل فرینڈ کا حوالہ دے رہی تھی۔

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں۔۔؟؟؟" اسے بات کرنے پر اُکسایا تھا لیکن وہ سر جھٹک کر اپنا ڈریس ٹھیک کرتی بیڈ سے اٹھی تھی ایک تو وہ الریڈی کافی لیٹ ہو چکی تھی ناشتے کے لیے اور اب تعزیز خان کی باتوں سے لگ رہا تھا وہ لمبی بحث کے موڈ میں تھا۔

"جواب تو دیں میری بات کا؟؟؟" اسے ایسے جاتے دیکھ کر وہ مخاطب کر چکا تھا لیکن ابر شم جو پہلے ہی اپ سٹ تھی اس کے ایسے بلانے پر وہ ایک جھٹکے سے واپس مڑی تھی۔

"تم اگر فری ہو کوئی کام نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ میں بھی فری ہوں مجھے بہت سے کام کرنے ہیں سو پلیز مجھے ڈسٹرب مت کرو تم!!!" وہ غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو سہلاتے ہوئے بولی تھی اسے صبحِ صبحِ شعلہ جولہ بنتے دیکھ کر تعزیز خان کو ماحول کی سنگینی کا اندازہ ہوا تھا۔۔

-

"میم فری تو میں بھی نہیں ہوں!!!" جتنا ضروری سمجھا تھا تعزیز نے بس کسی طرح وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے ان تصویروں کے بارے میں بتائے لیکن ابر شم جیسے اس ٹاپک پر بات نہ کرنے کے بارے میں سوچ چکی تھی سو خاموشی سے اسے دیکھتے جا رہی تھی۔

-

"اچھا کیا کام ہے تمہیں؟؟؟" اس کے قریب آتے وہ کمر پر ہاتھ رکھے سوال کرنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے اس کا انداز دیکھتے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی وہ اس وقت فل لڑائی کے موڈ میں تھی شاید۔

"جو آپ کو ہیں!!!" اس کے قریب آتے بولا تو وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی تعزیز خان کی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا وہ اب ایسی حرکت کر کے اس کو غصہ دلا رہی تھی۔

"ریلی۔۔۔؟؟؟" لہجے میں حیرانگی کا عنصر تھا جس پر تعزیز خان نے سر ہلاتے اس کی بات کی تصدیق کی تھی ابر شم نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی اور پھِر تعزیز خان کو دیکھتے وہ باتھ روم میں چلی گئی تھی اور اس کے جاتے تعزیز خان نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اس سفر اکے متعلق ابر شم کو بتانے کے بارے میں سوچا لیکن وہ جانتا تھا اس وقت جتنی ابر شم تعزیز سے بد گمان تھی وہ شاید ہی اس کی بات پر یقین کرتی۔

۔

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو تعزیز خان کو اسی جگہ پایا تھا وہ شاید کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا نجانے کیا سوچ رہا تھا جو اس کی موجودگی بھی محسوس نہیں کر پایا تھا اور ابر شم کو اپنا اگنور ہونا قطعی پسند نہیں آیا تھا اس کے قریب جاتے گلہ گنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہا تھا جس میں کامیاب بھی ہوئی تھی کیونکہ اس کی آواز سنتے تعزیز خان سیدھا ہوا تھا اور ایک نظر ابر شم کو دیکھا جو باتھ گاؤن میں تھی اس کا دوتشنہ روپ دیکھتے دل مچا تھا لیکن وہ تیزی سے باتھ روم میں چلا گیا تھا ابر شم اس کی پشت کو گھور کر رہ گئی تھی۔

یعنی وہ اسے اگنور کر رہا تھا اصولنا تو ابر شم کو اسے کرنا چاہیے تھا جو کچھ وہ کر چکا تھا اس کے لیے لیکن وہ کر رہا تھا یعنی وہ بات تھی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

۔

وہ ناک سکھیرتے ہوئے بند دروازے کو دیکھتے اپنے بالوں میں برش کرنے لگی تھی آج وہ بہت اچھے سے تیار ہو کر آفس جانے والی تھی اور اس لا بیشا پر تو وہ آج بہت کچھ واضح کرنے والی تھی اس کے بعد کیا ہونا تھا اس بات سے وہ بالکل ناواقف تھی۔

••••

"بھائی ہم واپسی پر جائیں گے آپ ٹائم سے آجایئے گا اور مُجھے کچھ اور چیزیں بھی لینی ہیں کچھ ایک دو بکس بھی تو ٹائم سے ساری چیزیں خریدنی ہوں گی۔۔۔"وہ اپنا بیگ شولڈر پر سٹ کرتے ضرغام خان سے بولی تھی جس کے بھاری ہاتھ اس وقت سٹرانگ پر براجمان تھا۔۔چہرے پر سنجیدگی تھی جب کہ بلیک قمیض کے کف کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے مردانہ شال

کندھے پر ہمیشہ کی طرح موجود تھی جب کہ لب آپس میں پیوست تھے سختی سے۔

"ٹھیک ہے گڑیا آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔"اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تو وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی اس کے جاتے ہی ضرغام خان کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے وہ ناچاہتے ہوئے بھی کل والی لڑکی کو سوچنے لگا تھا اور پھر کچھ سوچتے وہ گاڑی کل والے بوتیک کی طرف موڑ چکا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ وہاں کیوں جا رہا تھا لیکن دل کی سنتے وہ چلا گیا تھا گاڑی اس نے پارکنگ میں کھڑی تھی اور اب ارادہ اس کا اندر جانے کا تھا وہ گاڑی لاک کرتا جیسے ہی پلٹا کسی صنفِ نازک سے ٹکرایا تھا۔

ارشک جو ضرشک کو کندھے سے لگائے اندر کی طرف جا رہی تھی وہ سامنے سے پلٹتے ضرغام خان کو دیکھ نہیں سکی تھی اور اس کا زوردار تصادم ہوا تھا ضرغام خان سے وہ گرتی تو اس کے پاس موجود ضرشک زمیں پر گر جاتا اس نے اپنی گرفت ضرشک پر مضبوط کی تھی ضرغام خان نے اسے گرنے سے بچایا تھا ضرغام خان کے وجود سے اٹھتی مہک ارشک ایک منٹ میں پہچان گئی تھی وہ یہاں تھا اس کے لئے یقین کرنا مشکل تھا۔

ضرشک پر گرفت میں سختی آئی تھی کہیں وہ اپنے بیٹے کے بارے میں تو نہیں جان گیا تھا وہ پوری طرح بھیگی تھی پسینے میں اور اس کی آنکھیں بھی بھر آئی تھی عبایا میں لپٹا اس کا نازک سراپا ہلکا ہلکا کانپنے لگا تھا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے ضرغام خان کے ہاتھوں کو پیچھے جھٹک کر پیچھے ہوئی تھی ضرشک رونے لگا تھا اس کے رونے سے ضرغام خان کی نظر بھی اس پر پڑ

چکی تھی ارشک کو وہ کیسے پہچان پاتا اس کے بھلے وہ بہت قریب رہا تھا لیکن اس نے کبھی ارشک کو جاننے کی کوشش نہیں کی تھی سو کیسے اس وقت وہ اسے محسوس کر پاتا ہاں لیکن ضرشک اس کی ساری توجہ کھینچ چکا تھا اس کو نجانے کیوں اس بچے سے انسیت محسوس ہو رہی تھی ارشک کا کانپتا وجودِ ضرغام خان سے مخفی نہیں رہا تھا۔۔

"ریلیکس۔۔۔" وہ نجانے کیوں کھڑا تھا ان دونوں کے سامنے اس بچے کو پیار کرنے کا دل چاہا تھا وہ اس کو اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھاتا کہ ارشک نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا وہ اس کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی تھی ضرور وہ اس کی آواز پہچان جاتا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ضرغام خان کی آنکھوں میں حیرتِ در آئی تھی اس کے جھٹکنے پر وہ اسے تو نہیں چھونے والا تھا اس نے تو بس اس بس اس بچے کو اٹھانے کے لیے ہاتھ

بڑھایا تھا لیکن مقابل کھڑی صنفِ نازک کا غصہ اسے حیرت میں ڈال رہا تھا۔۔۔

۔

"میں نے آپ کو تو نہیں چھوا بس اس بچے سے پیار کرنے کے لیے اسے اٹھانا چاہ تھا لیکن آپ اتنا عجیب بیہیو کیوں کر رہی ہیں جیسے آپ مجھ سے خوف زدہ ہیں مجھے بس بچے کو پیار کرنا تھا۔۔۔" نجانے کیوں وہ اسے وضاحت دے رہا تھا پر ارشک کے قدم چلنے سے انکاری تھے وہ اگے بڑھنا چاہتی تھی لیکن چاہ کر بھی اس کے قدم نہیں اٹھ رہے تھے وہ ضرشک کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی جیسے خوف ہو کہ ضرغام خان اسے چھین لے گا۔

"م۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔"ضرشک جواب توتلی زبان میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولتا تھا اور سب سے پہلا لفظ اس نے مما ہی سیکھا تھا اور اب وہ ایک اجنبی شخص کو دیکھتے وہ ارشک کی گردن میں چھپنے لگا تھا۔

ضرغام خان کا دل کھیچا جارہا تھا اس نے زبردستی اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن ضرشک زور زور سے رونے لگ گیا تھا وہ صرف چند لوگوں لے لمس سے مانوس تھا اور ایک نئے انسان کو دیکھ کر اس کا رونا بنتا بھی تھا۔

۔

ارشک نے اس کی پیٹھ سہلائی تھی اور ضرغام خان کی طرف دیکھے بغیر وہ اگے بڑھنے لگی تھی لیکن اچانک اتنی ٹینشن لینے کی وجہ سے اس کا سر بری طرح سے چکرایا تھا ضرشک کی پیدائش کے دروان بھی وہ کافی بیمار رہی تھی

کم عمری پر نگنسی کی وجہ سے اسے کافی مشکلات برداشت کرنی پڑی تھی اسی وجہ سے اب وہ زرا سا تیز چلتی تو اس کی سانس پھول جاتی چکر آنے شروع ہو جاتے اس وقت بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا تھا۔۔

۔

وہ تو آج جلدی آئی تھی کہ اسے ابر شم کے دیئے ہوئے ڈیزائنز کو مکمل کرنا تھا کیونکہ آگے شادی سیزن آنے والا تھا جس کی وجہ سے کافی رش لگ جاتا تھا بوتیک میں اوٗر آرڈرز کی بھی بھرمار ہوتی تھی ابر شم کے کافی اسرار پر اس نے اس کو وہ ڈیزائنز ریڈی کرنے کا کہہ تو دیا تھا لیکن اب یہ اس کے لیے بہت ٹف ہو رہا تھا مینج کرنا۔

چکرا کر اس سے پہلے کہ وہ گرتی ضرغام خان نے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے چوڑے سینے سے ٹکرائی تھی ضرشک پر اس کی گرفت بھلے سخت تھی لیکن وہ اس وقت خود کو سنبھالنے میں ہلکان ہو رہی تھی اسے کیسے سنبھالتی۔

ضرغام خان نے ایک ہاتھ سے ارشک کو تھاما ہوا تھا اور دوسرے سے اس نے ضرشک کو اٹھا لیا تھا جو ابھی تک زور و شور سے رو رہا تھا کہ چھوٹی ناک رونے سے سرخ ہو چکی تھی گہری کالی آنکھیں سے آنسو ٹپ ٹپ گرتے اس کے رخساروں پر پڑ رہے تھے ضرغام خان نے اس کے آنسو صاف کیے تھے اور وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسے خود سے دور دھکیل رہا تھا ضرغام خان کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ تھا کتنا سا اور کیسے اسے خود سے دور کر رہا تھا۔۔۔۔

ارشک پل میں سنبھلی تھی ایک جھٹکے سے اس نے ضرشک کو ضرغام خان کی گود سے لے لیا تھا اس کے پاس آتے ہی ضرشک رونا بھولتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گیا تھا ضرغام خان حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں ہوا تھا اتنی کم عمر لڑکی ایک بیٹے کی ماں تھی وہ دیکھنے میں بمشکل انیس سال کی لگ رہی تھی اور اس کا بیٹا۔

ضرغام خان کو ضرشک کی آنکھوں کا رنگ دیکھتے جھٹکا لگا تھا کیونکہ اس کی آنکھیں سیم ٹو سیم ضرغام خان کی آنکھوں کی جیسی تھیں اور اسکے چہرے کے کافی نقوش ضرغام خان سے ملتے تھے۔

۔

اس سے انسیت اور اپنائیت بھی بہت محسوس ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اس بچے سے اس کا گہرا رشتہ ہو۔

ارشک تو ضرشک کو تھامنے آگے بڑھنے لگی تھی جب سامنے سے اس کی سیکرٹری آگئی تھی جو اپنے ٹائم پر آئی تھی لیکن آج ارشک تھوڑا جلدی آ چکی تھی۔

"گڈ مارننگ میم آپ اتنی جلدی۔۔؟؟؟" وہ ارشک کی گود سے ضرشک کو اٹھاتے ہوئے بولی تھی ضرغام خان اس لڑکی کی آواز سننا چاہتا تھا نجانے کیوں اس میں اسے ارشک کا گمان ہوا تھا۔

۔

لیکن وہ اچھے سے جانتا تھا یہ ارشک نہیں ہو سکتی تھی وہ یہاں بھلا اس شہر میں ہوتی تو وہ کب کا اسے ڈھونڈ چکا ہوتا لیکن وہ اس کے بارے میں ابھی تک کچھ پتہ بھی نہیں کروا سکا تھا کہ وہ گئی کہاں تھی حویلی سے نکلنے کے بعد۔

"میم آپ ٹھیک ہیں۔؟؟؟" ارشک کو خاموش دیکھ کر اس کی سیکرٹری نے پھر اسے پکارا تھا اور ساتھ ہی ضرشک کی پیٹھ سہلائی تھی جو اس کے کندھے سے لٹکا ہوا تھا خاموشی سے اس کے پاس وہ روتا نہیں تھا اور نہ ہی اس کو تنگ کرتا تھا ہاں جب اسے بھوک لگتی تھی جب اسے فیڈ کرنا ہوتا تھا تب وہ روتا تھا اور وہ سمجھ جاتی تھی اور تب وہ اسے ارشک کے پاس لے جاتی تھی۔

۔

ارشک نے اسے کوئی اشارہ کیا تھا جسے سمجھتے وہ ضرشک کو لے کر اندر چلی گئی تھی ارشک پریشانی سے لب چبا رہی تھی اس کا فون گاڑی میں رہ گیا تھا وہ اسے لینے جانا چاہتی تھی لیکن ضرغام خان کی موجودگی میں وہ واپس کیسے پلٹتی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس نے ابرشم سے کچھ امپورٹنٹ ڈسکس کرنا تھا سو اس سے بات کرنی ضروری تھی لیکن ضرغام خان کی نظریں وہ محسوس کر سکتی تھی وہ ابھی تک وہیں تھا۔

-

ضرشک کو دیکھتے ضرغام کی کیا حالت ہوئی ہو گی وہ سمجھ سکتی تھی ضرشک اس کا بیٹا تھا اور ویسے بھی خون میں بڑی کشش ہوتی ہے پھر وہ تو اس کا اپنا بیٹا تھا وہ کیسے اس کو دیکھ کر بے اختیار نہیں ہوتا ارشک کو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا ضرغام خان نے اس کو پہچانہ نہیں تھا یقینا اس کے عبایا کی وجہ سے وہ

ہمیشہ نقاب کرتی تھی اس کی صرف آنکھیں نظر آتی تھی باقی وہ سر تا پا کور ہوتی تھی شاید اسی وجہ سے وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا پر اگر وہ مڑتی تو وہ ضرور اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

پر اب کوئی اوٗر آپشن نہیں تھا وہ مڑی تھی نظریں ہمیشہ کی طرح جھکی ہوئی تھی وہ اس کا محرم تھا چاہتی تو اسے نظریں اٹھا کر اسے دیکھ سکتی تھی لیکن اس کا دیا ہر زخم ہر درد یاد تھا بدن پر لگے زخم تو اب ماند پڑ گئے تھے لیکن جو زخم روح پر لگے تھے وہ ہمیشہ رہنے والے تھے جن کو وہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی اوٗر نہ ہی بھولنے والی تھی۔

۔

وہ کبھی ضرغام خان کو معاف نہیں کرنے والی تھی اس سب کے لیے جو اس نے کیا وہ چاہتا تو خود پتہ کرواتا اپنے بابا (ارتضیٰ خان) کے اصل قاتل کا پتہ لگا سکتا تھا لیکن اس نے آنکھوں دیکھے پر یقین کیا جو ہمیشہ ہی غلط ہوتا ہے۔

اب وہ جانتی تھی کہ ساری سچائی کلیئر ہونے کے بعد وہ پچھتاوے کا شکار تھا زرانیل خان سے اسے یہ بات تو پتہ چل گئی تھی کہ حرمین بیگم کی ساری سچائی ضرغام خان اور باقی خان حویلی والوں کے سامنے تھی جس کے بعد اگر وہ پچھتا رہا تھا تو اس سے ارشک کو کیا فرق پڑنا تھا ویسے بھی اس کے ساتھ اس نے کم غلط نہیں کیا تھا۔

۔

اس کے مڑنے پر واقعی ضرغام خان کی نظریں اس پر آئی تھیں ایک پل کے لیے لگا کہ وہ ارشک ہے وہ بے اختیار ہوا تھا ارشک کو بازوؤں سے تھام کر اس نے زور سے خود میں بھینچا تھا ارشک کی سانسیں سینے میں اٹکی تھیں پاؤں جیسے ایک جگہ سٹل ہوئے تھے ضرغام خان سے اس قدر بے باکی کی وہ بھی کھلے عام اسے امید نہیں تھی وہ اس کے تنگ حصارِ میں بوکھلا کر رہ گئی تھی نقاب بھی ڈھیلا ہو چکا تھا اگر وہ بروقت ہاتھ سے اپنے حجاب کا کونا نہ پکڑتی تو اس وقت ضرغام خان اس کے چہرے کو دیکھ چکا ہوتا اس کے بعد کیا ہوتا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس نے اپنا پورا زور لگایا تھا ضرغام خان کو خود سے دور کرنے کے لئے لیکن ناکام رہی تھی مقابل کی گرفت میں بلا کی سختی تھی وہ اس کی گرفت میں سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔

ایک تو وہ بولنا نہیں چاہتی تھی اس کے سامنے اور اس کی مزاحمت کا ویسے بھی ضرغام خان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا ہر گزرتے لمحے اس کی کنڈیشن مزید خراب ہو رہی تھی اب اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا فون لینے کے بجائے اسے اندر چلے جانا چاہیے تھا ضرغام خان اس کو سینے سے لگائے جیسے اس کی خوشبو محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ کہیں راتیں اس ستمگر کی پناہوں میں گزر چکی تھی وہ اس کو کافی نزدیک سے جانتا تھا اگر اسے پہچان جاتا یا اگر وہ اسے پہچان چکا ہوا تو۔

۔

اس نے ضرغام خان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے ہٹانا چاہا تھا ضرغام خان جو اسے سینے سے لگائے سب بھول چکا تھا اس کے جھنجھوڑنے پر وہ ہوش میں آیا تھا ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا تھا اتنا بے اختیار کیسے ہو گیا وہ کہ

ایک انجان لڑکی کو سینے سے لگا گیا بھلے وہ اسے ارشک لگی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ارشک نہیں تھی ارشک بھلا کیسے اتنے بڑے بوتیک میں کام کر سکتی تھی۔۔

وہ اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک بھرپور اوَر تفصیلی نگاہ ارشک کے لرزتے وجود پر ڈال چکا تھا بلیک کلر کے عبایہ میں ملبوس وہ سر تا پا کور تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ارشک نے اس کو ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا یہ بات وہ محسوس کر چکا تھا مقابل کھڑی صنفِ نازک کی یہ ادا اسے پسند آئی تھی بے ساختہ نظروں کے سامنے ارشک کا سراپا آیا تھا وہ بھی تو کبھی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھتی تھی اس کے بات کرنے پر وہ ہمیشہ اپنی آنکھیں جھکائے اس کی ہر بات برداشت کر لیتی تھی اس کی یاد نے دل میں پنجے گاڑے تو اس پل

اسے سگریٹ کی طلب ہوئی تھی وہ یہاں کیوں آیا تھا وہ سب بھول گیا تھا اس پل صرف ارشک یاد تھی۔

۔

"ایم سوری فار مائی ایکٹ۔۔۔!!" جو بھی تھا اس سے بہر حال غلطی ہوئی تھی سامنے کھڑی کے نقاب میں جھکی آنکھوں سے بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے ضرغام خان کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی۔

ارشک اس کی طرف دیکھے بغیر اگے بڑھ گئی تھی گاڑی میں ڈرائیور ہر وقت موجود ہوتا تھا اس نے شیشے پر ہاتھ مارا تو ڈرائیور نے دروازہ کھولا تھا وہ فون اٹھا کر جلدی سے اندر بھاگ گئی تھی ضرغام خان اس کی تیزی دیکھ رہا تھا وہ اندر جانا چاہتا تھا ایک بار اس بچے کو پھر سے اٹھانے کی خواہش ہوئی تھی اس

لڑکی پر اسے حیرت ہوئی تھی جو ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی اس کی سیکرٹری اس سے بات کر رہی تھی مطلب وہ بولتی تھی لیکن اس کے سامنے بات کرنے سے گریز برت رہی تھی وہ سمجھ گیا تھا۔

۔

ارشک کے جانے کے بعد ضرغام خان گاڑی میں آکر بیٹھ گیا تھا لیکن یہ لڑکی اس کے حواسوں پر سوار ہوئی تھی آخر کیوں سوچ رہا تھا وہ اس لڑکی کے بارے میں کل جو لڑکی اس سے ٹکرائی تھی وہ بھی یہی تھی کیونکہ نقاب کا کلر وہیں تھا لیکن وہ کالج کا گیٹ تھا لیکن یہاں بوتیک تھی۔

وہ اس کو اندر جانے تک دیکھتا رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ آندر گئی وہ گارڈز کے پاس پہنچ گیا تھا کہ اسے اندر جانا تھا لیکن ان لوگوں نے معذرت کر لی تھی

کہ اندر میلز انٹری الاؤ نہیں ہے وہ حیران ہوا تھا گارڈز سے پھر بات کی تو پتہ چلا یہ بوتیک کی مالکن کا آرڈر ہے وہ اندر کسی مرد کو نہیں جانے دے سکتے تھے ضرغام خان واپس اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا تھا اب ارادہ آرمینا کے ساتھ آنے کا تھا اور اسے وہ یہ کام سونپنے والا تھا اس لڑکی کے بارے میں پتہ لگانے کا۔۔۔۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کیا آرمینا اپنے بھائی کا ساتھ دے گی یا ارشک سے کیا ہوا وعدہ نبھائے گی یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

ضرغام خان واپس گاڑی موڑ چکا تھا آج اس نے گاؤں جانے کے بجائے سوچا کہ وہ کیوں نہ شہر میں اپنے پینڈنگ کام ہی نبٹا لے دادا جان نے بھی اسے آج ایک دو کام کرنے کا تھا وہ بھی ہو جاتے اور پھر آرمینا کو لے کر وہ واپس اس بوتیک میں آتا۔

وہ بچہ پھر سے نظروں کے سامنے آیا تھا کتنا پیارا تھا دل بے ساختہ اسے پیار کرنے کا کیا تھا لیکن وہ بچہ اس کے پاس آیا ہی نہیں تھا اس نے کوشش تو بہت کی تھی لیکن وہ اس کے پاس آتے ہی رونے لگ گیا تھا اسے خوُد بھی بچے بہت پسند تھے آرمینا کو اس نے بہن سے زیادہ بیٹی کی طرح محبت کی تھی اس کی ہر خواہش وہ پوری کرنے کی کوشش کرتا تھا اور پھر جب اس نے مزید پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو شمس خان نے صاف صاف انکارِ کر دیا تھا لیکن پھر وہ شمس خان سے بات کرتا کہ عالمیار خان نے خوُد شمس خان سے بات کی تھی آرمینا کی سٹڈی کے سلسلے میں اور یوں وہ مانے تھے لیکن عالمیار خان نے ضرغام سے کہا تھا کہ وہ ارمینا کو یہ بات ہر گز نہیں بتائے گا کہ دادا جان سے بات اس نے کی ہے۔

وہ بار بار اس بچے کو سوچے جا رہا تھا جس سے اب اس نے تفصیلی ملاقات کرنی تھی۔

.....

ارشک اندر آئی تو پسینے سے بھیگی ہوئی تھی ضرغام خان کے سوری کرنے پر وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے پہچان نہیں سکا تھا لیکن اس کا وہ ایکٹ ابھی تک ارشک کے دل کی دھڑکن تیز تھی اس کو قریب محسوس کیا تھا اس کی دھڑکن سنی تھی وہ اسے کتنے قریب گیا تھا اس لمحے وہ اس لمحے کو سوچتے ایک بار پھر سے جیسے عجیب سی کیفیت کا شکار ہوئی تھی وہ اپنے کیبن میں چلی آئی تھی عبایا اتار کر سائیڈ پر رکھتے اپنا دوپٹہ شانوں پر ٹھیک کیا تھا پانی کا گلاس لبوں سے لگائے وہ ایک گھونٹ میں ہی ختم کر چکی تھی اس وقت اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

اس نے چیئر پر بیٹھتے فون نکالتے ابر شم کو کال ملائی تھی وہ اٹھالی گئی تھی ابر شم اس وقت سب کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی موڈ تو اس کا تعزیز خان کی وجہ سے خراب ہی تھا لیکن وہ آفس جانے کے لئے ریڈی تھی۔

ارشک کی کال دیکھ کر وہ سب سے معذرت کرتی باہر لاونج کی طرف چلی گئی تھی تا کہ سکون سے بات کر سکے اس سے۔

"آسلام علیکم۔۔۔۔"اس کے کال ریسیو کرنے پر ارشک نے سب سے پہلے اسے سلام کیا تھا جس کا ابر شم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا اور پھر وہ کام کی بات کرنے لگ گئی تھی ارشک نے اسے آج شام آرڈر مکمل ہونے

کا کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے ڈریسز شام تک لے جا سکتی ہے ارشک کے اتنے محنت سے کام کرنے پر وہ کافی خوش تھی۔

"مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے تم نے اتنی جلدی کام مکمل بھی کر لیا ہے اور ہمارے ڈریسز ریڈی ہونے والے ہیں یہ آرڈر ہمارے لیے بہت قیمتی تھا جب میں نے ڈیزائنر کے ایکسیڈنٹ کا سنا تھا تب میں بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔۔" وہ ارشک کو اپنی اس وقت کی کیفیت سے آگاہ کرنے لگی تھی جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی جانتی تھی ابر شم اتنی جلدی ڈریسز ریڈی ہونے کا سن کر کچھ ایسا ہی ریکشن دے گی۔

"اصل میں نے کافی ٹائم لگا کر انہیں پہلے مکمل کیا ہے کیونکہ آگے شادی سیزن ہونے کی وجہ سے مُجھے پھر ٹائم نہیں ملنا تھا سو سوچا انہیں پہلے کمپلیٹ کر لوں۔۔۔" ارشک آہستگی سے دھیمی آواز میں بولی تھی۔

"بہت شکریہ تمہارا یار تم سچ میں بہت محنتی ہو تبھی تو اتنا بڑا بوتیک چلا رہی ہو اور وہ بھی بے بی کے ہوتے جبکہ کہ بے بی کے ساتھ کام کرنا خاصا مشکل ہوتا ہو گا تمہیں۔۔۔"ابر شم اس کو تم کہہ کر ہی مخاطب کر رہی تھی آپ جناب کا تکلف ارشک کر رہی تھی وہ نہیں۔

"نہیں اب تو عادت ہے اور میرا بیٹا مجھے تنگ نہیں ہے اور وہ بہت صبر والا بچہ ہے میری طرح۔۔۔"ضرشک کو سوچتے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ جتنی تھکی ہوئی بھی ہوتی ضرشک کے لمس سے سب بھول جاتی تھی اس کو گود میں اٹھاتے جیسے اور کچھ یاد نہیں رہتا تھا۔۔۔

اسے یاد تھا جب اس نے پہلی بار ضرشک کو گود میں لیا تھا تب وہ سب تکلیفیں سب دکھ سب کچھ بھول گئی تھی ضرشک کے آنے سے اس کی زندگی میں

بہت سی تبدیلیاں آئی تھی اس کے ساتھ وہ جیسے نئے سرے سے زندگی شروع کر چکی تھی جس میں بس وہ دونوں تھے اور تیسرے اس کے بابا۔

"بہت کیوٹ ہے وہ میرا تو دل کر رہا ہے اس سے ملنے کے لئے ہم لوگ آئیں گے تمہارے پاس تاکہ جو باقی بچا ہے ڈیوز وغیرہ ان کے بارے میں ڈسکس کر لیں ہم لوگ۔۔۔۔۔" وہ ارشک کو پورا معاوضہ دینے والی تھی کیونکہ اس نے ٹائم سے پہلے ہی آرڈر تیار کر دیا تھا۔

"جی ضرور آیئے گا اب میں فون رکھتی ہوں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند مذید باتیں کرتے وہ کال کٹ کر گئی تھی۔۔۔

ابر شم کے ڈریسز والا کام اس نے پانچ چھ گھنٹے لگا کر مکمل کر دیا تھا اور پھر اپنے کام کو شروع کیا تھا ضرشک کے فیڈ کا ٹائم ہونے والا تھا اس سے پہلے وہ کام ختم کرنا چاہتی تھی۔۔۔

کام میں مصروف ہوتے وہ ضرغام خان کو بھول گئی تھی اور پوری توجہ اس نے کام پر دی تھی لیکن پھر نظروں کے سامنے آج والی ملاقات تھی ایک ملاقات اس کی ضرغام خان سے کل ہوئی تھی اور ایک آج وہ پھر سے اس سے نہ ملنے کا سوچ چکی تھی۔۔

جبکہ یہ نہیں جانتی تھی وہ ضرغام خان سے بہت جلد پھر سے ملنے والی تھی۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 78

.....

آرمیناکالج میں لیکچر لیتے اس وقت فری بیٹھی ہوئی تھی آج پھر وہ خود پر کسی کی نظریں محسوس کر رہی تھی لیکن پھر دیکھنے پر کوئی نظر نہیں آتا تھا وہ پریشان تھی آخر یہ اس کا وہم تو ہر گز نہیں تھا کوئی تو تھا اس کے پیچھے جو اس پر نظر رکھے ہوئے تھا لیکن کون۔

جس کو وہ کل تھپڑ مار چکی تھی وہ آج اسے نظر نہیں آیا تھا وہ ایک طرح سے خوش تھی کہ بلا ٹلی سر لیکن وہ غلط تھی۔

اب بلا اس کے سر سے ٹلی تھی یا آگے اس کے ساتھ کچھ بہت برا ہونے والا تھا یہ تو وقت نے بتانا تھا لیکن جو ہونا تھا اس کے بعد آرمینا کی زندگی میں ایک بوچھاڑ شروع ہونے والا تھا۔

"ہیلو۔۔" وہ بینچ پر بیٹھی گود میں بک رکھے پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھا تھا وہ اسے دیکھتے بدک کر پیچھے ہوئی تھی وہ انسان جو رات کو اسے اچھا خاصا پریشان کر چکا تھا وہ اس وقت اس کے سامنے آیا تھا اس کا دل چاہ اس کے فوج کٹ بالوں کا نقشہ ہی بگاڑ دے وہ اس کو دیکھتے دانت پیستے ہوئے اٹھ کر جانے لگی تھی جب مقابل نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی انداز نرمی لیے ہوئے تھا۔

۔

"بیٹھ جائیں پلیز۔۔۔"اس کا انداز التجائیہ سا تھا آرمینا نے آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھا تھا۔وہ ایسے سرے عام اس کا ہاتھ تھامے گا یہ آرمینا نے نہیں سوچا تھا وہ ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تھی مگر ناکام رہی کیونکہ مقابل کی گرفت کافی سخت تھی وہ چاہا کر بھی اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال نہیں پا رہی تھی اسے اس انسان پر بلا کا غصہ آیا ہوا تھا کیا سوچ کر اس نے اس کذ ہاتھ پکڑا رات جو کچھ ہوا اس کے بعد اسے آمید نہیں تھی کہ یہ شخص آج پھر اسے اپنی شکل دکھائے گا نجانے کون تھا وہ جو اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔

۔

وہ اس سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ انسان ہر پل اس کے قریب آ رہا تھا جو غلط تھا اسے یہ سب روکنا تھا ورنہ بہت کچھ غلط ہو جاتا۔

"دیکھیں پلیز یہ کالج ہے میرا اور خود کا تماشا نہ بنوائیں آپ!!!پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے؟؟؟کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں؟؟؟پہلے رات کو اور اب یہ سب!!!"وہ پورا زور لگا رہی تھی لیکن مقابل کی گرفت میں بہت سختی تھی آرمینا جیسی دھان پان لڑکی بھلا کہاں اس کی گرفت سے خود چھڑوانے میں کامیاب ہو پاتی۔

"یہ ہی تو میں آپ سے کہنا چاہا رہا ہوں آرام سے بیٹھ کر میری بات سن لیں آگر آپ مُجھے سنتی تو اس سب کی ضرورت نہیں پڑتی مجھے۔۔۔"وہ اچانک اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کر چکا تھا آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا یہ لڑکا اب اس کی برداشت آزما رہا تھا۔

۔

کیوں کہ وہ اسے جتنا اگنور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی اس کے مزید قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا جو آرمینا کو تپش دلا رہا تھا۔

"لیکن میں کیوں کروں آپ سے بات لگتے کیا ہیں آپ میرے کل بھی میرے کمرے میں گھس آئے تھے اور ابھی بھی مُجھے پریشان کر رہے ہیں جبکہ میں آپ کو جانتی تک نہیں ہوں کیا آپ کو یہ سب زیب دیتا ہے بھلا؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے زمین پر دیکھ رہی تھی شکل سے وہ کسی گھرانے کا لگ رہا تھا لیکن اس کی حرکتیں دیکھ کر آرمینا کو وہ کوئی سڑک چھاپ اور اہ انسان ہی لگا تھا کیونکہ کوئی شریف انسان اس قسم کی حرکتیں نہیں کر سکتا۔

"دیکھیں آپ مجھ سے بات نہیں کریں گی تو میرے بارے میں جان کیسے پائیں گی جان پہچان کے لیے تو بات کرنی پڑتی ہے جو آپ مجھ سے کر نہیں

رہی ہیں بیٹھ جائیں آپ کے انداز سے لگ رہا ہے آپ یہاں سے جانے کے لئے پر تول رہی ہیں۔۔۔!!!" وہ اس کو بیگ میں بکس سٹ کرتے دیکھ کر بولا تھا جس پر آرمینا کا ہاتھ لمحے بھر کو روکا تھا لیکن پھر سر جھٹک کر وہ تیزی سے اپنی بکس بیگ میں سٹ کرتے اسے شولڈر پر لٹکائے وہاں سے جانے کے لیے تیار تھی۔

۔

"دیکھیں آپ۔۔۔" اسے جاتے دیکھ کر وہ اٹھا تھا لیکن آرمینا نے کڑے تیور لیے اسے گھورا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا نجانے اس انسان کی اپنے آس پاس موجودگی اسے عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

آپ کیوں مجھے کوئی ایکشن لینے پر مجبور کر رہے ہیں جب میں نے" آپ کو بتا دیا ہے مُجھے آپ سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے پھر کیوں مُجھے تنگ کر رہے ہیں آپ؟؟؟ چاہتے کیا ہیں اخر؟؟؟"وہ اب کی بار اس کے سامنے آئی تھی۔

میں جو چاہتا ہوں وہ آپ کو تفصیل سے بتانا چاہتا ہوں لیکن آپ " سننے کے لیے راضی ہی نہیں ہو رہی ہیں آگر آپ میری بات مانیں تو میرے ساتھ لنچ پر چلیں وہاں تفصیل سے بات کریں گے ہم مل کر۔۔۔"اس کے غصے کا اثر لیے بغیر وہ اس کے قریب ہوتے بولا تو وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی اس کے ساتھ لنچ کرنے وہ کیسے جا سکتی تھی۔

آپ جانتے ہیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟"!لہجہ حیرت لیے "
ہوئے تھا مقابل نے چھپ زدہ انداز میں اسے دیکھا تھا اب اس
نے اتنی بھی کوئی عجیب بات نہیں کی تھی جسکا وہ ایسا ری ایکشن
دے رہی تھی۔

جی جانتا ہوں آپ کے ساتھ لنچ کرنے کی بات کی ہے اس میں "
اتنا اوور ریکٹ کرنے کی ضرورت کیا ہے ویسے آپ کبھی کسی کے
ساتھ لنچ کرنے کے لیے نہیں گئی ہیں۔۔۔؟؟؟"سوالیہ انداز میں
اس کے چادر میں چھپے چہرے پر فوکس کرتے پوچھا تھا وہ اس وقت
بلیک کلر کی چادر میں خود کو ڈھانپے ہوئے تھی کہ بدن اس کا
تقریباً سارا ہی چھپ سا گیا تھا وہ سر تا پا اس چادر میں چھپی ہوئی

تھی اپنے پردے کا خیال وہ خوُد رکھتی تھی اوُر کالج آتے جاتے تو وہ ویسے بھی بہت خیال رکھتی تھی۔

۔

"آپ اب میری برداشت کو آزمارہے ہیں۔۔۔۔"وہ روہانسی انداز میں بولتے اپنے قدم پیچھے کی طرف اٹھاچکی تھی اس کی اگلی کلاس میں تو ٹائم تھا لیکن اس نے پھر بھی سوچا کہ اس انسان کے ساتھ سر کھپانے سے بہتر ہے وہ جاکر کلاس روم میں ہی بیٹھ جائے۔

نجانے کہاں سے پیچھے پڑ گیا تھاوہ اس کے کہ کل سے اسے مسلسل پریشان کیے ہوئے تھاحالانکہ وہ اس کانام تک نہیں جانتی تھی اوُرنہ ہی جاننے کی خواہش تھی اس کی بس وہ اس کا پیچھا چھوڑ دے اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا

کل رات نیوشا کی آواز سن کر وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی کہ اگر وہ کچھ دیکھ لیتی تو۔

۔

"دیکھیں آرمینا آپ بات کو طول دے رہی ہیں!!! جبکہ میں نے ایک سمپل سی بات کی ہے کیا آپ کو نہیں لگتا آپ کو میرے ساتھ لنچ کرنے جانا چاہیے تاکہ ہم ایک دوسرے کو جان سکیں۔۔۔۔!!!" اس کے قریب ہونے کی کوشش وہ مسلسل کر رہا تھا۔

"میں آپ کے ساتھ کیوں کہیں جاؤں اور ویسے بھی مُجھے نہیں لگتا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کو جاننے کی ضرورت ہے اور اب تو بالکل بھی نہیں جبکہ آپ رات کو ایک بہت اکوڑڈ حرکت کر چکے ہیں۔...." آرمینا کی بات وہ

آچھے سے سمجھ گیا تھا وہ رات اس کے کمرے میں جانے کی بات کر رہی تھی لیکن اسے آرمینا کے کمرے میں جانے سے کوئی قباحت محسوس نہیں ہوئی تھی۔

۔

"صرف کمرے میں آیا تھا آپ اسے اکوڑڈ حرکت نہیں کہہ سکتی ہیں اگر آپ کے قریب آتا آپ کو چھوتا آپ کو پیار کرتا پھر آپ اسے کہہ سکتی تھیں۔۔۔۔"اس کے کان کے پاس جھکے وہ اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا تھا آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا مقابل کی بے باک بات پر۔

"آپ۔۔۔۔"اب کی بار وہ چیخی تھی اور پاؤں پٹخ کر وہ سے چلی گئی تھی کیونکہ اس سی زیادہ اس انسان کو برداشت کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

۔

اس کی باتوں کو سوچتے اس کے رخسار دہکنے لگے تھے وہ کتنا بے باک تھا یہ اندازہ اسے اس کی باتوں سے ہی ہو گیا تھا رات کا منظر نظروں کے سامنے آیا تھا جب وہ پورے حق سے اس کے کمرے میں بیٹھا تھا جیسے وہ کمرہ اس کا ہو۔

لیکن وہ جس کا تھا وہ اب کہیں نہیں تھا عالمیار خان کو سوچتے ایک آنسو بے مول کر اس کے عارض پر گرا تھا جس کو اس نے صاف کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

وہ عالمیار خان کو سوچتے سوچتے کب کلاس روم میں پہنچی اسے نہیں پتہ تھا اسے سوچتے وہ خود سے بھی غافل ہو جاتی تھی بس دل اس کی یادوں میں دھڑکتا تھا اور وہ خود کو روک نہیں پاتی تھی اسے سوچنے سے۔

۔

ایک پل کے لیے اس انسان نے اسے عالمیار خان کی یاد دلائی تھی وہ پل یاد آیا جب وہ اسے ہوٹل لے کر گیا تھا اور پھر جو وہاں ہوا ان کے درمیان اس کو سوچتے اس کے رخسار پھر سے دہکنے لگے تھے عالمیار کی بے قراریاں یاد کرتے وہ اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی کاش کے ان کے درمیان وہ سب نہیں ہوتا۔

وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو مشکل سے کنٹرول کرنے لگی کیونکہ آس پاس اب کافی سٹوڈنٹس آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

۔

آرمینا کے جانے کے بعد وہ وہیں کھڑا رہا جب تک وہ کلاس روم میں انٹر نہیں ہوئی وہ وہاں سے ہٹا نہیں تھا اس کے روم میں انٹر ہونے کے بعد وہ اپنی کلاس کی طرف چلا گیا تھا لبوں پر متبسم سی مسکراہٹ تھی وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ ایسے کسی کے ساتھ نہیں جائے گی لیکن اس نے پھر بھی اسے آفر کی جو اس کی توقع کے عین مطابق ریجکٹ کر دی تھی لیکن وہ خوش تھا حیرت کی بات تھی کہ آرمینا کے انکار سے اسے خوشی ہوئی تھی۔

••••

ابر شم اور تعزیز آفس پہنچ چکے تھے ہار شم نے اسے صبح صبح پھر کافی فورس کیا تھا ٹریٹ کے لیے تو ان لوگوں نے یہ ڈسائیڈ کیا تھا کہ وہ رات کو ڈنر باہر کریں گے جو ابر شم کی طرف سے تھا جسے ہار شم نے قبول کر لیا تھا وہ ان کے ساتھ آفس آنا چاہتا تھا لیکن گرینی نے اسے ریسٹ کرنے کا کہہ کر گھر پر ہی روک لیا تھا ابر شم اور تعزیز کے درمیان سرد مہری کی دیوار ہنوز برقرار تھی ابر شم کو تعزیز خان پر اتنا شک تو تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ تصویریں فیک تھیں نجانے کیوں اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔

۔

پہلی بار وہ اپنے دل کی سن رہی تھی لیکن کنفرمیشن ہونے تک وہ کوئی ایکشن نہیں لے سکتی تھی وہ لفٹ سے نکلی تو اس کو سامنے سے آتی لابیشا نظر آئی

تھی جو اس کا ٹیب ہاتھ میں تھامے اس کے پورے دن کا شیڈول سٹ کر چکی تھی۔

"مارننگ میم۔۔۔۔" آفس میں ابر شم اس کی میم تھی تو یہاں اسے یہ رشتہ نبھانا تھا بھلے مجبوری میں ہی سہہ لیکن ابر شم کو عزت اسے دینی پڑنی تھی سو مارے دل سے اس نے اسے سلام کیا تھا ہاں ابر شم کے پیچھے لفٹ سے نکلتے تعزیز خان پر اس کی نظریں جم گئی تھیں وہ اسے کچھ زیادہ ہی ہیڈ سم لگ رہا تھا۔۔

۔

سکائے بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ اس وقت لابیشا کی توجہ کا مرکز بن گیا تھا وہ چاہ کر بھی اس پر سے نظریں نہیں ہٹا سکی تھی جبکہ ابر شم

اس کی نظروں کا فوکس تعزیز خان پر دیکھ چکی تھی لبوں کو بھینچتے ہوئے وہ ان کا ائی کنٹیکٹ دیکھ رہی تھی شدید جلن محسوس ہوئی تھی اسے اس پل لابیشا سے۔

وہ مزید رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی لابیشا کی بات کا جواب تک نہیں دیا تھا اس نے اور لابیشا اس کے جاتے ہی تعزیز خان کی طرف دیکھتے مسکرائی تھی آخر پلان پر ورک بھی تو کرنا تھا اس نے۔

"ہیلو۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کر چکی تھی تعزیز خان جس کا سارا دھیان اپنے فون کی طرف تھا وہ اس کی آواز پر سر اٹھاتے اسے دیکھنے لگا تھا جو ابھی تک ہاتھ بڑھائے ہوئے تھی لیکن تعزیز خان ایک غلط نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا لابیشا کو شدید سبکی محسوس ہوئی تھی نجانے کیوں اس پل وہ اس کی توجہ چاہتی تھی تاکہ ابر شم کو کچھ جتا سکے۔۔۔

ابر شم آفس پہنچی تو اس نے اپنا بیگ دور اچھالا تھا اپنے ماتھے کو سہلاتے ہوئے اس نے اپنے اندر اشتعال کو قابو کرنے کی ناکام سعی کی تھی لا بیشا کو دیکھ کر اس کا موڈ خراب ہوا تھا وہ بھلے فیک تصویریں تھیں لیکن پھر بھی تعزیز خان کو کسی کے ساتھ ایسے کلوز دیکھنا اس کے لیے سوہان روح تھا وہ اپنے اندر لاوا سا اٹھتا ہوا محسوس کر رہی تھی اس وقت وہ کہیں کسی الگ تھلگ کونے میں بیٹھ کر اپنے اندر کا غبار نکالنا چاہتی تھی لیکن اس وقت اس کو ارشک سے ملنے بھی جانا تھا۔

تعزیز خان آفس میں انٹر ہوا تو ابر شم کو ایسے بے چین دیکھ کر وہ خاصا پریشان ہوا تھا وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ چکا تھا جب وہ آفس کیبن

کی طرف بڑھی تھی لیکن اس کی پریشان شکل دیکھ کر وہ خوُد بھی پریشان ہوا تھا۔

"میم آر یو اوکے۔۔۔؟؟!" اس نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا لیکن ابر شم نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازتے اس کے سوال کو اگنور کیا تھا اوُر اپنی چیئر پر بیٹھتے وہ اپنا لیپ ٹاپ آون کر چکی تھی کچھ ضروری تفصیلات اس نے ای میلز کرنی تھیں اس کے بعد ارشک کی طرف چکر لگانے کا ارادہ تھا اس کا۔

تعزیز خان اس کے اگنور کرنے پر تلملایا تھا اوُر اس کی طرف بڑھتے وہ اس کو گھورنے لگا تھا ابر شم اس کی طرف دیکھے بغیر اپنا کام کرنے لگی تھی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے ؟؟؟"اس کے جواب نہ دینے پر وہ پھر سے سوال کرنے لگا تھا اس وقت وہ اس کے انتہائی قریب تھا اس کے بدن سے اٹھتی مردانہ خوشبو ابر شم کو اپنے حواسوں پر چھاتے ہوئے محسوس ہوئی تھی اس سکائے بلیو کلر کے ڈریس میں وہ خاصا ہینڈسم لگ رہا تھا ابر شم بے اختیار اسے دیکھنے لگی تھی اس کی نظروں کا محور وہ محسوس کرتے لبوں کا کونا دبائے اس کی حرکت دیکھنے لگا تھا اس پل وہ ابر شم کے قریب تھا انتہائی قریب زرا سا آگے جھکتا تو اس کے لبوں کو چھو لیتا لا بیشا روم میں انٹر ہوئی تو ان دونوں کو اتنے نزدیک دیکھ کر وہ باہر نکلی تھی۔

ابر شم کے غصے سے واقف تھی وہ جانتی تھی وہ ایسے ان لوگوں کو ڈسٹرب کرے گی تو وہ بہت خفا ہو گی تبھی باہر آتے اس نے خوٗد کو کمپوز کیا اوٗر پھر

دروازہ نوک کرتے اس نے اجازت طلب کی تھی ابر شم جو اس وقت دیوانہ وار تعزیز خان کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی دستک کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی جب کہ تعزیز خان کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

ابر شم نے یس کہتے اسے اندر آنے کا کہا اور پھِر دوبارہ ٹائپنگ میں مصروف ہو گئی تھی جب لا بیشا اندر آئی تو تعزیز خان اس کو دیکھتے لب بھینچ گیا تھا سفرا کی بات یاد تھی اسے کہ یہ سب ان تینوں کی پلاننگ تھی اسے کچھ بھی کر کے ان تینوں کو ایکسپوز کرنا تھا۔

۔

وہ کچھ سوچتے اٹھ کر لابیشا کی طرف گیا تھا جو بات تو ابر شم سے کر رہی تھی لیکن نظریں اس کی تعزیز خان پر جمی ہوئی تھی وہ مسلسل اسے دیکھے جا رہی تھی یہ بات یہاں تعزیز خان نے نوٹ کی تھی وہیں ابر شم بھی کر چکی تھی لیکن اس نے تعزیز خان کو گھورا تھا جو کم سے کم آفس کا لحاظ تو کر لیتا یہ کیا تک بنتی تھی بھلا۔

-

"لابیشا میری اگر کوئی بارہ بجے کے بعد کی میٹنگ ہے تو اسے کینسل کروا دو اوکے ابھی تھوری دیر بعد جس کمپنی سے میری میٹنگ ہے ان سے کنٹکنٹ کر کے مجھے بتاؤ وہ لوگ کب آ رہے ہیں۔۔۔" وہ مصروف سی بولی تھی لینا کے ساتھ اس کی بہت بنتی تھی۔ وہ کافی عرصے سے اس کے ساتھ تھی لیکن اب یہ نیو تھی اس سیٹ پر کافی چیزیں سمجھنے میں اسے وقت لگنا تھا۔

"اوکے میم۔۔" وہ ابر شم کا اعتماد جیتنا چاہتی تھی اس لیے فحال اس کے ساتھ بنا کر رکھنا ہی اس کا فایدہ تھا۔

لابیشا کی نظروں کا مرکز تعزیز خان کو بنتے دیکھ کر ابر شم کا پارہ ایک دم سے ہائی ہوا تھا وہ اس کا شوہر تھا لابیشا کا نہیں فحال اس ءاپنے ہز بینڈ کو صرف اپنے تک محدود رکھنا تھا تعزیز ابھی تک اسی پوزیشن میں تھا جیسے وہ ابر شم سے بات کر رہا تھا ابر شم نے پہلے تو خوُد کو کمپوز کیا اور پھر اس نے تعزیز خان کی گردن میں بانہیں ڈالی تھی وہ اس کی طرف جھکا اوُر ابر شم نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اس وقت وہاں موجود نفوس کو حیرت میں ڈال دیا تھا اس کا میٹھا میٹھا لمس تعزیز خان کیسے چھوڑ دیتا پل میں اس کے لبوں کو جکڑتے اس کی سانسوں سے سانسیں الجھائی تھیں وہ دونوں شاید ایک دوسرے کے

لمس میں کھو کر پاس کھڑے تیسرے وجود کو بھول گئے تھے جو آنکھیں پھاڑے ان کی یہ حرکت دیکھ رہی تھی۔

تعزیز خان کے گلے کا ہار بنے ابر شم کے ہاتھ اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا یہاں وہ اتنا کچھ کر رہی تھی ان دونوں کو الگ کرنے کے لئے اور وہ ایک دوسرے کے قریب تھے سانسوں کے قریب۔

وہ وہاں سے گئی تھی بلکہ ان کو دیکھے جا رہی تھی لیکن تعزیز خان نے بھی ابر شم کو چھوڑا نہیں تھا یہ لمس تو ویسے بھی اس کی کمزوری بنتا جا رہا تھا اور اب تو وہ خود قریب آئی تھی۔

۔

لا بیشا کو وہاں سے جانا پڑا تھا کیونکہ وہ دونوں تو ارد گرد کا احساس کیے بغیر ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے ہوئے تھے اس کے جاتے ہی تعزیز خان نے ابر شم کے لبوں کو آزاد کیا تھا لیکن اس کی کمر کے گرد اس کے بازو ابھی تک حائل تھے کہ اس کے دل کش خدوخال اسے اپنی نازکی کا احساس دلا رہے تھے وہ بہکنے لگا تھا حالانکہ وہ آفس تھا لیکن پھر بھی اسے نجانے کیوں اس وقت ابر شم کے لمس کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔

"یو میری سانس رک جاتی اتنی ڈیپ کس کون کرتا ہے بھلا تم سچ میں تعزیز ہی تھے مطلب اتنی بے قراریاں میرے لیے یقین نہیں ہو رہا مُجھے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی بیرڈ کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے ہوئے استفسار کر رہی تھی تعزیز خان کے لبوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔

اب آپ خوُد قریب آئی تھیں تو کیسے چھوڑ دیتا آپ کو ویسے بھی "
میری گرل فرینڈ کے سامنے یہ حرکت آپ نے کیوں کی؟؟؟ مُجھے
سمجھ نہیں آ رہی ہے؟؟ !لیکن اس کی شکل دیکھنے والی تھی"وہ کچھ
سوچتے لابیشا کو اپنی گرل فرینڈ کہہ چکا تھا یہ بھی اس کی پلاننگ ہی
تھی لیکن فحال ابر شم کو وہ اس بارے میں کچھ نہیں بتانے والا تھا۔

میں قریب آئی تھی لیکن تم میرے لبوں سے لپٹے اتنی بے قراری"
کیوں دکھا رہے تھے جیسے صدیوں کے پیاسے تھے تم۔۔۔"اس کے
ہاتھ ابھی تک اس کی بیرڈ پر ہی تھے یہاں اس کی داڑھی کی چھبن
سے اسے گدگدی ہو رہی تھی۔

سچی بتاؤں۔۔۔"وہ کچھ سوچتے بولا تھا۔"

ہمم۔۔۔"ابر شم بھی سچ سننا چاہتی تھی تبھی فوری ہاں میں سر ہلایا "
تھا جس پر اس کی تیزی دیکھتے تعزیز خان کا دل چاہا وہ قہقہہ لگائے
لیکن ضبط کر گیا تھا وہ نارملی بات کر رہی تھی اگر وہ کچھ ایسا ویسا
کہہ دیتا اس کا موڈ پھر خراب ہو جانا تھا جو وہ نہیں چاہتا تھا۔

۔

"کیونکہ کل رات مجھے کسی کا لمس نہیں ملا سو سوچا آپ سے ہی طلب پوری
کرلوں میں۔۔۔اب آپ سے تو رشتہ بھی ایسا ہی ہے کہ پاس آتے خوُد پر
کنٹرول کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔۔۔"وہ لفظوں میں ابر شم کو اس کی اہمیت
بتا رہا تھا لیکن وہ سمجھتی تب بات تھی وہ تو ہمیشہ کی طرح اس کی بات کو غلط
رنگ ہی دینے والی تھی۔

"تو وہ پاس ہی تو تھی اس سے کر لیتے۔۔۔" وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی دل کی باتوں سے اس کا دل جلا تھا وہ دل جلانے میں ماہر تھا اور ابر شم اس کی باتوں کو کتنا دل پر لیتی تھی اس بات سے وہ بے خبر تھا۔

۔

"اس کے پاس کیسے جاتا آپ نے پہلے ہی!!!" معنی خیز انداز میں بات اُدھوری چھوڑ دی تھی ابر شم کا چہرہ سرخ ہوا تھا خود کو بھی کوسا کیا ضرورت تھی بے قراری دکھانے کی وہ تو لا بیشا کو کچھ جتانا چاہتی تھی لیکن تعزیز خان نے اس کے سامنے واضح کر دیا تھا کہ وہ اس کے قریب آتے اپنا حقِ ملکیت تو استعمال کر سکتا ہے اسے چھو تو سکتا ہے لیکن دل میں کوئی تھی۔

محبت اس کی کوئی اور تھی یہ بات زہن میں آتے ہی اس کے چہرے سے سارے رنگ رخصت ہوئے تھے وہ تعزیز کو دیکھنے لگی جس کی نظریں اسی پر تھیں۔اس کے چہرے پر پھیلی اداسی اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی نجانے کیا سوچ رہی تھی وہ جو اتنا پریشان تھی لیکن اس کی پریشانی تعزیز خان بھانپ چکا تھا۔

۔

"افسوس ہو رہا ہے میں نے چھوا اس پر؟؟؟"وہ چیئر سے اٹھی اسے شلف میں سے ایک فائل چاہیے تھی ویسے تو یہ کام اس کے لینا کرتی تھی لیکن اس وقت وہ اس لابیشا کو بلانے کے موڈ میں نہیں تھی پہلے ہی تعزیز خان کی وجہ سے اس کا موڈ خراب تھا اور وہ خوُد ہی وہ فائل لینے کے لئے اٹھتے ایک طرف رکھی ہوئی فائلز کی طرف بڑھی تھی۔

تعزیز خان نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا تھا وہ اسے کیسے بتاتا یہ لمس اس کی جیسے کمزوری تھا وہ محبت ابر شم سے کرتا تھا لیکن وہ اس کی طرف سے اظہارِ کے انتظارِ میں تھا یہ انتظارِ ان سے ان کا بہت کچھ چھننے والا تھا ویسے بھی جب رشتوں میں انا آجائے تو رشتے کمزور ہو جاتے تھے اس وقت وہ دونوں ہی انا کا پرچم بلند کیے ہوئے تھے۔۔

۔

اگر ابر شم اظہارِ نہیں کر رہی تھی تو کوشش تعزیز خان نے بھی نہیں کی تھی وہ اس کی طرف سے پہل کے انتظار میں تھا جبکہ اگر چاہتا تو یہ فاصلے ختم کرتے اس کے اوٗر خوٗد کے رشتے کو مضبوط کر سکتا تھا لیکن وہ بھی انا پرست ہو گیا تھا۔

"مُجھے تو لگتا ہے کہ آپ کو برا لگ رہا ہے بلکہ افسوس تو آپ کو ہو رہا ہے کہ میرے قریب کیوں آئی آپ جبکہ یہ حق تو آپ نے۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکا تھا فوری احساس ہوا تھا کہ وہ کیا بولنے والا تھا یہ اسے بولنا نہیں تھا۔

۔

ابر شم اس کی بات سن کر پریشانی سے لب چبانے لگی تھی کیونکہ سوچ تو وہ یہی رہی تھی تھوڑی دیر پہلے لیکن اس کے سامنے اعتراف کیسے کرتی وہ بہت مشکل تھا اس کے لئے اعتراف کرنا۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا تم سے؟؟"وہ سٹوال اٹھا کر شلف کے سامنے رکھتے ہوئے بولی تھی اس پر چڑھتے اس نے آخری خانے سے فائل اٹھانے کی کوشش کی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہیں مجھ سے کہہ دیتی آپ۔۔۔؟؟؟" اسے مزید اوپر ہاتھ لے جاتے دیکھ کر وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولا تھا اگر وہ یہاں سے گرتی تو اس کی کوئی نہ کوئی ہڈی تو ٹوٹ ہی جانی تھی۔

"تم سے مطلب تم اپنا کام کرو یہ بہت امپورٹنٹ فائل ہے اور ویسے بھی تم سے کیوں کہتی اب تم نے ساری زندگی تو نہیں رہنا ہے نہ میرے ساتھ تو کیوں عادت ڈالوں تمہاری۔۔۔" وہ اس کی ایک بات پکڑ چکی تھی اب ساری زندگی تعزیز خان کو اس بات کا طعنہ ملنا تھا اگر وہ دونوں ساتھ رہتے تو۔

افففف اس وقت آپ جس جگہ پر کھڑی ہیں اگر گری گئی تو جانتی"
ہیں کیا ہو گا آپ کے ساتھ؟؟؟"وہ اس کا ایک بار بیلنس ڈس مس
ہوا تھا لیکن وہ شلف کو تھام گئی تھی اس کا دھیان تعزیز خان کی
طرف تھا جو اب اس کے بالکل قریب آتے بولا تھا۔

کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟"وہ لاپرواہی سے بولی تھی اور تب تک اسے "
فائل بھی مل گئی تھی وہ خوش ہوئی تھی لیکن اسی خوشی میں اس کا
پاؤں مڑا تھا وہ دھرم سے نیچے گری تھی لیکن تعزیز خان نے کمال
مہارت سے اسے خود کی طرف کھینچا تھا شاید وہ اس سچویشن کے
لیے ریڈی تھا۔

۔

جانتا تھا وہ جس طرح کھڑی تھی اس نے گرنا ہی تھا گرتے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے فائل چھوٹ گئی تھی لیکن اس کی اپنی حالتِ غیر ہوئی تھی اسے لگا وہ زمین بوس ہو گئی ہے اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی تھیں لیکن اپنے آس پاس پھیلی اس کی مہک محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی تھیں وہ تعزیز خان کی بانہوں میں قید تھی۔

۔

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے سر پر بوسہ دے چکا تھا وہ اس کی بانہوں میں تھی اس سے زیادہ تعزیز خان کی اپنی حالتِ غیر ہو رہی تھی اگر اس کو چوٹ لگ جاتی تو۔

"ٹھیک۔۔۔ہیں۔۔۔۔؟؟؟"اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے رخساروں پر محسوس کرتے وہ سکون سے آنکھیں موند چکی تھی پہلے والی ساری باتیں اس کے زہن سے نکل چکی تھیں اس وقت وہ بس اس کو محسوس کر رہی تھی۔

"میم۔۔۔"وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے وہ اس کو دیکھتے پوچھنے لگا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔"اس کو قریب محسوس کرتے اس کو اچھا لگا تھا وہ قریب رہتا تھا تو اچھا لگتا تھا اوٗر پھر وہ جب اس کی کیئر کرتا تھا تو اور بھی پیارا لگتا تھا لیکن یکدم سے لا بیشا کی یاد آئی اوٗر اس کی اور تعزیز خان کی تصویریں یاد آئی تو وہ اس کے حصار سے خود کو آزاد کروایا تھا تعزیز خان کی فکر جو تھوری دیر پہلے کر رہا تھا سب دکھاوٗ لگا تھا۔

"میم آپ ایسے ریکٹ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے بیہویر سے حیران ہوا تھا ایک پل وہ بہت آچھے سے ریکٹ کرتی تھی اوٗر دوسرے پل وہ بہت عجیب ہو جاتی تھی۔

"تمہیں میرے بیہیویر سے فرق پڑنا نہیں چاہیے اور جاؤ تمہاری گرل فرینڈ دیکھ رہی ہے ویسے اسے اچھا نہیں لگا ہو گا کہ تم نے مُجھے تھاما۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولی تھی تعزیز خان نے کب بھینچ لیے تھے اس کے کیبن کی گلاس وال سے باہر سب ورکرز کے کیبن نظر آتے تھے لیکن اس کا کیبن کسی کو نظر نہیں آتا تھا۔

"ریلی۔۔۔"وہ حیران ہوا تھا یا حیران ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا ابر شم اسے دیکھے بغیر اپنی فائل سمیٹنے لگی تھی تعزیز خان اس کے ساتھ نیچے بیٹھتے فائل کے بکھرے پیپیرز سنبھالنے لگا تھا۔

ابر شم نے اس کے ہاتھ سے پیپرز چھین لیے تھے اور خود انہیں فائل میں ڈالے تھے اوٗر اٹھتے اپنی چیئر کی طرف جانے لگی تھی کہ اس کی ہیلز کا بیلنس ڈس مس ہوا تھا وہ چکرا کر گر گئی تھی۔

۔

"میم۔۔۔"وہ پھر بھی اسے سنبھل چکا تھا اوٗر ابر شم پھر سے اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی وہ بس خوٗد کو کوس رہی تھی نجانے کیوں وہ ہر بار اس کی بانہوں میں آ گرتی تھی۔

"تم۔۔۔" وہ اپنے چکراتے سر کو تھامتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ تعزیز خان نے اسے تھاما تھا اور لے جا کر اسے چیئر پر بیٹھایا تھا اس کے ہاتھ سے فائل لیتے اسے ٹیبل پر رکھا تھا اور اس کے بالوں کو جو اس کے گرنے سے اس کے چہرے کو کور کر چکے تھے انہیں پیچھے کیا تھا ابر شم اس کی طرف دیکھتے سوچ رہی تھی کہ وہ کیا ڈھیٹ تھا جو اس کے بار بار جھٹکنے پر بھی اس کے قریب آ رہا تھا اس کا خیال رکھ رہا تھا۔

۔

"آپ کو ریسٹ کرنا چاہیے کیا کام ہے مُجھے بتائیں میں کر دیتا ہوں۔۔۔" وہ اس کے سامنے پڑی فائل اٹھا کر ریڈ کرتے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

"میں کر لوں گی تم جاؤ۔۔۔" وہ بس اسے منظر سے ہٹانا چاہتی تھی۔

"آپ کو میرا وجود کھٹک رہا ہے۔۔۔۔" وہ چھبن زدہ انداز میں بولا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس سے جواب طلب کر رہا تھا.

"جو سمجھو۔۔" وہ اس وقت بھری ہوئی تھی کس طرح وہ اس وقت خود کو کنٹرول کیے ہوئے بولی تھی اتنا وہ بہت برداشت کر رہی تھی کچھ وہ بھی کرتا۔

"ہمم جا رہا ہوں اور آپ خود واپس چلے جانا مُجھے کچھ کام ہے سو واپس نہیں آ سکوں گا۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بول کر کیبن سے نکلنے لگا تھا کہ ابر شم کی آواز سے اس کے چلتے قدم رکے تھے۔

"اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ جا رہے ہو؟؟؟" وہ اسے جانے کا کہہ تو چکی تھی لیکن اس کی واپسی کا سن کر وہ سوال کرنے لگی تھی اور اب اس کے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی اس کو لا بیشا کے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

"جس کے ساتھ جاؤں آپ کو مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔" کڑک دار آواز میں بولتے وہ ابر شم کو ایک پل کے لیے خوفزدہ کر گیا تھا۔

"میں نے صرف سوال کیا ہے اور ویسے بھی صرف پوچھنے سے کیا ہو گا تم بتا سکتے ہو کونسا میں نے تمہیں روک لینا ہے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے وہ بولی تھی۔

"آپ روکیں گی مجھے۔۔" آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا اس کے قریب آتے وہ پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے دانت پیسے لیے تھے۔

"تم رک جاؤ گے۔۔۔۔؟؟؟"چیئر سے اٹھ کر وہ اس کے مقابل آئی تھی دونوں اب ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے کچھ تھوڑا سا فاصلہ تھا جو اگر ایک سمٹنے کی کوشش کرتا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوتے۔

"آپ روک کے دیکھ لیں۔۔۔!!!"آگے بڑھتے اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

"مت جاؤ۔۔۔"اس کے مضبوط ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ دیکھتے ہوئے وہ لبوں کو دبائے بولی تھی تعزیز خان کے لبوں پر متسبم سی مسکراہٹ در آئی تھی اس کی مسکراہٹ پر ابر شم اسے دیکھنے لگی تھی۔

"نہیں جاتا۔۔۔"اس کے ہاتھوں پر ہلکا سا دباؤ دیا تھا ابر شم اس کی بات سنتے مسکرائی تھی یعنی وہ نہیں جانے والا تھا لب مسکرائے تھے تعزیز خان نے اس کے مسکراتے لبوں کو قید کیا تھا۔

اس کے لبوں کی مسکراہٹ اپنے لبوں میں دبائے وہ اس کے نچلے لب پر شدتیں لٹانے لگا تھا ابر شم اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو ابر شم سیدھی ہوئی تھی وہ چیئر پر بیٹھی تھی تعزیز آس پاس کہیں نہیں تھا وہ نجانے کس خیال میں تھی اس نے بے ساختہ اپنے لبوں کو چھوا تھا یعنی یہ اس کا خیال تھا وہ جا چکا تھا وہ لب کچلنے لگی تھی۔

دروازے پر لا بیشا تھی جو اسے میٹنگ کے بارے میں بتانے آئی تھی لیکن اگر تعزیز نہیں تھا تو وہ کیوں تھی وہ تو اس کے ساتھ جانے والی تھی۔

"میم میٹنگ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔" وہ اسے انفارم کرنے آئی تھی جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا اور اپنے موبائل کو ٹیبل پر رکھتی وہ اٹھ کر لابیشا کے ساتھ ہی میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی لیکن سوچوں میں تعزیز خان تھا۔

وہ خود سے کیا کیا سوچے جا رہی تھی تعزیز اس کے لبوں پر جھکا اسے کس کر رہا تھا اور وہ خود کتنی بے قراری دکھا رہی تھی وہ جھجنا کر رہ گئی تھی اپنے خیال پر لیکن وہ گیا کب شاید وہ جب اس سے بات کر رہی تھی وہ اسی وقت چلا گیا تھا بس ابر شم یہ محسوس نہیں کر سکی تھی۔

وہ میٹنگ حال میں پہنچی تو سب ریڈی تھا لیکن وہ تعزیز خان کو براجمان دیکھ کر اسے زبردست جھٹکا لگا تھا وہ وہاں کیا کر رہا تھا اسے شدید حیرانی ہوئی تھی بے ساختہ خود کے ساتھ کھڑی لابیشا کو دیکھا جو اس کا ٹیبلیٹ اس کے ہاتھ میں تھامتے اس کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔۔

یعنی تعزیز خان نے اس نے جھوٹ بولا وہ اسے تنگ کر رہا تھا اور وہ اپنی سوچوں میں اتنی دور نکل آئی تھی کہ کس تک بات پہنچ گئی تھی۔

اس نے تعزیز خان کو گھورا تھا جو اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالتے ساتھ بیٹھے لوگوں سے بات کرنے میں مصروف ہو گیا تھا لیکن ابر شم کو تلملانے پر مجبور کر گیا تھا وہ اگر میٹنگ حال میں نہ ہوتے تو اس وقت ان کی زبر دست فائٹ چل رہی تھی لیکن ابھی بھی وہ اس بات کو چھوڑنے والی نہیں تھی بعد میں وہ تعزیز خان سے بدلہ لینے کا سوچ چکی تھی۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 79

••••

میٹینگ کے بعد ابر شم اپنے آفس میں واپس آئی تھی ٹائم کافی زیادہ ہو چکا تھا وہ لنچ کے لیے رکتی تو ارشک کے بوتیک جاتے اسے کافی دیر ہو جانی تھی سو وہ لنچ بعد پر پیڈنگ کرتے اپنا بیگ اٹھا کر آفس سے نکلی تھی تعزیز خان اس کے ساتھ نہیں تھا۔

وہ اس پر کافی غصہ تھی اس کی حرکت بھولی نہیں تھی وہ جان بُوجھ کر اسے زچ کرتا تھا وہ اگر جا نہیں رہا تھا تو اس سے جھوٹ کیوں بولا اس نے اور ویسے بھی وہ کل والی سچویشن کو سوچتے کافی اپ سٹ ہوئی تھی۔

سر درد کر رہا تھا اس کی فرینڈ نے بولا تھا وہ اس کی بھیجی ہوئی تصاویر پر ہی کام کر رہی ہے کچھ وقت اسے لگ جائے گا۔

ان کو چیک کرتے اور ابر شم کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔

وہ بس کسی طرح ان تصویروں کی حقیقت معلوم کرنا چاہتی تھی لیکن یہ ٹائم لینے والا پروسیس تھا جس میں انتظارِ درکار تھا۔

وہ انتظار کرتے کافی اکتا چکی تھی اس وقت اسے خود ڈرائیونگ کرنی تھی کیونکہ تعزیز خان کو اس نے میٹنگ سے نکلتے ساتھ ہی مخاطب نہیں کیا تھا وہ میٹینگ حال سے نکل کر کہاں گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی جانا چاہتی تھی۔

ہاں لیکن آتے ہوئے وہ لابیشا کو ایک زبردست گھوری سے نواز چکی تھی جس پر وہ بس حلق تر کر کے رہ گئی تھی ابر شم کے متوقع غصے کے پیشِ نظر وہ ایک بار بھی تعزیز خان سے بات نہیں کر سکی تھی اور تعزیز خان کی سنجیدگی

دیکھتے اسے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا ابر شم لفٹ میں تھی جب اس کا فون بجا تھا کال ہارشم کی تھی اس کے ہونٹ مسکرائے تھے۔۔

"ہاں بولو ہارشم کیسے ہو؟؟؟ کیا ہو رہا ہے؟؟؟" وہ اس کی کال دیکھتے اپنا موڈ فریش کرتے بولی تھی کیونکہ وہ اپنی پریشانی کی بھنک بھی اسے لگنے دینا نہیں چاہتی تھی۔۔

-

"ٹھیک بٹ بور ہو رہا ہوں تم کب تک واپس آؤ گی اور تعزیز کیسا ہے تمہارے ساتھ ہے کیا؟؟؟" وہ اس وقت ٹی وی لاونج میں بیٹھا ہوا تھا گرینی اپنے کمرے میں نماز پڑھنے چلی گئی تھیں اور وہ اکیلا تھا تو اس نے ابر شم کو کال کر دی تھی کیونکہ اسی تنہائی سے اکتا کر ہی وہ پاکستان آیا تھا۔

"اوو گرینی کدھر ہیں؟؟؟" وہ جانتی تھی وہ لیٹ ہو جائے گی اور تب ہارشم نے اکیلے بور ہی ہونا تھا۔

۔

"وہ نماز پڑھنے لگی ہیں اور اب تو میں ٹی ٹی دیکھ دیکھ کر بھی تھک گیا ہوں سمجھ نہیں آ رہی ہے کیا کروں۔۔؟؟؟" وہ منہ بناتے ہوئے بولا تھا بوریت دور کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔

"مُجھے تو کام ہے شام میں ہی آؤں گی تم ایسا کرو انیکسی میں چلے جاؤ وہاں ائزم ہو گا اس کے ساتھ اچھا وقت گزر جائے گا تمہارا اور تم بور بھی نہیں ہو گے

اس کے ساتھ وہ بہت باتیں کرتا ہے۔۔" ابر شم کے ذہن میں اچانک سے ائزم کا خیال آیا تھا وہ گھر پر تھا مطلب ہار شم اس سے بات کر سکتا تھا۔

"اچھا شکر ہے گھر میں کوئی تو نظر آیا تم اپنا کام کر کے جلدی واپس آؤ میں تب تک اس ائزم نامی بندے کے ساتھ ٹائم گزر لیتا ہوں لیکن پلیز تم جلدی آنا میں بہت بور ہو رہا ہوں۔۔۔" وہ منت خواہ انداز میں بولا تھا جس پر ابر شم مسکرائی تھی۔

۔

"ہاں ٹھیک ہے اب فون رکھتی ہوں میں خیال رکھنا اپنا اور لنچ ٹائم سے کر لینا۔۔۔" اسے اچانک لنچ کا خیال آیا تو اسے لنچ ٹائم سے کرنے کا کہنے لگی تھی۔

"ہائے آبی تم اتنی اچھی کب سے ہو گئی کہیں یہ تعزیز کے ساتھ کا اثر تو نہیں ہے وہ بھی تو اتنا آچھا اور جولی نیچر کا ہے اور اب تم۔ بھی ویسی ہی ہو گئی ہو۔۔۔؟؟؟" وہ مذاق کے موڈ میں تھا شاید۔

"ہاہاہا تم تین دن تک مہمان ہو تو میزبانی کا فرض نبھا رہی ہوں اس کے بعد پہلی والی ابر شم سے ملو گے تو پتہ چل جائے گا کتنا اثر ہوا مجھ پر تعزیز خان کا اور کتنی میں پہلے والی ابر شم ہوں اب فون رکھ رہی ہوں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا کر کال کٹ کرتے فون جیب میں رکھتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اسے زبردست جھٹکا لگا تھا تعزیز خان کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر جو اپنا کوٹ اتار چکا تھا جبکہ شرٹ کی سلیوز کو اس نے فولڈ کیا تھا سلکی براؤن بال اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ لیے وہ جیسے

ابر شم کا انتظار کر رہا تھا اب ابر شم جو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اکیلے جائے گی وہ تعزیز خان کو دیکھ کر چونک گئی تھی۔

۔

"تم۔۔۔؟؟؟" وہ حیرت سے کنگ بس یہی پوچھ سکی تھی اوپر سے اس کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ ابر شم کو آگ لگا گئی تھی یعنی وہ اسے بتا نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جائے گا وہ ایسے ہی اتنا پریشان ہو رہی تھی۔

"جی میں آئیں بیٹھ جائیں لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔" وہ سٹرانگ پر گرفت سخت کرتے بولا تو ابر شم نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا تھا یعنی یہ انسان اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ اسے کبھی نہیں سمجھ سکتی تھی۔

"تم نے جب میرے ساتھ جانا تھا تو بتایا کیوں نہیں مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ ڈور کھول کر بیٹھ گئی تھی اور پھر اس کی طرف کڑے تیور لیے دیکھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان نے قہقہہ لگایا تھا اور اس کا یہ قہقہہ جلتی پر تیل کا کام کر گیا تھا۔

"آپ کو پتہ ہونا چاہیے تھا۔۔۔" وہ لاپرواہی سے شانے اچکاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جبکہ ابر شم کی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھیں یہ بندہ جان بوجھ کر اسے زچ کرتا تھا۔

"مُجھے وہم ہونا ہے بھلا کہ تم میرے ساتھ جانے والے ہو اور پلیز یہ حرکتیں مت کیا کرو میں پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہوں اور اوپر سے تم اور زیادہ کرتے ہو کیا اچھا لگتا ہے تمہیں مجھے تنگ کر کے۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف روہانسی انداز میں بولی تھی جس پر اس نے سر ہلایا تھا اور گاڑی روڈ پر ڈالتے وہ سامنے دیکھنے لگا تھا کیونکہ اگر اس کے ساتھ باتوں میں مصروف رہتا تو

ممکن تھا کہ ان کا ایکسڈنٹ ہی ہو جاتا آثار ایسے ہی لگ رہے تھے تعزیز خان کو۔

۔

"یو۔۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر مکہ مار چکی تھی یہ حرکت اس سے انجانے میں ہی ہو گئی تھی لیکن تعزیز خان کو اس کے ہاتھ کے مکے بھی پھول ہی لگے تھے وہ اسے جان بوجھ کر جب اس کا موڈ خراب ہوتا تھا تنگ کرتا تھا اور وہ ہوتی بھی تھی لیکن اس کے بعد اس کا موڈ فریش ہو جاتا تھا۔

"ہاہاہا۔۔۔ آپ سچ میں زچ ہوتی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ کافی فاسٹ ڈرائیو کر رہا تھا۔

"اس بات کو چھوڑو سپیڈ کم کرو تم ایکسڈنٹ کروانا ہے تم نے جتنی سپیڈ ہے لگ رہا ہے آج یہ ہمارا آخری سفر ہے۔۔۔"وہ گاڑی کی سپیڈ سے پریشان ہوتے اسے سپیڈ کم کرنے کا کہہ چکی تھی۔

"مُجھے نہیں لگتا ہے کہ اتنی سپیڈ سے ایکسڈنٹ ہو گا ہاں لیکن آپ نے جو مُجھے باتوں میں لگایا ہوا ہے اس سے ضرور ہمارا ایکسڈنٹ ہو جائے گا پلیز خاموش ہو جائیں آپ اوُر مُجھے ڈرائیونگ پر فوکس کرنے دیں آپ۔۔۔"وہ ابر شم پر طنز کر چکا تھا جس کے بعد ابر شم نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ اپنے سیل فون میں بیزی ہوئی تھی یہاں اس کی دوست کا میسج تھا ساتھ ہی کچھ تصویریں بھی تھیں وہ تعزیز خان کے سامنے اُنہیں اوپن نہیں کر سکتی تھی سو اکیلے ہونے کا انتظار کرنے لگی تھی۔

جبکہ تعزیز خان کا سارا دھیان ڈرائیونگ پر تھا ابر شم کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اس بات سے وہ بالکل انجان تھا ابر شم جلدی سے سفر ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی تا کہ وہ کب اکیلی ہو اور کب اپنی دوست کا وائس نوٹ سنے وہ۔

لیکن اس وقت تعزیز خان کی موجودگی میں وہ اس کی چیٹ اوپن بھی نہیں کر رہی تھی وہ کر تو ڈرائیونگ رہا تھا لیکن اگر اس کی طرف دیکھ لیتا تو ایسا وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔

تبھی انتظارِ کرنے لگی تھی وہ اکیلے ہونے کا۔

••••

ارشک اس وقت فری بیٹھی ہوئی تھی ضرغام خان سے ہوئی ملاقات پھر سے یاد کر رہی تھی ضرشک اس کی گود میں تھا اسے ابر شم کا میسج آیا تھا کہ وہ آ

رہی ہے تبھی وہ بوتیک میں رکی ہوئی تھی ورنہ وہ اب تک گھر چلی جاتی کیونکہ ضرشک کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی وہ کافی ڈل ڈل سالگ رہا تھا وہ اسے لے کر کافی پریشان تھی۔۔

۔

لیکن ابر شم کے لئے اسے رکنا پڑا تھا وہ اس وقت ضرشک کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے سلانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ آنکھیں کھولے اپنی مما کی طرف دیکھ رہا تھا ورنہ عموماً وہ فیڈ کرتے کرتے سو جاتا تھا پر ابھی اس کی طعیبت کو لے کر وہ خاصی پریشان تھی وہ بابا کو کال کر چکی تھی ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ وہ لے چکی تھی سو اس کا ارادہ بابا کے ساتھ ضرشک کو ڈآکٹر کے پاس بھیجنے کا تھا تاکہ وہ اس کا چیک اپ کروا سکیں اور پھِر ادھر سے فری ہوتے وہ بھی ہوسپٹل چلی جائے گی۔۔۔

"میرا بچہ۔۔۔" ارشک نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا ورنہ پہلے اس کا لمس پاتے وہ ہاتھ پاؤں مارتے اپنی خوشی کا اظہار کرتا تھا وہ اسے یوں ڈل دیکھ کر پریشانی سے لب چبا رہی تھی اپنے بیٹے سے وہ بہت محبت کرتی تھی تبھی اس کے لیے پریشان تھی۔۔

"مما کی جان مما سے بات کرو۔۔۔" اس کے اوپر جھکتے اس کی روئی جیسی گالوں کو سہلاتے ہوئے وہ اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ کھل کھلایا تھا اور اس کی ہنسی نے ارشک کا موڈ فریش کر دیا تھا۔۔۔

"مما سے چالاکیاں۔۔۔۔" اسے گدگدی کی تو وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسے خود سے دور کرنے لگا تھا لیکن ارشک اسے مسلسل گدگدی کر رہی تھی جس کی وجہ سے ضرشک کے ننھے ننھے قہقہے اس کی سماعتوں سے ٹکرا رہے تھے۔

ارشک کافی وقت تک اس کے ساتھ مصروف رہی تھی اسے وہ منظر یاد آیا جب ضرغام خان نے ضرشک کو اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس کے پاس گیا تھا حالانکہ وہ اس کا باپ تھا ارسام کی طرف وہ خود ہی چلا جاتا تھا اسے پہچان لیتا تھا حالانکہ وہ دور ہوتا تو اسے دیکھتے ہاتھ پاؤں مارتا تھا لیکن ضرغام کو دیکھتے اس نے ایسا نہیں کیا تھا ارشک خود بھی یہی چاہتی تھی۔

۔

وہ کبھی ضرغام خان کے ساتھ ضرشک کو بانٹنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ اس کا بیٹا تھا صرف اس کا ضرغام خان کا اس کے بیٹے پر کوئی حق نہیں تھا اگر کبھی ضرغام خان ضرشک پر حق جتانے کی کوشش کرتا تو بھی وہ اسے کبھی اپنے بیٹے کے آس پاس بھی بھٹکنے نہیں دینے والی تھی۔

کیوں کہ وہ جانتی تھی ضرغام خان کے دل میں بیٹے کے لیے محبت ضرور جاگے گی اور جب اسے پتہ چلے گا تو وہ بہت واویلا مچائے گا کہ ارشک نے اس سے بچے کا کیوں چھپایا اسے بتایا کیوں نہیں کہ وہ باپ بننے والا تھا۔۔۔

۔

اسے ضرغام خان کی یاد تو ہر وقت ہی آتی تھی جتنی کوششیں کرتی کہ اسے نہ سوچے وہ اتنی ہی شدت سے یاد آتا تھا لیکن آج پہلی بار وہ ضرشک اور ضرغام خان کو ساتھ سوچ رہی تھی اپنے بیٹے کو ضرغام خان کے ساتھ سوچتے ہی جیسے اس کے تن بدن سے سپارک سے اٹھے تھے یقیناً اگر حویلی والوں کو اپنے اگلے وارث کا پتہ چلتا تو وہ کبھی بھی ضرشک کو اس کے پاس نہیں رہنے دینے والے تھے۔

ضرشک اپنی مما کو سوچوں میں دیکھتے اس کے چہرے پر ہاتھ مارتے اسے خود کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا ارشک اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے بڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

۔

اس کے کیبن کا ڈور نوک ہوا تو اس نے ضرشک کو کندھے سے لگاتے اس کی پیٹھ سہلائی تھی اور تب تک ابر شم اور تعزیز دونوں اندر داخل ہوئے تھے اسے پچھلی بار کے لئے بھی افسوس ہوا تھا کہ ابر شم کا ہز بینڈ باہر کھڑا رہا وہ ابر شم سے اب کلوز ہو چکی تھی دونوں تقریباً ڈیلی ہی بات کرتی تھیں سو اس بار اس نے تعزیز خان کو بھی اندر لانے کا کہہ دیا تھا۔

اس بار وہ بھی اندر آیا تھا ارشک پہلے ابر شم سے ملی تھی اور پھر تعزیز خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

لیکن یہ چند پل کی تھی تعزیز خان کو دیکھتے اس کو آرمینا کی شادی والا منظر یاد آیا تھا اس دن اس نے تعزیز خان کو حویلی میں دیکھا تھا اتنا تو وہ جانتی تھی کہ وہ ضرغام خان کا سوتیلا بھائی تھا جس کی حویلی والوں سے زیادہ بنتی نہیں تھی یہ بھی اسے ملازمہ نے بتایا تھا حالانکہ وہ اپنے اور تعزیز خان کے رشتے سے نا واقف تھی پر تعزیز خان کو یہ چہرہ جانا پہچانا لگ رہا تھا ذہن پر زور دیتے بھی کچھ یاد نہیں آیا تھا کہ اس نے ارشک کو کب اور کہاں دیکھا ارشک نے اُنہیں بیٹھنے کا کہتے ان کے لیے چائے منگوائی تھی۔

ضرشک اس کی گود میں ہی تھا اور ابر شم نے اب کی بار اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا نجانے کیوں اسے یہ بچہ بہت پسند آیا تھا جس نے وائٹ کلر کی چھوٹی

سی نکر پہن رکھی تھی اور اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے وہ اس کی گود میں آتے کسمکایا تھا۔

ابر شم کی گود میں ضرشک کو پر سکون دیکھ کر ارشک کو یقین نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے آس پاس کے چند لوگوں کے بجائے کسی اور کی گود میں جاتے ہی رونے لگ جاتا تھا لیکن ابر شم کے پاس وہ سکون سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

تعزیز خان نے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا کیونکہ وہ دونوں ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے تو وہ آسانی سے ضرشک کو اپنی گود میں شفٹ کر سکتا تھا ارشک ان لوگوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ مگن دیکھتے ایک ضروری کال کرنے کے لیے روم سے نکلی تھی.

"بہت کیوٹ ہے یہ۔۔۔" ابر شم اس کی پھولی پھولی گالوں کو چُومتے ہوئے بولی تھی یہ بچہ نجانے کیوں اسے اپنی طرف کھینچتا تھا۔

"ہمم بہت۔۔۔!!!" تعزیز خان کو اس میں کافی مشابہت ضرغام خان کی لگی تھی اس کی آنکھیں سیم ضرغام خان کی طرف تھا کلر بھی سیم تھا وہ بغور ضرشک کا معائنہ کر رہا تھا جب وہ اپنے ہونٹ باہر کو لٹکاتے ہوئے نجانے کیا کرنے والا تھا ابر شم اور تعزیز کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا لیکن کچھ ہی لمحوں میں کمرے میں رونے کی گرج دار آواز میں سن کر ابر شم بوکھلا گئی تھی وہ رونے کیوں لگ گیا تھا وہ پریشانی سے اس کی پیٹھ سہلانے لگی تھی۔

ضرشک کے رونے کی آواز سن کر ارشک بھی تیزی سے کمرے میں واپس آئی تھی بابابس آنے ہی والے تھے اور وہ اُنہی سے بات کر رہی تھی لیکن ضرشک کے رونے سے وہ خاصی پریشان ہوئی تھی۔

"یہ اچانک سے رونے لگا ہے۔۔۔" ابر شم اسے دیکھ کر بولی تھی معاوہ یہ ہی نہ سمجھے کہ نجانے ان لوگوں نے اس کے بیٹے کے ساتھ کیا کیا جو وہ اچانک سے رونے لگ گیا ہے۔

۔

"اس کی طعیبت ٹھیک ہے اسی وجہ سے شاید رونے لگا ہوں ویسے یہ تنگ نہیں کرتا ہے میں نے ساری ڈریسز ریڈی کرتے اُنہیں پیک کروادیا ہے اور

اب سب تیار ہے تو آپ ایڈریس دیں کہاں بھیجنے ہیں وہ؟؟؟" وہ ضرشک کو کندھے سے لگائی بولی تھی۔

"ہمارے آفس۔۔۔" جواب تعزیز خان کی طرف سے آیا تھا جس پر ارشک نے سر ہلایا اور اپنی سیکرٹری کو بلاتے اسے کچھ ضروری باتیں بتائی تھیں۔

"آپ اکیلے سب مینج کیسے کر لیتی ہیں۔۔۔؟؟؟" نجانے کیوں تعزیز خان اس جو دیکھتے کچھ سوچ رہا تھا وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کچھ یاد آئے اسے۔

"بس اب تو عادت ہو چکی ہے مُجھے پہلے شروع میں مشکل تھا لیکن اب آسانی سے سب کر لیتی ہوں۔۔۔" وہ ان کے ساتھ رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی

تھی اوُر آہستگی سے جواب دیتے وہ ضرشک کو کندھے سے لگائے ہُوئے تھی۔

جو اس کے پاس آتے ہی چپ ہو گیا تھا۔۔۔

"آپ کی فیملی میں کون کون ہیں۔۔۔؟؟؟"تعزیز خان نے اگلا سوال کیا تھا ابر شم تعزیز کو ایسے کرتے دیکھ کر حیران ہوئی تھی لیکن وہ بھی پھر ان کی باتیں غور سے سننے لگی تھی۔

"بس میں بابا اور ضرشک۔۔۔"وہ اپنے بارے میں ایسے کیوں بتا رہی تھی وہ خوُد نہیں جانتی تھی لیکن اس کے سوالوں کے جواب وہ دے رہی تھی۔

۔

"بس تین لوگ۔۔۔" یہ سوال ابر شم نے کیا تھا شاید وہ اس کے ہز بینڈ کے متعلق جاننا چاہ رہی تھی جس کے بارے میں بات کرنے میں ارشک انٹر سٹڈ نہیں تھی وہ کبھی بھی ان کے سامنے ضرغام خان کا زکر نہیں کرنا چاہتی تھی

۔

"جی امی کی ڈیتھ ہو چکی ہے ایک سال پہلے اور ہم لوگ پہلے گاؤں میں رہتے تھے لیکن وہاں کچھ مسلہ ہو گیا ہمارا گھر جل گیا تو ہم لوگ پھر یہاں شہر آ گئے پھر کبھی گاؤں میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا ہمیں۔۔۔۔" وہ جو بتا رہی تھی سچ بتا رہی تھی یہ الگ بات تھی کہ اس نے بہت سی باتیں بتائی ہی نہیں تھیں لیکن جو بتائی تھیں وہ سب سچ تھیں۔

"کونسے گاؤں میں رہتے تھے آپ لوگ۔۔؟؟؟" گاؤں کا سنتے تعزیز خان کچھ سوچنے لگا تھا یعنی کہیں نہ کہیں اس لڑکی کو اس نے گاؤں میں ہی دیکھا ہو گا لیکن اسے یاد نہیں تھا۔

۔

اس سے پہلے کہ وہ لوگ ارشک سے مزید کوئی سوال کرتے ارشک کو باہر اپنے بابا کے آنے کی نیوز ملی تو وہ کھڑی ہوئی تھی اور ضرشک کا سامان اُٹھایا تھا اب ان لوگوں کے جانے تک اس نے وہیں رہنا تھا لیکن ضرشک کو وہ بابا کو دینے کے لیے اس کا سامان ٹھیک کرنے لگی تھی۔

"آپ لوگ مُجھے پانچ منٹ دیں میں آتی ہوں۔۔۔" وہ ضرشک کو سیدھا کرتے اس کا بیگ جس میں وہ اس کے کپڑے اور باقی ضروری چیزیں لاتی

تھی اسے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا تو ابر شم نے سر ہلایا تھا لیکن وہ دونوں اس کے ساتھ ہی باہر نکلے تھے کیونکہ اتنا تو وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ وہ ضرشک کو کسی کو دینے جارہی تھی۔

تعزیز خان کو بہت کچھ یاد آرہا تھا اپنی حالت بھی اسے بہت عجیب سی لگ رہی تھی وہ ارشک کے ساتھ ہی باہر آئے تھے لیکن تعزیز خان کو ایک زبردست جھٹکا لگا تھا اپنے سامنے عباد صاحب کو دیکھ کر وہ ان سے ایک بار ہی ملا تھا لیکن وہ ایک ملاقات اس کے زہن میں اچھے سے موجود تھی جس دن اس کی مما کی ڈیتھ ہوئی تھی اس دن ہی تو ملنے گیا تھا وہ ان سے۔

عباد صاحب نے ابر شم کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور تعزیز خان سے ملے تھے کیونکہ ارشک نے ان سے ان دونوں کا تعارف یہی کروایا تھا کہ یہ لڑکی اس کی دوست ہے۔۔۔

جس پر وہ بہت خوش ہوئے تھے کیونکہ ارشک کی شہر میں کوئی دوست نہیں تھی ان لوگوں کی تو زیادہ لمبی چوڑی کسی سے بات نہیں ہوتی تھی بس ارسام میر کے علاوہ۔

"اسلام علیکم انکل۔۔۔"تعزیز خان ان کے مقابل آیا تھا شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اسے پہچان پاتے ہیں یا نہیں جب اس کی مما کی ڈیتھ ہوئی تھی اس کے بعد وہ ان سے نہیں ملا تھا کیونکہ اسے ان سے شکایت تھی اُنہوں نے پلٹ کر اس کی خبر کیوں نہیں لی کیوں اس سے ایک بار بھی ملنے نہیں آئے۔

وہ نہیں آئے تھے تو ان سے ضد کرتے وہ بھی ان سے ملنے نہیں گیا تھا اور پھر وہ شہر چلا آیا تھا جس کے بعد وہ گاؤں کا چکر کم ہی لگا پاتا تھا۔

وعلیکم السلام بیٹا"!وہ اسے غور سے دیکھنے لگے تھے یہ شکل اس کی " منہا سے بہت ملتی تھی کیسے نہیں پہچان پاتے اسے بھلے ملے ایک بار تھے لیکن اسے پہچان گئے تھے وہ ان کی منہا کا بیٹا تھا ارتضیٰ خان کا خون کتنی کوشش کی تھی اُنہوں نے اپنی بہن کا آخری دیدارِ کرنے کی نہ تو وہ اپنی بہن سے مل سکے تھے اوَر نہ ہی اس کے بیٹے سے۔۔۔

اُنہیں یاد تھا جب اُنہوں نے منہا کی ڈیتھ کا سنا تھا وہ اوَر تسمیہ گئے تھے حویلی لیکن شمس خان کے سختی سے آرڈرز تھے کہ اُنہیں اندر نہیں جانے دیا جائے فوتگی پر ان کی پوی فیملی پورا خاندان جمع تھا وہ کسی کو یہ بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتے تھے کہ ان کی بہو ایک عام گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔

وہ پل پھر سے یاد آیا تو ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی منہا کا بیٹا کتنا بڑا ہو چکا تھا اور ارتضیٰ خان کی جھلک نظر آتی تھی اس میں ان کی طرح ہی ناک آنکھوں کا رنگ بھی انہی کی آنکھوں کے جیسا تھا لیکن باقی چہرے میں کافی حد تک منہا کی مشابہت تھی۔۔۔۔

وہ پل بھر کے لیے آب دیدا ہو گئے تھے اسے اپنے سامنے دیکھتے منہا کی شدت سے یاد آئی تھی نجانے ان کی بہن نے کیا کیا سہا ہو گا جو وہ مرنے پر مجبور ہو گئی انہیں حویلی میں ایک کام کرنے والی ملازمہ جس کا گھر ان کے گھر کے ساتھ ہی تھا اس سے پتہ چلا تھا کہ منہا نے خودکشی کی تھی وہ تب سے احساس ندامت کا شکار تھے کاش کے وہ اپنی بہن کی شادی ارتضیٰ خان سے کرواتے ہی نہیں۔

تسمیہ اُنہیں کتنا منع کرتی رہی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے منہا کو اس جگی بھیج رہے ہیں جہاں اس کی زندگی بہت مشکل ہو جائے گی لیکن وہ تو اس وقت ارتضیٰ خان کی دی ہوئی دھمکی سے ڈر گئے تھے۔

ارشک اپنے بابا کی آنکھوں میں نمی دیکھتے پریشان ہوئی تھی وہ پل بھر پہلے تو بالکل ٹھیک تھے اچانک سے کیا ہو گیا اُنہیں جو وہ اس قدر پریشان ہو گئے تھے کہ آنکھوں سے نمی چھلکانے لگی تھی۔۔

"بابا آپ ٹھیک ہیں؟؟؟" وہ ان کے بازو کو تھامتے ہوئے پریشانی سے پوچھنے لگی تھی جس کی آواز پر وہ سیدھے ہوئے تھے ایک نظر ارشک کو دیکھتے اُنہوں نے آنکھوں میں آئی نمی مشکل سے پیچھے دھکیلی تھی چہرے کے تاثرات کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں پھیلی حیرت سے وہ اتنا تو سمجھ گئے تھے وہ بھی انہیں

پہچان چکا ہے آخر ایک بار وہ ان کے گھر بھی تو آیا تھا جس دن منہا مری تھی اس دن وہ پورا دن ان کے ساتھ رہا تھا اور ارشک کو تو اس نے چھوڑا ہی نہیں تھا۔۔۔

۔

اور جاتے ہوئے بھی کتنی ضد کر رہا تھا منہا کتنی مشکل سے لے کر گئی تھی اسے کاش وہ اس دن منہا کو جانے ہی نہیں دیتے تو شاید وہ جو اس کے ساتھ ہوا وہ نہیں ہوتا۔

"تعزیز۔۔۔"عباد صاحب کے لبوں سے یہ نام سرگوشی کی صورت میں نکلا تھا اور تعزیز خان ان کے لبوں سے اپنا سنتا زرا بھی نہیں چونکا تھا ان کی

کنڈیشن دیکھتے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے پہچان چکے ہیں تبھی تو ان کی کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی۔

۔

"بابا آپ ان کو کیسے جانتے ہیں؟؟؟" ارشک ان کے منہ سے تعزیز خان کا نام سن کر حیران ہوئی تھی وہ بھلا کیسے جانتے تھے ابر شم کے شوہر کو یہ سوال اسے پریشان کرنے لگا تھا۔

"یہ تمہاری پھپھو کا بیٹا ہے۔۔۔۔ جن سے تم کبھی ملی نہیں ہی ہوں میری بہن۔۔۔۔ منہا۔۔۔" ان کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا تھا اپنی جان سے پیاری بہن کو یاد کرتے جبکہ تعزیز خان کا حال بھی ان سے مختلف نہیں تھا اس نے بھی کرب سے آنکھیں بند کی تھیں آج اتنے عرصے بعد کسی نے

اس کے سامنے اس کی ماں کا ذکر کیا تھا ایسا نہیں تھا اسے اپنی ماں کی یاد نہیں آتی تھی آتی تھی لیکن کوئی ہوتا نہیں تھا جس سے وہ ان کے بارے میں بات کرتا زرانیل خان نے کافی بار کوشش کی تھی وہ اس سے ماضی کے بارے میں کچھ پوچھے لیکن تعزیز خان ہمیشہ ہی اس ٹاپک کو کلوز کر دیتا تھا۔

۔

اور پھر تھک کر زرانیل خان نے بھی تعزیز سے کچھ پوچھنا چھوڑ دیا تھا۔

"بابا یہ کیسے ہو سکتا ہے اُنہیں میں نے ایک بار حویلی میں دیکھا تھا آرمینا کی شادی پر اگر یہ پھپھو کے بیٹے ہیں تو حویلی والوں سے پھپھو کا رشتہ۔۔۔۔" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی یعنی ضرغام خان کی سوتیلی ماں اس کی سگی پھپھو تھیں یہ بات اسے کیوں پتہ نہیں تھا بھلا۔

"میں ایک بار گیا تھا آرمینا کی شادی پر ویسے مجھے حویلی والوں سے کوئی مطلب نہیں ہے ان لوگوں نے جو مما کے ساتھ کیا اس کے بعد میرا دل نہیں مانتا وہاں جانے کا کوئی عورت اتنی بھی گر سکتی ہے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔"وہ حرمین بیگم کا حوالہ دے رہا تھا جنہوں نے اس کی ماں کے ساتھ اتنا غلط کیا عباد صاحب نے اسے گلے لگایا تھا اپنی خوشبو محسوس ہوئی تھی اس کے وجود سے۔

۔

باقی باتوں کو بھولتے اُنہیں اس وقت صرف اس بات سے مطلب تھا کہ ان کی بات کا بیٹا ان کے پاس تھا جسے وہ دوسری بار مل رہے تھے۔

"میرا بچہ۔۔۔" وہ آج بھی اس سے ایسے ہی مل رہے تھے جس طرح تب ملے تھے جب وہ ان کے گھر آیا تھا اور اب دوسری بار ان کے سامنے تھا۔

ابر شم حیرت سے اُنہیں دیکھ رہی تھی تعزیز خان نے اسے اپنی فیملی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا بار بار پوچھنے پر نہیں لیکن یہ لوگ اس کے رشتے دار تھے اور وہ اپنی فیملی سے دور کیوں تھا اس نے وجہ بھی بتادی تھی شاید اس کی ماں کے ساتھ کچھ غلط ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی فیملی سے بد گمان تھا۔

۔

"آپ سے بہت ناراض ہوں میں ماموں جان آپ نہ تو مما کے مرنے پر آئے اور نہ مجھے پلٹ کر دیکھا کہ میں کس حال میں ہوں آپ پہلے بھی نہیں

آتے تھے ہم سے ملنے اس دن میرے بہت اسرار کرنے پر مما اور میں آپ کے گھر آئے تھے جس دن ان کی ڈیتھ ہوئی تھی۔۔۔"وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا لہجے میں شکوہ تھا وہ شاید ان سے خفا تھا۔

"میں آیا تھا تسمیہ بھی آئی تھی لیکن کسی نے اندر نہیں جانے دیا کیونکہ ہم لوگ ان کی برداری کے سامنے آئیں یہ سردار شمس خان نہیں چاہتے تھے۔۔۔"وہ کرب سے بولے تھے تعزیز خان سے ملتے ماضی ان کی نگاہوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔

۔

"آپ نے کیوں کی اپنی بہن کی شادی ان خوُد غرض لوگوں میں۔۔؟؟؟"وہ خفا ہوا تھا ارشک سب کو اندر لے آئی تھی کیونکہ وہاں کھڑا ہونا اسے کچھ

مناسب نہیں لگا تھا اس وقت وہ اس کے کیبن میں ہی موجود تھے تعزیز خان عباد صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ اس کے ساتھ ارشک تھی جو کب سے خاموش تھی۔

۔

"بیٹا مجبوری تھی ارتضیٰ خان کے سر پر جنون سوار ہو گیا تھا اس نے صاف صاف دھمکی دے ڈالی تھی میں مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

"انہہ جنون اور پھر کیا انہوں نے۔۔۔" وہ باتیں پھر سے یاد آئی تھی جو اس گھیٹا انسان نے منہا سے کی تھیں اور اس کے بعد اس کی ماں نے اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی کلائی کاٹی تھی وہ پل وہ بھول نہیں سکتا تھا ابھی تک نگاہوں کے سامنے وہ منظر آتا تو پورا وجودِ پسینے سے بھیگ جاتا تھا۔

"بیٹا تم کچھ جانتے ہو کیا مجھے بتاؤ ارتضیٰ کی محبت سے میں واقف تھا وہ منہا سے بہت محبت کرتا تھا یہ بات مُجھے ارتضیٰ نے نہیں بلکہ منہا نے بتائی تھی جس دن تم لوگ ہمارے گھر آئے تھے۔۔۔" وہ تشویش زدہ انداز میں بولے تھے جبکہ تعزیز خان نے وہ بات چھپانے کا فیصلہ کیا تھا وہ کبھی انہیں یہ نہیں بتانے والا تھا اور ویسے بھی کچھ باتیں راز ہی اچھی لگتی تھیں۔

"نہیں ماموں جان آپ بس سب بھول جائیں۔۔۔" وہ ان کا ہاتھ تھامے بولا تھا جس پر انہوں نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"یہ بیوی ہے بیٹا تمہاری۔۔۔؟؟؟" وہ ابر شم کی طرف دیکھتے پوچھنے لگے تھے جس پر تعزیز خان کا خیال ابر شم کی طرف دیکھنے لگا تھا اور سر پر ہاتھ مارا تھا وہ سب جان گئی تھی نہیں وہ اسے کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا اپنے بارے میں۔

گرینی کو اس نے پہلے دن ہی اپنے بارے میں سب بتا دیا تھا اپنی فیملی کے بارے میں اور جو کچھ اس نے فیس کیا وہ سب بھی گرینی نے اسے قبول کیا تھا اس کے سچ کی بنا پر۔

وہ خوش ہوئی تھیں کہ اس نے ان سے سچ بولا کچھ چھپایا نہیں تھا بلکہ سب کچھ بتایا تھا وہ ان سے بات کرنے کے بعد مطمئن تھا اسی وجہ سے اس نے ابر شم کو کچھ نہیں بتایا تھا وہ بار بار پوچھتی تھی لیکن وہ ہر بار انکار دیتا لیکن آج وہ اس کے بارے میں جان چکی تھی۔۔۔

•••••

آرمینا صبح کی منہ ماری کے بعد اس انسان کو کہیں نہ پا کر کچھ مطمئن تھی اس کے چکر میں وہ ضرغام خان والے مسلے کو بھول چکی تھی اور اب اس کی

آخری کلاس ختم ہوئی تو ضرغام خان کا میسج دیکھتے وہ اپنی چادر ٹھیک کرتی کلاس روم سے نکل پارکینگ ایریا کی طرف بڑھی تھی جب وہ اچانک اس کے سامنے آیا تھا آرمینا نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ چکی تھی اس کے اچانک سامنے آنے سے وہ بہت ڈر گئی تھی۔

"آپ میں تمیز نہیں ہے؟؟؟" وہ اس کے انداز پر دبے دبے انداز میں بولی تھی یہ انسان کیوں بار بار اس کے سامنے آرہا تھا وہ اس کے انداز پر مسکراہٹ ضبط کر گیا تھا ماسک لگے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اسے کچھ زیادہ ہی زچ کر رہا تھا لیکن اس کے بقول یہ اس کا حق تھا۔

"آپ سیکھا دیں سیکھنے کے لئے تیار ہوں میں۔۔۔" اس کے قریب آتے بولا تو آرمینا نے اپنی چادر بے ساختہ کی تھی وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں کیوں آپ کو سیکھاوں گی آپ کیوں آتے ہیں میرے سامنے ؟؟؟ آپ کیوں چاہتے ہیں میں آپ کی شکایت لگاؤں۔۔۔"اس کی طرف دیکھنے سے ہمیشہ گریز کرتی تھی نجانے کیوں۔

"کس سے لگائیں گی شکایت ؟؟؟ اپنے سردار بھائی سے ویسے کل میں اس سے ہی ملنے آیا تھا لیکن نہیں مل سکا لیکن خیر جلدی ہی مل لوں گا اس سے۔۔۔"اس کے کاملی وجود کو گہری نظروں کے فوکس میں لیتے وہ اس کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

"آپ۔۔۔؟؟؟" وہ بے یقینی سے بولی تھی اگر وہ ضرغام سے مل لیتا تو اس سے آگے کا وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی وہ تو نیوشا کی وجہ سے اتنی پریشان ہو گئی تھی ضرغام خان کی باری پر تو اس نے بے ہوش ہی ہو جانا تھا۔

"ویسے آپ کے بھائی سے ملنے کا شوق بہت ہو رہا ہے نجانے کب ملاقات ہو گئی سالے صاحب سے شدت سے انتظار ہے اس دن کا مجھے۔۔۔" وہ اس کی باتوں پر لب کچلنے لگی تھی۔

"یہ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں آپ؟؟؟ آپ کیوں ملیں گے ان سے؟؟؟" آرمینا کے سر پر لگی تھی وہ کس طرح کی بات کر رہا تھا اور سالے لفظ پر تو آرمینا کی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھیں۔

"وہ فیوچر میں ہو سکتا ہے میرا سالہ بن جائے۔۔" اس کی باتوں کا مطلب وہ سمجھ رہی تھی وہ کیسے یقین سے کہہ رہی تھی۔

"انہہ آپ کو یہ خوش فہمی ہے" وہ اس کے منہ لگی ہی کیوں لگی تھی؟؟؟

"ریلی خوش فہمی ہی کہہ لیں لیکن۔۔۔" اس کا ہاتھ تھامنے کی پھر سے کوشش کی تھی جس پر وہ اس کو دیکھتے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"آپ حد سے بڑھ رہے ہیں" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی یہ انسان دو دنوں میں اسے اتنا پریشان کر چکا تھا جتنا شاید اسے اتنے سالوں میں عالمیار خان نے بھی نہیں کیا تھا۔

۔

"میری حدود ابھی دیکھی ہی کہاں ہیں جس دن میری۔۔۔"

"پلیز چپ ہو جائیں۔۔۔" اسے دھکا دے کر باہر کی طرف نکل گئی تھی اس کی باتوں سے وہ پریشان ہوئی تھی وہ ضرغام خان کے بارے میں سوچنا تو بھول ہی گئی تھی اس وقت تو یہ انسان اس کے حواسوں کو بری طرح سے جھنجھوڑ چکا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کالج جوائن کرنے پر یہ مصیبت اس کے ساتھ آسیب کی طرح چمٹ گیا تھا۔

"دعا ہے میری آپ سے دوبارہ بات نہ ہو۔۔۔" وہ آگے بڑھتے ہوئے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی بنا یہ سوچے کہ وہ انسان آگے کیا کرنے والا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

۔

آرمینا کو جاتے کسی اور نے بھی دیکھا تھا جسے وہ تھپڑ مار چکی تھی اور وہ بہت جلد اپنا حساب برابر کرنے والا تھا آرمینا سے۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 80

••••

ارواح اس وقت اکیلی تھی زرانیل باہر لاونج میں کسی سے کال پر امپورٹنٹ بات کر رہا تھا اسے اوپر سے کالز آ رہی تھی زاعیم کی ضمانت کی درخواست منظورِ کرنے کے لیے لیکن وہ مسلسل انکارِ کر رہا تھا کیسے اس انسان کو چھوڑ دیتا جو اتھا گھیٹا تھا جس کی وجہ سے ارواح اپنے گھر سے در بدر ہوئی اس کی

وجہ سے ارواح کو اتنا کچھ برداشت کرنا اگر اس رات وہ ان کے اپارٹمنٹ میں انٹر نہیں ہوتی کہیں اور چلی جاتی تو وہ کیا ہوتا یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ زاعیم کے خلاف سٹرونگ کیس تو پہلے ہی عدالت میں ہائیر کر چکا تھا جس کی پہلی ڈیٹ بھی گزر گئی تھی اور پہلی ہیرنگ میں ہی زاعیم اور توقیر صاحب بری طرح سے ناکام ہوئے تھے زاعیم کی بے گناہی ثابت کرنے میں اور اُوپر سے زرانیل خان نے فراڈ کے الزام میں توقیر صاحب پر بھی فراڈ کا کیس کر دیا تھا اب اس کی ہیرنگ بھی ہونی تھی۔

۔

ارواح کو فخال زرانیل خان نے کچھ نہیں بتایا تھا وہ اس کے منہ سے اعتراف سننا چاہتا تھا وہ اس کے گھر کا ایڈریس مل چکا تھا وہ ایک بار اس کے گھر جانا چاہتا تھا تاکہ وہاں سے کچھ نہ کچھ تو ڈھونڈ سکے۔

وہ کال اینڈ کرتے روم میں گیا تو وہ کھڑکی کے سامنے نجانے کن سوچوں میں گم تھی آج کل اس کی طبعیت کافی ڈوان تھی۔

چکر سے آرہے تھے اپنی گرتی صحتِ کا احساس تھا اسے شک تھا کہ وہ پرنگنٹ تھی لیکن ابھی محض شک کی بنا پر وہ کچھ نہیں کہہ سکتی تھی وہ زرانیل خان سے شئیر کرنا چاہتی تھی یہ بات۔

اگر یہ نیوز سچ ہوتی تو وہ سب سے پہلے اس کے ساتھ یہ خوشی شئیر کرنا چاہتی تھی اس نے پہلے ہی بہت کچھ چھپایا تھا زرانیل خان سے مزید کچھ نہیں چھپانا چاہتی تھی۔

۔

"کاش میں پہلے ہی دن انہیں اپنے بارے میں سب سچ بتا دیتی جھوٹ نہیں بولتی تو اس زاعیم کی ہمت نہیں ہوتی مجھے دوبارہ پریشان کرنے کی اور ویسے بھی میں نے بہت بڑی غلطی کی اس کی فون کالز کے بارے میں زرانیل کو نہ بتا کر ان کی ناراضگی جائز ہے لیکن مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی ان کی ناراضگی۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں در آئی نمی صاف کرتی ہوئی خود کو کوس رہی تھی۔

زرانیل خان کا رؤیہ دیکھ کر یہاں اسے برا لگتا تھا وہیں وہ سوچتی تھی کہ شاید یہ اس کے جھوٹ کی سزا تھی آج اسے اپنی مما کی یاد آئی تھی کاش وہ اس کے ساتھ ہوتی وہ کیسے اپنے گھر سے بھاگ کر نکلی تھی اور پلٹ کر دیکھا تک نہیں اس کے پاپا کی اتنی محنت سے بنائی گئی ساری پراپرٹی پر وہ لوگ قبضہ کر چکے ہوں گے وہ جانتی تھی۔

توقیر صاحب جیسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں وہ کبھی کبھار سوچتی تھی اس کے پپا نے کتنا کچھ کیا نہیں ان کے لیے اور وہ لوگ کتنے احسان فراموش نکلے ان کے گھر پر ہی قبضہ کر گئے تھے۔

وہ نجانے کب سے کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی زرانیل واپس آنے کا نام نہیں لے رہا تھا اور وہ اس کے بغیر بور ہو رہی تھی۔

"ارواح۔۔۔" وہ کب اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا ارواح کو بالکل بھی پتہ نہیں چلا تھا وہ اب ہمیشہ کی طرح اسے اپنے حصارِ میں نہیں لیتا تھا نہ ہی اسے ہگ کرتا تھا جب جب اس کے قریب آتا اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اسے روک کہاں پاتی تھی بھلا۔

۔

"آپ۔۔۔" وہ واپس پلٹی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تھی زرانیل خان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا یہ آنکھیں ان میں نمی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے وہ اس کی بھیگی آنکھیں چوم چکا تھا

وہ اس کے پر شدت لمس پر اس کی شرٹ کو زور سے مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی زرانیل خان کے عنابی لب بے لگام ہوتے اس کے رخساروں پر آئے تھے اوٗر پھِر اس کے لبوں پر وہ اس کے لبوں پر جھکتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔

انداز میں شدت تھی وہ آج کل نرمی کے بجائے شدت دکھاتا تھا جسے سہنا ارواح کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے ابھی بھی وہ اس کی شرٹ کو جکڑے مشکل سے اس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی وہ پوری شدت سے اس پر جھکا اس کی سانسیں خود میں انہیل کرتے اسے پل بھر میں ہی بوکھلانے پر مجبور کر رہا تھا اب زرانیل خان کے ہاتھ مضبوطی سے ارواح کو تھامے ہوئے تھے ورنہ وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

اس کی شدت پر ناچاہتے ہوئے بھی ارواح کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے

اس کے شدت بھرے لمس پر اسے اپنی سانسیں سینے میں اٹکتے ہوئے

محسوس ہوئی تھیں وہ اس کو خود سے دور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اس پر وہ

مزید شدت دکھاتا تھا لیکن اس وقت اس کی سانس پوری طرح سے پھول

چکی تھی لیکن مقابل اس کی حالت کی پرواہ کیے بغیر خود کو سیراب کر رہا تھا۔

لمحے سرکے تھے خاموشی میں ڈوبا کمرہ اور زرانیل خان کے لمس پر تیز سے

تیز تر ہوتی ارواح کی دھڑکنیں الگ ہی منظر بن گیا تھا وہ پوری طرح سے خود

کو سیراب کرنے میں مگن تھا کہ اس کی پھولی سانس محسوس کی تو وہ پیچھے ہوا

تھا۔

ارواح کا پورا چہرہ پسینے سے تر تھا وہ اس کے کشادہ سینے میں سمائی تھی ورنہ

زمین بوس ہو جاتی اس وقت ایک تو ویسے ہی وہ اپنی طعیبت ٹھیک محسوس

نہیں کر رہی تھی اور اوپر سے زرانیل خان کی ڈیپ کس پر وہ مزید پریشانی سے سر جھکائے اس کے سینے میں منہ دیئے کھڑی تھی۔

۔

"ٹھیک ہو نا تم۔۔۔؟؟؟" جب درمیان میں کہیں لمحے خاموشی سے سرک گئے تو وہ پریشان ہوتا ارواح کو خود سے الگ کرتے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر اس نے بمشکل سر ہلایا تھا ورنہ اس وقت آنکھوں کے سامنے ہر چیز گھوم رہی تھی سر چکرا رہا تھا۔

زرانیل خان کو اس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں لگی تھی سو اسے بانہوں میں بھرے وہ بیڈ کی طرف لے گیا تھا اسے نرمی سے بیڈ پر لٹایا اور اس پر کمفٹر

ٹھیک کرتے اس کا ماتھا چوما تھا اس کے باتیں چھپانے کی وہ اسے اچھی خاصی پنشمنٹ دے چکا تھا۔

"آرام کرو کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس کا بجھا بجھا چہرہ دیکھتے وہ اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے بولا تھا جس پر اس نے فوری بشتر سے پہلے سر ہلایا تھا اس کی فرمانبرداری پر زرانیل خان کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی لیکن وہ چھپا گیا تھا۔

۔

"آپ کہیں جا رہے ہیں؟؟؟"اسے ڈریسنگ روم کی طرف جاتے دیکھتے کر وہ سوال کرنے لگی تھی اس وقت اسے زرانیل خان اپنے پاس چاہیئے تھا وہ جا رہا تھا یہ سوچ کر ہی دل کو کچھ ہوا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ جائے وہ جانتی

تھی اگر وہ اسے روکے گی تو وہ رک جائے گا لیکن پھر اس کی شدتیں سہنا اس کے لیے خاصا مشکل ہو جائے گا۔

"ہاں ایک کام ہے تم ریسٹ کرو۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اسے صوفے پر پھینکتے شاور لینے چلا گیا تھا تقریباً آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تو براؤن کلر کے ٹاؤل میں ملبوس تھا ارواح جو باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر سیدھی ہوئی تھی اسے ٹاول میں دیکھ کر اس کی رنگت میں زردیاں سی گھلی تھیں وہ بے اختیار اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی ان کو ساتھ کافی عرصہ ہو چکا تھا۔

۔

لیکن وہ آج بھی پہلے دن کی طرح ہی شرماتی تھی زرانیل خان نے اسے آنکھیں بند کرتے دیکھا تو نفی میں سر ہلایا تھا اور اپنے گیلے بالوں کو خشک کرتے وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا تولیہ اٹھا کر ارواح کے چہرے پر پھینک چکا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

اس کو دیکھنے سے جتنا گریز کر رہی تھی وہ اتنا ہی قریب ہوا تھا اور ارواح خود میں سمٹی تھی اس کے وجود سے اٹھتی سٹرونگ مردانہ مہک وہ اپنے کافی قریب محسوس کر رہی تھی۔

زرانیل خان نے پہلے تو اپنے بال بنائے اور پھر وہ ارواح کے قریب گیا تھا لیکن پھر اس کی طعیبت کا احساس کرتے وہ چینج کرنے چلا گیا تھا وہ پہلے ہی

اس کی طعیبت ٹھیک محسوس نہیں کر رہا تھا اب اگر ایسے اس کے قریب جاتا تو اس نے مزید پریشان ہو جانا تھا سو وہ چینج کرتے بلیو کلر کی جینز اور بیلو کلر کی ٹی شرٹ پر بلیو جینز کی جیکٹ پہنے باہر نکلا تھا اپنی کلائی پر رولیکس گھڑی پہنتے اس نے ایک نظر اپنی شرمیلی بیوی کو دیکھا جو شاید ابھی تک اپنے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے ہُوئے تھی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

زرانیل خان کو لیٹ ہو رہا تھا اس نے جانا تھا لیکن نجانے کیوں جا نہیں پا رہا تھا وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اس کے ہاتھوں کو تھاما تو ارواح کی چیخ نکلی تھی۔

زرانیل خان نے مسکراہٹ دبائی تھی اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہلکا سا دبایا تھا وہ ہڑبڑا گئی تھی لیکن آنکھیں کھولنے کا رسک اس نے

پھر بھی نہیں لیا تھا وہ بند تھیں اور زرانیل خان کو اس وقت ان آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنا تھا سو اس پر جھکتے کمفٹر نیچے کیا اور اس کے دھڑکنوں کو چھوتے ایک بے باک جسارت کی تھی ارواح کا دل جیسے حلق میں اٹکا تھا۔

اس کے ہاتھوں کو اپنی دھڑکنوں پر محسوس کرتے وہ اسکے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل کی سرسراتی انگلیاں اب اس کے بیلی بٹن کو چھو رہی تھیں وہ اس کو اپنے اس قدر قریب محسوس کرتے پسینے میں بھیگ گئی تھی اس کا حلیہ یاد آیا تو چہرہ سرخ گلال ہوا تھا۔

آپ۔۔۔کو۔۔۔۔لیٹ۔۔۔"وہ اسے وقت کا احساس کرواتے " بولی تھی لیکن وہ تو اس کے قریب جیسے ہر چیز بھول گیا تھا اس کی

دھڑکنوں کو چھوتے جیسے جذبات بھی بھڑک کے گئے تھے مشکل سے خود کو قابو کیا کیونکہ اس وقت وہ یہاں جانے والا تھا وہ کام کرنا زیادہ ضروری تھا سو وہ ارواح کے گلابی لبوں کا بھرپور شدت بھرا بوسہ لیتا اس کے پاس سے اٹھتے اپنا سیل فون جیب میں ڈالتے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔

اس کے دور ہونے پر ارواح نے جلدی سے آنکھیں کھولی تھیں لیکن سامنے اسے فل تیار دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی وہ کیا سوچ رہی تھی اس نے لب دانتوں تلے دبائے تھے۔

زرانیل خان جو اس کی سچویشن انجوائے کر رہا تھا اسے ان لبوں پر تشدد کرتے دیکھ کر وہ تیزی سے اس کے قریب جاتے انہیں دانتوں کی قید سے

آزاد کروا گیا تھا بولا کچھ بھی نہیں تھا لیکن ارواح پھر بھی سمجھ گئی تھی وہ کیا کہنا چاہا رہا تھا۔

اس کی بار بار کی وارننگ یاد تھی وہ سب برداشت کر لیتا تھا لیکن ان لبوں پر کوئی تشدد برداشت نہیں کرتا تھا تبھی وہ اب اس کے متوقع غصے سے خائف تھی اوُر اپنی آنکھیں جو اس نے تھوڑی دیر پہلی ہی کھولی تھیں اُنہیں پھر سے زور سے میچ لیا تھا مقابل کی ڈانٹ کی وجہ سے۔

"ارواح میں کتنی بار سمجھا چکا ہوں ان پر کوئی تشدد نہیں کرنا ہے یہ میرے ہیں ان پر میرا حق ہے میرے لبوں کا حق ہے کہ وہ انہیں چھوئیں تم کیوں ان کو ایسے اپنے دانتوں سے کاٹتی ہوں جانتی ہو نہ میری قربت کے لمحات

میں یہ میرا سب سے زیادہ نشانہ بنتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا ارواح کو بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی بے باک باتوں پر سر تا پا سرخ ہوتے اب اس کے جانے کی دعا کر رہی تھی کیونکہ وہ جتنی دیر رہتا ایسی ہی بے باک باتیں کرتا جو ارواح کے لیے برداشت کرنا مشکل تھیں۔

۔

"آپ۔۔۔۔کا۔۔۔ہی۔۔۔۔۔ہے۔۔۔!!!"اب کی بار اس نے ان کو تر کرتے بمشکل ہچکاتے ہوئے کہا تو زرانیل خان کے رگ وروپ میں ایک خوش نما احساس سیرایت کر گیا تھا وہ اس کی تھی یہ اظہارِ اس کے ان لبوں سے مزید خوبصورت لگتا تھا وہ جانتا تھا وہ اس کو پچھلے گیارہ مہنیوں سے

بہت تنگ کر رہا ہے لیکن وہ بھی تو اپنی ضد پر قائم اسے کچھ بتا نہیں رہی تھی۔

اگر وہ خود پہلے ہی دن اس پر اعتبارِ کرتے اسے سب کچھ بتا دیتی تو شاید اب تک وہ ارواح کی ساری پراپرٹی اس کو واپس دلوا چکا ہوتا۔

"بہت اچھی بات ہے یہ بات کبھی بھولنا مت ارواح کہ تم میرا حق تم سے بھی زیادہ ہے۔۔۔۔۔ تم میری ہو۔۔۔۔۔ صرف زرانیل خان کی۔۔۔ اور اپنی ملکیت کو لی کر میں بہت پوزیسو ہوں یہ بات بھی اب تمہیں پتہ ہونی چاہیے۔۔۔۔" اس کے رخساروں کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا زرانیل خان کے فون کی بیل بجی تو وہ سیدھا ہوا تھا اور اس کو دیکھتے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ارواح نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا جو اتنی زوروں سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا زرانیل خان کی بات یاد کرتے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ اس کے لیے کس حد تک پوزیسو تھا یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی زرانیل خان کو اسے بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنے بالوں کا رف سا جوڑہ بناتے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی کہ زرانیل خان کی وارننگ یاد آئی وہ اسے ریسٹ کرنے کا کہہ کر گیا تھا لیکن وہ بیڈ پر لیٹ نہیں سکتی تھی اسے کام کرنا تھا کام کیے بغیر اس کا گزرا نہیں ہوتا تھا۔

لیکن پھر جب یاد آیا کہ اگر زرانیل خان کو معلوم پڑا کہ وہ کام کرتی رہی اس کے جانے کے بعد تو وہ اس سے خفا ہو گا پہلے ہی مشکل سے اس کی ناراضگی برداشت کر رہی تھی اب اگر وہ مزید خفا ہوا تو وہ سہہ نہیں پائے گی تبھی وہ

خاموشی سے لیٹ گئی تھی نیند اسے آنے نہیں والی تھی اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا ایل سی ڈی کا ریموٹ اُٹھاتے ایل سی ڈی آون کرتے ڈرامہ دیکھنا شروع کر دیا اور اس کام میں وہ کافی دیر تک مگن رہی تھی اچھا ٹائم گزر گیا تھا اس کا لیکن پھر اچانک اس کا دھیان زرانیل خان کی فیملی کی طرف چلا گیا تھا وہ اپنے بھائی کی ڈیتھ کے بعد ایک بار بھی گھر واپس نہیں گیا تھا وہ جانتی تھی وہ سب کو یاد کرتا ہے آخر اس کے گھر والے تھے کیسے بھول سکتا تھا۔

وہ بھی تو یاد کرتی تھی اپنی ماں کو اپنے پپا کو جب کہ وہ اس دنیا میں تھے ہی نہیں جبکہ زرانیل خان کے پاس تو اتنے رشتے تھے جنہیں وہ صرف اس کی وجہ سے چھوڑ چکا تھا۔

۔

وہ اس سے محبت کرتا تھا تبھی تو سب کی دھمکیوں کے باوجود وہ اس سے دستبردار نہیں ہوا تھا ورنہ جتنا اس کی فیملی نے اس پر پریشر ڈالا تھا ممکن تھا کہ وہ اسے چھوڑ ہی دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔۔۔

"میری دعا ہے آپ کی فیملی مجھے قبول کر لے۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتی ہوئی بولی تھی زرانیل خان کے لیے اس دن سے محبت اور بڑھ گئی تھی جب وہ سب کے سامنے اس کی حمایت میں کھڑا ہو گیا تھا۔

•••••

زرانیل خان اس وقت ڈرائیو کر رہا تھا رخ ارواح کے گھر کی طرف تھا وہ ایڈریس وغیرہ تو پہلے ہی حاصلِ کر چکا تھا سو اس وقت وہ اس ارواح کے گھر کے سامنے کھڑا تھا گارڈز نے اسے روکا ضرور تھا لیکن جب اس نے ارواح

کے باپ کا حوالہ دیا تو ان لوگوں نے اسے اندر جانے دیا تھا کیونکہ سارے ملازمین بھی توقیر صاحب اور ان کی بیگم کے رویئے سے پریشان رہتے تھے ارواح کے ماں باپ کا بیہویر سب کے ساتھ بہت اچھا ہوتا تھا وہ سب کے ساتھ فرینڈلی ماحول بنائے رکھتے تھے ملازمین کو محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ وہ ان کو تنخواہیں دیتے تھے۔۔۔

ان کا رویہ سب لوگوں کو ہی اچھا لگتا تھا لیکن جب سے توقیر صاحب گھر کی بھاگ دوڑ سنبھالنے لگے تھے وہ اپنے پیسے کا رعب بھاڑتے تھے سب کو کسی خاطر میں نہیں لاتے تھے جس کی وجہ سے اکثر ملازمین بھی ان سے خائف رہتے تھے۔

زرانیل خان اندر داخل ہوا تو گھر کو دیکھ کر حیران ہوا تھا گھر بہت بڑا تھا وہ خاصے امیر لوگ تھے ان کے بزنس کی وسعت سے ہی زرانیل خان کو

اندازہ ہو گیا تھا اس بات کا وہ اندر آیا تو توقیر صاحب اور ان کی بیگم دونوں بیٹھے باتیں کر رہے تھے وہ ان کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔۔

۔

سو ان کی طرف دیکھے بغیر ہی وہ سرونٹ کوارٹرز کی طرف چلا گیا تھا وہاں موجود ملازمین سے اس نے نمشہ بیگم اور رضا صاحب کے بارے میں پوچھا تھا اور ساتھ ہی ارواح کے بارے میں بھی بتا دیا تھا جس پر ایک ملازمہ جو پچاس سال سے اوپر کی تھی اور پچھلے تیس سال سے وہ وہاں کام کر رہی تھی ان کو بہت افسوس ہوا تھا ارواح کو اکثر وہی سنبھالتی تھیں اور ارواح بھی انہیں بوا کہتی تھی وہ توقیر صاحب اور ان کے بیٹے کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔

جب سے ارواح غائب ہوئی تھی وہ تب سے بہت پریشان تھیں نجانے کہاں تھی لیکن اب اس کے بارے میں سن کر اسے خوشی ہوئی تھی۔

زرانیل خان نے اسے اپنے اوَر ارواح کے نکاح کے بارے میں بھی بتادیا تھا۔

اس نے جو بات زرانیل خان کو بتائی تھی وہ کافی دیر تک تو یقین نہیں کر پایا تھا ہاں اسے شک تھا لیکن اب جو بات اس نے سنی تھی اسے بہت افسوس ہوا تھا تو قیر صاحب کی بیگم نے نمشہ بیگم کو مارا تھا کیونکہ وہ ان کی باتیں سن چکی تھی اوَر اس کی چشم دید گواہ تھی وہ ملازمہ خود تھی جس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا لیکن وہ کسی کو کبھی بتا نہیں پائی تھی۔۔

"آپ فکر مت کریں ان لوگوں کو ان کے کیے کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ارواح کے پاپا نے ان لوگوں کے ساتھ کتنا اچھا کیا لیکن وہ لوگ احسان فراموش نکلے ان کی بیوی کا ہی قتل کر دیا۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچ کر بولا تھا وہ وہاں تھوڑی دیر مزید بیٹھنے کے بعد باہر نکل گیا تھا وہ واپس جانے لگا تھا کہ است توقیر صاحب اور ان کی بیگم باہر جاتے ہوئے دکھائی دیے تھے۔

وہ ان کے جاتے ہی گھر کے اندر چلا گیا تھا رخ ارواح کے کمرے کی طرف تھا نجانے کیوں وہ اس کے روم میں گیا وہ خود نہیں جانتا تھا لیکن اس کا دل چاہا وہ ایک بار اس کمرے کو ضرور دیکھے یہاں ارواح نے اپنی زندگی کے اتنے سال گزارے تھے۔

۔

وہ روم میں انٹر ہوا تو سامنے بیڈ کے اوپر ارواح کی تصویر تھی جس میں اس نے ایک ٹیڈی بیئر پکڑا ہوا تھا وائٹ کلر کی شرٹ میں ملبوس وہ اس وقت کوئی بارہ تیرہ سال کی تھی روم کافی جگہ پر اس کی تصویریں تھیں اور ساتھ ہی اس کے مما پپا کی بھی وہ جیسے ارواح کو وہاں محسوس کر رہا تھا۔

اس نے آگے بڑھتے ارواح کے سٹڈی ٹیبل سے ایک ڈائری اٹھائی تھی جو وہ غالباً لکھتی تھی اس کے اوپر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کچھ سوچتے اسے اپنے ساتھ لے جانے کا سوچنے لگا تھا اچھا تھا اسے پڑھ کر وہ ارواح کے بارے میں بہت کچھ جان سکتا تھا روم میں پنک کلر کس کثرت سے استعمال کیا گیا تھا یعنی اس کی بیگم کو پنک کلر پسند تھا وہ مسکرایا اور اس کے روم کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد وہ ڈائری لیے روم سے نکلا تھا معاً کچھ یاد آنے پر وہ توقیر صاحب کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا وہاں سے ہوتے وہ واپس نکلا تھا۔۔۔۔

اب وہ نمشہ بیگم کے قتل کا مقدمہ بھی درج کرتے تو قیر صاحب کی بیوی کو بھی اس کیس میں شامل کرنے والا تھا۔۔۔

وہ کافی کچھ اوٗر بھی سوچ رہا تھا سوچوں میں گم ہی وہ واپس چلا گیا تھا یہاں کا وزٹ اس کا کافی اچھا رہا تھا بہت کچھ جو وہ نہیں جانتا تھا وہ جان چکا تھا اوٗر اب اسے کسی بھی قیمت پر ارواح کو اس کی ساری جائیداد واپس دلانی تھی اسے اس کی جائیداد میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن اس ساری پراپرٹی پر ارواح کا حق تھا وہ یہ حق کسی اور کو کیسے ہڑپنے دے سکتا تھا۔۔۔

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بھی اسی معاملے کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔۔۔

••••

وہ گھر پہنچا تو کافی خاموشی تھی یقیناً ارواح کمرے میں تھی وہ کمرے میں داخل ہوا تو خالی کمرہ اس کو منہ چڑھانے لگا تھا وہ کمرے میں کہیں نہیں تھی اس نے ڈائری آرام سے اپنی فائلز میں رکھی تھی اوٗر ارواح کو تلاش کرنا چاہا وہ کہیں نظر نہیں ائی تو وہ پریشان ہوا آخر کہاں جا سکتی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم کی طرف گیا وہ وہاں بھیٔ نہیں تھی پھر اسے باتھ روم کا خیال آیا وہ باتھ روم کے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہنڈل گھوما گیا تھا دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔

ارواح اسے باتھ ٹب میں آنکھیں موندے نظر آئی تھی یعنی وہ باتھ لے رہی تھی وہ مسکرایا اپنی شرمیلی بیوی کے ساتھ باتھ لینے کا تو وہ کہیں بار سوچ چکا تھا لیکن موقع نہیں مل رہا تھا اوٗر اج ارواح کو دیکھتے سارے جذبات بھڑکے تھے۔

وہ آہستہ سے قدم رکھتے ایسے کہ آواز نہ آئے ارواح کے قریب گیا تھا وہ جو آرام سے آنکھیں موندے ہوئے تھی اس کی سلگتی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے پٹ سے آنکھیں کھول چکی تھی اپنے سامنے زرانیل خان کو دیکھتے اس نے لبوں پر نہیں آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

وہ اپنے حلیے سے گھبرائی تھی وہ اس وقت دوپٹے کے بغیر تھی زرانیل خان کی بے قراریاں اور اس کی شدتیں یاد آئی تو پیشانی غرق آلود ہوئی تھی بے ساختہ اسے دیکھا جس کی نظریں اس کے چہرے پر تھیں۔۔۔

وہ اس کی نگاہوں کی طلب دیکھتے خمدار پلکیں بے ساختہ عارض پر سایہ فگن ہوئی تھیں زرانیل خان اس کی رضامندی دیکھ کر زرانیل خان کے لبوں کو

مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ جانتا تھا وہ انکار نہیں کرے گی لیکن شرم سے سرخ ضرور ہو جائے گی اس کی بے باک جسارتوں پر وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے باتھ ٹب میں ارواح کے ساتھ بیٹھتے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا تھا جس کے بھیگے کپڑے اس کی دلکشیاں واضح کر رہے تھے اس کی گردن پر موجود شبنمی قطرے اس نے اپنے ہونٹوں سے چنے تھے ارواح نے بے ساختہ اس کے گرد حصارِ بنایا تھا۔

"مُجھے پتہ ہوتا ایسے باتھ لیں گے ساتھ تو جاتا ہی نہیں میں مُجھے بتا دیتی کم سے کم۔۔۔"اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی سے اوپر اٹھائے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

۔

"آپ۔۔۔۔۔۔زبردستی۔۔۔۔۔۔لے۔۔۔۔۔رہے۔۔۔۔۔۔ہیں۔۔

۔۔باتھ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔کہا۔۔۔۔۔سے۔۔

۔۔۔کہ۔۔۔۔۔میرے۔۔۔۔۔ساتھ۔۔۔۔آئیں۔۔۔۔۔اوَر۔۔۔۔۔

لیں۔۔۔۔۔باتھ۔۔۔"اس نے جتنا ضروری سمجھا تھا کیونکہ سچ بھی یہی تھا

اب وہ آگیا تھا تو اس کی نظروں کی طلب سے کیسے انکارِ کر دیتی وہ الٹا ناراض

بھی ہوتا اوَر اس کے ساتھ شاید زبردستی کرتے اس کی سنتا بھی نہیں۔

"تو تمہیں میرے ساتھ باتھ نہیں لینا۔۔۔"اس کے نشب و فراز سے بمشکل

نظریں چراتا وہ اس کی طرف دیکھتے سپاٹ انداز میں بولا تھا اس کا موڈ اچھا تھا

جب سے اس کے گھر سے آیا تھا لیکن ارواح کی اس بات سے وہ ہرٹ ہوا تھا

وہ اس کا محرم تھا اس کا شوہر تھا وہ دونوں ہسبنڈ وائف تھے اوَر ہسبنڈ وائف

میں بھلا کیا پردہ وہ دونوں تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔"وہ تو بس اس کی نظروں کی تپش سے خائف ہوتے یہ بول چکی تھی لیکن اسے باتھ ٹب سے نکلتے دیکھ کر وہ بوکھلا گئی تھی تیزی سے اس کو ہگ کرتے جانے سے روکا تھا وہ اس وقت زرانیل خان کی بیک سے لگی اسے باتھ ٹب سے نکلنے سے روک رہی تھی زرانیل خان نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں سرد پن دیکھتے ارواح ہلق تر کر کے رہ گئی تھی وہ شاید اس کے "نہیں" کو لے کر اسے چھوڑ کر جا رہا تھا اور ارواح کو شرم تو بہت محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ اسے خود سے دور ناراض ہو کر نہیں جانے دے سکتی تھی۔۔۔

"اب کیوں روک رہی ہے جبکہ پہلے انکار ہے تم نے ارواح۔۔۔؟؟؟"اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ نارمل انداز میں بات کر رہا تھا اور ارواح کے لئے

اس کا نارمل انداز میں بات کرنا پریشان کن تھا وہ سمجھ چکی تھی وہ اسے خفا کر چکی تھی ان کے درمیان رومانس پہلی بار تو نہیں ہو رہا تھا زرانیل خان اس کے کافی قریب کہیں بار آ چکا تھا لیکن اب تک اس کا شرمیلا پن ختم نہیں ہو سکا تھا۔۔۔۔

"وہ میں۔۔" وہ سمجھ نہیں سکی کہ وہ اسے کیا جواب دے خفقت کے مارے رنگ اس وقت سرخ ہو چکا تھا اب اسے نہیں لفظ سے بھی نفرت ہو رہی تھی۔

"کیا وہ میں تم مجھے ایسے روک کر کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہوں ارواح اپنا حلیہ دیکھو میری بیوی میری محرم جس کی قربت میرے لیے جائز ہے تم اس حلیے میں میرے سامنے بیٹھ کر میرا صبر آزمانا چاہتی ہو کیا بیوی ہو تم
مطلب۔۔۔۔ تمہارے جسم و جاں پر حق رکھتا ہوں میں اگر خود پر کنٹرول

نہ کر سکا اور تمہارے قریب آیا تو تمہیں شکائت ہو گی مجھ سے۔۔۔۔" وہ بھلے پہلے کہیں بار اس کے قریب آیا تھا اس کی مرضی کے جانے بنا لیکن اس وقت وہ ایسا کچھ نہیں چاہ رہا تھا وہ ارواح کی رضامندی سے اس کے ساتھ ایک رومانٹک سا باتھ لینا چاہتا تھا۔۔۔

۔

لیکن وہ پہلے تو انکارِ کر چکی تھی اور ایسے اس کا رو کنا زرانیل خان اس کی کنڈیشن سمجھ نہیں رہا تھا کہ آخر وہ چاہتی کیا تھی۔

"ایم سوری مجھے نہیں پتہ آپ مت جائیں۔۔۔" وہ اپنے بکھرے حلیے سے بے خبر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان اس کی

طرف دیکھتا کچھ سوچنے لگا تھا وہ سمجھ تو گیا تھا وہ اس کی ناراضگی کے ڈر سے اسے جانے نہیں دے رہی تھی ورنہ وہ کبھی اسے اپنے پاس رکنے کا نہ کہتی۔

"سوچ لو اب خود روک رہی ہو تو!!! پھر شکائت مت کرنا مجھ سے کہ میں نے زبردستی کی تم سے۔۔۔ کیونکہ اس وقت جو آگ میرے تن بدن میں لگی ہے وہ جب تک تمہارے بدن میں نہ اتار لوں سکون نہیں ملے گا مجھے۔۔۔" اس کے رخساروں پر اپنی انگلیاں سہلاتے ہوئے وہ جیسے اس کو نیکسٹ سچویشن سے اگاہ کر رہا تھا۔

۔

"مجھے پتہ نہیں بس آپ میرے سے ناراض نہیں ہوں پلیز۔۔۔ پہلے والی مشکل سے سہہ رہی ہوں میں اور نہیں سہہ سکوں گی پلیز۔۔۔۔" روہانسی

ہوتے اپنی سسکی رونے کی کوشش کی تھی اس وقت اس کی کنڈیشن بہت عجیب سی ہو رہی تھی وہ دماغ کی نہیں دل کی سن رہی تھی دل بار بار کہہ رہا تھا روک لو اسے وہ پہلے ہی ناراض ہے مزید ناراض مت کرو اسے۔

زرانیل خان اسے دیکھتے کچھ پھر سے اسے تھامے اپنے کمرے کر گیا تھا اب وہ خوُد اس کے قریب آنا چاہ رہی تھی تو وہ کیسے اسے خود سے دور کر سکتا تھا نرمی سے اسے ساتھ لگاتے اس کے گیلے بالوں پر بوسہ دیا تھا وہ اپنے ہاتھ مضبوطی سے اس کے گرد حصارِ کی صورت میں باندھ گئی تھی۔۔

"مائی بیوٹیفل وائف۔۔۔"اس کی گردن پر جھکتے لو بائٹ بنائی تھی ارواح میڈم نے مشکل سا سہا تھا اس کا لمس اس کے لب اس کی گردن پر اپنے لمس کو چھوڑتے اب نیچے بڑھے تھے زرانیل خان نے اپنے ہاتھ سے اس کی

شرٹ کا پہلا بٹن کھولا تھا اور اس کے ڈیپ نیگ پر جھکے وہاں لب رکھے تھے۔

اس کے سلگتے لبوں کو اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتے ارواح کا رنگ سرخ ہوا تھا زرانیل خان کے لبوں کے ساتھ اس کی گرم سانسیں کے لمس کو وہ برداشت کرنے پر مجبور تھی کیونکہ وہ اب کی بار خود اسے اپنے قریب آنے کا کہہ چکی تھی۔۔

۔

زرانیل خان نے ارواح کی شرٹ کی زپ کھولتے شرٹ اس کے کندھوں سے نیچے سرکاتے اس کے بلاؤز میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کے کان کے

پاس لب لے گیا تھا ارواح کو اس کی گرم سانسیں اپنے کان کے پاس محسوس ہوئی تھیں۔

"پنک پسند ہے؟؟؟" انداز سوالیہ سا تھا ارواح نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن پھر جب اس کی بات کا مطلب سمجھی تو سارا خون چہرے پر آیا تھا وہ کس حوالے سے پنک کی بات کر رہا تھا وہ سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

"آپ؟؟" اس کے کشادہ سینے پر مکے مارتے وہ اس کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی وہ اسے زور سے خود میں بھینچتے ہوئے اس کی خوشبو محسوس کرنے لگا تھا ارواح اس کے حصار میں سرخ ہوئی بیٹھی تھی وہ اس کے سینے سے لگی اسے اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی زرانیل خان کے ہاتھ اب اس کے بلاؤز کے ہک پر تھے وہ ہڑبڑائی تھی اب یہ کچھ زیادہ ہو رہا تھا۔

"پلیز یہ نہیں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے التجائیہ انداز میں بولی تھی اوَر زرانیل خان کو اس کی معصوم شکل دیکھتے جیسے ہنسی آئی تھی۔

"یہ نازک پردہ بری طرح سے چھب رہا ہے مجھے۔۔۔" اس کے بیوٹی بون پر لب رکھتے وہ خماری سے بول رہا تھا اس کی بات سنتے وہ اس کو کوئی جواب نہیں دے سکی تھی کیسے دیتی وہ بات ہی اتنی بے باک کر رہا تھا اوَر ساتھ ہی وہ اس کے لبوں کو دیکھتے اس کی سانسوں سے سانسیں الجھاتے ہوئے اس کی مٹھی مہک خوَد میں انہیل کرنے لگا تھا ارواح اس کے عمل اس کا ساتھ دینے لگی تھی کافی لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔

۔

زرانیل خان دیوانوں کی طرح اس کے لبوں کو چوم رہا تھا اس کے لبوں کو پل بھر میں اپنی بے باک جسارتوں سے لال انگار کر چکا تھا ارواح کا رسپانس پا کر وہ کچھ زیادہ ہی پھیل گیا تھا لیکن اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے پیچھے ہوا تھا ارواح نے اس کے سینے پر سر رکھ دیا تھا وہ اس کے بھیگے بالوں کو پیچھے کرتے سکون سے باتھ ٹب میں لیٹنے کے انداز میں بیٹھتے اسے ساتھ لگائے خاموشی سے اس کی دھڑکنوں کو اپنی دھڑکنوں کے ساتھ دھڑکتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ارواح بھی خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھی تھی کافی دیر تک وہ لوگ ایسے ہی رہے پھر زرانیل خان نے اسے بانہوں میں بھرا اور شاور کے نیچے لے کر آیا تھا وہ خاموشی سے کھڑی تھی اوپر نظریں اُٹھانا اس وقت اسے بہت مشکل لگ رہا تھا وہ شاور کے نیچے بھیگتے اس کی کمر کو اپنے سینے سے لگاتے اس

کی گردن پر جنون خیزیوں کی سوغاتیں چھوڑ رہا تھا ارواح خاموشی سے اس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی۔

اوَر وہ اب اس کی سٹرپ کو نیچے کرتے اس کے کندھوں پر لمس چھوڑتے نیچے کی طرف آیا تھا پانی کے قطرے اس وقت اپنی طرف اٹریکٹ کر رہے تھے وہ اس پر جھکا تھا ارواح نے اسی لمحے آنکھیں اٹھائی تھیں دونوں کی نگاہوں کا زبردست تصادم ہوا تھا۔۔۔

زرانیل خان کی آنکھیں اس کی قربت کی سرخی لیے ہوئے تھیں وہ اس کی نظروں میں پنپتے جذبات کی تاب نہیں لا سکی تھی اوَر آرام سے نظریں

جھکائے اس کے لمس کو برداشت کرنے لگی تھی جواب بے لگام ہوتے اس کے پور پور کو سہلا رہا تھا۔۔۔

ارواح کو سیدھا کرتے اس کے ماتھے کو چوما تھا آج اس کا خود کی طرف بڑھنا زرانیل خان کو بہت اچھا لگا تھا اس کی شائے نیچر کو دیکھتے اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اتنا رومان باتھ لے سکے گا لیکن وہ شاید بھول گیا تھا کہ وہ ارواح زرانیل خان تھی زرانیل خان کو برداشت کرنے کی سکت اس میں موجود تھی۔۔۔

" تھینکس۔۔۔"اس کے لب جن پر پانی کے قطرے موجود تھے انہیں اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے وہ بھاری آواز میں بولا تھا ارواح کی نگاہوں میں حیرت در آئی تھی۔

کس لیے۔۔"!!وہ پوچھنے بنا نہیں رہ سکی تھی جس پر زرانیل خان "
نے اس کو مذید اپنے قریب کیا کہ دونوں کی سانسیں انہیں ایک
دوسرے کے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔

میرے ساتھ اتنے رومانٹک موومنٹس انجوائے کرنے کے لئے "
ویسے مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے یہ تم ہی ہو۔۔۔"اس کی سٹرپ
مذید نیچے کی تھی اب تو سچ میں اسے یہ کھٹک رہا تھا۔۔۔

آپ پلیز ایسی باتیں نہ کریں۔۔۔"وہ بری طرح سے سٹپٹا گئی تھی "
اس کی بے باک گفتگو پر۔

تو کیسی کروں جاناں۔۔۔؟؟؟"اس کا موڈ ضرورت سے زیادہ ہی "
اچھا تھا ارواح سمجھ گئی تھی اتنا ٹائم اس کی قربت میں گزر کر وہ
خوش تھا اور خوش وہ تب ہی ہوتا تھا جب وہ اپنی بیوی کے قریب
رہتا تھا جیسے ابھی پچھلے دو گھنٹوں سے وہ اس لمس سے خوُد کو
سیراب کر رہا تھی۔۔۔

آپ کریں ہی نہیں۔۔۔"وہ اسے خاموش رہنے کا کہہ چکی تھی "
جس پر وہ مسکرایا تھا۔

ٹھیک ہے عمل کرتا ہوں۔۔۔"!!!وہ اس کے لبوں پر لب رکھتے "
پھر سے اس کے وجودِ کی گہرائیوں میں گم ہوتا چلا گیا تھا اوپر سے
گرتا پانی ان دونوں کو بھگو رہا تھا لیکن زرانیل خان تو اس وقت
ارواح کے لمس میں کھویا ہوا تھا۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 81

••••

وہ کافی دیر اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا تھا ارواح پر کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی اس کے اس قدر قریب تھی کہ ان دونوں کے درمیان ہوا کا گزر بھی نہیں رہا تھا وہ کتنے منٹوں سے اس کی سانسوں کو قید کیے ہوئے تھا وہ شاید اندازہ نہیں لگا سکتی تھی لیکن اس وقت اس کے لمس سے وہ پگھل رہی تھی اس کے پر حدت لمس پر وہ اس کے سینے پر مکے برساتے اسے خود سے دور

کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی وہ اس کے لبوں کا گلابی پن چراتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

۔

وہ اس کے لمس پر نڈھال سی اس میں سمائی تھی زرانیل خان نے اسے خوُد میں بھینچتے اس کے لبوں کو سہلایا تھا جو اس کے جنون کی سوغاتیں خود پر سجائے ہوئے تھے وہ اس کے قریب بہکنے لگا تھا حالانکہ ارواح کی کنڈیشن وہ سمجھ رہا تھا لیکن اپنے دل کا کیا کرتا جو مزید اس کی قربت کا تمنائی تھا لب تھے کہ ابھی تک پیاسے تھے وہ اس کے چہرے پر جھکتے پھر سے اپنے پر حدت بوسوں سے ارواح کو سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

وہ روہانسی ہوتی اس کی طرف دیکھنے لگی تھی جس پر وہ اس کو نرمی سے خوُد سے الگ کرتے شاور کے مزید نیچے لایا تھا اتنی عرصے کی حسرت تھی اس کے ساتھ باتھ لینے کی اج وہ دل کھول کر اپنی من مانی کرنا چاہتا تھا۔

۔

ارواح کا مزاحمت نہ کرنا وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا وہ جانتا تھی وہ اس کی ناراضگی کے ڈر سے کر رہی تھی یہ سب تاکہ وہ مزید خفا نہ ہو وہ سب یاد آتے وہ پہلے والا زرانیل خان بنا تھا آنکھوں کے سرد پن میں یکدم اضافہ ہوا تھا ارواح پر گرفت سخت کی تو اس نے اپنی پلکیں جو پانی کی وجہ سے گیلی تھیں انہیں اوپر اٹھائے زرانیل خان کو دیکھا تھا۔۔

اوُر اس کی نظروں کی سرخی سے وہ پریشان ہوئی تھی ایک پل کے لیے اسے لگا دو اتنا اچھا وقت ان دونوں نے ایک ساتھ گزرا ہے وہ بس یہیں تک تھا اب وہ پھر سے پہلے والا زرانیل خان بن چکا ہے۔۔۔

۔

وہ روہانسی ہوئی تھی آخر کیوں اس نے وہ غلطی کی زرانیل خان نے اس کے گیلے بالوں کو پیچھے کیا تھا یہ تو طے تھا کہ اس موڈ میں بھی وہ اس کے قریب ضرور جائے گا سو اس کے بالوں کو پیچھے کرتے وہ پھر سے اس پر حاوی ہوا تھا اوُر اب کی بار باتھ سے زیادہ گستاخیاں کی تھیں اس نے۔

اوُر ارواح اس کو تھامنے اس کے لمس کو برداشت کرتی بس یہ محسوس کر رہی تھی کہ یہ لمس اس کے محبوب شوہر کا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے خفا کیوں تھا لیکن خوُد میں ہمت نہیں پا رہی تھی وہ کہ اسے سب سچ بتا سکے۔

کیسے بتاتی وہ اپنے بارے میں اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے شاور سے بہتے پانی سے نیچے گرتے جا رہے تھے زرانیل خان جو اب اپنے گرد باتھ روب باندھ چکا تھا وہ ارواح کے قریب آیا جو اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔

۔

اس کے قریب جاتے اس نے شاور بند کیا اور ارواح کو باتھ گاؤن پہناتے وہ اسے ڈریسنگ روم میں لے گیا تھا وہ اس کے سامنے شرم تو بہت محسوس کر

رہی تھی لیکن پھر بھی وہ سر جھکائے اس کی انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتی رہی تھی۔۔

"ارواح جلدی سے چینج کر کے باہر آؤ۔۔۔"اس کے کپڑے اور باقی ضروری سامان اس کے پاس رکھتے وہ اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"آپ۔۔۔"وہ اس کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

"کیا چاہتی ہو تمہیں خود چینج کرواؤں میں اگر چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ڈیئر وائفی۔۔۔"اس کے کان پر اپنے سلگتے لبوں پر کا پرتیش لمس چھوڑتے وہ بہکے لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں۔۔۔" وہ سٹپٹاتے ہوئے بولی تھی زرانیل خان اسے تنگ کر رہا تھا اور وہ سرخ ہوئی تھی زرانیل خان اور اپنے حلیے کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔

"لیکن مجھے تو ایسا ہی لگا تھا۔۔۔" اس کے گرد حصار مضبوط کرتے وہ سرگوشی کرتا ارواح کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا وہ زور سے آنکھیں میچ گئی تھی اور وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"نہیں میں نہیں۔۔۔" گھبرائی سی آواز تھی زرانیل خان اس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا وہ گھبرا کیوں رہی تھی وہ جانتا تھا لیکن اسے یہ سب نارمل لگ رہا تھا وہ اس کا شوہر تھا اس کے لیے چیزیں پسند کر رہا تھا زرانیل خان نے اس کے لیے پنک کلر ہی چوز کیا تھا وہ سرخ ہو رہی تھی ایسی باتوں میں ارواح کی نہیں چلتی تھی زرانیل خان کی چلتی تھی۔

اب بھی وہ اپنی من مانی کرتے اس کے ہاتھ گاؤن کی ڈوری پر ہاتھ رکھتے اسے مزید گھبراہٹ میں ڈال رہا تھا وہ اسے چینج کروانے کا ارادہ رکھتا تھا ارواح کی پیشانی غرق آلود ہوئی تھی ہاتھوں کی ہتھیلیاں نم ہوئی تھی بے ساختہ پلکوں کی باڑ عارض پر گری تھی وہ مستعدی سے اپنے کام میں مگن تھا۔

وہ اس کے ہاتھ گاؤن کو کھینچ کر اتارنے لگا تھا کہ ارواح نے اس کے ہاتھوں کو اپنی بھیگی ہتھیلیوں سے تھاما وہ اس کی کنڈیشن دیکھتے کچھ سوچتے اس کو سسپس دینے کی غرض ڈریسنگ روم سے اپنے کمرے سے نکل کر باہر آیا تھا چینج کرتے اس نے بال بنائے اور پرفیوم خود پر سپرے کیا۔

ارواح باہر نکلی تو پنک کلر کی شارٹ فراک میں اور وائٹ کلر کے چوڑی دار پاجامے میں باہر نکلی تھی بال نم تھے جو اس کی پشت کو گیلا کر چکے تھے دوپٹہ اس نے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ اس کے قریب آئی تھی اسے اچانک سے چکر آئے تھے وہ گرتی کہ زرانیل خان نے اسے تھاما تھا۔

"ارواح ٹھیک ہو تم کیا ہوا۔۔؟؟؟" وہ پریشان ہوتے اسے بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی اسے چکر اب کچھ زیادہ ہی آنے لگے تھے۔

۔

زرانیل خان اس کی طبعیت دیکھتا پریشان ہوا تھا بے ساختہ اس کی پیشانی چھوئی تھی اس کا باڈی ٹمپریچر نارمل تھا لیکن پھر وہ چکرائی کیوں یہ بات اس کو پریشان کر رہی تھی ارواح نے اس کا ہاتھ تھاما تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ڈاکٹر کو کال دیتا اور پھر اسے یہ گڈ نیوز پہلے ہی پتہ چل جاتی جبکہ وہ اپنے انداز میں اسے بتانا چاہتی تھی بھرپور تیاری کے ساتھ سو فحال اس کا دھیان بھٹکنا تھا کچھ بھی کر کے۔

"میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت۔۔۔" اس کے ہاتھوں پر اپنے نازک ہاتھوں کا دباؤ دیتے وہ قدرے رسانیت سے گویا ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر پھیلی تشویش دیکھتے وہ اس کی حالت سمجھ سکتی تھی۔

"لیکن ایسے چکرانا یہ ہو سکتا ہے کوئی مسلئہ ہو ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے میرے خیال میں تاکہ بعد میں کوئی بڑا مسلہ نہ بن جائے۔۔۔" وہ جو کچھ دیر پہلے اس

کے ساتھ روڈ بیہیو کر رہا تھا اس کی طبعیت خرابی دیکھتے لہجے میں خود با خود ہی نرمی در آئی تھی۔۔۔

۔

"نہیں یہ بس وہ میں آپ۔۔" وہ بات بول نہیں پا رہی تھی اس کے کہنے کا جو مقصد تھا وہ زرانیل خان سمجھ گیا تھا یعنی یہ حالت اس کی زرانیل خان کی شدتوں کی وجہ سے ہوئی تھی وہ لب دانتوں تلے دبا گیا تھا لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ مہارت سے چھپا گیا تھا۔

"اووہو تو یوں کہوں نہ۔۔۔۔" اس کے لبوں کا بوسہ لیتے وک شریر آنداز میں بولا تو ارواح کو چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملی تھی اس نے تکیے میں منہ چھپا لیا تھا اس کی اس قدر شرم دیکھتے ایک پل کے لیے زرانیل خان تھوڑا سا

حیران تو ہوا تھا کہ یہ ان کے درمیان پہلی بار نہیں ہو رہا تھا ہاں لیکن ایک رومانٹک سا ہاتھ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ پہلی بار لیا تھا۔

۔

"آپ۔۔۔" وہ اس کی اس قدر بے باک باتوں پر سر تا پا سرخ ہوئی تھی زرانیل خان نے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اسے ریسٹ کرنے کا کہا جس پر وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی اس کے انکارِ پر زرانیل خان کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی یعنی وہ انکارِ بھلا کیوں کر رہی تھی۔

"میں سارا دن بور ہوتی رہی ہوں لیٹ لیٹ کر اب اور نہیں پلیز مجھے سونا نہیں ہے۔۔۔" وہ روہانسی ہوتے بولی تھی کتنے گھنٹے وہ پہلے بھی ریسٹ کرتی

رہی تھی اوَر پھِر اکتا کر وہ باتھ لینے لگی تھی لیکن وہاں اچانک زرانیل خان کی انٹری اور پھر وہ سب کچھ۔

"تو پھر کیا کرنا ہے اگر ریسٹ نہیں کرنا تو۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی شرٹ کے کف کہنیوں تک فولڈ کرتے اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ ہونٹوں کو چھوتے کچھ سوچنے لگی تھی کوئی حل نظر نہیں آیا تھا اسے پھر مدد طلب نظروں سے اس نے زرانیل خان کو دیکھا تھا۔

-

"مُجھے نہیں پتہ بٹ مُجھے سونا نہیں ہے۔۔۔" وہ تھوری سی ضدی ہوئی تھی ایسی ضد وہ اکثر اپنے مماپپا کے ساتھ کرتی تھی لیکن ان کے بعد کوئی نہیں بچا

تھا جو اس کے نخرے اٹھاتا لیکن آج زرانیل خان سے وہ لاڈ اٹھوانے کا ارادہ رکھتی تھی

"اچھا سونا نہیں ہے نیند نہیں آئی تو تھوڑی شوہر کی خدمت ہی کر دو جاناں۔۔۔" اس کی گردن پر اپنے پر تپش لبوں کا پر حدت لمس چھوڑتے وہ پل میں اس کے حواسوں کو ٹھکانے لگا گیا تھا وہ اس کے لبوں کے لمس پر گھبرائی تھی۔

"نہیں پلیز۔۔۔" پہلے اتنی دیر اس کی جان لیوا قربت سہتے اسے اب پھر سے یہ سب سہنا بہت مشکل لگ رہا تھا گھبرائی گھبرائی سی وہ اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی یہاں جذبات کا ٹھاٹھامارتا دریا دیکھ کر وہ خود میں سنمٹی تھی۔

"یہ بھی نہیں کرنا تو کیا کرنا ہے۔۔۔"لب اب کی بار اس کی دھڑکنوں کو چھونے لگی تھی اس کے لبوں کا گھمبیر لمس وہ پل بھر میں ہی تر ہوئی پسینے سے اوٗر مقابل اس کی حالت دیکھتے اپنی بہکے جزبوں کو بمشکل سلاتے پیچھے ہوا تھا۔

"کیوں نہ آج پھر ساتھ کوکنگ کی جائے۔۔۔"اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا لیکن وہ اس پر بھی انکار کر گئی تھی کیونکہ وہ اس کی پچھلی بار کی کچن میں کی گئی گستاخیاں بھولی نہیں تھیں وہ کھانا کم اوٗر رومانس زیادہ کرتا تھا یہ چیز بھی وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

"تو پھر اب تم ہی بتادو کیا کریں؟؟؟"اس کے اس چیز سے انکار پر وہ سارا معاملہ اس کے سپرد کرتا اس کی طرف دیکھنے لگا تھا جیسے مسلے کا حل تلاش کرنا چاہا رہا ہوں لیکن وہ کسی گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"آپ ہی بتائیں کچھ نیا سا؟؟؟" وہ کنفیوژ سی بولی تھی۔

"کچھ نیا رومانس کا طریقہ ہی بتا سکتا ہوں ویسے بھی نیٹ فلیکس پر ایک رومانٹک مووی آئی ہوئی ہے وہ دیکھی ہے کہو تو اپلائی کروں تم پر بہت ہوٹ ہو گا جاناں۔۔۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس کو سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"آپ" وہ بس یہ کہہ پائی تھی۔

"جی میں آپ کا رومانٹک شوہر" وہ خود اپنی تعریف کرنے لگا تھا لیکن زرانیل خان کے ارادے ارواح کو کافی خطرناک لگے تھے اس سے بہتر پھر نیند ہی تھی جس سے وہ اس کی جان لیوا قربت سے بچ سکتی تھی۔

"میں سو جاتی ہوں نیند آ رہی ہے" وہ سر تا پا کمفٹر اوڑھتے ہوئے اگلے ہی لمحے اس میں چھپ سی گئی تھی زرانیل خان لبوں کو دبائے اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا وہ خوُد چاہتا تھا کہ وہ آرام کرے لیکن وہ ماں نہیں رہی تھی سو اس نے ایسی باتیں کی وہ اگلے ہی پل کمفٹر میں تھی۔۔۔

-

وہ اس کی معصومیت پر گہرا مسکرایا تھا اوُر اس پر سے کمفٹر ہٹایا تھا وہ شاید سو گئی تھی یا سونے کا شو کر رہی تھی لیکن اس کا ریسٹ کرنا ہی زرانیل خان کے لیے اچھا تھا اس کا ماتھے چُومتے وہ لیپ ٹاپ اُٹھائے باہر لاونج میں چلا آیا تھا اپنے وکیل کو ویڈیو کال کر کے اسے مزید کچھ چیزوں سے آگاہ کرنا تھا سو وہ اس میں مصروف ہو گیا تھا۔

••••

عباد صاحب کے سوال پر تعزیز خان ابر شم کو دیکھتے سر ہاں میں ہلا گیا تھا جس پر وہ بہت خوش ہوئے تھے لیکن انہیں ایک بات کی سمجھ نہیں آئی تھی کہ کیا حویلی والے تعزیز خان کی بیوی کے بارے میں جانتے ہیں یہ چیز انہیں پریشان کر رہی تھی۔

"جی ماموں جان یہ میری بیوی ہیں اوُر ابر شم یہ ماموں جان۔۔۔"اب یہ کہ وہ سب کچھ جان چکی تھی تو چھپانے کا کوئی فایدہ نہیں تھا وہ اس کو عباد صاحب کے بارے میں بتانے لگا تھا جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا وہ سب کچھ جان تو پہلے ہی چکی تھی لیکن پھر بھی اس کا بتانا اسے اچھا لگا تھا۔

-

لیکن وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اگر گرینی کو تعزیز خان کی فیملی کے بارے میں پتہ چلا تو وہ نجانے کس طرح ری ایکٹ کریں گئیں جبکہ وہ حقیقت سے بے خبر تھی۔۔۔

"اسلام علیکم انکل۔۔۔" وہ ان سے مل تو پہلے بھی چکی تھی لیکن اب تعزیز خان نے تعارف کروایا تو وہ دوبارہ اُنہیں سلام کرنے لگی تھی جس کا انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"تعزیز بیٹا آپ حویلی نہیں جاتے ہیں۔۔۔" عباد صاحب کے پوچھنے پر ابر شم کی نظریں بھی ان دونوں پر جا ٹھہرائی تھیں اب وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ مال میں جو لوگ ان سے ٹکرائے تھے وہ بھی اس کے فیملی ممبرز تھے اور اس دن جو لڑکا آفس میں آیا تھا وہ بھی لیکن آخر تعزیز خان کو اپنی فیملی سے ایشیو کیا تھا وہ یہ جاننا چاہتی تھی۔

"بس کچھ مسلے ہو گئے تھے اور پھر اب میں خوُد اپنا کمار ہا ہوں حویلی والوں کی ضرورت نہیں ہے مُجھے ان لوگوں کے ہونے یا ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ماموں جان۔۔۔" انداز سپاٹ ہوا تھا یہ بات وہاں بیٹھے سبھی نفوس نے محسوس کی تھی حویلی والوں کے زکر پر اس کے لہجے کی تلخی کسی سے مخفی نہیں رہی تھی عباد صاحب جان گئے تھے کہ کچھ تھا جو تعزیز جانتا تھا لیکن انہیں نہیں بتا رہا تھا کیا منہا سے متعلق کچھ تھا انہیں جاننے کا تجسس ہوا تھا لیکن وک خود بتاتا تو بات اوُر تھی۔۔

"بیٹا یہ تو آپ بھی جانتے ہیں حویلی میں آپ کا پورا حصہ ہے اور اس جائیداد میں یہ حق آپ کا ہے تو آپ کیسے چھوڑ سکتے ہیں اسے جبکہ ضرغام خان کے

برابر حصّہ ہے۔۔۔۔"ضرغام خان کے زکر پر ارشک کے چہرے کا رنگ بدلا تھا بے ساختہ نظروں کے سامنے صبح والا منظر آیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر گھبراہٹ آئی تھی جو ابر شم صاف دیکھ چکی تھی وہ ارشک کی گود سے ضرشک کو اپنی گود میں لیتے اس کو پیار کرنے لگی تھی جب کہ ارشک کی حالتِ پر وہ پریشان ہوئی تھی عباد صاحب نے بے ساختہ بیٹی کو دیکھا تھا جس کے چہرے شاید گزرے وقت کی کرب تھی۔

اُنہوں نے بھولے سے بھی کبھی ارشک کے سامنے ضرغام خان کا زکر نہیں کیا تھا جانتے تھے ان کی بیٹی نے حویلی میں کوئی اچھا وقت نہیں گزرا تھا وہاں بس غموں اور دکھوں کے سواہ اسے کچھ نہیں ملا تھا۔

اس کے سامنے جب بھی حویلی والوں کا زکر کیا جاتا اس کے زہن میں وہ بری یادیں ہی آنی تھیں۔

"ارشک تمہیں کیا ہوا اچانک۔۔۔؟؟!" ابر شم پریشانی سے اس کی کلائی تھامے سوالیہ انداز میں استفسار کرنے لگی تھی جس پر ارشک پل بھر میں سنبھلی تھی۔

"کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں!!!" اس نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی جبکہ نگاہوں کی نمی سب کچھ واضح کر رہی تھی ابر شم اس کی طرف دیکھتے پریشان ہوئی تھی کچھ ہی وقت میں وہ ارشک کے کافی کلوز ہو گئی تھی۔

۔

"ارشک میرا بچہ اب وہ آپ کی زندگی میں کہیں نہیں ہے اگر اس کے نام سے بھی آپ ایسے ری ایکٹ کرنے لگ جاؤ گی پریشان ہو جاؤ گی تو جب وہ اگر کبھی آپ کے سامنے آگیا تو پھر کیا کریں گی آپ۔۔"عباد صاحب بیٹی کی متامل شکل دیکھتے کچھ سوچتے بولے تھے جبکہ ارشک انہیں یہ نہیں بتا سکی تھی کہ وہ دوبار مل چکی ہے ضرغام خان سے۔

"ماموں جان ارشک کا کیا تعلق حویلی سے.؟؟؟"تعزیز خان حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جبکہ عباد صاحب نے ضبط سے آنکھیں میچی تھیں وہ اب اسے کیا بتاتے کتنا گہرا تعلق بن چکا تھا ارشک کا حویلی والوں سے جو شاید ضرشک کے بعد تو ختم ہی نہیں ہونے والا تھا۔

"ارشک ضرغام خان کی بیوی ہے۔۔۔"انہوں نے تعزیز خان کی طرف دیکھتے اسے جیسے حقیقت سے آگاہ کیا تھا وہ کہیں ثانیے تو یقین ہی نہیں کر پایا

تھا کہ ارشک کا تعلق حویلی سے تھا لیکن پھر ضرغام خان کو یاد کرتے وہ دانت پیستے ہوئے خوُد کے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پانے کی ناکام سعی کرنے لگا تھا۔

"آپ نے کیوں کی ارشک کی شادی اس کے ساتھ؟؟؟ کیا مما کا حال بھول گئے آپ؟؟؟ کیوں آپ نے اس حویلی میں بھیجا اپنی بیٹی کو؟؟؟" وہ دبے دبے لہجے میں ان سے سوال کر رہا تھا اسے اچھا نہیں لگا تھا یہ سن کر آخر یہ ہی ہونا رہ گیا تھا کہ اس کے ماموں کی اکلوتی بیٹی اس کے سوتیلے بھائی کی بیوی تھی۔

۔

"تب حالات ہی ایسے ہو گئے تھے بیٹا اور یہ فیصلہ جرگے کا تھا میں اپنے اوپر لگے الزامات کو غلط ثابت نہیں کر پایا اور مجبوری میں ارشک اس حویلی میں گئی تھی کیونکہ اور کوئی چارہ نہیں تھا ہمارے پاس۔۔۔" وہ آنکھوں میں ائی نمی چھپاتے ہوئے بولے تھے جبکہ ان کی باتیں تعزیز خان کی سمجھ میں نہیں آرہی تھیں۔

"کیا ہوا تھا ایسا؟؟؟" وہ مٹھیاں بھینچ کر پوچھنے لگا تھا آخر وہ جاننا چاہتا تھا کہ ایسا بھی کیا ہو گیا جو اُنہیں اپنی بیٹی ضرغام خان کے ساتھ رخصت کرنی پڑی تھی۔

"حویلی والوں نے مجھ پر تمہارے باپ کے قتل کا الزام لگایا تھا اور میں جرگے میں کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکا جس کی وجہ سے ارشک ونی ہوئی

تھی۔۔۔۔۔"وہ ارتضیٰ خان کا ذکر کرتے مشکل سے اپنی آنکھوں میں امنڈ آتے آنسو چھپا سکے تھے۔

"بابا کے قتل سے آپ کا کیا تعلق؟؟؟اور ویسے بھی انہیں قتل کس نے کیا تھا یہ تو میرے خیال میں اب سب پر واضح ہو چکا ہے"وہ اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر عباد صاحب نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"یہ اب ثابت ہوا ہے اس وقت کوئی نہیں جانتا تھا اور اب یہ ساری سچائی سب کے سامنے آچکی ہے تبھی ارشک میرے پاس ہے ورنہ حویلی میں ہوتی۔۔۔"وہ ضرشک کو اپنی گود میں اٹھا چکے تھے کیونکہ وہ بار بار ہمک ہمک کر ان کے پاس آرہا تھا۔

۔

"بہت غلط ہوا یہ لیکن اب آگے کیا سوچا ہے آپ لوگوں نے ایسے ہی تو ساری زندگی نہیں کٹ سکتی ہے اور ویسے بھی ارشک کی عمر ہی کیا ہے اتنی سی عمر میں اس نے اتنا کچھ فیس کیا ہے۔۔۔" وہ ارشک کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا جب پہلی بار اس سے ملا تھا تبھی بہت اپنائیت محسوس ہوئی تھی دل چاہا تھا کہ کاش اس کی بھی ایسی ہی کوئی بہن ہو۔

لیکن منہا نے کہا تھا وہ اس کی بھی بہن ہے وہ جب چاہے اس سے مل سکتا ہے لیکن اگے پھر جو حالات ہو گئے تھے اس کی وجہ سے وہ سب سے کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"میں کبھی ضرغام خان کی زندگی میں واپس نہیں جاؤں گی اور اُنہیں کبھی یہ پتہ نہیں لگنے دوں گی ان کا بیٹا بھی ہے یہی ڈیزرو کرتے ہیں وہ جو انہوں نے کیا میرے ساتھ۔۔۔" وہ اپنے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی پھر

سے سب یاد آیا تھا ضرغام خان کا وہ رویہ اس کی تلخ باتیں وہ سب یاد آتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی پھر بابا کا خیال آیا تو مشکل سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

"ضرغام خان کچھ نہیں جانتا آپ کہاں ہو؟؟؟۔اور یہ بھی کہ اس کا ایک بیٹا بھی ہے؟؟؟" وہ ارشک سے سوال کرنے لگا تھا جس پر اس نے سر ہلایا تھا۔

"جی وہ کچھ نہیں جانتے ہیں میں وہاں سے رات کے اندھیرے میں نکلی تھی پتہ نہیں کیسے نکل آئی کبھی کبھی تو یقین ہی نہیں ہوتا ہے وہ حویلی میرے لیے کسی قید سے کم نہیں تھی وہاں میں اپنی مرضی سے رو بھی نہیں سکتی تھی بس اگر وہاں کوئی اچھا تھا تو وہ صرف آرمینا تھی۔۔۔" وہ گزرے وقت کو یاد کرتی ہوئی بولی تھی آرمیناہی اس کے ساتھ اچھا بیہیو کرتی تھی۔۔۔

"اچھی بات ہے اور اب ضرغام خان آپ تک پہنچ بھی نہیں پائے گا کیونکہ آپ کا بھائی آپ کے ساتھ ہے آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور ماموں جان کہاں رہتے ہیں آپ لوگ ایڈریس بتادیں تاکہ میں آپ لوگوں سے ملنے آسکوں۔۔۔"وہ عباد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جنہوں نے اسے اپنے گھر کا پتہ دیا تھا۔۔۔

ابر شم غور سے ان کی باتیں سن رہی تھی اسے آج پہلی بار تعزیز خان کے بارے میں کچھ پتہ چلا تھا اتنا تو جان چکی تھی کہ اس نے پاسٹ میں بہت کچھ فیس کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی فیملی سے الگ ہے وہ اس کی فیملی میں بس ارواح اور زرانیل خان کو جانتی تھی جو ان کے نکاح میں شریک ہوئے تھے اس کے علاوہ اس کی فیملی میں کون کون تھا وہ بالکل بھی نہیں جانتی تھی اس متعلق کچھ بھی لیکن اب وہ تعزیز خان سے پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

تعزیز اور وہ وہاں کافی دیر تک بیٹھے رہے تھے پھر عباد صاحب کو ضرشک کو لے کر جانا تھا سو ارشک نے بھی ان کے ساتھ ہی جانے کا فیصلہ کیا تھا اور ابر شم اور تعزیز واپس آ گئے تھے۔

•••••

اس وقت ان کی گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی تعزیز خان سختی سے بازو اسٹیر نگ پر جمائے لب بھینچے ڈرائیونگ کر رہا تھا ابر شم اس کی سنجیدگی دیکھتے کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی جبکہ کوشش کرنے کے باوجود بھی وہ اس کی سنجیدگی دیکھتے بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔

"آپ کو آفس جانا ہے یا گھر؟؟؟" وہ ابر شم کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی وہ اسے چھوڑ کر کہاں جانے والا تھا بھلا وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔

"تم کہاں جانے والے ہو؟؟؟" وہ اس کے انداز دیکھتے پوچھنے لگی تھی اسے پریشانی ہوئی تھی تعزیز خان کی حالتِ وہ اسے اس وقت گھر لے جانے کا ارادہ رکھتی تھی کیونکہ گرینی کے ساتھ اس کا موڈ فریش ہو جاتا تھا وہ اسے گھر چلنے کے لئے فورس کرنے والی تھی بھلے وہ غصہ کرتا۔۔۔

-

"مُجھے ایک کام ہے۔۔۔" انداز سنجیدہ ہی تھا۔

"کون سا کام؟؟؟" وہ بھی سوال پر سوال کرنے لگی تھی جس پر تعزیز خان جو پہلے ہی مشکل سے کنٹرول کیے ہُوئے تھا اس کا دماغ گھومنے لگا تھا۔

"آپ کو میرے کاموں میں کب سے انٹرسٹ ہوا۔؟؟؟" گاڑی وہ ایک جگہ پر روک چکا تھا سو اب سیٹ بلیٹ ہٹاتے اس سے سوال پوچھنے لگا تھا.

"تعزیز۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی وہ جب جب اس کے سوالوں کو اگنور کرتا تھا ایسے ہی اس کے سوَال سے سوال نکالتے اسے ہی پریشان کر دیتا تھا وہ اس وقت بھی یہی کر رہا تھا۔۔

"میم پلیز مجھے اس وقت تنہائی چاہیے آپ کو کہاں جانا ہے بتایئے ڈراپ کر دیتا ہوں اس وقت میری کنڈیشن کافی عجیب ہے۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک سانس خارج کرتے ہوئے متامل سے انداز میں جواب دینے لگا تھا۔

"تعزیز میں بیوی ہوں تمہاری تم مجھ سے شئیر کر سکتے ہو پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔؟!؟" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سنجیدگی سے بولی تھی وہ اسے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے جیسے اس کا ہر دکھ خود میں سمو لینا چاہتی تھی۔۔

اس کے نرم ہاتھوں کا لمس وہ اپنے کندھے پر محسوس کر رہا تھا اس کے وجودِ سے اٹھتی مہک وہ اس وقت حواسوں پر چھاتے ہوئے محسوس کر رہا تھا دل پر کنٹرول کرنا اس پل بہت مشکل ہوا تھا وہ اس کے اتنے قریب تھی کیسے صبر کرتا نرمی سے اس کی طرف جھکتے اسے جھٹکے سے قریب کیا اور اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا

تھا انداز میں تھوڑی بہت شدت بھی تھی ابر شم اس کے سلگتے لبوں کو محسوس کرتی اس کے مزید قریب ہوئی تھی آج کل تعزیز خان سے زیادہ اس کے اپنے انداز میں بے قراری ہوتی تھی۔۔

۔

پہلے آفس میں بھی وہ خود اس کے قریب گئی تھی اور ابھی بھی وہ اس سے زیادہ شدت دکھاتے اس کے لمس سے خود کو سیر اب کر رہی تھی۔

لمحے سر کے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے جیسے سب بھول گئے تھے۔

تعزیز خان کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور ابر شم نے سر سیٹ کی پشت سے ٹیکا یا تھا گہر اسانس بھرتے وہ تعزیز خان کی طرف دیکھتے سامنے دیکھنے لگی تھی

لبوں پر مسکراہٹ تھی جو مقابل سے مخفی نہیں رہی تھی اور اس کے گہرے سانس بھرنے پر اس کی دلکشیاں واضح ہوتی تعزیز خان کی ساری توجہ کھینچ چکی تھی مگر یہ جگہ ٹھیک نہیں تھی وہ اسٹیرنگ پر پھر سے گرفت مضبوط کر چکا تھا ابر شم کو دیکھتے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرتے وہ کچھ سوچتے بولا تھا جس پر ابر شم نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

"سوری آپ کے قریب گیا لیکن آپ ہی بحث کر رہی تھیں جبکہ میں تو آپ کو ڈراپ کرنے کی بات کر رہا تھا لیکن آپ خود ہی میرے سامنے مطلب ان شارٹ مُجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"اس کے اپنی شدتوں کی سوغاتیں لیے لبوں کو تکتے ہوئے وہ کچھ سوچ کر بولا تھا ابر شم کا چہرہ سرخ ہوا تھا لب بھینچے اس کی بات کو سہنے کی کوشش کی تھی یعنی وہ اس کے قریب نہیں آنا چاہتا تھا۔

اس کا چہرہ خجلت کے احساس سے سرخ ہوا تھا وہ اتنی شدت دکھاتی تھی وہ پھر بھی کیوں سمجھ نہیں پاتا تھا ابر شم کو ضرورت تھی اس کی اس کے لمس کی ہاں اسے تعزیز خان کی ضرورت تھی لیکن وہ یہ بات جان کر بھی کیوں انجان بن رہا تھا اس کا دل چاہا وہ اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے اس کے ساتھ رہتے بھی وہ کیوں اس کے جذبات نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔

جبکہ دوسری طرف تعزیز خان ڈرائیونگ کرتے ہوئے ابر شم کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ ایک بار لبوں سے اظہارِ کر دیتی پھر سب ٹھیک ہو جانا تھا

اس کی بے قراریاں دیکھتے وہ اس کے دل کی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا تھا لیکن وہ ان لبوں سے اظہارِ سننا چاہتا تھا۔

"تعزیز۔۔۔" وہ صدمے کی حالت میں اسے دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگی تھی جیسے یقین نہیں کر پا رہی ہو وہ کہ تعزیز خان نے اسے یہ سب کہا ہے۔۔۔

" Ma'am I said no I was wrong I went near you actually at that time I wanted to go to someone but you were arguing without answering my question ".due to which I could not control myself

"میم میں نے کہا نہ مجھ سے غلطی ہوئی آپ کے قریب گیا اصل میں اس وقت مُجھے کسی کے پاس جانا تھا لیکن آپ میرے سوال کا جواب دیئے بغیر

بحث کیے جا رہی تھی جس کی وجہ سے میں خوُد کو کنٹرول نہیں کر سکا۔" وہ پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

جبکہ ابر شم مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی وہ کیسے سہہ پائی تھی وہ ہی جانتی تھی وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے باہر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی تھی آنکھوں میں نمی تھی وہ چھپا گئی تھی۔

۔

یعنی وہ اس کے قریب آنے کو صرف ایک غلطی لگ رہی تھی وہ اتنی بے قراری دکھا رہی تھی لیکن وہ غلطی لگ رہی تھی وہ اس کی طرف دیکھنے لگا تھا لبوں کے کونے کو دانتوں تلے دبائے وہ جانتا تھا کہ اسے ہرٹ کر چکا تھا لیکن وہ اس وقت اتنی ٹینشن میں تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔

"میم۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ چکا تھا جبکہ ابر شم نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے وہ ایک دم پیچھے ہوا تھا اور ابر شم جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی۔

"مجھے گھر ڈراپ کر دو۔۔۔۔" وہ اپنے سیل فون کو دیکھتے ہوئے بولی تھی اب وہ اتنی لچک دکھا رہی تھی وہ پھر بھی اسے نہیں سمجھ پا رہا تھا تو وہ بھی اب سب وقت پر چھوڑ چکی تھی۔۔

۔

"آفس نہیں جانا؟؟؟" وہ تشویش سے بولا تھا جبکہ ابر شم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھِر سر جھٹک گئی تھی اور تعزیز خان اس کو دیکھتے بس لب بھینچ کر ڈرائیونگ کرنے لگا تھا۔

تعزیز خان نے اس کو رانا مینشن کے کار پورچ میں ڈراپ کرنا تھا لیکن وہ کر نہیں پا رہا تھا اس کی شکل دیکھتے وہ کچھ سوچتے بولا تھا۔

"میرے ساتھ چلیں گی آپ۔۔۔!؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جبکہ وہ اس چکر میں اس کا ہاتھ تھام چکا تھا اور ابر شم چاہ کر بھی اس کے ہاتھ کو جھٹک نہیں سکی تھی۔

"کہاں۔؟؟؟" وہ ہولے سے پوچھ سکی تھی جبکہ تعزیز خان کی توجہ پاتے وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔

"زرانیل خان کی طرف اور پتہ ہے ارواح گڑیا بہت مزے کا کھانا بناتی ہے آپ کھائیں گی تو بہت انجوائے کری گئیں۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ پر دباؤ

دیتے ہوئے بولا تھا شاید وہ اسے ہرٹ کر چکا تھا تبھی اسے پر سکون انداز میں ہینڈل کر رہا تھا۔

"لے جاؤ مُجھے۔۔۔" وہ سر سیٹ پر ٹکائے وہ بولی تھی بس اس کے ساتھ کہیں جانا ہی اسے اچھا لگ رہا تھا وہ اس کی فیملی کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی لیکن پھر نہیں کر پائی تھی کیونکہ وہ اس کا موڈ خراب کرنا نہیں چاہتی تھی اس لیے سکون سے بیٹھی تھی۔۔۔

••••

بی بی جان باہر لاونج میں اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھی ہوئی تھیں سوچوں میں گم تھیں اس وقت ان کے پاس صرف ان کا ایک ہی پوتا تھا جبکہ عالمیار خان تو ویسے ہی اس دنیا میں نہیں رہا تھا اور زرانیل خان ان سے دور تھا اور تعزیز

خان ویسے ہی ان لوگوں سے بہت دور ہو گیا تھا منہا کی یاد بھی آئی تھی حرمین نے بہت غلط کیا تھا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔

منہا ان کے بیٹے کی پسند تھی لیکن وہ لوگ اپنی ضد اور انا میں اسے قبول نہیں کر سکے تھے حرمین کو وہ کبھی معاف نہیں کر سکے تھے اور فرحین نے بھلے کچھ نہیں کیا تھا لیکن وہ بھی ان کے دل سے اتر گئی تھی۔

۔

"بی بی جان آپ کیا کر رہی ہیں؟؟؟" نیوشا جو آج اتنے عرصے کے بعد اپنے کمرے سے نکلی تھی وہ بی بی جان کے پاس آتے ہوئے بولی تھی۔

"کچھ نہیں ہم بس ایسے ہی بیٹھے ہیں تمہیں کوئی کام تھا اگر ہے تو بتاؤ ہمیں۔۔؟؟؟" وہ نیوشا کو پاس بیٹھاتے ہوئے بولی تھیں آج کل تو بات کرنے کے لئے کوئی تھا ہی نہیں۔

"بی بی جان مُجھے بھیا (زرانیل خان) کی بہت یاد آرہی ہے کیا میں ان سے ملنے جاسکتی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔" وہ ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی تھی جس پر بی بی جان نے بغور اسے دیکھا تھا۔

"ہمیں بھی اپنے پوتے سے ملنے کی خواہش ہو رہی ہے بس ضرغام خان آ جائے اسے لے کر چلتے ہیں ہم لوگ بس بہت ہو گیا اب ہم بھی اپنے پوتے سے ملنے جائیں گے۔۔۔۔" وہ نیوشا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ انہیں دیکھنے لگی تھی جانتی تھی کہ ضرغام خان اسے ساتھ لے کر نہیں جائے گا۔

"بی بی جان آپ جانتی ہیں وہ مُجھے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے ہم لوگ ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں وہ تو آرمینا کو لے کر واپس آئیں گے۔۔۔" وہ دل سے تسلیم کر چکی تھی شاید کے ضرغام خان اس کی قسمت میں تھا ہی نہیں تو اب وہ پوری کوشش کرتی تھی کہ اس کا سامنا ضرغام خان سے ہو ہی نہیں جب بھی ہوتا اس کا دل اس کے اختیار سے باہر ہو جاتا تھا۔۔۔

"بچے وہ غصہ کرے گا اگر ہم لوگ اگر ڈرائیور کے ساتھ جائیں گے تو ہم لوگ بہتر ہے کہ انتظار ہی کریں۔۔۔" وہ اس کا دل توڑنا نہیں چاہتی تھیں کہ یہ سچ ہی تھا کہ اگر ضرغام خان کو پتہ چلتا کہ وہ لوگ ڈرائیور کے ساتھ گئیں ہیں تو وہ بہت غصہ کرے گا۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ جو مناسب سمجھیں۔۔۔" وہ ان کے ساتھ بحث نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ آج تک خوفزدہ تھی کہ اگر ضرغام خان کو پتہ چلتا ارشک کی مدد اس نے کی تھی تو وہ اسے جان سے مارنے سے گریز بھی نہیں کرے گا۔۔۔

وہ ان کے ساتھ مزید کچھ دیر باتیں کرتی رہی تھی اور پھر جب وہ نماز پڑھنے کے لیے اپنے روم میں گئیں تو وہ بھی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھی وہ اندر سے مطمئن نہیں تھی کیونکہ وہ خوفزدہ ہی رہتی تھی ضرغام خان کی طرف سے اسے کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا ارشک کی مدد کر کے بھی وہ تو چلی گئی تھی لیکن ضرغام خان اس کی یادوں کے سہارے ہی جی رہا تھا وہ اپنی ماں کی

خدمت تو کر رہا تھا لیکن وہ جیسے اُنہیں ٹریٹ کرتا تھا وہ دل سے پریشان ہوتی تھی کہ اگر اس کے کیے کے بارے میں اسے پتہ چلا تو کیا ہو گا۔۔۔

"ارشک اگر کبھی ضرغام خان کو مل گئی تو؟؟؟" یہ سوچ اس کے زہن میں آئی تو اس کی پیشانی پسینے سے شرابور ہوئی تھی لیکن پھر یہ تسلی تھی کہ وہ اسے ملی نہیں ابھی تک۔

لیکن بہت جلد اس کی یہ غلط فہمی دور ہونے والی تھی جب ارشک نے اس کے سامنے ہونا تھا۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 82

•••••

آرمینا اس وقت ضرغام خان کے ساتھ تھی رخ ارشک کی بوتیک کی طرف تھا وہ پریشانی سے لب چبا رہی تھی ضرغام خان سارا دن شہر ہی رہا تھا آرمینا کو لیتے وہ اب واپس اس بوتیک کی طرف جا رہا تھا نجانے کیا تھا وہاں جو اس کا دل ہمک رہا تھا وہاں جانے کے لئے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا بے ساختہ ارشک کی یاد آئی تھی جیسے وہ آس پاس تھی کہیں بہت قریب لیکن اسے مل نہیں رہی تھی اگر مل جاتی تو قید کر لیتا وہ اسے خود میں۔

-

آرمینا آنکھیں موندے ہوئے تھی شاید ٹینشن کے مارے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے اس نے اب معاملہ رب پر چھوڑ دیا تھا کہ

اگر ارشک اور اس کے بھائی کا آمنا سامنا قسمت میں لکھا ہوا تھا تو وہ ہونا ہی تھا لیکن اسے بہت عجیب سی فیلنگز آئی تھیں اب تو وہ خوُد کو کہیں بار کوس چکی تھی کہ کاش وہ رات کو ضرغام خان کے پاس جاتی ہی نہیں وہ ڈریس ویسے ہی رکھ لیتی کم سے کم ضرغام خان اسے وہاں لے جانے کے لئے فورس تو نہیں کرتا۔

۔

"آرمینا گڑیا کیا ہوا؟؟؟ اپ پریشان لگ رہی ہیں؟؟؟" وہ بھائی تھا کیسے نہ اس کے چہرے سے اس کی پریشانی دیکھتا وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جبکہ آرمینا کو مناسب لفظ نہیں ملے تھے کہ وہ اسے کیا جواب دیتی اور ایسا کیا کہتی جس سے وہ مطمئن بھی ہو جاتا اوُر مزید کوئی سوال بھی نہیں کرتا اس سے۔۔

"کچھ نہیں بھائی بس ایسے ہی سر درد کر رہا ہے" اپنے سر پر ہاتھ مارتی وہ بولی تھی زہن میں یہ تھا کہ شاید اس کے سر درد کا سنتے وہ اپنا ارادہ ملتوی کر دیتا اور وہ لوگ واپس حویلی چلے جاتے۔

۔

"زیادہ ہو رہا ہے درد کیا۔۔۔؟؟؟" لہجے میں فکر مندی کا عنصر تھا ارواح نے سر نفی میں ہلایا تھا اگر زیادہ کہتی تو وہ اسے ابھی ہوسپٹل لے کر چلا جاتا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

"نہیں بس ہلکا ہلکا سا ہے میڈیسن لے کر ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا آپ فکر مت کریں۔۔" اس نے بروقت مسکرانے کی کوشش کی تھی جس پر وہ تھوڑا بہت مطمئن ہوا تھا۔۔

"ہاں بس تھوڑی دیر ہی لگے گی آپ کو ڈریس ہی تو چینج کرنا ہے آپ فکر مت کریں۔۔۔"وہ گاڑی کے اسٹیئرنگ کو گھماتے ہوئے موڑ کاٹتے بولا تو آرمینا بے بسی سے سر ہلا گئی تھی اور کر بھی کیا سکتی تھی کاش کہ وہ ارشک کا نمبر لے لیتی تو اس وقت وہ آسانی سے اسے انفارم کر سکتی تھی لیکن وہ اس کا نمبر بھی نہیں لے پائی تھی۔

۔

"بھائی آپ کو ارشک کی یاد آتی ہے!؟؟"وہ کچھ سوچتے ہوئے ارشک کا ذکر چھڑ چکی تھی جس سے وہ ہمیشہ ہی بچتا تھا لیکن یہاں وہ اتنی پریشان تھی ضرغام خان سے یہ سوال وہ کیوں کر رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"گڑیا یہ کیسا سوال ہے؟؟؟"ہنس کر اس کی بات ٹالنے کی کوشش کی تھی وہ بس اپنے بھائی کو دیکھے گئی تھی جس کی آنکھیں اس کی بات کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں وہ ساری رات سمو کنگ کرتا تھا وہ جانتی تھی اس کا بھائی اپنے کیے پر شرمندہ تھا وہ دل سے دعا کرتی تھی کہ ارشک اور ضرغام خان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے لیکن ارشک۔

جو کچھ ضرغام خان نے اس کے ساتھ کیا وہ اس کے بعد وہ ضرغام خان کو کبھی معاف کرنے والی تھی وہ خود گواہ تھی حویلی میں گزرے ارشک کے شب و روز کی اس نے جتنا کچھ سہا تھا وہ کیسے ضرغام خان کو معاف کر دیتی آسانی سے۔

-

"بھائی بتائیں ناں۔۔۔" وہ ہمیشہ اس ٹاپک سے بچتا تھا لیکن آج آرمینا بھی اسے کریدرہی تھی۔

"ہاں آتی ہے اس کی یاد ساری ساری رات آتی ہے اس کی یاد ایک لمحے کے لیے آنکھ نہیں لگتی ہے بس ایک بار وہ سامنے آجائے پھر پوچھوں گا اس سے میری حویلی کی دہلیز کیسے پار کی اس نے کیسے بھول گئی وہ کہ وہ ضرغام خان کی عزت ہے۔۔۔" اس کے ماتھے پر سبز رگیں اُبھری تھیں۔اس کی کنڈیشن دیکھتے آرمینا ایک پل کے لیے گھبرا گئی تھی ماتھے پر بھی پسینہ آیا تھا اپنے بھائی کے غصے سے واقف تھی اگر اسے بھنک بھی پڑ جاتی ارشک کی تو کیا ہوتا اس سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

۔

"بھائی آپ کو ارشک کا یہ ایکٹ یاد ہے کہ اس نے آپ کی حویلی کی دہلیز پار کی آپ کی دسترس سے نکل گئی لیکن جو کچھ آپ نے کیا آپ کے ساتھ وہ سب کیا اس حویلی میں اس کے ساتھ اتنا کچھ ہوا آپ کا بیہویر اس کے ساتھ کیسا تھا آپ اچھے سے جانتے ہیں پھر بھی غلطی آپ کو ارشک کی لگ رہی ہے۔۔۔۔؟؟!" وہ پل میں سنبھلی تھی اور اپنے بھائی کا حقیقت کا آئینہ دکھانے کی کوشش کی تھی۔

سچائی بھلے تلخ تھی لیکن یہ تھا تو سچ ضرغام خان نے واقعی ارشک کے ساتھ برا کیا تھا آخر اب اتنا عرصہ گزر گیا تھا اب تو اسے احساس ہو جانا چاہیے تھا آرمینا کے بقول۔۔۔

"ہاں میں مانتا ہوں اس کے ساتھ زیادتی ہوئی اس کے ساتھ غلط ہوا لیکن جو ارشک نے کیا وہ اسے نہیں کرنا چاہیے تھا وہ میری عزت تھی کم سے کم اسے

یہ بات بھولنی نہیں چاہیئے تھی۔۔"وہ دونوں بحث کرتے کرتے ہی ضرشک بوتیک کی پارکنگ میں آکھڑے ہوئے تھے ضرغام خان کے سامنے صبح والا منظر آیا تھااوَر پھر وہ لڑکی اوَر وہ بچہ یاد آیا تھا۔۔۔

۔

ایک پل کے لیے نظروں کے سامنے وہ کاملی سراپا آیاتو پھر سے خیال ارشک کی طرف چلا گیا تھا آخر وہ کیوں اسے اتنی یاد آرہی تھی۔

"لیکن مُجھے وہ صحیح لگتی ہے بھائی اس نے جو سٹینڈ لیاوہ نہ لیتی تو شاید اب تک وہ وہاں سب کے برے رویئے کا سامنا کر رہی ہوتی۔۔"وہ ابھی تک اپنے موقف پر قائم تھی۔

جبکہ ضرغام خان نے ترچھی نگاہوں سے اپنی بہن کو دیکھا تھا یقیناً اگر آرمینا کی جگہ کوئی ہوتا تو وہ ایسی بات کرنے کی ہمت نہیں کرتا لیکن وہ اس کی بہن تھی جو اس کے سامنے ہر بات کر سکتی تھی۔۔

۔

اور ایک طرح سے وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی ضرغام خان نے ارشک کے ساتھ اچھا تو نہیں کیا تھا جو وہ سب سچ سامنے آجانے کے بعد اس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دیتی اس کے ساتھ وہ جتنا عرصہ بھی رہی اس کو اس نے منٹل ٹارچر کیا تھا اور وہ باتھ روم والی رات یاد آئی جب وہ اسکی مرضی کے بغیر اس کے قریب گیا تھا ظاہر سی بات تھی وہ بھی ایک جیتی جاگتی انسان تھی کب تک برداشت کرتی۔

آرمیناضرغام خان کو سوچوں میں گم دیکھ کر نچلہ لب چبانے لگی تھی جزبات میں آکر بات تو کر دی تھی اس نے اپنے بھائی کے سامنے لیکن اب ان کی حالتِ دیکھتے ہوئے اسے دکھ ہوا تھا۔

"بھائی!!!"اس نے ضرغام خان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا جس پر ضرغام خان نے مسکرانے کی ناکام سعی کی تھی ورنہ اس کی باتوں سے دل پر تو بھاری بوجھ پڑا تھا وہ کیسے ڈرائیو کر رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا بس اس وقت اسے سگریٹ کی شدید طلب ہوئی تھی۔۔۔

۔

جو طلب پہلے اس کے لبوں کی تھی وہ اب سگریٹ کی ہو چلی تھی وہ تو پاس تھی نہیں اسے یاد کرتے آنکھوں کا رنگ بدلی تھا جو آرمینا کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا لبوں کو کاٹتے وہ سفر کبھی ختم نہ ہونے کی دعا کر رہی تھی۔

لیکن پھر سفر کیسے ختم نہ ہوتا غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا تھا کہ وہ لوگ اس وقت بوتیک کی پارکنگ میں موجود تھے اس کی حالتِ مزید خراب ہوئی تھی لیکن پھر خوُد کو سنبھالتے وہ ضرغام خان کے ساتھ اتری تھی۔

آج ضرغام خان کا ارادہ بھی اندر جانے کا تھا لیکن گارڈز نے اسے روک لیا تھا کیونکہ ایسے کسی میل کو وہ الاؤ نہیں کر سکتے تھے اندر جانا لیکن ضرغام خان کافی ضد کرنے لگا تھا۔

آرمینا بس خاموشی سے بحث سن رہی تھی۔

"سر میم کے سختی سے آرڈرز ہیں ہم کسی بھی میل کو اندر نہیں جانے دے سکتے ہیں آپ پلیز اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔"وہ اس کی بار بار کی ضد پر بمشکل اسے سمجھانے میں کامیاب ہو پائے تھے۔

"بھائی بس پانچ منٹ کا کام ہے میں کر کے واپس آجاؤں گی آپ کل کی طرح ویٹ کر لیں یہاں اور میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی۔۔۔"وہ ضرغام خان کو بار بار گارڈ سے ایک بات بولتے دیکھ کر سنجیدگی سے کہنے لگی تھی لیکن ضرغام خان کا دل نجانے کیوں اندر جانے کا کر رہا تھا۔۔۔

"گڑیا میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا تھا لیکن خیر آپ جائیں ویسے اتنی بھی کیا پرائیویسی کہ مردوں کا جانا الاؤ ہی نہیں ہے اتنی ہی کونشیسنس تھی تو ایسا کام شروع ہی کیوں کیا ان لوگوں نے۔۔۔"وہ ایک نظر بوتیک کے بڑے سے

دروازے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا یہاں ضرشک بوتیک بلیک کلر سے کافی خوبصورتی سے لکھا گیا تھا۔

آرمینا اس کے مان جانے پر کچھ مطمئن ہوتی اندر کی طرف بڑھی تھی وہ اپنے دھیان میں ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھامے ہوئے تھی سامنے سے آتی ارشک کو نہیں دیکھ پائی تھی اور ارشک جو اپنے دھیان میں تھی وہ بھی اسے نہیں دیکھ پائی تھی وہ عباد صاحب کے ساتھ جانے والی تھی کہ اچانک ایک کلائنٹ کے جانے سے اسے رکنا پڑا تھا اور اب وہ فری ہوئی تھی تو ڈرائیور کو کال کرتے اس نے واپس آنے کا کہا تھا۔

۔

اب وہ آیا تھا یا نہیں یہ تو باہر جا کر ہی پتہ لگنا تھا وہ ضرشک کو کچھ گھنٹے بھی خود سے الگ نہیں کرتی تھی اس کو ساتھ رکھتی تھی وہ فیڈ بھی کرتا تھا تو زیادہ دیر اس سے دور نہیں رہتا تھا۔

وہ اپنے دھیان میں آرمینا کے پاس سے گزر گئی تھی اور آرمینا آگے بڑھ گئی تھی اسے بس اندر جانے کی جلدی تھی تاکہ وہ ارشک سے بات کر سکے جبکہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ آندرا سے ملے گی ہی نہیں۔

وہ اندر داخل ہوئی تو ریسپشن پر موجود لڑکی نے اسے اچھے سے ٹریٹ کیا تھا کیونکہ وہ کل اسے اپنی میم کے ساتھ دیکھ چکی تھی۔

"ہیلو۔۔۔" وہ آرمینا کو دیکھتے خوش اخلاقی سے بولی تھی جس پر آرمینا ہلکا سا مسکرائی تھی ورنہ ارادہ تو سیدھا ارشک کے پاس جانے کا تھا۔

"میم آپ کو لگتا ہے ہمارے ڈریسز کچھ زیادہ ہی پسند آئے ہیں جو آج پھر آپ ادھر آئی ہیں ویسے ارشک میم کے بنائے گئے ڈریسز بہت سے لوگوں کو پسند آتے ہیں کہ لوگ دوسری بار ضرور آتے ہیں یہاں ان سے پھر نیو ڈریسز بنوانے کے لیے۔۔۔"وہ لڑکی خاصی باتونی تھی جو اس کو دیکھتے ہی اس کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی آرمینا بھی مروتا اس سے اچھے سے بات کر رہی تھی۔۔۔

سب سے پہلے تو اس نے آرمینا سے آج پہلے آنے کی ہی ریزن پوچھی پھر اس کا ڈریس چینج کر کے دیا اس میں ان لوگوں کو تقریبا بیس سے پچیس منٹ لگ گئے تھے آرمینا بار بار ارشک کے کیبن کی طرف دیکھ رہی تھی جس کا دروازہ بند تھا۔

"ارشک کدھر ہے؟؟؟" بند کمرے کو دیکھتے اب اس نے پوچھ لیا تھا کیونکہ اگر وہ یہاں نہ ہوتی تو یہ بھی اس کے حق میں اچھا تھا ارشک نہ ہوتی تو پھر اسے ضرغام خان کی طرف سے کوئی ٹینشن نہیں تھی۔

"میم تو چلی گئی ہیں" اس نے آرمینا کو بتایا وہ شاید فری تھی جو بہت اچھے انداز میں آرمینا سے بات کر رہی تھی اور آرمینا بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی اب ارشک تو تھی نہیں جس سے بات کرنے وہ جاتی۔۔۔۔

"کب گئی وہ۔۔۔؟؟؟" لہجے میں حیرتِ تھی۔

"ابھی آپ کے آنے سے پہلے اُنہیں کچھ کام تھا ویسے تو انہوں نے دوپر میں ہی نکل جانا تھا لیکن پھر اچانک کلائنٹس کے آجانے کی وجہ سے اُنہیں رکنا پڑا

تھا سوا بھی فری ہوئی تو نکل گئی ہیں آپ کو ان سے کوئی کام تھا؟؟؟" آرمینا کی اظطربی کیفیت دیکھتے وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

"ارے نہیں بس ایسے ہی بات کرنے کا موڈ ہو رہا تھا اس سے وہ میری فرینڈ ہے ناں کافی ٹائم بعد ملی ہے اسی وجہ سے سوچا آج پھر اس سے بات کر لوں۔۔۔" وہ نجانے کیوں جھوٹ بول رہی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ہاں لیکن وہ یہاں اپنا اور ارشک کا رشتہ بھی کسی کو بتانا نہیں چاہتی تھی۔

۔

"اچھا پھر تو آپ کی بیڈ لک کیوں کہ وہ آپ کے آنے سے صرفِ چند منٹ پہلے ہی نکلی ہیں شاید آپ کو ٹکرائی بھی ہوں پارکنگ میں کیونکہ اتنی جلدی

وہ جاتو نہیں سکتی تھیں۔۔۔"وہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ یکدم کھڑی ہوئی تھی بیگ اٹھاتے اپنی چادر ٹھیک کی تھی۔۔

اس سے الوداعی کلمات کہتے وہ باہر کی طرف تیز تیز قدموں سے نکلی تھی۔

چہرے پر گھبراہٹ کے مارے پسینہ آیا تھا اور رنگت میں زردیاں سی گھل گئی تھی وہ مشکل سے اپنے قدموں کے سہارے چل رہی تھی۔

••••

ارشک پارکینگ ایریا میں پہنچ گئی تھی ضرشک کے پاس وہ جلدی سے جلدی پہنچ جانا چاہتی تھی لیکن پارکینگ میں اسے ڈرائیور کہیں نظر نہیں آیا تھا شاید ابھی وہ پہنچا نہیں تھا پارکینگ میں کافی رش تھا اور اُوپر سے گرمی بھی

اپنے جوبن پر تھی سورج اگ برسا رہا تھا وہ واپس جانے کے بجائے ادھر
اودھر چکر کاٹتے ہوئے ڈرائیور کا انتظار کرنے لگی تھی۔

کافی دیر ہو چکی تھی اسے تقریباً پانچ منٹ وہ جہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی
اپنے دھیان میں مگن کہ ضرغام خان جو آرمینا کے انتظارِ میں چہل قدمی کر
رہا تھا وہ اس کے ساتھ ٹکرائی تھی ٹکراؤ کافی شدید تھا ارشک کا ماتھا ضرغام
خان کے سینے سے ٹکرایا تھا ایک پل کے لئے اس کی آنکھوں کے سامنے
زمین آسمان گھوم گئے تھے لیکن اسے حیرت کا دوسرا جھٹکا لگا تھا اپنے ارد گرد
پھیلی مخصوص کولون کی مہک سے۔

وہ ضرغام خان تھا وہ بند آنکھوں سے بھی اس کے کولون کی مہک کو پہچان سکتی تھی۔

وہ دو قدم پیچھے ہوتی کہ چکراتے سر کی وجہ سے لڑکھڑائی تھی وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اس کی پیٹھ سہلانے لگا تھا مقابل کھڑی صنفِ نازک سے ایک ملاقات اس کی صبح ہوئی تھی۔

جو تقریباً سارا دن ہی اس کے حواسوں پر چھائی رہی تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ وجہ کیا تھی وہ کیوں اس کی طرف کھیچا چلا جا رہا ہے لیکن اب وہ اکیلی تھی اس کے ساتھ وہ بچہ نہیں تھا بے ساختہ خیال اس گول مٹول بچے کی طرف چلا گیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟؟؟" صبح اس کے کافی اسرار پر بھی اس نے ضرغام خان سے بات نہیں کی تھی لیکن اس وقت وہ بات ضرغام خان کے زہن سے نکل چکی تھی اسے بس یہ فکر تھی کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

ارشک نے بس سر ہلایا تھا خوُد کو اس کے حصار سے نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ ضرغام خان کی گرفت ہمیشہ کی طرح اس کے نازک وجود کے گرد سخت تھی۔

ارشک نے زور لگایا تھا لیکن ضرغام خان پر تو جیسے بے خودی کی کیفیت تھی وہ خوُد بھی نہیں جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے ہاں بس دل نے خواہش کی تھی اس صنفِ نازک کو قریب سے دیکھنے کی وہ اس کی آنکھوں کی طرف دیکھنے لگا جو ہمیشہ کی طرح جھکی ہوئی تھیں۔

یہ جھکی آنکھیں اسے بے ساختہ کسی کی یاد دلا گئی تھی وہ بھی تو ہمیشہ اس کے سامنے ایسے ہی آنکھیں جھکائے کھڑی ہوتی تھی اس نے یہ بات اکثر نوٹ کی تھی لیکن آج یہ لڑکی اسے ارشک کی یاد دلا رہی تھی اس کی یاد آتے ہی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ گہرے سانس لینے لگا تھا یہ کیا کر رہا تھا وہ کیوں گیا وہ کسی کے اتنے قریب۔۔۔۔

وہ خوُد کو ہزار سلوتوں سے نواز چکا تھا لیکن ارشک جو اس کے اچانک چھوڑنے پر بری طرح سے لڑکھڑائی تھی وہ خوُد کو مشکل سے سنبھالے کھڑی تھی پہلے ہی اس کے حصار میں خوُد کو پاتے اس کا نازک سراپا کانپ رہا تھا اوُر اوپر سے ضرغام خان کا یہ ری ایکشن۔۔۔۔

ضرغام خان کا دوبارہ یہاں ہونا اسے اب پریشان کر رہا تھا کیا وہ اس کے بارے میں جان چکا تھا؟؟؟

کیا وہ اس کو پہچان چکا تھا؟؟؟

گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا نازک دل جیسے بہت تیزی سے دھڑکنے لگا تھا وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے خود کو نارمل کرنے لگی تھی۔۔

اس کی پیٹھ ضرغام خان کی طرف تھی چہرہ بھلی ڈھانپ کر رکھا ہوا تھا لیکن جانتی تھی وہ ایک بار بھی اس کی آواز سن لیتا تھا ایک لمحہ بھی نہیں لگنا تھا اسے ارشک کو پہچاننے میں۔

وہ اب خود کو کوسنے لگی تھی کہ کیا ضرورت تھی یہاں کھڑے ہو کر ڈرائیور کا انتظار کرنے کی۔

کاش کہ وہ واپس آندر چلی جاتی۔

لیکن اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس کا ڈرائیور عین وقت پر آ گیا تھا لیکن اصل مسلہ تھا ضرغام خان کی طرف پلٹنے کا کیونکہ اس کا ڈرائیور ضرغام خان کے پیچھے کھڑا تھا وہ اگر پلٹتی ضرور ضرغام خان نے اسے پہچان لینا تھا۔

ضرغام خان کا فون بجا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی فون کی طرف متوجہ ہوا تھا ارشک تیزی سے اس کے قریب سے گزری تھی لیکن ضرغام خان کی نظر اس پر پڑ چکی تھی وہ شوکڈ ہوا تھا ارشک کو پہچان تو نہیں پایا لیکن اسے شک ضرور ہوا تھا کہ یہ کہیں نہ کہیں ارشک ہی ہے۔۔۔

وہ فون نیچے پھینکتے اس سے پہلے کہ اس کی گاڑی کی طرف جاتا گاڑی سٹارٹ ہو گئی تھی لیکن وہ گاڑی کی نمبر پلیٹ ضرور لی تھی۔

اب یہ گاڑی اس کی نظروں میں آچکی تھی صبح بھی وہ اسے دیکھ چکا تھا اور اب بھی لیکن جو چیز اسے پریشان کر رہی تھی وہ تھی ارشک وہ یہاں کیسے اور کیونکر ہو سکتی تھی اسے اپنا وہم لگ رہا تھا ارشک کی یہاں موجودگی وہ جیسے یقین نہیں کر پا رہا تھا کنفرم تو اسے پہلے بھی نہیں تھا لیکن شک کے دائرے میں ارشک کی وجہ سے وہ آچکا تھا۔

اب یہ لڑکی اس کی نظروں میں آچکی تھی کیونکہ ہر بار ہی تو وہ اسے ارشک کی یاد دلا رہی تھی وہ اب اس گاڑی کی ساری انفارمیشن نکلوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھا جب آرمینا اس کے پاس آئی تھی اور ضرغام خان کو سوچ دیکھ کر وہ پریشان ہوئی تھی آس پاس اسے ارشک کہیں نظر نہیں آئی تھی اس نے سکون کا سانس خارج کیا تھا اس کی تقریبا سانس پھولی ہوئی تھی وہ بھاگتے ہوئے باہر نکلی تھی لیکن یہاں آکر اٹکی سانس بحال ہوئی تھی ارشک کو نہ پا کر۔۔۔

"بھائی کیا سوچ رہے ہی؟؟؟" وہ پل بھر میں مطمئن ہوئی تھی جبکہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آگے یہ اطمینان اس کی زندگی سے رخصت ہونے والا تھا۔

"گڑیا آپ آگئی۔۔" اسے گاڑی کی طرف لے جاتے اس کے لئے فرنٹ ڈور اوپن کیا تھا وہ بیٹھ گئی تھی لیکن نظریں ضرغام خان پر تھیں جو پریشان اور سوچ میں گھیرا ہوا لگ رہا تھا وہ پریشان ہوئی تھی۔

"گڑیا اس بوتیک کی جو اونر ہیں آپ اس سے ملی ہو کیا کیسی دکتی ہے وہ؟؟؟"ضرغام خان کے سوال پر آرمینا کا چہرہ لٹھاے کی مانند سفید ہوا تھا اسے یقین ہو گیا تھا کوئی نہ کوئی گڑبڑ تھی ورنہ ضرغام خان کیوں ارشک کے متعلق پوچھتا۔

"کیوں بھائی؟؟ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟؟"اپنی چادر سٹ کرتے وہ الٹا ضرغام خان سے سوال کر گئی تھی ضرغام خان نے بے ساختہ اسے دیکھا اور آرمینا نظریں چرا کر رہ گئی تھی۔

"آپ نے دیکھا اسے؟؟؟"سوال پھر کیا گیا تھا۔

"نہیں بھائی میں تو نہیں ملی" جھوٹ بولتے تھوڑا سا عجیب لگا تھا لیکن پھر ارشک سے کیا ہوا وعدہ یاد آیا تو وہ پل بھر میں ہی فیصلہ کرتے جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔

"دیکھا بھی نہیں مطلب دور سے ہی کہیں کل گئی تھیں کافی دیر بھی لگائی تھی آپ نے؟؟؟" وہ نجانے کیا کریدنے کی کوشش کر رہا تھا آرمینا جواب نہیں دے پا رہی تھی کہ کہیں کچھ الٹا سیدھا ہی نہ بول دے۔

"کل تو میرا سارا وقت ڈریسز دیکھنے میں نکل گیا تھا بھائی آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اس کے بارے میں۔۔۔؟؟؟" وہ چاہا کر بھی ضرغام خان کا دھیان ہٹا نہیں پا رہی تھی اس بات سے وہ بار بار سوال کر رہا تھا اور آرمینا کنفیوژ سی جواب دے رہی تھی۔

"نہیں بس ایسے ہی۔۔۔" وہ بات ختم کر گیا تھا جانتا تھا اگر آرمینا کو وہ ارشک کے بارے میں بتائے گا تو وہ ضرور پھر ارشک سے ملنے کا بولے گی جبکہ وہ پہلے خوُد سارا کچھ پتہ کروانا چاہتا تھا۔

آرمیناضرغام کو دیکھتے سر ہلاتے سیٹ سے سر ٹکا گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ پارکنگ میں بھی ارشک اوُر ضرغام کی کوئی بات ضرور ہوئی ہے اگر بات نہیں ہوئی تو ضرغام خان اسکو دیکھ چکا ہے تبھی اس کے بارے میں اتنے سوال کر رہا ہے۔

••••

زرانیل خان واپس روم میں گیا تو ارواح جاگ چکی تھی اسے کام کرتے کرتے کافی دیر بعد روم میں انٹر ہوا تھا یہاں وہ اپنے بالوں کا رف سا جوڑہ بنا

رہی تھی زرانیل خان اسے دیکھتا مسکرایا تھا اور لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ بیڈ کی طرف بڑھا تھا وہ پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے تھی اس کے قریب بیٹھنے پر ہلکی سی مسکرائی تھی۔

"کہاں تھے آپ؟؟؟ میں اٹھی تو آپ روم میں نہیں تھے۔۔؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے پوچھنے لگی تھی کچھ گھنٹے پہلے اس کا موڈ فریش تھا تبھی وہ اس سے نارملی بات کر پا رہی تھی ورنہ اس کے سرد انداز سے تو اس کی جان جاتی تھی۔۔

"اب میں ہر وقت تو تمہارے پاس نہیں بیٹھ سکتا تمہیں ہی اس چیز سے مسلہ ہوتا ہے میرے قریب آنے سے زیادہ بہتر تمہیں اپنی نیند لگتی ہے!!!" وہ اس کے حسین سراپے پر نظریں جمائے بولا تو ارواح کو اس کی نظریں اپنے وجود کے آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس کا انداز پہلے جیسا تھا۔۔

وہ پل پل بدلتا تھا اتنے گھنٹے تو رومانس کر چکا تھا وہ لیکن اس کا دل پھر بھی نہیں بھرا تھا جو وہ پھر سے اس کے ساتھ۔

اور اس کے انکار کرنے پر وہ خفا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی جب جب اس کے قریب آتا تھا اس کا موڈ فریش ہوتا تھا لیکن ابھی وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ پریشان ہوئی تھی۔

۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے!!!" اس کی ناراضگی جان لبوں پر لے آئی تھی۔

"ایسی ہی بات ہے۔۔۔" وہ دوبدو جواب دے رہا تھا وہ پل بھر کو اس کا سرد انداز دیکھ کر رونے لگی تھی ہونٹوں کا کنارہ باہر کو نکالے وہ اس کے سرد انداز پر خود کی آنکھوں میں آئی نمی چھپا نہیں سکی تھی۔

"نہیں آپ۔۔۔" وہ اپنی سچویشن کلئیر نہیں کر پا رہی تھی اس کو منانا بھی تھا ابھی تو وہ کچھ پلان کر رہی تھی پہلے گڈ نیوز کنفرم ہو جاتی وہ اسے سب بتانے والی تھی لیکن اس وقت اس کا ایسے بات کرنا وہ اپنی آنکھیں میچ چکی تھی۔۔

پھر بہت ہمت کرتے وہ اس کی طرف جھکی تھی وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ارواح نے اپنی آنکھیں بند کیے ہی اپنے نازک کپکپاتے لب زرا نیل خان کے مونچھوں تلے چھپے عنابی لبوں پر رکھتے اسے کس کیا تھا وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھنے لگا تھا جو اس کے لبوں سے لب ملائے اس کی پیش قدمی کے انتظار میں تھی زیادہ دیر بیگانہ وہ بھی نہیں رہ سکا تھا۔

آخر کو یہ سب بولا بھی تو اس نے اسے قریب لانے کے لیے تھا نہ سو اس کے لبوں سے لپٹے وہ اپنی تشنگی مٹانے لگا تھا ارواح نے بے ساختہ اس کی شرٹ کا تھاما تھا وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے سر کے تھے درمیان میں لیکن وہ دیوانوں کی طرح اپنی پیاس بجھانے میں مگن رہا تھا۔

ارواح کی سانس رکنے لگی تھی لیکن کیسے اس کو خود سے دور جھٹک دیتی جانتی تھی وہ غصہ ہو جائے گا اس کے غصے کو ہی تو وہ فیس نہیں کر سکتی تھی تبھی ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنساتے وہ اس کے سلگتے لبوں کی شدتیں سہہ رہی تھی جواب اسے پیچھے بیڈ پر لٹائے اس کے لبوں کو آزاد کرتے کے بجائے اس کی پھولی سانسیں محسوس کرتے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں انڈیلنے لگا تھا لیکن لبوں کا تسلسل اس نے نہیں تھوڑا تھا۔

اس کے دل کش نشب و فراز اس کو اپنی ناز کی کا احساس دلا رہے تھے وہ پھر سے بہکنے لگا تھا حالانکہ اس کا ارادہ صرف ارواح کو کس کرنے کا تھا لیکن اس کے لبوں کا لمس پاتے وہ صرف لبوں تک نہیں رکا تھا۔۔۔

The intoxication of your lips is very intoxicating. "
When the lips meet, the heart does not want to release them. I don't know why, no matter how many times I feel their touch, the thirst is ".unquenchable. I feel the delicacy of these lips

"(تمہارے لبوں کا نشہ بہت نشہ ہے جب لب ملتے ہیں انہیں آزاد کرنے کا دل نہیں کرتا نجانے کیوں کتنی ہی بار ان کا لمس محسوس کر لوں پیاس ہے کہ بجھتی ہی نہیں ہے دل کرتا ہے جب لبوں سے لب جوڑوں تو لمحے تھم جائیں

بس تمہیں محسوس کرتا رہوں ان لبوں کی نازکی محسوس کرتا ہوں۔)"اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ بہکے ہوئے انداز میں بولا تو ارواح کو سرد لہر اپنی بیک بون میں سرایت کرتی ہوئی محسوس تھی وہ اس کی بے باک بات کا کیا ہی جواب دیتی بس آنکھیں میچے اس کے لمس کو اس کی گستاخیوں کو برداشت کر رہی تھی۔

۔

ایک تو وہ اسے کچھ کہہ نہیں پاتی تھی ورنہ وہ پھر اتنے خشک انداز میں بات کرتا کہ ارواح سہہ نہیں پاتی تھی اور اگر خاموش رہتی تو اس کے لبوں کی گستاخیاں بڑھتی تھیں۔

"Don't say anything, why are you silent?"

)جان کچھ بولو ناں خاموش کیوں ہو تم (اسے خاموش دیکھتے اس کے لب سہلاتے بولا تو اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اس کی شدت اس کی آنکھوں میں نمی لے آئی تھی وہ سہہ نہیں پائی تھی اس کی شدت ۔

بہت مشکل تھا اس کے سلگتے لمس کو سہنا۔

"کیا بولوں؟؟؟"وہ ہونٹ سکھیرتے ہوئے بولی تھی۔

اس کے انداز پر وہ مسکرایا تھا۔

"کچھ بھی"اس کے رخساروں پر اپنی بڑھی ہوئی بئیرڈ سہلاتے وہ خماری سے بولا تھا۔

"نہیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔"کوئی اور بات نہ سوجھی تو کھانے کا ہی بول دیا کہ چلو اسی بہانے کچھ بچت ہو جائے گی کب سے وہ کمرے میں بند تھی اب تو رات ہونے کو تھی۔

" جان ایسے نازک لمحات میں آپ کو بھوک کچھ زیادہ ہی نہیں لگتی ہے جبکہ کھانا کھاتے ہوئے آپ بمشکل چند نوالے ہی کھاتی ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے کم کھانے پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح نے صدمے کی حالت میں اسے دیکھا تھا۔

" وہ آپ اپنا کھاتے ہیں یا مجھ پر نظر رکھتے ہیں۔۔۔؟؟؟"انداز میں حیرت تھی۔

میری نظریں ہر وقت تم پر ہوتی ہیں جاناں۔۔۔"اس کے ماتھے "
سے بال ہٹاتے وہاں لب رکھے تھے اب کی بار وہ لکھا سا مسکرائی
تھی ۔

جانتی ہوں۔۔۔"اس کی گردن میں منہ چھپائے وہ سرگوشی نما "
انداز میں بولی تھی اوٗر زرانیل خان اس کو خوٗد میں بھینچتے ہوئے
اس کے بالوں پر ہولے سے لب رکھے تھے۔

اس کا ارادہ تھا حویلی کا چکر لگانے کا لیکن جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد بھلا یہ
کہاں ممکن تھا اسے اپنے گھر والوں سے اتنے سخت رویئے کی امید نہیں تھی
وہ لوگ کیوں اس کے لیے اپنی ضد نہیں چھوڑ سکتے تھے کیا اپنی ضد اپنی انا
انہیں اتنی پیاری تھی۔۔۔

اپنی ماں کو وہ یاد کرتا تھا وہ بہت یاد کرتا تھا وہ ماں تھیں بھلے انہوں نے ماضی میں اپنی بہن کے ساتھ مل کر بہت غلط کیا تھا لیکن وہ اپنی ماں سے کیسے منہ موڑ سکتا تھا۔۔۔

ضرغام خان بھی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی اپنا فرض نبھا رہا تھا جو کچھ حرمین بیگم نے کیا وہ ان کا اپنا ایکٹ تھا لیکن ضرغام خان اپنے بیٹے ہونے کا فرض اچھے سے نبھا رہا تھا۔

اس کی یہ بات زرانیل خان کو پسند آئی تھی بھلے وہ ایک اچھا شوہر ثابت نہیں ہوا تھا لیکن ایک اچھا بیٹا وہ ضرور بنا تھا اور حرمین بیگم اس کا یہ سلوک دیکھتے ہزار بار خود کو ملامت کرتی تھیں۔

"جانتی ہو تو پوچھا کیوں مجھ سے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے بولا تو اس نے حیرتِ سے اسے دیکھا تھا۔

آپ چھوڑیں مجھے" اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تھی جس" پر وہ مزید مظبوطی سے اسے خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کی سانسوں کو اپنے لمس سے مہکانے لگا تھا ارواح اس کے لمس پر گھبرائی تھی لیکن اس کا نارمل انداز دیکھتے تسلی ہوئی تھی۔

وہ ایک بار پھر سے اس کے لمس سے خود کو سیر اب کرنے لگا تھا لمحے سرکنے لگے تھے لیکن دروازے پر بجتی بیل نے ان دونوں کو ان کو ہوش کی دنیا میں پہچایا تھا زرانیل خان نے اس کے لب آزاد کیے اوُر بیڈ سے اٹھا تھا۔

"کون ہو سکتا ہے" ارواح بھی پریشان ہوئی تھی کیونکہ ان کے گھر ایسے کوئی آتا نہیں تھا سو زرانیل خان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی شرٹ ٹھیک کرتا روم سے نکلا تھا۔

ارواح نے جلدی سے اپنا حلیہ ٹھیک کیا تھا اور روم سے نکلی تھی زرانیل خان نے دروازہ کھولا تو سامنے تعزیز خان کو دیکھتے اس کی نگاہوں میں حیرت آن سمائی تھی جیسے یقین نہیں ہوا تھا کہ اس کے سامنے تعزیز خان ہی تھا۔

ارواح کا حال بھی زرانیل خان کے جیسا تھا اتنے عرصے بعد اسے دیکھ کر وہ بھی حیران ہوئی تھی تعزیز اور زرانیل ایک دوسرے کے گلے لگے تھے اور

ارواح ابر شم کی طرف بڑھی تھی اوٗر اس سے ملی پھر وہ دونوں ان کو اندر لے آئے تھے۔

"آج کیسے یاد کر لیا ہمیں بھائی؟؟؟" تعزیز خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو ارواح اس سے شکوہ کرنے لگی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"بس گڑیا مصروف ہونے کی وجہ سے ٹائم ہی نہیں ملا اوٗر آپ لوگ بھی تو نہیں آئے ایک بار بھی مجھ سے ملنے۔۔۔" وہ بھی شکوہ کرنے لگا تھا۔

"آپ کیسی ہیں؟؟؟" ارواح اب ابر شم کی طرف پلٹی تھی جو خاموشی سے بیٹھی تھی تعزیز خان اور زرانیل ایک صوفے پر بیٹھ گئے تھے اوٗر ارواح ابر شم کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

میں ٹھیک تم بتاؤ؟؟؟"ابرشم ایک نظر فلیٹ کو دیکھتے ہوئے بولی "
تھی فلیٹ کافی پیارا تھا۔

ہم لوگ بھی ٹھیک بھائی آپ کی طعیبت ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟"وہ "
تعزیز خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی وہ پریشان لگا تھا جبکہ
زرانیل خان نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی۔

کیا ہوا؟؟؟"زرانیل خان بھی پریشان ہوا تھا۔"

میں آج ماموں جان سے ملا تھا ماضی کا سب کچھ یاد آ گیا مُجھے ایسا "
لگتا ہے جیسے یہ سب کل ہی ہوا ہو بس کافی ٹنس تھا تو یہاں چلا
آیا۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو زرانیل خان نے سر ہلایا تھا۔

کب ملے تم عباد انکل سے اوَر ارشک بھابھی سے؟؟؟"وہ لوگ "
کچھ دن پہلے ہی ملنے گئے تھے ارشک اور ضرشک سے اوَر اس کے
بعد وہ کافی بیزی ہو گیا تو ٹائم نہیں ملا تھا جانے کا اسے۔

آج ہی اتفاق سے ملاقات ہو گئی تھی اوَر یہ ضرغام کی شادی کا پتہ"
چلا مجھے ارشک اس کی بیوی تھی مطلب بابا کے قتل کا الزام ماموں
جان پر کس نے لگایا تھا تم جانتے تھے اس بارے میں؟؟؟"اس کے
زہن میں یہ سوال تب سے چل رہا تھا جب سے اس کی ملاقات
عباد صاحب اوَر ارشک سے ہوئی تھی۔

مجھے یہ پتہ تھا کہ عباد انکل پر قتل کا الزام تھا لیکن ان کا تجھ سے "
اور حویلی والوں سے کیا رشتہ تھا یہ نہیں پتہ تھا یہ تو مُجھے بعد میں
پتہ چلا جب ساری انفارمیشن مُجھے پتہ چلی تھی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے
بولا تھا جانتا تھا کہ تعزیز خان اس کی طرف انہی سوالوں کے جواب
لینے آیا تھا۔۔۔

لیکن ارشک کی شادی ضرغام سے کیوں کروائی گئی اس بچاری نے "
وہاں نجانے کیا سہا ہو گا اور ویسے بھی حویلی والے اتنے اچھے تو ہیں
نہیں کہ اپنے بیٹے کے قتل کی بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک
کرتے۔۔۔۔"وہ اس بات سے زیادہ ڈسٹرب ہوا تھا کہ آخر ارشک
بچاری کے ساتھ کیوں ہوا۔۔۔

تب حالات ہی ایسے تھے اوَر بعد میں میں نے خوَد ہی اس کیس "
پر کام کرنے لگا تھا اور پھر ساری سچائی سامنے آئی تھی
ہمارے۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے بولا تھا

لیکن یہ جو ہوا غلط ہوا۔۔۔"اِشارہ ارشک اوَر ضرغام کی شادی کی "
طرف تھا زرانیل خان بھی سمجھ گیا تھا لیکن کیا کہتا یہ موضوع ہی
ایسا تھا وہ بچارا کیا ہی کہہ پاتا بس خاموش رہا تھا۔۔۔

بھائی اب ارشک خود فیصلہ کرے گی اسے کیا کرنا ہے اوَر اب "
ضرغام بھائی اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہیں پہلے تو جو ہوا
سو ہوا لیکن اب حالات چینج ہو چکے ہیں۔۔۔"ارواح پہلی بار
درمیان میں بولی تھی جس پر تعزیز خان نے سر ہلایا تھا۔۔۔

مزید کافی دیر وہ * * با * * تیں کرتے رہے تھے۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 83

••••

ہارشم انیکسی کی طرف چلا آیا تھا ابر شم نے اسے ائزم کا بتایا تھا وہ پہلے بھی کافی بار ائزم کا زکر کر چکی تھی کہ وہ اس کا دوست تھا اور اس کے ساتھ کافی ٹائم سے تھا سو ہارشم ملے بغیر ہی ائزم کے بارے میں جانتا تھا وہ اپنی جینز کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالے اندر چلا آیا تھا ائزم جو آج یہیں موجود تھا کوئی اسے موقع چاہیے تھا گرینی سے بات کرنے کا جو مل نہیں رہا تھا ہارشم صبح سے

گرینی کے ساتھ تھا جس کی وجہ سے وہ ان سے بات نہیں کر پا رہا تھا سو جل ککڑ بنا ہوا اس وقت فٹ بال میچ دیکھ رہا تھا۔۔۔

لا بیشا سے اس کی بات ہو چکی تھی جو اسے بتا چکی تھی کہ وہ کچھ نہیں کر سکی ہے ساتھ ہی ابر شم کی حرکت کے بارے میں بھی صاف صاف بتایا تھا کہ ابر شم کے انداز سے یہ بالکل بھی نہیں لگ رہا ہے کہ وہ اس تعزیز خان سے کبھی الگ ہو گی اتنی بے قراری تھی اس کے انداز میں جیسے وہ تعزیز خان کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہو۔۔۔

یہ بات سننے کے بعد ائزم کا سیروں خون جلا تھا اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ گرینی سے بات کیسے کرے کیسے اُنہیں اس تعزیز خان کے خلاف کرے۔

لا بیشا اور سفر ادونوں ہی کچھ کرنے میں ناکام ہو رہی تھیں اب اسے خوُد کچھ کرنا تھا لیکن موقع نہیں مل رہا تھا ان تصویروں کو دیکھ کر بھی ابر شم تعزیز خان کے قریب گئی اس بات کا ایک ہی مطلب تھا جو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ اس وقت لب بھینچے میچ دیکھ رہا تھا جب ڈورنوک ہوا اور کچھ دیر بعد ہارشم اندر آیا تھا اتنا تو وہ اس کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ ابر شم کا کزن تھا کیونکہ

وہ سٹڈیز کے دوران بھی اس کے گھر پر ہی رہی تھی لیکن وہ اس سے ملنے کیوں آیا تھا یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی۔

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا ہارشم سے بہت اچھے سے ملا تھا جس پر وہ کافی خوش دلی سے اس کے خلوصِ سے متاثر ہوا تھا۔

"تم یہاں خیریت؟؟؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا جس ہر ہارشم نے ایک نظر ایل سی ڈی کو دیکھا تھا یہاں ارجنٹینا اور برازیل کا میچ تھا اسے بھی فٹ بال میں کافی دل چسپی تھی وہ بھی دیکھنے لگا تھا۔

"میں بور ہو رہا تھا آبی نے بولا تمہارے پاس چلا آؤں تم بھی اکیلے ہو گے تو گپ شپ ہو جائے گی گرینی کمرے میں تھیں اور کچھ تھا نہیں کرنے تو میں چلا آیا۔۔۔" وہ صوفے پر پڑا کشن اٹھا کر گود میں رکھتے ایزی ہو کر بیٹھ گیا

تھا ائزم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا جیسے یقین نہیں کر پا رہا ہو کہ اسے سچ میں ابر شم نے ہی بھیجا ہے۔

"ابر شم خود کہاں ہے؟؟؟" جانتا تو تھا کہ وہ آفس میں تعزیز خان کے ساتھ ہو گی لیکن پھر بھی اس سے پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔

"وہ کہیں بیزی ہے کہہ رہی تھی جلدی آ جائے گی لیکن تب تک بور ہونے سے بہتر تھا میں یہاں ہی آ جاتا سو آ گیا ہوں۔۔۔" وہ ٹیبل پر پڑا ریموٹ اٹھاتے ایل سی ڈی کی آواز اونچی کر چکا تھا۔

"ویسے تمہیں یہ ابر شم کا ہز بینڈ کیسا لگا ہے ہار شم کچھ عجیب سا نہیں ہے وہ مطلب ان کے درمیان کچھ نارمل نہیں لگتا ہے۔۔" وہ کچھ

سوچتے ہوئے بولا تھا گرینی سے تو وہ بات کرنے ہی والا تھا لیکن اچھا تھا وہ ہارشم کو بھی تعزیز خان کے خلاف کر دیتا۔

اچھا انسان لگا ہے مجھے اور ویسے بھی آبی کی پسند ہے وہ خوش ہے " تو ہم لوگ مطلب گرینی اوَر میں بھی خوش ہیں۔۔۔"وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا تھا یہ سچ تھا کہ اسے تعزیز خان بہت پسند آیا تھا جو ابرشم کا خیال رکھ رکھ رہا تھا لیکن ائزم کا ایسے بات کرنا اسے پریشان کر گیا تھا۔

کیا مطلب سب نارمل نہیں لگتا ہے۔۔۔؟؟؟"وہ ایل سی ڈی سے " نظریں ہٹاتے ہوئے ائزم کو دیکھتے پوچھنے لگا تھا اس کی توجہ خوَد کی

طرف پا کر ائزم نے بیک گردن رب کی تھی اپنی بیرڈ میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کچھ سوچتے بولا تھا۔

ابر شم اس کے ساتھ خوش نہیں ہے ہار شم وہ ایسے شو کرتی ہے " کہ وہ خوش ہے لیکن اصل میں ایسا نہیں ہے اس کی آنکھوں میں ایک خلش سی نظر آتی ہے میری دوست ہے میں اسے اچھے سے جانتا ہوں وہ خوش نہیں ہے تم کزن ہو اس کے پوچھ سکتے ہو اسے کیا ایشیو ہے میں خوُد اس ٹاپک پر بات نہیں کرتا ہوں اس سے کہ وہ پہلے ہی کافی اپ سٹ نظر آتی ہے اوُر اس معاملے پر بات کی تو وہ مزید پریشان ہو جائے گی جو میں نہیں چاہتا۔۔۔"وہ ہار شم کے دل میں تعزیز خان کے لئے شک پیدا کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اب اس میں وہ کتنا کامیاب ہو رہا تھا یہ تو وہ نہیں جانتا تھا لیکن ہارشم کے فیس ایکسپریشن سے اسے اچھی امید نظر آئی تھی یعنی وہ اب ابرشم سے تعزیز خان کے بارے میں ضرور پوچھے گا وہ کزن تھا ابرشم کا دوست بھی تھا وہ اس سے بات کرتا تو ممکن تھا کہ ائزم کو اس بات کا کوئی فایدہ ہوتا۔

"اپ سٹ مجھے تو نہیں لگی ہے ائزم تمہیں کوئی مس انڈرسٹنڈنگ ہوئی ہے وہ خوش ہے تعزیز خان کے ساتھ اور یہ بات مجھے گرینی نے بتائی ہے۔۔۔" وہ ائزم کی باتوں پر یقین نہیں کر پا رہا تھا وہ اسے دیکھتے دانت پیس کر رہ گیا تھا۔

آخر اس کے لیے ہی سب مشکل کیوں ہوتا جا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ ہارشم ابرشم کی کنٹریکٹ میرج کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے وہ چاہتا تو اسے

اس بارے میں بتا سکتا تھا لیکن وہ ایسا کر کے ابر شم کی نظروں میں اپنا بنا بنایا امیج خراب نہیں کرنا چاہتا تھا پہلے ہی گرینی کو اس حوالے سے بتانے پر ابر شم اس سے کافی ناراض ہوئی تھی۔۔۔

کیوں کہ اس کے بعد سے گرینی کا رویہ اس کے ساتھ تبدیل ہوا تھا۔ اور اس کی وجہ کہیں نہ کہیں ائزم تھا جس کے بعد ابر شم اس سے دور ہوئی تھی سو اس بار ہار شم کو ایسا کچھ بتا کر وہ اپنا پلان خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"ہو سکتا ہے اس نے جھوٹ بولا ہو دیکھو تم ابھی آئے ہو اور میں پہلے کافی عرصے سے ابر شم کے ساتھ ہوں اور یہ بات میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ تعزیز خان کے ساتھ خوش نہیں ہے کیسے خوش ہو سکتی ہے یہ کہ تعزیز

خان کی لائف میں اس کی گرل فرینڈ موجود ہے جسے وہ پسند کرتا ہے نجانے کیوں اس نے ابر شم کی زندگی خراب کی۔۔۔۔"وہ فیس ایکسپریشن ایسے شو کر رہا تھا کہ ہار شم اس کی بات ماننے پر مجبور ہو جائے۔

اوئر تعزیز خان کی گرل فرینڈ کا سن کر وہ سچ میں غصے میں آیا تھا یعنی وہ ابر شم کے ساتھ شادی کر چکا تھا لیکن پھر بھی اس کی لائف میں کوئی اوئر تھی وہ یہاں سے آیا تھا وہاں کے ٹرام میں اگر گرل فرینڈ کو لیتا تو وہ اوئر ہی ہونے تھے۔

"واٹ گرل فرینڈ تعزیز خان کی ؟؟؟؟ ایسا نہیں ہو سکتا؟؟؟ وہ کیا آبی کو دھوکا دے رہا ہے اوئر کیا آبی اس کی گرل فرینڈ کے بارے میں جانتی ہے اگر

جانتی ہے تو خاموش کیوں ہے یقیناً نہیں جانتی ہے؟؟؟ جب نہیں جانتی ہے تو تمہیں اسے بتانا چاہیے تھا ناں کیسے دوست ہو تم؟؟؟" آخر میں وہ ائزم پر چڑھائی کر چکا تھا وہ تو ایک پل کے لیے گھبرا گیا تھا۔

اس نے پلان کے حساب سے ہارشم کو تعزیز خان کے خلاف کرنا تھا لیکن یہاں تو ہارشم اسے غلط سمجھ رہا تھا اس نے اپنی بیرڈ سہلائی تھی۔

"ابرشم جانتی ہے اس بارے میں لیکن نجانے کیوں خاموش ہے وہ؟؟؟ مُجھے نہیں پتہ ہے لیکن وہ یہ سب کچھ ایسے چپ چاپ برداشت کرے گی اس بات پر یقین نہیں ہوتا ہے مجھے۔۔۔!!!" وہ لب بھینچ کر بولا تھا اس کا اندازہ ہارشم کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔

آبی جانتے بوجھتے ایسا کیوں کر رہی ہے؟؟؟"وہ پریشانی سے ماتھا "
سہلاتا ہوا پوچھنے لگا تھا یہاں تک وہ ابرشم کو جانتا تھا وہ چپ بیٹھنے
والوں میں سے ہرگز نہیں تھی لیکن ایسے معاملے میں اس کی
خاموشی ہارشم کی سمجھ سے باہر تھی۔

مُجھے نہیں پتہ شاید تعزیز نے ابرشم کو دھمکی دی ہو یا کچھ بھی وہ "
بہت چالاک انسان ہے اس کی نظریں ابرشم کی پراپرٹی پر ہیں لیکن
یہ بات ابرشم سمجھتی ہی نہیں ہے"وہ ہارشم کے تاثرات دیکھتے مزید
بولا تھا۔

نہیں میں ہونے نہیں دوں گا آبی کوئی لاوارث نہیں ہے جو ایسے "
ہی کوئی آکر اس کی پراپرٹی پر قبضہ جمانے کی کوشش کرے گا اور

ہم لوگ خاموش رہیں گے اب تعزیز خان سے بات میں خوٗد کروں گا۔۔۔"وہ مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے بولا تھا۔۔

ائزم مسکرایا تھا اوٗر اپنے پلان کے کامیاب ہونے پر وہ مزید کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"مجھے لگتا ہے تعزیز سے بات کرنے سے پہلے تمہیں گرینی سے بات کرنی چاہیے وہ اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنتی ہیں شاید اس نے گرینی کو اپنی باتوں سے اپنے جال میں پھنسالیا ہے جو وہ اس کی وجہ سے ابر شم کو ڈانٹ دیتی ہیں۔۔۔"ائزم نے یہ بات اس وجہ سے بولی تھی کہ ہار شم ہی گرینی سے بات کرے گا اسے کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

یہ بہت چالاک انسان لگ رہا ہے مُجھے !!!اس کا کچھ کرنا پڑے گا "

تھینکس یار تم نے مُجھے اتنا کچھ بتایا ورنہ آبی یہ سب اکیلے ہی فیس کرتی رہتی اوُر یہ تعزیز اسے بیوقوف بناتا رہتا۔۔۔"وہ ائزم کا شُکریہ ادا کر رہا تھا جس نے ابرشم سے متعلق اتنی اہم باتیں اسے بتائی تھیں بنا یہ جانے کہ ان میں صداقت کتنی تھی وہ سچ تھیں یا جھوٹ۔۔

بس میں کیا کہوں بس مجھے ابرشم کی فکر ہے یہ لڑکا اس کے ساتھ " کچھ بھی کر سکتا ہے اس کا اپنا گھر نہیں ہے ابرشم سے شادی کر کے وہ پچھلے گیارہ مہنیوں سے اس کے ساتھ ہی رہ رہا ہے اوُر تو مُجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ اس گھر سے جائے گا ہی نہیں۔۔۔؟؟؟"وہ

طنزیہ انداز میں بولا تھا اس کے دل میں تعزیز خان کے لئے جتنا زہر جتنی کدرت تھی وہ ساری واضح لفظوں میں بتا رہا تھا۔

جائے گا کیوں نہیں اس کے تو اچھے بھی جائیں گے ابھی میں چلتا " ہوں ابر شم سے بات کرنی ہے تم ریسٹ کرو۔۔۔"وہ وہاں مزید رک نہیں سکا تھا باقی واپس گھر چلا آیا تھا۔

اس کے جانے کے بعد ائزم نے ریلیکس انداز میں صوفے کی پشت سے سر ٹکایا اور ٹانگیں سامنے ٹیبل پر رکھی تھیں۔۔

اور قہقہہ لگایا تھا اب جو کام وہ خود نہیں کر سکا تھا وہ ہار شم کرنے والا تھا بہت جلد ابر شم کی زندگی میں تعزیز خان نے کہیں نہیں ہونا تھا اور پھر یہ سب کچھ اس کا ہوتا اس وقت وہ شیطانی قہقہہ لگا رہا تھا۔۔۔۔

صبح سے جتنا اپ سٹ تھا اب ہارشم کو سب بتا کر وہ ایک دم سے ریلیکس ہوا تھا آج رات تو وہ کلب میں ہی رہنے والا تھا آخر انجوائے بھی تو کرنا تھا۔

"بہت چالاک سمجھتے تھے تم خوُد کو مسٹر تعزیز خان ہاہاہاہاہاہاہا اب تم ابر شم کی زندگی میں کہیں نہیں رہو گے وہ میری ہو گی بہت انتظار کیا ہے میں نے۔۔۔۔" کشن اپنی گود میں رکھے اگے کے حیسن خواب دیکھ رہا تھا۔

اسے سفر اکی طرف سے پریشانی ہوئی تھی وہ صبح سے اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی اوُر لا بیشا کا کہنا تھا اس کا بھی سفر اسے کوئی کنٹیکٹ نہیں ہوا ہے۔

اسے اچانک سفر اکا خیال آیا تو چہرے کے تاثرات بدلے تھے آخر کیوں وہ پریشان ہو رہا تھا۔۔

اب تو سفرا کے بغیر ہی اس کا کام ہونے والا تھا جو کام وہ تین لوگ مل کر نہیں کر پا رہے تھے وہ ائزم۔ اور گرینی ضرور کرنے والے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا۔

اس نے فون ٹیبل پر پٹخا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم سفرا میں تمہیں کال ہی کیوں کر رہا ہوں آخر نجانے کہاں غائب ہو گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔" وہ بدک کر بولا تھا۔۔۔

اور پھر ہارشم کا خیال آیا تو کچھ تنے نقوش میں نرمی آئی تھی وہ کافی کا مگ اُٹھائے سیپ لیتا پھر سے میچ دیکھنے لگا تھا۔۔۔

••••

ارواح اوَر زرانیل تعزیز ابر شم کافی دیر تک باتیں کرتے رہے تھے پھر ارواح کچن میں چلی گئی تھی زرانیل خان جس نے اسے منع کیا ہوا تھا کچن میں جانے سے وہ اسے روک نہیں سکا تھا کیونکہ تعزیز خان نے فرمائش کر دی تھی اسے ارواح کے ہاتھ کا بنا کھانا کھانا ہے اوَر ارواح اسے تو موقع چاہیے تھا کچن میں جانے کا وہ ویسے بھی صبح سے ریسٹ کرتی خاصی بور ہو چکی تھی۔

زرانیل خان کمرے میں تھا اوَر ابر شم اوَر تعزیز خان فریش ہونے کے لئے اس کے کمرے میں چلے گئے تھے وہ تیز تیز ہاتھ چلاتی ہوئی بریانی کو دم دے رہی تھی ایک طرف اس نے قورمہ بنایا تھا میٹھے میں اس نے کھیر بنائی تھی جو تعزیز خان کو بہت زیادہ پسند تھی اسے وہ فریج میں رکھ چکی تھی اس وقت وہ کباب فرائی کر رہی تھی۔۔۔

اوُر سارے کام سے فارغ ہوتی وہ ریلیکس ہو کر ٹیبل سٹ کرنے لگی تھی پہلے تو وہ نارمل روٹین میں کھانا بناتی تھی لیکن ابر شم کی وجہ سے وہ کافی احتیاط کر رہی تھی کیونکہ وہ پہلی بار ان کے ہاں آئی تھی سو اسے سب کچھ بہت اچھا بنانا تھا۔۔۔

وہ اب ٹیبل سٹ کر رہی تھی جب زرانیل خان کچن میں انٹر ہوا تھا وہ اس وقت اپنے حلیے سے لاپرواہ کام کیے جا رہی تھی۔۔۔

"ارواح جاؤ فریش ہو کر چینج کر کے آؤ ٹیبل میں سٹ کر دیتا ہوں دیکھو کیسے ماسی جیسا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے۔۔۔" زرانیل خان کو اس کا یہ انداز شاید پسند نہیں آیا تھا وہ پوری طرح سے کام میں مصروف تھی۔۔۔

"ارے اچھی بھلی تو لگ رہی ہوں میں۔۔۔" وہ اسے دیکھتے تیزی سے دوپٹہ خوُد کے گرد پھیلائے بولی تھی لیکن زرانیل خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ارواح جاؤ۔۔۔" نرم لہجے میں بولتے اس کی رخساروں کو اپنے لب سے چھوا تھا اس کا لمس پاتے ارواح کے ٹیبل پر پلیٹ سٹ کرتے ہاتھ تھم گئے تھے وہ اس سے ایسے کچن میں اس قدر بے باکی کی توقع نہیں رکھ رہی تھی بھلے پہلے وہ کہیں بار کچن میں اس کے قریب آیا تھا لیکن تب وہ دونوں اکیلے تھے لیکن اب ان کے گھر میں مہمان تھے وہ پھر بھی اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

زرانیل خان نے اس کو سوچنے کا موقع دیئے بغیر اس کے لبوں کو اپنی پرشدت گرفت میں قید کیا تھا ارواح اس کا لمس پاتے خود میں سمٹی تھی زرانیل خان کے لبوں کی گستاخیوں پر وہ کپکپا گئی تھی اگر ابر شم اور تعزیز

نہیں آتے تو اس وقت وہ لوگ روم میں ہوتے اور وہ اس کی شدتوں کو سہہ رہی ہوتی لیکن وہ ابھی باز کہاں آیا تھا مہمانوں کا خیال کیے بغیر اس کے لبوں سے لپٹا اپنی تشنگی مٹانے میں مصروف تھا ارواح زیادہ دیر اس سے کنارہ کش نہیں رہ سکی تھی۔

-

اس کا رسپانس نہ پاتے زرانیل خان نے اس کے نچلے لب کو اپنی شدت کا نشانہ بنایا تھا وہ سٹپٹاتے اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کی شدتوں میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے کہیں لمحے ارواح کی سانس پھولنے لگی تھی وہ اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتا پیچھے ہوا تھا وہ اس کے سینے میں چھپی تھی۔۔

وہ دلکشی سے مسکرایا تھا میڈم کو جب بھی اس کی شدتیں سہنے سے ڈر لگتا وہ ایسے ہی اس کی پناہوں میں چھپتی تھی وہ اس کے سر کے بالوں پر نرمی سے لب رکھ گیا تھا۔۔

"یو نو واٹ ارواح؟؟؟" سوالیہ انداز میں اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائے اس کی کانچ سی آنکھوں میں جھانکا تھا وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگی تھی۔

"واٹ؟؟؟؟" سوال اس نے بھی کیا تھا۔

"تمہارے لبوں سے مصالحوں کی خوشبو آ رہی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ صحیح ہو تم جاؤ شاور لے کر تیار ہو کر آؤ وہ لوگ لیٹ ہی واپس آئیں گے۔۔۔" اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح نے

آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھا تھا کہ وہ کیسے جانتا تھا کہ وہ دونوں لیٹ ہی آئیں گے۔۔۔

"آپ کو کیسے پتہ وہ لوگ لیٹ آئیں گے ؟؟؟" افففف اس کی معصومیت وہ پوچھ بھی چکی تھی جس پر زرانیل خان کا دل چاہا وہ اپنا ماتھا پیٹنا شروع کر دے کتنی معصوم سی تھی اس کی بیوی۔

-

"کیوں کہ وہ لوگ ایک میریڈ کپل ہے جانم اور انہیں واپس آنے میں دیر کیوں گی تم آچھے سے جانتی ہوں یا عمل سے بتاؤں۔۔۔" اس کی گردن پر ناک سہلاتے ہوئے وہ خماری سے بولا تھا ارواح کی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھی وہ ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لیکن کم تو آپ بھی نہیں۔۔۔"وہ بول تو چکی تھی لیکن پھر جب احساس ہوا تو لبوں کو دانتوں تلے دبا گئی تھی زرانیل خان اس کی بات پر قہقہہ لگا چکا تھا۔۔

یہ بات اگر روم میں کہتی ناں تم....تو آچھے سے جواب دیتا میں " تمہیں"....وہ اس کے سراپے پر نظریں ڈالے بولا تھا ارواح اس کی طرف دیکھے بغیر روم کی طرف چلی گئی تھی یہ تو سچ تھا وہ کبھی اس بے باک انسان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی وہ ہمیشہ ہی اسے اپنی باتوں سے سرخ کر دیتا تھا وہ ہو بھی جاتی تھی کیونکہ اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں ہوتا تھا ارواح کے پاس۔

اس کے جاتے ہی زرانیل خان نے باقی بچا کام سمٹنا تھا وہ اکثر ارواح کی بھی ہیلپ کرتا تھا ایسے ہی کچن کے کاموں میں سو یہ اس کے لیے مشکل نہیں تھا تعزیز خان کا یہاں آنا اسے اچھا لگا تھا۔۔۔

ضرغام خان کا خیال آیا تو اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا وہ بار بار اسے ارشک کے حوالے سے کہہ رہا تھا لیکن وہ اسے ارشک کے بارے میں کیسے بتا سکتا تھا سو مسلسل خاموشی اختیار کیے ہوئے تھا۔۔۔

۔

ارشک تک بات ہوتی تو ٹھیک تھی لیکن اب ضرغام خان کا بیٹا بھی تھا زرانیل خان جانتا تھا جس دن یہ سچ ضرغام خان کے سامنے آئے گا وہ اس سے شدید خفا ہو گا لیکن وہ پہلے بھی اسے سمجھا چکا تھا کہ وہ ارشک کے ساتھ

اپنا رویہ ٹھیک کر لے اب یہ تو پھر ہونا ہی تھا ارشک کا اپنا فیصلہ ہے یہ وہ کبھی ضرغام خان کو نہ تو اپنی شکل دکھائے گی اور نہ ہی اس کو کبھی ضرشک کے بارے میں بتائے گی۔

زرانیل خان کو اس کا فیصلہ مناسب لگا تھا وہ جتنا کچھ سہہ چکی تھی اس کے بعد وہ شاید ہی کبھی ضرغام خان کے پاس واپس جانے کا سوچتی۔

وہ سوچوں میں ہی غرق تھا جب اس کا فون بجا جو کسی اور کا نہیں بلکہ ضرغام خان کا تھا وہ جانتا تھا اسے فون وہ ہی کرے گا کیونکہ آج کل اسے کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔

۔

"ہاں بولو ضرغام۔۔۔" وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا کیونکہ جانتا تھا وہ اب لمبی بات کرے گا۔

"تجھے ایک گاڑی کا بتا رہا ہوں اس کی ساری انفارمیشن نکلوانی ہے مُجھے وہ بھی جلدی سے جلدی یہ کام کسی اور سے بھی کہہ سکتا تھا لیکن تمہیں کہہ رہا ہوں کیونکہ تم پر ٹرسٹ ہے مجھے۔۔۔" وہ اس وقت ڈیرے پر موجود تھا آرمینا کو حویلی چھوڑنے کے بعد وہ ڈیرے پر ہی چلا گیا تھا اور اب وہیں سے وہ زرانیل کو کال کر رہا تھا۔

"خیریت ہے کہیں کسی سے کوئی جھگڑا وغیرہ تو نہیں ہو گیا؟؟؟ اور یہ ہے کس کی کار؟؟؟" وہ پریشان ہوا تھا کیونکہ گاؤں اکثر زمینوں کے معاملے پر آپس میں بحث وغیرہ ہو جایا کرتی تھی۔

"اگر پتہ ہوتا تو تجھے کیوں کہتا تو اس کے بارے میں پتہ کر اور ہاں زرا جلدی۔" وہ کافی کھردری آواز میں بولا تھا وہ جو سوچ رہا تھا اگر سچ ہوا تو۔

اگر آرمینا اس کے ساتھ نہیں ہوتی تو وہ ضرور اس کار کا پیچھا کرتا لیکن آرمینا کی وجہ سے اسے واپس آنا پڑا تھا۔

"کس کے بارے میں پتہ ہے؟؟؟" زرانیل خان نے پریشانی سے پوچھا تھا کہیں ارشک کا معاملہ تو نہیں تھا وہ ضرغام خان کے لہجے سے پریشان ہوا تھا۔

"تو پتہ کر پھر بتاؤں گا کس کے بارے میں ہے اور ہاں کوشش کرنا کہ مُجھے رات تک ساری ڈیٹیل سنیڈ کر دینا اب فون رکھتا ہوں۔۔۔" وہ کافی جلدی میں لگ رہا تھا شاید اسے کوئی کام تھا۔۔

"تو اس کار کے بارے میں کچھ بتا تو مطلب نمبر پلیٹ یا کوئی اور اشارہ اب ایسے میں کسی کے بارے میں کیسے پتہ کروا سکتا ہوں۔۔۔" وہ ٹیبل پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں میں بھیجتا ہوں اس کی ڈیٹیل جو مُجھے پتہ ہے بس جلدی کرنا مجھے تمہاری ہی کال کا انتظار رہے گا۔۔۔" وہ بولتے ساتھ ہی گاڑی کی ساری ڈیٹیل جو اسے پتہ تھی وہ زرانیل خان کو واٹس ایپ کر چکا تھا۔

۔

اسے کسی نے آواز دی تھی تو وہ فون سائیڈ پر رکھتے باہر نکل گیا تھا دھیان مسلسل اس لڑکی کی طرف جا رہا تھا لیکن دماغ ماننے سے انکاری تھا کہ وہ لڑکی

ارشک ہو سکتی تھی لیکن اب ساری صورتحال اسے اس کار کی انفارمیشن دیکھتے ہی پتہ چلنی تھی۔۔

وہ ارشک تک پہنچنے کے لیے بہت کچھ کر رہا تھا لیکن نہیں جانتا تھا اس سے مل کر بھی اسے اس کی جدائی کا ہجر ہی سہنا تھا۔

جو کچھ اس نے کیا تھا اب ارشک شاید ہی اسے کبھی قبول کرتی یا پھر ساری زندگی وہ خالی ہاتھ رہتا یہ فیصلہ تو وقت نے کرنا تھا۔

••••

ابرشم اور تعزیز اس وقت تعزیز خان کے روم میں آئے تھے اس روم سے اس کی کہیں ساری یادیں جڑی تھی جب وہ یہاں آیا تھا تب سے اسی روم میں رہتا تھا حویلی والے کمرے سے زیادہ یہ کمرہ اس کے لیے اہم تھا لیکن

حویلی سے بھی اس کی یادیں جوڑی ہوئی تھی اپنی مما کی یادیں ان کے ساتھ گزرے دن۔

اس کو بے ساختہ اپنی مما کی یاد آئی تھی وہ اکثر کام میں مصروف ہوتے اس منظر کو بھولنے کی کوشش کرتا تھا جب اس نے اپنی ماں کو خون میں لت پت دیکھا تھا۔

اس پل اسے ارتضیٰ خان سے شدید نفرت ہوئی تھی اتنی نفرت کے بعد میں وہ ان کا چہرہ دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا کیسے دیکھتا ارتضیٰ خان کی وجہ سے اس کی ماں نے خودکشی کی تھی۔

فریش فریش ہو کر باتھ روم سے نکلی تو تعزیز خان کو کمرے کے وست میں کسی گہری سوچ میں پایا تھا وہ اس وقت اپ سٹ لگ رہا تھا اس کی گاڑی میں کی ہوئی بات یاد آئی تو چہرہ کے زاویئے بگڑے تھے۔

شاید وہ پریشان اس لیے تھا کہ اس پل اسے لابیشا کے پاس جانا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ آگئی تھی اس کا پاسٹ جاننے کی شدید خواہش تھی وہ اس کا ہر غم خوُد میں سمو لینا چاہتی تھی۔۔۔

اسے اس پل تعزیز خان کے لیے برا فیل ہوا تھا شاید اس کی مدر کے ساتھ برا ہوا تھا اس کے فیملی ایشیوز کی ابر شم کو سمجھ تو نہیں آئی تھی۔

لیکن اتنا وہ جان گئی تھی کہ وہ گاؤں سے تھا اس کی فیملی ساری گاؤں میں رہتی تھی لیکن پھر اس کا یہ کزن اور اس کی بیوی یہاں کیوں تھے۔۔۔۔؟؟؟

ارشک کے متعلق خیال آیا تو اسے حیرت ہوئی تعزیز خان کے باپ نے دو دو شادیاں کی ہوئی تھیں وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

بہت سی باتیں تھیں جو وہ تعزیز خان سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن کیسے پوچھتی اور وہ جواب بھی نہیں دیتا آج تک اس کے ہر سوال کو وہ نظر انداز کرتا آیا تھا۔۔۔

ابر شم اپنی سوچوں میں تھی اوٗر تعزیز خان اپنی سوچوں میں وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے وہ ٹاول سے اپنا گیلا چہرہ خشک کر رہی تھی اوٗر تعزیز خان اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔

وہ چینج کر سکتا تھا کیونکہ وہاں اس کے کپڑے تو پہلے سے موجود تھے سو شرٹ اتار کر وہ شاور لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اسے شرٹ لیس دیکھتے ابر شم سرخ ہوئی تھی۔

وہ وارڈروب سے اپنے لیے کوئی ڈریس نکالنے جا رہا تھا ابر شم کو دیکھتے رکا تھا اس پل اس کی قربت کی خواہش دل میں انگڑائی لینے لگی تھی جو ان جذبات کنٹرول سے باہر ہوئے تھے۔

اس کا ہوش ربا سراپا جیسے اس کے جزبات کو بھڑکا گیا تھا گاڑی میں کی گئی اپنی حرکت اوٗر باتیں یاد آئی تھیں آج کا دن پوری طرح سے ذہن کے پردے میں لہرایا تھا جب ابر شم لا بیشا کی موجودگی میں اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

اس وقت اس کا لمس پاتے وہ خود بھی سب کچھ بھول گیا تھا ابر شم اسے خوٗد کو دیکھتے پا کر تھوڑا سا پیچھے ہوئی تھی اوٗر تعزیز خان اس کی طرف بڑھا تھا جس کے چہرے پر پانی کے قطرے تھے شاید اس نے فیس واش کرنے کے بعد اسے صاف نہیں کیا تھا پونی سے کچھ لٹیں نکال کر اس لے رخساروں کو چھو رہی تھیں اسے بے ساختہ ان لٹوں سے بھی جلن ہوئی تھی وہ اس کی تھی کیسے برداشت کر سکتا تھا اس کے رخساروں کو کوئی اوٗر چھوئے۔

وہ چلتے اس کے قریب آیا اور اس کی لٹوں کو کافی جارحانہ تیور لیے اس کے کان کے پیچھے اڑسا تھا وہ دم سادھ ہوئی تھی اس کی کھردری انگلیوں کے لمس پر لیکن اس کے چہرے کے سپاٹ انداز نے اسے پریشان کیا تھا۔۔۔

وہ اس کے قریب تھا اس کے کولون کو وہ قریب سے محسوس کر رہی تھی نظریں اس کی بھی بھٹکی تھیں محرم رشتے کا اثر تھا وہ اس کے چہرے کو دیکھتے بے خود ہوئی تھی اس کی بڑھی ہوئی بیئرڈ اسے مزید جاذب بناتی تھی لیکن لابیشا کو یاد کرتے ہر منظر جیسے پھیکا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کا نہیں تھا اس کا کیسے ہو سکتا تھا وہ لابیشا کا تھا اور پھر اس کی گاڑی میں کی گئی باتیں وہ لمحوں میں ان فسوں خیز لمحاتِ کے سحر سے نکلی تھی اپنے

بالوں کو پیچھے کرتے وہ ٹاؤل سے اپنے چہرے کو پونچھتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی تھی تعزیز خان اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا وہ گاڑی میں کی گئی حرکت کی وجہ سے اس سے خفا تھی۔۔۔

"میم۔۔۔!!!" نجانے کیوں اس کی خاموشی دل کو لٹکی تھی سو وہ اس کے پیچھے ہی آئینے کے قریب چلا آیا تھا وہ جو اب اپنے بالوں کی دوبارہ پونی بنا رہی تھی اس کے بالوں سے ہاتھ سر کا تھا اس کا نرم انداز وہ کس قدر نرمی سے اسے پکار رہا تھا۔۔۔

-

"تعزیز ہم لوگوں نے باہر بھی جانا ہے تمہارا کزن اور اس کی بیوی ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے تم نے ابھی تک چینج نہیں کیا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ

اپنے بالوں کو ایسے ہی شانوں پر کھلا چھوڑتے اس کی طرف دیکھتے اس کی گہری کالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر تعزیز خان اسے دیکھے بغیر باتھ روم میں جا بند ہوا تھا ابر شم لب چبانے لگی تھی کہیں وہ اس کی بات سے ہرٹ تو نہیں ہوا یہ خیال دل میں ڈنڈی مارنے لگا تھا۔

لیکن پھر سر جھٹکا اور اپنے بالوں کو پونی میں قید کیا تھا وہ بھی تو اسے ہرٹ کر چکا تھا لیکن احساس بھی نہیں ہوا تھا وہ آئینے میں ایک نظر خود کو دیکھنے لگی تھی اپنے آپ کو دیکھتے کبھی وہ خود پر ناز کرتی تھی اپنی خوبصورتی پر کہ وہ بہت حسین تھی لیکن اس کا یہ حسن بھی تعزیز خان کو اپنی جانب راغب نہیں کر سکا تھا وہ اس کے پاس آتا تھا تو ابر شم کو اس کی طلب ہوتی تھی دل اس کی قربت کی خواہش کرتا تھا کیا وہ اس کے ایسا فیل نہیں کرتا تھا۔۔۔

وہ مرد تھا کیا اس کے جذبات اسے ابر شم کے قریب آنے کے لئے نہیں اکساتے تھے۔۔

تم صرف میرے ہو تعزیز خان ہمیشہ کے لیے میرے رہو گے وہ " لابیشا تمہیں مجھ سے چھین نہیں سکتی ہے میں یہ رشتہ کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گی تم اس لابیشا کے پاس گئے مجھے چھوڑ کر تو قسم کھاتی ہوں تمہاری جان تو اپنے ہاتھوں سے لوں گی ابر شم تعزیز خان نام ہے میرا۔"...وہ آئینے میں دیکھتے سوچتے ہوئی بولی تھی اگر یہ بات وہ تعزیز خان کے سامنے کرتی تو شاید وہ اس وقت اسے خوُد میں قید کرتے اس کو اپنی شدتوں سے نڈھال کر چکا تھا۔۔

لیکن وہ اس کے سامنے اپنے جذبات کو کنٹرول کرتی تھی وہ لڑکی ہو کر کیسے اس کے سامنے دل کی بات کرتی ہاں وہ بولڈ تھی اس کے لیے یہ نارمل بات تھی لیکن وہ پہل کیوں کرتی وہ کیوں نہیں کر سکتا۔

یہ بات وہ سوچ رہی تھی جب اس کے بیگ میں پڑا اس کا سیل فون بجا تھا اس نے ایک نظر خوُد کو دیکھتے اپنے بیگ کی طرف رخ کیا فون نکالا تو ہارشم کی کال تھی وہ اٹھا چکی تھی.

"آبی کہاں ہو تم؟؟؟" بنا کوئی اور بات کیے وہ مطلب کی بات پر آیا تھا اس کا انداز سرد سا تھا جیسے ابر شم نے بھی محسوس کیا تھا جب اس کی پہلے بات ہوئی تھی تب اس کا موڈ فریش تھا لیکن اب۔

"کیوں کیا ہوا؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی۔

"مجھے بتاؤ تم اس وقت کہاں ہو۔۔۔؟؟؟" اس نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

"ٹھیک ہے تم نے اگر ضرور میرے پیچھے آنا ہے تو ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں تمہیں ہم لوگ اس وقت تعزیز کے کزن کے گھر پر ہیں تم آنا چاہتے ہو تو آسکتے ہو۔۔۔ ویسے ڈنر کا پلان تو ہمارا رات کا ہے پھر اس وقت کیا کام ہے تم فون پر ہی بتا سکتے ہو مُجھے۔۔۔۔؟؟؟" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں تم سے ملنا ہے میں آتا ہوں اور ہاں تعزیز خان بھی ہے نہ تمہارے ساتھ۔۔۔؟؟؟" وہ پوچھنے لگا تھا حالانکہ جانتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہی ہو گا۔

"وہ میرے ساتھ ہے اب اس کے کزن کے گھر میں نے تھوڑی اکیلے آنا تھا تم بتاؤ بات کیا ہے؟؟؟"اس کے آنے کا سن کر وہ پریشان ہوئی تھی۔

"آ کر بتاؤں گا میں۔۔"وہ فون کٹ گیا تھا لیکن اپنے پیچھے کھڑی گرینی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

ابر شم نے فون سائیڈ پر رکھا تھا ہار شم کا انداز اسے پریشان کر رہا تھا وہ اس سے اتنا اسرار کیوں کر رہا تھا وہ اس کو ائزم کے پاس جانے کا کہہ چکی تھی لیکن شاید وہ گیا نہیں تھا۔

وہ یہاں آئے گا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن پھر اس سے اسے کوئی امید نہیں تھی وہ آ بھی سکتا تھا وہ فون سائیڈ پر رکھتے چلتے ہوئے بیڈ تک آئی تھی

اس وقت اس کا سر بری طرح سے دک رہا تھا سارا دن بہت مصروف گزرا تھا اس کا۔۔۔

لیکن ارواح کے ساتھ باتیں کرتے اسے اچھا فیل ہوا تھا وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی جبکہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر تعزیز خان باہر نکلا تھا جس نے خود کے گرد ٹاؤل لپٹ رکھا تھا وہ ابر شم سے بات کرنے کے چکر میں اپنے کپڑے نہیں لے جا سکا تھا اس وقت وہ اسے ایسے حلیے میں دیکھ کر ابر شم نے چہرے کا رخ بدلا تھا وہ اسے بھی تو کہہ سکتا تھا کہ مجھے میرے کپڑے دو ایسے نمائش کرنا ضروری تو نہیں تھا۔

تعزیز خان اس کے فیس ایکسپریشن دیکھتے سر جھٹک کر وارڈروب کی طرف بڑھا تھا اور اپنے لیے بلیو جینز اؤر وائٹ ٹی شرٹ نکال کر وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا جبکہ اس کے جاتے ہی ابر شم کمرے میں غور سے دیکھنے لگی تھی۔۔

روم اچھے سے سٹ کیا گیا تھا پورے کمرے میں وائٹ پینٹ تھا جبکہ کھڑکی پر لگا پردہ بھی وائٹ کلر کا تھا اور تو اور صوفے اور باقی سب چیزیں بھی وائٹ کلر کی تھیں اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی تصویر پر گئی تھی جو شاید تعزیز کی ہی تھی لیکن ساتھ منہا بھی تھی جس کے گال پر وہ لب رکھے ہوئے تھا یہ اس کے بچپن کی تصویر تھی جو اسے بہت پسند تھی ابر شم نے تصویر اٹھالی تھی۔۔

اس کو غور سے دیکھا ایک پل لگا تھا اسے یہ جاننے میں کہ وہ اس کی ماں تھیں کیونکہ ان کی کافی حد تک شکل ارشک سے ملتی تھی۔

اس تصویر کو کہیں لمحے وہ دیکھتی رہی تھی تعزیز خان کو سوچتے وہ دکھی ہوئی تھی یقیناوہ بہت کچھ سہہ چکا تھا۔

ابر شم اس تصویر کو دیکھنے میں ہی مگن تھی جب وہ روم میں آیا تھا ٹاول جو پہلے اس کے گلے میں تھا اب وہ اس سے بال خشک کر رہا تھا ابر شم اسے دیکھتے ہی تصویر واپس رکھ چکی تھی لیکن تعزیز خان کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔

وہ جانتا تھا تعزیز خان کو لے کر ابر شم کے زہن میں بہت سے سوال چل رہے ہوں گے وہ بہت کچھ سوچ رہی ہو گی لیکن ابھی وہ اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ ابر شم کو کچھ بتاتا ویسے بھی ابھی ان کے درمیان ایسا رشتہ نہیں استوار ہوا تھا وہ میاں بیوی تو تھے لیکن ان کے درمیان بہت فاصلے تھے جو تعزیز خان کو ابر شم سے کچھ بھی شئیر کرنے سے روک رہے تھے۔

اسے دیکھتے ہی تعزیز خان نے بال بنائے تھے وقت واقعی کافی زیادہ ہو گیا تھا سو وہ ابر شم کو اشارہ کرتے اپنی جیکٹ اٹھا کر پہنتے باہر نکل گیا تھا ابر شم بھی اس کے پیچھے ہی روم سے نکلی تھی۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 84

••••

"کہاں جا رہے ہو تم ہار شم؟؟؟" گرینی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں وہ ابر شم کے پیچھے کیوں جا رہا تھا اُنہیں حیرانی ہوئی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں ہار شم کا انداز اُنہیں پریشان کر رہا تھا وہ پریشان ہوئی تھیں۔

"گرینی مُجھے آبی سے بات کرنی ہے اسی وجہ سے جارہاہوں آپ خیال رکھیئے گا اپنا۔۔۔"وہ اپنے فون کو جیب میں رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر گرینی نے سر ہلایا تھا۔

"تو اس کے پیچھے جانے کی کیا ضرورت ہے وہ شام کو واپس آجاتی ہے اور ابھی تو ویسے بھی چھ ہو چکے ہیں تو اس کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں بیٹھ جاؤ تم۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ انہیں دیکھنے لگا تھا۔

"گرینی آپ کی پہلی ملاقات تعزیز خان سے کب ہوئی؟؟؟اور آپ اسے کیسے جانتی ہیں؟؟؟کیا آبی نے خوُد آپ سے شادی کی بات کی تھی؟؟؟"وہ کچھ سوچتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"بیٹا یہ کس قسم کا سوال ہے ابر شم نے مُجھے بتایا تھا کہ وہ کسی کو پسند کرتی ہے تو میں اس سے ملی مجھے بھی وہ بہت پسند آیا۔۔" وہ اسے دیکھتے تعزیز خان کو سوچتے مسکراتے ہوئے بولی تھیں ان کی مسکراہٹ اس نے غور سے دیکھی تھی۔

اسے ائزم کی بات آئی کہ وہ گرینی کو اپنی چکنی چپڑی باتوں میں پھنسا چکا ہے۔

"لیکن گرینی مجھے وہ کچھ ٹھیک نہیں لگا ہے" وہ اُنہیں تعزیز خان کے بارے میں سب بتانے کا ارادہ رکھتا تھا سو بات شروع کرتے ہوئے بولا۔

"کیوں؟؟؟ مجھے تو بہت پسند ہے وہ لیکن تمہیں کیوں ٹھیک نہیں لگا وہ بہت محنتی بچہ ہے وہ۔۔۔" اُنہیں ہار شم کا تعزیز خان کے بارے میں ایسے بولنا

پسند نہیں آیا تھا لیکن پھر سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھیں جس پر وہ کسی سوچ میں ڈوبا تھا۔

"گرینی مُجھے لگتا ہے اس کی نظر آبی کی پراپرٹی پر ہے وہ ماموں کی پراپرٹی کی اکلوتی وارث ہے تو ہو سکتا ہے وہ آبی کو دھوکا دے رہا ہو اور اس کی فیملی کے بارے میں آپ کچھ نہیں جانتی ہیں ہو سکتا ہے وہ غریب ہو اور پیسوں کے لیے ابر شم سے شادی کی ہو اس نے۔۔۔؟؟؟"اس کے دل میں ائزم شک کا بیج بو چکا تھا سو اس وقت اسے تعزیز خان کٹھک رہا تھا۔۔۔۔

"ہارشم میرا بچہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"وہ تشویش دہ انداز میں بولی تھیں انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیوں تعزیز خان کو لے کر اچانک سے شکوک وشبہات کا شکار ہوا تھا حالانکہ صبح تو وہ تعزیز خان سے نارمل انداز میں بات کر رہا تھا۔

"آپ کو کیا پتہ ایسا کچھ نہیں ہے؟؟؟ کیا آپ تعزیز خان کی فیملی کے بارے میں جانتی ہیں؟؟؟ آپ کو پتہ ہے اس کی فیملی میں کون کون ہے؟؟؟" وہ ان سے سوال کر رہا تھا جس پر گرینی نے سر اُٹھائے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ہارشم یہ تعزیز خان کے بارے میں ایسی باتیں تمہارے زہن میں کیونکر آئی ہیں مُجھے بتاؤ تو زرا۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھیں جس پر ہارشم نے لب کو دبایا تھا وہ اُنہیں ائزم کے بارے میں بتانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ائزم کا نام درمیان میں کہیں بھی آئے۔

۔

"ایسے ہی گرینی مجھے کسی نے نہیں بتائی ہیں بس میرے زہن میں آگئی ہیں آپ مُجھے سب کچھ بتائیں ناں اگر تعزیز کی فیملی وغیرہ ہے تو وہ کیوں یہاں رہ رہا ہے اسے تو اپنے گھر لے کر جانا چاہیے تھا آبی کو؟؟؟"اس کے پوائنٹس بھی وزن رکھتے تھے وہ اپنے سوالوں کے جواب چاہتا تھا ابر شم اس کی کزن دوست اوٗر بہن تھی اس کے ساتھ وہ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔۔۔

ہار شم بیٹا تعزیز خان کا یہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس نے " ابر شم کو بھی انکارِ کیا تھا لیکن وہ تھی کہ مُجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی اس وجہ سے اس نے تعزیز خان کو فورس کیا تھا جہاں رہنے کے لئے اوٗر دوسری بات تعزیز خان اپنے اپارٹمنٹ میں رہتا تھا

اس کا اپنی فیملی سے کسی بات پر کوئی ایشو چل رہا ہے تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ نہیں رہتا ہے اور تیسری بات وہ کوئی مڈل کلاس فیملی سے تعلق نہیں رکھتا ہے اس کا فیملی بیک گراؤنڈ بہت اچھا ہے وہ لوگ ہم سے بھی زیادہ امیر ہیں تو تم اپنے دل سے شکوک وشبہات نکال دو آبی کے لیے تعزیز سے بہتر لائف پارٹنر اوٗر شاید ہی کوئی ہوتا۔۔۔"انہوں نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اوٗر اسے ساری سچائی بتائی تھی۔۔۔۔

ہارشم ان کی بات سنتا حیران ہوا تھا تعزیز خان کی شکل دیکھتے اسے ایک لمحے کے لیے ایسا ہی لگا تھا کہ وہ کسی اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھتا ہے لیکن پھر ائزم کی باتیں اسے پریشان کر رہی تھیں وہ بھی تو ابرشم کا دوست تھا اسے

جانتا تھا اب وہ اتنی ساری باتیں جھوٹ کی بنیاد پر تو نہیں کہنے والا تھا کوئی نہ کوئی بات تو تھی جو وہ اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہا تھا۔۔۔

"لیکن گرینی وہ اگر اتنی ہائی فائی فیملی سے بیلونگ کرتا ہے تو مُجھے لگتا ہے کہ وہ کبھی آبی کے ساتھ یہاں رہنے پر راضی نہیں ہوتا یہ پوائنٹ آپ کو نہیں لگتا تھوڑا سٹرونگ ہے۔۔۔" وہ پھر بھی الجھن میں مبتلا تھا شائد ائزم کی باتوں کی وجہ سے۔

"ہارشم میں نے بتایا ناں وہ آبی کے لئے راضی ہوا تھا اور تم ان سب میں نہ ہی پڑو تو بہتر ہے اس بات کو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم نے کوئی لڑکی وڑکی دیکھی ہے شادی کے لیے اب اتنی عمر ہو چکی ہے تمہاری شادی کا ارادہ نہیں ہے۔۔۔؟؟؟" وہ بات بدل گئی تھی کیونکہ ابرشم اور تعزیز پر وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھیں ہارشم کے زہن میں ابرشم کی وجہ سے یہ باتیں آئی

تھیں وہ جانتی تھیں کہ ہارشم کے لئے ابر شم بہت امپورٹنٹ تھی سو اس کا فکر کرنا تو جائز تھا لیکن وہ تعزیز کے حوالے سے جو سوچ رہا تھا وہ غلط تھا۔۔۔

"گرینی میری شادی درمیان میں کہاں سے آگئی ہے ابھی تک میرا دور دور تک شادی کا کوئی پلان نہیں ہے ویسے بھی مُجھے ابھی پاکستان میں اپنا بزنس سٹ کرنا ہے اوُر بھی بہت سے کام ہیں وہ کمپلیٹ کرنے کے بعد شادی کے لیے سوچوں گا کہ کرنی ہے یا نہیں۔۔۔" وہ ان کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی انہیں تعزیز خان کی گرل فرینڈ کے بارے میں نہیں بتایا پایا تھا اس کا ارادہ اس بات کو ڈائریکٹ ابر شم سے کرنے کا تھا وہ ابر شم کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کی نظروں کے سامنے رات والا واقعہ آیا جب وہ لوگ کافی پی رہے تھے تب ابر شم پریشان ہوئی تھی۔۔۔

کیا اس کا کوئی لنک بھی تعزیز خان سے تھا وہ سوچنے لگا تھا لیکن کوئی کیو نہیں ملا تھا اسے وہ گرینی کا دھیان اپنی شادی سے ہٹانا چاہتا تھا کیونکہ وہ اگر ایک بار اس بات کو سیریس لے لیتی تو پھر اُنہوں نے اس کی شادی کروا کر ہی رہنی تھی۔

"ارے یہ سارے کام تو بعد میں بھی ہو سکتے ہیں اور ویسے بھی ان کاموں کا شادی سے کیا تعلق تمہاری ماں کو تو ویسے بھی کوئی فکر نہیں ہے اب جب میں سوچ رہی ہوں تو مُجھے بھی روک رہے ہو خیریت ہے ناں۔۔۔؟؟؟" وہ شریر آنداز میں بولی تھیں جس پر وہ مسکرایا تھا یقیناً وہ ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

ہاں لیکن اپنی موم کے زکر پر وہ اپ سٹ ہوا تھا۔

وہ ان سے ناراض ہو کر آیا تھا لیکن کل سے اسے ان کی ایک کال بھی نہیں آئی تھی وہ ان کا اکلوتا بیٹا تھا اب ایسی بھی کیا ناراضگی کہ وہ اسے فون نہیں کر رہی تھیں خیریت بھی تو معلوم کر سکتی تھیں وہ۔۔۔۔۔

"یس گرینی سب خیریت پے بس آپ سسپنس کریٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جبکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا جس پر گرینی نے اسے گھورا تھا۔

مطلب کوئی لڑکی نہیں دیکھی تم نے؟؟؟"انہوں نے پھر سے " تصدیق کرنی چاہی تھی جس پر ہارشم نے سر ہلایا تھا اور گرینی مسکرائی تھیں۔

تو پھر میری پسند سے کرو گے شادی؟؟؟"انہوں نے اس کے "
بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے کہا تھا جس پر وہ ایک
جھٹکے میں سیدھا ہوا تھا۔

گرینی میں شادی میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں لیکن آپ جو لڑکی پسند "
کریں گی اسی سے کر لوں گا ابھی مجھے جانا ہے آپ خیال رکھیے
گا۔۔۔"وہ اچانک سے اٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔

آبی کے بارے میں تو میں نے سب کلئیر کر دیا ہے ہارشم پھر "
کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے اچانک اٹھنے پر پریشان
ہوئی تھیں کیونکہ ان کے مطابق ہارشم کو اب اس ٹاپک کو کلوز کر
دینا چاہیئے تھا۔

گرینی مُجھے ویسے کام ہے ایک جلدی آ جاؤں گا آپ فکر مت "
کریں۔۔"ان کا ماتھا چوم کر وہ باہر گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ
اسے جاتے ہوئے ائزم نے بھی دیکھا تھا ہارشم ائزم کے بڑے کام
آنے والا تھا وہ مسکرایا تھا لیکن سفرا کا نمبر پھر بھی نہ لگنے پر وہ
اپ سٹ ہوا تھا نجانے کہاں غائب ہو گئی تھی یہ لڑکی۔۔

••••

اس وقت ابر شم تعزیز اؤر زرانیل ارواح کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے
کھانا واقعی ارواح نے بہت اچھا بنایا تھا ابر شم کو تو بہت پسند آیا تھا ایسا کھانا
جیسا اول ریسٹورنٹ وغیرہ میں کھاتی تھی وہ خوش ہوئی تھی اؤر دل سے
تعریف کی تھی ارواح کی جس پر ارواح تو بہت خوش ہوئی تھی اؤر زرانیل
خان بھی مسکرایا تھا۔۔۔

اتنے عرصے بعد وہ لوگ تعزیز خان کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ارواح کی خوشی تو قابلِ دیدنی تھی۔

"بھائی آپ ہمیں مس کرتے تھے؟؟؟" وہ تعزیز خان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

یس گڑیا اسپشلی آپ کو اوَر آپ کے ہاتھ کے بنے کھانے کو میں " بہت مس کرتا تھا اوَر تجھے بھی کرتا تھا اب منہ لٹکانے کی ضرورت نہیں ہے تجھے۔۔۔" وہ پہلی بات ارواح سے جبکہ دوسری زرانیل خان سے کرتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا۔

اگر یاد آتی تھی تو کبھی ملنے کیوں نہیں آئے آپ؟؟؟"ارواح نے "
اس کی بات سے سوال نکالتے ہوئے پوچھا تھا ابر شم ان کی باتیں
سنتے ساتھ کھانا بھی کھا رہی تھی آج اسے ایسے تعزیز خان کی فیملی
میں سے کسی کے ساتھ کھانا کھا کر بہت اچھا لگ رہا تھا اس کی
خواہش تھی کہ تعزیز خان کی فیملی سے بھی ملے ۔

گڑیا ٹائم ہی نہیں ملتا تھا۔۔۔"وہ تھوڑا سا شرمندہ ہوا تھا کہ اسے "
کبھی کبھار تو یہاں آنا چاہیے تھا لیکن وہ تو یہاں سے جاتے ہی ان
لوگوں کو تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔

ٹائم نکالنا پڑتا ہے یار۔۔۔"زرانیل خان نے مختصر سا جواب دیا اوَر "
پھِر کھانا کھانے لگا کھانے کے بعد زرانیل خان اوَر تعزیز خان باہر

لاونج میں نکل گئے تھے اوَر ارواح سب کے لئے کافی بنانے لگی تھی ابرشم اس کے ساتھ ہی رک گئی تھی۔

"ارواح کافی بنا رہی تھی اور ابرشم " ویسے ایک بات تو بتاؤ ارواح؟؟؟ اس کے ساتھ کھڑی تھی جب اچانک سے اس کے زہن میں ایک سوال آیا تو وہ ارواح سے پوچھنے لگی تھی۔۔

"وہ کافی کے مگز شلف پر رکھتے ہوئے بولی تھی " ہاں پوچھیں۔۔۔ دھیان ابرشم کی طرف گیا تھا وہ نجانے کیا بات کرنا چاہتی تھی۔

"میرا مطلب ہے زرانیل اوَر " تم لوگ یہاں کیوں رہتے ہو؟؟؟ تعزیز کی فیملی تو یہاں نہیں ہے تو تم لوگوں کو تو ان کے ساتھ رہنا

چاہیے ناں۔؟؟؟"یہ سوال اس کے زہن میں کافی دیر سے چل رہا تھا سو ابھی وہ پوچھ چکی تھی۔

"اس لیے کہ ان کی فیملی نے مُجھے ایکسپٹ نہیں کیا اوُر زرانیل نے میرے لیے اپنی فیملی کو چھوڑ دیا اوُر ہم لوگ جہاں رہتے ہیں ویسے یہ اپارٹمنٹ تعزیز بھائی کا ہے وہ شروع سے ہی یہاں رہتے تھے تو پھر جب زرانیل جاب کے سلسلے میں یہاں آئے تو وہ بھی یہیں پر ٹھہر گئے۔۔۔"ارواح کو جو پتہ تھا وہ ابرشم سے شئیر کرنے لگی تھی جس پر ابرشم کسی سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے تعزیز اپنی فیملی سے دور کیوں رہتا ہے؟؟؟وہ اپنی فیملی کا زکر کرنا بھی پسند نہیں کرتا ہے جب کہ وہ سب اس کے اپنے ہیں۔۔۔؟؟؟"اس کے زہن میں کہیں سوال چل رہے تھے وہ

یہ سوچتے ارواح سے پوچھنے لگی تھی کہ ہو سکتا ہے اسے کچھ پتہ ہو اس بارے میں کیونکہ وہ کافی ٹائم سے زرانیل خان کے ساتھ تھی۔۔۔

یہ تو نہیں پتہ مجھے لیکن ہاں بھائی اپنی فیملی سے اپنی مما کی وجہ " سے خفا ہیں ان کی مما کی ڈیتھ ہو چکی ہے ناں تو اس وجہ باقی آگے کی ریزن میں بھی نہیں جانتی ہوں آپ کو بھائی نے کچھ نہیں بتایا اس بارے میں؟؟؟"وہ آخر میں ابر شم کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی کیونکہ اسے لگا تھا کہ ابر شم سے تعزیز نے اپنے بارے میں سب شئیر کیا ہو گا لیکن ابر شم کے انداز سے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کچھ بھی نہیں جانتی ہے اس بارے میں۔

نہیں میں نے پوچھا نہیں اس سے۔۔۔"!!!ابر شم خفت سے بولی "
تھی اب کیا بتاتی وہ اتنی بار پوچھ چکی تھی لیکن وہ اسے کچھ بتاتا ہی
نہیں تھا۔

۔

"اچھا ویسے کون کون ہیں ان کی فیملی میں تمہیں تو پتہ ہی ہو گا ویسے تم اتنی
پیاری ہو تمہیں کیوں ایکسپٹ نہیں کیا زرانیل کی فیملی نے کیا وجہ تھی اس
کی۔۔۔؟؟؟"وہ حیران ہوئی تھی کہ آخر تعزیز کی فیملی کو ارواح سے کیا
پروبلم تھی۔

"ان کی فیملی میں اپنی فیملی سے باہر شادی کرنے کی پرمیشن نہیں ہے اسی وجہ
سے مجھے قبول کرنے سے انکار کر دیا ان لوگوں نے اور پھِر زرانیل نے ان

لوگوں کو چھوڑ دیا جس کے لیے مُجھے بہت برا فیل ہوتا ہے وہ ان کی فیملی تھیں میں کیسے انہیں ان کی فیملی سے دور کر سکتی ہوں لیکن ایسا ہو گیا وہ اپنی ماں اپنے باپ اور سب کو چھوڑ آئے میری وجہ سے۔۔۔"اس کی آواز بھیگ گئی تھی بولتے بولتے وہ کیسے برداشت کر رہی تھی وہ خود ہی جانتی تھی۔

"یہ تو اب سب بہت پرانا ہو گیا ہے فیملی سے باہر شادی نہیں کر سکتے ہیں ان کی فیملی پھر پرانی سوچ رکھتی ہو گی حالانکہ آج کل ایسا کوئی نہیں سوچتا ہے۔۔۔"ابر شم حیرانگی سے بولی تھی کیونکہ اسے اپنی فکر ہوئی تھی وہ بھی تو تعزیز خان کی بیوی تھی اوُر ان کی فیملی سے نہیں تھی۔

تو کیا وہ اسے بھی قبول نہیں کریں گے۔؟؟؟

"وہ لوگ گاؤں سے ہیں اور وہاں ایسا ہی ہوتا ہے اور مُجھے تو لگتا ہے کہ آپ کو بھی وہ لوگ ایکسپٹ نہیں کریں گے لیکن آپ کو بھائی وہاں لے کر جائیں گے ہی نہیں کیونکہ ان کو ہمیشہ الگ ہی رہنا ہے۔۔۔" وہ ابر شم کی پریشان صورت دیکھتے اسے ریلکس کروانے لگی تھی کہ اس کا معاملہ ہی الگ تھا تعزیز اور وہ حویلی نہیں جائیں گے وہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن یار کبھی اگر تعزیز کی فیملی اور اس کے درمیان سب سٹ ہو گیا اور وہ مجھے لے گیا تو کیا ہو گا۔۔۔" وہ پریشان ہوئی تھی اور اس دن مال والی ملاقات یاد آئی تھی وہ عورت اور دو لڑکیاں اسے کتنی عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھیں اس وقت اس نے وہ بات نوٹ نہیں کی تھی مگر آج وہ اچھے سے کر رہی تھی۔

"بھائی آپ کے ساتھ ہیں آپ فکر مت کریں۔۔۔" ارواح نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی تھی جس پر وہ پھیکا سا مسکرائی تھی حالانکہ اسے یہ سب بہت اکورڈ لگا تھا فیملی سے باہر شادی نہیں۔

"ویسے ارواح تمہارے بھائی کی دوست وغیرہ تھی شادی سے پہلے مطلب کوئی لڑکی دوست۔۔۔؟؟؟" ابر شم آج ارواح سے ہر بات پوچھ لینا چاہتی تھی ہر وہ سوال جو اس کے مائنڈ میں تھا۔

"ارے نہیں ہمیں تو اس بارے میں اُنہوں نے کچھ نہیں بتایا ہاں بس جب آپ سے شادی کی تھی اُنہوں نے تب زرانیل کو بتایا تھا کہ آپ لوگوں کی لو میرج ہے مطلب وہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ کیا آپ بھی ان سے محبت کرتی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ لبوں پر شریر مسکراہٹ لیے ابر شم کی طرف دیکھتے معنی خیز انداز میں پوچھنے لگی تھی۔۔۔

محبت۔۔۔۔"

اس لفظ نے ابر شم کے دل میں ہلچل مچادی تھی یعنی تعزیز خان اس سے محبت کرتا تھا یہ خوش فہمی اسے بھلا کیونکر لاحق ہو سکتی تھی وہ کیسے بھول سکتی تھی اس کی گرل فرینڈ کو۔۔۔

جسے وہ پسند کرتا تھا کیا اس نے اپنی فیملی سے جھوٹ بولا تھا شادی کے وقت لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟

"ہاں میں بھی کرتی ہوں۔۔۔" اس نے یہ تو سچ ہی کہا تھا وہ خوُد تو محبت کرتی تھی تعزیز خان سے بہت زیادہ اب تعزیز کا اسے نہیں پتہ تھا۔

"ہاؤ رومانٹک۔۔۔" وہ مسکرائی تھی اوُر ابر شم اس کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"ویسے ارشک تعزیز کی کزن ہے ناں۔۔۔؟؟؟" ابر شم کو اچانک سے ارشک کا خیال آیا تھا۔

"آپ کہاں ملی ارشک سے؟؟؟" ارواح جو باتوں ہی باتوں میں کافی بنا چکی تھی وہ اب مگز کو ٹرے میں رکھتے ہوئے حیرت سے بولی تھی۔

حالانکہ پہلے زرانیل اور تعزیز بات کر رہے تھے ارشک کے بارے میں لیکن اب ابر شم کا ایسے سوال پوچھنا اسے حیران کر رہا تھا.

"وہ میری دوست ہے ویسے اس کا بے بی بہت کیوٹ ہے بہت پیارا سا مُجھے بہت پسند آیا۔۔۔" وہ ضرشک کو سوچتے بولی تھی نظروں کے سامنے اس کا گول مٹول چہرہ آیا تھا۔۔۔

"ہاں وہ بہت پیارا بچہ ہے ہم لوگ اکثر جاتے ہیں اس سے ملنے وہ بھی حویلی میں رہتی تھی پہلے ضرغام بھائی کی بیوی ہے وہ اور ضرغام بھائی تعزیز بھائی کے چھوٹے اوٗر سوتیلے بھائی ہیں باقی آپ بھائی سے پوچھ لیجیے گا وہ آپ کو سب سچ بتائیں گے۔۔۔" وہ ٹرے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ سر ہلا گئی تھی ارواح سے اسے یہ تھورا بہت معلوم ہو گیا تھا ورنہ وہ تو کچھ بھی نہیں جانتی تھی تعزیز کے بارے میں۔

۔

اگر آج ارشک سے ملاقات نہ ہوتی تو وہ اس کے اور تعزیز کے رشتے سے بھی بے خبر رہتی ابر شم کو اچانک ان تصویروں کا خیال آیا تھا جن کی تفصیل اسے موصول ہو چکی تھی بس اسے موقع نہیں مل رہا تھا اُنہیں کھول کر دیکھنے کا۔۔۔

وہ دونوں لاونج میں آئی تو زرانیل اور تعزیز کسی بات کو ڈسکس کر رہے تھے وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھیں اور ارواح نے سب کو کافی سرور کی تھی تبھی مین ڈور کی بیل بجی تھی۔

"اب کون آ گیا۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان اٹھتے ہوئے بڑبڑایا تھا آج پہلی بار ایسا ہوا تھا ان کے گھر کی بیل دو بار بجی تھی ورنہ کوئی نہیں آتا تھا ان کے ہاں۔۔۔

وہ دروازہ کھولنے چلا گیا تھا لیکن دروازہ کھولتے ہی اسے جن کا چہرہ نظر آیا وہ حیرت سے کنگ رہ گیا تھا وہ بی بی جان تھیں وہ کبھی اس کے اپارٹمنٹ آئیں گئیں اس نے بھلا کہاں سوچا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا بھلا یہ کیسے ممکن تھا۔۔

بی بی جان جنہوں نے نیوشا کو تو انکارِ کر دیا تھا لیکن پھر مرتضیٰ خان سے انہوں نے شہر چھوڑنے کی بات کی تو پہلے تو انہوں نے انکارِ کیا لیکن پھر مان گئے تھے یوں وہ دونوں اس وقت وہاں موجود تھیں۔۔

۔

"اندر آنے کا نہیں بولیں گے بھائی۔۔۔"نیوشا بی بی جان کے پیچھے سے نکل کر سامنے آئی تھی زرانیل خان نے بے ساختہ اسے سینے سے لگاتے اس کا ماتھا چوما تھا وہ مسکرائی تھی اب ایک ہی بھائی رہ گیا تھا اس کا عالمیار خان کی یاد آئی تو اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔

اس کو نرمی سے خود سے علیحدہ کرتے وہ بی بی جان کی طرح بڑھا تھا۔۔۔

جنہوں نے بے تابی سے آگے بڑھتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا جو ان پوتے کو کھو دیا تھا انہوں نے اب بھلا کہاں اکڑ بچی تھی ان میں وہ تو بار بار شمس خان سے کہہ چکی تھیں زرانیل اور اس کی بیوی کو حویلی واپس لے آئیں جبکہ وہ خوُد بھی ایسا ہی چاہتے تھے لیکن انا آڑے آ رہی تھی کیسے کہتے جبکہ خوُد ہی تو اسے حویلی سے نکالا تھا بی بی جان کا لمس پاتے وہ اندر تک سرشار ہوا تھا انہیں اندر لے آیا تھا۔

-

لیکن بی بی جان تو سامنے تعزیز خان کو دیکھ کر حیران ہوئی تھیں کتنے عرصے بعد دیکھا تھا اسے بے ساختہ ارتضیٰ خان کی یاد آئی تھی آنکھیں بھیگ گئی تھیں ان کا سب سے بڑا پوتا تھا تعزیز اس حوالے سے اُنہیں عزیز بھی بہت تھا اوُر اب جب کہ ساری سچائی ان کے سامنے آ چکی تھی تو من اوُر مچلنے لگا تھا

اس سے بات کرنے کے لیے لیکن وہ ان کی طرف دیکھتے ہی نظریں پھیر گیا تھا ان کا دل کٹ کے رہ گیا تھا کیسے دیکھ سکتی تھیں اس کی بے رُخی۔۔

۔

ابر شم تعزیز کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی اس کے چہرے سے صاف نظر آرہا تھا کہ اسے ان لوگوں کا آنا پسند نہیں آیا تھا ابر شم نے تسلی کے لیے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا شاید وہ ان لوگوں کو کچھ جتانا چاہتی تھی اس کی انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتے تعزیز خان نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

بی بی جان نے کینہ توڑ نظروں سے اس لڑکی کو گھورا تھا وہ نجانے کون تھی ایک تو اس کے کپڑے اُنہیں زرا بھی پسند نہیں آئے تھے اوُر اوپر سے اس کا تعزیز خان کے قریب ہونا اُنہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔" وہ ابر شم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھی تھی وہ خوُد بھی نہیں چاہتی تھی مزید وہاں رکنا کیونکہ ارواح کی باتیں ابھی تک اس کے ذہن میں تھیں وہ بھی تو ارواح کی طرف ان کی فیملی کی لڑکی نہیں تھی۔

-

"تعزیز۔۔۔" انہوں نے اس کے قریب جاتے اسے پکارا تھا پہلی بار ان کے لہجے میں اس کے لیے اتنی محبت اتنی اپنایت تھی ورنہ ایسا پیار اس سے وہ تب

کیا کرتی تھیں جب ضرغام اس دنیا میں نہیں آیا تھا اس کے آنے کے بعد ان کے پیار کا مرکز وہ بن گیا تھا۔

"چلیں۔۔" وہ ان کو نظر انداز کر رہا تھا کیسے نہ کرتا نظروں کے سامنے منہا کا خون میں لت پت وجودِ آیا تھا اس کی کٹی ہوئی کلائی آئی تھی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔

وہ لوگ وہاں سے نکلتے کہ دروازہ پھر سے بجا تھا زرانیل خان نے ماتھے پر ہاتھ مارا اب کون تھا نجانے آج اتنے لوگ جمع ہو گئے تھے کہ اسے کافی عجیب لگ رہا تھا۔۔

نیوشا ارواح سے مل رہی تھی لیکن نظریں اس کی ابر شم پر تھیں وہ کون تھی اب اسے سمجھ آ رہا تھا وہ یقینا تعزیز کی بیوی تھی تبھی تو اس کے ہاتھوں میں ہاتھ قید تھا اس کا۔

"یہ کون ہے ارواح؟؟؟" وہ ارواح کے کان میں سرگوشی کرتی ہوئی پوچھنے لگی تھی جس پر ارواح نے بے ساختہ ابر شم کو دیکھا تھا جس کا دھیان ان کی طرف نہیں بلکہ تعزیز کی طرف تھا۔

لیکن بی بی جان جہنوں نے ابھی تک ارواح کے سر پر ہاتھ تک نہیں رکھا تھا ان کا سارا فوکس ارواح پر تھا نجانے کیوں انہیں یہ لڑکی (ابر شم) کھٹک رہی تھی اگر اس کا کوئی تعلق ان کے پوتے (تعزیز) سے ہوا تو۔۔۔؟؟

"یہ تعزیز بھائی کی بیوی ہیں۔۔۔" ارواح آہستگی سے بولی تھی لیکن بی بی جان سن چکی تھیں یعنی ان کا شک ٹھیک نکلا تھا وہ لڑکی انہیں قطعی پسند نہیں آئی تھی وجہ اس کی بولڈ ڈریسنگ تھی کیا ان کا پوتا اپنے خاندان کے رسم و رواج کو بھول گیا تھا۔

۔

جو سمپل سی تھی اور اس کا رہن سہن انداز بھی ان کے خاندان کے رسم و رواج سے کافی حد تک ملتا تھا اسے ان لوگوں نے قبول نہیں کیا تھا کیونکہ وہ باہر سے آئی تھی تو یہ اس لڑکی کو کیسے کرتے۔

لیکن ان کا پوتا ان سے کچھ کہتا تو وہ کوئی جواب دیتی وہ تو ان کی طرف دیکھ تک نہیں رہا تھا ان کا دل کٹا تھا لیکن خاموش رہی تھیں۔

زرانیل خان کے ساتھ ہارشم اندر آیا تھا وہ ابرشم کا کزن تھا جب اس نے بتایا تو وہ اسے اندر لے آیا تھا۔

"آبی۔۔۔" وہ ابرشم کو دیکھتے ہوئے اسے مخاطب کر چکا تھا جس پر ابرشم اور تعزیز دونوں کی نظریں اسی پر گئی تھیں ابرشم کو یقین نہیں ہوا وہ سچ میں آ گیا تھا۔۔۔

"ہارشم تم جہاں ہم لوگ واپس آ رہے تھے۔۔۔" تعزیز خان اسے دیکھتا ہوا بولا تھا جس پر وہ اسے نظر انداز کرتے ابرشم کی طرف متوجہ ہوا تھا جبکہ باقی سب خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"وہ مجھے آبی سے بات کرنی تھی ارجنٹ اسی وجہ سے اسے لینے آیا ہوں تم لوگ کب تک فری ہونے والے ہو۔۔۔" وہ سب کا خیال کرتے آہستگی سے

جواب دے رہا تھا ورنہ اس کے اندر پنپتے سوال اسے تعزیز خان سے بہت کچھ پوچھنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔

"ہم چلتے ہیں۔۔۔" تعزیز خان ابر شم کا ہاتھ تھامے کسی سے کچھ کہنے کے بجائے زرانیل خان کو دیکھتا ارواح کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا وہاں سے نکلنے لگا تھا۔

۔

"بھائی تھوڑی دیر تو ٹھہر جاتے۔۔۔" ارواح کو ایسے تعزیز خان کا جانا صحیح نہیں لگا تو وہ بولی تھی جس پر ابر شم نے تعزیز کو دیکھا تھا اس کی فیملی کے سامنے اس کا اتنا سٹرینج ری ایکشن کیوں ہوتا تھا وہ اب جان چکی تھی۔

"ارے نہیں گڑیا پھر کبھی۔۔۔" وہ اس وقت وہاں سے جانا چاہتا تھا شاید ہمیشہ کی طرح آج بھی ان لوگوں کو دیکھ کر اس کے سارے زخم ہرے ہو گئے تھے۔

"تعزیز رک جا کچھ دیر۔۔۔" بی بی جان کی پریشان صورت دیکھتے وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا ورنہ جانتا تھا وہ اب رکے گا نہیں لیکن پھر بھی اس نے کوشش کی تھی۔

"نہیں۔۔" وہ سپاٹ انداز میں کہتے ابر شم کو لیے باہر نکل گیا تھا جبکہ ان کے پیچھے ہی ہار شم بھی باہر جانے کے لیے نکلا تھا وہ اپنے دھیان میں تھا کہ بے ساختہ نیوشا سے ٹکرایا تھا وہ جو ارواح کے ساتھ باتوں میں مگن تھی ایک دم سے لڑکھڑائی تھی لیکن ہار شم کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔۔

پہلی بار نظریں کسی لڑکی پر ٹھہر سی گئی تھی اس کی گہری براؤن آنکھیں جو اس کے چہرے پر چادر ہونے کی وجہ سے نظر آ رہی تھی ہارشم کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

وہ تو سیدھی ہو گئی تھی لیکن ہارشم کا دل پہلی بار زور سے دھڑکا تھا وہ تیزی سے باہر نکلا تھا اور باہر نکلتے ہی اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

ایسا اس کے ساتھ پہلی بار ہوا تھا پہلی بار کسی لڑکی کے لیے اس کے دل میں ایسی فیلنگز پیدا ہو رہی تھیں وہ یقین نہیں رکھتا تھا لیکن وہ لو اٹ فرسٹ سائیڈ کا شکار ہوا تھا۔۔۔

وہ گاڑی تک گیا تو ابرشم اور تعزیز اپنی گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔

اسے ابر شم سے کیا بات کرنی تھی وہ سب بھول گیا تھا نظریوں کے سامنے تو وہ چہرہ وہ براؤن آنکھیں بار بار آئی تھیں۔

وہ ان کی گاڑی کی طرف جانے کے بجائے اپنی گاڑی کی طرف گیا تھا ابر شم اسے دیکھتے حیران ہوئی تھی لیکن پھر سوچا وہ اس سے گھر جا کر بات کرے گی لیکن اس کا بیہویر اسے تھوڑا سا عجیب لگا تھا۔

••••

تعزیز خان لب بھینچے اسٹر انگ پر ہاتھ جمائے کسی گہری سوچ میں تھا ابر شم اسے دیکھتے پریشانی سے لب چبا رہی تھی وہ جب بھی تعزیز سے کچھ پوچھنے کی کوشش کرتی تھی پوچھ نہیں سکی تھی۔

"تعزیز دیکھو تم ہر بات ٹال دیتے ہو لیکن میں تمہاری بیوی ہوں تم سے پوچھنے کا حق رکھتی ہوں تم مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا کیوں دیتے۔۔۔"اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ متامل انداز میں بولی تھی تعزیز خان نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر ایک گہری سانس خارج کی تھی۔

۔

"میں آپ کو صحیح وقت پر سب کچھ بتادوں گا لیکن ابھی ائی تھینگ ہمیں گھر چلنا چاہیے ہارشم نے کوئی ضروری بات کرنی ہو گی آپ سے۔۔۔"وہ اس کو اس بار چاہ کر بھی ٹوک نہیں سکا تھا شاید وہ اب خوُد بھی تھک چکا تھا۔

"لیکن یہ بتادو اگر تمہاری فیملی نے مُجھے قبول کرنے سے انکارِ کر دیا تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے یا پھر میرا ساتھ دو گے۔۔۔؟؟؟" یہ سوال اسے سب سے زیادہ پریشان کر رہا تھا تعزیز نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔

۔

"میری فیملی سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں ہے آپ کو ان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی آپ کو ایسا کیونکر لگا کہ میں ان لوگوں کے لیے آپ کو چھوڑ دوں گا۔۔۔" اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے وہ سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا شاید ابر شم کا ایسے اس کی فیملی کو امپورٹنٹس دینا ان لوگوں کے بارے میں سوچنا ہی اسے پسند نہیں آیا تھا۔

"کیونکہ وہ تمہاری فیملی۔۔۔"

"شششش بس ان لوگوں کو ڈسکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو اور یہ بات آپ سوچنا ہی چھوڑ دیں کہ کسی کی وجہ سے تعزیز خان آپ کو چھوڑے گا۔۔۔"اس کے لبوں پر اپنی بھاری انگلی رکھتے وہ اس کو مزید کچھ بھی کہنے سے روک چکا تھا وہ آنکھوں میں حیرتوں کا دریا لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس کی بھاری انگلیوں کو محسوس کرتے دل میں ہلچل مچی تھی۔

ان کے درمیان سے کنٹریکٹ کا ذکر خود باخود ہی نکلتا جا رہا تھا وہ دونوں بھولتے جا رہے تھے یا بھول چکے تھے کہ کنٹریکٹ نام کی کوئی چیز بھی ان کے درمیان تھی۔۔۔

"میم آپ میری بیوی ہیں اور وہ لوگ بھلے میرے خونی رشتے ہیں لیکن میرے لیے وہ اہم نہیں ہیں۔۔"اب کی بار اس کے رخساروں کو چھوتے

ہوئے وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگا تھا۔۔۔

ابر شم کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اس کے لیے امپورٹنٹ تھی دل میں مٹھی سی کڑبڑی مچلی تھی لیکن پھر وہ تصویریں آخر ان کی لائف سے یہ لا بیشا چلی کیوں نہیں جانتی تھی۔

اچانک سے اس کے موڈ بدلنے کو تعزیز خان سمجھ نہیں سکا تھا ان لوگوں نے سگنلز پر گاڑی روکی تو ایک بچی جو تقریبا بارہ چودہ سال کی تھی وہ ان کی گاڑی کے شیشے پر ہاتھ مارتے ہوئے ان کو اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی۔۔۔

تعزیز نے شیشہ کھولا تو وہ پھولوں کے گجرے ان کے سامنے کر گئی تھی۔

"صاحب یہ لے لیں آپ میڈم پر بہت اچھے لگے گیں۔۔" وہ ابر شم کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"بچے آپ یہ کام کیوں کرتی ہیں؟؟؟" وہ پریشان ہوا تھا بچی کی یہ عمر اسکول جانے کی تھی نا کہ ایسے سڑک کنارے چیزیں بچنے کی۔۔۔

"مجبوری ہے آپ یہ لے لیں۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ میں موجود گجروں کے تھال سے گجرے نکال کر تعزیز خان کے سامنے کرتے ہوئے بولی تھی تعزیز نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا اور پھر ان گجروں کو پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اُنہیں خرید چکا تھا جبکہ قیمت سے زیادہ پیسے اس نے اس بچی کو دیئے تھے جو خوشی سے پاگل ہوتی پیسے لے کر وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔

۔

تعزیز خان نے گجرے ابر شم کے سامنے کیے تھے جنہیں وہ تھام گئی تھی پہلی بار اس نے کوئی چیز خرید کر دی تھی وہ کیسے نہ لیتی ویسے اسے اس طرح کی چیزیں پسند نہیں تھیں وہ کم ہی یوز کرتی تھی پر اس کی طرف سے ملنے والا پہلا تحفہ تھا وہ خوشی سے انہیں اپنی کلائیوں میں سجا گئی تھی اور تعزیز خان کے لبوں کو مدھم سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"بس لبوں سے بھی اظہار کر دیں ویسے تو عشق میں مبتلا ہو ہی چکی ہیں آپ لیکن سمجھ نہیں آتا کہنے سے کیوں ہچکچا رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں بولا تھا جو ان گجروں کو چھو کر ان کی مہک محسوس کر رہی تھی وہ گلاب کے سرخ پھولوں سے بنے ہوئے تازہ گجرے تھے جن کی خوشبو گاڑی میں بھی پھیل گئی تھی۔۔

ابر شم کو یقین نہیں ہو رہا تھا یہ اس نے اسے لے کر دیئے تھے وہ چاہتا تو اپنی گرل فرینڈ کو بھی دے سکتا تھا اور اسے ایک بات کی حیرانی ہوئی تھی کہ وہ لوگ تقریباً سات اٹھ گھنٹوں سے ساتھ تھے تعزیز کو ایک بار بھی لابیشا کی کال نہیں آئی تھی۔

وہ تعزیز خان کی طرف دیکھنے لگی لیکن اسے خود کو دیکھتے پا کر وہ سٹپٹا کر نظریں دوسری طرف کرتی باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔

معا اس کا سیل فون وائبریٹ ہوا تو اس نے جلدی سے بیگ سے باہر نکالا تھا میسج ہارشم کا تھا جو اسے گھر آنے کا بول رہا تھا۔

اسے جواب دیتے نظر اپنی فرینڈ کی چیٹ پر پڑی تھی پھر سے لابیشا کی طرف سوچ چکی تھی۔۔

وہ پہلی فرصتِ میں ان وائس نوٹس کو سننے والی تھی نجانے کیا کہا ہو گا اس نے۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 85

••••

ضرغام خان اس وقت روم میں ٹہل رہا تھا اس نے زرانیل خان سے انفارمیشن نکلوانے کو کہا تھا لیکن وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا تھا اسے کچھ کرنا تھا اس نے اپنے ایک دوست سے بات کرنے کا سوچا جو اس کی ہیلپ کر سکتا تھا اس نے اسے بھی تفصیل سے بتایا تھا اور اس نے یقین دلایا

تھا کہ وہ بہت جلد ہی اس گاڑی کی ساری انفارمیشن اسے سینڈ کر دے گا وہ بے چینی سے اس کے جواب کا منتظر تھا نجانے کیوں اس لڑکی میں اسے ارشک کا عکس نظر آتا تھا وہ لڑکی ارشک لگ رہی تھی۔

لیکن اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ اتنے بڑے بوتیک کو چلا رہی تھی وہ جانتا تھا وہ اتنی ایجوکیٹڈ نہیں تھی لیکن وہ شہر میں کیسے ہو سکتی تھی وہ جانتا تھا اگر وہ اس کی حویلی سے نکلی تھی تو اس سے بہت دور جانے کی کوشش کی ہو گی اس نے لیکن وہ اس کے اتنے قریب کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔

وہ اس وقت صوفے پر نیم دراز تھا فون سائیڈ پر رکھے ارشک کی تصویر کو دیکھ رہا تھا بے ساختہ دل نے اس ڈمپل کو چھونے کی خواہش کی تھی۔

حویلی آتے ہی اسے معلوم پڑ گیا تھا کہ بی بی جان اور نیوشا چچا جان کے ساتھ زرانیل خان سے ملنے گئی ہیں وہ تو دل سے چاہتا تھا کہ زرانیل خان واپس حویلی آجائے لیکن شمس خان اور مرتضیٰ خان مانتے تب ناں۔

۔

اس کے فون پر میسج آیا تھا اور پھر میسج دیکھتے اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"ناٹ آگین۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا تھا اب کیا مسئلہ تھا اس کے ساتھ اس کا ساتھ دیتے وہ خود اب بری طرح پھنس چکا تھا اگر کسی کو اس

متعلق معلوم پڑ جاتا تو سب لوگوں نے اس کے ساتھ ساتھ ضرغام خان سے بھی شدید خفا ہونا تھا۔

"یہ تو اب روز ہو گا یونیو۔۔۔" ساتھ مسکراتا ہوا آنکھ مارتا ایموجی تھا وہ جل کر رہ گیا تھا یہ انسان اس کی برداشت کے لیول کو آزما رہا تھا۔

۔

"شٹ اپ میں نے غلطی کی تیرا ساتھ دے کر اور آج نہیں۔۔۔" وہ انکارِ کر چکا تھا وہ لوگ میسج پر بات کرتے تھے کال وہ نہیں کرتا تھا۔

"اب اگر تو اکیلا ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ تو دوسروں کو بھی اس کی سزا دے ویسے بھی تجھ سے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے میں نے۔۔۔" اگین

اس نے آنکھ مارتا ایموجی بھیجا تھا ضرغام خان تلملایا تھا لیکن اس ڈھیٹ انسان کو وہ منع بھی کرتا تو جانتا تھا وہ ضرور جائے گا ہی نہیں۔

"افففف بس کر چلا جا یار۔۔۔" اس نے اکتاتے ہوئے میسج ٹائپ کرتے فون سائیڈ پر رکھتے اپنی پیشانی سہلائی تھی اور پھر تصویر کو دیکھنے لگا نظروں کے سامنے قربت کے لمحات آئے تھے جب وہ اس کے قریب ہوتا تھا وہ خاموشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیتی تھی۔

۔

"تمہاری یہ ہی سزا ہے کہ جو تمہیں پسند نہیں ہے اس کی قربت تمہیں دن رات سہنی پڑے مسز ارشک ضرغام خان۔۔۔" اسے اپنے کہے لفظ یاد

آئے تھے اوَر پھِر اپنی کی ہوئی جسارتیں وہ اپنا ہاتھ ٹیبل پر مار چکا تھا انہیں ہاتھوں سے وہ اس کے بال کھینچتا تھا اس کو اپنے لبوں سے تکلیف دیتا تھا۔

اس کے ہاتھ سے خون فوارے کی صورت نکالتا ہوا فرش پر بہنے لگا تھا کیا یہ کم تھا کہ وہ دن رات اس کے لئے بے قرار رہتا تھا وہ پاس ہوتی تو اوَر بات تھی۔۔۔

وہ اپنی ساری غلطیوں کی تلافی کرنے کے لیے تیار تھا لیکن وہ اسے کبھی بھی خوَد سے الگ کرنے کا سوچ بھی نہیں تھا پر جو حرکت اس نے کی تھی اس کے بعد وہ اس کو اس بات کے لیے ایسے ہی نہیں جانے دینے والا تھا۔۔۔

وہ اٹھا اور وارڈروب کھولتے ارشک کا ایک بلیک کلر کا دوپٹہ نکالتے اس کی خوشبو محسوس کی تھی اس کی ہر چیز اس کے کمرے میں ویسی ہی پڑی تھی اس نے کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیا تھا۔۔

۔

وہ جو شاپنگ خود ارشک کے لئے کر کے لایا تھا اسے تو اس نے یوز تک نہیں کیا تھا لیکن اس نے ہر چیز کو سنبھال کر رکھا تھا اب بس ایک بار وہ اسے مل جاتی وہ کسی بھی طرح اسے واپس لے آتا لیکن نہیں جانتا تھا کہ ارشک اس کے کمرے میں اس کی زندگی میں شاید ہی کبھی واپس آتی۔

وہ واپس صوفے پر لیٹ گیا تھا اس کے بغیر جیسے نیند بھی نہیں تھی جب تک وہ اس کا لمس محسوس نہیں کرتا اس کی پناہوں میں نیند نہیں آتی تھی اور اب تو وہ پاس بھی نہیں تھی۔

۔

اس کے دوپٹے کو اپنے چہرے پر پھیلائے وہ جیسے اس کی مہک خود میں اتار رہا تھا جب اس چیز سے بھی سکون نہیں ملا تو اس نے سگریٹ سلگا کر لبوں سے لگائی تھی اس سگریٹ میں ڈوبتے ہی وہ رات گزار دیتا تھا لیکن پھر بھی ماضی کسی آسیب کی طرح اس کے ساتھ چمٹ جاتا تھا۔

"ارشک۔۔۔"لب پھڑپھڑائے اگر اس کمرے نے ارشک کی سسکیاں اس کا تڑپنا دیکھا تھا تو اب حالت ضرغام خان کی بھی ارشک سے مختلف نہیں

تھی وہ تو یہاں تقریباً دو تین مہینے رہی تھی لیکن ضرغام خان پچھلے گیارہ مہینوں سے یہ اذیت سہہ رہا تھا۔۔۔

۔

ابھی تو اسے امید تھی کہ ارشک ملے گی تو وہ اسے واپس لے گا لیکن ابھی تو اس کے قریب ہوتے بھی اس نے اس سے بھی زیادہ برداشت کرنا تھا۔

وہ بے چینی سے فون کال کا منتظر تھا لیکن اس کو اب تک کوئی میسج یا کال ریسیو نہیں ہوئی تھی۔

.....

گرینی ابھی تک بے یقینی سے صوفے پر بیٹھی تھیں زرانیل خان ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ جانتا تھا کہ تعزیز خان اپنی جگہ پر ٹھیک تھا اس کے لیے یہ

سب برداشت کرنا مشکل تھا لیکن بی بی جان کی حالت دیکھ کر اسے بہت دکھ ہو رہا تھا وہ کم سے کم ان سے اچھے انداز میں بات تو کر سکتا تھا لیکن وہ تو ان سے ملے بغیر ہی چلا گیا تھا اور اب اوپر سے بی بی جان کو اس کی شادی کے بارے میں بھی پتہ چل گیا تھا۔۔۔

۔

"تم جانتے تھے ناں زرانیل خان اس کی شادی کے بارے میں جانتے تھے ناں کہ وہ شادی کر چکا ہے تو ہمیں کیوں نہیں بتایا تم نے ہم اس کے اپنے ہیں ایسی بھی کیا بیگانیت کے اس نے ہمیں بتانا تم ضروری نہیں سمجھا ہم کیا اس کے لئے اتنی بھی اہمیت نہیں رکھتے ہیں۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھیں زرانیل خان نے دکھ سے انہیں دیکھا تھا اب وہ کیا کہہ سکتا تھا یہ تعزیز خان کا اپنا فیصلہ تھا۔

"بی بی جان تعزیز خان نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتہ چلے تو پھر کیسے اس کی مرضی کے بغیر آپ کو بتا سکتا تھا کچھ بھی۔۔۔۔؟؟؟" وہ متامل انداز میں بولا تھا لیکن بی بی جان اسے ہی غلط سمجھ رہی تھیں۔

۔

"لیکن یہ ہوا کب؟؟؟ اس نے کب شادی کی؟؟؟ اور یہ لڑکی توبہ کیسے کپڑے پہن رکھے تھے اس نے "اُنہیں ابر شم پسند نہیں آئی تھی۔

"یہ ان کا آپسی معاملہ ہے بی بی جان جب تعزیز کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو ہم لوگ کیسے کر سکتے ہیں اس پر اعتراض۔۔۔" ان کا ایسے بولنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

"لیکن پھر بھی وہ تو اس خاندان سے خود کو علیحدہ کر چکا ہے ہم مانتے ہیں ہم سے زیادتیاں ہوئی تھیں منہا کے ساتھ ہم نے غلط کیا تھا لیکن اب وہ جو کر رہا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں کر رہا ہے وہ دکھا رہا ہے کہ اس کی پرورش کس نے کی ہے۔۔۔" انہوں نے بات منہا کی تھی اگر تعزیز خان واپس موجود ہوتا تو شاید ان کی بات برداشت نہیں کرتا۔

"بی بی جان آپ تعزیز کو چھوڑ کر کوئی بات کریں آپ لوگ یہاں کیوں آئے مطلب کوئی کام تھا۔۔۔؟؟؟" وہ جانتا تھا وہ خاص طور پر اس سے ملنے کے لیے تو آئی نہیں ہوں گی ضرور ان کو کوئی کام ہو گا۔

"بیٹا ہم تم سے ملنے آئے ہیں۔۔" انہوں نے اس کے ہاتھ کو چوما تھا عالمیار کی خوشبو محسوس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"بی بی جان چائے۔۔۔" ارواح جو ان دونوں کو مصروف دیکھ کر کچن میں چائے بنانے کے لئے چلی گئی تھی وہ اب واپس آئی تھی اور ان کے سامنے ٹیبل پر چائے کی ٹرے رکھتے ہوئے بولی تھی بی بی جان کو وہ پسند نہیں آئی تھی کیونکہ وہ زرانیل خان کے لیے باہر سے لڑکی کبھی نہیں لانا چاہتی تھیں پہلے ہی ان کے بیٹے کے ساتھ جو ہوا وہ بھول نہیں پائی تھیں۔

۔

"ارواح یہاں آؤ بی بی جان کے پاس بیٹھو۔۔۔" زرانیل کی نظریں ارواح پر تھیں وہ بی بی جان کے چہرے کے بدلتے تاثرات نہیں دیکھ رہا تھا لیکن ارواح اچھے سے سمجھ گئی تھی جانتی جو تھی وہ اسے پسند نہیں کرتی تھیں۔

"تم ہمارے پاس بیٹھو زرانیل۔۔۔"زرانیل جو ارواح سے کہہ کر وہاں سے اٹھتے نیوشا کے پاس بیٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا بی جان نے اسے اٹھنے نہیں دیا تھا وہ ایک نظر ارواح کے چہرے کو دیکھنے لگا یہاں اداسی تھی شاید بی بی جان کا ایسے بولنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

"بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔"ماحول میں تناؤ کی کیفیت دیکھتے نیوشا جو کب سے خاموش بیٹھی تھی وہ بولی تھی جس پر زرانیل خان ہلکا سا مسکرایا تھا اور ارواح نے سب کو چائے سرور کی اوٗر خود اپنی چائے کا کپ لے کر وہ کمرے میں چلی گئی تھی کیونکہ بی بی جان کی سرد نظریں وہ خوٗد پر واضح طور پر محسوس کر رہی تھی۔

۔

زرانیل خان کو اس کا ایسے جانا مناسب نہیں لگا تھا لیکن پھر وقت کی نزاکت دیکھتے وہ خاموش ہو گیا تھا بی بی جان اسے واپس آنے کا کہہ رہی تھیں۔

"بی بی جان میں ایسے خود سے واپس نہیں آؤں گا مُجھے دادا جان اوَر بابا نے گھر سے نکالا تھا اور اب وہی مُجھے لینے آئیں گے ورنہ میں حویلی واپس نہیں آؤں گا آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔" وہ ضد کا پکا تھا بی بی جان کو معلوم تھی یہ بات اپنے پوتوں کے غصے سے وہ بخوبی واقف تھیں سبھی غصے میں ایک دوسرے کو مات دیتے تھے۔

۔

"ہم آئے ہیں کیا یہ کافی نہیں ہے زرانیل خان؟؟؟" زرانیل خان کے انکارِ پر انہیں برا لگا تھا تبھی جتانا ضروری سمجھا تھا کہ وہ آئی تھیں خوَد کیا اس کی

نظروں میں ان کی اہمیت نہیں تھی جو وک شمس خان اور مرتضیٰ خان کا حوالہ دے رہا تھا۔

"آپ کی اہمیت ہے آپ آئی مُجھے بہت خوشی ہوئی بی بی جان لیکن میں پھر بھی واپس نہیں آؤں گا آپ اچھے سے جانتی ہیں وہاں اس حویلی سے مجھے اور میری بیوی کو بیزت کر کے نکالا گیا تھا میں ایسے کیسے واپس جا سکتا ہوں آپ جانتی ہیں یہ میرے لیے مشکل ہو گا۔۔۔؟؟؟" وہ ان کو کچھ جتانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو زرانیل خان شمس خان اور مرتضیٰ خان تم سے اپنے کیے کی معافی مانگیں تب تم اُنہیں معاف کرو گے۔۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی تھیں جس پر اس نے فوری نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں بی بی جان میں ایسا کچھ نہیں چاہتا ہوں بس انہوں نے مجھے نکالا تھا تو اب وہی لوگ لینے آئیں گے ورنہ میں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔!!!" وہ بھی اب کی بار تھوڑے کھردرے لہجے میں بولا تھا۔

۔

بی بی جان خاموشی سے پوتے کو دیکھے جا رہی تھیں وہ جانتی تھیں کہ انکارِ تو وہ کر چکا تھا اب وہ کچھ بھی کر لیتی وہ انکار اقرار میں نہیں بدلنے والا تھا اُنہیں افسوس ہوا وہ اپنی انا مار کر زرانیل خان کو لینے کے لئے آئی تھیں اسے کم سے کم ان کا مان رکھنا چاہیے تھا۔

وہ مانتی تھیں کہ زرانیل خان کے لئے وہ اس کی بیوی کو بھی قبول کرنے کے لیے تیار تھیں لیکن وہ ان کو منہ پر انکارِ کر چکا تھا بنا لگی لپٹی رکھے ان کی

آنکھوں میں نمی سی چھلکنے لگی تھی لیکن وہ اسے پیچھے دھکیل گئی تھیں ان کے پاس اس وقت صرف ضرغام خان تھا جو اپنے فرائض تو پورے کر رہا تھا لیکن ان سب سے لاتعلق ہو چکا تھا وہ جانتی تھیں کہ دن رات وہ اپنی بیوی کو ڈھونڈتا تھا جو رات کے اندھیرے میں ان کی حویلی سے بھاگ گئی تھی۔

۔

"چلو نیو شا بیٹا اب مزید یہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے جس کام کو کرنے کا سوچا تھا وہ تو ہو انہیں تو اب یہاں رکنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں۔۔۔" وہ اپنے گرد اوڑھی اپنی شال ٹھیک کرتے ہوئے بولی تھیں زرانیل خان کو ان کا ایسے جانا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

"بی بی جان آپ ابھی تو آئی ہیں آج رات رک جائیں جہاں اتنے عرصے بعد چکر لگایا ہے آپ نے اور اتنی جلدی جا رہی ہیں آپ مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے بی بی جان۔۔۔۔" وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ استزائیہ انداز میں ہنسی تھیں وہ بول ایسے رہا تھا جیسے وہ ان کی بات مان چکا ہو جبکہ وہ تو ان کے منہ پر انکارِ مار چکا تھا۔

"کہہ ایسے رہے ہو جیسے ہماری بات کا مان رکھا ہے تم نے جبکہ ہماری کتنی وقعت ہے تمہاری نظروں میں اچھے سے بتا چکے ہو ہمیں زرانیل خان۔۔۔" وہ نیوشا کو اشارہ کر رہی تھیں چلنے کا جو زرانیل خان کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی بھی خواہش تھی کہ زرانیل خان حویلی میں سب کے ساتھ رہے لیکن وہ مانتا بات تب تھی وہ تو صاف صاف انکارِ کر چکا تھا۔

"بی بی جان آپ اچھے سے وجہ جانتی ہیں۔۔۔" وہ ان شکوے پر شرمندہ سا ہوا تھا۔

"ہم وجہ جانتے ہیں لیکن تم یہ بھی تو دیکھو ہم تمہاری وجہ سے اس لڑکی کو قبول کرنے کے لیے بھی تیار ہو گئے ہیں جبکہ تم اچھے سے جانتے ہو ہماری روسم ورواج کو پھر بھی ہم جب ہم اتنی لچک دکھا رہے ہیں تو تھوڑی بہت تو تم بھی دکھا ہی سکتے ہو۔۔۔!!!" انہوں نے ایک اوٗر آخری کوشش کی تھی ان کا دل تھا ان کا پوتا ان کے ساتھ ہی جائے۔

اپنے بیٹے کی حالتِ دیکھ کر اُنہیں دکھ ہوتا تھا جو ایک تو اپنے جوان بیٹے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو چکا تھا اور جو تھا وہ ان سے اتنے فاصلے پر بیٹھا تھا کہ وہ لوگ چاہا کر بھی اسے واپس نہیں لے جا پا رہے تھے۔

"بی بی جان آپ اس بات کو پلیز نہ کریں لیکن آپ رک جائیں آج رات کل چلی جایئے گا ابھی آپ کھانا کھالیں آج پہلی بار آئی ہیں اور ایسے کا رہی ہیں مُجھے بہت برا لگ رہا ہے۔۔۔" ان کو روکنے کی ایک اور کوشش کی تھی۔

نیوشا کو اپنے بھائی سے ہمدردی تو ہوئی تھی لیکن وہ اس کے انکارِ پر افسردہ تھی جو وہ کر چکا تھا ان کے ساتھ جانے سے۔

"بھائی پلیز آپ آجائیں ناں امی کی طعیبت بھی ٹھیک نہیں رہتی ہے وہ ہر وقت عالمیار بھیا کو یاد کرتی ہیں ایسے میں آپ کو ان کے پاس ہونا

چاہیے۔۔۔"اس نے زرانیل خان کو ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا وہ پریشان ہوا تھا اپنی ماں کے بارے میں سن کر۔

۔

"کیا ہوا انہیں۔۔۔"وہ بے تابی سے پوچھنے لگا تھا جس پر نیوشا کے ساتھ بی بی جان بھی حیران ہوئی تھیں وہ فیملی کے لیے کس قدر پوزیسو تھا یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی لیکن اب وہ نجانے کیوں اس غیر لڑکی کے لیے ان سے خفا ہو چکا تھا جو اُنہیں بالکل بھی مناسب نہیں لگا تھا۔

"وہ بس آپ کو پتہ ہے آپ دونوں کو یاد کرتی ہیں آپ نے تو ایک بار بھی پلٹ کر ان کی خبر نہیں لی اور بابا کو آپ کی ضرورت تھی اس وقت۔۔۔"وہ افسردگی سے بولی تھی لیکن زرانیل خان اسے کیا ہی جواب دیتا جو کچھ ہو چکا

تھاوہ جانتا تھااس میں اس کی بھی غلطی تھی لیکن اس کے بابانے بھی تو تھوڑی سی لچک بھی نہیں دکھائی تھی۔۔

"گڑیایہ معاملہ اب ایسے حل نہیں ہو گا۔۔"اس کے کہنے کا جو مطلب تھاوہ بی بی جان اچھے سے سمجھ گئی تھیں نیوشانے مرتضیٰ خان کو کال کر دی تھی وہ کچھ ہی دیر بعد انہیں لینے آ گئے تھے زرانیل خان خوُد انہیں چھوڑنے گیا تھا گاڑی تک۔

باپ کو دیکھ کر دل مچلا تھالیکن انا پھر آڑے آئی تھی وہ باپ تھے اس کی یہ غلطی نظر انداز نہیں کر سکتے تھے کیا باپ تو اپنے بچوں کی بڑی سے بڑی بات بھی برداشت کر جاتا تھالیکن انہوں نے ایک ہی بات کو وجہ بنا کر اس سے ناراضگی میں اتنا وقت گزر دیا۔۔۔

مرتضیٰ خان کی نظر بھی زرانیل خان پر پڑ گئی تھی جو ان بیٹے کو دیکھتے آنکھیں بھیگ گئی تھیں اس کی ضرورت تھی انہیں لیکن ان کا بیٹا ضد پر آڑا ہوا تھا تو وہ کیسے لچک دکھاتے انہوں نے مشکل سے اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپایا تھا نیوشا ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی تھی اور بی بی جان پیچھے ان کے بیٹھتے ہی زرانیل خان واپس اپارٹمنٹ کے آندر چلا گیا تھا۔

اور وہ لوگ واپس مرتضیٰ خان پوچھنا چاہتے تھے بی بی جان سے زرانیل خان نے واپس آنے کے بارے میں بات کی یا نہیں لیکن بی بی جان نے خود ہی بات کا آغاز کر دیا تھا۔

"اس نے واپس آنے سے انکارِ کر دیا ہے مرتضیٰ۔۔" وہ نم لہجے میں بولی تھیں ان کے لہجے میں مایوسی کا اظہار تھا جو آگے بیٹھے دونوں نفوس نے محسوس کیا تھا مرتضیٰ خان کو بیٹے کی ڈھٹائی پر غصہ آیا تھا جب وہ لوگ اس

کی بیوی کو بھی قبول کر رہے تھے پھر اسے کس بات پر اعتراض تھا بھلا وہ کیوں آنے سے انکار کر رہا تھا۔۔۔

ضرغام خان اکیلے ہی باہر کے سارے معاملات دیکھ رہا تھا جو اس کے لیے خاصا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ پہلے عالمیار تھا وہ بھلے کم ہی زمینوں کی طرف جاتا تھا لیکن پھر ایک تسلی تو ہوتی تھی کہ وہ تھا لیکن اب بھری حویلی میں بس ضرغام خان تھا جس کا دن بیوی کی تلاش سے شروع ہو کر بیوی کی تلاش پر ہی ختم ہو جاتا تھا۔۔۔

"کیوں انکارِ کر دیا اس نے۔۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے بولے تھے ان کی شخصیت میں روعب و دبدبا تھا نیوشا نے سنجیدگی سے باپ کی طرف دیکھا تھا۔

"اس کا کہنا ہے کہ مجھے حویلی سے دادا جان اور بابا نے نکالا تھا تو وہ لوگ ہی مجھے واپس لینے آئیں گے ورنہ میں واپس نہیں آؤں گا۔۔" بیٹے کی طرف دیکھتے بی بی جان بولی تھیں جس پر مرتضیٰ خان نے لب بھینچ لیے تھے بیٹا ان کی برداشت کی حد کو آزما رہا تھا۔

"بی بی جان آپ اب بھول جائیں اس بات کو یہ سب اب میں اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گا اور اب آپ لوگ اس سے ملنے کے لئے بھی نہیں آئیں گے شہر۔۔۔" وہ فیصلہ کن انداز میں بولتے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی سی تیز کر چکے تھے۔

جبکہ بی بی جان ان جو دیکھتے آنکھیں موند گئی تھیں اب باپ بیٹا آمنے سامنے آنے والے تھے نجانے کیا ہونا تھا جانتی تھیں اپنے پوتے کو اس کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لئے محبت دیکھی تھی تبھی تو اتنی لچک دکھا رہی تھیں وہ لیکن وہ پھر بھی نہیں مانا تھا انکارِ کر دیا اس نے۔۔۔

••••

ابر شم اور تعزیز دونوں آندر آئے تو ہار شم ان کے انتظار میں ہی تھا جبکہ بی بی جان بھی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں وہ ہار شم کی طرف دیکھتے نجانے کیوں پریشان ہو رہی تھیں وہ اسے سب کچھ بتا چکی تھیں لیکن وہ پھر ابر شم سے کیا بات کرنا چاہتا تھا وہ اس سے پوچھ رہی تھیں لیکن وہ انکارِ کر رہا تھا جبکہ تعزیز خان کو دیکھتے اس کا ری ایکشن کافی عجیب سا تھا جو ابر شم کو پریشان کر رہا تھا۔

وہ دونوں اندر آچکے تھے جبکہ ابر شم کا دھیان اپنی دوست کے بھیجے گئے میسیجز کی طرف تھا وہ فریش ہونے کا بہانہ کرتے اوپر جانا چاہتی تھی۔

"آبی۔۔۔"ہار شم نے اسے پکارا تھا وہ اکیلے میں اس سے کوئی بات کرنا چاہتا تھا تعزیز خان اور گرینی کے سامنے نہیں جانتا تھا گرینی اس کو غلط سمجھیں گی۔۔۔۔

"ہار شم مجھے فریش ہونا ہے کیا تم مجھے دس منٹ دے سکتے ہو پھر آرام سے بات کرتے ہیں اصل میں آج کا دن کافی بیزی رہا میں بہت تھک گئی ہوں۔۔"وہ اپنی گردن کو سہلاتے ہوئے بولی تھی جس پر ہار شم نے سر ہلایا تھا ابر شم کے چہرے سے تھکن واضح تھی وہ اس کی رضامندی دیکھتے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر روم میں چلی گئی تھی جبکہ تعزیز گرینی کے

ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا وہ اکثر انہیں ٹائم دیتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس سے اور بھی محبت کرنے لگی تھیں۔

۔

"ہارشم بیٹھ جاؤ وہ آجائے گی۔۔۔"ہارشم جو لاونج میں ٹہل رہا تھا گرینی نے اسے ٹوکا تھا وہ نجانے کس بات کی اتنی ٹینشن لے رہا تھا جو پریشان تھا اور اسے ابرشم سے بات کرنی تھی۔۔۔

"گرینی مُجھے ایک ارجنٹ کال کرنی ہے میں وہ کر کے آتا ہوں تب تک آبی بھی فری ہو جائے گی سو آپ اس کے ساتھ باتیں کریں۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے تعزیز خان کو گھورتے ہوئے بولا تھا شاید ایسے تعزیز خان کا گرینی کے ساتھ بیٹھنا اسے پسند نہیں آیا تھا یا وجہ کوئی اور تھی۔

"اچھا جاؤ تم روم میں۔۔۔" وہ اسے روم میں جانے کا کہتے خود تعزیز کے ساتھ مصروف ہو گئی تھیں جبکہ ہارشم مٹھیاں بھینچ کر واپس چلا گیا تھا اس کا ارادہ باہر لان میں جانے کا تھا یہاں وہ بات نہیں کر سکتا تھا ابر شم سے کھل کر تو وہ اسے لان میں آنے کا میسج کرتے خود میڈ سے کافی کا کہتے وہاں بیٹھتے اس کا انتظارِ کرنے لگا تھا۔

جبکہ دوسری طرف ابر شم جیسے ہی روم میں انٹر ہوئی اس نے اپنا بیگ بیڈ پر پھینکا اوَر گلے سے سٹولر اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ فون اون کرتے صوفے پر ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

سب سے پہلے اس نے اپنی فرینڈ کے وائس نوٹ سنے تھے جو اس کو حیرت میں مبتلا کر گئے تھے۔

Abi, these pictures are fake, they have been " edited, I have checked each picture about three to four times, they are framed with the help of technology in such a way that anyone can tell that these are real pictures, while their background etc. Everything has been changed, I don't know who sent you these pictures or how, but they are all fake and I think there has been a deliberate attempt to make your husband fall in your eyes, so please sit down and condole this issue. Discuss it with him. This is the best solution. And anyway, you

both love each other. You should trust your

".husband himself that he cannot do such a thing

("آبی یہ تصویریں فیک ہیں انہیں ایڈٹ کیا ہے میں نے ہر تصویر کو تقریباً تین سے چار چیک کیا ہے یہ ٹیکنالوجی کی مدد سے ایسے ساتھ فریم کی گئی ہیں کہ دیکھتے کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ اصل تصویریں ہیں جبکہ ان کا بیک گراؤنڈ وغیرہ سب چینج کیا گیا ہے میں نہیں جانتی ہوں تمہیں یہ تصویریں کس نے اوئر کیونکر بھیجی ہیں لیکن یہ ساری نقلی ہیں اور مجھے لگتا ہے تمہارے ہزبینڈ کو جان بوجھ کر تمہاری نظروں میں گرانے کی کوشش کی گئی ہے سو پلیز اس ایشو کو بیٹھ کر تعزیز سے ڈسکس کرو یہ سب سے اچھا حل ہے اوئر ویسے بھی تو دونوں تو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو تمہیں خود ہی اپنے شوہر پر بھروسہ ہونا چاہیے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کر سکتا ہے۔۔۔۔")

ایسے مزید کہیں وائس نوٹ تھے اور کچھ تو اس نے ویڈیوز بھی بھیجی ہوئی تھیں کہ کیسے بیک گراؤنڈ چینج کیا گیا ہے اور کیسے ان تصویروں کو ساتھ کمبائن کر کے ایک تصویر کی شکل دی گئی ہے۔

وہ پہلے سے ہی کچھ ایسا سوچ رہی تھی یقین کرنا اس کے لیے مشکل تھا کہ سفرا اور لا بیشا اتنی گھٹیا حرکت کر چکی تھیں۔

لیکن وہ تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ اچھا تھا اس نے تعزیز خان سے ان تصویروں کے بارے میں کچھ ڈسکس نہیں کیا تھا ورنہ اب جب وہ سب جان چکی تھی تو ایسے کتنی شرمندگی ہوتی۔

۔

وہ سفرا کو تو جانتی تھی اس کی نیچر ہی ایسی تھی لیکِن لا بیشا وہ کیوں اس سب میں انوالو ہوئی یہ بات اب اسے معلوم کرنی تھی یہ ساری فیک تصویریں تھیں یہ سنتے جیسے دل کو ڈھیروں اطمینان ہوا تھا لیکن پھر اس کی گرل فرینڈ تھی ابھی تک ان دونوں کے درمیان جس کا پتہ بھی اس نے جلد ہی صاف کرنا تھا۔۔۔

بس تین دن رہ گئے تھے اسے کچھ کرنا تھا وہ ایسے ہی تعزیز خان کو خود سے الگ نہیں ہونے دے سکتی تھی وہ کچھ بھی کر کے اسے ہمیشہ کے لئے اپنی لائف میں روک لینا چاہتی تھی اس کی گاڑی میں کی گئی بات یاد آئی تو اس کے لب مسکرائے تھے وہ اسے اپنی فیملی سے زیادہ امپورٹنس دے رہا تھا ابر شم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

اس کے فون پر ہارشم کا میسج آیا تو وہ ہڑبڑا کر فون صوفے پر پھینکتے ڈریس چینج کرنے چلی گئی تھی۔۔۔۔

واپس آئی تو سیمل کیجول سے ڈریس میں تھی بالوں میں برش کرتے وہ فون پکڑتے نیچے گئی تو خیال آیا ہارشم نے اسے لان میں بلایا تھا وہ گرینی اور تعزیز کو دیکھتی باہر نکل گئی تھی وہ دونوں کوئی اہم بات کر رہے تھے شاید جو اس کی موجودگی نوٹ نہیں کر پائے تھے وہ لان میں آئی تو ہارشم کا کوفی کا مگ ٹیبل پر رکھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

۔

"کیا ہوا ہے یہاں کیوں بلایا۔۔؟؟؟" وہ فون ٹیبل پر رکھتی ریلکس ہو کر بیٹھ گئی تھی اب اندر سے مطمئن تھی تو چہرہ بھی خوشی سے تلملا رہا تھا ہارشم ایک

پل کے لئے حیران ہوا تھا وہ جب آئی تھی تو کافی تھکی ہوئی اور ڈل نظر آ رہی تھی لیکن ابھی اس کا موڈ فریش تھا۔

"ہاں مجھے تم نے ایک امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔۔" اس نے ابر شم کو دیکھتے بات کا آغاز کیا تھا جس پر وہ سنجیدہ ہوتی کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔

"تم تعزیز سے محبت کرتی ہو؟؟؟" وہ ڈائریکٹ یہ سوال اس کی آنکھوں میں دیکھتے کر چکا تھا اب وہ سیدھا اس سے تعزیز کی گرل فرینڈ کی بات کرتا تو شاید وہ ٹھیک سے جواب نہیں دیتی اسے۔

"میں آنکھوں میں تمہیں کیا نظر آتا ہے؟؟؟" وہ الٹا ہار شم سے سوال کر چکی تھی۔

"تعزیز کے لیے محبت۔۔۔" وہ بے ساختہ بولا تھا۔

"تو پھر جب صاف صاف نظر آ رہا ہے کہ میں تعزیز سے محبت کرتی ہوں تو یہ بات تم نے پوچھی کیوں ہارشم کیا کوئی بات ہوئی ہے بتاؤ مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال پر حیران ہی تو تھی وہ کل آیا تھا اور آج ایسے سوال اسے عجیب سا لگا تھا۔

۔

"آبی دیکھو میں تم سے جو بات کروں گا اسے پہلے اچھے سے سن کر پھر جواب دینا دیکھو تم میرے لیے بہت اہم ہو میری کزن ہو فرینڈ ہو اور سچ پوچھو تو بہن بھی تو میں تمہارے ساتھ ہوں کسی کو یہ اجازت نہیں دوں گا کوئی تمہاری فیلنگز کے ساتھ کھیلے۔۔۔" وہ کافی پراسرار اور عجیب سی باتیں کر رہا

تھا ابر شم کے تو سر پر سے گزر گئی تھیں اس کی باتیں لیکن وہ اس کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی سے الجھی تھی۔۔۔۔۔

"ہار شم اب مجھے تم پریشان کر رہے ہو پلیز بتاؤ تو کیا بات ہے اور یہ کون ہے جو میری فیلنگز کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کرے گا آخر مجھے بھی تو پتہ چلے کون ہے جو مجھے دھوکا دینا چاہ رہا ہے پلیز بتاؤ۔۔" وہ اس کی بات پر چاہ کر بھی نارمل ری ایکٹ نہیں کر پائی تھی جانتی تھی وہ ضرور کچھ چھپا رہا ہے اس سے۔

"آبی مجھے لگتا ہے تعزیز تمہیں چیٹ کر رہا ہے وہ کسی اور میں انوالو ہے اور دوسری بات وہ مُجھے تم سے زیادہ تمہاری پراپرٹی میں انٹرسٹڈ نظر آیا ہے۔۔۔" وہ ائزم کا نام درمیان میں نہیں لے سکتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ابر شم ائزم کو غلط سمجھے۔

"کل تم آئے ہو آج تم نے دیکھ بھی لیا محسوس بھی کر لیا کہ تعزیز کو مجھ سے زیادہ میری پراپرٹی میں دلچسپی ہے ہارشم یہ سوچ کیسے آئی تمہارے دماغ میں۔۔۔۔" وہ سوچنے والے انداز میں بولی تھی لبوں پر ہنسی آئی تھی جو ہارشم کو تو پسند نہیں آئی تھی کیونکہ وہ اس وقت امپورٹنٹ بات کر رہا تھا ابرشم سے جبکہ وہ ایساری ایکشن دے رہی تھی۔

۔

"ابرشم میں سیریس ہوں یار۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ابرشم کا روئیہ اسے عجیب سا لگ رہا تھا۔

"ائم السو سیریس ہارشم کیوں تمہیں ایسا فیل ہوا۔۔۔؟؟؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی تھی۔

"بس ہو گیا اور تعزیز کی گرل فرینڈ ہے یہ بھی تو جانتی ہو تم....؟؟؟ یا نہیں پتہ ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟" وہ ایسی بات کرتے ابر شم کو شک میں ڈال رہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ کیسے جانتا تھا۔

"ویٹ آمنٹ تم مجھے مشکوک لگ رہے ہو ہار شم تم یہ تعزیز کی گرل فرینڈ کی بات کر رہے ہو اتنی ساری باتیں تمہیں کہاں سے پتہ چلی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اب فل سیریس انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

اس کے زہن سے یہ بات نکل چکی تھی کہ اس نے خوُد ہار شم کو ائزم کے پاس انیکسی میں جانے کا کہا تھا اور یہ ساری باتیں ہار شم کو کسی اوُر نہ نہیں ائزم نے بتائی ہیں۔۔۔

"آبی یہ امپورٹنٹ نہیں ہے کہ مجھے یہ سب کہاں سے پتہ چلا بلکہ امپورٹنٹ یہ ہے کہ تم یہ سب جانتی ہو اور پھِر بھی اس انسان کے ساتھ رہ رہی ہو کیوں چلو باقی سب کچھ تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اس کی گرل فرینڈ ہے یار یہ بات تم کیسے اگنور کر سکتی ہو مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے تمہیں ایٹ لیسٹ اس سے اس ٹاپک پر بات کرنی چاہیے یار۔۔۔" وہ اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تھا ابر شم کا یہ ری ایکشن وہ ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"یار ہار شم تم اس بات کو نہ ہی ڈسکس کرو تو بہتر ہے اور پلیز تعزیز کے سامنے اس چیز کا زکر مت کرنا تم ویسے بھی میں نہیں چاہتی ہمارے ریلیشن شپ پر اس چیز کا کوئی ایفیکٹ پڑے۔۔۔" وہ اس بات کو شاید یہیں پر ختم کر دینا چاہتی تھی۔

"کیوں۔۔؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا وہ انکارِ بھلا کیوں کر رہی تھی.

"ایسا کچھ نہیں ہے یہ فیک نیوز ہے جس کے ذریعے سے بھی تمہیں پتہ چلی ہے اس میں کوئی سچائی نہیں ہے اور دوسری بات میں نے تعزیز خان سے جب شادی کی تھی میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی مطلب اس کے فیملی بیک گراؤنڈ کے بارے میں لیکن اب سب کچھ جان چکی ہوں میں وہ ہم سے زیادہ امیر ترین فیملی سے تعلق رکھتا ہے تو آگر یہ سوچ تمہارے دماغ میں آرہی ہے کہ وہ میری پراپرٹی میں انٹرسٹڈ ہے تو یہ سوچ تم اپنے زہن سے نکال دو کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ ہارشم کو سچویشن کلئیر کرنے لگی تھی۔

"لیکن آبی تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو؟؟؟" ہارشم یقین نہیں کر پا رہا تھا.

"کیونکہ میں تعزیز سے محبت کرتی ہوں ہارشم اور تمہیں پتہ ہے جن سے محبت کی جاتی ہے ان پر ٹرسٹ کیا جاتا ہے اور مُجھے تعزیز پر پورا بھروسہ ہے پلیز اس بات کو کلوز کر دو۔۔۔" وہ اپنی طرف سے سب کلئیر کر چکی تھی اور اب یہ چاہتی تھی کہ ہارشم کے دل میں بھی تعزیز کے لیے کوئی بات نہ رہے۔

۔

"ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں میں ویسے یہاں تم لوگ گئے تھے وہ تعزیز کے ریلٹو تھے کیا؟؟؟" ہارشم کو اچانک سے اس لڑکی کا خیال آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب سے آیا تھا اس لڑکی کے خیالوں میں کھویا تھا نجانے کیا تھا اس میں ایسا جو وہ اپنی نظریں اس کے ہٹا نہیں سکا تھا وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا تھا لیکن وہ ظالم لڑکی اپنی خیالوں میں گم تھی اس کی طرف اس نے دھیان تک نہیں دیا تھا

۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ ایک ٹکراؤ ہارشم رانا کا دل لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ جو ہمیشہ صنف نازک سے دور بھاگتا تھا آج خود ہی پہلی نظر کی محبت کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں وہ تعزیز کا کزن ہے تم کیوں پوچھ رہے ہو اس کے بارے میں۔۔۔"ہارشم کا تعزیز کی فیملی میں انٹرسٹ لینا اسے عجیب سا لگا تھا۔

"وہاں ایک لڑکی بھی تھی۔۔۔"وہ اس کے بارے میں کچھ جانتا نہیں تھا بس ایک نظر کی تو ملاقات تھی اس کی نیوشا سے لیکن وہ منظر وہ بھول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"ایک تو ارواح تھی زرانیل کی وائف اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو کیا۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھنے لگی تھی۔

"نہیں جس نے گرے کلر کی شال اوڑھ رکھی تھی اس کا جس کی بس آنکھیں نظر آرہی تھیں مُجھے اس لڑکی کی انفو چاہیے دے سکتی ہو کیا۔۔۔؟؟؟"وہ بے قراری سے پوچھنے لگا تھا۔

"واٹ لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟"وہ حیرتِ زدہ سی تھی۔

"کیوں کہ مجھے وہ پسند آگئی ہے۔۔۔"شان بے نیازی تھی اس کے انداز میں جب کہ ابر شم کو وہ جھٹکے پر جھٹکا دے رہا تھا۔

"ہار شم پلیز ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے تو تم بھول جاؤ اور اندر چلو مُجھے گرینی سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"وہ اچھے سے جانتی تھی اسے لڑکیوں میں انٹرسٹ نہیں تھا شاید پہلی بار کسی لڑکی کو ایسے دیکھ کر اسے وقتی طور پر ایسا فیل ہوا ہو۔

"لیکن۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن پھر خاموش ہو گیا تھا ابھی وہ ابر شم سے بات کرتا تو اس نے کچھ نہیں بتانا تھا بہتر تھا کہ وہ کل پر چھوڑ دیتا معاملہ لیکن انتظارِ اس کے لیے خاصا مشکل تھا۔

ابر شم سے مزید اس نے کوئی بات نہیں کی تھی اور وہ دونوں اٹھ کر اندر چلے آئے تھے ہار شم کا اس لڑکی کے بارے میں پوچھنا اسے چھب رہا تھا وہ تعزیز کی فیملی سے تھی تو ایسا ممکن ہی نہیں تھا تبھی اس نے ہار شم کو صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا۔

کیوں وہ اچھے سے جانتی تھی کہ جو لوگ باہر سے آئی لڑکی کو قبول نہیں کر رہے تھے وہ اپنی لڑکی کیسے باہر رخصت کر دیتے یہ تو خاصا مشکل تھا۔

اور ہارشم ہو سکتا کہ کل تک یہ بات بھول جاتا لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 86

.....

زرانیل خان بی بی اوَر نیوشا کو چھوڑ کر واپس آیا تو ارواح کمرے سے نہیں نکلی تھی وہ اندر گیا تو وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی شاید وہ رو رہی تھی اسے دیکھتے اپنی آنکھوں کی نمی صاحب کی تھی زرانیل خان کے گھر والوں کے ری ایکشن اسے دیکھ کر اس کا دل کٹا تھا کم سے کم وہ اس کے سر پر ہاتھ تو پھیر ہی سکتی

تھیں وہ تب سے سسک رہی تھی اپنی کم مائیگی کا احساس شدت سے ہوا تھا ابر شم کے ساتھ ان کا رویہ ایسا ہی تھا لیکن اسے زیادہ فیل ہوا تھا۔۔۔

"ارواح۔۔۔"اس کے آنسو ہمیشہ ہی زرانیل خان کو بے چین کر دیتے تھے اور ابھی بھی وہ بے چینی سے اس کے قریب جاتے اسے بانہوں میں بھر چکا تھا۔

"کیوں رو رہی ہو۔۔؟؟؟"اس کے بکھرے بالوں کو پیار سے سنوارتے ہوئے اس کے رخساروں کو چھوتا وہاں اپنا پر شدت لمس چھوڑنے لگا تھا۔

۔

"مُجھے لگتا ہے آپ کی فیملی مُجھے کبھی ایکسپٹ نہیں کرے گی آپ کی بی بی جان کا رویہ مجھے ایسا لگتا ہے وہ لوگ آپ کو مجھ سے چھین لیں گے میں آپ

کے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں میں مانتی ہوں بہت بری ہوں آپ کا دل بھی دکھایا ہے لیکن آپ سے دور رہنے کا تصورِ ہی سانس کھینچ لے گا وجود سے۔۔۔"وہ اس کی شرٹ کو تھامتی سسکی تھی۔

وہ شاید کبھی یہ بات خوُد سے نہیں کہتی کہ وہ اس کے لئے کتنا ضروری تھا لیکن اب جس سچویشن میں وہ تھی ایسے میں وہ اپنے جزبات آسانی سے اس پر عیاں کر گئی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے اس کی بھیگی پلکیں چومی تھی ہاں وہ اس سے خفا تھا لیکن اس پل جب اس کی بیوی کو اس کی ضرورت تھی تو وہ کیونکر اس کے قریب نہیں جاتا۔۔

"مُجھے تم سے کوئی نہیں چھینے گا انشاء اللہ تم یہ وہم اپنے دل سے نکال دو ارواح اوَر ویسے بھی میں اس حویلی میں تب ہی جاؤں گا جب وہ لوگ تمہیں دل سے قبول کریں گے۔۔۔"اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے اپنے لمس سے مہکا رہا تھا وہ اس کے جزبوں کے اظہار پر نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

"اگر ایسا کبھی ہوا ہی نہیں۔۔۔؟؟؟"کسی خدشے کے تحت یہ سوال اس کے لبوں پر آیا تھا۔

.

"ایسا ضرور ہو گا انشا اللہ مُجھے رب پر پورا بھروسہ ہے وہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا ہے اوَر مُجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے بہت میری فیملی

والے تمہیں خوُد لینے آئیں گی ڈونٹ وری ایسے ہی اس بات کو لے کر تم خوُد کو اپ سٹ کر رہی ہو۔۔۔"اس کے گلے سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ اس کی گردن پر جھکا تھا یعنی اس کا رومانٹک موڈ آون ہو چکا تھا اب تو ارواح کے پاس کوئی بہانہ بھی نہیں تھا کھانا وغیرہ تو وہ کھا چکے تھے اب وہ اوُر کیا کہتی اس سے۔

سو سوائے اس کی سلگتی قربت سہنے کے اسکے پاس اوُر کوئی آپشن نہیں تھا اس وقت اس کی نظروں میں خود کی چاہ اس کی نظروں کی سرخی سے وہ بے ساختہ نگاہیں چرا گئی تھی۔

۔

"آپ آج کل کس کیس پر کام کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی بئیرڈ سہلاتے ہوئے اس کا دھیان خوُد سے ہٹانا چاہتی تھی۔

وہ اس کے کام سے متعلق کم ہی سوال کرتی تھی زرانیل خان سے پر آج کر رہی تھی۔

کیوں کہ اس کا دھیان بھی تو خوُد پر سے ہٹانا تھا۔

"تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟؟؟" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا ارواح کو خود کے ساتھ لگائے ہی اس کے گرد بازوؤں کا حصار بناتے اسے خوُد کے ساتھ لگایا تھا۔

"ایسے ہی بتائیں ناں۔۔!" وہ اچھے سے جانتا تھا کس چیز سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی وہ لیکن پھر اس کی کیوٹ حرکتیں اسے کافی اچھی لگ رہی تھی وہ

اس کی باتوں کا جواب دیتے ساتھ ہی بے باک حرکتیں بھی کیے جا رہا تھا اس کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرتے ارواح اسے بس گھورنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی جس پر اس نے شرارت سے آنکھ ونک تھی۔

۔

اور ساتھ ہی اپنے ہاتھوں سے اس کی دھڑکنوں کو چھوا تھا وہ جو پہلے ہی اس کی بے باک حرکت پر نہیں سنبھلی تھی اس کے ہاتھوں کی بے باکی پر سرخ ہوئی تھی وہ اس پر اپنی گرفت جما رہا تھا۔

"آپ بہت۔۔۔"

"میں کیا بہت" اس کی بات درمیان میں اچک لی تھی وہ سرخ پڑتی اس کی بے باک نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی اس کا نارمل انداز اسے بہت اچھا لگ رہا تھا.

"بہت بے باک بہت رومانٹک پلس ڈیش ڈیش ڈیش۔۔۔" آگے اسے لفظ نہیں ملے تھے بولنے کو سو اس نے ڈیش ڈیش یوز کیا کہ وہ خود ہی سمجھ جائے وہ کیا کہنا چاہا رہی تھی اس کے ساتھ باتیں کرتے وہ اس کی فیملی ان کے بیہیویر سب کو بھول گئی تھی وہ یہی تو چاہتا تھا کہ وہ بس اسے خود میں گم رکھے کہ اس کسی دوسرے کو سوچنے کا موقع ہی نہ ملے۔۔۔

"ہاہاہاہاہا یہ ڈیش ڈیش ڈیش کا مطلب ہے جان زرا مُجھے سمجھاؤ سمجھ نہیں آ رہی ہے مُجھے۔۔۔" اس کو بیڈ پر سیدھا کرتا ہوا اس پر جھکے وہ اس کے لبوں کو

چھونے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن لبوں نے ارواح کو اچھے ایک دوسرے میں پیوست کر لیا تھا۔

"یہ ان سب کے وہ مطلب ہیں جو آپ اچھے سے سمجھ رہے ہیں مُجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو بہتر طور پر جانتے ہیں۔۔۔"اس کی گہری نظروں سے خائف ہوتے وہ آہستگی سے بولی تھی جس پر اس کے عنابی لب مسکرائے تھے۔۔

"اووہوو آپ تو خاصی انٹیلیجنٹ ہو گئی ہیں میڈم۔۔۔"اس کے رخساروں کو اپنے پوروں سے چھوتے وہ ایمپریس ہونے کے سے انداز میں بولا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔

یعنی اس کی بات پر اسے ہنسی آئی تھی۔

"آپ کی کمپنی کا اثر ہے۔۔۔"اس کی گردن میں بانہیں ڈالے وہ اس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔

"میری کمپنی میں تو آپ کو اوٗر بھی بہت کچھ آنا چاہیے تھا جو نہیں آیا ہے لگتا ہے تھوڑی سی محنت کرنی پڑے گی مُجھے اوٗر تا کہ تم آچھے سے سب سمجھ جاؤ کیا کہتی ہو۔۔۔"اس کو بیڈ پر شفٹ کرتا وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

۔

"اور کچھ نہیں سیکھنا ہے مجھے۔۔۔"وہ اس کی مونچھوں کی چھبن سے ہلکا سا کسمکائی تھی کیونکہ وہ اب اپنے لبوں سے اس کی گردن لو چھوتے نیچے بڑھا تھا۔

"لیکن میں نے تو سیکھانا ہے اپنی پیاری سی وائف کو اور آپ کو سیکھنا بھی پڑے گا۔۔۔اپنے ہز بینڈ کو ایک رومانٹک سی کس کرتے ہیں بلکہ لپ کس کیسے کرتے ہیں یہ آج میں تمہیں سکھاؤں گا اور تمہیں سیکھنی پڑے گی۔۔۔۔۔"اس کی بیوٹی بون پر اپنا لمس چھوڑتے وہ دھونس جمانے والے انداز میں بولتے ارواح کو کھل کھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"زبردستی۔۔۔؟؟؟"

"ہاں زبردستی۔۔"

"یہ تو غلط ہے یہ سٹوڈنٹس کو ہی انٹرسٹ نہ ہو تو ٹیچر کو زبردستی کرنے سے بھی کوئی فایدہ نہیں ہوتا ہے۔۔"وہ ہنستے ہُوئے بولی تھی۔

"مُجھے آتا ہے سٹوڈنٹ کو انٹرسٹ کیسے آئے گا ڈونٹ وری۔۔۔" وہ اس پر اور خوُد پر کمفٹر ٹھیک کرتا روم کی لائٹس آف کر گیا تھا۔۔

روم میں صرف نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی تھی جس میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہیں پا رہے تھے ارواح اس کے حصار میں قید تھی وہ اس پر اپنے پر حدت بوسوں کی بوچھاڑ کر چکا تھا ارواح بوکھلا سی گئی تھی وہ اس پر آہستہ آہستہ اپنے لمس کی بارش کرتا اسے اس وقت کسی اور ہی دنیا میں لے گیا تھا یہاں بس وہ تھا اور اس کا جان لیوا لمس ارواح بھی اس کی شدتوں میں پگھلتی جا رہی تھی۔

جن میں ہر لمحے اضافہ ہو رہا تھا وہ اپ سٹ تھا اپنی فیملی کی وجہ سے جو ابھی تک ضد پر آڑی ہوئی تھی لیکن ارواح کی قربت میں وہ ہر چیز فراموش کر

دیتا تھا جیسے ابھی اس کی سانسوں کو خود میں الجھاتے وہ اپنی شدتیں اس پر نچھاور کرتے اس کے اپنے درمیان کے ہر پردے کو گرا چکا تھا۔

••••

آرمینا اس وقت اپنے روم میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی سٹڈی تقریبا کر چکی تھی سو اب کچھ کرنے کو تھا نہیں تو اس نے الماری سے ناول نکال لیا تھا یہ ناولز اسے ضرغام خان نے لا کر دیئے تھے کتابی شکل میں ناول پڑھنے کا بھی اپنا ہی مزہ تھا۔

وہ سکون سے صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنے ناول میں گم تھی جب وہ پھر سے کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا تھا وہ جو پوری طرح گم تھی اس کی آمد کو نوٹ نہیں کر پائی تھی وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا تھا وہ بدک کر سیدھی

ہوئی تھی ایسے اچانک بھلا کون آ سکتا تھا اس کے کمرے میں وہ پریشان ہوئی تھی۔

لیکن سامنے بیٹھے انسان کو دیکھ کر اس نے ناول صوفے پر پھینکا تھا۔

"آپ۔۔۔" وہ اٹھ کر صوفے سے کھڑی ہوئی تھی بال اس کے ایسے ہی بکھرے ہوئے تھے اس نے شاور لیا تھا اور پھر بالوں کو ایسے ہی کھلا چھوڑ دیا تھا۔

اور اب اس نے جلدی سے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا۔

"میرا دل چاہا رہا تھا اوُر آج تو مُجھے کچھ اوُر بھی کرنا تھا قسم سے بہت دل کر رہا ہے میرا۔۔۔" وہ معنی خیز انداز میں بولا تھا آرمینا کنفیوژ سی اس کی شکل دیکھنے لگی تھی۔

"کیا دل کر رہا ہے۔۔؟؟" وہ بے اختیار پوچھنے لگی تھی۔

"بتا دوں۔۔۔؟؟؟" انداز سوالیہ سا تھا۔

"آپ یہاں سے چلے جائیں یہی بہتر ہو گا مُجھے کچھ سننے کی خواہش نہیں ہے اور ویسے بھی مُجھے کل ہی بھائی کو بتا دینا چاہیے تھا آپ کو تو کچھ شرم نہیں آ رہی ہے لیکن۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی۔

"آرمینا۔۔۔" اس نے آرمینا کو مخاطب کرتے اس کی کلائی تھامنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ پیچھے ہوئی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ گرتی کیوں کہ اس کی ٹیبل سے ٹکر ہوئی تھی مقابل نے کمال مہارت سے اسے کھینچا تھا وہ اس کے ساتھ لگی تھی۔

لیکن مقابل درمیان میں مناسب فاصلہ کرتے پیچھے بیٹھ گیا تھا اور صوفے پر پڑا ناول اٹھالیا تھا وہ جو سین پڑھ رہی تھی اس نے وہاں سے پیج فولڈ کیا ہوا تھا وہ اسی سین کو پڑھنے لگا تھا لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ کافی رومانٹک سین تھا شائد۔

اس نے آرمینا کی طرف دیکھا جس کی نظر اب اس کے ہاتھ میں موجود اپنے ناول پر گئی تھی تیر کی تیزی سے اس نے اس کے ہاتھ اپنا ناول چھیننے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

۔

لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا مقابل کمرے پر ایک نگاہ ڈالی تھی ہر جگہ عالمیار خان کی تصویریں لگی ہوئی تھیں ان کی شادی کی ایک تصویر سامنے لگی ہوئی تھی اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ میریڈ ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ جو سوچ رہا تھا اگر ایسا ہوتا لیکن جب تک وہ اقرار نہ کر لیتی اس کو یقین نہیں ہونا تھا۔

۔

"ہاں یہ میرے ہزبینڈ ہیں اور آپ کو ڈوب مرنا چاہیے ایک شادی شدہ لڑکی کے کمرے میں منہ اٹھا کر چلے آئے ہیں وہ بھی اس ٹائم جبکہ آپ اچھے سے جانتے ہیں اگر کوئی آپ کو یہاں دیکھ لے تو آپ کے ساتھ تو کچھ نہیں ہو گا لیکن میرا کردار لوگوں کے سامنے مشکوک ہو جائے ویسے بھی یہ معاشرہ

عورت کی ایک خطا معاف نہیں کر سکتا ہے جبکہ مرد سو خطائیں بھی کر لے تو پھر بھی بنا کوئی آڑ محسوس کیے ایسے چلتا ہے جیسے اس نے تو کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔!!!" وہ بے بسی سے بولی تھی عالمیار کی یاد شدت سے آئی تھی۔۔۔

۔

"میں نے صرف بات ہی کی ہے آپ سے آپ مجھے ایسا نہیں کہہ سکتے ہیں اور ویسے بھی آپ کو کیوں لگا کہ میں آپ کے ساتھ۔۔۔!!!" وہ کچھ زیادہ ہی ڈھیٹ انسان تھا جو اس کی اتنی لمبی بات کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"آپ جائیں پلیز یہ میرے ہاتھ دیکھ رہے ہیں اور میرا پیچھا چھوڑ دیں آپ پلیز۔۔۔" اب کی بار اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے تھے مقابل نے اس کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کی تھی اس کا دل بے قابو ہو رہا تھا۔

"آرمینا پلیز یار یہ ہاتھ تو پیچھے کرو تم۔۔۔" وہ اس کو ایسے بے بس بھلا کیسے دیکھ سکتا تھا۔

"آپ جا رہے ہیں یا آج میں سب کو جمع کر ہی نہ لوں تا کہ آپ میرے کمرے میں آ ہی نہ سکیں۔۔۔" وہ چلائی تھی جبکہ جانتی تھی کہ ایسا کچھ کرنا اس کے لیے نقصان دہ ہو گا۔

"آپ سچ میں سب کو جمع کرنے والی ہیں۔۔۔؟؟؟" آنکھوں میں حیرانگی لیے پوچھا تھا جس پر وہ اس ڈھیٹ انسان کو دیکھے گئی تھی وہ کیوں اسے عالمیار خان کی طرح لگا تھا اس پل وہ بھی کبھی کبھار ایسے ہی ری ایکٹ کرتا تھا لیکن اس کی آنکھوں کا اور تھا وہ اس کے ماسک میں چھپے چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"یو آپ کیوں مجھے ڈسٹرب کرنے چلے آتے ہیں میں پہلے ہی بہت اپ سٹ ہوں اور مت کریں پلیز۔۔۔"وہ ڈبڈبائی انداز میں بولی تھی اس پل اس کی آنکھوں میں موجود نمی مقابل سے مخفی نہیں رہی تھی دل نے خواہش کی تھی اس نمی کو سمیٹنے کی۔

وہ کیسے اسے دیکھ سکتا تھا اس حال

میں فوری اس کے قریب بیٹھنے کی کوشش کی جو مقابل نے ناکام بنادی تھی۔

وہ صوفے پر بیٹھ چکی تھی جب سے یہ انسان اس کی زندگی میں آیا تھا اس کی پوری لائف ہی عجیب سی ہوگئی تھی وہ تو ابھی تک عالمیار کی موت کے صدمے سے مشکل سے نکل پائی تھی اور اب یہ سب وہ اب سوچ چکی تھی کہ وہ ضرغام خان سے بات کرے گی اب اور کتنا سہتی وہ۔

"ہے پلیز رونا میں آپ کو ڈسٹرب کرنے نہیں آیا ہوں پلیز اس بات کی تسلی رکھیں نہیں ہی آپ کو پریشان کروں گا سو پلیز بی ریلیکس۔۔۔۔" وہ اس کے ساتھ تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔

"ریلی آپ مجھے پریشان نہیں کرنے آئے ہیں تو یہ سب کچھ جو آپ کر رہے ہیں یہ پھر کیا ہے آگر پریشان نہیں کرنا تو پھر یہاں کیوں آئے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اس کہ طرف دیکھتے کے بجائے نیچے زمین کی طرف دیکھتے ہوئے ہزیائی کیفیت میں بولی تھی اس کی باتوں پر اسے ہنسی آرہی تھی۔

۔

"کیا ہر انسان جو کسی اوَر سے ملتا ہے وہ اسے پریشان کرنے کے لیے ملتا ہے۔۔۔!؟؟ نہیں ناں تو میں بھی بس آپ کا درد سمٹنے کی کوشش کر رہا ہوں آپ بہت دکھی نظر آتی ہے کیا پریشانی ہے آپ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں۔۔۔" اسے باتوں میں بہلانے کی کوشش کی تھی اس نے جس پر وہ مزید بد کی تھی۔

"کیوں کیوں شئیر کروں آپ سے آخر میرا آپ سے رشتہ کیا ہے کیوں میرے پیچھے آتے ہیں کیا آپ مجھے پہلے سے جانتے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اس سے اگلا سوال کر چکی تھی جیسے وہ اس کے سوالوں سے سوال نکال رہی تھی اوَر وہ اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔۔۔

-

"رشتہ ہے نہیں تو بن جائے گا اگر آپ چاہیں تو؟؟؟"اس کے حسین سراپے کو نگاہوں میں رکھتے وہ بے خود نظروں سے بولا تھا اور آرمینا جو صوفے پر بیٹھی تھی وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی تھی اس کی باتوں کا مطلب جانتے چہرے پر زردیاں سی گھل گئی تھی وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔

"بڑی خوش فہمی ہے آپ کو میں کیوں آپ کے ساتھ رشتہ جوڑوں میرا پہلے ہی کسی کے ساتھ بہت سٹرونگ رشتہ ہے مزید کسی کی ضرورت نہیں ہے ہوپ سو کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔"وہ عالمیار اور اپنی تصویر دیکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں بولی تھی یہ انسان اس سے مزید رشتہ بنانے کا خواہاں تھا تبھی تو اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا اور ویسے بھی اب کی بار وہ کسی اجنبی پر

بھروسہ نہیں کرنے والی تھی پہلی ہی اس نے کسی پر بھروسہ کرنے کی بھاری قیمت چکائی تھی اب مزید نہیں۔

۔

"جس کے ساتھ سٹرونگ رشتہ ہے وہ کہاں ہے کہیں نظر تو نہیں آتا ہے اوٗر آپ کسی کی یادوں کے سہارے زندگی گزر رہی ہیں جبکہ آپ کے ہزبینڈ۔۔۔"

"شٹ اپ جائیں جہاں سے۔۔۔" وہ آج کل ایسی ہی ہو چکی تھی عالمیار خان کے بارے میں کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی تھی اوٗر مقابل تو نجانے کیا کیا بولنے والا تھا لیکن وہ اس کی بات درمیان میں ہی اچک چکی تھی اور وہ حیرتِ زدہ سا اس کے زرد یاں بکھرتے چہرے کو دیکھ رہا تھا عالمیار کے ذکر پر

اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جو مقابل کی نظروں نے غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپ ایسے ری ایکٹ کر رہی ہیں جیسے آپ اپنے ہسبنڈ سے بہت پیار کرتی ہیں کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟؟؟" مقابل کا دل چاہا ان لبوں سے اظہارِ سننے کا۔

"آپ کو اس بات میں کیا دلچسپی ہے ہاں کرتی ہوں میں اپنے شوہر سے محبت بہت زیادہ کرتی ہوں کہ اس کے بعد میں کسی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہوں گی تو آپ کے لیے بہتر یہی ہے آپ میرا پیچھا کرنے کے بجائے کسی پر اپنی انرجی ضائع کریں کیونکہ یہاں سے آپ کو کچھ نہیں ملنے والا ہے۔۔۔" وہ کی خوش فہمی لمحوں میں دور کر گئی تھی۔

۔

"آپ کے ہسبنڈ تو پھر بہت لکی ہوئے ویسے وہ ہیں کہاں کیا آپ نے اُنہیں میرے بارے میں بتایا؟؟؟" وہ نجانے کیوں اس کے شوہر کا تذکرہ لمبا کر رہا تھا جو وہ نہیں چاہتی تھی وہ مشکل سے اس کے خیال کو جھٹک کر سو پاتی تھی اب اس کی پوری رات جاگ کر عالمیار کو یاد کرتے گزر جانی تھی۔

"وہ نہیں میں بہت لکی ہوں جو مجھے ان کے جیسا ہز بینڈ ملا اور آپ کیا ساری رات یہیں رہیں گے جائیں آپ کو خود تو اس بات کا احساس نہیں ہے لیکن کم سے کم میری پوزیشن کو ہی سمجھنے کی کوشش کرے آپ۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی تھی اس کی موجودگی سے وہ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی اسے اس لیے وہاں سے بھیجنے کی تیاری کر چکی تھی۔

وہ جو اس کے ساتھ وقت بیتانا چاہتا تھا اس کی روہانسی کنڈیشن دیکھتے وہ کچھ پل تو اسے دیکھتا رہا پھر کھڑکی پھلانگ کر باہر کود گیا تھا اور اس کے جاتے ہی

آرمینا نے جلدی سے کھڑکی بند کی تھی وہ اب یہ کھڑکی ہی بند کرنے والی تھی کہ نا یہ ہو گی اور نہ ہی وہ آندر آئے گا۔۔

اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو کمپوز کیا تھا اس انسان نے اسے اچھا خاصا پریشان کیا تھا لیکن سوچنے کی بات اس کے لیے یہ تھی کہ وہ آخر ہے کون۔

اور اس کے پیچھے ہی کیوں پڑا کہ اس کے کمرے تک پہنچ گیا۔

"عالمیار کا سن کر کیسے شکل دیکھنے والی ہوئی تھی اس کی اب اگر میرے سامنے آئے تو خوب جلاوں گی آپ کو اس کے زکر سے۔۔۔"وہ دل ہی دل میں تہیہ کر چکی تھی جبکہ باہر سے اسے نیوشا اور بی بی جان کی آواز سنائی دی تو وہ دوپٹہ سنبھالتے ہوئے باہر نکلی تھی۔

جب وہ آئی تھی تب بی بی جان اور نیو شا دونوں ہی حویلی میں نہیں تھی یہ بات اسے الیمشہ نے بتائی تھی کہ وہ زرانیل سے ملنے گئے ہیں پھر اپنی ماں سے ملتے وہ روم میں آگئی تھی۔

اب وہ باہر نکلی تو باہر سبھی موجود تھے فرحین بیگم بھی آج کمرے سے نکلی تھیں نیو شا انہیں بتا چکی تھی بی بی جان نے زرانیل کو گھر واپس آنے کا کہا لیکن وہ انکار کر گیا اور شمس خان بھی یہ سنتے تلملا گئے تھے کہیں نہ کہیں وہ بھی زرانیل خان کی واپسی کے منتظر تھے لیکن اب اس کا انکارِ ان کی انا پر کاری ضرب لگا گیا تھا۔۔۔

۔

"یہ لڑکا پتہ نہیں کیا چاہتا ہے جب ہم اتنی لچک دکھا رہے ہیں تو وہ بھی تھوڑا بہت تو کر ہی سکتا تھا آپ بھی تو ہماری رضامندی سے ہی گئی تھیں لیکن اس نے آپ کو صاف صاف انکارِ کر دیا۔۔" شمس خان مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے تھے اور مرتضیٰ خان کی حالت بھی سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

"اس نے کہا ہے کہ جب تک آپ اور مرتضی اسے لینے نہیں آئیں گے وہ واپس نہیں آئے گا نجانے کیا جادو کیا ہوا ہے اس لڑکی نے اس پر۔۔" بی بی جان جلے کٹے انداز میں بولی تھیں۔

"مُجھے لگتا ہے آپ لوگوں کو ہی ایک بات بات کرنی چاہیے زرانیل خان سے ویسے دیکھا جائے تو وہ حق پر ہے اسے گھر سے جانے کا بولا بھی آپ دونوں نے ہی تھا۔۔" یہ شرمین بیگم تھیں جو بس کسی طرح زرانیل خان کی واپسی کی منتظر تھیں وہ آجاتا تو اس کی بیوی کو ٹھکانے لگانا ان کے لئے بہت آسان

تھا لیکن وہ آتا تب اور یہاں ایسے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے اس کی واپسی کے۔۔۔

"ہمیں جو بہتر لگے گا ہم وہ کریں گے تمہیں درمیان میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے شرمین۔۔۔" بی بی جان جو ان تینوں بہنوں کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھیں ان کا ایسے درمیان میں بولنا ان کو غصہ دلا گیا تھا اور اپنی عزت افزائی پر شرمین بیگم وہاں رکی نہیں تھیں بلکہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی بی بی جان آج کل ویسے بھی ان لوگوں کو اپنے نشانے پر رکھے ہوئے تھیں اور پھر ایسے ان کی مداخلت انہیں تیش تو آنا ہی تھا۔

۔

"تعزیز سے ملے تھے ہم۔۔۔!!!" بی بی جان شمس خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھیں جانتی تھیں وہ تعزیز خان کے لیے تڑپتے تھے لیکن وہ ان لوگوں سے بات کرتا تب۔

"کہاں ملی ہیں آپ بھائی سے؟؟؟" آرمینا بے تابی سے پوچھنے لگی تھی وہ خوُد بھی تو مل چکی تھی تعزیز سے لیکن پھر بی بی جان سے پوچھنا اس نے ضروری سمجھا تھا۔

"زرانیل کے گھر اور وہ شادی بھی کر چکا ہے۔۔" اُنہوں نے سب کی معلومات میں اضافہ کیا تھا جبکہ شمس خان ان کی بات سنتے ٹھٹکے تھے وہ ان کا سب سے بڑا پوتا تھا اس کی شادی کو لے کر دل میں بہت ارمان بھی تھے اوُر ضرغام خان کا نکاح جس صورت حال میں ہوا تھا ان کی خواہش تھی کہ تعزیز کی باری میں وہ سارے ارمان پورے کرتے۔

"کب کی اس نے اور کون ہے وہ لڑکی؟؟؟" شمس خان بے تابی سے پوچھنے لگے تھے پہلے ہی وہ لوگ زرانیل کی وجہ سے پریشان تھے اور تعزیز کے بارے میں یہ پتہ چلنا ان کی پریشانی مزید بڑھی تھی۔۔

"اس نے کچھ نہیں بتایا ہمیں اور نہ ہی اپنی بیوی سے ملوایا وہ تو ہم سے بھی نہیں ملا ہاں یہ بات بھی زرانیل کی بیوی نے بتائی کہ وہ شادی کر چکا ہے وہ لڑکی ہمیں ایک آنکھ نہیں بھائی۔۔۔" وہ ابر شم کو سوچتے ہوئے بولی تھیں حالانکہ جانتی نہیں تھیں کہ ان کی پسند ناپسند سے تعزیز خان کو کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔۔۔

"آخر یہ ہمارے پوتے باغی کیوں ہوتے جا رہے ہیں ہم لوگ ملیں گے تعزیز سے ایک بار پھر سے اسے واپس لانے کی کوشش کریں گے۔۔۔" وہ فائنل فیصلہ کر چکے تھے کہ اب اُنہیں اپنا پوتا حویلی میں واپس چاہیے تھا وہ اتنے

سال ان سے الگ رہا تھا لیکن آخری وقت میں وہ اسے اپنے قریب رکھنا چاہتے تھے۔۔۔

آرمینا پہلے ہی جانتی تھی کہ تعزیز کی بیوی کو دیکھ کر سب کا یہی ری ایکشن ہونا تھا وہ شہر کی لڑکی تھی تو ظاہر سی بات تھی ان لوگوں کو کٹھکنی ہی تھی ارواح جو بیچاری سیدھی سادی تھی اسے ان لوگوں نے قبول نہیں کیا تھا یہ تو پھر اور معاملہ تھا۔۔۔۔۔

"وہ نہیں مانے گا۔۔۔"بی بی جان اس کے تیور دیکھ چکی تھیں یقین سے کہہ سکتی تھیں کہ وہ واپس نہیں آئے گا اور نہ ہی ان کی بات مانے گا۔

۔

"ہم پھر بھی ایک کوشش کریں گے۔۔۔" شمس خان بضد تھے اور پھر بی بی جان کیا کہتی اُنہیں لیکن جانتی تھیں اس سے مل کر وہ مزید پریشان ہو جائیں گے کیونکہ وہ تو ان سے بھی ملا نہیں تھا نہ ہی ان کی طرف دیکھا تھا اگر وہ اس وقت زرانیل خان کے اپارٹمنٹ میں نہیں ہوتا تو شاید انہیں دیکھتے ہی وہاں سے نکل جاتا۔۔۔

"جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔۔" وہ شوہر سے بحث نہیں کر سکتی تھیں جانتی تھیں وہ ہمیشہ اپنی کرتے تھے اور ویسے بھی ان کو اگر آخری کوشش کرنی تھی تو کر لیتے لیکن کوئی فایدہ نہیں ہونا تھا اُنہیں۔

"کیا بات ہو رہی ہے۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان جو اسی وقت اپنے کمرے سے نکلا تھا وہ سب کو حال میں اکھٹے بیٹھے دیکھ کر وہیں چلا آیا تھا۔۔۔

"بھائی بی بی جان آج تعزیز بھائی سے ملی تھیں ان کے حوالے سے بتا رہی ہیں کہ وہ شادی کر چکے ہیں۔۔۔" آرمینا ضرغام کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر ضرغام خان نے بی بی جان کو دیکھا تھا۔

"کہاں ملی آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ پر وہ پٹی باندھ آیا تھا ایسے اگر کوئی اس کا زخم دیکھ لیتا تو ویسے ہی نیا ایشو شروع ہو جانا تھا۔

"ضرغام میرا بچہ یہ زخم کیسے لگا؟؟؟" اس سے پہلے کہ بی بی جان ضرغام خان کی بات کا جواب دیتی ان کی نظر اس کے ہاتھ پر بنے زخم پر گئی تھی وہ بے قراری سے پوچھنے لگی تھیں۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔

"ضرغام خان کل تم ہمیں تعزیز سے ملوانے لے جاؤ ہم ایک بار اس سے بات کرنا چاہتے ہیں کیا پتہ وہ ہماری بات سمجھ جائے۔۔۔" شمس خان ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے بولے تھے جبکہ تعزیز کے بارے میں اتنی بحث پر فرحین بیگم لب بھینچ گئی تھیں وہ کبھی نہیں چاہتی تھیں کہ وہ واپس آئے۔

"داداجان آپ اچھے سے جانتے ہیں وہ ہم میں سے کسی سے بات نہیں کرتا ہے اور پھر بھی اس سے ملنے کی بات کر رہے ہیں وہ ہم سے ملے گا ہی نہیں میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔" وہ اُنہیں دیکھتے ہوئے بولا تھا کل اسے ایک بہت ضروری کام کرنا تھا وہ شمس خان کو ڈائریکٹ انکار نہیں کر سکتا تھا تبھی انہیں یہ پہلو بتانے لگا تھا۔

"ہم جانتے ہیں بس ہم ایک بار تعزیز کو منانا چاہتے ہیں مانتے ہیں اس کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی لیکن ہم اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔۔" وہ

اپنی سٹک پر گرفت مضبوط کرتے گلہ گنکار کر بولے تھے جس پر ضرغام خان کو مجبوری میں ان کی بات ماننی پڑی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے ہم چلیں گے لیکن کل دوپہر کے بعد کیونکہ وہ پہلے نہیں ملے گا آفس چلا جاتا ہے تو شام کے وقت ان سے ملاقات ہو سکتی ہے ہم سیکنڈ ٹائم جائیں گے۔۔۔" وہ ان سے ٹائم وغیرہ ڈسکس کرتے اوپر اپنے کمرے میں چلا آیا تھا۔۔۔

اور باقی سب بھی اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

فرحین کا رخ حرمین بیگم کے کمرے کی طرف تھا دونوں اتنا کچھ برداشت کر کے بھی دل سے نفرت کا بیج نہیں نکال سکی تھیں تعزیز سے اج بھی انہیں نفرت ہی تھی۔۔۔

کیونکہ اُنہیں لگتا تھا کہ اگر منہا ارتضیٰ کی زندگی میں نہیں آتی تو جو کچھ ماضی میں ہوا وہ کبھی نہیں ہوتا شاید۔۔۔

••••

ارشک اوَر عباد صاحب واپس گھر آ چکے تھے ضرشک کا کمپلیٹ میڈیکل چیک اپ کرواتے انہیں خاصی دیر ہو گئی تھی ضرشک کو ہلکا سا موسمی بخار تھا لیکن وہ اس بخار کو ہلکا سا بالکل بھی نہیں لے رہی تھی اسے کے بیٹے کی صحت کا معاملہ تھا وہ اوَر عباد صاحب کھانا چکے تھے سو وہ اب اوپر روم میں آ چکی تھی ضرشک کو چینج کرواتے بیڈ پر بیٹھا کر وہ خود چینج کرتے سمپل سی وائٹ کلر کی شرٹ اور بلیک ٹروزار میں واپس روم میں آئی تھی یہاں وہ اپنے ہاتھوں اوَر پیروں کو چلاتے کھیل رہا تھا۔

۔وہ اس کے ساتھ بیٹھتے اسے اپنی گود میں اٹھا چکی تھی اپنی مما کے پاس آتے ہی وہ مزید خوش ہوا تھا۔

"میرا پالا بچہ۔۔۔"اس کے رخساروں کو چھوتے وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی اس کے ننھے ننھے قہقہے اسے سب بھلا دیتے تھے۔۔

"م۔۔۔۔م۔۔۔۔"وہ لفظ مما سیکھ رہا تھا تو ٹوٹے پھوٹے لفظ بول بھی رہا تھا اور اس کے منہ سے مما سن کر ارشک کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا تھا وہ چاہتی تھی کہ یہ لفظ اس کے منہ سے وہ ہر وقت سنے لیکن ضرشک صاحب تب ہی جوش سے بولتے جب ان کا اپنا موڈ ہوتا۔

اس وقت ییلو کی چھوٹی سی ہاف سیلیوز والی شرٹ میں وہ ارشک کو بہت پیارا لگا تھا وہ تو اسے ہر وقت ہی پیارا لگتا تھا لیکن اس وقت وہ چٹاچت اس کے پھولے رخساروں کو چوم چکی تھی۔۔۔

"میرا بچہ آپ کھیلو مما نماز پڑھ لیں ٹھیک ہیں پھر مما آپ سے ڈھیر ساری باتیں کریں گی۔۔۔" اس کے ہاتھوں کو چُومتے ہوئے وہ اسے بیڈ پر بیٹھائے اس کے گرد اس کے سوفٹ ٹوائے رکھتے اس کے آس پاس تکیے سے ایک دیوار سی بنا کر گئی تھی تاکہ وہ گرے نہیں وہ یہ کام اکثر ہی کرتی تھی کیونکہ وہ اب کرول کرنے لگا تھا تو ایک جگہ ٹکتا نہیں تھا۔

وہ ایک ہیلڈی بے بی تھا حالانکہ جب وہ پیدا ہوا تھا تب وہ کافی بیمار رہا تھا کچھ دن تو پھر اس کی ڈائیٹ کا ارشک نے پورا خیال رکھا تھا سو اب وہ بالکل ٹھیک تھا۔

وہ اپنی ماں کی باتیں سمجھ نہیں پاتا تھا لیکن خوشی سے ہاتھ پاؤں مارتے اپنے انداز میں جواب دیتا تھا اب بھی وہ ہاتھ ہلا رہا تھا اور ارشک اسے کھیلتے دیکھ کر وضو کر آئی تھی۔

نماز اس نے پورے خشوع خضوع سے ادا کی تھی اور پھر دعا مانگتے اس نے ہمیشہ ثابت قدم رہنے کی دعا خاص طور پر مانگی تھی جانتی تھی کہ ضرغام خان کو اس کے بارے میں پتہ چلا تو وہ خاموش تو نہیں بیٹھے گا اس کے پاس ضرور آئے گا۔

اور پھر جب اسے اپنے بیٹے کا معلوم پڑتا تو اس سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اس کے بیٹے کو اس سے چھیننے کی کوشش کرتا لیکن اس بار وہ بھی پہلے والی کمزور سی ارشک نہیں تھی اور اب کی بار اس کے پاس اس کی طاقت ضرشک تھا ہاں وہ اس کا بیٹا تھا وہ اسے کبھی ضرغام خان کو نہیں دینے والی

تھی۔۔۔۔۔وہ جائے نمازِ ٹیبل پر رکھتے ضرشک کی طرف بڑھی تھی جو مسکراتے ہوئے اس کو دیکھ رہا تھا اس کے ہسنے پر اس کے گالوں پر بھی بالکل ارشک کی طرح ڈمپل پڑتا تھا جو ارشک کو بہت پسند تھا اپنے ڈمپل سے زیادہ اسے اپنے بیٹے کے ڈمپل سے پیار تھا۔

"ضرشک بے بی کو آج سونا نہیں ہے۔۔۔؟؟؟" اسے گود میں بھرتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ اس کے سینے پر ہاتھ مارنے لگا تھا یعنی اسے پیٹ پوجا کرنی تھی وہ فیڈ کرتے کرتے سوتا تھا یہ اس کی عادت تھی۔۔

ارشک نے اسے فیڈ کروایا تو وہ کچھ ہی دیر میں سو گیا تھا وہ اسے اپنے پاس ہی سلاتے اس کے بالوں کو سہلانے لگی تھی وہ گہری نیند میں چلا گیا تو اس کا ماتھا

چومتے وہ اس پر اور خود پر کمفٹر صحیح کرتی اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی آج اسے ماضی کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوا تھا۔

۔

اب حرمین بیگم کی نفرت کی وجہ بھی اسے اچھے سے سمجھ آگئی تھی وہ بار بار اسے طعنہ کیوں دیتی تھی وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی اور تعزیز کے بارے میں سن کر اسے حیرانگی ہوئی تھی پہلے وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ ضرغام کا کوئی سوتیلا بھائی بھی تھا لیکن اسے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ حویلی والوں سے اس کا اتنا گہرا تعلق تھا۔

اس نے اتنا کچھ برداشت کیا حویلی میں تو اس کی پھپھو نے یقینا بہت کچھ سہا ہو گا اسے ان کے لیے برا محسوس ہوا تھا۔

اس کے ماں باپ اکثر ذکر کرتے تھے اس کی پھپھو کا لیکن اس کی پھپھو کا تعلق حویلی سے ہو گا یہ بات ارشک کو نہیں معلوم تھی۔

ضرشک ہلکا سا کسمایا تو وہ سوچوں کے بھنور سے نکلی تھی اس کو اپنے قریب کیا وہ ضرغام خان سے کافی مشابہت رکھتا تھا جب تعزیز خان پہچان گیا تھا تو ضرغام کیوں نہیں پہچان سکا اسے یہ بات اسے حیران بھی کر رہی تھی اور اسے افسوس بھی تھا کہ وہ اپنے خون کو ہی نہیں پہچان سکا تھا۔

••••

ضرغام خان کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا اس کار کی انفارمیشن اسے مل چکی تھی وہ کسی ارسام میر کے نام پر تھی باقی کی تفصیلات بھی اس کا دوست اسے ٹیکسٹ کر چکا تھا ارسام میر سوچتے پر بھی اس کے ذہن میں ایسا

کچھ یاد نہیں آیا تھا لیکن پھر وہ گاڑی اس کے نام پر تھی تو ارشک کا کیا لنک ہو سکتا تھا اس سے وہ کافی پریشان تھا وہ پھر کل اس لڑکی سے ملنے والا تھا اب اس کو دیکھتے ہی یہ پتہ چلنا تھا کہ وہ کون تھی۔۔۔

دل کہہ رہا تھا کہ وہ لڑکی ارشک ہی ہے لیکن دماغ مسلسل اس خیال کی نفی کر رہا تھا وہ ارشک کیسے ہو سکتی تھی وہ اس وقت کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کا منظر دیکھ رہا تھا آج کا ہوا واقعہ زہن کے پردے میں آیا تھا۔

وہ بہت مشکل سے کل تک کا انتظار کر پا رہا تھا ورنہ دل کی حالت تو غیر ہو رہی تھی کافی کے چند گھونٹ بھرنے کے بعد وہ اسے سائیڈ پر رکھتے اپنی پچھلی گردن رب کرنے لگا تھا پورا وجود بے چینی کا شکار تھا وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 87

•••

ضرغام خان مسلسل روم میں ٹہل رہا تھا ہزیائی کیفیت میں ارسام میر آخر کون ہو سکتا تھا اسے اس انسان کے بارے میں جاننا تھا وہ پوری رات سو نہیں سکا تھا صبح ہوتے ہی آرمینا نے بتایا تھا کہ اس کی مارننگ میں کلاس ہے تو اسے جلدی جانا ہے وہ لوگ ناشتہ کیے بغیر ہی نکل آئے تھے آرمینا ضرغام کو دیکھتی پریشان ہوئی تھی وہ مسلسل لب بھینچتے ہوئے سوچوں کے بھنور میں گم

تھا نجانے کیا سوچ رہا تھا جو ایک بار بھی اس نے آرمینا سے بات نہیں کی تھی وہ پریشان تھی۔

"بھائی سب ٹھیک ہے؟؟" وہ بلا آخر پوچھ چکی تھی کب تک خاموش رہتی اپنے بھائی کی پریشانی اس سے دیکھی نہیں گئی تھی وہ تو اس شخص کے حوالے سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن ادھر وہ خود پریشان تھا تو کیسے کرتی۔

کچھ نہیں گڑیا بس مُجھے ایک کام ہے وہ کرنا ہے دعا کریں ہو " جائے۔۔۔"وہ اس کی طرف دیکھتے آہستگی سے بولا تھا جس پر آرمینا نے بے ساختہ آمین کہا تھا۔۔۔۔۔

انشاء اللہ ہو جائے گا آپ پریشان مت ہوں۔۔"اس نے تسلی "
دینی چاہی تھی جس پر ضرغام خان مسکرا بھی نہیں سکا تھا اور کچھ
ہی دیر میں وہ لوگ آرمینا کے کالج کے سامنے تھے وہ اتر گئی تھی بنا
یہ جانے کہ آج اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔

اس کے جاتے ہی ضرغام خان کا رخ اس بوتیک کی طرف تھا اور پھر خیال
ارسام میر کی طرف گیا تھا آخر وہ کون تھا لیکن خیر پہلے تو اسے اس لڑکی سے
ملنا تھا۔

وہ گاڑی پارکنگ میں روکتے آج خود اندر جانے کا سوچتے جیسے ہی دروازے
کے قریب گیا گارڈز نے اسے روکا تھا لیکن وہ بھی ضرغام خان تھا اس نے
بھی سوچا ہوا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اندر ضرور جائے گا۔

ان لوگوں کو باتوں میں الجھاتے وہ اندر چلا گیا تھا ابھی تک چونکے کافی صبح تھی تو رش تو نہ ہونے کے برابر تھا اور کافی سٹاف بھی غائب تھا وہ ارشک کے روم میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔

بوتیک کافی بڑا تھا اس نے آرائشی نظروں سے سب چیزوں کو دیکھا تھا اور پھر آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

روم کافی بڑا تھا جگہ جگہ چیزیں بکھری ہوئی تھی کافی ڈائزین بھی پڑے تھے وہ کافی دیر تک چیزوں کو دیکھتا رہا تھا جب دروازہ کھول کر ارشک اندر آئی تھی وہ اپنے دھیان میں تھی اس نے سب سے پہلا اپنا بیگ ٹیبل پر رکھا اور پھر اپنا نقاب اتارتے اس نے دوپٹہ ٹھیک کیا تھا وہ اپنے خیال میں تھی آج ضرشک کو لے کر وہ نہیں آئی تھی کیونکہ آج اس کی سکیرٹری لیو پر تھی وہ خود بھی نہیں آتی لیکن اہم کام تھا جو کچھ دیر میں کرتے اس نے واپس چلے

جانا تھا بابا نے تو کافی اسرار کیا تھا کہ وہ نہ جائے لیکن وہ آگئی تھی ضرشک سویا ہوا تھا اس کا ارادہ جلدی واپسی کا تھا۔

وہ اپنی چیئر کی طرف بڑھی تھی اس نے سمپل سا کاٹن کا پرنٹنگ سوٹ پہن رکھا تھا جو ہاف گرے کلر کا تھا وہ سمپل تیار ہوتی میک اپ جیولری سے وہ پہلے بھی کوسوں دور ہی رہتی تھی پیروں میں گرے کلر کی سینڈل تھی جب بالوں کو اس نے پونی میں قید کیا ہوا تھا اس کے لمبے بال اس کی پشت کو کور کیے ہوئے تھے اوٗر پونی سے نکلتی کچھ لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھیں جنہیں اس نے ہاتھوں سے پیچھے کیا تھا وہ چلتے ہوئے جیسے ہی تھوڑا سا آگے بڑھی کسی کے چٹانی مضبوط سینے سے ٹکرائی تھی نظروں کے سامنے زمین آسمان گھوم گئے تھے۔

لیکن مقابل کے کلون کی مہک محسوس کرتے وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی۔

سر بے یقینی میں ہلا تھا وہ ضرغام خان تھا۔

اس کے کیبن میں کیسے ؟؟؟

وہ اس کے سامنے تھا اس کے لیے یقین کرنا بہت مشکل تھا وہ اپنی آنکھوں کو پھیلائے اس کو دیکھ رہی تھی جس کی نظر اس کے چہرے پر تھیں جو پسینے سے تر تھا اس کے کیبن میں آ کیسے گیا جبکہ اس نے کسی کو الاؤ نہیں کیا ہوا تھا کہ کوئی اس کے کیبن میں آئے۔

وہ اس وقت بلیک کلر کے کاٹن کے شلوار قمیض میں ملبوس تھا وائٹ مردانہ شال اس کے کندھے پر تھی جبکہ اس کی بیرڈ پہلے سے کہیں گنا بڑھی ہوئی

تھی آنکھوں کے گرد حلقے بھی تھے جو اس کے رت جگے کی گواہی تھے لب بھینچے سنجیدگی سے اس پر نظریں گاڑے وہ جیسے ایک پل کے لیے ارشک کو کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا وہ جو دعوے کر رہی تھی کہ مقابل کے سامنے آنے پر وہ خود کو کنٹرول کرے گی۔

لیکن اس پل اس کی گہری کالی آنکھوں میں پھیلی سنجیدگی اس کو خوفزدہ کر رہی تھی۔

وہ آتے ہوئے اپنے دھیان میں تھی کاش کے مقاب اتارنے سے پہلے ہی اسے دیکھ لیتی وہ اسے ویسے بھی نہیں پہچان پاتا تھا لیکن اب وہ اس کے سامنے جس حلیے میں تھی کیسے چھپاتی وہ خود کو۔

"آپ۔۔۔؟؟؟" وہ پیچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی کہ مقابل نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا وہ اس کی بھاری انگلیاں ان کا لمس محسوس کرتے مزاحمت کرنے لگی تھی۔۔

نظروں کے سامنے ماضی کسی فلم کی طرح چلانے لگا تھا جو دن اس نے اس کے ساتھ گزارے تھے وہ سب یاد آئے تھے۔

"ارشک ضرغام خان۔۔۔۔بہت آسان لگا تھا تمہیں میری زندگی سے نکل جانا کیا لگا تھا کہ کبھی میں تم تک پہنچ نہیں سکوں گا اور تم ہمیشہ ایسے ہی آزاد گھومو گی۔۔۔" اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائے اس کی سرمئی آنکھوں میں اپنی گہری کالی آنکھیں ڈالے زور سے غرایا تھا۔۔۔

ارشک پوری طرح اس کی بانہوں میں قید تھی۔

"بولو خاموش کیوں ہو ایک پل بھی نہیں سوچا تم کیا کرنے جا رہی ہو میری عزت تھی تم میری حویلی کی حدود پار کرنے کی کوشش بھی کیسے کی۔۔۔؟؟؟" اس کی ٹھوڑی پر دباؤ بڑھایا تھا۔

"آپ کو یہ سوال خود سے پوچھنا چاہیے۔۔۔" وہ پل بھر میں سنبھلی تھی یاد آیا تھا کہ وہ اس کی حویلی کا کمرہ نہیں تھا جہاں وہ اپنی من مانی کرتی وہ اس کا بوتیک یہاں کم سے کم وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تھا۔

"بہت زبان چلنے لگی ہے کل تو میری طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی ایک لفظ نہیں نکلا تھا منہ سے اور اب کیسے زبان چل رہی ہے تمہاری۔۔۔" ایک ہاتھ اس کی کمر سے نکالتے اس کے لبوں کو چھونے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے چہرے کو پھیر گئی تھی اس کا لمس اسے گوارا نہیں تھا۔

"آپ چھوڑیں مجھے۔۔" وہ پورا زور لگا رہی تھی ضرغام خان تو ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھا وہ اس کے سامنے تھی اور کل بھی وہ اس کے سامنے تھی کیسے نہیں پہچان سکا وہ اسے اس کی بیوی تھی وہ پھر کیسے اسے محسوس نہیں کر سکا۔

پر پھر یاد آیا کہ اس نے اس کو اتنے قریب محسوس کب کیا تھا جب بھی اس کے قریب گیا اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے جو ایک خاص رشتہ میاں بیوی کے درمیان ہوتا تھا وہ ان میں کب رہا تھا جو وہ اس کی مہک ہی پہچان جاتا۔

وہ ہاتھ مار رہی تھی اس کے اتنے قریب جیسے حالت غیر ہوئی تھی پل میں نظروں کے سامنے اس ستمگر کی قربت میں گزرے تھے۔

وہ اپنا پورا زور لگاتے اس کی پناہوں سے آزادی حاصلِ کی تھی وہ ٹیبل کا کنارہ پکڑے گہرے سانس لینے لگی تھی اب زرا سا بھی وہ زور لگاتی تو اس کی سانس پھول جاتی تھی تیز چلنے سے بھی ویسے بھی اس کی ڈالیوری کافی پیچیدہ رہی تھی اوٗر اس دوران وہ خوٗد بھی کافی سفر کر چکی تھی۔

۔

اس کی حالتِ دیکھتے وہ ایک پل کے لیے سب بھولتا اس کے قریب گیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔!!!" وہ پریشانی سے اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن ارشک اسے خوٗد کو چھونے نہیں دے رہی تھی اوٗر اس کی یہ بات مقابل کو تیش دلا رہی تھی وہ اس کی بیوی تھی اس کے جسم وجاں پر حق رکھتا تھا۔

"آپ بھول جائیں آپ کی زندگی میں میں کبھی تھی مجھے آپ سے نفرت ہے شدید نفرت اوٗر آپ کا نام بھی مُجھے اپنے نام کے ساتھ گوارا نہیں ہے بہت جلد میں آپ سے۔۔۔"

"خاموش۔۔۔"وہ یک لفظی بات بولتے اس کو بولنے سے روک چکا تھا وہ جو بات زبان پر لانے کی کوشش کر رہی تھی ضرغام خان کا پورا وجود جیسے زلزلے کی زد میں آیا تھا۔

"کیوں کیوں خاموش رہوں میں مُجھے آپ سے طلاق چاہیے۔۔۔!!!اور آپ تو اب اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکے ہوں گے پھر میری کیا ضرورت آپ کو۔۔۔"اشارہ اس کی اوٗر نیوشا کی شادی کی طرف تھا کیونکہ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اب تک شادی کر چکا ہو گا اوٗر ہو سکتا ہے اس کے پاس کوئی بچہ بھی ہو کیونکہ درمیان میں اتنے مہینے گزر گئے تھے۔

"ضرورت ہو یا نہ ہو رہو گی میرے ساتھ سمجھی تم اور میری بیوی ہو تا عمر میری ہی رہو گی اور ابھی تو تم میرے ساتھ حویلی جا رہی ہو اس دہلیزِ کو پار کر کے کو غلطی کی ہے اس کی سزا تو ملے گی تمہیں۔۔۔۔" وہ اس کے قریب آیا تھا اور ارشک پیچھے ٹیبل سے لگی تھی۔

"انہہ۔۔۔۔۔ آپ کی بھول ہے میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔۔ اور اس حویلی کو مَیں نے چھوڑنا ہی تھا کیونکہ وہ میرے لیے قید سے کم نہیں تھی۔۔۔ اور ویسے بھی بدلے کے لئے شادی کی تھی ناں آپ سے اور میرے بابا بے قصور ثابت ہو گئے کیونکہ قاتل آپ کی ماں تھی۔۔۔" وہ اب کی بار اونچی آواز میں بولی تھی کیسے سہہ سکتی تھی وہ یہ بات وہ اسے حویلی واپس لے جانے کی بات کر رہا تھا جو اسے گوارا نہیں تھی۔

"بیوی ہو میری اب یہ تعارف ہے تمہارا۔۔۔"اس نے باقی سب باتوں کو اگنور کیا تھا فحال یہ بات ہی اس کے لیے اہم تھی۔۔۔

۔

"انہہ آپ سے شدید نفرت ہے مُجھے۔۔۔"اس کے یہ سات لفظ مقابل کے دل میں پیوست ہوئے تھے جیسے ایک پل کے لئے دھڑکن ہی آہستہ ہوئی تھی وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا اب جب وہ خود اس کی محبت میں سر تا پاڈوبا ہوا تھا اس کے لبوں سے یہ لفظ اس کے وجود کو چھبے تھے۔

"نفرت بھی ہے تو رہنا میرے ساتھ ہی ہو گا میرے ساتھ چل رہی ہو نہیں تو زبردستی کرنے کا حق میں رکھتا ہوں اور ویسے بھی تم میری دسترس سے نکلنے کی جتنی بھی کوشش کر چکی ہو وہ سب بری طرح سے ناکام ہو چکی ہیں

چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"وہ اب کی بار اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اس کو حویلی لے جانے کا پکا ارادہ کر چکا تھا۔

"آپ کی بھول ہے آپ کے ساتھ جاؤں گی میں۔۔۔میں مر جاؤں گی لیکن آپ کے ساتھ کبھی واپس نہیں جاؤں گی اور آپ کی یہاں موجودگی میرا دم گھٹ رہا ہے یاد کریں کب آپ نے مُجھے پیار سے دیکھا ہر پل ہر لمحہ آپ نے مجھ سے نفرت کی تو اب آپ چاہتے ہیں کہ میں وہ سب بھول جاؤں کیا یہ بہت آسان ہے آپ کے لیے بولیں۔۔۔"وہ سسکی تھی سانس تیز ہوئی تھی وہ اس کے قریب ہو رہا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ٹیبل کے ساتھ لگ چکی تھی ضرغام خان نے اس کے دائیں بائیں جانب اپنے ہاتھ رکھے تھے وہ اس کے حصار میں سسکی تھی وہ قریب تھا اس کے کلون کی مہک وہ واضح محسوس کر رہی تھی۔

"مانتا ہوں بہت غلط کیا بہت برا سلوک کیا بہت برا ہوں ناں بہت ہرٹ کیا تمہیں بٹ ائی پرومس اپنی کی گئی ہر غلطی کا مدوا کروں گا۔۔۔"اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے گہری سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑتے وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ارشک نے استہزایہ انداز میں اسے دیکھا تھا سامنے کھڑے وجودِ سے وہ بے انتہا نفرت کرتی تھی کیسے اس کا قرب برداشت کر سکتی تھی۔۔۔

اسے ضرغام خان کی یہ ساری باتیں اس کی کوئی چال لگ رہی تھیں شاید وہ اسے بہلا پھسلا کر حویلی واپس لے جانا چاہتا تھا لیکن یہ اس کی بھول تھی۔۔۔

۔

"آپ کی یہ بات آپ کے دیئے زخم بھول نہیں سکتی ہیں آپ نے جو زخم میرے وجود پر دیئے ابھی تک تو وہ بھی معدوم نہیں ہوئے اور جو روح پر لگے ہیں وہ تو شاید ختم نہیں ہوں گے اور ویسے بھی مُجھے آپ کی ان باتوں سے اب کوئی فرق نہیں پڑتا ہے آپ جو مرضی کہو میرے لئے آپ اتنے اہم نہیں ہیں۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کا اوپری بٹن کھولتے اسے اس کے دیئے نشان دکھانے لگی تھی جب جب وہ شدت دکھاتا تھا اس کا سب سے زیادہ اثر اس کی گہرائیوں پر ہوتا تھا۔

ضرغام خان اس کی گہرایوں پر اپنے نشان دیکھتے آنکھیں میچ گیا تھا۔

اتنی شرمندگی اسے شاید ہی کبھی کسی کے سامنے محسوس ہوئی ہو گئ جتنی آج ارشک کے سامنے ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے جھکتے اس کے نشانوں پر لب رکھنے چاہے تھے لیکن وہ اسے پیچھے دھکیلتے اپنا دوپٹہ سٹ کر گئی تھی ضرغام خان جو کر چکا تھا اس کے بعد یہ اذیت جو وہ اس لمحے محسوس کر رہا تھا کچھ بھی نہیں تھی ارشک نے اس کی قید میں اتنا کچھ سہا تھا وہ ایسے نہیں جانے دینے والی تھی۔

"میں اہم نہیں ہوں۔۔؟؟؟"اس کی سماعتوں نے جیسے تصدیق چاہی تھی وہ اپنے باتوں سے اس کے دل کو چھنی کر رہی تھی لیکن مقابل بھی تو یہ سب ہی کیا کرتا تھا قربت کے لمحات میں بھی اس کا دل دکھانے سے باز نہیں آتا تھا۔

۔

"ہاں آپ میرے لیے اہم نہیں ہیں میرے اس دنیا میں صرف ایک ہی وجود اہم ہے جس کی سانسوں سے میری سانسوں کی ڈور بندھی ہے جس

کے مسکرانے سے میری دنیا مسکراتی ہے جو میرے پاس ہوتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے میں مکمل ہوں وہ پاس ہو تو کسی کی ضرورت نہیں رہتی ہے اور آپ کی تو مُجھے ویسے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس کی گہری کالی آنکھوں میں جھانکتے شاید وہ ایک ہی پل میں اسے اس کی اہمیت جتا گئی تھی۔

۔

جبکہ اس کے منہ سے یہ ساری باتیں سن کر وہ تلملا اٹھا تھا وہ کچھ بھی برداشت کر سکتا تھا مگر اپنی بیوی کے منہ سے کسی اوَر کا نام سن نہیں سکتا تھا اوَر وہ کسی کے اتنے قریب تھی اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی رگوں میں دوڑتے خون جیسے ابلا تھا وہ اس کو ایک ہی جسارت میں اپنے مزید قریب کرتے اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا لیکن ارشک بھی پھر ارشک تھی اس نے

سوچ لیا تھا کہ جو بھی ہو جائے وہ اسے کبھی خوُد کے لبوں تک نہیں پہنچنے دے گی مقابل کی شدتوں کا مرکز یہ لب ہوتے تھے لیکن اب نہیں۔

۔

"میری بیوی ہو سمجھی۔۔۔"وہ نجانے اسے جتا رہا تھا یا خوُد کو لیکن اب کی بار وہ اس کی کلائیاں اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا۔۔۔

ارشک کے لیے اس کا لمس سہنا ہی پل پل مرنے کے مترادف تھا وہ کیسے اسے اپنے قریب برداشت کر رہی تھی یہ بس وہ ہی جانتا تھا۔

"بیوی بیوی بیوی یہ خوش فہمی جلدی دور ہو جائیں گی آپ کی اوُر اب آپ جائیں یہاں سے ورنہ میں آپ گارڈز کو بلا کر آپ کو خوُد یہاں سے نکلوا دوں

گی۔۔۔"وہ اپنا دوپٹہ اپنے شانوں پر ٹھیک کرتی غرائی تھی ضرغام خان کے لیے یقین کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ اتنا بدل چکی تھی لیکن یہ سچ تھا۔۔۔

"خوش فہمی مجھے نہیں ہے تمہیں ہے مسز ارشک ضرغام خان کہ تم کبھی میرے نام کو ہٹا سکو گی اپنے نام کے آگے سے تم جہاں بھی رہو ہمیشہ میری رہو گی سمجھی تم میں مانتا ہوں میں غلط تھا اور اس کا ازالہ کرنے کے لئے میں تیار ہوں لیکن جو غلطی تم نے کی تھی وہ بھی قابلِ معافی نہیں ہے میں نے یہاں اتنا کچھ کیا وہیں تم نے اس حویلی سے نکل کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر پھر سے جھکا تھا لیکن ارشک نے اس کی کوشش ناکام بنا دی تھی

ضرغام خان کو اس پل شدید خواہش ہوئی تھی ان لبوں کو چھونے کی کتنا انتظار کیا تھا اس نے ان لبوں کا لمس پانے کے لئے لیکن وہ ظلم بنی اس کے گرد ے کڑے پہرے لگا چکی تھی وہ اسے خود کو چھونے نہیں دے رہی تھی وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ جو کر رہی تھی وہ بھی اس کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ اسے کس کرنے کی کوشش کرتا اور وہ اسے روک پاتی وہ لمحوں میں اسے قابو کر سکتا تھا وہ ایک مضبوط مرد اور وہ ایک کمزور سی لڑکی لیکن وہ اب کی بار اس کے ساتھ یہ سب زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۔

"آپ جاتے ہیں یا میں۔۔۔" اس کو سوچو کے بھنور میں دیکھتے وہ اب کی بار تیز آواز میں بولی تھی۔

کاش کہ وہ آتی ہی نہیں بابا کتنا روک رہے تھے اسے لیکن وہ چلی آئی تھی کہ کیونکہ اسے کام کرنا تھا اس کے اعصاب پر یہ بات آن ٹھہری تھی کہ آخر ضرغام خان کو اس کے بارے میں معلوم کیسے ہوا۔

کیا وہ پہلے سے اس کے بارے میں جانتا تھا اگر جانتا تھا تو کل اسے کیوں پہچان نہیں پایا اسے بے ساختہ ضرشک کا خیال آیا تھا وہ تو اچھا تھا کہ وہ اسے آج ساتھ لے کر ہی نہیں آئی تھی ورنہ وہ ضرور اس کے بارے میں جان جاتا۔

۔

وہ پہلے شاید تھوڑی بہت لچک دکھا بھی دیتی لیکن جب سے اس نے منہا کے بارے میں سنا تھا وہ تب سے حویلی والوں سے متنفر ہو چکی تھی شاید کہیں نہ کہیں ضرغام خان سے بھی اس کی ماں کی وجہ سے منہا کے ساتھ اتنا برا ہوا تھا۔

۔

"مسز ارشک ضرغام خان آپ مجھے یہاں سے باہر نکال سکتی ہیں کیا۔۔۔؟؟؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اطمینان سے اس کے کاملی مومی سراہے کا جائزہ لیتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ ایک پل کو اس کی نگاہوں کی تپش سے خائف ہوئی تھی۔۔

"مُجھے بار بار یہ مسز ارشک ضرغام خان مت بولیں نہیں ہوں میں مسز ارشک ضرغام خان ہتھوڑے کی مانند لگتا ہے یہ لفظ زہن پر مجھے نفرت ہے ان لفظوں سے۔۔۔"اگر ضرغام خان نے اپنے لفظوں سے ارشک کو ازیت دی تھی تو وہ بھی اب کم نہیں تھی گن گن کر بدلے لے رہی تھی ضرغام خان سے۔

۔

"ارشک۔۔۔"وہ اس کی کلائی پکڑ چکا تھا وہ بار بار ایسے لفظ بول رہی تھی جو ضرغام خان کو تپش دلا رہے تھے وہ اب خوُد پر کنٹرول چاہ کر بھی نہیں کر پا رہا تھا کب سے سن رہا تھا اسے لیکن اب وہ اس کے نام سے بھی اتنی اکتا چکی تھی کہ اپنے نام کے ساتھ اس کا نام بھی نہیں لگانا چاہتی تھی یہ وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

"آپ کیوں چلے نہیں جاتے ہیں بہت خوش ہوں میں آپ کے بغیر آپ کا ساتھ نہ ہونا میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے اوٗر پلیز آپ مجھے بھولنے کی کوشش کریں کیونکہ میں مر کر بھی آپ کے پاس واپس نہیں آنے والی اوٗر اب آپ یہاں سے جائیں نہیں تو میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔"وہ یہ بات تو ضرغام خان پر واضح کر گئی تھی کہ وہ کبھی بھی کسی قیمت پر اس کی زندگی میں واپس نہیں جائے گی وہ چاہے کچھ بھی کر پے لے اس کے دل میں موجود نفرت خود کے لیے ختم نہیں کر سکے گا۔

تم جا کر تو دکھاؤ مجھے۔۔۔"وہ شاید کسی زاعم میں تھا ارشک پل " میں ہی اپنا گاؤن پہنتے اپنے چہرے پر نقاب کرتے تیار ہو گئی تھی وہ

ٹھکٹا وہ واقعی میں جانے والی تھی یعنی اس کی موجودگی سے وہ اتنی ڈسٹرب ہوئی کہ وہ وہاں سے جانے کو ترجیح دے رہی تھی۔۔۔

وہ اسے بار بار جھٹکے دے رہی تھی یہ وہ ارشک تو نہیں تھی جو اس کی بیوی تھی جس کے لبوں سے چند لفظ نہیں نکلتے تھے نہیں یہ کوئی اور ارشک تھی کتنا کونفڈنس آچکا تھا وہ سردار ضرغام خان کے مقابل کھڑی تھی وہ نقاب لے چکی تھی تو اب صرف اس کی سرمئی آنکھیں نظر آرہی تھی جن میں ڈوب جانے کی خواہش اس پل ضرغام خان نے شدت سے کی تھی وہ اس کی آنکھیں میں آنکھیں گاڑے بات کر رہی تھی ضرغام خان کو یہ بات تپش دلا رہی تھی۔۔

اس نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوتے ہوئے اپنی بیک گردن کو رب کیا تھا اس وقت اس کی کنڈیشن کافی عجیب ہو رہی تھی۔۔۔

ہاتھ مارتے جیب سے سگریٹ نکالتے سلگا کر لبوں میں دبایا تھا کچھ ہی لمحوں میں سگریٹ کا دھواں پورے کمرے میں پھیل گیا تھا اور ساتھ ہی ارشک کو کھانسی بھی شروع ہو گئی تھی وہ تیز تیز سانس لینے لگی تھی۔۔۔

ضرغام خان کو وہیں ڈیرا جمائے دیکھ کر وہ کام کو چھوڑ کر جانے کا سوچتے واپس پلٹی تھی کہ ضرغام خان نے اس کو خود میں بھینچتے اس کا نقاب اتار دیا تھا اور اس پر جھکتے اب کی بار اس کی مزاحمت کو اگنور کرتے وہ پہرے جو اس نے خود پر لگائے انہیں توڑتے وہ اپنے تڑپتے لبوں کا ملن کروا گیا تھا۔۔

ان نازک لبوں کا لمس پاتے جیسے پورے وجودِ میں اطمینان کی لہر سرایت کر گئی تھی آہستہ آہستہ اس کی سانسوں کو خود میں انہیل کرتے وہ پھر شدت دکھاتے پوری طرح سے اس کی سانسوں کو قید کرتے اس کی جان لبوں پر لے آیا تھا۔۔۔

دوسری جانب ارشک کا حال کاٹو تو بدن میں خون نہیں کے مترادف تھا وہ اپنا پورا زور لگا کر بھی اسے خود دور کرنے میں ناکام رہی تھی مقابل کی گرفت اس کے نازک کپکپاتے لبوں پر بھلے نرم تھی لیکن اتنی نہیں کہ وہ آسانی سے خود کے لب اس کی گرفت سے چھڑوا پاتی۔

۔

اپنی سانسوں میں سگریٹ کی مہک شامل ہوتی محسوس کی تو پل بھر کے لئے آنکھیں بھر آئی تھی سگریٹ کی مہک سے الرجی تھی اور اب ضرغام خان اس کے لبوں پر یہ مہک ہی بکھر رہا تھا وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے قمیض کو پکڑ کر جھنجوڑ چکی تھی لیکن مقابل پر تو اس کے لمس کا جنون سوار تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے لب قید کرتے آزاد کرنا ہی بھول گیا تھا۔

اس کی مزاحمت بڑھتے دیکھ کر اس نے اس کے نچلے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا ارشک ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی وہ اس کے لمس سے خوُد کو بھرپور سیراب کرتا پیچھے ہوا تھا۔

گو کہ پیاس ابھی تک موجود تھا اس کے لیے یہ لمس ویسے بھی نشہ تھا جو ملتا تھا تو طلب مزید بڑھتی تھی اوُر اب تو جیسے اتنے عرصے بعد وہ خوُد کو کنٹرول نہیں کر سکا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہوا تو ارشک کے لبوں پر خون کی بوند دیکھتے اسے اپنے لبوں سے چنا چاہا لیکن وہ اسے خوُد سے دور کرتے چیئر پر بیٹھ گئی تھی اس کی سانس کافی بے ترتیب ہو چکی تھی گہرے گہرے سانس لینے سے بھی دھڑکنیں ترتیب میں نہیں آئی تھیں۔

ضرغام خان کی اس قدر نزدیکی پر اس کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور ہوا تھا وہ کہاں برداشت کر سکتی تھی اس لمس کو اور پھر ضرغام خان تو اس کی سانسوں کے قریب ہوا تھا اس کا دل چاہا اپنے لبوں سے اس کا لمس مٹا دے۔

لیکن اس وقت وہ بمشکل بیٹھی تھی اس کی آنکھوں میں نمی آچکی تھی سانس گہری ہونے کی وجہ سے ضرغام خان اس کی حالت دیکھتا شدید پریشان ہوا تھا جس کے چہرے سے اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا وہ اس کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا ارشک نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر ضرغام خان کو دیکھا تھا۔

اس کی سانسوں کی بے ترتیب دیکھتا وہ پھر سے جھکا تھا ارشک اس کو دور کرنے لگی لیکن وہ نرمی سے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرتے اس کی سانسیں نارمل ہونے تک یہ عمل کرتا رہا تھا وہ اس کو دور کر رہی تھی لیکن وہ اس کی سانسیں نارمل ہونے پر ہی پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔۔" اس کے چہرے پر ائی لٹوں کو اس نے پیچھے کرتے فکر مندی سے پوچھا تھا اس کے لہجے میں خود کے لیے تڑپ فکر دیکھ کر وہ استہزایہ انداز میں ہنسی تھی یہ پہلی بار وہ ایسے ضرغام خان کے سامنے مسکرائی تھی اس کا ڈمپل ہلکا سا ابھر کر معدوم ہوا تھا۔۔۔

ضرغام خان کا دل جیسے پہلو میں دھڑکا تھا اس پل اس ڈمپل کو چھونے کی خواہش دل میں انگڑائی لینے لگی تھی وہ ہنستے ہُوئے کتنی پیاری لگی تھی یہ وہ نہیں بتا سکتا تھا دل جیسے اس کی مسکراہٹ ہمیشہ سے دیکھنے کے لیے مچا تھا۔

اس کے ساتھ رہتے وہ کبھی مسکرائی نہیں تھی ضرغام خان کا دل چاہ وہ ماضی میں واپس چلا جائے اور سب ٹھیک کر سکے۔

"آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں جیوں یا مر۔۔۔۔"

"بس ارشک یہ لفظ اپنے لبوں سے مت نکالنا۔۔۔" وہ جیسے آج اسے لفظوں کی مار مار رہی تھی اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا اس کے لبوں سے یہ مرنے والا لفظ سن کر ضرغام خان نے اپنی بھاری انگلی بے ساختہ اس کے لبوں پر رکھتے اس کی بات درمیان سے اچکی تھی۔

"کیوں آپ کو کیوں فرق پڑ رہا ہے؟؟؟؟" وہ سلگ گئی تھی یہ فکر یہ تڑپ اب اس کے لیے معنی نہیں رکھتی تھی ضرغام خان کو اگر لگتا تھا کہ وہ اب محبت کا ناٹک کر کے ارشک کو پھر سے اپنی زندگی میں واپس لے جائے گا تو یہ اس کی سب سے بڑی بھول تھی ارشک ایسا کبھی نہیں ہونے دینے والی تھی۔۔

"بیوی ہو میری؟؟؟" وہ اس کی باتوں سے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا کیوں دے رہی تھی وہ لفظوں سے اسے ازیت کیوں وہ اس قدر بدل چکی تھی اسے وہ ارشک چاہیے تھی جو اس کے سامنے خاموش کھڑی اس کی ہر بات سن کر برداشت کر لیتی تھی لیکن اسے جواب نہیں دیتی تھی یہ ارشک نہیں چاہئے تھی جو اس کے سامنے کھڑی اس کی ہر بات کا جواب دے رہی تھی۔

"انہہ کوئی شوہر بیوی کے ساتھ ایسا نہیں کرتا پے جو آپ نے میرے ساتھ کیا آپ کو شاید یاد بھی نہیں ہو گا لیکن میں بھولی نہیں ہوں اور نہ ہی کبھی بھول سکتی ہوں۔۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتی بھیگے لہجے میں بولی تھی۔۔

"ارشک۔۔۔" لہجے میں مٹھاس سی تھی وہ جتنی نرمی دکھا رہا تھا مقابل اور بھی زیادہ نفرت بھرا لہجہ استعمال کر رہی تھی وہ جانتا تھا کہ اگر وہ تھوڑی سی جھلک بھی دکھاتا پرانے ضرغام خان کی ارشک کی آواز نہیں نکلنی تھی اس کے سامنے۔

لیکن اب وہ ضرغام خان رہا کہاں تھا وقت کے ساتھ سبھی تو بدل چکا تھا اور اب جو ضرغام خان تھا وہ ارشک کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"آپ چلے کیوں نہیں جاتے ہیں۔۔۔؟؟؟" اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ ضرغام خان کا دل کٹا تھا بے ساختہ سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی اس نے اپنے سینے کو سہلاتے خود پر قابو پایا تھا وہ اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن ارشک کو دیکھتے یہ ممکن ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا وہ جس قدر غصے میں تھی

جیسی اس کی حالت تھی وہ زبردستی کرتا تو شاید اسے لے جانے میں کامیاب ہو پاتا۔۔۔

میرے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔"اس نے پھر سے حویلی جانے کی " بات کی شاید وہ آخری کوشش کر لینا چاہتا تھا اسے منانے کی لیکن اب مقابل شائد ہی اس کی باتوں پر دھیان دیتی۔

مر جاؤں گی لیکن اس جگہ واپس نہیں جاؤں گی۔۔۔"وہ چیئر سے " اٹھاتے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی تھی حجاب تو اس کا ضرغام خان نے نجانے کہاں آتار کر رکھا تھا کہ اسے مل ہی نہیں رہا تھا۔

تمہیں جانا پڑے گا۔۔۔"اب کی بار لہجے میں ضد تھی۔"

زبردستی کریں گے جیسے پہلے کرتے تھے میرے وجود کو حاصلِ "
کرنے کے لئے اسی کی طلب ہو رہی ہے ناں آپ کو اپنے جذبات
کنٹرول نہیں ہو رہے ہیں آپ کے۔۔"اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے
وہ غرائی تھی اس کے لبوں سے اتنی بے باک سنتے ضرغام خان پر
حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے۔۔

بیوی تھی تب میری تمہارے وجودِ پر حق رکھتا تھا وہ بھی جائز تو "
کیسے چھوڑ دیتا اپنا حق۔۔؟؟؟"اس کو بازوؤں سے پکڑا تھا اس کی یہ
بات جیسے دل پر کاری ضرب لگا گئی تھی۔

بیوی تھی تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ "
زبردستی کرتے کیا میری کوئی مرضی نہیں تھی ہر رات مجھے تکلیف
دیتے تھے کبھی یہ پوچھنے کی زحمت کی کہ مُیری کیا مرضی ہے ہمیشہ

اپنی کی۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی نظروں کے سامنے پھر سے وہ لمحات آئے تھے۔۔۔

جب جب وہ اس کے قریب ہوؤا اس سے زبردستی کی تھی لیکن اب ایسا نہیں ہونے والا تھا یہ اس کی بھول تھی کہ وہ پھر سے اسے اپنے اس کمرے میں لے جاپاتا یہاں گزرے ایک ایک پل کو وہ کبھی بھول نہیں پارہی تھی۔

"ارشک بس بہت ہوا تم میرے ساتھ چل رہی ہو نہیں تو تمہیں لے جانے کا حق بھی میں رکھتا ہوں اور دیکھتا ہوں کیسے روکتی ہو تم مجھے۔۔۔"ارشک کی طرف دیکھتے وہ بولا تھا لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔

"کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔"اپنا حجاب اٹھاتے اس نے پھر سے نقاب کیا تھا اور اس سے پہلے کہ ضرغام خان کوئی بات کرتا ارشک کا فون بجا تھا کال اس

کے بابا کی تھی اس کا دھیان ضرشک کی طرف چلا گیا تھا ضرغام خان سے بحث میں اس کا کافی وقت لگ گیا تھا اور اب بابا کی کال مطلب وہ ضرشک کے بارے میں ہی کچھ کہنے والے تھے۔۔

اس نے کال پک کر لی تھی۔

"اسلام علیکم۔۔۔"اس نے فون کان سے لگائے کہا۔

"وعلیکم السلام بیٹا کب تک آؤ گی آپ یہ آپ کا بیٹا بار بار مما مما کی گردان شروع کر چکا ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے ضرشک کو گود میں اٹھائے بولے تھے جو بار بار اپنی توتلی زبان میں م۔۔۔۔ مم مما کہہ رہا تھا یعنی اسے ارشک پاس چاہیئے تھی۔

"وہ روتو نہیں رہا ہے۔۔۔؟؟؟" اسے فکر ہوئی جانتی تھی وہ اس کو نہ پا کر رونے لگ گیا ہو گا تبھی بابا نے اسے کال کی ہو گی وہ فکر مندی سے پوچھنے لگی تھی۔

"نہیں رو نہیں رہا ہے بلکہ موصوف کی مما کی گردان زور و شور سے جاری ہے۔۔۔" یہ ارسام کی آواز تھی جو شاید عباد صاحب سے ملنے آیا تھا۔

"اوو میں سمجھی کہ رو رہا ہے میں بس آ رہی ہوں آپ اس کا دھیان رکھیں۔۔۔" وہ مذید چند باتیں کرتے کال کٹ کرتے فوں بیگ میں ڈالے ضرغام خان کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر پھیلا سرد پن اس کی آنکھوں میں پھیلی سنجیدگی اس پل ارشک کو خوف محسوس ہوا تھا وہ یہاں کھڑا تھا کیوں کھڑا تھا وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

اس سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ارشک کے ساتھ زبردستی بھی کر لیتا اسے کسی طرح سے نکلنا تھا.

"ارشک تمہیں میرے ساتھ آنا ہو گا۔۔۔"وہ اب کی بار اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں آؤں گی اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے مزید نفرت نہ کروں تو مُجھے مجبور مت کیجے گا اور ویسے بھی میں جتنا تڑپی ہوں اب آپ کی باری ہے۔..."اس سے پہلے کہ ضرغام خان اس کی کلائی اپنے ہاتھوں میں تھامنے کی کوشش کرتا وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔۔

اس بار وہ ضرغام خان کو کافی ٹف ٹائم دے رہی تھی وہ چاہتا تو اسے روک سکتا تھا زبردستی کر کے لے جاتا لیکن وہ کچھ سوچتے اسے وقت دینے والا تھا

وہ پہلے ہی خفا تھی شاید جو وہ لر چکا تھا اس کے بعد کوئی بھی ہوتا تو یہی ری ایکٹ کرتا وہ۔۔۔

وہ ارشک کو وقت تو دینے والا تھا لیکن اس سے غافل وہ ہرگز نہیں رہنے والا تھا۔

اپنی بیوی کے ارد گرد وہ اب سائے کی طرح رہنے والا تھا۔ اسے ارشک کے دل سے ماضی نکالنا تھا جو کچھ ماضی میں ہوا وہ جانتا تھا کہ ارشک کے لیے وہ بھولنا آسان نہیں تھا لیکن ناممکن بھی نہیں تھا وہ اب ارشک کو اپنی نظروں سے دور نہیں کرنے والا تھا وہ باہر نکلا تھا اس کے گھر کا ایڈریس وغیرہ بھی تو اس نے معلوم کروانا تھا۔

اگر وہ اس سے دور رہتے اس کو بھولنے کی کوشش کرتی تو ضرغام خان بھی چپ نہیں رہنے والا تھا اسے پتہ تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

ابھی تک وہ اپنے بیٹے کے وجود سے بے خبر تھا یہ بات تو اسے بعد میں پتہ چلنی تھی اور نجانے تب وہ کرنے کیا والا تھا یہ تو وقت نے بتانا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 88

••••

ضرغام خان ارشک کے روم سے نکلا تو بوتیک میں کافی رش تھا اب تو صبح کے دس بج چکے تھے اب تو تقریباً سبھی لوگ اپنے اپنے کال میں مصروف تھے وہ

باہر نکل گیا تھا ارشک کی گاڑی تب تک سٹارٹ ہو چکی تھی وہ اس کا پیچھا کرنے لگا تھا کیونکہ وہ اب اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا اسے ہر پل ارشک کا سایہ بن کر اس کے ساتھ رہنا تھا اور ارشک اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ضرغام خان کافی آہستہ آہستہ گاڑی چلا رہا تھا تاکہ اگلی گاڑی کے ڈرائیور کو پتہ ہی نہیں چل سکے کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے ارشک کی گاڑی ایک خوبصورت سے دو منزلہ گھر کے سامنے روکی تھی۔

۔

یقیناوہ یہی رہتی تھی لیکن اکیلی تو نہیں رہتی ہو گی کوئی تو ہو گا اس کے ساتھ اور پھر اس کی گاڑی کس کے نام پر تھی یہ سوال اس کے زہن میں گردش

میں کر رہا تھا ایک پل کے لیے اس نے سوچا کہ وہ اندر چلا جائے لیکن نہیں ایسے وہ اسے مزید خوُد سے بد گمان نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

ارشک گاڑی سے نکلی تھی براؤن کلر کے گاؤن میں وہ فل کور تھی وہ خود ہی پردے کا خیال رکھتی تھی اس پل وہ اسے بہت خوبصورت لگی تھی دل ایک الگ ہی انداز میں دھڑکا تھا وہ تو اندر چلی گئی تھی لیکن ضرغام خان وہیں بیٹھا رہا تھا گاڑی میں اس وقت اس کی سچویشن کافی عجیب سی ہوئی تھی پورے وجود میں بے چینی کی سی کیفیت تھی۔

اس کے لبوں کو چھونے کے بعد لب اوُر بھی پیاسے ہوئے تھے لمحے کتنے مختصر تھے وہ ہمیشہ اسے ڈیپ کس کرتا تھا لیکن دل پھر بھی نہیں بھرتا تھا اور

یہاں تو وہ صرف چند منٹ تک ہی ان نازک لبوں کی نزاکت کو محسوس کر سکا تھا۔

ارشک پہلے ہی کی جیسی تھی اس کا حسین سراپا نظروں میں جذبات مچلنے لگے تھے وہ کتنے وار اس کے دل پر کر چکی تھی وہ بے خبر تھی اس بات سے۔۔۔

"میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔" یہ الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے تھے ضرغام خان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا اس کے لبوں سے یہ لفظ سن کر جیسے ایک پل کے لیے اس کو افسوس ہوا تھا دل بھی رنج بھی خوُد کو ملامت بھی کیا اس نے اس سب کے لیے جو وہ کر چکا تھا۔

۔

"امی آپ کاش وہ سب نہ کرتیں۔۔۔!!!" اشارہ اپنے بابا کی ڈیتھ کی طرف تھا وہ سب نہ ہوتا تو شاید ارشک کے ساتھ اتنا برا سلوک بھی نہیں ہوتا اس کی حویلی میں لیکن جو ہو چکا تھا وہ ہو چکا تھا۔

"ارشک تمہیں ضرغام خان کی زندگی میں واپس آنا ہو گا آنا ہو گا تمہیں ضرغام خان نہیں رہ سکتا ہے ارشک ضرغام خان کے بغیر۔۔۔" وک اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتا ہزیائی انداز میں چلایا تھا اس پل اس کے ہاتھ میں شدید درد ہوا تھا پہلے سے لگے زخم پر شدید کھینچاو پڑا تھا پہلے تو وہ درد محسوس نہیں کر پایا تھا لیکن اب اس پل اس کے ہاتھ سے خون بہتا اس کی سفید پٹی کو داغ دار کر گیا تھا۔

اس پل اس کی تڑپ اگر ارشک دیکھتی تو ڈھیروں سکون ملتا اسے۔

لیکن یہ تو شروعات تھی ابھی تو ضرغام خان نے آگے بہت کچھ دیکھنا تھا بہت کچھ سہنا تھا۔

لیکن ارشک اسے ملتی یا نہیں یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

وہ اپنے ہاتھ میں اٹھتے درد کو برداشت کرتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ایک بھر پور نظر اس نے ارشک کے گھر پر ڈالی تھی دل جیسے ڈوبا تھا۔

وہ اس کی تھی اس کے ساتھ ہونی چاہیے تھی لیکن کاش کہ وہ جو کر چکا تھا اس کو بدل نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

اس کا فون بجا تو اس نے کان سے لگاتے گاڑی روڈ پر ڈالی تھی اور ساتھ ہی بات بھی کرنے لگا تھا کال شمس خان کی تھی۔

"داداجان میں نے کہا تھاناں ہم دوپہر میں جائیں گے پھر ابھی صبح صبح کیوں کہہ رہے ہیں آپ جانے کے لیے میں اس وقت تو شہر میں ہی ہوں آرمینا کو لے کر واپس آؤں گا۔۔۔"وہ شمس خان کی بات سنتے بولا تھاوہ اسے تعزیز کے پاس لے جانے کا کہہ رہے تھے جبکہ یہ بات تو رات کو ہی کنفرم ہو چکی تھی کہ وہ اُنہیں لے کر دوپہر میں جائے گا۔

۔

"ضرغام خان ہماری حالتِ تم نہیں سمجھ سکتے ہو ہمیں اپنے پوتے سے ملنا ہے وہ اس وقت بھی تو کہیں ہو گاناں تم معلوم کرواؤر ہمیں لے جاو۔۔۔"وہ بے بسی سے بولے تھے رات اُنہیں خواب میں ارتضیٰ خان آئے تھے جو ان سے خفا تھے بات تک نہیں کر رہے تھے اؤر تعزیز کے حوالے سے کچھ کہہ

رہے تھے وہ صبح سے بے چین تھے ضرغام خان سے صبحِ ناشتے پر ان کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی کہ وہ جلدی نکل آیا تھا حویلی سے

۔

"داداجان آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔؟؟؟" وہ پریشان ہوا تھا ان کی کنڈیشن اسے صحیح نہیں لگی تھی۔

"بس تعزیز سے مل لیں پھر ٹھیک ہو جائینگے ہم تم بس کسی طرح ہمیں تعزیز کے پاس لے چلو۔۔۔" وہ افسردگی سے بولے تھے جبکہ ضرغام خان جو اس وقت ایک ضروری کام کے لئے جا رہا تھا وہ اسے ترک کرتا شمس خان کی حالتِ کے پیشِ نظر ان کے پاس جانے کے لئے گاڑی حویلی کی طرف موڑ چکا تھا.

"آپ پریشان مت ہوں میں آرہا ہوں پھر ہم اس کے آفس ہی چلتے ہیں پلیز ٹینشن نہیں لیں آپ آپ کی صحت کے لئے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"وہ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا جلدی گاؤں پہنچنے کی کوشش میں تھا کیونکہ شمس خان ہارٹ پیشنٹ تھے ان کے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

"تم جلدی آجاؤ ضرغام۔۔"وہ ضرغام خان سے بات کرتے فون کٹ کر چکے تھے سائیڈ پر فون رکھتے انہوں نے چشمہ اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا آنکھیں اس وقت بھیگی ہوئی تھیں کاش کہ وہ بیٹے کی پسند کو قبول کر لیتے تو آج ان کا پورا خاندان ساتھ ہوتا۔

بیٹے کو تو کھو چکے تھے لیکن اب پوتا انہیں اپنے قریب چاہیئے تھا۔۔۔

"کیا ہوا آپ پریشان ہیں۔۔۔؟؟؟"بی بی جان جو اسی وقت روم میں داخل ہوئی تھیں وہ شمس خان کی بھیگی آنکھیں دیکھتے پوچھنے لگی تھی۔

"تعزیز کی یاد آرہی ہیں ہمیں ماضی میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں ہم سے کاش ہم ارتضیٰ کی پسند کو دل سے قبول کر لیتے تو آج سب کچھ کتنا اچھا ہوتا آج ہمارا پوتا ہمارے پاس ہوتا شاید ہمارا بیٹا بھی۔۔۔"وہ نم لہجے میں بولے تھے۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ ہم نے واقعی میں بہت بڑی غلطی کی تھی کاش ہم منہا کو قبول کر لیتے اس پر جس کو ترجیح دی اس نے کیا کیا اور ویسے بھی ہمیں حرمین سے شدید نفرت ہے اگر وہ آپ کے بھائی کی اولاد نہیں ہوتی تو اس وقت یہاں نہیں بلکہ جیل میں ہوتی۔۔۔"وہ نفرت سے بولی تھیں حرمین کا وجود اُنہیں کٹکھتا تھا لیکن افسوس وہ شمس خان کی وجہ سے خاموش تھیں۔

"اگر وہ ہمارے بھائی کی اولاد نہیں ہوتی تو اس وقت سچ میں ہی جیل میں ہوتی ہم صرف اپنے مرے ہوئے بھائی کی وجہ سے خاموش ہیں لیکن جو سب کچھ وہ ابھی جھیل رہی ہے وہ بھی کم نہیں ہے ضرغام خان صرف فرض نبھا رہا ہے یہ بات حرمین بیگم بھی جانتی ہے تبھی تو اس کے رویئے پر کٹتی ہے۔۔۔" وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے بولے تھے جبکہ بی بی جان بس خاموش ہی رہ سکی تھیں وہ تو اس حق میں بھی نہیں تھیں کہ کوئی حرمین سے بات کرتا ضرغام خان اس کا خیال رکھتا تھا یہ بات بھی اُنہیں پسند نہیں تھی۔

لیکن وہ اس کی ماں تھی وہ ضرغام کو روکنے کا حق نہیں رکھتی تھیں تبھی خاموش تھی۔

باقی آرمینا تو ویسے ہی عالمیار خان کے بعد خاموش ہو چکی تھی پہلے کمرے میں بند رہتی تھی۔

"آپ تعزیز سے ملنے جائیں گے کیا۔۔۔؟؟؟" انہوں نے بات بدلی تھی جس پر شمس خان نے سر ہلایا تھا۔

"ہم پوری کوشش کریں گے کہ اسکو اپنے ساتھ واپس لا سکیں ہم عمر کے جیس حصے میں ہیں چاہتے ہیں باقی کا وقت تعزیز ہمارے ساتھ حویلی میں گذارے۔۔" وہ تعزیز کو آج حد سے زیادہ یاد کر رہے تھے۔۔۔۔۔

"ہمیں لگتا ہے وہ آپ سے بھی بات نہیں کرے گا کل اس نے ہمارے ساتھ جو رویہ رکھا اس کے بعد ہم نہیں چاہتے ہیں آپ اس سے ملیں۔۔" ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اُنہیں جیسے تعزیز خان سے ملنے سے روکنا چاہتی تھیں۔

"ہم ملیں گے بس اخری بار۔۔۔" وہ اپنے فیصلے پر قائم تھے اور بی بی جان بس انہیں دیکھے گئ تھیں۔

پھر مزید ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

••••

ابر شم اس وقت بلیک کلر کے باتھ گاؤن میں ملبوس بالوں کو ٹاؤل میں ڈھانپے باہر نکلی تھی شاور وہ لے چکی تھی سو اس وقت ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑتے ہوئے اس نے اپنے بالوں سے ٹاؤل نکالتے دور پھینکا اور اپنے بالوں کو ڈرائے کرنے لگی تھی کہ اس کی نظر صوفے پر شرٹ لیس پر لیٹے تعزیز خان پر گئ تھی جو شاید گہری نیند میں تھا۔۔۔

وہ کچھ سوچتے برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے اس کے قریب گئی تھی وہ اس کے ساتھ تھوڑی سی جگہ پر بیٹھ گئی تھی کل اس کی گئی بات یاد آتی تو بار بار لبوں کے گوشے مسکراہٹ سے گھل جاتے تھے وہ لب بھینچ کر گہری نیند سو رہا تھا ابر شم نے اپنے گیلے بالوں کو پیچھے کیا اور تعزیز خان پر جھکی تھی۔

۔

اس کے لبوں کو چھونے کی خواہش دل میں پیدا ہوئی تھی آج کا دن اور کل کا دن کل رات بارہ بجے ان کا کنٹریکٹ ختم ہونے والا تھا اور پھِر شاید اس "شاید" سے اگے کی بات وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی اس کے بغیر کیا وہ رہ پاتی۔

۔

اس کو شدید محبت ہو چکی تھی تعزیزیوں کہا جائے کہ وہ اس کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوب چکی تھی تو غلط نہیں ہو گا وہ اس کے دائیں بائیں جانب ہاتھ رکھتے اس کی ناک پر لب رکھ گئی تھی۔

وہ خوُد نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کر رہی تھی بس اس پل اس کا دل بے قابو ہوا تھا اوُر وہ اپنے دل کی سنتی اس کے قریب چلی آئی تھی بنا یہ سوچے کہ وہ جاگ گیا تو کیا ہو گا۔۔۔

۔

وہ مردانہ وجاہت کا شکار ایک خوبصورت مرد تھا اس کی ہلکی بڑھی بیرڈ اسے مزید حسین بناتی تھی۔

ائزم سے ابر شم کو محبت ہوئی تھی کیونکہ ائزم اس کا خیال رکھتا تھا اس کے ساتھ رہتا تھا وہ اس سے شاید محبت نہیں کرتی تھی وہ وقتی اٹریکشن تھی محبت تو یہ تھی جو اب اسے ہوئی تھی ائزم کو دل دیکھ کر دل اتنی زور سے نہیں دھڑکتا تھا جتنا تعزیز کو دیکھ کر دھڑکتا تھا کہ سینے کی دیوار توڑ کر باہر آنے کی ہی خواہش ہوتی تھی دل کی۔

۔

اس کی بیرڈ کو سہلاتے ہوئے وہ اس کی مونچھوں کی چھبن پر کسمکائی تھی لیکن اس کا لمس محسوس کرتا تعزیز خان ضرور جاگ گیا تھا وہ اس کے اوپر ہونے کی وجہ سے اس کے کروٹ بدلنے پر اس کے ساتھ ہی اس کے نیچے آئی تھی۔۔۔

وہ شائد سوئی جاگی کیفیت میں تھا اس کی گرم سانسیں ابر شم کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھی اسی پل اپنے حلیے کا ادراک بھی ہوا تھا وہ گھنٹوں تک آتے باتھ گاؤن میں تھی۔۔

وہ پل میں سرخ ہوئی تھی اس حلیے میں وہ اس کے اس قدر قریب تھی لیکن پھر کچھ سوچتے اس نے لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے تعزیز خان کی گردن پر انگلی پھیرتے ہوئے اسے ڈسٹرب کرنا چاہ جو کروٹ بدلتے پھر سو گیا تھا رات بھی وہ نہیں گیا تھا۔

۔

کیا اس کی گرل فرینڈ یعنی لا بیشا اس کا انتظار کر رہی تھی اس کا لیکن وہ تصویریں فیک تھیں اسے لگ رہا تھا کہ لا بیشا وہ لڑکی نہیں ہے وہ کوئی اور

ہے کیونکہ تعزیز خان نے کل پورا دن ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

اس کی گرل فرینڈ تھی یہ وہ جانتی تھی اتنی بار وہ خوُدز کر کر چکا تھا ابر شم کے سامنے لیکن پھر سفر اکی بات یاد آئی وہ کیوں اس کے پاس آئی اوُر اُسے جھوٹ بولا۔

"وہ پہلے بھی تو ایک بار آئی تھی میں کیسے بھول گئی وہ ہر بار صرف مجھے تعزیز سے بد گمان کرنے آتی ہے لیکن خیر اس بار تو میں نے تعزیز سے زیادہ بحث نہیں کی اس بارے میں۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے سوچوں میں گم تھی۔

جبکہ اس کے چہرے پر اپنی تک تعزیز کی گرم سانس کا لمس بکھر رہا تھا وہ نیند میں بھی اس کی گرفت خود کے گرد سخت محسوس کر رہی تھی۔

اس کی دیوانگی اس کی شدت جو وہ اس کے لبوں پر دکھاتا تھا اسے یاد کرتے اس کے چہرے پر گلال پھیلا تھا وہ اگر اس کے مزید قریب آتا تو نجانے کتنی شدت دکھاتا۔۔۔وہ اس کے حصار میں اب پر سکون سی لیٹی تھی وہ اس کی ناز کی محسوس کرتے جاگ چکا تھا شاید وہ سویا ہوا ہی نہیں تھا۔

اپنی میم کی حرکتیں دیکھ رہا تھا اس کا لمس محسوس کر رہا تھا وہ جانتا تھا وہ ایسا کیوں کر رہی تھی ان کے پاس صرف دو دن تھے ساتھ پھر ان کا کنٹریکٹ ختم ہونے والا تھا۔

وہ سکون سی لیٹی تھی اس کے ساتھ جبکہ اس کے قریب آنے پر وہ اب ایسے ہی ری ایکٹ کرتی تھی وہ مسکرایا اور اس کو اپنے سینے پر گرایا تھا۔

ابر شم کی آنکھیں پوری طرح سے کھلی تھیں یعنی وہ جاگ رہا تھا یا پھر شائد ابھی جاگا تھا۔

"تم جاگ رہے تھے وہ میں۔۔" وہ اپنے گیلے بالوں کو پیچھے کرتے کنفیوز سی ہوئی تھی اب اسے کیا بتاتی وہ کیوں آئی تھی اس کے قریب۔

"ہاں اور مُجھے لگتا ہے آپ غلطی سے یہاں آگئی ہیں جبکہ جانا آپ نے ڈریسنگ روم میں تھا رائٹ۔۔" اس کے بالوں کو پیچھے کرتا سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جس پر اس نے جلدی سے سر ثبات میں اٹھایا تھا۔

"ہاں رائٹ۔۔۔" زور لگایا تھا اس نے تعزیز خان اس کی حالت دیکھتا مسکرایا تھا وہ جان بوجھ کر جھوٹ بول رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا۔

"تو جائیں۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا تھا ابر شم نے سر ہلایا اور اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی تعزیز خان نے اس کے لبوں کو قید کیا تھا اس پل وہ اس شارٹ سے باتھ گاؤن میں اس کے جذبات میں تلاطم تو مچا ہی چکی تھی ویسے بھی وہ رات سے کافی بے چین تھا اس کا لمس جو نہیں ملا تھا اسے۔

سو اب آرام سے اس کے لبوں سے لب جوڑتے اس نے اس کے لبوں کی نزاکت کو محسوس کیا تھا وہ اسے اپنی نازکی کا بھرپور احساس دلا رہی تھی اور اوپر سے اس کا نرم لمس۔

تعزیز خان نے اس کے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ان کی نرمی محسوس کی تھی اور پھر پیچھے ہونے کے بجائے اس کے لمس میں شدت آئی تھی۔

ابر شم بھی اس پل سب بھولتے اس کا ساتھ دے رہی تھی خود بھی تو یہی خواہش تھی کہ وہ اس کے لبوں کو چھوئے۔

وہ کافی دیر تک اس پر جھکا رہا تھا روم میں بس گھڑی کی ٹک ٹک کا شور تھا اور ساتھ ہی ابر شم کی تیز ہوتی دھڑکنیں وہ اس کی دھڑکنوں کو محسوس کرتا خود کو بہکتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

اس کی سانسیں پھولی ہوئی محسوس ہوتی دیکھ کر وہ ناچاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوا تھا ابر شم اس کی گردن میں منہ چھپائے اپنی سانس درست کرنے لگی تھی جو مقابل اپنی شدت سے بے ترتیب کر چکا تھا۔۔

اس کے لب سرخ ہو رہے تھے مقابل کی شدت پر وہ اس کو نرمی سے خود سے الگ کر گیا تھا لیکن احساس ہوا کہ وہ اس کے جاگتے اتنی شدت سے اس کے لبوں کو چھو چکا ہے وہ بدک کر اٹھا تھا ابر شم اس کی پھرتی دیکھ رہی تھی جو اب اٹھ کر کھڑا ہوتا اس کے قریب آ رہا تھا وہ حیرتِ زدہ سی تھی۔

"میں نیند میں تھا شاید تبھی یہ حرکت کی۔۔۔!!!" اس کے لبوں کی سرخی دیکھتے وہ نجانے کیوں اسے وضاحت دے رہا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی دل جو اس کے لمس الگ ہی انداز میں دھڑک رہا تھا اس کی بات پر جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔

"تو۔۔۔؟؟؟" وہ سمجھ نہیں سکی وہ کیا کہہ رہا تھا۔

"تو مُجھے یہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتا ہوا جیسے اپنی کی گئی حرکت پر نادم ہو رہا تھا۔

"افسوس ہوا۔۔۔؟؟؟" ابر شم کا انداز سپاٹ تھا مقابل نے بنا کسی تردد کے سر ہلایا تھا ابر شم کو جیسے بے ساختہ سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی۔

۔

کتنا خوش ہو رہی تھی وہ اس کا لمس پا کر وہ کیا کہہ رہا تھا وہ اس کے قریب نہیں آنا چاہتا تھا یعنی وہ نیند میں یہ حرکت کر چکا تھا جاگ رہا ہوتا تو کبھی نہیں کرتا وہ وضاحت طلب کرنے لگی تھی۔

"ہمم۔۔۔" اس کے چہرے کے بدلتے رنگ مقابل سے مخفی نہیں رہے تھے وہ جان گیا تھا اس کی بات اس کے دل پر لگی تھی افسوس تو اسے خود بھی ہو رہا تھا اس کے لئے۔

ابر شم بے ساختہ پیچھے مڑی تھی لیکن اس کا پاؤں مڑا تھا اور اس کے لبوں سے چیخ نکلی تھی شاید اس کے پاؤں میں موچ آگئی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو بھی تھے۔

تعزیز جلدی سے نیچے بیٹھا تھا اس کے پیر کو دیکھا واقعی اسے موچ آچکی تھی وہ رو رہی تھی شاید درد نا قابلِ برداشت ہو رہا تھا تعزیز خان نے اس کے پیروں کو آہستہ سے سہلایا تھا اس کی بھاری انگلیوں کے لمس سے وہ اس کے کندھے کو زور سے تھام چکی تھی درد برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

تعزیز خان کی نظریں اس کے دودھیا سراپے تھی باتھ گاؤن کی لنیتھ کم تھی اس کی پنڈلیاں صاف نظر آرہی تھی لیکن اس وقت تعزیز خان کے لئے سب سے اہم تھا اس کا پاؤں اس نے اسے احتیاط سے اُٹھایا اور بستر پر لٹاتے وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

"دیکھیں آپ کو تھوڑا سا درد ہو گا لیکن پھر پاؤں ٹھیک ہو جائے گا تھوڑا سا درد برداشت کر لیں آپ پلیز۔۔۔"اس کے آنسو اپنی انگلی پر چنتے وہ بولا تھا جس پر وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

اس کا ایک دفعہ پہلے بھی پاؤں ایسے مڑا تھا تب اسے شدید درد ہوا تھا اب وہ دوبارہ اس تکلیف سے گزرنا نہیں چاہتی تھی تبھی انکار کر رہی تھی۔

"ایسے کریں گی آپ تو زیادہ درد ہو گا تھوڑا سا برداشت کر لیں پھر ٹھیک ہو جائے گا ناں۔۔۔" وہ اس کے پاؤں کو سہلاتے ہوئے پیار سے اسے منا رہا تھا لیکن وہ انکار ہی کر رہی تھی تعزیز خان کے لیے اس وقت ایک تو اس کا حسین سراپا ویسے ہی امتحان بنا ہوا تھا اوُر اُوپر سے اس کی نزدیکی پر دھڑکنوں کا ساز الگ ہی تھا ابر شم اس کی شرٹ کو زور سے مٹھیوں میں تھامے ہوئے تھے۔۔۔

"نہیں تعزیز پہلے بھی بہت درد ہوا تھا۔۔۔" اس وقت درد کا غلبہ اس پر حاوی تھا کہ اپنا حلیہ وغیرہ کچھ یاد نہیں رہا تھا اسے وہ آہستہ سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ایک جھٹکے میں اس کا پاؤں تھام کر موڑ چکا تھا ابر شم کی

ایک دل خراش چیخ نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ تعزیز خان نے اس کا پاؤں سہلایا تھا۔۔۔

پھر کچھ سوچتے وہ اٹھتے فرسٹ ایڈ بوکس اٹھا کر لایا اور اس کے پاؤں کی پٹی کی تھی اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا آنکھیں تو با قاعدہ سرخ ہو رہی تھیں رونے سے وہ اس کے کندھوں کو مظبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔

"بس ہو گیا۔۔۔" اس کے نم رخساروں کو اپنی انگلیوں سے چھوتے وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم نے شکوے بھری نظر اس پر ڈالی تھی وہ منع بھی کر رہی تھی لیکن پھر بھی تعزیز نے اپنی کی تھی۔

۔

"بہت برے ہو تم!!! مجھے ہرٹ کرتے ہو۔۔!!!" اس کے شرٹ لیس سینے پر مکے مارتے ہوئے وہ ہچکیوں سے بولی تھی تعزیز خان کو اس کے ہاتھوں کے مکے بھی پھول لگ رہی تھی وہ آرام سے برداشت کر رہا تھا۔

اؤر وہ جب دل کی بھڑاس نکال چکی تو اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔

"مُجھے پٹی کرنے دیں پہلے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کا جملہ۔۔۔ "مجھے ہرٹ کرتے ہو۔۔۔" اس کے دل پر لگا تھا یہ کہیں نہ کہیں سچ بھی تھا وہ ہمیشہ ہی اسے ہرٹ کر جاتا تھا۔۔

"نہیں کروانی مجھے پٹی۔۔۔۔" وہ ضدی تو شروع سے ہی تھی ہاں لیکن تعزیز خان نے اس کا وہ روپ شاید ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔

"پٹی نہیں کروائیں گی تو مزید درد ہو گا۔۔۔" اسے ڈرانا چاہا جس پر وہ ہلکا سا ہنسی تھی۔

"عادت ہے برداشت کرنے کی۔۔۔" وہ اس کی کالی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی تعزیز خان اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔

۔

"لیکن یہ پھر پاؤں زیادہ خراب ہو جائے گا۔۔۔" اس کو پیچھے لٹائے وہ اس کے پاؤں کے قریب بیٹھتے آرام سے اس کے پاؤں پر پڑی کر چکا تھا وہ اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر رہی تھی دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی وہ اس کے پاؤں کو چھوئے گا یہ ابر شم نے بھلا کہاں سوچا تھا یکدم احساس ہوا وہ اس شارٹ سے باتھ گاؤن میں تھی وہ یکدم سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس کے لیٹنے کی وجہ سے گاؤن اس کے گھٹنوں سے اوپر ہو چکا تھا اور اُوپر سے اس کے گیلے بال وہ جھنجھنا کر رہ گئی تھی تعزیز خان کا سارا فوکس اس کے پاؤں کی طرح تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے اسے دیکھے جا رہی تھی جواب اس کی پٹی کرتے بیڈ سے اٹھا تھا فرسٹ ایڈ بوکس ٹیبل پر رکھتے وہ ہاتھ دھونے چلا گیا تھا واپس آیا تا ٹاؤل سے اپنا چہرہ خشک رہا تھا۔۔

۔

"تعزیز۔۔۔" وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تو ابر شم اسے مخاطب کر چکی تھی جس پر وہ جو ہاتھ میں برش تھام چکا تھا اسے ٹیبل پر رکھتے اس کی طرف بڑھا تھا وہ اپنے لب چبانے میں مصروف تھی تعزیز خان کو شدید غصہ آیا تھا وہ اس کے تھے اُنہیں چھونے کا حق صرف اس کے پاس تھا وہ کیا سوچ کر اُنہیں دانتوں تلے دبا رہی تھی لیکن فحال وہ خاموش ہی رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے ڈریس اپ ہونا ہے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جبکہ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اپنے ہاتھ اس کی تھائی پر رکھے تھے نرمی سے وہاں اپنا لمس بکھراوہ خود میں سمٹ گئی تھی آخر یہ سب ہی تو چاہتی تھی وہ تعزیز خان کے ہاتھ اب اوپر جاتے ہاتھ گاؤن کو مزید اوپر کرتے اس کے وجودِ پر اپنا لمس بکھرے رہے تھے۔

وہ اب مزید ہاتھ گاؤن سرکاتے ہوئے اس کے بیلی بٹن کے پاس آرکا تھا وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے کندھوں کو تھام چکی تھی۔

"کیا چاہتی ہیں۔۔۔" اس کا چہرہ تھوڑی سے اُٹھائے اپنی آنکھیں اس کی گرین آنکھوں میں گاڑتے وہ خماری سے بولا تھا۔

"تمہارا لمس۔۔۔۔" اس کی گردن میں منہ چھپائے وہ بس یہ دو لفظ بول سکی تھی اوٗر مقابل کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اس کی بات سنتے۔

"کیوں۔۔۔" ایک ہاتھ اس کی گہرائیوں آرکا تھا نرمی سے اس کی بیوٹی بون پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اس کی نازکی کو اپنے ہاتھوں سے محسوس کر رہا تھا ابر شم اس کے سینہ میں آسمائی تھی۔

۔

"کیونکہ مجھے ضرورت ہے۔۔۔!!!" اپنے لبوں کو اس کی گردن طرر کھتے وہ اپنی سانسیں اس کی گردن پر چھوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔

"اوو تو آپ میرے ساتھ فزیکل ہونا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟؟"اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا گیا تھا جبکہ اس کی بات پر ابر شم کے رُخسار لال ہوئے تھے وہ اس قدر بے باکی سے پوچھے گا ابر شم کو امید نہیں تھی۔۔۔

"تم نہیں ہونا چاہتے میرے ساتھ فزیکل۔۔۔"اس کے لبوں کے پاس لب لاتے اپنی سانسیں اس کے چہرے پر بکھرتے وہ گھمبیر انداز میں بولی تھی۔

"میں نے آپ سے سوال پوچھا ہے۔۔۔۔؟؟؟"اس کی دھڑکنوں کو مٹھی میں بڑھتے وہ سوال کر رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔"اس کی گردن میں منہ چھپا کر وہ اعتراف کر گئی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"ائم السو۔۔۔"اس کے لبوں پر جھکتے وہ اپنے سلگتے لب اس کے لبوں پر رکھتے اس کی سانسوں کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔

وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی لمحے سرکے تھے لیکن وہ دیوانوں کی طرح ایک دوسرے کے لبوں سے لپٹے ہوئے اپنی پیاس بجھانے میں مگن تھے۔

"یونو واٹ میم۔۔۔؟؟؟میں نے ان لمحوں کا انتظار کب سے کیا ہے اب آپ کو بخشنے والا نہیں ہوں مجھے برداشت کرنا ہو گا آپ کو اور آج میری شدتوں میں پگھلتے ہوئے بھی آپ میری پناہوں میں ہی چھپو گی۔۔۔"اس کے ہاتھ گاؤن کی ڈوری کھینچ ہوتے ہوئے وہ اسے اس کے وجود سے الگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"لگتا ہے بہت انتظار کروایا میں۔۔۔"اس کی گردن پر انگلی رکھتے وہ اس کے لبوں کو چھوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"اپ کو کیا پتہ کب کب کیسے کیسے میں نے خود کو کنٹرول کیا ہے آپ کو سوتے دیکھ کر بہت پیار کرتا تھا اپنے لبوں کو چومتا تھا لیکن آپ کے جاگتے ایسا کچھ نہیں کرتا تھا۔۔"اس کے ہاتھ مسلسل اس کی دھڑکنوں پر تھے۔۔

"محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔؟؟؟"دل خوش فہم سا ہوا تھا جیسے اس کے لبوں سے اظہار سننے کی خواہش ہوا سے تبھی وہ یہ سوال کر چکی تھی۔۔

"اس سوال کا جواب آپ کو میری آنکھیں میں دیکھتے مل جائے گا آپ سے کتنی محبت ہے مجھے آپ کو یہ اپنے لفظوں سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے بتاؤں

گا بہت خاص ہیں میرے لیے میری پوری دنیا۔۔۔۔ مسز تعزیز خان۔۔۔۔"اس کے ماتھے کو چومتے وہ مدہم سا اعتراف کر گیا تھا ابر شم کھل کھلائی تھی۔۔۔

یہ اظہارِ ہی تو وہ ان عنابی لبوں سے سننا چاہتی تھی اسی کی تو وہ خواہش رکھتی تھی وہ یکدم ان لبوں کو چوم چکی تھی۔۔۔

"میم۔۔۔۔ میم۔۔۔۔"وہ اس کے چہرے کے آگے ہاتھ ہلاتے ہوئے مسلسل اسے آوازیں دے رہا تھا لیکن وہ نجانے کن سوچوں میں گم تھی جو اس کی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی پچھلے پانچ منٹ سے وہ یہی تو کر رہا تھا لیکن اب کی بار اس نے ہلکے سے اس کے رخساروں کو چھوا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

"تعزیز۔۔۔"اس نے بے ساختہ لبوں کو چھوا وہ اس کے قریب تھا جبکہ وہ تو کھڑا تھا تو کیا وہ جو سوچ رہی تھی یہ اس کا خیال تھا آفس میں بھی اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا تھا یعنی وہ جو اظہار کر رہا تھا وہ اس کی بے ساختہ سوچ تھی حقیقت میں ایسا نہیں تھا کتنا حسین خواب تھا جو وہ جاگتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کاش کہ وہ سچ ہو جاتا کاش کہ وہ سچ میں اس سے اظہارِ محبت کرتا۔۔

"ٹھیک ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"اس کے ماتھے کو چھوتا ہوا پیار سے پوچھتے اس کے ساتھ جگہ بنائی تھی۔

"ہاں وہ مجھے ڈریس چینج کرنا ہے۔۔۔" اپنی بات کہی تھی اس نے اب کیا بتاتی وہ خوُد سے کیا کیا سوچے جا رہی تھی وہ اسے اپنی سوچوں پر حیرتِ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔" اسے بانہوں میں بھرتے وہ ڈریسنگ روم میں لے گیا تھا اسے کاوچ پر بیٹھا کر اس کے لیے ڈریس سلکیٹ کیا تھا وہ اسے دیکھے جا رہی تھی۔

جو اس کے لیے وائٹ فلوسلیوز شرٹ اوُر ساتھ ہی ایک کپری نکال چکا تھا وہ جانتا تھا ایسی ڈریسنگ وہ کم ہی کرتی تھی لیکن نجانے کیوں آج اس کا دل چاہا وہ اسے ان کپڑوں میں دیکھے۔

اس کے کپڑے نکالتے دوسرے خانے سے اس کے لئے باقی چیزیں نکالتے وہ اس کے پاس آیا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی ڈریس اس کے پاس کاوچ پر رکھتے وہ اس کے بالوں کو جو اس کے چہرے پر آرہے تھے پیچھے کیا تھا۔۔۔

وہ اگر خوُد سے اٹھتی تو اسے درد ہوتا تبھی یہ کام تعزیز خان نے خود کر دیا تھا جبکہ اپنی پرسنل چیزیں دیکھتے اس کے رخسار لال ہوئے.

"جسٹ آپ کی ہیلپ کی ہے آپ خود سے اٹھ کر وارڈروب کی طرف جاتی تو شاید آپ کو درد ہوتا لیکن اگر آپ کو چوائس پسند نہیں آئی تو چینج کر لیتے ہیں۔۔۔"اس کا اشارہ جس طرف تھا ابر شم آچھے سے سمجھ گئی تھی.

"نہیں یہ ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اپنا ڈریس اُٹھاتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس کی باتوں پر سرخ ہو رہی تھی وہ بے باکی سے اس کے ڈریس کے ساتھ رکھی

ہوئی چیزوں کو دیکھ رہا تھا جس پر وہ مزید خود میں سمٹ رہی تھی وہ بے باک تھا اپنے خیال میں اس کی گئی بے قراریاں یاد آ رہی تھیں اگر سچ میں ایسا ہو جائے تو۔۔

اس نے بے ساختہ تعزیز کو دیکھا جو اپنی بات کی وضاحت دے رہا تھا ابر شم نے کھڑا ہونا چاہ لیکن اس کے پاؤں پر جیسے ہی ہلکا سا وزن پڑا وہ پھر سے بیٹھ گئی تھی لیکن پاؤں میں نا قابلِ بر داشت درد ہوا تھا اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ گئے تھے۔

وہ اس کی چیزیں ایک سائیڈ پر رکھتے وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا جو سوں سوں کر رہی تھی۔

"کس نے کہا تھا اٹھنے کے لیے۔۔؟؟" انداز سرزنش کرنے والا تھا آنسو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ ایسے لہجے کی عادی نہیں تھی۔

"میم میں نے جسٹ پوچھا ہے رونے کی کیا بات۔۔۔" اس کی آنکھ سے بہتا آنسو اپنی انگلی پر چنا تھا وہ اس وقت اس کے قریب تھا بے حد قریب۔۔۔ اس کے کولون کی مہک وہ محسوس کر رہی تھی۔

"مُجھے ایسے لہجے کی عادت نہیں ہے جبکہ میں اتنے پین میں ہوں تم مجھے مزید ڈانٹ رہے ہو۔۔۔؟؟؟" اپنی سرخ ناک سہلاتے ہوئے وہ شکوہ کر گئی تھی۔

"ڈانٹ نہیں رہا ہوں آپ۔۔۔" وہ اس۔ کا ہاتھ تھامے وضاحت کر رہا تھا۔

"پر انداز ویسا ہی تھا۔۔۔" اس کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھتے کہا تھا۔

"اوکے آپ کو بری لگی میری بات؟؟؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"اچھی بات ہے آپ کی بہت سی باتیں مجھے بھی بری لگتی ہیں لیکن میں نے آپ سے کبھی شکوہ نہیں کیا ہے آپ بھی کرنے کا حق نہیں رکھتی ہیں۔۔" اس کے رخساروں کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے وہ کھردرے انداز میں بولا تھا ابر شم نے حیرتِ سے اسے دیکھا تھا۔

۔

"دیکھو تم۔۔۔" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اسے اچانک کیا ہوا تھا وہ تصور میں اتنا اچھا کیوں ہوتا تھا ابر شم نے بے ساختہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا وہ بہت عجیب طرح سے محسوس کر رہی تھی۔

"آپ چینج کر لیں گرینی ویٹ کر رہی ہوں گی اگر آپ کو میرا سلکیٹ کیا ہوا ڈریس یا پھر باقی چیزیں نہیں پسند تو خود سے اپنی پسند سے ڈریس سلکیٹ کر لیں آپ۔۔۔" وہ اس کے پاس سے اٹھنے لگا تھا کہ ابر شم اس کا ہاتھ تھام چکی تھی جس پر وہ پیچھے مڑتے حیرتِ سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

-

"میں نے یہ تو نہیں کہا مجھے تمہارا پسند کیا ہوا ڈریس نہیں پسند ہے۔۔۔؟؟؟" اس کی طرف دیکھتے سوال پوچھا تھا جس پر وہ نیچے کو جھکا تھا ابر شم کے اوپر جھکتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں دونوں ایک دوسرے کا عکس محسوس ہو رہا تھا ابر شم تعزیز کی آنکھوں میں اپنا عکس جبکہ تعزیز کو ابر شم کی آنکھوں میں اپنا عکس واضح نظر آ رہا تھا۔

"ضروری نہیں ہے کہ ہر بات منہ سے ہی کہی جائے کچھ باتیں محسوس کی تھیں اور مجھے لگتا ہے میرا اتنا زہین تو ہوں کہ آپ کے فیس کو پڑھنے کا ہنر رکھتا ہوں۔۔۔"اس لبوں کو فوکس کیے وہ بولا تھا.

"میرے دل میں بھی ایسا کوئی خیال نہیں آیا۔۔"نجانے کیوں وہ اسے وضاحت دینے لگی تھی۔

"پر مجھے ایسا محسوس ہوا۔۔۔"

"لیکن میں نے ایسا نہیں سوچا۔۔۔"وہ روہانسی ہوتی ہوئی بولی تھی۔

"آپ کی اور میری پسند میں فرق ہے پھر آپ کو پسند کیا ہوا ڈریس کیونکر پسند آیا بتائیں زرا۔۔۔؟؟؟"وہ اسی انداز میں کھڑا تھا جب کہ نظریں اس

کے ہاتھ گاؤن سے نظریں اتے دودھیا سر اپے پر تھیں جو بلب کی روشنی میں جیسے دمھک رہا تھا۔

"بس آ گیا پسند ڈریس۔۔۔" وہ اب اس بحث سے تنگ پڑی تھی اس کے ساتھ باتوں میں وہ پاؤں کے درد کو اگنور کر رہی تھی ورنہ درد اسے شدید ہو رہا تھا کہ آنکھوں میں نمی اکھٹی ہونے لگی تھی۔

وہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ڈریس چینج کرے گی تو کیسے اس کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا اور تعزیز سے وہ کیسے ہیلپ مانگ لیتی شدید جھجک محسوس ہو رہی تھی۔۔

"گڈ۔۔۔"وہ یک لفظی جواب دیتا ڈریسنگ روم سے نکل گیا تھا اور ابر شم اس کے پسند کئے ہوئے ڈریس کو دیکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑائی تھی۔

"بدتمیز یہ تو پوچھ لیتا کہ مجھے اس کی ہیلپ کی ضرورت تو نہیں ہے چلا گیا۔۔۔"وہ منہ بنا گئی تھی۔

اس کی پسند اسے پسند آئی تھی کپڑی وہ لے تو آتی تھی لیکن پہنی اس نے کبھی نہیں تھی وہ زیادہ تر جینز کے ٹروزار کا یوز کرتی تھی آفس جانے کے لیے لیکن ابھی ایسی سچویشن میں وہ آفس بھی نہیں جا سکتی تھی وہ منہ بنا کر رہ گئی تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 89

.....

ارشک گھر کے اندر داخل ہوئی تو ضرشک ارسام کی گود میں تھا لیکن وہ بری طرح رو رہا تھا اس کا چھوٹا سا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ مشکل سے اپنے قدموں کو حرکت دیتی ضرشک کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے صوفے پر جا کر بیٹھی تھی حالت اس وقت خراب تھی کیونکہ ضرغام خان سے ہوئی ملاقات کے بعد اس کے اعصاب جیسے تپ رہے تھے وہ یوں ایسے اس کے بوتیک چلا آئے گا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

۔

"ضرشک مما کا پیارا بچہ مما آپ کے پاس ہیں۔۔۔" وہ ضرشک کے روتے وجود کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں پر محبت سے بوسہ دے چکی تھی۔

"م۔۔۔۔م۔۔۔۔" وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کی گردن کے گرد حائل کرتا جیسے اس سے اسی کی شکایت کر رہا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر کیوں گئی تھی۔۔

۔

وہ جب سے نیند سے جاگا تھا رو رہا تھا عباد صاحب کب سے اسے بہلانے کی کوشش کر رہے تھے پھر ارسام آیا تو وہ اس کی گود میں بھی چپ نہیں ہوا تھا حالانکہ ارسام کے پاس جاتے وہ چپ ہو جاتا تھا اس کے ساتھ کھیلتا تھا لیکن آج ایسا نہیں ہوا تھا۔

ضرشک کی شکایت پر سب مسکرائے تھے۔

"ارشک بیٹا یہ بہت رویا ہے آپ کو نہیں جانا چاہیے تھا ایسے جانتی ہیں اسے آپ کی عادت ہے اور سوتے ہوئے اس کو اپنی کی غیر موجودگی محسوس ہوئی تو اٹھتے رونے لگا تھا۔۔۔"عباد صاحب اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولے تھے جس پر وہ مسکرائی تھی اس کا بیٹا اس کی موجودگی محسوس کرتا تھا یہ بات وہ سوچتے مسکرائی تھی۔

۔

"بس بابا کام تو میں کر ہی نہیں سکی اب سوچ رہی ہوں مجھے جانا ہی نہیں چاہیے تھا سچ میں۔۔۔"وہ شرمندہ ہو رہی تھی کہ کاش اپنے بابا کی بات مان لیتی تو آج جو کچھ ہوا وہ نہیں ہوتا۔

"اب تو جو ہونا تھا وہ گیا ہے آپ اب اسے سنبھالو۔۔۔" وہ ضرشک کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دے گئے تھے جس پر وہ برے سے منہ بنا گیا تھا کیونکہ اسے اپنی مما اور اپنے درمیان یہ ڈسٹربنس پسند نہیں آئی تھی۔۔

۔

"آپ کیسے ہیں۔۔؟؟" اتنی دیر میں پہلی بار ارشک ارسام سے مخاطب ہوئی تھی جو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ان لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"الحمد اللہ بڑی جلدی یاد آگئی آپ کو کہ آپ نے میری خیریت بھی معلوم کرنی ہے۔۔۔؟؟" ارسام میر نے مٹھا سا طنز کیا تھا حالانکہ اس کی عادت

نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی کر چکا تھا نجانے کیوں وہ اسے اگنور کر رہی تھی جو اس سے برداشت نہیں ہوا تھا۔

ارشک اس کے طنزیہ انداز کو محسوس کر چکی تھی لیکن خاموش رہی تھی ضرشک اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسے گدگدی ہو رہی تھی وہ ابھی تک اس کی گردن میں منہ چھپائے ہوئے تھا جیسے اب دور ہوا تو مما پھر سے چھوڑ کر چلی جائے گی اسے۔

۔

"بابا میں ضرشک کو چینج کروادوں آپ لوگ باتیں کریں۔۔۔" وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی تھی۔

"آنکل میں چلتا ہوں مجھے بھی کورٹ جانا ہے ایک بہت ضروری کیس کی ہیرنگ ہے آپ لوگ خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔"وہ قریب آتے ضرشک کے بالوں پر بوسہ دے گیا تھا اس کے قریب آنے پر ارشک اس کی مہک محسوس کر چکی تھی۔۔۔

وہ ایک نظر ارشک کو دیکھتا اپنے دل کی پیاس بجھانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن یہ درد کیا کم تھا وہ کبھی اس کی نہیں ہو سکتی تھی وہ ضرشک کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ خود نہیں جانتا تھا اسے ضرشک سے محبت کیوں تھی بس یہ وہ اس کے لمس کو محسوس کرتا تھا ایک سکون سا رگ وروپ میں سرایت کر جاتا تھا شاید وہ وجودِ کا حصہ تھا جسے وہ خود سے زیادہ چاہتا تھا لیکن افسوس وہ اس کی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

اس کی محبت ہمیشہ ادھوری رہنے والی تھی ادھوری محبت کی کرچیاں انسان کو بہت تکلیف دیتی ہیں۔

اسے ابھی زرانیل خان سے ملنا تھا اس کا کیس وہ خود ہینڈل کر رہا تھا سو کچھ اہم پوائنٹ تھے جو اسے ڈسکس کرنے تھے۔

وہ باہر نکلا تو ارشک بھی اپنے بیٹے کو اٹھائے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ عباد صاحب اپنے روزمرہ کے کام میں مشغول ہو گئے تھے یعنی ٹی وی دیکھنے لگے تھے جو وہ اس ٹائم دیکھا کرتے تھے۔

۔

ارشک روم میں انٹر ہوئی تو اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے ضرغام خان کی گئی حرکت یاد آئی تھی اس نے اپنے لبوں کو رگڑ ڈالا تھا کیسے

برداشت کر رہی تھی وہ سردار ضرغام خان کے لمس کو اس لمس سے اسے عجیب سی کیفیت محسوس ہوتی تھی۔

آج سے پہلے جب جب ضرغام نے اسے چھوا اس کے لمس میں نفرت کدرت بدلا کیا کچھ نہیں ہوتا تھا وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

"آپ کے لمس سے اگر کوئی ایک اچھی یاد بھی وابستہ ہوتی تو شاید اتنے عرصے بعد قریب آنے پر میں آپ کو محسوس کر پاتی لیکن آپ جب جب میرے قریب آئے اپنی نفرت کا اظہار کیا مجھ سے اپنے لمس سے مجھے تکلیف دی اب کیسے آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں آپ کو معاف کر دوں۔

اسے حیرتِ تو اس بات پر ہوئی تھی کہ وہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی اسے حویلی لے جانے کی ضد کر رہا تھا اگر وہ تھوڑی سی لچک بھی دکھاتی تو کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اسے اپنے ساتھ ہی لے جاتا لیکن نہیں وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دینے والی تھی۔

"ضرغام خان جتنا میں تڑپی ہوں اس سے کہیں زیادہ آپ تڑپیں گے لیکن معاف میں آپ کو پھر بھی نہیں کروں گی۔۔۔"وہ ضرشک کو اپنے سامنے کرتے بولی تھی جو غور سے اپنی آنکھیں پھیلائے اپنی مما کی باتیں سن رہا تھا

۔۔

لیکن پھر اپنی مما کو خوُد دیکھتے پا کر اس نے پاؤں مارے تھے گویا اپنی مما کی بات سے اتفاق کیا تھا وہ اسے لیے بیڈ کی طرف بڑھی تھی سب سے پہلے اسے چینج کروایا اور خوُد اپنے کپڑے تبدیل کرتی وہ واپس روم میں آئی تھی

یہاں وہ بیڈ پر لٹا ہوا ٹکر ٹکر اپنی موٹی آنکھوں سے آس پاس موجود چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

وہ اکثر ایسے ہی چیز کو آبزرور کرتا تھا ارشک حیران ہوتی تھی وہ اتنی سی عمر میں بھی کافی کچھ نوٹ کرتا تھا اور ارشک کے چہرے سے وہ سمجھ جاتا تھا کہ اس کی مما خوش ہے یا سڈ۔۔۔

وہ اسے ایسے ہی چیزوں کا معائنہ کرتے چھوڑ کر خود آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اپنے بالوں کو پونی سے آزاد کرتے اس نے پیچھے چھوڑا تھا وہ اس کی پوری کمر کو ڈھانپ گئے تھے اس کے بال لمبے تھے اس کی امی اس کے بالوں میں اکثر سرسوں کے تیل کی مالش کرتی تھیں جس کی وجہ سے لمبے تھے۔

ارشک کی بے ساختہ نظر اپنے لبوں پر گئی تھی یہاں ضرغام خان کی شدت کے گہرے نشان تھے لبوں کے کنارے پر خون کی ہلکی سی بوند تھی جو اب خشک ہو چکی تھی۔

ضرغام خان کے لمس کی بے قراری محسوس کرتے وہ طنزیہ انداز میں ہنسی تھی۔

"آپ کو اب اس لمس کو پانے کے لئے طویل سفر کرنا ہو گا لیکن ملے گا آپ کو پھر بھی نہیں اب میں وہ بدلے میں آئی لڑکی نہیں ہوں جس کے وجود کے ساتھ آپ نے جس طرح چاہ کھیلا اب میں کمزور بھی نہیں ہوں جو آپ سے دب جاؤں۔۔۔۔" وہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"آرمینا مجھے امید نہیں تھی آپ وعدہ کر کے اسے توڑ دو گی یقینا آپ نے ہی انہیں میرے بارے میں بتایا ہو گا ورنہ انہیں خود سے تو تھوڑی نہ پتہ چل گیا میرے بارے میں اگر چلنا ہی ہوتا تو پہلے ہی چل جاتا میری غلطی ہے مجھے آپ کو کچھ بتانا نہیں چاہیے تھا آپ کو لیکن یہ بہت اچّھا کیا جو آپ کو ضرشک کے بارے میں کچھ نہیں بتایا میں نے۔۔۔" وہ آرمینا سے بدگمان ہو رہی تھی کہ اس کی وجہ سے ضرغام خان کو اس کے بارے میں پتہ چلا۔

کہیں نہ کہیں وجہ آرمینا ہی بنی تھی کیونکہ وہ خود ہی اس رات ضرغام خان کے پاس گئی تھی اور ضرغام خان کو شک ہوا اور وہ صبحِ صبحِ پھر پہنچ گیا ارشک کے بوتیک۔

لیکن جتنا نیگیٹو ارشک اس کے بارے میں سوچ رہی تھی اتنی وہ بے چاری تھی نہیں۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ ضرشک کے رونے کی آواز سنتے وہ ہڑبڑا کر اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی وہ رویا کیوں وہ سمجھ نہیں سکی لیکن وہ اس کے پاس چلی گئی تھی اس کو گود میں اٹھائے کندھے سے لگاتے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اس کو سلانے کی کوشش کی تھی۔۔

لیکن ضرشک صاحب کا سونے کا نہیں اپنی مما کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا موڈ تھا تبھی تو وہ ارشک کے چہرے پر اپنے ہاتھ مارنے لگا تھا۔

"مما کے ساتھ کھیلنا ہے میرے بیٹے نے۔۔۔"اس کو اپنے سامنے کرتے اس ارشک نے اسے گدگدی کی تھی جس پر وہ کھل کھلایا تھا وہ اسے لیے نیچے آئی تھی۔

بابا باہر لاونج میں موجود تھے وہ ان کے پاس چلی آئی تھی جو اسے دیکھتے مسکرائے تھے۔۔

وہ ان کے ساتھ بیٹھتے ان کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی اپنی زندگی میں اتنا کچھ برداشت کر کے اسے یقین نہیں ہوتا تھا کہ وہ آج ایک پر سکون زندگی بسر کر رہی تھی جو بس ضرشک اور اس کے بابا تک محدود تھی جس میں ضرغام خان کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔

لیکن تعلق بنتے دیر کب لگتی ہے۔۔۔

"کیا ہوا میری بیٹی کو۔۔؟؟؟" وہ ان کے کندھے سے لگی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی جب وہ اس کی حالت دیکھتے پریشان ہوتے پوچھنے لگے تھے جس پر وہ انکارِ کر گئی تھی۔

"کچھ نہیں بابا ایسے ہی۔۔۔" وہ مسکرانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی تھی عباد صاحب نے ضرشک کو اٹھانا چاہا اس کی گود سے لیکن وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اُنہیں پیچھے کر گیا تھا وہ سر ہلا گئے تھے وہ آج سارا دن ارشک کے ساتھ ہی رہنے والا تھا اس کے انداز سے اُنہیں ایسا ہی لگا تھا وہ سکون سے اپنی مما کی گود میں بیٹھا ٹی وی دیکھنے لگا تھا.

وہ بس اس بات پر مطمئن تھا کہ اس کی مما اس کے پاس تھی اور اب وہ کسی کے پاس نہیں جانے والا تھا۔۔۔۔

•••••

ابر شم ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی بمشکل اس نے ڈریس چینج کیا تھا تقریباً آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا تعزیز واپس نہیں آیا تھا اسے غصہ آیا وہ کل سے

کم اس کی خیریت پوچھنے تو آ ہی سکتا تھا وہ اپنے پاؤں میں مشکل سے سینڈل پہن چکی تھی اٹھنے کی کوشش کرتی تو درد کی شدت برداشت نہ کرتے وہ پھر بیٹھ جاتی تھی ناشتے کا ٹائم بھی ہونے والا تھا یقینا گرینی ان کا ویٹ کر رہی ہوں گی لیکن تعزیز آتا تو وہ باہر جاتی۔

وہ سوچو میں ہی گم تھی جب وہ آندر آیا تھا ابر شم اسی کے پسند کیے ہُوئے ڈریس میں تھی اسے اس وقت وہ بہت پیاری لگی تھی لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ اس کی تعریف اس کے سامنے ہر گز نہیں کرنے والا تھا اس کے قریب آتے اسے بانہوں میں بھرا تھا.

"تھوڑا جلدی نہیں آ گئے ابھی بھی نہیں آنا تھا۔۔۔؟؟؟" ابر شم اپنے بازو اس کی گردن میں ڈالتے ہوئے اس کے چہرے کو فوکس کیے طنزیہ انداز میں بولی تھی جس پر تعزیز خان مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام

کیا تھا ابر شم کا دل چاہا اس کے جیل سے سٹ کیے بالوں کو کھینچ کر وہ ان کا نقشہ ہی بگاڑ دے۔۔۔

"ریلی مجھے لگتا ہے کہ میں واقعی میں جلدی آ گیا۔۔۔" وہ اسے مزید تپا گیا تھا اور ابر شم نے جلدی اس کی بیر ڈ پر دانت گاڑے تھے یہ عمل اس سے بے اختیاری میں ہوا تھا لیکن اس کے دانتوں کے نشان پوری آب و تاب سے تعزیز کی گال پر اپنا نشان چھوڑ گئے تھے وہ ابر شم کی حرکت پر کچھ پل کے لیے تو شٹل ہوا تھا وہ ایسا بھی کچھ کر سکتی تھی اس کے گمان میں نہیں تھا۔

"کچھ زیادہ ہی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی تعزیز خان نے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے قریب رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھایا تھا وہ جلدی سے بال بناتے تیار ہوئی تھی اور اب تعزیز کی طرف دیکھ رہی تھی جو سیل فون میں بیزی تھا۔

"تعزیز مجھے نیچے جانا ہے گرینی ویٹ کر رہی ہوں ہمارا ناشتے کے لئے لیکن میں تو چل ہی نہیں پا رہی ہوں کیسے جاؤں نیچے۔۔۔" وہ لبوں کو ٹھیرا کیے بولی تھی روم میں اسے تعزیز خان بانہوں میں بھرتے ڈریسنگ روم میں لے بھی گیا تھا اور واپس بھی لے آیا تھا لیکن کیا وہ اسے باہر بھی لے جاتا وہ اس ٹیشن میں تھی۔۔۔

"تو پھر۔۔۔؟؟؟" وہ جانتا تھا اس کی باتوں کا مطلب کیا تھا یقیناوہ چاہ رہی تھی کہ وہ اسے باہر بھی ایسے ہی اٹھا کر لے جائے۔

"پتہ نہیں۔۔۔!!!" وہ اب اسے کیا جواب دیتی تو شانے اچکاتے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی تعزیز خان نے اپنا سیل فون اپنی پوکیٹ میں رکھا اور اس کو بانہوں میں بھرا تھا وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اس کی مسکراہٹ تعزیز دیکھ چکا تھا

"ویسے ہی کہہ دیتی آپ تعزیز مُجھے باہر لے چلو۔۔" وہ مٹھا سا طنز کر چکا تھا جبکہ ابر شم اسے گھور بھی نہیں سکی تھی وہ اسے لیے نیچے آیا تھا۔

ہار شم اوُر گرینی لاونج میں بیٹھے تھے ان کو دیکھتے ہی گرینی نے نظریں بدلی تھیں جبکہ ہار شم کی نگاہوں میں حیرت آئی تھی وہ تو سوچ رہا تھا کہ وہ دوبارہ ابر شم سے تعزیز کی گرل فرینڈ کے بارے میں بات کرے گا لیکن یہاں ان دونوں کو کلوز دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک ہیپی کپل تھا۔

۔

وہ دونوں شاید کسی بات پر مسکرا رہے تھے یا ابر شم ہار شم کو دیکھتے ہوئے ایسا شو کر رہی تھی پر وہ دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے جبکہ ہار شم تو ان دونوں کی ایک پک بھی بنا چکا تھا۔۔

"آبی یہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"تعزیز نے جیسے ہی ابر شم کو صوفے پر بیٹھایا اس کے پاؤں پر پٹی دیکھ کر گرینی پریشانی سے پوچھنے لگی تھیں.

"گرینی ان کے پاؤں میں موچ آگئی ہے۔۔۔"جواب تعزیز نے دیا تھا ابر شم کی سوجھی آنکھوں سے پتہ چل گیا تھا کہ وہ درد کی وجہ سے روئی ہو گی کیونکہ ایک بار پہلے بھی اس کے ساتھ ایسا ہوا تھا۔

"کیسے ہوا یہ۔۔۔"ہار شم بھی ابر شم کے پاؤں کی طرف دیکھتا پریشان ہوا تھا جبکہ گرینی نے اسے ساتھ لگایا تھا بھلے وہ ناراض تھیں ابر شم سے لیکن اس کو درد میں دیکھتے ہوئے وہ ساری ناراضگی بھول گئی تھیں.

"بس سمجھ نہیں لگی اور موچ آگئی بٹ ڈونٹ وری میں ٹھیک ہوں اور تعزیز نے بیڈج کر دی تھی۔۔۔"وہ جانتی تھی اس کی چوٹ پر گرینی ایسے ہی پریشان ہو جاتی تھیں سو وہ اُنہیں مطمئن کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"لیکن بیٹا احتیاط کرنی چاہیے تھی ناں تمہیں اب آفس جانے کی ضرورت نہیں ہے بس تعزیز جائے گا اور سب سنبھال لے گا تم ریسٹ کرو گی۔۔"وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھیں جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا وہ ناراضگی بھول گئی تھیں فحال اس کے لئے یہی کافی تھا۔

"گرینی میں چلتا ہوں مجھے ایک کام ہے وہ کرتا ہوا آفس کے لیے نکل جاؤں گا پھر۔۔"تعزیز اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"لیکن بیٹا ناشتہ تو کر لیتے آپ ایسے بھوکے پیٹ گھر سے نکلنا صحیح نہیں ہوتا ہے میں میڈ سے بریک فاسٹ لگانے کا کہتی ہوں۔۔۔" گرینی کو اس کا ایسے جانا اچھا نہیں لگا تھا تبھی بولی تھیں۔

"نہیں میں راستے سے کر لوں گا ابھی ناشتہ کیا تو لیٹ ہو جاؤں گا اور آپ خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔!!!" وہ آخری بات ابر شم سے بولا تھا ان دونوں کو ایسے ایک دوسرے کے لیے فکر مند اور ساتھ خوش دیکھ کر گرینیڈ بھی بہت خوش ہوئی تھیں یہی تو چاہتی تھیں وہ کہ ابر شم تعزیز کے ساتھ خوش رہے۔

لیکن وہ ائزم ان کی پیشانی کی وجہ تھا۔

"تم اتنی جلدی کیوں جا رہے ہو؟؟؟" ابر شم نے اس کے اٹھتے اس کا ہاتھ تھاما تھا وہ حیرت زدہ سا پلٹا تھا پیچھے مڑتے اسے دیکھا جو سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"وہ ایک کام ہے واپسی پر بتاؤں گا آپ کو۔۔۔" اس کے رخساروں کو تھپتھاتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور حال سے نکل گیا تھا۔۔۔

ہار شم غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا وہ ساتھ خوش تھے لیکن ائزم پھر وہ سب کیوں کہہ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

لیکن اس کی ساری رات تو اس لڑکی کو سوچتے ہی گزر گئی تھی ابر شم نے کل رات کو بھی اسے کوئی پوزیٹو جواب نہیں دیا تھا۔

اوَر اب وہ ابر شم سے دوبارہ بات کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

"آبی تم نے تعزیز سے بات کی۔۔۔؟؟؟" وہ گرینی کے سامنے ہی بات کر چکا تھا کیونکہ کل انہوں نے خود ہی تو اس کی شادی کی فرمائش کی تھی وہ اُنہیں خوش خبری دینا چاہتا تھا کہ وہ ان کے کہنے پر خوُد ہی لڑکی ڈھونڈ چکا ہے۔

۔

"کس سلسلے میں بات کرنی تھی ہارشم۔۔۔؟؟!" گرینی پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھیں۔

"گرینی یہ کل جب ہم لوگ تعزیز کے کزن کے گھر گئے تھے ہمارے پیچھے آیا تھا اوُر وہاں اس نے تعزیز کی کزن کو دیکھا تھا اوُر اب یہ موصوف اس کے بارے میں جاننا چاہ رہے ہیں اب آپ ہی بتائیں یہ بات میں تعزیز سے

کیسے بولوں۔۔۔۔وہ اس کی کزن ہے۔۔۔"وہ گرینی کو بتا چکی تھی کیونکہ چھپانے کا فایدہ نہیں تھا کوئی وہ ویسے بھی جان ہی جاتی اس لڑکی کے بارے میں۔۔۔۔

"بیٹا ہارشم تعزیز کی فیملی کافی بیک ورڈ سوچ رکھتی ہیں ان کے ہاں فیملی سے باہر لڑکی بیانے کا رواج نہیں ہے سو تم اس بات کو بھول ہی جاؤ بیٹا۔۔۔"وہ تعزیز کی فیملی کے بارے میں سب کچھ جانتی تھیں تبھی جانتی تھیں کہ یہ سب نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

۔

"گرینی یہ تو اب کافی پرانی باتیں ہو چکی ہیں آئی ریلی لائک ہر۔۔۔۔"وہ مٹھیاں بھینچ کر بولا تھا اب پہلی بار اسے کوئی لڑکی پسند آئی تھی لندن میں

ایسی کوئی نہیں ملی تھی جو دل کے قریب محسوس ہوتی یہ لڑکی اسے بہت پسند آئی تھی۔

"ہارشم بیٹا یہ وقتی اٹریکشن ہو سکتی ہے آپ نے اسے صرف ایک بار دیکھا ہے ایسے تھوری ناں آپ اس کے لیے ایسا فیل کر سکتے ہو۔۔۔؟؟؟" گرینی نے اسے سمجھانا چاہ تھا۔۔۔

"گرینی آئی ڈونٹ نو آپ کو پتہ ہے کہ ساری رات میں ایک پل کے لیے نہیں سو سکا ساری رات اس لڑکی کو ہی سوچتا رہا ہوں پلیز آپ تعزیز سے بات کر کے دیکھیں۔۔۔" وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا۔

"ہارشم ہو سکتا ہے وہ پہلے سے کہیں انگیجڈ ہو کیونکہ تعزیز کا ایک اور بھائی بھی ہے بہن ہے اس کی فیملی کافی بڑی ہے۔۔۔" انہوں نے تشویش سے کہا

تھا لیکن ہارشم پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا اپنے بچوں کی ضد سے گرینی باخوبی واقف تھیں۔

"نہیں ایسا نہیں ہو گا میر ادل کہہ رہا ہے گرینی پلیز آپ تعزیز سے پوچھیں تو سہی تم ہی بات کر لو یار کیوں نہیں سمجھ رہی ہو تم میری سچویشن کو۔۔۔" وہ روہانسی ہوا تھا۔۔۔

۔

"اچھا پریشان مت ہو میں کروں گی تعزیز سے بات اپ سٹ مت ہو تم بریک فاسٹ یہیں لگاوا دیتی ہوں آبی کے ساتھ کرتے ہیں۔۔۔" گرینی اس کی کنڈیشن دیکھتے تعزیز سے بات کرنے کے لیے مان گئی تھیں جس پر ہارشم مسکرایا تھا۔

اور ابر شم حیرت زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی کہ کوئی پہلی نظر کی محبت کا شکار ایسے بھی ہوتا ہے کیا اس لڑکی کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں وہ اس لڑکی سے دوسری بار ملی تھی پہلی بار مال میں اور دوسری بار کل لیکن وہ ابھی تک اسے دیکھ نہیں سکی تھی اور ہار شم بنا دیکھے ہی اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔

•••••

ضرغام خان اس وقت اپنے روم میں موجود تھا شمس خان سے ملتے وہ چینج کرنے کے لیے اپنے روم میں آیا تھا تعزیز خان کے آفس کا ایڈریس تو اسے پہلے ہی معلوم تھا سو وہ اب شمس خان کو لے جانے کا فیصلہ کر چکا تھا حالانکہ جانتا تھا وہ ان لوگوں سے سیدھے منہ بات نہیں کرے گا کل آرمینا کی

موجودگی میں تعزیز نے اسے نظر انداز کیا تھا اور اب وہ بس دادا جان کی ضد پر اُنہیں لے جانے کے لیے راضی ہوا تھا۔

۔

وہ اس وقت شاور کے نیچے کھڑا تھا لب بھینچے ہوئے تھے ماتھے پر تنی ویگز اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھیں وہ دیوار اپنے ہاتھ سے مکا بھی مار چکا تھا نظروں کے سامنے ارشک کا حسیں سراپا آیا تھا۔۔۔

اس کی باتیں یاد کرتے اس کا دل چاہ وہ خود کے ساتھ کچھ کر دے وہ اپنی جگہ ٹھیک تھی ضرغام خان نے جو کیا تھا اس کے بعد وہ اس کو معاف کیسے کر دیتی۔

ضرغام خان کو بے ساختہ وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے ارشک کے لبوں کو چھوا کتنے بعد ان لبوں کا لمس ملا تھا رگ وروپ میں پھیلی بے چینی جیسے مزید بڑھ گئی تھی دل مزید مچلنے لگا تھا اس کی قربت پانے کے لئے وہ اس وقت اپنے زخمی ہاتھ کو اور زور سے دیوار پر مارتے اسے مزید زخمی کر چکا تھا۔

ہر پل نظروں کے سامنے اس کا مومی وجودِ آرہا تھا وہ دور کیوں تھی اسے یہاں ہونا چاہیے تھا اس کے بیڈ روم میں اس کے پہلو میں وہ اس کی بیوی تھی کیوں تھی اس سے دور یہ سوال وہ خود سے نجانے کتنی بار کر چکا تھا لیکن اپنی کی گئی زیادتیاں یاد آئی تو اس کی پلکوں کے گوشے نم ہوئے تھے شاور سے گرتا پانی اس کے آنسو بہالے گیا تھا۔

"بہت جلد تم یہاں ہو گی۔۔۔!!!" وہ جیسے ارشک کے تصور کو نہیں بلکہ خود کو باور کروا رہا تھا یہ بات سٹینڈ سے ٹاؤل کھینچ کر اپنے بال خشک کرتے نظر لارج شیشے میں نظر آتے اپنی عکس پر پڑی تھی وہ اس وقت بلیک کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا چہرے پر پانی کے قطرے موجود تھے۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی جب اس نے اپنے برابر میں ارشک کو دیکھا جس کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ تھی وہ اس کے ساتھ کھڑی تھی بلیو کلر کے ٹروزار اوَر وائٹ شرٹ میں بلیو نیٹ کا دوپٹہ شانوں پر پھیلائے لبوں پر مسکراہٹ ضرغام خان نے ایک جھٹکے میں اسے کھینچا تھا وہ اس کے سینے میں آسمائی تھی پر اس کے لبوں کی مسکراہٹ برقرار رہی تھی۔۔۔

"اس کی گردن میں منہ چھپائے وہ اس کی گردن پر لب رکھ گئی تھی ایک زبردست جھٹکا لگا تھا سر ادر ضرغام خان کو ارشک اور اس کے اتنے قریب کہ اسے خود سے چھوئے اس کے لیے یقین ناممکن ہو رہا تھا۔

"یقین نہیں ہو رہا آپ کو۔۔۔؟؟؟" اس کی بیرڈ سہلاتے ہوئے وہ مسکرائی تھی بار بار اس کا ڈمپل شو ہو رہا تھا ضرغام خان کے لب مچلے تھے۔

اس ڈمپل کو چھونے کے لئے ارشک کے لبوں کی مسکراہٹ لبوں نے سمٹنے کی خواہش کی تھی وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا لیکن ارشک نے اسے دھکا دیا تھا وہ اس کاروائی کے لیے تیار نہیں تھا سو لڑکھڑایا تھا۔

-

"ارشک۔۔۔" اس کو نرمی سے بازوؤں سے تھاما تھا۔

"مُجھے آپ چھونے کی کوشش مٹ کیجے گا میں آپ کا لمس برداشت نہیں کر سکتی ہوں یاد اس باتھ روم میں آپ نے میرے ساتھ کیا کیا تھا میں بھولی نہیں ہوں سب یاد ہے مُجھے۔۔۔"اس کے سینے پر ہاتھ مارتے وہ زور سے چلائی تھی۔

"پتہ ہے آپ کی سزا کیا ہے۔۔؟!؟"لب پھر سے مسکرائے تھے وہ بلاوجہ مسکراتی ضرغام خان کی مشکل میں اضافہ کر رہی تھی وہ جو پہلے ہی اس کو چھونے کے لیے بے قرار تھا اس کے گریز پر وہ اب غصہ ہونے والا تھا۔۔۔

"ارشک کیوں کر رہی ہو؟؟؟ کیوں جا رہی ہو مجھ سے

دور۔۔۔۔؟؟؟"نرمی سے سوال کیا گیا تھا۔

"آپ کی سزا یہ ہے کہ آپ کو آپ کا پسندیدہ لمس نہ ملے جس کے لیے آپ تڑپ رہے ہیں پتہ ہے اس کمرے میں میں بھی ایسے ہی تڑپی ہوں سسکی ہوں میری سسکیاں آپ کو سکون دیتی تھیں مجھے ہرٹ کر کے آپ خوش ہوتے تھے آپ لبوں سے میری گہرایوں پر زخم دے کر آپ سمجھتے تھے کہ آپ نے کوئی بہت اچھا کام ہے تو اب سے میں آپ کے پاس تو ہوں گی لیکن آپ مجھے پانے کے لئے تڑپ جائیں گے دیکھتی ہوں یہ جذبات کب تک کنٹرول کر پاتے ہیں کب تک مجھے اپنے قریب دیکھتے ہوئے بھی میرے وجود سے خوُد کو سیر اب نہیں کر پاتے ہیں اوُر میں یہ سب کیوں کر رہی ہوں یہ سوال آپ مجھ سے نہیں خود سے پوچھیں آپ کو جواب مل جائے گا۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

اس نے پہلی بار ضرغام خان سے اتنی لمبی بات کی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے بہت آسان ہے میرے لیے تم پاس ہو اور میں تمہیں چھو بھی نہ سکوں۔۔۔"اس کے لبوں کو چومنے کی کوشش کی تھی لیکن ارشک کا عکس ایک دم سے غائب ہوا تھا ضرغام خان نے بے ساختہ یہاں وہاں دیکھا تھا لیکن وہاں ہوتی تو نظر آتی وہ تو بس اس کے تصور سے بات کر رہا تھا۔

۔

"تو ارشک یہ چاہتی ہے میں اس کے قریب ہوتے بھی اسے چھو کر محسوس نہ کر سکوں تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی ہے آج رات تو ملاقات بنتی ہے اپنی بیوی سے جس کے لیے میں اتنا مچل رہا ہوں کہ جزبات کنٹرول سے باہر

ہو رہے ہیں اور یہ غلط فہمی ہے کہ میں آپ کے قریب ہوتے آپ کے وجود کو چھو بھی نہ سکوں۔۔۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سمجھ گیا کہ ملازمہ ہو گی اس کے کیے شمس خان کا پیغام لائی ہو گی۔۔۔

وہ جلدی سے روم میں آیا اور چینج کرتے وہ اس وقت وائٹ کلر کی جینز اور وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا اور اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے اس نے بالوں میں برش پھیرا تھا۔

لیکن خیال بار بار ارشک کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے خیالوں میں آج کل اس قدر کھویا رہتا تھا کہ ارشک کو معلوم پڑے یہ بات کی ضرغام خان اس سے دیوانہ وار محبت کرتا ہے تو شاید وہ یقین نہیں کرے گی۔۔۔

ضرغام خان نے اپنا والٹ جیب میں ڈالتے گاڑی کی چابی اٹھائی اور روم سے نکلا تھا۔

سامنے اپنے روم سے نیوشا بھی نکل رہی تھی دونوں کا ٹکراؤ تو نہیں ہوا تھا لیکن وہ اسے دیکھ کر رک ضرور گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت لگ ہی اتنا خوبصورت رہا تھا وہ وائٹ اور بلیک کلر کا استعمال زیادہ کرتا تھا زیادہ تر اس کے کرتا شلوار ہی ہوتے تھے بہت کم وہ جینز شرٹ کا استعمال کرتا تھا۔۔

نیوشا کہیں ثانیے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان کی نظر اس پر پڑ گئی تھی لیکن وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا تھا وہ آج تک اس حقیقت سے بے خبر تھا کہ ارشک کی حویلی سے نکلنے میں مدد کسی اور نے نہیں بلکہ نیوشا نے کی تھی۔۔

اس کے ایسے آگے بڑھ جانے پر وہ کسک کر رہ گئی تھی حرمین بیگم کے پاس وہ اب نہیں جاتی تھی ان کی حقیقت جاننے کے بعد وہ خود میں ہمت نہیں پاتی تھی ان کے پاس جانے کی انہوں نے عورت ہو کر دوسری عورت کے ساتھ اتنا غلط کیا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں واپس چلی گئی تھی عجیب بے ڈھنگ سی ہو گئی تھی ان کی زندگی۔

سب لوگ ایک دوسرے سے دور ہو چکے تھے۔

ضرغام خان سیدھا شمس خان کے پاس گیا تھا جو ہال میں کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے وہ بالکل تیار تھے۔۔۔

اور اُنہیں دیکھ کر ضرغام خان کو افسوس ہوا تھا کیونکہ جانتا تھا تعزیز کی وجہ سے وہ ہرٹ ہوں گے کیونکہ وہ جیسا رؤیہ سب کے ساتھ رکھتا تھا ان کے ساتھ بھی وہ ویسا ہی کرے گا۔۔۔

۔

"داداجان چلیں۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے قریب آتے ہوئے بولا تھا اسے دیکھتے بی بی جان نے بے ساختہ ماشاءاللہ بولا تھا وہ لگ ہی اتنا خوبصورت رہا تھا اُنہیں لگا اسے ان کی ہی نظر لگ جائے گی بے ساختہ انہوں نے اس کے سر سے کہیں نوٹ وار کر ملازمہ کو دیئے تھے شمس خان اور وہ ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھ کر حویلی سے نکلے تھے۔۔۔

"داداجان وہ اگر کوئی ایسی بات کر دے تو دل پر مت لیجے گا جانتے ہیں ناں وہ ایسے ہی کرتا ہے اوُر مجھ سے بھی اگلے دن اس نے بات ہی نہیں کی تھی اور اب مُجھے اس کے رویئے کی عادت ہو چکی ہے۔۔۔" ضرغام خان شمس خان کو متوقع سچویشن سے خبر دار کر رہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ اگر کوئی ایسی بات کر دے تو ٹینشن نہ لیں۔

وہ ہرٹ پیشنٹ تھے ان کے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں تھا اب شمس خان ضرغام کو کیسے بتاتے ان کی کنڈیشن کتنی عجیب سی تھی یہ بے چینی تعزیز سے مل کر ہی ختم ہونی تھی۔

"ضرغام خان ہم جانتے ہیں کہ تعزیز کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اس کی ماں کے ساتھ بھی کاش کہ ہم ماضی میں ہوئے واقعے کو بھول پاتے اور تعزیز بھی بھول جاتا ہم اسے کسی قیمت پر منانا چاہتے ہیں بس وہ ہمارے ساتھ رہے ہماری اور کوئی خواہش نہیں ہے۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے غمگین انداز میں گویا ہوئے تھے جس پر ضرغام خان نے بے ساختہ انہیں دیکھا تھا۔

انہوں نے بھی اپنا جوان بیٹا کھویا تھا اور اس کی ماں بے ساختہ اسے حرمین بیگم سے نفرت محسوس ہوئی تھی کاش وہ ان کو بتا پاتے اس کی ایک غلط حرکت نے ان کے رشتوں میں کتنے فاصلے پیدا کیے تھے۔۔۔۔

ضرغام خان جانتا تھا کہ اگر حرمین کی جگہ کوئی اوٗر ہوتا تو اس وقت جیل میں ہوتا لیکن شمس خان اپنے بھائی سے کیے ہوئے وعدے کی وجہ سے مجبور تھے اوٗر ان کی یہ مجبوری ہی تعزیز کو ان سے مزید دور کر چکی تھی۔۔

۔

"داداجان مُجھے لگتا ہے جب آپ تعزیز سے بات کرنے جا رہے ہیں تو زرانیل خان سے بھی کرنی چاہیے وہ بھی تو آپ کا پوتا ہے اوٗر میرے خیال میں اب اس ناراضگی کو طول دینے کی ضرورت نہیں ہے عالمیار کے بعد اسے کم سے کم ہمارے ساتھ رہنا چاہیے نا کہ ہم سے دور۔۔۔۔"اس نے سوچا کہ مواقع اچھا ہے وہ شمس خان سے زرانیل کے حوالے سے بات کر لے۔۔

"کل کے بعد کیا یہ کہنا بچتا ہے ضرغام؟؟؟" ان کا انداز سوالیہ سا تھا۔

"دادا جان آپ جانتے ہیں وہ آپ کا پوتا ہے ضد اور ہٹ دھرمی میں آپ پر ہی گیا ہے اور آپ لوگوں نے اسے حویلی سے نکالا تھا تو جانتے ہیں جب تک اسے لینے نہیں جائیں گے وہ واپس نہیں آئے گا کیونکہ وہ بات صاف صاف کہہ چکا ہے کہ آپ یا چچا جان اسے لینے کے لیے گئے تو پھر ہی وہ واپس آئے گا۔۔۔" اس نے رسانیت سے شمس خان کو سمجھانا چاہا تھا۔

"ضرغام ہمارے سارے پوتے ہی ہم سے دو ہاتھ آگے ہی ہیں ہم جائیں یا بی بی جائیں بات ایک ہی ہے اس نے ان کا مان نہیں رکھا تو ہمارا کیسے رکھے گا۔۔۔؟؟؟" ان کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا کہ زرانیل خان بی بی جان کے کہنے پر بھی واپس نہیں آیا تھا۔

"دادا جان ایسی بات نہیں ہے آپ جانتے ہیں آپ کو انکار نہیں کرے گا وہ اور ویسے بھی عالمیار کے بغیر وہ گھر پہلے جیسا نہیں رہا ہے میری دعا ہے کہ تعزیز اور زرانیل دونوں حویلی میں رہیں ہمارے ساتھ۔۔۔" وہ اپنی دلی خواہش کا اظہار کر رہا تھا۔

"زرانیل خان کی بیوی کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے ہیں اور نہ ہی وہ کچھ بتاتا ہے ہم ایسے کیسے کسی لڑکی کو قبول کر لیں اس کی بیوی کے طور پر جبکہ ہم صرفِ اس کا نام جانتے ہیں۔۔۔" وہ اس بات پر زیادہ خفا تھے اگر زرانیل خان نے شادی کر ہی لی تھی کم سے کم وہ اپنی بیوی کے فیملی بیک گراؤنڈ کے حوالے سے تو انہیں اعتماد میں لے سکتا تھا۔

"داداجان وہ زرانیل کی بیوی ہے تو اب سے یہ تعارف ہی اس کا اصل تعارف ہے ویسے بھی آپ کو زرانیل خان پر بھروسہ ہونا چاہیے تھا وہ آپ کا پوتا ہے ایسا ویسا کچھ نہیں کرے گا۔۔۔" وہ اج ان کے دل میں موجود سارے خدشات دور کرنا چاہتا تھا۔

"ہمیں اپنے پوتے پر بھروسہ ہے ضرغام لیکن وہ کچھ تو بتائے ہمیں۔۔۔" وہ افسوس سے بولے تھے یعنی ضرغام خان کو بھی وہی غلط لگ رہے تھے۔

"داداجو غلطیاں آپ نے بابا کی پہلی شادی کے ٹائم پر کی تھیں مُجھے لگتا ہے وہ سب پھر سے دوہرایا نہیں جانا چاہئے آپ زرانیل کی خوشی کا سوچیں اور ویسے بھی حویلی میں رہے گا تو سارے معاملات میں وہ میری مدد کرے گا تو

گاؤں کے معاملات سنبھالنا میرے لیے آسان ہو گا۔۔۔" وہ ڈرائیونگ پر فوکس کرتے سنجیدگی سے بولا تھا۔

شمس خان نے بغور اسے دیکھا تھا یعنی یہ ضرغام خان کی بھی خواہش تھی کہ زرانیل خان حویلی میں رہے وہ بڑے تھے اور بڑوں کو ہی اکثر چھوٹوں کی غلطیاں نظر انداز کرنی پڑتی تھی وہ سوچ چکے تھے تعزیز سے ملنے کے بعد وہ زرانیل خان کے گھر بھی جائیں گے لیکن ضرغام کو وہ فحال اس بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتے تھے۔۔

"داداجان" اُنہیں خاموش دیکھ کر وہ انہیں پکار چکا تھا شاید اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس کی باتوں کو ہی سوچ رہے تھے۔

"ضرغام خان گاڑی چلانے پر دھیان دو ہم سوچتے ہیں اس بارے میں کہ کیا کرنا ہے پہلے تو تعزیز سے ملنا ہے ہمیں۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں موند گئے تھے مطلب وہ مزید اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتے تھے ضرغام خان ایک نظر انہیں دیکھتا گاڑی پر فوکس کرنے لگا تھا کچھ ہی دیر میں وہ رانا کمپنی کے پارکینگ ایریا میں موجود تھے۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 90

••••

آرمیناکالج میں موجود تھی اس پر آج کسی کی نظر تھی کیونکہ آج کوئی اس سے تھپڑ کا بدلہ لینے والا تھاکالج میں آج فرسٹ ٹائم میں دو کلاسز ہوئی تھیں اس کے بعد سپورٹ گالہ شروع ہو گیا تھاوہ بور ہو رہی تھی۔ اسے تو بس پہلی کلاس کی ٹیشن تھی وہ میتھ کی تھی اگر نہیں لیتی تو اسے پھر بعد میں سمجھ نہیں آنی تھی تبھی وہ چلی آئی تھی لیکن یہاں آکر اب وہ بور ہی ہو رہی تھی کوئی دوست تو تھی نہیں اس کی جس سے بات کرتی۔

۔

اور حیرت کی بات تھی کہ آج وہ لڑکا بھی اس کے پیچھے نہیں آیا تھاخیر اس بات سے تو وہ خوش تھی رات جب اس نے اسے عالمیار کے بارے میں بتایا تھااس کے چہرے کا بدلتا رنگ وہ دیکھ چکی تھی یقیناً اسے آرمینا کے شوہر کے بارے میں سن کر خوشی تو نہیں ہوئی تھی۔

وہ مزید اسے تنگ نہ کرے یہی آرمینا کے لئے اچھا تھا ورنہ اگر کسی کو پتہ چلتا تو نجانے کیا ہونا تھا اور اگر ضرغام کو پتہ چل جاتا اس سے آگے وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ اس وقت گراونڈ میں قدرے الگ تھلگ جگہ بیٹھی ہوئی تھی یہاں آس پاس سٹوڈنٹس بہت کم تھے اس نے خود ہی یہ جگہ سلیکٹ کی تھی تاکہ کوئی اسے ڈسٹرب نہ کرے لیکن یہ ہی اس کی غلطی تھی۔

۔

وہ اپنا نقاب ٹھیک کر چکی تھی اس وقت اس کے ہاتھ میں ناول تھا جو وہ رات کو بھی پڑھ رہی تھی یہاں بھی اسے ہی شروع کیا تھا وہ پوری توجہ سے ناول پڑھ رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے کلوروفل سے بھرا رومال اس کے ناک

پر رکھا تھا وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی اس اچانک آئی افتاد پر بہت ہاتھ پیر مارے لیکن وہ لمحوں میں مقابل کی بانہوں میں جھول گئی تھی مزاحمت کے چکر میں اس کا نقاب بھی لوز ہو گیا تھا وہ اسے اٹھا کر آسانی سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ سٹوڈنٹس کے رش میں سے کسی کا دھیان اس کی طرف نہیں گیا تھا۔

وہ اسے گاڑی میں اسے پچھلی سیٹ پر لٹائے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کرتے ایک تنفر بھری نظر آرمینا کے وجود پر ڈالی تھی۔

۔

اب وہ جہاں جانے والی تھی شاید ہی وہاں سے نکل پاتی وہ۔۔۔

وہ اسے سب سے پہلے تو اپنے اپارٹمنٹ لے گیا تھا کیونکہ اپنے تھپڑ کا بدلہ بھی لینا تھا اس نے وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا اسے صوفے پر لٹائے اس نے اپنی جیکٹ اتاری تھی۔۔

۔

اس لڑکی کا تھپڑ اس کی انا پر گہرا وار کر گیا تھا۔

"ایک نہیں کہیں تھپڑ پڑیں گے تمہیں آرمینا میڈم۔۔۔!!!" اس کے حجاب سے ڈھکے چہرے پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈالی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ اسے اتنی جلدی ہوش نہیں آئے گا وہ دوائی کافی سٹرونگ تھی اتنی جلدی وہ ہوش میں آنے والی نہیں تھی وہ اپنے روم میں جاتے فریش ہوتے چینج کرتے واپس آیا تھا۔

وہ ویسی ہی پڑی تھی وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا بہت کوشش کے باوجود بھی اس نے آج تک اس کے چہرے کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

۔

لیکن آج اس کے پاس موقع تھا وہ اسے جی بھر دیکھ سکتا تھا وہ اس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا اس سے پہلے کہ وہ آرمینا کا نقاب اتارتا وہ ہلکا سا ہلی تھی یعنی وہ ہوش میں آرہی تھی اس کا بیگ اس نے سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔

۔

آرمینا ہلکا سا کسمکاتے ہوئے اٹھی تھی اس کے سر میں شدید درد ہوا تھا وہ اپنے سر کو تھام لیا تھا۔

اس کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں وہ آہستہ آہستہ کھول رہی تھی آنکھیں لیکن اس کی آنکھیں پوری طرح سے کھلی تھیں سامنے اس انسان کو دیکھ کر وہ بدک کر صوفے سے اٹھی تھی لیکن جگہ دیکھتے اس کو مزید چکر آئے تھے۔

"آپ۔۔۔میں کہان۔۔۔۔"وہ اپنے سر کو ہلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی اس سے کھڑا ہی نہیں ہوا جا رہا تھا مشکل سے وہ اپنا بوجھ اُٹھائے ہوئے تھی۔۔

۔

اس جگہ کو دیکھتے اسے خوف محسوس ہو رہا تھا یاد آیا تھا کہ وہ گروانڈ میں بیٹھی تھی جب کسی نے اس کے ناک پر رومال رکھا تھا اور اب وہ جہاں تھی یعنی وہ کڈنیپ ہو چکی تھی۔۔

اس کا پورا وجود پسینے میں شرابور ہوا تھا۔

وہ لڑکھڑائی تھی لیکن مقابل نے اسے تھامنے کی کوشش کی تھی پر وہ اس کو پیچھے جھٹک گئی تھی وہ تیش میں آیا تھا۔

آرمینا پیچھے صوفے پر بیٹھ چکی تھی اس کے لئے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا لیکن مقابل پر اپنے بدلے کو بھوت سوار تھا جو تھپڑ آرمینا نے اسے کالج میں مارا تھا اس کا بدلہ لینا تھا اسے اور ساتھ ہی ساتھ یہ سب کو بھی دکھانا تھا وہ کیمرہ سٹ کر چکا تھا اس کو مارا گیا تھپڑ صرف کالج میں موجود سٹوڈنٹس نے دیکھا تھا لیکن آرمینا کو پڑنے والا تھپڑ پوری دنیا دیکھنے والی تھی۔

"تم یہاں ہو یہاں ہونا چاہیے تھا تمہیں مُجھے تھپڑ مارا تھاناں اب ویسا ہی تھپڑ میں تمہیں ماروں گا پھر ہو گا حساب برابر۔۔۔۔"اس کو بازو سے پکڑ کر وہ صوفے سے کھڑا کر چکا تھا آرمینا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

۔

آپ پلیز نہیں۔۔۔"وہ پہلے ہی اپنے رخساروں پر ہاتھ رکھ چکی " تھی ایک غیر انسان کے ساتھ وہ اس جگہ پر تھی اس کی سانس روک چکی تھی دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ وہ بمشکل سانس لے رہی تھی اس پل اس انسان سے اسے خوف محسوس ہوا تھا وہ یہاں سے کیسے نکلے گی کیا کرے گی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی ۔

اس وقت سوچا تھا جب مجھے سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا تم نے "
ہاں بولو جواب دو مجھے سوچا تھا کیا میری بھی کالج میں عزت تھی
سب لوگوں نے دیکھا تھا جب ایک عام سی لڑکی نے مجھ پر ہاتھ
اٹھایا۔۔"..وہ اس کے بازوؤں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے شدت
سے غرایا تھا۔

۔

آرمینا کی آنکھیں شدت گراں سے سرخ ہوئی تھی آنسو گرتے اس کے
گالوں کو بھگو رہے تھے اس کا پورا نقاب گیلا ہو چکا تھا لیکن اس وقت اسے
بس کسی طرح جہاں سے نکلنا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔بد تمیزی۔۔۔کر۔۔۔۔۔رہے۔۔۔۔تھے۔۔۔" ہکلاتے ہوئے سچویشن سمجھنا چاہی تھی کہ تب غلطی اس کی تھی ناں کہ آرمینا کی لیکن اس کا بولنا ہی مقابل کے طیش میں اضافہ کر رہا تھا۔

"ریلی لیکن غلطی تم سے ہوئی تھی کیونکہ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا اس کا بدلہ تو لوں گا اور ساتھ ہی ساتھ تم ایک رات کے لیے یہاں پر بند رہو گی پھر دیکھتا ہوں کون کرے گا تم پر یقین تمہاری پارسائی پر کون دے گا تمہارے کردار کی گواہی۔۔۔"اس کو اپنے مقابل کرتے وہ اس کا نقاب ایک ہی جھٹکے میں کھینچنے کی کوشش کی تھی لیکن آرمینا اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے اس کی کوشش ناکام بنا گئی تھی وہ مذید غصے میں آتا اس کو ایک تھپڑ مارتے اس سے بدلہ لے چکا تھا۔۔۔

آرمیناس کے تھپڑ کی شدت برداشت نہ کرتے لڑکھڑا کر گری تھی اس کی آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گھوم گئے تھے سر بری طرح سے چکرانے لگا تھا اور فرش پر گرنے سے اس کے گال رگڑے تھے زمین پر تو شدید درد محسوس ہوا تھا اسے۔

۔

ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا اس کی شدت سے وہ زمین پر گری تو نقاب جیسے اس نے بمشکل سنبھال کر رکھا تھا وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا اور اس کے چہرے سے ہٹ گیا تھا۔

مقابل کی نظریں جیسے ہی اس کے خوبصورت چہرے پر گئی وہ ایک پل کے لیے سب بھول گیا تھا اس کی خوبصورتی پہلی بار دیکھی تھی تصویر سے زیادہ خوبصورت تھی وہ۔۔۔

وہ بے خودی کی کیفیت میں اس کی طرف بڑھا تھا آرمینا زور سے اپنی آنکھیں میچ چکی تھی اپنا نقاب جلدی سے ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل اس کا حجاب اس کے چہرے سے کھینچ چکا تھا۔

وہ مچلی تھی۔

نہیں آپ کو اللہ کا واسطہ مُجھے جانے دیں۔۔۔"وہ باقاعدہ منتوں پر" اتر آئی تھی پہلی بار اس سچویشن سے گزر رہی تھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اس نے بس ایک کوشش کی تھی۔

"سکون مل رہا ہے تمہیں اس حال میں دیکھ کر کاش تمہارا شوہر بھی دیکھ پاتا جا رہا ہوں شام کو آؤں گا یہاں رہا تو تمہیں بالکل بھی اچھا نہیں لگوں گا۔۔۔"اس کے رخساروں کو چھونے کی کوشش کی تھی لیکن آرمینا نے ناکام بنا دی تھی وہ غصے میں تو آیا تھا لیکن اس وقت اس کا باہر جانا ضروری نہیں ہوتا تو کبھی نہیں جاتا۔

۔

"نہیں پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔۔" وہ اس کے جانے سے پہلے اسے کسی طرح سے راضی کرنا چاہتی تھی کہ وہ اسے چھوڑ دے لیکن وہ تھا اس کی آہ و پکار کو نظر انداز کر رہا تھا۔

وہ رو رہی تھی کاش وہ کالج ہی نہیں آتی تو یہ سب نہیں ہوتا وہ مسلسل رونے سے اب خود کو بہت کمزور فیل کر رہی تھی ابھی تو اس نے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا تھا۔

وہ اس کی ان سنی کر تا نکل گیا تھا اور باہر سے اپارٹمنٹ لو لاک کر دیا تھا آرمینا مسلسل دروازہ بجا رہی تھی لیکن اس نے نہیں کھولا تھا کیونکہ وہ جا چکا تھا وہ رو رو کر تھک گئی تھی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا جو اس کی آواز سنتا۔

کافی دیر روتے اسے اچانک خیال آیا اپنا بیگ اسے صوفے کے ساتھ پڑا نظر آیا تھا وہ تیزی سے اٹھی تھی اور اسی جلد بازی میں اس کا پاؤں ٹیبل کے کنارے سے ٹکرایا تھا وہ بے ساختہ نیچے بیٹھی تھی پاؤں میں شدید درد محسوس ہوا تھا۔

۔

لیکن اس وقت اسے ایک پل بھی ضائع نہیں کرنا تھا وہ پھر سے اٹھی تو پاؤں میں درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ مشکل سے اپنا بیگ اٹھانے میں کامیاب ہوئی تھی۔

اوَر واپس زمین پر بیٹھتے اس نے جلدی سے بیگ کی زپ کھولی تھی یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس کے بیگ میں اس کا سیل فون موجود تھا اس نے تشکر کا سانس خارج کیا تھا۔

اوَر جلدی سے فون اوپن کرتے ضرغام خان کا نمبر ملایا تھا جو اس نے نہیں اُٹھایا اس کی پریشانی مزید بڑھی تھی وہ بار بار دروازے کی طرف بھی دیکھ رہی تھی کہ کہیں وہ واپس ہی نہ آجائے۔

۔

اوَر پھِر دوبارہ ضرغام خان کا نمبر ملایا اس نے پھر بھی ریسو نہیں کیا وہ جھنجھنا گئی تھی پھر اس کے دماغ بھی ماؤف ہو رہا تھا ضرغام کے علاوَہ کسے کرتی وہ کال زرانیل خان اس کے دماغ میں زرانیل خان کا خیال آیا تھا اس نے اس

کا نمبر ملانے کے بجائے کال ہسٹری میں موجود نمبر پر کال کی وہ اسی لڑکے کی تھی جو رات بھی اس کے روم میں آیا تھا۔

کال پہلی بیل پر ریسو ہو گئی تھی پر آرمینا کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کال کسے کر رہی ہے۔

۔

کال ریسو ہوئی تو آرمینا بنا سامنے والے کے بات کرنے کا انتظار کیے اپنی بات شروع کر چکی تھی۔

"ہیلو پلیز بھائی سیومی مجھے کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے پتہ نہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں۔۔۔"وہ سامنے والے کو زرانیل خان ہی سمجھ رہی تھی تبھی

روتے ہوئے بولی تھی ڈر اس قدر حاوی تھا کہ وہ ٹھیک سے بات بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

"کون سی جگہ آرمینا ٹھیک سے بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ جو بیڈ پر شرٹ لیس لیٹا تھا ایک دم سے کھڑا ہوا تھا جلدی سے اپنی شرٹ پہنتے اپنی سٹل اپنی پینٹ میں اڑستے ہوئے وہ دکتے سر کو بمشکل قابو کرتے ہوئے بولا تھا اس وقت اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا تبھی تو وہ آج کالج بھی نہیں گیا تھا اوپر سے مشن اسے ریسٹ کرنے کا ٹائم نہیں مل رہا تھا۔۔

۔کسی اجنبی کی آواز سنتے آرمینا نے کال کاٹ دی تھی وہ تو زرانیل خان کو کال کر رہی تھی یہ کس کا نمبر تھا وہ پریشان ہوئی تھی۔

لیکن دوبارہ اسی نمبر سے کال آئی تھی۔۔

پر اس نے ریسو نہیں کی تھی وہ بار بار ضرغام خان کا نمبر ٹرائے کر رہی تھی جو لگ ہی نہیں رہا تھا وہ فون دور پھینک چکی تھی۔

اپارٹمنٹ چھوٹا سا تھا ایک سائیڈ پر دو کمرے تھے اور ساتھ اوپن کچھ آگے لاؤنج اور ساتھ سٹنگ ایریا وہاں کوئی کھڑکی وغیرہ نہیں تھی وہ پھر سے دروازہ بجانے لگی تھی۔۔۔

کافی دیر تک یہ کرتے بھی اسے کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ جگہ نجانے کون سی تھی جہاں سے کوئی بھی اس کی آواز سن ہی نہیں پا رہا تھا۔

وہ جلدی سے اپنا حجاب پھر سے سٹ کر چکی تھی وہ انسان اس کا چہرہ دیکھ چکا تھا پہلی بار ہوا تھا ایسا۔۔۔

اس کو انتہائی خوف محسوس ہو رہا تھا نجانے کتنے گھنٹے وہ دروازے کے ساتھ لگ کر ہی بیٹھی رہی تھی لیکن کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا اسے اب تو اس کی کمر میں بھی شدید درد ہونے لگا تھا۔

رونے سے آنکھوں کے پپوٹے بھی سوج چکے تھے رخساروں پر ابھی تک آنسوؤں کی نمی تھی بے ساختہ عالمیار خان کی یاد آئی تھی آنکھیں پل میں بھیگی تھیں وہ اس کے ساتھ ہوتا تو کیا یہ سب ہوتا اس کے ساتھ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو اب تو شام ہونے والی تھی اسے مذید رونا آیا تھا اب تک تو ضرغام خان اسے لینے بھی جا چکا ہو گا اور اسے ناپا کر نجانے کیسے ری ایکٹ کرے وہ۔

اس وقت وہ ناقابلِ برداشت درد کی وجہ سے زمیں پر پیچھے کو گرتی چلی گئی تھی۔

کاش عالمیار خان اس کے ساتھ ہوتا تو وہ اتنی بری کنڈیشن میں نہیں پھنستی وہ نہیں تھا یہ ہی تو شکوہ تھا اس کا کاش وہ اس کے ساتھ بد تمیزی نہیں کرتی اس پل اسے اپنی عزت کی فکر ستانے لگی تھی وہ اکیلی تھی تنہا تھی اور وہ جواں مرد کہاں تک مقابلہ کر پاتی وہ اس کا۔

اس کے زہن میں ایک خیال آیا وہ اگر دروازے کے پاس چھپ جائے اور جیسے ہی وہ آندر آئے اس کے سر پر کوئی چیز مار کر وہ وہاں سے بھاگ سکتی تھی دماغ جو کچھ سوچ رہا تھا اس پر عمل کرتی وہ دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی پاؤں بھی درد کر رہے تھے لیکن وہ نظر انداز کر گئی تھی اس وقت سب سے اہم اس کے لئے اس اپارٹمنٹ سے نکلنا تھا کسی بھی حال میں۔۔۔۔

•••••

تعزیز خان آفس پہنچ چکا تھا ابر شم کے بغیر سب کچھ عجیب سا لگ رہا تھا دل کو جیسے اس کی عادت سی تھی اتنا عرصہ وہ لوگ ساتھ آتے رہے تھے اب یہ آج اکیلے آنا اسے بہت اکورڈ لگ رہا تھا گاڑی پارک کرتے وی لفٹ میں انٹر ہوا تھا اور اپنے موبائل پر کسی کو ضروری ای میل سینڈ کرتے دھیان اس واقعے کی طرف چلا گیا تھا جب وہ اوَر ابر شم پہلی بار لفٹ میں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تھے وہ مسکرایا تھا۔

-

لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ تھی وہ اپنے خیالوں میں گم سا تھ کھڑے وجودِ کو بالکل بھی نوٹ نہیں کر پایا تھا لیکن اپنے اُوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے اس نے ساتھ دیکھا تھا وہ لا بیشا تھی جس نے بلیک ٹائٹس پر سلیوز لیس ٹاپ پہن رکھا تھا لبوں پر ڈارک لپ سٹک لگائے وہ میک اپ کیے

ہُوئے تھی تعزیز نے خود کو کوسا کیا ضرورت تھی اس کے ساتھ لفٹ میں انٹر ہونے کی۔

لیکن وہ اس کی طرف دھیان دیئے بغیر اپنے فون میں مصروف رہا تھا اس کی توجہ فون پر پا کر لا بیشا کسک کر رہ گئی تھی۔

ہیلو کیسے ہو۔۔۔؟؟"!وہ اس کی طرف دیکھتے خوُد ہی بات کرنا " سٹارٹ کر چکی تھی کیونکہ وہ تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں دے رہا تھا۔

میں آپ سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔۔۔"وہ تیز کاٹ " دار آواز میں بولا تھا ایسے لہجے میں وہ کبھی ابر شم سے بات نہیں کرتا تھا۔

اس کی آواز کی سختی دیکھتے لا بیشا دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور اپنے دل پر ہاتھ رکھا وہ ایک پل کے لیے ڈر گئی تھی اس کی تیز آواز سنتے۔

۔

"بٹ یہ بات آپ آرام سے بھی کر سکتے تھے۔۔۔"وہ شکوہ کن انداز میں بولی تھی جیسے اس کا یہ لہجہ وہ برداشت نہیں کر سکی ہو۔

"ایکسپوزمی میں آپ آپ سے کہہ چکا ہوں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے اوَر ویسے ایک بات تو بتاؤ میں کب بوائے فرینڈ بن گیا تمہارا۔۔۔" اسے اچانک وہ تصویریں یاد آگئی تھیں۔

"مطلب۔۔۔؟؟؟" اسے ایک طرف خوشی تھی کہ وہ بات کر رہا تھا لیکن اس کی بوائے فرینڈ والی بات پر وہ الجھی تھی جیسے سمجھ نہیں آئی ہو اسے یا پھر وہ ایسے شو کر رہی تھی۔

کیونکہ یہ ان لوگوں کا پلان تھا یہ بات انہیں معلوم تھی لیکن تعزیز خان ایسے کیوں بول رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"میم کو میری اوَر تمہاری تصویریں ریسو ہوئی تھی وہ کیوں بھیجی گئی تھیں اس بات کی وضاحت دو گی مُجھے جب کہ میں تمہارا نام جانتا ہوں اس کے

علاوہ تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں اور نہ ہی جاننے کی خواہش ہے۔۔۔"وہ اس کے سامنے آتے ہوئے غصے سے بولا تھا۔

۔

لفٹ کھل کر پھر سے بند ہو چکی تھی لیکن ان دونوں نے یہ محسوس نہیں کیا تھا کیونکہ وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے۔

"وہ ابر شم کو ہم نے نہیں بھیجی تھیں وہ خود سے یہ سب سوچ رہی ہے کیونکہ وہ تمہیں جلد ہی چھوڑنے والی ہے وہ ائزم۔۔۔"

"شٹ اپ میری بیوی کے ساتھ اس انسان کا نام یوز مت کرنا میں برداشت نہیں کروں گا تم لوگوں نے بھیجی تھیں اور اب تو مُجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم اور سفر املی ہوئی ہو۔۔۔؟؟؟"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا حالانکہ اسے شدید

غصہ آیا تھا ابر شم کے نام کے ساتھ وہ ائزم کا نام استعمال کر رہی تھی جو اسے کسی صورت گوارا نہیں تھا۔

"لیکن یہی سچ ہے ابر شم اس کو پسند کرتی ہے اور ویسے وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی کلوز رہ چکے ہیں بولو تو ان دونوں کی تصویریں بھیج سکتی ہوں تمہیں۔۔۔۔"لابیشا اس کے قریب آتے اس کی شرٹ کے بٹن پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن تعزیز نے اس کی کوشش ناکام بنا دی تھی۔

-

"مُجھے اس چیز کو جاننے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ کر کے تم مجھے ابر شم کے خلاف کر دو گی تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے

مُجھے ابر شم پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"لیکن کیا وہ کرتی ہے۔۔۔"اس کی باتوں پر وہ کسلی تو تھی لیکن پھر خوُد کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تھی۔

"یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے تم دور رہو ہم سے ورنہ اس جاب سے ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے تمہیں میری بیوی کا حال تو کل تم نے دیکھ ہی لیا ہو گا یو نو وہ میرے قریب کسی کو برداشت نہیں کر سکتی ہے۔۔۔"دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ اس کی اری رنگت دیکھ رہا تھا اوُر پھر لفٹ کے کھلنے پر وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔

۔

اس لابیشا کے بارے میں وہ ساری انفو نکال چکا تھا اسے کافی حیرت ہوئی تھی یہ جان کر کہ وہ اور ائزم ایک دوسرے کے کزن تھے تو پھر ہو سکتا ہے ان کے درمیان کوئی کنٹکنٹ ہو تعزیز خان اس بات کا پتہ کروانے والا تھا۔

تعزیز خان آفس میں قدم رکھتے سب کے سلام کا جواب دیتا ابر شم کے کیبن کی طرف چلا گیا تھا اوٗر اندر داخل ہوتے اس نے اپنا کوٹ آتار کر سائیڈ پر رکھا اوٗر شرٹ کی سیلیوز فولڈ کرتے وہ ابر شم کی کی چیئر پر بیٹھ گیا تھا آج ان کی ایک اہم میٹنگ تھی اس کا ارادہ ارشک اوٗر ماموں جان سے بھی ملنے کا تھا۔

۔

ضرغام خان کا خیال زہن میں آیا تھا ارشک کو یاد کرتے اسے ضرغام خان سے نفرت محسوس ہوئی تھی وہ ارشک کے ساتھ غلط کر چکا تھا اور اب وہ ارشک کا ساتھ دینے والا تھا ارادہ جلدی سے کام وائیڈ اپ کرنے کا تھا تا کہ وہ ان سے ملنے جا سکے۔

صبح کا منظر یاد آیا تو لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اس کے قریب تھی۔

"افففف آپ تو نہیں کرنے والی اظہارِ محبت مجھے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا آپ اس معاملے میں اتنی لاپرواہی کریں گی مُجھے امید نہیں تھی۔۔۔"ابر شم کی تصویر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

ان کے کنٹریکٹ میں بس دو دن رہتے تھے اوٗر ابر شم تھی کہ خاموش تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بہت بڑا پلان کر رہی تھی جو تعزیز کو پرسوں رات کو ہی پتہ لگ * * نا * * تھا۔

تعزیز سر جھٹک کر فائل ریڈ کرنے لگا تھا۔

کافی دیر لگی تھی اسے فائل کرنے میں میٹنگ کے لئے اہم پوائنٹس وہ ہائی لائٹ کر چکا تھا اوٗر اب اسے لابیشا کی ضرورت پڑی تھی۔

کیونکہ وہ میٹنگ میں اس کے ساتھ جانے والی تھی اس نے کال کرتے اسے اندر بلایا تھا حالانکہ اس کی شکل دیکھنے کا بھی وہ روادار نہیں تھا۔

وہ فل میک تھپی ہوئے تھی ابر شم بہت لائٹ میک اپ کرتی تھی شادی والے دن بھی اس کا لائٹ سا میک اپ تھا لیکن یہ لڑکی ایسے تیار ہو کر آئی تھی جیسے آفس نہیں بلکہ کسی کے ساتھ ڈیٹ پر جا رہی ہو۔۔۔

۔

"کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔؟؟؟" وہ اندر داخل ہوتی ہوئی بولی تھی لبوں پر مسکراہٹ تھی جو تعزیز کو زہر سے بھی بری لگی تھی لیکن لب بھینچ گیا تھا۔

"یہ فائل جا کر اچھے سے ریڈ کریں آپ میرے ساتھ میٹنگ میں جا رہی ہے جو دو گھنٹے بعد ہے آپ اس فائل کو اچھے سے ریڈ کریں کوئی مس ٹیک نہیں ہونی چاہیے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر سنجیدگی سے بولا تھا لا بیشا اس کی شکل دیکھے جا رہی تھی معاوہ کچھ سوچتے اس کے قریب آئی تھی۔

"آپ کے ساتھ ہی نہ ریڈ کرلوں۔۔۔"وہ تعزیز پر جھکی تھی اور اس کے گہرے گلے سے تعزیز نے بے ساختہ نظریں چرائی تھیں وہ ایک بے شرم لڑکی تھی۔

"مس لابیشا آپ ایسی حرکتیں کر کے اپنی نوکری کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔۔۔"وہ اس کو دور کرتے دانت پیستے ہوئے بولا تھا لابیشا مسکرائی تھی۔

"آپ اتنے ہیڈسم ہیں خود پر کنٹرول نہیں ہو رہا ہے۔۔۔"وہ پھر سے تعزیز کے قریب ہوئی تھی۔

"آؤٹ۔۔۔"وہ اسے روم سے ہی نکل جانے کا کہہ چکا تھا۔۔۔

لابیشا اس کا غصہ دیکھتی خاموشی سے فائل اٹھا کر کیبن سے نکل گئی تھی۔

اور اپنے ٹیبل کے قریب جاتے اس نے فائل ٹیبل پر پٹخی تھی یہ لڑکا اس کی برداشت کو آزما رہا تھا وہ سفر اسے پہلے تعزیز کو خود کی طرف مائل کرنا چاہتی تھی لیکن یہ خاصا مشکل ہو رہا تھا۔

"یہ انسان نجانے کب میرے جال میں پھنسے گا یہ ابر شم کی زلفوں کا اسیر ہے بہت مشکل ہو گی مُجھے اس کو خود کی طرف مائل کرنے کے لیے۔۔۔" وہ اپنے ماتھے کو مسلتے ہوئے بولی تھی۔

۔

"ہمیں تعزیز خان سے ملنا ہے کہاں ملے گا وہ۔۔۔" ضرغام خان نے ٹبیل کے پاس رکتے ہوئے لابیشا کو دیکھتے کہا لیکن اس کی طرف دیکھنے سے اس

نے گریز کیا تھا اور شمس خان تو اس آفس میں کھلے عام گھومتی ہوئی لڑکیوں کو دیکھ کر تاؤ کھا کر رہ گئے تھے۔

ان کا پوتا ایسی جگہ کام کرتا تھا انہیں کچھ برا محسوس ہوا تھا۔

ضرغام خان کی آواز سن کر لا بیشا سیدھی ہوئی تھی۔

"ویٹ آمنٹ میں سر کو انفارم کرتی ہوں۔۔۔"وہ ضرغام سے بولتے تعزیز کو کال لگا چکی تھی۔۔

"آپ کا نام۔۔؟؟"اس نے سپکر پر ہاتھ رکھتے ضرغام خان سے اس کا نام پوچھا تھا۔

اور ضرغام خان جانتا تھا کہ وہ اگر اپنا نام بتائے گا تو تعزیز کبھی بھی ان لوگوں سے ملنے کے لیے راضی نہیں ہو گا۔

لیکن اس نے اپنا تعارف کچھ اوُر کروایا تھا تبھی ان لوگوں کو لا بیشا نے اندر بھیج دیا تھا اوُر اس وقت وہ لوگ تعزیز کے کیبن کی طرف بڑھ رہے تھے۔

جیسے ضرغام خان اور شمس خان تعزیز کے کیبن کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تعزیز خان کی نظر ان پر پڑی تو وہ بدک کر اپنی چیئر سے کھڑا ہوا اسے پتہ تو پہلے ہی تھا کوئی ملنے آرہا ہے لیکن یہ لوگ ہوں گے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ اپنے لب بھینچ گیا تھا۔

۔

یقینا ان کا آنا اسے ایک انکھ نہیں بھایا تھا وہ کیونکر دوبارہ اس سے ملنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ وہ صاف صاف انکار کر چکا تھا اس نے اپنی گہری کالی آنکھوں سے ضرغام خان کو گھورا تھا۔

وہ تو زرانیل سے بھی سخت خفا تھا جس نے ضرغام کو اس کے آفس کا ایڈریس دیا تھا۔

داداجان تو تعزیز کو اتنے مہینوں بعد دیکھ کر ہی آبدیدہ ہو گئے تھے ان کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی آگے بڑھتے بے اختیار اسے گلے لگانے کی کوشش کی جو وہ ناکام بنا گیا تھا۔

وہ افسوس بھری نظروں سے تعزیز خان کو دیکھ رہے تھے جو اب ان سے چند قدم کے فاصلے پر تھا لیکن انہیں خوُد کے اوُر اس کے درمیان جیسے صدیوں کے فاصلے لگ رہے تھے۔

"کیوں لے کر آئے ہو انہیں جہاں؟؟؟ یہ میرا آفس ہے میں یہاں کوئی تماشا نہیں چاہتا ہوں تم انہیں لے کر جاسکتے ہو جبکہ تم آچھے سے جانتے ہو

مجھے تم لوگوں سے بات کرنے میں کوئی دل چسپی نہیں ہے پھر کیوں لے کر آئے ہو انہیں۔۔۔؟؟؟" وہ ضرغام خان سے استفسار کر رہا تھا۔

اور اس کا سرد انداز دیکھ کر ضرغام خان نے بے ساختہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"داداجان تم سے بات کرنا چاہتے ہیں تعزیز۔۔۔" وہ نرمی سے بول رہا تھا اگر وہ بھی اس کی طرح سخت لہجہ اپناتا تو شائد ان کے لیے بات کرنا آسان نہیں ہوتا۔

"مجھے کسی سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔" وہ چہرے پر سنجیدگی لائے بولا تھا ضرغام خان سر جھکا گیا تھا اس کی باتیں جانتا تھا شمس خان برداشت نہیں کر پا رہے یوں گے۔۔۔

"ہم کسی نہیں بیٹا تمہارے اپنے ہیں۔۔۔" وہ بے بسی سے بولے تھے اب شدت سے اپنی ماضی میں کی گئی غلطیاں یاد آ رہی تھی پر افسوس پچھتاوے کے سوا اب ان کے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔

۔

ایک تو بیٹے کے ساتھ زیادتی کی اس کی ہنستی مسکراتی زندگی برباد کر کے اور اب پوتا ان کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

"اپنے ایسے ہوتے ہیں۔۔۔!!؟؟" ائیبر واچکاتے سوالیہ انداز میں جیسے ان پر طنز کیا تھا۔

"تعزیز کیا تم پرانی باتیں بھول نہیں سکتے۔۔؟؟؟"ضرغام خان نے نرم انداز اپناتے سوال کیا تھا ساتھ ہی شمس خان کو بھی تھاما جو بمشکل کھڑے تھے۔

"داداجان آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ ان کی حالت دیکھتا پریشان ہوا تھا وہ گہرے سانس لے رہے تھے ان کی حالت دیکھتے تعزیز بھی پریشانی سے ان کی طرف بڑھا تھا جو بھی تھا کبھی ان سے اسے بہت محبت ملی تھی ان کی تکلیف کو وہ نظر انداز نہیں کر سکا تھا آگے بڑھتے ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

وہ دم سادھ اسے دیکھ رہے تھے اس کے تھامتے ہی ضرغام خان نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا وہ انہیں لے کر ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے وائٹ صوفوں کی طرف بڑھا تھا اور اُنہیں صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔۔

ان کو بیٹھاتے اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا شمس خان نے مضبوطی سے اس کی کلائی جکڑلی تھی جیسے ڈر ہو وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے گا۔

۔

وہ ان کی طرف ایک نگاہ نرمی سے ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے ان سے فاصلے پر بیٹھ گیا تھا ضرغام خان بھی وہیں آکر بیٹھ گیا تھا اور اب تینوں نفوس خاموش تھے کوئی بھی نہیں بول رہا تھا۔

"تعزیز میرا بچہ۔۔۔" داداجان اس کے لمس کو محسوس کرنے کے لیے بے تاب تھے ضرغام خان ان کے ساتھ ہوتا تھا لیکن انہیں تعزیز کو محسوس کرنا تھا کیونکہ ان کا بیٹا تعزیز کے زیادہ قریب تھا۔

"آپ کیونکر مجھ سے یہ توقع کر رہے ہیں کہ میں آپ کی بات سنوں گا جبکہ اس عورت (حرمین بیگم) کو آپ لوگوں نے ابھی تک اپنے گھر پر رکھا ہوا ہے وہ میری ماں کی مجرم ہیں کیا قصور تھا میری ماں کا جو ان کے ساتھ اتنا برا ہوا۔۔۔" وہ منظر وہ لمحات سب پھر سے آنکھوں کے سامنے آئے تھے جب اس کی ماں مری تھی منہا کی یاد آتے ہی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔

۔

شمس خان نے بغور پوتے کو دیکھا تھا وہ شروع سے سب جانتا تھا لیکن اس نے نہ تو کبھی اپنے باپ کو کچھ بتایا اور نہ ہی ان لوگوں کو وہ خاموش کیوں رہا یہ بات اُنہیں پریشان کر رہی تھی۔

"تعزیز جب تم سب کچھ جانتے تھے بیٹا تو ہمیں بتایا کیوں نہیں اگر بتا دیتے تو ارتضیٰ ہمارے ساتھ ہوتا۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولے تھے جس پر تعزیز طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا۔

"اُنہیں بتاتا جو میری ماں کے مجرم تھے۔۔۔" اس بار شمس خان کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے بیٹا ارتضیٰ نے کیا کیا تھا؟؟؟ تم۔اس سے نفرت کیوں کرتے تھے جب کہ وہ ضرغام اور آرمینا سے زیادہ تم سے محبّت کرتا تھا ہر وقت بس اس کے لبوں پر تمہارا ہی نام ہوتا تھا۔۔۔" وہ اپنے بیٹے کی حالت دیکھتے اسے بتانے لگے تھے کہ وہ محبت بھی تعزیز کی ماں سے کرتا تھا اور اپنے بچوں میں اسے تعزیز سے سب سے زیادہ پیارا تھا۔

"انہہ محبت وہ میری ماں کے مجرم تھے اس دن جو ہوا ان کی مرضی سے ہوا اس انسان نے خوُد مما کو بتایا تھا لیکن میں ماضی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں آپ لوگ جا سکتے ہیں میری میٹنگ ہے میں لیٹ ہو رہا ہوں آپ لوگوں سے بات کرنے کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔" منہا کے زکر پر اس کا چہرہ ایسے ہی سپاٹ ہو جاتا تھا۔

"بیٹا وہ جو ہوا حرمین نے کروایا اس میں ارتضیٰ کا کوئی عمل دخل نہیں تھا بلکہ جس دن اسے پتہ چلا سب کچھ اسی دن اس کا قتل ہو گیا تھا تم کیوں اپنے باپ سے نفرت کرتے ہو۔۔۔؟؟؟" شمس خان نے اس کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کیسے ان کی بات پر یقین کرتا اسے تو ان کی بات جھوٹ لگ رہی تھیں جو اپنے کانوں سے سنا تھا اسے کیسے جھوٹ مان لیتا وہ۔

"آپ کو اپنے مرے ہوئے بیٹے کی طرف داری کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو سچ تھا وہ سچ ہی رہے گا آپ کے بار بار کہنے سے سچ بدل نہیں جائے گا اور ویسے بھی آپ لوگ اگر یہاں اپنے بیٹے کی وضاحتیں دینے آئے ہیں تو مُجھے ان کے بارے میں بات نہیں کرنی ہے۔۔۔" وہ پہلے سے زیادہ پتھریلے تاثرات چہرے پر سجائے بولا تھا۔

"میرا بچہ ہم بس یہ چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ حویلی میں رہو ہماری آخری خواہش سمجھ کر مان لو یہ بات دیکھو بیٹا ہم کب تک ہیں کچھ پتہ نہیں اپنا آخری وقت ہم تمہارے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں۔۔۔" اب کی بار انہوں نے اس کا ہاتھ تھاما تھا جسے وہ سہولت سے نکال گیا تھا۔

وہ مذید دکھی ہوئی تھے۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کی بات مانوں گا۔۔۔؟؟؟" وہ ان سے استفسار کرنے لگا تھا۔

"تعزیز ان کی طعیبت آج کل ٹھیک نہیں رہتی ہے ان کو ڈاکٹر نے کسی قسم کی ٹینشن نہ لینے کا کہا ہے کیا تم ان کی اتنی سی خواہش پوری نہیں کر سکتے ہو دیکھو تم ہمارے ساتھ حویلی میں کیوں نہیں رہ سکتے ہو وہ تمہارا گھر بھی تو ہے پھر۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان کو تعزیز کی باتیں پسند نہیں آئی تھیں لیکن وہ پھر اسے حویلی لے جانے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

"وہ میرا گھر نہیں ہے پہلی بات اوَر دوسری بات میرے ہونے نہ ہونے سے مُجھے نہیں لگتا ہے آپ لوگوں کو کوئی فرق پڑنا چاہیے کیونکہ میں آپ لوگوں کی لائف کا حصّہ نہیں ہوں۔۔۔" وہ سلگتے انداز میں ان پر واضح کر گیا تھا کہ

وہ جو بھی کہہ لیں وہ ان کے ساتھ واپس نہیں جائے گا کسی قیمت بھی نہیں۔۔۔

"مطلب تم ہمارے ساتھ واپس نہیں جاؤ گے۔۔۔"ضرغام خان کا پارہ بھی اب ہائی ہوا تھا تعزیز کی باتوں سے وہ لوگ اتنی کوشش کر رہے تھے اور وہ ابھی تک اپنی ضد پر قائم تھا۔۔

-

"نہیں اور کبھی نہ جانے کا پکا ارادہ کیا ہوا ہے کیونکہ میں مر کر بھی اس جگہ قدم نہیں رکھوں گا یہاں میری ماں کے ساتھ وہ سب کچھ ہوا کہنا بہت آسان ہوتا ہے اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ سب ہوا ہوتا تم پھر پُوچھتا تم سے۔۔"وہ جلتے انداز میں ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"تعزیز ہم سمجھ سکتے ہیں تمہارا دکھ لیکن ماضی کو ساتھ لے کر چلو گے تو حال میں آگے کیسے بڑھ پاؤ گے بیٹا ہمارے ساتھ چلو جہاں بری یادیں موجود ہیں وہاں ہم اچھی یادیں بھی تو بنا سکتے ہیں۔۔۔" انہوں ایک اوٗر کوشش کی تھی۔

"نہیں۔۔۔" وہ پھر بھی انکارِ کر گیا تھا کافی کوشش کے باوجود وہ لوگ تعزیز کو منا نہیں سکے تھے اوٗر شمس خان جانتے تھے کہ وہ ضد کا کتنا پکا تھا ان کے سارے پوتے ہی ایسے تھے وہ تو خود آئے تھے تعزیز خان سے ملنے اس امید پر کہ ہو سکتا ہے وہ اس کے دل میں موجود یہ غلط فہمی نکال سکیں لیکن ناکام رہے تھے۔

۔

وہ پہلے سے زیادہ افسردہ ہو گئے تھے ان کی حالت دیکھتے ضرغام خان کو افسوس ہوا تھا اسے اُنہیں لانا ہی نہیں چاہیئے تھا اور اب تعزیز خان کو وہ اس کے حال پر چھوڑ چکا تھا لیکن ایک بار وہ حرمین بیگم سے اس بارے میں بات ضرور کرنے والا تھا۔

تعزیز کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے وہ شمس خان کو لے کر آفس سے چلا گیا تھا اوُر تعزیز ان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

بہت مشکل تھا اس کے لیے اس حویلی میں جانا وہ شاید کبھی بھی خود کو راضی نہیں کر پاتا وہاں جانے کے لئے۔ جو کچھ ہو چکا تھا وہ ایک طرف لیکن حرمین بیگم کی موجودگی میں وہ وہاں شاید ہی کبھی جانے کے لیے خوُد کو راضی کر پاتا۔

اس نے سر جھٹکا تھا کیونکہ میٹنگ کا ٹائم ہو چکا تھا تو وہ اپنا کوٹ اٹھا کر باہر نکل گیا تھا اس نے شکر کیا تھا کہ ابر شم ساتھ نہیں تھی ورنہ وہ ان لوگوں کو لے کر پھر اس سے سوال وجواب کرتی جیسے کل بی بی جان کو دیکھتے کیے تھے۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا اسے بہت جلد حویلی جانا پڑنا تھا کس کام کے لئے یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 91

••••

اس کے پاؤں بری طرح سے شل ہو رہے تھے کھڑے کھڑے اسے نجانے کتنے گھنٹے ہو چکے تھے رہ رہ کر اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا اس کے فون کی بیٹری ختم ہو چکی تھی اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے رات کے تقریباً سات بجنے والے تھے لیکن وہ ابھی تک وہیں پر قید تھی اپنی حالت بھی کافی غیر معلوم ہو رہی تھی پاؤں مشکل سے اس کا بوجھ اُٹھائے ہوئے تھے وہ اس انسان کی آمد کی منتظر تھی کہ وہ آئے اور آرمینا یہاں سے نکل سکے لیکن ایسا کچھ ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا وہ نجانے اسے جہاں بند کر کے کہاں نکل گیا تھا۔

ایک طرح سے اس کے حق میں اچھا تھا کہ وہ یہاں نہیں تھا اس کی نظروں میں خوُد کے لیے عجیب سے تاثرات وہ دیکھ چکی تھی وہ اکیلی تھی وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس کے ساتھ۔

وہ اپنے پسینے سے نم وجود کو مشکل سے گھسیٹتے ہوئے اپنے فون کو اٹھا چکی تھی جس کی بیٹری صرف دو پرسنٹ تھی جس نمبر پر اس نے کال کی تھی اس نمبر پر بیک اسے بہت سی کالز آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ پریشانی سے فون پھینک چکی تھی کیونکہ باہر سے کسی کے قدموں کی چھاپ سنائی دی تھی وہ ایک دم سے الرٹ ہوئی تھی اپنا نقاب صحیح کرتے وہ دروازے کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔

دروازہ کھولتے وہ اندر آیا تو نشے سے جھول رہا تھا یقیناً وہ ڈرنک کر چکا تھا تبھی تو لڑکھڑا کر چل رہا تھا آرمینا نے پھرتی سے اسے دھکا دیا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ دروازے سے باہر نکلتی وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر اندر پھینکتے دروازہ بند کر چکا تھا۔

لبوں پر شیطانی مسکراہٹ تھی وہ دروازے کے پاس سے ہٹتے آرمینا کی طرف تھا جس کی آنکھوں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں وہ یقینا اپنی پلاننگ میں بری طرح سے فیل ہو چکی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔!!!" وہ اسے دھکا دے چکی تھی لیکن مقابل کا بھاری ہاتھ ایک بار پھر سے اس کے رخساروں پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا وہ آنکھوں میں

آنسو لیے اپنے رخساروں پر ہاتھ رکھے اسے خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی جس کے چہرے کے پتھریلے تاثرات پل بھر میں آرمینا کو مزید خوفزدہ کر گئے تھے۔

"بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی تم۔۔۔"اس کے سکارف کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا لیکن وہ اس کا ہاتھ دور جھٹک چکی تھی مقابل کے غصے کو مزید تقویت ملی تھی اس کے اس طرح سے جھٹکنے پر۔۔۔

"تم کیوں مجھے اس طرح سے قید کرنا چاہتے ہو ایک تھپڑ کا بدلہ لے چکے ہو تم پھر یہاں بند کرنے کا کیا مقصد ہے تمہارا۔۔۔؟؟؟"وہ حلق کے بل چیخی تھی اس کے لڑکھڑاتے وجودِ سے اسے ڈر تو لگ رہا تھا لیکن اس پل کچھ تو کرنا تھا۔۔۔

اس کا ارادہ اسے باتوں میں الجھاتے یہاں سے نکلنے کا تھا لیکن مقابل بھی خاصا چالاک انسان تھا وہ اس کی باتوں میں شاید ہی کبھی آتا۔

۔

"انجان تو ایسے بن رہی ہو جیسے کچھ جانتی نہیں ہو مُجھے اب بس تھپڑ کا بدلہ نہیں لینا ہے تمہیں کسی کی نظروں میں بھی گرانا ہے کسی کی عزت دو کوڑی کی کرنی ہے۔۔۔" وہ بمشکل خوُد کو سنبھالے اس کی طرف بڑھا تھا آرمینا کی رنگت سفید ہوئی اس پل جیسے اسے اپنی عزت کی فکر ستانے لگی تھی۔

کچھ بھی کرنا تھا اسے وہ کس کی بات کر رہا تھا اس بارے میں وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی اس پل اسے بس یہ فکر تھی کہ وہ جہاں سے نکل جائے جبکہ مقابل کی پلاننگ خاصی لمبی ہو گئی تھی کسی سے مل کر۔۔۔

وہ اسے کوٹھے پر بھیجنے والا تھا ان کا کوٹھا پھر سے چل پڑتا اور کسی کا غرور بھی خاک میں مل جاتا لیکن ابھی تو اسے آرمینا کے حسن کو فرصت سے نہارنا تھا۔۔۔

آرمینا اسے خود کے مزید قریب آتے دیکھ کر سہم سی گئی تھی ایسا ڈر تو اس وقت بھی محسوس نہیں ہوا تھا جب وہ اسی گھیٹا انسان کے ساتھ کوٹھے پر گئی تھی اور عالمیار خان نے اسے وہاں تھپڑ مارا تھا کاش وہ اسے اس کی غلطی پر ایک نہیں دو تین اور نجانے کتنے تھپڑ مار دیتا۔

اس نے ناقابلِ برداشت غلطی کی تھی صحیح کہتے ہیں رشتے بھروسے اور اعتبار سے قائم رہتے ہیں وہ ایک غیر پر بھروسہ کرتے اس کے ساتھ چلی گئی تھی اور عالمیار کو اس کی اسی حرکت نے تپش دلا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کی یاد آئی تو وہ سسکی تھی وہ اس کے قریب آرہا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکی تھی اپنے بچاؤ میں وہ پوری طرح سے ناکام ہو چکی تھی اس کا سر گھومانے لگا تھا پورے جسم سے جیسے جان نکلتی یوئی محسوس ہوئی تھی۔

"ابھی سے یہ حالت ابھی تو رات باقی ہے۔۔۔" وہ لے باکی سے کہتا اس کا نقاب کھینچتے اس کے وجود سے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا آرمینا کی چیخ نکلی تھی اتنی ہمت نہیں پا رہی تھی خود میں کہ اسے جھٹک پاتی۔

"نہیں۔۔۔" لفظوں سے یہ لفظ بھی مشکل سے نکلا تھا وہ اپنے ہاتھوں کا بروقت استمال کرتی اسے خود سے دور کرنے کی کام کرنے لگی تھی لیکن مقابل ایک ہی جسارت میں اس کو اپنے قابو میں کر چکا تھا آرمینا کو اس کا لمس جیسے بچھو کی طرف چھبا تھا وہ جھنجھاتی ہوئی اسے اپنی پوری قوت سے دھکا دے گئی تھی وہ پہلے ہی کچھ نشے کی وجہ سے اپنے حواسوں میں نہیں تھا اس کے ہاتھ سے دھکا کھاتے لڑکھڑا کر فرش پر گرا تھا آرمینا پھرتی سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔

لیکن وہ اس کی کوشش ناکام بناتے پھر سے اسے کھینچ چکا تھا وہ بھی زمین پر آئی تھی اور سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

جو پہلے سے زیادہ کڑے تیور لیے اس کو اپنی آنکھوں سے جیسے کچا چبانے کا پکا ارادہ کر چکا تھا۔

وہ پل بھر کے لئے جیسے خود پر کنٹرول نہ کرتے پیچھے کو گری تھی۔

•••••

ارسام اور زرانیل دونوں اس وقت کوٹ میں موجود تھے زرانیل خان کی پوری کوشش تھی کہ اج کی سماعت میں ہی یہ کیس ختم ہو جائے سب سے زیادہ سزا کی حق دار تو زاعیم کی ماں تھی جس نے نمشہ بیگم کا قاتل کیا تھا اور وہ لوگ کیسے مطمئن ہو کر رہ رہے تھے جیسے انہوں نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔۔

زرانیل خان ارسام سے امپورٹنٹ پوائنٹ ڈسکس کر چکا تھا۔۔۔

"مُجھے لگتا ہے ہمیں بھابھی کو بھی ساتھ لانا چاہیئے تھا ان کی گواہی کیس کو مزید سٹرونگ بنا سکتی ہے اور ویسے بھی آج ہی ساری پراپرٹی جس پر وہ لوگ قبضہ کر چکے ہیں ارواح بھابھی کو واپس مل جائے گی۔۔۔۔" ارسام میر فائل دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر زرانیل نے سر ہلایا تھا۔

"میں ارواح کو ان سب سے دور رکھنا چاہتا ہوں اور میں نے رضا انکل کی کمپنی میں موجود کہیں سارے لوگوں سے کنٹکنٹ کیا ہے جو ہمارے لیے یہاں گواہی دیں گے تو پھر مُجھے لگتا ہے کہ ارواح کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔۔" وہ ارسام کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

۔

"ہاں یہ تو پھر ٹھیک ہو جائے گا ویسے مجھے یہ توقیر صاحب کچھ ٹھیرے لگے ہیں کہیں عین سماعت کے دروان وہ کچھ کر ہی نہ دیں ایسے لوگوں سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے۔۔۔" وہ پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

"ڈونٹ وری ہمارے پاس پکے ثبوت ہیں ویسے بھی ظالم کی رسی وہ رب دراز کرتا ہے لیکن اسے چھوڑتا نہیں ہے مُجھے تو ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کتنے احسان فراموش ہیں وہ اتنا کچھ کیا ان کے لیے انکل نے اور وہ لوگ ان کی بیٹی کے ساتھ اتنا برا کر چکے ہیں۔۔۔" زرانیل خان توقیر صاحب کو یاد کرتے ہوئے بولا تھا ارسام نے اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

بس کیا یار ہوتے ہیں کچھ احسان فراموش لوگ آؤ ٹائم ہو گیا ہے "

اندر چلتے ہیں۔۔۔"وہ لوگ کمرے عدالت کے اندر چلے گئے تھے

یہاں جج اوٗر مخالف وکیل وجود تھے ارسام میر آگے بڑھ گیا تھا اوٗر

زرانیل وہیں رکھی ہوئی کرسوں پر بیٹھتے کاروائی دیکھنے لگا تھا۔

توقیر صاحب نے ایک طنزیہ نظر زرانیل خان پر ڈالی تھی وہ مسکرائے تھے۔

اوران کی یہ مسکراہٹ زرانیل خان کو کسی گڑبڑ کا احساس دلا گئی تھی زہن

نے تیزی سے کام کیا تھا کہیں وہ کچھ کر ہی نہ دیں وہ پریشانی سے ماتھا مسلتے

ہوئے اُنہیں دیکھنے لگا جو بدستور مسکرا رہے تھے یعنی ضرور وہ کچھ کر چکے

تھے یا کرنے والے تھے۔۔۔۔

کاروٗائی شروع ہوئی تھی۔۔

"جج صاحب میرے موکل سے ایس ایس پی زرانیل صاحب کچھ پرسنل دشمنی نکال رہے ہیں جو بنا کسی جرم کے اسے اتنے دنوں سے جیل میں بند کیا ہوا ہے اور ساتھ ہی تشدد کا نشانہ بھی بنا رہے ہیں۔۔۔"توقیر صاحب کے وکیل جج صاحب کی جانب سے کاروائی شروع ہونے کی اجازت ملتے ہی بولے تھے۔

۔

زرانیل طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا تو یہ ان کی پلاننگ تھی وہ سمجھ گیا تھا۔

"کیا یہ سچ ہے مسٹر زرانیل خان؟؟؟"جج صاحب نے ڈائیریکٹ زرانیل کو کثرت میں بلاتے اس سے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا۔

"معزز جج صاحب یہ بالکل جھوٹ ہے مسٹر زاعیم توقیر کافی عرصے سے میری بیوی کو دھمکی آمیز کالز کرتے رہے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے اس کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی ہے تو آپ ہی بتایئے کیا یہ کوئی معمولی جرم ہے۔۔۔؟؟؟"زرانیل خان پر اعتماد انداز میں جواب دیتے ہوئے بولا تھا۔

"جج صاحب یہ جھوٹ ہے میرے موکل پر جھوٹا الزام لگا جارہا ہے۔۔۔"توقیر صاحب کا وکیل اٹھ کر کھڑا ہوا تھا اور زرانیل خان کی بات کو جھوٹ کہا۔

"جج صاحب یہ بالکل سچ ہے اور اس کا ثبوت یہ کال ریکارڈ ہے جو موکل کی وائف کے سیل فون کا ہے آپ چیک کر سکتے ہیں۔۔۔"اس نے کال ریکارڈ کے پیپرز جج صاحب کے سامنے رکھے تھے۔

زاعیم نے پریشانی سے ماتھا مسلتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا تھا جو اسے گھور رہے تھے اس کے کال ریکارڈ دیکھتے ان کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا یعنی اب کوئی گنجائش نہیں بچی تھی ان کے انکارِ کی۔

اُنہوں نے تو اوپر سے سفارش بھی کروائی ہوئی تھی تبھی مطمئن تھے کہ ان کے بیٹے کو سزا وغیرہ نہیں ہو گی لیکن اب ایسی صورت حال میں وہ کیا کر سکتے تھے جب سارے حقائق جج صاحب کے سامنے تھے۔۔۔۔۔

"یہ کال ریکارڈ فیک بھی ہو سکتے ہیں یور آنر میرے موکل بھلا کیوں ایسے حرکت کریں گے۔۔۔"زاعیم کے وکیل نے کمزور سی دلیل دی تھی لیکن اسے رد کر دیا گیا تھا اور یوں زاعیم کو سزا ہوئی تھی پانچ سال کی زاعیم بار بار

اپنے باپ کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکے تھے کیا کرتے جب فیصلہ ہو چکا تھا اب وہ لوگ سزا معطلی کی اپیل کر سکتے تھے۔۔

اب مزید وہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا وہ لوگ کیس ہار چکے تھے ارسام کے لبوں پر مسکراہٹ تھی یہی حال زرانیل کا بھی تھا لیکن اصل کیس تو اب شروع ہونے والا تھا۔

"مسٹر توقیر صاحب آپ پر ایک اور کیس بھی ہے کہاں جا رہے ہیں آپ بیٹھ جائیں۔۔۔"زرانیل اُنہیں اٹھتے ہوئے دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ لیے بولا تھا انہوں نے جھٹکے سے زرانیل خان کو دیکھا تھا اس کی بات وہ سمجھ نہیں پائے تھے۔

۔

ان کے وکیل نے اُنہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور پھر دوسرے کیس پر بحث چلی جس پر توقیر صاحب بھڑکے تھے۔

ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسی صورت حال بھی پیش آسکتی تھی اور پھِر جب آفس کے لوگوں نے گواہی دی تو مزید حقیقت سب کے سامنے واضح ہوئی تھی۔

"یور اونر میری موکلہ اس ساری جائیداد کی اکلوتی وارث ہیں جس پر مسٹر توقیر صاحب زبردستی قبضہ کیے ہُوئے ہیں اب تو صورت حال مذید واضح ہو گئی ہے آپ سے درخواست ہے ساری پراپرٹی اس کے اصل حقدار کو واپس کی جائے۔۔۔" ارسام میر جج کی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا۔

۔

"جج صاحب یہ ان کی چال ہے بچی کی جائیداد ضبط کرنے کی جبکہ میرے دوست نے خود یہ زمینداری مجھے سونپی تھی کہ میں ان کی جائیداد کا خیال رکھوں اور اب مسٹر زرانیل خان اسے ہتھانہ چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"سارے ثبوتوں کو دیکھتے بھی وہ نفرت بھرا انداز اپنانے سے گریز نہیں کر رہے تھے۔

"معزز جج صاحب یہ جس کے بارے میں بات کر رہے ہیں وہ مؤکل کی بیوی ہیں اور یہ مسٹر رضا کی پراپرٹی پر زبردستی قبضہ کر چکے ہیں۔۔۔"ارسام میر نے دفاع کیا تھا تو قیر بس ان لوگوں کو گھور کر رہ گئے تھے سچویشن بہت انٹرسٹنگ ہو چکی تھی۔

۔

"آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ آپ کے دوست نے اپنی پراپرٹی خود آپ کے حوالے کی ہے کوئی تحریری نقطہ کچھ ایسا جس سے ثابت ہو جائے کہ آپ واقعی ان کے لنگل وارث ہیں۔۔"جج نے اعتراض اٹھایا تھا۔

"دیکھیں ایسا تو کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہے لیکن جب وہ اس دنیا سے جا رہے تھے تو انہوں نے یہ زمہ داری مُجھے سونپی تھی۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے جھوٹ بول چکی تھی۔

"لیکن ہمارے پاس ثبوت ہیں جن سے یہ صاف واضح ہو جائے گا کہ آپ نے مسٹر رضا صاحب کی پراپرٹی پر قبضہ کیا ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ ثبوت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔۔۔۔"ارسام میر جج کی طرف دیکھتے ان سے اجازت طلب کی تھی۔

"اجازت ہے۔۔۔۔"جج نے اجازتِ دی تھی اوٗر وہ پھر رضا صاحب کے آفس کے بہت سے ور کرز نے گواہی دی تھی جس کی بنا پر عدالت میں چغل مگوائی شروع ہو گئی تھی پر جب سارے حقائق سامنے تھے پھر کسی طرح کی وضاحت باقی نہیں بچی تھی عدالت نے ساری پراپرٹی ارواح کے نام ٹرانسفر کر دی تھی۔

اور ساتھ ہی توقیر صاحب کو سزا بھی ہوئی فراڈ کے الزام میں وہ تلملا کر رہ گئے تھے لالچ میں وہ آج خالی ہاتھ رہ گئے تھے کچھ نہیں بچا تھا ان کے پاس بیٹے کو بھی سزا ہو چکی تھی اور اُنہیں بھی ساتھ ہی تیسرا کیس بھی اوپن ہوا تھا۔۔

نمشہ بیگم کے قتل کا اوَر یہ انکشاف سب سے بھیانک تھا کہ نمشہ بیگم کی قاتل توقیر صاحب کی بیگم تھی پہلے تو توقیر صاحب نے اس بات سے انکارِ کر دیا تھا۔۔۔

عدالت میں اس پر بھی بحث ہوئی تھی اوَر ساتھ ہی ملازمہ کی گواہی پر یہ کیس بھی اختتام پذیر ہوا تھا توقیر صاحب کی بیگم کو بھی سزا دی گئی تھی سب سے زیادہ ان کی سزا تھی کیونکہ وہ قتل کر چکی تھیں۔۔۔

ہوا یہ تھا کہ نمشہ بیگم نے ان کی باتیں سن لی تھیں اوَر یہ بات توقیر صاحب کی بیگم کو یہ بات معلوم پڑ گئی تھی نمشہ بیگم کچھ کریں نہ اس سے پہلے ہی انہوں نے ان کا گلہ دبا دیا تھا اوَر ارواح اس وقت اتنی ٹینشن میں تھی کہ اسے کچھ

پتہ نہیں چل سکا تھا اور یوں نمشہ بیگم کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور یہ راز راز ہی رہا کہ ان کی وفات قدرتی نہیں تھی بلکہ ان کا قتل کیا گیا تھا۔

۔

زرانیل کو بھی یہ بات کبھی معلوم نہیں پڑتی اگر وہ ارواح کے گھر نہیں جاتا تو۔

زرانیل خان اور ارسام میر دونوں ساتھ ہی کمرہ عدالت سے نکلے تھے دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"مُجھے اُمید نہیں تھی ہمیں تینوں کیسوں میں کامیابی ملے گی لیکن پھر سچائی تو بلا آخر غالب ہی آتی ہے میں بہت خوش ہوں ارواح کا سب کچھ اسے واپس

مل گیا ہے۔۔۔"زرانیل جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے گہرا سانس بھرتے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کافی ٹف کیس تھا یہ لیکن پھر ثبوتوں کی وجہ سے زیادہ مشکل نہیں ہوئی ہمیں ورنہ تو وہ آدمی خاصا چالاک تھا اور کیسے عدالت کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔"ارسام کو اچانک توقیر صاحب کا خیال آیا تو بولا تھا۔

۔

"ہاں بہت چالاک انسان ہے وہ واقعی میں ورنہ اتنا احسان فراموش بھلا کون ہوتا ہے انکل (رضا صاحب) نے ان کے لیے اتنا کچھ کیا اور وہ انہوں نے بدلے میں کیا کیا ان کے ساتھ۔۔۔؟!!"وہ افسردگی سے بولا تھا۔

"یہ فائل ہے پراپرٹی کی جس کے مطابق اب ساری جائیداد ارواح بھابھی کے نام پر ہے اور باقی گھر اور رضا انکل کا فلیٹ جس پر وہ لوگ زبردستی قبضہ کر چکے تھے وہ بھی ان کے نام ہو چکا ہے اور سارا بینک بیلنس بھی ان سب چیزوں کی مالک اب ارواح بھابھی ہیں۔۔۔" وہ اپنی فائلز میں سے پراپرٹی کی فائل نکال کر زرانیل خان کے حوالے کرتے ہوئے بولا تھا جس پر زرانیل خان نے سر ہلایا تھا۔۔۔

۔

اور فائل اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر رکھ دی تھی اور واپس مڑتے ارسام کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم تھانے جاؤ گے ابھی۔۔۔؟؟؟" ارسام نے زرانیل کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں ایک امپورٹنٹ کام ہے وہ کرنا ہے چلتا ہوں تم خیال رکھنا اپنا اور ملتے ہیں شام کو عباد انکل کے گھر ضرشک سے ملنے کا بہت دل کر رہا ہے ارواح بھی رات کو کہہ رہی تھی کافی دن ہو گئے ہیں ملے ہوئے تعزیز کو بھی کال کروں گا اس سے بھی مل لینا تم۔۔۔۔" زرانیل خان کو اچانک ارواح کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی اس نے کہا تھا کہ وہ ارشک سے ملنا چاہتی ہے تو اس نے ارسام کو بھی بول دیا تھا کہ اچھا تھا کہ سب لوگوں کی ایک ملاقات ہو جاتی۔

۔

"ٹھیک ہے میں آجاؤں گا شام کو۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا اور اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا تھا زرانیل خان بھی گاڑی میں بیٹھتے انگیشن میں چابی ڈالتے گاڑی سٹارٹ کرتے روڈ پر ڈال چکا تھا لبوں پر مسکراہٹ تھی ارواح کا سب کچھ بیک اسے مل چکا تھا یہ بات سوچتے وہ خود کو کافی ریلکس فیل کر رہا تھا۔

"اب بس ارواح سے بات کرنی ہے مُجھے۔۔۔" وہ بولتے ہوئے گاڑی کا موڑ کاٹ گیا تھا ارادہ تھا نے جانے کا تھا اوَر پھِر گھر ویسے بھی کافی ٹائم ہو چکا تھا سو وہ جلدی ہی کام وائیڈ اپ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

•••••

ارواح اس وقت اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی ہاتھوں میں اپنی رپورٹ تھی ٹیسٹ کی جو اس نے تھوڑی دیر پہلے کروایا تھا اسی ڈاکٹر سے جو دوبار پہلے بھی زرانیل خان کے ساتھ آئی تھی۔ارواح کی طعیبت خراب ہوگئی تھی

زرانیل خان کے جانے کے بعد وہ لڑکی ان کے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں ہی رہتی تھی وہ پہلی بار زرانیل خان کی غیر موجودگی میں فلیٹ سے نکلی تھی اس سے اپنا چیک آپ کروایا اور اپنی روپوٹ ابھی دیکھ رہی تھی۔

جو پوزیٹو تھی وہ بہت خوش تھی وہ ماں بننے والی تھی لبوں سے مسکان الگ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ اپنی رپورٹ کو بار بار دیکھ رہی تھی۔

اس کو تو بس اس بات کی فکر تھی کہ وہ یہ نیوز زرانیل کو کیسے بتائے گی لیکن بتانا تو تھا ہی اور یہ موقع اس کے پاس اچھا تھا۔

وہ زرانیل خان کو اپنے بارے میں سب کچھ بتانے کا ارادہ کر چکی تھی بھلے وہ اس سے ناراض ہو جاتا لیکن اب وقت آ گیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں سب جان جاتا پھر اس کا جو بھی فیصلہ ہوتا اس نے قبول کرنا تھا۔

وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہوئے اٹھی تھی کچن میں آئی اور چاکلیٹ کیک کا سارا سامان نکالتے اس نے کیک بیک کرنے کا فیصلہ کیا تھا سارا کچھ تیار کرتے اس نے کیک کو مائیکرو ویو آیون میں بیک کرنے کے لیے رکھا تھا۔۔۔

گرمی کا موسم تھا اور اوپر سے اس کی طعیبت بھی خراب تھی وہ مشکل سے یہ کام کر سکی تھی اور اب مسلہ تھا کہ وہ خود کیسے تیار ہوا بھی تو زرانیل خان کے

آنے میں کافی ٹائم رہتا تھا وہ آسانی سے تیار ہو سکتی تھی لیکن اس کا موڈ نہیں بن رہا تھا خود سے کچھ کرنے کا۔

وہ ابھی انہیں سوچو میں گم تھی جب دروازے پر بیل بجی تھی۔

"کیا وہ واپس آ گئے لیکن ابھی تو ان کے آنے کا ٹائم ہی نہیں ہوا وہ اتنی جلدی کیسے آ گئے۔؟" وہ خوُد سے باتیں کیے جا رہی تھی دروازہ بار بار بج رہا تھا لیکن وہ خوُد سے باتیں کرنے میں مگن تھی۔

پر جب مسلسل بج بجی تو اسے دروازے کی طرف جانا پڑا تھا اپنے سر پر اچھے سے دوپٹہ سٹ کرتے وہ دروازے کے پاس گئی تھی۔۔۔

اس نے کافی سوچ بچار کے بعد دروازہ کھولا تھا وہاں موجود نفوسِ کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی ضرغام خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ ان کو اندر آنے کا کہتی خود سائیڈ پر ہو گئی تھی۔

ضرغام خان تو تعزیز کے ساتھ بات چیت کے بعد حویلی واپس جانا چاہتا تھا اس کا ارادہ نہیں تھا شمس خان کو زرانیل خان کی طرف لے کر جانے کا لیکن شمس خان نے خوُد کہا تھا کہ اُنہیں زرانیل سے ملنا ہے۔۔۔

۔

تو ضرغام خان اُنہیں یہاں لے آیا تھا اس کے نمبر پر آرمینا کی کالز آئی ہوئی تھیں لیکن وہ اٹھا نہیں سکا تھا اور پھر وہ کچھ سوچتے مطمئن بھی تھا کہ وہ اکیلی

نہیں ہوتی تھی تبھی وہ شمس خان کے ساتھ ذرا میل خان کے اپارٹمنٹ چلا آیا تھا۔۔۔

لیکن اسے یاد آیا اس ٹائم تو وہ تھانے ہو گا لیکن اب وہ لوگ پہنچ چکے تھے تو واپس جانے سے بہتر تھا کہ وہ لوگ یہیں بیٹھ کر زرا نیل خان کا انتظار کر لیتے۔

"آسلام علیکم۔۔۔" ارواح نے شمس خان کو دیکھتے سلام کیا تھا اسے امید تو نہیں تھی کہ وہ اس کی بات کا جواب بھی دیں گے۔

لیکن اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب شمس خان نے نا صرف اس کے سلام کا جواب دیا بلکہ اس کے سر پر ہاتھ بھی پھیرا تھا ارواح کی آنکھیں بھیگ گئ

تھی بمشکل آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیلتے وہ ان لوگوں کو لاونج میں لے گئی تھی۔

۔

"کیا لیں گے آپ لوگ۔۔۔چائے کول ڈرنک یا پھر کچھ اور۔۔۔۔"اپنا دوپٹہ سر پر صحیح کرتے وہ ضرغام خان اور دادا جان سے بولی تھی شمس خان بغور اسے دیکھ رہے تھے وہ ان کے سامنے نظریں اوپر اٹھانے کے بجائے نیچے دیکھ رہی تھی وہ اُنہیں آرمینا کی طرح لگی تھی اس کی ہی جتنی عمر تھی اور چال ڈھال میں بھی اس کا عکس دکھائی دیتی تھی۔

اُنہیں بے ساختہ اپنے پہلے والے رویئے پر پشیمانی ہوئی تھی کاش کہ وہ پہلے ہی پوتے کی پسند کو قبول کر لیتے لیکن زہن میں پنپتے سوال ابھی تک قائم تھے کہ آخر اس کا فیملی بیک گراؤنڈ کیا تھا کہاں سے ائی تھی وہ۔۔۔

۔

"بیٹا ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔" شمس خان نے اسے اپنے پاس بلایا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی ان کے قریب گئی تھی اور ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ضرغام خان کو امید نہیں تھی دادا جان ارواح سے اتنے اچھے انداز میں ملیں گے لیکن وہ خوش ہوا تھا کہ چلو زرانیل کی طرف سے ٹینشن ختم ہوئی اس کی۔۔۔۔۔

اتنا تو اسے یقین تھا کہ زرانیل خان سے اگر دادا جان بات کریں گے تو وہ انکار نہیں کرے گا۔

"بیٹا آپ سے ہم کچھ باتیں پوچھیں گے اور آپ نے ان کا جواب دینا ہے زرانیل خان ہمیں نہیں بتا رہا تبھی آپ سے پوچھا ہے آپ بھی یقینا یہی چاہیں گی کہ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے اپنے اپنوں کے درمیان۔۔۔" ان کی طعیبت ہی کچھ اس مزاج کی تھی کہ وہ آہستہ انداز میں بولتے بھی اسے سخت مزاج ہی معلوم ہوئے تھے ان کی آواز میں چھپی سنجیدگی ارواح کو ایک پل کے لیے عجیب لگا تھا۔

"جی آپ پوچھیں میری دلی خواہش ہے کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ رہیں میں نے ان سے پہلے بھی کہا لیکن انہوں نے کہہ دیا کہ میں اس معاملے سے دور رہوں آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں مجھ سے۔۔۔" وہ دل میں پکا ارادہ کر چکی تھی

انہیں سچ بتانے کا وہ باتیں جو وہ ابھی تک زرانیل سے نہیں کہہ سکی ان سے کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

آپ کے ماں باپ کہاں کی ہمارا مطلب ہے آپ کا بیک گراؤنڈ " کہاں سے آئی ہو آپ اور ہمیں اپنے بارے میں سب بتاؤ آپ۔۔۔"وہ اب کی نرمی سے بولے تھے۔

دادا جان مُجھے لگتا ہے یہ سوال آپ کو زرانیل کرنا چاہیے نہ کہ " بھابھی سے وہ ہی آپ کو بہتر جواب دے سکتا ہے یہ الریڈی ڈسٹرب لگ رہی ہیں ان سے بات نہیں کرنی چاہیے آپ کو۔۔۔۔"ضرغام خان نے درمیان میں بولنا ضروری سمجھا تھا کیونکہ

اگر زرانیل خان کو پتہ چلتا کہ وہ اسکی غیر موجودگی میں اس کی بیوی سے ایسی باتیں پوچھتے رہے ہیں تو اسے برا لگے گا۔

ضرغام ہم بس بہو سے چند سوال کریں گے۔۔۔"وہ اپنی ازلی " روعب دار آواز میں گلہ گنکار کر بولے تھے ارواح نے اپنی آنکھیں میچ کر ایک فیصلہ کیا تھا۔

۔

انہیں سب بتانے کا فیصلہ وہ ان سے کچھ بھی نہیں چھپانے والی تھی۔

اس نے انہیں سب بتانے کا بولتے سوچنا بولنا شروع ہی کیا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کوئی اور نہیں زرانیل خان ہو گا۔

وہ ان سے معزرت کرتی اٹھ کر دروازے کے قریب جاتے دروازہ کھول چکی تھی اندر آنے والا کوئی اوٗر نہیں بلکہ زرانیل خان ہی تھا جس کے ہاتھ میں کوئی فائل تھی اوٗر اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

حیرت ہوئی ارواح کو کیونکہ آتے ہوئے کم ہی اس کا موڈ ایسا ہوتا تھا وہ آندر آتے دروازہ بند کر چکا تھا ایک نظر ارواح کو دیکھتے وہ اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے لبوں کو چوم چکا تھا۔

ارواح کی رنگت میں سرخیاں سی گھل گئی تھیں وہ اکیلی نہیں تھی اندر اور بھی لوگ موجود تھے یقیناً وہ بھی زرانیل خان کی حرکت دیکھ چکے تھے وہ خود میں سمٹی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"اس کی طرف دیکھتے زرانیل خان نے سوال کیا "
تھا فائل ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی وہ ارواح کو پوری بات کر
اسے فائل دینا چاہتا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ارواح کا ری ایکشن کیا
ہو گا اس اب کے بعد۔

وہ اندر۔۔۔"وہ آگے لاونج کی طرف اِشارہ کر رہی تھی زرانیل "
خان نے اس کی انگلی کے تعاقب میں لاونج کی طرف دیکھا تھا لیکن
وہاں بیٹھے نفوسِ کو دیکھ کر اسے حیرت کا زبردست جھٹکا لگا تھا۔

دادا جان۔۔۔"اس کے لب پھڑپھڑاتے ہوئے یہ لفظ ادا کر چکے "
تھے وہ تیزی سے ان کے قریب گیا تھا وہ بھی اسے دیکھ کر اٹھ کر
کھڑے ہوئے تھے وہ ان سے ملتا آبدیدہ ہو گیا تھا کتنے عرصے بعد
ان کا لمس محسوس کیا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔

دادا جان آپ یہاں۔۔۔؟؟؟"وہ ان کے لبوں کو والہانہ انداز میں " چومتے ہوتے خوشی سے تلملاتے چہرے کے ساتھ بولا تھا ہاں اسے کل بی بی جان کے آنے کی خوشی ہوئی تھی لیکن دادا جان کو دیکھ کر اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اس کے اپارٹمنٹ آئے تھے۔۔۔

۔

"ہمارا پوتا۔۔۔"انہوں نے اس کی پیشانی کو چوما تھا۔

"آپ بیٹھیں ناں۔۔"وہ اُنہیں پیچھے صوفے پر بیٹھا گیا تھا اور خود ان کے ساتھ بیٹھنے لگا کہ اسے اچانک ضرغام خان کا خیال آیا سو چلتے ہوئے اس کے قریب جاتے اس کے گلے لگا تھا جس پر ضرغام خان مسکرایا تھا وہ ان سے

ملتے یہ تک بھول گیا تھا کہ وہ ارسام میر سے یہ طے کر آیا تھا کہ وہ لوگ رات کو ارشک کے گھر پر ملیں گے۔۔۔

"داداجان آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔؟!؟"وہ جو سوچ رہا تھا ایسا تو ہونے سے رہا لیکن وہ بھی کسی خیال کو زہن میں لاتے ان سے پوچھنے لگا تھا۔

"ہم تمہیں لینے آئے ہیں زرانیل بیٹا جو ہوا اس کو بھول کر ہمارے ساتھ حویلی چلو ہم سب کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولے تھے آج وہ جہاں اپنی انا مار کر آئے تھے تعزیز سے ملاقات کے بعد انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ ان کی زندگیوں میں

کبھی واپس نہیں آئے گا اور اب وہ زرانیل خان کو حویلی لے کر جانے والے تھے۔

گاؤں کے معاملات بہت زیادہ تھے گاؤں کافی بڑا تھا اور پھر باقی حویلی کے معاملات وہ کسی ایک پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے تبھی تو وہ زرانیل خان سے بات کر رہے تھے۔

"آپ لینے آئیں اور میں نہ جاؤں یہ کیسے ممکن ہے دادا جان آپ کی بات سر آنکھوں پر ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔۔۔" وہ اُنہیں کیسے انکار کر سکتا تھا جب وہ پچھلی باتوں کو بھول گئے تھے تو پھر اسے بھی بھولنا ہی بہتر لگا تھا ارواح نے مسکرا کر زرانیل خان کو دیکھا تھا اس کا فیصلہ اسے بھی پسند آیا تھا وہ خوُد بھی تو یہی چاہتی تھی کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ رہے ان لوگوں کے پاس۔

"ہمیں پتہ تھا تم تعزیز کی طرح انکار نہیں کرو گے۔۔۔"وک خوشی سے بولے تھے لیکن تعزیز کے زکر پر ان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جو ضرغام خان اوُر زرانیل خان کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا سو وہ ان کی طرف دیکھتا اُنہیں آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دینا تھا۔

"آپ لوگ تعزیز سے ملے۔۔۔؟؟؟"وہ ضرغام خان اوُر دادا جان سے پوچھنے لگا تھا جس پر ان لوگوں نے سر ہلایا تھا اوُر ساتھ ہی افسردہ بھی ہو گئے تھے۔

"ہاں گئے تھے لیکن اس نے صاف صاف انکارِ کر دیا اور ساتھ میں اتنی عجیب باتیں کی مجھے لگتا ہے ابھی تک پاسٹ کا کوئی پوائنٹ ہم مس کر رہے ہیں۔۔۔"ضرغام خان کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

۔

"ہو سکتا ہے لیکن تعزیز کے پاس آپ لوگوں کو نہیں جانا چاہیے تھا وہ ہم لوگوں سے نفرت کرتا ہے سب سے مجھ سے تو اچھے سے بات کر لیتا ہے لیکن حویلی کے نام پر اس کے تاثرات یکسر تبدیل ہو جاتے ہیں۔۔۔"اسے بھی اچھا نہیں لگا تھا وہ لوگ خود اس سے ملنے گئے اور تعزیز نے صاف صاف انکار کر دیا تھا ان کے ساتھ جانے سے۔۔۔

"ہم بس ایک آخری کوشش کرنا چاہتے تھے کہ ہمارا پوتا ہمارے ساتھ رہے لیکن اس نے کسی طرح کی امید دلائے بغیر صاف صاف لفظوں میں واضح کر دیا وہ کسی قیمت پر حویلی نہیں آئے گا۔۔۔" وہ افسردگی سے بول رہے تھے۔

"دادا جان مُجھے لگتا ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے اس کی مما کی ڈیتھ ہوئی تھی ظاہر ہے اس جگہ کے ساتھ اس کی تلخ یادیں جڑی ہے وہ خوشی سے وہاں نہیں جائے گا اور جب تک وہاں خالہ جان موجود ہیں یہ اس کے لئے اور بھی مشکل ہو گا مُجھے لگتا ہے ہمیں اسے تھوڑا ٹائم اور دینا چاہئے تا کہ وہ سب کچھ قبول کر سکے۔۔۔" وہ ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے بولا تھا دادا جان کو اس کی بات صحیح لگی تھی یہ واقعی بہت مشکل تھا اس کے لیے۔

۔

ازان کی آواز سنائی دی تو وہ لوگ خاموش ہو گئے تھے شمس خان نے نماز پڑھنی تھی سو وہ ایک کمرے میں چلے گئے تھے ساتھ ہی ضرغام خان بھی تھا زرانیل خان بھی نماز پڑھتے کچن میں چلا آیا تھا یہاں ارواح کھانا بنا رہی تھی وہ اس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا جس کے لبوں پر شرمگی مسکراہٹ تھی۔

"ہمم میری بیوی کس بات پر خوش ہے؟؟؟" اسے بیک ہگ کیا تو وہ ایک پل کے لیے ڈر لگی تھی لیکن پھر زرانیل کی آواز سنتے کچھ مطمئن ہوئی تھی۔

۔

"اوو آپ کب آئے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے وہ گھبرائی سی آواز میں بولی تھی۔

"جب میری وائفی کچھ سوچ رہی تھی۔۔"اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے اس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح آسودگی سے مسکرائی تھی۔

وہ اسے گڈ نیوز دینا چاہتی تھی لیکن ابھی تو مہمان تھے کیسے بتاتی اپنے ساتھ ایک ننھی سی جان کو محسوس کرتے اس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ تھی جو اس کے لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"میں ایسے ہی بہت خوش ہوں آپ اپنی فیملی کے پاس جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں سب ساتھ رہیں گے میں نے بہت دعا کی تھی۔۔۔"وہ اپنے چہرے پر ائی لٹوں کو پیچھے اڑستے ہوئے معصومیت سے بولی تھی افففف اس کے ہلتے لب زرانیل خان کی توجہ کا مرکز بن گئے تھے وہ پھر یہ بھولتا کہ وہ لوگ کچن میں ہیں اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا ارواح اس پل سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔

گھر میں مہمان تھے اور زرانیل خان کی بے قراریاں عروج پر تھیں وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا وہ اس کا ساتھ دے رہی تھی ورنہ وہ زیادہ شدت دکھاتا آگر وہ اسے رسپانس نہیں دیتی اور یہ بات اس کے غصے میں بھی اضافہ کرتی تھی۔

وہ تادیر اس کے لبوں پر جھکا خود کو سیراب کرتا رہا تھا لیکن پھر اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتا وہ پیچھے ہوا تھا ارواح نے اس کے سینے پر سر رکھا تھا وہ زرانیل خان کو بتانا چاہتی تھی کہ اب نو ماہ تک وہ اسے ڈیپ کس نہیں کر سکتا لیکن کیسے کہتی یہ بات سوچتے ہی عارض تپتے قندھاری ہوئے تھے۔

"خیریت ایک کس سے اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو؟؟؟" اس کے تپتے ہوئے عارض کو نرمی سے لبوں سے چھوتے ہوئے وہ سوالیہ انداز میں بولا تھا جس پر وہ مذید خوُد میں سمٹی تھی۔

"آپ جانتے ہیں گھر میں مہمان ہیں پھر بھی مُجھے کس کی آپ نے آگر کوئی دیکھ لیتا تو۔۔۔؟؟؟" اس نے سچویشن چینج کرنے کی کوشش کی تھی۔

۔

"وہ لوگ روم میں ہیں ارواح اور اگر دیکھ بھی لیتے تو کیا ہو جاتا میں اپنی وائفی کو کس رہا تھا کسی غیر کو تھوری اوُر اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو ذہن پر سوار مت کیا کرو۔۔۔؟؟!" اس کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تو ارواح مسکرائی تھی۔

"بہت خوش لگ رہے تھے آتے ہوئے کیا بات تھی؟؟؟" اسے وہ منظر یاد آیا جب زرانیل خان دروازے سے اندر داخل ہوا تھا تب اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

"وہ تمہیں بعید میں بتاؤں گا پہلے یہ کھانا ٹیبل پر لگاتے ہیں دادا جان اور ضرغام خان آتے ہی ہوں گے۔۔۔" وہ اس کے ساتھ ہی کام کروانے لگ گیا تھا اس کی مدد کرنے کی غرض سے۔

ان لوگوں نے جلدی جلدی ٹیبل سٹ کیا ارواح نے کم وقت میں اچھا خاصا انتظام کر دیا تھا حالانکہ اس کی طعیبت بھی ٹھیک نہیں تھی اسے چکر ابھی تک محسوس ہو رہے تھے لیکن وہ نظر انداز کر گئی تھی۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 92

•••••

تعزیز کا ارادہ تو ارشک سے ملنے کا تھا لیکن پھر جب اسے ابر شم کی کال آئی تو وہ سیدھا گھر چلا آیا تھا رات ہونے والی تھی اور وہ اس وقت ابر شم کو ناراض کرنے کے موڈ میں نہیں تھا شاید وہ پہلے ہی زخمی تھی جبکہ اس کا زخم بڑا نہیں تھا لیکن پھر تعزیز کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔

وہ جیسے کار پارک کرتا اندر کی طرف بڑھنے لگا وہ اسے سوئمنگ پول کے پاس رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھی نظر آئی تھی وہ اکیلی تھی ساتھ اور کوئی نہیں تھا۔

اس نے لائٹ بلیو کلر کا ٹروزار اوور وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک کلر کی شال اپنے کندھوں کے گرد اوڑھی ہوئی تھی۔

وہ ریلکس سی بیٹھی تھی تعزیز نے کوٹ بازو پر ڈالے اس کی طرف رخ کیا تھا۔

"آپ نے مجھے اتنی ایمرجنسی میں کال کی تھی؟؟؟" وہ اپنا کوٹ چیئر پر رکھتے چیئر کی بیک کو تھامے ابر شم کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔

اس کی آواز سن کر ابر شم ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی چہرے پر جو کچھ دیر پہلے ریلکسیلیشن تھی وہ اب یکدم غائب ہوئی تھی وہ سرخ انگار ہوتی

لبوں کو بھینچتے ہوئے تعزیز کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی پریشان صورت دیکھتے تعزیز نے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی اپ سٹ تھا ضرغام اور دادا جان کی وجہ سے اوپر ابر شم کی یہ سرد مہری وہ جیسے اپنے اعصاب کو تپتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

"لگتا ہے میں نے ڈسٹرب کر دیا تمہیں۔۔۔؟؟!" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی لہجے میں طنز کا عنصر تھا جو تعزیز نے واضح طور پر محسوس کیا تھا۔

۔

"اگر میں ہاں کہوں تو؟؟!" چلتے ہوئے وہ ابر شم کے پاس آیا تھا اور اس کی چیئر کے اعتراف میں ہاتھ رکھتے وہ اس کی گرین آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے بولا تھا ابر شم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا وہ اس کے کولون کی مہک واضح طور پر محسوس کر رہی تھی۔

"تو پھر مجھے خوشی ہو گی میں نے تمہارے پرائیویٹ موومنٹس کو سپوئل کر دیا اور اس بات کے لیے تم مجھے کچھ بھی کہو فرق نہیں پڑتا۔۔۔" اپنی شال ٹھیک کرتے وہ لبوں پر مسکراہٹ لائے بولی تھی اس کی شرٹ کے ڈیپ نیگ سے نظر آتی اس کی خوبصورتی تعزیز خان کا پل بھر میں خمار بڑھا تھا۔

۔

"اوور یلی میرے پرائیویٹ موومنٹس سپوئل کر کے آپ کو خوشی ملتی ہے ویسے ایسا کرتے ہوئے آپ نے یہ بھی نہیں سوچا کہ میں نے کبھی آپ کے

پرسنل میٹرز میں انٹرفیئر نہیں کیا ہے۔۔۔"اس کے رخساروں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے ان کے عارض کی نرمی محسوس کرتا وہ آہستگی سے بولا تھا۔

"میرا ایسا کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے کسی کے ساتھ۔۔۔"ابر شم نے واضح کرنا ضروری سمجھا تھا وہ مسکرایا تھا۔

"ریلی۔۔۔"اب کی بار انگلی نیچے سرکتے اس کے لبوں پر آئی تھی جو ابر شم نے تھام لی تھی۔

"تم آچھے سے جانتے ہو۔۔۔"وہ جتاتے ہوئے انداز میں بولی تھی اور ائزم کو وہاں آتے دیکھ کر تعزیز ایک جھٹکے میں پیچھے ہونے کے بجائے ابر شم کے مزید قریب ہوتا اس کی شال اچھے سے اس کے گرد سٹ کر گیا تھا اس کی یہ حرکت ابر شم کی نگاہوں میں حیرت سی بھری تھی۔

لیکن پھر اسے اچھا لگا تھا اس کی پوزیسونس خود کے لئے دیکھ کر پر اس وقت اعصابوں پر کچھ سوار تھا جس کے بارے میں پوچھنا تعزیز سے بہت ضروری تھا۔۔۔وہ اس کو دیکھتے سیدھا ہوا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

ائزم نے اس منظر کو کینہ توڑ نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ صبح سے یہ سوچ رہا تھا کہ ہارشم ضرور کچھ کرے گا لیکن سارا دن گزرنے کے بعد اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ بندہ اس کے کسی کام نہیں آنے والا۔

ابرشم مُجھے معلوم ہوا تمہارے پاؤں میں موچ آئی ہے تو چلا آیا " تمہاری خیریت معلوم کرنے کے لیے اب کیسی ہو تم۔۔۔"وہ لہجے

میں محبت کے چشتی بھرے بولا تھا لیکن تعزیز کی سرخ نظریں خوُد پر محسوس کرتے لبوں پر مسکراہٹ بھی آئی تھی ۔

میں ٹھیک ہوں ائزم تم کیسے ہو؟؟؟"وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی " اوُر اس کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی تھی۔

۔

"میں بھی ٹھیک ہوں میں پہلے بھی آیا تھا لیکن ہارشم نے بتایا کہ تم ریسٹ کر رہی ہو تو پھر میں نے تمہیں ڈسٹرب نہیں کیا اب بات ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟؟"وہ تعزیز کو یکسر نظر انداز کر رہا تھا۔

"کیا بات کرنی ہے تم نے ائزم۔۔۔؟؟؟"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی تھی ورنہ اس پل وہ نہیں آتا تو وہ تعزیز سے سوال جواب کر رہی ہوتی۔

"ہم اکیلے میں کر سکتے ہیں۔۔؟؟؟" وہ تعزیز کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم نے بے ساختہ تعزیز کو دیکھا پر اس کی آنکھوں میں پھیلی سرخی سے وہ اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی۔

یقیناً تعزیز کو اس پہر اس کا ائزم سے بات کرنا پسند نہیں آیا تھا۔

"ائزم مجھے اس وقت نیند آ رہی ہے اگر تم مناسب سمجھو تو ہم کل بات کر لیں گے ایسے بھی گرینی ہمارا ویٹ کر رہی ہوں گی۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے ائزم سے معزرت خواہ لہجے میں بولی تھی جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر انیکسی کی طرف چلا گیا تھا اس نے تو سوچا تھا۔

وہ اج کی لا بیشا اور تعزیز کی ملاقات کے بارے میں ابر شم سے بات کرے گا لیکن وہ انکار کر چکی تھی تو وہ چلا گیا تھا۔

جانتا تھا وہ انکارِ کیوں کر رہی تھی اس کا دل چاہا اس تعزیز کا گلہ ہی دبا دے وہ جو اس کے اور ابر شم کے درمیان دیوار بن کر حائل ہو چکا تھا۔

ساری پلاننگ ناکام ہو رہی تھی اس کی ابر شم کو اپنی طرف مائل نہیں کر پا رہا تھا اور یہ بات اس کو طیش دلا رہی تھی۔

"بہت جلد تعزیز تم ابر شم کی زندگی میں کہیں نہیں ہو گے صرف ائزم ہو گا کیونکہ ابر شم صرف میری ہے میری تم اس کو مجھ سے چھین نہیں سکتے ہو۔۔۔" وہ ایک نفرت بھری نگاہ تعزیز کی پشت پر ڈالے آگے بڑھتا جا رہا تھا آنکھوں کی سرخی اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھی۔

وہ بہت جلد اب اپنی سب سے بڑی پلاننگ کرنے والا تھا اب اگر وہ سب کوشش کر کے ناکام ہو چکا تھا تو ایک آپشن فحال اس کے پاس ابھی بھی تھا جسے وہ استعمال کر سکتا تھا۔

۔

اس کے جاتے ہی تعزیز بھی چیئر سے اٹھتے اپنا کوٹ اُٹھاتے اندر کی طرف بڑھا تھا کیونکہ اسے اب ابر شم سے بات نہیں کرنی تھی اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔

"کہاں جا رہے ہو مجھے بات کرنی ہے۔۔۔؟؟؟" اسے اٹھتے دیکھ کر ابر شم دبی دبی آواز میں بولی تھی تعزیز نے ایک سرد نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"مجھے اس وقت شدید سر درد ہو رہا ہے سو میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں آپ سے بات میں بعد میں کروں گا آپ تو فری بیٹھی رہی ہیں سارا اور میں۔۔۔"

"تم کیا؟؟؟ سارا دن کیا ہے تم نے بولو بتاؤ؟؟؟" وہ اپنے پاؤں پر وزن ڈالے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی درد تو ہو رہا تھا لیکن وہ نظر انداز کرتی اس اٹھتے اس کے مقابل آئی تھی۔

"آپ کو اس بات سے کیا مطلب میں کیا کرتا رہا؟؟؟" وہ سلگا تھا وجہ وہ خوُد بھی نہیں جانتا تھا شائد ابر شم کا ائزم سے بات کرنا اسے پسند نہیں آیا تھا یا پھر ائزم کا آکر اُنہیں ڈسٹرب کرنا۔

"مُجھے کیوں مطلب ہے آفس گئے تھے تو کام کرنا تھا لیکن تمہیں تو وہاں کھلی چھٹی مل گئی سارا دن اس اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ بیزی رہے تم۔۔۔" وہ

اس کے بے حد قریب آئی تھی کہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اب کی بار وہ زور سے چلائی تھی۔

"آپ کو کس نے کہا میں اس کے ساتھ تھا؟؟؟" وہ پستے ہوئے بولا تھا یہ لا بیشا ان کے درمیان نہ ہو کر انہیں بری طرح سے ڈسٹرب کیے ہوئے تھی۔

"ریلی تمہیں لگتا ہے کہ میں آفس نہیں تھی تو وہاں کیا ہوا مُجھے اس بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے میں اتنی بھی انجان نہیں ہوتی ہوں اپنی چیزوں کے بارے میں جتنا تم نے مُجھے سمجھ لیا ہے۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھی اوُر تعزیز بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔

۔

"میں نے کب کہا ایسا؟؟؟ اپ بات کو طول کیوں دے رہی ہیں وہ آپ کی سیکرٹری ہے تو مطلب مُجھے اس کی ضرورت تھی تبھی بات کی اس سے اس میں کیا برائی ہے اور ویسے بھی میں آپ کو وضاحت ہی کیوں دوں ہمارا ریلیشن شپ ایسا نہیں ہے جو ہم دونوں ایک دوسرے سے ایسے پوچھ گچھ کریں۔۔۔" وہ اس کو بازوؤں سے پکڑے اپنے سامنے کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولو تھا۔

"ہم ہز بینڈ وائف ہیں ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں چلو میں یہ بات مان لیتی ہو وہ میری سکیرٹری ہے اس سے بات کرنی پڑ گئی تھی تمہیں لیکن وہ تمہارے ساتھ لفٹ میں کیا کر رہی تھی۔۔۔" اب کی بار ہاتھ اس کے گریبان تک آیا تھا۔

تعزیز کو زبردست جھٹکا لگا تھا وہ کیسے جانتی تھی کہ وہ دونوں لفٹ میں ساتھ تھے وہ دانت پیستے ہوئے ایک نظر اس کے حسین سراپے پر ڈال چکا تھا۔

لفٹ صرف میرے لیے نہیں تھی وہاں اور لوگ بھی سوار ہو " سکتے ہیں میں کسی کو ایسے منع نہیں کر سکتا تھا وہ پہلے سے لفٹ میں تھی میں اسے کیسے نکال سکتا تھا بھلا۔۔۔؟؟؟"وہ ابر شم کی بحث سے تنگ پڑا تھا وہ کیوں بار بار سوال کر رہی تھی جبکہ وہ ان باتوں کو اتنی اہمیت نہیں دیتا تھا۔

اگر وہ پہلے سے تھی تو لفٹ کھل کر بند ہوئی تھی وہ نکلی کیوں " نہیں تھی تمہارے ساتھ ایسی کون سی باتیں تھیں اس کی جو ختم

ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں بتاؤ مجھے آخر ایسا کیا تھا۔۔۔؟؟؟"وہ حلق کے بل چلائی تھی وہ دونوں ساتھ لفٹ میں بند تھے یہ بات اس کے لئے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔

۔

جب سے آفس سے کال آئی تھی اوُر اسے اس بارے میں پتہ چلا تھا وہ تب سے یہ بات سوچے جا رہی تھی اس کو افسوس ہوُا تھا کہ کاش وہ لفٹ میں بھی کمیرہ لگوا لیتی تو ان کی باتیں وہ آسانی سے سن سکتی تھی وہ کل تک اس کی گرل فرینڈ لا بیشا کو اپنے مائنڈ سے نکال چکی تھی لیکن وہ لفٹ والے واقعے کے بعد سے وہ پھر اس متعلق سوچنے لگی تھی۔۔۔۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوئی یہ بات کیا آپ نے مجھے پر نظر رکھوائی ہوئی تھی آفس میں آپ جانتی ہیں آپ نے کتنی اکورڈ حرکت کی ہے ایسا کون کرتا ہے بھلا آپ کو زرا سا بھی گلٹی فیل نہیں ہوا یہ سب کرتے ہوئے جواب دیں مُجھے۔۔۔۔" وہ ابر شم کے بازوؤں پر دباؤ دیتے ہوئے بولا تھا۔

اس کو کافی عجیب لگ رہا تھا ابر شم اس متعلق سب جانتی تھی تو یقیناً آفس میں کوئی تھا جسے اس نے تعزیز پر نظر رکھنے کا کہا ہوا تھا ابر شم کی یہ حرکت اسے زرا بھی مناسب نہیں لگی تھی۔

۔

"میں کیوں شر مندہ ہونے لگی تم شاید بھول رہے ہو وہ میرا آفس ہے اور وہاں جو لوگ کام کرتے ہیں اُنہیں تنخواہیں میں دیتی ہوں وہ میرے انڈر کام

کرتے ہیں تمہیں کیوں اتنا اکورڈ لگ رہا ہے سمپل تم سے ایک بات کا جواب مانگا تھا تم بات کو کہاں سے کہاں لے گئے ہو اگر جواب نہیں دینا تھا تو بتا دیتے یہ سب بولنے کی ضرورت کیا تھی آخر؟؟؟"وہ اس کے اتنے لمبے فقرے کا جواب دے رہی تھی۔

"ٹھیک کہا آپ نے وہ آپ کا آفس ہے اور میں آپ کا ایک معمولی سا ورکر شاید میری اس سے بھی کم حیثیت ہو آپ کی نظر میں اور ائم سوری میں کچھ زیادہ ہی اوور ریکٹ کر گیا۔۔۔۔!!"وہ اس کے بازوؤں کو چھوڑ کر یکدم پیچھے ہوا تھا چہرہ اہانت کے احساس سے شدید سرخ ہوا تو ابر شم کو اپنی کہی ہوئی بات کا احساس ہوا تھا۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی تعزیز خان کو ہرٹ کر چکی تھی اپنی باتوں سے لیکن وہ بھی اپنی سچویشن میں بری طرح سے پھنسی ہوئی تھی تعزیز کو اس لا بیشا کے ساتھ سوچتے ہی اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"دیکھو تم اب غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"

"نہیں ابھی تو ٹھیک سمجھا ہوں اور آپ کا بہت شکریہ میری حیثت مجھ پر واضح کر دی آپ نے میں ہی اپنی لمنٹ کراس کر چکا تھا آفس کو اپنا آفس سمجھتے کام کر رہا تھا لیکن۔۔۔" وہ بولتے بولتے چپ ہوا تھا ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ اسے کیسے اپنی پوزیشن واضح کرتی وہ ابر شم کو غلط سمجھ رہا تھا اور وہ یہ بات برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

۔

"تعزیز وہ تمہارا آفس۔۔۔ بھی ہے میری ہر چیز تمہاری ہے جہاں تک کہ میں بھی۔۔۔" اس کے گرد حصارِ بناتے وہ ناراضگی کے ڈر سے اس پر اپنے جزبات عیاں کر گئی تھی وہ اس کے گرد حصارِ نہیں بنا پایا تھا وہ خود ہی پیچھے ہوئی تھی وہ ویسا ہی سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔۔۔

"خوش فہمی نہیں پال سکتا جبکہ سچ آپ مجھ پر واضح کر چکی ہیں اس کے بعد یہ باتیں بے معنی سی لگ رہی ہیں مُجھے۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جیسے یہ بتا گیا تھا کہ اس کا اظہار بھی اس کے گرد اہم نہیں ہے اوَر ابر شم اس کی باتوں پر خود کو کوستے ہوئے اپنے ماتھے کو مسلنے لگی تھی پاؤں میں شدید درد ہو رہا تھا اتنی دیر کھڑے ہونے کی وجہ سے لیکن وہ برداشت کر رہی تھی وہ پیچھے ہوئی تو اس کا پاؤں شدید دکا تھا وہ اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتے بھی اس میں ناکام ہوئی تھی اوَر یوں وہ پیچھے سویمنگ پول

میں گری تھی اسے سوئمنگ آتی تھی لندن میں سٹڈی کے دروان اس نے سوئمنگ کی کلاسز لی تھیں لیکن اس وقت وہ اتنی بری طرح سے پینک یو چکی تھی کہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اس کی شال کنارے پر ہی گر گئی تھی اور ٹی شرٹ کے بازو ہاف تھے وہ ٹھنڈے پانی میں ڈوبنے لگی تھی۔۔۔

۔

وہ چاہ کر بھی خود کو بچا نہیں پا رہی تھی اور پول کی سطح سے جا لگی تھی وہ بہت گہرا پول تھا اور اُسے ایسے ڈوبتے دیکھ کر تعزیز جلدی سے اپنے شوز اتار کر پول میں کود گیا تھا اس وقت اہم ابر شم کی جان تھی۔

وہ پانی کی نچلی سطح تک جا چکی تھی تعزیز خان ماہرانہ انداز میں تیرتا اس کو ڈھونڈنے لگا تھا لیکن وہ کافی دیر تک کوشش کرتا بھی اسے ڈھونڈ نہیں پایا تھا اس نے ہاتھ یہاں وہاں کافی دیر تک مارا تھا لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا۔

بلا آخر کافی تگ و دو کے بعد اسے ابر شم مل ہی گئی تھی جسے اس نے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا اور وہ پانی کی سطح سے اوپر آئے تھے اس نیم بے ہوش وجودِ دیکھتے تعزیز خان کا دماغ گھوم گیا تھا عیجب عجیب سے وسوسے دل میں آنے لگے تھے وہ اسے لیے کنارے تک آیا اور اسے کنارے پر لٹاتے ہوئے وہ اس کو دیکھتا خود بھی پانی سے نکلا تھا۔

وہ ابر شم کے ہاتھ ملتے ان کو گرمائش دینے کی کوشش کرنے لگا تھا اس کے پیٹ پر وزن دیتے اس کے اندر سے پانی نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن خطر خوا فایدہ نہیں ہوا تھا وہ ہنوز بے ہوش تھی وہ کتنی بار اس کے سینے پر دباؤ دیتا اس کے اندر موجود باہر نکالنے کی کوشش کرتا رہا لیکن بے سود اس کی سانس بہت دھیمی چل رہی تھی۔

اس کے زہن میں باہر باہر ماوتھ ٹوماوتھ سانس کا خیال آرہا تھا لیکن ایسے کافی اکورڈ لگ رہا تھا اس وقت وہ جس سائیڈ پر تھے وہاں کوئی بھی نہیں تھا گرینی اوَر ہارشم اندر تھے اوَر وہاں ملازم وغیرہ بھی کوئی نہیں تھا وہ ایسے ابر شم کو اس کنڈیشن میں اندر بھی نہیں لے کر جا سکتا تھا کچھ سوچتے وہ اس پر جھکا تھا۔

اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے وہ اس کے لبوں پر جھکتے اس کو اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرتا اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

لیکن بے سود اس کے وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئی تھی لیکن بے ہوش وہ ہنوز تھی اس نے یہ عمل کافی دیر تک کیا تھا پانچ سے چھ بار اس کی سانسوں میں سانسیں شامل کرتے وہ پیچھے ہوا تھا اور ابر شم کھانستے ہوئے اٹھی تھی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ مشکل سے مؤمنٹ کر رہی تھی اس وقت تعزیز خان کچھ دیر پہلے والی گفتگو بالکل ہی بھول چکا تھا۔۔۔۔۔

فکر تھی تو بس ابر شم کی جو اس وقت بے ہوش تھی لیکن وہ ہوش میں آئی تو تعزیز کی جان میں جان آئی تھی اس نے گہرا سانس بھرا تھا اس کے نزدیک بیٹھتے اس کے رخساروں کو سہلایا تھا۔

وہ بغیر شال کے سامنے تھی تعزیز کے جزبات اس پل اس پر غالب آئے تھے۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟؟" اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا لیکن وہ شاید اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی اچانک سے پانی میں گرنے سے وہ شائد خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"میں۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔" اس کا سر بری طرح سے دک رہا تھا وہ اپنے سر کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے سوال کرنے لگی تھی۔

تعزیز کی نظر اس کے بھیگے سراپے سے ہٹ نہیں رہی تھی بھیگی شرٹ اس کی دلکشیاں واضح کر رہی تھیں اس کی شرٹ کا گلہ گہرا تھا وہ تو اچھا تھا کہ لوگ اس وقت اکیلے تھے ورنہ نجانے تعزیز کیا کرتا۔

ریلکس آپ اب پانی میں نہیں باہر ہیں۔۔۔"!!!اس نے ابر شم کی " پیٹھ آہستہ سے سہلائی تھی وہ سسکی تھی تعزیز خان کی نظر اس کے پاؤں کی تھی یہاں پٹی تقریبا ساری ہی گیلی ہو چکی تھی۔

وہ کچھ سوچتے اس کے پاؤں کو دیکھنے لگا تھا جہاں اس کا لمس محسوس کرتی ابر شم نے پاؤں پیچھے کھینچنا چاہ تھا لیکن وہ نرمی سے اس کے پاؤں کی پشت کو

سہلاتے اس کے پاؤں پر بندھی پٹی اتار چکا تھا ارادہ روم میں جاتے نیو پٹی کرنے کا تھا کیونکہ وہ ویسے بھی اب خراب تھی۔

"پاؤں میں درد ہو رہا ہے؟؟؟"اس کی پنڈلی نرمی سے چھوتے وہ نظروں میں فکر مندی کے ہزاروں جگنو لیے پوچھ رہا تھا ابر شم حیرت زدہ سی اس کی شکل دیکھے جا رہی تھی پہلے کیسے اسے بات کرنے سے بھی روک رہا تھا اور اب اس کی کیئر کر رہا تھا۔

ابر شم کی سانس پھر سے مدھم ہوئی تھی وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔

وہ اسکا دلکش سراپا اس کے گہرے سانس لینے پر جیسے اس کی دلکشیاں مزید واضح کر رہا تھا تعزیز کو اس پل دل خوُد کے ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اوپر آیا اور اس کی بیوٹی بون کو چھوا وہ جگہ تک بھول چکا تھا کہ وہ تھے کہاں اس کے لمس پر ابر شم کانپ سی گئی تھی پہلے اس کا لمس پاؤں پر اور اب یہاں اس پل دل میں پنپتے جذبات مذید سلگے تھے۔۔۔۔

"تعزیز۔۔۔" وہ اس کی بھیگی شرٹ کو تھام گئی تھی اور تعزیز خان نے نرمی سے اسے بانہوں میں بھرا تھا اب وہ لوگ یہیں تو بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے روم میں تو جانا ہی تھا سو وہ اسے بانہوں میں بھرے ہی اندر گھر کی طرف بڑھا تھا۔

ان کی قسمت اچھی تھی جو لاونج میں کوئی بھی نہیں تھا وہ چلتا ہوا اسے ان کے بیڈ روم میں لے آیا تھا وہ جب جب کوشش کرتا ابر شم پر غصہ کرنے کی کوشش کرتا کچھ نہ کچھ ہو جاتا۔

وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈال اس کے سینے میں چھپی ہوئی تھی تعزیز خان نے اسے لا کر صوفے پر بیٹھایا تھا اس کے کپڑے گیلے تھے وہ چاہتا تھا ابر شم جلدی سے چینج کر لے سو ڈریسنگ روم سے اس کا نائٹ ڈریس لاتے وہ اس کے سامنے رکھ چکا تھا تا کہ وہ سکون سے چینج کر لے اور خوُد وہ واپس ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا اس نے جاتے ہی ابر شم نے جلدی سے چینج کیا تھا بال بھی سارے گیلے تھے اسے گیلے بالوں سے بہت الجھن ہوتی تھی لیکن اس وقت وہ چینج کرتی واپس بیٹھ گئی تھی۔

اس کے پاؤں میں اب شدید درد ہو رہا تھا وہ پہلے تو محسوس نہیں کر پائی تھی لیکن اب اس کے غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا تھا کہ اس کا پیر سوج رہا تھا وہ درد سے کراہ کر رہ گئی تھی۔

تعزیز چینج کرتے واپس آیا تو ابر شم کو گم سم بیٹھے دیکھ کر وہ اس کے قریب چلا آیا تھا جو سر جھکائے نجانے کیوں اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے ان پر تشدد کر رہی تھی۔۔

اسے ابر شم کی یہ حرکت قطعی پسند نہیں آئی تھی۔

اس کے ہاتھوں کو وہ ایک دوسرے کی قید سے آزاد کرواتے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

اس کے پاؤں کو دیکھتے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے پاؤں میں درد ہو رہا ہے اس نے اتنے لمحے کھڑے ہو کر اس سے بات کی تھی یقیناً پاؤں پر بوجھ پڑا تھا جو اب وہ سوج چکا تھا اور اس کی سکن ریڈ ہو رہی تھی وہ نیچے پنجوں کے بل بیٹھتے

اس کے پاؤں کو اپنے گھٹنے پر رکھتے نرمی سے اس کے پاؤں کے تلوے پر اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھیرتے اس کے پاؤں کو چیک کرنے لگا تھا جو پورا سرخ تھا۔

۔

"یہ پانی کی وجہ سے ریڈ ہوا ہے آئی تھنگ؟؟؟زیادہ درد تو نہیں ہو رہا ہے آپ کو؟؟؟ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔؟؟؟"اس کی روئی روئی آنکھیں دیکھتے وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا پلیز مجھے بیڈ تک لے جاؤ۔۔۔"وہ اب شاید پاؤں پر وزن نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

"روکیں ڈآکٹر کے پاس نہیں جانا ہے تو میں بینڈج کر دیتا ہوں پاؤں کی ورنہ یہ مزید خراب ہو جائے گا اور آپ کے تو بال بھی گیلے ہیں ایسے آپ کیسے سو سکیں گی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کا پیر اپنے گھٹنے سے ہٹاتے ہوئے فرسٹ ایڈ بوکس اگین اٹھا کر لاتے پھر سے اس کا پاؤں تھامے بیڈج کر چکا تھا وہ خاموشی سے اس کی انگلیوں کے لمس کو برداشت کرتی رہی تھی۔

جواب اسے بیڈ پر بیٹھائے ہیئر برش اٹھائے اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے ساتھ ان کا ڈھیلا سا جوڑہ بنا چکا تھا۔

وہ گیلے تھے لیکن ابر شم نے منع کر دیا تھا کہ وہ ایسے ہی رہنے دے انہیں۔

اب تعزیز ابر شم کو بیڈ پر آرام سے کٹا چکا تھا تعزیز کو خود تو سخت نیند آ رہی تھی لیکن ابر شم کا احساس کرتے وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اس کی کنڈیشن دیکھتا وہ چاہ کر بھی اپنے انداز میں سرد مہری اور سنجیدگی نہیں لا سکا تھا۔

"آپ سو جائیں!!!" اسے خاموشی سے بیڈ دیکھ کر اس نے کہا تو ابر شم نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا تھا تعزیز کو ان گرین آنکھوں میں اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا کسی مسحور کن لمحے کی زد میں آتے وہ ان گرین آنکھوں پر اپنے لب رکھتا ان پر اپنا پرتپشن لمس چھوڑ چکا تھا۔۔

ابر شم کی خمدار پلکیں اس کے عارض پر سایہ فگن ہوئی تھی اس کے سلگتے لبوں کا لمس محسوس کرتے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جو تعزیز نے بخوبی نوٹ کی تھی وہ بدل چکی تھی جو اب اس کے قریب آنے پر وہ خود کو ریلکس فیل کرتی تھی۔

-

"مُجھے نیند نہیں آرہی ہے دن میں بھی ریسٹ کرتی رہی ہوں اوُر ابھی تو اتنا ٹائم بھی نہیں ہوا ہے سو میں نہیں سونے والی اتنی جلدی تمہیں نیند آرہی ہے تو تم سو جاؤ ویسے بھی کافی تھک چکے ہوگے تم دن بھر آفس میں جو رہے تم۔۔۔!!!" وہ نجانے طنز کر رہی تھی یا سمپل سی ایک بات لیکن تعزیز کو اس کی بات طنز ہی لگی تھی۔

-

"پر مجھے لگتا ہے آپ بھی تھک ہو گئی اتنا کچھ تو آپ نے بھی کیا آج کے دن۔۔۔" حساب چکانے میں وہ بھی پیچھے نہیں رہتا تھا مقابل کو سود سمیت واپس کرتا تھا اس کی ہوئی بات۔

"میں نے کون سا کام کیا؟؟؟" وہ شاید اس کے طنز کو سمجھ نہیں سکی یا پھر کچھ دیر پہلے والی بات اس کے زہن سے نکل چکی تھی۔

"میری جاسوسی کروائی ہے آپ نے یہ کام تھوڑی چھوٹا موٹا تو نہیں آپ یقینا تھکی ہوئی ہوں گی۔۔۔" اس کے دھواں اڑاتے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"نہیں کروائی میں نے پلیز اس ٹاپک کو سٹارٹ مت کرنا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے اس ٹاپک پر بات کرنے کا۔۔۔" وہ مزید بحث کرتا کہ ابر شم نے پہلے ہی بات ختم کر دی تھی لیکن تعزیز خان کیسے بتاتا اسے اس پہر وہ خوُد کو بے بس فیل کر رہا تھا اس کے اتنے قریب کہ اس کے وجود سے اٹھتی مہک اسے اپنے حواسوں پر چھاتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی وہ کیسے خود پر کنٹرول کرتا یہ بہت مشکل تھا اس پہر اس کے لیے۔

"آپ کو اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی ہے اب چوری جو پکڑی گئی ہے آپ کی لیکن مُجھے نیند آرہی ہے آپ جاگتی رہیں اگر جاگنا ہے تو میں سونے لگا یوں۔۔۔" وہ لیٹ گیا تھا اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں بند کر دی تھیں ابر شم اسے بس گھور کر رہ گئی تھی کچھ پل قبل کیسے وہ اس کی کیئر کر رہا تھا اس کی انگلیوں کے لمس کو وہ ابھی تک محسوس کر رہی تھی۔

لیکن اس وقت وہ بجائے اس کے ساتھ باتیں کرنے کے سو گیا تھا اسے کال پر جب بتایا گیا کہ لابیشا اور تعزیز ساتھ لفٹ میں تھے وہ یقین نہیں کر پائی تھی اب یہ بات تو اسے پتہ تھی کہ لابیشا وہ لڑکی نہیں ہے جو تعزیز کی گرل فرینڈ ہے لیکن پھر بھی اس کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ نہیں سکتی تھی۔

آج کی رات اوٗر کل کی رات بارہ بجے وہ ایک دوسرے سے الگ ہونے والے تھے اب تو ابر شم کو اس کی موجودگی کی عادت سی ہو گئی تھی وہ پاس ہوتا تھا تو سب بہت اچّھا اوٗر کمپلیٹ سا فیل ہوتا تھا ائزم اب اس کی لائف میں کہیں بہت پیچھے رہ گیا تھا وہ اب اس کی مدد کر رہی تھی تو صرف دوست ہونے کے ناطے لیکن تعزیز خان سے اس کا تعلق گہرا تھا۔

دھڑکنوں کا شور الگ ہوتا تھا اس کے قریب آنے پر وہ جب اسے پانی سے نکالتے باہر لایا تھا اس وقت ابر شم کو ہوش نہیں تھا لیکن پہلی بار ہی اس کا لمس پاتے وہ ہوش میں آنے لگی تھی لیکن کوئی مؤمنٹ کیے بغیر وہ اس کے لمس کو محسوس کرتی رہی تھی۔

جس میں اسے خود کے لئے فکر محبت سب محسوس ہوا تھا وہ جو کولون یوز کرتا تھا وہ کافی مہنگا تھا اس کے دوست کے اپارٹمنٹ کو دیکھتے وہ تعزیز کی فیملی کی مالی حالت کا پتہ لگا سکتی تھی۔

بے ساختہ اس لڑکی کا خیال آیا جس کا ہارشم بار بار پوچھ رہا تھا۔ لیکن جانتی تھی کہ یہ کہاں ممکن تھا اس کی فیملی کی سوچ روایتی تھی یہ تو ارواح سے اسے اچھی طرح سے معلوم ہو چکا تھا۔۔

ابر شم بس اسے دیکھے جا رہی تھی جس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کی بھاری سانسیں وہ اپنے آس پاس محسوس کر رہی تھی وہ تھوڑا سا کسکتے ہوئے تعزیز کے قریب ہوئی تھی۔

اس سے دوری سوہان روح تھی اگر وہ اسے چھوڑ دے گا تو وہ کیسے رہے گی اس کے بغیر اس نے لبوں کو کاٹتے کچھ سوچا تھا کل رات کے لیے اسے کچھ سوچنا تھا۔۔۔

وہ سامنے دیوار پر دیکھ رہی تھی جب وہاں اسے ایک چھپکلی نظر آئی اس کی چیخ نکلی تھی اپنے لبوں پر وہ ہاتھ رکھ چکی تھی لیکن خوف اسے حد سے زیادہ محسوس ہو رہا تھا وہ پیچھے ہوتی تعزیز خان کے مذید قریب ہوئی تھی اس پل اس کے زہن میں بس چھپکلی سوار تھی اگر وہ بیڈ تک آگئی تو کیا ہو گیا؟؟؟

وہ تعزیز خان کے ساتھ لگ گئی تھی پاؤں کا درد اس پل بھول چکا تھا یاد تھی تو وہ چھپکلی۔

"تعزیز اٹھو اٹھو پلیز۔۔۔" وہ روہانسی ہوتی تعزیز کا کندھا ہلا رہی تھی لیکن وہ تھا کہ ویسے ہی لیٹا ہوا تھا وہ ایک دم سے اس کا بازو پکڑ کر جھنجوڑ چکی تھی جیسے ہی چھپکلی نے تھوڑی سی مومنٹ کی وہ چیخی تھی اب اس کے چہرے پر پسینہ بھی آیا تھا وہ جو کب سے تعزیز کو جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کی چیخ سے وہ ایک جھٹکے میں آنکھیں کھولتا اٹھ کر بیٹھا تھا ابر شم بے ساختہ اس کے سینے میں چھپی تھی تعزیز خان نے اس کے گرد حصارِ بنایا تھا اس وقت وہ اسے کافی ڈری ہوئی لگی تھی نجانے کیا بات تھی وہ پریشان ہوا تھا

۔

"آپ تھیک ہیں۔۔۔؟؟؟"اس کے بالوں کو پیار سے پیچھے کیا تھا لیکن وہ اس کی شرٹ کو مظبوطی سے تھام گئی تھی اس کا ہولے ہولے لرزتا سراپا وہ ایک پل کے لیے اس کو خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں پر بوسہ دے چکا تھا۔

"وہ تعزیز چھپکلی۔۔۔"وہ خوفزدہ آواز میں بولی تھی لبوں سے یہ تین لفظ مشکل سے ادا ہوئے تھے۔

"کہاں ہے؟؟؟اوُر آپ اتنا ڈر کیوں رہی ہیں چھپکلی سے صرف چھپکلی ہی تو ہے؟؟؟اس سے کو دیکھ کر ایسی کنڈیشن ہو گئی ہے آپ کی؟؟؟"وہ شاید یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ ابر شم چھپکلی کی وجہ سے ڈر رہی تھی۔۔۔

"وہ اتنی بڑی ہے" پھٹی پھٹی آواز میں بتایا گیا تھا وہ اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا سامنے دیکھا تو کوئی چھپکلی نظر نہیں آئی تھی شاید ابر شم کو غلط فہمی ہو گئی تھی یا پھر وہ چھپکلی ہی کہیں اگے چلی گئی تھی پر وہ اس وقت دیوار پر نہیں تھی یہاں وہ اشارہ کر رہی تھی۔

-

"یہاں تو کوئی چھپکلی نہیں ہے میم۔۔" اس کا چہرہ زبر دستی اپنے سامنے کرتے دیوار کی طرح اشارہ کیا تھا وہ تیزی سے اس سے الگ ہوتے سامنے دیکھنے لگی تھی لیکن وہاں واقعی میں کوئی چھپکلی نہیں تھی۔

"پہلے تھی۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے لبوں کو چباتے ہوئے بولی تھی اس کی یہ حرکت تعزیز کو پسند نہیں آئی تھی لیکن خاموش رہا وہ دونوں ہی اب سامنے دیوار کو دیکھ رہے تھے۔

تعزیز کا سارا دھیان اس کے لبوں کی طرف تھا جب وہ اسے سوئمنگ پول سے باہر لے کر آیا تھا اس کی کنڈیشن دیکھتے ایک پل کے لیے وہ بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا اسے کھونے کا ڈر جیسے بدن میں ہلچل سی مچا گیا تھا۔

۔

"آپ اجازت دیں تو ایک گستاخی کر سکتا ہوں" وہ نجانے کیوں اس سے اجازت مانگ رہا تھا حالانکہ وہ اس کی بیوی تھی وہ حق رکھتا تھا اس پر جب چاہے اسے چھو سکتا تھا لیکن وہ اب کی بار اجازت مانگتے اسے کافی حیران کر

گیا تھا آنکھوں میں حیرتِ لیے وہ تعزیز کی طرف دیکھتے جیسے پوچھ رہی تھی کس بات کی اجازت۔۔۔۔

لیکن اس کا جواب دینے سے پہلے ہی تعزیز خان نے ابر شم کو بیڈ پر لٹایا خوُد اس کے اوپر آتے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے ہوئے اس کے نازک گلابی لبوں پر اپنے دہکتے عنابی لب رکھتے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھائی تھیں۔

ابر شم کی آنکھیں میں تخیل پھیلا تھا وہ پہلی بار ایسے اس کے سامنے بے باکی دکھا رہا تھا۔

ہاں وہ بہت بار اس کے قریب آیا تھا وہ بھی کافی بار اس کے لمس کو محسوس کر چکی تھی لیکن ایسا پہلی بار تھا وہ اجازت مانگتے اس کی سانسوں کے قریب آیا تھا۔

اس کے عنابی لبوں کی گستاخیوں پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی وہ کوئی شائے نیچر کی لڑکی نہیں تھی اوٗر اب تو تعزیز خان اس کی محبت تھا اولین چاہت۔۔۔وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے لبوں کا لمس محسوس کر رہی تھی جو اب اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتا نرمی سے چوم رہا تھا وہ ہولے ہولے اپنی شدت میں اضافہ کرتے اب پوری شدت سے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کر رہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ تھے کہ اس کی گہرائیوں کو محسوس کرنا چاہتے تھے یہ پہلی بار تھا وہ اس قدر بے اختیار ہوا تھا لیکن دور تو اسے ابر شم بھی نہیں جھٹک سکی تھی بلکہ

اس کے عمل میں اس کا ساتھ دے رہی تھی لمحے سرکتے چلے گئے تھے معنی خیز خاموشی میں ابر شم کی دھوکی کی مانِند تیز چلتی سانسیں کے شور پر تعزیز مذید بے اختیار ہو رہا تھا۔

ابر شم کی سانس پھول چکی تھی لیکن اسے خوُد سے دور وہ نہیں جھٹک رہی تھی تعزیز خان صاف سمجھ گیا تھا وہ بھی اس کی قربت کی تمنائی تھی اس پہر وہ بھی اپنے شوہر کا لمس پاتے سب بھول چکی تھی وہ اس کی رکتی سانسیں محسوس کر تا نرمی سے پیچھے ہوا تھا اس کے گیلے لبوں کو دیکھا جو سرخی چھلکا رہے تھے۔

۔

ایک نظر ابر شم کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے گہرے سانس لے رہی تھی اس کے دلکش خدوخال سانس لینے پر جیسے مزید ابھر کر واضح ہو رہے تھے اس کی شرٹ کا گلہ گہرا تھا اس کی دلکشیاں جیسے واضح ہو رہی تھیں تعزیز کے لب مچلے تھے ان کو محسوس کرنے کے لیے لیکن وہ خوُد کو کمپوز کرتا اپنے لبوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھا تھا بیڈ سے۔

اس کو بیڈ سے اترتے دیکھ کر ابر شم نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں وہ وہیں بیٹھ گیا تھا اپنے عمل کی جسٹیفکیشن بھی تو دینی تھی پہلی بار وہ اس کے اتنے قریب ایسے لمحوں میں گیا تھا۔

"سوری۔۔۔" اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا گیا تھا۔

"فارواٹ؟؟؟"وہ سمجھ نہیں سکی اس کی بات وہ سوری کیوں کر رہا تھا۔

"سوری فار مائی ایکٹ"اس کے ہاتھوں کو چھوڑتے ہوئے وہ باتھ روم میں جا بند ہوا تھا اس وقت اسے ابر شم کی نگاہوں سے اوجھل ہونا تھا سو باتھ روم بیسٹ تھا۔۔۔۔۔اس کے جاتے ہی ابر شم نے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا یعنی وہ کسی لمحے کی زد میں اس کے قریب آیا تھا۔۔وہ اس کے قریب آیا تو وہ کیسے اپنا آپ اس کے حوالے کرتے اس کے لمس کو محسوس کرنے لگی تھی وہ اس کی سانسوں کے قریب آتے ایسے کیسے سوری کر سکتا تھا کیا یہ آسان تھا اس کے لیے۔۔

۔

تعزیز خان باتھ روم سے نکلا تو وائٹ کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا تاول سے بال خشک کر رہا تھا یقیناوہ شاور لے چکا تھا ابر شم نے اسے دیکھتے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں موجود نمی تعزیز کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی جانتا تھا اپنی باتوں سے وہ اپنی بیوی کو ہرٹ کر چکا ہے لیکن یہ ضروری تھا۔

وہ اپنے بال بناتے خوٗد پر پرفیوم چھڑک کر بیڈ کی طرف بڑھا تھا اور ابر شم کی نظروں کو خود پر محسوس کرتا نوٹس لیے بغیر اپنی جگہ پر لیٹ گیا تھا ابر شم نے ایک خونخوار نظر اس کی چوڑی پیٹھ پر ڈالی تھی۔۔۔

"کل دیکھتی ہوں کیسے جاؤ گے مجھ سے دور۔۔۔" وہ لبوں کو دبائے اسے دیکھتے سوچتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 93

••••

ارواح اوَر زرانیل نے کھانا ٹیبل پر سٹ کیا اوَر خوَد زرانیل خان دادا جان کو بلانے چلا گیا تھا شمس خان کو کھانے کی طلب نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی پوتے کا دل رکھنے کے لیے تھوڑا سا کھانا کھا چکے تھے انہوں نے ارواح کے کھانے کی تعریف کی تھی کیونکہ وہ سچ میں بہت مزے کا بنا ہوا تھا ضرغام خان نے بھی کی تھی وہ سب کی تعریف خوشی سے قبول کر رہی تھی۔۔

"تعزیز بھائی کو بھی میرے ہاتھ کا کھانا بہت پسند تھا وہ اکثر مجھ سے فرمائش بھی کرتے تھے کہ اُنہیں آج یہ کھانا ہے اور یہ بنا دوں میں" وہ تعزیز کو یاد کرتے ہوئے بولی تھی۔

تعزیز خان کے نام پر شمس خان اور ضرغام خان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا بے ساختہ دن میں ہوا واقعہ یاد آیا تھا شمس خان کا نوالہ منہ کو لے جاتا ہاتھ رکا تھا ارواح ان کے چہرے کے تاثرات سے خوفزدہ ہوئی تھی یقیناً اس نے غلط وقت پر بات کی تھی۔

اس کو پریشان دیکھ کر زرانیل خان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی تھی وہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔

۔

کھانے کے بعد سب کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہی تھیں ارواح چائے بنا کر سب کے لیے لے آئی تھی سو اس وقت وہ لوگ چائے پی رہے تھے ارواح خود کمرے میں چلی گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد شمس خان نے پوتے کو دیکھا تھا جو ان کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"پھر کیا سوچا ہے زرانیل ہمارے ساتھ چلو گے تم حویلی یا انکار کرو گے جانے سے؟؟؟" شمس خان اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے بولے تھے۔

"دادا جان آپ کو کیسے انکار کر سکتا ہوں میں آپ لوگوں کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں بلکہ مجھے خوشی ہو رہی ہے اپنوں کے درمیان واپس جا رہا ہوں میں۔۔۔" اس نے ان کا ہاتھ تھاما تھا وہ مسکرائے تھے ان کے سارے پوتے

ان سے بہت محبت کرتے تھے سوائے تعزیز کے وہ ان سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔

اسے سوچتے ان کے دل کو کچھ ہوا تھا اتنا وقت تو ہو گیا تھا اسے ان سے دور ہوئے اب اوُر برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ۔

"ہمیں پتہ تھا تم ہمیں انکار نہیں کرو گے !!!" ان کے لہجے میں مان تھا اپنے پوتے کا فیصلہ سن کر اُنہیں بہت اچھا لگا تھا۔

"آپ لوگ چائے پئیں میں ارواح سے کہتا ہوں وہ پیکنگ کر لے پھر نکلتے ہیں حویلی پہنچتے پہنچتے بہت دیر ہو جائے گی ہمیں سفر کافی لمبا ہے تو جلدی ہی نکلیں تو ٹائم سے پہنچ سکیں گے۔۔۔" وہ ان سے بولتے اٹھ کر اپنے کمرے

کی طرف چلا گیا تھا پیچھے ضرغام اور دادا جان آپس میں بات کرنے لگے تھے

۔

زرانیل خان روم میں انٹر ہوا تو ارواح آئینے کے سامنے کھڑی تھی جبکہ اس کی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ اس کے پیٹ پر تھے جیسے وہ کسی احساس کو محسوس کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔

وہ ہولے ہولے چلتا اس کے قریب گیا اور اس کے گرد حصارِ بناتے اپنے مظبوط ہاتھ اس کے پیٹ کے گرد حصارِ کی طرح باندھے تھے۔

وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی اس کے حصار میں خود کو دیکھا تو چہرہ جھکایا تھا۔

"جانم کیا سوچ رہی ہو؟؟؟" اس کے کندھے کو لبوں سے چھوتے وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا جو وہ سوچ رہا تھا ایسا فحال تو نہیں تھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی" اب وہ اُسے یہ نہیں بتا سکی تھی کہ وہ ممتا کے احساس کو محسوس کر رہی تھی اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ زرانیل خان کو یہ بات کیسے بتائے اور اب تو وہ لوگ حویلی جا رہے تھے اور بھی مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے۔

"ایسے ہی کیا؟!؟" وہ بات کی کھال اتار رہا تھا اس کو بازوؤں سے پکڑے اپنے سامنے کرتے اس کے ماتھے پر اپنے سلگتے لب رکھے تھے وہ آنکھیں بند کیے اُس کا لمس محسوس کرتی آسودگی سے مسکرائی تھی۔

زرانیل خان نے اُس کے مسکراتے ہوئے لبوں کو قید کیا تھا اپنے لبوں میں اس کے نچلے لب کو اپنے دانتوں کے درمیان میں لیتے اسے سک کیا تھا اس

کے دہکتے لب آپنے لبوں پر محسوس کرتے ارواح نے بے ساختہ اس کی شرٹ کے کلر کو تھاما تھا۔

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اب اس کی سانسیں ایسے قید نہیں کر سکتا ہے بے بی کے لیے صحیح نہیں ہے یہ لیکن یہ بات کہتے اسے شدید جھجک محسوس ہو رہی تھی اس کے زہن میں یہ خیال آیا کہ یہ بات وہ زرانیل کو حویلی میں ہی بتائے گی نجانے سب کارہ ایکشن کیسا ہونا تھا اس نیوز کو سن کر لیکن وہ اتنا ضرور جانتی تھی کہ زرانیل کاری ایکشن کیسا ہو گا۔۔

اس بات سے وہ اچھے سے واقف تھی کہ زرانیل خان کو بچیں بہت پسند تھے وہ لوگ جب بھی ارشک سے ملنے جاتے تھے وہ ضرشک کو اپنی گود میں ہی

اُٹھائے رکھتا تھا اپنے بے بی کو سوچتے اس کا ری ایکشن تو پھر کچھ اور ہی ہونا تھا۔

وہ اس کے لبوں کو چُومتے اس کی کمر کو آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے لیکن جیسے ہی زرانیل خان کو خیال آیا وہ دونوں اکیلے نہیں ہیں وہ فوری پیچھے ہوا تھا۔

ارواح اس کے اچانک پیچھے ہونے پر پریشان ہوئی تھی اس نے تو مزاحمت تک نہیں کی تھی وہ پھر کیوں پیچھے ہوا کہیں اس نے کچھ کر تو نہیں دیا وہ پریشانی سے لب چبانے لگی تھی بمشکل اس کا بیہویر نارمل ہوا تھا وہ پھر سے کچھ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی جس کی وجہ سے وہ خفا ہو جائے۔

آپ ناراض؟؟؟"وہ اپنے گیلے لبوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے "
ہوئے زرانیل خان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

نہیں جانم بس گھر میں گیسٹ ہیں اس کا خیال کرتے آپ کو "
جلدی چھوڑ دیا ورنہ آپ جانتی ہیں میری کس کتنی ڈیپ ہوتی ہیں
آپ کی سانسیں ہی رک جاتی ہیں۔۔۔"پھونک مارتے اس کی خمدار
پلکوں پر لب رکھے تھے ارواح سٹپٹا کر رہ گئی تھی یعنی وہ خود اپنی
مرضی سے پیچھے ہوا تھا اوٗر وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے ناراض کر
چکی ہے اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

جیسے خود کو کوسا ہو اپنی بات کے لئے۔

"آپ مجھے لگا آپ خفا ہو گئے ہیں تبھی پیچھے۔۔۔"

"شششش اتنی پیاری وائف سے کون ناراض ہو سکتا ہے بھلا ایسی خوبصورت بیوی سے بس محبت کی جاتی ہے پیار کیا جاتا ہے رومانس کیا جاتا ہے جو حویلی جا کر میں دل کھول کر کروں گا اوئر آپ مجھے روک نہیں پاؤ گی ارواح میڈم اور ایک سرپرائز بھی ہے آپ کے لیے جو آپ کو وہاں جا کر پتہ چلے گا۔۔۔"اس کا اشارہ توقیر صاحب اوئر زاعیم کی سزا کی طرف تھا۔

وہ ارواح سے سب شئیر کرنا چاہتا تھا لیکن سکون سے۔۔۔۔۔

اس کے سرپرائز کے ذکر پر ارواح کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وہ زرانیل خان کے قریب ہوئی تھی۔

"کونسا سرپرائز۔۔۔؟؟!"وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی تھی وہ اس کی جلدی بازی دیکھتا مسکرایا تھا۔

"یہ ابھی بتادوں گا تو سرپرائز پھر سرپرائز نہیں رہے گا جاناں سو ویٹ۔۔۔"اس کے ناک کی ٹپ پر اپنے لب رکھتے وہ ہنستے ہُوئے بولا تھا اس کے انکار پر ارواح منہ بنا کر رہ گئی تھی۔

"تم پیکنگ کر لو ہم لوگ نکلتے ہیں تھوڑی دیر تک!!"وہ اس کے دوپٹہ کو اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس کی گردن کو لبوں سے چھوتے ہوئے بولا تھا ارواح سر ہلا گئی تھی۔

اس پل اسے چکر آیا تھا ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ فرسٹ ٹوٹو تھری منتھس اسے چکر آسکتے ہیں تھوڑے بہت وہ ویک بھی کافی تھی تو ایکسٹرا کیئر کی ضرورت تھی اسے اپنی خوراک کا بھی خیال رکھنا تھا۔

"ہم ہمیشہ کے لئے جا رہے ہیں ناں؟؟؟" وہ زرانیل کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے قریب ہوتے پوچھ رہی تھی چہرہ خوشی تلملا رہا تھا زرانیل خان نے سر ثبات میں ہلایا تھا وہ خوش تھا اپنے اپنوں کے پاس واپس جا رہا تھا ارواح کو اس پل اپنے مما پپا کی یاد آئی تھی آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے۔

ہاں ہمیشہ کے لیے دادا جان خود لینے آئیں ہیں اب سب ٹھیک ہو " جائے گا ریلکس۔۔۔"اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اس کی نرم گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کر رہا تھا۔

میں بہت خوش ہوں۔۔۔"وہ ہلکا سا بولی تھی اور زرانیل خان نے "
اس کے بالوں پر بوسہ دیا تھا پر جیسے ہی ارواح کو اپنی پوزیشن کا
احساس ہوا وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔

افففف یار ایسے کیوں بیہیو کر رہی ہو میری بیوی ہو میرے "
قریب آ سکتی ہو چھو سکتی ہو جیسے میں تمہیں چھوتا ہوں۔۔۔"اس
کو اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ شرما گئی تھی۔

اتنے عرصے میں آپ کی جھجک نہیں دور ہوئی بٹ ڈونٹ وری "
بہت جلد کر دوں گا۔۔۔"اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے وہ
اپنی سلگتی سانسوں کا لمس چھوڑ رہا تھا ارواح تیزی سے اس سے دور
ہوتے وارڈروب کی طرف بڑھی تھی۔

اس کی بے باک باتیں سننے سے بہت بہتر تھا کہ وہ جلدی سے پیکنگ کر لیتی۔

زرانیل خان اس کی پھرتی دیکھتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوٹ کیس بیڈ پر رکھتے ارواح کی پیکنگ میں اس کی مدد کرنے لگا تھا۔

ارواح بہت ڈل ڈل لگ رہی تھی تھکی ہوئی وہ اس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن پھر نہیں کر سکا تھا۔۔۔ارواح وارڈروب سے کپڑے نکال کر جیسے بیڈ پر رکھے ہوئے سوٹ کیس کی طرف بڑھی اسے پھر چکر آیا تھا زرانیل خان کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا اس نے جلدی سے خوُد کو کمپوز کیا تھا ورنہ اگر وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا تو اسے کام نہیں کرنے دیتا۔۔۔

وہ جلدی سے پیکنگ مکمل کر چکے تھے زرانیل خان شاور لیتا تیار ہو کر باہر دادا جان اور ضرغام خان کے پاس چلا گیا تھا سارا سامان اس نے گاڑی میں رکھوا دیا تھا اور اب ارواح کو تیار ہونے کا کہتے وہ خود باہر لاونج میں آیا تھا۔

••••

زرانیل باہر آیا تو ضرغام خان کہیں جانے کے لئے تیار تھا اس کو ایسے جاتے دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا ضرغام ان کے ساتھ حویلی جانے والا تھا تو اتنی حجلت میں وہ کہاں جا رہا تھا۔

"ضرغام خیریت ہے؟؟؟" وہ شمس خان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا ضرغام خان نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں یار مجھے ایک کام آن پڑا ہے ارجنٹ وہ کرنا ہے یہاں کمپنی میں تو میں حویلی نہیں جاسکوں گا تم لوگوں کے ساتھ تم دادا جان کے ساتھ چلے جاؤ میں کام نمٹا کر شام تک حویلی پہنچنے کی کوشش کروں گا دیر بھی ہو سکتی ہے کچھ کہا نہیں جاسکتا ہے ابھی۔۔۔۔۔" وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے زرانیل خان کی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا۔

۔

"زیادہ پریشانی کی تو بات نہیں ہے ناں؟؟؟" وہ ضرغام خان کو پریشان دیکھتے پوچھنے لگا تھا جس پر ضرغام نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

زرانیل کو ایک طرف سے یہ فکر بھی تھی کہ جب ضرغام خان نے کال کی تھی تب وہ کسی گاڑی کا بتا رہا تھا لیکن اس کے بعد اس نے گاڑی کے بارے

میں نہیں پوچھا کیا وہ اس گاڑی کے بارے میں ساری انفارمیشن نکوا چکا ہے۔۔۔۔

"نہیں یار ریلکس بس ایسے ہی ورکرز کے درمیان جھگڑا ہوا ہے اور ایک دو اور مسائل ہیں ورکرز کے وہ سلجھانے ہیں پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔" وہ زرانیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

ضرغام خان باہر نکل گیا تھا اپنی گاڑی میں بیٹھتے اس کا دھیان ارشک کی طرف تھا وہ جان بوجھ کر گاؤں نہیں گیا تھا کیونکہ اسے ارشک کے ساتھ ایک ملاقات کرنی تھی وہ اس کے گھر کا ایڈریس وغیرہ تو معلوم کر چکا تھا اب بس رات کا انتظارِ کرتے اسے ارشک کے گھر جانا تھا یہ سردار ضرغام خان کے کیے مشکل نہیں تھا اس کے گھر کی دیوار پھلانگنا۔

زرانیل خان اور شمس خان ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے کچھ دیر میں ارواح بھی وہاں آگئی تھی جو سمپل سی تیار ہوئی تھی اپنے گرد میرون شال اوڑھے دادا جان کو وہ بچی اچانک سے بہت پیاری لگنے لگی تھی وجہ وہ خوُد بھی نہیں جانتے تھے۔

شاید آنکھوں پر جق نفرت کا پردہ انہوں نے حائل کیا ہوا تھا وہ گر گیا تھا تبھی انہیں اب ارواح اچھی لگنے لگی تھی وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر گئے تھے وہ مسکرائی۔

۔

زرانیل خان نے اپارٹمنٹ کو اچھے سے لاک کیا آور کیز ساتھ والے گھر میں موجود آنٹی کو دے دی تھیں کیونکہ ہو سکتا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں

تعزیز اپارٹمنٹ کا چکر لگاتا اُسکی کافی ساری چیزیں ابھی تک اپارٹمنٹ میں موجود تھیں۔

"بیٹا چابی کیوں دے رہے ہو کسی کو ساتھ لے جاؤناں آج کل کے دور میں کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے اندر تمہارا سامان موجود ہے!!!" وہ زرانیل خان کو دیکھتے بولے تھے اس وقت وہ لوگ گاڑی میں موجود تھے۔

۔

"نہیں دادا جان یہ لوگ قابلِ بھروسہ ہیں اوَر میں چابیاں ساتھ نہیں لے کر جاسکتا ہوں تعزیز اکثر چکر لگاتا ہے اپارٹمنٹ کا اس کا کافی سارا سامان یہاں موجود ہے تو اس وجہ سے چابی دی ہے کہ اسے پھر آسانی سے مل جائے۔۔۔" وہ انگیشن میں چابی ڈالتے گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا بولا تھا۔

"اس کے وجہ سے دی ہیں۔۔۔" وہ بس اتنا ہی بولے اور سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا تھا تعزیز کے نام پر بھی دل میں درد اٹھا تھا اپنے بیٹے کے خون سے جدا تھے یہ دوری ان کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل تھا لیکن ماضی میں جو کچھ ہوا اس میں کہیں نہ کہیں غلطی اُنہیں اپنی بھی لگتی تھی۔

"زرانیل خان ان کے چہرے کے ؟؟؟ دادا جان آپ ٹھیک ہیں آتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر وہ بمشکل اپنا سر ہلا پائے تھے جبکہ دل کی کنڈیشن تو بہت عجیب سی تھی۔

ارواح اُنہیں دیکھ رہی تھی وہ پچھلی سیٹ پر تھی اور شمس خان آگے فرنٹ سیٹ پر زرانیل خان کے ساتھ بیٹھے تھے ارواح کے لئے ان کی حالتِ دیکھنا

مشکل ہو رہا تھا وہ جان چکی تھی ماضی کے بارے میں سب کچھ کہ تعزیز کی ماں کے ساتھ حویلی والوں کا رویہ ویسا ہی تھا جیسا اس کے ساتھ تھا۔

لیکن پھر بھی شمس خان کی حالتِ وہ دیکھ نہیں پا رہی تھی اسے بھوک لگ رہی تھی اس نے کھانا تو کھایا تھا لیکن ابھی پھر اس کا کوئی نمکین چیز کھانے کا دل کر رہا تھا۔

لیکن دادا جان کے سامنے زرانیل خان سے کہتے ہوئے اسے جھجک محسوس ہو رہی تھی تبھی اپنے دل پر پہرے بٹھائے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔

وہ لوگ تقریباً دو تین گھنٹے کی مسافت طے کرتے گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے تھے زرانیل کو بے ساختہ اپنے بھائی کی یاد آئی تھی۔

وہ آخری بار اس کی ڈیتھ پر ہی حویلی آیا تھا اور آج پھر آیا تھا ہمیشہ کے لئے۔

وہ کار حویلی کے وسیع و عریض کار پورچ میں روک چکا تھا اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اس نے شمس خان کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ان کا ہاتھ تھام کر گاڑی سے باہر نکلنے میں مدد کی تھی پھر ارواح کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اُسے باہر نکالتے وہ اس کا ہاتھ مظبوطی سے تھام گیا تھا۔

وہ اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرائی تھی لیکن اس کی یہ مسکراہٹ زرانیل کے دل پر بجلی گرا گئی تھی اگر وہ لوگ بیڈ روم میں ہوتے تو وہ اس کی ہنسی خود کی سانسوں میں ضرور آتار لیتا لیکن اس وقت وہ لوگ حویلی میں تھے۔

۔

شمس خان اس کو بازوؤں کے حلقے میں لیے حویلی کے آندر داخل ہوئے تھے ہال میں بی بی جان کے ساتھ شرمین بیگم اور نیوشا موجود تھیں فرحین اور

حرمین بیگم ہمیشہ کی طرح اپنے روم میں تھیں بی بی جان کی نظر جیسے ہی زرانیل خان اوُر ارواح پر پڑی وہ تیزی سے صوفے سے اٹھی تھیں اُنہیں کب سے شمس خان کی واپسی کا انتظار تھا لیکن وہ اپنے ساتھ زرانیل خان کو لے کر آئیں گے یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

"بی بی جان۔۔۔"زرانیل خان جانتا تھا وہ کل اُنہیں خوُد سے خفا کر چکا تھا تبھی وہ شمس خان کے بازوؤں کے حلقے سے نکلتے ہوئے بی بی جان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ اسے خود سے خفا ہی نظر آرہی تھیں ان کے سرد رویئے کی وجہ سے ارواح تو شمس خان کے پیچھے چھپ چکی تھی کیونکہ ان کا روٗیہ اب اس کے ساتھ ٹھیک تھا لیکن بی بی جان سے وہ شائد ہچکچا رہی تھی شمس خان خوُد اسے بی بی جان کے سامنے لے گئے تھے۔

"ناراضگی پوتے سے ہے بچی سے تو نہیں" وہ ارواح کو ان کے سامنے کرتے ہوئے بولے تھے جس پر بی بی جان نے بے ساختہ شوہر کو دیکھا تھا جنہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُنہیں کچھ اشارہ کیا تھا۔

وہ آگے بڑھتے ارواح کا ماتھا چوم چکی تھیں ارواح اپنی جگہ ٹھٹکی تھی ان کے لمس میں محبت کا عنصر نمایاں تھا ارواح کے لیے یقین کرنا مشکل تھا جنہوں نے کل اس کی طرف دیکھا تک نہیں وہ آج اتنے پیار سے اس سے مل رہی تھیں۔

لیکن پھر وہ خوش ہوئی کہ سب بدل گئے تھے اب وہ لوگ ساتھ خوش رہنے والے تھے۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی یہاں سب بدل چکے تھے وہاں کچھ لوگ ابھی تک اپنے دلوں میں نفرت کے بیج بوئے ہوئے تھے جو جب تناور درخت بنے گے تو اس کے بچے کے سب سے بڑے دشمن ہوں گے۔

شرمین بیگم * کے * لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ بی جان تھیں کتنے اچھے انداز میں وہ مل رہی تھیں ارواح سے اُنہیں اپنی بیٹی کی حالتِ یاد آئی جو اتنی بری حالت میں تھی اسے بس زرانیل خان چاہیے تھا انہوں نے بے ساختہ زرانیل کو دیکھا تھا جو محبت بھری نظروں سے ارواح اوَر بی بی جان کو دیکھ رہا تھا اُنہیں ارواح سے اوَر بھی نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

بی بی جان ارواح سے تو بہت اچھے سے ملی تھیں لیکن زرانیل خان سے ان کا ناراضگی لمبی کرنے کا ارادہ تھا کیونکہ وہ ان کا مان نہیں رکھ پایا تھا وہ ان کے ساتھ بھی تو واپس آسکتا تھا لیکن اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔

بی بی جان کو اب بھی ارواح سے اپنائیت یا محبت نہیں تھی لیکن وہ اپنے شوہر کی وجہ سے اس کے ساتھ اچھے سے بات کر رہی تھیں اور دوسرا ان کا پوتا واپس آیا تھا وہ ان کے پوتے کی محبت تھی اور پوتے کو پاس رکھنے کے لیے اُنہیں اس لڑکی کو اپنانا ہی تھا ورنہ تعزیز کی طرح وہ بھی ان کے خلاف ہو جاتا اپنے بیٹے کی پسند کو قبول نہ کر کے انہوں نے ایک غلطی کی تھی اب دوبار ویسی غلطی وہ نہیں کرنا چاہتی تھیں تبھی اس کے ساتھ ان کا بیہویر اچھا تھا ۔۔۔۔۔زرانیل خان نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان کی ناراضگی ہنوز برقرار رہی تھی۔

۔

وہ ان سے بات کرنے کو بعد پر چھوڑتے سب سے اچھے سے ملا تھا نیوشا کو جب پتہ چلا کہ اس کا بھائی واپس آ گیا ہے وہ بھاگ کر روم سے نکل کر نیچے ہال میں آئی تھی۔

سامنے ارواح کو بی بی جان کے گلے لگے دیکھ کر اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں لیکن اسے اچھا لگا تھا کہ اس کا بھائی اور ارواح واپس آ گئے تھے۔

وہ سب سے پہلے زرانیل کے گلے لگی تھی بھلے اس سے ملاقات کل ہی ہوئی تھی لیکن اسے وہاں دیکھ کر وہ ایموشنل ہو گئی تھی زرانیل خان نے نرمی سے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا وہ مسکرائی تھی۔

۔

"امی کیسی ہیں گڑیا؟؟؟"زرانیل خان نے نیوشا سے فرحین بیگم کے بارے میں پوچھا تھا اب جیسی بھی تھیں وہ اس کی ماں تھیں جو انہوں نے کیا ان کا ایکٹ تھا۔

"ٹھیک ہیں بھائی آپ ان سے ملیں گے وہ سو رہی ہیں ابھی تو آپ جب وہ اٹھیں گی تب مل لیجے گا۔۔"وہ زرانیل خان کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر اس نے سر ہلایا تھا نیوشا پھر ارواح سے ملی تھی اور زرانیل خان ارواح کی آنکھیں دیکھتے سمجھ گیا تھا کہ اتنا لمبا سفر کرتے وہ تھک چکی ہے۔

تبھی اس نے نیوشا کو روم میں لے کر جانے کا کہا تھا اس بار وہ ارواح کو اپنے روم میں رکھنے والا تھا جب وہ لوگ آرمینا اور عالمیار کی شادی پر آئے تھے تب ارواح نیوشا کے روم میں ٹھہری تھی لیکن اس بار وہ اس کے روم میں رکنے والی تھی۔

نیوشا ارواح کو لے کر زرانیل خان کے روم میں چلی گئی تھی روم کافی بڑا تھا اوَر بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا وائٹ کلر کو زیادہ یوز کیا تھا روم کی بلکوانی سے پوری حویلی نظر آتی تھی اس کا کمرہ آرمینا اوَر عالمیار کے کمروں کے ساتھ تھا۔

نیوشا اس کو اندر لاتے بیڈ پر بیٹھا چکی تھی۔

"تم ریسٹ کر لو تھک گئی ہو گی!!!" وہ اس کے آرام کے غرض سے بولی تھی ارواح کو بھی اس کی بات مناسب لگی تھی ایک تو اسے چکر آ رہے تھے اوَر اب اتنی دیر بیٹھنے کی وجہ سے اس کا سر گھومنے لگا تھا وہ بمشکل بیٹھی ہوئی تھی۔

"ارواح ٹھیک ہو؟؟؟" اس کی شکل دیکھتے نیوشا نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی۔

"جی ٹھیک ہوں بس اتنے لمبے سفر کی وجہ سے تھکاوٹ سی فیل ہو رہی ہے نہیں تو میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں۔۔۔!!!" ارواح نے اس کے ہاتھ کی پشت کو نرمی سے سہلایا تھا۔

"انسان کبھی کبھی سفر کرے تو ایسا ہی فیل ہوتا ہے لیکن تم ریسٹ کرو ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔" نیوشا اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے اس کے آرام کرنے کی غرض سے روم سے نکل گئی تھی اور اس کے جاتے ارواح کو ویمٹنگ فیل ہوئی تھی وہ بھاگ کر باتھ روم میں گئی تھی واپس آئی تو ٹاول سے چہرہ خشک کر رہی تھی اس کو سفر کرنے کی وجہ سے ایسا فیل ہو رہا تھا۔

"بے بی لگتا ہے آپ اپنی مما کو بہت تنگ کرنے والے ہو ابھی تو ایک دن بھی نہیں ہوا اور آپ نے مُجھے اتنا پریشان کیا ہے۔۔۔" وہ منہ بناتی ہوئی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ممتا کے اس احساس کو محسوس کرتی ہوئی تھی وہ اب اکیلی نہیں تھی اس کا بے بی ہونے والا تھا۔

اپنے خونی رشتوں میں اسے صرف مما پپا ہی ملے تھے جن سے وہ بہت محبت کرتی تھی ان لو یاد کرتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں کاش آج اس کی مما زندہ ہوتی تو اس گڈ نیوز کو سن کر کتنا خوش ہوتی۔

لیکن وہ نہیں تھیں وہ اُنہیں صرف یادوں میں یاد کر سکتی تھی ان کی تصویروں سے باتیں کر کے خود کو کچھ دلاسا دے سکتی تھی۔

اپنے گھر کی یاد آئی یہاں وہ کبھی سکون سے رہتی تھی لیکن توقیر انکل کو یاد کرتے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے کتنے برے تھے وہ سب لوگ۔

.....

زرانیل خان کافی دیر تک سب کے درمیان بیٹھا رہا تھا اس کے بابا باہر تھے ابھی تک واپس نہیں آئے تھے وہ ان کا رویہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن کہیں نہ کہیں اسے امید تھی کہ اگر بی بی جان اور شمس خان کا رویہ ارواح کے ساتھ بدل گیا تھا تو اس کے بابا بھی بدل گئے ہوں گے فرحین بیگم سے ملنے وہ گیا تھا وہ ابھی تک سو رہی تھیں سو وہ واپس کمرے میں چلا آیا تھا۔۔۔ارواح کو سوچتے اسے اس پل ارواح کی فکر ہوئی تھی اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے اثرات تھے یقیناوہ سو رہی ہو گی۔۔۔

اسے یہی لگا تھا وہ روم میں انٹر ہوا تو ارواح روم کے درمیان میں ٹاؤل کو ہاتھوں میں پکڑے کسی سوچ میں گم تھی وہ اس کو ایسے سوچوں میں گھیرے ہوئے دیکھ کر بہت پریشان ہوا تھا اس کی طعیبت زرا نیل خان کو ٹھیک نہیں لگی تھی۔

وہ اندر داخل ہوتا دروازہ بند کرتا اس کے قریب آیا تھا دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اور ٹاؤل صوفے پر رکھتے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا اسے دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کی تھی۔

آپ۔۔۔؟!؟"وہ شاید اتنی جلدی توقع نہیں کر رہی تھی اس کی "
آمد کی کیونکہ اسے لگا تھا وہ اپنی فیملی کے ساتھ بیزی ہو گا تو لیٹ
آئے گا لیکن وہ تو خاصی جلدی واپس آ گیا تھا اوٗر ارواح نے ایک
قدم آگے بڑھایا تھا لیکن پھر سے چکراتے سر نے اس کے بڑھتے
قدموں کو روکا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی وہ اس کو اپنی مظبوط بانہوں میں تھام گیا تھا اوٗر اسے
تیزی سے بیڈ پر لٹایا تھا ارواح نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا وہ ضرور اس سے
اس کنڈیشن کی وجہ پوچھے گا وہ کیسے بتائے گی اسے۔۔۔

"میری جان کیا ہوا؟؟؟"اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے وہ اس کے
ماتھے کو چومتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا اور ساتھ ہی اپنا سیل فون
اٹھایا تھا ارواح کو گڑبڑ لگی تھی۔

"کسے۔۔۔۔۔۔کال۔۔۔۔۔کر۔۔۔۔۔۔۔رہے۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

وہ لفظوں کو توڑ مڑوڑ کر بولتے زرانیل خان کے ہاتھ سے سیل فون چھینتے سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکی تھی وہ حیرتِ زدہ سا اسے دیکھنے لگا تھا۔

"ڈاکٹر کو کال کر رہا ہوں تمہاری طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے مجھے کیا ہوا ہے تھوڑی دیر پہلے تو بالکل ٹھیک تھی تم۔۔۔۔!!!" وہ اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے محبت سے آنکھوں میں فکر مندی کے جذبات لیے پوچھنے لگا تھا۔

"وہ ڈاکٹر کو کال نہیں کریں آپ۔۔۔" اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے وہ شرمائی سی بولی تھی۔

"کیوں نہ کرو کال جانم آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے؟؟؟" وہ اس کے چہرے پر پھیلے قوس قزح کے رنگ نہیں دیکھ پا رہا تھا شاید ورنہ یہ بات نہیں کرتا وہ ارواح سے۔۔۔

"وہ آپ۔۔۔!!!" وہ لبوں کو دباتے اسے بتانے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن یہ خاصا مشکل تھا اس کے لیے حد سے زیادہ شرم محسوس ہو رہی تھی اسے۔

"میں مجھے کیا ہوا؟؟؟" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے پوچھنے لگا کہ شاید اسے کچھ ہو گیا ہو۔۔۔

"آپ کو کچھ نہیں ہوا لیکن آپ!!!" ارواح اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور اپنا دوپٹہ اپنے شانوں پر ٹھیک کرنا چاہ لیکن زرانیل خان اس کا دوپٹہ اس کے وجود

سے آتار کر بیڈ پر پڑے تکیے پر رکھ چکا تھا وہ حیرتِ زدہ سی اسے دیکھنے لگی تھی جو اب اس کی گردن پر جھکا تھا اس کا اچانک رومانٹک موڈ آون ہوتے دیکھ کر ارواح نے جو بات کرنی تھی وہ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

اس کے سلگتے لب پوری شدت سے اس کی گردن کا طواف کر رہے تھے اس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے وہ اس کی شرٹ کے فرنٹ نیگ پر لگی زپ کو کھولتے اس کی گہرایوں میں لب لے گیا تھا۔

ارواح گھبرائی تھی ایک تو اسے بات بتانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اوپر سے اس کی بڑھتی شدتوں پر وہ اس کے شانوں پر دونوں بازوؤں سے بازوؤں ڈال گئی تھی وہ جو اس کے بدن کی گہرائیوں میں کھوتے سب بھول رہا تھا اس کے بازوؤں کا لمس محسوس کرتے اس نے چہرہ اوپر اُٹھاتے اسے دیکھا تھا۔

جو اسے کچھ کہنے کی سعی کر رہی تھی لیکن بار بار کی کوشش کے باوجود ناکام ہو رہی تھی زرانیل خان نے اس کے بالوں پر نرمی سے لب رکھتے اس کے بالوں پر بوسہ دیا تھا۔

"اب بتاؤ کیا بات کرنی ہے؟؟؟" اس کی شرٹ کی زپ بند کرتے وہ اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا ارواح تو اس کی کچھ پل کی شدتوں سے گھبرائی ہوئی تھی بات کرنا محال ہو رہا تھا کیسے کرتی وہ بات۔

"وہ میں۔۔۔" اپنے بالوں کی لٹیں جو بار بار اس کے رخساروں کو چھو رہی تھیں اُنہیں پیچھے کرتے وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔

۔

"ارواح کیا ہوا؟؟؟ اب مجھے فکر ہو رہی ہے جلدی بتاؤ اچانک سے طعیبت خراب کیوں ہو گی تمہاری یار بتاؤ مجھے ورنہ میں ڈاکٹر کو کال کروں گا!!!" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا وہ جیسے بات کر رہی تھی اگر وہ دونوں پوری رات بیٹھے رہتے تب کہیں جا کر بات مکمل ہونی تھی تھوری سی سختی اس نے اسی وجہ سے دکھائی تھی۔

"نہیں ناں یہ ڈاکٹر کو بلانے والی بات نہیں ہے وہ آپ وہ میں میرا مطلب ہے ہم دونوں۔" وہ پھر رکی تھی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے چاہے لیکن اسے خوُد کو گھورتے پا کر وہ سٹپٹا کر نظریں جھکا گئی تھی۔

یار پلیز ریلکس ہو کر بتاؤ"اب کی بار اسے اپنے سینے پر شفٹ "
کرتے وہ اپنے بازو اس کی کمر کے گرد حائل کر چکا تھا وہ شرمائی
تھی۔

لیکن پھر آنکھیں بند کرتے گہرے سانس بھرتے وہ خود کو بولنے کے لیے
تیار کر چکی تھی زرانیل خان بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا جو سچویشن کو کافی
عجیب سا بنا چکی تھی۔

"وہ آپ وہ آپ پاپا بننے والے تھے۔۔۔"اس کی گردن میں بانہیں ڈالے وہ
اس کو بتاتے اس کی گردن میں منہ چھپا گئی تھی بول تو دیا تھا لیکن ڈھیروں
شرم محسوس ہوئی تھی زرانیل خان سے اس پل۔۔۔

"جانم کیا کہا پھر سے۔۔۔"زرانیل خان نے بے ساختہ اس کا چہرہ اپنی گردن سے نکالتے اسے اپنے سامنے کیا تھا جس کی خمدار پلکیں اس وقت حیا کے بوجھ سے ہلکی ہلکی کانپ سی تھی وہ ان پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ چکا تھا۔

--

ارواح نے بے اختیار اس کی شرٹ کو تھاما تھا اس کے دہکتے سلگتے لب محسوس کرتے وہ خوُد میں سمٹ گئی تھی۔۔

"ارواح یار پھر سے کہو کہیں مجھے سننے میں کوئی غلط فہمی تو نہیں ہوئی ہے تم سچ میں ہم لوگ مطلب یہ سچ ہے؟؟؟"وہ شاید خوشی کے عالم میں کوئی زیادہ ہی ایکسٹڈ ہو گیا تھا جو یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"ارواح یار بتاؤ کیا یہ سچ ہے؟؟؟" اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے جیسے سماعتوں کی تصدیق کرنی چاہی تھی وہ شرم سے تلملاتے چہرے کو بمشکل ہاں میں ہلا سکی تھی اور زرانیل خان بیڈ سے اٹھتے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے گھول گھول گھومنے لگا تھا ارواح جیسے پہلے ہی چکر آ رہے تھے ایسے گھومنے پر مزید اس کا سر چکرایا تھا اس نے زرانیل کی گردن میں بانہیں ڈالے مشکل سے خود کو گرنے سے روکا تھا ورنہ زرانیل کے ارادے تو بہت اچھے لگ رہے تھے اسے۔

۔

"پلیز بس کریں میرا سر" وہ اپنے سر کو مشکل سے تھامتے ہوئے بولی تھی۔

"اتنی اتنی اچھی نیوس دی ہے تم نے دل چاہ رہا ہے خوشی سے پاگل ہو جاؤں میں میری جان آئی لو یو سو مچ میری زندگی میں۔۔۔"اس کے لبوں پر جھکتے ان کا شدت سے بوسہ لیتے فراط جزبات کے عالم میں بولا تھا ارواح مسکرائی تھی۔

"آپ کو خوشی ہوئی یہ نیوز سن کر۔۔۔"اس کی شرٹ کے کالر پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ سرخ چہرہ جھکائے بولی تھی جانتی تھی وہ اب اپنی مرضی سے اسے نیچے اتارے گا سو احتجاج سے بہتر تھا وہ اس کے قریب سکون سے رہتی اور اس خوشی کو انجوائے کرتی۔۔۔۔

"خوشی جاناں میرے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے ہیں خوشی سے یہ نیوز سچ میں بہت بڑی ہے میرے لیے سو ہیپی تھینکس۔۔۔۔چلو اس رب کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اتنی بڑی خوشی خبری سے نوازا ہے ہمیں۔۔"وہ اس کو

زمین پر کھڑا کرتا اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔

پھر ان لوگوں نے وضو کرتے مغرب کی نماز کے ساتھ شکرانے کے نوافل بھی ادا کیے تھے خوشی ان کے اہنگ آہنگ سے پھوٹ رہی تھی۔

"یہاں بیٹھو تم اوٗر آج کے بستر سے نیچے نہیں اترو گی تم کوئی کام نہیں کرنا ہے بس اپنا اوٗر بے بی کا خیال ہے۔۔۔'ل" اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ تھام کر خوٗد بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

۔

"لیکن اتنے مہینے میں ریسٹ کیسے کر سکتی ہوں کام بھی تو کرنے ہوں گے ناں مُجھے آپ ایسے کیسے مُجھے اتنے عرصے کے لیے بیڈ تک مختص کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"بے بی کے لئے ضروری ہے اور ویسے یہ بات تمہیں کب سے معلوم تھی مجھے کیوں نہیں بتائی تم۔نے یہ بات۔۔۔؟؟؟"اسے اب خیال آیا تھا اس بارے میں کہ وہ آخر وہ کب سے جانتی تھی۔

"وہ آج ہی پتہ چلا مجھے آپ کو بتانے کا سوچ رہی تھی کہ پھر دادا جان اور بھائی (ضرغام خان) آ گئے تھے میں نے تو کیک بھی بیک کیا تھا سوچا تھا آپ کو سرپرائز دوں گی لیکن ہمیں پھر جہاں آنا پڑا۔۔۔"اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ چھڑ چھاڑ کرتی وہ لبوں کو دباتے ہوئے بولی تھی جس پر زرانیل

خان مسکرایا تھا یعنی اگر وہ لوگ حویلی نہیں آتے تو ارواح اچھی خاصی تیاری کرنے والی تھی۔

وہ اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا ارواح آسودگی سے مسکرائی تھی اس کے لمس کو محسوس کرتے۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 94

••••

"افففف تو آپ کا سرپرائز خراب ہو گیا۔۔۔"زرانیل خان نے اس کی ناک کو کھینچا تھا جس پر وہ کھل کھلائی تھی زرانیل خان ایڑی کے بل نیچے بیٹھا تھا

اوَر ارواح کے پیٹ کو نرمی سے چھوا تھا اس احساس کو محسوس کرنا جو کچھ مہینوں بعد ان کے پاس آنے والا تھا۔ وہ خوَد میں سمٹی تھی اوَر زرانیل خان نے اسے بیڈ کے کنارے پر بیٹھایا تھا خوَد اس کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا اس وقت اس کی فیلنگز ہی الگ تھیں ضرشک کو گود میں اٹھاتے وہ سوچتا تھا کہ کبھی ان کا بے بی بھی ہو گا۔

"ہاں ناں بٹ میں خوش ہوں۔۔۔" وہ اس کی بیرڈ سہلاتے ہوئے مسکرائی تھی زرانیل خان اوپر کو ہوتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا ارواح جانتی تھی کہ اس وقت اسے روکنا بہت مشکل ہو گا سو وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔

۔

زرانیل خان نے اسے پیچھے بیڈ پر شفٹ کیا تھا اور خود اس کے اوپر آتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اپنے عمل میں شدت لائی تھی وہ ایسے اس پر جھکا تھا کہ ارواح پر اس کا وزن نہ پڑے وہ کچھ ہی دیر میں پیچھے ہو گیا تھا۔

اور ارواح اپنے لبوں کو سہلاتے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔

اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی اسے چھوڑ دے گا۔

"اب تو میری پرنسز کے آنے تک میں تمہیں ڈیپ کس نہیں کر سکتا میری پرنسز کو اچھا نہیں لگے گا ناں۔۔۔" اس کی گردن پر جھکتے وہاں اپنے لبوں کا لمس بکھرتے وہ بہکے انداز میں بولا تھا۔

جبکہ اس کے لبوں سے بیٹی کا ذکر سنتے ارواح حیران ہوئی تھی اسے بے بی بوائے پسند تھا بالکل ضرشک کی طرح لیکن زرانیل خان کو پرنسز چاہیے تھی اب دیکھنا یہ تھا کہ کس کی خواہش پوری ہونی تھی۔

۔

"زرانیل۔۔۔"اس کے لب گہرایوں پر آکر رکے تو وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اسے پکار چکی تھی وہ جو اس کے وجود کی گہرائیوں میں کھوتے ہوئے اس کے لمس کو محسوس کرنے لگا تھا اس کے پکارنے پر چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"وہ ہم لوگ سب کو کیسے بتائیں گے۔۔۔؟؟!"وہ لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا بتائیں گے ؟؟" وہ اس کی بات سمجھ نہیں پایا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی

۔

"وہ ہم یہ گڈ نیوز سب کے ساتھ کیسے شئیر کریں گے" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی۔

"یہ آپ مجھ پر چھوڑ دو اور یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی اور میں سوچ رہا ہوں ایک کمپلیٹ چیک اپ کروالیں ڈاکٹر سے تاکہ اگر وہ میڈیسن بھی بتائیں تو وہ ریگولریوز کرلو تم۔۔۔۔" اس کے بالوں کو چھوتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا۔

"جی ڈآکٹر کو چیک اپ کروانا ہے اور ساتھ ہی کچھ اور ایشوز پر بھی بات کرنی ہے ڈآکٹر سے۔۔۔"وہ زرانیل جو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ کل اسے شہر لے جانے کا سوچ چکا تھا۔

۔

"ہم سب سے ملیں ہیں بٹ آرمینا نہیں تھی وہ کہاں ہے۔۔۔۔ نظر ہی نہیں ائی مجھے تو۔۔۔"ارواح کو اچانک سے آرمینا کا خیال آیا تھا تبھی وہ زرانیل سے پوچھنے لگی تھی آرمینا کے نام پر زرانیل خان کو بہت کچھ یاد آیا تھا۔

"ہاں وہ شہر ہے جلدی واپس آجائے گی تم ریسٹ کرو مجھے بی بی جان سے بات کرنی ہے تھوڑی دیر تک واپس آتا ہوں۔۔۔"وہ بی بی جان کو منانے جانے والا تھا تبھی ارواح کو ریسٹ کرنے کا کہتے وہ اٹھتے اپنی شرٹ ٹھیک

کرتا ہوا ایک نظر اسے دیکھتے اس کا ماتھے چُومتے اس پر کمفٹر ٹھیک کرتے روم سے نکل گیا تھا۔

زرانیل خان کے جاتے ہی ارواح نے بے ساختہ اپنے پیٹ کو اپنی انگلیوں سے چھوا تھا ابھی تک اس کے لبوں کا لمس اسے اپنے پورے وجودِ پر محسوس ہو رہا تھا اس کو خوش دیکھ کر ارواح بھی خوش ہوئی تھی بہت جلد وہ لوگ دو سے تین ہونے والے تھے۔

"مُجھے امید ہے ہمارا بیٹا ہی ہو گا میں نہیں چاہتی ہوں ہماری بیٹی ہو اور اس کا نصیب میرے جیسا ہو گا بیٹا ہو گا تو اطمینان ہو گا۔۔۔" وہ اپنے اُوپر کمفٹر ٹھیک کرتے ہوئے خوُد سے بولی تھی لیکن کچھ ہی منٹوں بعد روم کا دروازہ

کھلا اور زرانیل خان اندر آیا تھا وہ حیران ہوئی وہ تو بی بی جان سے بات کرنے کے لئے گیا تھا ایک ہی منٹ میں واپس کیسے آ گیا۔

"آپ تو بی بی جان سے بات کرنے گئے تھے؟؟" وہ پوچھنے لگی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"ہاں لیکن پھر مُجھے ایک امپورٹنٹ بات یاد آئی جو کرنی بہت ضروری تھی تبھی میں واپس آیا ہوں۔۔۔" وہ اپنے ساتھ لائے بیگ سے ایک فائل نکالتے ہوئے بیڈ کی طرف آیا تھا ارواح کے ہاتھ میں فائل دی تھی۔

"یہ کس چیز کی فائل۔۔۔" آگے کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ وہ فائل کو غور سے دیکھ چکی تھی۔

"ی۔۔۔ہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔۔سے۔۔۔؟؟؟"ٹوٹے پھوٹے لفظ اس کے ہونٹوں سے ادا ہوئے تھے۔

"یہ سب تمہارا تھا ارواح اس سب پر تمہارا حق تھا اور ویسے بھی یہ سب کچھ اب تمہارے نام ہو چکا ہے میری جان اپنی ہر چیز تمہیں واپس مل گئی ہے جو ان لوگوں نے تم سے چھینی تھی ان لوگوں کو کچھ نہیں ملا وہ خالی ہاتھ ہیں اور تمہارا سب کچھ تمہارے پاس۔۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ سے فائل لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

"آپ نے یہ سب کیسے۔۔۔؟؟؟"وہ سسکی تھی لبوں سے سسکی نکلی تھی زرانیل خان اس کی کنڈیشن دیکھتا پریشان ہوا تھا یہ تو نہیں چاہ تھا اس نے اسے تو لگا تھا کہ وہ خوش ہو گی لیکن اس کی کنڈیشن دیکھ کر زرانیل خان کو بہت عجیب فیل ہوا تھا۔

"وہ لوگ اپنے کئے کی سزا پا چکے ہیں ارواح سب لوگوں کو ان کے کیے کی سزا مل چکے ہیں نجانے کیوں لوگ غلط کرتے وقت اپنا انجام بھول جاتے ہیں تم پریشان مت ہو انکل کا بزنس سب تمہارے نام ہو چکا ہے وہ بنگلہ اور باقی بینک بیلنس سب تمہارا ہے کیونکہ ان سب چیزوں کی اصل حقدار تم ہو....!!!" اس کے چہرے پر اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتے ہوئے آہستگی سے بولا تھا۔

"آپ کو کیسے سب کچھ پتہ چلا میں نے بہت کُچھ آپ سے چھپایا ہے پاسٹ کے بارے میں۔۔۔ میں نے بہت کچھ ایسا ہے جو آپ نہیں جانتے ہیں آپ کو نہیں بتایا ہے آپ مجھ سے بد گمان مت ہونا پلیز۔۔۔۔" وہ اس کے حصار میں سسکی تھی جانتی تھی کہ وہ زاعیم کے بارے میں بہت کچھ چھپا چکی ہے اس سے۔

"ارواح پاسٹ کے بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی تم سب بھول جاؤ ہم پاسٹ کے بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے تم اس کنڈیشن میں ریسٹ کرو بس اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس کی بھیگی پلکیں چومی تھیں وہ مزید سسکی تھی۔

"آپ نہیں جانتے اس زاعیم نے میرے ساتھ۔۔۔"

"شششش میں نے کہہ دیا ہے ناں ہم بات نہیں کریں گے مُجھے کچھ نہیں جاننا ہے ہم اپنی زندگی میں خوش ہیں بس اوَر کچھ نہیں سوچنا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے وران کیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں بات نہیں کرے گا۔

اس کے کپکپاتے ہوئے لبوں کو زور سے چوا تھا۔

"لیکن۔۔۔؟؟؟"

"ارواح پلیز میں نے کہاناں ہم بات نہیں کریں گے تو مطلب نہیں آپ کیوں اس ٹاپک پر بات کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔۔" وہ اب کی بار لہجے میں غصہ سمائے بولا تھا اس کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے ارواح نے سہمی ہوئی نظروں سے زرانیل خان کی طرف دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں پھیلی سرخی وہ اپنی نظروں ہارخ بدل گئی تھی۔

وہ کیسے بتاتی اسے کہ وہ کیا کیا فیس کر چکی تھی۔

"آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں...." عجیب سی بے بسی تھی اس کے انداز سے وہ آج سب کلئیر کر دینا چاہتی تھی تاکہ ان کے درمیان آگے سب کچھ

نارمل رہے لیکن وہ تھا کہ کچھ سن ہی نہیں رہا تھا وہ کیسے وضاحت دیتی اسے اپنے بارے میں۔

۔

"میری جان مجھے کچھ نہیں سمجھنا ہے اگر میں یہ کہوں کہ میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں آپ ماضی میں کیا کیا سہہ چکی ہوں انٹی کی ڈیتھ کیسے ہوئی اور تمہیں کیا کیا تکلیف اٹھانی پڑی اس زاعیم کی وجہ سے اس کی وجہ سے تمہارے آپنے گھر میں تمہاری عزت محفوظ نہیں تھی اس کی وجہ سے تم رات کو اپنے گھر سے نکلی تھی۔۔۔" وہ یہ سب ارواح کو نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن اس کی کنڈیشن دیکھتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے سب بول چکا تھا۔

"آپ کیسے۔۔۔؟؟؟"لب پھڑ پھڑائے تھے وہ کیا کیا سوچ کر پریشان ہو رہی تھی اسے لگا تھا وہ خفا ہو گا اس سے اس کے بارے میں جان کر لیکن وہ تو سب کچھ جانتا تھا کیسے زاعیم کے بارے میں وہ سب جانتا تھا اس کے پاسٹ کا کوئی باب زرانیل خان سے پوشیدہ نہیں تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

"میری جان یہ سب مت سوچو بس اپنا خیال رکھو اپنی کنڈیشن جانتی ہو ناں میں یہ سب کچھ اس لیے بتا رہا ہوں کہ آپ فضول میں کوئی ٹینشن نہ ہو جو بے بی کے لیے نقصان دہ ہو۔۔۔"اس کو اپنے گلے سے لگاتے وہ اس کی گردن پر اپنی گرم سانس چھوڑتے ہوئے اس کی نازکی اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"آپ کب سے جانتے ہیں میں اتنے مہینوں سے اس پریشانی میں تھی کہ آپ کو سب پتہ چلا تو آپ کہیں مجھے چھوڑ ہی نہ دیں سب کچھ جاننے کے بعد۔۔۔" وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو روک نہیں پائی تھی۔

وہ اس کے کندھے کو اپنے آنسوؤں سے بھگو رہی تھی زرانیل خان نے ایک جھٹکے میں اس کو سیدھا کیا تھا اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے لہجے میں وارننگ تھی جیسے وہ اس کے آنسو کنٹرول نہیں کر پایا ہو۔

"اگر تم مجھے پہلے ہی سب بتا دیتی تو اتنے مہینے جو ہم میں دوریاں رہی وہ نہیں رہتی لیکن خیر اب ماضی کا ہم زکر ہی کیوں کر رہے ہیں۔۔۔" اس کے آنسو چنتے وہ اس کی آنکھوں پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے اس کی بھیگی آنکھوں کو شدت سے چوم چکا تھا اپنے لبوں پر اسے نمی سی محسوس ہوئی تھی جو اس کے آنسو کی تھی۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔" سر جھکائے جیسے اعتراف کیا تھا اور زرانیل خان اس کی کنڈیشن دیکھتے اب سچ میں خود کو سلوتوں سے نواز چکا تھا کہ اس نے یہ ٹاپک شروع ہی کیوں کیا ہے۔۔

"جاناں اتنے عرصے میرے ساتھ رہتے بھی آپ مجھ پر بھروسہ نہیں کر سکی جو مجھے یہ سب بتاتے آپ کو ایسا فیل ہوا کہ میں آپ کو ہرٹ کروں گا؟؟!" اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائے اس کی کانچ سی آنکھوں میں دیکھا تھا ارواح کی لرزتی پلکیں اس کے عارض پر سایہ فگن ہوئی تھیں وہ کیا جواب دیتی اسے وہ جو کہہ رہا تھا بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔

"وہ بس میں آپ کے غصے سے سہم جاتی تھی ورنہ آپ سے جو تحفظ ملا وہ شاید ہی کسی اوَر کے ساتھ ملا ہو مما پپا کے بعد میری زندگی میں آگر کچھ آچھا ہوا تو آپ سے نکاح ہوا واقع تھا جس کی وجہ سے مُجھے اتنے اچھے انسان کا ساتھ

نصیب ہوا لیکن میں ہوں ہی بری مجھے کسی کا ساتھ راس نہیں آتا پہلے پپا چلے گئے پھر مما آپ کو نہیں کھونا چاہتی تھی تبھی آپ کو کچھ نہیں بتایا ہاں لیکن میرا خدا گواہ ہے آپ کے ساتھ جڑے رشتے سے ہمیشہ مخلص رہی میں آپ کے ساتھ کو ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کی میں نے آپ سے بہت محبت کرتی ہوں ہاں شاید میں کبھی اظہار نہیں کر پاتی مگر آج کر رہی ہوں آپ سے شدید محبت کرتی ہوں میں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ شاید پہلی بار وہ اظہارِ محبت کر رہی تھی۔

۔

زرانیل خان جو آرام سے اس کی باتوں کو سن رہا تھا وہ اس کے اظہار پر حیرت زدہ تھا لیکن اسے خوشی ہوئی تھی ارواح بھی اسے اتنا ہی چاہتی تھی جتنا وہ ارواح کو چاہتا تھا۔

"میری جان آج تم نے اظہارِ بھی کر ہی دیا امید نہیں تھی ان لبوں سے کبھی یہ لفظ بھی سنوں گا میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں میری زندگی میں آئی تم پہلی لڑکی ہو تم سے پہلے زرانیل خان نے کبھی کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا ہے تم میرے نکاح میں آئی نجانے جذبات کیسے بدلے مجھے خوُد پتہ نہیں چلا شائد مہرم رشتے کا اثر تھا میں کچھ نہیں جانتا تھا تمہارے بارے میں نام بھی نکاح کے وقت ہی پتہ چلا لیکن یہ نام کب دل کی دھڑکن بنا پتہ نہیں چلا۔۔۔۔"وہ سانس لینے کے لئے رکا تھا لیکن اس کے لبوں کو دیکھتے اس کے جزبات بھڑکے تھے۔

۔

وہ اس کے لبوں کو پھر سے قید کر گیا تھا شاید اس کے منہ سے اظہارِ سننے کے بعد لب ان لبوں کو شدت سے محسوس کرنا چاہتے تھے وہ اس کے ہونٹوں کا

نشیلہ جام پیتے جیسے اس پل بہکنے لگا تھا ہاتھ بے اختیار اس کی بیوٹی بون پر آ رکے تھے اس نے نرمی سے اس کی بیوٹی بون کو اپنے اپنی انگلیوں سے چھوا تھا ارواح اس کی بھاری انگلیوں کے لمس پر خوُد میں سمٹ تھی ایک طرف وہ لبوں سے لب جوڑے ہوئے تھا تو دوسری طرف اس کے ہاتھ وہ جیسے اس پل اس کے وجودِ میں کھونے کا ارادہ رکھتا تھا۔

روم پوری طرح سے خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا دونوں کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں زرانیل خان کو اس کی سانسیں جیسے مذید مدہوش کر رہی تھی وہ اب ہاتھ اس کی شرٹ کے اندر لے جاتے اس کی دھڑکنوں تک لایا تھا ارواح نے ہلکی سی مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی اس کی انگلیوں کو اپنی دھڑکنوں پر محسوس کرتے۔۔۔

لیکن وہ اس کے لب آزاد کرتے اس کی شرٹ کی زپ اب پوری کھول چکا تھا ارواح کے پنک بلاؤز کو دیکھتے وہ مسکرایا تھا۔

یہ اس نے خوُد ہی تو پسند کیا تھا اس کے لئے اوُر وہ اس کی پسند کی ہوئی چیزوں کو ہی زیادہ پہنتی تھی۔۔۔

اس کے کندھوں سے شرٹ کسکاتے اس نے ارواح کے دودھیا کندھوں پر اپنے لب رکھے تھے ساتھ ہی بلاؤز کی سٹرپ کو کندھوں سے نیچے کرتے وہ اوپر کی طرف آیا تھا ارواح اس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتی بیٹ شیٹ مٹھیوں میں جکڑے اس کی شدت سہہ رہی تھی۔

وہ جانتی تھی وہ اس پل اپنی کرے گا لیکن اس وقت وہ یہ سب کیسے برداشت کرتی اس کے زہن میں تو بہت سے سوال چل رہے تھے جن کے جواب

اسے زرانیل خان سے لینے تھے اس سے پوچھنا تھا وہ کیسے جانتا تھا اس کے پاسٹ کے بارے میں اور اگر جانتا تھا تو اس سے کیوں چھپائی یہ بات؟؟ وہ کیوں اس کے ساتھ روڈ بیہیو کرتا تھا جبکہ حقیقت وہ جان چکا تھا بہت سے سوال اس کے زہن میں گردشِ کر رہے تھے جن کے جواب اسے زرانیل خان سے چاہیے تھے۔

"آپ سے کچھ پوچھنا۔۔۔" زرانیل خان کے ہاتھ جواب اس کی بیوٹی بون پر تھے ان کے لمس سے کسمکاتے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی۔

۔

"پوچھو۔۔۔!!!" وہ اس کے اُوپر وزن ڈالے بغیر جھکا ہوا تھا کہ اس کی گرم سانسوں سے ارواح کو جھجناہٹ محسوس ہوئی تھی وہ بات تو کر رہا تھا لیکن نظروں کا مرکز جو تھا ارواح محسوس کرتے خوُد میں مزید سمٹ گئی تھی۔

"آپ کب سے جانتے ہیں سب کچھ اوُر اگر جانتے تھے تو کیوں نہیں بتایا آپ کو پتہ ہے وہ گھر مجھے بہت عزیز ہے وہاں میری اور مماپپا کی اتنی ساری یادیں موجود ہیں لیکن اب امید نہیں تھی کہ میں وہاں کبھی جا سکوں گی۔۔۔" وہ اپنے آنسو چاہنے کے باوجود روک نہیں پا رہی تھی۔

"ارواح پھر سے اس ٹاپک کو کیوں شروع کر دیا ہے تم نے میں نے پہلے کہا ہے ناں ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے میری جان۔۔۔" وہ ایک طرف پہلے ہی ایسے ڈسٹرب کیے جانے پر غصے میں آیا تھا اور اب ارواح کا

پھر سے وہ ٹاپک شروع کرنا اسے مزید الجھن ہوئی تھی وہ آخر کیوں اس بات کے پیچھے پڑ گئی تھی کیوں اس بات کا پیچھا چھوڑ نہیں پا رہی تھی۔

۔

"مُجھے جاننا ہے۔۔۔" وہ بضد ہوئی اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اس جو خوُد سے دور کرنا چاہا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا لیکن اس کا خوُد کو جھٹکنا مقابل کو پسند نہیں تھا ایک دم سے وہ اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے آنکھوں میں شعلے لیے اس کے اوپر مزید جھکا تھا ارواح اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔

اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ اسے خوُد سے دور جھٹک کر اس کے غصے کو ہوا دے چکی تھی۔

"ارواح آج کے بعد کبھی مُجھے خوُد سے ایسے دور مت جھٹکنا میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں کسی بھی وجہ سے تم مجھے خوُد سے قریب آنے سے روکو کیونکہ کچھ بھی ہو جائے یہ نہیں کر سکتا ہوں میں۔۔۔" لہجے میں تنبیہ تھا ارواح اس کے سنجیدگی بھرے جواب پر کروٹ بدل گئی تھی۔

وہ اس سے اپنے سوال کا جواب چاہ رہی تھی اوُر وہ اس کو ڈانٹ رہا تھا ایک تو اس کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی اوُر اوپر سے اس کا ایسا روُیہ وہ رونے لگی تھی۔۔۔

اس کے کروٹ لینے پر زرانیل خان کی نظر اس کے پنک بلاوُز کی سٹرپ پر گئی تھی اس کی سفید دودھیا گردن دیکھتے وہ بہکے سے انداز میں اس کی گردن پر جھکا اوُر وہاں اپنا پرتپشن لمس چھوڑنے لگا تھا ارواح مزید سسکی تھی وہ بجائے اس کے سوال کا جواب دینے کے اپنی طلب پوری کر رہا تھا وہ تکیے کو

مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

وہ اس کی شرٹ آہستہ سے اس کے وجود سے سرکتے بلاؤز کی سٹرپ کو بھی نیچے کرتے اس کے ہک پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔

آپ۔۔۔"وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔"

زرانیل خان اس کی حالت دیکھتا خود کو ڈانٹے اس کا رخ بدلتے اسے تکیے پر لٹائے خود اس کے اطراف میں ہاتھ رکھتے اس کے اوپر آتے لب اس کے لبوں کے قریب لایا تھا وہ سہمی ہوئی نظروں سے زرانیل خان کو دیکھ رہی تھی۔

"ائی نیو تم کیا معلوم کرنا چاہتی ہو لیکن ارواح کیا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی میں نے تھوری دیر پہلے کیا کہا تھا تم سے۔۔۔؟؟؟"اس کے ناک پر لب رکھتے وہ گمبھیر لہجے میں بولتا ارواح کے رہ سہے اوسان خطا کر گیا تھا اس کے انداز پر ارواح نے سرے سے ہی اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"تمہاری مما کی ڈیتھ نیچرل نہیں تھی بلکہ ان کا قتل ہؤا تھا ارواح مجھے یہ ساری باتیں کیسے پتہ چلی تم یہ کیوں جاننا چاہتی ہو تم کیا یہ کافی نہیں ہے ہمارے درمیان کو غلط فہمیاں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔۔۔۔"وہ اب کی بار چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پایا تھا شاید اس کی طعیبت کا خیال کرتے۔

"مما۔۔۔"وہ رونے لگی تھی شک تو اسے بھی ہوا تھا اس وقت لیکن وہ صدمے میں اس قدر نڈھال تھی کہ اس وقت کوئی بات وہ سوچ نہیں سکی تھی۔

ہاں ان کا قتل کیا تھا توقیر صاحب کی بیگم نے لیکن اب اُنہیں سزا"
ہو چکی ہے وہ جیل میں ہیں تینوں زاعیم توقیر صاحب اوُر ان کی
بیگم تم بس رب کا شکر ادا کرو گے تمہارے مجرموں کو رب نے
کڑی سزا دی ہے میری جان اب اس بارے میں سوچنے کی
ضرورت نہیں ہے جتنا سوچوں گی اتنا ہی الجھنوں میں ڈوبو گی جو
ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"اس کے بکھرے بالوں کو نرمی سے پیچھے کیا
تھا وہ زرانیل خان کے سامنے شرمندگی محسوس کر رہی تھی نجانے
وہ کیا سوچ رہا تھا اس کی مما اوُر اُسکے پپا کے بارے میں۔

پپا بہت اچھے تھے اُنہوں نے اپنے دوست کی ہیلپ کرنے کی "
غرض سے اُنہیں اپنے گھر میں پناہ دی تھی لیکن انہیں معلوم نہیں

تھا آنکل آستین کا سانپ نکلیں گے اور ان کی ساری پراپرٹی پر قبضہ کر لیں گے۔۔۔"وہ نجانے کیوں زرانیل کو وضاحت دینے لگی تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ ارواح کیا سوچ رہی ہے۔

۔

"میری جان میں سب جانتا ہوں تمہیں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے اوٗر اب اس بات کو کوز کر دو میں کل آفس کا چکر لگاؤں گا اوٗر آفس کے معملات خوٗد دیکھوں گا انشاءاللہ سب اچھا ہو گا۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کی فکر پر وہ مسکرائی تھی۔

"آپ جاب کے ساتھ سب کیسے مینج کریں گے۔۔؟؟"وہ اس کی بیرڈ کو چھوتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اس کی جاب بھی ٹف تھی کافی مشکل سے وہ

شام کو فری ہوتا تھا ایسے میں آفس کے لیے ٹائم نکالنا اس کے لئے بہت مشکل ہو گی۔۔۔

"اتنی بڑی بات نہیں ہے ضرغام بھی گاؤں کے معاملات کے ساتھ شہر والے بزنس کو بھی ہینڈل کر لیتا ہے میں بھی کبھی کبھار چکر لگا لیا کروں گا۔۔۔" وہ اس کی فکر کر رہی تھی جس پر وہ اسے مطمئن کرنے لگا تھا۔

ارواح ساری بات کلئیر کر چکی تھی اب اس کی نظروں میں دیکھا تھا یہاں اس کی قربت کی سرخی اس وقت جیسے اس پر کچھ بیان کر گئی تھی۔

پھر اپنی حالت دیکھتے وہ جلدی سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گئی تھی اس کی بکھری شرٹ اس کو کافی حد تک برہنہ کر رہی تھی۔

اور زرانیل خان کی نظریں اس کے نشب و فراز میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اوپر ہوتا اپنی شرٹ اتار کر دور پھینک چکا تھا اب ارادہ اس کی شرٹ اتارنے کا تھا وہ گھبرا سی گئی تھی اسے ارادے جانتے ایک ناکام سعی کی تھی اس نے زرانیل خان کو روکنے کی۔

"آپ۔۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔بی

بی۔۔۔۔ جان۔۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔۔ ملنے۔۔۔۔۔ جانا۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔؟؟

"اس کے ہاتھ اپنی شرٹ پر محسوس کرتے وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اس کو بی بی جان کے بارے میں یاد کروا گئی تھی جن سے ملنے اس نے جانا تھا لیکن اس وقت وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایسے حلیے میں وہ اپنے شوہر کے سارے جزبات بھڑکا چکی تھی سو وہ کیسے جاتا اس وقت اسے چھوڑ کر۔

"وہ ان سے کل بات کرلوں گا ابھی کے لئے تم ہمم۔۔۔۔"اس کی بیوٹی بون کو شدت سے چوما تھا کہ ارواح کو اس کے لبوں کے لمس جلتے انگاروں سے معلوم ہوئے تھے اس پل۔۔۔

"جان تمہیں پتہ ہے تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔"اس کی گہرائیوں پر اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتے وہ بہکے سے لہجے میں بولا تھا۔

"آپ یہ بات بہت بار بتا چکے ہیں۔۔۔"وہ اس کے لمس سے کسمکاتے ہوئے بولی تھی اکثر جب وہ اس کے قریب ہوتا تھا تو یہ ہی تو کہتا تھا۔

"لیکن آج نجانے کیوں بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو مجھے دل کر رہا ہے تمہارے پور پور کو اپنے لمس سے مہکا دوں۔۔۔۔کہ تم سانس لو تو تمہیں

میری خوشبو محسوس ہو۔۔۔"اس کی شرٹ کو مزید نیچے کرتے اس کے وجود سے الگ کیا تھا ارواح اب اس کے سامنے اس بلاؤز میں موجود تھی۔

وہ بے باکی سے اس کے نشب و فراز کا گہرائی سے جائزہ لے رہا تھا۔

"پلیز ایسے نہیں دیکھیں۔۔۔"وہ شرمائی تھی اس کی نظریں محسوس کرتے ایک سرد لہر اسے اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھی زرانیل خان مزید اس پر جھکتے اس کے بلاؤز کے ہک کو کھولتے ارواح کو مذید بوکھلائے پر مجبور کر گیا تھا۔

"آپ بہت بے باک ہیں ایسے کوئی کرتا ہے"اس کے برہنہ سینے پر مکے مارتے وہ شکایتی انداز میں بولتی اس کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی وہ اتنی

کیوٹ لگ رہی تھی کہ زرانیل کا دل چاہ وہ اس کی پھولی ہوئی گالوں کو شدت سے چوم لے۔

۔

"جاناں بیوی سے بے باکی جائز ہوتی ہے۔۔۔" وہ اس کی معلومات میں اضافہ کر گیا تھا وہ سٹپٹا کر گئی تھی مقابل کے پاس اس کے ہر سوال کا جواب ہوتا تھا وہ نجانے کیوں اس کی نظروں میں اپنی قربت کی سرخی دیکھتے اس پل اس کی شدتوں سے ڈر رہی تھی۔

"جاناں ائی پرومس بالکل بھی تنگ نہیں کروں گا اوَر بے بی کی وجہ سے تو اوَر بھی احتیاط لیکن دور نہیں رہ سکتا ہوں جانتی ہو نہ تو یہ بیکار سی کوشش کرنے کے بجائے میرا ساتھ دو۔۔۔" اس کو بازوؤں سے تھامے وہ

مسکراتے ہوئے نرمی سے استفسار کرنے لگا تھا لیکن ارواح کیا کہتی اس کو اس پل کیسا فیل ہو رہا تھا۔

"لیکن۔۔۔" وہ جان بوجھ کر ٹائم ویسٹ کر رہی تھی زرانیل خان نے مصنوعی غصے سے اسے آنکھیں دکھائی تھیں وہ پریشان ہوئی تھی زرانیل خان نے ریموٹ اٹھاتے روم کی ساری لائٹس آف کر دی تھیں جانتا تھا وہ ایسے کمفٹیبل نہیں فیل کر رہی تھی۔

لائٹس آف ہوئی تو وہ اس کے حصار میں آچکی تھی کیونکہ وہ اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کی نازکی کو محسوس کر رہا تھا اس وقت ارواح کا بلاؤز اسے اس وقت چبھ رہا تھا سو ہک کھولتے اسے ایک جھٹکے سے اس سے الگ کرتے وہ اسے اور خود کو ہر پردے سے آزاد کرتے وہ شدت سے اس کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

"اب تم طعیبت خرابی کا بہانہ نہیں بنا سکتی ہو جان اب خوُد کے قریب آنے سے بھی نہیں روک سکو گی مُجھے ہاں لیکن عمل میں نرمی ہو گی جب تک میری پرنسز اس دُنیا میں نہیں آجاتی۔۔۔"اس کے لب اب ارواح کے بیلی بٹن پر آرکے تھے۔

ارواح اس کی گرم سانسوں پر مزید خوُد میں سمٹی تھی جبکہ وہ ایک جھٹکے میں اس میں شدت سے سما گیا تھا ارواح نے زور سے اس کے کندھوں کو تھامتے اس کی شدتوں کو برداشت کر گئی تھی۔

اس کی شدت پر ارواح کے لبوں سے سسکی نکلی تھی جس کو وہ اپنے لبوں میں دباتے پھر سے اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا ارواح اس کے لبوں کے لمس کو پھر سے برداشت کر گئی تھی۔

وہ نرمی سے اس کو محسوس کر رہا تھا ارواح اس کے عمل میں نرمی دیکھتے کچھ پر سکون تو ہو گئی تھی کہ اس کے لمس میں پہلے والی جنونیت نہیں تھی بلکہ اس کا لمس نرمی لیے ہوئے تھا وہ خود بھی اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔

زرانیل نے بہت احتیاط کی تھی اس کی طعیبت کا خیال رکھتے وہ کم ہی اس پر بوجھ ڈال رہا تھا وہ اتنے نازک وقت سے گزر رہی تھی وہ اس کا خیال رکھنا چاہتا تھا کیونکہ وہ اکیلی ہی تو اس تکلیف کو برداشت کر رہی تھی۔

"ائی پرومس بے بی پپا آپ سے بہت پیار کریں گے آپ کو ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے آپ کو بہت سا پیار کریں گے۔۔۔" وہ اس کے پیٹ پر لب رکھے اپنے بچے سے بات کر رہا تھا اور اس کے لبوں کے لمس پر ارواح اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا چکی تھی۔

وہ جیسے اسے بھولے اپنے بچے سے بات کر رہا تھا ارواح ان کی باتیں سن رہی تھی اسے ہنسی آئی اس کی بات سن کر۔۔۔

"اپنی مما کو تنگ نہیں کرنا ہے آپ نے۔۔۔" اب کی نرمی سے اس کی انگلیاں اس کے پیٹ پر آر کی تھیں۔

"وہ کیسے سنے گا آپ کو۔۔۔؟؟؟" وہ ہنستے ہُوئے پوچھنے لگی تھی۔

"نہیں سنے گی میری پرنسز اپنے پپا کو۔۔۔" وہ اس کے فقرے کو درست کرتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح کو اور زیادہ ہنسی آئی تھی اور زرانیل خان نے اس کے پیٹ کو اپنے لبوں سے چھوا تھا لمس میں نرمی کا عنصر تھا ارواح اس کی مونچھوں کی چبھن محسوس کرتے اس کی گردن میں ناخن چبھو چکی تھی۔

"پلیز۔۔۔۔ بئیرڈ چھب رہی ہے۔۔۔" وہ اس کی داڑھی کے بالوں سے اسے چھبن محسوس ہو رہی تھی تبھی تو اسے ٹوک گئی تھی زرانیل خان اس کی آواز سنتا مسکرایا تھا۔

"پہلے تو نہیں چھبی۔۔۔۔؟؟؟" اس کی بیوٹی بون پر لب رکھتے وہ خماری سے بولا تھا اس کے لبوں کے پر حدت بوسوں پر وہ مشکل سے اس کے سلگتے لمس کو برداشت کر رہی تھی جواب نرمی سے اس کی تیز چلتی سانسیں اپنے لبوں پر محسوس کر رہا تھا۔

"تمہارے وجود سے اٹھتی مہک مجھے تمہارا مزید دیوانہ بناتی ہے اس مہک کی جیسے عادت ہو چکی ہے تو میری رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی ہوں مسز

ارواح زرانیل خان تم سے دوری سوہان روح ہے تم پاس ہوتی ہو تو جیسے سب مکمل سا لگتا ہے اگر کبھی ایسا موقع آیا جب تم سے دور ہو اتو باخدا یہ سانسیں رک جائیں گی۔۔۔۔" وہ نیچے آتے اس کی پنڈلیوں کو سہتے ہوئے بولا تھا اس کے اتنے اظہارِ پر ارواح کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

۔

کہاں سوچا تھا اس نے کوئی اتنا چاہے گا اسے زرانیل خان اس کی زندگی کا وہ حصہ تھا جسے وہ ب

کبھی بھول نہیں سکتی تھی اس کے لبوں کے لمس کو اپنے پاؤں پر محسوس کرتے وہ خوُد میں سمٹ رہی تھی اس وہ اب اوپر آتے اس کی گردن پر جھکا تھا آج ارواح کو اس کے لبوں کا لمس اپنے ہر پور پر محسوس ہوا تھا وہ بہت

نرمی سے اس کے وجود پر اپنی چھوپ چھوڑ رہا تھا اور وہ اس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔

"تمہارا دیوانہ ہوں میڈم تمہاری یہ آنکھیں باخدا اتنی خوبصورت ہیں کہ ہر لمحہ ان میں اپنا عکس دیکھنے کا تمنائی ہوں یہ آنکھیں یہ لب یہ رخسار مُجھے بہکا دیتے ہیں تمہارے پاس آتے ہی جیسے زرانیل خان کا خوُد پر قابو نہیں رہتا ہے میری جان۔۔۔۔ ہممم۔۔۔۔"شدت سے اس کے لبوں کو چومتے وہ جذبات کے عالم میں بولا تھا اوُر اس کے چہرے کے نقوش پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ آخر کار اپنی فیورٹ جگہ یعنی لپس پر آیا تھا اسے لپ کس کرتے جیسے وہ وب بھول جاتا تھا۔۔۔۔

۔

اس کے لبوں کا میٹھا لمس اس کی نرم گرم سانسیں جیسے پل بھر کے وہ اس کے لبوں کا لمس پاتے ایک خوش گوار لہر اس کے وجود میں سرایت کر جاتی تھی وہ اس کے لبوں سے لب جوڑے اس کی مہک خوُد میں انہیل کرتے اس کے وجودِ کی نازکی کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ارواح بھی اس وقت سب بھولے اس کی قربت میں پگھلتی جا رہی تھی بنا یہ جانے کہ کل کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔

زرانیل خان نے پوری رات اپنی شدتیں اس کے نازک وجود پر منتقل کی تھیں صبح فجر کے وقت ارواح کی نیند سے بھری آنکھیں دیکھتے اسے اس پر ترس سا آیا تھا سو اسے بیڈ پر شفٹ کرتے وہ اپنی شرٹ ارواح کو پہناتے اس کو اپنے حصارِ میں لیتے اس کا سر اپنے سینے پر رکھ چکا تھا۔

دنیا سے جدا ہو کے بھی، دنیا میں رہتے ہیں

محبت کی راہ پہ چلتے ہیں، وفا کے وعدے کرتے ہیں

تیرے بنا ہر لمحہ، دل کا حال بتاتا ہے

پھولوں کی طرح ہم بھی، خوشبو میں کھو جاتے ہیں

چاندنی راتوں میں تیری، یادیں آتی ہیں

دل کی دھڑکنوں میں تیرے، نغمے سناتے ہیں

تمہاری یادوں کا سہارا، ہمیں جینے دیتا ہے

تمہارے خوابوں کا سفر، ہمیں سکون دیتا ہے

تیرے ساتھ کی تمنا، دل میں بسائے بیٹھے ہیں

محبت کی دنیا میں ہم، اپنا دل ہار بیٹھے ہیں

وہ سکون سے آنکھیں موند اس کے حصار میں پل بھر میں ہی سو گئی تھی زرانیل خان کو کہاں نیند آنی تھی محبوب پہلو میں ہو اور نیند آجائے ناممکن سی بات تھی اس کے لب اتنی قربت کے بعد بھی پیاسے تھے دھڑکنیں تھیں کہ اس کی سرگوشیاں سننا چاہتی تھیں لب تھے کہ اسے ابھی مزید

محسوس کرنا چاہتے تھے لیکن اس کی طعیبت کا احساس کرتے وہ اس کو سپیس دے چکا تھا۔

وہ سکون سے سو گئی تو اسے نرمی سے بیڈ پر شفٹ کرتے وہ خود شاور لینے چلا گیا تھا اور واپس آتے اس نے تہجد کی نماز ادا کی تھی سب کچھ نارمل ہو گیا تھا وہ حویلی واپس آ چکا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا وہ ارواح پر کمفرٹ صحیح کرتا اپنی ماں اور بی بی جان سے ملنے کی غرض سے روم سے نکلا تھا۔

••••

الیمشہ اس وقت روم کی ہر قیمتی چیز توڑ چکی تھی جہاں اسے زرانیل کے واپس آنے کی خوشی تھی وہیں اس کی بیوی کے ساتھ سب کا نارمل رویہ دیکھ کر جیسے وہ کانٹوں پر چل رہی تھی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد سب لوگ کیسے

آسانی سے اس لڑکی کو زرانیل خان کی بیوی کے طور پر تسلیم کر سکتے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خوُد کو کچھ کر لے یقین کرنا مشکل تھا کہ بی بی جان نے اس لڑکی کو گلے لگایا تھا اوُر دادا جان کا رویہ دیکھتے وہ غش کھا گئی تھی۔۔۔

۔

"آپ صرف میرے ہیں زرانیل اب دیکھیئے گا آپ کی بیوی کے ساتھ میں کیا کرتی ہوں اوُر یہ بچہ آپ کی زندگی میں نہیں رہے گا آنے سے پہلے ہی مر جائے گا یہ اس ارواح کی کوک میں ہی۔۔۔" وہ سفاکیت سے بولی تھی اس نے کچھ دیر پہلے زرانیل کے کمرے کی کھڑکی سے ارواح اوُر زرانیل کی باتیں سنی تھیں وہ امید سے تھی یہ بات وہ جان چکی تھی تب سے اور جیسے دل بے چین تھا۔

اگر ان کی اولاد ہو گئی تو اس کے لیے بہت مشکل ہو جائے زرانیل خان کو حاصلِ کرنا اسے پہلے ہی کچھ کرنا تھا کچھ بھی کر کے اسے زرانیل خان کی بیوی کو اس کی زندگی سے باہر نکالنا تھا کسی بھی قیمت پر۔

وہ اس وقت آئینے کے سامنے کھڑی تھی بکھرے بال روئی آنکھیں آنکھیں ملگچا سا روپ وہ اس وقت خوُد سے لاپرواہ دل میں حسد اور کینہ کو پال رہی تھی جو اگے اس سے کیا کیا کروانے والا تھا اس بات سے وہ بالکل بے خبر تھی۔۔

"نیوشا اپنی محبت سے دستبردار ہو گئی تھی میں نہیں ہوں گی آپ میری ضد بن چکے ہیں زرانیل خان آخر ایسی کیا کمی ہے مجھ میں جو آپ اس لڑکی کو مجھ پر ترجیح دے رہے ہیں اب دیکھیئے گا وہ کروں گی کہ اس لڑکی سے آپ کو

شدید نفرت ہو جائے گی۔۔۔"وہ آئینے پر ہاتھ مارتے چیخی تھی اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وہ اپنے آنسو صاف کر گئی تھی۔

اسے رونا نہیں تھا ہاں اسے نہیں رونا تھا رونے کی باری تو اس ارواح کی تھی جو وہ اس کے ساتھ کرنے والی تھی اس کے بعد۔

"امی آپ تو کچھ نہیں کر سکی ہیں میرے لیے لیکن اب میں خوُد کے لیے خود ہی سیٹنڈ لوں گی آپ کی بیٹی کمزور ہر گز نہیں ہے اوُر وہ باہر سے آئی لڑکی اب یہ بات اچھے سے جان لے گی کہ اس نے کس لڑکی کا دل دکھایا ہے۔۔۔"وہ تصور میں شرمین بیگم سے مخاطب ہو رہی تھی اس کے ارادے کافی خطرناک لگ رہے تھے نجانے وہ آگے کیا کرنے والی تھی ارواح کے ساتھ۔

اوَر وہ یہ بھول بیٹھی تھی کہ جو دوسروں کے ساتھ غلط کرتے ہیں خوَد کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوتا ہے اب یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ خسارہ کس کے مقدر میں آنا تھا۔۔۔اوَر زرانیل خان کس کے مقدر میں۔۔۔

الیمشہ یہ بھول چکی تھی کہ اس وقت وہ نفرت میں اندھی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ اس کے مقابل بھی ایک عورت ہے یہ بات بھی اس کے دماغ سے نکل چکی تھی کیونکہ اس وقت اس کے دل میں نفرت کا بیج کافی گہرا درخت بن چکا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 95

•••••

ارشک اس وقت روم میں موجود تھی ارسام کے ساتھ ان لوگوں کا شام کا ٹائم بہت اچھا گزر گیا تھا اور ضرشک اسی کے ساتھ رہا تھا ویسے تو ارواح اور زرانیل نے بھی آنا تھا لیکن وہ دونوں پھر نہیں آئے تھے شاید کسی کام میں مصروف ہو گئے ہوں وہ اکیلی تھی اس وقت ضرشک بابا کے پاس تھا اسے نجانے کیوں خطرہ تھا کہ ضرغام خان اس کے گھر تک آجائے گا جو بندہ اس کا بوتیک ڈھونڈ کر وہاں جا سکتا تھا وہ ارشک کے گھر تک بھی آسکتا تھا وہ شدید پریشان تھی اسی پریشانی میں وہ ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھا سکی تھی شدید ٹینشن تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ اسے ضرغام خان کے غصے سے ڈر لگ رہا تھا ہاں لیکن یہ سچ تھا وہ اس سے جتنی بھی نفرت کا اظہار کرتی وہ ہمیشہ اپنی کرتا تھا وہ جو کچھ کر چکا تھا اس کے بعد وہ ضرغام خان سے کسی اچھے کی توقع نہیں کر سکتی تھی۔

ضرغام خان کو جب بھی ضرشک کے بارے میں پتہ چلتا وہ خاموش نہیں بیٹھتا وہ اس وقت ضرغام خان کو سوچ رہی تھی۔

دل و دماغ میں اس کا خیال آ رہا تھا اسے اپنی آنکھیں بھیگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

"آپ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے بار بار میرے سامنے آئیں گے تو میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو بھولے آپ کو معاف کر دوں گی تو یہ آپ کی

غلط فہمی ہے ضرغام خان۔۔۔" وہ اپنے رخساروں کو رگڑتے ہوئے بولی تھی۔

اس وقت ضرشک سو چکا تھا وہ اسے بابا کے روم میں لٹا آئی تھی وہ بہت حیران ہوئے تھے کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ضرشک کو ارشک نے ایسے ان کے روم میں سلایا تھا اور وہ اپنے کمرے میں تھی حالانکہ جو بھی ہو جاتا وہ ضرشک کو اپنے ساتھ رکھتی تھی بابا کو اس نے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ اسے کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے وہ ضرشک کو واپس روم میں لے جائے گی۔

وہ ویسے بھی سو رہا تھا تو زیادہ مسلہ نہیں تھا کیونکہ وہ اب صبح ہی اٹھنا تھا سو وہ اب کمرے میں موجود تھی روم کے دروازے کو وہ اچھے سے لاک کر چکی تھی۔

یہ اس کا خود ساختہ وہم تھا یا ضرغام خان کے ساتھ رہتے وہ اس کے بارے میں اتنا ضرور جان گئی تھی کہ وہ اس کے پیچھے ضرور آئے گا کہیں نہ کہیں وہ اس کی آمد کی منتظر تھی شاید۔

وہ اپنا ڈریس چینج کرتے ڈریس پہن چکی تھی بالوں میں برش کرتے اسے ضرغام کی بات یاد آئی تھی۔

"تمہارے بال سے اٹھتی خوشبو بہت دلکش لگتی ہے ارشک۔۔۔۔ تمہارا پور پور میرا ہے یہ احساس ہی بہت دلکش ہے۔۔۔" اس کے بالوں میں منہ دیئے وہ اس وقت اسے خوُد کے قریب کیے ہُوئے تھا جب اس کی گمبھیر آواز ارشک کے کانوں میں پڑی تھی۔

۔

وہ اس کے گرد حصارِ بنائے اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا اور ارشک اس کے تنگ حصارِ میں بے بسی سے آنکھیں میچے لیٹے ہوئی تھی وہ ان پلوں میں ہمیشہ اپنی کرتا تھا ارشک احتجاج کی پوزیشن میں بھی نہیں رہتی تھی کیونکہ وہ اس کی سنتا ہی کہاں تھا۔

ضرغام خان کے لب اس کی گردن کو اپنے پر حدت بوسوں سے سرخ کر رہے تھے وہ اس کمر کے گرد اپنے ہاتھ مظبوطی سے جمائے اس کا لمس محسوس کر رہی تھی ارشک نجانے کب تک سوچوں کے بھنور میں پھنسی رہتی کہ یکدم سے ہوش میں آئی تھی ہاتھ میں پکڑا برش اس نے ٹیبل پر رکھا تھا وہ اٹھی تو اس کے کھلے بالوں نے پوری پشت کو کور کیا تھا وہ اس وقت بلیک کلر کے ٹروزار اور شرٹ میں ملبوس تھی دوپتہ اس کا بیڈ پڑا تھا اور خود وہ سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

وہ چلتے ہوئے بیڈ پر بیٹھی تھی جب کھڑکی پر اسے ہلچل محسوس ہوئی تھی اس کا دھیان کھڑکی کی طرف نہیں گیا تھا نہ ہی وہ اسے بند کر سکی تھی لیکن اب کھڑکی کھول کر ضرغام خان اندر آیا تھا ارشک نے بے ساختہ لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی چیخ کا گلہ گھونٹا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں وہ اس وقت جو سوچ رہی تھی وہ سچ ہوا تھا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا وائٹ کرتا شلوار میں ملبوس اپنی بلیک مردانہ شال اس نے کاندھے پر ڈالی ہوئی تھی بالوں کو نفاست سے سٹ کیے بڑھی ہوئی بیرڈ جیسے اس نے کہیں دنوں سے شیو نہیں کی ہو لبوں کو بھینچے وہ اس کے قریب آرہا تھا وہ پیچھے ہو رہی تھی اور ضرغام خان اس کے قریب آرہا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

جیسے اس پل اس کی موجودگی وہ محسوس کرتے بھی انجان بن رہی تھی

ضرغام خان کی نظریں اس کے کاملی مومی وجود کا جائزہ لے رہی تھی افففف

اس کے کھلے بال جو ضرغام خان کو ہمیشہ ہی پسند تھے لیکن وہ اس کے کمرے

میں اُنہیں چٹیا کی صورت میں باندھ کر رکھتی تھی ضرغام کو نہیں یاد پڑتا تھا

کہ اس نے کبھی اسے کھلے بالوں میں دیکھا ہو لیکن اس وقت اس کے اس کی

کمر پر کھلے ضرغام خان کا دل دھڑکا گئے تھے۔

ارشک کے وجود کی کچھ چیزیں تھیں جو اسے بہت پسند تھیں اس کے بال

اس کے لب یہ دونوں چیزیں اسے حد سے زیادہ پسند تھیں۔

ارشک نے بے ساختہ صوفے کے کونے کو تھامے خوُد کو گرنے سے روکا تھا

اس کی کنڈیشن اس پل غیر ہوئی تھی خوُد کو شاباشی دی کہ اس نے عقل

مندی کا مظاہرہ کرتے ضرشک کو بابا کے پاس سلایا تھا ورنہ ضرور ضرغام خان اس کے بارے میں جان جانتا۔

ضرغام خان ایک ہی جسارت میں اس کے قریب جاتے اسے اپنی طرف کھینچتے اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کی خوشبوؤں کو محسوس کرنے کی غرض سے اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا تھا۔

ارشک نے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے اسے خود سے دور کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل کی گرفت اس پر سخت تھی۔

وہ اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے اس کی گردن پر اپنے تشنہ لب رکھ چکا تھا ارشک کا پورا وجود جھٹکوں کی زد میں آیا تھا۔

وہ اس کے قریب تھا اس کے لبوں کے لمس پر جیسے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ضرغام خان کے سامنے سے کہیں غائب ہو جائے اس نے مشکل سے خوُد کو گرنے سے بچایا تھا۔

ضرغام خان کے لب پوری شدت سے اس کی گردن پر طواف کر رہے تھے اس کی گرم سانسوں پر جیسے وہ مرنے والی ہو گئی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے ایک جھٹکے میں خوُد سے دور کر دے۔

لیکن وہ نازک سی لڑکی اس مظبوط انسان کو کیسے بھلا خوُد سے دور کر سکتی تھی وہ ہمیشہ کی طرح اپنی من مانی کر رہا تھا ارشک کی آنکھوں میں مارے بے بسی کے آنسو آئے تھے لیکن وہ بے بس نہیں تھی ہاں اب وہ ضرغام خان کی قید میں نہیں تھی جو اس کی من مانیاں سہتی اس نے ایک جھٹکے میں ضرغام خان کو خوُد سے دور جھٹکا تھا۔

وہ جو مدہوشی سے اس کی گردن پر اپنے لمس کی سوغاتیں چھوڑ رہا تھا اس کے دور جھٹکنے پر دور ہوا تھا لیکن آنکھوں میں خون اتارا تھا کیسے برداشت کر سکتا تھا اس کا دور جھٹکنا۔

جارحانہ تیور لیے وہ ارشک کی طرف بڑھائے تھا جو اپنی گردن کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چھو رہی تھی کیونکہ اسے اس کے سلگتے لبوں کا لمس ڈس رہا تھا اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ضرغام کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔

ارشک۔۔۔"وہ اسے ہرٹ کر چکا تھا دل کو کچھ ہوا وہ برداشت "
نہیں کر سکتا تھا وہ اسے ایسے خود سے جدا کرتے اس کا لمس مٹانے
کی کوشش کرے۔

مُجھے پوری امید تھی آپ ضرور آئیں گے آپ کی رگ رگ سے "
واقف ہو چکی ہوں میں لیکن یہ آپ کی بھول ہے کہ ایسے آپ
میرے روم میں آ کر مجھے دھمکا سکتے ہیں۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو پیچھے
کرتے اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے حلق کے
بل چلائی تھی لیکن اواز کم ہی تھی کیونکہ اسے یہ خطرہ تھا کہ کہیں
اس کی آواز روم سے باہر ہی نہ چلی جائے۔۔

اچھے سے جانتی ہو اپنے شوہر کو۔۔۔"اس کے قریب آتے اس کی "
کانچ سی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

انہہ شوہر۔۔۔"اس کے چہرے پر کہیں رنگ آئے تھے جو محبت "
کے نہیں بلکہ اس کی نفرت کے تھے۔

ضرغام خان اس کی نفرت سہہ نہیں پا رہا تھا۔

اپنی گھنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔

"شوہر ہوں میں تمہارا ایسے جھٹلا نہیں سکتی ہو تم مجھے اور ابھی تک تو بہت سی باتیں کلئیر کرنی باقی ہیں لیکن سب سے پہلے یہ بات بتاؤ حویلی سے کیسے نکلی تھی تم۔۔۔"اس کا چہرہ زبردستی اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا وہ ہاتھ ہلاتے اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل اس ہے چہرے پر گرفت کچھ سخت کر چکا تھا۔

ارشک ماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی حالتِ تو مقابل بھی اس سے مختلف نہیں تھی اس کے ہلتے لب جیسے حلق میں کانٹے سے دوڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے پہلی بار تھارات کو وہ اس کے لبوں سے نہیں لپٹ پا رہا تھا ورنہ تو ہر رات وہ اس کی سلگتی قربت سہتی تھی اور اس کی بانہوں میں اس کی شدتیں وہ اس سے شکوہ تک نہیں کرتی تھی۔

پر آج حالات بہت مختلف تھے وہ اس کے قریب تھی لیکن اتنی دوریاں تھیں کہ وہ اسے چھو بھی نہیں پا رہا تھا اس کے لبوں کو محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔

جن لبوں کے لمس کی اسے عادت تھی جو نہیں ملتا تھا تو وہ پوری رات بے چین رہتا تھا پچھلے نو ماہ کیسے اس نے ارشک کے لمس کے بغیر سگریٹ گزاری تھی یہ صرف وہ ہی جانتا تھا۔

اب وہ مل چکی تھی تو پھر بھی اس کے لبوں کو وہ چھو نہیں پا رہا تھا۔

اس کے نیچرل پنک لپس ضرغام خان نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور ارشک کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کرتے اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے عنابی لبوں پر رکھ دیئے تھے ارشک کے پورے وجود میں سپارک سے اٹھے تھے۔

وہ اس کی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی ضرغام خان کو مزید غصہ آیا تھا وہ اس کے لبوں پر پوری شدّت دکھائی تھی ارشک کو اپنے لبوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ اس کے نچلے لب پر اپنے لب رکھتے اسے سک کر گیا تھا ارشک نے بے ساختہ اس کے قمیض کے کالر کو تھاما تھا وہ بمشکل کھڑی تھی۔

اوَر ضرغام خان کو جیسے اس لمس کو محسوس کرتے ایک خوش گوار احساس ہوا تھا لب اس لمس کو محسوس کرتے جیسے پوری شدت سے ان نازک پنکھڑیوں کا رس نچوڑنے لگے تھے اوَر ارشک اپنی کوششوں کے باوجود بھی اسے خوَد خوَد سے دور نہیں کر پا رہی تھی وہ اس کے سینے سے لگی اسے اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی اس کے کندن نشب و فراز ضرغام خان کے جذبات مچلے تھے وہ جو ان لبوں کے لمس میں کھویا تھا اس کی نازکی محسوس کرتا جیسے مزید بہکا تھا۔

لیکن پھر اپنا سوال یاد آیا تو وہ ایک جھٹکے میں اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا اوَر ارشک جس کی سانس پہلے ہی انتہائی تیز ہو چکی تھی وہ اس کی شدت برداشت نہ کرتے اس سے پہلے زمین بوس ہوتی ضرغام خان اس کو اپنے حصارِ میں پھر سے قید کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگ چکی تھی اور وہ اس کے بالوں کو ہولے سے اپنے لبوں سے چھوتے اس کی موجودگی کا احساس خود کو کروا رہا تھا۔

اور ارشک اس کے ہاتھوں کے لمس سے خود کو عجیب سی کیفیت میں محسوس کر رہی تھی وہ کیوں اس کے قریب اتنا سکون سے کھڑا تھا۔

کیا وہ بدل گیا تھا نہیں وہ نہیں بدلا تھا کیسے بدل سکتا تھا وہ جو وہ کر چکا تھا اس کے بعد وہ کیسے آمید کر سکتی تھی کہ وہ بدل چکا ہے۔۔۔

"کس نے کی تھی تمہاری مدد؟؟؟ حویلی سے نکلنے میں؟؟؟ مجھے سچ سچ بتاؤ ورنہ تم اچھے سے جانتی ہو میں زبردستی بھی کر سکتا ہوں۔۔۔" اس کے

چہرے کو اوپر اٹھائے اس کے گرد حصارِ تنگ کرتے اس کی کانچ سی آنکھوں میں دیکھتے وہ دبے لہجے میں استفسار کرنے لگا تھا۔

"آپ کو اس بات کو جاننے میں اتنی دلچسپی کیوں ہے میں سمجھ گئی افسوس ہوا ہو گا کہ میری حویلی سے کیسے ایک کمزور عورت نکل گئی جبکہ ضرغام خان کو تو اپنے اُوپر بہت خم تھا۔۔۔"وہ بھی اب دبنے والی ہر گز نہیں تھی جبکہ اس کے لبوں سے پہلی بار اپنا نام سن کر ضرغام خان کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی اگر کوئی اوٗر لمحہ ہوتا تو وہ کبھی اس کا نام نہیں لیتی لیکن غصے میں وہ اس کا نام لے چکی تھی۔۔۔۔۔

ضرغام خان کے حصار سے اس نے نکلنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔

"تم بتاؤ کون تھا وہ؟؟؟" اب کی بار اس نے اس کے بالکو پر ہلکا سا دباؤ دیا تھا کہیں نہ کہیں اسے شک تھا کہ یہ کام اس کی ماں بھی کر سکتی ہیں لیکن پھر وہ جانتا تھا کہ حرمین بیگم ارشک سے شدید نفرت کرتی تھیں چاہے کچھ بھی ہو جاتا وہ کسی قیمت پر ارشک کی مدد نہیں کرنے والی تھیں۔

"کیوں بتاؤں؟؟؟" وہ چیخی تھی اور اس کی سانسیں جو پہلے ہی بہت تیز تھی اس کے حصار میں اور فاسٹ ہوئی تھی وہ مشکل سے کھڑی تھی ورنہ لگ رہا تھا کہ زمین بوس ہو جائے گی۔

"ارشک میں نے سمپل سا کویشن کیا ہے کس نے کی تمہاری مدد اور تم کیسے نکلی حویلی سے؟!!" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غرایا تھا ایک پل کے لیے اس کا انداز دیکھ کر ارشک ڈر گئی تھی وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی اب مقابل کا غصہ۔

معا اس کا دھیان اپنے حلیے کی طرف گیا وہ بغیر دوپٹے کے تھی اس کے رخسار دہکنے لگے تھے۔

وہ پورا زور لگاتے ضرغام خان کے پیٹ پر اپنا ہاتھ مارتے اسے کراہنے پر مجبور کر گئی تھی۔

وہ اس کے ہاتھ کے درد کو برداشت نہ کرتا پیچھے ہوا تھا اس کی گرفت ارشک کے وجود پر جیسے ہی ڈھیلی ہوئی ارشک ایک جھٹکے سے نکلی تھی اس کے حصار سے۔

ضرغام خان جیسے ہی سیدھا ہوا اسے اپنے ارد گرد شال اوڑھتے دیکھ کر وہ دانت پیستے ہوئے ایک غصلی نگاہ ارشک کے وجودِ پر ڈال چکا تھا۔

جواب بلیک کلر کی ویلوٹ کی شال سے خود کو کور کر چکی تھی وہ اس کی طرف بڑھا وہ اس کی بیوی تھی ضرغام خان حق رکھتا تھا اس پر وہ کیسے اس کے سامنے خوُد کو چھپا سکتی تھی وہ مہرم تھا اسکا اس کو ہر روپ میں دیکھنے کا حق اپنے پاس محفوظ رکھتا تھا۔

ارشک کا یہ ایکٹ اس کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا وہ مزید تیش میں آتا اس کی طرف بڑھا تھا لیکن وہ پھرتی سے صوفے کے پیچھے چلی گئی تھی۔

ضرغام خان اس کی حرکتیں دیکھتے روہانسی ہوا تھا ارشک اوُر اس کے درمیان کبھی ایسی سچویشن بھی ہو گی یہ اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا وہ بھی ضرغام خان تھا اس کو ایک ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچنے لگا تھا کہ صوفے کے ساتھ پاؤں لگنے سے وہ اسی لمحے زمین بوس ہوا تھا ارشک

کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں قید تھا ارشک کو اس نے چھوڑا نہیں تھا بلکہ اسے اپنے اُوپر گرایا تھا۔

وہ اس کے کشادہ سینے پر گری تھی بال جو اس کی پشت پر بکھیرے ہوئے تھے وہ ضرغام خان کے چہرے کے ساتھ اٹھکیلیاں کرنے لگے تھے۔

ضرغام خان نے نرمی سے ان آبشاروں کو پیچھے کیا تھا اور ارشک کو خود پر لٹاتے ہوئے وہ اس کے رخساروں پر ناک ٹریس کرنے لگا تھا ارشک اس کے ہاتھوں کے لمس سے پہلے ہی بہت عجیب سا فیل کر رہی تھی مزید اس کے ناک کو اپنے رخساروں پر محسوس کیا تو لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔

وہ بنا رکے اس کے سرخ رخساروں کو اپنے لبوں کے لمس سے گیلا کرنے لگا تھا ارشک اس کے ہاتھوں کو خود کے گرد حائل دیکھ کر مچلی تھی۔

لیکن مقابل کی گرفت بھی کمال کی سخت تھی وہ ہاتھ آگے لاتا ارشک کی ٹی شرٹ کے اندر لے جاتے اس کی دھڑکنوں پر لایا تھا اس کی بیوٹی بون پر انگلیاں پھیرتے وہ ارشک کو مذید خوُد کے قریب کر چکا تھا۔

۔

ارشک اس کی کھردری انگلیاں اپنی گہرائیوں پر محسوس کرتے اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی تو ضرغام خان نے اس کی بیوٹی بون کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ایک زبردست جسارت کی تھی ارشک اس کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنی انگلیاں اس کی گہرایوں پر پھیرتے ہوئے ان کی نرمی محسوس کرنے لگا تھا بوتیک کے اس کے کیبن میں وہ ایسا کچھ نہیں کر سکا تھا لیکن ابھی اس کو ایسی حالتِ میں دیکھ کر وہ خود

پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا تبھی تو اسے ایسے اپنے قریب کرتے اس کی نازکی کو محسوس کرنے لگا تھا۔

ارشک اس کے ہاتھوں کے لمس پر جیسے مرنے والی ہوئی تھی اپنی آنکھوں کو زور سے میچے وہ اپنا بچاؤ کرنے کی ناکام سعی کرنے لگی تھی ضرغام خان کے ہاتھ اس کے بیلی بٹن پر آ کر رکے تھے اور یہیں ارشک کی بس ہوئی تھی۔

اس نے زور لگاتے ضرغام خان کو دور کرنے کی ایک اور کوشش کی تھی لیکن ناکام رہتے اس نے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے ضرغام خان کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔

ضرغام خان کا پورا وجود جیسے زلزلے کی زد میں آیا تھا وہ اس پر ہاتھ اٹھا سکتی تھی یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا بھلے اس کا نازک تھپڑ ضرغام خان کا کچھ

نہیں بگاڑ سکا تھا مگر پھر بھی اس کی یہ ہمت اسے حیران کر رہی تھی ارشک کی لمبی انگلیاں اس کے رخسار پر اپنا نشان چھوڑ چکی تھیں۔۔۔

ارشک کی خود کی حالت کاٹو تو بدن میں خون نہیں جیسی تھی اس نے کہاں سوچا تھا ایسا بھی کچھ کرے گا وہ اپنے لبوں پر ہاتھ جما چکی تھی وہ کس پوزیشن میں اس کے کتنے قریب تھی وہ سب بھول گئی تھی اس پل تو اپنی کی گئی حرکت یاد تھی جو وہ کر چکی تھی۔۔۔

اس نے اپنے رخساروں پر ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اسے لگا تھا کہ ضرغام خان اس کے رخساروں پر ویسا ہی تھپڑ مارے گا جیسا اس نے مارا تھا۔

ضرغام خان نے پوزیشن چینج کرتے اس کو زمین پر شفٹ کیا تھا اور خود اس کے اوپر آیا تھا ارشک اپنی آنکھیں میچ چکی تھیں ضرغام خان نے اپنے لب

اس کی آنکھوں پر رکھے تھے وہ یکدم سے اپنی آنکھیں کھول چکی تھی ضرغام خان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے دیکھنے لگی تھی اس کے تھپڑ پر وہ ایساری ایکشن دے گا ارشک کو یقین آرہا تھا وہ اس کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھتے اس کے چہرے کے نقوش کو والہانہ انداز میں چومنے لگا تھا۔

"بہت غلط کر چکا ہوں تمہارے ساتھ جانتا ہوں میں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں مُجھے تمہارے ساتھ وہ نہیں کرنا چاہیے لیکن میں نے جو کیا وہ معافی کے قابل نہیں ہے ایسے کہیں تھپڑ کرتا ہوں میں۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بولا تھا۔

ارشک کے لئے سچ میں اس لمحے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ اس کے دائیں بائیں بازو رکھے ہوئے تھا ارشک کا نازک سا وجودِ اس کے کسرتی وجود کے نیچے چھپ سا گیا تھا۔

"آپ۔۔۔!!!" ارشک کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

"میرے سوال کا جواب دو ارشک۔۔۔؟؟؟" وہ پھر سے سوال دوہرا چکا تھا جبکہ ارشک اسے دیکھتی رہ گئی تھی وہ کیوں بار بار اس بارے میں پوچھ رہا تھا وہ اسے کبھی بھی نیوشا کے بارے میں بتانا نہیں چاہتی تھی اس نے ارشک کی مدد کی تھی وہ احسان فراموش نہیں تھی۔۔

نیوشا نے اس وقت اس کی مدد کی تھی جب وہ بالکل ہی نا امید ہو چکی تھی کہ وہ کبھی ضرغام خان کی دسترس سے نکل پائے گی اب یقیناوہ ضرغام خان کی بیوی بن چکی ہو گی یہ سوچ آتے ہی ایک پل کے لیے ارشک کو کچھ ہوا تھا۔

"میں نہیں بتاؤں گی آپ کو میری دعائیں تھیں جو قبول ہوئی تھیں آپ کی دسترس سے نکل آئی تھی میں۔۔۔۔اور آپ بس یہ سوچیں کہ آپ کے لیے میں نہیں بنی ہوں بیوی بھلے ہوں لیکن آپ کا ساتھ مجھے گوارا نہیں۔۔۔۔"وہ نخوست سے سر جھٹک گئی تھی۔

"ارشک۔۔۔!!!اج کے بعد ایسی بات مت کرنا تم ہمیشہ میری رہو گی تمہیں جو یہ سپیس دی ہے ناں وہ اسی وجہ سے دی ہے کہ تم خوُد کو اس رشتے کے لیے منٹلی طور پر تیار کر سکو لیکن مجھ سے دور اب جانے کی بات مت کرنا میں برداشت نہیں کر سکوں گا اب کی بار تمہیں خود سے دور جانے نہیں

دوں گا۔۔۔"اس کے لبوں پر جھکتے وہ پھر سے اس کی سانسیں قید کر گیا تھا

ارشک نے پاؤں چلانے کی کوشش کی تو ضرغام خان نے اس کی پینک ہوتی ٹانگوں پر اپنی ٹانگیں رکھ دی تھیں اور اس کی سانسوں کو اور شدت سے پینے لگا تھا۔

لمحے سرکے تھے ارشک کی سانسیں بے ترتیب ہوئیں تو اس کی مزاحمت میں شدت آئی تھی اور اس کی مزاحمت پر ضرغام خان اپنے لمس میں تیزی لا چکا تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر اپنی مونچھیں رگڑتے وہ اس کے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کرنے لگا تھا۔

ارشک پوری طرح سے ناکام ہوئی تو اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ روتے ہوئے سسکی تھی۔

اس کے آنسو دیکھتے ضرغام خان پیچھے ہوا تھا ارشک کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا ضرغام خان اس کے آنسو دیکھتا بے چین ہوا تھا اس کے آنسوؤں پر لب رکھتے انہیں اپنے حلق میں اتارا تھا۔

ارشک مزید سسکی تھی۔ وہ اس کے لبوں کا سلگتا لمس محسوس کر رہی تھی لیکن اس کے لمس کو خود سے دور جھٹکنے کی طاقت وہ خود میں نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نرمی سے اس کے نقوش کو چوم رہا تھا اس کے بازوؤں پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ ان کی نرمیان محسوس کرتے اس کی گردن تک آیا تھا۔

ارشک بے بسی سے اسے دیکھے جا رہی تھی وہ ایسے اس کے روم میں اسے خود کے قریب کر لے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ اس کے لبوں کو خود کے پور پور پر محسوس کر رہی تھی۔

"آپ کیوں آئے ہیں جہاں؟؟؟" وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی تھی

ضرغام خان جو اس کی گردن پر جھکا اپنے لب اس کی گردن پر رکھے اس کی گردن کی نرمی محسوس کر رہا تھا اس کی نم آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ اوپر چہرہ اُٹھائے اس کی طرف دیکھنے لگا تھا جو اب نم پلکیں جھکائے اسے دیکھنے کے بجائے کہیں اور دیکھ رہی تھی۔

"جب جاتی ہو تو کیوں پھر کیوں پوچھ رہی ہو ارشک اب تمہیں خود سے دور ہونے نہیں دے سکتا ہوں میں تمہیں آج نہیں تو کل میرے ساتھ میرے کمرے میں رہنا ہے تمہیں اپنی موجودگی کا احساس میں دلاتا رہوں گا اور تمہیں مجھے بھولو یہ میں ہونے نہیں دوں گا ارشک ضرغام خان۔۔۔" اس کے رخساروں کو نرمی سے چھوتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے "مسز ارشک ضرغام خان۔۔۔" پر زور دیا تھا جیسے اسے باور کروایا تھا کہ وہ صرف ضرغام خان کی تھی۔

ارشک نے اسکو خود کے اوپر دیکھا تو اس نے ہاتھوں کا استعمال کرتے ضرغام کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔

"کوشش مت کیا کرو مجھ سے دور کرنے کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں میں تمہیں خود سے دور ہوتا دیکھنا۔" اس کی مزاحمت پر چوٹ کرتے وہ اس کی

کلائیوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیا تھا ارشک اس کے ہاتھوں کو جھٹک گیا تھا۔

"انہہ۔۔۔"وہ اس کے غصے سے خائف تو ہوئی تھی لیکن پھر اس کی کی گئی زیادتیاں یاد آئی تو لہجہ پل بھر میں سخت ہوا تھا۔

"یہ اس بات کا کیا مطلب ہے؟؟؟"وہ اس کا جبڑا اپنی اہنی گرفت میں لیتے ہوئے شیر کی طرح غرایا تھا۔

ارشک اس کے تنگ حصارِ میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی وہ اس کے قریب تھا اتنے قریب کہ اس کی گرم سانسوں کو وہ اپنے خود کے بے حد قریب محسوس کر رہی تھی۔

"آپ کو جواب دینا میں ضروری نہیں سمجھتی ہوں آپ جہاں سے جائیں کیوں مجھے خود سے نفرت اور زیادہ کرنے پر مجبور کر رہے ہیں خدایا میرے سامنے مت آیا کریں آپ سے نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے جب جب آپ کو دیکھتی ہوں۔۔۔"اس کے خوبرو چہرے کو دیکھتے وہ اپنی اندرونی نفرت کا اظہار کر رہی تھی ضرغام خان کے لیے بہت مشکل تھا اس کی نفرت کو برداشت کرنا۔

تم مجھ سے دور بھی رہو تو میری ہی رہو گی ارشک کیوں نہیں " سمجھ رہی ہو یہ بات۔۔۔"اب کی بار ضرغام خان کی آواز بھلے کم تھی لیکن اس میں سختی کا عنصر پھر بھی تھا جسے وہ آسانی سے محسوس کر سکتی تھی۔

آپ کی بھول ہے یہ"وہ اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے "
خود سے دور کرنے لگی تھی۔ ضرغام خان نے اس کے ہاتھ جو وہ
اس کے سینے پر رکھ چکی تھی انہیں اپنے ہاتھوں میں لیتے اپنے لبوں
سے لگاتے چوما تھا ارشک نے تیزی سے ہاتھ واپس کھینچ لیے تھے
اوٗر ضرغام خان کو اس کا یہ ایکٹ غصہ دلا گیا تھا وہ کیوں بار بار
اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔۔

ارشک کیوں مجھے غصہ کرنے پر مجبور کر رہی ہو اب میں وہ سب "
نہیں کرنا چاہتا ہوں جو ماضی میں کیا تھا تم کیوں نہیں اس فیز کو
بھول جاتی ہو۔۔۔"اس کے رخساروں کو سہلایا تھا لیکن وہ نفرت
سے چہرہ پھیر گئی تھی اپنے رویئے سے وہ ضرغام خان کو گہرے زخم

دے رہی تھی پر ارشک جو سہہ چکی تھی کچھ تو ضرغام خان کو بھی پتہ لگنا چاہیے تھا۔۔۔۔

میں کبھی نہیں بھول سکتی ہوں وہ سب کچھ جو آپ نے تزلیل کی " میرے وجودِ کے ساتھ کھیلا مجھے اس گناہ کی سزا دی جو میں نے اور میرے بابا نے کیا بھی نہیں میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی۔۔۔۔"اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا تھا لیکن وہ اس کے رخساروں کو بھگوتے چلے گئے تھے جب جب وہ وقت یاد آتا تھا اس کے آنسو ایسے ہی بے اختیار ہو جاتے تھے وہ خوُد پر کنٹرول نہیں کر پاتی تھی اس کے لیے بہت مشکل ہوتا تھا وہ سب سوچنا۔

۔

ضرغام خان کی قید میں گزرے وہ دن وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

"کیوں ارشک کیوں نہیں؟؟؟"اس کے لہجے میں بے بسی تھی وہ اسے واپس اپنی لائف میں لانا چاہتا تھا۔

"آپ بار بار میرے سامنے آتے ہیں مُجھے پھر سے سب یاد آتا ہے آپ کیوں آتے ہیں میرے سامنے وہ اذیت وہ تکلیف وہ سب پھر سے یاد آتا ہے آپ کے ساتھ گزرے وقت میں کوئی ایک اچھی یاد ہوتی تو میں اسے یاد رکھ کر باقی سب بھول جاتی لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہے تو آپ کیونکر مجھ سے یہ امید رکھے ہوئے ہیں کہ میں ماضی کو بھول جاؤں گی۔۔۔!؟؟"وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بے بسی سے بولی تھی۔

ضرغام خان بس اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی اب کیوں ضرغام خان کو دکھ ہو رہا تھا اس وقت کیوں نہیں ہوا تھا جب اس کے ساتھ غلط کر رہا تھا۔

وہ ابھی تک اس کے اوپر جھکا ہوا تھا ارشک کی مزاحمت بھی اس کے کم نہیں آ رہی تھی۔

لیکن اس کی باتیں ضرغام خان کے دل پر لگی تھیں وہ اپنا سینہ مسلتے ہوئے ایک دم سے ارشک پر سے اٹھتے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔

وہ بھی جلدی سے اپنی بکھری شرٹ ٹھیک کرتی اپنی شال اچھے سے اپنے گرد اوڑھ چکی تھی اور اس کی طرف دیکھتی جیسے اس کے جانے کے انتظار میں تھی کہ کب وہ اس کے روم سے جائے گا۔

"آپ جائیں۔۔۔"ارشک کو ڈر تھا کہ ضرغام خان کی موجودگی میں کہیں بابا ضرشک کو نہ لے آئیں کیونکہ اس کے فیڈ کا ٹائم ہونے والا تھا وہ رات میں اٹھ کر اکثر فیڈ کرتا تھا۔

"ارشک۔۔۔"ضرغام خان نے اس کی طرف بڑھنا شروع کیا تو وہ پیچھے بیڈ پر گری تھی کمر بیڈ کے کنارے پر لگی تو درد سے وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟؟؟"وہ اس کے قریب جاتے فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا ارشک استہزایہ انداز میں ہنسی تھی۔

اس کا ڈمپل ابھر کر معدوم ہوا تھا۔

ضرغام خان کے دل نے سپیڈ پکڑی تھی افففف وہ مسکراتی ہوئی اسے اس دُنیا کی سب سے حسین لڑکی لگی تھی وہ آگے بڑھتے اس کے ڈمپلز پر اپنے لب رکھ گیا تھا ارشک کا وجودِ جیسے جھٹکوں کی زد میں آیا تھا۔۔

وہ کیوں بار بار بے اختیار ہو رہا تھا کیونکہ اسے چھو رہا تھا ضرغام خان کیا سچ میں اس سے محبّت کرنے لگا تھا ایک پل کے لیے یہ سوال ارشک کے دماغ میں آیا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ اپنے خیال کی نفی کر چکی تھی۔۔۔

اس کے لمس کو رگڑ کر اتارا تھا ضرغام خان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔

ارشک بیڈ کے کنارے پر ٹانگیں پھیلائے لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی

۔

ضرغام خان نے وقت دیکھا تو کافی زیادہ ہو چکا تھا وہ اب واپس جانے کا سوچتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر ارشک کو دیکھتے اس پر جھکا تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں کو قید کرتے وہ اسے پیچھے بیڈ پر لٹائے ان لبوں پر قبضہ کیے ان کی مہک خوٗد میں انہیل کرتا چلا گیا تھا۔

ارشک کی سانسیں جیسے اس کے لمس سے رکی تھیں وہ پوری شدت سے ارشک کی سانسوں کو پی رہا تھا کیسا نشہ تھا ان لبوں کا کہ وہ ان کا لمس پاتے ہی خوٗد پر کنٹرول کھو دیتا تھا ابھی بھی وہ پوری شدت دکھا رہا تھا ارشک کے لبوں پر۔

ارشک کی سانسیں رکنے لگی تھیں اس کی شدت پر وہ اس پر اپنا وزن ڈالے اس کے نازک وجود کو اپنی کسرتی وجودِ کے نیچے جیسے چھپا چکا تھا ارشک کے ہاتھ بے ساختہ اس کی گردن پر آئے تھے۔

اس نے وہاں اپنے ناخن چھبو دیئے تھے ضرغام خان کو اپنی گردن پر جلن سی محسوس ہوئی تھی اس کے ناخنوں کی جگہ پر نشان سے بن گئے تھے لیکن وہ جس مٹھے جام سے مستفید ہو رہا تھا یہ جلن اس کا کیا بگاڑ سکتی تھی۔۔۔

وہ مسکرایا تھا اس کی کاروائی پر تھی۔

اوٗر اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اسے سک کیا تھا اس لبوں کا مٹھارس ضرغام خان جیسے بنا پیے بہکا تھا۔

وہ اسے سپیس دینا چاہتا تھا کہ وہ ماضی کی تلخیاں بھول جائے لیکن وہ خود کا کیا کرتا جو اس کے پاس آتے ہی جیسے اس کے لبوں سے لپٹنے کے لیے بے قرار ہو جاتا تھا لب اس کو محسوس کرنے کے لئے مچلنے لگتے تھے۔۔۔

وہ پوری خوُد کی نہیں بلکہ دل کی سنتا تھا اور دل تو آج کل ارشک کے نام کی مالا بنتا تھا اس کو سوچتا تھا اس کی باتیں کرتا تھا۔

وہ اس کے لبوں کو کافی دیر تک قید کیے رکھنے کے بعد اس کی مدھم پڑتی سانسیں دیکھتے پیچھے ہوا تھا ارشک اس کے پیچھے ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی دھڑکنوں کا شور اس قدر تھا کہ وہ ابھی سینے کی دیوار سے باہر نکلنے کو بے تاب تھیں وہ مشکل سے اپنے آنسو ضبط کیے ہوئے تھی کیونکہ وہ ضرغام خان کے سامنے اب مذید رونا نہیں چاہتی تھی۔

ضرغام خان نے اس کی حالتِ دیکھتے خوُد کو ڈپٹا تھا اوُر مزید وہاں کے بجائے اس نے جانا ہی بہتر سمجھا تھا کیونکہ ارشک کی کنڈیشن اسے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس کی ڈیپ کس پر اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی اس کی سانس کافی حد تک پھولی ہوئی تھی وہ اس کے ماتھے پر رکھتے وہاں اپنے لمس کے پھول کھلاتے کھڑکی تک آیا تھا۔

ارشک بھی پکی تھی اس نے اسے اس انسان کا نام نہیں بتایا تھا جس نے ارشک کی مدد کی تھی لیکن وہ خود اس انسان کو اب ڈھونڈنے والا تھا۔

آگر ارشک حویلی میں ہوتی تو وہ اس سے ناراض ہوتی لیکن ان کے درمیان اتنے فاصلے نہیں ہوتے جتنے اب تھے یہ سب اس انسان کی وجہ سے ہوا جس نے ارشک کو حویلی سے نکلنے میں مدد کی تھی۔

وہ ایک نظر ارشک کے وجودِ کو دیکھتے کھڑکی سے نیچے کود گیا تھا اور اس کے جاتے ہی ارشک نے جلدی سے کھڑکی بند کی تھی اس نے کود کو کو ساجب دروازہ بند کیا تھا تو اسے کھڑکی بھی بند کرنی چاہیے تھی اپنی گہرائیوں پر ابھی تک اسے ضرغام خان کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔

دنیا سے جدا ہو کے بھی،

دنیا میں رہتے ہیں محبت کی راہ پہ چلتے ہیں،

وفا کے وعدے کرتے ہیں

تیرے غم کے مارے ہوئے دل کی کہانی کیا ہے

عشق کی راہوں میں اُلفت کی روانی کیا ہے

زخم خوردہ دل کا حال پوچھو نہ یارو

ٹوٹے ہوئے دل کی بے بسی کی نشانی کیا ہے

تیرے بینا ہر لمحہ بوجھل سا گزرتا ہے

تیرے پیار کی کمی کی ویرانی کیا ہے

یادوں کی شمع جلتی ہے، رات بھر تاریکی میں

تیری یاد میں گزری رات کی کہانی کیا ہے

تیرے بعد زندگی کی راہ میں تنہائی کا سفر

ہے اس سفر کی وحشت اور پریشانی کیا ہے

چاندنی رات میں تیری یاد کا پہرا ہے دل

کی دھڑکنوں کی بے قراری کی گرانی کیا ہے

تیری یادوں کی مہک سے جی رہے ہیں

ہم مرجھائے ہوئے دل کی باغبانی کیا ہے

محبت کی راہوں میں رسوائی کا سامنا ہے

دل کی دنیا میں اس بے وفائی کی نشانی کیا ہے

غمِ عشق کی شدت میں گزارے لمحوں کا

درد دل کی بربادی کی داستان پرانی کیا ہے

اب تو آنکھوں میں خوابوں کی جگہ آنسو ہیں

دل کی زخموں کی گہرائی اور ہیرانی کیا ہے

محبت کی سرزمین پر بے وفائی کا راج ہے

دل کی ٹوٹتی ہوئی کہانی اور روانی کیا ہے

دل کی دنیا میں اب بس تنہائی کا بسیرہ ہے

غم کے سائے میں گزرتی یہ زندگانی کیا ہے

ماضی کی یادوں کا چراغ جلا ہوا ہے

اس چراغ کی روشنی میں جلتی یہ رانی کیا ہے

تیری یاد میں گزرتے لمحوں کا شمار ہے

دل کی دنیا میں بکھرتی یہ جوانی کیا ہے

اب تو دل کی دھڑکن بھی بے چین ہے

یار و محبت کی اس راہ میں خوشی

کی کہانی کیا ہے

غمِ عشق کی سرزمین پر دل کی

فصل برباد ہے اس بربادی کی داستان

میں سنہری زبانی کیا ہے۔

وہ جیسے خود پر ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ضرغام خان کو معاف

وہ ہرگز نہیں کرنے والی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 96

••••

آرمینا مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن مقابل کے حواس اس وقت نشے کی وجہ سے پوری طرح سے مختل ہو چکے تھے وہ شاید کچھ سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھا آرمینا کا سکارف بھی اس نے کھینچ کر اتار دیا تھا آرمینا کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ اس کے قریب آ رہا تھا وہ اپنا بچاؤ نہیں کر پا رہی تھی شدید بے بسی ہی بے بسی تھی اس کے انداز میں جیسے اس وقت وہ خود کو بچا نہیں پا رہی تھی تو دل چاہ رہا تھا کہ وہ خود کو ہی ختم کر دے۔

اس نے آج تک اپنے آپ کو سنبھال کر رکھا تھا عالمیار سے بھلے اسے لاکھ اختلافات سہی لیکن کبھی اس کی امانت میں خیانت کرنے کی کوشش اس نے نہیں کی تھی ہمیشہ خود کو اس کے لیے سنبھال کر رکھا۔

لیکن آج اس کا چہرہ سفید ہوا تھا آنکھوں سے آنسوؤں کا جھرنا بہتا اس کے سرخ و سفید عارض کو بھگوتا چلا جا رہا تھا آرمینا کی مزاحمت کو یکسر نظر انداز کیے وہ اب اپنا ہاتھ اس کے عبایا کی طرف بڑھا چکا تھا۔

آرمینا ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی اپنے ہاتھوں کو یوز کرتے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی تو مقابل تیش میں آیا تھا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے وہ اس کے بالوں کو بھی اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

آرمینا کے بالوں سے اٹھتی مہک مقابل کے حواسوں پر سوار ہوئی تھی وہ اس کی گردن میں منہ چھپائے اس کے بالوں سے اٹھتی مہک محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آرمینا نے پوری قوت سے اسے دھکا دیا تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا تھا۔

وہ نشے میں تھا پہلے ہی بمشکل اپنی لال انگار آنکھوں کو کھولے ہوئے تھا ایسے دھکا لگنے سے وہ پیچھے گرا تھا اور آرمینا پھرتی سے اٹھی تھی سب سے پہلا اپنا دوپٹہ اٹھاتے خود پر اوڑھا تھا۔

تب تک وہ اس کے قریب آگیا تھا اور اس کو گدی سے پکڑ کر زمین پر پھینکا تھا۔

"دور جاؤ گی مجھ سے دور جاؤ گی اب بھول جاؤ اس بات کو جاؤ اور کل جہاں جانے والی ہو ناں وہاں سے نکل نہیں پاؤ گی کبھی کو ٹھے کو ایک بار پہلے بھی دیکھ چکی ہو اب وہاں رہو گی ساری زندگی یہی اس ٹھپر کی سزا ہے جو تم نے مجھے مارا تھا۔۔۔۔" اس کو پیچھے گراتے وہ اس کے اوپر آیا تھا اس کا دوپٹہ ایک جھٹکے سے اتارتے اس کے وجود سے دور پھینکا تھا اور ایک ہی جسارت میں اس کے بازوؤں سے قمیض چاک کیا تھا جیسے اس پل آرمینا کا وجودِ مردہ ہوا تھا کوئی غیر شخص اسے چھو رہا تھا یہ غلیظ لمس وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔

وہ اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل کا کسرتی وجود وہ ایک انچ بھی نہیں دھکیل پا رہی تھی وہ اس پر حاوی ہوا جیسے اس پل ہر حد پار کرنے کی کوشش میں تھا آرمینا مزید نہیں سہہ سکی تھی اس کے لیے اپنے حواس برقرار رکھنا بہت مشکل تھا۔

وہ پیچھے کو ہوتے اپنی آنکھیں بند کرتی چلی گئی تھی اس کے لڑکھڑانے سے مقابل ایک جھٹکے میں ہوش میں آیا تھا۔

آرمینا کے وجود میں ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی مقابل کی نشے سے سرخ ہوتی آنکھیں بند ہونے کے بجائے مکمل طور پر کھل گئی تھیں وہ بے ہوش تھی اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے اس پل وہ کیسے بے ہوش ہو سکتی تھی۔

وہ لڑکی جو کبھی ہنس کر دکھاتی تھی۔

آج آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھتی ہے۔

خوابوں کی دنیا میں جو خوش رہتی تھی۔

آج حقیقت سے ٹوٹ کر جیتی ہے۔

محبت کی راہوں میں اس نے دھوکا پایا۔

جس دل نے پیار دیا، وہی دل اب تڑپتا ہے۔

جس کی مسکراہٹ سے زندگی سنورتی تھی۔

آج وہی چہرہ اداسی میں ڈوبا رہتا ہے۔

خوابوں کی تعمیر کو حقیقت نے توڑ دیا۔

جس نے پیار سکھایا، اسی نے دل کو توڑا ہے۔

اب وہ لڑکی یادوں کی گلیوں میں کھوئی رہتی ہے۔

زندگی کی تلخیوں میں اپنے درد کو سمیٹتی ہے۔

کہیں یہ میرے قریب آنے پر جان بوجھ کر تو ایسا نہیں شو کر "
رہی ہے جیسے بے ہوش ہے۔۔۔۔"!!!وہ اس کے گال تھپتھپاتے
ہوئے سوچنے لگا تھا۔

آرمینا کے چہرے پر اس کے تھپڑوں کے نشان واضح تھے وہ جو اسے جاتے
ہوئے تھپڑ مار کر گیا تھا وہ آرمینا کے چہرے پر ابھی تک نشان موجود تھے۔

اس نے ہلکے سے آرمینا کے رخساروں کو چھونے کی کوشش کی تھی لیکن
آرمینا بے ہوشی میں اس کا ہاتھ خود سے دور جھٹک گئی تھی۔

اس انسان کا لمس اسے نیند میں برداشت نہیں تھا مقابل مزید طیش میں
اضافہ ہوا تھا۔

یعنی وہ جان بوجھ کر ایسا شو کر رہی تھی وہ آرمینا کو پورے زور سے ہلانے لگا تھا تاکہ وہ اگر ناٹک کر رہی تھی تو صحیح ہو جاتی لیکن مقابل کے وجود میں جیسے کوئی موومنٹ نہیں ہوئی تھی۔

آرمینا کا دماغ سن ہو چکا تھا وہ کچھ سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔

مقابل کے پسینے اب مزید بہے تھے دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا تھا۔

دروازہ بند تھا اس بات کا اطمینان تھا اسے لیکن باہر موجود شخص جیسے دروازے کو لاتیں مار رہا تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اگلے ہی پل دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو جائے گا اور ہوا بھی ایسا ہی تھا وہ چند ہی لمحوں میں دروازہ توڑ چکا تھا۔

اندر داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھتے وہ پل بھر میں خود کو کنٹرول نہ کرتے اس لڑکھڑاتے ہوئے انسان پر چڑھ دوڑا تھا وہ کچھ ہی لمحوں میں اس کو نڈھال کر چکا تھا مقابل نے آرمینا کی طرف نہیں دیکھا تھا وہ بس نشے سے چور انسان کا قیمہ بنا رہا تھا۔۔۔

"بول کیسے پکڑا اسے ہمت کیسے ہوئی تیری اسے ہاتھ لگانے کی تو بھول گیا وہ ہے کون۔۔۔" اس کے چہرے پر ایک زبردست مکا مارتے وہ اس کے گریبان کو جھٹکا دے چکا تھا۔

"کیسے چھوا اسے۔۔۔" اس کے چہرے کا نقشہ وہ پل میں ہی بگاڑ چکا تھا اس کے طیش میں مزید اضافہ ہوا تھا جب اس کی نظر آرمینا کے وجود پر پڑی تھی جس کے بکھرے بال سوجھا چہرہ بازوؤں سے پھٹی شرٹ پھٹے ہونٹ مقابل

کو ایک پل کے لیے جیسے شرمندگی میں ڈال گئے تھے وہ آج ہی نہیں گیا تھا اس کے پیچھے اور یہ سب ہو گیا تھا۔

کیسے وہ لاپرواہی برت گیا تھا اس نے تو کسی سے وعدہ کیا تھا وہ ہر حال میں آرمینا کا خیال رکھے گا۔

وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کر پایا تھا دل کر رہا تھا خود کو شوٹ کر دے اس کی حالتِ دیکھتے وہ جیسے پل پل مارا تھا لیکن اس انسان کو نہیں چھوڑنے والا تھا اپنی پوکیٹ میں موجود بلیڈ نکالتے اس نے اس انسان کے ہاتھ پر مارا تھا۔

وہ جو پہلے ہی زخموں سے نڈھال تھا وہ چیخا تھا لیکن اس نے کہیں زخم دیئے تھے اسے۔

اور پھر اس کی وہیں نیم مردہ حالت میں پھینکا تھا۔

ابھی اس انسان سے بہت سے حساب اسے چکتا کرنے تھے سو اس نے کسی کو کال کی تھی کہ اوَر خوَد آرمینا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

اس کا دوپٹہ اٹھاتے اس کو کور کیا تھا لیکن اس کے بازوؤں سے پھٹی شرٹ دیکھتے وہ اپنی جیکٹ اتار کر آرمینا کو پہنا چکا تھا۔

آرمینا اس کے کولون کی مہک محسوس کر رہی تھی لیکن اس کے حواس اس وقت اس قدر سن ہوئے پڑے تھے کہ وہ کچھ سوچنے کی پوزیشن میں نہیں تھی اس نے بہت احتیاط سے آرمینا کو بانہوں میں بھرا تھا اوَر اٹھتے وہاں سے نکلا تھا دروازہ وہ بند کر چکا تھا اوَر آرمینا کے چہرے پر جھکتے اس نے اس کے رخساروں پر موجود تھپڑ کے نشانوں پر آہستگی سے اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کی تکلیف پر آنکھیں میچ لی تھیں۔

"بہت کچھ فیس کرنا آپ کو۔۔۔"اس کے چہرے پر جھکے وہ کرب زدہ انداز میں بولا تھا اس کی تکلیف جیسے اسے خود کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی روح کا رشتہ جوڑہ تھا اس نے مقابل سے کیسے اس کی تکلیف محسوس نہیں کر پاتا وہ۔

۔

اس کے رخساروں کو چھوتے وہ بڑے بڑے آدمی اٹھاتا اسے گاڑی تک لے آیا تھا وہ ہنوز اس کی بانہوں میں خاموش تھی اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے احتیاط سے اسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا تھا اس کا سر سیدھا کرتے اس کے بکھرے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

خوُد دوسری طرف آتے اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی اوُر ساتھ ہی اس کی طرف جھکتے اس کو سیٹ بلیٹ لگایا اس کے چہرے پر جھکتے اس کے ماتھے پر اپنا پر شدت لمس چھوڑا تھا۔

وہ اس کے فون پر بہت پریشان ہوا تھا۔

آج اسے بہت اہم کام کرنا تھا جسے کرتے وہ تھوڑی دیر پہلے ہی فری ہوا تھا اور اس وقت روم میں ریسٹ کرنے کی غرض سے گیا تھا ابھی بیڈ پر لیٹا ہی تھا کہ لائف لائن کے نمبر سے کال آئی تھی۔

وہ اپنی جگہ سٹل ہوا تھا آرمینا اسے کبھی کال کرے گی یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا جانتا تھا وہ ایک اجنبی انسان پر بھروسہ نہیں کرے گی۔

وہ جس بھی سویشن میں ہوئی اسے کال نہیں کرے گی اپنے بھائی کو کرے گی لیکن اس کی کال اس نے فوری ریسو کی تھی۔

اور پھر جو اس نے سنا وہ اس کے پیروں سے زمین نکالنے کو کافی تھا۔

آرمینا کو کسی نے کڈنیپ کیا یہ بات اس کے اعصابوں کو جیسے جلتی بھٹی میں جھونک گئی تھی یعنی وہ کسی غیر انسان کی قید میں تھی۔

وہ لمحے ہزار حصّے میں جیسے مرا تھا اب لگ رہا تھا کہ کام مکمل کرتے اسے کالج جانا چاہیے تھا اسے اکیلا کیسے چھوڑ دیا اس نے۔

وہ کیسے اس کے پاس پہنچا وہ نہیں جانتا تھا اس نے آرمینا کے سیل فون کی لوکیشن ٹریس کی تھی جو اس کے لیے بالکل بھی مشکل نہیں تھا وہ جس فلیڈ سے تھا اسے ایسی چیزوں میں کافی مہارت تھی وہ دو تین گھنٹوں سے بھی کم

ٹائم میں وہاں موجود تھا لیکن پھر آرمینا نے اتنی اذیت برداشت کی یہ بات اسے بہت پریشان کر رہی تھی۔۔

اس کے چہرے پر جھکے وہ اس کے رخساروں کو مزید نرمی سے سہلانے لگا تھا اس کے بے ہوش وجود کو دیکھتے وہ اپنی آنکھیں میچ چکا تھا۔

جلدی سے پیچھے ہوتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی یہاں سے اس کا گھر زیادہ دور نہیں تھا لیکن زیادہ قریب بھی نہیں تھا ایسے وہاں جاتے تقریباً ایک دو گھنٹے سے اوپر ٹائم لگ جانا تھا۔

آتے ہوئے وہ کافی تیز ڈرائیو کرتے آیا تھا لیکن اب آرمینا کا خیال رکھنا تھا کہ اسے چوٹ نہ لگ جائے تبھی وہ اس کے آرام کی غرض سے کافی آہستہ آہستہ گاڑی چلا رہا تھا اور یہ سفر جو اس نے آتے ہوئے ایک گھنٹے سے بھی کم

وقت میں طے کیا تھا وہ اب اس نے تقریباً اڑھائی گھنٹوں سے بھی اوپر وقت میں طے کیا تھا۔

گاڑی اس کے گھر کے کار پورچ میں رکی تھی وہ آرمینا کو ساتھ لے آیا تھا رات اب تقریباً ہو چکی تھی اس نے آرمینا کا سیل فون چیک کیا تو اس کی بیٹری کم تھی اس نے اپنے سیل فون سے ضرغام خان کو پہلے ہی میسج کر دیا تھا کہ آرمینا اس کے ساتھ ہے۔

ہاں لیکن اس کے علاوہ اس نے کچھ نہیں بتایا تھا ضرغام خان آرمینا و آپس لے جانے کی ضد کر رہا تھا لیکن وہ انکارِ کر چکا تھا ایسی سچویشن میں وہ کیسے آرمینا کو حویلی بھیج سکتا تھا۔

ضرغام خان تو واپس چلا گیا تھا لیکن وہ خوُد آرمینا کو اندر لے آیا تھا جانتا تھا ضرغام خان کے لئے بہت مشکل ہو گا سب کو کنوینس کرنا آرمینا کے لیے لیکن اسے بس اس پل آرمینا کی فکر تھی۔۔وہ اس کا سیل فون گاڑی میں ہی چارجنگ پر لگا چکا تھا اب اس کی بیٹری کچھ تھوڑی دیر چارج ہو چکی تھی۔

اس نے ضرغام خان کو میسج کیا اور سیل فون جیب میں رکھتے وہ آرمینا کو اندر لے گیا تھا۔

اس کا ری ایکشن وہ جانتا تھا کہ بہت عیجب ہو گا جب وہ خوُد کو ایسے کسی اجنبی کے گھر پر پائے گی۔۔۔۔

لیکن اس پل اس کے لیے اہم آرمینا کا ہوش میں آنا تھا وہ نجانے کب سے بے ہوش تھی وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کو ایسے دیکھنا اسے شدید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا۔

وہ اسے لیے اپنے کمرے میں آیا تھا احتیاط سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا روم سمپل سا تھا اس کی کوئی تصویر کچھ بھی ایسا نظر نہیں آرہا تھا جو آرمینا کو شک میں مبتلا کرتا سو وہ ریلکس ہوتا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

آرمینا کے یونیفارم کی حالتِ کافی ابتر تھی اوپر سے اس کا بکھرا حلیہ وہ چینج کروانے کا سوچ رہا تھا لیکن کیسے وہ یہ کرتا جہاں آرمینا کا کوئی ڈریس وغیرہ نہیں تھا وہ کیسے اس نے کچھ سوچتے آرمینا کے وجود پر موجود اپنی جیکٹ اتاری تھی وہ اس کے بازوؤں پر اس انسان کی انگلیوں کے نشان دیکھ سکتا تھا ایک اشتیعال سا برپا ہوا تھا اس کے تن بدن میں۔۔۔

اس کے بازو کو اس نے نرمی سے چھوا تھا آرمینا ہنوز بے ہوش تھی اس کے پاؤں کو دیکھا تو وہاں زخم تھا شاید جب وہ ٹیبل سے ٹکرائی تھی اس وقت اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر زخم بنا تھا۔

لیکن اس وقت اسے صرف وہاں سے نکلنے کی جلدی تھی۔

وہ اٹھتے فرسٹ ایڈ بوکس اٹھا کر لایا تھا اس کے پاؤں کے قریب بیٹھتے اس کے انگوٹھے پر بنا زخم صاف کرتے اس پر پٹی لگائی تھی نرمی سے لب اس پاؤں پر بنے زخم پر رکھے تھے۔

ہاں وہ اس کے پاؤں بھی چھو سکتا تھا اپنی انگلیوں سے اس کی پنڈلیوں کو چھوا تھا اسے چھوتے ہی جزبات مچلے تھے اس کے اور وہ اس سے پہلے کہ کوئی بے

اختیاری دکھاتا وہ اپنے بالوں میں عادتاً ہاتھ پھیرتا اٹھ کر بیڈ سے کھڑا ہوا تھا۔

کچھ سوچتے اس نے اپنی فی میل میڈ کو کال کرتے بلایا تھا۔

اپنا ایک ٹروزار اور شرٹ نکالی تھی میڈ کو آرمینا کو چینج کروانے کا کہتے خود روم سے نکل گیا تھا اس وقت وہ جس کنڈیشن میں تھی وہ ڈاکٹر کو بلاتا تو شائد وہ مزید ڈسٹرب ہوتی اسے ہوش میں اسے خود ہی لانا تھا۔

وہ باہر نکل گیا تھا ملازمہ نے آرمینا کو چینج کروایا تھا اور پھر اس کا یونیفارم باتھ روم میں رکھتی وہ روم سے نکلی تھی یہاں بایر وہ پریشانی سے جہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔

"سر وہ میم آپ کی کیا لگتی ہیں؟؟" میڈ اسے کافی عجیب سی نظروں سے دیکھ رہی تھی آرمینا کی حالت دیکھتے کوئی بھی آسانی سے سمجھ سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔

تبھی وہ میڈ اس سے پوچھنے لگی تھی۔

"آپ فریش ساسوپ ریدی کریں.." وہ اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کرتا اپنی کہتا روم میں واپس چلا گیا تھا جبکہ دروازہ ہونے کی آواز پر میڈ سیدھی ہوئی تھی اوُر اپنے چہرے پر ہاتھ مارنے لگی تھی۔

"ضرور یہ سر کی وائف ہوں گی تبھی تو ان کے انداز میں میم کے لیے اتنی فکر مندی تھی کیسے پریشانی سے اُنہیں اٹھا کر لے آئے ہیں وہ۔۔۔!!!" وہ

خوُد سے اندازے لگا رہی تھی وہ نیو میڈ تھی کچھ عرصہ ہوا تھا اسے وہاں آئے ہوئے تبھی اسے یہ لگ رہا تھا کہ وہ لڑکی اس کے سر کی بیوی ہے۔

لیکن پھر جب اسے سوپ کا خیال آیا تو وہ کچن کی طرف چلی گئی تھی تا کہ جلدی سے سوپ ریڈی کر سکے اپنے سر کے غصے سے وہ اچھی طرح سے واقف تھی کہ اسے زرا سی بھی تاخیر پسند نہیں تھی۔

••••

وہ روم میں انٹر ہوا تو پہلی بار ہی بیڈ پر لیٹی آرمینا پر گئی تھی جو کمفٹر کندھوں تک اوڑھے بے خبر پڑی تھی وہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہی تھی اسے پریشانی نے آن گھیرا تھا آخر اتنا ٹائم گزر گیا تھا اب تو اسے ہوش میں آنا چاہیے تھا۔

وہ بیڈ کے قریب گیا تھا لیکن خود کو دیکھتے اس نے شاور لینے کا سوچا اس ہاتھ کے ساتھ ہاتھا پائی کے دروان اس کو خود بھی چوٹیں لگی تھیں لیکن وہ نظر انداز کر گیا تھا اس وقت تو سارا دھیان اس کا آرمینا کی طرف تھا لیکن اب اس کو درد محسوس ہوا تھا۔

اس نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے اتارتے دور پھینکا تھا فون پر میسج اسے ریسو ہو چکا تھا کہ وہ لڑکا ان کی اس کی قید میں تھا۔

وہ مطمئن سا آرمینا کے قریب بیٹھا تھا جو اس کی ٹی شرٹ اوور ٹروزار میں ملبوس اسے کافی پیاری لگی تھی رخساروں کے ساتھ اٹکیاں کرتی اس کی لیٹیں جیسے اس کا دل دھڑکا گئی تھیں۔

وہ اس کے پاس بیٹھ گیا تھا اس کے رخساروں سے ان بالوں کو پیچھے کرتے اس کے رخساروں کو انگلیوں سے سہلایا تھا آرمینا ہلکا سا بھی نہیں ہلی تھی۔

"جاناں اتنی بے خبری۔۔۔"اس کے لبوں کو انگوٹھے سے رب کرتے وہ اس کے اوپر آتے بولا تھا نظریں اس کے دودھیا سراپے پر تھیں۔

اس کے لبوں کو دیکھتے اپنے حلق میں کاٹے سے دوڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

یکدم خیال اس کے ہز بینڈ کا آیا تھا نظروں کے سامنے رات کی کہانی فلم کی طرح چلی تھی وہ مسکرایا تھا وہ اسے کیسے اپنے شوہر کی دھمکی تھی لبوں کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے وہ اس کے لبوں کو قریب سے دیکھ رہا تھا اس

کے ہونٹوں کا کنارہ پھٹا ہوا تھا شاید تھپڑ لگنے کی وجہ سے وہ لب بھینچ گیا تھا وہ انسان اب نہیں بچنے والا تھا۔

۔

اس کے لبوں کو ہلکے سے چھو گیا تھا لب مزید بے لگام ہوئے تھے وہ اٹھ گیا تھا بیڈ سے اسے شاور لینا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ آرمینا پہلے ہوش میں آجاتی تب وہ شاور لینے جاتا لیکن وہ تھی کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"شاور لے لوں پھر اپنے طریقے سے جگاؤں گا میں پھر دیکھتا ہوں کیسے سوتی رہتی ہو تم جاناں۔۔۔!!!" اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگاتے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا وہ ٹھیک تھی فحال اس کے لیے یہی کافی تھا۔

"سولو جیتا سونا ہے۔۔۔" معنی خیز انداز میں اس کے سراپے پر نظریں جمائے وہ بولتا باتھ روم میں چلا گیا تھا اور اس کے جانے کے بعد ہی آرمینا ہلکا سا ہلی تھی اس کو شاید ہوش آنے لگا تھا۔

آہستہ آہستہ اس کے حواس بیدار ہونے شروع ہوئے تھے آنکھوں کے آگے پھیلی دھند جیسے جھٹک سی گئی تھی منظر صاف ہوئے تھے۔

وہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتے اسے پاس دیکھنے لگی تھی کہ وہ تھی کہاں وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی خوُد کو انجان جگہ پر دیکھ کر۔۔۔

اسے یاد آیا وہ اس گھٹیا انسان کی قید میں تھی وہ اس کے قریب آیا تھا اوُر پھِر وہ اپنے حواس برقرار نہیں رکھ سکی تھی بے ہوش ہو گئی تھی۔

اس کے بعد اب وہ یہاں تھی یہاں کون لایا اسے کیا یہ اسی اپارٹمنٹ کا ایک کمرہ تھا کیا وہ انسان اس کو برباد کر چکا تھا۔

اس نے بے ساختہ اپنے ہاتھوں کو دیکھا تھا وہاں اس انسان کے ہاتھوں کے نشان واضح طور پر موجود تھے اپنے چہرے کے زخموں کو چھوتے وہ درد سے کراہی تھی وہ منظر پھر سے یاد آیا تھا۔

وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تو انگوٹھے میں شدید درد ہوا تھا اس کی چیخ نکلی تھی لیکن انگوٹھے پر بندھی ہوئی پٹی دیکھتے اسے حیرت ہوئی تھی وہ انسان اس وقت ایسی حالت میں نہیں تھا کہ وہ اس کی مرہم پٹی کرتا۔

پھر کون تھا وہ جو اس کو یہاں لایا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو کنٹرول نہیں کر پائی تھی وہ شدت سے رونے لگی تھی اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکنے کی

کوشش کرتے بھی ناکام ہوئی تھی اپنے کپڑے دیکھتے اسے مزید رونا آیا تھا یعنی اس کی آبرو محظوظ رہ سکی تھی وہ انسان اس کی عزت کو داغ دار کر چکا تھا اس کا دل چاہ کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر اپنے لوٹنے کا ماتم منائے چیخیں۔

وہ ایسا کر بھی چکی تھی اس کی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی وہ شدت سے دھاڑے مار مار کر رو دی تھی وہ جو شاور لیتے جینز پہن کر شرٹ پہننے کی تیاری کر رہا تھا اس کی چیخ سنتے پریشان ہوا تھا جلدی سے ٹی شرٹ پہن کر وہ اپنے چہرے پر ماسک لگاتے روم میں آیا تھا وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی سسک رہی تھی اس کی پیٹھ اس کی طرف تھی لیکن ایسے آرمینا کا رونا اسے اچھا خاصا پریشان کر رہا تھا۔

وہ اس کے قریب آیا تھا۔

"آرمینا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے قریب آیا تھا اس کی طرف دیکھتے آرمینا بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی آرمینا اس وقت اپنے پاؤں کا درد بھی بھول گئی تھی اس وقت بس اس کی شکل دیکھتے چکرائی تھی۔

ماسک کے پردے سے نظر آتی وہ براؤن آنکھیں وہ جہاں کیا کر رہا تھا۔

وہ اس کے قریب آیا تھا بے ترتیب شرٹ اس کے بھیگے بال جن سے پانی ٹپ رہا تھا بیرڈ کے بالوں میں بھی پانی تھا وہ اس کے پاس تھا کیسے۔

آرمینا نے بمشکل اپنی آنکھوں کو زور سے میچا تھا۔

"آپ یہاں۔۔۔؟؟؟" چکراتے سر کو بمشکل تھامتے وہ پھڑ پھڑاتے لبوں سے سوال کر رہی تھی۔

اس نے آگے بڑھتے ہوئے اس کو تھاما تھا وہ سسک رہی تھی۔

"میں جہاں کیسے بھائی۔۔۔"وہ ضرغام خان کو یاد کرتے پوچھنے لگی تھی۔

"آپ سیو ہیں یقین کریں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسے کچھ جتا رہا تھا۔

"آپ وہاں کیسے۔۔۔۔پہنچے تھے۔۔۔۔؟؟؟"وہ خود کو سوال کرنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔

"آپ اس بات کو بھول جاؤ آرام سے بیٹھو پاؤں پر چوٹ لگی ہے اور ویسے بھی آپ کے بھائی حویلی میں ہی ہیں یہاں آپ سیو ہیں۔۔۔۔"وہ نجانے بار بار اسے سیو ہونے کا یقین کیوں دلا رہا تھا۔

آرمینا جس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اس پل پوری طرح سے گم سم سی تھی وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ اس کے قریب آتے اس کو بیڈ پر بیٹھا گیا

تھااور آرمیناس کے لمس پر شٹل ہوئی تھی یہ لمس جانا پہچانا سا تھاوہ کیوں اس کو غور سے دیکھ رہی تھی اس کی براؤن آنکھیں اسے کسی کی یاد دلا رہی تھی۔۔۔

"عالمیار۔۔۔"اس کے کپکپاتے لبوں سے عالمیار خان کا نام نکلا تھاوہ کیوں نہیں تھااس کے پاس ہوتا تواس وقت وہ اس کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی ہوتی اگر وہ ہوتا تو کیاوہ اتنی بری سچویشن میں پھنستی کبھی نہیں وہ اسے کبھی اتنی بری صورتحال میں میں پھنسنے نہیں دیتا۔

وہ جو اسے اس کوٹھے سے واپس لے گیا تھاوہ اس کے قریب نہ ہوتے اس کے گرد حصار سا کھینچ کر رکھتا تھاہاں آج وہ اعتراف کر رہی تھی اس پل اسے عالمیار خان کی بانہوں کی ضرورت تھی اس کے ساتھ کی ضرورت تھی اس کا لمس چاہیے تھا۔

وہ شادی کے بعد جتنی بار بھی اس کے قریب آیا آرمینا اس کو دھتکارتی رہی تھی اس کے لمس کو محسوس ہی نہیں کر سکی تھی۔

اسے باتھ روم کا منظر یاد آیا تھا جب وہ غصے میں اس کے قریب آیا تھا وہ اس کے ساتھ چاہ کر بھی زبردستی نہیں کرتا تھا وہ جانتی تھی وہ بچپن سے محبت کرتا تھا آرمینا سے۔

کاش کہ وہ اس سے پوچھتی غیروں کا ساتھ دینے کے بجائے وہ عالمیار خان سے سوال کرتی تو آج حالات مختلف ہوتے۔

"کس کا نام لیا تم نے۔۔۔؟؟؟" مقابل شاید اس کے لبوں سے نکلتے نام کو سنتے حیرت زدہ سا ہوا تھا وہ عالمیار کا نام لے رہی تھی وہ عالمیار خان جس سے وہ نفرت کی دعوے دار تھی۔

"مُجھے اپنے گھر جانا ہے میرے کپڑے۔۔۔!!!" وہ توڑ مڑوڑ کر فقرہ بول رہی تھی اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے کپڑوں میں تھی بغیر دوپٹے کے اس کو بہت الجھن ہو رہی تھی اپنا دوپٹہ تلاش کرنا چاہ جو اسے کہیں نہیں ملا تھا۔

"ڈونٹ وری چینج میڈ نے کروایا تھا تمہارا یونیفارم خراب تھا اس قدر کہ وہ آپ کو جاتی حد تک بے پردہ کر رہا تھا۔ تو اس لیے بدلنا پڑا۔۔۔" اس کے ساتھ ہی وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی اس کی ٹی شرٹ کو وہ مشکل سے کیری کیے ہوئے تھی اس نے مہک محسوس کی تو زبردست جھٹکا لگا تھا اس شرٹ سے اسے عالمیار خان کی مہک محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے سر نفی میں ہلایا تھا مقابل بیٹھا وجودِ کیوں اسے عالمیار خان لگ رہا تھا لیکن جانتی تھی یہ اس کا وہم تھا ایسا کچھ نہیں تھا وہ کیسے ہو سکتا تھا اور وہ اس

کے نزدیک تھا یہ بات وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی کیسے کرتی اسے عادت نہیں تھی۔

عالمیار خان اس کا مہرم تھا لیکن یہ انسان اسے وہ جانتی تک نہیں تھی کہ وہ کون تھا اس کا نام وغیرہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔

ہاں صرف اتنا پتہ تھا کہ وہ اسے کچھ دن پہلے کالج میں ملا تھا اسے تنگ کرتا رہا اور پھر اس کے روم میں پہنچ گیا لیکن وہ ٹھٹکی اس بات پر تھی کہ وہ ضرغام خان کو کیسے جانتا تھا۔

"آپ۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔کو۔۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔جانتے۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔بولا۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔گھر

۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔بات۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔

۔۔۔کو۔۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔پتہ۔۔۔۔۔بتائیں۔۔۔۔مجھے۔۔۔"وہ

ضرغام خان کو لے کر پریشان تھی یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ غائب ہو اور

ضرغام خان اسے ڈھونڈنے کے بجائے حویلی چلا گیا یہ وہ مان ہی نہیں سکتی

تھی۔

"میں ضرغام خان سے ملا تھا۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

تھا اور آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ کب ملا ضرغام خان سے اور کیا بتایا ہو

گا اس نے بھائی کو کہیں اس کے کمرے میں جانے والی بات تو نہیں بتا دی ہو

۔

"کب ملے۔۔۔؟؟؟" وہ مقابل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جو اب اس کے ہاتھ جو وہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھے اُنہیں دیکھتے اس کی طرف متوجہ تھا وہ پزل سی ہوئی تھی۔

"آپ کو کیوں جاننا ہے اس بارے میں کہ میں آپ کے بھائی سے کیوں ملا کہیں آپ یہ تو نہیں سمجھ رہی ہیں کہ میں آپ کے بھائی سے آپ کے متعلق بات کرنے والا تھا۔۔۔!!!" وہ ہلکا سا مسکرایا تھا لیکن ماسک کی وجہ سے آرمینا اس کی مسکراہٹ دیکھ نہیں سکی تھی لبوں کی شرارت وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

"انہہ۔۔۔۔خوش

فہمی۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔ سمجھوں۔۔۔۔گی۔۔۔

۔۔ایسا۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔اپ

جھوٹ۔۔۔۔بول۔۔۔۔رہے۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں پہلی بار دیکھ رہی تھی نجانے کیوں اس پل وہ سب بھولے ہوئے تھی وہ اس کا کوئی نہیں تھا لیکن دل کی حالت سمجھنے سے وہ قاصر تھی دل کیوں بار بار اس کی طرف جھک رہا تھا۔

"ریلی تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے مزید قریب ہوا تھا اس دل جیسے الگ ہی روش میں دھڑکنے لگا تھا مقابل کو اپنے کپڑوں میں دیکھ کر وہ پہلے بھی تو اسی کی ٹی شرٹ یوز کر رہی تھی لیکن آج وہ اسے زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔

ہاں۔۔۔۔ آپ ۔۔۔۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔۔ آپ "
نے۔۔۔۔۔ کہیں اس انسان کے۔۔۔۔۔ساتھ مل
کر۔۔۔۔۔۔مُجھے اغوا۔۔۔۔تو نہیں کروایا جو۔۔۔۔۔۔عین
موقع۔۔۔۔۔۔پر وہاں۔۔۔۔۔ پہنچ کر مجھے۔۔۔۔۔۔بچایا بتائیں
مجھے۔۔۔۔۔۔ایمپریس کرنے۔۔۔۔کے لیے۔۔۔۔۔ کیا ہے ناں
یہ۔۔۔۔۔سب کچھ۔۔؟؟"وہ روتے ہوئے اس پر الزام لگا چکی تھی
جبکہ مقابل کے ماتھے کی رگیں اُبھری تھیں وہ اسے اس گھٹیا انسان
کے ساتھ ملا رہی تھی ۔

آرمینا۔۔۔"وہ دھاڑا تھا۔"

آرمینا اچھل کر پیچھے ہوئی تھی اس پل وہ غصہ کرتا اسے عالمیار خان لگا تھا وہ بھی تو فلیٹ میں ایسے ہی غصہ کرتا تھا اس پر جیسے اب مقابل کا انداز تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

یہ پہلی بار تھا وہ اس کے ساتھ ایسے بیہیو کر رہا تھا ورنہ اس کا انداز سوفٹ سا ہوتا تھا مزاحیہ سا لیکن پہلی بار آرمینا کو اس انسان سے صحیح معنوں میں خوف محسوس ہوا تھا۔

یکدم احساس ہوا کہ وہ اس کے ساتھ اکیلی ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اس کے ساتھ۔

"آپ۔۔۔!!!" وہ کپکپا سی گئی تھی بدن پسینے میں شرابور ہوا تھا تو چہرے کی رنگت میں زردیاں سی گھل گئی تھیں مقابل کے انداز پر۔

"مُجھے لگتا ہے تمہیں ریسٹ کرنا چاہیے۔۔۔" وہ اسے کندھوں سے تھام چکا تھا لیکن آرمینا نے اس کے بازوؤں کو جھٹکا تھا۔

"گھر۔۔۔۔۔ جانا۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔" وہ منمنائی تھی اس پل اپنے گھر والوں کی شدت سے یاد آئی تھی ضرغام خان سے تو وہ پکا پکا ناراض ہو چکی تھی جو اس کو انسان کے ساتھ چھوڑ گیا مگر کیوں۔

اپنے خاندان کی رسم و رواج وہ کبھی نہیں بھول سکتے تھے مقابل انسان اس کے لیے غیر مہرم تھا لیکن اپنے بھائی پر اسے حیرتِ ہوئی وہ کیسے اسے ڈھونڈے بغیر چلا گیا تھا۔

"آرمینا۔۔۔" اب کی لہجے میں نرمی تھی۔

ارمینا نے اپنے آنسو بمشکل پیچھے دھکیلے تھے یہ انسان اس پل اسے کیوں دل کے قریب لگ رہا تھا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کے گلے لگ جائے لیکن کیسے وہ اس کا اپنا نہیں تھا۔

"آپ کو سمجھ نہیں آ رہی ہے گھر جانا ہے مجھے پہلے ہی آپ بھائی کے بارے میں مجھ سے جھوٹ بول چکے ہیں میں جانتی ہوں وہ مجھے ایسے کسی کے ساتھ اکیلا چھوڑ ہی نہیں سکتے ہیں یقیناوہ مُجھے ڈھونڈ رہے ہیں اوُر آپ نے مجھے یہاں چھپا کر رکھا ہے۔۔۔۔۔"اب کی بار آرمینا کا انداز بھی غصے بھرا تھا۔

"سمجھ نہیں آ رہی ہے آپ یہاں سے کل ہی جائیں گی پھر بحث کرنے کا کیا فایدہ ہے۔۔۔"وہ اس کے مزید قریب ہوا تھا آرمینا بدک کر بیڈ سے اٹھی لیکن اس کی چیخ نکلی اپنی زخم کی وجہ سے اور مقابل نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔

آرمینا کی آنکھیں حیرتِ سے پھیلی تھیں۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔۔"وہ ایسی بے باک حرکت بھی کرے گا آرمینا کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا جبکہ وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ مقابل اس کی بے ہوشی میں اس کے ہونٹوں کو بھی چوم چکا ہے۔

"آواز نہ آئے۔۔"آنکھوں میں انداز وارننگ لیے ہوئے تھا آرمینا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کے ارادے ایسے ہیں اس کی پیشانی پسینے سے تر ہوئی تھی وہ اسے باتھ روم لے گیا تھا اس کو آرام سے واش بیسن کے سامنے کھڑا کرتا وہ اس کے ہینڈ واش کرنے اس کا چہرہ بھی واش کر چکا تھا۔

اس کی تیز آواز کا اثر تھا کہ وہ بالکل خاموشی سے کھڑی تھی لیکن سوچ میں وہ بہت آگے تک نکل گئی تھی اسے کچھ سوچتے جہاں سے نکلنا تھا یہ انسان بھلے

اچھا تھا لیکن ایک غیر پر بھروسہ کرنے کا رسک وہ زندگی میں دوسری بار ہرگز نہیں لے سکتی تھی۔

ایک بار دھوکا کھایا تھا مگر دوسری بار نہیں وہ اب ٹاول سے اس کا چہرہ خشک کر رہا تھا اور آرمینا اس کے کولون کی مہک کو قریب سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ شرٹ اس کی تھی لیکن اس سے اٹھتی مہک اور وہ مہک جو مقابل کے وجود سے آتی تھی مختلف تھیں وہ جہاں کنفیوژ ہوئی تھی مقابلے کے نے پھر سے اسے بانہوں میں بھرا اور لا کر بیڈ پر بیٹھایا تھا آرمینا جہاں وہاں کچھ دیکھنے لگی تھی تاکہ وہاں سے بھاگ سکے اور روم کی کھڑکی دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اب بس وہ باہر نکلتا تو آرمینا نے جان خطرے میں ڈال کر

اس کھڑکی سے کود جانا تھا اپنی عزت پر وہ حرف نہیں آنے دے سکتی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں۔

"آپ آرام کرو میں سوپ لاتا ہوں وہ پی کر بیٹر فیل کرو گی اور پھر سو جانا۔۔۔"وہ آرمینا کے بالوں کو پیار سے پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا جب کہ آرمینا تو اس کے روم سے جانے کا سن کر ہی خوش ہو گئی تھی۔

وہ جا رہا تھا مطلب وہ آسانی سے اپنا کام کر سکتی تھی اس کھڑکی سے کود سکتی تھی۔

"آرمینا۔۔۔"اپنے سوال کے جواب میں آرمینا کو سوچوں میں ڈوبا پا کر وہ پھر سے بولا تو آرمینا سیدھی ہوئی تھی اسے بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی اپنی پلاننگ کی۔۔۔

"جی۔۔۔"اس نے یک لفظی جواب دیا تھا اور وہ اٹھ کر روم سے نکل گیا تھا آرمینا اس کے دروازے سے نکلنے کا انتظار کر رہی تھی اور پھر اس کے نکلتے ہی بیڈ سے اٹھی تھی جلدی سے روم کا دروازہ بند کیا تھا۔

اور تیزی سے کھڑکی کی طرف آئی اور کھڑکی کھول کر نیچے لان میں دیکھا تھا روم دوسری منزل پر تھا جہاں سے کودنا خاصا رسکی تھا لیکن یہاں رہ کر اپنی عزت کو خطرے میں ڈالنے سے بہتر تھا کہ وہ جان ہی خطرے میں ڈال دیتی

۔

وہ پہلے پہل تو کچھ سوچ میں پڑی تھی پاؤں کا درد برداشت سے باہر تھا یہاں سے کودنا مطلب اپنی کوئی ہڈی پسلی توڑوانا لیکن وہ یہاں بھی تو نہیں رہ سکتی تھی اس انسان پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی۔

وہ سوچو میں ڈوبی وقت ضائع کر رہی تھی۔

لیکن پھر اپنی آنکھیں بند کرتے اللہ کا نام لے کر وہ نیچے کود گئی تھی۔

دوسری منزل پر کمرہ ہونے کی وجہ سے نیچے وہ لان کے سبز گھاس پر گری تھی لیکن پاؤں مڑ گیا تھا اسکا ایک زبردست چیخ اس کے حلق سے نکلی تھی۔

اٹھنے کی کوشش کی تو جیسے پاؤں کے درد نے اسے نڈھال کیا تھا۔

وہ اوپر سے نیچے تو آچکی تھی لیکن یہاں سے اگے جانا اس کے لیے ممکن نہیں لگ رہا تھا۔

وہ آنسو پیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرتے بھی ناکام ہوئی تھی اس کی سانس حلق میں اٹکی تھی اپنے سامنے شکاری کتوں کو دیکھ کر۔۔۔

اس کی ہمیشہ جان جاتی تھی کتوں سے اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگا تھا وہ کوشش کے باوجود ہل تک نہیں پا رہی تھی اور وہ دو موٹے تازے کتے اس کے قریب آ رہے تھے۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 97

•••••

آرمینا کو روم میں چھوڑ کر وہ نیچے آیا تھا لبوں پر مسکراہٹ تھی بلا آخر اتنے مہینوں بعد وہ اس کے پاس تھی یہ مہینے اس کے بغیر کیسے گُزرے یہ بس وہی جانتا تھا بہت انتظار کیا تھا اس نے ان پلوں کا جب وہ اس کے پاس ہو گی اور

اب وہ اس کے کمرے میں تھی اس کا ری ایکشن نارمل تھا وہ جانتا تھا کہ وہ ایسے ہی ری ایکٹ کرے گی کسی غیر کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر لیکن وہ غیر تھوڑی تھا۔

پر آرمینا کی احتیاط اسے پسند آئی تھی۔

وہ اس کے قریب آنے پر جیسے ری ایکٹ کر رہی تھی وہ ایک پل کے لیے سچ میں حیران ہوا تھا وہ لڑکی جو اپنے شوہر کے خلاف ثبوت اکھٹے کرنے کے لیے بنا سوچے سمجھے ایک غیر انسان پر بھروسہ کیے کوٹھے پر چلی گئی تھی آج ایک غیر انسان کے قریب آنے پر اس کے تاثرات بہت عیجب تھے۔

یعنی میڈم کی عقل ٹھکانے لگ چکی تھی وہ مسکرایا تھا اور پھر دھیان اس شخص کی طرف چلا گیا تھا جس نے آرمینا کو کڈنیپ کیا تھا۔

یعنی وہ خود اپنے آپ کو اس کی نظروں میں لا چکا تھا انجان تو وہ پہلے بھی نہیں تھا اس انسان سے جو آرمینا کو پریشان کرے وہ بھلا اس انسان سے انجان کیسے ہو سکتا تھا۔

لیکن بس اس مشن میں اتنا بیزی ہو چکا تھا کہ کچھ دنوں کے لئے وہ انسان اس کے زہن سے نکل گیا تھا اور اب وہ اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔

وہ اپنی مٹھیاں بھینچ چکا تھا ماتھے کی تنی رگیں اس کے غصے کا پتہ دے رہی تھیں وہ آرمینا کے چہرے پر بنے تھپڑوں کے نشان دیکھ کر جیسے خود کو اس واقعے کا قصوروار سمجھ رہا تھا کیسے لاپروائی برتی اس نے آرمینا کے معاملے میں وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ سوچتے سوچتے سیڑھیاں اتار کر نیچے آیا تھا ابھی قدم آخری سیڑھی پر تھے کہ اس کی پوکیٹ میں پڑا اس کا سیل فون بجا تھا اس نے نمبر دیکھا تو لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"سالے کو چین نہیں ہے۔۔" نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ فون کان سے لگا گیا تھا۔

"بول۔۔۔" عجیب سی شان بے نیازی تھی اس کے انداز میں مقابل ٹھٹک کر رکا تھا جیسے یقین نہیں کر پا رہا ہو یہ وہی انسان ہے جسے اس نے کال کی ہے۔

"کیسی ہے؟؟؟" اس کے انداز کو اگنور کرتے مقابل نے آرمینا کے متعلق پوچھا تھا۔

"تجھے کیوں فکر ہو رہی ہے اس کی میرے پاس ہے تو ٹھیک ہی یو گی یو ڈونٹ وری اباوٹ اٹ۔۔۔۔"پہلی بات کے اندر جیلسی تھی تو دوسری میں فکر مندی۔

"میرا کوئی رشتہ نہیں آرمینا سے ؟؟؟؟" مقابل دانت پیستے ہوئے بولا تھا۔

"ہے لیکن تو جانتا ہے ناں تیرا حق جتانا مُجھے پسند نہیں ہے اوُر وہ ریسٹ کر رہی ہے فون رکھ رہا ہوں اس کے سوپ لے جانا ہے۔۔۔۔" آگلے کی سنے بغیر وہ کال کاٹ چکا تھا۔

اوُر سیل فون جیب میں رکھتے وہ کچن کی طرف بڑھنے لگا تھا جب باہر سے اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ چیز نہیں بلکہ اس کی اپنی بیوی تھی۔۔۔

وہ جو اپنے دھیان میں مگن باہر نکلا تھا سامنے آرمینا کو زمین پر درد سے کراہتے دیکھ کر وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا سامنے اپنے پالتو کتوں کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا یعنی وہ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ اس وقت جس کنڈیشن میں تھی اس سے سوال وجواب بعد میں کرنے کا سوچتے فحال اسے جاتے سیدھا کیا تھا وہ اس وقت اپنے حواسوں کو مشکل سے برقرار رکھے ہوئے تھی۔

۔

اوپر سے اس کے انگوٹھے سے نکلتا خون زمین میں جذب ہو رہا تھا وہ درد کے اثرات چہرے پر سجائے ہوئے تھی وہ تیزی سے اس کے قریب گیا اور اس کو سیدھا کر گیا۔

وہ اس کی شرٹ پکڑ چکی تھی چہرے پر تکلیف کے تاثرات تھے اس کے پاؤں پر پہلے سے موجود زخم اب مزید خراب ہوا تھا۔

"آرمینا یہ کیا حرکت تھی۔۔؟؟" وہ دبی دبی آواز میں بولا تھا جیسے اس پر غصہ کرنے کی ناکام سعی کی ہو اس نے جبکہ اس کو تکلیف میں دیکھ کر وہ اس کی فکر میں گھل رہا تھا غصہ کیا خاک کرتا۔

آرمینا جسے درد کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا اس کی سخت آواز پر وہ آنکھیں میچ گئی تھی۔

"میں نے نہیں رہنا آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔!!!" وہ ہمت کرتے تھوک نگلتے ہوئے اپنے دل کی بات بول گئی تھی جبکہ مقابل کے غصے سے اس کی جان جا رہی تھی۔

"اوو تو یہ بھاگنے کی کوشش تھی۔۔۔؟؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا تھا آرمینا نے بنا تردد کے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"آپ نامحرم ہیں کیسے رہ سکتی ہوں آپ کے ساتھ؟؟؟" اپنی آنکھوں میں جمع ہو چکے آنسوؤں کو پیتے ہوئے وہ آنکھیں میچے ہوئے بولی تھی۔

مقابل اسے دیکھتا رہ گیا تھا وہ اپنے حساب سے بالکل ٹھیک تھی وہ اپنے اور مقابل کے رشتے سے انجان ہی تو تھی پھر کیسے نارمل بیہیو کرتی وہ اس کے سامنے۔

"کبھی کبھی اپنوں کے بجائے غیروں پر بھی بھروسہ کرنا چاہیے ورنہ اس دنیا میں صرف خون کے رشتے ہی اہم ہوتے تو جو انسانیت کا رشتہ ہے وہ کہیں پیچھے رہ جاتا تھا اس دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بنا کسی زاتی فائدے کے

دوسروں کی مدد کرتے ہیں ان کے مشکل وقت میں ان کا ساتھ دیتا ہیں۔۔۔" آرمینا کو اپنی بانہوں میں بھرا کیونکہ وہ اپنے زخمی پاؤں کو اور زیادہ زخمی کر چکی تھی۔۔۔

کھڑکی سے کود کر اس کے پیروں پر اچھی خاصی خراشیں بھی پڑی ہوئی تھیں کہنیوں پر بھی خراش تھی اور اس کی ٹی شرٹ گھٹنوں سے پھٹ بھی گئی تھی۔۔۔

آرمینا جہاں سے نکلنے کے چکر میں خود کو کافی ساری چوٹیں لگوا چکی تھی۔

"مُجھے آپ کی باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے!" اس کی شرٹ پر اس کی گرفت ہنوز جاری تھی یعنی وہ اس کے قریب بیٹھی اس کی مدد لینے سے انکار کر رہی تھی جبکہ جانتی تھی کہ وہ خوُد سے چل نہیں پائے گی ابھی۔۔۔

اوپر سے جہاں سے نکلنے کا راستہ وہ خوُد ہی بلاک کر بیٹھی تھی پیشانی پسینے سے تر تھی تو سانس معمول سے تیز چل رہا تھا وہ سوچ رہی تھی کہ کاش وہ آنکھیں بند کریں اوُر کب کھولے تو وہ یہاں نہیں بلکہ حویلی میں ہو۔

"کیوں انٹرسٹ نہیں ہے" وہ اس کی آنکھوں میں اپنی براوُن آنکھیں ڈالے سوال کر رہا تھا آرمینا اس کے اتنے قریب تھی کہ اس کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔

"آپ جو حرکتیں کر رہے ہیں اس کے بعد آپ کیسے سوچ سکتے ہیں ایسا کچھ بھی ہو سکتا ہے ہمارے درمیان۔۔۔؟؟؟" اس کی بھاری انگلیوں کے لمس سے ایک سرد لہر آرمینا کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔۔

"کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟؟؟" اب کی بار اس کی مخروطی انگلیاں آرمینا کے بالوں میں آرکی تھیں آرمینا نے اس کے ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی اوپر سے جب اسے احساس ہوا کہ وہ لوگ اس وقت لان میں تھے اور ایک دوسرے کے اتنے قریب اس نے بدک کر پیچھے ہونا چاہا تھا لیکن ناکام رہی

"آپ کیسے مجھے ٹچ کر سکتے ہیں؟؟؟" اشارہ اس کے حصار کی طرف تھا جو اس کے گرد بنا ہوا تھا اس کی بات سنتے مقابل کے ہاتھ جو آرمینا کے بالوں کو نرمی سے سنوار رہے تھے وہ رکے تھے۔

وہ اس وقت کیسے بھول گیا کہ اب سچویشن ڈفرنٹ ہے۔۔۔

"اس لیے کہ آپ کو چوٹ لگی ہے۔۔۔"اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ بولا تھا آرمینا چہرہ پھیر گئی تھی۔

"لگی کس کی وجہ سے؟؟؟"وہ اس پر واضح کرنا چاہتی تھی کہ اگر اسے چوٹ لگی تھی تو بھی مقابل کی وجہ سے آخر وہ اس کی وجہ سے ہی تو بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کس کی وجہ سے؟؟؟"وہ سب جانتے ہوئے بھی انجان بن رہا تھا آرمینا کو اس پل اس انسان پر اتنا غصہ آیا لیکن مارے بے بسی کے وہ لب بھینچ کر رہ گئی کہ وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی اب زخمی پاؤں کے ساتھ تو کچھ بھی نہیں۔

"آپ کی وجہ سے۔۔۔!!!اوئر آپ کیوں رکھ رہے ہیں میرا اتنا خیال؟؟! پہلے کالج میں میرا پیچھا کیا میرے گھر میرے بیڈ روم میں چلے آئے اوئر اب

اس جگہ کیسے پہنچے آپ؟؟؟ مُجھے یہاں اپنے گھر لے آئے کیوں؟؟؟" وہ ان سوالوں کے جواب چاہتی تھی مقابل سے کو دلچسپ نظروں سے اس کے حسین چہرے کو اپنی نظروں کے فوکس میں لیے ہوئے تھا۔

اس کے ہلتے لب مقابل کی ساری توجہ کھینچ رہے تھے افف وہ تھوڑی دیر پہلے ہی تو صرف چند سیکنڈز کے لیے ان کی نرمی محسوس کر سکا تھا تب سے لب بے چین تھے پھر سے لبوں کا ملن کروانے کے لیے۔

لیکن اس کے ہوش میں رہتے وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ممکن تھا کہ وہ دوبارہ ہی بے ہوش ہو جاتی۔

"آپ کو میری آنکھوں میں ان سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے ان لوگوں کو تو کوئی بھی پڑھ سکتا ہے پھر آپ کیوں نہیں پڑھ پا رہی ہیں

انہیں بتائیں کچھ نظر نہیں آتا ہے آپ کو ان آنکھوں میں ؟؟؟"اس کی ناک کی ٹپ کو دیکھتے وہ اس کے اوپر جھکتے ہوئے بولا تھا آرمینا بے اختیار نظریں چرا گئی تھی ان نظروں میں پنپتے جذبات تو وہ بہت پہلے ہی پڑھ چکی تھی۔۔۔

"مُجھے ان آنکھوں میں دیکھنے کی انہیں پڑھنے کی کوئی چاہ کوئی خواہش کوئی حسرت نہیں ہے سمجھے آپ میں نے جس کی نظریں پڑھنی تھیں پڑھ چکی ہوں اب اور کسی کی نظروں کو پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی ہوں اؤر آپ پلیز اپنے قدم یہیں پر روک لیں تو بہت بہتر ہو گا آپ کے لیے۔۔۔۔"وہ اپنے زخموں کو نظر انداز کرتی اس کو ایک جھٹکے میں خؤد سے دور کر چکی تھی۔۔

وہ اسے دیکھتا رہ گیا کوئی کسی کو اتنا بھی چاہ سکتا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اب تو اپنی محبت اس کی محبت کے آگے پھیکی سی معلوم ہو رہی تھی۔

"آپ کو پتہ ہے آپ پل میں کسی کا دل توڑ دیتی ہیں جس کا احساس نہ کل آپ کو تھا اور آج ہے آگلے بندے کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کیا کریں آپ ورنہ کسی دن بہت پچھتائیں گی آپ۔۔۔۔" وہ اس کی اداس آنکھوں میں دیکھتے جیسے اسے مخلصانہ مشورہ دے رہا تھا ساتھ ہی اسے بانہوں میں بھرا تھا اب آرمینا کیا بتاتی وہ تو پچھلے گیارہ مہنیوں سے پچھتا رہی تھی۔۔

اپنی کی ہوئی بد تمیزی پر اپنی کی ہوئی زبان درازی پر۔۔۔۔

آج اسے نجانے کیوں وہ بہت زیادہ یاد آرہا تھا اس کی تمنا دل میں زور پکڑ رہی تھی لب جیسے اس کے لمس کو محسوس کرنا چاہتے تھے وہ نہیں جانتی تھی

کہ وہ جو بد تمیزیاں کرتی تھی کبھی کسی موقع پر اُنہیں یاد کرتے وہ بہت زیادہ پچھتائے گی۔

"کون آپ کا ہز بینڈ۔۔۔؟!؟"اس کی آنکھوں میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا جو آرمینا کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا۔

"ہاں میرے ہز بینڈ میری محبت میری زندگی میرا سب کچھ صرف ان سے محبت کرتی ہوں کسی اوٗر کی طرف دیکھنا بھی اپنی محبت کی توہین سمجھتی ہوں آپ کے پاس اب بھی وقت ہے روک لیں خوٗد کو ورنہ میری طرح صرف پچھتاوٗا رہ جائے گا آپ کے پاس اوٗر پچھتاوے انسان کو دھمک کی طرح کھوکھلا کر دیتے ہیں وقت رہتے جب احساس نہ ہو تو بعد میں انسان کے پاس صرف آنسو رہ جاتے ہیں۔۔۔۔"اس کی طرف دیکھنے کے بجائے وہ ان کتوں کو دیکھ رہی تھی جو ابھی تک خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔

وہ خوفزدہ ہوتی مقابل کے قریب ہوئی تھی شاید ان کتوں کے خوف کی وجہ سے ورنہ وہ تو مقابل کو خود سے دور جھٹک رہی تھی۔۔

"انہیں جہاں سے بھیجیں۔۔۔" وہ اس کی شرٹ پر ایک بار پھر سے گرفت مضبوط کرتی پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی مقابل کے لبوں پر شریر مسکراہٹ در آئی تھی جانتا تھا آرمینا کو کتوں سے ڈر لگتا تھا۔

۔

"کن کو؟؟؟" وہ جان کر بھی انجان بنا تھا اور آرمینا دانت پیستے ہوئے اس کو خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی اس پل اسے اس انسان سے نہیں بلکہ ان کتوں سے زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔

"وہ جو پی۔۔۔۔۔چھے۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔" اپنی انگلیوں سے پیچھے اِشارہ کیا تھا۔

"میں کیوں بھیجوں انہیں۔۔۔؟؟؟" وہ اسے زچ کرنے لگا تھا اور وہ ہو بھی رہی تھی لبوں کو دانتوں تلے دبائے وہ کچھ سوچتے ایک پل کے لیے اپنا درد پس پشت ڈالتی اسے دھکا دے کر بھاگنے لگی تھی۔

لیکن وہ کتے اس کے پیچھے بھاگے تھے وہ چند قدم چلتے ہی لڑکھڑا کر گری تھی اور ایک دل خراش چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی تھی۔

کتے اس کے قریب آچکے تھے اس نے اپنی طرف سے ایک اور کوشش کی تھی بھاگنے کی جس میں بری طرح سے ناکام ہوئی تھی۔

"عالمیار۔۔۔" اس کے کپکپاتے لبوں سے عالمیار خان کا نام نکلا تھا مقابل کے بڑھتے قدم جو اس سے بس چند ایک قدم کے فاصلے پر تھار کے تھے۔

وہ ایسی سچویشن میں اس کو ہیلپ کا کہنے کے بجائے اپنے ہسبنڈ کو بلا رہی تھی جیسے وہ جہاں آجاتا لیکن آرمینا کے لہجے کی تڑپ محسوس کرتا وہ اس پل بنا سوچے سمجھے اس کے قریب جاتے اسے کھینچ کر بانہوں میں بھرتے اس کو اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

کتے اس کا اِشارہ دیکھتے وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے وہ جس فلیڈ سے تھا اسے اکثر اپنے لیے سخت سکیورٹی ارینج کرنی پڑتی تھی اور اسی لحاظ سے اس نے کتوں کو بھی رکھا ہوا تھا ویسے تو اس کے گھر کی سیکورٹی بہت سخت تھی لیکن وہ پھر بھی کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا کیونکہ اس ہے گھر میں کافی

امپورٹنٹ فائلز موجود تھیں جن کی حفاظت کرنا اس کی اولیں زمہداری تھی۔

وہ آرمینا کو سینے سے لگاتے سب بھولتے اس کے بالوں پر نرمی سے لب رکھ گیا تھا اسے آہستہ سے بانہوں میں بھرا اور روم میں واپس لے آیا تھا۔

روم کی کھڑکی کھلی تھی اور پھر اسے یاد آیا آرمینا وہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا۔

آرمینا اب تک بے ہوش ہو چکی تھی جب اس کے لبوں سے عالمیار کا نام نکلا تھا تب وہ اپنے حواس کھو رہی تھی اور ابھی تک وہ بے ہوش تھی۔

"ریلکس وہ کچھ نہیں جانتی ہے سو یہ اس کا نارمل ری ایکشن ہے مجھے اسے پیار سے ٹریٹ کرنا ہے غصہ نہیں کرنا ہے وہ پہلے ہی میری وجہ سے اتنی مشکلات

سہہ چکی ہے غصہ نہیں ایمی۔۔۔۔" وہ اسے بیڈ پر لٹاتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرتا گہرا سانس بھرنے لگا تھا۔

ہاں یہ سچ تھا اسے آرمینا کی اس حرکت نے کافی طیش دلایا تھا لیکن اگر وہ آرمینا کی سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے سوچتا تو وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی وہ اس کے لیے نامہرم تھا۔

اس نے فون اٹھایا اور کسی کو میسج ٹائپ کیا تھا۔

ریپلائی فوری آیا تھا وہ آرمینا کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا اور میسج پڑھنے لگا تھا۔

"مُجھے لگتا ہے یہ ابھی جلدی ہے جبکہ تو نے خود ہی کہا تھا اتنی جلدی ایسا کچھ نہیں کرنا ہے پھر اس طرح اچانک سے اسے بتانے کا خیال کیونکہ آیا تمہارے دل میں۔۔۔؟؟؟" مقابل کا وائس نوٹ تھا۔

"آرمینا نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی ہے وہ خود کو نقصان پہنچا سکتی ہے مُجھے لگتا ہے وہ اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک ہے وہ مُجھے ایک اجنبی انسان سمجھتی ہے اوُر وہ مجھ پر کیونکہ بھروسہ کرے گی۔۔۔؟؟؟ جبکہ وہ پہلے ایسی غلطی کر چکی ہے جس کی وجہ سے اتنا کچھ ہوا وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی اوُر مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں خود کو نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔۔" وہ اپنا ڈر مقابل سے بیان کر رہا تھا۔

"دیکھو مُجھے لگتا ہے کہ پہلے اسے اعتماد میں لو ایسے تم بتاؤ گے تو وہ تمہیں غلط سمجھے گی اور تم یہ بھی تو سوچو وہ تم سے اتنے مہینے غائب رہنے کا پوچھے گی کیا جواب دو گے ایسے کیسے مطمئن کرو گے اسے اوُر جانتے ہو ناں وہ کتنے سوال پوچھتی ہے؟؟؟ اور تم تو ویسے بھی اتنے عرصے سے منظر سے غائب

تھے۔۔۔۔"مقابل کے جواب پر ایمی سوچ میں تو پڑا تھا کیونکہ اس کی باتوں میں وزن تھا وہ جو کہہ رہا تھا بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔

۔

"تم صحیح کہہ رہے ہو لیکن اپنی بہن کو اچھے سے جانتے ہو ناں تم وہ کبھی نہیں رکے گی یہاں۔۔۔"وہ میسج سینڈ کرتا پھر آرمینا کی طرف دیکھنے لگا اس کا میسج پڑھتے ضرغام خان نے گہرا سانس بھرا تھا جانتا تھا جب آرمینا کو اس پلاننگ کے بارے میں پتہ چلے گا وہ اس سے بھی خفا ہو جائے گی۔۔

اور باقی سب گھر بھی کیونکہ ان کے مطابق عالمیار مر چکا ہے۔

"میری بات کرواؤ آرمینا سے میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں ہو سکتا ہے وہ سمجھ جائے۔۔۔"ضرغام خان نے کچھ سوچتے ہوئے ٹائپ کیا تھا۔

"ہاں یہ صحیح رہے گا کال کرتا ہوں تجھے۔۔۔" آرمینا کو ہوش میں آتے دیکھ کر وہ ضرغام کو کال کرنے لگا تھا چہرے پر ہنوز ماسک تھا کہ آرمینا اسے دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی صرف اس کی آنکھوں کو دیکھ کر وہ کبھی اسے پہچان نہیں سکتی تھی ورنہ پہلی بار پہچان جاتی جب وہ اس کے قریب گیا تھا۔

اس کے کمرے میں گیا تھا وہ کیسے بھول گئی کہ اس کے اتنے قریب اس کا شوہر ہی آسکتا ہے اسے جی بھر کر دیکھنے کا چھونے کا محسوس کرنے کا حق صرف عالمیار کے پاس تھا۔

اسے اپنی ٹی شرٹ میں دیکھ کر ایک پل کے لئے وہ یقین نہیں کر پایا تھا کہ یہ وہی آرمینا تھی جو اس کے نام سے بھی چڑتی تھی اور دوسرا جھٹکا اسے آرمینا کو اپنے روم میں دیکھ کر لگا تھا وہ اس کے روم میں رہتی تھی وہ یقین نہیں کر پایا تھا پہلے پہل تو لیکن پھر کرنا پڑا کیونکہ سچ یہی تھا۔

وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے روم میں رہتی تھی یہ سوچ کر ہی گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"آرمینا۔۔۔" وہ فون کان سے لگائے آرمینا کی طرف متوجہ ہوا تھا جو اسے دیکھتے اپنی آنکھیں پھیر گئی تھی پاؤں میں درد اب شدت اختیار کر گیا تھا جبکہ ہاتھ میں شاید موچ آچکی تھی جو درد زیادہ ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ اپنے بھائی سے بات کرو۔۔۔" فون زبردستی اس کے کان سے لگایا تھا جبکہ ضرغام خان کے بارے میں سن کر وہ چند ثانیے تو اسے اپنا وہم سمجھتی رہی لیکن پھر ایک جھٹکے سے اٹھی پاؤں پر کھچاؤ پڑا تو پھر سے اس کے لبوں سے چیخ نکلی تھی۔

مقابل کا دل جیسے زوروں سے دھڑکا تھا کیسے دیکھ سکتا تھا وہ اسے تکلیف میں۔

"آرمینا سے چوٹ لگی ہے۔۔۔"اس کی لاپرواہی پر وہ اسے ٹوک گیا تھا ایک تو وہ پہلے ہی خود کو چوٹیں لگوا کر بیٹھی تھی اوپر سے اتنی لاپرواہی وہ اس کا درد خود کا درد محسوس کر رہا تھا شاید جن سے روح کا رشتہ جوڑ لیا تھا ان کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی بڑی محسوس ہوتی ہے۔

"آپ کو اس سے کیا۔۔۔"بدک کر بولتے وہ فون اپنے ہاتھ میں لیتے ضرغام خان کا نمبر دینے لگی تھی۔

واقعی نمبر ضرغام خان کا ہی تھا۔

"بھائی۔۔۔"وہ سسکی تھی۔

"بھائی کی جان چپ ہو جاؤ پلیز اور میری بات غور سے سنو۔۔۔"ضرغام خان کو کچھ بھی کر کے اسے مطمئن کرنا تھا کہ وہ عالمیار کو غلط نہ سمجھے۔

"بھائی مُجھے یہاں سے لے جائیں پلیز میرا دم گھٹنے لگا ہے ایسا لگتا ہے کہ میں مر جاؤں گی پلیز۔۔۔" آنسو وہ بہنے سے روک نہیں سکی تھی۔

"آرمینا گڑیا آپ جس کے پاس ہو اس پر آپ مجھ سے زیادہ بھروسہ کر سکتی ہو اس جگہ سے آپ کو بچا لر بھی وہی لایا تھا وہ بہت اچّھا ہے سمجھ لو کہ وہ میرا رائٹ ہینڈ ہے ہوپ سو کہ آپ سمجھ رہی ہو گی میری بات۔۔۔؟؟؟" ضرغام خان اس کی مدھم سسکیاں محسوس کر رہا تھا اس کی حالتِ سمجھ سکتا تھا۔

"بھائی آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟؟؟" وہ من میں مچل رہا سوال لبوں پر لے آئی تھی۔

"میں اسے بہت پہلے سے جانتا ہوں آپ بھی اس پر بھروسہ کر سکتی ہیں اور کچھ دن آپ کو وہیں رہنا ہو گا جب تک یہ خطرہ ٹل نہیں جاتا جس نے آپ کو پہلے کڈنیپ کرنے کی کوشش کی وہ یہ حرکت دوبارہ بھی کر سکتا ہے سو احتیاط ضروری ہے۔۔۔"وہ تشویش دہ انداز میں بولا تھا جانتا تھا اسے ایموشنل بلیک میل کر کے ہی کام کروا سکتا ہے۔

"بھائی میرے ساتھ وہ کیوں ہوا۔۔۔؟؟؟"وہ لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے سسکی تھی عالمیار خان نے اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں پر چنا تھا وہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

"گڑیا بس کچھ آزمائشیں انسان کی تقدیر میں لکھی ہوتی ہیں اور آپ تو رب کا شکر ادا کریں اس نے آپ کو محضوظ رکھا اور اب سے آپ آرام سے وہاں

رہ سکتی ہو اور آرام سے ایگرم کے بعد واپس آنا۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"لیکن بھائی سب لوگوں کو آپ کیا جواب دیں گے اور دادا جان جانتے ہیں ناں وہ میرے بارے میں ضرور پوچھیں گے عالمیار کے بعد انہیں میں ہر وقت اپنے پاس چاہیئے ہوتی ہوں۔۔۔"وہ شمس خان کے بارے میں سوچتے پریشان ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کا اب خاص خیال رکھتے تھے۔

"وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں میں سنبھال لوں گا اور اب سے اس سے کوئی بد تمیزی نہیں کرنی ہے وہاں آرام سے رہنا ہے اور وہ اپنے کام میں بیزی ہوتا ہے آپ کو زیادہ ڈسٹربنس نہیں ہو گی۔۔۔"وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے بولا تھا آرمیناہاں میں سر ہلا گئی تھی۔

پھر مذید چند باتیں کرتے ضرغام خان نے فون رکھ دیا تھا اور اب یہ سوچنے لگا تھا کہ وہ سب کو کیسے مطمئن کرے گا۔

وہ ابھی حویلی واپس جا رہا تھا بار بار اسے کالز آ رہی تھیں حویلی سے سب کی آرمینا کے بارے میں پوچھ رہے تھے اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ آئے گا تو اس بارے میں بات ہو گی۔

وہ اب حویلی کی طرف جا رہا تھا دھیان ارشک کی طرف بھی تھا اور اس کی بدتمیزیاں یاد کرتے وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔

"ارشک ایم سوری مانتا ہوں بہت غلط کیا تمہارے ساتھ لیکن معاف کر دو مجھے۔۔۔"اس کی آنکھوں میں نمی سی آئی تھی ہاں آج وہ اپنی ماضی کی

غلطیوں پر آبدیدہ تھا کاش وہ وقت رہتے سنبھل جاتا تو یہ سب کبھی نہیں ہوتا اس کے ساتھ۔

•••••

آرمینا نے فون اس کے حوالے کیا اس کی آسین خراب ہو چکی تھی شاید دو گرنے سے وہ رگڑی تھیں گھاس پر وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی شاید وہ اپنے رویئے پر نادم تھی جو وہ اب تک اس کے ساتھ رکھے ہوئے تھی لیکن ایک بات اسے پریشان کر رہی تھی کہ وہ اس کے کمرے میں آتا تھا کیا اس بات سے ضرغام خان بے خبر ہے یقیناً ورنہ اب تک وہ اس انسان کا منہ توڑ چکا تھا ایسی حرکت پر۔

"آرمینا۔۔۔" وہ نرمی سے بولا تھا آرمینا نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

"جی۔۔۔"اب کی بار وہ کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ وہ اس پر بھروسہ کرنے لگ جاتی۔

"کیسا فیل کر رہی ہو زیادہ درد تو نہیں ہو رہا؟؟؟ڈاکٹر کو بلاؤں میں یا خود ہی پٹی کر دو پاؤں پر اور ہاتھوں پر بھی۔۔۔؟؟؟"اس کے قریب ہوتے فکر مندی سے پوچھا۔

"ڈاکٹر نہیں۔۔۔"وہ لب کاٹتے ہوئے بولی تھی اس پل وہ شاید کسی کو اپنے سامنے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر آرام سے بیٹھ جاو۔۔۔میں بینڈج کرتا ہوں پریشان نہیں ہونا پہلے ہی پوچھ لیتی تو یہ چوٹیں پھر سے نہیں لگتی۔۔۔!!!"وہ اس کے پاس سے اٹھتے بوکس لے آیا تھا۔

اس کے پاس بیٹھتے اس کے پاؤں پر پھر سے پٹی کی تھی پہلے والی حرکت یاد آئی جب اس نے آرمینا کے پاؤں کو چوما تھا لب مسکرائے لیکن وہ نہیں دیکھ پائی تھی اس کی مسکراہٹ۔

آرمینا حیرتِ زدہ سی اس کو دیکھے جا رہی تھی جو ریلکس ہو کر اپنا کام کر رہا تھا۔

یعنی اسی کوئی قباحت محسوس نہیں ہوئی تھی اس کے پیروں کو چھوتے ہوئے ورنہ عمو ما مرد عورت کے پاؤں کو چھونا اپنی انا کے خلاف سمجھتے ہیں لیکن وہ۔۔۔۔۔ نجانے کیوں آرمینا غور سے اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ بقول اس کے وہ اس کے لیے غیر تھا۔

کیا کوئی غیر اس کے پیروں کو چھو سکتا تھا۔

بے ساختہ عالمیار کی یاد آئی کیوں یہ شخص اسے عالمیار کی یاد دلاتا تھا۔

اس نے اطمینان سے اس کے پاؤں کی پٹی کی تھی اور پھر اوپر ہوا تھا اس کے ہاتھوں سے آستین پیچھے کرتے وہ اس کے ہاتھوں پر لگی ہوئی خراشوں کو دیکھنے لگا تھا۔

آرام سے وہاں بھی پٹی کی تھی وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی رہی تھی اس کی بات کا جواب تک نہیں دیا تھا۔

"آپ نے کب بتایا مجھے کہ آپ بھائی کو جانتے ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ کافی دیر بعد بولی تھی عالمیار کے پٹی کرتے ہاتھ رکے تھے اب وہ اپنی بیوقوف بیوی کو کیسے بتاتا کہ وہ تو اسے بھی اچھے سے جانتا تھا لیکن یہ بات وہ ابھی نہیں بتا سکتا تھا ضرغام خان ٹھیک کہہ رہا تھا وہ جلدی کر کے بات خراب کر دے گا۔۔۔۔

آرمینا کو اسے پیار سے ڈیل کرنا تھا پہلے اسے اعتماد میں لینا تھا وہ اس کے سامنے اب وہ اگر نظریں جھکائے بیٹھی ہے تو اپنی تھوڑی دیر پہلے کی بد تمیزی کی وجہ سے۔

"آپ نے پوچھا۔۔۔؟؟؟"اس کے ہاتھ کو نرمی سے سہلایا تھا آرمینا فوری ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا کیونکہ وہ ایسی حرکتیں کر کے اس کی نظروں میں خود کو مزید مشکوک بنا رہا تھا۔

"آپ خوُد بتا دیتے ورنہ مجھے الہام تو ہونے سے رہا ویسے آپ کب سے بھائی کو جانتے ہیں مطلب آپ دونوں کی دوستی کب ہوئی مجھے تو کچھ نہیں پتہ اس بارے میں۔۔۔؟؟؟"وہ اس کے ہاتھ سے ہاتھ نکالتے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

"آپ کے بھائی کو میں بچپن سے جانتا ہوں اس کے ساتھ بہت سارا وقت گزارا ہے اور آپ کو لگتا ہے اگر میں ایسا ویسا انسان ہوتا تو آپ کے بھائی اتنی بڑی زمہ داری میرے اُوپر ڈالتا۔۔۔؟؟؟" وہ الٹا سوال کرنے لگا تھا۔

پہلے تو اسے ہنسی آئی وہ کیا جواب دے اسے اتنے سارے جھوٹ وہ بول چکا تھا اگر آرمینا کو پتہ چلتا تو وہ شدید خفا ہونے والی تھی اس سے۔

"ہاں اور آپ ان کی بہن کے کمرے میں راتوں کو چھپ کر جاتے ہیں اسے تنگ کرتے ہیں اگر یہ باتیں بھائی کو پتہ چل جائیں تو سوچیں آپ ان کا سامنا کیسے کریں گے۔۔۔" وہ حقیقت سے بے خبر اس کو طنزیہ انداز میں بولتی اسے مزید ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی لیکن وہ مسکراہٹ دبائے ہُوئے تھی۔

"آپ بتاؤ گی اسے۔؟؟" آرمینا کے ساتھ نارمل انداز میں بات کرتے ہوئے اسے اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ بے ساختہ دل نے چاہ وہ دونوں ایسے ہی ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہیں۔

"میں۔۔۔میں۔۔۔۔کیسے۔۔۔" آرمینا کے رخسار دہکنے لگے تھے وہ حیران ہوا اب اس نے کوئی اتنی بولڈ بات بھی نہیں کی تھی کہ وہ اتنی بلش کرنے لگی تھی اسے شادی کے شروعاتی دن یاد آئے جب وہ اسے ایسے ہی تنگ کرتا تھا۔

"تو پھر اسے کیسے پتہ چلا گا کہ میں آپ کے کمرے میں آیا تھا اور آپ کو تنگ کیا بقول آپ کے ؟؟؟" اس کے لبوں پر شریر مسکراہٹ تھی لیکن آرمینا کیسے دیکھ پاتی وہ مسکراہٹ۔

"آپ کو شرم آنی چاہیے اُنہیں دھوکا دیتے ہوئے جبکہ وہ آپ پر اندھا اعتماد کرتے اپنی بہن آپ کے حوالے کر چکے ہیں لیکن آپ الٹا ایسی باتیں کر رہے ہیں تاسف ہے آپ کی دوستی پر ایسے ہوتے ہیں دوست۔۔۔۔؟؟؟"وہ طنز کرنے سے باز نہیں آرہی تھی وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا وہ اپنی جگہ پر ٹھیک تھی۔

۔

مقابل نے اپنی پیشانی سہلائی تھی مذید وہ لوگ کوئی بات کرتے کہ دروازہ نوک ہوا تھا جانتا تھا ملازمہ ہو گی جو سوپ لے کر آئی ہو گی اپنی باتوں میں وہ سوپ کو تو نظر انداز ہی کر گیا تھا مگر ابھی یاد آیا تو وہ دروازہ کھولنے چلا گیا تھا۔

اس کے اُٹھتے ہی آرمینا سیدھی ہوئی تھی پر اپنے کپڑے دیکھتے وہ خفت میں مبتلا ہوئی تھی اس کا یونیفارم ایسی حالت میں نہیں تھا کہ وہ اسے پہن پاتی لیکن اس وقت مقابل کے کپڑوں میں خوُد کو دیکھتے بھی اسے کافی عجیب سا لگ رہا تھا۔

کچھ ایسا جسے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔

وہ سوپ لے کر واپس پلٹا اور دروازہ بند کرتا واپس بیڈ کے قریب آیا تھا اور پھر کچھ سوچتے وہ آرمینا کی شال لایا تھا اس کے چہرے کے تاثرات سے سمجھ گیا تھا کہ وہ کیسا فیل کر رہی تھی۔

بھلے ان کے درمیان جو رشتہ تھا اسے پردے کی ضرورت نہیں تھی لیکن فحال وہ ان دونوں کے رشتے کی اصلیت سے واقف نہیں تھی سو وہ اسکی شال لاتے اس کے گرد اوڑھا چکا تھا۔

پھر سوپ کا باؤل اٹھاتے وہ اس کے قریب رکھتے چمچ اس کے منہ تک لے آیا تھا آرمینا نے انکار کرنا چاہ مگر اس کی آنکھوں میں دیکھتے انکارِ کی ہمت نہیں ہوئی تھی اس میں۔

وہ جن سرخ انگار نظروں سے اسے گھورنے لگا تھا وہ ہولے سے لب وا کیے اس کے ہاتھ سوپ پینے لگی تھی حالانکہ اسے سوپ کا ذائقہ زرا بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن مجبوری تھی اس نے بس تھوڑا سا پیا تھا۔

اوَر پھِر منہ دوسری طرف کر لیا یہ واضح اعلان کیا تھا کہ وہ مزید سوپ نہیں پیے گی۔

"اس سے کیا ہو گا آپ صبحِ سے بھوکی ہو اسے فینش کرنا ہو گا آپ کو تا کہ آپ کو بھوک کی وجہ سے چکر وغیرہ نہ آئیں۔۔۔"اس کو چہرہ دوسری طرف کرتے دیکھ کر وہ نرمی سے بولا تھا۔

"نہیں بس۔۔۔"وہ اپنی گردن پر اپنے ہاتھ کی پشت سہلاتے ہوئے بولی تھی۔

اتنے بڑے کمرے میں بھی اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی جیسے سانس تنگ پڑ گیا ہو وہ مشکل سے کھینچ کر گہرے سانس لے رہی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" وہ باؤل سائیڈ پر رکھتے آنکھوں میں ہزاروں فکر مندی کے رنگ سجائے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا۔

"وہ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے عیجب سا فیل ہو رہا ہے کیا ہم کچھ دیر کے لیے باہر کھلی فضا میں جا سکتے ہیں۔۔۔" وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

دل میں یہی تھا کہ وہ انکارِ کر دے گا پہلے جو حرکت وہ کر چکی ہے اسے دیکھتے ہوئے وہ اسے باہر نہیں لے کر جائے گا لیکن آرمینا کو اس بات کی تسلی تھی کہ اس نے مقابل سے زیادہ بد تمیزی نہیں کی تھی اس گھٹیا انسان کی قید سے وہ اسے چھڑوا کر لایا تھا ضرغام کی بات اس کے زہن میں میٹر گشت کر رہی تھی۔۔۔

"ہاں چلتے ہیں ریلکس۔۔۔" وہ اس کے اوپر سے کمفٹر ہٹاتے اس کو احتیاط سے بانہوں میں بھر اچکا تھا آرمینا سرخ تو ہوئی تھی لیکن پھر گرنے کے ڈر سے اس نے مقابل کی ٹی شرٹ کو زور سے مٹھیوں میں جکڑا تھا۔۔۔۔

اپنی شال بھی وہ ٹھیک کر چکی تھی اور وہ اسے اٹھائے ہی باہر لاونج سے ہوتے گارڈن کی طرف لے آیا تھا اسے پھول پسند تھے یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔۔

اسے پھولوں کی کیاری کے پاس آرام سے بیٹھایا اور خود بھی بیٹھ گیا آرمینا نے شال کو مظبوطی سے تھام لیا تھا مقابل کی نظروں سے وہ پزل ہو رہی تھی جو مسلسل اسے دیکھے جا رہا تھا لیکن اس کی استقلال بھری نظروں میں حق ملکیت کا احساس تھا جو وہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔

مقابل کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی جب سے وہ اس کے قریب تھی وہ یہ بھی نوٹ نہیں کر پا رہی تھی کیسے کرتی مقابل نے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا اور وہ بس اس کی آنکھوں کو دیکھ سکتی تھی۔

لیکن نجانے کیا تاثر دے رہی تھیں وہ آنکھیں کہ وہ تا۔ دیر ان کی طرف دیکھ نہیں پا رہی تھی۔

باہر کی کھلی فضا میں اسے کافی اچھا فیل ہو رہا تھا آس پاس پھیلی پھولوں کی بھینی بھینی مہک نے اس کی طعیبت پر اچھا اثر ڈالا تھا۔

"آپ کو پھول پسند ہیں؟؟؟" آرمینا نے پوچھا کیونکہ وہ جب سے اسے باہر لایا تھا تب سے خاموش بیٹھا پھولوں کو دیکھے جا رہا تھا کچھ دیر تو آرمینا بھی

خاموش رہی لیکن پھر اس کو جتنا بولنا پسند تھا وہ اپنی عادت سے مجبور اسے مخاطب کر چکی تھی۔

"ہاں مجھے بہت پسند ہیں آپ کوفی پیو گی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگا ایسا کرتا ایک پل کے لیے وہ آرمینا کو عالمیار لگا تھا۔

اس کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

•••••

سین جاری ہے۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 98

•••••

"کیا سوچ رہی ہو؟؟؟"اس کی نظروں کی تپش مسلسل خود پر محسوس کرتے وہ پہلے تو انکارِ کر گیا لیکن پھر تا دیر اگنور نہیں کر سکا تھا تبھی پوچھنے لگا اس کی آواز سنتے آرمینا جو اس پل سب بھولے ہوئے تھی یکدم سے ہوش میں آئی تھی اوٗر اپنے ہاتھوں کو مڑوڑتے ہوئے کنفیوژ سی لب چبانے لگی تھی۔

مقابل کو اس کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی وہ ان لبوں پر کوئی تشدد برداشت نہیں کر سکتا تھا اور وہ اُنہیں دانتوں میں لیے ہوئے تھی۔

"سٹاپ اٹ۔۔۔"وہ اس کے لبوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا آرمینا نے بے ساختہ گھنی پلکوں کی باڑ اوپر اٹھائی تھی ایسے ہی تو عالمیار بھی کرتا تھا۔

اسے یاد تھا جب کبھی وہ عادت سے مجبور ہو کر لبوں کو دانتوں میں لیتے چباتی مقابل ہمیشہ غصہ ہو جایا کرتا تھا۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی تھی جیسے کچھ دیکھنا چاہتی ہو وہ۔۔

"ایسے آپ اپنے لپس کو زخمی کر سکتی ہیں جبکہ آپ پہلے ہی اتنی زخمی ہیں تو یہ اب آپ کو دوبارہ نہیں کرنا چاہیئے ڈیٹس وائے میں نے کہا۔۔۔!!!" وہ کندھے اچکاتے ہوئے نارمل انداز میں بولا تھا۔

ورنہ تو اکثر وہ غصے میں کہتا تھا جس کے بعد آرمینا کو اس کی بات ماننی پڑتی کیونکہ اگر وہ انکارِ کرتی تو مقابل پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکتا تھا لیکن اس وقت ڈھونڈنے سے بھی اسے مقابل کی آنکھوں میں ایسا تاثر نہیں مل رہا تھا۔

"تو میرے لپس کی آپ کو اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے؟؟؟" وہ زمین پر اپنی انگلی سے کچھ لکھنے کی کوشش کر رہی تھی جہاں ایسے بیٹھنا پسند آیا تھا کیونکہ پورا گاؤں والا ماحول تھا وہاں۔

"آپ اس وقت میری زمہ داری ہیں۔۔۔" وہ لفظوں میں اسے اس کی اہمیت جتا رہا تھا لیکن وہ اتنی عقل مند ہوتی تو پھر مسلہ ہی کیا تھا بھلا۔

"تو میں زمہ داری ہوں میرے لپس نہیں ہیں جن کی آپ کو اتنی فکر ہو رہی ہے میرے ہیں میں انہیں چباوں یا کٹ لگاؤں آپ کو ان سے ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" اسے اچانک نجانے کس بات پر غصہ آیا تھا جو وہ مقابل پر نکال چکی تھی اور وہ بس دیکھتا رہ گیا تھا۔

"ٹھیک کہا آپ نے لیکن آپ جانتی ہیں اس وقت آپ میرے پاس ضرغام کی امانت ہیں سو میں امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہتا ہوں اس لیے آپ کو جہاں سے ٹھیک ٹھاک واپس بھیجنا میری زمہداری ہے۔۔۔" وہ بہت محتاط لفظوں کا چناؤ کر رہا تھا۔

"لیکن بھائی تو کچھ اور کہہ رہے ہیں؟؟؟" ضرغام خان کا نام سنتے اسے اس کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی جو ضرغام خان نے فون پر کہی تھی۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔؟؟"

"اُنہوں نے بولا میرے جب تک ایگیزم نہیں ہو جاتے میں یہیں رہوں گی مُجھے یقین نہیں ہو رہا وہ ایسے کسی پر بھروسہ کر سکتے ہیں وہ بھی اتنا کہ اپنی بہن اس کے گھر پر چھوڑ دی۔۔۔" وہ اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے

سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی یہ سچ میں اس کے لیے ناقابل برداشت ہی تھا۔

"آپ کافی پیو گی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کر گیا تھا آرمینا نے یہ بات محسوس کی تھی لیکن بولی کچھ بھی نہیں۔

"آپ اپنے گھر میں بھی ماسک لگائے رکھتے ہیں۔؟؟" آرمینا کا دل چاہ رہا تھا اس کی شکل دیکھنے کا دل میں جو وسوسے جنم لے رہے تھے ان سب کو غلط بھی تو ثابت کرنا تھا۔

وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہو سکتا تھا۔

اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کیا تھا عالمیار نے وہ غصے سے اسے گھور کر رہ گئی تھی وہ آخر اسے بتا بھی تو سکتا تھا کہ وہ ماسک کیوں یوز کرتا تھا۔

"ہاں۔۔۔" اس نے سیدھا سا جواب دیا تھا کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ وہ کافی پینے کے لیے ماسک اتارے لیکن ایسا ہو گا یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی۔

"آپ یہاں آرام سے بیٹھو میں میڈ سے کافی کا کہتا ہوں اوَر میں نے شاور لینا ہے تو مُجھے وقت لگ سکتا ہے تب تک یہیں بیٹھنا ہے یا اندر لے چلوں۔۔۔؟؟؟" وہ اٹھتے اپنی شرٹ ٹھیک کرتا بولا تھا۔

"یہیں بیٹھوں گی میں۔۔۔" وہ وہاں اس جگہ کافی کمفٹیبل فیل کر رہی تھی تبھی اندر جانے سے انکار کر دیا تھا اس نے۔

"لیکن اب رات کافی ہو چکی ہے مُجھے لگتا ہے ہمیں اندر جانا چاہیے کافی روم میں بھی پی جا سکتی ہے اوَر پھِر سونا بھی تو ہے اتنی دیر تک جاگیں گے تو صبحِ

آنکھیں نہیں کھلے گی جبکہ مُجھے کل ایک بہت ضروری کام کرنا ہے۔۔۔"وہ تفصیل سے بتا رہا تھا اوُر وہ اسے سنے جا رہی تھی۔

"کونسا کام کرنا ہے آپ نے!؟؟"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر پوچھنے لگی تھی۔

"وہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا!!!"وہ بولتے آرمینا کو بانہوں میں بھر گیا تھا اور وہ بس اس کو دیکھے گئ تھی جو اب ہال سے گزرتے اسے روم میں لے جا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے کافی کا سوچا تو تھا لیکن اب سارے میڈز واپس چلے گئے ہوئے تھے تو کافی اس نے خود ہی بنانی تھی۔۔۔

آرمینا کو لا کر روم میں بیڈ پر بیٹھایا تھا اور اس پر کمفٹر ٹھیک کرتا وہ روم سے نکلا تھا۔

اب اس بات کی تسلی تھی کہ وہ بھاگنے کی کوشش تو ہرگز نہیں کرنے والی تھی کیونکہ وہ بچاری اپنے پاؤں پر زخم لگا چکی تھی۔

وہ سیدھا کچن میں آیا اور ایک کپ کافی بنائی تھی اس کے لیے اپنے لیے نہیں

۔

وہ اس کی کافی لے کر اندر گیا تھا یہاں وہ اسی کے انتظار میں تھی جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک مگ دیکھ کر آرمینا کی پیشانی پر بل پڑا تھا۔

وہ اپنے لیے کیوں کافی بنا کر نہیں لایا یہ سوال اس کے ذہن میں گردش میں کر رہا تھا۔

"کہیں یہ میری سوچیں تو نہیں پڑھ رہے ہیں جو اُنہیں پتہ چل گیا کہ میں کیا سوچ رہی تھی۔۔۔"وہ خوُد سے مخاطب ہوئی تھی اوُر تب تک کافی کا مگ اس کے عین سامنے تھا۔

"یور کافی۔۔۔!!!"اس نے مگ آرمینا کے ہاتھ میں تھمایا تھا وہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی اگر وہ خوُد کو اسمارٹ سمجھ رہی تھی تو مقابل بھی اس کا ہز بینڈ تھا۔۔۔

۔

"آپ نے نہیں پینی ہے کافی۔۔۔!!!"وہ کافی کے مگ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

"نہیں مجھے شاور لینا ہے!!"وہ اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتا باتھ روم چلا گیا تھا۔

آرمینا کافی لبوں سے لگا گئی تھی ذائقہ اپنا اپنا سا لگا تھا کبھی اس نے عالمیار کے ہاتھ کی کافی نہیں پی تھی سو پہچان نہیں پائی تھی اگر پی ہوتی تو پہلے گھونٹ پر ہی پہچان جاتی۔

کافی مزے کی تھی وہ مسکرائی تھی اس کے ہاتھ کی بنی کافی اسے اچھی لگی تھی۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے سپ لیتے کافی پینے لگی تھی۔

دوسری طرف وہ شاور کے نیچے کھڑا تھا پانی کی بوندیں اس پر گر رہی تھی۔

بے ساختہ اسے آرمینا کی یاد آئی تھی جو وہ اس کے ماسک کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"میری بیوقوف بیوی اپنے شوہر کے لمس کو نہیں پہچان پا رہی تھی وہ۔۔۔" وہ مسکرایا تھا اور شاور بند کرتے نائٹ ڈریس پہنتے وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تھا نظریں اپنے چہرے کے نشانوں پر تھیں۔

اس کے چہرے کے ایک طرف سے سکن جلی ہوئی تھی وہ کرب سے آنکھیں میچ گیا تھا۔

کیا وہ سچ جاننے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کر لے گی بے ساختہ زہن میں سوال آیا تھا۔

اپنے چہرے پر اس نے پھر سے ماسک لگایا تھا وہ یہ ماسک بھی آرمینا کی وجہ سے یوز کر رہا تھا ورنہ وہ خود ایسے اس نشان کو چھپانے کے حق میں نہیں تھا۔

پر آرمینا کو کچھ پتہ نہ چلے اس کے بارے میں کہ وہ عالمیار ہی ہے تبھی وہ اپنا چہرہ چھپائے رکھتا تھا۔۔۔۔

وہ روم میں انٹر ہوا تو وہ ہاتھوں میں کافی کا مگ تھامے ہی سوچکی تھی۔

وہ اپنا ماسک ریمو کرتا اسے سائیڈ پر رکھتا آرمینا کے قریب گیا تھا۔

اوٗر اس کے ہاتھ سے کافی نکالتے ہوئے مگ سائیڈ پر رکھا اوٗر اس کی شال بھی الگ کرتے تکیے کے ساتھ رکھی تھی۔۔۔

اسے لٹایا کہ وہ آرام کرلے خوٗد اس کے ماتھے پر محبت سے لب رکھے تھے۔

"میری جان۔۔۔"اس کے رخساروں کو چھوتے وہ اب بے قرار ہوا تھا من میں پوری خواہش جاگی تھی اس کے لبوں کو چھونے کی پہلے تو خوٗد پر ضبط کیا لیکن پھر کب تک آخر کار دل کی سنتے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

ان کا لمس محسوس کرتے پورے وجود میں ایک خوش نما سا احساس جگا تھا۔

وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی پیاس بجھانے میں مگن تھا اس کی پکی نیند سے تو وہ واقف تھا اور اب تو تقریباً رات کا کافی ٹائم ہو گیا تھا جانتا تھا وہ سوتی رہے گی تبھی اس نے اس کے لبوں کو اپنے قید میں رکھتے ہی اس کے لبوں کا لمس محسوس کیا تھا وہ ہلی تھی لیکن پھر سو گئی۔

"افففف اگر پتہ چلے کہ میں آپ کا شوہر نامدار ہوں تو کیسے رویہ رکھو گی میرے ساتھ یقیناً خفا ہی ہو گی میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں آرمینا تب حالات ہی ایسے ہو گئے تھے میرے لیے بھی یہ فیصلہ بہت مشکل تھا میری جان۔۔۔" اس کے لبوں کو آزاد کرتا وہ اس کے گیلے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

دل چاہا اسے بانہوں میں بھر کر سو جائے۔

اتنے عرصے بعد تو وہ پاس تھی۔

لیکن جانتا تھا جب وہ صبح جاگے گی تو ایک ہنگامہ سا برپا کر دے گی تبھی وہ بیڈ سے تکیہ اٹھاتے ہوئے صوفے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

لیکن نظریں بار بار بھٹک کر اس کے حسین سراپے کی طرف جا رہی تھی۔

لبوں کی پیاس تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی نجانے کیوں ان لبوں کو چھو کر پیاس اور بڑھی تھی دل کو اس پل اس کی قربت کی خواہش ہوئی تھی وہ اس کے جذباتوں سے بے خبر سکون کی نیند سو رہی تھی جبکہ وہ اس وقت خود کو بمشکل کنٹرول کیے ہُوئے تھا۔

وہ اس کے سوئے ہوئے وجودِ کو دیکھتے ہی نظروں کی پیاس بجھانے میں مصروف تھا جانے کتنا وقت وہ ایسے ہی اسے دیکھتا رہا تھا۔

جب اس کی آنکھ لگ گئی تھی وہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا سو نیند کا غلبہ ایسے اسے اپنی لپیٹ میں لے گیا کہ وہ کچھ سمجھ نہیں سکا۔

اس کی آنکھ لگے تھوڑا سا وقت ہی ہوا تھا جب اس کے کانوں میں کسی کی چیخ پڑی تھی۔

وہ بدک کر اٹھا تھا آرمینا شاید کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی جو وہ نیند میں بھی کسی کو خود پر حاوی دیکھ کر ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔

وہ تیزی سے اٹھا تھا جلدی سے ماسک لگاتے وہ اس کے قریب گیا تھا جس کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا چہرے پر بھی گھبراہٹ کے اثرات تھے۔

وہ ہاتھوں سے خود کسی کو دور کر رہی تھی۔

"آرمینا۔۔۔" اس نے نرمی سے اس کی کلائی تھامتے ہوئے اس کو اپنے حصارِ میں لینے کی کوشش کی تھی۔

لیکن وہ اسے خود سے دور جھٹک رہی تھی شاید وہ خواب کے زر اثر تھی۔

"آرمینا ہوش میں آؤ میں ہوں۔۔۔" وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اسے نیند سے جگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ مسلسل اسے خود سے دور کر رہی تھی۔

"دور۔۔۔۔ رہیں۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔" بہتی آنکھوں سے وہ مسلسل اسے دور دھکیل رہی تھی۔

"آرمینا۔۔۔"اس نے پکڑ کر اس کو بیٹھایا تھا اپنے آس پاس کسی کی موجودگی اوُر اتنی نزدیکی دیکھتے وہ اپنی آنکھیں کھولنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا تم کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی سب ٹھیک ہے تم جہاں ہو اوُر اب وہ انسان تمہیں پریشان نہیں کرے گا۔۔۔"اس کا چہرہ تھامتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اسے جیسے یقین دلا رہا تھا۔

وہ خوف سے پھیلی آنکھیں لیے اسے دیکھ رہی تھی پھر بنا سوچے سمجھے وہ اس کے گلے لگ گئی تھی اس پل جیسی سچویشن اس کی تھی وہ اسے خوُد سے الگ کرنے کے بجائے نرمی سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا تھا۔

"وہ پھر آیا تھا۔۔۔"اس کی شرٹ تھامتے وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی عالمیار اسے دیکھتا رہا یہ تو اس کی آرمینا نہیں تھی وہ تو بہت بہادر تھی ایسے حالات سے ہارنے والی نہیں تھی۔۔۔۔

"نہیں آئے گا صرف خواب تھا۔۔۔"اس کے رخساروں پر بہتے آنسوؤں کو اپنے انگوٹھے سے صاف کیا تھا۔

"لیکن اگر۔۔۔"

"شششش۔۔۔۔ نہیں آئے گا تسلی رکھو اور آرام سے سونے کی کوشش کرو رات ویسے بھی بیتنے والی ہے تم نے ابھی تک پروپر نیند نہیں لی ہے۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولا جو رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"پر مجھے ڈر۔۔۔۔" وہ ٹوٹے پھوٹے لفظ بول رہی تھی اس پل وہ خوُد کو اسی سچویشن میں ایمجن کر رہی تھی جب وہ انسان اس کے قریب آ رہا تھا۔

"میرے ہوتے ہوئے بھی لگ رہا ہے میں پاس ہوں ناں پھر کیوں اس انسان کو سوچ رہی ہو؟؟؟" اس کا اس انسان کو سوچتے اتنا پریشان ہونا عالمیار خان کو پسند نہیں آیا تھا۔

"آپ پاس ہیں تو پھر کیسا ڈر۔۔۔۔" وہ شاید حواسوں میں نہیں تھی جو رات کے اس پہر اس کے اتنے قریب تھی ورنہ وہ اس کے قریب آنے کا شاید سوچتی بھی نہیں اوُر عالمیار خان جو اس وقت مشکل سے جزبات کو تھپکی دے کر سلا چکا تھا وہ پھر سے من میں مچلنے لگے تھے۔

وہ محرم تھی اس کی اس پل دل چاہ رہا تھا اس کے ڈر کو اپنے اندر سمٹ لو اسے اپنے لمس سے یہ باور کرواؤ کہ وہ اپنے محرم اپنے شوہر کے پاس ہے کوئی خطرہ نہیں تھا اب کیونکہ وہ سیو تھی۔

"ہاں اب سونے کی کوشش کرو۔۔۔"اس کے بالوں کو نامعلوم انداز میں چوما تھا۔

اسے بیڈ پر سلانے کی کوشش کی تو وہ اس کی شرٹ پر گرفت سخت کر گئی تھی

۔

"آپ یہیں رہیں پلیز۔۔۔۔"وہ روتی ہوئی بولی تھی کیونکہ اس پل وہ اٹھ کر کہیں جاتا تو کچھ ممکن نہیں تھا کہ وہ رونے لگ جاتی۔

"میں وہاں صوفے پر ہوں آرام سے سو جاؤ۔۔۔"اس کو بیڈ پر لٹایا تھا گو یہ مشکل تھا لیکن وہ کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اٹھتا آرام پھر اوپر کو ہوتی اس کی شرٹ کو تھام چکی تھی۔

نظریں جو پیغام دے رہی تھیں مقابل اچھے سے سمجھ رہا تھا اس کا انداز وہ اسے اس پل اپنے روک رہی تھی بنا یہ جانے کہ وہ پہلے ہی بہت مشکل سے اپنے جزبات کو کنٹرول کیے ہوا تھا۔

اس کے قریب ہونا مطلب خوُد کے جذبات کو مزید بھڑکانا۔

"پلیز۔۔۔"وہ آنسو بہنے سے روک نہیں پا رہی تھی.

"لیٹو میں یہیں ہوں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ تب تک اس کے ساتھ بیٹھا رہے گا جب تک وہ سو نہیں جاتی لیکن وہ اس کا ہاتھ مظبوطی سے تھام چکی تھی۔

جسے آزاد کروانا اسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔

وہ سو نہیں رہی تھی نا ہی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی شاید اسے ڈر تھا کہ وہ آنکھیں بند کرے گی تو مقابل اسے چھوڑ جائے گا تبھی وہ آنکھیں کھولے ہوئے تھی۔

"سونا نہیں ہے؟؟؟" اسے خود کو دیکھتے پا کر وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔" وہ سر نفی میں ہلانے لگی تھی۔

"کیوں؟؟؟" وہ سوال کرنے لگا۔

"آپ چلیں جائیں گے اگر میں سو گئی تو۔۔۔" وہ اس کی طرف چہرہ کرتے آہستگی سے بولی تھی۔

"نہیں جاؤں گا تمہارے پاس ہی ہوں سکون سے سو جاؤ اور اب رونا نہیں ہے سب ٹھیک ہے ایسے نیند خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" اس کی کلائی میں قید اپنے بھاری ہاتھ کو دیکھتے وہ نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔

اس کا یہ نرم انداز آرمینا کے دل میں الگ سی فیلنگز پیدا کر رہا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی لیکن محسوس اچھے سے کرنے لگی تھی۔

"ہمم۔۔۔۔" اس کی موجودگی میں خود کو محفوظ تصور کرتے وہ نیند میں جانے لگی تھی پہلے تو وہ کافی پیتے پیتے کب سوئی اسے پتہ نہیں چلا تھا۔

وہ کب روم میں واپس آیا وہ نہیں جانتی تھی کتنی دیر اس کی آنکھ لگی وہ نہیں جانتی تھی اس خواب نے اسے نیند سے بیدار کیا تھا۔

آرمینا کو سوتے ہوئے دیکھ کر اس نے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن آرمینا نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ سوتے ہوئی بھی اس کے ہاتھ کو سختی سے تھامے ہوئے تھی۔

عالمیار کو نہیں یاد پڑتا تھا کبھی آرمینا خود سے اس کے اتنے قریب آئی ہو لیکن اب اسے ضرغام خان نے بتایا تھا وہ کافی بدل چکی ہے۔

جب سے اسے عالمیار کی حقیقت کا پتہ چلا تھا وہ تب سے شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی صرف اس کے کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی۔

وہ پہلے تو یقین نہیں کر پایا تھا لیکن پھر اس نے جب خوُد آرمینا کو کالج میں دیکھا تو اسے یقین کرنا پڑا تھا وہ آرمینا پہلے والی آرمینا نہیں تھی۔

وہ بدل چکی تھی۔

عالمیار نے نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا نجانے کب وہ اسے سب بتانے میں کامیاب ہو گا اوُر کب ان کے درمیان کے فاصلے ختم ہونے تھے وہ اسے اپنے بارے میں سب بتانا چاہتا تھا۔

لیکن اس کے ری ایکشن سے ڈر رہا تھا۔

اس نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکلا تھا جانتا تھا وہ صبحِ جب اسے خوُد کے اتنے قریب دیکھے گی تو اس کو ہی غلط سمجھے گی جبکہ وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا

تبھی وہ صوفے پر واپس چلا گیا تھا اپنا ماسک اتار کر اس نے ایک طرف رکھا تھا اور خود بھی اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔

کل تک وہ صرف سوچتا تھا کہ وہ کبھی اس کے روم میں اس کے ساتھ ہو گی لیکن اس سچویشن میں ہو گی یہ نہیں معلوم تھا اسے۔

اس کے فون پر کسی کا میسج آیا تھا۔

وہ پڑھنے لگا جس کے بعد لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے سکون سے آنکھیں موند گیا تھا وہ پاس تھی اسے اور کیا چاہیئے تھا۔

....

ضرغام خان کو حویلی پہنچتے پہنچتے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تھا وہاں سبھی لوگوں کو جاگتے دیکھ کر وہ پریشانی سے بیرڈ سہلاتے سب لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا۔

لاونج میں بی بی جان دارا جان مرتضیٰ خان کے ساتھ فرحین بیگم اور نیوشا شرمین بیگم بھی موجود تھیں جبکہ حرمین بیگم کو سب کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔

وہ اپنے کمرے میں تھیں لیکن بیٹی کے لیے وہ خود بھی بہت پریشان تھیں جو ابھی تک حویلی واپس نہیں آئی تھی۔

"آپ سب لوگ جاگ رہے ہیں؟؟؟" وہ حیرتِ کا اظہار کر رہا تھا حالانکہ جانتا تھا وہ کیوں بیٹھے تھے۔

"آرمینا نہیں آئی ساتھ؟؟؟"بی بی جان پریشانی سے پوچھنے لگی تھی۔

"وہ کچھ دن شہر میں ہی رہے گی اس کے پیپر ہیں تو روز آنا اور جانا اس کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے پہلے ہی تو وہ گرلز ہوسٹل میں رہے گی پیپرز کے ختم ہوتے ہی واپس آجائے گی۔۔۔"اس نے گہرا سانس بھرتے فقرہ بولا تھا۔۔۔

سب کے چہروں پر حیرتِ تھی یعنی کوئی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ فیصلہ ضرغام خان نے کیا ہے۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو ضرغام خان؟؟"شمس خان تیز آواز میں بولے تھے بی بی جان کے چہرے پر بھی پتھریلے تاثرات تھے اُنہیں بھی ضرغام خان کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔

"داداجان یہ ضروری تھا!!!" اب کی بار وہ شمس خان کے پاس جاتے ہوئے ان کے قریب بیٹھ گیا تھا۔

"لیکن تم اچھے سے جانتے ہو ہمیں نہیں پسند ہے یہ وہ گھر سے باہر رہے گی ہماری پوتی ہم نے اس وقت عالمیار خان کو یہ اجازت نہیں دی تھی اب تم ہم سے پوچھے بغیر ہی اسے ہوسٹل چھوڑ آئے ہو؟؟؟" وہ غصہ دباتے ہوئے بولے تھے ضرغام خان کا یہ فیصلہ قطعی مناسب نہیں تھا۔

"داداجان آپ جانتے ہیں آرمینا ابھی پچھلے دنوں ہی کالج جوائن کیا ہے اس کی سٹڈی کا کافی ہرج ہو چکا ہے ایسے میں آنے جانے میں اس کا کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے تو وہاں رہنا ہی بہتر ہے۔۔۔" وہ شمس خان کے سرخ چہرے کو دیکھتے انہیں آرام سے سمجھانے کی غرض سے بولا تھا۔

جب آرمینا نے شہر میں ایڈمیشن لیا تھا تب عالمیار خان نے بہت کوشش کی تھی اُنہیں منانے کی وہ آرمینا کو اپنے ساتھ رکھے گا تاکہ وہ سکون سے سٹڈی پر فوکس کر سکے لیکن شمس خان نے تب انکار کر دیا تھا وہ اس بات کے حق میں نہیں تھے اور اب ضرغام خان اسے وہاں چھوڑ آیا تھا۔

"لیکن پھر بھی بیٹا یہ بات مناسب نہیں لگ رہی ہے لڑکی زات ایسے اکیلے سو مسئلے ہو سکتے ہیں۔۔۔"بی بی جان پریشانی سے بولی تھیں۔

"وہاں وہ اکیلی نہیں ہے بی بی جان بہت سی لڑکیاں اور بھی ہیں اور وہ بہت جلد واپس آجائے گی جیسے ہی اس کے امتحان ختم ہو جائیں گے۔۔۔"اس نے بی بی جان کو تسلی دینی چاہی تھی جس پر وہ محض سر ہلا سکی تھیں ورنہ اندر سے تو ان کا دل مطمئن نہیں تھا عالمیار خان کے بعد انہیں آرمینا بہت عزیز ہو گئی تھی ایسے اس کا دور رہنا اُنہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

"ارے ایسے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا تمہیں آرمینا کو ہوسٹل۔۔۔"شرمین بیگم عادت سے مجبور بول پڑی تھیں کیونکہ اُنہیں بھی یہ مناسب نہیں لگا تھا۔

جبکہ ان کا ایسے بولنا ضرغام خان کو مناسب نہیں لگا تھا وہ پہلے ارشک کی وجہ سے کافی ڈسٹرب تھا اور اب ان کی بحث اسے کافی غصہ دلا گئی تھی۔

"آپ کو کیوں مسلہ ہو رہا ہے اس بات سے؟؟؟"وہ ان کی طرف دیکھتے دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر وہ گھبرا گئی تھی اس کا فوکس خوُد کی طرف دیکھ کر۔

"ضرغام خان۔۔۔"بی بی جان نے اسے ٹوکا تھا اس کا ایسے بات کرنا انہیں پسند نہیں آیا تھا۔

"بی بی جان ان سے پوچھیں کیا ضرورت ہے ایسے درمیان میں بولنے کی جبکہ ہم لوگ بات کلئیر کر چکے ہیں تب لیکن ان کی عادت ہے ایسے درمیان میں بول کر سب کو پریشان کرنے کی۔۔۔" وہ جو پہلے ہی غصے میں تھا ان کے بولنے پر مزید اپنے آپ کو کنٹرول نہیں کر سکا تھا۔

جبکہ ضرغام خان کے ایسے بولنے پر شرمین بیگم نے اپنے دوپٹے کے کونے سے اپنی آنکھوں میں نہ آنے والے آنسو صاف کیے تھے۔

شمس خان نے تاسف سے ضرغام خان کو گھورا تھا جس پر ان کی گھوری کا بھی شاید اثر نہیں ہوا تھا اس سے پہلے کہ شرمین بیگم مزید کوئی بات کرتیں وہ اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا تھا۔

پیچھے شرمین بیگم نے کچھ سوچتے بی بی جان سے کرنے کا سوچا تھا۔

سب لوگ کمروں میں جانے لگے تھے کیونکہ رات کافی زیادہ ہو چکی تھی اور اتنی دیر سے وہ سب لوگ ضرغام خان اور آرمینا کا انتظار کر رہے تھے سو اب چلے گئے تھے۔

لیکن شرمین بیگم نے بی بی جان کو روک لیا تھا۔

"ہاں بولو شرمین کیا بات کرنی ہے تم نے اور ضرغام خان کی باتوں کا برا مت منانا وہ ہے ہی ایسا جانتی ہو ناں اپنی بات کے درمیان میں کسی کا بولنا اسے پسند نہیں ہے تمہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے تھی۔۔۔"انہوں نے اسے جتانا ضروری سمجھا تھا کہ شرمین بیگم کی زبان اکثر غلط موقع پر چلتی تھی۔

۔

"بی بی جان آرمینا کو سب نے شہر پڑھنے بھیجا کیونکہ اس کا شوہر اس کی تعلیم کے حق میں تھا لیکن اب عالمیار نہیں رہا ہے مُجھے لگتا ہے آرمینا کو اب مزید پڑھائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب نیوشا اوَر الیمشہ گھر پر رہتی ہیں تو اس کا جانا بھی زیادہ ضروری نہیں ہے۔۔۔" وہ آرمینا کی پڑھائی کی مخالفت کر رہی تھیں اوَر اب جب سے وہ اس کے شہر میں رہنے کا سن چکی تھیں بی بی جان کو سمجھا رہی تھیں۔

"دیکھو شرمین اس معاملے میں تمہیں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے یہ معاملہ ضرغام خان خوَد دیکھ لے گا اور اب ہم جا رہے ہیں ہمیں نیند آ رہی ہے۔۔۔" بی بی اپنا چشمہ درست کرتے اٹھنے لگی تھیں کہ شرمین بیگم کی بات سنتے انہیں رکنا پڑا تھا۔

"وہ عالمیار کی بیوہ ہے بی بی جان بھلے عدت ختم ہو چکی ہے لیکن وہ کیسے سب سے دور رہ سکتی ہے آپ کو اس پر اعتراض نہیں ہے کیا؟؟؟ جب الیشمہ نے شہر میں پڑھنے کی اجازت آپ سے مانگی تھی تب آپ نے صاف صاف انکارِ کر دیا تھا اسے۔۔۔!!!" وہ اُنہیں ماضی کی بات کا حوالہ دے رہی تھیں جب الیمشہ نے پڑھائی کے لئے شمس خان اور بی بی جان سے اجازت مانگی تھی اُنہوں نے انکار کر دیا تھا۔

وہ تو شاید کبھی آرمینا کے لیے بھی نہیں مانتے لیکن عالمیار نے اُنہیں دھمکی دی تھی تبھی وہ راضی ہوئے تھے آرمینا کی پڑھائی کے لئے۔

شرمین بیگم کے دل میں تب سے یہ بات تھی سو وہ آج کر چکی تھیں کہ ان لوگوں نے ان کی بیٹی (الیمشہ) اور آرمینا میں فرق کیا تھا۔

"شرمین بحث کیوں کر رہی ہو جو ہو چکا ہے اس کے بارے میں بات کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے اور ویسے بھی تم جانتی ہو کہ آرمینا کو پڑھنے کی اجازت ہم نے کیوں دی تھی تو پھر یہ سب بول کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم۔۔۔؟؟؟ کہ تمہاری بیٹی کے ساتھ اس حویلی میں ذیادتی ہوئی ہے؟؟؟ اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو تم بہت غلط سمجھ رہی ہو ہم نے الیمشہ بھی ہمیشہ اپنی پوتی سمجھا ہے۔۔۔" وہ تاسف سے بولی تھیں شرمین بیگم کی باتوں سے جو وہ اخذ کر رہی تھیں اگر وہ سچ تھا تو اُنہیں بہت افسوس ہو رہا تھا۔

ان کی محبتوں کا وہ اُنہیں کیا صلہ دے رہی تھی۔

پہلے حرمین کے دیئے زخم دل پر گہرے تھے۔

اوراب شرمین بیگم کی باتیں ان بہنوں کو پالنا ان کی پرورش کرنا اُنہیں خسارہ ہی تو دے گیا تھا کیا ملا اُنہیں بیٹے کی صورت میں جدائی۔

"نہیں بی بی جان میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا آپ لوگوں نے مُجھے اوُر میری بیٹی کو رہنے کے لئے چھت دی ہے میں بھلا یہ کیسے کہہ سکتی ہوں میں بس یہ چاہتی تھی کہ آرمینا واپس آجائے جب پہلے جہاں سے روز آجالیتی تھی تو اب بھی ایسا ہو سکتا ہے!!!" وہ بی بی جان کے غصے سے واقف تھی تبھی بات کلئیر کرنے کی کوشش کی تھی۔

"تمہاری باتوں سے تو تمہیں کچھ ہو ہی لگا شرمین لیکن یہ سچ ہے تم تینوں بہنوں کو ہم لوگوں نے جتنی محبت دی اس کا بہت برا صلہ ملا ہمیں۔۔۔" وہ افسردگی سے بولی تھیں جبکہ شرمین بیگم نے خوُد کو کوسا تھا کیا ضرورت تھی ان سے بات کرنے کی۔

وہ تو الٹا توپوں کا رخ ان کی طرف کر چکی تھیں۔

"بی بی جان۔۔۔" ان کی باتوں پر وہ سمجھ نہیں رہی تھی کہ کیا کرے سو وہ انہیں پکار چکی تھی۔

"دیکھو شرمین ہمیں اس موضوع پر اب بات نہیں کرنی ہے اور نہ ہی تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ کسی سے کرو آرمینا ہمارے پوتے کی بیوہ ہے یہ بات ہم بہت اچھے سے جانتے ہیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک اور بات ہمیں اپنی پوتی پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔" وہ بول کر رکی نہیں تھیں بلکہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھیں۔

وہ اب تک پچھتاوے کا شکار تھیں کہ انہوں نے آرمینا کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جب سے عالمیار خان کی شادی ہوئی تھی یہ بات اُنہیں اور بھی زیادہ پریشان کیے رکھتی تھی۔

ان کے جانے کے بعد شرمین بیگم بھی صوفے سے اٹھتے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھیں۔

لیکن پھر انہیں اپنی بیٹی کا خیال آیا جو کمرے میں بند تھی اس کو دیکھنے کی غرض سے وہ اوپر اس کے کمرے کی طرف چلی گئی تھیں۔

اپنی بیٹی کے لیے وہ بہت پریشان تھیں اب اُنہیں کوئی امید نہیں تھی کہ زرانیل اور الیمشہ کبھی ایک ہو سکتے ہیں۔

یہ بہت مشکل تھا کیونکہ اب تو سب لوگ ارواح کو زرانیل خان کی بیوی کے طور پر قبول کر چکے تھے۔

وہ جانتی تھیں کہ وہ ضد کی جتنی پکی تھی وہ خاموش نہیں بیٹھنے والی تھی۔

وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھیں جس کی وجہ سے بی بی جان ان سے بھی ویسی ہی نفرت کریں جیسی وہ حرمین سے کرتی تھیں۔

وہ روم میں انٹر ہوئیں تو ان کا سر چکرا گیا تھا پورا کمرہ بکھرا ہوا تھا وہ خود بیڈ کے کنارے بیٹھی تھی کمرے کی طرح اس کے مکین کی حالت بھی بہت خراب تھی۔۔۔۔

"الیمشہ میری بچی یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے کمرے کی کیا ہوا ہے میری جان۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے قریب بیٹھ گئی تھیں اور اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

"آپ کو کمرے کی حالتِ تو نظر آ گئی لیکن میری حالتِ کیوں نہیں نظر آ رہی ہے امی میں بہت پریشان ہوں سمجھ نہیں آ رہا ہے کیا کروں نہیں دیکھ سکتی میں یہ سب کچھ زرانیل اس لڑکی کے ساتھ خوش کیسے رہ سکتا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے بالوں کو چہرے سے پیچھے ہٹاتے ہزیائی انداز میں بولی تھی۔

شرمین بیگم بیٹی کی حالتِ دیکھتے تڑپ کر رہ گئی تھیں اکلوتی بیٹی تھی جان سے زیادہ پیاری بھی تھی لیکن اس کی حالتِ وہ خوُد بھی پریشان تھیں۔

"میرا بچہ میں سب جانتی ہوں زرانیل اس لڑکی کو لے آیا ہے اس وجہ سے یہ حالت ہوئی ہے نا آپ کی لیکن اب ہم لوگ کیا کر سکتے ہیں وہ اس کی بیوی بن کر آچکی ہے اور تو اور سب لوگوں نے اسے قبول بھی کر لیا ہے۔۔۔۔"وہ بیٹی کو آہستگی سے سمجھانے لگی تھیں وہ ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"آپ نے پہلے کیوں کوشش نہیں کی جب وہ زرانیل کی زندگی میں نہیں تھی اب اس کی پوزیشن اور بھی سٹرونگ ہو گئی ہے لیکن ہار تو میں بھی نہیں مانوں گی دیکھتی ہوں کیسے رہتی ہے وہ جہاں اس کے بچے کو بھی میں دیکھ لوں گی۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

اس کے ارادے کافی خطرناک تھے۔

"بچہ۔۔۔؟؟؟" شرمین بیگم بچے کے نام پر الجھن میں مبتلا ہوئی تھیں بھلا بچہ کہاں سے آ گیا درمیان میں۔

"ہاں امی بچہ وہ لڑکی زرانیل کے بچے کی ماں بننے والی ہے یعنی اس کی پوزیشن مزید مستحکم ہو جائے گی اور میرے لیے زرانیل خان کو حاصلِ کرنا بہت مشکل۔۔۔" وہ ان کے سینے سے لگی اُنہیں سب بتا رہی تھی جسے سننے کے بعد وہ ماہی آب کی طرح مچل رہی تھی۔۔۔

"یہ تو اور پریشانی کی بات ہے میرا بچہ میں تو کہتی ہوں زرانیل کو بھولنے کی کوشش کرو کیونکہ اس خبر کے بعد تو اس لڑکی کی اہمیت اور بڑھ جائے گی پھر ہم کیسے اس لڑکی کا کچھ بگاڑ پائیں گے۔۔۔" وہ پریشان ہوئی تھیں بیٹی کو

سمجھانا چاہا تھا بی جان کی باتوں سے وہ ضرور سمجھ چکی تھیں ان کی کوئی غلطی وہ اب برداشت نہیں کریں گی۔

"امی آپ تھیں جنہوں نے مُجھے بچپن سے زرانیل خان کے خواب دکھائیں آپ نے بتایا کہ وہ صرف میرا ہو گا اوَر آپ میرے لیے سب سے بات کریں گی اوَر اب آپ مجھے پیچھے ہٹنے کا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ شاید یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ یہ سب اس سے اس کی ماں کہہ رہی تھی۔

"میں مانتی ہوں الیمشہ کہ میں نے تمہارے دل میں زرانیل کا خیال لیکن اب حالات مختلف ہیں بیٹا ہم ایسا کچھ کریں گے تو بی بی جان برداشت نہیں کریں گی اوَر ویسے بھی ابھی تک وہ حرمین آپی والی حرکت پر غصہ ہیں ایسے میں نیا کچھ کرنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا۔۔۔" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن اس کا کوئی فایدہ نہیں ہو رہا تھا۔

وہ اب زرانیل خان کے لیے اتنی آگے جاچکی تھی کہ شاید ہی اس پر کسی بات کا کوئی اثر ہوتا۔

"امی یہ میرے لیے بہت مشکل ہے میں زرانیل کو پانے کے لئے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہوں آپ مُجھے بی بی جان کا نام لے کر ڈرا نہیں سکتی ہیں اُنہیں کون سا کچھ پتہ چلے گا۔۔۔"وہ اپنی ماں کا ہاتھ تھام گئی تھی جو اسے دیکھ رہی تھیں۔

اس کے بکھرے بال سوجھی آنکھیں کمرے میں جگہ جگہ پھیلی چیزیں وہ پریشان ہوئی تھیں بیٹی کی اس حالت کی زمہ دار کہیں نہ کہیں وہ خود ہی تھیں انہوں نے خود ہی تو اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی۔۔۔

اوُر اب وہ اسے یہ سب کرنے کے لیے کہہ رہی تھیں جو شائد اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔

زرانیل خان کے بچے کا سن کر اُنہیں دکھ ہو رہا تھا اگر وہ لڑکی اکیلی ہوتی تو وہ شاید وہ لوگ کچھ کر لیتے لیکن اب بچے کے ہوتے یہ بہت مشکل تھا۔

کیونکہ اگر سب کو زرانیل خان کے بچے کے بارے میں پتہ چلا تو منہا کی طرح ارواح کی پوزیشن بھی اوُر مظبوط ہو جانی تھی۔

جو حرمین نے ماضی میں کیا وہ ویسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں لیکن ان کو اپنی بیٹی کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"الیمشہ میرا بچہ کچھ وقت تک انتظارِ کر پھر ہم کچھ بڑا کریں گے جس سے وہ لڑکی خوُد ہی حویلی چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گی۔۔۔"انہوں نے پیار سے بیٹی کو بہلانے کی کوشش کی تھی۔

لیکن مقابل بھی ان کی بیٹی تھی وہ کہاں ان کی باتوں میں آنے والی تھی۔

"امی آپ جائیں آپ تو کچھ نہیں کر سکتی ہیں لیکن میں کروں گی آپ کچھ عرصہ انتظارِ کا کہہ رہی ہیں اگر اس دوران اس لڑکی کا بچہ اس دُنیا میں آگیا تو ہمارے لیے اوُر بھی مشکل ہو جائے گی۔۔۔"وہ اٹھ کر باتھ روم میں جا بند ہوئی تھی اپنی ماں کی باتوں سے وہ دکھی ہوئی تھی یعنی وہ کچھ نہیں کرنے والی تھیں پر وہ اس لڑکی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی وہ سوچ چکی تھی۔

اس کے جاتے ہی شرمین بیگم نے تاسف نے بند دروازے کو دیکھا تھا وہ سمجھ رہی تھیں کہ وہ اپنی بیٹی کو منالیں گی جبکہ یہ بہت مشکل تھا۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 99

.....

تعزیز خان کی صبح صبحِ آنکھ کھل گئی تھی ابر شم سے پہلے وہ سو رہی تھی تو اس کے پاؤں کے درد کا خیال کر تا وہ اس کو ڈسٹرب نہ کرنے کا سوچتے آج جم جانے کا فیصلہ کر چکا تھا کافی دنوں سے اسے ٹائم نہیں مل رہا تھا جم جانے کا سو وہ ایک نظر ابر شم کو دیکھتے اس کے لبوں کو چُومتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا رات

کا ایک ایک منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا لبوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

آج آخری صبح تھی ان کی ایک ساتھ۔

اس کی حسین صورت دیکھتے دل بے قابو ہونے لگا تھا مشکل سے اپنے اپنے دل کو کنٹرول کرتے وہ اٹھا تھا سب سے پہلے شاور لیا اور پھر نماز ادا کرنے کے بعد وہ باہر نکل آیا تھا وہ جیسے ہی لان میں آیا وہاں گرینی کو وہاں کرتے دیکھ کر اسے اچھی خاصی حیرت ہوئی تھی عموماً وہ اس وقت اپنے کمرے میں ہوتی تھیں لیکن ابھی وہ چہل قدمی کر رہی تھیں۔

وہ ان کے پاس چلا آیا تھا جو اسے دیکھتے رک گئی تھیں۔

"آج اتنی صبح کیسے جاگ گئے؟؟؟" وہ اور ابر شم صبح لیٹ نیچے آتے تھے تو اس وقت اسے دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھیں۔

"جی آج جلدی آنکھ کھل گئی آپ واک کر رہی تھیں۔؟؟" ان کے ساتھ وہ بھی ٹریک سوٹ کے ٹروزار کی جیب میں ہاتھ رکھتے واک کرنے لگا تھا۔

صبح کا منظر کافی اٹریکٹو تھا پرندوں کی چہچہاہٹ اور ہر طرف پھیلی خاموشی نے اس کے موڈ پر اثر اچھا ڈالا تھا وہ ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ان سے باتیں کرنے لگا تھا۔

"ہاں میں اکثر کرتی ہوں واک آبی کیسی تھی رات درد وغیرہ تو نہیں ہوا اسے؟؟؟" وہ ابر شم کے متعلق پوچھنے لگی تھیں اس سے۔

"جی وہ بالکل ٹھیک ہیں سو رہی تھیں تو میں نے جگایا نہیں۔۔۔" وہ آہستگی سے جواب دینے لگا تھا۔

گرینی کے مائنڈ میں ہارشم کی باتیں گونج رہی تھیں انہوں نے بے ساختہ تعزیز کو دیکھا تھا۔

وہ تھوڑا سا جھجک رہی تھیں اس سے بات کرتے ہوئے کیونکہ جہاں معاملہ اس کے خاندان کی لڑکی کا تھا لیکن پھر ہارشم کی ضد۔

اُنہیں بات تو کرنی ہی تھی سو وہ کچھ سوچتے بولی تھیں۔

"تعزیز تمہاری فیملی میں سے کل کون وہاں تھا جس سے تم اوَر آبی ملے تھے؟؟؟ مطلب تمہاری سسٹر تھی یا پھر کوئی اوَر؟؟؟" وہ بات شروع کر چکی تھیں آگے جو ہوتا وہ دیکھا جاتا۔

"کل زرا نیل خان کے اپارٹمنٹ میں وہ اور اس کی وائف تھی اور پھر بی بی جان میری دادی بتایا تھا ناں آپ کو ان کے بارے میں ساتھ میری کزن تھی میرے چاچو کی بیٹی میری سسٹر کی نند۔۔۔"اس کو گرینی کا پوچھنا نارمل لگ رہا تھا کہ ہو سکتا ہو اُنہیں ابر شم نے کل کے متعلق کچھ کہا ہو جس کے بارے میں وہ جاننا چاہ رہی ہوں۔

۔

گرینی نے سکون کا سانس خارج کیا کہ وہ اس کی سسٹر نہیں تھی ورنہ وہ میرڈ تھی یہ بات تو انہیں تعزیز نے بتائی تھی۔

لیکن اس کی کزن تھی تو بات آگے بڑھ سکتی تھی سو وہ مزید کچھ پوچھنے کی غرض سے بولی تھیں۔

"تمہاری اس کزن کی شادی وغیرہ ہوئی ہوئی ہے یا وہ سنگل ہے مطلب کہیں کمٹمنٹ تو نہیں ہے اس کی؟؟؟" انہیں عیجب تو بہت لگ رہا تھا لیکن ہارشم کی وجہ سے وہ یہ سب کچھ پوچھنے پر مجبور تھیں۔۔۔۔۔

"وہ سنگل ہے اس کی کوئی کمٹمنٹ بھی نہیں ہوئی ہے ویسے تو مجھے زیادہ کچھ نہیں پتہ ہے لیکن وہ ابھی تک سنگل ہے یہ بات میں کنفرم بتا سکتا ہوں لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں کہیں میم نے تو اس متعلق کچھ نہیں کہا آپ کو۔۔۔؟؟؟" اسے پریشانی ہوئی تھی وہ اتنا ڈیپ پوچھ رہی تھیں کہ کہیں ابرشم کو ایسا فیل نہ ہوا جیسے وہ نیو شا میں انٹرسٹڈ ہو جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔

"ارے نہیں آبی نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی ہے بس میں ایسے ہی پوچھنا چاہ رہی تھی تمہیں برا لگا ہے کیا میرا ایسا پوچھنا؟؟؟" وہ نہیں چاہ رہی تھیں

کہ تعزیز کو ابھی ہارشم کے متعلق کچھ پتہ چلے تبھی وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں.

"برا لگنے کی کیا بات ہے گرینی بس مجھے لگا کہ کہیں میم ہی کچھ غلط نہ سمجھ رہی ہوں وہ میری کزن میرے بھائی میں انٹرسٹڈ تھی لیکن پھر ضرغام کی شادی ہو گئی۔۔۔" وہ اُنہیں نیوشا کے متعلق بتا چکا تھا۔

"نہیں آبی نے تو کچھ نہیں کہا تم فکر مت کرو۔۔۔" انہوں نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے مطمئن کر دیا تھا اب ابرشم اور ہارشم سے بات کرنی تھی انہوں نے جو وہ تعزیز خان کے آفس جاتے ہی کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔

اگر ہارشم کو وہ لڑکی پسند تھی تو وہ بھی کوئی اعتراض نہیں کرنے والی تھیں۔

ویسے بھی تعزیز کی فیملی کے بارے میں تو وہ سب کچھ جانتی تھیں سو اس طرف سے وہ مطمئن تھیں لیکن اپنی بیٹی کی بھی فکر تھی کیونکہ ہو سکتا ہے ان دونوں نے ہارشم کے لیے کافی لڑکی دیکھ رکھی ہو۔۔

وہ دونوں پھر ایسے ہی باتیں کرتے ساتھ واک کرتے رہے تھے تعزیز کو ابر شم کا خیال آیا تو وہ روم میں واپس چلا گیا تھا۔

جبکہ گرینی جیسے ہی اندر آئیں اُنہیں ہارشم مل گیا تھا ہال میں ہی شاید وہ انہیں تعزیز سے بات کرتے دیکھ چکا تھا تبھی وہ ان کے اندر آنے کے انتظار میں تھا اُنہیں دیکھتے ہی وہ ان کی طرف آیا تھا۔

اس کا اتاولا پن دیکھتے گرینی مسکرائی تھیں۔

"کیابات ہوئی آپ کی تعزیز سے؟؟؟" وہ بے قراری سے پوچھنے لگا تھا اس کی جلد بازی پر گرینی نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں اور وہ چلتے ہوئے لاونج میں رکھے ہوئے قیمتی صوفوں کی طرف بڑھ گئیں تھیں وہ ان کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔

"گرینی آپ بتا کیوں نہیں رہی ہیں مُجھے کیابات کی آپ نے تعزیز سے اور اس نے کیا بتایا اس لڑکی کے بارے میں مجھے سب جاننا ہے؟؟" وہ کشن اٹھا کر گود میں رکھتے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہارشم یہ اتنی بے صبری کس بات کی ہے بیٹا؟؟؟" وہ اپنی ٹھوڑی ہاتھوں پر رکھتے مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔۔۔

"گرینی۔۔۔" وہ اسے تنگ کر رہی تھیں وہ زور سے چیخا تھا وہ ہنسنے لگی تھیں۔

"اچھا سنو پھر وہ لڑکی تعزیز کی کزن ہے لیکن" وہ بولتے بولتے خاموش ہوئی تھیں۔

"لیکن؟؟" وہ پھر ان کے رکنے پر پریشان ہوا تھا آخر وہ اسے پوری بات کیوں نہیں بتا رہی تھیں۔

"لیکن وہ سنگل ہے اور کوئی کمٹمنٹ بھی نہیں ہے مطلب تمہارا وہ چانس ہیں" انہوں نے پھر اسے مزید تنگ نہیں کیا تھا۔

"سچ گرینی پھر ہم کب جائیں گے ان کے گھر؟؟؟" وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ اسے بس گھور کر رہ گئی تھیں۔

"پہلے اپنے موم ڈیڈ سے بات کرو کیونکہ ان کا ہونا وہاں ضروری ہے بیٹا وہ تمہارے ماں باپ ہیں ان کی مرضی کے بنا تو ہم وہاں رشتہ لے کر نہیں جا

سکتے ہیں وہ لوگ تمہارے ماں باپ کے متعلق پوچھیں گے ہم کیا جواب دیں گے اُنہیں۔۔۔؟؟؟" انہوں نے اسے دیکھا کہا اور ہارشم جو کچھ لمحے قبل تو بہت خوش تھا اس کے چہرے سے سارے خوشی کے رنگ رخصت ہوئے تھے۔

اس کے ڈیڈ اس کی شادی اپنے بزنس پارٹنر کی بیٹی سے کروانا چاہتے تھے جو اکلوتی تھی اور اپنے والدین کی ساری جائیداد کی مالک۔

"لیکن گرینی آپ بھی تو بڑی ہیں آپ ہی سارے معاملات دیکھ لیجیے گا پھر ہم جب سب طے ہو جائے گا تب موم ڈیڈ کو بھی بتا دیں گے۔۔۔!!!" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا جس پر گرینی محض سر ہلا سکی تھیں اس کی خوشی کے لئے راضی تو ہو گئی تھیں لیکن جانتی تھیں کہ یہ بہت مشکل تھا وہ لوگ ضرور پوچھیں گے اس کے پرنٹس کے بارے میں۔

"ٹھیک ہے لیکن تم نہیں جانتے پاکستان میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔۔۔" انہوں نے اسے باریکیوں سے آگاہ کرنا چاہ تھا لیکن وہ جیسے سب جلدی جلدی کرنے کے چکروں میں تھا تبھی تو اُنہیں راضی کر رہا تھا وہاں جانے کے لیے۔۔۔۔

" تھینکس گرینی آپ بہت اچھی ہیں۔۔" وہ ان کے ماتھے پر بوسہ دے چکا تھا جب انہوں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا جانتی تھیں کہ وہ مکھن کیوں لگا رہا تھا اگر وہ انکار کر دیتیں تو اس وقت وہ ان سے روٹھ کر بیٹھا ہوتا۔

"میر ابیٹا بھی بہت اچّھا ہے جاؤ فریش ہو کر آؤ ناشتے کا ٹائم ہونے والا ہے۔۔۔" وہ اس کے ماتھے پر پھیلے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے اوپر چلا گیا تھا۔

وہ پیچھے کسی سوچ میں پڑ گئی تھیں اب اُنہیں وہاں جانا تو تھا ہی۔

"دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔"وہ خوُد سے بولتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی تھیں۔۔۔

•••••

تعزیز خان روم میں انٹر ہوا تو ابر شم اٹھ چکی تھی اپنے بالوں کا جوڑہ بنا رہی تھی اسے دیکھتے سیدھی ہوئی تھی وہ کچھ دیر پہلے جاگی تھی اوُر اپنے ساتھ تعزیز کو نا پا کر وہ بہت پریشان ہوئی تھی کہ اتنی جلدی وہ کہاں چلا گیا لیکن پھر سوچا کہ ہو سکتا ہے وہ باہر چلا گیا تھا۔

اس کے پاؤں میں درد تو تھا لیکن اب تھوڑا کم تھا تو وہ خود چل سکتی تھی اب وہ شاور لینے کا سوچ رہی تھی جب وہ اندر آیا تھا۔

"کہاں تھے تم۔۔۔؟؟؟" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے مقابل آیا تھا۔

"ایسے تمہیں ناپا کر پریشان ہو گئی تھی میں" وہ اپنے چہرے پر آرہی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

رات کا اس کا ایکٹ یاد آیا کتنی بے قراری تھی اس کے لمس میں اور وہ خود بھی تو بے اختیار ہوئی تھی لیکن پھر اس کی سوری یاد آئی تھی۔

چہرے کے زاویئے بگڑے تھے وہ لبوں کو چبانے لگی تھی۔

تعزیز بغور اس کی ہر حرکت دیکھ رہا تھا لیکن خاموش تھا۔۔۔

"آپ کیوں پریشان ہوئیں آپ کو کیا لگا میں آپ کو چھوڑ کر چلا گیا ہوں ویسے بھی یہ آخری رات تھی ہماری ساتھ اس کے بعد تو۔۔۔"اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھتے ہوئے وہ بولا تھا۔

"ہاں کیسے بھول سکتی ہوں میں یہ بات؟؟؟"وہ جیسے پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر لائی تھی۔

"اچھی بات ہے بھولنی بھی نہیں چاہیئے۔۔۔"وہ اس کے قریب آتے اس کو بانہوں میں بھر چکا تھا وہ حیران ہوئی لیکن خاموشی سے اس کے سینے پر سر رکھے اس کی دھڑکنیں سننے لگی تھی وہ اسے باتھ روم لایا تھا۔۔۔

"شاور لے لیں آپ پھر نیچے چلتے ہیں۔۔۔" اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے وہ بولا تھا ابر شم نے سر ہلایا اور اپنے بالوں کا جوڑہ کھول گئی تھی تعزیز کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر باتھ روم سے نکلتے روم میں واپس آیا تھا۔۔۔۔

رات جب وہ بے اختیار ہوتے اس کے قریب ہوا تھا تو اسے دور جھٹکنے کے بجائے ابر شم نے اس کا ساتھ دیا تھا یعنی وہ خود بھی اس کا لمس پانا چاہتی تھی۔

وہ مسکرایا اور اس کی حرکت یاد کرنے لگا تھا۔

وہ آج رات کچھ پلان کرنے کی پوری تیاری کر چکا تھا آج ان کے نکاح کو ایک سال ہونے والا تھا یعنی ان کی شادی کی پہلی سالگرہ تھی۔۔۔

وہ بہت خوش تھا کہ اس نے خود سے گرینی سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو چکا تھا۔

گرینی سے جب وہ پہلی بار ملا تھا گرینی کو یقین نہیں آیا تھا کہ ابر شم اتنی جلدی کسی کو پسند کر چکی ہے۔۔۔

تو اُنہوں نے اس سے پوچھ لیا تھا کہ مجھے سب سچ بتاؤ کیا تم واقعی میں ابر شم میں انٹر سٹڈ ہو اور وہ تم میں انٹر سٹڈ ہے یا پھر کوئی اوٗر معاملہ ہے ان کے بار بار اسرار کرنے پر وہ اُنہیں ابر شم کی پلاننگ کے بارے میں بتا چکا تھا۔

وہ کہیں لمحے تو یقین نہیں کر پائی تھیں لیکن پھر انہیں خوشی ہوئی کہ ابر شم ان کی خوشی کے لیے یہ سب کر رہی تھی۔

وہ ان کی خوشی کے لیے ہی سہی لیکن شادی کے لئے مان گئی تھی تب وہ بہت خوش سے تعزیز کو کچھ سمجھانے لگی تھیں جو تعزیز کو بھی مناسب لگی تھی

شادی کی شروعات میں وہ جو ابر شم کو تنگ کرتا تھا وہ بھی اس کی پلاننگ تھی۔۔۔

کہتے ہیں کہ دونوں لوگ جب ایک ساتھ رہتے ہیں تو ان کے درمیان کے فاصلے کم ہو جاتے ہیں اوٗر اگر دو مہرم ہوں تو ان کے دل ایک دوسرے کی طرف کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ایسا ہی ان کے ساتھ بھی ہوا تھا تعزیز تو پہلے ہی ابر شم کو پسند کرتا تھا یا یہ کہا جائے کہ وہ پہلی بار کی محبت کا شکار ہوا تھا تو غلط نہیں ہو گا۔

لیکن ابر شم بھی زیادہ دیر تک خوٗد کو روک نہیں پائی تھی اس کی طرف مائل ہونے سے۔

وہ اس کی طرف کھینچتی چلی گئی تھی کچھ اس کی سحر انگیز شخصیت کا اثر تھا کچھ اس کی بے باک جسارتوں کا۔

پھر جو کچھ اس دن ہوا جب گرینی کے مہمان آئے ہوئے تھے اس دن کیسے تعزیز کے منہ سے اپنی گرل فرینڈ کے بارے میں ہاں نکلا وہ نہیں جانتا تھا۔

لیکن ابر شم نے اس بات کو کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر لیا تھا۔

وہ بار بار اس کے سامنے اس کی گرل فرینڈ کا زکر کرتی اور وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا لیکن معاملہ اتنا آگے جائے گا یہ اس کے گمان میں نہیں تھا۔

جو آفس میں لینا نے کیا وہ سب جھوٹ تھا لیکن اس وقت ابر شم کے ری ایکشن سے اسے بہت دکھ ہوا تھا۔

وہ چاہتی تو اس کا ساتھ دے سکتی تھی لیکن اس نے الٹا تعزیز کو ہی غلط سمجھا۔

لیکن خیر اس کے بعد ان کی لائف میں سب اچھا ہی ہوا پھر آئزم سے اسے اچھی فیلنگز نہیں آتی تھیں اب بھی وہ اسے مشکوک ہی لگ رہا تھا۔

اسے نجانے کیوں لگتا تھا کہ ائزم اور سفرا کا آپس میں کوئی لنک تھا۔

لا بیشا اور سفرا کی تو پلاننگ وہ سمجھ گیا تھا اسے اب امید تھی کہ سفرا دوبارہ کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں کرے گی۔۔۔

آج رات اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا وہ اپنے اور ابر شم کے درمیان کے سارے معاملات طے کرتے فاصلے مٹاتے اس کو اپنی قربت کی بارش میں بھگوئے گا۔۔۔

"میم آپ کی بے قراریاں دیکھتا ہوں آج رات کہاں تک پہنچ پاتی ہیں اور پھِر جو میں کرنے والا ہوں آپ سوچ بھی نہیں سکتی ہیں۔۔۔!!!" وہ ابر شم کی تصویر پر نظریں جمائیں مسکرا کر بولا تھا۔

کچھ سوچتے وہ وارڈروب کی طرف بڑھا تھا آفس کے لیے ڈریس نکالنے کے لیے۔

لیکن جیسے ہی اس نے وارڈروب کھولی اس کی نظر ایک تصویر پر پڑی جیسے ہی اس نے وہ تصویر دیکھی اسے فوٹو شوٹ والا منظر یاد آیا تھا۔

ابر شم نے یہ تصویر سنبھال کر رکھی ہو گی اسے امید نہیں تھی۔۔۔

وہ تصویر کو دیکھنے لگا ایک خیال اس کے زہن میں آیا یعنی وہ اسے بھی آج رات میں ایڈ کر سکتا تھا۔

ابھی وہ نیچے جاتے گرینی سے بات کرنے والا تھا کہ آج رات وہ ابر شم کو کہیں لے کر جائے گا۔

گرینی کو پہلے ہی سب کچھ پتہ تھا ان سے چھپانے کی اسے ضرورت نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنا ڈریس لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا وہ شرٹ کے کف بند کر رہا تھا جب ابر شم ڈریسنگ روم میں آئی تھی لیکن اسے وہاں دیکھتے وہ پل بھر کے خفت میں مبتلا ہوئی تھی۔

"تم اتنی دیر سے تیار ہو رہے تھے!!!" وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد واپس آئی تھی باتھ روم سے اسے لگا تھا کہ وہ باہر جا چکا ہو گا لیکن اسے اتنا تیار ہوتے دیکھ کر وہ ٹھٹکی تھی۔

"اب آپ کو میرے تیار ہونے پر کوئی اعتراض ہے دیکھیں آخری دن ہیں برداشت کر لیں۔۔۔"اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

وہ کیوں بار بار اس کے سامنے آخری دن ہے بول رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا شاید وہ اس کے تاثرات جاننا چاہ رہا تھا۔

"مُجھے کیوں تمہارے تیار ہونے پر اعتراض ہو گا تعزیز بس ایسے ہی پوچھ لیا ظاہر ہے تم اتنا تیار ہو گے وہاں گرل فرینڈ جو ہو گی تمہاری۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی اب اتنا طنز تو وہ بھی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں صیح کہا آپ نے۔۔۔"وہ اس کی بات سے محظوظ ہوا تھا۔

"لیکن آج میں بھی آفس آؤں گی" اس نے جیسے تعزیز کی باتوں پر مسکراتے اسے جواب دیا تھا وہ ایسے تعزیز کو اکیلے نہیں جانے دے سکتی تھی۔۔

"آپ کا پاؤں۔۔۔"

"میرا پاؤں اب ٹھیک ہے اگر درد ہوا بھی تو برداشت کر لوں گی اب اتنی بھی کمزور نہیں ہوں کہ یہ درد برداشت نہ کر سکوں۔۔۔" وہ اسے جیسے کچھ جتا رہی تھی وہ سر ثبات میں ہلا گیا تھا اب کیا کہتا اپنی باتوں سے اسے ہرٹ تو کر ہی چکا تھا اور کہتا تو وہ مزید پریشان ہوتی جو وہ نہیں چاہتا تھا۔

"ویسے آج ہماری شادی کی پہلی سالگرہ ہے شائد آخری بھی ہو کیونکہ اج ہم لوگ!!!" وہ بات مکمل نہیں کر پایا تھا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے۔

"ہاں شاید لیکن ہم فرسٹ ویلڈنگ انیورسرڈی کو سیلبریٹ کر سکتے ہیں اس کے بعد تو شائد یہ موقع ہمیں پھر نہ ملے۔۔۔" وہ اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

اس نے گرے کلر کا پینٹ کوٹ پہنا تھا شرٹ کا کلر بھی گرے تھا وہ خود کے لیے بھی گرے ہی سلکیٹ کرنے والی تھی اس سے میچنگ بھی تو کرنی تھی۔

"اگر آپ چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے کر لیتے ہیں۔۔۔!!" وہ اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولا تھا۔

"لیکن۔۔۔" وہ اس کے قریب ہوا اب دونوں میں فاصلہ کم ہو گیا تھا۔

"لیکن کیا۔۔۔؟؟؟" وہ ایک قدم مزید قریب ہوئی تھی۔

"آج ہماری آخری صبحِ ہے تو میں اگر کچھ کر لوں تو آپ برداشت کر لیجیے گا۔۔۔" وہ اس کو کمر سے تھام کر اپنے قریب کرتے زو معنی انداز میں بولا تھا اب ابر شم بچی نہیں تھی جو اس کا زو معنی انداز نہیں دیکھ پاتی۔۔۔۔یا محسوس نہیں کر پاتی۔

"کیا کرو گے؟؟" وہ جانتی تو اچھے سے تھی لیکن پھر بھی پوچھنے لگی تھی جس پر تعزیز خان کی گرفت اس ہے گرد مزید مضبوط ہوئی تھی۔

اس نے اس کا چہرہ ایک جھٹکے سے اوپر اُٹھایا تھا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے تھے ابر شم شوکڈ ہوئی تھی لیکن پھر وہ خوُد بھی اس کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔۔

اس کی رات والی بات یاد آئی تو ابر شم نے اس کے نچلے لب پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے وہاں کٹ لگا دیا تھا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوا تھا اس کے لبوں پر کٹ لگا تھا وہ حیران ہوا اپنے لبوں کو ہولے سے چھوا وہاں سے نکلتے خون کی بوند اس کے ہاتھ پر لگی تھی وہ اس کے اس ایکٹ کو کچھ اوُر ہیٔ سمجھنے لگا تھا۔

"آپ کو اگر اعتراض تھا تو بتا دیتی یہ کیوں کیا؟؟؟" وہ اپنے لبوں کی طرف اِشارہ کرتا ہوا بولا تھا ابر شم نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

"نہیں یہ تو کل رات کی بات کاری ایکشن تھا۔۔۔" وہ اس کی غلط فہمی دور کرتی اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی اس نے گرے کلر کا ٹروزار اوَر ساتھ شارٹ شرٹ جس کے دامن پر دھاگوں سے کام ہوا ہوا تھا وہ اس ڈریس کو تعزیز کے ساتھ میچ کر چکی تھی جبکہ اس کے ہاتھوں میں اپنے ڈریس سے میچنگ کلر دیکھ کر تعزیز خان کے لب مسکرائے تھے۔

اس کی پرسنل چیزیں بھی گرے کلر کی تھیں وہ اپنے دھیان میں تھی لیکن تعزیز کی نظریں خوَد پر محسوس کرتے اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا تھا۔

اسے پنک پسند تھا لیکن وہ اس کے ساتھ میچ کر رہی تھی یعنی وہ آج کے دن اس کے ساتھ میچ کرنے والی تھی وہ لب دبا گیا تھا۔

"کل کی کون سی بات؟؟؟" وہ نجانے کیوں کر رہا تھا ابر شم سے بحث اور وہ جو اپنے ہاتھ گاؤن کی ڈوری کھولنے والی تھی اسے وہیں جمے دیکھ کر وہ اس کے ہاتھ پہلو میں گرے تھے۔

"تم گئے نہیں اب تک۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"میری بات کا جواب دیں" وہ اس کے قریب آیا اور وہ اپنے گاؤن کو سنبھالے اس کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

"تم نے رات کو...." وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی کیسے کرتی وہ تھوڑی شرما گئی تھی۔

"کیا رات کو؟؟؟" مزید قریب ہوتے پوچھا ارادہ اسے کنفیوز کرنے کا تھا۔

"تم جاؤ مجھے چینج کرنا ہے" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی ایسے اس کا تنگ کرنا ابر شم کو پسند نہیں آیا تھا۔

"تو کریں میں نے روکا ہے؟؟؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھے اطمینان سے بولتے اس کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"تعزیز۔۔۔" وہ چلائی تھی چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہوا تھا وہ اس وقت اس کے ساتھ بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھی تبھی اسے بھیجنا چاہتی تھی لیکن وہ تھا کہ اسے جان بوجھ کر زچ کر رہا تھا۔

"یس میم۔۔۔" وہ اسے مزید زچ کرنے لگا تھا لیکن اس کی روہانسی صورت دیکھتے وہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے مسکرا کر ڈریسنگ روم سے نکل گیا تھا۔

ابر شم اس کے جاتے ہی مسکرائی تھی اس کی حرکت یاد کرتے وہ اس کے لبوں پر کٹ لگانے والی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسی تھی اور پھر چینج کرتے وہ واپس روم میں آئی تھی۔

وہ روم داخل ہوئی تو وہ نہیں تھا اس نے جلدی سے باقی کی تیاری مکمل کی تھی وہ ایسے اسے اکیلا آفس نہیں جانے دے سکتی تھی کل لفٹ والے واقعے کے بعد تو بالکل بھی نہیں ویسے بھی اس نے ہوٹل میں آج رات کے لیے انتظام کروانے کے لیے وہ آج رات تعزیز کو سرپرائز دینا چاہتی تھی۔

جلدی سے بال بناتے وہ اپنا بیگ لے کر روم سے نکلی تھی اوٗر سیڑھیوں اترنے میں اسے کافی مشکل ہوئی تھی پاؤں پر کھیچاو پڑا تھا۔

لیکن وہ درد کو نظر انداز کر گئی تھی نیچے ڈائننگ ہال میں گرینی کے ساتھ ہارشم موجود تھا۔

••••

وہ تعزیز کو ہال میں نہ پا کر پریشان ہوئی تھی گرینی کے دائیں جانب وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی تھی ہارشم نے اسے دیکھتے سمائل پاس کی تھی جبکہ گرینی نے ماتھے پر بل پڑے تھے اسے ایسے آفس کے گیٹ اپ میں تیار دیکھ کر۔

"آبی تم آفس جا رہی ہو؟؟؟" انہوں نے دبی دبی آواز میں پوچھا ابرشم سر ہلا گئی تھی۔

"جی آج ایک امپورٹنٹ میٹنگ ہے....!!!" وہ اُنہیں یہ نہیں بتا سکی تھی کہ وہ تعزیز کے اکیلے جانے سے انسیکور فیل کر رہی تھی۔

"آبی میرا بچہ پاؤں ٹھیک نہیں ہے اوَر میٹنگ تعزیز دیکھ لے گا کل بھی تو اس نے سب اچھے سے مینج کر لیا تھا پھر آج تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے اسے سمجھنا چاہ لیکن وہ نہیں جانتی تھیں کہ وہ ہر حال میں جائے گی۔

"گرینی میں بالکل ٹھیک ہوں اوَر اب درد تو بالکل بھی فیل نہیں ہو رہا ہے تعزیز نے رات کو بھی میڈیسن دی تھی سو اب میں ٹھیک ہوں۔۔۔" اُنہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ پھر بھی پریشان ہی رہی تھیں۔

"آبی آج تم نہ ہی جاتی ہم نے جانا ہے تعزیز کے گھر گرینی نے اس سے پوچھ لیا ہے اس کی کزن کے بارے میں سو آج اگر تم رک جاتی تو؟؟؟" وہ کچھ زیادہ جلدی ہی مچا رہا تھا نیوشا کے گھر جانے کی۔

"ہارشم اتنی جلدی کیا ہے یار ابھی تو تمہیں اس لڑکی کو دیکھے بس ایک رات ہوئی ہے اور تم اتنی جلدی کر رہے ہو گرینی آپ ہی سمجھائیں اسے یہ کچھ زیادہ ہی جلدی ہو رہا ہے" وہ گرینی کی طرف پریشانی سے دیکھنے لگی تھی۔

"آبی یہی بات میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ سمجھے تب ناں اتنا اکورڈ لگ رہا تھا تعزیز سے ایسے بات کرتے ہوئے لیکن اس نے سب بتا دیا وہ اس کی کزن ہے اس کے چچا کی بیٹی اس کی بہن کی نند اور ابھی تک شادی نہیں ہوئی ہے" گرینی نے ساری انفو ابرشم سے بھی شئیر کی تھی جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ایسے آپ لوگ جائیں گے مناسب لگے گا کیا؟؟ مجھے لگتا ہے ہارشم کو وہاں نہیں جانا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے اس کا وہاں جانا ان لوگوں کو پسند نہ آئے وہ تھوڑا بیک ورڈ ایریا ہے ایسی چیزیں وہاں بری سمجھی جاتی ہیں۔۔۔" وہ ارواح سے تعزیز کی فیملی کے بارے میں کافی کچھ پوچھ چکی تھی سو اسے یہ بہتر لگا تھا کہ ہارشم وہاں نہ ہی جائے۔

"لیکن آبی میرے وہاں جانے سے مجھے نہیں لگتا ہے کہ کوئی پروبلم ہو گی۔۔۔؟؟؟" وہ کافی بروڈ مائنڈ تھا شاید جہاں سے آیا تھا وہاں ماحول ہی ایسا تھا۔

"آبی ٹھیک کہہ رہی ہے ہارشم تُمہارا وہاں نہ جانا ہی بہتر ہے باقی میں چکر لگا آتی ہوں پھر ہی کچھ پتہ چلے گا کہ کیا کہتے ہیں وہ لوگ۔۔۔" وہ بولی تھیں ان

کی بات ہال میں انٹر ہوتے تعزیز خان نے بھی سنی تھی وہ حیران ہوا بھلا کہاں جانے کی بات کر رہی تھیں وہ۔۔۔

"گرینی کہاں جانے کی بات ہو رہی ہے؟؟" وہ ابر شم کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا تھا گرینی کے ساتھ باقی نفوسِ کے چہروں پر گھبراہٹ آئی تھی وہ اس سے ابھی تک ہار شم کے حوالے بات نہیں کر پائی تھیں سو ان کو لگ رہا تھا کہ اسے پتہ چلا تو وہ ناراض ہو جائے گا۔

"ہاں وہ ایک جگہ جانا ہے مجھے کام ہے کچھ۔۔" وہ ابر شم کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی اچھا تو نہیں لگا تھا اُنہیں جھوٹ بولتے ہوے لیکن اور کوئی آپشن نہیں تھا ان کے پاس۔

"میں سمجھا آپ پریشان ہیں۔۔۔!!!" ان کی آخری بات سے وہ یہی اخذ کر سکا تھا سو کہہ دیا ان سے۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے بیٹا۔۔" وہ بولتے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں اور ناشتے کے بعد ابر شم اور تعزیز آفس کے لئے نکل گئے تھے جبکہ ہار شم وہیں رکا تھا اور گرینی حویلی جانے کی تیاری کرنے لگی تھیں۔۔۔

ابر شم اور تعزیز اس وقت گاڑی میں موجود تھے تعزیز سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور ابر شم باہر دیکھ رہی تھی یکدم اسے کچھ یاد آیا تھا۔

"کل تم نے مُجھے آفس میں مس کیا تھا؟؟؟" وہ اس کے اسٹیرنگ پر موجود ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر تیز نے نظریں گھما کر اسے

دیکھا تھا۔۔۔اس کے سوال کو وہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ وہ کس طرز میں سوال پوچھ رہی تھی۔

"آپ کو کیوں یاد کرنے لگا میں بھلا؟؟؟" وہ ہلکا سا ہنسا تھا ابر شم اس کی مسکراہٹ غور سے دیکھنے لگی تھی وہ مسکرانے میں اکثر کنجوسی کرتا تھا کبھی کبھار کم کم ہی مسکراتا تھا لیکن مسکراتے ہوئے ہمیشہ بہت خوبصورت لگتا تھا ابر شم ابھی تک اس کی مسکراہٹ میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی نظروں کا فوکس خوُد پر پاتے وہ ایک جھٹکے میں گاڑی روک چکا تھا۔

"آپ مُجھے کیوں دیکھ رہی ہیں ایسے؟؟؟" وہ اس کی محویت نوٹ کرتا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سیدھی ہوئی تھی۔

"تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی ہوں میں ؟؟" الٹا سوال کیا تھا ابر شم نے وہ مسکرایا تھا۔

"دیکھ سکتی ہیں صرف آج کا ہی تو دن ہے." وہ بولتے سامنے دیکھتے گاڑی پھر سے سٹارٹ کر چکا تھا اور ابر شم اس کے بار بار کے آج کے دن پر تپی تھی اسے کچھ زیادہ ہی جلدی تھی اس تعلق کو ختم کرنے کی۔۔۔۔

وہ جو کرنے والی تھی اس نے بعد بھی وہ اگر انکارِ کر دیتا تو وہ کیا کرے گی۔

"یہ تم کیوں بار بار یہ لفظ بول رہے ہو؟؟؟ لگتا ہے کچھ زیادہ ہی جلدی ہے تمہیں؟؟؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"ہاں مجھے رات کی بہت جلدی ہے۔۔۔" وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا جب کہ ایک پل کے لیے ابر شم کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اس کی باتوں کو سنتے۔

"کیوں رات کی کیوں جلدی ہے۔۔۔؟؟؟" جلدی تو ابر شم کو بھی بہت تھی رات کی لیکن اس کا پلان اوٗر تھا جبکہ وہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو سرپرائز دینے کا سوچ رہے تھے۔

ابر شم کا سیل فون بجا تھا کال ہوٹل سے تھی جہاں اس نے رات کے لئے تیاری کروانی تھی وہ ان سے بات کرنے لگی تھی اوٗر تعزیز نے بھی ہوٹل والوں کو میسج کیا تھا اس کا روم بھی ریڈی ہو چکا تھا اب دونوں نے رات کو ایک دوسرے کو شوک دینا تھا۔

ابر شم اوٗر تعزیز دونوں نے کٹ کرتے فون ڈیش بورڈ پر رکھے تھے دونوں ہی ایک دوسرے کی بات نہیں سن رہے تھے کہ وہ کیا بات کر رہے تھے۔

گاڑی آفس کی پارکنگ میں رکی تھی اوٗر تعزیز پہلے بار نکلا تھا اس نے ابر شم کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اس کے آگے ہاتھ پھیلایا تھا اس کے پاؤں پر پٹی بندھی ہوئی تھی بھلے وہ انکارِ کر رہی تھی لیکن تعزیز جانتا تھا کہ اسے پاؤں میں درد ہو گا رات اس کا درد کچھ اوٗر زیادہ بڑھ گیا تھا جب وہ پانی میں گری تھی۔۔۔۔

ابر شم کی نظر لابیشا پر پڑھی تھی جو دور سے اپنی گاڑی کے سامنے کھڑی ان دونوں کو دیکھ چکی تھی تعزیز کا ابر شم کی طرف ہاتھ بڑھانا بھی وہ دیکھ رہی تھی ابر شم نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے اپنے لبوں پر مچل رہی

مسکراہٹ بمشکل روکی تھی اور تعزیز کے بھاری ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تھا۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر باہر نکلی تھی۔

چال میں تھورا عجیب پن تھا کہ لابیشا کی آنکھوں میں چنگاریاں سی بھری تھیں اسے ائزم نے بتایا تھا ابر شم کو چوٹ لگی ہے تو وہ کچھ دن آفس نہیں جائے گی تمہارے پاس اچھا موقع ہے تعزیز کو اپنے قریب کرنے کا۔۔۔

لیکن یہاں تو وہ معاملہ ہی الٹ ہو گیا تھا وہ دوسرے ہی دن آگئی تھی اور نہ صرف آئی تھی بلکہ اس کا دل بھی جلا رہی تھی۔

"میں بھی دیکھتی ہوں کیسے ساتھ رہتے ہو تم دونوں تعزیز کو اب میں حاصلِ کر کے رہوں گی۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی یہ منظر دیکھنا اس کے لئے ناقابلِ یقین ہو رہا تھا۔

"تعزیز پلیز صحیح سے پکڑو مُجھے درد ہو رہا ہے!!"ابر شم کی ایکٹنگ انتہا پر تھی وہ بس اس وقت لا بیشا کو جلانا چاہتی تھی اور تعزیز نے اسے اپنے بانہوں میں لیتے ان کو اپنے ساتھ لگاتے چلنا شروع کیا تھا۔وہ سکون سے اس کے حصار میں چل رہی تھی پاؤں میں درد تھا تو سہی مگر اتنا نہیں جتنا وہ شو کر رہی تھی لا بیشا بھی ان کے پیچھے تھی۔

تعزیز کا ارادہ سڑھیاں یوز کرتے اوپر جانے کا تھا لیکن ابر شم کی چوٹ دیکھتے وہ لفٹ میں انٹر ہوا تھا ورنہ کل والا واقعہ وہ بھولا نہیں تھا۔

ابر شم اس پر شک بھی کر رہی تھی اسی وجہ سے کیونکہ وہ کل لا بیشا کے ساتھ لفٹ میں تھا اس واقعے کی وجہ سے رات ان کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تھی۔

۔

"ٹھیک ہیں؟؟؟" وہ لفٹ میں داخل ہوتے اوپر فلور کے بٹن پر پش کرتے وہ ابر شم کو دیکھتے پوچھنے لگا تھا تب تک لا بیشا بھی لفٹ میں آگئی تھی۔

ابر شم کو غصہ تو بہت آیا اب تو اسکا دل چاہ وہ اسے نوکری سے ہی نکال دے لیکن پھر خاموش ہو گئی لیکن تعزیز کے مزید قریب ہوئی تھی۔

تعزیز جان گیا تھا وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہی تھی یقیناً وہ لا بیشا کو کچھ جتانا چاہتی تھی لیکن تعزیز کے لیے لا بیشا اتنی امپورٹنٹ تھی ہی نہیں کہ وہ اس

کے بارے میں کچھ سوچتا لیکن ابر شم اسے حواسوں پر کچھ زیادہ ہی سوار کر چکی تھی۔

"یہ کل بھی لفٹ میں ایسے ادائیں دکھا رہی تھی تمہیں بتاؤ مجھے کیسے سج دھج کر آئی ہے جیسے آفس نہیں کسی کی شادی ہو۔۔۔؟؟؟"وہ تعزیز کے کان میں دبی دبی آواز میں سرگوشی نما ادا میں بولی تھی کہ تعزیز بمشکل سن پایا تھا لیکن سنتے ہی اسے ہنسی کا دوڑاہ پڑا تھا۔

اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے خوُد کا قہقہہ مشکل سے روکا تھا اوُر لا بیشا جو کل کی طرح فل تیار ہو کر آئی تھی اس کی طرف دیکھنا بھی اس نے گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔

"یہ آپ اسی سے پوچھ لیں...."تعزیز ہواؤر ابر شم کو زچ نہ کرے یہ کہاں ممکن تھا بھلا تبھی وہ بھی ابر شم کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا تھا۔

اس کے جلمے پر ابر شم نے اسے گھورا تھا۔

لابیشا ابر شم کے سامنے تھوڑی سی انکمیفٹبل ہوئی تھی کہاں سوچا تھا اس نے وہ صبح ہی صبح یہ منظر دیکھے گی۔۔۔

دل کا جیسے جلن کے مارے برا حال تھا وہ دونوں سیم کلر کی ڈریسنگ کیے ایک دوسرے کے اتنے قریب جیسے مکمل لگ رہے تھے۔۔

ابر شم کی نظروں میں وہ تعزیز کے لئے واضح محبت دیکھ رہی تھی کہاں وہ ائزم کی محبت کا دم بھرتی تھی اؤر اب تعزیز خان۔

لیکن وہ ائزم کو تو کھو چکی تھی اپنی بیوقوفی کی وجہ سے پر تعزیز کو پانا اب اس کی اولین ترجیح تھی۔۔۔

"تم کبھی تو میری بات کا جواب دے دیا کرو۔۔۔" ابر شم کا شکوہ وہ ہنسا تھا ابر شم نے ایک نظر لا بیشا کو دیکھا اور پھِر تھوڑا اوپر ہوتے وہ اپنے پنک گلوس سے سجے ہونٹ تعزیز کے رخساروں پر رکھ دیئے تھے۔۔۔

تعزیز خان نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ ابر شم پیچھے ہوتی کندھے اچکا گئی تھی لیکن لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

لا بیشا کے لئے وہاں کھڑا ہونا اب اور بھی مشکل ہوا تھا وہ لفٹ کے کھلتے ہی سب سے پہلے نکلی تھی اور اس کے نکلتے ہی تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا یہ

عورتوں کی سرد جنگ شاید کبھی ختم نہیں ہوتی وہ ابر شم کو تھامے لفٹ سے نکلا تھا۔

آگے آفس میں سارا اسٹاف تھا سو ابر شم اس کا ہاتھ چھوڑتے الگ ہو گئی تھی ویسے بھی جو اس کا مقصد تھا وہ تو پورا ہو گیا تھا وہ لا بیشا جل بھن گئی تھی ابر شم کا موڈ صبح صبحِ فریش ہو گیا تھا۔۔۔

تعزیز اور وہ دونوں ساتھ آفس کی طرف بڑھے تھے۔

ابر شم کے چہرے پر آج مسکراہٹ تھی جو تعزیز کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی یقیناً وہ لا بیشا کی صورت دیکھتے خوش ہو رہی تھی جبکہ تعزیز ان کی آپس میں سرد جنگ دیکھتا بس تاسف سے سر ہلا پایا تھا نجانے کب یہ لا بیشا ان کی زندگیوں سے جاتی۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 100

••••

ارواح اوَر زرانیل کی آنکھ صبح جلدی کھل گئی تھی دونوں اب ساتھ نماز ادا کر رہے تھے ارواح کا حویلی میں پہلا دن تھا وہ نروس تھی بھلے زرانیل کی فیملی کا رویہ اس کے ساتھ اب بہت اچھا ہو گیا تھا لیکن وہ پھر دل سے مطمئن نہیں تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو اس وقت وہ دونوں صوفے پر بیٹھے تلاوت کر رہے تھے کافی دیر تک عبادت میں مشغول رہتے وہ دونوں باہر لان کی طرف چلے آئے تھے۔۔۔

"اب تو چکر نہیں آ رہے ہیں ناں۔۔۔؟!!" وہ ارواح کو اپنے حصارِ میں لیتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے گھاس پر چل رہا تھا۔۔۔

اسے ایسے اپنے گھر میں ارواح کے ساتھ واک کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا کچھ الگ سا محسوس ہو رہا تھا۔

"نہیں آپ کے سامنے ہوں اور بالکل ٹھیک ہوں۔۔" وہ سکون سے اس کے حصار میں چل رہی تھی زندگی اتنی اچھی ہو جائے گی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ رب بڑا مہربان ہے اپنے بندوں پر۔۔۔

۔

"میری جان مجھے تو بالکل ٹھیک لگ رہی ہے بٹ ہم آج شہر جائیں گے کمپلیٹ چیک اپ کے لیے پھر تعزیز سے مل کر ارشک سے ملیں گے اور

شام کو واپس آجائیں گے کیسا رہے گا۔۔۔"وہ لان میں رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھ گئے تھے ارواح کا ہاتھ زرانیل کے ہاتھوں میں ہی تھا۔۔۔۔

جسے وہ نرمی سے سہلا رہا تھا۔

"لیکن ہم سب سے کیا بولیں گے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں سب پوچھیں گے۔۔۔؟؟!"اسے یہ پریشانی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

"وہ تم مجھ پر چھوڑ دو جاناں۔۔۔"وہ اگے کو ہوتا اس کے لبوں کو چوم چکا تھا ارواح بدک کر پیچھے ہوئی تھی وہ لان میں تھے کیا وہ جگہ کا لحاظ بھی بھول گیا تھا اس کے رخسار تپ کر کندن ہوئے تھے اس کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی اس کی جسارت کی وجہ سے اور وہ معنی خیز انداز میں اسے دیکھنے لگا تھا اپنے لبوں کو دبائے وہ جیسے اس کی حالت سے محظوظ ہوا تھا۔۔

"جانم صرف لبوں کو چھوا ہے اور یہ حال ہے جب میں آپ کے۔۔۔"

"پلیز۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر انگلی رکھتے اسے بولنے سے روک رہی تھی زرانیل نے اس کی انگلی اپنے لبوں سے چوم لی وہ پھر ہاتھ پیچھے کر گئی تھی۔

اس کی جسارتوں کو تو وہ اکیلے میں سہہ نہیں پاتی تھی۔ یہاں تو اتنے لوگ تھے لیکن زرانیل کو جیسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا اس بات سے۔

فرحین بیگم جو کہ نماز پڑھ کر کھڑکی کھولتے باہر دیکھنے لگی تھیں سامنے ارواح اور زرانیل کو ایک ساتھ خوش دیکھتے ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

اُنہیں خوشی تھی کہ ان کا بیٹا واپس آ گیا تھا بھلے اُنہیں یہ لڑکی پسند نہیں تھی لیکن وہ ان کے بیٹے کی پسند تھی وہ اپنے بیٹے کے لیے اس لڑکی کو قبول کر سکتی تھیں۔

مرتضیٰ خان بھی شاید دل سے راضی ہو چکے تھے لیکن زرانیل سے کہہ نہیں پا رہے تھے لیکن وہ اب اپنے دوسرے بیٹے کو کھونا نہیں چاہتی تھیں۔

"یا اللہ پاک میری غلطیوں کو معاف کر دیں میرے کیے ہوئے کرموں کی سزا میرے بیٹے کی موت کی صورت میں میرے سامنے آ چکی ہے اب میرے دوسرے بیٹے کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے۔۔۔!!!" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھیں۔

بیٹے کا خوشی سے مسکراتا چہرہ دیکھ کر اُنہیں بہت خوشی ہو رہی تھی۔

یہ لڑکی شہر کی لڑکیوں کی طرح نہ تو چالاک تھی نہ ہی فیشن ایبل بلکہ وہ اُنہیں آرمینا کی طرح ہی سادہ سی لگتی تھی۔۔۔

وہ انہیں دیکھنے لگی اپنے بیٹے کے ہاتھوں میں قید اس لڑکی کا ہاتھ اپنے بیٹے کا خوشی سے تلملتا چہرہ دیکھ کر ان کا دل جیسے باغ باغ ہو گیا تھا۔

وہ ان سے ناراض تھا تبھی رات کو انہیں دیکھنے نہیں آیا تھا اب تو رہ رہ کر انہیں پچھتاوا ہو رہا تھا کہ کاش وہ حرمین آپی کا ساتھ نہ دیتی۔

جو ہوا وہ تو ہو گیا لیکن اب سے وہ بس اس کمرے کی ہو کر رہنے والی تھیں باہر پہلے بھی کم ہی جاتی تھیں اور اب تو جیسے بیٹے سے بچنے کی کوشش کرنی تھی انہیں۔

اس کی آنکھوں میں خوُد کے لیے بے اعتباری وہ نہیں دیکھ سکتی تھیں کسی قیمت پر بھی۔۔۔

شوہر کی بے اعتنائی وہ مشکل سے سہہ رہی تھیں وہ ان کی طرف دیکھتے تک نہیں تھے ان سے بات کرنا تو پھر الگ ہی چیز تھی۔۔۔

وہ کمرے میں صرف رات کے وقت آتے تھے اوُر اپنی جگہ پر ان کی طرف کروٹ بدلے سو جاتے تھے صبح ان کے اٹھنے سے پہلے نکل جاتے۔

اوُر فرحین بیگم کی ہمت نہیں ہو پاتی تھی اُنہیں مخاطب کرنے کی انکی شکل پر سنجیدہ تاثرات ہوتے تھے وہ اپنی جگہ غلط نہیں تھے ان کے بھائی کا قتل کا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھیں۔

"یار کون سا ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے سب لوگ رومز میں ہیں جسٹ ریلیکس۔۔۔"زرانیل خان ارواح کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ سہلانے لگا تھا۔

"لیکن آپ ہر جگہ نہ شروع ہو جایا کریں ناں۔۔۔" تپتے رخساروں کو بمشکل سہلاتے ہوئے بولی تھی اس کی بات پر زرانیل خان نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"جان حق رکھتا ہوں میں تم پر بھرے مجمعے میں بھی تمہیں کس کر سکتا ہوں اور تم مجھے روک نہیں سکتی ہو۔۔۔"وہ اس کے قریب ہوا تھا ارواح نے بے ساختہ ٹیبل کے کنارے کو تھاما تھا۔

"ہاں جانتی ہوں حق رکھتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہر جگہ کس کرنے لگ جائیں آپ رات بھی تو۔۔۔!!!" وہ بولتے بولتے چپ ہوئی تھی اپنی بات کا مطلب سمجھ آنے پر وہ شرم سے دوڑی ہوئی تھی۔

"یار بات تو مکمل کر لیتی تم۔۔۔؟؟؟" اس کی باتوں پر وہ ہنسی مشکل سے روکے ہوئے تھا ورنہ دل کر رہا تھا دل کھول کر ہنسے وہ۔

"آپ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔" وہ روٹھتے ہوئے چیئر سے اٹھ گئی تھی اس کے پیچھے ہی زرانیل خان بھی اٹھا تھا۔

اور اسے اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

وہ منہ بنائے اس کی طرف دیکھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان کو مزید ہنسی آئی تھی۔

"یار تم میری بیوی ہو تم سے بات نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے دوسری شادی کر لوں گی ایک ٹائم پر کوئی ایک تو میسر ہو گی۔۔۔۔" وہ جان بوجھ کر اس کے سامنے دوسری شادی کا نام لے رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے لیے جو اس کی توقع کے عین مطابق بگڑے تھے۔

"آپ دوسری شادی کریں گے؟؟؟" وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی تھی۔

"اگر تم ایسے ہی مجھے رومانس سے روکتی رہی تو کر بھی سکتا ہوں کیونکہ تم جانتی ہو میری عادت کو" وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کرنے لگا تھا۔

"نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" آنکھیں نمی لیے چھلکنے کو بے تاب تھیں زرانیل خان کو مزاق مہنگا پڑا تھا وہ اس کے سر پر پیار سے بوسہ دے گیا تھا۔

"نہیں میری جان مجھے صرف ایک لڑکی سے محبت ہوئی ہے اوَر وہ تم ہو تم سے پہلے بھی کوئی نہیں تھی اوَر تمہارے بعد بھی کوئی نہیں ہو گی۔۔۔"اس کا چہرہ تھام کر اپنے قریب کرتے اس کی بھیگی آنکھوں پر اپنا پر حدت لمس چھوڑتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں گویا تھا۔

ارواح نم آنکھوں سے مسکرادی تھی۔

"مُجھے پتہ تھا آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں آپ صرف مجھے تنگ کر رہے تھے مُجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے میرے مرنے کے بعد بھی آپ بھی ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔"اس کی شرٹ کے بٹوں سے کھیلتے وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے بازوؤں پر سخت ہوتی زرانیل خان کی گرفت وہ ایک جھٹکے سے سر اٹھائے پر مجبور ہو گئی تھیں اس کی آنکھوں میں سرخی دیکھتے وہ پریشان ہوئی تھی ایسا بھی کچھ نہیں کہا تھا اس نے۔

"ارواح آج کے بعد ایسی بات مت کرنا میری جان۔۔۔" وہ اس کے منہ سے مرنے والی بات سن کر تڑپ سا گیا تھا ارواح اس کی شہد یس دیکھتے خود کو کوسنے لگی تھی کہ آخر کیا ضرورت تھی اسے ایسی بات کرنے کی نجانے وہ کیا سوچ رہا تھا۔۔۔

"نہیں میں تو۔۔۔" وہ اس کے باقی کے لفظوں کو اس کے منہ میں ہی دبا گیا تھا اس کے ہونٹوں پر جھکتے وہ جگہ تک بھولے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا ارواح اسے ناراض نہیں کر سکتی تھی۔۔

تبھی خاموشی سے اس کے سلگتے لمس کو اپنے لبوں پر محسوس کرنے لگی تھی۔۔

زرانیل خان کا ایک ہاتھ اس کی کمر میں جبکہ دوسرا اس کے بالوں میں تھا۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے اس پل جیسے اپنے آپ پر کنٹرول کھو چکا تھا۔۔۔ارواح کی پھولی سانس محسوس کرتے وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا کیسے بھول گیا وہ کہ وہ پرنگنٹ تھی ایسی سچویشن میں وہ اسے ڈیپ کس نہیں کر سکتا تھا۔

"میری جان۔۔۔ایم سوری۔۔۔"اس کے بھیگے سرخ لب دیکھتے خود کو کوسنے لگا تھا کیا ضرورت تھی اتنی شدت دکھانے کی شاید وہ اس وقت اپنے حواس میں نہیں تھا۔۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔"ارواح کو اسکا سوری بولنا پسند نہیں آیا تھا وہ اس کا شوہر تھا حق رکھتا تھا ہاں بھلے اس کا ایسے لان میں قریب آنا اسے کچھ عجیب سا لگا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے منہ سے سوری نہیں سننا چاہتی تھی۔۔

"جانم۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو سہلانے لگا تھا وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے جب کسی کے گلہ کنکارنے کی آواز سنتے وہ دونوں سیدھے ہوئے تھے۔۔۔

سامنے بی بی جان تھیں جو انکو دیکھتے وہاں چلی آئی تھیں تب جب وہ ایک دوسرے کی سانسوں کے قریب تھے۔۔

"اسلام علیکم بی بی جان صبح بخیر۔۔۔" ارواح ان کے قریب آتے مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"آپ اتنی جلدی اٹھ گئی۔۔۔؟؟" اُنہیں امید نہیں تھی کہ وہ شہر میں رہنے والی لڑکی اتنی جلدی اٹھ کر باہر آئے گی جبکہ ان کے زہن میں شہر کے لوگوں کے بارے میں الگ ہی نشقہ بنا ہوا تھا۔

"جی وہ بس جلدی اٹھنے کی عادت ہے..." وہ ہاتھوں کو مڑوڑتے ہوئے بولی تھی۔

"ارواح تم روم میں جاؤ مُجھے کچھ کام ہے تھوری دیر تک آجاؤں گا۔۔۔"زرانیل کے پاس اچھا موقع تھا بی بی جان سے بات کرنے کا سو وہ ارواح کو روم میں بھیج کر ان سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ارواح اس کی بات سنتے سر ہلاتے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی اور زرانیل کی نظریں بی بی جان پر تھیں۔

"بی بی جان۔۔۔"وہ واپس مڑنے لگی تھیں جب اس نے اُنہیں پکارا تھا۔

"ہمیں کوئی بات نہیں کرنی ہے زرانیل خان تمہاری نظروں میں ہماری کتنی اہمیت ہے یہ ہم اچھے سے جانتے ہیں تو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں۔۔۔"وہ شدید خفا نظر آرہی تھی اس سے۔۔

"بی بی جان تب حالات کیسے تھے وہ جانتی ہیں ناں اگر آپ کے ساتھ چلا آتا تو شائد ایسے سب لوگ ارواح کو قبول نہیں کرتے جبکہ وہ میری بیوی ہے تو آپ سمجھ سکتی ہیں میں نے آپ کو انکار کیوں کیا تھا بی جان۔۔۔" وہ ان کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

"ہم مانتے تھے تم نے جو کیا وہ حالات کا تقاضا تھا لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ ہم خوُد گئے تھے اپنی انا کو ایک سائیڈ رکھ کر اوُر تم نے صاف انکارِ کر دیا تھا کہ تم نہیں آنے والے۔۔۔" اُنہیں اپنے مان ٹوٹنے کا زیادہ دکھ تھا ان کے پوتے نے ان کا مان نہیں رکھا تھا یہ بات اُنہیں تکلیف دے رہی تھی۔

"بی بی جان پلیز اب جب سب کلئیر ہو چکا ہے تو ان باتوں کو دوہرانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے ہاں میں غلط تھا آپ اتنی امید سے گئیں اوُر میں نے آنے سے انکارِ کر دیا اس بات پر میں آپ سے سوری کرتا ہوں آپ مجھ سے

ناراضگی ختم کر لیں۔۔۔"وہ ان کو منانے کی ٹھان چکا تھا تبھی تو ان پر زور ڈال رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ بی بی جان اپنے پوتوں سے بہت محبت کرتی تھیں وہ پھر ضرغام ہو یا عالمیار یا وہ خود جبکہ تعزیز سے تو وہ الگ ہی پیار کرتی تھیں جس کو شائد وہ کبھی لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھیں۔

"ہم بہو سے ناراضگی ختم کر چکے ہیں یہ کافی نہیں ہے کیا جواب تم سے بھی ختم کر لیں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ بھی مسکرایا تھا۔

"دیکھیں وہ ارواح اور آپ کا معاملہ ہے لیکن مجھ سے ناراضگی ختم کریں میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا ہوں بہت مشکل ہے یہ رات کو ہی

آپ کے پاس آنا چاہتا تھا لیکن پھر نہیں آ سکا۔۔۔" وہ اب کی بار تھورا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"بیٹا ہم اس عمر میں بھلا اپنے پوتوں سے ناراض کیسے ہو سکتے ہیں ہاں بس دکھ زیادہ ہوا تھا کہ ہمارے پوتے نے ہمارا مان نہیں رکھا لیکن خیر اب جب سب ٹھیک ہو گیا ہے تو مُجھے لگتا ہے یہ بہتر ہے ہم ماضی کو بھول جائیں۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے رسانیت سے بولی تھیں جس پر زرانیل خان نے بھی سر ہلایا تھا یعنی ان کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ بس اب سب ٹھیک رہے اور ہم سب ساتھ رہیں ایسے ہی۔۔۔" وہ دل سے رب کا شکر گزار تھا جس نے اتنی مشکلات کے بعد ان سب کو ملایا تھا۔

"کاش تعزیز بھی ہمارے ساتھ ہوتا!!" اُنہیں اچانک تعزیز کی یاد آئی تھی اپنے پوتے کو وہ سینے سے لگا کر اپنے بیٹے کی خوشبو محسوس کرنا چاہتی تھیں وہ اب اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی تھیں اپنی کی ہوئی غلطیوں کی معافی مانگنا چاہتی تھیں لیکن انکا پوتا تو شاید ان لوگوں سے ملنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

"بی بی جان اس بارے میں کیا کہوں یہ اسکا اپنا فیصلہ ہے وہ شاید ماضی کو بھول نہیں پایا ویسے بھی جو منہا تائی کے ساتھ ہوا وہ بہت غلط تھا لیکن اب سب کچھ یاد کرنے کا کیا فایدہ۔۔۔؟؟؟" وہ افسردگی سے بولا تھا۔

"ہاں کاش ہم اپنے بیٹے کی خوشی کو مد نظر رکھتے تو آج حالات مختلف ہوتے ساری غلطی ہماری اپنی ہے ہم نے بیٹے سے زیادہ دوسروں پر بھروسہ کیا جس کی سزا اچھے سے مل چکی ہے ہمیں۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے

ہوئے افسردگی سے بولی تھیں زرانیل خاموش رہا تھا اب بات ہی ایسی تھی کیا کہتا وہ ان سے۔۔۔

•••••

ضرغام خان اس وقت وائٹ کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس اپنے قمیض کی سلیوز کو فولڈ کر رہا تھا آنکھوں کے سامنے بار بار رات کا منظر آ رہا تھا جب وہ ارشک کے قریب ہوا تھا۔

ایک عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہوا تھا وہ اس کی بیوی تھی اس پر حق ہوتے ہوئے بھی وہ اس سے دوری برداشت کر رہا تھا جو بہت مشکل تھا اس کے لیے وہ اسے پاس چاہیے تھی لب اسے محسوس کرنے کو بے قرار تھے۔۔۔

رات جب اس کے ہاتھوں نے اس کی دلکشیوں کو چھوا تھا تب سے وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا دل کو گویا چین ہی نہیں مل رہا تھا۔

وہ پہلے ہی کی طرح دبلی پتلی تھی وہی نازک سراپا جو اکثر اس کی پناہوں میں کپکپاتا تھا۔

اس کو اتنے قریب سے محسوس کرنے کے بعد بہت مشکل ہو رہا تھا اس سے دور رہنا وہ اس کی یادوں میں گم اس کے پیچھے خوار ہوتا آج کل گاؤں کے معاملات پر بھی توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔۔

دل تھا کہ چاہتا تھا وہ ہر وقت اس کے قریب رہے ابھی تک وہ یقین نہیں کر پایا تھا وہ اپنی زندگی میں اتنی آگے بڑھ چکی ہے اس کے بغیر۔

"ارشک ضرغام خان تمہیں وقت اس لیے دے رہا ہوں تا کہ تم خوُد کو تیار کر سکو واپس آنے کے لیے تم سے دوری کتنی سوہان روح ہے یہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو میں جانتا ہوں تم کبھی خود سے اس انسان کا نام نہیں بتاؤ گی جس نے تمہاری مدد کی تھی پر اب میں بھی خاموش نہیں رہوں گا تمہیں میرے پاس واپس آنا ہو گا۔۔۔"وہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

دل کی بے چینی عروج پر تھی اس کی۔

"شرم سے ڈوب مر جانا چاہیئے تمہیں ضرغام خان اس معصوم لڑکی کے ساتھ تم نے اتنا برا کیا اوُر بجائے اپنی کی ہوئی غلطیاں تسلیم کرنے کہ تم ہٹ دھرمی دکھا رہے ہو زبردستی اسے اپنی زندگی میں واپس لانا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟"اس کے سامنے اس کا ضمیر آن کھڑا ہوا تھا ضرغام خان نے

پلٹ کر دیکھا۔شاید اس پل وہ خوُد کے ساتھ محو جنگ تھا خوُد کی الجھنوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے اندر سے کہیں اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑ رہا تھا اس کی کی گئی غلطیوں پر۔

۔

"ہاں میں مانتا ہوں میں غلط تھا پر وہ جو کر رہی ہے کیا وہ صحیح ہے بیوی ہے وہ میری کیسے دور جا سکتی ہے وہ۔۔۔"وہ چیخا تھا شاید وہ انا کے خول میں بند ابھی تک خوُد سے زیادہ ارشک کی غلطی گنوا رہا تھا۔۔۔۔

"تمہاری قید میں وہ اتنے دن رہی کبھی ایک بار بھی تم نے اس کی تکلیف محسوس کرنے کی کوشش کی؟؟؟ کبھی اسے بیوی کی طرح ٹریٹ کیا؟؟جب

جب اس کے قریب گئے اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گئے تو اب تم کیسے اس بات کی توقع کر رہے ہو وہ تمہاری تکلیف محسوس کرے گی؟؟!" اسے یہ لفظ اب پہلے سے زیادہ شدت سے سنائی دیئے تھے۔

"نہیں وہ میری ہے صرف میری۔۔۔" وہ پرفیوم کی بوتل اٹھا کر مرر پر مارا چکا تھا ڈریسنگ مرر پل بھر میں چکنا چور ہوا تھا وہ اکیلا تھا کوئی نہیں تھا اسکے روم میں یہ اس کے اندر اس کا دل اسے ملامت میں ڈال رہا تھا وہ کب سے اپنے اندر سے آتی آواز کو دبا رہا تھا لیکن اب جب وہ پاس ہو کر شکوہ کر رہی تھی تو اسے واقعی اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا۔

"میں منالوں گا تمہیں ارشک جو پہلے ہوا اس کی ساری بری یادیں تمہارے زہن سے نکالتے وہاں اپنی محبت کے رنگ بھروں گا۔۔۔" وہ جیسے خود سے

وعدہ کر رہا تھا دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سیدھا ہوا اک نظر بکھرے کمرے پر ڈالی تھی۔۔۔

اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ روم سے نکل گیا تھا اس پل اسے بس جلدی تھی تو اس بات کی کہ اسے ارشک کے پاس پہنچانا تھا اس وقت اس کے زہن سے سارے باقی کام نکل گئے تھے شائد ارشک کے آگے اسے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔۔۔

وہ باہر نکلا تو سب لوگ ہال میں موجود تھے ارواح اور زرانیل کو دیکھ کر اسے کافی اچھا لگا تھا۔۔۔

آج اپنی فیملی مکمل مکمل سی لگ رہی تھی اگر کمی تھی تو بس عالمیار آرمینا کی اور تعزیز کی۔

وہ نیچے آیا تو بی بی جان اور شمس خان کو دیکھتے انہیں سلام کیا تھا۔

"ضرغام کہاں جانے کی تیاری ہے؟؟؟" اسے تیار دیکھ کر شمس خان نے پوچھا تھا آج کل وہ ضرغام خان کی عدم دلچسپی ہر چیز میں محسوس کر رہے تھے نجانے کہاں دھیان تھا اسکا۔

"وہ مُجھے شہر میں ایک کام ہے دادا جان۔۔۔" وہ ابھی تک کسی کو ارشک کے بارے میں نہیں بتا سکا تھا اور نہ ہی بتانے کا ارادہ تھا کیونکہ یہ اسکا اور ارشک کا پرسنل معاملہ تھا۔

"کیا کام ہے؟؟؟ آج کل شہر کے کچھ زیادہ ہی چکر نہیں لگ رہے ہیں؟؟؟ خیریت ہے کہیں کوئی مسلئہ تو نہیں ہے ضرغام خان؟؟؟" وہ اس کے قریب آئے تھے۔

"داداجان وہاں آفس میں مسلہ ہے اوُر دوسرا مُجھے ایک اپنا کام بھی کرنا ہے۔۔۔" اسے اچھا تو نہیں لگ رہا تھا ان سے جھوٹ بولتے ہوئے لیکن سچ وہ اُنہیں بتا بھی نہیں سکتا تھا۔

ارشک کے جانے کے بعد اس کا زکر حویلی میں نہیں کیا تھا نہ ضرغام خان کے سامنے نہ ہی اس کی پیٹھ پیچھے۔

وہ ایسی تھی جیسے کبھی اس حویلی میں تھی ہی نہیں لیکن ضرغام خان اسے کتنا یاد کرتا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

"ضرغام خان آج جرگے میں کل ایک اہم معاملہ آیا ہے ایک بچی کا ہے تو آج سردار کا جرگے میں ہونا ضروری ہے تم کافی دن سے جرگے سے غیر

حاضر ہو آج ہمارا ارادہ تمہیں جرگے میں لے کر جانے کا ہے۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے تھے۔

"داداجان معذرت میں آج تو نہیں آپاؤں گا" وہ کسی بھی حال میں آج پھر ارشک سے ملنے جانا چاہتا تھا اب تو اسے لگ رہا تھا کہ سرداری کی دستار لے کر اس نے غلطی کی تھی۔

"ضرغام خان آج نہیں جارہے کہیں ہمارے ساتھ جرگے میں جانے والے ہو یہ ہمارا فیصلہ ہے۔۔۔" اُنہیں ضرغام خان کا ایسے جرگے میں جانے کا انکارِ کرنا پسند نہیں آیا تھا تبھی وہ اپنا فیصلہ سنا چکے تھے۔

"ٹھیک ہے دادا جان جیسے آپ مناسب سمجھیں میں کل شہر چلا جاؤں گا۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا ایسے اگر انکارِ ہی کرتا رہتا تو ممکن تھا کہ شمس خان کو اس پر شک ہو جاتا جو وہ نہیں چاہتا تھا۔

بی بی جان ان کی گفتگو خاموشی سے سن رہی تھیں ایسے معاملات میں وہ کم ہی بولتی تھیں کیونکہ شمس خان کو پسند نہیں تھا ایسے ان کا باہر کے معاملات میں بولنا۔

زرانیل خان اوَر ارواح دونوں ساتھ ہی ڈائننگ ہال میں آئے تھے اس کے لیے اپنے ساتھ والی چیئر کھینچی تھی وہ مسکرا کر بیٹھ گئی تھی۔

اج منظر تھوڑا مختلف تھا کاش کے تعزیز بھی ان کے ساتھ ہوتا۔

ارواح اوٗر زرانیل بھی تیار تھے ان کی تیاری کی وجہ کسی کو سمجھ نہیں آرہی تھی سوبی بی جان نے پوچھ لیا تھا۔

"زرانیل یہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟؟؟"زرانیل کو تیار دیکھتے انہیں لگا جیسے وہ واپس شہر جارہا ہو جبکہ اب وہ ایسا نہیں چاہتی تھیں اپنا پوتا اب اپنے قریب چاہیے تھا انہیں۔

"بی بی جان ارواح کا چیک اپ کروانا ہے اوٗر اس کے ڈیڈ کے آفس میں کچھ پروبلم چل رہی ہے وہ دیکھنی ہے پھر ہم انشاءاللہ شام تک واپس آجائیں گے۔۔۔"وہ ارواح کے گلاس میں فریش جوس نکالتے ہوئے بولا تھا الیمشہ یہ منظر کیسے دیکھ رہی تھی یہ بس وہ ہی جانتی تھی۔۔۔

رات سے وہ سوچ رہی تھی کچھ کرنے کا لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے اب وہ شہر جا رہے تھے تو اس کے پاس اچھا موقع تھا کہ وہ ان کے روم میں جا کر کچھ کر لیتی۔

"چیک اپ کس بات کا بچی کو کیا ہوا ہے؟؟؟" شمس خان کو بھی پریشانی ہوئی تھی۔

"دادا جان آپ پر دادا بنانے والے ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے ان کو یہ خوش خبری سنائی تھی ارواح سر جھکا گئی تھی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔ اللہ خیر سے یہ وقت لائے حاسدوں کی نظروں سے بچائے بچی کو بی بی بچی کا صدقہ دیں تا کہ بری نظروں سے محفوظ رہے یہ۔۔" شمس خان نے اٹھ کر ارواح کے دوپٹے سے ڈھکے سر پر ہاتھ رکھا تھا اسے اتنی

شرم محسوس ہو رہی تھی کہ وہ نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی بی بی جان نے بھی اسے مبارک باد دیتے گلے لگایا تھا۔

بڑے عرصے بعد ایسی خوشی کی خبر ملی تھی سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی اور مرتضیٰ خان نے بھی ساری رنجشیں بھلاتے بہو کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ارواح کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں سب کے اتنے پیار پر۔۔۔۔

اپنے موم ڈیڈ کے بعد اس نے سوچا نہیں تھا کہ اسے اتنے مخلص رشتے ملیں گے لیکن جہاں اس نے اتنی تکلیفیں سہی تھیں وہاں یہ خبر اس کی زندگی سے سارے بے رنگ رنگوں کو کہیں دور پھینکتے اس کے لئے مبارک ثابت ہوئی تھی۔

"کیوں نہیں ہم ابھی دیتے ہیں صدقہ ماشاءاللہ سے اتنے عرصے بعد کوئی خوشی کی خبر سامنے آئی ہے۔۔۔"وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں

۔

ارواح کے ہاتھ کو زرانیل خان نے اپنے ہاتھ میں لیتے ہلکا سا دبایا تھا وہ اس کی طرف دیکھنے لگی جس کا ایک ہاتھ اب اس کی کمر کے گرد حصار بناتے اسے کے قریب تھا سب لوگوں کی نظریں ویسے ہی ان پر تھیں ارواح سرخ ہوئی تھی۔۔

ناشتہ سب لوگوں نے ساتھ کیا پھر شمس خان اور ضرغام تو باہر جرگے کے لیے نکل گئے تھے اور ارواح اور زرانیل اپنی گاڑی کی طرف چلے گئے تھے جانے کے لیے بی بی جان نے اُنہیں بہت سی ہدایات دی تھیں جو وہ غور سے سن رہے تھے۔

•••••

ضرغام خان شمس خان سے دس منٹ کا بول کر وہ اپنا سیل فون لیے قدرے الگ جگہ پر آیا تھا وہ ارشک کو اب اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا اسے بھروسہ نہیں تھا ارشک پر وہ اگر ایک بار غائب ہو سکتی تھی تو دوسری بار بھی وہ ایسی حرکت کر سکتی تھی۔

اس نے اپنے گارڈز ہائیر کیے تھے جنہوں نے ارشک کی نگری کرنی تھی ایسے کہ ارشک کو اس بات کی کانوں کان خبر نہ ہو۔

"مسز ارشک ضرغام خان آپ اب میری حدود سے دور نہیں جا پاؤ گی بہت سہہ لی یہ دوری۔۔" وہ کچھ سوچتے اپنے کارڈ کا نمبر ملا چکا تھا۔

"ہاں بولو کیا خبر ہے بی بی (ارشک) کی؟؟" وہ اس کے کال اٹھاتے ہی پوچھنے لگا تھا جس پر گارڈ نے گہرا سانس بھرا تھا اپنے مالک کے غصے سے وہ واقف تھا۔

"سردار سائیں ابھی تک بی بی جی گھر سے نہیں نکلی ہیں جیسے ہی باہر نکلیں آپ کو انفارم کر دیں گے ہاں ایک صاحب گھر کے اندر گئے ہیں۔۔۔" اس نے ایک گاڑی دیکھی تھی جو تھوڑی دیر پہلے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی ضرغام خان نے اسے چوبیس گھنٹے چوکنا رہنے کا کہا ہوا تھا گھر کے اندر کون آتا ہے کون جاتا ہے اسے سب کی تفصیل چاہیے تھی۔

۔

"کونسی گاڑی۔۔۔!!!" وہ پریشان ہوا تھا آخر گیا ہوگا ارشک کے گھر۔

"سر دار سائیں یہ تو نہیں پتہ کوئی لڑکا تھا" وہ ڈرتے ڈرتے بولا تھا۔

" نظر رکھو اس پر جیسے ہی وہ گاڑی گھر سے نکلے اس گاڑی کی ساری تفصیل بتاؤ مجھے کون تھا وہ۔۔۔" وہ غصے سے دھاڑا تھا وہ بچارا ڈرتے ہوئے جی سر دار کہہ کر اس کی اگلی بات کا انتظار کرنے لگا تھا جبکہ ضرغام خان نے مزید کچھ کہتے کال ہی کٹ کر دی تھی۔۔

وہ اپنے غصے کو بمشکل قابو کیے ہوئے تھا آخر کون جا سکتا ہے ارشک کے گھر

۔

یہ سوچ اس کے ذہن میں بار بار آ رہی تھی ارشک کے لئے وہ اب بہت پوزیسو ہو رہا تھا اس کے گرد وہ کسی کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

پھر اچانک اسے ارشک کی کہی ہوئی باتیں یاد آئی تھیں جب اس نے کہا تھا۔۔۔

"ہاں آپ میرے لیے اہم نہیں ہیں میرے اس دنیا میں صرف ایک ہی وجود اہم ہے جس کی سانسوں سے میری سانسوں کی ڈور بندھی ہے جس کے مسکرانے سے میری دنیا مسکراتی ہے جو میرے پاس ہوتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے میں مکمل ہوں وہ پاس ہو تو کسی کی ضرورت نہیں رہتی ہے اور آپ کی تو مُجھے ویسے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ یہ بات سوچتے جیسے جلتے انگاروں پر لوٹا تھا اپنی بیوی کے منہ سے کیسے وہ کسی اوٗر کے لئے یہ الفاظ برداشت کر سکتا تھا۔۔۔ اسے اب ارشک کو کسی طرح حویلی لانا تھا اگر وہ نہیں مانتی تو وہ زبردستی کرنے والا تھا۔

"بس بہت ہوا ارشک جتنی ڈھیل دینی تھی دے دی تمہیں اب اور نہیں اگر تم کسی اور کے بارے میں سوچو گی بھی تو میر اوہ روم دیکھو گی جو آج تک نہیں دیکھا تب بھی نہیں جب تم سے نفرت کرتا تھا جب تم میرے لیے صرف ونی میں آئی لڑکی تھی جو میرے بابا کے قاتل کی بیٹی تھی۔۔۔"وہ گہرے سانس لے رہا تھا۔۔۔

نجانے کیوں وہ خوُد کو روک نہیں پا رہا تھا کچھ ایسا ویسا سوچنے سے ارشک کے گھر بھلا کون ہو سکتا تھا اس کے دھیان میں تو بس ایک ہی شخص جا رہا تھا ارسام میر جس سے اب وہ خود ملنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔

"ضرغام خان جرگے کے شروع ہونے میں تھوڑا سا وقت ہے تم یہاں کھڑے کیا سوچ رہے ہو اور ہم کب سے دیکھ رہے ہیں تم پریشان ہو سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟"شمس خان دور سے ضرغام خان کو پریشان دیکھتے کچھ

وقت تو خوُد کو روکتے رہے لیکن پھر وہ اس کے قریب آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھنے لگے تھے۔۔۔۔

ضرغام خان نے پلٹ کر اُنہیں دیکھا تھا اوُر اپنے آپ کو کمپوز کیا تھا اُنہیں اس پر شک ہو رہا تھا جو ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

"چلیں دادا جان بس ایک مسلہ ہے آپ کو بتایا ناں آپ چلیں چلتے ہیں جرگے کی طرف۔۔۔" وہ انہیں مطمئن کرتے ہوئے بولا تھا۔

"ضرغام خان کیا عباد کے گھر کے دوبار تعمیر کروانے کا تم نے کہا ہے وہاں کام ہو رہا ہے۔۔۔؟؟!" بہت عرصے بعد شمس خان نے ارشک کے حوالے سے ایسے بات کی تھی ضرغام خان سے۔

۔

"ہاں داداجان وہ میری غلطی تھی میں نے جلوایا تھا اس گھر کو تو اب اس کی دوبارہ سے تعمیر کروا کر میں اپنے دل سے بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہوں میری وجہ سے وہ لوگ اپنے گھر سے بے دخل ہوئے۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں میچے جیسے اپنے دل پر پڑا بوجھ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"اس بچی کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی صرف حرمین کی وجہ سے کاش وہ ہمیں ملے ہم اس سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔" وہ کب سے اس بات کے لیے پچھتا رہے تھے لیکن ضرغام خان سے کہنے کی ہمت ان میں نہیں ہو رہی تھی آج اس نے خود ہی بات کا آغاز کر دیا تھا تو وہ بھی کہنے لگے تھے۔

"داداجان چلیں جلدی آئیں سب لوگ آ چکے ہیں۔۔۔!!!" وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا ارشک کے ساتھ جو حویلی میں ہوا سب کے سامنے

سچ آجانے کی وجہ سے سبھی اپنی جگہ پر شرمندہ تھے لیکن اب کیسے معافی مانگتے وہ ارشک سے وہ جا چکی تھی۔۔۔۔

"اس بچی کے ساتھ برا ہوا تھا لیکن اسے ایسے رات کے اندھیرے میں حویلی سے نہیں نکلنا چاہیے تھا۔۔۔" اُنہیں ارشک کے حویلی سے نکلنے والی بات پر اعتراض تھا۔۔۔

"داداجان پلیز اس بات کو نہ کریں مجھے بھی اپنی کی ہوئی زیادتیاں یاد آتی ہیں مُجھے۔۔۔" اس کی آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی تھی ایک تو دل ویسے ہی تپ رہا تھا ارشک کے گھر کسی کے جانے کی خبر سن کر اوپر سے داداجان نے اس کا ذکر چھیڑ کر اور بھی زخم ہرے کر دیئے تھے۔

"ہم غلط تھے بیٹا کاش کہ پہلے ہی سب پتہ چل جاتا ہمیں تو یہ سب نہیں ہوتا لیکن اب کیا کر سکتے ہیں نجانے کہاں ہو گی وہ لیکن ہماری عزت ہے ہماری حویلی سے جڑی ہے تمہارے نکاح میں ہے وہ۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے تھے ضرغام خان نے ایک بے بس نگاہ ڈالی تھی ان پر وہ کیوں بار بار کر رہے تھے یہ بات جبکہ وہ اسی بات سے ہی تو دامن بچا رہا تھا۔۔۔۔

وہ لوگوں چلتے چلتے جرگے میں پہنچ گئے تھے سارے سرداران بھی موجود تھے کسی بچی کا معاملہ تھا جو یتیم تھی لیکن اس کے رشتے دار اس کے ماں باپ کی جائیداد میں اسے کچھ بھی دینے کو تیار نہیں تھے۔

وہ بچی محض تیرہ چودہ سال کی تھی معصوم سی کہ کسی کو دیکھتے ہی اس پر پیار آ جائے لیکن اس کے رشتے سانپ بن کر اس کی جائیداد پر قبضہ کر چکے تھے۔۔۔۔

ضرغام خان نے بچی کے سر پر ہاتھ رکھا تھا جو خاموشی سے سر جھکائے ایک طرف بیٹھی تھی میلا سا لباس پہنا ہوا تھا وہ شکل سے کمزور اتنی لگ رہی تھی جیسے اسے کہیں دنوں سے کھانا ہی نہ دیا گیا ہو۔۔۔۔۔

شمس خان کو بھی بچی کی کنڈیشن دیکھ کر بہت افسوس ہوا تھا کچھ دنوں سے ان کا دھیان گاؤن کے معاملات سے بالکل ہی ہٹ چکا تھا ورنہ ان کی گاؤں پر کڑی نظر ہوتی تھی۔

"ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ ساری جائیداد بچی کے حوالے کی جائے اور جب تک بچی اٹھارہ کی نہیں ہوتی اس کی زمہ داری کون اُٹھائے گا۔۔۔" شمس خان ایک طرف بیٹھے اس بچی کے رشتے داروں کو دیکھتے ہوئے بولے تھے وہ لوگ اس قابل نہیں تھے کہ بچی کی زمہ داری اٹھا پاتے۔

ایک شخص تھا جو پہلے بھی بچی کو کھانا وغیرہ دے دیتا تھا اس کی بیوی بھی اچھی تھی اسے شمس خان نے یہ زمہ داری دی تھی کہ بچی کی دیکھ بھال کی زمہ داری اس کی ہو گی۔

لیکن شمس خان کے آدمیوں کی نظریں بھی ان پر ہوں گی بچی کے ساتھ کوئی بھی ناانصافی ہوئی تو پھر سے جرگہ بیٹھے گا۔۔

جرگے میں معاملہ بھی وہ شخص ہی لایا تھا جسے بچی کی زمہ داری دی گئی تھی وہ شخص خود بھی یہی چاہتا تھا کہ بچی کو وہ بیٹی بن کر پالے کیونکہ اس کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔۔۔

اس نے بچی کے سر پر ہاتھ رکھا جو نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔

اس معصوم کو دیکھتے ضرغام خان کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں کتنی سی تھی وہ اور کیا کیا سہہ چکی تھی نجانے لوگ غلط ہوئے اپنے انجام کیوں بھول جاتے ہیں۔۔۔

غلط تو اس نے خوُد بھی کیا تھا انجام ابھی تک بھگت رہا تھا وہ ارشک سے دوری کی صورت میں۔

یہ معاملہ حل ہوا تو ایک اور اہم معاملہ زر بحث آیا ضرغام خان کو آج حویلی واپسی میں کوئی دیر ہونے والی تھی۔

ان سب معاملات کو دیکھنے کے بعد اس نے ارشک کے گھر بھی جانا تھا جو اب تعمیر کے آخری مراحل میں تھا۔۔۔وہ خوُد جا کر ایک بار ہر چیز کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 101

•••••

ارواح اوٗر زرانیل دونوں ساتھ شہر جارہے تھے زرانیل خان کا ارادہ ارواح کا کمپلیٹ چیک اپ کروانے کا تھا بے بی کی صحت پر وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا ارواح اوٗر بے بی کا وہ خوٗد خیال رکھنے والا تھا اپنی امی سے وہ آتے ہوئے بھی نہیں مل سکا لیکن ایک بات کی اسے خوشی تھی کہ اس کی ماں کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی جب انہیں ارواح کے بارے میں پتہ چلا تھا۔۔۔

بابا بھی سب بھول چکے تھے وہ خوشی سے آنے والے وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا لبوں پر مسکراہٹ تھی جو ارواح غور سے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ خوش ہیں؟؟؟"وہ نجانے کس احساس کے تحت پوچھنے لگی تھی زرانیل خان نے آنکھیں گھمائے اسے دیکھا تھا۔۔

"ارواح میری جان یہ خبر ہے ہی اتنی خوشی کی اوٗر میں بہت خوش ہوں۔۔۔"اس کو بازو سے پکڑ کر اس نے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا تھا۔۔۔

ان کی گاڑی ہوسپٹل کی پارکنگ میں رکی تھی۔

ارواح نے اس وقت خوٗد کے گرد بلیک کلر کی شال اوڑھ رکھی تھی وہ دونوں گائنی وارڈ کی طرف بڑھے سے ڈاکٹر کا اپوائنٹمنٹ وہ لے چکا تھا۔

سوا ارواح کو لے لیڈی ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔

ارواح تو کافی گھبرا رہی تھی لیکن وہ بہت ریلیکس سا فیل کر رہا تھا باپ بننے کی خوشی چہرے پر الگ سے چمک رہی تھی۔

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں ان کا ویلکم کیا تھا ارواح سے تو مسکرا کر ملی تھی وہ زرانیل کو پہلے بھی جانتی تھی کیونکہ اس کی جاب کی نوعیت ہی کچھ ایسی تھی۔

ارواح نے ڈآکٹر کو کچھ نہیں بتایا وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی رہی تھی اور زرانیل نے خود ہی ساری باتیں بتائی تھیں ڈآکٹر کو۔

ڈاکٹر نے ارواح کے سارے ٹیسٹ کیے تھے جو پوزیٹو تھے وہ ون منتھ پر نگنٹ تھی زرانیل خان کے لبوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں کو آپ کے فرسٹ بے بی کی اور دعا ہے کہ ان کی پر نگنسی میں کوئی کمپلیکشن نہیں آئے یہ ان کی میڈیسن ہیں جو آپ نے انہیں ڈیلی دینی ہیں۔۔۔۔"ڈاکٹر نے پرسکپر شن لکھتے اسے زرانیل کے حوالے کیا تھا جسے اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا تھا۔۔۔

"ڈآکٹر سب ٹھیک ہے ناں ارواح کو کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا ائی مین فرسٹ بے بی ہے اور یہ بہت ویک اوٗر چھوٹی بھی ہے تو اگے چل کر کچھ ایسا ویسا مسئلہ تو نہیں بنے گا ناں۔۔۔"ارواح کے دبلے پتلے سراپے کو دیکھتے وہ بولا

تھاڈاکٹر بظاہر توسب ٹھیک بتارہی تھی لیکن اس نے پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔۔۔۔

"مسٹر زرانیل ابھی تک توسب ٹھیک ہے آپ کی وائف اوَر آپ کا بے بی بھی بٹ آپ کی وائف کو ایکسٹرا کیئر کی ضرورت ہو گی کیونکہ ان کی عمر کم ہے تو ان کی ڈائٹ کا آپ کو خاص خیال رکھنا ہو گا باقی انشاءاللہ سب بہتر ہو گا۔۔۔"ڈآکٹر نے مسکراتے ہوئے زرانیل کی پریشانی کم کرنی چاہی تھی۔

۔

"اوَرہاں آپ لوگوں کے لیے بہتر تو یہی ہے کہ آپ ہر مہینے چیک اپ کے لیے آیئے گا۔۔۔"وہ ارواح کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جو سر جھکائے

ٹیبل کی طرف دیکھ رہی تھی ڈآکٹر اوزر زرانیل خان کیا بات کر رہے تھے جیسے یہ اس کے لیے اہم ہی نہ ہو۔۔

اسے شدید شرم محسوس ہو رہی تھی ایک وہ تھی تو لیڈی ڈاکٹر لیکن پھر بھی زرانیل کا ہر چیر میں انٹرسٹ لینا اسے بلش کر رہا تھا۔

"ہم لوگ ہر مہینے چیک اپ کروانے آئیں گے بٹ ڈآکٹر میرا سوال ہے تھوڑا پرسنل ہے۔۔۔" وہ آگے کو جھکا تھا ارواح کے کان کھڑے ہوئے تھے ضرور وہ پھر کچھ ایسا ویسا پوچھنے والا تھا۔

اس نے جب اپنا سوال پوچھا تو ڈاکٹر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ ارواح کو چھپنے کے لئے کہیں جگہ نہیں مل رہی تھی اس کا دل چاہا وہ وہاں سے کہیں غائب ہی ہو جائے لیکن یہ بھی کہاں ممکن تھا اس کے لئے۔

ڈآکٹر نے جو جواب زرانیل کو دیکھا وہ ہنسا تھا اسے پہلے بھی لگ تو ایسا ہی رہا تھا لیکن پھر بھی اس نے ڈاکٹر سے کنفرم کرنا ضروری سمجھا تھا۔

ڈاکٹر کے کیبن سے نکلتے وہ لوگ باہر میڈیکل سٹور کی طرف بڑھے تھے ارواح کی میڈیسن لیتے وہ گاڑی کی طرف آئے لیکن اس سارے وقت میں ارواح بالکل خاموش رہی تھی۔۔

شاید وہ زرانیل خان سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی جو اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

"ارواح میری جان۔۔۔"

"آپ چپ ہی رہیں تو بہتر ہیں۔۔۔" وہ جو گاڑی میں بیٹھتے ارواح سے کچھ کہنے والا تھا اس کی بات ارواح نے درمیان میں ہی کاٹ لی تھی وہ سرخ ہوئی ہوئی تھی پہلے ہی۔

۔

"یار اٹس نارمل اتنا بلش کیوں کر رہی ہو تم؟؟؟" وہ ائیبرو اچکاتے ہوئے اس کے غصے پر چوٹ کرتا ہوا بولا تھا لیکن ارواح کو تو بس اس کی بے باکی پر غش آرہا تھا کیسے وہ دھڑلے سے ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا کہ کیا ان مہینوں میں وہ اپنی بیوی سے رومانس کر سکتا ہے اس کا بے بی پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا اور ڈاکٹر نے کہہ دیا تھا کہ کہیں آپ دل کھول کر رومانس کر سکتے تھے۔۔۔

ارواح کو یہ بات پھر سے یاد آئی تو اس کے رخسار دہکنے لگے تھے نجانے کیا سوچ رہی ہو گی وہ ڈآکٹر اس کے بارے میں۔

"آپ کو اندازہ ہے مجھے کتنی سبکی محسوس ہو رہی تھی ڈآکٹر کے سامنے وہ نجانے کیا سوچ رہی ہو گی ہمارے بارے میں۔۔۔" اسے اس وقت یہ فکر سب سے زیادہ کھائے جا رہی تھی کہ وہ ڈاکٹر کیا سوچ رہی ہو گی۔۔۔۔

"ارواح اس ڈاکٹر کے بارے میں سوچنے سے بہتر ہے تم یہ سوچو کہ تمہارا کیا سوچ رہا ہے اس وقت اس کے بارے میں سوچنے سے کیا فایدہ ہو گا تمہیں۔۔۔" وہ گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے ارواح کی طرف جھکا تھا۔

"آپ کیا سوچ سکتے ہیں کوئی رومانٹک بات ہی سوچ سکتے ہیں آپ کی سوچ کو اب میں اچھے سے جان چکی ہوں جیسے اس ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔۔"وہ اس وقت خاصے غصے میں شاید بنا سوچے سمجھے بول رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں تو کیا غلط کیا یار پوچھ کر اگر نہ پوچھتا ناں تو مُجھے ہینڈرڈ پرسنٹ یقین تھا کہ تم نے مجھے اپنے قریب نہیں آنے دینا تھا اب تو تمہارا یہ بہانہ بھی کام نہیں کرے گا۔۔۔"اس کے اوپر جھکتے اس کے لبوں کو اپنی نگاہوں کے فوکس میں رکھتے وہ بولا تھا۔

۔

"آپ پلیز گاڑی چلائیں ہم نے ارشک سے ملنے جانا ہے پھر آفس بھی ہم لوگ لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔"اس کی نظروں میں چھپی طلب سے نظریں چرا کر وہ اسے گاڑی پھر سے چلانے کا بولنے لگی تھی۔

"صرف ایک کس۔۔۔"اس نے التجائیہ انداز میں کہتے اس کے لبوں کا بھرپور بوسہ لیا تھا ارواح پر کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی وہ اس کی شدتوں کو مشکل سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے سرخ لب دیکھتے مسکرایا اوٗر پیچھے ہوتے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی تھی اوٗر ارواح اپنی شال ٹھیک کرتی ہوئی باہر دیکھنے لگی تھی۔

اس کی طرف دیکھنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پا رہی تھی سو باہر دیکھنا ہی مناسب لگا تھا۔

زرانیل خان اس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا کہ وہ ایسے ڈاکٹر سے سوال پوچھنے پر سبکی محسوس کر رہی تھی بٹ اسے یہ چیز فیل نہیں ہوئی تھی وہ ارواح کو لیے اب ارشک کے گھر کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا ارواح تو بہت ایکسٹڈ تھی ضرشک سے ملنے کے لئے۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جو زرانیل خان بھی دیکھ چکا تھا وہ خود بھی کافی خوش تھا عباد صاحب اور ضرشک سے ملنے کے لیے کیونکہ اب کی بار وہ لوگ کافی دیر بعد آئے تھے ان سے ملنے کے لئے۔

"یار اب کیا باہر ہی دیکھنے کا ارادہ ہے کیا؟؟؟ صرف ایک کس ہی تو کیا ہے اتنی بلش کر رہی ہو کہ میرا دل پھر سے کسی گستاخی پر اکسا رہا ہے مجھے لیکن پھر تمہیں اس بات سے مسلہ ہو گا۔۔۔" وہ موڑ کاٹتے ہوئے ارواح کی طرف دیکھتے بولا تھا۔۔۔

وہ مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

زرانیل کی طرف دیکھا جس کی نظریں ڈرائیونگ کے بجائے اس پر تھیں وہ اسے گھور کر رہ گئی تھی لیکن اس کے گھورنے پر زرانیل خان نے شرارت سے آنکھ ونک کی تھی۔

ارواح دانت پیستے ہوئے پھر سے رخ بدل گئی تھی اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ پولیس والا ہے جیسی اس کی ارواح کے ساتھ حرکتیں تھیں وہ کافی بے باک انسان تھا۔۔۔

جو اس کے قریب آتے ہی جیسے جگہ وقت ہر چیز کا لحاظ بھول جاتا تھا۔

"آپ ڈرائیونگ پر دھیان دیں۔۔۔" وہ سامنے شیشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ ہنسا اور سامنے دیکھنے لگا تھا۔

••••

آرمینا کی صبحِ آنکھ کھلی تو وہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ چکا تھا وہ انگڑائی لیتے نیند بھگانے کی کوشش کرنے لگی تھی رات کے متعلق کچھ سوچتے بھی کچھ یاد نہیں آرہا تھا اسے۔ہاں اسے پتہ تھا تو بس اتنا کہ اس شخص نے اسے وہاں سے باحفاظت بچایا تھا کیوں اپنا اپنا سا لگتا تھا اسے۔

اس نے ایک نظر خوٗد کو دیکھا وہ اسی کے کپڑوں میں تھی اسے بہت عجیب لگ رہا تھا لیکن پھر اور کوئی آپشن نہیں تھا اس بچارے کے پاس کون سے لڑکیوں والے کپڑے تھے جو وہ دیتا آرمینا کو۔۔۔

۔

آرمیناوہیں بیٹھی اس کے آنے کا ویٹ کرنے لگی تھی۔۔

پاوں میں ابھی تک درد تھا کہ وہ چل بھی نہیں سکتی تھی اور نہ خوُد سے فریش ہونے جاسکتی تھی اپنی ایک غلطی کی وجہ سے وہ خوُد کو چوٹ لگوا چکی تھی اوُر مقابل نے پھر بھی اس پر غصہ نہیں کیا تھا۔

آرمینا سوچو میں ڈوبی ہوئی تھی جب وہ فریش سا وائٹ ٹی شرٹ اوُر وائٹ جینز میں ملبوس روم میں واپس آیا تھا چہرے پر ماسک ابھی تک تھا وہ اس کے قریب گیا جو نجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

"آرمینا آر یو اوکے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے اوپر جھکتے پریشانی سے پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے سر ہلایا تھا وہ کچھ مطمئن سا ہو گیا تھا۔

"آؤ تمہیں باتھ روم میں چھوڑ کر آؤں بٹ شاور مت لینا ابھی تک زخم ہرے ہیں مزید خراب ہو جائیں گے تو احتیاط ضروری ہے۔۔۔" وہ اسے فلور پر کھڑا کرتا اس کے بالوں کو پیچھے کرتا ہوا بولا تھا۔

آرمینا کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی ہاں دل مقابل کی سحر انگیز شخصیت سے متاثر ہو رہا تھا۔

اس کا خیال رکھنا اس کے اتنے قریب رہنا آرمینا کو برا نہیں بلکہ بہت اچھا لگ رہا تھا وہ اس کا کوئی جواب نہ پا کر اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے اوپر اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا جہاں اس کی موجودگی کی وجہ سے کوئی خوف نہیں تھا۔

ورنہ رات کو جیسے وہ پینک ہو رہی تھی ایک پل کے لئے عالمیار بہت ڈر گیا تھا کہ نجانے وہ صبح اٹھ کر کیسے برتاؤ کرے گی۔۔۔

"کیا سوچے جا رہی ہو؟؟؟" وہ اس کے رخساروں کو ہولے سے چھوتے ہوئے بولا تھا آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی اس کا لمس جیسے اس کے دل کی دھڑکن تیز کر دیتا تھا۔

"کچھ نہیں آپ جائیں۔۔۔" وہ اپنے پاؤں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا تھا آرمینا نے ایک نظر اپنے زخمی پاؤں پر ڈالی اور پھِر اس کی بات کو نظر انداز کرتی وہ شاور لے چکی تھی اس وقت باتھ گاؤن میں ملبوس تھی۔۔

کھڑے ہونے سے اسے درد ہو ارہا تھا پاؤں کے درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ بمشکل دیوار کا سہارا لیتے دروازے تک آئی تھی اس نے جیسے ہی دروازہ تھوڑا سا پیٹا عالمیار فوری اندر آیا تھا لیکن وہ اس کے گیلے بالوں کو دیکھتے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔

وہ اس کے منع کرنے کے باوجود شاور لے چکی تھی وہ آج بھی وہی آرمینا تھی جو اس کی بات تو کبھی مانتی ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ اس پر ایک غصیلی نگاہ ڈالتے اسے بانہوں میں بھر چکا تھا اس کے پاوں کی پٹی گیلی ہو چکی تھی جس کی وجہ سے شاید وہ پاؤں میں مزید درد محسوس کر رہی تھی۔

اس نے اسے صوفے پر بیٹھایا تھا اور پھر سے اس کے پاؤں کی بینڈج کرنے کا سوچتے وہ فرسٹ ایڈ بوکس اٹھا کر لایا تھا اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھتے اس کا پاوں اپنے گھٹنے پر رکھا تھا۔۔۔

اس کی پنڈلیوں سے اوپر ہاتھ گاؤن سرکتے وہ اس کے پاؤں پر موجود گیلی پٹی اتار کر سائیڈ پر رکھتے اس کے زخم کو چیک کرنے لگا تھا۔۔۔

جہاں پانی پڑنے کی وجہ سے وہ مزید خراب ہو رہا تھا اس نے پیوڈین نکالتے زخم کو اچھے سے صاف کرتے اس پر لگاتے دوبارہ پٹی کی تھی۔۔

اس دوران دونوں میں مکمل خاموشی رہی تھی آرمینا نے ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی لیکن ہمت ہی نہیں ہو پائی تھی اس کی سنجیدگی دیکھتے۔

"جب میں نے منع کیا تھا کہ شاور مت لینا تو کیوں لیا آپ نے جانتی ہیں اب زخم مزید خراب ہو جائے گا آپ کے پاؤں کا اوئر پیپرز آپ کے سر پر ہیں جیسے جائیں گی کالج آپ۔۔۔؟؟؟" وہ باتھ روم سے ہاتھ واش کرتے باہر نکلا تو ناچاہتے ہوئے بھی سختی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

آرمینا کو مقابل کے غصے سے ڈر لگا تھا اتنا غصہ تو کل جب اس نے گھر سے بھاگنے کی کوشش کی تھی تب مقابل نے نہیں دکھایا تھا جتنا ابھی دکھا رہا تھا وہ پریشانی سے لب چبانے لگی تھی۔

"آرمینا کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے؟؟؟" اسے خاموش دیکھ کر وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا آرمینا نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

"آرمینا!!!" اس کی چپ ہی تو مار رہی تھی مقابل کو اس نے آرمینا کی کلائی تھامی تھی جسے چھڑوانے کی وہ کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔

"وہ مُجھے۔۔۔۔۔۔۔بہت اکورڈ۔۔۔۔۔۔سا فیل ہو۔۔۔۔۔۔رہا تھا

اس۔۔۔۔۔انسان نے۔۔۔۔۔۔چھوا تھا دل۔۔۔۔۔کر رہا تھا

اپنے۔۔۔۔۔وجود کا وہ حصّہ۔۔۔۔۔۔ہی خود۔۔۔۔۔۔سے الگ

کر۔۔۔۔دوں۔۔۔" وہ اس سچویشن میں اگین خوُد کو فیل کرنے لگی تھی۔

وہ رات کو ہی شاور لینا چاہتی تھی اس انسان کا لمس مٹانے کی کوشش کر لیتی لیکن رات وہ یہ نہیں کر سکی تھی۔۔

پر صبحِ صبحِ اس نے شاور لے کر جیسے خوُد پر سے اس لمس کو مٹانے کی کوشش کی تھی مقابل کیوں اس کی حالتِ نہیں سمجھ پا رہا تھا اسے شدید رونا آیا وہ اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی۔۔

"آر میناوہ حادثہ ہونا تھا بس ہو گیا اسے کیوں اپنے حواسوں پر سوار کر رہی ہو بھول جاؤ اسے اوُر بس یہ سوچو کہ وہ بس زندگی کا گزرا ایک دن تھا اور کچھ نہیں اس کے بارے میں سوچ کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔!!!" اس کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے وہ اسے اس فیز سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

لیکن جانتا تھا کہ یہ خاصا مشکل تھا اس کے لیے کچھ حادثے انسان کی زندگی میں اتنے گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں کہ انسان جب کبھی ان حادثات کو سوچتا ہے وہ پھر سے اس وقت میں خوُد کو محسوس کرنے لگتا ہے۔۔۔

"بہت آسان۔۔۔۔۔ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ کہنا لیکن جب۔۔۔۔۔ خود پر بیتتی ہے تو پھر۔۔۔۔۔۔ پتہ چلتا ہے۔۔۔۔۔ کہ کیسا محسوس۔۔۔۔۔ ہوتا ہے مُجھے ایسا لگ۔۔۔۔۔ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ ہوا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔ میں پہلے۔۔۔۔۔۔ جیسی نہیں رہی۔۔۔۔۔ اس انسان نے۔۔۔۔۔ میرے ساتھ کچھ۔۔۔۔۔ کیا نہیں ہے۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔" وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی تھی عالمیار کا بے ساختہ دل چاہا اس کے آنسو چننے کا لیکن جانتا تھا وہ یہ حرکت کرے گا تو کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ جہاں سے جانے کی بات کر دیتی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی کنڈیشن لیکن آپ اس واقعے کو بھولنے کی کوشش تو کر سکتی ہیں۔۔۔" وہ اس کی حالت دیکھتے پچکانہ انداز میں اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

ابھی تو اس واقعے کو صرف ایک دن ہی ہوا تھا اور وہ اپنوں سے بھی دور تھی اسی وجہ سے یہ بات اسے زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔۔

"سب باتیں چھوڑو او ہم ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے جواب سے پہلے ہی بول اٹھا اور ساتھ ہی صوفے سے اٹھتے اس نے آرمینا کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔

"میں چل۔۔۔۔" وہ چھنیپ سی گئی تھی وہ کیسے بار بار اسے اپنی بانہوں میں اٹھا رہا تھا یہ صحیح نہیں تھا۔

لیکن وہ کیوں اسے روک نہیں پا رہی تھی۔

"آپ نہیں چل سکتی ہیں ورنہ ایسے اٹھاتا نہیں میں آپ کو۔۔۔" وہ اسے لیے کچن میں آیا تھا اوپن کچن تھی۔۔۔۔

گھر کافی اچھے طریقے سے سٹ کیا گیا تھا اوپن کچن تھا جس میں بیٹھے بیٹھے ہی آپ پورا اپارٹمنٹ دیکھ سکتے تھے یہ مغربی طرز پر بنا گھر کافی خوبصورت تھا عالمیار نے اسے چیئر پر بیٹھایا تو وہ آس پاس دیکھنے لگی تھی۔

کک بریک فاسٹ بنا کر چلا گیا تھا وہ خوُد صبحِ اٹھا تھا نماز پڑھ کر وہ آرمینا کو جگانے کے لیے گیا تھا اوُر اب اس کا ارادہ ناشتے کے بعد باہر جانے کا تھا کیونکہ اس کی ٹیم کی کالز آ رہی تھیں آج کل وہ لوگ ایک اہم مشن پر کام کر رہے تھے۔

لیکن وہ ایسے اسے اکیلا چھوڑ کر جانے کے حق میں نہیں تھا پر مجبوری تھی اس کا کام ہی اس نوعیت کا تھا اور اب کہیں نا کہیں آرمینا جانتی تھی۔

وہ الگ بات تھی کہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی وہ آرمینا کے سامنے فریش جوس رکھتا اسے پینے کا اشارہ کر رہا تھا لیکن وہ انکارِ کر گئی تھی۔۔۔۔

"کیوں نہیں پینا ہے جوس۔۔۔؟؟؟" وہ چیئر گھسیٹ کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی اسے کافی عجیب لگ رہا تھا وہ اس انسان کے ساتھ کھانا کھانے جا رہی تھی جسکا وہ نام تک نہیں جانتی تھی۔

"آپ نے ناشتہ نہیں کرنا ہے؟؟؟" وہ اس کے ماسک کی طرف اشارہ کرنے لگی تھی۔

"میں کر چکا ہوں آپ کریں آرام سے۔۔۔ اور اگر تمہاری وجہ سے ان کمفٹیبل ہو رہی ہیں تو میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں لیکن آپ ٹھیک سے ناشتہ کر لیں۔۔۔" وہ اس کے سامنے پڑے ناشتے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

"نہیں آپ بیٹھیں۔۔۔" اس کے جانے کا سنتے وہ بے ساختہ اسے روک گئی تھی مقابل کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا لیکن ہر بار کی طرح آرمینا اب بھی اس کی مسکراہٹ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"آپ کریں آرام سے ناشتہ۔۔۔" وہ اپنا فون نکال کر ضروری ای میل پڑھنے لگا تھا۔ ساتھ ساتھ دھیان اس کی طرف بھی تھا جو چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر کھا رہی تھی وہ اس وقت فل پاؤں کو چھوتے باتھ گاؤن میں تھی۔۔۔

اس نے سر پر ہاتھ مارا وہ اس کے ڈریسز کا آرڈر کر چکا تھا جانتا تھا وہ اس کے کپڑوں میں خود کو ایزی فیل نہیں کر پا رہی تھی سو وہ اس کے لیے کپڑے منگوا چکا تھا۔۔

آرمینا آہستہ آہستہ تھوڑا بہت کھاتی رہی تھی دل تو اس کا بالکل بھی نہیں کر رہا تھا لیکن پھر بھی وہ خود پر جبر کرتے اس کی موجودگی کی وجہ سے کھا رہی تھی ڈور بیل بجی تو عالمیار نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا اس کا آرڈر تھا اس نے ریسو کیا اور اندر چلا آیا شاپنگ بیگز کو بیڈ روم میں رکھتے ہوئے وہ واپس آیا تھا۔۔۔

آرمینا اسی کی منتظر تھی وہ اسے لیے بیڈ روم میں گیا اور اسے ڈریسنگ روم میں بیٹھایا تھا۔

"یہ ڈریسز ہیں آپ چینج کریں پھر باہر ہال میں جاتے ہیں مُجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"اس کی گود میں بیگز رکھتے وہ روم میں چلا گیا تھا اور آرمینا نے ان ڈریسز کو دیکھا جو کافی مہنگے لگ رہے تھے اوُر تھے بھی بہت خوبصورت۔

اس نے مقابل کی پسند کو سراہا تھا اور خود کے لیے ایک رائل بیلو کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک نکالی تھی ساتھ بلیو کلر کا ٹروزار اوُر بلیو کلر کا ہی دوپٹہ تھا سو وہ تیار ہو کر آئینے میں خود کو دیکھنے لگی تھی دوپٹہ سلیقے سے سر پر جمائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اوُر اب اس کا ارادہ مقابل کو آواز دینے کا تھا ایک تو وہ خود سے چل بھی نہیں سکتی تھی۔

اب تو خوُد کو کوسا کیا ضرورت تھی کل رات کو کھڑکی سے کودنے کی۔۔۔

وہ تو شکر تھا کہ اس کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی ورنہ اٹھنے سے بھی محروم ہوتی اس وقت بستر پر پڑی ہوتی وہ لیکن اس وقت تو بس اس کی سمجھ میں جو آیا اس نے کر دیا بنا سوچے سمجھے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ اس کی غلطی تھی۔

وہ لب چبانے لگی تھی پاوں میں درد ہوا لیکن وہ آہستہ آہستہ چلتی دروازہ کھول کر باہر نکل آئی تھی وہ جو اس کی طرف سے آواز دینے کا منتظر تھا اسے ایسے باہر نکلتے دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

وہ آرمینا کے چہرے پر تکلیف کے اثرات دیکھ سکتا تھا اس لڑکی کی یہی ضد کرنے والی بات پسند نہیں تھی اسے لیکن اس وقت وہ بیمار تھی عالمیار اسے ڈونٹ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"میں ویٹ کر رہا تھا خود کیوں نکلی باہر؟؟؟" اسے بانہوں میں بھرتے وہ روم سے نکلا تھا اس کے پسند کیے ہوئے کپڑوں میں وہ اسے اپنے دل کے اور بھی قریب لگی تھی دوپٹہ سلیقے سے سر پر جمائے یہ وہ آرمینا نہیں تھی جسے وہ بچپن سے جانتا تھا۔

وہ اس کے سامنے اپنے شوہر سے اظہارِ محبت کر چکی تھی لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی یہ انسان ہی اس کا شوہر عالمیار خان ہے۔۔۔

وہ میں بس۔۔۔" وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولی تھی عالمیار نے اسے لا کر صوفے پر بیٹھایا تھا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا

سامنے ٹیبل پر آرمینا کا بیگ پڑا تھا جو وہ منگوا چکا تھا اس کی ساری کتابیں بھی اس میں تھی ۔

"یہ آپ کا بیگ ہے آپ سکون سے سٹڈی کریں مُجھے کام سے جانا ہے واپسی شام تک ہو گی آپ نے پریشان نہیں ہونا ہے گھر میں کافی سارے ملازمین ہیں فی میلز اندر ہوں گی تو آپ ڈریں گی نہیں۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے بولا تھا جبکہ وہ تو اس کے جانے کا سن کر پریشان ہو گئی تھی مطلب وہ پیچھے اکیلی ہو گی اگر کوئی آ گیا تو۔

"نہیں آپ کیوں جا رہے ہیں؟؟؟"آنکھوں میں تیرتے پانی کو مشکل سے پیچھے دھکیلتے ہوئے وہ اسے جانے سے شاید روکنے میں ناکام ہو رہی تھی ۔

مُجھے کام پر جانا ہوتا ہے آپ سیو ہیں یہ آپ کی بکس ہیں تو آپ "
سکون سے پڑھ لیجے گا کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا آپ کو"!!!وہ
سمجھ سکتا تھا کہ وہ ڈری ہوئی تھی تبھی اسے جانے سے منع کر رہی
تھی۔

پر آپ کیوں جا رہے ہیں؟؟؟"اس کا زہن اس کے جانے میں ہی "
الجھا ہوا تھا کیسے روکتی اسے۔

آپ میرے ساتھ تو نہیں چل سکتی ہیں رہنا تو یہیں ہیں آپ کو "
سکون سے رہو کوئی مسلہ نہیں ہو گا میں کام کرتا رہوں گا فون
بیگ میں ہے آپ کا"وہ اس کے ساتھ مزید باتیں نہیں کر سکتا تھا
کیونکہ اس کو لیٹ ہو رہی تھی اور ناراض اسے چھوڑ کر جانے کا دل
نہیں کر رہا تھا اس کا۔۔۔

ٹھیک ہے جائیں۔۔۔"بھری ہوئی آواز میں بولتے اس کی طرف " دیکھنے کے بجائے وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی عالمیار لب بھینچ کر رہ گیا تھا ایک طرف فرض تھا جو بہت ضروری تھا تو دوسری طرف اپنی محبت اپنی بیوی جس کے پاس آنے کی دعائیں وہ نجانے کب سے مانگ رہا تھا اب جا کر پوری ہوئی تھیں دعائیں۔

وہ اسے منانے نہیں بیٹھ سکتا تھا اسے منانے کا پلان واپسی پر چھوڑتے وہ اپنے روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو تیار تھا اسے دیکھا۔

جو نیچے سر جھکائے بیٹھی تھی وہ ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

مزید وہاں رکتا تو جانا شاید مشکل ہو جاتا اس کے لیے۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی آرمینا رونے لگی تھی وہ جا رہا تھا اس کا دل چاہ وہ بھاگ کر روک لے اسے۔

نہ چھیڑ ساقی کہ اب کچھ نہیں بچا دل میں

غموں کا بوجھ ہے دل پہ، غمِ ہجر نہ چھیڑ

آنکھوں میں جھیل سی گہری خاموشی کا عالم

پانی کی بوند بوند میں غم کی کہانیاں ہیں

ہر ایک پل پل میں تیری یادیں سجی ہیں

یوں جیسے دھوپ میں بادل کی کہانیاں ہیں

چاہت کے دیپ جلانے کا جرم تھا میرا

اب اشک بہانے کی بے بسی کا قصہ ہے

آنسو بہتے ہیں جیسے ندی کا بہاؤ

دل کے درد کا کوئی ساحل نہیں ہوتا

خوابوں کے شہر میں ہم نے محل سجائے

اب ویرانیاں ہیں اور آنکھوں کے بہاؤ

یادوں کے جنگل میں تنہا دل بھٹکتا ہے

کوئی بھی ہمراز نہیں، کوئی بھی ہمسفر نہیں

دل کی صدا ہے مگر دل سننے والا کون

آنسوؤں کی بارش میں کوئی چھاؤں نہیں

عشق کی مے میں ڈوبی ان آنکھوں میں

ہر قطرہ قطرہ تیری یاد کا پیغام ہے

درد کی زبان سے بیاں کرنا مشکل ہے

دل کی چیخیں خاموشی میں ڈوبی رہتی ہیں

یادوں کی دھوپ میں جلے دل کے خواب

اب تو بس راکھ ہے اور کچھ نہیں

زندگی کی راہوں میں بچھڑے ہیں ہم

اب یہ سڑکیں خالی اور سنسان ہیں

خوابوں کے چراغوں میں تیل اب ختم ہے

آنکھوں میں بس نمکین سا پانی ہے۔

ایک پل کو لگا کہ عالمیار اس سے دور جا رہا ہے وہ اپنے بہتے آنسو نہیں روک پا رہی تھی۔

اس نے کافی وقت آنسو بہاتے ہی گزر دیا تھا لیکن پھر نظر جب سامنے پڑی کتابوں پر پڑی تو اس نے اپنی بک اٹھالی تھی۔۔۔

کافی مشکل کے بعد ہی سہی لیکن اس کا دھیان سٹڈی کی طرف چلا گیا تھا وہ اپنا لیکچر تیار کرنے لگی تھی جب کافی دیر یہ کیا تو وہ تھک گئی تھی اس کے پاس میڈ آئی تھی ایک دو بار یہ پوچھنے کے لئے کہ اسے کچھ چاہیئے تو نہیں۔

لیکن اس نے انکارِ کر دیا تھا اپنا سیل فون اٹھاتے اس نے گھر والے نمبر پر کال کی تھی لیکن کسی نے اٹھایا نہیں اس کا ارادہ ضرغام خان کو کال کرنے کا تھا لیکن پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ ہو سکتا ہے وہ باہر زمینوں پر ہو۔۔۔

۔

فون کو پہلے ہی وائے فائے سے کنٹکنٹ کیا ہوا تھا اس نے سو وہ یوٹیوب پر ویڈیوز پر دیکھنے لگی تھی ٹائم پاس کرنے کے لیے یہ ایکٹوٹی ہی اسے بہتر لگی تھی۔

••••

ضرغام خان سارے کام نمٹاتے ہوئے اب ارشک کے گھر والی سائیڈ پر آیا تھا جہاں کام تقریبا مکمل ہو چکا تھا اس کا جرگے میں بھی خیال مسلسل ارشک کی طرف ہی رہا تھا اس کی یاد تو ہمیشہ ہی آتی تھی لیکن آج اس کے تاثرات میں غم و غصہ تھا کون جا سکتا تھا اس کے گھر وہ اتنی کامیاب زندگی گزر رہی تھی کسی نے تو ہیلپ کی ہو گی اس کی۔۔

یہ خیال بار بار اس کے زہن میں جا رہا تھا ارشک پر وہ شک نہیں کر رہا تھا لیکن حالات ایسے بنتے جا رہے تھے کہ وہ بہت کچھ سوچنے لگا تھا۔

آج وہ شہر نہیں جا پا رہا تھا لیکن رات کے وقت وہ جا سکتا تھا اور وہ جانے کا ارادہ بھی رکھتا تھا لیکن اس وقت وہ اپنی بیوی کو کال تو کر ہی سکتا تھا۔

اس نے کچھ سوچتے ارشک کا نمبر ملایا تھا۔

دوسری طرف ارشک جو ضرشک کے ساتھ کھیل رہی تھی کیونکہ عباد صاحب ساتھ والے گھر میں اپنے دوست سے ملنے گئے تھے سو وہ دونوں اکیلے تھے۔

بوتیک وہ نہیں گئی تھی ضرغام کی وجہ سے لیکن وہ جانتی تھی اگر وہ رات کو اس کے گھر میں گھس کر اس کے کمرے میں آسکتا تھا تو دن میں بھی آسکتا تھا۔۔۔۔

آج اس نے کھڑکی صبح سے بند کی ہوئی تھی وہ ضرغام کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی رات کی اس کی گستاخیاں یاد کرتے اس کے عارض دہکنے لگنے تھے

وہ ضرشک کو بیڈ پر لٹائے اس پر جھکی ہوئی اس کے چھوٹے چھوٹے عارض پر جب اپنی انگلی رکھتی وہ زور زور سے لاتیں پاؤں چلانے لگتا تھا۔

ارشک اس کی کھل کھلاہٹ کو انجوائے کر رہی تھی وہ جان بوجھ کر اسے گدگدی کرتی تو وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسے خوُد سے دور کرنے لگتا لیکن ارشک اس کے ساتھ بہت انجوائے کر رہی تھی۔۔

وہ اس کے ساتھ کھوئی ہوئی تھی جب اس کا سیل فون بجا اسے بہت کم کسی کی کالز آتی تھی اکثر ارواح کر لیتی تھی یا پھر بوتیک سے آتی تھیں لیکن اس وقت کس کی ہو سکتی تھی وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

پہلے اس نے اگنور کیا کہ وہ فون اُٹھائے گی ہی نہیں لیکن فون والا بھی کافی مستقل مزاجی سے وقفے وقفے سے کالز کر رہا تھا۔

ارشک نہیں اٹھاتی کال لیکن ضرشک کو بار بار ڈسٹرب دیکھ کر وہ بنائے دیکھے ہی فون اٹھا چکی تھی۔

"ہیلو کون؟؟؟" وہ ضرشک کے ہاتھوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بولی تھی جو اپنے مما کو فون اٹھاتے دیکھ کر منہ بنانے لگا تھا۔

وہ اپنی مما کا فل فوکس خؤد پر چاہتا تھا کسی اور پر نہیں وہ اتنی عمر میں ہی ارشک کے لیے کافی پوزیسو ہوتا جا رہا تھا۔

"تمہارا شوہر سردار ضرغام خان۔۔۔" وہ ایک طرف کچی سی جگہ پر بیٹھ گیا تھا اس کی آواز نے ہی سماعتوں پر خوش گوار اثر ڈالا تھا۔

اس کی آواز سن کر ارشک بدک کر اٹھی تھی ضرشک کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا وہ رونے لگا تھا ارشک نے جلدی سے فون کے سپیکر پر ہاتھ

رکھا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ضرغام خان کو ضرشک کے بارے میں کچھ پتہ چل نہ جائے۔

"آپ نے کیوں فون کیا مُجھے۔۔۔؟؟؟" وہ ضرشک کو اپنی گود میں شفٹ کرتی اس کو سنبھالتے ہوئے بولی تھی وہ اس کے ساتھ کھیل رہا تھا لیکن یہ ٹائم اس کے فیڈ کرنے کا تھا سو وہ اس کے سینے پر ہاتھ مارنے لگا تھا ضرشک کی ضرورت دیکھتے اس نے اسے فیڈ کروانا شروع کیا تھا۔۔۔

وہ سکون سے اسے فیڈ کرتے دیکھ کر وہ ضرغام خان سے بولی تھی۔

"کہاں پر ہو تم؟؟؟" وہ ڈائیریکٹ مدعے کی بات پر آیا تھا لیکن ارشک کو اس کا سوال پوچھنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا وہ کیوں سوال کر دیا تھا ایسے جبکہ ان کے درمیان اب کچھ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

آپ کو کیا مطلب اس بات سے؟؟؟"وہ تپی ہوئی آواز میں بولی "
تھی اس کے لہجے کی بیزاری ضرغام خان اچھے سے نوٹ کر گیا تھا
کہ اس کا کام کرنا ارشک کو زرا بھی پسند نہیں آیا تھا۔

تمہارے سارے مطلب مجھ سے ہی نکلتے ہیں میرے تک ہی آتے "
ہیں یہ بات جتنی جلدی سمجھ جاؤ گی اتنا اچھا ہو گا تمہارے حق
میں۔۔۔"وہ غرایا تھا ارشک کی زبان درازی اس کے غصے کو ہوا
دے رہی تھی۔۔

بھول ہے آپ کی اوئر پلیز آئیند مجھے فون مت کیجئے گا "
آپ۔۔۔۔مجھے آپ سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ

کو نجانے کیوں اچھا لگتا ہے مُجھے تنگ کرنا۔۔۔"وہ ضرشک کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی تھی وہ آنکھیں بند کیے اپنی مما کو بالکل بھی تنگ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

تنگ ابھی کیا ہی کہاں ہے لگتا ہے آج رات پھر فرصت سے " ملاقات کرنے کا وقت آ گیا ہے رات کو ملتے ہیں انتظار کرنا میرا۔۔۔"وہ اپنی کہتے کال کاٹ گیا تھا جبکہ ارشک کے چہرے پر ایک رنگ آیا اؤر ایک گیا وہ جانتی تھی کہ اگر وہ کہہ رہا تھا تو وہ رات کو ضرور آئے گا لیکن وہ اس سے دبنے والی ہرگز نہیں تھی ضرشک فیڈ کرتے کرتے سو گیا تھا اس نے اسے بے بی کاٹ میں لٹاتے خؤد نماز کرنے کا سوچتے باتھ روم کا رخ کیا تھا۔

آج وہ ضرغام خان کی وجہ سے بوتیک نہیں گئی تھی لگا تھا کہ کچھ دن اگر وہ اس کے سامنے نہیں جائے گی تو وہ اسے بھول جائے گا لیکن یہ اس کی خام خیالی ثابت ہوئی تھی وہ تو دھمکی دینے لگا تھا وہ جو بابا کو کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اب کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

اسے لگا اسے زرانیل اور ارواح سے بات کرنی چاہیے وہ جانتی تھی کہ زرانیل کبھی اس کے بارے میں ضرغام خان کو نہیں بتانے والا تھا یا تو قسے آرمینا نے بتایا تھا یا پھر کسی اور سے پتہ چلا اسے۔

اتنا عرصہ تو رہی تھی وہ اس کے ساتھ ہو سکتا تھا کہ وہ اسے پہچان گیا ہو لیکن جو بھی تھا اب اس کو کچھ کرنا تھا۔

اپنے بیٹے کے مستقبل کے لئے اسے ضرغام خان کی زندگی سے اب بہت دور جانا تھا جہاں ضرغام خان کا وجود اس کی زندگی میں کہیں نہ ہو۔۔۔

یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ اس کے پیچھے آئی گا اس کے بیٹے کو چھین لے گا وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

لیکن فحال ساری سوچو کو جھٹک کر وہ باتھ روم چلی گئی تھی وضو کرنے کے لئے ضرشک تو اب دو تین گھنٹوں بعد ہی اٹھتا اس کا ارادہ نماز پڑھنے کے بعد لنچ تیار کرنے کا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 102

•••••

ارشک نماز کے بعد کافی دیر تک دعا مانگتی رہی تھی اپنے بیٹے کے لئے اس کا بس چلتا تو چھپا لیتی وہ ضرشک کو ضرغام خان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ابھی تو وہ صرف ارشک کے بارے میں ہی جانتا ہے اور اس کی تڑپ عروج پر ہے جس دن وہ ضرشک کے بارے میں جان گیا وہ جانتی تھی اس دن وہ ان کے ساتھ زبردستی کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

ضرغام خان کی نیچر سے وہ بخوبی واقف تھی آخر اتنا عرصہ اس کے ساتھ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ ضرغام خان اب اس کے پیچھے بار بار کیوں آتا ہے کیوں اسے ٹائم دے رہا ہے وہ تو ابھی تک یقین نہیں کر پائی تھی کہ سچ میں ضرغام

خان اس کی زندگی میں واپس آچکا ہے اور وہ اس کے ساتھ زبردستی کیے بغیر اسے وقت دے رہا ہے۔۔۔

حویلی میں ضرغام خان نے کتنی ہی بار اس کے ساتھ زبردستی کی اس کی مرضی کے بغیر اس کے وجودِ سے اپنا حق لیا وہ کب اس کی قربت کی تمنائی تھی لیکن وہ ہر وہ بار اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس کے قریب آتا تھا۔۔۔

اور پھر ارشک کی کمزور سی مزاحمت کہیں پیچھے رہ جاتی تھی وہ اس کے پور پور پر اپنا سلگتا لمس چھوڑتا تھا۔۔۔

وہ دن یاد کرتے اس کی آنکھ سے ایک اشک بے مول ہوتا اس کے عارض پر بہا تھا۔۔۔

وہ ضرغام خان کے ڈر سے اب بوتیک پر بھی توجہ نہیں دے پا رہی تھی بہت ضروری آرڈر تھے جن پر اسے کام کرنا تھا لیکن وہ نہیں کر پا رہی تھی ضرغام خان کا خوف ہی اتنا تھا وہ جائے نماز الماری میں رکھتی ضرشک کے کاٹ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر پر سکون نیند سو رہا تھا ارشک نے اس کی ننھی سی پیشانی چومی تھی وہ ہلکا سا کسمایا اور پھر سو گیا اس کی حرکت پر ارشک کے لب مسکرائے تھے۔۔

"میرا پیارا بیٹا۔۔۔" اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے وہ اُنہیں لبوں سے لگا گئی تھی ضرشک کے وجود کے آنے کے بعد وہ نئے سرے سے زندگی شروع کر چکی تھی۔

اپنے بیٹے کے لیے اس نے بہت کُچھ کرنا تھا ہاں وہ سنگل پیرنٹ بن کر اپنے بیٹے کی پرورش اتنے اچھے انداز میں کرنا چاہتی تھی کہ زندگی کے کسی مقام پر ضرشک کو باپ کی کمی محسوس نہ ہو۔۔۔۔

وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی پھر لنچ کا خیال آیا تو روم سے نکلتے نیچے آئی تھی بابا لاونج میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

"اسلام علیکم بابا آپ کب آئے۔۔۔؟؟؟" اسے لگا کہ بابا ابھی تک پڑوس میں ہی ہوں گے تبھی تو وہ روم سے لیٹ نکلی تھی اگر پہلے پتہ ہوتا تو جلدی نیچے آجاتی تاکہ آج اگر گھر پر تھی ہی تو کچھ دیر بابا سے باتیں ہی کر لیتی۔

"وعلیکم السلام بیٹا بس تھوڑی دیر پہلے۔۔۔ تم لوگوں کو ڈسٹرب نہیں کیا کہ ریسٹ کر لو ضرشک سو رہا ہے کیا۔۔۔؟؟؟" ارشک ان کے قریب بیٹھ گئی

تو اُنہوں نے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے بالوں پر بوسہ دیا تھا وہ آسودگی سے مسکرادی تھی۔۔۔

بے شک ماں باپ کا لمس انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہوتا ہے۔

"ہاں ضرشک سو گیا میں نماز پڑھ رہی تھی اب سوچ رہی ہوں لنچ بنادوں آپ کے لیے کیا کھائیں گے آپ کیا بناؤں لنچ میں اتنے عرصے بعد آپ میرے ہاتھ کا بنا ہوا لنچ کرلیں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

عباد صاحب رب کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتے تھے آج ان کی بیٹی اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن تھی ورنہ ضرغام خان والے حادثے کے بعد وہ جس کنڈیشن میں تھی اُنہیں لگا تھا وہ کبھی اسے سنبھال نہیں پائیں گے۔

ضرشک کے آنے کے بعد ارشک نے خود کو بہت زیادہ بدلا تھا اور اب وہ ایک پرسکون زندگی جی رہی تھی۔

۔

"جو میری بیٹی بنا دے میں کھالوں گا میری بیٹی کے ہاتھ میں ذائقہ ہی اتنا ہے ماشاءاللہ۔۔۔۔تسمیہ کی یاد آتی ہے تمہارے ہاتھ کا بنا کھانا کھانے ان کے ہاتھ میں بھی ایسا ہی ذائقہ تھا۔۔۔"اپنی شریک حیات کو یاد کرتے ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"بابا آپ کو امی کی بہت یاد آتی ہے؟؟؟"وہ ان سے سوال کرنے لگی تھی حالانکہ جانتی تو وہ خود بھی تھی اس نے اکثر عباد صاحب کو اکیلے خیالوں میں کھوئے پایا تھا یقیناوہ تسمیہ کو یاد کرتے تھے۔۔۔

"وہ کب یاد نہیں آتی ہیں اگر آج ہوتی تو تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوتی بس ایک کسک دل میں ہے وہ آخری وقت میں تم سے مل نہیں سکی تھی۔۔۔" وہ اپنی نم آنکھیں پونچھتے ہوئے بولے تھے ارشک کی پلکیں بھی نم ہوئی تھیں وہ بھی تو ماں کا آخری دیدارِ نہیں کر سکی تھی۔۔۔

"کاش میں امی سے مل پاتی۔۔۔" وہ رونے لگی تھی اور یہ لفظ کاش ہی تو اکثر انسان کی خوشیاں نگل جاتا ہے کاش کبھی رشک کے لیے بولا جاتا ہے تو کبھی پچھتاوے کے لئے لیکن جس ٹرم کے لیے بھی استعمال ہو انسان کو اکثر خسارہ ہی دیتا ہے۔۔۔

"بیٹا اب گزرے وقت کو یاد کر کے ہم صرفِ غمگین اور دکھی ہی ہو سکتے ہیں مجھے یقین ہے تسمیہ کی روح پر سکون ہو گی اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر آپ پریشان مت ہوں اور ہمارا لنچ ہمیں کب کھانے کو ملے گا بھئی۔۔۔" وہ

سچویشن چینج کرنے کی غرض سے آخری بات تھوڑے شوخ لہجے میں بولے تھے۔

جس پر ارشک نم آنکھوں سے مسکرائی تھی جانتی تھی وہ اس کا دھیان دوسری طرف کرنے کی غرض سے ایسا بول رہے تھے۔

"ابھی بناتی ہوں بابا۔۔۔"وہ اٹھ کر کچن میں جاتی کہ اوپر سے ضرشک کے رونے کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی یقیناوہ اٹھ چکا تھااور اسے ناپا کر اب رو رہا تھاوہ بابا کو دیکھتی اوپر گئی تھی۔۔

ضرشک کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے چھوٹے چھوٹے رخسار آنسوؤں سے نم تھے وہ تڑپ کر آگے بڑھی تھی۔۔۔۔

کیسے دیکھ سکتی تھی اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو اس کو جلدی سے گود میں بھر اتھا اپنی مما کی گود میں آتے وہ چپ ہو گیا تھا اور اپنی مما کو دیکھنے لگا جو اس کو اُٹھائے اپنے کندھے سے لگائے ہوئے تھی۔۔۔

اپنی مما کو دیکھتے وہ خوشی سے لاتیں پاؤں چلانے لگا تھا وہ ایسا ہی کرتا تھا ارشک کے پاس بہت کم وہ روتا تھا وہ بھی صرف اس وقت جب اسے بھوک لگی ہوتی تھی۔۔۔

"مما کا پیارا بچہ۔۔۔" وہ اسے ساتھ لگائے ہی نیچے آئی تھی عباد صاحب بھی نواسے کو دیکھ کر مسکرائے تھے وہ اس کی طرف ہاتھ کرتے اسے اپنی طرف بلانے لگے تھے ضرشک کا موڈ اچھا تھا وہ اپنے نانا کی طرف چلا گیا تھا۔

اوَر ارشک اسے بابا کے پاس دیکھ کر کچن میں چلی گئی تھی عباد صاحب ضرشک کو لیتے باہر لان میں چلے آئے تھے موسم اچھا تھا آسمان پر بادلوں کے سائے تھے یعنی بارش کا امکان تھا ویسے بھی اگست کے مہینے میں بھی اچھی خاصی حبس تھی کہ ہر زی روح کے لب پر بارش ہونے کی دعا تھی۔۔۔

وہ لان میں رکھی ہوئی چیئرز پر بیٹھ گئے جب انہیں سامنے سے ارواح اوَر زرانیل آتے دکھائی دیئے تھے وہ مسکرائے تھے۔

وہ اکثر ان سے ملنے آتے تھے شائد ضرشک کی محبت انہیں جہاں کھینچ لاتی تھی ویسے بھی کہتے ہیں خون میں بڑی کش ہوتی ہے اوَر ضرشک سے تو زرانیل کا خون کا رشتہ تھا۔۔۔

"اسلام علیکم انکل۔۔۔" دونوں نے قریب آتے عباد صاحب کو سلام کیا تو انہوں نے ان دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ارواح نے تو جلدی سے ان کی گود سے ضرشک کو اُٹھایا کہ کہیں زرانیل ہی نہ اٹھالے ضرشک کو۔۔۔۔ ضرشک اس کے پاس آتے ہی برا سا منہ بنا گیا تھا یعنی ایسے اُٹھائے جانے پر وہ خفا ہوا تھا۔

زرانیل خان مسکرایا اور ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا اور اُوپر اچھالتے اسے کیچ کیا تھا وہ کھل کھلایا تھا۔

ارواح نے منہ بنایا تھا وہ اپنے چاچو کے پاس کیسے خوش ہو رہا تھا اور اس کے پاس آتے ہی منہ بنالیا تھا اس نے زرانیل نے ارواح کو دیکھتے سمائل پاس کی وہ اس کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"انکل ارشک کدھر ہے؟؟؟"اُنہیں پتہ تھا اس ٹائم ارشک اکثر بوتیک میں ہوتی تھی لیکن اگر ضرشک گھر پر تھا تو ارشک نے بھی پھر گھر پر ہی ہونا تھا تبھی وہ پوچھنے لگی تھی ارشک کے بارے میں عباد صاحب سے۔۔۔۔۔

"وہ کچن میں ہے بیٹا لنچ بنا رہی ہے آپ مل لو جا کر اس سے۔۔۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا ارواح سر ہلاتے اندر چلی گئی تھی اور زرانیل خان عباد صاحب کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

ضرشک اس کی گود میں ہی تھا جو اس کی شرٹ کے بٹوں کو غور سے دیکھ رہا تھا وہ اکثر ایسے ہی چیزوں کو غور سے دیکھتا تھا۔

"اور سناؤ بیٹا کیا چل رہا ہے۔۔۔؟؟؟"عباد صاحب نے زرانیل سے پوچھا۔

"کچھ نہیں انکل بس کچھ کیسز ہیں ان پر کام چل رہا ہے اور پھِر واپس گاؤں چلے گئے ہیں ہم تو وہاں کے کچھ کام کرنے ہیں۔۔۔"وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا تو عبار صاحب نے سر ہلایا تھا۔

پھر وہ لوگ ایسے ہی باتیں کرتے رہے۔

••••

ارواح اندر کچن میں داخل ہوئی تو ارشک پوری توجہ سے کھانا بنا رہی تھی آس پاس کا کوئی دھیان نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے ارواح اس کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ارشک فوری پیچھے پلٹی تھی لیکن ایک پل کے لیے وہ ڈر گئی تھی کہ ایسے کچن میں کون آیا۔

پھر ارواح کو دیکھ کر وہ مسکرائی تھی وہ خوُد بھی اُنہیں کافی یاد کر رہی تھی اسے دیکھتے ہی وہ ارواح کے گلے لگ گئی تھی۔

"کیسی ہو تم؟؟؟ کب آئی؟؟! کیا بھائی (زرانیل خان) بھی آئے ہیں ساتھ؟؟؟" ارواح کے گلے لگتے اس نے ایک ساتھ تین تین سوال کئے تھے۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں ابھی آئی ہوں باہر انکل اوُر ضرشک سے مل کر اوُر ہاں تمہارے بھائی بھی آئے ہیں میرے ساتھ۔۔۔ ہم لوگ ہوسپٹل آئے تھے تو سوچا تم لوگوں سے بھی مل لیں۔۔۔۔" وہ اس کے سارے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔۔۔

"ہوسپٹل کیوں خیریت۔۔۔؟!؟" وہ ہوسپٹل کے نام پر الجھی تھی وہ ہوسپٹل کیوں گئے یہ سن کر اسے پریشانی ہوئی تھی۔

"وہ ہم لوگ۔۔۔" ارواح شرما گئی تھی اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیسے یہ بات شئیر کرے ارشک سے ان کی آپس میں کافی اچھی دوستی تھی ایک دوسرے سے باتیں شئیر بھی کرتی تھیں لیکن یہ بات بتاتے ہوئے اسے عیجب سی جھجک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"ارواح کوئی پریشانی ہے کیا؟؟؟" ارشک نے فیلم بنا کرتے اس کو کندھوں سے تھامتے اپنے سامنے کرتے پوچھا تھا۔

"نہیں یار وہ بس مُجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے یہ بات تمہیں کیسے بتاؤں۔۔۔؟؟؟" وہ لبوں پر مسکراہٹ لیے بولی تھی ارشک نے گہرا سانس بھرا اور نہ ارواح کے انداز پر تو وہ ڈر ہی گئی تھی۔۔

"کیا کچھ خاص ہے میرا مطلب ہے ہوسپٹل۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی تھی ارواح نے سر ہلایا ارشک کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھرے تھے وہ بے ساختہ اسے گلے لگا گئی تھی بات ہی خوشی کی تھی۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ ارواح۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ خیر سے یہ وقت لائے مُجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہارے لیے کیا بھائی کو پتہ ہے اس بارے میں؟!!" ارشک ارواح سے زیادہ خوش لگ رہی تھی اس خبر کو سن کر۔

"ہاں اُنہیں رات کو بتایا تھا اور اب ہم صبح صبح ہی نکل پڑے چیک اپ کروانے کے لیے اوُر ساتھ کچھ پاپا کے آفس میں کام تھا وہ بھی کرنا تھا تو واپس جاتے جاتے شام ہو جائے گی۔۔۔" وہ ارشک کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

"تو تم لوگوں نے کونسا دوسرے شہر جانا ہے جہاں کچھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہی تو اپارٹمنٹ ہے بھائی کا بلکہ آج تم لوگ یہیں رک جاؤ۔۔۔" ارشک چائے بنانے کا سامان نکالتے ہوئے بولی تھی۔۔

"ہم لوگ حویلی شفٹ ہو چکے ہیں دادا جان آئے تھے لینے کے لئے تو زرا نیل انکار نہیں کر سکے رات ہم حویلی میں تھے صبح آئے ہیں یہاں۔۔۔" وہ ارشک کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی جو اب چائے بنا رہی تھی

ساتھ ہی ساتھ ٹرے میں دوسرے الوزامات رکھ رہی تھی ارواح کی بات سنتے اس کے ہاتھ رکے تھے۔

۔

"سچ میں ان لوگوں نے تمہیں قبول کر لیا؟؟؟" ارواح کی باتوں کو ماننا ان پر یقین کرنا ارشک کے لیے مشکل ہو رہا تھا تبھی وہ دوبارا اپنی تصدیق کے لئے پوچھنے لگی تھی جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں سب لوگوں کا رویہ بہت اچّھا ہو گیا ہے مجھے خود بھی یقین نہیں ہو رہا ہے بی بی جان نے بھی اتنے اچھے سے بات کی مجھ سے" وہ ارشک سے ساری باتیں شئیر کرتی تھی دوستوں سے زیادہ اب وہ بہنیں بن چکی تھیں۔۔۔

"یہ تو اچھا ہو گیا لیکن الیمشہ سے بچ کر رہنا وہ لڑکی کبھی نہیں بدل سکتی ہے ہو سکتا ہے وہ آگے تمہیں پریشان کرے۔۔۔" ارشک جب حویلی میں رہتی تھی تبھی اسے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ الیمشہ زرانیل کو پسند کرتی ہے سو وہ پہلے ہی ارواح کو اس لڑکی کے بارے میں بتا رہی تھی تاکہ وہ محتاط رہے۔

"وہ تو زرانیل کی کزن ہے بس۔۔۔" ارواح پریشان ہوئی تھی کہ آخر الیمشہ کو زرانیل پسند تھا تو کیا زرانیل اس بات سے ناواقف تھا۔

"کزن تو ہے ہی لیکن وہ بھائی کو پسند کرتی تھی یہ بات مجھے آرمینا نے بتائی تھی تم زرا محتاط رہنا ویسے سب کا رویہ ٹھیک ہو گیا ہے لیکن مُجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ لڑکی تم سے اچھے سے پیش آئے گی۔۔۔" ارشک چائے تیار کر چکی تھی سو ٹرے میں رکھتے ہوئے وہ ارواح سے بولی تھی۔۔۔

"ارشک مُجھے پریشانی ہو رہی ہے؟؟؟" ارواح ایسی ہی تھی وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

"ارے میں نے اس وجہ سے تو یہ بات نہیں بتائی تمہیں کہ تم ایسے پریشان ہو جاؤ بس اس لیے کہا کہ تم اس لڑکی سے بچ کر رہنا اور بھائی تم سے محبّت کرتے ہیں سو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے..." وہ اس جے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی جس پر ارواح سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"چلو آؤ باہر چلتے ہیں..." وہ اسے باہر چلنے کا اشارہ کرتی خود ٹرے اُٹھائے باہر نکل آئی تھی وہ دونوں ساتھ ہی لان میں آئی تھیں۔

ارواح زرانیل کے ساتھ بیٹھ گئی اور ارشک نے زرانیل سے خیریت دریافت کرتے انہیں چائے دی تھی ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا تاکہ وہ دونوں سکون سے چائے پی سکیں۔

چائے کے دوران وہ لوگ ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے تھے اور پھر عباد صاحب نماز کرنے کے لیے چلے گئے تھے ارشک کو یہ ٹائم مناسب لگا تھا زرانیل سے ضرغام خان کے بارے میں بات کرنے کا۔

"بھائی مُجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔" وہ ضرشک کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی جو آرام سے اس کی گود میں بیٹھا تھا۔۔۔

"ہاں بولو گڑیا کیا بات ہے!!!" وہ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتا ہوا ارواح کی طرف متوجہ ہوا تھا جب کہ وہ کنفیوز ہوئی کہ وہ کیسے بتائے زرانیل کو ضرغام کے بارے میں۔

"بھائی وہ ضرغام خان ملے تھے مجھے۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں میچے بولی تھی جبکہ اس کی بات پر زرانیل کے ساتھ ساتھ ارواح کے چہرے کا رنگ بھی بدلا تھا ۔

"واٹ کب؟؟؟" وہ پریشان ہوا کہ اگر ضرغام ارشک سے مل چکا تھا تو اس نے یہ بات اس سے کیوں چھپائی کہیں اس پر بھی تو شک نہیں کرنے لگا وہ۔

دو تین دن ہو گئے ہیں بھائی میں ان کی زندگی میں واپس نہیں جانا" چاہتی ہوں پھر سے وہ ازیت سہنا میرے لیے بہت مشکل ہے آپ بتائیں میں کیا کروں۔۔۔"وہ اپنی نم آنکھوں کو پونچھتے ہوئے بولی تھی ضرغام خان کا ذکر ہی اس کے تن بدن کو ایک عجیب سے حصار میں لیا تھا۔۔۔

گڑیا کیا اس نے آپ سے بدتمیزی کی؟؟؟"زرانیل خان مٹھیاں " بھینچ کر پوچھنے لگا تھا ضرغام اس کا کزن تھا اس کے لیے بھائیوں کی جگہ پر تھا لیکن ارشک اس کی بہن تھی اور اپنی بہن کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اگر کبھی زندگی میں ایسا موقع آیا کہ اسے ارشک یا ضرغام میں سے کسی ایک کی حمایت میں کھڑا ہونا پڑا تو وہ ارشک کی حمایت کرنے والا تھا کیونکہ ضرغام خان غلط تھا۔

اس نے غلط کیا تھا ارشک کے ساتھ۔

"نہیں بھائی بس حویلی واپس لے جانے کی دھمکی دی انہوں نے جہاں گزرے وہ دن میرے لیے کسی اذیت سے کم نہیں تھے میں وہاں دوبارہ نہیں جانا چاہتی ہوں کبھی نہیں کسی بھی حال میں نہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی ارواح کو بے ساختہ اس پر ترس آیا تھا بچاری کیا کچھ سہہ چکی تھی۔۔۔

"کیا ضرغام بھائی کو ضرشک کے بارے میں پتہ ہے؟؟!وہ جانتے ہیں اس کے بارے میں؟؟؟"ارواح نے ارشک سے پوچھا جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے ہیں اور نہ ہی میں چاہتی ہوں کہ اُنہیں اس بارے میں کچھ پتہ چلے وہ ساری زندگی ضرشک کے وجود سے انجان ہی رہیں تو اچھا ہے میرے بیٹے پر ان کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر انہوں نے کبھی جتایا بھی تو نہیں دوں گی آپ بیٹا اُنہیں۔۔۔"اس کی گرفت ضرشک پر سخت ہوئی تھی آنکھوں میں پانی تھا۔

وہ خوُد کو مشکل سے رونے سے روک رہی تھی جبکہ اسے روتے دیکھ کر ضرشک کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بھی نمی آئی تھی اور پھِر کچھ ہی دیر میں وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا۔۔۔

ارشک ہڑبڑا کر رہ گئی تھی جلدی سے اسے کندھے سے لگائے اس کی پیٹھ سہلائی تھی۔۔۔

"یہ اچھی بات ہے وہ ضرشنک کے بارے میں نہیں جانتا پے اور گڑیا مُجھے لگتا ہے اس سے ڈرنے کے بجائے آپ اس کے سامنے جائیں اس کو اس کی کی ہوئی غلطیوں کا احساس دلائیں تا کہ وہ مزید پچھتاوے کا شکار ہو اسے احساس ہو اس نے سچ میں بہت غلط کیا!!!"زرانیل کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"بھائی آپ ان کی نیچر سے واقف ہیں میں ان کے سامنے رہوں گی تو وہ زبردستی کرنے سے بھی باز نہیں آئیں گے۔۔۔!!!"اسے شاید زرانیل کا مشورہ صحیح نہیں لگا تھا جانتی تھی کہ وہ اس کے سامنے رہے گی تو وہ گلٹی فیل تو کرے گا مگر اس سے دستبردار کبھی نہیں ہو گا۔۔۔

"ارشنک مجھے لگتا ہے کہ یہ بیسٹ ہے ضرغام بھائی کو یہ احساس دلانے کے لیے کہ اُنہوں نے تمہارے ساتھ جو کیا وہ غلط کیا تھا انہیں ان کی غلطیوں کا احساس دلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم ان کے سامنے رہو لیکن ایکٹ

ایسے کرو جیسے آج کے ہونے نہ ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے پتہ ہے کسی کو نظر انداز کرنے سے کیا ہوتا ہے وہ انسان خوُد پر غور ضرور کرتا ہے کہ مجھ میں ایسی کیا خاصی ہے جو مقابل مجھے اگنور کر رہا ہے۔۔۔"ارواح کا انداز سمجھانے والا تھا۔

"ارواح تمہاری بات ٹھیک ہے میں مانتی ہوں کہ ایسا کرنا درست ہو گا لیکن میں ان کے سامنے نہیں جانا چاہتی ہوں وہ بھلے بدل بھی جائیں لیکن ان کی وجہ سے میں نے جو کچھ سہا ہے میرے لیے اسے بھولنا آسان نہیں ہے ان کے سامنے جانا مطلب خوُد کی ازیت میں مزید اضافہ کرنا۔۔۔"وہ ضرشک کی پیٹھ آہستہ آہستہ سہلا رہی تھی جو خاموش تھا ورنہ اس کی گود میں اکثر شرارتیں کرتا تھا۔

"گڑیا آپ کی کنڈیشن سمجھ سکتا ہوں ٹھیک ہے آپ کو ضرغام کے سامنے نہیں جانا اس سے بات نہیں کرنی ہے پھر کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟؟"زرانیل سمجھ گیا تھا کہ ارشک کے لیے یہ بہت مشکل تھا ضرغام خان نے کونسا کچھ اچھا کیا ہوا ہے اس کے ساتھ جو وہ بار بار اس کے سامنے جائے۔

"بھائی میں ان کی زندگی سے بہت دور جانا چاہتی ہوں میں ضرشک کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے جہاں سے کہیں دور جانا چاہتی ہوں جہاں ضرغام خان کا خطرہ میرے سر پر نہ ہو میں وہاں جانا چاہتی ہوں جہاں مُجھے یہ محسوس ہوں ہاں اب میں واقعی ضرغام خان سے دور ہوں۔۔۔"وہ اپنے رخساروں کو صاف کرتے بولی تھی۔

"یہ تو فرار ہے گڑیا حالاتِ اوَر یہاں آپ کو جو اتنا سٹ اپ ہے اس کا کیا کریں گی آپ؟؟؟"زرانیل خان اس کی باتوں سے پریشان ہوا تھا وہ جانے کا

کہہ رہی تھی لیکن یہ صحیح نہیں تھا اس نے اتنی محنت سے یہ سب حاصلِ کیا تھا اور اب ایسے وہ ضرغام خان سے دور جانے کے لیے یہ سب کچھ چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔

بھائی مُجھے ڈر لگ رہا ہے میرا بیٹا اگر مجھ سے دور ہوا تو میں زندہ " نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔"وہ آنسوؤں کو بہنے سے روک نہیں پا رہی تھی کیسی عجیب سی کیفیت آن پڑی تھی اس کئ زندگی میں آخر کیوں واپس آیا تھا ضرغام خان اتنی اچھی زندگی جی رہی تھی وہ ضرغام خان کے بغیر۔

جب تک آپ کا بھائی زندہ ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا گڑیا آپ مجھ "
پر بھروسہ کریں اوٗر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم لوگ
آپ کے ساتھ ہیں اوٗر آپ کا کو بھی فیصلہ ہو بتایئے گا اگر جہاں
سے جانا بھی ہے تو پھر ٹھیک ہے میں آپ کو جہاں سے بھیج دوں
گا لیکن ایسے آپ ضرغام خان پر یہ واضح کر دیں گی آپ اس سے
ڈرتی ہے اس کی وجہ سے پھر روح پوش ہو گئی ہیں۔۔۔۔"وہ اس
کی حالت دیکھتا اس کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا تھا لیکن ساتھ ہی
اس پر واضح بھی کر دیا تھا کہ وہ ضرغام خان کی وجہ سے یہ کر کے
غلطی کر رہی ہے۔۔۔

بھائی میں ان سے نہیں ڈرتی ہوں اوٗر نہ ہی وہ میری زندگی میں "
اب اتنی اہمیت رکھتے ہیں کہ ان کے لئے میں پریشان

ہوں۔۔۔"اسے ضرغام خان کے بارے میں سوچنا نہیں تھا کہیں نہ کہیں لگ رہا تھا کہ زرانیل خان ٹھیک کہہ رہا ہے کب تک بھاگتی رہے گی وہ ضرغام سے۔۔۔

اس کی زندگی ہے وہ اپنی مرضی سے جی سکتی ہے بنا ضرغام خان کی موجودگی کا خیال کیے۔۔۔

"تو پھر جہاں سے جانے کے بجائے آپ اس کا مقابلہ کریں اسے یہ فیل ہو کہ وہ آپ کے لیے اتنا اہم نہیں ہے جو آپ کی لائف پر اس کی موجودگی کا کوئی اثر پڑا ہے۔۔۔"زرانیل خان اسے شاید یہیں رہنے کے لیے منانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"بھائی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی بلکہ یہیں رہ کر ضرغام خان پر یہ واضح کروں گی وہ مُجھے پریشان کرنے کی جتنی بھی کوشش کرلیں میں ان کی موجودگی کو محسوس ہی نہیں کرتی ہوں ان کا ہونا نہ ہونا میرے لئے یک برابر ہے میں ان کے لیے اپنا سب کچھ داعو پر لگا کر جہاں سے نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"وہ پل بھر میں فیصلہ کر گئی تھی۔۔

زرانیل خان اور ارواح نے تشکر کا سانس خارج کیا تھا کہ اس کے زہن میں کوئی بات تو اثر کر گئی ورنہ اس کے جانے کا سنتے وہ خاصے پریشان ہو گئے تھے

۔

"بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے آپ نے گڑیا اور ضرشک آپ کے پاس ہی رہے گا وہ آپ سے چھین نہیں سکتا ہے ضرشک کو کیونکہ اگر وہ عدالت کا سہارا لے گا تو بھی آپ کا ہی فایدہ ہے کیونکہ اتنے چھوٹے سے بچے کو کوئی عدالت

بھی ماں سے جدا نہیں کرے گی۔۔"وہ ارشک کے ذہن سے الٹی سیدھی سوچیں نکلنا چاہتا تھا تا کہ وہ پر سکون ہو سکے۔۔۔

۔

"ہاں بھائی یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں ایسا ہوا بھی تو ضرشک میرے پاس رہے گا اوٗر اب میں ایسا ہی کروں گی جو آپ نے کہا تھینک یو آپ بہت اچھے ہیں آپ دونوں نے میرا بہت ساتھ دیا ہے ارسام اوٗر آپ لوگ نہیں ہوتے تو شائد میں اس جگہ پر نہ ہوتی جہاں آج ہوں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"گڑیا بہن بھائی کو شکریہ نہیں بولتی ہے میں نے جو کیا وہ میرا فرض اوٗر آپ کا حق تھا اوٗر ارسام کو ہم فراموش نہیں کر سکتے ہیں اس نے واقعی بہت کچھ

کیا ہے۔۔۔"زرانیل خان کیسے بھول سکتا تھا کہ ارسام نے ارشک اور عباد صاحب کے لیے کیا کچھ کیا تھا۔

"ارواح اب ہمیں چلنا چاہیے گاؤں پہنچتے پہنچتے دیر ہو جائے گی آفس کا چکر بھی لگانا ہے ہمیں۔۔۔"زرانیل ارواح سے بولا جس نے سر ہلایا تھا۔

"بھائی اتنی جلدی لنچ تو کر لیں آپ؟؟؟"ارواح کو ان لوگوں کا اتنی جلدی واپس جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا اب تو وہ لوگ چلے بھی گاؤں ہی گئے تھے شائد کبھی کبھار ہی ملاقات ہوتی۔۔۔

"گڑیا لنچ پھر کبھی ابھی دیر ہو رہی ہے اسے تو دیں مجھے زرا آج تو ہم سے اچھے سے ملا ہی نہیں یہ۔۔۔"زرانیل کا اشارہ ضرشک کی طرح تھا ارشک نے مسکراتے ہوئے زرانیل خان کو ضرشک کو تھمایا تھا۔

"چاچو کی جان۔۔۔"زرانیل نے اسے گدگدی کی تھی جس پر کھل کھیلایا تھا

۔

"آپ کو بہت بہت مبارک ہو بھائی۔۔۔"ارشک کو اب خیال آیا تھا پہلے تو وہ لوگ اہم مسلئے پر ہی بات کر رہے تھے سو اب وہ اسے مبارک باد دینے لگی تھی جسے اس نے مسکرا کر قبول کیا تھا۔

"خیر مبارک گڑیا آپ اپنا خیال رکھیے گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنے بوتیک پر توجہ دیں وہ کچھ نہیں کر سکے گا آپ بار۔۔۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا ارواح نے سر ہلایا تھا۔

اوَر پھِر وہ اُنہیں گاڑی تک چھوڑنے آئی تھی۔

ارواح کو اس نے اپنا خیال رکھنے کی تلقین کی تھی اور ساتھ چند باتیں اور بھی کی تھیں اور پھر زرانیل خان اور ارواح کی گاڑی گیٹ سے نکلی تو وہ واپس اندر چلی آئی تھی۔۔۔

بابا بھی تھوڑی دیر تک اگئے تھے ان لوگوں نے لنچ ساتھ کیا تھا اس کے زہن میں زرانیل کی باتیں چل رہی تھیں اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ڈرے گی نہیں اب ضرغام خان سامنے آئے گا تو وہ ایسے شو کرے گی جیسے اس کے ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔۔۔

•••••

گرینی ڈرائیور کے ساتھ گاؤں پہنچ گئی تھی ہارشم کسک کر رہ گیا تھا کیونکہ ابرشم کے کہنے پر گرینی اسے ساتھ لے کر نہیں گئی تھیں اور اب وہ حویلی

کے سامنے کھڑی ہوئی تھیں حویلی بہت بڑی اوٗر خوبصورت تھی پرانے طرز پر بنی ہوئی ضرور تھی لیکن اس کی خوبصورتی آج بھی ویسے ہی قائم تھی

۔

وہ ڈرائیور کو باہر ہی رکنے کا اشارہ کرتے خوٗد اندر آئی تھیں ملازمہ نے انہیں دیکھتے سلام کیا تھا اور اندر لے آئی۔

ہال میں بی بی جان موجود تھیں اوٗر ساتھ شرمین بیگم حسب معمول وہ آج کل ان کے ساتھ زیادہ پائی جاتی تھیں ملازمہ نے جب اُنہیں کسی مہمان کی آمد کا بتایا تو وہ خود اٹھ کر باہر آئی تھیں ان کے ہاتھ مہمان نوازی بہت اچھے سے کی جاتی تھی۔۔

زرتاج بیگم (گرینی) ان کے لیے بالکل اجنبی تھیں پر گرینی اُنہیں اچھے سے جانتی تھیں۔

"اسلام علیکم بہن کیسی ہیں آپ؟؟؟" انہوں نے ہی پہل کی تھی بی بی جان کو سلام کرتے۔

"وعلیکم السلام آپ اندر آئیں۔۔۔" وہ اُنہیں ہال میں لگے صوفوں کی طرف لے گئی تھیں اور شرمین بیگم کی نظریں ان پر تھیں اپنے پہناوے سے وہ کسی امیر گھر کی لگ رہی تھیں انہوں نے ڈیمنڈ کی نفیس سی جیولری پہن رکھی تھی۔

"آپ یہاں کس کام کے سلسلے میں آئی ہیں بہن۔۔؟؟!" بی بی اُنہیں آس پاس غور سے ہر چیز دیکھتے پا کر پوچھنے لگی تھیں۔

گرینی سوچ میں پڑ گئی تھیں کہ وہ کیا تعزیز کا ذکر کریں ان سے یا نہیں کیونکہ اگر تعزیز کو معلوم پڑا اس بارے میں تو کہیں وہ ان سے خفا ہی نہ ہو جائے۔

"جی ایک اہم کام کے سلسلے میں آنا پڑا یہاں اصل میں بات ایسی ہی ہے کہ سمجھ نہیں آ رہی ہے آپ سے کیسے کہوں۔۔۔"وہ کنفیوژ سی ہوئی تھیں۔

نیوشا جو کہ اسی وقت اپنے کمرے سے نکلی تھی وہ بی بی جان کے پاس آئی تھی لیکن ان کے ساتھ کسی اجنبی عورت کو بیٹھے دیکھ کر اس نے جلدی سے سر پر دوپٹہ سیدھا کیا اور اُنہیں سلام کیا تھا۔

گرینی کو یقین سا ہوا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس کا ہارشم بار بار ذکر کر رہا تھا۔

۔

"بیٹا ادھر آؤ میرے پاس!!" انہوں نے اسے بلایا تو وہ گرینی کی طرف جانے کے بجائے بی بی جان کو دیکھنے لگی تھی جنہوں نے اسے اشارہ کیا تھا ان کے پاس جانے کا سو وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

اُنہیں وہ پسند آئی تھی تعزیز خان کی فیملی سے مل کر اُنہیں اچھا لگا تھا لیکن وہ اگر ان سے نفرت کرتا تھا تو اپنی جگہ پر وہ بالکل ٹھیک تھا کیونکہ اس کی ماں کے ساتھ برا ہوا تھا۔۔۔

"بہن آپ نے ہمیں بتایا نہیں کیا کام ہے؟؟؟" بی بی جان اُنہیں نیوشا کا جائزہ لیتے دیکھ کر بولی تھیں شاید انہیں جو سمجھ آ رہا تھا وہ صحیح سوچ رہی تھیں

۔

"اصل میں بہن میں آپ کے ہاں ایک کام سے آئی ہوں اور وہ کام یہ ہے کہ ہمیں آپ کی بچی پسند آئی ہے اور میں اپنے نواسے کے لیے رشتہ لے کر آئی ہوں اس کا آپ لوگ ہمارے بارے میں ساری معلومات کروا سکتے ہیں لڑکا لندن میں رہتا ہے جہاں آج کل آیا ہوا ہے بزنس کے سارے میں۔۔۔"انہوں نے بول ہی دی تھی بات اب کرنی تو تھی ہی۔۔۔

"بہن دیکھیں آپ شاید کسی بھول میں آگئی ہیں آپ کو شاید معلوم نہیں ہے ہم خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے ہیں تو ہماری طرف سے معذرت۔۔۔"بی بی جان نے صاف انکارِ کر دیا تھا۔

نیو شا تو رشتے کی سنتے ہی روم میں چلی گئی تھی دل کی حالت عجیب سی ہوئی تھی بے ساختہ کل فلیٹ والا لڑکا یاد آیا تھا۔

یعنی کہ وہ کل والا لڑکا تعزیز سے اس کا لنک تھا اس کی بیوی کا ہی کوئی رشتے دار تھا وہ اسے پریشانی کا شکار ہوئی تھی وہ بی بی جان کی بات سن چکی تھی ریلیکس ہو گئی تھی کہ اُنہوں نے منہ پر ہی انکارِ کر دیا تھا۔

"دیکھیں بہن اب وقت کافی بدل چکا ہے ایسی باتیں پہلے پائی جاتی تھیں اب تو ہر کوئی فیملی سے باہر رشتے کر رہا ہے میرا نواسہ اکلوتا بیٹا ہے کڑوروں کی جائیداد کا اکیلا وارث ہے آپ لوگوں کی بچی کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی آپ تھوڑا سوچ کر ہی دیکھیں۔۔۔" گرینی ان کے منہ پر انکارِ کرنے سے تھوڑی پریشان ہو گئی تھیں۔

ہارشم کا خیال آیا جو انہیں بھیجتے ہوئے کافی خوش لگ رہا تھا پہلی بار انہوں نے پوتے کے لئے اتنا بڑا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

"دیکھیں آپ کے رکھ رکھاؤ آپ کے انداز سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کسی اونچے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں لیکن ہماری روایات ہی کچھ ایسی ہیں ہم لڑکی باہر نہیں جانے دیتے ہیں نیوشا کی شادی ہمارے کسی پوتے سے ہی ہو گی تبھی ہم آپ سے معذرت کر رہے ہیں۔۔۔"بی بی جان پھر بھی انکار کر رہی تھیں اور شرمین بیگم کا دل چاہا وہ اپنی بیٹی کے لیے بات کریں یہ عورت اُنہیں کافی امیر لگی تھیں اوپر سے لڑکا لندن میں رہتا تھا ان کی بیٹی کی تو قسمت ہی چمک جانی تھی۔۔۔۔

لیکن بی بی جان کے سامنے وہ کیسے بات کرتی ان سے وہ سوچ چکی تھیں کہ وہ نمبر تو لے ہی لیں گی زرتاج بیگم کا۔۔۔۔

"کس پوتے سے کروائیں گی آپ نیوشا کی شادی تعزیز تو آپ لوگوں سے ویسے ہی دور ہے اس کا تو کوئی چانس نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ

بہت خوش ہے اور ضرغام خان کو اپنے اتنے عرصے میں راضی نہیں کر سکی ہیں باقی کون بچا ہے جس سے کروائیں گی آپ؟؟؟" گرینی جو سوچ چکی تھیں کہ وہ ان لوگوں کے سامنے تعزیز کا کی کوئی بات نہیں کریں گی پر اب مجبور ہو گئی تھیں کیونکہ اُنہیں ہر صورت ان سے ہاں کروانی تھی۔۔۔

آپ کیسے جانتی ہیں تعزیز کو؟؟؟"بی بی جان ٹھٹکی تھیں کہیں نہ " کہیں اس عورت کا تعلق اُنہیں بھی اب تعزیز سے لگ رہا تھا۔۔۔

یہ اہم نہیں ہے میں تعزیز کو کیسے جانتی ہوں اہم اس وقت میری " بات ہے آپ لوگ سوچنے کا وقت لے لیں مُجھے فون پر بتا دیجیے گا یہ میرا کارڈ ہے اب میں چلتی ہوں امید ہے آپ رابطہ ضرور کریں

گی مجھ سے میں انتظارِ کروں گی آپ کی کال کا"!!!گرینی اپنا وزیٹنگ کارڈ ٹیبل پر رکھتی اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی تھی لیکن اپنے ساتھ جو الوزامات وہ لے کر آئی تھیں وہ انہوں نے ملازمین کے حوالے کیے تھے کافی کچھ تھا پہلی بار آ رہی تھیں تو خالی ہاتھ آنا اُنہیں ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔

ان کے جانے کے بعد بی بی جان تو سوچو میں غرق ہو گئیں تھیں لیکن شرمین بیگم نے وہ کارڈ اٹھایا تھا اور اپنے ہاتھ میں دباتے وہ اوپر فرحین کے کمرے میں چلی گئی تھیں اپنی بہن کو راضی کرنا تھا کہ وہ انکار کرے۔

اور وہ خود اپنی بیٹی کے لئے اس رشتے کی بات کریں۔۔۔یہ رشتہ وہ ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھیں لڑکا امیر تھا وہ کیسے اپنی بیٹی کے لئے اتنا اہم چانس

مس کر دیتی جانتی تھیں کہ اب زرانیل اور الیمشہ کا ایک ہونا مکمل نہیں تھا کیونکہ اس کی بیوی اب ماں بننے والی تھی۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 103

•••••

ابر شم اور تعزیز آفس میں تو سارا دن بیزی رہے تھے ایک دوسرے سے بات کرنے کا ٹائم دونوں کو ہی نہیں ملا تھا لا بیشا کو ابر شم نے سارا دن کام پر لگایا تھا کبھی ایک فائل تو کبھی دوسری فائل وہ آج سچ میں چکرا کر رہ گئی تھی اور شائد اس نے ابر شم رانا کو کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لے لیا تھا۔

ابر شم اس کے سامنے جان بوجھ کر تعزیز کے قریب جاتی تھی اور وہ مزید جل کر رہ جاتی تھی۔

اب ابر شم کا ایک ہی مقصد تھا یہ بات معلوم کرنا کہ آخر لابیشا کیوں تعزیز کے پیچھے پڑی ہے وہ تصویروں والا معاملہ تو کلئیر تھا کہ وہ فیک تھیں لیکن پھر بھی اب وہ بات کی طے تک پہنچ جانا چاہتی تھی۔

اس وقت وہ لوگ ایک اہم میٹنگ کی فائل ریڈی کر رہے تھے۔۔۔

لابیشا بھی اس کے ساتھ تھی تعزیز کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

ابر شم کا ہوٹل میں کام مکمل تھا سب کچھ وہ تیار کروا چکی تھی۔۔۔

اسے ڈر لگ رہا تھا کہ اگر تعزیز نے انکار کر دیا تو کیا ہو گا گرینی سے تو اس نے کہہ دیا تھا آج رات وہ لوگ گھر نہیں آئیں گے اُنہیں ایک ضروری کام کرنا ہے اب تعزیز کی فکر تھی۔۔۔

لنچ ٹائم ہو چکا تھا تعزیز کی نجانے کون سی باتیں تھیں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اب تو ابر شم کو غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

وہ لابیشا کو جلیسی فیل کروانے کے لیے تعزیز سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن وہ فری ہوتا تو۔۔۔

"تعزیز۔۔۔" وہ بلا آخر اسے آواز دے چکی تھی وہ جو ہوٹل مینجر سے بات کر رہا تھا ابر شم کی آواز سن کر اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تھا۔

اور ضروری بات جلدی ختم کرتا وہ ابر شم کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے؟؟؟" وہ فوج جیب میں رکھتے اس کے قریب آتے فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا ابر شم کا اسے نہیں پتہ تھا لیکن آج رات وہ خود اس کی طرف پہل کرنے والا تھا بہت کر لیا اس نے انتظارِ اب اسے ابر شم سے اپنے ریلیشن شپ کو آگے بڑھانا تھا اس رشتے کو مکمل کرنا تھا۔۔

"تعزیز میرے پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔" وہ آنکھوں میں جھوٹ موٹ کے آنسو بھی لے آئی تھی تعزیز پریشانی سے اس کے قدموں میں بیٹھا تھا ابر شم سٹپٹا کر رہ گئی تھی یہ تو نہیں سوچا تھا اس نے لا بیشا کی حالتِ بھی اس سے مختلف نہیں تھی وہ کہاں سوچ سکتی تھی کہ وہ ابر شم کے قدموں میں بیٹھے گا۔۔۔

"کیا ضرورت تھی چلنے کی پاوں پر دباؤ پڑا ہے تبھی درد ہو رہا ہے آپ دیکھیں اتنا سوجھا ہوا ہے آئیں تھوڑا سا ریسٹ کریں یہ ٹھیک ہو جائے گا" وہ اسے بانہوں میں بھرے صوفے پر لٹا گیا تھا۔۔

ابر شم کے لیے اس کا یہ کئرنگ بیہیویر برداشت مشکل ہو رہا تھا لیکن اس لابیشا کی حالتِ اسے مزادے رہی تھی تعزیز نے اٹھنے کی کوشش کی تو وہ اس کی گود میں سر رکھ گئی۔

"مس لابیشا آپ لنچ کر لیں نیسکٹ پھر بعد میں شروع کریں گے۔۔۔" تعزیز خان لابیشا کو دیکھتے بولا جس کی شکل اس کی اندرونی حالت کا پتہ دے رہی تھی وہ سر ہلاتی ہوئی بمشکل چلتی کیبن سے نکلی تھی قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے زور سے دروازہ بند کیا تھا ابر شم اس کے جاتے ہی تعزیز سے الگ ہو کر بیٹھ گئی تھی تعزیز نے ائیبرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا یعنی وہ جان بوجھ کر ڈرامہ کر رہی تھی۔۔۔

"کیا ہے یہ؟؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا ابر شم نے شانے اچکا دیئے تھے یعنی وہ جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھی دوپہر کے تین بج رہے تھے آج تو وہ لوگ لنچ بھی نہیں کر سکے تھے اب ابر شم کو اچھی خاصی بھوک لگ رہی تھی اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا رات کے متعلق سوچتے ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی نجانے کیا ہونے والا تھا رات کو۔۔۔

تعزیز اس کی کنڈیشن دیکھ رہا تھا۔

"لنچ کرنا ہے آپ نے؟؟؟"وہ صوفے اٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا بھوک تو تعزیز کو بھی لگ رہی تھی ہاں رات کے لیے اس نے اچھا خاصا انتظام کیا ہوا تھا ڈنر کا لیکن اس وقت تو اسے بھوک کا کوئی بندوبست کرنا تھا سو وہ ابر شم سے بھی پوچھنے لگا تھا۔۔

بھوک تو مُجھے بھی لگ رہی ہے لیکن کام؟؟؟"ان کا کام ابھی تک " رہتا تھا جسے اس کا ارادہ مکمل کرنے کا تھا سو وہ لنچ بریک بھی نہیں لینا چاہتی تھی درمیان میں لیکن اگر تعزیز کا ارادہ تھا لنچ کرنے کا تو وہ بھی کر سکتی تھی اسکے ساتھ۔

کام بھی ہو جائے گا پہلے کھانا"اس نے لنچ آرڈر کیا تھا جو کچھ ہی "
منٹوں بعد ان کے سامنے ٹیبل پر پڑا تھا ابر شم نے برگر اُٹھاتے
کھانا شروع کیا تھا اور تعزیز بغور اسے دیکھ رہا تھا آج اس کے ساتھ
میچنگ کرنے کے چکر میں اس نے ڈریسز کا کلر سیم کیا ہوا تھا۔۔۔

افففف رات۔۔۔"وہ من ہی من میں ابر شم سے بولا تھا جو اپنے "
دھیان میں کھا رہی تھی اسکا دلکش سراپا اس کے بدن سے اٹھتی
سحر انگیز خوشبو وہ دیوانہ ہی تو ہو چکا تھا اپنی بیوی کا۔۔۔

بہت مشکل تھا اس کے لیے ابر شم سے دوری بنائے رکھنا ہاں ان کی لائف
میں بہت کچھ ہو چکا تھا کہیں غلطی ابر شم کی تھی تو کہیں اس کی اپنی پر وہ ماضی
کو بھولتے نئی شروعات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"کھا کیوں نہیں رہے؟؟!کیا سوچ رہے ہو؟؟؟"ابر شم اس کی نظروں کو خوُد پر محسوس کرتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"آپ کو نہیں دیکھ سکتا ہوں کیا؟؟؟"ابر شم کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرتے وہ اس کے رخساروں پر اپنے اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑتے اس کے کان کے قریب سرگوشی نما انداز میں بولا تھا۔

ابر شم اس کی گرم سانسوں کو اپنے اتنے قریب محسوس کرتے تھوری چھنپ سی گئی تھی وہ اس پر نظریں مرکوز کیے ہوُا تھا اپنے کھانے کی طرف توجہ ہی نہیں دے رہا تھا تعزیز نے کچھ سوچتے ابر شم کے ہاتھ میں پکڑے برگر سے ایک بائٹ لی تھی کافی اچھا ذائقہ تھا اس کے برگر کا تعزیز کو اپنے برگر سے زیادہ وہ پسند آیا تھا۔۔۔

ابر شم کے ساتھ لنچ کرتے وہ لوگ پھر سے کام میں لگ گئے تھے اور پھر انہیں شام ہو گئی تھی۔

لا بیشا ان کے ساتھ ہی تھی ابر شم نے تعزیز سے کہہ دیا تھا کہ اسے ہوٹل میں ایک کام ہے تو وہ لوگ وہاں جائیں گے اور تعزیز کو بھی کسی طرح سے ابر شم کو اپنے ساتھ لے کر جانا تھا سو وہ بھی مان گیا تھا وہ دونوں ساتھ آفس سے نکلے تھے۔

انہیں اکھٹے دیکھ کر لا بیشا جلی تھی اس نے غصے سے ائزم کا نمبر ملایا تھا۔۔

"ہاں بولو!!" وہ فون اٹھاتے ہوئے بولا تھا آج اسکا سارا دن ہی آفس میں گزر گیا تھا ابر شم سے وہ بات نہیں کر پا رہا تھا وہ تعزیز اس کی پریشانی کی اصل وجہ ابھی تک وہ اس کے ساتھ کچھ کر نہیں پایا تھا۔

ابر شم اوٗر تعزیز کے کنٹر یکٹ کی مدت آج رات ختم ہونے والی تھی وہ کچھ مطمئن تھا کہ وہ لوگ آج ایک دوسرے سے الگ ہونے والے تھے۔

"مُجھے نہیں لگتا ہے ہم کچھ کر پائیں گے ابر شم جان بُوجھ کر مجھے جیلس فیل کروانے کے لیے تعزیز کے کلوز ہوتی ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں اوٗر ہم ان کے درمیان ہوئے کنٹر یکٹ کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں جبکہ وہ دونوں آج ایک دوسرے لے لیے کچھ پلان کر رہے تھے مُجھے سمجھ تو نہیں آئی لیکن ان کے انداز سے ایسا لگا۔۔۔" وہ اس وقت پارکنگ میں موجود تھی۔۔۔

"وہ دونوں آج رات الگ ہو جائیں گے اوٗر اگر نہ ہوئے تو یہ تعزیز زندہ نہیں بچے گا اب بس بہت ہوا یہ انسان جان بُوجھ کر خوٗد کو اس مصیبت میں پھنسا

رہا ہے اور یہ چیز ہی اس کے لیے بری ثابت ہو گی۔۔۔" وہ اب سوچ چکا تھا کہ اڑیا پار تعزیز کو وہ ابر شم کی جائیداد ہڑپ نہیں کرنے دینے والا تھا۔

"تم تعزیز کے ساتھ کچھ ایسا ویسا نہیں کرو گے ائزم وہ میری محبت ہے میں اسے حاصل کرنے کے لئے اتنا کچھ کر رہی ہوں اور تم کیا سوچے بیٹھے ہو نہیں تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے ہو اس کے ساتھ۔۔۔" لا بیشا کے دل کو کچھ ہوا تھا ائزم کی پلاننگ سن کر وہ کیا کرنے والا تھا وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

"شٹ اپ لا بیشا یہ انسان اب میری برداشت سے باہر ہو رہا ہے وہ کیوں ہمارے لئے خطرہ بنتا جا رہا ہے ظاہر ہے اس کی نظریں بھی ابر شم کی جائیداد پر ہیں اور تم چاہتی ہو میں خالی ہاتھ رہ جاؤں نہیں ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے تم بس ویٹ کرو کہ میں کرتا کیا ہوں اس انسان کے ساتھ۔۔۔" وہ غصے سے بولتے فون کاٹ گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ لابیشا کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی اب مزید گہری ہوئی تھی وہ لبوں کو بھینچتے ہوئے کچھ سوچنے لگی تھی۔

"نہیں ائزم تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے ہو اگر مجھے تعزیز نہیں ملا تو ابر شم بھی تمہیں نہیں ملے گی جب تم تعزیز کے ساتھ کچھ کرو گے تو یہ تمہاری بھول ہے کہ ابر شم سیور ہے گی۔۔۔"وہ اپنے فون پر کسی کا نمبر ڈیل کرتے اپنی گاڑی کی طرف چلی گئی تھی۔۔

چہرے پر سنجیدگی تھی اب وہ اور ائزم ایک دوسرے کے سامنے تھے جو دوسروں کے لئے برا کرنے کا سوچتے ہیں ان کے خود کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔۔

••••

تعزیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے مسلسل ابر شم کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا وہ اچھی خاصی کنفیوژ ہو کر رہ گئی تھی اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتے رات کے لیے وہ دونوں ہی اپنی جگہوں پر کچھ نہ کچھ سوچ رہے تھے ویسے بھی رات کے سات بج چکے تھے انہیں پہنچتے پہنچتے آٹھ بج گئے تھے ابر شم نے جس ہوٹل میں جانے کا کہا تھا اتفاق سے تعزیز نے بھی سارے انتظامات اسی ہوٹل میں کروائے ہوئے تھے۔۔۔

فحال دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھے وہ اندر آئے تو تعزیز ابر شم کے فری ہونے کا انتظار کرنے لگا تھا کیونکہ اب رات ہونے والی تھی سو وہ جلد سے جلد اپنے مطلوبہ روم میں پہنچنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

ریسپشن سے کیز لیتے ابر شم روم کی طرف بڑھی تھی تعزیز سمجھ نہیں سکا وہ روم میں کیوں جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسی پل تعزیز کو اس کے روم کے بارے میں بتایا گیا تھا بلکہ اسے بھی چابی دی گئی تھی وہ ابر شم سے ابھی تک اس بارے میں بات نہیں کر پایا تھا سو کنفیوژ سا اس کے فری ہونے کا انتظار کرنے لگا اس کا روم نمبر گیارہ تھا جو سکینڈ فلور پر تھا جبکہ ابر شم نے جو کمرہ بک کروایا تھا وہ بھی سکینڈ فلور پر ہی تھا۔۔۔

اب یہ اتفاق تھا یا کچھ اور اُنہیں ایک ہی کمرہ ملا تھا جس سے وہ دونوں ہی انجان تھے تعزیز خان اور ابر شم سڑھیاں چڑھتے اوپر آتے روم ان لاک کرتے اندر داخل ہوئے تھے ابر شم تو آگے بڑھ گئی تھی لیکن تعزیز ٹھٹک کر رکا تھا یہی تو اس کا روم تھا ابر شم پھر کیوں اندر چلی گئی وہ کنفیوژ ہی کنفیوژ تھا لیکن پھر اندر وہ چلا آیا تھا۔۔۔

"میم یہ روم۔۔۔۔" وہ اگے بول نہیں پایا کیونکہ روم بالکل ویسے ہی ڈیکوریٹ کیا گیا تھا جیسا اس نے کہا تھا پھولوں سے سجا وہ روم ماحول کو کافی رومانوی بنا رہا تھا۔۔۔۔

"یہ روم شاید کسی اوٗر نے بک کروایا ہے تعزیز انہوں نے مُجھے لگتا ہے رونگ کیز دے دی ہیں میں نے یہ روم تو بک نہیں کروایا۔۔۔" وہ پریشان تھی اس نے تھوراڈ فرنٹ ڈیزائن رکھنے کا کہا تھا۔

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے یہ روم آپ کی ریکوائرمنٹس کے مطابق تیار نہیں کیا گیا ہے" وہ لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

یہ روم کی پسند کے بجائے تعزیز کی پسند کے مطابق تیار کیا گیا تھا سو وہ کنفیوژ سی تھی۔

"میں ہوٹل مینجر سے بات کرتی ہوں یہ کیا طریقہ ہے ایسے مجھے کسی اوٗر کے کمرے میں بھیج دیا اتنی سبکی محسوس ہو رہی ہے نجانے کس نے یہ تیار کروایا ہو گا اوٗر ہم جہاں آ گئے ہیں۔۔۔" وہ اپنے بیگ سے فون نکالتے ہوئے ہوٹل مینجر کو کال ملانے ہی لگی تھی یہ ڈور نوک ہوا تھا۔

"میم سر ایم سوری ہمارے پاس کافی سارے آرڈرز تھے تو ہم مینج مشکل سے کر پائے ہیں تبھی آپ لوگوں کے لئے ایک ہی روم ارینج کر دیا سوری فار دیٹ۔۔۔" مینجر کو خوٗد ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ اندر چلا آیا تھا ان دونوں سے معذرت کرنے کے لیے۔

یہ کہ تعزیز بھی روم بک کروا رہا تھا یہ سوچ کر ابر شم کی ہارٹ بیٹ فاسٹ ہوئی تھی کہیں وہ اپنی گرل فرینڈ کے لیے تو نہیں بک کر رہا تھا اسے کچھ ہوا لیکن فحال تو اسے ان ہوٹل والوں کا دماغ درست کرنا تھا۔۔۔

"آپ لوگوں کے پاس اگر رومز کم پڑ رہے تھے تو آپ ہمیں پہلے ہی بتا دیتے کہ ہم لوگ نہیں کر پائیں گے ایسے دو لوگ جو ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوں آپ نے اُنہیں ایک ہی روم دے دیا کیسے۔۔۔!!!" وہ غصے سے بولی تھی ان لوگوں کی یہ حرکت اسے زرا بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"میم آپ ہمیں سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔" وہ روہانسی ہوا تھا ابر شم کے نام سے واقف تھا وہ بزنس کی دنیا میں ایک نام رکھتی تھی اور تعزیز نے تو انہیں ان کے آرڈر سے زیادہ پیسے دیئے تھے سو وہ دونوں کو انکارِ نہیں کر سکے تھے۔۔۔

"آپ لوگ جائیں پلیز۔۔۔" وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی تھی اس وقت اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے ایک طرف تو تعزیز کے

روم بک کروانے کی خبر تھی تو دوسری طرف اپنی ٹینشن وہ ٹھیک سے کچھ سوچ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ لوگ نکل گئے تھے اب روم میں صرف ابر شم اور تعزیز بچے تھے وہ کنفیوز سا اسے دیکھنے لگا تھا۔

کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا تھا کہ ابر شم نے یہ ساری تیاریاں کیوں کروائی ہیں۔

"آپ نے روم کیوں بک کروایا۔۔۔؟؟؟" ابر شم جو اب بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی کیونکہ کھڑے ہونے سے اس کے پاؤں میں درد ہو رہا تھا تعزیز اس کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

"تمہیں برا لگا کیونکہ تمہاری پلاننگ خراب ہو گئی۔۔۔؟؟؟" وہ الجھے ہوئے انداز میں بولی تھی۔۔

"نہیں تو بلکہ مجھے بہت اچّھا لگ رہا ہے..." وہ ابر شم کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا کہ اس کا چہرہ ابر شم کی گود میں تھا۔

"مطلب کیا کہنا چاہا رہے ہو تم؟؟" وہ کنفیوژ سی پوچھنے لگی تھی شاید تعزیز کی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"میری بات کو چھوڑیں آپ نے یہ سب کچھ کیوں ارینج کیا یہ بتائیں کوئی اسپیشل ایونٹ۔۔۔؟؟؟" وہ جانتا تو تھا ہی لیکن پھر بھی ابر شم کے لبوں سے سننے کا خواہشمند تھا نجانے کیوں اس کا دل ابر شم کے اس ایکٹ پر کچھ زیادہ ہی خوش ہوا تھا وہ اس کے لیے ارینجمنٹ کروا رہی تھی۔

"وہ میں ہم۔۔۔۔ میرا مطلب آج ہمارا کنٹریکٹ ختم ہونے والا ہے ناں۔۔۔" وہ کنفیوژ سی ہوئی تھی سمجھ نہیں آیا کہ اسے ایکسپلین کرے۔

"تو؟؟؟" وہ اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے پوچھنے لگا تھا چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔

"تعزیز۔۔۔" وہ اتنے پیار سے اسے بلا رہی تھی کہ وہ یقین نہیں کر پایا یہ ابر شم ہی ہے۔

"یس میم۔۔۔۔" وہ ہمیشہ کی طرح اسے میم ہی بلا رہا تھا جبکہ ابر شم کی خواہش اس پل ان لبوں سے اپنا نام سننے کی تھی۔

"نہیں آج یہ نہیں۔۔۔" وہ اس کے عنابی لبوں پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے بولی تھی اس کی مونچھوں کی چھبن سے اسے گدگدی ہوئی تھی۔۔

"کیا نہیں میم۔۔۔۔" وہ ابر شم کو پیچھے بیڈ پر لٹائے اس کے اوپر آیا تھا باتوں میں وہ دونوں یہ محسوس نہیں کر پا رہے تھے کہ وہ ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔

"یہ میم نہیں آج میم نہیں بولو گے تم!!" اس کی نظروں سے پزل تو ہوئی تھی لیکن پھر سب کلیئر بھی تو کرنا تھا سو ایسے ہی لیٹے لیٹے بولی تھی۔۔

"آج کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟" وہ بات سے بات نکال رہا تھا۔

"آج تم مجھے ابر شم بولو گے۔۔۔" وہ اس کی بیرڈ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟" وہ وجہ پوچھنے لگا تھا وہ اتنا کچھ کر چکی تھی تو وہ تھری میجک ورڈز بھی تو بول ہی سکتی تھی جس کے لیے تعزیز نے اتنا انتظار کیا تھا۔

"تعزیز مُجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔" وہ زندگی میں کبھی اتنا کنفیوز نہیں ہوئی تھی جتنا آج ہو رہی تھی تعزیز کو سب بتاتے ہوئے اسے لگ رہا تھا کہ وہ یہ نہیں کر پائے گی۔۔۔

"بولیں میں آپ کو ہی سن رہا ہوں..." ان لمحوں کا انتظار تو وہ نجانے کب سے کر رہا تھا۔

"تعزیز میں چاہتی ہوں ہم یہ رشتہ کبھی ختم نہ کریں مجھے ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنا ہے مُجھے نہیں پتہ کب میری فیلنگز تمہارے لیے بدل گئی میں انجان رہی ہاں لیکن اب تم سے دور میں نہیں رہ سکتی ہوں تم اگر مُجھے سے دور جانے کی کوشش کرو گے تو بھی دور نہیں جانے دوں گی تمہاری اس گرل فرینڈ کا قتل کر دوں گی لیکن تمہیں خوُد سے الگ نہیں ہونے دوں گی صرف میرے ہو تم میرے ابر شم کے۔۔۔" وہ بولنے پر آئی تو اپنے

سارے جذبات عیاں کر گئی تھی وہ چپ سادھ اس کے لفظوں کو سن رہا تھا۔۔۔

۔

"تعزیز۔۔۔" اسے خاموش دیکھ کر ابر شم اٹھ کر بیٹھ گئی تھی پریشان بھی تھی اگر وہ انکارِ کر دے گا تو وہ کیا کرے گی ویسے بھی کنٹریکٹ ہی تو سائن کیا تھا ان لوگوں نے کونسا زندگی بھر کے لیے یہ رشتہ جوڑہ تھا جواب وہ بولے گی اوٗر وہ اس کی بات مان لے گا۔۔۔۔

"ہمم کیوں چاہتی ہیں آپ ایسا اچھے سے لفظوں میں بتا دیا آپ نے کہ میرے ساتھ رہتے آپ کی فیلنگز بدل گئی ہیں اوٗر اب آپ مجھے اپنی ذاتی ملکیت سمجھتی ہیں جواب ہمیشہ کے لیے آپ کا ہو گا رائٹ؟؟؟" وہ اس کے

ساتھ بیٹھ گیا تھا دونوں میں فاصلہ بہت کم تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

"تعزیز۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی وہ اس کے جذبات سمجھنے کے بجائے ایسا بول رہا تھا وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔

تعزیز اس کی طرف دیکھنے کے بجائے بیڈ سے اٹھا تھا وہ اس کے ساتھ اٹھی تھی دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا وہ کیا اسے چھوڑ کر جا رہا تھا یہ سوچ ہی سوہان روح تھی وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کو چھوڑ سکتا ہوں؟؟؟" وہ مڑتے اس کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ابر شم اس کی بات سنتے رکی تھی وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔

"نہیں تم مجھے نہیں چھوڑ سکتے جب میں تم سے محبّت کرنے لگی ہوں تو کیا تم نہیں کرتے ہو گے کہتے ہیں مہرم رشتے میں بہت کشش ہوتی ہے جب اس کشش نے مُجھے اپنے حصار میں لے لیا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ تم اس کشش سے بچ سکو۔۔۔" وہ اس کے قریب ہوئی تھی اس کی شرٹ کے بٹن پر انگلی رکھتے وہ بولی تھی۔۔۔

"لیکن آپ نے کنٹریکٹ سائن کرتے وقت کچھ کہا تھا اور پھر آپ نے جو مجھے لسٹ دی اس کے مطابق تو میں آپ کو چھو بھی نہیں سکتا کیا چاہتی ہیں ساری زندگی ہماری ایسے ہی گزر جائے میری بھی کچھ خواہشات ہیں جنہیں میں پورا کرنا چاہتا ہوں ائی ہوپ آپ سمجھ رہی ہوں گی۔۔۔" وہ اس کے لبوں کے پاس لب لے گیا تھا کہ درمیان میں فاصلہ بس تھوڑا سا رہ گیا تھا ابر شم اس کی گرم سانسوں کو اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی۔

"تم نے تو جیسے اس سب کو فالو کیا؟؟؟" وہ اس کی گستاخیاں یاد کرتے بولی تھی۔

جس پر تعزیز نے قہقہہ لگایا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا۔

"جانتی ہیں جب پہلو میں مہرم بیوی ہو ناں تو شوہر کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے خود کے جذبات پر بند باندھنا اور تو تب تو اور بھی مشکل جب بیوی بہت حسین ہو۔۔۔" وہ اس کے نشب و فراز پر جھکتے ایک گہری جسارت کر گیا تھا ابر شم کی رنگت میں سرخیاں سی گھلی تھیں وہ اتنی بے باک حرکت کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

ابر شم نے بے ساختہ تعزیز کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اس کا سہارا لیا تھا ورنہ زمین بوس ہو جاتی.

"تو مانتے ہو میرے قریب آتے تمہیں خود پر کنٹرول نہیں رہتا تم میرے قریب آتے خود کو سیراب کرنے کے لیے میرے لبوں سے لپٹ جاتے تھے اور یہ بھی کہ اس دل میں "میں" رہتی ہوں۔۔۔" وہ اس کے دل پر ہاتھ رکھتے اس کی دھڑکنوں کو اپنے ہاتھوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"یہ کب محسوس ہوا آپ کو؟؟؟" اس کے چہرے کو چھوڑتے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ابر شم مسکرائی تھی۔

"کیا غلط ہے یہ؟؟؟" وہ سوال کرنے لگی تھی۔

"افففف بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے۔۔۔" وہ شوخی سے بولا تھا ایک پل کے لئے حیرت ہوئی تھی کہ وہ انجان نہیں تھی اس کے جذبات سے۔

"جب آپ جانتی تھیں تو پھر خاموش کیوں رہی کہہ کیوں نہیں دیا آپ نے مُجھے اور جب مُجھے پسند کرنے لگی تھیں تب کیوں خاموش رہی آپ!؟؟" اتنا ٹائم برباد ہونے پر وہ افسردہ ہوا تھا کتنا انتظار کر رہا تھا وہ اور ابر شم سب جانتے بوجھتے بھی انجان بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں کیسے کہہ دیتی جب درمیان میں تمہاری گرل فرینڈ کا زکر تھا پتہ ہے جب جب تم اس کا نام لیتے تھے میرا دل کرتا تھا اس کا قتل کر دوں کون ہے وہ یہ بتاؤ مجھے؟؟؟" وہ آج جیسے سارے معاملات کلئیر کرنا چاہتی تھی۔

"کون ہے وہ؟؟؟" وہ ابر شم کو بات پلٹتے دیکھ کر دانت پیستے ہوئے بولا تھا اتنے رومانٹک ماحول میں وہ صرف اُن دونوں کی باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن ابر شم تھی کہ بار بار درمیان میں اس کی گرل فرینڈ کو لا رہی تھی جو کبھی تھی ہی نہیں۔

"یہ تو تم مجھے بتاؤ کہ کون ہے وہ؟؟؟ لا بیشا نہیں ہے وہ اچھے سے جانتی ہوں میں وہ کوئی اؤر ہی ہے جسے تم کالز بھی کرتے تھے..." وہ پرانی باتوں کا حوالہ دے رہی تھی۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا وہ لا بیشا نہیں ہے اور ویسے بھی آپ کو تو میری تصویریں ریسیو ہوئی تھیں پھر کیوں کہہ رہی ہیں وہ لا بیشا نہیں ہے؟؟" وہ سکون سے اس کے سر پر بم پھوڑ چکا تھا جبکہ ابر شم کی نظروں میں حیرتِ تھی اس نے تو زکر نہیں کیا تھا تصویروں کا پھر وہ کیسے جانتا ہے۔

"تم کیسے جانتے ہو ان تصویروں کے بارے میں وہ فیک تھیں ان کو ایڈٹ کیا گیا تھا تا کہ تمہیں میری نظروں میں گرایا جا سکے۔۔۔" وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس پر شک نہیں کر رہی تھی لا بیشا کی وجہ سے۔

"آپ کو مجھ سے شئیر کرنا چاہئے تھا یہ معاملہ" وہ حیران ہوا ابر شم نے اس معاملے میں سمجھ داری کا مظاہرہ کیا تھا ورنہ وہ جیسی نیچر کی تھی اسے لگا تھا کہ وہ خاموش نہیں بیٹھے گی۔۔

"تعزیز مُجھے سمجھ نہیں آتا سفر انے مُجھے وہ تصویریں کیوں بھیجی تھیں اگر اسکا مقصد تمہیں میری نظروں میں گرایا تھا تو کیوں کر رہی تھی وہ ایسا اُسے کیا فایدہ ہونا تھا اس سب سے جو وہ یہ کر رہی تھی؟؟!" اس پوائنٹ پر ہی تو کنفیوژ ہو جاتی تھی اکثر۔۔

"آپ سچ میں بہت معصوم ہیں یا کچھ سمجھتی نہیں ہیں آپ۔۔۔؟؟؟" وہ تاسف سے سر ہلانے لگا تھا ابر شم محض اسے گھور کر رہ گئی تھی کیونکہ اس کی کسی بات کی سمجھ اسے نہیں آئی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟" وہ پوچھنے لگی تھی۔۔۔

تعزیز نے اس کو مزید خوُد کے قریب کیا تھا کہ اس کی ناز کی کو سینے پر محسوس کر رہا تھا اس نے گہرا سانس بھرا اوُر ایک نظر اسے دیکھا۔

وہ اسے ائزم سفر اوُر لا بیشا کے بارے میں بتا دیتا لیکن ابھی بتانے کا فایدہ نہیں تھا شاید وہ یقین نہیں کر پاتی۔

"آپ کا ہز بینڈ بہت خوبصورت ہے جس پر ہر لڑکی کی نظر ہے سفرا بھی اُنہی میں سے ایک ہے یونو واٹ وہ میرے پاس بھی آئی تھی۔۔۔ بٹ میں نے کبھی اس کی باتوں کو سیر یس نہیں لیا ہاں بٹ آپ ہمیشہ اس کی باتوں میں آ جاتی تھیں۔۔۔" وہ اس کے ماتھے کو انگلیوں کی پوروں سے چھوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"خوش فہمی ہے اپنے بارے میں۔۔۔" ابر شم نے اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کیا تھا وہ ہینڈ سم تھا بلا کا ہینڈ سم اس کی گہری کالی آنکھیں جیسے خود کے اندر کہیں راز چھپائے ہوئے تھیں اس کے چہرے پر موجود ہلکی بڑھی ہوئی بئیر ڈ اسے مزید خوبصورت بناتی تھی۔۔۔

وہ اپنے عنابی لبوں کا کونا جب دانتوں تلے دباتا ہلکا سا مسکراتا تھا تو بلا کا خوبصورت لگتا تھا۔۔۔

"ریلی آپ کو لگتا ہے خوش فہمی ہے میری اوٗر آپ میرے اتنے قریب کھڑی مُجھے یہ بتا رہی ہیں کہ یہ میری خود کے بارے میں خوش فہمی ہے۔۔۔" اس کی صراحی دار گردن اپنا ناک سہلاتا ہوٗا وہ خماری سے بولا تھا ابر شم اس کے حصار میں اتنی پر سکون کھڑی تھی وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

"ہاں یہی بتا رہی ہوں تمہیں۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چنتے اس کے لبوں پر اپنے عنابی لب رکھ گیا تھا ابر شم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ پوری شدت دکھا رہا تھا ان نازک لبوں پر۔

تعزیز نے ابر شم کو اوپر اُٹھاتے اس کی ٹانگیں اپنی کمر پر لاک کی تھی وہ زمین سے اوپر اٹھی تھی لبوں پر تعزیز کے لبوں کی گستاخیوں کا راج تھا۔۔۔

وہ اس کو بیڈ پر لے جاتے اسے خود کے اوپر گرائے اس کی سانسوں کو مذید شدت سے پینے لگا تھا۔

پہلی بار وہ ابر شم کو اتنی ڈیپ کس کر رہا تھا شائد وہ آج رکنے والا نہیں تھا آج اسے ابر شم کے پور پور پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے اسے محسوس کرنا تھا

اس کی قربت میں بھیگتے آج وہ سب بھول جانا چاہتا تھا نجانے کتنا وقت ہو چکا تھا اسے ابر شم کی سانسوں کو قید کیے۔۔۔

لیکن تشنگی لگی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی وہ چاہ کر بھی نرمی نہیں دکھا پا رہا تھا اس کے لبوں پر وہ اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرنے لگا تھا اسے کس کرتے نجانے کتنے منٹس ہو چکے تھے ابر شم سکون سے آنکھیں بند کیے اس کا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

تعزیز اپنے پیاسے لبوں کو اچھے سے سیر اب کرتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔

ابر شم کے لبوں کی ساری سرخی وہ چرا چکا تھا وہ اسے دیکھنے کے بجائے اس کی گردن میں منہ چھپا گئی تھی وہ آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ سہلانے لگا تھا جو اب کچھ پر سکون ہو چکی تھی۔۔۔

"افففف مجھے یقین نہیں آرہا ہے جس لڑکی نے مُجھے صرف ایک منٹ کی کس کرنے پر اتنی باتیں سنائی تھیں وہ آج میرے عمل میں میرا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔"ابر شم کا پر سکون ہونا تعزیز سے ہضم نہیں ہوا تھا تبھی اس کی گردن پر انگلی پھیرتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا تھا۔

اس کی بات سنتے ابر شم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"تم میرا دھیان دوسری طرف کر رہے ہو پہلے مجھے اپنی گرل فرینڈ کے بارے میں بتاؤ کون ہے وہ۔۔۔"وہ پھر سے یاد کر چکی تھی تعزیز کی گرل فرینڈ کو۔

"کیوں بتاؤں میں آپ کو وہ میری لائف میں اب نہیں ہے یہ بات یہیں ختم ہو جاتی ہے۔۔۔"وہ اس کے سوالوں سے چڑا تھا۔

"نہیں تم بتاؤ مجھے جاننا ہے میں نہیں برداشت کر سکتی ہوں تمہارے ساتھ کسی کو بھی پلیز تعزیز کیا تم اسے پسند کرتے ہو وہ تمہاری محبت ہے کیا؟؟؟"وہ اس کی پریشان ہوئی تھی کیا تعزیز اس سے زیادہ کسی اور کو پسند کرتا ہے اسے کچھ ہوا تھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے کیا میں کسی کو پسند کرتا ہوں؟؟؟ آپ کو یہ " بات کیونکر فیل ہوا؟!؟"وہ ابرشم کی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ سچ میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ اس کے لمس سے بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اسے کتنا چاہتا تھا وہ کیوں ایک عام سی بات کے پیچھے پڑتے اپنا رشتہ خراب کر رہی تھی ۔

"Sorry, I think you just wanted to complete this one year, now you will leave me and go to him, I can't bear it. Was attractive, now it seems that he came in the middle just to introduce us. I love you very much."

"تعزیز مُجھے لگتا ہے تم بس یہ ایک سال پورا کرنا چاہتے تھے اب تم مجھے چھوڑ کر اس کے پاس چلے جاؤ گے میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں میں نے اگر کسی سے آگے دل سے محبت کی ہے تو وہ تم ہو ائزم سے تو بس وقتی اٹریکٹش تھی اب تو لگتا ہے وہ بس ہمیں ملوانے کے لیے درمیان میں آیا تھا میں تم سے بہت محبت کرتی

ہوں تعزیز ائی لو یو سو مچ نہیں رہ سکتی ہوں تمہارے بغیر۔۔۔"وہ اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے بولی تھی ۔

تعزیز کے عنابی لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا یعنی اب وہ اظہارِ بھی بلا آخر کر ہی گئی تھی وہ آگے کو ہوتا اس کے ماتھے پر لب رکھتے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معتبر کرنے لگا تھا۔

پھر اس نے ابر شم کی بھیگی پلکیں چومی تھیں وہ اس کی شرٹ تھام گئی تھی اس کی گرم سانسوں کو اپنی پلکوں پہ محسوس کرتے۔

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا لب تھے کہ اتنے پیاسے تھے آج ساری طلب پورا کرنا چاہتے تھے۔

ابر شم اس کے پر تپش لمس کو محسوس کر رہی تھی لیکن اس کے جواب کی منتظر تھی وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا جو وہ سوچ رہی تھی وہ سچ تھا یا غلط تھی وہ جاننا چاہتی تھی۔۔

" love you to Abrasham Tazeez Khan I love you so much I love you so much, you are the first girl I came into my life. When I saw you for the first time, I fell in love with you, your style, when I came close to you, your smell covered all my senses. I thought that when you talked about marriage, I agreed for the first time, but I had to

show a little more attitude regarding you and even

".my girlfriend

"ائی لو یو ٹو ابر شم تعزیز خان ائی لو یو سو مچ میں بھی بہت بہت بہت زیادہ محبت کرتا ہوں تم سے میری زندگی میں آئی تم پہلی پہلی لڑکی ہو مما کے بعد اگر کسی عورت کے وجود سے انسیت محسوس ہوئی تو وہ آپ ہیں میں نے جب آپ کو پہلی بار دیکھا تھا تبھی دل کو لگی تھیں آپ آپ کا انداز آپ کے قربت آنے پر آپ کی مہک سب میرے حواسوں پر چھائی تھی پتہ ہے اس رات میں ایک پل کے لیے سو نہیں سکا تھا ساری رات پہلی بار کسی لڑکی کو سوچا تھا آپ نے جب نکاح کی بات کی میں پہلی بار ہی مان گیا تھا لیکن تھوڑا بہت تو اٹیٹیوڈ دکھانا تھا آپ کو اور یہاں تک میری گرل فرینڈ کا تعلق ہے۔۔۔"وہ ایک پل کے لیے رکا تھا۔

"گرل فریش کا بھی بتاؤ۔۔۔" اس کے لبوں سے اظہارِ سن کر اچھا لگا تھا لب مسکرائے تھے لیکن پھر گرل فرینڈ تو ابھی تک درمیان میں اٹکی ہوئی تھی اس کے بارے میں بھی سب کلیئر کرنا تھا۔

"میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا میم میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے اس دن آپ کی باتوں سے مُجھے غصہ آیا تھا سو کہہ دیا اس کے بارے میں جو اس دنیا میں ہے ہی نہیں اس کے بعد جب جب آپ گرل فرینڈ کی بات کرتی تھیں میں آپ کی حالتِ دیکھتے انکارِ نہیں کر پاتا شاید آپ کے چہرے پر جیلسی کے تاثرات دیکھتے مُجھے بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔" اس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتے ہوئے وہ گمبھیر لہجے میں سرگوشی کرتا ہوا بولا تھا ابرشم بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔

بیڈ سے اٹھتے وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی یعنی وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا تھا کتنے دن وہ پریشان رہی تھی اور وہ اس کی جیلسی انجوائے کرتا رہا تھا۔

"یو ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے تعزیز پر جھکی تھی جو آرام سے اس کی طرف دیکھتے اپنی شرٹ کے اوپر بٹن کھول رہا تھا۔

"آپ خود سوچتی ناں اگر میری زندگی میں کوئی اور ہوتی تو میں آپ سے شادی کرتا آپ کے قریب آتا آپ نے اس دن مجھے طعنہ دیتا تھا آپ کے قریب آنے پر پتہ ہے شادی کی فرسٹ نائٹ میں نے سگریٹ پیتے ٹیرس پر گزاری تھی آپ تو سو گئی تھیں لیکن میرا کیا حال ہوا ساری رات آپ سوچ بھی نہیں سکتی ہیں۔۔۔" وہ ایک سال پہلے والی رات کا زکر کر رہا تھا۔

ابر شم اس کی باتیں سنتے سرخ ہوئی تھی تب کیا پتہ تھا کہ اس کی دلی حالتِ اتنی بدل جائے گی۔

"یقین نہیں ہو رہا ہے تم اتنی محبت کرتے ہو؟؟؟" وہ پھولوں کی پتیاں ہاتھوں میں لیتے تعزیز کے چہرے پر پھینکتے ہوئے بولی تھی۔

"کر لیں یقین مائی بیوٹیفل وائف۔۔۔" وہ اٹھتے ہوئے اس کے قریب گیا تھا ابر شم نے بیڈ سے اٹھنا چاہ تو تعزیز نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ اسے بانہوں میں بھر چکا تھا۔

وہ آنکھوں میں حیرتِ لیے اسے دیکھ رہی تھی آج نجانے کیوں اس کی نگاہوں کا طلسم اسے بہت عجیب سا تاثرات دے رہا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 104

•••••

وہ اسے بیڈ پر شفٹ کر چکا تھا وہ حیرت زدہ سی اس کی سرخی بھری آنکھیں دیکھ رہی تھی جن میں اپنی طلب کے ڈروے وہ غور سے دیکھ رہی تھی۔

"تعزیز۔۔۔" وہ جو اسے اپنے اُوپر گرائے اس کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے اسے قریب کر گیا تھا۔

"جی تعزیز کی جان۔۔۔" وہ اس کے لبوں کا بوسہ لیتے ہوئے بولا تھا اس کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔۔

"مُجھے چینج کرنا ہے!!" اسے یاد آیا جہاں اس نے اپنا ڈریس اور باقی چیزوں کا ارینجمنٹ بھی کروایا ہوا تھا اسے تعزیز کے ساتھ ایک رومانٹک سا کینڈل لائٹ ڈنر کرنا تھا سب کچھ سٹ ہونے کے بعد۔

اب ان کے درمیان سب ٹھیک تو ہو گیا تھا سو وہ چینج کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

"میں کروادوں۔۔!!!؟" اس کے کان میں سرگوشی کرتے وہ بہکی ہوئی نظروں سے بولی تھی۔

"کیا؟!؟" وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

"چینج۔۔۔" وہ اسے بانہوں میں اٹھا چکا تھا ابر شم ہڑبڑا کر رہ گئی تھی اس کی بے باک نظروں کو وہ خود پر محسوس کر رہی تھی تعزیز کے ساتھ وہ چینج کرنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

اس کی بے باکیاں اسے دیکھتے ہی عروج پر پہنچ جاتی تھی کجا کہ اب وہ یہ رسک لیتی۔

وہ اسے ڈریسنگ روم میں لاتے کھڑا کر چکا تھا جب نظریں سامنے وائٹ کلر کی لانگ مکسی پر گئی تھیں جو کافی خوبصورتی سے ڈیزائن کی تھی کافی ڈیپ نیگ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سیلیوز لیس اور بیک لیس بھی تھی۔

وائٹ کلر تعزیز کو پسند تھا بلیک وہ اکثر یوز کرتا تھا لیکن وائف بھی اس پر کافی چپچتا تھا اور اب ابر شم نے وائف کلر ہی چوز کیا تھا یعنی اپنے ہبی کی خواہش کو مرکوز خاطر رکھا تھا۔۔۔

اس نے ائیبرو اچکاتے ہوئے ابر شم کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ نے تو خاصا انتظام کیا ہوا تھا بٹ اس ڈریس کے بجائے کوئی ہوٹ سی نائیٹی ہونی چاہیے تھی۔۔۔ کچھ ایسا ہونا چاہیے تھا جس میں آپ کو دیکھتے ہی میں بہک جاتا اور پھِر آپ پر اپنی ساری شدتیں نچھاور کر دیتا۔۔۔۔۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے اس کی گردن پر ناک سہلا گیا تھا۔۔۔

"تم بہت بے شرم ہو باہر جاؤ۔۔۔" وہ اس کو مکے مارتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی تھی وہ خود بھی مسکرایا تھا۔

"ابھی کہاں دیکھے ہیں آپ نے میری بے شرمی کے مظاہرے وہ تو ابھی دیکھیں گی آپ انتظار نہیں ہو رہا ہے مجھ سے جلدی سے تیار ہو جائیں آپ۔۔اب سے آپ کو میں کوئی رعایت نہیں دوں گا اتنا عرصہ انتظارِ کیا ہے میں نے اب اوٗر نہیں کر پاؤں گا آپ کو شاید اچھا لگتا ہے مجھے انتظار کروانا۔۔۔۔"وہ ابر شم کی شرٹ کی بیک پر لگی زپ کھولتے اس کی شرٹ کندھوں سے سرکا گیا تھا۔

اس کے ارادے دیکھتے ابر شم نے جلدی سے اپنی شرٹ کو تھاما تھا ورنہ وہ زمین بوس ہو چکی تھی اب تک کیونکہ وہ زپ کھول چکا تھا۔

تعزیز باہر جاؤ پلیز۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی تھی نظریں اپنی پرائیویٹ " چیزوں پر گئی تھیں تو وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی ۔ تعزیز کے سامنے وہ ایسی سچویشن میں موجود تھی کہ اس کی سفید زنگت میں سرخیاں سی گھلنے لگی تھیں ۔

مجھے نہیں پتہ یہ کلر۔۔۔"وہ اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتا " ہوا بولا تھا ابر شم کو چھپنے کے لئے کہیں جگہ نہیں ملی تھی وہ تعزیز کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔۔۔

تعزیز پلیز۔۔۔۔"وہ اس کی بے باک باتوں کو سرخ ہو رہی " تھی۔۔۔

آپ تو گئی کام سے آج اپنی ناپسند چیز رہنے نہیں دوں گا آپ کے"
وجود پر جلدی تیار ہو کر باہر آیئے گا میں انتظار کر رہا ہوں آپ
کا۔۔۔ اور ہاں صرف مکسی ایکسٹرا چیز اگر میری پسند کی ہو گی تو
چلے گی ورنہ نہیں۔۔۔۔۔"اس کے لبوں پر جھکتے وہ بولا تھا شدت
سے اس کے لبوں کی نمی اپنے لبوں سے محسوس کرتے ڈریسنگ سے
نکل گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی ابر شم نے تعزیز کے جاتے ہی چینج کیا اور باہر نکلنے کے
بجائے وہ اپنے بال بنانے لگی تھی اُنہیں پیچھے کھلا چھوڑ کر وہ اپنے لبوں پر لپ
سٹک لگاتے اپنی تیاری سے مطمئن سر تا پا خود کو دیکھنے لگی تھی۔۔

تعزیز کا اظہار یاد آیا تو لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی پہلے دن کا منظر یاد آیا جب وہ اس کے قریب آیا تھا یعنی وہ تب سے اسے پسند کرتا تھا اور وہ بیوقوف کچھ سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔

اس نے اپنی تیاری سے مطمئن ہوتے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے تعزیز جو اسی کے انتظار میں کھڑا تھا اسے ایسے تیار دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔۔

وہ اس وقت اس مکسی میں تیار کوئی اسپرہ ہی لگ رہی تھی وہ دل ہتھلی پر رکھے اس کی طرف بڑھا تھا وہ ہلکی سی سمائل پاس کرتے اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے اس کے قریب آئی تھی۔۔

ہے ڈئیر وائفی لوکنگ سو بیوٹیفل۔۔۔"وہ اس کو اپنے قریب کرتے"
اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا نرمی سے اس کی سانسوں کو
جکڑے وہ اس کے لبوں کا لمس محسوس کرنے لگا تھا وہ ایک ہاتھ
اس کی برہنہ کمر میں ڈالے دوسرا اس کے بالوں میں پھنسائے وہ
شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔

دل کی بات چھپائیں کیسے، تمہیں بتائیں کیسے
وہ جو حال دل کا ہے، ہم تمہیں سنائیں کیسے

چپکے چپکے دل میں اتری ہے تمہاری خوشبو

اس خوشبو کو لفظوں میں باندھ پائیں کیسے

تمہاری یادوں کے سائے میں جی رہے ہیں ہم

اس درد کی کہانی تمہیں سنائیں کیسے

تمہاری نظروں کا جادو، تمہاری باتوں کا سحر

یہ جادو یہ سحر ہم لفظوں میں دکھائیں کیسے

تیرے بغیر زندگی ایک اُداس سفر ہے

اس سفر کی تھکن ہم تمہیں بتائیں کیسے

تمہاری محبت کا نشہ، تمہاری باتوں کا خمار

یہ نشہ یہ خمار دل سے مٹائیں کیسے

تمہارے بغیر دل کی دنیا ویران ہے

اس ویرانی کا عالم ہم تمہیں دکھائیں کیسے

دل کے اس درد کو، اس اداسی کو

تمہاری محبت کے بنا ہم چھپائیں کیسے

تمہاری یادوں کی خوشبو، تمہاری باتوں کی مہک

یہ خوشبو یہ مہک دل سے بھلائیں کیسے

ابر شم اس کی بڑھتی شدت پر بوکھلا گئی تھی وہ اس قدر شدت سے اس کے لبوں سے لپٹے گا اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ اسے گود میں اٹھائے صوفے پر لٹائے اس کے اوپر آیا تھا جبکہ سانسوں کا ملن ابھی تک جاری تھا۔۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کو زور سے خود کے لبوں میں دباتے ہوئے اس کی نازکی کو قریب سے محسوس کر رہا تھا لب تھے کہ مزید تشنہ ہوئے تھے اس کے لمس سے جیسے پورے بدن میں سپارک سے اٹھے تھے۔

ابر شم کی سانسیں اب مدھم پڑھنے لگی تھیں تب کہیں جا کر وہ پیچھے ہوا تھا۔

ابر شم اس کے پیچھے ہٹتے ہی آنکھیں بند کر گئی تھی بلا کی شدت تھی اس کے لمس میں وہ جیسے آج اپنی ساری تشنگی مٹانے کے در پر تھا۔۔۔

"اتنی ڈیپ کس کی تم؟؟؟ اتنی جلن ہو رہی ہے میرے ہونٹوں پر!!!" وہ اپنے بھیگے لبوں کو سہلاتے ہوئے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھی۔

تعزیز نے اس کے بھیگے لب اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پر لب رکھے تھے۔

"جتنا انتظارِ کیا ہے نا میں نے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے آج رات آپ کو میری شدت کا پتہ چلے گا دل تھام کر رکھیے گا آج آپ کے ہز بینڈ کے جذبات کنٹرول میں نہیں آنے والے ہیں ڈیئر میم۔۔۔"وہ اس کے ڈیپ نیک پر جھکتے اس کے دل کش نشب و فراز پر اپنے لب رکھ گیا تھا اس مکسی میں اس کی رعنائیاں جیسے مزید ابھر رہی تھیں حسن تھا کہ ڈھلک رہا تھا وہ مدہوشی سے اس کی دلکشیاں محسوس کر رہا تھا۔۔

اوپس آج تو میرے ہبی کا رومانٹک موڈ آون ہو گیا ہے لگتا ہے " آج میری بچت نہیں ہونے والی ہے۔۔۔"وہ اس کی شرٹ کے بٹن پر انگلی پھیرتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی تھی ۔

بالکل آج آپ اپنے شوہر کی شدتوں میں پگھلتے ہوئے اس کی "
پناہوں میں ہی قید ہو جائیں گی۔۔۔"اس نے ابر شم کے کندھے پر
موجود مکسی کی سٹرپ اس کے کندھوں سے سرکاتے اس کے
دودھیا کندھوں کو اپنے لمس سے روشناس کروایا تھا۔۔۔

اس کے دہکتے لب ابر شم کو جھلسا رہے تھے وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے
اسے اپنے تن سے جدا کر گیا تھا ابر شم نے اس کے کسرتی وجود سے نظریں
چرائی تھیں اس کے وجود سے اٹھتی مردانہ مہک اس کے حواسوں پر چھائی
تھی۔۔۔

وہ ابر شم کا نظریں چرانا صاف محسوس کر رہا تھا۔

"آپ یہ ایسے شرماتے ہوئے اچھی نہیں لگ رہی ہیں آپ وہ ہی ابر شم رانا اچھی لگتی ہیں مجھ سے لڑتی ہوئی میرے قریب آنے پر مجھے کاٹ کھانے کو ڈورنے والی۔۔۔"اس کی گردن پر ناک سہلاتے ہوئے وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تعزیز مجھے بھوک لگ رہی ہے!!!"وہ اس کی قربت کی تمنائی تھی لیکن نجانے اس پل کیوں اسے بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیوں ڈر رہی تھی وہ ایسے شائے نیچر کی نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے تعزیز سے اچھی خاصی جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"گڈ کھانا تو کھانا بنتا بھی ہے کیوں کہ آپ کو انرجی کی ضرورت ہو گی ساری رات میم مجھے برداشت کرنے کے لیے آپ کے اندر انرجی کا ہونا بہت ضروری ہے"وہ اس کے لبوں کو چومتے صوفے سے اٹھا تھا۔

اس کی زو معنی بات پر ابر شم کی سفید رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھی وہ اتنا رومانٹک ہو گا ابر شم کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا اس نے اپنی مکسی کی سٹرپ ٹھیک کرتے ہوئے وہ بھی اٹھی تھی۔۔۔

تعزیز نے آرڈر کیا تھا کھانے کا جو چند منٹوں میں رسیو بھی ہو گیا تھا۔

اس نے ٹیبل پر رکھتے ہوئے ابر شم کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے ٹیبل کی طرف لایا تھا تعزیز کا اتنا پروٹوکول دینا ابر شم کو بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔۔

تعزیز چیئر کھینچ کر بیٹھتے ابر شم کو اپنی گود میں بیٹھا گیا تھا وہ محض اسے آنکھیں دکھا سکی تھی۔

"میں چیئر پر بھی بیٹھ سکتی تھی۔۔۔؟؟؟" ابر شم آنکھوں کو چھوٹا کیے بولی تھی اس کے قریب وہ کافی عجیب سا فیل کر رہی تھی۔۔

"آج آپ کو کھانا میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا" وہ بریانی سے بھرا چمچ اس کے لبوں کے پاس لاتے ہوئے بولا تھا ابر شم نے ہولے سے لبوں کو کھولتے اس کو کھایا تھا۔۔۔۔

"ہمم بہت مزے کا ہے" وہ کھانے کی تعریف کرنے لگی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"پر مجھے کیسے پتہ چلے گا یہ بہت ٹیسٹی ہے؟؟" وہ اس کے لبوں کو فوکس کرتے ہوئے بولا تھا۔

"تم بھی کھالو" وہ شانے اچکاتے ہوئے بولی تھی۔

"کھانا پڑے گا۔۔۔" وہ اس کے ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اس کے لبوں کو قید کیا تھا اس کے ہونٹوں پر ابھی تک بریانی کا ذائقہ تھا جسے اس نے اچھے سے محسوس کیا تھا۔

"بہت ٹیسٹی ہیں یہ لپس۔۔۔۔ جو ہر چیز سے زیادہ میٹھے لگتے ہیں مُجھے افف آپ کو کیا پتہ کب کب ان لبوں نے مُجھے اپنی طرف نہیں کھینچا۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

"بہت بد تمیز ہو تم!!! کھانا کھانے دو مجھے تنگ کر رہے ہو آج تو بہت زیادہ۔۔۔" وہ چھنیپ سی گئی تھی اس کے زو معنی انداز پر۔

"بائے دے وے آپ نے ہوٹل میں مُجھے کس کیا تھا وہ بھی ڈیپ کس نشے کی حالت میں آپ کو یاد بھی نہیں ہو گا اس رات کیسے میں نے اپنی فیلنگز کو

کنٹرول کیا تھا۔۔۔"وہ اس رات کا منظر یاد کرنے لگا جب وہ دونوں ہوٹل میں تھے پارٹی کی رات۔

"کب مجھے نہیں یاد؟؟؟"وہ سچ میں اس واقعے کو بھول چکی تھی ہاں اس دن وہ تعزیز کو کسی لڑکی کے قریب دیکھ کر جیلس ہوئی تھی اوٗر پھر اس نے سوفٹ ڈرنک پی تھی اس سے آگے کا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔

"آپ کو تو بھول ہی جانا تھا لیکن میرے پاس پروف ہے اس بات کا کہو تو دکھا دوں آپ کو یقین آجائے گا کہ وہ آپ ہی تھیں۔۔۔۔!!!"وہ ابر شم کی ناک کی ٹپ پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

اوُر ساتھ ہی اس نے جیب سے موبائل نکالتے گیلری میں سے وہ ویڈیو بھی پلے کر دی تھی جو اس نے ہوٹل سے لی تھی اور وہاں سے ڈیلیٹ کروادی تھی پر اس کے پاس وہ سیو تھی۔۔۔

ابر شم ویڈیوُ دیکھتے سر تا پا سرخ ہوئی تھی وہ خوُد دیکھ چکا ہو گا اس ویڈیو کو وہ سر اس کے سینے میں چھپا گئی تھی۔۔

"تم نے اسے سیو کیوں کیا ہوا ہے اپنے پاس؟؟؟" وہ اس کی گردن پر دانت گاڑتے ہوئے پوچھنے لگی تھی شدید سبکی محسوس ہوئی تھی اس پل اسے۔

"میں نے یہ ہوٹل سے لی تھی اور وہاں کے کیمرہ سے ڈیلٹ کروادی تھی مجھے پتہ تھا جب آپ سے بات کروں گا آپ تب تک اس بات کو بھول چکی

ہوں گی تبھی پروف رکھا ہوا تھا اپنے پاس۔۔۔"وہ قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تھا۔

"خوُد بھی دیکھی ہے یہ؟؟"

"کتنی بار اب تو یاد بھی نہیں ہر رات کو سوتے ہوئے دیکھ کر سوتا تھا۔۔۔"ابر شم کو مزید شرمندگی ہوئی تھی۔

"یو۔۔۔"وہ تعزیز کے جیل سے سجے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے کھینچتے ہوئے اس کے بالوں کا حلیہ بگاڑ چکی تھی۔۔

"میم کھانا کھائیں کیوں ٹائم ضائع کر رہی ہیں۔۔۔"وہ اس کو پھر سے کھلانے لگا تھا کھانا کھاتے ہوئے وہ ایسے ہی ابر شم کو تنگ کرتا رہا تھا کھانے سے فری

ہونے کے بعد تعزیز نے ابر شم کو بانہوں میں بھرا اور بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹائے وہ اپنی جینز میں سے بلیٹ نکال کر سائیڈ پر رکھتے اپنی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی بھی آتار کر سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔

اور ابر شم کی طرف آیا جو آنکھیں بند کئے لیٹی تھی اس کے بانہوں میں بھرنے کے چکر میں ابر شم کی مکسی اسکے کندھوں سے سرکتی نیچے ہو چکی تھی۔

تعزیز کی نگاہوں میں خماری سی بھری تھی وہ اس کے اوپر آتے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اس پر جھکا تھا۔

"ایسے خاموش رہ کر کیا فیل کروانا چاہتی ہیں کہ آپ ابھی تک فزیکل ہونے کے لئے ریڈی نہیں ہیں۔۔؟؟!کیا یہ سچ ہے میم۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی خاموشی کو اپنے مطلب میں ہی لے چکا تھا۔

"تعزیز ائم ریڈی بٹ پتہ نہیں کیوں مُجھے بہُت عجیب لگ رہا ہے میری اس پل کیا کنڈیشن ہے میں خوُد بھی نہیں سمجھ پا رہی ہوں۔۔۔"وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی حالانکہ وہ خود یہ چاہتی تھی کہ ان کا رشتہ آگے بڑھے ان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے لیکن اس پل جب وہ قریب تھا تو وہ اپنی حالت سے اُلجھی ہوئی تھی۔۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔گہرا سانس لیں آپ۔۔۔"وہ اس جو اپنے سامنے کرتے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولا تھا جانتا تھا وہ کیوں ایسا فیل کر رہی تھی فرسٹ ٹائم تھا تو اس کا گھبرانا نیچرل تھا آج ایسا ہی تھا جیسے ان کی فرسٹ نائٹ ہو۔۔۔

"تعزیز تم ناراض"

"شششش آپ سے کیونکر ناراض ہوں گا میں اور وہ بھی آج کی رات بالکل بھی نہیں آپ پہلے ایزی ہو جائیں۔۔۔" وہ اس کے بالوں کا جوڑہ بناتے ہوئے بولا تھا ابر شم کو اس پر پیار آیا تھا وہ اس کی اتنی فکر کر رہا تھا ورنہ عموماً ایسا کہاں ہوتا ہے۔۔۔

وہ کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہی لیکن پھر اگے کو ہوتی وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گئی تھی تعزیز مسکرایا تھا یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ وہ ریڈی تھی وہ اسے بیڈ پر آہستہ سے گراتا اس کے لبوں کی نزاکت کو محسوس کرنے لگا تھا۔

ابر شم جو کچھ حد تک ریلکس ہو چکی تھی اس کی بڑھتی شدت پر بوکھلا کر رہ گئی تھی وہ لمس میں شدت لا رہا تھا ابر شم آچھے سے سمجھ چکی تھی اتنا عرصہ انتظار کرنے کے بعد اب اپنے عمل میں شدت ہی لائے گا۔

ہجر کی راتوں میں ہم نے تمہیں یاد کیا

چاندنی راتوں میں ہم نے تمہیں یاد کیا

تم جو بچھڑ گئے تو دل کو سکون نہ ملا

ہر اک لمحہ تمہیں ہی یاد کیا

وہ باتیں جو تم نے کہی تھیں محبت کی

ان باتوں کو دل میں بسائے رکھا

تمہاری یادوں کے چراغ جلا کر

اندھیری راتوں کو روشن کیا

تمہاری ہنسی کی گونج دل میں بساتے رہے

تمہاری ہر ایک بات کو دل میں بساتے رہے

جب بھی ہوا غم کا بوجھ دل پہ

تمہاری مسکراہٹ کو یاد کرتے رہے

دل کی وادیوں میں تمہاری خوشبو بسی

تمہاری خوشبو سے دل کو مہکایا

تم جو ہو میرے دل کی دھڑکن

تمہارے بغیر یہ دل کیسے بہلایا

محبت کے ہر لمحے کو دل میں سجایا

تمہارے بغیر ہر لمحہ اکیلا پایا

دل کی باتیں تمہیں کیسے بتائیں

تمہیں دیکھنے کی چاہت کیسے چھپائیں

تمہارے بغیر یہ دنیا ادھوری سی لگی

تمہارے بغیر یہ زندگی ادھوری سی لگی

ہر لمحہ تمہاری یادوں میں گزارا

ہر پل تمہارے بغیر مشکل گزارا

تم جو آؤ تو دل کو قرار آجائے

تمہاری محبت میں ہمیں سکون آجائے

تمہاری باتیں، تمہاری مسکراہٹ

ہمیں زندگی کے ہر لمحے کی خوشی دے

تمہارے بغیر یہ دل کیسے بہلائیں

تمہیں یاد کر کے دل کو سکون دلائیں

محبت کے سفر میں تم ہی ہو ہمسفر

تمہارے بغیر یہ دل کیسے سنواریں

محبت کے اس سفر میں تمہیں ہی پائیں

تمہاری محبت میں ہر لمحہ گزاریں

یہ دل کی دھڑکن، یہ دل کی دنیا

تمہارے بغیر کیسے بسائیں

محبت کی راہوں میں تمہیں ہی پائیں

تمہارے بغیر یہ دل کیسے بہلائیں

نجانے کتنے لمحے بیت گئے تھے وہ اس کے لبوں سے اپنی بے قراری مٹا رہا تھا ابر شم کا دل جیسے سینے میں ہی اٹکا تھا وہ شاید کسی بھول میں تھی کہ وہ اسے کوئی مار جن دے گا آج وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں بسائے کہیں لمحوں بعد پیچھے ہوا تھا۔۔۔

ابر شم اس کی شدت پر روہانسی ہوئی تھی جبکہ وہ اپنی بیوی کی نازک مزاجی پر بس سر ہلا سکا تھا۔

"ابھی تو بہت کچھ رہتا ہے" وہ اس کی مکسی کو کندھوں سے اب کی نیچے سرکاتے اس کے وجود سے ہی الگ کر گیا تھا۔

"تعزیز پلیز نہیں لائٹ آف کرو پہلے۔۔۔" وہ ایسے اپنی حالت دیکھتے سرخ ہوئی تھی۔۔

تعزیز نے گہری نظریں اس کے حسین خدوخال پر ڈالی تھیں وہ کچھ زیادہ ہی شرما رہی تھی تعزیز کو لگا تھا وہ خاصی بولڈ ہو گی۔۔

"آپ کو دیکھوں گا کیسے لائٹ آف کر دی تو۔۔۔؟؟؟" وہ آج جیسے ابر شم کو تنگ کرنے کی ٹھان چکا تھا وہ محض اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔

"ویسے کامیاب بزنس لیڈی رومانس کے معاملے میں اتنے شائے نیچر کی ہو گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔"وہ کمفٹر کھینچ کر اپنے اوٗر ابر شم کے وجود کو کمفٹر میں چھپاتے ہوئے اس کے کان میں سر گوشی نما انداز میں بولا تو وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"میں شائے نیچر کی نہیں ہوں..."تعزیز کا الزام شاید اسے پسند نہیں آیا تھا وہ اس کو جتا گئی تھی۔

"ریلی تو پھر سوائے کس کے ابھی تک آپ نے کچھ کیا تو نہیں ہے جبکہ آپ اتنا تو جانتی ہوں گی کہ فرسٹ نائٹ کیا کیا ہوتا ہے"وہ اس کی گہرائیوں کو آپنے سینے پر محسوس کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

ساتھ ہی اس نے شدت سے ابر شم کو خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کی گردن پر لب رکھے تھے۔۔۔

"جانتی ہوں لیکن یہ سب تو تم۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی تھی کیا بولنے والی تھی وہ...

" صحیح کہا آپ نے یہ سب میں کروں گا اوُر آپ میرا ساتھ دیں گی۔۔۔"وہ اس کی باتوں کو انجوائے کر رہا تھا اوُر اب اس کے لب گردن سے نیچے بڑھتے اس کی گہرایوں تک آئے تھے تعزیز نے اس کے وجودِ کو باقی بھی ہر پردے سے آزاد کیا تھا اوُر اس پر مکمل حاوی ہوتے وہ اسے خوُد سے الگ کرتا بیڈ پر لٹاتے اس کے سینے پر لب رکھتے ہوئے اب کی بار اپنے لمس میں مزید شدت لا رہا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کا سلگتا لمس ابر شم بمشکل برداشت کر رہی تھی۔

"تعزیز۔۔۔" وہ اس کے لمس سے بوکھلاتے ہوئے اسے مخاطب کر چکی تھی۔۔

"میم پلیز مجھے ڈسٹرب نہیں کریں آپ۔۔۔" وہ خفگی سے بولا تھا اور ساتھ ہی اس کے لب اب ابر شم کی بیلی بٹن پر تھے ابر شم اس کی بڑھتی ہوئی گستاخیوں پر بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی۔۔۔

تعزیز ایک جھٹکے میں شدت سے اس میں سمایا تھا کہ ابر شم کے لبوں سے سسکی نکلی تھی جسے وہ اپنے لبوں میں دبا گیا تھا۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے ابر شم کے ہونٹوں پر جھکا ہوا تھا جبکہ ابر شم کی آنکھوں میں اس کی شدتیں سہتے نمی آ گئی تھی۔

اے سی کی ٹھنڈ میں بھی اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی تھی پورا وجودِ پسینے سے تر ہوا تھا وہ اب رکنے کے بجائے مذید اپنے عمل میں تیزی لا چکا تھا پوری رات وہ اپنی شدتیں ابر شم کے وجودِ میں انڈیلتا رہا تھا کہ وہ اب نڈھال سی ہو چکی تھی۔۔۔

ابر شم نے آگے ہوتے تعزیز کے سینے پر زور سے دانت گاڑے تھے تعزیز کو میٹھی سی جلن ہوئی تھی وہ اس کی شدتوں کو سہتے یہ ہی تو کر رہی تھی اپنے ناخن کبھی اس کی پیٹھ میں گاڑ دیتی تو گردن پر۔۔۔

"اس سے زیادہ آپ کر بھی کیا سکتی ہیں۔۔۔" وہ جیسے مزاحیہ انداز میں بولا تھا۔۔

"یو مُجھے انڈر اسٹیمیٹ مت کرو مسٹر تعزیز خان۔۔۔" وہ اپنے دیئے گئے نشانوں کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔ جس پر قہقہہ لگا گیا تھا وہ اس کی شدتوں سے نڈھال بمشکل آنکھیں کھولے ہوئے تھی نیند اسے شدید قسم کی آ رہی تھی لیکن نہ تو وہ خوُد سو رہا تھا اوُر نہ ہی اسے سونے دے رہا تھا۔۔۔

"ریلی میں نہیں کر رہا ہوں آپ اس معاملے میں صفر ہیں پتہ ہیں لڑکیاں تو اتنی بولڈ ہوتی ہیں آپ میں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ اس وقت اسے اپنے سینے سے لگائے ہُوئے تھا اور آہستہ آہستہ اس کی گردن پر لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں بڑا ایکسپرنس ہے لڑکیوں کا!!!" وہ برا مناگئی تھی تعزیز نے خوُد کو کوسا وہ ہر چھوٹی چھوٹی بھی ایسے ہی پکڑ لیتی تھی اوُر پھِر ناراض ہو کر بیٹھ جاتی تھی۔۔

"باقیوں کا تو نہیں پتہ بٹ میری بیوی اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی پھوڑ ہے یہ بات میں جان چکا ہوں تو ساری محنت مجھے اکیلے ہی کرنی ہو گی اس لئے ایک ڈوز اوئر۔۔۔" وہ اس کی گہرائیوں پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا ابر شم نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اس طوفان پر بند باندھنا اس کے لیے ایک بار پھر مشکل ہوا تھا وہ ایک بار پھر شدت سے اس میں سمایا تھا کہ ابر شم کی سسکیاں پھر سے روم کے اندر رومانٹک سا ماحول بنا رہی تھیں اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں پر وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں کا لمس اپنے پور پور پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ شدت سے اس کی گہرایوں میں سماتے اسے ایک بار پھر سے خوُد میں قید کر گیا تھا وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کی شدتوں کو سہہ رہی تھی جو پہلے سے زیادہ عروج پر تھیں۔

•••••

ابر شم کی صبح صبح آنکھ کھلی تو وہ تعزیز کے برہنہ سینے میں منہ چھپائے سو رہی تھی کمفٹر کندھوں پر اوڑھے وہ اس کی وائٹ ٹی شرٹ میں تھی اور وہ سکون سے اسے تکیے کی طرح خوُد میں بھینچتے ہوئے سو رہا تھا ابر شم اس کی جسارتیں یاد کرتے سرخ ہوئی تھی وہ رات اس کے پور پور پر اپنا لمس چھوڑتے اسے مکمل طور پر اپنا بنا گیا تھا ابر شم سانس لے رہی تھی تو اسے خوُد سے تعزیز کی خوشبو محسوس کر رہی تھی۔

تعزیز کے سینے پر اپنے ناخنوں اوَر دانتوں کے نشان دیکھتے وہ لب دانتوں تلے دبا گئی تھی وہ ساری رات اسے جگانے کے بعد خوَد کیسے پر سکون ہو کر سو رہا تھا وہ ناک سکھیرتے ہوئے اس چہرے پر جھکی تھی۔

"مسٹر ہبی ساری رات آپ نے مُجھے نہیں سونے دیا تو اب میں بھی آپ کی نیند خراب کروں گی کیونکہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر لب رکھ گئی تھی اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کرتے وہ تعزیز کے لبوں پر کٹ لگاتے اس سے پہلے کہ پیچھے ہوتی تعزیز نے اس کے لبوں پر گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔

ابر شم کی آنکھوں میں حیرتِ در آئی وہ جاگ رہا تھا تو پھر اس کت ہلنے پر اس نے کسی طرح کا کوئی رسپانس کیوں شو نہیں کیا وہ اس کے لبوں پر پھر سے قابو پاتا اس کی سانسوں کو قید کیے اس کی خوشبو خود میں انہیل کر رہا تھا۔۔۔

ابر شم پچھتائی تھی اس سوئے ہوئے شیر کو جگا کر جو ایک بار پھر سے پوری شدت دکھا رہا تھا اس کے لبوں پر۔ ابر شم کو خود میں بھیچتے ہوئے وہ اس کی سانسوں کو کھینچ کر خوُد میں اتار رہا تھا۔

"تعزیز۔۔۔" جیسے ہی تعزیز نے اس کے لبوں کو آزاد کیا تھا وہ چیخی تھی اس کی شدتوں سے ابر شم کے لب سرخ ہو رہے تھے وہ کچھ زیادہ ہی شدت پسند ہو گیا تھا اس کے معاملے میں۔

"میم اب کی بار میری غلطی نہیں ہے میں سو رہا تھا آپ نے ہی پہل کی اور جان تو چکی ہوں گی مُجھے ان سانسوں کی عادت ہو چلی ہے جب مجھے میسر ہوں گی یہ تو کیونکر ان کا فایدہ نہیں اٹھاؤں گا بھلا اب آپ ایسے ناراض ہو رہی ہیں جیسے میں نے۔۔۔" وہ ایک زبردست جسارت کر چکا تھا ابر شم نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا چکی تھی۔۔۔

"افففف ایسے آپ صبحِ صبحِ میرا موڈ رومانٹک بنا رہی ہیں کیا چاہتی ہیں میں پھر سے ؟؟؟" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں سے آزاد کرتے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

"بدتمیزی مت کرو تم مجھے سونا ہے" وہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ وہ ایک بار پھر سے اس پر حاوی ہؤا تھا کہ ابر شم کا نازک سا وجود اس کے کسرتی وجودِ کے نیچے دب سا گیا تھا۔۔۔

"نہیں آپ نیند پوری کر چکی ہیں۔۔۔" وہ اس کے وجودِ پر موجود اپنی ٹی شرٹ دیکھتا بے باکی سے بولا تھا وہ سو نہیں رہا تھا بس آنکھیں بند کر چکا تھا ابر شم کی نیند سے بھری آنکھیں دیکھ کر اس نے اسے سونے کی اجازت دی تھی۔

لیکن اب ابر شم کو اٹھتے دیکھ کر وہ آنکھیں بند کر گیا تھا اس کی باتیں یاد کرتے وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"نہیں صرف ایک گھنٹہ سونے سے بھلا کب نیند پوری ہوتی ہے مجھے تقریبا چھ سات گھنٹے کی نیند چاہیے ہوتی ہے تو شرافت سے سونے دو۔۔۔" اس کے ہاتھ اپنی شرٹ کے اندر محسوس کرتے وہ اس کے ہاتھ کو تھامنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

"اب بھول جائیں سات گھنٹے کی نیند۔۔۔"اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرتے وہ اس کی خوشبوؤں کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔؟؟؟"ابر شم بوکھلاہٹ میں بے تکا سا سوال کر گئی تھی تعزیز کے دلکش قہقہہ نے اسے احساس دلایا تھا۔۔۔

"اب سے ہو گا میرا شدت بھرا پیار ا۔۔۔"وہ اس کے بدن پر موجود اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس کی گہرایوں پر لب رکھتے ہوئے وہ بہکی بہکی سی آواز میں بولا تھا۔

"تعزیز میں نے ساری رات برداشت کیا ہے تمہیں اب پھر سے نہیں اب مجھے شاور لینا ہے ہم نے واپس بھی جانا ہے اوُر گرینی ہمارا ویٹ کر رہی ہوں

گی چھوڑو مجھے۔۔۔۔" وہ اس کی شرٹ اس کے وجود سے سرکاتے ہوئے اس کے پور پور پر پھر سے اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔۔

"نہیں ہم شام میں جائیں گے ناں۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کی سانسوں کو پھر سے قید کر گیا تھا ابر شم بے بس سے اس کے لمس کو محسوس کرنے لگی تھی۔

وہ اس کی سانسوں کی مہک چراتے ہوئے پیچھے ہوا تھا اور ابر شم اپنی بکھری شرٹ ٹھیک کرنے لگی تھی لیکن تعزیز نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لاک کرتے اس کی شرٹ اس کے تن سے جدا کرنا چاہ تھا اور ابر شم نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

وہ کچھ سوچتے ابر شم کے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے رخساروں کو چھونے لگا تھا۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھا تھا ابر شم نے جلدی سے شرٹ کے بٹن بند کیے تھے ارادہ پھر سے سونے کا تھا لیکن تعزیز نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟؟" وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولی تھی۔

"آپ کے ساتھ باتھ اوُر شاور۔۔۔" وہ اسے باتھ روم میں لے آیا تھا فرش پر کھڑا کرتا وہ شاور آون کر چکا تھا ابر شم جب تک کچھ سمجھتی تب تک وہ پانی سے پوری طرح سے بھیگ گئی تھی۔

اوُر اس وقت اپنے حلیے کو دیکھتے وہ تعزیز کے کشادہ سینے میں آن سمائی تھی وہ اس کی ٹی شرٹ میں تھی جو بمشکل اس کے گھنٹوں تک آ رہی تھی جو اں بھیگی اس کی دلکشیاں واضح کر رہی تھی۔۔۔

"تعزیز میری نیند سے آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔۔۔" وہ اپنی نم آنکھیں مشکل سے کھولتے ہوئے بولی تھی جبکہ تعزیز نے اس کی شرٹ کے بٹن کھول دیئے تھے اوُر اب ابر شم کا بھیگا حسین سراپا اسے مزید بہکا گیا تھا۔۔۔۔

"ابھی نیند بھگاتا ہوں آپ کی" وہ اسے باتھ ٹب کی طرف لے کر بڑھا تھا جس کے گرد بکھرے پھول اوُر ان کی پتیاں مزید اسے خوُد میں سمٹنے پر مجبور کر رہی تھیں اوُر سے پانی میں موجود بلز وہ تعزیز کی طرف دیکھنے لگی جو اب اسے باتھ ٹب میں بٹھائے خود اندر چھلانگ لگا گیا تھا ابر شم کو تھامتے وہ

اسے اپنی گود میں شفٹ کر چکا تھا جو اب پھولوں کی پتیاں اپنے ہاتھ میں بھرتے ان کی خوشبو سونگھ رہی تھی۔۔۔

"ہمم کافی اچھا انتظام کروایا ہوا تھا آپ نے یقین نہیں ہو رہا ہے مجھے میم جی۔۔۔" وہ آس پاس پھیلے پھولوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

"یہ سب میری پلاننگ میں شامل نہیں تھا یہ تو تم نے کروایا ہوا تھا ویسے میں ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔" وہ اس کی بیرڈ سہلاتے ہوئے بولی تھی وہ اسے بانہوں میں بھرے بس اس کی موجودگی سے خوُد کو سیراب کر رہا تھا اب تو ہر صبح ان دونوں کی ایک دوسرے کی پناہوں میں ہی گزرنی تھی۔

"کیا سوچ رہی تھیں اپ۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی گردن پر موجود پانی کے قطرے اپنے لبوں سے چنتے ہوئے بولا تھا ساتھ ہی اس کی شرٹ کندھوں

سے سرکاتے اس کے وجود سے جدا کی تھی وہ تیزی سے اس میں سمائی تھی۔۔۔۔

"یہی کہ کاش ہم ایک دوسرے سے پہلے بات کر لیتے تو اتنا کچھ جو ہمارے درمیان ہوا وہ سب نہیں ہوتا ہم نے ایک دوسرے سے خود ہی فاصلے بنائے رکھتے جو کہ غلط تھا۔۔۔"وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز نے سر ہلایا تھا۔۔۔

بٹ جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب اس سب کو یاد کرنے کا کیا فایدہ آپ" ان لمحوں کو سوچیں بس مُجھے محسوس کریں اوُر بس میرے بارے میں سوچیں۔۔۔"وہ اس کے لبوں کو چومتا ہوا بولا تھا نجانے کتنی

بار وہ اسے کس کر چکا تھا لیکن دل تھا کہ بھر ہی نہیں رہا تھا وہ چاہ کر بھی خود کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا لب تھے کہ اس کے لبوں کا لمس محسوس کرنا چاہتے تھے ۔

رات سے تو محسوس کر رہی ہوں میں بس اپنی کیے جا رہے ہو تم " اب اوَر کیا سوچوں میں تمہارے بارے میں۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے لمس سے کسمکائی تھی جو اب اس کی دھڑکنوں کو چھو رہے تھے سو وہ اس کے ہاتھ تھامنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

نہیں ناں نیں چاہتا ہوں آپ کی سوچو پر بھی بس میرا بیسرا ہو " آپ ہر وقت مُجھے سوچ کر مسکرائیں اوَر اس لابیشا کو جیلس کروانے کے لیے میرے قریب آتے مُجھے خوَد سے کس کریں ویسے

سچ بتائیں کیوں کرتی تھیں آپ ایسا۔۔۔ اس بچاری کی شکل دیکھنے والی ہوتی تھی جب آپ میرے قریب آتی تھیں۔۔۔"وہ تصور میں لابیشا کا چہرہ لایا تھا جب وہ ابرشم کے قریب ہوتا تھا تب اس کا سرخ چہرہ دیکھنے والا ہوتا تھا۔

اتنی رومانٹک سچویشن میں اسے یاد کرنا ضروری ہے تعزیز میں نہیں" چاہتی ہوں کہ میرے اوٗر تمہارے درمیان کسی تیسرے کا ذکر ہو مُجھے تمہارے ساتھ کسی کا نام بھی برداشت نہیں۔۔۔"وہ اس کے سینے پر لب گاڑتے ہوئے بولی تھی وہ چاہتی تھی تعزیز کے لبوں سے اس کے علاوٗہ بس کسی اوٗر لڑکی کا نام نہ نکلے لیکن وہ کیوں اس لابیشا کا نام لے کر اسے غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

آپ رومانٹک ہونے کب سے رہی ہیں مُجھے۔۔۔"وہ اس کی "
سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کے چہرے کے قریب ہوا
تھا۔

اوَر کتنا قریب آؤں تمہارے اتنی تو ہوں۔۔۔"وہ پہلے ہی اس "
اس کے قافی قریب تھی وہ چھوٹی موٹی گستاخیاں بھی کر رہا تھا ہاتھ
اس کے مسلسل اس کی نرمیو کو محسوس کر رہے تھے۔

اوَر وہ پھر بھی شکوہ کر رہا تھا۔

"نہیں ناں میں چاہتا ہوں آپ کے اوَر میرے درمیان زرا سا بھی فاصلہ نہ
ہو ہم دونوں دو جسم ایک جان بن جائیں اوَر آپ کی سانسوں سے مُجھے میری

خوشبو محسوس ہو۔۔۔"اس کے بکھرے سراپے کو دیکھتے ہوئے وہ بولا تھا جس پر ابر شم مذید خود میں سمٹ گئ تھی۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 105

••••

"رات کے بعد سے مُجھے ایسا ہی فیل ہو رہا ہے تعزیز سانس لے رہی ہوں تو تمہاری خوشبو آ رہی ہے مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے ہمارا رشتہ مکمل ہو چکا ہے اب سے ہم ساتھ رہنے والے ہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ورنہ جیسے جیسے کنٹریکٹ ختم ہونے کے دن قریب آ رہے تھے میرے اندر کی بے چینی

بڑھتی جارہی تھی بہت ڈر لگتا تھا کہ کہیں کچھ ایسا نہ ہو جائے جو تم مجھ سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔بہت مشکل ہے تمہارے بغیر رہنا۔۔۔۔۔"وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنی فیلنگز بتا رہی تھی۔۔۔

تعزیز نے تو اسے اپنے عمل سے بتایا تھا کہ وہ کتنی محبت کرتا ہے اب ابر شم لفظوں میں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"یہ اتنا لمبا بولنے کے بجائے آپ ایک ڈیپ کس کر لیتی مُجھے ویسے ہی سمجھ جاتا کہ آپ مجھ سے بہت محبت کرتی ہیں ویسے کچھ باتیں کہنے سے زیادہ محسوس کی جاتی ہیں میں تو آپ کی بدلتی حالت اسی دن سمجھ گیا تھا جب آپ نے مجھے غصے میں میری گرل فرینڈ کے پاس جانے کا کہہ تو دیا تھا لیکن پھر اس رات آپ کی پوری کوشش تھی کہ آپ مجھے کام میں الجھائے رکھیں

تا کہ میں باہر نہیں جا سکوں سب سمجھ گیا تھا میں۔۔۔۔"اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اپنی فیلنگز بتا رہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا تھا؟؟؟؟"وہ سوال پوچھ چکی تھی لیکن پھر جب احساس ہوا تو اس نے لب دانتوں تلے دبائے تھے۔۔۔

"پرانی باتیں کیوں یاد کرنی ہیں ابھی کا سوچیں۔۔۔۔"وہ اس کی گردن کو چومنے لگا تھا اس کے لب بے اختیار ہو رہے تھے وہ اپنے سلگتے لبوں کا لمس اس کی گردن پر چھوڑتے اسے مزید خود میں بھینچتے ہوئے اس کی نازکی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے آپ بہت خوبصورت ہیں اور آپ کا یہ تل مجھے بہکانے لگا ہے پھر سے۔۔۔"اس کی گردن کے پچھلے ایک خوبصورت سا باریک تل جو

تعزیز نے رات کو پہلی بار دیکھا تھا لیکن اس کی شدتوں کا سب سے زیادہ نشانہ وہ تل ہی بنا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ اس تل پر اپنا لمس چھوڑتے اس کے وجود میں ایک بار پھر سے گم ہونے لگا تھا۔۔۔

کافی دیر تک وہ دونوں ساتھ ایسے ہی ایک دوسرے کو محسوس کرتے رہے تھے۔

ابر شم کو بھوک کا احساس ہوا تھا رات کا کھایا تھا اب تو آدھا دن بھی گزر چکا تھا سو بھوک سے اس کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے تھے۔۔۔

"تعزیز مُجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔" وہ دونوں اس وقت شاور کے نیچے کھڑے تھے اس کو تعزیز نے بیک سے تھام کر اپنے قریب کیا ہوا تھا۔

تعزیز کے بھاری ہاتھ اس کے برہنہ پیٹ پر تھے وہ اس کی گردن پر موجود قطرے لبوں سے چن رہا تھا کتنا وقت ہو چکا تھا اُنہیں شاور کے نیچے کھڑا ہوئے ابر شم نہیں جانتی تھی لیکن تعزیز کی تشنگی تھی کہ مٹنے کے بجائے مزید بڑھ رہی تھی سو مجبوری میں اسے بھوک کا احساس دلانا پڑا تھا۔۔۔

"انرجی ختم ہو گئی آپ کی۔۔۔۔"اس کے بالوں میں شمپو ڈالتے ہوئے وہ مسکرایا تھا ارادہ آج اسے خوُد شاور دینے کا تھا ابر شم خاموشی سے اس کے ہر ایکٹ کو دیکھ رہی تھی تھوڑی دیر بعد وہ اسے باتھ گاؤن پہناتے اس کی ڈرویاں باندھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کو بانہوں میں بھرتے وہ اسے ڈریسنگ روم میں لے گیا تھا ڈریسز ان کے وہاں موجود تھے سو وہ اس کا ڈریس نکالتے اس کے سامنے رکھ چکا تھا وہ ٹروزار شرٹ تھی جو وہ اکثر یوز کرتی تھی۔۔۔

"اگر آپ کو بھوک نہیں لگی ہوتی تو میں نے آپ کو چینج بھی خود کروانا تھا لیکن آپ کی انرجی اتنی ڈوان ہے مجھے خطرہ تھا کہ آپ کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جائیں۔۔۔۔"اس کے چہرے کو ٹاول سے خشک کرتا وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"جو اتنا کچھ کیا ہے دل نہیں بھرا۔۔۔"وہ ابھی تک اس کا لمس محسوس کر رہی تھی جب وہ اس کو شاور کے نیچے کھڑا کیے بے باکیاں کر رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا ابر شم کا ڈریس اور باقی چیزیں اس کے سامنے رکھتے وہ اس کے چہرے پر جھکتا اس کے لب قید کر گیا تھا۔

ابر شم اب کی بار روہانسی ہوئی تھی ایک پل کے لیے یقین نہیں آیا تھا یہ وہی انسان تھا جو ایک سال اس سے رشتہ ہوتے بھی دوری اختیار کیے ہوا تھا۔۔

وہ شدت سے اس کے لبوں کو چوم رہا تھا نجانے کیسا نشہ تھا جو سر چڑھ کر بول رہا تھا اس کی اتنی قربت کے بعد بھی لب پیاسے تھے۔

وہ اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں پھنساتے شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔

جھکی جھکی سی نظر بے قرار ہے کہ نہیں

دبا دبا سا سہی دل میں پیار ہے کہ نہیں

تو اپنے دل کی جواں دھڑکنوں کو گن کے بتا

مری طرح ترا دل بے قرار ہے کہ نہیں

ابر شم لڑکھڑائی تھی سانس کہیں سینے میں اٹکی تھی وہ بمشکل اس کا لمس
برداشت کر رہی تھی اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ہوتے اپنی ہاتھوں سے تعزیز کے کندھوں کو پکڑ چکی تھی اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی کافی ویک محسوس کر رہی تھی خود کو اوٗر اب اس کی شدتیں سہتے تو وہ جیسے گرنے والی تھی تعزیز نے آہستہ سے اس کی پیٹھ سہلائی تھی۔

وہ شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی جو اب اس کی نم پلکیں چوم رکا تھا انداز معذرت کرنے والا تھا۔۔۔

"ائم سوری میں نے ہرٹ کیا آپ کو بٹ کیا کروں میرا خود پر کوئی اختیار نہیں ہے فحال میں چلتا یوں آپ چینج کر لیں سچ بتاؤں تو دل ایک بار پھر سے بے ایمان ہو رہا ہے میرا آپ کے یہ بھیگے لب دیکھ کر۔۔۔" وہ بولتے ڈرسینگ سے نکل گیا تھا اور ابر شم وہیں رکھے کاوچ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

سانس دھوکی کی مانند تیز چل رہی تھی اس کی شدتوں کو سہتے تو اسے اب لگ رہا تھا وہ مزید برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔

اس کو تھوڑا وقت لگا تھا خود کو کمپوز کرنے میں آئینے کے سامنے گئی تو نظریں اپنی گردن پر موجود نشانوں پر گئی تھیں۔ وہ اس کی رات کی بے باکیاں یاد کرتے سرخ ہوئی تھی۔

"تعزیز تم تو میری سوچوں سے بھی اوپر کی چیز ہو اتنا رومانٹک کون ہوتا ہے تم تو موویز کے ہیروز سے بھی زیادہ رومانٹک ہو بٹ ائی لائک یو۔۔۔" اس نے اپنی گردن کو ہولے سے چھوا تھا۔۔۔

شاور لیتے ہوئے اس بھی اس کے لبوں کا بھیگا لمس وہ خود پر محسوس کرتی رہی تھی۔

وہ کچھ دیر اس کام میں مصروف رہنے کے بعد پھر چینج کرتے بلیو ویلوٹ کے ٹروزار پر بیلو کلر کی فل سیلیوز والی شرٹ میں تیار کھڑی تھی آنکھوں پر آئی لائنر لگائے وہ ہلکی سی لپسٹک لبوں پر سجائے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔

لیکن لبوں پر تعزیز کی شدتوں کے نشان ابھی تک واضح تھے وہ منہ بناتی ہوئی واپس میں آئی تھی۔۔۔

تعزیز اسے دیکھتے ٹیبل کی طرف بڑھا تھا ناشتہ وہ منگوا چکا تھا۔۔۔

سو ناشتہ ان دونوں نے ساتھ ہی کیا تھا پھر ان کا ارادہ واپس جانے کا تھا ابر شم تعزیز کی طرف دیکھنے لگی تھی جس کا جانے کا ارادہ نہیں تھا ابر شم نے سیل فون ابھی آون کیا تھا۔۔۔

ہارشم کی کافی ساری کالز تھیں اور آئزم کی بھی ائزم نے کیا بات کرنی ہو گی وہ سوچنے لگی تھی تعزیز اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا ابر شم کا اچانک خیال ہارشم کی طرف گیا تھا گرینی کل گئی ہوں گی تعزیز کے گھر نجانے کیا جواب دیا ہو گا ان لوگوں نے اُنہیں۔۔

اور اگر ان لوگوں نے انکارِ کر دیا ہو اتو وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ ہارشم اس لڑکی کو واقعی چاہنے لگا تھا وہ خوُد تعزیز سے محبت کرتی تھی سمجھ سکتی تھی ان فیلنگز کو۔

"تعزیز کو پتہ چل گیا کہ گرینی اس کے گھر گئی تھیں تو کیا ہو گا تعزیز کیا سوچے گا۔۔۔" وہ تعزیز کی طرف دیکھتے ہوئے سوچنے لگی تھی اس کی اپنی فیملی کے لیے نفرت اس سے ڈھکی چھپی نہیں تھی وہ اپنی سوچو میں کافی آگے نکل چکی تھی۔

جب تعزیز نے اسے بیک ہگ کیا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی تعزیز نے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہیں کب سے دیکھ رہا ہوں میں آپ کو نجانے کن سوچوں میں گم ہیں آپ کہ میرے قریب آنے پر بھی آپ کے چہرے پر وہ رنگ نہیں آئے جو میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔"اس کی گردن پر اپنی سلگتی سانسوں کا پر حدت لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"نہیں تو میں بس گرینی کے بارے میں سوچ رہی تھی اُنہیں کیسے بتائیں گے ہم میرا مطلب سب کو بتانا پڑے گا کہ ہم دونوں ساتھ رہیں گے۔۔۔"وہ بات گھول کر گئی تھی۔

"وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں فخال ہم شاپنگ کرنے جا رہے ہیں پھر گھر چلیں گے۔۔۔"اس کے گرد آپنے ہاتھوں کا مضبوط حصارِ بنائے وہ سرگوشی نما انداز میں بولا تھا جس پر ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پہلے گھر چلتے ہیں شاپنگ تو بعد میں بھی کر سکتے ہیں ناں مُجھے گرینی کی یاد آ رہی ہے۔۔۔"وہ اس کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتی ہوئی بولی تھی۔

"نو پہلے شاپنگ۔۔۔"وہ ایک جھٹکے میں ابر شم کا رخ اپنی طرف کرتا اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ایک بار پھر سے اس کی سانسوں خوُد میں انہیل کر گیا تھا۔۔۔

ابر شم شرما کر رہ گئی تھی صبح سے نجانے کتنی بار وہ اسے کس کر چکا تھا لیکن اس کا دل تھا کہ بھرنے کا نام ہی نہیں لے گا۔۔۔

وہ ابھی بھی پوری شدت سے اس کی سانسوں کا لمس محسوس کرتے اس کی پشت سہلا رہا تھا ابر شم کے بازو اس کی گردن کے گرد حائل ہوئے تھے۔

تعزیز نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے لبوں کو آزاد کرتے اس کے بالوں پر نرمی سے بوسہ دیا تھا۔

"یعنی شاپنگ کروا کر ہی دم لو گے تم؟؟؟" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتی ہوئی بولی تو تعزیز مسکرایا اور سر ثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

وہ دونوں پھر ساتھ ہوٹل سے نکلے تھے ابر شم اسے اپنے رنگ میں رنگی نکھری نکھری بہت پیاری لگی تھی وہ اپنے بالوں کی لٹوں کو انگلی پر رول کیے باہر دیکھ رہی تھی اس کی طرف ایک بار بھی اس نے نہیں دیکھا تھا۔

"ہے میم۔۔۔"تعزیز نے ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ تھم رکھا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس نے ابر شم کو ہاتھ تھاما تھا وہ جو باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی تعزیز کے لمس پر اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"مُجھے دیکھیں صرف۔۔۔"اس کے لہجے میں عجیب سی جنونیت تھی دیوانگی تھی جیسے وہ ابر شم کو خود تک محدود کرنا لینا چاہتا تھا۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی اب میں باہر بھی نہیں دیکھ سکتی۔۔۔؟؟؟"ابر شم اس کی طرف متوجہ ہوتی ہوئی بولی تھی تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں آپ صرف مُجھے دیکھیں اتنا خوبصورت ہسبنڈ ہے آپ کا اس کے ہوتے ہوئے اور کیا دیکھنا ہے آپ کو ویسے آپ کو نہیں لگتا ہے آپ بہت لکی ہیں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے خود کی تعریف کر رہا تھا۔

ابر شم محض نفی میں سر ہلا سکی تھی۔

"تمہارے علاوہ بھی اس دُنیا میں بہت سی خوبصورت چیزیں ہیں ڈیئر ہبی جو مجھے دیکھنی ہیں اور ویسے بھی رات تمہیں بہت قریب سے دیکھ چکی ہوں اب مذید دیکھنے کی بھلا کیا ضرورت؟؟؟" وہ اس کی طرف رخ کرتے اس کے قریب ہوئی تھی۔

"خوبصورت چیزوں کی خوبصورتی کو جتنا بھی سراہا جائے وہ کم ہے آپ کو بار بار میری تعریف کرنی چاہیے ورنہ پھر میں کسی اور سے بھی کروا سکتا ہوں جو کہ آپ کو بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔۔" یہ ویک پوائنٹ اسے ابر شم کا مل چکا تھا جسے اب تعزیز نے یوز کرنا تھا سو وہ ابر شم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"کس سے کرواؤ گے میں اس کو گنجا کر دوں گی" وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے غصے سے بولی تھی تعزیز کا قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا ابر شم نے ناراضگی سے چہرہ پھیر لیا تھا۔۔۔

ان کی گاڑی شاپنگ مال کی پارکنگ میں آرکی تھی۔۔

تعزیز نے ابر شم کی سائیڈ کا ڈور اوپن کرتے اس کے سامنے ہاتھ کیا تھا وہ منہ بناتے تھام گئی تھی تعزیز اس کی ناراضگی کے انداز پر مسکرایا تھا۔۔۔

اسے لیے وہ اندر آیا مال لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔

"یار موڈ ٹھیک کر لیں یہ ناراضگی گھر کے لیے بچا لیں ابھی تو خوشی خوشی میرے ساتھ شاپنگ کریں آپ تاکہ میں آپ کو وہ سب دلا سکوں جو میں

نے سوچا ہے۔۔۔"وہ ابر شم کو اپنی بانہوں کے حلقے میں لیتے ہوئے بولا تھا جبکہ پبلک پلیس پر اس کا ایسے حصار میں لینا ابر شم مزید سرخ ہوئی تھی۔

"تعزیز تم کسی کا نام لینا آج کے بعد پھر بتاؤں گی تمہیں میں۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔۔

تعزیز اس کا ہاتھ تھامے اسے لیڈیز بوتیک کی طرف لے گیا تھا سب سے پہلے اسکا ارادہ ڈریسز خریدنے کا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ابر شم کے لیے اپنی پسند سے بہت ڈریسز خریدے تھے وہ خاموشی سے اسے کپڑے الٹتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو اب ریڈ کلر کی ایک فراک ابر شم کے ہاتھ میں تھامارہا تھا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"اسے چیک کر لیں کہیں سائز کا ہی ایشو نہ ہو پھر۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ فراک اسے خوُد بھی بہت پسند آیا تھا تعزیز کی پسند لاجواب تھی سو وہ چیک کیے بغیر ہی ڈان کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے انکار پر تعزیز نے کچھ اوُر ہی سمجھا تھا اسے لگا وہ جان بوجھ کر انکار کر رہی ہے۔

کیونکہ اسے اس کی پسند کا ڈریس نہیں لینا تھا۔

اس کا چہرہ بجھ گیا تھا جسے ابر شم نے بھی نوٹ کیا تھا وہ پھر کچھ سوچتے تعزیز کے ہاتھ سے وہ ڈریس لیتے چینجنگ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔

تعزیز پہلے تو حیران ہوا پھر مسکرایا یعنی وہ اسے تنگ کر رہی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ادھر اودھر دیکھتے ابر شم کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

پلان بھی تو اس کا یہی تھا کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے جائے گا۔۔۔

وہ چینجنگ روم کا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر گیا اس کی نظریں پلٹنا ہی بھول گئی تھیں وہ اپنی فراک کی بیک پر لگی واحد ڈوری باندھنے میں ہلکان ہو رہی تھی اس کی بل کھاتی کمر اس کی رعنائیاں پوری آب و تاب سے چمک رہی تھیں وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب چلا آیا تھا۔۔۔

اوُر اس کے ہاتھوں کو پیچھے کرتے اسکی بیک پر لگی ڈروی خوُد بند کی ابر شم کے منہ سے مارے ڈر کے چیخ نکلنے لگی تھی جس کا گلہ بمشکل اس نے گھونٹا تھا۔

"تعزیز تم یہاں۔۔۔" وہ آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھتے ہوئی بولی تھی چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات تھے وہ فراک کافی بولڈ تھی بیک لیس ہونے کی وجہ سے وہ کافی سرخ ہوئی تھی۔

تعزیز کے لب وہ اب اپنی کمر پر محسوس کر رہی تھی وہ اپنے لبوں سے اس کی کمر کو گیلا کر رہا تھا ابر شم نے پیچھے مرتے اس کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کی تھی۔

"تعزیز پلیز۔۔۔" اس کے لبوں کی گستاخیوں پر وہ روہانسی ہوتی ہوئی بولی تھی وہ پوری شدت سے اس پر جھکا ہوا اپنے کام میں مگن تھا کہ ابر شم کے ایسے ڈسٹرب کرنے پر وہ آنکھیں دکھا گیا تھا۔۔۔

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں اس فراک میں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے معتبر کر رہا تھا وہ مسکرا دی تعزیز نے اس کی مسکراہٹ کو قید کیا تھا۔

کافی لمحے سرکے تھے درمیان میں معنی خیز خاموشی میں ڈوبے وہ اس کے لمس سے خوُد کو سیراب کرتا رہا تھا پھر ابر شم کی پھولتی سانسوں کو محسوس کرتا وہ پیچھے ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ہونے پر اپنے گیلے لب سہلا گئی تھی اوُر تعزیز کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خوُد سے دور کرنا چاہا کیونکہ اسے چینج کرنا تھا۔

تعزیز کے بھاری ہاتھوں کا لمس اپنی بیک پر محسوس کرتے سرد لہریں ابر شم کو اپنے وجود میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

"مُجھے پتہ ہے میں بہت پیاری لگ رہی ہوں اتنی کہ اس وقت تمہارا دل تمہارے کنٹرول سے باہر ہو رہا ہے لیکن مُجھے چینج کرنا ہے ہم لوگ لیٹ ہو رہے ہیں تو تم باہر جاؤ۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اُنہیں شولڈر سے پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"میرے سامنے کرنے میں کیا قباحت ہے؟!" وہ اس کا رخ موڑتے اس کا بیک پر لگی ڈوری جو تھوری دیر پہلے ہی اس نے باندھی تھی اسے کھولنے لگا تھا۔

"تعزیز نہیں باہر جاؤ تم۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتی اسے خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن تعزیز نے اس کی کوشش ناکام بناتے ایک ہی جھٹکے میں اس کی فراک کی ڈوری کھینچ کر کھول دی تھی۔

فراک لوز ہوتی نیچے کسکی تھی اور ابر شم بوکھلا کر رہ گئی تھی اب تو اسے پچھتاوا ہو رہا تھا اس نے حامی ہی کیوں بھری تھی تعزیز کے ساتھ شاپنگ کرنے کی۔۔۔۔

"آپ چینج کر لیں میر اجانا ہی بہتر ہے ورنہ اگر یہاں رہا تو دل بے ایمان ہوتا رہے گا جو میں نہیں چاہتا کہ آپ کے لیے کسی پر وبلم کا باعث بنے۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو سہلاتا ہوا واپس باہر نکل گیا تھا۔۔۔

ابر شم نے اس کے جاتے ہی اپنے تپتے رخساروں کو چھوتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا مقابل کا انداز اسے سوچنے پر مجبور کر رہا تھا کہ وہ اتنا عرصہ کیسے اس سے دور رہا اسے صبح سے نجانے کتنی بار وہ کس کر چکا تھا ایسی تشنگی وہ اس کے لمس میں محسوس کرتی تھی کہ اس کے لیے یقین کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے سر جھٹک کر جلدی سے چینج کیا اور باہر نکل آئی جہاں تعزیز کے ہاتھ میں کچھ شاپنگ بیگز تھے اس نے پوچھنے پر تعزیز نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا کہ ان میں کیا ہے بس سر ہلایا تھا کہ جو بھی ہے بعد میں دیکھ لینا۔

وہ لوگ پھر لیڈیز کی پرسنل شاپ پر گئے تھے ابر شم اسے گھور کر رہ گئی تھی پر وہ مسکرا دیا تھا وہ اندر داخل ہوئے تو وہاں رش کم تھا ابر شم آگے بڑھتے اپنے لیے کچھ شاپنگ کرنے لگی تھی لیکن تعزیز کا ہر چیز میں بولنا اسے روہانسی کر رہا تھا سیل گرل تعزیز کو کافی دلچسپ نظروں سے دیکھ رہی تھی جو ابر شم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

وہ تعزیز کے بازو پر اپنی کہنی مار چکی تھی وہ کندھے اچکاتے ہوئے جیسے اس پر کچھ واضح کر رہا تھا جسے ابر شم آچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔

اس نے جلدی جلدی شاپنگ مکمل کی تھی زیادہ دیر وہ تعزیز کو وہاں رہنے نہیں دینے والی تھی پھر ان لوگوں نے چند اور ضروری چیزیں لی تھیں اور گاڑی میں آ گئے تھے۔

"کیا خیال ہے لنچ نہ کر لیا جائے بہت زوروں کی بھوک لگی ہے مُجھے کہ برداشت نہیں ہو رہی ہے میرے سے تو۔۔۔" تعزیز کو یکدم سے بھوک کا احساس ہوا تو وہ ابر شم سے پوچھنے لگا لنچ کا جس پر ابر شم نے تو انکارِ کیا تھا۔۔۔

"ہمیں گھر چلنا چاہیے اب۔۔۔" وہ تعزیز کو گھورتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ شانے اچکاتے ہوئے سر ہلا گیا تھا حالانکہ ارادہ تو اس کے ساتھ ایک رومانٹک سا لنچ کرنے کا تھا لیکن وہ ابھی گھر جانے پر زور دے رہی تھی سو وہ مان گیا تھا۔۔۔

آج ان کی شادی کی سالگرہ تھی جس کے لیے وہ ابر شم کو شاپنگ کروا چکا تھا اس کا ارادہ رات کو ابر شم کے ساتھ سیلبریٹ کرنے کا تھا کچھ نہ کچھ وہ پلان کر رہا تھا لیکن وہ ابر شم کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

رات اس نے اتنا کچھ کیا تھا آج وہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہتا تھا ابر شم کا رات والا روپ بار بار اس کی نظروں کے سامنے آ رہا تھا لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی وہ لوگ گھر کی پارکنگ میں پہنچ گئے تھے تعزیز نے گاڑی بند کرتے ابر شم کی طرف دیکھو جو اب اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولنے والی تھی۔۔

لیکن اس نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی گود میں شفٹ کر چکا تھا گاڑی کے شیشے بلیک تھے کسی کو باہر سے دیکھنے پر کچھ نظر نہیں آتا تھا لیکن وہ پھر بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔

"تعزیز کیا کر رہے ہو تم؟؟؟" وہ اس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

"پیار۔۔۔" ایک لفظ بولا تھا اس نے اور اپنے تشنہ لب ابر شم کے رخساروں پر رکھے تھے۔

"یہ کوئی وقت ہے پیار کرنے کا؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی کل رات سے وہ اس کا پیار ہی تو سہہ رہی تھی لیکن مقابل کا دل تھا کہ بھرنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

"پیار کا وقت ہوتا ہے کیا؟؟؟" وہ اس کی ناک کی ٹپ پر لب رکھتے جیسے استفسار کرنے لگا تھا۔۔

"نہیں لیکن پھر بھی تعزیز ہم لوگوں نے اندر جانا ہے اور تم یہاں پھر سے مطلب روم میں کریں گے ناں۔۔۔" وہ بوکھلاہٹ میں الٹا سیدھا ہی بول گئی تھی۔۔

"تو روم میں چلتے ہیں۔۔۔" وہ اس کی بات سے اپنے مطلب کی بات نکال چکا تھا اب نے اسے گھورا تھا۔

"ایسے کیوں گھور رہی ہیں آپ ہی نے تو ایسا بولا ہے جب کہ میں تو آپ کی کہی ہوئی بات پر عمل کر رہا ہوں آپ کو لگتا ہے کہ یہ سب صرف روم میں ہوتا ہے جبکہ مجھے۔۔۔"

"پلیز تعزیز۔۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر انگلی رکھ گئی تھی جسے تھام کر تعزیز نے اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی یہ تو طے تھا کہ مقابل اسے اپنی باتوں سے زچ کرنے کی صلاحیت ہمیشہ سے ہی رکھتا تھا۔۔۔

"ایک کس پھر باقی رات کو کریں گے۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم بس سر ہلا سکی تھی ہاں وہ جانتی تھی کہ وہ جب تک کس نہیں کرے گا اسے گاڑی سے نکلنے نہیں دے گا سو وہ خود ہی اس کے عنابی لبوں پر اپنے لب رکھتے اسے کس کرنے لگی تھی اور مقابل اس کے لبوں کا لمس پاتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیتے اُنہیں سک کر گیا تھا۔۔۔

لمس میں شدت آنے لگی تھی اوَر ابر شم کا دل جیسے تیزی سے دھڑ کا تھا وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا کافی لمحے سر کے تھے ان کی سانسوں ایک دوسرے میں گھل رہی تھیں اوَر پھِر وہ نرمی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

ابر شم اپنے لبوں کو سہلا گئی تھی اوَر اس کے ہاتھوں کو اپنے گرد سے ہٹانا چاہا لیکن ناکام رہی تھی۔

"اب چھوڑ دو۔۔۔" وہ آس پاس دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"چھوڑ دیا کیا یاد کریں گی آپ۔۔۔" وہ اس کو سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے خود اپنی طرف کا دروازہ کھولتا باہر نکلا تھا ابر شم کے لئے دروازہ کھولا اوَر اسے اپنے حصار میں لیے وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ائزم نے یہ منظر کینہ توڑ نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ رات سے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا کب سے گن گن کر انتظار کر رہا تھا وہ ابر شم اور تعزیز کے کنٹریکٹ کے ختم ہونے کا لیکن رات سے وہ دونوں غائب تھے۔

ہار شم سے اس نے بات کی تھی کیونکہ پہلے بھی تو ایک بار است بھڑ کا چکا تھا پر کوئی فایدہ نہیں ہوا اسے کیونکہ ابر شم اور تعزیز کے درمیان تو سب پہلے ہی کی طرح نارمل تھا۔۔۔

ہار شم سے اس نے امید چھوڑ دی تھی کہ وہ کچھ کرے گا اب اسے خود گرینی کو تعزیز کے خلاف کرنا تھا ابر شم اسے اب پہلے کی طرح وقت نہیں دیتی تھی

وہ بیوقوف نہیں تھا ابر شم کی آنکھوں میں تعزیز کے لیے محبت وہ صاف دیکھتا تھا۔۔یہی بات اس کو طیش دلاتی تھی ابر شم اس کی تھی۔۔۔

وہ کیسے تعزیز اور ابر شم کو ایک ساتھ دیکھ سکتا تھا یہ ائزم کے لیے بہت مشکل تھا۔

"بس آج کا دن تعزیز۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کمنگی سے مسکرایا تھا۔

•••••

ابر شم اور تعزیز اندر داخل ہوئے تو ہال میں ہی ہار شم اور گرینی بیٹھے ہوئے تھے گرینی نے رات کو ہی ہار شم کو بتا دیا تھا کہ ابر شم اور تعزیز نہیں آئیں گے کل جب گرینی واپس آئی تھیں تب سے ہار شم کا موڈ آف تھا کیونکہ

گرینی نے اسے کوئی امید نہیں دلائی تھی صاف صاف بتا دیا تھا کہ وہ لوگ انکارِ کر چکے ہیں کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی خاندان سے باہر نہیں کریں گے۔۔۔۔

ہارشم پہلے تو بہت پریشان ہوا ایسی روایات اب بھلا کہاں پائی جاتی تھیں لیکن گرینی نے کہہ دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کو سوچنے کا کہہ آئی ہیں آگے جو ہو گا وہ کچھ نہیں جانتی ہیں۔

گرینی پریشان خوُد بھی تھیں تعزیز کی وجہ سے وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان لوگوں کے سامنے تعزیز کا زکر کر چکی تھیں تب وہاں بیٹھی عورتوں کے تاثرات بدلے تھے جو انہوں نے نوٹ کیے تھے۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔"تعزیز ان لوگوں کے قریب آتے اُنہیں سلام کرتا ہوا بولا تھا گرینی جو سوچوں میں گم تھیں وہ تعزیز کی آواز سن کر سیدھی ہوئی تھیں

۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"گرینی صوفے سے اٹھتے اُن کے قریب جاتے اُنہیں پیار کرتے ہوئے بولی تھیں جبکہ ہارشم کے چہرے کے تاثرات اور گرینی کا پریشان سا چہرہ ابرشم کو سمجھنے میں بس کچھ وقت ہی لگا تھا کہ وہ لوگ انکار کر چکے تھے۔۔۔

"گرینی کیا ہوا آپ اتنی اپ سٹ کیوں ہیں؟؟؟"تعزیز اُن کو پریشان دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تھا جس پر ہارشم نے سر اٹھا کر تعزیز کو دیکھا تھا ابرشم اور تعزیز کے درمیان سب نارمل تھا ہارشم نے پھر ان کی لائف میں انٹرفیئر کرنے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن اب وہ خود کے لئے بہت پریشان تھا۔

"کچھ نہیں بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا ہے مجھے تم لوگ آؤ بیٹھو لنچ کر لیا تم لوگوں نے یا ابھی کرنا ہے۔۔۔؟؟؟" گرینی ہلکے پھلکے انداز میں بولی تھیں اُسے پریشان وہ نہیں کرنا چاہتی تھیں ویسے بھی وہ جانتی تھیں کہ اُسے اچھا نہیں لگے گا اُن کے وہاں جانے کا سن کر۔

"لیکن آپ کی طعیبت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ہے؟؟!" وہ بضد تھا پہلے وہ ہر وقت اسے چہرے پر مسکراہٹ سجائے خوش باش ملتی تھیں لیکن آج ان کے چہرے پر نہ تو وہ پہلے والی مخصوص مسکراہٹ تھی اور نہ وہ پہلے والی شادابی۔

نہیں بیٹا میں ٹھیک ہوں تم جا کر فریش ہو کر آؤ پھر لنچ کرتے "
ہیں باقی باتیں تو بعد میں بھی ہوتی رہیں گے ہم لوگ ویٹ کر رہے
تھے تمہارا ابھی تک لنچ نہیں کیا ہم دونوں نے بھی بھی۔۔۔"وہ
اپنے چہرے پر پھیلی اداسی کو چاہا کر بھی کم نہیں کر پائی تھیں تعزیز
کی نظریں خود پر وہ واضح محسوس بھی کر رہی تھیں ۔

جی ٹھیک ہے لیکن میں آپ سے بات کروں گا پہلے فریش ہو کر "
آتا ہوں۔۔"وہ ہارشم اور ابرشم کو ایک دوسرے کے ساتھ باتیں
کرتے دیکھ کر اوپر روم میں چلا گیا تھا لیکن جاتے جاتے وہ ابرشم کو
اشارہ کرنا نہیں بھولا تھا۔

جو وہ دیکھ چکی تھی لیکن فحال اہم تو گرینی سے بات کرنا تھی وہ جاننا چاہتی تھی
کہ اُن لوگوں نے ایسے انکارِ کیا تو وجہ کیا بتائی۔

تعزیز کا جانتی تھی وہ اندر گئی تو پھر اسے واپس آنے میں کافی دیر ہو جائے گی صبح سے اس کی بے قراریاں سہہ رہی تھی اب مشکل تھا اس کے لیے۔

لیکن اس کی ناراضگی بھی مول نہیں لے سکتی تھی وہ سو پہلے گرینی سے بات کرنے کا سوچتے وہ روم میں جانے والی تھی۔۔۔

"گرینی آپ ڈسٹرب کیوں ہیں؟؟!" وہ ان کے قریب آتے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ اسے لیے صوفے کی طرف بڑھی تھیں۔

"گرینی آپ وہاں گئی تھیں کیا کل؟؟" وہ جس جگہ کا حوالہ دے رہی تھی گرینی اچھے سے سمجھ رہی تھیں سو انہوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا چھپانے کا فایدہ نہیں تھا ویسے بھی۔۔

"کیا کہا ان لوگوں نے انکارِ کر دیا ہو گا ویسے بھی مُجھے پتہ تھا کہ وہ ہاں نہیں کریں گے کیا کہا ان لوگوں نے کیوں انکار کیا آپ نے انہیں بتایا نہیں لڑکا کتنا اچھا ہے اکلوتا ہے۔۔۔" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی ہارشم کے چہرے پر پھیلے تاثرات اسے پریشان کر رہے تھے وہ اسے ایسے پریشان بیٹھا بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

"ان لوگوں نے بس یہ کہہ دیا کہ وہ لوگ فیملی سے باہر شادی نہیں کرتے ہیں لیکن میں نے کہہ دیا آپ لوگ سوچنے کا وقت لے لیں لیکن ان کے تاثرات سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ لوگ ہاں کریں گے ہمیں ہارشم کو سمجھاؤ تم وہ کوئی دنیا کی آخری لڑکی نہیں ہے جس پر آکر دنیا ہی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔" گرینی سے نواسے کا اداس ہونا دیکھا نہیں گیا تو ابرشم سے بولی تھیں۔

"ایسے کیسے صاف انکارِ کر دیا آپ نے ان لوگوں سے تعزیز کے بارے میں تو کوئی بات نہیں کی ہے ناں اگر اسے پتہ چل گیا تو؟؟؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی اسی بات کی پریشانی تو اُنہیں بھی تھی۔

"نہیں اس کے بارے میں تو نہیں بتایا میں نے لیکن ان لوگوں کے انکار نے مُجھے افسردا کیا ہے لڑکی سے میں ملی ہوں وہ مجھے کافی پسند ہے بہت سادہ سی اگر وہ لوگ مان جائیں تو لڑکی خود انکار نہیں کر سکے گی۔۔۔ اتنا تو مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔۔۔" وہ نیوشا کو سوچتے ہوئے بولی تھیں۔

"گرینی آپ اس لڑکی کا نمبر ہی لے آتی میں خود اسے راضی کر لیتا یہ زیادہ مشکل نہیں تھا میرے لئے۔۔۔" وہ پہلی بار ان کی گفتگو میں حصہ لیتا ہوا بولا تھا۔

"ہارشم یہ بہت اکورڈ لگے گا اس لڑکی سے تم کیسے بات کر سکتے ہو پہلے ہی وہ لوگ انکارِ کر رہے ہیں ایسی مذید کوئی بات سامنے آئی تو اور مشکل ہو جائے گی تم تھوڑا حوصلہ رکھو گرینی کہہ رہی ہیں ان لوگوں کو سوچنے کا بولا ہے تو ہو سکتا ہے وہ لوگ ہاں کر دیں۔۔۔" وہ ہارشم کو سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"لیکن آبی ان لوگوں نے انکارِ کر دیا ہے مُجھے پتہ ہے وہ نہیں مانیں گے آپ لوگوں کو مُجھے جھوٹی تسلیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے" وہ غرایا تھا ان لوگوں کا انکار جیسے اس کے دل پر لگا تھا۔۔۔

"ہارشم میرا بچہ صبر کرو۔۔۔" گرینی اس کی حالتِ زار دیکھتے جیسے خوُد کو کوسنے لگی تھیں کاش کہ وہ ان لوگوں پر تھوڑا پریشر ڈال کر انکار کے بجائے اقرار کروا لیتی تو شاید ان کا نواسا اتنا دکھی نہیں ہوتا۔

"گرینی مُجھے لگتا ہے ہمیں کچھ دن ویٹ کرنا چاہیے ہو سکتا ہے کوئی پوزیٹو جواب مل جائے میں ارواح سے بات کرتی ہوں وہ اس کی نند ہے سو اسے کچھ پتہ ہو گا۔۔۔" وہ گرینی سے بولی تھی اُنہیں بھی اس کی بات مناسب لگی تھی۔

"آپ لوگوں کو جو کرنا ہے کریں بس مُجھے اسی لڑکی سے شادی کرنی ہے یہ میرا فائنل فیصلہ ہے تو آپ لوگ کچھ بھی کریں میرا رشتہ پکا کروائیں آپ۔۔۔" وہ کشن صوفے پر پھینکتے ہوئے روم میں چلا گیا تھا۔

گرینی سر تھام کر بیٹھ گئی تھیں اس کے غصے اوٗر ضد سے واقف تھیں وہ غصے میں اپنی ماں اوٗر اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا تھا۔۔۔

"گرینی آپ ٹینشن نہ لیں سب ٹھیک ہو جائے گا آپ کو اس کی ضد کا پتہ ہے کچھ دنوں میں خود ہی سنبھل جائے گا آپ پریشان مت ہوں۔۔۔" وہ ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی تھی گرینی نے اب اس پر دھیان دیا تھا۔

وہ انہیں پوری پوری تعزیز کے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آئی تھی اس کی گردن پر نشان دیکھتے وہ نظریں چرا گئی تھیں لیکن اس کے لئے بہت خوش تھیں وہ انہوں نے رب کا شکر ادا کیا تھا کہ تعزیز جیسا داماد اُنہیں رب نے دیا تھا جو ابر شم کے دل میں اپنی جگہ بنا چکا تھا۔

"آبی تعزیز اوَر تمہارے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے میرا بچہ میں بہت خوش ہوں دعا ہے اب تم دونوں ساتھ ایسے ہی خوش رہو ابر شم اسے سمجھنے کی کوشش کرنا اس کی بات کو اہمیت دینا رشتے میں بھروسہ اوَر اعتبارِ ہو وہ

رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ شرما گئی تھی۔

"گرینی وہ بہت اچھا ہے مُجھے پسند بھی ہے اوَر اب سے میں پوری ایمانداری سے اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کروں گی۔۔۔"وہ مسکرائی تھیں گرینی جو تھوری دیر پہلے ہارشم کی وجہ سے پریشان تھیں اب اس کو لے کر ان کا موڈ فریش ہوا تھا۔

"بہت اچھی بات ہے مجھے پہلے ہی پتہ تھا تعزیز تمہیں اپنی طرف مائل کر لے گا پتہ ہے اس نے مجھے پہلے ہی دن بتا دیا تھا سب کچھ کچھ نہیں چھپایا تھا کہ وہ کیوں تم سے شادی کر رہا ہے اور اس کا سچ بولنا میرے دل میں اس کی قدر و قیمت مزید بڑھا گیا تھا وہ تمہارے لئے پرفیکٹ ہے۔۔۔"اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے تعزیز کی تعریف کرنے لگی تھیں۔

جبکہ ابر شم یہ بات جانتی تھی کہ وہ گرینی کا فیورٹ تھا ان کی نظروں میں اس کی کیا اہمت تھی یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔

ابر شم کو اچانک یاد آیا تعزیز اسے جاتے ہوئے اشارہ کر کے گیا تھا اوپر آنے کا سو وہ گرینی سے ایکسکیوز کرتے اوپر روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 106

••••

شرمین بیگم سیدھی فرحین بیگم کے کمرے میں گئی تھیں اُنہیں اس رشتے سے انکار کرنے کے لیے اکسانے کے لیے حالانکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتی

تھیں کہ وہ ہی ہو گا جو مرتضیٰ خان اوَر شمس خان کا فیصلہ ہو گا نیوشا کی طرف سے وہ مطمئن تھیں کہ وہ انکارِ کرے گی لیکن بی بی جان سے انہیں خطرہ تھا وہ جب سے تعزیز کے بارے میں سنتے خاموش ہوئی تھیں شرمین بیگم کے لیے یہ بات پریشان کن تھی۔۔۔

وہ کسی بھی حال میں یہ رشتہ اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دینے والی تھیں۔

اگر ان کی بیٹی کی شادی ایسے اونچے گھرانے میں ہو جاتی تو اس کی قسمت ہی چمک جانی تھی لیکن پھر پریشان وہ خوَد بھی تھیں کہ اس عورت نے تعزیز کا نام لیا اوَر ضرغام کے بارے میں بھی وہ جانتی تھیں پر کیسے۔

"شرمین آوَ وہاں کیوں کھڑی ہو تم۔۔۔؟؟؟" فرحین بیگم اُنہیں دروازے کے قریب سوچ میں گھیرے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں۔

وہ اپنے کمرے میں ہی رہتی تھیں اور آج تو خوشی سے وہ پھولے نہیں سما رہی تھیں ان کے بیٹے کے ہاں خوش خبری کی خبر جو سنی تھی انہوں نے۔

ان کے بیٹے نے ان کی طرف دیکھا بھی بات بھی نہیں وہ پریشان تھیں لیکن جانتی تھیں کہ وہ اپنی جگہ پر ٹھیک تھا جو انہوں نے منہا کے ساتھ کیا وہ معافی کے قابلِ ہر گز نہیں تھا۔۔۔

"فرحین تمہیں پتہ ہے تمہاری بیٹی کو رشتہ آیا ہے اور بی بی جان نے تو نیوشا کو اس عورت سے ملوا بھی دیا نجانے کون تھی وہ اور نیوشا اس کے پاس ہی بیٹھی رہی مجھے بہت برا محسوس ہوا۔۔۔" وہ فرحین کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تھیں۔

"کیا کہہ رہی ہو تم یہ فرحین ایسا کیسے ممکن ہے بی بی جان کیسے باہر سے آئے لوگوں کے سامنے نیوشا کو ایسے بیٹھنے دے سکتی ہیں مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔۔۔" وہ پریشانی سے بولی تھیں جانتی تھیں کہ بی بی جان ایسے کبھی بھی کسی کے سامنے اپنی پوتی کو نہیں پیش کر سکتی تھیں۔

"یہ تم باہر جا کر بی بی جان سے پوچھو کہاں تم اور آپی ضرغام خان اور نیوشا کی شادی کے خواب دیکھ رہی تھیں اور اب جہاں یہ سب ہو رہا ہے ضرغام خان کب تک اس لڑکی (ارشک) ونی میں آئی لڑکی کے لئے خود کو خوار کرتا رہے گا اب تو اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے۔۔۔" شرمین بیگم ارشک کو کوسنے لگی تھی۔

"شرمین تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس بارے میں جانتی ہوں ناں سب لوگ انکارِ کر دیں گے اس رشتے سے کیونکہ شمس خان کو یہ

گوارا کہاں ہو گا ان کی پوتی کی شادی خاندان سے باہر ہو" فرحین بیگم کچھ مطمئن یہ سوچ کر بھی تھیں کیونکہ اُنہیں پتہ تھا شمس خان اور مرتضیٰ خان ایسا کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

"لیکن فرحین مجھے لگتا ہے جہاں بات تمہاری بیٹی کی ہو رہی ہے تمہیں بھی اس کے لئے لڑنا چاہیئے سب سے بی بی جان اور مرتضیٰ بھائی سے بات کرو اب نیوشا کی شادی ہونی چاہیئے ضرغام خان سے۔۔۔" وہ پھر سے فرحین کے دل میں یہ بات ڈالنا چاہتی تھیں ضرغام اور نیوشا کی شادی کی۔۔

لیکن فرحین بیگم نے نفی میں سر ہلایا تھا یہ ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ ضرغام خان کی ارشک کے لئے محبت وہ خود دیکھ چکی تھیں وہ کبھی بھی راضی نہیں ہونے والا تھا نیوشا سے شادی کے لئے۔

"نہیں شرمین یہ اب نہیں ہو سکتا ہے ضرغام خان کبھی شادی نہیں کرے گا اوٗر تم آئیندہ یہ بات کسی کے سامنے کرنا بھی مت کیونکہ اب ایسا کچھ نہیں ہو سکتا ہے جہاں تک بات ہے نیوشا کی شادی کی تو جو اس کے نصیب میں لکھا ہو گا وہ اسے مل جائے گا۔۔۔" فرحین بیگم کے ایسے بات کرنے پر شرمین کو جو تھوڑی بہت امید تھی وہ بھی ختم ہو گئی تھی کیونکہ جب فرحین ہی انکار کر چکی تھیں تو پھر وہ اوٗر کسی سے بات کرتی تو بھی کوئی فایدہ نہیں تھا انہیں۔

"بیٹیوں کی ماؤں کو اپنی بیٹوں کے لیے لڑنا پڑتا ہے لیکن تم تو پہلے ہی ہار مان کر بیٹھی ہو اوٗر یہاں میں ہوں الیمشہ کے لیے کسی اچھے رشتے کی تلاش میں ہوں کاش وہ تمہاری بہو بنتی میری بیٹی میری نظروں کے سامنے رہتی لیکن اب کیا ہو سکتا ہے تمہارا بیٹا تو اس انجان لڑکی کو لے آیا تھا اوٗر اب اسی کی

کوک سے بیٹا بھی پیدا کر رہا ہے۔۔۔"شرمین بیگم ارواح کے خوبصورت چہرے کو سوچنے لگی تھیں جس نے زرانیل کو اپنی مٹھی میں کیا ہوا تھا۔

"ہاں میری بھی یہ خواہش تھی لیکن اب زرانیل اپنی زندگی میں خوش ہے تو اب کیا ہو سکتا ہے میری دعا ہے کہ الیمشہ کا نصیب بھی بہت اچھا ہو میرے لیے وہ نیوشا کی طرح ہی ہے میری بیٹی۔۔۔"فرحین بیگم آہستگی سے بولی تھیں جبکہ ان کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہ پا کر شرمین بیگم مذید کچھ دیر باتیں کرتے وہاں سے اٹھنے لگی تھیں جبکہ فرحین بیگم نے اُنہیں روک لیا تھا۔

"کہاں جا رہی ہو تم بیٹھو ناں۔۔۔؟؟؟"اُنکا دل چاہا وہ کچھ دیر اور شرمین سے باتیں کریں ویسے بھی وہ بور ہی ہو رہی تھیں کمرے میں۔

"مُجھے کچھ کام ہے فرحین وہ کر کے واپس آؤں گی تم ریسٹ کرو اوَر پریشان مت ہونا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ بولتے روم سے نکل گئی تھیں اوَر فرحین بیگم نے آنکھیں موندلی تھیں۔

اپنے بیٹے کے لئے وہ بہت خوش تھیں ماضی میں جو ہوا وہ اسے لے کر کافی پریشان تھیں لیکن اب اپنے بیٹے کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھیں زرانیل ان سے نفرت کرتا تھا وہ جانتی تھیں یہ بات لیکن وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ ان کا بیٹا حق پر تھا۔۔۔

انہوں نے سچ میں ماضی میں بہت کچھ غلط کیا تھا جس کی وجہ سے وہ آج اتنی اکیلی تھیں۔

"کاش کہ انسان غلط کرنے سے پہلے سوچ لے۔۔۔"

•••••

ارواح اوَر زرانیل شام تک واپس آ گئے تھے بی بی جان جیسے ان کی ہی راہ تک رہی تھیں سارا دن بھی وہ ان کے بارے میں سوچتی رہی تھیں وہ شہر گئے تھے اور دل بی بی جان کا بے چین ہو رہا تھا خاندان کی پہلی خوش خبری تھی وہ خوَد بچی کا خیال رکھنا چاہتی تھیں۔

وہ مسلسل اس عورت کے بارے میں سوچ رہی تھیں ان کے زہن سے وہ نکل ہی نہیں پا رہی تھیں کوئی نہ کوئی تعلق تھا اس عورت کا تعزیز سے وہ بہت کچھ سوچ رہی تھیں۔

"اس عورت کا جہاں آنا محض اتفاق نہیں ہو سکتا ہے کچھ نہ کچھ تو ہے جو ہم مس کر رہے ہیں۔۔۔"بی بی جان مسلسل سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھیں

ارواح اوُر زرانیل اندر آئے تو بی بی جان کو سوچوں میں گم پا کر وہ اُنہی کی طرف آئے تھے۔۔۔

"اسلام علیکم بی بی جان۔۔۔" وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئے تھے ان کی آواز سن کر وہ چونک کر سیدھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"وعلیکم السلام بچے آپ لوگ کب آئے۔۔۔؟؟؟" وہ اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھنے لگے تھے جبکہ زرانیل ایک پل کے لیے سوچنے لگا تھا وہ کہ جو ان کے بی بی کے آنے سے اتنا خوش تھیں جب ان کو ضرشک کے بارے میں پتہ چلے گا تو نجانے وہ کیسے ری ایکٹ کریں گی۔۔۔

ارشک کے ساتھ وعدہ کیا ہوا تھا ہر حال میں اس کا ہی ساتھ دینا تھا لیکن اسے ضرغام خان سے بات کرنی تھی پر اگر وہ کرتا تو ضرور ضرغام خان کو اس پر شک ہوتا کہ وہ ارشک کے بارے میں جانتا ہے۔۔

"بیٹا کیا سوچ رہے ہو ڈاکٹر کو دکھایا کیا کہا اس نے کوئی دوائی وغیرہ دی اس نے کیا اور کیا کہا بچہ ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟؟"بی بی جان ارواح کو دیکھتے ہوئے زرانیل سے پوچھنے لگی تھی۔۔

"جی بی بی جان سب ٹھیک ہے اور میڈیسن بھی دی ہے اب سے شروع کریں گے وہ بھی اور میں ارواح کو روم میں چھوڑ کر آتا ہوں اسے ریسٹ کی ضرورت ہے آج تو سارا دن سفر میں ہی گزر گیا۔۔۔"وہ بی بی جان کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ ارشک سے مل کر آئے تھے۔۔۔۔

زرانیل بیٹا ہمیں ایک بات کرنی ہے۔۔۔"!!!وہ اس عورت کے "
بارے میں زرانیل خان کو بتانے کا سوچتے بولی تھیں جس پر
زرانیل نے سر ہلایا تھا۔

جی بولیں بی بی جان۔۔۔"وہ سیدھا ہوا تھا۔"

زرانیل آج نیوشا کا رشتہ آیا ہے شہر سے کوئی عورت آئی تھی کہہ "
رہی تھی نیوشا کے لیے اپنے نواسے کا رشتہ لائی ہیں ہم نے تو انکارِ
کر دیا تھا لیکن وہ بار بار اسرار کر رہی تھیں اوٗر ہمیں لگتا ہے کہ وہ
تعزیز کو جانتی تھیں۔۔۔"بی بی جان جو ان بات ان کے زہن میں
تھی وہ زرانیل سے شئیر کرنے لگی تھیں۔

تعزیز کو کیسے؟؟"!زرانیل کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا کل ہی تو "
وہ ملا تھا ابر شم کے کزن سے اوٗر تعزیز کا حوالہ اس بات کی طرف
اشارہ کر رہا تھا کہ وہ گرینی تھیں ۔

کیونکہ وہ تعزیز کا نام لے رہی تھی اوٗر کہہ رہی تھیں کہ تعزیز ہم "
سے نفرت کرتا ہے یہ بات وہ عورت کیسے جانتی تھی کہ تعزیز ہم
سے نفرت کرتا ہے۔۔۔"بی بی جان کی بات میں وزن تھا۔

گرینی ہو سکتا ہے ان لوگوں نے ہماری معلومات نکلوائی ہو آج کل "
کچھ بھی ممکن ہے تو پریشان مت ہوں آپ نے تو انکارِ کر دیا تھا
ناں۔۔۔"وہ ان کے زہن سے یہ بات نکال دینا چاہتا تھا لیکن ذہن
میں یہ بات بھی تھی کہ آخر گرینی کیوں آئی تھیں ان کے گھر کیا
وہ تعزیز کی علم میں لائے بغیر آئی تھیں کیونکہ اتنا تو اسے یقین تھا

کہ تعزیز کبھی بھی اُنہیں جہاں نہیں آنے دے سکتا تھا پھر ان کا جہاں آنا اسے پریشان کر گیا تھا۔۔۔

ہم نے انکارِ تو کیا ہے لیکن اب لگ رہا ہے وہ رشتہ مناسب تھا " ہماری پوتی کے لئے ہم بات اگے بڑھانا چاہتے ہیں لیکن پہلے مرتضیٰ اوَر تمہارے دادا جان سے بات کر لیں پھر تم کیا کہتے ہو؟؟؟"انہوں نے زرانیل کی مرضی معلوم کرنی چاہی تھی ۔

جس پر وہ ارواح کو دیکھنے لگا تھا جو اسی کی طرح خود بھی الجھی ہوئی تھی کیونکہ اسے بھی لگ رہا تھا کہ یہاں جو عورت آئی تھیں وہ کوئی اوَر نہیں بلکہ گرینی تھیں۔

اور اس نے تو کل ابر شم کے کزن کی نظریں نیوشا پر محسوس بھی کی تھیں لیکن خاموش رہی تھی کیونکہ وہ تعزیز کی بیوی کا کزن تھا وہ ان کے درمیان ایسی کوئی بات کر کے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"بی بی جان وہ ہماری زات کے نہیں ہیں!!!" زرانیل خان نے اُنہیں واضح کرنا چاہا کہ جہاں وہ زات برادری کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ اس کی بیوی کو بھی انہوں نے اتنا عرصہ اسی بات کو وجہ بنا کر قبول نہیں کیا تھا۔

"ہاں لیکن کہیں نہ کہیں تو کرنی ہے نا نیوشا کی شادی ہم سب سے بات کر کے ہی کوئی فیصلہ کریں گے کیونکہ نیوشا کی عمر اب بڑھ رہی ہے ابھی تو باہر سے رشتہ ہے کچھ عرصے بعد آنے بند ہو جائیں گے ضرغام خان کے ساتھ اس کا اب جوڑ نہیں ہے کیونکہ ضرغام خان کبھی شادی نہیں کرے گا ہمیں اپنی پوتی کے لیے کوئی رشتہ ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھیں۔

"گرینی خاندان میں بہت سے اچھے رشتے ہیں نیوشا کے لئے پھر باہر سے آئے رشتے پر کیوں غور کرنا مجھے لگتا ہے کہ ہمیں خاندان میں کوئی اچھا سا لڑکا دیکھنا چاہیئے نیوشا کے لیے نا کہ باہر سے آئے کسی رشتے پر غور و فکر کریں۔۔۔"وہ بس کسی طرح درمیان سے یہ رشتے والی بات نکالنا چاہتا تھا۔۔۔

"یہ سب بعد میں دیکھتے ہیں پہلے تو بچی کو کمرے میں چھوڑ آؤ دیکھو تھکن سے چہرہ زرد پیلا نکلا ہوا ہے اب سے اسے اپنے ساتھ شہر لے کر مت جانا بیٹا پہلی باری پر زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ابھی کم عمر ہے تو زیادہ احتیاط کرنی ہو گی ہمیں۔۔۔"بی بی ارواح کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔

جس پر زرانیل خان نے سر ہلایا اور ارواح کو لے کر روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

الیمشہ سیڑھیوں پر کھڑی زہر خند آلود نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو اب اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔

اب سے اسے پہلے اس ارواح کے بچے کا کچھ کرنا تھا تاکہ جو سب کی نظروں میں اس کی محبت تھی وہ تو دم توڑ جاتی پھر اسے نکالنا بھی آسان ہوتا۔

بی بی جان اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں نماز پڑھتے دعا مانگ کر وہ فارغ ہوئیں تو تب تک شمس خان اور مرتضیٰ خان بھی واپس آ گئے تھے سو انہوں نے ان سے بات کرنے کا سوچا تھا۔۔

نجانے کیوں انکا دل کہہ رہا تھا یہ رشتہ اُنہیں تعزیز سے ملوا دے گا۔۔۔

"بی بی آپ کیسے اس متعلق بات کر سکتی ہیں جانتی ہیں ناں یہ ممکن نہیں ہے ہماری پوتی خاندان سے باہر جائے یہ بات ہمیں گوارا نہیں ہے۔۔۔" شمس خان بی بی جان کے خیالات سن کر تھوڑا سا برہم ہوئے تھے اُنہیں یہ بات قطعی پسند نہیں آئی تھی کہ بی بی جان باہر سے آنے والے رشتے پر غور و فکر کر رہی تھیں۔

"کہیں نہ کہیں تو بچی کا رشتہ کرنا ہے ہمیں وہ مناسب لگا ہے لڑکا اکلوتا ہے باہر رہتا ہے کڑوروں کی جائیداد کا مالک ہے اگر دیکھا جائے تو رشتے میں کوئی خامی نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے سب کو قائل چاہا تھا۔

"مُجھے لگتا ہے بی بی جان بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں بابا جان نیوشا کی شادی تو کرنی ہے اور اگر قسمت سے اچھا رشتہ آیا ہے تو ہمیں یہ ٹھکرانا نہیں چاہیے ہو سکتا ہے میری بیٹی کا نصیب رب نے وہیں لکھا ہو۔۔۔" مرتضیٰ خان کو بی

بی کی باتوں سے اندازہ ہوا تھا کہ وہ لوگ خاصے خاندانی لوگ ہیں وہاں ان کی بیٹی خوش رہے گی۔

"وہ تو ٹھیک ہے مرتضیٰ لیکن وہ ہماری زات کے نہیں ہیں ہم کیسے لڑکی باہر دے سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟" یہ ہی تو ان کے انکارِ کی مین وجہ تھی کہ وہ ان کے خاندان سے نہیں تھے۔۔۔

"بابا جان تو خاندان میں کون لڑکا بچا ہے جس سے نیوشا کی شادی کروائیں گے ویسے بھی جب ہم باہر سے آئی ہوئی لڑکی کو قبول کر سکتے ہیں تو اپنی بیٹی بھی باہر رخصت کر سکتے ہیں آپ بسم اللہ کریں بی بی جان نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے ہمیں جتنی جلدی بیٹیوں کے فرض ادا کیا جائے اتنا اچھا ہی رہتا ہے ہم لوگ اگر ایک بار ان سے مل لیں تو کوئی فیصلہ کریں

گے۔۔۔"مرتضیٰ خان کو رشتہ بن دیکھے ہی پسند آ گیا تھا سو وہ مان گئے تھے

۔

"ہاں ہم بھی یہی کہہ رہے ہیں ایک بار لڑکے سے ملنے میں کوئی ہرج نہیں ہے ہم انہیں بتاتے ہیں کہ ہم ان کے لڑکے سے ملنا چاہتے ہیں پھر آگے کے معاملات تو بعد میں دیکھیں گے۔۔۔"بی بی جان بولی تو مرتضیٰ خان کے ساتھ شمس خان نے بھی سر ہلایا تھا۔

سب کے فیصلے کے بعد بی بی جان نے بھی ان لوگوں سے رابطہ کیا تھا اور گرینی کو بتایا تھا کہ وہ ان کے لڑکے سے ملنا چاہتے ہیں وہ تو بہت خوش ہوئی تھیں اور اُنہیں کل ہی گھر بلایا تھا۔۔۔

کل بی بی جان شمس خان اور مرتضیٰ خان کے ساتھ زرانیل کو لے کر بی بی جان رانا مینشن جانے والی تھیں وہاں تعزیز کو دیکھ کر ان کا کیا رد عمل ہونا تھا یہ تو کل ہی پتہ چلنا تھا۔

••••

زرانیل احتیاط سے ارواح کو روم میں لاتے اسے بیڈ پر بیٹھا چکا تھا اس کی اتج کم تھی تو ڈآکٹر کی ہدایت کے مطابق اسے ارواح کا خیال بھی زیادہ رکھنا تھا وہ اسے بیڈ پر بیٹھائے اس کے پاؤں سے جوتے اتارنے لگا کہ ارواح نے پاؤں پیچھے کر لیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟" وہ پریشان ہوئی تھی اسے بالکل بھی آچھا نہیں لگا تھا زرانیل خان نے اس کے پاؤں کو ہاتھ لگایا تھا۔۔۔

پر زرانیل نے اس کے پاؤں کو پھر سے تھامتے ہوئے اس کے پیروں سے احتیاط سے جوتا اتارتے سائیڈ پر رکھا تھا اور اسے تھام کر نرمی سے پیچھے لٹایا تھا وہ ابھی تک اپنی پنڈلیوں پر زرانیل خان کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اسے بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا زرانیل خان کا ایسے چھونا وہ اب اس کے ساتھ بیٹھا تھا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے وہ مسکرائی تھی۔

"آپ فریش ہو جائیں تھک گئے ہوں گے۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔۔

"اپنی تھکن تم میں انڈیل دوں گا جانتی ہو نا ڈاکٹر نے کیا کہا تھا۔۔۔ ہمم" اس کے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ معنی خیز انداز میں بولا تو ارواح

سٹپٹا گئی تھی ڈاکٹر سے کی ہوئی اس کی بات یاد آئی تو جیسے سارے جسم کا خون چہرے پر آسمٹا تھا وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔۔۔

زرانیل خان نے قہقہہ لگایا تھا۔

اوٗر اس کے اوپر آتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا تھا۔۔۔

ارواح کے مسکراتے لبوں کی ہنسی تھمی تھی وہ یکدم سے اپنے لبوں پر زرانیل خان کے لبوں کا لمس محسوس کرتے بے ساختہ اس کی شرٹ کے کالر کو تھام گئی تھی اوٗر زرانیل خان قطرہ قطرہ اس کی سانسیں خوٗد میں انہیل کر رہا تھا۔

لمحے خاموشی سے سرکے تھے وہ اس کے وجود کی نرمیوں میں کھوتے اس پل اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا ہاتھ اس کی نرمیوں پر آئے تھے ارواح اس

کے ہاتھوں کی انگلیوں کے لمس کو اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتی خود میں سمٹ گئی تھی۔

اس کے اب ارواح کی دھڑکنوں کو چھو رہے تھے اور وہ بس اس کے عنابی ہونٹوں کا لمس محسوس برداشت کر رہی تھی۔۔۔

زرانیل خان کی شدت میں اضافہ ہوا تو اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے وہ اس کی بڑھتی شدت سہہ رہی تھی وہ ارواح کی حالتِ کا خیال کرتا پیچھا ہوا تھا اوٗر اس کی پیٹھ سہلائی تھی جس کی سانس اس کی اتنی شدت سے بھی پھول چکی تھی۔۔

لگتا ہے میری بیٹی کو پسند نہیں آیا میرا تمہیں چھونا اسے جیلسی "
ہوئی اپنی مما سے۔۔۔"زرانیل خان ارواح کے پیٹ کی طرف
بڑھتا ہوا بولا تھا ساتھ ہی ارواح کے پیٹ سے شرٹ سرکاتے وہ
اس کے پیٹ کو نرمی سے اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا ارواح کا
مارے حیا کے برا حال تھا زرانیل کی مونچھوں کی چبھن محسوس
کرتے اسے گدگدی ہوئی تھی۔۔

ہاہاہا ابھی سے جیلس ہونے لگی آپ کی پرنسز۔۔۔"وہ ہنسی تھی اور "
زرانیل خان نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔۔۔

کیا صحیح ہی تو کہہ رہی ہوں میں"وہ ناک سکھیرتے ہوئے بولی تھی "
جس پر زرانیل نے نفی میں سر ہلایا تھا یعنی اگے کافی گرم ماحول

ہونے والا تھا اس کی بیوی سے برداشت نہیں ہونی تھی اس کی بیٹی کی محبت۔۔۔

لیکن مُجھے اپنی پرنسز کی مما بہت پسند ہیں۔۔۔"اس نے نرمی سے "

ارواح کی دھڑکنیں چھوئی تھیں ارواح نے زرانیل کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا مگر اس کے پر حدت بوسوں کو اپنی گہرائیوں پر محسوس کرتے وہ مذید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس کی شرٹ وہ بے ترتیب کر چکا تھا اور اب خود اس کے وجود کی گہرائیوں میں ڈوبتے وہ سب بھول رہا تھا۔۔۔۔

"پلیز نہیں کریں۔۔۔" وہ اس کی گرم سانسوں کی مہک محسوس کرتی اس کو خوُد سے دور کرنے لگی تھی لیکن یہ بھی جانتی تھی کہ یہ خاصا مشکل تھا اس کے لئے۔

"ارواح آر یو اوکے۔۔۔" اس کی کانچ سی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھتے وہ اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتے اس کی شرٹ ٹھیک کرتا ہوا بولا تھا۔

"مُجھے نیند آرہی ہے۔۔۔" فحال اس کی جان لیوا قربت سے بچنے کے لیے یہ ہی بہانہ اسے مناسب لگا تھا۔

"ابھی تھوڑی بعد کھانا کھائیں گے پھر تم ریسٹ کرنا ابھی ایسے ہی لیٹی رہو میں فریش ہو کر آتا ہوں ابھی سو گئی تو بعد میں نیند نہیں آئے گی۔۔۔" اس

کے بالوں پر نرمی سے بوسہ دیتا وہ اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا زرانیل خان اٹھتے اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتا آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تھا ارواح کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ اس کے شرٹ لیس وجود سے نظریں چرا کر رہ گئی تھی۔

وہ مسکرایا تھا ابھی تک اتنے عرصہ شادی کو گزر جانے کے بعد بھی وہ پہلے دن کی طرح شرماتی تھی زرانیل سے اور اس کی یہ ادا زرانیل کو بہت پسند تھی۔۔۔۔

"مُجھے لگتا ہے کہ آج جونیو شا کے لیے رشتہ آیا ہے وہ تعزیز کی وائف کے کزن کا ہی ہے اور جہاں گرینی آئی ہوں گی اور کون ہو سکتا ہے

بھلا۔۔۔"زرانیل کو اچانک اس بات کا خیال آیا تھا سو مڑتے ارواح کے قریب آتے بولا تھا۔

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہو لیکن اگر گرینی تھیں تو ظاہر سی بات ہے کہ بھائی جانتے ہوں گے اس بارے میں اور مُجھے یقین ہے کہ وہ کبھی ایسا نہیں چاہیں گے اور یہاں تک بات ہے ابر شم کے کزن کی تو وہ بتا رہی تھیں کہ وہ کچھ دن پہلے ہی پاکستان آیا ہے ان کی پھپھو کا بیٹا ہے اکلوتا۔۔۔"ارواح کو جو کچھ ابر شم نے بتایا تھا وہ زرانیل کے گوش گزار کر چکی تھی۔

"چلو دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے ویسے تو بی بی جان انکارِ کر چکی ہیں تو ٹینشن کی بات نہیں ہے تم آرام کرو۔۔۔"وہ اس پر کمفٹر ٹھیک کرتا اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوتا باتھ روم چلا گیا تھا اور پیچھے ارواح انہی باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھاتے ابر شم کو ہیلو کا میسج کیا تھا جو سنگل ٹک رہا وہ اون لائن نہیں تھی ورنہ اس کا ارادہ ابر شم سے بات کرنے کا تھا فون سائیڈ پر رکھتے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔

کچھ دیر بعد جب زرانیل خان روم میں آیا تو ٹاؤل میں ملبوس تھا ارواح کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی وہ کمرے میں ایسی بے باکیاں دکھانے سے بالکل بھی اجتناب نہیں کرتا تھا۔

اس کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے جنہیں وہ ٹاول سے خشک کر رہا تھا۔

ارواح کا سرخ چہرہ دیکھتے وہ نفی میں سر ہلا گیا تھا وہ کچھ زیادہ ہی شائے نیچر کی تھی یا پھر ایسی سچویشن میں وہ ایسے ری ایکٹ کرتی تھی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو ٹروزار اور ٹی شرٹ میں تھا۔

کچھ دیر بعد جب ملازمہ رات کے کھانے کے لئے بلانے آئی تو وہ دونوں کمرے سے نکلے تھے۔

اُن کے کمرے سے نکلتے ہی نیو شا نے اُنہیں دیکھا تھا وہ کب سے چھپ کر رہی اُن کی باتیں سن رہی تھی اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ کل والا لڑکا ہی تھا جو اس کے گھر رشتہ بھی بھیج چکا ہے۔۔۔

اپنے بابا کی باتیں بھی یاد آئی تھیں وہ رشتے کے لئے مان گئے تھے اگر اُنہوں نے اس کی مرضی معلوم کرلی تو کیا وہ اُنہیں انکار کر سکے گی۔۔۔

ضرغام خان اُس کا نہیں تھا یہ بات وہ تسلیم کر چکی تھی لیکن دل کسی اوَر سے رشتہ جوڑنے کے لیے بھی راضی نہیں تھا وہ کچھ سوچتی ہوئی روم میں چلی گئی تھی نجانے اس کی قسمت میں آگے کیا لکھا تھا لیکن اتنا طے تھا وہ کسی کی زندگی میں ایسے شامل نہیں ہونے والی تھی۔۔۔

اگر گھر والوں نے اس کی شادی کا سوچا بھی تو وہ پہلے اس لڑکے کو سب بتا دے گی کہ وہ پہلے ہی کسی اوَر کو چاہتی ہے تاکہ آگے چل کر ان کے درمیان کچھ غلط نہ ہو۔

وہ مسلسل سوچوں میں گھیری ہوئی ہی کمرے میں چلی گئی تھی۔

.....

ضرغام خان شہر پہنچ چکا تھا جرگے کے کام سے فارغ ہوتے وہ شمس خان کو بتا کر شہر نکل آیا تھا ارادہ آرمینا اور عالمیار سے ملاقات کرنے کا بھی تھا لیکن پہلے اپنی بیوی کا دماغ بھی درست کرنا تھا جو اس کی موجودگی کو جانتے بھی اسے تنگ کر رہی تھی۔

وہ اس وقت ارشک کے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا جو اندر سے بند تھی۔

یعنی وہ جانتی تھی کہ آج وہ پھر آئے گا تبھی اس نے احتیاط کرتے کھڑکی بند کی ہوئی تھی۔۔

وہ اس کی آمد سے واقف تھی وہ اُسے سوچتی تھی تبھی تو وہ سب کچھ بند کر چکی تھی لیکن شاید وہ ضرغام کو جانتی نہیں تھی یہ کھڑکیاں یہ بند دروازے ضرغام کو اپنی بیوی سے ملنے سے نہیں روک سکتے تھے۔

وہ کچھ سوچتا گھر کے مین ہال کے دروازے کی طرف بڑھا تھا جو لاکڈ تھا اور اس نے ہینڈل گھماتے لاک توڑ دیا تھا اندر داخل ہوا تو پورا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔

عباد صاحب اپنے کمرے میں تھے وہ ارشک کے کمرے کے بارے میں جانتا تھا کہ اوپر ہی ہو گا تبھی وہ سڑھیاں چڑھتا اوپر گیا تھا روم کا دروازہ بھی اس نے ایسے ہی کھولا تھا اور اندر داخل ہوا تو نظر ارشک پر پڑی جو اپنے ارد گرد کافی ساری چیزیں پھیلائے شاید کوئی نیو ڈریس ریڈی کر رہی تھی آس پاس کافی سارے کپڑے پڑے تھے۔

وہ پوری توجہ سے کام میں مگن تھی ضرشک کو وہ آج پھر بابا کے پاس سلا کر آئی تھی وہ جانتی تھی کہ اگر ضرغام خان دھمکی دے رہا تھا تو وہ ضرور آئے گا بھی تبھی تو وہ احتیاط کرتے ضرشک کو پہلے ہی بابا کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔

وہ حیران ہوئے تھے ارشک بھلا کب ضرشک کو اکیلا کسی کے پاس چھوڑتی تھی لیکن وہ پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گئے کہ وہ آج بوتیک نہیں گئی تھی تو اُسے کام کرنا ہو گا تبھی ضرشک کو ان کے پاس چھوڑ کر گئی ہے جبکہ اصل بات سے وہ واقف نہیں تھے کہ ارشک ضرغام خان کی وجہ سے اپنے بیٹے کو ان کے پاس چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

ارشک نے کھڑکی بھی بند کی تھی اور دروازہ بھی لیکن جانتی تھی کہ ضرغام خان اگر یہاں تک آگیا تو یہ کھڑکی اور دروازہ تو اس کی راہ میں روکاوٹ ہر گز نہیں بنے گے تبھی اس نے احتیاط کی تھی۔۔

ضرشک کو وہ کچھ نہیں ہونے دے سکتی تھی اگر ضرغام خان کو اس کے بارے میں بھنک بھی پڑتی تو اس نے ایک لمحہ نہیں لگانا تھا ضرشک کو حویلی لے کر جانے میں۔

ضرغام خان ارشک کو کام کرتے دیکھ کر پنجوں کے بل زمین پر اس کے سامنے بیٹھا تھا وہ اپنے گرد چیزیں پھیلائے زمین پر بیٹھی تھی اکثر وہ کٹائی وغیرہ کا کام زمین پر بیٹھ کر ہی کرتی تھی تاکہ کہیں سے کپڑا خراب نہ ہو۔۔۔

اپنے گرد مخصوص کولون کی مہک محسوس کرتے اس نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا اپنے سامنے بیٹھے ضرغام خان کو دیکھتے اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے اس کا دھیان کام سے ہٹا تو ہاتھ میں موجود قینچی اس کے ہاتھ میں پیوست ہوتے اس کے ہاتھ کو زخمی کر گئی تھی اس کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔

درد کی شدت سے اس کے ہاتھ سے بہتا خون فرش پر گرا تھا ضرغام خان اس کے ہاتھ پر زخم دیکھتا پریشانی سے اس کے ہاتھ کو تھامے اس کے زخم پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کے زخم سے بہتے خون کو روکنے کی کوشش کرنے لگا تھا جو اس کے ہاتھ کو گیلا کر چکا تھا۔

"کہاں دھیان تھا ارشک؟؟؟" وہ غرایا تھا نجانے کیوں چوٹ ارشک کو لگی تھی اور درد وہ خود محسوس کر رہا تھا کہ ایسا لگ رہا تھا جیسے دل ہی بند ہو جائے

گاوہ اس کے ہاتھ کو نرمی سے سہلا رہا تھا پاس پڑے کپڑے کو اُٹھاتے وہ اس کے ہاتھ پر کپڑا باندھ چکا تھا ارشک اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے میں بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

اوپر سے ہاتھ میں درد محسوس کرتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔

ضرغام خان اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتا اسے صوفے کی طرف لایا تھا ارشک کی آنکھیں بھیگ ہوئی تھیں لیکن وہ ان بھیگی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کرواتا کمرے میں یہاں سے وہاں دیکھنے لگے تھا سائیڈ ٹیبل پر اسے فرسٹ ایڈ بوکس مل گیا تھا ارشک کے پاس آتے وہ اس کے ہاتھ کی بینڈج کرنا چاہتا تھا لیکن ارشک نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"جائیں جہاں سے یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ کہ آپ کو میری بہت فکر ہے اپنے کیے پر شرمندہ ہیں اور مُجھے اپنی زندگی میں واپس لانا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"وہ اس کا گریبان پکڑ کر چیخی تھی اس کی موجودگی سے اسے اس کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی موجودگی میں یہ بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔

"ارشک فحال مُجھے یہ زخم دیکھنے دو یہ باتیں ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں زخم دیکھو کتنا گہرا ہے کب سے خون بہہ رہا ہے اور تم بات بات اسے ہلا کیوں رہی ہو درد زیادہ ہو گا۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن ارشک نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

میری تکلیفوں پر آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں "
آپ کی من چاہی بیوی نہیں ہوں جس کی فکر میں آپ اتنے ہلکان
ہو رہے ہیں۔۔۔"وہ غصہ کیوں تھی ضرغام خان سمجھ نہیں پا رہا تھا
ہاں لیکن اُس کا ایسے شکائت کرنا ضرغام خان کو اچھا لگا تھا۔

وہ پاس رہے بھلے ناراض رہے شکوے کرے لیکن پاس رہ کر۔۔۔

"ارشک میری بیوی ہو تم۔۔۔"اس کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں
ڈالے نجانے وہ اُسے یہ بات باور کروا رہا تھا یا خوُد کو لیکن ارشک کی تکلیف
اُسے اپنی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"انہہ اسی بات کا تو زعم ہے آپ کو جو یوں راتوں کو میرے کمرے میں چلے
آتے ہیں حق جتانے رات کے اندھیرے میں میرے وجود سے اپنی طلب

جو پوری کرنی ہوتی ہے آپ کو۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تو ضرغام خان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔

کبھی جو وہ اس کے سامنے ضرورت زندگی کی چند باتیں مشکل سے بول پاتی تھی آج اس کے سامنے زبان درازی کر رہی تھی۔

"ہاں بیوی ہو اگر تمہارے وجودِ کی طلب ہوتی ہے تو کیا غلط ہے اس میں؟؟! لب اگر تمہاری نرمیوں کو محسوس کرنا چاہتے ہیں تو کیا غلط ہے مہرم رشتہ ہے تم سے دن کی روشنی میں رات کی تنہائی میں جب جب چاہوں تمہارے قریب آسکتا ہوں۔۔۔"اس کا چہرہ ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔

ارشک نے اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ اس کی گرفت ارشک کے لبوں پر کافی سخت تھی وہ پوری شدت سے اس کے لبوں کی سرخی چراتے اس پر اپنی تڑپ واضح کر رہا تھا ارشک کی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنے قریب کیا تھا وہ اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کرتی اس کے قمیض کے کالر کو پکڑ چکی تھی۔۔۔

وہ اس کا زخمی احتیاط سے اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا

۔

کافی لمحے سرکے تھے درمیان میں ضرغام خان کی شدتوں میں اضافہ ہوا تھا ارشک اسے خود سے دور کرنے میں بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان جو پوری شدت سے ارشک پر جھکا ہوا تھا وہ ایک جھٹکے میں ارشک کے لبوں کو آزاد کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا ارشک کے وجودِ سے اٹھتی مہک محسوس کرتے وہ حیران ہوا تھا۔۔

ارشک سمجھ گئی تھی وہ تیزی سے صوفے سے اٹھی تھی وہ ضرشک کو فیڈ کروا کر آئی تھی شاور لینے کے بجائے وہ کام کرنے لگی تھی اور اب اسے اپنے پاس سے دودھ کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی جو یقیناً ضرغام خان نے بھی محسوس کی تھی۔۔۔

وہ پریشانی سے ضرغام خان کو کچھ کھوجتے ہوئے دیکھ رہی تھی وہ ضرشک کے بارے میں جان نہ پائے تبھی تو وہ اسے چھپا رہی تھی لیکن اب ضرغام کے انداز پر وہ پریشان ہوئی تھی اسے ضرغام خان کا دھیان بھٹکانا تھا۔۔۔

"آپ کہاں آئے ہیں جہاں۔۔۔؟؟؟" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ میں اٹھتے درد تک کو بھول گئی تھی اس پل بس اسے ضرغام خان کو خوُد سے دور کرنا تھا وہ ضرشک کو کبھی ایسے خود سے دور نہیں کر سکتی تھی پر اب اگر یہ ہو رہا تھا تو صرف ضرغام کی وجہ سے وہ اگر نیند سے جاگ جاتا تو ضرور بابا اسے واپس لے آتے ارشک کو کسی طرح ضرغام خان کو روم سے بھیجنا تھا پر وہ اسے خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

ضرغام خان اس وقت بس اس کی چوٹ کی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا اسے کافی گہرا کٹ لگا تھا وہ اتنی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتی تھی خوُد کے ساتھ ضرغام خان کا غصہ آخری حدودِ کو چھونے لگا تھا۔

"ارشک مُجھے غصہ مت دلاؤاور یہاں آرام سے بیٹھ جاؤ مجھے بینڈج کرنے دوہاتھ کی بہت خراب ہورہاہے یہ دیکھوابھی تک خوُن نکل رہاہے۔۔۔"وہ ایک پل کے لئے اس کی چوٹ کی فکر میں مبتلاباقی باتیں بھول چکاتھاکہ اسے ارشک سے سوال کرناتھاجو اسے سارادن پریشان کرتارہاتھا۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر107

••••

"آپ کو غصہ کب نہیں آتا ہے اور میری اتنی فکر کیوں کر رہے ہیں آپ کو کب سے میری فکر ہونے لگی ہے جو اتنی سی چوٹ پر یوں کنسرن شو کر رہے ہیں جبکہ اس سے زیادہ مجھے آپ کے ساتھ مل چکی ہے!!!" وہ یہ سوال کل رات سے سوچ رہی تھی آخر کیوں وہ اس کے لیے اتنا پوزیسو ہو رہا تھا۔

ارشک کو اس نے بیوی تسلیم کب کیا تھا ہمیشہ تو اسے ونی میں آئی لڑکی سمجھا تھا اس پر حق ہوتے اس کے وجود سے اپنا حق وصول کیا تھا اس کے علاوہ ارشک اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی وہ اپنے آنسو صاف کر گئی تھی۔

ماضی کی ساری تلخ باتیں زہن میں آئی تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہے تھے۔

"ارشک تم سب بھول کیوں نہیں جاتی ہو؟؟؟" وہ اب ماضی کے واقعات سے جان چھڑانا چاہتا تھا اتنا کچھ ہو گیا تھا کب سے وہ یہ سب برداشت کر رہا تھا اب بس ہوئی تھی اس کی۔

"آپ بھولے تھے ماضی مجھے ہر روز ایک نئی اذیت سے دوچار ہونا پڑا صرف آپ کی وجہ سے اوَر اب جب خوَد پر آئی ہے تو چاہتے ہیں میں سب بھول جاؤں نہیں ضرغام خان کبھی نہیں۔۔۔" وہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی آواز اونچی نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اگر کہیں بابا کے کانوں میں پہنچ جاتی تو۔ وہ اُنہیں اس پریشانی سے دور رکھنا چاہتی تھی۔

ضرغام خان کی نظریں اس کے زخم پر تھیں اور پھر اس نے ارشک کو اپنا قریب کیا اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے اس نے ارشک کے ہاتھ پر پٹی بندھی تھی وہ مسلسل ہاتھ ہلا رہی تھی۔

لیکن ضرغام خان نے اس کے ہاتھ پر پٹی کرتے اس کے ہاتھ کو آزاد نہیں کیا تھا وہ اسی تگ و دو میں تھی کہ کیسے وہ ضرغام خان کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروائے لیکن وہ ایسا ہونے نہیں دے رہا تھا۔

صبح کون آیا تھا تمہارے گھر؟؟"وہ اس بات کو پوچھ ہی چکا تھا " جبکہ ارشک کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے یعنی وہ اس پر نظر رکھے ہوئے تھا تبھی اس کو گھر میں آنے جانے والوں کے بارے

میں پتہ تھا وہ تلخی سے مسکرا دی تھی کیسے بھول گئی تھی وہ سردار ضرغام خان تھا۔۔۔

کیسے اپنی ملکیت کو بھول جاتا ارشک کے زہن میں زرانیل کی بات ائی تھیں اوَر پھِر اس نے خوَد کو کمپوز کیا تھا۔

"آپ یہ سب کر کے خوَد کی ویلیو میری نظروں میں اوَر کم کر رہے ہیں اگر آپ کو لگتا ہے آپ یہ سب کر کے مجھے واپس اپنی زندگی میں شامل کر لیں گے تو یہ آپ کی بھول ہے ارشک اب آپ کی زندگی میں کبھی واپس نہیں جائے گی وہ اذیت وہ تکلیف میں دوبارہ کبھی برداشت نہیں کروں گی اور آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں میرے سامنے مت آیا کریں آپ۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

"ارشک میری تھی ہو رہو گی تمہیں خوُد سے دور رکھا ہے ناں تو صرف اس وجہ سے کہ خوُد کو سزا بھی تو دینی ہے اس سب کی جو تمہارے ساتھ کیا تم سے دوری کتنی اذیت ناک ہے یہ تم تصور بھی نہیں کر سکتی ہو ہاں مجھ سے دور ہو یہ برداشت کر لوں گا پر کسی اوُر سے بات کی تم نے یہ بات نہیں کروں گا اوُر پھر تم اچھے سے واقف ہو سردار ضرغام خان کے غصے سے کبھی نہیں چاہو گی کہ وہ سب پھر سے ہو ہمارے درمیان۔۔۔" ایک نظر اس کی ہاف سلیوز والی ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ پر ڈالی تھی اس کے دودھیا بازو نائٹ بلب کی روشنی واضح ہو رہے تھے۔۔

"انہہ آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کے ڈر سے میں خوُد کو ایک جگہ تک محدود کر لوں ایسا کچھ نہیں کروں گی میں آپ کی وہ کمزور سی بیوی نہیں رہی ہوں میں جسے آپ کی قربت میں بس آپ کی شدتیں برداشت کرنے کی اجازت

ہوتی تھی آنسو بہانے کی نہیں آپ وہ سب بھول گئے ہیں میں نہیں۔۔۔" وہ اس کے حصار سے خود کو چھڑوانے کی کوشش مسلسل کر رہی تھی لیکن ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

"ہاں تم وہ نہیں رہی ہو اور نہ ہی ضرغام خان ویسا رہا ہے لیکن تم میری بیوی کل بھی تھی آج بھی ہو اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا ہوں کہ میرے ہوتے ہوئے میری بیوی کسی اور کے متعلق سوچے کیا کہا تھا تم اس کے مسکرانے سے تم خوش ہوتی ہو ان لبوں پر اپنے نام کی مسکراہٹ دیکھنے کی آرزو ہے مجھے۔۔۔" وہ اس کے لبوں پر اپنے بھاری ہاتھوں کی انگلیوں کا لمس چھوڑتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا تھا۔

غمِ زندگی کا اعتبار کون کرے

یہ گزر ہی جائے تو بہتر ہے

دل کا حال سنائیں کس کو

جو بھی سنے گا، وہ روئے گا

بچھڑ کے تجھ سے ہوا یوں کہ زندگی کم ہے

ترے بغیر گزارا نہ ہو، ایسا دن بھی ہم پہ آیا

تیرے جانے کا غم نہ ہوتا

اگر دل سے نہ چاہا ہوتا۔

وہ ارشک کی مزاحمت کو نظر انداز کرتا اس کی پیشانی سے اپنے پیشانی ٹکائے بولا تھا۔۔۔

ارشک مسلسل اسے خوُد سے قریب ہوتے دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گئی تھی وہ اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکائے اپنی گرم سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑ رہا تھا ارشک کے لئے بہت مشکل تھا اس کی قربت کو برداشت کرنا۔

آنکھوں کے دوڑے پھر سے پانیوں میں بھیگے تھے وہ پل پھر سے پوری آب و تاب سے زہن کے پردے میں آئے تھے جب وہ ستمگر اس کے وجود پر اپنی مہر ثبت کرتا تھا۔

وہ اپنے ہاتھ کے درد کو بھولے ایک جھٹکے میں ضرغام خان کو خوُد سے دور کر گئی تھی وہ جو اس کے وجودِ کی مہک کو محسوس کر رہا تھا اس کے دور دھکیلنے پر آنکھوں کو سکھیرتے ہوئے ارشک کے ہچکولے کھاتے وجودِ کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کی موجودگی میں ان کمفٹیبل ہو جاتی تھی یہ بات وہ کیسے سہہ سکتا تھا وہ بیوی تھی اس کی اوُر بیوی کے لئے شوہر کی قربت اس کا سب کچھ ہوتی تھی لیکن جو ضرغام خان نے اس کے ساتھ نکاح کے بعد کیا اس سب سے وہ اب اس قدر ضرغام خان سے متنفر ہو چکی تھی کہ اب شاید ہی وہ اس کے ساتھ کبھی نارملی بیہیو کر پاتی۔

ضرغام خان کے ساتھ سے اسے ایسے خار ملے تھے جو وقت کے ساتھ مزید گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

"اسی بات کا فایدہ اٹھاتے ہیں آپ۔۔کاش میرے بس میرے بس میں ہوتا تو ایک منٹ نہیں لگاتی میں یہ رشتہ ختم کرنے میں۔۔۔"

"ارشک۔۔۔"وہ دھاڑا تھا اس کی دھاڑ پر ارشک تھر تھر کانپنے لگی تھی وہ آج بھی اس کے غصے سے خائف ہو گئی تھی وہ کبھی نہیں بدل سکتا تھا۔

"آپ بہت برے ہیں جائیں جہاں سے..."پچھلے کچھ دنوں سے وہ جتنی نرمی سے بات کر رہا تھا اس کی ایک دھاڑ سنتے ہی وہ رونے لگی تھی ضرغام خان نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں ارشک کیوں نہیں سمجھ رہی تھی اس پل دل کو اس کی ضرورت تھی۔۔۔

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لیے آ

آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لیے آ

وہ بس اس کی موجودگی محسوس کرنا چاہتا تھا ارشک کے لمس سے خود کو یہ یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ آج بھی اس کی تھی۔

"میں آج رات نہیں جاؤں گا.." وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا تھا اور ارشک کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کے مومی وجود کو اپنی بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لٹا چکا تھا ارشک نے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے اسے خؤد سے دور کرنا چاہا تھا ایسا تو اس نے کل بھی نہیں کیا تھا۔

ارشک ہاتھ کا درد تک بھول گئی تھی وہ بس ضرغام خان کو خوُد کے قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھی اس کا دل اتنی زوروں سے دھڑک رہا تھا کہ ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آتا۔

"نہیں آپ۔۔۔"وہ ضرغام خان کو اپنے قمیض کے کف فولڈ کرتے دیکھ کر وہ بڑبڑا کر رہ گئی تھی اپنے حلیے کا خیال آتے وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی ضرغام خان اس کی کلائیاں اپنی گرفت میں لیتے اس کی گردن پر جھکا تھا۔

ارشک میری بیوی ہو آج کی رات تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں " بہت مشکل ہے تم سے دوری لیکن آج تمہارے وجودِ کی گہرائیوں سے سلگتے لبوں کو راحت ملے گی تمہیں شدت سے محسوس کرنا چاہتا

ہوں میں بیوی ہو میری مجھے خود سے دور رکھ کر تم۔اپنے شوہر کی حق تلفی کرو گی۔۔۔"وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا ارشک ماہی آب کی طرح مچلی تھی اس کے سلگتے لبوں کے لمس سے ۔

آپ یہ سب کرکے میرے دل میں خوٗد کے لئے نفرت مزید " گہری کر رہے ہیں اس وقت جتنی اذیت مُجھے ان لبوں کے لمس سے ہو رہی ہے اگر آپ کو اندازہ ہو جائے تو آپ کبھی مُجھے چھونے کی کوشش بھی نہیں کریں گے۔۔۔"وہ چیخی تھی اور یہیں ضرغام خان کے لبوں کو بریک لگی تھی وہ اس کے لبوں کے لمس کو ازیت کہہ رہی تھی کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

وہ جو مکمل طور پر اس وقت مدہوش ہو چکا تھا اس کے وجود کی رعنائیاں محسوس کرتے ارشک کے لفظوں نے اس کے دل کے کہیں ٹکڑے تھے جبکہ وہ اس وقت یہ بھول گیا تھا کبھی وہ بھی یہی کیا کرتا تھا ارشک کے ساتھ آج جب خوُد کے ساتھ ہو رہا تھا تو تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

"ارشک میری بیوی ہو اوُر بیوی کے لئے شوہر کا ازیت دہ نہیں ہوتا ہے کیوں نہیں سمجھتی تم اس بات کو میں تڑپ رہا ہوں تمہیں محسوس کرنے کے لیے اوُر تم ہو کہ مجھے خود سے دور کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟"وہ اسی پوزیشن میں اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اوُر ارشک اس کے کسرتی وجودِ کو ایک انچ بھی نہیں ہلا پائی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسوں کی تپش وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی۔

بچی نہیں تھی اس کے لمس میں تڑپ وہ واضح محسوس کر رہی تھی لیکن اسے سردار ضرغام خان کے لمس سے نفرت تھی۔۔۔

"آپ کیوں نہیں سمجھتے ہیں جو کچھ آپ نے میرے ساتھ کیا وہ سب میرے دل میں پیوست ہے آپ کے دیئے گئے زخم مُجھے وہ سب بھولنے نہیں دیتے ہیں میرے لیے یہ بہت مشکل ہے آپ کیوں بار بار مُجھے وہ سب پھر سے یاد کرواتے ہیں اچھا لگتا ہے آپ کو بار بار مُجھے ماضی کی کرچیوں سے زخمی ہوتے دیکھ کر آپ کیوں آتے ہیں جہاں؟؟؟" وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی تھی ضرغام خان نے اس کی نم آنکھیں اپنے لبوں سے چومی تھی۔۔۔

ارشک نے اس کے کسرتی وجود کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل کی گرفت بھی بلا کی سخت تھی۔۔

"ارشک۔۔۔" وہ آہ بھر کر رہ گیا تھا اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ کچھ بھی کر لیتا ارشک کبھی ماضی کو بھولنے والی نہیں تھی لیکن وہ سردار ضرغام خان تھا ارشک اب اس کی محبت تھی اور اپنی محبت سے وہ کبھی دستبردار نہیں ہونے والا تھا۔

اسے وقت کا احساس ہوا تھا وہ ارشک کے اتنے قریب آ کر اسے خود سے مزید دور کر رہا تھا۔۔۔

ارشک اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ اس کے ساتھ زبردستی کر سکتا تھا وہ چاہتا تو ارشک اگلے اس کے کمرے میں اس کے بیڈ پر ہوتی لیکن ارشک کے ساتھ اس بار وہ زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اس کی مرضی کے ساتھ اپنی زندگی کی نئی شروعات کرنا چاہتا تھا پر ارشک کے رویئے سے اسے ممکن ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔

وہ اپنی آنکھیں بند کرتے گہرا سانس بھرتا اس کے لبوں پر جھکا تھا جو اس وقت اسے کافی اٹریکٹ کر رہے تھے کپکپاتے لب جہنں کبھی وہ جب چاہتا جیسے چاہتا اپنی مرضی سے چھو لیتا تھا لیکن اب وہ ایسا کچھ نہیں کر پا رہا تھا نجانے کیوں وہ مقابل کو اب مزید کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

لیکن اس کے لمس میں شدت تھی وہ پوری شدت سے ارشک کی سانسیں پی رہا تھا جبکہ ارشک کی سانس پھول چکی تھی اس کی بڑھتی ہوئی شدت پر۔

وہ اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اسے سک کر رہا تھا اس کے ہاتھ ارشک کی گہرایوں کو چھو رہے تھے اور وہ جب اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں میں محسوس کرنے لگی تو اس نے اپنی پینک ہوتی ٹانگیں ہلانی چاہی تھی لیکن ضرغام خان نے اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کر دیا

تھا ارشک کے لبوں کا بھیگا لمس جیسے اس کے اندر جلتی آگ پر ٹھنڈا پھوار بن کر گرا تھا۔۔۔

وہ کہیں لمحے ارشک پر ایسے ہی جھکا رہا تھا معا اس کی مدھم پڑتی سانسوں کو محسوس کرتا وہ نرمی سے اس کے لب آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا نرمی سے اس کے ہاتھوں کو آزاد کرتے وہ بیڈ سے اٹھا تھا کچھ دیر مزید وہاں رکتا تو بہت مشکل ہو جاتا اس کے لیے۔

" جا رہا ہوں لیکن جب جب ان لبوں کی پیاس کی طلب میرے دل میں جگے گی میں تمہارے پاس ہی آؤں گا حلال کی لذت ہی الگ ہوتی ہے یہ تمہیں چھو کر احساس ہوتا ہے اتنے مہینے تم سے دور رہا

لیکن کبھی صنفِ نازک کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا نا ہی دل میں کسی کو چھونے کی خواہش جاگی کبھی لیکن تمہیں محسوس کرنے کے لیے یہ لب مچلتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا تھا اپنی شال ٹھیک کرتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

ارشک کہیں لمحے اس کی باتوں کو سوچتی رہی تھی وہ لفظوں ہی لفظوں میں اسے بہت کچھ جتا گیا تھا وہ اپنے لبوں پر ضرغام خان کے سلگتے لبوں کا لمس کر رہی تھی لیکن کچھ سوچنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔

معا اس کی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی جہاں ضرغام خان نے پٹی کی تھی اس کے بھاری ہاتھوں کا لمس وہ ابھی تک محسوس کر رہی تھی ضرغام خان کیوں بدل

رہا تھا اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ ضرغام خان پہلے جیسا رہے یا بدل جائے لیکن اس کا لمس یہ لمس کیوں ارشک کو اب سکون دینے لگا تھا۔

وہ کیوں اتنی نرمی سے چھوتا تھا اسے ارشک کو اس کے پہلے والے سخت لمس کی عادت تھی اس لمس کی جب وہ ساری رات اس کے وجودِ سے آپنا وصول کرتا تھا لیکن اب وہ اتنے پیار سے چھو رہا تھا کہ ایک پل کے لیے ارشک کو لگا تھا وہ پگھل جائے گی اس کی قربت میں لیکن اتنی جلدی نہیں ابھی تو ضرغام خان کو کانٹوں پر سفر کرنا تھا۔

ارشک نے سب سے پہلے تو اٹھتے شاور لیا تھا اپنا ڈریس چینج کرتے وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوتی اپنے بالوں میں برش کرتے ساتھ بھی ضرغام خان کو سوچ رہی تھی اپنے لبوں کو اچھے سے رگڑا تھا اس نے جیسے ضرغام خان کے لمس کو مٹانے کی کوشش کی ہو لیکن ضرغام خان کی سانسوں کی مہک اسے

خوُد سے آرہی تھی وہ اس کے ہاتھوں کا لمس اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتی سرخ ہوئی تھی۔

وہ اس سے اس قدر نرمی کی توقع نہیں کر رہی تھی تبھی یہ سب نئا لگ رہا تھا اسے۔

وہ سب یاد آیا جب وہ شدت دکھاتا تھا اس کے لبوں پر۔

"وہ یہ سب اس لیے کر رہے ہیں تا کہ میں ان کی طرف متوجہ ہوں اور مجھے واپس اپنی زندگی میں شامل کر لیں تبھی یہ نرم رؤیہ اپنایا ہوا ہے انہوں نے لیکن یہ ان کی بھول ہے کہ میں کبھی انہیں معاف کروں گی اس سب کے لیے۔۔۔"وہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

سردار ضرغام خان اگر یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ یہ سب کر کے ارشک کو خود کی طرف مائل کر لے گا تو یہ اس کی بھول تھی۔۔۔

ارشک نے پاس پڑی اپنی شال اٹھا کر اپنے گرد اوڑھتے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے وہ بابا کے کمرے میں گئی تو وہ ضرشک کے ساتھ سو رہے تھے ارشک نے احتیاط سے اسے بانہوں میں بھرتے اس کی چھوٹی سی پیشانی پر بوسہ دیا تھا وہ کسمکایا تھا۔

وہ اسے لیے روم میں واپس آ گئی تھی ضرشک کو کاٹ میں لٹانے کے بجائے وہ اسے اپنے ساتھ بیڈ پر ہی لے گئی تھی وہ کافی ایکٹو بچہ تھا اب تو اس نے بولنا بھی شروع کر دیا تھا۔

اوُر اپنی مما کا نام اس نے سب سے پہلے لیا تھا وہ آنکھیں بند کیے اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیاں بھینچے سو رہا تھا ارشک اس کو اپنے سینے پر لٹا گئی تھی ضرشک کی آنکھوں کا رنگ بھی بلیک تھا جو اس جے سردار ضرغام خان سے لیا تھا ضرشک کی شکل کافی حد تک ضرغام خان سے ملتی تھی۔۔

لیکن وہ حیران تھی اس دن پارکینگ میں وہ ضرشک کو پہچان نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ سر جھٹک گئی تھی آخر کیوں اس پل وہ سردار ضرغام خان کے بارے میں سوچ رہی تھی اسے ضرغام خان اپنی سوچوں میں نہیں چاہئے تھا لیکن وہ چاہا کر بھی اس کی سوچوں کو خوُد کے زہن سے جھٹک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

••••

آرمینا پورا دن ہی بوکھلائی رہی تھی وہ نہیں آیا تھا پہلے تو اس نے کافی دیر سٹڈی کی تھی پھر وہ کافی اکتا گئی تھی یہاں اسے ایسا فیل ہو رہا تھا جیسا عالمیار کے ساتھ اس کے فلیٹ میں فیل ہوتا تھا جب وہ اسے ایسے ہی پورے دن کے لیے چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔۔۔۔

آج اسے وہ بہت یاد آ رہا تھا اس کا لمس اس کی موجودگی جیسے وہ آج پھر سے محسوس کرنا چاہتی تھی نجانے کیوں دل چاہ رہا تھا وہ پاس ہو اور وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے اپنے سارے غم اسے سنائے۔۔۔۔

"آرمینا میری جان۔۔۔" وہ یکدم چونک کر سیدھی ہوئی تھی اپنی آنکھوں کو پھیلائے وہ سامنے بیٹھے عالمیار خان کو دیکھ رہی تھی جو اس کے قریب بیٹھا اب اسے اپنے حصارِ میں لے چکا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی وہ عالمیار تھا یہ کیسے ممکن تھا وہ اپنے ہاتھوں میں اس کا چہرہ بھرتے جیسے اس کی موجودگی کا یقین کرنا چاہا رہی تھی جب مقابل نے اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے وہ لمس اسی کا لمس تھا ہاں وہ عالمیار ہی تھا لیکن وہ کیسے۔

وہ آنکھیں موندے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی وہ ابھی تک لاونج میں ہی بیٹھی ہوئی تھی ایک بار بھی اندر نہیں گئی تھی پاؤں میں درد بھی تھا سو وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

عالمیار اس کے لبوں پر جھکا اپنے پیاسے لبوں کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔

کافی دیر تک وہ اس کے لمس میں کھویا رہا تھا پھر اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتا وہ پیچھے ہوا تھا جب اس کی نظر آرمینا کی بند پلکوں پر پڑی تھی اس نے نرمی سے اس کی پلکیں چومی تھیں۔

آرمینا اس کے کلون کی مہک آس پاس محسوس کر رہی تھی۔۔

یکدم سے اسے احساس ہوا تو اس نے آنکھیں کھولی تھیں آس پاس کوئی بھی نہیں تھا اس نے ہڑبڑا کر اپنے دائیں جانب دیکھا وہ وہیں تو بیٹھا تھا اچانک کہاں چلا گیا وہ پریشان ہو گئی تھی اس کے لبوں کا لمس وہ محسوس کر رہی تھی اس نے اس کی پلکیں چومی تھیں پھر کہاں گیا وہ۔۔۔

وہ اٹھی تھی لیکن پاؤں میں اٹھتے درد کی ٹھیس نے اسے واپس بیٹھنے پر مجبور کر دیا تھا وہ کراہ کر رہ گئی تھی درد سے آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ اسکا وہم تھا یا وہ سچ میں وہاں موجود تھا اگر ہوتا تو اسے نظر آتا لیکن وہ نہیں تھا کیا وہ تصور میں اسے اتنا سوچ رہی تھی کہ اب وہ سامنے نظر آنے لگا تھا۔۔۔۔

"آرمینا گڑیا۔۔۔" وہ اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی جب ضرغام خان کی آواز نے اسے ہوش کی دنیا میں لا پٹخا تھا اپنے بھائی کی آواز سنتے وہ یکدم درد بھولتے اٹھی تھی اور ضرغام خان کے گلے لگی تھی۔

"بھائی آپ۔۔۔" وہ اس کے سینے سے لگتی سسکی تھی ضرغام خان نے نرمی سے اسے صوفے پر بیٹھایا تھا اور اس کے بالوں پر پیار سے بوسہ دیا تھا۔

"گڑیا بس کرو کیوں رو رہی ہو آپ؟؟؟" اسے مسلسل روتے دیکھ کر ضرغام خان پریشان ہوا تھا عالمیار خان کو تلاش کرنا چاہا تو وہاں اسے نہیں دکھا تھا۔

"بھائی مُجھے آپ کے ساتھ جانا ہے.."وہ بضد ہوئی تھی وہ انسان جو صبح کا گیا ایک بار بھی نہیں پلٹا تھا کیسے وہ اس کے ساتھ رہ سکتی تھی۔۔۔

گڑیا آپ کے ایگزم ہیں ناں وہ آپ سکون سے دے لو پھر ہم " واپس چلیں گے۔۔۔"ضرغام خان نے پیار سے سمجھنا چاہا تھا اسے ۔

لیکن بھائی وہ اجنبی ہیں کیسے رہ سکتی ہوں میں ان کے ساتھ مُجھے " جہاں سے زیادہ گھر ہی ٹھیک لگ رہا ہے۔۔۔"وہ منمناتی ہوئی بولی تھی اس انسان)عالمیار(کی طرف دل کھیچا چلا جا رہا تھا اس کا نرم انداز وہ جیسے دل کی بدلتی حالت پر خوُد سے نالاں تھی ۔

کیا وہ اچھا نہیں ہے اس نے آپ کا خیال نہیں رکھا جو آپ ایسا "
بول رہی ہو گڑیا آپ جہاں سیو ہو تبھی آپ کو جہاں رکھا ہوُا ہے
جو ایک بار ہو سکتا ہے وہ پھر دوبارہ بھی ہو سکتا ہے۔۔"وہ اس کے
بالوں کو سنوارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

بھائی وہ اچھے ہیں بہت اچھے ہیں لیکن مُجھے ایسے رہنا اکورڈ لگ رہا "
ہے مطلب میں ایسے کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی ہوں۔۔۔"وہ اسی
وجہ سے پریشان تھی زیادہ ۔

دیکھو گڑیا آپ جہاں آرام سے رہو یوں سمجھو یہ آپ کا اپنا گھر "
ہے جو چاہے کرو وہ آپ پر کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا بس کچھ
دنوں کی بات ہے پھر آپ واپس چلی جاؤ گی لیکن کچھ دن تک
آپ یہیں ٹھیک ہیں۔۔۔"ضرغام خان نے اس کے ہاتھوں کو

تھامتے ہوئے اسے پچکانہ انداز میں سمجھایا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

"ٹھیک ہے بھائی آپ بول رہے ہیں تو آپ کی بات کیسے رد کر سکتی ہوں میں۔۔"وہ مسکراتی ہُوئی بولی تھی ضرغام خان نے سکون کا سانس خارج کیا تھا وہ اسے منانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

وہ ارشک سے ملتے واپس جا رہا تھا کیونکہ دن کا اجالا ہونے سے پہلے ہی اسے حویلی پہنچنا تھا پر درمیان میں عالمیار کی کال آگئی کہ وہ ارجینٹ کام میں پھنس گیا ہے آرمینا گھر پر اکیلی ہے تو وہ اس کے پاس چلا جائے۔

سو وہ گاڑی اس کے گھر کی طرف موڑتے یہیں چلا آیا تھا اور آرمینا سے بات کرتے وہ اسے یہاں رہنے پر راضی بھی کر چکا تھا۔

"تم کب آئے ضرغام؟؟؟" وہ جو اسی وقت گھر میں داخل ہوا تھا آرمینا کے دل میں کسی قسم کا شبہ نہ جائے کہ ضرغام خان کو اس نے یہاں بھیجا تھا وہ اپنی جیکٹ صوفے پر رکھتے ہوئے ضرغام خان سے پوچھنے لگا تھا جس پر وہ محض اسے گھور کر رہ گیا تھا کہ جیسے وہ تو کچھ جانتا ہی نہیں ہے۔۔۔

عالمیار نے اسے آنکھ ماری تھی جس پر ضرغام خان تلملا کر رہ گیا تھا اتنا بے شرم بہنوئی ملا تھا اسے جو اپنی پرابلم میں اسے گھسیٹ لیتا تھا۔۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے لیکن تو اتنا لیٹ کیوں ہو گیا گڑیا اکیلی تھی اس وجہ سے تو یہ زمہ داری تجھے نہیں دی تھی کہ تو ایسے غلفت برتے۔۔۔" وہ دانت پیستے

ہوئے بولا تھا لفظوں ہی لفظوں میں مقابل کو بہت کچھ جتانے کی کوشش کی تھی۔

"بس وہ ایک ضروری کام میں پھنس گیا تھا۔۔۔" وہ ضرغام خان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اب اسے کیا بتاتا کہ وہ ضروری کام کسی کی دُھلائی تھی جو وہ کر کے آیا تھا۔

اس نے ایک نظر آرمینا پر ڈالی تھی جو اسے خوُد سے خفا نظر آ رہی تھی تبھی اپنے بھائی کے کندھے سے لگی آنکھیں بند کیے ہُوئے تھی۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔۔" ضرغام خان نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے تقریباً دس بجنے والے تھے ارشک کے ساتھ وہ

کافی دیر تک رہا تھا پھر خود ہی وہاں سے نکل آیا تھا کیونکہ وہ اس کی مذید نفرت بھری باتیں نہیں سن سکتا تھا یہ بہت مشکل تھا اس کے لئے۔

"رات یہیں رک جاؤ۔۔۔"عالمیار نے آفر کی تھی۔۔

"نہیں کچھ کام ہیں وہ کرنے ہیں نہیں رک سکتا تم خیال رکھنا آرمینا کا اور گڑیا آپ نے پریشان نہیں ہونا ہے میں آتا رہوں گا آپ سے ملنے کے لئے۔۔۔"وہ آرمینا کی پیشانی پر بوسہ دیتا ہوا بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

لیکن ضرغام کا آرمینا کو بوسہ دینا عالمیار کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا اپنی بیوی کے نزدیک وہ کسی کو برداشت نہیں کر سکتا تھا بھلے وہ پھر اس کی بیوی کا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

ضرغام خان نے یہ حرکت جان بوجھ کر کی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا تبھی تو دانت پیس کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ضرغام خان مزید چند باتیں کرتے وہاں سے نکل گیا تھا اور عالمیار آرمینا کے ساتھ بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے قریب ہونے پر وہ پیچھے ہوئے تھی لیکن عالمیار خان نے اسے اپنے حصارِ میں ایسے لیا کہ وہ محسوس نہیں کر پائی تھی وہ پیچھے صوفے کی بیک پر ٹیک لگا کر بیٹھتے اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

"کیا کیا سارا دن؟؟؟" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا آرمینا نے مڑتے اسے دیکھا جس کے چہرے پر بلیک ماسک تھا لیکن اس کی بھوری آنکھیں خوُد پر دیکھتے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

"آپ تو چلے گئے تھے آپ کو کیا میں نے جو بھی کیا ہو آپ تو ابھی بھی نہ آتے۔۔۔"وہ اس کی طرف پیٹھ کرتے شکوے بھرے انداز میں بولی تھی عالمیار کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"ریلی میرے آنے نہ آنے سے آپ کو فرق نہیں پڑتا ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں آپ تو اکیلے ہی اس گھر میں رہ سکتی ہیں اور آپ کو ان کتوں سے ڈر بھی نہیں لگتا ہے جو رات کو آپ کے پیچھے لگے تھے۔۔۔"وہ مسکراہٹ دباتے اس کے حسین سراپے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا آرمینا کو رات کا منظر یاد آیا تھا وہ سوچے سمجھے عالمیار کے قریب آتے اس کی بانہوں میں چھپنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

محبوب کے کندھے پر سر رکھا ہے عشق کی وادی میں سفر رکھا ہے

خوابوں کی جھیل میں ناؤ چلائی ہے دل کے سمندر میں اثر رکھا ہے

وہ مسکراہٹ کی لَو میں ہم گم ہو گئے چاہت کا ہر لمحہ امر رکھا ہے

دھڑکنوں کی سرگم میں اُس کا نام زندگی کی کتاب کا ہر پَرجہ محفوظ رکھا ہے

لمحے لمحے کی خوشبو میں بسا ہے محبت کا اک نیا نگر رکھا ہے

یوں ساتھ رہو میرے ہمسفر ہمیشہ کہ دل کی ہر دھڑکن میں فقط تجھ کو رکھا ہے

پلیز مجھے نہیں کتے ڈر۔۔"وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولنے لگی تھی ڈر " اس وقت اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

آرمینا ڈونٹ وری یار ہم اندر ہیں وہ یہاں نہیں آ سکتے ہیں سو پلیز "
ریلکس۔۔۔"اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ اسے نارمل
کرنے لگا لیکن اس کے وجود سے اٹھتی مسحور کن مہک اس پل
عالمیار کے حواسوں پر چھائی تھی وہ اس کے اتنے قریب تھی کہ وہ
اسے چھونے کے لئے بے چین ہوا تھا۔

نہیں وہ آ جائیں گے۔۔۔"اس کی شرٹ کا کالر تھامتے وہ اس کی "
گردن میں منہ چھپا گئی تھی وہ اس پل شاید اپنی پوزیشن کا احساس
نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کے اتنے قریب تھی وہ۔

اچھا چلو روم میں چلتے ہیں وہاں تو نہیں آئیں گے وہ اور یہ بتاؤ "
کھانا کھایا تھا دوپہر میں۔۔"وہ اسے اپنے سینے سے لگائے نرمی سے

پوچھنے لگا تھا یہ کتوں والی بات اس نے جان بوجھ کر کی تھی تاکہ وہ خوُد اس کے قریب آئے ۔

نہیں کھایا تھا۔۔۔"وہ تو صبحِ سے بیٹھی ہی یہاں تھی کھانا کھانے "

سے اس نے میڈ کو خوُد ہی انکار کر دیا تھا وہ بچاری تو تین چار بار آئی تھی اس کے پاس کیونکہ عالمیار اُنہیں سختی سے آرڈر دے گیا تھا کہ وہ لوگ آرمینا کا خیال رکھیں ۔

کیونک صبحِ سے بھوکی ہو۔؟؟"وہ بدک کر سیدھا ہوا تھا اس کی "

لاپرواہی پر غصہ آیا مطلب اس نے صبحِ سے کچھ کھایا ہی نہیں آیا تھا ۔

مُجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے"وہ منمنائی تھی اس کی تیز " آواز سے ایک پل کے لیے وہ ڈر گئی تھی تبھی آہستہ سے بولی تھی۔۔۔

اکیلی کہاں تھی آپ اتنے سارے ملازمیں تھے گھر پر ایسے بھوکے " تھوری رہتے ہیں یہ بہت غلط کیا آپ نے دوپہر کو اٹ لیسٹ لنچ تک تو کر ہی لیتی۔۔۔"وہ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے بولا تھا۔

آپ مجھ پر غصہ کر رہے ہیں؟؟؟"وہ اس کے حصار سے نکلتے اپنی " آنکھوں میں نمی لاتی ہوئی بولی تھی اس پل وہ بالکل بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی تھی عالمیار اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

نہیں آپ پر غصہ کیونکر کروں گا میں آؤ روم میں چلتے ہیں وہیں "
کھانا کھائیں گے ہم لوگ۔۔۔"وہ اسے بانہوں میں بھرتے کمرے
کی طرف چلا آیا تھا آرمینا کے دل میں ایک خیال آیا اس کا چہرہ
دیکھنے لگا کا خیال وہ اس کے سامنے جب جب آیا اس کے چہرے پر
ماسک ہی تھا وہ اسے ماسک کے بغیر دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ وہ اپنے
ہر ایکٹ سے اسے عالمیار کی یاد دلاتا تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔
لیکن اس نے گہرا سانس بھرتے اس کے ماسک کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا
کہ اس کا ہاتھ درمیان میں ہی مقابل پکڑ چکا تھا۔
"نو۔۔۔"سخت نظروں سے گھورتے جیسے وران کیا تھا۔

"میں آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں دیکھنا ہے مُجھے کوئی زیادہ خوبصورت انسان نہیں ہوں میں ہو سکتا ہے مُجھے دیکھنے کے بعد آپ میرے سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرو۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"نہیں اتنا برا چہرہ بھی نہیں ہے آپ کا" وہ بے ساختہ بولی تھی۔۔

"یہ کیسے کہہ سکتی ہو ابھی تو مُجھے دیکھا بھی نہیں ہے مُجھے یقین ہے کہ یہ خیال بدل جائے گا آپ کا مجھے دیکھنے کے بعد۔۔۔" وہ آرمینا کو بیڈ پر بیٹھائے خود اس کے قدموں میں بیٹھتے اس کے پاؤں کا زخم چیک کرنے لگا تھا جو اب

قدرے بہتر تھا لیکن آرمینا نے شاید اسے دو تین بار ہلایا ہوا تھا تبھی زخم کے آس پاس وال جگہ سوجی ہوئی تھی۔۔۔

"زخم پر زیادہ وزن نہیں ڈالنا کچھ دن تک ورنہ پاؤں مزید خراب ہو جائے گا آرمینا۔۔" اس نے نرمی سے اس کے پاؤں سے جوتا آزاد کیا تھا اور سائیڈ پر پڑی ٹیوب اُٹھاتے وہ اس کے پاؤں کو اپنے گھٹنے پر رکھتے اس کی مالش کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے اسے یہ لمس اپنا اپنا لگا تھا جیسے اسکا ہوتا تھا۔۔۔

عالمیار خان نے اس کے پاؤں کی مالش کرتے نرمی سے اس کی پنڈلیوں کو سہلایا تھا آرمینا کو بہت عجیب سا فیل ہوا تھا۔۔۔

وہ اوپر اٹھتے اپنے ہاتھ واش کرتے واپس آیا تھا آرمینا ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"آرمینا کھانا کھانے کے بعد سونا ابھی نہیں" اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا تھا اب خود کو کوسا کیا ضرورت تھی اتنی لیٹ آنے کی وہ سارا دن بھی اکیلی رہی تھی۔

تھوڑی دیر میں ہی میڈ نے کھانا کمرے میں ہی ٹیبل پر سٹ کر دیا تھا عالمیار نے آرمینا کو خود کھلایا تھا کھانا جبکہ آرمینا چاہتی تھی کہ وہ خود بھی کھائے وہ صرف اسے کھلا رہا تھا خود بالکل بھی نہیں کھا رہا تھا۔۔۔

آپ نے کھانا نہیں کھانا ہے؟؟؟"وہ بائٹ اس کے لبوں کے "
قریب لے گیا تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اگر وہ
نہیں کھا رہی تھی تو آرمینا کیسے کھاتی اسے بہت اکورڈ لگا تھا کہ وہ
اسے ہی کھلائے جارہا تھا بس ۔

میں نے شام میں کھا لیا تھا آپ آرام سے کھاؤ۔۔۔"اس نے "
جھوٹ بولا تھا حالانکہ ان لوگوں کو دوپہر کو بمشکل لنچ کرنے کا ٹائم
ملا تھا وہ آج کل کافی اہم کیس پر کام کر رہے تھے پوری ٹیم ہی
بیزی رہی تھی سو ایسے میں کھانے کی طرف ان کا دھیان تک
نہیں گیا تھا۔۔۔۔

مُجھے بھی نہیں کھانا ہے آپ کے بغیر۔۔۔"وہ سوچے بغیر بول گئی "
تھی لیکن مقابل کے دل کو چھوا تھا ان لفظوں نے وہ اس کو سوچتی
تھی اس کے لئے کچھ محسوس کرتی تھی دل کو کچھ ہوا تھا۔

نہیں کھانا فینشن کرو۔۔۔"وہ اسے سختی سے ٹوک گیا تھا کیونکہ وہ "
جب صبح گیا تھا تب بھی اس نے تھورا بہت ہی کھایا تھا اوَر اب پھر
وہ انکار کر رہی تھی ۔

آپ کو احساس نہیں تھا کہ کوئی گھر پر آپ کا انتظار کر رہا ہے "
آپ باہر سے کھا کر آئے ہیں شیم آون یو۔۔۔"وہ نجانے کس بات
پر غصہ تھی جو کھانے سے ہی منہ موڑ لیا تھا عالمیار ایک نظر اسے
دیکھتا رہ گیا تھا وہ اس کی ضد سے واقف تھا لیکن اپنا چہرہ کیسے عیاں
کرتا اس کے سامنے وہ پہلے اسے اعتماد میں لینا چاہتا تھا۔۔

ائم سوری اٹس مائی مس ٹیک۔۔۔ بٹ میرے زہن سے نکل گیا "
تھا ناں کہ گھر پر بھی کوئی ہے عادت جو نہیں تھی اکیلا رہتا ہوں
ناں لیکن نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو
ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولا تھا اس کی اس قدر نزدیکی پر آرمینا کی
ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی وہ بمشکل ہی سر ہلا پائی تھی اور کھان ختم
کیا۔

عالمیار نے اسے پیچھے بیڈ پر لٹایا اوڑ اس پر کمفٹر ٹھیک کیا وہ کچھ ہی دیر میں سو
گئی تھی۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 108

.....

ابر شم روم میں جب سے آئی تھی ایک بار بھی واپس نیچے نہیں گئی تھی تعزیز نے اُسے جانے ہی نہیں دیا تھا وہ کب سے اسے خود میں گم کیے ہوئے تھا اور ابر شم اس کی بے باکیاں سہ رہی تھی اب تو وہ روہانسی ہو چکی تھی یہ بندہ اتنا رومانٹک ہو گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"تعزیز بس کرو تم نے ڈنر نہیں کرنے دیا مجھے اب سخت بھوک لگ رہی ہے چھوڑو مجھے شاور لینا ہے۔۔۔" وہ روٹھے انداز میں بولی تھی وہ جب روم میں آئی پہلے تو تعزیز اس سے خفا ہوا تھا کہ وہ اس کی بات کو اگنور کرتے اتنی لیٹ کیوں آئی تھی۔

لیکن پھر وہ جو شروع ہوا ابر شم کو بوکھلانے پر مجبور کر دیا تھا۔

ابھی بھی وہ اس کی شرٹ میں اس کی پناہوں میں قید لیٹی ہوئی تھی۔

جاباجاوہ اس کے بوسوں کو اپنے نقوش پر محسوس کر رہی تھی پر وہ تھا کہ بنا رکے اپنے کام میں مگن تھا۔

"مجھے کیوں کیا تھا آپ نے؟؟" اس کی دھڑکنوں کو اپنے ہاتھوں سے چھوتے ہوئے وہ قدرے خفگی سے بولا تھا ابر شم نے منہ بنایا تھا وہ پچھلے گھنٹوں سے اسی بات کو وجہ بنا کر اس کے ساتھ رومانس کیے جا رہا تھا۔

"افففف اس بات کو بھول جاؤ تم۔۔۔ اتنا کچھ تو کر چکے ہو تم ابھی تک دل نہیں بھرا ہے تمہارا۔۔؟؟؟" وہ اس کے ہاتھوں کو اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا کیا میں نے زرا وضاحت کریں۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی بیوٹی بون کو اپنی انگلیوں میں بھرتے ہوئے بولا تھا ابر شم کپکپا سی گئی تھی وہ خود کو کافی بولڈ سمجھتی تھی لیکن تعزیز اس کی بولڈ نس کو لمحوں میں زیر کر چکا تھا۔

ابھی بھی وہ شرٹ لیس اس کے قریب لیٹا ہوا تھا۔

"تم نے رومانس کیا ہے زرا میری گردن پر اپنی لو بائٹ کے نشان دیکھو اتنی جلن ہو رہی ہے مُجھے۔۔۔" وہ اپنی گردن کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

"ابھی مرہم رکھتا ہوں ان نشانوں پر میری ہاٹ ان رومانٹک وائف ہیں قسم سے بالکل بھی نہیں لگتا یے یہ وہی ابر شم ہے جو اتنی بولڈ لیڈی تھی۔۔۔" وہ اس کی گردن پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے بولا تھا۔

اس کی شرٹ کے بٹن کھولتے وہ ابر شم کی گہرایوں پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا اور ابر شم نے اس کے کندھوں کو پکڑا تھا اور مسکرائی تھی۔

"مجھے ہلکے میں لے رہے ہو مسٹر تعزیز خان۔۔۔" وہ اس کی بیرڈ پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"ریلی پھر شو کریں اپنا پیار۔۔۔" وہ اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے خماری سے بولا تھا۔

ابر شم نے اس کے لبوں پر رکھتے شدت سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھائی تھیں تعزیز نے اپنی میم کو سراہا تھا۔

وہ اس کے لبوں کو جکڑتے ہوئے پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا کہیں لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے ابر شم کو اب بھوک فیل ہو رہی تھی

لیکن اس رومانٹک بندے کا کیا کرتی وہ ایک طرف سے ہارشم کی طرف سے پریشان تھی ان لوگوں کے انکارِ کر دیا تو۔

وہ ارواح سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن تعزیز کے سامنے کیسے کرتی وہ اس کے لبوں پر ایک بہت بڑا کٹ لگا چکی تھی تعزیز کو اپنے لبوں پر جلن محسوس ہوئی تھی۔۔

لیکن اس نے اس کے لبوں کو آزاد نہیں کیا تھا بلکہ اس کی سانسوں کو پیتا رہا جب ابر شم کی سانسیں مدھم پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو تب وہ پیچھے ہوا تھا ابر شم کے لب پوری طرح سے سرخ قندھار ہو چکے تھے گردن سے نیچے اور گردن پر تعزیز کے لبوں کی گہری سوغاتیں تھیں۔

"تعزیز مجھے لگتا ہے تمہیں نا میں نے اپنے قریب آنے کی اجازت دے کر غلطی کر دی ہے تم تو مُجھے خوُد میں قید کر چکے ہو ارادہ ہی نہیں ہے چھوڑنے کا۔۔" وہ کندھے سے سرک چکی شرٹ ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی جس پر تعزیز نے ایک زبردست گھوری سے نوازا تھا اُسے۔

"یہ سب آپ کی غلطی ہے آپ نے مجھے اتنا انتظار کروایا ہے کہ اب میں چاہ کر بھی آپ کو خود سے دور نہیں کر پا رہا ہوں آپ کے وجود سے اٹھتی دلکش مہک میرے حواسوں پر چھائی ہوئی ہے لب ہیں کہ ابھی تک پیاسے ہیں۔۔" وہ اس کی شرٹ کے بٹن کھینچ کر توڑ چکا تھا ابر شم کی شرٹ لوز ہوتی نیچے سرکی تھی۔۔۔

اوُر اس کے وجود کی دلکشیاں واضح ہوئی تھیں تعزیز کی آنکھوں میں خمار سا بھرا تھا وہ مدہوشی سے اس پر جھکا تھا اوُر اس کی گہرائیوں کو اپنے لبوں سے

چھوا تھا ابر شم خوُد میں سمٹی تھی وہ خاصا بے باک تھا یہ اندازہ اسے ایک دن اوُر ایک رات میں ہی ہو گیا تھا۔

"میں انتظارِ نہ کرواتی تو تب تم ایسے نہیں ہوتے۔۔۔" وہ اس کے ناک سے لکیر لبوں تک کھینچ کر لائی تھی تعزیز نے اس کی انگلی کو چوما تھا۔

"تب اس سے بھی زیادہ ہوتا۔۔۔" وہ اس کے بیلی بٹن پر لب رکھتے بہکے بہکے سے لہجے میں بولا تھا اوُر ابر شم مسکرائی تھی۔۔۔

تعزیز کے ساتھ وہ اتنے عرصے سے تھی اب تو لگتا تھا اگر اسے اب تک کوئی روح کی گہرایوں سے چاہنے والا تھا تو وہ تعزیز خان تھا بے ساختہ فرسٹ ڈے آفس کا وہ مؤمنٹ یاد آیا تھا جب تعزیز اس پر جھکا تھا۔

"بہت بد تمیز ہو۔۔۔" اس کی گستاخیاں سہتے وہ اس کی گردن پر اپنے ناخن چھبو گئی تھی۔

"افففف آپ کے یہ نیلز انہیں تو سب سے پہلے میں کاٹوں گا کیسے چھب رہے ہیں یہ۔۔۔" وہ اپنی گردن پر ہوتی جلن کو برداشت کرتا ہوا بولا تھا۔

"اور ساتھ یہ اپنی مونچھیں بھی کاٹ لینا مُجھے اُنہوں نے بہت ڈسٹرب کیا اگر نیلز کٹ ہوں گے تو بچے گئیں یہ بھی نہیں۔۔۔" وہ اپنے لبوں پر اس کی مونچھوں سے ہوتی جلن برداشت کرتی ہوئی بولی تھی۔

"آپ کو برداشت کرنی ہوں گی یہ۔۔۔" وہ اس کے بیلی بٹن پر اپنے لبوں کا پر تشدد لمس چھوڑتے ہوئے بولا تھا اور ساتھ ہی اس نے اپنے لب نیچے

بڑھائے تھے ابر شم نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا ایک بار پھر سے وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"پلیز جسٹ فار فیو منٹس۔۔۔" وہ اس کے اوپر جھکے اس کی گہرایوں میں اترنے کے لئے بے قرار تھا۔

"تعزیز سمجھا کرو ناں پلیز۔۔۔" وہ اس کو پیار سے ہینڈل کرنے لگی تھی لیکن اس کی نظروں کی طلب سے وہ زیادہ دیر نظریں نہیں چرا سکی تھی اور اس کی گردن میں بانہیں ڈالے وہ جیسے اسے اجازتِ دے گئی تھی۔۔

"تھینکس میری جان۔۔۔" وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی شدت سے اس میں داخل ہوا تھا کہ ابر شم کے لبوں سے سسکی نکلی تھی جسے وہ اپنے لبوں میں ہی کہیں دبا گیا تھا اس کی شدتیں بڑھ رہی تھی اور

ابر شم اس کے بازوؤں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کی شدتیں برداشت کر رہی تھی وہ کافی دیر تک خود کو اس گہرے وجود کے لمس سے سیراب کرتا رہا تھا اور پھر ابر شم کے پسینے سے شرابور چہرے کو دیکھتے وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے سینے پر گرا گیا تھا ابر شم اس کے اچانک پوزیشن چینج کرنے پر مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

محبوب کے حسن کا عالم کیا بیان کروں

جب بھی دیکھوں، نظارے کے گہرائی میں ڈوب جاؤں

آنکھیں تیری، جھیل سی گہرائی لیے ہوئے

مسکراہٹ، جیسے چاندنی رات میں جگمگاؤں

چہرہ تیرا، صبح کے اُجالے سا نکھرا

ذرا سا دیکھوں، دل کی دھڑکنیں بڑھ جاؤں

زلفیں تیری، رات کے تاروں کی طرح بکھری

ہوا میں لہراتی، جیسے نغمے گاؤں

لب تیرے، گلاب کی پنکھڑی جیسے نرم

جب بھی ہنسوں، بہار کے موسم میں کھل جاؤں

یہ حسن تیرا، خوابوں سے بھی حسین

دل کی دنیا میں، تیری یادوں میں بس جاؤں

رنگ تیرا، جیسے چاندی کا اجالا

دیکھتے ہی تجھے، سب رنگوں میں کھو جاؤں

قد تیرا، جیسے صنوبر کا درخت

جھک جاؤں تیرے سامنے، عاجزی میں ڈوب جاؤں

باتیں تیری، جیسے میٹھے گیت

ہر لفظ میں تیری، محبت کے رنگ پاؤں

آواز تیری، جیسے بلبل کا نغمہ

سنوں جب بھی، دل کی وادیوں میں کھو جاؤں

چال تیری، جیسے بادل کا سرکنا

قدموں کی آہٹ، جیسے موسیقی کا بہاؤ پاؤں

ملنے کی خوشبو، جیسے بارش کی بوند

تیرے پاس آ کر، مہک میں بس جاؤں

ہر لمحہ، ہر پل، تیری یاد میں گزرے

محبت کی اس دنیا میں، تجھ میں فنا ہو جاؤں

تیرے بغیر یہ زندگی، ادھوری سی لگتی

تو ہے تو میں ہوں، تیرے بغیر کہیں کھو جاؤں

یہ حسن تیرا، ایک خواب کی تعبیر

دل کی دنیا میں، بس تیری چاہت پاؤں

محبوب تیرے حسن کی کیا بات ہے

ہر پل، ہر لمحہ، تجھے دیکھ کر جیت جاؤں

تعزیز نے نرمی سے اس کی پیٹھ سہلائی تھی اور سائیڈ سے پانی کا گلاس اُٹھاتے لبوں سے لگایا تھا بھوک اسے بھی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ ابر شم کے ساتھ اس پل صرف اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔

"یہ میرے لیے تھی بہت خوبصورت تھی ہو گیا اب مُجھے شاور لینا ہے؟؟؟" وہ اس کے چہرے کو روٹھے انداز میں دیکھتی ہوئی بولی تھی کتنا منع کیا تھا اس نے لیکن وہ اپنی ہی کر رہا تھا۔

"میرے ساتھ۔۔؟!؟"

"جی نہیں۔۔"

"کیوں!!!"

"دن میں ایک بار لے چکی ہوں وہ کافی ہے!!" وہ منہ پھلائے بولی تھی اس کا ہاتھ ٹب رومانس وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔

"کیا مزا نہیں آیا آپ کو جواب دوبار لینے سے انکارِ کر رہی ہیں بتائیں مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی پیٹھ کو ہنوز سہلا رہا تھا ابر شم کو اپنی پوزیشن پر اچھی خاصی سبکی محسوس ہوئی تھی۔

"نہیں تم بہت تنگ کرتے ہو۔۔۔" وہ اس کے چیکس پر دانت گاڑے بولی تھی۔۔۔

تعزیز نے دلکش قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"ابھی نہیں کروں گا ابھی بس رومانس ہو گا۔۔"اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے وہ خماری سے بولا تھا۔

"اور اسی رومانس سے ہی تو میں تنگ ہوں۔۔۔"وہ اس کے لبوں کے لمس کو برداشت کرتے ہوئے بولی تھی۔

"رومانس سے کون تنگ پڑتا ہے؟؟؟"وہ اس کی بیوٹی بون پر لب لے آیا تھا

۔

"جب چوبیس گھنٹے تم میرے لبوں سے لپٹے رہو گے تو تنگ تو پڑوں گی ناں میں دیکھو میری گردن پر کتنے نشان دیئے ہیں تم نے۔۔۔"وہ شکوہ کر رہی تھی۔

"صرف گردن نہیں بلکہ میں نے تو اور بھی کہیں جگہوں پر ایسے بہت سے نشان دیئے ہیں ہمم۔" وہ اس کی بیوٹی بون پر لب رکھتے وہاں لو بائٹ بنا گیا تھا ابر شم نے بمشکل سہی تھی اس کی شدت۔

"نہیں کرو ناں۔۔۔" وہ اس کا چہرہ زبردستی اوپر اُٹھاتے ہوئے اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولی تھی۔

"یہ نہ کروں تو پھر کیا کروں۔۔۔۔؟؟؟" تعزیز کو فحال اس وقت رومانس کے علاوہ کچھ نہیں سوجھ رہا تھا ابھی اگلے کہیں دن تک وہ اپنی بیوی کو محسوس کرنا چاہتا تھا جن لمحوں کا انتظار وہ کیا کرتا تھا وہ ان لمحوں کو اب دل کھول کر جینا چاہتا تھا۔

"تم بس مجھ سے باتیں کرو بلکہ مُجھے ہماری فرسٹ ویڈنگ انیورسرڈی کا گفٹ دو کتنے کنجوس ہو تم نے مُجھے گفٹ ہی نہیں دیا تعزیز۔۔۔"وہ منہ بنا گئی تھی۔

وہ اپنی پوزیشن محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اس وقت تعزیز کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

ورنہ اتنے آرام سے بات نہیں کر رہی ہوتی وہ تعزیز خان سے۔۔۔

میں مل گیا ہوں یہ کسی گفٹ سے کم ہے کیا؟؟؟"وہ شوخ لہجے " میں بولا تو ابرشم بس اسے گھور سکی تھی۔۔۔۔

نہیں مجھے گفٹ چاہیے جیسے ہزبینڈ اپنی وائف کو دیتا ہے لائک " نیکلس بریسلیٹ اوَر اس ٹائپ کی کوئی چیز۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں

کو تھامتے ہوئے پیار سے بولی تھی تعزیز بیڈ سے اٹھا تھا اس وقت وہ جس حلیے میں تھا ابرشم سرخ ہوئی تھی ۔

"اب دیکھ لیں۔۔۔وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بلیک جینز میں ملبوس اس کے قریب جاتے اسے بیڈ سے کھڑا کر چکا تھا ابرشم نے اپنی بکھری شرٹ ٹھیک کی تھی جو تعزیز کی ہی تھی اور اس وقت اس کے گھٹنوں سے اوپر آ رہی تھی اوپر سے ہاف سیلیوز بھی تھی۔۔

"دونوں ہی ایک جیسے گیٹ اپ میں۔۔۔وہ ابرشم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جس پر وہ اسے آنکھیں دکھا گئی تھی ۔

تعزیز اس کا ہاتھ تھامے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے لے آیا تھا اور وہاں پڑا جیولری بوکس اُٹھایا یہ گفٹ اس نے بہت پہلے خرید اتھا صرف اس دن کے

لیے وہ ایک خوبصورت نیکلس تھا جو ڈیمنڈ کا تھا اوٗر اندر چھوٹے چھوٹے باریک ہیرے لگے ہوئے تھے۔۔

اس نے ابر شم کے بال سائیڈ پر کرتے وہ نیکلس اس کی صراحی دار گردن کی زینت بنایا تھا جو اس کی گردن میں آتے ہی مزید خوبصورت ہو گیا تھا۔

تعزیز نے نرمی سے اس پر اپنے لب رکھے تھے ابر شم مسکرائی تھی گفٹ اسے بھی بہت پسند آیا تھا۔

تعزیز کی پسند لاجواب تھی وہ پیچھے مڑی تھی اوٗر اب اسکا ارادہ شاور لیتے نیچے جانے کا تھا لیکن تعزیز نے اس کو خوٗد کے قریب کرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

ابر شم اس کی گردن میں بانہیں ڈال گئی تھی لمحے کافی فسواں خیز تھے دونوں کی دھونکنی کی مانند چلتی سانسوں کا شور کمرے کے ماحول کو خواب ناک بنا رہا تھا تعزیز نے ابر شم کے نچلے لب پر اپنے لبوں کا سلگتا لمس چھوڑا تھا وہ کافی شدت سے اس کے لبوں کی مہک خوٗد میں انہیل کرتا اس پل جیسے اس لمس کی نازکی میں کھو گیا تھا۔

اور ابر شم بھی زیادہ دیر اس کے لمس سے لاپرواہ نہیں رہ سکی تھی اوٗر کچھ ہی دیر میں وہ دونوں شدت سے ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے۔

کافی لمحے سرکے تھے اوٗر تعزیز نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا ابر شم کے لبوں سرخی چھلکا رہے تھے وہ بمشکل گہری سانس لیتے اپنی سانسوں کو ہموار کر رہی تھی۔۔۔

تعزیز نے اس کو مزید خوُد کے قریب کرتے اس کی کمر سہلائی تھی۔

"آپ پھر مُجھے بہکا رہی ہیں۔۔۔" وہ اس کے بکھرے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتے وہ ابر شم کو ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے پر بیٹھا چکا تھا ابر شم اپنی حالت دیکھتے چھنپ سی گئی تھی۔

"تم بہکتے کب نہیں ہو؟؟؟" وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولی تھی لیکن تعزیز نے ایک جھٹکے میں اس کی شرٹ کا اوپری بٹن کھولتے اس کی گہرائیوں پر جھکا تھا ابر شم اسے پھر سے آوٹ آف کنٹرول ہوتے دیکھ کر جیسے ابر شم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ ایسا کر نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

"آپ جب جب میرے پاس ہوتی ہیں میرا دل بہکنے لگا تا ہے نجانے کیوں خود آپ کو دیکھ کر میرا خود پر کنٹرول نہیں رہتا ہے آپ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔"اس کی دلکشیاں دیکھتے وہ خمار آلود انداز میں بولا تھا۔

"کنٹرول کیا کرواسے۔۔۔"وہ اس کے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز مسکرایا تھا وہ پاس ہو اور دل کنٹرول میں رہے یہ بھلا کہاں ممکن تھا۔۔۔

"نہیں ہوتا ہے یہ۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھتا اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولا تو ابرشم کھل کھلائی تھی تعزیز نے اس کے لب چومے تھے۔

"اچھا چھوڑوناں مجھے شاور لینے دو دیکھو رات کافی زیادہ ہو گئی ہے ہمیں ابھی ڈنر بھی کرنا ہے صبح صرف کھانا کھایا تھا ابھی میرے سے برداشت نہیں ہو رہی ہے یہ بھوک۔۔۔"وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی تعزیز اس کے انداز پر مسکرایا تھا وہ ابر شم کے ساتھ شاور لینا چاہتا تھا لیکن وہ کمفٹیبل نہیں تھی سو وہ اسے خوُد سے الگ کر گیا ابر شم باتھ روم چلی گئی تو وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس نے تو سوچا تھا کہ وہ ماموں اوُر ارشک سے ملنے جائے گا لیکن ٹائم ہی نہیں ملا اسے اب اسکا ارادہ کل ان سے ملنے جانے کا تھا کل رات کے بارے میں سوچتے اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

ابر شم اتنے اچھے سے سب کچھ پلان کرے گی اس نے سوچا نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی بہت خوش تھا اور یہ خوشی اس بات کی تھی کہ اُس کا اور ابر شم کا رشتہ مکمل ہو گیا تھا۔

وہ کافی دیر تک سوچوں میں گم رہا چونک کر سیدھا ہوا جب ابر شم باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اس نے پنک کلر کا باتھ گاؤن پہن رکھا تھا پنک کلر کا ٹاؤل بالوں میں بھی تھا بالوں سے نکلتا پانی اس کی گردن کو بھی گیلا کر چکا تھا تعزیز کی نظر اس کی ٹانگوں پر اپنے دیئے ہوئے نشانوں پر گئی تھی وہ لبوں کو دانتوں تلے دبا گیا تھا اور اٹھتے ابر شم کی طرف بڑھنے لگا لیکن اسے رکنا پڑا کیونکہ ابر شم تیزی سے باتھ روم میں جا بند ہوئی تھی۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اس کے قریب آیا تو پھر سے بہک جائے گا تعزیز اسے جاتے دیکھ کر لبوں کو سکھیرتے ہوئے ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو گھورتے باتھ روم میں چلا گیا تھا۔

اگر چاہتا تو ابر شم کے پیچھے جا سکتا تھا لیکن وہ پہلے ہی صبح سے اسے کافی تنگ کر چکا تھا اب اوٗر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

سو وہ باتھ روم ہی چلا گیا تھا واپس آیا تو بلیک ٹروزار میں ٹاوٗل سے بالوں کو خشک کر رہا تھا ابر شم ابھی تک اندر ہی تھی وہ خود بھی چینج کرنے کی غرض سے اندر چلا گیا تھا۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر گیا تو ابر شم اپنی شرٹ کی زپ بند کرتے واپس پلٹی تھی اسے دیکھتے ہلکی سی سمائل پاس کی تھی شاید اس وجہ سے جو وہ آرام سے

اسے تیار ہونے دے گیا تھا ورنہ وہ سوچ رہی تھی وہ جہاں بھی بے قراریاں ہی دکھائے گا لیکن کچھ بچت ہوئی تھی۔۔۔

ابر شم اسے دیکھتے باہر جانے لگی تھی جب تعزیز نے اس کا بازو پکڑ کر اسے کبڈ کے ساتھ پن اپ کیا تھا اور خود اپنا ٹاول گلے میں ڈالتے وہ اس کے قریب آتے اس کے اطراف میں ہاتھ رکھ چکا تھا ابر شم آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"تم نے چینج نہیں کرنا جانے دو مجھے؟؟؟" وہ اس کے سینے پر دانتوں کے دیئے گئے نشان دیکھتے آنکھیں چرا کر رہ گئی تھی تعزیز مسکرایا تھا۔۔۔

"پتہ ہے مُجھے ایسا لگ رہا ہے یہ کسی چیز کی کمی ہو رہی ہے مجھے بہت ویکنس فیل ہو رہی ہے مجھے۔۔۔"اس کے لبوں کو فوکس کیے وہ بہکے سے انداز میں بولا تھا۔

"کس چیز کی کمی ہو رہی ہے تمہیں؟؟؟"ابر شم مشکوک نظروں سے اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

"وٹامن بیوی کی اوئر وٹامن کس کی کمی ہو رہی ہے مُجھے شدت سے۔۔۔"وہ ابر شم کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ اسے گھورنے لگی تھی۔

"یہ تو نہیں مل گئ تمہیں۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی افففف اس کے مسکراتے لب تعزیز کی ساری توجہ کھینچ گئے تھے وہ بے اختیار ہوتا اس کے لبوں پر جھکتے اس کی سانسوں کے ساتھ کھیلواڑ کرنے لگا تھا اب تک وہ ابر شم

کے لبوں کو کتنی بار چھو چکا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی تعزیز کے لبوں کو تو بس ابر شم سے ملنے کا بہانہ چاہیے تھا۔

"اتنی ڈیپ کس۔۔"اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ جیسے ہی اپنے لبوں کو سہلانے لگا اس کے کانوں میں ابر شم کی آواز پڑی تھی۔۔

"ہاں اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہوں میں آپ کو لیکن آپ کی سانس پھول گئی تبھی پیچھے ہونا پڑا مجھے ورنہ میرے لب تو ابھی تک پیاسے ہیں۔۔۔"وہ اس کے بالوں کی لٹوں کو اپنی انگلیوں پر گھماتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے تعزیز۔۔۔"وہ اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن تعزیز نے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔

"ہاں باتیں تو فضول ہوتی ہیں ان میں کیا وقت ضائع کرنا عمل کریں تو پھر کیا ہی بات ہے۔۔۔"وہ اس کے دہکتے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا ابر شم کو اس کی گرم سانسیں اپنے رخساروں پر محسوس ہو رہی تھیں۔

"تعزیز۔۔۔"وہ اس کی بے باک باتوں پر دانت پیستے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا۔

"جی تعزیز کی جان میری نک چڑھی میم۔۔۔"وہ کتنے دنوں بعد نک چڑھی میم لفظ بولا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

"واٹ؟؟؟نک چڑھی!!!یہ ورڈ کیوں بولا؟؟؟"وہ برا مناگئی تھی نک چڑھی لفظ پر۔۔۔

"مجھے تو آپ کو دیکھ کر یہی لفظ اچھا لگتا ہے فرسٹ ملاقات میں ہی یہ نام رکھ دیا تھا میں نے آپ کا اور نمبر بھی آپ کا اسی نام سے سیو کیا ہوا ہے میں نے نک چڑھی میم جی۔۔۔" وہ میم جی پر زور دیتا ہوا بولا تھا۔

"اب تم مجھے غصہ دلا رہے ہو تعزیز؟؟؟" وہ اُس کی باتوں پر تپی تپی آواز میں بولی تھی مطلب نک چڑھی سیر سلی وہ اس کے لیے یہ لفظ یوز کرتا تھا وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

"غصہ آئے گا تو کیا کریں گی آپ میرے لبوں کو چھونے کی کوشش کریں گی کہ جیسے ان لفظوں کو بولنے کا غصہ ان پر نکالنے کی کوشش کریں گی آپ۔۔۔؟؟؟" وہ اس کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈالے بولا تھا ابر شم کا دل چاہا وہ کوئی چیز اٹھا کر اس کے سر پر مار دے۔۔۔

"تم ہمیشہ اپنے مطلب کی بات کیوں کرتے ہو؟؟؟ تمہیں ایسا کیوں لگا میں کچھ اور بھی تو کر سکتی ہوں؟؟؟ تمہارے لبوں کو چھونے کے علاوہ بھی کچھ۔۔۔!!!" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

"لیکن کیا تو نہیں دھکنی دے رہی تھیں مطلب میں یہ خود ہی سوچ لیا کہ آپ ایسا کریں گی۔۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تھا۔

"چھوڑو ان سب باتوں کو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ نیچے چلتے ہیں بہت زوروں کی بھوک لگی ہوئی ہے مجھے اب پلیز شرافت سے تیار ہو کر باہر آ جاؤ۔۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے منت بھرے انداز میں بولی تو تعزیز نے بمشکل اپنی ہنسی چھپائی تھی۔۔۔

"جائیں کیا یاد کریں گی کتنا اچھا شوہر تھا آپ کا..." وہ اسے آزاد کرتا کبڈ سے اپنے لیے ڈریس دیکھنے لگا تھا اور ابر شم بس اس کی پیٹھ کو گھور سکی تھی وہ کتنا اچھا اور شریف تھا اس بات کا وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن اُسکے ساتھ بحث کرنے کے چکر میں وہ مزید ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی تیزی سے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

اور تعزیز اپنے کپڑے دیکھنے لگا تھا۔

••••

ابر شم روم میں آئی تو اچانک سے اُسے ارواح کا خیال آیا تھا ابر شم کی پریشان صورت بھی سامنے آئی تھی وہ ارواح کو کال کرنے سے خود کو روک نہیں سکی تھی سو اسے کال ملاتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی ارادہ اُسکے ساتھ سکون سے

بات کرنے کا تھا سو وہ اپنی گود میں کشن رکھتے کال ریسیو ہونے کا انتظارِ کرنے لگی تھی ارواح نے کچھ ہی دیر میں کال اٹھالی تھی۔

وہ ارواح کا میسج دیکھ چکی تھی لیکن جواب دینے کے بجائے وہ ڈائیریکٹ کال کر چکی تھی ارواح کو۔

وہ جو اسی وقت روم میں واپس آئی تھی زرانیل نیچے ہی شمس خان اور مرتضیٰ خان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا کل کے لئے کچھ بات کرنی تھی اس سلسلے میں اور وہ خود اوپر آگئی تھی۔

ارواح خود بھی اسی بارے میں سوچ رہی تھی بی بی جان نے بتایا تھا کہ وہ لوگ کل جا رہے تھے شہر لڑکے کو دیکھنے کے لئے۔

سو وہ خود بھی ابر شم سے بات کرنے کا سوچتے اس کی کال اٹھا چکی تھی ابر شم اس کا میسج بھی دیکھ چکی تھی۔۔

"ہیلو ابر شم کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ مسکراتے ہوئے ابر شم کی خیریت دریافت کرنے لگی تھی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیا ہو رہا ہے؟؟؟" وہ پہلے کچھ ادھر اودھر کی بات کرنے لگی تھی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں بس ایسے ہی واپس حویلی آئے ہوئے ہیں تو کام کوئی ہے نہیں کرنے بس فری بیٹھی ہوں آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔" وہ خود شاید بات کرنے سے جھجک رہی تھی وہ ہی شروع کرتی تو اچھا تھا.

"ہاں یار وہ میں نے پوچھنا تھا تمہاری وہ جو نند تھی جس سے ہم لوگ ملے بھی تھے اس کا رشتہ وغیرہ کہیں ہوا ہے۔۔۔" وہ باتوں ہی باتوں میں ایسے پوچھنے لگی کہ ارواح کو برا نہ لگے۔۔

"نہیں رشتہ تو کہیں نہیں ہوا لیکن آج اُسکا ایک رشتہ آیا ہے اور مُجھے تو لگا جیسے وہ گرینی تھیں مطلب میں اور زرا نیل نہیں تھے گھر پر بٹ بی بی جان بتا رہی تھیں نیوشا سے بات ہوئی تو اس نے بھی سرسری سا پوچھا تھا۔۔۔" وہ جان گئی تھی ابرشم بھی اس حوالے سے ہی بات کرنے کے لیے کال کی ہے

۔

"ہاں وہ گرینی ہی تھیں لیکن اُن لوگوں نے انکار کر دیا تھا ناں دیکھو ہارشم بہت اچھا لڑکا ہے اکیلا ہے میرا مطلب ہے تمہاری نند کو کوئی مشکل نہیں

آئے گی اس کے ساتھ۔۔۔"وہ ارواح کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

"لیکن بی بی جان اور دادا جان تو کل آپ لوگوں کے گھر آنے کی بات کر رہے تھے آپ کو کس نے کہا کہ اُنہوں نے انکارِ کر دیا ہے ہاں وہ پہلے بی بی جان نے گرینی کو بول دیا تھا لیکن بعد میں شاید اُنہوں نے ارادہ بدل دیا ہے اور رشتہ دینے کی حامی بھری ہے۔۔۔"ارواح نے ابر شم کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی تھی۔

"لیکن مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ ہے بس اتنا جانتی ہوں کہ گرینی کو تمہارے سسرال والوں نے انکارِ کر دیا کہ وہ لوگ فیملی سے باہر شادی نہیں کرتے ہیں لیکن گرینی نے اُنہیں پھر بھی سوچنے کا ٹائم دیا تھا۔۔۔"ابر شم کو بس یہیں تک معلوم تھا۔

"ہاں وہ میں کہہ رہی ہوں ناں بعد میں اقرار کیا ہے سو ہو سکتا ہے ابھی تک گرینی کو کام نہیں کی ہو بی بی جان نے آپ پریشان مت ہوں نیوشا آپ کی بھابھی بنے گی۔۔۔"ارواح ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

یہ تو بہت اچھا ہو گیا ہے میں بہت پریشان ہو گئی تھی کہ اب کیا " ہو گا دیکھو تم غلط مت سمجھنا لیکن جو ہارشم ہے اُسے تمہاری نند بہت پسند آئی ہے وہ جب سے اس کو دیکھ کر آیا ہے گرینی کو کہہ رہا تھا اس کا رشتہ لے کر جائیں لیکن وہ پہلے تو انکارِ کت رہی تھیں پر بعد میں مان گئی تھیں یوں سمجھ لو تمہاری نند کی قسمت اچھی ہے جو اتنا چاہنے والا بندہ مل رہا ہے اُسے۔۔۔"ابرشم جانتی تھی کہ

ارواح کو وہ سب بتا بھی دے گی تو وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی وہ ابر شم کو کافی پسند آئی تھی سویٹ سی۔۔۔۔۔

چلیں یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ کے کزن کو نیوشا پسند ہے" ایسے تو پھر ان کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔۔۔"ارواح رسانیت سے بولی تھی جس پر ابر شم نے ہمم کہہ دیا تھا مزید کچھ دیر مزید باتیں کرنے کے بعد ابر شم نے فون سائیڈ پر رکھا تھا لیکن جیسے ہی اس کی نظریں سامنے کھڑے تعزیز پر گئی وہ ٹھٹک گئی تھی کہیں وہ اس کی ساری باتیں سن تو نہیں چکا تھا۔

ابھی تک گرینی تعزیز سے بات نہیں کر پائی تھیں ابر شم کو خطرہ تھا کہ وہ کہیں ناراض ہی نہ ہو جائے جتنی نفرت وہ اپنے گھر والوں سے کرتا تھا ابر شم کو یقین تھا کہ وہ اس بات کو پسند نہیں کرے گا۔۔

اوَر اب اگر ایسے تعزیز کے سامنے یہ بات کھلے گی تو یقیناوہ ابر شم کو غلط سمجھے گا ابر شم فون سائیڈ پر رکھتے بیڈ سے اٹھی تھی تعزیز کے چہرے کے تاثرات سے وہ یہ نہیں جان پائی تھی کہ اُس نے کچھ سنا یا نہیں۔

وہ تعزیز کے قریبی جاتے بناسوچے سمجھے اُسکے سینے سے لگ گئی تھی تعزیز حیران ہوا لیکن پھر اس کے گرد اپنی بانہیں حائل کرتے وہ اسے اپنے حصارِ میں لے چکا تھا ابر شم کافی بوکھلا گئی تھی سمجھ نہیں آئی وہ کیسے پوچھے تعزیز سے۔

تعزیز اس کے انداز پر مسکرایا تھا شائد وہ کچھ نہیں سن پایا تھا ابھی چند سیکنڈ پہلے ہی وہ ڈریسنگ روم سے نکلا تھا ابر شم شاید تب الوداعی کلمات کہہ رہی تھی ارواح سے۔

سو سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا تھا لیکن ایسے اسکا تعزیز کے قریب آنا تعزیز کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔

"لگتا ہے چند منٹوں میں ہی مجھے مس کرنے لگی آپ۔۔" وہ ابر شم کے بالوں پر بوسہ دیتا ہوا شوخی سے بولا تھا ابر شم نے گہرا سانس بھرا مطلب وہ کچھ نہیں جان پایا تھا یہ اچھا تھا ورنہ اسے ہینڈل کرنا ابر شم کے لیے آسان نہیں تھا۔

"نہیں وہ میں۔۔۔ہاں تمہیں مس کیا۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو تھامتے اس کے رخساروں کو چھوتے ہوئے بولی تھی اب تعزیز کے قریب تو آگئی تھی لیکن ایسے ہی پیچھے ہو جاتی تو تعزیز کو شک پڑ جاتا تبھی وہ الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگی تھی۔۔

"تو پھر کس کر کے بتائیں کہ کتنا مس کیا؟؟؟" وہ اس کا رخ گھماتے اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگاتے اس کی گردن پر موجود نیکلس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"چیز میں کس کو گھسانا ضروری ہے کیا؟؟؟" وہ لبوں کو ٹھیرا کیے بولی تھی تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا۔

"ہاں ناں بہت ضروری ہے ابھی میں آپ کو کس کرتا ہوں پھر اندازہ ہو جائے گا آپ کو کہ میں نے کتنا مس کیا ان چند منٹوں میں آپ کو کہ نظروں کے سامنے بار بار آپ کا رات والا روپ آرہا تھا۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔

"تعزیز چلو باہر چلتے ہیں۔۔۔" اس کی بے باک باتوں کو ابر شم نے اگنور کیا تھا۔

"آپ نے مجھ سے تو گفٹ لے لیا پر میرا گفٹ کدھر ہے ہماری ویڈنگ انیورسرڈی تھی ناں تو میرا گفٹ بھی تو بنتا ہے میں نے دیا ہے بیک میں مُجھے بھی ویسا ہی گفٹ چاہیے۔۔۔" تعزیز کو اچانک سے گفٹ کا خیال آیا تھا کہ ابر شم کو اصولی طور پر اسے گفٹ دینا چاہیے تھا۔

"لڑکے گفٹ دیتے ہیں لیتے نہیں۔۔۔" ابر شم نے اسے جتایا تھا وہ اسے محض گھور کر رہ گئی تھی۔

"یہ کہاں لکھا ہے کہ لڑکوں کو گفٹ نہیں دیا جا سکتا ہے مجھے چاہئے میم جی۔۔۔" ضد کرنے لگا تھا تعزیز۔

"تعزیز ابھی تو میں نے کوئی گفٹ لیا ہی نہیں ہے تو کیسے دوں۔۔" وہ پریشان ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگی تھی حالانکہ تعزیز کے لئے اس نے گفٹ خرید کر رکھا ہوا تھا ایک برینڈڈ شرٹ وہ بھی بلیک کلر کی لیکن ایسے تعزیز کو تنگ کرنے میں بھی اسے اچھا خاصا مزا آرہا تھا۔۔۔

"لیکن مجھے چاہیے۔۔۔۔ لیکن میرے لئے سب سے پیارا گفٹ آپ کے یہ لپس ہیں ان کو چھونے کے لیے تو میں ویسے ہی بے قرار ہوں۔۔۔" وہ اس

کے لبوں کا جھکتا چلا گیا تھا اور ابر شم بوکھلا گئی تھی ایک اور کس اب تک وہ اسے کتنی کسز کر چکا تھا وہ گنتی ہی بھول گئی تھی صبح سے جب اسے موقع مل رہا تھا وہ ابر شم کو کس کر رہا تھا۔

لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے تعزیز اس کے لبوں سے اپنے لبوں کو سیر اب کرتا پیچھے ہوا تھا۔

"کچھ یاد ہے آج کی تاریخ میں کتنی بار تم مجھے کس کر چکے ہو۔۔۔" وہ اپنے چہرے کی سرخی چھپانے میں ناکام ہو رہی تھی۔

"لیکن ابھی تک دل نہیں بھرا ہے میرا۔۔۔" وہ ہنستے ہُوئے بولا تھا۔۔۔

"بھرے گا بھی نہیں تعزیز خان۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔۔

Ever since I descended into the depths of your " soul I have watered myself with the ocean of your existence, I have felt your depths with my lips, I have felt your fullness with my lips, I have completed your relationship with myself. After that, it is becoming very difficult for me to be away from you. These lips of yours are not letting me control myself. My heart is aching to feel your touch again and again. Why are you so beautiful?

"Abrasham Taiziz Khan

جب سے آپ کی روح کی گہرائیوں میں اترتا ہوں آپ کے وجود)
کے سمندر سے خود کو سیراب کیا ہے آپ کی گہرائیوں کو لبوں
سے محسوس کیا ہے آپ کے پور پور کو اپنے لبوں سے محسوس کیا
ہے آپ کے اوٗر خوٗد کے رشتے کو مکمل کیا ہے اس کے بعد میرے
لیے آپ سے دوری بہت مشکل ہو رہی ہے آپ کے یہ لب مُجھے
خوٗد پر کنٹرول رکھنے نہیں دے رہے ہیں دل کر رہا ہے بار بار آپ
کے لمس کو محسوس کرنے کا دل چاہا ہے آپ کو خوٗد میں قید کر
لوں کیوں ہیں آپ اتنی خوبصورت۔۔۔۔ابر شم تعزیز خان("وہ اس
کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا ابر شم اس کی بات سنتے اس کی
گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

تعزیز کو قربت میں گزارے لمحات یاد آئے تھے جب وہ اس کی روح کی گہرائیوں میں اتار گیا تھا ابر شم اسکی زندگی میں آئی دوسری عورت تھی جس سے وہ بے حد پیار کرتا تھا۔۔۔۔

اس کی قربت میں جیسے وہ سب بھول گیا تھا۔

کیا کہوں دل کی بات کیسے،

رات کی خاموشی میں

ہم نے جو خواب دیکھے،

تیری قربت کی خوشبو میں

لمسِ جاناں، دل کو سرور،

ہوا بھی گنگنا رہی

دھڑکنوں کی زبان پہ صرف تیرا نام آرہا

نرم لہجے میں تیری باتیں،

شام کی روشنی میں

دل نے جو حال سنایا،

وہ تیرا حال سننے میں

تیرے ہاتھوں کی لکیروں میں،

میں نے اپنی قسمت دیکھی

آنکھوں میں تیری جو خواب ہیں،

وہی میری حقیقت دیکھی

قربت کے لمحات میں ہم نے،

سب کچھ بھلا دیا

بس تیری آغوش میں سمٹ کر،

دنیا کو بھلا دیا۔

ہاں یہ سچ تھا ابر شم کے وجود میں گم ہوتے وہ سب بھول گیا تھا۔۔۔

کچھ وقت ایسے ہی وہ دونوں کھڑے رہے لیکن جب دروازے پر دستک ہوئی اور میڈ انہیں بلانے کے لیے آئی تو وہ لوگ نیچے چلے آئے تھے۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 109

••••

ابر شم اور تعزیز نیچے آئے تو گرینی کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھتے دونوں حیرت زدہ سے ہوئے تھے ابر شم کو تو کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ شاید اُن لوگوں کی کال آنے کی وجہ سے خوش تھیں لیکن تعزیز اچھا خاصا حیران ہوا تھا کہ پہلے وہ اپ سٹ تھیں لیکن اب اُن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

سامنے ہال کو سجا ہوا دیکھ کر تعزیز حیران ہوا تھا آخر اتنی تیاری کس بات کی تھی۔۔۔

"ہپی میرج انیورسرڈی۔۔۔"ہارشم تعزیز کے گلے ملتے ہوئے بولا تھا جب سے گرینی کو اُن لوگوں کی کال آئی تھی وہ تب سے خوش تھا خیر اتنا تو اُسے خوُد پر بھروسہ تھا کہ اُس سے مل کر وہ لوگ اُسے انکارِ نہیں کر سکے گے۔۔۔

گرینی بھی خوش تھیں لیکن اسی سوچ میں تھیں کہ وہ یہ بات تعزیز سے کیسے شئیر کریں اُنہیں پتہ تھا ابرشم تعزیز سے بات نہیں کرے گی اس سلسلے میں لیکن وہ خوُد کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

گرینی نے جب ہارشم کو بتایا کہ آج ابرشم اوُر تعزیز کی ویڈنگ انیورسرڈی ہے تو اس نے ارجینٹ بیس پر یہ ساری تیاری کروائی تھی۔۔۔

آئزم کو بھی اس نے انوائیٹ کر لیا تھا جو بجھے دل سے اس کی دل کر تا رہا تھا

جب کہ دل میں اس کے جو وہم اٹھ رہے تھے وہ صرف ائزم ہی جانتا تھا۔

کہاں وہ ابر شم اوُر تعزیز کے کنٹر یکٹ ختم ہونے کے انتظار میں تھا اور اب وہ

دونوں ساتھ خوش و خرم تھے یعنی ان لوگوں کے کنٹر یکٹ کا ٹائم ختم ہو چکا

تھا لیکن پھر بھی اُن لوگوں نے ایک دوسرے سے علیحد گی اختیار نہیں کی

تھی۔

وہ لب بھینچتے ہوئے جیسے کراہ کر رہ گیا تھا اب بس ایک ہی حل تھا جو وہ

کروانے والا تھا تعزیز کا قتل۔

تا کہ اس کا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔

وہ مزید انتظارِ نہیں کر سکتا تھا بہت مشکل تھا اس کے لیے اس نے سب کچھ طے کر لیا تھا تعزیز کی گاڑی کا وہ ایکسڈنٹ کروانے والا تھا تاکہ وہ مر جاتا اور اس کی موت سب کو حادثاتی لگتی۔

خیر وہ اتنا گرنا نہیں چاہتا تھا اور نہ ہی وہ تعزیز کو ایسے ٹھکانے لگانا چاہتا تھا پر اب حالات ایسے ہی ہو گئے تھے کہ اس کے پاس کوئی اور آپشن نہیں بچا تھا اس کے علاوہ وہ کیسے ابر شم کو تعزیز کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔

جی بھر کر پچھتاوا ہو رہا تھا اُسے۔

اُس وقت کیوں چھوڑ کر گیا وہ ابر شم کو نہ وہ جاتا اور نہ ہی یہ سب ہوتا لیکن اب وہ تعزیز کو درمیان میں نہیں رہنے دینے والا تھا۔

اس نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا جو تعزیز کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالے پونی میں بالوں کو قید کیے بلیک کلر کے ٹروزار اوَر واٹ شرٹ میں تھی اس وقت تعزیز سے اُسے اتنی جلن محسوس ہو رہی تھی کہ ائزم کا دل اس وقت پھٹنے والا تھا یہ جگہ اسکی تھی لیکن اس وقت وہاں قبضہ تعزیز کر چکا تھا وہ کیسے سہہ رہا تھا یہ اذیت وہ بس خوَد ہی جانتا تھا۔۔۔

ایک کٹیلی نگاہ اس نے تعزیز کے مسکراتے چہرے پر ڈالی تھی جسے اب گرینی پیار کر رہی تھیں اوَر وہ مسکراتے ہوئے اُنکا پیار وصول کر رہا تھا۔

ابر شم بھی مسکرا رہی تھی اسے بھی ہار شم اور گرینی کا سرپرائز بہت پسند آیا تھا دل خوش ہو گیا تھا ان کی اتنی تیاریاں دیکھ کر لاونج کے وسط میں ابر شم اوَر تعزیز کی شادی کی تصویر نصب کی گئی تھی اسے دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

اوَر ایک بڑا سا کیک بھی بنوایا گیا تھا ابر شم کا دل باغ باغ ہو گیا تھا چاکلیٹ کیک دیکھ کر۔

وہ تعزیز کا ہاتھ تھام کر ٹبیل تک آئی تھی ائزم نے بجھے دل سے روکھے پھیکے آنداز میں اُنہیں مبارک باد دی تھی گرینی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کر گئی تھیں اُنہیں ائزم پسند جو نہیں تھا ابر شم اوَر تعزیز نے مل کر کیک کاٹا تھا۔

پھر سب سے پہلے تعزیز نے گرینی کو کیک کھلایا تھا اوَر پھِر ہار شم کو پھر ابر شم کو ائزم کی طرف اس نے دیکھا بھی نہیں تھا یہ بات ہار شم کو بری لگی تھی اوَر ابر شم خود ایک پیس پلیٹ میں رکھتے ائزم کو دے چکی تھی اسے ایسے اچھا نہیں لگا تھا ائزم وہاں موجود تھا۔۔۔

اوَر یہ بات اسے مناسب نہیں لگی کہ تعزیز نے اُسے چھوڑ کر باقی سب کو کیک کھلایا تھا۔

ڈنر بھی سب نے ساتھ ہی کیا تھا ائزم کو موقع نہیں مل رہا تھا گرینی سے بات کرنے کا وہ ایک بار گرینی کے دل میں تعزیز کے لئے شک ڈالنا چاہتا تھا لیکن موقع ہی نہیں مل رہا تھا اوَر اب تو سب ساتھ تھے اور بھی مشکلات تھا اس کے لئے وہ لب بھینچ کر واپس چلا گیا تھا کیونکہ وہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا

۔

تعزیز نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن سر جھٹک کر وہ ابر شم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا گرینی نے باتوں ہی باتوں میں ابر شم کو کل کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔۔

"آبی کل تم آفس سے چھٹی کر لینا مُجھے کچھ کام ہے تو تم میرے ساتھ رہو گی تو اچھا ہو جائے گا۔۔۔" گرینی تعزیز کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔

"ٹھیک ہے گرینی میرا ویسے بھی کل ریسٹ کرنے کا ارادہ ہے آفس سے تو ویسے بھی چھٹی ہی کرنی تھی تو آپ کے ساتھ رہ کر کام کروالوں گی ڈونٹ وری۔۔۔" وہ اپنی کافی کا سپ لیتے ہوئے بولی تو گرینی نے سر ہلایا تھا۔

"گرینی کیا کام ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟" تعزیز پوچھنے لگا تھا۔

"کچھ نہیں بیٹا بس ایسے ہی۔" وہ بات کو ٹال گئی تھیں تعزیز نے بھی زیادہ بات کو لمبا نہیں کھینچا تھا اور پھر چند ادھر اودھر کی باتیں کرتے وہ لوگ کمرے میں چلے گئے تھے۔

ہارشم بھی اپنے روم میں چلا آیا تھا وہ خوش تھا بہت خوش کل فائنلی وہ لوگ آ رہے تھے وہ کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو کر باہر دیکھنے لگا تھا۔

اچانک ہی اس کا سیل فون بجا تھا کال موم کی کال تھی اس نے رسیو کی تھی۔۔

"ہارشم کب واپس آنے کا ارادہ ہے اب تو کافی دن ہو گئے ہیں لیکن تم واپس ہی نہیں آ رہے ہو تمہارے ڈیڈ بھی پوچھ رہے ہیں کب تک واپس آنا ہے تم نے؟؟؟" انہوں نے اس کی خیریت پوچھنی بھی ضروری نہیں سمجھی تھی شاید اپنی مصروف زندگی میں سے وہ چند منٹ مشکل سے نکال پائی تھیں ہارشم سے بات کرنے کے لیے۔

"موم میں آپ کو کلیئر کر کے آیا تھا کہ اب میں واپس نہیں آؤں گا پھر اس سوال کا کیا مقصد بھلا میں یہیں رہنا چاہتا ہوں۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا ایک پل کے لئے اسے افسوس ہوا تھا ابھی بھی اس کی موم نے صرف اس کی واپسی کے بارے میں پوچھنے کے لئے کال کی صرف اس وجہ سے وہ ان کے نزدیک کتنی اہمت رکھتا تھا یہ بات وہ اب اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

"ہارشم میری جان یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تمہارے ڈیڈ جہاں تمہاری اینگیجمنٹ کی پلاننگ کر رہے ہیں اور تم واپس آنے سے ہی انکارِ کر رہے ہو موم سے میں بات کرتی ہو اُنہوں نے ہی تمہیں وہاں روکا ہو گا۔۔۔" وہ غصے میں آگئی تھیں ہارشم کی ہٹ دھرمی پر۔۔

"واٹ موم انگیجمنٹ؟؟!" اس کی کشادہ پیشانی پر بل پڑے تھے مطلب وہ اس کی شادی کو بھی بزنس سے جوڑ رہے تھے اتنا تو وہ جانتا تھا کہ یہ ضرور انکی کوئی بزنس ڈیل ہو گی۔

"تمہارے ڈیڈ کے بزنس پارٹنر کی بیٹی سے ہم تمہارا رشتہ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔ہارشم شاید ہماری پہلے بھی بات ہوئی تھی اس ٹاپک پر پھر کیوں اتنی بحث کر رہے ہو تم۔۔۔" وہ ہارشم کے انداز پر بھڑک گئی تھیں انکا بیٹا ہمیشہ ہی انہیں شوہر کے سامنے شرمندہ کرتا تھا۔۔۔

"موم سیریلی آپ کو لگتا ہے میں ڈیڈ کی ایسی کسی بزنس سیکم کا حصہ بناؤں گا یہ ان کی بھول ہے ویسے بھی میں یہاں ایک لڑکی کو پسند کر چکا ہوں شادی بھی اسی سے کروں گا۔۔۔" وہ بہت سوچ سمجھ کر اُنہیں یہ بات بتا رہا تھا۔۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے ہارشم یہاں تمہارے ڈیڈ ساری تیاریاں کر چکے ہیں اور تم اس وقت مُجھے یہ بتا رہے ہو کیا کروں میں تمہارا تم بس واپس آنے کی تیاری کرو۔۔۔" وہ بس یہ چاہتی تھیں کہ ہارشم ایک بار واپس آجائے باقی اسے منانے کا کام وہ یہاں بھی کر سکتے تھے۔۔۔

"نہیں موم اب نہیں آؤں گا میں آپ کو آنا ہو گا یہاں اس لڑکی کے گھر والوں سے بات کرنی ہو گی بس میری خوشیوں کا سوال ہے آپ لوگ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ہیں ڈید کو بھی بتا دیجیے گا آپ۔۔۔" وہ غصے سے بولا تھا۔

"اور جو تم کر رہے ہو نجانے وہ لڑکی کون ہے کیسی ہے یقیناً اسے تمہارے پیسوں میں انٹرسٹ ہو گا وہاں کی لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں جہاں دولت دیکھی وہیں اس کے قدموں میں ڈھیر ہو جاتی ہیں۔۔۔" وہ تنفر سے بولی

تھیں اور ہارشم کی گرفت فون پر سخت ہوئی تھی وہ کیسے بنا کچھ جانے ایسے اس لڑکی کے بارے میں بات کر سکتی تھیں وہ طیش میں آ گیا تھا۔۔۔

" موم پلیز۔۔میں اس لڑکی کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا اور آپ کو بتانا تھا بتا دیا آگے آنا یا نا آنا آپ کی مرضی اور اب میری طرف سے آپ کو کوئی کال نہیں آئے گی اور نہ ہی کوئی ٹیکسٹ میسج۔۔۔"وہ غصّے سے بولتا کال ہی کاٹ گیا تھا اپنی موم کی باتوں سے اُسے بہت غصہ آیا تھا نیوشا تو اس کے بارے میں کچھ جانتی تک نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ ایسے ہی بول رہی تھیں ۔

وہ کل کا سوچتے پہلے جتنا خوش تھا اب اس کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی تھی اپنے موم ڈیڈ سے اسے کسی اچھے کی امید نہیں تھی اوٗر اب درمیان میں بزنس بھی وگیا تھا۔

اسی بزنس کی وجہ سے تو اُنہوں نے کبھی ہارشم کو وقت ہی نہیں دیا بس ہارشم کو پیدا کر کے میڈز کے حوالے کر دیا پھر چاہے اس کی پرورش ہو یا اس کی دوسری چیزوں کی ضرورت سب ملازمین نے کیا۔

اوٗر یہی چیز ہارشم کو ان لوگوں سے دور کرنے کا سبب بنی تھی اوٗر اب جب وہ اپنی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کرنے والا تھا۔

تو اس کے موم ڈیڈ چاہتے تھے کہ وہ اُن کی مرضی سے اُنکی پسند کی ہوئی لڑکی سے شادی کرے یہ ممکن نہیں تھا وہ ایسا کبھی نہیں کرنے والا تھا وہ جانتا تھا

اب موم گرینی کو کال کریں گی لیکن وہ پھر بھی اپنا فیصلہ بدلنے والا ہر گز نہیں تھا۔۔۔

"کیا ہوا بیگم کیا کہا ہارشم نے؟؟؟ کب واپس آ رہا ہے؟؟؟ میں جہاں ساری تیاریاں کر چکا ہوں اب بس اس کی کمی ہے وہ جلدی سے آئے تو بات آگے بڑھائیں ہم۔۔۔" ہارشم کا بال جو اس وقت نائٹ ڈریس میں ملبوس باتھ روم سے نکل کر روم میں آیا تھا وہ اپنی بیگم کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے تھے۔۔۔

"وہ وہ ہارشم نے آنے سے انکارِ کر دیا۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں میچ بولی تھیں جبکہ ہارشم کے باپ کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہیں بیگم۔۔۔؟؟!" وہ چلتے ہوئے اپنی بیگم سمین بیگم کے پیچھے کھڑے ہوتے ان کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بولے تھے۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں وہ صاف صاف کہہ چکا ہے وہ واپس نہیں آئے گا بلکہ اُس نے وہیں کوئی لڑکی پسند کر لی ہے مُجھے کہہ رہا تھا وہاں آئیں ہم اوَر اس اُس لڑکی کے گھر والوں سے بات کریں' میں نے تو صاف صاف انکارِ کر دیا کہ ہم لوگ تمہارا رشتہ جہاں کرنے کا سوچ رہے ہیں مُجھے پتہ ہے وہاں کی کسی لڑکی نے اس کی دولتِ دیکھتے اُسے اپنے جال میں پھنسایا ہو گا۔۔۔" وہ غصے سے بولی تھیں اوَر اُنکے شوہر کا بھی مارے طیش کے برا حال تھا یہاں وہ کسی کو زبان دے چکے تھے اوَر وہاں اُنکا بیٹا کسی اور کو پسند کیے بیٹھا تھا۔

اپنے بیٹے کی ضد سے تو وہ واقف تھے جانتے تھے کہ وہ اگر ضد پر اڑ گیا تو اُن کے لئے بہت مشکل ہو گا اُسے واپس یہاں لانا اپنے خون کی ضد سے واقف تھے وہ۔۔۔۔

"ہم لوگ کل پاک جا رہے ہیں۔۔۔" وہ فیصلہ کن انداز میں بولے تھے اُنکی بیگم آنکھیں پھاڑے اُنہیں دیکھنے لگی تھی۔

"اگر ہم آج اُس کے پیچھے چلے گئے تو وہ کل کو اور زیادہ ضد کرے گا اور اُس کی یہ ضد ہم کیسے پوری کر سکتے ہیں نہیں ہم نہیں جانے والے ہیں۔۔۔" وہ انکارِ کر گئی تھیں۔

"سمین یہ میرا فیصلہ ہے ہم کل جا رہے ہیں دیکھتا ہوں کیسے انکارِ کرتا ہے وہ واپس آنے سے۔۔۔" وہ بولتے ساتھ چلتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھ گئے تھے

اوَر سمین بیگم بھی اُنکے پیچھے ہی بیڈ کی طرف بڑھی تھیں اُنہوں نے ہاتھ بڑھاتے اُنہیں اپنے حصارِ میں لیا تھا۔

"پریشان مت ہو وہ ہمیں انکار نہیں کر سکے گا ہم اسے واپس لے کر آئیں گے اوَر یہاں ہی ہو گی اس کی شادی ایسے پریشان ہوں گی آپ تو طعیبت خراب ہو جائے گی آپ کی۔۔۔"انہوں نے محبت سے اپنی بیگم کے بالوں پر بوسہ دیا تھا۔۔

"میں نے اسکا انداز دیکھا ہے مُجھے نہیں لگتا ہے وہ ہماری بات مانے گا لیکن آپ کہہ رہے ہیں تو یہ بھی کر کے دیکھتے ہیں ہم کیا پتہ ایسے کام بن جائے۔۔۔"وہ اُنکے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی تھیں۔

اوَر ان کے شوہر نے خوَد میں سمٹا تھا محبت سے۔

•••••

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا اپنے ساتھ کہیں ساری تلخیاں بھی لانے والا تھا کسی کی محبت کی جیت ہونے والی تھی تو کسی کے لیے اج کے دن خسارہ لکھا جا چکا تھا۔

زرانیل کی آنکھ فجر کی اذان کی آواز سے کھلی تھی ارواح اس کے پہلوؤں میں بے خبر سو رہی تھی رات روم میں آتے آتے وہ کافی لیٹ ہو گیا تھا اور جب وہ آیا تب تک ارواح گہری نیند میں جا چکی تھی زرانیل نے اُسے ڈسٹرب نہیں کیا تھا ویسے بھی وہ سفر کی وجہ سے کافی تھک چکی تھی اور وہ خود چاہتا تھا کہ ارواح کمپلیٹ ریسٹ کرے۔۔

ڈاکٹر کی باتیں اُس کے ذہن میں گونج رہی تھیں اُسنے کہا تھا زرانیل کے رومانس سے اُنکے بے بی کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ہاں لیکن تھوڑی بہت احتیاط اُنہیں کرنی پڑے گی جیسے وہ ارواح کو زیادہ دیر ڈیپ کس نہیں کر سکتا تھا۔

وہ ارواح کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگا وہ ریڈ کلر کی ہاف سیلیوز والی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی چہرے پر بکھرے بالوں کو زرانیل نے نرمی سے پیچھے کیا تھا ارواح ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"گڈ مارننگ۔۔۔" وہ اپنی نیند کے خمار سے بھری آنکھیں کھولتے ہوئے بولی تھی۔

"یہ روکھی پھیکی گڈ مارننگ نہیں چاہیے مجھے ایک رومانٹک سی کس کے ساتھ مُجھے گڈ مارننگ بولو پتہ تو چلے میری پیاری سے وائفی نے مُجھے مارننگ وش کی ہے۔۔۔" وہ اس کی ناک پر اپنی ناک سہلاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔

"گڈ مارننگ۔۔۔" وہ بولتے ساتھ ہی اس کے رخساروں پر لب رکھ گئی تھی زرانیل خان اُسکی چالاکی پر بس اُسے گھور کر رہ گیا تھا۔

"بے بی ایسے بچوں والی کس کون کرتا ہے؟؟؟ زرا بڑی کس کرو لپس پر تاکہ کچھ فیل تو ہو مجھے ایسی روکھی پھیکی نہیں چاہیے۔۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا تھا ارواح کو ہنسی آئی تھی۔۔۔

"نہیں لپس پر تو نہیں ملے گی اوئر میں بچوں جیسی کس ہی دے سکتی ہوں آپ کو مزید پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے مُجھے فریش ہونے کے لیے جانا ہے

چھوڑیں مُجھے۔۔۔۔" وہ تھوڑا سا اوپر ہوتے اپنے بالوں کا جوڑہ بناتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"تم بچوں جیسی کس دے سکتی ہو مجھے لیکن میں تو بڑوں والی کس دوں گا اپنی پیاری سی وائفی کو جسے یہ بھی نہیں پتہ کہ شوہر کو کس کیسے کرتے ہیں۔۔۔" وہ اس کی کلائیوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیتے اُسکے بازوؤں کو اپنی گردن میں ڈالتا ارواح کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا ارواح اس کی اچانک سے کی جانے والی کاروائی پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتی خود میں سمٹی تھی۔۔

زرانیل کے لبوں کا لمس وہ محسوس کر رہی تھی جو اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا کافی لمحے درمیان میں خاموشی کی نظر ہوئے تھے زرانیل خان

اس کی سانسیں انہیل کرتا نرمی سے پیچھے ہوا تھا اس کی حالتِ کے پیشِ نظر وہ اب ایسے ہی کس کرتا تھا اُسے۔۔۔

"ایسے کی جاتی تھی ہبی کو کس۔۔۔" وہ ارواح کے بھیگے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تو وہ شرما گئی تھی ارواح ابھی تک اتنے عرصے بعد بھی زرانیل کے صرف کس کرنے پر ہی سرخ ہو جاتی تھی۔

"افف تم تو کس پر ہی شرمانے لگ جاتی ہو یار جبکہ اب تو ہمارے درمیان شرم وحیا کے سارے پردے گر چکے ہیں میں تمہیں اتنے قریب سے دیکھ چکا ہوں محسوس کر چکا ہوں مجھے لگتا ہے اب تمہیں خود میرے قریب آنا چاہیے اور مجھے کس کرنی چاہیے۔۔۔" زرانیل خان اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا خوُد میں سمٹی تھی۔۔

"پلیز چھوڑیں ہم نے نماز پڑھنی ہے۔۔۔" جانتی تھی یہ بات سن کر وہ پیچھے ہو گا اور ایسا ہی ہوا تھا وہ ارواح کو اپنے حصار سے آزاد کرتا سائیڈ پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے اُسے بانہوں میں بھرتے باتھ روم لے گیا تھا۔۔۔

ارواح جانتی تھی کہ اس کے ساتھ بحث فضول تھی وہ ہمیشہ اپنی کرتا تھا اور اُوپر سے اس کی بے باک باتیں ارواح کو ہمیشہ ہی سرخ کر دیتی تھیں۔

زرانیل خان اور اُس نے ساتھ شاور لیا تھا پھر وضو کرتے وہ باہر آئی تو زرانیل خان جائے نمازِ بچھائے اُس کے انتظار میں تھا وہ بلیک کلر کی شارٹ فراک میں بلیک ٹروزار چہرے کے گرد بلیک سٹولر لپٹے بہت خوبصورت لگی تھی۔۔

اُس کے آتے ہی دونوں نے ساتھ نماز ادا کی تھی اور پھر کافی دیر دعا مانگتے رہے تھے پھر قران مجید کی تلاوت کرتے وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

ارواح کو اپنے حصارِ میں لیے وہ اس کے چہرے کے نقوش کو نرمی سے چھو رہا تھا ارواح جانتی تھی کہ اب جب تک باہر سب ناشتے کے لیے نہیں آجاتے زرانیل کو روکنا مشکل تھا تبھی وہ اس کی من مانیاں سہہ رہی تھی۔۔۔

"بہت خوبصورت ہو جان۔۔۔" اس کے سرخ رخساروں کو چھوتے ہوئے وہ ہلکا سا ہنسا تھا ارواح کے لبوں پر بھی دھیمی سی مسکراہٹ تھی زرانیل خان کو اچانک خیال آیا اس نے رات کو بھی اپنی بیٹی سے بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ ارواح کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن اب وہ اسے پیچھے پر لٹائے نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتے نیچے بڑھا تھا۔

"میری بیٹی نے اپنے پاپا کو مس کیا۔۔۔؟؟؟" وہ ارواح کے پیٹ کو نرمی سے چومتے ہوئے بولا تھا اسوقت وہ ایک روڈ پولیس والا نہیں بلکہ ایک شفیق باپ لگ رہا تھا۔۔۔

"آپ کی بیٹی سو رہی ہے برائے مہربانی انتظار فرمائیں ابھی رابطہ ممکن نہیں ہے۔۔۔" ارواح مسکراتے ہوئے بولی تھی زرانیل اس کے انداز پر ہنسا تھا۔

"لیکن بیٹی کی مما تو جاگ رہی ہے پیار تو میں اس سے بھی کر سکتا ہوں میری جان۔۔۔" وہ ارواح کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے بولا اور نرمی سے اس کی سانسوں کی مہک خود میں انہیل کی تھی۔

"بیٹی کی مما بھی سو رہی ہیں تو برائے مہربانی جہاں بھی انتظارِ کیجیے آپ۔۔۔" وہ زرانیل خان کے لبوں کو اپنی دھڑکنوں پر محسوس کرتی ہوئی بولی تھی۔

"بیٹی کی مما کو میں ایک منٹ سے پہلے ہی نیند سے جگا سکتا ہوں میرا سلگتا لمس کافی ہوتا ہے اس کے لئے وہ ایک ہی کس سے اٹھ جاتی ہے۔۔۔" زرانیل خان نے ارواح کی کان کی لو کو چُومتے ہوئے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

"نہیں میں نہیں جاگتی۔۔۔" وہ تپتے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی جس پر زرانیل کا قہقہہ بے ساختہ تھا اور وہ اس کی ناک سے ناک سہلا گیا تھا

۔

"جانم جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ لب دباتے ہوئے بولا تھا جس پر ارواح بس اسے گھور سکی تھی وہ کہہ تو بالکل ٹھیک رہا تھا وہ جتنی بھی گہری نیند میں ہوتی زرانیل کے لمس سے اسکی آنکھ کھل ہی جاتی تھی۔۔۔

"آپ جب سب کچھ جانتے ہیں تو کہہ کیوں رہے ہیں اب چھوڑیں مُجھے نیچے بی بی جان کے پاس جانا ہے اور آپ یہ بتائیں وہ نیوشا کے رشتے کے سلسلے میں ہم لوگ جا رہے ہیں ناں ابر شم کے کزن کو دیکھنے۔۔۔؟؟؟" ارواح کو اچانک خیال آیا تو پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں سب پروگرام طے ہے ناشتے کے بعد نکلنا ہے لیکن میں سوچ رہا ہوں تم نہ جاؤ ایسی کنڈیشن میں سفر کرنا صحبت کے لیے صحیح نہیں ہوتا میری جان اور ویسے بھی مُجھے نہیں لگتا ہے کہ وہاں کوپروگس ہو گی تعزیز یہ کبھی نہیں ہونے دے گا۔۔۔" زرانیل کل سے یہی سوچے جا رہا تھا کہ تعزیز یقیناً اس

بات سے بے خبر تھا ورنہ وہ کبھی گرینی کو یہاں نہیں آنے دیتا جتنی وہ اُن لوگوں سے نفرت کرتا ہے۔

یہ بھلا کیسے ممکن تھا۔۔۔

"لیکن ابر شم سے بات ہوئی تھی رات کو میری وہ تو کافی خوش لگ رہی تھی اگر ایسا کچھ ہوتا تو وہ مجھ سے شئیر کرتی ہو سکتا ہے بھائی کو اس بات پر اعتراض نہ ہو آپ ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔" وہ زرانیل کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ہے تعزیز ہم سب سے نفرت کرتا ہے اور جانتی ہو وہ حق پر ہے لیکن دادا جان اور بی بی جان کو اسکے لیے تڑپتے دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کاش کہ خالہ جان وہ سب نہیں کرتی تو آج حویلی والوں کے درمیان

اتنے فاصلے نہیں ہوتے سب ساتھ ہوتے اور شاید تایا جان بھی۔۔۔"وہ افسردگی سے بولا تھا ارواح بھی کچھ لمحوں کے لئے پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

"پر شاید کچھ حادثات زندگی میں ہمارے لئے لکھ دی جاتی ہیں ہم چاہ کر بھی ان سے بچ نہیں پاتے ہیں اور شاید تعزیز کی نفرت سے بھی ہم لوگ بچ نہیں پائے گے۔۔۔۔"وہ مزید دکھی ہوا تھا۔

۔

"دیکھیں میں آپ کو تسلی دوں بھی تو کوئی فایدہ نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہو چکا ہے وہ تو ہو چکا ہے ہاں لیکن ہم دعا کر سکتے ہیں بھائی سب کو معاف کر دیں اور مُجھے اس بات کی بھی فکر ہو رہی ہے نجانے وہاں سب کو دیکھ کر وہ کیسے ری ایکٹ کریں گے۔۔۔"اسے اصل میں اس بات کی پریشانی تھی۔۔

"وہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا فحال ہم نیچے چلتے ہیں آؤ بے بی کو کمپلیٹ ڈائٹ کی ضرورت ہے ہم اس معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے مُجھے میری پرنسز ہیلتھدی چاہیئے۔۔۔۔" وہ ارواح کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولا تو ارواح بس اسے گھور سکی تھی۔۔۔

"زرا نیل وہ میرا کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کر رہا ہے میرا جب دل کرے گا میں تب ناشتہ کر لوں گی۔۔" وہ معصوم سی شکل بناتی ہوئی بولی تھی کیونکہ صبحِ صبحِ ہی اُسکا دل ہر چیز سے چاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

"نو بی بی جان ناراض ہو جائیں گی تم چلو میرے ساتھ۔۔۔ اوئر کچھ لائٹ سا کھالینا زیادہ مت کھانا۔۔۔" وہ ارواح کے بالوں کو پیار سے سنوارتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ اُسے انکارِ نہیں کر سکی تھی۔

زرانیل خان اس کا ہاتھ تھامے روم سے نکلا تھا ان کا ٹکراؤ سامنے سے آتی الیمشہ سے ہوا تھا جس کی زہر آلود نظریں ارواح پر تھیں جس کے چہرے پر پھیلے زرانیل خان کی چاہتوں کے رنگ دیکھتے وہ اندر تک جل گئی تھی۔۔۔

وہ چاہتی تو ایک ہی منٹ میں ارواح کو زرانیل کی نظروں میں گرا سکتی تھی لیکن وہ یہ سب کچھ اتنی احتیاط سے کرنا چاہتی تھی کہ زرانیل کو اس پر زرا سا بھی شک نہ ہو ورنہ اس کے ساتھ جو ہونا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ ارواح کا نازک سا ہاتھ دیکھنے لگی جو زرانیل خان کے مضبوط ہاتھوں میں قید تھا۔۔۔۔

•••••

زرانیل نے اُس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا ہاں وہ اُس کی اٹھتی نظروں سے ناواقف نہیں تھا جانتا تھا وہ اس کے لیے جذبات رکھتی ہے لیکن زرانیل خان نے کبھی اس کی طرف ایسا کوئی اشارہ نہیں کیا تھا۔

اب اگر اس کی شادی کے بعد بھی وہ ایسا سوچتی تھی تو یہ اسکی غلطی تھی زرانیل خان کی نہیں۔۔۔

وہ ارواح کو لیے نیچے ہال میں آیا تو بی بی جان اور شمس خان کے ساتھ اپنے بابا کو تیار دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

"آپ لوگ اتنی صبح صبح تیار ہو گئے۔۔۔" وہ ارواح کے لیے چیئر گھسیٹتے ہوئے اسے چیئر پر بیٹھاتے خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا جبکہ شرمین بیگم کے دل میں جیسی آگ سی لگی تھی یہ منظر دیکھ کر۔

بی بی جان کے انکارِ پر جہاں وہ خوش تھیں وہیں اُنکے اقرار پر وہ سلگ کر رہ گئی تھیں۔

"ہاں ہم لوگوں نے سوچا نیک کام میں دیر کیسی!!!" شمس خان اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے بولے تھے جبکہ سب کے فریش چہرے دیکھ کر زرانیل خان آنے والی متوقع سچویشن سے تھوڑا بہت نروس ہو گیا تھا نجانے وہاں کیا ہونے والا تھا۔

"آپ لوگوں کے ساتھ صرف میں جاؤں گا ارواح کی طعیبت کچھ ٹھیک نہیں ہے یہ یہیں رہے گی تو ہم لوگ ناشتے کے بعد نکلتے ہیں۔۔۔" زرانیل خان ارواح کو دودھ کا گلاس پکڑاتے ہوئے بولا تھا وہ دودھ نہیں پیتی تھی نجانے کیا مسئلہ تھا لیکن اس کی گھوری کو دیکھتے وہ پینے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا بچی کو؟؟؟"بی بی جان پریشانی ہوئی تھیں جبکہ الیمشہ نے سر جھٹکا تھا یہ ٹوپی میلو ڈرامہ دیکھنے میں اسے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا زرانیل خان کا اپنی بیوی کا خیال رکھنا اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں بی بی جان میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں اور یہ ایسے ہی پریشان ہوتے رہتے ہیں بس میں نے کہہ دیا کہ میرا ناشتہ کرنے کا دل نہیں چاہ رہا ہے تو یہ پریشان ہو گئے۔۔۔"وہ اُن کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

"بیٹا کھانا وقت پر کھاؤ گی تو بچہ صحت مند ہو گا پریشان نہیں ہوتے ابھی تو شروعات ہے تبھی آپ کو ایسا محسوس ہو رہا ہے آگے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"بی بی جان مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔

جبکہ الیمشہ کا ذہن کوئی چال بننے میں مصروف تھا ارواح اکیلی تھی آج اس کے پاس اچھا موقع تھا وہ ارواح کو زرانیل کے خلاف کر سکتی تھی یا کچھ بھی ایسا کر سکتی تھی جو زرانیل اور ارواح کی لائف کو ڈسٹرب کر سکتا تھا۔

ناشتہ کرتے سب لوگ جانے کے لیے ریڈی تھے جب شرمین بیگم کی آواز پر سب کے درمیان خاموشی سی چھائی تھی۔۔۔

"نیوشا فرحین کی بیٹی ہے آپ لوگوں کو کم سے کم فرحین کو ساتھ لے کر جانا چاہیے یہ اسکا حق ہے پر جہاں تو کوئی اس سے پوچھ ہی نہیں رہا ہے۔۔۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھیں وہ چاہتی تھیں کہ فرحین بیگم بھی ان کے ساتھ جائیں تاکہ وہ وہاں جا کر کچھ ایسا کر دیں جس سے یہ رشتہ طے ہی نہ ہو۔

"شرمین آپ کو ان معاملات میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں جو صحیح لگے گا وہ ہم کریں گے ویسے بھی نیو شا میری بیٹی ہے اسکا باپ میں ہوں اور میں ہی فیصلہ کروں گا اسکی زندگی کا!!!" مرتضی خان کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا فرحین کے نام پر بھی وہ جو کر چکی تھی اسکے بعد وہ فرحین کا نام سننے کے بھی روادار نہیں تھے کجا کے کسی فیصلے میں بولنے کا حق اُنہیں دیتے۔

"بھائی اس سے غلطی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔"

"شرمین بس کر جاؤ غلطی بہت چھوٹا لفظ ہے جو وہ دونوں کر چکی ہیں اس کے بعد اُنہیں اس حویلی میں رہنے دے رہے ہیں ہم یہ کافی نہیں ہے جو تم اب اس کی حمایت میں بولنے لگی ہو۔۔۔؟؟؟" بی بی جان شرمین بیگم کو اچھی خاصی سنا چکی تھیں۔

"بی بی جان میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ اگر وہ ساتھ جاتی مطلب مُجھے ہی لے جائیں کسی کا وہاں ہونا ضروری ہے۔۔۔" وہ بوکھلاہٹ میں کچھ الٹا سیدھا بول گئی تھیں۔

اُن کے اور بی بی جان کے درمیان ہوتی تلخ کلامی سے ارواح کی گرفت زرانیل خان کے بازوؤں پر سخت ہوئی تھی وہ سہم سی گئی تھی۔

اُنکے غصے سے تو وہ ہمیشہ ہی خائف رہی تھی۔۔۔

"زرانیل تم بچی کو کمرے میں چھوڑ آؤ پھر چلتے ہیں اس کا ٹیشن لینا ٹھیک نہیں ہے دیکھو کیسے رنگت زرد پڑ گئی ہے اسکی۔۔۔" مرتضیٰ خان ارواح کے سہمے سے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولے تھے وہ جانتے تھے کہ وہ ڈر گئی تھی بی بی اور شرمین بیگم کی بحث سے۔

"جی بابا۔۔۔"زرانیل خان ارواح کو بانہوں کے حلقے میں لیتے ہوئے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

جبکہ پیچھے بی بی جان کی تند و تیز نظریں شرمین بیگم پر تھیں الیمشہ تو اُنہیں وہیں چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی کیونکہ اسے کچھ پلاننگ کرنی تھی

۔

اور نیوشا نے جب سے رشتے کے بارے میں سنا تھا وہ کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی ایک بار بھی واپس نہیں آئی تھی۔۔۔

ضرغام خان ناشتے کے میز پر نہیں تھا بی بی جان نے ملازمہ کو بھیجا تھا ضرغام خان کو بلانے کے لئے لیکن وہ نیچے نہیں آیا تھا اور گھر میں چل رہے اس رشتے کے معاملے سے وہ بالکل بے خبر تھا۔

شمس خان پریشان تھے ضرغام خان کے بار بار کے شہر کے چکر اُنہیں پریشان کر رہے تھے وہ رات بھی حویلی میں نہیں تھا صبحِ فجر کی آذانیں سنتے جب وہ نماز کے لئے باہر نکلے تھے۔

تب اُنہوں نے ضرغام خان کی گاڑی کی آواز سنی تھی وہ شائد اس وقت واپس آیا تھا وہ پریشان ہو گئے تھے آخر وہ کہاں جاتا تھا پہلے تو وہ کبھی شہر کے اتنے چکر نہیں لگاتا تھا جتنے اب لگا رہا تھا کوئی نہ کوئی وجہ تو تھی۔۔

ضرغام خان اپنی قمیض کے کف فولڈ کرتا سیڑھیوں سے نیچے اترا تھا سب کو تیار دیکھ کر اس کی نظروں میں حیرتِ در آئی تھی۔۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے دادا جان صبحِ صبح۔۔۔؟؟؟" وہ ان کے قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جبکہ شمس خان کی کچھ کھوجتی نظریں اس پر تھیں

اس کے لب کالے تھے جو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ تقریبا
ساری رات ہی سگریٹ پیتا رہا ہے آنکھوں کے گرد پھیلے ہلکے اس کے رت
جگے کی گواہی تھے۔۔

"وہ ہم لوگ نیوشا کے رشتے کے سلسلے میں جا رہے ہیں تم بھی چلو ہمارے
ساتھ کل رات کو کہاں تھے واپس ہی نہیں آئے آپ۔۔۔"بی بی جان اس
کے قریب جاتے اس کے ماتھے پر پھیلے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھیں
۔

"رشتہ مطلب؟؟؟"وہ اُنکی بات سمجھ نہیں پایا تھا اچانک گھر میں رشتے کی
بات کیسے شروع ہوئی اوُر اس بات سے وہ کیوں انجان تھا بھلا۔

"وہ نیوشا کے لئے کل ایک رشتہِ آیا تھا سو آج ہم اُنکا گھر بار دیکھنے جا رہے ہیں اگر مناسب لگا تو اس کی شادی کر دیں گے میں جلد از جلد اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں ضرغام۔۔۔" مرتضی خان تھکے ہوئے انداز میں بولے تھے۔۔۔

اپنے بیٹے کی یہ حالتِ دیکھ کر بی بی جان کو فرحین پر ایک بار پھر سے غصہ آیا تھا۔

"یہ تو اچھی بات ہے چچا سائیں میں بھی چلتا ہوں ساتھ کچھ کام ہے وہ کر لوں گا۔۔۔" وہ تو ویسے بھی شہر واپس جانا چاہتا تھا اب اچھا تھا اُنہی کے ساتھ چلا جاتا۔

زرانیل خان ارواح کو چھوڑ کر واپس آیا تو ضرغام خان کے گلے ملا تھا ضرغام خان نے ناشتہ کرنے سے انکار کر دیا تھا لبوں کو اس پل ارشک کے لمس کی کمی محسوس ہوئی تھی کاش وہ اس کے پاس ہوتا اس کے لبوں سے خود کو سیر اب کرتا۔

جہاں ہر لفظ محبت کی داستان سناتا ہے۔

جہاں ہر مصرعے میں دل کی دھڑکن کی گونج ہے،

اور ہر قافیہ دل کی محبت کی گہرائی میں بسا ہوا ہے۔

یہ لب وہ سچائی ہیں جو ہر جھوٹ کو چھپاتے ہیں، یہ محبت کی مہر ہیں جو ہر دل کو تسکین پہنچاتے ہیں۔

ان لبوں کی مسکان میں جنت کی خوشبو ہے،

اور ان کی خاموشی میں بھی ایک پوری کتاب کی داستان ہے۔

محبوب کے لبوں پر جو الفاظ نکلتے ہیں،

وہ دل کے زخموں پر مرہم بن جاتے ہیں۔

اور جب یہ لب خاموش ہوتے ہیں،

تو ان کی خاموشی بھی ایک طویل غزل کی مانند ہے۔

محبوب کے لبوں پر ایک طویل غزل کی مانند ہیں، جہاں ہر لفظ محبت کی

داستان سناتا ہے۔۔

وہ یکدم سے ارشک کے بارے میں سوچنے لگا تھا شمس خان کی نظریں اس پر

تھیں اپنے پوتے کے چال ڈھال سے وہ پریشان تھے۔۔۔

بی بی جان کچھ سوچتے ہوئے شرمین بیگم کو بھی ساتھ لے جانے پر راضی ہوئی تھیں اور پھر ضرغام خان شمس خان بی بی جان شرمین بیگم اور زرانیل خان حویلی کے وسیع و عریض کارپورچ کی طرف چلے گئے تھے۔۔۔

جبکہ ان کے جاتے ہی نیوشا کے لبوں پر پراسرار مسکراہٹ آئی تھی کچھ عجیب سا تاثر دیتی مسکراہٹ کسی سے اس کا سب کچھ چھننے والی تھی۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 110

••••

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی گردن میں موجود نیکلس کو دیکھ رہی تھی تعزیز کی طرف سے ملنے والا یہ پہلا تحفہ اسے بہت پسند آیا تھا وہ اُس کے دیئے گئے تحفے کو کبھی خوُد سے الگ نہیں کرنے والی تھی ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی ابر شم کے نزدیک یہ صرف ایک تحفہ نہیں تھا بلکہ تعزیز کی محبت کی نشانی تھی۔۔۔

وہ آئینے میں نظر آتے اپنی گردن پر تعزیز کے لو بائٹس کے نشان دیکھتے بلش کرنے لگی تھی وہ سچ میں بے باک تھا۔۔۔۔

آج کا دن بہت اہم تھا وہ سچ میں بہت نروس تھی اگر تعزیز کو معلوم پڑ گیا کہ اس کی فیملی آرہی ہے تو نجانے وہ کیساری ایکٹ کرے گا لیکن جو بھی تھا اس کی بھی خواہش تھی کہ تعزیز اوُر اُسکی فیملی کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے اوُر اب وہ اس سب میں اس کی فیملی کی مدد کرنے والی تھی۔۔۔

گرینی نیچے آج کی دعوت کے لیے اچھا خاصا انتظام کر چکی تھیں۔

کیونکہ وہ صرف ہارشم کو دیکھنے نہیں آرہے تھے وہ ابر شم کے سسرال والے بھی تھے تو وہ چاہتی تھیں کہ سب پروفیکٹ ہو۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔" تعزیز جو ابھی ابھی خوشبوؤں میں رچا بسا بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس جیل سے بالوں کو سٹ کیے مضبوط چوڑی کلائی میں برانڈڈ واچ پہنے روم میں انٹر ہوا تھا۔

ابر شم کو آئینے کے سامنے سوچوں میں گم پاتے وہ اس کے قریب جاتے اس کو اپنے حصارِ میں لیتے ہوئے بولا تھا ابر شم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی تعزیز نے اسکے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائی تھی۔

"کچھ نہیں بس ایسے۔۔۔" وہ نارمل سے انداز میں بولی تھی وہ اس وقت وائٹ کلر کے ٹروزار اوور وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس تھی جس کی سلیوز نہیں تھیں اکثر روم میں وہ ایسی ڈریسنگ کر لیتی تھی لیکن باہر جاتے ہوئے وہ خاصی احتیاط کرتی تھی۔۔۔

تعزیز کی نظریں اس کے گہرے گلے سے نظر آتے نشب و فراز پر رکی تھیں اس کی گہرائیوں پر آپنی شدتوں کے نشانات دیکھتے وہ گہرا مسکرایا تھا۔

"مُجھے لگا تھا آپ کہہ دیں گی تعزیز میں تمہارے بارے میں سوچ رہی تھی تمہارے رومانٹک انداز کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔" وہ اس کی گردن سے بال ہٹاتے وہاں لب رکھتے ہوئے بولا تھا ابر شم مسکرائی تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنے مطلب کی باتیں کرتا تھا جو اکثر و بیشتر تو رومانٹک ہوتی تھیں۔

"تعزیز کبھی رومانس سے ہٹ کر بھی کچھ سوچ لیا کرو تم۔۔۔؟؟" وہ اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھی جس پر تعزیز نے مسکراتے ہوئے شرارت سے آنکھ ونک کی اور اس کے ہلتے لبوں پر جھکا انداز شدت بھرا تھا وہ اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھاتے قطرہ قطرہ اس کی سانسیں خود میں انڈیل رہا تھا۔

ابر شم اس کے انداز پر خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اس کی گردن میں بانہیں ڈال گئی تھی تعزیز خان اُسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے لبوں پر مزید شدت دکھانے لگا تھا۔

لمحے سر کے تھے خاموشی سے وہ اس کے لبوں سے خود کو سیر اب کرتا کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا ابر شم کے لبوں پر پھیلی شرم گیر مسکراہٹ اس نے اپنے لبوں سے چرائی تھی وہ اس وقت پھر سے بہکنے لگا تھا اور ابر شم جسے اس وقت شاور لینا تھا وہ ایک بار پھر سے اُسکی من مانیاں سہنے کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی وہ اگر پھر سے رومانٹک موڈ میں آجاتا تو ابر شم جانتی تھی کہ اُن کے لیے روم سے نکلنا مشکل ہو جاتا۔

تعزیز نے اُسکی ناک سے اپنی ناک سہلائی تھی۔۔۔

"تعزیز چھوڑو مجھے شاور لینا ہے بہت بھوک بھی لگ رہی ہے تم نیچے جاؤ میں تیار ہو کر نیچے آتی ہوں۔۔۔" وہ اُسکے کوٹ کو صحیح کرتے ہوئے بولی تھی اور تعزیز اسکی چالاکی پر مسکرایا تھا۔۔۔

"آپ بعد میں بھی شاور لے سکتی ہیں ابھی کے لئے میرے ساتھ تھوڑا سا ٹائم سپینڈ کر لے شام کو ہو سکتا ہے میں لیٹ آؤں کیونکہ مُجھے ماموں سے ملنے جانا ہے۔۔۔" وہ ابر شم کو صوفے کی طرف لے جاتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"ارشک کو میں سوچ رہی ہوں آج گھر پر انوائیٹ کر لوں ساتھ شام کو پارٹی کر لیں گے ویسے بھی ہارشم جب سے آیا ہے میں اُسے صحیح سے ٹائم نہیں دے پائی ہوں گرینی بھی ارشک سے ملنا چاہتی ہیں سو اگر تم بولو تو میں اسے انوائیٹ کر لوں۔۔۔" ابر شم کے مائیڈ میں یہ تھا کہ تعزیز کی فیملی والے تو دوپہر تک چلے جائیں گے وہ بعد میں ارشک کو اور اُسکے بابا کو انوائیٹ کر لے گی گھر ڈنر پر۔

"جانتی ہیں ناں ارشک نہیں آئے گی اسنے تو آفس میں بھی کام کرنے سے منع کر دیا تھا نجانے کیوں وہ اتنی اکیلی رہتی ہے ماموں سے بات کروں گا میں۔۔۔"وہ ارشک کی بابت بتانے لگا تھا کہ وہ اسے ان کے گھر نہیں آئے گی۔۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو اس سے بات میں خوُد کر لوں گی تم بس آفس سے سیدھے گھر آنا میں تمہارے بغیر بور ہوتی رہوں گی۔۔۔"وہ منہ پھلائے بولی تھی۔

"اگر آپ کہہ دیں تو میں جاؤں گا ہی نہیں آپ کے پاس ہی رہ جاتا ہوں بس آپ بولیں تو سہی پھر دیکھیں میں کیسے انکارِ کرتا ہوں آپ کو۔۔۔"وہ اسکے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا تھا ابر شم نے اُسے گھورا تھا۔

"اب یہ بھی نہیں کہا میں نے کہ تم جانے سے ہی انکار کر دو تم جاؤ اور مٹینگ پر فوکس کرنا اور ہاں اُس لابیشا سے سوفٹ دور رہنا تعزیز ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اگر مجھے پتہ چلا کہ تم نے لابیشا سے بات کی ہے تو تمہاری خیر نہیں ہے۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر دبے دبے انداز میں بولی تھی۔

اگر گرینی اسے نہیں کہتی تو وہ کبھی چھٹی نہیں کرتی ایسے اکیلے تعزیز کو وہ کبھی نہیں جانے دینے والی تھی آفس لیکن مجبوری تھی۔۔۔

"آپ تو نہیں ہوں گی وہاں تو اگر میں ایک کس اسے کر بھی لوں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا میرے خیال میں میم جی۔۔۔" وہ اب ابر شم کو تنگ کر رہا تھا اور ابر شم نے اس کے بال کھینچے تھے جو وہ کافی دیر کی محنت کے بعد اچھے سے سٹ کر پایا تھا ابر شم نے ایک جھٹکے میں ہی انکا حشر نشر کر دیا تھا۔

"خبر دار جو ایسا سوچا بھی سمجھے نہیں برداشت نہیں کروں گی یہ چاہے مزاق میں ہی کیوں نہ کہی ہو یہ بات تم پر صرف میرا حق ہے یہ حق میں کسی اور کو کبھی لینے نہیں دوں گی۔۔۔"وہ ایموشنل ہوئی تھی تعزیز کو اپنا مذاق مہنگا پڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Yes, my beautiful wife, I am only yours today and" tomorrow as I am positive for you, I am happy that you are positive about me and even if it is a matter of kissing someone else, believe me, that taste. What is in your touch cannot be in the touch of an aura. So get this thing out of your mind that Tazeez Khan will ever think of anyone other than

his beloved wife. In my thoughts, in my heart, in my mind, there is only one girl, and that is Abrasham Taiziz Khan, my wife, my love, my life, my everything.".

("ہے مائی بیوٹیفل وائف میں بھی صرف آپ کا ہوں آج بھی کل بھی جیسے میں آپ کے لیے پوزیسو ہوں مجھے خوشی ہے کہ آپ بھی میرے بارے میں ایسے ہی پوزیسو ہیں اور یہاں تک بات ہے کسی اور کو کس کرنے کی تو یقین مانیں جو ذائقہ آپ کے لمس میں ہے وہ کسی اور کے لمس میں نہیں ہو سکتا ہے۔ تو یہ بات زہن سے نکال دیں کی تعزیز خان کبھی اپنی اتنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر کسی اور کے بارے میں سوچے گا۔ میری سوچوں میں میرے دل میں میرے دماغ میں صرف ایک ہی لڑکی کا بسیرا ہے اور وہ ہے

ابر شم تعزیز خان میری بیوی۔۔۔۔میری محبت۔۔۔۔میری زندگی میرا سب کچھ۔۔۔۔")وہ ابر شم کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

ابر شم جو اُسکی بات پر پہلے اپ سٹ تھی وہ اُسکے اس قدر حسین اظہارِ پر مسکرائی تھی۔۔

"بہت اچھی ہے تعزیز خان مُجھے اچھا لگا تم ایسا سوچتے ہو اور میرے پیارے شوہر جی میرے دل اور دماغ میں بھی بس آپ ہی کا بسیرا ہے۔۔۔"وہ اس کی بئیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی۔

جہاں ہر دھڑکن ایک مصرع کی طرح گونجتی ہے۔

یہ دل ایک محبت کی کتاب ہے،

جس کا ہر صفحہ، ہر ورق،

محبت کی کہانی کہتا ہے۔

اس دل میں چھپی ہیں وہ خواہشات

جو کبھی زبان پر نہیں آئیں،

یہ دل ان خوابوں کا مسکن ہے

جو راتوں کو جاگتے ہیں۔

ہر دھڑکن ایک کہانی ہے، ہر سانس ایک نغمہ،

اور ہر آہٹ میں محبت کی مٹھاس ہے۔

محبوب کے دل کی گہرائی میں

عشق کی موجیں ہیں،

جہاں ہر تلاطم ایک نئے جذبے

کی ترجمانی کرتا ہے۔

یہ دل ایک راز کی کتاب ہے،

جس کا ہر صفحہ محبت کی

نرمی سے لکھا گیا ہے۔

"تو پھر اس کا مطلب ہوا اگ دونوں اطراف سے برابر کی لگی ہے میم جی۔۔۔" وہ اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولا تھا اسے جب بھی ابر شم کو تنگ کرنا ہوتا تھا وہ ایسے ہی میم جی کہتا تھا اور ابر شم محض اسے گھور کر رہ جاتی تھی۔۔۔

"تعزیز پلیز سٹاپ اٹ مجھے نہیں پسند یہ لفظ "میم جی" اتنا اکورڈ فیل ہوتا ہے۔۔۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی جس پر تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا۔

"لیکن میرے دل کو لگتا کو لگتا ہے یہ نام بہت پسند ہے اور میں تو ہمیشہ آپ کو اسی نام سے بلاؤں گا میم جی۔۔۔" وہ ابر شم کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے شرارت بھرے انداز میں بولا تھا اور ساتھ ہی جھکتے ابر شم کے لبوں کو قید کرتے اسکی سانسوں کی مہک خود میں انہیل کی اور کافی دیر تک اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا تھا۔

جبکہ فون کی بیل نے اُسے ڈسٹرب کیا وہ بمشکل پیچھے ہوا تھا۔

فون لینا کا تھا پر ابر شم نوٹ نہیں کر سکی تھی یہ اچھا تھا ورنہ وہ اس بات پر بحث شروع کر دیتی صبح صبح۔

"ہاں بولو۔۔۔؟؟؟"تعزیز سپاٹ انداز میں بولا تھا یہ لڑکی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی اوٗر اب تو بالکل بھی نہیں۔

"سر آپ کی ٹھیک آدھے گھنٹے بعد میٹنگ ہے میم اور آپ دونوں کا وہاں ہونا ضروری ہے میٹنگ کافی امپورٹنٹ ہے سو سب ریڈی ہے بس آپ کا انتظار ہے۔۔۔"لینا صبح صبح اُس کی سپاٹ آواز سن کر ایک پل کے لئے شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بہت کوشش کے باوجود کچھ نہیں کر پا رہی تھی ہاں بس اس بات کی تسلی تھی کہ اب ائزم کچھ کرے گا لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ آئزم جو کرنے والا تھا اس میں نقصان اس کے حصّے میں آنا تھا۔

۔

"اوکے آرہا ہوں۔۔۔"وہ بول کر فون کٹ گیا تھا۔

"کس کی کال تھی؟؟؟"ابر شم اپنے بالوں کا جوڑہ بناتے ہوئے پوچھنے لگی تھی تعزیز کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی جب وہ فون پر بات کر رہا تھا ابر شم ست مخفی نہیں رہی تھی۔

"آفس ارجنٹ جانا ہو گا آپ اپنا خیال رکھیئے گا میں شام میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا اور آپ بات کر لیجیے گا ارشک سے اگر وہ مان گئی تو نہیں تو

پھر ہم چلیں گے وہاں۔۔۔"وہ ابر شم کا گال تھپتھپاتے ہوئے صوفے سے اٹھاتو وہ بھی اٹھی تھی۔۔۔

"ہیو اگڈ ڈے۔۔۔"ابر شم اس کے لبوں کو چومتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا اور مسکراتے ہوئی روم سے نکلا تھا اور اس کے جاتے ہی ابر شم نے شاور لیا اور فریش سی تیار ہو کر وہ روم سے نکلی تھی۔۔۔

سیڑھیاں اترتے ہوئے اُسے اچانک سے ارشک کا خیال آیا تو وہ اُسے کال کرنے لگی تھی۔

۔

فون کال سے لگائے ہی وہ نیچے بھی آگئی تھی یہاں گرینی بیٹھی ہوئی تھیں وہ اُن کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

جو اسے دیکھتے ہی مسکرائی تھیں۔

ابر شم نے بھی سمائل پاس کی اور ارشک سے بات کرنے لگی تھی جبکہ گرینی کچھ یاد آنے پر کچن کی طرف چلی گئی تھیں یہاں کک اور باقی میڈز لنچ تیار کر رہے تھے گرینی سے تعزیز جاتے ہوئے مل کر گیا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی اس سے بات نہیں کر پائی تھیں۔

ابر شم ارشک کو ہر صورت یہاں آنے کے لئے قائل کرنا چاہتی تھی۔

"ہیلو کیسی ہیں آپ؟؟؟" ارشک جو اس وقت بوتیک کے لیے تیار ہو کر نیچے آ رہی تھی ناشتے کے لیے اور گود میں ضرشک تھا وہ ابر شم کی کال آتے دیکھ کر اس سے بات کرنے لگی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور ضرشک کیسا ہے۔۔۔!؟؟"ابر شم کو ضرشک کچھ زیادہ ہی یاد آرہا تھا وہ کیوٹ سا بے بی تھا ہی اتنا پیارا کہ اس پر کسی کو بھی پیار آجائے۔

"جی میں بھی ٹھیک خیریت آپ نے صبحِ صبحِ کال کی؟؟"وہ ابر شم کی صبحِ صبحِ کال آتے دیکھ کر خاصی پریشان ہوئی تھی تبھی پوچھنے لگی تھی۔۔

"ہاں وہ میں نے تم سے بات کرنی تھی تم آج فری ہو کیا؟؟؟ کوئی کام تو نہیں ہے تمہیں؟؟؟"ابر شم نے پوچھا تھا۔۔

"نہیں کام تو کوئی خاص نہیں ہے بس بوتیک جارہی ہوں فحال تو کل بھی نہیں جاسکی تھی تو کافی کام پڑا ہے جو کرنا ہے وہاں سے رات گئے تک واپسی ہو گی

کیوں آپ کو کوئی کام ہے کیا؟؟؟" وہ نیچے پہنچ گئی تھی بابا کی گود میں ضرشک کو دیتے خوُد وہ ابر شم سے بات کرنے لگی تھی۔

"ہاں وہ میں سوچ رہی تھی کافی ٹائم ہو گیا ہے کیوں ناں آج ملاقات ہو جائے اس لیے کال کی تمہیں کیا تم آج میرے گھر آسکتی ہو اپنے بابا کے ساتھ تعزیز کہہ رہا تھا وہ اُنہیں کافی مس کر رہا ہے سو میں نے سوچا ایسے سب لوگوں کی ملاقات ہو جائے گی اوُر دیکھو پلیز انکارِ مت کرنا۔۔۔" وہ اینڈ پر ساتھ یہ جتانا نہیں بھولی تھی کہ وہ انکارِ نہیں کرے گی اوُر ارشک اس کے پروگرام کو سنتے پریشان ہوئی تھی ایسے کسی کے گھر جانا اسے بالکل بھی مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

"لیکن آپ کے گھر کیسے ؟؟؟ آپ ہمارے گھر آجائیں بابا سے بھی مل لیجیے گا اور بات چیت بھی ہو جائے گی میں نہیں آسکوں گی وہاں پلیز۔۔۔" ایسے بہت عجیب لگ رہا تھا ابر شم کے گھر جانا۔۔

"نہیں پہلے تم لوگ آؤ گے ہمارے گھر پھر ہم آئیں گے اصل میں گرینی بھی تم سے ملنا چاہتی ہیں اور اُنہوں نے بھی مُجھے کہا تھا تو اگر تم آؤ گی تو اُنہیں بھی بہت اچھا لگے گا۔۔۔" ابر شم نے اب کی بار گرینی کا حوالہ دیا تھا جو خود بھی ارشک سے ملنا چاہتی تھیں۔

"مُجھے اُن کے خلوص کی قدر ہے ابر شم لیکن میں کہیں نہیں جاتی ہوں نجانے کیوں ایک ڈر سا لگا رہتا ہے اور آپ کے گھر میں آؤں گی لیکن پھر کبھی آج نہیں آپ سمجھنے کی کوشش کریں پلیز۔۔۔" وہ کسی طرح ابر شم کو راضی کرنا چاہتی تھی کہ وہ آج نہیں آپائے گی۔

"ارشک یہاں ہمارے گھر میں ایسا کچھ نہیں ہو گا ڈونٹ وری اوُر تعزیز نے بہت دل سے کہا تھا کہ وہ اپنے ماموں اوُر تم سے ملنا چاہتا ہے ایسے میں تم انکارِ کرو گی تو اُسے بہت دکھ ہو گا تم آ جانا یہاں آ کر تمہیں خوُد فیل ہو جائے گا کہ ایسا ویسا کچھ نہیں۔۔۔۔"ابر شم ارشک کی کنڈیشن سمجھ رہی تھی تعزیز کی فیملی کس قدر پرانے خیالات کی مالک تھی یہ اسے ارواح سے پتہ چلا تھا۔

ارشک بھی ان لوگوں کے ساتھ رہی تھی ممکن تھا کہ وہ ان لوگوں کی وجہ سے ایسا بیہیو کر رہی ہو۔

لیکن ابر شم کو یہ تھا کہ وہ لوگ کونسا پورا دن وہاں رہیں گے وہ تو واپس چلیں جائیں گے کچھ دیر بیٹھ کر اوُر ارشک کو وہ شام میں انوائیٹ کر رہی تھی۔۔

"آپ اتنا اسرار کر رہی ہیں تو میں کوشش کروں گی وعدہ نہیں کر سکتی ہوں لیکن اگر ممکن ہوا تو انشاء اللہ ضرور آنے کی کوشش کروں گی آپ ناراض نہیں ہوئیے گا مجھ سے۔۔۔"وہ اس کے اتنے انسسٹ کرنے پر مان گئی تھی لیکن اندر سے دل میں عجیب عجیب سے خدشات جنم لے رہے تھے۔۔۔

"بہت شکریہ میں انتظار کروں گی۔۔۔"ارشک کے حامی بھرنے پر وہ خوش ہوئی تھی مزید چند ضروری باتیں کرتے وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔۔

اؤر گرینی سے بات کرنے کے لیے کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔

....

بی بی جان مسلسل خاموشی سے سفر کے ختم ہونے کی دعا کر رہی تھیں دل میں جو شک تھا وہ اسکی تصدیق کرنا چاہتی تھیں اؤر زرانیل خان لب بھینچے

ڈرائیو کر رہا تھا ضرغام خان اسکی سنجیدہ شکل دیکھ رہا تھا وہ کسی بات کو لے کر شاید پریشان تھا

ضرغام خان اور بی بی جان کے ساتھ زرانیل خان ایک گاڑی میں تھے جبکہ شمس خان مرتضیٰ خان اور شرمین بیگم دوسری گاڑی میں ایڈریس زرانیل کو

ویسے بھی پتہ تھا وہ تعزیز کے نکاح پر آچکا تھا۔

سو اس نے گاڑی رانا مینشن کے کار پورچ میں روکی تھی اُسکے پیچھے ہی دوسری گاڑی بھی رکی تھی۔۔

زرانیل خان گاڑی سے نکلا تو اس کے پیچھے باقی سب بھی نکلے تھے۔۔

گھر کی خوبصورتی دیکھ کر سب کو حیرت ہوئی تھی شرمین بیگم کی نگاہیں تو ہٹ ہی نہیں رہی تھیں ان کی حویلی بہت خوبصورت تھی لیکن یہ مینشن باہر سے دیکھنے پر ہی بہت خوبصورت تھا۔

میڈ جو پہلے ہی اُن لوگوں کے انتظار میں کھڑی تھی وہ اُنہیں اندر لے آئی تھی یہاں ہال میں گرینی موجود تھیں جبکہ ابر شم تھوری دیر پہلے اوپر چلی گئی تھی اسے کچھ کام تھا اور ہار شم ابھی تک صبح کا اپنے روم سے نہیں نکلا تھا سو اس وقت ہال میں صرف گرینی موجود تھیں۔

جہنوں نے سب کا بہت اچھے سے ویلکم کیا تھا اور اُنہیں بیٹھنے کا کہتے میڈ کو ریفریشمنٹ لانے کا کہتے ساتھ ہی ابر شم کو بلانے کا بھی کہا تھا۔

"بہت خوشی ہوئی آپ لوگوں نے نظر ثانی کی اپنے فیصلے پر ورنہ آپ لوگوں کے صاف صاف انکارِ کر دینے پر تو مُجھے لگا تھا کہ یہ رشتہ ہو گا ہی نہیں۔۔۔" وہ بی بی جان کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں ضرغام خان کو دیکھتے اُنہیں جاننے میں ایک لمحہ نہیں لگا تھا وہ تعزیز کا بھائی تھا۔۔۔

تعزیز کو سوچتے انہیں پریشانی ہوئی تھی نجانے وہ کیساری ایکٹ کرنے والا تھا لیکِن پھر جانتی تھیں کہ وہ اُنکی بات سمجھ جائے گا۔۔۔

"دیکھیں بہن پہلے ہم نے انکارِ کیا تھا لیکن پھر نیوشا کے باپ کا یہ فیصلہ تھا کہ وہ آپ لوگوں سے ایک بار ملے گا آپ لوگوں کے گھر میں اور کوئی نہیں

رہتا ہے۔۔۔؟؟؟ مطلب ہم لوگ تو لڑکے سے ملنے آئے ہیں وہ کہاں ہے؟؟؟" گرینی کے ساتھ کسی اور کو نہ پا کر وہ پوچھنے لگی تھیں۔

زرانیل خان خاموشی سے بیٹھا تھا گرینی اسے پہچان چکی تھیں اور وہ گرینی کو لیکن دونوں نے یہ بات کسی اور کو محسوس نہیں ہونے دی تھی۔

"ہارشم روم میں ہے میں اُسے بلاتی ہوں اور میری پوتی ہے وہ بھی اوپر اپنے کمرے میں ہے بہت چھوٹی سی فیملی ہے ہماری میرے بیٹے اور بہو کی ڈیتھ ہو چکی ہے تو پوتی کی پرورش میں نے کی ہے باقی ہارشم سے آپ لوگ مل لیں جو کچھ پوچھنا ہے خود ہی پوچھیں۔۔۔۔" ہارشم سڑھیاں اتار کر نیچے آیا تو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔

ساتھ ہی اُسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ اُنکے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

بلیو جینز اوپر بلیک کلر کی ہاف سلیوز والی ٹی شرٹ پہنے وہ خاصا فریش لگ رہا تھا۔

پوری رات وہ جگاتا رہا تھا موم کی باتوں کو سوچتے اسے نیند نہیں آئی تھی۔

اوُر اب گرینی کے بلانے پر نیچے آیا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ موم نے گرینی کو کال کی ہو گی یا نہیں۔

یقیناً نہیں کی تھی ورنہ گرینی اس وقت اتنی مطمئن نہیں ہوتی۔

"بیٹا کیا کرتے ہیں آپ؟؟؟" مرتضیٰ خان نے پوچھا تھا تب تک ابر شم بھی وہاں آچکی تھی اوُر بی بی جان جو پہلے ہار شم کو غور سے دیکھ رہی تھیں اب

ابر شم کو دیکھتے اُنہیں حیرتِ کا جھٹکا لگا تھا مطلب وہ بالکل ٹھیک سوچ رہی تھیں تعزیز یہیں رہتا تھا۔

ضرغام خان بھی ابر شم کو دیکھ چکا تھا وہ ایک بار ابر شم سے مل چکا تھا جانتا تھا اسے بھی بہت حیرت ہوئی تعزیز یہاں تھا تو وہ لوگ یہاں کیونکر آئے تھے۔۔۔

شمس خان بغور بی بی جان کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہے تھے جو حیرت زدہ سی ابر شم کو دیکھ رہی تھیں وہ پریشان ہوئے تھے۔

"بی بی سب ٹھیک ہے؟؟!" وہ زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکے تھے سو پوچھنے لگے تھے۔۔۔

"یہ لڑکی۔۔۔" انہوں نے ابر شم کی طرف اِشارہ کیا تھا جبکہ ابر شم بھی اُنہیں دیکھتے ہی پہچان گئی تھی زرانیل خان کو تو وہ پہلے ہی اچھے سے جانتی تھی لیکن بی بی جان سے بھی ایک ملاقات اسکی ہو چکی تھی۔۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔" وہ سب کو سلام کرتی ہوئی گرینی کی لفٹ سائیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

"یہ میری پوتی ہے ابر شم۔۔۔" گرینی نے اسکا تعارف کروایا تھا جبکہ بی بی جان کی نظریں خود پر محسوس کرتے ابر شم پزل ہوئی تھی وہ کیوں اسے اتنے غور سے دیکھ رہی تھیں۔

"وعلیکم السلام بیٹا آپ شادی شدہ ہیں!!؟" یہ سوال شرمین بیگم کی طرف سے آیا تھا جو سب کو خاموش دیکھتے ہوئے بولی تھیں لڑکا بھی بہت

خوبصورت تھا اگر یہ رشتہ ہو جاتا تو نیوشا کی تو قسمت ہی چمک جانی تھی اکلوتا لڑکا تھا یعنی کروڑوں کی جائیداد کا مالک۔۔۔۔

"جی میں شادی شدہ ہوں۔۔۔"شرمین بیگم کا سوال کرنا ابرشم کو پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ پھر بھی آہستگی سے جواب دینے لگی تھی کہ وہ مہمان تھے۔۔

ابرشم مزید کوئی بات کرتی کہ اس کا سیل فون بجا تھا کال آفس تھی لابیشا کی سو وہ سب سے ایکسکیوز کرتی اٹھ کر باہر لان کی طرف چلی گئی تھی اور باقی سب لوگوں باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔

"آپ کا داماد آپ کے ساتھ نہیں رہتا؟؟"بی بی جان اس وقت تعزیز کو دیکھنا چاہتی تھیں سو وہ گرینی سے پوچھنے لگی تھیں ان کے انداز میں کچھ ایسا

تھا جو گرینی کو پریشان کر گیا وہ کیوں بھلا تعزیز کے بارے میں پوچھ رہی تھیں جبکہ وہ اسکی نفرت سے بخوبی واقف تھیں۔

"وہ ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے آفس گیا ہوا ہے اب شام کو ہی واپس آئے گا آپ لوگ ہارشم سے بات کریں جو کرنی ہے میں لنچ لگواتی ہوں۔۔۔" وہ ان سے معذرت کرتے اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی تھیں جب کہ اب سب لوگوں کی نظروں کا مرکز ہارشم تھا۔

"آنکل میرے ڈیڈ کا بزنس ہے لندن میں جسے پہلے میں سنبھلتا تھا لیکن اب یہاں شفٹ ہو گیا ہوں تو یہیں بزنس اسٹبلش کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔" وہ اُن کے پہلے کیے ہوئے سوچ کا جواب دینے لگا تھا۔

"تو یہ گھر اور جائیداد کس کی ہے؟؟؟" شرمین بیگم پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھیں بی بی جان نے اُنہیں گھورا تھا لیکن وہ عادت سے مجبور تھیں۔

"یہ تو ابرشم کی ہے مطلب ماموں جان کی ساری جائیداد کی وارث ابرشم ہے اور سارا بزنس وغیرہ وہی ہینڈل کرتی ہے۔۔۔" ہارشم کو شرمین بیگم کے سوال پر الجھن ہوئی تھی۔۔۔

وہ تو اچھا تھا کہ ابرشم واپس آگئی تھی ورنہ وہ ضرور کچھ الٹا سیدھا بول دیتا اُنہیں۔

ابرشم کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات تھے کیونکہ لابیشا نے اسے بتایا تھا کہ تعزیز گھر واپس آرہا تھا ان کی مٹینگ کچھ ایشوز کی وجہ سے کینسل ہو گئی ہے تو وہ فری تھا تو گھر واپس آرہا ہے۔

ابر شم نے ایک دو بار تعزیز کا نمبر ملانے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے اٹھایا ہی نہیں تھا وہ مزید پریشان ہوئی تھی اور اب سب کے درمیان آکر بیٹھ تو گئی تھی لیکن پریشانی اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

"آبی سب ٹھیک ہے؟؟؟" ہارشم پوچھنے لگا تھا۔

"یس ایوری تھنگ اوکے۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی تھی جبکہ دل کی حالت تو بہت عجیب سی ہو رہی تھی نجانے اپنی فیملی کو دیکھ کر وہ کیسے ری ایکٹ کرتا۔

ضرغام خان کو بھی پریشانی ہو رہی تھی تعزیز کے رویئے سے وہ واقف تھا اور پھر آفس میں جیسے اس نے دادا جان کو صاف صاف انکارِ کیا تھا وہ بہت پریشان تھا اب نجانے وہ آگیا تو کیا ہو گا۔

اسکا ارادہ تو ارشک کے بوتیک جانے کا لیکن اگر ایسے درمیان میں سب کو چھوڑ کر جاتا تو سب کو اس پر شک ہو جاتا جو وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ابر شم کی نظر اچانک سے ضرغام خان پر پڑی تھی اور پھر اسے ارشک کا خیال آیا اور اُسکے بیٹے کا یعنی وہ بچہ ضرغام خان کا تھا۔

ضرغام خان کی باروعب پرسنلٹی سے وہ سمجھ گئی تھی کہ ارشک اتنی احتیاط کیوں کرتی تھی یقیناً اس انسان کے سامنے آنے کے ڈر سے وہ کہیں جاتی تک نہیں تھی۔۔۔۔

"ابر شم میم لنچ ریڈی ہے!!!" میڈ نے آتے ابر شم کو گرینی کا میسج دیا تھا گرینی بہت خوش تھیں جانتی تھیں کہ وہ لوگ اب اقرار ہی کریں گے ابر شم

نے میڈ کو واپس کچن میں بھیجا اور اس سے پہلے کہ وہ سب لوگوں کو کچن کی طرف لے کر جاتی تعزیز مین ہال سے اندر انٹر ہوا تھا۔

سب سے پہلے اسکی نظر بی بی جان پر پڑی تھی اُسکے بڑھتے قدم رکے تھے اور پھِر اس کی نظر باقی بیٹھے نفوس پر گئی تھی شمس خان ضرغام خان شرمین بیگم اور مرتضیٰ وہ سب لوگ تھے زرانیل خان کی طرف دیکھتے وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا جبکہ ابر شم کی طرف اُس نے دیکھا تک نہیں تھا۔

پر وہ اسے دیکھ چکی تھی صوفے سے اٹھتے وہ تعزیز کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اس پل اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے وہ لوگ جہاں تھے کیوں کیا اس سے ملنے آئے تھے نہیں وہ ان لوگوں کے لیے اتنا اہم نہیں تھا کہ اُس

سے ملنے کے لیے وہ لوگ وہاں آتے لیکن پھر وہاں کیوں تھے ابر شم کیوں بیٹھی تھی ان کے پاس۔

"تعزیز۔۔۔" ابر شم کے بولنے پر سب کی نظریں تعزیز کی طرف اُٹھی تھیں اور سب لوگ اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

لیکن تعزیز واپس قدم پیچھے رکھتا وہاں سے نکلنے لگا تھا کہ ابر شم نے اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تھی پر تعزیز نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا وہ اس وقت جیتنے غصے میں تھا ابر شم کو اس پل اس کی کالی آنکھوں کی وحشت سے خوف محسوس ہوا تھا عجیب سا تاثر دیتی وہ آنکھیں جن میں وہاں بیٹھے ہر شخص کے لیے نفرت تھی۔

"یہ سب لوگ جہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟" وہ دبی دبی آواز میں پوچھنے لگا تھا

ہارشم تو شوکڈ تھا تعزیز کے چہرے پر یہ غصہ اسنے پہلی بار دیکھا تھا وہ اسکے

ہمیشہ ہی سوفٹ اوئر فرینڈلی بات کرتا تھا پر آج یہ اس پل کوئی اوئر ہی تعزیز

تھا جسکی آنکھیں اس پل اتنی لال ہو رہی تھیں کہ سب لوگوں کو دیکھتے وہ

اچھا خاصا شرمندہ ہو رہا تھا کہ نجانے وہ لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے اُن کے

بارے میں۔

لیکن تعزیز کا ایسے بیہیو کرنا بھی اُسے خاصا پریشان کر رہا تھا وہ کیوں اُن

لوگوں کو دیکھ کر آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا۔۔۔

"تعزیز ٹیک اٹ ایزی یار کیا ہو گیا ہے؟؟؟" وہ چلتا ہوا تعزیز کے قریب آیا

تھا جو اس وقت بھرا ہوا شیر لگ رہا تھا۔۔۔

زرانیل خان بھی کچھ سوچتے تعزیز کی طرف بڑھا تھا لیکن وہ وہ پیچھے جا رہا تھا ابر شم ہڑبڑا کر اس کے پیچھے گئی تھی کیسے جانے دے سکتی تھی وہ اسے خود سے دور۔

"تعزیز بیٹا تم کب آئے؟؟!" گرینی جو اسی وقت کچن سے نکلی تھیں وہ تعزیز کو دیکھتے پریشانی سے پوچھنے لگی تھیں اسکے چہرے کے تاثرات سے اُنہیں کچھ اچھی فیلنگز نہیں آ رہی تھیں جب کہ تعزیز تو ان لوگوں کی طرف سے ملنے والے دھوکے پر افسردہ تھا۔۔۔وہ لوگ کیسے اس کے گھر والوں کو یہاں بلا سکتے تھے ضرغام خان کو دیکھتے اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں ایٹ لیسٹ وہ ان لوگوں کی یہاں توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔

"گرینی یہ سب کیا ہے؟؟؟" وہ واپس جانے کے بجائے گرینی سے سوال کرنے لگا تھا جو پریشان تھیں اُنکے چہرے کے تاثرات سے وہ بہت کچھ سمجھ

رہا تھا یعنی اس کی پیٹھ پیچھے یہ کام وہ لوگ نجانے کب سے کر رہے تھے اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا کچھ دن پہلے ناشتے کے ٹیبل پر گرینی کہیں جانے کی بات کر رہی تھیں تو کیا وہ اس کے گھر گئی تھیں۔

"تعزیز بیٹا آرام سے میری بات سنو یہ لوگ ہارشم سے ملنے آئے ہیں کیونکہ تمہاری کزن کا رشتہ مانگا تھا ہم نے ہارشم کے لیے تم آؤ بیٹا بیٹھو باقی باتیں ہم بعد میں کلئیر کر لیں گے۔۔۔۔" وہ اس کے قریب گئی تھیں لیکن اسنے نفی میں سر ہلایا تھا وہ بے یقینی سے سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یعنی رشتہ مانگا تھا تو مطلب وہ حویلی بھی گئی تھیں جبکہ وہ سب جانتی تھیں کہ وہ ان لوگوں سے کتنی نفرت کرتا تھا اس کے باوجود بھی وہ وہاں گئیں گرینی سے امید نہیں تھی اسے کہ وہ کچھ ایسا کریں گی۔۔۔۔

"آپ کیسے توقع کر سکتی ہیں میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں گا جن سے مُجھے شدید نفرت ہے یہ سب لوگ اس قابل ہیں کہ میں ان سے بات کروں اوُر آپ۔۔۔"وہ ابر شم کے مقابل آیا تھا جو آنسو پیتی اس کے چہرے پر پھیلے درد کے اثرات دیکھ رہی تھی یقیناً اسے ماضی یاد آگیا تھا ابر شم کے وہ جیسے ہی قریب آیا ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"تعزیز۔۔۔"ابر شم نے اسکا ہاتھ تھامتے اسے کچھ کہنا چاہا لیکن تعزیز نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

"آپ سے یہ امید نہیں تھی مجھے لیکن خیر جب اپنے دھوکا دے جائیں تو غیروں سے کیا گلہ۔۔۔"وہ پل میں ابر شم کو غیروں میں شاملِ کر چکا تھا اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا وہ اس وقت غصے میں تھا اسے پیار سے ہینڈل کرنے کی ضرورت تھی۔

"دیکھو تم ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو کیوں تم کچھ جانتے نہیں ہو ایک بار بات کرنے میں کیا حرج ہے پلیز تعزیز۔۔۔"زرانیل پہلی بار بولا تھا جبکہ باقی سب خاموشی سے تعزیز کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

سبھی کو یقین ہوا تھا کہ گرینی کا حویلی آنا ابھی تک تعزیز کے علم میں نہیں تھا۔۔۔

"تجھ سے بات نہیں کرنی ہے میں اوئر آپ گرینی جو مرضی ہو وہ کیجیے لیکن اب سے میں آپ لوگوں کی لائف میں نہیں رہوں گا کیونکہ جو لوگ مُجھے دھوکا دیں ان پر میں دوبارہ بھروسہ نہیں کرتا۔۔۔"وہ کہہ کر رکا نہیں تھا باقی باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے کہ یکدم سے شمس خان اس کے مقابل آئی تھے۔

اپنے پوتے کو وہ ایسے کیسے جانے دے سکتے تھے جانتے تھے وہ اُنسے نفرت کرتا تھا لیکن وہ یہ نفرتوں اور عداوتوں کو ختم کرنا چاہتے تھے پہلے بھی آفس میں وہ اپنی انا ایک طرف رکھ کر گئے تھے اوُر ابھی بھی وہ سب بھولے اس کا بھاری مضبوط ہاتھ اپنے کپکپاتے ہاتھوں میں تھام چکے تھے۔۔۔

۔

"نہیں بیٹا ایسا مت کہو۔۔۔" گرینی نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا تھا جو سر جھکائے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی ماحول کافی تلخ سا ہو گیا تھا اوُر اب اُنہیں یہ اپنی غلطی لگ رہی تھی کہ کاش وہ تعزیز کو پہلے ہی اس بارے میں سب بتا دیتی تو ایسا نہیں ہوتا ابھی کل ہی تو اُنہیں اپنی پوتی کے چہرے پر تعزیز کی محبتوں کے رنگ نظر آئے تھے اوُر آج ایسا ہو گیا وہ کیسے اپنی پوتی کو روتے ہوئے دیکھ سکتی تھیں۔

"تعزیز اپنے بوڑھے دادا کو معاف کر دو بیٹا۔۔۔!!!" شمس خان کے یہ الفاظ ہارشم کو چونکا گئے تھے یہ سب لوگ تعزیز کی فیملی والے تھے یہ اندازہ تو اسے تھا لیکن اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ تعزیز اور اس کی فیملی کے درمیان اتنے برے حالات ہیں۔

"آپ سے بات نہیں کرنی ہے مجھے آپ میں سے کسی سے بات نہیں کرنی ہے سنا آپ نے!!!" وہ چیخا تھا پہلی بار ابرشم نے اسے اتنے غصے میں دیکھا تھا وہ ہمیشہ ٹھنڈے مزاج کا انسان تھا غصہ بہت ہی کم کرتا تھا۔۔۔

لیکن اس پل اس کی دہاڑ سے وہاں موجود سبھی لوگ پریشان ہوئے تھے۔۔۔

ضرغام خان ایک سائیڈ پر تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اگر درمیان میں بولے گا تو تعزیز مذید غصہ کرے گا سو وہ سائیڈ پر تھا لیکن دادا جان کے ساتھ تعزیز کا یہ رؤیہ اسے مناسب نہیں لگا تھا۔

"تعزیز کول ڈوان۔۔۔۔"زرانیل اس وقت اس کے غصے کے پیش نظر اسکی باتوں کا برا منائے بغیر بولا تھا لیکن زرانیل کی بات پر وہ طنزیہ انداز میں ہنسا تھا زرانیل سے کم سے کم اسے امید نہیں تھی کہ وہ ایسا کرنے گا اور ابرشم وہ اس سب کے بارے میں جانتی تھی لیکن اسے کچھ نہیں بتایا تھا اس نے یہ بات اسے دکھ اور افسوس میں مبتلا کر رہی تھی۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 111

....

تعزیز خان کا دل چاہا رہا تھا وہ زرانیل کو ایک الٹے ہاتھ کی لگا دے اس وقت وہ بہت پریشان تھا اپنے اتنے قریبی لوگوں سے ملا دھوکا جیسے اس کے حواسوں پر کاری ضرب لگا گیا تھا وہ اپنی آنکھیں میچے اپنے سامنے شمس خان کو دیکھ رہا تھا جن کی نظریں اسی پر تھیں لیکن وہ ان سے بات کرنے کے لئے خوُد کو شاید آج تک پہلے کبھی تیار کر پایا تھا اور نہ ہی شاید کبھی آگے کر پاتا۔

وہ اپنی ماں کے ساتھ کی گئی ہر زیادتی کو سوچتے خود میں اتنی ہمت نہیں پاتا تھا کہ وہ حویلی والوں سے بات کرے۔

گرینی پریشانی سے تعزیز کو دیکھ رہی تھیں جسکی آنکھوں میں پھیلی نمی انسے مخفی نہیں رہی تھی وہ اس کے ماضی سے واقف تھیں وہ اُنہیں سب کچھ بتا چکا تھا کہ اس کی فیملی والے اس کے ساتھ کیا کر چکے ہیں وہ پھر بھی اس کی پیٹھ پیچھے یہ سب کر گئی اب اُنہیں احساس ندامت نے آن گھیرا تھا تعزیز کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی اُنہیں بہت پریشان کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی فیملی والوں کی تڑپ دیکھ سکتی تھیں لیکن تعزیز کی سچویشن بھی وہ سمجھ سکتی تھیں ۔

تعزیز بیٹا۔۔۔"شمس خان اس کے بار بار نفرت کے اظہارِ کے " باوجود بھی بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے نجانے کیوں وہ تعزیز کو ایک بار اپنے گلے لگانا چاہتے تھے۔۔۔

وہ اس وقت شدید پریشانی میں مبتلا تھے ہارٹ پیشنٹ تھے ڈاکٹر نے ٹینشن لینے سے منع کیا ہوا تھا لیکن اس وقت سچویشن ہی ایسی ہو گئی تھی کہ وہ بس کسی طرح تعزیز سے بات کرنا چاہتے تھے۔

"تعزیز تم نے مُجھے ہمیشہ مان دیا عزت دی میں اگر تم سے کچھ کہوں گی تو مُجھے یقین ہے تم میرا مان برقرار رکھو گے۔۔۔"کافی دیر جب درمیان میں خاموشی چھائی رہی تو گرینی چلتے ہوئے تعزیز کے قریب گئی تھیں ضروری تھا اس وقت وہ تعزیز کو پیار سے مناتی۔۔۔۔

"گرینی آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتا ہوں لیکن خدایا مجھ سے کچھ ایسا مت مانگیے گا جو میں آپ کو دے نہ سکوں۔۔۔"وہ اپنی سرخ انگار کو مسلتے ہوئے بولا تھا۔۔

کافی بدتمیزی کر چکا تھا وہ ان سے اب مذید اُن کی سننے سے انکار کرتا تو شدید پچھتاوے کا شکار ہو جاتا۔۔۔

تعزیز یہ لوگ جہاں تمہارے لیے نہیں آئے ہیں تم بس یہ سمجھو " یہ نارمل مہمان ہیں بیٹا ائی نیو اٹس ویری ڈفیکلٹ بٹ تم کوشش کر سکتے ہو بیٹا۔۔۔"اُنہوں نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا تعزیز نے شکوے بھری نظروں سے انہیںں دیکھا تھا وہ جانتی تھیں یہ بہت مشکل تھا ان کے لیے لیکن وہ پھر بھی ایسے بول رہی تھیں جبکہ وہ اُن لوگوں کے ساتھ بات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

۔

یہ میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔"وہ معذرت کرنے سے انداز "
میں بولا تھا اُنہیں بحث کرتے کافی وقت ہو چکا تھا تقریباً دوپہر کے
تین چار بجنے والے تھے۔

ابرشم اس وقت یہ بھول چکی تھی کہ وہ ارشک کو انوائیٹ کر چکی
ہے یہاں اوُر اگر وہ ضرغام خان کی موجودگی میں یہاں آ گئی تو کیا
ہو گا اس پل تو اُسے بس تعزیز کے رویئے سے پریشانی ہو رہی تھی
جو اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہا تھا۔

۔

ہارشم ابرشم کو لے کر خود کو کوس رہا تھا کیونکہ اس نے ہی تو گرینی اور ابرشم کو فورس کیا تھا ان لوگوں کے گھر جانے کے لئے ابرشم کے آنسو اسے شرمندگی میں مبتلا کر رہے تھے ۔

"تعزیز بیٹا بات کرنے میں کیا ہرج ہے ویسے بھی جو کچھ ہو چکا ہے اسے دوہرانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے اب سب لوگ تم سے معزرت کر رہے ہیں تو تم بھی اپنا دل بڑا کر لو۔۔۔"شرمین بیگم شمس خان اوَر بی بی جان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھیں جبکہ ان کی بات پر تعزیز نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں ۔

شرمین بیگم کو دیکھتے اسے حرمین بیگم یاد آئی تھیں اوَر پھِر باقی سب

۔

پھر اس کی برداشت سے یہ منظر باہر ہوا تھا وہ تیز تیز قدموں سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا اور ابرشم اپنے آنسو صاف کرتی اوپر سیڑھیاں پھلانگ گئی تھی اس کی ناراضگی چھپی تھی ۔

وہ کل ہی تو اس کے ساتھ خوش تھی ان لوگوں نے اتنا انجوائے کیا اور آج صبح جاتے ہوئے وہ کتنا خوش تھا رات کی پلاننگ کر رہے تھے اوٗر اب ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر گرتے پھوٹ پھوٹ کر دو دی تھی تعزیز خان کا ایسے جانا اس کے دل کو جلتے تاوے پر لوٹا گیا تھا وہ اسے اس وقت اپنے پاس چاہیئے تھا وہ کیوں چلا گیا ۔

وہ کشن اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر پھینک چکی تھی بال اس وقت اس کے بکھرے ہوئے تھے رونے سے آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے تھے وہ روتے ہوئے مسلسل تعزیز کا نمبر ملا رہی تھی جو بند تھا اوٗر یہاں اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا دل کو نجانے کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے وہ بہت مشکل سے خود کو قابو کیے ہوئے تھی ورنہ دل کر رہا تھا کہ چیخ چیخ کر روئے ۔

گرینی تعزیز کے جانے کے بعد سب کی طرف دیکھنے لگی تھیں جن کے چہرے سرخ تھے ضرغام خان ضبط سے سرخ پڑتے چہرے پر ہاتھ مارتے بمشکل وہاں بیٹھا تھا۔۔۔

زرانیل بار بار تعزیز کا نمبر ملا رہا تھا لیکن بند تھا جبکہ شمس خان اپنا سینہ مسلا تھا گرینی سب سے معذرت کر رہی تھیں جبکہ سب لوگ

اپنی جگہ پر شرمندہ تھے جبکہ ہارشم تو اوپر چلا گیا تھا اور شرمین بیگم کو ایک نیا شوشہ مل گیا تھا یہ خبر وہ گھر جا کر اپنی بہنوں کو سنانے والی تھیں ۔

بہن ہماری طرف سے ہاں ہے لیکن ہمارے پوتے کو ہو سکتا ہے " کہ یہ رشتہ پسند نہیں آئے ہم لوگ یہاں آئیں لیکن ہمیں آپ کا لڑکا پسند ہے اگے آپ کو جو مناسب لگے۔۔۔"بی بی جان نے بہت سوچ سمجھ کر بولا تھا۔۔۔

جبکہ ان کی بات سنتے سب لوگ حیران ہوئے تھے لیکن شمس خان مطمئن تھے پوتے کے قریب رہتے تو ممکن تھا کہ وہ ان لوگوں کے لئے اپنا دل نرم کر لیتا ۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ سب خیر کریں بس تعزیز سے "
میں بات کروں گی وہ اس وقت غصے میں تھا شاید بعد میں میری
بات سمجھ جائے وہ۔۔۔"گرینی کو خوشی ہوئی تھی کہ چلو ان لوگوں
نے اقرار تو کیا جبکہ وہ سب کو پھر ڈائینگ ہال میں لے گئی تھیں
اب اُنہیں کھانا کھائے بغیر تو وہ انہیں نہیں جانے دے سکتی تھیں
اب ویسے بھی لنچ کا ٹائم نکل گیا تھا تقریباً کافی ٹائم ہو گیا تھا۔

••••

عالمیار خان کی آنکھ لیٹ کھلی تھی آرمینا اس وقت بھی سو رہی تھی
اس نے انگڑائی لیتے نیند دور بھگانے کی کوشش کی تھی اوٗر ایک
نظر آرمینا کو دیکھتے اس کے قریب بیٹھتے اس کے قریب آ گیا تھا وہ

خوٗد سے لا پرواہ سو رہی تھی اس کے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے لب عالمیار خان کو صبح صبحِ انہیں چھونے کی خواہش ہوئی تھی وہ اس کے اطراف میں ہاتھ رکھتا اسکا پر جھکا تھا آرمینا کی ڈیٹ شیٹ آ چکی تھی اس کا منڈے کو پیپر تھا اوٗر وہ جانتا تھا کہ وہ تیاری کر لے گی۔

وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبا گیا تھا وہ گہری نیند میں تھی سو اسکا لمس محسوس نہیں کر سکی تھی اوٗر اس نے جی بھر کر خوٗد کو سیر اب کیا اور اس کے بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

وہ بے خبر سو رہی تھی وہ آرمینا کو اپنے بارے میں سب بتانا چاہتا تھا لیکن اس کا ارادہ تھا کہ وہ پہلے سکون سے پیپر دے دے اپنے پھر وہ آرام سے اسے سب بتانا چاہتا تھا۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تو نظر اپنے دائیں رخسار پر بنے نشان پر گئی تھی ماسک کو دیکھتے وہ کافی کچھ سوچنے لگا تھا۔

باتھ روم جاتے فریش ہوتے وہ واپس آیا تھا آرمینا کے اٹھنے کا ٹائم ہو رہا تھا سو وہ اس کے لئے ناشتہ بنوانے کے لیے کچن کی طرف چلا گیا تھا کک پہلے ہی کچن میں موجود تھی اس نے آرمینا کی فیورٹ ڈشز بنوائی تھیں۔

وہ واپس روم میں آیا تو وہ تقریبا جاگ رہی تھی اور اپنی آنکھیں مل رہی تھی ۔

"گڈ مارننگ۔۔۔وہ مارننگ وش کرتا اس کے قریب آیا تھا سائیڈ پر پڑا فرسٹ ایڈ بوکس اُٹھاتے اس نے آرمینا کے پاؤں کی پٹی چینج کی تھی زخم کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔

"اب پٹی نہیں کریں مُجھے الجھن ہو رہی ہے کب سے یہ پتہ باندھ کر گھوم رہی ہوں اب اور نہیں۔۔۔وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی عالمیار خان کو اس کے انداز میں ہنسی آئی تھی۔

"ٹھیک ہے لیکن زیادہ پاؤں پر وزن نہیں ڈالنا آؤ باتھ روم چھوڑ کر آؤں تمہیں۔۔۔وہ اس کے قریب ہوتے اسے بانہوں میں بھرنے

کی کوشش کرنے لگا کہ آرمینا نے اشارے سے اسے روک دیا تھا۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں خوُد چلی جاؤں گی"وہ پہلے ہی کافی بلش کر " جاتی تھی اس کے یوں بانہوں میں اٹھانے پر اوُر اب جبکہ اسکا پاؤں کچھ حد تک ٹھیک ہو گیا تھا تو وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ مقابل پر کوئی بوجھ ڈالے ۔

لیکن آپ کو درد ہو گا۔۔؟؟؟"وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا جس" پر آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا اوُر عالمیار نے اس کا ہاتھ تھامے اُسے بیڈ سے اٹھنے میں مدد کرتے باتھ روم کے دروازے تک چھوڑا تھا ۔

جاؤ ناشتہ تیار ہے جلدی سے تیار ہو جاؤ مُجھے لیٹ ہو رہا ہے بلکہ "
آپ آرام سے ناشتہ کر لینا میں چلتا ہوں اب تو پہلے سے کافی بہتر
ہیں۔۔۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کے جانے کا سن
کر آرمینا کے آگے بڑھتے قدم رکے تھے۔

آپ اتنی جلدی جا رہے ہیں؟؟؟"وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی تھی "
لیکن جب احساس ہوا تو وہ خوُد کو کوسنے لگی تھی نجانے کیوں دل
بار بار اس کی طرف لپک رہا تھا۔

بہت ضروری کام ہے"...اسے پیار سے بہلانا چاہا رات اسے "
احساس ہوا تھا کہ وہ پیار سے آرمینا کو اپنے مزید قریب کر سکتا ہے
جبکہ وہ پہلے ہی عالمیار سے محبت کرتی ہے تو یہ اس کے لیے زیادہ
مشکل نہیں ہو گا۔۔۔۔

مُجھے صبحِ صبحِ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟؟؟"آنکھیں چھلملانے لگی تھیں "
وہ جا رہا تھا کیوں اسے برا لگ رہا تھا دل کر رہا تھا عالمیار کو روک
لے۔

وہ ایک اجنبی تھا آرمینا کے لیے اس کے بھائی کا دوست جہاں بس
وہ چند دن تھی لیکن دل کی بدلتی حالتِ اُسے جیسے اُس انسان کے
قریب لا رہی تھی ۔

اُس کے جانے کا سنتے وہ لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے کہ زمین زمین
بوس ہوتی مقابل نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے اپنی
طرف کھینچا تھا۔

رات لیٹ آیا تھا بٹ آج جلدی آ جاؤں گا آپ تب تک آرام "
سے سٹڈی کرنا اوٗر ٹینشن نہیں لینی کسی بات کی آج لنچ ٹائم پر کرنا
ہے اوٗر اپنا خیال رکھنا ہے۔۔۔"اس کے بالوں کو پیچھے کرتے وہ
اتنے نرم انداز میں بولا تھا کہ آرمینا کہیں لمحے بس اُسے دیکھتی رہی
تھی لیکن دل چاہا رہا تھا وہ نہ جائے ۔

پر زہن کے پردے میں اچانک سے عالمیار کا عکس لہرایا وہ کیسے
عالمیار کو چھوڑ کر کسی اور کے بارے میں سوچ سکتی تھی کبھی نہیں
یہ انسان اسکا کچھ بھی نہیں لگتا تھا عالمیار اس کی محبت اسکا شوہر
سب کچھ تھا اُسکی یادیں کافی تھیں آرمینا کے لیے ۔

وہ ایک جھٹکے سے مقابل کا حصارِ توڑ کر دور ہوئی تھی چہرے پر شرمندگی سے اثرات تھے شاید وہ اپنی کچھ دیر پہلے کی کہی ہوئی بات کی وجہ سے خفت میں مبتلا تھی۔۔۔

آپ جائیں۔۔۔"وہ بولتی باتھ روم چلی گئی تھی اوٗر عالمیار آرمینا " کے رویئے کو لے کر الجھا تھا ایک پل وہ کتنی اپنی اپنی سی لگی تھی اوٗر اگلے پل جیسے وہ خود سے بھی بیگانہ تھی۔۔

آرمینا میں جانتا ہوں تم اب عالمیار سے بہت محبت کرتی ہو اوٗر " شاید احساس ندامت بھی ہو گیا ہے تمہیں لیکن میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں بس چند دن کے بعد ہمارے درمیان یہ دوریاں نہیں رہیں گی ہم دو جسم ایک جان بن جائیں گے پہلے ہی اگر تم سے اپنا رشتہ مضبوط کیا ہوتا تو شائد حالات ایسے نہیں

ہوتے۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں میں ائی نمی صاف کرتا اپنی آنکھ کا کنارہ صاف کرتا کمرے سے نکل گیا تھا آرمینا واپس روم میں آئی تو خالی کمرہ دیکھ کر اس نے منہ بنایا تھا۔۔۔۔

اس کے ڈریسز اوُر باقی چیزیں وہ آرڈر کرکے منگوا چکا تھا آرمینا کا پاؤں قدرے بہتر تھا تبھی وہ نارملی چل پا رہی تھی ڈریس چینج کرتے وہ سمپل سی فراک پہنے باہر نکلی تھی بالوں میں برش کرتے وہ دوپٹہ گلے میں ڈالے روم سے نکلی تھی۔۔

گھر میں صرف فی میل میڈز کا سٹاف تھا تو وہ ریلیکس تھی ۔

کچن میں آئی تو کک کے ساتھ میڈ پہلے ہی اُسکا بریک فاسٹ ٹیبل پر لگا چکی تھی وہ بیٹھ کر ناشتہ کرتی کافی کا مگ لے کر لاونج میں

چلی گئی تھی ارادہ سٹڈی کرنے کا تھا وہ وعدہ کرکے گیا تھا جلدی آنے کا سو وہ ابھی سے انتظارِ کرنے لگی تھی۔

....

ہارشم روم میں آیا تو ابرشم کو روتے دیکھ کر پچھتاوے نے نئے سرے سے اسے اپنی لیپٹ میں لیا تھا اسے اپنی غلطی لگ رہی تھی اس نے دروازہ نوک کیا تو ابرشم سیدھی ہوئی تھی اوٗر ہارشم کو دیکھ کر اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے ۔

آبی ائم سوری یہ سب میری وجہ سے ہوا مُجھے نہیں پتہ تھا کہ " بات اتنی خراب ہو جائے گی ورنہ میں ایسے گرینی کو فورس نہیں کرتا کبھی بھی۔۔۔۔"وہ شرمندہ تھا اپنی جگہ جبکہ ابرشم کو برا

محسوس ہوا تھا کہ ایسے سب کے درمیان میں سے اسے اٹھ کر نہیں آنا چاہیے تھا نجانے تعزیز کی فیملی والے اسکے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے۔

"نہیں ہارشم تم گلٹی فیل مت کرو یار مجھے تعزیز کو اس بارے میں بتانا چاہیے تھا وہ اپنی فیملی سے الگ رہتا ہے اسکی مدر کی ڈیتھ ہو چکی ہے اوٗر اپنی فیملی والوں سے اس کی زیادہ بنتی نہیں ہے تبھی اُنہیں دیکھ کر اتنا ہارش ری ایکشن دیا اسنے۔۔۔"ابر شم ہارشم کے چہرے پر شرمندگی کے اثرات دیکھتے اسے بتانے لگی تھی۔

"لیکن پھر بھی مجھے برا محسوس ہو رہا ہے"!!!وہ اس بات پر ہنوز قائم تھا۔

تم اوپر کیوں آئے اُن کے پاس ہی بیٹھتے وہ کیا سوچ رہے ہوں "
گے ایسے اٹھ کر تم اوپر آ گئے۔۔۔"وہ ابر شم اس کے ایسے اٹھ کر
آنے پر خفا ہوئی تھی ۔

تم بھی تو آ گئی وہ لوگ کافی اپ سٹ لگ رہے تھے ایسے نہیں "
آنا چاہیے تھا اوٗر مُجھے لگتا ہے تمہیں تعزیز سے بات کرنی چاہیے
تاکہ ان لوگوں کے درمیان جو مس انڈر سٹنڈنگ ہے وہ کلئیر ہو
سکے۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا جس پر ابر شم نے سر ہلایا تھا
وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔

تعزیز سے بات کرنے میں کوئی ہرج نہیں تھی ہو سکتا تھا کہ اس
کی فیملی اور اس کے تعلقات آپس میں نارمل ہو جاتے ۔

ہاں میں کوشش کروں گی لیکن ابھی تم آؤ نیچے چلتے ہیں ایسے اچھا"
نہیں لگتا ہے وہ لوگ شاید برا مان جائیں نجانے تعزیز کہاں گیا ہے
مُجھے اس سے ملنے بھی جانا ہے پر رابطہ ہی نہیں ہو پا رہا
ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

پھر دونوں ساتھ ہی نیچے اترے تھے۔۔۔

لیکن ابرشم کا فون بجا تو وہ رک گئی اوٗر ہارشم ڈائننگ ہال کی طرف
چلا گیا اوٗر ابرشم کو ٹھٹک کر رکنا پڑا جب اسکی نظر سامنے سے آتی
ارشک اوٗر اس کی گود میں موجود ضرشک پر پڑی ۔

اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا یہ وہ کیسے بھول گئی اسنے ارشک کو انوائیٹ کیا ہوا تھا اوَر وہاں سب لوگ تھے ارشک اسے دیکھتے اس کے قریب آ گئی تھی۔۔

اندر تک اُسے ملازمہ چھوڑ کر گئی تھی ۔

ارشک کا آنے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن بابا نے بہت اسرار کر کے اُسے بھیجا تھا کیونکہ وہ تعزیز کی وجہ سے وہ مجبور تھے کہ وہ ان لوگوں سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ارشک کے ساتھ وہ خود نہیں آئے تھے کیونکہ ان کی طعیبت تھوڑی خراب تھی ارشک ڈرائیور کے ساتھ آئی تھی ابر شم نے

ایڈریس تو صبح ہی ارشک کو بتا دیا تھا سو اسے ڈھونڈنے میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی۔

ابرشم فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے ارشک کے قریب آئی تھی وہ آئی تھی اس بات کی خوشی ہوئی تھی ابرشم کو اسے گلے سے لگایا تھا۔

ارشک فل بلیک کلر کے گاؤن میں تھی سر پر سکارف بھی بلیک کلر کا تھا اوٗر نقاب ہونے کی وجہ سے صرفِ اسکی آنکھیں نظر آ رہی تھیں اوٗر ارشک اُسے لیے اس سے پہلے کہ اوپر اپنے کمرے میں جاتی ضرغام خان کو کچن سے نکلتے دیکھ کر ارشک کو اپنے پیروں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ۔

••••

ارواح سب لوگوں کے جانے کے بعد کافی دیر تک آرام کرتی رہی تھی اسکی دوپہر کے وقت کھلی تھی ظہر کی نماز ادا کرتے وہ کمرے سے نکلی تھی۔

پہلے تو اس نے سوچا کمرے میں ہی رہے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر جب وہ کچھ دیر تک روم میں بیٹھے بور ہو گئی تو پھر اس نے سوچا کہ وہ باہر لان میں چلی جائے وہاں اچھا فیل کرے گی ایسے گھر میں گھومنا اسے اچھا تو نہیں لگا تھا لیکن کمرے میں بیٹھے ہوئے وہ اکتا گئی تھی۔۔یا شاید اُسے زرانیل خان کی یاد آ رہی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ پاس ہی تو ہوتا تھا ابھی گیا تھا کچھ گھنٹے پہلے ہی تو لیکن ارواح کو یہ چند گھنٹے بھی صدیاں معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

کچھ دیر مزید روم میں ٹہلتے ہوئے وہ روم سے نکل آئی تھی آخر کب تک روم میں رہتی وہ۔۔

وہ جیسے ہی روم سے نکلی سامنے سے آتی الیمشہ کو دیکھ کر وہ رک گئی تھی نیوشا تو اپنے کمرے میں تھی اور فرحین بیگم اور فرحین بیگم ویسے ہی کمرے سے نہیں نکلتی تھیں ایسے میں الیمشہ ہی ادھر اودھر گھول رہی تھی۔۔

ارے اٹھ گئی تم؟؟؟"وہ ارواح کے قریب آتے پوچھنے لگی تھی " اس لڑکی کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ارواح کو جھوٹی لگی تھی۔۔

کہیں بار اس نے الیمشہ کو زرانیل کو تکتے پایا تھا اب اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ مقابل کھڑی لڑکی اس کے شوہر میں دلچسپی رکھتی ہے۔

ارواح نے اسے اگنور کیا لیکن وہ بھی الیمشہ تھی اپنے نام کی ایک اس کے پیچھے چلی آئی تھی ارادہ ارواح کو سیڑھیوں سے دھکا دینے کا تھا۔

اس وقت آس پاس کوئی نہیں تھا یہ کام وہ آسانی سے کر سکتی تھی تبھی تو وہ ارواح سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ اسے باتوں میں مصروف کرتے وہ یہ کام کر سکے۔۔۔

ارے اتنا اٹیٹیوڈ کہ سوال کا جواب بھی نہیں دے رہی ہو صرف " اتنا ہی پوچھا ہے اٹھ گئی ہو لیکن تم ہو سوال کا جواب بھی نہیں دے رہی۔۔۔؟؟؟"ارواح کو آگے بڑھتے دیکھ کر وہ اس کے پیچھے آئی تھی۔۔

دیکھیں مُجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے"...وہ پلٹے بغیر بولی تھی "

اس پل دل کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکے ساتھ کچھ برا ہونے والا ہو۔۔۔

لیکن کیوں تمہیں کیوں بات نہیں کرنی مجھ سے؟؟؟"وہ اس کے "

پیچھے پیچھے چلتے سوال کر رہی تھی اسی چکر میں وہ لوگ سیڑھیوں کے قریب آ گئے تھے الیمشہ اگے سیڑھیوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

اوٗر عین ارواح کے بالکل قریب آتے اس سے پہلے کہ وہ ارواح کو دھکا دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتی اُسے نیوشا اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی دکھائی دی تھی وہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

نیوشا کو اگر اس پر شک ہو جاتا تو اس نے اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کیا تھا دل تھا کہ اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ وہ اس کے چہرے سے اسلے دل کا خوف عیان تھا۔

ارواح اٹھ گئی تم۔۔۔؟؟؟"نیوشا ارواح کے قریب آتے ہوئے " پوچھنے لگی تھی سب لوگ کہاں تھے یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی ایک پل کے لیے اسکے دل کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی۔۔

آج تک اُسنے صرف ضرغام خان کو چاہا تھا اسکے علاوہ کوئی زندگی میں شاملِ ہو گا یہ بات وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن قسمتوں کے فیصلے ایسے ہوتے ہیں وہ اپنے باپ کے فیصلے پر سر جھکانے والی تھی اتنے عرصے میں یہ اندازہ اُسے بخوبی ہو گیا تھا کہ اگر ضرغام خان کو ارشک نہ بھی ملی تو وہ پھر بھی کبھی اس سے شادی نہیں کرے گا۔

اگر اسکی چاہت سچی ہوتی تو آج وہ ضرغام خان کی بیوی ہوتی لیکن وہ کیسے کسی کی زندگی میں دھوکے سے شامل ہو سکتی تھی۔۔۔

نیوشا۔۔۔"ارواح اس کے گلے لگی تھی۔۔۔"

اس کی اٹکی سانس بحال ہوئی تھی ورنہ الیمشہ کی نظروں کو اپنے پیچھے محسوس کرتے وہ کس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی یہ وہ بتا نہیں سکتی تھی۔

"ارواح کو دیکھتے نیوشا اسکی خیریت دریافت کرنے لگی "کیسی ہو؟؟؟ تھی جب سے اُسے پھپھو بننے کی خبر ملی تھی وہ بہت خوش تھی خوشی اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔

"ارواح الیمشہ کو "میں ٹھیک ہوں نیوشا کہاں جا رہی تھی تم؟؟؟ اگنور کرتے نیوشا سے سوال کرنے لگی تھی جبکہ الیمشہ لب بھینچ کر وہاں سے پاؤں پٹخ کر واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

کتنا اچھا موقع تھا اسکے پاس لیکن نیوشا کے آنے سے وہ یہ موقع گوا چکی تھی لیکن اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ ارواح کو ایسے جانے دینے والی تھی۔

میں امی کے کمرے میں جا رہی تھی اُنہیں میڈیسن دینی تھی اوۓ " میرے ساتھ تم بھی اکیلی بور ہو جاؤ گی بھائی تو نجانے کب واپس آئیں۔۔۔"وہ ارواح کا ہاتھ تھامے اُسے بھی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔

جبکہ ارواح اندر سے وہ کافی ڈری ہوئی تھی اپنی ساس کے رویے سے اسے لگا کہیں وہ اس کو ڈانٹ ہی نہ دیں وہ روم میں آئی تو فرحین بیگم بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں ارواح کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھیں ۔

امی کیا کر رہی ہیں آپ؟؟؟"وہ اپنی ماں سے زیادہ دیر ناراض "
نہیں رہ سکی تھی بھلا بیٹیاں کب ماؤں سے خفا ہوتی ہیں وہ انکا خیال
رکھتی تھی۔

لیکن پہلے کی طرح جیسا کچھ بھی نہیں رہا تھا۔

بی بی جان کا رویہ فرحین بیگم اوٗر حرمین بیگم کے ساتھ اچھا نہیں
تھا لیکن نیوشا کو لگتا تھا کہ وہ حق پر تھیں اُنکے جوان بیٹے کا قتل
ہوا تھا۔

ارے میری بہو آئی ہے اندر آوٗ بیٹا۔۔۔"وہ بیڈ سے اٹھتے ارواح "
کے قریب گئی تھیں وہ جو ان کے غصے سے ڈر رہی تھی انکا اتنا اچھا
رؤیہ دیکھ کر اسے یقین نہیں ہوا تھا۔۔۔

ماشاءاللہ میری اللہ سے دعا ہے یہ وقت خیر سے آئے اوُر تمہاری " اوُر زرانیل کی گود میں تم لوگوں کا بچہ ہو اپنی اولاد کا سکھ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو نصیب فرمائے۔۔۔"اُنہوں نے ارواح کی پیشانی چومی تھی۔

وہ مسکرائی تھی اگر زرانیل کو پتہ چلتا کہ اُس امی اتنے اچھے انداز میں ارواح سے مل رہی تھیں تو وہ خوشی سے پاگل ہو جاتا۔

آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔۔"وہ اُسے بیڈ تک لے آئی تھیں اوُر نیوشا " مسکراتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پڑی اُنکی میڈیسن نکالنے لگی تھی شوہر کی بے رُخی نے انکی صحت پر بہت برا اثر ڈالا تھا اوُر اُوپر سے جوان بیٹے کی جدائی نے تو جیسے اُنہیں وقت سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا تھا۔۔۔۔

نیوشا اُنہیں کھانا کھلانے کے بعد میڈیسن دیتے آرام کرنے کا مشورہ دیتی روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ ارواح اُن کے پاس ہی بیٹھی رہی تھی وہ جانتی تھی ماضی میں فرحین بیگم نے بہت غلط کیا تھا لیکن وہ زرانیل خان کی ماں تھیں کیسے منہ موڑ سکتی تھی وہ اُن سے۔۔۔

ویسے بھی اُنکے کیے گئے برے کام اُن کے سامنے تھے کوئی ان سے بات نہیں کرتا تھا شوہر نے تو دیکھنا ہی چھوڑ دیا تھا کمرے میں بھی بہت کم آتے تھے۔

ارواح نے سوچ لیا تھا وہ اب سے انکے ساتھ رہے گی وقت گزارے گی تاکہ انکا اکیلا پن تھوڑا دور ہو۔۔۔

زرانیل خان خوش ہے اس خوش خبری سے؟؟"یہ بات پوچھنے والی"
تو نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی پوچھنے لگی تھیں ۔

جی بہت زیادہ۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی پھر وہ کافی دیر "
تک اُن کے پاس بیٹھی رہی تھی۔۔۔

جب ان کے آرام کا وقت ہو گیا تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی
تاکہ وہ ریسٹ کر سکے۔۔۔

•••••

ضرغام خان جو کہ فوں پر آنے والی کال سننے کے لیے ڈائینگ ہال
میں سب سے معزرت کرتا باہر نکلا تھا وہ اپنے دھیان میں تھا اُس
کی نظر ارشک اور ابرشم پر نہیں گئی تھی وہ اپنے فون میں مصروف

تھا لیکن خود پر کسی کی نظروں کی تپش وہ واضح محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ایک لمحے کے لئے ضرغام خان کی آنکھ اوپر اٹھی اوٗر پھِر پلٹنا ہی بھول گئی وہ ارشک تھی ناقابلِ یقین وہ وہاں کیا کر رہی تھی ۔

ابرشم پر نظر پڑی تو اسکی گود میں موجود بچہ دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا۔۔۔

پارکنگ ایریا میں بھی جب ضرغام خان کی ملاقات ارشک سے ہوئی تھی تب وہ ارشک کے بارے میں نہیں جانتا تھا لیکن تب وہ بچہ ارشک کی گود میں تھا رات اس کے پاس سے آتی خوشبو بہت کچھ سمجھا رہی تھی ضرغام خان کو۔۔۔

پل بھر کے لئے ضرغام خان یقین نہیں کر پایا تھا کہ ایسا کچھ بھی ہو سکتا تھا لیکن آنکھوں دیکھے منظر کو کیسے رد کر سکتا تھا ارشک اسکو خوُد کو تکتے پا کر جیسے مرنے والی ہوئی تھی ابر شم کی حالتِ بھی ارشک سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

اُسے ارشک کو یہاں بلانا بہت بڑی غلطی لگ رہی تھی نجانے کتنے لمحے بیتے تھے درمیان میں ضرغام خان کی نظروں کی طلب تھی کہ جیسے پوری ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ضرشک جو پہلے تو کچھ دیر ابر شم کی گود میں خاموش رہا لیکن پھر اپنی مما کی طرف ہمکنے لگا وہ ارشک سے دوری برداشت نہیں کرتا تھا اپنی مما ہر وقت پاس چاہیے ہوتی تھی۔۔۔

وہ جب گلہ پھاڑ کر رونے لگا تو ابر شم نے ہڑبڑا کر اسے جلدی سے ارشک کو دیکھا تھا وہ ارشک کی گود میں جاتے ہی پر سکون ہوتے ارشک کی گردن میں اپنی چھوٹی چھوٹی بانہیں ڈالے اس کی گردن میں منہ چھپا گیا تھا۔۔۔

لیکن ضرشک کے رونے کی آواز سن باقی سب لوگ جو لنچ کر چکے تھے وہ ڈائننگ ہال سے باہر ضرور نکل آئے تھے۔۔۔

ارشک پیچھے کو لڑکھڑائی تھی اپنے سامنے بی بی جان اور شمس خان کو دیکھتے بے ساختہ اُس کی گرفت ضرشک کے گرد سخت ہوئی تھی ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے بیٹے کو کھونے والی ہو۔

ضرغام خان بنا کسی کی پرواہ کیے ارشک کے قریب جاتے اُسے کھینچ کر اپنے حصار میں لے چکا تھا جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔

یہ منظر سب کے لیے حیران کن تھا کیونکہ سب اچھے سے جانتے تھے کہ ضرغام خان ایسی بے اختیاری کسی غیر لڑکی کے لیے کبھی نہیں دیکھا سکتا ہے ۔

اوَر زرانیل خان ارشک کو دیکھ کر حیران ہوا وہ یہاں کیا کر رہی تھی ضرشک بھی تھا اسکے پاس۔

ضرغام خان۔۔۔"شمس خان تیز دار آواز میں بولے تھے پوتے کی " یہ حرکت وہ بھی کسی غیر کے گھر میں اُنہیں اچھی خاصی شرمندہ کر گئی تھی۔

دادا جان آرام سے۔۔۔"زرانیل خان نے اُنہیں تھاما تھا جبکہ "
ارشک مسلسل اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی ضرغام
خان سے پر یہ اسکے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا ضرغام خان کی
گرفت اس کے گرد سخت تھی۔۔۔۔

ارشک کو لگ رہا تھا کہ اگر کچھ دیر تک اس نے اس کے حصار سے
رہائی حاصلِ نہیں کی تو اس کی سانس رک جائے گی وہ بہت شدت
سے اسے خوُد میں بھینچے ہوئے تھا جبکہ نظریں ضرشک پر تھیں جو
ارشک کی گود میں تھا۔۔۔

ضرغام خان نے ایک جھٹکے سے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا تھا وہ
گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا ایسے ارشک سے گود سے جب بھی کوئی

اسے زبردستی اُٹھاتا تھا وہ رونا شروع کر دیتا تھا اوَر ضرغام خان تو ویسے بھی اس کے لئے اجنبی تھا۔

اسے بس چند گنے چنے لوگوں کے لمس کی عادت تھی ضرغام خان کو اس نے خوَد سے دور کرنے کے لیے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے مکے مارے تھے جبکہ ضرغام خان دیوانہ وار اس کے ننھے سے چہرے کے بوسے لے رہا تھا۔۔۔

ارشک اُس سے اتنا بڑا سچ بھی چھپا سکتی تھی وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا ضرغام خان اور ارشک کا بیٹا بھی تھا اوَر وہ آج تک اس کے وجودِ سے ناآشنا تھا یہ کیسی ستم ظریفی تھی قسمت کی کہ وہ کچھ جان ہی نہیں پایا ضرشک کو دیکھتے اُسے احساس ہو گیا تھا ارشک تک

سے پرنگنٹ تھی جب وہ حویلی میں تھی تو پھر اس نے یہ بات اُسے کیوں نہیں بتائی۔

ضرغام چھوڑو اسے کیا کر رہے ہو تم؟؟؟"زرانیل خان کو اگے آنا " پڑا تھا ارشک کی کنڈیشن دیکھ کر لگ رہا تھا وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی زرانیل کی آواز شاید ضرشک پہچان چکا تھا ویسے بھی وہ لوگ کل ہی تو ملے تھے ضرشک سے۔۔۔

اس نے ضرغام کو دور کرتے زرانیل کی طرف ہاتھ بڑھائے تھے سب کی نظریں اب زرانیل پر تھیں ۔

جبکہ وہ سب کی نظروں سے لاپرواہ بنا ضرشک کو زبردستی اپنی گود میں اٹھا چکا تھا جو اس کے پاس آتے ہی چپ ہو گیا تھا اور اپنی

تو تلی زبان میں ضرغام کی شکایت کر رہا تھا کیونکہ ضرغام کی مونچھوں کی چھبن سے اس کے رخسار لال ہو چکے تھے۔۔۔۔

زرانیل خان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا اوٗر اُسے ارشک کو دیا وہ جانتا تھا کہ ارشک اسے لے کر کتنی ٹچی تھی اب تو لگ رہا تھا کہ کاش وہ ارشک کی بات مان لیتا کل تو آج وہ ایسے سب کے سامنے نہیں کھڑی ہوتی ۔

ابر شم پریشانی سے پیشانی مسل رہی تھی ارشک کے لیے وہ نا چاہتے ہوئے بھی پرابلم کرایٹ کر چکی تھی اسکی حالت دیکھتے وہ پریشان ہوئی تھی۔۔

جبکہ باقی سب لوگ ارشک کو پہچان چکے تھے ضرشک کی شکل دیکھ کر کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ ضرغام خان کا بیٹا تھا اُسکی آنکھوں کا رنگ ضرغام کی آنکھوں کے جیسا تھا اوٗر بالوں یہاں تک کے چہرے کی شیپ بھی وہ ضرغام خان سے ملتا تھا۔

ضرغام خان نے چھبن زدہ انداز میں زرانیل خان کو دیکھا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے زرانیل خان پہلے سے جانتا ہو ارشک اور ضرشک کو وہ پریشان ہوا تھا ارشک کا سارا نقاب آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

گرینی ساری سچویشن دیکھ چکی تھیں بہت کچھ سمجھ میں آ رہا تھا ابرشم نے بتایا تھا کہ ارشک تعزیز کی کزن ہے اور اسکے سوتیلے بھائی کی بیوی۔

گرینی نے اس کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا وہ ہچکیاں لیتی رو رہی تھی ۔

"مُجھے واپس جانا۔۔۔ضرشک کو مضبوطی سے تھامے وہ ضرغام خان کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی۔۔۔

"ارشک۔۔۔بی بی جان بھی اس کے قریب گئی تھیں اپنے پڑپوتے کو چھونے کی اُسے محسوس کرنے کی خواہش دل میں جاگی تھی۔۔۔

ارشک نے جب حویلی چھوڑی تھی اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا ایسا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

"نہیں قریب مت آیئے گا آپ میرے۔۔۔وہ زور سے چیخی تھی ماضی کسی فلم کی مانند اسکی نظروں کے سامنے گھوما تھا ایسا محسوس ہو

رہا تھا وہ ایک سال پیچھے کہیں چلی گئی تھیں جب وہ حویلی کی در و دیوار میں قید تھی ۔

لڑکی تم ہمارے پڑپوتے کو ہم سے دور نہیں کر سکتی ہو ماضی میں " جو ہوا اُسے بھول جاؤ ہمارا پڑپوتا ہمارے حوالے کرو۔۔۔۔"بی بی جان کو ارشک کی اونچی آواز غصہ دلا گئی تھی۔

جب کہ ان کی یہ آواز وہاں موجود سب لوگوں کو ناگوار گزری تھی ارشک کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے یہاں آنا اسے سب سے بڑی بیوقوفی لگ رہی تھی اپنے بیٹے کو کیسے ان لوگوں کے حوالے کر سکتی تھی۔۔۔

۔

ضرغام خان ارشک کی طرف بڑھا تھا جو گرینی کے حصار میں ابھی تک کپکپا رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ لمحوں میں زمین بوس ہو جائے گی گرینی اسے تھام کر صوفے پر تک لائی تھیں اسکا پورا وجود پسینے سے شرابور ہوا تھا ضرشک پر اسکی گرفت مضبوط ہی تھی ۔

" آپ لوگ ہمارے مہمان ہیں ہمارے لیے قابلِ عزت ہیں پر یہ بچی بھی ہماری مہمان ہے اور ہم آپ کو اجازت نہیں دیں گے آپ ایسے اسے پریشان کریں۔۔۔"گرینی نے دبے دبے انداز میں غصے سے یہ لفظ ادا کئے تھے تعزیز کی وہ کزن تھی اُن کے لئے بہت اہم تھی کیسے وہ لوگ زبردستی کر سکتے تھے اس کے ساتھ ۔

" بہن آپ نہیں جانتی ہیں یہ ہماری بہو ہے ہمارے گھر سے بھاگ گئی تھی رات کے اندھیرے میں۔۔۔"شرمین بیگم محفل میں موجود

ہوں اوَر آگ نہ لگائیں ایسا کیسے ہو سکتا تھا ان کی ساری پلاننگ خراب ہو رہی تھی غصہ تو آنا ہی تھا اُنہیں۔

•••••

سین جاری ہے ۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 112

•••••

ارشک شرمین بیگم کی بات پر بمشکل اپنے آنسو صاف کر سکی تھی یعنی وہ ٹھیک ہی سمجھی تھی ضرغام خان کی نظروں کو وہ خوَد پر محسوس کر رہی تھی لیکن اسکی طرف سے گریز کر رہی تھی جانتی

تھی وہ ضرشک کو اس سے چھین لے گا لیکن وہ اپنے بیٹے کو وہ کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔

اُس نے کچھ سوچتے ارسام کا نمبر ملایا تھا بہت کم وہ جب بہت ایمرجنسی ہوتی تھی تبھی وہ ارسام کو کال کرتی تھی اس وقت اُسے لگ رہا تھا اگر وہ مزید ان لوگوں کے سامنے رہی تو شاید وہ اپنے بیٹے کو کھو دے گی ۔

وعلیکم السلام آپ کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟"ارسام نے فون اٹھاتے ہی " ارشک کو اسلام کیا تھا۔۔

کیوں سب خیریت ہے انکل کی طعیبت تو ٹھیک ہے؟؟؟"اکثر "
جب عباد صاحب زیادہ بیمار ہو جاتے تب ارشک اسے کال کرتی
تھی ۔

میں آپ کو ایڈرس سینڈ کرتی ہوں آپ مجھے لینے آ سکتے ہیں "
ارجنٹ۔۔۔"وہ بہت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی لیکن پھر
بھی وہاں موجود سب لوگ اسکی باتیں سن رہے تھے وہ کسے کال کر
رہی تھی سب کے زہن میں یہ ہی سوال چل رہا تھا ۔

ہاں ابھی آتا ہوں لیکن سب ٹھیک ہے؟؟؟"وہ پریشان ہوا تھا ۔"

جی۔۔۔"ارشک نے اُسے ایڈرس سینڈ کر دیا تھا جبکہ شمس خان "
بغور اپنے پڑپوتے کو دیکھ رہے تھے اس لڑکی کے ساتھ واقعی ان

لوگوں نے زیادتی کی تھی لیکن غلطی تو اس لڑکی نے بھی کی تھی ان کی حویلی سے بھاگ کر یہ بات وہ جانے نہیں دے سکتے تھے۔۔۔۔

لڑکی تم کہیں نہیں جا سکتی ہمارے ساتھ چلو گی واپس حویلی میں " یہاں سے تم بھاگی تھی۔۔۔"بی بی جان کو ارشک کا انداز پریشان کر رہا تھا وہ اتنی بدل گئی تھی کہاں اُن کے سامنے سر جھکائے خاموش رہنے والی ارشک اوٗر اب یہ ارشک تو ان کے لیے برداشت کرنی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

آپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں آپ لوگوں کے ساتھ واپس " جاؤں گی کوئی رشتہ نہیں ہے میرا آپ کے ساتھ جن لوگوں کے ساتھ سے مُجھے بس غم اوٗر تکلیفوں کے سواہ کچھ نہ ملا ہو اُن لوگوں

کے ساتھ میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی ہوں۔۔۔"ارشک انکی بات سنتے صوفے سے اٹھتے اُن کے مقابل آئی تھی۔۔۔

کافی عجیب سا ماحول بن چکا تھا ارشک کا یہ انداز ضرغام خان کو بھی طیش دلا رہا تھا وہ اتنی بدتمیزی کر رہی تھی ۔

وہ مانتا تھا اُن لوگوں سے غلطی ہوئی تھی جسکی تلافی کرنے کے لیے وہ تیار تھا لیکن ارشک کا یہ انداز اس کے لیے بھی برداشت کرنا مشکل تھا۔۔۔

تم جا رہی ہو میرے ساتھ بیوی ہو میری تم سے زبردستی بھی کر " سکتا ہوں میں دیکھتا ہوں کیسی نہیں جاتی تم۔۔۔"ضرغام خان کا غصہ سواہ نیزے پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

پہلے شاید وہ ارشک کو وقت دے رہا تھا تاکہ وہ ماضی کو بھول جائے لیکن اب اپنے بیٹے کو وہ خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تھا ارشک کو اب اُسے اپنے ساتھ ہی لے کر جانا تھا ہر حال میں۔

"یہ آپ کی خوش فہمی۔۔۔اسکے باقی کے لفظوں کو ضرغام خان نے پورا نہیں ہونے دیا تھا وہ اُسے پھر سے اپنے حصارِ میں لے گیا تھا۔۔۔

ارشک مزاحمت کر رہی تھی لیکن مقابل پر اثر نہیں ہو رہا تھا اسکی مزاحمت کا۔

"ضرغام خان چھوڑو ارشک کو تم ایسے زبردستی نہیں کر سکتے اس کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حق اس کے پاس بھی ہے اگر وہ تمہارے

ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے تو تم زبردستی نہیں کر سکتے ہو اس کے ساتھ"!!!زرانیل خان کو ضرغام خان کا انداز قطعی مناسب نہیں لگا تھا وہ کیسے ارشک کے ساتھ یہ سب کر سکتا تھا۔۔۔

"تم چپ رہو زرانیل مُجھے کیوں ایسا لگتا ہے جیسے تم ارشک کے بارے میں پہلے سے ہی جانتے تھے یہ بچہ تم سے مانوس ہے تمہارے پاس گیا تو رویا نہیں اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم اس کے بارے میں پہلے سے جانتے ہو لیکن مُجھے نہیں بتایا تم نے۔۔۔"وہ حلق کے بل ڈہارا تھا۔

"چھوڑیں مُجھے۔۔۔"ارشک نے ضرغام خان کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑے تھے ضرغام خان کو اپنے ہاتھ پر جلن محسوس ہوئی تھی لیکن ارشک کو وہ اپنے ساتھ زبردستی لے گیا تھا وہاں سے ابرشم نے

روکنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن ضرغام خان اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ وہ کسی کی سنتا تو تب بات تھی۔۔۔۔

وہ ارشک کو اپنی گاڑی تک لے جاتے اسکو گاڑی میں بیٹھائے اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے حویلی کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا۔۔۔

زرانیل مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا سبھی لوگ پریشان تھے ضرغام خان کے اس ایکٹ پر ۔

ارسام اندر آیا تو وہاں ارشک نہیں تھی لیکن ایڈرس اسی جگہ کا تھا پھر وہ کہاں جا سکتی تھی۔۔

ایکسکیوز می ارشک کہاں ہے؟؟؟"اس نے ابر شم کو مخاطب کیا تھا "
جو خاموش کھڑی تھی۔۔۔

جانتی تھی کہ اگر تعزیز کو پتہ چلا تو جو وہ پہلے ہی خفا تھا مزید ناراض
ہو جائے گا اس سے کیونکہ وہ حرکت ہی ایسی کر چکی تھی۔۔۔

ارسام ارشک جا چکی ہے"!!!زرانیل ارسام کو دیکھتے ہوئے بولا تھا "
جبکہ وہاں موجود باقی لوگ ارسام کو پہنچانے کی کوشش کر رہے
تھے لیکن کسی کو کچھ یاد نہیں آیا تھا۔۔۔

کس کے ساتھ اُس نے مُجھے کال کی تھی۔۔۔؟؟؟"وہ پریشان ہوتا "
بولا تھا۔

ضرغام لے گیا ہے اسے تم جاؤ میں سب دیکھ لوں گا اوئر انکل کو " کہنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ارشک سیو ہی ہو گی۔۔۔"وہ ارسام کے قریب آیا تھا جو ارشک کو نا پا کر خاصا ڈسٹرب ہو گیا تھا۔

واٹ ضرغام کیسے؟؟؟ ارشک اپنی مرضی سے تو نہیں جا سکتی ہے " یقینا ضرغام نے اُس کے ساتھ زبردستی کی ہو گی ایک بات یاد رکھنا زرانیل اگر ارشک یا ضرشک میں سے کسی کو کچھ بھی ہوا تو میں ضرغام کو زندہ نہیں چھوڑوں گا کسی بھول میں نہ رہے

وہ۔۔۔"ارسام میر غصے سے چلایا تھا۔۔ارشک نے اُسے کال کی وہ پریشان تھی تبھی وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی پریشانی کی بات ہے۔۔۔

لیکن وہ ضرغام کے ہاتھ لگ جائے گی اس بات کا اندازہ ارسام کو ہر گز نہیں تھا۔

لڑکے تم ہوتے کیوں ہو ہمارے پوتے اوُر اُس کی بیوی کے " درمیان میں ایسے بولنے والے وہ اپنے معاملات خود سلجھا لیں گے تم چلو زرانیل ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔"شمس خان کو ارسام کا ایسے بات کرنا پسند نہیں آیا تھا تبھی وہ دبی دبی آواز میں بولے تھے۔

جبکہ ارسام میر وہاں رکا نہیں تھا بلکہ نکلتا چلا گیا تھا اور پریشانی سے ماتھا مسلتے ہوئے بس یہ سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے عباد صاحب کو بتائے گا ارشک کے بارے میں۔

وہ پہلے ہی بیمار رہتے تھے ارشک کا سنتے تو اُنکی طعیبت مزید خراب ہو جائے گی ۔

وہ ڈرائیور کرتے ہوئے بھی مسلسل اسی بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

سب لوگ چلے گئے تھے کیونکہ اتنا کچھ ہونے کے بعد وہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا ضرغام خان کا وہاں تو گویا اسکے حق میں اچھا ثابت ہوا تھا کہ ارشک اُسے مل گئی تھی۔۔۔

اور ارشک کی قسمت بری تھی آج کے دن ۔

ان سب کے جاتے ہی ابر شم سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی ارشک کے لئے اُسے بہت برا فیل ہو رہا تھا یہ سب اسے اپنی غلطی لگ رہی تھی کاش وہ ارشک کو فورس نہیں کرتی اپنے گھر آنے کے لیے ۔

وہ نہ جہاں آتی اوُر نہ ہی ضرغام خان اوُر باقی سب کو اُس کے بارے میں پتہ چلتا اسکا چھوٹا سا بے بی وہ پریشانی سے لب بھینچتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی خیال تعزیز کی طرف بھی جا رہا تھا جو ناراض ہو کر گیا تھا اس کی ناراضگی ابر شم کو مزید پریشان کر رہی تھی۔

" مجھ سے غلطی ہو گئی مُجھے ارشک کو انوائیٹ نہیں کرنا چاہیے تھا یہ لوگ کتنے جھگڑالو ہیں نجانے ارشک کا ہسبنڈ اُس کے ساتھ کیا کرے گا اگر تعزیز کو اس بارے میں پتہ چلا وہ مزید خفا ہو

گا۔۔۔"ابر شم پریشانی سے بولی تھی جب کہ پریشان تو گرینی بھی تھیں صرف تعزیز سے سنا تھا کہ وہ لوگ کس مزاجِ کے ہیں آج ضرغام خان کا غصہ اسکا انداز دیکھ کر اُنہیں بخوبی اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔

تم تعزیز سے رابطہ کرو نجانے کہاں گیا ہے وہ؟؟؟"وہ پریشانی سے " بولی تھیں جبکہ ابر شم کتنی بار تعزیز کا نمبر ملا چکی تھی لیکن اس کا فون پاؤر آف مل رہا تھا تعزیز نے شاید جان بوجھ کر بند کر دیا تھا۔

وہ نہیں اٹھا رہا ہے گرینی کب سے کوشش کر رہی ہوں بٹ تعزیز" کا فون نہیں لگ رہا ہے اوپر سے ارشک کی پریشانی الگ نجانے بچاری کے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟"وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی جبکہ گرینی کو بھی ارشک کی فکر ہو رہی تھی۔۔

ابر شم کافی دیر تک جب ٹرائے کرتی رہی تو پھر بھی فون نہیں لگا تو اس نے فون دور اچھال دیا تھا اوٗر کچھ سوچتے وہ اٹھی تھی۔۔

گرینی تعزیز اپنے فلیٹ گیا ہو گا جہاں وہ پہلے رہتا تھا مُجھے لگتا ہے " مجھے وہاں کا چکر لگانا چاہیے آپ اپنا خیال رکھیئے گا اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"وہ گرینی کو تسلی دیتی ہوئی بولی تھی جس پر وہ بمشکل سر ہلا سکی تھیں اوٗر ابر شم اوپر اپنے کمرے سے گاڑی کی چابی اٹھاتے باہر نکل گئی تھی ۔

ہارشم پہلے ہی باہر چلا گیا تھا اوٗر اب گھر میں صرف گرینی بچی تھیں جو بہت پریشان تھی۔

پریشانی تعزیز کی طرف سے تھی وہ اُسکی ناراضگی برداشت نہیں کر پا رہی تھیں وہ اُن سے پہلی بار ایسے خفا ہوا تھا ورنہ وہ کبھی ان کے سامنے اونچی آواز میں بات تک نہیں کرتا تھا لیکن آج غلطی بھی تو ان کی ہی تھی اسکی ناراضگی جائز تھی۔۔

وہ بس یہ دعا کر رہی تھیں کہ ابر شم اوٗر تعزیز کی ناراضگی دور ہو جائے اوٗر وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہیں ۔

••••

ارشک کی گرفت ضرشک کے نزدیک سخت تھی ضرغام خان اس کی دیکھتے ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ اس سے اتنی بڑی بات چھپائے ہوئے تھے یہ وہ برداشت نہیں کر رہا تھا ارشک اب مزاحمت چھوڑ

چکی تھی جانتی تھی کوئی فایدہ نہیں تھا ضرغام خان سے اس پل اوَر بھی زیادہ نفرت محسوس ہوئی تھی ۔

ضرشک بھی ارشک کے مسلسل رونے سے سہما ہوا تھا بار بار اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ضرغام خان کو گھور رہا تھا ارشک کو بس بابا کی فکر تھی اگر وہ ٹائم پر گھر نہیں گئی تو وہ پریشان ہو جائیں گے۔۔۔

اس کے بارے میں وہ کتنے احساس تھے یہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔

گاڑی روکیں؟؟؟"ارشک ایک بار پھر بابا کا خیال کرتی ضرغام "
خان کی طرف دیکھتے ہوئے روتے ہوئے بولی تھی حالانکہ اس بے
حس انسان سے ارشک کو کسی اچھائی کی امید ہرگز نہیں تھی۔۔۔

کون تھا وہ؟؟؟ جسے کال کی تم نے؟؟؟"تنی ہوئی سبز رگیں اس "
کے غصے کا پتہ دلا رہی تھیں وہ مٹھیاں بھینچ کر خوُد پر بمشکل قابو
کیے ہوا تھا ضرشک بچہ تھا وہ اونچی آواز میں بات بھی نہیں کرنا
چاہتا تھا کہ کہیں وہ ڈر ہی نہ جائے جبکہ وہ پہلے ہی کافی سہما ہوا لگ
رہا تھا۔۔۔

آپ کو کیا؟؟"اب سمجھ گئی تھی مقابل کیوں جل کر راکھ ہوا پڑا "
تھا یقیناً کسی کو کال کرنا ضرغام خان کی انا پر کاری وار کر گیا تھا

لیکن یہ اس کی اپنی زندگی تھی ضرغام خان کی مرضی سے وہ تھوری جینے والی تھی اپنی زندگی کو۔۔۔

تمہارے سارے مطلب مجھ تک آتے ہیں ارشک ضرغام خان یہ " بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہے بیوی ہو میری۔۔۔"وہ سٹئیرانگ پر ہاتھ مارتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

ان کی گاڑی کا بیلنس ڈس مس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکرا جاتی ضرغام خان نے پھرتی سے بریک مارتے گاڑی سائیڈ پر کی تھی ۔

ارشک کے چہرے پر گھبراہٹ آئی تھی انکا ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا اگر ضرشک کو کچھ ہو جاتا تو۔۔

میرا بچہ۔۔۔"وہ بار بار ضرشک کا چہرہ چوم رہی تھی جو اب اپنی "
آنکھیں بند کر رہا تھا شائد اُسے نیند آ رہی تھی ۔

ارشک۔۔۔"ضرغام خان نے ضرشک کو اٹھانا چاہا لیکن اس سے "
پہلے ہی ارشک نے اسے اپنے کندھے سے لگایا اوٗر اس کی پیٹھ
سہلائی تھی وہ نیند میں جا رہا تھا اچھا تھا سو جاتا کیونکہ اس سچویشن
میں اس نے ٹینشن ہی لینی تھی ۔

تم کیسے ضرشک کو مجھ سے دور کر سکتی ہو؟؟؟ ضرشک میرا بھی "
بیٹا ہے میں باپ ہوں اسکا؟؟ جتنا حق اس پر تمہارا ہے اتنا ہی میرا
بھی ہے"وہ ارشک کے اس رویے کو لے کر پریشان تھا جو بھی
پرابلمز تھیں ان کے درمیان تھیں اس میں ضرشک کا کیا قصور وہ
تو اُن دونوں کا بیٹا تھا۔۔۔

خبر دار جو میرے بیٹے کا نام بھی لیا تو وہ صرف میرا بیٹا ہے "
ارشک کا بیٹا آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے سمجھے آپ صرف
میرا بیٹا ہے"!!!اس کی سانس پھول گئی تھی اونچا بولتے لیکن
ضرشک کے معاملے میں وہ ایسی ہی تھی۔

یہ میرا بھی بیٹا ہے"!!!وہ ارشک کے رویئے پر پریشان ہوا تھا وہ "
ضرشک کو لے کر کافی ٹچی ہو رہی تھی جبکہ یہ صحیح نہیں تھا
ضرشک اس کا بھی بیٹا تھا جس کے بارے میں آج ہی تو اسے پتہ
چلا تھا۔۔۔

مُجھے میرے گھر چھوڑ کر آئیں آپ۔۔ "وہ اس بحث میں نہیں پڑنا "
چاہتی تھی۔

اب تم سیدھی میرے کمرے میں جاؤ گی"وہ بولتا گاڑی پھر سے "
سٹارٹ کر گیا تھا اسکی تند و تیز آواز سن کر ضرشک جو کہ نیند میں
جا رہا تھا وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا ارشک نے جلدی سے اس کی
پیٹھ سہلائی تھی ضرغام خان بہت فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔۔

ارشک کو لگ رہا تھا آج اس کا آخری دن ہے وہ کہیں گھنٹوں کے
فاصلے کو صرف پچاس میٹس میں طے کرتے حویلی کے کار پورچ
میں گاڑی روک چکا تھا۔

ارشک بے یقینی سے اس خوبصورت عمارت کو دیکھ رہی تھی
آنکھیں برسنے لگی تھیں خود سے عہد کر کے گئی تھی یہاں واپس
نہیں آئے گی لیکن ایک بار پھر سے وہ یہاں تھی کیا قسمت کی ستم
ظریفی تھی یہ۔

وہ مر کر بھی اس حویلی میں قدم رکھنے کی ہمت خوُد میں نہیں پاتی تھی لیکن آج اچانک اس کی زندگی میں کیسا طوفان آیا تھا وہ پھر سے اس حویلی میں موجود تھی۔۔۔

خالی ہاتھ جیسے پہلی بار آئی تھی پاس کچھ بھی نہیں تھا ویسے ہی آج بھی لیکن آج اُس کے ساتھ ضرشک تھا اُسکا بیٹا اُسکی ہمت اُسکا سب کچھ ۔

نہیں جاؤں گی اندر"!!!وہ سیٹ کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی تھی "

ضرغام خان لب بھینچ رہ گیا تھا ارشک اب اس کے صبر کو آزما رہی تھی ۔

ضرغام خان نے ارشک کو بازوؤں سے تھامتے ہوئے اپنے سامنے کرتے اس پر جھکتے اس کے لب قید کیے تھے انداز میں شدت تھی وہ پوری شدت سے ارشک کی سانسوں کو قید کرتا اُسکی سانسوں کی مہک خوُد میں انہیل کر رہا تھا ارشک اس کی بڑھتی شدت پر ضرشک کو زور سے تھامے ہُوئے تھی۔۔

لمحے کافی فسوں خیز تھے ارشک کی دھونکنی کی مانند تیز چلتی سانسوں کا رقص جیسے ضرغام خان کی شدت میں اضافہ لا رہا تھا وہ اُسکی رکتی سانسیں محسوس کرتے پیچھے ہوا تھا۔۔

ارشک نے سیٹ کی پشت پر سر ٹکایا تھا۔

ضرغام خان کی بے باکیوں ورافنگیاں سب جانتی تھی وہ کہ کمرے میں وہ باز نہیں آئے گا اس انسان کا ساتھ ارشک کو گوارہ نہیں تھا لیکن وہ ارشک کو اپنی زندگی میں واپس لے آیا تھا۔

ضرغام خان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ارشک کی طرف بڑھتے اُسے تھام کر باہر نکالا تھا وہ مزاحمت کرتی بھی تو بیکار جانی تھی ضرغام خان نے اُسے اوَر ضرشک کو اپنے حصارِ میں لیا تھا۔

پر ضرغام کے حصارِ میں ارشک کو وہ تحفظ نہیں مل رہا تھا جو شوہر کی ہم رای میں ایک بیوی کو ملتا ہے وہ اسے لیے ہال میں آیا تھا کوئی نہیں تھا وہاں عموماً بی بی جان اوَر شرمین بیگم ہوتی تھیں لیکن آج وہ بھی نہیں تھیں وہ سیدھا ارشک کو اپنے کمرے میں لے گیا

تھا ارشک نے جب اُسکا ہاتھ جھٹکنا چاہا تو ضرغام خان نے اُسے بانہوں میں بھر لیا تھا ارشک سرخ قندھار ہوئی تھی۔۔۔

حویلی پوری ملازمین سے بھری ہوئی ہوتی تھی اگر کوئی اُنہیں ایسے دیکھ لیتا تو لیکن ضرغام خان کو کب کسی چیز سے فرق پڑا تھا۔۔۔

وہ اُنہیں روم میں لے آیا تھا ارشک کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا سب گزرے دن جو اس ستمگر کی قربت میں بیتے تھے سب یاد آئے تھے ضرشک کی آنکھ کھل چکی تھی شاید بھوک کی وجہ سے اس ٹائم تو وہ ویسے بھی فیڈ کرتا تھا۔۔۔۔

اب تقریبا رات ہونے والی تھی اوٗر وہ بھوکا تھا ضرغام خان ضرشک کو دیکھ چکا تھا جو اپنی ماں کے چہرے پر بار بار ہاتھ مارتے اسے متوجہ کر رہا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے ارشک کو پکڑتے بیڈ پر بیٹھایا تھا اوٗر اسکا سکارف وہ کھینچ کر اتار چکا تھا ارشک کے بال جن کا اس نے لوز سا جوڑہ بنایا ہوا تھا بکھر کر اس کے شانوں پر آئے تھے ۔

وہ آج بھی ویسے ہی لمبے اوٗر گھنے تھے ضرغام خان کو بہت پسند تھے اسکے بال ۔

فیڈ کرواؤ۔۔۔"وہ ارشک کے قدموں میں بیٹھا تھا وہ بیڈ پر پاؤں " لٹکائے ہوئے تھی ضرغام خان نے اس کے پیروں سے سینڈل

نکالنی چاہی تھی تاکہ وہ ریلکس ہو کر ایزیلی اپنے بیٹے کو فیڈ کروا سکے۔۔۔

ارشک اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے پاؤں پر محسوس کرتی پاؤں پیچھے کر گئی تھی اسے اس لمس سے عجیب سی وحشت ہو رہی تھی لیکن ضرغام خان نے اُس کے پاؤں تھامتے نرمی سے جوتے نکالتے سائیڈ پر رکھتے ارشک کے پاؤں اوپر کرتے اُسے بیڈ پر بیٹھایا تھا لیکن وہ تو اس کی فیڈ والی بات پر سرخ تھی۔

ضرغام خان کے سامنے ضرشک کو فیڈ کروانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

آپ جائیں یہاں سے"!!!اس کو وہاں سے بھیجنا چاہا تاکہ آرام سے"
اپنے بیٹے کو فیڈ کروا سکے جو بار بار اس کے سینے پر ہاتھ مار رہا
تھا۔۔۔۔

ضرغام خان نے نفی میں سر ہلاتے اس کے پہلو میں جگہ بنائی تھی
ارشک کا عبایا بھی اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تھے کہ اس نے
انکارِ کر دیا تھا ارشک کو جہاں نہیں رہنا تھا بابا کے پاس واپس جانا
تھا۔۔۔

میری بیوی ہو مجھ سے کیا پردہ؟؟؟"وہ اس کے عبایا پر لگے بٹن "
کھولتے ہوئے بولا تھا ارشک نفی میں سر ہلا رہی تھی لیکن اس پل
ضرغام خان کی اس قدر نزدیکی پر وہ خائف بھی تھی۔۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی سٹرونگ مردانہ مہک وہ اپنی نتھوں سے ٹکراتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کبھی سوچا نہیں تھا ارشک نے ضرغام خان کا ایسا جنون خوُد کے لئے کمرہ وہسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی ہر چیز پہلے والی جگہ پر ہی موجود تھا جہاں تک کہ ڈریسنگ ٹیبل پر بھی اُس کا سامان ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا۔

لیکن ارشک کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سامان نیوشا کا ہو وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی ضرشک کے رونے میں مزید تیزی آ رہی تھی شاید وہ بھوکا تھا اوُر بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی اس سے ۔

اس کے رونے پر ارشک نے ایک بے بس نگاہ ضرغام خان پر ڈالی تھی کیسے اس کے سامنے بہت مشکل تھا یہ ضرغام خان اسکی کنڈیشن سمجھتے بیڈ سے اترا تھا اوٗر اپنی مردانہ شال صوفے پر پھینکتے ہوئے وہ باتھ روم چلا گیا تھا شاور لینے کی غرض سے۔

یہ سپیس اس نے خوٗد دی تھی ارشک کو۔

ارشک کے زہن سے ماضی کی بری یادیں نکالنے کے لیے ضروری تھا کہ وہ ارشک کو پیار سے ٹریٹ کرتا ہاں ارشک کی کچھ غلطیاں ایسی تھیں جو قابلِ معافی نہیں تھیں لیکن اس وقت سب سے اہم ارشک کے ذہن سے وہ سب نکالنا تھا۔۔۔

ضرغام خان کے جاتے ہی ارشک نے ضرشک کا ماتھا چوما تھا جو بری طرح سے رو رہا تھا ارشک کو اپنے بیٹے پر بے تحاشہ ترس آیا تھا وہ بھلا اس کے ساتھ کیوں کر رہی تھی یہ سب۔۔۔

اس نے جلدی سے ضرشک کو فیڈ کروانے شروع کیا تھا اپنی خوراک ملتے ہی ضرشک آہستہ آہستہ پرسکون ہو گیا تھا لیکن اُسکا ننھا سا وجود ابھی بھی ہچکچاں لے رہا تھا ارشک اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پرسکون کرنے لگی تھی جو اب اپنا پیٹ بھر رہا تھا اوٗر ساتھ ساتھ اپنی مما کو بھی غور سے دیکھ رہا تھا

ارشک نے بیڈ پر پڑا سکارف اٹھا کر اپنے گرد اوڑھنا چاہا لیکن ضرشک نے اسے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے دور پھینک دیا تھا

وہ فیڈ کرتے ہوئے اکثر ایسے ہی کرتا تھا ارشک کو پہلے تو اس کی اس عادت سے کوئی پروبلم نہیں ہوتی تھی اب ابھی ۔

اگر ضرغام خان آ جاتا تو۔

ضرشک کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تو وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا ارشک بوکھلا گئی تھی اسے روتا ہوا ہی تو نہیں دیکھ سکتی تھی ارشک کو دیکھتے وہ رونا بھول کر اپنی مما کی گال پر کس کر چکا تھا اوٗر پھِر سے پیٹ پوجا میں مصروف ہو گیا تھا ارشک اس کی چالاکی پر مسکرائی تھی ضرغام خان شاور لیتا وائٹ کلر کے ٹروزار میں ملبوس بالوں کو ٹاوٗل ڈے رگڑتے باہر نکلا تو سامنے نظر ارشک کے مسکراتے چہرے پر پڑی تھی اس کے گال پر ابھرتا ڈمپل وہ شاید کسی بات پر مسکرا رہی تھی لیکن ضرغام خان کو دیکھتے اسکی

مسکراہٹ تھمی تھی یہ بات ضرغام خان نے شدت سے نوٹ کی تھی۔۔۔

اس کے رخساروں پر سرخی تھی شائد ضرغام خان کو شرٹ لیس دیکھ کر۔

لیکن نہیں اس کے رخساروں پر سرخی اپنے حلیے کی وجہ سے تھی ضرشک کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں شاید وہ نیند میں جا رہا تھا۔

اس نے جلدی سے اپنی شرٹ ٹھیک کی تھی جو کافی بے ترتیب ہو چکی تھی ضرشک کو کندھے سے لگاتے اسے سلانے کی کوشش کی تھی یہاں نہ تو ضرشک کا سامان تھا نہ اسکا اپنا۔

ضرشک کو تو وہ اپنے ساتھ سلا سکتی تھی لیکن مسلہ یہ تھا کہ وہ خوُد کیسے سوتی اسے یہاں رہنا ہی نہیں تھا اپنے بابا کے پاس جانا تھا۔

ضرشک کو کندھے سے لگائے وہ ٹہلتی رہی تھی جب اسکی آنکھ لگ گئی تب وہ اسے بیڈ پر لٹائے ضرغام خان کے مقابل آئی تھی جو اب ٹاوَل ڈریسنگ ٹیبل لر پھینک چکا تھا اوَر ارشک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ مجھے واپس چھوڑ کر آئیں"!!وہ ضرغام خان کے مقابل آتی " ہوئی بولی تھی جبکہ اس کے حلیے سے وہ سرخ ہوئی تھی لیکن جب احساس ہوا کہ وہ خود بھی دوپٹے کے بغیر تھی تو اس نے تیزی سے اپنا سکارف اٹھانے کے لیے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ

ضرغام خان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ ضرغام خان کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

اس نے ضرغام خان کو خود سے دور کرنا چاہا تو مقابل نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا ارشک اپنی پوزیشن دیکھتے سرخ ہوئی تھی وہ ضرغام خان کے کس قدر قریب تھی اسکا اندازہ اُسے اپنے چہرے پر پڑتی ضرغام خان کی گرم سانسوں سے ہو رہا تھا۔

چھوڑیں مُجھے۔۔ "اس کے چہرے پر غصے بھرتے تاثرات دیکھتے " ضرغام خان نے مسکراہٹ دبائی تھی اوُر اس کے رخساروں پر نرمی سے لب رکھے تھے پچھلے گیارہ مہینوں سے وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کب ارشک اس کے ساتھ اس روم میں ہو گئ آج وہ دن بھی آ گیا

تھا وہ خوش تھی وہ اُس کے پاس تو آ گئی تھی اگے بھی ان کے درمیان پھر سب ٹھیک ہو ہی جانا تھا۔

ارشک جانتی ہو نہ مزاحمت کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔۔"اس کے " بالوں کو پیچھے کرتے اسکی ٹھوڑی کو تھاما تھا ارشک نے اسے گھورا تھا اس پل اس کی بانہوں میں موجود وہ اس کے بے حد قریب کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کمرے میں گزرے شب و روز یاد آئے تھے آنکھیں پل میں پانیوں سے بھری تھیں کیسے وہ سب بھول سکتی تھی ارشک کبھی نہیں ضرغام خان کل بھی ویسا ہی تھا اوٗر آج بھی کل بھی اس نے زبردستی کی تھی اوٗر آج بھی وہ ارشک کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا ارشک کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

آپ کیوں ہمیشہ اپنی کرتے ہیں میری کوئی ویلیو ہے آپ کے "
نزدیک میں بھی انسان ہوں میرے بھی جذبات اوٗر احساسات ہیں
کبھی میں آپ کو مجرم لگی تو مجھ سے زبردستی کی اپنے سارے حق
وصول کیے مُجھے ازیت دی اور اب آپ کو اپنا شوہر ہونا یاد آ گیا
ہے تو یہاں لے آئیں ہیں مُجھے میری مرضی کے بغیر۔۔۔"وہ چیخی
تھی یہ سب برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔۔

بار بار ضرشک کی طرف آنکھ اٹھ رہی تھی جو بے خبر سو رہا تھا
لیکن ارشک کو یہ کمرہ کسی ناگ کی طرح ڈس رہا تھا پرانی یادوں
نے پھر سے زہن میں ڈیرا جمایا تو ایسا معلوم ہوا آج پھر سے وہ

اُس مقامِ پر تھی جب وہ پہلی بار حویلی آئی تھی اوَر ضرغام خان کے کمرے میں اسے پہنچایا گیا تھا۔

"ارشک کی بار بار ارشک میری بیوی ہے اس میں کیا غلط ہے؟؟؟" کی بحث سے وہ چڑا تھا وہ بیوی تھی اس کی یعنی وہ اس پر حق رکھتا تھا جب وہ ماضی کو بھولے اگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو ارشک کیوں نہیں کر سکتی تھی ۔

"اسی بات کا زعم ہے نہ آپ کو؟؟؟ میرے بس میں ہوتا تو ابھی اسی وقت اپنے نام۔۔۔" آگے لفظوں کو ضرغام خان نے اپنے لبوں میں دبایا تھا وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیتا اس کے لفظوں کی سزا اُن ہونٹوں کو دینے لگا تھا اس نے ارشک کے

نچلے لب کو اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے ارشک کی سانسوں کو خود کی سانسوں میں شامل کیا تھا۔۔۔

ارشک کو زمین سے اوپر اٹھاتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا تھا ارشک کو نرمی سے بیڈ پر لٹائے وہ اس کے اوپر آیا تھا۔

لبوں کو آزاد کرتے وہ نرمی سے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی گردن پر لب رکھ گیا تھا ارشک نے بے اختیار چہرے کا رخ بدلا تھا ضرغام خان کے لمس میں آج نہ تو شدت تھی اوٗر نہ ہی جنونیت بلکہ وہ بہت نرمی سے ارشک کو اپنے پیار کی بارش میں بھگونا چاہتا تھا۔۔۔

آج کے بعد یہ لفظ کبھی مت بولنا تمہیں اوُر اپنے بیٹے کو اب میں "
خوُد سے دور کسی قیمت پر نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"وہ شدت
جذبات کے عالم میں بولتا ارشک کی بھیگی پلکوں کو اپنے لبوں سے
چوم چکا تھا نمی کا احساس اُسے اپنے لبوں پر بھی ہوا تھا۔۔۔

میرا بیٹا ہے یہ صرف میرا بیٹا۔۔۔"وہ ضرشک کو اٹھاتے ہوئے "
بولی تھی جیسے یہ ڈر ہو کہ ضرغام خان چھین لے گا ضرشک کو۔۔۔

ارشک یہ تمہارا ہی بیٹا ہے لیکن میں باپ ہوں اس کا تم مجھے "
میرے بیٹے سے دور نہیں کر سکتی ہو۔۔۔ اگر ابھی تک میں نرمی
سے پیش آ رہا ہوں تو اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ میں اپنے کیے پر
شرمندہ ہوں لیکن اگر اب تم نے مجھ سے دور جانے کی بات کی تو
بہت برا پیش آؤں گا تم سے سمجھی۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی گود میں

ضرشک کو نرمی سے تھامنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا تو ارشک نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ ضرشک کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دے چکی تھی۔۔۔

"بہت اچھی بات ہے آپ کو احساس تو ہوا کہ آپ کے بابا کے قاتل میں بابا نہیں تھے ورنہ آپ کا بس چلتا تو ہمیں جان سے ہی مار دیتے۔۔۔"طنزیہ انداز میں بولتے وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تھی۔

"آرام سے لیٹی رہو کہاں جا رہی ہو؟؟"اس کے اٹھنے پر چوٹ کرتے وہ اس کا بازو تھامتے ہوئے بولا تھا ارشک اس قدر بدل

جائے گی اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہاں اسکی ہر بات سر جھکا کر مان لیا کرتی تھی وہ اوَر اب۔

مجھے آپ کے اس بیڈ پر نہیں سونا وہ تکلیف دہ لمحات یاد آتے ہیں" جب آپ نے وجود کے ساتھ کھیلا نہیں کر سکتی برداشت میں وہ سب کچھ۔۔۔"وہ چلائی تھی جب سے آئی تھی تب سے وہ ضرغام خان کے ساتھ بحث میں لگی ہوئی تھی صبحِ ناشتہ اس نے بابا کے ساتھ تھورا بہت ہی کیا تھا۔

پھر بوتیک میں لنچ کرنے کا ٹائم نہیں ملا اسے اوَر ابرشم کے گھر میں یہ سب ہو گیا اس وقت اسے بھول لگ رہی تھی لیکن انا آڑے آ رہی تھی اوَر اس حویلی کی تو کسی چیز کو وہ ہاتھ تک نہیں لگاتی مر کر بھی نہیں ۔

ارشک بیوی تھی تم میری تم پر حق رکھتا تھا اگر وہ حق استعمال "
کرتے تمہارے قریب گیا تھا تو تمہیں وہ سب تکلیفیں لگ رہی
ہیں۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان کا دل جیسے ڈوبا تھا وہ اس کی قربت میں
بیتائے لمحات کو تکلیف کہہ رہی تھی۔۔۔

حق اوٗر زبردستی میں فرق ہوتا ہے آپ نے میری مرضی مرضی "
کے بغیر میرے ساتھ فزیکل ریلیشن شپ بنایا جبکہ آپ میری
مرضی اچھے سے جانتے تھے پھر بھی آپ کو یہ سب نارمل لگ رہا
ہے تو میں کچھ نہیں کہوں گی لیکن میرے لئے وہ سب تکلیف دہ
ہی تھا اب بھی چھو رہے ہیں تو تکلیف ہو رہی ہے مُجھے۔۔۔"وہ
اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی ضرغام خان نے اپنی آنکھیں
میچ کر خود کے اندر اٹھتے لاوے پر قابو پانے کی ناکام سعی کی تھی

ارشک کی بات اس کے ذہن پر کاری ضرب لگا چکی تھیں تھا تو ایک خان غصے کو تیز۔

ایک سردار کب تک برداشت کرتا۔

بیوی تھی جو کیا اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے کیا اور اب " بھی جو کروں گا وہ اپنی بیوی کے قریب جاتے کروں گا کیا تم اپنے شوہر کے جذبات نہیں سمجھ سکتی ہو"!!ضرغام خان نے اس کی ٹھوڑی اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔۔

ارشک نے منہ پھیرا تھا اور اُس کا وہ ایکٹ ضرغام خان کے تن بدن میں چنگاریاں سی سلگا گیا تھا وہ ایسے نظر انداز کر کے ضرغام

خان کو مزید غصہ دلا رہا تھا وہ کیوں نہیں سمجھ رہی تھی ضرغام خان کو اس کے جزبات کو۔۔۔

انہہ اپنے مطلب کی بات پر بیوی یاد آ جاتی ہے ویسے کیوں نہیں " آئی میں یاد؟؟؟"وہ نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھی کہیں نہ کہیں وہ اتنا خوُد یہ چاہتی تھی کہ ضرغام خان اسے یاد کرے۔

ہر وقت آتی تھی ہر لمحہ ہر گھڑی۔۔۔"اس کے ماتھے کے ساتھ " ماتھا جوڑتے وہ اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسوں کی تپش چھوڑتے ہوئے بولا تھا جبکہ ارشک اب شاید ہی کبھی اس کی بات کا یقین کرتی ۔

چھوڑیں مُجھے اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اور میرا بیٹا آپ سے "
مزید نفرت نہ کریں تو ہمیں اکیلا چھوڑ دیں آپ اوُر پلیز مجھے
پریشان کرنا چھوڑ دیں آپ۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے
بولی تھی۔

ارشک تم اس کمرے میں جیسے چاہے رہو مُجھے کوئی مسلہ نہیں ہے "
ہاں بس میں تم سے اور اپنے بیٹے سے دور نہیں رہ سکتا ہوں جانتا
ہوں بہت غلط کیا تمہارے ساتھ تم جو چاہو گی ویسا ہو گا لیکن مجھ
سے دور رہ کر نہیں میرے قریب رہ کر تم جو چاہو کر سکتی
ہو۔۔۔"وہ ارشک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

آپ چاہتے ہیں میں یہاں رہوں لیکن میں نہیں رہوں گی اگر "
آپ نے مجھے چھونے کی میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میں

یہاں سے چلی جاؤں گی آپ میرے ساتھ مزید زبردستی نہیں کر سکیں گے آپ کو مجھ سے دور رہنا ہو گا میرے قریب آنے کی اجازت آپ کو میں نہیں دوں گی۔۔۔"وہ ضرغام خان کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی تھی۔

ضرغام خان کی آنکھوں میں حیرتِ آئی تھی یعنی یہ کیسی سزا تھی اس کے پاس ہوتے بھی اس سے دوری جھیلنی تھی وہ پاس نہیں تھی تو امید تھی اس کے ملنے کی لیکن اب وہ پاس آ کر دور ہونے کی بات کر رہی تھی کیسے کر سکتا تھا وہ یہ۔۔۔

ارشک۔۔۔"وہ بے یقینی سے بولا تھا جبکہ ارشک اُسے نظر انداز " کرتی ضرشک کو بیڈ پر لٹاتے خوُد بھی اس کے ساتھ لیٹ گئ تھی۔۔۔

ضرغام خان کچھ پل تو اُسے دیکھتا رہا لیکن وہ ضرغام خان کی نظروں سے لاپرواہ بنی اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی ضرشک گہری نیند میں تھا وہ ان پر جھکتے ضرشک کی پیشانی چوم چکا تھا۔۔۔

ارشک کے لبوں کو دیکھتے دل نے ایک بار پھر سے اُنہیں چھونے کی خواہش کی تھی لیکن پھر ارشک کی باتوں پر وہ اپنے دل کو ڈپٹ گیا تھا۔۔۔

اوَر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ روم میں موجود صوفے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ ارشک اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہاں وہ نئ تو نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے نیند نہیں آنے والی تھی یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی ضرشک کو مزید اپنے قریب کرتے وہ اس کا لمس محسوس کرنے لگی تھی۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 113

•••••

تعزیز رات گئے تک بلا وجہ سڑکوں پر گاڑی چلاتا رہا تھا آج نجانے کیوں وہ خوُد کو بہت اکیلا محسوس کر رہا تھا سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اُن لوگوں کی طرف سے ملنے والے اتنے بڑے دھوکے پر کیا

کرے اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ابر شم اُس کے ساتھ ایسا کرے گی وہ اُن لوگوں کو گھر بلا چکے تھے۔

لیکن تعزیز کو کسی نے بتایا تک نہیں اسے گرینی سے شکائت تھی ہاں اگر وہ لوگ اسے بتا دیتے تو بات اوٗر تھی ابر شم سے وہ اس وقت سر تا پا بد ظن ہو چکا تھا وہاں واپس تو وہ ہر گز جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

آج اپنی ماں کی یاد آئی تھی تو دل چاہا ماموں سے ملنے چلا جائے لیکن اب رات کافی ہونے والی تھی اس وقت اُسے اُن کے گھر جانا مناسب نہیں لگا تھا اوٗر کافی دیر وہ سڑک کے کنارے گاڑی کی

بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا رہا تھا پھر جب اس کام سے اکتا گیا تو کچھ سوچتے اُس نے گاڑی اپارٹمنٹ کی طرف موڑی تھی۔۔۔

وہ خالی تھا کیونکہ ارواح اور زرانیل تو واپس جا چکے تھے اُسے اتنے قریبی لوگوں سے اتنا بڑا دھوکا ملا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا گاڑی پارکنگ میں روکتے وہ اوپر چلا آیا تھا۔

اپارٹمنٹ کی چابی اس کے پاس ہمیشہ ہوتی تھی اور ویسے بھی اپارٹمنٹ اس کا تھا تو اسے زیادہ مشکل نہیں ہوتی تھی وہ دروازہ کھول کر اندر آیا تو ہر چیز ویسی کی ویسی تھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا۔۔۔۔

دل کی حالت اتنی عجیب ہو رہی تھی کہ اس وقت وہ اپنی حالت سمجھ نہیں پا رہا تھا سب سے پہلے تو اس نے اپنا کوٹ اتار کر دور پھینکا اوٗر پھر شرٹ کے بٹن کھولتے وہ شرٹ سائیڈ پر پھینکتا شاور لینے چلا گیا تھا واپس آیا تو بلیک کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا بالوں سے پاس کی بوندیں ٹپک رہی تھیں ۔

وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا سائیڈ پر پڑی اپنی اور منہا کی تصویر اٹھائی تھی ایک ہی یاد تھی اُس کی اپنی ماں کے ساتھ آنکھیں نم ہوئی تھیں اسکی ۔

اپنی ماں کا خون میں لت پت وجودِ نظروں کے سامنے آیا جب اسکی ماں نے اپنی کلائی کاٹی تھی۔۔

وہ اس وقت اپنے آنسو روک نہیں پایا تھا وہ سب لوگ کیوں بار بار اُسکے سامنے آتے اسے وہ سب پھر سے یاد کروا دیتے تھے۔

وہ بھلے اُس وقت کم عمر تھا لیکن اچھے سے جانتا تھا کہ حویلی والوں کا سلوک اس کی ماں کے ساتھ کیسا تھا۔۔۔

اب وہ لوگ اگر یہ امید رکھے ہوئے تھے تعزیز اُنہیں معاف کر دے تو وہ ایسا کبھی نہیں کرنے والا تھا اُسکے بابا نہیں رہے تھے اب

دنیا میں لیکن اسے پھر بھی اپنے بابا کے وجودِ سے کوئی انسیت کوئی لگاؤ محسوس نہیں ہو رہا تھا ۔۔

ابھی تک یاد تھا اسے اچھے سے کہ اُس انسان نے اُسکے بابا کا نام بھی لیا تھا اُسکی ماں کا مجرم اُسکا باپ بھی تھا جو آخری وقت تک تعزیز سے ملنے کے لئے تڑپتا رہا لیکن وہ اُنہیں معاف کرنے کی ہمت خوُد میں نہیں پاتا تھا یہ بہت مشکل تھا تعزیز خان کے لئے ۔

اوُر اب ابر شم کیا کر رہی تھی اُنہی لوگوں کے ساتھ وہ لوگ رشتے داری بنا رہے تھے وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتا تھا جب تعزیز

کا غصہ حد سے زیادہ بڑھا تو اس نے بیڈ کی سائیڈ پر پڑا پانی کا گلاس اُٹھاتے ڈریسنگ مرر پر دے مارا تھا وہ لمحوں میں چکنا چور ہوا تھا۔

اُسکا غصہ تھا کہ کم نہیں ہو رہا تھا دل میں نجانے کیسی بے چینی سی جنم لے چکی تھی۔۔۔

بہت غلط کیا آپ نے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا آپ " میرے جذبات سے کھیلی ہیں اور گرینی آپ نے بھی بہت غلط کیا میں نے تو آپ سے سب شئیر کیا تھا سب بتایا تھا آپ کو آپ پھر بھی یہ کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔"وہ زور سے چلایا تھا ابر شم کی تصویر کو دیکھتے وہ غمزدہ لہجے میں گویا ہوا میں تھا۔۔

اپارٹمنٹ آئے بھی اُسے کافی وقت ہو چکا تھا لیکن وہ ابھی ایسے ہی بیڈ پر لیٹا تھا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنے اندر اٹھ رہے لاوے کو دبا رہا تھا جو خاصا مشکل لگ رہا تھا فحال تو اُسے۔

وہ اُنہیں سوچوں میں گم تھا جب کوئی اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا وہ اتنے ہوئے اس قدر غصے میں تھا کہ اُسے اپارٹمنٹ کا دروازہ بند کرنے کا خیال تک نہیں آیا تھا ابھی بھی وہ تکیہ سینے پر رکھے آنکھیں موندے ہوئے تھا جب دروازہ کھول کر ابرشم اندر آئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی تعزیز اُسے اپارٹمنٹ میں ہی ملے گا تعزیز کا کوئی دوست نہیں تھا وہ ہمیشہ سے اکیلا رہتا تھا ہاں ایک خیال آیا تھا ابرشم کے ذہن میں ہو سکتا تھا کہ وہ اپنا غم بانٹنے کے لئے اپنی گرل فرینڈ کے پاس چلا گی ہو لیکن جہاں آتے اپارٹمنٹ کا کھلا ہوٗا دروازہ دیکھ کر وہ کچھ مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔

اوٗر اب جیسے ہی اُسنے اندر قدم رکھا اپارٹمنٹ کی حالت نارمل دیکھتے وہ کچھ ریلیکس ہوئی تھی ۔

اوٗر اُسکے روم کی طرف بڑھی تھی پہلے آ چکی تھی تعزیز کے ساتھ تبھی ایڈریس یاد تھا ورنہ اسے کافی مشکل ہوتی ۔

وہ روم میں انٹر ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھتے اُسے چکر سے آئے تھے باہر جو وہ ساری چیزیں صحیح دیکھ کر کچھ ریلیکس ہو چکی تھی روم کا منظر دیکھتے وہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی پورا کمرہ ہی بکھرا ہوا تھا۔۔۔

تعزیز کو دیکھتے وہ روم کے فرش پر موجود بکھرے کانچ کے ٹکڑوں پر سے احتیاط سے چلتے ہوئے اس کے قریب بیڈ پر آئی تھی جس کی آنکھیں بند تھیں ۔

ابر شم نے اپنا ہینڈ بیگ سائیڈ پر رکھا اوٗر وہ تعزیز پر جھکی تھی شاید وہ سمجھ رہی تھی کہ اپنا غصہ چیزوں پر نکالنے کے بعد وہ سو چکا ہے

۔

تبھی ابر شم نے تکیہ تعزیز کے سر کے نیچے رکھنا چاہا تھا پر اس سے پہلے کہ وہ تکیے کی طرف ہاتھ بڑھاتی تعزیز خان نے اس کی کلائی اپنی ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے اسے خوُد کو چھونے سے دور رکھا تھا

۔

ابر شم آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھ رہی تھی جس کی گرفت میں اُسکی کلائی قید تھی وہ غصے میں تھا جانتی تھی وہ تبھی ابھی تو اس کے غصے کو ٹھنڈا کرنا تھا اسے ۔

تعزیز۔۔۔"وہ تعزیز کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی تھی لیکن تعزیز " بدک کر پیچھے ہوا تھا اوُر ابر شم کی کلائی بھی چھوڑ دی تھی وہ تعزیز

کے اس سرد رویئے سے خاصی پریشان ہوئی تھی جانتی تھی کہ غلطی اُسکی اپنی تھی لیکن تعزیز کا انداز اُسے پریشان کر رہا تھا۔

"سرد سا انداز تھا اس کے خشک انداز پر ؟؟؟کیوں آئی ہیں یہاں" ابر شم کو اپنے وجود کے آس پاس سرد لہریں سرایت کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھیں ۔

"تعزیز دیکھو مُجھے تمہیں سب بتانا ہے تم پلیز تحمل سے میری بات سنو اوَر میں جانتی ہوں کہ تم ہرٹ ہوئے ہو لیکن پھر بھی تم میری..."

آپ سے کس نے کہا میں ہرٹ ہوا ہوں؟؟؟"اُس نے درمیان "
میں ہی ابرشم کی بات کاٹی تھی ابرشم کو تعزیز کا بات کرنے کا انداز
بہت پریشان کر رہا تھا۔

۔

تعزیز۔۔۔پلیز میں سب بتاتی ہوں ناراض نہیں ہو مجھ سے میں "
ایل ریڈی بہت پریشان ہوں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی
ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا دل بند ہو جائے گا پلیز میں نہیں سہہ
سکتی ہوں تمہاری ناراضگی۔۔۔"ابرشم نے اُس کے قریب ہوتے
اُس کے کندھے پر سر رکھنا چاہا تھا لیکن تعزیز نے ابرشم کو ایسا
کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔

ریلی آپ کو فرق پڑتا ہے؟؟؟ مُجھے ناں ایسا نہیں لگتا ہے اگر ایسا "
کچھ ہوتا تو آپ مجھے سب بتاتی نہ کہ مجھ سے اتنی بڑی بات چھپاتی
آپ لوگوں نے مُجھے دھوکا دیا ہے"اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
بولا تو ابرشم کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں ۔

تعزیز ہمیں لگا تھا کہ ہم تمہیں بعد میں بتائیں گے تو تم سمجھ جاؤ "
"!!!گے لیکن تم تو

کیا میں آپ کو لگتا ہے کہ میں نے اوور ریکٹ کیا جبکہ اُن لوگوں "
کو دیکھ کر ہی میرا خون کھولتا ہے آپ اُن لوگوں کو گھر ہی لے
آئی اوُر مجھے بتانا بھی ضروری سمجھا۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ کھجھکجاتے ہوئے
ابرشم پر طنز کی بارش کر رہا تھا ۔

تعزیز وہ تمھاری فیملی والے ہیں آخر کیا مسلہ ہے تمہیں اپنی فیملی "
سے وہ لوگ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم اُنہیں دیکھتے تک نہیں
ہو یہ تو غلط ہے تم سے بات کرنے کے لیے تمہارے دادا ترس
رہے تھے۔۔"وہ بول رہی تھی اوُر تعزیز ابر شم کی شکل دیکھ رہا تھا۔

۔

آپ تو ایک ہی ملاقات میں میری فیملی کو مجھ سے زیادہ جان چکی "
ہیں گریٹ بہت اچھی بات ہے بہت اچھا اثر پڑا ہے ان لوگوں کا
آپ پر"وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا تھا ابر شم اسے اٹھتے ہوئے اُس کے
قریب آئی تھی وہ اُس کی فیملی کے بارے میں بات کرتے شاید
تعزیز کو مزید غصہ دلا چکی تھی جو تعزیز کے چہرے سے نظر آ رہا
تھا۔

وہ تعزیز کے قریب جاتے اُسے بیک ہگ کرتے شاید منانے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن تعزیز کا کوئی ارادہ نہیں تھا ابر شم سے بات کرنے کا۔

"وہ روہانسی ہوئی تھی تعزیز خان تعزیز تم کیوں نہیں سمجھ رہے؟؟"!

کیوں نہیں سمجھ رہا تھا اس کی بات وہ خوُد کو ہی کلئیر کرنے کی کوشش کر رہا تھا خود کو صحیح سمجھ رہا تھا۔

"مُجھے کچھ سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے میم ہاں لیکن آپ لوگوں کے اصلی چہرے میرے سامنے آ چکے ہیں میں بہت غلط تھا جو آپ لوگوں پر بھروسہ کرنے لگا تھا جب کہ اس دُنیا میں کوئی بھروسے کے قابلِ نہیں ہوتا ہے۔۔۔"وہ شائد خوُد کو بلیم کر رہا تھا۔

تعزیز پلیز نہیں تم خفا اس بات پر ہو کہ ہم لوگوں نے تمہاری "
کزن کا رشتہ مانگا یا اس بات پر کہ تمھارے گھر والے آئے ہمارے
گھر؟؟؟"تعزیز کے بازوؤں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ سوالیہ انداز میں
بولی تھی ۔

میں کسی بات پر بھی ناراض نہیں ہوں اگر آپ میرے ساتھ "
مخلص ہوتی تو مجھ سے شئیر کرتی یہ بات یوں میری پیٹھ پیچھے میرے
گھر والوں سے مراسم بڑھانے کی کوشش نہیں کرتی۔۔۔"وہ ابرشم
کو بازوؤں سے تھام کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا تھا ۔

نہیں تعزیز وہ ہارشم نے گرینی کو فورس کیا تھا وہ تمہاری کزن کو "
پسند کرنے لگا تھا جب پہلی بار اس نے نیوشا کو یہاں دیکھا تھا میں
نے تو پہلے انکارِ کیا تھا اوٗر گرینی نے بھی لیکن پھر ہارشم کی ضد
دیکھتے ہوئے گرینی کو حامی بھرنی پڑی اور میں تم سے یہ بات شئیر
کرنا چاہتی تھی لیکن تمہاری ناراضگی کے ڈر سے نہیں کر سکی تم پلیز
کسی اوٗر کی وجہ سے ہمارے رشتے کو کیوں خراب کر رہے
ہو۔۔۔؟؟؟"ابرشم نے رسانیت سے تعزیز کے دل سے یہ میل
نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

آپ کسی دُوسرے کے لیے مُجھے دھوکا دیں اوٗر میں اگر بات "
کروٗں تو اس سے ہمارا ریلیشن شپ خراب ہو گا آپ اچھے سے
جانتی تھیں کہ میں ایسا کبھی نہیں چاہوں گا لیکن پھر بھی آپ

لوگوں سے ملی کیوں؟؟؟ وجہ بتائیں گی آپ ؟؟؟ جانتی ہیں ناں ایک بیوی کے لیے شوہر کی مرضی اہم ہوتی ہے اور آپ نے یہ سب کیا کیوں؟؟؟ وہ اس کو کندھے سے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے زور سے غرایا تھا۔

اُسکا یہ سرد انداز ابرشم کو ایسا فیل ہو رہا تھا کہ اگر کچھ دیر تک وہ تعزیز کو منانے میں ناکام ہوئی تو وہ رو دے گی بری طرح سے اس کی بے رخی واقعی میں سہنا بہت مشکل تھا تعزیز کا یہ انداز تعزیز کا غصہ اس نے پہلی بار دیکھا تھا ورنہ کہاں وہ ہمیشہ سوفٹ بیہو کرتا تھا۔۔

تعزیز آئی نیو اٹس مائی مس ٹیک سوری۔۔۔"وہ بات ختم کرنا چاہتی " تھی اور جانتی بھی تھی کہ غلطی اُسکی کی اپنی ہی ہے تبھی سوری کرنے لگی تھی۔۔

نہیں قبول کر سکتا آپ کی سوری اور آپ جائیں جہاں سے بات " نہیں کرنی اس وقت کسی سے بھی اکیلا رہنا چاہتا ہوں مَیں پلیز مجھے اگلے کچھ دن ڈسٹرب مت کیجیے گا آپ"!!!وہ ابر شم کو چھوڑتا باتھ روم کی طرف جانے لگا تھا۔۔۔

جبکہ اپنی ساری کوششیں بیکار جاتے دیکھ کر ابر شم ایڑیاں اوپر کرتے تعزیز کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے تعزیز کے لبوں پر جھکی تھی۔۔۔

وہ ابر شم کے ایکٹ پر سٹل ہوا تھا جو اُس کے عنابی ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتے اسکی سانسوں سے سانسیں الجھاتے ہوئے اسکی گردن میں بانہیں ڈال گئی تھی ۔

شاید وہ اسکی ناراضگی ایسے دور کرنا چاہتی تھی لیکن ابر شم کے اس ایکٹ پر تعزیز نے کسی طرح کا رسپانس شو نہیں کیا تھا۔۔۔

ابر شم نے تھک کر اس کے نچلے لب کو زور سے دبایا تھا تعزیز خاموشی سے کھڑا رہا وہ پیچھے نہیں ہوا تھا اوٗر نہ ہی اسے خوٗد سے دور جھٹکا تھا ہاں لیکن ابر شم کے عمل میں ابر شم کا ساتھ بھی نہیں دیا تھا ابر شم خوٗد ہی تھک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

اور تعزیز کے سپاٹ چہرے کی طرف دیکھا جہاں کوئی رنگ ابر شم کو نظر نہیں آیا تھا۔

ورنہ وہ جب جب اس کے قریب آتا تھا تعزیز کے لبوں پر مسکراہٹ ہوتی تھی جسے دیکھ کر وہ ہمیشہ اندازہ لگا لیا کرتی تھی کہ تعزیز کو اس کے لمس سے اچھا فیل ہوتا تھا لیکن ابھی تو وہ بنا پلکیں چھپکائے ابر شم کے دھواں اڑاتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

جو شاید یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ مقابل ایسا بھی کر سکتا تھا اس کے ساتھ ۔

تعزیز کے کشادہ سینے پر وہ اپنے ہاتھوں سے مکے مار چکی تھی شاید اسکے ایکٹ پر وہ کیوں ابر شم کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کیوں اپنی ناراضگی سے ابر شم کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔

بہت بہت برے ہو تم تعزیز۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی جبکہ " تعزیز پھر بھی خاموش رہا تھا جانتا تھا کہ وہ کیوں ایسا کر رہی تھی لیکن وہ خود بھی افسردہ تھا ابر شم اوٗر گرینی نے اس ایکٹ نے اسے ہرٹ کیا تھا۔

آپ نے جو کیا وہ بھی بہت برا تھا ائی سوئیر میرے لیے آپ کو " معاف کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔"اس کو خوٗد سے الگ کرتے وہ باتھ روم چلا گیا تھا دل اس وقت جیسے کسی آگ میں جل رہا تھا اوٗر وہ کافی دیر تک شاور کے نیچے کھڑا رہا تھا۔

اپنے تپتے اعصاب کو ٹھنڈا کرتا رہا لیکن کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا اس پل اسے کسی کی ضورت نہیں تھی بس خوُد کے ساتھ چند لمحات وہ اکیلے گزرنا چاہتا تھا لیکن ابرشم کا یہاں آنا اسے نئے سرے سے سب یاد کروا گیا تھا۔

وہ چاہتا تو ابرشم کو جانے کا کہہ سکتا تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا تھا ابرشم کو اچھے سے جانتا تھا وہ کہ وہ اب اسے منائے بغیر نہیں جائے گی لیکن وہ اتنی جلدی ابرشم کو معاف نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ جتنی بڑی غلطی کر چکی تھی وہ آسانی سے جانے نہیں دے سکتا تھا اس بات کو۔

وہ دوسری بار شاور لے چکا تھا۔۔۔

ابر شم تعزیز کے باتھ روم جاتے ہی اس کو منانے کی ترکیب سوچنے لگی تھی وہ چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آئی تو نظر بیڈ پر پڑی تصویر پر گئی تھی ۔

وہ وہی تصویر تھی جو تصویر پہلے دیکھ رہا تھا وہ تصویر کافی پرانی تھی اُس وقت وہ محض پانچ سال کا تھا اوٗر منہا کی گود میں بیٹھا ہوا وہ تصویر اس کے پاس واحد تھی جس میں منہا اس کے ساتھ تھی تبھی وہ تصویر تعزیز کے دل کے بہت قریب تھی۔

ابر شم بیڈ پر بیٹھتے اس تصویر کو غور سے دیکھنے لگی تھی تعزیز کے ماضی کا کوئی حصہ ایسا تھا جو وہ مس کر رہی تھی کچھ تھا جو وہ جان

نہیں پا رہی تھی اس نے سوچا کہ وہ تعزیز سے ہی پوچھ لے کیا پتہ وہ اسے بتا دے ۔

لیکن اس وقت وہ ناراض تھا پہلے اسے منانا تھا اس نے سب سے گرینی کو کال کی اور اُنہیں بتایا کہ وہ تعزیز کے ساتھ ہے وہ پریشان نہ ہوں اوَر پھر فون بیگ میں رکھتے وہ تعزیز کی واپسی کا انتظار کرنے لگی تھی ۔

تعزیز واپس آیا تو ابرشم کو دیکھتے اُس کے چہرے تاثرات بدلے تھے وہ شاید توقع کر رہا تھا کہ ابرشم چلی گئی ہو گی۔۔۔

آپ گئی نہیں ہیں؟؟"اپنے گیلے بالوں کو خشک کرتا وہ مرر کے " سامنے کھڑا ہوتا ہوا پوچھنے لگا تھا۔

جبکہ ایسے تعزیز کا جانے کے بارے میں پوچھنا ابر شم نے کسی اور ہی ٹرم میں لے لیا تھا وہ کیوں چاہتا تھا کہ ابر شم چلی جائے جبکہ ابر شم کا ارادہ تو یہاں رکنے کا تھا وہ اسے منائے بغیر ہر گز نہیں جانے والی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں ۔

میں کیوں جانے لگی؟؟؟"وہ برا منا گئی تھی اور تعزیز کے عین " مقابل آتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اس وقت وہ سمپل سی کافی پیاری لگ رہی تھی لیکن تعزیز نے اپنی ناراضگی کی وجہ سے اس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی ۔

کیونکہ یہ رانا مینشن نہیں ہے"!!!تعزیز دانت پیستے ہوئے بولا تھا وہ " جان بوجھ کر اس کے ساتھ بحث کر رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا۔

ہاں لیکن یہ میرے ہزبینڈ کا اپارٹمنٹ ہے"وہ اس کے قریب "
ہوئی تھی اس کے وجودِ سے اٹھتی مہک اس پل ابرشم کے حواسوں
پر چھائی تھی کل کے بعد ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ یوں تعزیز کے
سامنے کھڑی تھی اور وہ ابرشم پر توجہ دیئے بغیر اپنے بال خشک کر
رہا تھا۔

تو؟؟؟"وہ شانے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ابرشم کی بحث مزید "
موڈ خراب کرنے لگی تھی تعزیز کا۔

تو یہ کہ آپ اپنے مینشن واپس جا سکتی ہیں"وہ ٹاؤل دور پھینکتا "
اپنے بالوں میں برش کرنے لگا تھا۔

میں تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں ممکن ہی نہیں ہے یہ میں تمہارے "
ساتھ رہوں گی بھلے تم مجھ سے ناراض رہو لیکن میں تم سے دور
نہیں رہ سکتی ہوں۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر سر ٹکائے ہوئے بولی
تھی۔۔۔

ہاں مجھ سے دور نہیں رہ سکتی ہیں آپ لیکن مُجھے دھوکا دینا اچھے "
سے آتا ہے آپ کو تبھی تو اُن لوگوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی
تھیں۔۔۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا تو ابرشم کے چہرے پر
شرمندگی کے اثرات آئے تھے۔۔۔۔

اگر ابرشم کو زرا سا بھی اندازہ ہوتا اُنہیں دیکھ کر تعزیز ایسے ری
ایکٹ کرے گا وہ کبھی بھی اس چیز میں ہارشم کا ساتھ نہیں دیتی
اُنکی اپنی لائف ڈسٹرب ہو گئی تھی ہارشم کے چکر میں ۔

تعزیز میں سوری کر تو رہی ہوں دیکھو تم مجھے معاف کر دو ویسے "
مجھے بتا سکتے ہو اتنی نفرت کیوں کرتے ہو تم اپنی فیملی سے؟؟؟"وہ
اب سنجیدہ ہوئی تھی تعزیز نے ایک کٹیلی نگاہ ڈالی تھی اسپر۔

نہیں۔۔۔"لہجہ سپاٹ سا ہوا تھا ان کے ذکر پر ابر شم پریشان ہوئی "
تھی اور اس کا ہاتھ تھاما وہ بھلے ناراضگی میں اُسے خود سے دور
جھٹک رہا تھا لیکن ابر شم خوُد پھر اسکے قریب ہو جاتی ۔

کیوں میں جانتی ہوں کچھ ایسا ہے جو آج تک تم نے کسی سے شئیر "
نہیں کیا ہے تمہاری موم سے متعلق ہے ناں تعزیز تم مجھ سے شئیر
کر سکتے ہو دیکھو میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔۔ ہر بات شئیر کر سکتے
ہو تم مجھے ایک اچھی راز دار پاؤ گے۔۔۔"اس کے ہاتھ کی پشت کو
سہلاتے ہوئے وہ نرمی سے بولی تھی۔۔۔

نہیں آپ نے میرا بھروسہ توڑا ہے آپ پر دوبارہ بھروسہ کرنا "
میرے لیے ممکن نہیں ہے اور آپ جا سکتی ہیں مُجھے نیند آ رہی ہے
آپ ڈسٹرب ہوتی رہیں گی یہاں اوُر ویسے بھی مُجھے اس وقت تنہائی
چاہیے۔۔۔"وہ خوُد پر پرفیوم چھڑکتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھا تھا اوُر
ابرشم اس کی بار بار جانے والی بات پر غصہ میں آ گئی تھی۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی سنا تم نے تمہیں سونا ہے جو کرنا ہے کرو مگر "
میں جہاں سے چلی جاؤں گی یہ بھول ہے تمہاری۔۔۔"وہ انگلی اٹھا
کر وران کرتے ہوئے بولی تھی تعزیز جو بیڈ پر لیٹ گیا تھا اس نے
بھنویں اچکاتے ہوئے اس کی اپنی طرف بڑھی ہوئی انگلی دیکھی تھی
وہ اس وقت غصے کی زیادتی سے تلملاتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگر کوئی اوٗر وقت ہوتا تو وہ ابر شم کا خوب ریکارڈ لگاتا لیکن اس وقت کو سچویشن تھی وہ اسے جواب نہیں دینے والا تھا بس سائیڈ پر پڑا ریموٹ اٹھاتے اس نے روم کی ساری لائٹس آف کر دی تھیں اوٗر خوٗد منہ پر تکیہ رکھتا ہوا اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا۔

روم میں اندھیرا ہوا تو ابر شم نے گہرا سانس بھرتے خود کو کمپوز کیا تھا تعزیز کمفٹر اوڑھ چکا تھا وہ چلتے ہوئے اس کے قریب جاتے اُسپر سے کمفٹر کھینچ چکی تھی ۔

وہ اُس پر توجہ دیئے بغیر سو رہا تھا ابر شم سے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی تبھی وہ اس کے ساتھ لیٹ گئی تھی تعزیز نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے کروٹ بدلی تھی ۔۔

ابر شم محض اسے گھور کر رہ گئی تھی وہ منظر پھر سے یاد آیا جب تعزیز نے اپنی فیملی والوں کو دیکھا تھا کچھ تو مسنگ تھا جو وہ نہیں جانتی تھی تعزیز کے دادا اور دادی کے چہرے پر شرمندگی بھرے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی کسی غلطی پر نادم ہوں اوٗر تعزیز کا انداز اُسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

اچانک سے اسے ارشک کا خیال آیا تھا ضرغام خان اُسکو لے گیا تھا اگر تعزیز کو یہ بات معلوم پڑتی تو لیکن اس وقت تو بس اسے منانا ضروری تھا۔

کافی دیر وہ خاموشی سے آنکھیں بند کیے لیٹی رہی تھی لیکن نیند کہاں آنی تھی ابرشم کو دوسری طرف تعزیز بھی جاگ رہا تھا وہ جانتی تھی کہ اسے بھی نیند نہیں آ رہی تھی ۔

تعزیز"وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اوٗر تعزیز کے بازو کو ہلاتے ہوئے " بولی تھی۔۔

آپ کیوں مجھے تنگ کر رہی ہیں بار بار؟؟؟"وہ سائیڈ لمپ آون " کرتا ابرشم کی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے"وہ معصومیت بھرے انداز میں بولی تھی " اس وقت تقریباً آدھی رات کا وقت تھا تعزیز نے خوٗد بھی صبح کا کچھ نہیں کھایا ہوا تھا لیکن ابھی تک اُسے بھوک فیل نہیں ہو رہی

تھی پر اب ابر شم کے بولنے پر اسے بھی بھوک کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

تو اس پہر میں کیا کروں؟؟"!پھاڑ کھانے والا انداز تھا تعزیز کا "
جیسے اس پل وہ خوُد سے ہی بیزار ہو ۔

تم مجھے کھانا بنا کر کھلاؤ۔۔۔"وہ تعزیز کے سر پر آدھی رات کو بم "
گرا چکی تھی کیونکہ خود تو ابر شم میڈم کو کچھ آتا نہیں تھا بنانا اوُر
جانتی تھی کہ اس ٹائم کوئی میڈ بھی نہیں تھی اپارٹمنٹ میں ۔

واٹ۔۔۔"تعزیز کرنٹ کھا کر اٹھا تھا جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہو "
۔

میں نے کہا مجھے کچھ بنا کر کھلاؤ۔۔۔"وہ اپنی بات پر زور دیتی "
ہوئی بولی تھی اور اپنی شرٹ ٹھیک کرتی وہ بیڈ سے اتری تھی۔۔

میں نے آپ کو انوائیٹ نہیں کیا یہاں آنے کے لیے جو آپ کی "
میزبانی کے فرائض سر انجام دوں اگر بھول لگی ہے تو کچھ بھی کھا
لیں آپ۔۔۔"وہ دبی دبی آواز میں بولا تھا۔

تمہاری بیوی ہوں میں مُجھے بھوکا رکھو گے تم۔۔۔"وہ تعزیز کے "
قریب ہوئی تھی اوُر اسکے گرد حصار بناتی ہوئی اس کی بیرڈ پر ہاتھ
رکھتے ہوئے تاسف سے بولی تھی وہ بس چاہتی تھی کہ کسی بھی
طرح سے اُسکی ناراضگی دور کر دے۔

میں آپ کا شوہر ہوں میں بھی بھوکا ہوں حساب برابر۔۔۔"وہ "
دانت پیستے ہوئے بولا تھا ابرشم کی حرکتیں دیکھتے وہ محض لب بھینچ
کر رہ گیا تھا جانتا تھا وہ کیوں ایسے بول رہی تھی اچھے سے واقف
تھا وہ ابرشم کی حرکتوں سے۔

لیکن میں نہیں رہ سکتی ہوں تعزیز پلیز میرے لیے کچھ "
بناؤ۔۔۔"وہ اس کے عنابی لبوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے اُسے مزید
کچھ کہنے سے روک چکی تھی تعزیز نے ابرشم کو ایک زبردست
گھوری سے نوازا تھا جس پر وہ محض مسکرا دی تھی ۔

اچھا آپ یہیں بیٹھ جائیں آتا ہوں میں۔۔۔"وہ اپنی شرٹ اٹھا کر "
پہنتے ہوئے بیڈ سے اترنے لگا تھا کہ ابرشم نے اس کو اپنی طرف
جھکائے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

تعزیز ن

کرنٹ کھا کر دور ہوا تھا وہ شاید اس پل اس کی قربت کی خواہش رکھتی تھی۔۔۔

ایسی حرکتیں نہ کریں تو بہتر ہو گا"وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے اپنی " چپل پاؤں میں اڑستے ہوئے بولا تھا۔

شوہر ہو تم میرے کیا غلط کیا میں نے؟؟"!وہ کمر پر ہاتھ رکھتے " ہوئے بولی تھی تعزیز نے ابئیرو اچکاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا۔

بیوی ہیں تو بیوی والی حرکت کیا کریں"اس کے لہجے سے صاف " طنز چھلک رہا تھا جو وہ کہنا چاہتا تھا ابر شم اچھے سے سمجھ گئی تھی ۔

تم کرنے کب دیتے ہو۔؟؟"!وہ جان بوجھ کر تعزیز کو زچ کرنے "
لگی تھی ورنہ جانتی تھی کہ وہ طنز کر رہا تھا اوٗر تعزیز بس دانت پیستے
ہوئے اس کی ایکٹنگ دیکھ رہا تھا وہ جان بُوجھ کر یہ سب کر رہی
تھی۔

آپ کیوں مجھے پریشان کر رہی ہیں؟؟"!وہ جانے کے بجائے اس "
کے مقابل آتے اس کے بازوؤں کو تھام کر بولا تھا۔

تم مان جاؤ نا پلیز مجھ سے تمہاری ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی "
ہے بہت مشکل ہے دیکھو جو ہوا اُسے بھول جاؤ۔۔۔"وہ اس کی
گردن میں بانہیں حائل کرتے اس کے لبوں کے قریب لب لے
جاتے ہوئے بولی تھی تعزیز جانتا تھا وہ ایسا ہی کچھ بولے گی۔

آپ کو یہ سب آسان لگ رہا ہے؟؟؟"وہ اپنے لبوں کو دانتوں "
تلے دبائے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جانتا تھا کہ وہ کیا کہتی ہے۔

نہیں یہ بہت مشکل ہے تمہارے لیے لیکن دیکھو تم سمجھنے کی "
کوشش کرو اگر اُن سے تمہیں کوئی مسلئہ ہے تو اُسے حل کرنے کی
کوشش کرو ایسے دور رہ کر تم اُنہیں کیوں تڑپا رہے ہو؟"!!وہ پھر
سے تعزیز کی فیملی کو درمیان میں لے آئی تھی۔

وہ جو اس پل اس کے اتنے قریب آنے پر تھورا بہت بہکنے لگا تھا
اُن لوگوں کے زکر پر اس کے چہرے کے تاثرات پھر سے سنجیدہ
ہوئے تھے جو ابر شم سے مخفی نہیں رہے تھے ۔

اوو تو یہ ساری کوششیں اُن کے لئے ہو رہی ہے؟"!وہ غرایا تھا "
نجانے کیوں ابرشم کا بار بار اُنکی حمایت میں بولنا اسے زرا بھی پسند
نہیں آیا تھا۔

تعزیز نہیں میں بس تمہاری ناراضگی ختم کرنا چاہتی ہوں پلیز لیکن "
تمہاری فیملی کے لئے بھی"!!!اگے کے لفظوں کو تعزیز نے اپنے
لبوں میں دبایا تھا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے لیکن انداز میں
بلا کی شدت تھی۔

ابرشم کو اس کے لبوں کا لمس دہکتا ہوا لگ رہا تھا وہ اس کے لبوں
کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اُن پر اپنی شدتیں لٹانے لگا تھا

ابر شم نے اس کی شرٹ کے کالر کو تھاما تھا وہ مزید شدت لایا تھا اپنے عمل میں لمحے سرک گئے تھے درمیان میں لیکن تعزیز کافی دیر بعد پیچھے ہوا تو ابر شم کے لبوں پر ایک کٹ لگ چکا تھا جس سے خون کی ایک چھوٹی سی بوند نکل رہی تھی۔

وہ اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی ۔

تعزیز نے اُسے خود سے دور کیا اوٗر روم کی لائٹس آون کرتا وہ باہر نکل گیا تھا ابر شم اس کے پیچھے نکلی تھی جانتی تھی کہ وہ اپنی فیملی کے ذکر پر ایسے ہی ری ایکٹ کرتا ہے وہ پھر بھی ان کا تذکرہ کر رہی تھی ۔

نجانے کیوں وہ چاہتی تھی کہ تعزیز اور اس کے گھر والوں کے درمیان سب نارمل ہو جائے اس نے اپنے لبوں کو سہلایا اور بال ٹھیک کرتے وہ باہر نکلی تھی جہاں وہ کچن میں شاید کچھ بنا رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے کھڑی ہوئی تو معلوم ہوا وہ نوڈلز تھے جن کے لئے پانی تعزیز نے رکھا ہوا تھا گرم ہونے کے لیے اس کر ہاتھ سے بنا کچھ کھانا ہی ابر شم کے لئے بہت اچھا احساس تھا۔

کیا بنا رہے ہو تم؟؟"!وہ اس کے ساتھ کھڑی ہوتی پوچھنے لگی تھی " نوڈلز دیکھ کر اس کی بھوک چمکی تھی دل چاہا اس کے ہاتھ سے ہی کھائے لیکن اسکی ناراضگی یاد کرتے دل کا خیال دل میں ہی دبا گئی

تھی اور جب خوُد پر گہری کالی آنکھوں کی گھوری کا احساس ہوا تو وہ اوپر دیکھنے کے بجائے مسکرانے لگی تھی۔۔۔

خوُد دیکھ لیں آپ؛؛؛"وہ سلگتے ہوئے انداز میں بولا تھا اگر اکیلا " ہوتا تو کبھی اپنی نیند کی قربانی دے کر اس وقت کچن میں کھڑا ہو کر نوڈلز نہیں بنا رہا ہوتا بلکہ سو رہا ہوتا۔

تعزیز پلیز غصہ تھوک دو اپنا تم مجھے ایسے بالکل بھی اچھے نہیں " لگ رہے تم وہ ہمیشہ مُجھے تاڑنے والے میرے ساتھ مذاق کرنے والے مُجھے تنگ کرنے والے تعزیز اچھے لگتے تھے یہ بالکل بھی نہیں۔۔۔"وہ اس پل اس کے ساتھ ایک رومانٹک سا ڈنر انجوائے

کرنے کی خواہش رکھتی تھی بھلے اس ڈنر میں نوڈلز ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ اس کے ساتھ وہ کوئی بھی چیز کھا سکتی تھی بشرطیکہ اس کے ساتھ تعزیز ہو۔

"مُجھے بھی اس وقت آپ اچھی نہیں لگ رہی ہیں"!!!تعزیز نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن ابر شم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

"آپ نے جو حرکت کی ہے اس کے بعد میرا یہی ری ایکشن ہونا تھا میم مجھے آپ نے سچ میں بہت ہرٹ کیا ہے۔۔۔"وہ نوڈلز باؤل میں نکالتے ہوئے بولا تھا۔

"تعزیز یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ ساری زندگی تم اپنی فیملی سے بھاگتے رہو گے تو یہ غلط ہے تمہیں

کبھی نہ کبھی سب کو فیس کرنا ہے نا اُن سے بات کرنی ہے ہاں تم صحیح ہو سکتے ہو ہو سکتا ہے اُنہوں نے غلط کیا ہو لیکن تم بھی تو اُنہیں صفائی پیش کرنے کا موقع نہیں دے رہے ہو۔۔۔ہو سکتا ہے بات کرنے سے معملات ٹھیک ہو جائیں۔۔۔"وہ تعزیز کے ہاتھ کو تھامے آہستگی سے بولی تھی جب کہ تعزیز ایک جھٹکے سے واپس پلٹا تھا۔

آپ کیوں چاہتی ہیں رات کے اس پہر میں آپ کو واپس آپ " کے گھر چھوڑ آؤں؟؟؟"وہ ٹیبل پر باؤل پٹخنے کے سے انداز میں رکھتا ہوا بولا تھا۔

"تعزیز۔۔۔"

کیا تعزیز آپ کیوں کرتی ہیں بار بار ان لوگوں کا زکر جن کے " بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں اور آپ ہیں ان کی حمایت میں بولے چلی جا رہی ہیں نہیں کرنی ہے مُجھے اس ٹاپک پر بات آپ کو اگر کرنی ہے تو ائم سوری میرا ٹائم ویسٹ مت کریں آپ۔۔۔"وہ ابرشم کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولا تھا نجانے کیوں آ گیا تھا اسے اتنا غصہ ورنہ آج تک وہ ابرشم سے بہت سوفٹلی بات کرتا تھا۔

تعزیز میں تو بس"وہ اس کے غصے سے تھوری پریشان ہوئی تھی " تبھی اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تھی جو مقابل نے ناکام بنا دی تھی۔۔۔

مُجھے نہیں پتہ ہے آپ کیوں بار بار ان لوگوں کی بات کر رہی ہیں"
لیکن مُجھے ان کے بارے میں بات نہیں کرنی آئیندہ احتیاط کیجیے گا
آپ۔۔۔"تعزیز کو احساس ہوا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی غصہ دکھا گیا
ہے تبھی اب کی بار تھورا سا آہستہ بولا تھا۔۔۔

۔

کیونکہ ابرشم کی سرخ رنگت تعزیز پر واضح کر رہی تھی کہ وہ اس
کے غصے سے خائف ہوئی ہے۔

تعزیز تم کچھ زیادہ ہی ہارش ہو رہے ہو؟؟؟"وہ اپنی آنکھوں میں "
ائی نمی صاف کرتے ہوئے بولی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

اُنہیں کی زندگی میں کبھی ایسا وقت بھی آئے گا وہ تعزیز کے اتنے غصے کو فیس کرے گی اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"جی میں ہی غلط باقی سب تو ٹھیک ہیں ایک میں ہی غلط ہوتا ہوں ہمیشہ آپ یہ کھا لیجیے گا میں روم میں جا رہا ہوں۔۔۔"وہ کسکتے ہوئے انداز میں بولتا اندر کی طرف بڑھتا کہ ابر شم نے اُسے چیئر پر بیٹھایا تھا۔

"کہیں نہیں جا رہے ہو تم میرے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ گے مجھ سے اکیلے نہیں کھایا جائے گا جانتے ہو ناں یہ بات۔۔ "وہ باؤل میں فروک رکھتے ہوئے بولی تھی۔

۔

مُجھے بھوک نہیں ہے"تعزیز نے جتانا ضروری سمجھا تھا جبکہ وہ ناک "
سکھیرتے ہوئے نظر انداز کر گئی تھی رات کے اس پہر ابر شم کی
یہاں موجودگی اسے اچھی لگی تھی ۔

لیکن میرے ساتھ کھانا پڑے گا"...وہ کیوٹ کیوٹ حرکتیں کر "
رہی تھی تاکہ تعزیز کا موڈ فریش ہو جائے لیکن تعزیز کو اس پل
کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ جب جب حویلی میں سے کسی سے ملتا تھا
اسکی کنڈیشن ایسے ہی ہو جاتی تھی کہ وہ پھر خود سے ہی بیزار ہو
جاتا تھا۔۔۔۔

وہ سب لوگ اگر یہ چاہتے تھے کہ تعزیز اُنہیں معاف کر دے تو
یہ تعزیز کے لئے بہت مشکل تھا۔

آپ کھائیں میں بیٹھا ہوں۔۔"وہ انکارِ کر گیا تھا کچھ بھی حلق سے "
اترنا تو تھا ہی نہیں سو وہ کھانے سے پرہیز ہی کر رہا تھا ابر شم نے
فورک اس کے سامنے کیا تھا لیکن وہ انکار کر گیا اس نے بھی
کھانے سے ہاتھ روکا بھلے وہ نوڈلز بہت اچھے بنے تھے لیکن وہ
تعزیز کے بغیر کیسے کھا سکتی تھی۔۔۔

مُجھے بھی نہیں کھانے ہیں یہ پڑے رہیں۔۔۔"وہ پاؤں پٹخ کر روم "
میں چلی گئی تھی ہاں اسے بھوک تھی لیکن تعزیز کے بغیر وہ نہیں
کھانے والی تھی۔

اوُر تعزیز ابر شم کے پیچھے ہی کچن سے نکال کر روم میں آیا تھا یہاں
وہ پوری طرح سے اس بیڈ پر قبضہ جمائے آنکھیں بند کر چکی تھی
وہ بھی بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 114

•••••

ارسام میر سیدھا ارشک کے گھر گیا تھا عباد صاحب کی لگاتار کالز آ رہی تھیں اسے جانتا تھا وہ ارشک کے بارے میں پوچھیں گے لیکن وہ کیا جواب دے گا اُنہیں یہ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی ضرغام خان ایسے اچانک ارشک کو لے جائے گا یہ بات ارسام کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔۔

ارشک ہمیشہ اس کے دل میں بستی تھی لیکن ضرشک کی پیدائش کے بعد اس نے امید چھوڑ دی تھی کہ ارشک اب کبھی اس کی ہو گی وہ ضرغام خان سے دور تھی لیکن پھر بھی وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی عزت کی حفاظت کرتی تھی۔۔

ارسام نے یہ بات اپنے دل میں ہی دبا لی تھی شاید کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے معاملے میں خاموشی اختیار کر جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بھی مسلسل ارشک کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ جانتا تھا ضرور ضرغام خان نے ارشک کے ساتھ زبردستی کی ہو گی کیونکہ وہ خوُد سے تو کبھی اس کے ساتھ نہیں جانے والی تھی۔۔

ضرغام خان اس بار ارشک اکیلی نہیں ہے وہ جو فیصلہ کرے گی "
خوُد کے لیے تمہیں ماننا پڑے گا اوُر ضرشک پر تمہارا کوئی حق نہیں
ہو گا۔۔۔"وہ سٹئرانگ پر مکا مارتا ہوا غرایا تھا جان جیسے لبوں پر آ
چکی تھی ارشک کی دوبارہ حویلی میں موجودگی سوچتے حویلی والوں
سے اسے کسی اچھائی کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

ہاں اس بات کی تسلی تھی کہ اب کی بار ارشک دبنے والی نہیں
تھی وہ پہلے والی کمزور ارشک نہیں تھی اب وہ خوُد کے لئے آواز
ضرور اٹھائے گی وہ سوچو کے بھنور میں پھنسا ہی اس وقت ارشک
کے گھر پر موجود تھا۔

گاڑی پارک کرتے اندر آیا تو سامنے عباد صاحب کو پریشان دیکھ کر
وہ تیز قدموں سے آگے بڑھتا اُن کے قریب گیا تھا۔۔۔

انکل"!!!وہ اُنکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا اُنہوں نے "
فوری پلٹ کر اسے دیکھا تھا وہ اکیلا تھا اُنہیں لگا تھا ارشک اس کے
ساتھ آئے گی کیونکہ اب رات بہت زیادہ ہو چکی تھی۔۔۔

بیٹا ارشک اوَر ضرشک کدھر ہے مجھے لگا وہ تمھارے ساتھ آئیں "
گے وہ لوگ تعزیز کے گھر گئے تھے تب سے میرا دل بے چین ہے
وہ تو منع کر رہی تھی لیکن میں نے بھیج دیا تھا اسے لیکن تب سے
دل گھبرا رہا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔"وہ سینہ مسلتے
ہوئے بولے تھے ۔

انکل آرام سے جہاں بیٹھ جائیں آپ اوَر دھیان سے میری بات "
سنیں آپ پریشان نہیں ہونا ورنہ پھر آپ کی طعیبت خراب ہو
جائے گی۔۔۔"وہ ان کا بازو تھامے اُنہیں صوفے پر بیٹھاتے ہوئے

خوُد ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا وہ بے چینی سے اس کے بولنے کے منتظر تھے۔۔

بیٹا تم بتاؤ کیا بات ہے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔"وہ اظطرابی " کیفیت میں بولے تھے ارسام کے انداز سے اُنکی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

انکل ارشک کو ضرغام خان لے گیا اپنے ساتھ وہ تعزیز کے گھر " گئی تھی لیکن وہاں ضرغام خان بھی موجود تھا وہ اسے اپنے ساتھ حویلی لے کر چلا گیا اوُر مُجھے جب پتہ چلا تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔"وہ بلا آخر اُنہیں ساری بات بتا گیا تھا۔

لیکن کیسے ضرغام خان؟؟؟"وہ پریشان ہوئے تھے سردار ضرغام "
خان کے غصے سے بخوبی واقف تھے وہ ان کی نازک سی بیٹی کے
ساتھ پہلے وہ کم غلط کر چکا تھا جو پھر سے ارشک کی زندگی میں وہ
واپس آ گیا۔۔۔۔

انکل مجھے ارشک کی کال آئی تھی اوَر میں جب وہاں پہچانا تو وہ "
ارشک کو لے کر جا چکا تھا۔۔۔"ارسام میر بھاری آواز میں بولا تھا
جبکہ عباد صاحب پریشان ہوئے تھے وہ کب سے ارشک کو فون ملا
رہے تھے لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اب اُنہیں سمجھ
میں آیا ایسا کیوں ہو رہا تھا۔

ضرغام خان نجانے کیسا سلوک کرے گا میری بچی کے ساتھ ہاں "
بس کچھ تسلی ہے شاید وہ ضرشک کو دیکھ کر کچھ ٹھنڈا ہو جائے

میری بچی۔۔۔"وہ آبدیدہ ہو گئے تھے جب ارسام میر مسلسل ان کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔۔۔

انکل پریشان نہ ہوں آپ ہم کل چلیں گے حویلی ارشک کو لینے " کے لیے ضرغام خان ارشک کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا ہے اوَر اب تو ارشک اکیلی ہے بھی نہیں اس کے ساتھ ضرشک ہے وہ مظبوط ہے اب وہ ضرغام خان سے دبے گی نہیں۔۔۔"ارسام میر نے اُنہیں تسلی دینی چاہی تھی۔

بیٹا تم سرداروں کو نہیں جانتے ہو وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے " ہیں بہت ظالم لوگ ہیں وہ بس اللہ تعالیٰ میری بچی کی حفاظت فرمائے تمہیں بھی ایسے پریشان کر دیا۔"وہ دکھی لیجے میں بولے تھے لیکن وہ ان کی تنگ کرنے والی بات کا برا منا گیا تھا۔

انکل آپ ٹینشن نہ لیں سب ٹھیک ہو گا آپ کو میں آپ کے "
کمرے میں چھوڑ آؤں تھورا ریسٹ کر لیں ہم کل ہئ چلیں گے
وہاں۔۔۔"وہ اُنہیں ان کی کمرے میں لے آیا تھا بیڈ پر لٹاتے وہ
ان کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

ارشک ان کی کا بہت خیال رکھتی تھی میڈیسن وغیرہ وہ بھی خوُد
اُنہیں دیتی تھی شاید بیٹیاں ہی ماں باپ کی زیادہ خدمت کرتی ہیں۔

عباد صاحب کو اس نے دوائی میں نیند کی گولیاں مل کر دی تھیں
تاکہ وہ سو جائیں اگر جاگتے رہتے تو انہوں نے اپنی طعیبت خراب
کر لینی تھی۔۔۔

وہ سو گئے تو ارشک کے کمرے میں چلا آیا تھا ارسام میر۔۔۔

ضرشک کے سارے کھلونے بیڈ پر پڑے تھے وہ ضرشک کو سوچتے کزیڈ پریشان ہوا تھا ضرغام خان غصّے کا تھا اوٗر ضرشک چھوٹا سا بچہ

۔

وہ اس کے لیے پریشان ہو رہا تھا۔۔۔

ارشک آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس بار آپ " کے پیچھے اتنے سارے لوگ ہیں ضرغام خان آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اس کے ساتھ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"وہ تصور میں ارشک کے عکس سے بولا تھا آج پہلی بار وہ ارشک کی غیر موجودگی میں اس کے کمرے میں آیا تھا ورنہ وہ جب بھی آتا باہر ہال میں ہی رک جاتا ۔

اندر آنا اسے مناسب نہیں لگتا تھا لیکن اس وقت وہ ارشک کی غیر موجودگی میں وہاں موجود تھا اس کی تصویر دیکھتے ہوے وہ ان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جیسے ارشک کو محسوس کرنا چاہا رہا تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا عباد صاحب کو وہ ایسی حالت میں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا تبھی اُنہیں کے پاس ہی رکنے کا سوچتے وہ ضرشک کے سامان کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

انکل کی کنڈیشن وہ سمجھ سکتا تھا یقینا وہ اپنی بیٹی کے لئے پریشان ہو رہے تھے انکا پریشان ہونا بنتا بھی تھا ضرغام خان کونسا ان کی بیٹی کے لئے ایک اچھا شوہر ثابت ہوا تھا۔

ارشک کی زندگی اس کی وجہ سے اتنی خراب ہو گئی ابھی ارشک کی اتنی عمر نہیں تھی جتنی زمہ داری اس کے سر پر آ گئی تھی وہ بمشکل بیس کی بھی نہیں تھی اوٗر ضرغام خان کی وجہ سے اس نے اتنا کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔

وہ ارشک کے خیالوں میں کھو گیا تھا وہ بھولتی کب تھی ہر وقت تو اس کا خیال ذہن میں رہتا تھا وہ ارشک کے چہرے کی طرف آج تک نہیں دیکھ سکا تھا نجانے کیوں وہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کرتا تھا جیسے اگر دیکھ لیا تو خود پر کنٹرول ختم ہو جائے گا اس کا۔۔۔۔

وہ ارشک کی تصویر کو دیکھنے لگا تھا جو اُس دن کی تھی جب اُنہوں نے بوتیک کی اوپن سرمنی رکھی تھی ارشک بلیک کلر کے گاؤن

میں ملبوس تھی نقاب سے صرفِ اس کی آنکھیں نظر آ رہی تھیں

۔

اُن آنکھوں میں ارسام کو ہمیشہ ایک خالی پن نظر آتا تھا جیسے بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں وہ آنکھیں ۔

ارسام کافی دیر وہیں رہا پھر عباد صآحب کو دیکھنے کی غرض سے وہ اُن کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

••••

ارشک جاگ رہی تھی نیند کوسوں دور تھی ضرشک کو وہ اپنے قریب کر چکی تھی رات کو وہ ایک بار اٹھتا تھا فیڈ کے لئے اور اس وقت وہ بھی جاگ جاتی تھی جانتی تھی ضرغام خان جاگ رہا تھا وہ

ضرغام خان کی نظروں کی تپش محسوس کر سکتی تھی لیکن وہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی ضرغام خان سے۔

وہ ضرغام خان کو واضح لفظوں میں خود سے دور رہنے کا کہہ چکی تھی اس کی ورافنگیاں دیکھتے اُسے امید تو نہیں تھی کہ وہ کبھی خوُد رہ سکے گا اس سے لیکن وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ضرغام خان واقعی بدل گیا ہے یا پھر بدلنے کا ڈرامہ کر رہا ہے۔

اُسے ایک پل کے لیے نیوشا کا خیال آیا تھا اگر وہ ضرغام خان کی بیوی ہوتی تو اس وقت اس کمرے میں ہوتی لیکن وہ نہیں تھی وہ الجھی تھی ۔

ارشک کو اچانک سے پیاس کا احساس ہوتا تھا وہ آہستہ سے اٹھی تھی کمرے میں پانی نہیں تھا ضرغام خان جو پانی کی طلب اگر محسوس ہوتی رات کو تو وہ نیچے چلا جاتا کچن سے پانی لینے کے لیے لیکن اس پل ارشک شدید پیاس لگی تھی وہ ضرشک کے گرد حائل اپنا بازو احتیاط سے نکالتے ہوئے اٹھی تھی۔

ضرغام خان جس کی نظریں پہلے ہی ارشک پر تھیں وہ اُس کے اٹھتے ہی اٹھا تھا اوٗر ارشک جو اپنا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی ضرغام خان کو اپنے سامنے دیکھتے اس کے شانوں پر رکے دوپٹہ پر ہاتھ تھامے تھے۔

ارشک کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟؟"!وہ بے قراری سے پوچھنے لگا تھا"
ارشک نے بغور اسے دیکھا جس کے چہرے پر خود کے لیے فکر
مندی کے تاثرات وہ واضح طور پر دیکھ سکتی تھی۔۔۔

آپ سے مطلب؟؟؟"وہ ضرغام خان کے متھے اس وقت نہیں لگنا"
چاہتی تھی رات کے اس پہر وہ اسکی نظروں سے ویسے ہی خائف
تھی۔۔

تمہیں کچھ چاہیے جو یوں اٹھی ہو؟؟"!ارشک کے سرد انداز کو وہ"
اگنور کرتا ہوا بولا تھا اس پل دل میں موجود جذبات نے انگڑائی لی
تھی۔

آپ سب کچھ چھیننے کے بعد کیا دیں گے مُجھے۔۔۔؟؟؟"وہ اپنے "
بازوؤں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے ضرغام خان کے مقابل
آتی دست سوَال کر رہی تھی ماضی کی تکلیفوں کی کرچیاں اس کی
آنکھوں میں صاف نظر آ رہی تھیں ۔ ضرغام خان ایک پل کے
لیے شرمندہ ہو گیا تھا ارشک کی باتوں سے وہ شرمندگی کی اتہا
گہرائیوں میں ڈوب گیا تھا ۔

ماضی میں کی گئی غلطیاں کسی ناگ کی طرح ڈسنے لگی تھیں اسے ۔

ارشک تم کیوں ماضی کا حوالہ دے کر اس تلخ وقت کو یاد کرتی ہو "
ہم اُسے بھول بھی تو سکتے ہیں ناں مانتا ہوں یہ تمہارے لیے بہت
مشکل ہے لیکن ہمیں اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے یہ کرنا

ہو گا۔۔۔"وہ ارشک کے قریب ہوا تھا اس پل وہ اس کے جذباتوں کو بھڑک گئی تھی۔۔۔

کتنی خواہش تھی کہ وہ یہاں پاس ہو اور آج وہ پاس تھی تو ضرغام خان کا دل چاہا رہا تھا یہ فرضی فاصلے سمیٹ کر وہ اس کی گہرائیوں میں اتر جائے ۔

آپ کیوں بار بار اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ میں ماضی " بھول جاؤں جبکہ یہ میرے لیے بہت مشکل ہے آپ کو لگتا ہے آپ پھر سے مُجھے اس کمرے میں اس بیڈ پر لے آئیں گے اوٗر مُجھے ماضی یاد نہیں آئے گا تو آپ غلط ہیں مُجھے سب یاد آتا ہے یہ کمرہ اس کمرے سے وحشت ہوتی ہے۔۔۔"وہ شائد اس پل اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اُسے تھامنا چاہا تو وہ اس کے ہاتھوں کو جھٹک گئی تھی پانی پینے کی طلب اب ضرغام خان کی شکل دیکھتے ویسے ہی ختم ہو گئی تھی۔۔

تبھی وہ واپس بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی ضرغام خان اسے واپس بیڈ کی طرف جاتے دیکھ کر حیران ہوا تھا پھر اچانک اس کی نظر پانی کے خالی جگ پر گئی اسے سمجھ آ گئی کہ ارشک پانی پینے کے لئے اٹھی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان نے وہ جگ اٹھایا اور نیچے چلا آیا جب میں ٹھنڈا پانی ڈالتے وہ واپس کمرے میں آ گیا تھا تب شاید ارشک سو چکی تھی یا پھر سونے کا ناٹک کر رہی تھی وہ ارشک کی سائیڈ پر آتے پانی کا جگ رکھتے ارشک پر جھکا تھا۔۔۔

جس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے ایک پل کے لئے وہ شرمندہ ہوا تھا ارشک واقعی ٹھیک کہہ رہی تھی ارشک کے لیے یہ سب بھولنا بہت مشکل تھا جبکہ وہ پھر سے اس کمرے میں موجود تھی۔۔۔

ضرغام خان تھوڑی سی جگہ پر ارشک کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اس کے چہرے پر آئے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے وہ ارشک کے رخساروں کی نرمی کو محسوس کرنے لگا تھا ساتھ ہی اپنے انگوٹھے سے ارشک کے لبوں کو سہلایا تھا۔۔۔۔

حلق میں کاٹے سے اٹکے تھے لبوں کی پیاس بھی بڑھی تھی لیکن اس پل وہ ارشک کو خوُد سے مذید بدگمان نہیں کر سکتا تھا پر وہ لب اسے بری طرح سے اٹریکٹ کر رہے تھے کچھ پل تو خود کو کنٹرول کیا لیکن پھر اپنے مچلتے جذبات سے ہارتے وہ ارشک کے لبوں کا بوسہ لے چکا تھا وہ ہلکا سا کسمکاتے ہوئے ضرشک کی طرف کروٹ بدل گئی تھی۔۔۔

ضرغام خان وہیں بیٹھا رہا تھا ساری رات ارشک کی موجودگی کو محسوس کرتا رہا تھا ضرغام خان کے لیے بس اتنا ہی کافی تھا کہ بیوی اوُر بیٹا پاس تھے اور جو درمیان میں دوریاں تھیں اُنہیں کم کرنے کے لیے وہ اب کچھ نہ کچھ کرنے والا تھا۔

وہ وہیں لیٹے لیٹے سو گیا تھا پچھلے گیارہ مہنیوں میں پہلی بار اس کو سکون کی نیند آئی تھی شائد ارشک کی موجودگی کی وجہ سے وہ کچھ لمحوں میں ہی سو گیا تھا۔۔۔

،شب کے سکون میں

،وہ خاموشی کی باتیں

محبوب کے حصار میں نیندوں کی راتیں۔

،دل کی دھڑکنوں میں

،وہ نرم سی سرگوشی

آنکھوں میں خوابوں کی حسین برساتیں۔

،وہ پاس بیٹھا ہے

،سانسوں میں خوشبو ہے

،لمحے میں ٹھہر سی گئی ہیں

یہ لمبی راتیں۔

،محبت کے سائے میں

،نیند بھی جیسے بہک جائے

آنکھوں میں پلکوں پر سجی وہ باتیں۔

،حضور تمہارا خیال ہے

،خوابوں کا یہ سلسلہ

،ہر سو پھیلی ہیں

تمہاری محبت کی برساتیں۔

،تمہارے پاس ہوں

،دنیا سے بے خبر ہوں

،یہ نیند بھی پیاری ہے

یہ شب بھی نجاتیں۔

،ہر پل میں تمہارا احساس ہے

،تمہاری موجودگی

نیند کے ہر خواب میں تمہاری ہی خیالاتیں۔

،محبوب کے حصار میں

،نیند بھی محبوب سی ہے

،دل کی گہرائیوں میں

پھیل رہی ہیں محبت کی راتیں۔

صبحِ فجر کی اذان جب اس کے کانوں میں پڑی تب اسکی آنکھ کھلی وہ دونوں ابھی تک سو رہے تھے ضرغام خان نے اُنہیں ڈسٹرب نہیں کیا تھا ان پر کمفٹر ٹھیک کیا اوٗر ان کے ماتھے چومتے ہوئے وہ فریش ہونے کے لیے باتھ روم چلا گیا تھا واپس آیا تو بلیک کلر کے

شلوار قمیض میں کف فولڈ کیے ہُوئے تھے جبکہ چہرے پر پانی کے قطرے تھے وہ وضو کر کے آیا تھا۔

سب سے پہلے نماز ادا کی پھر کافی دیر وہ رب کا شکر ادا کرتا رہا تھا۔۔۔۔

پھر اچانک اسے خیال آیا یہاں ضرشک کا سامان نہیں تھا وہ ارشک اوُر اسے لے تو آیا تھا لیکن اس کا ضروری سامان بھی تو ہونا چاہیے تھا یہاں تبھی اس نے اون لائن آرڈر کرتے ضرشک کی ضروری چیزیں منگوائی تھیں جو ڈرائیوری بھی جلدی آ گئی تھی سامان سائیڈ پر رکھتا وہ ان کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا تھا ارشک لیٹ سوئی تھی ضرغام خان چاہتا تھا کہ وہ اپنی نیند پوری کر لے ۔

وہ صوفے پر بیٹھ کر فون یوز کر رہا تھا جب اچانک ضرغام خان کی نظر ضرشک پر پڑی جو جاگ چکا تھا اور اپنی گہری کالی آنکھوں سے جہاں وہاں کچھ دیکھ رہا تھا شائد کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا ضرغام خان اٹھتے ہوئے اس کے قریب گیا جو اب رونے کے ہونٹ باہر کو لٹکا چکا تھا۔۔۔

ضرغام خان نے اُسے بانہوں میں اٹھایا تھا ضرشک رونا بھول کر غور سے ضرغام خان کو دیکھنے لگا تھا۔

ضرغام خان نے اس کی ننھی سی پیشانی چومی تو ضرشک نے اُسے گھورا تھا گویا ضرغام خان کا یہ ایکٹ اسے پسند نہیں آیا تھا۔

وہ منہ بنا گیا تھا ضرغام خان ضرشک کے اٹیٹیوڈ پر ہکا بکا رہ گیا تھا وہ تھا کتنا سا جو ایسے بیہیو کر رہا تھا ضرغام خان نے اس کے روئی جیسے رخسارِ پر اپنی مونچھیں رگڑتے ہوئے اس کو رونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

ضرغام خان ضرشک کے اچانک رونے پر بری طرح سے بوکھلا کر رہ گیا تھا وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا کہ پریشان ہو گیا تھا۔

بابا کی جان کیا ہو گیا آپ کو؟؟؟"ضرغام خان اس کا نازک سا " وجود اپنے سامنے کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جبکہ اس کے رُخسار جو سرخ ہو چکے تھے ضرغام خان کو ایک لمحہ نہیں لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ اپنے بیٹے کو مونچھیں چھبو چکا ہے۔

اسے شیو کیے کافی دن ہو چکے تھے ضرشک معصوم اسکی مونچھوں کی چھبن برداشت نہیں کر پایا تھا۔

آئی ایم سوری میرا بچہ "وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے اس کی پیٹھ " سہلاتے ہوئے اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا جو مسلسل رو رہا تھا اور اسکا ایسے رونا ضرغام خان کو پریشانی میں ڈال رہا تھا ۔

جب کہ ارشک جو گہری نیند میں چلی گئی ہوئی تھی اس کی سماعتوں سے ضرشک کے رونے کی آواز ٹکرائی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اوٗر ضرشک کو ضرغام خان کی گود میں دیکھتے اُسے چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا ضرشک کو ضرغام خان کی گود میں دیکھ کر۔۔۔

وہ بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی اور ایک جھٹکے میں ضرشک کو اپنی گود میں شفٹ کیا تھا جو اب اپنی مما کے پاس آتے رونے بھول گیا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتے ارشک تڑپ گئی تھی اس کے رخساروں کو سرخ دیکھتے ارشک نے ضرغام خان کو گھورا تھا اور ضرشک کے رخساروں کو سہلایا تھا۔

جو اپنی چائینز میں ارشک سے شکائت لگا رہا تھا ساتھ ساتھ سوں سوں بھی کر رہا تھا۔

میرا بچہ۔۔۔"ارشک اس کو خود میں بھینچتے ہوئے اس کے سر پر " بوسہ دیتی ہوئی بولی تھی۔۔

م۔۔۔۔۔۔ما۔۔۔۔"وہ جب ارشک کو خوش کرنا ہوتا تھا تب مما "
بولتا تھا ابھی بھی وہ چاہتا تھا کہ اسکی مما سامنے موجود انسان کو
کھری کھری سنائے۔۔۔

مما کی جان۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"وہ اس کے ساتھ مصروف ہوتے "
ضرغام خان کو پوری طرح سے نظر انداز کر رہی تھی اور یہی بات
ضرغام خان سے برداشت کرنا مشکل تھا ضرغام خان کے نزدیک
ارشک کی فرسٹ ترجیح وہ ہونا چاہیے خیر یہ خوش فہمی بھی ارشک
اس کی دور کرنے والی تھی بہت جلد ۔

ارشک"!!!ضرغام خان زیادہ دیر خوُد کا اگنور ہونا برداشت نہیں کر"
پایا تھا تبھی ارشک کو مخاطب کیا لیکن وہ ایک غلط نگاہ بھی ضرغام
خان پر ڈالے بغیر ضرشک کو لے کر باتھ روم چلی گئی تھی ضرغام

خان سلگ کر رہ گیا تھا شدت سے محسوس ہو رہی تھی ارشک کی بے رُخی نجانے کیوں برداشت کرنا مشکل تھا اس کے لئے ۔

ارشک واپس آئی تو اس نے ضرشک کو وائٹ کلر کے ٹاؤل میں لپیٹا ہؤا تھا شائد اُسے نہلا کر لائی تھی اؤر وہ اپنی مما کی گود میں پرسکون سا بیٹھا تھا۔

ارشک نے اچانک سر پر ہاتھ مارا تھا خیال آیا وہ اپنے روم میں نہیں تھی اؤر جہاں تو ضرشک کا سامان تک نہیں تھا وہ روہانسی ہوئی تھی اب کیا کرے ۔

ضرشک کا سارا سامان میں نے آرڈر کیا تھا تم اسے تیار کرو پھر " نیچے چلتے ہیں۔۔۔"وہ شاپنگ بیگز بیڈ پر رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

ارشک کا کوئی ارادہ نہیں تھا ضرغام خان کی لائی ہوئی چیزوں کو یوز کرنے کا لیکن اس وقت اوٗر کوئی آپشن نہیں تھا اس کے پاس سو مجبوری میں وہ ضرشک کی ضروری چیزیں نکالتے وہ اسے تیار کرنے لگی تھی اسے تیار کرتے اپنے بال باندھے جو بار بار اسے پریشان کر رہے تھے پھر ضرشک کو بیڈ پر لٹاتے اس کے گرد کشنز کی باڑ بناتے وہ فریش ہونے کے لیے باتھ روم چلی گئی تھی۔

ضرغام خان کو اس نے سرے سے اگنور کیا تھا اوٗر یہ بات وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا کچھ دیر تو وہ دیکھتا رہا لیکن پھر وہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر آیا تھا یہاں ارشک ٹاول سے اپنا چہرہ خشک کر رہی تھی اسے دیکھ کر آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔۔

آپ یہاں؟؟"!ٹاول سٹینڈ پر رکھتے وہ ضرغام خان کے بڑھتے "
قدموں سے خائف ہوتے پیچھے واش بیسن کے ساتھ جا گئی تھی اور
ضرغام خان اس کے قریب آتے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں
میں بھرتے اس کے لبوں پر لب رکھتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں
میں دبا گیا تھا شاید وہ کچھ دیر پہلے ہونے والی اگنورنس کا بدلا ایسا
لے رہا تھا ارشک اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر
محسوس کرتے اس کے قمیض کا کالر پکڑ گئی تھی ۔

ضرغام خان کے لمس میں شدت تھی وہ کافی دیر تک اس کی
سانسوں سے سانسیں الجھائے پیچھے ہوا تھا جب اسکی نظر ارشک
کے سرخ لبوں پر پڑی تھی۔۔

مُجھے اگنور کیوں کر رہی تھی مسز ارشک ضرغام خان۔۔۔۔"اسکا "
چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کی تھوڑی اوپر کرتے اسکی آنکھوں
میں دیکھتے استفسار کیا تھا ارشک نے چھبن زدہ انداز میں ضرغام
خان کو دیکھا تھا۔

جو اُسے یہاں لانے کے بعد اگر یہ امید کیے ہُوئے تھا کہ ارشک
نارمل بیہیو کرے گی تو یہ ضرغام خان کی بہت بڑی غلطی تھی۔۔

۔

آپ میرے لیے اتنے امپورٹنٹ نہیں ہیں۔۔۔"سلگتا سا انداز تھا "
ضرغام خان کے تن بدن میں آگ لگی تھی اس کے لفظوں سے ۔

بیوی ہو میری"!!!شائد یہ بات وہ اسے نہیں خود کو باور کروا رہا "
تھا ارشک طنزیہ انداز میں ہنسی تھی ڈمپل ابھر کر مدھم ہوا تھا اوٗر
ادھر ضرغام خان کی دھڑکنوں نے شور پکڑا تھا۔

کسے باور کروا رہے ہیں یہ بات مُجھے یا خوٗد کو پہلے اپنے گریبان "
میں جھانک کر دیکھیں آپ کب مجھے بیوی کا مان دیا کب مجھے یہ
احساس دلایا میں ونی ہو کر بدلے میں آئی لڑکی نہیں بلکہ سردار
ضرغام خان کی بیوی ہوں اس کی شریک حیات۔۔۔"ارشک کی
آنکھوں میں بات کرتے ہوئے نمی آئی تھی ۔

جسے اس نے اپنی ہتھیلی سے صاف کیا تھا ضرغام خان اس کے لفظوں کو سنتے جیسے پل پل مرا تھا وہ بالکل ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی اب کیوں ضرغام خان یہ سب کر رہا تھا جب کرنے کی باری تھی تب تو وہ ارشک کے ساتھ اتنا برا سلوک کرتا تھا اوٗر اب۔

"کل بھی میری تھی آج بھی میری ہو اور کل بھی میری ہی رہنے والی ہو ارشک ضرغام خان۔۔۔"اس کے رخساروں پر لب رکھتے ہوئے وہ بولا تھا ارشک نے اسکے لمس کو بمشکل برداشت کیا تھا۔

"چھوڑیں مُجھے ضرشک باہر اکیلا ہے؟؟؟"وہ ضرغام خان کے لبوں کو اب گردن پر محسوس کرتے ہوئے بولی تھی اچانک خیال آیا تھا کہ رات وہ اسے خود سے دور رہنے کا کہہ چکی تھی اوٗر اب وہ صبحِ صبحِ پھر سے اس کے قریب آ رہا تھا۔

چھوڑیں مجھے ضرغام خان آپ نے رات کیا کہا تھا دور رہیں گے "
مجھ اوَر اب صبحِ صبحِ آپ میرے قریب آتے اپنے لمس سے مُجھے
ازیت دے رہے ہیں؟؟"!وہ ایک جھٹکے میں ضرغام خان کو خود
سے دور کرتے ہوئے تیز دار آواز میں بولی تھی ۔

ضرغام خان کے زہن کے پردے میں ارشک کی رات والی بات
آن ٹکرائی تھی بہت مشکل تھا ضرغام خان کے لیے ارشک سے
دور رہنا ۔

نہیں رہ سکتا ہوں میں بہت مشکل ہے"!!!ارشک کی پیشانی سے "
پیشانی جوڑتے ہوئے وہ جیسے تھکن زدہ انداز میں بولا تھا ارشک
استہزایہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔

تو لے آئیں آپ کوئی اوٗر مگر مجھ سے دور رہیں"وہ بولتے ساتھ "
ہی باتھ روم سے نکل گئی تھی روم میں آئی تو ضرشک لاتیں پاؤں
چلاتے دیوار پر نجانے کیا دیکھ رہا تھا۔۔۔

ارشک کو آتے دیکھ کر وہ زور سے ہاتھ مارنے لگا تھا اوٗر ارشک
جسکا موڈ پہلے تو ضرغام خان کی باتوں کی وجہ سے خراب تھا اپنے
بیٹے کو دیکھتے وہ مسکراتے ہوے اس کے قریب جاتے اُسے گود میں
اٹھا چکی تھی۔۔۔۔

ضرشک نے اسکی گردن میں چہرہ چھپایا تھا ضرغام خان تن فن
کرتے غصیلے اور پھرتیلے تاثرات چہرے پر سجائے واپس کمرے میں
آیا تھا ارشک کی بات اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی مانند لگی تھیں وہ

کیسے آسانی سے کسی اوٗر کو لانے کی بات کر رہی تھی جبکہ ضرغام خان ایسا مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ضرغام خان کو دیکھتے ارشک نے چہرے کا رخ بدلا تھا ضرغام خان سلگا تھا مذید ۔

وہ جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کر رہی تھی تاکہ ضرغام خان اکتا کر اسے واپس چھوڑ آئے ۔

ارشک کو شدید بھوک محسوس ہوئی تھی اس پل کل کا کھایا ہوا تھا اب بھوک تو لگنی ہی تھی خود کو ہزار بار ملامت بھی کر چکی تھی کہ کاش کل وہ ابرشم کی بات نہ مانتی تو یہ سب شاید اس کے ساتھ

نہیں ہوتا لیکن پھر کچھ چیزیں ہمارے ساتھ اتنی اچانک ہوتی ہیں کہ ہم شاید یقین نہیں کر پاتے ۔

ارشک چلو ناشتے پر سب انتظار کر رہے ہوں گے"ضرغام خان " اس کی اگنورنس کو برداشت کرتا ہوا پھر اس سے مخاطب ہوا تھا جو اب ضرشک میں مصروف پوری طرح سے ضرغام خان کو اگنور کر رہی تھی ۔۔

مُجھے کہیں نہیں جانا ہے"..وہ سب کا سامنا کیسے کرتی بی بی جان " کے ممکنہ غصے سے بھی خائف تھی وہ پہلے بھی انکا سلوک کونسا اس کے ساتھ اچھا تھا اوٗر اب اگر اُنہوں نے ضرشک کو چھین لیا تو وہ کیا کرے گی نہیں وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی ایسا کچھ بھی

۔۔

ارشک تم رات سے بھوکی ہو کھانا تو کھانا ہی ہو گا اوٗر ویسے بھی "
سب کے ساتھ کھانا کھانا اچھی بات ہوتی ہے چلو میرے ساتھ۔۔
وہ اسکے قریب ہوتے اسکی کلائی تھامنے کی کوشش کرنے لگا جس "
پر ارشک بدک کر پیچھے ہوئی تھی ۔

کہا ناں نہیں جانا یہاں پہلے ملازمہ کی حیثیت سے کام کرتی تھی "
اب وہاں سب کے برابر کیسے بیٹھوں گی میں آپ ہی بتائیں مُجھے"وہ
ضرغام خان کے مقابل آئی تھی اسکی بات سنتے ضرغام خان کا چہرہ
سفید ہوا تھا کیسے بھول سکتا تھا وہ ماضی کو ۔

اگر خوٗد بھول بھی جاتا ارشک کبھی نہیں بھولنے والی تھی ہمیشہ یاد
رہنا تھا اسے ۔۔

میری بیوی کی حیثیت سے جاؤ گی۔۔۔"وہ اُسکی کلائی تھامنے کی " کوشش ترک کرتا اب کی بار ارشک کواپنے حصار میں لے چکا تھا ایسے کہ وہ دونوں اب اس اُسکے قریب آ گئے تھے۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔۔ا"ضرشک اپنی ماں کو ضرغام خان سے باتیں " کرتے دیکھ کر اُسے خوُد کی طرف متوجہ کرنے لگا تھا اکثر جب وہ عباد صاحب کے ساتھ بات کر رہی ہوتی اوُر ضرشک اُسکی گود میں ہوتا تو تب بھی وہ ایسے ہی کرتا تھا شائد اُسکی موجود میں ارشک کسی اوُر کو ترجیح دے کسی اور سے بات کرے یہ وہ برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

مما کی جان"ارشک ضرغام خان کے حصارِ سے نکلنے کی کوشش "
کرتے ہوئے بولی تھی لیکن ضرغام خان نے اُسے ایسا کرنے نہیں
دیا تھا۔۔۔

ضرغام خان حیران ہوا جب ضرشک نے اپنے ہاتھ اُسکے سینے پر
رکھتے اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی وہ کیا ارشک بھی اس کے
ایکٹ پر حیران ہوئی تھی۔۔

میرے بیٹے کو نہیں پسند اُسکی مما اس کے علاوہ کسی کو امپورٹنٹس "
دے کسی سے بات کرے تو آپ برائے مہربانی ہمیں چھوڑ
دیں۔۔۔"وہ ضرغام خان کو دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

۔

ضرغام خان کے لئے یقین کرنا مشکل تھا دونوں ماں بیٹا اُسے کافی ٹف ٹائم دینے والے تھے وہ دونوں ہی اس کی نزدیکی برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔

ضرغام خان کا فون بجا تو وہ اُنہیں اپنے حصارِ سے الگ کرتا کال سننے کے لیے ٹیرس کی طرف گیا تھا کیونکہ کال بہت ضروری تھی سو وہ اُنہیں دیکھتا آگے بڑھ گیا تھا۔

.....

ضرغام خان کو دس منٹ لگے تھے بات کرنے میں جب وہ واپس آیا تو ارشک کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی اُسے دیکھتے ضرغام

خان کے قریب آئی تھی جو اب اپنے کندھے پر اپنی شال ٹھیک کر رہا تھا۔

"میرا بیگ کہاں ہے؟"!!رات کو ضرغام خان نے جب ارشک کو وہاں سے لا رہا تھا تب بیگ اسنے گاڑی میں رکھا تھا اس کے بعد ارشک کا اس طرف دھیان نہیں گیا تھا اب اسے فون کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ اپنا بیگ ڈھونڈنے لگی تھی جو اسے کہیں نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

"کیوں چاہیئے تمہیں بیگ؟؟؟"ضرغام خان کا انداز تفتیش کرنے والا تھا جو ارشک کو مذید تپا گیا تھا مطلب اب وہ انسان اس پر پابندیاں بھی لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

مجھے میرا بیگ چاہیئے اپنے بابا سے بات کرنی ہے مُجھے آپ کیا "
چاہتے ہیں زبردستی جہاں لے آئے ہیں تو میں اپنے پیاروں کو بھول
جاؤں کیا؟؟"!وہ ضرغام خان کی باتوں کا الٹا مطلب لے چکی تھی
جبکہ ضرغام خان اس کے تیور دیکھتے پریشان ہوا تھا۔

ارشک بیگ وہ سائیڈ پر پڑا ہے اوُر ویسے بھی اب تو تم میرے "
پاس ہو میری مرضی سے نکل سکو گی حویلی سے تو مُجھے کوئی ٹینشن
نہیں ہے اوُر ہاں اپنے باپ سے کہہ دو تم اپنی مرضی سے یہاں
آئی ہو۔۔۔"ضرغام خان سائیڈ سے اسکا بیگ اٹھائے ارشک کے
قریب آتے ہوئے بولا تھا جس پر ارشک نے چھیننے کے سے انداز
میں بیگ اس کے ہاتھ سے لیا تھا۔

میں کیوں جھوٹ بولنے لگی اپنے بابا سے اُنہیں سچ بتاؤں گی کہ "
آپ میرے ساتھ زبردستی کرتے اپنی طاقت کے زور پر مجھے حویلی
لے کر آئے ہیں اوُر اُس سب کے بعد اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں
یہاں قیدیوں جیسے زندگی جیوں گی تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے جب
میں ایک بار اس حویلی سے نکل سکتی ہوں تو دوسری بار
بھی۔۔۔۔"وہ ضرغام خان کی باتوں پر سر تا پا جلی تھی ۔

ارشک۔۔۔۔ خبر دار جو اب مجھ سے دور جانے کی بات کی تو اب "
میں نہیں برداشت کر سکتا تم سے دوری اوُر نہ ہی اپنے بیٹے سے
دور اب میں رہ سکتا ہوں تم دونوں کو خود سے دور جانے دینے کا
اب میں سوچ بھی نہیں سکتا ہوں۔۔۔"ضرغام خان کی سانسیں تیز
ہوئی تھیں ارشک کی جانے والی بات سن کر۔

بیٹا صرف کہہ دینے سے یہ آپکا بیٹا نہیں بن جائے گا ضرغام خان "
آپ کل اس کے وجود سے آشنا ہوئے ہیں پہلے جانتے تھے نہیں
ناں اب کیوں پیار جتا رہے ہیں ہم سے آپ کی جھوٹی محبت نہیں
چاہیے ہمیں۔۔۔"وہ آپے سے باہر ہوئی تھی گلہ خشک ہوا تھا اتنا
بولنے سے اوٗر اب وہ ہانپتی ہوئی بیڈ کے کنارے ٹکتے ہوئے اپنے
سینے پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

پر نگنسی پریڈ میں اُسے کافی مشکل پیش آئی تھی اوٗر ضرشک کی
پیدائش کے بعد ایسے اگر وہ اونچا بولتی تو بھی اسکی سانس پھول
جاتی تھی۔۔۔

جھوٹی محبت نہیں ہے ارشک بیوی ہو تم میری۔۔۔۔ اپنے بیٹے "
سے محبت کرتا ہوں میں کیوں بھلا جھوٹی کروں گا۔۔۔"ارشک کا
الزام وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

کبھی سچی کی جو آپ پر یقین کروں۔۔۔"وہ بمشکل بول پا رہی تھی "
اپنے حلق سوکھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس کی گرفت ضرشک پر بھی
ڈھیلی ہوئی تھی ضرغام خان نے پانی گلاس میں انڈھلتے ہوئے اس
کے لبوں سے لگایا تھا وہ بمشکل دو گھونٹ لے سکی تھی۔

ضرغام خان اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اوٗر آہستہ سے اسکی پیٹھ
سہلائی تھی ارشک کا ایسے ہچکولے لیتا وجود دیکھتے وہ ایک پل کے
لئے پریشان ہوا تھا۔

اب کرتا ہوں میں تم سے محبّت۔۔۔"نرمی سے ارشک کے "
ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اس کے ہاتھ کی پشت کو اپنے
ہاتھوں سے سہلاتے ہوئے وہ پہلی بار اظہارِ محبت کر رہا تھا۔

۔

ارشک نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا ضرغام خان کی آنکھوں میں اسے
خود کے لئے واضح محبت نظر آ رہی تھی وہ جو کہہ رہا تھا آنکھیں
اُس کی بات کا سچ دے رہی تھیں وہ بے یقینی سے ضرغام خان کو
دیکھ رہی تھی وہ کبھی ایسے اپنے لبوں سے اظہار کرے گا ارشک
کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

لیکن دماغ نے اس خیال پر اس کی سر زنش کی تھی یہ سیراب تھا یقینا ضرغام خان اسے روکنے کے لیے ایسا بول رہا تھا وہ کبھی ضرغام خان کے کہنے میں نہیں آنے والی تھی اسکی بات کا یقین نہیں کرنے والی تھی ۔

"وہ ایک جھٹکے سے ۔۔۔مُجھے ہے نہیں یقین کی بات کسی کی آپ اپنا ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے بولی تھی ضرغام خان نے کرب سے آنکھیں میچی تھیں جتنی بے اعتباری وہ دکھا رہی تھی وہ غلط نہیں تھی ضرغام خان نے کونسا اسے اعتبار کی ڈور تھمائی تھی جو اسکے لبوں سے نکلے لفظوں پر وہ یقین کرتی ۔

،سلسلہ وار جھوٹوں کا قیام ہے

دل کی حقیقتوں میں بڑا دھوکہ عام ہے۔

،یاد کرو وہ لمحے جب وہ وعدے کیے تھے

اب وہی وعدے، بے وفا شام ہے۔

،تم نے کہا تھا، ہمیشہ ساتھ نبھائیں گے

اب تمہارا نام بھی خوابوں کا ایک نام ہے۔

،محبت کے دعوے، قسمیں اور امیدیں

سب کچھ ہوا، بے وفا کا ہی انجام ہے۔

،خوابوں میں بسی دل کی آرزو

،جاگنے پر معلوم ہوا

،فقط ایک دھوکہ تھا

خام ہے۔

،اب آنکھوں سے بے وقعت اشک بہائے نہیں جاتے

محبت تو ایک بے اعتبار کا کلام ہے۔

،بے وفائی کے داغ سے نہ بچا کوئی بھی

ہر دل میں بس ایک شکست کا مقام ہے۔

،یاد رکھو

،محبوب کی بے اعتباری سے

،دل کو سنبھالو

یہی عشق کا نظام ہے۔

وقت کے ساتھ آ جائے گا ارشک تم ایزی ہو کر رہو یہاں میں " تمہیں بالکل بھی پریشان نہیں کروں گا لیکن ارشک ایک بات یاد رکھنا اب کی بار تم نے اگر دوبارہ حویلی سے نکلنے کی غلطی کی تو بہت برا پیش آؤں گا تمہارے ساتھ۔۔۔"وہ اب کی بار سنجیدگی سے بولا تھا۔

ارشک نے لب بھینچ لیے تھے ضرغام خان کو پتہ تھا وہ ایسا کچھ کرے گی۔۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ آگے کیا ہو گا"ارشک نے بس اِتنا ہی کہا "

جب دروازے پر دستک ہوئی تھی وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ضرشک کی طرف متوجہ ہوئی تھی جیسے دروازے پر جو کوئی بھی ہو اسے کوئی مطلب نہیں تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 115

•••••

دروازہ کھولتے جو وجودِ اندر آیا وہ کسی اوَر کا نہیں بلکہ بی بی جان کا تھا وہ لوگ جب رات کو حویلی آئے تھے تبھی وہ ضرشک سے ملنا

چاہتے تھے لیکن پھر زرانیل خان نے اُنہیں منع کر دیا تھا کیونکہ تب کافی رات ہو چکی تھی زرانیل خان اپنے کمرے میں چلا گیا تو بی بی جان جو ضرغام خان کے کمرے میں آنے والی تھیں وہ کچھ سوچتے رک گئی تھی ۔

اب صبحِ فجر کی نماز ادا کرتے وہ ضرغام خان کے کمرے میں آ چکی تھیں ضرغام خان نے اُنہیں سلام کیا تھا جسکا جواب دیتے وہ اب ارشک کی طرف متوجہ ہوئی تھیں ۔

جو اُنہیں دیکھتے ہوئے بھی انکی جانب متوجہ نہیں ہوئی تھی اُنہیں اس بات پر غصہ تو بہت زیادہ آیا تھا لیکن پھر برداشت کر گئی تھیں ارشک کو دیکھتے اُنہیں منہا یاد آئی تھی وہ بھی تو ارشک کی طرح ہی معصوم سی تھی اُنکے بیٹے کی پسند ۔

لیکن اب کی بار وہ جانتی تھیں کہ پھر بھی غلطی اُنہی کی تھی اس لڑکی کے ساتھ بھی اُنہوں نے کچھ زیادہ اچھا سلوک نہیں کیا تھا لیکن اب تو کافی کچھ بدل چکا تھا وہ ان کے پڑپوتے کی ماں تھی ضرغام خان کو جانتی تھیں اب ان کا پوتا بھی اس لڑکی کو پسند کرتا تھا تو وہ کچھ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھیں جس سے ضرغام خان اُن سے ناراض ہو۔

لڑکی اسے ہمیں دو۔۔۔"بی بی جان چاہ کر بھی اپنے لہجے میں نرمی " نہیں لا پا رہی تھی شائد انکا انداز تھا ہی ایسا سب سے بات کرنے کا ۔

یہ میرا بیٹا ہے"!!!اس نے ضرغام کو دیکھتے ہوئے یہ بولی تھی "
حالانکہ جانتی تھی کہ بی بی جان کے سامنے کب کسی کی چلی تھی جو
اب ارشک کی چلتی۔۔۔۔

ارشک یہ تمہارا ہی بیٹا ہے بی بی جان بس تھوڑی دیر کے لیے "
اسے اپنی گود میں اٹھانا چاہتی ہیں بس پھر تم وآپس لے سکتی ہو
اسے۔۔۔"ضرغام خان کو ارشک کا انداز پریشان کر رہا تھا بی بی
جان ایسے اسے گھور رہی تھیں کہ وہ اپنی پیشانی سہلا کر رہ گیا تھا
بس ۔

نہیں میں کسی کو نہیں دوں گی۔۔"ارشک کی گرفت مضبوط ہوئی "
تھی ضرشک کے ننھے سے وجود کے گرد جو اسکی گود میں سکون
سے بیٹھا تھا۔

لڑکی تمھارا دماغ ٹھکانے پر ہے ہمیں انکارِ کر رہی ہو جانتی ہو ناں "
اس حویلی میں کوئی ہماری بات سے انکار نہیں کرتا ہے۔۔۔"بی بی
جان کے سر پر لگی تلوے پر بجھی تھی۔۔

ہاں نہیں کرتے ہوں گے لیکن یہ میرا بیٹا ہے آپ سب کا کوئی "
تعلق نہیں ہے اس کے ساتھ اوٗر اس سے پہار جتانے کی بھی
ضرورت نہیں ہے سب کو"ارشک بھی اب خاموش رہنے والی نہیں
تھی۔۔۔

ضرغام خان اس لڑکی کو اپنے لفظوں میں سمجھا دو ہم یہاں اگر "
اسے برداشت کریں گے تو صرف اس وجہ سے کہ یہ تمھاری بیوی
ہے لیکن اس کا یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ یہ لڑکی ہم سے بدتمیزی

کرے۔۔۔"بی بی جان غصے سے بولتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھیں اوَر اُن کے جاتے ارشک نے اپنے آنسو صاف کئے تھے ۔

ایک پل کے لئے اسے برا لگا تھا ان سے بدتمیزی کرنے کے لیے لیکن پھر جانتی تھی آج اگر ان کی بات مانتے ان سے دب جاتی تو اُنہوں نے بہت جلد اس سے ضرشک کو چھین لینا تھا جو وہ کبھی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔

۔

ارشک کتنی غلط بات ہے وہ صرف کچھ منٹوں کے لئے ہمارے " بیٹے کو گود میں اٹھانا چاہتی تھیں لیکن تم نے صاف صاف انکارِ

کیوں کیا؟؟؟"وہ پوچھنے لگا جس پر ارشک نے اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کر ضرغام خان کی طرف دیکھا تھا۔۔

وہ ضرشک کو مجھ سے چھین لیتی جو میں کسی قیمت پر نہیں ہونے " دوں گی آپ کی فیملی اس سے پیار جتا کر اسے مجھ سے چھین لے گی آپ بھی یہی چاہتے ہیں۔۔۔"وہ رونے لگی تھی نجانے کیوں ہو رہی تھی وہ اتنی انسیکور کہ ضرشک کو کوئی اُٹھائے اسے یہ بات بھی گوارہ نہیں تھی۔۔۔

ارشک ضرشک کو تم سے کوئی نہیں چھینے گا وہ تمھارا ہی بیٹا رہے " گا یہ خیال اپنے دل سے نکال دو تم اور اگر تم نہیں چاہتی ہو کہ کوئی ضرشک کو اٹھائے تو ٹھیک ہے میں سب کو منع کر دوں گا ضرشک کو اب سے کوئی نہیں اٹھائے گا لیکن تم رونا بند کرو

پلیز۔۔۔"وہ اسکی بھیگی گالوں سے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔

ارشک نے سر اٹھا کر ضرغام خان کو دیکھا تھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو وہ یہ سب کہہ رہا تھا۔

کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ ضرور بی بی جان کے جانے کے بعد اسے ڈانٹے گا کیونکہ وہ اسکی بی بی جان سے بدتمیزی کر رہی تھی مگر جہاں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

۔

آپ سب پر واضح کر دیجیے گا کہ وہ صرف میرا بیٹا ہے اور آپ " بھی نہیں اٹھائیں گے اسے۔۔۔"وہ ضرشک کو خود میں بھینچتے ہوئے

بولی تھی ضرغام خان نے کرب سے آنکھیں میچی تھیں بہت وقت لگنا تھا اُسے ارشک کا اعتماد جتنے میں وہ سر تا پا بدزن اوَر بدگمان تھی ضرغام خان سے اور کہیں نہ کہیں وہ اپنی جگہ پر ٹھیک بھی تھی ۔

ہاں میں سب سے کہہ دوں گا کوئی نہیں آئے گا تم سے ضرشک " کو لینے کے لیے تم چینج کرو پھر نیچے چلتے ہیں ناشتے کے لئے۔۔۔"وہ بات پلٹ گیا تھا تاکہ وہ مزید اس بارے میں نہ سوچے لیکن ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ ضرغام خان کے ساتھ نیچے نہیں جانے والی تھی ۔

پر اچانک سے اس کے زہن میں یہ خیال آیا کہ وہ کیوں چھپے سب سے اب وہ پہلے والی کمزور ارشک نہیں تھی وہ اپنے اوٗر اپنے بیٹے کے حق کے لیے لڑ سکتی تھی ۔

ایسے ہی ٹھیک ہوں میں"اسے کہاں گوارہ تھا کہ وہ ضرغام خان " کی خریدی ہوئی چیزوں کو استعمال کرتے تبھی منع کر گئی تھی لیکن اپنے ڈریس میں اسے الجھن ہو رہی تھی وہ جوڑہ کافی لائٹ ڈیزائن کا تھا لیکن پھر بھی فارمل تھا باہر پہننے والا اوٗر اس پل اس کا ارادہ ڈریس چینج کرنے کا تھا پر کیسے کرتی۔

نہیں یہ ڈریس کافی ہیوی ہے جاؤ چینج کر آؤ اوٗر اب مزید بحث " نہیں کرنی ہے مجھ سے۔۔۔"ضرغام خان اسے بیڈ سے کھڑا کرتا ہوا بولا تھا۔

ارشک بھی بات کو طول دیئے بغیر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی اب وہ خوُد اپنے ڈریس ڈائزین کرتی تھی تبھی اپنے حساب سے لائف کلرز یوز کرتی تھی پر ضرغام خان نے جو شاپنگ اس کے گیارہ مہینے پہلی کی ہوئی تھی اس میں بہت سے ہیوی ڈریسز تھے پر اسنے ایک سمپل سی فراک نکالتے پہنی تھی ساتھ دوپٹہ اوڑھتے ہوئے وہ روم میں واپس آئی تھی ضرشک اسکے پاس تھا۔۔۔

۔

ضرغام خان اُسے کام کرتے دیکھ رہا تھا وہ ضرشک کے ساتھ کافی کمفٹیبل ہو کر اپنی تیاری کر رہی تھی شاید اسے عادت تھی ایسے کام کرنے کی۔

ارشک تیار ہوئی تو وہ اسے لے کر ساتھ ہی نکلا تھا روم سے اوٗر اس کا ہاتھ ایک پل کے لئے بھی ضرغام خان نے نہیں چھوڑا تھا ارشک نے ایک دو بار کوشش کی تھی کہ وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوا سکے لیکن ناکام رہی کیونکہ ضرغام خان کی گرفت کافی سخت تھی۔۔۔

وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی سب کا سامنا کرتے ہوئے اسے کافی عجیب لگ رہا تھا۔

•••••

ارواح نماز پڑھ چکی تھی جبکہ زرانیل خان سو رہا تھا رات وہ اسکا کافی دیر تک انتظارِ کرتی رہی تھی لیکن وہ واپس نہیں آیا تھا اوٗر

ارواح کی پھر آنکھ لگ گئی تھی اب جب صبح وہ اٹھی تو زرانیل خان شرٹ لیس اس کے ساتھ سو رہا تھا وہ ایک پل کے لئے حیران ہوئی تھی کہ وہ اگر واپس آ گیا تھا تو اسے جگا لیتا۔۔۔۔۔

پر ارواح اسے ڈسٹرب کیے بغیر اٹھتے نماز ادا کر چکی تھی جب زرانیل خان نے موندی موندی آنکھیں کھولی تھیں ارواح کو جائے نمازِ پر نماز ادا کرتے دیکھ کر وہ مسکرایا تھا وقت دیکھا تو نماز میں بہت تھورا وقت بچا تھا وہ بیڈ سے اٹھتے باتھ روم چلا گیا تھا فریش ہوتے وضو کرتے وہ تقریباً دس منٹ بعد واپس روم میں آیا تھا۔

ارواح اسے دیکھتے مسکرائی تھی جوابا اس نے بھی سمائل پاس کی تھی اور اپنی نماز ادا کی ارواح اسے دیکھتے صوفے پر بیٹھ گئی تھی زرانیل خان بھی نماز ادا کرتے جائے نمازِ الماری میں رکھتا ہوا اس کے

ساتھ بیٹھ گیا تھا اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے وہاں اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس کی مہک خوُد میں انہیل کر گیا تھا۔۔۔

"رات کافی لیٹ آئے آپ؟؟؟"ارواح پرسکون سی اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل خان نے سر ہلایا تھا۔

"یار ایک پرابلم ہو گئی تھی ضرغام خان ارشک کو واپس حویلی لے آیا ہے۔۔۔"زرانیل خان پریشانی سے بولا تو ارواح کی آنکھوں میں بھی حیرتِ در آئی تھی کہ آخر ایسا کب ہوا وہ تو کچھ نہیں جانتی تھی اس بارے میں ۔

کب؟؟؟ ارشک کہاں ملی ضرغام خان کو؟؟؟"وہ پریشانی سے "
پوچھنے لگی تھی اور زرانیل خان نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے کچھ
سوچا تھا۔

تعزیز کے گھر پر مل گئی تھی اور وہاں بہت بڑا ہنگامہ ہوا تھا تعزیز "
گھر چھوڑ کر ہی چلا گیا ابرشم سے ناراض ہو کر سب کو دیکھتے اسکا
ری ایکشن اتنا ہارش تھا اُس نے تو دادا جان اوَر بی بی جان کو سلام
تک نہیں کیا الٹا ابرشم سے ہی خفا ہو گیا وہ۔۔۔"تعزیز غمگین لہجے
میں بولا تھا ارواح بھی پریشان تھی کہ آخر ایسا کیسے ہو گیا چلو تعزیز
کی بات سمجھ میں آتی تھی لیکن ارشک اوَر ضرغام خان کا ٹکراؤ
اسے پریشان کر رہا تھا۔

بھائی کے غصے سے تو آپ واقف ہیں لیکن ارشک کیسے وہاں آئی "
مُجھے یہ بات پریشان کر رہی ہے وہ اس دن بھی کیسے پریشان ہو
رہی تھی ضرغام بھائی کی وجہ سے اوُر اب وہ حویلی میں۔۔۔"ارواح
کو حد سے زیادہ ٹینشن ہو رہی تھی۔

مُجھے لگتا ہے ارشک وہاں ابرشم سے ملنے آئی ہو گی لیکن ضرغام "
خان نے یہ اچھا نہیں کیا ارشک پہلے ہی اس کے متعلق کچھ اچھا
نہیں سوچتی اب یہ کر کے وہ ارشک کو مذید خود سے بدگمان کرے
گا۔۔۔"زرانیل خان اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

اب کیا ہو گا ارشک مُجھے نہیں لگتا ہے یہاں رہے گی ویسے بھی "
اپنی جگہ پر وہ بالکل ٹھیک ہے جو کچھ اس کے ساتھ یہاں ہوا مُجھے

نہیں لگتا ہے کہ وہ ضرغام بھائی کو معاف کرے گی۔۔۔"ارواح پریشانی سے بولی تھی زرانیل خان خوُد بھی بہت پریشان تھا۔

اچھا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا تم پریشان مت ہو سٹریس لینا " ٹھیک نہیں ہے اس کنڈیشن میں پوزیٹو سوچو اوُر میں خود بات کرتا ہوں ارشک سے دیکھتا ہوں وہ کیا کہتی ہے۔۔۔"زرانیل خان نے ارواح کی پیشانی پر بوسہ دیا تو وہ مسکرا دی تھی۔

لیکن بات تو پریشانی کی ہے"ارواح ایسی ہی تھی کسی کی پریشانی " دیکھ کر وہ خود ایسے ہی پریشان ہو جاتی تھی احساسِ لوگ ایسے ہی

ہوتے ہیں کسی دوسرے کی پریشانی بھی اُنہیں اپنی پریشانی لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں ہے تو سہی لیکن دیکھتے ہیں آگے حالات کس جانب جاتے ہیں " چلو ہم نیچے چلیں۔۔۔"ارواح کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اسے صوفے سے کھڑا کر چکا تھا۔

جبکہ ارواح کے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی کہ اس نے زرانیل خان کو بتانا تھا کہ وہ کل اس کی ماں سے ملنے لگی تھی اُن کے ساتھ کافی دیر باتیں بھی کرتی رہی تھی اوُر اُنہوں نے بہت اچھے انداز میں بات بھی کی اس سے۔۔۔

وہ دونوں ساتھ نیچے آئے تھے سیڑھیاں اترتے ہوئے اچانک زرانیل کو خیال آیا کہ اسے اپنا روم نیچے شفٹ کرنا چاہیے تاکہ ارواح کو سیڑھیاں یوز نہیں کرنی پڑیں۔

ارواح میں سوچ رہا ہوں روم نیچے شفٹ کر دیں ایسے سڑھیاں " چڑھنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"زرانیل خان نے اپنے خدشے کا اظہارِ کر دیا تھا جس پر ارواح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ابھی ارواح کی پرنگنسی کا دوسرا مہینہ چل رہا تھا زرانیل خان کی محبت اوٗر توجہ دن با دن بڑھتی جا رہی تھی۔

لیکن اوپر بھی کوئی مسلئہ تو نہیں ہے"ارواح کو ایسے کمرہ بدلنا " مناسب نہیں لگا تھا جبکہ وہ روم اسے بہت پسند تھا نجانے کیوں

کمرے سے زرانیل خان کی خوشبو محسوس ہوتی تھی وہ ہر وقت خوُد کو ایک خوشبو کے حصار میں محسوس کرتی تھی۔

نہیں مسلہ نہیں ہے لیکن پھر بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ " اگے چل کر تمہیں مشکل ہو گی۔۔"زرانیل خان نے اُسے اپنے حصارِ میں لیا ہوا تھا زرانیل کی بات سنتے محض سر ہلا گئی تھی۔۔

وہ نیچے پہنچے تو ارشک اُنہیں ضرغام خان کے ساتھ کھڑی ہوئی نظر آئی تھی ارواح اس کی طرف چلی گئی تھی اُنہیں ملے زیادہ وقت تو نہیں ہوا تھا ابھی کچھ دن پہلے ہی ان کی ملاقات ہوئی تھی۔۔

۔

لیکن بی بی جان اوَر شمس خان باقی سب کے سامنے اُنہیں ایسا ہی ری ایکٹ کرنا تھا جیسے ارشک کو وہ کافی عرصے بعد دیکھ رہے ہوں

۔

کیسی ہو؟"!!ارواح قریب جاتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جبکہ زرانیل "
نے ارشک کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اوَر ضرغام خان اُنہیں بغور دیکھ
رہا تھا زرانیل خان کو دیکھتے ضرشک کا اس کی طرف لپکنا ضرغام
خان کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا یعنی اس کا شک ٹھیک ہی تھا
زرانیل پہلے بھی ارشک سے ملتا رہا اور وہ اندھوں کی طرح زرانیل
پر بھروسا کرتے اُسے ارشک کو ڈھونڈنے کے لیے کہتا تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔"ارشک اداسی سے بولی تھی زرانیل خان نے "
ضرغام کو دیکھتے لب بھینچ لیے تھے ارشک یہاں آنے سے خوش

نہیں تھی یہ اسکی شکل دیکھ کر صاف صاف اندازہ ہو رہا تھا لیکن ضرغام خان کیسے مطمئن کھڑا تھا۔۔۔

زرانیل خان نے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا جو بار بار اسکی طرف دیکھ رہا تھا اُن سے کافی اٹیچ تھا وہ تبھی اس کے پاس آنے کے لیے ہمک رہا تھا۔

زرانیل خان نے اُسے گود میں اٹھایا تو وہ کھل کھلایا تھا ضرغام خان لب بھینچتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جو باپ کے علاوہ ہر کسی کی گود میں خوشی خوشی جا رہا تھا ضرغام خان کی جلن عروج پر تھی وہ ضرشک کو صرف خوُد تک محدود کرنا چاہتا تھا اپنے بیٹے کو لے کر وہ ٹچی ہو رہا تھا۔

بھائی مُجھے آپ کا سیل فون چاہیے کیا مل سکتا ہے بابا کو کال کرنی "
ہے اُن کی طعیبت ویسے بھی ٹھیک نہیں تھی ساری رات پریشان
رہے ہوں گے وہ"!!ارشک آہستگی سے زرانیل خان کو دیکھتے ہوئے
بولی تھی۔

گڑیا انکل سے میں نے بات کی تھی ہاں پریشان تو وہ تھے لیکن "
اُنہیں میں نے اس بات کی تسلی دی ہے کہ آپ بالکل ٹھیک ہیں
اگر آپ کو بات کرنی ہے تو کر لیں۔۔"زرانیل خان اس سے پہلے
کہ اپنا فون ارشک کے ہاتھ میں دیتا ضرغام خان نے اُسے ایسا
کرنے نہیں دیا تھا۔

یہ کسی سے بات نہیں کرے گی"وہ غصے سے بولا تھا دل میں ڈر جو"
ہچکولے لے رہا تھا کہ وہ کہیں پھر سے اسے چھوڑ کر ہی نہ چلی
جائے اتنی مشکل سے تو وہ اسے اپنی زندگی میں واپس لا پایا تھا۔

اب تم پھر سے پابندیاں لگانے کا ارادہ رکھتے ہو ارشک بھابھی "
پر۔۔۔؟؟؟"زرانیل کو تاؤ آیا تھا۔

میری بیوی ہے تو اس کو میری بات ماننی ہو گی جب میں نہیں "
چاہتا ہوں کہ یہ کسی سے بات کرے تو اصولاً اسے نہیں کرنی
چاہیئے۔۔"ضرغام خان اپنے اندر کا ڈر کیسے عیاں کرتا کیسے بتاتا اسے
یہ خوف ستا رہا ہے کہ کہیں ارشک اس سے دور نہ چلی جائے۔

ہاں بیوی ہے کون انکارِ کر رہا ہے لیکن ایسے پابندی لگا کر تم "
اُنہیں اپنے پاس نہیں رکھ سکتے ہو اگر وہ اپنے بابا سے بات کرنا
چاہتی ہیں تو تم اُنہیں منع نہیں کر سکتے ہو گڑیا یہ لیں آپ بات
کریں اپنے بابا سے"زرانیل خان نے ضرغام خان کو کھری کھری
سناتے ہوئے فون ارشک کو پکڑایا تھا۔۔۔

۔

ان کی بحث پر باقی سب بھی وہیں آ گئے تھے شرمین بیگم نے تو
ارشک کو دیکھتے تیوری چڑھائی تھی کیونکہ اس کا وجودِ اُنہیں کھٹک
رہا تھا۔

جی بھائی۔۔۔"ارشک فون لے کر ارسام کے نمبر پر کال کرنے "
لگی تھی کیونکہ جانتی تھی وہ بابا کے پاس ہوں گے تبھی تھوڑا بہت
مطمئن تھی وہ۔۔۔

زرانیل خان تم میاں بیوی کے آپسی معاملات میں نہ ہی پڑو تو "
بہتر ہے۔۔۔"!!!شمس خان نے زرانیل خان کی گود میں موجود
ضرشک کو دیکھتے ہوئے کہا تو ضرغام خان نے بھی اُن کی تاکید کی
تھی۔

جو غلط ہے اس پر میں خاموش نہیں رہوں گا۔۔۔"وہ بدک کر "
بولا تھا اوَر ضرشک کی طرف متوجہ ہوا جو اس کی داڑھی کے بال
کھینچ رہا تھا۔

چاچو کا پیارا بچہ۔۔۔"زرانیل خان نے ضرشک کے ماتھے پر بوسہ "
دیا تو وہ کھل کھلایا تھا۔

مُجھے دو اسے۔"...ضرغام خان کا دل چاہا وہ ضرشک کو اپنی گود "
میں اٹھائے تبھی زرانیل خان کے قریب جاتے ضرشک کو اس کی
گود سے اٹھانا چاہا تھا لیکن ضرشک نے ضرغام خان کے ہاتھوں کو
دور کرنے کے لیے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کا استعمال کیا تھا
سب لوگ حیرت زدہ سے اسے دیکھ رہے تھے شائد یقین نہیں کر
پا رہے تھے کہ اتنا چھوٹا سا بچہ ایسی حرکت کر سکتا ہے۔۔۔

ضرغام ابھی یہ بچہ ہے تمھارے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں اسے "
وقت لگے گا ایسے تم زبردستی کرو گے تو تمہارے ساتھ یہ اٹیچ نہیں
ہو گا۔۔۔"زرانیل خان ضرغام خان کے انداز کی تڑپ محسوس کر

سکتا تھا ضرشک اسکا بیٹا تھا یقینا ضرغام خان کی خواہش ہو گی کہ وہ اُسے گود میں اٹھائے ۔

"تمہارے پاس کیسے آرام سے چلا گیا اور اپنے بابا کے پاس نہیں آ رہا ہے یہ کیا اسے نہیں پتہ ہے میں اسکا باپ ہوں۔۔۔"ضرغام خان تاسف سے بولا تھا۔

سچویشن کافی اکورڈ سی بن گئ تھی ۔

ارواح یہ سب خاموشی سے دیکھ رہی تھی جانتی تھی کہ ضرغام خان کے لیے اپنے بیٹے سے دور رہنا مشکل ہو گا لیکن ارشک نے بھی تو اتنا کچھ سہا تھا۔

ابھی تمہیں ٹائم لگے گا۔۔۔"زرانیل خان آہستگی سے بولا تھا جبکہ "
بی بی جان نے جب زرانیل کو ضرشک اُنہیں دینے کے لیے کہا تو
وہ انکے پاس بھی نہیں گیا تھا شائد وہ جانتا تھا کہ اس کی مما کے
ساتھ ان لوگوں نے بہت برا کیا ہے تبھی وہ بھی ان سے بات
نہیں کر رہا تھا۔

دادی جان بچہ ہے تھورا وقت لے گا۔۔۔"اس نے متامل سے "
انداز میں بی بی جان کو دیکھا تھا جن کا چہرہ سرخ تھا یقینا اُنہیں
ضرشک کے نہ آنے کا دکھ تھا۔

میرا خیال ہے سب کو ناشتے کے لئے ڈائینگ ہال میں جانا "
چاہیے۔۔۔"ارواح سب کی پریشان شکلیں دیکھتے ہوئے بولی تھی

جس پر بی بی جان نے سر ہلایا اور سب لوگ ہال کی طرف چلے گئے تھے۔۔۔

جبکہ ضرغام خان ہال میں جانے کے بجائے ارشک کی طرف چلا آیا تھا جو تھورا سا سائیڈ پر ہو کر فون پر بات کر رہی تھی اپنے بابا سے

۔

••••

ارشک بابا اپنے ٹھیک ہونے کی تسلی دیتے اُنہیں اطمینان دلانے کے بعد واپس پلٹی تھی جب کسی کے چوڑے مظبوط شانے سے ٹکرائی تھی اپنے سامنے ضرغام خان کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا چہرے پر کو مسکراہٹ اپنے بابا سے بات کرتے ہوئے

تھی وہ یکدم سے غائب ہوئی تھی ضرغام خان نے یہ بات محسوس کی تھی۔۔

اپنی کی ہوئی غلطیاں پھر سے یاد آئی تھیں ان لبوں پر وہ اپنے نام کی مسکراہٹ لانا چاہتا تھا کہ جب جب ارشک اسے سوچے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ جائے لیکن ارشک کے انداز دیکھتے اُسے بہت دکھ ہوا تھا جبکہ ایک عرصہ ارشک نے اس کی یہی نفرت سہی تھی۔

۔

ہو گئی بات۔۔۔؟؟؟"ضرغام خان بس کسی بہانے ارشک سے "
قریب رہنا چاہتا تھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن ارشک کے
انداز سے اسے یہ بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

آپ سے مطلب آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی ہوں میں "
اوٗر آپ ایسے سوال کا حق سے کر رہے ہیں مجھ سے بھول برداشت
گئے ہیں آپ میں نہیں بھولی ہوں۔۔۔"وہ جو بابا سے بات کر کے
تھوڑا بیٹر فیل کر رہی تھی ضرغام خان کو دیکھتے اس کا حلق تک کڑوا
ہوا تھا تبھی اسے سنا دی تھیں اس نے۔

ارشک۔۔۔"وہ اس کے بدتمیزی کرنے پر سلگ گیا تھا یہ لڑکی "
جان بوجھ کر اسے زچ کر رہی تھی۔

کیا ارشک؟؟؟"وہ فون ہاتھ میں پکڑے وہاں سے جانے لگی جب "
ضرغام خان نے اس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے اس کے بازو کو
اپنی گرفت میں قید کیا تھا ارشک نے چھبتی نظروں سے ضرغام
خان کو دیکھا اوَر پھِر اس کے بازوؤں میں قید اپنے بازو کو پھر ایک
جھٹکے سے اپنا اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کی لیکن ضرغام
خان نے اس کی کوشش نہ بناتے ہوئے اُسے ہال کے پلر کے ساتھ
پن کیا تھا۔

ارشک آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جو اب اس کے گرد
اپنے بازو رکھتے اس کے قریب ہوا تھا۔

آپ چھوڑیں مُجھے۔۔۔"ضرغام خان کی گرم سانسوں کو اپنے "
چہرے پر محسوس کرتے وہ ضرغام خان کے ہاتھوں کو دور جھٹکنے لگی

تھی جب وہ مزید قریب ہوا تھا ارشک کے ہلتے لب اسے بری طرح سے اٹریکٹ کر رہے تھے وہ اس پل اُنہیں چھونے کا تمنائی تھا لیکن ارشک کا انداز وہ جانتا تھا وہ اسے ایسا کبھی نہیں کرنے دے گی پر اس پل اپنے دل کی خواہش کو وہ رد نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی آگے ہوتے وہ ارشک کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا۔۔۔

۔

ارشک کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں ضرغام خان ایسے کھلے عام کوئی بے باک حرکت کرے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ شدت سے اسکی سانسیں پی رہا تھا اور ارشک کا کلیجہ منہ کو آیا تھا یہ سوچتے کہ اگر کوئی اس وقت ہال میں آ گیا تو

کیا ہو گا ضرغام خان اس کے نچلے لب کو نرمی سے چھوتے اب اپنے لمس میں شدت لا رہا تھا ارشک نے اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو ضرغام خان کے لمس میں مزید تیزی آئی تھی۔

ضرغام خان اردگرد کا لحاظ کیے بغیر اپنی پیاس بجھا رہا تھا شاید اس پل وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ لوگ روم میں نہیں بلکہ باہر ہال میں کھڑے تھے یہاں کوئی بھی آ سکتا تھا۔

ارشک نے جب ہر طرح سے مزاحمت کر لی تو اب ناکام ہوتے اس نے اپنے ناخن چھبو دیئے تھے ضرغام خان کی گردن پر تب کہیں جا کر ضرغام خان پیچھے ہوا تھا اوٗر ارشک کے سرخ کپکپاتے ہوئے لبوں کو دیکھا جو اس کی شدتوں سے کپکپا رہے تھے ۔

وہ پھر سے اس کے لبوں پر جھکتا کہ ارشک نے اپنا چہرہ پھیر لیا تھا

۔

آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے میں نے کیا کہا تھا آپ سے کہ آپ " مجھ سے دور رہیں گے اور آپ ایسی حرکتیں۔۔"شرم اور خفت کی وجہ سے وہ جملہ مکمل نہیں کر پا رہی تھی ضرغام خان کی بے باک نظریں وہ خوُد پر محسوس کرتے خود میں سمٹی تھی اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا۔

بیوی ہو میری جب چاہے جہاں چاہے تمہیں چھو سکتا ہوں ویسے " بھی پابندی روم تک ہے روم سے باہر نہیں یہاں کہیں تم مجھے ملی میں ایسے ہی تمہارے لبوں سے لپٹ جاؤں گا بڑی شدید خواہش ہو چلی ہے ان کو محسوس کرنے کی۔۔۔"ضرغام خان بے باکی سے کہتا

ایک بار پھر سے ارشک کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب ارشک نے اُسے دھکا دیا تھا وہ لڑکھڑایا تھا شاید اس فوری ہونے والے حملے کے لیے وہ تیار نہیں تھا تبھی خود کو لڑکھڑانے سے بچا نہیں پایا تھا۔

۔

ارشک فوری واپس جانے کے لئے قدم آگے بڑھاتی جب ضرغام خان نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا تھا اوُر اُسکے ماتھے پر اپنے سلگتے لب رکھے تھے۔۔

ائم سوری اگر تم ہرٹ ہوئی ہو تو"!!!ارشک کی آنکھوں میں نمی " دیکھتے وہ یہی سمجھا تھا کہ شاید وہ اس کے کس کرنے پر ایسے غصہ

ہوئی ہے اور ایسے ضرغام خان کا اس کے قریب آنا اسے پسند نہیں آیا ہے تبھی وہ بولا تھا۔

"یہ آپ کو پہلے سوچنا چاہیے تھا اب چھوڑیں مُجھے نجانے سب کیا سوچ رہے ہوں گے آپ۔۔۔"وہ اس کی قربت اچھی خاصی بوکھلا گئی تھی کہاں دیکھی تھیں اس نے ضرغام خان کی ایسی بے قراریاں

۔

"تم سب کی فکر چھوڑ دو"ضرغام خان نے اس کی شہ رگ پر لب رکھے تھے ارشک ماہی بے آب کی طرح مچلی تھی وہ کیوں یہ بھول چکا تھا کہ وہ لوگ اس وقت کمرے میں نہیں تھے۔

بس۔۔۔"وہ اس کو دود کرتے ہوئے بولی تھی جبکہ اسکی کنڈیشن " دیکھتے ہوئے ضرغام خان نے بمشکل اپنے بے قابو ہوتے جذبات پر بند باندھا تھا ورنہ لگ رہا تھا کہ ارشک سے دور وہ نہیں ہو پائے گا۔۔۔

ضرغام خان اس کا ہاتھ تھامے اُسے وہاں سے لے گیا تھا جبکہ سڑھیاں اتر کر نیچے آتی نیوشا یہ منظر دیکھ کر ٹھٹک گئی تھی۔۔۔

یہ بات تو اسے رات کو ہی پتہ چل گئی تھی کہ ضرغام خان ارشک کو واپس لے کر آ چکا ہے نجانے کیوں اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

لیکن پھر وہ یہ سوچتے اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی کہ ضرغام خان اسکا نہیں اگر ہوتا تو وہ ایک سال میں اسے حاصلِ ضرور کر لیتی ۔

رات کافی دیر تک وہ روتی رہی تھی لیکن خود کو سمجھا لیا تھا اسنے کہ ضرغام خان اسکی منزل نہیں شاید وہ ہمیشہ سے ارشک کا تھا۔۔۔

اوٗر وہ بس سیراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی ایسا سیراب جس پر وہ اب تک اپنا وقت ضائع کر رہی تھی۔۔۔۔

لیکن ابھی جب وہ نیچے آ رہی تھی تو ضرغام خان کو ارشک کے اتنے قریب)کس(کرتے دیکھ کر وہ رک گئ تھی کبھی ایسی خواہشات اس کے دل میں بھی تھیں لیکن وقت کے ساتھ یہاں حالات بدل جاتے ہیں شاید وہیں انسان کی ترجیحات بھی بدل جاتی

ہیں اوَر پھِر کسی نے صحیح ہی کہا ہے چیزیں ہمیشہ وقت پر ہی اچھی لگتی ہیں ۔

وہ رکی ضرور تھی لیکن اب اسکے دل میں ارشک کے لیے کوئی نفرت یا کدرت نہیں تھی وہ تو اپنے پہلے والے رویئے پر بھی اچھی بھلی نادم تھی ارشک کو مارے تھپڑ پر بھی وہ افسردہ تھی اوَر ارشک سے معافی بھی مانگنا چاہتی تھی ۔

کیونکہ وہ جانتی تھی اب حویلی میں زیادہ دن وہ نہیں رہے گی شرمین بیگم نے اُسے بتایا تھا کہ سب لوگوں کو لڑکا پسند آیا تھا تو سب نے ہاں کر دی ہے اب بہت جلد تمہاری شادی ہو گی۔۔۔

۔

یہ خبر سنتے اس کا شدت سے دل چاہا وہ اپنے ہونے شوہر سے بات کرے اُسے سب بتائے لیکن اُس کے پاس کوئی سروس نہیں تھا کہ وہ اُس سے رابطہ کر پاتی ۔

وہ سر جھٹک کر نیچے آتے ہال کی طرف آئی تھی اپنی ماں کو میڈیسن وہ دے کر آئی تھی اب ناشتے کے بعد اسکا ارادہ بی بی جان سے بات کرنے کا تھا تاکہ اگر ممکن ہوتا تو وہ اس لڑکے سے بات کر لیتی حالانکہ جانتی تو تھی کہ بی بی جان اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دینے والی تھیں ۔

اپنے دل میں جنم لے رہی الٹی سیدھی سوچوں کو پرے جھٹکتے ہوئے ہال کی طرف بڑھی تھی ۔

.....

ارشک اوَر ضرغام خان ہال میں آ گئے تھے لیکن ارشک کی نظروں کے سامنے ماضی کے دن گھومنے لگے تھے جب وہ یہاں ایک ملازمہ کی حیثیت سے رہتی تھی اوَر آج ایسے اسے بہت عجیب لگ رہا تھا ضرشک جو زرانیل کی گود میں آرام سے بیٹھا تھا وہ اپنی مما کو دیکھتے اُس کی طرف لپکا تھا ارشک نے اُسے گود میں اٹھایا تھا۔۔۔

بیٹھو ارشک"!!!ضرغام خان نے خوَد ارشک کے لیے چیئر گھسیٹتے " ہوئے ارشک کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جو دم سادھ سب کو دیکھے جا رہی تھی شائد وہ انتظار میں تھی کہ سب لوگ اس کے یہاں بیٹھنے پر اعتراض کریں اوَر وہ ضرغام خان کو جتا سکے کہ اُس کی حیثیت

آج بھی ایک ملازمہ کی سی ہی ہے بھلے ضرغام خان کے جذبات اُس کے لیے بدل بھی گئے ہیں۔۔۔۔

بیٹھو گڑیا"...ارشک کو سوچوں میں گم دیکھتے زرانیل خان نے نرمی" سے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جبکہ ارواح ارشک کو ایسے پریشان دیکھتے خوُد بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

-

بیٹا بیٹھ جاؤ ہم مانتے ہیں پہلے آپ کے ساتھ اس حویلی میں اچھا" سلوک نہیں ہوا تب حالات ایسے تھے کہ آپ ہمارے لیے ارتضیٰ خان کے قاتل کی بیٹی تھیں اوُر اب آپ ہمارے لیے ضرغام خان کی بیوی اس کے بیٹے کی ماں ہیں اب سے آپ کی حیثیت اس

حویلی کی بہو کی سی ہے ہم جانتے ہیں ماضی آپ کے لیے بھولنا بالکل بھی آسان نہیں ہے لیکن جو وقت گزر گیا اسے واپس تو نہیں لا سکتے ہیں اب بس آنے والے وقت کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں ہم۔۔۔"شمس خان ارشک کو کھڑے دیکھ کر اٹھتے اُس کے قریب آتے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے جبکہ باقی سب اپنی اپنی جگہ پر حیرت زدہ سے شمس خان کو دیکھ رہے تھے۔۔

۔

شمس خان ایسے ارشک سے معذرت کریں گے یہ کسی نے بھلا کہاں سوچا تھا بی بی جان بھی حیرت سی اپنے شوہر نامدار کو دیکھ رہی

تھیں وہ جو ہر بات میں اُن کا مشورہ لیتے تھے اس بارے میں اُنہوں نے بی بی جان کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

آپ۔۔۔"ارشک کے پھڑپھڑاتے لبوں سے بس یہ لفظ نکلا تھا " شمس خان ایسے اتنے اچھے انداز میں اپنے پہلے والے رویئے کی معزرت کریں گے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو تھے جو شائد اُن کے پہلے والے رویئے کو سوچتے اس کی آنکھوں میں آئے تھے۔۔۔۔

ضرشک اسے روتے دیکھ کر خوُد بھی رونے لگ گیا تھا وہ ایسا ہی تھا ارشک کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے اس کی ننھی سی آنکھیں بھی

پانیوں سے بھر جاتی تھیں ارشک پوری کوشش کرتی تھی کہ وہ ضرشک کے سامنے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکے ۔

م۔۔۔م۔۔۔ا۔۔۔"وہ ارشک کے چہرے پر ہاتھ مارتے " ہوئے توتلی زبان میں اپنی ماں کو خود کی طرف متوجہ کرنے لگا تھا ارشک اس کی آواز سنتے اپنے بہتے آنسو صاف کر گئی تھی کافی ایموشنل سا ماحول بن گیا تھا۔۔

بیٹھو ارشک۔۔۔"ضرغام خان نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنا چاہا تھا " سب لوگوں کی نظریں ارشک پر محسوس کرتے وہ سمجھ گیا تھا کہ ارشک سب کی نظروں سے خائف ہو رہی تھی ۔

ارشک بیٹھ گئی تھی سب کی نظروں کو محسوس کرتے اُسے بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا شرمین بیگم اور الیمشہ کی نظروں کو وہ کچھ زیادہ ہی محسوس کر رہی تھی شمس خان کی باتوں کے بعد بی بی جان سے اپنی کی گئی بدتمیزی پر وہ شرمندہ ہوئی تھی ۔

ارشک بیٹھ تو گئی تھی لیکن سب کے ساتھ کھانا کھانے میں اسے جھجک سی محسوس ہو رہی تھی اسے ایسا فیل ہو رہا تھا جیسے وہ ایک نئ نویلی دولہن ہو۔۔۔۔۔

کیا لو گی ارشک؟؟؟"ضرغام خان اُسے بہت اسپیشل فیل کروا رہا " تھا ضرغام خان کی اتنی امپورٹنٹس اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی وہ پل بار بار یاد آ رہے تھے جب وہ ضرغام خان کے لیے ناشتہ تیار

کرتی تھی تب وہ بس ایک ملازمہ کی حیثیت رکھتی تھی بھلے ضرغام خان کی بیوی تھی لیکن ایسا کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا اسے پر اب۔

کچھ نہیں چاہیے۔۔۔"وہ منمناتی ہوئی بولی تھی سب لوگ اسے "

اتنے اچھے سے ٹریٹ کر رہے تھے وہ چھنیپ سی گئی تھی لیکن اسکا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا کہ وہ ماضی میں ہوا سلوک بھولنے والی تھی اتنا آسان نہیں تھا اس کے لیے کہ وہ ماضی کو بھول جاتی۔

ضرشک آرام سے بیٹھا تھا وہ بہت اچھا بچہ تھا اپنی مما کو بالکل بھی تنگ نہیں کر رہا تھا اس وقت لیکن اتنے سارے نئے چہرے دیکھ کر وہ پریشان ضرور ہوا تھا تبھی اسکی گود میں منہ چھپایا ہوا تھا۔

ارشک نے ایک سیب کا سلائس اس کے منہ میں رکھا تھا جسے وہ چوسنے لگا تھا فروٹس وہ کم ہی کھاتا تھا لیکن ارشک اس کی صحت کے معاملے میں کوئی سمجھوتا نہیں کرتی تھی۔

ارشک تم یہ لو کل سے بھوک ہو تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی " بہت مزے کا بنا ہے تمہیں پسند آئے گا۔۔۔"ارواح اس کے سامنے کیک رکھتے ہوئے بولی تھی ضرغام خان ارشک کی روہانسی صورت دیکھ کر سمجھ گیا تھا اسے ڈائینگ ہال میں نہیں لانا چاہئے تھا ابھی ارشک کو سب کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگنا تھا پہلے جو رؤیہ سب کا اس کے ساتھ تھا اس کے بعد اچانک سے اتنا پروٹوکول وہ شائد ایکسپٹ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اگر تم کمفٹیبل فیل نہیں کر رہی ہو تو تمہیں روم میں لے جاتا "
ہوں وہاں آرام سے ناشتہ کر لینا۔۔۔"ضرغام خان نے ارشک کے
رخساروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا جبکہ ایسے سب
کے سامنے اس کی یہ حرکت ارشک کو قطعی مناسب نہیں لگی تھی
اس نے ضرغام خان کا ہاتھ دور جھٹکا تھا۔

سب کی نظروں میں حیرت در آئی تھی لیکن وہ اٹھ کر ہال سے
نکل گئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اگر وہ مذید وہاں بیٹھی رہی تو
خوُد پر ضبط کھو دے گی۔۔۔۔

سب لوگ اپنی جگہ پر شرمندہ سے ہو گئے تھے کیونکہ ارشک کے
ساتھ کی گئی زیادتیاں یاد کرتے سبھی اپنی جگہ نادم تھے۔

ضرغام خان بھی ناشتہ کیے بغیر اوپر چلا گیا تھا جبکہ شرمین بیگم نے منہ بنایا تھا یہ سب انکی برداشت سے باہر تھا۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 116

.....

تعزیز کی صبحِ صبحِ آنکھ کھلی تو اس نے ایک نظر اپنے پہلو میں سو رہی ابرشم پر ڈالی تھی رات کی ابرشم کی حرکتیں یاد کرتے وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا ابرشم جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی اوٗر پھر بار بار اس کے سامنے حویلی والوں کا زکر کر رہی تھی جو ہمیشہ ہی

تعزیز کو تکلیف دیتا تھا تعزیز نے سر جھٹکا یہ بات تو طے تھی کہ وہ ابر شم کو اتنی جلدی معاف نہیں کرنے والا تھا۔

اس کی وجہ سے وہ بہت ہرٹ ہوا تھا وہ کمفٹر سائیڈ پر پھینکتے ہوئے باتھ روم میں چلا گیا تھا شاور لیتے باتھ گاؤن پہنتے وہ واپس آیا تو ابر شم جاگ چکی تھی تعزیز کو دیکھتے وہ بیڈ سے اٹھتے اس کے قریب آئی تھی تعزیز اسے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا کہ وہ اسکے گلے سے آ لگی تھی وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔

تم نے ابھی تک اپنی ناراضگی ختم نہیں کی ہے تعزیز کب تک " ناراض رہو گے تم مجھے بتا دو یہ بات کیونکہ تمھاری ناراضگی سہنا بہت مشکل ہے میرے لئے۔۔۔۔"وہ اس کے ساتھ لگی اس کی دھڑکنیں سنتے ہوئے بولی تھی تعزیز نے ابر شم کو خود سے دور کیا تھا

اور اپنے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے وہ ابر شم کی بات کا جواب دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

۔

"تعزیز۔۔۔۔۔"

میم پلیز آپ واپس چلی جائیں اس وقت میں آپ سے بات نہیں " کرنا چاہتا ہوں کسی ٹاپک پر بھی نہیں جب میرا موڈ ہو گا آپ سے بات کرنے کا تو آپ کو بتا دوں گا لیکن فحال میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ سپاٹ انداز میں بولا تو ابر شم اسے دیکھتی رہ گئ تھی وہ ایسے اُسے یہاں سے جانے کا کہہ دے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ۔

وہ جانتی تھی تعزیز کا بہت دل دکھا تھا لیکن وہ اب کچھ زیادہ ہی کر رہا تھا۔

کیوں بات نہیں کر سکتے ہو تم میں کہیں نہیں جانے والی ہوں " سمجھے تم ناراض رہنا ہے رہو لیکن تم سے دور نہیں جاؤں گی میں سمجھے تم۔۔۔"ابر شم بھی غصے میں آئی تھی ۔

ٹھیک ہے آپ رہیں یہاں میں ویسے بھی کچھ دیر تک باہر جانے " والا ہوں لیٹ واپسی ہو گی اگے آپ کی مرضی۔۔۔"وہ غصے سے غرایا تھا ابر شم لب میچے اسے دیکھنے لگی تھی ۔

کہاں جانے والے ہو تم؟؟"ابر شم کمر پر بازو رکھتے تعزیز کے "
مقابل آتے ہوئے پوچھنے لگی تھی تعزیز کے جانے والی بات پر وہ
غصے میں آئی تھی۔

آپ سے مطلب آپ سے بات نہیں کرنی ہے مُجھے"وہ اس وقت "
پھر سے کافی غصے میں آ چکا تھا ابر شم کی موجودگی اسے پھر سے
سب یاد دلا گئی تھی۔

تم نہیں جا سکتے ہو ایسے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی جب "
تعزیز سر جھٹک کر باتھ روم کی طرف قدم بڑھانے ہی لگا تھا کہ
ابر شم نے اپنے پاؤں اوپر اُٹھاتے تعزیز کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں
بھرتے اس کے عنابی ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیئے تھے یہ سب

اتنا اچانک ہوا تھا کہ تعزیز کے ساتھ ساتھ ابر شم خود بھی شوکڈ رہ گئی تھی ۔

۔

تعزیز کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیے وہ اس کے لبوں پر شدت دکھانے لگی تھی لمس میں تیزی آ رہی تھی تعزیز بنا رسپانس دیئے ابر شم کی کاروائی دیکھ رہا تھا اگر وہ ابر شم کا ساتھ نہیں دے رہا تھا تو اسنے ابر شم کو خود سے دور بھی نہیں جھٹکا تھا۔

بس اس کے نرم گرم لمس کو محسوس کرتے وہ اس پل خوٗد کو بہکنے سے روک رہا تھا ابر شم اس وقت اس کے جذبات بھڑکا رہی تھی

اس کے وجود سے اٹھتی مہک اس پل تعزیز کے حواسوں پر چھائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس پل تعزیز کو کوئی گستاخی کرنے پر مجبور کر رہی تھی کیا وہ یہ سب جان بوجھ کر رہی تھی تاکہ تعزیز اپنی ناراضگی بھول جائے یہ خیال زہن میں آیا تو تعزیز ایک جھٹکے سے ابر شم سے دور ہوا تھا۔

اوٗر اس وقت ابر شم جو تقریبا اس کے لمس میں کھوئی ہوئی تھی وہ تعزیز کے ایسے پیچھے ہٹنے پر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے اپنی آنکھیں زور سے میچ چکی تھی شاید اپنی بے اختیاری پر خود کو کوس رہی تھی کہ کیوں وہ اتنی شدت دکھا رہی تھی۔

نجانے وہ کیا سوچے گا۔

تعزیز میری بات"!!!اس کی بات سنے بغیر ہی تعزیز ڈریسنگ روم "
میں چلا گیا تھا ابر شم کے چہرے کی سرخی مزید بڑھی تھی وہ
شرمندگی میں ڈوبی تھی لب کاٹتے ہوئے تعزیز کے باہر نکلنے کا ویٹ
کرنے لگی تھی جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

وہ تقریباً دس مِنٹ بعد خوشبوؤں میں رچا بسا بلیک جینز پر وائٹ کلر
کی شرٹ اور ساتھ بلیک کلر کی جینز کی جیکٹ میں اپنے بالوں میں
ہاتھ پھیرتے ہوئے واپس آیا تھا۔

وہ اس وقت اتنا ہیڈسم لگ رہا تھا کہ ابر شم کی نظریں اس پر سے
ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھیں۔

وہ لگ ہی اتنا خوبصورت رہا تھا ابر شم کو اپنا دل پہلو میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا تعزیز اس پر نگاہ ڈالے بغیر آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا اپنے بالوں کو جیل سے سٹ کرتے خود پر پرفیوم چھڑکتے اپنی تیاری سے مطمئن ہوتا پیچھے ہوا تھا جب خود کو دیکھتی ابر شم کو دیکھتے اس نے ائبیرو اچکائی تھی اس کے دیکھنے پر ابر شم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اور اپنے بالوں کو بلا وجہ پیچھے کرتے اپنی خفت مٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

۔

آپ کو اگر یہاں رکنا ہے رک سکتی ہیں۔۔۔"وہ شانے اچکاتے " ہوئے بولتا روم سے نکلنے لگا تھا جب ابر شم اسکے قریب آئی تھی

اس پل وہ تعزیز کو جانے سے روکنا چاہتی تھی لیکن تعزیز کے ارادوں سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ رکے گا۔

"تعزیز تم کتنے لحاظ و مروت سے عاری انسان ہو میں یہاں تمھاری مہمان ہوں اوٗر تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو مجھ سے ناشتہ تک نہیں پوچھا کون ایسا کرتا ہے بھلا بتاؤ مجھے۔۔۔"وہ اس کے مقابل آتے ہوئے بولی تھی تعزیز خان نے اُسے حیرت انگیز انداز میں بولا تھا۔

"آپ اپنی مرضی سے آئی ہیں میں نے آپ کو انوائیٹ نہیں کیا ہے اور ہاں میں ہوں لحاظ و مروت سے عاری آپ کو نہیں لگتا ہے کہ آپ کو اب یہاں سے چلے جانا چاہیے۔۔۔"وہ اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سرد انداز میں بولا تھا۔

تو یوں کہو ناں کے مجھے یہاں سے بھیجنے کے لئے تم خوُد جا رہے "
ہو تاکہ میں نہ رہوں یہاں تو پھر مجھ سے کہو نا خوُد کیوں جا رہے
ہو گھر سے۔۔۔؟؟؟"ابر شم کو دکھ ہوا تھا تعزیز کے انداز سے۔

آپ جب جانتی ہیں تو ابھی تک جہاں کیوں ہیں۔۔۔"وہ سوالیہ "
انداز میں پوچھنے لگا تھا اوُر ابر شم جو سمجھ رہی تھی کہ وہ انکارِ کرے
گا جھوٹے منہ ہی سہی اسے روکے گا ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔

تعزیز تم میرے تعزیز نہیں ہو۔۔۔"وہ تعزیز کے سینے پر مکے "
مارتے ہوئے بولی تھی اوُر تعزیز خان اسے دیکھ رہا تھا جسکی آنکھوں
میں اب پانی جمع ہو رہا تھا لیکن وہ بمشکل خوُد کو رونے سے روک
رہی تھی۔

آپ بھی وہ ابر شم نہیں ہیں اگر ہوتی تو کبھی میرے سے اتنی بڑی" بات نہیں چھپاتی آپ میں نے آپ پر بھروسہ کیا تھا لگا تھا کوئی صنفِ نازک ہے جس پر میں بھروسہ کر سکتا ہوں جو میری ہے آپ کو پتہ ہے مما کے بعد میری زندگی میں آنے والی آپ پہلی لڑکی ہیں اوٗر آخری بھی لیکن جو آپ نے کیا ہے وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا ہوں اُن لوگوں سے مجھے اس دُنیا میں سب سے زیادہ نفرت ہے۔۔۔"تعزیز سرد انداز میں بولا تھا ابر شم اس کے چہرے پر سختی دیکھ سکتی تھی۔

تعزیز میری نیت غلط نہیں تھی تم جانتے ہو ہاں مجھے تمہیں یہ " بات بتانی چاہیے تھی یہ میری غلطی تھی اس کے لئے ائم سوری۔۔۔"وہ روتے ہوئے تعزیز کے قریب آئی تھی ۔

مُجھے نفرت ہے لفظ سوری سے اگلے بندے کو ہرٹ کرکے آسانی "
سے سوری بول دیا کیا یہ ایک لفظ سوری اگلے بندے پر جو بیتتی ہے
اسکا مدوا کر سکتا ہے نہیں ناں۔۔۔"وہ تاسف سے بولا تھا وہ مزید
یہاں نہیں رکنا چاہتا تھا شاید وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں
تھا اس پل اسے تنہائی چاہیے تھی اگر ساری رات وہ اکیلا رہتا تو
ممکن تھا کہ اب تک وہ سنبھل چکا تھا لیکن ابرشم کے آنے سے
اس کے تاثرات ویسے ہی خراب ہوئے تھے ۔

سو اب وہ جانا چاہتا تھا تاکہ ابرشم کو مزید ہرٹ نہ کرے اوٗر ابرشم
اس کو جانے سے روک رہی تھی وہ جانتا تھا اگر وہ اپارٹمنٹ سے
نکل گیا تو ابرشم بھی واپس چلی جائے گی وہ بھی نہیں رکے گی یہاں
اوٗر وہ یہی چاہتا تھا کہ ابرشم چلی جائے ۔

کم سے کم کچھ دن تک وہ خوُد میں ہمت نہیں پا رہا تھا گرینی یا پھر ابرشم کو فیس کرنے کی وہ ابرشم پر ایک نگاہ ڈالتا اپنا فون جیب میں رکھتا ہوا باہر چلا گیا تھا اور ابرشم محض اس کی پیٹھ کو گھور سکی تھی۔

تعزیز کے جانے کے بعد ابرشم نے کمرے کو غور سے دیکھا تھا کمرے میں وائٹ رنگ کا استعمال کسرت سے کیا گیا تھا تعزیز کی باتوں کو اسنے غور سے سنا تھا وہ باتوں ہی باتوں میں ابرشم پر ایک چیز تو واضح کر گیا تھا کہ وہ اسکی زندگی میں واحد لڑکی تھی یعنی اب تک ان کے درمیان جو تعزیز کی گرل فرینڈ کا زکر تھا اُس کی وجہ سے وہ جو ایک دوسرے سے لڑتے رہے وہ سب جھوٹ تھا ایسا کچھ بھی نہیں تھا وہ اتنی کریٹیکل سچویشن میں مسکرائی تھی۔

یعنی تعزیز کی پہلی اوٗر آخری محبت وہ خود تھی وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو سر تا پا غور سے دیکھ رہی تھی لبوں پر مسکراہٹ تھی اس نے پھر سے تعزیز اور منہا کی تصویر اٹھائی تھی ۔

بہت خوبصورت تھی تعزیز کی ماں اپنے بیشتر نین نقش تعزیز نے اپنی مما سے لیے تھے وہ کافی دیر تک منہا کی تصویر کو دیکھتی رہی تھی ۔

ابرشم جانتی تھی وہ اب واپس نہیں آئے گا تو وہ واپس چلی گئی تھی تاکہ وہ کچھ دیر اکیلا رہے اوٗر پھر وہ تعزیز سے بات کرے گی ۔

جانتی تھی اسے کافی ہرٹ کر چکی تھی اب مناتے مناتے بھی کافی ٹائم لگ جانا تھا۔

••••

آرمینا سارا دن اُسکا انتظار کرتی رہی تھی وہ جو کہہ کر گیا تھا کہ وہ لنچ تک واپس آ جائے گا رات گئے تک واپس نہیں آیا تھا آرمینا پہلے تو سمجھی کہ کام میں پھنس گیا ہو گا تبھی وقت نہیں ملا ہو گا لیکن پھر جب رات گئے بھی وہ واپس نہیں آیا تو آرمینا کی پریشانی میں خاصا اضافہ ہوا تھا۔

آج وہ ٹھیک تھی خود سے چل سکتی تھی تبھی پہلے تو اُسنے سٹڈی کی پھر پورا گھر گھوم کر دیکھا جو بہت خوبصورت تھا۔۔۔

پھر عالمیار کے کمرے کو دیکھا جو بہت سادگی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا پورے کمرے میں بلیک کلر کی چیزیں زیادہ موجود تھیں آرمینا کو

بے ساختہ اُس ستمگر کی یاد آئی تھی جسے بلیک کلر پسند تھا آنکھوں سے کہیں موتی ٹوٹ کر اُسکے رخساروں کو بھگو چکے تھے مقابل کا انتظار کرتے کرتے اب آرمینا کو کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔

۔

اب تو باہر رات کا اندھیرا بھی روشنی میں تبدیل ہوتے دن چڑھنے کی نوید دے رہا تھا لیکن وہ غائب تھا۔

کہیں جو میں اُنہیں تنگ کرتی ہوں وہ اس وجہ سے تو واپس نہیں " آ رہے ہیں لیکن اُنہیں میرا ذرا بھی خیال نہیں ضرغام خان سے شکائت لگاؤں گی میں اُنکی ایسا کون کرتا ہے بھلا۔۔۔"آرمینا اپنے آنسوؤں کو کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی تبھی اُنہیں صاف کرتے

ہوئے روٹھے ہوئے انداز میں بولی تھی اس پل تنہائی سے وہ کافی خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔

نیند بھی اُسے ساری رات نہیں آئی تھی کھانا بھی آرمینا نے برائے نام ہی کھایا تھا حالانکہ میڈ نے کافی انسسٹ کیا تھا کہ سر کہہ کر گئے ہیں آپ اچھے سے لگائیں ۔ لیکن وہ انکارِ کر گئی تھی جب وہ خود تھا آرمینا کیوں اُسکے آرڈرز کو فالو کرتی وہ کراہتے ہوئے سوچنے لگی تھی۔

اس وقت وہ سلک کے پرپل کلر کے ٹراؤزر شرٹ میں خود کے گرد بڑی سی شال اوڑھے ہوئے ملگھے سے بالوں کے ساتھ بیڈ کے کنارے بیٹھی ہوئی تھی مقابل تھا کہ واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

آنسو ضبط کرنے کے چکروں میں آرمینا کا پورا چہرہ سرخ تھا مقابل کی یہ لاپرواہی اُسے بہت غصہ دلا رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ زور و شور سے رونے کا مشغلہ بھی جاری تھا۔۔۔

اب صبح کے چھ بج رہے تھے وہ کب سے ایسے بیٹھی تھی اسے نہیں یاد تھا ہاں عالمیار کا انتظار کرتے کرتے وہ وقت کا اندازہ لگانا بھول گئی تھی اوٗر اب اپنے آنسو صاف کرتے اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اٹھتی دروازہ کھول کر عالمیار اندر آیا تھا۔

جسکا حلیہ کافی بکھرا ہوا تھا شرٹ کی سلیوز کو فولڈ کیے وہ اپنے چہرے پر تھکن کے آثار لیے ہوئے تھا جب آرمینا کی نظر اُس پر پڑی تو وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھتے اسکے سینے سے آ لگی تھی عالمیار

اس اچانک ہونے والی افتاد پر بوکھلا گیا تھا وہ نازک وجود جو ہولے ہولے لرز رہا تھا عالمیار خان کے ضبط کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔

زور سے اُسے خود میں بھینچتے ہوئے آرمینا کے سر پر نا معلوم انداز میں اپنے لب رکھے تھے وہ جو پریشانی سے پوری رات جاگتی رہی تھی عالمیار خان کو دیکھتے خوُد پر ضبط کھوتے وہ عالمیار خان کے گلے لگتے اس پل سب فراموش کر چکی تھی عالمیار خان آرمینا کی نازکی محسوس کرتے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھینچ گیا تھا اس پل اس لڑکی کی قربت کی خواہش دل میں بیدار ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ اُسکے ساتھ لگی عالمیار کے لیے مشکل بڑھا رہی تھی اوُر اُوپر سے اس کی سرخ آنکھیں اوُر بھیگے رخسارِ عالمیار خان نے اُسے سامنے کرتے اُسکا چہرہ ہاتھوں میں تھاما تھا۔

وہ ابھی تک رو رہی تھی اوٗر اس کے آنسو عالمیار خان کو آپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اسکا ہچکولے لیتا وجود جو ابھی تک عالمیار کی پناہوں میں قید تھا عالمیار خان نے نرمی سے اُسے اپنی بانہوں کے حلقے میں لیا تھا آرمینا نے آسکے سینے پر پھر سے اپنے ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے اسے خوٗد سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اسکا دل چاہا کہ وہ اپنے بھائی کو کال کر کے بتائے عالمیار کتنا لیٹ آیا ہے لیکن پھر وہ رک گئی کیونکہ وہ ضرغام خان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن اسکا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے ایسا نہیں تھا کہ آرمینا کو اکیلے رہنے کی عادت نہیں تھی ہاں وہ رہ سکتی تھی عالمیار بھی

ایسے ہی اسے فلیٹ میں اکیلے چھوڑ کر چلا جاتا تھا اوٗر وہ رہ لیتی تھی کیونکہ تب حالات اوٗر تھے لیکن اب۔۔

اب حالات اوٗر تھے وہ چاہتی تھی مقابل ہر وقت اُسکے پاس رہے آرمینا کے قریب نجانے کیوں اس انسان کی موجودگی ہی اُسے عیجب سے احساس میں مبتلا کرتی تھی۔۔۔

وہ جو اُسکے اچانک گلے لگنے پر پریشان ہوا تھا اب آرمینا کے رونے پر وہ بوکھلا گیا تھا کب دیکھ سکتا تھا وہ آرمینا کو روتے ہوئے تبھی اسے چپ کروانے کی غرض سے وہ اس پر جھکا تھا دل خواہش کر رہا تھا ان آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنے کی ۔

لیکن اس پل وہ جانتا تھا ایسا کرنے کا مطلب مقابل کو خود سے بدزن کرنا جو وہ کسی قیمت پر نہیں ہونے دے سکتا تھا آرمینا نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جس کے بھاری ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھا وہ آنکھوں میں فکر مندی لئے اُسے دیکھ رہا تھا۔

آرمینا ریلیکس۔۔۔۔"وہ آہستہ سے اسکی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولا تھا " جانتا تھا وہ اتنا پینک اس کے لیٹ آنے کی وجہ سے ہو رہی ہے لیکن وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنا کام ختم نہیں کر پایا تھا۔

۔

بہت مشکل سے وہ صبحِ فجر کی اذان کے وقت فری ہوئے تھے آج کل نیا مشن تھا تو مصروفیات بھی پہلے سے بہت بڑھ چکی تھی وہ تیز

ڈرائیو کرتے گھر آیا تھا پہلے اسے فکر نہیں ہوتی تھی کہیں کہیں دن وہ گھر سے باہر اپنے مشن کے سلسلے میں رہتا تھا لیکن آج اسے آرمینا کی فکر کھائے جا رہی تھی آرمینا کی جذباتی طعیبت سے واقف تھا۔

جانتا تھا اگر وہ ایمو شنل ہو کر رونے بیٹھ گئی تو اس کے واپس جانے تک وہ خاموش نہیں ہو گی اوٗر ہوا بھی ایسا ہی تھا وہ جب گھر کے اندر انٹر ہوا تھا تو آرمینا کو لاونج میں نہ پا کر وہ قدرے مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ کمرے میں نہیں تھی۔

لیکن دروازہ کھولتے ہی جب وہ اس کے گلے لگی تو اس کے آنسو دیکھتے وہ پریشان ہوا تھا۔

آپ اب بھی نہیں آتے؟؟؟"روٹھے ہوئے انداز میں کہا گیا تھا "

عالمیار کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی جو ہمیشہ کی طرح ماسک ہونے کی وجہ سے آرمینا نہیں دیکھ سکی تھی۔۔۔

ائم سوری وہ بس کام کچھ زیادہ تھا کہ ختم کرتے کرتے ہی اتنی دیر" ہو گئی آپ رو کیوں رہی تھی بتایا تھا ناں یہاں آپ سیو ہیں پھر رونے کا کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"وہ آرمینا کے آنسو اپنی انگلی سے صاف کرتے ہوئے بولا تھا مقابل کی انگلیوں کا لمس اپنے رخسارِ پر محسوس کرتے آرمینا ایک پل کے لیے کپکپا سی گئی تھی ۔

آپ ایسا کونسا کام کرتے ہیں جو اتنی دیر ہو گئی آپ کو کہ ساری " رات میں بھی آپکا کام مکمل نہیں ہوا۔"آرمینا جاننا چاہتی تھی کہ وہ آخر کیا کام کرتا ہے جو اتنی لیٹ ہو جاتی ہے اسے ۔

یہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا پہلے آپ یہ بتاؤ کہ اب سونا ہے "
یا ناشتہ کرنا ہے بلکہ سب سے پہلے یہ بتاؤ کھانا کھایا تھا رات
کو؟؟؟"عالمیار اسے صوفے کی طرف لے جاتے وہاں بیٹھتے اسے
اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا تھا جس پر آرمینا نے نفی میں سر ہلایا
تو عالمیار خان کی گرفت اسکے گرد سخت ہوئی تھی ۔

میں کیا بول کر گیا تھا؟؟"!سرد اوٗر خشک لہجے میں پوچھا گیا تھا "
اس کی آواز میں سرد پن محسوس کرتے آرمینا نے سہمی ہوئی
نظروں سے اسے دیکھا تھا جسکی آنکھیں اس پل سرخ تھیں جو
مقابل کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں ۔

وہ میں بھوک نہیں تھی۔۔۔"وہ اٹک اٹک کر بولی تھی جس پر "
عالمیار خان اس پر جھکا تھا آرمینا کو مزید ڈر لگا تھا یہ ڈر مقابل کی

اس قدر نزدیکی کا تھا وہ اسکے قریب تھا آرمینا نے یہ اب محسوس کیا تھا۔

سارا دن نہیں لگی بھوک؟؟؟"سرد پن ہنوز برقرار تھا آرمینا نے "ہوئے سے سر ہلایا تھا۔

نہیں۔۔۔"وہ رو دینے کو تھی مقابل کا سرد انداز دیکھتے اس کی "آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ خود پر کنٹرول کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی عالمیار کو اپنا غصہ کرنا مہنگا پڑا تھا کیونکہ وہ شدت سے رونے لگی تھی۔

آرمینا سٹاپ کرئینگ اس میں رونے والی کیا بات ہے ایسے کھانے "سے بھلا کون ناراض ہوتا ہے۔۔۔"وہ اسکے آنسو صاف کرتے

ہوئے بولا تھا جس پر آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ عالمیار کے ہاتھوں کو خوُد سے دور جھٹکتے ہوئے صوفے سے اٹھی تھی اوُر اس کے ساتھ ہی عالمیار بھی پریشانی سے صوفے سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔

مُجھے یہاں نہیں رہنا واپس جانا ہے بھائی کو کال کریں میں اُنہیں " بتاؤں گی آپ مجھے تنگ کرتے ہیں ایک تو سارا دن غائب رہتے ہیں اوُر دوسرا مجھ پر غصہ کرتے ہیں آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں بہت برے ہیں نہیں رہنا مُجھے آپ کے ساتھ آپ کے اس گھر میں جانا ہے"...وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

آرمینا"!!!وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا حالانکہ آرمینا کے جانے والی "
بات پر اسکے چہرے کا رنگ بدلا تھا کیسے جانے دے سکتا تھا وہ
آرمینا کو خوُد سے دور ۔

کیا آرمینا آپ کو میرا کوئی احساس نہیں ہے"وہ بہتے آنسو صاف "
کرتے ہوئے شکوے بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی
۔

آئی ایم سوری آرمینا۔۔۔ بٹ آپ بھی تو کھانے سے ناراضگی جتا "
رہی تھیں یہ بھلا اچھی بات ہے آپ کو چاہیے تھا کہ آپ خوب
پیٹ بھر کر کھاتی تاکہ مجھ سے لڑنے کے لیے آپ کے اندر انرجی
ہوتی جیسے میں نے رات کو ڈنر کیا تھا۔۔"وہ آرمینا کو کندھوں سے
تھام کر اپنے مقابل کرتے ہوئے بولا تھا جس پر آرمینا نے آنکھیں

پھاڑے اسے دیکھا وہ اس کے انتظار میں بھر کی بیٹھی رہی تھی اور وہ وہاں مزے سے ڈنر کرتا رہا تھا۔

آپ کو سچ میں میری کوئی فکر نہیں ہے اپنی مرضی کرتے ہیں " ہمیشہ۔۔۔"وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بیڈ کے کنارے ٹک گئی تھی آنکھوں میں ہنوز نمی تھی جو مقابل کو طیش دلا رہی تھی یہ آنسو ہی تو مقابل کی کمزور تھے۔

میری مجبوری تھی کیونکہ میری پوری ٹیم تھی اور ہمارا مشن بھی " ایسا ٹف تھا کہ اس میں ہمیں انرجی کی فل ضرورت تھی تبھی ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔"وہ آرمینا کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا تھا آرمینا نے

اس کی بات سمجھاتے سر ہلایا تھا اوَر پھر سے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کرنے لگی تھی ۔

آپ چینج کرو آج میں اپنا پورا دن آپ کے ساتھ رہوں گا اور " ہم خوب ساری باتیں کریں گے اور ساتھ مووی بھی دیکھیں گے۔۔۔"وہ آرمینا کے رخساروں کو اپنے پوروں سے سہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے باتھ روم میں چلی گئی تھی ۔

اوَر پھِر عالمیار خان نے گہرا سانس بھرا تھا وہ سوچ چکا تھا کہ آج وہ آرمینا کو اپنے بارے میں بتا دے گا۔

بہت مشکل تھا اس کے اتنے قریب ہوتے خود پر ضبط کرنا جب کہ دل ہمک ہمک کر اسکی قریب کی خواہش کرتا تھا وہ بہت مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیے ہوئے ہوا تھا ورنہ لگا تھا جب وہ قریب ہو گی تو عالمیار کا خود پر سے کنٹرول ختم ہو جائے گا۔

آرمینا کے جاتے وہ ایک نظر کمرے کو دیکھتے اپنی جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تھا سوچوں میں مسلسل آرمینا تھی جو اندر تھی وہ کافی دیر تک آئینے کے سامنے کھڑا رہا اوٗر پھِر جب ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو تب وہ سوچو کے بھنور سے باہر نکلا تھا۔

آرمینا کنفیوژ سی باہر آئی تھی دائیں کندھے پر دوپٹہ جھول رہا تھا جب کہ وہ اپنی فراک کی بیک پر لگی زپ سے زور آزمائی کر رہی تھی جو کافی دیر کوشش کے باوجود بھی بند نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"آرمینا کو پریشان دیکھتے وہ چلتے ہوئے آرمینا کے قریب کیا ہوا؟؟؟" آیا تھا اس کا رخ بدلتے وہ اسکی بیک پر لگی کھلی ہوئی زپ کو دیکھتے سمجھ گیا تھا کہ کیا معاملہ تھا۔۔۔

۔

اسکی کھلی کوئی زپ سے نظر آتی اس کی پشت عالمیار خان کی نظروں میں خماری سی بھری تھی نامعلوم انداز میں اس نے آرمینا کی پشت کو چھوا تھا۔۔۔۔۔

مُجھے آواز دے دیتی آپ۔۔۔"!!!آرمینا کو پریشان دیکھتے وہ بولا "

۔۔تھا

جس پر وہ سر جھکا گئی تھی آرمینا کی نظریں اس کے پہنے ہوئے بلیک کلر کے بلاؤز پر گئی تھیں وہ ہمیشہ بلیک کلر ہی یوز کرتی تھی آرمینا کو اس حلیے میں دیکھتے عالمیار خان کے سارے جذبات بیدار ہوئے تھے لیکن خوُد کو ڈپٹتے ہوئے اس نے آرمینا کی بیک زپ بند کی تھی۔

اسکا رعنائیاں بکھرتا وجودِ اس کے کندن نشب و فراز عالمیار خان کا صبحِ صبحِ من مچلنے لگا تھا اسکی خوبصورتی کو لب سے چھونے کا آرمینا اسکے جزبات انجانے میں ہی بھڑکا گئی تھی وہ خوُد پر کنٹرول کھوتے

آرمینا کے بالوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چومنے ہی والا تھا کہ اچانک سے وہ پیچھے ہوا تھا۔

یہ وہ کیا کرنے جا رہا تھا اس نے بے ساختہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا آرمینا جو اس کے اچانک پیچھے ہونے پر واپس پلٹی تھی مقابل کو بالوں میں ہاتھ پھیرتے دیکھ کر اسکی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں ۔

ایسا ہی تو عالمیار بھی کرتا تھا یہ اُسکی عادت تھی یہ شخص کیوں اسے عالمیار خان کی یاد دلاتا تھا وہ جھنجھنا کر رہ گئی تھی کاش عالمیار خان

ہوتا اس پل اسے بھی عالمیار خان کی یاد آئی تھی وہ تو ہر وقت ہی یاد آتا تھا کہاں بھولتا تھا۔

آپ ایسے اچانک۔۔۔"آرمینا کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا بولے تبھی " ایسے لفظ بول گئی تھی۔

کچھ نہیں ہوا اور کچن میں چلتے ہیں۔۔۔"وہ آرمینا کا ہاتھ تھامے " اُسے کچن کی طرف لایا تھا یہاں کک اوٗر دوسرے ملازمین ناشتہ بنانے میں مصروف تھے عالمیار خان نے اُنہیں کچن سے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

عالمیار خان کا ارادہ آج خود کوکنگ کرنے کا تھا سو اپنی سلیوز کو فولڈ کرتے وہ کوکنگ رانیج میں آتا آرمینا کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا۔۔

کیا کھانا ہے؟؟؟"وہ فریج سے کچھ ضروت کی چیزیں نکالتے ہوئے "
بولا تھا جانتا تو تھا کہ وہ کیا کھائے گی لیکن پھر بھی فارملٹی کے طور
پر آرمینا سے پوچھا بھی تھا تاکہ اُسے شک نہ ہو ۔

جو آپ بنا کر کھلا دیں۔۔۔"وہ اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی "
بولی تھی ۔

مطلب میری پسند کا بنا کھانا ہے"اب کی بار وہ ہلکا سا مسکرایا تھا "
لیکن آرمینا نہیں دیکھ سکی تھی۔

جبکہ اس کے دل میں یہ خواہش جاگی تھی کہ وہ مقابل کو دیکھے ۔

آپ ماسک اتار دیں اب تو یہاں کوئی ہے بھی نہیں پھر بھی آپ "
اسے یوز کیوں کر رہے ہیں مُجھے تو لگتا ہے آپ اسے سوتے ہوئے

بھی نہیں اتارتے ہوں گے جبھی تو ہر وقت آپ کے چہرے پر رہتا ہے۔۔۔"آرمینا اس کے بلیک کلر کے ماسک کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو نارمل ماسک کے مقابلے میں کافی بڑا تھا آدھے سے زیادہ تو عالمیار کا فیس کور تھا بس براؤن آنکھیں نظر آ رہی تھیں اس کی۔

مُجھے عادت ہے ماسک یوز کرنے کی"وہ رسانیت سے گویا ہوا تھا" اب آرمینا کو کیسے بتاتا اس کے سامنے وہ ماسک ابھی نہیں اتار سکتا تھا۔

لیکن گھر میں کون یوز کرتا ہے ماسک؟؟؟" آرمینا اُسکی اس منتک "
پر حیران ہوئی تھی چلو مان لیا اسے ماسک یوز کرنے کی عادت تھی
لیکن اس وقت تو وہ اپنے گھر میں تھا ابھی تو اتار سکتا تھا۔

میں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی میرا چہرہ دیکھ کر ڈر جائے اور "
مجھ سے بات کرنا ہی چھوڑ دے۔۔۔" وہ انجانے میں ہی سہی مگر
حقیقت بیان کر رہا تھا جو کافی حد اسے تو سچ ہی لگتی تھی۔

کیوں آپ کا چہرہ کیا ایک سائیڈ سے جلا ہوا ہے جو لوگ آپ کو "
دیکھ کر ڈر جائیں گے اتنے خوبصورت ہیں آپ اور آپ کو پتہ ہے
آپ کی آنکھیں بہت پر کشش ہیں اٹریکٹو اپنی طرف کھینچنے والی یقینا
باقی چہرہ بھی ایسے ہی خوبصورت ہو گا۔۔۔" آرمینا نے پہلی بار کسی

کی تعریف کی تھی اور اس بات سے انجان تھی کہ جس کی وہ تعریف کر رہی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ اُسکا شوہر ہے ۔

"وہ اب سینڈوچ بنانے کے ؟؟؟؟ رئیلی آپ کو کیونکر ایسا فیل ہوا" بریڈ نکالتے ہوئے دلچسپی سے پوچھنے لگا تھا مقابل اسے غور سے دیکھتی تھیں بھلا کب عالمیار خان کیوں نہیں نوٹ کر سکا یہ بات ۔

لیکن دل میں میٹھا سا احساس جنم لینے لگا تھا۔

"کیوں میں کیا فیل نہیں کر سکتی ہوں پتہ ہے میرا دل کہتا ہے آپ بہت خوبصورت ہوں گے جس کی آنکھیں خوبصورت ہوں وہ بھلا خوُد کیسے خوبصورت نہیں ہوگا۔۔۔"آرمینا بولتے بولتے عالمیار خان

کے قریب ہوئی تھی جسکا احساس اُسے اس وقت تو بالکل بھی نہیں ہوا تھا۔

اگر آپ کو میری آنکھیں اٹریکٹو اوٗر خوبصورت لگی ہیں تو ضروری " نہیں ہے کہ یہ ہر کسی کو اٹریکٹو اوٗر خوبصورت لگیں ہر کسی کی اپنی پسند ہوتی ہے آرمینا۔۔۔"وہ رسانیت سے بولا تھا دل کو کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا وہ۔

"Yes I agree that everyone has their own preferences and what one person likes is not necessarily what the next person likes but to me you are very beautiful if I say so I want to see you without the mask. If so, will you fulfill my wish?"

ہاں مانتی ہوں کہ ہر کسی کی اپنی پسند ہوتی ہے اور ضروری نہیں "
ہے کہ ایک چیز جو کسی ایک کو پسند آئے وہ اگلے بندے کو بھی
پسند آئے لیکن میرے نزدیک آپ بہت خوبصورت ہیں اگر میں یہ
کہوں کہ مجھے آپ کو ماسک کے بغیر دیکھنا ہے تو کیا آپ میری یہ
خواہش پوری کریں گے۔۔۔؟؟؟؟"وہ عالمیار کے چہرے کو دیکھتے
ہوئے بولی تھی۔

عالمیار نے اسے دیکھا تھا جو سنجیدہ تھی یقینا وہ مزاق نہیں کر رہی
تھی وہ ایک پل کے لئے گھبرایا تھا ایسے نہیں وہ یہ سب آرمینا کو
معلوم پڑنے دینا چاہتا تھا۔۔

۔

آئی تھنگ پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں۔۔"وہ بات بدل گیا تھا عالمیار "
خان نے صرف سینڈوچ تیار کیے تھے باقی ناشتہ پہلے سے ہی کک
ریڈی کر چکا تھا سو وہ ٹیبل پر رکھتے ہوئے آرمینا کو بیٹھنے کا اشارہ کر
گیا تھا خوُد اسے بھوک نہیں تھی لیکن آرمینا کا ساتھ دینے کے لئے
وہ آرمینا کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

آپ بھی کھائیں ناں۔۔۔"وہ چاہتی تھی کہ عالمیار خان کھانے کے "
لئے ماسک اتارے اس دن بھی اُسنے کوشش کی تھی لیکن عالمیار
خان نے انکار کر دیا تھا۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے تم جلدی سے فینشن کرو پھر باہر لان "
میں واک کرتے ہیں کافی اچھا موسم ہے لگتا ہے باہر بارش ہو گی تو
ایسے موسم میں کافی پیتے ہیں ساتھ۔۔۔۔"وہ جب آیا تھا تب باہر

مؤسم کافی خوش گوار تھا تبھی وہ آرمینا سے ناشتہ جلدی ختم کرنے کا کہہ رہا تھا تاکہ وہ دونوں باہر جا سکیں ۔

اؤر آرمینا بس اسے گھور سکی تھی جو اب اپنے فون میں مصروف ہو چکا تھا تاکہ وہ آرام سے ناشتہ کر سکے۔۔۔۔

آرمینا جسے کل کی بھوک تھی کیونکہ وہ عالمیار خان کے انتظار میں کھانا نہیں کھا سکی تھی وہ عالمیار خان کو دیکھتے سینڈوچ کھا رہی تھی جو مصروف سا ٹائپنگ کر رہا تھا بات وہ ضرغام خان سے کر رہا تھا جس نے اُسے ضرشک کی تصویر بھیجی تھی گول مٹول سے ضرشک کو دیکھ کر عالمیار خان کو ضرشک پر بہت زیادہ پیار آ رہا تھا بچے اسے ویسے بھی پسند تھے اؤر یہاں تو پھر اُسکے کزن پلس بھائی کا بیٹا تھا وہ بھی اتنا پیارا وہ مسکرایا تھا۔

دل چاہا آرمینا کو بھی دکھائے لیکن پھر جانتا تھا وہ اپنے بھائی سے بات کرنے کا بولے گی جبکہ وہ اس وقت آرمینا کے ساتھ اکیلے میں وقت گزرنا چاہتا تھا۔۔۔

۔

آرمینا نے سکون سے ناشتہ کیا تھا اوٗر ناشتے سے فری ہوتے اس نے عالمیار خان کو دیکھا تھا جو اب اوپر دیکھتے اُسے فری دیکھ کر بات ختم کرتا آرمینا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

بتایا نہیں آرمینا چلو گی باہر لان میں؟؟"!پہلے تو وہ خاموش ہو گیا " تھا تاکہ آرمینا سکون سے ناشتہ کر لے لیکن اب جب وہ فری تھی

تو وہ دوبارہ پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے ائیبرو اچکاتے ہوئے عالمیار خان کو دیکھا تھا۔

ہاں لیکن مُجھے بارش سے بھیگنا ہے۔۔۔"وہ بارش کی دیوانی تھی "

کس دور میں بارش میں نہانا اس کا فیورٹ مشغلہ تھا اکثر وہ بارش کو حویلی کی چھت پر انجوائے کرتی تھی عالمیار جانتا تھا کیونکہ وہ خوُد گھنٹوں اسے بارش میں بھیگتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔

لیکن اس موسم کی بارش میں بھیگنے سے بندہ بیمار بھی پڑ سکتا ہے " خیر دیکھتے ہیں بارش ہوتی بھی ہے یا نہیں آپ چلو میں میڈ سے کافی کا کہتا ہوں۔۔۔"وہ چیئر سے اٹھتے ہوئے بولا تو آرمینا بھی اٹھتے اپنا دوپٹہ ٹھیک کر گئی تھی۔۔

بٹ آپ کے وی پالتو کتے تو نہیں ہوں گے باہر۔۔۔؟؟؟"وہ "
خدشہ کے تحت پوچھنے لگی تھی پچھلی بار کا تجربہ وہ بھولی نہیں تھی
جب ان کتوں سے وہ مشکل سے بچی تھی۔۔

عالمیار خان اس کے سوال پر مسکرایا تھا لیکن پھر نفی میں سر ہلایا
تھا۔

نہیں وہ اتنی صبحِ صبحِ لان میں نہیں ہوں آپ آرام سے چلو "
میرے ساتھ ویسے ان سے اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے
تمہیں۔۔۔"وہ لب دباتے ہوئے بولا تھا یعنی اس کے پالتو کتوں کے
وجہ سے اب آرمینا یہاں سے کم سے کم بھاگنے کی کوشش تو ہرگز
نہیں کرنے والی تھی یہ بات تو اس کے حق میں اچھی ثابت ہوئی
تھی۔

پھر ٹھیک ہے ورنہ مُجھے ان سے بہت ڈر لگا تھا۔۔"وہ مسکراتے " ہوئے بولی تھی جس پر عالمیار خان نے سر ہلایا اوُر عالمیار اسے باہر لے آیا تھا اسے باہر جانے کا اشارہ کرتا خود وہ میڈ سے کافی کو بولنے چلا گیا تھا۔

آرمینا اکیلی ہی نکل آئی تھی باہر کی طرف۔

موسم سچ میں بہت اچھا بنا ہوا تھا آسمان پر کالے بادلوں کے ڈیرے تھے یقیناً بارش ہونے والی تھی ویسے بھی ہلکی سی ہوا اسے بہت بھلی لگی تھی لان میں کوئی بھی نہیں تھا وہ چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 117

••••

آرمینا کو بیٹھتے ہوئے مزا نہیں آیا تو وہ چیئر سے اٹھتے سائیڈ پر آئی تھی ٹھنڈے ہوا کے جھونکوں نے بدن کو راحت بخشی تھی وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے ہوا سے اڑتے اپنے بالوں کو پیچھے کرنے لگی تھی جو بار بار اس کے چہرے پر آ رہے تھے۔۔

عالمیار وہاں آیا تو اُسے لان میں ایسے موسم انجوائے کرتے دیکھ کر وہ بھی اپنی جینز کی پوکیٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے آرمینا کے قریب آیا تھا۔

جو اسے دیکھتے سیدھی ہوئی تھی موسم واقعی کافی اچھا بن گیا تھا ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہوئی تو عالمیار نے آرمینا کا ہاتھ تھامے اُسے شیڈ کی طرف لے کر جانا چاہا کیونکہ وہ اسے بارش میں نہانے نہیں دینے والا تھا۔

لیکن آرمینا نے انکار کر دیا تھا کہ وہ وہاں نہیں جائے گی اُسے بارش انجوائے کرنی ہے۔۔۔

لیکن ہم بارش وہاں بیٹھ کر بھی انجوائے کر سکتے ہیں آرمینا ایسے " بارش میں بھیگنا ٹھیک نہیں ہے اوٗر ویسے بھی ابھی تو ہلکی سی بوندا باندی ہے جب تیز بارش ہو گی تو پھر بے شک تم بھیگ لینا بارش میں۔۔۔"وہ اسے اندر لے جانے کی کوشش کرنے لگا لیکن آرمینا

نے صاف صاف انکارِ کیا اور مجبوراً عالمیار کو بھی اس کے ساتھ رکنا پڑا تھا وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی ۔

جب عالمیار خان نے آگے ہوتے اس کے بالوں کا جوڑہ بنایا تھا تاکہ وہ اسے بار بار ڈسٹرب نہ کریں ۔

آرمینا اس کی قربت پر خوُد میں سمٹی تھی نجانے کیوں مقابل کا قریب آنا دل کو اچھا لگا تھا ورنہ وہ کب کسی کے اتنے قریب ہوئی تھی پر آج دل اتنی زوروں سے دھڑک رہا تھا کہ اس نے بمشکل اپنے دھڑکتے دل پر قابو کیا تھا۔

میڈ آرمینا کی کافی اُنہیں دے گئی تھی جب اس نے عالمیار کو بھی آفر کی تھی لیکن اس نے رسانیت سے انکارِ کر دیا کہ اسے کافی

نہیں پینی ہے تو آرمینا نے کندھے اچکاتے ہوئے کافی کا مگ لبوں سے لگایا تھا۔

اُسے بہت اچھا فیل ہو رہا تھا ایسے جیسے وہ آزاد ہو اور اپنی مرضی سے کچھ بھی کر سکتی ہے مقابل کی سحر انگیز شخصیت سے وہ مرغوب ہوئی تھی اس کے بارے میں جاننے کا تجسس دل میں بیدار ہوا تھا۔

۔

آپ کا نام کیا ہے؟؟"!وہ جب سے آئی تھی اسے آپ ہی کہہ کر " مخاطب کر رہی تھی نام نہیں جانتی تھی اس کا تبھی پوچھنے لگی تھی۔

آپ کو میرا نام جان کر کیا کرنا ہے"!!!وہ شاید نام بتانے سے "
گریز کرنا چاہا رہا تھا آرمینا کم سے کم یہی سمجھی تھی۔

آپ سوال کو ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ویسے آپ مُجھے "
جب پہلے دن کالج میں ٹکرائے تھے آپ مجھے پہلے سے جانتے تھے
ناں بھائی کے حوالے سے تو بتایا کیوں نہیں مجھے۔۔۔؟؟؟"آرمینا کو
اچانک خیال آیا اس بارے میں تو پوچھ لیا تھا۔

ہر بات بتانے والی نہیں ہوتی آرمینا کچھ باتیں بن بولے بھی سمجھ "
آ جاتی ہیں ہاں میں تمہیں پہلے سے جانتا تھا اوَر ضرغام خان نے
مُجھے کہا تھا کہ میں وہاں تمھارا خیال رکھوں۔۔۔"آرمینا نے خوَد ہی
ٹاپک چینج کر دیا تھا ورنہ اگر وہ اس کے نام کے پیچھے پڑ جاتی تو
عالمیار کیا کرتا بھلا۔

ہاں صحیح کہا آپ نے ہر بات بتانے والی نہیں ہوتی لیکن کچھ باتیں "
اگر وقت پر بتا دی جائیں تو ان سے انسان بہت سی غلط فہمیوں سے
بچ جاتا ہے مُجھے لگتا ہے اگر انسان وقت پر سب کچھ رویل کر دے
تو شاید زندگی میں انسان بہت کچھ فیس کرنے سے بچ جائے
گا۔۔۔"آرمینا کا اشارہ کس طرف تھا مقابل بخوبی سمجھ رہا تھا یقیناً
وہ عالمیار کے حوالے سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

۔

یہ تو آپ نے بالکل ٹھیک کہا لیکن چیزیں وقت پر اچھی لگتی ہیں "
وقت سے پہلے کی گئی باتوں کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔۔۔"عالمیار
نے اپنا خیال پیش کیا تھا جس پر آرمینا نے بغور عالمیار کو دیکھا تھا
کافی اس کی ختم ہو چکی تھی تو اس نے کپ سائیڈ پر رکھ دیا تھا

باتوں میں مصروف وہ لوگ نوٹ نہیں کر پائے تھے کہ بارش کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔

اب بارش تیز ہو گئی تھی کہ اس کے قطرے ان کے چہرے پر بھی گرے تھے جس پر عالمیار نے آرمینا کو سائیڈ پر لے جانا لیکن وہ پھر انکار کر رہی تھی اُسے اس وقت بارش میں بھیگنا تھا۔

آپ جائیں اگر آپ کو جانا ہے تو میں نہیں جاؤں گی مجھے تو آج " بارش میں بھیگنا ہے۔۔۔"وہ بانہیں کھول کر گھول گھول گھومنے لگی تھی اس کے اوپر پڑتی بارش سے اس کے کپڑے بھیگ گئے تھے ۔

عالمیار کی بے اختیار نظر اس پر پڑی تو پلٹنا ہی بھول گئی تھی ان بھیگ کپڑوں میں اس کی دلکشیاں واضح ہو رہی تھی اس کے نشب و

فراز عیاں ہوتے عالمیار خان کے دل میں موجود جذبات بھڑکا گئے تھے۔۔۔۔۔۔

،بارش کی بوندیں

تیرے ساتھ جو برستی ہیں

،وہ لمحے محبت کے

دل میں رقص کرتی ہیں

،تیرے سنگ بھیگنا

ایک خواب سا لگتا ہے

،بارش کی ہر بوند

پیار کی باتیں کرتی ہیں

،جب تو میرے قریب ہوتا ہے

ہر طرف خوشبو سی

،بارش کے پانی میں

محبت کی ندی بہتی ہے

تیری پلکوں پر بارش کا رک جانا

میری ہتھیلیوں میں وہ قطرے سجتی ہیں

تیرے ساتھ چلتی بارش کی یہ رم جھم

جیسے وقت بھی رک کر ہمیں دیکھتی ہے

،بارش کا ہر قطرہ

تیری ہنسی کا گواہ

،جب تو مسکراتا ہے

دنیا حسین لگتی ہے

،محبت کی بارش میں

ہم دونوں کا یہ ساتھ

،یوں لگتا ہے

جیسے خوابوں کی حقیقت ہو جاتی ہے۔

آرمینا کو شاید اپنے حلیے کا احساس نہیں ہو رہا تھا کہ اس وقت وہ مقابل کے جزبات کیسے بیدار کر چکی تھی۔۔۔

عالمیار جو آرمینا سے قدرے فاصلے پر کھڑا تھا وہ عین اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا آرمینا کے چہرے پر موجود بارش کے قطرے اس پل لبوں نے چننے کی خواہش کی تھی اور پھر بس اپنی آنکھیں میچے عالمیار خان خود کو ضبط کی حدود پر پہنچتے ہوئے محسوس کر رہا تھا جس کے پہلو میں جائز بیوی تھی لیکن وہ اسے چھو بھی نہیں سکتا تھا۔

دل کہہ رہا تھا سب بھاڑ میں جھونک کر اس کے لبوں سے خود کو سیراب کرو اس سہانے موسم کا مزا دوبالا کرو لیکن دماغ اس خیال کی نفی کر رہا تھا پہلے اسے سچ بھی تو بتانا تھا لیکن کیسے۔

پر شاید اب فیصلے کی گھڑی آن چکی تھی وہ کچھ سوچتے آرمینا کو اپنے قریب کر گیا تھا وہ جو اپنے خیالوں میں گم بارش کی بوندوں کو ہاتھوں میں بھرتے اپنے آپ میں مگن اس پل عالمیار کی موجودگی کو یکسر نظر انداز کیے ہوئے تھے۔۔۔

عالمیار کے لمس پر وہ یکدم سیدھی ہوئی تھی اپنا بے ترتیب ہو چکا دوپٹہ دیکھا جو ایک طرف کاندھے پر جھول رہا تھا۔

یکدم خیال آیا وہ مقابلے کے سامنے کس حلیے میں کھڑی تھی اور خود کو اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتے آرمینا نے مقابل کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی برستی بارش میں وہ ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے۔

عالمیار نے کسی ٹریس کی سی کیفیت میں آرمینا کے رخساروں کو سہلایا تھا آرمینا نے اپنی نم آنکھیں جو بارش کی وجہ سے نم ہو چکی تھیں اوپر اُٹھاتے عالمیار خان کی براؤن آنکھوں میں دیکھا تھا نجانے کیوں ان آنکھوں میں اُسے خوُد کے لئے ہمیشہ ہی ایسے جزبات نظر آتے تھے جن سے وہ نظریں چُرا جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

آرمینا بغور عالمیار خان کو دیکھے جا رہی تھی جس کا ماسک بھیگ چکا تھا آرمینا نے کچھ سوچتے اس کے ماسک کو اتارنے کے لئے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے ہی تھے کہ زور سے آسمانی بجلی کڑکی تھی آرمینا یکدم سے عالمیار خان کے سینے میں چھپی تھی آسمانی بجلی سے اُسے ہمیشہ ہی ڈر لگتا تھا اوُر اب وہ بے اختیاری میں عالمیار کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

ریلکس۔۔۔"عالمیار نے اس کی پشت سہلاتے اسے نارمل کرنا چاہا " تھا لیکن وہ خاصی ڈر چکی تھی ۔

عالمیار خان نے کچھ سوچتے اسکا بھیگا دوپٹہ سائیڈ پر پھینکا تھا اور اس کے بال جو اب جوڑے سے کھلتے اس کے کندھوں پر آ چکے تھے اُنہیں پیچھے کیا تھا آرمینا ہنوز اس کے ساتھ لگی ہوئی بارش کو محسوس کر رہی تھی نجانے زہن میں کیا سمائی کہ وہ پوچھنے لگی تھی ۔

آپ کی لائف میں کوئی لڑکی ہے لائک گرل فرینڈ یا پھر کوئی " اور۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی شرٹ کے بٹن پر انگلی گھماتے ہوئے پوچھنے لگی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ سوال کیوں پوچھ رہی تھی بس دل میں آیا تو لبوں پر بھی لے آئی تھی۔

یہ کیوں پوچھا؟؟"!عالمیار حیران ہوا تھا وہ یہ سوال کیونکر کر رہی "
تھی جبکہ اسی سوال کو لے کر اس کے اوُر آرمینا کے درمیان میں
کافی لڑائیاں بھی ہو چکی تھیں اوُر پھر عالمیار کو آرمینا کا وہ کوٹھے پر
جانا بھی یاد آیا تھا اس کے بعد وہ اُسے سب سے دور بھی لے گیا
تھا۔۔۔

آپ میرے سوال کا جواب دیں"وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی نجانے "
کیوں وہ مقابل کے لبوں سے یہ سننا چاہتی تھی کہ اُس کی زندگی
میں کوئی لڑکی نہیں ہے اس کے خوُد کے علاوہ ۔

ہاں ہے ایک"!!!وہ اگے کچھ بولتا کہ آرمینا ایک جھٹکے سے عالمیار "
خان کے حصار سے نکلی تھی اوُر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے
رگڑتے اُنہیں گرم کرنے کی کوشش کی تھی کیونکہ وہ بارش سے

کافی ٹھنڈے ہو چکے تھے مقابل کے لبوں سے "ہاں ہے ایک "ان تین لفظوں نے جیسے اُس کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی وہ کتنی بے اختیار ہوتے مقابل کے قریب ہو رہی تھی اوٗر وہ تھا کہ کسی اور کے ساتھ آرمینا نے لب کاٹے تھے۔۔۔

اس کی یہ حرکت عالمیار خان کو پسند نہیں آئی تھی ان لبوں پر وہ اپنے نام کی مہر لگانا چاہتا تھا کیسے ان پر یہ تشدد برداشت کر سکتا تھا۔

آرمینا سٹاپ اٹ۔۔۔"وہ آرمینا کے قریب جاتے ہوئے بولا تھا اور " آرمینا نے بے اختیار اسے دیکھا تھا جس کے چہرے پر فکر مندی بھرے آثار تھے لیکن اس پل وہ جیسے مقابل کے لبوں سے نکلے

لفظوں پر ٹپی ہوئی تھی اس لیے اس نے مزید تیزی سے اپنے لبوں کو دانتوں کی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

۔

اگر آپ کسی اوَر میں انوالو ہیں تو مُجھے یہاں آپ گھر میں کیوں " رکھا ہوا ہے؟؟؟ کیا اُسے اس بات سے کوئی پرابلم نہیں ہو گی۔۔۔؟؟؟"وہ کپکپاتے ہوئے لبوں سے بمشکل بول پا رہی تھی دل کہہ رہا تھا کہ وہ مقابل کو بتا دے کہ اس کے لبوں سے یہ لفظ اسے بالکل بھی برداشت نہیں ہوئے ہیں ۔

اُسے کیوں برا لگے گا یہ میری لائف ہے اوَر یہ میرا گھر ہے میں " جسے مرضی یہاں رکھوں اسے بھلا کیا اعتراض اس پر بات اور آپ

نے اچانک سے یہ سوال کیوں کیا؟؟؟"وہ آرمینا کے قریب جاتے اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔

آپ کی لائف میں اُس کی اتنی اہمیت ہے کہ اُس کے بارے میں " یہ بول رہے ہیں جبکہ وہ آپ کی لائف کا اتنا امپورٹنٹ حصہ بنے گی اگے چل کر یہ تو غلط ہے۔۔۔"وہ اُس صنفِ نازک کا خیال کر رہی تھی جس کے بارے میں وہ جانتی تک نہیں تھی ہاں بس ایک عورت ہو کر وہ کسی دوسری عورت کا درد محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اپنا دل بھی کرچی کرچی ہوا تھا لیکن ایک عورت تھی کسی دوسری عورت کا درد سمجھ سکتی تھی کیسے سامنے کھڑا انسان اپنی ہونے والی یا

شائد وہ اُس کی بیوی ہو اور وہ اتنی آسانی اس کے بارے میں ایسے بول رہا تھا۔۔

وہ ایل ریڈی میری لائف کا بہت امپورٹنٹ حصہ ہے میری زندگی" میری پہلی چاہت میری محبت میری دنیا اُس سے شروع ہو کر اُسی پر ختم ہو جاتی ہے اور دوسری بات اسے برا لگنے کی تو وہ ایسی نہیں ہے ائم ڈم شیور رشتے اعتماد پر چلتے ہیں آپ کسی ہجوم میں بھی ہوں تو اگر آپ کے اپنے آپ پر ٹرسٹ کرتے ہیں تو وہ اس ہجوم میں بھی آپ پر ٹرسٹ ہی کریں گے اُنہیں فرق نہیں پڑے گا آپ ہزاروں لوگوں کے ساتھ ہیں یا لاکھوں کے بات اعتماد کی ہوتی ہے۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

اُسنے طنز نہیں کیا تھا نہ آرمینا سامنے کھڑے انسان کے بارے میں کچھ جانتی تھی کہ وہ کسی بھی حوالے سے عالمیار خان سے کوئی لنک کر سکتا ہے لیکن نجانے کیوں اسے لگا جیسے اس پر طنز کیا گیا ہو وہ اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی جو بارش کے پانی میں بہہ رہے تھے لیکن مقابل نے اُسکا چہرہ تھامتے ہوئے وہ آنسو اپنے لبوں سے چننے تھے اس پل وہ خوُد سے کیے تمام عہد بھول گیا تھا۔

آرمینا اُسکے لبوں کے لمس کو محسوس کرتے اس کے کندھوں کو تھام گئی تھی لیکن اسے خوُد سے دور نہیں جھٹکا تھا بلکہ ایسے ری ایکٹ کر کے مقابل کو وہ نیم رضا مندی دے رہی تھی ۔

اوُر مقابل کی تو وہ من چاہی بیوی تھی کیسے اُسے اس پل خوُد سے دور جانے دے سکتا تھا عالمیار خان کا بھیگا ماسک اس وقت آرمینا کی

توجہ کا مرکز بن گیا تھا وہ سامنے کھڑے انسان کا چہرہ دیکھنے کی تمنائی تھی لیکن ایسا کوئی موقع اُسے نہیں مل رہا تھا۔۔۔

آسمان پر ایک بار پھر سے زور سے بجلی کڑکی تھی آرمینا پھر سے عالمیار کے قریب ہوئی تھی ڈر سے اب بارش کی شدت میں مزید اضافہ ہو چکا تھا عالمیار جانتا تھا کہ اتنی سردیوں کی بارش صحت کے لیے صحیح نہیں ہوتی ہے لیکن آرمینا کے چہرے پر پھیلے اطمینان کو دیکھتے وہ اسے اندر جانے کا نہیں کہہ رہا تھا بلکہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے وہ آرمینا کو دیکھ رہا تھا جو اب اپنے ہاتھوں کو پھیلائے گھول گھول گھوم رہی تھی۔۔۔

جب بوندیں اُس کے چہرے پر گرتی تو آرمینا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل جاتی لیکن پھر مقابل کی بات کرتے اسکے آنسوؤں میں اضافہ

ہوا تھا اب تو وہ صاف صاف کہہ چکا تھا وہ کسی اوٗر سے محبت کرتا ہے آرمینا کو اپنے دل میں پنپتے ہوئے جذبات اس وقت زہر لگے تھے وہ جو مقابل کھڑے انسان کے لیے جذبات رکھتی تھی ان کا گلہ وہ وقت سے پہلے ہی گھونٹ چکی تھی۔۔۔

۔

اب کیسے بتاتی وہ مقابل کو اوٗر کونسا بتانے کا کوئی فایدہ ہونا تھا وہ اپنی بیوی کو پسند کرتا تھا اپنی بیوی سے محبت کرتا تھا آرمینا شاید اُسے اپنی فیلنگز کے بارے میں بتاتی تو وہ آرمینا کو ہی غلط سمجھتا آرمینا کو کپکپاہٹ ہوئی تھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے بدن کو چھوا تو وہ سردی سے کپکپا سی گئی تھی۔۔۔۔

پہلے تو وہ دل سے بارش کو انجوائے کر رہی تھی کہ اس کی طرف دھیان نہیں گیا تھا لیکن اب وہ اچھے سے محسوس کر رہی تھی

عالمیار خان جو اپنی بات کرتے آرمینا کے جواب کا منتظر تھا اسے خاموش دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا آرمینا نے یہ سوال کیوں کیا تھا عالمیار کا دل خوش فہم سا ہوا تھا وہ آرمینا کے قریب جاتے اُسے اپنی بانہوں میں بھر چکا تھا بارش میں بھیگتے اُنہیں اچھا خاصا وقت ہو چکا تھا اور اتنی دیر ایسے باہر رہنا بھی ان کے لیے ٹھیک نہیں تھا اوَر اُوپر سے آرمینا کو چھینکیں آنا بھی سٹارٹ ہو گئی تھیں تو وہ اسے لیے اندر آیا تھا۔۔

۔

آرمینا کو پھر سے اسکی باتیں یاد آئی تو نین کٹورے بت اختیار آنسوؤں سے بھیگے سے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ مقابل کی زندگی میں کسی اور کے بارے میں سن اسے کیوں اتنا برا محسوس ہو رہا تھا وہ خود بھی تو ہمیشہ سے عالمیار کی محبت کو اپنے دل میں قید کیے ہوئے تھے اُسکے مرنے کے بعد جیسے آرمینا کو اُسکی محبت کا احساس ہوا تھا اوٗر اس کے بعد سے وہ خوٗد کو عالمیار خان کی امانت سمجھتی تھی۔۔۔

لیکن اب دل بغاوت پر اتر آیا تھا وہ جو عالمیار خان کے علاوٗہ کسی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ اب مقابل کھڑے انسان کے لئے اپنے دل میں جذبات رکھتی تھی ۔

عالمیار اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا لیکن جان کر بھی انجان بنا ہوا تھا اپنی گیلی شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ آرمینا کی طرف پلٹا تھا اوٗر آرمینا اُسکے سینے پر بنے زخم کا نشان دیکھ کر حواس باختہ ہو گئی تھی وہ زخم کافی بڑا تھا جو شاید اب بھر تو چکا تھا لیکن اس کا نشان ابھی تک موجود تھا۔

آرمینا کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے تھے مقابل کی تکلیف کو سوچتے نجانے اسے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اُس وقت وہ قریب آتے عالمیار کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کی بیرڈ پر اپنے لب رکھ گئی تھی یہ عمل آرمینا سے بے اختیاری میں ہوا تھا۔

لیکن احساس ہونے پر وہ سر جھکائے لب کاٹنے لگی تھی نجانے مقابل کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں وہ اپنی بے اختیاری پر

جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی لیکن نجانے کیوں مقابل کی تکلیف اپنی تکلیف محسوس ہو رہی تھی تو خود پر کنٹرول جیسے مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

۔

عالمیار کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ ایسے اُسے کس کرے گی یہ اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا اب آرمینا کا شرمندہ شرمندہ چہرہ اسے اچھا نہیں لگا تھا وہ آگے ہوتے آرمینا کا چہرہ تھام گیا تھا وہ آنکھیں پھیلائے مقابل کو دیکھ رہی تھی آرمینا کے بھی کپڑے بھیگے ہوئے تھے لیکن اسکا دھیان نہیں جا رہا تھا شاید اپنے حلیے کی طرف ان چند دنوں میں وہ مقابل کے لئے ایسے جذبات محسوس کرنے لگے گی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

آرمینا کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا اوٗر عالمیار نے اسے خوٗد میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں کو سہلایا تھا جو گیلے تھے وہ بھیگی ہوئی تھی عالمیار کو احساس ہوا تو نرمی سے اُسے خود سے الگ کیا فحال اسکی صحت اہم تھی ۔

چینج کر لو کپڑے گیلے ہیں بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔"وہ اسے باتھ روم " کے دروازے تک لے جاتے ہوئے بولا تو آرمینا کا بے ساختہ خود کی طرف دھیان گیا تھا اس کے گیلے کپڑے اس کی دلکشیاں واضح کر رہے تھے اوٗر وہ پل میں خود میں خود میں سمٹی تھی ۔

تیزی سے باتھ روم کا دروازہ کھولتے وہ اندر جا بند ہوئی تھی اسے اس پل مقابل سے شدید جھجک محسوس ہوئی تھی ایک تو اپنی

حرکت کی وجہ سے اوٗر دوسرا اپنے حلیے کی وجہ سے وہ نجانے کیا سوچ رہا ہو گا وہ لب چبانے لگی تھی۔

لیکن وہ اتنی بے اختیار اسکی تکلیف دیکھتے ہوئی تھی آرمینا کافی دیر تو سوچو میں گم رہی اور پھر ست جھٹکتے ہوئے وہ شاور لینے لگی تھی۔

جبکہ دوسری طرف عالمیار خان نے اپنا ڈریس چینج کیا تھا اوٗر اس وقت وہ بلیو کلر کے ٹروزار اوٗر بلیو شرٹ میں ملبوس ائینے کے سامنے کھڑا تھا ماسک چہرے سے غائب تھا وہ بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے آرمینا کو سب بتانا تھا۔

وہ آرمینا کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا جو اتنے ٹائم سے شاور لے رہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ آرمینا بیمار پڑ جائے تبھی اسکی فکر کر رہا تھا۔

۔

وہ آئینے میں کھڑا خوُد کو دیکھ رہا تھا جب آرمینا دروازہ کھول کر باتھ گاؤن میں ملبوس باہر نکلی تھی گیلے بالوں کے گرد بھی ٹاول لپیٹا ہوا تھا اندر اس کے کپڑے نہیں تھے سو مجبوری میں اسے باتھ گاؤن ہی زیب تن کرنا پڑا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے بھی عالمیار خان نے پلٹ کر اسے نہیں دیکھا تھا ہاں لیکن آئینے میں نظر آتے آرمینا کے عکس کو صاف

دیکھ سکتا تھا اور اسکی نظروں کی تپش بھی خود پر واضح طور پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

لیکن وہ پلٹا نہیں تھا ہنوز کھڑا رہا تھا آرمینا کچھ پل تو اس کا انتظار کرتی رہی لیکن پھر جب اس نے رخ نہیں پلٹا تو وہ چلتے ہوئے عالمیار کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی اوٗر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

۔

عالمیار نے اپنی آنکھیں میچی تھیں اوٗر خود پر کنٹرول کرتے وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔

آرمینا نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا آنکھیں جیسے سامنے کھڑے وجودِ پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں وہ عالمیار تھا نا قابلِ یقین

وہ کیسے ہو سکتا تھا نہیں یہ اسکا عالمیار نہیں ہو سکتا تھا وہ تو مر چکا تھا لیکن سامنے کھڑے وجود کو کیسے نظر انداز کرتی ہاتھ بڑھاتے اس نے عالمیار خان کے چہرے کو چھوا تھا وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

۔

آپ۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی نظروں میں بے یقینی سی " تھیں وہ اتنے دنوں سے کیا عالمیار خان کے ساتھ تھی نہیں وہ نفی میں سر ہلاتے اپنے بال پکڑ کر جھنجوڑ چکی تھی جیسے خود کے بیوقوف بن جانے پر خود کو ہی کوس رہی ہو۔

آرمینا لسن ٹو می۔۔۔"عالمیار نے اُسے کندھوں سے تھاما تھا جو "
گرنے والی تھی اسکی آنکھوں میں آنسو تھے وہ جیسے یقین نہیں کر پا
رہی تھی۔۔۔

کیا سنو آپ مجھے دھوکا دیتے آئے میری تڑپ دیکھتے ہوئے بھی "
مُجھے کچھ نہیں بتایا آپ نے اوَر آپ میرے کمرے میں آئے میں
سمجھتی تھی کہ کوئی بھلا کسی غیر لڑکی کے کمرے میں رات کے
اندھیرے میں کیوں آتا ہے غیر تو آپ میرے لیے تھے پر میں
آپ کی بیوی تھی۔۔۔"وہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہچکیوں سے
رونے لگی تھی۔۔۔

آرمینا یہاں آوَ میں سمجھاتا ہوں تمہیں تم میری بات سنو اوَر ایسے"
پلیز مجھ سے بدگمان مت ہونا میں تمہاری بے رخی نہیں سہہ سکتا

ہوں۔۔۔"وہ اسے زور سے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ آرمینا کی بے رخی بہت مشکل تھا۔

نہیں آپ مجھ سے بات مت کریں"وہ روتے ہوئے بولی تھی جب" اچانک سے اس کی نظر عالمیار کے دائیں رخسار پر بنے زخم پر گئی تھی اس کی دائیں گال تقریباً مکمل طور پر جلی ہوئی تھی اوٗر آنکھ سے نچلا حصّہ جلا ہوٗا تھا آرمینا نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا اپنی ہچکیاں روکنا اس کے لیے بہت مشکل ہو گیا تھا وہ روتے ہوئے عالمیار کے چہرے پر بنے زخم پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کے درد کو محسوس کرنے لگی تھی ۔۔

یہ کیسے ہوا؟!؟"عالمیار اسے بیڈ پر بیٹھائے خود اس کے ساتھ بیٹھ "
گیا تھا اور اُسے اپنے حصارِ میں لے لیا جب آرمینا ہچکیاں لیتے
ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

عالمیار ابھی تک شوکڈ تھا وہ شاید سمجھ رہا تھا کہ آرمینا اسے ٹھکرا
دے گی اس کے چہرے کا جلا ہوا حصہّ دیکھ کر لیکن یہاں تو ایسا
کچھ نہیں ہوا تھا بلکہ وہ نہایت فکر مندی سے اس کے زخم کا جائزہ
لے رہی تھی۔۔۔

آرمینا۔۔۔"وہ جذباتی ہوتا شدت سے اسے خود میں بھینچتے ہوئے "
اس کے سر پر لب رکھتے ہوئے اس کے بالوں کی مہک محسوس
کرنے لگا تھا جیسے اس پل دل پر پڑا بھاری بوجھ ختم ہوا تھا۔

بتائیں یہ کیسے ہوا؟؟؟"وہ عالمیار خان کے حصار سے نکلتے ہوئے "
پوچھنے لگی تھی اپنے بالوں سے ٹاؤل اس نے نکال کر سائیڈ پر رکھا
تھا اس کے بال گیلے ہونے کی وجہ سے بار بار اس کے چہرے پر آ
رہے تھے۔

جس مشن میں گیا تھا آخری بار تم سے ملتے ہوئے وہاں دھماکا ہوا "
تھا جس میں تقریباً میں زخمی حالت میں تھا وہاں سے ہی سب کو یہ
خبر ملی تھی کہ میری ڈیتھ ہو گئی تب کنڈیشن بھی ایسی ہی تھی لیکن
میں دو تین مہینے کوما میں رہا پھر ہوش آیا تو ایک نیا مشن تیار تھا

اس میں مصروف ہو گیا تو سب کی بہت یاد بھی آتی تھی پھر ضرغام خان سے رابطہ کیا اسے اپنے بارے میں بتایا وہ ملنے بھی آیا تھا لیکن باقی کوئی نہیں جانتا تھا اس بارے میں اسی لیے میں نے اسے منع کیا تھا کہ وہ کسی کو کچھ نہ بتائے۔۔۔"وہ ایک پل کے لیے رکا تھا آرمینا کے چہرے کے تاثرات جاننے چاہے جو نارمل تھے ۔

آپ سیکرٹ ایجنٹ تھے یہ بات مجھ سے کیوں چھپائی کیوں نہیں " بتایا آپ کا وہ گیٹ اپ آپ کی جاب کا حصہ تھا اوٗر وہ سب آپ کا مشن۔۔۔"وہ شکوہ کرنے لگی تھی شاید وہ چاہتی تھی کہ عالمیار اسے اپنے بارے میں سب بتا دیتا جو وہ نہیں جانتی تھی۔۔

جاب ریکوئرمنٹ تھی میں ایسے کسی کو نہیں بتا تھا اپنے بارے میں " "اوٗر پھِر اس وقت ہمارے درمیان جیسی سچویشن تھی کیسے بتاتا؛؛؛

میں آپ کی بیوی تھی جاننے کا حق رکھتی تھی اگر آپ مجھے بتا "
دیتے تو ہمارے درمیان جو دوریاں آئی تھیں وہ شاید نہیں آتی لیکن
آپ کے بارے میں باقی ہر کوئی جانتا تھا آپ کی جاب کے بارے
میں بس ایک میں ہی بے خبر تھی۔۔۔"وہ عالمیار کی شرٹ کا کالر
تھامتے ہوئے شکوے سے بولی تھی۔۔

۔

باقی سب کو تب سے پتہ تھا جب میں نے ٹرائینگ شروع کی تھی "
ضرغام خان شروع سے جانتا تھا آرمینا ہمارے درمیان اتنے فاصلے
رہے جب جب تمہیں بتانے کی کوشش کی تم نے آگے سے اتنی
کی کہ میں چاہا کر بھی تمہیں نہیں بتا پایا اوُر اب جب کہ سب
تمہیں پتہ ہے تو مُجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہیں مذید کچھ بھی بتانے کی

ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔ "وہ اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔

"آپ کا وہ مشن جس میں آپ کو یہ ساری چوٹیں لگی مُجھے اس کے بارے میں جاننا ہے وہ کیسا مشن تھا آپ کو ہی کیوں ملا جس میں آپ کو اتنی ساری چوٹیں لگی۔۔۔"وہ عالمیار کے چہرے کو دیکھتے اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی اب سمجھ میں آیا تھا وہ کیوں ایسے ماسک لگائے رکھتا تھا۔۔

۔

"وہ ایک جج کی بیٹی تھی جسے کڈنیپ کیا گیا تھا پاشا نے کیا تھا کیونکہ اس کا بھائی ایک مجرم تھا اور اس جج نے اُسے سزا سنائی تھی جو کہ

پاشا سے برداشت نہیں ہوا اس کا بھائی تو مر گیا لیکن پاشا نے اس جج کی بیٹی کو غوا کروایا اور اُسے کوٹھے پر بھیج دیا وہ صرف پندرہ سال کی معصوم سی لڑکی تھی لیکن ان ظالموں کو اس لڑکی پر ترس نہیں آیا وہ اسے باہر سمگل کرنے والے تھے اور ایسے مجھے یہ ٹاسک دیا گیا تھا کہ میں پاشا کے گینگ میں شامل ہو کر اسے ٹراپ کروں اور اس کے ساتھیوں سے اس لڑکی کا پتہ کرواؤں لیکن وہ لوگ بھی خاصے ہوشیار تھے ہمیں اس لڑکی کا پتہ چلا تو بہت دیر بعد لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے اُسے وہاں سے بحفاظت نکال لیا۔۔۔۔۔پتہ ہے جس دن تم وہاں کوٹھے پر تھیں ناں اس دن مجھے پتہ چلا تھا کہ وہ لڑکی وہیں تھی تبھی میں نے پاشا کے قریب لوگوں کا استمال کرتے وہاں پہنچ کر نا صرف اس لڑکی کو وہاں سے

نکالنے کی کوشش کرنی تھی بلکہ پاشا کو بھی اریسٹ کرنا تھا لیکن تمہاری وجہ سے سب الٹا ہو گیا۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکا آرمینا غور سے اسے سن رہی تھی۔

اس دن اگر تم وہاں نہیں ہوتی تو وہ لڑکی ہمیں اسی دن مل جاتی " تمہیں وہاں دیکھ کر تم اندازہ نہیں لگا سکتی ہو مجھ پر کیا گزری تھی تمہیں تھپڑ مارا شائد جتنے غصے میں تھا وہ ایک تھپڑ تو بہت کم تھا جو میں نے تمہیں مارا تھا۔۔۔ پھر اس کے بعد جو ہؤا وہ سب اسی ایکشن کا ری ایکشن تھا تمہیں وہاں اس لڑکے کے ساتھ دیکھ کر تم اندازہ نہیں کر سکتی ہو آرمینا عالمیار خان کہ عالمیار خان کتنی بار مرا تھا وہ لڑکا بھی پاشا کا ساتھی تھا اؤر جو لڑکی میرے ساتھ تھی وہ بھی پاشا کی ساتھی تھی دونوں ساتھ مل کر کام کرتے تھے مُجھے پتہ

تھا لیکن میں تم سے کبھی اس بات کی توقع نہیں کر سکتا تھا کہ تم کسی غیر انسان کے ساتھ منہ اٹھا کر ایسی جگہ پر چلی جاؤ گی۔۔۔۔"عالمیار خان کے چہرے کے تاثرات اس وقت پتھریلے تھے ایک سرد لہر آرمینا کو اپنے وجود میں سیرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

۔

میں بس مُجھے اس لڑکے نے آپ کے خلاف بھڑکایا تھا کچھ اثر یہ " بھی تھا کہ آپ نے مجھے اپنے بارے میں کچھ بتایا ہوا نہیں تھا میرے زہن میں آپ کا نقشہ ہی ایسا بنا ہوا تھا کہ میں خود کو وہاں جانے سے روک نہیں پائی تھی لیکن میری نیت صاف تھی میرا ارادہ۔۔۔"اس نے ہچکی لی تھی۔

آرمینا تم نے غلط کیا تھا اگر تم اس دن وہاں نہیں آتی تو شائد "
حالات اتنے خراب نہیں ہوتے اس کے بعد ہمارا مشن مذید
خطرناک رخ اختیار کر گیا تھا اس لڑکی کو وہ لوگ سمگل کر رہے
تھے جب ہم نے ان پر چھاپا مارا تھا اور پھر وہاں دھماکا ہوا کیونکہ
ہمیں ٹریپ کیا گیا تھا اوٗر وہاں دھماکا ہونے کی وجہ سے میرے دو
ساتھی شہید ہوئے تھے۔۔۔"عالمیار خان کی آنکھ سے ایک اشک
گرا تھا جسے اس نے اپنی انگلی سے صاف کیا تھا۔

آرمینا پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی یعنی عالمیار خان کی اتنی تکلیف کی
وجہ وہ تھی اسکا دل چاہا وہ خوٗد کو شوٹ کر دے اس وقت وہ چیخیں
مار کر روتے ہوئے عالمیار کو مذید پریشان کر گئی تھی۔۔

آرمینا سٹاپ اٹ۔۔۔"وہ اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنتے ہوئے "
اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے بولا تھا لیکن آرمینا مسلسل نفی
میں سر ہلا رہی تھی کیسے برداشت کر سکتی تھی وہ اس کی ایک غلطی
کی وجہ سے عالمیار خان نے اتنا کچھ فیس کیا۔

نہیں چھوڑیں مجھے میں بہت بری ہوں"وہ اپنے بالوں کو نوچتے "
ہوئے جیسے خود کو کوس رہی تھی کہ عالمیار کی اس تکلیف کی وجہ وہ
خوُد تھی اسکا چہرہ دیکھتے وہ جیسے خود کو معاف نہیں کر پا رہی تھی
کیسے کرتی اتنا عرصہ خود کی تکلیف کی وجہ بھی تو وہ خوُد ہی
تھی۔"نہیں آرمینا شاید ہماری قسمت میں یہ سب لکھا تھا پلیز خوُد کو
تکلیف مت دو میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں تم خود کو کوئی
تکلیف دو۔۔۔"وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولا تھا۔۔۔

نہیں آپ کے ساتھ اتنا کچھ ہوا۔۔"وہ اس کے چہرے پر جا با جا" اپنے لب رکھتے ہوئے اس کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ کو اپنے لبوں سے چھونے لگی تھی وہ شائد اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی کیسے وہ برداشت کر رہی تھی یہ حقیقت اسکا دل چاہا رہا تھا خود کو بھی ویسی ہی تکلیف دے جیسی اس کی وجہ سے عالمیار خان کو ملی تھی۔۔

آپ اگر ٹھیک ہو گئے تھے تو اتنا عرصہ غائب کیوں رہے ہم سے " رابطہ کیوں نہیں کیا اؤر میرے سامنے آتے تھے تو مجھ سے سچ کیوں چھپایا کیوں نہیں بتایا آپ عالمیار ہی ہیں۔۔۔"وہ اب عالمیار کی شرٹ کا کالر تھام کر عالمیار سے سوال کر رہی تھی۔

میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم مجھے یاد کرتی ہو یا نہیں میں دیکھنا چاہتا تھا "
کہ جو مقام میں تمہاری زندگی میں جیتے جی نہیں پا سکا کیا وہ مرنے
کے بعد مجھے حاصلِ ہوا کیا تم مجھے یاد کرتی ہو ضرغام خان نے بتایا
تھا تم میرے کمرے میں رہتی ہو میں یقین نہیں کر پایا تھا لیکن
تمہیں اپنے کمرے میں اپنے کپڑوں میں دیکھ کر میں اس پل کیسا
محسوس کر رہا تھا یہ تمہیں لفظوں میں شاید نہیں بتا سکوں
میں۔۔۔"وہ آرمینا کی بھیگی آنکھوں کو چومتے ہوئے وہاں اپنا شدت
بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔

۔

آپ جان بوجھ کر یہ سب کر رہے تھے؟؟؟"وہ بے یقینی سے "
پوچھنے لگی تھی سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا جیسے وہ یقین نہیں کر

پائی ہو لیکن مقابل کے لبوں سے سنتے یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بنتی تھی اس کے پاس.

"ہاں اتنا عرصہ تم نے مُجھے تنگ کیا تھوڑا بہت میں بھی کر سکتا تھا تم میرے کمرے میں کیوں رہتی تھی آرمینا یہ بات میں تم۔سے بعد میں پوچھوں گا لیکن پہلے یہ بتاؤ مجھ پر اعتبار کیوں نہیں کرتی تھی کیوں تمہیں لگا کہ تمہارا شوہر تمہیں دھوکا دے سکتا ہے تم نے سوچا کیسے کہ تمہارا شوہر اس غلظ جگہ)کوٹھے(پر جا رہا تھا تو تمہیں دھوکا دے رہا ہو گا کیوں اس پل تم نے مجھ پر بھروسہ نہیں کیا؟؟"!وہ آرمینا کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے بولا تھا یہ سارے سوال آرمینا سے وہ اس وقت نہیں کر سکا تھا جب وہ اسے شہر والے فلیٹ میں لے کر گیا تھا۔مگر آج وہ یہ سارے سوال آرمینا

سے کرنا چاہتا تھا یہ سارے سوال کتنے عرصے سے اس کے دماغ میں تھے آج وہ ان سوالوں کے جواب آرمینا سے لینا چاہتا تھا۔

"آپ پر بھروسہ نہ کرنے کی بہت بڑی قیمت چکائی ہے میں نے بہت کچھ سہا ہے آپ پر بھروسہ نہیں کیا جس کی وجہ سے اتنا کچھ ہوا بہت بری ہوں میں بہت بری۔۔۔"وہ اپنے چہرے پر اپنے ہاتھوں سے تھپڑ مارتے ہوئے بولی تھی اس کی کیفیت اس پل ہزہائی سی تھی جیسے خود سے ہی روٹھی ہوئی ہو۔

.....

سین جاری ہے۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 118

••••

وہ ہزہائی کیفت میں اپنے بالوں کو نوچ رہی تھی یہ بات عالمیار خان کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ سر تا پا اس کی تھی اس کے نازک وجود پر وہ ایک کھروچ تک برداشت نہیں کر سکتا تھا کجا کہ وہ خوُد کے ساتھ ایسا سلوک کر رہی تھی۔۔

آرمینا سٹاپ اٹ یار کیوں خود کو بلیم کر رہی ہو اور ویسے بھی جو " ہو چکا ہے ہم اسے بدل نہیں سکتے ہیں تو اب ایسے خود کو اذیت کیوں دے رہی ہو تم۔۔۔"وہ آرمینا کو اپنی گود میں شفٹ کرتا ہوا

بولا تھا آرمینا اب اس کے کندھے سے لگی ہوئی تھی معا اسے اپنے حلیے کا خیال آیا تھا۔

وہ شارٹ سے باتھ گاؤن میں تھی اؤر عالمیار خان کے اتنے قریب وہ بدک کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو مقابل نے اسے پیچھے بیڈ پر گرایا اؤر خود اس کے اوپر آتے اس کی ناک کی ٹپ پر اپنے لب رکھے تھے۔

۔

عالمیار نہیں۔۔۔"اتنے عرصے بعد عالمیار خان کا لمس پاتے وہ جیسے" ایموشنل ہو گئی تھی عالمیار خان کے دہکتے لبوں کا لمس کبھی وہ ہر رات اپنے لبوں پر محسوس کرتی تھی لیکن کتنے عرصے بعد وہ

محسوس کر رہی اس لمس کو آنکھیں پل بھر میں پانیوں سے بھیگ گئ تھیں۔

"آرمینا جاناں کیا ہوا؟؟؟" آرمینا کو ایسے خو کو ٹوکتے دیکھ کر وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

"وہ صحیح سے لفظ نہیں بول پا رہی تھی لبوں آپ مجھے یہ لمس۔۔۔" سے نکل ہی نہیں رہے تھے وہ دونوں کہنے کو تو پیچھے ایک سال سے زیادہ عرصے سے میاں بیوی تھے لیکن ابھی تک ان میں ازوجی تعلق قائم نہیں ہوا تھا۔۔

ابھی تک وہ آرمینا کے وجود پر اپنے لبوں کی مہر ثبت نہیں کر سکا تھا کتنا انتظار کیا تھا اس نے ان لمحوں کا وہ سوچتا تھا کہ کہیں ایسا نہ

ہو آرمینا اس کے چہرے کو دیکھتے اسے ٹھکرا دے اتنا عرصہ لگا تھا خوُد کو صرف یہ فیل کروانے کے لیے کہ وہ اس کی بیوی ہے ایسے نہیں کرے گی اس کے ساتھ۔

"میرا لمس پسند نہیں آ رہا؟؟"وہ کچھ سوچتے ہوئے پوچھنے لگا تھا آرمینا نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا تھا اب کیسے بتاتی اسے یہ لمس پا کر وہ کیسا محسوس کر رہی تھی آنکھیں بھر آئی تھیں جیسے ۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔اوپر ہوتے عالمیار کی بیرڈ پر پھر سے اپنے کپکپاتے لب رکھے تھے وہ آسودگی سے مسکرایا تھا لیکن اپنی بیوی کو تنگ بھی تو کرنا ہی تھا عالمیار خان نے جسے محسوس کرتے اس کے لبوں کی مسکراہٹ میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

پھر کیسی بات ہے جاناں۔۔۔"وہ اس کے رخساروں پر اپنی بیرڈ "
سہلاتے ہوئے بولا تھا آرمینا نے زور سے آنکھیں میچ لی تھیں اب
اس کی بات کا۔وہ کیا جواب دیتی سمجھ نہیں آ رہی تھی اسے ۔

آپ سمجھ جائیں ناں۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی تھی اوٗر عالمیار دبائے "
اس کی سرخ صورت دیکھ رہا تھا۔

میں کیسے سمجھ جاؤں جب تک تم مجھے کچھ سمجھاؤ گی نہیں آرمینا کیا "
تم نہیں چاہتی ہو ہم اپنا رشتہ اگے بڑھائیں دیکھو میں مزید انتظار
نہیں کر سکتا تم پر پریشر نہیں ڈال رہا لیکن اب دوری بہت مشکل
ہے روح رواں۔۔۔"اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے

وہ جیسے خوُد کی کیفیت بیاں کر رہا تھا آرمینا نے گہرا سانس یہ مرحلہ کبھی نہ کبھی تو آنا ہی تھا آج کے دن اتنا کچھ ہو گیا عالمیار کے زندہ ہونے پر وہ ابھی تک شوکڈ میں تھی۔

۔

اوُر اب ایسے اچانک اس کی ڈیمانڈ وہ اپنے لب کچلنے لگی تھی یہ بہت مشکل لگ رہا تھا اس کے لیے کیسے وہ مقابل کی شدتوں سہے گی اس کی بے قراریاں اس کی شدتیں وہ واقف تھی سب سے شادی کے شروعاتی دنوں میں وہ کیسے اپنے لمس سے اسے بوکھلانے پر مجبور کر دیتا تھا وہ کچھ بھولی نہیں تھی۔

میں بس آپ کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتی ہوں خوُد کو یہ "
یقین دلانا چاہتی ہوں یہ میرا وہم نہیں ہے بلکہ یہ حقیقت ہے آپ
کی ڈیتھ کی خبر سن کر مجھے ایسا لگا تھا کہ کوئی میرے وجود سے
سانس کھینچ رہا ہو۔۔۔۔"وہ اس پل کچھ وقت کے لیے عالمیار کے
لمس کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔

۔

آپ آرمی میں تھے یہ بات مُجھے ضرغام بھائی نے بتائی تھی تب "
سے میں جیسے خود سے روٹھی ہوئی تھی اُن ساری بدتمیزیوں کے
لیے جو میں نے آپ سے کی آپ کو پتہ ہے مُجھے آرمی والے فوجی
بہت پسند ہیں آپ کو کیسے پتہ ہو گا آپ کو کبھی بتایا جو نہیں میں
"نے اور مُجھے میجر احمد بہت پسند ہے میری جان۔۔۔۔

کون ہے یہ میجر احمد؟"!!عالمیار خان نے اس کی بات درمیان میں "
ہی کاٹ دی تھی اپنی بیوی کے لبوں سے کسی اور کا نام سن کر وہ
جیسے دہکتا تندور بنا تھا کہاں گوارہ تھا ان لبوں سے کسی اور کا نام
جبکہ وہ تو کسی سے پسندگی کا اظہار بھی کر رہی تھی۔

وہ بہت خوبصورت بھی ہے۔۔؟"!!آرمینا لب دبائے عالمیار خان "
کی سرخ پڑتی رنگت دیکھتے مزید گوہر فشائی کر رہی تھی اور وہ جیسے
اس وقت ایک ان دیکھی آگ میں جلا تھا اس میجر احمد نامی انسان
سے اسے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔

کون ہے یہ؟؟؟ "اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے وہ پھر "
سے سوال کر رہا تھا آرمینا اس کی سرخ رنگت دیکھتے جیسے ایک پل
کے لیے ڈری تھی۔

وہ ناول کا ہیرو ہے میجر جہان سکندر احمد" آرمینا نے خشک پڑتے "
لبوں پر زبان پھیرتی ہوئے اُنہیں تر کرتے تھوک نگلتے بمشکل یہ لفظ
ادا کیے تھے۔

اگر حقیقت میں یہ انسان پایا جاتا تو یقیناً اس وقت وہ تمہارے "
خیالوں میں نہیں ہوتا آرمینا عالمیار خان آپ کے لیے بہت پوزیسو
ہوں میں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔"وہ آرمینا کے دائیں بائیں اپنے
ہاتھ رکھتے ہوئے آرمینا کے لبوں پر جھکتے ان پر اپنے لب رکھتے
انہیں اپنے لبوں میں دباتے اس کی سانسیں قید کر گیا تھا آرمینا کی
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں یہی وہ لمس تھا جو وہ نیند میں اپنے
لبوں پر محسوس کرتی تھی۔۔۔

تو کیا وہ اس کے سوتے اس کے کمرے میں آتا تھا یہ سوال اس کے زہن میں گونج رہا تھا وہ عالمیار کے لمس میں بڑھتی شدت محسوس کرتے اس کی شرٹ کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی اس کے لمس میں ہر گزرتے لمحے شدت آ رہی تھی وہ آرمینا کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبائے اس کے لبوں کو گیلا کر چکا تھا۔

،محبوب کے لبوں پر لب رکھنے کا یہ لمحہ چھپے راز کی مانند

ہے محبت کا اک جذبہ

،خاموشی کی زبان میں

دل کی باتیں ہوئیں یادیں امر ہو گئیں، جس وقت کی وہ مہکا

چاندنی راتوں کا وہ خواب سا لمحہ اس چپ میں بسا تھا، دل کا چھپا ہوا رسوا

،ہوا نے سرگوشی کی

ستارے ہنسنے لگے محبت کا وہ لمحہ، تھا وقت سے ماورا

لبوں کی ملاقات نے دلوں کو چھو لیا یہ لمحہ تھا پیار کا، یا کوئی خواب سا انجانا

دونوں دلوں کی دھڑکنیں مل کر گنگنا اٹھیں لمس کی اس حرارت ،نے

محبت کو سجا لیا

،یہ لمحہ زندگی کا تھا

،یا کسی خواب کا سلسلہ محبوب کے لبوں پر لب رکھ کر

دل نے سکون پا لیا

،یہ لمحہ امر ہو گیا

،تاریخ میں لکھا جائے گا محبت کی کہانیوں میں

یہ قصہ سنایا جائے گا

،وقت کا وہ پل

وہ خاموشی کی صدا محبوب کے لبوں پر لب رکھ کر، محبت کو ہوا نے جاگا دیا۔

اس کے لمس میں کیا کچھ نہیں تھا شدت جنونیت تڑپ وہ جیسے آرمینا کی ہر سانس پی جانا چاہتا تھا آرمینا نے اس کی شرٹ کے کالر پر ہلکا سا جھٹکا دیا تھا کیونکہ وہ اپنے لمس میں شدٹ لا رہا تھا اوٗر اب آرمینا کی سانس پھول گئ تھی آرمینا کی رکتی سانسیں محسوس کرتے عالمیار خان نے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کی تھیں لیکن لبوں کا تسلسل نہیں توڑا تھا اس کے ہاتھ بے اختیار آرمینا کی گہرائیوں پر آ رکے تھے وہ خوٗد میں سمٹ گئ تھی۔۔

عالمیار خان کے بیڈ پر لٹانے کے چکر میں اسکا باتھ گاوٗن جو پہلے ہی اس کے گھٹنوں تک آ رہا تھا وہ بے ترتیب ہوتا مزید اوپر ہوتے مقابل کی نگاہوں میں خماری سی بھر گیا تھا عالمیار خان نے ہاتھ باتھ

گاؤن کے اندر لے جاتے آرمینا کی گہرائیوں کو محسوس کیا تھا وہ مچلی تھی۔۔۔

جب عالمیار خان کے ہاتھوں کا لمس اپنی دھڑکنوں کے درمیان محسوس کیا تھا عالمیار خان نے ہاتھ نیچے لے جاتے اس کے وجود کی نرمیوں کو محسوس کیا تھا لب ہنوز ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔

آرمینا کی رکتی ہوئی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے پیچھے ہوا تھا وہ اپنے گیلے لبوں کو سہلانے لگی تھی شاید پہلی بار تھا عالمیار خان نے اتنی ڈیپ کس کی تھی آرمینا کو۔

آپ تو جیسے لب آزاد کرنے ہی بھول گئے تھے؟؟؟" آرمینا کا شکوہ " سماعتوں سے ٹکرایا تو وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔

اتنے عرصے بعد ملا ہے ناں یہ لمس تو خوُد پر جیسے کنٹرول نہیں " رہا میرا یہ لب انہیں تو محسوس بھی نہیں کر پایا میں ابھی اوُر تمہارا یہ حال ہے ابھی میری شدتیں کیسے سہو گی تم۔۔۔"اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے وہ آرمینا کی گردن پر لو بائٹ بناتے ہوئے بولا تھا آرمینا پر کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی عالمیار خان کے ارادے اسے کافی خطرناک لگے تھے وہ آج جیسے رکنے والا نہیں تھا۔

آپ نہیں کریں ایسی باتیں"!!!وہ اپنے لبوں کو کاٹتے ہوئے بولی " تھی عالمیار خان کو اس کی یہ حرکت زرا بھی پسند نہیں آئی تھی

آگے ہوتے وہ آرمینا کے لبوں کو دانتوں سے آزاد کرواتے اُنہیں اپنے ہاتھوں سے سہلانے لگا تھا۔۔۔

"یہ حرکت دوبارہ مت کرتا آرمینا مجھے پسند نہیں ہے تم انہیں کوئی تکلیف دو ان پر بس میرا حق ہے یہ لب صرف میرے ہیں۔۔۔"نرمی سے آرمینا کے لبوں کا بوسہ لیتا ہوا وہ اُنہیں سہلاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں وارننگ دینے والے انداز میں بولتے آرمینا کو آنکھیں پھیلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"آپ"وہ بول نہیں پا رہی تھی کچھ بھی مقابل کی نظروں میں پنپتے جذبات وہ اُن سے نظریں چرا کر رہ گئی تھی اتنی ہمت خوُد میں نہیں پا رہی تھی کہ وہ مقابل کی شدتیں سہہ سکے اوُر عالمیار خان

نے آرمینا کے باتھ گاؤن کی ڈوری پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اب وہ مذید انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

بارش برساتی بارش کی طرح وہ آرمینا پر بھی ٹوٹ کر برسنا چاہتا تھا۔

وہ اس نرم و نازک وجود کی نرمیوں اوٗر نرماہٹوں کو اپنے لبوں سے محسوس کرنے کے لئے مچل رہا تھا دل تھا کہ بس چاہتا تھا اس کے اوٗر اپنے درمیان کے یہ پردے ابھی گرا دے اوٗر وہ ایسا کرنے بھی والا تھا۔

عالمیار کے ہاتھوں کو اپنے باتھ گاؤن کی ڈوری پر محسوس کرتے آرمینا نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا اوٗر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ

رکھا عالمیار نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس کی نظریں اس وقت جھکی ہوئی تھیں شاید اپنے حلیے کی وجہ سے۔

۔

آرمینا میری جان بہت مشکل سے قربت کے یہ لمحات میسر آئے " ہیں انہیں میں ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں تمہیں شدت سے محسوس کروں کیا تم ایسا نہیں چاہتی ہو جواب دو مجھے۔۔۔"اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی اوٗر انگوٹھے کی مدد سے اوپر اٹھائے اس کی کرسٹل شفاف آنکھوں میں دیکھتے استفسار کیا تھا۔

آرمینا خود میں سمٹی تھی جانتی تھی وہ آج رکنے والا نہیں تھا وہ اس کے لمس میں تڑپ اوٗر شدت دیکھتے ہی سمجھ گئی تھی کہ مقابل نے اس کا کتنا انتظارِ کیا ہے۔

لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اس وقت اتنے زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ گہرے سانس لیتی خوٗد کو کمپوز کرتی کچھ سوچنے لگی تھی جس سے وہ صرف کچھ وقت کے لئے ہی سہی لیکن مقابل کی شدتوں سے تو بچ جائے ۔

وہ عالمیار مُجھے بھوک لگی ہے"اسے فحال یہی بہانہ سوجھا تھا عالمیار " خان کی شدتوں سے بچنے کا اوٗر یہ جھوٹ تھا کیونکہ وہ پیٹ بھر کر ناشتہ کر چکی تھی لیکن اس پل یہی حل تھا جو وہ کچھ پل کے لئے

رک جاتا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ مقابل پر تو اس پل اس کی قربت کا نشہ سے چڑھ کر بول رہا تھا۔

میری جان مُجھے بہت پیاس لگی ہے"آرمینا کے لبوں کو سہلاتے " ہوئے وہ معنی خیز انداز میں بولا تو آرمینا نے بے ساختہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا کہ کہیں وہ پھر سے ڈیپ کس ہی نہ کر دے۔

۔

"لیکن۔۔۔"

شششش۔۔۔ میری جان تم نہیں جانتی ہو اس پل میری فیلنگز کیا " ہیں میں کیسا محسوس کر رہا ہوں خود پر کنٹرول جیسے ختم ہو رہا ہے مُجھے رضا مندی دے دو اس سے پہلے کہ میں خود پر ضبط کھوتے

تمہیں ہرٹ کروں میری جان جسٹ فیل می۔۔۔۔"وہ اس کی ناک سے سہلاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا تو سرد لہریں آرمینا کو وہ اپنے آس پاس سرائیت کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھیں وہ مشکل سے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے عالمیار خان کو دیکھنے لگی تھی جو اب اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔

آرمینا نے بے اختیار کھڑکی کی طرف دیکھا تھا یہاں بارش ابھی تک زوروں کی ہو رہی تھی آرمینا کو عالمیار کے انداز میں ایسا ہی کچھ نظر آیا تھا جیسے وہ بھی آج آرمینا پر ٹوٹ کر برسنے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔۔۔۔

۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن مُجھے بہت عجیب سا فیل ہو رہا ہے "
ڈر لگ رہا ہے آپ سمجھ رہے ہیں ناں میں کیا کہنا چاہتی
ہوں۔۔۔"آرمینا اس کے ہاتھوں کو تھامے ہوئے تھی ورنہ اب تک
عالمیار خان اس کے گاؤن کی ڈوری کھول چکا ہوتا اپنی شرٹ تو وہ
اتار کر دور پھینک چکا تھا۔

آرمینا نے بے ساختہ نظریں چرا لی تھیں اس کی طرف دیکھنے کے
بجائے وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔

جان ڈرنے کی کیا بات اٹس نارمل ہر بزبینڈ وائف میں ہوتا ہے "
ایسا ہمارا تھورا لیٹ ہو گیا ہے تبھی تمہیں اتنا عجیب سا فیل ہو رہا
ہے تم گہری سانس لو مجھے دیکھو اوَر ریلکس ہو جاؤ۔۔۔"وہ اس کے
ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تو آرمینا نے سر ہلایا تھا اوَر عالمیار

خان نے ایک جھٹکے میں اس کے گاؤن کی ڈوری کھول دی تھی اؤر گاؤن لوز ہوتا آرمینا کے وجود سے سرکا تھا آرمینا عالمیار کے سینے میں چھپی تھی۔

عالمیار نہیں۔۔۔"وہ شائد گھبرا گئی تھی آگے آنے والے پلوں " سے۔

عالمیار کی جان میری زندگی میرا سب کچھ۔۔۔"وہ اس کے لبوں کو" چوم گیا تھا آرمینا اپنے حلیے کو دیکھتے اچھی خاصی شرما گئی تھی اؤر عالمیار خان نے اُسے بیڈ پر لٹایا اؤر اس کے گاؤن کو نیچے سرکایا تھا آرمینا خود میں سمٹ گئی تھی۔

آپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟"نجانے کیا سوجھی تھی "
آرمینا کو جو وہ یہ سوال کرنے لگی تھی ہاتھوں عالمیار خان کے
رخساروں پر تھے وہ مسکرایا تھا اپنی بیوی کی چالاکی پر وہ یقینا ٹائم
برباد کرنے کے لئے یہ سب کر رہی تھی لیکن آج جان بخشی ممکن
نہیں تھی اس کی نازک جان کی ۔

یہ کیوں پوچھا میری جان نے؟؟؟"عالمیار خان اس کے کندن "
نشب و فراز کو دیکھتے ہوئے نظروں میں خماری بھرے اس کی بیوٹی
بون کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے استفسار کرنے لگا تھا آرمینا خود
میں مزید سمٹ گئی تھی پہلے کبھی ان کے درمیان ایسا نہیں ہوا تھا
سو ابھی آرمینا کئ حالت ویسی تھی جیسی ایک نئ نویلی دلہن کی ہوتی
ہے۔

آپ بتائیں ناں۔۔۔"ناز سے پوچھا گیا تھا عالمیار فقط مسکرایا تھا "

کاش کہ وہ لفظوں کو لفظوں میں یہ بتا پاتا کہ وہ کتنی محبت کرتا ہے سامنے بیٹھی لڑکی یہ لڑکی تو اس کی روح کی ساتھی تھی جسے اس نے خود سے زیادہ چاہا ہے۔

جاناں لفظوں میں نہیں عملی طور پر بتاؤ گا ناں کہ اپنی زندگی سے " کتنی محبت کرتا ہوں تم میری روح میں بستی ہو میری جان میری سولیمٹ۔۔۔"عالمیار خان کے لب آرمینا کی گہرائیوں میں آئے تھے آرمینا کو مزید شرم آئی تھی۔۔۔

عالمیار خان نے اپنے لبوں سے جب آرمینا کی دھڑکنوں کو چھوا تو آرمینا نے کوئی جائے پناہ نا پاتے ہوئے عالمیار کے سینے میں منہ چھپایا تھا وہ لب دباتے مسکراہٹ ضبط کر گیا تھا۔

ایسا تو نہیں چلے گا آرمینا"...وہ آرمینا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں "
بھرتے اس کا رخ اپنے سامنے کرتے ہوئے اس کی آنکھیں چومتے
ہوئے بولا تھا۔

وہ میں۔۔۔"وہ کنفیوژ سی لب چبانے لگی تھی عالمیار خان جانتا تھا "
جب تک وہ اس میں سما نہیں جائے گا وہ ایسے ہی اس سے جھجھکتی
رہے گی وہ کچھ سوچتا آرمینا کا گاؤن اتار کر نیچے پھینکتا اس کو باقی ہر
پردے سے آزاد کرتے کمفٹر کھینچ کر دونوں پر اوڑھتے ہوئے آرمینا
کے اوپر آتے ایک جھٹکے میں شدت سے آرمینا میں سمایا تھا کہ
آرمینا کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔

جسے عالمیار خان نے اپنے لبوں میں دباتے اس کے لبوں پر اپنے
لب رکھے تھے اوٗر پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پیتے اسے

نارمل کرنے لگا تھا ساتھ ہی ساتھ اس کی شدتیں بڑھ رہی تھی لبوں پر ہوتی جلن محسوس کرتے آرمینا نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑ کر مقابل کی شدتیں برداشت کرنے کی کوشش کی تھی جن میں ہر گزرتے لمحے اضافہ ہو رہا تھا۔

۔

آرمینا کے چہرے پر پسینے کے قطرے آئے تھے شاید ان نازک لمحاتِ میں وہ خوُد کو پینک ہونے سے روک نہیں سکی تھی اوُر عالمیار خان نے ہولے سے اس کی پیشانی سہلائی تھی اس کی شدتیں مزید بڑھتی ہوئی محسوس کرتے آرمینا نے زور سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں بہت مشکل تھا مقابل کا سلگتا لمس محسوس کرنا جو اب اسے اپنے لبوں پر پھر سے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

عالمیار خان اس کی روح کی گہرائیوں میں کھوتے اسے اوَر خود کو یک جان کر چکا تھا آرمینا کو اب خوَد سے عالمیار خان کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔

وہ اس کے لبوں میں اپنے لبوں الجھائے نجانے کتنی دیر سے اس کی سانسوں کو نرمی سے خود انہیل کر رہا تھا اس کے لمس میں ہر گزرتے پل کے ساتھ شدت آ رہی تھی جسے برداشت کرنا آرمینا کے لئے تھوڑا مشکل ہو رہا تھا وہ پوری طرح سے پسینے میں بھیگی ہوئی اس پل اس کی شدتیں سہتے نڈھال تھی عالمیار خان کو اپنی نازک بیوی پر بہت پیار آیا تھا جو یقیناً تھک چکی تھی لیکن اسے خود سے دور کرنے کے بجائے وہ اس کی شدتیں سہہ رہی تھی۔

اب وہ اتنا ظالم بھی نہیں تھا کہ اپنی بیوی کی پرواہ کیے بغیر اپنی ضرورت پوری کرتا رہتا سو آرمینا پر سے ہٹتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا اسے جھٹکے سے اپنے اُوپر گرایا وہ اپنا حلیہ دیکھتی ہوئی کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی مقابل گہرا مسکرایا تھا۔

"آج میں بہت خوش ہوں میری جان آج ہم ایک ہو گئے میں بہت خوش ہوں ائی لو یو سو مچ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے ویسے اب تک یہ بات تو تمہیں خود ہی معلوم ہو گئی ہو گی مُجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بھی میں نے سنا ہے لڑکیوں کو اظہارِ محبت سننا اچھا لگتا ہے۔۔۔"وہ آرمینا کے چہرے پر اپنے بوسوں کی بوچھاڑ کرتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا۔

آرمینا خود میں سمٹ گئی تھی اس کے ہر لفظ سے مقابل کے جزبات کا پتہ چل رہا تھا کتنی بیوقوف تھی وہ جو ایک اتنی محبت کرنے والے شوہر کی قدر نہیں کر سکی وہ آنسو بے اختیار اس کے رخساروں کو بھگونے لگے تھے۔

"آرمینا کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا لیکن آرمینا اسے کیسے بتاتی وہ تو خوُد کو بلیم کر رہی تھی جو وہ اب تک کرتی آئی اس کے لیے ۔

"آپ کی قدر نہیں کر سکی میں بہت بری ہوں میں آپ ہمیشہ سے مجھے اچھے سے ٹریٹ کرتے تھے لیکن میں آپ کو سمجھ نہیں

سکی۔۔۔"وہ ہچکی لیتے ہوئے رونے لگی تھی اس کی آنکھوں سے گرم سیال مادہ بہنے لگا تھا۔

عالمیار خان کیسے برداشت کر سکتا تھا ان آنکھوں میں آنسو تبھی اس کی بھیگی آنکھیں چومتے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے رخساروں کی نمی اپنے لبوں سے چنی تھی ۔

آرمینا جو کچھ پاسٹ میں ہوا ہم اسے نہیں یاد کریں گے پاسٹ " میں ہم دونو سے غلطیاں ہوئی ہیں اوُر اُنہیں یاد کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے اب سے پاسٹ کے بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔"وہ اسے واپس بیڈ پر شفٹ کرتا اس کے اوپر جھکتے ہوئے وارننگ دینے والے انداز میں بولا تھا آرمینا نے لب پھیلائے اسے دیکھا تھا اس پل وہ عالمیار خان کو بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔

وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتا ایک بار پھر سے آرمینا کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں شامل کرتے بہکنے لگا تھا۔

آرمینا جو اس کی باتوں کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی اچانک سے اُسے پھر سے رومانٹک موڈ میں دیکھ کر وہ بس اپنی آنکھیں بند کرتے اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی عالمیار خان کے ہاتھوں کا لمس اپنی بیوٹی بون پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹی تھی اور وہ پوری شدت سے اسکی سانسوں کو پیتا ہوا ایک بار پھر سے اس کے اوٗر اپنے درمیان کے سارے فاصلے مٹاتے اس کی گہرایوں میں سرایت کر گیا تھا۔

آرمینا اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں پر بمشکل اپنی سسکیوں کو روک رہی تھی کیونکہ جب جب وہ آپنے عمل میں شدت لاتا آرمینا کے لبوں سے نکلتی سرگوشیاں عالمیار خان کو مذید مدہوش کرتی تھیں ۔

آج ان دونوں کے درمیان کے سارے فاصلے ختم ہو گئے تھے آج عالمیار خان نے آرمینا کو مکمل طور پر اپنا بنا لیا تھا آرمینا کے نازک وجودِ کو اس نے کسی قیمتی ہیرے کی طرح سمٹا تھا وہ اس کی بانہوں میں پگھلتی اس کے لمس کو اپنے پور پور پر محسوس کر رہی تھی باہر برستی بارش کی طرح آج عالمیار خان بھی اس پر ٹوٹ کر برسا تھا اور آرمینا اس پل خوُد کو بہت لکی فیل کر رہی تھی۔۔۔

۔

مہرم کی قربت ویسے بھی انسان کے لیے باعثِ سکون ہوتی ہے اور وہ شوہر جسے ایک عرصے سے وہ مرا ہوا تصور کر رہی تھی وہ آج اس کے پاس تھا اس کی پناہوں میں تھی وہ ایک تشکر کا آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے رخسار پر بہا تھا جسے عالمیار خان نے اپنے لبوں سے چنا تھا۔

••••

عالمیار خان کی آنکھ کھلی تو لبوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ اس کی شدتوں سے نڈھال اس کی بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس اس کے سینے سے لگی بے خبر سو رہی تھی لیکن اس کے لبوں پر پھیلی شرم گیر مسکراہٹ دیکھتے وہ مسکرایا تھا اور اس کے ماتھے پر

بکھرے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے وہ اسے بیڈ پر شفٹ کر گیا تھا۔

خود اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنی گردن سہلانے لگا تھا یہاں آرمینا کے ناخون کے نشان تھے جب جب وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا وہ اس کی گردن میں اپنے ناخن چھبو دیتی تھی جن کی مٹھی سی جلن عالمیار خان کو مزید بہکا دیتی تھی وہ اس کے چہرے کے نقوشِ کو نہارتے ہوئے اپنی نظروں کی پیاس بجھانے لگا تھا۔

آرمینا اتنی جلدی اسے سمجھ جائے گی وہ ابھی تک بے یقینی کا شکار تھا اس نے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا تھا۔

وہ نشان دیکھتے وہ ضبط سے آنکھیں میچ کر گیا تھا اسے وہ پل یاد آیا جب یہ زخم اسے لگا تھا اس لڑکی کو بچاتے ہوئے وہ پندرہ سال کی معصوم سی لڑکی شاید کسی دشمنی کی نظر ہو جاتی اگر اس دن وہ لوگ زرا سی بھی دیر کرتے تو پاشا لوگ وہ ساری لڑکیاں سمگل کر لیتے اوٗر پھر عالمیار اوٗر اس کی ٹیم اس مشن میں بری طرح سے ناکام ہو جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

اُنہیں اس مشن میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی دی تھی اوٗر وہ لوگ نہ صرف اس لڑکی کو بچانے میں کامیاب ہوئے بلکہ پاشا اوٗر اسکی ٹیم کو بھی وہ لوگ پکڑنے میں کامیاب ہوئے تھے ۔

آرمینا ہلکے سے کسمکائی تو عالمیار خان سوچو کے بھنور سے باہر نکلا تھا نظر گھڑی پر ڈالی تو شام کے چار بج رہے تھے جب وہ لوگ روم

میں آئے تھے تب صبح کے نو تھے افففف اس نے کچھ زیادہ ہی شدتیں دکھائی تھیں اپنی نازک جان پر۔

آرمینا کی گردن پر اپنے لبوں کے نشان دیکھتے وہ گہرا مسکرایا تھا۔

اوُر اُوپر ہوتے آرمینا کے ماتھے پر محبت بھرا بوسہ دیا تھا اور اس کا لمس محسوس کرتے آرمینا کی آنکھ کھلی تھی لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

گڈ آفٹر نون ڈیئر وائفی۔۔۔"آرمینا ایک جھٹکے سے اٹھی تھی یعنی " وہ لوگ پورا دن ساتھ رہے۔

کیا ہوا وائفی؟؟؟"عالمیار خان اس کی پھرتی دیکھتا پوچھے بغیر نہیں " رہ سکا تھا.

عالمیار ہم اتنی دیر سوتے رہے۔۔۔"وہ اپنے بکھرے بالوں کو پیچھے " کرتے ہوئے اُن کا جوڑہ بناتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس پر عالمیار خان نے نفی میں سر ہلایا تھام۔۔۔

صرف سوئے تو نہیں بلکہ ہم نے تو"!!!وہ معنی خیز انداز میں جملہ " ادھورا چھوڑ گیا تھا اوٗر آرمینا کے چہرے پر قوس قزح کے رنگ بکھرے تھے لبوں کو چباتے ہوئے وہ سر جھکا گئی تھی عالمیار خان مسکرایا تھا اس کی حالت دیکھتے بمشکل اس نے اپنا قہقہ روکا تھا۔

آپ چپ کر جائیں"!!!وہ عالمیار خان کی نظروں سے خائف ہوئی " تھی اس پل وہ اس کی ٹی شرٹ میں تھی ڈھیروں حیا نے آن گھیرا تھا آرمینا کو۔

جاناں اب شرمانے کا کیا فایدہ۔۔۔"وہ اس کے کان کے قریب " جھکتے ہوئے گمبھیر لہجے میں سرگوشی کرتا آرمینا کو سر تا پا سرخ کر گیا تھا اوٗر اُسے اپنے حصار میں لیتے وہ آرمینا کے لبوں پر جھکا تھا مسکراتے ہوئے نرمی سے آرمینا کے لبوں کو قید کیا تھا وہ گھبرا گئی تھی۔

مقابل اٹھتے ساتھ ہی پھر سے شروع ہو گیا تھا اور وہ بس اس کے لبوں کی من مانیاں سہہ رہی تھی آرمینا کے ہاتھ اپنی شرٹ کے اندر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹی تھی عالمیار خان اس کی گہرائیوں کو محسوس کرتے ساتھ ہی اس کے لبوں سے خوٗد کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔

لمحے فسوں خیز تھے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے آرمینا کی رکتی سانسیں محسوس ہوئی تو وہ نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا آرمینا اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے لمس سے پریشان ہوئی تھی۔

عالمیار خان مُجھے شاور لینا ہے چھوڑیں مجھے"!!!وہ سر جھکائے سرخ " ہوتی ہوئی بولی تھی عالمیار خان نے لب دبائے تھے۔

وہ تو مُجھے بھی لینا ہے ساتھ نہ لے لیں؟؟"وہ لگے ہاتھوں مشورہ " دے گیا تھا آرمینا نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا وہ مزید اس کی بے باکیاں سہنے کی پوزیشن میں نہیں تھی مقابل کے سلگتے لبوں کا لمس ابھی تک اپنے پور پور پر محسوس ہو رہا تھا مزید نہیں سہہ سکتی تھی تبھی فوری انکارِ کر گئی تھی لیکن مقابل کی گھوریاں دیکھتے اُسے

اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بھلے انکارِ کرے لیکن مقابل نے اپنی ہی کرنی تھی ۔۔۔۔

"کیوں نہیں لینا رومانٹک سا باتھ لیں گے ایک دوسرے کی بانہوں میں جیسے موویز میں ہوتا ہے پہلے ہیرو ہیروئن ایک دوسرے۔۔۔"

"نہیں پلیز چپ ہو جائیں"!!اس سے پہلے کہ عالمیار خان مذید کوئی گوہر فشانی کرتا آرمینا اپنی نازک انگلی اس کے لبوں پر رکھی تھی

آرمینا کی نازک انگلی کو عالمیار خان نے چوما تو وہ سٹپٹا کر اپنا ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹا گئی تھی۔۔۔

"کیوں چپ ہوں بھئی بیوی ہو میری میں تم سے ایسی باتیں نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا مُجھے تو کرنی ہیں اور تمہیں سننی ہوں

گی میری باتیں ڈئیر وائفی۔۔۔"وہ آرمینا کے رخساروں پر اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے آرمینا کو کھل کھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ اس کی بیرڈ کی چبھن برداشت کرتی ہوئی ہنسے لگی تھی اوٗر عالمیار خان نے کمفٹر ہٹاتے ہوئے اُسے بانہوں میں بھرتے باتھ روم کا رخ کیا تھا۔

آرمینا اس وقت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔

عالمیار خان نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے اور اسے فلور پر کھڑا کرتے ہاتھ مارتے شاور آون کیا تھا لمحوں کا کھیل تھا وہ دونوں ہی پانی میں بھیگ گئے تھے اوٗر آرمینا نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اپنی آنکھیں بند کی تھیں وہ مسکرایا تھا۔

آرمینا کا رخ بدلتے ہوئے اس کی بیک اپنے سینے سے لگاتے اس کی گردن پر چپکے گیلے بال پیچھے کیے اور وہاں اپنے لب رکھے تھے عالمیار خان کے لب بے لگام ہوئے تھے آرمینا اس کا پر شدت لمس برداشت کر رہی تھی کافی لمحے سرکے تھے درمیان میں اوٗر پھِر وہ اسے باتھ ٹب کی طرف لے گیا تھا ساتھ باتھ لیتے اس نے آرمینا کو اپنی بے باکیوں سے سرخ کیے رکھا تھا۔

اور پھر ساتھ ہی دوبارہ شاور لیتے وہ اس وقت چینج کر چکے تھے۔

عالمیار خان کے کافی اسرار کرنے پر آرمینا نے اس کا گرے کلر کا ٹروزار اوٗر لائٹ ییلو کلر کی ٹی شرٹ پہنی تھی اس وقت وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی ساتھ عصر کی

نماز ادا کرتے وہ اب فریش سی اپنے بالوں کو سلجھانے میں مصروف تھی۔۔

جبکہ عالمیار خان جسے اپنے فون پر کال آئی تو وہ سننے کے لئے باہر چلا گیا تھا اب اندر آیا تو آرمینا کو بالوں سے الجھتے دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اُس کے قریب آتے اس کے ہاتھ سے برش لے چکا تھا۔

آرمینا روہانسی ہوئی ہوئی تھی برش لینے پر رخ پلٹتے اسے دیکھنے لگی تھی اوُر وہ خود ہی اس کے بال سلجھانے لگا تھا۔

۔

مُجھے بہت پسند ہیں۔۔۔"وہ اس کے بالوں پر لب رکھتے ہوئے "
اُنہیں نرمی سے سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

تبھی انہیں اتنا الجھا دیا آپ نے کہ اب یہ سلجھ ہی نہیں رہے ہیں"
مجھ سے۔۔۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی جس پر عالمیار خان نے
قہقہہ لگایا تھا۔

میں ہوں ناں ڈونٹ وری جاناں۔۔۔"وہ اس کے بالوں میں نرمی "
سے برش کرتے اُنہیں کچھ ہی دیر میں سلجھاتے اس کی پشت پر
کھلے چھوڑتے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

بیوٹیفل۔۔۔"عالمیار خان کو نجانے اسے اپنے کپڑوں میں دیکھ کر "
اس پر بہت زیادہ پیار آ رہا تھا تبھی اس کے رخساروں کو چھوتے
ہوئے بولا تھا آرمینا کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

مُجھے بھوک لگ رہی ہے"وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی تھی اس پل"
نجانے کیوں اسے عالمیار سے ایک جھجک سی محسوس ہو رہی تھی
بھلے وہ اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ خود میں
سمٹ رہی تھی اس پل عالمیار خان سے ڈھیروں شرم آتے وہ اس
کے کشادہ سینے میں منہ چھپا گئی تھی ۔

یار کیا ہو گیا ہے؟؟"!وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا۔"

مُجھے آپ سے شرم آ رہی ہے"!!!وہ منمنائی تھی عالمیار خان کا "

قہقہہ بے ساختہ تھا۔

کیوں آ رہی ہے میری جان کو مجھ سے شرم اب تو یہ سارے "

مرحل طے ہو گئے ہیں"!!!وہ اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے

بولا تھا۔

آپ نہیں پلیز۔۔۔"اس کی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے ہوئے وہ "

منمناتی ہوئی بولی تو عالمیار کو اپنی وائفئ پر ترس آیا تھا صبح سے وہ

اسے کافی تنگ کر چکا تھا اب اس کی وائفی کو یقینا انرجی کی ضرورت

تھی۔۔۔۔

میرے خیال میں اب ہمیں کھانا کھانا چاہیے تمہیں بہت زیادہ "
بھوک لگ رہی ہو گی۔۔۔"وہ بہت زیادہ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا
۔

ہاں بہت زیادہ لگ رہی ہے مُجھے۔۔۔"آرمینا نے بھی بہت زیادہ پر "
کچھ زیادہ ہی زور دیا تھا آرمینا کی طرف دیکھتے عالمیار خان اس پر
جھکا تھا۔

صرف ایک کس۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں اپنی براؤن آنکھیں "
ڈالے بس ایک کس کا بولتے اس کے لبوں پر جھکا تھا یہ الگ بات
تھی کہ اس کی یہ ایک کس بہت ڈیپ ہونی تھی۔

آرمینا نے پہلے تو انکارِ کرنا چاہا لیکن پھر نجانے کیوں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ انکارِ نہیں کر سکی تھی اور اقرار کے طور پر اس نے عالمیار کے گلے میں بانہیں ڈالی تھیں اوٗر وہ اس کی طرف سے مثبت جواب پاتا اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

اوٗر نرمی سے اس کے نازک لبوں کو اپنے عنابی ہونٹوں میں قید کرتے اس کی ہر آتی جاتی سانس پر قبضہ کیا تھا آرمینا اس کے لمس میں شدت دیکھتے سپٹپٹا کر رہ گئی تھی وہ پوری شدت سے آرمینا کی سانسوں سے سانسیں الجھاتے ہوئے آرمینا کے لبوں کو اپنے لب کے درمیان میں لیتے ان کی نرمی محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

کہیں لمحے درمیان میں خاموشی سے گزر گئے تھے اوَر پھِر عالمیار خان نے اس کے لبوں کو آزاد کیا تھا اوَر اُسے لیے روم سے نکلا تھا

۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 119

••••

عالمیار خان آرمینا کا ہاتھ تھامے کچن میں آیا تھا اوَر اُسے چیئر پر بیٹھایا تھا کک کھانا بنا چکا تھا اب اس وقت کچن میں عالمیار خان اور آرمینا کے علاوَہ کوئی نہیں تھا تبھی وہ اس کے کپڑوں میں اتنی

کمفٹیبل تھی ورنہ تو کبھی عالمیار اسے ایسے حلیے میں روم سے نکلنے بھی نہیں دیتا۔

عالمیار خان نے اُسے چیئر پر بیٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا آرمینا نے ہلکی سی سمائل پاس کی تھی وہ آج خوُد کو مکمل طور پر عالمیار خان کے رنگ میں رنگی ہوئی محسوس کر رہی تھی ۔

اُسے اپنی سانسوں میں عالمیار کی سانسوں کی مہک محسوس ہو رہی تھی اور اپنے پور پور پر عالمیار کے لبوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا وہ سچ میں یہ جان کر حیران ہوئی تھی مقابل اسے اتنی شدت سے چاہتا تھا لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے ۔

عالمیار خان بغور اس کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ رہا تھا جانتا تھا میڈم کیا سوچ رہی ہو گی۔

۔

وہ آج خوش تھا شادی کے اتنے عرصے بعد یہ پہلی بار تھا کہ وہ دونوں اتنے نارمل اور اچھے انداز میں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے عالمیار کا خود کی کیئر کرنا اسے بہت اچھا فیل کروا رہا تھا۔

عالمیار اسے دیکھتے ایک ہی پلیٹ میں اس کے لئے اور اپنے کھانا ڈالتے ہوئے چاولوں سے بھری چمچ آرمینا کے لبوں کے سامنے کر گیا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اور مسکراتے لب کھولے تھے ۔

کافی الگ سا احساس ہوا تھا وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا تھا بھلا کب مقابل نے اُس کے نخرے اٹھائے تھے شاید شادی کے بعد ان کے درمیان ایسا تعلق ہی بن پایا کہ وہ ایسے ایک دوسرے کے قریب ہوتے۔

عالمیار اسی چمچ سے خوُد بھی کھاتا رہا اوُر ساتھ آرمینا کو بھی کھلایا تھا وہ مسکراتے ہوئے عالمیار کے ہاتھ سے کھاتی رہی تھی۔۔۔

۔

بہت مزے کا کھانا ہے ویسے آپ اس لئے میرے سامنے کھانا " نہیں کھاتے تھے کہ کہیں میں آپ کو پہچان نہیں لوں اوُر میں کتنی بیوقوف تھی جو آپ کے اتنے قریب رہ کر بھی کچھ محسوس نہیں کر

سکی تھی۔۔۔"وہ جیسے خود کو کوس رہی تھی عالمیار خان نے اس کی بات پر مسکراہٹ ضبط کی تھی کیونکہ وہ جو کہہ رہی تھی بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔

ہاں اور پتہ ہے میں بھوکا رہتا تھا تمہارے ساتھ اگر کچھ نہیں کھاتا" تھا تو ٹیم کے ساتھ بھی میں نہیں کھاتا تھا بہت کم کھایا تمہارے بغیر۔۔۔ لیکن تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو تمہارے اغوا ہونے کی خبر سن کر میرے دل پر کیا بیتی تھی ایسا لگا جیسے کوئی جسم سے سانسیں کھینچ رہا ہو اوٗر میں بس کسی طرح تمہارے پاس اڑ کر پہنچ جانا چاہتا تھا تم نے مجھے کال کی پہلے تو یقین نہیں ہوا لیکن پھر تمھارا بھیگا لہجہ محسوس کرتے جیسے میں اس پل لمحے کے ہزار حصوں میں مرا

تھا۔۔۔"وہ آرمینا کا ہاتھ تھامے اس کی کڈنیپنگ والے واقعے کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

آرمینا کو وہ سب پھر سے یاد آیا تو اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں ۔

میں نے آپ کو کال نہیں کی تھی آپ کے بارے میں تو کچھ " جانتی بھی نہیں تھی وہ بس کال ہسٹری میں سب سے اوپر آپ کا نمبر تھا اور پتہ ہے میں نے اپنی طرف سے کال زرانیل بھائی کو تھی جو غلطی سے آپ کو چلی گئی۔۔۔"آرمینا وہ سچویشن یاد کرتے ایک پل کے لیے خوفزدہ ہوئی تھی وہ سب پھر سے یاد آیا تو آنکھوں سے آنسو لڑیوں کے صورت میں گالوں کو بھگوانے لگے تھے۔

آرمینا میں نے یہ سب اس لیے تو نہیں بولا کہ تم رونا شروع کر "
دو اپنی آنکھیں صاف کرو جانتی ہو ناں ان میں آنسو مجھ سے
برداشت نہیں ہوتے ہیں میری جان اوٗر وہ انسان اپنے انجام کو پہنچ
چکا ہے اس کے لئے تمہاری آنکھ سے آنسو گرا تو مجھ سے برا کوئی
نہیں ہو گا۔۔۔"اس کی بھیگی آنکھوں پر اپنا پر تپش لمس چھوڑتے
وہ گھمبیر لہجے میں بولتا آرمینا کو اس پل جیسے مزید کچھ بولنے اوٗر
رونے سے روک رہا تھا لیکن آرمینا اپنے آنسو کیسے کنٹرول کرتی ۔

آپ نے کیا کیا اُس کے ساتھ۔۔؟؟؟"آرمینا اپنے لبوں پر ہاتھ "
رکھتے ہوئے بولی تھی جیسے دل جانتا ہو عالمیار خان نے اُس انسان
کے ساتھ اچھا تو کم سے کم ہرگز نہیں کیا ہو گا۔

یہ سب تم چھوڑو کھانا کھاؤ جلدی سے"وہ آرمینا کے بالوں کو پیچھے "
کرتے ہوئے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے بولا تھا۔

ہو گیا بس۔۔۔"وہ کھانا مذید کھانے سے انکار کر گئی تھی شائد اسکا "
پیٹ بھر گیا تھا تبھی وہ مذید کھانے سے انکارِ کر رہی تھی لیکن
عالمیار چاہتا تھا وہ مکمل خوارک لے کیونکہ اسے سہنے کے لیے آرمینا
کو کم سے کم پروپر کھانے کی ضرورت تھی۔۔۔

ارے اتنا سا۔۔۔"وہ حیرت سے پھر سے نوالہ اس کے لبوں کے "
آگے کرتے ہوئے بولا تھا وہ جو انکارِ میں سر ہلا رہی تھی اس کی
نظروں میں چھپی وارننگ دیکھتے ہوئے وہ منہ کھول گئی تھی عالمیار
خان نے اس کے نا نا کرنے کے باوجود اُسے سارا کھانا کھلایا تھا۔

آج تم میرے ہاتھ کی کافی پیو اسپیشل فار مائی وائفی جو صرف میں "
بہت دل سے بناؤں گا۔۔۔"وہ چیئر سے اٹھتے ہوئے کوکنگ رانج
میں آتا کافی کا سامان نکالتے ہوئے دو مگز شلف پر رکھتے ہوئے
مسکرا کر بولا تھا۔

آرمینا اس کے پیچھے آن کھڑی ہوئی تھی اس کے ہوتے ہوئے وہ
خود کافی بنائے آرمینا کو یہ بات بھلا کہاں گوارہ تھی تبھی اس کے
ہاتھ سے کافی کے مگز لینے کی کوشش کی تو عالمیار نے اُسے آنکھیں
دکھائی تھیں۔۔۔۔۔

میں بناتی ہوں آپ رہنے دیں ناں۔۔۔"وہ عالمیار خان کے ہاتھ "
سے مگز چھینے کی تگ و دو تیز کر چکی تھی۔

نہیں میں بناؤں گا تم اُدھر بیٹھو۔۔۔"وہ چیئر کی طرف اشارہ کرتا " ہوا بولا تھا لیکن آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا اور اس کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔

پر ہوش تو تب ٹھکانے لگے جب عالمیار خان نے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے اپنے قریب کیا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اسکی سانسیں خود میں انہیل کی تھیں ۔

آرمینا اس اچانک ہوئی افتاد پر بوکھلا کر رہ گئی تھی اس سے بہتر تو یہ تھا کہ وہ وہیں چیئر پر بیٹھ جاتی کم سے کم اس وقت اس کے لبوں کا لمس تو محسوس نہیں کر ہوتی لیکن مقابل اب مدہوشی سے اسکی سانسیں پی رہا تھا۔

عالمیار خان کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا اور آرمینا کے سرخ لبوں کو دیکھا تھا جو اس کی شدتوں پر مزید سرخ ہوئے ہوئے تھے ۔

" آپ کا بس چلے تو چوبیس گھنٹے بس یہی کام کرتے رہیں میرے لپس پر اتنی جلن ہو رہی ہے آپ کی مونچھوں کی چھبن سے۔۔۔"آرمینا منہ بناتے ہوئے بولی تھی اوٗر عالمیار خان مسکرایا تھا وہ اب اسے کچھ کچھ سمجھنے لگی تھی یہ اچھی بات تھی۔

" ہاں جاناں میرے ارادے اس سے بھی خطرناک ہیں خیال کیجے گا آپ کہیں میں آپ کی ہر آتی جاتی سانس کو خود میں انڈیلنا ہی شروع نہ کر دوں پھر آپ کو مجھ سے کافی شکائت ہو گی۔۔۔"وہ شرارت سے آنکھ ونک کرتے آرمینا کو اپنے حصارِ سے آزاد کرتے پھر سے کافی بنانے میں مصروف ہو گیا تھا اوٗر وہ اس کے چھوڑنے

پر مذید پیچھے کو کسکتی ہوئی اپنے بالوں کو پیچھے کرتے شلف پر بیٹھ گئی تھی۔

عالمیار خان سے قدرے فاصلے پر اس کے نزدیک بیٹھنے کا رسک وہ ہرگز نہیں لینے والی تھی پہلے ہی جو لبوں پر جلن ہو رہی تھی وہ کافی تھی مزید افورڈ نہیں کر سکتی تھی وہ ۔

آپ مُجھے بانہوں میں اٹھا لیتے تھے میرے قریب آ جاتے تھے " کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ کا مجھ سے کیا رشتہ ہے ایک میں ہی بے خبر تھی بس۔۔۔"وہ پاؤں جھولتے ہوئے عالمیار کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ سر ہلا گیا تھا اور آرمینا بھی مسکرائی تھی۔

سارے لمحات آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے جب جب وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا تھا وہ پورے حق سے اسے دیکھتا تھا اوٗر وہ نجانے کیا کیا سمجھتی تھی ۔

"آپ اس رات میرے کمرے میں آئے۔۔۔"

پہلے تو فقرہ درست کرو صرف اُس رات نہیں بلکہ میں تمہارے " کمرے میں پچھلے آٹھ مہینوں سے آ رہا تھا جب میں کوما سے نکلا تو تبھی میں سب سے پہلے تمہارے پاس گیا تھا لیکن حقیقت سنتے میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں تمہارے قریب نہیں آؤں گا اور کچھ اس زخم کی وجہ سے۔۔۔"وہ اپنے چہرے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

اس کی وجہ سے کیوں؟؟؟" آرمینا بے اختیار عالمیار خان کے "
قریب آتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔

وہ مُجھے لگا تھا کہ کہیں تم مجھے چھوڑ نہ دو کہ میرا ہاف فیس کمپلیٹ "
جل گیا تھا تبھی تمہارا سامنا کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہوتی
تھی۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا آرمینا حیرتِ سے منہ کھولے اسے
دیکھ رہی تھی عالمیار خان نے ایسا سوچا بھی کیسے کہ وہ عالمیار کو
چھوڑ دے گی وہ بھی اس وجہ سے نہیں کبھی نہیں۔

آپ کو ایسا کیونکر فیل ہوا عالمیار آپ میرے ہیرو ہیں آپ ایک "
کامیاب سیکرٹ ایجنٹ ہیں آپ کو پتہ ہے جس دن مجھے یہ بات
معلوم ہوئی تھی کہ جسے میں غنڈا اوَر لاپرواہ سا انسان سمجھتی تھی وہ
ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے اس دن میری کیا حالت تھی۔۔۔ آپ کو

کیسے پتہ ہو سکتا ہے میں پل پل مری تھی مجھے اس پل خوُد پر اتنا غصہ آیا ہوا تھا کہ آپ کو بتا نہیں سکتی ہوں لیکن یہ سچ ہے میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں شائد آپ مجھے خوُد غرض سمجھیں کہ پہلے جس سے میں نفرت کرتی تھی اسکی اصلیت جاننے کے بعد میں اچانک سے محبت کا دعوا کر رہی ہوں۔۔۔لیکن یہ سچ ہے میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔"وہ عالمیار خان کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کے زخم کو دیکھتے ہوئے بھیگے لہجے میں بولی تھی۔

محبتوں کے گلستاں میں کھلائے ہم نے خواب

تمہارے حسن کے جلوے سے سجائے ہم نے خواب

تیرے خیال کی خوشبو سے مہک اُٹھا جہاں

تمہاری یاد کی خوشبو میں بسائے ہم نے خواب

میرے دل کے گہرے راز میں ہو تم ہی تم

تمہیں اپنے دل میں چھپائے، چھپائے ہم نے خواب

تمہاری دید کی حسرت میں راتیں جاگتی

چاندنی رات کی لوری میں سلائے ہم نے خواب

ہر ایک سانس میں بستی ہے تمہاری خوشبو

تمہارے پیار کی خوشبو سے سنواری ہم نے خواب

محبتوں کے سفر میں تم ہی منزل ہو میری

تمہارے ساتھ جینے مرنے کے سنوائے ہم نے خواب

تمہارے پیار کا رس جس میں گھول کر لکھا

محبت بھری غزل میں سنوائے ہم نے خواب

اب یقین ہو چکا ہے تبھی تمھارے اتنے قریب کھڑا ہوں میں " جانتا ہوں تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہوں شاید یہ نہیں جانتی تھی کہ میں ہی عالمیار ہو پھر بھی کرنے لگی تھی تبھی تو بارش میں بھیگتے ہوئے مجھ سے اس لڑکی کے بابت پوچھ رہی تھی جسے میں پسند کرتا ہوں۔۔۔"عالمیار خان لبوں پر مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا تھا۔

ہاں کون تھی وہ جس کے بارے میں آپ بات کر رہے تھے کہ "
آپ کے ساتھ کوئی بھی رہے اسے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"آرمینا کو
اچانک سے اس لڑکی کا خیال آیا تو وہ پوچھنے لگی تھی حالانکہ جانتی
تھی کہ وہ ضرور اس کے بارے میں بات کر رہا ہو گا ۔

چھوڑو تم وہ تو ایسے ہی بول دیا میں نے چلو باہر ہال میں چلتے ہیں "
ایک اچھی سے مووی دیکھتے ہیں ہم لوگ ساتھ ہی ساتھ کافی
انجوائے کریں گے۔۔۔"وہ بات کو ختم کرتے کافی کا مگ آرمینا کے
ہاتھ میں دیتے اپنا مگ پکڑتے ہوئے باہر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا
آرمینا نے اسکی بات سنتے ثبات میں سر ہلایا تھا۔

اگر وہ بات مزید نہیں بڑھنا چاہتا تھا تو آرمینا بھی اس ٹاپک پر بات
نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی اس کے پیچھے پیچھے ہی ہال میں آئی تھی

یہاں وہ کافی کا مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ایل ای ڈی میں ان ڈی وی ڈی ڈال رہا تھا آرمینا کا یہ فرسٹ ایکسپرنس تھا عالمیار خان کے ساتھ مووی دیکھنے کا۔

وہ صوفے پر ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی تھی موسم کافی اچھا تھا اس نے صوفے پر پڑی عالمیار کی براؤن کلر کی مردانہ شال اٹھا کر خود کے گرد اوڑھ لی تھی اس میں بھی عالمیار خان کی مہک محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

عالمیار مووی سٹ کرتا آرمینا کے نزدیک بیٹھ گیا تھا ریموٹ کنٹرول سے ایل سی ڈی آون کی اور مووی شروع ہوئی تھی شارٹ ہی کافی رومانٹک تھا۔

آرمینا تو سر جھکا گئی تھی جبکہ عالمیار خان پوری توجہ سے فلم دیکھ رہا تھا بہت ایکسٹریم رومانٹک سین پر آرمینا نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا کیونکہ ہیرو صاحب فل آؤٹ آف کنٹرول ہو رہے تھے۔

آرمینا کی حرکت پر عالمیار خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا آرمینا نے عالمیار سے ریموٹ چھیننے کی کوشش کی لیکن عالمیار خان نے اس کی کوشش ناکام بناتے پھرتی سے آرمینا کو اپنے حصارِ میں مذید قید کرتے اس کے کندھے سے شرٹ کسکاتے ہوئے وہاں اپنے لب رکھے تھے۔۔

آرمینا کے رخسار تپنے لگے تھے مقابل کی اس حرکت پر بھلے ہال میں اس وقت کوئی نہیں تھا لیکن کوئی میڈ اگر آ جاتی تو لیکن مقابل کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو پوری شدت سے

اپنے لبوں کو بے لگام چھوڑتے آرمینا کو پیچھے کرتے خود اس کے اوپر آتے ہوئے اس کے لبوں کو قید کرنے کی کوشش کرنے لگا جو آرمینا نے ناکام بنا دی تھی۔

"آرمینا"!!!وہ دبی دبی آواز میں بولا تھا لیکن آرمینا کے پھیلے ہوئے رنگوں کو دیکھتے وہ اس کے تپتے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا۔

۔

"ہم روم میں نہیں ہیں پلیز۔۔۔عالمیار خان کے لبوں کو اپنے رخساروں پر محسوس کرتے وہ پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی اور آرمینا کے لئے یہ سب سہنا مشکل تھا اور اب تو موو ی بھی کافی اگے

بڑھتے ہوئے مزید رومانٹک ہو چکی تھی عالمیار خان کی یہ سب سے فیورٹ مووی تھی جسکا ہر سین پہلے سے بھی بڑھ کر تھا آرمینا کا عالمیار خان کے ساتھ فلم دیکھنے کا تجربہ بہت برا ثابت ہوا تھا۔

"وہ اس کے یہاں کوئی نہیں آئے گا سو پلیز ڈونٹ ڈسٹرب می۔۔" لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا آرمینا کے تن سے وہ اپنی مردانہ شال دور پھینک چکا تھا وہ خود میں سمٹی تھی ۔

ٹی شرٹ اسے کافی کھلی تھی جو بار بار اس کے کندھوں سے نیچے سرک رہی تھی تبھی اس نے عالمیار کی شال اپنے گرد اوڑھی تھی لیکن مقابل اسے ایک ہی جھٹکے میں نہ صرف اتار چکا تھا بلکہ ٹی شرٹ کو مزید نیچے کرتے وہ اس کے کندن نشب و فراز پر اپنے

لب رکھتے آرمینا کی گہرائیوں کو محسوس کرنے لگا تھا اوٗر وہ خود میں سمٹ رہی تھی۔۔۔

۔

نہیں پلیز۔۔۔"عالمیار کے لبوں نے جب آرمینا کی دھڑکنوں کو " چھوا تو وہ عالمیار کے کندھوں کو تھامتے ہوئے التجائیہ انداز میں بولی تھی عالمیار جو ایک بار پھر سے آرمینا کے دل کش وجود میں کھونے لگا تھا اس کی کپکپاتی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی تو وہ ایک جھٹکے میں پیچھے ہوا تھا اور آرمینا سے الگ ہوتے وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا جبکہ آرمینا نے جلدی سے اپنی ٹی شرٹ ٹھیک کی تھی ۔

اوَر عالمیار خان کے کندھے پر سر رکھا تھا اوَر عالمیار خان نے اُسے اپنے حصارِ میں لیتے ایک بار پھر سے اپنی توجہ مووی کی طرف تھی جہاں اب کوئی ایکشن سین چل رہا تھا۔۔۔

۔

بائے دا وائے میری وائفی کو بلیک کچھ زیادہ ہی پسند ہے تبھی ہر " وقت بلیک کے ساتھ میچنگ کرتی ہو ہمم۔۔۔۔"عالمیار خان کی نظریں تو سکرین کی طرف تھیں لیکن وہ معنی خیز انداز میں بولتے آرمینا کو شرم سے سرخ کر گیا تھا وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا آرمینا اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

اس نے جلدی سے اپنی ٹی شرٹ کو مزید ٹھیک کیا لیکن وہ چونکے عالمیار خان کی تھی تو اُسے ایسے ہی لوز تھی کہ بار بار اس کے کندھوں سے سرک رہی تھی۔۔۔۔

"جاناں رہنے دو اب مجھ سے کیا پردہ اب تو ہم میں کوئی پردہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"وہ آرمینا کے لبوں کو چُومتے ہوئے شرارت سے دانتوں کو لبوں تلے دباتے ہوئے بولا تھا۔۔

"وہ چپ کر جائیں۔۔۔"وہ عالمیار خان کے کندھے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارتے ہوئے پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی۔

ایک ہی دن میں مقابل کی جسارتیں وہ سرخ گلاب بن گئی تھی عالمیار خان اتنا بے باک اوَر رومانٹک ہو گا وہ جب جب سوچ رہی

تھی کانوں سے دھواں نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا مقابل کے ہر ایکٹ سے اسے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ آرمینا سے بہت محبت کرتا ہے۔

عالمیار۔۔۔"وہ اسکی شرٹ کے بٹنوں سے کھلتے ہوئے عالمیار کو " بلانے لگی جو اب پوری توجہ سے مووی میں گم تھا جانتا تھا کہ وہ اگر آرمینا کی طرف متوجہ ہوا تو پھر وہ بے اختیار ہوتے پہلے جیسی حرکتیں کرے گا جو شاید ابھی کے لیے اسکی وائفی سہنے کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی ۔

تبھی خود کو مووی میں گم کر لیا تھا عالمیار خان نے لیکن اب آرمینا .کی آواز سنتے وہ جھٹکے سے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

ہاں بولو میری جان۔۔"اس کے رخساروں کو اپنے پوروں سے "
سہلاتے ہوئے وہ آرمینا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پر
آرمینا کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی ابھی تک وہ دونوں ایک
دوسرے سے کھل کر پرانی باتیں نہیں کر رہے تھے شائد کرنے کا
ارادہ بھی نہیں رکھتے تھے ۔

آپ نے مُجھے آج تک کوئی گفٹ نہیں دیا شادی پر بھی نہیں دیا "
تھا مُجھے گفٹ چاہیے۔۔۔"وہ ضدی سے انداز میں بولی تھی جبکہ
عالمیار خان کو وہ کنگن یاد آئے تھے جو فرحین بیگم نے اُسے دیئے
تھے کہ وہ آرمینا کو پہنانے کے لیے لیکن آرمینا نے اُنہیں پہلی رات
ہی اتار کر دور پھینک دیا تھا تب وہ کتنا ہرٹ ہوا تھا یہ سب وہی

جانتا تھا لیکن ابھی کے لیے وہ یہ بات دوہرا کر آرمینا کو شرمندگی میں مبتلا نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔۔

"کیا گفٹ لینا ہے میری وائفی نے؟؟؟"اس نے بالوں کو نرمی سے چومتے ہوئے وہ پوچھنے لگا تھا جس پر آرمینا نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔

"آپ جو بھی دیں مجھے بس اس بات سے مطلب ہے کہ وہ گفٹ مُجھے آپ سے ملنا ہے اگے جو بھی ہو میرے لیے گفٹ سے زیادہ گفٹ دینے والا امپورٹنٹ ہے سو آپ جو بھی دیں۔۔۔"وہ عالمیار خان کے سینے پر ٹھوڑی ٹکائے اوپر دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

ہمم تو گفٹ بھی تو میری وائفی کے لیے کچھ اسپیشل ہونا چاہیے ناں "
آخر دینا بھی تو اتنے عرصے بعد ہے اب تو ہماری شادی کی فرسٹ
انیورسرڈی بھی گزر گئی جو ہم سے کسی نے نہیں منائی۔۔۔"وہ تھورا
افسردہ تھا ہاں یہ الگ بات تھی اس رات وہ آرمینا کے کمرے میں
گیا تھا۔

اُس کو کس کیا اور اسے اپنے سٹائل میں وش بھی کیا لیکن ابھی بھی
اسے افسوس تھا۔

ہاں مجھے تو تب کچھ بھی یاد نہیں تھا آپ یوں میری زندگی میں "
واپس آ جائیں گے کہاں سوچا تھا بھلا لیکن اب سب ٹھیک ہیں میں
بہت خوش ہوں آپ کو دیکھ کر۔۔۔"وہ تھوڑا سا اوپر ہوئی تھی اور
عالمیار کے رخسار پر اپنے لب رکھے تھے عالمیار خان مسکرایا تھا جانتا

تھا اسکی وائفی بس اسے گال پر ہی کس کر سکتی ہے لبوں تک پہنچ پانا اس کے لیے فحال بہت مشکل تھا۔

اوُر یہ کام وہ خوُد بھی کر سکتا تھا اس کے لئے آرمینا کو زحمت کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں تھی ۔

وہ آرمینا کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتے اُن پر اپنے ہونٹ رکھتے اسکی سانسیں شدت سے خود میں انڈیلنے لگا تھا لمحے معنی خیز انداز میں بیت گئے تھے وہ دیوانوں کی طرح اسکے لبوں سے اپنی تشنگی مٹانے لگا تھا کافی دیر بعد پیچھے ہوا تو اس کے سرخ بھیگ لب سہلاتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا جسکی نظریں حیا سے جھکی ہوئی تھیں وہ اسکی جھکی ہوئی پلکوں کو اپنے لبوں سے چوم گیا تھا۔

وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی لیکن عالمیار خان کو تو اس کے چہرے پر ہھیلے رنگ ہی بہت خوبصورت لگتے تھے۔۔۔۔۔۔

آپ بہت بے شرم ہیں"وہ پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی جبکہ شرم" سے نظریں اُٹھانا اس کے لیے بہت مشکل تھا مقابل نجانے کتنی بار اسکے لبوں کو صبحِ سے چوم چکا تھا اب تو آرمینا کو یاد بھی نہیں تھا لیکن نجانے کیوں اسے مٹھی سی گدگدی ہوتی تھی عالمیار خان کی مونچھوں کی چھبن سے ۔

وہ جب جب اس کے لبوں کو چھوتا آرمینا کو ایک انجان سا احساس محسوس ہوتا تھا وہ قریب آتا تھا تو آرمینا کو پہلے بھی برا نہیں لگتا تھا شائد یہی وجہ تھی کہ وہ اسکا مہرم تھا۔

جاناں ابھی تو ایک دن ہی ہوا ہے اور میں بے شرم بھی ہو گیا "
ابھی تو رات باقی ہے بلکہ کہیں راتیں باقی ہیں جب ہم ساتھ ہوں
گے پھر تم کیا بولو گی مُجھے ایکسٹرا بے شرم۔۔۔"آرمینا کے
رخساروں پر اپنی بیرڈ رگڑتے ہوئے وہ اسے تنگ کرنے والے
انداز میں بولا تو وہ محض اسے گھور کر رہ گئی تھی آرمینا نے اب غور
کیا تھا اُنہیں ساتھ محض ایک دن ہی ہوا تھا۔

اور اب آگے تو اُنہیں ساری زندگی ساتھ رہنا تھا عالمیار خان کی بے
قراریاں دیکھتے وہ سرخ ہو رہی تھی۔

ہاں مجھے لگتا ہے ایکسٹرا رومانٹک بے باک بے شرم بھی شاید کم پڑ"
جائیں گے آپ کے لیے۔۔۔"وہ لبوں کو دباتے ہوئے بولی تو عالمیار
کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

ابھی بات ہے تم جانتی ہو۔۔"وہ شرارت سے آنکھ ونک کرتے "
ہوئے اُسے اپنی گود میں شفٹ کر گیا تھا۔

"نہیں چھوڑیں۔۔۔"

آرام سے بیٹھو ہم باقی جو رہتی ہے وہ مووی کمپلیٹ کرتے ہیں "
کیونکہ میں نے رومانس کے لیے نیو آئیڈیا لینا ہے اوُر پتہ ہے یہ
میری فیورٹ مووی ہے اففففف اسکی ہیرو کتنی بے باک لڑکی
ہے۔۔۔"وہ جان بوجھ کر آرمینا کو جیلس فیل کروا رہا تھا۔

آپ کیا اسے غور سے دیکھتے ہیں؟؟"!دانت پیستے ہوئے وہ پوچھنے "
لگی تھی جس پر عالمیار نے سر ہاں میں ہلایا تھا۔

آرمینا نے بنا سوچے سمجھے عالمیار خان کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے اُنہیں کھینچا تھا۔

"آپ آج کے بعد کسی اوَر کو دیکھ کر تو دکھائیں مُجھے آپ کی خیر نہیں ہو گی پھر میرے ہاتھوں۔۔۔"وہ سچ میں برا ہی منا گئی تھی۔

"تمہاری غیر موجودگی میں ایسا۔۔"

"میری آنکھیں آپ پر ہی ہوں گی سمجھے آپ خبر دار جو کسی غیر لڑکی کی طرف دیکھا بھی تو بہت پوزیسو ہوں میں اس بارے میں برداشت نہیں کروں گی آپ میرے علاوَہ کسی اوَر کو دیکھیں۔۔۔"وہ ناک سکھیرتے ہوئے بولی تو عالمیار کا کب کا رکا قہقہہ بے ساختہ نکلا تھا۔

میری پوزیسو بیوی مذاق کر رہا تھا میری نظریں تمہیں دیکھتے ہی "
نہیں بھرتی ہیں کسی اوٗر کو کیا دیکھوں گا اس بارے میں کبھی بھی
پریشان مت ہونا میری پہلی اوٗر آخری محبت تم ہی ہو ہاں تھوڑا
"بہت کرش وہ ہیروئن۔۔۔

خبر دار جو اس چڑیل کا نام بھی لیا تو آپ نے مجھ سے برا کوئی "
نہیں ہو گا۔۔۔ وہ اپنے ہیرو کو ہی الجھائے تو بہت بہتر ہے۔۔۔"وہ
ریموٹ اٹھاتے غصے سے سکرین آف کر چکی تھی اوٗر عالمیار اس
کے ری ایکشن پر خاصا حیران ہوا تھا وہ ایسے جیلس ہو گی کہاں
سوچا تھا مقابل نے۔

وہ اپنے ہیرو کے ساتھ ساتھ کسی اور کو بھی۔۔۔"وہ نجانے کیوں "
آرمینا کی جیلسی کی آخری حد دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس کے لفظ کسی

اوُر کو بھی کہنے سے آگے کے لفظوں کو آرمینا نے پورا نہیں ہونے دیا تھا اس کے لبوں پر انگلی رکھ دی تھی۔۔۔

"وہ اپنی سائیڈ گردن رب" چپ کر جائیں مجھے بہت غصہ آ رہا ہے کرتے ہوئے بولی تھی جبکہ عالمیار خان اپنی مسکراہٹ مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔

"تو غصے میں کیا کرو گی میرے ہونٹوں کو چوم لو گی اگر ایسا کرنے کا ارادہ ہے تو قسم سے مُجھے کوئی پروبلم نہیں ہے اس بات سے۔۔۔"عالمیار کے لہجے کی شوخی اور شرارت ہنوز قائم تھی اوُر آرمینا جو اس پر اپنی جیلسی عیاں کر رہی تھی وہ یہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ جان بوجھ کر یہ سب بول رہا تھا وہ شاید آرمینا کے غصے کی آخری حدوں کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

آپ ہمیشہ اپنے مطلب کی چیزیں ہی کیوں یاد رکھتے ہیں میں کچھ "
"اوٗر بھی کر سکتی ہوں جیسے آپ سے ناراض۔۔

ششش ان لبوں سے ناراضگی کا نام مت لینا بہت مشکل سے "
حالات کچھ نارمل ہوئے ہیں میں پھر سے اب کوئی بدمزگی نہیں
چاہتا ہوں آرمینا اور میں تمہیں تنگ کر رہا تھا ایسا کچھ بھی نہیں ہے
ریلیکس ہو جاؤ تم۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو پیچھے کرتے نرمی سے
بولا تھا۔

جبکہ آرمینا لفظ تنگ پر بدک کر پیچھے ہوئی تھی یعنی وہ جان بوجھ کر
اسے تنگ کر رہا تھا اور وہ کیسے اس پر اپنے جذبات عیاں کر رہی
تھی عالمیار خان اس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی تھی

مُجھے خوشی ہے جتنی محبت میں تم سے کرتا ہوں اتنی تو تم مجھ سے "
نہیں کرتی ہو لیکن جتنی کرتی ہو میرے لیے وہی کافی ہے۔۔۔"وہ
اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

آپ سے زیادہ کرتی ہوں"!!!وہ جیسے جتانے والے انداز میں بولی "
تھی اوَر عالمیار خان نے لبوں کو دانتوں تلے دبائے ہوئے اُسے
دیکھا تھا۔

رئیلی مجھ سے زیادہ کرتی ہو؟؟"!وہ سوالیہ انداز میں ائیبرو اچکاتے "
ہوئے استفسار کرنے لگا تھا آرمینا نے زور سے سر ہلایا تھا۔

پھر میرے جتنی ڈیپ کس کر کے دکھاؤ تو مانوں میں کہ تم مجھ "
سے بہت زیادہ بلکہ میرے سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔۔۔"وہ پیچھے

صوفے کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے ریلیکس انداز میں بولتے آرمینا کو آنکھیں میچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

واٹ آپ کی جیسی بے باک حرکتیں نہیں کر سکتی ہوں میں اوَر " اب چھوڑیں مُجھے روم میں جانا ہے نیند آ رہی ہے مجھے سخت قسم کی اوَر بہت تھکاوٹ بھی ہو رہی ہے۔۔۔"وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی جبکہ عالمیار خان کی نظریں اس کے خوبصورت نشب و فراز پر تھیں جو اسکے سانس لینے پر جیسے مزید ابھر کر سامنے آ رہی تھیں وہ مدہوشی سے آرمینا کی بیوٹی بون پر لب رکھ گیا تھا۔

وہ اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے کرنے لگی تو عالمیار نے اسکا ہاتھ تھام کر بیک پر لے جاتے اس کی شرٹ کو کندھوں سے سرکایا تھا اسے پھر سے رومانٹک ہوتے دیکھ کر آرمینا نے بے ساختہ تھوک نگلتے

ہوئے اپنے خشک لبوں کو تر کیا تھا جبکہ اسکی یہ حرکت مقابل کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی۔۔۔

تھکاوٹ تو دور ہو جائے گی میری جان کی لیکن نیند کا کچھ کرنا " پڑے گا اب سے تمھاری ہر رات میری پناہوں میں گزرے گی میری خوبصورت بیوی۔۔۔"وہ اس کے ناک سے ناک مس کرتے ہوئے گھمبیر اور جذبات سے بوجھل انداز میں بولا تھا۔

آرمینا کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر سیرایت کر گئی تھی کیسے بھول گئی تھی مقابل نے ان پلوں کا نجانے کب سے انتظار لیا تھا اب کیسے اسے آسانی سے جانے دے سکتا تھا۔

مُجھے نیند آ رہی ہے آپ کو جو بھی کرنا ہوا کل کر لیجیے گا ابھی "
مُجھے روم میں لے جائیں پلیز بہت نیند آ رہی ہے مجھے۔۔۔"وہ
عالمیار خان کی گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے منمناتی ہوئی بولی تھی
۔

عالمیار خان نے اُسے بانہوں میں بھرتے کمرے کا رخ کیا تھا جانتا
تھا کہ آرمینا یہ سب کیوں کر رہی تھی یقیناً عالمیار خان سے بچنے کی
کوشش تھی یہ لیکن مقابل جانتا تھا کہ آرمینا کو کیسے اپنے رنگ میں
رنگنا ہے وہ اسے لیے روم میں آیا اوٗر پاؤں کی مدد سے دروازہ بند
کرتے وہ آرمینا کو مرر کے سامنے لے کر آیا تھا وہ جو بیڈ کی طرف
جانا چاہتی تھی ۔

ڈریسنگ مرر میں نظر آتے اپنے اوٗر عالمیار کے عکس کو دیکھنے لگی تھی وہ اسے نرمی سے زمین پر کھڑا کرتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے داراز سے کچھ دیکھ رہا تھا آرمینا اب غور سے کمرے کو دیکھنے لگی تھی۔

"عالمیار یہ گھر آپ نے کب لیا مطلب ہم لوگ تو پہلے فلیٹ میں رہتے تھے تب آپ مجھے یہاں کیوں نہیں لے کر آئے تھے اگر یہ گھر پہلے سے آپ کے استعمال میں تھا تو؟؟؟"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی جبکہ عالمیار خان نے ایک جیولری بوکس اپنے ہاتھوں میں پکڑے ایک نظر آرمینا کو دیکھا تھا۔

"یہ گھر مجھے ہیڈ کوارٹر والوں کی طرف سے دیا گیا تھا جب میں نے جاب شروع کی تھی تمہیں کیسے جہاں لے آتا اُس وقت تم میری جاب کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی تبھی تمہیں فلیٹ میں لے کر

گیا تھا وہ میں نے اپنے ذاتی پیسوں سے خریدا تھا یہاں تمہیں رکھا۔۔۔ "وہ آہستگی سے جواب دینے لگا تھا جبکہ آرمینا حیران ہوئی تھی۔

مطلب میں آپ کی جاب کے بارے میں نہ جان جاؤں اس وجہ " سے آپ مُجھے یہاں لے کر نہیں آئے اور یہاں باقی گھر بھی کیا آرمی والوں کے ہیں۔۔۔؟؟؟"وہ سوال کرنے لگی تھی۔

ہاں یہ ایریا ایسا ہے یہاں زیادہ تر گھر ارمی والوں کے ہیں اور " آس پاس کے سارے گھر ارمی آفیسر کے ہیں۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے ہوئے وہ اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا۔

مُجھے بہت شوق ہے فوجوں کو دیکھنے کا میں تو سارے فوجوں کو "
دیکھوں گی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

تم بس اپنے فوجی کو دیکھو۔۔۔"وہ تھوڑا جیلس ہوا تھا آرمینا کیسے "
اس کے علاوہ کسی اور کو دیکھ سکتی تھی وہ یہ تو کبھی نہیں ہونے
دینے والا تھا۔

اپنے کو تو چوبیس گھنٹے دیکھوں گی۔۔۔"نظریں جھکائے وہ لبوں پر "
بہم سی مسکراہٹ لئے بولی تھی جب کہ اس کا جواب سن کر عالمیار
خاں مسکرایا تھا اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کی گردن سے
بالوں کو سائیڈ پر کرتے وہ ایک نفیس سا نیکلس آرمینا کی نازک
گردن میں پہنا چکا تھا جو بہت خوبصورت لگ رہا تھا کہ وہ بے ساختہ
اس پر لب رکھ گیا تھا۔

آرمینا نے بے اختیار ڈریسنگ ٹیبل کے کونے پر ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔

"وہ نیکلس کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ یہ بہت خوبصورت ہے کب لیا آپ نے؟؟؟"

"وہ آرام سے آرمینا کے سر پر بم گرا گیا تھا۔۔۔ شادی سے پہلے۔۔۔"

وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی تھی کہ اتنا پہلے اگر گفٹ لیا تھا تو اسے دینے کے بجائے عالمیار خان نے اسے اپنے پاس کیوں رکھا۔

"یہ ہی سوچ رہی ہو ناں تمہیں دیکھنے کے بجائے میں نے یہ گفٹ اپنے پاس کیوں رکھا اتنا عرصہ اگر شادی سے پہلے لے لیا تھا تو

تمہیں دیا کیوں نہیں(؟؟"وہ اس کی نظروں میں چھپے سوال کو بخوبی پڑھ رہا تھا آرمینا نے سر ہلایا تھا۔

میں چاہتا تھا جب ہمارا رشتہ مکمل ہو تب تمہیں یہ گفٹ دوں بہت" سنبھال کر رکھا تھا اور اب تمہیں دے رہا ہوں کیونکہ اب ہم ایک ہو چکے ہیں میری جاں۔۔۔"وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اپنے ہونٹوں میں اس کے ہونٹوں کو قید کرتا ہوا بولا تھا جبکہ آرمینا اسکی لوجک پر خاصی حیران ہوئی تھی اب بھلا یہ کیا تک بنتی تھی جب لیا تھا تو اسے دینے میں کیا قباحت تھی لیکن پھر شادی کے بعد والا اپنا بیہویر یاد آیا تھا یقینا اس کے لہجے کی تلخی محسوس کرتے عالمیار نے اُسے یہ گفٹ نہیں دیا ہو گا وہ ایک پل کے لیے اپنے دوئیے پر بہت دکھی ہوئی تھی کاش وہ ایسا نہیں کرتی ۔

اس کی آنکھیں لبا لب پانیوں سے بھری تھیں وہ وقت ان کے لیے کتنا خوبصورت تھا جو وہ اپنی نادانی میں خراب کر چکی تھی عالمیار خان نے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھی تو بے اختیار اسے اپنے لبوں سے چنا تھا وہ یہ تو نہیں چاہتا تھا کہ آرمینا ماضی کو لے کر کسی قسم کے گلٹ کا شکار ہو۔

نو جاناں۔۔ "لہجے میں تھوڑا سا سختی کا عنصر تھا وہ شائد اس ٹاپک " کو کلوز ہی رہنے دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ماضی کو کریدنے سے انکا وقت ہی برباد ہونا تھا اوٗر کچھ نہیں ۔

آج کی رات ہماری زندگی کی سب سے خوبصورت رات ہو گی " جانم۔۔۔ اوٗر اس کے بعد تمہیں بس میں یاد رہوں گا اوٗر میری شدتیں جنہیں تم ابھی برداشت کرو گی میری خوبصورت

بیوی۔۔۔"آرمینا کو پیچھے بیڈ پر گراتا وہ اس کے اوپر آتے اپنی ٹی شرٹ اتار کر دور پھینکتے ہوئے وہ آرمینا کے چہرے پر اپنے لبوں سے بوسوں کی بوچھاڑ کرنے لگا تھا۔

آرمینا نے اس کے پر شدت لمس سے بچنے کے لئے بے اختیار کروٹ بدلی تھی جبکہ اس کے ایسا کرنے پر عالمیار کی نظر اس کی دودھیا کمر پر تھیں ٹی شرٹ بیڈ پر گرنے کی وجہ سے خاصی بے ترتیب ہو گئی تھی اس کی دودھیا کمر پر جھکتے وہ آرمینا پر اپنی گرفت مضبوط کرتے اس کو اپنے لمس کی بارش میں بھگونے لگا تھا۔

دو دیوانوں کا ملن دیکھتے ہوئے چاند شرما کر بادلوں کی آوٹ میں چھپ گیا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 120

••••

دن سبک رفتاری سے گزر رہے تھے حویلی والے اب باقاعدہ ہارشم اوٗر نیوشا کے نکاح کی تاریخ بھی طے کر چکے تھے نکاح کی تقریب سادگی سے انجام پانی تھی پھر باقی شادی کے انویٹس دھوم دھام سے کرنے کا فیصلہ ہوا تھا نکاح کی تقریب سادگی سے حویلی میں ہی کرنے کا فیصلہ ہوا تھا جو کچھ دن بعد کی تھی ابرشم کی مسلسل کوششوں کے باوجود بھی تعزیز رانا مینشن واپس نہیں آیا تھا۔

ابر شم نے دوبارہ کافی بار تعزیز سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی کیونکہ وہ اسکی بات سنتا ہی نہیں تھا اس کو شائد یہ بات کچھ زیادہ ہی ہرٹ کر گئی تھی۔

وہ ابھی تک اپنے اپارٹمنٹ میں رہتا تھا ابر شم واپس اپارٹمنٹ بھی گئی اسے منانے کے لئے لیکن وہ یہ بات جان گیا تھا کہ وہ اس کے پیچھے اپارٹمنٹ آئی ہے تو وہ اپارٹمنٹ گیا ہی نہیں بلکہ اپنے دوست کے پاس چلا گیا تھا۔

ابر شم وہ ساری رات اس کے اپارٹمنٹ میں بیٹھی رہی تھی لیکن اس نے نہ آنا تھا اوٗر نہ ہی وہ آیا تھا وہ کسک کر رہ گئی تھی۔

اور تعزیز کو آج کل ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کرتا ہے ایک دو بار تو اس کی گاڑی بھی کسی دوسری کار سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی وہ اس وقت اپنے اپارٹمنٹ میں بیٹھا تھا کھانا کھا چکا تھا سو اب فری تھا ایسا نہیں تھا کہ اسے ابرشم کی یاد نہیں آتی تھی۔

کتنا مختصر تھا اس کی خوشبوؤں کا دورانیہ وہ اس وقت صوفے پر لیٹا ہوا سگریٹ پھونک رہا تھا اس کے لبوں سے اب سگریٹ الگ نہیں ہوتی تھی۔

اس کے لبوں کے لمس کی عادت جو تھی اب اس کے بغیر جیسے یہ راتیں ناگ بن کر ڈستی تھیں ۔

کہیں بار سوچتا کہ ابرشم کو معاف کر دے لیکن پھر جب اس نے نیوشا اور ہارشم کے نکاح کی خبر سنی تھی وہ تب سے مزید متنفر ہو گیا تھا۔

گرینی کی کالز بھی اسے آ رہی تھیں مسلسل آ رہی تھیں لیکن وہ اگنور کر رہا تھا حویلی سے زرانیل بھی اُسے مسلسل کال کر رہا تھا۔

لیکن وہ کسی کی بھی کالز نہیں اٹھا رہا تھا وہ آفس بھی نہیں جاتا تھا جس کی وجہ سے ابرشم کے لیے اکیلے سب مینج کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا کام کا پریشر بھی بہت زیادہ تھا۔

گرینی کو ایسے نظر انداز کرنا اسے برا تو لگ رہا تھا لیکن اگر وہ اسے بتا دیتی تو حالات شاید اتنے خراب نہیں ہوتے وہ بس سوچ سکا تھا۔

اسکا سیل فون بجا تو اسنے نمبر دیکھا کسی ان سیوڈ نمبر سے کال آ رہی تھی اس نے اٹھا لی تھی لیکن مقابل وجود کی آواز سنتے اسے زبردست جھٹکا لگا تھا وہ لابیشا تھی اسے بھلا کیسے تعزیز کا نمبر ملا وہ اس سے بات کرنے کے حق میں ہرگز نہیں تھا لیکن پھر اب کال اٹھا لی تھی تو بات کرنی ضروری تھی ۔

ہیلو کیا کام ہے؟؟؟"وہ سرد لہجے میں بولا تو لابیشا جو چیئر پر بیٹھی " کافی پیتے ہوئے ساتھ اسے کال کی تھی اچھلی تھی اس کی تند و تیز آواز سن کر جس کے نتیجے میں کافی کا مگ اس کے ہاتھ سے گرا تھا۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں اتنے دنوں سے آفس بھی نہیں آ رہے ہیں تو سوچا" آپ سے پوچھ لوں سوری اگر آپ کو پریشان کیا ہو میں نے

تو؟؟؟"وہ اداسی سے بولی تھی جیسے تعزیز کے آفس نہ جانے سے سب سے زیادہ پریشان وہ ہی ہو اور یہ بات کسی حد تک سچ بھی تھی کیونکہ وہ اسے جتنا یاد کر رہی تھی کہ وہ پاس ہوتا تو وہ اس کے قریب آنے سے بھی گریز نہیں کرتی شاید۔

آپ میرے لئے پریشان کیوں ہو رہی تھیں؟؟"!تعزیز نے غصیلے " تاثرات چہرے پر سجائے لابیشا سے استفسار کیا تھا تبھی وہ مزید ڈری تھی مقابل کے انداز سے۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ میں کیوں پریشان ہو رہی تھی آپ " کے لیے اور ابر شم میم کو تو آپ کے ہونے نہ ہونے سے شاید کوئی فکر نہیں ہے وہ تو آفس میں بھی کافی خوش نظر آتی ہیں اور آج

کل تو ائزم کے کافی کلوز ہیں وہ!!؛"وہ جان بوجھ کر تعزیز کے دل میں ابرشم کے لیے شک ڈال رہی تھی۔

لابیشا کی اس بکواس پر تعزیز کی گرفت اس کے فون پر سخت ہوئی تھی۔۔

مقابل موجود لڑکی شائد بہت بڑی غلط فہمی کا شکار تھی کیونکہ تعزیز آنکھیں بند کر کے ابرشم پر بھروسہ کرتا تھا شائد لابیشا کی بھول تھی یہ کہ وہ ایسے کسی کے بولنے پر ابرشم پر شک کرتا۔

یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے مس لابیشا اوٗر پلیز آئندہ مجھے کال مت " کیجئے گا آپ۔۔۔"وہ اس سے پہلے کہ لابیشا کو کھری کھری سناتا لابیشا نے اُسے کچھ کہنے سے روکا تھا۔

تعزیز پلیز آپ ایسے تو نہیں بولیں۔۔۔"لابیشا ابر شم کو اپنے کیبن " سے نکلتے دیکھ کر خاص اسے سنانے کے لئے بولی تھی وہ جانتی تھی کہ تعزیز پر اس کی باتوں کا اثر ہو نہ ہو لیکن ابر شم ضرور کچھ نہ کچھ کرے گی۔۔۔۔

تقریبا رات کے آٹھ بجنے والے تھے ابر شم کام کی وجہ سے آج رات گئے تک آفس میں موجود تھی اوٗر اس کے ساتھ ہی لابیشا بھی رکی ہوئی تھی ابر شم کسی بھی وقت اپنے کیبن سے نکل سکتی تھی تبھی لابیشا نے تعزیز کو کال کی تھی اوٗر اس وقت ابر شم کو وہ ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے وہ دونوں نجانے کب سے ایک دوسرے سے بات کر رہی یو۔

واٹ دی۔۔۔"تعزیز بولتے بولتے رکا تھا یہ لڑکی اسے اب پریشان "
کر رہی تھی اوٗر اس نے مزید نیوشا کی کوئی بات سنے بغیر کال کٹ
کر دی تھی۔۔

تعزیز کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ دوسری طرف ابرشم
بھی موجود تھی جو نجانے اس کال کو سنتے کیسے ری ایکٹ کرتی لیکن
وہ اس وقت اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

کس سے بات کر رہی تھی تم؟"!ابرشم نیوشا کے مقابل آتے "
سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

جی وہ تعزیز سے بات کر رہی تھی میں وہ اکیلے بور ہو رہے تھے "
اُنہوں نے مُجھے کال کر دی اکثر کرتے ہیں آج کل تو کچھ زیادہ ہی

کرتے ہیں وہ نجانے کیا مسلہ ہے ان کے ساتھ۔۔۔"وہ لابیشا ہی کیا جو دوسروں کے درمیان آگ نہ لگائے سو وہ ابرشم کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

ویسے وہ تمہیں کچھ زیادہ ہی کالز کرتا ہے تو اس سے یہ نہیں پوچھا" تم نے اُسے کیا مسلہ ہے۔۔۔؟؟"!ابرشم سینے پر بازو باندھے ریلکس ہو کر پوچھنے لگی تھی جبکہ اندر جو وبال اٹھ رہے تھے اُن سے بس وہ خود ہی واقف تھی۔

جی جی وہ اُنہوں نے بتایا تھا لیکن میرے زہن سے نکل گیا یہ " آپ گھر جا رہی ہیں اب میں بھی جا سکتی ہوں کیا؟"!!وہ بوکھلا گئی تھی ابرشم کتنی تیز تھی یہ بات تو وہ خوُد بھی اچھے سے جانتی تھی

تبھی تو ایسے ابر شم کی تفتیش پر وہ بولی تھی ابر شم طنزیہ انداز میں ہنسی تھی۔

نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ لابیشا جھوٹ بول رہی تھی تعزیز بھلا کیونکر لابیشا سے بات کرے گا جبکہ ان کے درمیان اب سب کلئیر بھی ہو چکا تھا۔

تعزیز اسے بتا چکا تھا کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے تبھی وہ دل ہی دل میں تعزیز پر بھروسہ کر رہی تھی وہ پہلے ہی ایک بات تعزیز کو اپنی باتوں سے خاصا ہرٹ کر چکی تھی دوبارہ ایسی حرکت وہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس پر اعتبار تھا بھلے پھر ان کے درمیان دوریاں آ چکی تھیں لیکن وہ تعزیز پر ابھی بھی بھروسہ کرتی تھی۔۔۔

ہاں تم بھی اب جا سکتی ہو"!!!ابر شم اپنا بیگ شولڈر پر ٹھیک کرتی " ہوئی بولی تھی جبکہ لابیشا کسی گہری سوچ میں پڑ گئی تھی جانتی تھی اب ابر شم تعزیز سے کنٹکنٹ کرے گی اوٗر اگر اس کا پول کھل گیا تو نہیں اسے کچھ کرنا تھا۔

میم مجھے اتنی رات گئے ٹیکسی نہیں ملے گی کیا میں آپ کے ساتھ " جا سکتی ہوں میرا مطلب ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ مجھے میرے گھر تک ڈورپ کر سکتی ہیں۔۔۔؟؟؟"فحال یہی بہانہ اس کے زہن میں آیا تھا چلو کچھ دیر کے لیے تو وہ ابر شم کو اپنے ساتھ بیزی رکھ سکتی تھی۔

ہاں آ جاؤ۔۔۔"ابر شم کا ارادہ تو نہیں تھا لیکن پھر جب اس نے "
پورے آفس کو خالی دیکھا تو نجانے انسانیت کے ناطے وہ اسے وہاں
اکیلا نہیں چھوڑ پائی تھی۔۔

تھینکس میم۔۔۔"لابیشا سیل فون اٹھائے ابر شم کے پیچھے پیچھے ہی "
پارکنگ ایریا میں آئی تھی ابر شم جو پہلے تو تعزیز کے ساتھ آفس
آتی تھی اب خود آ رہی تھی ڈرائیور کو بھی اس نے ساتھ آنے
سے منع کر دیا تھا گرینی نے تو اسے سمجھایا تھا کہ تم خوُد ڈرائیو مت
کرنا لیکن اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ خود ہی ڈرائیو کرے گی۔۔۔

ابر شم فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تو لابیشا بھی دروازہ کھولتے اس کے
ساتھ دوسری طرف بیٹھ گئی تھی اور ہلکا سا مسکرائی تھی لیکن اب

نے جھوٹے منہ مسکرانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا ابرشم کے اس سرد انداز پر وہ اتنا سا منہ بنا کر رہ گئی تھی۔۔

اندر سے کافی پریشان بھی تھی ائزم کی پلاننگ کی وجہ سے بھی وہ ابرشم کے لئے تعزیز کو نقصان پہنچانے والا تھا لیکن وہ یہ نہیں ہونے دے سکتی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں اسے تعزیز چاہیے تھا۔

ایک پل کے لئے ابرشم کو دیکھتے ہوئے لابیشا کے زہن میں یہ خیال آیا کہ وہ اسے آئزم کے بارے میں بتا دے لیکن پھر جانتی تھی کہ ایسے تو ابرشم اوٗر تعزیز کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے گا جو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔۔

تبھی خاموش رہی اوٗر ابرشم لب بھینچے ڈرائیو کرتی رہی تھی گاڑی لابیشا کے اپارٹمنٹ کے سامنے روکی تھی ابرشم نے اوٗر اترنے سے پہلے لابیشا نے ابرشم کو اپارٹمنٹ کے اندر آنے کی آفر کی تھی جسے وہ سہولت سے انکار کر گئی تھی۔

اس پل اسے تنہائی چاہیے تھی تبھی وہ کسی خاموش کونے میں بیٹھ کر بس خوٗد کو یہ تسلی دینا چاہتی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے تعزیز اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا ہے ۔

لیکن لابیشا نے خوٗد تعزیز کا نام لیا تھا کیا مجھے تعزیز سے اس " بارے میں بات کرنی چاہیے اب اختلافات اپنی جگہ لیکن وہ ایسے میری جگہ کسی اوٗر دینے کی کوشش کیسے کر سکتا ہے یہ میں ہونے

نہیں دوں گی تعزیز یو آر اونلی مائین۔۔۔۔"وہ اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے زور سے غرائی تھی۔

جبکہ اب اس کا رخ تعزیز کے اپارٹمنٹ کی طرف تھا۔

وہ جو خوُد سے یہ عہد کر چکی تھی کہ اب وہ تعزیز کے اپارٹمنٹ میں نہیں جائے گی کیونکہ پچھلی رات والا واقع وہ بھولی نہیں تھی جب پوری رات اس نے تعزیز کا انتظار کیا اوُر وہ آیا ہی نہیں تھا اس واقعے کے بعد وہ سوچ چکی تھی کہ وہ تعزیز سے بات نہیں کرے گی۔۔۔

کم سے کم تب تک تو بالکل بھی جبکہ تک تعزیز کو خوُد اپنی کہی ہوئی باتوں کا احساس نہیں ہو جاتا اسی وجہ سے اسنے گرینی سے بھی ہارشم اوُر نیوشا کے نکاح کی بات کی تھی۔۔

اب تعزیز اگر نہیں ماں رہا تھا تو وہ کیونکر ہارشم کے رشتے کو خراب کرتی جبک اسکا اپنا رشتہ تو خراب ہو ہی چکا تھا۔

گرینی نے تو صاف صاف انکار کیا تھا کہ وہ تعزیز کو منائے بغیر ایسا کوئی فنکشن ارینج نہیں کرنا چاہتی تھیں لیکن پھر ابرشم کی ضد کو دیکھتے ہوئے وہ مان گئی تھیں ۔

ابرشم سوچوں میں گھیری ہوئی ہی تعزیز کے اپارٹمنٹ کے دروازے تک پہنچ گئی تھی اوُر اب یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اندر

جائے یا واپس چلی جائے اندر جاتے ہوئے تھوڑی بہت جھجک اسے محسوس ہو رہی تھی۔

ایسا وہ اس وجہ سے سوچ رہی تھی کیونکہ تعزیز نے پچھلی بار کیا ہی ایسا تھا ابر شم کے ساتھ پر اب وہ آ چکی تھی تو واپس کیسے جاتی اوٗر تعزیز سے تفتیش بھی تو کرنی تھی ناں کہ وہ لابیشا سچ بول رہی تھی یا جھوٹ آخر تھی تو ایک بیوی کیسے دل میں ایسے خیالات نہ لاتی وہ

۔

بہت ہمت کرتے گہرا سانس لیتے خوٗد کو کمپوز کرتے اس نے بیل بجائی تھی قدموں کی آہٹ سنتے دل کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی جانتی تھی وہ دروازے کی طرف آ رہا تھا۔

گھبراہٹ کے مارے ابر شم کے چہرے پر پسینہ آیا تھا جسے اس نے صاف کیا تھا اوٗر اپنے بیگ کی سٹرپ پر گرفت سخت کی تھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ بے ساختہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا گئی تھی ۔

تعزیز نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ابر شم کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں واضح حیرتِ ابھری تھی ابر شم کیونکر تھی وہاں جبکہ ان کے درمیان اتنا کچھ ہو گیا تھا پھر بھی وہ وہاں آ گئی تھی کیونکہ ۔

وہ مسلسل ابر شم اوٗر باقی سب کو اگنور کر رہا تھا لیکن ابر شم سے اسے امید نہیں تھی کہ وہ یوں رات کو ایسے اس کے اپارٹمنٹ میں آ جائے گی۔

اس نے دروازہ کھلا چھوڑا اوٗر واپس اندر چلا گیا تھا ابر شم اندر آتی دروازہ بند کرتے ہوئے اُس کے پیچھے ہی آگے لاونج کی طرف بڑھی تھی تعزیز کے ہاتھ میں اسکا موبائل تھا وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگی تھی۔

.....

ضرغام خان اپنی براؤن مردانہ شال کو کندھوں پر ٹھیک کرتا ہوا سڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آ رہا تھا آج اسے آتے آتے دیر ہو گئی تھی ورنہ جب سے اسکی بیوی اوٗر بیٹا حویلی میں تھے وہ جلدی حویلی واپس آ جاتا تھا مغرب کی نماز مسجد میں ادا کرتے وہ شام کے وقت ہی حویلی آ جاتا تھا لیکن آج اسے تھوڑی دیر ہو چکی تھی۔۔

یقیناً اب سب حویلی والے کھانا کھا چکے تھے لاونج اوَر ہال دونوں سنسان تھے ۔

سب لوگ کچھ دنوں بعد ہونے والے نیوشا کے نکاح کی تیاری میں مصروف تھے ضرغام خان کو خوشی تھی کہ نیوشا کی شادی ہونے والی تھی ایسے وہ بھی اپنے گھر والی ہو جاتی اسے خوشی تھی کہ نیوشا کو آخر کار عقل آ ہی گئی ہے۔۔۔

وہ مضبوط قدم اُٹھاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا اپنے بیٹے کو سوچتے لبوں پر بہم سی مسکراہٹ آئی تھی وہ کم ہی ضرغام خان کے پاس آتا تھا ایک تو ارشک ضرغام خان کو اُسے اٹھانے نہیں دیتی تھی اوَر دوسرا اگر صبحِ ارشک سو رہی ہوتی اوَر وہ

ضرشک کو اٹھا لیتا تو وہ ضرغام خان کی گود میں آتے ہی رونا شروع کر دیتا تھا نجانے کیا مسئلہ تھا اسے ضرغام خان سے۔

باقی وہ زرانیل خان اوٗر ارواح کے پاس کھیلتا تھا ان کی گود میں خوشی خوشی چلا جاتا تھا نہیں جانتا تھا تو بس ضرغام خان کی گود میں نہیں جاتا تھا۔

بی بی جان اوٗر شمس خان مرتضیٰ خان اوٗر باقی سب کا رویہ ارشک کے ساتھ بہت اچھا تھا لیکن وہ خوٗد کسی کو مخاطب نہیں کرتی تھی اوٗر نہ ہی وہ کمرے سے نکلتی تھی اسکا زیادہ تر وقت کمرے میں ہی گزرتا تھا۔

ضرغام خان کی غیر موجودگی میں وہ کمرے میں ریلیکس ہو کر رہ لیتی تھی لیکن ضرغام خان کے ہوتے ہوئے وہ کافی جھجک محسوس کرتی تھی ایک اجنبیت کی دیوار دونوں کے درمیان حائل تھی۔

جسے ضرغام خان نے گرانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ناکام رہا کیونکہ ارشک اسکی طرف دیکھتی تک نہیں تھی وہ بات بھی لیے دیئے انداز میں کر رہی تھی کوشش کرتی تھی کہ ضرغام خان کو وہ بہت کم مخاطب کرے ۔

حویلی والے سب لوگوں کو دیکھتے اسے اپنی ماں کی یاد آتی تھی اب تک وہ اس حقیقت سے واقف نہیں تھی کہ ضرغام خان کہیں نہ کہیں اسکی ماں کی موت کا زمہ دار تھا کہ اگر وہ اُن کے گھر کو آگ نہیں لگواتا تو شائد اسکی امی زندہ ہوتی جب یہ بات اُسے

معلوم پڑ جاتی تو شائد وہ ساری زندگی ضرغام خان کی شکل بھی نہیں دیکھتی ۔

ضرغام خان کمرے سوچو میں گھیرا ہی روم میں انٹر ہوا تھا ۔

یہاں ارشک کے کندھے سے لٹکا ہوا ضرشک اپنی کالی آنکھیں نیند سے کبھی بند کر رہا تھا تو کبھی کھول رہا تھا اوٗر اپنی مما کو پورے روم کے چکر لگانے پر مجبور کر رہا تھا۔

ضرغام خان نے روم میں بے بی کاٹ رکھوایا ہوا تھا لیکن ارشک ضرشک کو اس میں لٹانے کے بجائے اپنے پاس بیڈ پر سلاتی تھی اوٗر ضرغام خان روم میں رکھے ہوئے صوفے پر ساری رات کروٹ بدلتے گزر دیتا تھا ارشک کو زرا بھی اسکی حالت پر ترس نہیں آتا

تھا یا اگر یوں کہا جائے کہ وہ اپنے پرانے بدلے لے رہی تھی تو غلط نہیں تھا اسکا بس چلتا تو وہ ضرغام خان کو روم سے ہی بے دخل کر دیتی ۔

خیر ان کے درمیان جیسے حالات تھے کچھ بعید نہیں تھی کہ ایسا بھی ہو جاتا اُن کے درمیان لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ ضرغام خان ایک پل کے لئے بھی نہیں سوتا تھا ساری رات کروٹیں بدلتا رہتا تھا وہ اس کے قریب ہو اور وہ سو جائے یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا لیکن وہ گن گن کر بدلے لے رہی تھی ضرغام خان سے۔۔۔

ضرغام خان نے ضرشک کو جان نثار نظروں سے دیکھا تھا جس نے ابھی تک ارشک کو جگایا ہوا تھا ورنہ وہ اسے سوتی ہوئی ملتی اس وقت لیکن وہ جاگ رہی تھی تو ضرشک کی وجہ سے۔

اؤر وہ جو نیند میں جا رہا تھا ضرغام خان کو دیکھتے اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔

اؤر ضرغام خان نے حیرتِ سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو تھا کتنا سا اؤر اُسے اتنا تنگ کرتا تھا ضرغام خان کا بے ساختہ دل چاہا وہ اگے بڑھتے ہوئے ضرشک کو اپنے سینے سے لگاتے پیار کرے لیکن اس وقت وہ یہ کرتا تو کوئی بعید نہیں تھی کہ ارشک روم چھوڑ کر ہی چلی جاتی جو وہ کسی قیمت پر نہیں چاہتا تھا۔

لہذا دل کی خواہش دل میں ہی دبائے وہ ان دونوں کو دیکھنے لگا ضرشک سو گیا تو ارشک نے اُسے بیڈ پر لٹایا تھا اچانک نظریں اپنے قمیض کی فرنٹ زپ پر پڑی تھیں جو کھلی ہوئی تھیں شائد جب وہ ضرشک کو فیڈ کروا رہی تھی تب اس نے بے دھیانی میں بند نہیں کی ضرغام خان کی بے ساختہ اس کے بلیک بلاؤز پر گئی تھی افف اس کے کندن نشب و فراز ضرغام خان نے نظروں کا مرکز بدلا تھا ورنہ اس پل وہ سارے عہد و پیمان بھاڑ میں جھونک کر ارشک کے قریب چلا جاتا جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

ارشک نے ضرغام کی نظروں کے تعاقب دیکھا تو وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی جلدی سے اپنی قمیض کی زپ بند کرتے اپنے بالوں کو پیچھے کی طرف چھوڑتے اس نے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا۔

وہ اکثر جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتی تھی تاکہ ضرغام خان کو یہ احساس دلا سکے اگر وہ اس کے قریب آنے کی خواہش رکھتا ہے تو یہ اسکی بھول ہے۔

جبکہ دوسری طرف ضرغام خان کے لیے بہت مشکل ہوا تھا اس پل اپنے دل کی حالت کو قابو کرنا وہ اتنے قریب تھی کہ ایک قدم کے فاصلے کو مٹاتے ہوئے وہ اس کے گلابی لبوں کو چھو سکتا تھا لیکن ستم ظریفی تھی کہ وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔

ارشک نے جو وعدہ ضرغام خان سے لیا تھا وہ اسے پورا کر رہا تھا ہاں وہ الگ بات تھی کہ رات کو ارشک کے سونے کے بعد وہ اس کے لبوں سے اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کرتا تھا۔

۔

ضرغام خان نے اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک گہرا سانس ہوا کے سپردِ کیا اوٗر اپنے قمیض کے بٹن کھولتے ہوئے ایک نظر ارشک کو دیکھا جو اب بیڈ پر ضرشک کے ساتھ لیٹ چکی تھی۔۔

وہ باتھ روم چلا گیا فریش ہو کر شاور لیتے وہ بلیک کلر کے ٹروزار میں واپس آیا تو ارشک کو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے سوتے پایا تھا

خیر اتنا تو وہ جانتا تھا کہ ارشک سو نہیں رہی تھی بلکہ جان بوجھ کر ایسا شو کر رہی تھی۔۔

وہ ارشک کو دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا بالوں میں برش کرتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا سگریٹ کا پیکٹ اٹھاتے اسے سلگاتے ہوئے لبوں سے لگایا تھا اس وقت اپنی اندورنی کیفیت پر قابو پانے کے لیے سگریٹ ہی بہترین ساتھی تھی ضرغام خان کے لیے ۔

کمرے میں عجیب طرح کی مہک محسوس کرتے ارشک نے کروٹ بدلی تھی اوٗر اپنے چہرے پر تکیہ رکھا تھا وہ اپنے بابا کو سوچنے لگی تھی ضرغام خان نے اسے اسکا فون واپس کر دیا تھا وہ اب اپنے بابا سے بات کر لیتی تھی۔۔

اُنہیں یہاں آنے سے ارشک نے خوُد ہی منع کر دیا تھا اوُر ارسام کو پھر ارشک کا میسج مل گیا تھا سو وہ بھی وہاں نہیں آیا تھا ارشک نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بابا حویلی آئیں اوُر سب لوگوں کو اُنکے بارے میں پتہ چلے خوُد تو وہ ابھی تک حویلی سے جانے پر بضد تھی کہ وہ حویلی والوں سے مراسم بڑھانے کی خواہش مند ہرگز نہیں تھی۔۔

ضرغام خان نے ارشک کو کروٹ بدلتے دیکھا تو وہ سگریٹ لیتے ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا تاکہ وہ آرام سے سو جائے کیونکہ اس پل اسے تو ارشک کے لبوں کی شدید خواہش ہو چلی تھی من مچل رہا تھا اُنہیں محسوس کرنے کے لیے لیکن کیسے جاتا وہ ارشک کے قریب جبکہ جانتا تھا کہ وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

کاش کہ ان کا کپل بھی ایک ہپی کپل ہوتا جس کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہوتا ضرغام خان بس سوچ سکا تھا۔۔۔

وہ کافی دیر ٹیرس پر سگریٹ پھونکنے کے بعد روم میں واپس آیا تھا یقینا ارشک سو چکی تھی وہ ہلکا سا مسکرایا تھا اوٗر ارشک کی سائیڈ کی طرف جاتے اس کے قریب زمین پر بیٹھتے ارشک کے بالوں کو نرمی سے چھوا تھا نرمی سے اُن پر لب رکھے تھے وہ ہنوز سو رہی تھی۔۔

وہ اپنے دل پر کنٹرول نہ کرتے ارشک کے لبوں کو اپنے لبوں میں دباتے ان کی سانسوں کو خود میں انہیل کرنے لگا تھا ایک سکون کی لہر ارشک کے لمس سے ہمیشہ کی طرح ضرغام خان کے وجودِ میں اتر گئی تھی وہ نرمی سے ارشک کے لبوں کا جام پی رہا تھا دل تھا کہ

بھرنے کا نام نہیں لے رہا تھا لب تھے کہ اتنے پیاسے تھے جیسے ارشک کی ہر آتی جاتی سانس کو پی جانا چاہتے تھے۔۔

ضرغام خان کے ہاتھ بے اختیار ارشک کے کندن نشب و فراز پر آئے تھے کچھ دیر پہلے کا منظر سوچتے لبوں کو بہم سی مسکراہٹ نے چھوا تھا جب وہ اس کی بے ترتیب شرٹ سے چلکتے حسن کو دیکھ رہا تھا۔

ارشک کی اس پل کی حالتِ سوچتے ضرغام خان مسکراتے ہوئے اسکے نچلے لب کو اپنے لبوں سے چوم گیا تھا۔۔۔

ارشک کی سانس پھولنے لگی تھی اس سے پہلے کہ اسکی آنکھ کھل جاتی اوٗر وہ ضرغام خان کو ہی غلط سمجھتی ضرغام خان نے نا چاہتے ہوئے ارشک کے لبوں کو آزاد کیا تھا۔

اس کے بھیگے لبوں کو سہلایا جو ضرغام خان کی شدتوں پر سرخ ہو رہے تھے دل چاہا رہا تھا ایک بار پھر سے ارشک کے لبوں کا بوسہ لینے کا لیکن پھر خوٗد کو ڈپٹتے ہوئے وہ پیچھے ہوا تھا۔

اپنے ہاتھوں سے ارشک کی گہرائیوں کو محسوس کیا تھا اس کی شرٹ کی زپ کھولتے وہ اس کی دھڑکنوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا پہلے گیارہ مہینے اسکے ملنے کے انتظار میں گزر گئے اب جب وہ پاس تھی تو پھر بھی اسکی دوری سہنی پڑ رہی تھی ضرغام خان نے اُسے دیکھا جو نیند میں بھی سرخ ہو رہی تھی۔

اس کی کچھ دیر پہلے کی گئی جسارت پر اس کے رخسار دہک رہے تھے ضرغام خان حیران ہوا قربت کے لمحات یاد آئے تھے جب ارشک ایسے ہی اس کے قریب جانے پر سرخ ہو جاتی تھی۔

وہ ضرشک کے بعد جیسے مذید خوبصورت ہو گئی تھی یا پھر ضرغام کو لگ رہی تھی۔

جو تھا اب ارشک سے دوری ضرغام خان کے لیے بہت مشکل تھی کیسے رہ سکتا تھا وہ ارشک سے دور کبھی نہیں ۔

وہ ارشک کو اچھے سے سمجھ رہا تھا شاید ارشک کے دل میں یہ ڈر بیٹھ گیا تھا کہ کہیں ضرغام ضرشک کو ہی نہ چھین لے ارشک سے جبکہ یہ کام ضرغام خان مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا ہاں ضرشک اسکا

بیٹا تھا ضرغام خان کو ضرشک سے محبت تھی لیکن اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ وہ ضرشک کو ارشک سے چھین لیتا یا ایسی کوئی کوشش بھی کرتا وہ جانتا تھا کہ اُس دن بوتیک میں ارشک کسی کے بارے میں بات کر رہی تھی تو وہ ضرشک تھا۔

اوَر اس بات کو سوچتے ضرغام خان کتنی بری کنڈیشن میں رہا شاید ارشک کو اندازہ نہیں تھا۔

ضرغام خان نے ارشک کے چہرے پر آتی بالع کی لٹوں کو نرمی سے پیچھے کیا تھا اوَر اس کے دہکتے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔

وہ نیند میں بھی ضرغام خان کے لمس کو محسوس کرتے اپنے چہرے پر ہاتھ مارنے لگی تھی لیکن ضرغام خان کی نظر جب جاگتے ہوئے ضرشک پر پڑی تو وہ اٹھتے اسکی سائیڈ پر آیا تھا۔

وہ رات کو ایک بار ضرور جگاتا تھا فیڈ نہیں کرتا تھا لیکن اسکی آنکھ ہی جاتی تھی شاید دن میں سونے کی وجہ سے۔

ضرغام خان کو اس کے فیس ایکسپریشن سے پتہ چل گیا تھا کہ موصوف رونے کے لئے لبوں کو باہر کو لٹکا چکے تھے وہ ضرشک کو بانہوں میں بھرتے روم میں ٹہلنے لگا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ضرشک روئے اور اسکی مما کی آنکھ کھل جائے ۔

ضرشک ضرغام خان کو دیکھتے برا سا منہ بنا گیا تھا جبکہ ضرغام خان تو اپنے بیٹے کا اٹیٹیوڈ دیکھ کر جلا تھا۔

تھا کتنا سا اوٗر کیسے برا منہ بنا رہا تھا ضرغام خان کا دل چاہا اسے اپنی مونچھیں چھبو دے لیکن پھر وہ روتا اوٗر ضرغام خان اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا تبھی ضرشک کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے اپنے سامنے کیا تھا وہ غور سے ضرغام خان کو دیکھ رہا تھا کافی دن سے وہ بار بار ضرغام خان کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اب ضرغام خان کو پہچاننے لگا تھا تبھی رونے کے بجائے کھل کھلاتے ہوئے ضرغام خان کے چہرے پر ہاتھ مارنے لگا تھا۔

اوُر ضرشک کو خوش دیکھتے ضرغام خان کی آنکھ سے ایک آنسو بہتے اس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا اپنے بیٹے کو ایسے خوُد کے ساتھ خوش دیکھتے وہ نم آنکھوں سے مسکرایا تھا۔

ضرشک کی ننھی سی پیشانی پر بوسہ دیتے اسے اپنے کندھے سے لگائے اسکی پیٹھ تھپتھپائی کہ وہ سو جائے لیکن وہ مزید کھل کھلایا تھا اوُر اس کی کھکھلاہٹ کی آواز سنتے ارشک کی آنکھ کھل گئ تھی۔

وہ بدک کر اٹھی تھی ضرشک کو ضرغام خان کی گود میں دیکھتے وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھتے ضرغام خان کے قریب جاتے اسکی گود سے ضرشک کو اٹھا چکی تھی۔

یہ نیو پلاننگ ہے آپ کی میرے بیٹے کو خود کے ساتھ اٹیچ کر کے "
اسے مجھ سے دور کرنے کی میں کیسے بھول گئی آپ ضرغام خان ہیں
جو مُجھے تکلیف دینے کا کوئی موقع بھلا کیسے ہاتھ سے جانے دیں
گے۔۔۔"وہ بدگمانی کو شکار ہوتے ہوئے بولی تھی شاید اسے ایسا لگا
تھا کہ ضرغام خان ضرشک کو خود کے قریب کرنے کی کوشش کر
رہا تھا تاکہ وہ ارشک سے دور ہو جائے ۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو ارشک تم میں بھلا ایسا کیونکر کروں گا تم "
ضرشک کی ماں ہو اور تم دونوں میرے لیے بہت اہم ہو وہ
ضرشک نیند سے اٹھ گیا تو میں نے سوچا وہ تمہیں ڈسٹرب نہ کریں
تبھی اسے اپنی گود میں اٹھایا اور تم یوں مجھ پر الزام لگا رہی

ہو۔۔۔"ضرغام خان تاسف بھری نظروں سے ارشک کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"!وہ بھڑکی تو اس بات پر تھی جہ کیوں اٹھایا میرے بیٹے کو؟؟؟" ضرغام خان نے ضرشک کو اُٹھایا ہی کیوں وہ شاید نہیں چاہتی تھی کہ ضرغام خان یا پھر حویلی کا کوئی بھی فرد ضرشک کو اُٹھائے اپنے بیٹے کو کسی کی گود میں وہ دیکھ نہیں سکتی تھی ۔

"ارشک ریلکس۔۔۔ اتنا پینک کیوں ہو رہی ہو میرا بھی بیٹا ہے یہ اوُر دوسری بات میں کیا اسے نہیں اٹھا سکتا ہوں؟؟؟" آخری بات اس نے سوالیہ انداز میں پوچھی تھی جبکہ ضرغام خان کے سوال کو ارشک نے یکسر نظر انداز کیا تھا۔

آپ کے کسی سوال کا جواب دینا میں ضروری نہیں سمجھتی ہوں "
اور آج کے بعد ضرشک کو مت اٹھایئے گا آپ میں اسے کسی کے
پاس بھی برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔"وہ ضرشک کے رخساروں
کو سہلاتے ہوئے بولی تھی۔

وہ حیران تھی کہ پہلے تو ضرشک اپنے باپ کے پاس جاتا نہیں تھا
ابھی کیسے پرسکون ضرغام خان کی گود بیٹھا ہوا تھا یہ بات اُسے مزید
سلگا گئی تھی ۔

ارشک تم کیسے میرے بیٹے کو میرے پاس آنے سے روک سکتی ہو "
کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں اسے اٹھا بھی نہیں سکتا ہوں۔۔۔"ضرغام
خان ارشک پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسکی باتوں سے وہ
ہرٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی تو روکا تھا ناں میرے بابا کے پاس جانے سے کتنا تڑپتی "
تھی میں ان سے ملنے کے لیے لیکن آپ نے تو یہاں تک کہہ دیا
تھا کہ میں اُنکا نام بھی نہیں لے سکتی ہوں کیا کیا تھا ایک بار جب
میں نے بابا کا نام لیا تھا آپ کے سامنے"!!!وہ ماضی کا حوالہ دے
رہی تھی۔۔

اوَر ضرغام خان پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ کیا کرنا
چاہ رہی تھی ضرغام خان اچھے سے سمجھ رہا تھا۔

ارشک ان سے کے درمیان تم میرے بیٹے کو کیوں لا رہی ہو وہ "
ماضی تھا گزر گیا اب اُسے یاد کرنے کیا فایدہ ہو گا اسے بھول
جاؤ۔۔۔"ضرغام خان نے ارشک کے رخساروں پر اپنا ہاتھ رکھتے
اسے پرسکون کرنا چاہا لیکن ارشک نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

آپ بھی تو محسوس کریں اس تکلیف کو جو میرے بابا نے کئ تھی "
جب جب آپ نے میرے ساتھ غلط کیا آپ کا بس چلتا تو میں کبھی
اپنے بابا کو یاد بھی نہیں کر پاتی۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے ضرغام خان
کو دیکھتے ہوئے شکوہ کرنے لگی تھی۔

ضرغام خان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا وہ جو یہ سمجھ رہا تھا کہ ارشک
سب بھول چکی ہو گی غلط تھا ارشک کو سب یاد تھا وہ کچھ نہیں
بھولی تھی اوٗر نہ اب وہ ضرغام خان کو بھولنے دینے والی
تھی۔۔۔۔۔

۔

ہاں میں نے تب غلط کی مانتا ہوں لیکن اگر تم خوُد کو میری جگہ "
رکھ کر سوچو اگر تمھارے بابا کا قتل ہو جائے اور قاتل تمہاری
نظروں کے سامنے ہو تم کیا کرو گی اُسے پھولوں کے ہار پہناؤ گی
کیا؟؟؟"ضرغام خان سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا جبکہ ارشک نے اُس
کی بات اپنی نم پلکیں اُٹھائے اسے دیکھا تھا۔

آپ کو جو دکھایا گیا آپ نے اُسی پر یقین کیا خود سے کبھی اپنے "
بابا کے اصل قاتل کو ڈھونڈنے کی کوشش تک نہیں کی بس
میرے بابا کو قاتل مان لیا آپ نے یہ کہاں کا انصاف تھا بھلا"!!وہ
افسردگی سے بولی تھی۔

ارشک میں غلط تھا میں جانتا ہوں بہت غلط کیا تمھارے ساتھ مُجھے "
معاف کر دو پلیز ائی ایم سوری۔۔۔"وہ ارشک کی پیشانی سے اپنی
پیشانی ٹکائے جذبات سے بوجھل انداز میں بولا تھا۔

ارشک نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خوُد سے دور کیا تھا
اسکی گرم سانسوں کی تپش سے اپنا چہرہ جھلساتا ہوُا محسوس ہو رہا تھا
وہ کیوں آ رہا تھا ارشک کے قریب وہ ایسا نہیں چاہتی تھی اسے
ضرغام خان اپنے قریب نہیں چاہیے تھا۔

بہت آسان ہے آپ کے لیے معافی مانگنا لیکن میرے بہت مشکل "
ہے آپ کو معاف کرنا شائد کبھی نہیں کر سکوں گی آپ کو معاف
ضرغام خان۔۔۔"وہ اپنے رخساروں پر بہتے پانی کو صاف کرتے

ہوئے بولی تھی ضرغام نے کرب آنکھیں میچی تھیں وہ حق پر تھی ضرغام خان اچھے سے جانتا تھا۔

لیکن کیا کرتا اسکی یہ بے اعتنائی ہی تو سہنا بہت مشکل تھا سامنے کھڑی لڑکی اسکی محبت بن چکی تھی گزرے گیارہ مہنیوں میں یہ بات ضرغام خان اچھے سے جان گیا تھا کہ وہ ارشک ضرغام خان سے بے پناہ محبت کرتا ہے شاید وہ ارشک کے بغیر جینے کا تصورِ بھی نہیں کر سکتا تھا پر جیسے حالات نظر آ رہے تھے شائد ارشک ضرغام خان کا ساتھ قبول کرتی۔

ضرشک جو کب سے ارشک اوٗر ضرغام خان کی بحث سن رہا تھا وہ خوٗد کو مزید اگنور ہوتے نہیں دیکھ سکا تھا اوٗر لبوں کو باہر نکالے وہ کیوٹ کیوٹ سے ایکسپریشن بناتے ہوئے یکا دم گلہ پھاڑ کر رونے لگا

تھا ارشک ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی جانتی تھی وہ ارشک کی اگنورنس برداشت نہیں کرتا تھا۔۔

۔

اوَر یہاں ارشک کتنی دیر سے اسے بھولے ضرغام خان سے بات کر رہی تھی لیکن اب وہ ضرشک کو لے کر بیڈ کی طرف بڑھیٔ تھی اسے اپنے سینے سے لگائے اسکی پیٹھ سہلائی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ رونا بھول گیا تھا لیکن سوں سوں وہ ابھی بھی کر رہا تھا ارشک نے اس کے پھولے ہوئے رخساروں پر بوسہ دیتا تو وہ خوشی سے لاتیں پاؤں چلانے لگا تھا کچھ دیر ضرشک کے ساتھ باتیں کرتے ارشک اسے سلانے لگی وہ کچھ ہی دیر میں سو گیا تو ارشک

نے بھی آنکھیں بند کی تھیں کیونکہ سامنے ضرغام خان صوفے پر بیٹھا اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ سر جھٹک گئی تھی ۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 121

•••••

ارشک ضرغام خان کی نظروں سے کنفیوژ ہو رہی تھی جو یکا ٹک اُسے دیکھ رہا تھا اُس کی نظروں سے وہ پزل ہوئی تھی ضرشک بے خبر سو رہ تھا ضرشک کو لے کر وہ خاصی احساس تھی ابھی بھی

ضرشک کو ضرغام خان کی گود میں دیکھ کر نجانے کیوں ایک پل کے لئے اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے ضرغام خان ضرشک کو خوُد سے اٹیچ کرے گا اوُر پھِر ضرشک کو اُس سے چھین لے گا۔

ضرغام کی نظریں بھی ارشک پر تھیں ماضی میں کی گئی غلطیاں اب ضرغام خان کو اس مقام پر لے کر آئی تھیں کہ وہ چاہا کر بھی ارشک کو اپنی سچی محبت کا یقین نہیں دلا پا رہا تھا۔

وہ ارشک کو شاید وہ تحفظ وہ محبت بھرا حصار نہیں دے پا رہا تھا کہ وہ اس پر ٹرسٹ کرتی۔

خیر ابھی تو ارشک کو یہاں حویلی آئے محض چند دن ہی ہوئے تھے ضرغام خان کو یقین تھا وہ آہستہ آہستہ ارشک کا دل خوُد کے لئے

صاف کر لے گا جبکہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اس کے لئے خاصا مشکل ہونے والا تھا۔

ارشک نے ضرغام خان کی نظروں کو اگنور کرتے ضرشک کو دیکھا جو اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیاں بھینچ کر بے خبر سو رہا تھا ضرشک کو دیکھتے ارشک کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جو ضرغام خان نے غور سے دیکھی تھی اوٗر ارشک کا ڈمپل دیکھتے ضرغام خان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا وہ بہت خوبصورت لگتی تھی یہ انکشاف بھی ضرغام خان پر ان چند دنوں میں اچھے سے ہو گیا تھا۔

وہ ضرغام خان کو جی بھر کر اگنور کرتی تھی جہاں تک کہ اُسے جلی کٹی سنانے سے بھی باز نہیں آتے تھی اوٗر ضرغام خان ہنس کر سن لیتا تھا آج کل ضرغام خان کی دیوانوں کی سی حالت تھی۔

،دل کا جنون

،ہے محبت کا فسانہ ہر پل تمہارے نام

یہ دیوانہ

،تیری یادوں میں گم

،راتوں کی چاندنی تمہاری راہوں میں

بچھائے دل کا خزانہ

،پاگل ہیں تیری اداؤں کے چرچے دیوانے پن میں

دل نے لکھا ہے افسانہ

،نہ دن کی خبر ہے

،نہ رات کی پہچان بس تمہارا خیال

بن گیا ہے ٹھکانا

،آنکھوں میں تیری تصویر کا بسیرا دل کی کتاب میں

ہے تمہارا ہی فسانہ

،جب سے دیکھا ہے تمہیں، ہوش نہ رہا دیوانہ دل

تیرے پیار کا ہے دیوانہ

،شہر کی گلیوں میں

،تیرا نام لیتا ہوں محبت کے عالم میں

گاتا ہوں ترانہ

،عاشق کی یہ حالت

،ہے سب پر عیاں تمہاری محبت میں

لکھا دیوانگی کا خزانہ

،جینے کا یہ مقصد

،بس تمہاری خوشی محبت کے سفر میں

ہے دیوانگی کا بہانہ

،جو بھی ملے گا

،تمہیں دیوانہ کہے گا تیرے عشق میں

بنا ہوں دیوانہ

وہ ارشک کو دیکھے جا رہا تھا پلکیں چھپکائے بغیر اس کی نظروں کا اثر تھا کہ ارشک کو نیند بھی نہیں آ رہی تھی ورنہ ضرشک کو اپنے ساتھ سلائے وہ آرام سے سو جاتی تھی لیکن آج ضرغام خان کی نظروں سے وہ کنفیوژ تھی اب کی بار وہ دوبارہ ضرغام خان سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی کچھ دیر پہلے کی اسکی بے باکیاں وہ بھولی نہیں تھی۔

اُسے اچھے سے سمجھ آ رہا تھا ضرغام خان جان بوجھ کر رہا تھا اب کی ارشک نے تکیہ اٹھا کر اپنے منہ پر رکھا اوٗر آنکھیں بند کر گئی تھی شائد اس کی قسمت اچھی تھی جو اسے کچھ ہی منٹوں میں نیند آ گئی

اوَر وہ سو گئی جبکہ ضرغام خان کی راتیں تو آنکھوں میں کاٹتے ہی گزر جاتی تھیں نیند شاید اس کی بانہوں میں آنی تھی۔

اوَر نجانے یہ گھڑیاں کب میسر آنی تھیں وہ بس سوچ سکا تھا اوَر پیچھے صوفے پر نیم دراز ہوتے وہ آنکھیں بند کرنے کے بجائے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگا جو ارشک کے حصار میں سو رہا تھا۔

اگر اُن کی شادی نارمل طریقے سے ہوئی ہوتی تو اس وقت شاید وہ تینوں بیڈ پر اکھٹے سوتے ایک مکمل فیملی کی صورت میں بہت پیارے لگ رہے ہوتے ۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ارشک کیوں ضرشک کو لے کر اتنی احساس تھی شاید اُسے دنیا میں لانے میں ارشک نے اکیلے ہی اتنی

تکلیفیں اٹھائی تھیں کاش کہ وہ اُن نازک لمحاتِ میں ارشک کے ساتھ ہوتا۔

کتنی ضرورت رہی ہو گی تب ارشک کو ضرغام کی لیکن وہ نہ تو ارشک کے پاس تھا اوَر نہ کوئی اوَر ضرغام خان اتنے دنوں سے یہ سوچ رہا تھا کہ ارشک کس کے ساتھ رہتی ہو گی۔

اُس کے بوتیک کو دیکھتے وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ ضرور کسی نہ کسی نے تو ارشک کی مدد کی ہو گی۔۔

اوَر ارشک تعزیز کے گھر پر تھی تو ممکن تھا کہ تعزیز اوَر اُس کی بیوی نے ارشک کی مدد کی ہو۔

اور اب ایسے ارشک کا بند وہ نہیں کروا سکتا تھا اگر ارشک اُسے پھر سے جوائن کرنا چاہتی تھی تو وہ اسے اس چیز سے روکنے والا ہرگز نہیں تھا۔

ہاں لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ ارشک بوتیک کی وجہ سے ضرشک کو اگنور کرے پر ایسا ہونے نہیں والا تھا کیونکہ وہ پہلے بھی ضرشک کے ساتھ بوتیک کو سنبھالتی آ رہی تھی تو یہ اُس کے لئے مشکل تو ہرگز نہیں ہونے والا تھا۔

ضرغام خان ایسے لیٹے ہوئے بھی ارشک کے بارے میں سوچے جا رہا تھا اور دل ہی دل میں یہ خواہش کر رہا تھا کہ کاش ارشک کو اُس کی سچی محبت نظر آ جائے ۔

لیکن اس بات سے ناواقف تھا کہ ارشک کے دل میں موجود وہ جذبات جو ایک بیوی اپنے شوہر کے لیے رکھتی ہے اُنکا گلہ ضرغام خان نے خوُد ہی گھونٹا تھا جب وہ حویلی آئی تھی۔

اُسے نوچنا نہ صرف اُس کے جذبات کا خون کیا بلکہ اُسے خوُد سے نفرت کرنے پر بھی مجبور کر دیا وہ اپنی آنکھیں میچے صبح ہونے کا انتظارِ کرنے لگا تھا کیونکہ راتیں اکثر ایسے ہی اُسے ارشک کے قریب جانے پر مجبور کرتی تھیں جبکہ وہ یہ رسک نہیں لے سکتا تھا وہ ارشک کو خوُد سے مزید بدگمان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

••••

ابر شم تعزیز کے ہاتھ میں موجود اُسکا فون دیکھ رہی تھی زہن میں لابیشا کی باتیں گونج رہی تھی وہ کیوں چلی آئی جہاں وہ خود نہیں جانتی تھی ہاں اب اُسے کسی طرح تعزیز کا فون یوز کرنا تھا تعزیز کے فون کا پاس ورڈ وہ پہلے سے ہی جانتی تھی کہ وہ اُنکے نکاح کی ڈیٹ تھی۔

وہ تعزیز کے پیچھے ہی اُس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی وہ اسے دیکھ کر بس گھور سکا تھا وہ تو ایکسپکٹ ہی نہیں کر رہا تھا کہ ابر شم یہاں آئے گی ۔

تعزیز مجھے وہ بات کرنی ہے تم سے؟؟"وہ تھوڑی کنفیوژ ہوئی تھی " تبھی اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی تعزیز نے سرد نظروں سے اُسے گھورا تو وہ اپنا حلق تر کر کے رہ گئی تھی۔

مُجھے امید نہیں تھی کہ پچھلی بار کے واقعے کے بعد آپ دوبارہ " یہاں آئیں گی لیکن آپ آدھی رات کو میرے اپارٹمنٹ میں کیوں آئی ہیں وجہ جان سکتا ہوں میں ابرشم رانا؟؟؟"وہ سرد انداز میں پوچھنے لگا تھا۔

۔

تعزیز مُجھے پیاس لگی ہے پانی لا دو پلیز۔۔"وہ جان بوجھ کر کھانستے " ہوئے بولی تھی کیونکہ تعزیز فون ٹیبل پر رکھ چکا تھا یعنی ابرشم کے پاس اچھا موقع تھا تعزیز کا سیل فون یوز کرنے کا تبھی وہ اُسے پانی کا کہنے لگی تھی جانتی تھی کہ کھانے کا تو وہ اسے جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھے گا لیکن اتنا برا بھی نہیں تھا کہ اُسے ایک گلاس پانی بھی نہیں دیتا۔

تعزیز اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کر کچن میں چلا گیا تھا اوٗر تعزیز کے جاتے ہی ابر شم نے جلدی سے ٹبیل پر پڑا تعزیز کا فون اُٹھایا اوٗر اُس کا پاس ورڈ انٹر کرتے اُسے اوپن کیا۔

تعزیز تب تک گلاس میں پانی ڈال چکا تھا وہ جلدی سے کام ہسٹری میں گئی تھی اور دوسری طرف تعزیز نے گلاس پلیٹ میں رکھا تھا۔

ابر شم نے سب سے پہلی کال چیک کی جو کچھ دیر پہلے کی تھی نمبر شو ہو رہا تھا بٹ کنٹکنٹ کا نام نہیں یقیناً تعزیز کے فون پر آنے والی کال ایسی تھی جس کا نمبر اُس کے پاس سیو نہیں تھا۔

پر ابر شم نے نمبر کو غور سے دیکھا تو وہ لابیشا کا ہی نمبر تھا۔تعزیز کو دیکھتے ابر شم نے جلدی سے فون ٹبیل پر رکھ دیا تھا لیکن وہ الجھن گئ تھی اچھی خاصی ۔۔

لابیشا کا نمبر تعزیز کے پاس سیو نہیں تھا اوٗر اگر تعزیز کے پاس سیو نہیں تھا تو اسکا یہ مطلب تھا کہ لابیشا جو بول رہی تھی بالکل جھوٹ بول رہی تھی وہ شاید جان بوجھ کر تعزیز کی ویلیو ابر شم کئ نظروں میں کم کرنا چاہا رہی تھی ابر شم صرف سوچ سکی تھی۔

تعزیز پانی کے کر اندر آیا تو اُسے سوچوں میں گھیرے ہوئے دیکھ کر تعزیز نے پانی ابر شم کو دیا تھا وہ سیدھی ہوئی اوٗر تعزیز کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا تعزیز حیران ہوا تھا جب وہ کچن میں گیا تھا تب ابر شم کافی پریشان تھی اوٗر اب اس کے چہرے کے تاثرات الگ

تھے یعنی اُس کے کچن میں جانے اوَر واپس آنے کے درمیان کچھ ہوا تھا کیا؟؟؟!

لیکن ابر شم کو ریلکس دیکھ کر اسے اچھا لگا تھا لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہر گز نہیں تھا کہ وہ ابر شم کے پرانے ایکٹ کو کبھی بھولنے والا تھا۔

بتائیں کیا کام تھا آپ کو؟!؟"وہ سوالیہ اوَر سنجیدہ انداز میں بولا " تھا۔

ابر شم نے بے ساختہ اُسے دیکھا تھا اور پھر وہ پانی کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے تعزیز کی طرف مڑی تھی وہ کو سنجیدگی سے ابر شم کے جواب کا منتظر تھا وہ تعزیز کو دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب

رکھ دیئے تھے یہ سب اگر ابرشم نے اتنا اچانک کیا تھا کہ تعزیز شوکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا جو اب اس کے لبوں کو اپنے دانتوں سے کھینچتے ہوئے اُس کی سانسوں کو خود میں انڈیل رہی تھی۔

وہ تا دیر تعزیز کے لبوں پر جھکی رہی تھی لمحے خاموشی سے سرکے تھے اوٗر پھر تعزیز کے لبوں کو آزاد کرتے وہ پیچھے ہوئی تھی۔

اس کی اپنی سانسیں پھول چکی تھیں جبکہ تعزیز کی حیرتِ زدہ نظریں خود پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹی تھی۔

ہسبنڈ ہو میرے بس مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو چلی آئی شاید " تمہیں میری ضرورت نہ ہو لیکن مُجھے تمہاری ضرورت تھی تم سمجھ

گئے ہو گے کیا کہنا چاہا رہی ہوں میں"!!!وہ اپنے بھیگے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی۔۔

تعزیز یکدم صوفے سے کھڑا ہوا تھا اس پل اُسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ اگر وہ مزید کچھ دیر ابرشم کے ساتھ بیٹھا رہا تو خود پر کنٹرول کھو دے گا تبھی وہ ابرشم سے الگ ہوتے روم میں جانے لگا تھا کہ ابرشم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

تعزیز کیا تم بھول نہیں سکتے؟؟؟"ابرشم نے اپنی انا کچلتے ایک اور " کوشش کی تھی لیکن تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا ابرشم کی گرفت تعزیز کے ہاتھ پر نرم ہوئی تھی یہ بات تعزیز نے محسوس کی تھی۔

کیوں اتنی بڑی بات تو نہیں تھی؟؟؟"وہ پریشانی سے بولی تھی "

ابرشم کو امید نہیں تھی کہ وہ گرینی کو بھی ایسے اگنور کرے گا وہ پریشان تھی اوپر سے اب اسنے خود ہی نکاح کروانے کا بھی بول دی تھی لیکن پھر کیوں وہ تعزیز سے دوبارہ بات کر رہی تھی جبکہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اس بات کو بھولنے والا ہرگز نہیں تھا۔

۔

آپ کے لیے نہیں تھی مگر میرے لیے یہ بہت بڑی بات تھی " آپ شاید کبھی سمجھ نہیں سکیں گی۔۔۔"وہ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے بولا تھا۔

تم سمجھا دو آخر ایسا کیا ہے جو تم چھپا رہے ہو مجھ سے تعزیز مُجھے "
نہیں سمجھ آ رہا ہے کہ تمہیں آخر اپنی فیملی سے کیا مسئلہ ہے تم
کیوں ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو؟؟؟"ابر شم کا ارادہ کسی طرح
تعزیز کو قائل کرنا تھا جبکہ یہ بات وہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ
یہ اس کے لیے بہت مشکل بھی ہے۔

آپ جا سکتی ہیں؟؟؟"اپنی فیملی کے ذکر پر تعزیز نے ایک جھٹکے "
میں ابر شم کا ہاتھ خود سے دور جھٹکا تھا وہ جب بھی بات کرتی تھی
ہمیشہ اُن لوگوں کی ہمت کرتی تھی۔

میں جا رہی ہوں شاید تمہیں اب میرا وجود کھٹک رہا ہے اپنے "
قریب تبھی تو اکیلے رہتے ہو آخر کو سب کو یہ شو بھی تو کرنا ہو گا
کہ تم سنگل ہو لیکن ایک بات یاد رکھنا تعزیز تم صرف میرے ہو

صرف اور صرف ابر شم تعزیز خان کے اگر میرے علاوہ کسی اوٗر کی طرف دیکھا بھی تو اچھا نہیں ہو گا"!!!وہ انگلی اٹھا کر وران کر رہی تھی اور تعزیز بس اسے دیکھے جا رہا تھا بے ساختہ نظر اپنے فون پر گئی تھی۔

۔

جسے کچن میں جاتے ہوئے وہ ٹیبل کے درمیان میں رکھ کر گیا تھا اوٗر اب واپس آیا تو وہ ٹیبل کے درمیان میں ہونے کے بجائے ٹیبل کے کنارے پر تھا اسکا جو مطلب تھا وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا کیا ابر شم نے اس کے کچن میں جاتے ہی اسکا سیل فون یوز کیا وہ بے ساختہ سوچنے لگا تھا۔

لیکن پھر اپنے خیال کو جھٹکا کہ ابر شم ایسا کیوں کر کرے گی ۔

رئیلی آپ رات کو یہ کہنے آئی ہیں مجھ سے یعنی آپ کو مجھ پر " اعتبار نہیں ہے جیسے اُس دن پورے آفس کے سامنے آپ نے مجھ پر الزام لگایا اب بھی یہی کرنے آئی ہیں کہ اکیلا رہتا ہے ہو سکتا ہے کسی لڑکی کو اپنے ساتھ رکھا ہوا ہو یہی تفتیش کرنے آئی تھیں آپ؟؟؟"وہ ہتھے سے اکھڑا تھا یعنی ابر شم اس پر شک کرتی تھی ابھی تک۔

اتنا عرصہ ساتھ رہنے کے بعد حالانکہ تعزیز نے ابر شم کو لابیشا والی بات بھی کلیئر کر دی تھی کہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا پھر بھی وہ ایسا سوچ رہی تھی۔۔

اب تم اوور ریکٹ کر رہے ہو تعزیز میرا یہ مطلب تو ہرگز نہیں "
تھا میں تو اب یہ کہنا چاہا رہی تھی کہ تم کسی اوَر کا خیال اپنے دل
میں نہیں لا سکتے ہو کیونکہ تم صرف میرے ہو"ابرشم نے اپنی بات
کی وضاحت دینی چاہی تھی لیکن تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

سب سمجھ گیا ہوں میں"!!!وہ اپنی بڑھی ہوئی بئیرڈ پر ہاتھ "
پھیرتے ہوئے ابرشم پر اپنی سرد نظریں جمائے بولا تو ایک سرد لہر
ابرشم کو آپنے وجودِ میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

تعزیز نہیں تم غلط سمجھ رہے ہو"!!!ابرشم نجانے کیوں اسے "
وضاحت دینے لگی تھی وہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ تعزیز اسے غلط

سمجھے اب تو ابر شم کو خود پر غصہ آیا کیا ضرورت تھی لابیشا کی باتوں میں آنے کی۔

اگر وہ یہاں نہیں آتی تو ساری رات سو نہیں پاتی زہن میں لابیشا کی باتیں رہتی تبھی وہ کلئیر کرنے لیے آگئی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں بات مزید بڑھ جائے گی وہ اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے تعزیز کو دیکھ رہی تھی جسکے چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے یعنی وہ پھر سے انجانے میں ہی اسے ہرٹ کر چکی تھی۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک سمجھ رہا ہوں میم آپ یہاں کیوں آئی ہیں کچھ " کچھ اندازہ ہو رہا ہے مُجھے آپ کو ہمیشہ میں ہی غلط لگتا ہوں۔۔اور آپ کو کیوں لگتا ہوں میں یہ آچھے سے جانتا ہوں۔۔۔"وہ واپس صوفے پر بیٹھ گیا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ ابر شم سے مذید بات

کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں تھا وہ لب بھینچ کر اسے دیکھنے لگی جو اب اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے ریلکس سا صوفے پر لیٹ گیا تھا اور اپنی آنکھیں بھی موند لی تھیں شائد اس پل وہ تنہائی چاہتا تھا۔

ابرشم کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر کچھ سوچتے وہ تعزیز کی طرف بڑھی اور اس سے پہلے کہ وہ تعزیز کے قریب آتی اس کا پاؤں اٹکا تھا اور وہ زمین بوس ہوتی کہ تعزیز نے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

وہ تعزیز کے کشادہ سینے میں آ سمائی تھی ابرشم کو تعزیز کے کولون کی مہک اپنے اردگرد واضح طور پر محسوس ہو رہی تھی۔

"کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ اگر ابھی آپ گر جاتی تو ایسے ٹکرانے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے آپ کو اور ایسی چیپ حرکتیں کیوں کر

رہی ہیں آپ میرے ساتھ یہ سب کر کے ثابت کیا کرنا چاہتی ہیں آپ؟"!!وہ زور سے غرایا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ ابر شم جان بُوجھ کر اس سے ٹکرائی تھی حالانکہ ایسا نہیں تھا۔

کیسی حرکتیں کر رہی ہوں میں تعزیز؟؟؟"وہ اپنے بال پیچھے کرتے " ہوئے غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ تعزیز اب اوور ریکٹ کر رہا تھا اتنی بڑی بات نہیں تھی جتنی اس نے بنا دی تھی وہ بس تعزیز سے بات کرنے کی غرض سے اس کی طرف آئی تھی۔

اسے ہرگز یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ ایسے ٹکراتے تعزیز پر گرے گی اور وہ اُسے باتیں سنا رہا تھا۔

آپ آچھے سے جانتی ہیں کس متعلق بات کر رہا ہوں میں مجھے "
بتانے کی ضرورت نہیں ہے اؤر اب اٹھیں ایسے ہی لیٹے رہنے کا
ارادہ ہے کیا آپ کا؟؟"اسے تپ چڑھی تھی ابرشم کی موجود سے۔

ابرشم اس کے اتنے قریب تھی کہ تعزیز کو لگ رہا تھا کہ اگر وہ
کچھ دیر مزید اس جے قریب رہی تو وہ خود پر کنٹرول کھو دے گا
آخر اس پل جائز رشتہ تھا پہلو میں کیسے نہ بہکتا وہ۔

ابرشم نے اُسے دیکھتے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا گویا اسے تنگ
کرنے کی کوشش کی ہو۔

اگر میں کہوں کہ مجھے ساری رات ایسے ہی تمہاری پناہوں میں رہنا"
ہے تو؟!؟"ابر شم اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے بولی تھی
تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

یہ بات کرنے کا حق آپ کھو چکی ہیں"وہ سپاٹ انداز میں بولا تھا "
۔

کیوں کیا تم مجھے طلاق"!!!وہ اس کے لفظوں کا گلہ گھونٹ چکا تھا "
اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے وہ شدت سے ابر شم کی سانسوں کو
پینے لگا تھا نجانے کیوں ابر شم کے منہ سے طلاق کا لفظ سنتے ہی وہ
سلگ گیا تھا سر تا پا جلا تھا کیسے برداشت کر سکتا تھا ان پنکھڑیوں
سے یہ لفظ اسے تو ساری زندگی ابر شم کے ساتھ رہنا تھا اور وہ کیا
کر کہہ رہی تھی وہ صرف سوچ سکا تھا۔

کافی دیر اس کے لبوں پر اپنی گرفت جمائے وہ ابر شم کے لبوں پر خاصا بڑا کٹ لگاتے پیچھے ہوا تھا اور ابر شم اس کی گردن میں منہ چھپائے گہرے سانس لینے لگی تھی وہ اتنی شدت دکھائے گا ابر شم کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ پلکیں چھپکائے تعزیز خان کو دیکھ رہی تھی جو اپنے بھیگے لبوں کو صاف کر رہا تھا۔

آج تو یہ لفظ آپ کی زبان پر آ گیا ہے اگر آئیندہ آیا تو اچھا نہیں " ہو گا سمجھی آپ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا اور پھِر جو میں کروں گا وہ آپ سہہ نہیں پائیں گی۔۔۔"وہ ایک جھٹکے میں ابر شم کو خود سے دور کر گیا تھا وہ سمجھ نہیں سکی تھی صرف ایک جملے سے اتنا غصہ آیا تعزیز کو جبکہ تعزیز خان اب اٹھتے ہوئے اپنے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جو ابرشم کی وجہ سے کافی ہائی ہو چکا تھا لیکن ابرشم اسے دیکھے جا رہی تھی۔

خوُد صرف اس ایک لفظ سے اتنی تکلیف محسوس کر رہے ہو اوُر " میں جو اتنے دنوں سے تم سے دوری برداشت کر رہی ہوں اس کا کیا؟؟؟ خوُد کی تکلیف محسوس ہو رہی ہے تو میری کیوں نہیں؟؟"!وہ دست سوال کر رہی تھی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی تھی ہاں اسے اچھا لگا تھا تعزیز کا خوُد کے لئے پوزیسو ہونا لیکن وہ بس یہ سوچ کر رہ گئی تھی کہ تعزیز کو صرف اپنی تکلیف ہی نظر آ رہی تھی اس کی کیوں نہیں ۔

دوری ہمارے درمیان صرف آپ کی وجہ سے آئی ہے آپ نے " مُجھے دھوکا دیا ہے اوُر آپ اب یہ چاہتی ہیں کہ میں سب بھول جاؤں ہمارے درمیان سب نارمل ہو جائے یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔"وہ ٹھینڈی آہ بھرتے ہوئے بولا تھا یعنی یہ ابرشم کو بہت آسان لگ رہا تھا جبکہ تعزیز کے لئے یہ بہت مشکل تھا۔

کیوں ممکن نہیں ہے تعزیز؟؟؟ بیوی ہوں تمہاری میری اتنی سی " غلطی تم معاف نہیں کر سکتے ہو؟؟ لوگ تو اتنی بڑی بڑی باتیں بھول جاتے ہیں تم اسے نہیں بھول پا رہے ہو؟؟؟"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بولی تھی جبکہ تعزیز خان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

مجھے ٹائم چاہیے آپ پر دوبارہ ٹرسٹ کرنا بہت مشکل ہے میرے " لیے جانتی ہیں کسی صنفِ نازک پر پہلی بار بھروسہ کیا کسی سے پہلی

بار محبت کی اوٗر وہ مجھے دھوکا دے رہی تھی۔۔۔"وہ ابر شم کی گرین آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈالے بولا تھا۔

نہیں دیا دھوکا تعزیز تم کیوں نہیں سمجھ رہے ہو اس بات کو اگر " مجھے پتہ ہوتا یہ بات تمہیں اتنی ہرٹ کرے گی میں کبھی ایسا نہیں کرتی۔۔۔"وہ نم زدہ لہجے میں بولی تھی۔

مُجھے کچھ ٹائم چاہیے نہیں جانتا کتنا لیکن اب ایک بات طے ہے " آپ کو میرے ساتھ رہنا ہو گا تو اس اپارٹمنٹ میں میرے ساتھ رہ سکتی ہیں لیکن آپ کے گھر میں نہیں آوٗں گا اب وہاں وہ لوگ اب ائیں گے جائیں گے جو میں قطعی برداشت نہیں کر سکتا ہوں اور ویسے بھی اب آپ کی تو اُن سے رشتے داری بننے جا رہی ہے میں ان لوگوں کے سامنے نہیں جانا چاہتا ہوں اوٗر نہ ہی کبھی جاوٗں

گا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہیں تو یہاں آ کر رہ سکتی ہیں لیکن میرے سے یہ امید مت رکھیئے گا کہ میں اب آپ کے ساتھ رانا مینشن میں رہوں گا۔۔۔"ابر شم کی باتوں کا اثر تھا یا کچھ اوٗر لیکن تعزیز اب راضی ہوا تھا نجانے کیوں ابر شم کی آنکھوں میں نمی دیکھتے وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ابر شم کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔

۔۔

ابر شم اس کے لمس پر سسکی تھی اسکا نرم لمس محسوس کرتے جیسے وہ رونے والی ہو گئی تھی وہ جانتی تھی کہ تعزیز نے یہ شرط کیوں رکھی ہے وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ابر شم گرینی کے بغیر نہیں رہے

گی تبھی تو اس وقت ابر شم نے تعزیز کو اپنے گھر میں رہنے کا کہا تھا۔

پھر اب وہ کیونکر یہ شرط رکھ رہا تھا۔

تعزیز تم اچھے سے جانتے ہو گرینی کی طعیبت ٹھیک نہیں رہتی ہے " اُن کے ساتھ کسی کا ہونا ضروری ہے تبھی ہم اُن کے ساتھ رہتے تھے اب تم کیسے ایسی بات کر سکتے ہو جانتے ہو نا یہ میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔۔"وہ تعزیز کا ہاتھ تھام چکی تھی ایک بار پھر سے جبکہ وہ ابر شم کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں اسے اپنا عکس صاف صاف دکھائی دے رہا تھا۔

میں کچھ نہیں جانتا ہوں اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو میری" یہی شرط ہے آگے آپ کو جو بہتر لگے وہ کریں لیکن اب مجھ سے ایکسپکٹ مت کیجئے گا کہ میں وہاں آؤں گا۔۔۔"وہ اب کی بار نرمی سے ابرشم کا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے اپنی سائیڈ پر پڑی ہوئی شرٹ اٹھا کر روم میں چلا گیا تھا۔

ابرشم اس کے جانے کے کافی دیر تک وہیں کھڑی سوچتی رہی کہ اسے کیا کرنا چاہیے لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تھا۔

تعزیز کے بارے میں وہ اتنا جانتی تھی کہ وہ ضد کا پکا تھا اور اب اگر وہ کہہ رہا تھا تو وہ اپنی ہی کرنے والا تھا لیکن ابرشم کے لئے سب سے بڑا مسلہ یہ تھا کہ وہ کیسے گرینی کو چھوڑ کر یہاں رہتی اب تو چلو وہ کچھ مہینے رہ لیتی کہ گرینی کے ساتھ ہارشم تھا لیکن وہ

اپنی پھپھو کے بارے میں ایک بات کنفرم جانتی تھی کہ وہ اج نہیں تو کل ہارشم کو واپس آنے کے لیے فورس کریں گی۔

اوٗر پھِر ہو سکتا ہے کہ ہارشم اپنی وائف کے ساتھ وآپس چلا جائے ایسے میں وہ گرینی کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی۔۔

وہ بہت پریشان ہوئی تھی ایک طرف گرینی تھیں تو دوسری طرف تعزیز وہ کس کے ساتھ رہتی اُس نے ایک نظر تعزیز کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اوٗر پھر اپنا بیگ اٹھا کر اپارٹمنٹ سے نکل گئی تھی۔

اگر اسے یہاں بھی رہنا تھا تو پہلے گرینی سے بات کرنی تھی اوٗر اب تو ہارشم کی شادی بھی سر پر تھی ۔

وہ کتنی ایکسٹڈڈ تھی کہ تعزیز کے ساتھ مل کر وہ ہارشم کی شادی کو خوب انجوائے گی شاپنگ کرے گی اوُر تعزیز کی پسند سے ہر چیز خریدے گی لیکن یہاں تو سبھی الٹا پلٹا ہوا تھا۔

وہ کچھ سوچتے اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی ۔

تعزیز جو کہ روم کی کھڑکی سے ابرشم کی گاڑی کو پارکینگ ایریا سے نکلتے دیکھ رہا تھا وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہوا تھا ابرشم کے سامنے اُس نے جان بوجھ کر یہ شرط رکھی تھی۔وہ جانتا تھا کہ حویلی والے کیوں ہارشم اوُر نیوشا کی شادی پر زور دے رہے تھے یقینا اُنہیں تعزیز کے قریب رہنے کا موقع مل رہا تھا جسے وہ کسی قیمت پر گنوانے والے ہر گز نہیں تھا تعزیز تلخی سے سوچ سکا تھا۔

اگر آپ کی محبت میرے لیے سچی ہوئی تو آپ یہاں آئیں گی "
میرے پاس ابر شم میں اب رانا مینشن میں قدم نہیں رکھوں گا اگر
آپ کو میرے ساتھ رہنا ہوا تھا آپ کو یہاں آنا ہو گا۔۔۔"وہ دل
ہی دل میں ابر شم سے مخاطب تھا پھر ایک نظر اپنے فون کو دیکھا
تھا۔

۔

لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی اب وہ اتنا بھی بیوقوف نہیں تھا جو یہ
نہیں سمجھ پاتا کہ ابر شم نے اس کے سیل فون کا لاک اوپن کرتے
اُس کے فون کی کال ہسٹری دیکھی تھی لیکن کیوں وہ یہ تو نہیں
جانتا تھا لیکن ابر شم کی یہ حرکت اسے کافی بری لگی تھی یعنی وہ
تعزیز پر شک کر رہی تھی۔

وہ تاسف سے سوچنے لگا تھا اُس پل وہ جیسے پانی لے کر لاونج میں آیا تھا اپنے فون پر نظر پڑتے ہی وہ جان گیا تھا کہ ابرشم اس کے فون کے ساتھ چھڑ چھاڑ کر رہی تھی وہ الگ بات تھی کہ اُس نے ابرشم کو یہ بات محسوس نہیں ہونے دی تھی کہ وہ جان گیا تھا وہ چوری چھپے اُس کا فون چیک کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ کافی دیر کھڑکی کے سامنے کھڑا سیگریٹ پھونکتا رہا تھا جب سے ابرشم کے لبوں کو چھوا تھا دل مچل رہا تھا اُن لبوں کو پھر سے چھونے کو لیکن وہ خود پر ضبط کے ڈھیروں بندھ باندھ چکا تھا ابرشم کو اپنے پاس واپس لانے کے لئے اُسے تھوڑی سی قربانی تو دینی ہی تھی۔

اُسے امید تھی کہ بہت جلد ابر شم یہاں اس کے اپارٹمنٹ میں ہو گی اگر یہ سب جو ہوا وہ نہ ہوتا تو اس وقت وہ دونوں کافی خوش ہوتے ایک دوسرے کے ساتھ ۔

لیکن پھر کچھ حادثات انسان کی قسمت میں لکھ دیئے جاتے ہیں جنہیں ہونا ہی ہوتا ہے۔

••••

ابر شم سارے راستے تعزیز کی باتوں کو سوچتی آئی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اپنی کرے گا لیکن یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا رانا مینشن چھوڑنا وہ گاڑی پارک کرتی ہوئی اندر آئی تو گرینی اور ہارشم اسے

اپنے انتظار میں ملے تھے وہ ساری سوچیں جھٹک کر ان کے پاس گئی تھی اور گرینی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ۔

"آبی کہاں تھی میں کب سے انتظار کر رہی تھی تمھارا لیکن تم اتنی لیٹ آئی بیٹا سب خیریت تھی ناں کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے"!!!وہ ابرشم کو ڈل ڈل دیکھ کر پوچھنے لگی تھی۔

ہارشم بھی ابرشم کو دیکھ رہا تھا جو اسے کافی اپ سٹ لگی تھی وہ تو کتنے دنوں سے ابرشم سے شرمندہ تھا کہ اس کی وجہ سے ابرشم اوٗر تعزیز کا رشتہ متاثر ہو رہا تھا۔

۔

"آبی کیا بات ہے؟؟؟"وہ بھی پوچھنے لگا تھا۔

کچھ نہیں گرینی بس آفس ورک زیادہ تھا تو کرتے ہوئے لیٹ ہو "
گئی میں اوَر کافی تھک بھی گئی ہوں آپ لوگ بتائیں کیا باتیں ہو
رہی تھیں میرے آنے سے پہلے؟؟؟"وہ خود کو فریش شو کرنے
کے لئے اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی۔

ہم لوگ کل نیوشا کو لینے جانے والے ہیں اسے نکاح کا ڈریس اوَر "
کچھ دوسری چیزیں لے کر دینی ہیں اس وجہ سے اوَر تم چلو گی
ہمارے ساتھ؟؟؟"گرینی مصروف سے انداز میں بولی تھیں یہ
اُنہوں نے حویلی والوں کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ نیوشا کے لیے
ساری شاپنگ وہ لوگ کریں گے تو اس کے لیے نیوشا وہ ساتھ لائیں
گے بی بی جان مان گئی تھیں اُنکی بات سو اب گرینی اوَر ہارشم کا کل
کا پلان تھا نیوشا کو لینے کے لئے جانے کا۔

میں دیکھوں گی آفس میں کام کافی زیادہ ہے میں ایسے چھٹی نہیں "
کر سکتی ہوں لیکن کوشش کروں گی آپ کو جوائن کرنے
کی۔۔۔"وہ گرینی کے کندھے سے سر ٹکائے بولی تھی ہارشم کے
فون پر کال آئی تو وہ گرینی اور ابرشم سے معذرت کرتے ہوئے
فون سننے کے لیے باہر گارڈن کی طرف چلا گیا تھا۔

۔

پیچھے گرینی اور ابرشم ہی بچے تھے تو ابرشم کچھ سوچتے گرینی سے
تعزیز کے حوالے سے بات کرنے لگی تھی ۔

گرینی میں تعزیز سے ملنے گئی تھی۔۔"وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے "
بولی تھی۔

جبکہ گرینی کو حیرتِ نہیں ہوئی تھی وہ پہلے ہی جانتی تھیں کہ وہ جو اتنی اپ سٹ لگ رہی ہے یقینا اسی وجہ سے کیونکہ وہ جب بھی تعزیز سے ملنے جاتی تھی ایسے ہی پریشان ہو جاتی تھی اوٗر گرینی گرینی خوٗد بھی پریشان تھیں تعزیز کو لے کر وہ ایسے اتنی لمبی ناراضگی رکھے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں لیکن اُس کی فیملی سے ملتے وہ یہ بات اچھے سے جان چکی تھیں کہ وہ لوگ کافی غصیلے مزاج کے مالک تھے۔۔۔ تعزیز کی فیملی کے سبھی لوگ ایسے تھے تعزیز کے بھائی کا غصہ اس دن دیکھ کر یہ بات اُن پر اوٗر بھی واضح ہو گئی تھی۔

"مُجھے پتہ تھا اتنی اپ سٹ اسی وجہ سے ہو جب بھی تعزیز سے ملنے جاتی ہو ایسے ہی پریشان ہو جاتی ہو کیا کہا اُس نے؟؟"!وہ

ابر شم کا ہاتھ تھامے پوچھنے لگی تھیں پوتی کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اُنہیں بہت برا لگتا تھا۔

"گرینی تعزیز نے صاف صاف انکارِ کر دیا ہے کہ وہ یہاں ہمارے ساتھ نہیں رہے گا کیونکہ یہاں اُس کی فیملی والے آئیں گے جن سے وہ بالکل بھی بات کرنا نہیں چاہتا ہے تو"!!!وہ بولتے بولتے رکی تھی۔

گرینی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"!!وہ پوچھنے لگی تھیں ۔تو بیٹا؟؟"

"گرینی وہ چاہتا ہے میں اُس کے ساتھ وہاں اپارٹمنٹ میں رہوں اگر مُجھے اُس کے ساتھ یہ رشتہ برقرار رکھنا ہے تو اُس کے ساتھ

رہنا ہو گا۔۔۔"وہ گرینی کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے بولی تھی جو نارمل ہی تھے۔

تو بیٹا کیا مسئلہ ہے تعزیز کے ساتھ رہنے میں؟؟؟"وہ پوچھنے لگی " تھی ایک طرح سے خوشی ہوئی تھی کہ تعزیز کسی حد تک راضی تو ہوا تھا ابرشم کو ساتھ رکھنے کے لیے تیار تھا۔

گرینی آپ کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں میں اوئر ویسے بھی تعزیز " نے یہ جان بوجھ کر کہا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ میں آپ کو چھوڑ کر کبھی اس کے ساتھ رہنے کے لئے نہیں آؤں گی۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

آبی میرے بارے میں فکر کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے "
ہارشم ہے یہاں نوکروں کی فوج ہے اور اب آگے شاید ہارشم کی
بیوی بھی آ جائے تم تعزیز پر فوکس کرو بیٹا اگر وہ راضی ہوا ہے
تمہیں اپنے ساتھ رکھنے میں تو تم اس موقع کو جانے مت
دو"!!!اُنہوں نے نرمی سے ابرشم کا ہاتھ تھاما تھا۔

گرینی ہارشم کوئی یہاں ہمیشہ کے لیے نہیں رہے گا آپ جانتی ہیں "
اسے واپس جانا ہو گا پھر کیا ہو گا میں آپ کو ایسے اکیلا نہیں چھوڑ
سکتی ہوں۔۔"وہ انکار کر گئی تھی گرینی کو سمجھ نہیں آیا اسے کیسے
راضی کریں ۔

اور اسے اکیلا چھوڑ دو گی آبی جانتی ہو مرد کی کچھ ضروریات ہوتی "
ہیں جو وہ اپنی بیوی سے پوری کرتا ہے وہ جوان ہے خوبصورت ہے

اکیلا رہے گا تمہیں لگتا ہے وہ زیادہ دن خوُد کو تم سے دور رکھ پائے گا اسے جس چیز کی طلب ہو گی تم جانتی ہو بیٹا اُسے ایسے اکیلا نہیں چھوڑو ورنہ یہ نہ ہو وہ کل کو تمہیں ملے ہی نہیں سمجھ رہی ہو ناں؟؟؟ تعزیز پر مجھے پورا یقین ہے لیکن بیٹا پھر بھی کہنے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"انہوں نے ابر شم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُسے کچھ سمجھایا تھا۔

گرینی ایسا نہیں ہو سکتا ہے مُجھے بھی تعزیز پر بھروسہ ہے وہ " صرف مجھ سے محبّت کرتا ہے ایسے کیسے وہ کسی اوَر"!!!وہ یہ بات سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔

ہاں لیکن مرد کو بہکتے دیر نہیں لگتی ہے اوَر یہاں تک بات ہے " میرے اکیلے ہونے کی تو ابھی تو ہار شم یہاں موجود ہے آگر تم

تعزیز کے پاس چلی گئی تو ممکن ہے کچھ عرصے بعد تم اسے منانے میں کامیاب ہو جاؤ اور وہ یہاں ہو ہمارے ساتھ پھر سے"!!ابر شم کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے وہ اُسے کچھ جتا رہی تھیں جسے وہ سمجھ گئی تھی۔

" گرینی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مُجھے تعزیز کے پاس جانا چاہیے میں جاؤں گی لیکن آپ سے ملنے بھی آتی رہوں گی آپ پریشان مت ہوئیے گا۔۔۔"وہ گرینی کے رخسار پر بوسہ دیتے ہوئے بولی تھی جس پر انہوں نے سر ہلایا تھا وہ خوش تھیں کہ ابر شم مان گئی تھی اب ان کے درمیان سب ٹھیک ہو جاتا۔

" میں بہت خوش ہوں میرا بچہ"اُنہوں نے ابر شم کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا جبکہ ابر شم پر سکون انداز میں مسکرا دی تھی کیونکہ اب وہ

تعزیز کا سکون برباد کرنے والی تھی 🤣 یعنی اسے اپنی حرکتوں سے پریشان کرنے والی تھی ۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 122

....

ہارشم اپنی موم کا فون دیکھ کر پریشان ہوا تھا وہ اس پل اُسے کیوں کال کر رہی تھیں اُس دن کے بعد سے اُنہوں نے ہارشم سے کنٹکنٹ نہیں کیا تھا وہ تھوڑا مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ لوگ اس کی

شادی کی بات کو بھول جائیں گے اور یہ بھی ہارشم کی گڈ لک تھی کہ حویلی والوں نے زیاد اس کی فیملی کے متعلق نہیں پوچھا تھا۔

شمس خان اور بی بی جان کو تو بس نکاح کی جلدی تھی تاکہ وہ لوگ اپنے پوتے سے مل سکیں اور باقی مرتضیٰ خان کو بھی لڑکے سے مطلب تھا اور ہارشم اُنہیں بہت پسند آیا تھا۔

"اسلام علیکم موم کیسی ہیں؟؟"!اُس نے فون اٹھاتے ہی اپنی موم کو سلام کیا تھا یہاں پاکستان آ کر اس کی یہ عادت پختہ ہو گئی تھی۔

"تم تو وہاں جا کر بیٹھ ہی گئے ہو ہارشم کب واپس آؤ گے تم ہم لوگ اگر وہاں نہیں آ سکے تو تم نے بھی واپس آنے کی زحمت محسوس نہیں کی؟؟؟"وہ تپی ہوئی تھی اُنکی پاکستان کی ٹکٹ بک تھی

لیکن پھر ارجنٹ میٹنگ کی وجہ سے اُنہیں وہیں رکنا پڑا تھا اور ہارشم نے اُنہیں ایک بار بھی کال نہیں کی تھی وہ پریشان تھیں اُس لڑکی کو لے کر جسے ہارشم پسند کرتا تھا نجانے کون تھی وہ ۔

۔

سو آج اُنہیں بیٹے کا خیال آ ہی گیا تھا کہ وہ اسے فون کر لیں ۔

موم میں نے شاید اُس دن آپ پر واضح کر دیا تھا کہ میں واپس " نہیں آؤں گا اور ہاں آپ کو یہاں آنا چاہیے کیونکہ آپ کے بیٹے کی شادی ہو رہی ہے میرے خیال میں گرینی نے آپ کو کال پر بتایا ہو گا۔۔۔"گرینی کا حوالہ ہارشم نے اس لیے دیا تھا کہ وہ کل کہہ رہی تھیں کہ وہ اس کی موم سے باتیں کریں گی۔

ہارشم واٹ شادی تم کسی بھی ایسی لڑکی سے شادی کیسے کر سکتے "
ہو؟؟؟"وہ پریشان ہوئی تھیں ۔

موم میں کرنے والا ہوں اوٗر یہ میرا فائنل فیصلہ ہے آپ لوگوں "
کو یہاں آنا ہے تو موسٹ ویلکم ورنہ آپ کی مرضی جب میری
خوشی آپ لوگوں کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے تو پھر کچھ
کہنے سننے کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔۔"وہ رکھ بھرے انداز میں بولا
تھا جبکہ اس کی موم کا تو سر چکرا گیا تھا اپنے بیٹے کی شادی کا سن
کر۔

ہارشم میرا بچہ یہاں ہم نے جو لڑکی تمہارے لئے پسند کی ہے وہ "
بھی بہت اچھی ہے تمہیں بہت خوش رکھے گی بیٹا۔۔۔"اُنہوں نے
بیٹے کو قائل کرنا چاہا تھا پیار سے اُس دن والی ناراضگی سائیڈ پر
رکھتے ہوئے اپنی موم)گرینی(پر بھی اُنہیں بہت غصہ آیا تھا جو ایسے
ہارشم کی شادی کروا رہی تھیں ۔

موم پلیز مجھے کچھ نہیں سننا ہے میں اپنی پسند کی ہوئی لڑکی سے "
ہی شادی کروں گا یہ میرا آخری فیصلہ ہے بائے۔۔۔"وہ فون کٹ
کر گیا تھا مزید وہ اُن سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

اگر اُنہیں اس سے محبّت ہوتی تو اب تک وہ لوگ اس کے پیچھے
پاکستان آ چکے ہوتے لیکن اُن لوگوں کو اپنے بزنس سے فرصت ملتی
تو وہ ہارشم کے لئے وقت نکال پاتے وہ تلخی سے سوچ سکا تھا۔

۔

جبکہ دوسری طرف ہارشم کی موم نے ارجنٹ ٹکٹ بک کروائی تھی پاکستان کی اپنے شوہر کو وہ میسج کر کے بتا چکی تھیں کہ وہ پاکستان جا رہی ہیں تو اُنہوں نے بھی اپنی ٹکٹ بک کروا لی تھی اب وہ دونوں پاکستان آ رہے تھے ہارشم کی شادی روکنے کے لیے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھیں ان کے اکلوتے بیٹے کی پوری زندگی کا سوال تھا

۔

••••

ہارشم واپس آیا تو ابرشم نہیں تھی جبکہ گرینی وہیں بیٹھی ہوئی تھیں وہ ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

گرینی موم کا فون تھا آئی تھنگ وہ لوگ واپس آ رہے "
ہیں۔۔۔"وہ سوچنے لگا تھا کہ اسے کم سے کم گرینی کو یہ بات بتا
دینی چاہیئے تاکہ اگر کچھ ایسا ویسا ہو جائے تو وہ تو اُس کے ساتھ
ہوں۔

یہ تو اچھی بات ہے میرے زہن سے ہی نکل گیا کہ میں تمہاری "
ماں کو فون کر سکوں اوُر اُسے بھی کہاں میری یاد آتی ہے لیکن
اب آ رہی ہے تو اچھی بات ہے تمہاری شادی میں شاملِ ہو جائے
گی وہ"وہ نارمل سے انداز میں بولی تھیں ۔

گرینی وہ لوگ وہاں میرے لیے کوئی لڑکی پسند کر چکے ہیں اوُر "
اب وہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں واپس جاؤں اوُر اُنکی پسند کی ہوئی
لڑکی سے شادی کروں جبکہ میں نے اُنہیں صاف صاف بتا دیا ہے

کہ میں صرف نیوشا سے شادی کروں گا وہ بہت غصے میں تھیں نجانے ڈیڈ کو کیا بتائیں گی وہ۔۔۔"وہ اُنہیں پوری بات بتانے لگا تھا۔

"واٹ یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا اُسے بتایا نہیں تم نے کہ تم کسی کو پسند کرتے ہو ایسے کیسے وہ تمہارے ساتھ زبردستی کر سکتے ہیں؟؟؟"گرینی کو تو شوک لگا تھا کیسے ماں باپ تھے جن کے لئے بیٹے کی پسند کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

"گرینی اُن کے پاس میرے لیے کبھی وقت نہیں تھا اب بھی اُنہیں اگر میری یاد آ رہی ہے تو اپنی بزنس ڈیل کی وجہ سے لیکن اب کی بار میں بھی اُن کی نہیں سنوں گا میری پوری زندگی کا سوال ہے اس لیے میں چاہتا تھا کہ نکاح جلد از جلد ہو جائے کیونکہ مُجھے موم

اوَر ڈیڈ کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں۔۔۔"وہ ماتھا مسلتے ہوئے بولا تھا۔

آنے دو اُنہیں میں خوَد بات کر لوں گی خوَد تو دونوں نے پسند کی " شادی کی تھی اوَر اب بیٹے کی باری پر اُنہیں اپنی پسند یاد آ رہی ہے تم پریشان مت ہو تمہاری شادی نیوشا سے ہی ہو گی میں بھی دیکھتی ہوں کیا کرتے ہیں یہ لوگ۔۔۔"گرینی کو پہلے ہی بیٹی پر غصہ آیا ہوا تھا اور اب ایسے ہارشم کی باتیں سن کر وہ مذید گہرا ہوَا تھا سو وہ ہارشم کو تسلیم دیتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ محض سر ہلا سکا تھا۔۔۔۔۔

گرینی سوچ چکی تھیں کہ وہ بیٹی سے خود نبٹ لیں گی یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہوا بھلا بیٹا جوان تھا ایسے اس پر بھلا زبردستی کر سکتے تھے وہ دونوں ۔

ہارشم اپنی مرضی کا مالک تھا اور اُنہیں تو ہارشم کی آنکھوں میں نیوشا کے لیے محبت نظر آئی تھیں اُنہیں امید تھی کہ یہاں آتے ہی یہ بات وہ دونوں میاں بیوی بھی سمجھ جائیں گے۔

"مُجھے آج تک سمجھ نہیں آئی جب موم ڈیڈ کو فوکس اپنے بزنس پر ہی کرنا تھا تو مُجھے پیدا کیوں کیا اُنہوں نے یو نو واٹ گرینی میں ہمیشہ اکیلا رہا بھلے گھر میں نوکروں کی فوج ہوتی تھی لیکن مُجھے جو پیار جو توجہ موم ڈیڈ سے چاہیئے ہوتی تھی وہ کبھی نہیں ملی آبی کے وہاں آ کر رہنے سے مجھے اچھا فیل ہوتا تھا ایٹ لیسٹ میری تنہائی

دور ہو گئی تھی لیکن جب آبی واپس آئی تب میں پھر بہت اکیلا ہو گیا تھا موم ڈیڈ کو کبھی احساس نہیں ہوا کہ وہ میرے لیے شاید کبھی وقت نکال پاتے۔۔۔"ہارشم افسردگی سے بولا تھا۔

۔

گرینی نے غور سے نواسے کو دیکھا تھا بیٹی کی لاپرواہی پر بھی اُنہیں بہت غصہ آیا تھا آخر ایسا بھی کیا مصروف ہونا کام میں کہ انسان آپنی اولاد کو ہی بھول جائے ۔

پھر تو اب اُنہیں تم پر حق بھی نہیں جتانا چاہیئے فکر مت کرو میں " اسے خوُد ہی ہینڈل کر لوں گی تم آرام سے سو جاؤ جا کر رات بہت

ہو گئی ہے۔۔۔"وہ ہارشم کے ماتھے پر آئے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلا گیا تھا۔

آپ بھی چلیں کمرے میں یہاں بیٹھ کر کیا کریں گی آپ اوَر " ویسے بھی آپ کو اب سو جانا چاہیے۔۔۔"وہ گرینی کا ہاتھ تھام کر اُنہیں اُن کے روم میں لے گیا تھا اُنہیں بیڈ پر نہ صرف لٹایا بلکہ اُن پر کمفٹر اوڑھتے ہوئے اُنہیں گڈ نائٹ واش کیا تھا وہ مسکراتے ہوئے اُسے جاتا دیکھ رہی تھیں ۔

بیٹی کی کلاس لینے کا وہ پکا پکا سوچ چکی تھیں یہ کیا طریقہ تھا بھلا وہ کیسے بیٹے کے ساتھ زبردستی کر سکتی تھی۔

••••

ضرغام خان فجر کی نماز ادا کر چکا تھا جب ارشک کی آنکھ کھلی ضرشک فحال سو رہا تھا تو وہ اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی تھی نماز ادا کرتے وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گیا تھا جب ضرغام خان ٹریک سوٹ میں ملبوس ڈریسنگ روم سے نکلا تھا شاید وہ مارننگ واک پر جا رہا تھا۔

ارشک نے ایک نظر اسے دیکھا وہ اسے بہت کم جینز شرٹس اور ایسے کپڑوں میں دیکھتی تھی اکثر وہ کرتا شلوار پہنتا تھا اور زیادہ تر کپڑے ضرغام خان کے بلیک اوٗر وائٹ کلر میں تھے وہ اس رنگوں کا زیادہ استعمال کرتا تھا۔

شائد اُسے بلیک کلر پسند تھا ارشک جانتی تھی ضرغام خان کی پسند نہ پسند کے بارے میں نہ کبھی ان کے درمیان ایسا تعلق رہا کہ وہ ایک دوسرے کی پسند نہ پسند کے بارے میں جان پاتے پہلے جب

وہ حویلی میں رہتی تھی تو اسے اپنی حیثیت کسی کم ملازمہ سے زیادہ نہیں لگتی تھی۔

سب اسے ٹریٹ بھی ایسے ہی کرتے تھے ضرغام خان کے سارے کام وہ اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی اس کے علاوہ حویلی کی ملازمہ بھی اُسے کام کرنے کا کہتی تھیں لیکن اب ایسا نہیں تھا۔

اب نہ تو وہ ضرغام خان کا کوئی کام کرتی تھی اور نہ ہی دوسرا کوئی کام بس سارا وقت اس کا ضرشک کے ساتھ گزر جاتا تھا۔

ضرغام خان ارشک کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا نجانے کیا سوچ رہی تھی جو اتنی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

ضرغام خان بس سوچ سکا تھا اوَر ارشک کے پاس سے گزرتے اسکا ارادہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھانے کا تھا لیکن وہ اپنے دھیان میں تھا اوَر ارشک بھی ارشک اسی وقت بیڈ سے اٹھی تھی کہ سامنے سے آتے ضرغام سے اسکا زبردست ٹکراؤ ہوا تھا ارشک کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا مشکل سے اپنی آنکھیں کھولتے سے دیکھا تو وہ ضرغام خان کی بانہوں میں تھی اسے ضرغام خان نے مظبوطی سے تھام رکھا تھا۔

شاید اسے گرنے سے بچانے کے لیے وہ اُسے تھامے کھڑا تھا لیکن ارشک نے ایک جھٹکے سے ضرغام خان کو خود سے دور کرنے کی کوشش کی کہ اسی دوران ضرغام خان اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا تھا۔

اور نتیجے کے طور وہ ارشک کے اوپر گرا تھا ارشک بیڈ پر اور ضرغام خان اس کے اوپر تھا وہ آنکھیں پھاڑے ضرغام خان کو دیکھ رہی تھی۔

جو خوُد بھی کافی کنفیوژ ہو گیا تھا اس سچویشن میں لیکن ارشک کو لگ رہا تھا ضرغام خان جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے اسے بس ارشک کے قریب آنے کا موقع چاہیے جو کسی نہ کسی بہانے سے وہ حاصلِ کر ہی رہا تھا۔

اٹھیں۔۔۔"وہ دبی دبی آواز میں غرائی تھی شاید ضرشک کی وجہ " سے اس نے اپنی آواز کم رکھی تھی کہ وہ نیند سے اٹھ ہی نہ جائے ارشک اس وقت بغیر دوپٹے کے تھے ضرغام خان کو ڈریسنگ روم

میں جاتے دیکھ کر وہ بے دھیانی میں اپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھ چکی تھی۔

۔

پر اب ضرغام خان کی نزدیکی پر وہ اچھی خاصی سرخ ہوئی تھی ضرغام خان ارشک کی نازکی کو اپنے سینے سے لگتے محسوس کرتے اس پل جیسے خود پر کنٹرول کھونے لگا تھا وہ جو دعوے کرتا تھا کہ وہ اب ارشک کے قریب نہیں جائے گا وہ سب دھرے کے دھرے رہ جاتے تھے اور اس پل اتنے قریب اسے لگ رہا تھا وہ کوئی گستاخی کر دے گا۔

ارشک کا مزاحمت کرنا اسے بھلا کہاں نظر آ رہا تھا وہ تو بس اس کی گردن کی ہڈی دیکھ رہا تھا جو ارشک کے سانس لینے پر ابھر کر معدوم ہو رہی تھی وہ اس پل سب بھولتے ارشک کی گردن میں ابھر کر معدوم ہوتی ہڈی پر جھکتے اپنے لب رکھ گیا تھا۔

ارشک کرنٹ کر پیچھے ہوئی ضرغام خان ایسی کوئی حرکت بھی کرے گا وہ بھی صبح صبح کہاں سوچا تھا ارشک نے۔

ضرغام خان کے لبوں کا لمس اسے کسی ناگ کی طرح لگا تھا وہ پورا زور لگاتے ضرغام خان کو خوُد سے دور دھکیل گئی تھی اور ضرغام خان جو اس کے لمس سے بہک سا گیا تھا وہ یکدم سے ہوش میں آیا تھا یہ کیا کر رہا تھا وہ۔

ارشک کی غصیلی نظریں اسے خوُد پر محسوس ہو رہی تھی یقیناً صبحِ صبحِ ضرغام خان کا ارشک کے قریب جانا ارشک کو پسند نہیں آیا تھا۔

وہ اپنے بالوں کو پیچھے ضرغام خان کو دیکھ رہی تھی ضرغام خان کی نظروں میں کچھ تھا جن سے وہ اچھا خاصا پزل ہو رہی تھی اُس نے اپنے ہاتھوں سے ضرغام خان کو دور کرنا چاہا جب ضرغام کی نظریں ان سرخ یاقوتی ہونٹوں پر تھیں جو اسے بہکا رہے تھے ۔

وہ نرمی سے ارشک کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا ارشک کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں ۔

وہ کیا دعوے کر رہا تھا ارشک سے دور رہنے کے اؤر اب وہ ارشک کے قریب آ گیا تھا اتنا کہ ضرغام خان کی سانسوں کی مہک ارشک اپنی سانسوں میں شامل ہوتی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔

۔

ارشک نے ضرغام خان کے لبوں پر زور سے دانٹ گاڑتے ہوئے اسے خؤد سے دور ہونے پر مجبور کر دیا تھا ضرغام خان جو ارشک کے نرم گرم لمس میں بہک سا گیا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا اؤر اپنے لبوں پر ہاتھ پھیرا جہاں خون کی ننھی سی بوند تھی جو ارشک کے تشدد کا نتیجہ تھی۔

وہ مسکرایا تھا ارشک کی اس حرکت پر ضرغام خان کی مسکراہٹ اس وقت ارشک کو زہر سے بھی بری لگی تھی پوری قوت سے ارشک نے ضرغام خان کو خود سے دور کیا تھا اوٗر اپنے لبوں کو رگڑا تھا۔

"اچھے سے جانتی ہوں کیوں آتے ہیں آپ میرے قریب لیکن ایک بات یاد رکھیئے گا اگر اب آپ میرے قریب آئے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی سمجھ کیوں نہیں آتا ہے آپ کو آپ کے لمس سے میرے سارے زخم پھر سے ہرے ہو جاتے ہیں اگر نہیں ہے خود پر کنٹرول تو بتا دیں میں چلی جاؤں گی یہاں سے لیکن آپ کا لمس مجھے اپنے لبوں پر اپنے وجود پر گوراہ نہیں ہے سمجھے

آپ"!!!وہ انگلی اٹھا کر دبے دبے انداز میں ضرغام خان کے دل پر وار کر رہی تھی۔

۔

ضرغام بس اسے دیکھتا رہا یہ وہ ارشک نہیں تھی جو ضرغام خان کے ساتھ اتنے مہینے رہی جو ڈری سہمی رہتی تھی جو ضرغام خان کی ہر بات مانتی تھی بنا کوئی بحث کیے یہ کوئی اوٗر ہی ارشک تھی جسے سردار ضرغام خان سے نفرت تھی کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔

ارشک کا ضرغام خان کے لمس کو مٹانے کی کوشش کرنا ضرغام خان کو بہت طیش دلا گیا تھا۔

لیکن اس وقت وہ اپنے کسی ایکٹ سے ارشک کو مذید غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا وہ پہلے ہی ضرغام خان سے نفرت کرتی تھی یہ بات یاد کرتے جیسے ضرغام کے دل کو کچھ ہوا تھا مشکل سے اسنے سانس لینے کی کوشش کی تھی۔

ارشک کی آنکھوں میں اُسے خوُد کے لئے نفرت نظر آئی تھی ایسی نفرت تب نہیں تھی جب وہ ضرغام خان کی شدتیں اسکی جان لیوا قربت سہتی تھی جب پوری پوری رات وہ ضرغام خان کی بانہوں میں ہوتی تھی لیکن اب ارشک ضرغام خان سے نفرت کرتی تھی۔

اُسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا لیکن یہ سچ تھا ارشک اس سے نفرت کرتی تھی یہ بات وہ کیسے جھٹلا سکتا تھا جبکہ مقابل کی آنکھوں میں وہ خود کے لیے نفرت دیکھ سکتا تھا۔

ضرغام خان کو اچھے سے یاد تھا پہلے جب وہ ارشک کے قریب جاتا تھا ارشک کے چہرے پر حیا کے نجانے کتنے رنگ بکھرے ہوئے ہوتے تھے لیکن اب وہ ضرغام خان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ضرغام خان سے نفرت کا اظہارِ کرتی تھی۔

ضرغام خان کو یہ بات بہت چھبتی تھی لیکن شائد مکافات عمل تھا یہ جو ضرغام خان نے ارشک کے ساتھ کیا وہ اب خوُد کے ساتھ بھی ہو رہا تھا لیکن ضرغام خان سے یہ سب برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا اب خوُد پر آئی تو صاف پتہ چل رہا تھا ارشک اُس وقت کتنی تکلیف محسوس کرتی ہو گی ضرغام خان نے تو پل پل ارشک سے نفرت کا اظہار کیا تھا اسے کیا کچھ نہیں کہا تھا۔

اب خوُد بھی اسے یہ سب برداشت کرنا تھا وہ کہیں لمحے بس ارشک کو دیکھتا رہا تھا اوُر پھِر وہ کچھ سوچتے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

ارشک نے سر جھٹکا تھا ضرغام خان کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ ضرغام خان اب ارشک کے لئے اتنا اہم نہیں رہا تھا وہ سوچ چکی تھی کہ وہ مذید یہاں نہیں رکے گی بلکہ واپس چلی جائے گی یہاں رہنا مطلب وہ ساری تکلیفیں اذیتیں پھر سے یاد کرنا کتنی خوش تھی وہ بابا اوُر ضرشک کے ساتھ ۔

لیکن ضرغام خان کے واپس آنے سے اُس کی زندگی پھر سے ڈسٹرب ہوئی تھی آگر ضرغام خان یہ سوچتا تھا کہ ارشک اُسے معاف کر دے گی تو ایسا کبھی نہیں ہونے والا تھا ارشک وہ ساری

تکلیفیں ساری اذیتیں نہیں بھول سکتی تھی جو اسے ضرغام خان کی وجہ سے جھلنی پڑی تھیں۔

وہ اپنے خیالوں میں بہتے یہ تک بھول گئی تھی کہ ضرشک کب سے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں ٹپیپاتے ہوئے اپنی مما کو دیکھ رہا تھا جو ضرشک پر توجہ دینے کے بجائے نجانے کن سوچوں میں گم تھی اور یہ ضرشک برداشت نہیں کر سکتا تھا تبھی تو وہ اچانک سے گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا۔

ارشک ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی جلدی سے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا ضرشک کے رخساروں پر آنسو دیکھتے وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔

جلدی سے ضرشک کے رخساروں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور پھر اسے اپنے سامنے کیا جو شاید بھوکا تھا تبھی تو اپنی خوراک کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔

"مما کے پالے بے بی کو بھوک لگی ہے؟!؟"وہ ضرشک کو اپنے سامنے کرتے ہوئے بولی تھی جس پر ضرشک اسے دیکھنے لگا اور پھر ارشک نے اُسے فیڈ کروانے کی غرض سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا وہ بھول چکی تھی کہ ضرغام خان ڈریسنگ روم میں تھا۔

اوَر ضرشک اکثر فیڈ کرتے ہوئے اُس کی شرٹ کو پیچھے کر دیتا تھا اس وقت وہ ریلکس ہو کر اسے فیڈ کروا رہی تھی ارشک کی شرٹ کافی حد تک بے ترتیب ہو چکی تھی جبکہ ضرغام خان جو کہ ڈریسنگ روم میں اپنا فون بھول گیا تھا وہ لیتا باہر نکلا تو ارشک کی حالتِ

دیکھتے ایک پل کے لئے اُسے کہیں مہینوں پہلے کا منظر یاد آیا تھا جب اس نے اتنے قریب سے ارشک کو دیکھا تھا اُس کی گہرایوں کو محسوس کیا تھا وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی شائد ماں بننے کے بعد اس کے نشب و فراز دیکھتے ضرغام خان نے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔

وہ اسکی خوبصورتی دیکھتے خوُد پر پھر سے اختیار کھونے لگا تھا وہ جانتا تھا کہ یقینا ارشک بھول چکی ہے اس وقت اُس کی کمرے میں موجودگی ورنہ اتنی ریلکس ہو کر وہ کبھی ضرشک کو فیڈ نہیں کروا رہی تھی۔۔۔

پہلے تو کچھ پل وہ سوچتا رہا لیکن پھر اس نے گلہ گنکار کر ارشک کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا اوُر وہ جو ضرشک کے چھوٹے

چھوٹے ہاتھوں کو تھامے اُسے واقعی میں ریلیکس ہو کر فیڈ کروا رہی تھی وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی جس کے نتیجے میں ضرشک فیڈ چھوڑ کر رونا شروع کر چکا تھا یقیناً اسے درمیان میں ڈسٹربنس پسند نہیں آئی تھی۔

ارشک کو اپنے حلیے کا احساس ہو رہا تھا جبکہ ضرغام خان ایسے ضرشک کو روتے دیکھ کر اس سے پہلے کہ اُن کی طرف بڑھتا ارشک نے ضرغام کی طرف اپنی پیٹھ کرتے اسے ضرشک کو پھر سے فیڈ کروانا شروع کیا تھا جبکہ ضرغام خان ارشک کی یہ حرکت دیکھ کر مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔

ارشک کی اس حرکت پر سلگنے لگا تھا وہ ارشک کا شوہر تھا کوئی غیر تو نہیں جس سے وہ اتنا پردہ کر رہی تھی اور کیا ضرغام خان نے

پہلی بار اُس کی خوبصورتی دیکھی تھی نہیں وہ پہلے بھی کتنی بار ارشک کو محسوس کر چکا تھا لیکن اب ارشک کی یہ حرکت ضرغام خان کو واقعی طیش دلا گئی تھی۔

ضرغام خان آج کل جلتا تندور بنا ہوا تھا ارشک اُسے سلگانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔

لیکن جب ضرغام خان کی نظر ارشک کی بیک گردن پر بنے تل پر گئی تو اس نے اپنی بیک گردن سہلائی تھی بہت مشکل تھا ارشک سے دور رہنا ضرغام خان کے لیے لیکن ارشک اُسے اپنے قریب بھی تو نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان کا دل چاہا اس تل کو اپنے لبوں سے محسوس کرے لیکن جانتا تھا کہ وہ اگر ایسی حرکت کرے گا تو کوئی بعید نہیں تھی ارشک غصے سے لال پیلی ہو جاتی وہ کچھ دیر پہلے کا منظر بھولا نہیں تھا جب ارشک اسے نفرت بھری نظروں سے گھور رہی تھی نجانے کب تک سہنی تھی ضرغام خان نے ارشک کی نفرت۔

۔

وہ کافی دیر تک وہیں کھڑا رہا لیکن پھر جب موبائل فون پر میسج آیا تو وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر اپنی بیوی اور بیٹے کو دیکھا تھا۔

لیکن یہ کافی نہیں تھا ضرغام خان کے لیے کہ ارشک اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھے ۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے روم سے نکل گیا تھا جبکہ ارشک ایسے صبح صبحِ ضرغام خان کو جاتے دیکھ کر کافی ڈسٹرب ہوئی تھی۔

وہ بھلا صبحِ صبحِ کہاں جا رہا تھا ارشک صرف سوچ سکی تھی بٹ ضرغام خان سے پوچھنا ارشک نے ضروری نہیں سمجھا تھا۔

وہ ضرغام خان کو اگنور کرتی تھی جان بوجھ کر وہ ضرغام خان پہ یہ واضح کرنا چاہتی تھی کہ ضرغام خان کا ہونا نہ ہونا ارشک کے لیے برابر تھا۔

اس نے اپنا رخ بدلا اور اپنی شرٹ ٹھیک کرتے وہ ضرشک کو اپنے کندھے سے لگاتے ضرشک سے باتیں کرنے لگی تھی وہ اپنی ہر بات اپنے بیٹے سے شئیر کرتی تھی اور ضرشک اسے ہر بات کا جواب دیتا تھا اپنی چیز زبان میں جو صرف ارشک ہی سمجھ سکتی تھی۔

ارشک نے بے اختیار اپنے لبوں کو چھوا تھا اور پھِر گردن کو ضرغام خان کے سلگتے لبوں کا لمس اسے ابھی تک اپنی گردن پر محسوس ہو رہا تھا۔

جانتی تھی ضرغام خان کو کیسے تڑپانا ہے سب سے بڑی سزا تو ضرغام خان کے لیے یہی تھی کہ بیوی کے ہوتے ہوئے بھی وہ اس سے الگ تھا۔

وہ اب اتنی بھی نا سمجھ نہیں تھی کہ مقابل کی آنکھوں میں اپنی طلب نہیں دیکھ پاتی ضرغام خان کی آنکھوں کی سرخی اسے یہ بات اچھے سے بتاتی تھی کہ ضرغام خان ارشک کی قربت کے لیے جیسے پل پل تڑپ رہا تھا لیکن اب ارشک کبھی ضرغام خان کے ساتھ فزیکل نہیں ہونا چاہتی تھی۔

پہلے ہی ضرغام خان کی وجہ سے اسے کافی گھاؤ لگے تھے وہ تب بمشکل اٹھارہ کی بھی نہیں تھی اور ضرغام خان نے زبردستی فزیکل ریلیشن شپ بنایا تھا بغیر ارشک کی مرضی جانے کے وہ کیا چاہتی ہے لیکن اب جب ارشک کے ہاتھ میں گیم تھی تو کیسے نہ چن چن کر ضرغام خان سے بدلے لیتی۔

ضرشک بھی ضرغام خان کے پاس جاتے ہی رونے لگ جاتا تھا ارشک نہیں چاہتی تھی کہ ضرشک کبھی ضرغام خان سے اٹیچ ہو اور اُس کے بیٹے کو کوئی دکھ ملے ۔

ضرشک مما ٹھیک کر رہی ہیں ناں میری جان آپ کے بابا اس " سے بھی برا رویہ ڈیزرو کرتے ہیں آپ نہیں جانتے ہیں آپ کے بابا نے آپ کی مما کو کتنا ہرٹ کیا تھا۔۔"وہ ضرشک کی طرف دیکھتے اپنی آنکھوں میں امنڈ آنے والی نمی کو بمشکل پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی تھی۔

ضرشک جو پہلے تو اپنا پیٹ بھرتے اپنی مما کے ساتھ کھیلتے ہوئے کبھی اس کے چہرے پر ہاتھ مار رہا رھا تو کبھی رخساروں پر لیکن اب اپنی مما کی آنکھوں میں نمی دیکھتے وہ اوپر ہونے کی کوشش

کرنے لگا تھا ارشک نے اُسے زور سے خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کے سر پر محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔

.....

ضرغام خان روم سے نکل کر باہر مین گیٹ کی طرف بڑھا تھا یہاں زرانیل اسی کے انتظارِ میں تھا آج اُن دونوں نے ساتھ واک کرنے کا سوچا تھا کافی عرصہ ہو گیا تھا اُنہیں ایک دوسرے کے ساتھ بات کیے ہُوئے ضرغام خان کو تو زرانیل سے کافی شکائتیں بھی تھیں۔۔۔۔۔

زرانیل خان کو دیکھتے ہوئے اپنا فون جیب میں رکھتے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

چلیں اتنی دیر لگا دی؟؟"!ضرغام خان کا انتظار وہ کافی دیر سے کر "
رہا تھا تبھی تو اُسے آتے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا۔

ارواح سو رہی تھی زرانیل خان نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا
تھا ویسے بھی حویلی میں نیوشا کے نکاح کی وجہ سے کافی زیادہ
مصروف رہتے تھے سب لوگ زرانیل خان کے منع کرنے کے
باوجود ارواح سارا دن لگی تھی جس کی وجہ سے رات کو اسے کافی
تھکاوٹ محسوس ہوتی تھی زرانیل نے رات اسے کافی ڈانٹا بھی
تھا۔۔۔

ہاں بس ہو گئی لیٹ اب آؤ"...وہ دونوں کی مین سڑک کی طرف "
آئے تھے جو کافی آگے جاتی تھی اکثر جب زرانیل خان حویلی واپس

آتا تھا تو عالمیار ضرغام اوَر زرانیل ایسے ہی ساتھ واک کرتے تھے لیکن اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا تھا سب الٹ پلٹ ہو گیا تھا۔

دونوں کافی دور نکل آئے تھے واک کرتے ضرغام خان زرانیل سے زیادہ بات نہیں کر رہا تھا کیوں نہیں کر رہا تھا زرانیل اچھے سے جانتا تھا۔

"وہ دونوں جب ضرغام کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے تیرا؟؟؟" واک کرتے کرتے ایک جگہ سائیڈ پر رکھے ہوئے بنیچ پر بیٹھ گئے تو زرانیل خان نے بات کا آغاز کیا تھا۔

"پچھلے گیارہ تو اس قابلِ ہے میں تیرے سے بات کروں ہاں؟؟ مہنیوں سے تو میری تڑپ دیکھ رہا تھا اوَر میں تجھ پر اندھوں کی

طرح اعتبار کرتے تجھے ہر روز کہتا تھا کہ ارشک کو تلاش کرو جبکہ تو ارشک کے بارے میں سب جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے کیسی ہے کیا کرتی ہے لیکن تو نے مُجھے کبھی بھنک بھی نہیں لگنے دی اس بات کی اوُر اب جب میں خود اُسے ڈھونڈ چکا ہوں تو کیونکر بات کروں تیرے سے ہاں۔۔۔"ضرغام خان بھڑکا تھا اتنا عرصہ وہ انجان رہا اگر اسے پہلے معلومات ہو جاتا ارشک کے بارے میں تو وہ اُسے واپس لے آتا۔

نجانے ضرشک کی پیدائش کے دروان اسے کیا کیا فیس کرنا پڑا ہو گا وہ بس سوچ سکا تھا۔"ضرغام خان تو نے تو ارشک کے ساتھ کیا اُس کے بعد تو کیا امید کرتا ہے وہ تجھے معاف کر دے گی اتنی آسانی سے نہیں یہ تیری غلط فہمی ہے ضرغام خان ارشک نے

تمھاری وجہ سے بہت کچھ فیس کیا ہے وہ ابھی تک منٹلی تیار نہیں ہے تمھارے ساتھ رشتہ اگے بڑھانے کے لئے تو نے ارشک کے ساتھ زبردستی کی ہے تجھے نہیں لگتا ہے اُسے مزید وقت کی ضرورت ہے ضرغام جب تایا سائیں)ارتضیٰ خان(کا قتل ہوا تھا میں نے تجھے تب بھی کہا تھا کہ پہلے ساری بات معلوم کر یاد ہے عالمیار خان کی شادی پر تم سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تو نے مُجھے خاموش کروا دیا تھا اب اپنے اتنے برے سلوک کے بعد تم کیا ایکسپکٹ کر رہے ہو ارشک تمہیں معاف کر دے ضرغام نہیں تم غلط ہو ارشک کے لئے یہ سب بھولنا بہت مشکل ہے۔۔۔"زرانیل خان کو ضرغام خان کی باتوں پر غصہ آیا تھا تبھی اسے اچھی خاصی سنا چکا تھا۔

جبکہ ضرغام خان نے ایک نظر زرانیل خان کو دیکھا تھا وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا ضرغام خان خوُد بھی تو مانتا تھا کہ اس نے ارشک کے ساتھ غلط کیا لیکن اب وہ اس بات کو قبولِ کر چکا تھا۔

ہاں اسے احساس تھا کہ اس نے ارشک کے ساتھ غلط کیا لیکن کیا اب سب ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔

ہاں میں مانتا ہوں مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں لیکن اب کیا سب " ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے کیا ارشک مُجھے ایک موقع نہیں دے سکتی ہے؟!؟"وہ کرب زدہ انداز میں بولا تھا۔

ضرغام کو یہ بات مناسب نہیں لگی تھی کہ وہ اپنے اوُر ارشک کے پرسنل معملات ایسے شئیر کر رہا تھا لیکن زرانیل تو سب جانتا تھا جو

ان کے درمیان ہو چکا تھا تو زرانیل سے بات وہ اسی وجہ سے کر رہا تھا۔

--

دیکھو ضرغام خان میرا مشورہ یہی ہے کہ تم ارشک کو کچھ وقت دو" اُسے اپنے ہونے کا احساس دلاؤ اسے زیادہ تنگ مت کرو اُس کی ہر بدتمیزی کو بھی اگنور کرو جب ارشک کا اپنا زہن بدلے گا وہ خود ہی تمھیں قبول کر لے گی۔۔۔"زرانیل خان کو اس پل ضرغام خان کی حالت پر ترس بھی آیا تھا لیکن یہ سچ تھا کہ ضرغام خان کی وجہ سے ارشک نے بہت کچھ سہا تھا۔۔۔۔

ٹائم ہی تو دے رہا ہوں میں اسے ورنہ بہت مشکل ہے ارشک "
سے دور رہنا جب کہ وہ میرے ساتھ ایک ہی کمرے میں میرے
اتنے قریب ہو۔۔۔"وہ بے بسی سے بولا تھا زرانیل خان بس اسے
دیکھتا رہا تھا وہ جو کہنا چاہا رہا تھا زرانیل خان اچھے سے سمجھ رہا تھا
لیکن مزید اس موضوع پر ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی
تھی۔

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے اوُر پھر ضرغام کو اچانک سے ایک
بات یاد آئی ۔

زرانیل تمھیں نہیں لگتا ہے تعزیز کچھ چھپا رہا ہے ہم سے مطلب "
اب جبکہ سب کلیئر ہو چکا ہے تو اُس کی نفرت ہنوز سب کے لئے
ویسی ہی ہے مُجھے لگتا ہے کچھ ایسا ہے جو تعزیز کو ہم سے دور رکھے

ہوئے ہے کچھ ایسا ہے جو تعزیز جانتا ہے لیکن ہمیں معلوم نہیں ہے یہ بات"ضرغام خان کی اولین ترجیح تھی کہ وہ کسی طرح سے تعزیز کو حویلی واپس لے آئے شمس خان کی آنکھوں میں ایک حسرت ایک خالی پن سا دیکھتے وہ بہت پریشان ہوتا تھا جانتا تھا کہ وہ کچھ کہتے نہیں تھے لیکن یہ سچ تھا اُنہیں تعزیز کی بہت یاد آتی تھی۔

ضرغام خان کو تعزیز کی سمجھ نہیں آتی تھی جب بابا)ارتضیٰ خان(زندہ تھے وہ اُن سے ملنے بھی نہیں آتا تھا یعنی تعزیز کو جو مسئلہ تھا وہ ارتضیٰ خان سے تھا یہ خیال اب زرانیل کے دماغ میں بھی آیا تھا۔

وہ اکثر جب باتوں ہی باتوں میں کبھی ارتضیٰ خان کا ذکر کرتا اُنکا نام لیتا تو تعزیز کے چہرے کے تاثرات یکسر بدل جاتے تھے وہ فوری بات پلٹ دیتا تھا۔

۔

ہاں یہ بات مُجھے بھی سمجھ نہیں آتی ہے لیکن اکثر میں نے نوٹ " کیا ہے تعزیز کو تایا سائیں سے ہی کوئی مسلئہ ہے اُن سے وہ نفرت کرتا تھا اب جبکہ تم بھی یہ بات کر رہے ہو تو مجھے لگتا ہے ہمیں اس بارے میں کچھ جاننا چاہیئے کچھ ایسا جسے ہم مس کر رہے ہیں۔۔۔"زرانیل خان نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا۔

تمھیں نہیں لگتا ہے ہمیں ایک بار تعزیز سے ملنے جانا چاہیے کیا "
پتہ ہمیں کچھ معلوم ہو جائے اس متعلق۔۔؟؟؟"ضرغام خان نے
تعزیز سے ملنے کا خیال ظاہر کیا تھا۔

کیسے وہ ہم سے نہیں ملے گا سخت خفا ہے میرے سے کتنے دنوں "
سے کال کر رہ ہوں وہ اٹھا ہی نہیں رہا ہے اوُر ایک کیس میں الجھا
ہوا ہوں تو ٹائم نہیں ملتا ہے کہ اُس سے مل سکوں اب تم کہہ
رہے ہو تو میں ابرشم سے پوچھتا ہوں تعزیز کے بارے میں مجھے لگتا
ہے اُس کے آفس چل کر بات کرتے ہیں"زرانیل خان اپنی بیرڈ
پر ہاتھ مارتے ہوئے اُسے سہلاتے ہوئے بولا تھا جس پر ضرغام
خان نے سر ہلایا تھا یہ خیال اسے بھی مناسب لگا تھا۔

اوَر پھِر زرانیل نے فون نکالتے ابرشم کو کال کی تھی کو اٹھا بھی لی گئی تھی۔

ہیلو کون؟؟؟"وہ شاید اپنے دھیان میں تھی تبھی نمبر نہیں دیکھ " سکی تھی ورنہ زرانیل اوَر ارواح کے نمبرز اُس کے پاس سیو تھے۔

بھابھی میں ہوں زرانیل کیسی ہیں آپ؟؟"!زرانیل خان نے " تعارف کروایا اپنا۔

اوو سوری میں نمبر نہیں دیکھ سکی کیسے ہیں آپ اوَر ارواح کیسی " ہے؟!؟"ابرشم جو اپنی پیکنگ کر رہی تھی وہ بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی تھی۔

جی الحمد اللہ وہ بھی ٹھیک ہے آپ سے تعزیز کے بارے میں "
پوچھنا تھا کیا اُس سے ملاقات ہو سکتی ہے ہماری کچھ امپورٹنٹ
ڈسکس کرنا ہے اس دن والے واقعے کے بعد وہ میری کالز ریسو
"نہیں کر رہا ہے۔۔۔

جی وہ یہاں نہیں ہوتا ہے اُس دن گیا تھا پھر واپس نہیں آیا وہ "
آپ کے اپارٹمنٹ میں ہے یہاں آپ لوگ پہلے رہتے
تھے۔۔۔"ابر شم نے اُسے تعزیز کی رہائش کے بارے میں بتایا کہ
اب وہ اپارٹمنٹ میں رہتا ہے۔

اوکے ہم وہیں مل لیں گے اُس سے۔۔۔"زرانیل مزید چند باتیں "
کرتے کام کٹ کر گیا تھا اوُر ضرغام خان کو دیکھا تھا جو اسے ہی
دیکھ رہا تھا۔

تعزیز اپارٹمنٹ میں رہتا ہے اوٗر ابھی وہ گھر پر ہی ہو گا آ اگر ہم " ابھی چلیں تو تعزیز سے ملاقات ہو سکتی ہے کیا کہتے ہو یہ نہ ہو ہم لیٹ جائیں اوٗر وہ نکل جائے کہیں؟؟؟"زرانیل خان ضرغام کو دیکھتے ہوئے بولا تو ضرغام نے سر ہلایا تھا۔

ہاں یہ اچھا ہے ایسے ہم لوگوں کی ملاقات ہو جائے گی مجھے لگتا " ہے ہمیں ابھی چلنا چاہیے تاکہ ٹاٹمیلی پہنچ سکیں۔۔۔"ضرغام خان کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی تعزیز سے مل کر سب کچھ کلئیر کرنے کی پھر وہ دونوں مزید رکے نہیں تھے بلکہ واپس حویلی چلے گئے تھے۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 123

.....

ابر شم اپنی پیکنگ کر چکی تھی اسکا ارادہ ناشتہ کرنے کے بعد تعزیز کے اپارٹمنٹ جانے کا تھا سو وہ ریڈی تھی رات بھر وہ گرینی کی باتوں کو سوچتی رہی تھی وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں اسے تعزیز کو اکیلا نہیں چھوڑنا تھا اُس کے ساتھ رہنا تھا۔

وہ اپنے بالوں میں برش کرتے ہوئے بھی مسلسل تعزیز کو سوچ رہی تھی اُسے سچ میں کمرے کی تنہائی کھٹکتی تھی اتنا عرصہ وہ یہاں رہا تھا کہ اسے اب تعزیز کی عادت ہو چکی تھی اُس کی بے باک باتیں

اُس کی جسارتیں یاد کرتے وہ اچھی خاصی روہانسی ہو جاتی تھی پہلے لیکن اب اسے وہ اتنا یاد آ رہا تھا کہ دل کر رہا تھا آنکھیں بند کرتے اُس کے پاس پہنچ جائے۔

وہ تعزیز کی اوٗر اپنی تصویر دیکھنے لگی تھی یہ وہی تصویر تھی جو فوٹو شوٹ کرواتے ہوئے اُسے بھیجی گئی تھی ابر شم نے اب کی بار غور سے اس تصویر کو دیکھا تھا اوٗر اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ پھر سے تعزیز کو یاد کرنے لگی تھی۔

وہ اُسے ایسے درمیان میں چھوڑ کر کیوں گیا وہ اکثر یہ سوال پوچھنا چاہتی تھی۔

تم اگر یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمھیں اکیلے رہنے دوں گی تعزیز تو" یہ تمھاری بھول ہے ایسا کبھی نہیں ہو گا تم صرف میرے ہو صرف اوٗر صرف میرے اگر کسی اوٗر لڑکی کی طرف دیکھا بھی تو اچھا نہیں ہو گا تمھارے لئے۔۔۔"وہ آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

اس پل اُسے تعزیز کی اتنی یاد اس لیے بھی آ رہی تھی کیونکہ وہ صبح صبحِ اسے کافی تنگ کرتا تھا تبھی وہ بہت زیادہ سوچنے لگی تھی اُس کے بارے میں۔۔۔۔

پھر اسے تعزیز خان کی ایک بے باک حرکت یاد آئی تھی۔۔۔۔

وہ اُسے اپنے قریب کرتے سب بھول جاتا تھا اوَر ابر شم سوچتی تھی کہ وہ اپنی گرل فرینڈ کے ہوتے اس کے قریب کیسے اطمینان سے آتا تھا وہ تو اب پتہ چلا تھا اسے وہ جان بوجھ کر تنگ کرتا تھا۔

شاید وہ ابر شم کی جیلسی کی آخری حد دیکھنا چاہتا تھا اوَر وہ کتنی آرام سے بیوقوف بن بھی جاتی تھی۔

تعزیز تم سچ میں میری سمجھ سے باہر ہو بہت عجیب چیز ہو "
تم۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی تھیں ۔

وہ اُسے جان بُوجھ کر زچ کرتا تھا ابر شم کو وہ حرکت یاد آئی تھی جب لابیشا کے سامنے ابر شم نے تعزیز کو کس کی تھی اوَر وہ کیسے

ابر شم کے لبوں سے اپنی تشنگی مٹانے لگا تھا وہ پل یاد کرتے ابر شم سرخ ہوئی تھی وہ سچ میں بہت بے باک انسان تھا۔

وہ اپنا ڈریس بدل کر تیار ہوتے نیچے آئی تھی جہاں گرینی بیٹھی ہوئی تھیں وہ اُن کے پاس چلی گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گرینی کے قریب جاتی سامنے آتی اپنی پھپھو)ہار شم کی موم(کو دیکھ کر اس کے بڑھتے قدم رکے تھے ۔

پھپھو"!!!وہ تیزی سے اُن کے قریب آئی تھی اوُر اُنکے گلے لگ " گئی تھی اُنہوں نے بھی ابر شم کے ماتھے پر پیار کیا تھا اُنہیں ابر شم بہت پسند تھی اپنے بھائی کی اکلوتی نشانی تھی وہ اُنہیں کیسے عزیز نہیں ہوتی وہ بھلا۔

آپ نے تو مُجھے سرپرائز دے دیا آپ آ رہی تھیں تو مُجھے تو بتانا "
چاہیے تھا ناں آپ کو کب آئی آپ پاک۔۔۔"وہ اُن کے ہاتھوں کو
تھامتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ مسکرائی تھیں ۔

اب مجھے تو آنا ہی تھا یہاں میرے بیٹے کی شادی کروا رہے ہو تم "
لوگ اوَر ہمیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے جبکہ ہم ہارشم کے ماں باپ
ہیں"!!!پیچھے سے ہارشم کے ڈیڈ بھی اندر آئے تھے ابرشم اُنہیں
دیکھتے اُن کے قریب گئی تھی جنہوں نے ابرشم کے سر پر پیار کیا
تھا اُنہیں بھی وہ بیٹی کی طرح عزیز تھی وہ یہاں اُن کے پاس رہی
ابرشم سے وہ خاصے امپریس ہوئے تھے یہ الگ بات تھی کہ وہ کم
ہی اس سے مل پاتے تھے۔۔۔۔

گرینی بیٹی کی آواز سنتے اُن کے قریب آئی تھیں اس سے پہلے کہ ہارشم کی موم اپنی موم)گرینی(سے ملتی گرینی نے ہاتھ کے اشارے سے اُنہیں اپنے قریب آنے سے روک دیا تھا وہ شائد ایسا نہیں کرتیں اگر رات ہارشم سے بات نہیں کر چکی ہوتیں تو۔

ممی کیا ہوا ہے آپ کو برا لگا ہمارا آنا؟؟"گرینی کا ری ایکشن دیکھتے " اُن کے داماد نے آہستگی سے یہ فقرہ بولا تھا جس پر گرینی نے بیٹی اوٗر دامار کو دیکھا تھا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے تم دونوں آوٗ کچھ بات کرنی ہے تم دونوں" سے مُجھے بہت ضروری بات ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولتے ہوئے ہال کی طرف چلی گئی تھیں جبکہ گرینی کو سنجیدہ دیکھتے ابرشم کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔

وہ بھی اُن کے پیچھے ہی اپنی پھپھو کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جو اسے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھا گئی تھیں ہارشم ابھی تک نہیں اٹھا تھا اُس نے تھورا لیٹ اٹھنا تھا کیونکہ اُن کا ارادہ نیوشا کو پک کرنے کا تھا وہ نیوشا سے ایک بار فیس ٹو فیس بات کرنے کا تھا ابھی تک ہارشم نے نیوشا کو دیکھا نہیں تھا۔

ممی کیا بات کرنی ہے آپ نے ہم لوگوں کو ارجنٹ آنا پڑا کیونکہ " ہارشم نے کال پر بات ہی ایسی کی آپ لوگوں نے ہارشم کے لئے کوئی لڑکی دیکھ لی ہے کون ہے وہ اور کس فیملی سے تعلق ہے اسکا۔۔۔"ہارشم کی موم جانتی تھیں کہ گرینی بھی اسی ٹاپک پر بات کرنے والی ہیں تو وہ اُن سے بات بھی اسی بارے میں کرنے لگی تھیں۔

جبکہ ہارشم کے ڈیڈ خاموشی سے گرینی کی سنجیدہ انداز کو دیکھ رہے تھے جن کے چہرے پر سنجیدگی تھی جبکہ وہ خود بھی پریشان تھے کیونکہ اُنہوں نے اپنے دوست سے کمیٹمنٹ کر لی تھی اُن کے دوست کی اکلوتی بیٹی تھی جس سے اگر ہارشم کی شادی ہوتی تو یقینا انہیں ہی فایدہ ہونا تھا اس بات کا۔

پھپھو ہم نے پسند نہیں کی ہے ہارشم نے خوُد کی ہے وہ اُس لڑکی " کو پسند کرتا ہے گرینی کو بھی ہارشم نے کافی فورس کیا تبھی گرینی گئی تھیں اوُر یہ ہارشم کا آپنا فیصلہ ہے اُس لڑکی سے شادی کرنے کا اور آپ لوگوں کو ہارشم کی پسند کا خیال رکھنا چاہئے۔۔۔"گرینی کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ابرشم نے بولنا شروع کر دیا تھا جبکہ ہارشم کی موم ابرشم کو سنے جا رہی تھی۔

موم یہ آبی کیا کہہ رہی ہے ہارشم نے بولا اوٗر آپ چلی گئی اُس "
لڑکی کے گھر نجانے کون لوگ ہیں وہ میں وہاں نہیں کروٗں گی
اپنے بیٹے کی شادی۔۔۔"وہ تپی تھیں اُنہیں غصہ گرینی پر آیا تھا۔

یس موم یہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے ہارشم کے لئے لڑکی ہم "
لوگ پسند کر چکے ہیں اوٗر ہارشم کی شادی ہماری پسند کی ہوئی لڑکی
سے ہی ہو گی۔۔۔"ہارشم کے ڈیڈ پہلی بار بولے تھے۔

جبکہ گرینی نے تاسف بھری نظروں سے بیٹی اوٗر دامار کو دیکھا تھا
جو لوگ اب ویسے ہارشم کی شادی پر بحث کر رہے تھے جیسے اب
تک ہارشم کی ہر زمہ داری انہوں نے اچھے سے نبھائی ہو۔

پہلے بیٹے سے بھی پوچھو تم دونوں اُس کی کیا مرضی ہے کبھی "
جاننے کی کوشش کی اُسے کیا پسند ہے کیا نہیں پسند ہے کبھی اسے
وقت دیا ہمیشہ تم لوگوں نے اپنے بزنس کو بیٹے پر فوقیت دی اور
بھی یہ شادی تم لوگ اپنے مطلب کے لئے کروانا چاہ رہے ہو لیکن
اب ایسا نہیں ہو گا یہاں فیصلہ ہارشم کا ہو گا اُسے جس سے شادی
کرنی ہو گی وہ خود فیصلہ کرے گا تم دونوں اس پر پریشر نہیں ڈال
سکتے ہو۔۔۔"وہ غصے سے بولی تھیں ۔

موم اُسے بھلا کس چیز کی کمی ہونے دی ہم نے آج تک نوکروں "
کی فوج ہوتی تھی گھر پر ہمارا کام ہی ایسا ہے آپ اچھے سے جانتی
ہیں پھر بھی آپ ہارشم کی حمایت کر رہی ہے۔۔۔"ہارشم کی موم کو
ایسے گرینی کا ہارشم کی سائیڈ لینا غصہ دلا گیا تھا۔۔

اُسے صرف پیدا کرنا ہی تم دونوں کی زمہ داری نہیں تھا بلکہ اُس "
کی اچھی پرورش بھی تم لوگوں کی زمہ داری تھی کبھی ٹائم نہیں دیا
تم لوگوں نے اب جب وہ اپنی دلی رضامندی سے اپنی زندگی کا
فیصلہ کر چکا ہے تو تم لوگ پہنچ گئے ہو اعتراض کرنے کے
لیے۔۔۔"اُنہیں غصہ اصل میں اسی بات پر آیا ہوُا تھا جو وہ دونوں
ایسے چلے آئے تھے۔

ممی ہم لوگ مانتے ہیں ہم ہارشم کو ٹائم نہیں دے سکے ہیں یہ "
ہماری غلطی ہے لیکن اب جب ہم ہارشم کے لئے لڑکی دیکھ چکے
ہیں تو اُسکا فرض بنتا ہے وہ اچھا بیٹا ہونے کا ثبوت دے اوُر ہماری
پسند کی لڑکی سے شادی کرے مانا ہم لوگ اچھے والدین نہیں بن

سکے لیکن وہ اچھا بیٹا بن سکتا ہے"اب کی بار ہارشم کے ڈیڈ بولے تھے اپنی ماضی کی غلطیوں کا احساس بھی ہوا تھا۔

۔

اُنہیں اسے اپنے بیٹے کو اگنور نہیں کر چاہیے تھا کام کے چکروں میں لیکن اب وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ اب ہارشم ان سے بغاوت اپنی پسند سے شادی کرے۔۔۔۔

یہ تو ہارشم ہی بتائے گا آؤ بیٹا"!!!اُن کی نظر جیسے ہی سیڑھیوں " سے اترتے ہوئے ہارشم پر پڑی تو وہ اسے بلانے لگی تھی جبکہ وہ تو ٹھٹک کر اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا یعنی اُس کا شک ٹھیک تھا جانتا تھا کہ وہ ضرور آئیں گی اُس کی شادی کا سن کر۔

ہائے *م*وم ڈیڈ کیسے ہیں؟؟"!وہ دور سے ہی اُنہیں دیکھتے ہوئے " بولا تھا اور اپنے موم ڈیڈ کی طرف جانے کے بجائے وہ گرینی کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں اس کے آنے سے پہلے اس کی شادی کی بات ہو رہی تھی۔

ہارشم یہ تم کس لڑکی سے شادی کرنے جا رہے ہو ہم نے " تمھارے لیے لڑکی پسند کر لی ہے تم اُسی لڑکی سے شادی کرنی ہو گی کسی اور سے نہیں کر سکتے ہو تم۔۔"ہارشم کے ڈید اسے دیکھتے غصے سے بولے تھے جبکہ گرینی نے دامار کو گھورا تھا۔

میں نے کہا تھا فیصلہ ہارشم کا ہو گا"!!گرینی داماد کو جتاتے ہوئے "
ہارشم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

میں اپنے لیے لڑکی پسند کر چکا ہوں ڈیڈ اوٗر شادی بھی اُسی سے "
کروں گا تو آپ اپنی پسند کی ہوئی لڑکی کو بہو بنانے کے خواب
دیکھنا چھوڑ ہی دیں کیونکہ میں اب یہیں اپنا بزنس سٹ کرتے کام
شروع کروں گا۔۔۔"وہ گرینی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اسے خوشی
تھی کہ کم سے کم گرینی تو تھیں اس کے ساتھ ۔

ہارشم تم ہمارے فیصلے کی مخالفت کر رہے ہو اور یہاں تو تم تب "
بزنس سٹ کرو گے جب ہم تمہیں کریں دیں گے جبکہ میرا یہ
فیصلہ ہے کہ تم ہماری پسند سے شادی کرو یا پھر ہماری جائیداد سے

عاق سمجھو خود کو"!!!بیٹے کے انکارِ پر وہ دھمکی دینے لگے تھے

گرینی کو تو صدمہ ہوا تھا کیسے وہ بیٹے کو بلیک میل کر رہے تھے ۔

آپ مُجھے بے شک عاق کر دیں ڈیڈ مُجھے اس جائیداد کی ضرورت "

نہیں ہے آپ لوگوں کے لیے کل بھی آپ کا بزنس اہم تھا اوَر

آج بھی اب بھی آپ لوگ میری محبت میں واپس نہیں آئے ہیں

بلکہ اپنی کڑوروں کی اس بزنس ڈیل کی فکر ہے کہ کہیں وہ آپ

کے ہاتھوں سے نا نکل جائے میری فکر نہیں ہے آپ کو اب میں

بھی اپنی پسند سے شادی کروں گا کوئی تو ہو گا میرے ساتھ اور

اب میں تنہا نہیں ہوں گا۔۔۔"اس کے لہجے میں نمی تھی جو گرینی

کے ساتھ ابرشم نے بھی محسوس کی تھی۔

وہ خاموشی سے سب کی باتیں سن رہی تھی اپنے پھپھو اور اُن کے شوہر کا یہ انداز پسند نہیں تھا ہارشم کو غور سے دیکھ رہی تھی جو اپنی محبت کے لئے لڑ رہا تھا۔

وہ خود بھی جانتی تھی کہ پھپھو ہارشم کو کم ہی ٹائم دے پاتی تھیں کبھی ایک بزنس مٹینگ تو کبھی دوسری بزنس پارٹی وہ آئے دن گھر سے غائب رہتی تھیں۔

ہارشم تم بہت ہلکے میں لے رہے ہو زرا جا کر اُس لڑکی کو بتانا کہ " تم اُس کے لیے اپنے موم ڈیڈ کو چھوڑ آئے ہو وہ تمہیں ایک منٹ میں چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔ اسے تم میں نہیں تمھاری کڑوروں کی جائیداد میں انٹرسٹ ہے۔۔"ہارشم کی موم کافی روڈلی انداز میں بولی تھیں۔

موم پلیز اُس لڑکی نے ابھی تک مجھے دیکھا تک نہیں ہے اوَر اُس "
پر ایسے الزام لگا رہی ہیں میں نے اُسے جسٹ ایک نظر دیکھا تھا
اور گرینی کو فورس کیا کہ وہ رشتہ لے کر جائیں وہاں اوَر آپ یہ
سب بول رہی ہیں یقیناً آپ اچھے سے جانتی ہوں گی ایسی لڑکیوں
کو تبھی تو آپ ایسے بول رہی ہیں؟؟"!ہارشم کو بہت غصہ آیا تھا۔
اوَر اسکی موم تو اپنے بیٹے کے تیور دیکھ کر خاصی پریشان ہو گئ تھی
یعنی اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا اُنکا بیٹا اُن کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔
پھپھو مجھے لگتا ہے آپ کو ہارشم کی پسند کو مدِ نظر رکھیں اگر یہ "
پسند کرتا ہے نیوشا کو تو مُجھے لگتا ہے کہ آپ کو ہارشم کی بات مان
لینی چاہیے۔۔"ابرشم خود بھی لیٹ ہو رہی تھی تبھی وہ اُنہیں کہتے

اٹھی تھی جبکہ ہارشم کے ڈیڈ کسی گہری سوچ میں پڑ گئے تھے بیٹے کی ضدی طعیبت دیکھتے وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے ۔

۔

" بیگم میرے خیال میں ہمیں اُس لڑکی سے مل لینا چاہیے کوئی حرج نہیں ہے اگر ہارشم نے اُسے پسند کیا ہے تو ضرور اُس میں کچھ نہ کچھ دیکھا ہو گا اگر یہی اس کی خواہش ہے کہ یہ ہماری نہیں اپنی پسند سے شادی کرے گا تو ٹھیک ہے۔۔۔"وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولے تھے۔

وہ بیٹے کے باغی انداز کو دیکھتے ہوئے وہ یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔

ڈیڈ سچ میں۔۔۔"ہارشم کو یقین نہیں ہوا تھا کہ اس کے ڈیڈ مان " گئے تھے۔

ہاں اب جب تم ہمارے فیصلے کو رد کر رہے ہو تو ہمیں ہی تمہارا " فیصلہ ماننا پڑے گا ناں۔۔۔"وہ دبی دبی آواز میں بولے تھے لیکن ہارشم اُن کے گلے لگ گیا تھا خوشی خوشی جبکہ انہوں نے اپنی بیگم کو کچھ اشارہ کیا تھا ابرشم بھی خوش تھی کہ آخر یہ مسلئہ تو حل ہوا ۔

اوُر گرینی نے بھی سکون کا سانس لینا تھا کہ شکر ہے بیٹی اور داماد کو عقل تو آئی ۔

ہم لوگ آج نیوشا کو شادی کی شاپنگ پر لے کر جا رہے ہیں تم " لوگ مل لینا اُس سے بہت سلجھی ہوئی بچی ہے تم لوگوں کو پسند آئے گی۔۔"گرینی نے اُنہیں بتایا تو وہ سر ہلا گئے تھے جبکہ آگے کیا ہونے والا تھا اس سے سبھی بے خبر تھے۔

.....

عالمیار خان اور آرمینا صبح بہت لیٹ اٹھے تھے رات بہت مشکل سے عالمیار خان نے آرمینا کو سونے دیا تھا آج آرمینا کا لاسٹ پیپر تھا اُس کے بعد وہ اسے گھر لے کر جانے والا تھا ویسے تو اُسے اپنے اگلے مشن پر بھی جانا تھا لیکن پہلے وہ گھر والوں سے ملنا چاہتا تھا۔

کیا پتہ وہ مشن سے زندہ واپس آئے بھی یا نہیں ویسے بھی ایک فوجی کی اوّلین خواہش ہوتی ہے کہ اسے شہادت ملے عالمیار خان کے دل میں بھی کہیں نہ کہیں یہ چیز تھی ۔

آرمینا کی طرف دیکھا تو وہ اس کی بلیک کلر کی ٹی شرٹ میں تھی رات کے تمام مناظر یاد کرتے مقابل کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

کتنا انتظارِ کیا تھا اس نے آرمینا کی قربت کا لیکن آج وہ اس کی بانہوں میں تھی وہ جی بھر کر سیر اب کر سکتا تھا خوُد وہ ۔

آرمینا پر جھکا اوُر آرمینا کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ کو نرمی سے چھونے لگا تھا آرمینا کا پیپر ایک بجے سے چارہ بجے تک ہوتا تھا سو وہ

لوگ ریلیکس ہو کر اٹھتے تھے ابھی بھی صبح کے نو بج رہے تھے اور دونوں سو رہے تھے۔

۔

وہ آرمینا کی ناک کی ٹپ پر رکھتے آرمینا کی مہک خوُد میں انہیل کرتے اُسے اپنے قریب کر گیا تھا وہ یہیں نہیں رکا تھا بلکہ اب اُس کے عنابی ہونٹوں کا رخ آرمینا کی رخسار تھے جنہیں وہ نہایت محبت سے اپنے لبوں سے چومتے ہوئے ہاتھ آرمینا کی بیوٹی بون پر رکھتے اُس کی خوبصورتی کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

رخساروں سے آگے ہونٹ آرمینا کے ہونٹوں پر آ کر رکے تھے عالمیار خان نے اپنی بھاری انگلی سے آرمینا کے گلابی ہونٹوں کو سہلایا

تھا رات قربت کے لمحات میں یہ لب اوٗر آرمینا کی دھڑکنیں عالمیار کی شدتوں کا سب سے زیادہ نشانہ بنتے تھے آرمینا کی گہرائیوں پر عالمیار خان نے اپنے لبوں کی اتنی گہری مہر ثبت کی تھی کہ اب آرمینا خوٗد کو اکیلے میں دیکھتی تو بھی شرما جاتی تھی۔

۔

عالمیار خان نے جھکتے آرمینا کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے آرمینا کی سانسوں کو خود کی طرف کھینچتے ہوئے وہ بہکے سے انداز میں آرمینا کے لمس سے خود کو سیراب کر رہا تھا جبکہ ہاتھ اب آرمینا کی شرٹ کے اندر جاتے آرمینا کے نشب و فراز پر تھے۔۔۔

آرمینا کی آنکھ اپنے لبوں پر عالمیار کا دہکتا لمس پاتے کھلی تھی لیکن اپنے لبوں پر جھکے عالمیار خان کو دیکھتے اس نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ ساری رات اپنی من مانی کرتا لیکن ابھی تک اُس کا دل نہیں بھرا تھا وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی عالمیار خان کے ہاتھوں کو اپنی گہرائیوں پر محسوس کرتے آرمینا خود میں سمٹی تھی ۔

عالمیار خان کے بھاری ہاتھوں کی حرکت سے وہ عجیب سا محسوس کر رہی تھی جبکہ عالمیار خان کے ہاتھ اب آرمینا کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہے تھے ساتھ ہی ساتھ عالمیار خان نے آرمینا کی بیوٹی بون کو اپنے ہاتھوں میں دباتے ایک بے باک حرکت کی تھی۔

آرمینا سر تا پا سرخ ہوئی تھی عالمیار خان پوری مدہوشی سے آرمینا کی سانسوں کو پی رہا تھا ساتھ ہی ساتھ اس کے ہاتھ اس کی بیلی بٹن پر آ رکے تھے۔

وہ آرمینا کے لبوں کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتا اسے مذید خوُد میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔

آرمینا کی سانسیں گہری ہو رہی تھیں عالمیار خان کے پر شدت لمس پر وہ اپنی بیوی کی رکتی سانسیں محسوس کرتے نرمی سے اُس کے لبوں کو آزادی دیتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

آرمینا نے اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپایا تھا اسے عالمیار خان سے کافی حیا محسوس ہو رہی تھی۔

کیا ہوا میری پیاری سے وائفی کو شرم آ رہی ہے رات جب اپنے "
ان ناخون سے میرا سینہ زخمی کر رہی تھی تب کیوں آئی۔۔۔"وہ
آرمینا کو اپنے سامنے کرتے دانت دباتے ہوئے معنی خیز انداز میں
بولا تھا۔

آرمینا نے عالمیار کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا کیونکہ عالمیار کے
کشادہ سینے اور کندھے پر اسے اپنے ناخون کے نشان صاف نظر آ
رہے تھے وہ جب جب اپنی شدت میں اضافہ کرتے آرمینا میں سماتا
تھا وہ اس کی بڑھتی ہوئی شدت پر اپنے ناخن اس کو چھبو دیتی
تھی۔

۔

جس سے اب عالمیار کے کندھے پر اچھے خاصے زخم بن چکے تھے آرمینا نے نظریں چرائی تھیں ۔

"!!!وہ بولتے بولتے رکی تھی کیا ایسا تو ہو گا پھر آپ اتنی شدت" بولنے جا رہی تھی وہ آرمینا نے جلدی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا عالمیار خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"عالمیار نے آرمینا کے کندھے ۔۔۔وائفی تم سچ میں بہت معصوم ہو" سے بے ترتیب ہو چکی شرٹ کو ٹھیک کیا تھا کیونکہ بکھری ہوئی شرٹ آرمینا کے نشب و فراز کو عیاں کر رہی تھی وہ شرٹ آرمینا کو کافی کھلی تھی جس کی وجہ سے بار بار نیچے ڈھلک رہی تھی آرمینا تو اسے سنبھالتے ہی ہلکان ہو رہی تھی۔

آج لاسٹ پیپر ہے فائنلی میں فری ہو جاؤں گی عالمیار ہم حویلی "
واپس کب جائیں گے مجھے سب کی یاد آ رہی ہے"وہ عالمیار خان کی
گردن میں بانہیں ڈالے بولی تھی جس پر عالمیار خان نے اس کے
بالوں پر لب رکھے تھے۔

بس تُمہارے پیپر ختم ہو جائیں پھر چلتے ہیں۔۔۔"اسے اپنی بانہوں "
میں بھرتے وہ باتھ روم کی طرف بڑھا تھا آرمینا اُس کے ارادے
جان چکی تھی وہ پچھلے کچھ دنوں میں اس کے ساتھ نجانے کتنی بار
باتھ لے چکا تھا اسے تو اب یاد بھی نہیں تھا ہاں لیکن اس کی بے
باکیاں اسے اچھے سے یاد تھیں وہ شاور لیتے اسے کتنا تنگ کرتا تھا
یہ بات تو بس آرمینا ہی جانتی تھی ۔

وہ اس وقت اُسے باتھ روم لے کر آیا تھا اور اسے فرش پر کھڑا کیا آرمینا سر جھکائے لبوں کو چبانے لگی تھی کیونکہ اس وقت وہ عالمیار کی شرٹ میں تھی جو بمشکل اس کے گھنٹوں تک آ رہی تھی وہ شدید خفت میں پڑی تھی۔

عالمیار نے اسکا چہرہ اوپر اُٹھایا اوٗر نرمی سے آرمینا کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

وہ اکثر و بیشتر آرمینا کے لبوں کو اتنی نرمی سے چومتا تھا کہ آرمینا یقین نہیں کر پاتی تھی یہ وہی عالمیار خان ہے جو اسکا ہزبینڈ ہے۔

ابھی بھی نرمی سے اُس کے لبوں سے لب جوڑے وہ آرمینا کی سانسوں کی مہک خوٗد میں انہیل کر رہا تھا اوٗر آرمینا بھی اس کے

لمس میں نرمی دیکھتی اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے عمل میں ساتھ دینے لگی تھی لمحے خاموشی سے گزر گئے تھے۔

عالمیار خان نے اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتے لب آزاد کیے تھے اور آرمینا کی بیک اپنے سینے سے لگاتے اپنے مضبوط ہاتھوں کو آرمینا کے پیٹ کے گرد حصار کی صورت میں باندھا تھا۔

آرمینا اسے شرٹ دیکھتے سرخ ہوئی تھی لیکن اب کافی حد تک وہ عالمیار خان کے ساتھ ایڈجسٹ کر چکی تھی تو اُسے مشکل نہیں ہوتی تھی۔

یو نو میرا بہت دل کر رہا ہے تمھارے ساتھ باتھ لینے کا لیکن " تمھارے پیپرز کی وجہ سے مارجن دے رہا ہوں تمھیں اوٗر بعد میں

کوئی مہلت نہیں ملے گی ڈیئر وائفی سو ناو انجوائے۔۔۔"اس کی گردن پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے ہوئے وہ بہکے سے لہجے میں بولا تھا۔

آرمینا نے زور سے آنکھیں میچ لی تھیں یہ تو وہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ یہ مارجن اسے پیپروں تک ہی ملا ہوا ہے بعد میں تو شائد عالمیار اسے اپنی پناہوں سے آزادی دے گا ہی نہیں۔

جانم تم خاموش اچھی نہیں لگتی ہو یو نو میں اپنی اُس پرانی والی " آرمینا کو بہت مس کرتا ہوں بٹ کوئی بات نہیں پیپروں کے بعد میری بے باکیاں سہتے وہ پہلے والی آرمینا مُجھے مل جائے گی ائی

ہوپ"وہ آرمینا کی گردن پر لب رکھتے ہوئے اُس کی گردن پر لو بائٹ بناتے ہوئے بولا تھا۔۔اس پل اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا آرمینا سے دور جانا لیکن اگر وہ دیر کرتے تو آرمینا کا پیپر مس ہو جاتا جو وہ کسی صورت نہیں چاہتا تھا تبھی نرمی سے اُسے خوُد سے الگ کیا تھا۔

تم شاور لو میں بریک فاسٹ لگواتا ہوں ڈائینگ ٹیبل پر پھر نکلتے " ہیں مُجھے بھی کچھ کام ہے وہ کر لوں گا اوُر واپسی پر تمھیں پک کر لوں گا۔۔۔"آرمینا کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تھا۔

آرمینا نے سر ہلایا تو وہ باہر نکل گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی آرمینا کہیں پل عالمیار کی محسوس کرتی رہی تھی جو اسے خوُد سے آ رہی تھی عالمیار خان کی شرٹ میں جیسے اسے اپنا آپ پورے کا پورا ہی عالمیار خان کے رنگ میں رنگا ہوا محسوس ہوا تھا۔

وہ کچھ پل آیسے ہی کھڑی رہی لیکن پھر جلدی سے باتھ لیتے وہ باتھ گاوَن پہن کر باہر نکلی تھی جانتی تھی عالمیار خان دوسرے روم میں چلا گیا ہو گا فریش ہونے کے لیے وہ باتھ گاوَن پہن کر باہر نکلی تو روم خالی تھا یقیناً عالمیار چینج کرتا باہر چلا گیا ہو گا۔۔۔۔

آرمینا نے جلدی سے اپنی تیاری مکمل کیا اور کچھ ہی دیر میں وہ کالج کے وائٹ یونیفارم میں ملبوس تھی اب وہ کالج جاتے ہوئے عبائیہ استعمال کرتے تھی کیونکہ ویسے بھی اکتوبر کا موسم تھا تو آج کل گرمی اتنی نہیں تھی سو وہ ایزی ہو کر گاؤن پہن لیتی تھی اس وقت وہ بلیک کلر کے سٹائلش گاؤن میں تھی۔

اپنا بیگ اور باقی چیزیں لیتے وہ باہر آئی تو عالمیار اسے ڈائینگ ہال میں مل گیا تھا وہ وہیں چلی گئی تھی عالمیار خان اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر خوُد اس کے قریب آتے اُسے اپنے ساتھ لگاتے آرمینا کے گالو پر لب رکھے تھے یہ کام وہ تقریباً دن میں کافی بار کرتا تھا۔

ناشتہ "!!!وہ آرمینا کو اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگا تھا اور وہ خوشی "
خوشی کھا رہی تھی ناشتے کرتے عالمیار اسے لے کر کار پورچ کی
طرف آیا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ آرمینا کے کالج کے گیٹ
کے سامنے کھڑے تھے۔

اچھے سے پیپر دینا آج لاسٹ ہے جان چھوٹ جائے گی "
تمھاری۔۔"عالمیار خان نے اُسے گاڑی سے نکلتے ہوئے دیکھا تو اُسے
بازو سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا اور اُس کے رخساروں کو
سہلاتے ہوئے نرمی سے بولا تھا آرمینا نے سر ہلایا اور پھر عالمیار
خان نے ہلکے سے آرمینا کے لبوں کو چوما تھا وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی
بھلے گاڑی کے شیشے کالے تھے لیکن پھر بھی وہ سرخ ہو گئی تھی

عالمیار خان کی اس حرکت پر اور وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس کی تپی ہوئی حالتِ دیکھ رہا تھا۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی عالمیار کو نئے مشن کی ڈیٹیل لینی تھی تو وہ اپنی ٹیم ممبرز سے بات کرنے کے لیے چلا گیا تھا آرمینا نے دور تک عالمیار کی گاڑی کو دیکھا تھا وہ ابھی تک عالمیار کی جسارتوں پر سرخ تھی۔

•••••

زرانیل اور ضرغام دونوں نے ناشتہ نہیں کیا تھا وہ جب واک کرتے حویلی واپس آئے تبھی تیار ہو کر نکل آئے تھے شمس خان اور بی بی

جان کے علاوہ باقی سب بھی اُن کے اچانک جانے پر حیران ہوئے تھے۔

زرانیل کی تو سب کو سمجھ آتی تھی کہ اُس کی جاب ہی کچھ اس نوعیت کی تھی لیکن ضرغام خان کو صبحِ صبحِ جاتے دیکھ کر سبھی حیران ہوئے تھے ۔

لیکن ضرغام خان نے آفس کا بہانہ بنایا تھا کہ آفس میں کچھ کام کرنا ہے تو مجھے بھی جانا ہے۔

اس وقت ضرغام خان فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ ڈرائیونگ زرانیل خان کر رہا تھا۔

زرانیل نے تعزیز کو کچھ نہیں بتایا تھا اپنے آنے کا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ تعزیز کو بتائے گا تو وہ اُن سے ملے گا ہی نہیں سو وہ بنا بتائے آئے تھے اس وقت اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑے تھے۔

زرانیل خان نے بلیک جینز کے ساتھ وائٹ ٹی شرٹ اوٗر ساتھ بلیک جیکٹ پہن رکھی تھی وہ آج تھانے سے لیو لے چکا تھا۔

جبکہ ضرغام خان نے وائٹ کلر کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا دائیں کندھے پر بلیک کلر کی مردانہ شال تھی وہ دونوں سنجیدگی سے آنے والی سچویشن کے لیے خود کو ریڈی کر رہے تھے جانتے تھے کہ تعزیز غصہ کرے گا لیکن زرانیل خان کا ارادہ اسے نرمی سے ٹریٹ کرتے آج ساری سچائی جاننے کا تھا۔

اس نے بیل بجائی تھی ایک بار دو بار تیسری بار بجاتے وہ ایک پل کے لئے خاموشی ہوا تھا۔

دوسری طرف تعزیز جو رات بھر جاگتے ہوئے سگریٹ پھونکتے ہوئے ابر شم کو یاد کرتا رہا تھا ابھی صبحِ فجر کے وقت اس کی آنکھ لگی تھی۔سو اس وقت دروازے پر بجتی بیل نے اُسے خاصا ڈسٹرب کیا تھا وہ منہ کے زوایئے خراب کیے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

اوٗر ارادہ دروازے پر موجود شخص کو اچھی خاصی باتیں سنانے کا تھا کیونکہ صبحِ صبحِ جس نے اُس کی نیند خراب کی تھی اب وہ اُسے پھولوں کے ہار تو پہنانے سے رہا۔

وہ بگڑے تیور لیے دروازہ کھول چکا تھا جبکہ دروازے پر موجود دو لوگوں کو دیکھ کر اس کی گرفت دروازے کے ہینڈل پر سخت ہوئی تھی آنکھوں کا رنگ بدلتے سرخ ہوا اور لبوں کو ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کیے وہ زرانیل خان کو شعلہ برساتی نظروں سے گھور رہا تھا۔

جو اپنی جیکٹ کی پوکیٹ میں ہاتھ ڈالے فرصت سے تعزیز کو گھور رہا تھا جیسے اس سے زیادہ اہم کام کوئی اور ہو ہی نہیں ۔

"!!زرانیل اور تعزیز کو ایک دوسرے کو گھورتے پا کر ضرغام خان نے درمیان میں بولنا ضروری سمجھا تھا اندر آنے کا نہیں کہو گے؟" ورنہ کوئی بعید نہیں تھی کہ جیسے وہ دونوں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے اگلے ہی لمحے گتھم گتھا ہو پڑتے ۔

نہیں جہاں سے آئے ہو وہیں واپس جا سکتے ہو تم لوگ میں نے تم" لوگوں کو دعوت نامہ نہیں بھیج یہاں آنے کے لئے۔۔۔"وہ تند و تیز انداز میں بولتے اس سے پہلے کی دروازہ بند کرتا زرانیل خان نے دروازے کے آگے ہاتھ دیا تھا۔

تعزیز پلیز۔۔۔"وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں تعزیز کو اشارہ کر رہا" تھا کہ کچھ تو عزت رہنے دے میری ضرغام خان کے سامنے۔

تعزیز اس کے اشارے سمجھتے کچھ سوچتا ہوا دروازہ کھولتے خوُد واپس چلا گیا تھا۔

اس وقت وہ بلیک کلر کے ٹروزار میں تھا لب کالے تھے جو ساری سگریٹ پینے کی نشان دہی کر رہے تھے جبکہ ضرغام خان کا حال

بھی تعزیز خان سے مختلف نہیں تھا اس کی بھی تو ساری رات سگریٹ پیتے ہی گزر جاتی تھی۔۔۔

تعزیز اُنہیں دیکھتے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا تھا منہ دھو کر چینج کرتے وہ بلیک جینز اوَر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے واپس آیا تھا۔

"بولو کیا کام ہے؟؟؟"وہ اُن کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے وہیں دروازے سے ٹیک لگائے سرد انداز میں پوچھنے لگا تھا اب اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ اُنہیں ضرور کوئی اہم بات کرنی تھی جو صبح صبحِ اس کی نیند خراب کی تھی اُن دونوں نے۔

"تعزیز یہاں آؤ ہمیں بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے"!!!زرانیل خان اٹھتے اسکے قریب جاتے ہوئے آہستگی سے بولا

تھا وہ جانتا تھا تعزیز اس سے بھی خفا تھا آخر کو اس نے بھی اسے کچھ نہیں بتایا تھا کہ وہ لوگ ابر شم کے گھر آ رہے ہیں یا آنے والے ہیں۔۔۔۔۔۔

کیا بات جلدی بولو مُجھے کہیں جانا ہے"!!!وہ سر جھٹک کر بولا تھا "

انداز مارا باندھا ہی تھا جیسے وہ دونوں نوٹ کر چکے تھے ۔

تعزیز ہمیں کچھ باتیں تم سے پوچھنی تھیں تم ہم سے بات کر سکتے "

ہو سب اختلافات کو ایک سائیڈ پر رکھتے۔۔۔"ضرغام خان نے اُسے دیکھتے جیسے انداز میں یہ بات کی تھی تعزیز انکارِ نہیں کر سکا تھا ہاں اسے ضرغام خان پسند نہیں تھا اس کی ماں اوٗر باپ کی وجہ سے تعزیز کی ماں کے ساتھ اتنا برا ہوا ۔

تعزیز تم بابا سے نفرت کیوں کرتے تھے اُن کی زندگی میں بھی تم "
نے اُن سے ایک بار بھی اچھے سے بات نہیں کی کبھی اُنہیں سے
ملنے نہیں گئے جبکہ وہ اتنا تڑپتے تھے تم سے ملنے کے لیے آخر ایسی
کیا وجہ تھی ہاں تم شہر چلے آئے تھے سمجھ میں آتا ہے کہ تمھاری
امی کی ڈیتھ ہوئی تھی تمھیں اس ماحول سے نکلنا ہی بہتر لگا لیکن بابا
سے نفرت کی آخر کیا وجہ تھی۔۔۔"ضرغام خان نے سب سے
پہلے یہ سوال پوچھا تھا کیونکہ یہ وہ سوال تھا جو وہ نجانے کتنے
عرصے سے سوچتا تھا۔

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ہے مُجھے ارتضیٰ خان کے "
بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"تعزیز کو نجانے کیوں ایک دم

سے غصہ آیا تھا اس نے ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کر دیوار پر مارا تھا آسکا غصہ دیکھتے زرانیل خان بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

یقینا کوئی بڑی تھی لیکن کیا کیوں نہیں بتا رہا تھا تعزیز اُنہیں ۔

کیوں نہیں کرنی بابا سے اتنی نفرت؟"!!ضرغام خان کو صدمہ ہوا " تھا وہ کیوں کر رہا تھا ایسے کیون کرتا تھا وہ بابا سے اتنی نفرت ۔

جبکہ تعزیز خان کو اس پل اپنی ماں کی وہ حالت یاد آئی تھی شرجیل کی باتیں اُس کے دماغ میں گردشِ کر رہی تھی جو اُس نے منہا سی کی تھیں وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا اُس وقت اُسے کچھ نہیں پتہ تھا کہ اُس کی ماں کے ساتھ کیا ہوا ایسا جس کی وجہ سے اُنہوں نے حرام موت کو گلے لگایا تھا۔

لیکن بعد میں جب وہ شعور کی منزل طے کرتا جوان کی دہلیز ہر پہنچا تو اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اُس کی ماں پر اُس رات کیا قیامت ٹوٹی تھی وہ اُس دن پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا اوَر پھِر اس نے شرجیل سے بدلا لیا تھا اُسے اتنی تکلیف دی کہ وہ مرنے کی دعا کرنے لگا تھا۔

"وہ انسان اس قابلِ نہیں ہے کہ میں اُسے یاد کروں یا پھر اُس کا نام لوں۔۔۔"وہ کافی بدتمیزی سے بولا تو ضرغام خان کے ساتھ ساتھ زرانیل خان بھی پریشان ہوا تھا ضرغام خان کو تعزیز کا انداز جس طرح وہ بابا کے بارے میں بات کر رہا تھا بالکل بھی مناسب نہیں لگا تھا۔

تعزیز پلیز بابا کے بارے میں اس انداز میں بات مت کرو اُن کی "
روح کو تکلیف ہو گی تم کیسے اس انداز میں بات کر سکتے
ہو۔۔۔"ضرغام خان پریشان سا بولا تھا اوَر زرانیل تو بس تعزیز کے
لہجے میں موجود ارتضیٰ خان کے لیے نفرت دیکھ رہا تھا اب کوئی
گنجائش نہیں بچی تھی کہ ضرور تعزیز کسی غلط فہمی کا شکار تھا ارتضیٰ
خان کی طرف سے تبھی وہ ایسے بات کر رہا تھا۔

.....

سین جاری ہے ۔۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 124

.....

تمھارے بابا تُمہارے ہی ہیں مُجھے کوئی شوق نہیں ہے اُنہیں سے "
رشتہ جوڑنے کا اور اگر جہاں آئے ہو تو خوُد میں ہمت پیدا کرو اُن
کے خلاف سچ سننے کی"!!!تعزیز دہاڑا تھا اس پل شائد وہ اپنے
حواسوں میں نہیں تھا یا پھر منہا کو یاد کرتے اُسے مذید نفرت
محسوس ہو رہی تھی ارتضیٰ سے۔

تعزیز پلیز تم ہمیں بتاؤ کیوں نفرت کرتے ہو تایا سائیں سے آخر "
انہوں نے ایسا کیا کیا ہے جس کی وجہ سے تمھیں اُن سے اتنی
نفرت ہے؟؟؟"اب کی بار زرانیل خان نے پوچھا تھا۔

وہ میری مما کے مجرم ہیں اُن کی وجہ سے میری ماں نے آخری "
لمحے اتنی عزت میں جیے اگر اُنہیں میری ماں میں دلچسپی نہیں تھی
یا ختم ہو گئی تھی تو چھوڑ دیتے اُنہیں کیا ضرورت تھی اُن کے ساتھ
وہ سب کروانے کی وہ بیوی تھیں اُن کی یہ خیال بھی نہیں آیا
اُنہیں !!!میری مما کے ساتھ اُنہوں نے جو کیا اس کے لیے میں
اُنہیں کبھی معاف نہیں کروں گا"!!تعزیز کے لبوں پر اس وقت
ارتضیٰ خان کو سوچتے جتنی نفرت تھی وہ ضرغام اور زرانیل دونوں
نے دیکھی تھی۔

تعزیز مُجھے سب سمجھ میں آ رہا ہے تم کیا کہنا چاہا رہے ہو لیکن "
تعزیز تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو کہ تایا سائیں وہ سب کر سنتے
ہیں وہ سب حرمین خالہ نے کیا تھا تم کیسے تایا سائیں پر الزام لگا

سکتے ہو تمھیں یہ محسوس ہی کیوں کر ہوا کہ وہ سب تایا سائیں نے کیا؟؟؟"زرانیل خان سوچ بھی نہیں سکتا تھا تعزیز اس حوالے سے سب سے نفرت کرتا ہو گا۔

میں نے خوُد سنا تھا اپنے کانوں سے اُس گھیٹا انسان نے ارتضیٰ " خان کا نام لیا تھا میری مما کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اُنہی کی وجہ سے ہوُا"!تعزیز کی آنکھوں کا رنگ سرخ ہوا تھا چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی ۔

وہ سب شرجیل نے خالہ جان کے کہنے پر کیا تھا تعزیز تایا سائیں " کو اس متعلق کچھ معلوم نہیں تھا باقی سب کی طرف وہ بھی اس دن ہوئے واقعے کو ایہ حادثہ سمجھ رہے تھے لیکن وہ تو بعد میں پتہ چلا اُنہیں کہ وہ حادثہ نہیں تھا بلکہ خالہ جان نے وہ سب کروایا تھا

تمھیں پتہ ہے اُس دن جب تایا سائیں کا قتل ہوا تھا وہ کیوں ہوا تھا"!!!ضرغام خان بھی سمجھ گیا تھا جو تعزیز نے کہا تھا یقینا وہ اب تک یہی سمجھتا رہا کہ جو کچھ اُس دن جو کچھ منہا کے ساتھ ہوا وہ بابا کی وجہ سے ہوا تھا۔

" مُجھے کچھ نہیں جاننا اس بارے میں میری مما کے مجرم کے بارے میں مجھے کچھ نہیں جاننا ہے۔۔۔"وہ اٹھا تھا اس پل اسے تنہائی چاہیے تھی ۔

" شرجیل کا قاتل تایا سائیں نے کیا تھا تعزیز کیونکہ وہ اُنہیں خالہ جان کی ساری سچائی بتا چکا تھا اوُر اُنہیں یہ بھی بتایا کہ وہ سب اس نے کیوں کیا تایا سائیں نے اُسے تو قتل کیا لیکن اُن کا ارادہ خالہ جان کی سچائی سب کو بتانے کا تھا لیکن یہ خالہ کی قسمت اچھی تھی

کہ انہوں نے پہلے تایا سائیں کے ارادے کا پتہ چل گیا تھا !!!

اُنہوں نے اُنہیں زہر دے دیا اوَر جو تم سمجھتے ہو کہ منہا انٹی کے ساتھ جو ہوا وہ تایا سائیں کی وجہ سے ہوا وہ بالکل غلط ہے وہ خوَد انجان تھے اور شرجیل نے اس دن منہا انٹی سے جھوٹ بولا تھا کیونکہ وہ اُنہیں تایا سائیں سے بدگمان کر چاہتا تھا اوَر وہ کامیاب ہوا کیونکہ تم آپنے ہی باپ سے نفرت کرنے لگے"وہ کرب سے آنکھیں میچ کر بولا تھا۔

ایسا نہیں ہو سکتا ہے کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے؟؟؟"وہ اپنے بالوں " کو جھنجوڑ چکا تھا اتنے سال اپنے باپ سے اس نے نفرت کی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہ اس کی ماں کے مجرم تھے جبکہ ایسا نہیں تھا بے ساختہ تعزیز کو سانس لینے میں مشکل ہوئی تھی۔

اس کے بابا اس کی ماں کے مجرم نہیں تھے بھلے اس حادثے کے حوالے سے لیکن وہ پھر بھی ارتضیٰ خان کے لیے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں پاتا تھا کیونکہ ارتضیٰ خان کے ہوتے ہوئے اس کی ماں کے ساتھ حویلی میں بہت برا سلوک ہوتا تھا اس کی ماں نے کتنا برا وقت دیکھا وہ صرف ایک کمرے کی ہو کر رہ گئی تھیں وہ جب جب اُس وقت کے بارے میں سوچتا تھا اس کی آنکھیں بھیگ جاتی تھیں

۔

چلو یہ مان لیا کہ وہ میری مما کے مجرم نہیں تھے لیکن انہوں نے " اچھا بھی نہیں کیا اُن کے ساتھ میری ماں کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کی جبکہ اس کی اُنہیں ضرورت نہیں تھی اُن کے پاس بیوی اوَر بیٹا تھے لیکن شمس خان نے اُنہیں مجبور کیا اوَر بی بی جان نے

میری مما کو اور اب تم یہ چاہتے ہو کہ میں اُنہیں معاف کر دوں کیا یہ سب بہت آسان ہے زرانیل خان۔۔۔"وہ چیخا تھا۔

ہاں یہ آسان نہیں ہے تمھارے لیے لیکن تم دادا جان کی تڑپ " بھی دیکھو وہ تم سے ملنے کے لیے تمھارے لمس کو محسوس کرنے کے لئے۔۔۔"وہ بس کسی طرح تعزیز کو قائل کرنا چاہتا تھا ضرغام خان خاموش تھا جانتا تھا کہ تعزیز اس کے بات کرنے پر مذید غصہ ہو گا تو بہتر تھا کہ وہ خاموشی سے بیٹھا اُن کو دیکھتا رہتا۔

دادا جان کو تب میں کیوں یاد نہیں آیا جب وہ اپنے بیٹے کی " دوسری شادی کروا رہے تھے اوُر کروائی بھی کس سے جس نے اُن کے بیٹے کا قتل کر دیا اُن کو میری ماں سے مسلہ تھا کہ وہ اُن کے خاندان سے نہیں تھیں ایک غریب گھر سے آئی لڑکی تھی جس پر

اُن کے بیٹے کا دل آ گیا تو وہ اسے اپنی زندگی میں لے آئے لیکن جس سے اُنہوں نے شادی کروائی اس نے کیا کیا ان کے ساتھ خیر میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں زرانیل خان تمھیں جو معلوم کرنا تھا تم کر چکے ہو اوُر بہت شکریہ میرے سارے ذخم پھر سے ہرے کرنے کے لیے"!!!وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے نم زدہ انداز میں بولا تھا ضرغام خان نے اُسے دیکھا جس کے چہرے پر اس وقت غمگین سے تاثرات تھے۔

تعزیز ہمارا یہ مقصد نہیں تھا ائی ایم سوری اگر تمھیں برا لگا دیکھو " ایک غلط فہمی کی وجہ سے تم اتنے عرصے سے سب سے الگ رہے اوُر تایا سائیں تم۔سے کتنی محبت کرتے تھے یہ بات تو تم جانتے

تھے وہ تم سے ملنے کو تڑپتے تھے لیکن اب تم وہی سب کچھ دادا جان کے ساتھ بھی کر رہے ہو مانتے ہیں اُن لوگوں سے غلطی ہوئی تھی اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن کیا تم اپنا دل بڑا کرتے اُن سے مل نہیں سکتے ہو ہاں اگر تمھیں مناسب لگے تو کبھی وہاں آ کر اُن سے چند گھڑی بات کر لیا کرو"!!!زرانیل خان اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا لیکن تعزیز کے لئے یہ بہت مشکل تھا۔۔۔

۔

کہنا آسان ہے زرانیل لیکن اُس حویلی میں قدم رکھنا میرے لیے " بہت مشکل ہے ہر جگہ مُجھے مما دکھائی دیتی ہیں میں وہاں شاید نہیں آ سکوں گا۔۔۔"وہ انکارِ کر گیا تھا بہت مشکل تھا یہ تعزیز کے لئے پھر سے حویلی میں جانا شاید وہ یہ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔

تعزیز مانتے ہیں بہت مشکل ہے یہ تمھارے لیے لیکن تم کوشش "
تو کر سکتے ہو دیکھو اُنہیں ٹینشن سے دور رکھنے کا کہا ہے ڈاکٹر نے
لیکن وہ پھر بھی ٹیشن لیتے ہیں تمھاری بھلے ہم سے کہتے نہیں ہیں
لیکن یہ ہم سب جانتے ہیں تم پلیز ایک بار اُن سے مل لو یہ
ریکوسٹ ہے تم سے"!!!زرانیل خان اب کئ بار خاموش رہا یہ الفاظ
ضرغام خان کے تھے جو تعزیز کے قریب بیٹھتے تعزیز کے ہاتھوں کو
اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے نرمی سے بولا تھا۔

۔

لیکن تعزیز کو نجانے کیا اختلاف تھا ضرغام خان سے کہ وہ کبھی
ضرغام خان سے اچھے انداز میں بات نہیں کر سکتا تھا۔

نہیں مل سکتا ابھی میں کسی سے اگر کبھی مجھے لگا کہ وہ میں اُن "
سے ملنے کے لئے تیار ہوں تو مل لوں گا لیکن ابھی نہیں۔۔۔"وہ
سپاٹ انداز میں بولا تھا جس ہر ضرغام خان نے صاف محسوس کیا
تھا کہ تعزیز کو شائد اس سے بات کرنے میں انٹرسٹ نہیں ہے
لیکن وہ اپنے بھائی کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانا چاہتا تھا جیسے
عالمیار اوٗر زرانیل کے درمیان محبت اور دوستی والا رشتہ تھا ویسے
ہی اپنے اوٗر تعزیز کے درمیان بھی قائم۔ کرنا چاہتا تھا جس میں
اسے کامیابی حاصلِ کرنی تھی۔

اوٗر یہ تبھی ممکن تھا جب تعزیز کے اوٗر اس کے درمیان کی
اجنبیت کی دیوار گرتی ۔

تعزیز ہم تمھارے مہمان ہیں تم نے ہم نے پانی تک نہیں پوچھا "
بتاؤں گا میں جا کر ارواح کے تمھارے بھائی کا خون سفید ہو گیا ہے
جو مجھ سے چائے پانی کا نہیں پوچھا اس نے"!!!زرانیل خان گہرا
سانس بھرتے ماحول میں موجود سرد پن کو کم کرنے کی کوشش
کرنے لگا تھا۔

تو اچھے سے جانتا تھا میری مہمان نوازی کو مُجھے کچھ بنانا نہیں آتا "
ابھی تو میری آنکھ بھی تیرے دستک دینے سے کھلی ہے تو میرے
سے کوئی امید مت رکھنا کہ میں تجھے گرم گرما ناشتہ پیش کروں گا
ابھی۔۔۔"تعزیز نے صاف ہری جھنڈی دکھائی تھی کہ وہ لوگ اس
سے کسی قسم کی امید مت رکھیں وہ اُن کے لیے ناشتہ ہر گز نہیں
بنانے والا ہے۔

لیکن ہم لوگ ناشتہ کیے بغیر نہیں جانے والے"!!!زرانیل خان "

آرام سے صوفے کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا تھا جبکہ تعزیز

محض اسے گھور سکا تھا زرانیل کے ساتھ اس کی بنتی تھی دونوں میں

دوستی بھی کمال کی تھی لیکن ضرغام خان ان کے درمیان خوٗد کو

مس فٹ محسوس کر رہا تھا تعزیز اسے اگنور کر رہا تھا ورنہ اس کا

ارادہ تو تعزیز سے باتیں کرنے کا تھا۔

ضرغام تمھاری کوکنگ اچھی ہے اوٗر تعزیز تیری ہیلپ کرے گا تو "

تم دونوں آج ناشتہ بناؤ۔۔۔"وہ آرام سے دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا

تو تعزیز نے ساتھ پڑا کشن اٹھا کر زرانیل خان کو دے مارا تھا جسے

زرانیل نے مہارت سے کیچ کر لیا تھا۔

میں نہیں جانے والا ویسے بھی میں گھر میں کم ہی کھانا ہوں ہوٹل "
سے کھاتا تھا تو یہاں اب کوئی سین نہیں ہے ایسا"!!!ضرغام خان
کی طرف دیکھتے ہوئے وہ صاف کر گیا تھا۔

یار میں ڈرائیونگ کرتے آیا ہوں کافی تھک گیا ہوں تم اتنا نہیں "
کر سکتے ہو بس ناشتہ ہی تو بنانا ہے اور وہ ایک گھنٹے میں بن جائے
گا۔۔۔"زرانیل خان اسے ایمو شنل بلیک میل کرنے لگا تھا جس
میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوا کیونکہ وہ اُسے منہ ہی منہ میں
سلوتیں دیتا ہوا کچن کی طرف چلا گیا تھا جبکہ ضرغام خان نے
زرانیل کو مسکرا کر دیکھا تھا۔

جس نے جان بوجھ کر اُنہیں ساتھ ناشتہ بنانے کا کہا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر سکیں اور دونوں بھائیوں کے درمیان کو یہ تناؤ کی کیفیت ہے وہ تھوڑی کم ہو سکے ۔

ضرغام خان اپنی شال ٹھیک کرتا ہوا کچن کی طرف چلا گیا تھا یہاں تعزیز اب ناشتہ کا سامان نکال رہا تھا اوَر اسے دیکھتے اس نے رخ پھیرا تھا جسے ضرغام خان نے شدت سے محسوس کیا تھا وہ شائد آملیٹ کے لیے پیاز اوَر باقی چیزیں کاٹ رہا تھا اور ضرغام خان نے ساتھ کچھ اوَر بنانے کا سوچا ضرغام خان کو کوکنگ آتی تھی لیکن وہ حویلی میں نہیں کرتا تھا ہاں کبھی کبھار عالمیار اوَر زرانیل کے ساتھ جنگل میں شکار کے لئے جاتا تو تب کھانا بنانے کئ زمہ داری ضرغام خان کی ہوتی تھی ۔

اکثر جب وہ لوگ اکھٹے ہوتے تو فارم ہاؤس چلے جاتے وہاں باربی کیوب کی زمہ داری بھی ضرغام خان کی ہی ہوتی تھی تبھی وہ اس وقت کوکنگ کر رہا تھا۔

تعزیز"!!!وہ کام کرتے ہوئے تعزیز کو مخاطب کرنے لگا جس پر " تعزیز نے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

ہاں بولو کیا چاہیے؟؟؟"تعزیز کو لگا اسے کسی چیز کی ضرورت ہو گی" تبھی پوچھنے لگا تھا۔

"!!!مُجھے تم سے بات کرنی ہے بھائی ہو تم"

ایک منٹ پہلے جملہ درست کرو سوتیلا بھائی"تعزیز نے کاٹ دار " آواز میں یہ لفظ بولا تھا۔

ہاں لیکن ہمارا باپ ایک ہے تم میرے بھائی ہو سمجھے میں نے "
ہمیشہ تمہیں بھائی سمجھا ہے تعزیز ہوں مانتا ہوں ماضی کافی تلخ رہا
لیکن تم کب ماضی کو ساتھ لے کر چلتے رہو گے جو رشتے پاس
موجود ہیں اُن کی قدر کرو دادا جان تم سے بہت محبت کرتے ہیں یہ
بات تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔"ضرغام خان نے تعزیز کو سمجھنا چاہا
تھا۔

وہ اگر مجھ سے محبت کرتے ہوتے تو یوں ایک چھوٹے سے بچے "
سے اُس کے باپ کو چھین کر کسی اوٗر کے حوالے نہیں کرتے وہ
مجھ سے محبت نہیں کرتے ہیں اُنہیں میری یاد تب اتی ہے جب
اُنہیں انکا ضمیر ملامت کرتا ہے۔۔۔"وہ تاسف سے بولا تھا اب
کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا تھا کہ زرانیل نے اُسے ضرغام خان کے

ساتھ کچن میں کیوں بھیجا یقیناً وہ چاہتا تھا کہ ضرغام اور وہ اچھے سے آپس میں بات کر لیں جبکہ ضرغام خان سے بات کرنے میں تعزیز کو کبھی بھی دلچسپی نہیں رہی تھی اور نہ آگے ہونے والی تھی۔۔۔۔

ہو سکتا ہے تمھاری بات ٹھیک ہو لیکن تعزیز اُن لوگوں نے غلط " کیا میں مانتا ہوں لیکن اب تم بھی تو غلط کر رہے ہو اگر ایک انسان آپ کے ساتھ غلط کرے اور بدلے میں آپ بھی اس کے ساتھ ویسا ہی کریں تو پھر آپ میں اور اُس برا کرنے والے انسان میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا تمھیں اُن سے کوئی انسیت نہیں ہے تو ٹھیک ہے لیکن کم سے کم ایک بار اُن سے مل لو ہو سکتا ہے تم سے معافی مانگنا چاہتے ہوں وہ؟؟؟"ضرغام خان کا لہجہ اب بھی نرم

ہی تھا وہ کہیں سے بھی وہ والا ضرغام خان نہیں تھا جس کی ایک دہاڑ سے لوگوں کی سانس خشک ہو جاتی تھی ۔

میرے لیے بہت مشکل ہے یہ میں اُن کو دیکھتا ہوں تو مما یاد آتی" ہیں اُن ہی خون میں لت پت وہ حالت دیکھتے میں پھر جیسے خوُد کو پھر سے اُنہی پلوں میں محسوس کرتا ہوں میرے لیے دادا جان کو معاف کرنا تقریباً نا ممکن ہے۔۔۔"وہ آملیٹ تیار کر چکا تھا جبکہ باقی چیزیں ضرغام خان دیکھ رہا تھا زرانیل کو ناشتے میں چائے پسند تھی سو تعزیز نے زرانیل کے لیے چائے بنانے کا سوچا ۔

سو وہ چائے کا سامان نکالنے لگا تھا ضرغام خان سمجھ سکتا تھا ایسے اچانک سے تعزیز اُن کے ساتھ نارمل نہیں ہو گا اسے کچھ وقت تو

چاہیے تھا لیکن نجانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ اس کے اور تعزیز کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے ۔

وہ اس کا بڑا بھائی تھا شاید ضرغام کے دل میں خواہش تھی کہ وہ بڑے بھائیوں کی طرح بیہیو بھی کرے لیکن تعزیز کا انداز کافی روکھا سوکھا سا تھا۔

دادا جان نے جو کیا وہ غلط تھا اوٗر وہ اُن لوگوں کے آگے آ چکا " ہے کہ اُن کا بیٹا نہیں رہا وہ جان سے چلے گئے کاش امی وہ سب نہیں کرتی تو آج ہماری لائف بھی نارمل ہوتی۔۔۔"ضرغام خان افسردگی سے حرمین بیگم کو یاد کر رہا تھا جن کی نفرت نے اتنی ساری زندگیاں برباد کر دی۔

تعزیز خان نے غور سے ضرغام کو دیکھا تھا اس کے لہجے میں ایک حسرت سی تھی شاید وہ بھی باقی لوگوں کی طرف ایک ہپی اوٗر نارمل لائف اپنے ماں باپ کے ساتھ جینا چاہتا تھا لیکن ایسا ہو نہیں سکا۔

"یہ تم اپنی ماں سے پوچھنا جن کی نفرت میری مما کی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹ گئی مُجھے سب سے زیادہ غصہ ارتضیٰ خان پر ہے اگر اُنہیں دوسری شادی ہی کرنی تھی تو میری ماں کی زندگی برباد کیوں اُنہیں آخری وقت میں اتنی تکلیف اوٗر ذلت سہنی پڑی صرف اُن کی وجہ سے تمھاری ماں سے زیادہ مجرم ارتضیٰ ہیں میری مما کے جن کی وجہ سے میرے مما کے ساتھ اتنا سب کچھ ہوا۔۔"وہ نم لہجے میں بولا تھا نجانے کیوں آج اسے اپنی مما کی

بہت یاد آرہی تھی کاش وہ آج اس کے ساتھ ہوتیں تو زندگی کتنی مکمل ہوتی۔

لیکن آج یہ حقیقت تعزیز پر آشکار ہوئی تھی کہ اُس دن جو ہوا اور جو بکواس شرجیل نے کی تھی وہ سب جھوٹ تھا وہ تھورا سا نادم ہوا تھا اپنے رویئے پر جو اس نے ارتضیٰ خان کے ساتھ رکھا۔

لیکن اسکا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ وہ ماضی میں ہوا سب کچھ بھول گیا اُسے اچھے سے یاد تھا جس دن وہ اور منہا عباد صاحب کے گھر سے واپس آئے تھے اُس دن ارتضیٰ خان نے کتنا غصہ کیا تھا منہا پر۔

اُس دن کتنا روئی تھی منہا وہ دن اُن کی زندگی کا سب سے بھیانک دن تھا کیونکہ اُس رات ہی منہا کا قاتل ہوا تھا۔

اب بابا اس دُنیا میں نہیں ہیں اب تو اُن سے نفرت کرنا چھوڑ دو " تعزیز تم بھلے اُن سے دور تھے لیکن وہ ہر پل تمہیں یاد کرتے تھے امی سے اُنہیں کبھی محبت نہیں رہی یہ بات تو سبھی جانتے تھے میں اکثر سوچتا تھا کہ میرے بابا میری ماں سے اچھے انداز میں بات کیوں نہیں کرتے ہیں جب جب فرحین خالہ اور چچا جان کو ایک ساتھ نارمل دیکھتا تھا تو خواہش ہوتی تھی کہ میرے ماں باپ کے درمیان بھی ایسی ہی محبت ہو لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اوَر کیوں نہیں ہوا یہ اب سمجھ میں آ رہا ہے۔۔۔"وہ سارا ناشتہ بنا چکا تھا تبھی اب ہینڈ واش کرتے ٹشو سے ہاتھوں کو خشک کر رہا تھا۔

تعزیز نے ضرغام کی باتیں سنی تھیں لیکن خاموش رہا اب جو پوائینٹس سامنے آ رہے تھے وہ یہی ظاہر کرتے تھے کہ ارتضیٰ خان منہا سے محبت کرتا تھا لیکن تعزیز کیسے مان لیتا کبھی اس نے دیکھا جو نہیں تھا اپنی ماں اوٗر باپ کو ساتھ ۔

ہمیشہ ارتضیٰ خان کو حرمین بیگم کے ساتھ دیکھا اُن کے کمرے میں رہتے تھے اگر وہ اس کی ماں سے محبت کرتے تھے تو اُنہیں منہا کو بھی وقت دینا چاہیے تھا اگر دو دو شادیاں کی تھیں انہوں نے دونوں بیویوں میں برابری بھی کرتے پھر ۔

زرانیل کو بولو ناشتہ ریڈی ہے"تعزیز سارا ناشتہ ٹیبل پر سٹ کرتا "
ہوا بولا تھا اوٗر ضرغام دان کچن سے نکل کر باہر لاونج میں آیا تھا۔

.....

زرانیل ضرغام اوٗر تعزیز کو تو اندر کچن میں بھیج چکا تھا اب خوٗد کافی
بور ہو رہا تھا پہلے کچھ وقت تو ایسے ہی ایف بی سکرول کی لیکن اس
کام سے بھی جب اکتایا تو اس نے ارواح کو میسج کیا۔

"Hi my beautiful wife, what are you doing, you must be missing your beloved husband, I am also missing you a lot, I love you so much, take care of

yourself, there is no need to run around in vain.

You have to take care of yourself."

ہائے مائی بیوٹیفل وائفی کیا کر رہی ہو یقینا اپنے پیارے سے ہسبنڈ "
کو یاد کر رہی ہو گی میں بھی تمہیں بہت مس کر رہا ہوں ائی لو یو
سو مچ جاناں اپنا خیال رکھنا فضول میں ادھر اودھر بھاگنے کی
ضرورت نہیں ہے رات کو بھی طعیبت خراب رہی ہے تمھاری بائے
"خیال رکھنا اپنا۔۔۔۔

اور ساتھ کافی ساری رومانٹک ایموجی بھی تھی لیکن ارواح آف لائن
تھی زرانیل نے فون سائیڈ پر رکھ دیا اوٗر اپنی ئیرڈ سہلاتے ہوئے
کچھ سوچنے لگا تھا وہ تینوں یہاں تھے اگر عالمیار بھی ہوتا تو شائد وہ

لوگ ساتھ کوالٹی ٹائم گزار لیتے اس نے کچھ سوچتے ہوئے عالمیار کال کی ۔

اسے پتہ تھا کہ عالمیار زندہ ہے لیکن ضرغام خان کی طرف اس نے بھی سب کے سامنے ایسا ہی شو کیا جیسے وہ اُن کے درمیان نہیں رہا اوَر اس کی بھی ایک وجہ تھی۔

اوَر کافی حد تک یہ عالمیار کا اپنا فیصلہ تھا وہ خود ہی اپنے مشن کی وجہ سے ایسا چاہتا تھا تو ضرغام اور زرانیل نے اس کی بات مان لی تھی۔

زرانیل نے کچھ سوچتے عالمیار کو کال ملائی تھی اور وہ جو کسی ضروری کام سے فری ہوتے اس وقت آرمینا کے انتظارِ میں تھا

آرمینا کو فری تو لیٹ ہونا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے انتظارِ میں تھا اب زرانیل کی کال دیکھتے اُس نے ریسو کی تھی۔

ویسے بھی دونوں کو اپس میں بات کیے کافی ٹائم ہو گیا تھا زرانیل سے وہ کم ہی بات کر پاتا تھا کوشش تو بہت کرتا تھا لیکن کبھی ایک کام تو کبھی دوسرا کام اوَر پھِر اسی چکر میں بات نہیں ہو پاتی۔

کیسے ہو عمی؟؟؟"زرانیل نے اس کے کال اٹھاتے ہی پوچھا تھا " جس پر عالمیار خان مسکرایا تھا بھائی کی آواز سن کر ۔

میں فٹ فاٹ تم بتاؤ اوَر بھابھی کیسی ہیں؟؟؟"وہ ارواح کے " متعلق پوچھنے لگا تھا جس پر زرانیل مسکرایا جب سے زرانیل نے

عالمیار کو چاچو بننے کی خبر سنائی تھی وہ ایسے ہی ارواح کے متعلق پوچھتا تھا شاید اسے بے بی کا کچھ زیادہ ہی انتظارِ تھا۔

"وہ بھی ٹھیک ہے ہم لوگ یہاں شہر میں ہیں اپارٹمنٹ میں ضرغام میں اور تعزیز اگر تو ہمیں جوائن کر لے تو کچھ وقت ساتھ گزار لیں گے ویسے بھی کافی ٹائم ہو گیا ہے تم سے ملے۔۔۔"زرانیل نے مدا بیان کیا جس پر عالمیار اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے کچھ سوچنے لگا آرمینا کے پیپر ختم ہونے میں ابھی تقریبا ایک گھنٹے سے اوپر کا ٹائم تھا وہ تب مل سکتا تھا زرانیل لوگوں سے آسانی سے ۔

"ہاں آتا ہوں میں۔۔۔"وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

جبکہ زرانیل خان خوشی سے فون سائیڈ پر رکھتا ہوا ریلکس ہو کر بیٹھا ہی تھا کہ ضرغام نے اُسے کچن میں آنے کا کہا وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھا تھا۔

جبکہ کچن سے آتی خوشبوؤں کو محسوس کرتے وہ خوش سے سرشار چلتا ہوا تعزیز کو اپنے گلے لگا گیا تھا۔

۔

تھینکو یو اتنا اچھا ناشتہ بنانے کے لئے۔۔۔"وہ اُن دونوں کو دیکھتا " ہوا بولا تھا شائد وہ ایسے ہی شُکریہ ادا کرنے والا تھا وہ دونوں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے وہ کندھے اچکاتے ہوئے اُنہیں

دیکھنے لگا وہ اسے ایسے غور کیوں رہے تھے زرانیل خان سمجھ نہیں سکا تھا۔

کیا ہوا؟؟"!وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔"

یہ تو اکیلے کھائے گا؟"!!ضرغام خان دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا " مطلب وہ آتے ہی بیٹھ گیا تھا اُنہیں جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھا تھا جنہوں نے اتنی محنت سے ناشتہ بنایا تھا۔

تو تم لوگ بھی جوائن کر سکتے ہو"!!شانے بے نیازی تھی زرانیل " خان کے انداز میں جبک ضرغام خان نے اُس کو گردن سے پکڑا تھا وہ ضرغام خان کو بس گھور کر رہ سکا تھا۔

پولیس والے سے پنگا لے رہے ہو؟؟؟"وہ اپنا پولیس میں ہونے کا" روعب بھاڑتے ہوئے بولا تو ضرغام خان نے اس کی بات ہوا میں اڑا دی تھی۔

اس وقت آپ تھانے میں نہیں ہیں زرانیل خان صاحب جو ہم " آپ کے اس پولیس والے عہدے سے ڈریں گے سو چپ چاپ یہاں سے اٹھو اور سامان ناشتہ ٹیبل پر سٹ کرو"تعزیز بھی مقابلے میں آیا تھا اس نے جان بوجھ کر ناشتہ ٹیبل پر سٹ کیا تھا لیکن آدھا کیونکہ وہ باقی کا کام تعزیز سے کروانے چاہتا تھا لیکن وہ آتے ہی چیئر پر بیٹھتے جیسے ناشتے کے لیے تیار تھا۔

ویسے یہ ناشتے کا ٹائم نہیں تھا کیونکہ لنچ کا ٹائم ہونے والا تھا لیکن اُنہیں بات کرتے کرتے اتنی لیٹ ہو گئی تھی ۔

وہ مزید بات کرتے کہ ڈور بیل بجی تھی تعزیز حیران ہوا کہ اب کون آ گیا دل میں خیال آیا کہیں ابر شم نہ ہو دل اس پل زور سے دھڑکنے لگا تھا وہ ایکسکیوز کرتا دروازے کی طرف بڑھا دروازہ کھولا تو سامنے عالمیار خان کو دیکھتے اس کی نگاہوں میں حیرتِ در ائی تھی وہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔

اُسے ابھی تک باقی سب کی طرح یہ نہیں پتہ تھا کہ عالمیار خان زندہ ہے اس متعلق صرف ضرغام اور زرانیل ہی جانتے تھے۔

تعزیز کو دیکھتے عالمیار خان بھی ایک پل کے لیے ٹھٹک گیا تھا اپنی شادی کے بعد شاید پہلی بار اُن کا آمنا سامنا ہو رہا تھا وہ تعزیز کو دیکھتے آگے بڑھتے اُس کے گلے لگ گیا تھا جبکہ تعزیز کی نظروں کے سامنے بے ساختہ آرمینا کا چہرہ گھوما تھا وہ کتنی پریشان تھی جب

لاسٹ ٹائم تعزیز کی اس نے ملاقات ہوئی تھی اوُر اگر یہ زندہ تھا تو سب اسے مرا ہوا کیوں سمجھ رہے تھے۔

"کیسے ہو تعزیز؟؟؟"عالمیار خان اسے سوچوں میں دیکھتے خوُد ہی پوچھنے لگا تھا جبکہ تعزیز خان نے اُسے الگ کرتے ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا وہ حیرتِ سے اسے دیکھنے لگا اسے برا نہیں لگا تھا تھپڑ ہاں وہ بڑا تھا مار سکتا تھا لیکن وجہ بھی تو بتاتا لیکن نہیں تعزیز نے تو بنا سوچے سمجھے ایک تھپڑ عالمیار کو دے مارا تھا۔

تب تک زرانیل اوُر ضرغام بھی وہیں چلے آئے تھے اوُر تعزیز کو اتنے غصے میں دیکھ کر زرانیل آگے بڑھا تھا۔

تعزیز یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟؟"زرانیل نے اسے مشکل سے تھاما "
تھا۔

یہ سالہ زندہ تھا تو اب تک چھپا کیوں رہا آرمینا کی کنڈیشن کتنی "
خراں رہی اس کی وجہ سے اوٗر اسے اس بات کا احساس تک نہیں
ہے"!!وہ اپے سے باہر ہوا تھا آرمینا کو سوچتے اسے خوٗد پر کنٹرول
نہیں رہا تھا۔

ضرغام خان گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا جانتا تھا تعزیز اُن سے
بھلے نفرت کرتا تھا لیکن آرمینا سے اس کی محبت کسی سے ڈھکی
چھپی نہیں تھی وہ آرمینا سے پیار کرتا تھا تبھی تو پریشان ہے آرمینا
کے لیے۔

تعزیز چھوڑو اسے یہ اس کی جاب ریکوئرمنٹ تھی بچارے کی پوری"
بات تو سن لو"!!!زرانیل نے تعزیز کو ریلکس کروانا چاہا جبکہ عالمیار
کی جاب کا سن کر وہ کچھ پرسکون ہوا تھا جانتا تھا وہ سیکرٹ ایجنٹ
ہے تو شائد ہو سکتا ہے یہ اسکا کوئی مشن ہو اور تعزیز نے اُسے
اتے کی پیٹ ڈالا ۔

لیکن اسے کوئی حق نہیں تھا آرمینا کو اتنا پریشان کرنے کا"!!!وہ "
زرانیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا ۔

یہ ایک طویل عرصہ کوما میں رہا ہے اسی وجہ سے ہمیں یہی لگا کہ "
یہ نہیں رہا لیکن اب سب ٹھیک ہے آرمینا اس کے ساتھ ہی
ہے"زرانیل خان نے نرمی سے پوری بات بتائی تو تعزیز محض سر ہلا

سکا تھا وہ شاید ایسے ان سب کے درمیان خوُد کو ایزی فیل نہیں کر رہا تھا لیکن وہ اس کے کزنز تھے۔

اب اسے لگ رہا تھا کہ جو کچھ ہوا اُس سب میں ان لوگوں کا کوئی قصور نہیں تھا وہ ان سے تو اچھے سے بات کر سکتا تھا۔

ہاں ضرغام خان سے اسے ہمیشہ پرابلم رہنے والی تھی لیکن باقی دونوں سے وہ اب اپنا بیہویر ٹھیک کرنے والا تھا ویسے بھی زرانیل کے ساتھ تو اس کی بنتی بھی تھی اور عالمیار اس کا ویسے بھی بہنوئی تھا اُس کی تھوڑی بہت عزت وہ کر ہی سکتا تھا۔

میرے خیال میں ہمیں ناشتہ کرنا چاہئے۔۔۔"!!!ضرغام خان نے " سب کو مخاطب کیا تھا۔

اس ٹائم یہ لنچ ٹائم ہے؟؟؟"عالمیار حیرت زدہ سا بولا تھا اور باقی " سب مسکرائے تھے ویسے یہ بات تھی عجیب سی کہ وہ لنچ کے ٹائم پر بریک فاسٹ کر رہے تھے لیکن اب وہ بنا چکے تھے تو کرنا تو تھا ہی ۔

ہم کچھ انوکھا کرتے ہیں"!!!زرانیل جیکٹ کے کالر کو فرضی " جھاڑتے ہوئے بولا تھا اور کچن کی طرف چلا آیا ناشتہ کرتے ہوئے زرانیل اور ضرغام نے ہلکی پھلکی باتیں کی تھیں جبکہ عالمیار اور تعزیز زیادہ تر خاموش ہی رہے تھے۔

پھر ناشتہ کرنے کے بعد سب لاونج میں بیٹھے تھے عالمیار نے وقت دیکھا تو آرمینا کے فری ہونے کا ٹائم قریب تھا اسے جانا تھا۔

اتنی جلدی؟؟"ضرغام خان کو ایسے اچھا لگ رہا تھا وہ چاروں ساتھ "
تھے لیکن عالمیار کے جانے کا سن کر وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

آرمینا کو کالج سے پک کرنا ہے ٹائم ہونے والا ہے سو جانا ہو گا پھر "
کبھی بات ہو گی۔۔"وہ الوداعی کلمات بولتے اپارٹمنٹ سے نکل گیا
تھا جبکہ تعزیز کی نظریں باقی دونوں پر تھیں جو ایسے ریلکس ہو کر
بیٹھے تھے جیسے یہ اُنکا اپنا گھر ہو۔

تم لوگوں نے نہیں جانا"!!وہ دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا تھا "
زرانیل کے انداز پر اُسے غصہ آیا جو ریلکس ہو کر پاؤں ٹیبل پر
رکھے گود میں کشن رکھے آرام سے بیٹھا تھا۔

تو سیدھے طریقے سے کیوں نہیں بول دیتے ہم جائیں یہاں سے "
یہ الٹے پلٹے کیوں پوچھ رہے ہو اور آج ہم یہیں رکیں
گے "زرانیل جان بوجھ کر تعزیز کو تنگ کر رہا تھا جبکہ وہ محض اسے
آنکھیں دکھا کر رہ گیا تھا یہ زرانیل اس وقت تعزیز کو زہر سے بھی
برا لگا تھا۔

جب جانتے ہو تو بول کیوں رہے ہو واپسی کی راہ ناپو ناں ویسے بھی"
میں لیٹ ہو رہا ہوں کہیں جانا ہے تو مزید تم لوگوں کو وقت نہیں
دے سکوں گا"وہ سنجیدگی سے بولا تھا ایک اجنبیت کی دیوار ابھی
تک حائل تھی۔

کتنا بد لحاظ ہے تو ہم لوگ تیرے مہمان ہیں شرم تو نہیں آ رہی "
ہے تجھے جاتے ہوئے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو زرانیل خان
کی بات پر تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

۔

بن بلائے مہمان"!!!وہ بول کر روم میں چلا گیا تھا جبکہ زرانیل "
اوٗر ضرغام کو یہ اپنی بیزتی محسوس ہوئی تھی لیکن جانے والے تو
آج وہ نہیں تھے سو ریلکس ہو کر بیٹھے رہے ۔

تعزیز روم میں آتے چینج کر چکا تھا وہ ایک دو جگہ اپلائے کر چکا تھا
جاب کے لیے اوٗر اتفاق سے اسے جاب انٹرویو کے لئے کال بھی آ
چکی تھی سو آج اسے انٹرویو کے لئے جانا تھا لیکن زرانیل لوگوں

کے آنے سے وہ خاصا لیٹ ہو گیا اب بھی اُنکا جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن وہ خود ہی اٹھ کر اندر چلا آیا۔

وہ یہ جاب کیوں کر رہا تھا وجہ وہ خوُد بھی نہیں جانتا تھا ہاں ابر شم کو وہ کچھ جتانا چاہتا تھا شائد یہ کہ وہ اس کے ساتھ غلط کر چکی تھی۔

وہ کچھ دیر ابر شم کے بارے میں سوچتا رہا لاشعوری طور پر وہ چاہتا تھا کہ ابر شم یہاں آ کر رہے لیکن یہ بھی جانتا تھا کہ وہ ایسا نہیں کرنے والی تھی۔

اُسے اس وقت ابر شم کی یاد آ رہی تھی اس کے لمس کی طلب ہو رہی تھی رات تو وہ قریب آئی تھی تو تعزیز نے جی بھر کر خود کو

سیر اب کیا تھا لیکن اس پل اُسے وٹامن ابر شم کی شدید طلب ہو رہی تھی۔

وہ کچھ پل تو سوچو میں گم رہا لیکن پھر سر جھٹک کر وہ ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا گیا واپس آیا تو بلیو کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے خود پر پرفیوم سپرے کرتے بال بنائے تھے۔۔۔

۔

وہ سمجھ رہا تھا کہ زرانیل اوَر ضرغام چلے گئے ہوں گے لیکن اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب وہ روم سے نکلا تو اُن دونوں کو باتیں کرتے دیکھا وہ گئے کیوں نہیں وہ سوچنے لگا۔

جبکہ اسے تیار دیکھ کر زرانیل خان کشن سائیڈ پر پھینکتے ہوئے اٹھا تھا اسے لگا تھا کہ تعزیز مزاق کر رہا ہو گا لیکن وہ تو سیریس تھا تبھی وہ حیرت زدہ سا اس کے قریب آیا۔

"تم لوگ گئے نہیں؟؟؟"اس سے پہلے کہ تعزیز سے زرانیل خان کچھ پوچھتا تعزیز نے سوال دغا تھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟؟؟"وہ تعزیز کے سوال کو نظر انداز کرتا اپنا سوال پوچھنے لگا تھا۔

"جاب انٹرویو کے لئے میں آچھا خاصا لیٹ ہو چکا ہوں مزید بات نہیں کر سکتا"!!!وہ سنجیدگی سے بولا تھا جبکہ زرانیل کو پریشانی نے آن گھیرا تھا وہ ابرشم کے آفس میں تھا پھر کیوں کسی اور جگہ

اپلائی کر رہا تھا وہ کیا ابرشم اوَر اس کے درمیان ابھی تک سب ٹھیک نہیں ہوا تھا۔

"لیکن تم تو ابرشم کے آفس میں تھے ناں اب نیو جاب کیوں تلاش کر رہے ہو؟؟"!زرانیل پریشان تھا بہت کہیں نہ کہیں اسے لگتا تھا کہ ابرشم کے ساتھ تعزیز اب خوش رہے گا لیکن ایسا نہیں ہو پا رہا تھا۔

"وہاں تھا اب نہیں ہوں"!!!وہ بولتے ساتھ ہی باہر نکل گیا تھا جانتا تھا یہیں کھڑا رہا تو زرانیل مذید سوال کرے گا جسکا جواب وہ نہیں دے سکے گا۔

لگتا ہے اُس دن والے وقع کی وجہ سے تعزیز اوَر اس کی بیوی کے "
درمیان یہ کشیدگی چل رہی ہے"ضرغام خان نے خیال ظاہر کیا۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے لیکن اب تو نکاح ہونے والا ہے پھر "
ایسے تعزیز کا رؤیہ پریشان کن ہے"وہ دونوں اپارٹمنٹ سے نکل
آئے تھے جبکہ اب وہ پارکنگ میں تھے۔

ہوپ سو کہ ان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے"وہ گہرے "
سانس بھرتے ہوئے بولا تو زرانیل نے سر ہلایا تھا۔

--

تمھیں گاؤں جانا ہے کیا ضرغام مُجھے کچھ کام ہے وہ کرنے "
ہیں۔۔۔"زرانیل گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا وہ آئے تو تعزیز
کو منانے کے لیے تھے لیکن ایسا کر نہیں سکے۔

نہیں مجھے بھی کچھ کام ہے ضرشک کے لئے شاپنگ کرنی ہے "
تمھیں جو کام ہے وہ کر لو پھر ساتھ ہی واپس جائیں گے۔۔۔"وہ
زرانیل کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ سر ہلا گیا پھر زرانیل نے ضرغام
خان کو شاپنگ مال کے سامنے اتارا اوٗر خود گاڑی زن سے آگے
لے گیا اُسے حویلی واپس جانا تھا کیونکہ ارواح اپنا خیال نہیں رکھتی
تھی کافی لاپرواہی برتتی تھی خود کے ساتھ ۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 125

•••••

ارشک نیچے آئی تو بی بی جان کے ساتھ نیوشا اور ارواح الیمشہ اور شرمین بیگم نیچے موجود تھیں شمس خان نہیں تھے اور ضرغام خان اوَر زرانیل پہلے ہی جا چکے تھے سو وہ ضرشک کو گود میں اٹھائے ارواح کے ساتھ بیٹھ گئی تھی اسے بابا کی یاد آ رہی تھی۔

صبحِ سے نجانے انہوں نے میڈیسن بھی لی ہو گی اتنے دنوں میں سے۔

وہ ارواح کے ساتھ ہی زیادہ پائی جاتی تھی اس سے ہی زیادہ بات کرتی تھی کتنی بار اس نے نوٹ کیا تھا کہ نیوشا اس سے کوئی بات کرنا چاہتی ہے لیکن وہ بات نہیں کر پاتی تھی۔

ارشک کی گود سے ارواح نے ضرشک کو اُٹھایا تو وہ اس کے پاس آتے لاتیں پاؤں چلانے لگا تھا آج کل وہ کافی شرارتیں کرنے لگا تھا لیکِن صرف ارواح اوٗر زرانیل کے ساتھ ہی کرتا تھا باقی کے ساتھ نہیں ۔

اپنی مما کو وہ تنگ نہیں کرتا تھا جبکہ ضرغام کے پاس وہ جاتا ہی نہیں تھا۔

۔

بی بی جان پہلی بار ارشک کو غور سے دیکھ رہی تھیں اپنا اسے پہلے دن مارا تھپڑ یاد آیا تھا جو اُس معصوم کے رخساروں پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا وہ اس وقت ضرشک کو اپنی گود میں اٹھانا چاہتی تھیں لیکن ضرشک کسی کے پاس جاتا ہی نہیں تھا۔

وہ جیسے ہی ارشک سے کچھ کہنے کے لئے لب واں کرنے والی تھیں کہ اُنکا فوج بجا تھا۔

گرینی)زرتاج بیگم(کی کال تھی اُنہوں نے اٹھائی تھی۔۔۔۔۔

وہ باہر کھڑی تھیں نیوشا کو لینے آئی تھیں کیونکہ اس کو شادی کی شاپنگ کروانی تھی بی بی جان نے نیوشا کو باہر چھوڑنے کا کہا شرمین بیگم جو مارے دل سے باہر گئی تھیں اُنہیں تو اس رشتے کے ہاتھ

سے نکلنے کا غم کھائے جا رہا تھا کاش کہ یہ رشتہ ان کی بیٹی کے نصیب میں ہوتا۔

اُنہوں نے حرمین بیگم کو بتا دیا تھا کہ وہ تعزیز کا سسرال ہے یہاں سے نیوشا کا رشتہ آیا ہے لیکن مرتضیٰ خان کے آگے کسی کی نہیں چلی تھی۔

شرمین بیگم نے لیے دیئے انداز میں بات کی تھی گرینی سے جبکہ وہ شرمین بیگم کا انداز نوٹ کر چکی تھیں لیکن کچھ بولی نہیں تھیں بلکہ نیوشا سے اس کی خیریت پوچھنے لگی تھیں اوٗر وہ اُن سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔

شرمین بیگم کسک کر رہ گئی تھیں اور منہ بنائے واپس آئی تھیں اُنہیں اپنی بیٹی کی فکر تھی نجانے اس کے ساتھ کیا ہوتا۔

"!بی بی جان نے شرمین بیگم سے پوچھا تو شرمین چلی گئی نیوشا؟؟" بیگم نے سر ہلایا تھا۔

"وہ جان بوجھ کر بی بی جان مُجھے یہ لوگ تھوڑے مغرور لگے ہیں" بی بی جان کا دل ہارشم کی طرف سے خراب کرنے لگی تھیں۔

"بی بی غصے سے کیا مطلب ہے اس بات کا شرمین صاف صاف بتاؤ" تیز آواز میں بولی تھیں اُن کی اونچی آواز سن کر ضرشک رونے لگا تھا وہ اُن کی اونچی آواز سے ڈر گیا تھا ارشک نے اُسے اپنے سینے سے لگاتے اس کی پیٹھ سہلائی تھی جبکہ ایک پل کے لئے تو ارواح

بھی پریشان ہوئی تھی بی بی جان کی تیز آواز سن کر جبکہ باقی سب کو تو عادت تھی اُن کے ایسے انداز کی۔

بی بی جان ضرشک کو روتے دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں جلدی سے اٹھتے اُنہوں نے ارشک کی گود سے اُسے اپنی گود میں لیا تھا وہ اُن کے پاس آتے مزید رونے لگا تھا اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اُنہیں خود سے دور دھکیلنے لگا تھا وہ پریشان ہوئی تھیں خوُد کو کوسا بھی کیا ضرورت تھی اتنا غصہ کرنے کی تب تک وہاں شمس خان بھی آ گئے تھے ضرشک کو روتے دیکھ کر وہ بھی سچویشن سمجھنے کی کوشش کرنے لگے تھے وہ روتے روتے خوُد ہی خاموش ہوا تھا اوُر اپنی مما کو دیکھنے لگا تھا۔

ارشک نے بی بی جان سے کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ وہ اس نے آہستگی سے ضرشک کو اپنی گود میں لیا تھا اپنی مما کے گلے لگتے وہ اپنی چائینز میں بی بی جان کی شکایت کرنے لگا تھا چہرہ رونے سے سرخ تھا جبکہ اس کے پھولے رخسار اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔

"میرا پالا بچہ کچھ نہیں ہوا اُنہوں نے آپ پر تو غصہ نہیں کیا ہے تو آپ کیوں رو رہے ہو۔۔۔"ارشک نے اُسے آہستگی سے اپنے کندھے سے لگاتے اس کی پیٹھ سہلائی تھی وہ بی بی جان کو دیکھتے کچھ شرمندہ سی ہو گئی تھی شائد اُنہیں تو عادت تھی ایسے سامنے والے پر غصہ کرنے کی لیکن اب اُن کی حویلی میں بچہ بھی تھا اُنہیں احتیاط کرنی تھی۔

کیا ہوا اسے؟"!!شمس خان پریشانی سے پوچھنے لگے تھے جبکہ بی بی "
جان اُنہیں کیا بتاتی کہ کیا ہوا ہے۔

کچھ نہیں ہوا اسے بس بھوک لگی ہے آپ میں آتی ہوں آپ "
لوگ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہے"ارشک ضرشک کو لے کر
اوپر کمرے میں چلی گئی تھی جو ابھی تک سہما ہوا تھا وہ کبھی ضرشک
کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتے تھی بچہ تھا ڈر جاتا تھا لیکن
آج بی بی جان نے اُس کے سامنے ایسے بات کرکے اُسے ڈرا دیا
تھا۔

لیکن اس کا ایک فایدہ یہ ہوا تھا کہ بی بی جان اب کم سے کم غصہ
نہیں کرنے والی تھی ایسے ۔

وہ ہم نے تھوڑی سی اونچی آواز میں بات کی شرمین سے تو وہ ڈر "
گیا ہے شاید چھوٹا بچہ ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھیں ۔

بی بی آپ کو احتیاط کرنی چاہیے بچوں کے دل نازک ہوتے ہیں "
اوٗر ایسے اگر اسے کچھ ہو جاتا تو ہم کیا کرتے۔۔۔"شمس خان نے
بیوی کو تھورا سا ڈانٹا تھا جبکہ بی بی جان خوٗد بھی شرمندہ تھیں اوپر
سے شمس خان کے ایسے بولنے پر وہ مذید پریشان ہو گئ تھیں ۔

ہم آئندہ احتیاط کریں گے"وہ افسردگی سے بولی تھیں جبکہ ارواح "
تو اوپر ارشک کے پاس چلی گئ تھی اسے ضرشک کی فکر ہو رہی
تھی جو ایسے رو رہا تھا۔

وہ اوپر آئی تو ارشک کمرے میں ٹہل رہی تھی اور اُسے کندھے سے لگایا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ابھی تک رو رہا ہے؟؟"!وہ اُن کے قریب آتی ضرشک کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جو ارواح کو دیکھتے مسکرایا تھا ارواح سے اسے کافی وابستگی ہو گئی تھی۔

"نہیں اب تو ٹھیک ہے تم اوپر کیوں آئی احتیاط کیوں نہیں کر رہی ہو پہلی پرنگنسی ہے ایکسٹرا احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے
ارواح۔۔۔"وہ ہلکا سا خفگی سے بولی تو ارواح مسکرائی تھی دونوں کی عمریں تقریباً سیم ہی تھیں لیکن ارشک کے جتنا کچھ ہو چکا تھا وہ کافی میچور ہو چکی تھی اور اب آپنی عمر سے کافی میچور نظر آتی تھی۔

کرتی ہوں میں احتیاط ارشک لیکن ابھی تو مُجھے ضرشک کی ٹیشن "
ہوئی تو اسے دیکھنے آ گئی میں اسے مُجھے دو میرا بے بی میرے پاس
آئے گا۔۔۔"وہ ضرشک کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولی جو آنکھیں
ٹپیپاتے ہوئے ارواح کو دیکھ رہا تھا۔

کتنا کیوٹ ہے یہ۔۔۔"وہ ضرشک کو لے کر بیڈ کے کنارے بیٹھ "
گئی تھی ۔

ضرشک کو گدگدی کی تو اس کی کھل کھلاہٹ سے ارواح مسکرائی
تھی۔

ویسے ارشک میں ابھی سے بتا رہی یوں اگر میری بیٹی ہوئی ناں "
اُس کی شادی میں قرشک سے ہی کرواؤں گی۔۔۔"وہ ایڈوانس بکنگ
کروا رہی تھی جیسے اپنی بیٹی کی۔

ہاہاہاہا ارواح اتنی جلدی یہ سب تو بعد کی باتیں ہیں ابھی انہیں کیا "
ڈسکس کرنا۔۔۔"ارواح کی بات پر ارشک نے مسکراتے ہوئے اُسے
جواب دیا تھا۔

ارے میں جانتی ہوں یہ سب بعد کی باتیں ہیں لیکن ابھی تو میں "
جسٹ تمیں بتا رہی ہوں کہ تم ضرشک کے لئے کوئی اوُر لڑکی نہ
دیکھو۔۔۔"وہ ضرشک کے پھولے پھولے گالوں کو چُومتے ہوئے
بولی تھی تو ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ اکثر بچوں کی طرح
بیہیو کرتی تھی اوُر ایسی کنڈیشن میں لڑکیوں کے موڈ سوینگز ویسے

بھی کچھ زیادہ ہی بڑھ جاتے تھے وہ خود بھی ایسی سچویشن سے گزر چکی تھی سو بہتر جانتی تھی۔

وہ جب جب زرانیل کو ارواح کا خیال رکھتے ہوئے دیکھتی اسے بہت خوشی ہوتی تھی ایسی حالتِ میں ایک بیوی کو شوہر کی توجہ محبت اور وقت تینوں کی ضرورت ہوتی ہے اوٗر اپنی باری پر اس نے بہت مشکل وقت دیکھا تھا ضرغام خان کو یاد کیا تھا لیکن اس سے دور وہ بہت خوش رہی تھی۔

جو ضرغام خان نے کیا تھا اس کے بعد وہ بھلا کیسے ضرغام خان کے ساتھ کی خواہش کر سکتی تھی۔

مطلب تم چاہتی ہو میں اپنے بیٹے کے لئے بیوی دیکھنا ہی چھوڑ "
دوں کیا۔۔؟؟"ضرشک کی طرف دیکھتے وہ ارواح سے بولی تو وہ
کھل کھلائی تھی۔

یہی سمجھ لو یہ مجھے بہت پیارا ہے میرا بچہ۔۔"ضرشک کو خود کے "
ساتھ لگاتے ہوئے وہ ضرشک کو پیار کرنے لگی تھی جبکہ ارشک نے
نفی میں سر ہلایا تھا وہ نہیں سننے والی تھی۔

پتہ نہیں صبح صبح ہی چلے گئے زرانیل اور ضرغام بھائی نجانے کیا "
کام تھا اُنہیں مُجھے لگتا ہے تعزیز بھائی سے ملنے گئے ہوں گے وہ بتا
رہے تھے کہ ابرشم اور تعزیز بھائی کے درمیان بھی کچھ ایشیوز چل
رہے ہیں۔۔۔"ارواح کو اچانک سے زرانیل خان کے بارے میں
خیال آیا تو ارشک سے بولی تھی۔

ارشک کو اچانک سے یاد آیا کہ وہ تعزیز اور ابر شم سے ملنے گئی تھی جب ضرغام خان نے اُس کو زبردستی یہاں لانے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا۔

تعزیز بھائی کے ساتھ نجانے کیا مسلہ ہے وہ حویلی والوں سے اتنی " نفرت کرتے ہیں ہاں اُن کی مما کے ساتھ بہت غلط ہوُا لیکن میرا دل چاہتا ہے وہ سب کو معاف کر دیں کب تک نفرتیں پالتے رہیں گے وہ"!!!وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی تھی وہ اس بات سے ناواقف تھی کہ منہا کے ساتھ یہاں اس حویلی میں اتنا برا ہوا تھا اسے بس اتنا پتہ تھا کہ پھپھو کی ڈیتھ ہوئی تھی تعزیز نے بس اُس دن اتنا ہی بتایا تھا۔۔۔

کیا ہوا تھا اُن کی مما کے ساتھ؟؟؟"ارشک کو جاننے کا تجسس ہوا "
تھا وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی بابا لیکن اب
ارواح کی باتوں سے اُسے محسوس ہوا تھا کہ کچھ تھا جسے وہ مس کر
رہے تھے۔۔۔

دیکھو ارشک تم ماضی کی باتوں کو کریدنے کی کوشش نہ کرو بہت "
تکلیف دہ ماضی ہے اس حویلی کا تمھیں بتا کر پریشان نہیں کرنا
چاہتی ہوں میں۔۔۔"ارشک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ
سنجیدگی سے بولی تھی ۔

دیکھو ارواح تم مجھے بتاؤ میں جاننے کا حق رکھتی ہوں پھپھو کے "
ساتھ کیا ہوا کیسے ہوا ہمیں بس تعزیز بھائی نے یہی بتایا تھا کہ اُن
کی مما کی ڈیتھ ہو گئی تھی کہ ایک رات حویلی میں چور گھس آئے

تھے۔۔۔"ارشک ارواح کے ساتھ بیٹھ گئی تھی اوٗر ضرشک کو ارواح کی گود سے لیتے پیچھے بیڈ پر بیٹھایا تھا اس کے گرد کشن رکھتے وہ ضرشک کے ہاتھ میں سوفٹ ٹوائے دے چکی تھی کہ وہ آرام سے کھیلتا رہے اور خوٗد وہ سکون سے ارواح سے بات کر سکے تبھی وہ ارواح کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی ۔

تم مل چکی ہو تعزیز بھائی سے تو اُنہوں نے تمھیں کچھ نہیں بتایا " مطلب وہ تمھیں اور اپنے ماموں کو پریشان نہیں کرنا چاہا رہے ہوں گے بہت تکلیف دیکھی ہے اُنہوں نے ماضی میں۔۔۔"ارواح اپ سٹ ہو گئی تھی وہ جانتی تھی کہ تعزیز کی ماں ارشک کی پھپھو تھیں مطلب اسی وجہ سے ارشک کو یہ سب جاننے میں اتنی دلچسپی تھی کہ وہ اپنی پھپھو کے بارے میں جاننا چاہا رہی تھی ۔

کیا مطلب؟؟؟"ارشک پریشان ہو گئی تھی ۔"

میں تمھیں سب بتاتی ہوں شروع سے جو مجھے زرانیل نے بتایا ہوا "
ہے تمھاری پھپھو کو ارتضیٰ انکل پسند کرتے تھے اُنہوں نے سب
سے مخالفت مول لیتے اُن سے شادی کی تھی لیکن حرمین آنٹی
ارتضیٰ آنکل کو پسند کرتی تھیں بی بی جان اوَر دادا جان کی بھی یہی
خواہش تھی کہ حرمین آنٹی اُن کی بہو بنتی لیکن ارتضیٰ آنکل منہا
آنٹی کو پسند کرتے تھے اُن کے درمیان سب ٹھیک رہا پر پھر
حرمین آنٹی نے بی بی جان اوَر دادا جان کو ایمو شنل بلیک میل کیا
اوَر اُنہوں نے اپنے بیٹے کو تبھی اُن کی شادی ارتضیٰ انکل سے ہو
گئی پر اُن کے درمیان سب نارمل نہیں ہو سکا کیونکہ ارتضیٰ آنکل
منہا آنٹی کو پسند کرتے تھے جس کی وجہ سے حرمین آنٹی کی نفرت

منہا آنٹی کے بڑھتی گئی کہ ضرغام خان کی پیدائش کے بعد بھی اُن کے درمیان کے فاصلے کم نہیں ہوئے اور پھر بلا آخر نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ۔۔۔۔"وہ سانس لینے کو رکی تھی ۔

نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ حرمین آنٹی نے اپنے ایک کزن سے " کہہ کر منہا آنٹی کے ساتھ"!!!وہ اپنی انکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے ارشک سے بمشکل اگلی بات کر سکی تھی جس کے بعد ارشک نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس کی پھپھو کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اوٗر پھِر اُنہوں نے خودکشی کر لی۔

تعزیز بھائی اس وقت صرف سات اٹھ سال کے تھے لیکن اُنہوں "
نے اپنی مما کو مرتے دیکھا تھا تبھی وہ اپنے بابا)ارتضیٰ خان (سے
بھی وہ شدید نفرت کرتے تھے کیونکہ اُنہیں لگتا تھا کہ کہیں نہ کہیں
اُن کی مما کے ساتھ جو ہوا اس میں ارتضیٰ آنکل کا ہاتھ
تھا۔۔۔"ارشک کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے ارواح ایک پل
کے لئے خاموش ہو گئی تھی وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی یقینا
صدمہ ہلکا نہیں تھا۔

پھپھو کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اوُر بابا کچھ بھی نہیں جانتے تھے "
تمھیں پتہ ہے ارواح امی بابا کبھی میرے سامنے پھپھو کا زکر نہیں
کرتے تھے لیکن وہ اُن کے بارے میں بات کرتے تھے میں بھی
سن لیتی تھی لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ پھپھو کا تعلق حویلی سے

ہو گا اوَر اُن کے ساتھ اتنا برا ہوا ہو گا۔۔۔"ارشک اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔

"مُجھے خوَد نہیں پتہ تھا وہ تو زرانیل نے ذکر کیا جب میں نے اُن سے تعزیز بھائی کے بارے میں پوچھا حرمین آنٹی نے بہت غلط کیا اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے اوَر پتہ ہے ارتضیٰ آنکل کی ڈیتھ بھی اسی وجہ سے ہوئی کیونکہ وہ حرمین آنٹی کا سچ جان گئے تھے تبھی وہ اُس دن غصے میں واپس آئے تھے لیکن شاید حرمین انٹی کو پہلے سے ہی پتہ چل گیا تھا تو اُنہوں نے آنکل کے دودھ میں زیر ملا دیا۔۔۔"ارواح افسردگی سے بولی تھی جبکہ ارشک نے اپنی سسکی بمشکل روکی تھی ۔

اوَر ضرغام پھر بھی اُن کی خدمت کرتے ہیں"!!!وہ تلخی سے بولی "
تھی۔

وہ صرف بیٹا ہونے کا فرض نبھا رہے ہیں جو حرمین آنٹی نے کیا "
اُنہیں اپنے کیے کی سزا مل گئی ماں باپ جیسا پیار کرنے والے دادا
جان اوَر بی بی جان اُن کی طرف دیکھتے تک نہیں ہیں اُنہیں بس اُن
کے روم تک محدود کر دیا ہے ایسے میں ضرغام بھائی بس اپنے
فرض نبھا رہے ہیں مُجھے لگتا ہے وہ بھی باقی سب کی طرح اُن سے
منہ پھیر کر اپنی آخرت خراب نہیں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"ارواح کو
ضرغام خان کا فیصلہ ٹھیک لگا تھا۔

ارشک بھی کچھ سوچنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ اگر ضرغام
خان کی جگہ وہ خود ہوتی اور اس کے سامنے اس کی امی ہوتی تو وہ

کیا کرتی لیکن اسے پورا اس کی امی کبھی کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی ہیں جیسا حرمین بیگم نے کیا اس کی پھپھو کے ساتھ ایک عورت ہو کر دوسری عورت کی زندگی برباد کر دی اُنہوں نے ۔

یہ تو سب کچھ اُنہوں نے چلو منہا کی نفرت میں کیا لیکن اپنے شوہر سے تو وہ محبت کرتی تھیں پھر بھی اُن کی جان لے لی اُنہیں زہر دیا ۔

شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو تم ارواح ایک اولاد کے لیے بھلا کب " اس کی ماں غلط ہوتی ہے اوٗر ویسے بھی اُنہوں نے جو کیا اس کے بعد بھی ضرغام خان ایک اچھا بیٹا ہونے کا فرض نبھا رہے چلو اچھے شوہر اوٗر اچھے باپ نہ سہی لیکن ایک اچھا بیٹا تو بن گئے مُجھے خوشی

ہے اُنہوں نے یہاں انسانیت کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا"ارشک اپنے آنسو کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

اپنی باتوں میں وہ دونوں یہ دھیان نہیں دے پائی تھیں کہ ضرشک کب سے اپنی مما کو روتے ہوئے دیکھ کر رہا تھا اور اب وہ خود بھی رونے کے لیے ہونٹوں کو لٹکا چکا تھا کہ ارشک کی نظر اس پر پڑ گئی تھی تبھی تو وہ اُسے اپنی اٹھا چکی تھی۔

جس کے پاس آتے ہی وہ ارشک کے رخساروں پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ مارتے ہوئے اُسے چھو رہا تھا جس کی گالوں پر ابھی تک نمی تھی ۔

ارواح مسکرائی تھی اتنے دنوں میں وہ یہ بات اچھے سے جان گئی تھی کہ ضرشک اپنی مما کے لیے بہت سنسٹو اوَر پوزیسو ہے ارشک کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے وہ خود بھی رونا شروع کر دیا تھا یہ بات اس نے کافی بار نوٹ کی تھی کہ ضرشک کو اپنی مما روتے ہوئے شاید اچھی نہیں لگتی تھی۔

ارشک میں روم میں چلتی ہوں تم ضرشک کو فیڈ کروا کو فیڈ کروا " لو مجھے لگتا ہے کہ یہ رو رہا ہے اس وجہ سے کہ اسے بھوک لگی ہے۔۔

ارواح بیڈ سے اٹھتے ہوئے ضرشک کے رخساروں پر بوسہ دیتے " ہوئے بولی تھی۔

ہمم۔۔۔"ارشک خود بھی جان گئی تھی کہ ضرشک صآحب کو اس " وقت پیٹ پوجا کرنی تھی تبھی وہ بیڈ پر ریلکس ہو کر بیٹھتے ہوئے ضرشک کو فیڈ کروانے لگی تھی جبکہ اچانک نظروں کے سامنے صبحِ والا منظر آیا تھا جب ضرغام خان نے اُسے دیکھا تھا ایسی ہی بکھری ہوئی حالت میں تب ضرغام خان کی حالتِ دیکھتے وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

اب وہ بس ایک بات کو لے کر پر سکون تھی کہ ضرغام خان اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرتا تھا ورنہ ایک کمرے میں رہتے یہ ضرغام کے لیے بہت مشکل تھا ارشک کے وجود سے دور رہنا جبکہ

وہ پہلے اتنی بار ارشک کے قریب آ چکا تھا اسے قریب سے دیکھ چکا تھا۔

ارشک ضرغام کی نظروں کی طلب سے بخوبی واقف ہوتی تھی رات ضرغام کی جیسے گزرتی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی کہ ضرغام کو رات ارشک کی قربت کی خواہش ہوتی تھی لیکن وہ بھی اب گن گن کر بدلے لینے والی تھی ضرغام خان سے جتنا برا ضرغام خان نے کیا یہ تو کچھ بھی۔

اگر آپ مجھے زبردستی یہاں لے آئے ہیں کہ مجھ سے اپنے " سارے حق وصول کر سکیں گے تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے ضرغام خان میں جیسے پہلے آپ میری بے بسی کا مذاق اڑایا کرتے تھے میرے ساتھ زبردستی کیا کرتے تھے اب میں ایسا کروں

گی آپ کی حالت دیکھتے کوئی بھی سمجھ سکتا کہ آپ کو کیا چاہیے لیکن وہ اب آپ کو ملے گا نہیں۔۔۔"وہ ضرشک کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سوچوں میں غرق تھی ۔

جب ضرشک نے فیڈ کرتے کرتے زور سے اپنے چھوٹے چھوٹے دانٹ ارشک کو مارے تھے وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی جبکہ ضرشک فیڈ چھوڑتے کھل کھلانے لگا تھا یعنی وہ اپنی مما کو تنگ کر رہا تھا۔

ضرشک تو بہت چالاک ہو گیا ہے مما کا پیارا بچہ۔۔۔"ارشک نے " اس کے چھوٹے چھوٹے رخساروں پر لب رکھے تو وہ خوشی سے لاتیں مارنے لگا تھا۔

اوو میرا بچہ۔۔۔"ارشک پھر اس کے ساتھ ہی مصروف ہو گئی تھی"

ضرشک کے ساتھ باتیں کرتے وہ پھر باقی دنیا کو بھول جاتی تھی

اسے پھر بس ضرشک یاد رہتا تھا اوٗر کچھ بھی سو اس وقت بھی وہ

اس کی کھل کھلاہٹ سنتے جیسے اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ

جی رہی تھی۔

•••••

ابرشم اس وقت تعزیز کے اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑی تھی وہ نہیں

تھا نجانے کہاں گیا تھا جو اب دوپہر سے شام ہونے کو تھی کہ

واپس نہیں آیا تھا گرینی اوٗر پھپھو کو وہ بتا کر آئی تھی اوٗر پھپھو نے

تو کافی اسرار کیا تھا کہ وہ ابرشم کے شوہر سے ملنا چاہتی ہیں لیکن

ابرشم نے اُنہیں مطمئن کر دیا کہ وہ ابھی بیزی ہے بعد میں ملوائے

گی وہ سب سے تعزیز کو جبکہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ یہ بعد کب آنا تھا۔

وہ کچھ سوچتی اپارٹمنٹ کے اندر آ گئی تھی اسے پتہ تھا کہ اسے کیز کہاں سے ملیں گی سو وہ چابیاں لیتے دروازہ کھول کر اندر آئی تھی۔

اور اپنا بیگ جس میں اس کا صرف انتہائی ضروری سامان تھا وہ لے کر وہ آندر داخل ہوئی اور اُسے سائیڈ پر رکھا وہ ناشتہ نہیں کر سکی تھی سو اب اسے بھوک لگ رہی تھی۔

یہی سوچ اسے کچن کی طرف جانے پر مجبور کر گئی وہ کچن میں گئی تو وہ خاصی بکھری پڑی تھی برتن بھی سنک میں کافی زیادہ پڑے تھے

وہ جان گئی تھی کہ صبحِ ناشتے پر ایک سے زیادہ لوگ موجود تھے تو کیا تعزیز کے ساتھ کوئی اوٗر بھی تھا۔

یہ سوچ آتے ہی اسکا دل تیزی سے دھڑکا تھا وہ کیسے کسی اوٗر کے ساتھ ۔

اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس پل خوٗد پر کنٹرول کھو دے گی۔

اس وقت اس کے ہاتھ میں موجود فون بجا تھا یہ اسکی کلاس فیلو کا تھا جو اب اس کی طرح ہی بزنس وومن تھی اور خوٗد کا کافی بڑا بزنس رن کر رہی تھی ابرشم کی کم ہی اس سے بات ہوتی تھی لیکن

ابھی اس کی کال ابر شم کو پریشان کر گئی تھی وہ کچن سے نکل کر باہر آئی اوٗر ساتھ ہی کال ریسیو کی تھی ۔

ہیلو کیسی ہو۔۔۔؛!؛"ابر شم صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔"

میں ٹھیک ہوں لیکن یہ تمھارا ہسبنڈ یہاں میرے آفس انٹرویو " دینے آیا تھا تم دونوں میں کوئی جھگڑا چل رہا ہے کیا؟؟؟"ابر شم کی شادی کے بارے میں وہ جانتی تھی تبھی تعزیز کو اپنے آفس دیکھ کر وہ شوکڈ ہو گئی تھی لیکن تعزیز کو جاب پر وہ رکھ چکی تھی کیونکہ اتنا ہینڈسم بندہ وہ کیسے جانے دیتی ۔

واٹ تمھارے آفس میں؟؟؟"وہ شوکڈ ہوئی تھی ۔"

ہاں اسے جاب کی ضرورت تھی سو مجھے بھی ایک نیو ورکر کی " ضرورت تھی تو میں نے رکھ کیا اب وہ اتنا ٹیلنٹڈ ہے کیسے جانے دے سکتی تھی جبکہ میں نے اُسے سیلیری پیکج بھی کافی اچھا دیا ہے۔۔۔"ابر شم کی گرفت فون پر سخت ہوئی تھی ۔

تعزیز کی یہ حرکت اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی وہ بیوی تھی تعزیز کی اس نے تو اب آفس کی ساری زمہ داری ہی تقریبا تعزیز خان پر ڈال دی تھی لیکن ایسے اسکا کسی دوسری کمپنی میں جانا جیسے اسے جلتے تاوے پر بیٹھا گیا تھا۔

وہ مذید بات نہیں کر سکی تھی اس نے فون کاٹ دیا تھا اوٗر خوٗد وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

اس وقت پریشانی اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہی تھی وہ گہرے سانس لیتے خوُد کو کمپوز کر رہی تھی تعزیز کی یہ حرکت اسے غصے کے ساتھ ساتھ تکلیف بھی دے گئی تھی۔

مطلب اگر کبھی ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوا تو وہ ایسے ہی ابر شم کو پریشان کرنے کے لیے کسی دوسری کمپنی میں جاب لینے جائے گا وہ خاصی پریشان تھی ۔

وہ اٹھ کر تعزیز کے روم میں چلی گئی تھی اور بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ انگنت سوچوں میں گم تھی ۔

تعزیز واپس آیا تو اپارٹمنٹ کا کھلا دروازہ دیکھ کر وہ خاصا پریشان ہوا تھا ۔

پیشانی مسلتے ہوئے وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں ابھی تک ضرغام اوٗر زرانیل یہیں تو موجود نہیں ہیں جو ایسے دروازہ کھلا تھا۔

لیکن پھر وہ آگے آیا تو خالی لاونج دیکھ کر اس کی پریشانی بڑھی تھی وہ دونوں ہوتے تو اُنہیں یہیں ہونا تھا یہ کوئی اوٗر تھا اسے سائیڈ پر پڑا بیگ نظر آیا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا یعنی وہ ابرشم تھی وہ کیسے ہو سکتی تھی کیا وہ اس کے ساتھ رہنے آئی ۔

دل خوش فہم سا ہوا تھا وہ اپنے لبوں کو دبائے ہُوئے روم میں انٹر ہوا تھا جہاں ابرشم پریشانی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی اُسے دیکھتے ہی وہ اس کی طرف مڑی تھی۔

تعزیز کے ہاتھ جو وہ شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا رکے تھے وہ بلیو کلر کی جینز میں ییلو کلر کی شارٹ فراک میں تھی سٹولر ہمیشہ کی طرح گلے میں ڈالا ہوا تھا جبکہ بالوں کو پونی میں قید کیے وہ اس وقت سرخ چہرہ لیے تعزیز کے سامنے کھڑی تھی ۔

تعزیز اس کے چہرے تاثرات سے اندازہ نہیں لگا پایا تھا کہ وہ اس قدر غصے میں کیوں تھی لیکن ابر شم تعزیز کے قریب آتے اُسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے لبوں پر جھکی تھی۔

تعزیز کا پورا وجود جھٹکوں کی ذد میں آیا تھا ابر شم کافی شدت سے تعزیز کے لبوں پر اپنا غصہ نکال رہی تھی اس نے تعزیز کے لبوں پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے اُسے ایک بہت بڑا کٹ دیا تھا وہ کافی دیر تک تعزیز کے لبوں پر جھکی رہی تھی جب کہ تعزیز نے اُس کی

کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے خود کے قریب کیا اتنا کہ اس کی گہرائیوں کو وہ محسوس کر رہا تھا۔

ابرشم کی اس اچانک حرکت کو وہ کیا نام دیتا لیکن اسے خود سے دور جھٹکنے کے بجائے وہ ابرشم کا ساتھ دینے لگا تھا لمحے خاموشی سے سرک گئے تھے ابرشم کی سانس پھول گئی تھی اب تو تعزیز کو بھی اپنے لبوں پر جلن محسوس ہو رہی تھی لیکن ابرشم اس کے لبوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھی۔

تعزیز اسے ایسے ہی تھامے پیچھے بیڈ پر گرا تھا ابرشم نیچے تھی اوٗر وہ اس کے اوپر لیکن لبوں کا تسلسل نہیں ٹوٹا تھا۔

ابر شم ایک زور دار کٹ تعزیز کے لبوں پر لگاتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی۔

اس کی سانس اس قدر پھول چکی تھی وہ بمشکل گہرا سانس لے پا رہی تھی جبکہ کچھ سوچتے تعزیز خان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اُسے اپنی سانسیں دی تھیں وہ تعزیز کی سانسوں کو کھینچ کر خود میں اتار رہی تھی ۔

جبکہ تک ابر شم کی سانس ٹھیک سے نارمل نہیں ہوئی وہ اس کے لبوں سے لب جدا کرنے کے بجائے اس کے قریب رہا اوٗر پھِر پیچھے ہوا ابر شم کا چہرہ سرخ تھا۔

اس حرکت کی وجہ؟؟؟"تعزیز نے ایسے اس کا چہرہ تھامے سرد "
انداز میں استفسار کیا تھا حالانکہ ابرشم کے یہاں رہنے کا سوچتے
ایک شریر مسکراہٹ نے اس کے عنابی ہونٹوں کے گوشوں کا احاطہ
کیا تھا جسے وہ مہارت سے چھپا گیا تھا۔

۔

تم بتاؤ یہ کیا حرکتیں کرتے پھر رہے ہو تم؟؟؟"وہ اس کی شرٹ "
کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے زور سے غرائی تھی تعزیز اس کے لب
و لہجہ پر پریشان ہوا تھا ایسا بھی کیا ہو گیا جو وہ اتنی غصے میں تھی یہ
وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔

کیا کیا ہے میں نے؟؟ بتانا پسند کریں گی؟؟؟"وہ اس کے اوپر جھکے "
اپنی گرم سانسیں اس کے چہرے پر چھوڑتے ہوئے پوچھنے لگا تھا
ابرشم کے سرد انداز سے وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ وہ یقیناً کسی بات
کو لے کر ٹچی ہو رہی تھی تبھی تو اس کے پیچھے یہاں آ گئی تھی۔

تم کیسے اپنا آفس ہوتے کسی اوٗر جگہ جاب انٹرویو کے لیے اپلائے "
کر سکتے ہو تعزیز کیا لگتا ہے تمھیں میں کسی اور جگہ تمھیں نوکری
کرنے دوں گی تو یہ تمھاری بھول ہے"!!وہ زور سے چلائی تھی اس
وقت وہ اچھی خاصی پینک ہو رہی تھی۔

اوو تو یہ بات ہے"!!!وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن "
کھولتے ہوئے نارمل انداز میں بولا تھا جبکہ ابرشم اسے دیکھتی رہ گئی
اس کا اتنا ٹھنڈا انداز وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی تبھی وہ اس

کے قریب آتے اس کو مکے مارتے اپنے اندر کا غبار نکالنے لگی تھی۔

کیا مطلب ہے تمھارا میری بات کا جواب دو تم کیسے کر سکتے ہو ایسا" کیوں گئے کسی اوٗر کے آفس کیا میں نے تمھیں جاب سے نکالا؟؟؟"وہ اس کے بالوں کو مٹھیوں میں بھرتے زور سے کھینچتے ہوئے بولی تھی وہ جب بھی غصے میں ہوتی تھی ایسی ہی حرکت کرتی تھی تعزیز نے افسوس سے اپنے بالوں کو دیکھا جن کو اس نے صبح اتنا ٹائم لگا کر جیل سے سٹ کیا تھا لیکن مقابل نے ایک ہی لمحے میں اُن کو کسی پرندے کا گھونسلہ بنا دیا تھا وہ تاسف سے سر نفی میں ہلانے لگا تھا۔

آپ نے نہیں نکلا مُجھے بلکہ میں نے خود ہی وہ جاب چھوڑ دی ہے "
مُجھے آپ کے پاس کام نہیں کرنا سمپل۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے
ہوئے نارمل انداز میں بولا تھا مقابل کھڑے وجود کو یہ احساس
بھی تو دلانا تھا کہ وہ غلط کر چکی ہے لیکن یہ الگ بات تھی کہ
زرانیل سے ساری سچائی جاننے کے بعد وہ اچھا خاصا شرمندہ تھا کہ
اس نے اس بات کو وجہ بنا کر ابرشم اور اپنے درمیان اتنے فاصلے
پیدا کر لیے۔

کیوں چھوڑی تم نے جاب؟؟؟"وہ حیرتِ کی زیادتی سے پوچھنے لگی "
تھی شائد یقین نہیں کر پا رہی تھی وہ واقعی میں جاب چھوڑ چکا
ہے۔

میری مرضی مُجھے آپ کے ساتھ کام نہیں کرنا ویسے بھی اپنے " آفس کا کہہ رہی ہیں وہ میرا نہیں ہے آپ کا آفس ہے آپ کی ملکیت"!!!وہ کچھ جتا رہا تھا۔

جب میں تمھاری ہوں میرا سب کچھ بھی تمھارا ہی ہوا تعزیز مُجھے " بس تم چاہیے ہو اوَر کسی چیز سے مطلب نہیں ہے مُجھے تم سے بہت محبت کرتی ہو ائی رئیلی لو یو ائی لو یو الاٹ۔۔۔۔"وہ تعزیز پر جھکتے اس کے سینے پر لب رکھتے ہوئے بولی تھی ۔

تعزیز کی دھڑکنیں اسے اپنے لبوں پر محسوس ہو رہی تھی مقابل کے وجود سے اٹھتی کولون کی مہک اسے اپنے حواسوں پر چھائی ہوئی محسوس ہوئی تھی ۔

اس نے بے ساختہ سٹولر اپنے گلے سے نکال کر سائیڈ پر رکھا تھا اسے عادت نہیں تھی سو وہ کیری بھی مشکل سے کر پاتی تھی۔

ابرشم کی فراک کا گلہ کافی ڈیپ تھا جس سے اس کی رعنائیاں چھلک چھلکے کر باہر آنے کو بے تاب تھیں اس کا بلیک بلاؤز اُس کے قدرتی حُسن کو چھپانے میں بری طرح سے ناکام ہو رہا تھا۔

تعزیز نے اپنی انگلی ابرشم کے ڈیپ نیگ پت رکھتے اس کی خوبصورتی کو محسوس کیا تھا۔

اوَر ہاتھ فراک کے اندر لے جاتے ابرشم کی بیوٹی بون پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کی نرمیوں کو محسوس کرنے لگا تھا۔

وہ اس پل ابر شم کی خوبصورتی کو دیکھتے خوُد پر اختیار کھونے لگا تھا اسے پیچھے بیڈ پر گراتے ہوئے وہ خوُد ایک بار پھر سے ابر شم پر جھکا تھا اوُر اس کی فراک کو کندھوں سے سرکاتے ہوئے اس کی بلاوُز کی سٹرپ کو بھی نیچے کرتے وہ ابر شم کے دودھیا کندھوں پر اپنے لب رکھتے وہاں زور سے دانت گاڑ چکا تھا۔

ابر شم کے لبوں سے بے اختیار ایک سسکی نکلی تھی اوُر اُسے تعزیز نے اپنے لبوں میں دباتے ہوئے ایک بار پھر سے ابر شم کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کی سانسوں کو خوُد میں اتارا تھا۔

تعزیز کے ہاتھوں کی بے باکیاں جاری تھیں وہ اس کی گہرایوں پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اب کی بار ابر شم کی بیوٹی بون کو اپنے

انگلیوں میں لیتے ہلکا سا دباتے ہوئے اُسے مزید سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

تعزیز نے ابر شم کے لبوں کو اپنے دانتوں کے درمیان میں لیتے اُن پر روز سے کٹ لگایا تھا اوٗر بدلے میں ابر شم نے بھی زور سے تعزیت کے لبوں پر اپنے دانت گاڑے تھے وہ آج ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے تھے شائد تبھی تو جیسے ہی تعزیز کے ہاتھ ابر شم کے بیلی بٹن کے پاس آئے ویسے ہی ابر شم نے تعزیز کے سینے پر موجود بھورے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے زور سے کھینچا تھا۔

۔

اس پل ایک دوسرے کے لمس میں کھوتے وہ دونوں ہی اپنے درمیان چل رہی سرد جنگ کو شاید کچھ وقت کے لئے بھول چکے تھے۔

ابرشم کی حرکت پر تعزیز نے اُس کے لبوں کو الگ کیا تھا اور اس کی جبین چومی تھی۔

صرف میں چاہیے آپ کو؟ !برداشت کر لیں گی مُجھے؟؟ !میری " شدتوں کو؟ !!میری دیوانگی کو؟ !میرے پیار کو؟؟؟ میری بے باکیوں کو؟؟؟"ابرشم کی فراک کو مذید نیچے کرتے ابرشم کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ بہکے بہکے سے انداز میں بولا تو ابرشم نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ابر شم رانا کو ٹھیک سے تم جان نہیں پائے ہو مسٹر تعزیز خان آج "
پتہ چلے گا تمھیں ابر شم ہے کیا"!!!وہ تعزیز کے سینے پر اپنے لبوں
سے کاٹتی ہوئی بولی تھی جبکہ تعزیز نے ایک نظر اپنے سینے کو دیکھا
جسے وہ کچھ ہی پلوں میں اپنے دانتوں سے زخمی کر چکی تھی کہ جگہ
جگہ ابر شم کے دانتوں کے نشان واضح موجود تھے۔

میں بدلہ لوں گا آپ سے"!!!وہ بولتے ابر شم کی بیوٹی بون پر زور "
سے لب رکھتے ہوئے ایک بے باک حرکت کر گیا تھا کہ ابر شم کی
سانس کہیں سینے میں ہی اٹک گئی تھی۔

وہ اس وقت سب بھولتے ابر شم پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اسے
اپنے پیار کی بارش میں بھگونے لگا تھا اور ابر شم بھی یہہ تو چاہتی تھی
تبھی وہ تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈالے خود کو تعزیز کے حوالے

کر گئی تھی اور تعزیز بھی پھر بہکتے ابر شم کو ہر پردے سے آزاد کرتے اس میں شدت سے سمایا تھا کہ ابر شم کی ہتھیلیاں بے ساختہ پسینے سے بھیگی تھیں جنہیں اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ اسے ریلکس کرنے لگا تھا لیکن اس کی بڑھتی شدتوں کو ابر شم برداشت کرنے لگی تھی۔

کچھ ہی دیر میں کمرے میں بس بہکی ہوئی سسکیوں اور دونوں کی تیز سے تیز ہوتی دھڑکنوں کا شور گونج رہا تھا تعزیز کی شدتیں آج ہوٹل والی رات سے کہیں زیادہ تھی لیکن آج ابر شم بھی پورا ساتھ دے رہی تھی تعزیز کا جس کی وجہ سے وہ مذید بہک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 126

••••

ابر شم کی آنکھ کھلی تو ایک مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر احاطہ کیا ہوا تھا وہ کمفٹر کندھوں تک اوڑھتے ہوئے اٹھ ہر بیٹھی تھی اس وقت وہ تعزیز کی شرٹ میں تھی اسے خود سے بھی تعزیز کی مہک آ رہی تھی اسکا کچھ دیر پہلے کا انداز کافی شدت بھرا تھا۔

ایسی بے اختیاریاں اس نے ہوٹل میں بھی نہیں دکھائی تھیں وہ مسکراتے ہوئے ایک نظر تعزیز کو دیکھنے لگی تھی جس کی گردن پر اپنے ناخنوں کے نشان دیکھتے وہ لب دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

اُسے تعزیز کی ہوٹل والی بات یاد آئی تھی جب اس نے کہا تھا کہ وہ خود ابر شم کے ناخن کاٹے گا کیونکہ اُسے بہت چبھتے ہیں یہ ناخن وہ مسکرائی تھی ۔

اور تعزیز پر جھکتے اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔

وہ کافی دیر تک تعزیز کے لبوں پر جھکی رہی تھی وہ شائد گہری نیند میں تھا جو ابر شم کے لبوں کا لمس محسوس نہیں کر پایا تھا وہ تعزیز کے شرٹ لیس وجود سے نظریں چرا کر رہ گئی تھی اوٗر بیڈ سے اٹھی ایک نظر خوٗد کو آئینے میں دیکھا اور اپنی شرٹ کے کھلے بٹنوں سے نظر آتی گردن پر تعزیز کے دانتوں کے نشان دیکھتے وہ بس تعزیز کو گھور سکی تھی ۔

اوَر پھِر باتھ روم چلی گئی تھی وہ جب شاور لے کر باہر نکلی تو تعزیز کی شرٹ میں ہی تھی اس کا بیگ باہر تھا سو وہ اپنے کپڑے نکال کر لے آئی تھی تعزیز کی بلیک شرٹ پہنے ہی اس نے اپنا سامان سٹ کیا اور پھر وہ اپنا ڈریس چینج کرتے باہر نکلی تھی وہ گہری نیند میں تھا ابر شم منہ بنا کر رہ گئی تھی اب تو تقریباً چار بجنے والے تھے وہ کچھ سوچتے ہوئے کچن میں آئی تھی۔

اُسے کچھ بنانا نہیں آتا تھا کچن سے وہ کوسوں دور رہتی تھی لیکن آج اس کا دل چاہا وہ تعزیز کے لیے کچھ بنائے اسی سوچ پر عمل کرتے وہ کچن میں آئی تھی۔۔۔

سب سے پہلے فون آون کرتے اس نے یوٹیوب سے کوئی ایزی سی ریسپی دیکھی تھی جو اسے لگا تھا کہ وہ بنا سکتی ہے ۔

اور پھر اس نے چکن بریانی بنانے کا سوچا فریج میں چکن پڑا تھا تبھی وہ کسی ماہر شف کی طرح اپنی شرٹ کی آستین اوپر چڑھائے سب سے پہلے چاولوں کو صاف کرتے اُنہیں بوائل کرنے کے لیے رکھ چکی تھی ساتھ ہی اس نے باقی چیزیں بھی شلف پر رکھتے ہوئے کافی محنت کرتے تعزیز کے لیے اوٗر اپنے لیے بریانی ریڈی کی تھی جو کیسی بنی تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا اوٗر نہ ہی اس نے ٹسیٹ کی تھی وہ اپنی کارکردگی پر کافی خوش ہوئی تھی۔

"(وہ دل یور آر سو لکی مسٹر تعزیز خان)!!!تم بہت خوش قسمت ہو" ہی دل میں بولی تھی وہ تعزیز کے ساتھ رومانٹک موومینٹس سپینڈ

کرتے کافی فریش فیل کر رہی تھی جبکہ وہ تعزیز سے ابھی جاب والی بات کرنا چاہتی تھی وہ اسے کسی قیمت پر کسی دوسری کمپنی کے پاس نہیں جانے دینے والی تھی وہ صرف اسکا تھا صرف اور صرف اسکا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے واپس کمرے میں گئی تھی یہاں تعزیز ابھی تک سو رہا تھا اسے ایسا لگا جیسے یہ کافی دنوں بعد ایسے پرسکون سویا ہو۔

وہ جانتی تھی تعزیز کو عادت تھی ابرشم کی وہ اس کے بغیر بھلا کیسے پرسکون رہ سکتے تھا وہ بلکونی میں جلی ہوئی کافی سگریٹ دیکھ چکی تھیں جو اس بات کا اظہارِ تھا کہ وہ ساری رات سگریٹ پھونکتا تھا۔۔۔

۔

مسٹر تعزیز اب سے تمھیں سگریٹ پھونکنے کی ضرورت نہیں "
پڑے گی اب میں آ گئی ہوں ناں تو سگریٹ کی کیا
ضرورت۔۔۔"وہ تعزیز پر جھکے اس کے کان میں سرگوشی نما انداز
میں بولی تھی جبکہ اسی پل تعزیز نے اُسے کھینچ کر خود پر گرایا تھا
اوٗر ابرشم اب تعزیز کو دیکھ رہی تھی جو اسے اپنے حصار میں لیتا
سکون سے آنکھیں موند گیا تھا۔

وہ ابرشم سے ناراض تھا لیکن اب وہ خوٗد اس کے لیے اپنا گھر چھوڑ
کر آئی تھی سو وہ ناراضگی ختم کر چکا تھا اسے اس وقت ابرشم کو
بس اپنے قریب محسوس کرنا تھا۔

اسے اپنے قریب رکھنا تھا وہ ابرشم کے وجود سے اٹھتی اپنی مہک
محسوس کرتا بند آنکھوں سے مسکرایا تھا وہ شاور لے چکی تھی وہ

بدک کر اٹھا تھا اگر تعزیز کا ہاتھ ابر شم کے گیلے بالوں میں نہیں جاتا تو وہ شائد محسوس نہیں کر پاتا لیکن اب اسے غصہ آیا تھا وہ اٹھتے ابر شم کو اپنے ساتھ بیٹھا گیا اوٗر اُسے اپنی کالی آنکھوں سے گھورنے لگا تھا۔

"وہ کڑے تیور لیے ابر شم سے سوٗال ؟؟؟؟کیوں لیا آپ نے شاور کر رہا تھا ابر شم نے پہنی ہوئی تو بلیک شرٹ ہی تھی لیکن پھر بھی ابر شم کا اکیلے شاور لینا اسے کافی ڈسٹرب کر گیا تھا وہ خوٗد ابر شم کے ساتھ شاور لینا چاہتا تھا تبھی اس وقت ابر شم کو غصے سے گھور رہا تھا۔

کیوں کیا میں شاور نہیں لے سکتی؟؟؟"اسے تعزیز کا ایسے شاور "
لینے پر اعتراض کرنا کچھ پسند نہیں آیا تھا مطلب اب ابرشم کو شاور
لینے سے پہلے تعزیز کی اجازت لینی تھی۔۔

نہیں میرے بغیر نہیں لے سکتی ہیں آپ"!!!وہ ابرشم کے "
رخساروں پر آئی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں
بولا تھا اوٗر ساتھ ہی پوری شدت سے ابرشم کے لبوں پر جھکا اس
کی سانسیں کھینچ کر خوٗد میں اتارنے لگا تھا۔

ابرشم اس اچانک ہوئی افتاد پر پریشان ہوئی تھی وہ پوری شدّت
سے ابرشم کی سانسوں کو پی رہا تھا انداز میں ہر گزرتے پل شدت
آ رہی تھی ابرشم نے اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے عمل
میں اس کا ساتھ دیا تھا لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے وہ

دونوں ایک دوسرے کے قریب ایک دوسرے کی سانسوں کو محسوس کر رہے تھے ۔

،دل کی دنیا میں بہار آئی ہے

وصل کی رات وہ سرشار آئی ہے۔

،لبوں پہ مسکان کی نرمی ہے

آنکھوں میں خوشیوں کی قطار آئی ہے۔

،میرے دل کا ہر کونا مہک اٹھا

جب اُس کی محبت کی پھوار آئی ہے۔

،خاموشی میں بھی ایک نغمہ ہے

چاندنی رات بھی سنگھار آئی ہے۔

،وصل کی ساعت نے جو سکون دیا

زندگی میں جیسے بہار آئی ہے۔

،اب ہر لمحہ وہی یاد آتی ہے

جس پل وہ میرے سنگ یار آئی ہے۔

،یہی خواب دل میں ہمیشہ رہے

کہ وہ لمحہ پھر سے بار بار آئی ہے۔

کافی دیر تک وہ ایک دوسرے کے لمس سے خوٗد کو سیراب کرتے رہے تھے پھر ابر شم کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے اس

کے لبوں کو آزاد کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا اوٗر ابر شم نے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا پر ابر شم کے پاس سے آتی مہک محسوس کرتے وہ کچھ سمجھ نہیں پایا تھا۔

"!!وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ابر شم کو حیرتِ کا جھٹکا لگا وہ کیسے جان گیا کہ وہ کافی دیر کچن میں رہی ہے۔ آپ کچن میں کیا کرنے گئی تھی؟"

"!؟؟وہ حیرت سے آنکھیں چھوٹی کیے ہونٹوں کا کونا دانتوں تکے دبائے پوچھنے لگی تھی تمھیں کیسے پتہ چلا میں کچن میں گئی تھی!

وہ مسکرایا تھا۔

آپ کے پاس سے خوشبو آ رہی ہے ویسے کیا ضرورت تھی کچن "
میں جانے کی۔۔۔"وہ نرمی سے پوچھنے لگا تھا ابر شم کو حیرت ہوئی
تھی کیا وہ سچ میں ناراضگی بھول گیا تھا وہ خوش ہوئی تھی۔

تم اپنی ناراضگی ختم کر چکے ہو کیا؟؟"!وہ اس کے نشانوں سے "
نظریں چرا کر رہ گئی تھی تعزیز ہنسا تھا جانتا تھا وہ کچھ زیادہ ہی
شدتیں دکھا گیا تھا رات کو کہ ابر شم اسے بمشکل ہی برداشت کر
سکی تھی۔

ہاں جب آپ میرے لیے یہاں آ سکتی ہیں تو میں ناراضگی ختم "
کیوں نہیں کر سکتا آپ نے یہاں آ کر مُجھے غلط ثابت کیا ہے مجھے
ہرگز امید نہیں تھی کہ آپ یہاں آئیں گی۔۔۔"وہ ابر شم کے
ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا تھا۔

مطلب تم نے جان بوجھ کر یہ شرط رکھی تھی کیوں تم جانتے تھے " کہ میں یہاں نہیں آؤں گی اس لیے تم نے کہا کہ میں یہاں آ کر رہوں۔۔۔!؟"!وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

ہاں لیکن میرا دل کہتا تھا آپ آئیں گی لیکن دماغ اس خیال کی " نفی کر رہا تھا دل اوَر دماغ کی جنگ کی بل آخر جیت دل کی ہی ہوئی۔۔۔"وہ اب ابرشم کی آنکھوں کو اپنے لمس سے دہکا رہا تھا۔

میرا دل بھی مُجھے یہاں آنے پر مجبور کر رہا تھا کیسے نہیں آتی " تمھیں کیا لگا میں تمھیں اکیلا چھوڑ دوں گی تاکہ تھیں کوئی اور لے اڑے۔۔۔"وہ ہونٹوں کو دبائے بولی تھی تعزیز نے حیرتِ سے اسے دیکھا تھا۔

کون لے جائے گا مجھے بھلا صرف آپ کا ہوں کتنی بار بتا چکا ہوں "
میری زندگی میں آنے والی آپ پہلی لڑکی ہیں۔۔۔"وہ اس کو آپنے
حصار میں مذید خوُد کے قریب کرتے ہوئے ابرشم کی ناک سے
ناک سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

بٹ تم ہیڈسم ہو بھئی میں رسک نہیں لے سکتی ہوں اوُر ویسے "
بھی تم میرے ہو کسی اوُر کے پاس جانے کا سوچ تو سہی پھر بتاؤں
گی تمھیں۔۔۔"وہ تعزیز کے برہنہ سینے پر اپنی انگلیاں پھیرتے
ہوئے بولی تھی تعزیز نے ایک نظر اسے دیکھا۔

پھر میرے قریب رہیں کہیں نہیں جائیں بس مجھے سوچیں ہم "
دونوں ایک دوسرے میں گم رہیں گے بس اور کسی کی ضرورت
نہیں ہے ہمیں۔۔۔"وہ اسے مزید قریب کرتے اُس کی گردن پر

اپنے سلگتے ہوئے لب رکھ گیا تھا اور ابر شم اس کے مذید قریب ہوئی تھی۔

"میری جان۔۔۔تعزیز کی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے تعزیز کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو نرمی سے پیچھے کیے تھے۔

"یور آر مائی جان"!!!وہ خماری سے بولا تھا اور پھِر وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب رہے تھے ایسے ہی کافی دیر تک ۔

"تعزیز تم میرے آفس کے علاوہ کہیں جاب نہیں کرو گے اور یہ بات تم یاد رکھو۔۔۔اسے یکدم یاد آیا کہ وہ کہیں اور گیا تھا انٹرویو کے لیے تبھی بولی تھی۔

آپ کو کس نے کہہ دیا کہ میں آپ کا آفس دوبارہ جوائن کروں "
گا۔۔۔؟؟؟"وہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے سائیڈ پر پڑی اپنی
شرٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے بولا تھا شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے وہ
بیڈ سے اٹھا تھا ابر شم اسکا سپاٹ انداز دیکھ رہی تھی۔

کیوں تعزیز کیوں نہیں کر سکتے ہو تم میں تمھیں کسی اوَر کے آفس"
میں کام کرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی ہوں تمھیں صرف میرے
آفس میں ہی کام کرنا ہو گا سمجھے تم۔۔۔"وہ بھی اپنی بکھری ہوئی
شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے اُس کے قریب آئی تھی اوَر تعزیز نے
اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔

ہمارے درمیان سب نارمل ہو گیا ہے یہ کافی نہیں ہے آپ کے "
لیے جو آپ چاہتی ہیں کہ میں دوبارہ آفس جوائن کروں جبکہ میں

ایسا کچھ نہیں کرنے والا ہوں دوبارہ آفس میں نہیں جوائن کروں گا آپ اپنے لیے کوئی اور ایمپلائ رکھ لیں لیکن جسٹ فی میل میل نہیں ہو گا وہ۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی ۔

تعزیز میں کہہ رہی ہوں کہ تم کسی کے آفس نہیں جا سکتے ہو " تمھیں میں کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔"وہ تعزیز کی شرٹ کا کالر تھامتے ہوئے بولی تھی۔

یہاں آپ غلط ہیں میم میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتا ہوں " مجھے جاب مل چکی ہے جو ایٹ لیسٹ میں ایک مہینے تک تو کروں گا ہی کنٹریکٹ سائن کر کے آیا ہوں ایسے نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔"وہ ابر شم کی ضد سے شدید خائف ہوا تھا۔

واٹ کنٹریکٹ؟!؟"وہ سمجھ گئی تھی اُس لڑکی نے جان بوجھ کر کیا "
ہو گا یہ کہ وہ اس کا آفس نہ چھوڑ سکے ۔

ٹھیک ہے میں بھی تمھارے ساتھ جاؤں گی آفس میں بھی یہ "
جاب کروں گی اگر تم جا سکتے ہو اپنا آفس ہوتے ہوئے کہیں بھی تو
میں بھی جا سکتی ہوں اوٗر اب میں جاؤں گی۔۔۔"وہ بھی پھر ابر شم
تھی تعزیز کو ایسے اکیلے نہیں جانے دے سکتی تھی اُس لڑکی کی
ٹھرکی طعیبت سے اچھے سے واقف تھی سو وہ فیصلہ کر گئی تھی۔

رئیلی آپ جاب کریں گی نائن ٹو فائیو کی جاب آپ کو پتہ ہے کتنا "
خوار ہونا پڑتا ہے جاب کے پیچھے لیکن آپ کیسے جان سکتی ہیں جو
منہ میں سونے کا نوالہ لے کر پیدا ہوا اُسے کیسے پتہ۔۔۔۔"وہ تمسخر
اڑانے والے انداز میں بولا تھا۔

ابر شم اسے دیکھتی رہ گئی تھی وہ اسے طعنہ دے رہا تھا کم سے کم ابر شم کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

"تم کونسا غریب پیدا ہوئے تھے؟؟؟"ابر شم نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا جبکہ تعزیز کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے وہ مزید کوئی بات کیے بغیر ہی باتھ روم میں چلا گیا تھا جبکہ ابر شم نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے خود کو کوسا وہ آتے ہوئے سوچ کر آئی تھی کہ وہ تعزیز سے اُس کی فیملی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرے گی۔

لیکن وہ نا چاہتے ہوئے بھی ایسا کر چکی تھی۔

وہ باتوں میں اپنی بریانی کو تو بھول گئی تھی جسے وہ کچن میں رکھ آئی تھی وہ تیزی سے باہر نکل کر کچن میں آئی تھی اوُر اپنی بریانی کو

دیکھا جو ٹھیک ٹھاک پڑی تھی ورنہ اسے لگا تھا کہ کہیں اس کی بریانی کے ساتھ خدا ناخواستہ کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہو پہلی بار کوکنگ کی تھی اس نے تو اب قدر ہو رہی تھی کہ کھانا بنانا بھی اس دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔۔

وہ وہیں کھڑی رہی تھی تعزیز کے رویئے کے بارے میں سوچتی رہی کیا وہ سچ میں کسی اوٗر کے لئے کام کرے گا وہ یہ نہیں ہونے دے سکتی تھی اسے کسی قیمت پر یہ گوارہ نہیں تھا۔

تعزیز شاور لیتے فریش ہو کر باہر آیا تو ابر شم کو کچن میں دیکھتے وہ خاصا حیران ہوا تھا۔

تعزیز میں نے فرسٹ ٹائم کچھ ٹرائے کیا بتاؤ کیسی بنی ہے دیکھو "
ہمارے درمیان جو بھی اختلافات ہیں اُنہیں تم ایک منٹ کے لئے
سائیڈ پر رکھا کر بتاؤ کیسی بنی ہے بریانی"!!!وہ کافی ایکسٹڈ نظر آ
رہی تھی اس نے کام بھی کافی سلیقے سے کیا تھا کچن میں زیادہ گند
نہیں پھیلایا تھا۔

جبکہ تعزیز ابرشم کے چہرے پر اتنی خوشی دیکھتے چیئر گھیسٹ کر
بیٹھ گیا تھا اور بریانی کو دیکھا جو شکل سے کافی مزیدار لگ رہی تھی
اس نے اپنی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے فرسٹ بائٹ لی وہ کافی مزے
کی تھی ابرشم اگر کھانا بناتی تو اس کے ہاتھوں میں کافی ذائقہ ہوتا
یہ تعزیز کو بریانی کھاتے ہی اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔

کیسی بنی ہے؟؟؟"وہ ایکسٹڈڈ سی پوچھ رہی تھی جبکہ تعزیز نے ایک" نظر ابرشم کو دیکھا تھا۔

ہمم اچھی ہے بس"!!!وہ لیے دیئے انداز میں بولا تھا اور ابرشم اتنا" سا منہ لے کر رہ گئی تھی اس نے اتنی محنت سے یہ اس لئے تو نہیں بنائی تھی کہ وہ صرف اچھی ہے کہہ کر جان بچا لے.

اچھی ہے بس تو کھا کیوں رہے ہو !!!چھوڑ دو کی خود کھا لوں " گئ۔۔۔"وہ تعزیز کے آگے پڑی ہوئی پلیٹ اٹھا کر سائیڈ پر کر چکی تھی ابرشم کا سرخ چہرہ دیکھتے تعزیز نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی ۔

اب آپ نے پہلی بار بنائی ہے تو کھاؤں گا تو سہی نہ بھلے جیسی " بھی بنی ہے پر آپ نے اتنی محنت کی اس پر۔۔۔"وہ ابرشم کی تیز

نظروں کو محسوس کر رہا تھا لیکن کیا کرتا اسے تنگ کرنے میں بھی بہت مزا آ رہا تھا اسے ۔

"ابر شم اس وقت باقی ساری باتیں کیا بہت بری بنی ہے تعزیز؟!؟" بھول چکی تھی اُسے یاد تھا تو بس اِتنا کہ اس کی بریانی اچھی نہیں بنی جبکہ اس نے کتنے دل سے بنائی تھی ۔

"!!وہ بہت سنجیدگی سے بول رہا تھا چہرے کے ہاں بہت زیادہ" سنجیدہ تاثرات دیکھتے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مذاق کر رہا تھا تعزیز خان کی نظروں کے سامنے بے ساختہ وہ منظر آیا جب ارواح نے فرسٹ ٹائم کھانا بنایا تھا اور تعزیز نے اُس کی ایسے ہی روکھے پھیکے آنداز میں تعریف کی تھی تب بچاری ارواح کتنی اپ سٹ ہو گئی تھی۔

رئیلی۔۔۔"ابر شم کے چہرے کے تاثرات دیکھتے تعزیز کو مزاق " مہنگا پڑتا ہوا معلوم ہوا تھا بھلے کچھ دیر پہلے اُن کے درمیان اچھی خاصی تلخ کلامی ہو چکی تھی لیکن وہ یہ کسی قیمت پر نہیں چاہتا تھا کہ ابر شم دکھی ہو کیونکہ یہ کھانا ابر شم نے بہت دل سے بنایا تھا جسکی واقعی تعزیز کو اچھے سے تعریف کرنی چاہیے۔۔۔۔

نو یہ کھانا بہت ٹیسٹی ہے اتنا کہ میرا دل کر رہا ہے یہ بریانی میں " ساری کھا جاؤں آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے مُجھے اپنے ایسی ہی بیوی چاہیے تھی جو بہت اچّھا کھانا بناتی ہو اب سے میرے لئے کھانا آپ بنائیں گی۔۔۔۔"وہ ابر شم جی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اب کی بار ہلکا سا مسکرا کر بولا تو ابر شم نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھایا مطلب وہ پہلے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"!!!لیکن پہلے تو تم نے"

آپ کو تنگ کر رہا تھا میں"!!ابر شم کے لبوں کو سہلاتے ہوئے وہ " آہستگی سے بولا تھا اوُر آنکھوں کے تاثرات سے صاف ظاہر ہو رہا تھا مذید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا ابر شم نے اپنے لیے تھوڑی سی بریانی پلیٹ میں نکالی تھی اوُر اُسے بھی ذائقہ کافی اچھا لگا تھا۔

اُسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ مزیدار بریانی اس نے خود بنائی ہے وہ گرینی کو یہ بات بتانا چاہتی تھیں کو اسے اتنا کہتی تھیں کہ آبی کچھ سیکھ لو اگلے گھر بھی جانا ہے تم نے ۔

لیکن ابر شم کو کچن کے کاموں میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تھا وہ خوُد سے کم ہی کچن میں جاتی تھی لیکن فرسٹ ٹائم کے ٹرائے پر ہی اس نے اتنا اچھا کھانا بنا لیا کم سے کم تعزیز کو اسے کوئی انعام وغیرہ دینا چاہیے تھا وہ سوچ کر رہ گئی تھی کہہ نہیں سکی تھی کیونکہ اپنے منہ سے بولنا بھلا اُسے کیسے اچھا لگتا یہ بات تو تعزیز کو خود سوچنی چاہیے تھی۔

وہ بغور تعزیز کی طرف دیکھ رہی تھی جو خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا اوُر اب ابر شم نے کاٹا پلیٹ میں پٹختے ہوئے اُسے دیکھا جو ابر شم کا غصیلہ انداز نوٹ کر چکا تھا لیکن کندھے اچکاتے ہوئے کھانے میں مصروف رہا۔

کیا ہوا؟؟"ابر شم کی نظریں وہ خوُد پر کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا "
لیکن لاپرواہ بنا کھانا کھاتا رہا لیکن زیادہ دیر ایسا نہیں کر سکا تھا تبھی
سر اوپر اٹھائے پوچھنے لگا تھا جبکہ ابر شم سے اٹھی تھی وہ کچن سے
باہر جانے لگی تھی اسے اب تعزیز پر غصہ بھی آ رہا تھا جو ویسے تو
ہر چیز کے بارے میں جانتا تھا لیکن اس متعلق اسے کچھ پتہ نہیں
تھا۔

کیا ہوا؟؟"ابر شم کی کلائی نرمی سے اپنی گرفت میں لیتے وہ استفسار "
کرنے لگا تھا بھلے وہ جاب والی بات پر ایک دوسرے سے خفا تھے
لیکن اس بات کو وہ اس طرح سے ہر چیز پر اپلائی نہیں کر سکتا تھا
اسے ابر شم کے ساتھ ہپی مومنٹس سپینڈ کرنے تھے۔

تم خود سے پوچھو"!!!وہ بھی اس وقت سب بھولتے بس تعزیز ہی "
طرف سے کسی انعام کی منتظر تھی۔

یار بتائیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا"وہ پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تو "
ابر شم نے اُسے دیکھا تھا۔

تمھیں پتہ ہے جب وائف پہلی بار کچھ بناتی ہے اسے کچھ تحفہ "
مطلب اس ٹائپ کا کچھ دیتے ہیں لیکن تم نے اچھے لفظوں میں
میری تعریف نہیں کی مجھے کوئی گفٹ کیا خاک دو گی۔۔۔"وہ خود
ہی بول گئی تھی تعزیز نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا اوٗر ابر شم کو
اس وقت تعزیز کی یہ مسکراہٹ ظاہر سے بھی بری لگی تھی وہ اس
کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دانت پیس کر رہ گئی تھی۔

جبکہ تعزیز نے اسے مذید اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے نرمی سے اُس کی سانسوں کو آپنی سانسوں میں شامل کرتے وہ ابرشم کی مہک خوُد میں انہیل کرنے لگا تھا۔

لمحے کافی فسواں خیز تھے معنی خیز خاموشی کی نظر ہو گئے تھے۔

ابرشم نے تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈالی تھیں وہ اسے مزید اپنے قریب کر گیا جو منہ ماری پہلے دونوں کے درمیان ہو چکی تھی اُسے وہ دونوں ہی بھول چکے تھے ایک دوسرے کی سانسوں کو محسوس کرتے تعزیز نے اس کے لبوں کو اپنے دانتوں میں لیتے کھینچا تھا ابرشم کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی جسے تعزیز نے کہیں اپنے لبوں میں ہی دبا لیا تھا وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا ابرشم نے اپنی

آنکھیں بند کر لی تھیں اسے تعزیز سے ایک شرم سی محسوس ہوئی تھی۔

جبکہ تعزیز نے اُسے خوُد میں بھینچتے ہوئے اُس کے سر پر محبت سے لب رکھے تھے وہ مسکراتے ہوئے ابر شم کو دیکھ رہا تھا ابر شم کا خوُد کے لیے کچھ بنانا اسے بہت اچھا لگا تھا وہ جانتا تھا کہ ابر شم نے کبھی کچن میں قدم نہیں رکھے تھے وہ آج اس کے لئے کھانا بنا چکی تھی وہ الگ بات تھی کہ اس کے بعد اُن کے درمیان کافی تلخ کلامی ہوئی تھی۔

۔

یہ گفٹ کافی ہو گا"!!!ابر شم کے کان کے پاس جھکتے ہوئے نرمی "
سے اس کی کان کی لو کو چومتے ہوئے وہ اس کے کان میں سرگوشی
نما انداز میں بولا تھا ابر شم کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

بہت اچّھا تھا"!!!وہ ہلکی سی آواز میں بولی تھی اور تعزیز نے نرمی "
سے اسکے لبوں کا بوسہ لیا تھا دوبارہ سے ابر شم اسے دھکا دیتے
ہوئے کچن سے باہر نکل گئی تھی اسے تعزیز سے اس قدر بے باکی
کی توقع نہیں تھی وہ آپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بیڈ پر
گر گئی تھی جبکہ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

•••••

نیوشا گرینی کے ساتھ تو ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہی تھیں لیکن اسے حیرت کا جھٹکا لگا جب گاڑی میں ایک انجان لڑکے کو آتے دیکھا وہ ہارشم تھا جو اب گرینی کے ساتھ بیٹھ رہا تھا۔

ہائے۔۔۔"ہارشم نے اسے دیکھتے ہلکی سی سمائل پاس کی تھی لیکن " گرینی کی گھوری دیکھتے وہ لبوں کو دانتوں تلے دبا گیا تھا یعنی اسے خاموش رہنا تھا۔

وہ گرینی کو دیکھتے آنکھوں ہی آنکھوں میں معذرت کرنے لگا جبکہ وہ ہارشم کو گھور کر رہ گئی تھیں ۔

ہارشم کی موم نے بھی ساتھ آنا تھا لیکن عین ٹائم پر اس کے موم ڈیڈ کو کہیں جانا پڑ گیا تبھی وہ اس وقت اکیلا آیا تھا۔

نیوشا کافی ان کمفٹیبل ہو گئی تھی اسے لگا تھا وہ شاپنگ صرف گرینی کے ساتھ کرے گی لیکن اب ایسے ہارشم کو دیکھ کر وہ اچھی خاصی پریشان ہوئی تھی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔

اُسے قطعی امید نہیں تھی وہ ہارشم کو فرسٹ ٹائم دیکھ رہی تھی اُس دن زرانیل کے اپارٹمنٹ میں وہ ہارشم کی بس ایک جھلک ہی دیکھ سکی تھی

اور اسے امید نہیں تھی کہ وہ آگے چل کر اس کی زندگی میں آئے گا اور یوں کہ وہ اُس کی بیوی بنے گی لیکن ہارشم کی طرف وہ اب بھی نہیں دیکھ رہی تھی اس نے براؤن کلر کی شال اوڑھ رکھی

تھی چہرہ پہلے تو اس نے نہیں ڈھانپا ہوا تھا لیکن ہارشم کو دیکھتے وہ نا محسوس انداز میں اپنے چہرے کو کور کر چکی تھی کیونکہ وہ ابھی تک نا مہرم تھا اس کا۔۔۔۔۔

ہارشم تو بس اپنی نظروں کی پیاس بجھا رہا تھا بہت مشکل سے اس نے گرینی کو راضی کیا تھا وہ نیوشا سے چند لمحے بات کرنا چاہتا ہے گرینی جانتی تھیں کہ نیوشا کی فیملی میں ایسے شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کا ملنا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن وہ نواسے کی ضد کے آگے مجبور ہو گئی تھیں۔

گاڑی شاپنگ مال کے سامنے رکی تھی اور وہ لوگ باہر نکلے ہارشم نے بلیک جینز پر وائٹ کلر کی ٹی شرٹ اور ساتھ بلیک ہی جیکٹ

پہن رکھی تھی بالوں کو اچھے سے سٹ کیے ہلکی بڑھی ہوئی بئیرڈ کے ساتھ وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

نیوشا کو یہ اچھا موقع لگا تھا ہارشم سے بات کرنے وہ ہارشم کو بتانا چاہتی تھی کہ وہ پہلے ہی کسی اور سے محبّت کرتی ہے وہ ایسے دھوکے سے اس کی زندگی میں شامل نہیں ہونا چاہتی ہے۔

لیکن گرینی سے کیسے کہتی اسے جھجک محسوس ہو رہی تھی بھلے وہ کافی اچھے طریقے سے بات کر رہی تھیں اوَر آتے ہوئے بی بی جان نے نیوشا کو سمجھایا تھا کہ کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا تم۔

وہ پریشانی سے لب چبانے لگی تھی ہارشم اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

میرے خیال میں پہلے نکاح کے لئے ڈریس دیکھ لیتے ہیں پھر باقی "
کی شاپنگ کرتے ہیں؟؟"!گرینی ہارشم اور نیوشا کو دیکھتے ہوئے بولی
تھیں جس پر ہارشم نے سر ہلایا تھا۔

وہ ابرشم کو مس کر رہا تھا وہ ساتھ ہوتی تو اب تک وہ نیوشا سے
بات کر چکا تھا لیکن گرینی اسے موقع ہی نہیں دے رہی تھیں ۔

گرینی اُنہیں ڈریسز شاپ کی طرف لے آئی تھیں یہاں کی ڈیزائنر
ان کی دوست بھی تھی ابرشم کے نکاح کے لئے بھی ڈریس اُنہوں
نے یہیں سے لیا تھا وہ ہارشم کو وہیں رکنے کا کہتے نیوشا کو اندر لے
گئی تھیں کیونکہ وہ کافی ٹائم سے نوٹ کر رہی تھیں کہ نیوشا ہارشم
کی وجہ سے کافی اکورڈ فیل کر رہی تھی ظاہر ہے اُن کے ہاں ایسا
کچھ ہوتا تو جو نہیں تھا۔

گرینی میں بھی چلتا ہوں ناں میری پسند بھی اہمیت رکھتی ہے آخر "
کو میری شادی ہے مُجھے بھی پسند کرنا ہے اپنی ہونے والی بیگم کے
لیے ڈریس۔۔۔"گرینی اور نیوشا اس سے پہلے کہ شاپ میں انٹر
ہوتیں اُنہیں پیچھے سے ہارشم کی آواز سُنائی دی تھیں گرینی نے
اُسے گھورا تو وہ یہاں وہاں دیکھنے لگا نیوشا کی نظر خوُد پر محسوس
کرتے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا نیوشا سٹپٹا کر رہ گئی تھی بہت بے شرم
واقع ہوا تھا وہ ۔

وہ بس دل ہی دل میں سوچ چکی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ
ہارشم کی بے شرمی کے اصل مظاہرے تو وہ نکاح کے بعد دیکھے
گی۔

گرینی کے آنکھیں دکھانے پر ہارشم وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا وہ نیوشا کو لے کر اندر آئی تھیں کافی نیو کلیکشن آئی ہوئی تھیں گرینی نے نیوشا سے اسکا فیورٹ کلر پوچھا لیکن وہ پھر بھی جھجک رہی تھی پھر اُنہوں نے ریڈ کلر کا لہنگا سلیکٹ کیا تھا جو بہت خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا تھا دامنِ پر موتوں سے کام کیا گیا تھا نیوشا کو بھی بہت زیادہ پسند آیا تھا۔

۔

لہنگے کے بعد اُنہوں نے نیوشا کے باقی کچھ ڈریسز خریدے تھے وہ منع کرتی رہ گئی لیکن گرینی نے اس کے لئے اتنے ڈریسز لیے کہ نیوشا محض نفی میں سر ہلا سکی تھی ۔

پھر شوز خریدتے ہوئے بھی گرینا نے نیوشا کی ایک نہیں سنی تھی اسے کافی زیادہ شاپنگ کروا دی تھی اُن کا ارادہ تو ابھی اوَر بھی بہت کچھ لینے کا تھا لیکن نیوشا کی ہمت جواب دے گئی تھی وہ کافی تھک گئی تھی۔

گرینی اس کی روہانسی شکل دیکھتے باقی کی شاپنگ بعد پر رکھتے ہوئے اُسے فوڈ کاٹ لے گئی تھیں یہاں ہارشم پہلے سے موجود تھا۔

اُنہیں آتے دیکھ کر وہ کھڑا ہوا تھا ڈرائیور نے سامان گاڑی میں رکھ دیا تھا تو اب وہ لوگ لنچ کرنے لگے تھے۔۔۔۔

گرینی ہارشم کی نظریں محسوس کرتے کچھ سوچنے لگی تھی نیوشا کو دیکھتے وہ فون کال کا بہانے بناتے ہوئے سائیڈ پر آ گئی تھیں تاکہ وہ

دونوں آپس میں بات کر سکیں اُنہیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ کوئی لیبرل فیملی سے تھیں لیکن نیوشا کی فیملی والوں کو یہ بات بری لگ سکتی تھی کیونکہ وہ کافی بیک ورڈ ایریا سے تعلق رکھتے تھے۔لیکن یہ بات ہارشم کو کون سمجھاتا۔

ہائے۔۔۔"نیوشا کو خاموش دیکھتے ہارشم نے ہی بات کا آغاز کیا تھا " نیوشا نے اسے نہیں دیکھا تھا وہ نیچے ٹیبل پر اپنی انگلیوں سے ڈیزائن بنا رہی تھی ہارشم نوٹ کر رہا تھا وہ کافی سمپل سی تھی آنکھوں میں کاجل تھا جو اس کی سرمئی آنکھوں کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

جبکہ باقی چہرہ کور تھا ہاں بالوں کی کچھ لٹیں اس کے رخساروں کو چھو رہی تھیں جنہیں وہ بار بار پیچھے کر رہی تھی۔

ہارشم کی آواز سنتے نیوشا نے شال کا کونا اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھاما تھا وہ خود بھی تو بات کرنا چاہتی تھی ہارشم سے لیکن ایسے اکیلے ہونے پر وہ پریشان ہوئی تھی نظریں ادھر اودھر گھماتے اس نے گرینی کو تلاش کرنا چاہا جو اسے کہیں نہیں ملی تھیں ۔

"جی۔۔۔وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے اُنہیں ترک کرتے ہوئے بولی تھی۔

"یور گڈ نیم نیوشا رائٹ؟؟؟"وہ سوچتے ہوئے بولا حالانکہ جانتا تو تھا کہ یہی نام ہے اس لڑکی کا نیوشا نے سر ہلایا تھا اس کے بات کرنے کے سٹائل سے وہ کوئی باہر کا ہی لگ رہا تھا اردو میں بھی انگلش کا تڑکا نیوشا بس سوچ سکی تھی حالانکہ ہارشم کی اُردو بہت اچھی تھی لیکن بات کرتا تھا تو صاف معلوم پڑتا تھا کہ وہ پاکستانی نہیں ہے۔

کیا آپ اس رشتے سے خوش ہیں آئی مین آپ کے ساتھ کوئی زور" زبردستی تو نہیں ہوئی کیونکہ اکثر پاکستان میں لڑکیوں کی مرضی کے بنا ہی اُنکا رشتہ طے کر دیا تھا تبھی پوچھا کیا آپ خوش ہیں؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا نیوشا نے پہلی بار ہارشم کی طرف دیکھا تھا۔

دیکھیں یہ میری فیملی کا فیصلہ ہے سب سے بڑھ کر میرے بابا کا " اوُر میرے لیے اُنکا فیصلہ بہت اہم ہے ہمارے شادی ہمیشہ والدین پسند کی ہی ہوتی ہے لیکن میں اپنے بابا کے فیصلے سے بہت خوش ہوں۔۔۔"وہ پر اعتماد انداز میں جواب دے رہی تھی۔

یعنی آپ کی مرضی کوئی اہمیت نہیں رکھتی آپ کی فیملی کا فیصلہ " ہی اہم ہے اگر آپ کے پرنٹس آپ کی شادی کہیں اوُر طے کرتے

تو آپ وہاں بھی ایسے ہی خوشی سے شادی کر لیتی؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔

" جی بالکل جس سے طے کرتے رشتہ میں کر لیتی لیکن آپ نے مجھے پہلی بار بھائی کے اپارٹمنٹ میں دیکھا تھا تو پھر اتنی جلدی رشتہ کیوں بھیج دیا آپ نے؟؟؟"وہ یہ سوال کتنے دنوں سے سوچ رہی تھی آج وہ سامنے تھا تو سوچا اس سے بھی پوچھ لے۔

"ہاں آپ مجھے پہلی نظر میں اچھی لگی تھیں"!!!وہ اعتراف کر گیا تھا اوَر یہ سچ بھی تھا۔

آپ ساری زندگی لندن میں رہے ہیں وہاں کوئی پسند نہیں آئی "
آپ کو جو مُجھے دیکھتے ہی پسند کر لیا آپ نے!؟"ہارشم کے ساتھ
بات کرتے وہ کافی حد تک نارمل ہو گئی تھی تبھی پوچھنے لگی تھی۔

نہیں میری وہاں کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی شاید آپ کے سوال "
کرنے کا مطلب یہی تھا کہ آپ پوچھنا چاہتی تھیں کہ میں وہاں کوئی
گرل فرینڈ تو نہیں رکھتا؟"!!وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا جسٹ پوچھا ہے کیوں کہ"

کیونکہ آپ کو لگتا ہے میری پہلے سے کوئی گرل فرینڈ ہو گی "
رائٹ؟؟ !نو نیوشا ایسا کچھ نہیں ہے اگر تمھیں میری بات پر یقین
نہیں ہے تو ابرشم سے پوچھ لینا وہ ہمارے ساتھ کافی عرصہ رہی

تھی لندن میں وہ تمھیں بہتر طور پر بتا دے گی میرے بارے میں۔۔۔"وہ نیوشا کے سوال کا جواب دے رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اگر ایسا سوچ رہی تھی تو وہ غلط نہیں تھی۔

۔

مُجھے آپ کی بات پر یقین ہے آپ کہہ رہے ہیں تو سچ ہی کہا ہو " گا بس ایسے ہی پوچھا میں نے کسی سے کنفرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔ اور مُجھے بھی آپ سے بات کرنی کے کچھ "!!!وہ سوچنے لگی تھی کہ موقع اچھا تھا وہ بتا سکتی تھی ہارشم کو اپنے بارے میں سب کچھ ۔

جی بولیں کیا بات کرنی ہے آپ نے؟"!!وہ ٹیبل کے کنارے پر "
ہاتھ رکھتے پوری طرح سے نیوشا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"وہ میں میرا مطلب میں کسی!!؛"

ہارشم لنچ ہو گیا ہو تو چلیں کافی دیر ہو چکی ہے نیوشا کے گھر سے "
بھی کال آئی ہے"!!!وہ مذید بولتی کہ گرینی چلی آئی تھی اوَر ہارشم
کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی لیکن اُن کی بات کا مطلب تھا کہ
کیا ہو گئی بات۔

جی چلیں"!!!وہ مذید باتیں کرنا چاہتا تھا نیوشا سے لیکن اس کے گھر"
سے آنے والی کال کا سن کر وہ اٹھتے ہوئے بولا تو نیوشا بھی اپنی
شال سنبھالتے ہوئے اٹھی تھی۔

ہارشم کو گھر ڈراپ کرتے گرینی اب نیوشا کو چھوڑنے جا رہی تھیں جبکہ نیوشا خاموشی سے بیٹھی تھی وہ بات کرتے کرتے رہ گئی تھی اگر کر لیتی تو شاید اب مطمئن ہوتی ۔

کیا بات ہے بیٹا ہارشم نے تو کچھ نہیں کہا آپ سے؟؟؟"گرینی " اسے پریشان دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں جس پر نیوشا نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

نہیں تو ایسی بات نہیں ہے"وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اب اس نے " شال چہرے سے ہٹا دی تھی کیونکہ اس وقت وہ اوٗر گرینی ہی تھیں ۔

ہارشم کی کسی بات کا برا مت منانا وہ ایسے ہی بول دیتا ہے لیکن "
ایک بات کی تسلی رکھیں وہ آپ کے لیے بہت اچّھا اچھا لائف
پارٹنر ثابت ہو گا۔۔۔"گرینی نیوشا کے ہاتھ تھامے ہُوئے بولی تو وہ
مسکرائی تھی پھر حویلی پہنچتے ہی گرینی خوَد نیوشا کو اندر چھوڑنے گئی
تھیں ایسے دروازے پر آتار کر جانا اُنہیں مناسب نہیں لگا تھا۔
سب سے ملتے کچھ دیر بیٹھ کر وہ واپس چلی گئی تھیں۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 127

•••••

آرمینا کا پیپر ختم ہوا اُس نے سکون کا سانس خارج کیا کہ چلو اب وہ سکون سے نیند پوری کرے گی اپنی پیپروں کے درمیان میں بھی عالمیار اسے اچھا خاصا تنگ کرتا تھا وہ اکثر اس کی شدتیں سہتے بوکھلا جاتی تھی۔ لیکن اب وہ خوش تھی کہ ان کی زندگیوں میں سب نارمل ہو چکا تھا۔

وہ دعا کرتی تھی کہ ضرغام کو بھی ارشک مل جائے اپنے بھائی کی تڑپ سے واقف تھی وہ جانتی تھی کہ اب اس کا بھائی ارشک سے محبت کرتا ہے لیکن کیا فایدہ جب وقت گزر جائے تو کبھی کبھار بہت سی چیزیں انسان کے لئے بے معنی ہو جاتی ہیں۔

وہ سوچوں کے بھنور میں پھنسی ہوئی تھی جب اسکے سیل فون پر میسج آیا وہ عالمیار کا تھا جو باہر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

جب سے اس کی کڈنیپنگ والا واقعہ ہوا تھا تب سے وہ لڑکا اسے کالج میں دکھائی نہیں دیا تھا خیر یہ تو آرمینا کے لیے اچھی بات تھی وہ اُس لڑکے کی شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھی جس کی وجہ سے آرمینا کو اتنا کچھ فیس کرنا پڑا۔

وہ چلتے ہوئے باہر آئی یہاں عالمیار گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھو پر بلیک گلاسز لگائے کافی ہینڈسم لگ رہا تھا کہ آس پاس سے گزر رہی کافی لڑکیاں اسے دیکھ رہی تھیں آرمینا تن فن کرتی اس کے قریب آئی تھی اور عالمیار کے ہاتھ سے فون چھینا تھا۔

چہرے پر غصے کی وجہ سے کافی پتھریلے تاثرات تھے یعنی اسے پسند نہیں آیا تھا کہ کوئی ایسے عالمیار خان کو دیکھے۔

کیا ہوا؟؟؟"وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا وہ تو اسے خوشی خوشی "
چھوڑ گیا تھا اور اب لاسٹ پیپر بھی ختم ہو گیا تھا عالمیار تو ایکسپکٹ
کر رہا تھا کہ وہ بہت خوش ہو گی لیکن ایسے اس کے چہرے پر غصے
بھرے تاثرات دیکھتے وہ اچھا خاصا پریشان ہوا تھا۔۔۔

گاڑی سے کیوں نکلے آپ؟؟؟"وہ اپنا بیگ بیک سیٹ پر رکھ چکی "
تھی اب اپنا گاؤن ٹھیک کرتے وہ عالمیار سے سوال کر رہی تھی وہ
کچھ الجھا تھا آرمینا کا سوال سمجھ نہیں پایا وہ ۔

کیا مطلب؟؟؟"وہ عادتاً اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا "
تھا ایسا کرتا وہ آرمینا کو مزید ہینڈسم لگا تھا کہ وہ جھنجھنا کر رہ گئی
تھی۔

آپ گاڑی میں بیٹھیں"!!!وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اور دیکھے "
عالمیار کو تبھی وہ مڑتے فرنٹ ڈور اوپن کرتے بیٹھ گئی تھی لیکن
دروازہ اس نے زور سے بند کیا تھا۔

ہوا کیا ہے میں تو ٹھیک ٹھاک چھوڑ کر گیا تھا پھر یہ غصہ کیوں اور"
چہرہ بھی ریڈ ریڈ ہوا ہے کیا پیپر اچھا نہیں ہوا ہے میری وائفی
کا؟؟"!وہ آرمینا کے سرخ چہرے کو دیکھتے یہی اندازہ لگا پایا تھا کہ
شاید اس کا پیپر ہی اچھا نہیں ہوا ہے ۔

ہاں آپ تو یہی چاہتے ہیں ناں میرا پیپر ٹھیک نہ ہو تاکہ میں "
دوبارہ سے وہی سبجیکٹ پڑھوں۔۔۔"وہ تپی تپی آواز میں بولی تھی۔

میرا یہ مطلب نہیں تھا بتاؤ تو ہوا کیا ہے اتنی غصے میں کیوں ہو کیا" کسی سے لڑائی ہوئی ہے۔۔؟؟"اب کی بار وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا۔

آپ گاڑی سے کیوں نکلے؟؟ !پتہ ہے کتنی لڑکیاں آپ کو دیکھ " رہی تھیں؟؟ آپ کو دیکھنے کا حق صرفِ میرا ہے میرے علاوہ آپ کو کوئی دیکھے یہ بات مجھے نہیں گوراہ ہے سمجھے آپ"!!!عالمیار خان کی جیکٹ کو مٹھیوں میں بھرتے ہوئے وہ نم لہجے میں بولی تھی

عالمیار خان کو جھٹکا لگا تھا کیسے بھول گیا اس کی آرمینا کو برداشت نہیں یہ بات کہ کوئی اوٗر دیکھے اسے پہلے بھی تو وہ عالمیار کو اس لڑکی کے ساتھ دیکھ کر ایسے ہی ری ایکٹ کرتی تھی اوٗر ابھی بھی سیم وہ ایسے ہی کر رہی تھی۔

وہ تو بس ایسے اُس کا انتظار کرتے گاڑی کی بیک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اس نے نوٹ نہیں کیا تھا کہ لڑکیوں کی نظر اس پر ہے لیکن آرمینا اس بات کو نوٹ کر چکی تھی۔

یعنی اس کی بیوی جیلس ہو رہی تھی۔

تمھیں کیونکر ایسا فیل ہوا آرمینا میں تو بس تمھارا انتظار کر رہا تھا " یار اب مجھے کیا پتہ تھا کہ کوئی مُجھے دیکھ رہا ہے یو نیو تمھارا ہسبنڈ کافی ہینڈسم ہے اوَر اُوپر سے فوجی تو لڑکیاں تو دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھریں گی ناں۔۔۔"وہ اپنی جیکٹ کا کالر جھاڑتے ہوئے بولا تو آرمینا نے آگے ہوتے عالمیار کے گال پر زور سے دانت گاڑے تھے ۔

مسٹر عالمیار خان بہت پوزیسو ہو چکی ہوں میں آپ کے لیے آپ " صرف میرے ہیں برداشت نہیں کر سکتی ہوں کہ کوئی آپ کے بارے میں سوچے بھی سمجھے۔۔۔"وہ عالمیار کی دوسری گال پر لب رکھتے ہوئے بولی تھی وہ مسکرایا تھا۔

یہ روم میں جا کر بتانا اتنے اچھے سے جواب دوں گا کہ تم سوچ " بھی نہیں سکتی ہو مائی ڈیئر وائف۔۔۔"وہ آرمینا کے لبوں پر اپنے لب رکھتے گھمبیر لہجے میں بولتے ہوئے اُس کی سانسیں انہیل کر گیا تھا لیکن جگہ کا لحاظ کرتا وہ کچھ ہی دیر میں پیچھے ہوا تھا۔

آرمینا جلدی سے سیدھی ہوئی اور باہر دیکھنے لگی تھی اس پل اُسے عالمیار سے کافی جھجھک محسوس ہو رہی تھی وہ آرمینا کی سرخ رنگت دیکھتے مسکرایا اوٗر گاڑی سٹارٹ کرتے روڈ پر ڈالی ۔

اس نے آج بہت کچھ پلان کیا ہوا تھا پہلے اتنے دنوں سے آرمینا کا ایک ہی بہانہ تھا اسے سٹڈی کرنی ہے اس کا پیپر ہے لیکن آج وہ ٹوٹ کر برسنے والا تھا آرمینا پر وہ مسکراتے ہوئے اپنی وائفی کو دیکھ رہا تھا جس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں نقاب وہ اسکا گاڑی میں آتے ہی آتار چکا تھا کیونکہ گاڑی کے شیشے بلیک تھے تو باہر سے کونسا کسی کو کچھ نظر آنا تھا۔

کل عالمیار کا ارادہ آرمینا کو حویلی لے کر جانے کا تھا کیونکہ ہو سکتا تھا کہ اسے اگلے مشن کے لیے آؤٹ آف کنٹری جانا پڑتا فحال اس نے آرمینا کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

وہ اس وقت اسے یہ بات بالکل بھی نہیں بتانے والا تھا وہ پہلے ہی پریشان ہو جاتی۔

گھر کا سفر اُن لوگوں نے تقریبا آدھے گھنٹے میں طے کیا تھا اور اس وقت وہ گھر کے کار پورچ میں موجود تھے باہر آتے جاتے آرمینا نے یہ سارا ایریا دیکھا تھا کافی خوبصورت تھا یہاں سارے گھر ہی فوجیوں کے تھے وہ اشتیاق سے ہر چیز کو دیکھتی تھی اسے فوجی ویسے بھی بہت پسند تھے اگر پتہ ہوتا کہ اسے پہلے کہ عالمیار ایک فوجی ہے تو کبھی وہ بھی عالمیار سے اتنی بدتمیزی نہیں کرتی ۔

لیکن اب تو اُن کے درمیان سب ٹھیک تھا وہ گاڑی سے پہلے خود اتارا تھا اوٗر آرمینا کی سائیڈ پر آتے اس نے آرمینا کو گاڑی سے باہر نکالنے سے پہلے اپنی جیکٹ سے کالے رنگ کی پٹی نکالی تھی اوٗر اُسے آرمینا کی آنکھوں پر باندھا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟"وہ پریشان ہوئی تھی۔"

کچھ نہیں کر رہا تھورا سا ویٹ کرو پتہ چل جائے گا تمھیں اوَر ہلنا "
مت ورنہ مُجھے بھی گرا دو گی تم نیچے۔۔۔"وہ اسے بانہوں میں
اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

لیکن۔۔۔"عالمیار نے اس کی بولتی بند کر دی تھی اس کے لبوں "
پر جھکتے ہوئے آرمینا کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی تھیں وہ کیا کرنے
والا تھا یا کرنے کے ارادے تھے آرمینا اچھے سے سمجھ رہی تھی
لیکن وہ کافی کنفیوژ تھی اسے تو آج اپنی نیندیں پوری کرنی تھیں
لیکن لگ نہیں رہا تھا کہ ایسا کچھ ہو گا۔

عالمیار خان نے جان بوجھ کر اپنی مونچھیں اس کے لبوں پر رگڑی
تھیں اوَر آرمینا نے بدلہ لینے کے لئے اس کے عنابی ہونٹوں پر

اپنے دانت گاڑ دیئے تھے عالمیار خان مسکرایا تھا آرمینا کی بدلا لینے والی عادت اسے بہت پسند تھی۔

ڈرالنگ ایسے ہی رات کو بھی بدلے لینا مجھے بہت خوشی ہو گی قسم " سے"اسے زمین پر کھڑا کیا اور کمرے کا دروازہ بند کرتے وہ اپنی جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا تھا۔

آرمینا کی نتھوں سے پھولوں کی بھینی بھینی مہک ٹکرا رہی تھی ۔ وہ اپنی آنکھوں سے پٹی کھولنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن عالمیار نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

نو پہلے چینج کرو تم"!!وہ اسے پھر سے بانہوں میں بھرے ڈریسنگ " روم میں لے گیا تھا جبکہ ڈریسنگ روم میں جاتے ہی عالمیار خان نے

اُس کی آنکھوں سے پٹی اتاری تھی وہ تو روم کی سجاوٹ دیکھنا چاہتی تھی لیکن عالمیار کیوں چینج پر زور دے رہا تھا۔

مُجھے واپس روم میں جانا ہے عالمیار"وہ اس کی آنکھوں میں پنپتے " جذبات سے بمشکل نظریں چرا سکی تھی کیونکہ وہ اُسے جس طرح سے ایسے اندر لایا تھا اس کے ارادے آرمینا کو کافی خطرناک لگ رہے تھے وہ آرمینا کو چھوڑتے اب ڈریسنگ روم سے ایک پیکٹ نکال کر اس کی طرف آیا تھا۔

یہ پہنو جلدی سے"!!!وہ نائیٹی تھی جو وہ آرمینا کو دے رہا تھا۔"

کیوں"!!!تھوک نگلتے ہوئے اپنے دل کی گھبراہٹ پر بمشکل " کنٹرول کرتے وہ عالمیار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنی لگی تھی۔

اگر ابھی بتا دیا جاناں تو اس نائٹی کی ضرورت نہیں رہے گی میری "
جان پھر یہ یونیفارم بھی نہیں رہے گا اور ہم دونوں ایک دوسرے
"!!!میں گم شدت سے تمھیں۔۔۔

پلیز۔"!!!وہ عالمیار کو مزید کچھ بولنے سے روم چکی تھی جانتی تھی "
کہ وہ کوئی بے باک بات ہی کرے گا اس کے اتنے سے جملے پر
آرمینا کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

جاناں باتوں سے یہ حال ہے تو جب میں آپ کے اندر شدت "
سے سماؤں گا تو پھر کیا حال ہو گا آپ کا جو پہلے تھا وہ تو ایہ ڈیمو تھا
اصل فلم تو آج ہو گی کب سے انتظارِ کر رہا تھا میں تمھارے پیپرز
کے ختم ہونے کا۔۔۔"وہ آرمینا کو اپنے قریب کرتے اس کی کمر میں
ہاتھ ڈالتے ہوئے اُس کو خود کے قریب کر گیا تھا۔

آپ نہیں کریں"!!!وہ اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتی "
ہوئی ہبکائی تھی لیکن عالمیار نے اُس کے لبوں کو نرمی سے اپنی
گرفت میں لیا تھا اتنی نرمی تھی اس کے لمس میں کہ پھول بھی
شرما جائیں وہ کافی دیر تک اس کی مہک خوُد میں انہیل کی تھی ۔

افففف انتظارِ نہیں ہو رہا ہے جلدی سے چینج کرو ہم نے ابھی کیک
بھی کٹ کرنا ہے۔۔۔"وہ اپنی ٹی شرٹ اتارتے ہوئے بولا تو آرمینا
نے عالمیار کے شرٹ لیس وجودِ سے نظریں چرا ئ تھیں وہ بہت
خوبصورت لگ رہا تھا آرمینا کی نظریں بے ساختہ عالمیار کے سینے پر
موجود بھورے بالوں پر گئ تھیں ۔

غور سے دیکھنا مُجھے جانم پوری رات پڑی ہے پہلے یہ نائٹی پہن کر "
باہر آؤ۔۔۔"وہ آرمینا کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے
خماری سے بولا تو آرمینا سٹپٹا کر رہ گئی تھی وہ کافی بے باک تھا۔

نہیں عالمیار مُجھے نیند آ رہی ہے ہم یہ پلاننگ کل پر رکھ سکتے ہیں "
ناں پلیز۔۔۔"وہ عالمیار کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے
اُس کو قائل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی مقابل مسکرایا تھا اپنی
بیوی کی معصومیت پر۔

جاناں نو۔۔۔"وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تو آرمینا نے "
اپنے لبوں کو چبانا شروع کیا تھا اوَر آرمینا کی یہ حرکت عالمیار کو
ناگوار گزری تھی۔

یہ مت کیا کرو مُجھے نہیں۔۔۔"وہ آرمینا کے لبوں کو دانتوں کی "
گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے بولا تھا آرمینا اپنی مٹھیوں کو بھینچتے
ہوئے عالمیار کی مہک اپنی قریب محسوس کر رہی تھی وہ جانتی تھی
کہ آج اسے کسی صورت چھوٹ نہیں ملنے والی تھی۔

۔

کیا یہیں کھڑے رہنا کا ارادہ ہے آرمینا؟!؟ اگر ایسا ہے تو تمھیں "
چینج کروانے کا کام میں خود بھی کر سکتا ہوں ویسے بھی ہسبنڈ
وائف میں کیا پردہ جاناں میں تو تمھیں دیکھ چکا ہوں سو
ریلیکس۔۔۔"وہ آرمینا کی شرٹ پر لگے بٹنوں کو کھولتے ہوئے آرمینا
کی شرٹ کندھے سے سرکا بھی گیا تھا۔

نہیں عالمیار نہیں پلیز میں خود کر لوں گی۔۔۔"وہ اپنی شرٹ کو "
تھامتے ہوئے روہانسی ہو کر بولی تھی کیونکہ عالمیار سے کوئی بعید
نہیں تھی کہ وہ ایسا کر بھی سکتا تھا۔

تو جاناں جلدی باہر آؤ۔۔۔"وہ آرمینا کے رخساروں کو لبوں سے "
چومتے ہوئے ڈریسنگ روم سے نکل گیا تھا اس کے جاتے ہی آرمینا
نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا تھا اگر اسے زرا سا بھی اندازہ
ہوتا کہ عالمیار خان نے ایسی کوئی پلاننگ کر رکھی ہے تو وہ کچھ نہ
کچھ کر لیتی طعیبت خرابی کا بہانہ بنا لیتی یا کچھ بھی لیکن اب تو وہ
اُسے انکارِ کر خوُد سے خفا بھی نہیں کر سکتی تھی۔

کچھ دیر تو وہ خود کو کمپوز کرتی رہی اوُر پھِر اس نے وہ پیکٹ کھولا تو
کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی وہ نائٹی کافی ولگر تھی لیکن پھر عالمیار

کی دھمکی کو دیکھتے ہوئے وہ اسے پہننے پر مجبور ہو گئی تھی اور اس وقت وہ بلیک کلر کی نائیٹی گاؤن میں ملبوس تھی یہ آرمینا کی گڈ لک تھی کہ گاؤں کافی لمبا تھا تقریباً پاؤں تک آ رہا تھا تو وہ بھی نیٹ کا لیکن کچک بچت ہو گئی تھی آرمینا کی۔

وہ آئینے میں دیکھتے ہوئے شرما گئی تھی کافی خوبصورت لگ رہی تھی وہ دل ہی دل میں آرمینا نے اعتراف کیا اور لپسٹک اُٹھاتے ہوئے اپنے لبوں پر لگائی اس کے لپسٹک سے سجے ہونٹ مقابل کو کافی پسند تھے خود پر عالمیار کا پرفیوم سپرے کرتے وہ خود کو کافی حد تک کمپوز کرتے ڈریسنگ روم سے نکلتے ہوئے روم میں آئی تھی۔

یہاں کافی اندھیرا تھا بس کینڈل کی روشنی ہر طرف پھیلی کمرے کے ماحول کو کافی رومانٹک بنا رہی تھی۔

وہ جیسے ہی ڈریسنگ روم سے نکلی عالمیار خان نے اُسے بیگ ہگ گیا تھا۔

اوُر اس کے کان میں گنگنایا تھا۔

ہپی ویلڈنگ انیورسرڈی مائی لائف"!!!آرمینا کے کان میں سرگوشی " کی تھی آج اُن کی شادی کی نہیں بلکہ اُن کے نکاح کی سالگرہ تھی پہلی بار تھا کہ عالمیار اسے آرمینا کے ساتھ منا رہا تھا۔

پچھلی بار بھی آرمینا اوُر وہ فلیٹ میں تھے جب یہ ڈیٹ آئی تھی لیکن وہ لوگ منا نہیں سکے تھے کیونکہ آرمینا اوُر اُسکے درمیان تب کافی اختلافات چل رہے تھے لیکن آج وہ اس دن کو پوری طرح سے منانا چاہتا تھا وہ تو رات بجے ایسی پلاننگ کرنے کا سوچ چکا تھا

لیکن اگر وہ آدھی رات کو آرمینا کی نیند خراب کرتا تو وہ پیپر نہیں دیتے ہاتھ ٹھیک سے ویسے بھی اسے وہ رات کو کافی تنگ کرتا تھا سو اس نے پیپر کے بعد کی تیاریاں کروائی تھیں ۔

اوَر اب وہ آرمینا کے ساتھ کیک کٹ کرتے اُسے اپنے طریقے سے کیک کھلانا چاہتا تھا۔

"آ جاؤ کیک کاٹتے ہیں۔۔۔اسے شوکڈ دیکھ کر وہ اسے کیک کی طرف لے گیا تھا کیونکہ وہ ایسے کھڑی تھی جیسے یقین نہیں کر پا رہی ہو یہ ساری تیاریاں عالمیار خان نے اس کے لیے کی ہیں مطلب وہ اتنی اچھی طرح سے سیلبریٹ کرے گا آرمینا نے سوچا نہیں تھا۔

آپ نے یہ سب کب کیا؟؟"!وہ بیڈ کی طرف دیکھنے لگی جو پورا "
سجایا گیا تھا آس پاس جالی دار نیٹ کا پردہ تھا اوٗر بیڈ شیٹ بھی
پھولوں سے کور تھی پوری طرح سے۔

تمھیں کیا لگا تمھیں روکھا پھیکا وش کرکے نکاح کا دن سیلبریٹ "
کروں گا نو جانم آج کے دن شدتیں سہو گی تم اپنے نازک وجودِ
پر"اس کے کندن نشب و فراز جو کہ نیٹ کے گاؤن کی وجہ سے
نائٹی کے گہرے گلے سے واضح ہو رہے تھے اُن پر اپنی بے باک
نگاہیں ڈالے وہ آرمینا کو جیسے بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

عالمیار مُجھے عجیب سا لگ رہا ہے"!!!وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے "
ہوئے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتی ہوئی بولی تو عالمیار نے
اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا۔

جانتا ہوں کیوں لگ رہا ہے تمھیں عجیب لیکن میری جان میری " خوبصورت بیوی آج خلاصی کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے آج تو ہم دونوں ایک دوسرے میں شدت سے سمائیں گے۔۔۔"وہ بے باکی کی حدود کو چھو رہا تھا آرمینا بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

آپ سچ میں فوجی ہیں؟؟"!وہ تھوک نگلتے ہوئے پوچھنی لگی تو " عالمیار کا قہقہہ بے ساختہ تھا یقینا وہ جو سوچ رہی تھی عالمیار جان گیا تھا۔

کوئی شک جانم؟!؟"اسے اپنی بانہوں میں بھرتے وہ اُسے کیک " کے قریب لے گیا تھا کیک پر کینڈلز تو وہ پہلے ہی جلا چکا تھا اب اسے اپنے حصار میں لیتے اس نے ٹیبل پر پڑی ہوئی چھری اٹھائی

اوُر اُسے اس آپنے اوُر آرمینا کے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ساتھ کیک کاٹا تھا اسے یہ دن ہمیشہ ہی بہت زیادہ پسند تھا۔

اس نے کیک کٹ کرتے آرمینا کی طرف بڑھایا تھا جو اس نے بس چھوٹی سی بائٹ لی تھی اوُر پھِر اس کے لبوں پر کیک لگاتے وہ آرمینا کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ آرمینا کے لبوں پر جھکا اور اس کے لبوں پر لگا کیک اس نے اپنے لبوں سے چنا تھا آرمینا عالمیار کے پرشدت لبوں کی سخت گرفت پر بوکھلا کر رہ گئی تھی۔

سانس ود یور ہبی۔۔۔"وہ آرمینا کے آگے ہاتھ کر گیا تھا جبکہ " ساتھ ہی اُس نے فون سے کینٹکٹ میوزک پلیئر بھی آون کیا تھا۔

گانے کے بول کافی رومانٹک تھے۔

جو خوابوں خیالوں میں سوچا نہیں تھا

تم نے مجھے اتنا پیار دیا

میں جب بھی جہاں بھی

کڑی دھوپ میں تھا

تمہاری زلف نے مجھ پر سایہ کیا

...ہاں

جو خوابوں خیالوں میں سوچا نہیں تھا

تم نے مجھے اتنا پیار دیا

میں جب بھی جہاں بھی

کڑی دھوپ میں تھا

تمہاری زلف نے مجھ پر سایہ کیا

عالمیار خان نے آرمینا کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھتے ہلکے سے ڈانس کے سیٹپ لیتے موو کیا تھا آرمینا تو اس وقت اتنی نروس ہو رہی تھی جیسے ابھی گر جائے گی بھلے روم میں اندھیرا تھا لیکن وہ اپنے حلیے کو لے کر کافی جھجھک محسوس کر رہی تھی ۔

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

!!!...ارادوں میں تم ہو

یہ ...ہم محبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں

میں کہتا ہوں ...میں محبت میں گرفتار ہو سکتا ہوں

یہ ...ہم محبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں

اور میں کہتا ہوں ...میں تم سے محبت میں گرفتار ہو سکتا ہوں

وہ اُسے گھما رہا تھا اوٗر آرمینا نے اب کی بار عالمیار کے بازوؤں کو زور سے پکڑ لیا ایک تو گانا اتنی عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر رہا تھا اور سے عالمیار کی نزدیکی اسے پسینہ آنے لگا تھا۔

کوئی بھی ایسا لمحہ نہیں ہے

جس میں میرے تم نہیں ہو

میں سو بھی جاؤں راتوں میں لیکن

تم ہو کہ مجھ میں سوتے نہیں ہو

...تم ہو کہ مجھ میں سوتے نہیں ہو

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

ارادوں میں تم ہو

عالمیار نے آرمینا کو گھماتے اس کی بیک اپنے سینے سے لگائی تھی اور اس کی گردن پر اپنی سانسوں کا پر تپش لمس چھوڑنے لگا تھا۔

ہے تمہاری عنایت تم سے ملی ہے

ہونٹوں پہ میرے ہنسی جو کھلی ہے

اسے میرا چہرہ چھپا بھی نہ پائے

تمہیں پا کے حاصل ہوئی جو خوشی ہے

...تمہیں پا کے حاصل ہوئی جو خوشی

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

جو خوابوں خیالوں میں سوچا نہیں تھا

تم نے مجھے اتنا پیار دیا

میں جب بھی جہاں بھی

کڑی دھوپ میں تھا

تمہاری زلف نے مجھ پر سایہ کیا

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

ہاں، تم ہو، ہاں تم ہو

میری باتوں میں تم ہو

میرے خوابوں میں تم، یاد میں تم

ارادوں میں تم ہو

!!!...ارادوں میں تم ہو

آرمینا عالمیار کی بانہوں میں پوری طرح سے قید تھی وہ اسے اپنے حصارِ سے آزاد کرنے کو تیار ہی نہیں تھا جبکہ عالمیار نے اُس کی نائٹی کے گاؤن کی ڈوری کھولتے اسے آرمینا کے وجودِ سے الگ کیا

تھا اب وہ صرف گھنٹوں سے بھی اوپر آتی اس نائٹی میں تھی جو بیک لیس ہونے کے ساتھ ساتھ شولڈر لیس بھی تھی آرمینا کو ہر گز نہیں اندازہ تھا کہ عالمیار ایسی بھی کوئی فرمائش کرے گا اسے اپنے کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

لیکن مقابل کی انچ دیتی نظروں سے وہ خائف بھی ہوئی تھی جو اب آرمینا کو اپنے مزید قریب کرتے آرمینا کی سانسوں کو ایک بار پھر سے خود میں اتارنے لگا تھا آرمینا کی بیک پر ہاتھ لگ جاتے اس کی برہنہ کمر کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے وہ آرمینا کے بلاؤز کا ہک کھول چکا تھا۔

آرمینا سٹپٹا کر رہ گئی تھی جبکہ عالمیار کی شدت آرمینا کے لبوں پر بڑھتی جا رہی تھی اس نے آرمینا کی کمر سے ہاتھ آگے اس کے

پیٹ تک لاتے آرمینا کے دودھیا پیٹ کو اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا جبکہ لبوں پر بڑھتی ہوئی شدت دیکھتے آرمینا کو اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہوا تھا۔

عالمیار کی انگلیاں اب آرمینا کی دھڑکنوں پر تھیں وہ تو آرمینا کے لبوں کو آزاد ہی نہیں کرتا لیکن آرمینا کی رکتی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے اُسے پیچھے ہونا پڑا تھا آرمینا نے اپنے لبوں پر ہاتھ مارا تو خون کی ایک بوند اسے اپنی انگلی پر محسوس ہوئی۔

اس نے شکوے بھری نظروں سے عالمیار خان کو دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے کچھ سمجھانے رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر وہ آرمینا کو بانہوں میں بھرے پھولوں سے سجے بیڈ کی طرف لے کر بڑھا تھا آرمینا نے زور سے اس کے بازوؤں پر اپنی انگلیوں کا دباؤ بڑھایا تھا وہ دھیما سا مسکرایا تھا۔

جان آنکھ کھولو"!!!بیڈ پر پڑے پھولوں کو اُٹھاتے ان کی پتیاں " آرمینا کے چہرے پر پھینکتے وہ اُنہیں لبوں سے چننے لگا تھا ساتھ ہی آرمینا کی برہنہ ٹانگوں پر اپنے لب رکھے تھے نائٹی تو پہلے ہی کافی شارٹ تھی اب آرمینا کو لٹانے کے چکر میں وہ مزید اوپر ہو گئی تھی۔۔

عالمیار کے لبوں کو محسوس کرتے وہ تکیے میں منہ چھپا گئی تھی جبکہ اس کے ایسا کرنے سے عالمیار کی نظریں آرمینا کی دودھیا پشت پر تھیں جو کہ بیک لیس نائیٹی سے چودھویں کے چاند کی طرح چمک

رہی تھی عالمیار خان اوپر ہوا اوٗر آرمینا کی پشت کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ آرمینا کا بلاؤز نیچے کسکاتے ہوئے اُسے سیدھا کرتے اس کی گردن پر جھکا تھا آج تو عالمیار کے لمس میں جیسی الگ ہی قسم کی شدت تھی۔۔

ایک ایسی انچ جس سے اُسے لگ رہا تھا وہ جھلس کر رہ جائے گی وہ عالمیار کو خود سے دور بھی نہیں جھٹک سکتی تھی پہلے ہی اتنا کچھ ہو چکا تھا ان کے درمیان اب مذید دوری سہنے کی متحمل وہ نہیں ہو سکتی تھی لیکن عالمیار کے سلگتے لبوں کے لمس کو برداشت کرنا بھی اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا وہ جیسے آج اپنے لمس میں حد سے زیادہ شدت لیے ہوئے تھا اتنی شدت کے لیے آرمینا کو اس کی تپش بخوبی خوٗد پر محسوس ہو رہی تھی عالمیار کے وجود سے اٹھتی

مردانہ مہک آرمینا کو اپنے حواسوں پر چھائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ جیسے آج ہر پردے کو گراتے شدت سے آرمینا میں سمانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"عالمیار آپ کے لب اتنے گرم کیوں ہیں"!!وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

"کیونکہ اُن تمھارے ٹھنڈے لمس کی ضرورت ہے جاناں یہ بس چاہتے ہیں تمھیں محسوس کرتے رہیں جانم۔۔۔"نائٹی کو کندھوں سے نیچے سرکاتے ہوئے وہ آرمینا کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ آرمینا کو خور میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

عالمیار مُجھے نیند آ رہی ہے ہم سو جاتے ہیں"!!وہ معصومیت بھری " نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھتے ہوئے بولی تو عالمیار نے اُسے گھورا تھا جبکہ وہ ہنسی تھی۔۔۔۔

جاناں یہ ساری تیاریاں میں نے سونے کے لیے نہیں کروائی ہیں " رومانس کے لئے کروائی ہے۔۔۔"وہ آرمینا کی گہرائیوں میں لب لے جاتے بہکے سے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں اتنی پیاری مہک ہے پھولوں کی اس کو محسوس کرتے ہم سو " جاتے ہیں ناں بہت اچھی نیند آئی گی آپ ٹرائے تو کریں۔۔۔"وہ اپنی کنڈیشن اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے بولی تھی اس کی نائٹی وہ کافی حد تک بے ترتیب کر چکا تھا۔

نو جاناں۔۔۔"وہ اُسے پیچھے گرائے اس پر آتا سایہ سا بنا گیا تھا "
نائیٹی جو پہلے ہی کافی حد تک بکھر چکی تھی اُسے مذید نیچے کرتے وہ
آرمینا پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا تھا آرمینا نے اپنے لبوں کو کاٹتے
ہوئے مذید کوئی بہانہ سوچا تھا جس سے آج کی رات وہ مقابل کی
شدتوں سے بچ جائے عالمیار کی نظروں کی طلب دیکھتے وہ نجانے
آج خوُد میں ہمت نہیں پا رہی تھی کہ وہ عالمیار کی سلگتی قربت سہہ
سکے لیکن مقابل پر تو نجانے کونسا جنون سوار تھا جو اسے آج اپنی
بیوی میں شدت سے سمانا تھا اسے محسوس کرنا تھا۔

دیکھیں میں تھک گئی ہوں اتنے دنوں سے پیپروں میں مصروف "
رہی لیکن آج آپ"!!!وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئی تھی۔

آپ کی ساری تھکن خوُد میں سمٹ لوں گا جانم لیکن مُجھے روکنے "
کی خود سے دور کرنے کی کوشش مت کرنا میں آج نہیں کر سکوں
گا۔۔"وہ اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے اوپر بیڈ کروان سے
پن اپ کر گیا تھا نائٹی اسے بری طرح سے چھب رہی تھی۔

لیکن آج پہلی بار اس نے آرمینا کو اتنے قریب سے محسوس کرنی کی
خواہش کی تھی۔

آج وہ ایسے اُسے چھونا چاہتا تھا جیسے اُن کی شادی کی پہلی رات ہو۔
ہمممم میرا بچہ "وہ نرمی سے اس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتے "
ہوئے بولا تھا جس پر آرمینا نے اُسے حیرت سے دیکھا تھا عالمیار کی
سانسوں کو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی ۔

میں آپ کا بچہ ہوں تو میری بات مانیں۔۔۔"وہ عالمیار کی گال پر "
لب رکھتے ایمو شنل بلیک میلنگ کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی وہ
اپنی بیوی کی چالاکیاں بغور دیکھ رہا تھا۔

نو جان نو آج نہیں۔۔۔"وہ نجانے کیوں بار بار یہ لفظ بول رہا تھا "
اس نے کمفٹر کھینچ کر دونوں پر لیتے ہوئے آرمینا کی گردن پر لب
رکھے تھے ساتھ ہی ساتھ نائیٹی کو آرمینا کے وجودِ سے الگ کرتے
وہ نیچے پھینک چکا تھا۔

آرمینا کے چہرے پر پسینے کے قطرے آئے تھے آنے والے وقت
کو سوچتے عالمیار کی شدتوں کو سوچتے وہ جیسے ہر حد پار کرنے کا
سوچ چکا تھا آرمینا نے سہمی ہوئی نظروں سے اُسے دیکھا جو اب

شدت سے اس میں سمانے کا خواہش مند تھا اجازت طلب نظروں سے آرمینا کو دیکھتے وہ اس سے جیسے کچھ پوچھا رہا تھا۔

آرمینا نے پہلے تو زور سے آنکھیں میچ لی اوٗر پھِر نجانے کیا ہوا جو وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی ۔

وجہ؟؟؟"انداز سپاٹ ہوا تھا آرمینا نے زور سے آنکھیں میچ لی " تھیں ۔

وہ مُجھے ڈر"!!!وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے پھٹی " پھٹی آواز میں بولی تھی۔

پہلی بار ہو رہا یہ سب ہمارے درمیان؟؟؟"عالمیار خان جو اب "
آرمینا کے اوپر جھکا ہوا تھا وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا آرمینا نے
نفی میں سر ہلایا تھا۔

نہیں"!!!تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا تھا۔"

پھر؟"!!وہ سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا آرمینا کی جان ہوا ہوئی تھی "
عالمیار کا سنجیدہ انداز دیکھتے وہ بھلا کب ایسے سنجیدہ ہوتا تھا جیسے
ابھی ہو رہا تھا کیا وہ آرمینا کے انکارِ کی وجہ سے ایسے بیہیو کر رہا
تھا۔۔۔

آپ آج بہت"!!!وہ بتا نہیں پا رہی تھی وہ اسے کہ اس وقت وہ "
کیسا محسوس کر رہی تھی۔

کیا بہت؟"!!!سوالیہ انداز تھا عالمیار کا۔"

نہیں آپ کو جو کرنا ہے کریں"!!!وہ اس کی ناراضگی افورڈ نہیں کر "
سکتی تھی تبھی اپنی کنڈیشن پس پشت رکھتے اُس کی گردن میں بانہیں
ڈالے اسے اجازت دے گئی تھی جبکہ عالمیار خان محسوس کر سکتا تھا
آرمینا کی دھڑکنیں بہت تیز جو چکی تھیں ۔

تمھیں لگتا ہے تمھیں ہرٹ کروں گا میں؟؟؟"وہ سوال کر رہا تھا "
آرمینا نے بے ساختہ اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھا تھا یہ سرخی
مقابل کی آنکھوں میں اس کی اپنی قربت کی تھی۔

نہیں"!!!وہ بے اختیار نفی میں سر ہلانے لگی تھی وہ مسکرایا تھا۔"

پھر یہ ماتھے پر پسینہ کیوں کیا مجھ پر بھروسہ نہیں ہے میری پیاری " بیوی کو؟؟"وہ اُس کے ماتھے پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے اُسے کچھ حد تک نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہے بٹ آج مُجھے بہت عجیب سا فیل ہو رہا ہے عالمیار یہ ساری " تیاری آپ کی ورافنگیاں مُجھے۔۔۔"وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گئی تھی عالمیار خان کے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی وہ جانتا تھا آرمینا کیا سوچ رہی ہے۔

میری شدتوں سے ڈر لگ رہا ہے وائفی کو۔۔۔"اس کے اوپر سایا " سا بناتے ہوئے وہ آرمینا کی دھڑکنوں پر اپنی انگلی رکھتے ایک لکیر

کھینچ کر نیچے لے گیا تھا آرمینا نے بے اختیار عالمیار کے ہاتھ کو تھامنے کی کوشش کی تو عالمیار نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"ریلکس ہو جاؤ۔۔۔"اس کے دلکش نقوش کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے وہ نرمی سے آرمینا کے لبوں پر لب رکھ گیا تھا۔

نرمی تھی اس کے عمل میں شاید وہ اسے کسی حد تک یہ باور کروانا چاہتا تھا کہ وہ اگر شدت دکھائے گا تو لمس میں نرمی بھی ہو گی۔

وہ اس کا نرم لمس محسوس کرتے سکون سے اپنی آنکھیں موندے عالمیار کے لمس کو محسوس کر رہی تھی ۔

آج کے دن کو سوچتے اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اسے سچ میں یاد نہیں تھا کہ آج کے دن اُنکا نکاح ہوا تھا نہ ہی پہلے کبھی

اسے یہ دن یاد رہا تھا پہلے کبھی عالمیار کے بارے میں ایسا سوچا بھی تو نہیں اس نے ۔

لیکن ابھی اسے عالمیار پر پیار آیا جس کا اظہارِ اس نے عالمیار کے لبوں پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے کیا تھا وہ پیچھے ہوتے اپنی بیوی کو گھورنے لگا تھا جس کا نجانے کب موڈ بدل جائے کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔

عالمیار خان نے اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے اُسے جب کافی حد تک نارمل دیکھا تو وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کر گیا تھا آرمینا اس کے اچانک ایکٹ پر اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں پھنساتے ہوئے عالمیار کی شدت کو برداشت کرنے لگی تھی جس پر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ شدت آ رہی تھی ۔

اس کی شدتوں کو سہلاتے آرمینا کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی جسکا گلہ عالمیار نے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھتے گھونٹا تھا وہ پھر سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔

رات لمحہ لمحہ بیت رہی تھی اور عالمیار کی شدتوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا جنہیں سہتے وہ کبھی تو بوکھلا جاتی اور کبھی شرما جاتی لیکن عالمیار نے اُسے پوری رات کے لیے سونے نہیں دیا تھا۔

اس وقت کافی ٹائم ہو گیا تھا آرمینا کی آنکھیں نیند سے بھاری ہوئی تھیں لیکن عالمیار کا جوش تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ پوری شدت سے آرمینا کی سانسوں کو پیتے ہوئے اُسے خود میں مزید قید کرتا چلا جا رہا تھا۔

جب آرمینا نے اُس کو دیکھا آرمینا کی نیند سے بھری آنکھیں دیکھتے ہوئے عالمیار کو جیسے اپنی بیوی پر ترس آیا تھا۔

وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے اُسے اپنے حصارِ میں لے گیا تھا آرمینا کے چہرے پر پھر سے پسینہ آیا ہوا تھا شائد مقابل کی شدت سہتے۔

سو جاؤ میری جان بھلے میرا دل ابھی تک نہیں بھرا ہے لیکن " تمھاری نیند سے بھاری آنکھیں دیکھتے مُجھے تم پر ترس آ گیا ہے جاناں۔۔۔"وہ آرمینا کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا تو وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی مطلب اتنا وقت گزر گیا اوُر اس کی طلب ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی یہ الگ بات تھی کہ عالمیار سے اس نے مذید کوئی بات نہیں کی تھی ورنہ اگر مقابل پھر سے اسے اپنی شدتوں سے نڈھال کرتا تو آرمینا کے لیے نیند پوری کرنا بہت مشکل ہو جاتا تبھی وہ سکون سے اس کے سینے میں منہ چھپائے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی نیند اسے زوروں کی آئی ہوئی تھی کہ چند لمحوں میں ہی وہ سو گئی تھی۔

اور عالمیار خان نے اُسے مسکراتے ہوئے دیکھا وہ اسے سچ میں اپنی شدتوں سے کافی بے حال کر چکا تھا کہ وہ چند لمحوں میں ہی سو گئی تھی لیکن اسے کہاں نیند آنی تھی اسے تو بس اپنی نظروں کی پیاس بجھانی تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 128

.....

زرانیل خان ایک ضروری کام میں پھنس گیا تھا کہ اسے حویلی آتے آتے شام ہو گئی تھی اوَر ضرغام تو ابھی تک نہیں آیا تھا اس نے ضرغام سے رابطہ کیا تو ضرغام نے کہہ دیا تھا تم چلے جاؤ مُجھے دیر ہو جائے گی زرانیل کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ یہاں بھی جائے کم سے کم شام تک واپس آ جائے کیونکہ ارواح کا خیال جیسے وہ خود رکھتا تھا ایسے ارواح بھی نہیں رکھتی تھی سو وہ جیسے ہی حویلی میں داخل ہوا اُسے بی بی جان تو باہر ہی مل گئی تھیں ۔

اسلام علیکم بی بی جان کیسی ہیں آپ؟؟؟"وہ اُن کے قریب آتے "
ہوئے عقیدت سے اُن کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا تھا جس پر بی بی
جان نے اُسے دیکھا تھا۔

وعلیکم السلام ہم ٹھیک ہیں ضرغام کدھر ہے کہاں رہ گیا واپس "
نہیں آیا تمھارے ساتھ؟؟؟"وہ زرانیل خان کو اکیلے دیکھتے ہوئے
ضرغام کے متعلق پوچھنے لگی تھیں۔۔۔۔۔

وہ اُسے کچھ کام تھا بی بی جان وہ لیٹ آئے گا خیریت آپ کیوں "
پوچھ رہی ہیں اس کے بارے میں سب ٹھیک ہے"!!!وہ اُن کے
پاس ہی بیٹھ گیا تھا انکا ہاتھ تھامے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔۔

اسے وقت کا خیال رکھنا چاہیے اب اس کے کمرے میں اس کی " بیوی اور بیٹا ہے ایسے تو نہیں چلتا بیٹا اگر اسے یہ ہی روٹین رکھنی تھی تو بیوی کو کیوں لے کر آیا واپس۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھیں ۔

بی بی جان اسے تھوری بہت ضرشک کے لیے شاپنگ کرنی تھی " تبھی وہ شہر رک گیا اور تھورا لیٹ ہو گا آپ پریشان نہیں ہوں وہ آتا ہی ہو گا۔۔۔"وہ اُنہیں تسلی دینے لگا تو وہ محض سر ہلا کر رہ گئی تھیں ۔

اچھا تو بیوی اور بیٹے کو بھی ساتھ لے جاتا کافی پیاری بچی ہے کاش " ہم اس کے ساتھ یہ سب نہیں کرتے تو ہمارا پوتا جو اتنا عرصہ خوار ہوتا رہا وہ نہ ہوتا۔۔۔"بی بی جان افسردگی سے بولی تھیں جس پر

زرانیل خان نے اُنہیں تسلی کے دو لفظ بھی نہیں بولے تھے کیسے بولتا جانتا تھا کہ یہاں ارشک کے ساتھ بہت غلط ہوا تھا۔

"بی بی جان میں کمرے میں جا رہا ہوں ارواح کو دیکھتا ہوں اس نے دوپہر میں لنچ کیا تھا وہ کھانے سے بہت لاپرواہی برت رہی ہے ڈآکٹر نے کہا تھا کھانے کا خیال رکھنا ہے۔۔۔"وہ بی بی جان سے ارواح کے متعلق پوچھنے لگا تھا۔

"ہاں اس نے کھایا تھا کھانا !!!ارشک نے کھلایا تھا اب تم۔ اسے دیکھو رات کا کھانا کھا لے وہ جلدی تو اچھا ہے"!!!بی بی جان نے زرانیل سے کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اسے اندر جاتے ہوئے الیمشہ نے دیکھا تھا وہ آج کل خود کو کافی نا امید محسوس کر رہی تھی ارشک ہر وقت ارواح کے ساتھ ہوتی تھی

اسے کچھ کرنے کا موقع نہیں مل رہا تھا وہ ارواح کا بچہ ختم کرنا چاہتی تھی لیکن اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔

اوَر اب تو سب لوگ ارواح کے نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھے تو ایسے میں الیمشہ کے لیے کچھ کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔

زرانیل کو دیکھتے اپنی نظروں کی پیاس بجھانے کی کوشش کر رہی تھی وہ جلتے انگاروں پر لوٹتی تھی زرانیل اوَر ارواح کو ایک ساتھ خوش دیکھتے اوَر یہ خوشی تب مکمل ہونی تھی جب ارواح ماں بن جاتی جب ارواح کا بچہ اس دُنیا میں آ جاتا۔

ارشک کی پوزیشن بھی کافی سٹرونگ ہو گئی تھی اب ضرشک کی وجہ سے سب لوگوں کا رویہ ارشک کے ساتھ کافی حد تک تبدیل ہو چکا تھا لیکن وہ ارواح کے ساتھ یہ ہونے سے ہی کچھ کرنا چاہتی تھی۔

۔

وہ کچھ سوچتے روم میں واپس چلی گئی تھی کچھ نہ کچھ تو اسے کرنا ہی تھا سو وہ کچھ پلان کرنے لگی تھی یہ الگ بات تھی کہ اسکا ہر پلان ہی فیل ہو جاتا تھا۔

زرانیل خان کمرے میں داخل ہوا تو ارواح مغرب کی نماز ادا کرتے دعا مانگ رہی تھی سفید کلر کے سمپل سے فراک میں چہرے

کے گرد سفید دوپٹہ اسکارف کی صورت میں باندھے وہ کافی خوبصورت لگی تھی زرانیل کو۔

زرانیل کو وہ دیکھ چکی تھی تبھی دعا ختم کرتے جائے نماز اٹھانے کے لیے جھکتی کہ زرانیل نے تیزی سے آگے بڑھتے جائے نماز اٹھا کر ٹیبل پر رکھی تھی وہ مسکرائی تھی زرانیل اسے کوئی کام نہیں کرنے دیتا تھا زرانیل کا بس چلتا تو اسے بستر سے قدم زمین پر رکھنے ہی نہیں دیتا۔

"کب آئے آپ؟؟"!وہ زرانیل کے قریب آتے اس پر کچھ پھونکتے ہوئے اپنا حجاب کھولتے ہوئے بولی تھی زرانیل نے آگے بڑھتے ارواح کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے وہ آسودگی سے مسکرائی تھی۔

ابھی ابھی۔۔۔"زرانیل نے اپنی جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی اور "
چلتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا ارواح بھی اس کے ساتھ بیٹھی
تھی۔

صبح اتنی جلدی میں گئے آپ خیریت تھی؟؟؟"وہ زرانیل سے "
پوچھنے لگی تھی۔

ہاں وہ میں اور ضرغام تعزیز سے ملنے گئے تھے تبھی جلدی گئے کہ"
کہیں وہ آفس نہ چلا جائے۔۔۔"وہ اپنے پاؤں سے جوتے اتارتے
ہوئے شوز رینک میں رکھتے ہوئے بولا تھا۔

بھائی سے کیا کام تھا آپ کو؟؟؟"وہ تعزیز کے بارے میں پوچھنے "
لگی تھی۔

وہ ہم لوگ چاہتے تھے کہ تعزیز دادا جان اوَر باقی سب سے ملے "
ہاں سب کی غلطی تھی لیکن وہ سب کو معاف کر دے لیکن تعزیز
اپنی ضد پر قائم رہا۔۔۔"وہ افسردہ ہوَا تھا۔

کیا مطلب بھائی نے پھر انکارِ کر دیا دیکھیں مُجھے لگتا ہے وہ اپنی "
جگہ پر صحیح ہیں اُن کی مما کے ساتھ اتنا برا ہوا آپ ایسے اُن کے
پاس جا کر اُنہیں بار بار یہ سب یاد کروائیں گے تو وہ کبھی اس فیز
سے نکل نہیں پائیں گے میں تو کہتی ہوں اُنہیں کچھ ٹائم دیں ہو سکتا
ہے وہ پھر خود ہی سب کو معاف کریں ایسے کرنے سے وہ مزید
بدگمان ہو جائیں گے۔۔۔"ارواح نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا۔

وہ بدگمانی نہیں بلکہ غلط فہمی کا شکار تھا ارواح اسے لگتا تھا کہ منہا "
تائی کے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں تایا سائیں کا ہاتھ تھا لیکن یہ غلط

تھا وہ تو شکر ہے میں نے اُسے ساری سچائی بتائی دی ورنہ وہ غلط فہمی کا شکار ہی رہتا اب مجھے امید ہے اسکا دل سب کی طرف سے صاف ہو جائے گا۔۔۔"زرانیل خان اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گیا تھا ارواح بھی اس کے قریب بیٹھ گئی تھی۔

آپ سے اُنہوں نے کچھ کہا مطلب آپ کو کیسے پتہ چلا اس سب " کے بارے میں۔۔۔"وہ زرانیل کے قریب ہوتے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے لگی تھی۔

ہمیں خوُد تعزیز نے بتایا لیکن یہ اچھا ہو گیا کہ درمیان کی ساری " غلط فہمی دور ہو گی۔۔۔"وہ ارواح کو اپنی گود میں شفٹ کر گیا تھا اس پل اسے ارواح کا لمس چاہیے تھا۔

جی یہ تو اچھا ہو گیا اوَر اب آپ مجھے چھوڑیں۔۔"اسے اتنی "
سیریس بات سے رومانٹک موڈ میں جاتے دیکھ کر وہ اسے ٹوک گئی
تھی لیکن اس وقت مقابل کا رومانٹک موڈ سچ میں ہی آون ہو چکا
تھا۔

جی نہیں اس پل مجھے یہ سانسیں بری طرح سے اٹریکٹ کر رہی "
ہیں اوَر میرا میسج کیوں سین نہیں کیا تم نے"!!!وہ آتے ہوئے بھی
دیکھ رہا تھا ابھی تک اس کے میسج پر ارواح نے ریپلائی نہیں کیا تھا
وہ شکوہ کرنے لگا تھا ارواح کو یاد آیا اس نے صبح سے ایک بار بھی
فون نہیں دیکھا تھا۔

اُس کا دھیان ہی نہیں رہا پہلے وہ ارشک کے ساتھ مصروف رہی
پھر نیوشا کے ساتھ وہ اسے اپنی شاپنگ دکھا رہی تھی نیوشا کو گرینی

نے جو کچھ لے کر دیا تھا وہ ساری چیزیں نیوشا نے ارواح کو دکھائی تھیں جو ارواح کو بہت زیادہ پسند آئی تھیں ۔

"آپ وہ میں نے فون ہی نہیں دیکھا ٹائم نہیں ملا تھا کافی بیزی رہی میں ارشک کے ساتھ۔۔۔"وہ زرانیل کی نظروں سے تپش سے کافی خائف ہو رہی تھی۔

"لیکن میرا میسج تو دیکھنا چاہیئے تھا ناں"!!!ارواح کے لبوں کو سہلاتے ہوئے وہ اسے اس انداز میں بول رہا تھا کہ ارواح کو اپنے گرد سرد لہر سرایت کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔

"وہ میں۔۔۔"

شششش"وہ اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا ارواح کو اس نے اس "
انداز میں پکڑا ہوا تھا کہ وہ مزاحمت تک نہیں کر پا رہی تھی اوٗر وہ
تھا کہ شدت سے ارواح کی سانسوں کو پی رہا تھا وہ زرانیل کی
شرٹ کو تھام کر جھنجوڑ چکی تھی کیونکہ اس وقت ارواح کی سانس
پھول رہی تھی وہ یکدم سے ارواح کی حالتِ کا خیال کرتے پیچھے ہوا
تھا۔

میں نے کچھ زیادہ ہی کر دیا"!!!ارواح کے بھیگے لبوں کو سہلاتے "
ہوئے وہ بولا تو ارواح نے بے ساختہ ہوں میں سر ہلایا تھا اوٗر
زرانیل مسکرانے لگا وہ اسے مذید خود کے قریب کرتے ارواح کے
ماتھے کو چومتے ہوئے اس وقت اپنی بیٹی سے تفصیلی ملاقات کرنا
چاہتا تھا۔۔۔

کیسی ہے پاپا کی پرنسز مجھے مس کیا؟؟؟"وہ ارواح کو اٹھائے بیڈ "
لاتے اسے بیڈ پر لٹائے اس کے پیٹ پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے
بولا تھا ارواح خود میں سمٹی تھی۔۔۔

آپ پلیز ایسے نہیں کریں ناں۔۔۔"وہ زرانیل کی گرم سانسوں کو "
اپنے پیٹ پر محسوس کرتے وہ ہبکاتے ہوئے بولی تھی جبکہ زرانیل
نے نرمی سے ارواح کی شرٹ اوپر کرتے اس کے پیٹ پر اپنے
لب رکھتے اپنی بیٹی کے وجود کو محسوس کرنا چاہا تھا وہ ابھی تو اتنی
جلدی دنیا میں نہیں آنے والی تھی لیکن زرانیل خان ایک ایک دن
گن کر گزار رہا تھا اسے اپنی بیٹی کی دنیا میں آنے کی بہت جلدی
تھی۔

پتہ ہے میں نے آج ارشک سے کیا کہا؟"!!ارواح کو اچانک سے "
ارشک سے ہوئی بات یاد آئی تو وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر
زرانیل خان نے سر اوپر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

کیا کہا؟؟"!ارواح کے ایسے ڈسٹرب کرنے پر وہ تھورا سا برہم تو "
ہوا تھا لیکن ارواح کے چہرے کی ایکسٹیمنٹ دیکھتے ہوئے وہ پوچھنے
.لگا تھا

میں نے ارشک سے کہہ دیا ہے کہ ضرشک کے لیے وہ کوئی لڑکی "
نہ دیکھے ضرشک ہمارا داماد بنے گا مطلب ہماری بیٹی کا شوہر۔۔۔"وہ
ہلکا سا ہنسی تھی لیکن زرانیل نے ایک جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا تھا۔

واٹ کس نے کہا تمھیں ایسا کرنے کو؟؟؟"وہ تھوڑا سا سختی سے "
بولا تھا اسے ارواح کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی وہ کیسے اس کی
بیٹی جو ابھی دنیا میں آئی ہی نہیں اس کا رشتہ بھی طے کر چکی
تھی۔۔۔۔

آپ آپ غصہ کیوں کر رہے ہیں؟؟ مجھے بس ضرشک پسند ہے تو "
اس لیے کہہ دیا ارشک سے کہ وہ اپنے بہو نہ ڈھونڈے کیونکہ
اُسے)ضرشک(کو اپنا داماد بناؤں گی اور آپ اب ایسے کر رہے
ہیں۔۔۔"وہ منہ پر ہاتھ رکھتے رونے لگی تھی اُسے زرانیل کا رویہ
بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

ارواح ایک بات ذہن میں رکھو میں بچپن میں طے کیے ہوئے "
رشتوں کے سخت خلاف ہوں اور ویسے بھی ضرشک ابھی محض چند

مہینوں کا ہے اور ہماری بیٹی ابھی اس دُنیا میں آئی ہی نہیں ہے تو بہتر ہے آج کے بعد ایسی کوئی بات مت کرنا۔۔۔"وہ ارواح کو سخت لہجے میں وارننگ دیتے ہوئے اُسے گھورنے لگا تھا ارواح کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہوا تھا وہ ایسے کیسے اتنی چھوٹی سی بات پر اسے ڈانٹ رہا تھا۔

مجھ پر غصہ کر رہے ہیں۔۔"!!وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی " تھی جبکہ زرانیل اسے پیچھے کرتے خوُد پر آتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں دباتے ہوئے اس کی سانسوں کو اپنے لبوں میں لیا تھا۔

ارواح اس اچانک ہوئی افتاد پر ہکا بکا رہ گئی تھی وہ کہاں تھوڑی دیر پہلے اسے ڈانٹ رہی تھی اوٗر اس کے لبوں سے لپٹا ہوا اپنی ضرورت پوری کر رہا تھا۔

۔

ارواح نے زرانیل کے کندھوں پر مکے مارتے اسے خود سے دور کیا تھا وہ تو ایک فٹ بھی پیچھے نہیں ہوا تھا لیکن ارواح نے اپنے ناخن زرانیل کی گردن میں چھبو دیئے تھے جن کی جلن محسوس کرتے وہ نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ ارواح کے لبوں کو سہلانے لگا تھا۔

کیوں کیا ایسے پہلے تو غصہ کر رہے تھے؟؟"!وہ زرانیل کی شرٹ "
مٹھیوں میں جکڑے سسکتے ہوئے بولی تھی جس پر زرانیل نے اُسے
تھاما کر سیدھا کیا تھا اس پل ارواح کو زرانیل کی آنکھوں سے ایک
عجیب سا احساس ہوا تھا۔

دیکھو ارواح آج کے بعد میری بیٹی کو ایسے کسی کے سامنے ڈسکس "
مت کرنا میں تھوڑا لیبرل باپ بنو گا یہاں میری بیٹی بولے گی میں
اس کی پسند سے شادی کرواؤں گا اوَر اب سے میری بیٹی کی شادی
کے متعلق تم کوئی بات نہیں کرو گی سمجھی"!!!وہ سرد انداز میں
بولتے بیڈ سے اٹھا تھا۔

ارواح اسے دیکھتی اپنے لب کاٹنے لگی تھی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں موند گئی تھی اس کو زرانیل پر غصہ آیا تھا جو اسے بلا وجہ ایک چھوٹی سی بات پر ڈانٹ چکا تھا۔

"!!وہ ابھی سے جیلس ہو رہی تھی اپنی ہونے والی بیٹی سے مجھ سے زیادہ پیار کریں گے یہ اپنی بیٹی کو؟"

زرانیل فریش ہو کر شاور لیتے باہر نکلا تو ارواح اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ اسے دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگا تھا وہ کچھ زیادہ ہی آوور ری ایکٹ کر گیا تھا لیکن ارواح کی یہ حرکت اسے مناسب نہیں لگی تھی۔

وہ اس وقت وائٹ کلر کے ٹاؤل کو اپنے کسرتی وجودِ کے گرد باندھے ہوئے تھا ارواح جو کہ باتھ روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر ہوش میں آئی تھی۔

زرانیل کو صرف ٹاول میں دیکھتے وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی وہ کچھ زیادہ ہی بے باک واقع ہوا تھا شاید جو ایسے آرام سے گھوم رہا تھا جیسے اس کے علاوہ اوٗر کوئی روم میں ہو ہی نہیں ۔جبکہ ارواح بچاری ایسے ہی بوکھلا رہی تھی اپنے چہرے کو وہ باقاعدہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی کیونکہ اُسے لگ رہا تھا کہ زرانیل اس کے قریب آ رہا ہے جبکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا وہ تو بیڈ کے پاس سے گذرتے ہوئے ڈریسنگ روم میں جا رہا تھا۔

ارواح نے جب خوُد کے قریب کسی کو محسوس نہیں کیا تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں پر زرانیل کو نا پاتے وہ سر ہلا کر رہ گئی تھی یعنی وہ خود سے ایمجن کر رہی تھی یہ۔

افففف کیا سوچ رہی ہوں میں"!!!وہ خود کو کوسنے لگی تھی زرانیل "

خان واپس آیا تو وائٹ ٹروزار میں تھا جبکہ شرٹ اس نے ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی ارواح اسے محض گھور سکی تھی لیکن یہ کام بھی وہ اچھے سے نہیں کر سکی تھی کیونکہ وہ شرٹ لیس جو تھا ارواح نے اس کے چوڑے مرادنہ سینے جس پر کسرت سے کالے بال تھے نظریں چرا لی تھیں زرانیل کا پیٹ پولیس والوں کی طرح آگے نہیں بڑھا ہوا تھا جیسے نارمل پولیس والا کا ہوتا تھا یا جو ارواح سوچتی تھی کہ پولیس والے ایسے ہوتے ہیں۔

زرانیل نے اپنی شرٹ ارواح پر پھینکی تھی اور خود ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بالوں میں برش کرنے لگا اور ارواح نے زرانیل کی شرٹ کو اپنے ناک کے قریب کرتے زرانیل کے کولون کی مہک کو محسوس کیا تھا۔

زرانیل بغور آئینے میں ارواح کی ہر حرکت دیکھ رہا تھا لیکن وہ ابھی بھی ارواح سے ناراضگی جتائے ہوئے تھا کیونکہ اُسے ارواح کی یہ حرکت بری لگی تھی بالوں میں برش کرتے پیچھے مڑا اور ارواح کے ہاتھ سے شرٹ چھننے کے سے انداز میں لیتے وہ پہن چکا تھا ارواح اسے دیکھ رہی تھی وہ ناراض تھا تو پھر سے اسے بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا وہ بیڈ سے اٹھی تو زرانیل اسے اگنور کرتے کمرے سے نکل گیا تھا۔

وہ اپنے لب چبانے لگی تھی وہ پہلی بار تو ناراض ہو نہیں ہوا تھا۔ لیکن یہ سچ تھا زرانیل کی ناراضگی ہمیشہ ہی ارواح کے لیے سوہان روح ثابت ہوتی تھی اب تو وہ خوُد کو کوسنے لگی تھی کہ کیا ضرورت تھی زرانیل سے یہ بات شئیر کرنے کی ۔

کاش وہ زرانیل کو بتاتی ہی نہیں ارشک تو ویسے بھی ضرغام خان سے یہ بات شئیر نہیں کرنے والی تھی ارواح کو ہی یہ بری عادت لگی تھی کہ وہ ہر بات زرانیل سے شئیر کرتی تھی اوُر آج اسی بات کی وجہ سے زرانیل ناراض ہو گیا تھا ارواح سے ۔

ارواح اپنی آنکھوں میں آئی نمی مشکل سے صاف کرتے ہوئے دوپٹہ سر پر اوڑھتے ہوئے کمرے سے نکلی تھی ۔

اُسے یہ تسلی تھی کہ زرانیل زیادہ دیر تک خفا نہیں رہے گا وہ منا لے گی اسے لیکن یہ جانتی تھی کہ اُن کے درمیان کے فاصلے اب بڑھنے ہی تھے ۔

••••

ضرغام خان کی واپسی ہوتے ہوتے تقریباً رات کے سات بج گئے تھے لیکن ابھی تک حویلی میں کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ سب سے ملتے اپنے کمرے میں گیا تھا ارشک نیچے نہیں تھی ضرغام خان کا دل بے چین ہوا تھا ارشک کی ایک جھلکیاں دیکھنے کے لئے

آج کل تو ضرغام خان کو خوُد سے زیادہ ارشک کی فکر لگی ہوئی تھی ارشک کو کیا چاہیے یہ اہم تھا اس کے لیے ضروری تھا۔

وہ ارشک اوُر ضرشک سے ملنے کی غرض سے اوپر آیا تھا جیسے ہی روم میں انٹر ہوا اس کے ہاتھ میں کافی سارے شاپنگ بیگز تھے پہلی بار وہ اپنے بیٹے کے لئے شاپنگ کر رہا تھا دل کر رہا تھا پورے کے پورا ہی شاپنگ مال خریدے اسے بچوں کے لیے جو دکھتا وہ سبھی اٹھا کر لے آیا تھا یہ جاننے بغیر کے ارشک اُس کے لائے سامان کو دیکھے گی بھی ۔

وہ اندر آیا تو ارشک بیڈ پر بیٹھی تھی سوچو میں گم جبکہ ضرشک اس کی گود میں بیٹھا آرام سے اپنی مما کے کبھی چہرے پر ہاتھ مارتا تو کبھی ارشک کے بال کھینچتے اسے خود کی طرف متوجہ کرتا لیکن

ارشک تو صبح سے اپ سٹ تھی جب سے ارشک نے منہا کے بارے میں سنا تھا وہ تب سے منہا کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

وہ تو رب کا شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ حویلی سے چلی گئی تھی اگر اس کے ساتھ بھی منہا کے جیسا ہو جاتا تو وہ بھی اپنی پھپھو کی طرح شائد حرام موت ہی گلے لگا لیتی ۔

منہا کا شوہر تو اس سے محبت کرتا تھا لیکن ضرغام خان کی نفرت وہ بھولی نہیں تھی کیسے نکاح کے بعد ضرغام خان نے اُسے پریشان کیے رکھا وہ سیاہ دن شاید ہی ارشک کبھی بھول پاتی یہ اس کے لیے آسان نہیں تھا ۔

جو زخم روح پر لگے وہ کبھی مدھم نہیں ہوتے ارشک اپنے میں غرق ضرشک کے لمس کو بھی محسوس نہیں کر رہی تھی اس پل اسے اپنی پھپھو کی تکلیف سب سے زیادہ بھاری محسوس ہو رہی تھی۔

ضرغام خان نے سارا سامانِ صوفے پر رکھا اوٗر چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا یہاں اب اسے دیکھتے ضرشک نے ارشک کی گردن میں چہرہ چھپا لیا تھا اوٗر ارشک کی گردن کے گرد اپنی چھوٹی چھوٹی بانہیں ڈالے وہ جیسے ارشک میں چھپنے کی کوشش کرکے لگا تھا۔

ضرغام خان نے ایک نظر اپنے بیٹے کو گھورا جو اسے تو کچھ زیادہ ہی اگنور کرتا تھا۔

ضرغام نے گلہ گنکار کر ارشک کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تھا وہ ضرغام خان کی موجودگی محسوس کرتے چونک کر سیدھی ہوئی تھی۔

ضرشک کی پیٹھ سہلائی جو شاید چاہتا تھا کہ اس کے مما صرف اس پر ہی توجہ دے سو وہ ارشک کی گال پر اپنے نرم و ملائم لب رکھتے اپنی مما کو مکھن لگا رہا تھا۔

ضرغام کو بے ساختہ اپنے ہی بیٹے سے جلن محسوس ہوئی تھی ابھی تو وہ محض چند مہینوں کا تھا اور یہ حال تھا جب وہ بڑا ہو گیا تو ضرغام خان کو لگ رہا تھا اُن دونوں کے درمیان ارشک کو لے کر ایک جنگ ہی چلتی رہے گی ہمیشہ ۔

ارشک نے ایک نظر صوفے پر پڑے سامانِ کو دیکھا یقیناً ضرغام خان اپنے بیٹے کے لئے لایا ہو گا یہ ساری چیزیں لیکن ارشک کو ضرغام خان کی لائی ہوئی کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ کبھی بھی ضرغام خان کا لایا ہوا سامانِ نہیں یوز کرنے والی تھی پہلے بھی اگر مجبوری نہ ہوتی تو وہ کبھی ضرغام خان کا لایا ہوا سامانِ نہیں استعمال کرتی اگر تو ضرغام خان یہ سب اپنی خوشی سے لے کر آیا تھا وہ ضرغام خان کی یہ خوشی برباد کرنے والی تھی ۔

کیا ہوُا ارشک؟؟ تمھاری طعیبت تو ٹھیک ہے؟؟؟ اس ٹائم ایسے " لیٹی ہوئی ہو؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟"وہ بیڈ لے کنارے ٹک گیا تھا اوُر ارشک کی طرف دیکھتے ہوئے بغور پریشانی سے پوچھنے لگا تھا۔

آپ کو کیوں فکر ہو رہی ہے میری؟؟؟"ارشک چیخی تھی آج تو "
جیسے منہا کی تکلیف محسوس کرتے اُسے حویلی والوں سے نئے سرے
سے نفرت محسوس ہو رہی تھی اوٗر شاید اُن میں سر فہرست سردار
ضرغام خان ہی تھا کیونکہ ضرغام کی ماں کی وجہ سے منہا کے ساتھ
اتنا برا ہوا۔

بیوی ہو میری"!!!ارشک کا یہ روٗیہ ضرغام خان کے لیے برداشت "
کرنا بہت مشکل تھا لیکن جانتا تھا کہ غلطی بھی تو ضرغام کی اپنی تھی
کتنا غلط کر چکا تھا اب اگر ارشک ایسا کر رہی تھی تو اصولا ضرغام
خان کو ارشک بے رُخی بے اعتنائی برداشت کرنی چاہیے تھی جتنی
ایک طویل عرصہ ارشک نے کی تھی لیکن اپنی باری میں وہ اتنا
کمزرہ کیوں ہو گیا تھا۔

شائد وہ ارشک سے محبت کرنے لگا تھا تبھی وہ ارشک کو خوُد سے دور اس کی بے اعتنائی وہ سہہ نہیں پا رہا تھا۔

بہت جلدی یاد آ گیا آپ کو یہ کہ میں آپ کی بیوی ہوں جب " میرے وجودِ سے کھیلتے تھے زہنی اذیت دیتے تھے میری سسکیاں آپ کو سکون دیتی تھیں تب میں یاد نہیں آئی آپ کو ارشک میری بیوی ہے لیکن تب کیسے یاد آتی تب تو ارشک ونی میں آئی وہ لڑکی تھی جس کے بابا نے سرادر ارتضیٰ خان کا قتل کیا تھا۔۔۔"ارشک زور سے چلائی تھی اور اب کی بار ضرشک نے رونے کے لئے ہونٹوں کو ٹھیرا کیا تھا پر ارشک نے جلدی سے اسے کندھے سے لگاتے اس کی پشت سہلائی تھی ۔

بی بی جان والا واقع وہ بھولی نہیں تھی ضرشک اونچی آواز میں بات کرنے سے بھی ڈر جاتا تھا بچہ تھا ایسے لہجوں کا عادی نہیں تھا تبھی ضرشک کے لئے برداشت کرنا بھی مشکل ہوتا تھا۔

"ارشک تم کیوں مُجھے وہ سب یاد دلاتی ہو"!!ضرغام اپنے بالوں کو پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے بولا تھا جبکہ ارشک طنزیہ انداز میں ہنسی تھی۔

"ایسی ہی تکلیف مجھے بھی ہوتی تھی۔۔۔وہ اپنی آنکھوں میں امنڈ آنے والے آنسوؤں کو صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

"م۔۔۔۔م۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔ارشک کو مسلسل ضرغام خان سے باتیں کرتے دیکھ کر ضرشک کا مما والا باجا بجا تھا ارشک کان کی لو تک

سرخ ہوئی تھی وہ ضرغام خان کے سامنے کس حلیے میں تھی

ضرشک کو فیڈ کروانے کے بعد اسے اپنے حلیے کا احساس تک نہیں ہوا تھا لیکن اب ضرغام خان کی نظریں اپنی نشب و فراز پر دیکھتے وہ سرخ ہوتے جلدی سے اپنی شرٹ ٹھیک کرنے لگی تھی پر اس کی قسمت خراب تھی جو وہ کوشش کے باوجود بھی ضرشک کی وجہ سے اپنی شرٹ ٹھیک نہیں کر پا رہی تھی ضرغام خان نے آگے کو ہوتے ارشک کی شرٹ خود ٹھیک کی تو ارشک نے جلدی سے ضرغام خان کو پیچھے کیا تھا۔

وہ کیسے ایسی حرکت کر سکتا تھا ارشک کا چہرہ سرخ قندھاری ہوا تھا وہ ضرغام کو گھور بھی نہیں سکی تھی اس پل اپنی پوزیشن دیکھتے اُسے یہ کام کرنا بھی انتہائی مشکل لگا تھا۔

ریلیکس ارشک تم تو ایسے بیہیو کر رہی ہو جیسے فرسٹ دیکھا "
تمھیں میں نے جبکہ میں پہلے کتنی بار تمھارے قریب آ چکا ہوں
جانتی ہو ناں اوٗر میں نے تمھیں کافی قریب سے دیکھا ہوا ہے
کیونکہ تمھیں اتنے قریب سے دیکھنے کا تمھاری گہرائیوں میں
اتارنے کا حق بھی صرف ضرغام خان کو حاصلِ ہے میں نے تو
تمھیں بغیر کسی پردے کے بھی دیکھا ہوا ہے سو بی نارمل۔۔۔۔"وہ
ارشک کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا ارشک کے کان پر اپنے
سلگتے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا تو ارشک نے
اپنا ہاتھ ضرغام خان کے سینے پر رکھتے اُسے خوٗد سے دور کرنا چاہا
تھا۔

لیکن جیسے ہی ارشک کی نظر ضرغام خان کے اوپری بٹنوں سے نظر آتے کشادہ مضبوط سینے پر گئی وہ نظریں چرا گئی تھی ضرغام خان نے لبوں کو دانتوں تلے دباتے ہوئے ارشک کا یہ ایکٹ دیکھا تھا۔

وہ ابھی بھی ضرغام کے قریب آنے پر سرخ ہو جاتی تھی ضرغام خان مسکرایا اور خود پر اختیار کھوتے وہ ارشک پر جھکتے اس کے لبوں کو چوم چکا تھا۔

ارشک سٹل سی اسے دیکھ رہی تھی وہ ضرشک کے سامنے ایسی کوئی حرکت کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن ضرغام خان اور ارشک کو زبردست جھٹکا لگا جب ضرشک نے اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں میں ضرغام کے بال پکڑ کر اُنہیں کھینچا تھا شاید اسے ضرغام کا اپنی مما کے قریبی جانا پسند نہیں تھا۔

ضرغام خان سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس کا بیٹا اس کی بیوی پر قبضہ کر چکا ہے یعنی اب وہ ضرشک کی موجودگی میں اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جا سکتا تھا وہ اپنے بالوں کو ضرشک مٹھیوں سے بمشکل آزاد کروا سکا تھا جبکہ ضرشک کی اس حرکت پر ارشک ہنسی آئی تھی ارشک کو مسکراتے دیکھ کر ضرغام خان کی آنکھ سے ایک قطرہ گرتے اس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا کب ارشک ایسے مسکرائی تھی اس کے ساتھ اسے تو یاد بھی نہیں تھا۔

کاش کہ ان کی لائف بھی ایک ہپی کپل کی طرح سٹارٹ ہوتی یہاں سب اچھا اچھا ہوتا لیکن ان کے درمیان تو اتنا سب کچھ ہو گیا تھا۔

آپ میرے شوہر ہیں میرے وجودِ پر آپ کا حق ہے لیکن میرے"
دل پر میرا اپنا اختیار ہے آپ کا اوٗر اس دل میں آپ کے لیے
صرف نفرت ہے ضرغام خان صرف اوٗر صرف نفرت آپ مُجھے
زبردستی یہاں اپنے ساتھ تو رکھ سکتے ہیں لیکن زبردستی خوٗد سے
محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ میں آپ سے شدید
نفرت کرتی ہوں۔۔۔"وہ ضرغام خان کی آنکھوں میں خوٗد کے لیے
جزبات دیکھ چکی تھی ۔

جانتی تھی اب مقابل محبت کرنے لگا تھا لیکن کیا فایدہ جب وہ اسے
اپنے بابا کی بے گناہی کا یقین دلانا چاہتی تھی تب ضرغام خان نے
کسی بات پر یقین نہیں کیا ارشک کو منٹلی ٹارچر کیا اور اب یہ سب

۔

ارشک تم کوشش تو کر سکتی ہو ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو "
جائے لیکن تم کوشش ہی نہیں کر رہی ہو کیوں؟؟"!وہ ایک بے
بس نگاہ اپنی بیوی اوٗر بیٹے پر ڈالتے ہوئے بولا تھا وہ دونوں ہی اسے
خود سے دور کر رہے تھے اوٗر یہی بات ضرغام خان برداشت نہیں
کر سکتا تھا اسے اپنی بیوی اور اپنا بیٹا اپنے قریب چاہیئے تھا۔

اس کیوں کا جواب آپ مجھ سے مانگنے کے بجائے اگر خود سے "
مانگیں تو میرے خیال میں آپ کو بہتر جواب ملے گا اوٗر یہ سب
کیوں لائے ہیں آپ میرے بیٹے کو آپ کی لائی ہوئی چیزوں کو
استعمال نہیں کرنا ہے۔۔۔"وہ ضرشک کو گود میں اٹھائے بیڈ سے
اٹھی تھی۔۔۔

ضرغام اس کے قریب تھا کہ اس کے وجودِ سے اٹھتی مردانہ مہک وہ اپنے انتہائی قریب محسوس کر رہی تھی اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ ضرغام خان اُسے اپنے قریب کرے ۔

کیوں یہ میرا فرض ہے اور میں اپنا فرض پورا کروں گا میرا بیٹا " ہے یہ میں اچھا شوہر نہیں بنا سکا جانتا ہوں میں لیکن تم مجھے آچھا باپ بننے سے نہیں روک سکی تمھارے ساتھ میں نے زیادتی کی غلط کیا لیکن خدایا میرے بیٹے کے ساتھ مُجھے یہ سب نہیں کرنا کل کو مجھے آگے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے پہلے ہی تمھارا حق مار کر بہت بڑی غلطی کی ہے اب میں اپنے بیٹے کے ساتھ یہ نہیں کروں گا۔۔۔۔"وہ ضرشک کو تھامنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا چکا تھا۔

لیکن ضرشک ضرغام خان کی طرف جاتا بات تب تھی اس نے تو صاف صاف انکار کر دیا تھا بلکہ اپنی مما کے سینے میں گھسنے کی کوشش کرنے لگا تھا وہ بچہ تھا ضرغام خان اس کے لیے بالکل ایک اجنبی انسان تھا جسے وہ جانتا تک نہیں تھا۔

بچوں کے زہن بھی کورے کاغذ کی طرح ہوتے ہیں جن پر خوُد لکھنا پڑتا ہے اوُر کہیں نہ کہیں ضرشک کو ارسام کی عادت تھی وہ جب سے پیدا ہوا تھا ارسام میر کو اپنے قریب دیکھ رہا تھا۔

اور اب ایسے اچانک سے ضرغام کا اس کے سامنے آنے اوُر ضرشک کو پیار کرنا شاید اس بچے کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

میرا بیٹا ہے یہ آپ کو نہیں پتہ اس کو دنیا میں لانے کے لیے میں" نے کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اگر میں حویلی میں ہوتی اور آپ کے باپ کے قاتل کی بیٹی ہی رہتی تو کیا آپ میرے بچے کو اپنا نام دیتے۔۔۔۔؟؟؟"وہ اپنے رخساروں پر پھسلتے ہوئے آنسوؤں کو بمشکل صاف کر رہی تھی۔

ارشک یہ کیسا سوال ہے بیوی تھی تم میری تب بھی اور اگر مُجھے" معلوم پرتا اس متعلق تو با خدا تمھیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دیتا میں۔۔۔"وہ ارشک کے سوَال پر غرایا تھا شاید غصہ بھی آیا تھا۔

انہہ تب یہ بات معلوم ہوتی تو دیکھتی میں جب آپ کے بابا اپنی" بیوی اور بیٹے کے ہوتے دوسری شادی کر سکتے ہیں تو آپ کیوں

نہیں آپ بھی تو اُنہی کے بیٹے ہیں رگوں میں خون تو اُنہی کا ہے ناں"!!!وہ چاہا کر بھی منہا والے واقعے کو اپنے زہن سے نکال نہیں پا رہی تھی تبھی وہ ضرغام کے سامنے بول بھی چکی تھی یہ بات ۔

تمھیں کیسے پتہ چلا بابا کے پاسٹ کے بارے میں"!!!وہ اپنی بیرڈ " سہلاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جبکہ ارشک نے اُسے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا وہ ضرشک کو لے کر روم سے نکلنے لگی کہ ضرغام خان نے نرمی سے اس کی کلائی اپنے ہاتھوں میں جکڑی تھی۔۔۔

بابا نے جو کیا اگر وہ مجھے کرنا ہوتا تو میرے پاس آپشن تھا دوسری " شادی کا میں کر سکتا تھا لیکن نہیں کی تمھیں کیا لگتا ہے دادا جان نے مجھے فورس نہیں کیا دوسری شادی کے لیے سب نے کیا لیکن

میں نے خود انکارِ کیا تب مجھے بابا کے ماضی کے بارے میں نہیں پتہ تھا لیکن میں خوُد دوسری شادی کے حق میں نہیں تھا۔۔۔ مُجھے لگتا تھا کہ میں دو بیویوں میں برابری نہیں کر سکوں گا۔۔۔"وہ نجانے کیوں ارشک کو وضاحت دے رہا تھا۔

اگر کر لیتے تو بھی مُجھے فرق نہیں پڑتا"!!!اپنی کلائی آزاد کرواتے " وہ روم سے نکل آئی تھی۔

••••

ارشک ضرغام خان کو یہ بول تو آئی تھی کہ "آگر کر لیتے تو مُجھے فرق نہیں پڑتا "....لیکن یہ سچ تھا کہ اسے فرق پڑتا تھا وہ ضرغام خان کو معاف نہیں کر پا رہی تھی لیکن کہیں نہ کہیں دل میں

ضرغام خان کو لے کر نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا ضرغام خان اب بدل چکا تھا۔

دل کہہ رہا تھا اسے معاف کر دو لیکن نہیں وہ اتنی جلدی دوبارہ ضرغام خان پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی ۔

میں کیوں سوچ رہی ہوں اُنہیں کیا پتہ وہ ضرشک کے لیے ایسا " بول رہے ہوں اوٗر میں ان کے بارے میں ایسا سوچ رہی ہوں نہیں ارشک تمہیں کمزور نہیں پڑنا ورنہ ضرغام پھر سے تمھارے ساتھ یہی سب کرے گا جو وہ پہلے کر چکا ہے۔۔۔"وہ خوٗد کی سوچ پر خود کو ڈپٹنے لگی تھی۔

وہ انہی سوچوں میں نیچے آئی تو زرانیل کو شمس خان اور باقی سب کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر اُسے سلام کیا اور ارواح کے متعلق پوچھا تھا

۔

"وہ ضرشک کو اپنی گڑیا وہ آ رہی ہے آپ اسے مجھے دیں زرا۔۔۔" گود میں اٹھاتے ہوئے بولا تھا جو اس کے پاس آتے ہی مسکراتے ہوئے زرانیل کی گردن میں اپنی چھوٹی چھوٹی بانہیں ڈال گیا تھا ضرشک کی زرانیل کے ساتھ بھی اٹیچمنٹ کافی زیادہ ہو گئی تھی تبھی تو وہ زرانیل کے پاس آرام سے رہ لیتا تھا۔

ارشک نے ایک نظر شمس خان کو دیکھا جو ضرشک کو دیکھ رہے تھے یعنی وہ بھی اسے گود میں اٹھانا چاہتے تھے لیکن ارشک ایسا

نہیں کر سکتی تھی اسے اپنے بیٹے کو ان لوگوں کے ساتھ اٹیچ نہیں کرنا تھا۔

بھائی میں چلی جاؤں اوپر ارواح کے پاس"وہ باقی سب کے ساتھ " کمفٹیبل نہیں تھی تبھی تو ارواح کے پاس جانا چاہتی تھی۔

وہ نیچے آ رہی ہے پھر بھی آپ کو جانا ہے تو جائیں۔۔۔"وہ ارشک" سے بولا تو وہ ارواح کے کمرے میں جانے کے واپس قدم بڑھاتی کہ وہ اسے نیچے آتے ہوئے دکھائی دی تھی لیکن تھوڑی اپ سٹ تھی۔

وہ زرانیل کے کمرے سے باہر آنے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے فرحین بیگم کے کمرے میں چلی گئی تھی اور اب نیچے آئی تھی۔

ارواح ٹھیک ہو تم؟؟"ارشک اُسے دیکھتے پریشان ہوئی تھی جبکہ " ارواح نے اُسے تسلی دی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے اوَر پھر وہ دونوں چلتے ہوئے باقی سب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھیں ۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 129

•••••

آرمینا اور عالمیار صبحِ دیر تک بھی سوتے رہے تھے عالمیار نے اُسے بمشکل سونے دیا تھا تو اب اس کی آنکھ بھی مشکل سے کھلنی تھی اور عالمیار خوَد بھی تو پرسکون سو رہا تھا۔ آرمینا اٹھی تو اس کی آنکھیں

پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں صبح کے نو بج رہے تھے جب کل وہ واپس آئی تھی تب شام کے پانچ تھے اسے اس پل شدید بھوک بھی لگ رہی تھی کیونک عالمیار نے اُسے ٹھیک سے کیک بھی نہیں کھانے دیا تھا۔

وہ ایک نظر خوُد کو دیکھ کر لبوں کو دانتوں تلے دبا گئی تھی اس وقت وہ عالمیار کی ٹی شرٹ میں تھی جب کہ وہ شرٹ لیس گہری نیند سو رہا تھا وہ اسے دیکھنے ناک سکھیرتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش میں تھی ۔

اگر عالمیار کی آنکھ کھل جاتی اوُر اُسے پھر سے وہ خود میں قید کرتا تو اُسے پھر دوپہر تک وہ اپنی پناہوں سے آزادی نہیں دیتا تبھی وہ

عالمیار کا ہاتھ جو اس کے گرد بندھا ہوا تھا اسے نرمی سے خود سے الگ کرتے وہ اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی تھی ۔

اپنے حلیے کو دیکھتے اسے شدید شرم محسوس ہو رہی تھی اپنی گردن پر اور نیچے عالمیار کی شدتوں کے گہرے نشان دیکھتے وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی اس وقت وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی ۔

عالمیار کی رات کی شدتیں یاد کرتے وہ کپکپا سی گئی تھی اتنی شدت تھی عالمیار کے ہر ایکٹ میں جسے سہتے وہ ایک بار تو رونے لگی تھی عالمیار نے اُسے خود کے ساتھ لگائے نرمی سے اُس کے بہتے آنسو صاف کیے تھے ۔

آرمینا اگر تم ریڈی نہیں ہو۔۔۔"وہ آرمینا کے رونے سے یہی "
سمجھا تھا کہ آرمینا اس وقت شاید کمفٹیبل نہیں ہے لیکن آرمینا نے
اُس کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا کیونکہ یہ سب نہیں تھا۔

وہ پل یاد کرتے آرمینا کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ اپنی شرٹ
کا بٹن کھولتے خوُد کو آئینے میں دیکھنے لگی تھی ۔

مقابل کی شدتوں کا سب سے زیادہ نشانہ آرمینا کی گہرائیاں تھیں ۔

افففف میں کیوں سوچ رہی ہوں اُنہیں جلدی سے شاور لو آرمینا "
ورنہ وہ جن پھر تم سے چمٹ گیا تو تمھاری خیر نہیں ہے۔۔۔"وہ
خود سے بولتے شاور لینے چلی گئی تھی اوُر تقریبا ایک گھنٹے بعد وہ
ڈریسنگ روم میں موجود تھی۔

اس نے لائٹ گرین کی شارٹ فراک پہن رکھی تھی لائٹ گرے کلر کا ٹروزار اوٗر ساتھ لائٹ گرین کلر کا ہی دوپٹہ تھا جسے گردن میں ڈالے وہ اب آئینے کے سامنے کھڑی ڈائیر سے اپنے بالوں کو خشک کر رہی تھی۔

عالمیار بے خبر سو رہا تھا وہ اسے آواز دینے لگی تھی عالمیار نے اُسے رات کو بتایا تھا کہ وہ لوگ گھر جائیں گے کل وہ تب سے کافی ایکسٹڈڈ تھی واپس جانے کے لیے تبھی تو جلدی جلدی تیاری کر رہی تھی۔

پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اسے عالمیار کے لئے کھانا پکانا چاہیے کیونکہ آج تک وہ اس کے لئے کچھ نہیں بنا پائی تھی۔

وہ یہ ہی سوچتے ہوئے کچن میں آئی یہاں کک سارا ناشتہ ریڈی کر چکا تھا وہ منہ بنا کر رہ گئی تھی اور یہ پلان بعد پر رکھتے وہ عالمیار کو جاگنے کی غرض سے روم میں واپس آئی تھی۔

لیکن اسے شرٹ لیس دیکھتے وہ عالمیار کے مردانہ چوڑے سینے سے نظریں چرا گئی تھی۔

عالمیار عالمیار"!!!وہ عالمیار کے قریب جا کر اسے اٹھانے کا رسک " نہیں لے سکتی تھی تبھی بیڈ کے قریب کھڑی ہوئی ہی اسے آواز دے رہی تھی۔

لیکن وہ تو جیسے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ کافی بار اسے آواز دے چکی تھی لیکن وہ اگنور کر رہا تھا اب کی بار وہ تھک کر عالمیار کے قریب آئی تھی اس کے کندھے پر زور سے مکا مارا تھا۔

عالمیار جو اسی لمحے کے انتظارِ میں تھا اس نے کھینچ کر آرمینا کو اپنے اُوپر گرایا تھا آرمینا کے کھلے بال جنہیں اس نے ابھی تک باندھا نہیں تھا وہ عالمیار کے چہرے پر گرے تھے۔

"چھوڑیں آپ جاگ رہے تھے مطلب مجھے تنگ کر رہے تھے بہت برے ہیں میں کب سے آپ کو آوازیں دے رہی تھی اوٗر آپ تھے کہ کانوں میں روئی دے کر بیٹھے تھے جو سنائی نہیں دے رہا تھا آپ کو کچھ بھی یا پھر جان بوجھ کر رہے تھے آپ ایسا بتائیں

مُجھے"!!!وہ زور سے چلائی تھی لیکن عالمیار نے اس کی چیخوں پر دھیان دیئے بغیر اسے خوُد میں قید کیا تھا۔۔۔

اٹھی کیوں مجھ سے پہلے؟؟؟اور ساتھ شاور بھی لے لیا باتھ " بھی؟؟؟ ناٹ فیئر جاناں"!!!وہ آرمینا کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے خماری سے بولا تھا شاید اسے آرمینا کا اکیلے باتھ لینا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

آپ تو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے مجھے سخت قسم کی " بھوک لگی ہوئی ہے اگر آپ نے مجھے نہیں چھوڑا تو میں تو پہنچ گئ اوپ۔۔۔"ر اس کے منہ میں ہی رہ گیا تھا کیونکہ عالمیار کی گرفت

آرمینا کے بازوؤں پر شدید سخت ہوئی تھی آرمینا کو مقابل کی انگلیاں اپنے بازوؤں میں پیوست ہوتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔۔۔

آج کے بعد ایسی باتیں منہ سے مت نکالنا آرمینا مجھ سے نہیں " ہوتی یہ بات برداشت کہ تم مجھ سے دور جاؤ میں اب مزید تم سے دوری نہیں سہہ سکتا ہوں بہت مشکل ہے یہ میرے لیے"!!!وہ آرمینا کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے گہری سانس بھرتے ہوئے بولا تھا۔

آرمینا تو کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں تھی مقابل کا ایسا ری ایکشن دیکھنے کو ملے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہیں نہ کہیں وہ سہم گئی تھی عالمیار کے اس بیہیویر کی وجہ سے۔

نہیں میں تو بس آیسے ہی۔۔۔"وہ مری مری آواز میں بولی تھی "
اس کی آنکھوں میں نمی بھی آ گئی تھی جو مقابل نے بہت مشکل
سے دیکھی تھی اوٗر آرمینا کے بھیگے نین کٹورے پر اپنے لب رکھے
تھے۔

مُجھے ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنے ہیں آرمینا میں ان آنکھوں "
میں اپنی محبت کے گہرے رنگ دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں جب
میں جاؤں یہ آنکھیں میرا انتظار کریں۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکا
اسے جانے والی بات نہیں کرنی تھی۔

کہا۔۔۔کہاں۔۔۔۔ جا رہے ہیں"!!!وہ پریشان ہوئی تھی عالمیار "
کے جانے کا سن کر ہی روح فنا ہونے لگی تھی کیسے برداشت کر سکتی
تھی وہ اب عالمیار خان کی دوری بہت مشکل تھا یہ آرمینا کے لئے ۔

کہیں نہیں جا رہا بس ایسے ہی بول رہا تھا تم پریشان مت "
ہوں۔۔۔"وہ آرمینا کو بیڈ پر شفٹ کرتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں
کو قید کرتے اپنی محبت اس کے ہونٹوں پر دکھانے لگا تھا۔

لمحے فسواں خیز تھے عالمیار خان اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے
سہلاتے ہوئے وہ بہک سا گیا تھا اوٗر آرمینا نے اس کے برہنہ سینے
پر اپنے ناخن گاڑے تھے کیونکہ اُس کی اب سانس پھول چکی تھی
لیکن مقابل کو جیسے پرواہ ہی نہیں تھی اس بات کی وہ تو خوٗد کی
تشنگی مٹانے میں مگن تھا۔

افففف آپ تو سانسیں ہی پی جاتے ہیں"!!!وہ جب اس کی "
سانسوں کو آزادی بخشتے ہوئے پیچھے ہوا تھا تب وہ شکوے بھری
نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی وہ مسکرایا تھا اور آرمینا نے اُس
کے کندھوں پر اپنے ناخن گاڑے تھے۔

یار اب بس کر دو رات سے تو میرے سینے کو اچھا خاصا زخمی کر "
چکی ہو تم ابھی تک دل نہیں بھرا ہے جو پھر سے ناخن گاڑ رہی
ہو۔۔۔"عالمیار نے اُس کی توجہ خوُد کی طرف کروائی تھی آرمینا
محض نظریں چرا کر رہ گئی تھی اس کے کشادہ سینے پر آرمینا کے
دانتوں اوُر ناخنوں کے بڑے بڑے نشان تھے۔

آپ بھی تو اتنی شدت"!!!وہ بولتے بولتے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ "
گئی تھی اسے شدید جھجھک محسوس ہو رہی تھی اوَر عالمیار نے بے
ساختہ قہقہ لگایا تھا۔

آرمینا کی وہ بات تھی آ بیل مُجھے مار۔۔۔

مائی سوئٹ وائفی۔۔۔"وہ آرمینا کے عارض پر بہتے شبنمی قطرے "
اپنے ہونٹوں سے چن گیا تھا۔

عالمیار مُجھے بہت بھوک لگ رہی ہے"!!!اب کی بار وہ اس کی "
طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی اوَر عالمیار کو اس پر
ترس آ گیا تھا تبھی وہ اٹھا تھا اوَر اُسے دیکھتے باتھ روم چلا گیا تھا۔

آرمینا نے سکون کا سانس خارج کیا تھا ورنہ اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی چھوڑ دے گا اسے ۔

پر وہ بیڈ سے اٹھتے اپنے بکھرے حلیے کو سٹ کرنے لگی تھی جو وہ کافی بے ترتیب کر چکا تھا اپنے بالوں کا لوز سا جوڑہ بناتے وہ کمرے کو سٹ کرنے لگی تھی۔۔۔

روم میں ابھی تک کیک ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا رات اسے عالمیار نے ٹھیک سے کیک نہیں کھانے دیا تھا آرمینا کو نئے سرے سے کیک نا کھانے کا غم ہوا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا وہ بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی اوٗر اپنے بالوں کو پونی میں قید کرتے وہ اپنے لبوں پر ہلکی سی لپسٹک لگا گئی تھی جب عالمیار باتھ روم سے

نکلا تو اُسے آئینے کے سامنے کھڑے دیکھ کر وہ چینج کرنے کی غرض سے باتھ روم میں جانے کے بجائے آرمینا کی طرف بڑھا تھا۔

اپنی محبتوں کے گہرے رنگ اسے آرمینا پر چڑھے ہوئے نظر آ رہے تھے وہ آگے بڑھتے ہوئے آرمینا کو بیک ہگ کرتے اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکا چکا تھا۔

آپ۔۔۔"آرمینا کی نظر جیسے ہی عالمیار پر پڑی وہ بول پڑی لیکن " اسے شرٹ لیس صرف ٹروزار میں دیکھتے اُسے شدید شرم محسوس ہوئی تھی۔

کیا ہوا جاناں۔۔۔"فوکس آرمینا کے لپسٹک سے سجے ہونٹ تھے جو" عالمیار کو کافی اٹریکٹ کر رہے تھے وہ اُن پر جھکنے لگا لیکن آرمینا نے اس کے لبوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے تھے ۔

میں نے ابھی لپسٹک لگائی ہے اسے خراب نہیں کرنا پلیز۔۔۔ " آپ جائیں چینج کریں ہمیں جانا بھی تو ہے واپس میں بہت نروس ہوں نجانے سب کو دیکھ کر کیسے ری ایکٹ کریں گے اوٗر آپ اتنے نارمل کیسے ہیں۔۔۔"!!!وہ عالمیار کے لبوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے بولی تھی جس پر عالمیار خان مسکرایا تھا۔

یہ سب ابھی کیوں سوچوں میں جب وہاں جائیں گے تو دیکھیں "
گے کیا کرنا ہے ہمیں تم بس فحال مجھ پر فوکس کرو"!!!وہ آرمینا کے
لبوں پر جھکتے اپنے لب رکھ گیا تھا انداز میں شدت تھی وہ شدت
سے آرمینا کی سانسوں کو خود میں انڈیل رہا تھا۔

آرمینا نے گرنے سے بچنے کے لئے عالمیار کی گردن میں بانہیں ڈالی
تھیں آرمینا کے مزید قریب آنے پر عالمیار کی شدت میں اضافہ
ہوا تھا آرمینا کی گہرائیوں کو اپنے سینے پر محسوس کرتے وہ کافی
مدہوشی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبائے اس کی سانسیں
خوٗد میں انہیل کر رہا تھا۔

آرمینا نے اس کے لبوں پر زور سے دانٹ گاڑتے ہوئے اُسے پیچھے
کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کچھ کامیاب بھی ہوئی تھی کیونکہ

وہ اُسے آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا اور آرمینا گہرے سانس لینے لگی تھی اس کی لپسٹک کا بیڑا غرق وہ کر ہی چکا تھا۔

آرمینا نے زور سے اپنا پاؤں عالمیار کے پیر پر مارتے اپنا غصہ نکالا تھا وہ ہنسے لگا اس کی ہنسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔ وہ مزید آگ بگولا ہوئی تھی یہ انسان جان بوجھ کر اسے غصہ نہ دلائے یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

آپ جائیں چینج کریں کیا اب جہاں کھڑے ہو کر نمائش ضرور " کرنی ہے آپ نے اپنی۔۔۔"وہ پہلے ہی عالمیار کی حرکت سے سرخ تھی مزید اسے شرٹ لیس دیکھتے ہوئے وہ مزید سرخ ہوئی تھی۔

کسی غیر کے سامنے تو نمائش نہیں کر رہا اپنی بیوی کے سامنے کھڑا"
ہوں ویسے بھی رات بھی تو میری بانہوں میں تھی شرٹ تو میں نے
تب بھی نہیں پہنی تھی تب تو نہیں شرمائی تھی اب کیوں شرما رہی
ہو تم بتاؤ مجھے؟؟؟"وہ جان بوجھ کر اسے مذید زچ کر رہا تھا جو کہ
وہ ہو بھی رہی تھی۔

آپ کیوں"!!!وہ آپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے رونے "
لگی تھی عالمیار کو اپنا مذاق کرنا مہنگا پڑا تھا وہ اسے اپنے ساتھ لگا گیا
تھا۔

جاناں سوری میں جا رہا ہو ہوں چینج کرنے ویٹ کرو میرا اوئر "
بریک فاسٹ کے بعد نکلتے ہیں رونا نہیں ہے مجھ سے برداشت نہیں
ہوتا تمھارا رونا جانتی ہو نا تم۔۔"وہ آرمینا کو اپنے حصارِ سے آزاد

کرتے ہوئے پیچھے ہوا تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔

آرمینا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے یہ بندہ اسے کچھ زیادہ ہی تنگ کرتا تھا وہ جانتی تھی لیکن اب وہ بھی عالمیار کو اپنے حساب سے ڈیل کرنے والی تھی مقابل کی کمزوری اس کے آنسو تھے اب یہ انہیں ہی استعمال کرنے والی تھی۔

عالمیار واپس آیا تو گرے کلر کی جینز پر لائے ییلو کلر کی شرٹ میں تھا جس کے بٹن وہ بند کر رہا تھا اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا پھر اپنے بالوں میں برش کرتے وہ آرمینا کا ہاتھ تھامے کچن کی طرف چلا گیا تھا کھانا کھاتے ہوئے وہ اب گاؤں کے لیے نکلے تھے عالمیار ڈرائیو کرتے ہوئے بھی مسلسل آرمینا کو دیکھ رہا تھا۔

••••

ابر شم اوَر تعزیز کے درمیان ویسے تو کافی حد تک سب نارمل ہی چل رہا تھا ہاں لیکن اس کے بعد اُن میں تعزیز کی جاب سے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی تعزیز اس موضوع پر بات کرنا چاہتا تھا ساری رات تعزیز سگریٹ پیتا رہا تھا ابر شم سو چکی تھی ۔

تعزیز کی کافی دیر سے آنکھ لگی تھی لیکن اب وہ جاگ چکا تھا کیونکہ اُسے آفس جانا تھا ابر شم کی فضول سی ضد کی وجہ سے وہ آفس جانا نہیں چھوڑ سکتا تھا سو ابھی وہ آفس کے لئے ریڈی ہو رہا تھا بلیک جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا ناشتہ وہ بنا چکا تھا خود تو اس نے کر بھی لیا تھا اوَر ابر شم کا وہ ٹیبل پر رکھ کر آیا تھا کہ جب اٹھے گی خود کر لے گی۔

وہ جانتا تھا کہ ابر شم خوَد بھی آفس جائے گی لیکن وہ صبحِ صبحِ اپنے اور ابر شم کے درمیان کسی قسم کی فضول کی بحث نہیں چاہتا تھا تبھی وہ ابر شم کو جگائے بغیر جانے والا تھا۔

لیکن عین اس وقت جب وہ خود پر پرفیوم سپرے کر رہا تھا ابر شم کی آنکھ کھل گئی تھی وہ تعزیز کو تیار دیکھتے بدک کر اٹھی تھی زہن میں کچھ کلک ہوا تھا یعنی وہ اس کے کہنے کے باوجود آفس جا رہا تھا کسی اوَر کے آفس وہ یہ بات کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

تعزیز ہم اس ٹاپک پر بات کر چکے ہیں پھر صبح صبحِ کہاں جا رہے " ہو تم میں نے کہا تھا کہ اپنے آفس کے ہوتے تم کسی اوَر کے آفس میں جاب نہیں کر سکتے ہو۔۔۔"وہ اپنی نائٹ شرٹ کے بٹن

بند کرتے ہوئے اٹھ کر تعزیز کے قریب آئی تھی جو اپنی کالی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

" اوئر شاید میں نے بھی آپ سے کچھ کہا تھا اگر آپ کو یاد ہو میں کنٹریکٹ کر چکا ہوں اب کیسے درمیان میں چھوڑ سکتا ہوں جاب کو جبکہ آج میرا فرسٹ ڈے ہے آفس میں؟؟؟"وہ سینے پر ہاتھ باندھے ابرشم سے استفسار کر رہا تھا۔

" تعزیز تم کیسے مطلب؟؟؟"وہ پریشان ہوئی تھی وہ ضدی تھی بہت زیادہ لیکن یہ سر پھرا انسان اس سے کہیں زیادہ ضدی تھا یہ بات وہ پچھلے ایک سال سے اس کے ساتھ رہتے اچھے سے جان چکی تھی۔

کیا مطلب میں کیسے؟؟؟"ابر شم کی اسی بحث سے وہ بچنا چاہا رہا تھا "
لیکن اب صبحِ صبحِ وہ اٹھتے ساتھ ہی سوال جواب کر رہی تھی۔

تم نہیں کر سکتے ہو میں نہیں جانے دوں گی"!!!وہ اپنے بالوں کو "
پیچھے کرتے ہوئے آگے بڑھتے تعزیز کے گلے لگ گئی تھی۔

پلیز آپ کو بھی جانا ہو گا آفس میں نے ناشتہ بنا دیا ہے کر لیجیے گا"
ابھی مُجھے جانا ہے لیٹ ہو رہا ہوں آپ فریش ہو جائیں"!!وہ اسے
خود سے الگ کرنے لگا لیکن ابر شم نے اس کی کوشش ناکام بناتے
ہوئے اس کی شرٹ کو زور سے مٹھیوں میں جکڑا تھا۔

تم کیسے جا سکتے ہو تعزیز ایک چھوٹی سی بات کو تم ایشو بنا کر اتنا بڑا"
فیصلہ کر گئے یہ جانے بغیر کہ میں تمھیں کسی کے آفس میں نہیں

جانے دوں گی پھر بھی تم جانے کا سوچ رہے ہو کیوں؟؟؟"وہ اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی۔

۔

یہ وہ سوچ چکی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے وہ کبھی تعزیز کو ایسے اُس آفس میں نہیں جانے دے گی۔

میم پلیز میں پرانی باتوں کو بھول چکا ہوں آپ بھی بھول جائیں " اوَر اس ٹاپک پر میں مزید بات نہیں کرنا چاہتا ہوں تو آپ نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔۔۔"!!!وہ ابر شم کو خوَد سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تھی کہ اس کی کوشش ناکام بنا رہی تھی۔

نو تم نہیں جاؤ گے ہم آفس جائیں گے"!!!وہ اُسے جیسے حکم دے "
۔رہی تھی

۔

رئیلی آپ کو لگتا ہے کہ میں اُس آفس میں جاؤں گا واپس نہیں "
اب میں اپنی مرضی سے جاب کروں گا اوٗر آپ اگر اسے بار بار
ڈسکس کرتی رہیں گی تو ہماری پرسنل لائف کافی متاثر ہو چکی ہے
اس چیز سے۔۔۔"وہ سپاٹ انداز میں بولا تھا۔۔

تعزیز ہماری پرسنل لائف آفس سے ہی شروع ہوئی تھی تم بھول "
رہے ہو شائد لیکن تم کیوں اس بات کو لے کر اتنا ایشو کریٹ کر
رہے ہو دیکھو میں مانتی یوں میری غلطی تھی سوری بھی کر چکی

ہوں مجھے لگا تھا کہ ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن میں غلط تھی شائد ہمارے درمیان تو یہ سب کچھ ویسے کا ویسا ہی موجود ہے کیا تمہیں نہیں لگتا ہے کہ ہمیں ساری تلخیاں دور کرنی چاہیے۔۔۔"وہ اس کے دور جھٹکنے کے باوجود بھی تعزیز سے دور نہیں ہوئی تھی۔

ہم میں سب سٹ ہو چکا ہے آپ بات کو بڑھا رہی ہیں ہم اس " ٹاپک پر بات نہ کریں جانتی ہیں مُجھے اب ایشو پر بات نہیں کرنی ہے۔۔۔"وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

کیوں تعزیز کیوں"!!!وہ روہانسی ہوئی تھی اسے کہیں نہ کہیں امید " تھی کہ تعزیز صبح اس کے ساتھ ہی جائے گا آفس میں لیکن ابھی تک وہ اپنی بات پر قائم تھا۔

پلیز۔۔۔"وہ بھی ابرشم کے انداز میں بولا اوٗر اپنی شرٹ ٹھیک "
کرتے ہوئے روم سے نکلا تھا۔

میں بھی دیکھتی ہوں کیسے جاتے ہو تم تمھارے پیچھے ہی آوٗں گی "
میں تمھیں اس چڑیل کے آفس میں اکیلے نہیں جانے دوں
گی۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو جھنجوڑتے ہوئے بولی تھی ۔

وہ باتھ روم چلی گئی تھی واپس آئی تو بلیک کلر کے ڈریس میں بالکل تیار تھی۔ وہ اپنے گلے میں سٹولر ڈالتے ہوئے مسلسل تعزیز کے متعلق سوچ رہی تھی ۔

وہ آج خوٗد ڈرائیو کرنے والی تھی اسے اس آفس میں جانا تھا یہاں تعزیز کی جاب کا فرسٹ ڈے تھا۔

میری آج کی ساری میٹینگ کینسل کرتے ہوئے فاریہ انٹر پرائزز " کے ساتھ میری میٹینگ رکھو آگلے ایک گھنٹے تک۔۔۔"وہ اپنی سیکرٹری کو وائس نوٹ کرتے فون سائیڈ پر رکھ چکی تھی۔

خوُد ڈرائیو کر رہی تھی لیکن وہ یہ جانتی تھی کہ یہ گاڑی تعزیز کی ہے کیونکہ تعزیز شاید غلطی سے ابرشم کی گاڑی لے کر چلا گیا تھا اور یہ گاڑی تعزیز کی تھی جس کی بریکس فیل کی گئ تھی۔

ابرشم پہلے تو صحیح سے کار چلاتی رہی لیکن جب اس نے بریک لگانے کی کوشش کی تو ناکام رہی وہ کافی کوشش کر رہی تھی گاڑی رک جائے لیکن ایسا نہیں ہو رہا تھا وہ پریشانی سے سٹیرانگ گھما رہی تھی لیکن بے سود اب ابرشم کو خوف محسوس ہو رہا تھا گاڑی کی سپیڈ تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔

اس نے جلدی سے فون اٹھاتے تعزیز کو کال ملائی تھی لیکن دوسری طرف سے کال ریسو نہیں ہوئی تھی ۔

کال گئی ہی نہیں تھی کیونکہ وہ جس جگہ پر تھی وہاں نیٹ ورک ایشو تھا ابرشم نے زور سے فون سیٹ پر پھینکا تھا۔

وہ مسلسل کوشش کے باوجود بھی گاڑی کا بیلنس نہیں سنبھال پائی تھی اوٗر گاڑی سامنے ایک درخت سے ٹکرائی تھی ابرشم کی ایک زور دار چیخ نکلی تھی اور پھر گاڑی کے چاروں اطراف میں آگ لگ گئی تھی وہ اندر تھی نجانے ابرشم کے ساتھ کیا ہونا تھا۔

••••

آرمینا کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا جیسے جیسے وہ لوگ حویلی کے قریب پہنچ رہے تھے وہ اپنی بال شال پر اپنی گرفت مضبوط کر چکی تھی آرمینا کی اتنی گھبراہٹ دیکھتے عالمیار نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ ایسے ہی پریشان ہو رہی تھی۔

حالانکہ ایسا پریشان عالمیار خان کا ہونا بنتا تھا کہ وہ کتنے عرصے بعد اپنی فیملی سے ملنے جا رہا تھا لیکن وہ ریلیکس ہو کر ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ آرمینا پریشانی سے ناخن چبا رہی تھی۔

"آرمینا کیوں اتنی پریشان ہو؟؟؟"وہ اسے ایسے پریشان کیسے دیکھ سکتا تھا تبھی پوچھنے لگا آرمینا نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

مُجھے ڈر لگ رہا ہے؟؟؟"وہ عالمیار کے بازوؤں کو تھامتے ہوئے بولی" تھی ۔

کس بات کا ڈر؟؟"!وہ اسے اپنے حلقے میں لے گیا تھا اوٗر ایک " ہاتھ سے ڈرائیو کرنے لگتا تھا آرمینا سکون سے عالمیار کے کندھے پر سر رکھ گئ تھی۔

آپ کے ساتھ مجھے دیکھ کر نجانے سب لوگ نجانے کیسے ری " ایکٹ کریں اوٗر اگر سب لوگ آپ سے خفا ہوئے تو ہم کیا کریں بھلا؟"!!وہ اسے پریشانی تھی کہ کہیں عالمیار پر سب غصہ نہ کریں کہ وہ اتنا عرصہ غائب کیوں رہا سب سے ملا کیوں نہیں ۔

جان یہ تو وہاں جا کر پتہ چلے گا اور ویسے بھی جیسا تم سوچ رہی ہو" صورت حال اس سے الٹی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ سب لوگ مُجھے دیکھ کر بہت خوش ہوں گے سو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ریلکس ہو کر سفر انجوائے کرو دیکھو کتنا پیارا ویو ہے"وہ اسے باہر کے مناظر دیکھنے کا بول رہا تھا جو بہت خوبصورت تھے۔

شاید آپ تھیک کہہ رہے ہیں"!!!آرمینا کی نظروں کے سامنے وہ " لمحات آئے تھے جب عالمیار اسے غصے میں شہر لے کر گیا تھا۔

اس وقت کا سوچتے آرمینا پریشان ہوئی تھی اس وقت اُسے ساری غلطی اپنی لگ رہی تھی چاہے جو بھی تھا اسے ایسے کسی غیر مرد ہر بھروسہ کرتے ایسی جگہ پر نہیں جانا چاہیے تھا یہاں ایک غیرت

مند انسان جانا تو دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا اوَر عالمیار وہاں اپنے مشن کے سلسلے میں گیا تھا وہ اب شدید پچھتاوے کا شکار تھی۔لیکن عالمیار سے وہ اس متعلق کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی ۔ سو خاموشی سے اُسے ڈرائیو کرنے دے رہی تھی ۔

"وہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے ؟؟؟اب کونسی سوچ آ گئی ہے دماغ میں مسکرایا تھا وہ نجانے کیا کیا سوچتی رہتی تھی عالمیار نہیں جانتا تھا۔

"وہ نجانے کس سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی ۔۔۔آپ پر پیار آ رہا ہے جو یہ الفاظ بول دیئے لیکن عالمیار نے ان لفظوں کو شدت سے محسوس کیا تھا۔

سو ایک شدت بھری کس ہو جائے۔۔۔"وہ یکدم سے بریک پر "
پاؤں رکھتے گاڑی روک چکا تھا وہ ویسے بھی اب گاؤں کی حدودِ میں
تھے سو انہیں تھوڑا ہی ٹائم لگنا تھا حویلی پہنچنے میں ۔ تو وہ ریلیکس تھا
۔

نہیں میں تو ایسے ہی۔۔۔"وہ گھبرا گئی تھی اسے امید نہیں تھی کہ "
وہ ایسے درمیان میں گاڑی روک دے گا ۔

لیکن عالمیار نے اُسے اپنے قریب کرتے اس کے لبوں پر اپنے لب
رکھے تھے آرمینا کی سفید زنگت میں سرخیاں سی گھلنے لگی تھیں ایسے
کھلے عام عالمیار کی بے باکی پر لیکن وہ خاموش تھی۔

اوَر عالمیار خان نرمی سے آرمینا کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خوُد میں انہیل کر رہا تھا ہاتھ آرمینا کی پیٹھ کو نرمی سے سہلا رہے تھے لمحے خاموشی سے گزر رہے تھے وہ اس کی سانسوں کو جیسے خود میں اتار لینا چاہتا تھا آرمینا نے اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی کیونکہ اب اس کا سانس بند ہونے کے قریب تھا تبھی وہ بھی خود پر کنٹرول کرتے پیچھے ہوا تھا اوَر آرمینا کے لبوں کو سہلایا تھا۔

ایسے کیا جاتا ہے اظہارِ محبت میری جان آئیند آگر دل کرے " اظہار کا تو ایسے کرنا مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔۔"وہ شرارت سے آنکھ ونک کرتے ہوئے دوبارہ سے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جبکہ آرمینا نے چہرہ باہر کی طرف کر گیا تھا اس پل اُسے عالمیار سے شرم سی محسوس ہوئی تھی۔

عالمیار نفی میں سر ہلا گیا تھا بھلے ان کے درمیان کے سبھی پردے گر چکے تھے لیکن مقابل ابھی بھی اس کے قریب آنے پر پہلے دن کی دولہن کی طرح شرما رہی تھی خیز اس کی یہ وائفی کتنی شرملی تھی یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا۔

گاڑی خان حویلی کے کار پورچ میں رکی تو عالمیار نے گہرا سانس بھرتے آرمینا کو دیکھا۔

وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر آتے آرمینا کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اسے باہر آنے کے لیے کہا وہ باہر نکلی تو عالمیار نے اُس کے ہاتھ اپنا ہاتھ کیا وہ تھوڑی جھجھک گئ تھی لیکن پھر کچھ سوچتے وہ عالمیار کے بھاری مظبوط ہاتھ پر اپنا نازک کپکپاتا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

عالمیار اسے لیے اندر کی طرف بڑھا ہر چیز کو وہ غور سے دیکھ رہا تھا تقریباً ایک سال بعد وہ حویلی واپس آیا تھا پچھلی بار کا منظر یاد آیا جب وہ آرمینا کو لے گیا تھا تب کتنے غصے میں تھا وہ یہ وہی جانتا تھا لیکن ابھی وہ پرسکون تھا ایک نظر اپنی شریک حیات کو دیکھا اور سب کو فیس کرنے کے لئے خود کو ریڈی کرنے لگا تھا۔

وہ لوگ اندر آئے تو ہال میں اسے اپنے بابا بیٹھے ہوئے نظر آئے ورنہ عموماً اس وقت وہ باہر زمینوں پر ہوتے تھے باقی ساری خواتین ہی تھیں لیکن دادا جان بھی تھے خیر اُن کی طرف سے وہ مطمئن تھا کہ وہ اس کی جاب کے بارے میں جانتے تھے۔

لیکن بابا وہ بیرڈ سہلاتے ہوئے ارمیں‌ا کو لے کر اگے بڑھا تھا اوٗر اُس پر سب سے پہلی نظر نیوشا کی پڑی تھی جو ارواح کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

مرتضیٰ خان آج حویلی میں ہی تھے کیونکہ تھوری دیر پہلے وہ گرینی سے فون پر بات کر رہے تھے نکاح کی تاریخ کے لئے جو اُنہوں نے جمعے کے دن کی رکھی تھی اوٗر آج منگل تھا یعنی درمیان میں بس دو دن ہی تھے لیکن وہ مطمئن تھے کہ ساری تیاریاں اچھے سے ہو جائیں گی۔

نیوشا اسے دیکھتے جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر پائی تھی اسکا بھائی کیسے وہ بھاگ کر عالمیار کے قریب آئی تھی۔۔

عالمیار نے مسکراتے ہوئے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ جانتا تھا کہ اسے سب سے زیادہ مس اس کی بہن نے کیا ہو گا ۔ وہ اس کے سر پر نرمی سے لب رکھ گیا تھا۔

" بھائی آپ سچ میں مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے اللہ کیا یہ خواب ہے بی بی جان بھائی۔۔۔"وہ خوشی سے نہال ہو رہی تھی ۔

" میرا بچہ میں ہی ہوں آپ کا بھائی کیسی ہو آپ۔۔۔"اسے خوُد سے الگ کرتے وہ اپنے بابا کی طرف بڑھا تھا جو ابھی تک شوکڈ کی حالت میں اسے دیکھے جا رہے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ یہ سچ تھا یا جھوٹ لیکن ان کا بیٹا ان کی نظروں کے سامنے کھڑا تھا ۔

وہ جو جواں بیٹے کی موت سے کافی بوڑھے لگتے تھے اپنی عمر سے زیادہ بیٹے کو دیکھتے آب دیدا ہوئے تھے اسے اپنے گلے سے لگائے اسے پیار کرتے جیسے خوُد کو یقین دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ اُنکا ہی بیٹا ہے۔

"میرا بیٹا۔۔۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولے تھے شمس خان اوُر بی بی جان کے ساتھ ارواح شرمین بیگم اوُر الیمشہ کا بھی یہی حال تھا۔

بی بی جان کی آنکھوں میں تو خوشی کے مارے آنسو آ گئے تھے اوُر شمس خان بھی عالمیار کو گلے لگاتے ہوئے جزباتی ہوئے تھے لیکن وہ سب کو تسلی دیتا رہا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے بس ایک مشن میں پھنس

گیا تھا جس کی وجہ سے وہ سب سے رابطہ نہیں کر پایا تھا اور اس کے بابا خفا ہو رہے تھے۔

"ایسا کون سا مشن تھا عالمیار بیٹا کہ تم ہمیں اپنی خیریت بھی نہیں بتا سکے ہم لوگ تو"!!بی بی جان شکوے بھرے انداز میں بولی تھی عالمیار کو اندازہ ہوا تھا کہ اس نے جو سب سے دور رہنے کا فیصلہ کیا تھا وہ غلط تھا اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

"بس بی بی جان کچھ مسائل ہو گئے تھے جن کی وجہ سے میں بروقت اطلاع نہیں دے پایا لیکن اب تو میں واپس آ گیا ہوں ناں اب آپ لوگ پرانی باتوں کو بھول جائیں۔۔۔"وہ اُنہیں تسلی دیتے ہوئے بولا تو وہ محض سر ہلا کر رہ گئی تھی ویسے بھی جو گزر گیا تھا اسے یاد کرنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا اب اُنکا پوتا ان کے پاس تھا

اُنہیں اور کیا چاہیئے تھا کاش کہ اب تعزیز بھی ایسے ہی ان کے پاس آ جائے تو سب کتنا اچھا ہو جائے گا وہ بس سوچ سکی تھیں ۔

آرمینا۔۔۔"نیوشا کی نظر اب آرمینا پر گئی تھی وہ اس کے بھائی " کے ساتھ تھی مطلب وہ سب کچھ جانتی تھی اس کے بھائی کے بارے میں لیکن آرمینا نے کسی کو بتایا کیوں نہیں نیوشا کو وہ رات یاد آئی جب اسے آرمینا کے کمرے سے کسی کی آواز آئی تھی اُسے اس وقت ہی لگا تھا جیسے یہ آواز عالمیار کی ہو۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت وہ یہ بات سب کے درمیان میں نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی اسے دیکھتے بس اسے بلایا تھا۔

آپ سب لوگ مُجھے تو بھول ہی گئے یہ کیا آئے میں کسی کو یاد "
نہیں آئی ۔۔۔۔"وہ منہ بنا گئی تھی عالمیار کی موجودگی میں سب
اسے اگنور کر رہے تھے یہ بات وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی وہ
جیلس ہو رہی تھی اور جیلسی لبوں پر بھی آئی تھی۔

نہیں بیٹا ہم لوگ تمھیں کیسے بھول سکتے ہیں بس اس کی کلاس "
لے رہے تھے تم آؤ ادھر۔۔۔"مرتضیٰ خان نے پیار سے آرمینا کو
اپنے پاس بلایا تھا جو ان کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔

لیکن ارواح کو حویلی میں دیکھتے ہوئے وہ حیران ہوئی تھی لیکن یہ
حیرتِ مزئد بڑھی جب آرمینا کی نظر ارواح کی گود میں موجود
ضرشک پر پڑی آرمینا کو وہ بچہ ضرغام کی ٹیٹو کاپی لگ رہا تھا۔

ارواح یہ بچہ کون ہے کتنا پیارا ہے؟؟"!مجھے دو اُسے۔۔؟؟؟"وہ "
ارواح کے قریب جاتے ارواح کی گود سے ضرشک کو اٹھاتے ہوئے
اس کے رخساروں پر بوسہ دے گئی تھی۔۔

عالمیار نے بھی آرمینا کو دیکھا جس کی گود میں ضرشک تھا ضرغام
اسے تصویریں بھیج چکا تھا ضرشک کی تبھی وہ جانتا تھا کہ یہ ضرغام
خان کا بیٹا ہے وہ بچہ اسے بھی بہت پیارا لگا تھا۔

تم اس کی پھپھو ہو یہ ضرغام بھائی کا بیٹا ہے آرمینا مطلب "
تمھارے بھائی کی اولاد۔۔۔"ارواح مسکراتے ہوئے بولی تھی اسے
بھی خوشی تھی کہ عالمیار خان واپس آ گیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ
زرانیل اپنے بھائی کو بہت مس کرتا تھا بھلے کہتا نہیں تھا لیکن اسے
فکر تھی اپنے بھائی کی۔

ارواح تم سچ کہہ رہی ہو؟؟"!وہ ضرشک کے ماتھے پر بوسہ دیتے " ہوئے بولی تھی بی بی جان مسکرائی تھیں آرمینا کو بچے پسند تھے یہ ہر کوئی ہی جانتا تھا لیکن یہ تو پھر اس کے جان سے پیارے بھائی کا خون تھا اسے بہت عزیز تھا۔

لیکن شاید ضرشک کو آرمینا پسند آ گئی تھی تبھی تو اس نے اپنی پھپھو کے لمس پر منہ نہیں بنایا تھا جیسے وہ اپنے بابا اور باقی سب کے لمس پر منہ بناتا تھا ارواح حیرتِ سے ضرشک کو دیکھ رہی تھی جو اپنی پھپھو کی گود میں سکون سے موجود تھا۔

عالمیار نے آگے بڑھتے ہوئے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا تھا ضرشک حویلی کا پہلا بچہ تھا اسے سب کی بھرپور محبت بھی مل رہی تھی یہ الگ بات تھی کہ اسے کسی کی محبت چاہئے نہیں تھی۔

عالمیار نے جیسے ہی ضرشک کے روئی جیسے سوفٹ رخسارِ پر اپنے لب رکھے وہ زور سے رونے لگا تھا شائد اپنے بابا کی طرف اسے عالمیار کی مونچھوں سے بھی چبھن محسوس ہوئی تھی۔

عالمیار نے اُسے خود کے ساتھ لگاتے آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ سہلائی تھی ۔

عالمیار بیٹا اب تو تم کہیں نہیں جاؤ گے ناں ہم اب تم سے دوری " برداشت نہیں کر سکتے ہیں ان بوڑھی ہڈیوں میں مزید سکت نہیں بچی ہے اپنے بچوں سے دوری سہنے کی۔۔۔"شمس خان ایمو شنل ہوئے تھے جبکہ عالمیار چلتے ہوئے اُن کے پاس آیا اور اُن کے ہاتھوں کو تھام کر عقدت سے چوما تھا۔

ضرشک ٹکر ٹکر اپنی موٹی آنکھوں سے یہ ایکٹ دیکھ رہا تھا اوٗر بچے تو وہی سیکھتے ہیں جو وہ دیکھتے ہیں ۔۔۔

دادا جان آپ فکر مت کریں اب میں کہیں نہیں جاؤں گا پریشان " مت ہوں اوٗر باقی سب کدھر ہیں۔۔۔"وہ اُنہیں یہ نہیں بتا سکا تھا کہ اسے اپنے اگلے مشن کے لیے شاید ملک سے ہی باہر جانا پڑے وہ اُنہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا ابھی وہ آیا تھا ابھی اسے سب سے پہلے آرمینا کو یہ بات بتانی تھی پھر باقی سب کو۔

سب لوگوں ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے ضرشک رونے لگا تو ارواح اسے لیے اوپر ارشک کے پاس چلی گئی جبکہ اس کے ساتھ ہی آرمینا بھی گئی تھی اسے بھی ملنا تھا ارشک سے آخر وہ کیسے واپس آئی آرمینا کو یہ جاننا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 130

••••

تعزیز آفس آچکا تھا اور مسلسل سوچوں میں ابر شم تھی اسے کہیں نہ کہیں امید تھی کہ وہ اس کے پیچھے یہاں آئے گی لیکن اب تعزیز کو آفس آئے ہوئے تقریبا ایک گھٹنے سے اوپر ہو چکا تھا پر ابر شم نے نہ تو اس سے کوئی

کنٹکنٹ کیا تھا اور نہ ہی وہ خود یہاں آئی تھی بلکہ وہ تو سرے سے غائب تھی ۔وہ پریشانی سے ابر شم کو سوچ رہا تھا جانتا تھا آتے ہوئے اُسے ہرٹ کر کے آیا تھا مگر کیا کرتا وہ صبح صبح اسے غصہ دلا گئی تھی۔

رات بھی ایسے ہی خاموشی سے گزر گئی تھی درمیان میں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسے آفس جانے والی بات پر اُن کے درمیان کا رشتہ خراب ہو۔

لیکن ابر شم شاید ایک بیوی بن کر سوچ رہی تھی اُسے تعزیز کا کسی اور لڑکی کے آفس میں کام کرنا پسند نہیں آیا تھا وہ اسے لے کر ٹچی ہو رہی تھی۔

یکدم سے تعزیز کو ایک عجیب سی بے چینی نے اپنی لیپٹ میں لے لیا تھا ایسا لگا جیسے کوئی اپنا مشکل میں ہو اور اپنا تو صرف ایک ہی انسان تھا ابر شم کیا وہ تکلیف میں تھی۔ یہ سوچتے ہی اس کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی ماتھے پر پسینہ آیا تھا وہ اپنا فون اٹھاتے ابر شم کو کال ملا چکا تھا۔

آتے ہوئے اُسے ناراض کر گیا تھا تبھی تو اب دل بے چین تھا وہ مشکل سے اس وقت یہاں ٹکا ہوا تھا ورنہ لگ تو ایسا رہا تھا کہ اگر اس نے ابر شم کی آواز نہیں سنی تو اسے کچھ ہو جائے گا۔

اُسے الگ سے کیبن دیا گیا تھا وہ لڑکی جو ابر شم کی دوست اور تعزیز کی باس تھی اس نے تعزیز کو اسپیشل ٹریٹ کیا تھا لیکن اب تعزیز کو یہ اپنی غلطی لگ رہی تھی۔

کیا وہ واقف نہیں تھا ابر شم کے جذباتی پن سے کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ غصے میں بنا سوچے سمجھے ری ایکٹ کرتی تھی اگر اس نے خوُد کو کوئی نقصان پہنچا لیا ہوُا تو یہ سوچ آتے ہی تعزیز نے اپنی گردن کو سہلایا تھا بیل جا رہی تھی لیکن ابر شم فون نہیں اٹھا رہی تھی کتنی دیر سے وہ ٹرائے کر رہا تھا لیکن دوسری طرف سے اُسے لگ رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اس کی کال کو نظر انداز کر رہی ہے۔

لیکن اچانک سے تعزیز کی کال ریسیو ہوئی تھی تعزیز کی جان میں جیسے جان آئی تھی ورنہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس پل اپنے حواس کھو دے گا وہ پریشانی سے بئیر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ابر شم کی آواز کا منتظر تھا لیکن جب سماعتوں سے کسی لڑکے کی آواز ٹکرائی وہ بدک کر چیئر سے اٹھا تھا۔

"یہ جو لڑکی اس گاڑی میں تھیں ان کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے اُنہیں ہو سپٹل شفٹ کر دیا ہے پر ان کی حالت کافی کریٹیکل ہے اُن کے بچنے کے امکانات بہت کم ہیں آگر آپ اُن کے رشتے دار ہیں تو جلدی سے سٹی ہو سپٹل میں

چلے جائیں تا کہ باقی کی فارملٹیس پوری کر سکیں آپ!!!" تعزیز کو لگا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے اسکا ایکسڈنٹ کیسے۔

اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے وہ تیزی سے اپنے کیبن سے نکلا تھا۔ ابر شم کے ایکسیڈنٹ کا سوچتے اسے اپنے قدموں پر چلنا مشکل لگ رہا تھا وہ چل تو رہا تھا لیکن ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی گر جائے گا وہ کیسے گاڑی تک پہنچا وہ نہیں جانتا تھا کافی فاسٹ ڈرائیو بھی کی تھی وہ کچھ ہی سیکنڈوں میں وہ سٹی ہاسپٹل کی پارکنگ میں تھا تیز تیز قدموں سے چلتے وہ ریسپشن سے ابر شم نام کی پیشنٹ کا پوچھتے اوپر چلا گیا تھا ابر شم کی کریٹیکل کنڈیشن کا سنتے ہوئے وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

وہ جیسے ہی اوپر گیا اُسے وہ لوگ مل گئے تھے جو ابر شم کو ہو سپٹل لے کر آئے تھے اسے دیکھتے وہ ڈاکٹر کو تعزیز سے ملنے کا کہتے وہ لوگ چلے گئے تھے۔

جبکہ ڈاکٹر نے تعزیز سے سائن کرنے کا بولا تھا۔

"دیکھیں ان پیپر ز پر سائن کر دیں پیشنٹ کی کنڈیشن بہت زیادہ خراب ہے ہمیں اُنکا آپریشن کرنا ہو گا آپ جلدی سے سائن کریں اُنکا کافی زیادہ خون

بہہ چکا ہے۔۔۔"نرس پیپرز تعزیز کے سامنے رکھتے ہوئے بولی تھی تعزیز نے تیزی سے سائن کیے تھے۔

"اگر میری بیوی کو کچھ ہوا تو یہ اچھا نہیں ہو گا"وہ سرد آواز میں بولا تھا اس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"دیکھیں سر ہم اپنی پوری کوشش کریں گے باقی مریض کی حالتِ پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔۔۔"وہ تعزیز کو تسلی کے دو لفظ بول کر ایمرجنسی وارڈ میں چلی گئی تھی یہاں ابرشم کا آپریشن ہونا تھا۔

تعزیز نے دروازے کے پاس آتے اندر دیکھا تو ابر شم کا پورا وجودِ مشنوں سے جکڑا ہوا تھا آکسیجن ماسک چہرے پر لگا ہوا تھا۔ وہ کرب سے آنکھیں میچ گیا تھا صبح آتے ہوئے وہ اسے بالکل ٹھیک چھوڑ کر گیا تھا اسے ہر گز امید نہیں تھی کہ وہ واپسی پر اسے اس حالت میں ملے گی۔

"میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی آپ کو ٹھیک ہونا پڑے گا سنا آپ نے میم آپ جو ٹھیک ہونا پڑے گا۔۔۔" وہ دل ہی دل میں ابر شم سے مخاطب ہوا تھا جو شائد ہی اس کی آواز سن پاتی۔ وہ پریشانی سے اسے دیکھے جا رہا تھا اس وقت اُسے یہ خیال بھی نہیں رہا کہ اسے گرینی کو بتانی چاہیے یہ بات وہ بس اس وقت ابر شم کے ٹھیک ہونے کی دعا

کر رہا تھا وہ ٹھیک ہو جاتی تو پھر ہی تعزیز کی اپنی حالت میں کچھ بہتری آنی تھی۔

وہ وہیں بیٹھ گیا تھا نجانے کتنے گھنٹے گزر گئے تھے نہ ہی ڈاکٹر اور نہ ہی کوئی نرس باہر آئی تھی جیسے جیسے وقت بڑھتا جا رہا تھا تعزیز کی پریشانی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ پریشانی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا اچانک اسے گرینی کا خیال آیا تھا۔

اُنہیں ابر شم کے بارے میں پتہ ہونا چاہیے ورنہ اگر اُنہیں کہیں اور سے پتہ چلتا تو وہ شائد وہ مزید پریشان ہو جاتی ابر شم کی ٹینشن میں وہ اپنی ناراضگی بھولتے ہوئے گرینی کو کال ملا چکا تھا۔

وہ جو اپنی بیٹی کے ساتھ بیٹھی ہوئی لان میں کافی پی رہی تھیں تعزیز کے فون پر اُنہیں حیرتِ کا جھٹکا لگا تھا وہ کافی دنوں سے تعزیز کا نمبر ٹرائے کر رہی تھیں لیکن وہ نہ تو اُن کی کال ریسیو کر رہا تھا اور نہ ہی میسیجز کا جواب دے رہا تھا۔

پر ابھی تعزیز کی ایسے اچانک سے کال دیکھ کر وہ خاصی پریشان ہو گئی تھیں۔

"ہیلو تعزیز کیسے ہو بیٹا؟؟؟" اُنہوں نے جلدی سے فون اُٹھایا تھا اس پل وہ تعزیز سے درد بھی بات کرنا چاہتی تھیں۔

"ابر شم ہو سپٹل میں ہیں اُنکا شدید ایکسڈنٹ ہوا ہے سٹی ہو سپٹل ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں آپ کو آجایئے گا اُنہیں آپ کی ضرورت ہو گی کیونکہ ان کی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں کو میچے مشکل سے یہ لفظ بول پایا تھا اب تو صبح کے لئے خوُد کو کوس رہا تھا کاش کہ وہ ابر شم کی بات مان جاتا تو اتنا سب کچھ شاید نہیں ہوتا۔

"کیا آبی کا ایکسڈنٹ کیسے ؟؟؟ تعزیز وہ ٹھیک ہے ؟؟ صبح سے دل میں عجیب عجیب سے وسوسے آرہے تھے یا اللہ میری آبی۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں امنڈ آنے والے آنسوؤں کو بمشکل صاف کرتے ہوئے بولی تھیں۔

"وہ ٹھیک نہیں ہیں آپ کو کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گا آپ یہاں آ جائیں۔۔۔" وہ مزید اُن سے بات کرتا تو خود پر کنٹرول کھو دیتا تبھی اُن سے یہ بات کرتے وہ کال کاٹ گیا تھا جانتا تھا وہ بہت پریشان ہو رہی ہوں گی ابر شم سے وہ محبت بھی اتنی ہی کرتی تھیں لیکن وہ خوُد بھی تو پریشان تھا بار بار ایمر جنسی وارڈ کا دروازہ دیکھ رہا تھا۔

دل اتنی زوروں سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر آ جائے گا وہ بس ابر شم کی خیریت کے لیے دعا گو تھا۔

....

"ممی کیا ہوا؟؟؟" آبی ٹھیک ہے؟؟" ہار شم کی موم گرینی کو پریشان دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں اتنا تو جان گئی تھیں کہ جو بھی بات تھی وہ ابر شم سے متعلق تھی نجانے کیا ہوا تھا ابر شم کے ساتھ جو گرینی اچانک سے اتنی پریشان ہو گئی ہیں۔

"ہماری آبی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے ہمیں ہو سپٹل جانا ہو گا ہارشم کو بلاتی ہوں۔۔۔"وہ میڈ کو آواز دیتے اسے ہارشم کو بلانے بھیج چکی تھیں ہارشم کے ڈیڈ تو باہر نکلے ہوئے تھے جبکہ باقی لوگ گھر پر ہی تھے ہارشم بھی ابرشم کے ایکسڈنٹ کا سن کر پریشان ہو گیا تھا۔

-

جبکہ ائزم کی حالت اس وقت دیکھنے لائق تھی وہ تو تعزیز کے ایکسڈنٹ کی خبر سننے کا منتظر تھا کیونکہ اس نے تعزیز کی گاڑی کی بریکس فیل کروائی تھیں لیکن ابرشم کا سنتے وہ شدید پریشان ہو گیا تھا۔

اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ دیوار پر مار چکا تھا شاید غصہ آیا تھا اس پل اُسے وہ تعزیز کیسے بچ سکتا تھا اوُر آگر ابر شم کو کچھ ہو جاتا اس سے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

اگر کسی کو بھنک بھی پڑ جاتی کہ اس ایکسڈنٹ میں ائزم کا ہاتھ تھا تو سب لوگوں نے اُسے جیل بھیجنے میں ایک لمحہ نہیں لگانا تھا وہ تیزی سے واپس انیکسی میں گیا تھا اوُر وہاں پڑا اپنا سامان بیگ میں رکھتے ہوئے وہ تیزی سے گھر سے نکل گیا تھا۔

ابھی معاملہ تازہ تھا اس کا روح پوش ہو جانا ہی بہتر تھا اگر تعزیز اس کے بارے میں جان لیتا تو یہ چیز ائزم کے لیے مشکل پیدا کر سکتی تھی۔

تبھی وہ خاموشی سے نکل گیا تھا لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ ابر شم کو کسی اوَر کا ہونے دیتا نہیں اس تعزیز کو وہ چھوڑنے والا ہر گز نہیں تھا لیکن ابھی حالات کا تقاضا تھا اسے روح پوش ہونا ہی تھا۔

اُس نے ایک نظر رانا مینشن کو دیکھا تھا اور پھر دل ہی دل میں پکا ارادہ کیا تھا کہ وہ واپس اس گھر میں ضرور آئے گا ایسے کیسے جانے دے سکتا تھا وہ ابر شم کو اس تعزیز کے پاس۔

"کیسے ابر شم تعزیز کی گاڑی میں ہو سکتی ہے اگر تعزیز ساتھ ہوتا تو اسے بھی چوٹیں وغیرہ تو لگنی تھی ایسا کیوں ہوا کہ وہ بچ گیا اور میری ابر شم اتنی کریٹیکل سچویشن میں ہے کیوں!!!" وہ خود پر شدید غصہ کر رہا تھا لیکن اب کیا فایدہ تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔۔۔۔

ائزم کے گھر سے نکلتے ہی ہار شم اس کی موم اور گرینی کی گاڑی بھی رانا مینشن سے نکلی تھی۔

گرینی مسلسل ابر شم کے لیے دعا کر رہی تھیں ہار شم کی موم کی کنڈیشن بھی اس وقت کافی بری تھی اُنہیں بھی ابر شم اپنی بیٹی کی طرح عزیز تھی اُن کے بھائی کی اکلوتی اولاد کیسے عزیز نہیں ہوتی وہ اُنہیں۔۔۔۔۔

"ممی حوصلہ رکھیں آبی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔" گرینی کو پریشان دیکھتے وہ اُنہیں تسلی دینے لگی تھیں کیونکہ وہ اپنی حالت خراب کر رہی تھیں اور ایسے میں اُنہیں اگر کچھ ہو جاتا تو۔

"آبی کی حالتِ ٹھیک نہیں ہے میر ادل کب سے گھبر ارہا تھا تمھیں بتانا چاہتی تھی لیکن نہیں بتا پائی مُجھے پہلے ہی لگ رہا تھا کہ آبی تکلیف میں ہے" وہ اپنا سینہ مسلتے ہوئے بولی تھیں۔

"یہ آبی کا ہز بینڈ آبی کا خیال نہیں رکھتا ہے کیا کل اسی کے پاس گئی تھی ناں وہ اور آج ایکسڈنٹ ہو گیا کیسا شوہر ہے وہ بیوی کی فکر ہے بھی یا نہیں۔۔۔" اُنہیں اچانک سے ابر شم کے شوہر پر غصہ آیا تھا تبھی وہ اُس کے بارے میں ایسے بات کر رہی تھیں۔۔۔۔

"نو ممی آبی کا ہز بینڈ بہت اچھا انسان ہے اور حادثات تو زندگی کا حصہ ہیں آپ فکر مت کریں آبی بالکل ٹھیک ہو جائے گی گرینی آپ بھی پریشان مت ہوں۔۔۔" وہ اپ سٹ تھا لیکن اُنہیں تسلی دے رہا تھا۔

کیونکہ ابر شم کے ساتھ ہوئے حادثے کو سن کر وہ سبھی لوگ پریشان ہوئے تھے۔

"انشاء اللہ آبی ٹھیک ہو جائے گی!!!" وہ روتے ہوئے بولی تھیں کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہو سپٹل پہنچ گئے تھے اوپر آتے دور سے ہی گرینی کی نظر تعزیز

پر پڑ گئی تھی جو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نجانے کن سوچوں میں گم تھا بکھر اسا حلیہ ان پر یہ ظاہر کر چکا تھا کہ وہ اُن سے زیادہ پریشان ہے۔

وہ تیزی سے اس کے قریب گئی تھی اس پل وہ کیسے پہلے چل رہی تلخی کو بھول چکے تھے ابر شم کی پریشانی نے اُنہیں سب بھلا دیا تھا۔

"تعزیز کیسی ہے آبی؟!؟"نم زدہ سی آواز تھی تعزیز نے سر اٹھائے اُنہیں دیکھا تھا اور پھِر ایک نظر ایمر جنسی وارڈ کے دروازے کو۔

"آپریشن ہو رہا ہے پچھلے چھ گھنٹوں سے لیکن ابھی تک ڈاکٹر نے کچھ بتایا نہیں ہے کہ ابر شم کیسی ہے۔۔۔" وہ اپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتے ہوئے بولا تھا ہارشم نے تسلی کے لئے تعزیز کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ محض اسے دیکھ سکا تھا اس پل وہ دونوں ہی ابر شم کی وجہ سے ڈسٹرب تھے۔

"کیا ہوا تھا؟؟؟ تم کہاں تھے جب آبی کا ایکسڈنٹ ہوا؟؟؟ وہ تمھارے پاس گئی تھی تعزیز!!! تمھیں منانے کے لیے لیکن تم نے اس کا خیال نہیں رکھا جو وہ اس حالت میں ہے!!!" گرینی نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھیں وہ جو پہلے ہی خود کو کوس رہا تھا اُن کی وجہ سے مزید خود کو ہزاروں سلوتوں سے نواز چکا تھا۔

"گرینی میں آفس چلا گیا تھا وہ بعد میں گھر سے نکلی نجانے کیسے ہوا ایکسڈنٹ مُجھے تو خود کال آئی تھی آپ دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائے ورنہ میں خوُد کو معاف نہیں کر سکوں گا کہ میں اُن کے ساتھ ہوتا تو یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔"وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا چکا تھا۔ جبکہ گرینی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا یہ وقت ویسے بھی پرانی باتیں یاد کرنے کا نہیں تھا۔

ہارشم کی موم بغور تعزیز کو دیکھ رہی تھیں وہ خوبصورت تھا ابرشم کے ساتھ جوڑ کا لڑکا تھا لیکن اس وقت اُنہیں بھی ابرشم کی پریشانی تھی۔

کہیں گھنٹوں کے انتظار کے بعد ڈاکٹر ہاتھوں سے دستانے اتارتے ہوئے باہر نکلے تھے۔

"مریض کے ساتھ آپ لوگ ہیں۔۔۔؟؟؟" وہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا جس پر تعزیز تیزی سے آگے آیا تھا اُس کو جلدی سے ابر شم کے ٹھیک ہونے کی نیوز سننی تھی اپنے منہ سے۔

"ڈاکٹر کیسی ہے میری بچی!!" گرینی تیزی سے اگے بڑھی تھیں۔

"دیکھیں پیشنٹ کا بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا اُنہیں سر پر اور چہرے پر کافی چوٹیں لگی ہیں اور اُن کی ایک ٹانگ بھی فریکچر ہو چکی ہے ہم نے آپریٹ کر دیا ہے لیکن اگلے چوبیس گھنٹے اُن کے لئے بہت اہم ہیں آپ دعا کریں اُنہیں ہوش آجائے ورنہ وہ کوما میں بھی جا سکتی ہیں کیونکہ اس وقت وہ کافی کریٹیکل کنڈیشن میں ہیں۔۔۔"ڈاکٹر تعزیز کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اُسے دیکھتے ہوئے بولا تو گرینی نے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی۔

"کیا میں مل کر سکتا ہوں؟!؟"تعزیز نے ڈاکٹر سے اجازت مانگی تھی ابر شم سے ملنے کی۔

"دیکھیں کوئی فایدہ تو نہیں ہے اُن سے ملنے کا جب تک کہ اُنہیں ہوش نہیں آجاتا لیکن آپ لوگ اُنہیں دیکھ سکتے ہیں پر کوشش کیجئے گا کہ کوئی ایسی ویسی بات مت کریں جس کی وہ ٹینشن لیں۔۔۔"وہ پروفشنل انداز میں بولتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے جبکہ تعزیز نے گرینی کو دیکھا تھا جیسے اُن سے اجازت مانگی ہو اُنہوں نے سر ہلایا تھا اور پھر تعزیز آگے بڑھتے اندر چلا گیا تھا۔

جبکہ پیچھے گرینی وہیں بینچ پر بیٹھ گئیں تھیں ہاتھوں میں تسبیح تھیں وہ مسلسل قرآنی آیات کا ورد کرتے ہوئے ابر شم کی صحت یابی کے لیے دعا کر رہی تھیں۔۔۔

ہارشم نے کچھ سوچتے ہوئے زرانیل کو کال کی تھی اسے لگا اُنہیں بتانا چاہیے وہ زرانیل سے بات کرتا تھا اُس کا نمبر بھی تھا اس کے پاس اور اب تو نیوشا کا بھی آچکا تھا لیکن ابھی تک وہ اسے کال یا میسیج نہیں کر سکا تھا۔

ابھی اس نے زرانیل کو میسیج کرتے ہوئے ابرشم کے بارے میں بتایا اور خود اپنی موم اور گرینی کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

••••

ارشک اپنے روم میں بیٹھی تھی ارواح ضرشک کو لے گئی تھی نیچے تبھی وہ آرام سے کمرہ سمنٹ کر اب صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی بوتیک کا سارا کام وہ گھر سے دیکھ رہی تھی اس کا ارادہ تھا کہ وہ بوتیک کا چکر لگائے اور جانتی تھی کہ اب ضرغام خان اسے منع نہیں کرے گا وہ اس وقت اپنی سکریٹری سے بات کر رہی تھی جو اسے بتا رہی تھی کہ شادی سیزن کی وجہ سے اُنہیں کافی سارے آرڈرز مل رہے ہیں۔

ارشک کا بوتیک میں جانا ضروری ہے ارشک نے فون سائیڈ پر رکھا اور وہ اپنے ماتھے کو سہلانے لگی تھی وہ جانتی تھی کہ ضرغام خان اُسے کبھی ڈرائیور کے ساتھ بوتیک نہیں جانے دے گا لیکن وہ ضرغام خان کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔

تبھی وہ ابھی تک ضرغام خان سے بات نہیں کر سکی تھی لیکن اب وہ سوچ چکی تھی کہ وہ ضرغام خان سے بات ضرور کرے گی کیونکہ اتنی محنت سے اس نے بوتیک کو سٹ اپ کیا تھا اب وہ ایسے ہی نہیں جانے دینے والی تھی اس کو۔

وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی جب ضرغام خان کمرے میں داخل ہوا تھا اسے عالمیار خان نے میسج کیا تھا کہ وہ آرمینا کو لے کر حویلی آچکا ہے تبھی وہ بھی آیا تھا کہ نجانے سب لوگ عالمیار کو دیکھ کر کیساری ایکٹ کریں۔

لیکن سب کو نارملی عالمیار سے بات کرتے دیکھ کر وہ اُنہیں ڈسٹرب کیے بغیر ہی اوپر آ گیا تھا۔

ارشک اکیلی بیٹھی تھی ضرشک کہیں نہیں تھا وہ اتنا تو جان چکا تھا کہ ضرشک ارواح یا زرانیل میں سے کسی کے پاس ہو گا کیونکہ وہ جاتا ہی ان دونوں کے پاس تھا۔

وہ چلتے ہوئے ارشک کے قریب آیا اور اُس کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا تھا ارشک بدک کر پیچھے ہوئی تھی وہ ضرغام خان کے کولون کی مہک سے پہچان

گئی تھی ارشک کو درمیان میں فاصلہ رکھتے دیکھ کر ضرغام خان نے وہ فاصلہ ایک ہی سیکنڈ میں طے کرتے اُسے اپنے قریب کیا تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے!!!" وہ اُسے خود سے دور کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل کی گرفت اس کے گرد سخت تھی وہ ارشک کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے اپنے قریب کر چکا تھا کہ ضرغام خان کی گرم سانسیں ارشک کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔

"ہسبنڈ ہوں تمھارا کھا نہیں جاؤں گا تمھیں آرام سے بیٹھی رہو۔۔۔!!!" وہ ارشک کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تو وہ سر جھٹک گئی تھی۔

"کھا نہیں جائیں گے ہاں البتہ نوچیں گے ضرور جیسے پہلے !!!" وہ بات اُدھوری چھوڑ گئی تھی لیکن ضرغام خان نے اس کی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ گیا تھا۔۔۔

"ائی ایم سوری ارشک کتنی بار آور کیسے تم سے معاف مانگوں میں کیسے یقین دلاؤں میں کہ میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔" وہ ارشک کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے شرمندگی سے بول رہا تھا جبکہ ارشک نے سر جھٹکا تھا۔

کبھی کبھی سامنے والے کی کسی بات کا آپ پر اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ ساری زندگی آپ اس بات کے اثر سے نکل نہیں پاتے ہیں۔۔۔۔

"مُجھے آپ کے معافی مانگنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ضرغام خان آپ میرے لیے اتنے اہم نہیں ہیں کہ میں آپ کے متعلق سوچوں بھی کیونکہ جو کچھ میں برداشت کر چکی ہوں اس کے بعد آپ کی اہمیت میرے نزدیک کیا ہے آپ اچھے سے سمجھ گئے ہیں مُجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔" وہ ضرغام خان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نفرت بھرے انداز میں بولتی ضرغام خان کے دل کو توڑ رہی تھی۔

مانا کہ ضرغام نے اس کے ساتھ برا کیا تھا لیکن اب ارشک اُس سے گن گن کر بدلے بھی لے رہی تھی اور اُسے اپنے لفظوں سے اتنی تکلیف دے رہی تھی کہ شاید ارشک کو خود بھی اندازہ نہیں تھا۔

ضرغام خان نے زخمی نظروں سے ارشک کو دیکھا تھا اس وقت ارشک کی باتوں سے اُسے اپنے اندر ایک عجیب سا سرد پن سرایت کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ اس کو قریب کرتے ارشک کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اُس کی سانسوں کو خود میں انڈیلنے لگا تھا جو گھاؤ اسے ارشک کی باتوں سے لگے تھے وہ اُنہیں ارشک کے لبوں سے کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ارشک بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔

اُسے ضرغام خان کا لمس اپنے لبوں پر اور کسی دوسرے حصے پر برداشت نہیں تھا وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ ضرغام خان اُس کے قریب آئے۔

لیکن ضرغام خان تو جیسے اس کے لبوں کو قید کیے خود کی تشنگی مٹانے میں مگن تھا جبکہ ارشک نے ضرغام خان کی گردن میں ناخن چبھو دیئے تھے۔

ضرغام کو اپنی گردن پر شدید جلن محسوس ہو رہی تھی ارشک نے یہ جان بوجھ کر کیا تھا لیکن ضرغام خان اُسے آزاد کرنے کے بجائے مذید شدت دکھانے لگا تھا ارشک کی سانس اب پھولنے لگی تھی جب ضرغام خان نے

اُس کی پھولتی ہوئی سانسوں کو محسوس کیا تو اپنی سانسیں ارشک کی سانسوں میں انڈیلنے لگا۔

لیکن لبوں کا تسلسل اس نے ٹوٹنے نہیں دیا تھا ارشک مزاحمت کرتے بھی تھک چکی تھی۔

لیکن ضرغام خان خود کو آچھے سے سیر اب کرنے کے بعد پیچھے ہوا تھا اور ارشک کے بھیگے لبوں کو سہلانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ ارشک نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا تھا۔

"آپ سے نفرت ہے مجھے کتنی بار کہوں آپ سے ضرغام خان اوٗر آپ بار بار میرے قریب آکر کیوں اس نفرت میں مزید اضافہ کر رہے ہیں میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا آپ میرے قریب آئیں یہ بات مُجھے منظورِ نہیں ہے اوٗر آپ پھر سے میرے قریب کیوں آرہے ہیں۔۔۔" وہ ضرغام خان کے سینے پر اپنے ہاتھوں سے مکے مارنے لگے تھی۔۔۔

ضرغام اسے بس دیکھتا رہ گیا تھا اتنی نفرت کرتی وہ ضرغام سے۔

ضرغام کو اپنے دل میں درد سا اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ کیسے برداشت کر رہا تھا ارشک کی نفرت کو یہ بس وہی جانتا تھا۔

"ارشک بیوی ہو میری!!! کیسے دور رہ سکتا ہوں!!!" وہ اُسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا لیکن وہ طنزیہ انداز میں ہنسی تھی وہ بھلے جتنا بھی انکارِ کرتا سچ یہی تھا کہ اسے ارشک کے جسم سے مطلب تھا اسے بس ارشک کے وجود کی طلب ارشک کے پاس لاتی تھی وہ وجودِ کی طلب کو محبت سے مشروط کر رہا تھا اور یہی بات ارشک کو نہیں پسند تھی۔

اگر ضرغام خان کو ارشک سے سچی محبت ہوتی تو وہ ارشک کا انتظار کرتا تب تک جب تک وہ اسے دل سے معاف نہیں کر دیتی لیکن وہ ہر بار ارشک کے قریب جاتے اُسے مذید خوُد سے بد گمان کر رہا تھا۔

ضرغام خان کیسے اسے بتاتا کہ وہ قریب ہو اور ضرغام خان اُسے مذید خوُد سے متنفر کر رہا تھا۔

"انہہ میں صحیح ہی سوچ رہی تھی میرے وجودِ کی کشش کھینچ کر لاتی ہے آپ کو میرے قریب مجھ سے محبت نہیں ہے آپ کو میرے وجود سے مطلب ہے یہ لیں کریں اپنی حوس پوری اوُر جان بخش دیں میری۔۔۔" وہ اپنا دوپٹہ

اتار کر دور پھینک چکی تھی دوپٹے کے بغیر اس کا رعنائیاں بکھیر تا وجود ضرغام بمشکل نظریں چرا سکا تھا وہ کیسے ضرغام خان کی پاک محبت کو حوس کا نام دے سکتی تھی۔

اس پل شدید تاؤ آیا تھا اُسے ارشک پر لیکن اب کی بار وہ کچھ ایسا ویسا بول کر ارشک کو خوُد سے مزید نفرت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا تبھی وہ ارشک کی یہ حرکت برداشت کرتے اُسے خوُد سے دور کرتے وہ زمین پر پڑا ارشک کا دوپٹہ اٹھا چکا تھا۔

اُسے ارشک کے شانوں پر ڈالتے ہوئے وہ ارشک کی رعنائیوں سے بمشکل نظریں چُرا سکا تھا ارشک کے سانس لینے پر واضح ہوتے اس کے دلکش خدو خال ضرغام لب بھینچ کر رہ گیا تھا وہ پہلے ہی اسے حوس پرست اور نجانے کیا کیا بول گئی تھی اب وہ کیسے اس کے قریب جا سکتا تھا۔

"اگر مجھے تمھارے وجودِ کی طلب ہوتی یا یہ کشش مُجھے تمہارے قریب کھینچ کر لاتی تو کتنی بار آیا تمھارے قریب چاہتا تو پہلے کی طرح زبردستی کر لیتا تم روک پاتی مُجھے ؟؟؟ پہلے روک پائی کبھی جو پھر روک پاتی لیکن میں اب تمھارے قریب تمھاری مرضی سے آنا چاہتا ہوں ہاں بیوی ہو تو ایسی چھوٹی موٹی گستاخیاں میں کر سکتا ہوں اب انسان ہو اور جانتی ہو ناں جب پہلو میں جائز رشتہ ہو تو انسان کا دل مچلتا ہے اس کی طرف مائل ہونے سے خود کو

روک نہیں پاتا ہاں اگر تمھیں میرا قریب آنا اتنا ہی ناگوار گزرتا ہے تو یاد رکھنا ضرغام خان کے پاس لڑکیوں کی کمی نہیں ہے تمھارے بغیر گیارہ مہینے اکیلا رہا اگر کسی کے وجود کی اتنی ہی طلب ہوتی تو کب کا کسی کو اپنی زندگی میں شاملِ کر چکا ہوتا تمھارا انتظار نہیں کرتا تمھیں پاگلوں کی طرح ہر جگہ ڈھونڈ نہیں رہا ہوتا لیکن تمھیں میرا ماضی میں کیا گیا ایکٹ تو یاد ہے لیکن اب جو میں بدل چکا ہوں تمھیں وہ نظر نہیں آتا ہے۔۔۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

ارشک اُسے سنے جا رہی تھی وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا اگر ضرغام خان اس کے ساتھ رہتے خود پر کنٹرول کر رہا تھا تو اسے ضرغام کو کم سے کم یہ طعنہ نہیں دینا چاہیئے تھا۔

"یہ سچ ہے تم سے محبّت کرتا ہوں!!!ارشک تم میری زندگی میں جن حالات میں شاملِ ہوئی میرا بیہویر تمہارے ساتھ جیسا تھا مانتا ہوں وہ تمھارے لیے قابلِ قبول نہیں تھا تم سے زبردستی کی مانتا ہوں تم تمھارے ساتھ فزیکل ریلیشن شپ بنایا تمہاری مرضی کے بغیر اس کے لیے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"وہ پچھلی باتوں کی بار بار وضاحت دے رہا تھا۔

"تمھیں میرے قریب آنے سے پرابلم ہے تو ٹھیک ہے اب سے میں رات میں حویلی واپس نہیں آؤں گا کیونکہ تمھیں قریب دیکھتے ہوئے شائد میں ایسے ہی خود پر کنٹرول کھوتا رہوں گا اوٗر تمھیں مزید خود سے بدگمان کر

دوں گا جو میں ہر گز نہیں چاہتا ہوں۔۔۔"وہ ارشک کو دیکھتے ہوئے اٹھ کر اپنی شال اتار کر صوفے پر رکھتے ہوئے باتھ روم چلا گیا تھا۔

پیچھے ارشک اُس کی پشت کو دیکھے جا رہی تھی ایک آنسو نکلا تھا ارشک کی آنکھ سے۔

۔

وہ کیسے بھول جاتی ضرغام کے کیے گئے ستم نہیں وہ نہیں بھول سکتی تھی

ضرغام خان اس کا شوہر تھا وہ حق رکھتا تھا کیا وہ ضرغام خان کے ساتھ زیادتی کر رہی تھی یہ سوچ پہلی بار ارشک کے دماغ میں آئی تھی۔۔۔

لیکن نہیں وہ ضرغام خان کو اتنی جلدی معاف کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھول کر ارواح اور آرمینا اندر آئے تھے آرمینا کو دیکھ کر ارشک کو جھٹکا لگا تھا وہ جب سے آئی تھی تب سے آرمینا کو نا پا کر پریشان ہوئی تھی لیکن اس نے کسی سے پوچھا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔

"ارشک!!!" وہ مسکراتے ہوئے ارشک کے گلے لگی تھی اوَر ارشک بھی اسے دیکھتے مسکرائی تھی۔

"مُجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمھیں جہاں دیکھ کر کب آئی تم!!! میں تم سے ملی تھی تم نے تب تو مُجھے ضرشک کے بارے میں نہیں بتایا تھا مُجھے تو یقین نہیں ہو رہا ہے اتنا پیارا بے بی میرا بھتیجا ہے۔۔" وہ ضرشک کے پھولے پھولے گالوں کو چُومتے ہوئے بولی تھی جس پر ضرشک نے منہ بنایا تھا۔۔

"تم کہاں تھی میں جب سے آئی ہوں تمھیں یہاں نہیں دیکھا؟؟" ارشک نے بات بدلی تھی جو کہ آرمینا نے محسوس کر لیا تھا اور پھر وہ سمجھ گئی تھی کہ ارشک اس بارے میں بات نہیں نہیں کرنا چاہتی ہے۔

"میں شہر تھی پیپرز کے سلسلے میں!:؛" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی یہ سوچ کر ہی اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اب اس کے بھائی کی تلاش ختم ہو چکی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اب ہی تو ضرغام خان کی حالتِ دیکھنے والی تھی۔

"ضرشک ادھر آؤ میرا بچہ" ارشک نے اُسے گود میں اٹھایا تھا اور اسی وقت ضرغام خان ڈریسنگ روم سے تیار ہو کر باہر نکلا تھا بلیک کلر کے شلوار قمیض میں وہ جیسے پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا ارشک نے بے ساختہ نظریں چرا لی تھیں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔" آرمینا ضرغام کی طرف بڑھی تھی جسے دیکھتے ضرغام خان نے مسکراتے ہوئے اس کے بانہیں کھولی تھیں وہ اپنے بھائی کے سینے سے لگتے مسکرائی تھی اور ضرغام خان نے اُس کے سر پر محبت سے لب رکھے تھے وہ مسکرائی تھی۔

"کیسی ہے میری گڑیا!!!" اسے خوش دیکھ کر ضرغام خان بھی مسکرایا تھا اور آرمینا نے ارشک کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے ضرغام خان کو دیکھ کر۔

وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کیا ارشک اور ضرغام کے درمیان سب ٹھیک نہیں ہوا یہ سوچ آتے ہی آرمینا کے لبوں کی ہنسی سمٹی تھی لیکن اپنے بھائی کے چہرے پر خوشی دیکھتے وہ قدرے مطمئن ہوئی تھی۔

"بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں بٹ آپ سے ناراض بھی ہوں آپ سے بہت سے شکوے ہیں مُجھے آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟!" آرمینا کو یاد آیا وہ

ضرغام خان سے ناراض تھی کہ ضرغام نے اُس کو ایک تو عالمیار کے بارے میں نہیں بتایا اور دوسرا ارشک کے مل جانے کی خبر بھی ضرغام نے اُسے نہیں دی تھی وہ ضرغام سے شدید ناراض تھی۔

"کس بات پر ناراض ہو آپ؟؟!" ارشک اُنہیں دیکھتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی اور ارواح واپس چلی گئی تھی جبکہ آرمینا اور ضرغام ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔

"آپ نے مجھے عالمیار کے بارے میں کیوں نہیں بتایا تھا میں اتنا عرصہ پریشان رہی اس بارے میں سوچتی رہی اور آپ مجھے تکلیف میں دیکھتے تھے

پھر بھی کچھ نہیں کہا کیوں بھائی کیوں!!!" وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کر گئی تھی پھر سے یاد آیا وہ گیارہ مہنیوں تک عالمیار کے لیے پریشان رہی تھی۔

"گڑیا یہ آپ کے شوہر کا فیصلہ تھا میں مجبور تھا سو ماننا پڑا آپ اس سے ہی پوچھ لینا اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔" ضرغام خان مسکراتے ہوئے بولا تو آرمینا نے دل میں پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ عالمیار سے پوچھے گی ضرور۔

"پر بھائی آپ مجھے عالمیار کے پاس چھوڑ آئے اس بارے میں تو بتانا تھا ناں میں اتنی پریشان رہی کہ نجانے کس اجنبی کے گھر رہ رہی ہوں میں وہ اگر مہ

بتاتے تو مُجھے پتہ ہی نہیں چلتا۔۔۔" وہ اپنے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی ضرغام خان کو احساس ہوا تھا کہ یہ فیصلہ اس کا غلط تھا۔

"پر اب تو جو ہونا تھا ہو گیا ناں گڑیا۔۔۔" وہ اسے بانہوں میں بھرے ہی ارشک اور ضرشک کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

دونوں ماں بیٹے کا چہرہ پھولا ہوا تھا یعنی ضرغام خان اُن دونوں کو چھوڑ کر آرمینا سے بات کر رہا تھا یہ اُنہیں پسند نہیں آیا تھا۔

ضرشک تو اُسے گھور رہا تھا ہاں وہ خود اپنے باپ کے پاس نہیں جاتا تھا یہ الگ بات تھی لیکن اس کے بابا کیسے کسی اوَر کے ہوتے ہوئے اُسے اگنور کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

ارشک دیکھ رہی تھی اپنے بیٹے کو کہ وہ اپنے بابا کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا پر جب ضرغام اُن کی طرف متوجہ ہوا تو وہ سیدھی ہوتے ہوئے ضرشک کے ساتھ باتیں کرنے لگ گئی تھی۔

"ارشک اگر تمھیں پرابلم نہ ہو میں اسے اپنے ساتھ لے جا سکتی ہوں تھوڑی دیر تک واپس چھوڑ جاؤں گی کیونکہ مُجھے ضرشک سے بہت ساری

باتیں کرنی ہیں۔۔۔"وہ ارشک کے پاس آتے ہوئے بولی تھی جبکہ آرمینا کو دیکھتے ہوئے ضرشک اپنی مما کی گود میں چھپا تھا۔۔۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔"ارشک بیڈ سے اٹھتے ہوئے ضرشک کو اسے تھما چکی تھی لیکن وہ آرمینا کے پاس جاتے ہی رونے لگ گیا تھا کیونکہ اُسے ابھی اپنی مما کے پاس رہنا تھا۔

"ضرشک میرا بچہ پھوپو کے پاس رہے گا تھوڑی دیر تک پھوپو پہلی بار مل رہی ہیں ناں آپ سے تو آپ اُن سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں۔۔۔"وہ ضرشک کو بہلانے لگی تھی یہ اچھا تھا کہ وہ اپنی مما کی بات سمجھتے ہوئے آرمینا

کی گردن میں منہ چھپا گیا تھا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھ کر کمرے سے نکل گئی تھی وہ ضرغام سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا ارشک اور اس کے بھائی کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا لیکن ابھی تو وہ چلی گئی تھی ضرشک کو لے کر تا کہ ارشک اور اس کا بھائی ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزر سکے۔

ارشک ضرغام کو دیکھتے ہوئے باتھ روم چلی گئی تھی کہ اسے وضو کرنا تھا جبکہ ضرغام اسے دیکھ کر سرد آہ بھر کر رہ گیا تھا جانتا نہیں تھا کہ ارشک اتنی نفرت کرتی ہو گی اس سے۔

لیکن امید تھی کہ وہ جلدی اپنا رویہ بدل لے گی۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 131

•••••

تعزیز اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر کرب کے اثرات تھے ابر شم کے ساتھ اتنا بڑا حادثہ ہو جائے گا یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی اگر ابر شم اس کے پیچھے نہیں نکلتی تو شائد

یہ حادثہ ہوتا ہی نہیں لیکن پھر کچھ حادثات انسان کی قسمت میں لکھ دیئے جاتے ہیں جو ہو کر ہی رہتے ہیں ۔

وہ چلتے ہوئے ابر شم کے قریب گیا جس کے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا۔

ابر شم کو چہرے پر کافی چوٹیں آئی تھیں جب کہ ہاتھوں پر بھی وہ اس وقت ہوسپٹل والے وائٹ ڈریس میں تھی لیکن آنکھیں بند کیے وہ تعزیز کی موجودگی سے قطعی لا علم تھی پر وہ چلتے ہوئے ابر شم کے قریب آیا اوٗر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ اسکا زخمی ہاتھ جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی اسے احتیاط سے اپنے ہاتھ میں تھام گیا تھا۔

وہ بے سودھ لیٹی ہوئی تھی ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ ابر شم تعزیز کے قریب آنے پر کسی قسم کا ری ایکشن نہیں دیتی وہ اُسے محسوس کر لیتی تھی لیکن اس وقت وہ جس حالت میں تھی تعزیز کی آنکھوں سے ایک آنسو بہتے اس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا۔

"مُجھے اگر اندازہ ہوتا میرے جانے کے بعد یہ سب ہو جائے گا تو میں کبھی نہیں جاتا آپ یقینا میرے پیچھے آ رہی ہوں گی مُجھے ہینڈرڈ پرسنٹ یقین ہے لیکن آپ کو مجھ پر بھروسہ بھی ہے پر بیوی ہیں ناں میری اوَر وہ بھی اتنی پوزیسو میں جانتا ہوں کیا چیز آپ کو پریشان کر رہی تھی میں آپ کے علاوَہ کسی اوَر کے پاس کام کرنے گیا یہ پسند نہیں آیا ناں آپ کو"!!!وہ ابر شم کے رخساروں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے تقریبا ابر شم پر جھکا ہوا تھا لیکن اپنا وزن اس نے

ابر شم پر زرا سا بھی نہیں ڈالا تھا وہ پہلے ہی اتنی تکلیف میں تھی تعزیز نے اس کی بند آنکھیں اپنے لبوں سے چومی تھی ابر شم کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے یعنی وہ بے ہوشی میں بھی تعزیز کا لمس پہچان گئی تھی وہ مزید نیچے آتے ابر شم کے رخساروں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے ابر شم کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔

" میں بھی آپ سے بہت محبت کرتا ہوں آپ میرے پاس کے بارے میں جاننا چاہتی ہیں یہ جاننا چاہتی ہیں کہ میں سب سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہوں سب کچھ بتاؤں گا آپ کو ساری باتیں بس آپ ٹھیک ہو جائیں پلیز۔۔۔"وہ ابر شم کے ماتھے پر جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تھا لیکن ابر شم کے وجود میں ہلکی سی بھی مؤمنٹ نہیں ہوئی تھی۔

جب سے ڈاکٹر کے منہ سے تعزیز نے ابر شم کے کوما میں جانے کی بات سنی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابر شم کو جھنجھوڑ کر رکھ دے وہ ایسے کیسے کر سکتی تھی اس کے ساتھ نہیں وہ ایسے نہیں جا سکتی تھی۔۔

تعزیز نے ابر شم کے ہاتھ کو اپنے دل پر رکھا تھا تعزیز کے دل کی دھڑکن چل رہی تھی تو ایسا ہو سکتا تھا کہ وہ ٹھیک ہو اور اس کی ابر شم کو کچھ ہو جائے وہ جب سے منہا گئی تھی بہت کم دعا مانگتا تھا اپنی مما کی زندگی کے لیے اسنے بہت زیادہ مانگی تھی لیکن وہ واپس نہیں آئی تھیں تب سے وہ کسی کے لیے بھی دعا نہیں مانگتا تھا۔

مگر آج وہ رب سے ابر شم کو مانگنے والا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے جیسے بندے کی دعا وہ رب سنے گا یا نہیں لیکن وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا اس نے اپنے رب سے ابر شم مانگی تھی ۔

ابر شم میم پلیز اٹھ جائیں۔۔۔"وہ ابر شم کے ماتھے سے اپنا ماتھا " ٹکائے کرب سے ہارے ہوئے انداز میں بول رہا تھا لیکن وہ تھی کی کب سے سوئی ہوئی اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تعزیز کو ہر گزرتے لمحے مزید ٹینشن ہو رہی تھی ڈآکٹر نے چوبیس گھنٹوں کا وقت دیا تھا لیکن ابھی تک ابر شم کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی تھی ۔

وہ ابر شم کے بیڈ کے ساتھ رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھ گیا تھا لیکن ابر شم کا سفید پٹی لپٹا ہاتھ اس کے بھاری ہاتھ میں قید تھا وہ کب سے

اسے آوازیں دے رہا تھا لیکن وہ کیوں نہیں سن رہی تھی اس کی آواز۔۔۔۔۔۔

کیا وہ کوما میں چلی گئی تھی یہ خیال اس کے دل کی دھڑکن کو کم کر گیا تھا نہیں ابرشم اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی وہ جو منہا کے بعد کسی کے لیے نہیں رویا تھا آج ابرشم کے لیے اس کی آنکھوں سے آنسو گرا تھا۔

ابرشم اس کی زندگی میں آنے والی وہ پہلی لڑکی تھی جسے وہ پہلی نظر میں ہی اپنے دل میں جگہ دے گیا تھا ابرشم کے ساتھ ہوئی پہلی ملاقات اس کے دل میں رقم تھی جیسے وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔

آہستہ آہستہ نظروں کے سامنے وہ سارے لمحاتِ آ رہے تھے جو جو اس نے ابرشم کے ساتھ گزارے تھے جن لمحوں میں وہ دونوں ساتھ خوش تھے ابرشم کا رؤیہ یاد آیا شادی کی رات یاد آ رہی تھی چیزیں اس کے دماغ میں کسی فلم کی مانِند چل رہی تھی کل کے دن جا واقع یاد آیا تھا جب وہ اور ابرشم ایک دوسرے کے قریب تھے ۔

ابرشم کی بے قراریاں اپنی شدتیں یاد آ رہی تھی صبحِ کا واقع یاد آ رہا تھا جبکہ ابرشم اس کے گلے لگی تھی لیکن تعزیز نے کیسے اسے خوُد سے دور جھٹکا تھا وہ پل یاد آیا تو تعزیز نے زور سے ہاتھ ٹیبل پر مارا تھا اس کا ہاتھ زخمی ہوُا تھا لیکن اسے زرا سی بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی تھی ۔

وہ اپنے ہاتھ سے نکلتے خون کو دیکھ رہا تھا اسی ہاتھ سے اس نے ابرشم کو دور کیا تھا وہ اپنی آنکھیں میچے ہوئے تھا۔۔ ابرشم اس کی موجودگی بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

وہ وہیں بیٹھا رہا تھا یہ بھی خیال نہیں آیا تھا اُسے کہ باہر گرینی اوُر ہارشم تھے جو اسکا ویٹ کر رہے تھے کیونکہ اُنہیں بھی ابرشم سے ملنا تھا لیکن اس وقت تو وہ خوُد ابرشم کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

نجانے کتنے گھنٹے گزر گئے تھے اسے ابرشم کے پاس بیٹھے ہوئے لیکن اسے کچھ پتہ نہیں تھا بس اپنی گہری کالی آنکھوں سے وہ ابرشم کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو بے حس و بے حرکت لیٹی تھی آگر تعزیز کی خوُد کے لئے تڑپ دیکھ لیتی تو یقین نہیں کر پاتی کہ جو انسان صبحِ صبحِ اس کے ساتھ لڑائی کرتے گھر سے نکلا تھا وہ اس وقت اس کے لیے اتنا بے چین تھا تعزیز ابرشم کے پاس بیٹھے اس کو جگانے کی کوشش کرتا رہا تھا جب نرس اندر آئی تھی ۔

سر آپ باہر جائیں ایسے پیشنٹ ڈسٹرب ہوں گے۔۔۔"تعزیز کو " دیکھتے وہ ایک پل کے لئے ابرشم کی قسمت پر رشک کرنے لگی تھی جسے اتنا چاہے والا شوہر ملا تھا وہ کب سے ابرشم کے پاس بیٹھا تھا نرس دیکھ چکی تھی ۔

میں اپنی مسز کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا اوُر یہ کبھی مجھ سے " ڈسٹرب نہیں ہوتی ہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔۔"تعزیز تیز آواز

میں بولا تھا یہ نرس ہوتی کون تھی اُسے ابر شم سے دور جانے کا کہنے والی ۔

دیکھیں سر آپ بار بار ایسے کریں گے تو شاید اس بات کا پریشر " "لیں گی اور اس وقت یہ کوما۔۔۔۔

ابھی چوبیس گھنٹے نہیں ہوئے ہیں تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ یہ " کوما میں ہیں؟؟"!تعزیز اٹھتے ہوئے نرس کے مقابلے آتے سرد انداز میں استفسار کیا تھا نرس ایک پل کے لئے تعزیز کی خوبصورتی سے مرعوب ہوئی تھی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے تعزیز کا کشادہ سینہ نمایاں ہو رہا تھا وہ نرس تعزیز کو محویت سے دیکھنے لگی تھی۔

اگر اس وقت ابر شم ہوش میں ہوتی تو کبھی تعزیز کے قریب اس نرس کو برداشت نہیں کر پاتی وہ۔

لیکن اس وقت تو وہ بے ہوش تھی اوٗر تعزیز کو اس وقت ابر شم کے علاوٗہ اوٗر بھلا کیا نظر آنا تھا۔

سر ان کی جو حالت ہے اسے دیکھتے ہوئے بولا میں نے آپ دعا " کریں یہ ٹھیک ہو جائیں گی دعاؤں میں بڑی طاقت ہوتی ہے اکثر ایسے مریض جن کے بچنے کے چانسز نہیں ہوتے ہیں وہ ایسے ہی دعاؤں سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔۔۔"تعزیز کی نظریں ابر شم پر محسوس کرتے وہ نرس گہری سانس بھر کر رہ گئی تھی۔

وہ جان گئی تھی کہ مقابل کھڑا حسین جوان صرف اس لڑکی کا تھا۔

انشاء اللہ یہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گی آپ کو جو کرنا ہے کریں اور " باہر جائیں۔۔۔"وہ پھر سے ابر شم کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا گیا تھا اس نے توجہ نہیں دی تھی کہ نرس اسے دیکھ رہی ہے یا نہیں ۔

اس وقت تعزیز کو بس ابر شم کی فکر تھی وہ بس ابر شم تک خوُد کو محدود رکھے ہوئے تھا۔

وہ باہر پیشٹ کے باقی ریلٹیو موجود ہیں کب سے آپ باہر جائیں " گے تو وہ لوگ اندر آ سکیں گے۔۔۔"تعزیز نے نرس کی بات سنتے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے کچھ سوچا جانتا تھا کہ گرینی بھی ابر شم کے لیے پریشان ہوں رہی ہوں گی ۔

تبھی وہ بایر آیا تھا یہاں اسے دیکھتے ہوئے ہارشم اس کے قریب آیا تھا۔

"کیسی ہے آبی؟"!!گرینی نے تعزیز کو دیکھا تو بے قراری سے پوچھنے لگی تھیں۔

"جیسی پہلے تھیں اب بھی ویسی ہی ہیں"!!!وہ سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگا گیا تھا جبکہ گرینی اور ہارشم کی موم دونوں اندر ابرشم کو دیکھنے چلی گئی تھیں ہارشم تعزیز کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

دل ہی دل میں وہ خود کو کوسنے لگا تھا گلٹی تو وہ کافی ٹائم سے فیل کر رہا تھا جب آیا تھا تب ابرشم اور تعزیز ساتھ کتنے خوش تھے

لیکن اب ان کے درمیان اتنے فاصلے آ چکے تھے اُسے یہ سب خود کی غلطی لگ رہی تھی۔

وہ تعزیز سے زیادہ بات نہیں کر پا رہا تھا کہ کہیں تعزیز کو اسے دیکھتے ہی غصہ نہ آ جائے اوٗر اب تو وہ تعزیز کی فیملی کو بھی بتا چکا تھا ابر شم کے ایکسڈنٹ کا نجانے جب وہ لوگ یہاں آتے تو تب کیا ہونے والا تھا۔۔۔

گرینی سے ہارشم نے تعزیز کے بارے میں پوچھ چکا تھا پہلے تو گرینی نے انکار کیا لیکن پھر ہارشم کے زیادہ اسرار کرنے پر اُنہوں نے بس اتنا بتایا تھا کہ تعزیز کی ماں کا قتل ہوا تھا جس کی وجہ سے تعزیز اپنی فیملی سے نفرت کرتا ہے۔

وہ چاہتا تھا کہ تعزیز سے بات کرے لیکن کر نہیں پا رہا تھا وہ بینچ پر بیٹھ گیا تھا نظریں تعزیز ہر تھیں جو اسے اگنور کیے ہُوئے تھا۔

.....

ارواح اس وقت اپنے روم میں بیٹھی ہوئی تھی پریشانی سے لب چباتے ہوئے وہ زرانیل کے متعلق سوچ رہی تھی زرانیل نے رات بھر اسے مخاطب نہیں کیا تھا ارواح اس کی ناراضگی پر کراہ کر رہ گئی تھی وہ خود بھی اسے مخاطب نہیں کر پا رہی تھی۔

زرانیل ناراض ہو چکا تھا وہ یہ سوچتے اپنے آنسو نہیں روک پا رہی تھی۔

وہ اس وقت عالمیار کے ساتھ تھا جب کہ ارواح اپنے کمرے میں اسے منانے کا طریقہ سوچ رہی تھی لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے ۔

زرانیل روم میں آیا تو ارواح کو بیڈ کے کنارے سوچو میں گم پایا وہ جان بوجھ کر ناراضگی کیوں لمبی کر رہا تھا یہ وہ ارواح کو بتانے ہر گز نہیں والا تھا ۔

وہ چلتے ہوئے ارواح کے قریب آیا تھا اُس کے کولون کی مہک انتہائی قریب محسوس کرتے ہوئے ارواح ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

کونسی فضول سوچو میں گم ہو اور میری بیٹی کو پریشان کر رہی ہو "
دیکھو ارواح میں اپنی بیٹی کے معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں
کروں گا۔۔۔"وہ ارواح کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

جبکہ ارواح دم سادھ اسے سنے جا رہی تھی جسے ارواح سے زیادہ
اپنی بیٹی کی فکر تھی ۔

ارواح کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں جنہیں زرانیل خان نہیں
دیکھ رہا تھا بلکہ اب وہ ارواح کی شرٹ پیٹ سے سرکاتے ہوئے
ارواح کے پیٹ کو اپنے لبوں سے چھونے لگا تھا۔

"!!!زرانیل"

خاموش ہو جاؤ ارواح تم سے بات نہیں کر رہا ہوں میں اپنی بیٹی "
سے بات کر رہا ہوں تم خاموش رہو درمیان میں بات کر کے ہمیں
ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔۔"وہ سرد انداز میں بولا
تھا اور ارواح کے پیٹ پر نرمی سے اپنے لب رکھے تھے۔

آپ۔۔۔"وہ رونے لگی تھی کیسے کہہ سکتا تھا وہ ایسے اپنی بیٹی کی "
وجہ سے وہ اسے اگنور کر رہا تھا۔

ارواح اب میں نے ایسی بھی کوئی بات نہیں کی جو تم رونا شروع "
کر چکی ہو چپ ہو جاؤ میری بیٹی پر اثر پڑے گا رونگ کا اوئر میں
نہیں چاہتا ہوں کہ وہ بھی ہر وقت تمھاری طرح روتی رہے مُجھے
اسے اپنی طرف سٹرونگ بنانا ہے کہ وہ اپنی ہر بات اپنے پاپا سے
شئیر کریں نہ کہ کسی اور سے شئیر کرے اوئر اپنے پاپا سے سب

چھپائے۔۔۔"وہ مٹھا مٹھا طنز کرتا اوپر ہاتھ لے جاتے اُس کی بیوٹی بون پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے ارواح کی نرمیوں کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ارواح زرانیل کے ہاتھوں کے بے باک لمس سے کپکپا سی گئی تھی لیکن زرانیل کئ باتیں یاد کرتے اُسے رونا آیا تھا مزید کیونکہ وہ اُسے رونے سے روک رہا تھا تو بھی اپنی بیٹی کی وجہ سے کہ اسے اپنی بیٹی کی فکر تھی ۔

یعنی ارواح اہم نہیں رہی تھی اب بیٹی اہم ہو گئی تھی وہ ابھی پرانی باتوں کو دل سے لگائے بیٹھا تھا ارواح روتے ہوئے اُسے دیکھے جا رہی تھی جو اب اس کی بیوٹی بون کو اپنی انگلیوں سے دباتے ہوئے ارواح کو بیڈ شیٹ تھمنے پر مجبور کر گیا تھا وہ اس کے قریب آ رہا

تھا لیکن کیسے جتا رہا تھا کہ وہ اس سے زیادہ اپنی بیٹی کی فکر کر رہا ہے وہ رونے میں مذید اضافہ کرتے جا رہی تھی۔

زرانیل اس سے پہلے کہ مزید ارواح کو تنگ کرتا زرانیل کا فون بجا تھا کال ہارشم کی تھی وہ سیدھا ہوا اوٗر کھڑے ہوتے ہوئے فون کال سننے لگا تھاجبکہ ارواح نے جلدی سے شرٹ ٹھیک کی تھی جو کافی بے ترتیب کر چکا تھا وہ۔

ہاں ہارشم کیسے ہو تم؟؟"وہ اس کی کال پر حیران ہوا تھا کیونکہ " ہارشم نے اُس کو کم ہی کال کرتا تھا مگر ابھی اس ٹائم اس کی کال دیکھتے ہوئے وہ پریشان بھی ہوا تھا۔

میں ٹھیک ہوں بٹ ابر شم کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہو سپٹل میں "
ہے تعزیز بھی یہاں ہے تو میں نے سوچا تم لوگوں کو انفارم کر
دوں۔۔۔"وہ غمگین لہجے میں بولا تھا جب کہ زرانیل ٹھٹکا تھا ابر شم
کا ایکسڈنٹ سن کر ۔

کیسے ہوا ایکسڈنٹ کب ہوا ؟!؟"ایکسڈنٹ کا سن کر ارواح بھی "
اٹھی تھی اُسے بھی پریشانی نے آن گھیرا تھا نجانے کس کا ایکسڈنٹ
ہوا تھا ۔

آج صبحِ ہوا مین روڈ پر بہت کریٹیکل کنڈیشن میں ہے ڈآکٹر نے "
چوبیس گھنٹوں کا ٹائم دیا ہے ہوش نہیں آیا تو کومے میں بھی جا سکتی

ہے وہ تعزیز بہت اپ سٹ ہے اگر تم یہاں آ جاؤ تو اُسے کچھ تسلی ہو جائے گی۔۔۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا تو زرانیل کو تو جانا ویسے بھی تھا اب تو تعزیز کی کنڈیشن کا سن کر وہ مزید پریشان ہوا تھا۔

میں آ رہا ہوں۔۔۔"وہ ایڈریس وغیرہ معلوم کرتے ہوئے کال " کٹ کر گیا تھا۔

کس کا ایکسڈنٹ ہوا؟؟"وہ پہلے والی باتوں کو نظر انداز کرتے " ہوئے پریشانی سے پوچھنے لگی تھی زرانیل نے اُسے دیکھا وہ اسے اس کنڈیشن میں ایسی نیوز کیسے دیتا۔

ارواح میری طرف دیکھو پریشان مت ہونا میں جو بتانے جا رہا "
ہوں اسے غور سے سنو۔۔۔"وہ ارواح کو کندھوں سے تھامتے
ہوئے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تو ارواح کی آنکھوں میں حیرت
آئی یقیناً کسی اپنے کا ایکسڈنٹ ہوا تھا۔

کس کس کا ہوا ایکسڈنٹ؟"!!وہ سہمے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگی "
تھی۔

ابر شم کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے مُجھے جانا ہو گا تم اپنا خیال رکھنا ٹینشن "
لینے کی ضرورت نہیں ہے میں وہاں جا کر کال کروں
گا۔۔۔"زرانیل وارڈروب سے اپنی جیکٹ نکالتے ہوئے بولا تھا۔

کیا ابر شم کا ایکسڈنٹ مُجھے بھی جانا ہے۔۔۔"وہ رونے لگی تھی "
ابر شم کے ساتھ کافی اچھی فرینڈ شپ ہو گئی تھی تبھی تو وہ اُس کو
سوچتے دکھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

ابھی کچھ دن پہلے اُن کی بات ہوئی تھی تب تو وہ بالکل ٹھیک تھی
اچانک سے کیسے ہو گیا بھلا اُس کے ساتھ اتنا بڑا حادثہ ۔

ارواح ایسی کنڈیشن میں تمھیں لے کر نہیں جا سکتا ہوں میں باقی "
سب کو بتاتا ہوں تم آؤ نیچے چلتے ہیں۔۔"وہ اسے لیے نیچے آیا
جہاں سبھی موجود تھے۔

زرانیل کیا ہؤا؟!؟"اسے حجلت میں نیچے آتے دیکھ کر بی بی جان "
نے اُسے پکارا تھا ۔

وہ بی بی جان تعزیز کی بیوی ہوسپٹل میں ہے اس کا ایکسڈنٹ ہوا "
ہے مُجھے ہوسپٹل جانا ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے فون کان سے لگائے
بولا تھا ارواح اس کے ساتھ تھی وہ جانتا تھا اسے بھی ہوسپٹل جانا
تھا لیکن وہ اسے اس کنڈیشن میں ہوسپٹل لے کر نہیں جا سکتا تھا۔

واٹ کیسے ہوا ایکسڈنٹ۔۔۔"ضرغام خان پوچھنے لگا تھا اسے پریشانی "
ہوئی تھی آخر کو تعزیز اس کا بھائی تھا اس کی بیوی ہوسپٹل میں تھی
اُسے تو پریشانی ہونی ہی تھی۔۔

آج صبح مجھے نکلنا ہو گا۔۔۔"وہ حجلت میں بولتے ہوئے اس سے "
پہلے کہ آگے بڑھتا شمس خان اور مرتضیٰ خان بھی صوفوں سے
اٹھے تھے۔

ہم سب جائیں گے ایسے تم اکیلے کیسے جا سکتے ہو؟؟؟ زرانیل تعزیز" پریشان ہو گا اُسے اس وقت اپنوں کی ضرورت ہو گی ہم لوگ چلتے ہیں۔۔۔"شمس خان بولے تھے اُنہیں اپنے پوتے کی فکر ہو رہی تھی۔

دادا جان آپ لوگ جانتے ہیں ناں کہ تعزیز آپ لوگوں کو دیکھ " کر کیسا ری ایکشن دیتا ہے وہ پہلے ڈسٹرب ہے اگر آپ کو دیکھے گا تو نجانے کیسے ری ایکٹ کرے گا آپ لوگ بعد میں آ جایئے گا۔۔۔"وہ اُنہیں ساتھ لے کر جانا نہیں چاہتا تھا۔

۔

لیکن بیٹا ہم جہاں پریشان رہیں گے۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی تھیں "
جبکہ ارشک جو اس وقت ہی وہاں آئی تھی اسے بھی پتہ چل گیا تھا
ارشک کے ایکسڈنٹ کا۔

بھائی مُجھے بھی لے جائیں تعزیز بھائی بہت پریشان ہوں گے مُجھے "
بھی جانا ہے ابرشم سے ملنے کے لئے۔۔۔"ارشک جو ابھی ابھی
آرمینا سے ضرشک کو لیتے ہوئے نیچے آئی تھی وہ ابرشم کے
ایکسڈنٹ کا سن کر خاصی پریشانی سے زرانیل سے بولی تھی۔

۔

لڑکی تم کہیں نہیں جاؤ گی"!!!بی بی جان نے اُسے سخت نظروں "
سے گھورا تھا مانا کہ تعزیز ارشک کا کزن تھا لیکن اُنہیں ایسے ارشک

کا مناسب نہیں لگ رہا تھا تبھی وہ منع کر چکی تھی جبکہ ارشک نے بے ساختہ ضرغام خان کو دیکھا تھا۔

یہ جائے گی بی بی جان میں خود لے کر جاؤں گا اوٗر آپ لوگ " میرے خیال میں نہ ہی آئیں تو بہتر ہے زرانیل ٹھیک کہہ رہا ہے تعزیز کے غصے سے تو آپ سبھی لوگ واقف ہیں وہ پہلے ہی ڈیپرسڈ ہو گا کہیں ہوسپٹل میں کوئی ہنگامہ ہی نہ کر دے۔۔۔"ضرغام خان کو تعزیز سے ہوئی ملاقات یاد آئی تھی ۔

بھلے وہ اب تعزیز کو ساری سچائی بتا چکے تھے وہ سب کچھ جان چکا تھا لیکن وہ پھر بھی دل سے سب کو معاف نہیں کر پایا تھا ضرغام خان اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

لیکن بیٹا ہم لوگوں کو لگ رہا ہے ہمیں جانا چاہیے کیونکہ اب "
ہمارے دو دو تعلق قائم ہونے والے ہیں اب ہماری رشتے داری
ہونے والی ہے وہاں اس ناطے تو جانا بنتا ہے ہم لوگ جائیں
گے۔۔۔"شمس خان کی آواز پر ضرغام اور زرانیل نے بے ساختہ
اُنہیں دیکھا تھا وہ اب فیصلہ کر چکے تھے کیسے زرانیل یا ضرغام
اُنہیں منع کر سکتے تھے سو وہ لوگ بھی تیار ہوئے تھے ۔

ارشک کو ضرغام خان نے اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا جبکہ زرانیل کے
ساتھ شمس خان اوٗر مرتضیٰ خان تھے ارشک کبھی ضرغام خان کے
ساتھ سفر نہیں کرتی اگر اس کی مجبوری نہیں ہوتی ۔

وہ تو چاہتی تھی کہ وہ زرانیل کی گاڑی میں بیٹھے لیکن وہاں شمس
خان اوٗر مرتضیٰ خان بیٹھ گئے تھے اسے مجبوری میں ضرغام خان کی

گاڑی میں بیٹھنا پڑا تھا ضرغام خان کے ساتھ اس نے ابھی تک بس ایک بار ہی سفر کیا تھا اور یہ سفر اس کی زندگی کا بدترین تجربہ تھا۔

ضرغام خان کے ساتھ وہ ایک کمرے میں کیسے رہ رہی تھی یہ بس وہی جانتی تھی اوٗر اب ایسے اس کے ساتھ اسے بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف زرانیل خان مسلسل ہارشم سے رابطے میں تھا جو اسے ابرشم کی کنڈیشن کے بارے میں بتا رہا تھا کہ اب تو کافی گھٹنے گزر گئے تھے لیکن ابھی تک ابرشم کی حالت ویسی ہی تھی وہ پریشانی سے تعزیز کے متعلق سوچ رہا تھا۔

۔

نجانے کس کنڈیشن میں ہو گا وہ زرانیل دادا جان اوَر بابا کی وجہ سے ڈرائیو بھی آہستہ آہستہ کر رہا تھا ورنہ اب تک وہ فاسٹ ڈرائیو کرتے شہر کی حدود میں داخل ہو چکا ہوتا لیکن اُن کی وجہ سے وہ نارمل سپینڈ رکھے ہوئے تھا تبھی تو وہ ابھی تک آدھا سفر بھی بمشکل ہی طے کر پائے تھے۔۔

••••

ارشک ضرغام خان کی نظریں خوَد پر محسوس کر رہی تھی جو ہر تھوری دیر بعد اسے دیکھ دیا تھا وہ سخت خائف ہو رہی تھی ضرغام خان کی نظروں سے وہ خوَد تو ضرغام خان کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی سارا دھیان ضرشک کی طرف تھا جو اب اس کے چہرے

پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ مارتے خوشی سے منہ سے غوں غاں کی آوازیں نکالتے ہوئے اپنی مما کے ساتھ انجوائے کر رہا تھا۔

۔

اپنے بیٹے کے ساتھ وہ دنیا بھول جاتی تھی یہ تو پھر ضرغام خان تھا جس سے اس وقت وہ نفرت کرتی تھی جس کے دیئے زخم وہ بھول نہیں پا رہی تھی ہاں اب ضرغام خان کا رؤیہ بہت اچھا تھا وہ ارشک کے ساتھ بہت اچھے سے بات کرتا تھا اؤر اُس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا لیکن ارشک کے دل و دماغ پر وہ ماضی کی باتیں نقش ہو چکی تھیں جنہیں ضرغام خان شاید ہی کبھی مٹا پاتا وہ کبھی بھول پائے گی جو ضرغام خان نے اس کے ساتھ کیا وہ بے ساختہ سوچنے لگی تھی۔۔

اب تو شام ہونے والی تھی ہلکا ہلکا سا اندھیرا بھی ہو رہا تھا ارشک کو اس وقت سفر کرنا مناسب نہیں لگتا تھا وہ بوتیک سے بھی گھر جلدی چلی جاتی تھی لیکن اس وقت ضرغام خان کی وجہ سے تھوری بہت مطمئن تھی جو بھی تھا ضرغام خان کے ساتھ ہونے پر وہ تحفظ سا محسوس کر رہی تھی ۔

اُسے ڈر نہیں لگ رہا تھا ہاں وہ ضرغام کے اچھے رویئے کو اگنور کر رہی تھی لیکن دل میں کہیں نہ کہیں ضرغام خان کے لیے جذبات شاید پیدا ہو رہے تھے جن کو ماننا نہیں چاہتی تھی۔۔

ضرغام خان اس وقت بلیک کلر کے شلوار قمیض میں ساتھ بلیک ہی مردانہ شال کندھے پر ڈالے قمیض کے کف فولڈ کیے سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا ۔

پچھلی بار کا ارشک کے ساتھ سفر ضرغام خان کا کافی نا خوش گوار تھا لیکن ابھی وہ اپنی بیوی اور بیٹے کو لے کر خاصا خوش تھا ان کے ساتھ سفر کرنا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا وہ ارشک کی طرف جھکا تھا۔۔۔۔۔

ارشک نے سانس روک لی تھی ضرغام خان کی گرم سانسیں اس کو خود پر واضح محسوس ہو رہی تھیں جبکہ ضرغام خان نے اُس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں کو بغور دیکھا تھا لیکن ہلکا سا مسکراتے ہوئے وہ ضرشک کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا تھا جس نے ہمیشہ کی طرح اپنے بابا کے لمس پر برا سا منہ بنایا تھا ضرغام خان تو اس نواب کے نخرے دیکھ کر غش کھا گیا بیٹا تھا وہ ضرغام خان کا لیکن

نخرے کیسے دکھا رہا تھا جیسے ضرغام خان اس کا کچھ لگتا ہی نہیں تھا لیکن ضرغام بھی اپنے نام کا ایک تھا اپنے بیٹے کو یہ احساس تو وہ بھی اچھے سے دلانے والا تھا کہ وہ ضرشک صاحب کا کون ہے۔۔۔

"ضرغام " گاڑی چلائیں آپ ایکسڈنٹ کروانے کا ارادہ ہے کیا؟؟؟ خان کو مسلسل خود کی طرف جھکے دیکھ کر ارشک نے اُسے گھورتے ہوئے اس کا دھیان ڈرائیونگ کی طرف کروایا تھا۔

جبکہ ارشک کے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ سے سٹیرانگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔

رات کی سیاہی اب تقریبا ہر طرف پھیل رہی تھی روڈ بھی کافی رش تھا لیکن ضرغام خان کافی فاسٹ ڈرائیو کرتے ہوئے شہر کی حدودِ

میں داخل ہوا تو اُسے بے ساختہ ارشک کا خیال آیا وہ لوگ اب تک تو ڈنر کر چکے ہوتے اگر گھر میں ہوتے تو۔

ارشک کچھ کھاؤ گی۔۔۔"وہ آگے دیکھتے ہوئے ہی ارشک سے بولا " تھا۔

یہ کھانے کا وقت ہے کیا؟؟ !مُجھے جلدی سے ہوسپٹل لے کر " جائیں بھائی نجانے کتنے پریشان ہوں گے مُجھے کچھ نہیں کھانا ہے بس بھائی سے ملنا ہے۔۔۔"وہ لہجے میں حیرت سموئے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی اسے اس کھانے کی ضرورت نہیں تھی بس ابرشم کو دیکھنا چاہتی تھی وہ نجانے کس حال میں ہو گی۔

لیکن ضرشک کو بھوک لگی ہو گی؟؟؟"ضرغام کو اپنے بیٹے کی فکر " لاحق ہوئی تھی اوُر ارشک نے اُسے گھورا تھا۔۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں ہم اس وقت ہوسپٹل نہیں جائیں اتنی بحث " کیوں کر رہے ہیں آپ جلدی ہوسپٹل لے کر جائیں ہمیں مُجھے تو لگتا ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے ضرغام خان کو کڑے تیور سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

جا رہے ہیں ہم اوُر کسی اور کے ساتھ کیوں جاتی تم میں ہوں " تمھارا شوہر ہر جگہ تم میرے ساتھ جاؤ گی۔۔۔"وہ غراتے ہوئے بولا تھا۔

اس کی آواز میں تھوڑی سی تیزی کیا آئی ضرشک نے ہونٹ باہر کو نکالے تھے رونے کے لئے اور کچھ ہی دیر میں کڑکے دار آواز سے وہ زوروں سے رونے لگا تھا ارشک نے شکوے بھری نظروں سے ضرغام خان کو خان تھا۔۔۔

پہلے ضرشک بی بی جان کی اونچی آواز سن کر ڈر گیا تھا رونے لگ گیا تھا اور ضرغام خان کی ۔

ضرغام خان نے اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا ۔

خوش ہیں اب۔۔۔"وہ غصے سے بولتے ہوئے ضرشک کی پیٹھ " سہلاتے ہوئے اُس کو خاموش کروانے لگی تھی جو شدتوں سے رو رہا

تھا آنکھیں پانیوں سے بھری ہوئی تھی جب کہ منہ اس نے اب ارشک کی گردن میں چھپایا تھا۔

ضرغام خان خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا ضرشک کا رونا اسے بھی پریشان کر گیا تھا وہ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن انجانے میں ہی سہی وہ اس کی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کی وجہ بن گیا تھا ضرغام خان مٹھیاں بھینچ گیا تھا اس پل اُسے خوُد پر شدید غصہ آیا تھا دل چاہا تھا کہ ایک دو تو خود کو لگا ہی دے۔

باقی کا سفر خاموشی سے طے ہوا تھا ارشک سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے ہولے ہولے ضرشک کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اُسے سلانے

کی کوشش کرنے لگی تھی جس میں کافی کامیاب بھی ہوئی تھی کیونکہ وہ کچھ ہی دیر میں سو گیا تھا۔

۔

چند گھنٹوں کی مسافت طے کرتے وہ لوگ ہوسپٹل میں پہنچے تھے یہاں پارکینگ میں گاڑی روکتے ہوئے ضرغام خان نے زرانیل کو میسج کیا تھا جو قریب ہی تھا اُن کے آتے ہی وہ لوگ ساتھ ہوسپٹل میں انٹر ہوئے تھے ہارشم زرانیل کو تفصیل ٹیکسٹ کر چکا تھا سو وہ لوگ سیدھے اوپر گئے تھے۔۔۔

یہاں ان کی پہلی نظر ہی تعزیز پر گئی تھی جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا چہرے پر کرب کے اثرات تھے بکھرا ہوا حلیہ پیشانی پر پھیلے بال اس کی اندرونی حالت کا پتہ دے رہے تھے۔

شمس خان کا دل چاہا بے ساختہ اُسے گلے لگانے کا لیکن پھر اس کے رویے کو سوچتے ہوئے وہ تھورا سا ہچکچا گئے تھے۔

تعزیز۔۔۔"زرانیل آگے بڑھا تھا اوَر ارشک تو خاموشی سے تعزیز " کو دیکھ رہی تھی اُس کو اس حالتِ میں دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئی تھی یعنی ابر شم ٹھیک نہیں تھی تبھی تو تعزیز کی بھی یہ کنڈیشن تھی۔۔

تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا بے ساختہ اس نے ہارشم کو دیکھا جو اب مرتضیٰ خان کو مل رہا تھا اسے ایک منٹ نہیں لگا تھا یہ جاننے میں کہ اُن کو انفارم ہارشم نے ہی کیا ہو گا وہ اسے محض گھور کر رہ گیا تھا۔

"ارشک آگے بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی "بھائی کیسی ہے ابرشم؟!؟ تھی جبکہ ارشک کو وہاں دیکھ کر تعزیز بہت حیران ہوا تھا وہ اسے کم سے کم یہاں سوچ رہا تھا اوُر اُسے یہ حیرانی ہوئی وہ ضرغام خان کے ساتھ کیوں تھی کیا وہ ضرغام کی زندگی میں واپس چلی گئی تھی لیکن اس وقت وہ ارشک سے کچھ پوچھنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

اُسے اس وقت بس ابرشم کی پریشانی تھی جو ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی۔۔۔

"وہ باقی سب کو اگنور کرتے ہوئے "گڑیا آپ یہاں کیسے۔۔۔؟!؟ ارشک کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرت زدہ سا پوچھ رہا تھا ارشک اُسے دیکھنے لگی تھی۔

"وہ تعزیز کے بھائی مُجھے زرانیل بھائی نے بتایا ابرشم کے بارے میں تو میں خوُد کو روک نہیں پائی کیسی ہے وہ ڈآکٹر نے کیا کہا؟؟؟ چہرے پر پھیلی سنجیدگی دیکھ چکی تھی ۔

ظاہر ہے اسے اچھا نہیں لگا تھا وہاں سب کا آنا ارشک کو بے ساختہ اپنی پھپھو کی یاد آئی جن کے ساتھ اتنا کچھ ہو چکا تھا وہ اپنے آنسو بمشکل روک پائی تھی۔۔۔۔

ابھی تو بے ہوش ہیں آگلے بارہ گھنٹے اہم ہیں۔۔۔"وہ آنکھیں میچتے" ہوئے بولا تھا اس نے پہلی بار شمس خان کی طرف دیکھا تھا جن کی نظروں میں حسرت تھی جو اس سے مخفی نہیں رہی تھی ہاں وہ مجرم تھے اس کی مما کے لیکن وہ معاف بھی تو کر سکتا تھا اُنہیں اوَر ویسے بھی وہ بھی آگر ویسے ہی کرتا جو اُنہوں نے کیا تو پھر تعزیز میں اوَر حویلی والوں میں کیا فرق رہ جاتا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے شمس خان کے مقابل آیا تھا سب کی نظریں اُن پر تھیں گرینی بھی یہ منظر دیکھ رہی تھیں

جبکہ ہارشم کی موم بھی خاموش تھیں وہ لوگ تھوری دیر پہلے ہی ابرشم کو دیکھ کر واپس آئی تھیں کیونکہ ڈآکٹر نے اب منع کیا تھا کہ ابرشم سے کوئی نہیں مل سکتا ہے۔۔

۔

ہارشم کی موم کافی امیر پس ہوئی تھیں وہ لوگ اُنہیں کافی کھاتے پیتے اوٗر با روعب لگے تھے گرینی اُنہیں بتا چکی تھیں مرتضیٰ خان کے بارے میں کہ وہ نیوشا کے والد ہیں لیکن اس وقت اُنہیں ابرشم کی پریشانی تھی کہ وہ ٹھیک ہو جائے پھر ہی وہ کسی سے مل سکتی تھیں ۔

آپ لوگوں میں سے تعزیز کون ہیں پیشنٹ کو تھوڑا بہت ہوش آیا"
ہے وہ تعزیز کا نام لے رہی تھی آپ میں سے جو ہیں وہ اُن کے
پاس چلے جائیں ہو سکتا ہے اُن کو دیکھ کر وہ کچھ اپنے آپ میں
ہمت پیدا کریں۔۔۔"نرس ابر شم کے روم سے نکلتے ہوئے سامنے
کھڑے ہوئے سب سے بولی تھی جبکہ اس کی بات سنتے ہی تعزیز تو
تیزی سے بنا کسی کو کوئی جواب دیئے اندر بڑھ گیا تھا اور باقی سب
کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی ابر شم کچھ ٹھیک تھی گرینی نے
تشکر بھرا سانس بھرا تھا۔

اوُر آگے بڑھتے ہوئے شمس خان سے حال چال پوچھنے لگی تھیں جو
ابھی تک شوکڈ تھے تعزیز اُن کے پاس آیا تھا وہ دیکھ رہے تھے
آج اس کی آنکھوں میں ان کے لیے ویسی نفرت نہیں تھی۔

کیا وہ بدل رہا تھا اگر نرس نہیں آتی تو شاید وہ اُن سے بات بھی کرتا وہ خوش ہوئے تھے ۔

ضرغام خان بھی تعزیز کی بدلی ہوئی طعیبت کو نوٹ کر چکا تھا یعنی وہ ان کی باتوں کو کچھ سوچنا شروع کر چکا تھا ضرغام خان کو خوشی ہوئی تھی۔

آپ لوگ بیٹھ جائیں۔۔۔"گرینی نے سب سے کہا اب رات کافی " زیادہ ہو چکی تھی یقیناً ان لوگوں نے صبح تک تو یہاں رکنا ہی تھا تو وہ اُنہیں بیٹھنے کا تو کم سے کم کہہ ہی سکتی تھیں ۔

ارشک بیٹا کیسی ہو؟؟؟"گرینی نے ارشک کے پاس جاتے اس کی " خیریت پوچھی تھی کیونکہ اس دن جب اسے ضرغام خان زبردستی

لے کر گیا تھا وہ بہت پریشان ہوئی تھیں ابر شم اُن سے اکثر ارشک کے بارے میں بات کرتی تھی تو انہیں یہ بچی بہت پسند تھی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے۔۔۔"گرینی ارشک کو بھی بہت پسند " آئی تھیں وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی اوٗر گرینی باقی سب سے باتیں کرنے لگ گئی تھیں جبکہ ضرغام خان کی نظریں ارشک پر تھیں وہ اسے اپنے ساتھ بیٹھانا چاہتا تھا لیکن وہ ایسے کسی اوٗر کے پاس چلی گئی تھی وہ جلتا تندور بنا تھا اگر وہ لوگ حویلی میں ہوتے تو ضرغام کبھی ارشک کی یہ حرکت برداشت نہیں کرتا لیکن اس وقت وہ لوگ ہوسپٹل میں تھے تبھی وہ ضبط کر گیا تھا۔

ہارشم کی موم جو کم ہی کسی سے ملتی تھیں اُنہیں بھی ارشک بہت پسند آئی تھی اور ضرشک کو تو اُنہوں نے پیار بھی کیا تھا وہ تھا ہی اتنا پیارا ہر کسی کی محبت پا لینے والا۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 32

.....

آرمینا کالج کے اندر داخل ہوئی تو اس کو سامنے ہی وہ لڑکا مل گیا تھا جو اس کے پیچھے پڑا تھا اس نے اسے اگنور کیا اور اپنے راستے چلنے لگی تھی لیکن وہ تو اسے اتنے دن بعد کالج دیکھ کر کافی خوش لگ رہا تھا سو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا

تھا آرمیناس کی نظروں کو خوُد پر محسوس کرتے دانت پیستے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ یکادم وہ آگے کو ہوتے اس کے سامنے آیا تھااوُر آرمیناد وقدم پیچھے ہوئی تھی آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھے جارہی تھی جواب اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"مسٹر۔۔۔!!!" وہ ضبط سے بولی تھی اب تواس لڑکے کی بدتمیزی وہ برداشت نہیں کرپارہی تھی پہلے ہی عالمیار خان کی وجہ سے اس کاموڈ سخت خراب تھااور اوپر سے یہ۔۔۔۔

"مس آرمیناجھے آپ سے بات کرنی ہے اگر آپ سکون سے میری بات سن لیں تو۔۔۔!!!" وہ اس کے مس آرمیناکہنے پر حیران ہوئی تھی وہ اس کانام جانتا تھااسے پریشانی ہوئی تھی۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔!!!" وہ اس کو کسی طرح یہاں سے بھیجنا چاہتی تھی کیونکہ اس کی کلاس کا ٹائم بھی ہونے والا تھا اور دوسرا وہ ایسے کسی راہ چلتے انسان سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں تھی۔۔۔

"آپ ہی کو تو غور سے دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔!!!" وہ اس کے نازک سراپے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کی بے باکی پر آرمینا کو لگا وہ کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جائے گی بھلے کتنی ہی خود کو مضبوط اور بہادر سمجھتی تھی لیکن تھی تو ایک کمزور سی لڑکی۔۔

اس نے اسے اگنور کرتے وہاں سے جانا چاہا تھا لیکن ایسا کر نہیں پائی تھی کیونکہ وہ اس کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا آرمینا نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میڈم آپ ہی کا فایدہ ہے بات کرنے مسٹر عالمیار خان کے متعلق بات کرنے والا ہوں یقیناً آپ سننا چاہیں گی۔۔۔!!!" عالمیار خان کے زکر پر آرمینا کے کان کھڑے ہوئے تھے وہ عالمیار خان کو کیسے جانتا تھا اس نے لب بھیچے تھے۔۔۔۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں سننا ہے اس متعلق کچھ بھی۔۔" وہ ایسے کسی کی بات پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی بھلے وہ عالمیار خان کا نام لے رہا تھا لیکن پھر بھی وہ ایسے نہیں اس کے ساتھ چل کر اس کی بات سن سکتی تھی اگر کچھ ہو گیا تو وہ ہر قدم پر احتیاط کرتی تھی۔۔۔۔

"اپنے ہسبنڈ کے متعلق بھی نہیں جو اس وقت کسی اوٗر کے ساتھ رنگ رلیاں منانے میں مصروف ہے۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے چن کر لفظوں کا چناوٗ کر رہا تھا۔۔۔

وہ کیسے جانتا تھا عالمیار خان اس کا شوہر ہے۔۔۔

"دیکھیں آپ جو کوئی ہیں جو میرے بارے میں جانتے ہیں یا جو کچھ عالمیار خان کے متعلق جانتے ہیں مجھے اسے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے سو پلیز میرا راستہ چھوڑ دیں ورنہ میں آپ کی کمپین کر دوں پرنسپل آفس میں۔۔۔" وہ آنکھ اٹھا کر وران کرنے لگی تھی لیکن وہ کچھ پر اسرار انداز میں مسکرایا تھا کہ آرمینا کو حیرت ہوئی کتنا ڈھیٹ انسان تھا وہ جو اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"یہ دیکھیں۔۔۔" اس نے سیل فون سے ایک فوٹو نکال کر آرمینا کے سامنے کی تھی وہ اسی لڑکی کی فوٹو تھی عالمیار خان کے ساتھ۔۔۔۔

آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ فوٹوز دیکھ کر عالمیار خان پر شک تو اسے پہلے سے ہی تھا لیکن اس طرح کا اس کا کسی لڑکی کے ساتھ تعلق ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس نے گہرا سانس لیا تھا اس وقت جیسے کھلی فضا میں جیسے ایکسیجن کی کمی سی ہو گئی تھی۔۔

"اگر آپ چاہیں تو آپ کو وہاں لے کر جا سکتا ہوں یہاں یہ لوگ اس وقت گئے ہیں وہ یہاں گئے ہیں وہ مہذب لوگوں کی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔"وہ آرمینا کے چادر میں چھپے چہرے کو دیکھ کر وہ تھوڑا سا جھکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آرمینا سوچ میں پڑ گئی تھی اچھا موقع تھا اس کے پاس عالمیار خان کے خلاف ثبوت حاصلِ کرنے کے لیے وہ اس لڑکے کے ساتھ جانے کا سوچ رہی تھی لیکن ایک غیر مرد پر بھروسہ وہ کیسے یہ رسک لے سکتی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی اس لڑکے کے ساتھ پائی جاتی تھی وہ اکثر ان کو ایک ساتھ دیکھتی تھی اگر یہ کہہ رہا تھا تو یقیناً سچ ہی کہہ رہا تھا آرمینا نے پریشانی سے پیشانی مسلی تھی وہ فیصلہ نہیں کر پائی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے ایک طرف اپنی پوری زندگی تھی تو دوسری طرف عالمیار خان کا سچ۔۔۔

اگر وہ جاتی تو شاید اسے عالمیار خان کے بارے میں کچھ پتہ چل جاتا تو وہ سب کے سامنے اسے بے نقاب کر سکتی تھی۔۔۔۔

"میں چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔۔!!!!" وہ کچھ سوچتے پل میں ہی فیصلہ کر گئی تھی آگر اس فیصلے کے نتائج سے آگاہ ہوتی تو یہ غلطی کبھی نہیں کرتی لیکن وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی پارکنگ میں آئی تھی اور پیچھے بیٹھ گئی تھی آگے بیٹھنے کے لیے وہ راضی نہیں تھی۔۔۔

اس لڑکے لیے یہ ہی کافی تھا کہ وہ اس کے ساتھ چلنے کے لیے راضی ہو گئی تھی رات سے وہ ایک ان دیکھی اگ میں جل رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر دے وہ عالمیار خان کے بارے میں سب کچھ جان گیا تھا رات میں ہی وہ لڑکی بھی جانتی تھی اور اب یہ ان کی پلاننگ ہی تھی کہ وہ دونوں مل کر آرمینا اور عالمیار کو یوز کر رہے تھے لیکن آرمینا ان کی پلاننگ سے بالکل بے خبر تھی۔۔۔

وہ پیچھے بیٹھی مسلسل اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی ایسا تو کچھ نہیں کیا تھا اپنی زندگی میں جو اسے عالمیار خان ملا تھا۔۔۔

وہ لڑکا ڈرائیونگ کرتے مسلسل اس کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا فون پر وہ اس لڑکی کو میسج کر چکا تھا لہذا وہ بھی الرٹ ہوئی تھی اور اپنے پلان پر کام شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

آرمینا کی گرفت اپنے بیگ پر مضبوط تھی چادر اس کے گرد اچھے سے لپٹی ہوئی تھی وہ مسلسل آیات کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

ایک غیر پر بھروسہ کر کے وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی لیکن اسے احساس نہیں تھا لیکن آگے چلتے اس کی زندگی میں جو طوفان آنے والا تھا وہ اچھے سے سمجھ جانے والی تھی کہ وہ کیا کرنے والی تھی۔۔۔

.....

ابر شم سیل فون پر بیزی تھی تعزیز خان تب کا گیا نہیں آیا تھا سفر ا اس کے ساتھ آ بیٹھی تھی لیکن وہ اسے اگنور کر گئی تھی اس وقت تو وہ بس بات کو لے کر مطمئن تھی کہ تعزیز خان نے سب وقت رہتے آچھے سے ہینڈل کر لیا تھا

ورنہ اسے سب کے سامنے اچھی خاصی شرمندہ ہو جاتی ڈائزین کی وجہ سے۔۔۔۔

"یو نو واٹ ابر شم تُمہارا یہ جو سیکٹریری ہے ناں یہ بہت چالاک انسان ہے اس کو رکھ کر تم نے غلطی کی ہے تم بہت پچھتاؤ گی دیکھ لینا۔۔۔؟!!!" سفرا سے اپنی ہار ہضم نہیں ہو رہی تھی تلملا کر رہ گئی تھی وہ جب ابر شم لوگوں کا ڈیزائن سلیکٹ ہوا تھا۔۔۔

"ریلی اگر پچھتاؤ ہو گا تو مُجھے ہو گا تمہیں اس بات کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے ویسے ہمارے ڈیزائن کے اپر وہو جانے کا غم کھائے جا رہا ہے ناں تمہیں۔۔۔!!!" ابر شم نے فون ٹیبل پر رکھا تھا اور سیدھی ہوئی تھی سفرا نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"یہ تو تمہارا سیکٹریری ہے اس نے دو نمبری کی ہے۔۔" وہ بوکھلاہٹ میں الٹا سیدھا بول گئی تھی جب بعد میں احساس ہوا تو اس نے ابر شم کو دیکھا جو طنزیہ انداز میں اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

"کیا دو نمبر کام کیا ہے اس نے بتاؤ تو مجھے۔۔۔۔؟؟؟" ابر شم ٹھوڑی ہاتھوں پر ٹکائے اسے دیکھے جا رہی تھی جانتی تھی اس کا ڈیزائن چوری کیا گیا تھا لیکن آخر کون تھا اس آفس میں جو اس کی ساری انفارمیشن اس لڑکی کو دیتا تھا۔۔۔۔

"اس نے مجھے تو کچھ اور کہا تھا لیکن یہاں۔۔۔!!!" وہ کچھ سوچتی ہوئی بولی تھی ارادہ تھا ابر شم کو تعزیز خان سے بد گمان کرنے کا سو وہ اپنی طرف سے فرضی کہانی بنا چکی تھی لیکن جانتی نہیں تھی ابر شم کی نظریں خاصی تیز تھیں۔

"کیا کہا تھا اس نے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟؟"تعزیز خان نے اس سفرا سے بات کی یہ سوچ ہی اس کے اعصابوں پر کاری ضرب لگا گئی تھی پہلے کی بات اور تھی لیکن اب وہ ایسا کچھ برداشت نہیں کرنے والی تھی۔۔۔

"اس سے پوچھ لینا تم اچھے سے بتائے گا وہ میرے بارے میں اینڈ ایک بات بولوں بہت ہینڈسم اوَر ہوٹ ہے وہ کیا بوڈی ہے اس کی تمہیں تو موجیں ہوں گی ہر وقت اس کے ساتھ جو رہتی ہو۔۔۔"وہ کچھ کہتی کہ تعزیز خان واپس آچکا تھا اور سفرا اسے محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگی تھی لیکن اس نے سفرا کو پوری طرح سے اگنور کیا تھا اور ابر شم کی طرف متوجہ ہوا تھا جو اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

سفر اان لوگوں سے زرا سی فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی بلکہ وہ بیٹھ گئ تھی سو وہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے انجان تھی ہاں لیکن تعزیز خان کا حق جتاتا بھرپور انداز اسے بہت کچھ بیان کر رہا تھا۔۔۔

"میم گرینی کی بار بار کال آرہی ہے انہیں کیا کہوں وہ بار بار پوچھ رہی ہیں ہم لوگ کب تک واپس آئیں گے۔۔۔۔!!!!"تعزیز خان ابر شم کو گرینی کی کال سے متعلق بتانے لگا تھا جس پر اس نے تعزیز خان کو دیکھا تھا جس کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

"گرینی کو بولو ابھی ہمیں ٹائم لگے گا۔۔۔"وہ آہستگی سے بولی تھی گرینی کو نجانے کیوں انکو واپس بلانے کی جلدی تھی وہ سمجھ نہیں سکی تھی لیکن وہ میٹنگ درمیان میں ادھوری چھوڑ کر تو ہر گز نہیں جاسکتے تھے سو تبھی اس

نے کہا تھا تعزیز خان سے کہ وہ گرینی کو بتا دے وہ لوگ تھوڑا سا لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔

میٹینگ دوبارہ سے شروع کی گئی تھی اور باقی کا پروسیس مکمل کیا تھا۔۔۔

ابر شم لوگوں نے ان کے کنٹریکٹ شرط کے مطابق ان کے لیے نئے ڈیزائن کے کپڑے تیار کرنے تھے جو پہلے ان کے آفس کی آفیشل ماڈل کے فوٹو شوٹ کے بعد ہی اس کمپنی کے حوالے کیے جانے تھے۔۔۔۔

ابر شم اور تعزیز خان کو وہاں کافی دیر ہو گئی تھی تعزیز کو دوبار گرینی کال پر گھر آنے کا کہہ چکی تھیں لیکن اب ابر شم اس کمپنی کے سی ای او سے مل رہی تھی۔۔۔

وہ غالباً اسے کچھ اہم بتا رہا تھا کپڑوں کے کلرز اور باقی چیزوں کے متعلق جو ابر شم نے غور سے سنا تھا اور ان کی ساری ڈیمانڈز نوٹ کر لی تھیں وہ لوگ تقریباً دوپہر کے بارہ بجے اس کمپنی سے نکلے تھے ابر شم کا ارادہ تو آفس جانے کا تھا لیکن پھر گرینی کا خیال آتے ہی وہ لوگ گھر چلے آئے تھے۔۔۔

جانتی تھی اگر وہ لوگ لیٹ گئے تو گرینی خفا ہوں گیں۔۔۔۔۔

ابر شم نے ائزم کو میسج کیا تھا جو سنگل ٹک ہی رہا تھا شاید وہ بھی اس وقت بیزی تھا لیکن ائزم کو سوچتے ابر شم کے لب مسکرائے تھے اس نے لبوں کے کناروں کو دانتوں تلے دبایا تھا اور اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی تعزیز خان کا دھیان اس پر ہی تھا۔۔۔۔

ابر شم کے زہن میں اس وقت پوری طرح سے ائزم چھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ لوگ رانا مینشن پہنچ چکے تھے۔۔۔

••••••

عالمیار خان خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ لڑکی شاید اپنے فون میں بیزی تھی اور عالمیار خان کا سارا فوکس بھی ڈرائیونگ پر تھا اس لڑکی کا ارادہ تو عالمیار خان سے بات کرنے کا تھا لیکن اس کا سرد انداز دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی عالمیار خان سے کچھ بولنے کی سو وہ خاموشی سے اپنے فون میں انسٹاگرام سکرول کرنے لگی تھی۔۔۔

"آرمینا آپ کی کزن ہے نہ۔۔۔۔؟؟؟" اس لڑکی نے فون سے سر اٹھا کر اچانک سے عالمیار خان کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جس پر عالمیار خان کی

آنکھوں میں حیرت در آئی تھی وہ آرمینا کو کیسے جانتی تھی اور اس کے بارے میں بات کیوں کر رہی تھی۔۔۔

"تم کیسے جانتی ہو اسے۔۔۔؟؟؟" وہ اس کے سوال کے بدلے اپنا سوال پوچھ چکا تھا اس لڑکی نے عالمیار خان کو ڈھنگ سے جواب نہ دیتے پا کر دانت کلکجائے تھے عالمیار خان سے کسی اچھے کی امید تو اسے تھی نہیں وہ لوگ رات کو ہی جان گئے تھے کہ عالمیار کی شادی ہو چکی ہے اس وقت وہ بہت رونے لگی تھی لیکن پھر ان لوگوں نے پلان بنایا تھا آرمینا اور عالمیار کو ایک دوسرے سے بد گمان کرنے کا۔۔۔

یہ عالمیار خان کو وہاں کوٹھے پر لے کر جانا بھی ان کے پلان میں شامل ہو گیا تھا یہ بات طے تو پہلے ہوئی لیکن پھر آرمیناوالی بات معلوم پڑنے پر ان لوگوں نے پلان تھوڑا سا تبدیل کر دیا تھا۔۔۔

وہ لوگ آرمینا کی تصویریں ایڈٹ کر چکے تھے اتنے اچھے سے ٹکنالوجی کا استعمال کیا گیا تھا کہ ان تصویروں کو دیکھ کر حقیت کا ہی گمان ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

اب پلان کے مطابق اسے وہ ساری تصویریں عالمیار خان کو دکھانی تھیں وہ مواقع دیکھ رہی تھی کہ کب وہ عالمیار خان کو یہ تصویریں دکھائے دوسری طرف سے میسج تو اسے مل چکا تھا کہ وہ آرمینا کو اپنے ساتھ لا رہا ہے وہ تب سے مسلسل سوچ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔۔

"میں اسے بھلا کیسے نہیں جانتی ہوں گی۔۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی تو عالمیار خان کو حیرت ہوئی تھی کہ آرمینا کا بھلا اس لڑکی سے کیا لنک۔۔۔۔

"مطلب۔۔" عالمیار کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہوا تھا وہ ان سب کاموں میں آرمینا کو تو انوالو نہیں کرنا چاہتا تھا اسے اس سب سے دور رکھنا چاہتا تھا لیکن یہ لڑکی اور اس کی باتیں اسے پریشان کر رہی تھیں وہ لوگ تقریباً سارا رستہ طے کر چکے تھے پاشا کے ایک ادمی سے اس کا رابطہ تھا جو اسے بتا چکا تھا کہ وہ اب اس کوٹھے پر پہنچ گیا تھا عالمیار خان کا ارادہ بھی جلدی سے جلدی وہاں پہنچنے کا تھا لیکن اب درمیان میں آرمینا کے زکر وہ الجھا تھا۔۔۔

"مطلب وہ میرے دوست کی گرل فرینڈ ہے۔۔۔!!!" اس نے گرل فرینڈ پر زور دیا تھا عالمیار کی گرفت گاڑی کے سٹرانگ پر سخت ہوئی تھی ہاتھوں پر سبز ونگز ابھری تھیں تو لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے اس کی گھیٹا بات پر عالمیار خان کا خون کھولنے لگا تھا ایک اشتعال سا برپا ہوا

تھا اس کے تن بدن میں وہ مشکل سے خود کو روکے بیٹھا تھا ورنہ اس بکواس پر وہ مقابل بیٹھی لڑکی کو اچھی خاصی سنا سکتا تھا۔۔۔۔

پر ایک وجہ سے وہ کچھ بولنے سے قاصر تھا اؤر دوسرا وہ آرمینا کو جانتی تھی یہ بات عالمیار خان سے ہضم نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

"کونسا دوست۔۔۔؟؟؟" وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولا تھا مقابل بیٹھی لڑکی اس کی حالتِ دیکھتے ہوئے ایک پل کے لیے گھبرائی تھی لیکن پھر سنبھل گئی تھی اسے عالمیار خان کو پانا تھا سو کچھ تو کرنا ہی تھا وہ سوچنے لگی تھی۔۔۔

"وہ جو ہمارے ساتھ کام کرتا ہے آپ اسے نہیں جانتے ہیں وہ میرے ساتھ کالج میں ہوتا ہے اؤر آرمینا بھی اسی کالج میں پڑھتی ہے دونوں کی کافی کلوز

اور ڈیپ فرینڈ شپ ہے اسی نے بتایا مجھے آرمینا آپ کی کزن ہے ورنہ مجھے کیسے پتہ چلتا۔۔۔۔"وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی یہاں تک اگر ان کا پلان کامیاب ہوا تھا تو آگے بھی ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

"کالج میں۔۔۔۔"عالمیار خان نے یہ لفظ دوہراتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی ناکام سعی کی تھی۔۔۔

"یہ دیکھیں یہ ان دونوں کی ساتھ کی تصویریں ہیں وہ دونوں ہر وقت ساتھ ہوتے ہیں ویسے تو میرا جو دوست ہے وہ ایک لڑکی کے ساتھ زیادہ دن ٹکتا نہیں یے اسے بس چند دن ہی کافی ہوتے ہیں کسی لڑکی کے ساتھ ٹائم گزارنے کے لیے لیکن کہہ رہا تھا یہ لڑکی بہت خوبصورت ہے تو اس کے زیادہ وقت۔۔۔۔"وہ بات مکمل نہیں کر پائی تھی کیونکہ عالمیار خان نے گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک تیز کر دی تھی اس نے بس پہلی ہی تصویر

دیکھی تھی جو کافی بولڈ تھی آرمینا کا سر اس لڑکے کے کندھے پر تھا اور وہ اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا منظر شاید کسی ہوٹل روم کا تھا۔۔۔۔عالمیار خان اس ایک تصویر کو دیکھتے ہی اپنے اپے میں نہیں رہا تھا اس نے اس لڑکی کے ہاتھ سے فون لے کر اتنی زور سے گاڑی کے شیشے پر مارا تھا کہ وہ اسی لمحے چکنا چور ہوا تھا اور ساتھ ہی شیشہ بھی وہ لڑکی منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔

اس نے کیا سوچا تھا اور عالمیار خان کا ری ایکشن وہ ایک دم سے پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"آپ نے میرا فون کیوں پھینکا یہ ساری تصویریں تو مجھے میرے دوست نے بھیجی تھیں کہہ رہا تھا ہمارا دن بہت اچھا گزرا تھا ہم ساتھ تھے اور وہ اور بھی

بہت کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔"وہ ایک دم سے سنبھلی تھی اور پھر سے شروع ہو گئی تھی لوہا گرم تھا اسے ایک اور ضرب لگانی تھی۔۔۔۔

"ویسے یہ لڑکی کافی شریف لگتی تھی گھر سے چادر کر کے آتی تھی لیکن کالج میں توبہ توبہ مجھے تو کل پتہ چلا کہ وہ آپ کی کزن ہے آپ کو اسے روکنا چاہیے یہ کتنی غلط بات ہے آپ لوگ اسے کالج پڑھنے کے لیے بھیجتے ہیں اور وہ ہوٹلنگ کرتی پھرتی ہے سارا سارا دن مجھے تو اس لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ وہ آپ کی کزن ہے بھلا اتنی عجیب لڑکی آپ کی کزن کیسے ہوئی۔۔۔۔۔"وہ جان بوجھ کر کزن کا لفظ یوز کر رہی تھی کیونکہ اگر بیوی کا لیتی تو ممکن تھا کہ عالمیار خان الرٹ ہو جاتا اور ان کا پلان ہی خراب ہو جاتا۔۔۔

"اوو پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔۔ تم میرے سر میں درد ہے۔۔۔" اگر یہ لڑکی اس وقت اتنے اہم موقع کے بجائے کسی اور موقع پر اس کے ساتھ موجود ہوتی اور یہ بکواس کرتی تو وہ اب تک اسے ان لفظوں کی اچھے سے سزا دے چکا ہوتا لیکن افسوس کہ وہ جس کام کے لیے اسے ساتھ لایا تھا وہ اس کام سے کہیں زیادہ ضروری تھا۔۔۔

وہ لوگ کوٹھے کے سامنے کھڑے تھے پاشا تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے یہاں آ چکا تھا یہ بات عالمیار خان کو اپنے کان میں لگے آلے سے پتہ چل گئی تھی۔۔۔

"میں سر دبا دوں آپ کا۔۔۔؟؟؟؟ وہ معصومیت سے آنکھیں ٹپ ٹپا کر بولی تھی کسی طرح کچھ وقت گزرنے کا ویٹ کرنا تھا اسے لیکن گاڑی روکتے ہی عالمیار خان نکل گیا تھا باہر وہ بھی اس کے ساتھ ہی نکلی تھی وہ لوگ دونوں ساتھ اندر آئے تھے۔۔۔

وہ اکیلا ہوتا تو شاید دروازے پر موجود لوگ اسے اندر نہیں جانے دیتے لیکن اس کے ساتھ موجود لڑکی کو دیکھ کر وہ لوگ راضی کو گئے تھے اور وہ اندر آ چکے تھے۔۔۔۔

اندر کا منظر عالمیار کی سوچ سے زیادہ مختلف نہیں تھا جو اس نے سوچا ہوا تھا سب کچھ ویسا ہی تھا اسے بس کی آواز سنی تھی کسی کے یہاں موجود ہونے کا پتہ لینا تھا تبھی وہ آگے کا پلان بنا سکتا تھا پاشا آگے کسی کمرے میں اس کوٹھے کی مالکن کے ساتھ موجود تھا وہ لوگ شاید لڑکیاں باہر سمگل کرنے کی تیاری میں لگے ہوئے تھے اس موضوع پر اہم بات کر رہے تھے۔۔۔۔

"میرے خیال میں آپ کو جو کرنا ہے وہ تھوڑا بعد میں کر لیجیے گا ابھی ایسے پاشا کے کام میں ہم نے مداخلت کی تو ان کے غصے سے تو آپ واقف ہیں نہ ابھی چل کر اس کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں تھوری دیر کے لیے اور پھر میں

نکل جاؤں گی آپ کو جو کرنا ہوا آپ کر لیجے گا۔۔۔۔" وہ اس کی شکل دیکھتی ہوئی تھی جو یہاں وہاں کچھ تلاش کر رہا تھا وہ لڑکی شاید پہلے بھی وہاں آتی جاتی رہتی تھی جو کسی نے اس کی موجودگی کو زیادہ نوٹ نہیں کیا تھا بلکہ وہ یہاں سے گزر رہی تھی رستے میں ملنے والی لڑکیاں اسے ہیلو ہائے ہی بول رہی تھیں۔۔۔۔

اوَر اسے لیے ایک کمرے میں آئی تھی عالمیار خان کو جب تک سب کچھ اوکے ہونے کا سنگل نہیں مل جانا تھا اسے انتظارِ کرنا تھا سو وہ بھی اس روم میں بیٹھ گیا تھا اوَر وہ لڑکی اب اپنا پرس ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔

"آپ کو کچھ چاہیئے میرا مطلب ہے عینی ڈرنک ٹی آر کوفی۔۔۔۔" وہ عالمیار خان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس کا چہرہ ابھی تک خطرناک حد تک

سنجیدہ تھا آرمینا کے ذکر پر اس کا ری ایکشن دیکھتے وہ پریشان ہوئی تھی لیکن یہ ذکر کرنا ضروری تھا تاکہ وہ پہلے سے آرمینا کے متعلق نیگیٹو سوچے۔۔۔

عالمیار خان نے نفی میں سر ہلایا تھا اور وہ ایک طرف دیکھتے کچھ سوچنے لگا تھا اور وہ لڑکی اسے دیکھتے ہوئے روم سے نکلی تھی۔۔۔

باہر آکر اس نے اپنے دوست کو کال کی تھی جو آرمینا کے ساتھ تھا۔۔۔

"کب تک آنا ہے تم نے میں مزید عالمیار خان کو ڈیل نہیں کر سکوں گی وہ بہت غصے میں ہے۔۔۔" وہ باہر جاتے ایک لڑکی سے فون لے کر اسے کال کر رہی تھی اپنا فون تو اس کا عالمیار خان نے کہیں پھینک ہی دیا تھا وہ تو اچھا تھا اس میں اس کا کوئی اتنا اہم ڈیٹا نہیں تھا ورنہ انہیں بہت نقصان ہوتا۔۔۔۔

"پہنچ رہا ہوں میں اس لڑکی کی شکل سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارا پلان ورک کرے گا سو یو ڈونٹ وری اس عالمیار خان کو ڈیل کرو تم مجھے لگتا ہے وہ تمہیں ٹف ٹائم دے گا۔۔۔" وہ بالکل دھیمے لہجے میں بولا تھا کہ پیچھے بیٹھی آرمینا اس کی آواز سن نہیں سکی تھی۔۔

"ہاں ہاں وہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن تم جلدی آؤ۔۔۔" وہ مذید چند باتیں کرتے عالمیار کے منع کرنے کے باوجود اس کے لیے چائے لے کر اندر آئی تھی اس کے اندر آتے ہوئے پاشا وہاں سے نکل گیا تھا اسے پتہ نہیں چلا تھا یہ ہی عالمیار خان کی غلطی تھی کیونکہ اس کا امپورٹنٹ ٹارگٹ کلرز پاشا ہی تھا وہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔۔

وہ اندر آئی تو عالمیار خان آٹھ کر باہر نکلنے والا تھا وہ یہاں بیٹھ کر ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتا تھا اسے کچھ کرنا تھا کچھ کر کے اس لڑکی کا پتہ لگانا تھا سو وہ نکلنے لگا

تھا کہ دروازے پر ہی اس لڑکی جو دیکھتے وہ رک گیا تھا جو ہاتھوں میں چائے کی ٹرے لیے کھڑی تھی۔۔۔۔

"ارے آپ کہاں جا رہے ہیں یہ چائے پی لیں اس سے آپ کے سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا اور پاشا سے مل بھی لیجے گا چائے کہ بعد۔۔۔" وہ چائے کی ٹرے اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی تو عالمیار خان نے کپ اٹھا لیا تھا اور اسے لبوں سے لگایا تھا پہلا گھونٹ پیتے ہی اسے کافی عجیب سا ذائقہ محسوس ہوا تھا۔۔۔

"آپ آرام سے بیٹھ جائیں آیئے۔۔۔" وہ عالمیار خان کو بیڈ پر جانے کا اشارہ کر رہی تھی اور عالمیار خان چائے کا کپ تھامے ہُوئے بیڈ پر بیٹھ بھی گیا تھا کیونکہ اس کا سر اس وقت شدید چکرا رہا تھا۔۔۔

وہ چائے مزید نہیں پی سکا تھا اس نے کپ سائیڈ پر رکھ دیا تھا اور اپنے دکھتے سر کو اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا۔۔۔

"روکیں میں آپ کا سر دبا دیتی ہوں۔۔۔" وہ آگے آئی تھی لیکن عالمیار خان نے اشارے سے اسے روک دیا تھا سو وہ وہیں اس کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ عالمیار خان کے ساتھ ہی رہی تھی اور پھر دروازے پر دستک ہوئی تھی دروازہ ان لوگوں نے شاید بند نہیں کیا ہوا تھا سو کھل گیا تھا اور اندر آنے والے انسان کو دیکھ کر عالمیار خان ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا وہ وہاں کیسے ہو سکتی تھی وہ بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہا تھا جبکہ یہی حال مقابل کھڑی لڑکی کا بھی تھا۔۔۔

دل میں جو کہیں نہ کہیں امید تھی کہ وہ وہاں نہیں ہو گا وہ امید ٹوٹتی ہوئی نظر آئی تو سر ایک دم سے دکنے لگا تھا اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر پر چادر ٹھیک کی تھی۔۔۔

.....

ابر شم اور تعزیز ساتھ اندر آئے تھے لیکن اندر کا ماحول دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا تھا گرینی ایسا بھی کچھ کریں گی اسے خیال نہیں آیا تھا اس نے ایک نظر تعزیز خان کو دیکھا تھا لیکن وہ کندھے اچکا گیا تھا پر ابر شم اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ یہ سب کچھ اگر ہو رہا ہے تو تعزیز خان اس سب سے بے خبر نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

"تم جانتے تھے گرینی یہ سب کچھ کریں گی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کڑے تیور لیے تعزیز خان سے مخاطب تھی جس نے ایک نظر اس کے غصے کی حدت سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا اور پھر سر ہلایا تھا اس کا یہ لاپرواہ سا انداز ابر شم کو طیش دلا دیا تھا وہ غصے سے پاؤں پٹخ کر گرینی کی طرف گئی تھی جو اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی خواتین سے محو گفتگو تھیں اسے دیکھتے ہی وہ مسکرائی تھیں جانتی تھی اسے یہ سب کچھ پسند نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی کر رہی تھیں ضروری تھا۔۔۔

"گرینی یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ ان مہمانوں کا لحاظ کر رہی تھی اور بہت آہستہ آواز میں بولی تھی لیکن گرینی اس کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھیں۔۔۔

"آبی میرا بچہ یہ سب بعد میں بتاؤں گی ابھی کے لیے تم جا کر روم میں اچھے سے تیار ہو کر آؤ میں نے ڈریسز رکھوا دیئے تھے وہ چینج کر لو اور ہلکا سا میک

اپ بھی کر لینا میرا بچہ۔۔۔"انہوں نے اس کی گھوری کا اثر لیے بغیر بہت محبت سے اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو ابر شم کو ان کی بات ماننی پڑی تھی تعزیز خان قریب ایا تو گرینی نے اسے مہمانوں سے ملوایا تھا سب لوگوں کو آبی کا شوہر پسند آیا تھا وہ تھا بھی اتنا ہی ہینڈسم۔۔۔

وہ دونوں ساتھ روم میں آئے تھے اور اندر آتے ہی ابر شم نے دروازہ بند کرتے اسے اپنی گرین آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔

"تم جانتے تھے نہ تبھی بار بار کہہ رہے تھے گرینی ہمارا ویٹ کر رہی ہیں جلدی چلیں آپ۔۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی۔

"یہ ان کا اپنا پلان تھا مُجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا آپ کو مُجھے بلیم نہیں کرنا چاہیے۔..." وہ اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"اچھا لیکن تمہیں یہ تو پتہ تھا کہ وہ ہیمس گیسٹ سے ملوانے والی ہیں ہر جگہ وہ یہ بات پھیلا رہی ہیں کہ تم میرے شوہر ہو جبکہ میں نے اس جگہ پر ہمیشہ اسے سوچا ہے۔۔۔۔" وہ اپنی باتوں میں مصروف اس کے چہرے کا رنگ نہیں نوٹ کر سکی تھی جو یکا دم سے بدلا تھا وہ غصّے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"اوور یلی جسے ہمیشہ سوچا ہے آپ نے وہ ہے کہاں اصولاً تو اسے آپ کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کی سلیوز کو فولڈ کرتے ہوئے طنزیہ

انداز میں بولا تھا ابر شم کو اس کی بات بری لگی تھی وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی ہوئی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو دبانے لگی تھی۔۔۔

"ایک سال بعد وہ میرے ساتھ ہو گا یہاں اور تم کہیں نہیں ہو گے۔۔۔" وہ اس کے سینے پر اپنی انگلی رکھتی ہوئی بولی تھی جبکہ تعزیز خان نے اس کی وہ ہی انگلی اپنی مضبوط گرفت میں لی تھی اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی تھی جو اب اس کی کمر میں اپنا ہاتھ مضبوطی سے حائل کر چکا تھا وہ اس کے قریب تھی اتنی کہ اس کے کولون کی مہک وہ اپنی نتھوں سے ٹکراتے ہوئے محسوس کر رہی تھی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے نظر آتا اس کا کشادہ سینہ وہ پل میں نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی رخسار دہکنے لگے تھے اس کی بے باکی پر۔۔۔۔

"دیکھتے ہیں آپ کی یہ خواہش پوری ہوتی ہے یا صرف خواہش ہی رہتی ہے اگر وہ اتنا ہی آپ سے پیار کرتا ہوتا تو یوں آپ کو درمیان میں لٹکا کر خود برلن نہیں بیٹھا ہوتا۔۔۔" وہ اس کی کمر پر اپنی انگلیاں سہلاتے ہوئے جیسے ابرشم کی کچھ دیر پہلے کی بولی ہوئی بات کا مذاق اڑا رہا تھا لیکن ابرشم کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر وہ ہلکا سا ہنسا تھا کہ وہ محسوس نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"اوو ریلی تمہیں لگتا ہے میری خواہش ادھوری رہ جائے گی وہ کبھی واپس نہیں آئے گا اور میں ہمیشہ انتظارِ کرتی رہ جاؤں گی یہ ہی کہنا چاہتے ہو نہ تم بولو۔۔۔" وہ اس کی شرٹ کے کالر کو پکڑ چکی تھی عالمیار خان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ پہلی بندی تھی جو اس کے گریبان تک ہاتھ لے آئی تھی وہ کوئی عام لڑکی بھی تو نہیں تھی ابرشم تعزیز خان تھی تعزیز خان کی بیوی۔۔۔۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔"اس کے کندھے پر اس نے ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے وہ سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا اس کی گردن میں منہ دیئے وہ اس کے وجود سے اٹھ رہی مہک کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"کیا نہیں لیکن مطلب تو یہ ہی تھا نہ تمہارا۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی اس قدر نزدیکی کو بھی وہ نوٹ نہیں کر پائی تھی وہ تو بس ائزم کے خلاف کوئی بات نہیں سن پائی تھی۔۔۔۔

"آپ اگر خود سے یہ مطلب فرض کر رہی ہیں تو میرا کیا قصور میں نے ایسے ہی ایک عام سی بات کی ہے اور اس کو اتنا کھینچ کیوں رہی ہیں یہ بتائیں مجھے۔۔۔۔!!!!"وہ جانتا تھا کہ وہ باہر جانے کے لیے لیٹ کر رہی تھی اس وجہ سے اس کو بھی باتوں میں الجھایا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں خود سے تو تمہارا مطلب ہے میں خود سے فرض کرتی ہوں ہاں بولو تو۔۔؟؟؟" ابر شم کے سر پر لگی تھی وہ۔اس کو مسلسل زچ کر رہا تھا اور وہ تھی کہ اس کی باتوں کو خود پر حاوی کر رہی تھی۔۔۔

"میر اایسا کوئی مطلب نہیں تھا میم اب آپ مجھ سے الگ ہوں گی مجھے تیار ہونا ہے آپ کو شاید باہر جانے کا ارادہ نہیں ہے لیکن میں نے جانا ہے کیونکہ میں گرینی کو ایسے گیسٹ کے سامنے شرمندہ نہیں ہونے دے سکتا ہوں آپ کا تو مُجھے پتہ نہیں ہے۔..." وہ اس کی اس قدر نزدیکی سے خائف ہوا تھا خود پر جیسے کنٹرول ختم ہو رہا تھا وہ اتنے قریب اس کے جزبات کو بھڑک گئی تھی۔۔۔

پ اور تھوڑی دیر پتنگ پ

خوُد پر جیسے کنٹرول ہی کھو دیتا۔۔۔

اس کی بات سنتے ابر شم بدک کر اس سے پیچھے ہوئی تھی اپنے آپ کو بھی کوسا کیسے سکون سے وہ اس کے قریب ہو سکتی تھی اور تعزیز خان کیسے اسے چھو سکتا تھا خیر یہ غلطی اس کی اپنی تھی جو وہ اس کے قریب آیا اور وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکی تھی۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اپنی گرینی کو سب کے شرمندہ ہونے دوں گی۔۔۔؟؟؟" وہ جو پہلے باہر نہ جانے کا سوچ رہی تھی تعزیز خان کی بات پر وہ ارادہ بدل چکی تھی اور شاید تعزیز خان نے یہ بات کی ہی اس لیے تھی کہ وہ باہر آئے ورنہ وہ اس کے ارادہ جان چکا تھا کہ وہ نہیں آنے والی۔۔۔

"میں نے جو کہا وہ جھوٹ تو نہیں۔۔۔!!!" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لیے بولا تھا نشانہ جو ٹھیک جگہ پر لگا تھا اس کا ابر شم بلبلا اٹھی تھی کیسے پل میں مان

گئی تھی باہر جانے کے لیے حالانکہ پہلے وہ جانے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا تھا اب وہ پہلے جھوٹ بول رہی تھی یا اب لیکن تعزیز خان کے لیے یہ کافی تھا کہ وہ باہر جانے کے لیے راضی تھی۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اسے اتار چکا تھا لیکن ابر شم کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا وہ باتھ روم جا چکی تھی تعزیز خان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر اپنے ڈریس کو دیکھا تھا وہ تھری پیس ڈنر سوٹ تھا جس کا کلر گرے تھا تعزیز خان کو وہ ڈریس پسند آیا تھا اور ابر شم کا ڈریس بھی کافی پیارا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر اپنا سیل یوز کرنے لگا

تھا ابر شم کے واپس آنے پر اس نے باتھ روم میں جانا تھا سو اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 133

.....

شرمین بیگم سیدھی بیٹی کے کمرے میں آئی تھیں جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی یقینا یہ کارنامہ اسی کا تھا۔ اس کی پشت کو اُنہوں نے غصے سے گھورا تھا وہ کون سب کی نظروں میں آنا چاہتی تھی اُسے

اگر یہ لگتا تھا کہ ایسے وہ ارواح کو مار سکتی تھی تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی تھی۔

الیمشہ۔۔۔"وہ غصے سے بیٹی کو مخاطب کرتے ہوئے بولی تھیں "

الیمشہ نے پلٹ کر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ؟؟؟"وہ حیران ہوئی تھی بلکہ اندر سے تو وہ پریشان تھی کہ "

ضرور وہ اس واقعے کے بارے میں ہی پوچھ گچھ کرنے آئی ہوں گی کیونکہ وہ اُنہیں کچن میں دیکھ چکی تھی ۔

یہ کیا حرکت تھی؟!؟"وہ بیٹی کو گھورتے ہوئے پوچھنے لگی تھی ۔"

کون سی حرکت امی؟؟"!الیمشہ انجان بنی تھی مگر جانتی تھی کہ "
اس کا کوئی فایدہ نہیں ہو گا وہ جان تو ویسے بھی جائیں گی لیکن ایسے
وہ خود کی صفائی کیسے دیتی ۔

اس نے تو سوچا تھا کہ ارواح آگ میں جلتے مر جائے گی اس کی
جان چھوٹ جائے گی بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی لیکن ایسا کچھ
ہو نہیں پایا تھا وہ پریشانی سے اپنی پیشانی سہلانے لگی تھی۔

تم اچھے سے جانتی ہو کون سی حرکت کی بات کر رہی ہوں آگر "
کسی کو کانوں کان خبر ہوئی نہ اس بات کی اس سب کے پیچھے تمھارا
ہاتھ ہے تو جانتی ہو ہم ماں بیٹی کو دھکے مار گھر سے باہر نکال دیں
گے میں حرمین نہیں ہوں جسکی اتنی بڑی غلطی انہوں نے معاف
کر دی تھی یہاں معاملہ زرانیل کی بیوی کا تھا آگر اسے کچھ ہو جاتا

تو نجانے کیا ہوتا تم نے یہ سب کیا کیسے؟؟؟"وہ الیمشہ کو کھڑکی سے ہٹاتے بیڈ کے قریب لائی تھیں اوُر اُسے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھیں وہ اپنی ماں کو دیکھے جا رہی تھی۔

۔

مُجھے وہ لڑکی نہیں پسند آپ نے دیکھا اب تو بی بی جان بھی اسے " قبول کر چکی ہیں زرانیل ویسے ہی اس کا اسیر ہے میں کیوں کروں مجھ سے یہ سب نہیں دیکھا جاتا میں نے تو آگ اس لیے لگائی تھی "کہ وہ بچ ہی نہ سکے لیکن وہ پھر بھی بچ گئی۔۔۔

آہستہ بولو دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اگر کسی نے سن لیا تو "
ہمارے ساتھ بہت برا ہو گا الیمشہ تمہیں یہ سب کرنے سے پہلے
مُجھے بتانا چاہیئے تھا اور پتہ ہے بی بی جان کیا کہہ رہی
تھیں۔۔۔؟؟"!وہ بیٹی کو غصے سے گھورتے ہوئے بولی تھیں ۔

کیا کہہ رہی تھیں؟؟"!اسے بھی اب پریشانی ہوئی تھی نجانے "
کیوں اسے لگ رہا تھا کہ اب وہ سب کی نظروں میں آ جائے گی ۔

وہ ملازموں سے پوچھ گچھ کریں گی کیونکہ اُنہیں یقین ہے کہ یہ "
صرف ایک حادثہ نہیں ہے بلکہ کسی کہ سازش ہے ابھی یہ تو اُنہوں
نے کہا ہے نجانے زرانیل کمرے سے باہر نکل کر کیا کرے گا
تمھیں لگتا ہے وہ اس بات کو آیسے جانے دے گا جو انسان اس
لڑکی کے لئے اپنے سگے رشتوں کو چھوڑ سکتا ہے تمھیں لگتا ہے کہ

وہ اس لڑکی کے ساتھ ہوئے اتنے بڑے حادثے کو ایسے ہی جانے دے گا؟"!!وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھیں ۔

یہی چیز مجھ سے برداشت نہیں ہوتی امی"وہ آپنے بالوں کو نوچنے " لگی تھی کیسے برداشت کر سکتی تھی وہ زرانیل کو اس لڑکی کے ساتھ زندگی کی خوشیوں کو سمیٹتے ہوئے ۔

تمھیں کیا لگتا ہے الیمشہ میں کیوں پیچھے ہٹی ہوں کیوں میں سب " سے بات نہیں کرتی اب اس بارے میں؟؟ !صرف اس لئے کہ اب بات بہت آگے بڑھ چکی ہے وہ لڑکی ماں بننے والی ہے آگر ایسے میں اس کے ساتھ کچھ کیا تو حویلی والے یہ برداشت نہیں کریں گے الیمشہ "اُنہیں بیٹی پر شدید غصہ آیا تھا ۔

زرانیل کے متوقع ری ایکشن کو سوچتے ہوئے ان کی پیشانی پسینے سے شرابور ہوئی تھی۔۔

امی اُنہیں کچھ پتہ نہیں چلے گا آپ پریشان مت ہوں کچھ ایسا ویسا" سوچنے کی ضرورت نہیں ہے"وہ خود پریشان تھی لیکن ماں کی پریشانی دیکھتے اُنہیں تسلی دینے لگی تھی ۔

دعا کرو الیمشہ کچھ ایسا ویسا نہیں ہو ورنہ ہمارے ساتھ بہت برا ہو " گا زرانیل خاموش رہنے والا ہرگز نہیں ہے وہ ایسے نہیں جانے دے گا اس بات کو"وہ پریشانی سے بولی تھیں ۔

اب تو اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے اُسے بھی پریشانی ہوئی تھی کاش کہ یہ پلان کامیاب ہو جاتا پھر اسے کوئی فکر نہیں تھی اس

کے ساتھ جو بھی ہوتا لیکن اب ارواح بھی بچ گئی تھی یہ اچھا تھا کہ ارواح یا کوئی اس بارے میں کچھ جانتا نہیں تھا ورنہ الیمشہ کے ساتھ بہت برا ہونا تھا۔

"امی مُجھے پریشان کر رہی ہیں آپ آرام سے بیٹھ جائیں اوُر جب زرانیل اس بارے میں بات کریں گے تو آپ نے بالکل خاموش رہنا ہے نارمل کسی طرح کا کوئی ری ایکشن نہیں دینا ہے پھر اُنہیں کیسے پتہ چلے گا اس بارے میں کچھ۔۔۔"وہ اپنی ماں کو مطمئن کر رہی تھی جس پر وہ محض سر ہلا سکی تھیں۔

"لیکن تم نے یہ کیا کیسے؟!؟"وہ الیمشہ سے اب اس سارے پلان کے متعلق پوچھ رہی تھیں ظاہر یہ خطرناک پلان الیمشہ کے دماغ میں کیسے آیا وہ جاننا چاہتی تھیں۔۔۔۔

مُجھے لگا تھا کہ یہ ہو گیا تو میری اس لڑکی سے جان چھوٹ جائے "
گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہو پایا الٹا اب مجھے زیادہ پریشانی ہو رہی
ہے۔۔۔"وہ اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

یہ بہت خطرناک تھا الیمشہ شکر ہے بچت ہو گئی ہماری ورنہ مُجھے تو "
لگا تھا کہ ہم لوگوں کے ساتھ بہت برا ہو گا اس چکر میں کہیں اوَر
اب ایک بات کان کھول کر سن لو تم آج کے بعد ایسی ویسی کوئی
حرکت مت کرنا الیمشہ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اب
زرانیل کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو تم۔۔۔"وہ انگلی اٹھا کر وران
کرنے والے انداز میں بولی تھیں جبکہ الیمشہ نے بھیگی نظروں سے
اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا۔

وہ مزید وہاں نہیں رک سکی تھیں بلکہ چلی گئی تھیں اُنہیں دیکھنا تھا کہ آخر باہر کیا ہو رہا ہے کہیں سب لوگ اس واقعے کو سریس ہی نہ لے لیں۔

اُنہیں کسی طرح سب کا دھیان اس طرف سے ہٹانا تھا ورنہ ان کی بیٹی بری طرح سے پھنس سکتی تھی وہ اب اس بات کو مان چکی تھی کہ زرانیل کبھی ان کا داماد نہیں بن سکتا تھا اُنہوں نے کوشش کرنی بھی چھوڑ دی تھی لیکن اپنی بیٹی کی یہ حرکت اُنہیں خاصی پریشان کر گئی تھی۔

الیمشہ نے ماں کے جانے کے بعد کچھ سوچا بہت مشکل تھا اس کے لئے زرانیل کو بھول پانا جسے کچی عمر سے چاہا تھا ایسے کیسے بھول سکتی تھی۔

بہت مشکل تھا یہ اس کے لئے شاید یہ ایک واحد کام تھا جو وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی لیکن محبت کیا وہ واقعی زرانیل سے کرتی تھی اگر کرتی ہوتی تو زرانیل کی خوشی میں خوش ہوتی یوں اس کی بیوی کی جان کی دشمن نہیں بنی ہوتی وہ۔

.....

زرانیل ارواح کو کمرے میں لے آیا تھا جو خاصی ڈر چکی تھی دوپٹے کے بغیر وہ اسے اندر لے آیا تھا ارواح کو کافی شرمندگی محسوس ہوئی تھی بھلے حویلی میں کوئی مرد نہیں تھا اور ملازمہ بھی عورتیں ہی تھیں لیکن اسے پھر بھی بہت برا لگا تھا۔

زرانیل نے اُسے احتیاط سے بیڈ پر بیٹھا تھا کہ اس کے پاؤں نیچے ہی لٹکے ہوئے تھے لیکن آنسوؤں سے بھیگے ارواح کے رخسار دیکھتے اُسے بہت غصہ آیا تھا۔

پہلے ہی وہ ارواح پر غصہ تھا کہ اسے کچن میں جانے کی کیا ضرورت تھی حویلی میں اتنی ملازمہ تھیں ارواح ہی کچن میں کیوں گئی اسے ارواح کی یہ حرکت کافی بری لگی تھی۔

اہ۔۔۔"جیسے ہی زرانیل نے ارواح کا ہاتھ تھاما وہ سسکی تھی اسے " اس پل بہت خوف محسوس ہو رہا تھا اگر اس کے بچے کو کچھ ہو جاتا تو۔

اس نے بے ساختہ اپنے پیٹ کو چھوا تھا اپنے بچے کے احساس کو محسوس کرنا چاہا تھا زرانیل نے اوپر ہوتے ارواح کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چنے تھے اوٗر ارواح کے بے داغ گالوں پر اپنے دانت گاڑے تھے۔

ارواح نے بے اختیار سسکی بھری تھی وہ پہلے ہی اپ سٹ تھی اس وقت اُسے زرانیل کی تسلی اس کے لمس کی ضرورت تھی ۔

" کس بات کے لیے آنسو بہا رہی ہو؟ !میں بکواس کرتا ہوں تمھیں کہ کچن میں جانے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں پھر کیوں گئی کیا ایمرجنسی آن پڑی تھی کیا حویلی میں کوئی اور موجود نہیں تھا جو تم گئی کچن میں ارواح کتنی لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے تم نے آگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو اندازہ ہے کیا ہوتا۔۔۔"وہ ارواح کے بہتے

آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنتے ہوئے غرایا تھا۔۔ارواح کی کنڈیشن وہ سمجھ رہا تھا۔

لیکن اس وقت اُسے پیار سے ٹریٹ کرنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ دوبارہ بھی ایسی حرکت کر سکتی تھی ۔

وہ میں۔۔۔"وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کی گرم سانسوں " سے ارواح کو اپنا چہرہ جھلساتا ہوا محسوس ہو رہا تھا دھڑکن اتنی تیز تھی کہ وہ بات بھی مشکل سے کر پا رہی تھی۔۔۔

کیا وہ میں ٹھیک سے بتاؤ میرے کہنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا ہے " آگر آج تمھیں یا میری بیٹی کو کچھ ہو جاتا تو کون زمہدار تھا اس بات کا کیوں احساس نہیں ہوا تمھیں اپنی کنڈیشن کا؟"!!وہ اس کے

رخساروں سے لب ہٹاتے ہوئے گردن کی طرف بڑھا تھا اور ارواح کی گردن پر اپنے لب رکھتے وہ اسے اپنے لمس سے دہکانے لگا تھا۔

ارواح کے رونے میں اوٗر شدت آئی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اس وقت غصے میں تھا ارواح کچھ کہتی تو بھی زرانیل پر کوئی اثر نہیں ہونا تھا کیونکہ اس وقت اس کا غصہ سوا نیزے پر تھا۔

میں بس بی بی جان۔۔۔۔۔کے لیے چائے بنانے۔۔۔۔۔گئی تھی " اوٗر آپ مجھ۔۔۔۔۔پر شاوٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔میری کنڈیشن کے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔جانتے ہیں پھر۔۔۔۔ بھی۔۔۔"وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بمشکل بول پائی تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ نہیں ڈری تھی وہ خود بھی ڈر گئی تھی اسے بھی احساس تھا کہ اگر کچھ ہو جاتا تو لیکن شکر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور بے بی کو محفوظ رکھا تھا لیکن زرانیل کے غصے سے وہ پریشان تھی۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی کیا اُنہوں نے خود کہا تم سے؟؟"وہ جانتا تھا کہ " بی بی جان اب ارواح کا جیسے خیال رکھتی تھیں وہ اسے کبھی کچن میں نہیں بھیج سکتی تھیں ۔

"!!!نہیں اُنہوں نے نہیں کہا پر"

پر کیا کیوں گئی تم۔۔۔ آج کے لیے تو تمھارے آنسو تمھارے " کام آ گئے ہیں لیکن آج کے بعد تم نے ایسی کوئی کوتاہی کی تو مجھ

سے برا کوئی نہیں ہو گا ارواح سمجھی تم۔۔۔"وہ اسے پیچھے بیڈ پر نرمی سے لٹائے اس کے اوپر آتے ارواح کی شرٹ کو پیٹ سے اوپر کرتے نرمی سے ارواح کے پیٹ پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ارواح نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے اُس کے پر شدت لبوں کا لمس محسوس کیا تھا وہ کافی دیر تک نرمی سے ارواح کے پیٹ پر اپنے لب رکھے اس کی نرمی کو محسوس کرتا رہا تھا۔

ارواح کو زرانیل کی گرم سانسوں سے اپنا پیٹ جھلساتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ مشکل سے اُس کی شدت سہہ رہی تھی۔ زرانیل اوپر ہوتے ارواح کے بلاؤز پر انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کی بیوٹی بون

چومنے لگا تھا ارواح کو لگا تھا کہ وہ اگر پیچھے نہیں ہوا تو اس کا دل سینے کی دیوار توڑ کر ضرور باہر آ جائے گا۔

وہ غصے میں تھا تو ارواح اسے روکنے کی غلطی نہیں کر رہی تھی لیکن وہ اپنے بے لگام ہونٹوں سے ارواح پر اپنا پر شدت لمس چھوڑے جا رہا تھا ارواح نے بے ساختہ زرانیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو روکنے کی کوشش کی تھی۔

وہ جو ارواح کی نرمیوں میں کھویا ہوا تھا ایسے اس کے روکنے پر وہ اپنی سرخی بھری آنکھیں ارواح پر گاڑتے ہوئے اُسے ایک پل کے لئے کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا زرانیل کی آنکھوں میں سرخی دیکھتے ارواح نے آنکھیں بند کر لی تھیں اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

امید ہے میری بات اچھے سے سمجھ گئی ہو گی تم ارواح آج کے "
بعد ایسی کوئی حرکت کی تو اگلے آٹھ مہینوں کے لئے روم سے نکلنے
پر پابندی لگا دوں گا اوٗر تم جانتی ہو میں ایسا کر بھی سکتا
ہوں۔۔۔"وہ ارواح سے الگ ہوتے ہوئے اس کی شرٹ ٹھیک
کرتا اُسے اپنے حصار میں لیتے ارواح کے بالوں پر محبت سے لب
رکھ گیا تھا۔

وہ لمحہ نظروں کے آگے سے جا ہی نہیں رہا تھا جب وہ انٹر ہوٗا تھا
اور اس کا استقبال ارواح کی چیخوں نے کیا تھا اسے کچھ ہو جاتا تو کیا
کرتا وہ۔

آپ غصہ کر رہے ہیں بے بی آپ کے پاپا بہت گندے ہیں مما پر "
شاوٹ کر رہے ہیں آپ جب آ جاؤ گی ناں پاپا سے لڑنا کہ کیوں

میری مما کو تنگ کرتے تھے آپ۔۔۔"وہ اپنے بچے سے شکائت لگا رہی تھی ۔

اُسے زرا اپنی حرکتیں بھی بتاؤ جو کچھ کرتی ہو تم ارواح۔۔"وہ " تاسف سے بولا تھا اتنے غصے کا بھلا کیا اثر ہوا تھا ارواح پر وہ تو الٹا اس کی بیٹی کو ہی اس کے خلاف کرنے لگی تھی۔۔

میری پرنسز صرف اپنے پاپا کی مانے گی کسی اور کی اور ویسے بھی " "!!!تم نے تو آج

پلیز چپ ہو جائیں مجھے بار بار گلٹی فیل مت کروائیں میں پہلے ہی " بہت اپ سٹ ہوں شرمندہ بھی ہوں کیسے کر سکتی ہوں ایسی .حرکت میں۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی

آج کے بعد آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں میں"وہ سختی سے بولا تھا "

ارواح نے ڈرتے ڈرتے سر ہلایا تھا۔

آپ نہ ڈانٹیں تو نہیں روؤں گی اور نہ ہی آنکھوں میں آنسو آئیں "

گے۔۔۔"وہ زرانیل کی شرٹ کے بٹن پر انگلیاں پھیرتے ہوئے

بولی تھی۔۔

تم ایسی حرکتیں ہی نہ کیا کرو جن سے مُجھے غصہ آتا ہے اور ہاں "

آج سے بس ہال میں میرے ساتھ جاؤ گی اور کوئی الٹی سیدھی

حرکت نہیں کرو گی تم سمجھی۔۔۔۔"وہ اسے ساتھ لگائے تنبیہ کر رہا

تھا ارواح فحال اس سے بحث کر کے اس کا موڈ مذید خراب نہیں کر

سکتی تھی تبھی اس نے سر ہلایا تھا۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں کی۔۔۔"وہ رخساروں کو رگڑتے ہوئے "
بولی تھی زرانیل کے دانتوں کی وجہ سے اسے اچھا خاصا درد ہو رہا
تھا۔

لیکن کی تو سہی ناں۔۔۔"وہ بضد تھا اپنی بات پر کہ غلطی تو بہر "
حال اس نے کی تھی۔

ابر شم کیسی تھی اور بھائی کیسے تھے آپ ملے اُن سے سب کو دیکھ "
کر بھائی نے کیسے رہ ایکٹ کیا؟؟؟"وہ ابر شم کے بارے میں پوچھنے
لگی تھی۔

اپنے چکر میں وہ ابر شم کے بارے میں پوچھنا تو بھول ہی گئی تھی۔

ابر شم ٹھیک تھیں اُنہیں ہوش آ چکا ہے۔۔۔ اور تمھارا بھائی مجنوں" بنا ہوا تھا اپنی بیگم کے لیے۔۔۔"زرانیل تعزیز کو یاد کرتے ہوئے بولا تھا اور ارواح کو سیدھے ہوتے بیڈ پر لٹایا تھا۔

وہ زرانیل کو دیکھنے لگی تھی جو اس پر کمفٹر کروا رہا تھا لیکن ارواح کو اس ٹائم پر آرام نہیں کرنا تھا۔

مُجھے نہیں سونا آپ کہیں جانے والے ہیں؟"!!وہ زرانیل کو اٹھتے " ہوئے دیکھ کر اس کا ہاتھ تھام گئی تھی زرانیل نے ایک نظر ارواح کے ہاتھ میں قید اپنا ہاتھ دیکھا اوَر پھِر ارواح کا ہاتھ کھینچ کر آپنے لبوں سے لگایا تھا ارواح سٹپٹا کر رہ گئی تھی ۔

نہیں آج تو تمھارے ساتھ رہوں گا لیکن ابھی نیچے جاتا ہوں مجھے "
جاننا ہے کہ اچانک سے گیس لیک کیسے ہوئی مُجھے اس چیز میں کوئی
گڑبڑ لگ رہی ہے تم ریسٹ کرو میں آتا ہوں۔۔۔"وہ اس کے
لبوں پر جھکتے ہوئے وہاں اپنا پر حدت لمس چھوڑتے ہوئے ارواح کو
ایک بار پھر سے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ارواح کے لبوں کی سرخی زرانیل نے پوری طرح سے چرائی تھی
کہ وہ اب کم سے کم زرانیل کو روم سے جانے سے نہیں روکنے
والی تھی۔۔۔

زرانیل نے اُسے دیکھتے لبوں کا کونا دانتوں تلے دبایا تھا ارواح کے
رخساروں پر اپنے دانتوں کی کارستانیاں دیکھتے اُسے افسوس ہوا وہ

کچھ زیادہ ہی شدت دکھا چکا تھا ارواح کے رخساروں پر لیکن اس وقت وہ غصے میں جیسے سب کچھ بھول گیا تھا۔

"ریسٹ کرنا ہے تم نے ارواح بیڈ سے اترنے کی کوشش بھی مت کرنا میں جانتا ہوں میں روم سے نکلوں گا تو تم بھی میرے پیچھے آنے کی کوشش کرو گی لیکن یاد رکھنا پھر میں جو کروں گا وہ تم برداشت نہیں کر سکوں گی۔۔۔۔ مسز زرانیل خان۔۔۔۔"وہ ارواح کے بالوں کو سہلاتے ہوئے وارننگ دے رہا تھا۔

ارواح نے آنکھیں کھولنے کی غلطی نہیں کی تھی وہ روم سے نکل گیا تو ارواح نے آنکھیں کھولتے ہوئے یہاں وہاں دیکھا وہ چکا تھا۔

ارواح نے گہرا سانس بھرا تھا۔

ایک پل میں ہی مجھے بوکھلانے پر مجبور کر دیتے ہیں لیکن ایک "
بات تو مُجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے اچانک سے گیس کیسے لیک ہو
گئی ہو سکتا ہے کسی ملازمہ سے غلطی ہو گئی ہو گی۔۔۔"وہ منہ میں
بڑبڑاتے ہوئے سوچے جا رہی تھی ۔

ارواح نے آنکھیں بند کی تو ایک بار پھر سے اس کے خود کو ان
آگ کے شعلوں میں محسوس کر رہی تھی اس کے چہرے پر پسینہ
آیا تھا وہ زرانیل کے ساتھ تو سب بھول گئی تھی لیکن اب پھر سے
سب یاد آ رہا تھا۔۔۔۔

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا میرا بچہ محفوظ رہا۔۔۔"وہ اپنے اندر پل رہی "
ننھی سی جان کو سوچ رہی تھی زرانیل کو تو پورا یقین تھا کہ ان کے

ہاں بیٹی ہی پیدا ہو گی پر ارواح کی خواہش تھی کہ بیٹا ہو وہ اکیلی تھی پہلے بھائی بھی نہیں تھا تو اب خواہش تھی کہ بیٹا ہو۔

لیکن زرانیل کی خواہش بھی اس کے لئے اہمیت رکھتی تھی اُس کی خواہش پوری ہو جاتی تو بھی ارواح خوش تھی۔وہ آنکھیں بند کرتے زرانیل کو سوچنے لگی تھی پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ رکھے یہاں ابھی بھی زرانیل کے دانتوں کا سلگتا لمس اسے محسوس ہو رہا تھا اس کی بے رحم حرکت یاد آئی تو وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

••••

ابرشم آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی ٹانگ میں ہونے والے فریکچر کی وجہ سے وہ ٹانگ کو موو نہیں کر پا رہی تھی ہاتھ میں بھی درد ہو

رہا تھا تعزیز نجانے کہاں چلا گیا تھا جو وہ ایک بار بھی اسے دیکھتے نہیں آیا تھا اب تو ابر شم کو شدید غصہ آیا تھا۔

گرینی اس کے ساتھ ہی تھیں اسے کچھ کھانے کو دے رہی تھی لیکن ابر شم کو بس اس پل تعزیز کو دیکھنا تھا ویسے تو ہار شم اور اُسکی موم بھی یہیں تھے لیکن ابر شم کو اس پل تعزیز کی کمی شدت سے فیل ہو رہی تھی۔۔

گرینی مُجھے درد۔۔۔"وہ سسکتے ہوئے بولی تھی اس پل سر میں " شدید درد کی ٹھیس اٹھتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔

اس وقت اُسے درد تھا لیکن اتنا زیادہ بھی نہیں بس وہ چاہتی تھی کہ اس لمحے وہ پاس ہو۔

آبی میرا بچہ زیادہ درد ہو رہا ہے میں ڈآکٹر کو بلاتی ہوں ابھی "
میڈیسن دے گا ناں تو تمھارا درد ٹھیک ہو جائے گا میری پیاری
بیٹی۔۔۔"اُنہوں نے ابر شم کا ماتھا چوما تھا جس کے رخساروں پر آنسو
تھے ۔

عین اسی لمحے تعزیز بھی اندر آیا تھا ارشک اوٗر ضرغام سے بات
کرنے کے بعد تعزیز باہر ہی رہا تھا۔

ابر شم کی بے رُخی کے بعد اس کے اندر ہمت نہیں ہو پا رہی تھی
کہ وہ اندر آئے ۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ ابر شم اسے دیکھ کر مزید پینک ہو لیکن ابر شم کو تکلیف میں دیکھتے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا اس نے تیزی سے آگے جاتے ابر شم کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

ابر شم رونا بھولتے اس کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ دیکھنے لگی تھی تعزیز نے یہ بات نوٹ کی تھی لیکن خاموش رہا اس وقت اس کے لیے اہم ابر شم تھی وہ تو یہاں کل نوکری کے لیے گیا تھا ابر شم سے ضد کرکے وہ چھوڑنے کا پکا فیصلہ کر چکا تھا کیونکہ اُسے ایسی جاب نہیں چاہیے تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے ابر شم ہرٹ ہو اب وہ جب ساری بات جان چکا تھا تو وہ مذید ابر شم کو پریشان کیوں کرتا۔

گرینی کے بلانے پر ڈآکٹر نے ابرشم کا چیک اپ کرتے اُسے پین ریلیف ڈرپ لگائی تھی جس کی وجہ سے ابرشم غنودگی میں چلی گئی تھی اب تو تقریباً آدھا دن گزر گیا تھا۔

"گرینی آپ گھر چلی جائیں میں ابرشم کے پاس ہوں ویسے بھی آپ کل سے یہاں ہیں آپ کی طعیبت خراب ہو جائے گی اگر چاہیں تو شام کو آ جایئے گا لیکن اس وقت آپ خود کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہیں سو آپ اگر مناسب سمجھیں تو گھر چلی جائیں۔۔۔"یہ پہلی بار تھا تعزیز گرینی سے نارملی بات کر رہا تھا۔

گرینی کا دل تو نہیں چاہا رہا تھا یہاں سے جانے کا لیکن اپنی طعیبت اُنہیں بھی کچھ ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔

ممی یہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے آپ کو ریسٹ کی ضرورت ہے "
چلیں میرے ساتھ میں ہارشم سے کہتی ہوں اوٗر پھِر آپ تھوڑا کر
لیجے گا یہاں تعزیز ہے یہ سب کچھ سنھبال لے گا اوٗر ابھی تو آبی
پھر سے غنودگی میں چلی گئی ہے۔۔۔"ہارشم کی موم اپنی ماں سے
بولی تھیں ۔

اُنہیں کہیں نہ کہیں تعزیز کی فیملی پسند آئی تھی ۔

کافی رکھ رکھاوٗ والی اور کافی امیر بھی ورنہ اُنہیں لگا تھا کہ ہارشم نے
جس لڑکی کو پسند کیا ہے وہ کوئی غریب لڑکی ہو گی ہارشم کی دولت

کے لیے اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہو گی لیکن اب اُنہیں اپنی سوچیں غلط لگ رہی تھیں ۔

میں چلی جاتی لیکن دھیان وہاں بھی آبی کی طرف ہی لگا رہے " گا"وہ پریشان سی ہوئی تھی ۔

ابر شم کو اتنی کریٹیکل کنڈیشن میں چھوڑنے کا ان کا دل نہیں کر رہا تھا ۔

میں ہوں ابر شم کے پاس آپ تسلی رکھیں۔۔۔"تعزیز نے اُن کے " کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے ایک نظر ابر شم کو دیکھتے ہوئے بیٹی کے ساتھ روم سے نکل گئی تھیں ۔

ابر شم کے لئے وہ افسردہ تھیں لیکن تعزیز کے بدلے ہوئے رویئے کو دیکھ کر اُنہیں بہت اچھا لگ رہا تھا یعنی اب ابر شم اوٗر تعزیز کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے گا یہ سوچتے وہ مسکرائی تھیں ۔

تعزیز نے ان کے جاتے ہی دروازہ بند کیا اوٗر اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے اپنی سائیڈ گردن رب کی تھی ابر شم کے قریب آتے وہ اُس کے ساتھ بیڈ پر ہی ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

ابر شم کا ہاتھ جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی اسے احتیاط سے اٹھا کر اپنے سینے پر رکھا اوٗر ابر شم کے قریب جاتے اس کو بغور دیکھنے لگا تھا۔

جب ابر شم سے اس کی پہلی ملاقات ہوئی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی یہ لڑکی اس کے لئے اتنی ضروری ہو جائے گی ابر شم اس سے محبّت کرتی تھی یہ وہ اپنے ہر ایکٹ سے ظاہر کرتی تھی ابر شم اسے کسی اوٗر کے قریب دیکھ کر جیلس ہوتی تھی ۔

تعزیز کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ ابر شم کے لبوں کو دیکھنے لگا جو اسے خشک اوٗر سوکھے لگے تھے اور یہی بات وہ برداشت نہیں کر پایا اوٗر نرمی سے ابر شم کے لبوں پر جھکا ۔

اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کرتے وہ اُنہیں دباتے ہوئے آپنے لبوں سے گیلا کرنے لگا تھا۔

ابر شم شاید انجیکشن کے زر اثر تھی تبھی کسی طرح کا رسپانس شو نہیں کر رہی تھی ورنہ وہ اکثر نیند میں بھی تعزیز کے لمس کو اچھے سے محسوس کر لیتی تھی ۔

تعزیز تو ان سانسوں کی مہک پاتے جیسے اس پل خوُد پر کنٹرول کھوتے اپنے لمس میں شدت لے آیا تھا بنا ابر شم کی کنڈیشن کا خیال کیے وہ اپنے لبوں سے ابر شم کے لبوں کو سک کرتے اُسے یہ باور کروا رہا تھا کہ ہاں وہ بھی ابر شم سے شدید محبت کرتا ہے۔

لمحے کافی فسواں خیز تھے تعزیز اس کے لبوں کو قید کیے اپنی تشنگی مٹانے لگا تھا دروازے پر دستک ہوئی تو تعزیز نے نرمی سے ابر شم کے لبوں کو آزاد کیا تھا۔۔۔۔۔۔

تعزیز اٹھ کر دروازے کی طرف آیا تو ابرشم کی آنکھ کھل گئی تھی وہ شائد نیند میں تعزیز کو خود سے دور جاتے دیکھ کر برداشت نہیں کر پائی تھی۔

تعزیز دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے پیچھے سے ابرشم کی آواز سنائی دی تھی۔

"کہاں جا رہے ہو تعزیز مُجھے چھوڑ کر!!؟؟"وہ پہلے والی تلخ کلامی اوٗر بحث جو ابرشم کے ہوش میں آنے پر ان کے درمیان ہوئی تھی اُسے بھولتے اس وقت اسے جانے سے روک رہی تھی یہ ایک چیز تھی جو وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

تعزیز اُسے چھوڑ کر جائے یہ بات اُس کے اندر شعلے سے بھڑکا دیتی تھی مقابل اسے ہر پل اپنے قریب چاہئے تھا اپنی سانسوں کے قریب ۔

وہ تعزیز کے سلگتے ہونٹوں کا لمس اپنے ہونٹوں پر ابھی تک محسوس کر رہی تھی۔

یعنی وہ ابرشم کے نیند میں جانے کے بعد اس کی سانسوں کے قریب آیا تھا وہ بس سوچ سکی تھی۔

میں کہیں نہیں جا رہا میم آپ کو چھوڑ کر بھلا کہاں جا سکتا " ہوں۔۔۔"وہ ابرشم کی طرف پلٹے بغیر ہی جواب دیتے ہوئے اُس کی بے قراری محسوس کرتے خاصا حیراں ہوا تھا ۔

اوٗر پھر دروازہ کھولا تو سامنے ڈاکٹر تھی جو شائد وزٹ پر تھی وہ نیو تھی شاید ڈے والی ڈاکٹر تھی کیونکہ جو رات کو ابر شم کو چیک کر رہی تھی وہ اور تھی ۔

تعزیز نے اُسے اندر آنے کا کہا اوٗر پھر خود بھی واپس مڑتے ہوئے وہ ابر شم کے پاس گیا اوٗر اُسے سہارا دے کر بیٹھایا تھا جو اس کا ہاتھ تھام گئی تھی جیسے آگر چھوڑے گی تو وہ چلا جائے گا حالانکہ ایسا ہر گز نہیں تھا تعزیز بھلا اُسے کیسے چھوڑ کر کہیں جا سکتا تھا یہ ابر شم کی خود ساختہ سوچیں تھیں ۔

ابر شم تعزیز کو دیکھتے ہلکا سا مسکرائی تھی ڈاکٹر جو اسے چیک کر رہی تھی اس کی نظریں تعزیز پر تھیں جس کی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے اس کا کشادہ سینہ مقابل کی توجہ کا مرکز بنا

گیا تھا تعزیز کے سینے پر ابر شم کے ناخون کے نشان دیکھتے وہ ڈاکٹر سٹپٹا کر رہ گئ تھی۔

تعزیز بغور اس ڈآکٹر کی حرکتوں کو دیکھ رہا تھا لیکن ابر شم کی آنکھوں میں شعلے سے دہکنے لگے تھے کوئی اوٗر تعزیز کو دیکھے یہ بات وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنے بازو میں ہونے والا درد تک بھول گئ تھی بس اپنی گرین آنکھوں سے اس ڈاکٹر کو گھورے جا رہی تھی جسکا سہارا فوکس اس وقت تو ابر شم تھا لیکن ابر شم اس ڈآکٹر کی کچھ دیر پہلے کی کی گئ کارستانی نہیں بھول پائی تھی وہ کیسے اس کے شوہر کو آنکھیں پھاڑے دیکھ سکتی تھی یہ حق بھی صرف ابر شم رانا کے پاس محفوظ تھا۔

تعزیز کو دیکھنے کا حق بھی صرف ابر شم رانا کے پاس تھا کوئی اوٗر عورت کیسے دیکھ سکتی تھی ابر شم کے تعزیز کو ابر شم کی گرفت تعزیز کے ہاتھ پر سخت ہوئی تھی۔

تعزیز بغور ابر شم کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے سے جیلسی کے تاثرات عیاں تھے اور مقابل ڈآکٹر بھی شاید یہ دیکھ چکی تھی کیونکہ اُسے اب یقین ہو چلا تھا کہ یہ دونوں میاں بیوی ہیں تبھی تو یہ لڑکی اسے آنکھوں سے گھورنے کا تہیہ کیے بیٹھی تھی ۔

آپ کو اب درد تو نہیں ہو رہا؟؟؟"ڈآکٹر نے ابر شم سے پوچھا تھا " شاید وہ چیک اپ کر چکی تھی اوٗر اب تعزیز کو مزید کچھ دیر دیکھنے کی غرض سے وہ ابر شم سے باتیں کرنا چاہتی تھی۔

ہاں بہت زیادہ ہو رہا ہے بٹ آپ کی یہاں موجودگی سے آپ "
جائیں گی تو میرا دردِ بالکل ٹھیک ہو جائے گا سو یو مے گو
ناؤ"!!!ابرشم نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دانت پیستے
ہوئے یہ لفظ آدا کیے تھے ۔

جبکہ اس ڈاکٹر کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا وہ کم سے
کم اس مسٹر ہینڈسم کے سامنے ایسی انسلٹ برداشت نہیں کر سکتی
تھی۔

ابرشم یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟؟"!تعزیز کو برا لگا تھا ایسے "
ابرشم کا ڈآکٹر سے بات کرنا اور وہ ڈاکٹر بھی کافی چالاک تھی جان
بوجھ کر تعزیز کی ہم دردی حاصلِ کرنے کی کوشش کر رہی تھی
شاید ۔

تبھی تو اس نے اپنی آنکھ سے نہ نظر آنے والا آنسو اپنی انگلی سے صاف کیا تھا۔

اٹس اوکے مسٹر میں چلتی ہوں۔۔۔"ابر شم کے چہرے پر پھیلے " تاثرات سے وہ خاصی ڈر گئی تھی اُسے لگا تھا کہ اگر وہ کچھ دیر مذید یہاں کھڑی رہی تو ممکن تھا کہ ابر شم اس وقت کچھ کر ہی نہ دے تبھی وہ تعزیز سے بول کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی تعزیز نے اپنے بازو سینے پر باندھتے ہوئے ایبرو اچکاتے ہوئے ابر شم کی طرف دیکھا جیسے اس کے رویئے کی وضاحت طلب کی ہو۔

واٹ۔۔۔؟؟"!ابر شم شانے اچکا گئی تھی جبکہ تعزیز کے کشادہ "
کسرتی سینے سے تو وہ خود بھی نظریں چُرا ہی گئی تھی وہ تھا ہی بلا کا
ہنڈسم کہ کسی لڑکی کی نظریں نہیں ہٹتی تھیں ۔

یہ کیا تھا آپ نے کس انداز میں بات کی وہ ڈآکٹر تھی آپ کو کم "
سے کم اس بات کا احساس کرنا چاہیے تھا ابر شم میم۔۔۔"وہ ابر شم
پر جھکا تھا اس کے اطراف میں ہاتھ رکھتے ہوئے اُسنے اب کی بار
ابر شم کی گرین آنکھوں میں دیکھا تھا۔

اور یہ تم کیا اپنی بوڈی کی نمائش کرتے پھر رہے ہو کس نے کہا "
شرٹ کے اوپری بٹن کھولنے کے لیے کیسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ
رہی تھی وہ توبہ کس قسم کی لڑکی تھی وہ۔۔۔"ابر شم اب تعزیز پر

چڑھ ڈروی تھی تعزیز کا اس ڈاکٹر کی حمایت میں بولنا اسے زیر سے بھی برا لگا تھا۔۔۔

رئیلی میں اب بٹن نہیں کھول سکتا؟؟"!وہ آنکھیں چھوٹی کیے " ابر شم سے پوچھنے لگا تھا وہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں نوٹ کرتی تھی تعزیز کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

یہ ہمارا بیڈ روم نہیں ہے ہم لوگ ہوسپٹل میں ہیں اتنا احساس تو " ہونا چاہیئے تھا ناں تمھیں لیکن تم۔۔۔"آگے کے لفظوں کو تعزیز نے اپنے لبوں میں دباتے ہوئے ابر شم کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے ابر شم کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں ۔

لیکن اپنے لبوں پر تعزیز کے لبوں کا لمس محسوس کرتے وہ سکون سے آنکھیں موند گئی تھی تعزیز اس پل اس کے اتنے قریب تھا کہ ابرشم اس کی سانسوں کی مہک کو اپنے انتہائی قریب محسوس کر رہی تھی۔

ابرشم نے نوٹ کیا تھا وہ بھلے اس پر جھکا ہوا تھا لیکن تعزیز کا وزن اس پر نہیں پڑ رہا تھا وہ ایسے جھکا ہوا تھا کہ ابرشم کو پین وغیرہ نہیں ہو۔

ابرشم کی رضامندی اور اس کی خاموشی دیکھتے وہ اپنے عمل میں تیزی لاتے ہوئے اُس کے لبوں کا کنارہ اپنے لبوں میں لیتے چوم چکا تھا۔

ابر شم سٹپٹا کر رہ گئی تھی وہ کافی دیر تک ابر شم کے لبوں پر جنون خیزیاں رقم کرتے رہنے کے بعد پیچھے ہوا تھا۔

ابر شم کی آنکھیں ہنوز بند تھیں جبکہ تعزیز اس کے بھیگے لبوں کو سہلا رہا تھا اس وقت وہ دونوں ایک نارمل کپل لگ رہے تھے جن کے درمیان شائد ہی کبھی کوئی اختلاف آیا ہو ۔

تعزیز نے ابر شم کے لبوں کو سہلاتے ہوئے ایک نظر اپنی میم یعنی اپنی وائفی کو دیکھا ۔

پھر ابر شم نے آنکھیں کھولی تھیں کیونکہ اسے لگا تھا کہ تعزیز اب اس کے پاس سے ہٹ چکا ہے لیکن وہ غلط تھی وہ ہنوز اس پر جھکا جیسے اس کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

تعزیز نے تھوڑی دیر پہلے ابر شم کے لئے جوس منگوایا تھا وہ اُسے پینے کے لیے دیا بلکہ اسے خود ہی پلانا شروع کیا لیکن ابر شم نے جوس آپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے پینا شروع کیا وہ ہاف ختم کر پائی تھی کہ جوس اس کے ہاتھ سے گرتے اس کی شرٹ کو داغ دار کر گیا تھا۔

وہ یکدم تعزیز کو دیکھنے لگی تھی۔۔

اٹس اوکے ابر شم نو پروبلم گرینی نے آپ کے کپڑے منگوائے "
تھے وہ پڑے ہیں شرٹ چینج کرواتا ہوں میں ریلیکس۔۔۔"وہ
ابر شم کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا وہ کتنی صفائی پسند تھی یہ بات
وہ اچھے سے جانتا تھا تبھی وہ ابر شم کی ریڈ کلر کی شارٹ شرٹ
نکالتے ہوئے ابر شم کے قریب بیٹھا تھا۔

تم کیسے۔۔۔؟؟؟"وہ کنفیوژ سی لب چبانے لگی تھی ہاں وہ اتنی "
شائے نیچر کی نہیں تھی لیکن اس وقت اُسے تعزیز سے کافی جھجھک
سی محسوس ہوئی تھی ۔

میں کیوں نہیں میم ہسبنڈ ہوں۔۔۔"وہ لائٹس آف کر گیا تھا اوٗر "
ابر شم کی شرٹ کی بیک پر لگی زپ کھولتے اسے ابر شم کے وجود
سے الگ کرتے وہ ابر شم کے بازوؤں سے نکال چکا تھا۔

تعزیز کی انگلیوں کے لمس سے ابر شم کے وجودِ میں سپارک سے اٹھے تھے وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے کہ ابر شم کو تعزیز کی سانسیں آپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں ۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 134

•••••

تعزیز اس کے اتنے قریب تھا کہ ابر شم اور اس کے درمیان بہت کم فاصلہ تھا تعزیز ابر شم کی شرح اتار چکا تھا ابر شم بے ساختہ تعزیز

کے کشادہ سینے میں چھپی تھی اسے اس پل تعزیز سے شدید حیا محسوس ہو رہی تھی اوٗر تعزیز اسے خوٗد میں چھپتے دیکھ کر مسکرایا تھا

۔

ابر شم اس کے ساتھ لگی اسے اپنی نازکی کا احساس دلاتے تعزیز کی دھڑکنوں میں اشتعال پیدا کر گئی تھی۔۔۔۔۔

تعزیز کے ہاتھ بے ساختہ ابر شم کے بلاوٗز کے ہک پر آئے تو وہ جو سکون سے تعزیز کے سینے سے لگی ہوئی تھی وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔

تعزیز نہیں۔۔۔"وہ گھبرا سی گئی تھی اوٗر تعزیز نے اپنے منہ زور " جذبات کو مشکل سے قابو کیا تھا ورنہ ابر شم کے وجود سے اٹھتی

دلفریب مہک اسے اس پل اپنے حواسوں پر چھاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"پتہ ہے اس پل آپ میرے اتنے قریب ہیں کہ میرا مچل رہا ہے آپ کو قریب کرنے کے لیے آپ کے لمس سے سیراب ہونے کے لیے۔۔۔"ان فسواں خیز لمحوں کے سحر میں جکڑ رہے تھے تعزیز نے بے ساختہ ابرشم کی گہرائیوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی نرمی کو محسوس کیا تھا۔

تعزیز نہیں۔۔۔"وہ کپکپا سی گئی تھی۔"

"سوری میرا وہ۔۔۔"وہ گھبرا گیا تھا جلدی سے ابرشم کو شرٹ پہنانے کے بعد اس نے لائٹ آون کی اور پھِر ابرشم کی شرٹ کے

فرنٹ پر لگے بٹن بند کیے اس پل وہ بالکل سنجیدہ تھا جو سحر پہلے ان کے درمیان تھا اس کا اثر ختم ہو گیا تھا۔

آپ کچھ کھائیں گی؟!؟ کچھ لاؤں آپ کے لیے؟"!!وہ اپنے بالوں " میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خوٗد کو کمپوز کرتے ہوئے بولا تھا اسے اس پل خوٗد سے کافی سبکی فیل ہو رہی تھی نجانے ابر شم کیا سوچ رہی ہو گی اس کے بارے میں اوٗر وہ کیوں ہوٗا اتنا بے اختیار ۔

جس لمحے ابر شم اس کے کشادہ سینے کا حصّہ بنی تھی اس پل تعزیز کے لئے اپنے جزبات پر کنٹرول کرنا بہت مشکل ہوا تھا اس نے مشکل سے اپنے سینے میں مچل رہے جزبات کو قابو کیا تھا۔

جو ابرشم کی نرمیوں کو محسوس کرتے کے لیے مچل رہے تھے ابرشم نے لب کاٹتے ہوئے تعزیز کو دیکھا تھا وہ اُسے خوُد سے ہی شرمندہ سا نظر آیا تھا۔

ابرشم کو اب غصہ آیا تھا خود پر اسے احساسِ ہو رہا تھا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

"!!وہ بات کا اثر کم کرنا چاہا رہی تھی شائد " گرینی کب آئیں گی؟؟ تبھی تعزیز کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"!!وہ ابرشم" کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ میرے بجائے وہ یہاں آئیں؟ سے سنجیدگی سے سوال کرنے لگا تھا تو ابرشم نے نفی میں سر ہلایا تھا کہ ایسا تو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔

نہیں بالکل بھی نہیں۔۔"ابر شم نے تیزی سے وضاحت دی تھی وہ"
تعزیز کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی ہاں وہ تعزیز سے خفا
تھی لیکن اس حادثے کے بعد وہ کم سے کم تعزیز کو خود سے دور
نہیں کر سکتی تھی۔

تو پھر کیوں پوچھا؟؟؟"وہ ہنوز سنجیدہ تھا ابر شم نے لب بھینچ لیے "
تھے وہ ایک پل میں کیسے موڈ بدل لیتا تھا۔

"ایسے ہی تمھیں برا لگا؟؟؟"

نہیں ہر گز نہیں"اس نے جھوٹ بولا حالانکہ اسے برا لگا تھا یہ "
بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔

تمھاری فیملی کو کس نے انفارم کیا میرے ایکسڈنٹ کے بارے "
میں۔۔۔؟؟"!ابر شم نے ٹاپک بدلا تھا۔

آئی ڈونٹ نو کس نے بتایا۔۔۔"وہ روم میں رکھے ہوئے صوفے پر"
بیٹھ گیا تھا ابر شم سے وہ مزید بات نہیں کر رہا تھا صوفے پر لیٹتے
ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں ابر شم اسے دیکھ رہی
تھی۔

تعزیز۔۔۔"وہ اُسے کیسے اتنے دور لیٹے برداشت کر سکتی تھی تبھی "
اس کے آنکھوں میں بازو رکھتے وہ خود کو روک نہیں پائی تھی بولنے
سے۔

کبھی چاہیے۔۔۔"وہ ایسے ہی بازو آنکھوں پر رکھے ہی پوچھنے لگا تھا "
ابر شم نے اُسے گھورا تھا۔

ہاں چاہیے۔۔۔"وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولی تھی کہ اب "
اسے آنا ہی تھا اس کے پاس ۔

کیا؟؟؟"وہ وہیں لیٹے لیٹے ہی پوچھ رہا تھا ۔"

تم اتنی دور ہو ایسے کیسے بتاؤں میں پاس آؤ تو بتاؤں مُجھے کیا "
چاہیے۔۔۔"وہ منہ بنا گئی تھی۔

بتائیں؟؟؟"وہ اٹھ کر ابر شم کے قریب جاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا "
حالانکہ اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ ابر شم محض اسے تنگ کر
رہی ہے ۔

وہ مجھے ڈر لگ رہا ہے تم کیا یہاں میرے پاس بیٹھ سکتے ہو دیکھو "
مُجھے ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے کوئی ہے روم میں جو مُجھے دیکھ رہا ہے
اوَر۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں پھیلائے چہرے پر معصومیت لانے کی
کوشش کر رہی تھی لیکن اس میں بری طرح سے ناکام ہوئی
تھی۔۔۔۔

واٹ؟؟؟روم میں تو کوئی نہیں ہے میرے علاوَہ آپ کو وہم ہوا "
ہو گا اوَر ڈونٹ وری میں ہوں ناں روم میں تو آپ ریسٹ
کریں۔۔۔"وہ اسے مطمئن کرتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھا تھا۔

نہیں پلیز نہیں وہ آ رہا ہے میرے پاس دیکھو تمہیں نظر آ رہا ہے "
لیکن مجھ آ رہا ہے۔۔۔"وہ تعزیز کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ
اٹھانے لگی کہ غلطی سے وہ زخمی ہاتھ کو ہلا گئی تھی۔

آہ۔۔"پھر اس کے لبوں سے آہ نکلی تھی درد کی ایک شدید لہر "
اسے اپنے رگ و روپ میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

تعزیز فوری پلٹ کر اس کے قریب گیا تھا اس کی بھیگی آنکھیں
چومی تھیں ۔

ہاتھ کو موو کیوں کیا۔۔۔؟؟"!وہ اس پر ایسی کنڈیشن میں غصہ بھی"
نہیں کر پایا تھا اوٗر نرمی سے اُس کے ساتھ ایڈجسٹ ہوتے ہوئے
اُسے اپنے سینے سے لگائے اپنے حصارِ میں لیا تھا یہی تو وہ بھی چاہتی
تھی کہ وہ پاس ہو اوٗر کچھ نہیں چاہیئے تھا اسے تبھی سکون سے
تعزیز کے سینے پر سر رکھے وہ آنکھیں موند گئی تھی بازو میں ابھی
بھی درد ہو رہا تھا لیکن تعزیز کا پاس ہونا اسے اس کا درد بھلا گیا
تھا۔

وہ پاس تھا تو بھلا کوئی درد کیسے اثر کرتا ابر شم پر۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے پر سر رکھے پھر سے حادثے کو سوچنے لگی تھی نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ کچھ تھا جو وہ مس کر رہی تھی اُسے کچھ کرنا تھا۔

اب درد تو نہیں ہو رہا۔۔ "ابر شم کو خاموش دیکھتے ہوئے تعزیز کو لگا شاید وہ درد کی وجہ سے خاموش ہے تبھی اس نے پوچھ لیا۔

نہیں اب تو سکون ملا ہے۔۔۔"وہ شائد نیند میں جا رہی تھی تبھی " منہ میں بڑبڑائی تھی لیکن تعزیز سن چکا تھا اس کی بڑبڑاہٹ بھی تبھی مسکرایا تھا۔

مُجھے بھی۔۔۔"ابر شم کے کان میں اس نے سرگوشی کی تھی لیکن "
وہ سن نہیں پائی کیونکہ وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی اوَر تعزیز نے
اس پر کمبل صحیح کیا اوَر پھِر اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے وہ اسے
خوَد میں نرمی سے بھینچتے ہوئے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

ابر شم کے لبوں کو دیکھتے ہوئے اُس کا پھر سے من مچلا تھا لب پھر
سے ابر شم کی نازکی کو محسوس کرنا چاہتے تھے لیکن اس کی حالتِ
کے پیش نظر وہ خوَد کے منہ زور جذبات پر بند باندھنے کی ناکام
کوشش کرنے لگا تھا۔

•••••

ضرغام خان کو اتنی شرمندگی زندگی میں کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی اسے عباد صاحب کے سامنے ہوئی تھی وہ سڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ارشک کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا لیکن خیال بار بار عباد صاحب کی طرف جا رہا تھا۔

ان سے ہوئی آخری ملاقات اس کی کوئی خاصی خوشگوار نہیں تھی اسے یاد آیا اس نے کیا کہا تھا ان سے آخری ملاقات میں ۔

ظاہر ہے وہ اتنی آسانی سے بھولنے والے ہرگز نہیں تھے لیکن ضرغام خان اب اُن سے معافی مانگنے کا سوچ چکا تھا وہ سوچ چکا تھا وہ اپنے رویئے کی معزرت کرے گا اُنسے ۔

اس سے ہو گا تو کچھ نہیں لیکن اس کے من پر جو بھاری بوجھ تھا وہ تو کم ہو جاتا۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ارشک پر نظر پڑتے اُس کی نظروں میں حیرت پھیلی اوَر پھِر لبوں پر بہم مسکراہٹ وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی ضرشک کو فیڈ کروا رہی تھی اس کی بکھری شرٹ اس کے نشب و فراز کو کافی حد تک عیاں کر رہی تھی۔

وہ ضرغام خان کو دیکھتے ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اوَر ضرشک جو کل سے اب پہلی بار فیڈ کر رہا تھا ایسے ارشک کے ہلنے پر وہ رونا شروع کر چکا تھا ارشک نے اُسے اپنے کندھے سے لگایا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ کل سے بھوکا ہے۔

تبھی تو وہ اُسے روم میں لاتے ہی فیڈ کروا رہی تھی لیکن ضرغام کے آنے پر وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی وہ ایسے اچانک آ جائے گا یہ ارشک نے بھلا کہاں سوچا تھا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی ایسے اندر آ گئے ہیں۔۔۔"وہ ضرشک کے چہرے پر پھیلے آنسو دیکھتے ہوئے ضرغام خان کو کھری کھری سنا گئی تھی۔

"کسی غیر کے کمرے میں تو نہیں آیا اپنی بیوی کے کمرے میں آیا یوں اوٗر ایسے پردہ کیوں کر رہی ہو مجھ سے ارشک شوہر سے بھلا بیوی کا کر پردہ جانتی ہو ناں تمھیں ہر حلیے میں دیکھنے کا حق صرف ضرغام خان کے پاس ہے۔۔۔"وہ اس کے قریب آتے ارشک کی

شال جو وہ جلدی جلدی میں خود کے گرد اوڑھ چکی تھی اُسے اتار کر ارشک سے دور پھینک دیا تھا۔

ارشک بری طرح سے پزل ہوئی تھی سارے وجود کا خون جیسے چہرے پر سمٹ آیا تھا۔

وہ ضرغام خان کی حرکت پر اسے گھور بھی نہیں سکی تھی کیونکہ ضرغام خان کی آنکھوں میں دیکھتے ہی اسے نجانے کیا ہونے لگتا تھا وہ ان کالی آنکھوں میں کبھی دیکھ نہیں پائی تھی۔

ضرشک ابھی تک سوں سوں کر رہا تھا اسے ایسے روتے ہوئے دیکھ کر ارشک کو ضرغام خان پر تاؤ آ رہا تھا۔

اسی بات کا زعم ہے ناں آپ کو؟؟؟"وہ نجانے کیوں ضرغام کے "
حق جتانے والے انداز پر چڑتی تھی اس پر ضرغام خان حق جتائے
وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

ہاں کیونکہ ارشک ضرغام خان صرف میری ہے"!!!ضرغام خان "
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ وہ بیٹھ بھی ارشک اور
ضرشک کے ساتھ ہی گیا تھا لیکن ضرشک صاحب کو اپنے بابا کی یہ
حرکت پسند نہیں تھی ہمیشہ کی طرح ۔

م۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔م۔۔۔۔"وہ ارشک کی گردن میں چھوٹی چھوٹی "
بانہیں ڈالے جیسے ضرغام خان پر یہ واضح کر رہا تھا کہ مما میری ہیں
۔

میرا پلا بچہ۔۔۔۔۔"ارشک نے اُس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔۔"

آپ کو کوئی کام ہے کیا؟؟"!وہ ضرغام کی نظروں سے پزل ہو "
رہی تھی چہرے پر پھیلے رنگ ضرغام خان سے مخفی نہیں رہے تھے
وہ ہمیشہ کی طرح ضرغام کے قریب آنے پر ایسے ہی سرخ ہوئی
تھی ۔

۔

کیا بنا کسی کام کے یہاں نہیں آ سکتا ہوں اوُر ویسے بھی تمھارے "
بابا نے ناشتے کا کہا ہے اور اس کے بعد ہمیں حویلی کے لیے نکلنا
ہے اوُر نیچے چلتے ہیں۔۔۔"وہ نرمی سے ارشک کا ہاتھ تھامنے کی

کوشش کرنے لگا لیکن ارشک نے بری طرح سے اس کا ہاتھ خود سے جھٹک دیا تھا۔

"مُجھے چھونے کی کوشش نہ کریں مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا ہے یہ لمس۔۔۔"وہ نفرت آمیز لہجے میں بولی تھی نجانے کیوں اس کا دل چاہا رہا تھا کہ وہ ضرغام خان کو بہت سی باتیں سنائے اسے بتائے کہ جو وہ کر چکا ہے اس کے بعد ارشک سے اگر وہ نرمی کی توقع کر رہا ہے تو یہ اس کی بیوقوفی ہے ارشک ایسا کچھ نہیں کر سکتی ہے۔

"میری بیوی ہو تم تمھیں ہر طرح سے چھونے کا حق صرفِ مجھے حاصلِ ہے سمجھی تم یر چیز برداشت کر لوں گا لیکن تم مجھ سے کہو برداشت نہیں ہے مجھے۔۔۔"وہ بھی ضرغام خان تھا زیادہ دیر تک وہ خود کے غصے پر قابو نہیں پا سکا تھا۔

ارشک کیسے اسے یہ سب کہہ سکتی تھی وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ جسم جیسے دہکتا تندور بنا تھا پورے وجودِ میں شعلے سے بھڑکے تھے۔

"انہہ آپ صرف اپنی طاقت کا زور جما سکتے ہیں ضرغام خان کسی کا دل جیسے جیتا جاتا ہے یہ آپ ہر گز نہیں جانتے ہیں آپ صرف دل دکھا سکتے ہیں دل جیت نہیں سکتے ہیں آپ نے اپنے عمل سے جو زخم مُجھے دیئے ہیں اُن کے حصار سے میں کبھی نہیں نکل پاؤں گئ۔۔۔۔"وہ بمشکل اپنی سسکی روک سکی تھی۔

ارشک بیٹا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے نیچے آجاؤ۔۔۔"ضرغام خان کوئی " بات کرتا اس سے پہلے ہی عباد صاحب کی آواز سنتے ہی ارشک سیدھی ہوئی تھی ضرشک ویسے ہی اس کی گردن میں بانہیں ڈالے ہوئے تھا۔

ارشک کے ساتھ ہی ضرغام خان بھی باہر نکلا تھا اور سڑھیاں اترتے ہوئے نیچے کی طرف جانے لیکن درمیان ارشک کا بیلنس ڈس مس ہوا تھا اس سے پہلے کہ اس کا پاؤں پھسلتا اور آتشک ضرشک سمیت نیچے گرتی ضرغام خان نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔

وہ ضرغام خان کے کشادہ سینے کا حصہ بنی تھی اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات تھے وہ ضرغام خان کے سینے سے لگے ضرغام خان کی دھڑکنوں کو اپنے انتہائی قریب محسوس کر رہی تھی۔

"ضرغام خان ایک پل کے لیے ڈر گیا تھا کہ اگر ٹھیک ہو نا تم؟؟؟ ارشک کو یا پھر اس کے بیٹے کو کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا۔

ضرشک کو ضرغام نے اپنی گود میں لے لیا تھا فحال ارشک خود شوکڈ تھی اس وقت وہ شاید صحیح سے ضرشک کو سنبھال نہیں پاتی۔

تبھی وہ اسے اپنی گود میں لے چکا تھا اپنے بیٹے کے ننھے سے چہرے پر اس نے بوسوں کی بوچھاڑ کر دی تھی جبکہ ضرشک اس کی مونچھوں کی چھبن سے کسمایا تھا اس سے پہلے کہ روتا ضرغام خان

سیدھے ہوتے ہوئے اُسے اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے اس کی پیٹھ سہلانے لگا تھا۔

اس بات ضرغام خان کے اٹھانے پر ضرشک رویا نہیں تھا بلکہ خاموشی سے اس کے کندھے سے لٹکا ہوا تھا شاید وہ اپنی مما کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ارشک کچھ دیر میں خود کو کمپوز کر چکی تھی اس نے چہرہ اوپر اٹھاتے ضرغام خان کو دیکھا تھا جو اس وقت ضرشک کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اُس کے لمس کو آنکھیں بند کرتے شاید محسوس کر رہا تھا۔

ارشک نے اُسے کبھی ضرشک کو اٹھانے نہیں دیا تھا ظاہر ہے وہ باپ تھا۔ دل میں جذبات تو ہوتے ہوں گے اس کے ارشک

صرف سوچ سکی تھی اور تیزی سے وہ ضرشک کو اپنی گود میں اٹھا چکی تھی۔

اُسے ضرغام خان کو اپنے بیٹے سے دور رکھنا تھا ورنہ کل کو آگر ضرغام ضرشک کو لے کر اس کے ساتھ کچھ کر دیتا نہیں وہ یہ نہیں ہونے دے سکتی تھی کسی قیمت پر نہیں ۔

عباد صآحب جو کہ ارشک کو آواز دے کر نیچے چلے آئے تھے وہ ارشک کو گرتے دیکھ کر تڑپ کر آگے بڑھے تھے لیکن ضرغام خان کو ایسے اپنی بیوی اور بیٹے کو سنبھالتے ہوئے دیکھ کر اُنہوں نے اپنے قدم آگے بڑھنے سے روکے تھے۔

ضرغام خان ارشک کی فکر کر رہا تھا ایک عمر گزری تھی عباد صاحب کی اب اس عمر میں وہ کھرے کھوٹے کی پہچان کر سکتے تھے اُنہیں پتہ چل گیا تھا ضرغام خان ان کی بیٹی سے اب محبت کرتا ہے اس کے چہرے پر ارشک کو تھامتے ہوئے جو تاثرات تھے وہ عباد صاحب پر یہ باور کروانے کے لیے کافی تھے کہ اب ضرغام خان ارشک سے کتنی محبت کرتا ہے۔

عباد صاحب کو اپنا فیصلہ صحیح لگا تھا وہ ارتضیٰ کا بیٹا تھا جو اُن کا دوست کم بھائی زیادہ تھا ضرغام خان اپنے ہر ایکٹ سے اُنہیں ارتضیٰ خان کی یاد دلا رہا تھا ضرغام خان کی آنکھوں میں اُنہوں نے

اپنی بیٹی کے لئے ویسی ہی جنونیت دیکھی تھی جیسی اُنہوں نے ارتضیٰ خان کی آنکھوں میں دیکھی تھی اپنی بہن کے لئے ۔

لیکن حالات پھر ایسے ہو گئے کہ وہ سب کو گیا پر اب اُنہیں امید تھی کہ ضرغام خان ان کی بیٹی کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔

"ارشک کا ایسے ضرشک کو اپنی گود میں لینا تم ٹھیک ہو؟؟؟" ضرغام خان کو برا نہیں لگا تھا کیونکہ اُسے لگتا تھا کہ یہی ڈیزرو کرتا ہے وہ۔

"نجانے کیوں ارشک بے رُخی نہیں برت پائی تھی ضرغام ہاں۔۔۔ خان سے شاید اس کے ایکٹ کی وجہ سے یا جیسے ضرغام خان نے اُسے گرنے سے تھاما اس وجہ سے۔۔۔۔

کچھ بھی تھا ایک پل کے لئے وہ ضرغام خان کو سوچنے لگی تھی اگر ضرغام اسے نہیں تھامتا اوٗر ضرشک کو چوٹ لگ جاتی تو اُسے اپنی چوٹ کی فکر نہیں تھی بس ضرشک کی فکر تھی آگر اس کے بیٹے کو کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کرتی ۔

اپنے بیٹے کے لئے وہ بہت ٹچی تھی لیکن آج انجانے میں ہی سہی پر ضرغام خان نے اُسے گرنے سے بچا کر اس پر احسان کیا تھا جسے وہ بھولنے والی نہیں تھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔

جب ضرغام خان اُس کا ہاتھ تھامے اُسے نیچے چلنے کا کہنے لگا تھا ارشک نے محض سر ہلایا تھا وہ نیچے آئے تو عباد صاحب نے ارشک کی گود سے ضرشک کو اٹھایا تھا ساتھ ہی اُنہوں نے ناشتہ کیا تھا بابا

کے ساتھ وہ کچھ دیر باتیں کرتی رہی جبکہ ضرغام خان کو ایک ضروری کال آئی تو وہ سننے کے لئے وہ اٹھا کر لان میں چلا گیا تھا۔

"بابا مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے ضرغام کے ساتھ واپس نہیں جانا ہے۔۔۔"وہ عباد صاحب کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی تھی۔

"ارشک میرا بچہ کیا وہاں کسی نے آپ کو ڈانٹا ہے یا پھر کچھ کہا ہے مجھے بتاؤ ضرغام کا رویہ ٹھیک نہیں ہے کیا کیا وجہ ہے جو وہاں نہیں جانا۔۔۔"وہ اس کے واپس نہ جانے والی بات سن کر پریشان ہوئے تھے۔

"بابا وہاں سب بہت اچھے ہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ اچھے ہو گئے ہیں پہلے کی طرح نہیں رہے اوَر پتہ ہے دادا جان نے تو معافی بھی

مانگی مجھ سے لیکن مُجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے بابا۔۔۔"وہ اپنے بابا کو کیسے بتاتی وہ بھلے لاکھ ضرغام خان سے نفرت کے دعوے کر رہی تھی لیکن دل کھیچتا تھا اس کی طرف جو وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔

تو بیٹا آپھر جانے میں کیا مسلہ ہے جب سب لوگ بھی ٹھیک ہیں " اوُر ضرغام خان کو بھی اپنے رویئے کا احساس ہے تو پھر مُجھے لگتا ہے کہ آپ کو ضرغام خان کو ایک موقع دینا چاہیے بیٹا۔۔ "وہ ضرشک کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشک کو سمجھا رہے تھے ضرغام خان بدل چکا تھا یہ بات تو وہ دیکھ ہی چکے تھے جو بھی تھا ایک بیٹی کے باپ تھے چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی خوش رہے۔

بابا آپ سے دور نہیں جانا۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی جبکہ "
عباد صاحب نے بیٹی کا ماتھا چوما تھا ارشک کی کئی عادتیں منہا سے
ملتی تھیں ارشک کو دیکھتے ہوئے اُنہیں منہا یاد آتی تھی۔

اوَر پھِر ارتضیٰ خان جن کی خواہش تھی ارشک ان کی بہو بنے وہ
ارتضیٰ کی بہو بن چکی تھی۔

تو بیٹا آپ جب چاہو مجھ سے ملنے آ جانا کوئی منع تھوڑی کرے گا "
اور ارشک ضرغام خان پر بھروسہ کرنا بیٹا اُسے سمجھنے کی کوشش
کرنا میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں آپ ہی مکمل لچک دکھانا لیکن بیٹا کبھی
بار انسان کو وقت کی مصلحت سمجھتے ہوئے وہ فیصلہ بھی کرنا پڑتا ہے
جو اس کے لیے کافی گراں ہوتا ہے۔۔۔"وہ بیٹی کو سمجھا رہے
تھے۔

۔ارشک کو پتہ چل گیا تھا کہ بابا کی یہ خواہش تھی کہ ارشک ضرغام خان کے ساتھ واپس چلی جائے یعنی بابا ابھی یہ چاہتے تھے وہ ضرغام کے ساتھ رہے ۔

اگر اس کے بابا کی یہ خواہش تھی تو وہ کیسے رد کر سکتی تھی پہلے ہی بابا زندگی میں بہت کچھ فیس کر چکے تھے۔

ارشک کو اچانک سے منہا کا خیال آیا اُسے ارواح سے ہوئی باتیں یاد آئی تھیں بابا نے کبھی اس حوالے سے بات نہیں کی تھی ارشک کو لگ رہا تھا جیسے بابا کے ساتھ ہوئے واقعے سے انجان تھے ۔

ان کی بہن کے ساتھ کیا حارثہ ہو چکا تھا اس بات سے وہ بے خبر تھے اوٗر ارشک اُنہیں کچھ بتانے کا ارادہ بھی نہیں رکھتی تھی ۔یہ بات بھلا بتانے کے قابلِ تھی ۔

وہ ضرشک کو دیکھنے لگی جو اپنے نانا کے پاس تو اُسے بُھول ہی بیٹھا تھا وہ مسکراتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھنے لگی عباد صاحب مسکرائے تھے وہ مان گئی تھی اُنہیں خوشی ہوئی تھی۔۔۔

بابا اسے مُجھے دیں۔۔۔"ارشک نے اُن کی گود سے ضرشک کو اپنی" گود میں شفٹ کیا تھا جو مما کے پاس آتے ہی خوشی سے

م۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔ بولنے لگا تھا یہ لفظ سیکھ چکا تھا تو اب ارشک کو ہی بلاتا تھا۔

ضرغام خان کی شدید خواہش تھی کہ وہ بابا بھی بولے لیکن ضرشک نے مانو سوچا ہوا تھا باب سے کمپٹیشن کرنے کا وہ کیسے اپنے باپ کو خوش کر سکتا تھا تبھی وہ ضرغام کو دیکھتے اکثر ارشک کی گردن میں چہرہ چھپا کر م۔۔۔م۔۔۔ا بولنا شروع کر دیتا تھا۔

ضرغام خان تو غش کھا کر رہ جاتا تھا یہ تھا کتنا سا ابھی تو محض اٹھ نو مہینوں کا لیکن کیسے ضرغام سے مقابل کرتا تھا وہ صرف سوچ چکا تھا لیکن اسے بھی اپنا بیٹا بیت عزیز تھا۔

وہ اندر آیا تو ارشک سے واپس چلنے کا کہا۔

ارشک شاید انکار کرتی اسے لیکن عباد صاحب اسے پہلے ہی راضی کر چکے تھے تو عباد صاحب سے ملتے اُنہیں اپنا خیال رکھنے کا کہتے ہوئے ضرغام کے ساتھ واپس چلی گئی تھی۔۔۔

گاڑی میں خاموشی تھی ارشک خاموشی سے آنکھیں بند کیے ہوئے تھے جیسے اسے ضرغام سے بات کرنے میں دلچسپی ہی نہیں ہو۔

بابا ایک باپ بن کر سوچتے اپنی بیٹی کو اپنے گھر میں خوش دیکھنا چاہتے تھے لیکن وہ اُنہیں یہ نہیں بتا سکی تھی کہ شائد پہلا تجربہ حویلی کا وہ بھولی نہیں تھی اُسے اچھے سے یاد تھا جو اس کے ساتھ ہوا لیکن اپنے بابا کو مطمئن کرنے کے لیے وہ ضرغام خان کو ایک موقع دے چکی تھی۔۔۔

ضرغام خان اُسے سوچوں میں گھیرا ہوا دیکھ چکا تھا لیکن اس سے بات کیے بغیر ضرغام نے ڈرائیونگ پر فوکس رکھا تھا کافی لمبا سفر طے کرتے کرتے اُنہیں تقریبا شام ہو گئی جب ان کی گاڑی حویلی میں انٹر ہوئی ۔۔۔

•••••

ارشک اوُر ضرغام دونوں ساتھ ہی اندر آئے تھے جب اُنہیں زرانیل کی غصے بھری آواز سُنائی دی تھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی پر غصہ کر رہا ہو ضرغام آگے بڑھا تھا پریشان ارشک بھی ہو گئی تھی کیونکہ زرانیل بہت دھیمے مزاج کا مالک انسان تھا بہت کم ہی غصہ کرتا تھا بلکہ ارشک نے اُسے کبھی غصے میں دیکھا ہی نہیں تھا۔

زرانیل کیا ہوا۔۔۔"زرانیل کو ملازمہ کو ڈپٹتے ہوئے دیکھ کر "
ضرغام خان آگے بڑھتے ہوئے اُس سے پوچھنے لگا تھا۔

زرانیل نے سانس بھرتے ضرغام کو پوری بات بتائی تھی کہ ارواح کے جو حادثہ ہوا یقینا کسی ملازمہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ہی ہوا ہو گا۔

سارے ملازمین لاتعلقی کا اظہار کر رہے تھے نیوشا ایک طرف کھڑی تھی اُسے بھی یہ جاننا تھا کہ آخر وہ کون تھا جس نے ارواح کے ساتھ یہ سب کرنے کی کوشش کی ۔

شرمین بیگم بھی خوُد کو کافی مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن "پھر جس نے غلط کیا ہو اسے اس بات کا خطرہ تو رہتا ہے کہ "اس کا کیا کبھی بھی اس کے آگے آ سکتا ہے ۔

یہی ان کی بھی صورتحال تھی جبکہ الیمشہ جس نے یہ سب کیا تھا وہ شرمین بیگم سے زیادہ ریلکس کھڑی تھی ہاں یہ الگ بات تھی کہ زرانیل کے غصے سے اس کی جان جاتی تھی۔۔۔

بی بی جان بھی زرانیل کی طرح ہی سب پر غصہ کر رہی تھی جبکہ ارشک تو فوری اوپر ارواح کو دیکھنے چلی گئی تھی کہ نجانے وہ کس کنڈیشن میں تھی۔

اوَر ضرغام خان وہیں رکھ گیا تھا ملازمین سے پوچھ گچھ اس نے بھی کی تھی۔

لیکن وہ بچارے بے قصور تھے تو اُنہوں نے لا عملی کا اظہار ہی کرنا تھا۔

الیمشہ نے جس ملازمہ کے ساتھ مل کر یہ پلان بنایا تھا اسے وہ واپس بھیج چکی تھی حویلی میں اتنے ملازمیں تھے کہ کسی ایک کے غائب ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا تبھی وہ ریلکس کھڑی تھی لیکن اسے لگ رہا تھا کہ شرمین بیگم کی گھبراہٹ اس کے لیے کچھ صحیح نہیں ہو گی۔۔۔

زرانیل ہو سکتا ہے یہ صرف حادثہ ہو ایسی حرکت بھلا کون اوئر "
کیونکر کرے گا ریلکس۔۔۔"زرانیل کو ہتھے سے اکھڑتے دیکھ کر
ضرغام خان نے اُسے تھاما تھا لیکن اس وقت وہ شدید غصے میں تھا
اسے غصہ اس انسان پر آیا تھا جس نے ارواح کو نقصان پہنچانے کی
کوشش کی تھی۔

نہیں ضرغام یہ حرکت کسی اور نے کی ہے۔۔۔"وہ مٹھیاں بھینچ کر"
بولا تھا۔

زرانیل بچے آرام سے وہ جو کوئی بھی ہے ہم اسے ڈھونڈ نکالیں "
گے تم یہاں آؤ آرام سے بیٹھو۔۔۔"بی بی سے پوتے کی حالت نہیں
دیکھی گئی تو اُسے اپنے پاس بلایا وہ خود بھی پریشان تھیں یہ معمولی
بات نہیں تھی۔

بی بی جان آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ ارواح میرے لئے کیا ہے " اسے مارنے کی کوشش کی گئی ہے یہ بات میں کیسے جانے دے سکتا ہوں۔۔۔"وہ اپنی پیشانی سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

بیٹا ہم بھی اس حادثے کو ایسے نہیں جانے دیں گے تم ہم پر چھوڑ " دو ہم سارے ملازمین سے پوچھ گچھ کرتے ہیں تم پریشان مت ہو سب کچھ پتہ چل جائے گا یہ جس کی بھی حرکت ہے وہ زیادہ دن تک بچ نہیں پائے گا۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ محض سر ہلا سکا تھا اور ضرغام خان بھی ان کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

مُجھے تو لگتا ہے کہ یہ صرف ایک حادثہ ہی تھا تمھاری بیوی کی "
لاپرواہی کی وجہ سے ہوا ورنہ کون ہے یہاں اس کا دشمن جو ایسی
حرکت کرے گا۔۔۔"شرمین بیگم عادت سے مجبور خاموش کیسے رہ
سکتی تھیں تبھی بولی تھیں ۔

الیمشہ نے اپنا بیٹا تھا اس کی ماں ضرور کچھ نہ کچھ ایسا کرے گیں
جس سے سب کو شک ہو اچھا خاصا معاملہ ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

لیکن اس کی ماں کے بولنے سے ایسا ویسا کچھ ہو ہی نہ جائے جس
سے وہ پھنس جائے ۔

خالہ جان ارواح نے کوئی پہلی بار کچن میں قدم نہیں رکھا تھا وہ "
شہر میں سارے کھانا وغیرہ بناتی تھی اُسے ایکسپرنس ہے اوُر آپ یہ

سب بول رہی ہیں اس کے بارے میں۔۔۔"اسے اپنی خالہ کی یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی ۔

شرمین تم چپ ہی بیٹھو۔۔۔"بی بی جان نے اُنہیں گھورا تھا جبکہ " بیٹی کی گھوریاں دیکھتے وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی یہاں بیٹھی رہتی تو ضرور کچھ ایسا ویسا بول دیتیں جس سے ان کی بیٹی کے لیے مشکل ہوتی تو وہ سرے سے ہی اٹھ کر چلی گئی تھیں ۔

نیوشا خاموشی سے الیمشہ اوُر شرمین بیگم کے اشارے دیکھ رہی تھی۔ اسے شک پڑ رہا تھا اس سب کے پیچھے الیمشہ کا ہی ہاتھ ہے وہ یہ بات تو بخوبی جانتی تھی کہ الیمشہ اس کے بھائی کو پسند کرتی تھی یا شائد ابھی تک کرتی ہو۔

وہ زرانیل کو یہ بات نہیں بتانے والی تھی پہلے اسے کنفرم کرنا تھا ویسے بھی بنا تصدیق کے وہ ایسے کسی پر الزام نہیں لگا سکتی تھی۔۔

۔

وہ الیمشہ کے پیچھے اس کے کمرے میں گئی تھی جو اپنے کمرے میں آتے ہی ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی تھی کیونکہ اُسے اطمینان تھا کسی کا اطمینان ان کی طرف نہیں گیا تھا۔

"وہ یکدم سے اپنے سامنے نیوشا کو دیکھ کر "نیوشا تم خیریت؟؟؟ گھبرا گئی تھی۔

کیوں کیا میں نہیں آ سکتی ہوں؟؟؟"نیوشا آرام سے سینے پر دونوں "
ہاتھ باندھے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر الیمشہ نے گھبرا کر
اسے دیکھا تھا۔

نجانے الیمشہ کو نیوشا کے چہرے کے تاثرات کچھ عجیب سے لگے
تھے۔

نہیں کیوں نہیں تم آ سکتی ہو !!!لیکن بنا کسی کام سے تو نہیں آنے "
والی تم !!!کیا کام ہے؟؟؟"وہ خوُد پر کنٹرول کرتے نارمل ری ایکٹ
کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

میں جو پوچھوں اسکا سچ سچ جواب دینا نیوشا ورنہ اگر تم۔ نے "
جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی اوُر نہیں ہو گا سمجھی

تم۔۔۔"وی وران کرنے والے انداز میں بولتے الیمشہ کو پریشان کر گئی تھی۔۔۔

"کون سی بات پوچھنی ہے نیوشا؟؟؟اور یہ تمھارا انداز اتنا سرد کیوں ہے ایسے کیسے بات کر سکتی ہو تم؟؟میں کزن ہوں تمھاری۔۔"وہ جان بُوجھ کر نیوشا کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کرنے لگی تھی کیونکہ اُسے یقین ہو چکا تھا کہ نیوشا اسی متعلق بات کرنے آئی ہے وہ بایر تو خاموش رہی تھی لیکن جانتی تھی کہ وہ یہاں ضرور اس سے تفتیش کرے گی۔

"ہاں ہو کزن لیکن مُجھے تم سے صرفِ سچ سننا ہے"!!نیوشا کے سپاٹ انداز میں کوئی کمی نہیں آئی تھی وہ ہنوز سرد مہری سے بات کر رہی تھی۔

کونسا سچ؟؟؟"وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے الجھے ہوئے " انداز میں بولی تھی یا شائد نیوشا کو الجھنا چاہا رہی تھی جو بھی تھا نیوشا کو بس اس کے لبوں سے سچ سننا تھا۔

تم نے گیس لیک کی۔۔۔؟!؟"وہ الیمشہ کو گھبرانے پر مجبور کر گئی " تھی وہ جو پہلے ہی پریشان تھی اب مذید ہوئی تھی کیونکہ نیوشا تو ڈائریکٹ بات کرنے لگی تھی وہ لبوں کو چباتے ہوئے اُسے دیکھنے لگی تھی جس کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ حلق تر کرتے تھوک نگلتے ہوئے اپنے حواس کو کنٹرول کرنے کی ناکام سعی کر رہی تھی

۔۔

میں کیوں کروں گی ایسا نیوشا مُجھے لگتا ہے امی ٹھیک کہہ رہی تھیں " ارواح کی اپنی غلطی ہو گی اوئر تمھارا بھائی ایسے ہی ملازموں سے

پوچھ گچھ کر رہا ہے پہلے اپنی بیوی سے پوچھ لے کہ کہیں اس کی غلطی تو نہیں۔۔۔"وہ نیوشا کو دیکھتے ہوئے شانے اچکاتے ہوئے بولی تھی۔

" شٹ اپ الیمشہ کیا میں ناواقف ہوں اس بات سے کہ تم بھائی کو پسند کرتی ہو ان کے لیے تمھارے کیا جذبات ہیں میں اچھے سے جانتی ہوں مجھے پورا یقین ہے کہ تم نے ہی ارواح کے لیے یہ پلان بنایا وہ تو ارواح کی قسمت اچھی نکلی کہ وہ بچ گئی پر یاد رکھنا یہ میں ایسے جانے نہیں دوں گی۔۔۔"وہ الیمشہ کے مقابل آئی تھی۔۔

" ہاں میں مانتی ہوں کہ میں زرانیل سے محبت کرتی ہوں لیکن میں ایسا کیوں کر کروں گی جبکہ ارواح ان کے بچے کی ماں بننے والی

ہے۔۔۔"وہ اندرونی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے تھوڑی ایموشنل ہوئی تھی۔

"اس بچے سے ہی تو تمھیں پرابلم ہو گی الیمشہ ایک بات یاد رکھو یہ لاسٹ ٹائم تھا اگر دوبارہ تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو۔۔۔"

"تو کیا؟؟"!الیمشہ کو غصہ آیا تھا نیوشا اس کی کزن تھی لیکن وہ اس ارواح کے لیے اس سے لڑ رہی تھی۔

"تو میں بھائی کے سامنے ساری بات رکھ دوں گی کہ تم نے ان کی بیوی کو مارنے کی کوشش کی اور تم جانتی ہو کہ اس کے بعد تمھارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔"وہ الیمشہ کی ڈھٹائی پر غصہ ہوئی تھی۔

کیسے وہ پل میں رنگ بدل چکی تھی ۔

تم زرانیل کو بتاؤ گی اور میں خاموش رہوں گی نو نیوشا میں "
خاموش نہیں رہوں گی۔۔۔"وہ چلائی تھی اس کے پاس بھی تو نیوشا
کا ایک ویک پوائنٹ تھا جسے وہ یوز کر سکتی تھی جانتی تھی کہ نیوشا
ایسا بالکل نہیں کرے گی جب الیمشہ اسے دھمکی دے گی۔

تم کیا بتاؤ گی بھائی کو؟"!نیوشا الجھی تھی ۔"

میں زرانیل کو نہیں بتاؤں گی نیوشا۔ میں ضرغام کو بتاؤں گی اور "
کیا بتاؤں گئ یہ تم اچھے سے جانتی ہو ویسے تم نے تو یہ کام بہت
چالاکی سے کیا تھا لیکن وہ کیا ہے ناں میں اچھے سے جانتی ہوں اس

متعلق۔۔"وہ نیوشا کے دھواں دھار چہرے کو تمسخر بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کیا بتاؤ گی یہ بھی بتا دو؟؟"!وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کس " بارے میں بات کر رہی تھی۔

ارشک کی مدد تم نے کی تھی اُسے حویلی سے تم نے نکالا سوچو اگر " یہ بات ضرغام خان کو معلوم پڑ جائے تو وہ کیا کرے گا تمھارے ساتھ یقینا تم نہیں چاہو گی کہ ایسا کچھ ہو۔۔۔"وہ نیوشا کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے کمینگی سے بولی تھی۔

نیوشا نے نفی میں سر ہلایا تھا نیوشا کو آج تک لگتا تھا کہ اس متعلق کوئی نہیں جانتا ہے لیکن وہ غلط تھی ارشک واپس آ چکی تھی لیکن ضرغام خان کو اس نے اس متعلق کچھ نہیں بتایا تھا۔

نیوشا تو شاید اس بات کو سرے سے ہی بھول چکی تھی لیکن الیمشہ نے اُسے بہت کچھ یاد کروا دیا تھا الیمشہ کو وہ تاسف بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی ہاں اب نیوشا اپنی زندگی میں اگے بڑھنے والی تھی اس نے ضرغام خان کی محبت کو دل سے نکال کر پھینک دیا تھا پر آج الیمشہ نے اُسے بہت کچھ یاد کروا دیا تھا۔

تمھیں جس کو بتانا ہے بتاؤ الیمشہ مجھے فرق نہیں پڑتا ہے لیکن "
ارواح سے دور رہنا یہ لاسٹ وارننگ ہے سمجھی اس کے بعد اگر تم
نے کچھ ایسا کیا تو رزلٹ کی زمہ داری تمہاری ہو گی۔۔۔"وہ اسے
وران کر کے وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ الیمشہ مسکرائی تھی اطمینان
جو ہو گیا تھا کہ نیوشا اپنے بھائی کو کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔

••••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 135

•••••

ابر شم مزید چار پانچ دن ہو سپٹل میں رہی تھی اور پھر اس کی ضد پر اسے ڈسچارج کیا گیا تھا وہ رانا مینشن جانا چاہتی تھی لیکن تعزیز اسے اپنے اپارٹمنٹ لے کر جانا چاہتا تھا۔

گرینی ایسی کنڈیشن میں ابر شم کو کئی بھیجنے کے حق میں نہیں تھیں لیکن تعزیز کی ضد تھی اور ابر شم نے کہہ دیا کہ وہ رانا مینشن ہی جائے گی۔

تعزیز نے ابر شم کی بات سنتے مذید بحث نہیں کی تھی کیسے کرتا جب وہ خوُد ہی کہہ چکی تھی کہ اسے اپنے گھر جانا ہے۔

ابر شم فخال ٹانگ میں ہوئے فیکچر کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتی تھی اسے ساتھ کسی نہ کسی کی ضرورت تھی اوُر تعزیز کیسے برداشت

کر سکتا تھا کسی کو ابر شم کے قریب تبھی وہ خود پر پتھر رکھتے ہوئے ابر شم کے ساتھ رانا مینشن میں جانے کے لیے راضی ہوا تھا۔

اور ابر شم کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی ہار شم بھی خوش ہوا تھا اوٗر گرینی بھی اُنہیں امید نہیں تھی کہ تعزیز یہ فیصلہ کرے گا لیکن ابر شم کو پورا یقین تھا کہ تعزیز اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا تبھی وہ سکون سے لیٹی ہوئی تھی ہار شم اس کے ڈسچارج پیپرز ریڈی کروانے گیا تھا اور گرینی سامان پیک کر رہی تھی کافی دن گزر گئے تھے ان کے ہوسپٹل میں اب تو ابر شم لیٹے لیٹے ہی اکتا گئی تھی۔۔۔۔۔

تعزیز خاموشی سے کھڑا تھا وہ نجانے کیوں چاہتا تھا کہ ابر شم اس کے ساتھ جائے وہ دونوں اکیلے ہوں اوٗر وہ خوٗد ابر شم کا خیال

رکھے ابر شم کی باتوں سے وہ کئی نہ کئی ہرٹ ہوا تھا پر اس کی حالتِ دیکھتے وہ اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

ابر شم اسے دیکھ رہی تھی اور عین اسی وقت تعزیز نے اپنا سر اٹھایا تھا اوٗر آنکھوں سے آنکھیں چار ہوئی تھی ابر شم کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تو تعزیز کی نظریں اوٗر انداز سپاٹ تھا وہ شاید ابر شم کو یہ فیل کروانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی تو ہے لیکن اس کے لیے یہ کتنا مشکل ہے یہ بس وہی جانتا ہے۔

۔

ابر شم نے اپنے لبوں کو چباتے ہوئے اُسے دیکھا لیکن وہ نظریں پھیر گیا تھا وہ فحال اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہوا تھا ابر شم کے لیے یہی کافی تھا آگے کی باتیں وہ بعد میں بھی طے کر سکتے تھے۔

ابر شم کے ہاتھ میں ابھی بھی درد ہوتا تھا لیکن وہ کسی کو بتانے سے گریز کر رہی تھی کہ کہیں اسے پھر سے ہوسپٹل میں رکنا نہ پڑ جائے ۔

ابر شم ایک دو بار ائزم کا خیال آیا تھا جو ہوسپٹل اس کی عبادت کے لئے نہیں آیا تھا ابر شم کو تو لگا تھا کہ وہ سب وے پہلے آئے گا لیکن ابر شم غلط تھی اوٗر اب اسے شک پڑ رہا تھا وہ دعا کر رہی تھی کہ یہ شک محض شک ہی رہے ۔

سب لوگ اس کی عیادت کے لیے آئے اسے بہت اچھا لگا تھا۔ حویلی سے روز ہی کوئی نہ کوئی آتا تھا ابر شم کو اُن لوگوں کا خلوص دیکھ کر بہت اچھا لگتا تھا لیکن تعزیز کے انداز دیکھتے وہ پریشان ہو جاتی تھی۔۔۔۔

ابر شم اب نوٹ کر رہی تھی کہ تعزیز پہلے کی طرح ان لوگوں کے ساتھ سرد انداز میں بات نہیں کرتا تھا وہ کچھ کچھ بدلا تھا نجانے کیوں اس کے اندر کا یہ بدلاو ابر شم کو بہت اچھا لگا تھا۔۔

لیکن اب وہ پھر سے روٹھ کر بیٹھ گیارہ تھآ نجانے کب ان کا یہ روٹھنا منانا ختم ہونا تھا۔

گرینی کب جانا ہے۔۔۔"وہ گرینی کو دیکھتے ہوئے روہانسی انداز میں" بولی تھی ایک تو تعزیز کے سرد انداز پر وہ کسک کر رہ گئی تھی اوپر یہ کمرہ کب سے وہ یہاں تھی اب تو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کمرے کی ایک ایک چیز اس نے زبانی یاد کر لی ہو ۔

۔

انتہا کی بوریت اسے محسوس ہو رہی تھی اب تو پہلی بار ایسے اُسے اتنے دنوں کے لیے بیڈ ریسٹ کرنا پڑ رہا تھا وہ تو کچھ ہی دنوں میں اتنی ڈل ہو گئی تھی ابھی تو اس کی ٹانگ ٹھیک ہونے تک اسے بیڈ ریسٹ کرنا تھا .

بس ہارشم آ جائے پھر چلتے ہیں۔۔۔"گرینی اس کی ڈل شکل دیکھ " کر اُسے اطمینان دلاتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ محض سر ہلا سکی تھی ۔

کچھ ہی دیر میں ہارشم کی واپسی ہوئی ابرشم مسکرائی تھی فائنلی وہ گھر واپس جا رہی تھی اُس سے چل پانا فحال مشکل تھا پاؤں پر پٹی بندھی ہوئی تھی گرینی نے ہارشم سے بول کر اسے ویل چیئر لانے کا کہا لیکن تعزیز نے اس سے پہلے ہی جھکتے ابرشم کو اپنی گود میں اٹھایا تھا وہ اس کے ہوتے ہوئے کیسے اسے ایسا کرنے دے سکتا تھا تبھی تو وہ ابرشم کو بانہوں میں بھرے لفٹ میں انٹر ہوا تھا۔

ابرشم شرمانے گھبرانے کے بجائے مسکراتے ہوئے تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی ۔

ٹھیک ہیں آپ۔۔۔؟؟"!ابر شم کو اداس دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی "
سے پوچھنے لگا تھا۔

ابر شم اسے کیسے بتاتی کہ اس کے سرد انداز سے ہی تو پریشان تھی
وہ۔

تم دل سے راضی ہوئے ہمارے ساتھ جانے کے لیے یا پھر میری "
مجبوری میں جا رہے ہو؟"!!وہ تعزیز کے ماتھے پر بکھرے ہوئے
بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی وہ دونوں ابھی
تک لفٹ میں ہی تھے۔۔۔

مجبوری میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اس کنڈیشن میں میم آپ "
کا خیال رکھنے کے لیے آپ کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہوا

ہوں ورنہ کوئی موقع ہوتا کبھی نہیں جاتا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو ابرشم نے اُس کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات ابھی تک سپاٹ تھے وہ سمجھ گئی تھی وہ ناراضگی میں یہ کہہ رہا ہے۔۔۔

" میرا خیال کوئی بھی رکھ سکتا ہے تعزیز تمہیں مجبوری میں آنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"وہ اس کی باتوں پر اپنا حلق تر کر گئی تھی۔

" میری بیوی ہیں آپ کا خیال میں نہیں رکھوں گا تو اوٗر کون رکھے گا بھلا؟؟؟"وہ شائد ابرشم کی بات کا غلط مطلب نکال چکا تھا۔

" ہاں بیوی ہوں تمھاری میں تو تم ہی رکھو گے لیکن تعزیز ہم پہلے بھی اسی گھر میں رہتے ہیں اب تم کیوں بول رہے ہو کہ تم مجبوری

میں جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟"ابر شم اس کے لہجے کی کڑواہٹ محسوس کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

کیونکہ پہلے اوَر اب والے حالات میں بہت فرق ہے ابر شم پہلے " کی بات اوَر تھی لیکن اب میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔"وہ لفٹ سے نکل آئے تھے تعزیز نے اُسے احتیاط سے گاڑی میں بیٹھا تھا ایسے کہ اسے درد نہ ہو اور پھر خوَد بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

گاڑی ہار شم نے ڈرائیو کرنی تھی اور وہ لوگ ابھی تک پہنچے نہیں تھے ۔

تعزیز جیسے ہی گاڑی میں بیٹھا ابر شم نے اس کے کندھے پر سر رکھا تھا اور تعزیز نے اُسے کے گرد بازو حائل کرتے اُسے اپنے حصار میں لیتے ہلکے سے ابر شم کے بالوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

سکون ملتا ہے تمھارے قریب۔۔۔"ابر شم نیند میں جا رہی تھی اوٗر" منہ میں بولی تھی لیکن تعزیز سن چکا تھا اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا ابر شم اب سر تا پا اسے اپنی محبت میں رنگی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

زرانیل سے تعزیز نے بات کی تھی وہ اسے اتنا برا چکا تھا کہ تمھاری گاڑی کی بریکس فیل کی گئی تھی اوٗر غلطی سے تمھاری جگہ ابر شم گاڑی میں بیٹھ گئی اوٗر وہ چوٹیں اسے لگ گئی تھیں ۔

گاڑی اس وقت پولیس کے قبضے میں تھی اور زرانیل خود معاملے کی چانچ کر رہا تھا۔

معمولی بات نہیں تھی یہ جس نے بھی کیا تھا اس نے تعزیز کو جان سے مارنے کی کوشش کی تھی وہ تو اس کی زد میں ابرشم آ گئی اور ایکسڈنٹ ابرشم کا ہو گیا ورنہ آگر تعزیز کو کچھ ہو جاتا تو ۔

تعزیز خیالوں میں کھویا ہوا تھا جب گرینی اور ہارشم گاڑی میں آ کر بیٹھے تھے ۔

ہارشم کی موم آج صبح ہی گھر گئی تھیں۔

گرینی ابرشم اور تعزیز کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھیں پوتی کو ٹھیک دیکھ کر اُنہیں اطمینان ہوا تھا ورنہ ابرشم کی بے ہوشی کا وقت

اُنہوں نے کیسے گزرا تھا یہ بس وہ ہی جانتی تھیں اُنہیں ایک پل کو لگا تھا کہ وہ ابر شم کو کھو چکی ہیں ایسا ہوتا تو وہ تو جیتے جی مر جاتی ۔

گرینی آبی اوٗر تعزیز کا کپل پروفیکٹ ہے۔۔۔"ہار شم جو گاڑی کا " دروازہ بند کرتے مڑا تھا اسی وقت اس کی نظر ابر شم اور تعزیز پر پڑی تو وہ بہت دھیمی آواز میں بولا تھا۔

جس پر گرینی نے سر ہلایا تھا تعزیز اُن کی موجودگی محسوس کرتے آنکھیں کھولتے اُنہیں دیکھنے لگا تھا اور پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ابر شم کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

وہ لوگ جتنے دن ہوسپٹل میں رہے تعزیز ایک پل کے لیے ادھر اودھر نہیں ہوا تھا ابر شم کو چھوڑ کر کیسے جاتا پہلے ہی اپنی غلطی پر پچھتا رہا تھا۔

گرینی کے پوچھنے پر بھی ابر شم نے اُنہیں کچھ نہیں بتایا تھا کہ وہ کیوں تعزیز کی گاڑی میں اتنی حجلت میں نکلی تھی وہ تعزیز اور اپنے درمیان کی اس بات کو بس خوُد تک محدود رکھنا چاہتی تھی۔اس نے کچھ نہیں بتایا اُنہیں اوُر فورس بھی کرتیں تو کوئی فایدہ نہیں تھا تبھی انہوں نے زیادہ بات کو کریدا نہیں تھا۔

ابر شم اگر اُنہیں نہیں بتانا چاہتی تھی تو وہ بھی خاموش ہو گئی تھیں

۔

••••

گاڑی رانا مینشن کے کار پورچ میں رکی تھی راستے میں ابر شم کی آنکھ کھل گئی تھی اور وہ اس وقت جاگی ہوئی تھی تعزیز نے ایک گہری سانس بھری تھی وہ اس وقت پھر سے ابر شم کو بانہوں میں اٹھا کر اندر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا تبھی وہ پہلے خوُد گاڑی سے نکلا تھا۔

اوُر ابر شم کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے وہ اسے بانہوں میں بھر چکا تھا ہار شم نے آہ بھری تھی نجانے کب اسے یہ موقع میسر آنا تھا نیوشا

کا فون نمبر ہونے کے باوجود اس کی کم ہی بات ہوئی تھی نیوشا سے۔

ویسے تو اب تک اُن کا نکاح ہو چکا ہوتا لیکن ابرشم کی وجہ سے وہ کچھ وقت کے لیے آگے کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

ابرشم کو تعزیز نے جیسے روم میں لے جانا چاہا اس نے انکارِ کر دیا وہ پہلے لیٹ لیٹ کر اکتا چکی تھی مزید وہ اب اس وقت ریسٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

آبی طعیبت خراب ہے ریسٹ تو کرنا پڑے گا"!!!وہ اسے ضد " کرتے دیکھتے ہوئے بولی تھیں جبکہ ابرشم نے منہ بنایا تھا۔

پچھلے اٹھ دنوں سے آرام ہی کر رہی ہوں فخال مجھے کچھ دیر لاونج "
میں بیٹھنا ہے گرینی۔۔۔"وہ تعزیز کو دیکھ رہی تھی جو خاموش تھا
ورنہ اسے لگا تھا کہ وہ انکار کرے گا اسے اندر لے جانے کی
کوشش کرے گا۔

تعزیز اس کی چھوڑو تم اس کی باتوں کو سیریس نہ لو اندر لے کر "
جاؤ ابھی اس کی ٹانگ کا زخم ہرا ہے زرا سی بے احتیاطی سے یہ
مزید خراب ہو جائے گا میں آبی کے لیے سوپ بنواتی
ہوں۔۔۔"گرینی ابرشم کو آنکھیں دکھاتے ہوئے تعزیز کو اسے روم
میں لے جانے کا بولتے ہوئے خود کچن کی طرف چلی گئی تھیں۔

جبکہ ابرشم نے تعزیز کو گھورا تھا جو اسے لیے اب کمرے کی طرف
بڑھ رہا تھا گرینی نے ان کے لیے نیچے ہی کمرہ سٹ کروایا تھا کیونکہ

ابر شم کے لیے مشکل تھا سیڑھیاں چڑھنا جبکہ اس کی کنڈیشن اتنی سیریس تھی ۔

ویسے بھی یہ کمرہ اکثر جب گرینی کی طعیبت ناساز ہوتی تو ابر شم یوز کرتی تھی۔۔

تعزیز نے اسے احتیاط سے بیڈ پر لٹایا تھا وہ ابھی تک منہ بنائے ہوئے تھے شائد وہ اس وقت باہر سب کے ساتھ بیٹھنا چاہتی تھی لیکن گرینی نے ایسا کیا نہیں۔۔۔۔۔۔

ناراض نہیں ہوں گرینی نے آپ کے فائدے کے لیے کہا ہے " زیادہ دیر بیٹھنا آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے اور یہاں لیٹنے میں کیا پروبلم ہے باہر کیوں بیٹھنا تھا آپ نے روم میں کیوں

نہیں؟"!!وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا اس نے شاور لینا تھا کیونکہ بھلے وہ ہوسپٹل میں شاور لیتا تھا لیکن اسے اپنے پاس سے دوائیوں کی سمیل آ رہی تھی۔

میں بور ہو جاؤں گی میرا دل کر رہا ہے بھاگ جاؤں یہاں سے پتہ" ہے اتنے دن پہلے وہاں رہی اوٗر اب یہاں میری تو بس ہو چکی ہے قسم۔۔۔"وہ اپنے لبوں کو ہلاتے ہوئے بولی تھی تعزیز کی توجہ کھینچ چکے تھے ابرشم کے لب وہ اپنے حلق میں کاٹے سے دوڑتے ہوئے محسوس کرنے لگا تھا۔

وہ ابرشم کے لبوں کی شدت طلب محسوس کر رہا تھا او وقت وہ اپنی سائیڈ گردن کو رب کرتے اپنے اندر اٹھ رہے جذبات کو تھپکی دے کر سلانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن یہ اس کے لیے خاصا

مشکل تھا وہ اتنی قریب تھی کہ وہ چند گز کا فاصلہ ختم کرتے اس کے لبوں سے لپٹتے ہوئے اپنی طلب پوری کر سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنی آنکھیں بند کرتے گہرا سانس بھرتا خوُد کو کمپوز کرنے لگا تھا ابرشم بغور اسے دیکھ رہی تھی جو اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے نجانے کیا سوچ رہا تھا۔

تعزیز تم سن رہے ہو؟؟؟"ابرشم نے تھوڑا سا چہرہ اوپر اٹھایا تھا " لب مزید قریب ہوئے تھے ابرشم کی نظر تعزیز کے عنابی ہونٹوں پر گئی اس کی حالت بھی تعزیز سے مختلف نہیں تھی وہ بھی اس وقت اس کے لبوں کی نرمی کو محسوس کرنے کے لئے مچل رہی تھی لیکن مقابل نجانے کن سوچوں میں گم تھا۔

تعزیز۔۔۔"ابر شم نے اسکا کندھا ہلایا تھا وہ جو اس کے ہلتے لبوں "
کو دیکھ رہا تھا اسے خاموش دیکھ کر وہ سیدھا ہوا تھا اور ابر شم کے
چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھاما وہ اس کو دیکھنے لگی جب تعزیز نے
خود پر کنٹرول کھوتے اس کے لبوں سے لبوں جوڑتے ابر شم کی
سانسوں کو پینے لگا تھا۔

وہ جو خود اس وقت تعزیز کی سانسوں کی خواہش کر رہی تھی اس
کے اس ایکٹ پر ابر شم کے لبوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے
تھے وہ اس کے لمس میں اسکا ساتھ دینے لگی تھی تعزیز ابر شم کا
ساتھ پاتے ہی مذید شدت سے ابر شم کی سانسوں کو پینے لگا تھا لمحے
سرکتے رہے اوٗر وہ دونوں ایک دوسرے کے لبوں سے لب جوڑے
ایک دوسرے کی دھڑکتے دلوں کی دھڑکنیں سنتے رہے تھے۔

ابر شم کا رسپانس پاتے جیسے تعزیز خان کے لمس میں مزید شدت آئی تھی وہ اس کے نچلے لب کو آپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اُسے شدت سے چومنے لگا تھا اتنی بے قراری تھی اس کے لمس میں کہ ابر شم یقین نہیں کر پائی تھی ۔

وہ خود بھی اس پل خوُد پر کنٹرول کھوتے اس کے عنابی ہونٹوں کو اپنے دانتوں میں جکڑ گئی تھی۔

ابر شم کی سانس پھول گئی تو تب تعزیز نے نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس کے ماتھے سے ماتھا جوڑہ تھا ۔

تعزیز کہاں جا رہے ہو؟؟"!تعزیز کو بیڈ سے اٹھتے دیکھ کر وہ پوچھنے "
لگی تھی وہ اس وقت یہ چاہتی تھی کہ تعزیز اس کے ساتھ باتیں
کریں کیونکہ وہ اکیلی ہرگز نہیں رہنا چاہتی تھی۔

یار شاور لینا ہے مُجھے۔۔۔"وہ اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتے ہوئے "
اُس کی طرف دیکھنے لگا تھا جو اس کے ابیس سے نظریں چرا گئی تھی
اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی ۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی کلوز رہ چکے تھے پھر بھی وہ ایسے
ری ایکٹ کر رہی تھی۔۔

بعد میں لے لینا ابھی مُجھے سے باتیں کرو"!وہ اپنے اسے گھورتے "
ہوئے بولی تھی ۔

مُجھے ابھی لینا ہے آپ ریسٹ کریں۔۔۔"وہ اُس کو دیکھتا سپاٹ "
انداز میں بولتا باتھ روم چلا گیا تھا ابر شم اس کے اچانک سپاٹ
انداز کو سمجھ نہیں تھی یہ انسان سچ میں بہت عیجب تھا ایک پل
میں اسکا موڈ بدلتا تھا۔

وہ تکیہ اٹھا کر زمین پر پھینک چکی تھی ہاتھ میں درد کی ٹھیس اٹھی
تھی کیونکہ وہ اپنا ہاتھ موو کر چکی تھی وہ خود کو کوسنے لگی نیند اسے
نہیں آ رہی تھی کیونکہ گاڑی میں سوتی آئی تھی۔

سو وہ کچھ پل تو ایسے ہی بیٹھی رہی پھر سائیڈ پر پڑا تعزیز کا فوج
اُٹھایا جسکا پاس ورڈ وہ جانتی تھی آج اسکا دل چاہا کہ وہ اس کے فون
میں دیکھے کہ آخر کون کون ایڈ ہے اس کی کنٹکنٹ لسٹ میں ۔

تعزیز کا فون اوپن کرتے سب سے پہلے اس نے اس کے کنٹکنٹ دیکھے تھے اپنا نام وہ آج تک دیکھ سکی تھی کہ اس نے کیا رکھا ہوا تھا۔

سو سب سے پہلے اس نے اپنا نمبر سرچ کیا اپنا نام دیکھ کر اُسے شدید غصہ آیا تھا۔

تعزیز نے "نک چڑھی میم" کے نام سے سیو کیا ہوا تھا شروع کے دن بے ساختہ ابر شم کو یاد آئے جب وہ تعزیز کو بات بات پر ڈانٹتی تھی شاید اس نے تب کا سیو نمبر ابھی تک چینج نہیں کیا تھا وہ منہ بنا گئی تھی اُسے لگا تھا کہ تعزیز نے کسی رومانٹک ورڈ سے سیو کیا ہو گا اسکا نام اس نے خود تو کافی مسٹر ہنی کے ساتھ ایک

رومانٹک سی ایموجی سے سیو کیا ہوا تھا تعزیز کا نمبر لیکن اس کے فون میں اپنا نام دیکھ کر اسے بہت برا لگا تھا۔

باقی کے کنٹیکٹس اس کے دوستوں کے تھے حویلی والوں میں سے اس کے پاس صرف زرانیل کا نمبر تھا اور کسی کا نہیں وہ پریشان ہوئی تھی نجانے کب فاصلے ختم ہونے تھے تعزیز اور اُسکی فیملی کے درمیان کے ۔

پھر اس نے گیلری اوپن کی تو تعزیز کے فون میں اپنی تصویریں دیکھ کر اُسے زبردست جھٹکا لگا تھا اس کی تصویریں جو شاید وہ خود پہلی بار دیکھ رہی تھی کافی ساری تصویریں تھیں کسی میں وہ مسکرا رہی تھی کسی میں غصہ کر رہی تھی کسی میں ابرشم کا ہاتھ اس کے بالوں میں تھا۔

کسی میں وہ لیپ ٹاپ پر جھکی ہوئی تھی ایک میں تو تعزیز اس کی چیئر کے اطراف میں ہاتھ رکھے اس پر جھکا ہوا تھا سٹارٹنگ کی ساری تصویریں آفس کی تھیں ۔

لیکن آگے کی کچھ تصویریں روم کی تھیں جس میں وہ شائد اپنے دھیان میں ہوتی تھی تبھی اسے ان تصویروں کی خبر نہیں تھی وہ کب کب کس کس پوز میں اس کی تصویر لیتا تھا ابر شم اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔

ایک تصویر میں ابر شم بلیک کلر کی نائیٹی میں تھی جس کی سٹرپ کندھوں سے نیچے گری ہوئی تھی اور تعزیز اس پر جھکا ہوا اس کے لبوں کے قریب تھا یہ اس نے سیلفی لی ہوئی تھی ابر شم کو یقین

نہیں آ رہا تھا مقابل اس کی نیند کا فایدہ اٹھتے اس کے قریب آتا تھا

۔۔

یعنی وہ اس کے قریب ہوتا تھا جب جب اُسے ضرورت ہوتی تھی

ابر شم کی وہ اس کے قریب آتے اس کے لبوں کو بھی شاید چوم ہی لیتا ہو گا جب وہ اتنا کر لیتا تھا تو یہ بھلا کہاں مشکل تھا تعزیز کے لیے ۔

وہ بلش کرنے لگی تھی اگلی کچھ تصویریں اس کے سوتے ہوئے ہی لی گئی تھیں جن میں وہ کئی نہ کئی خوُد بھی ساتھ تھا ۔

ابر شم دانت پیستے ہوئے تعزیز کی حرکتیں دیکھ رہی تھی وہ کچھ ایسا بھی کر سکتا تھا یہ تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن وہ تو کافی پہنچی

ہوئی چیز تھا چلو روم میں تو سمجھ آتی تھی کہ وہ اس کی تصویریں بناتا تھا لیکن آفس میں وہ یہ حرکتیں کیونکر کرتا تھا اچانک ابر شم کو تعزیز کی بات یاد آئی کہ میری زندگی میں آنے والی پہلی عورت آپ ہیں اور آپ سے ہی میں محبت کرتا ہوں۔

ابر شم آگے بھی چیک کرنے لگی تھی نیچے کچھ تعزیز کی اپنی تصویریں تھیں کئی بھی کسی اور لڑکی کی کوئی تصویر نہیں تھی یعنی تعزیز اسے تنگ کرتا تھا اس کی کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی۔۔۔

ابر شم نے خود کو کوسا کیوں وہ ہمیشہ جذبات سے کام لیتی تھی کبھی دماغ سے کچھ سوچ لیتی تو شائد ان کے درمیان بہت پہلے ہی سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہوتا ۔

باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو ابر شم نے جلدی سے فون واپس ٹیبل پر رکھا تعزیز واپس روم میں آیا تو ٹاؤل میں ملبوس تھا اور ایک ٹاؤل گلے میں ڈالے ہوئے تھا۔

کسرتی کشادہ سینہ پر پانی کی بوندیں چمک رہی تھیں وہ کافی دیر تک شاور لیتا رہا تھا لیکن ابر شم کون سا فری رہی تھی جو یہ بات نوٹ کرتی ۔

وہ ابرشم کو دیکھتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو ٹروزار اوَر ایزی سی شرٹ میں تھا اس کو نیند لینی تھی ہوسپٹل میں جاگتا رہا تھا لیکن ابرشم اس کو سونے دیتی تب ناں وہ خود تو اپنی نیندیں پوری کر چکی تھی لیکن تعزیز کو جگائے رکھنے کا ارادہ تھا اس کا وہ ابرشم کو ایسے ریلیکس بیٹھے دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے بھی نہیں سونے دینے والی۔۔۔

کیا بات ہے ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟؟"!وہ اپنے بالوں میں برش " کرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا تھا آنکھوں کی سرخی بتا رہی تھی اُسے نیند کی سخت ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔

تم کیا کہنا چاہتے ہو میں ایسے نہیں بیٹھ سکتی ہوں؟"!!وہ نجانے " کس احساس کے تحت بولی تھی تعزیز نے اُسے دیکھا تھا۔

میں بھلا یہ کیوں کہوں گا آپ جو مرضی کریں بس مُجھے نیند آ "
رہی ہے مجھے سونا ہے۔۔۔"وہ بیڈ کی دوسری طرف آتا ابرشم کے
ساتھ لیٹ گیا تھا وہ اُسے بھی احتیاط سے لٹایا تھا کہ کئی اس کے
ٹانگ کے زخم میں پھر سے درد ہی اٹھنا نک شروع ہو جائے ۔

تعزیز چھوڑو مجھے نہیں سونا ہے پہلے ہی اتنا سو چکی ہوں کہ اب "
مذید نیند کی طلب نہیں رہی ہے تمھیں سونا ہے تو تم سو جاؤ لیکن
مجھے نہیں سونا۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں پھیلی سرخی دیکھتے اس کو
مذید جگانے کا ارادہ ملتوی کر چکی تھی۔

وہ ہوسپٹل میں بھی اس کی دیکھ بھال میں لگا رہا تھا اور اب اسے بھی شاید نیند پوری کرنی تھی۔

گڈ تو پھر میری طرف سے گڈ نائٹ۔۔۔"وہ ابرشم کی طرف پیٹھ " کرتا تکیہ منہ پر رکھے سونے کی کوشش کرنے لگا تھا اوٗر وہ اُسے گھور سکی تھی محض یعنی اس نے ایک بار بھی جھوٹے منہ سے یہ نہیں کہا آپ جاگ رہی ہیں تو میں بھی جاگ لیتا ہوں ۔ابرشم اسے دیکھتی رہی جو کچھ ہی لمحوں میں سو گیا تھا اوٗر نیند میں اس نے ابرشم کی طرف کروٹ بدل تھی۔

اس کی پیشانی پر گیلے بال چپکے ہوئے ہوئے تھے جبکہ عنابی ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ گہری نیند میں چلا گیا تھا۔

ابر شم اس کے بالوں کو اپنے ایک ہاتھ سے جو ٹھیک تھا پیچھے کرتے ہوئے اُس کے رخساروں کو سہلانے لگی تھی جب وہ سوتے ہوئے ابر شم کی تصویرین بنا سکتا تھا تو یہ کام ابر شم بھی کر سکتی تھی۔

لیکن کیسے کرتی ایک ہاتھ پر تو زخم تھا۔

ڈونٹ وری مسٹر تعزیز خان یہ بدلہ تو میں ضرور لوں گی ایسے " جانے نہیں دوں گی میری نیند کا فایدہ اٹھاتے تھے تم میرے قریب آتے تھے۔۔۔"وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

جبکہ تعزیز خان جو ابر شم کی طرف سے شاید کسی پش قدمی کا منتظر تھا اسے خاموشی سے کچھ سوچتے پا کر وہ اپنی آنکھیں پٹ سے کھول

گیا تھا ابر شم کی نرم انگلیوں کو اپنے رخساروں پر محسوس کرتے اُسے بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ کچھ دیر تو اُسے دیکھتا رہا لیکن پھر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اب وہ پہلو میں ہو گی تو کس کو نیند آئے گی وہ سوچ سکا تھا اوٗر ابر شم کا ہاتھ تھاما وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

اُسے تو وہ سوتا ہوا سمجھ رہی تھی وہ جاگ کیسے رہا تھا ابر شم کی آنکھوں میں حیرت تھی لیکن مقابل اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آپ کو کیا لگا میں سو گیا ہوں؟"!وہ اسے متوجہ کرنے کی غرض "
سے بولا تو ابر شم نے چھبتے ہوئے انداز میں اسے دیکھا جس کے
لبوں پر مسکراہٹ تھی ۔

ہاں کیونکہ تم سو گئے تھے"وہ نارملی بتا رہی تھی۔"

آپ کے قریب ہوتے ہوئے بھلا مُجھے نیند آئے گی۔۔۔"وہ اپنے "
ہاتھ کو سر کے نیچے رکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں استفسار کرنے لگا
تھا ابر شم کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اس کا دل چاہا رہا تھا وہ
تعزیز سے ڈھیروں باتیں کریں لیکن اب جب وہ اتنے قریب تھا
اس کے لیے اپنی نیند کی قربانی دے رہا تھا تو اب ابر شم کے پاس
لفظ ہی ختم ہو گئے تھے جیسے کچھ کہنے کے لیے ۔

دل کہہ رہا تھا کہ بس خاموشی کی آواز سنو اس کے دل کی دھڑکن سنو وہ تھوڑا سا موو کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسے شدید درد ہوا تھا وہ بمشکل اپنی سسکی روک پائی تھی۔۔

نو موو نہیں کریں۔۔۔"وہ ابر شم کے چہرے پر تکلیف کے اثرات " دیکھتے ہوئے اُسے ٹوک گیا تھا اوٗر ساتھ ہی نرمی سے ابر شم کو اپنے حصار میں لے لیا وہ اب اس کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی وہ سکون سے آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔

تھوری دیر تک وہ دونوں خاموش ہی رہے لیکن پھر دروازے پر دستک ہوئی تو تعزیز نے ابر شم کو سیدھا کیا اور خود دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

میڈ تھی جو ابر شم کے سوپ لے کر آئی تھی جو گرینی نے بھجوایا تھا سوپ کو دیکھتے ہی ابر شم نے برا سا منہ بنایا تھا اسے اس سوپ کو دیکھتے ہی عجیب سا فیل ہو رہا تھا اسے پینا تو دور کی بات تھی۔۔۔۔

مُجھے نہیں پینا یہ"!!!وہ انکارِ کر چکی تھی تعزیز نے اُسے گھورا تھا " بدلے میں نے بھی ناک چڑھائی تھی۔

تم خوُد پیوُ تو پتہ چلے اس کا ٹئسٹ کتنا گندا ہے منہ کا بھی خراب " ہو جاتا ہے۔۔۔"وہ تعزیز کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ وہ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے سوپ کا باوُل اپنے سامنے رکھتے چمچ بھر کر ابر شم کے لبوں کے سامنے کر چکا تھا وہ لب بھینچ کر اُسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

ہوسپٹل میں اسے یہ ہی پلایا جاتا تھا اب تو اُسے اس سوپ سے شدید نفرت ہو چکی تھی لیکن تعزیز بھی اپنے نام کا ایک اس نے ابر شم کو کچھ پل تو گھورا پھر اس کے لبوں کو کھولتے وہ اُسے سوپ پلانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

میم یہ آپ کی صحت کے لیے اچھا ہے مجھے مجبور نہیں کریں کہ " میں آپ کو اپنے طریقے سے یہ سوپ پلاؤں مجھے نہیں لگتا ہے کہ آپ ایسا کچھ چاہیں گی۔۔۔"وہ اس کے بار بار کے انکارِ سے تپا تھا۔

کیا کرو گے مُجھے نہیں پینا تو بس نہیں پینا۔۔۔"وہ اس کے بار بار " کے اسرار سے غصے میں آئی تھی۔

تعزیز نے سوپ اپنے منہ میں ڈالا اور پھر ابر شم کے لبوں پر جھکتے ہوئے وہ سوپ کے منہ میں ٹرانسفر کر گیا تھا۔

یو یہ کیا تھا"!!!وہ چیخی تھی ۔"

آپ کو کہا تھا سیدھے طریقے سے پی لیں پر آپ نہیں مانی تھیں " اب بھی ٹائم ہے کیا چاہتی ہیں ایسے پینا ہے یا پھر صاف ستھرے سیدھے طریقے سے فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ابر شم کا دل چاہا وہ اس کے بالوں کس گھونسلا بنا دے لیکن فحال وہ یہ نہیں کر سکتی تھی۔

بس تھورا سا پینا ہے مُجھے۔۔۔"تعزیز کی ہٹ دھرمی پر وہ چار نا " چار مان ہی گئی تھی وہ مسکراتے ہوئے اُسے سوپ پلانے لگا تھا وہ

پیتے ہوئے اتنے برے برے فیس ایکسپریشن بنا رہی تھی کہ تعزیز جو ہنسی آئی تھی۔۔۔

"بس بس"!!!وہ تین چار چمچ پینے کے بعد ہی بس کر گئی تھی جس پر وہ اُس کو گھورنے لگا تھا۔

"یہ کیا تھا؟؟"!وہ دانت پیس کر رہ گیا تھا ابر شم اسے پریشان کر رہی تھی اس حادثے میں ابر شم کا کافی خون بہہ گیا تھا جس کے بعد ڈاکٹر نے ابر شم کو اچھی خوراک کی ضرورت تھی لیکن وہ تھی کہ نہ کچھ کھا رہی تھی اوٗر نہ ہی کچھ پی رہی تھی۔

"مجھ سے نہیں پیا جا رہا تعزیز"!!!وہ اپنی آنکھوں میں آنسو لانے کی کوشش کر رہی تھی کہ شاید اُنہیں دیکھ کر تعزیز پگھل جائے۔

دیکھیں آپ یہ سمجھیں کہ آپ میڈیشن لے رہی ہیں پھر میں "
آپ کو کچھ میٹھا بھی دوں گا جس سے آپ کے منہ کا ذائقہ بالکل
ٹھیک ہو جائے گا لیکن پہلے یہ ختم کریں آپ۔۔۔"وہ اُسے پیار سے
بہلانے لگا تھا۔

سچ کیا ہو گا میٹھے میں؟؟؟"وہ ایکسٹڈڈ سی ہوئی تھی۔۔"

ابھی نہیں بتاؤں گا پہلے یہ فینشن کریں پھر بتاؤں گا اوُر دوں گا "
بھی آئی ایم ڈیم شیور آپ کو بہت پسند آئے گا۔۔۔"وہ چمچ بھرتے
ابرشم کے سامنے کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ
جلدی جلدی سوپ فینشن کرنے لگی تھی ۔

کچھ ہی دیر میں ابر شم نے جوس ختم کیا تو تعزیز نے برتن سائیڈ پر رکھے اوٗر ٹیشو سے ابر شم کا چہرہ صاف کیا وہ اس وقت ابر شم کو ایک کلیئرنگ ہز بینڈ لگا تھا جو اپنی وائف کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہا تھا ابر شم اس کو دیکھ رہی تھی جو اب ابر شم کے بکھرے ہوئے بالوں کو نرمی سے سنوار رہا تھا۔

مُجھے دو میٹھا بہت عجیب سا ذائقہ ہو گیا ہے منہ کا ایسا لگ رہا ہے " جیسے کوئی کڑوای چیز کھا لی ہو تم نے پرومس کیا تھا مُجھے میٹھا دو گے اب تم مکر نہیں سکتے ہو تعزیز۔۔۔"ابر شم نے اُس کو ریلکس ہو کر بیٹھے دیکھا تو بولی تھی۔

اُسے لگ رہا تھا کہ تعزیز نے ایوے اس سے مذاق کیا ہے اس کے پاس تو چاکلیٹ یہ اس ٹائپ کی کوئی چیز نہیں تھی جو اسے دیتا پھر اس نے یہ کہا ہی کیوں ۔

تعزیز نفی میں سر ہلانے لگا تھا یعنی وہ جو اسے میٹھے میں دینے والا تھا وہ ابر شم کے ہوش اُڑانے کو کافی تھا وہ نرمی سے ابر شم کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کی سانسوں میں اپنی سانسوں کی میٹھی مہک انڈیلنے لگا تھا۔

ابر شم کی آنکھیں حیرتِ سے پھیلی تھیں وہ کچھ ایسا بھی کرے گا یہ ابر شم نے بھلا کہاں سوچا تھا وہ اُسے اپنی سانسوں کا میٹھا لمس دے رہا تھا ابر شم کو تعزیز کی بڑھی ہوئی بئیرڈ کی چھبن ہو رہی تھی اپنے

ہونٹوں پر لیکن اس نے تعزیز کو خود سے الگ کرنے کے بجائے اس کے عمل میں اس کا ساتھ دیا تھا۔

اُسے اب سچ میں اپنے منہ کا ذائقہ کافی اچھا لگا تھا اس کی سانسوں کی مہک اپنے پورے وجودِ میں سرایت کرتے ہوئی محسوس ہوئی تو وہ تعزیز کے لبوں پر زور سے کٹ لگا گئی تھی تعزیز نے اس کی یہ حرکت برداشت کر لی تھی لیکن بدلے میں اس کے لبوں پر اتنی شدت بھری جسارت کی تھی کہ ابر شم پر کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی۔

وہ اب ابر شم کے نچلے لب پر اپنے لبوں کا دباؤ بڑھتے ہوئے پہلی بار اتنی ڈیپ کس کر رہا تھا۔

ابر شم کو اب اپنی سانس پھولتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس نے تعزیز کے کالر کو پکڑ کر جھنجوڑا تھا تب وہ کہیں پیچھے ہوا تھا۔۔

ابر شم کا چہرہ اس وقت سرخی مائل ہو رہا تھا لبوں پر تعزیز کی شدتوں کی سوغاتیں موجود تھیں وہ اپنے چہرے پر تکیہ رکھ گئی اس وقت تعزیز کی طرف دیکھنا اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

وہ ابر شم کی اس حرکت پر قہقہہ لگا کر رہ گیا تھا اوٗر ابر شم نے وہ ہی تکیہ اس پر پھینکا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے کہ دونوں کو ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش خوٗد پر محسوس ہو رہی تھی۔

۔

لائک سیریسلی میم آپ بلش کر رہی ہیں؟؟؟"وک حیرتِ اپنے "
لہجے میں سموتے ہوئے بولا تو ابرشم نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا
تھا۔

لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔۔۔"وہ اسے تنگ کر رہا تھا جبکہ اس کی معنی "
خیز باتوں پر ابرشم سرخ ہوئی تھی۔۔

تعزیز مُجھے یہ ڈریس چینج کرنا ہے"!!!وہ تعزیز کا دھیان بھٹکانے کی "
کوشش کرنے لگی تھی جس میں کامیاب بھی ہوئی تھی۔۔

اوکے میں کرواتا ہوں۔۔۔"وہ بیڈ سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں "
چلا گیا واپس آیا تو ہاتھ میں ابرشم کا نائٹ ڈریس تھا۔

ابر شم پھر بلش کرنے لگی تھی وہ اسے منع کرتی تو بھی تعزیز نے اپنی ہی کرنی تھی۔ تبھی وہ خاموشی سے لب کاٹتے ہوئے اُس کو وہ کرنے دے رہی تھی جو وہ کرنا چاہتا تھا۔

تعزیز نے بیڈ پر بیٹھتے ہی روم کی لائٹس آف کر دی تھی اب روم میں اندھیرا تھا۔

"تعزیز مجھے شرم۔۔۔"

شششش۔۔۔۔میں کون سا دیکھ رہا ہوں آپ کو اور ویسے بھی پہلی " بار تو نہیں کروا رہا ہوں یار ریلکس ہو جائیں آپ۔۔۔"وہ ابر شم کا گال تھپتھاتے ہوئے اس کی شرٹ کی بیک زپ کھولتے ہوئے شرٹ ابر شم کے کندھے سے سرکاتے ہوئے اُس کے بازوؤں سے

نکال دیکھتے چھینکتے ہوئے اُس کو نیو شرٹ پہنانے لگا تھا اس پل ابرشم کافی شرم محسوس کر رہی تھی۔

لیکن تعزیز نے اسے چینج کرواتے ہی لائٹس واپس آون کی تھی اس کے اٹھنے پر ابرشم جلدی سے آنکھیں بند کرتے سونے کا بہانہ بنانے لگی تھی۔

وہ بھی دوسری طرف آتا بیڈ پر لیٹتے ہوئے ابرشم کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہوا سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

اتنے دنوں کی تھکاوٹ تھی وہ کچھ ہی لمحوں میں سو گیا تھا جبکہ ابرشم کی آنکھیں بھی لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 136

•••••

آرمینا عالمیار سے خفا تھی جو وہ اتنا عرصہ غائب رہا پہلے تو وہ ٹھیک تھی یہ تب سے ہو رہا تھا جب سے ضرغام نے آرمینا کو بتایا تھا کہ وہ قصور وار نہیں ہے بلکہ یہ سارا کیا کرایا اس کے شوہر کا ہے عالمیار نے تو ضرغام کو ڈھیروں سلوتوں سے نوازا تھا لیکن ضرغام خان ڈھٹائی سے مسکرا دیا تھا۔

لیکن عالمیار کے ساتھ برا ہوا کہ آرمینا خفا ہو گئی تھی رات کو وہ اس کے ساتھ سوتی تو تھی لیکن ان کے درمیان بات چیت نہ ہونے کے برابر تھی اور عالمیار نے کافی کوشش کی لیکن وہ اسے قائل نہیں کر سکا تھا وہ اپنی ضد پر قائم تھی۔

اور بچارا عالمیار ابھی تک اپنے سالے کی حرکت پر تلملا رہا تھا خیر ایسے تو جانے نہیں دینے والا تھا وہ چینج کر کے ٹروزار میں ملبوس روم میں آیا تو آرمینا پر بیٹھی نائٹ ڈریس میں ملبوس ناول پڑھ رہی تھی

اُسے دیکھتے ہوئے وہ سر جھٹک کر پھر سے ناول میں مصروف ہو گئی تھی کیونکہ اُس وقت وہ فل ناراضگی دکھا رہی تھی عالمیار سے۔

ایسا کب تک چلے گا؟؟؟"وہ اس روز روز کی سرد جنگ سے تنگ "
پڑا تھا کیونکہ آرمینا اسے اپنے قریب بھی نہیں آنے دے رہی تھی
اور یہی بات وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

کیا؟؟"!وہ سر اوپر اٹھائے بغیر بولی تھی۔"

جب میں تمھیں سب ایکسپلین کر چکا ہوں تو اس بلا وجہ کی "
ناراضگی کا کیا فایدہ ہے آرمینا تم کیوں کر رہی ہو یہ سب جانتی ہو
"میری مجبوری تھی میرا مشن تھا۔۔۔

اور آپ بھائی کو تو بتا چکے تھے لیکن مُجھے نہیں میرے سامنے "
آتے رہے دیکھتے رہے میری حالتِ لیکن کچھ کہا نہیں شاید آپ
تب میری حالت دیکھ کر خوُد کو یہ یقین دلانا چاہتے تھے کہ آرمینا کو

اب سچ میں عالمیار خان سے محبت ہو چکی ہے۔۔۔"وہ اٹھ کر عالمیار کے مقابل آئی تھی۔

اس کے بال جو شاور کے بعد اس نے ایسے ہی کھلے چھوڑ دیئے تھے اب بار بار اس کے چہرے پر آتے اُس کو پریشان کر رہے تھے ۔

آرمینا میں سوری کر چکا ہوں۔۔۔"وہ اُسے کندھوں سے تھام کر " اپنے مقابلے کرتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا ۔

آپ کے سوری سے کیا ہو گا عالمیار آپ اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں " کتنی ڈسٹرب رہی میں۔۔۔"وہ روہانسی سی بولی تھی۔

میری جان آئی ایم سوری میں نے غلطی کی کیا معافی نہیں مل سکتی "
ہے کیا چاہتی ہو پھر سے واپس چلا جاؤں اگر اب تم نے ناراضگی بلا
"وجہ کھینچا تو میں۔۔۔

ایسا سوچیئے گا بھی مت مسٹر عالمیار۔۔۔"وہ اس کے برہنہ سینے پر "
مکے مارتے ہوئے بولی تھی۔

کیسے جا سکتے ہیں میرا احساس نہیں ہے آپ کو؟؟؟"وہ اُس کی "
طرف دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں کی نمی چھپا نہیں سکی تھی اور
عالمیار نے اُس کی بھیگی پلکیں چومی تھیں ۔

یہ سب تمھارے بھائی نے جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ تم مجھ سے "
ناراض ہو جاؤ سالے کی اپنی بیوی مان نہیں رہی ہے تبھی تو نہیں
"چاہتا ہے کہ میں بھی اپنی بیوی کے ساتھ۔۔۔

بس میرے بھائی پر الزام لگانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو "
آپ کی غلطی تھی اوٗر اُنہوں نے تو آپ کی ہیلپ کی تھی مجھے آپ
کے پاس چھوڑا اوٗر آپ الٹا اُن پر ہی الزام لگا رہے ہیں کیسے بول
سکتے ہیں ان کے بارے میں ایسا۔۔"وہ عالمیار کو گھورنے لگی تھی
لیکن وہ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتا آرمینا کی مشروط رضا مندی
دیکھتا اس کے چہرے پر اپنے بوسوں کی بوچھاڑ کرتا اُسے پل بھر
میں ہی بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

عالمیار چھوڑیں۔۔۔"وہ اسے خود سے دور کرنے لگی تھی مگر اب "
یہ کہاں ممکن تھا وہ مکمل طور پر آرمینا پر اپنی گرفت مضبوط کرتا
اُسے بانہوں میں اٹھاتے بیڈ کی طرف بڑھا تھا اسے بیڈ پر لٹایا اوٗر
خوٗد اس کے اطراف میں ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر
جھکا تھا۔

آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا یعنی وہ ایسا نہیں چاہتی تھی وہ بے
یقینی سے اُسے دیکھنے لگا تھا۔

کیوں؟؟"!انداز سپاٹ سا ہوا تھا آرمینا نے محسوس کر لیا تھا شاید "
عالمیار کو اس کا ایسے انکار کرنا قطعی پسند نہیں آیا تھا۔

وہ میں۔۔۔"وہ گھبرا سی گئی تھی اُسے ناراض بھی نہیں کرنا تھا اور "
اس پل اس کی قربت سے بچنا بھی تھا لیکن وہ چہرے پر سنجیدگی
طاری کر چکا تھا کہ آرمینا کی بیک بون میں سرد لہر سرایت کر گئی
تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم انکارِ کر رہی ہو؟؟؟"وہ اس پل اُس کی قربت کا خواہشمند "
تھا لیکن وہ انکار کرتے اس کے غصے کو ہوا دے چکی تھی۔

عالمیار ناراض ہوں آپ سے۔۔۔"وہ جتا رہی تھی کہ عالمیار نے "
ابھی تک اسے منایا نہیں ہے۔

تو سوری تو کر چکا ہوں۔۔۔"وہ جو سمجھ رہا تھا کہ بات ختم ہو گئی "
ہے وہ اب آرمینا کی پھر سے ناراضگی والی گردان پر بمشکل اپنے تپتے
اعصاب کو کنٹرول کر سکا تھا۔

آپ نے تو کر دی لیکن میں نے ایکسپٹ کی یا نہیں یہ تو پوچھنا "
آپ نے ضروری نہیں سمجھا عالمیار مُجھے ہرٹ کیا آپ نے اوَر اب
پھر کر رہے ہیں۔۔۔"وہ اپنے آنسو ہتھیلی سے صاف کرتی ہوئی
شکوے بھری نظروں سے بولی تھی۔

میں نے ہرٹ کیا تھا لیکن اب تم کیا کر رہی ہو؟؟ آرمینا کیا "
تمھیں اچھا نہیں لگا میرا قریب آنا یا پھر میری موجودگی سے تم
ٹھیک فیل نہیں کر رہی ہو جو کچھ ہے مُجھے جلدی جلدی بتاؤ۔ "وہ
آرمینا کے اطراف سے ہاتھ ہٹا چکا تھا اور آرمینا اس کے سپاٹ

چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے لبوں کو چبانے لگی کہ اس کی وارننگ یاد آئی تھی ۔

عالمیار۔۔۔"وہ اس کے اٹیٹیوڈ سے غش کھا گئی تھی عالمیار اسے " منانے کے بجائے مذید ڈرا رہا تھا۔

کیا عالمیار رات کے اس پہر تم میرے جذبات کیوں سمجھ رہی ہو " آرمینا؟؟؟اتنے دن ہو گئے ہیں تمھیں میرا احساس تک نہیں ہے اور واپس جانے سے بھی روک رہی ہو آخر چاہتی کیا ہو کیا کروں میں۔۔۔؟؟؟"وہ غرایا تھا اس وقت منہ زور جذبات تھے کہ قابو میں نہیں آ رہے تھے اوٗر یہ لڑکی اس کو اپنے قریب آنے سے دور رکھنے کے لیے یہ ڈرامے کر رہی تھی کم سے کم عالمیار کو تو یہ

ڈرامے ہی لگے تھے آرمینا کے اوٗر یہ ناراضگی جو وہ دکھا رہی تھی وہ بھی اس وجہ سے کہ عالمیار اس کے قریب نہ آئے ۔

"میں بس یہ چاہتی ہوں آپ مجھے منائیں اتنی سی بات آپ کیوں نہیں سمجھ پا رہے ہیں عالمیار آپ کو لگتا ہے میں آپ سے دور خوش ہوں تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے عالمیار۔۔۔"وہ تاسف سی بولی تھی۔

"ہیے جان میں مناؤں گا ناں تمھیں۔۔"وہ آرمینا کی کنڈیشن سمجھتے خود کو کوسنے لگا تھا اور پھر اس نے آرمینا کا چہرہ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا اس کے ارادے آرمینا اچھے سے جان رہی تھی

۔

اس طرح سے نہیں منانا؛؛"وہ عالمیار کے ہاتھ اپنی شرٹ پر "
محسوس کرتی ہوئی بولی تھی ۔

پھر کیسے مناؤں میں تمھیں۔۔۔؟؟؟"عالمیار اسے رومانٹک طریقے "
سے منانا چاہا رہا تھا لیکن وہ اس اندازہ میں نہیں چاہتی تھی یہ سب
تو پھر اور کیا کرتا عالمیار وہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تھا ۔

آپ اپنے مطلب کی چیزیں دیکھتے ہیں۔۔۔"وہ اسے کے سینے پر "
مکے مارتے ہوئے بولی تھی جس پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا اسے اچھے سے
سمجھ آ رہی تھی وہ کیا کہہ رہی تھی ۔

جانم تم دکھا کہاں رہی ہو مجھے میرے مطلب کی چیز۔۔۔"وہ آرمینا"
کی شرٹ کندھوں سے سرکاتے ہوئے معنی خیز انداز میں بولا تو

آرمینا کو چھپنے کے لیے کہیں جگہ نہیں ملی تھی وہ اس کی گردن میں ناخن چھبو چکی تھی ۔

بہت بہت بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔"وہ سرخ پڑتی ہوئی بولی " تھی عالمیار اس کی سوچ سے زیادہ بے شرم تھا ایک پل کے لیے اس کے یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ وہی عالمیار ہے جو کبھی اسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا لیکن اب وہ کیسے اس کو محبت سے ٹریٹ کرتا تھا وہ خود کو بہت لکی فیل کرنے لگی تھی ۔۔

عالمیار اس کے نخرے بھی اٹھاتا تھا اوٗر اُسے اتنی محبت سے ٹریٹ کرتا تھا کہ کبھی کبھی آرمینا کو بہت ڈر بھی لگنے لگتا تھا کہ کہیں کچھ غلط ہی نہ ہو جائے ان کے ساتھ ۔

کسی کی زندگی اتنی پروفیکٹ نہیں ہوتی جب سے ابر شم کا ایکسڈنٹ ہوا تھا اسے بہت ڈر لگا رہتا تھا ایک بار عالمیار موت کے منہ سے واپس آیا تھا دوبارہ وہ اُس ازیت سے نہیں گزرنا چاہتی تھی۔

عالمیار نے جانے کی بات کی تو اسے ایک پل کے لئے اپنی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسے کیسے خود سے دور جانے دے سکتی تھی وہ۔

تم مجھے بے شرمی کے مظاہرے کرنے کب دیتی ہو؟؟بہت بلش " کرتی ہو یار مجھے تو یقین نہیں ہوتا ہے تم اتنی شائے نیچر کی بھی ہو سکتی ہو جبکہ شادی کی پہلی رات تم نے جو حرکت کی تھی وہ میں بھولا نہیں ہوں۔۔۔"عہ آرمینا کی شرٹ کندھوں سے مزید نیچے

کرتے آرمینا کے دودھیا کندھے اپنے لبوں سے چومنے لگا تھا آرمینا خوُد میں سمٹی تھی۔

ناراضگی وہ اپنے طریقے سے ختم کر چکا تھا اب کیسے مزاحمت کرتی وہ ۔

اب تو اُسے عالمیار کی شدتیں سہنی تھیں جو وہ اب آہستہ آہستہ بڑھا رہا تھا ساتھ ہی اس نے آرمینا کی شرٹ مزید نیچے کرتے آرمینا کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔

عالمیار نہیں۔۔۔"وہ گھبرا سی گئی تھیں اب اسے لگ رہا تھا کہ " عالمیار ناراض ہی رہتا تو اچھا تھا اب مان کر اُس نے اس کی ہی جان ہلکان کرنی تھی وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں نرمی سے

تھام کر پیچھے بیڈ کروان سے لگاتے ہوئے آرمینا کی دھڑکنیں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اُس کو آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔

لیکن اسے ایسے وہ آنکھیں بند کیے ہُوئے نہیں چاہیے تھی اُسے آرمینا کی طرف سے رسپانس چاہئے تھا وہ اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرتے اس کے مریز قریب ہوتے ایک بے باک حرکت کر گیا تھا آرمینا کے چہرے پر پسینہ آیا تھا۔

ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھی بے ساختہ پسینے سے بھیگی تھیں عالمیار خان اس کے اور اپنے درمیان کے فاصلے ختم کر رہا تھا۔

آرمینا کے لبوں پر جھکتے وہ آرمینا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی پرشدت گرفت میں لیتے اس کے لبوں پر اپنے عنابی ہونٹوں کا پر تپش لمس چھوڑ رہا تھا۔

آرمینا گھبرا سی گئی تھی عالمیار کے لمس میں ہر گزرتے لمحے تیزی آرہی تھی اوپر سے اس کے ہاتھوں کی بے باکیاں الگ سے جاتی تھیں وہ آرمینا کی بیوٹی بون پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اس کو مزید خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کے نچلے لب پر اپنی شدتیں بڑھا رہا تھا۔۔۔

آرمینا کی سانس پھول چکی تھی وہ مشکل سے اس کے سلگتے لبوں کا لمس برداشت کر رہی تھی جب وہ پیچھے ہوا تھا۔

اس کا ارادہ نہیں تھا لیکن آرمینا کی رکتی سانسیں محسوس کرتے اسے آرمینا کے لبوں کو آزاد کرنا پڑا تھا۔۔۔

آرمینا نے عالمیار کی مخالف سمت کروٹ بدلتے ہوئے اپنی بکھری ہوئی سانسوں کو اعتدال میں لانا چاہا تھا۔۔۔۔

جبکہ عالمیار کی نظریں اس کی دودھیا پشت پر تھیں وہ مدہوشی سے آرمینا کی پشت پر جھکتا وہاں اپنے عنابی لبوں کو پر شدت لمس چھوڑتے ہوئے آرمینا کو کندھوں سے تھام کر اُس کا رخ اپنی طرف کر گیا تھا آرمینا کی آنکھیں بند تھیں ۔۔

اب یہ آنکھیں بند کرنے کا کیا فایدہ۔۔۔"وہ اس کی بند آنکھوں " پر اپنے لب رکھتے ہوئے شرارت سے بھرپور لہجے میں بولا تو آرمینا

نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں عالمیار کے لبوں پر پنک رنگ دیکھتے اُسے ہنسی آئی تھی۔۔

آرمینا بہت کم میک اپ یوز کرتی تھی پر آج اسکا دل کیا کہ وہ اپنے لبوں پر لپسٹک لگائے تبھی اس نے پنک لپسٹک لگائی تھی۔۔

لیکن عالمیار اس کی لپسٹک کا کباڑا نکال چکا تھا وہ یہ گلابی رنگ آرمینا کے لبوں سے چرا کر اپنے لبوں پر لگا چکا تھا۔

تم ہنس کیوں رہی ہو؟؟!ابھی تمھاری ہنسی چند کروں گا ناں پھر تم " اپنی آنکھیں بند کر لوں گی۔۔"وہ اُسے محض گھور سکا تھا۔

جبکہ آرمینا کی ہنسی تھمنے کے بجائے مزید گہری ہوئی تھی عالمیار کو پریشانی نے آن گھیرا تھا لیکن آرمینا کی ہنسی خود ہی تھمی تھی اپنی

بکھری ہوئی حالت دیکھتے وہ اس وقت اپنی حالت دیکھتے ہوئے سرخ ہوتے کمفٹر کھینچنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن مقابل نے اس کی کوشش ناکام بنا دی تھی ۔

ہاں اتنا اس نے کیا تھا کہ روم کی لائٹس اس نے آف کر دی تھیں ۔

اوٗر آرمینا کچھ سنبھلی تھی کہ عالمیار نے خوٗد کمفٹر کھینچ کر دونوں کو اس میں چھپاتے آرمینا کی شرٹ دور پھینکتے ہوئے اس کی دودھیا گردن پر اپنے لبوں کی مہر لگاتے وہ آرمینا کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح آرمینا عالمیار کی شدتوں پر گھبرا گئی تھی لیکن مقابل نے اُسے بہت نرمی سے سمٹا تھا اسے اپنے گلے سے لگائے عالمیار نے آرمینا کے سر پر بوسہ دیا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کے عمل میں شدت ہوتی تھی جو آرمینا کے لئے برداشت کرنی مشکل ہوتی تھی لیکن اسے کرنی تو تھی۔۔۔

عالمیار مجھے نیند۔۔۔"وہ دوبارہ اپنے عمل میں مصروف ہوتا کہ اس " سے پہلے ہی آرمینا نے نیند کا بہانہ بنایا تھا اور یہ کسی حد تک سچ بھی تھا لیکن مقابل کہاں اسے بخشنے کے موڈ میں تھا تبھی تو وہ اس میں سماتے ہوتے آرمینا کے لبوں پر جھکتا چلا گیا تھا آرمینا بھی زیادہ دیر اس کی شدتوں سے بیگانہ نہیں رہ پائی تھی ۔

وہ جب جب اس کے لمس سے گھبرا کر کئی اور سوچیں لے جاتی وہ اپنے لمس میں اتنی شدّت لاتا کہ آرمینا کے لیے اس کی شدتیں برداشت کرنا واقعی میں بہت مشکل ہو جاتا تھا۔

آرمینا نے ایک ہاتھ عالمیار کی گردن میں اوٗر دوسرا اس کے بالوں میں پھنسائے عالمیار کی شدتوں کو سہا تھا جن میں وہ اب خاصا اضافہ کر چکا تھا۔

"آج تو باتھ بھی میرے ساتھ لینا ہو گا میری وائفی کو میری جاناں۔۔۔"وہ بہکا بہکا سا آرمینا کے کان میں سرگوشی کرتا اُسے مزید خوٗد میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا رات قطرہ قطرہ بھیگتی جا رہی تھی اوٗر وہ اس کے وجود میں خود کو گم کرتے اس کی گہرایوں میں سرایت کرتا چلا گیا تھا۔

•••••

ارشک اور ضرغام کے درمیان سب ویسا ہی چل رہا تھا ہاں جب سے وہ بابا سے مل کر آئی تھی وہ ضرغام سے پہلے جیسی سرد مہری سے بات نہیں کرتی تھی لیکن اسکے انداز میں ذیادہ بدلاؤ بھی نہیں آیا تھا وہ ضرغام خان کے لیے بھلے تھوری بہت نرم ہو چکی تھی لیکن اسے معاف کرنے کی فحال وہ خود میں ہمت نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ضرشک کو وہ اب ضرغام کے حوالے کر دیتی تھی اُسے منع نہیں کرتی تھی نہ ہی پہلے کی طرح ضرغام خان کو ضرشک کے پاس آنے سے روکتی تھی۔

شاید اُسے اس بات کا احساس ہو چکا تھا کہ ضرغام خان ضرشک کا باپ تھا اسے پورا حق تھا اپنے بیٹے سے محبت کرنے کا وہ بھلا کیسے ضرشک کو اس کے باپ سے دور کیسے کر سکتی تھی۔

اتنی سنگدل وہ بن بھی کیسے گئی وہ اکثر سوچتی تھی کہ بابا اس سے کتنی محبت کرتے تھے ظاہر ہے ضرغام بھی اپنے بیٹے سے کرتا ہو گا۔

ضرغام خان کو یہاں اس بات کی خوشی تھی کہ ارشک تھوڑی ضرشک کے حوالے سے تو نرم پڑ گئی تھی لیکن خود کے لیے اس کا انداز اب بھی ویسا ہی تھا وہ ویسی ہی ضرغام خان سے بے رُخی برتتی تھی۔۔۔۔۔۔

یوں کہا جائے کہ ارشک کے ضرغام نے جو کیا ارشک سے اس سے بڑھ کر کر چکی تھی تو غلط نہیں ہو گا لیکن ارشک ابھی تک ضرغام کو معاف نہیں کر رہی تھی۔۔۔

ان کے درمیان چل رہی یہ سرد جنگ سب نے ہی تقریباً نوٹ کی تھی بی بی جان نے تو پوتے کی حمایت میں بولنا چاہا تھا لیکن شمس خان نے اُنہیں منع کر دیا تھا یہ ان میاں بیوی کا آپسی معاملہ تھا درمیان میں کسی اور کا بولنا نہیں بنتا تھا۔۔

ارشک اگر خود ہی ضرغام کے لیے دل نرم کرتی تبھی ان کی زندگی میں سب اچھا ہونا تھا سو وہ سب لوگ خاموش تھے۔

دوسری طرف حرمین بیگم جو کہ کمرے تک محدود تھیں اُنہوں نے کافی بار کوشش کی کہ وہ ارشک سے مل کر اپنے کیے کی معافی مانگ سکیں ضرغام خان باقاعدگی سے آتا تھا اُن کے پاس صبح شام پر ارشک کے حوالے سے وہ ضرغام خان سے بات نہیں کر پا رہی تھیں کس منہ سے کرتی اُنہوں نے آرمینا سے کہا کہ ایک بار ارشک سے کہو وہ مجھ سے مل لے میں اس سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔

لیکن ارشک نے انکار کر دیا تھا فرحین بیگم بھی بیٹے کی آمد کے بعد کافی خوش رہنے لگی تھی سب ٹھیک چل رہا تھا ارواح کے ساتھ ہوئے واقعے کو تقریبا کافی دن گزر گئے تھے۔

نیوشا الیمشہ سے ہوئی باتوں کے بعد خاموش ہو گئی تھی بھلے الیمشہ سے کہہ آئی تھی کہ الیمشہ جس کو مرضی بتائے لیکن اندر سے وہ ڈری ہوئی تھی کیونکہ اُس کو یقین تھا ایک بار ضرغام خان کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس کے لیے کافی مشکل ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

الیمشہ اتنے دنوں سے جل پیر گھوم رہی تھی کوئی موقع نہیں مل رہا تھا اسے پھر سے ارواح کو نقصان پہنچانے کا کیونکہ زرانیل ارواح کو کمرے سے تبھی باہر لے کر آتا تھا جب وہ شام کو تھانے سے واپس آتا تو۔

اور سارا دن ارواح کمرے میں ہی رہتی تھی وہ خود بھی اس واقعے کے بعد کافی ڈر گئی تھی اُس کے بچے کو کچھ نہ ہو جائے یہ وہم اس

کے دل میں بیٹھ گیا تھا تبھی تو وہ زرانیل کی بات مانتے کم ہی کمرے سے نکل رہی تھی ۔

ہاں زرانیل کی ناراضگی وہ ختم نہیں کر سکی تھی وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔

ارشک دن میں اس کے پاس آ جاتی تھی جس سے اس کا دن بہت اچھا گزر جاتا تھا ضرشک کے ساتھ وہ بور نہیں ہوتی تھی اور نیوشا بھی چکر لگا لیتی تھی ارواح آج کل کافی پریشان تھی وہ کتنے دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ کمرے کی کھڑکی کے پاس کوئی ہوتا تھا لیکن کون یہ وہ نہیں جانتی تھی۔

کافی کوشش کر چکی تھی یہ جاننے کی لیکن جان بھی نہیں پائی کچھ اوٗر زرانیل پہلے ہی اس سے خفا تھا تو وہ اسے کچھ بتا نہیں رہی تھی۔

۔

اُسے اپنا وہم بھی لگ رہا تھا لیکن پھر یہ وہم ہوتا تو شاید وہ سر جھٹک بھی دیتی لیکن جانتی تھی یہ وہم نہیں تھا وہ بس دل ہی دل میں خود کے لئے دعا کر رہی تھی زرانیل رات گھنٹوں بیٹھ کر اپنی بیٹی سے باتیں کرتا تھا اس دوران وہ ارواح کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا تھا وہ کسک کر رہ جاتی تھی۔

ان دنوں زرانیل کے لیے بس اس کی بیٹی اہم تھی اگر ارواح کو پتہ ہوتا کہ اس کی کہی ہوئی چھوٹی سی بات کو زرانیل اتنا سیریس لے لے گا تو وہ یہ بات کبھی نہیں کرتی ارشک سے۔

اُسے پھر سے کسی گمان ہوا تو چہرے پر پسینہ بھی آیا وہ اٹھ کر کھڑکی تک گئی وہاں کوئی بھی نہیں تھا لیکن ہر بار ارواح کو ایسا ہی محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں کوئی کھڑا ہے نجانے کیوں وہم دل میں بیٹھ گیا تھا۔

وہ بور ہو رہی تھی کمرے سے زرانیل کی وجہ سے وہ خود ہی نہیں باہر جا رہی تھی سو اس وقت بور ہونے کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور کام نہیں تھا کرنے کو آج زرانیل ضرورت سے زیادہ لیٹ ہو گیا تھا اب تو وہ عشا کی نماز بھی پڑھ چکی تھی۔

ڈنر بھی سب کے ساتھ تھورا بہت کر لیا تھا کیونکہ یہ بھی زرانیل کی وارننگ تھی کہ اس کی جاب ایسی ہے اس کو دیر سویر ہو جائے گی وہ اُس کی وجہ سے کھانا پینا نہ چھوڑے ۔

کیونکہ اب کچھ دن پہلے جب وہ چیک اپ کروانے لگے تھے تب ڈآکٹر نے بتایا تھا کہ ویسے تو سب کچھ تھیک ہے لیکن ارواح ویک ہے جس سے اس کی ڈرائیوری میں کچھ پیچیدگیاں آ سکتی ہیں ان سے بچنے کے لیے ارواح کو کمپلیٹ ڈائٹ کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد سے زرانیل خوُد ارواح کی ڈائٹ کا خیال رکھ رہا تھا جس کی وجہ سے ارواح کو ہر وقت ہی وہ کچھ نہ کچھ کھانا پڑتا تھا۔

وہ کھڑکی کے پاس سے ہٹی تو چہرے پر پھیلی گھبراہٹ اس کا تیزی سے ڈھڑکتا دل وہ اپنی گھبراہٹ پر بھی قابو نہیں پا رہی تھی اس پل اُسے زرانیل کی بانہوں کا سہارا چاہیے تھا نجانے کہاں رہ گیا تھا ۔

ارواح نے کچھ سوچتے سائیڈ پر پڑا اپنا فون اٹھاتے ہوئے اُسے کال کی تھی جو اس نے ریسو نہیں کی تھی شاید وہ راستے میں تھا تبھی ورنہ وہ ارواح کی کام اگنور نہیں کرتا تھا۔

ارواح اپنی شال ٹھیک کرتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اس وقت وہ سمپل سی کپری اور شارٹ شرٹ میں تھی اوپر شال اوڑھے ہوئے وہ بیڈ کے کنارے ٹک گئی تھی۔

۔

اج کل مؤسم کافی بدل رہا تھا تو سردی نے بھی اپنے رنگ دکھانے شروع کر دیئے تھے جلتا اکتوبر بھی اس دفعہ کافی ٹھنڈا لگ رہا تھا ارواح کو تو کم سے کم لگ رہا تھا وہ کمرے میں اس وقت ہیٹر اون کیے ہوئے تھی کچھ دیر پہلے اس نے شاور لیا تھا شاید اسی وجہ سے سردی زیادہ فیل ہوئی تھی۔۔

وہ سوچو میں گم تھی جب کلک کی آواز سے دروازہ کھول کر زرانیل خان اندر آیا تھا۔

وہ سوچو کے بھنور سے نکلتے ہوئے مسکرا کر بیڈ سے اٹھی تھی لیکن اس کے لبوں کی ہنسی تھمی تھی زرانیل کی پیشانی پر پٹی باندھی ہوئی دیکھ کر اوپر سے اس کے یونیفارم کی شرٹ بھی خوُد آلود تھی چہرے پر بھی خراشوں کے نشانات تھے ۔

وہ چیخ کر تیزی سے زرانیل کے پاس آئی تھی۔

"

ی۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔"وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بول رہی تھی اس وقت اُسے اپنے حواس

کام کرتے نظر نہیں آ رہے تھے زرانیل جب گیا تھا تب بالکل ٹھیک تھا لیکن اب وہ اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی سسکی بمشکل روک پا رہی تھی اس وقت اس کی جو حالت تھی زرانیل کو دیکھ کر وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔

اُسے اپنی طعیبت خراب ہوتی نظر آ رہی تھی ۔

ریلکس میں ٹھیک ہوں یہ معمولی سی چوٹ ہے ارواح اتنا آوور ری" ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اوُر ایسے چیخ کر کیا سب کو بلانے کا ارادہ ہے تمھارا؟؟؟"وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے ارواح کو دیکھتے غصے سے بولا تھا۔

جو اتنی سی بات پر آنسو کی ندیاں بہا چکی تھی زرانیل کو یہ سب معمولی لگ رہ تھا کیونکہ اُس کے نزدیک وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے تھا اُنہیں کبھی بھی کسی بھی وقت ایسی سچویشن فیس کرنی پڑ سکتی تھی ارواح کی حالت دیکھتے وہ اسے ڈانٹنے لگا تھا وہ اس کنڈیشن میں ٹیشن لے رہی تھی اُسے غصہ تو پھر آنا ہی تھا۔

"وہ سسکی تھی زرانیل اس کی زندگی معمولی چوٹ لگی ہے۔۔۔؟؟؟" میں وہ واحد رشتہ بچا تھا جسے وہ کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی تھی لیکن مقابل اس کی فیلنگز کیسے سمجھ سکتا تھا شائد وہ اس پل بھی ناراضگی ہی جتا رہا تھا۔

"وہ اس کنڈیشن میں اسے مزید ڈسٹرب نہیں کر سکتا تھا !!؟ریلکس؟" تبھی اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ اسے اپنے سینے سے

لگا گیا تھا وہ بلک بلک کر رو دی تھی زرانیل کے سینے پر آنسو بہاتے ہوئے وہ کافی دیر تک روتی رہی تھی۔۔

زرانیل نے پہلے تو کچھ دیر برداشت کیا لیکن پھر جب اس کی برداشت جواب دے گئی تو اس نے ارواح کو اپنے سامنے کیا آنکھوں میں سوال تھا کہ رو کیوں رہی ہو وہ اس کے بھیگے رخساروں پر لب رکھتے ہوئے اُس کی نمی اپنے لبوں سے چننے لگا تھا۔ وہ سسکی تھی کیسے اُسے دیکھ سکتی تھی اس حالت میں ۔

زرانیل اسے لیے صوفے کی طرف بڑھا تھا نرمی سے اُسے صوفے پر بیٹھایا خوُد بھی بیٹھ گیا جبکہ ارواح کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے اس نے اپنے سینے سے لگا تھا وہ اس کے قریب اس کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی پھر نجانے اسے کیا خیال آیا کہ اس نے

زرانیل کے سینے پر اپنے لب رکھتے ہوئے اُس کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔

پھر جب خوُد کے ایکٹ کا احساس ہوا تو وہ فوری اس کے اندر گھسنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

زرانیل کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی یقینا یہ کوشش اس نے زرانیل کو منانے کے لیے کی تھی۔

ارواح رونا بند کرو ورنہ میں اپنے طریقے سے کرواؤں گا جو تمھیں" بالکل بھی پسند نہیں آئے گا اوُر ایک پولیس والے کی بیوی ہو تم ایسی باتیں معمولی ہیں۔۔۔"وہ اس کے آنسوؤں کو دیکھتے اپنے اوپر سے کنٹرول کھونے لگا تھا۔

آپ کو کیسے لگی؟؟؟"وہ اُس کے غصے سے خائف ہوتے ہوئے "
اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

تم کیوں اپنا خیال نہیں رکھتی ہو ارواح اتنی سی بات پر آنسوؤں "
کی ندیاں ہی بہا دی یہ تو ہم نے ایک جگہ چھپا مارا تو وہاں ڈاکوں
سے مقابلہ ہو گیا لیکن تم کیوں اتنا رو رہی ہو یہ صرف معمولی سی
چوٹ ہے جو مُجھے تو فیل بھی نہیں ہوئی ہے آگر مُجھے کچھ ایسا ہو گیا
جو بہت سیریس قسم کی چوٹیں لگ گئ تو تم تو رو رو کر ہی خود کو
ہلکان کرتی رہو گی۔۔۔"وہ اس کی نظروں خود پر محسوس کرتا
سپاٹ انداز میں بولا تھا۔

مقصد اسے یہ باور کروانا تھا کہ اسے اس قسم کی صورتحال کے لیے
تیار رہنا ہونا گا۔

اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو !!!میری عمر بھی لگ جائے آپ کو !!!"
آپ کے حصے کی تکلیف بھی میرے حصے میں آ جائے لیکن آپ کو
کبھی کچھ نہ ہو۔۔۔"وہ زرانیل کے رخساروں پر اپنے لب رکھتے
ہوئے اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔۔

اور جو تم اپنی حرکتوں سے جان نکالتی ہو میری وہ کیا ہے "
ارواح۔۔۔"زرانیل کا موڈ فریش ہوا تھا ارواح کے اس جملے نے
جیسے ساری ناراضگی کے اثر زئل کر دیا تھا وہ اسے خوُد میں بھینچتے
ہوئے اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے سرگوشی کر گیا تھا۔

آپ بھی تو نکالتے ہیں اپنی ناراضگی سے"!!!وہ ناک چھڑاتے "
ہوئے بولی تھی اب حساب تو اُسے بھی برابر کرنا ہی تھا اتنے دنوں
سے وہ اپنی ناراضگی سے اس کی جان ہلکان کر رہا تھا اتنا تو وہ بھی کر
سکتی تھی۔۔۔۔

صرف ناراضگی دکھائی میں نے اوٗر تم"!!!وہ بات اُدھوری چھوڑ گیا "
تھا جسکا مطلب ارواح اچھے سے سمجھ گئی تھی ۔۔"نہیں آپ ناراض
نہیں ہوں مزید میرے سے مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا آپ مجھ
سے ناراض ہوئے ہر چیز جیسے خود سے روٹھی ہوئی لگ رہی
تھی۔۔۔"وہ اب غور کر سکی تھی زرانیل شرٹ لیس تھا ارواح کے
رخسار دہکنے لگے تھے زرانیل اس کے فیس تاثرات دیکھتے ہوئے
مسکرایا تھا۔

وہ ایسے ہی شرماتی تھی اُس کی یہ ادا زرانیل کو بہت پسند تھی ایسے ہی تو دیوانہ نہیں تھا وہ ارواح زرانیل خان کا۔۔۔۔؛؛؛

تو پھر کوشش کیا کرو مُجھے ناراض نہ کیا کرو؛؛؛ جب ناراض ہو " جاؤں تو مُجھے میرے طریقے سے منایا کرو تاکہ میں مان بھی جاؤں!؛؛؛"ارواح کی شال اس کے وجودِ سے سرکاتے ہوئے وہ اس کی صراحی دار گردن پر اپنے تشنہ لب رکھتے ہوئے اس کی گردن کو آپنے لمس سے گیلا کرنے لگا تھا۔ ارواح ہلکا سا کسمکاتے ہوئے اُسے دیکھنے لگی تھی جبکہ اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اُسے پتہ تھا کہ وہ پہلے ہی ناراض ہے اگر وہ اُسے مزید خود سے دور کرنے کی کوشش کرے گی تو وہ مزید خفا ہو جائے گا۔۔۔

زرانیل خان کے لب اب ارواح کی گہرائیوں میں آ رکے تھے وہ ارواح کی نرمیوں کو محسوس کرتے اس پل جیسے بہکنے لگا تھا اپنے کندھے پر اسے شدید درد بھی محسوس ہوا تھا کیونکہ اُسے بیک پر گولی چھو کر گزری تھی لیکن اس بارے میں وہ ارواح کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"آپ کو ریسٹ کرنا چاہیے۔۔۔"وہ اُس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی تھی جس پر وہ مسکرایا تھا۔

"مُجھے اس وقت تمھارے قریب رہنا ہے راحت ملی ہے تمھارے قریب رہنے سے تم میرے لئے اس دنیا میں وہ واحد انسان ہو جس کی قریب آتے مجھے کچھ یاد نہیں رہتا ہے بس تمھارے وجودِ میں کھونے کا دل کرتا ہے میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔مائی

بیوٹیفل وائف"!!!وہ ارواح کو آپنے لبوں میں جکڑتے ہوئے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا ارواح نے اس کے لبوں کا لمس آپنے لبوں پر محسوس کیا تو آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے لبوں پر اس کی شدتوں کو بڑھتے ہوئے محسوس کر رہی تھی زرانیل اسے کمر سے تھامے ہُوئے اسے کے لبوں پر اپنا پر شدت لمس چھوڑتے ہوئے اسے خوُد میں گم کرتا جا رہا تھا کہ ارواح کی حالت کا خیال کرتے وہ نرمی سے اُس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

اتنی سی دیر میں اس کی سانس پھول چکی تھی۔ وہ نرمی سے ارواح کی پیٹھ سہلانے لگا تھا جیسے جیسے ارواح کی ڈالیوری کا وقت قریب آ رہا تھا وہ کافی سنسٹو ہوتی جا رہی تھی۔

زرانیل خود بھی کافی احتیاط کرتا تھا تبھی تو کچھ پلوں بعد ہی پیچھے ہو گیا تھا ورنہ کہاں دل بھرتا تھا اتنے سے ٹائم وہ تو اس کے لبوں کو محسوس نہیں کر پایا تھا۔ وہ اُس کے سینے سے لگ گئی تھی اپنے سانسوں کو نارمل کرتے وہ زرانیل کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

"آپ کے لیے ہلدی والا دودھ لے کر آؤں اس سے آپ کو درد میں ریلیف ملے گا اس زخم کی وجہ سے درد ہو رہا ہو گا ناں آپ کو؟؟؟"وہ زرانیل کے ماتھے پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھتے ہوئے نرمی سے اس پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی تھی۔

"تم نہیں جاؤ گی ارواح کتنی بار تو تمھیں منع کر چکا ہوں پھر کچھ پہلے ہو رہا تھا لیکن اب نہیں ہو رہا ہے ڈونٹ وری اوئر کچن میں

نہیں سمجھتی ہو تم اس بات کو۔۔۔"وہ اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تھا۔

اس کے غصے پر ارواح کو سرد لہریں اپنے وجود میں سیرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں ۔

" وہ میں خود نہیں بناؤں گی میڈ سے بولوں گی آپ کا زخم ٹھیک ہو جائے گا ناں اس طرح سے۔۔۔"وہ پہلے تو زرانیل کے غصے سے گھبرائی تھی لیکن پھر خوُد کو کمپوز کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی تھی ۔

" جی نہیں مجھے ہلدی والا دودھ نہیں چاہیے بس تم قریب رہو تو یہ درد خود بخود ہی بھاگ جائے گا اوُر ابھی تو میری پرنسز مجھ سے

باتیں کریں گی کیوں پاپا کی جان کیسی ہے میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔۔"وہ ارواح کو بانہوں میں بھرتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا تھا اُسے نرمی سے بیڈ پر لٹایا اوٗر خوٗد بھی ارواحِ کے ساتھ لیٹ گیا تھا۔

کندھے میں اٹھتے ہوئے درد نے اُس کو تھوڑا پریشان کیا تھا لیکن وہ نارمل ہی رہا ارواح اس کی باتوں پر بلش کرنے لگی تھی ۔

افففف ایک تو تم ہر بات پر بلش کرنے لگ جاتی ہو یار یہ کب " تک چلے گا۔۔۔"وہ ہنستے ہُوئے پوچھنے لگا تھا جس پر ارواح نے اسے گھورا تھا کیونکہ زرانیل کے ہاتھ اب نرمی سے ارواح کے پیٹ کو

چھوتے ہوئے اوپر جا رہے تھے وہ گھبرائی تھی ہمیشہ کی طرح اس کے ہاتھوں کی حرکت سے ارواح کو عیجب سا فیل ہو رہا تھا۔۔۔

زرانیل مُجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔"وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی " تھی زرانیل نے اُسے گھورا وہ کیوں ایسا بول رہی تھی وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں کرنے والا تھا تبھی تو وہ اسے بیڈ پر سیدھا کرتا خود اس کے اُوپر آیا تھا۔

ارواح اس کے کسرتی سینے سے نظریں چرا گئی تھی وہ مردانہ وجاہت کا شکار ایک خوبصورت مرد صرف اسکا تھا وہ اسے اپنی قسمت پر رشک آیا تھا۔

زرانیل اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے اُسے خوٗد میں گم کرتا چلا گیا تھا۔

اُسے ہر پردے سے آزاد کرتے وہ اس کی گہرایوں میں سماتے ہوئے اُسے خود میں قید کر گیا تھا ارواح کے لبوں کو چومتے اس کے وجود پر اپنے لبوں کا گہرا لمس چھوڑتے ہوئے وہ گزرتی رات میں اس پر مکمل گرفت مضبوط کرتا ہوا خوٗد کو اس کے وجود میں گم کر گیا تھا۔

ارواح بھی تا دیر اس سے بیگانہ نہیں رہ سکی تھی جب وہ خود ناراضگی چھوڑ چکا تھا تو ارواح کو اور کیا چاہیے تھا وہ بھی اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے لمس کو اپنے پور پور پر محسوس کرتے ہوئے سرخ ہوتے اُس کے سینے میں چھپی تھی ۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 137

•••••

ابر شم کے زخم کافی بہتر تھے وہ خود سے چل تو نہیں پاتی تھی لیکن تعزیز کا ہاتھ تھام کر وہ آہستہ آہستہ واک کرتی تھی لان میں ۔

تعزیز اوٗر ابر شم کے درمیان سب نارمل ہی رہا تھا دونوں ہی اپنی جگہوں پر خاموش تھے بس تعزیز ابر شم کا خوٗد سے زیادہ خیال رکھتا تھا ابر شم کو وہ بیڈ سے اٹھنے بھی نہیں دیتا تھا ابر شم کے سارے چھوٹے موٹے کام وہ خود کرتا تھا۔

گرینی تو اُنہیں ساتھ ایسے خوش دیکھ کر بہت مطمئن تھی بھلے یہ حادثہ ابرشم کے ساتھ محض ایک حادثہ تھا لیکن یہ حادثہ ابرشم اوَر تعزیز کو مزید قریب کر گیا تھا۔

ابرشم چونکے ٹھیک ہو رہی تھی تو گرینی سے بی بی جان اوَر مرتضیٰ خان نے ہارشم اور نیوشا کے نکاح کی بات کی تھی تعزیز یہاں تھا وہ لوگ اپنے پوتے کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے تھے لیکن جب جب وہ یہاں آتے تعزیز اُن سے ملتا ہی نہیں تھا۔

بات تو بہت دور وہ لوگ نکاح کی ڈیٹ فائنل کر چکے تھے کل شام کو حویلی میں نکاحِ کی تقریب تھی ہارشم لوگوں کا ارادہ تو ہال بک کروانے کا تھا لیکن شمس خان نے اس بات پر اعتراض کیا تھا اُن کا

کہنا تھا کہ وہ نیوشا کو گاؤں سے ہی رخصت کریں گے بھلے ولیمہ یہ لوگ اپنی مرضی سے کسی ہال میں رکھ لیں ۔

ہارشم کے پرنٹس بھی اپنے بیٹے کی وجہ سے مجبور تھے پہلے پہل تو اُنہوں نے گرینی کو انکارِ ہی کیا تھا لیکن ہارشم اپنی ضد پر قائم رہا اور کچھ گرینی کی باتوں کا اثر تھا کہ وہ لوگ مان گئے تھے ۔

گرینی ساری تیاریاں خوُد کروا رہی تھیں اکلوتے نواسے کی شادی تھی وہ کسی طرح کی کوئی کمی نہیں چاہتی تھیں نیوشا کو شاپنگ تو وہ لوگ پہلے ہی کروا چکے ابرشم کے ایکسڈنٹ سے پہلے ۔

ابرشم اس وقت تعزیز کا سر کھا رہی تھی کہ وہ اُسے باہر گارڈن میں لے کر جائے وہ یہاں بور ہو رہی ہے لیکن تعزیز انکارِ کر رہا تھا

بھلے ابر شم کے سٹیچز ریمو ہو چکے تھے لیکن وہ ابھی زیادہ نہ چلے ڈاکٹر نے یہی مشورہ دیا تھا اُنہیں لیکن ابر شم کہاں اُن کی سنتی تھی۔۔۔۔

ابھی بھی بیڈ پر منہ بنائے بیٹھی تھی اوَر تعزیز اسے گھور رہا تھا جس کی گھوریاں وہ نظر انداز ہی کر رہی تھی ۔

تم لے کر جا رہے ہو یا نہیں"!!!وہ دانت پیستے ہوئے سرخ شعلہ " برساتی نظروں سے تعزیز کو گھور رہی تھی جو ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے اپنی وائٹ شرٹ کے کف فولڈ کیے ہلکی بڑھی ہوئی بَیرڈ میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا ابھی دن کے تین بج رہے تھے وہ صبحِ بھی ابر شم کو باہر لے کر گیا تھا لیکن ابر شم چاہتی تھی کہ وہ دوبارہ اسے لے کر جائے۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ صاف صاف انکار کر چکا تھا تعزیز نے اُس کے فیس "

تاثرات پر بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی جب سے وہ ہوسپٹل سے گھر

واپس آئی تھی اُس کی حرکتیں بالکل بچوں جیسی ہو گئی تھیں ۔

"!!!تو پھر میں خود"

بیٹھی رہیں یہاں بیٹھی ہیں۔۔۔"ابرشم کی بات درمیان میں ہی "

کاٹتے ہوئے وہ اُس کے قریب جاتے اُس کے کندھوں پر دباؤ

ڈالتے ہوئے اُسے واپس بیٹھا چکا تھا بھلے وہ پہلے سے کافی بہتر تھی

لیکن اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ وہ خود سے ہی واک شروع

کر دے۔

ابر شم کے باقی سارے ذخم ٹھیک ہو چکے تھے بس ٹانگ والا ہی ٹھیک نہیں ہو رہا تھا اوپر سے وہ بار بار کوشش کرتی تھی چلنے کی۔

"وہ جانتی تھی کہ پیار کی زبان ۔۔۔تعزیز پلیز میں بور ہو رہی ہوں سمجھے گا وہ تبھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی اس کی حرکتوں پر تعزیز نے مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی ۔

"فوکس ابر شم کے لبوں پر تھا ۔۔۔پہلے کچھ دیں پھر سوچتا ہوں جسے وہ سمجھ نہیں سکی تھی ہاں اس کے کچھ دیں والی بات پر ٹھٹک کر اُسے دیکھنے لگی تھی ۔

"سوال کیا تھا!؟؟۔۔۔کیا چاہیے تھیں ۔"

آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔"اب کی بار تعزیز نے اس کے لبوں "
کو سہلایا تھا وہ بلش کرنے لگی تھی یعنی وہ اس کو باہر تبھی ہی لے
کر جانے والا تھا جب ابرشم اسے کس دیتی خیر یہ ابرشم کے لیے
زیادہ مشکل نہیں تھا لیکن اتنی آسانی سے وہ ماننے والی بھی نہیں
تھی۔۔۔

مُجھے نہیں پتہ تم بتاؤ؟!!؛؛؛"وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرنے لگی تھی "
جس پر تعزیز کی سرد نظریں خود پر محسوس کی تو اپنے لبوں پر آنے
والی مسکراہٹ کو وہ بمشکل ہی چھپا ہائی تھی ۔۔

لپس پر کس کریں پھر لے کر جاؤں گا۔۔۔"وہ اس پر حاوی ہوا "
تھا کہ ابر شم اس کی گرم سانسیں محسوس کرتے ہوئے تھورا سا
گھبرائی تھی ۔

امید نہیں تھی کہ وہ صاف صاف کہہ دے گا کس کرنے کے لیے
۔

میں کس تو دوں گی بٹ لپس پر نہیں بلکہ چیکس پر۔۔۔"وہ اس "
کے رخساروں پر انگلی رکھتے ہوئے بولی تھی ۔

کام آپ کو ہے مُجھے نہیں پہلے میری ڈیمانڈ پوری کریں پھر دیکھتے "
ہیں میں آپ کی کرتا ہوں یا!؛؛؛"یا ابر شم نے اُس کے لبوں میں
ہی دبا لیا تھا وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے ملاتے ہوئے اُس

کے لبوں پر ایک کٹ لگا گئی تھی لیکن تعزیز تو جیسے پہلے سے ہی اس موقع کے انتظارِ میں تھا اس نے تیزی سے ابر شم کے لبوں کو قید کرتے اُس کے لبوں پر اپنی شدتوں میں اضافہ کر دیا تھا۔

ابر شم جو محض اس کے لبوں کو چھو کر پیچھے ہونے والی تھی وہ اس کی اس قدر شدت پر بوکھلا گئی تھی اس نے تعزیز کی شرٹ کے کالر کو تھام کر تعزیز کے لبوں کی گستاخیوں کو برداشت کرنے کی سعی کی تھی جن میں وہ اضافہ کر رہا تھا۔

ابر شم کے لبوں کی نرمی چراتے ہوئے وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا ابر شم نے اپنے بھیگے لبوں کو سہلایا تھا اور تعزیز نے سائیڈ پر پڑی ابر شم کی شال اٹھا کر اس کے گرد اوڑھتے ہوئے اُسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔

تعزیز میں چل۔۔۔"وہ ایسے ہی اُسے اٹھا کر لے جاتا تھا گرینی یا " پھر پھپھو)ہارشم کی موم(کو دیکھ کر ابرشم بلش کرنے لگ جاتی تھی لیکن مقابل کو کیا فرق پڑتا تھا اس بات سے وہ تو اپنی کرتا تھا۔

ابھی بھی وہ اس کی گھوریاں نظر انداز کرتے اُسے لان میں لے آیا تھا تعزیز اوَر ابرشم کو دیکھتے گرینی نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی یہی حال ہارشم کی موم کا بھی تھا۔

وہ پہلے یہی سمجھ رہی تھیں کہ نجانے وہ لڑکا کیسا ہو گا ابرشم کے پیچھے اس کی دولت کی وجہ سے تو نہیں پڑا ہوا لیکن اب تعزیز کو اتنے دنوں سے ابرشم کی فکر کرتے دیکھ کر اُنہیں بہت اچھا لگ رہا تھا اوَر پھِر اب تو وہ تعزیز کی فیملی سے مل چکی تھیں وہ لوگ حثیت میں ان کے ہم پلہ ہی تھے تعزیز کی فیملی سے مل کر اُنہیں بہت

اچھا لگا تھا اور پھر نیوشا سے بھی ان کی ملاقات ہو گئی تھی تبھی وہ راضی ہوئی تھیں ہارشم کے نکاح کے لیے اور اب وہ بہت خوش تھیں ابرشم کے لیے اپنے بیٹے کے لئے اُن کے دل میں کیا تھا یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

" ممی آبی بہت خوش قسمت ہے اتنا آچھا لڑکا ہے تعزیز مُجھے خوشی ہو رہی ہے آبی اتنے اچھے انسان کی لائف پارٹنر بنی ہے۔۔۔"وہ گرینی کو مسکراتے دیکھ کر بولی تھیں جس پر اُنہوں نے سر ہلایا تھا۔

" ہاں یہ جب پہلی بار مجھ سے ملا تھا میں نے دل ہی دل میں دعا کی تھی یہ آبی کی زندگی میں آ جائے مجھے پہلی ملاقات میں اس کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا لیکن پھر بھی دل نے کہا تھا آگر کوئی آبی کے لیے بہترین لائف پارٹنر ثابت ہو سکتا ہے تو یہ انسان پھر

رب نے میری دعا سن لی اور ابر شم نے خوُد ہی مجھے بتایا کہ وہ ایک لڑکے کو پسند کرتی ہے اس سے شادی کرنا چاہتی ہے میں مان گئی تھی۔۔۔"وہ اس وقت کو یاد کرنے لگی تھیں جب ابر شم اور تعزیز کی شادی ہوئی تھی۔۔۔

مُجھے بھی اچھا لگا ہے لڑکا۔۔۔"وہ تعزیز کی تعریف کرتے ہوئے " بولی تھیں ۔

وہ ہے ہی اچھا بس اس کی فیملی کے ساتھ اس کی کچھ پرابلمز چل " رہی ہیں جسکی وجہ سے یہ اپنی فیملی کے ساتھ نہیں رہتا ہے۔۔۔"گرینی نے بیٹی کو پہلے ہی بتا دیا کہ وہ کہیں غلط ہی سمجھے ۔

کیا مطلب ممی کون سی پرابلمز۔۔۔؟؟"!وہ شاید گرینی کی بات سمجھ" نہیں سکی تھیں ۔

یہ تو وہی بہتر بتا سکتا ہے لیکن تم چھوڑو یہ بتاؤ تمھارا شوہر کدھر " ہے جب سے یہاں آیا ہے کبھی ایک دن بھی میں نے اُسے گھر پر "نہیں دیکھا ہے ایسی بھی کیا مصروفیات بھئی۔۔۔۔

ممی وہ اپنے دوست سے ملنے گئے ہیں۔۔"وہ ماں کو تسلی دینے لگی " تھیں جس پر گرینی محض سر ہلا سکی تھیں ۔ جبکہ وہ خود شوہر کو کوسنے لگی تھیں جن کو گھر بیٹھنا تو پسند ہی نہیں تھا ۔

اوٗر ہر بار وہ گرینی کے سامنے اُن کی وجہ سے اچھی خاصی شرمندہ ہو جاتی تھیں گرینی تو بیٹی کی لاپرواہی پر غصہ تھیں لیکن اُنہیں کیا کہتی تبھی خاموش رہی تھیں ۔

.....

ارشک اس وقت بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی آج اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا اوٗر اوپر سے اُس کے سٹیچز میں بھی کافی درد تھا میڈیسن وہ باقاعدگی سے لیتی تھی پہلے کیونکہ پرنگنسی میں اسے کافی مشکلات سے گزرنا پڑا تھا پر جب سے حویلی آئی تھی وہ میڈیسن چھوڑ چکی تھی ۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اب اپنے سر درد کو لے کر کافی پریشان تھی آج بے ساختہ اُسے رونا آیا تھا ضرشک اس کی گود میں تھا اپنی مما کو اپ سٹ وہ بھی دیکھ چکا تھا۔

حویلی میں نیوشا کی شادی کی تیاریاں تقریبا مکمل تھیں لیکن اس نے کچھ بھی نہیں خریدا تھا ضرغام کتنی بار کوشش کر چکا تھا کہ اسے شہر لے کر شاپنگ کروائے لیکن وہ اس کی سنتی تب ناں۔ ابھی بھی وہ بیڈ پر لیٹی تھی ناں کچھ کھانے کا دل کر رہا تھا اور نہ ہی کسی سے بات کرنے کا ۔

نجانے یہ حالت کیوں تھی اس کی یہ تب سے ہو رہا تھا جب سے ضرغام رات کو حویلی واپس نہیں آتا تھا۔۔۔۔

جب سے وہ بابا سے مل کر آئی تھی ضرغام خان یا تو رات کو حویلی آتا ہی نہیں تھا یا پھر رات گئے کہ تب تک ارشک سو جاتی تھی۔

اوَر پھِر صبحِ سویرے چلا جاتا تھا جس کی وجہ سے ارشک اور اسکے درمیان میں سرد جنگ ہنوز جاری تھی ضرغام خان اب شاید تھک چکا تھا کب سے ارشک کی سرد مہری برداشت کر رہا تھا اوَر کتنی کرتا۔

ارشک سوچو میں گم تھی جب کہ ضرشک اسے اپنی چائینز آواز میں بلا رہا تھا۔

وہ جیسے جیسے بڑا ہو رہا تھا اب بولنے کی کوشش بھی کرنے لگا تھا اوَر ارشک کے موڈ سوینگز بھی سمجھ جاتا تھا جب اس کی مما اداس ہوتی تھی تو وہ بھی اداس ہو جاتا تھا۔

م۔۔۔م۔۔۔ا"ضرشک ارشک کے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے" اُسے اپنی طرف متوجہ کر دیا تھا۔

ارشک اس وقت شدید سر درد سے بہت پریشان تھی اس نے سائیڈ پر پڑی میڈیسن جو اسے ارواح نے دی تھی لیکن اس نے لی نہیں تھی پر اب درد شدت اختیار کرتا جا رہا تھا بے ساختہ اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی جو کمرے میں داخل ہوتے ضرغام خان نے بھی سنی تھی۔۔

ضرشک کو بھی جو ارشک کے بالکل پاس لیٹا تھا۔ اوُر ارشک کی طرف دیکھ رہا تھا ضرغام خان جو صبحِ صبحِ ہی چلا گیا تھا اب اسے کہیں جانا تھا تو کپڑے چینج کرنے کے لئے حویلی میں واپس آیا تھا۔

"ارشک کیا ہوا؟؟؟"وہ تیزی سے ارشک کے قریب آتے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا اور ارشک کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا اس کا بوڈی ٹمپریچر نارمل تھا لیکن پھر وہ کیوں رو رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔وہ اپنی حالت پر قابو پانے کی ناکام سعی کرنے لگی تھی۔ لیکن آنکھیں اس کی حالت بیاں کر رہی تھیں وہ تکلیف میں تھی کیسے نہیں محسوس کر پاتا وہ۔

ارشک سر میں درد ہے کیا؟؟؟"وہ ضرشک کو کندھے سے لگائے "
اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا اس کی کلائی تھامی تھی نظروں سے
بے ساختہ نظریں ملی تھیں ارشک نظریں چُرا گئی تھی یہ بات تو
طے تھی کہ وہ کبھی ان کالی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

ضرشک رونے لگا تھا"ضرغام خان نے اُس کی پیٹھ سہلائی تھی لیکن"
وہ ہمک ہمک کر ارشک کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا
ضرغام خان نے اُسے ارشک کی گود میں دیا تھا لیکن اس کے ہاتھ
میں میڈیسن دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا۔

یہ کون سی میڈیسن لے رہی ہو تم؟؟؟"ضرغام خان نے ارشک "
کے ہاتھ سے میڈیسن اٹھا لی تھی ارشک نے ضرغام کے ہاتھ سے

وہ میڈیسن لینے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل اسے دیکھ چکا تھا۔

ارشک کب سے ہے سر میں درد؟؟؟مجھے بتانا چاہیے تھا ڈاکٹر کے " پاس لے جاتا میں ایسے زیادہ طعیبت خراب ہو جائے گی تمھاری اٹھو ڈآکٹر کے پاس چلیں۔۔۔"وہ اس پر غصہ بھی نہیں کر سکا تھا اس کی حالت دیکھتے ہوئے ۔

نہیں جانا کہیں"!!!وہ ضرغام کی موجودگی سے ہی خائف ہوئی تھی " وہ اب بھی کیوں آیا نہیں آتا وہیں رہتا یہاں پہلے تھا۔

کیوں؟؟؟"ارشک کا انداز اُسے پریشان کر رہا تھا ۔"

ٹھیک ہوں میں؛؛؛"وہ نجانے کیوں اسے تسلی دینے لگی تھی ضرغام"
خان کا خود کی فکر کرنا اسے اچھا لگ رہا تھا کیا اُسے ضرغام خان کی
توجہ چاہیے تھی۔

کہاں ٹھیک ہو؟؟؟"وہ نرمی سے اس کی پیشانی سہلانے لگا تھا فکر تو"
ہو رہی تھی تسلی کے لئے اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا چاہتا تھا
لیکن وہ مانتی تب مسلسل انکارِ کر رہی تھی۔

بس ہلکا سا سر درد ہے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"
یہاں سے جائیں آپ پہلے یہاں تھے وہیں رہیں۔۔۔"وہ ضرشک کو
گود میں سیدھے کرتے اُسے سلانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

ضرغام خان اپنی شال آتار کر سائیڈ پر رکھتے اُن کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا ارشک تھوڑا دور کسکی تھی ۔

"وہ ضرشک کو اپنے گود میں اٹھایا اؤر ؛؛؛اسے مجھے دو تم آرام کرو

روم میں ٹہلتے ہوئے اُسے سلانے کی کوشش کرنے لگا وہ بھی نیند میں جا رہا تھا تبھی کبھی آنکھیں بند کر رہا تھا تو کبھی کھول رہا تھا۔

"ضرغام خان نے ضرشک کی پیشانی چومی تو وہ ہلکا سا !!میرا بچہ کسکمایا تھا۔

اُسے ٹہلتے ہوئے ضرغام کو کافی دیر درر ہوئی تھی ارشک کو اپنا آپ ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا کیا ضرغام جہاں تھا اس وجہ سے کہیں

نہ کہیں اس کی موجودگی سے اسے سکون مل رہا تھا ضرشک کو دیکھتے آنکھیں بھیگی تھیں ۔

آج اس کمرے وہ اسے اپنی فیملی مکمل محسوس ہوئی تھی لیکن کیسے بھولتی وہ ضرغام خان کے دیئے وہ درد جو روح میں سرایت کر گئے تھے۔

وہ سیاہ رات یاد آئی جب ضرغام خان نے اس سے اپنے سارے حقوق حاصلِ کیے تھے۔

اوَر اس کے زہر میں ڈوبے وہ لفظ اس کی زہریلی سرگوشیاں وہ کچھ بھی نہیں بھولی تھی۔

ضرشک کو کاٹ میں سلایا تھا ضرغام خان نے ارشک بھلے ضرغام کو اپنے پاس سلاتی تھی لیکن ضرغام نے ارشک کے لیے ہر چیز اس نے روم میں رکھوائی ہوئی تھی پر ارشک کم ہی استعمال کرتی تھی۔

ضرغام کو فری ہوتے دیکھ کر وہ ارشک نے بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی کیا وہ یہ چاہتی تھی کہ ضرغام نہ جائے وہ جانتی تھی کہ اسے کوئی کام تھا تبھی وہ واپس آیا تھا ورنہ وہ رات کو دیر سے واپس آتا تھا۔

ضرغام خان پلٹا تو ارشک کو آنکھیں بند کرتے دیکھ کر ضرغام خان کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ جان چکا تھا کہ ارشک نے جان بوجھ کر یہ حرکت کی تھی لیکن وہ اپنے قمیض کے کف فولڈ کرتے ہوئے ارشک کے ساتھ لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا تھا۔

ارشک کے بالوں میں دھیرے دھیرے سے اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ شائد اس کے بالوں کو سہلانے لگا تھا۔

ارشک ویسے ہی لیٹی رہی تھی ضرغام نے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا وہ ہلکا سا کسمکائی تھی لیکن آنکھیں وہ بند کیے ہوئے تھی ضرغام خان نے نرمی سے اس کا سر دبانا شروع کیا تھا۔

نجانے کیوں ارشک کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں وہ کیوں اسے ایسے کمزور کر رہا تھا کیونکہ اُسے اور اسکے بیٹے کو اپنا عادی بنا رہا تھا۔

ضرغام خان کو کہیں جانا تھا وہ یہ بھول چکا تھا اس وقت وہ بس ارشک کی فکر کر رہا تھا۔

ارشک اس کے لمس کو محسوس کرتی کرتی ہی سو گئی تھی جبکہ ضرغام خان ایسے ہی بیٹھا رہا تھا اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کی گھنی خمدار پلکوں کو اپنی انگلیوں سے چھوتے ہوئے ارشک کی نرمی محسوس کر رہا تھا۔

ضرغام خان نے ارشک کو سوتے دیکھا تو نرمی نے اُس کے لبوں پر اپنی گرفت جماتے ہوئے اُس کے لبوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کرنے لگا تھا۔

لمحے سرک رہے تھے اوَر ضرغام خان اُس کے لمس کو محسوس کرتے نجانے کسی اور ہی جہاں میں پہنچ گیا تھا۔۔۔ لیکن پھر ارشک کو ہلتے دیکھ کر وہ پیچھے ہوا تھا ارشک کے لب سرخ ہو رہے تھے جنہیں اس نے اپنے لبوں سے سہلایا تھا۔

دیکھ رہا ہوں بدل رہی ہو بہت جلد یہ سزا بھی ختم یو جائے گی " میری جان آئی لو یو جاناں۔۔۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا اس کی گردن پر لب رکھ گیا تھا لیکِن پھر اس کی نیند خراب نہ ہو اسی لئے وہ اس کی گردن کو سہلاتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔

اوَر پھِر اسے اپنے حصارِ میں لیتے ہوئے ایسے ہی اس کی بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اُس کے چہرے کے نقوش کی نرمیاں کو محسوس کر رہا تھا۔

کافی دیر ہو گئی تھی جب ضرغام خان کو احساس ہوا کہ اب تو ٹائم ہی گزر گیا پھر اب کیسے جاتا اور ایسے وہ ارشک کو چھوڑ کر جا بھی نہیں سکتا تھا تبھی تو جانے کا ارادہ کینسل کرتے ہوئے وہ سکون سے لیٹ گیا تھا۔

ارشک کی آنکھ کھلی تو تقریباً شام ہونے والی تھی وہ دوپہر کے دو بجے سوئی تھی آنکھ کھلی تو نظریں ضرغام کی گہری کالی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں وہ ابھی تک جاگ جا رہا تھا وہ حیران ہوئی تھی۔

آپ۔۔۔"اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے سر کا درد کبھی تھا ہی نہیں"

۔

ضرغام کی انگلیوں کا لمس اسے ابھی تک اپنے بالوں میں محسوس ہوتا تھا۔

"ضرغام خان نے بے ساختہ ارشک کے ماتھے کو چھوا تھا جو گرم تھا ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ ٹھیک تھی تو اُسے کیسے پریشان کرتی ۔؟؟؟؟ کیا ہوا ابھی تک درد ٹھیک نہیں ہوا؟

"وہ بمشکل بول پائی تھی ضرغام خان کی نزدیکی !!نہیں ٹھیک ہے" اس کے وجود سے اٹھتی تیز پرفیوم کی مہک اسے اپنے حواسوں پر چھائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ اتنا قریب تھا کہ ارشک کو اس کی گرم سانسیں آپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں ۔

سچ کہہ رہی ہو؟؟؟"وہ ارشک کی فکر میں گھلتا جا رہا تھا اسے "
تکلیف میں دیکھ کر ضرغام خان کو نجانے ایک عجیب سی بے چینی
نے آن گھیرا تھا۔

ارشک ضرغام کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن
مقابل کی گرفت کافی سخت تھی وہ بھلے نرمی سے اُسے تھامے ہوئے
تھا لیکن ارشک کی مزاحمت پر اس کی پکڑ میں سختی آئی تھی۔

چھوڑیں!!؛؛"وہ ارشک ہی کیا جو ضرغام خان کی نزدیکی برداشت "
کر جائے یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا تبھی تو اس کے بھاری
ہاتھوں کو پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

ارشک آرام سے لیٹی رہو طعیبت ٹھیک نہیں ہے"!!وہ اُس کا سر "
تکیے پر رکھتے ہوئے ارشک کے چہرے پر آئے بالوں کو نرمی سے
پیچھے کرنے لگا تھا۔

ضرغام خان کی انگلیوں کا لمس ارشک کے لیے برداشت کرنا بہت
مشکل تھا کجا کہ اس کی اس قدر نزدیکی وہ اپنے لبوں کو کاٹنے لگی
تھی۔

وہ فریش"!!!ارشک اس وقت ضرغام خان کی نظروں سے او جھل "
ہونا چاہتی تھی وہ کسی بھی طریقے سے سہی سو وہ یہی بہانہ بنا پائی
تھی۔

آرام سے"!!ضرغام خان نے اس کا ہاتھ تھامے اُسے بیڈ سے نیچے "
کھڑا کرتے ہوئے بولا تھا۔

ارشک اس کے اتنے اچھے بیہیویر سے جھنجھنا کر رہ گئی تھی کیوں
کر رہا تھا وہ ایسا کیوں بن رہا تھا وہ اتنا اچھا اسے اتنا ضرغام خان
نہیں چاہیے تھا ارشک کو وہی ضرغام خان چاہیے تھا پہلے والا۔

ارشک اُس کی پیٹھ کو دیکھتے تیزی سے بھاگ کر باتھ روم میں جا بند
ہوئی تھی۔

دروازہ کے ساتھ ٹیک لگائے وہ گہرے سانس لینے لگی تھی خود پر
شدید تاؤ آیا تھا کیوں دور نہیں کر رہی تھی وہ ضرغام خان کو۔

اُسے خوُد کے قریب کیسے آنے دیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے مُجھے۔۔۔"وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھنساتے ہوئے "
لب کاٹتے ہوئے بولی تھی وہ بھلے انکارِ کر رہی تھی لیکن اس کے
دل میں ضرغام کے لیے فیلنگز آ رہی تھی پر وہ ماننے سے انکاری
تھی۔

وہ یہ سب جان بوجھ کر رہے ہیں!؛"!!خود کو تسلی دی تھی کہ "
ضرغام خان بس اس کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی نظریں اپنی دودھیا گردن پر گئی
تھیں وہاں ضرغام خان کے دانتوں کے نشان تھے یعنی وہ اس کے
نیند میں جانے کے بعد اس کے قریب آیا تھا۔

اُن کو میرے قریب آنے کا بہانہ چاہیے"!!!وہ تلملاتے ہوئے "
سوچنے لگی تھی۔

لیکن پھر اپنی پیشانی کو چھوا کتنے پیار سے ضرغام خان اس کا سر دبا رہا تھا وہ کتنی پرسکون نیند میں چلی گئی تھی ۔

افففف"!!وہ سر تھام گئی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے "
اس کے ساتھ کیوں وہ ضرغام خان کو اپنی سوچوں سے جھٹک
پائی تھی۔۔

کچھ لمحے تو وہ ایسے ہی کھڑی رہی لیکن پھر سر جھٹک کر وہ واش
بیسن کے پاس آتے ہوئے اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے لگی
تھی۔

ضرغام خان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

وہ بدل رہی تھی یعنی اس کا پلان کام کر رہا تھا وہ جان بوجھ کر رات کو یا تو لیٹ آتا تھا یا پھر آتا ہی نہیں تھا وہ ارشک کو یہ جتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ رہتے شاید اس سے دور نہیں رہ پائے گا۔

جب جب وہ روم میں آتا اپنے جذبات آؤٹ آف کنٹرول ہوتے نظر آتے تھے اس لئے اس نے سوچا کہ وہ اب ارشک کے سامنے جائے گا ہی نہیں پھر دیکھے گا کیا وہ اس کی کمی محسوس کرتی ہے۔

اوٗر آج ارشک کا حال دیکھ کر وہ خود کو ملامت کیے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

کاش وہ اس کے جذبات سمجھ جائے۔

ضرغام خان ضرشک کے کاٹ کی طرف بڑھا جو اٹھ گیا تھا اور اپنے پیروں سے چادر ہٹا چکا تھا اپنے گہری کالی آنکھوں سے وہ نجانے کس نقطے پر غور و فکر کر رہا تھا۔

وہ اُٹھنے کے بعد روتا نہیں تھا یہ بات ضرغام خان نے نوٹ کی تھی اب تو اس کے پاس بھی کھیلتا تھا لیکن زرانیل کے ساتھ ضرشک کی بہت بنتی تھی۔

میرا بچہ اٹھ گیا!؛!؛"ضرغام خان نے اُسے گود میں اٹھا لیا وہ خوشی " سے لاتیں پاؤں چلانے لگا تھا ضرغام نے اُس کی ننھی سی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

میری جان"!!اس پل اُسے ضرشک پر بہت پیار آ رہا تھا لیکن وہ "
اگر ضرشک کو پیار کرتا تو یقینا اس کے لاڈلے سپوت نے اس کی
مونچھوں کی چھبن سے رونے لگ جانا تھا۔

اوَر اس وقت ضرغام ارشک کو پریشان نہیں کرنے والا تھا تبھی تو
ضرشک کو لے کر وہ بیڈ کی طرف بڑھائے اسے بیڈ پر لٹایا اوَر اس
کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تھام کر لبوں سے لگاتے ہوئے وہ
ضرشک کے ساتھ کھیلنے لگا تھا۔

ضرشک صآحب کا موڈ بھی بہت اچھا تھا تبھی تو وہ اپنے باپ کے
ساتھ نجانے کون سی چائنیز زبان میں بات کر رہا تھا جو کم سے کم
ضرغام کی سمجھ میں تو بالکل بھی نہیں آ رہی تھی۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی باتوں کو سن نہیں رہا تھا۔

وہ ضرشک کی بو بو دا دا کو بڑی توجہ سے سن رہا تھا۔۔۔ اور وہ بھی جیسے اپنے بابا کو بڑی راز کی باتیں بتا رہا تھا۔

ضرغام نے ضرشک کو پیٹ پر گدگدی کی تو اس کے ننھے قہقہے کمرے میں گونجے تھے جو باتھ روم سے نکلتی ارشک نے بھی سنے تھے دونوں باپ بیٹے میں نجانے کون سی راز و نیاز کی باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ اس کی طرف دھیان نہیں دے پایا تھا ارشک تو جیلس ہوئی تھی منہ بھی بن گیا تھا۔

شاید ضرغام اپنے بیٹے کے ساتھ کچھ زیادہ ہی بیزی تھا تبھی تو وہ اُسے دیکھ نہیں پایا تھا۔

لیکن ارشک جو ٹاول سے اپنا گیلا چہرہ خشک کر رہی تھی وہ ٹاؤل ایک طرف پھینکتے ہوئے پاؤں پٹخ کر آگے آئی تھی اؤر اس نے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا تھا۔ضرغام نے اُسے دیکھا جو بغیر دوپٹے کے تھی۔۔۔۔

چہرے واش کرتے ہوئے شاید پانی نیچے گرا تھا جس کی وجہ سے ارشک کی شرٹ گیلی ہوتے اس کی رعنائیاں واضح کر رہی تھی ۔

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشک کے ہوش ربا سراپے سے نظریں چُرا گیا تھا جو کہ اس کے

لئے بہت مشکل تھا۔ وہ اس وقت سے انجان ضرغام خان کے لیے سراپا امتحان بنی کھڑی تھی ضرشک اپنی مما کے پاس آتے ہوئے اُس کی گال پر اپنے چھوٹے چھوٹے لب رکھ گیا تھا۔

ارشک مسکرائی تھی ڈمپل ابھر کر معدوم ہوا تو ضرغام کا دل جیسے پہلو میں دھڑکا تھا ارشک کیونکر اس کے لیے مشکلات پیدا کر رہی تھی وہ اسی وجہ سے تو واپس نہیں آ رہا تھا اوَر اب؛؛؛

ارشک آرام سے بیٹھو تمھارے لیے کھانا منگواتا ہوں وہ کھاؤ پھر " ہم شہر جائیں گے تمھارے چیک اپ کے لیے کیونکہ تمھاری کنڈیشن مُجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔۔"وہ ارشک کو بولتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا تھا تاکہ کسی ملازمہ کو بول کر ارشک کے

لیے کھانا منگوائے وہ اس وقت خالی پیٹ تو سفر بھی نہیں کر سکتی تھی ۔

۔

لیکن میں ٹھیک ہوں"!!!ارشک اس وقت کہیں جانے کے موڈ " میں نہیں تھی سو انکارِ کرنے لگی تھی۔

ہاں ٹھیک نظر آ رہی ہو؟؟؟"وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا ارشک " پہلو بدل کر رہ گئیں تھی اب اسے بتانا ہی تھا کہ وہ کیوں ایسی ہو گئی تھی ڈآکٹر کے پاس جانے سے بہتر تھا وہ خود ہی ضرغام خان کو بتا دیتی ۔۔۔۔

وہ میں وہ"!!وہ لب چبانے لگی تھی ضرشک اس کی گود میں سکون "
سے لیٹا تھا جبکہ اس کے ان تین لفظوں نے ضرغام کو پیچھے مڑنے
پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟"وہ تشویش سے آگے بڑھا تھا اوَر ارشک اُسے دیکھتے "
ہوئے سوچ میں پڑ گئی کہ وہ کیسے ضرغام خان کو اپنے بارے میں
بتائے یہ اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

وہ میری۔۔۔۔۔میڈیسن ختم۔۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔چکی "
ہے۔۔۔۔۔۔ تبھی ایسی۔۔۔۔۔طعیبت۔۔۔۔۔۔ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔ہے
ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"وہ سر جھکائے بولی تھی۔

واٹ کون سی میڈیسن"!!!وہ اُس کے قریب بیٹھ گیا تھا ارشک نے"
بے اختیار اسے دیکھا جو اسکا ہاتھ تھام چکا تھا ارشک نے بے ساختہ
آپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تھا۔

ضرغام کے لمس پر بہت کچھ یاد آیا تھا وہ کیسے ضرغام کو خوُد سے
متعلق اتنی بڑی بتا سکتی تھی ضرغام خان کونسا ایک اچھا شوہر ثابت
ہوا تھا اس کے لیے آگر وہ آچھا ہوتا تو شاید آج حالات بہت
مختلف ہوتے۔

کوئی بھی نہیں آپ جائیں۔۔۔"وہ بے رُخی سے چہرہ پھیرتے "
ہوئے شاید اسے بتانا نہیں چاہا رہی تھی اور ضرغام اس کے اچانک
بدلتے ہوئے رویئے کو نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

وہ پل پل بدلتی تھی کیسے پہلے نارمل انداز میں بات کر رہی تھی جیسے ان کے درمیان سب ٹھیک ہو اور اب ابھی وہ بے رُخی دکھا رہی تھی ضرغام اس کے رویئے کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"!!وہ شاید بات کو ایسے جانے نہیں دینے والا تھا تو پھر بولا کیوں؟" تبھی تو نرمی سے پھر سے ارشک کی کلائی جو اس نے آزاد کروائی تھی اُسے پھر سے تھاما ارشک نے ایک بار پھر سے کوشش کی اپنی کلائی آزاد کروانے کی لیکن ناکام رہی تھی۔

"وہ چیخی تھی اب خود پر آپ کیوں بات کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔۔" بھی غصہ آیا وہ کیوں اس کو اس متعلق کچھ بتا گئی تھی۔

"تم خود کہہ رہی تھی کہ تمھاری میڈیسن۔۔۔؛؛؛"

غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔"ضرشک بار بار اس کے سینے پر ہاتھ مار "
رہا تھا کیونکہ اب اسے بھوک گئی تھی وہ شاید اسی وجہ سے ضرغام
کو جانے کا کہہ رہی تھی اس کے سامنے کیسے ضرشک کو فیڈ کروا
سکتی تھی وہ۔

لیکن۔۔۔"وہ بولتے بولتے خاموش ہوا اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ کچھ تھا "
جو ارشک چھپا رہی تھی اسے خود ہی پتہ لگنا تھا ضرغام کچھ سوچتے
اٹھ کر باہر نکلا اور ملازمہ کو کھانا کمرے میں لانے کا کہتے ہوئے
واپس کمرے میں آیا جہاں ضرشک اپنی پیٹ پوجا کرنے میں
مصروف تھا۔

وہ آہستہ سے دروازہ بند کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا تھا اس نے خوُد ہی ارشک کو ڈسٹرب نہیں کیا کہ وہ آرام سے اُسے فیڈ کروا سکے۔

لیکن ارشک کی نتھوں سے پھر بھی ضرغام خان کی مہک ٹکرائی تھی جب نظریں سامنے اٹھی تو ضرغام کو دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

لیکن ضرغام خان کو فون میں مصروف دیکھ کر وہ کچھ ریلکس ہوئی تھی لیکن اسے ضرغام سے کسی اچھے کی امید ہرگز نہیں تھی۔

وہ اتنی آسانی سے خاموش ہونے والا نہیں تھا وہ جانتی تھی کہ وہ ضرور کچھ کرے گا اسے پہلے ہی ضرغام کو کچھ بتانا کر مطمئن کرنا تھا۔

!لیکن کیا؟؟؟

ضرشک اب اس کے ساتھ کھیلنے لگا تھا کچھ ہی دیر میں ملازمہ کھانا کی ٹرالی لے کر آندر آئی تھی۔

ارشک نے ضرغام کو دیکھا جو اب فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے خوُد کھانا ارشک کے پاس لاتے اس کے لیے پلیٹ میں نکال بھی رہا تھا۔

مُجھے بھوک نہیں ہے اوَر نہ ہی کھانا کھانا ہے مُجھے آپ نے کیوں "
منگوایا کھانا۔۔۔"وہ ضرشک کو کندھے سے لگائے اس کی پیٹھ
سہلاتے ہوئے بولی تھی۔

جلدی کھاؤ پھر جانا ہے!!؛؛"!جانتا تھا ارشک اس کے پیار کی زبان "
نہیں سمجھے گی اسے غصہ ہی کرنا ہو گا وہ ایسا ہی کرنے والا تھا ۔

میں نے کئ نہیں جانا"!!وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔۔۔"

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بتایا ہے میں تمھیں لے کر جا رہا "
ہوں کھانا ختم کرو جلدی۔۔"ضرغام خان کی آواز میں سرد مہری
اور سختی تھی ارشک کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی وہ جان بوجھ
کر غصہ کر رہا تھا کہ ارشک اس کی بات مان جائے ۔

"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہیں؟"!وہ ضرشک کو بیڈ پر لٹائے اس کے سامنے کھلونے رکھتے ہوئے خود بیڈ سے اٹھتے ضرغام خان کے قریب آتے ہوئے بولی تھی۔۔

"یہاں بات زبردستی کی نہیں ہو رہی؛؛؛"ضرغام خان نے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی تھی لیکن وہ ارشک ہی کیا جو ضرغام کی بات کو سمجھ جائے ۔

"مقصد کیا ہے پھر شہر لے کر جانے کا"!!وہ سوال کر رہی تھی جبکہ ضرغام خان نے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے اپنے قریب کیا جو اب حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی ۔

شاپنگ کروانی ہے تمھیں نکاح کی تقریب کے لیے ضرشک کی "
"بھی چیزیں لے لیں گے اوٗر ساتھ تمھارا چیک اپ۔۔۔

صرف شاپنگ مجھے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا"!!!وہ ضرغام کی بات "
درمیان میں کاٹ گئی تھی۔

ٹھیک ہے جاؤ تیار ہو جاؤ"!ضرغام خان اُس کی پیشانی پر لب رکھتے "
ہوئے بولا تھا۔

وہ شہر جانے کے لئے مان گئی تھی یہی کافی تھا آگے کا کام ضرغام
کے لیے مشکل نہیں تھا وہ آسانی سے کر سکتا تھا۔

ارشک سر ہلاتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی دس منٹ بعد واپس آئی تو بلیک کلر کی کپری میں اوپر بلیک کلر کی شرٹ ساتھ بلیک شال میں ملبوس تھی ۔

ضرشک کو تیار کرتے وہ ضرغام کے ساتھ کمرے سے نکلی تھی۔۔

نیچے آئے تو بی بی جان اُن تینوں کو تیار جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھیں ۔

"کہاں جا رہے ہو بیٹا؟؟؟"

بی بی جان ہم لوگ شہر جا رہے ہیں ضرشک کی شاپنگ کرنی ہے " رات تک واپس آ جائیں گے۔۔۔"وہ اُنہیں دیکھتا ہوا بولا تھا جس پر بی بی جان نے سر ہلایا تھا۔

خیر سے جاؤ بیٹا۔۔۔"اُنہوں نے دعائیں دے کر اُنہیں رخصت کیا" تھا اوَر ارشک کا دل نجانے کیوں گھبرا رہا تھا۔پر اب کی بار دل کی حالت بھی کچھ الگ تھی ضرغام کے ساتھ جاتے ہوئے ۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 138

•••••

ارشک خاموشی سے بیٹھی تھی نجانے کیوں آج دل کی حالت سے وہ خوَد جھنجھنا چکی تھی ضرغام خان جیسے اس کے دل کے تار چھڑ

چکا تھا وہ چاہا کر بھی ضرغام کو سوچنے سے خود کو روک نہیں پا رہی تھی دل بار بار اس کو سوچے جا رہا تھا۔

ضرغام خان آج ارشک کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا اسے وہ بدلی بدلی لگ رہی تھی خیر یہ اس کے لیے تو بہت اچھا تھا وہ دونوں اکیلے تھے۔

ارواح نے ضرشک کو لے لیا تھا کہ وہ خوُد اس کا خیال رکھ لے گی آپ دونوں آرام سے جائیں ۔

ارشک نے پہلے تو انکارِ کرنا چاہا لیکن پھر آرمینا کے بار بار فورس کرنے پر وہ مان گئی تھی۔

اُسے ابھی سے ضرشک کی یاد آ رہی تھی وہ اس کی عادی تھی اس کے بغیر بھلا کہاں سکون سے رہ پاتی تھی ابھی بھی دل ضرشک کے لئے بے چین تھا۔

کبھی ایسے اس کے بغیر رہی نہیں تھی تو اب بہت مشکل ہو رہا تھا ارشک کے لیے وہ ارواح اوٗر زرانیل کے پاس خوش رہتا تھا روتا نہیں تھا اوٗر اب تو آرمینا بھی تھی جس کے پاس بھی وہ سکون سے چلا جاتا تھا لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو ہر وقت اُس کو اپنے پاس چاہیے تھا وہ اپنے لبوں کو کاٹتے ہوئے ضرشک کے بارے میں سوچے جا رہی تھی۔

ارشک ریلکس ضرشک کا وہاں سب خیال رکھیں گے اوَر پھِر ہم "
دونوں تینوں گھنٹوں میں واپس چلے جائیں گے۔۔۔"ضرغام خان نے
اُسے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

مجھ سے ضرشک کی دوری برداشت نہیں ہوتی ہے سانس رکنے لگ"
جاتی ہے ابھی بھی ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میرا بیٹا مجھ سے دور
ہو جائے گا۔۔۔"وہ اپنے اندر پنپتے وہموں کو جن سے وہ چاہا کر بھی
پیچھا نہیں چھڑوا پا رہی تھی ضرغام کے سامنے بیان کر گئی تھی۔

تو ہم کونسا اپنے بیٹے سے ساری زندگی کے لیے دور ہو رہے ہیں "
تھوڑی بعد وہ ہمارے پاس ہو گا ریلکس۔۔۔"ضرغام خان نے ہاتھ
بڑھاتے ہوئے ارشک کے آنسو صاف کیے تھے لیکن وہ چہرہ
دوسری طرف موڑ گئی تھی۔

ضرغام نے گاڑی روکی تھی ارشک حیرت سے اُسے دیکھنے لگی تھی جو اب ارشک کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اُسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے؟؟"!اُسے ضرغام خان سے یوں کھلے عام شاید اس حرکت کی توقع نہیں تھی تبھی تو اُس کے حصار سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تھی جبکہ ضرغام نے اُس کی سیٹ کو پیچھے ریلیکس انداز میں کرتے خود پر جھکتے ارشک کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

نجانے اس پل اُسے کیا ہوا تھا کہ وہ خود کے جذبات پر کنٹرول نہیں کر پایا تھا ارشک سانس روک گئی تھی ضرغام کے عنابی ہونٹوں کا لمس اسے اپنے لبوں پر محسوس ہو رہا تھا۔

وہ مدہوش سا ارشک کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبائے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے خاموشی کی نظر ہو رہے تھے ۔

ارشک کے دھڑکن اتنی تیز ہو گئی تھی کہ اسے اپنا دل پہلو میں دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ضرغام خان کی مخروطی انگلیاں دھیرے دھیرے اس کے بالوں کو سہلا رہی تھیں ۔

وہ نجانے کتنے لمحوں بعد ارشک کے لبوں کو آزادی دیتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

اپنے عنابی ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے ارشک کے لبوں کا لمس محسوس کیا تھا ۔

ارشک کی شال بے ترتیب ہو چکی تھی جبکہ اس کے دل کش خدو خال ضرغام خان کی نظروں میں خماری سی بھری تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ بے اختیار ہوتا اسے یاد آیا کہ وہ گاڑی کہاں تھے وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا اب تو خود کو روکنا بہت مشکل ہوتا تھا ضرغام خان کے لیے لیکن جب جب وہ قریب آتی تھی وہ خود پر اختیار کھوتے ارشک کے لبوں سے اپنی تشنگی مٹانے لگ جاتا تھا۔۔۔۔

مُجھے،،،،،آپ،،،،،،کے،،،،،،ساتھ "

آنا،،،،،،ہی،،،،،،نہیں،،،،،،چاہیے،،،،،،تھا!!!خل"ضرغام خان کی شدتوں کی وجہ سے اس کے ہونٹ سرخی چھلکا رہے تھے اگر ارشک کو زرا سا بھی اندازہ ہوتا وہ یوں درمیان سڑک میں ایسے

بے اختیاری دکھائے گا تو وہ کبھی ضرغام خان کے ساتھ نہیں آتی اسے ابھی تک ضرغام کے سلگتے ہونٹوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس ہو رہا تھا۔

ارشک کے شکوے پر ضرغام خان نے لبوں کو بھینچتے ہوئے خود کی بے اختیاری پر خوُد کو جی بھر کر ملامت کیا تھا نجانے کب یہ سزا ختم ہونی تھی کب وہ ارشک کے قریب ہو پاتا اسے محسوس کر پاتا ارشک کی یہ بے رُخی اب ضرغام خان کے دل کو چھنی کر چکی تھی۔

ارشک آئی ایم سوری؛؛؛"ارشک کو گہرے سانس بھرتے دیکھ کر "

وہ مزید شرمندہ ہوا تھا اسے محسوس ہوتا تھا وہ جب بھی ارشک کے قریب جاتا تھا ارشک ایسے ہی بیہیو کرتی تھی پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا اب ارشک کی سانس پھول جاتی تھی۔

ضرغام خان اُسے دیکھتے ہوئے گاڑی شہر کے سب سے بڑے ہوسپٹل کی طرف موڑ چکا تھا ارشک نے دھیان نہیں دیا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے لیکن اسے اس پل ضرغام پر شدید غصہ آیا تھا۔

آپ کیوں آتے ہیں میرے قریب اوَر پھِر اپنی من مرضی کرتے " مجھ سے سوری بول دیتے ہیں کیا لگتا ہے آپ کو میں معلوم کر دوں گی آپ کو۔۔۔"وہ غرائی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ ضرغام کی گاڑی سے ہی نکل جائے ۔

جتنا اچھا وہ پہلے ضرغام خان کے بارے میں سوچ رہی تھی اب ضرغام کے ایکٹ کے بعد اسے ضرغام زہر لگ رہا تھا وہ اُسے صاف واضح لفظوں میں کہہ چکی تھی کہ وہ دور رہے پھر بھی وہ اس کے قریب آتا تھا یہ بات ارشک کو تلملانے پر مجبور کر دیتی تھی ضرغام اس کے قریب کیوں آتا تھا۔

ارشک ایک بات بتاؤ میری بیوی ہو؟؟"وہ اس کی طرف دیکھتے " آنکھوں میں سرخی لیے بولا تھا۔

.یہ کیسا سوال ہے؟"!وہ مذید تپی تھی"

جواب دو؟؟"وہ سٹیرانگ گھماتے ہوئے بولا تھا۔"

آپ اچھے سے جانتے ہیں پھر بار بار مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت"
ہے آپ کو آپ جان بوجھ کر مجھے پرانا وقت یادِ کرواتے ہیں تاکہ
میں اس اذیت کو پھر سے محسوس کروں۔۔۔"وہ اپنے آنکھوں میں
آئی نمی صاف کرنے لگی تھی ۔

تم اتنا نیگیٹو کیوں سوچتی ہو ارشک میرا یہ مقصد قطعی نہیں تھا "
میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم میری کنڈیشن سمجھو تم میری بیوی ہو
میرا جائز حق ہے تم پر کیسے دور رہ سکتا ہوں میں تم سے تم خوُد ہی
بتاؤ مجھے؟؟"!وہ ایک سرد سانس لیتے ہوئے بولا تھا۔

یوں کہیں ناں میرے قریب آتے نہ کل آپ خوُد پر کنٹرول کر "
سکے تھے اوُر نہ آج کر پاتے ہیں کل بھی مُجھے ہرٹ کیا تھا میرے
ساتھ زبردستی کی جب کہ میں اٹھارہ کئ بھی نہیں تھی میری آہ و
پکار کا بھی آپ پر کوئی اثر نہیں ہوا یاد کریں وہ رات اپنی باتیں یاد
کریں جو مجھ سے کی تھیں۔۔۔"وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی ۔

ارشک مجھے میری ساری غلطیوں کا احساس ہے جو میں نے کیا بہت"
غلط کیا کتنی بار وضاحت دے چکا ہوں تمھیں اب تم بار بار کیوں
ماضی کو یاد کرتی ہو۔۔۔"وہ اُس کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا گزرے
وقت کی کرچیاں اس کے وجود کو آج بھی زخمی کر دیتی تھیں وہ
آج بھی خود کو اس تکلیف میں ہی محسوس کرتی تھی۔

میں نہیں بھول پا رہی ہوں کوشش کرنے کے باوجود بھی نہیں "

بھول پا رہی ہوں ضرغام آپ اتنے اچھے کیوں بن رہے ہیں پہلے

کی طرح ہی رہیں مجھ پر غصے کرتے تھے زبردستی کرتے ہیں؛؛؛"وہ

اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی تھی ۔

یہاں دیکھو ارشک میری جان!؛!؛"وہ پھر سے گاڑی روک چکا تھا "

اسے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ شاید لیٹ ہو جائیں گے کیونکہ سچویشن

ہی ایسی بنتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

تمھیں فورس نہیں کر رہا ہوں کہ تم۔سب بھول جاؤ آئی ناو اٹس "

ویری ڈفیکلٹ فار یو بٹ تم ٹرائے کر سکتی ہو دیکھو ماضی میں رکنے

سے کچھ نہیں ملے گا ہمارے پاس حال میں ہمارا بیٹا ہے اس کی

اچھی تربیت ہمارا فرض ہے تم بس تھورا سا دل نرم کر لو اپنا یہ بھی

کہوں گا کہ تم مجھ سے محبت کرو۔۔۔"وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اُس کی بھیگی آنکھوں پر لب رکھ گیا تھا۔

ارشک کپکپا سی گئی تھی ضرغام خان کے لمس پر وہ کافی دیر اس کی آنکھوں کو چومتا رہا تھا نجانے کیسا احساس تھا جو صرف ارشک کے قریب جانے سے دل میں اٹھتا تھا۔

میں پوری کوشش کروں گا آئیند سے تمھارے قریب نہ "
آؤں۔۔"وہ ارشک کا چہرہ چھوڑتے ہوئے سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا ارشک کو جھٹکا لگا تھا خیر یہ تو وہ بالکل جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ وہ پہلے بھی ایسے ہی کئی دعوے کر چکا تھا۔

لیکن جب ارشک کے قریب آتا تھا تو یہ دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے تھے۔

وہ ایک بار پھر سے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ارشک خوُد بھی تو کوشش کر رہی تھی سب بھولنے کی اور آرمینا نے اُسے بتایا تھا جب تم حویلی سے چلی گئی تھی تب بھائی کی کیا حالت ہوئی تھی وہ تمھیں ہی ڈھونڈتے تھے پھر اُنہوں نے خوُد کو تمھاری یادوں تک محدود کر لیا۔

اور ایک بات ارشک کو آرمینا نے یہ بتائی تھی کہ نیوشا کبھی ضرغام کے دل و دماغ میں نہیں رہی تھی نیوشا ضرغام کے لئے جذبات بھلے رکھتی تھی لیکن ضرغام نے کبھی اس کے جذبات کو سمجھا ہی نہیں وہ ہمیشہ سے تمھیں ہی یاد کرتے تھے۔

اُنہیں ساری سچائی جاننے کے بعد تم سے محبّت ہو گئی تھی یا شاید پہلے تھی لیکن وہ اظہارِ کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔

ضرغام کی زندگی میں نہ تم سے پہلے کوئی اوَر نہ ہی تمھارے جانے کے بعد ۔

ارشک سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی تھی جھٹکا تو تب لگا جب گاڑی ایک ہوسپٹل کی پارکنگ میں رکی تھی ضرغام اس کے سوچنے سمجھنے سے پہلے ہی وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر بھی نکل گیا تھا۔۔۔

ارشک کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے اُس کو ضرغام کو روکنا تھا لیکن یہ کیسے ممکن تھا۔

وہ اس کی سائیڈ آتا دروازہ کھول چکا تھا ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا ماتھے پر پسینہ بھی آیا تھا وہ بے بسی سے ضرغام کو دیکھنے لگی تھی

۔

مُجھے کئ نہیں جانا ہے"!!وہ منمنائی تھی ضرغام خان اُس کی طرف " جھکا تھا اوَر ارشک اُسے دیکھنے لگی تھی جس کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے۔

ارشک کچھ نہیں ہو گا ہم بس تمھارا چیک اپ کروائیں گے کیونکہ " تم مجھے ٹھیک نہیں لگتی ہے تو ریلکس میں ہوں ناں ساتھ۔۔ "وہ اس کے گال تھپھپاتے ہوئے بولا تھا لیکن وہ اپنی ضد پر برقرار رہی تھی۔

پر ضرغام خان نے اُس کا ہاتھ نرمی سے تھامتے ہوئے اسے گاڑی سے باہر نکال چکا تھا ارشک نے اپنی شال ٹھیک کی تھی اوُر ضرغام خان اُس کا ہاتھ تھامے اندر بڑھ گیا تھا۔

ارشک کے لیے اس نے پہلے ہی ڈاکٹر سے ٹائم لیا ہوا تھا سو وہ اُسے سیکنڈ فلور پر لے گیا تھا ارشک کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ ڈآکٹر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے جو اس سے سوال پوچھ رہی تھی ارشک کے چہرے پر پسینہ ضرغام دیکھ چکا تھا آخر کیا چھپا رہی تھی وہ کیوں اپ سٹ تھی۔۔۔

مسٹر آپ جائیں باہر مجھے ان سے کچھ پرسنل سوال پوچھنے ہیں ان "
کی کنڈیشن کے بارے میں۔۔۔"ڈآکٹر پروفشنل انداز میں ضرغام
خان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

آپ کو جو سوال پوچھنا ہے میرے سامنے پوچھیں۔۔"ضرغام خان "
غرایا تھا وہ کیسے ارشک کو اس ڈاکٹر نے چھبن زدہ انداز میں ضرغام
خان کو دیکھا تھا۔

دیکھیں آپ سمجھنے کی کوشش کریں ان سے کچھ سوال کرنے ہیں "
آپ کے سامنے کیسے کروں۔۔۔"وہ اس کی سنجیدگی سے خائف
ہوئی تھی۔

نہیں ایسے ہی پوچھیں۔۔۔"اب کی بار ڈآکٹر نے روہانسی ہوتے "
ہوئے ارشک کو دیکھا تھا جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی
تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔"ڈآکٹر کو چار نا چار ماننا پڑا تھا۔"

آپ پہلے کونسی میڈیسن یوز کر رہی تھیں اوٗر آپ کے پاس کوئی "
بچہ بھی ہے کیا۔۔۔"ارشک نے آنکھیں میچ لی تھی ۔
میرا بیٹا ہے پانچ مہینوں کا لیکن اس کی پیدائش پر کچھ کمپلیکشن ہو"
گئی تھیں جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن دی تھیں وہ لیتی
رہوں تو ٹھیک رہتی ہوں نہ لوں تو تھکاوٹ سی محسوس ہوتی ہے اوٗر

سر میں درد ہوتا ہے اور سٹیچز میں بھی۔۔۔"وہ آہستگی سے بولی تھی۔

ضرغام نے اُس کی آواز سنی تھی اُس نے کرب سے آنکھیں میچ گئی تھی ۔ کیسے وہ اب تک بے خبر رہا تھا اپنی بیوی کی تکلیف سے ۔

مطلب فرسٹ پرنگنسی تھی اور آپ کی ڈالیوری میں مسلے تھے " کیا۔۔۔؟؟؟"وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

جی اوَر میری صحت پر کافی برا اثر پڑا تھا"وہ ضرغام کو اس بارے " میں نہیں بتانا چاہتی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا اسے خوَد لے کر آیا تھا وہ۔

ارشک؛؛؛"ضرغام خان بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔"

دیکھیں آپ کی بوڈی کے اندرونی مسائل ہیں جو کافی سیریس ہو " سکتے ہیں میں آپ کے کچھ ٹیسٹ کرتی ہوں جو آپ کے لئے بہت ضروری ہیں۔۔۔"وہ ارشک کو روم میں بنے ہوئے کیبن میں لے گئی تھی ۔

ضرغام خان وہیں بیٹھا ان کا انتظارِ کرتا رہا تھا لیکن واپسی تقریبا آدھے گھنٹے بعد ہوئی تھی۔

دیکھیں مسٹر ضرغام خان آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گی میں آپ " کی وائف کی کنڈیشن مُجھے کچھ ٹھیک نہیں لی ہے یہ پرنگنٹ ہوئی تب ان کی عمر اٹھارہ سے کم۔ تھی اوُر ایسی سچویشن اکثر لڑکیوں کو کافی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے جبکہ آپ کی وائف کے پیٹ درد کا مسلہ بھی اسی وجہ سے ہے جو ان کی پہلی والی میڈیسن ہیں وہ اوُر

ساتھ کچھ ایڈ کر رہی ہوں آپ ان کو نیکسٹ منتھ پھر لائیے گا چیک اپ کے لیے باقی ایک اوٗر اہم چیز۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی تھی اوٗر ضرغام خان کو دیکھا تھا۔

ارشک تو سر جھکائے بیٹھی تھی وہ اپنی تکلیف خود تک محدود رکھنا چاہتی تھی لیکن اب تو وہ جان چکا تھا۔۔۔

آپ کوشش کریں کہ کچھ عرصہ لائک ایک دو منتھ اپنی وائف کو" پیار سے ہینڈل کریں کیونکہ اس وقت یہ بہت مشکل وقت سے گزر رہی ہیں۔۔۔"وہ میڈیسن لکھتے ہوئے بولی تھی ۔

پہلے بھی ضرغام خان کوشش کرتا تھا ارشک کو کوئی دکھ نہ دے اب تو اُسے شدید پریشانی ہو رہی تھی ارشک کی اس حالت کی وجہ

یہ تھی وہ کیوں نہیں سمجھ سکا اسے پہلے ہی ارشک سے بات کرنی چاہیے تھی ۔

وہ اس کنڈیشن میں بوتیک چلاتی تھی کام کرتی تھی اور اب بھی اگر ضرغام اسے یہاں نہ لاتا تو شاید اسے پتہ ہی نہیں چلتا ۔

ڈاکٹر سے الوداعی کلمات کہتے ارشک کا ہاتھ تھام کر ضرغام اسے باہر لے آیا تھا وہ سب سے پہلے سٹور سے میڈیسن لاتے اُسے گاڑی تک لایا تھا ارشک خاموش تھی اوٗر ضرغام خان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خود کا گلہ دبا دے اسے زندگی میں پہلی بار خود سے شدید نفرت ہوئی تھی۔

ارشک کی اس حالت کا زمہ دار وہ خود ہی تو تھا خوُد ہی تو اس نے ارشک کے ساتھ یہ سب کیا اب اس کو احساسِ ہو رہا تھا کہ اس نے جو کیا غلط کیا خیر احساسِ تو پہلے بھی تھا آج ندامت ہو رہی تھی ارشک کے قریب بھی وہ جا چکا تھا کئی بار کیوں اس کی تکلیف کو محسوس نہیں کر سکا وہ۔

گاڑی میں بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کرتے وہ حاضر دماغی سے ڈرائیو کر رہا تھا اوُر ارشک ویسے بھی خاموش تھی ۔

ضرغام کا دل کر چیز سے چاٹ ہو چکا تھا اس نے کچھ سوچتے گاڑی ایک نزدیکی پارک کی طرف موڑی تھی اس وقت دونوں کو ہی شاید چند ایسے لمحاتِ کی ضرورت تھی۔

ارشک اس کے ساتھ خاموشی سے چل رہی تھی اب تو اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ضرغام خان خود ہی گلٹ میں مبتلا ہے وہ اسی وجہ سے ضرغام کو اس بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی۔

ضرغام اسے لیے قدرے الگ تھلگ حصے میں آیا تھا وہاں لوگ نہیں تھے ذیادہ رش نہ ہونے کے برابر تھا ارشک کو بینچ پر بیٹھایا اوُر خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

ارشک۔۔۔"اس کی کلائی نرمی سے اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہ " کھویا کھویا سا بولا تھا ارشک کو اس پل نجانے کیوں ضرغام خان پر ترس آیا تھا۔

یہ وہ ضرغام خان تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی ضرغام خان لگ رہا تھا ٹوٹا بکھرا ہارا ہوا اُسے یہ ضرغام نہیں چاہیے تھا۔

"پلیز آپ ایسے نہیں بیہیو کریں۔۔۔"وہ خوُد نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا بول رہی ہے ہاں اسے ضرغام خان کو ایسے دیکھ کر بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔

"میں نے سچ میں غلط کیا وہ کرتا اوُر نہ یہ۔۔۔"

"دیکھیں پلیز پہلے آپ نے خود کہا کہ میں ماضی بھول جاؤں کچھ یاد نہ رکھوں اوُر اب خود ہی بار بار پاسٹ کے بارے میں بول رہے ہیں مُجھے پاسٹ سے متعلق کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ بھی

خاموش ہو جائیں۔۔۔"وہ سختی سے بولی تھی ضرغام خان اُسے دیکھتا رہا لیکن مزید کوئی بات نہیں کی تھی اس نے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ لمحے ایسے ہی بیٹھے رہے خاموش جیسے بس خاموشی کو سننا چاہا رہے ہوں ۔

مُجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے ضرشک رو رہا ہو گا اوُر اب کافی دیر " بھی ہو گئی ہے تو۔۔"ارشک ہی وقت کا خیال کرتے بولی تھی

ضرغام خاموش رہا تھا۔

لیکن اس کی بات سنتے ضرغام نے سر ہلایا تھا جتنا وہ پہلے ڈسٹرب تھا یہاں آ کر موڈ تھورا سا بہتر ہوا تھا۔۔۔۔

ضرغام ارشک کو لیے اب گاڑی شاپنگ مال کی طرف موڑ چکا تھا ۔

ارشک گھبرائی سی اس کے ساتھ بیٹھی تھی وہ ضرغام کے ساتھ مزید نہیں رہنا چاہتی تھی اس وقت اُسے گھر جانا تھا اکیلا رہنا چاہتی تھی جب بھی اس کی ایسی کنڈیشن ہوتی تھی وہ اکیلی رہتی تھی لیکن آج ضرغام نہ صرف اس کی سچویشن کے بارے میں جان چکا تھا بلکہ وہ اُسے اکیلا بھی نہیں چھوڑ رہا تھا یہی چیز ارشک سے برداشت نہیں ہو رہی تھی ۔

وہ سوچو میں گم تھی اُس کو اس وقت ضرغام کی موجودگی کھٹک رہی تھی۔

••••

مُجھے شاپنگ نہیں کرنی ہے واپس جانا ہے؟؟؟"گاڑی شاپنگ مال "
کے سامنے رکی تو ارشک نے دبی دبی آواز میں کہا تھا اسے ضرغام
کے ساتھ شاپنگ نہیں کرنی تھی اُسے شاپنگ میں انٹرسٹ نہیں تھا
ہاں مارے باندھے ہی وہ شاپنگ کرنے آتی تھی وہ بھی ضرشک کی
اپنی وہ کم ہی کرتی تھی۔

ضرشک کی کرنی ہے اوٗر تمھارے پاس جو ڈریسز ہیں وہ سمپل ہیں "
تقریب کے لیے کوئی ڈریس دیکھیں گے چلو زیادہ ٹائم نہیں لگے
گا۔۔۔"وہ بول کر خوٗد باہر نکل آیا تھا جبکہ ارشک کو بھی اس کے
پیچھے گاڑی سے نکلنا پڑا تھا۔

ضرغام خان نے ارشک کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جیسے آگر
چھوڑے گا تو ارشک سے ہمیشہ کے لیے الگ ہو جائے گا ارشک

بھی اس کے ساتھ چل رہی تھی چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ مقابل کی گرفت میں سختی تھی۔

وہ لوگ سب سے پہلے بچوں والی سائیڈ پر آئے تھے ارشک نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ پہلے ضرشک کی شاپنگ کرے گی اوٗر کرے گی پھر کچھ اوٗر لے گی۔۔۔۔۔

ضرغام خان تو سب سے پہلے ارشک کے لیے شاپنگ کرنا چاہتا تھا لیکن ارشک کی ضد دیکھتے وہ اسے بچوں والی شاپ پر لے گیا تھا ارشک نے ضرشک کے لیے بس چند چیزیں ہی خریدی تھی وجہ تھی وہ کریڈٹ کارڈ لانا بھول گئی تھی ضرغام کے پیسوں سے وہ شاپنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ارشک بس ایک ہی ڈریس لیا اور بھی لو دیکھو اتنے پیارے "
پیارے کپڑے ہیں کیا ہوا؟؟ کچھ لے کیوں نہیں رہی ہو
تم۔۔۔"ضرغام خان ارشک کو دیکھتا پوچھنے لگا تھا۔ جس پر ارشک
نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

نہیں مجھے لینے ہیں میرا کریڈٹ کارڈ گھر رہ گیا ہے زیادہ شاپنگ "
نہیں کر سکتی ہوں میں"!!وہ ضرغام خان کو جتانا چاہتی تھی کہ وہ
اس کے پیسوں سے کچھ نہیں خریدے گی۔

واٹ!؛؛؛میری بیوی ہو!!!میرا فرض ہے تمھاری ضرورتوں کو پورا "
کرنا اور ضرشک میرا بیٹا ہے اس کے لیے کچھ خریدنے کے لیے
تمھیں خوُد کے پیسے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے
ارشک"!!!ضرغام اسے ایک سائیڈ پر لے گیا تھا۔

کیونکہ بوتیک میں کافی رش تھا۔

آج تک آپنے بیٹے کے لیے ساری شاپنگ میں خوُد کرتی ہوں اوُر "
"!!آگے

آگے میں کروں گا!!؛"ضرغام خان کے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ "
ارشک ایک لمحے کے لیے ٹھٹک ضرور گئی تھی ہاں وہ ٹھیک ہی تو
کہہ رہا تھا ضرشک ضرغام خان کا بھی بیٹا تھا وہ بھی تو شاپنگ کر
سکتا تھا ضرشک کے لیے۔

ارشک کچھ سوچتے خاموش ہو گئی تھی اس نے ضرشک کے لیے
شادی کی مناسبت سے کچھ کپڑے اور باقی چیزیں خریدی تھیں اور
اب وہ فری تھی ضرغام نے پہلے والا سارا سامانِ گاڑی میں رکھوایا

اور ارشک کا ہاتھ تھامے اُسے زبردستی لیڈیز شاپ کی طرف لے گیا تھا وہ انکارِ کر رہی تھی اُسے ضرغام کے پیسے سے شاپنگ نہیں کرنی تھی۔

"وہ آس پاس لوگوں کو دیکھتے ہوئے دبی دبی ؛!؛!چھوڑیں میرا ہاتھ آواز میں بولی تھی لیکن ضرغام خان بھی اپنے نام کا ایک اس کو شاپ کے اندر آیا اوٗر پھِر اس کا ہاتھ چھوڑا۔

ارشم منہ پھیلا گئی تھی اُسے سچ میں کچھ نہیں چاہیے تھا لیکن ضرغام نے خود ہی ارشک کے لئے ڈریس دیکھنا شروع کر دیا ایک بہت ہی گولڈ کلر کی نفیس سی فراک جو کہ لانگ تھی اوٗر مکسی ٹائپ کی بہت پیدا اوپر گھوٹے اور دھاگے سے کام کیا گیا تھا زیادہ ہیوی نہیں تھی۔

یہ ٹرائے کرو ارشک!!؛!؛"وہ فراک ارشک کے ہاتھ میں دیتا ہوا " بولا لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

ضرغام نے اپنی بئیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک نظر ارشک کو دیکھا۔

اگر میں خود لے گیا تمھیں اندر تو یہ ڈریس خوُد ہی چینج کرواؤں " گا جو ائی ایم شیور تم ہرگز نہیں چاہو گی تو جاؤ اوُر ڈریس چیک کر کے آؤ۔۔۔"ضرغام خان ارشک کی طرف جھکتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے ارشک کو یوں کھلے عام اس کی بے باک سرگوشی پر سر تا پا سرخ ہوئی تھی ضرغام کو اس کے چہرے کی یہ سرخی کافی اٹریکٹ کر رہی تھی لیکن جگہ کا لحاظ کرتے وہ بمشکل اپنے جزبات کو کنٹرول کر سکا تھا۔

ارشک نے دانت پیستے ہوئے ضرغام خان کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے ڈریس چھیننے کے سے انداز میں لیا اوَر پاؤں پٹختے ہوئے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی ۔

اس کے جانے کے بعد ضرغام خان نے ارشک کے لیے ڈریسز خرید کر پیکنگ کروائی تھی۔

ویسے تو وہ جانتا تھا کہ ارشک اپنے ڈریسز خود بھی ڈیزائن کر سکتی تھی لیکن آج وہ اپنی بیوی کے لیے شاپنگ خوَد کر رہا تھا۔

کافی دیر ہو چکی تھی لیکن ارشک وآپس نہیں آئی تو ضرغام کو اس کی فکر ہونے لگی تھی کیونکہ ایک ڈریس بدلنے میں اتنا وقت تو ہر گز نہیں لگتا تھا۔

وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے چینجنگ روم کی طرف بڑھا تھا وہ اندر ایا تو ارشک اس ڈریس کی ڈرویاں کھول رہی تھی یقینا وہ ناپ وغیرہ چیک کر چکی تھی۔

وہ ارشک کے پیچھے کھڑا ہوا وہ جو اپنے دھیان میں تھی اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کرتے اس سے کہ ارشک کی چیخ نکلتی ضرغام نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

۔

ارشک کو اس فراک میں دیکھتے ضرغام کی آنکھوں چندھیا سی گئی تھی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی اسکا ہولے ہولے کانپتا سراپا

ضرغام خان نے آگے بڑھتے ارشک کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے وہ ضرغام کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی۔ ضرغام خان کا لمس اسے دہکتے انگارے سے کم نہیں لگا تھا اس کے لبوں کے لمس سے وہ کسمکا کر رہ گئی تھی ۔

"وہ اُسے اپنے ساتھ لگائے اس کی بیک ڈریس صحیح ہے ارشک؟؟؟" پر لگی ڈرویاں جن کو وہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی اُنہیں کھولتے وہ نرمی سے پوچھنے لگی تھی ۔

ضرغام کی انگلیاں اپنی پشت ست ٹچ ہوتے محسوس کرتے ارشک کو سرد لہر اپنے وجود میں سیرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

ضرغام نے نرمی سے ارشک کا ڈریس اس کے وجود سے الگ کیا تھا وہ اُسے روکتی بھی تو کیسے تبھی چپ چاپ کھڑی تھی ضرغام نے اُسے اسکا ڈریس پہنایا تھا وہ اس وقت اس کے لیے کافی مشکل پیدا کر رہی تھی لیکن وہ سارا فوکس ڈریس کی طرف کیے ہوئے گا اُس کا ڈریس چینج کرتے ضرغام نے ارشک کی طرف دیکھا تھا۔

جس کا چہرہ سرخ تھا اوٗر آنکھیں جھکی ہوئی ضرغام نے دانتوں کو لبوں تلے دباتے ہوئے ارشک کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا۔

یہ پہلی بار تو نہیں تھا وہ پہلے ارشک کے کتنے قریب جا چکا تھا یہ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن ضرغام اب گزری ہوئی باتوں کو یاد کرتے پھر سے ماضی کے گھاؤ تازہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ارشک پہلے ہی ماضی

کے حصار سے نکل نہیں پا رہی تھی وہ اس کو اپنے قریب کرتے اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا تھا۔

نظروں میں پنپنتی طلب ارشک نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا لیکن ضرغام نے اُس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے بے حدّ نرمی سے ارشک کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے انداز میں نرمی تھی وہ آہستہ آہستہ ارشک کے لبوں کی نرمی چرا رہا تھا۔

اوَر ارشک کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا ضرغام خان اس کی سانسوں پر قبضہ کیے اس کیے اس کے لیے جیسے مشکل بڑھا رہا تھا۔

وہ ضرغام کے پر شدت لمس پر خوُد میں سمٹ رہی تھی یہ انسان اخر کیوں اتنا بے اختیار ہو رہا تھا اس کے لیے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی ضرغام کا ایک ہاتھ ارشک کے بالوں میں جبکہ دوسرا ارشک لی پشت پر تھا جسے وہ نرمی سے سہلا رہا تھا اوُر ارشک ضرغام کے لمس کو بمشکل سہہ رہی تھی۔

لمحے فسواں خیز تھے خاموشی سے گزر رہے تھے ارشک کی پھولی سانسوں کو محسوس کرتے ضرغام خان نے نرمی سے پیچھے ہوا تھا۔

ارشک نے گہرے سانس بھرے ڈریسنگ روم میں تقریبا ہلکی سی روشنی تھی لیکن وہ پھر ضرغام کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔

ضرغام نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشک کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا اور پھر وہ آگے بڑھتا کہ ارشک پیچھے ہوئی تھی۔

اُسے یہ سب اس طرح نجانے عیجب سے احساسِ میں گھیر رہا تھا ارشک نے اپنی شال جو سائیڈ پر رکھی ہوئی تھی اٹھا کر اپنے وجود کو اچھے ڈھانپا کہ وہ فل کور ہو گئی تھی۔

ضرغام خان کی طرف وہ دیکھ تک نہیں رہی تھی اُسے اس پل ضرغام سے اچھی خاصی جھجھک محسوس ہو رہی تھی وہ کیسے اس کے اتنے قریب آ گیا یہ وہ سوچ سکی تھی بس ۔

چلو"!!وہ ارشک کا ہاتھ تھام کر باہر نکلا تھا ارشک کے منع کرنے "
کے باوجود بھی ضرغام نے اُسے بہت ساری شاپنگ کروائی تھی
ارشک تو بس روہانسی سی اسے دیکھتی رہی تھی جو ہر چیز خرید رہا تھا
وہ تو ایسے شاپنگ کر رہا تھا جیسے اسے لیڈیز کی شاپنگ میں کافی
تجربہ ہو ارشک تو حیران سی اسے دیکھے جا رہی تھی جو اب ارشک
کا ہاتھ تھامے ہی مال سے باہر آیا تھا۔

ہم حویلی جائیں گے"!!اس سے پہلے کہ ضرغام خان کوئی پلان بناتا "
ارشک نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ اب حویلی جائے گی۔

ویسے بھی اب ہلکا ہلکا اندھرا ہونے لگا تھا رات کا سفر اسے ہمیشہ ہی
بہت عجیب لگتا تھا۔

بس ڈنر کر لیں پھر"!!ضرغام خان جس نے تھوری ہی دیر پہلے "
ارشک اوٗر اپنے لیے ہوٹل کا روم بک کروایا تھا تاکہ وہ ارشک کے
ساتھ ڈنر کر سکے جس کی خبر کم سے کم ارشک کو تو ہر گز نہیں
تھی۔

نہیں مجھے واپس جانا ہے"!!!ارشک مزید کسی جگہ جانے کی متحمل "
نہیں ہو سکتی تھی وہ بھی ضرغام خان کے ساتھ تو ہر گز نہیں لیکن
یہ بات ضرغام خان کو کون سمجھاتا۔

واپس ہی جائیں گے بٹ ڈنر کے بعد"!!!وہ سکون سے ڈرائیو کر رہا "
تھا۔

لیکن ارشک کا سکون وہ پل بھر میں ہی غارت کر چکا تھا وہ بے چین سی اسے دیکھنے لگی تھی جو ارشک کی نظریں خود پر محسوس تو کر رہا تھا لیکن پھر اگنور کر رہا تھا۔

وہ ارشک کے ساتھ یہ ٹائم سکون سے بیتانا چاہتا تھا وہ ارشک کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی ساتھ کمفٹیبل نہیں تھی اور یہی چیز تو ضرغام نے تبدیل کرنی تھی اور اس کے لیے ضروری تھا کہ ارشک کے ساتھ وہ ہر وقت رہتا۔

آپ نہیں کر سکتے ہیں ایسا؛؛؛"وہ تو یہ سوچ ہی ذہن میں نہیں لانا " چاہتی تھی کہ اسے ضرغام خان کے ساتھ ڈنر کرنا ہے لیکن ضرغام کہاں اس کی سن رہا تھا۔۔۔

کیا کر رہا ہوں؟!؟"وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولے تھا۔"

ارشک نے اُسے گھورا تھا لیکن ضرغام اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا خوش ہوا تھا وہ ایسے اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں !!!مُجھے کوئی ڈنر نہیں کرنا ہے !!مُجھے " حویلی جانا ہے"!!وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی لیکن ضرغام خان تب تک گاڑی ایک بہت بڑے ہوٹل کے سامنے روک چکا تھا۔

ارشک اترو"!!وہ اسے دیکھتے نرمی سے بولا تھا لیکن وہ بے حس بنی" ہوئی تھی جیسے سوچ لیا تھا کہ وہ ضرغام کے ساتھ نہیں جائے گی۔

لیکن یہاں بھی ہمیشہ کی طرح ضرغام نے اس کی نہیں سنی تھی اور اُس کا ہاتھ اسے ہوٹل کے اندر لے گیا تھا اور پھر اسے سیدھا روم میں لے جانے کے لئے لفٹ میں لے گیا تھا۔

اس وقت ارشک اور ضرغام خان لفٹ میں تھے ارشک کی سانس اچانک سے پھولنے لگی تھی اُسے بند جگہوں پر سانس لینے میں مشکل ہوتی تھی۔

ضرغام نے اُسے اپنے حصارِ میں لیتے اس کی پیشٹ سہلائی تھی ۔

ریلیکس۔۔۔"وہ تیزی سے باہر نکلنے کی کوشش میں تھا ۔"

لیکن لفٹ نے تو اپنے حساب سے کھلنا تھا لیکن ارشک کی کنڈیشن دیکھتے ضرغام خان پریشان ہوا تھا اب خود کو کوسنے لگا تھا کہ اس

نے لفٹ کا یوز کیوں کیا کاش کہ وہ سڑھیاں ہی یوز کر لیتا تو ارشک کی ایسی کنڈیشن نہیں ہوتی ۔

ارشک کیا ہوا ایسے کیوں پینک ہو رہی ہو تم؟؟"ضرغام خان خود " بھی کافی ٹینس ہوا تھا ارشک کی کنڈیشن دیکھتے ہوئے لیکن ارشک اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کیا تھا۔

ضرغام اس کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے اس کے لبوں پر جھکا تھا اوٗر نرمی سے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اُسے اپنی سانسیں دینے لگا تھا ارشک نے بے ساختہ اُس کی شرٹ کے کالر کو تھامتے ہوئے اس کی سانسوں کو کھینچ کر خود میں اتارا تھا ضرغام خان کے انداز میں نرمی تھی۔

وہ تب تک ارشک پر جھکا اسے اپنی سانسیں دیتے رہا جب تک کہ لفٹ کا ڈور اوپن نہیں ہو گیا اور پھِر جیسے ہی لفٹ کھلی وہ اسے لے کر باہر نکلا تھا۔

ارشک کی کنڈیشن دیکھتے اُسے بہت برا محسوس ہوا تھا وہ شرمندگی میں مبتلا ہو رہا تھا۔

ارشک کی اس حالت کی وجہ وہ خوُد تھا۔

ارشک کو روم میں لے کر آیا جو کافی اچھے سے ڈیکوریٹ کروایا تھا۔۔۔۔۔

ہر طرف پھولوں کی مہک تھی جو ارشک کی نتھوں سے ٹکرائی تھی جس پر اس نے جھکٹے سے سر اٹھایا تھا ضرغام خان یہ سب کیسے کروا سکتا تھا۔

ارشک نے آنکھوں میں حیرتِ بھرے ضرغام خان کو دیکھا تھا وہ اسے ڈنر کروانے کے لئے لے کر آیا تھا تو پھر یہ سب کیا تھا.

کیا وہ ڈنر کے بہانے یہ سب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرتے آپنے حلق تر کرتے تھوک نگلتے ہوئے ضرغام کے بارے میں بہت کچھ سوچ رہی تھی۔اسے اس سب کو دیکھنے کے بعد یہ ہی سوچنا تھا اب ضرغام کے بارے میں کچھ اچھا سوچنے سے تو وہ رہی ۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 139

•••••

ضرغام خان اپنے دھیان میں مگن تھا وہ کمرے کی سجاوٹ پر غور نہیں کر سکا تھا اس نے تو بس کمرہ اس لیے بک کروایا تھا تاکہ وہ سکون سے ارشک کے ساتھ ڈنر کر سکے اگر وہ باہر بیٹھ کھانا کھاتے تو ارشک نے جھجھکتے رہنا تھا جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے وہ فریش ہونے کی غرض سے باتھ روم کی طرف جانے ہی والا تھا کہ ارشک اس کے سامنے آئی تھی

۔

یہ سب کیا ہے؟؟"!وہ کڑے تیور لیے ضرغام خان سے سوال کر " رہی تھی جو آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھ رہا تھا اس کے سوال کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ وہ کس حوالے سے بات کر رہی تھی۔

وہ اب ٹھیک تھی پر چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے۔

کیا مطلب؟؟؟"وہ سچ میں حاضر دماغی سے سوال کر رہا تھا ارشک "
اس کے الٹے سوال پر تلملا کر رہ گئی تھی یہ انسان سچ میں ارشک
کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔۔

آپ انجان کیوں بن رہے ہیں؟؟؟"وہ اپنے ماتھے پر آئے بالوں "
کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی اپنے بے دھیانی میں وہ یہ بھی نوٹ
نہیں کر پائی تھی کہ اس کی شال اب بے ترتیب ہو چکی تھی جو
اس کے نشب و فراز کو واضح کر رہی تھی۔

میں کچھ سمجھ نہیں رہا ہوں ارشک؟؛؟؛کیا کہنا چاہا رہی ہو "
تم!:!؛کھل کر کہو ہوا کیا ہے"!!!وہ اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش
کرنے لگا لیکن ارشک نے اُس کی یہ کوشش ناکام بنا دی تھی ۔

وہ دو قدم پیچھے ہوتے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تھی اور اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو اب قریب آ رہا تھا۔

"آپ یہ سب کیوں کروایا؟؟"وہ اُس کا دھیان کمرے کی سجاوٹ کی طرف کروا رہی تھی ضرغام نے اب غور کیا تھا وہ کمرہ شاید کسی نیولی میریڈ کپل نے آرڈر کیا ہؤا تھا وہ لوگ شاید کسی غلط روم میں آ گئے تھے اس نے تیزی سے کارڈ اٹھایا لیکن وہ کمرہ غلط نہیں تھا۔

روم نمبر یہی تھا جو اسے دیا گیا تھا وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے ارشک کے کانپتے سراپے کو دیکھنے لگا تھا جس کی آنکھوں میں حیرتِ تھی۔

ارشک مُجھے ایکسپلین کرنے دو سب کچھ"!!!وہ مزید ارشک کی "
بے اعتباری نہیں سہہ سکتا تھا اسے ارشک کو سب بتانا تھا۔

کچھ وضاحت دینے کے لیے رہ گیا ہے آگر مُجھے پہلے پتہ ہوتا کہ "
آپ کے یہ ارادے ہیں میں کبھی آپ کے ساتھ نہیں آتی آپ کو
شرم آنی چاہیے یہ سب مجھے دھوکے سے لے کر آئے ہیں کیا
ارادے ہیں آپ کے آچھے سے سمجھ رہی ہوں میں"!!!وہ اپنی
آنکھیں میچے بمشکل بول رہی تھی ۔

ضرغام خان سمجھ گیا تھا وہ کس حوالے سے بات کر رہی تھی یقیناً وہ
جو سمجھ رہی تھی اس متعلق ہی بول رہی تھی لیکن ضرغام اس کی
سوچو پر اپنی ہنسی نہیں روکا سکا تھا کاش کہ ویسا ہو جاتا ۔

لیکن وہ اپنی اپنے لبوں میں ہی دبا گیا تھا ارشک پہلے ہی اتنا اچھا سوچ رہی تھی اس کے بارے میں اوپر سے اسے پنسٹتے ہوئے دیکھ لیتی تو ضرغام خان کے لیے بہت مشکل ہوتا اُسے سنبھالنا۔

کیا ارادے ہیں میرے"!!!وہ ارشک کی شال کندھوں سے نیچے " سرکاتے اس کے بدن کے نشب و فراز پر اپنی گہری کالی آنکھیں گاڑتے ہوئے بولا تھا ارشک کی شرٹ کے گلے سے عیاں ہوتے اس کے خدو خال ضرغام کا دل اس وقت پہلو میں دھڑکا تھا۔

آپ بہتر جانتے ہیں لیکن یہ آپ کی بھول ہے کہ میں ایسا کچھ " ہونے دوں گی آپ کو یہ سب آسان لگ رہا ہے لیکن میرے لئے بہت مشکل ہے مُجھے واپس جانا ہے آپ لے کر نہیں گئے تو میں

خوُد بھی جا سکتی ہوں میرے لئے یہ مشکل نہیں ہے"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی۔

تم یہاں سے نکل کر تو دکھاؤ"!!وہ ارشک کے جانے والی بات سن " کر بھڑکا تھا۔

زبردستی کریں گے؟؟؟"وہ استزیہ انداز میں ہنسی تھی۔۔۔۔"

اگر چاہوں ناں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں ارشک ضرغام خان اوُر " تم مجھے روک سکو گی بھلا لیکن تمھیں بس مجھ پر شک کرنا ہوتا ہے مجھے نہیں پتہ یہ سب کیوں کیا ان لوگوں نے میں بس تمھارے ساتھ ڈنر کرنا چاہتا تھا اس لیے تمھیں یہاں لے کر آیا اوُر روم اس لیے بک کروایا کیونکہ مُجھے لگا تھا کہ تم باہر اتنے سارے لوگوں

میں کمفٹیبل نہیں رہو گی تم اتنا نیگیٹو سوچتی ہو تمہیں کیا لگا کہ میں تمہارے ساتھ؟"!!ضرغام خان کے ہاتھ ارشک کی دھڑکنوں پر تھے وہ اوپر ہاتھ لے جاتے اس کے کندن نشب و فراز کو آپنے ہاتھوں سے چھونے لگا تھا ارشک کی دھڑکنوں نے شور پکڑا تھا۔

وہ اپنی سوچ پر خود کو ملامت کرنے لگی تھی۔

کمرے کا ماحول دیکھ کر وہ یہی سمجھی تھی لیکن یہ کیسے بھول گئی کہ مقابل کھڑا انسان ضرغام خان تھا اس کا شوہر اگر اسے ارشک کے قریب آنا تو وہ پچھلے کتنے دنوں سے ضرغام خان کے ساتھ اس کے کمرے میں اکیلی تھی وہ اس کے قریب آ سکتا تھا۔

اوَر ارشک بھلا اُسے کہاں روک پاتی ارشک نے خفت میں پرتے ضرغام کو دیکھا تھا جسکی آنکھوں میں پھیلی سرخی اسے ایک پل کے لئے ڈرا گئی تھی۔

وہ ضرغام کو کچھ زیادہ ہی نیگیٹو سمجھ گئی تھی اب جب سب کلئیر ہو رہا تھا تو اسے بہت برا لگ رہا تھا وہ ضرغام سے بات کرتی بھی تو کیسے اس وقت اس کی سچویشن ایسی تھی چوری کی داڑھی میں تنکا۔

وہ خود ہی شروع ہو گئی تھی جب کہ ضرغام خان نے تو ایسا کچھ کیا ہی نہیں تھا لیکن اب ضرغام کے ہاتھوں کی حرکت سے وہ کانپ رہی تھی ضرغام کی انگلیاں اب ارشک کی بیوٹی بون پر تھیں یہاں وہ نرمی سے اپنا لمس چھوڑ رہا تھا ضرغام ارشک پر جھکا وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

اُسے یہی لگا تھا وہ ابھی اس کے لبوں سے لپٹتے ہوئے اپنی سانسوں کو اس کی سانسوں سے الجھا دے گا لیکن ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔

ضرغام خان اس پر جھکا اس کے چہرے کے تاثرات بغور دیکھ رہا تھا وہ جب ارشک کے چہرے پر جھکا تھا تب وہ اس کے چہرے پر سرخی پھیلی تھی یعنی وہ جو سوچ رہی تھی ضرغام خان ویسا بالکل بھی نہیں کرنے لگا تھا۔

ارشک کچھ پل کے انتظار کے بعد آنکھیں کھول چکی تھی لیکن اپنی آنکھیں کھولتے ہی اس کی نظر ضرغام خان پر پڑی تھی جو اس پر جھکا ہوا تھا چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے۔

کیا ہوا؟"وہ اس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا لیکن جان بُوجھ کر سوال "
کرنا بھی ضروری سمجھا تھا اس نے ارشک نے خوُد کو ملامت کیا تھا
یہ وہ کیا سوچ رہی تھی اگر ضرغام کو اس کی سوچو کا علم ہو جاتا تو
کیا سوچتا وہ اس کے بارے میں ۔

پیچھے ہٹیں۔۔ "وہ نجانے کیوں غصہ کرنے لگی تھی ۔"

ضرغام نے اُس کو چھوڑا نہیں تھا بلکہ اپنے ہاتھوں سے ارشک کی
ٹھوڑی پکڑتے ہوئے وہ اس کے رخساروں کو اپنی انگلیوں کی پوروں
سے سہلاتے ہوئے ارشک کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ۔

چھوڑیں واپس چلیں۔۔۔"وہ اس کے تیز کولون کی مہک کو اپنے "
حواسوں پر چھایا ہوا محسوس کر رہی تھی ۔

پہلے ڈنر۔۔۔"ضرغام خان اُسے چھوڑتے ہوئے باتھ روم کی طرف" بڑھا تھا۔

ارشک اس کے جاتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی ہارٹ بیٹ کافی فاسٹ چل رہی تھی اوٗر ایسا لگ رہا تھا کہ دل ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ اپنے نشب و فراز پر ابھی تک ضرغام خان کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔

ضرغام کے لمس میں بے قراری اس کی شدت یہ بات ارشک پر واضح کرنے کے لیے کافی تھی کہ وہ اس کی طرف سے اجازت کا منتظر تھا۔

ارشک کو ابھی تک یقین نہیں ہوتا تھا کہ ضرغام نے دوبارہ سے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جبکہ وہ اس کے قریب رہتے یہ سب کر سکتا تھا۔

لیکن وہ یہ نہیں کر رہا تھا اور یہی چیز ارشک کے دل میں ضرغام کی اہمیت بڑھا رہی تھی جیسے پہلے ضرغام نے ارشک کے ساتھ کیا وہ اب ویسا نہیں کر رہا تھا۔

انہہ آپ جان بوجھ کر میرے ساتھ یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔اور " چاہتے ہیں کہ پیش قدمی میں کروں۔۔۔ یہ بھول ہے آپ کی"!!!وہ اپنی شال ٹھیک کرتے ہوئے بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی۔

اوَر ضرغام کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی اُسے ڈنر وغیرہ کچھ بھی نہیں کرنا تھا اسے وآپس جانا تھا دل گھبرا رہا تھا اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔

ضرغام خان روم میں واپس آیا تو تبھی دروازہ بجا تھا اس نے کھولا تو وایٹر تھا ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے وہ اُسے لے کر واپس آیا اوَر ارشک کو صوفے کی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔

نہیں کھانا بس واپس جانا ہے"!!!وہ اپنی ضد پر قائم تھی۔"

مُجھے بھوک لگی ہے کھانا کھا کے واپس چلتے ہیں"ضرغام خان نرمی " سے اُسے ہینڈل کر رہا تھا لیکن ضرغام کی یہ نرمی ہی ارشک کو مذید پھیلنے پر مجبور کر دیتی تھی۔وہ شاید اتنے نخرے نہیں کرتی اگر

ضرغام اس کے نخرے اٹھا ہی نہیں اٹھا رہا تھا تبھی تو وہ کر رہی تھی ۔

ارشک آ جاؤ ہم لوگ کافی ٹائم سے نکلے ہوئے ہیں اتنی دیر بھوکا " رہنا ٹھیک نہیں ہے اوۓ۔۔۔"وہ خود اٹھ کر ارشک کے قریب آیا تھا جو بے رُخی سے گہرا پھیر گئی تھی۔۔

وہ جان بُوجھ کر ایسا کرتی تھی شاید وہ ضرغام خان کا ضبط دیکھانا چاہتی تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ضرغام خان برداشت کتنے دنوں تک اوُر کب تک کرتا تھا۔۔۔۔۔

ارشک"!!!وہ اسے کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کر گیا تھا وہ " خفت سے لب کاٹ رہی تھی۔

نہیں کرو"!!!وہ اُس کی اس حرکت سے خائف ہوا تھا وہ اپنے "
لبوں کو بے دردی سے کچلے یہ بھلا ضرغام خان کو کہاں گوارہ تھا۔
پلیز واپس چلیں۔۔۔۔"ارشک کا دل خراب ہو رہا تھا۔"
ارشک صرف تھوڑا سا کھا کر خالی پیٹ سفر کرنا ٹھیک نہیں ہوتا "
ہے پھر چلتے ہیں۔۔۔"وہ ارشک کی حالتِ دیکھتے پریشان ہؤا تھا۔
مجھے ضرشک سے ملنا ہے آپ کو یہ بات کیوں سمجھ نہیں آ رہی "
ہے لے کر جائیں مُجھے۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی تھی دل میں عجیب
عجیب سے وسوسے آ رہے تھے جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔
ارشک"!!!ضرغام خان اس کی اچانک بدلتے حالت سے اچھا خاصا "
پریشان ہوا تھا وہ سسکی تھی اوَر ضرغام کیسے اُسے اس حالت میں

دیکھ سکتا تھا اس نے تو کچھ اور ہی سوچا تھا لیکن خیر اب کیا ہو سکتا تھا وہ جتنی پینک ہو رہی تھی ایسی سچویشن میں وہ کھانا ہی کھاتے ۔

اُسے ساتھ لگاتے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا تھا اور کھانا اس نے پیک کروایا تھا لمبا سفر تھا وہ لوگ تقریباً لیٹ ہی پہنچتے گھر تو تب تک اسے شاید بھوک لگ جاتی ۔

"ارشک پلیز ایسے کیوں کر رہی ہو ریلکس ہو کر بیٹھو ہم لوگ جا تو رہے ہیں واپس آخر اتنی بھی کیا پریشانی ضرشک اپنے اپنوں کے پاس ہے تمھیں اس کو لے کر اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"ارشک نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

آپ نہیں جانتے ہیں ضرشک سے چند لمحوں کی دوری میری "
سانسیں کھینچ لیتا ہے اب اتنے گھنٹے اس سے دور رہی ہوں دل کر
"رہا ہے آڑ کر پہنچ جاؤں اپنے بیٹے کے پاس۔۔۔

کاش کہ تم میرے لئے بھی ایسا ہی کچھ محسوس کرو۔۔"ضرغام نے "
سرد آہ بھرتے یہ لفظ بس اپنے دل ہی دل میں بولے تھے ۔

تو جا تو رہے ہیں ناں بس کچھ ہی گھنٹوں میں ہم ضرشک کے پاس "
ہوں گے ریلکس۔۔۔"وہ ارشک کی کلائی نرمی سے سہلاتے ہوئے
بولا تو وہ محض سر ہلا گئی تھی ۔

بس آنکھیں بند کرتے اس نے سوچا کہ کاش وہ آنکھیں کھولے اور
ضرشک اس کی نظروں کے سامنے ہو۔

ضرغام کے ساتھ یہ پہلا سفر تھا جس میں وہ اتنا وقت ضرغام کے ساتھ اور اپنے بیٹے سے دور رہی تھی ورنہ اسے عادت نہیں تھی ضرشک سے دور رہنے کی ۔

کتنے گھنٹے۔۔۔"وہ کچھ منٹس برداشت نہیں کر پا رہی تھی اوٗر " ضرغام خان گھنٹے کہہ رہا تھا ارشک کی کنڈیشن دیکھتے ضرغام خان نے گاڑی کی سپیڈ تھوری سی تیز کی تھی اور پھر ضرغام نے تقریبا تین گھنٹوں کا سفر ایک گھنٹے میں طے کیا اوٗر وہ لوگ گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے تھے۔

ارشک کی بے ساختہ نظر اپنی گھر پر گئی تھی بابا نے بتایا تھا گھر کو آگ لگی تھی لیکن وہاں تو نیا گھر تھا جو تقریبآ ان کے پہلے گھر سے زیادہ بڑا اوٗر اچھا تھا۔۔۔

یہ ہمارا گھر تھا"!!!وہ بے اختیار بولی تھی ۔"

ہاں جل گیا تھا ناں میں نے پھر سے تعمیر کروائی ہے اس کی اب " آنکل یہاں واپس آ سکتے ہیں ائی نو وہ یہاں ہیں بہت اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن پھر اپنی جگہ تو اپنی جگہ ہوتی ہے ناں اُنہیں اپنے گھر کی یاد آتی ہو گی۔۔۔"وہ ارشک کو دیکھتے ہوئے آہستگی سے بتانے لگا تھا یہ وہ چاہا کر بھی ضرغام خان یہ نہیں بتا پایا تھا کہ اس نے خود آگ لگوائی تھی۔۔۔۔

لیکن ہمارا گھر نہیں ہے جو تھا وہ اب آگ کی نظر ہو چکا ہے " ہماری کتنی یادیں تھیں وہاں۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھی ۔

ضرغام خان کو افسوس ہوا اس وقت اس نے جو کیا وہ نفرت میں کیا لیکن اب سوائے پچھتاوے کے اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔

لیکن گھر تو نیا بن گیا ہے۔۔۔"وہ اپنی پیشانی پر آیا پسینہ صاف " کرتے ہوئے بولا تھا۔

احساسِ ندامت تھا کہ وہ ارشک سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا اگر وہ سچ جان جاتی کہ یہ سب ضرغام خان نے نفرت اوٗر بدلے میں کیا تھا۔

کیا ارشک اُسے معاف کر دیتی نہیں ہرگز نہیں وہ تو پہلے ہی اسے معاف نہیں کر پا رہی تھی یہ سب جانتے تو وہ مزید ضرغام سے بدگماں ہوتی ۔

لیکن اسے پتہ چلتا تو لیکن ضرغام خان سوچ چکا تھا کہ وہ ارشک کو کبھی اس متعلق کچھ نہیں بتائے گا وہ اپنی زندگی میں مذید کوئی ٹینشن کوئی بدمزگی افورڈ نہیں کر رہا تھا۔

ہاں وہ شرمندہ تھا لیکن اس وقت وہ تھوڑا خود غرض بن رہا تھا اپنی بیوی کے لیے۔

"نیا بن گیا ہے تو کیا وہاں نئ یادیں بن سکتی ہیں وہاں جو عرصہ ہم رہے ہماری یادیں وہ سب نیا نہیں بن سکتا ہے وہ گھر محض گھر نہیں تھا ضرغام خان میرے لیے وہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت دور تھا امی بابا ہم کتنے خوش تھے۔۔۔لیکن پھر سب بدل گیا تھا"وہ سسکی تھی ضرغام کو اب خوُد پر تاؤ اسے یہاں سپیڈ کم کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

جیسے پہلے فاسٹ ڈرائیو کر رہا تھا ویسے ہی کرتا تو اس وقت وہ لوگ یہاں بحث نہیں کر رہے ہوتے بلکہ وہ حویلی پہنچ چکے ہوتے ۔

لیکن جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اب ماضی کو یاد کرنے سے کچھ " حاصلِ تو نہیں ہو سکتا ہے تو بہتر ہے تم سب بھولنے کی کوشش کرو۔۔۔"وہ ارشک سے بس یہ توقع کر رہا تھا کہ وہ اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سب کچھ بھول جائے لیکن ارشک کے لئے یہ بہت مشکل تھا یادیں بھی بھلا کب کسی کا پیچھا چھوڑتی ہیں آسیب کی طرف انسان کے ساتھ ہی چمٹی رہتی ہیں ۔۔۔

ارشک خاموش رہی تھی اپنے بابا کا چہرہ نظروں کے سامنے آیا اور وہ آنکھیں موند گئی تھی ضرغام بھی اسے دیکھتے ہوئے گاڑی حویلی

کی طرف موڑ چکا تھا کچھ ہی دیر میں وہ لوگ حویلی کے وسیع و عریض کار پورچ میں موجود تھے۔

.....

ضرغام خان نے گاڑی روکی ہی تھی ارشک تیزی سے باہر نکلی تھی وہ اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشک کی پھرتی دیکھ رہا تھا جو شائد حویلی پہنچتے ہی راستے میں ہونے والی بات بھول چکی تھی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اندر آئی تھی ضرغام خان اس کے پیچھے ہی تھا۔

ارشک کی شال بے ترتیب تھی اس سے پہلے کہ ارشک اندر جاتی ضرغام نے اُس کا بازو تھام کر اُسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ ایسے

بکھرے حلیے میں اندر جاتی جبکہ اندر سب موجود تھے یہ بات وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

ایسے جاؤ گی اندر پہلے اپنی شال تو ٹھیک کر لو ارشک۔۔"ضرغام " خان غرایا تھا۔

یہ دیوانگی یہ محبت اگر ضرشک کے علاوہ کسی اوٗر کے لیے ہوتی تو ضرغام خان کبھی برداشت نہیں کرتا وہ اتنی پوزیسونس کسی اور کے لیے دکھاتی تو ضرغام شائد اب تک اس انسان کا قتل کر چکا ہوتا لیکن یہاں بات اس کے بیٹے کی تھی۔

ارشک خود بھی شرمندہ ہوئی تھی وہ گاڑی سے نکلنے سے پہلے کم سے کم اپنی شال تو ٹھیک کر ہی سکتی تھی۔

اس نے جلدی سے شال ٹھیک کی اور ضرغام کی طرف دیکھا جس کی نظریں اس پر ہی تھیں وہ اس کا ہاتھ تھامے ہال میں آیا یہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

ضرغام نے کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں وقت تو رات کے نو بج چکے تھے اب تک تو سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں ہوتے ۔

ارشک رکی تھی۔

یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے میرا بیٹا کہاں گیا۔۔؟"!وہ ہزیائی " کیفیت میں چلائی تھی ضرشک کا یہاں نہ ہونا اسے پریشان کر رہا تھا۔

لیکن وہ ٹھٹک کر رکی جب سامنے سے اُسے آرمینا نظر آئی جس کی گود میں ضرشک تھا۔

ارشک تیزی سے آگے بڑھی ہوئی آرمینا سے چھیننے کے سے انداز میں ضرشک کو اپنی گود میں لیا تھا اور بنا کسی سے کوئی بات کیے وہ اوپر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

اتنا بے چین تو شاید ضرشک بھی نہیں تھا اپنی مما کے لیے جتنی وہ خود لگ رہی تھی۔

ضرغام خان آرمینا کے ساتھ ارشک کے بیہویر پر اچھا خاصا شرمندہ ہوا تھا ارشک کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا لیکن احساسِ ندامت تھی کہ

بہن کے سامنے ارشک نے یہ کیا پر آرمینا نے ضرغام کو محسوس نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

بھائی ارشک کیسے بے قرار ہو رہی تھی اپنے بیٹے کے لیے آپ " لوگوں نے اتنی دیر کہاں لگا دی۔۔۔"وہ ضرغام کے چہرے کے تاثرات دیکھ چکی تھی۔

گڑیا بس ہو گئی دیر ضرشک نے تنگ تو نہیں کیا آپ کو؟؟"وہ " ضرشک کے متعلق پوچھنے لگا تھا۔

نہیں بالکل بھی نہیں اس نے اپنی پھپھو کو بالکل بھی تنگ نہیں کیا" لیکن لگتا ہے کہ ضرشک کی مما نے آپ کو خوب تنگ کیا

ہے؟؟"وہ تھوڑے شرارتی انداز میں بولی تو ضرغام چہرہ نیچے کر کے مسکرایا تھا۔

"نہیں تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے گڑیا"!!ضرغام خان بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تو آرمینا نے اپنے بھائی کے لبوں پر مچل رہی مسکراہٹ دیکھی تھی۔

ارشک اوَر ضرغام کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے یہ آرمینا کی خواہش تھی وک خود بھی ارشک کو بار بار سمجھاتی تھی اب نجانے کب وہ ضرغام کو معاف کر پاتی۔

وہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی کہ ارشک کے لیے یہ آسان نہیں تھا ضرغام خان نے اس کے ساتھ بہت برا کیا تھا لیکن اب وہ بدل بھی تو گیا تھا شاید یہ بات ارشک کے دل کو چھو لے اور وہ ضرغام خان معاف کر دے وہ دل ہی دل میں درا کر رہی تھی۔

"ضرغام نے عالمیار کے بارے میں ؟؟؟۔۔۔عالمیار کدھر ہے گڑیا" پوچھا تھا۔

"وہ دادا جان کے ساتھ باہر نکلے ہیں ڈنر کے بعد واک کرنے کے لیے آپ لوگوں نے ڈنر کیا یا آپ آپ کے کمرے میں بھجوا دوں میں؟؟!"

نہیں کیا بس واپسی کے چکر میں آپ ایسا کرو کہ کھانا ہمارے روم "
میں ہی بھیج دو۔۔۔"وہ آرمینا کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہوا بولا تھا۔

جی ٹھیک ہے بھائی آپ اپنے روم میں جائیں میں بھجواتی ہوں کھانا "
آپ لوگوں کے لیے ویسے ضرشک بہت پیارا بچہ ہے اس نے ہمیں
تنگ نہیں کیا پہلے ارواح کے پاس رہا پھر میرے پاس تو اس نے
خوب مستیاں کی تھیں اگر آپ لوگ اس کی وجہ سے جلدی آ گئے
تو یہ بہت غلط کیا"!!!آرمینا ضرشک کو سوچتے ہوئے مسکراتے ہوئے
بولی تھی۔

ارشک کافی اپ سٹ ہو گئی تھی۔۔۔"ضرغام ارشک کی حالت کو " سوچتے ہوئے بولا تھا جس پر آرمینا محض سر ہلا سکی تھی اوٗر ضرغام خان اوپر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اسنے خود بھی ضرشک کو یاد کیا تھا لیکن اس کی یاد کے سامنے ارشک کی حالتِ وہ کیوں اتنی سنسٹو ہو رہی تھی۔۔۔۔

ضرغام خان کو اچانک سے خیال آیا ارشک کی میڈسن اوٗر شاپنگ کا سامان جو گاڑی میں تھا۔

وہ واپس آیا اوٗر ارشک کی میڈیسن نکال لی اور ملازمہ کو آواز دی کہ وہ سارا سامانِ ان کے کمرے میں پہنچا دے اور پھر خود کمرت کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

•••••

ضرغام خان کمرے میں داخل ہوا تو ارشک اُسے کہیں نظر نہیں آئی ہاں ٹیرس کا دروازہ کھلا تھا میڈیسن سائیڈ پر رکھتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اُسے دور پھینکتے ہوئے شاور لینے چلا گیا تھا۔

رات اب کافی زیادہ ہونے والی تھی تو اس کا ارادہ ایک مکمل نیند لینے کا تھا کیونکہ کل کا دن کافی تھکا دینے والا تھا ساری تیاریاں اُنہوں نے کرنی تھی لڑکے والوں نے شہر سے آنا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ انتظام میں کسی طرح کی کوئی کمی بیشی رہ جائے۔

وہ شاور لے کر بلیک کلر کے ٹروزار میں ملبوس روم میں واپس آیا تھا۔

ٹاول سے بالوں کو خشک کیا اور پھِر ایک نظر آئینے میں خود دیکھا گردن پر ارشک کے ناخون کے نشان تھے۔۔۔۔

ضرغام کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی ارشک کے لبوں کو چومنے والا منظر یاد آیا تھا کیسی طلب تھی اُن لبوں کی کہ اُنہیں چھوتے ہی دل مزید بے قرار ہو جاتا تھا لب اس کے لبوں سے ملنے کے بعد جیسے مذید پیاسے ہو جاتے تھے وہ اپنی حالتِ سے خود ہی جھنجھنا گیا تھا۔

ایک بات تو وہ جان چکا تھا کہ ارشک بدل رہی تھی لیکن اس کو کون سی چیز روکتی تھی ضرغام کے قریب آنے سے۔

ارشک کی صحت سے متعلق سوچتے اسے ایک پل کے لئے بہت برا محسوس ہوا تھا لیکن یہ احساس بھی تھا کہ وہ اب اس کا خوُد سے زیادہ خیال رکھے گا۔

ضرغام کے دماغ میں اچانک سے ارشک کے گھر والا واقع آیا تھا۔

آگر کبھی جو ارشک اس متعلق جان جاتی تو؟؟؟

یا آگر کبھی ارشک کو یہ بات معلوم پڑ جاتی کہ اس کی ماں کی ڈیتھ میں کئ نہ کئ ہاتھ ضرغام خان کا بھی تھا کیونکہ اُس کی وجہ سے ہی وہ لوگ گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے۔۔۔

ضرغام کے چہرے پر پسینہ آیا تھا اب جا کر ارشک کچھ کچھ بدل رہی تھی اگر اب درمیان میں یہ بات نہ کھلے ضرغام کو پوری کوشش کرنی تھی وہ ایک گہرا سانس بھرتے ٹیرس کی طرف بڑھا تھا۔

وہ سوچ چکا تھا کہ وہ عباد صاحب سے ملنے شہر جائے گا وہ اس کے بابا کے سب سے بہترین دوست تھے یعنی ارتضیٰ خان اُنہیں اپنا بھائی مانتے تھے ضرغام اپنے بابا کے بہت قریب تھا لیکن پھر بھی اسے لگتا تھا کہ بہت سی باتیں تھیں جن سے وہ انجان تھا۔۔۔

اُسے اپنے بابا کے بارے میں جاننے کے لیے عباد صاحب سے تفصیلی ملاقات کرنی تھی جو وہ بہت جلد کرنے والا تھا۔۔

وہ ٹیرس پر آیا تو ارشک ٹیرا پر رکھے ہوئے جھولے پر بیٹھے ہوئی تھی ضرشک اس کی گود میں سکون سے بیٹھا تھا۔

جبکہ وہ خود اُس کے چہرے پر جھکی اسے پیار کر رہی تھی کتنا پروفیکٹ منظر تھا ضرغام خان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی اس نے موبائل فون نکالتے یہ منظر اپنے فون میں سیو کیا تھا وہ دونوں ساتھ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے کہ ضرغام کے قدم وہیں جم گئے تھے اگے بڑھنے سے انکاری تھے۔

ارشک جو ضرشک کے ساتھ باتوں میں مصروف اسے پیار کر رہی تھی اُس کی نتھوں سے ضرغام کے مخصوص کولون کی مہک ٹکرائی تھی ۔

اُسے لگا جیسے وہ کئی آس پاس ہی ہے ضرشک کے رخساروں پر بوسہ دیتے اُس نے چہرہ اوپر اٹھائے یہاں وہاں دیکھا تھا۔

جب اُس کی نظر شرٹ لیس سینے پر بازو باندھے کھڑے ضرغام خان پر گئی تھی جو سکون سے اُنہیں دیکھ رہا تھا۔

ارشک اُسے شرٹ لیس دیکھتے ہوئے شرخ ہوئی تھی جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر سمٹ آیا تھا وہ کیوں خود کی نمائش کر رہا تھا ایسے شرٹ لیس گھوم کر۔

لیکن وہ لوگ کمرے میں تھے بس اس بات کی تسلی تھی اوَر ضرغام خان ارشک کی نظروں کی تپش محسوس کرتے سیدھا ہوا تھا اوَر ارشک اوَر ضرشک کی طرف بڑھا تھا۔

ضرغام کو دیکھتے ضرشک نے بھی اپنے منہ سے غوں غاں کی آواز نکالتے ہوئے اُسے جیسے اپنے انداز میں ولکم کیا تھا۔

ضرغام خان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ ارشک کے ساتھ بیٹھ گیا تھا جو اس کے بیٹھتے ہی تھوڑا سا دور کسکی تھی۔

ضرغام خان اُسے محض گھور سکا تھا جو اس کے قریب آنے پر ایسے ہی دور ہو جاتی تھی جبکہ اس کا یہ ایکٹ ضرغام پر کس قدر گراں گزرتا تھا وہ یہ بات شاید ہی کبھی سمجھ پاتی ۔

ضرغام نے ضرشک کو اپنی گود میں شفٹ کرتے اُس کے پھولے رخساروں کو سہلایا تھا۔

آگے اپنے لبوں سے چھوتا تو یقینا ضرشک کا باجا بجتا جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

ضرشک خوشی سے لاتیں پاؤں مارتے ہوئے اپنی مما کو دیکھ رہا تھا۔

ٹیرس پر موسم کافی سرد تھا ارشک نے تو شال خود کے گرد لپٹی ہوئی تھی لیکن ضرغام شرٹ لیس تھا۔

موسم بھی کافی آچھا تھا آسمان پر کالے بادلوں کے ڈیرے تھے جیسے برسنے کا ارادہ ہو وہ ارشک کی پشت پر ہاتھ لے جاتے اُسے اپنے حصارِ میں لے گیا تھا ارشک نے کوشش کی تھی کہ وہ اس کے حصار سے نکل پائے پر وہ ضرغام خان کا حصارِ تھا اس سے نکل پانا ارشک کے لیے بھلا اب کہاں ممکن تھا۔

وہ سرخ ہوئی تھی ضرغام خان کی سرساتی انگلیاں اپنی پشت پر محسوس کرتے جبکہ ضرغام خان اب ضرشک کی چائنیز زبان سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر ضرشک کی نظر ضرغام کے ہاتھوں پر پڑی تھی اور اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے دانت اس کے ہاتھ پر گاڑ دیئے تھے۔

ایک ہاتھ تو ضرغام کا ارشک کی پشت پر تھا اور دوسرا ضرشک کی گرفت میں تھا اور اُس کے ہاتھ پر ضرشک کے چھوٹے چھوٹے دانتوں کے نشان تھے۔

ارشک کے لبوں کو بے ساختہ نے چھوا تھا ضرشک کی یہ حرکت اسے کافی پسند آئی تھی ۔

اوَر ضرغام خان ان ماں بیٹے کو دیکھتا رہا ارشک کو دیکھتے اس نے اپنی مسکراہٹ روکی تھی کاش کہ ارشک کبھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے ۔

وہ کب کر سکا تھا اس کی تکلیف محسوس ہو وہ کرتی وہ ضرشک کو اپنے سامنے کرتے اُس کو گھورنے لگا جو اس کا ہاتھ زخمی کرکے اب کھل کھلایا تھا اوَر ارشک ضرغام کے ہاتھ ہٹتے ہی تین فٹ دور ہوئی تھی ضرغام خان سے۔

جبکہ ضرغام خان جس کی توجہ بھلے ضرشک پر تھی اپنی بیوی کی یہ حرکت وہ پھر بھی نوٹ کر چکا تھا لیکن ضرشک کے کھل کھلانے کی آواز پر وہ اپنے بیٹے کی طرح متوجہ ہوا تھا۔

میرا بچہ۔۔۔"نرمی سے ضرشک کا ماتھا چوما تھا جس پر وہ مذید "
آوازیں نکالنے لگا تھا اوٗر ضرغام خان کا ضرشک کے ساتھ ایسے
انجوائے کرنا ارشک برداشت نہیں کر سکی تھی تبھی تو اس نے
ضرشک کو گود میں لے لیا جس کے پاس آتے ہی ضرشک نے اپنی
مما کے گالوں پر اپنے نرم و ملائم لب رکھے تھے وہ جیسے جیسے بڑا
ہو رہا تھا یہ عادت اس کی پختہ ہوتی جا رہی تھی ۔

یہ صرف وہ ارشک کے ساتھ ہی کرتا تھا کسی اور کے ساتھ نہیں
اوٗر ارشک کو آپنے بیٹے کی یہ عادت بہت پسند تھی۔

ارشک اندر چلو یہ موسم کے تیور کچھ ٹھیک نہیں ہے اوٗر رات "
بھی کافی زیادہ ہو چکی ہے میں نے کھانا منگوایا ہے وہ کھانے کے بعد
میڈیسن لینی ہے راستے میں بھی تم نے کچھ نہیں کھایا تھا اب بھوک

لگ رہی ہو گی تمہیں۔۔۔"ضرغام اسے ضرشک کے ساتھ مصروف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

جبکہ ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا کہ اسے اس وقت بھوک نہیں تھی اوٗر ضرغام کیوں اس کا اتنا خیال رکھ رہا تھا۔

مُجھے نہیں کھانا ہے کھانا؛؛؛"وہ ضرشک کے بالوں میں انگلیاں " پھیرتے ہوئے بولی تھی۔

کیوں نہیں کھانا ہے؟؛؟؛"وہ ارشک کے اس رویئے کو سمجھ نہیں پا" رہا تھا وہ کیوں کر رہی تھی اُس کے ساتھ ایسا اب بھلا کھانے سے کیا ناراضگی۔

اب ہر بات میں آپ کو نہیں بتا سکتی۔۔۔"وہ ضرغام کے بار بار "
سوال پوچھنے سے بھڑکی تھی اُسے بالکل بھی پسند نہیں آ رہا تھا وہ
ایسے بار بار کیوں پوچھ رہا تھا اس سے سوال ۔

کیوں نہیں بتا سکتی؟؟"وہ بات سے بات بنا رہا تھا۔"

کیا بتانی چاہیے؟؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی جس پر "
ضرغام نے سر ہلایا تھا۔

"!!!ہاں بتانی چاہیے"

اوَر وہ بھلا کیوں"!!وہ ضرشک کے بالوں میں ہنوڈ انگلیاں پھیرتے "
ہوئے ساتھ ضرغام سے بھی بات کر رہی تھی جسکو شائد ایسے
ارشک سے بات کر کے اچھا لگ رہا تھا ۔

کیونکہ کسی دوسرے سے شئیر کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا "
ہے تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو ارشک۔۔۔"وہ اب کی بار آنکھوں
میں چاہت کے رنگ سموتے ہوئے محبت بھرے انداز میں بولا تھا
۔

اور آپ کو ایسا کیوں لگا کہ آپ سے شئیر کروں گی میں اپنی "
باتیں!!!کیا ہمارے درمیان سب نارمل ہے؟؟!یا پھر ہمارا رشتہ بھی
باقی کپلز کی طرح ایک نارمل ریلیشن شپ میں ہے جس میں ہم
ایک دوسرے سے اپنی ہر بات شئیر کریں۔۔۔؟؟؟"وہ ضرغام کے
انداز پر غش کھا کر رہ گئی تھی یعنی ضرغام خان کو یہ سب اتنا
آسان لگ رہا تھا۔

مانتا ہوں ہمارے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے جو ایک نارمل کپل میں" ہوتا ہے لیکن ہم کوشش کر سکتے ہیں۔۔"ارشک کی طرف جھکا تھا وہ بے ساختہ اس کے کسرتی وجود سے نظریں چُرا گئی تھی وہ خوبصورت تھا بے حدّ خوبصورت ۔

گہری کالی پراسرار آنکھیں ہلکی بڑھی ہوئی بئیرڈ عنابی ہونٹ جو کہ اب کالے تھے شائد وہ اب سگریٹ زیادہ پیتا تھا اس وجہ سے اور کشادہ وجود وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل انسان ہو سکتا تھا۔

لیکن ارشک کے لیے وہ کیا تھا یہ وہ آج تک خود بھی سمجھ نہیں سکی تھی اس نے بے ساختہ ضرغام کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا دونوں کی نظریں ملی تھیں ۔

ارشک کی آنکھوں میں گزرے وقت کے دکھ اور تکلیفیں تھیں تو ضرغام کی آنکھوں میں آنے والے کل کو بہتر بنانے کی کوشش ۔

کوشش!!!رئیلی؟"!!وہ جیسے طنزیہ انداز میں ہنسی تھی مزید کوئی " بات کرتی کہ روم کا دروازہ نوک ہوا تھا ضرغام خان اٹھ کر روم میں گیا اور دروازہ کھولا تھا ملازمہ کھانے کی ٹرالی دروازے کے سامنے رکھتے ہی مڑ چکی تھی اوٗر ضرغام خان کھانا لے کر اندر آیا تھا ۔۔۔۔

ارشک بھی تب تک روم میں آ چکی تھی نجانے کیوں اسے برا لگا تھا ضرغام خان شرٹ لیس تھا وہ کیسے ملازمہ کے سامنے گیا یعنی ضرغام کو یہ احساس نہیں ہوا جبکہ ارشک اس بات کو اچھے سے محسوس کر چکی تھی پر خاموش تھی یہ بات تو طے تھی کہ اسے

جیلسی ہوئی تھی لیکن اپنی جیلسی کیوں کر وہ ضرغام خان پر عیاں کرتی ۔

دل کی آگ میں جلنا سیکھا ہے

تیری یادوں کا لمحہ لمحہ پیکا ہے

کبھی ہنستی تھی تیری آنکھوں میں

اب صرف جلن کا سایہ دیکھا ہے

محبت کی دنیا تھی خوابوں میں

اب حقیقت کا دکھ بھی سہنا سیکھا ہے

تیری مسکان میں جو خوشبو تھی

اب وہی سانسوں میں زہر جیسا نکلا ہے

کبھی ساتھ تھے ہم، کبھی دور ہوئے

اب دل نے تنہائی میں جینا سیکھا ہے

تمہاری جلن کا ہر قطرہ دل میں اترا

محبت کا یہ جنون اب سنبھلنا سیکھا ہے

نہ شکوہ ہے، نہ شکایت کوئی

بس درد کی دھوپ میں سایہ ڈھونڈنا سیکھا ہے

تیری جلن میں بھی محبت کا اثر ہے

دل نے تمہیں ہر حال میں چاہنا سیکھا ہے۔

لیکن اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا وہ ضرشک کو بیڈ پر احتیاط سے لٹائے پیچھے مڑی تھی ضرشک سو چکا تھا۔

وہ ضرغام کی طرف دیکھنے لگی جو صوفے پر بیٹھا اس کا منتظر تھا ارشک کا ارادہ نہیں تھا کھانا کھانے کا لیکن پھر سوچا وہ کیوں بھوکی رہے ضرغام کی وجہ سے تبھی وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی ضرغام خان جو اس کے لیے فرائیڈ چکن نکال چکا تھا اسے ارشک نے دیکھا تک نہیں تھا وہ خود تھوڑی سی بریانی نکال کر کھانے لگی تھی۔

ضرغام خان چاہتا تھا کہ وہ کچھ اچھا کھائے کیونکہ ڈاکٹر نے ارشک کی صحت کا خیال رکھنے کا بھی کہا تھا لیکن ابھی کے لئے ضرغام خان

کے لیے اتنا ہی کام تھا کہ وہ کھا رہی تھی۔چاہے کچھ بھی سہی لیکن کھا رہی تھی چاہے اُسے جلانے کے کھا رہی تھی یا وجہ کچھ اوُر تھی۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 140

••••

ارشک نے اپنی پسند کی بریانی پیٹ بھر کر کھائی تھی ضرغام خان اُسے راغبت سے کھاتے دیکھ رہا تھا وہ اُسے جلانے کے لیے کھا رہی تھی یا پھر دل سے یہ وہ ہر گز نہیں جانتا تھا ہاں وہ کھا رہی تھی یہ

کافی تھا ضرغام خان کے لیے سو وہ بھی اس کے ساتھ ہی کھاتا رہا تھا ارشک کھانا ختم کرتے اٹھنے لگی تھی۔

کہ ضرغام خان نے اس کی کلائی تھام لی تھی ۔

"کہاں جا رہی ہو پہلے میڈیسن تو لے لو"!!!وہ ارشک کو بولتے خود اس کی میڈیسن ٹیبل پر رکھ چکا تھا جبکہ ارشک کا کوئی ارادہ نہیں تھا میڈیسن لینے کا اس کا دل نہیں چاہا یہ میڈیسن لینے کا۔

"میرا دل نہیں چاہا رہا ہے"!!!وہ جانتی تھی ہٹ دھرمی سے وہ کبھی ضرغام کو قائل نہیں کر سکے گی تبھی وہ معصومیت سے لبوں کو چباتے ہوئے ضرغام کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

بٹ یہ ضروری ہیں ناں بس کچھ ٹائم تک پھر جب ٹھیک ہو جاؤ گی "
تو ان کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن اگر نہیں لو گی تو پرابلم ہو
گی۔۔۔"وہ ارشک کے رخساروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے
سمجھانے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس پل ایک کلیئرنگ ہسبنڈ لگ رہا تھا جسے اپنی بیوی کی صحت
کی سب سے زیادہ فکر ہو رہی تھی۔

یہ بہت عجیب سی ہے میرا دل نہیں کرتا ہے پہلے لگا تار لیتی رہتی "
تھی تو محسوس نہیں ہوتا تھا اب جب سے یہاں آئی تب سے نہیں
لی تھیں اب نہیں لی جائے گی مجھ سے۔۔۔"وہ اپنی انگلیاں چٹخاتے
ہوئے بولی تھی۔

تمھیں بتانا چاہیے تھا آگر لے رہی ہوتی تم تو ایسا نہیں ہوتا دیکھو " آج کتنی طعیبت خراب ہو گئی تھی تمھاری اور آج سے میں خوُد تمھیں میڈیسن دوں گا تاکہ تم جلدی ٹھیک ہو۔۔۔"وہ ٹیبلیٹ اس کے ہاتھ پر رکھتے پانی کا گلاس اسے پکڑاتے ہوئے بولا تھا ارشک نے کچھ سوچتے ہوئے میڈیسن لے ہی لی تھی ۔

وہ اٹھنے لگی تھی کیونکہ اب تو میڈیسن بھی لے لی تھی تو اب یہاں رکنے سے بہتر تھا کہ وہ بیڈ پر سو جاتی لیکن ضرغام خان نے اُسے اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کی گود میں گری تھی ارشک کے بال جو اس نے کھلے ہوئے تھے وہ سارے ضرغام کے چہرے پر گرے تھے ۔

ان سے اٹھتی مہک ضرغام نے خوُد میں انہیل کی تھی اوُر اُس کی گردن سے بال سائیڈ پر کرتے اپنے لب رکھے تھے ارشک کے پورے وجود میں سپارک سے اٹھے تھے ضرغام خان کے لمس سے اُس نے ضرغام کی گرفت سے خوُد کو چھڑوانے کی کوشش پر ناکام رہی کیونکہ مقابل کی گرفت میں سختی تھی۔

"چھوڑیں مُجھے۔۔۔اس کے سلگتے لب اسے دہکتے انگاروں کی طرح لگے تھے ۔

"نہیں۔۔۔ضرغام کے لبوں کو گردن کی حدود پار کرتے دیکھ کر وہ چیخی تھی کیوں وہ اس پل کنٹرول کھو رہا تھا خود پر۔

ارشک کی آواز نجانے کیوں اسے سنائی دے بھی رہی تھی یا نہیں لیکن وہ اُسے خوُد سے دور کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

آپ کو سنائی نہیں دے رہا ہے"!!!وہ ضرغام کے سینے پر ہاتھ " رکھتے ہوئے اُسے خوُد سے دور دھکیل چکی تھی۔

ایک تو وہ شرٹ لیس تھا اوُر ارشک کو ڈھیروں شرم نے آن گھیرا تھا اوپر سے اُس کی لبوں کا لمس وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔

ضرغام خان اس وقت شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھا وہ یہ کیا کر رہا تھا کتنی بار تو ارشک اُسے خود سے دور رہنے کی واضح وارننگ دے چکی تھی اوُر اب وہ کیوں اس پل یہ سب کر رہا تھا۔

ارشک نے پورا زور لگاتے اسے خود سے دور کر ہی دیا تھا اور ہانپتے کانپتے وہ صوفے سے اٹھتے اپنی شال وہیں چھوڑے بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔

بوکھلائی سی چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی ضرغام کا یہ ایکٹ اس کے اوسان خطا کر گیا تھا۔

اوٗر دوسری طرف ضرغام خان جو اس وقت ارشک کی قربت میں اپنا آپ بھلائے بیٹھا تھا وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا۔

ارشک کی حالت دیکھتے وہ خوٗد کو ہزاروں سلوتوں سے نواز چکا تھا کیوں ہوا وہ اتنا بے اختیار کیوں۔

وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے ارشک کو ریکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں آنسو تھے ضرغام کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا وہ جتنی کوشش کر رہا تھا ارشک کو خوٗد کے قریب کرنے کی وہ کچھ نہ کچھ ایسا کر دیتا تھا جس سے وہ اس سے مذید خوٗد ہو جاتی تھی۔۔

اس کی حالتِ دیکھتے وہ خود کو روک نہیں پایا تھا ارشک کے پاس جانے سے وہ اٹھتے ارشک کے پاس گیا تھا جو اسے دیکھتے اپنے بکھرے بالوں کو پیچھے کرنے لگی تھی شال کی طرف دیکھا تو وہ زمین پر پڑی تھی بغیر شال کے اس کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں وہ اپنے حلیے کی وجہ سے سرخ ہوئی تھی لیکن ضرغام اس کے پیروٗں کے پاس بیٹھا تھا۔

اس کی پنڈلیوں پر نرمی سے اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑا تھا جس پر ارشک نے اپنا پاؤں پیچھے کرنا چاہا تھا پر ضرغام نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

ضرغام خان جھکا تھا اوَر ارشک کی پنڈلیوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا ارشک کے پورے وجود سپارک اٹھے تھے آنکھیں جو منظر دیکھ رہی تھیں وہ بے یقین سی ہوئی تھی ۔

کہاں سوچا تھا اس نے کہ سردار ضرغام خان کبھی اس کے پیرؤں کو چھوے گا ۔

ائی ایم سوری ارشک فار مائی ایکٹ۔۔۔"وہ نرمی سے اپنے پچھلے "
ایکٹ کی معذرت کر رہا تھا ارشک اُسے کیا کہتی وہ تو اپنے دل کے
بدلتے رنگوں سے پریشان تھی۔

ضرغام اس کے قریب آتا تھا اب کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی
تھی وہ اپنی حالت سے جھنجھنا رہی تھی نجانے کیوں ضرغام اس پر
جیسے کوئی جادو سا کر رہا تھا ہاں یہ جادو نہیں تو اوٗر کیا تھا۔

نہیں کریں آپ دور ہو جائیں۔۔۔"وہ اُس کی گرفت سے زبردستی "
اپنے پاؤں آزاد کرواتے ہوئے بولی تھی جس پر ضرغام نے اس کے

چہرے کو دیکھا جو سرخ تھا یقینا یہ سرخی کی قربت کی وجہ سے تھی

۔

ضرغام کو لگا اگر وہ مزید کچھ دیر ایسے ہی ارشک کے قریب رہا تو ممکن تھا کہ وہ خود پر اختیار کھوتے کچھ ایسا کر جاتا جس کی وجہ سے اسے ارشک کے سامنے مزید شرمندگی ہوتی ۔

وہ اٹھ کر اپنی شرٹ وارڈروب سے نکالتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

ارشک بے چین ہوئی تھی رات کے اس پہر وہ بھلا کہاں جا رہا تھا ارشک کا دل چاہا اسے روک لے لیکن وہ یہ نہیں کر سکی تھی وہ لیٹ گئی تھی۔

لیکن عجیب سی بے چینی تھی جو پورے وجود میں سیرایت کر رہی تھی دل چاہا رہا تھا وہ واپس آ جائے۔۔۔۔۔

"وہ کب سے یہ ہی سوچ رہی تھی کافی دیر " کہاں جا سکتے ہیں؟؟؟؟ اس نے ضرغام کا انتظار کیا تھا لیکن وہ نہیں آیا اوٗر ضرغام کا انتظار کرتے کرتے کب ارشک کی آنکھ لگی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔

•••••

ضرغام خان کمرے سے نکل کر باہر لان میں چلا آیا تھا اس پل اُسے خود پر شدید تاؤ آیا تھا ایک تو ویسے ہی ارشک اس سے ناراض تھی وہ مشکل سے اُس کے دل سے پرانی باتیں نکالنے میں

کامیاب ہو رہا تھا اور اوپر سے وہ سب کیوں وہ خوُد پر کنٹرول نہیں کر پا رہا کیوں ۔

وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے لان میں رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھ گیا تھا اچھا خاصا ٹھنڈا موسم تھا لیکن اسے جیسے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

وہ سگریٹ نے لمبے لمبے کش لے رہا تھا جیسے اس سگریٹ میں کھولتے وہ ارشک کے لبوں کے لمس کو بھولنا چاہا رہا ہو لیکن یہ بھلا کہاں ممکن تھا وہ کیسے بھول سکتا تھا ان لبوں کو۔

کافی دیر اُسے سگریٹ پیتے ہی گزر گئی تھی جب زرانیل جو کہ آج اچھا خاصا لیٹ ہو گیا تھا آتے آتے وہ لان میں کسی کی موجودگی محسوس کرتے وہیں چلا آیا تھا ۔

لیکن جیسے ہی اس کی نظر سگریٹ پھونکتے ضرغام خان پر گئی اسے سارا معاملہ سمجھ آ گیا تھا مقابل کی حالت سے بخوبی واقف جو تھا۔

لیکن اسے لگتا تھا کہ اگر ضرغام خان اس وقت عقل سے کام لیتا تو یہ سب ہوتا ہی نہیں اس کے ساتھ مگر اب کیا ہو سکتا تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا اب ضرغام خان بس سب صحیح ہونے کی دعا ہی کر سکتا تھا۔

ہیلو کیا ہو رہا ہے؟؟؟"وہ اسے اگنور کر کے آگے نہیں جا سکا تھا " ویسے بھی وہ جانتا تھا کہ اب رات کافی زیادہ ہو چکی تھی تو سروس ویسے ہی سو چکی ہو گی تو ذرا ضرغام کا غم ہی بانٹ لے۔

تو اتنی لیٹ کیوں واپس آ رہا ہے؟؟؟"ضرغام اس کے سوال کو "
نظر انداز کرتا اپنا سوال داغ چکا تھا زرانیل نے اُسے گھورا تھا۔

پہلے میرے سوال کا جواب دو کیا کر رہے ہو اتنی رات کو یہاں "
لان میں اور یہ سگریٹ کیوں پی رہے ہو دادا جان یا کسی اور نے
دیکھ لیا تو کیا ہو گا جانتے ہو ناں تم؟؟؟"زرانیل نے اپنی کیپ
ٹیبل پر رکھی اور خود ضرغام کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

شمس خان کے سامنے یہ لوگ سموکنگ وغیرہ نہیں کرتے تھے
کیونکہ اُنہوں نے سختی سے منع کیا ہوا تھا ضرغام تو اکثر ارشک کے
جانے کے بعد آپنے کمرے میں ہی سگریٹ پیتا تھا۔

لیکن آج وہ باہر لان میں موجود تھا۔

ضرغام خان نے زرانیل کو دیکھتے ہوئے سگریٹ نیچے گھاس پت پھینکتے ہوئے اُسے پاؤں سے مسلا تھا۔

" لو بجھا دی ہے اب تم بتاؤ اتنی لیٹ کیوں ہو گئی تمھیں اوَر اس بات کا اندازہ ہے تمہیں ارواح تمھارے انتظارِ میں ہو گی۔۔۔"ضرغام خان اُسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔

" کچھ کام تھا ارجنٹ اس وجہ سے لیٹ ہو گیا پر تم کیوں یہاں بیٹھے ہو؟"!وہ مدعے کی بات پر آیا تھا۔

" کیوں یہاں نہیں بیٹھ سکتا میں؟؟؟وہ جلے ہوئے انداز میں بولا تھا جس پر زرانیل نے اُسے گھورا تھا۔

میں نے وجہ پوچھی ہے۔۔۔"زرانیل کو ضرغام کے چہرے سے "
کچھ کچھ سمجھ تو آ رہا تھا لیکن پھر بھی ضرغام سے پوچھنا ضروری
سمجھا تھا۔

ایسے ہی دل چاہا رہا تھا روم میں گھٹن سی ہوئی تو یہاں چلا آیا "
میں۔۔۔"وہ اپنی بئیرڈ سہلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

گڈ بیوی کے ہوتے ہوئے بھی گھٹن سی محسوس ہوئی "
تجھے۔۔۔"زرانیل اس کا موڈ فریش کرنے کی خاطر بولا تھا جس پر
ضرغام نے اُسے آنکھیں دکھائی تھیں ۔

بکو مت۔۔۔"وہ بگڑا تھا۔"

مطلب سچ کہہ رہا ہوں میں؟؟"زرانیل نے دانتوں کی نمائش کی "
تھی اور اس وقت ضرغام کو وہ زہر سے بھی برا لگا تھا۔

منی بند رکھ اپنا اور میڈ سے بولتے جانا مُجھے بلیک کافی دے "
جائے۔۔۔"وہ شائد اُسے دوسرے لفظوں میں اپنے روم میں
. تشریف لے جانے کا کہہ چکا تھا

تجھے کس نے کہا میں جا رہا ہوں یہاں سے میں تو تیرے ساتھ "
بیٹھا ہوں آج دونوں ساتھ ہی کافی پیتے ہیں اوٗر دل کا غم بانٹتے
ہیں۔۔۔"وہ سکون سے اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے
بولا تھا۔

تجھے کیا غم ہے بھلا؟؟؟"ضرغام سمجھ نہیں سکا تھا وہ یہ کیوں کہہ " رہا تھا۔

تجھے تو ہے تو اپنا شئیر کر"!!!زرانیل کے اطمینان میں کوئی کمی " نہیں ہوئی تھی۔

اس نے آواز دیتے میڈ کو کافی لانے کا کہہ دیا تھا اور خود ضرغام سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

کافی پیتے ہوئے وہ لوگ کل کے فنکشن کے متعلق ڈسکس کرنے لگے تھے۔

مُجھے لگتا ہے کہ تعزیز بھی آئے گا؟؟"!زرانیل نے اپنا خیال ظاہر "
کیا تھا جس پر ضرغام نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ تعزیز کو اب اتنا تو
جان ہی گیا تھا۔

مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ آئے گا ہوسپٹل میں دیکھا نہیں تھا اس کا "
رویہ کیسا تھا بات ہی نہیں کر رہا تھا وہ کسی سے اُس کو نجانے کب
یہ احساس ہو گا کہ ماضی کو دل سے لگائے رکھنے سے کچھ حاصلِ
نہیں ہو گا۔۔۔"وہ ضرغام خان افسوس سے بولا تھا۔

لیکن مُجھے لگتا ہے کہ وہ آئے گا دیکھ لینا"!!!زرانیل کے انداز میں "
کچھ تھا جس پر ضرغام ٹھٹک گیا تھا وہ اتنے یقین سے کہہ رہا تھا کہ
تعزیز آئے گا تو ہو سکتا ہے کہ آئے گا۔

تجھے اتنا یقین کیوں؟"!!وہ کافی کا سیپ لیتے ہوئے پوچھنے لگا تھا "
جس پر زرانیل نے اُسے دیکھا تھا۔

کیونکہ میں نے وہ چیز نوٹ کی جو کوئی اوَر نہیں کر سکا تھا تعزیز "
دادا جان کے پاس جب آیا تھا اس کی آنکھوں میں کچھ تھا وہ دادا
جان سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ اس کے لیے
مشکل تھا کیونکہ وہ شروع سے ہی اُن سے نفرت کرتا آیا ہے مُجھے
لگتا ہے کہ ہمارا وہاں جانا اچھا ثابت ہوا ہے کیونکہ اُس پر اثر ہوا
ہے کچھ۔۔۔"وہ اُسے دیکھتے ہوئے بولا تو ضرغام کو اب سمجھ آیا وہ
ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

اگر ایسا تھا تو وہ ہم سے بات کر سکتا تھا لیکن خیر وہ بچارا اس "
وقت پریشان بھی اتنا ہی تھا کہ اس وقت اس کے لیے خود کو
سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا کسی اور سے کیا ہی بات کرتا وہ۔۔۔"ضرغام
پریشانی سے بولا تو زرانیل نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔

ہاں تب وہ اپنی وائف کے لئے پریشان ہوا تھا اور ہاں یاد آیا میں "
نے انو سٹیگیشن کروائی ہے وہ تعزیز کی گاڑی کی بریکس فیل کروائی
گئی تھی یعنی اسے جان سے مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔اب یہ
حرکت کون کر سکتا ہے اس کا مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں
ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے بولا تو ضرغام بے ساختہ اُسے دیکھنے لگا تھا
۔

واٹ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟"وہ تعزیز کے لیے پریشان ہؤا تھا "
آخر کو اس کا بھائی تھا آگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔

یہ تو پریشانی کی بات ہے تم نے تعزیز کو بتایا اسے احتیاط کرنے کی "
ضرورت ہے جو ایک بار ایسی حرکت کر سکتا ہے وہ دوبارہ بھی
کرے گا اسے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔۔۔"ضرغام کو نجانے کیوں
کچھ برا کرنے کا احساس ہوا تھا۔

ہاں میں نے بات کر لی ہے تعزیز سے اس نے زیادہ کچھ تو نہیں "
بتایا بس اتنا کہا کہ ہے وہ آگے سب دیکھ لے گا اب کون ہے اس
کا دشمن جس نے یہ حرکت کی ہے یہ تو وہی بتا سکتا ہے۔۔۔"وہ
سنجیدگی سے بولا تھا۔

لیکن پھر بھی مُجھے لگتا ہے کہ تعزیز کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے تم " بات کرو تعزیز سے تمھاری بات تو وہ سن لے گا اوَر اسکا ذکر کسی سے مت کرنا دادا جان اور بی بی جان پریشان ہو جائیں گے۔۔۔"وہ اسے اس بات کو راز رکھنے کا کہہ رہا تھا اوَر زرانیل خوَد بھی تو یہی کرنے والا تھا۔

ڈونٹ وری میں اس متعلق کسی کو نہیں بتاؤں گا اور یہاں تک " بات تعزیز سے بات کرنے کی تو وہ میں صبحِ کروں گا دوبارہ پہلے بھی کی ہے لیکن اس نے ڈھنگ کا جواب نہیں دیا پھر کروں گا دیکھتا ہوں وہ کیا کہتا ہے۔۔۔"وہ کافی ختم کرتے ہوئے مگن ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا تھا۔

مُجھے لگتا ہے تمھیں روم میں جانا چاہیے ارواح کو ضرورت ہو گی "

تمہاری میں بھی جا رہا ہوں روم میں اب تو کافی ٹائم ہو گیا

ہے۔۔۔"وہ کہہ کر رکا نہیں تھا بلکہ اٹھ کر اندر بھی چلا گیا تھا جانتا

تھا کہ وہ جب تک یہاں بیٹھا رہا تو زرانیل بھی نہیں جائے گا۔

زرانیل ضرغام کو دیکھتا خوُد بھی اندر چلا گیا تھا جبکہ اس کے ساتھ

ہی ضرغام بھی سڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں گیا تھا۔

دروازہ احتیاط سے بند کرتے وہ اندر تو ارشک اور ضرشک دونوں

سو رہے تھے۔

ارشک تو نیند میں بھی بے چین تھی وہ جب روم سے نکل رہا تھا اسے اپنی پشت پر ارشک کی نظریں واضح طور پر محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ مسکرایا تھا اپنا کچھ دیر پہلے کا ایکٹ یاد آیا تو اُس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی ہاں اسے کوئی شرمندگی نہیں تھی کہ اس نے ارشک کے پاؤں کو چھوا تھا۔

وہ چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا اور ضرشک کی پیشانی چومی تھی وہ گہری نیند میں تھا اس کے گرد ارشک کے ہاتھوں کا حصار تھا وہ مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھتے ہوئے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا

۔

ارشک کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا اور اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا آج تو ان کا جام پینے کا موقع ملا تھا لیکن لب ابھی تک لب پیاسے تھے ۔

یہ نشہ تھا ہی ایسا بار بار ملنے پر بھی اس کی طلب بڑھتی ہی تھی کم نہیں ہوتی تھی ضرشک کے معصوم چہرے پر وہ کتنی ہی دیر ہی اپنے نظریں رکھے رہا تھا وہ اپنے لبوں کو بھینچے ہوئے گہری نیند میں تھا۔

سارا دن تو وہ سوتا تھا اور ساری رات بھی اسے سونے کے علاوہ کوئی کام نہیں تھا.

جب بڑے ہو جاؤ گے ناں اس نیند کے لئے ترس جاؤ گے تو جتنی " نیندیں پوری کرنی ہیں ابھی کر لو۔۔۔۔"وہ ضرشک کے چہرے کو دیکھتا ہوا دل ہی دل میں سوچنے لگا تھا۔

ان کے قریب بیٹھے ہوئے اُسے کافی دیر ہو گئی تھی اور پھر وہ اٹھ کر صوفے کی طرف بڑھ گیا تھا وہاں بیٹھتے ہوئے اس نے کچھ زمینوں کا حساب کرنا تھا تو وہ کرنے لگا تھا کیونکہ نیند تو آنی نہیں تھی اسے ویسے بھی۔

تو بہتر تھا کہ وہ اپنا کام ختم کر لیتا اوٗر کل تو اسے ٹائم نہیں ملنا تھا۔ بھلے ان لوگوں نے سادگی سے نکاح کی رسم سر انجام دینی تھی لیکن پھر بھی بہت سے کام نکل آنے تھے جن میں مصروف ہوتے اسے بالکل وقت نہیں ملنا تھا۔

••••

ابر شم بالکل ٹھیک ہو چکی تھی سو اب اس نے سوچا کہ وہ نکاح سے فری ہوتے ہی آفس جوائن کر لے گی اس کی ابھی ابھی آنکھ کھلی تھی آج کا دن بہت اہم تھا خاص طور پر ہارشم کے لیے اُنہیں تقریبا دوپہر تک گاؤں کے لیے نکلنا تھا بہت کم لوگ ان لوگوں نے انوائیٹ کیے ہوئے تھے کچھ ہارشم کے ڈیڈ کے رشتے دار تھے اوُر کچھ دوست وغیرہ ۔

ابر شم بس یہ سوچ رہی تھی کہ وہ کیسے تعزیز سے بات کرے کہ وہ بھی ان کے ساتھ جائے وہ انکارِ ہی کرتا اُسے اچھے سے پتہ تھا ۔

وہ یہ بات تو جانتی تھی کہ تعزیز نے شادی کے لیے شاپنگ نہیں کی

۔

ابر شم کے لیے ڈریس گرینی لے کر آئی تھیں میکسی ٹائپ تھی اس نے دیکھی تک نہیں تھی۔

وہ اٹھ چکی تھی جمائی لیتے اس نے اپنے برابر میں لیٹے ہوئے تعزیز خان کو دیکھا تھا۔

جو پرسکون نیند سو رہا تھا وہ اس کے چہرے پر جھکی تھی۔ اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے بالوں کو اس نے نرمی سے پیچھے کیا تھا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

وہ اس کے لمس پر بھی نہیں ہلا تھا رات اسے ابر شم نے کافی تنگ کیا تھا ابر شم دن میں خود تو ریسٹ کر لیتی تھی لیکن اسے اپنے ساتھ رات کو جگائے رکھتی تھی کہ مجھ سے باتیں کرو اور پھر اس چکر میں وہ کافی لیٹ سوتے تھے ۔

تعزیز تو رات کسی امپورٹنٹ کال کی وجہ سے مزید لیٹ ہو گیا تھا تبھی اب وہ اتنی گہری نیند میں تھا۔

ابر شم اب خوُد چل سکتی تھی پاؤں کا۔زخم ٹھیک ہو چکا تھا لیکن اسے اب تعزیز کی عادت ہو چکی تھی۔

ہر جگہ تعزیز ساتھ چاہیے تھا اوُر تعزیز بھی یہ زمہ داری خوب اچھے سے نبھا رہا تھا ۔

ابر شم نے اپنے بالوں کو رف سے جوڑے میں قید کیا اور ایک بھرپور انگڑائی لی اسے سونے دیا اور خود فریش ہونے چلی گئی تھی۔

تعزیز ہنوز سوتا رہا تھا وہ جب فریش ہوتے ڈریس چینج کر کے واپس آئی تو عہ تب تک سو رہا تھا ابر شم اسے جگانے کی غرض سے آگے بڑھی تھی۔

اور اس پر جھکی تھی ۔

تعزیز!؛!؛"ابر شم نے اسکا کندھا ہلایا تھا پھر سے اسے آواز دی " لیکن وہ تھا کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ۔

تعزیز اٹھ"!!!اس کے لبوں میں ہی قید ہو گیا تھا کیونکہ تعزیز اسے"
کھینچ کر خوُد پر گرا چکا تھا ابر شم کے بال بھی پھیل چکے تھے وہ
پوری طرح سے تعزیز کی بانہوں میں قید تھی۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟تم تو سو رہے تھے"!!ابر شم نے تعزیز کے "
تنگ حصارِ میں پھٹی پھٹی آواز میں اپنا جملہ مکمل کیا تھا وہ اس کو
جیسے خود میں قید کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

کس نے کہا سو رہا تھا؟؟؟"ابر شم نے ماتھے پر اپنی انگلی سے لکیر "
کھینچ کر وہ اس کی ناک سے لبوں تک لایا تھا ابر شم نے اُس کی انگلی
پکڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی تھی۔

مطلب؟؟"وہ اُس کی بات سمجھ نہیں سکی تھی۔"

جبکہ تعزیز نے کروٹ بدلتے ہوئے اُسے اپنے نیچے کیا اور خود اس کے اوپر آتے اُس کے لبوں کو اپنی پرشدت گرفت میں قید کیا تھا ابرشم تو اس اچانک ہوئی افتاد پر ہکا بکا رہ گئی تھی تعزیز پوری شدت سے ابرشم کے ہونٹوں کے لمس سے خود کو سیراب کر رہا تھا۔

معنی خیز لمحاتِ کا دورانیہ بڑھا تو ابرشم کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جس پر اس نے بے ساختہ تعزیز کی شرٹ کے کالر کو تھامنا چاہا لیکن وہ شرٹ لیس تھا۔

اُسے شرٹ لیس سونے کی عادت تھی ابرشم نے اس کے برہنہ سینے پر اپنے ناخن گاڑے تھے تعزیز کو جلن ہوئی تھی لیکن پھر بھی وہ انجان بنا اپنی کاروائی میں مصروف رہا تھا ابرشم کی سانس پھول چکی

تھی اُس کی رکتی سانسیں محسوس کرتے تعزیز نے نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد کیا تھا۔

"وہ پھولی سانس کے درمیان بولتی تعزیز کو بہت "یہ کیا تھا۔۔۔ کیوٹ لگی تھی کہ وہ اس کے رخساروں کو چوم چکا تھا۔

ابرشم اپنی پوزیشن کی وجہ سے اُسے گھور بھی نہیں سکی تھی جو صبح صبحِ اپنی من مانیوں پر اترتے ہوئے اُسے خود میں قید رکھنے کا مکمل ارادہ کر چکا تھا۔۔۔

"ابرشم کے گلابی ہونٹوں کو اپنے "تعزیز خان کی مارننگ کس۔۔۔ انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے وہ خماری سے بولا تھا انداز ایسا تھا جیسے پھر سے ان لبوں کو قید کرنے کی خواہش ہو ابرشم نے اُس کے

سینے پر مکے مارے تھے لیکن وہ دیئے ہوئے اپنے نشانوں کو دیکھتے وہ مسکرائی تھی۔۔۔

یہ مسکرایا کس بات پر جا رہا ہے۔۔۔"وہ اس کی نظروں کا تعاقب " تو دیکھ ہی چکا تھا لیکن پوچھنا بھی ضروری سمجھا تھا۔

"Don't let go of this morning. What germs of romance have awakened in you that you intend to imprison me like this? The germs have awakened in you that you intend to imprison me like this."

چھوڑو ناں یہ صبح صبح کونسے رومانس کے جراثیم تمہارے اندر جاگ " گئے ہیں جو مُجھے یوں قید کرنے کا ارادہ ہے تمھارا۔۔۔"وہ اس کی

گردن میں بانہیں ڈالے اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے بولی تھی

۔

ہوسپٹل میں جیسے تعزیز نے رانا مینشن میں آنے سے انکارِ کیا تھا ابرشم بہت پریشان ہو گئی تھی لیکن یہاں وہ کافی نارمل رہا ابرشم کا سب سے زیادہ خیال اس نے رکھا تھا۔

اُس کو میڈیسن دینی ہو یا پھر ابرشم کی ڈائیٹ سب وہی دیکھتا تھا گرینی اوَر باقی سب تعزیز کو ابرشم کا خیال رکھتے دیکھ کر مطمئن ہو گئے تھے۔

"These germs were just sleeping until you got well, now they are awake and will be fighting you day and night, dear ma'am."

" یہ جراثیم بس آپ کے ٹھیک ہونے تک سو رہے تھے اب جاگ گئے ہیں اوٗر دن رات آپ کے ساتھ چپٹے رہیں گے ڈیئر میم جی۔۔۔"وہ اُسے خود میں بھینچتے ہوئے جان بوجھ کر لفظ میم جی استعمال کر رہا تھا کیونکہ جانتا تھا ابر شم کو اس لفظ سے سخت قسم کی چڑ تھی وہ اب تعزیز کے لبوں سے یہ لفظ برداشت نہیں کرتی تھی ۔

تعزیز۔۔۔"وہ اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑ گئی تھی یہ حرکت "
اس نے کیوں کر وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ہاں تعزیز اسے صبحِ صبح
غصہ دلا چکا تھا۔

میں نے منع کیا تھا ناں یہ لفظ نہیں پھر کیوں بولا۔۔۔"وہ چلائی "
تھی جبکہ تعزیز خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہ اس کی یہی جیلسی تو
دیکھنا چاہتا تھا اس وقت مسکراتے ہوئے اُسے مذید خوُد میں قید کیا
کہ ابرشم کے کندن نشب و فراز اسے اپنی نازکی کا احساس دلاتے
اس کے جوان جذبات بھڑکا چکے تھے۔

مُجھے اچھی لگتی ہے آپ کی جیلسی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے ابرشم "
کے بالوں کو سائیڈ پر کرتا اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چومنے

لگا تھا وہ کسمکائی تھی لیکن مقابل کی گرفت میں سختی تھی کہ وہ چاہا کر بھی اسے خوُد سے دور نہیں کر پائی تھی۔

"Why were you making me angry?"

تم کیوں مجھے غصہ دلا رہے تھے۔۔"وہ اس کے لبوں کے لمس کو " برداشت کرتی ہوئی بمشکل بول رہی تھی۔

کیونکہ آپ کا یہ غصے سے بھرپور چہرہ دیکھنا اچھا لگتا ہے اوُر آپ " ہیں کہ مجھے گنجا ہی کر دیں گی۔۔۔"وہ اس کی گرفت میں اپنے بالوں کو دیکھتا ہوا مسکراتا ہوا بولا تھا۔

وہ اس کے بال آزاد کر چکی تھی۔

اٹھو مجھے نیچے جانا ہے گرینی نے بولا تھا کہ جلدی نکلنا ہے گاؤں "
کے لیے اؤر مجھے ڈریس چینج کرنا ہے اپنا تیار بھی ہونا ہے۔۔۔"وہ
مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

جبکہ تعزیز کے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔

اوکے۔۔۔"وہ اُس کو آزاد کرتا بیڈ سے اٹھا تھا۔"

تم بھی جاؤ گے ساتھ۔۔۔"وہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ وہ پوچھ رہی "
تھی یا بتا رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا لیکن اسے دیکھا ضرور تھا تعزیز
خان نے۔

مطلب۔۔۔؟"!!وہ پوچھنے لگا تھا۔"

مطلب تم میرے ساتھ جاؤ گے حویلی"!!!وہ بیڈ سے اٹھنے اس کے "
قریب آئی تھی لیکن تعزیز اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلاتا کہ
نظروں کے سامنے ابرشم کے ایکسڈنٹ والا دن آیا اس دن بھی تو
اس نے انکارِ کیا تھا اور وہ سب ہو گیا وہ دوبارہ برداشت نہیں کر
سکتا تھا ابرشم کے ساتھ ایسا کچھ ہو۔

وہ حویلی کیسے جاتا یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا لیکن کیا وہ ابرشم
کے لیے اتنا نہیں کر سکتا تھا ہاں اب جب وہ ساری سچائی سے
واقف ہو چکا تھا کہ اس کی مما کے ساتھ جو ہوا وہ کیسے ہوا کس
نے کروایا وہ یہ سب جاننے کے بعد تھوڑا بہت نرم ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن پھر بھی یہ اس کے لیے مشکل تھا بہت مشکل پر اب ابرشم
کے لئے وہ یہ سٹیپ لینے والا تھا ابرشم کی محبت میں وہ یہ کام

کرنے والا تھا جو کام حویلی والوں کی اتنی ساری محبتیں مل کر نہیں کروا پائی تھیں وہ ابرشم کی محبت نے کروایا تھا۔

رئیلی۔۔۔"وہ مان تو گیا تھا لیکن ابرشم کو تنگ کرنے میں بھی اپنا " ہی مزا تھا کیسے موقع جانے دے سکتا تھا وہ ابرشم کو تنگ کرنے کا سو سینے پر ہاتھ باندھے وہ سکون سے ابرشم کا سکون غارت کر چکا تھا۔

مطلب کیا ہے اس بات کا؟!؟ تم جا رہے ہو اوُر جا رہے ہو فائنل " فیصلہ۔۔۔"وہ شان بے نیازی سے بولی تھی ابرشم کا یہ حق جتاتا انداز اُسے بہت پسند آیا تھا۔

آپ کو لگتا ہے میں جاؤں گا؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے "
ہوئے پوچھنے لگا تھا ابر شم کو ایکسڈنٹ والا دن یاد آیا اور پھِر اس
کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

جن کو تعزیز نے بھی دیکھا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی اور بیڈ
پر بیٹھ گئی تھی وہ کونسا اس کی بات مانتا پہلے بھی تو اس نے اپنی ہی
کی تھی اب بھی اپنی ہی کرتا سو اسے فورس کرنے کا کوئی فایدہ
نہیں تھا۔

تم اپنی مرضی کے مالک ہو اگر نہیں جانا چاہتے ہو تو میں فورس "
کیسے کر سکتی ہوں تمھاری مرضی۔۔۔"وہ جیسے خود پر ہنسی تھی پہلے
بھی تو نہیں منا پائی تھی اُسے اپنے ساتھ جانے کے لئے تو اب کیسے

میں جاؤں گا ابر شم تعزیز خان !!میرے لیے بھلے کوئی اوٗر "
امپورٹنٹ ہو نہ ہو لیکن ابر شم تعزیز خان میرے لیے بہت
امپورٹنٹ ہے اوٗر ابر شم تعزیز خان کو میں کسی کے سامنے لیٹ
ڈاؤن نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔۔میم جی۔۔۔۔"وہ ابر شم کے قدموں
میں بیٹھتے ہوئے اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے مسکراتے
ہوئے بولا تھا۔

ابر شم نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا وہ یہ کیا کہہ رہا تھا کیا وہ سچ میں
اس کے ساتھ جانے والا تھا اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

تم سچ کہہ رہے ہو تعزیز۔۔۔؟؟؟"وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی "
جس پر تعزیز نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا اوٗر اس کے میٹھے
سے لمس پر ابرشم کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی تھی ۔

آپ کے لیے کچھ بھی"!!!وہ اس کے ہاتھوں کو تھام کر اپنے لبوں "
سے لگاتے ہوئے بولا تو ابرشم کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں ۔

کوئی اتنی محبت بھی کرے گا اس سے بھلا کہاں سوچا تھا اس نے اوٗر
تعزیز کا عشق اس کی محبت کے سامنے تو شاید کچھ بھی نہیں تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں اگر ذیادہ پیار آ رہا ہے تو مُجھے پیار کریں پر "
میرے انداز میں سمجھ رہی ہیں ناں کونسا انداز۔۔۔"وہ آنکھ وانک
کرتے ہوئے ابرشم پر جھکتے ہوئے ایک بے باک حرکت کر گیا تھا۔

ابر شم کو کہیں چھپنے کے لئے جگہ نہیں ملی تھی وہ تھا ہی ایسا کہ ابر شم کے لیے اس کی بے باکیاں سہنا ہر گز آسان نہیں تھا۔

" یہ تمھارا ڈیپارٹمنٹ ہے میرا نہیں"!!!وہ اپنے چہرے پر جھول رہی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

" رئیلی یہ میرا ڈیپارٹمنٹ؟؟"!وہ سوالیہ انداز میں بولا تھا جس پر تعزیز نے سر ہلایا تھا۔

اوٗر تعزیز نے اسے پیچھے بیڈ پر گرایا اوٗر خوٗد اس کے اوپر آتے اس کے رخساروں کو آپنے لبوں سے چومنے لگا تھا۔

مجھے میرا کام اچھے سے کرنے دیں۔۔۔"وہ کسی آچھے اوٗر صوبر "
سٹوڈنٹ کی طرح بولا تھا ابر شم نے دانت کلکجائے تھے وہ خود ہی
اپنی کہی ہوئی بات میں پھنس گئی تھی جیسے ۔

یہ کام کرنے کا کوئی ٹائم ہوتا ہے؟؟"!وہ جتاتا رہی تھی لیکن "
مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔

میرے لیے چوبیس گھنٹے بس یہی کام۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے "
ابر شم کے لبوں کو قید کر گیا تھا اس کی سانسوں کو اچھے سے خود
میں انہیل کرتا وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا۔

چلیں اب تیار ہو جائیں اچھے ہوییئے گا میں اپنے انداز میں تعریف"
کروں گا آپ کی جو یقینا آپ کو بہت پسند آئے گی ڈیئر میم

جی۔۔۔"وہ اسے اپنی بانہوں سے آزاد کرتے ہوئے اُس کی طرف دیکھتا ہوا ریلکس سا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

تم نے تو شادی کے لیے شاپنگ ہی نہیں کی اب کونسا ڈریس پہنو " گے تم۔۔؟؟"ابر شم کو تعزیز کے ڈریس کی فکر ہوئی تھی۔

میں اپنی شادی والا ڈریس پہنوں گا اور آپ کے ساتھ گولڈن " نائٹ مناؤں گا جو ہماری تب ہماری نامکمل رہ گئی تھی لیکن آج نہیں رہے گی۔۔۔"وہ معنی خیز انداز میں ابر شم کے سراپے کو تکتے ہوئے بولا تھا۔

ابر شم کے گالوں پر لالی سی بکھری تھی۔

گولڈن نائٹ تم منا چکے ہو"!!ابر شم نے اُسے آنکھیں دکھائی تھی "
جس پر وہ کندھے اچکاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

دوبارہ منانے میں بھی ہرج نہیں ہے۔۔۔"وہ ابر شم کے سرخ "
چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا جس پر وہ بنا کوئی جواب دیئے باتھ روم
میں چلی گئی تھی۔۔

پیچھے تعزیز نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک گہرا سانس
بھرا تھا۔

زرانیل اسے بتا چکا تھا کہ ابر شم کی گاڑی کی بریکس فیل کی گئی
تھیں۔

وہ جان چکا تھا یہ حرکت کس نے کی ہو گی لیکن اب آئزم غائب تھا وہ زیادہ دن تعزیز کی گرفت سے دور نہیں رہ سکتا تھا۔

تعزیز اس سب میں ابر شم کو انوالو ہر گز نہیں کرنے والا تھا اسے خود ہی اس ائزم کو ڈھونڈنا تھا سفرا تو ویسے ہی پاکستان چھوڑ کر لندن جا چکی تھی اور لابیشا سے تعزیز کو ایسی حرکت کی امید نہیں تھی یہ سب ائزم نے ہی کیا تھا۔

وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اس متعلق سوچے جا رہا تھا جب اس کا سیل فون بجا کال زرانیل کی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ کیوں کال کر رہا ہے یقینا وہ اس سلسلے میں ہی اس سے بات کرے گا ۔

ہاں بول زرانیل۔۔۔؟؟؟"وہ لیٹے لیٹے ہی فون کان سے لگائے "
بولا تھا۔

کچھ پتہ چلا کس نے کیا وہ سب کچھ؟؟؟"اشارہ گاڑی کے بریکس "
کی طرف تھا کہ کس نے فیل کروائے تھے ۔

نہیں لیکن زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہے"وہ لاپرواہی سے بولا تھا "
جس پر زرانیل نے فون کو گھورا تھا جیسے فون نہیں تعزیز خان خوٗد
اس کے سامنے ہو اوٗر وہ اسے گھور رہا ہو۔

کیسے پریشانی کی بات نہیں ہے تعزیز تمھاری گاڑی کی بریکس جس "
نے فیل کروائی تھیں وہ یہ حرکت دوبارہ بھی کر سکتا ہے تم اس چیز
کو اتنا لائٹ کیوں لے رہے ہو آگر تمھیں نہیں پتہ ہے کہ وہ

انسان کون ہے تو سمجھ میں آتا ہے لیکن کیا تمھیں کسی پر شک ہے
"جو ایسی حرکت کر سکتا ہے؟؟؟

ہاں ہے لیکن اسے میں خوٗد دیکھوں گا تمھیں پریشان ہونے کی "
ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یہ میرا معاملہ ہے میں جانتا ہوں گاڑی کی
بریکس فیل کر کے کس نے مجھے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی
لیکن اس کی زد میں ابر شم آ گئی۔۔۔۔"وہ زرانیل کے بار بار پوچھنے
پر بتایا چکا تھا اسے لیکن آئزم کا نام نہیں لیا تھا اس نے۔۔۔۔

واٹ تم پھر اتنے ریلکس کیسے ہو؟؟؟"زرانیل غصے میں آیا تھا۔"

تجھ سے بعد میں بات کروں گا میں۔۔۔"وہ اپنی بات کرتا کال "
کاٹ چکا تھا لیکن جیسے ہی پیچھے مڑا ابرشم کو دیکھ کر اس کی آنکھوں
میں حیرتِ ابھری تھی۔۔۔۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 141

••••

تعزیز نے پریشانی سے ابرشم کو دیکھا تھا جو اس کے پیچھے کھڑی تھی
چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس کی ساری باتیں سن چکی
ہے وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اُسے دیکھنا تھا یقینا وہ سب جان چکی

تھی وہ ابر شم کو اس معاملے میں ہر گز انوالو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب اسے مطمئن کیسے کرتا۔

"!وہ ابر شم کو خاموش دیکھتے اُس کی طرف بڑھا تھا جو "کیا ہوا؟؟ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی جیسے یقین نہیں کر پا رہی ہو کہ تعزیز اس سے اتنی بڑی بات چھپا رہا تھا۔

وہ خود بھی تو یہ سوچ رہی تھی یعنی یہ محض اس کی سوچیں نہیں تھیں بلکہ یہ سچ تھا سچ میں تعزیز پر مرڈر اٹیک ہوا تھا لیکن کس نے کروایا۔

کیا تعزیز اس انسان کے بارے میں جانتا تھا آگر جانتا ہے تو خاموش کیوں ہے۔

بہت سے سوال ابر شم کے ذہن میں چل رہے تھے جن کا جواب اسے تعزیز ہی دے سکتا تھا۔

"تم سب جانتے تھے؟؟؟"وہ بھیگے لہجے میں پوچھنے لگی تھی تعزیز نے لبوں کو دباتے ہوئے اُسے دیکھا تھا جس بارے میں وہ بات کر رہی تھی تعزیز اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

"میم پلیز ریلکس یہ آپ کا درد سر نہیں ہے میں سب کچھ خوُد دیکھ لوں گا آپ کو پریشان نہیں ہونے کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی مشکل سے آپ کی طعیبت سنبھلی ہے آپ کی اور آپ پھر سے اتنی ٹینشن لے رہی ہیں۔۔۔"وہ ابر شم کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن ابر شم نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا.

مجھے پہلے بتاؤ کون ہے وہ؟!جس نے تمھیں مارنے کی کوشش "
کی!!میں اس کی جان لے لوں گی ہمت کیسے ہوئی اس کی یہ گھیٹا
حرکت کرنے کی۔۔۔"وہ زور سے چلائی تھی اس وقت ابرشم اپنے
حواس میں نہیں لگ رہی تھی اُس کا یہ ری ایکشن تعزیز نے
ایکسپکٹ نہیں کیا تھا۔

میم ایسا کچھ نہیں ہے میں بس زرانیل کو مطمئن کرنے کی کوشش "
کر رہا تھا ورنہ مجھ سے بھلا کسی کی کیا دشمنی مجھے کون جان سے
مارنے کی کوشش کر سکتا ہے آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی
ہیں۔۔"وہ ابرشم سے نظریں چراتے ہوئے جھوٹ بول رہا تھا۔

تعزیز کو لگتا تھا کہ یہ جھوٹ ضروری ہے ورنہ ابرشم ایسے ہی
پریشان ہوتی رہے گی۔

نہیں جھوٹ بول رہے ہو تم!!میری آنکھوں میں دیکھو تم !!بتاؤ "
مجھے سب سچ سچ گاڑی کی بریکس فیل کروائی گئ تھیں مُجھے پتہ چل
گیا تھا کیونکہ اُس کو کنٹرول کرنا اُس وقت بہت مشکل ہو رہا تھا اور
میں نے کوشش بھی بہت کی تھی اُسے کنٹرول کرنے کی لیکن نہیں
"کر سکی۔۔۔

آپ کو جاننے کی کیا ضرورت؟؟"!وہ اُسے اس سب سے دور رکھ "
رہا تھا اور وہ تھی کہ مذید اس سب میں انوالو ہو رہی تھی۔

تم مجھے بتاتے کیوں نہیں ہو؟"!!وہ تعزیز کا ہاتھ تھام چکی تھی جس "
طرح وہ پینک ہو رہی تھی کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اپنی طعیبت ہی
خراب کر لیتی اگر اسے تعزیز نہیں بتاتا تو۔

ادھر آئیں۔۔۔"وہ اسے لیے صوفے کی طرف بڑھا تھا وہ پہلے ہی "
اتنی مشکل سے ٹھیک ہوئی تھی وہ اسے پھر سے بیمار نہیں دیکھ سکتا
تھا۔

بتاؤ اب مُجھے ساری بات۔۔۔؛؛"وہ تعزیز کو خاموش دیکھ کر خوُد "
ہی بول پڑی تھی۔

دیکھیں آپ کا اس ایکسڈنٹ سے کوئی لنک نہیں تھا آپ کی بس "
اتنی غلطی تھی کہ آپ میری گاڑی میں بیٹھ گئی تھیں جس کی وجہ
سے آپ کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا ورنہ وہ جال میرے لیے بچھایا گیا تھا
جس کی زد میں آپ آگئی تھی جس کی وجہ سے میں بہت گلٹی فیل
کر رہا ہوں ابھی تک۔۔۔"وہ ابر شم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
تھامے نرمی سے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

یہ سب میں جانتی ہوں تعزیز جس نے یہ کروایا ہے اس انسان "
کے بارے میں بتاؤ مجھے اوَر ہاں تمہیں گلٹی فیل کرنے کی ضرورت
نہیں ہے مجھے تو اچھا لگا کہ تم پر آئی مصیبت میرے سر آ گئی ورنہ
اگر اُس کنڈیشن میں تم ہوتے تو میں کیا کرتی میں نے تو مر۔۔۔"وہ
مزید نہیں بول سکی تھی کیونکہ تعزیز نے اس کے لبوں پر اپنی
بھاری انگلی رکھتے ہوئے اُسے خاموش کروایا تھا۔

خبر دار جو لفظ منہ سے نکلا آپ کے تو آپ جس وقت زندگی اور "
موت کی جنگ لڑ رہی تھیں تب میری کیا حالتِ تھی آپ شاید
سمجھ نہیں سکتی ہیں پل پل مرا میں آپ کے بغیر تب سمجھ آیا کہ
تعزیز تو ابر شم کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ ابر شم کا چہرہ اپنے
ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اُس کی گرین آنکھوں میں آپنی گہری کالی

آنکھیں گاڑے پہلی بار شاید اتنے واضح لفظوں میں اپنی محبت کا اظہارِ کر رہا تھا۔

ابر شم تعزیز خان بھی تعزیز خان کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے تم " سے شدید محبت کرتی ہوں لیکن مجھے اُس انسان کے بارے میں جاننا ہے تعزیز تم کیوں نہیں بتا رہے ہو مجھے کہ وہ کون ہے۔۔۔؟؟؟"وہ رونے لگی تھی شاید اُسے پتہ تھا مقابل اس کے آنسو برداشت نہیں کر سکے گا اوٗر ہوا بھی کچھ یوں ہی تھا۔

یہ آنسو کسی اوٗر کے لیے؟"!تعزیز نے ابر شم کے رخساروں پر " بہتے آنسو کو اپنے ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے سرد آواز میں پوچھا تھا ابر شم کسی اوٗر کے لیے آنسو بہائے یہ بات وہ بھلا کہاں برداشت کر سکتا تھا۔

اس کا سرد انداز دیکھتے ہوئے ابر شم کے آنسوؤں میں مزید تیزی آئی تھی۔

ابر شم سٹاپ کرائنگ۔۔۔۔)ابر شم رونا بند کریں۔۔"وہ سختی سے " بولا تھا۔

بتا کیوں نہیں ہو رہے ہو تم؟"!!وہ جاننے کے لیے بے تاب تھی " لیکن وہ تھا کہ اسے کچھ بتا نہیں رہا تھا۔

آپ کیا کریں گی اس کے بارے میں جان کر؟؟"وہ کسی طرح " ابر شم کا دھیان بھٹکانے کی کوشش میں تھا لیکن سامنے بھی ابر شم تھی کیسے اُس کی بات میں آ جاتی۔

تم نہیں بتانا چاہتے ہو ناں؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تھی "
جس پر تعزیز نے بنا کسی تردد کے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

تو ٹھیک ہے میں زرانیل سے پوچھ لوں گی جا رہی ہوں ناں پتہ "
چل ہی جائے گا مُجھے لیکن تم مجھ سے کسی نرمی کی امید نہیں رکھنا
میں جو اس انسان کے ساتھ کروں گی ناں مجھ سے تم کچھ کہنے کی
کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"وہ اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش
کرنے لگی تھی۔

خبر دار جو زرانیل سے اس بارے میں بات کی تو وہ پہلے ہی کافی "
اپ سٹ ہے مزید بات کریں گی تو اُسے مزید پریشانی ہو گی میں
چاہا رہا تھا کہ فنکشن کے بعد آپ کو سکون سے سب بتا دوں گا
ایسے آپ فنکشن بھی ٹھیک سے اٹینڈ نہیں کر سکیں گی۔۔۔"وہ

اُسے پیار سے بہلانے لگا تھا کیونکہ غصے کا تو کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا

۔

تعزیز تمھیں لگتا ہے اتنی امپورٹنٹ بات کا میں ویٹ کروں گی " مجھے ابھی جاننی ہے اسی لمحے میں فنکشن میں بھی نہیں جاؤں گی آگر تم نے مجھے کچھ نہیں بتایا تو۔۔۔"وہ ایک اوٗر سوچ دماغ میں لاتے ہوئے بولی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ اب وہ انکار نہیں کرے گا۔

تو ٹھیک ہے دونوں نہیں جاتے ہیں مُجھے ویسے بھی وہاں جانے میں " کوئی انٹرسٹ نہیں ہے آپ کی وجہ سے جا رہا تھا اب نہیں جانا پڑے گا ہمیں ہم یہیں رہتے ہیں جانے کی ضرورت کیا ہے۔۔۔"وہ

ابر شم کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے اُسے ایک بار پھر سے اپنے حصارِ میں قید کر چکا تھا۔

تعزیز۔۔۔"وہ چلائی تھی یہ انسان کیوں ہمیشہ اسے ایسے ہی زچ " کرتا تھا کبھی جو وہ اس کے پوچھنے پر کسی چیز کا صحیح سے جواب دے دے نہیں ہمیشہ وہ ہمیشہ یہی کرتا تھا۔

جانے دو مجھے۔۔۔"وہ بھیگی آنکھیں صاف کرتے ہوئے بولی تھی " اس سے خفا بھی ہو چکی تھی لیکن تعزیز کہاں برداشت کر سکتا تھا اس کی ناراضگی اس نے سوچا کہ وہ ابر شم کو سب سچ ہی بتا دے تا کہ اسے کم سے کم ساری سچائی کا معلوم تو ہو۔

ٹھیک ہے بتاتا ہوں آپ کو سب کچھ تاکہ آپ کو جو یہ سب "
جاننے کا تجس ہو رہا ہے ناں وہ ختم ہو جائے اوُر آپ کو پتہ چل
جائے کہ آپ کو دھوکا آپ کے کتنے قریبی انسان سے ملا ہے اور
آپ کو اس کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں چل سکا کبھی۔۔۔"وہ
سنجیدگی سے بولا تھا بات ہی ایسی تھی ۔

کیا مطلب؟؟میرا قریبی انسان؟؟کون؟!کس کی بات کر رہے ہو "
تم؟؟ مجھے میرے کسی انتہائی قریبی انسان نے دھوکا دیا ہے !!
مطلب جس نے تمھیں جان سے مارنے کی کوشش کی اس کا لنک
میرے سے ہے یہی کہنا چاہا رہے ہو تم؟؟"!وہ پریشان ہوئی تھی۔

ہاں وہ ائزم ہے جس نے مُجھے مارنے کے لئے یہ ساری پلاننگ کی "
آپ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہیں وہ انسان آپ کی

لائف میں آیا تھا آپ کی پراپرٹی کے لیے دولت اوَر پیسوں کے لیے اسے کسی نے آپ کی لائف میں بھیجا تھا وہ انسان آپ کو شروع دن سے دھوکا دے رہا تھا وہ تو اسے برلن کی کمپنی میں جاب ملی تو وہ یہاں سے چلا گیا ورنہ اب تک وہ انسان آپ کو نا قابلِ تلافیِ نقصان پہنچا چکا ہوتا اوَر جب وہ واپس آیا جانتی ہیں وہ ایک سال سے پہلے کیوں واپس آیا؟؟ آپ کیسے جانتی ہوں گی !!! میں بتاتا ہوں وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر پاکستان آیا تھا۔۔۔"تعزیز بولتے بولتے رکا تھا کیونکہ ابرشم کے چہرے کے تاثرات اسے پریشان کر رہے تھے وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام چکی تھی ۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔؟؟"وہ شاید یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ "
آئزم اسے اتنا بڑا دھوکا دے سکتا ہے ہاں وہ مانتی تھی کہ اب اس
کے دل و دماغ میں کئی بھی ائزم نہیں تھا وہ تعزیز سے محبت کرتی
تھی اور تعزیز اس کے لیے اس کا سب کچھ تھا لیکن وہ اپنی ماضی
میں کی گئی غلطیوں پر پچھتاوے میں مبتلا ہوئی تھی۔

سب سے زیادہ اسے اس بات نے ہرٹ کیا کہ وہ شادی شُدہ تھا۔

کیوں رو رہی ہیں ائزم کے لیے ابھی تو بہت کچھ سننا باقی ہے آپ"
اس ائزم کے لیے آنسو بہائیں مُجھے یہ چیز گوارہ نہیں ہے اس کے
لیے آپ کی آنسو نکلے یہ میں برداشت نہیں کروں گا
ابرشم۔۔۔"وہ اسی وجہ سے تو کترا رہا تھا ابرشم کو سب بتانے سے

اوٗر اب وہ پھر سے یہ سب ہی کر رہی تھی یعنی اس ائزم کے لیے وہ رو رہی تھی۔

ائزم کے لیے میں بھلا کیوں آنسو بہانے لگی تعزیز میرے لیے وہ " اب اتنی اہمیت نہیں رکھتا ہے کہ میں ائزم کے لیے آنسو بہاوں مُجھے بس خوٗد کے بہت برا لگ رہا ہے مطلب وہ انسان مجھے دھوکا دیتا رہا اوٗر میں کتنی بڑی بیوقوف تھی جو اس کی چالاکیاں سمجھ ہی نہیں سکی کہ وہ انسان بھلا کب میرے ساتھ مخلص رہا ہے۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتی چہرہ ہاتھوں میں چھپا چکی تھی۔

مزید شاید وہ کچھ سننے کی ہمت نہیں رکھتی تھی لیکن ابھی تو بڑے بڑے انکشافات ہونے باقی تھے ۔

ائزم آپ سے ملنے سے پہلے شادی شدہ تھا وہ آپ کی زندگی میں "
لابیشا کے کہنے پر آیا تھا آپ لابیشا کو تو پہلے سے جانتی تھی دوست
جو تھی آپ کے ساتھ تھی ناں یونی میں لیکن آپ شائد اُسے بھول
گئی لندن جانے کے بعد پر وہ نہیں بھولی وہ ائزم کی کزن تھی ائزم
کی بیوی جس کے کہنے پر ائزم نے آپ سے جھوٹی محبت کا ڈرامہ
کیا۔۔۔"تعزیز جیسے اب بات بتانا چاہتا تھا۔

واٹ؟؟؟"ابر شم تو سچ میں لابیشا کو بھول چکی تھی لیکن تعزیز "
اسے یہ سب کیا بتا رہا تھا لابیشا اوُر ائزم یعنی وہ دونوں ہی ایک
پلان کرتے اس کی زندگی میں آئے تھے۔

ہاں اوُر یہی نہیں بلکہ وہ جب آپ کی لائف میں واپس مطلب "
ہماری شادی کے بعد تو تب لابیشا بھی ہمارے آفس کیوں جانتی ہیں

وہ اس لیے کہ آئزم نے اُسے طلاق دے دی تھی اور ائزم آپ کے پیچھے یہاں اوٗر وہ آئزم کے پیچھے لیکن یہاں آتے اسے میں پسند آ گیا تھا۔۔۔"وہ ابر شم کو دیکھنے لگا جس کے چہرے کے تیور بگڑے تھے یہ بات سن کر یعنی تعزیز جانتا تھا کہ لابیشا اسے پسند کرتی ہے ۔

وہ کچھ بولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن تعزیز نے اُسے خاموش کروا دیا تھا۔

میری بات سن لیں پھر جو کرنی ہو کیجیے گا۔۔۔"وہ جانتا تھا وہ شکوہ " کرے گی کہ تم پہلے سے جانتے تھے وہ تم میں انٹرسٹڈ ہے ۔

وہ مُجھے پسند کرتی تھی لیکن میں نے اُسے کبھی دیکھا تک نہیں یہ "
بات جانتی ہیں یہ سفرا اوُر اُسکا پلان تھا جو تصویریں آپ کو بھیجی
گئی وہ ان کی سازش تھی تاکہ آپ اُنہیں دیکھ کر مجھ سے بد گمان
"ہو جائیں۔۔۔

ویٹ آ منٹ تم کیسے جانتے ہو تصویروں کے بارے میں؟؟میں "
نے تم سے کچھ نہیں کہا تھا ان کے بارے میں کیونکہ میں جانتی
تھی کہ وہ فیک تھیں۔۔۔"وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

یہاں آپ نے عقل مندی کا مظاہرہ کیا تھا ورنہ مجھے امید نہیں "
تھی کہ آپ ہر چیز کو لے کر جیسے پینک ہو جاتی ہیں اُن تصویروں
کو دیکھ کر آپ کچھ ایسا ہی کریں گی۔۔۔"وہ مسکرایا تھا پہلی بار اس
کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی جو ابرشم نے دیکھی تھی ۔

وہ تصویریں میں نے کیسے دیکھی مُجھے کیسے پتہ چلا ان کے بارے "
میں یہ سب آپ چھوڑیں بلکہ یہ سوچیں کہ اس کے بعد سفرا کہاں
غائب ہوئی خیر وہ ہمارے لئے اتنی اہم نہیں ہے کہ ہم اسے
سوچیں۔۔۔ ائزم کو یہاں انیکسی میں رکھنے کا فیصلہ آپ کا غلط تھا
آپ نے تو دوست سمجھ کر اس کہ ہیلپ کی لیکن کیا آپ یہ بات
جانتی ہیں اُس نے ہارشم اوَر گرینی کو میرے خلاف کرنے کی
کوشش کی تھی۔۔۔"وہ ابرشم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے
لگا تھا۔

ابرشم کچھ بول نہیں پا رہی تھی مطلب اتنی ساری باتیں تھیں جن
سے وہ انجان تھی اُسے تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا آئزم نے یہ حرکت
کب کی۔

مُجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ کتنی انجان رہی میں اس سب کے بارے "
میں مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اسے دیکھتے بے بسی سے بولی
تھی۔

پلیز آپ اپ سٹ مت ہوں میں اس وجہ سے آپ کو کچھ نہیں "
بتا رہا تھا کہ آپ پریشان ہو جائیں گی اور ویسے بھی ائزم جہاں سے
بھاگ چکا ہے جو حرکت اس نے کی اس کے بعد وہ بھلا کیسے یہاں
رکتا بھاگ گیا ہے لیکن مجھ سے بچ نہیں سکے گا۔۔۔"وہ آخری
بات ابرشم کو بتاتے ہوئے خاموش ہو گیا تھا۔

تعزیز تم سب جانتے تھے تو مُجھے کیوں نہیں بتایا اس بارے میں "
کچھ اتنی باتیں تمہیں پتہ تھیں لیکن تم نے مجھ سے کبھی ڈسکس
کیوں نہیں کی۔۔۔"یہ سوال اس کے دماغ میں آیا تھا وہ بہت

افسردہ تھی اُسے ائزم کی طرف سے ملنے والے دھوکے نے جیسے بہت اپ سٹ کیا تھا۔

لابیشا اس کے ساتھ ہوتی تھی اب اسے آہستہ آہستہ سب یاد آ رہا تھا بہت بیوقوف تھی وہ جو کچھ سمجھ نہیں سکی کہ ائزم کیوں اچانک سے اس کی زندگی میں آیا اوٗر پھِر اسے خود پر غصہ آیا کہ وہ کیوں آئزم کی جھوٹی محبت کو سچی سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ شاید اس کا کوئی اچھا ایکٹ تھا جو اس کی زندگی میں تعزیز آیا ورنہ اس کے ساتھ کیا ہوتا یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

میں کیسے بتاتا آپ کو میرا ابھی بھی کوئی ارادہ نہیں تھا یہ سب کچھ" آپ کو بتانے کا بس آپ کی ضد کی وجہ سے بتایا ورنہ کچھ باتیں

ایسی ہوتی ہیں جو راز ہی رہیں تو اچھا ہوتا ہے ورنہ بہت ساری چیزیں ہمارے لئے خراب ہو جاتی ہیں۔۔۔"وہ ابر شم کو اپنے حصار میں لیتے اُس کے بالوں پر بوسہ دے چکا تھا۔۔۔۔

"لیکن تم مجھے بس یہ بتاؤ وہ تصویریں کیسی دیکھی تھیں تم نے سفرا نے وہ مجھے بھیجی تھیں لیکن میں نے تم سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا ان کے بارے میں پھر تم کیسے ان کے بارے میں جانتے ہو۔۔۔"یہ ہی ایک چیز اسے زیادہ ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔

"آپ کے فون سے۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ سے انجان ہوں نہیں آپ کی سوچوں میں کیا چل رہا ہے آپ کے چہرے پر صاف لکھا ہوتا ہے اوٗر جس دن سفرا نے وہ تصویریں آپ کو بھیجی تھیں۔۔میں نے آپ کو پریشان دیکھا تو رہ نہیں سکا آپ کا فون

چیک کیا اور اسی رات پہنچ گیا سفرا کے گھر اور اس سے ساری سچائی اگلوا لی تھی۔۔"وہ ریلیکس سا ہو کر بولا تھا جس پر ابرشم کی آنکھوں کی حیرت میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔۔

"واٹ یو تم نے میرا فون کب چیک کیا؟؟"وہ اُسے دیکھتے ہوئے اُسے گھورنے لگی تھی مطلب وہ اتنی لاپرواہ تھی کہ تعزیز نے اُس کا فون چیک کیا اوُر اُسے پتہ ہی نہیں چلا ۔

"آپ پریشان تھیں اوُر آپ کو پریشان میں دیکھ نہیں پایا تبھی آپ کا فون دیکھا کیونکہ آپ فون ہاتھ میں پکڑے اچانک سے پریشان ہوئی تھیں تبھی مُجھے لگا ہو سکتا ہے کہ کوئی پروبلم ہو۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے ایسے بول رہا تھا جیسے ابرشم کا فون چیک کرنا اس کے لئے کوئی نارمل بات ہو۔

تم کیسے پتہ چل گیا تھا تعزیز کہ میں پریشان ہوں تم مجھے اتنے غور" سے دیکھتے ہو کیا مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے اوُر اب ائزم کا بتاؤ کیا کرنا ہے میں اُسے ایسے ہی نہیں جانے دوں گی۔۔۔"وہ پہلے تع تعزیز سے جو پوچھ رہی تھی وہ درمیان میں کٹ کرتے ائزم کے بارے میں پوچھنے لگی تھی کیونکہ اُسے ابرشم ایسے ہی نہیں جانے دینے والی تھی ۔

اس کے ساتھ جو کرنا ہے میں نے کرنا ہے آپ اس معاملے سے " دور رہیں گی یہ میری وارننگ ہے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اُسے مسئلہ مجھ سے تھا تو اب جواب بھی میں ہی اسے دوں گا اوُر اپنے طریقے سے دوں گا آپ کو اس سب میں شاملِ ہونے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ وارننگ دے رہا تھا انداز سرد تھا ابرشم اسکا سرد انداز محسوس کرتے بمشکل خوٗد پر کنٹرول کر سکی تھی۔

تم کیا کرو گے تعزیز؟"!!وہ جاننے کے لیے بے قرار تھی کہ آخر "
وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بھلا ۔

میں جو کروں گا وہ آپ دیکھ لیجیے گا لیکن ابھی کے لیے آپ تیار "
ہو جائیں آپ کو دیر نہیں ہو رہی اب اگر نہیں ہو رہی ہے تو کچھ دیر۔۔۔"وہ پٹڑی سے اتر رہا تھا اوٗر ابرشم کو خطرہ محسوس ہوا تھا۔

نہیں تم نے بھی تو تیار ہونا ہے اٹھو۔۔۔"وہ اُس کی گرفت سے "
خوٗد کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ساتھ شاور لیں؟؟؟"مقابل کا رومانٹک موڈ آون ہوا تھا ابر شم نے "
دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

وہ کبھی تعزیز کے ساتھ شاور لینے کا رسک نہیں لینے والی تھی۔

نو"!!وہ صاف صاف کر گئی تھی یہ بندہ اوَر اسکی بے باکیاں وہ "
برداشت کر نہیں سکتی تھی ہاں وہ شائے نیچر کی نہیں تھی اُسے یہ
سب پسند بھی تھا لیکن تعزیز تو کچھ زیادہ ہی تھا جسے وہ برداشت
نہیں کر سکتی تھی اور اس وقت اُسے اپنی تیاری مکمل کرنی تھی
تعزیز کے ساتھ شاور لے کر وقت برباد نہیں کرنا تھا کیونکہ اُس کو
پتہ تھا یہ اتنی آسانی سے پھر باتھ روم سے باہر نہیں آنے دے
گا۔

کیوں"!!وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔"

وجہ اچھے سے جانتے ہو تم بس میرے منہ سے سننا اچھا لگ رہا "
ہے ناں تمھیں تو میں نہیں بتا رہی ڈئیر ہبی۔۔۔"وہ تعزیز کے سینے
پر سر رکھتے ہوئے اُس کا ناک کھینچتے ہوئے بولی تھی۔

بتا دیں۔۔"تعزیز نے ابر شم کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے "
اُسے اپنے قریب کرتے کہا تھا جس پر ابر شم سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا
کرنے والا ہے۔

ہاں یہ تو وہ کر سکتی تھی کم سے کم یہ شاور لینے سے زیادہ آسان تھا
اس کے لئے تبھی وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے لبوں

پر اپنے لب رکھتے ہوئے اُس کی سانسوں سے سانسیں الجھا چکی تھی۔

تعزیز مسکرایا اور کافی بے باکی سے اس کے لبوں کو اپنی سلگتی گرفت میں قید کرتے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا۔

ابرشم بھی اس کے لمس میں اس کا پورا پورا ساتھ دینے لگی تھی لمحے سرکنے لگے تھے خاموشی سے وہ دونوں ایک دوسرے کی سانسوں میں سانس ملاتے جیسے اس پل اب بھول گئے تھے۔

ابرشم کی سانس پھولنے لگی تو پھر تعزیز نے نرمی سے اُس کے لبوں کو آزاد کیا تھا وہ تعزیز کے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔

جو اب نرمی سے ابرشم کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اُسے کچھ پرسکون کر رہا تھا۔

پھر نرمی سے اُسے چھوڑا کیونکہ کافی لیٹ ہو چکی تھی ابرشم مسکراتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی تھی جبکہ تعزیز سوچوں میں گم تھا۔

وہ ہوسپٹل میں شمس خان سے بات کرنے والا تھا لیکن پھر نہیں کر سکا تھا وہ لوگ اتنے قصوروار نہیں تھے جتنا تعزیز اُنہیں سمجھ رہا تھا تو وہ اُنہیں معاف کر سکتا تھا۔

ہاں بس یہی کر سکتا تھا کہ اُنہیں معاف کر دیتا اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کرنے والا تھا اور آج حویلی وہ بس ابرشم کی خواہش کی

وجہ سے جا رہا تھا کیونکہ وہ کسی کو بات کرنے کا موقع نہیں دینے والا تھا اس کے بس ابر شم اہم تھی۔

وہ کافی دیر تک سوچو میں گھیرا رہا تھا جب اس کا فون بجا تھا یہ کام اس کے دوست کی تھی جسے اس نے ایک امپورٹنٹ کام دیا ہوا تھا تعزیز نے ایک نظر ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا ابر شم کے سامنے وہ یہ کام اٹینڈ کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔

پہلے بھی وہ سب جان چکی تھی اگر اب اسے مذید کچھ پتہ چلے تعزیز ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا سو اسے احتیاط کرنی تھی وہ ٹیرس پر رینک تھامے کھڑا سنجیدگی سے کسی سے بات کرنے لگا تھا۔

.....

ابرشم ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو میکسی میں ملبوس کھلے ہوئے بالوں میں بہت پیاری لگ رہی تھی چہرے پر پھیلی کچھ لٹیں اس کے رخساروں کو چھو رہی تھیں وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی لیکن نظر تعزیز کو ڈھونڈ رہی تھی جو روم میں کئی اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔

خیر اچھا تھا ورنہ اسے اس روپ میں دیکھ کر وہ مذید نے باکیاں دکھانے لگ جاتا جو ابر شم اس وقت افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

تبھی وہ اپنی جیولری اؤر کچھ دوسرا سامان لے کر پھپھو کے کمرے میں چلی گئی تھی اُس کے بالوں کی کٹنگ کی وجہ سے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کونسا ہیئر اسٹائل بنائے ۔

تو اس نے سوچا کہ وہ پھپھو کی ہیلپ لے لے۔

اچانک سے اُسے ائزم کا خیال آیا سارا موڈ خراب ہو گیا تھا خود کی بیوقوفی پر جی بھر کر تاؤ آیا تھا وہ کیسے ائزم کے ہاتھوں بیوقوف بنتی رہی تھی۔

اؤر اگر وہ ائزم سے شادی کر لیتی تو؟؟؟

نجانے کیا ہوتا اس کے ساتھ اسے تو تعزیز پر حیرتِ ہوئی تھی مطلب وہ سب جانتا تھا لیکن پھر بھی اس نے ابر شم سے سب کچھ چھپایا۔

خیر وہ پہلے بتاتا تو بھی ابر شم کو کونسا یقین ہونا تھا تعزیز پر لیکن ائزم کو وہ ایسے نہیں چھوڑنے والی تھی۔

"دیکھ لوں گی تمھیں میں مسٹر ائزم میرے شوہر کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے تم نے ایسے نہیں جانے دوں گی تمھیں تم کئی بھی چھپ کر بیٹھ جاؤ مجھ سے نہیں بچ سکو گے۔۔۔"وہ دل ہی دل میں یہ بات سوچ رہی تھی۔

تعزیز کے سامنے اسے نارمل ری ایکٹ کرنا تھا ورنہ آگر اسے شک ہو گیا تو وہ ضرور ابر شم کو ایسا کچھ کرنے سے منع کرے گا لیکن ابر شم نہیں رکنے والی تھی اُسے پتہ تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اوٗر کب کرنا ہے ۔

"!!!بچو گی تو تم بھی نہیں لابیشا

وہ آئزم اوٗر لابیشا کے بارے میں سوچتے سوچتے کافی آگے کی سوچنے لگی تھی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ خیالوں سے نکلی تھی اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا سامانِ صحیح کرتے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

میڈ اسے گرینی کا میسج دے رہی تھی کہ سب لوگ ریڈی ہیں بس آپ کا انتظار ہو رہا ہے ابرشم اس کے ساتھ باہر نکلی تھی اور گرینی کے کمرے کی طرف گئی تھی یہاں پھپھو بھی موجود تھیں سو وہ اُن کے پاس چلی آئی تھی۔

سمپل سی بھی وہ اُنہیں بہت پیاری لگی تھی ابرشم نے کافی حد تک خود کو نارمل رکھا ہوا تھا ہاں اسے اس بات کی خوشی تھی کہ تعزیز اس کے ساتھ جا رہا تھا فحال اسے فنکشن پر فوکس کرنا تھا باقی باتیں بعد میں ۔

آبی واؤ اس ڈریس میں تو بہت پیاری لگ رہی ہو میرق "

بچہ۔۔۔"ہارشم کی موم نے ابرشم کو گلے لگایا اور اس کے ماتھے پر پیار کیا ابرشم مسکرائی تھی جو اب اس کے کہے بغیر ہی اس کے

بالوں کو سٹ کر رہی تھیں وہ اکثر لندن میں بھی ابر شم کے بال بناتی تھیں۔۔۔۔۔

"گرینی کچھ تزب سے پوچھنے لگی تھیں "آبی تعزیز وہ جائے گا کیا؟!؟ اُنہیں نجانے کیوں یہ خدشہ تھا کہ وہ جانے سے انکار کر دے گا اوَر پھر وہ وہاں سب کو کیا جواب دیں گی جو تعزیز کی راہ تک رہے تھے۔

"ابر شم نے مسکراتے ہوئے اُنہیں یہ بات "گرینی وہ جائے گا۔۔۔ بتائی تھی جسے سننے کے بعد وہ بھی مسکرائی تھیں جبکہ حیران تو اس کی پھپھو بھی ہوئی تھیں۔

وہ تعزیز کی اس کی فیملی سے نفرت کی وجہ جان چکی تھیں اُنہیں تو تعزیز ہی ٹھیک لگ رہا تھا۔

کیونکہ اس وقت وہ عمر کے جس حصے میں تھا وہاں ایسی باتیں اکثر بچوں کے زہن میں نقش ہو جاتی ہیں اوَر پھِر تعزیز کی نفرت جائز بھی تھی۔

پر وہ رب معاف کروانے والوں کو پسند کرتا ہے اسے معاف کرنے والے لوگ پسند ہیں۔وہ بھی تو اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے بندے کے گناہ معاف معا دیتا ہے۔

آبی تم سچ کہہ رہی ہو؟؟"!اُنہیں جیسے یقین نہیں ہوا تھا کہ وہ " ابرشم جو کہہ رہی ہے وہ سچ کہہ رہی ہے لیکن ابرشم کے چہرے

کے تاثرات دیکھ کر اُنہیں بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مزاق کر رہی ہے۔

" جی گرینی میں بھی ٹھیک سچ کہہ رہی ہوں یہ تعزیز کا اپنا فیصلہ ہے میں نے بس اس سے پوچھا تھا اوَر ویسے بھی مُجھے لگتا ہے وہ اب اپنی فیملی کی طرف سے نرم ہو رہا ہے ویسے یہ آچھا ہی ہے میں چاہتی ہوں وہ سب کے ساتھ اچھے سے بیہیو کرے۔۔۔"ابر شم گرینی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر اُنہوں نے سر ہلایا تھا۔

" ماشاءاللہ یہ تعزیز کا فیصلہ بہت اچّھا ہے سب لوگوں کو اس کے فیصلے سے بہت خوشی ہو گی تم جلدی سے تیار ہو جاؤ میں زرا ہارشم کو دیکھ لوں بایر کافی سارے مہمان آ گئے ہیں مُجھے لگتا ہے ہمیں

اب گاؤں کے لیے نکل جانا چاہیے۔۔۔"وہ ابر شم کا ماتھا چومتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھیں ۔

پیچھے ابر شم کو ہار شم کی موم تیار کرنے لگی تھیں ۔

پھپھو"!!ابر شم کے دل میں نجانے کیا سمائی کہ وہ اُنہیں بلانے لگی " تھی وہ جو اس کے بالوں میں پنز لگا رہی تھیں اسے دیکھنے لگی تھیں

۔

بولو بیٹا۔۔۔"اُنہوں نے اُسے سمپل سا تیار کیا تھا وہ میک اپ " وغیرہ ویسے بھی نہیں کرتی تھی سو انہوں نے بس اسے لپسٹک لگائی تھی وہ بھی تھوڑی لائٹ سی اوٗر اس کے بالوں کو کٹنگ کے حساب سے پیچھے کھلا چھوڑ دیا تھا۔

اوڑھ دوپٹہ اس کے گرد سٹ کیا تھا۔

وہ بالکل تیار ہو چکی تھی اوڑھ بہت پیاری بھی لگ رہی تھی کہ پھپھو اسے دیکھ کر دل ہی دل میں کئی بار ماشاءاللہ بول چکی تھیں۔

"پھپھو آپ کو تعزیز کیسا لگا؟"!وہ نجانے کیوں تعزیز کے بارے میں پوچھنے لگی تھی اُنہوں نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا جیسے اس کے سوَال کا مطلب نہیں سمجھ سکی ہوں۔

"!مطلب آبی؟؟"

مطلب یہ پھپھو کہ آپ کو وہ کیسا لگا؟"وہ اب ان کا ہاتھ تھام چکی تھی جس پر وہ مسکرائی تھیں۔

بہت اچّھا میری آبی کے لئے پروفیکٹ لائف پارٹنر۔۔۔ تمھیں پتہ "
ہے آبی جب میں یہاں آئی تھی تو مجھے لگا تھا کہ وہ تمھارے لیے
ٹھیک نہیں ہے دل میں کچھ وسوسے بھی آئے تھے لیکن جب تمہارا
ایکسڈنٹ ہوا اوٗر میں نے اُسے تمھارے لئے پریشان دیکھا تب میں
سمجھ گئی تھی کہ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے ورنہ جو خود اتنا امیر
کبیر ہو اتنی ریچ فیملی سے تعلق رکھتا ہو وہ کیوں کسی کے گھر میں
رہے گا لیکن تمھارے لئے وہ جہاں ممی کے پاس رہتا تھا مطلب وہ
تم سے بہت محبت کرتا ہے ایسی محبت کرنے والے لوگ کم ہی ملتے
ہیں۔۔۔"وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولی تھیں جس پر ابر شم مسکرائی
تھی ۔

اوٗر وہ مزید کچھ دیر اس کے ساتھ باتیں کرتی رہی تھیں پھر ان کے شوہر نے اُنہیں باہر بلایا کیونکہ وہ ان کے سسرال والے آ چکے تھے۔

جو ان دونوں سے سخت برہم ہوئے تھے خاص طور پر ہارشم پھپھو جن کی نظر اپنے بھائی کے دولت پر تھی لیکن وہ اُنہیں کیسے بتاتے یہ ان کے بیٹے کی مرضی سے ہو رہا ہے سب کچھ ۔

ابرشم مہانوں سے ملتے ہوئے روم کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ گرینی نے اُسے تعزیز کو بلانے کا کہا تھا کہ وہ لوگ لیٹ ہو رہے تھے ابرشم اوپر کمرے میں آئی تو مخصوص کولون کی مہک

اس کی نتھنوں سے ٹکرائی تھی وہی مہک جو ہر بار تعزیز کے قریب آنے پر وہ محسوس کرتی تھی۔

تعزیز جو کہ ابرشم کی میکسی جو بلیو کلر کی تھی اس کے ساتھ میچنگ بیلو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا ابرشم کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔

وہ بھی تو تیار اتنی ہی پیاری لگ رہی تھی اس کے لبوں پر لگی ہلکی سی لپسٹک اس کے لبوں کو مذید خوبصورت بنا رہی تھی کہ تعزیز کا دل پہلو میں دھڑکا تھا اوٗر ابرشم دھیرے دھیرے آگے بڑھی تھی۔

یو لوکنگ سو ہنڈسم۔۔۔مسٹر ہبی۔۔۔"وہ تعزیز کی گردن میں "
بانہیں ڈال چکی تھی ساتھ ہی تعزیز کے رخسار پر بوسہ بھی دیا تھا۔

ابرشم کا لمس پاتے ہی تعزیز آسودگی سے مسکرایا تھا اوٗر ابرشم کی ناک سے ناک سہلائی تھی۔

مجھ سے زیادہ تو میری وائفی خوبصورت لگ رہی ہے ڈیم "
ہاٹ۔۔۔"وہ ابرشم کے نشب و فراز کو دیکھتے ہوئے نظروں میں خماری لیے بولا تھا ابرشم کے گالوں پر گلال پھیلا تھا یہ تو طے تھا مقابل اسے کبھی باتوں میں جتنے نہیں دے سکتا تھا۔

چلیں گرینی ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔"وہ تعزیز کی کالی آنکھوں میں "
دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

جس پر تعزیز نے نفی میں سر ہلایا تھا ابر شم کے چہرے کا رنگ آڑا تھا وہ کئی عین موقع پر انکار تو نہیں کرنے والا تھا ابر شم تو سب سے کہہ بھی آئی تھی اگر وہ انکارِ کر دیتا تو کیا ہوتا۔

" پتہ ہے میرا دل بے چین ہو چکا ہے آپ کو اتنا تیار دیکھ کر دل کر رہا ہے آپ کو خود میں قید کر لوں کسی کی نظر نہ پڑنے دوں صرف میری بن کر رہیں آپ۔۔۔۔"وہ ابر شم کے لبوں پر بوسہ لیتے اُس کی ہلکی سی لپسٹک بھی اپنے لبوں سے چرا گیا تھا۔

ابر شم کا اٹکا سانس بحال ہوا تھا ورنہ تو تعزیز نے اُسے ڈرا دیا تھا کہ وہ یہ ہی سمجھ رہی تھی کہ تعزیز انکارِ کر دے گا پر شکر ہے ایسا کچھ نہیں تھا۔

افففف یہ سب واپسی پر بھی تو ہو سکتا ہے"!!!وہ لبوں کو دباتے " ہوئے سرخی لیے بولی تھی تعزیز کی گرفت اس کے گرد سخت ہوئی تھی۔

رئیلی وعدہ کریں واپسی پر سونے کا بہانہ نہیں کریں ایک اچھی " بیوی کی طرح اپنے شوہر کی تھکن دور کریں گی مجھے اپنے قریب آنے سے روکیں گی نہیں۔۔۔"وہ ابرشم کے رخساروں کو آپنے لبوں سے چومتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

ابر شم اس وقت تعزیز کو ناراض تو ہر گز نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ پھر غصے میں آتے اپنا ارادہ بھی بدل سکتا تھا تبھی اس نے ہلکے سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

اوُر تعزیز نے اُسے اپنی بانہوں میں اٹھائے گھمایا تھا ابر شم کی کھل کھلاہٹ پورے کمرے میں گونجی تھی اُسے چکر سے آنے لگے تھے۔

تعزیز بس۔۔۔"وہ اس کی کنڈیشن دیکھتے نرمی سے اُسے ساتھ " لگائے اس کے سر پر بوسہ دے چکا تھا وقت دیکھا تو دن کا ایک بجنے والا تھا وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنا موبائل اٹھا کر جیب میں رکھتے ہوئے ابر شم کا ہاتھ تھام کر اُسے روم سے لے کر باہر آیا تھا۔

گرینی تو اُنہیں ساتھ اتنا خوش دیکھ کر دل ہی دل میں ان کی ہزاروں بلائیں لے چکی تھیں وہ دونوں ساتھ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے۔

تعزیز ہارشم کی طرف بڑھ گیا تھا جو بالکل تیار تھا شاید وہ پہلا دولہا تھا جو اپنی برات لے جاتے ہوئے اتنا خوش ہو رہا تھا سبھی کے چہروں پر مسکراہٹ تھی لیکن یہ مسکراہٹ کب تک رہنے والی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 142

•••••

ارواح اس وقت آئینے کے سامنے کھڑی تھی فل تیار تھی بس لپسٹک لبوں پر لگا رہی تھی نیوشا کو بیوٹیشن نے تیار کرنا تھا تو آرمینا اس کے پاس تھی زرانیل باتھ روم میں تھا وہ اس کے آنے کے سے پہلے کمرے سے نکلنا چاہتی تھی کیونکہ وہ اگر روم میں آ جاتا تو ارواح کے لیے روم سے نکلنا مشکل ہوتا۔

وہ اپنے دوپٹے کو سٹ کر چکی تھی آرمینا نے اُسے کہا تھا کہ تم ڈریس لے کر یہیں آ جاؤ بیوٹیشن سے تیار ہو جانا لیکن وہ صاف صاف انکارِ کر گئی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ تیار ہو اور زرانیل پڑی سے اترے۔

اُسے ویسے بھی میک اپ کا کوئی خاص شوق نہیں تھا اپنے نکاحِ پر تو وہ ٹھیک سے تیار بھی نہیں ہو سکی تھی کیونکہ اس کا نکاح جن حالات میں ہوا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی ۔

وہ آئینے میں خود کو دیکھتے پیچھے پلٹی کہ خود کو فرصت سے سینے پر بازو باندھے زرانیل خان کو دیکھتے پا کر وہ پلکیں جھکا گئی تھی ۔

یعنی اب وہ تقریباً لیٹ ہی نکلنے والی تھی روم سے وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی تھی۔

جب مقابل کے قدموں کی چھاپ اسے اپنے قریب آتے سنائی دی تھی دل پہلو میں دھڑکا تھا وہ ممتا کا پر نور احساس اپنے چہرے پر سجائے جیسے مزید پیاری ہو گئی تھی۔۔

کہاں کی تیاری وائفی؛"!!!اس کی بیک اپنے سینے سے لگاتے ہوئے "
وہ اس کی گردن سے بالوں کو پیچھے کرتا اسکی گردن پر اپنی سلگتی
سانسوں کا لمس چھوڑتے ہوئے گمبھیر لہجے میں گویا ہوا تھا۔

وہ میں آرمینا"!!!ارواح سے بات نہیں بن پائی تھی وہ جانتی تھی "
کہ مقابل اب اسے ایسے ہی زچ کرے گا طنعے بھی مار سکتا تھا۔

ویسے تو وہ اُسے منا چکی تھی لیکن زرانیل کی بے قراریاں دیکھتے وہ
اچھی خاصی روہانسی ہو جاتی تھی وہ اسے بخشتا نہیں تھا کسی بھی حال
میں ۔

رات بھی وہ کافی لیٹ آیا تھا تو بچت ہو گئی تھی لیکن اس کی کسر وہ
صبحِ صبحِ مارننگ رومانس کرتے پوری کر چکا تھا اوَر ارواح کئی دوپہر

کے ٹائم جا کر کمرے سے نکلی تھی سب کے سامنے اسے شرمندگی بھی ہوئی تھی لیکن پھر حویلی میں مہمان آنے شروع ہو گئے تو وہ کچھ ریلکس ہو گئی تھی ۔

اوَر اب پھر سے۔

زرانیل مُجھے جانا ہے۔۔۔"اس کی گرم سانسوں کی تپش سے " ارواح کو اپنا چہرہ جھلستے ہوئے محسوس ہو رہا تھا وہ گردن سے چہرے کا فاصلہ کچھ ہی لمحوں میں طے کرتے اُس کے رخساروں کو سہلا رہا تھا جس پر ارواح نے اُس کے لمس سے کسمکاتے ہوئے اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔

ڈونٹ موو ارواح۔۔۔"وہ سختی سے تنبیہ کرنے لگا تھا ارواح کے "
مزاحمت کرتے ہاتھ تھمے تھے اسے سہمے ہوئے انداز دیکھا اب اسے
دوبارہ سے ناراض کرنے کا رسک وہ لے نہیں سکتی تھی پہلے ہی اتنی
مشکل سے اُسے منانے میں کامیاب ہو پائی تھی لیکن وہ کیوں اب
پھر سے اُسے تنگ کر رہا تھا۔

آپ کا دل نہیں بھرا؟؟"!وہ روہانسی سی پوچھنے لگی تھی جس پر "
مقابل کے لبوں پر مسکراہٹ امنڈ آئی جسکا گلہ اس نے مشکل سے
گھونٹا تھا کیونکہ فحال اسے اپنی وائف کو تنگ کرنا تھا۔

وہ ہاتھ نرمی سے ارواح کے پیٹ پر پھیرتے ہوئے اپنی بیٹی کو
محسوس کر رہا تھا۔

ارواح خود میں سمٹی تھیں وہ اکثر ایسی حرکتیں کرتا تھا اور ارواح بس اسے دیکھتی رہ جاتی تھی۔

جسے اپنی بیٹی کا سب سے زیادہ انتظار تھا وہ جیسے لمحے گن رہا تھا کہ کب اس کی پرنسز اس دُنیا میں آئے گی ۔

جبکہ بی بی جان نے ارواح کو باتوں ہی باتوں میں بیٹے کے بارے میں بتایا کہ ان کے خاندان میں لڑکی کو پہلا بیٹا ہوتا ہے جیسے ارشک کا ہوا۔

وہ تب سے تھوڑی بہت پریشان تھی وہ دعا کرتی بیٹے کی پر زرانیل کی دعائیں یقینا بیٹی کے لئے تھیں وہ اپنے شوہر کی خوشی دیکھتی یا پھر باقی سب کی اس نے تو سب کچھ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا۔

کس چیز سے دل نہیں بھرا میرا؟"!!وہ کمال ادکاری کر رہا تھا "
ارواح دادت دیئے بغیر نہیں رہ سکی تھی زرانیل کے ہاتھوں نے
بے باکی سے ارواح کے وجودِ کی نرمیوں کو محسوس کرنا شروع کر
دیا تھا۔

ارواح نے زرانیل کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھنے کی کوشش کی تو
زرانیل نے ایک بے باک حرکت کی تھی ارواح خود میں سمٹ کر
رہ گئی تھی ۔

وٹامن رومانس جو آپ کو چوبیس گھنٹے کرنا ہوتا ہے صبح بھی اتنی "
لیٹ روم سے نکلی اور اب آپ پھر سے یہی کر رہے ہیں۔۔۔"وہ
منہ بناتی ہوئی بولی تھی ۔

جاناں کیوں ہو اتنی خوبصورت؟ !تمھیں دیکھ کر میرا خود پر "
کنٹرول نہیں رہتا ہے!؛!؛پھر تمہارے قریب آتے ہی میں سب
بھولتے بس تمھارے وجود کا حصّہ بن جاتا ہوں میری جان یہ سب
میرا نہیں تمھارا قصور ہے۔۔۔"ارواح کے کان کی لو کو اپنے لبوں
سے چومتے ہوئے وہ اسے جیسے حقیقت بتا رہا تھا۔

ارواح نے حیرتِ سے اُسے دیکھا جو کندھے اچکاتے ہوئے ارواح
کے لبوں پر جھک چکا تھا۔

نہیں میں نے مشکل سے لپسٹک لگائی ہے پلیز یہ نہیں رات سے "
لے کر اب کتنی کسز کر چکے ہیں دل نہیں بھرا آپ کا جو پھر سے

یہ سب۔۔۔"وہ اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتی ہوئی بولی تھی ۔

پہلی بار اسے ایسے خود سے جھٹک رہی تھی ورنہ اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ زرانیل کو خود سے دور کر سکے پر اس وقت اسے اپنی تیاری خراب نہیں کرنی تھی جو بہت مشکل سے کی تھی ارواح نے۔۔۔۔۔

تم مجھے روکو گی۔۔۔؟"!!وہ سرد انداز میں استفسار کر رہا تھا ارواح " کو وہ چھوڑ چکا تھا جو اب انیتا میں بے یقینی لیے اسے دیکھ رہی تھی جس نے اُسے خود سے دور جھٹکا تھا ۔

ارواح کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں ۔ وہ اتنی سی بات پر ناراض ہو رہا تھا یعنی اس کنڈیشن میں ارواح کے موڈ سوینگز کے ساتھ اس کے موڈ سوینگز بھی بنتے تھے وہ جو اتنی مشکل سے تیار ہوئی تھی اس ساری تیاری کو بھاڑ میں جھونکتے ہوئے وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے شدت سے پھوٹ پھوٹ کر رو کر دی تھی ۔

زرانیل جو مذاق کر رہا تھا اسے روتے دیکھ کر وہ تیزی سے اُس کے قریب گیا تھا جس نے غصے میں اسے خود سے دور جھٹکا تھا زرانیل یہ چیز برداشت نہیں کرتا لیکن اس وقت وہ خود ہی تو اسے ناراض کر چکا تھا تبھی اس کے قریب جاتے اس کے رخساروں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

کاجل اس نے بہت مشکل سے لگایا تھا وہ اس کی آنکھوں کے گرد پھیل چکا تھا زرانیل کو افسوس ہوا اُس کا دل نے کہا کیا ضرورت تھی اُسے ایسے پریشان کرنے کی لیکن اب وہ کیا کر سکتا تھا یہ سب تو ہو گیا پر وہ ارواح کی آنکھوں میں آنسو کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

تبھی آگے بڑھتے اس کی بھیگی آنکھیں چومی تھیں وہ سسکی تھی ۔

ارواح رونا بند کرو میں مذاق کر رہا تھا یار تم کیوں اپنی تیاری " خراب کر رہی ہو دیکھو یہ سارا کاجل پھیل گیا ہے اور تم۔۔۔"وہ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیشو اٹھاتے ارواح کی آنکھیں صاف کرتے اُس کے لبوں پر لگا ہوا پنک رنگ دیکھنے لگا تھا جو ہلکا سا تھا ۔

اس نے پنک کلر کی میکسی پہن رکھی تھی یہ ڈریس زرانیل خوُد ہی لے کر آیا تھا ارواح کے لیے پنک کلر کی سینڈل اوُر ہاتھوں میں چوڑیاں وہ پہلی بار شاید اتنی تیار ہوئی تھی ۔

ورنہ تو ان کا نکاح سمپل سا ہوا تھا زرانیل اسے آئینے کے سامنے کھڑا کر گیا تھا وہ خاموشی سے اُسے دیکھنے لگی جو اب ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ہوا میک اپ کا سامان دیکھتے ہوئے نجانے اس میں سے کیا تلاش کر رہا تھا ۔

پھر اپنی مطلوبہ چیز ملی تو اس نے ارواح کا چہرہ تھام کر اپنے سامنے کرتے اُس کی آنکھوں میں کاجل لگایا تھا پہلی بار وہ یہ کام کر رہا تھا اندازہ نہیں تھا کہ کیسے کرے گا لیکن ارواح کو وہ پھر سے تیار کر چکا تھا۔۔۔

اب کی بار ارواح آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے حیران ہوئی تھی یعنی اگر زرانیل ایس ایس پی نہیں ہوتا تو یقینا ایک ماہر بیوٹیشن ہوتا وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی تھی۔

"اب ٹھیک ہے میڈم۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اُسے آئینے میں نظر آتے اُس کے عکس کی طرف متوجہ کیا تھا۔

وہ دھیمی سی ہنسی تھی زرانیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی کہ چلو وہ خوش تو ہوئی ورنہ اس کو امید نہیں تھی ۔۔

"پروفیکٹ۔۔۔"وہ ہنستے ہُوئے بولی تھی۔

"اپنی وائفی کا میک اپ تو میں خود بھی کر سکتا ہوں جاناں ہیں ناں دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔"وہ اپنی تعریف خود کر رہا تھا

اوَر آہستگی سے اس کے لبوں کو چوم بھی چکا تھا ارواح سٹپٹا کر رہ گئی تھی افف یہ بندہ کبھی تو بے باکی دکھانے سے باز آ جائے لیکن نہیں ۔

" آپ چھوڑیں مجھے جانا ہے سب کیا سوچ رہی ہوں گی میں کب سے روم میں آئی میک اپ کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو خیر آپ نے ٹھیک سے کرنے نہیں دیا مُجھے۔۔۔"وہ اُس کے خوبرو چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جس پر زرانیل نے قہقہہ لگایا تھا۔

" اب اتنا پیارا تو کیا ہے پھر بھی یہ شکوہ کیوں؟؟"وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

خراب ہی نہیں کرنے دیتے آپ مجھے تو اتنی محنت کی ضرورت "
نہیں پڑنی تھی آپ کو لیکن اٹس اوکے۔۔۔"وہ ادائے بے نیازی
سے بولی تھی ۔

زرانیل نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا اس کے سیل فون پر میسج آیا
تھا لیکن وہ زرانیل کو دیکھنے لگی تھی جیسے اجازت مانگ رہی ہو جانے
کی۔

زرانیل نے بھی اسے مذید تنگ نہ کرتے ہوئے روم سے جانے کی
اجازت دے دی تھی۔

ارواح مسکراتے ہوئے اپنی ایڑیاں اوپر اٹھائے زرانیل کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس سے پہلے کہ پھرتی سے باہر بھاگ جاتی زرانیل نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا جس پر وہ سرخ ہوئی تھی یہ حرکت تو کر دی تھی لیکن اب اسے شرم محسوس ہوئی تھی زرانیل سے۔

"وہ پیار سے " ۔۔۔آرام سے ارواح بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے اُسے سمجھاتے ہوئے بولا تو وہ سر ہلاتے ہوئے آہستگی سے روم سے نکلی تھی زرانیل کی فکر مندی پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

زرانیل نے ارواح کے جاتے ہی اپنا ڈریس نکالا باہر ضرغام اوٗر عالمیار تھے جو سٹیج وغیرہ اوٗر باقی تیاریاں کروا رہے تھے سو وہ تیار ہونے روم میں آیا تھا جلدی سے کپڑے نکالتے ہوئے وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

••••

ارواح نیوشا کے روم میں آئی تو آرمینا نے اُسے گھورا تھا جس پر ہنسی تھی ہاتھ میں پکڑے فون کو اون کیا تو ابر شم کا میسج تھا جو لوگ نکل چکے تھے وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ تعزیز بھی آئے لیکن وہ جانتی تھی جتنی وہ سب سے نفرت کرتا ہے وہ کبھی نہیں آئے گا۔

کس کا میسج تھا؟؟؟"آرمینا جو کہ نیوشا کا دوپٹہ سٹ کر رہی تھی " اسنے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا وہ اس وقت گولڈن کلر کی میکسی میں ملبوس تھی بالوں کو اس نے جوڑے میں قید کیا ہوا تھا عالمیار کے ساتھ شہر جاتے اس نے شاپنگ کی تھی اوٗر اپنی پسند سے ہیل لی تھی۔

وہ آج دل سے تیار ہوئی تھی مقابل پر بجلی گرانے کے لیے ۔

لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ نیوشا کے بالکل قریب بیٹھی تھی نیوشا بالکل خاموش تھی وہ کسی سے بات بھی نہیں کر رہی تھی اپنی ماں سے وہ مل آئی تھی اور بابا تو ویسے بھی باہر ہی تھے ۔

"نیوشا ایوری تھنگ از اوکے۔۔۔"آرمینا نے اُس کا برف کے مانند ٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے اُس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ہوئے نرمی سے استفسار کیا تھا ۔

"مُجھے بہت عجیب سا فیل ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اپنی اندورنی کیفیت بیاں نہیں کر پا رہی تھی آرمینا مسکرائی تھی اپنی شادی کے وقت اس کے ساتھ بھی تو یہ سب ہی ہوا تھا لیکن اس کی غلطی تھی اوَر

یہاں نیوشا کا ہونے والا ہسبنڈ تو بہت خوبصورت پرسنالٹی کا مالک انسان تھا آرمینا اس کی فوٹو دیکھ چکی تھی۔۔۔

یہ وقت ایسا ہی ہوتا نیوشا ایسے ہی وسوسے دل میں آتے ہیں تم " اچھا اچھا سوچو تمھیں پتہ ہے جب میرا زرانیل کے ساتھ نکاح ہو رہا تھا ناں تب میں اتنی نروس تھی کہ مجھے لگ رہا تھا میں ابھی کے ابھی بے ہوش ہو جاؤں گی دل بھی اتنا گھبرا رہا تھا کہ بس میں اس وقت بری طرح سے سوچو میں الجھی تھی لیکن تب تعزیز بھائی نے مُجھے تسلی دی تھی حالانکہ میں اُن سے فرسٹ ٹائم مل رہی تھی پھر بھی اُنہوں نے پہلی ملاقات میں ہی مُجھے اپنی بہن بنا لیا تھا اور صرف بنایا ہی نہیں اُنہوں نے بھائی ہونے کا فرض اچھے سے نبھایا بھی ہے۔۔۔"ارواح نیوشا کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

یعنی اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ ایک نیچرل بات ہے جبکہ تعزیز کے زکر پر آرمینا کے دل کو کچھ ہوا تھا کاش کہ اس کا بھائی ان کے ساتھ رہتا کاش۔۔۔۔۔۔

تم لوگوں کا معاملہ الگ تھا پر میں۔۔۔"وہ اُنہیں کیسے اپنی حالت " بتاتی نیوشا آرمینا کو دیکھنے لگی وہ تو کزن تھی اچھے سے جانتی تھی کہ کبھی نیوشا کے دل میں اس کا بھائی ضرغام خان تھا لیکن اب شاید نیوشا اس بات کو تسلیم کر چکی تھی کہ اس کے نصیب میں ضرغام کا ساتھ نہیں تھا۔۔۔

تم کچھ مت سوچو نیوشا۔۔۔"آرمینا نے اُسے تسلی دی تھی جبکہ وہ " جو اس وقت ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی دولہن کے روپ میں تیار ہو کر وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔

الیمشہ اسے دیکھتے حسد کر رہی تھی کہ کتنے بڑے گھر میں جا رہی تھی اور ایک وہ تھی جسے زرانیل نہیں ملا کیوں اس کی قسمت میں محبت نہیں تھی۔۔۔

۔۔۔۔

ارے کیسے نہیں سوچے انسان اپنی پہلی محبت کیسے بھول سکتا ہے " آرمینا؟ !تم کیسے اسے کچھ سوچنے سے روک سکتی ہو۔۔۔؟"!!الیمشہ کو نیوشا پر بہت زیادہ غصہ آیا ہوا تھا گیس لنک والے واقعے کی وجہ سے تبھی تو وہ یہاں بھی نفرت دکھانے سے باز نہیں آ رہی تھی نیوشا نے اُسے کچھ کہنا چاہا تو آرمینا نے نیوشا کا بازو تھام لیا تھا وہ تو شکر تھا کہ اس وقت روم میں ارواح آرمینا نیوشا اور الیمشہ ہی تھیں کوئی اوٗر نہیں تھی ورنہ سو باتیں بنتی۔

الیمشہ پاسٹ میں جو کچھ ہو چکا ہے اسے یاد کرنے سے کیا ہو گا "
ویسے بھی اب سب لوگ اپنی اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ چکے ہیں
تو پاسٹ کو یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے تم سے اگر نیوشا کی خوشی
برداشت نہیں ہو رہی ہے تو تم جہاں سے جا سکتی ہو۔۔۔۔"آرمینا
لگی لپٹی رکھے بغیر بغیر بولی تھی ارواح نے اُسے روکنا چاہا تو وہ اسے
آنکھیں دکھانے لگی تھی۔۔۔۔۔

آرمینا کتنے دنوں سے نوٹ کر رہی تھی الیمشہ کا یہ رؤیہ شرمین بیگم
کا تو سب کو پتہ تھا کہ وہ تمھیں ہی ایسی اُنہیں بات کا بتنگڑ بنانے
کی عادت تھی شروع سے ہی لیکن اب تو الیمشہ بھی ماں کے نقشے
قدم پر چل رہی تھی جو آرمینا کو بالکل بھی پسند نہیں آ رہا تھا۔

آرمینا تم مجھے یہاں سے جانے کا کہہ رہی ہو؟؟"ارواح کے سامنے "
اس طرح کی بات پر الیمشہ کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا
تھا جبکہ آرمینا نے سر جھٹکا تھا۔

اب تم خوُد سمجھدار ہو الیمشہ مُجھے منہ سے کہنے کیوں پڑی یہ تم "
بہتر جانتی ہو میں نہیں چاہتی ہوں کہ تم یہاں سے پر جو تمہاری
حرکتیں ہیں انہیں دیکھ کر لگ رہا ہے تمھارا جانا ہی بہتر ہے۔۔۔"وہ
کندھے اچکاتے ہوئے بولی تھی۔

آرمینا تم کیسے بات کر رہی ہو الیمشہ سے"!!شرمین بیگم اسی وقت "
اندر آئی تھیں اوُر اپنی بیٹی کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھتے ہوئے
وہ آرمینا کو دیکھنے لگی تھیں ۔

خالہ جان آپ اپنی بیٹی کو بھی تھوری تمیز سیکھائیں تاکہ اسے یہ "
بات کہنے کی نوبت ہی نہ آئے اسے یہ نہیں پتہ کہ کب اوٗر کہاں
کیا بات کرنی ہے اور آپ مجھے ڈانٹ رہی ہیں۔۔"وہ کہاں چپ رہ
سکتی تھی۔۔۔

آرمینا الیمشہ نے ایسا بھی کیا کر دیا ہے جو تم اتنے غصے میں آ گئی "
ہو الیمشہ تم بتاؤ کیا ہوا ہے یہ کیوں تمھیں ڈانٹ رہی
تھی۔۔؟؟"!وہ بیٹی کی طرف بڑھی تھیں جبکہ نیوشا اوٗر ارواح
پریشانی سے ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہی تھیں ۔

آرمینا بس کرو تم۔۔۔"ارواح نے اُس کا بازو تھام کر اُسے خاموش "
کروانے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ وہ تو پوری

طرح سے بحث پر اتر آئی تھی اور آرمینا کو ایسے بحث کرتے دیکھ کر نیوشا رونے لگی تھی ۔

جو بھی تھا ان کی بحث تو اسکی وجہ سے ہی ہو رہی تھی وہ اپنے آنسو روک نہیں سکی تھی۔ اسے روتے دیکھ کر آرمینا اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی جبکہ الیمشہ کی سرد نظریں ارواح پر تھیں جن کو وہ آچھے سے محسوس کر رہی تھی۔

اُسے نجانے کیوں یہ لڑکی خوُد سے اتنی نالاں نظر آتی تھی وہ خاموشی سے کھڑی رہی تھی جبکہ شرمین بیگم نیوشا کی طرف بڑھی تھی۔

اُنہیں بی بی جان نے اندر بھیجا تھا کہ نیوشا کے پاس جائیں لیکن اندر آتے ہی اُنہیں یہ سب کچھ دیکھنے کو ملا جو اُنہیں بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

نیوشا کیوں رو رہی ہو تم؟؟"اب ان کے دل میں جو بھی تھا سو تھا" لیکن اُنہیں اس طرح سب کے سامنے اچھے سے ہی بیہیو کرنا تھا۔

خالہ جان میرا دل گھبرا رہا ہے یہ دونوں میری وجہ سے لڑ رہی " ہیں ان کو بولیں خاموش ہو جائیں یہ دونوں۔۔۔"وہ اُن کا ہاتھ تھامے ہُوئے بولی تھی جس پر شرمین بیگم نے آرمینا جو دیکھا تھا جو پہلو بدل کر رہ گئی تھی ارواح تو خاموشی سے کھڑی تھی وہ کسی طرح کی بحث کا حصّہ نہیں بنی تھی کیونکہ یہ ان کا آپسی معاملہ تھا۔

وہ کمرے سے ہی نکل آئی تھی اس نے سوچا کہ وہ ارشک سے ضرشک کو لے آئے وہ اب تک تو اسے تیار کر چکی ہو گی یہ ہی سوچتے وہ ارشک کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

آرمینا نے اُسے جاتے دیکھا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ گھبرا گئی تھی اس صورت حال میں تبھی اسے روکا نہیں تھا اس نے ۔

اوُر خود وہ الیمشہ کو گھورتے ہوئے نیوشا سے باتیں کرنے لگی تھی جبکہ الیمشہ پھر بھی ڈھیٹوں کی وہیں کھڑی رہی تھی ۔

نیوشا سے بدلا لینے کا تو وہ پکا سوچ چکی تھی زہن میں ایک پلان بھی آیا تھا جسے وہ اپلائی کرنے والی تھی آگے جو ہوتا دیکھا جاتا ۔

لیکن وہ اس نیوشا کی انے والی زندگی میں زہر گھولنے والی تھی اس نیوشا کو اپنے بھائی اور اس کل کی آئی لڑکی کی بہت بہت تھی تو اب وہ یہ فکر اسے لے ڈوبنے کے لیے کافی ہو۔۔۔؛!؛"وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی تھی اور نیوشا اس کی پلاننگ سے بے خبر تھی۔۔۔

•••••

ارشک اس وقت ضرشک کو تیار کر رہی تھی جو اپنی مما کو خاصا تنگ کر رہا تھا ارشک نے اُس کے لئے جو شاپنگ کی تھی اُسے وہ ہی کپڑے پہنا رہی تھی ضرغام صبح سے کمرے میں نہیں آیا تھا وہ ریلکس تھی ایک بار وہ خود باہر نکلی تھی اور نیوشا کے کمرے میں اسے آرمینا اوَر ارواح نے آنے کا کہا لیکن وہ سہولت سے انکارِ کر

چکی تھی کیونکہ اُسے نیوشا کو دیکھ کر پھر ماضی یاد آنا تھا اور وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی۔

ارشک ضرشک کو کپڑے پہنا چکی تھی اب اس کے بال بنانے کی کوشش کر رہی تھی جو بار بار اس کے ہاتھ سے برش کھینچ رہا تھا۔

ارشک نے اُسے آنکھیں دکھائی تو مزید مسکراتے وہ اوپر آتا اپنی مما کی گال پر بوسہ دے چکا تھا۔

ارشک تو اُس کی چالاکیاں دیکھتے غش کھا کر رہ گئی تھی تھا کتنا سا اور حرکتیں اس کی ایسی تھیں کہ وہ بس سوچ سکی تھی کہ وہ اُسے کیا کہے۔

م۔۔۔م۔۔۔ا"لیکن ضرشک صاحب کی مما کی گردان شروع "
ہو چکی تھی ارشک نے اُسے گدگدی کی تو وہ مذید مسکراتے ہوئے
اُس کی گردن میں چھپا تھا۔

ارشک کو ابرشم نے میسج کیا تھا کہ وہ لوگ آ رہے ہیں اور ساتھ یہ
بھی بتایا تھا کہ اس کے ساتھ تعزیز بھی ہے ارشک کو تعزیز سے ملنا
تھا۔

وہ اُسے کافی یاد کر رہی تھی ارشک کو تعزیز سے منہا کا خیال آیا تھا
اس کا دل چاہا وہ ایک بار منہا کے کمرے میں جائے اتنا تو اُسے پتہ
تھا کہ منہا ارتضیٰ خان کی دوسری شادی کے بعد تعزیز کے ساتھ
الگ کمرے میں رہتی تھی۔

سو وہ اس کمرے کو دیکھنا چاہتی تھی حرمین بیگم کی کنڈیشن دیکھ کر ارشک کو خوشی نہیں ہوئی تھی وہ اگر جیل میں ہوتیں تو شاید اس سے بہتر زندگی گزار رہی ہوتی لیکن یہاں وہ کہنے کو تو آزاد تھیں لیکن قید تھیں اپنے کمرے تک ۔

ضرشک اپنی مما کو سوچو میں گھیرا دیکھ کر اُس کے چہرے پر ہاتھ مارنے لگا تھا وہ اکثر ایسا ہی کرتا تھا اور ارشک فوری سوچو سے نکلتے اس کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔

ارشک نے اس کو دیکھتے ماشاءاللہ بولا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا کہ ارشک کو لگتا کئی اس کی اپنی نظر ہی نہ لگ جائے اس کے بیٹے کو۔

وہ اپنی مما کی توجہ پا کر کھل کھلانے لگا تھا اور ارشک اُس کو اس سے پہلے کہ بیڈ پر لٹا کر خود ڈریس چینج کرنے جاتی روم میں ارواح انٹر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"ماشاءاللہ میرا بے بی کتنا پیارا لگ رہا ہے!!؛؛"اس کے منہ سے بے ساختہ ضرشک کو دیکھتے ہوئے یہ لفظ نکلے تھے وہ لگ بھی اتنا پیارا رہا تھا کہ ارواح نے اُسے دیکھتے بے ساختہ ماشاءاللہ بولا تھا اور اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا۔

"ارواح بہت پیاری لگ رہی ہو؟؟"ارشک اُسے تیار دیکھتے اُس کی تعریف کر رہی تھی وہ لگ بھی بہت پیاری رہی تھی ۔

ہم دونوں ہی بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔"وہ ضرشک کو اپنے " سامنے کرتے ہوئے بولی تھی جس پر ضرشک نے زور و شور سے سر ہلایا تھا گویا ارواح کی بات سے اتفاق کیا ہو لیکن ارشک ارواح کی بچوں والی حرکتوں پر مسکرانے لگی تھی ۔

وہ اب خوُد ماں بننے والی تھی لیکن ضرشک کے ساتھ جب وہ ہوتی تھی تو بالکل بچی بن جاتی تھی ابھی بھی اس کے ساتھ کھیل رہی تھی ۔

ہاں تم دونوں ہی پیارے لگ ہے ہو ارواح تم ضرشک کو سنبھالو " میں ڈریس چینج کر کے آتی ہوں بہت لیٹ ہو گئی ہے۔۔۔"ارشک اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینکتے ہوئے بولی تھی جس پر ارواح نے سر ہلایا تھا

۔

ارشک کی فراک کی بیک پر ڈرویاں لگی ہوئی تھیں جو وہ جانتی تھی کہ وہ بند نہیں کر سکی تھی۔

تبھی وہ ارواح کو روکنا چاہتی تھی اُسے ضرشک کے ساتھ مصروف دیکھ کر وہ خود باتھ روم چلی گئی تھی ۔ اور ارواح کچھ سوچتی ضرشک کو لے کر روم سے نکل آئی تھی کیونکہ اُس کا ارادہ ضرشک کے ساتھ تصویریں بنانے کا تھا اوٗر اسی مقصد کے لیے وہ زرانیل کو بلانے والی تھی۔

ارواح کے روم سے جانے کے بعد ضرغام خان روم میں انٹر ہوا تھا اپنی قمیض کے بٹن کھولتے ہوئے وہ اُسے اتار کر سائیڈ پر رکھتا اپنی گردن سہلانے لگی تھا کافی کام کیا تھا ان لوگوں نے آج تو۔

وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی طرح کی کوئی کمی بیشی رہے اوٗر اب وہ خود چینج کرنے روم میں آیا تھا ارواح کو وہ ضرشک کو لے جاتے ہوئے دیکھ چکا تھا اوٗر اب خود ارشک کے ساتھ وہ تھوڑے رومانٹک مومنٹس سپینڈ کرنا چاہتا تھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا لا شعوری طور پر وہ ارشک کا انتظار کر رہا تھا۔

ارشک اپنے دھیان میں باتھ روم سے نکلی تھی فراک کا دوپٹہ ہاتھ میں تھامے وہ ڈریوں سے ہی الجھ رہی تھی اور اپنے دھیان میں ہی وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی ابھی تک اس کی نظر ضرغام خان پر نہیں گئی تھی ورنہ اتنی ریلکس نہیں ہوتی ۔

ضرغام بغور اسے دیکھ رہا تھا جس کی فراک کی کھلی ہوئی ڈوریوں سے اس کی دودھیا پشت واضح تھی دودھیا بل کھاتی کمر ضرغام کی نظروں میں خماری سی بھری تھی۔

ارواح پلیز یہ باندھ دو۔۔"وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اس کے علاوہ " روم میں ارواح ہے جس نے ضرشک کو اٹھایا ہوا تھا۔

ضرغام خان خاموشی سے ارشک کے پیچھے کھڑا ہوتا اپنے بھاری ہاتھوں سے اُس کی ڈوریاں باندھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

ارشک ایک جھٹکے سے واپس پلٹی تھی ضرغام کی بھاری انگلیوں کا لمس وہ اس کے کولون کو بھی پہچان گئی تھی وہ کب آیا روم میں اوَر ارشک کا حلیہ اس نے بے ساختہ دوپٹہ اٹھانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی پر ضرغام ڈوریاں باندھ چکا تھا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"!!وہ حدت کی زیادتی سے سرخ " پڑتے چہرے کے ساتھ تلملاتے ہوئے ضرغام سے پوچھنے لگی تھی ضرغام کی یہ حرکت اسے سر تا پا سرخ کر گئی تھی۔

وہ دوپٹے کے بغیر تھی فراک کی فٹنگ ہونے کی وجہ سے ارشک کے خد و خال جیسے مزید واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔ وہ تیز سانس لے رہی تھی رعنائیاں واضح ہوتے اُس کے سامنے کھڑے ضرغام کی دھڑکنوں کو تیز کر رہی تھیں وہ اس وجہ سے ہی تو ارشک سے دور رہتا تھا لیکن اب وہ اس وقت اسے لگ رہا تھا کہ وہ خود پر اختیار کھو دے گا۔

ارشک کو کمر سے تھام کر آپنے قریب کرتے وہ ارشک کے چہرے پر جھکا تھا وہ سانس روک چکی تھی اتنی ہمت نہیں بچی تھی ارشک میں کہ وہ ضرغام کو روک پاتی وہ اس کے حصار میں ایسے کھڑی تھی جیسے حلق سے آواز ہی نہیں نکل رہی ہو۔

ضرغام نے اپنا ہاتھ ارشک کی گہرائیوں پر پھیرا تھا وہ مچلتے ہوئے ضرغام کے ہاتھوں کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن مقابل نے اُس کی دھڑکنوں کو چھوا تو ضرغام کی اُس حرکت پر ارشک کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی۔

"نہیں پلیز۔۔۔۔"وہ اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ضرغام نے اُس کی بے داغ دودھیا گردن پر اپنے لب رکھے تھے ارشک ماہی بے اب کی طرح تڑپی تھی ضرغام کے لمس سے اُس کے وجود میں ایک سرد لہر سیرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ۔

"ارشک میری جان"!!!وہ پہلی بار جذبات میں بہتے ہوئے اُسے اتنے رومانٹک انداز میں مخاطب کر رہا تھا ارشک کچھ پل کے لیے

جیسے کچھ سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں رہی تھی ضرغام خان کے ہاتھوں کا لمس اس کے لیے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا ضرغام خان اُس کو چھوڑنے کے بجائے اسے مزید خود میں قید کر رہا تھا۔

"وہ سلگی تھی جانتی تھی کہ ضرغام خان کو اس پل۔۔۔انہہ اتنا پیار اُس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی تبھی تو لہجے میں خود بخود ہی مٹھاس آ چکی تھی خیر جب سے وہ حویلی لوٹ کر آئی تھی ضرغام بدلا ہوا ہی تھا۔

"بہت پیار کرتا ہوں تم سے!!خود سے زیادہ!!تم اندازہ نہیں لگا سکتی ضرشک اوُر تم میری زندگی میں میرے لیے مجھ سے زیادہ قیمتی ہو!!کوئی اوُر اتنا اہم نہیں ہے جتنے تم دونوں ہو"!!وہ خماری سے

بولتے ہوئے اُس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اوَر اُنہیں اپنے پرشدت گرفت میں قید کیا تھا۔

ارشک کو لگا وہ گر جائے گی مقابل کا آگ سا دہکتا لمس اسے ہونٹوں پر محسوس ہو رہا تھا ضرغام خان کا شرٹ سے عاری وجود اس کے قریب سے اٹھتی مہک ارشک کو اپنے حواسوں پر چھائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ضرغام خان کے ہاتھ مضبوطی سے ارشک کے گرد بندھے ہوئے تھے ۔

ضرغام خان کو جیسے خطرہ تھا کہ اگر وہ گرفت میں تھوری سی بھی نرمی لائے گا تو اُس سے دور چلی جائے گی اس سے اوَر ارشک کی دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ رگوں میں ڈورتا ہوا خون جیسے منجمد ہوا تھا ۔ وہ اس کے لمس میں گم ہوتے ہوئے جیسے اس پل

سب بھول گیا تھا ارشک اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی وہ پوری طرح سے مدہوش ہوتا ارشک کی سانسوں کو پی رہا تھا۔

وہ یکدم سے غصے میں آتے ہوئے ضرغام کے برہنہ سینے پر ناخن گاڑے تھے وہ سسک کر پیچھے ہوا تھا۔ ارشک ایسی حرکت کرے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسے تو ارشک کا لمس بہت اچھا لگا تھا لیکن اسے اپنی بیگم کو بھی تو یہ احساس دلانا تھا کہ اس کے ناخون نے اُسے کتنا زخمی کیا ہے۔

ارشک نے اپنے لبوں کو رگڑتے ہوئے اُس کا لمس مٹانے کی کوشش کی تھی وہ کیوں آ رہا تھا بار بار اس کے قریب ۔

ارشک کو اس کے ارادے میں کمزور کرنے کے لیے ارشک کو کچھ فیل کروانے کے لیے ویسے بھی آج کل ارشک کا دل بغاوت پر اتر چکا تھا اسے ہر وقت ضرغام خان کو سوچنا نجانے کیوں اچھا لگنے لگا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ایسا کیوں ہو رہا تھا۔

ضرغام خان کے شرٹ لیس وجود سے نظریں چراتے وہ سامنے دیکھنے لگی تھی۔

اس کے مسلز سکس پیک ابیس وہ مردانہ وجاہت کا شہکار ایک خوبصورت مرد تھا۔

ارشک کیا ہوا؟؟"اسے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے گہرے سانس لیتے " دیکھ کر وہ ارشک کے قریب جاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا کیسے بھول

گیا تھا کہ اس کی سانس پھول جاتی تھی اور ضرغام نے اتنی دیر اُس کی سانسوں کو قید کیے رکھا تھا۔

ارشک نے اسے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا وہ سائیڈ سے ہوتے بیڈ کی طرف جانے لگی تھی کہ ضرغام نے اُسے ایک بار پھر سے اپنے حصار میں لیا تھا ارشک پوری طرح سے سرخ ہوئی تھی رخسارِ دہکنے لگے تھے ضرغام کے اتنے قریب دھڑکن اتنی تیز ہوئی تھی کہ اسے لگا اسکا دل سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ بمشکل اپنے دھڑکتے دل پر کنٹرول کر سکی تھی۔۔۔۔

ارشک ٹھیک ہو؟!؟"وہ پریشان ہوا تھا ارشک کے چہرے پر آئے" پسینے کو جو اس کی قربت میں ہمیشہ ہی اسے آتا تھا ضرغام نے ٹیشو سے صاف کیا تھا ارشک اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں

بری طرح سے ناکام ہوتی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی اُسے ضرغام کی دھڑکنیں اپنے لبوں پر محسوس ہو رہی تھی ۔

وہ ضرغام کی دھڑکنوں کے شور سے سپٹپٹا کر رہ گئی تھی ضرغام نے اُس کے بالوں پر ہؤلے سے اپنے لب رکھے تھے ارشک کو اپنے پسند کیے ہوئے ڈریس میں دیکھتے ہوئے اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ یہ کپڑے پہن چکی تھی۔

حالانکہ لیتے وقت اُس نے جتنی بحث کی تھی ضرغام کو لگا تھا کہ وہ ان کپڑوں کو ہاتھ نہیں لگائے گی لیکن ارشک نے پہن لیے تھے ضرغام کو خوشی ہوئی تھی کہ ارشک نے چلو کچھ تو ایسا کیا جس سے ضرغام کو خوشی ہوئی ۔

ارشک کی سانس ابھی تک تیز چل رہی تھی وہ میڈیسن باقاعدگی سے لے رہی تھی وہ اسے خوُد میڈیسن دیتا تھا کیونکہ ارشک سے اُسے کچھ بعید نہیں تھی کہ وہ میڈیسن لیتی ہی نہیں ۔

ضرغام نے اُس کی ٹھوڑی تھامے اب کی بار ارشک کی سانسوں میں اپنی سانسیں شاملِ کرتے اُسے اپنی سانسیں دی تھیں ارشک کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا اگر ضرغام نے اُسے تھام نہیں رکھا ہوتا تو وہ یقینا اس وقت زمین بوس ہو چکی ہوتی ۔

ضرغام نے اُسے آزادی دی تو وہ اس کے حصار سے نکلتے ہوئے اپنا دوپٹہ اٹھا کر خود کے گرد اچھے سے اوڑھ چکی تھی ۔

ضرغام نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دیکھا جس کا میک اپ سے پاک چہرہ بھی ضرغام کے جذبات بھڑکا گیا تھا ضرغام نے ارشک کو کبھی تیار نہیں دیکھا تھا وہ ہمیشہ سمپل ہی رہتی تھی اور آج نجانے کیوں ضرغام کا دل چاہا وہ تیار ہو اچھے سے ۔

وہ ان لبوں پر گہرے سرخ رنگ کی لپسٹک لگی ہوئی دیکھنا چاہتا تھا لیکن پھر اپنی خواہش دل میں ہی دبا گیا تھا ۔

"میرے کپڑے نکالو ارشک۔۔"وہ اسے روم سے باہر جانے کی تیاری کرتے دیکھ کر نرمی سے بولتے ارشک کی سننے بغیر باتھ روم میں چلا گیا تھا۔

پیچھے وہ غصے سے باتھ روم کے بند دروازے کو گھورتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھ گئی تھی اسکا ارادہ تو ارواح سے ضرشک کو لینے کا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ ضرغام نے اُسے یہ کام کیوں دیا شاید وہ چاہتا تھا کہ ارشک کمرے سے نک نکلے ۔

وہ ضرغام کا ڈریس اوٗر باقی ضروت کی چیز بیڈ پر رکھتے ہوئے وہ روم سے نکلنے کی کوششوں میں تھی اُسے اس وقت مذید ضرغام کے قریب نہیں رہنا تھا اس کا سلگتا لمس اسے ابھی تک اپنے لبوں پر محسوس ہو رہا تھا وہ کیسے بے باکی سے اُس کے لبوں سے لپٹا تھا جیسے یہ سانسیں اسے نہیں ملی تو نجانے کیا ہو جائے گا ارشک کا دل ابھی تک دھک دھک کر رہا تھا ضرغام کے ہاتھوں کی بے باکیاں وہ سوچو میں گھیری ہوئی یہ بھول گئی تھی کہ اسے باہر جانا تھا۔۔۔

•••••

سین جاری ہے۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 143

••••

وہ ابھی تک دھک دھک کرتے دل کی پکار سے پریشان کھڑی تھی اُسے یہ دھیان نہیں رہا تھا کہ اُسے باہر جانا ہے ضرغام کے آنے سے پہلے وہ تو سوچو سے تب چونک کر باہر نکلی جب ضرغام خان شاور لے کر ٹاؤل سے اپنے بالوں کو خشک کرتے ہوئے روم میں واپس آیا وہ بلیک کلر کے ٹروزار میں تھا۔

اُس نے بیڈ پر پڑے آپنے کپڑے دیکھے اوَر پھِر اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی ارشک کو جو اچھی خاصی گھبرائی تھی یقینا پریشان تھی کہ وہ ابھی تک روم میں کیسے ہے اسے تو جانا تھا باہر ۔

ضرغام نے ٹاول صوفے پر اچھالتے ہوئے قدم ارشک کی طرف بڑھائے تھے۔

ارشک کے لبوں پر اپنی گہری سوغاتیں دیکھتے اُس کے لب مسکرائے تھے۔ وہ اُس کی طرف بڑھا اور ارشک پیچھے ہوئی تھی ۔

ارشک کافی گھبرا بھی گئ تھی کیونکہ وہ شرٹ لیس تھا اوَر اس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ گھبراہٹ میں پیچھے بیڈ پر گری تھی اور ضرغام خان جو کہ اسے دیکھ رہا تھا وہ اسے گرتے دیکھ کر اس کے قریب

آیا تھا اوٗر اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے وہ بھی اس کے اوپر گرا تھا۔

اب صورتحال یہ تھی کہ ارشک نیچے تھی اور ضرغام خان اس کے اوپر وہ اسے اتنے قریب شرٹ لیس دیکھتے ہوئے اپنے چہرے پر آئے پسینے کو بمشکل صاف کرتے اُسے خوٗد سے دور کرنے لگی تھی۔

ایک تو گرنے کی وجہ سے اُس کو بیک پر درد ہو رہا تھا اوٗر اب ضرغام کا قریب آنا وہ مزید پریشان ہوئی تھی .

"اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے وہ ۔۔۔دور ہو جائیں" اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بمشکل بول پا رہی تھی جبکہ ضرغام نے نرمی سے اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں قید کیا تھا

ارشک اُس کو دیکھنے لگی تھی جو اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اُس کی آنکھوں پر اپنا پر تپشن لمس چھوڑ چکا تھا۔

ارشک ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل کی گرفت میں سختی تھی۔

"اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا ہوا؟؟ٹھیک ہو؟؟" کرتے ہوئے وہ نرمی سے پوچھنے لگا تھا آج کل تو اس کے انداز میں نرمی ہی نرمی ہوتی تھی لیکن ارشک کا دل تھا کہ پگھل ہی نہیں رہا تھا وہ پوری کوشش کر کے بھی ارشک کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔

میرے ٹھیک ہونے نہ ہونے سے آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا "
چاہیے دور ہوں مجھے باہر جانا ہے۔۔۔"وہ اس کو دور کرنے کی
کوشش مسلسل کر رہی تھی ۔

"کیوں فرق نہیں پڑے گا کیوں مطلب نہیں ہو گا میری۔۔"

بیوی ہوں رائٹ؟"!وہ ضرغام خان کی بات درمیان میں اچک چکی "
تھی وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگا تھا وہ سچ میں اسے حیران کر گئی
تھی جو کبھی اس کے سامنے بولنے سے ہچکچاتی تھی آج اس کی بات
کاٹ رہی تھی حیرتِ کی بات تو تھی۔

ضرغام نے اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُسے دیکھا جس کے
لبوں پر ضرغام کی حیرت انجوائے کرتے دھیمی سی مسکراہٹ تھی۔

ضرغام نے وہ مسکراہٹ اپنے لبوں سے محسوس کی تھی ارشک کی آنکھیں پھیلی تھیں وہ اس طرح کی حرکتیں کیوں کر رہا تھا ارشک نے اُسے خوُد سے دور کر ہی دیا تھا اوُر اپنا ڈریس ٹھیک کرتے اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے نکلتی ضرغام نے ایک بار پھر سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی۔

"کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ؟"!!ایک تو ضرغام کی کچھ دیر پہلے کی گئی حرکت کی وجہ سے وہ سرد تھی اوُر اُوپر سے اُس کا کلائی تھامنا بھلے گرفت بے حد نرم تھی لیکن ارشک کے لئے اس کی نرم گرفت کو برداشت کرنا بھی بہت مشکل تھا وہ قریب آئے یہ بات ہی تو چھبتی تھی ارشک کو۔

میرا مسئلہ تم ہو!؟!؟"وہ سکون سے اس کے قریب آتے ہوئے بولا"

تھا ارشک دانت پیستے ہوئے اُسے دیکھنے لگی تھی بھلہ وہ خود کیسے مسلہ ہو سکتی تھی وہ سمجھ نہیں سکی تھی ضرغام کی بات کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔

میں آپ کا مسلہ!؟"وہ اپنی طرف اِشارہ کر رہی تھی جس پر"

ضرغام نے سر ہلایا تھا۔

وہ طنزیہ انداز میں ہنسی تھی ضرغام جان بوجھ کر اُسے پریشان کر رہا تھا وہ جان گئی تھی ارشک کو بھی اب یہی کرنا تھا کیونکہ جو وہ کر رہا تھا اسے بھی ویسا ہی کرنا تھا۔

تم میرا مسلہ ہو جو مجھے بالکل سمجھ نہیں آتا ہے کہ اسے کیسے حل "
"کروں کس طرح سے اس کو

"بس میں اگر مسئلہ ہی ہوں تو ساتھ کیوں رکھا ہے مُجھے چھوڑ۔۔۔"

خبر دار کو یہ لفظ نکلا ان لبوں سے آج کے بعد کبھی تو مجھ سے برا "
کوئی نہیں ہو گا سمجھی تم۔۔۔"وہ اس کی بات درمیان میں کاٹ کر
سرد لہجے میں بولا تو ارشک کو ایک سرد لہر اپنے وجودِ میں سرایت
کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔

وہ سہم سی گئی تھی ایک پل کے لئے ماضی ڈالا ضرغام خان یاد آیا
تھا جو ایسے ہی اُسے اپنے غصے سے ڈرائے رکھتا تھا یہ تو طے تھا کہ

وہ ضرغام کے ساتھ کبھی بھی نارمل زندگی نہیں گزار سکتی تھی اس کی بڑی وجہ تھی کہ ضرغام کبھی غصہ کرنا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

ہاں وہ نرمی سے بات کرتا تھا ارشک کو تنگ نہیں کرتا تھا لیکن جب بھی ارشک کوئی ایسی بات کرتی جو اس کے مزاج کے خلاف ہوتی وہ ایسے ہی بھڑک اٹھتا تھا جیسے ابھی وہ اس کی بات پر غصہ کر رہا تھا۔

ارشک کو خوُد کی طرف دیکھتے پا کر ضرغام نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی ضرغام کی یہ

تیز آواز ارشک کو ڈرا چکی تھی وہ اس کو پریشان کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتا تھا لیکن وہ اسے پریشان کر چکا تھا نا چاہتے ہوئے بھی۔

ضرغام کو افسوس ہوا اپنے رویئے پر لیکن ارشک تب تک اس کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے روم سے نکل چکی تھی اس کے جاتے ہی وہ خود کو کوسنے لگا اوٗر ایک زور دار مکا اس نے دیوار پر مارا تھا ہاتھ بھی زخمی ہو چکا تھا لیکن وہ نظر کیے اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر کپڑے اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا جب جب وہ کوشش کرتا تھا ارشک اور اپنے درمیان سب ٹھیک کرنے کی وہ پھر کچھ نہ کچھ کر دیتا تھا ایسا کہ وہ مزید خفا ہو جاتی تھی۔

••••

آرمینا شرمین بیگم سے ہوئی بحث کے بعد کافی خاموش ہو گئی تھی حالانکہ اسے نیوشا نے سمجھایا بھی تھا کہ تم کیوں اپنا موڈ خراب کر رہی ہو لڑکے والے آنے والے تھے سارے مہمان آ چکے تھے سب لوگ بے صبری سے انتظار کر رہے تھے ارشک ایک طرف خاموش سی بیٹھی تھی۔

ارواح اور زرانیل کے پاس ضرشک تھا تو وہ ان کو ڈسٹرب کیے بغیر ہی ایک طرف بیٹھ تھی۔

وہ یہاں کافی ٹائم سے رہ رہی تھی اب تقریباً دو تین مہینے ہونے والے تھے اسے یہاں رہتے ہوئے لیکن ابھی تک سوائے ارواح اوٗر زرانیل کے وہ کسی سے کھل کر بات نہیں کر پاتی تھی۔

وہ سوچو میں گم تھی جب بی بی جان جو کہ مہمانوں کے ساتھ مصروف تھیں وہ اس کو دیکھ کر اس کے قریب چلی آئی تھیں ۔

وہ ایسے اکیلی بیٹھی ہوئی اُنہیں بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

"کیا ہوا ایسے اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟؟ضرغام کدھر ہے اس کے ساتھ رہو کافی مہمان پوچھ رہے ہیں ضرغام کی بیوی سے متعلق تمھیں اس کے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔"وہ نرم انداز میں گویا ہوئی تھیں حالانکہ اُنہیں ارشک پر غصہ تھا جو اُن کے پوتے کو معاف نہیں کر پا رہی تھی ابھی تک لیکن وہ اس کے ساتھ اب کچھ ایسا ویسا نہیں کرنا چاہتی تھیں کہ وہ پہلے ہی اپنے کیے پر بہت شرمندہ تھیں ۔

وہ مردوں والی سائیڈ پر ہیں۔۔"ارشک ان کے قریب آنے اور "
پھِر سوال کرنے پر خاصی پریشان ہوئی تھی ضرغام پر بھی غصہ آیا
تھا۔

لیکن تم اس کی بیوی ہو اس کے ساتھ رہو یہ نہ ہو اُس کو کسی اور"
کی ضرورت پڑ جائے ایک شوہر کو بیوی سے کیا چاہیے ہوتا ہے تم
اچھے سے جانتی ہو اگر اسے بیوی سے وہ نہ ملے تو وہ دوسرا راستہ
اختیار کرتا ہے جانتی ہو وہ دوسرا راستہ کونسا راستہ ہوتا ہے وہ شوہر
ہے تمھارا اس کی ضرورت کا خیال رکھنا تمھارا فرض ہے۔۔۔"وہ
اس کو لفظوں میں بہت کچھ جتا رہی تھیں یہ الگ بات تھی کہ
ارشک کچھ سمجھ نہیں سکی تھی یا پھر بہت کچھ سمجھتے ہوئے بھی
انجان بن رہی تھی۔۔

جی سمجھ گئی۔۔۔"اس نے مختصر سا جواب دیا تھا اوَر خاموشی سے "
سر جھکا گئی تھی۔

ضرغام جو کہ آرمینا کو دیکھنے عورتوں والی سائیڈ پر آیا تھا کیونکہ اسے آرمینا سے کچھ کام تھا وہ بی بی جان کو ارشک کے پاس بیٹھے دیکھ کر جہاں چلا آیا تھا کیونکہ کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ جزبات میں آ کر ارشک کو کچھ ایسا ویسا بول دیتی جو وہ نہیں چاہتا تھا سو وہ ان کے قریب آیا تھا۔

ضرغام کو دیکھتے ہوئے ارشک نے نظریں پھیر لی تھیں اس کی یہ حرکت بی بی جان نے دیکھی تھی اُنہیں ارشک پر شدید غصہ آیا تھا ضرغام کب سے اُس کی طرف سے بھولنے کی آمید پر بیٹھا تھا اوَر تھی کہ نخرے دکھا رہی تھی۔

خیر یہ تو بی بی جان کی سوچ تھی جو سراسر غلط تھی ۔

بی بی جان کیا ہو رہا ہے؟؟؟"وہ ان کے قریب جاتے ہوئے "
پوچھنے لگا تھا جبکہ ارشک کا سرخ چہرہ اسے بتا رہا تھا کہ یہاں بات
اس کے بارے میں ہی ہو رہی تھی اس کے آنے سے پہلے ۔

کچھ نہیں ضرغام خان اپنی بیوی کے ساتھ رہو لوگ باتیں بنائیں "
گے ہم کس کس کو جواب دیں گے دیکھو آرمینا اوٗر عالمیار ایک
ساتھ ہیں ارواح اوٗر زرانیل بھی ساتھ ہیں اور یہاں تمھاری بیوی
اکیلی ایسے بیٹھی ہے جیسے اسے اس فنکشن میں کوئی زبردستی لے کر
آیا ہے اس کے ساتھ بیٹھو ہمیں کچھ کام ہے۔۔۔"وہ ارشک سے
زیادہ ضرغام کو باتیں سنا رہی تھیں اوٗر پھر اپنا چشمہ ٹھیک کرتے
ہوئے وہ آگے بڑھ گئی تھیں ۔

ارشک نے ضرغام کو دیکھا تک نہیں تھا لیکِن ضرغام خان اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اُس کو اپنے حصارِ میں لے چکا تھا۔

ضرغام کی اس بے باکی پر ارشک اُسے خوُد سے دور کرنے لگی تھی پر ضرغام نے نرمی سے ارشک کو اپنے قریب کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ارشک بھی ضرغام کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی یہ منظر وہاں آتی آرمینا نے آپنے فون میں قید میں کیا تھا وہ ان دونوں کی تصویریں بنا چکی تھی جو اسے بہت پسند آئی تھیں ۔

عالمیار کو ایک ضروری کال آئی تو وہ اُسے سننے میں بیزی ہو گیا تھا آرمینا اسے مصروف دیکھ کر خوُد ارشک کی طرف چلی آئی تھی جو اکیلی تھی پہلے لیکن اب وہ اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ ضرغام تھا بلکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

وہ مسکرائی تھی اس نے دعا کی جلد ہی ان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے۔

ارشک کی نظر آرمینا پر پڑ چکی تھی اس نے آرمینا کی طرف جانا چاہا لیکن ضرغام خان اس کی کوشش ناکام بنا چکا تھا۔

پر خوُد وہ آرمینا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"بھائی آپ لوگ انجوائے کریں میں چلتی ہوں۔۔"وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے اُسے پسند نہیں آیا تھا لیکن ارشک نے اسے اشارہ کرتے رکنے کا کہا تو آرمینا کو رکنا پڑا تھا۔

"عالمیار کہاں ہے؟؟"ضرغام نے آرمینا سے عالمیار کے متعلق پوچھا جو کچھ دیر پہلے تو آرمینا کے ساتھ تھا لیکن اب نہیں وہ اکیلی تھی۔

وہ بھائی اُنہیں ایک ضروری کال آ گئی تو میں نے اُنہیں ڈسٹرب "
نہیں کیا خود ہی یہاں آ گئی آپ کو کوئی کام ہے ان
سے۔۔۔؟؟"!وہ اپنی فراک سنبھالتے ہوئے ضرغام اوَر ارشک کی
طرف بڑھی تھی۔

ہاں گڑیا میں آتا ہوں ارشک کے ساتھ رک جاؤ یہ اکیلی ہے پہلے "
بھی بی بی جان کہہ رہی تھی۔۔۔"وہ آگے بڑھتے ہوئے بولا تھا
جس پر آرمینا نے سر ہلایا تھا ارشک تو ضرغام کے جانے پر سکون کا
سانس خارج کر گئی تھی ۔

ان کے پیچھے مہمانوں میں کچھ لڑکیاں تھیں جو اسے اوَر ضرغام کو
قریب دیکھتے کافی عجیب و غریب قسم کی باتیں کر رہی تھیں جو کہ
ارشک کو پسند نہیں آئی تھیں ۔

کیا ہوا ارشک؟"!اسے ڈسٹرب دیکھ کر آرمینا نے پوچھا تھا جس پر "
وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

آرمینا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی جو اسے کافی بے چین لگی تھی
آرمینا کو لگا شاید بی بی جان نے ارشک کو کچھ ایسا ویسا کہہ دیا ہے
جس کی وجہ سے وہ ڈسٹرب ہو گئی ہے۔

بی بی جان نے کچھ کہا تم سے؟؟"اس نے ارشک سے پوچھ لیا "
جس پر ارشک نے نفی میں سر ہلایا تھا کیونکہ ایسا ویسا وہ اُسے بتا کر
پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

یہ الگ بات تھی کہ اسے بی بی جان کی باتیں بالکل بھی پسند نہیں
آئی تھیں ۔

ہاں پر وہ جس طرز میں بات کر رہی تھیں ایک پل کے لیے ارشک کا دل دھڑکا تھا ضرغام کسی اور کے پاس نہیں وہ جانتی تھی ضرغام اس کے علاوہ کسی اوٗر کے پاس نہیں جائے گا ۔

نہیں تو بس وہ کہہ رہی تھیں کہ اکیلی کیوں بیٹھی ہو تم۔۔۔"وہ " آدھی بات بتاتے ہوئے خاموش ہو گئی تھی۔

تمھارے اکیلے بیٹھنے سے اُنہیں کیا مسلہ؟؟"وہ سمجھ نہیں سکی تھی " ارشک کی بات کہ بی بی جان نے اس کے اکیلے بیٹھنے پر کیوں اعتراض کیا بھلا ۔

پتہ نہیں۔۔۔"وہ آگے اسے کیا بتاتی تبھی خاموش ہو گئی تھی۔"

اچھا تم ان کی باتوں کو سیریس مت لو"وہ ہنستے ہوئے بولی تھی "

جس پر ارشک کو وہ دن یاد آیا جب بی بی جان نے اُسے تھپڑ مارا تھا اور اس دن ہی جو ارشک کے ساتھ وہ کیسے بھول سکتی تھی ارشک اُسے اچھے سے یاد تھی ایک ایک بات ۔

اوَر اب بی بی جان چاہتی تھیں کہ ارشک سب بھول جائے جو کیوں اس وقت سب بھول نہیں گئی تھی شاید کہہ دینا بہت آسان ہوتا ہے لیکن جب خود پر آئے تو پتہ چلتا ہے کہ جھیلنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔

آرمینا۔۔ "وہ اس کے لاپرواہ سے انداز پر اُسے دیکھنے لگی تھی جو " کندھے اچکاتے ہوئے مسکرائی تھی۔

یار اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو کون سیریس لیتا ہے اور وہ ایسے ہی "
بول دیتی ہیں تم چل کرو اور یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی کیا لے کر آؤں
میں مُجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔؟؟؟"اسے اچانک سے
کھانے کا خیال آیا تو وہ ارشک سے پوچھنے لگی تھی۔

ابھی تو لڑکے والے آئے ہی نہیں آئے تو تم کھانے پہلے کیسے "
کھاؤ گی۔۔۔"وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی تھی آرمینا سے باتیں کرتے
اُسے بہت اچّھا لگ رہا تھا۔

وہ تم مجھ پر چھوڑ دو یہ بتاؤ بریانی لے کر آؤں میں بلکہ تم میرے "
ساتھ چلو یہاں کافی لوگ ہیں ہم لوگ نیوشا کے پاس جاتے ہیں وہ
روم میں اکیلی ہو گی اسے بھی کچھ کھلاتے ہیں بچاری نے اتنا لمبا سفر

کرنا ہے کچھ انرجی ہونی چاہیے اس میں۔۔۔"وہ ارشک کا ہاتھ تھام کر اُسے حویلی کے اندر لے آئی تھی۔

اس بار سٹج وغیرہ حویلی کے باہر بنوانے کے بجائے ضرغام لوگوں نے آندر ہی بنوایا تھا۔

ویسے بھی حویلی کافی بڑی تھی تو آسانی سے سارا انتظام ہو گیا تھا۔

مُجھے نہیں جانا کہیں بھی آرمینا"وہ نیوشا کے پاس جانے سے کترا" رہی تھی شائد وہ بھلے بدل چکی تھی لیکن ارشک اُسے بھلے معاف بھی کر چکی تھی پر دل میں اتنی گنجائش نہیں تھی کہ اس کے ساتھ نارملی بات کر پاتی یہ شاید ارشک کے لیے ممکن نہیں تھا لیکن آرمینا

اس کی بات سمجھتی تب وہ تو اُس کے انکار کو کسی کھاتے میں لائے بغیر ہی اسے اندر لے آئی تھی ۔

"آرمینا۔۔۔وہ لوگ جیسے ہی ہال میں آئے ارشک رک گئی تھی آرمینا نے ایک نظر ارشک کو دیکھا جو سمپل سی بنا کسی میک اپ کے بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اُسے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی تو نجانے اس کے بھائی کی کیا حالت ہوئی ہو گی اُسے دیکھ کر وہ بس سوچ سکی تھی .

"ارے یار اب وہ جا رہی ہے سو ریلکس۔۔۔آرمینا کے بار بار کے اسرار پر وہ خاموش ہو گئی تھی ۔

ایسی بات نہیں ہے مُجھے ضرشک کو دیکھنے جانا ہے کافی ٹائم ہو گیا "
ہے ارواح لے کر گئی تھی اب اسے بھوک لگ رہی ہو
گی۔۔۔"ارشک کو یہ بہانہ صحیح لگا تجا فحال اندر جانے سے بچنے کے
لیے ۔

وہ تو زرانیل بھائی کے ساتھ تھی تم اندر جاؤ میں آرمینا کو دیکھتی "
ہوں اور آگر ملتی ہے تو ضرشک کو لے کر آؤں گی پریشان مت
ہو تم جاؤ اندر۔۔۔"وہ اُسے نیوشا کے روم میں بھیجتے ہوئے خوُد باہر
چلی گئی تھی جبکہ ارشک اب مزید اسے کیا بولتی وہ اندر کی طرف
بڑھ گئی تھی ۔

.....

ارواح اوَر زرانیل اس وقت قدرے الگ جگہ پر تھے یہاں آس پاس کوئی مہمان کوئی نہیں تھا ارواح کو عیجب سا شوق چڑھا تھا تصویریں بنوانے کا وہ اب تک ضرشک کے ساتھ کافی تصویریں بنوا چکی تھی لیکن اس کا دل تھا کہ بھرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ایک تو وہ لگ اتنی پیاری رہی تھی کہ زرانیل خان کا دل مچل رہا تھا

۔

ارواح تم تھک جاؤ گی یار۔۔۔"اس نے کب سے ضرشک کو اُٹھایا " ہوا تھا اور اوپر سے وہ یہاں وہاں چل رہی تھی زرانیل کو اس کی فکر ہوئی تھی لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی ۔

آپ فکر مت کریں میں ٹھیک یوں۔۔۔"وہ ضرشک کے پھولے " پھولے گالوں کو چومتے ہوئے اُسے بے فکر کر رہی تھی ضرشک

بھی اس کے ساتھ اتنا اٹیچ ہو چکا تھا کہ وہ بالکل بھی رو نہیں رہا تھا بلکہ ہر چیز کو غور سے دیکھ رہا تھا تقریباً ایک سال کا ہونے والا تھا اب تو آہستہ آہستہ لفظ بھی بولنے سیکھ رہا تھا۔

اوَر ارواح نے اُسے آنی سیکھایا تھا جو جب وہ توتلی زبان میں بولتا تو ارواح کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا تھا۔

نہیں واپس آؤ ہم اندر جا رہے ہیں ارشک پریشان ہو رہی ہو گی " ہم کب سے ضرشک کو ایسے باہر لیے گھوم رہے ہیں۔۔۔"وہ اُس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے واپس بلا رہا تھا وہ خود تھورا سا فاصلے پر کھڑا تھا جبکہ ارواح اوَر ضرشک دوسری سائیڈ پر تھے اوَر وہ اسے جہاں آنے کا کہہ رہا تھا۔

آپ کو نہیں بنانی ہیں ہماری تصویریں تو بتا دیں ہم پر شاوٹ "
کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے۔۔"وہ برا مان گئی تھی لیکن
زرانیل خان تیزی سے آگے آیا تھا اور اس کو اور ضرشک کو
احتیاط سے اپنے حصار میں لیا اور ارواح کے چہرے پر جھکتے ہوئے
اُس کے ماتھے پر لب رکھے تھے ۔

ارواح سرخ ہوئی تھی اور ضرشک اُنہیں دیکھتے ہوئے خوشی سے منہ
آوازیں نکالنے لگا تھا ۔

کیا ہوا لپ کس نہیں کی جو سرخ ہو رہی ہو تم۔ ارواح "
جاناں۔۔۔"وہ اُس کے لبوں کو فوکس پر فوکس کرتے ہوئے بولا
تھا۔

ارواح اس کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا۔

"زرانیل نے ضرشک کو خود کو دیکھتے پا۔۔۔ضرشک چاچو کی جان"
کر اُس نے اُسے اپنی گود میں اٹھایا تو وہ کھل کھلانے لگا تھا اور
زرانیل نے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

"وہ ضرشک کو۔۔۔آپ کی آنی تو کچھ زیادہ ہی سرخ ہو رہی ہیں"
جیسے پتے کی بات بتا رہا تھا ارواح نے اُسے گھورا تھا۔

"بھلے آس پاس کافی لوگ نہیں تھے لیکن پھر بھی۔۔۔چھوڑیں"
ارواح کافی بلش کرنے لگی تھی کیونکہ زرانیل نے اُسے اپنے حصارِ
میں لیا ہوا تھا۔

"!!وہ اس کے مزاحمت کرتے وجودِ کو دیکھتا بگڑا تھا۔کیا ہے"

ہم لوگ کہاں ہیں یہ تو دیکھ لیں آپ"!!وہ اُسے جگی کا احساس "
کروا رہی تھی جبکہ وہ خوُد جانتی تھی مقابل کو کہاں احساس ہوتا تھا
جگہ پر ۔

کہاں ہیں؟"!!وہ کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگ تھا جیسے یہ اس "
کے لیے نارمل بات ہو۔

یہ روم نہیں ہے پلیز۔۔۔"وہ ضرشک کے رخساروں کو چومنے کے "
لیے چہرہ اوپر چکی تھی لیکن زرانیل نے عین موقع پر ضرشک کو
پیچھے کر لیا تھا اوُر ارواح کے لب زرانیل کے لبوں سے ٹکرائے
تھے ۔

زرانیل کا لمس پاتے وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی وہ خود اسے جگہ کا احساس کروا رہی تھی اوٗر اب ایسی حرکت کر دی وہ مذید بلش کرنے لگی تھی زرانیل کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی تھی اُسے یوں شرماتے دیکھ کر وہ اس کے مسکرانے پر مذید سرخ ہوئی تھی۔

نہیں کریں پلیز۔۔۔"ارواح کافی روہانسی ہوتے ہوئے بولی تھی "

جس پر زرانیل نے قہقہہ لگایا تھا ہاں ارواح کے گرد زرانیل کا حصارِ ہنوز تھا وہ اسے چھوڑ نہیں رہا تھا اور ارواح تھی کہ بے بس سی کھڑی تھی زرانیل کا بھاری ہاتھ اس کی بیک پر تھا۔

جسے وہ خوٗد سے دور جھٹکنے کی کوشش میں بری طرح سے ناکام ہوئی تھی۔

میں نے کہا کیا؟؟یہ حرکت تم نے کی ہے مُجھے کس کیا اوُر اب یہ "
بول رہی ہو مجھے۔۔۔"وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا تھا جس
پر ارواح کے رخسار سرخی سے دہکنے لگے تھے ۔

آپ خود آگے آئے تھے مُجھے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا پبلک پلیس "
پر ایسی حرکت کرنے کا میں تو ضرشک کو کس کر رہی تھی۔۔۔"وہ
ناک پھیلاتے ہوئے بولی تھی ۔

رئیلی تو تم نہیں کرتی مُجھے۔۔۔"وہ جان بوجھ کر اُسے مزید تنگ کر"
رہا تھا اور ارواح اپنی حرکت پر پہلے ہی شرمندہ تھی بچاری اس نے
کہاں سوچا تھا وہ پبلکی ایسے اسے کس کرے گی اور زرانیل نے یہ
حرکت جان بوجھ کر کی تھی اگر وہ ضرشک کو پیچھے نہیں کرتا تو
ارواح ضرشک کو کس کرنے والی تھی زرانیل کو نہیں ۔

ضرشک۔۔۔"ارواح زرانیل کے سوال کا جواب دینے کے بجائے "
ضرشک کو اپنی گود میں اٹھائے پوری طرح سے زرانیل سے ناراض
ہو چکی تھی۔

اب تم مجھ سے ناراض کیوں ہو رہی ہو؟"!!زرانیل نے اُس کی "
پشٹ پر اپنے ہاتھوں کو حرکت دیکھتے ہوئے کہا تو ارواح نے ہاتھ
پیچھے لے جاتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا پر ناکام رہی ۔

اب ارواح کو پریشانی نے آن گھیرا تھا اگر کوئی آ جاتا تو پر زرانیل
تو ایسے ریلیکس کھڑا تھا اسے بانہوں میں بھر کر جیسے یہ ہال نہیں
بلکہ ان کا روم

میں ہو۔

آپ چھوڑیں۔۔۔"وہ اس کی بے باکیوں پر سرخ ہو رہی تھی ان "
کی یہ کٹھی میٹھی نوک جھوک ضرشک غور سے سن رہا تھا اور اپنی
موٹی موٹی آنکھوں سے زرانیل کو گھور بھی رہا تھا۔

ان۔۔۔۔ی۔۔۔۔"وہ ارواح کی گردن میں چھوٹی چھوٹی بانہیں "
ڈالے توتلی زبان میں ارواح کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا تھا جو
کب سے زرانیل کے ساتھ بحث کر رہی تھی ۔

آنی کی جان۔۔۔"ارواح نے چٹا چٹ ضرشک کے پھولے پھولے "
گالوں کو اپنے بالوں سے چوما تھا ضرشک کا لمس اس کی بے چینی کو
ختم کر دیتا تھا۔

ارواح کو اب ایک خاص انسیت ہو چکی تھی ضرشک سے اور وہ بھی ارواح کے پاس روتا نہیں تھا ورنہ تو کوئی اسے اٹھاتا تو تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایسے کڑکے دار آواز میں روتا کہ سبھی پریشان ہو جاتے ۔

ارواح ارشک تمھارا پوچھ رہی ہے اسے ضرشک کی فکر ہو رہی " تھی کب سے تمھیں دیکھ رہی تھی۔۔"آرمینا وہاں نجانے کہاں سے آ گئی تھی۔ لیکن سامنے زرانیل اور ارواح کو ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھتے وہ ایک پل کے لیے خود کو کوسنے لگی تھی کہ کیا ضرورت تھی اُنہیں ڈسٹرب کرنے کی۔

ارواح تو مزید سرخ ہوئی تھی آرمینا کے آنے سے جبکہ ارمینق کو دیکھتے زرانیل نے آہستگی سے ارواح کو اپنے حصارِ سے آزاد کیا تھا۔

یہ تو انجوائے کر رہا ہے!!ارشک کیوں پریشان ہو رہی تھی اس کو "
لے کر؟؟"ارواح آرمینا کی طرف تیزی سے بڑھی تھی کیونکہ کوئی
بعید نہیں تھی کہ زرانیل اسے پھر سے اپنی طرف کھینچ لیتا جو وہ ہر
گز نہیں چاہتی تھی ۔

ہاں وہ کہہ رہی تھی شاید ضرشک کو بھوک لگ رہی ہو اس لیے "
تم اگر بیزی ہو تو اسے مُجھے دے دو میں لے کر جاتی ہوں تم لوگ
انجوائے کرو۔۔۔"آرمینا ضرشک کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے بولی
تھی۔

ارے نہیں گڑیا ہم بس جا رہے تھے ہال کی طرف"!!ارواح کے "
بولنے سے پہلے زرانیل بول پڑا تھا اور ارواح نے اُس کو جن
نظروں سے دیکھا تھا وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

کیونکہ اُسے پتہ تھا کہ میڈم کو یقین نہیں آ رہا ہو گا زرانیل نے جانے کی بات کی ہے۔

ہاں آرمینا چلو میں فری ہوں۔۔۔"آرمینا کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی " تھی جو اس کی پھرتی دیکھتے ہوئے خاصا مسکرائی تھی لیکن پھر وہ دونوں اندر چلی گئ تھیں۔۔۔۔۔

زرانیل کچھ دیر تو وہیں کھڑا رہا پھر اس نے ضرغام اور عالمیار کے پاس جانے کا سوچا پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ ہارشم کو کام کر کے پوچھے لیکن پھر دولہے صاحب سے پوچھنا اسے کچھ مناسب نہیں لگا تھا تبھی وہ سٹیج کی طرف بڑھا تھا۔

کچھ دیر پہلے کہ لمحاتِ کو سوچتے ہوئے زرانیل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی ۔

ایسے ہی رومانٹک مومنٹس وہ لوگ اپنی بیٹی کے ساتھ بھی انجوائے کریں گے وہ مسکراتے ہوئے سوچنے لگا تھا اور آگے بڑھ گیارہ تھا۔

••••

ارشک کا دل نہیں کر رہا تھا نیوشا کے پاس جانے کا لیکن پھر بھی وہ اس کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی تھی اور اب اندر جانے کا سوچ رہی تھی کچھ دیر تو وہیں کھڑی رہی لیکن پھر ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے وہ روم کا ڈور کھولتے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

یہاں وہ نیوشا بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس اس کی کزنز تھیں جو تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھ کر باہر گئی تھیں اور ارواح اور آرمینا پہلے ہی باہر جا چکی تھیں جبکہ الیمشہ سے وہ بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کر رہی تھی۔

وہ اتنا کچھ کرے گی یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اُسے رو لگا تھا کہ وہ الیمشہ کے پاس جا کر اسے سمجھائے گی تو وہ اس کی بات سمجھ جائے گی لیکن اس کے برعکس ہوا وہ تو الٹا اس کے ہی خلاف ہو گئی تھی۔۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز سنتے اس نے چہرہ اُٹھایا تھا اور سامنے ارشک کو دیکھتے اس کے چہرے پر حیرتِ پھیلی تھی کیونکہ اُسے امید نہیں تھی کہ وہ آئے گی اس کے روم میں ۔

نیوز نے مسکراتے ہوئے ارشک کا ولکم کیا تھا جو اب دروازہ بند کرتے اندر آئی تھی اور نیوشا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی اُسے دیکھا جو برائیڈل میک اپ میں کافی خوبصورت لگ رہی تھی پہلی بار اس نے اتنا میک اپ کیا تھا تو خوبصورت بھی کافی زیادہ لگ رہی تھی۔

ارشک"!!!کافی دیر جب وہ دونوں خاموش رہی تو نیوشا نے ہی " ارشک سے بات کرنی شروع کی تھی اس کے بلانے پر ارشک نے اُسے دیکھا تھا۔

دیکھو پاسٹ میں جو ہوا اُسے یاد رکھنے کی ضرورت تو نہیں ہے " کیونکہ اب میں یہاں سے ویسے بھی جا رہی ہوں اور اب میری اؤر تمھاری کیا دشمنی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

ارشک نے نوٹ کیا تھا وہ شادی سے خوش تھی ورنہ جب ارشک شروع میں حویلی میں آئی تھی اُس کو نیوشا نے کتنا تنگ کیا تھا یہ بس وہی جانتی تھی لیکن اب وہ اتنی بدل چکی تھی۔

"ہاں سہی کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ارشک کھوئے ہوئے لہجے میں بولی تھی اُس کو لاشعوری طور پر آرمینا کا انتظارِ تھا جو ضرشک کو لے کر آنے والی تھی ۔

"آپ خوش ہیں"!!!ارشک نے نجانے کس احساس کے تحت یہ سوَال پوچھا تھا نیوشا سے جو اس کے سوال پر اسے دیکھنے لگی تھی ۔

"ہاں کیونکہ یہ سب بڑوں کا فیصلہ ہے میں کیسے اعتراض کر سکتی تھی ویسے بھی کہتے ہیں والدین کبھی اپنی اولاد کے لئے غلط نہیں

سوچتے ہیں مجھے بھی امید ہے کہ یہ سب میرے لئے اچھا ہو گا۔۔۔"نیوشا مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر ارشک نے سر ہلایا تھا۔۔

"ہاں اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ ماں باپ کے فیصلے اولاد کے لیے سب سے بہترین ہوتے ہیں بس اولاد کو یہ سمجھنے میں دیر لگتی ہے۔۔۔"ارشک نے گویا اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

"ابر شم بہت اچھی ہے یقینا اس کا کزن بھی اس کے جیسا ہی ہو گا میری دعا ہے کہ آپ وہاں خوش رہو۔۔۔"ارشک بھی جیسے دل سے ساری پرانی باتیں ختم کرتے ہوئے بولی تھی۔

آمین ارشک تم بہت اچھی ہو!؛ اب مجھے خود پر افسوس ہوتا ہے "
"جو کچھ میں نے شروع؛؛؛

نیوشا پہلے خود ہی بولا ہے ماضی کو یاد کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے "
تو اب خود بول رہی ہیں جانے دیں جو ہو گیا اسے بھلا ہم کہاں
بدل سکتے ہیں۔۔۔"ارشک شاید ماضی کے بارے میں بات کرنے
میں ہی انٹرسٹڈ نہیں تھی تبھی اس کی بات درمیان میں ہی اچک لی
تھی ۔

نیوشا اس کے چہرے پر ماضی کے گزرے واقعات کی تلخیاں دیکھتے
خاموش ہو گئی تھی کیونکہ مناسب یہ ہی تھا کہ وہ لوگ ماضی کو
بھول جاتے ویسے بھی ماضی میں کچھ اچھا تو ہوا نہیں تھا کہ وہ اسے
یاد کرتے بول جانا ہی سب سے بہتر تھا ۔

ہاں بالکل ایسا ہے۔۔۔"آریشا زمین پر دیکھنے لگی تھی تبھی دروازہ "
کھول کر ارواح اوٗر آرمینا اندر آئی تھیں ارشک تیزی سے اٹھتے
ہوئے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھا چکی تھی ۔

جو اپنی مما کے پاس آتے ہی خوشی سے آوازیں نکال رہا تھا وہ بھی
اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں پر لب رکھتے ہوئے
مسکرائی تھی ارشک کے گال پر ابھرتا گڑا سب نے دیکھا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی اور ضرشک اوٗر اس
کی مما ساتھ ہوں اوٗر پیارے نہیں لگیں یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔

یہ ہم لوگوں کے ساتھ انجوائے کر رہا تھا تم ایسے ہی پریشان ہوئی "
تھی۔۔۔"ارواح ارشک کے قریب جاتے ہوئے بولی تھی۔

پریشان نہیں ہوئی بس مُجھے اس کے بغیر کچھ آچھا نہیں لگتا ہے "
تھوری دیر بھی نظروں سے اوجھل ہو تو دل کو کچھ ہونے لگتا
ہے۔۔۔"وہ اپنی دلی کیفیت بتا رہی تھی اوُر ارواح کے ساتھ ساتھ
آرمینا بھی مسکرائی تھیں ۔ وہ لوگ جانتے تھے ارشک ضرشک کو
لے کر کتنی احساسِ تھی۔۔

ہاں ہمیں معلوم ہے یہ بات یہ بھی اپنی مما کے پاس ہی خوش "
رہتا ہے اور اب دیکھا کیسے مسکرا رہا ہے۔۔۔"ارواح نے ضرشک
کی گالوں کو چُومتے ہوئے اُسے گدگدی کی جس پر وہ مزید کھل
کھلانے لگا تھا۔

برات آنے والی ہے۔"..آرمینا نیوشا کو دیکھتے ہوئے بولی تھی نیوشا "
نے اُسے آنکھیں دکھائی تھی جس پر کندھے اچکاتے ہوئے مسکرائی
تھی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟!؟ تمھیں تو خوش ہونا چاہیے میں نے اتنی "
خبر دی ہے تمہیں بجائے مُجھے شاباشی دینے کے تم مجھے گھور رہی ہو
ویری بیڈ یار۔۔۔"وہ جیسے افسوس کر رہی تھی اور ارواح ان کی
گفتگو سنتی ہوئی مسکرائی تھی ۔

آرمینا اسے تنگ مت کرو۔۔۔"وہ اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے "
بولی تھی ارشک تو ایک طرف بیٹھ گئی تھی اس کے ساتھ بھلے
ارواح اور نیوشا آرمینا اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں لیکن وہ پھر
کافی ان کمفٹیبل فیل کر رہی تھی ۔

ارشک ٹھیک ہو تم؟"!ارواح اسے خاموش دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی "
تھی جس پر ارشک نے سر ہلایا تھا لیکن اندر کی حالت تو وہ بس
خوُد ہی جانتی تھی کہ کیسی حالتِ تھی اس کی۔

ہاں ٹھیک ہوں میں۔۔۔"وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تھی "
سب لوگ اُس کو اتنا پروٹوکول دے رہے تھے یہ بات اس سے
ہضم نہیں ہوتی تھی ۔

زہن میں بار بار بی بی جان کی باتیں آ رہی تھیں۔۔۔

لیکن تم اس کی بیوی ہو اس کے ساتھ رہو یہ نہ ہو اُس کو کسی اور"
کی ضرورت پڑ جائے ایک شوہر کو بیوی سے کیا چاہیے ہوتا ہے تم
اچھے سے جانتی ہو اگر اسے بیوی سے وہ نہ ملے تو وہ دوسرا راستہ

اختیار کرتا ہے جانتی ہو وہ دوسرا راستہ کونسا راستہ ہوتا ہے وہ شوہر ہے تمھارا اس کی ضرورت کا خیال رکھنا تمھارا فرض ہے۔۔۔"اگر ایسا کچھ ہو گا تو۔

یہ خیال بار بار زین میں آ رہا تھا لفظ تھے کہ اس کے ذہن میں گردشِ کرتے اُسے پریشان کر رہے تھے۔

میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں اگر اُنہوں نے یہ سب کرنا ہوتا " تو اب تک میں ان کے نہیں تھی وہ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔۔۔"وہ دل ہی دل میں یہ بات سوچ رہی تھی۔

اس وقت تمھارے ملنے کی امید تھی اُسے لیکن اب تم اسے خود "
سے دور کر رہی ہو۔۔"دماغ نے دلیل دی تھی وہ بری طرح سے
سوچو میں الجھی تھی۔

وہ بری سے سوچو میں ڈوبی ہوئی تھی جبکہ ارواح جو اسے کب سے
آواز دے رہی تھی وہ اس کے قریب آتے اُس کے کندھے پر
ہاتھ رکھ چکی تھی ارشک ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

سب لوگوں کی نظریں خوُد پر محسوس کرتے وہ اچھی خاصی شرمندہ
ہو گئی تھی لیکن پھر ضرشک کی طرف متوجہ ہوئی آرمینا ارشک کا
کھویا ہوا انداز نوٹ کر رہی تھی۔

وہ جب سے بی بی جان کے پاس اسے دیکھ چکی تھی وہ تب سے ایسے ہی پریشان تھی۔

یقینا بی بی جان نے کچھ ایسا ویسا کہا ہو گا ارشک سے مجھے اس سے " بات کرنی ہو گی فنکشن کے بعد۔۔۔"آرمینا دل ہی دل میں سوچنے لگی تھی ان لوگوں نے اسے باتوں میں مصروف کر لیا تو کچھ وقت کے لیے ارشک کے دماغ سے ساری سوچیں نکل گئ تھیں لیکن کب تک بی بی جان کی باتوں سے وہ اچھی خاصی پریشان ہوئی تھی۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 144

•••••

سب لوگ اس وقت مہمانوں کو ریسو کرنے میں مصروف ہو گئے تھے کیونکہ برات آ چکی تھی اور سب سے زیادہ حیرانگی تو تعزیز کو دیکھ کر سب کو ہوئی تھی شمس خان بے قراری سے آگے بڑھے تھے لیکن وہ ان سے ملا نہیں تھا آتے ہوئے تو وہ کچھ نارمل ہی رہا تھا لیکن جیسے ہی اس نے حویلی میں قدم رکھا اسے سب پھر سے یاد آنا شروع ہو گیا تھا۔

جب اس نے منہا کو خود میں لت پت دیکھا تھا یہ وہ منظر تھا جسے وہ بھول نہیں پایا تھا زرانیل سے اس نے نارملی بات کی تھی ۔ اور ارواح سے ملتے اب وہ ارشک سے مل رہا تھا ارشک سے خیریت

پوچھتے اس نے ضرشک کو گود میں اٹھایا تھا جو اس بہت پیارا لگ رہا تھا۔

تیار ہو کر جیسے وہ اوٗر بھی پیارا ہو گیا تھا۔

ضرغام سے تعزیز نارملی بات کر چکا تھا باقی بی بی سے بھی اس نے سلام دعا ہی کی تھی ہاں وہ اپنے خول سے نہیں نکل پا رہا تھا۔

ہارشم کو سٹیج پر بیٹھایا گیا تھا اوٗر اس کے ساتھ گرینی اوٗر اس کے موم ڈیڈ کے ساتھ بی بی جان بیٹھ گئ تھیں ۔

مرتضیٰ خان بھی ان کے ساتھ بیٹھے اُنہیں کمپنی دے رہے تھے باقی سب لوگ مہمانوں کے ساتھ تھے۔

نکاحِ کی رسم شروع کرنے کی بات ہوئی تو شمس خان نے بنا دیر کیے مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا کہا سب سے پہلے اندر نیوشا سے سائن اوٗر باقی کاروائی پوری کروانے کے لیے زرانیل اوٗر عالمیار دونوں مولوی صاحب کے ساتھ اندر گئے تھے ۔

باقی ساری لڑکیاں بھی وہیں موجود تھی مولوی صاحب کو آتے دیکھ کر نیوشا کا دل جیسے تیزی سے دھڑکا تھا اوٗر اس نے آرمینا کا کندھا پکڑا تھا ۔

ریلکس۔۔"اس نے اسے تسلی دی تھی اوٗر اپنے بھائیوں کو دیکھتے " اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی کتنی دور جا رہی تھی وہ سب سے اس کے بھائیوں کا حال بھی تو اس سے مختلف نہیں تھا وہ اُس کو حصارِ میں لیتے اُس کے سر پر بوسہ دے چکا تھا۔

بس گڑیا۔۔۔"عالمیار نے اُس کا مہندی سے سجا کپکپاتا ہاتھ اپنے " ہاتھوں میں لیتے اُسے رونے سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی وہ مسلسل رو رہی تھی اوُر اُس کے آنسو وہ دونوں)عالمیار اوُر زرانیل(کیسے برداشت کر سکتے تھے ایک ہی تو بہن تھی ان کی ۔

کچھ دیر بعد مولوی صاحب نے نیوشا سے اس کی رضامندی پوچھی تو اس نے تین بار قبول ہے قبولِ ہے قبولِ ہے بول کر اپنا آپ کسی اور کو سونپ دیا تھا وہ بس ہارشم کو اپنے ماضی کے بارے میں بتانا چاہتی تھیں لیکن نہیں بتا سکی شاید اسی میں کوئی مصالحت چھپی ہوئی تھی۔

قبولِ ہے بولتے اُس نے نکاحِ نامے پر سائن کیے تھے ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔

ارواح کو اپنے نکاحِ کا وقت یاد آیا تب اس کی حالت بھی تو نیوشا سے مختلف نہیں تھی۔۔

کتنی گھبرائی ہوئی تھی وہ اس نے بے ساختہ زرانیل کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کو خود کو دیکھتے پا کر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

زرانیل نے ارواح کی اس حرکت پر مسکراہٹ مشکل سے ضبط کی تھی۔

یہ منظر دیکھتی الیمشہ سر تا پا جلی تھی کیسے دیکھ سکتی تھی وہ اس ارواح کو زرانیل کے سوتے خوش نہیں ہرگز نہیں وہ کبھی اس لڑکی کو زرانیل کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی یہ بہت مشکل تھا اس کے لئے ۔

وہ اپنے لبوں کو چباتے ہوئے بس نکاح ہونے کے انتظارِ میں تھی تاکہ وہ ہارشم سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ سکے اوٗر یہ اس کے لیے مشکل تو تھا لیکن وہ ایسا کرنے والی تھی ۔

نیوشا سے سائن کرواتے زرانیل خان اوٗر عالمیار اس کو پیار کرتے باہر نکل گئے تھے۔

اور پھر ہارشم کے سے باقی کی کاروائی مکمل کرتے مولوی صاحب نے نکاحِ پڑھایا تھا نکاحِ کے بعد دعا مانگتے ان کی آنے والے زندگی کے لیے خوشیوں کی دعا کی تھی ۔

نکاح کی رسم مکمل ہوئی تو سب لوگ ہارشم کے گلے ملتے اُسے مبارک باد دینے لگے تھے جو اس وقت خوش تھا جیسے سارے جہاں

کی سب سے قیمتی چیز اسے مل گئی ہو ہاں نیوشا اس کے لیے سب سے قیمتی ہی تھی وہ بس اسے دولہن کے روپ میں دیکھنے کے لئے مچل رہا تھا نجانے کب اسے سٹیج پر لایا جانا تھا۔

ہارشم کی موم نے نیوشا کو سٹیج پر لانے کی بات کی تو بی بی جان نے نیوشا کو بلانے کا کہا تھا حرمین بیگم شادی میں شریک نہیں ہوئی تھیں ۔

لیکن فرحین بیگم تھیں جو اس وقت شوہر کے ساتھ سٹیج پر بیٹھی ہوئی تھیں خاموش سی ہارشم کی موم سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھیں۔

ہارشم اُنہیں بھی بہت پسند آیا تھا بہت سلجھا ہوا لڑکا تھا یقینا ان کی بیٹی اس کے ساتھ خوش رہنے والی تھی وہ خود تو آج کل شدید پچھتاوے سے گزر رہی تھیں جو کچھ ماضی میں کر چکی تھیں اس کے بعد کیسے سب سے نظریں ملاتی ۔

شمس خان اوَر بی بی جان جنہوں نے اُنہیں ماں باپ کی طرح پالا تھا وہ اب پچھلے ایک سال سے ان سے ایک بار بھی مخاطب نہیں ہوئے تھے۔

ظاہر ہے وہ قاتل تھیں ان کے جوان بیٹے کا کیسے معاف کر دیتے وہ لوگ کیا یہ ان کے لیے آسان تھا نہیں ہرگز نہیں حرمین نے نفرت اوَر حسد میں اپنے ساتھ ساتھ اپنی بہن کی زندگی بھی برباد کی تھی۔

وہ خاموشی سے بس اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی جو سنجیدگی سے ہارشم کے ڈیڈ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے پہلو میں بیٹھی ہوئی بیوی کی طرف اُنہوں نے ایک غلط نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی وہ کب سے اپنے شوہر کی بے اعتنائی سہ رہی تھیں وہ ان سے ایسے لاتعلق ہو چکے تھے جیسے ان کے درمیان کبھی کوئی رشتہ تھا ہی نہیں ۔

بچے بھی ان سے کم ہی بات کرتے تھے اور اب تو بیٹی اتنی دور جا رہی تھی ان سے ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں ۔

اب شدت سے احساسِ زیاں ہو رہا تھا لیکن کیا فایدہ جب وقت گزر جائے تو انسان کے پاس صرف پچھتاوے ہی رہ جاتے تھے جو تمام اسے ناگ کی طرح ڈستے رہتے ہیں ۔

•••••

ابر شم نیوشا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی نیوشا کی کئی بار وہ تعریف کر چکی تھی وہ دولہن بنی لگ بھی بہت پیاری رہی تھی ارشک بھی نیوشا کے پاس ہی تھی جب کہ ضرشک کو تعزیز اپنے ساتھ لے کر باہر گیا تھا یہاں ساری لڑکیاں بیٹھی تھی ۔

ابر شم ارواح اوٗر ارشک کو تو جانتی تھی پہلے سے ان سے اس کی اچھی دوستی بھی ہوئی ہوئی تھی لیکن آرمینا سے وہ پہلی بار بات کر رہی تھی پر آرمینا کا سینس آف ہیومر اسے بہت پسند آیا تھا۔

وہ اب سب سے زیادہ اس سے ہی باتیں کر رہی تھی نیوشا خاموش بیٹھ ہوئی تھی لیکن ابر شم نے اُس کا گھونگھٹ اٹھاتے اس کی تصویر

بناتے ہارشم کو واٹس ایپ کی تھی جو ابھی تک سنگل ٹک ہی تھی شاید وہ باہر مہمانوں کی وجہ سے سیل فون یوز نہیں کر رہا تھا اسی لیے وہ میسج دیکھ نہیں سکا۔

ابرشم ایک بات پوچھوں تم سے؟؟"آرمینا نجانے کیوں پہلے " اجازت لے رہی تھی کیونکہ اُسے لگا تھا کہ کئی ابرشم کو اس کی بات بری ہی نہ لگ کیوں بات تھوڑی پرسنل تھی۔

ہاں پوچھو۔۔۔"ابرشم اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی " اسے عجیب تو لگا تھا کیونکہ ابرشم سے وہ پہلے پرمیشن لے رہی تھی جو عیجب سی بات تھی۔

تم تعزیز بھائی سے پہلی بار کب ملی؟"!ارواح نے آرمینا کو دیکھا یہ "
وہ سوال تھا جو ارواح کے دماغ میں بھی آیا تھا لیکن ابر شم سے
پوچھ نہیں سکی تھی کہ کئی اسے برا ہی نہ لگ جائے ۔

ہم آفس میں ملے تھے وہ میرے آفس میں انٹریوز دینے آیا تھا "
جاب کے لیے اوٗر میں نے اُسے جاب دے دی پھر ہم لوگ ساتھ
کام کرتے تھے کب جذبات بدلے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔"وہ اب ان
لوگوں کو اپنے اوٗر تعزیز کے کنٹریکٹ کے بارے میں نہیں بتا سکتی
تھی تبھی تو اُسے یہ بات بتائی ۔

اور یہ سچ بھی تھا وہ دونوں پہلی بار آفس میں ہی ملے تھے۔

ہاو رومانٹک پھر تو تم دونوں میں وہ سین بھی ہوئے ہوں گے جو "
پیار لفظوں میں کہاں ڈرامے میں حیات اوٗر مورات کے درمیان
آئے تھے رومانٹک سے اور یقینا لفٹ والا بھی ہوا ہو گا۔۔۔"آرمینا
ایکسٹڈڈ سی بولی تھی ۔۔۔

لفٹ کے نام پر ابرشم کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا وہ نا چاہتے ہوئے
بھی بلش کر گئی تھی یہ تعزیز کی بہن تو کافی باتونی تھی یہ اندازہ
اُسے آرمینا سے بات کرتے ہوئے بخوبی ہوا تھا۔

ہاں۔۔"ابرشم کندھے اچکاتے ہوئے بتانے لگی جبکہ آرمینا مزید "
کوئی بات کرتی کہ شرمین بیگم اندر آئی تھیں جو نیوشا کو سٹیج پر لے
جانے کی بات کر رہی تھیں کیونکہ بی بی جان نے بلایا تھا۔

نیوشا نے آنکھیں میچی تھیں اس وقت اس کی حالت کافی عجیب ہو رہی تھی ۔

زرانیل اوَر عالمیار خود آئے تھے اُس کو سٹیج پر لے جانے کے لیے وہ ان کو دیکھتے مذید ایمو شنل ہو گئی تھی سچویشن ہی ایسی تھی ان کے ساتھ تعزیز بھی آیا تھا ابر شم کا ہاتھ تھامے وہ اسے اپنے ساتھ بایر لے کر گیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ابر شم کسی بات کو لے کر دکھی ہو۔۔۔

نیوشا عالمیار اور زرانیل کا ہاتھ تھامے سٹیج کے قریب گئی تو ہار شم کی نظر اس پر پڑی وہ گھونگھٹ میں تھی لیکن اسے عروسی لباس میں خود کے لیے تیار دیکھ کر ہار شم کے جذبات اس کے قابو میں نہیں آ رہے تھے ۔

سب لوگ جو آپس میں باتوں میں مصروف تھے وہ اب دولہن کی طرف متوجہ ہو چکے تھے ہارشم نے آگے بڑھتے ہوئے نیوشا کا کپکپاتا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے اُسے سٹیج اپنے قریب کیا تھا۔

نیوشا ہارشم کی طرف دیکھ نہیں پائی تھی وہ کیسے اسے سٹیج پر لے جاتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ بیٹھایا اسے پتہ نہیں چلا تھا وہ تو بس اپنے دل کی گھبراہٹ پر پریشان تھی جیسے کچھ برا ہونے کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔

گرینی نے نیوشا کا ماتھا چوما تھا اسے کنگن پہنائے جو انہوں نے ہارشم کی بیوی کے لیے بنوائے ہوئے تھے اوٗر ساتھ ہی نیوشا کو خوب سارا پیار کیا تھا وہ ان کی محبت پر مسکرا دی تھی ہارشم نے جب اُسے بٹھایا تھا تو اس نے درمیان میں تھوڑا سا فاصلہ بنایا تھا ہارشم اس

فاصلے کو سمیٹ کر اُس کے قریب ہو گیا تھا جب اس نے دیکھا کہ ان کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہے تو نیوشا کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

اس کی ہتھیلی کو اپنے ہاتھ کی پشت سے سہلاتے ہوئے وہ نرمی سے نیوشا کو ریلکس کروا رہا تھا۔

ان کا فوٹو شوٹ بھی تھا جو کہ سٹیج پر ہی سب کے ساتھ ہوا سب نے ان کے ساتھ تصویریں بنوائی تھیں شمس خان شاید اس چیز کے لیے راضی نہیں ہوتے لیکن پھر وہ مان گئے کیونکہ وہ لوگ شہر سے آئے تھے شائد ان کے اپنے طور طریقے تھے۔

ابر شم تعزیز نے بھی ان کے ساتھ تصویریں بنوائی تھیں نیوشا کے سر پر تعزیز نے ہاتھ رکھتے اُسے خوش رہنے کی دعا دی تھی۔

ابر شم کا دل چاہا کہ وہ تعزیز کا روم دیکھے جہاں وہ بچپن میں رہتا تھا لیکِن اسے سمجھ نہیں آئی وہ تعزیز سے یہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی کئی اسے برا ہی نہ لگ جاتا وہ کچھ سوچتے ہوئے تعزیز کو مصروف دیکھ کر ارواح کے پاس گئی تھی۔

ارواح تم فری ہو؟؟"!وہ اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بولی " تھی جو مہمانوں کے ساتھ مصروف تھی۔

نہیں تو کیا ہوا؟؟"!وہ ابر شم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔"

وہ مجھے فریش ہونے جانا ہے تم چلو گی میرے ساتھ تعزیز بیزی " ہے ورنہ تمھیں نہیں کہتی۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی ۔

ہاں کیوں نہیں آؤ۔۔۔"وہ ابر شم کو لے کر حویلی کے اندر چلی گئی"

تھی ابر شم پہلی بار یہاں آئی تھی حویلی کو غور سے دیکھ رہی تھی وہ جتنی بڑی تھی ابر شم محویت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

....

ابر شم حویلی کو غور سے دیکھ رہی تھی جو رانا مینشن سے تو بہت بڑی تھی پرانے طرزِ پر بنی یہ عمارت باہر سے دیکھنے پر بہت خوبصورت تھی لیکن اندر اپنے آپ میں کئی رازوں کو دفن کیے ہوئے تھی۔

واؤ یہ تو بہت خوبصورت ہے؟"!ابر شم تعریف کیے بغیر نہیں رہ " سکی تھی ۔

ہاں میں فرسٹ ٹائم آرمینا کی شادی پر آئی تھی تب میں بھی ایسے " ہی ہر چیز کو محویت سے دیکھ رہی تھی پتہ ہے گاؤں بھی بہت خوبصورت ہے میں زرانیل سے کافی بار کہہ چکی ہوں مجھے باہر لے کر جائیں اُنہیں ٹائم ہی نہیں ملتا ہے۔۔۔"وہ ابرشم سے بولی تو ابرشم نے اُسے حیرت سے دیکھا تھا آتے ہوئے تو وہ ونڈ سے باہر کا منظر دیکھ چکی تھی ۔

تم تو کافی ٹائم سے ہو یہاں تمھیں تو حویلی کے بارے میں سب " پتہ ہو گا میرا مطلب ہے کس کا کمرہ کہاں پر ہے تمہیں تو پتہ ہی ہو گا اس بارے میں۔"..وہ لوگ ہال میں انٹر ہو چکے تھے۔

مطلب؟؟"!ارواح الجھی تھی۔"

تم جانتی ہو تعزیز کی مما کا روم کونسا ہے مجھے دیکھنا ہے "
تعزیز سے نہیں کہا کیوں کہ وہ پاسٹ کے بارے میں کوئی بات
نہیں کرتا ہے۔۔"ابر شم ارواح کو دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

آپ آئیں میرے ساتھ۔۔۔"وہ اسے اپنے کمرے میں لے گئی "
تھی ارواح جانتی تھی کہ ابر شم تعزیز کی مما کے بارے میں کچھ
نہیں جانتی تھی۔

ایسے میں وہ ابر شم کو کیسے تعزیز کی مما کے کمرے میں لے کر جا
سکتی تھی آگر تعزیز کو اس بارے میں معلوم ہوتا تو اس نے ارواح
سے ہی خفا ہو جانا تھا۔

آپ کیوں جانا چاہتی ہیں وہاں۔۔۔"ارواح اسے صوفے پر بیٹھنے کا " اشارہ کر رہی تھی وہ خود پریشان تھی کیونکہ ابر شم کیوں اب ماضی کے بارے میں جاننے کی کوشش کر رہی تھی ۔

مُجھے تعزیز کے بچپن کے بارے میں جاننا ہے وہ کیوں اپنی فیملی " سے نفرت کرتا ہے میں کچھ تو جانتی ہُوں لیکن سب کچھ نہیں جانتی ہوں اگر اس کے روم میں جاؤں گی تو شاید کچھ معلوم ہو جائے تبھی جانا چاہتی ہوں۔۔۔"وہ ارواح کو دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

دیکھیں ماضی میں جو ہوا اب اسے یاد کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے " تعزیز بھائی کی مما کی ڈیتھ کے بعد وہ حویلی سے چلے گئے تھے آپ

اس بات کے بارے میں کیوں جاننا چاہا رہی ہیں۔۔۔"ارواح اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"مُجھے جاننا ہے تم مجھے لے کر چلو۔۔۔"ابر شم کی ایک ہی ضد تھی ارواح اپنے لبوں کو چباتے ہوئے اُسے دیکھنے لگی تھی وہ اتنا اسرار کر رہی تھی کہ وہ انکار ارواح کے پاس انکارِ کرنے کا آپشن نہیں بچا تھا وہ پھر ابر شم کو تعزیز اوَر منہا کے کمرے کی طرف لے گئی تھی ۔۔

"یہ وہ روم ہے یہاں تعزیز بھائی اوَر ان کی مما رہتے تھے جب ارتضیٰ انکل)تعزیز کے بابا(کی شادی کے بعد جب اُنہوں نے دوسری شادی کی تھی۔۔۔"ارواح ملازمہ سے چابیاں منگوا چکی تھی اور اب روم کا دروازہ کھول رہی تھی۔

ارواح کے اپنے ہاتھ کپکپا رہے تھے وہ پہلی بار اس کمرے میں جا رہی تھی نجانے کیوں اس کی حالتِ خراب ہو رہی تھی جانتی تھی یہ کمرہ اپنے مکینوں کا بڑا غم اپنے اندر دفن کیے ہُوئے تھا۔

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ارواح کی نظریں ابرشم پر تھیں جو ہر چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی اوٗر سامنے ہی فرنٹ پر منہا اوٗر تعزیز کی تصویر تھی جو ابرشم نے تعزیز کے اپارٹمنٹ کے روم میں بھی دیکھی تھی آگے کچھ اوٗر تصویریں تھیں جن میں کچھ ارتضیٰ اور منہا کی تھیں ایک ان کی شادی کی تصویر جسے ابرشم نے اٹھایا تھا وہ بہت خوبصورت تھیں یہ بات تو اس دن تعزیز کے اپارٹمنٹ میں تعزیز اوٗر منہا کی تصویر دیکھتے ہی وہ جان گئی تھی ۔

ارتضیٰ خان کو وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی تصویر میں تعزیز کے پاس ان کی کوئی تصویر نہیں تھی تعزیز کی شکل اپنے باپ سے ملتی تھی کافی حد تک ۔

منہا کی تصویریں دیکھتے اُن دونوں کو ارشک کی جھلک منہا میں نظر آ رہی تھی ۔

کمرہ منہا کی ڈیتھ کے بعد سے لاک تھا تعزیز اُس حادثے سے اس قدر سہم سا گیا تھا کہ ان لوگوں نے پھر اسے اس روم میں نہیں آنے دیا تھا۔

ہاں روم کی حالت میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا وہ ویسے ہی کا ویسا ہی تھا کمرے میں تعزیز کے کھلونے اوٗر باقی سامان ویسے ہی پڑا تھا کسی نے اُنہیں ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

ابر شم تعزیز کی اور ارتضیٰ کی تصویر جو کہ خاصی پرانی تھی وہ اٹھا چکی تھی ارواح بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی کہ کوئی اندر ہی نہ جائے ۔

ابر شم یہاں ایسا کچھ نہیں ہے مُجھے لگتا ہے ہمیں واپس چلنا چاہیے " اگر تعزیز بھائی کو معلوم پڑا تو بہت برا ہو گا بی بی جان نے سب کو منع کیا ہوا ہے اس کمرے میں آنے سے۔۔۔"ارواح اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔

اُسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی اس کمرے میں منہا کو یاد کرتے اسے بہت دکھ ہو رہا تھا جو منہا کے ساتھ ہوا اس کے لیے

۔

حرمین بیگم عورت ہو کر دوسری عورت کے ساتھ اتنا غلط کر گئی تھیں کہ سوچنے بھی روح کانپ جاتی تھی کہ کوئی اتنا بھی گر سکتا ہے۔

"وہ یہاں تک آ گئی تھی تو اب ایسے نہیں مجھے دیکھنا ہے۔۔۔" واپس نہیں جانا چاہتی تھی اُسے کچھ نہ کچھ تلاش کرنا تھا وہ کرنے والی تھی اس نے یہاں وہاں دیکھا کچھ بھی ایسا مشکوک نہیں لگا تھا اسے۔۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز پر ابر شم اوٗر ارواح دونوں نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا ارواح کی تو سانس سینے میں اٹکی تھی دروازے کے پاس کھڑے سینے پر ہاتھ باندھے تعزیز خان کو دیکھ کر وہ پہلے بہت پریشان تھی اوٗر اب اوپر سے تعزیز کی آمد اس کا سر چکرانے لگا تھا۔

ویسے بھی اب اس کی پر نگنسی کا پانچواں مہینہ چل رہا تھا ڈاکٹر نے زرانیل کو اسے ہر طرح کی ٹیشن سے دور رکھنے کا کہا تھا کیونکہ بھلے اب تک ارواح اوٗر بے بی نارمل تھے لیکن ارواح کی زرا سی بے احتیاطی سے کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے گہرے سانس لینے لگی تھی تعزیز اُس کی کنڈیشن دیکھتے آگے بڑھا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اُسے زرانیل نے بتایا تھا کہ وہ چاچو پلس ماموں بننے والا ہے۔ارواح کی کنڈیشن دیکھتے اُسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔

ارواح گڑیا آپ باہر جاؤ زرانیل آپ کو ڈھونڈ رہا تھا آپ کی " طعیبت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"تعزیز نے نرمی سے ارواح کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے نارمل انداز میں کہا تو وہ چلی گئی تھی ۔جاتے ہوئے اُس نے ابرشم کو دیکھا تھا۔۔

جس کی نظریں تعزیز پر تھیں یقینا اب تعزیز اور ابرشم ایک دوسرے سے بحث کرتے وہ پریشانی سے اُنہیں دیکھتے آگے بڑھ گئی تھی۔

تعزیز نے ارواح کے جاتے ہی دروازہ بند کیا تھا اور ابر شم کو سرد نظروں سے گھورنے لگا تھا۔

"کیا کرنے آئی تھیں آپ یہاں؟!؟"وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر آپنے قریب کرتے ہوئے بولا تھا ابر شم اس کے سرد انداز پر ایک پل کے لئے گھبرائی تھی لیکن پھر خوُد کو کمپوز کرتے ہوئے وہ تعزیز کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

"میں بس تمھارا روم دیکھنے آئی تھی یہاں تم بچپن میں رہتے تھے دیکھنا چاہتی تھی کہ بچپن کیسے گزرا تمہارا اوُر۔"

"اور یہ کہ میں یہاں کیوں نہیں رہتا ہوں سب سے دور کیوں ہوں یہ جاننے کا تجسس ہو رہا ہے آپ کو ائی ایم رائٹ؟!؟"وہ

درمیان میں ہی بات اچک چکا تھا کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اُسے اس روم میں آتے اُس حادثے کے بعد وہ پہلی بار اس کمرے میں آیا تھا۔

تعزیز تم اب بات کو غلط رنگ دے رہے ہو؟"!ابر شم گھبرائی تھی" وہ اس کے اندر کی بات جان گیا تھا۔

میں غلط رنگ دے رہا ہوں سیریلی ابر شم آپ یہاں کیوں آئی " ہیں کس مقصد کے تحت آپ اس روم میں آئی میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔"وہ ابر شم کو گھماتے اس کی بیک اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اُس کے پیٹ کے گرد اپنے ہاتھ رکھ چکا تھا۔

تعزیز یہ غلط ہے میں بس۔۔۔"وہ اُس کو بتا نہیں پا رہی تھی وہ "
کیسے اسے کنونس کرتی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ پریشانی سے
لب چبانے لگی تھی تعزیز اُس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا نظریں اپنی اوئر
بابا کی تصویر پر گئی تھیں وہ بہت چھوٹا تھا تب کی تصویر تھی ۔

آپ سچ سچ بتائیں یہاں آنے کی وجہ"اس کے ہاتھوں کی گرفت "
ابر شم کے پیٹ پر سخت ہوئی تھی ابر شم مجھ سے اس کے حصار میں
کھڑی تھی۔

میں بتا رہی ہوں ناں تم یقین کیوں نہیں کر رہے ہو کیا تمھیں "
مجھ پر ٹرسٹ نہیں ہے بتاؤ مجھے۔۔۔"وہ الٹا اس پر بھڑکی تھی۔

اکثر وہ ایسے ہی کرتی تھی جب اُسے لگتا تھا کہ وہ غلط ہے اور سامنے والا اسے اس کی غلطی پر سرزنش کرے گا تو وہ اُس پر چڑھائی کر دیتی تھی۔

آپ بات کو بدلنے کی کوشش مت کریں یہاں کیوں آئی ہیں " بتائیں مجھے ورنہ۔۔۔"وہ ضبط سے بولا تھا کچھ ایسا ویسا بول کر وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ تھی کہ اس کا میٹر گھوما چکی تھی۔

تعزیز تم مجھے بتاؤ دو کہ تم نے یہ حویلی کیوں چھوڑی تھی میں یہی " جاننے کے لیے یہاں آئی تھی دیکھو ارواح کو بلیم مت کرنا اس کی کوئی غلطی نہیں ہے میں نے اُسے فورس کیا تھا یہاں آنے کے لیے

میں جاننا چاہتی ہوں۔۔۔"وہ بلا آخر اسے سچ بتا ہی چکی تھی کہ وہ یہاں کیوں آئی تھی۔

تعزیز کچھ پل خاموش رہا ابر شم انجانے میں ہی سہی پر تعزیز کے سارے زخم ہرے کر چکی تھی وہ اپنی آنکھیں میچ گیا تھا ابر شم کے گرد اس کی گرفت بھی نرم پڑی تھی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ابر شم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا اوٗر نفی میں سر ہلایا تھا وہ کیونکر ایسے پریشان ہوا تھا کچھ تھا۔

جو وہ مس کر رہی تھی ارواح بھی یقیناً اس سے کچھ چھپایا رہی تھی۔

ابرشم کی نظر اچانک سے فرش پر پڑی تھی جس پر خون کے دھبے تھے جو اب بالکل مدھم ہو چکے تھے لیکن غور سے دیکھنے پر وہ واضح نظر آتے تھے ابرشم نے بے ساختہ تعزیز کو دیکھا تھا۔

"تعزیز۔۔۔"

واپس چلیں آپ۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں اپنی آستین سے رگڑتے " ہوئے ابرشم کا ہاتھ تھامے اُسے وہاں سے لے کر جانا چاہتا تھا لیکن وہ انکار کر رہی تھی .

نہیں تعزیز پلیز شیئر کرو مجھ سے"!!تعزیز کا بازو تھامے وہ اس " کے سامنے آئی تھی تعزیز نے سرخ آنکھیں اس پر گاڑی تھیں وہ کیسے ایک پل میں اسے ماضی میں دھکیل چکی تھی وہ کچھ پل ابرشم

کو دیکھتا رہا اگر یہاں اس کمرے میں رہتا تو گھٹن سے شائد اس کی سانس ہی رک جاتی ۔

اپنی مما کی وہ حالت بار بار اس کی نظروں کے سامنے آ رہی تھی ۔

وہ یہاں رہتا تو کچھ نہ کچھ کر دیتا اپنے ساتھ بے ساختہ اُس کے لبوں سے لفظ مما نکلا تھا ابر شم نے اُسے دیکھا تھا جس کے چہرے پر گذرے وقت کی کرچیاں تھیں وہ آگے بڑھتے تعزیز کے گلے لگی تھی اُس کو کچھ بولنے پر تو وہ نہیں اکسا پا رہی تھی لیکن اس کا غم تو وہ ہلکا کر سکتی تھی۔

پلیز ایسے خود کو اذیت مت دو۔۔۔"وہ تعزیز کا چہرہ ہاتھوں میں " تھامے اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی لیکن تعزیز نے

کوئی جواب نہیں دیا تھا اسے وہ خاموشی سے ابر شم کو خود کی فکر میں گھلتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ اس کے پریشان ہو رہی تھی یقینا اس کے لیے ہی ہو رہی تھی اس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے۔

"یہ ازیت ساری زندگی میرے ساتھ رہے گی میں چاہا کر بھی اُسے خود سے دور نہیں کر سکتا ہوں کچھ حادثات صرف حادثات نہیں ہوتے ہیں وہ انسان کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں اوٗر پھر انسان زندگی بھر کے لیے ان سے پیچھا نہیں چھڑوا سکتا ہے آپ کو کیوں اتنی دلچسپی ہو رہی ہے میرا ماضی جاننے کئ ارادہ تو نہیں بن رہا ہے آپ کا مجھے چھوڑ۔۔۔"

تعزیز!!!سٹاپ اٹ کیسے کہہ سکتے ہو مجھے تم تمھارے ساتھ سانسیں" جوڑی ہیں جو اب مرنے پر ہی ٹوٹیں گی ابرشم تعزیز خان کبھی تعزیز خان کو خود سے الگ نہیں ہونے دے گی کسی قیمت پر بھی نہیں سمجھے تم۔۔۔۔"وہ اُس کے چہرے پر گرفت سخت کر چکی تھی تعزیز نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا تھا۔

ابرشم کے چہرے پر تعزیز کی کہی ہوئی باتوں سے شدید ناراضگی بھرے تاثرات آئے تھے۔

شاید وہ اندازہ نہیں کر سکتی تھی کہ تعزیز اس قسم کی کوئی بات بھی کر سکتا ہے۔

تو پھر یہاں آنے کا کیا مقصد تھا آپ کا؟؟؟"وہ اسے خوُد سے دور "
کرتے ہوئے بولا تھا ابر شم کو اس کا ایسے خود سے دور کرنا ہر گز
پسند نہیں آیا تھا پر خاموش رہی کہ اس وقت وہ غصے میں تھا۔

تعزیز میں بتا چکی ہوں تمھیں میں یہاں کیوں آئی ہوں مجھے "
تمھارے ماضی کے بارے میں جاننا ہے میں جاننا چاہتی ہوں ایسا کیا
ہوا تھا جو سب لوگوں نے اتنی نفرت کرنے لگے تم پلیز مجھے
بتاؤ۔۔۔"وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی۔

تعزیز کو منہا کے ساتھ گزارے پل یاد آئے تھے اپنی مما کو یاد
کرتے آنکھیں پھر سے بھیگی تھیں۔

آپ کو ایک باری کی کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی ہے جب میں "
آپ سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے تو آپ ضد
کیوں کر رہی ہیں کیا چاہتی ہیں آپ میں آپ سے سختی سے پیش
آؤں۔۔۔"وہ ابرشم کے قریب جاتے اُس کا بازو تھام کر اُسے اپنے
سامنے کر چکا تھا۔

بھلے سختی سے پیش آؤ لیکن مُجھے سب بتاؤ۔۔۔"ابرشم تعزیز کے "
غصے کا اثر لیے بغیر بولی تھی وہ ایک سرد سانس خارج کرتے اپنی
بیرڈ سہلاتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا تھا جو شاید سب جاننے کے لیے
خاصی بے قرار ہو رہی تھی۔

اگر میں آپ کو سب کچھ نہ بتاؤں تو کیا کریں گی آپ؟!کیا مُجھے "
چھوڑ دیں گی آپ؟ !بتائیں"وہ بار بار چھوڑنے کی بات کرتے ابر شم
کو اچھا خاصا غصہ دلا رہا تھا۔

بہت شوق ہے چھوڑنے کا؟"!لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا تھا "
تعزیز اس کے لہجے میں کڑواہٹ صاف محسوس کر سکتا تھا۔

تم کیوں بار بار یہ بات کر رہے ہو؟"!ابر شم روہانسی ہوئی تھی اتنا "
تو سمجھ گئی تھی کہ وہ جب تک خود اسے سب کچھ نہیں بتائے گا
ابر شم اس سے کچھ نہیں اگلوا سکے گی ۔اور تعزیز کے انداز سے ایسا
لگ رہا تھا جیسے وہ ابر شم کو کچھ نہیں بتائے گا کبھی بھی نہیں بتائے
گا ۔

آپ مجبور کر رہی ہیں مُجھے۔۔۔"دونوں ایک دوسرے کے قریب "
تھے تعزیز بھول گیا کہ وہ ابر شم کے پیچھے کیسے آیا تھا۔

جب ابر شم ارواح سے بات کر رہی تھی اوٗر چہرے پر پھیلی سنجیدگی
اسے کافی عجیب لگی تھی۔

پھر ابر شم کا ارواح کے ساتھ اندر جانا پہلے تو تعزیز کچھ دیر وہیں
کھڑا رہا لیکن پھر وہ ابر شم کو ایسے حویلی میں اکیلا نہیں گھومنے دے
سکتا تھا بھلے وہ ارواح کے ساتھ تھی جس پر تعزیز آنکھیں بند کر
کے بھی بھروسہ کر سکتا تھا لیکن پھر بھی ابر شم کے پیچھے وہ آیا تھا
۔

اور اُنہیں اپنے اوَر منہا کے روم میں جاتے دیکھ کر وہ غصے میں آیا تھا جانتا تھا ارواح کبھی خود سے یہ کوشش نہیں کر سکتی تھی یقیناً ابر شم نے اُسے فورس کیا ہو گا ابر شم پہلے بھی اس کے ماضی کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتی تھی سو اسے یہ تو پتہ چل گیا تھا یہ سب ابر شم کے کہنے پر ارواح کر رہی ہے ۔

تبھی تو تعزیز نے ارواح سے کوئی بات نہیں کی تھی اُس کو روم سے ہی بھیج دیا تھا اور اب خود ابر شم سے وہ سوال کر رہا تھا۔

اور ابر شم کی باتیں اسے مذید سلگا رہی تھی وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی ایسے اس کے ماضی کو کویدنے کی کوشش کرے پر ابر شم کو شاید سکون نہیں تھا۔

تعزیز یہ بات اتنی بڑی ہے نہیں جتنی تم بڑھا رہے ہو میں نے جو "
پوچھا ہے تم مجھے اس کا جواب دے سکتے ہو پلیز۔۔۔"ابر شم نے
ایک اوٗر کوشش کرنی چاہی تھی لیکن مقابل کے انداز میں کوئی
فرق نہیں آیا تھا وہ جو سوچ رہا تھا وہ کرنے والا بھی تھا۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ مجھے پھر سے وہ ازیت دہ پل یاد کروانے "
کے لیے جن کو میں کبھی بھول نہیں پا رہا ہوں جن کی وجہ سے
میں حویلی نہیں آتا ہوں اوٗر آپ نے انجانے میں ہی سہی اُنہیں
پھر سے تازہ کر دیا ہے آپ شاید اسی لیے مجھے یہاں لانا چاہتی
تھیں اوٗر میں آپ کے لیے آیا لیکن مُجھے یہ قطعی امید نہیں تھی
کہ آپ میرے ساتھ ایسا کریں گی۔۔۔"وہ تاسف سے بولا تھا۔

دیکھو تعزیز کچھ ہوا ہے ناں یہاں تمھارے ساتھ؟؟"!وہ بار بار "
فرش کی طرف دیکھ رہی تھی تعزیز نے سرخ انگار آنکھیں اس پر
گاڑی تھیں ۔

آپ چل رہی ہیں یا میں آپ کو اٹھا کر لے جاؤں باہر یہاں سب "
ہوں گی اور مُجھے امید ہے کہ آپ ایسا ہرگز نہیں چاہیں
گی۔۔۔؟"!!وہ اُسے گھورتے ہوئے بولا تھا تعزیز کی بات پر ابرشم
سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔

وہ ایسا کر بھی سکتا تھا ابرشم کو کوئی امید نہیں تھی تعزیز سے وہ تھا
بھی ایسا ہی اس سے کوئی بعید نہیں تھی۔

ابر شم نے ایک گہری سانس بھری تھی یعنی یہاں سے بھی وہ خالی ہاتھ جا رہی تھی آخر تعزیز اسے نہیں بتا رہا تھا۔

!کیا تعزیز کو اس پر بھروسہ نہیں تھا؟

یہ سوال بے ساختہ ابر شم کے دماغ میں آیا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ اپنے سوال کو خود ہی رد کر چکی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ تعزیز ایسا نہیں ہے۔

لیکن وہ اسے کیوں نہیں بتا رہا تھا یہ وہ سوال تھا جو ابر شم کے زہن میں ہر وقت گردشِ کرتا تھا۔

اوُر آج تو کچھ زیادہ ہی کر رہا تھا وہ اپنی سوچوں میں بری طرح سے اُلجھی تھی۔

"وہ تعزیز کے کوٹ کا کالر تھامتے ہوئے تعزیز کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے بولی تھی تعزیز نے رئیلی مُجھے اٹھا کر لے جاؤ گے؟؟" اُسے دیکھا اوُر پھر اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر وہ ابر شم کو اپنی گود میں اٹھا بھی چکا تھا۔

"ابر شم اچانک ہوئی تعزیز یہ کیا حرکت ہے چھوڑو مجھے پلیز۔۔۔ افتاد پر حیران پریشان سی اُسے دیکھنے لگی تھی وہ قطعی امید نہیں کر رہی تھی کہ وہ بولتے ساتھ ہی عمل بھی کرے گا لیکن وہ ایسا کر چکا تھا۔۔۔

کیوں آپ کو لگتا ہے میں صرف کہہ رہا تھا؟"!وہ دونوں اس بات "
میں الجھتے ہوئے یہ بھول گئے تھے کہ اُن کے درمیان تھوڑی دیر
پہلے کس طرح کی سرد جنگ چل رہی تھی ۔

نہیں تم چھوڑو پلیز باہر سب ہیں کچھ لحاظ کر کو کیوں تم اس وقت "
مجھے سب کے سامنے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔"وہ
لوگ ابھی تک روم سے نہیں نکلے تھے کیونکہ ابرشم نے تعزیز کو
نکلنے نہیں دیا تھا آگر اُنہیں کوئی دیکھ لیتا تو ۔

نہیں چھوڑ رہا؟"!وہ صاف صاف اعلان کر چکا تھا ابرشم روہانسی "
نہیں ہوئی تھی ۔

پلیز۔۔۔"وہ تعزیز کے رخساروں پر لب رکھتے ہوئے اُسے منانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چھوڑ دیا لیکن آج کے بعد ایسی حرکت مت کیجیے گا مُجھے کچھ باتیں بہت نا پسند ہیں امید ہے کہ آپ دوبارہ ایسی غلطی نہیں کریں گی۔۔۔"وہ اس کو نیچے کھڑا کرتا ہوا سرد لہجے میں بولا تھا۔

"ابر شم نے جلدی سے اپنا ڈریس ٹھیک کیا تھا تعزیز ایسے اسے اٹھا لے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اوٗر تعزیز اس کے ائیر رنگز کو دیکھ رہا تھا۔

آگے ہوتے وہ ابر شم کے کان میں جھول رہے جھمکے کو اپنی انگلیوں سے چھونے لگا تھا۔

راستے میں اس نے آتے ہوئے ابر شم کو غور سے دیکھا تھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن یہاں آ کر ابر شم کی حرکتیں اسے بالکل بھی پیاری نہیں لگی تھیں ۔

باہر چلنا چاہیے"!!وہ اُس کے سرد انداز پر گھبراتے ہوئے بولی " تھی۔

اب وہ کچھ بتا تو رہا نہیں تھا تو بہتر تھا کہ وہ لوگ باہر ہی چلے جاتے تاکہ ابر شم کچھ فنکشن ہی انجوائے کر لیتی اُسے یہ شادی کافی انٹرسٹنگ لگی تھی نئ نئ رسمیں اسے دیکھنے کو ملی تھیں اس نے یہ رسمیں پہلی بار دیکھی تھیں سو کافی ایکسٹیمنٹ تھی اُسے ۔

ہاں چلیں۔۔۔"تعزیز اس کا ہاتھ تھامے روم سے نکل گیا تھا جاتے" ہوئے ایک نظر اس نے روم پر ڈالی تھی منہا کی یاد آئی تو ایک آنسو اس کی بئیرڈ میں بہا تھا وہ آگے بڑھتے ہوئے بھی اپنی مما کے متعلق سوچ رہا تھا۔

جو اج اس کے ساتھ نہیں تھیں کاش کہ وہ اس کے ساتھ ہوتی اوٗر بابا جن سے اس نے اتنے سال نفرت کی تھی وہ بے قصور تھے لیکن اصل مجرم بھلے وہ نہیں تھے پر اس کی مما پر سوتن تو وہ لے کر آئے تھے یہ ان کی غلطی تھی ۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 145

.....

سٹیج پر سبھی لوگ موجود تھے چھوٹی موٹی رسمیں کی جا رہی تھی کافی وقت گزر گیا تھا نیوشا کو سٹیج پر ہارشم کے ساتھ بیٹھے ہوئے اور وہاں سب کی موجودگی کی وجہ سے ہارشم نیوشا سے بات نہیں کر سکا تھا اور نیوشا تو خود بھی کافی ڈسٹرب تھی وہ خود بھی ہارشم سے نہ نکاحِ سے پہلے بات کر سکی تھی اور نہ اب ۔

ہارشم تو اپنی وایفی کو اپنے انداز میں نکاحِ کی مبارک باد دینا چاہتا تھا نجانے ان کی رخصتی کب ہونی تھی لیکن اب وہ مہرم بن چکی تھی

وہ کم سے کم اس کو اپنے لمس سے روشناس کروا سکتا تھا لیکن کیسے وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا۔

اگر ابرشم ہوتی تو شاید نیوشا سے ملاقات کروا دیتی اس کی لیکن وہ اور تعزیز کافی ٹائم سے غائب تھے ہارشم نیوشا کو دیکھ رہا تھا جس کے مہندی سے سجے ہاتھ اسے کافی اٹریکٹ کر رہے تھے وہ بہت خوبصورت لگ رہے تھے کہ بے ساختہ وہ اُنہیں اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا۔

نیوشا ہڑبڑا سی گئی تھی بھلے سب لوگ باتوں میں مصروف تھے اُنہیں نوٹ نہیں کر پا رہے تھے لیکن وہ ہارشم سے ایسی بے باکی کی توقع نہیں کر رہی تھی وہ ایسی کوئی حرکت کرے گا یہ وہ نہیں جانتی تھی۔

بی بی جان گرینی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں ہارشم کے ڈیڈ مرتضی خان کے ساتھ جبکہ فرحین بیگم ہارشم کی موم کے سوالوں کا ہلکا پھلکا جواب دے رہی تھیں ۔

ہارشم کے ڈیڈ نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا جو وہ کرنے کا سوچ چکے تھے اس کے بعد یقینا ان کے بیٹے نے ان سے خفا ہو جانا تھا لیکن ان کے نزدیک یہ کرنا ضروری تھا وہ ایسے ہی نہیں جانے دے سکتے تھے اس بات کو۔

ہارشم نے ان کی پسند کی ہوئی لڑکی کو ٹھکرا کر اس لڑکی سے نکاحِ کیا اب تھوڑا بہت پریشان تو ان لوگوں کو بھی ہونا چاہیے تھا۔

وہ سوچو میں گم مناسب وقت کا انتظار کر رہے تھے۔

بی بی جان جو تعزیز کو اندر جاتے دیکھ چکی تھیں وہ اپنے پوتے سے بات کرنا چاہتی تھیں لیکن گرینی کے پاس سے اُنہیں ایسے اٹھ کر جانا مناسب نہیں لگ رہا تھا پر پھر کچھ دیر بعد اُنہوں نے شرمین بیگم کو آواز دی جو مہمانوں کے ساتھ مصروف تھیں ۔

شرمین ہمیں زرا کچھ کام ہے تم یہاں ان کے پاس بیٹھو کچھ دیر " تک ہم آتے ہیں۔۔۔"وہ شرمین بیگم سے کہتے خوُد حویلی کے اندر چلی گئی تھیں ۔

کیسی ہیں آپ آنٹی۔۔۔"شرمین بیگم کو اب موقع ملا تھا گرینی سے " بات کرنے کا لیکن اب کوئی فایدہ نہیں تھا کیونکہ اب تو نیوشا کا

نکاحِ ہو چکا تھا اب کیا ہو سکتا تھا۔ وہ اپنی بیٹی کے لئے پریشان تھیں جس کی قسمت میں آگے نجانے کیا لکھا ہوا تھا زرانیل بھی اپنی زندگی میں بیوی کے ساتھ خوش تھا اوٗر اب بچے کے بعد تو اسے اس کی بیوی سے الگ کرنا بہت مشکل تھا۔

اور اوپر سے اُن کی بیٹی کا پاگل پن وہ جیسی حرکتیں آج کل کر رہی تھی وہ کافی پریشاں تھیں اس کے لیے۔

میں ٹھیک ہوں بیٹی تم بتاوٗ؟"!گرینی کافی خوش مزاجی سے پوچھ " رہی تھیں وہ ہر کسی سے آیسے ہی آچھے انداز میں بات کرتی تھیں اوٗر شرمین بیگم اُن کو اپنی بیٹی کی طرح ہی لگی تھیں۔

جی الحمد اللہ اللہ کا کرم ہے اب تو آپ سے بات چیت ہوتی رہے "
گی ہماری نیوشا جو جا رہی ہے آپ کے گھر۔۔۔"وہ ہلکے پھلکے انداز
میں بولی تھیں جس پر گرینی نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور پھر وہ
لوگ باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

نیوشا اپنی خالہ کی باتوں سے تھوڑی نروس ہوئی تھی لیکن یہ تسلی
تھی کہ ابھی رخصتی نہیں ہو رہی تھی ابھی اسے حویلی میں رہنا تھا۔

ورنہ مقابل کے انداز میں بے قراری اؤر دیوانہ پن اسے صاف
صاف محسوس ہو رہا تھا۔

وہ ایک پل کے لیے آنے والے وقت کو سوچتے کپکپا سی گئ تھی۔۔

آرمینا کو سٹیج پر آتے دیکھ کر وہ نظریں جھکا گئی تھی بی بی جان نے جاتے ہوئے آرمینا اوَر ارواح سے کہا تھا کہ وہ لوگ نیوشا کو روم میں لے کر جائیں کیونکہ اب کافی ٹائم ہو گیا تھا اسے سٹیج پر گئے ہوئے آرمینا کی بات سنتے نیوشا نے سکون کا سانس خارج کیا تھا ورنہ اس کو کافی گھبراہٹ ہو رہی تھی ہارشم کی نظروں سے بھی وہ کافی کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہارشم بھائی اجازت ہے؟"!آرمینا مسکراتے ہوئے بولی تھی جس پر " ہارشم نے سر ہلایا تھا عالمیار مسلسل محبت بھری نظروں سے آرمینا کو دیکھ رہا تھا آرمینا کو عالمیار کی نظریں اپنی پشت پر محسوس ہو رہی تھیں لیکن وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی کیونکہ اُسے پتہ تھا

کہ وہ ضرور کوئی بے باک حرکت کرے گا وہ تو جگہ کا احساسِ بھی نہیں کرتا تھا۔

ارواح بھی زرانیل کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی وہ دونوں)عالمیار اوَر زرانیل(سٹیج پر ہی موجود تھے جبکہ ضرغام خان مہمانوں کے ساتھ مصروف تھا ارشک اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

کیونکہ اب کافی دیر ہو چکی تھی ضرشک کو سلانا تھا اوَر ویسے بھی وہ یہاں کافی بور ہو رہی تھی ۔

کافی اکیلا اکیلا محسوس کر رہی تھی خود کو تبھی تو وہ اندر چلی گئی تھی۔

ارواح کو آرمینا تب سے پریشان دیکھ رہی تھی جب سے وہ واپس آئی تھی وہ ابرشم کے ساتھ گئی تھی اوٗر اس کے بعد جب واپس آئی تو وہ ایسے ہی اپ سٹ تھی آرمینا نے ایک دو بار پوچھا بھی لیکن وہ ٹال گئی آرمینا سمجھ گئی کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی ہے تبھی خاموش ہو گئی تھی۔

آرمینا اور ارواح دونوں نیوشا کو سٹیج سے احتیاط سے اتارتے ہوئے حویلی کے اندر لے کر چلی گئی تھیں جبکہ ہارشم خاموشی سے بیٹھا اپنے سالوں سے باتیں کرنے لگا تھا۔

نیوشا کی فیملی کے سبھی لوگ ہارشم کو بہت پسند آئے تھے سب لوگ بہت اچھے تھے کافی اچھا ولکم کیا گیا تھا ان کا ہارشم کا یہ گاؤں کا پہلا تجربہ تھا لیکن بہت اچھا رہا اس کا۔

.....

بی بی جان جیسے ہی حویلی کے اندر داخل ہوئی تھیں ان کی نظریں تعزیز اوٗر ابر شم پر پڑی جو منہا کے کمرے سے نکل رہے تھے وہ گھبرا گئی تھیں پوتے کے چہرے پر غم کے تاثرات دیکھتے وہ اتنا تو سمجھ گئی تھیں کہ وہ اپنی ماں کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا جو وہ لوگ نہیں جان سکے تھے۔

تعزیز میرا بچہ۔۔۔"وہ آگے بڑھتے زبردستی ہی سہی لیکن تعزیز کو " اپنے گلے سے لگا چکی تھیں کتنا عرصہ ہوا تھا اسے گلے سے لگائے اوٗر آج تو حیرت کی بات تھی کہ تعزیز نے اُنہیں خود سے دور نہیں جھٹکا تھا بلکہ ان کے بوڑھے وجود کے گرد حصار بنایا تھا وہ سسکی تھیں ۔

ماضی میں کی گئی غلطیاں اُنہیں اب احساسِ ملامت میں مبتلا کر رہی تھیں پر اب سوائے پچھتاوے کے ان کے پاس کچھ نہیں بچا تھا۔

تعزیز کو دیکھتے اُن کو وہ وقت یاد آیا جب اُنہوں نے منہا کو دھمکی دی تھی تعزیز کو چھیننے کی تب کر وہ ارتضیٰ کی دوسری شادی کے لئے راضی ہوئی تھی نا صرفِ راضی ہوئی تھی بلکہ اس نے ارتضیٰ خان کو بھی حرمین سے شادی کرنے کے لیے راضی کیا تھا۔

اپنے پوتے کو محروموں میں دھکیلنے والی بھی تو وہ خود ہی تھیں اس وقت جو کیا تھا وہ آگے آیا تھا۔

تعزیز جو پہلے تو جذباتی ہوتا اُن کے گرد حصار بنا گیا تھا لیکن جب اُس کی نظروں کے سامنے اپنی مما کا خون میں لت پت وجودِ آیا تو وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا آج اس روم میں جاتے سارے غم ہرے ہوئے تھے اس کے۔

اب اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا وہ یہاں آ کر الٹا پریشان مزید ڈسٹرب ہوا تھا سب پھر سے یاد آنے لگا تھا اسے جو کچھ اس کے ساتھ ہوا وہ سب کچھ ۔

بیٹا ہمیں معاف کر دو تمھاری مما کے مجرم ہم ہیں اُس کے ساتھ " جو ہوا ہماری وجہ سے ہوا ہماری وجہ سے اُس کی موت ہوئی اور اس سب کے لئے بہت شرمندہ ہیں ہمیں معاف کر دو۔۔۔"وہ آج پوتے سے ساری ناراضگی ختم کرنا چاہتی تھیں ۔

آپ کو معاف کر دوں گا تو کیا میری مما واپس آ جائیں گی بتائیں "
مُجھے۔۔۔؟!؟"وہ کتنی آسانی سے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد یہ
سوچ رہی تھیں کہ تعزیز اُنہیں معاف کر دے کیا یہ بہت آسان
تھا ان کے لیے اوَر اگر اتنا ہی آسان تھا اُنہوں نے منہا کو اس
وقت کیوں معاف نہیں کیا اس کی تو کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔۔

بیٹا جانے والے کب واپس آتے ہیں کاش ہمارا بیٹا واپس آ جاتا "
جس کی جان چلی گئی حرمین کی وجہ سے اوَر اب۔۔۔"وہ بولتے
بولتے خاموش ہوئی تھیں کیونکہ اُن کی نظریں حرمین بیگم پر پڑی
تھیں جو اپنے روم کے دروازے کے پاس کھڑی تعزیز کو دیکھ رہی
تھیں ۔

تم کیوں باہر نکلی ہو؟؟"!وہ تعزیز کو چھوڑ کر حرمین بیگم کی طرف "
بڑھی تھیں باہر اتنے مہمان تھے وہ ہر گز نہیں چاہتی تھیں کہ
حرمین بیگم کی وجہ سے کوئی مسلئہ بنے ۔۔۔

ابر شم جو خاموشی سے تعزیز اوٗر بی بی جان کی باتیں سن رہی تھی
اس کی نظر بھی حرمین بیگم پر پڑ چکی تھی ۔

وہ حرمین بیگم کو ایک بار پہلے بھی دیکھ چکی تھی جب وہ ضرغام خان
اوٗر نیوشا کے ساتھ اُنہیں مال میں ملی تھیں تب ابر شم نے تعزیز
سے بات کرکے پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن تعزیز نے اُسے
کچھ نہیں بتایا تھا۔

بی بی جان مُجھے تعزیز سے بات کرنی ہے"!!!وہ اپنے ضمیر پر پڑا " بوجھ کم کرنا چاہتی تھیں وہ شائد تعزیز کو کچھ بتانے کا ارادہ رکھتی تھیں ۔

کیا بات کرنی ہے تمھیں ہمارے پوتے سے اس کی زندگی تو تم " پہلے ہی برباد کر چکی ہو اب مزید کیا بات کرنی ہے تم نے دیکھو حرمین تمھیں اس روم سے باہر قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہے اس حویلی میں رہنے دیا ہے اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی اس کو ہی غنیمت سمجھو تم۔۔۔"بی بی جان اپنی مخصوص گرج دار آواز میں بولی تھیں ۔

ابر شم ان کے لہجے میں سختی دیکھتے ہوئے ایک پل کے لیے گھبرا گئی تھی بے ساختہ اس نے تعزیز نے کا ہاتھ تھاما تھا۔۔جو حرمین بیگم کو دیکھ رہا تھا۔

بی بی جان میں مانتی ہوں میں اس قابلِ نہیں ہوں ہاں میں نے " بہت سی غلطیاں کی لیکن میرے دل پر بوجھ ہے میں بس ایک بار تعزیز سے بات کرنا چاہتی ہوں پلیز اس سے ملنے کی اجازت دے دیں آپ مجھے اوَر میں بھی جانتی ہوں باہر مہمان ہیں میں خوَد کبھی روم سے باہر نہیں آتی لیکن مُجھے تعزیز سے بات کرنی ہے۔۔۔"وہ افسردگی سے بولی تھیں ۔

اب شدت سے احساس ہو رہا تھا اُنہیں جو کچھ وہ کر چکی تھیں وہ بس تعزیز کی ایک غلط فہمی دور کرنا چاہتی تھیں تا کہ وہ باقی حویلی والوں سے تو اپنی نفرت ختم کر لے ۔

کیونکہ باقی سب تو بے قصور تھا جو اصل قصوروار تھیں وہ خود ہی تھیں یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھیں ۔

آئی تھینگ تعزیز تمھیں ان سے بات کرنی چاہیے۔۔"ابر شم " حرمین بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی تھی اب درمیان میں جو ایشوز جو پروبلم چل رہی تھیں وہ ان سے تو نا واقف تھی ۔

ہمارا پوتا کسی سے بات نہیں کرے گا لڑکی تم چپ رہو کچھ نہیں " جانتی ہو تم اس بارے میں اوَر ویسے بھی حرمین ہمیں کوئی قدم

اٹھانے پر مجبور مت کرو اگر تم یہاں ہو تو کیوں اس بات کو بھولو مت۔۔۔"بی بی جان نے ابر شم کو بھی آڑے ہاتھوں لیا تھا وہ تو ان کی سخت آواز سنتے ہی پریشان ہوئی تھی ہاں لیکن تعزیز کو بی بی جان کا ایسے ابر شم سے بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔

ان کے آپسی معاملات سے وہ لاتعلق تھا ہمیشہ سے لیکر وہ یہ بات کچھ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ بی بی جان ابر شم سے اس انداز میں بات کرے ۔

آپ میری بیوی سے بات کرتے ہوئے یہ یاد رکھئیے گا کہ بات " کس سے کر رہی ہیں میں ارتضیٰ خان نہیں ہوں جو اپنی من چاہی بیوی کی حفاظت نہیں کرسکا اس کے ساتھ کھڑا نہیں رہ سکا میں

تعزیز خان ہوں یہ بات آپ بھولنا نہیں۔۔۔"وہ ابر شم کا ہاتھ آپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے سخت انداز میں بولا تھا۔

تعزیز ہمارا یہ مطلب نہیں تھا بیٹا"پوتے کے کڑے تیور دیکھتے وہ " وضاحت دینے لگی جس کا کم سے کم تعزیز پر کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا۔

تعزیز اٹس اوکے تم ان سے بات کر لو"!!آہستہ آواز میں بولی " تھی کہ تعزیز بمشکل سن پایا تھا۔

وہ حرمین کی خود سے نفرت سے واقف تھا پھر انہیں ایسا کیا کام پڑ گیا ہے تعزیز سے بھلا وہ یہ سوچنے لگا تھا۔

اُنہیں دیکھتے اُسے وہ شرجیل یاد آیا تھا اوَر پھِر جو کچھ ہوا وہ سب بھی لیکن نجانے کیوں وہ خوَد کو روک نہیں پایا تھا ان کی طرف جانے سے۔

بی بی جان اسے حرمین بیگم کی طرف جاتے دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں وہ حرمین سے کسی اچھے کی توقع تو بالکل بھی نہیں کر رہی تھیں جو عورت ان کے ساتھ اتنا کچھ کر سکتی ہے وہ مذید بھی بہت کچھ کر سکتی تھی۔

تعزیز اس سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے"!بی بی جان " پریشان سی بولی تھیں اگر شمس خان کو پتہ چلتا کہ تعزیز حرمین بیگم سے ملا ہے تو وہ سخت برہم ہوتے اوَر ایسا بی بی جان ہرگز نہیں چاہتی تھیں ۔

میں بات کرنا چاہتا ہوں بی بی جان"!!!اس نے شاید زندگی میں "
پہلی بار اُنہیں باقی سب کی طرف بی بی جان بولا تھا ان کی آنکھیں
بھر آئی تھیں ۔

تعزیز بھائی بی بی جان ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ کو ان سے بات "
کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ یہ کر چکی ہیں اس کے بعد آپ
کیوں ان سے بات کرنا چاہتے ہیں اوَر ابر شم آپ کچھ نہیں جانتی
ہیں کہ اُنہوں نے کیا کیا ہے ماضی میں۔۔۔"ارشک جو ضرشک کو
سلانے کے بعد نیچے آئی تھی وہ تعزیز اور بی بی جان کو دیکھتے ہوئے
وہ رک گئی تھی۔

۔

گڑیا میں سب جانتا ہوں لیکن ان سے بات میں کرنا چاہتا ہوں "
ڈونٹ وری یہ اب کچھ نہیں کر سکتی ہیں۔۔"وہ ارشک کے سر پر
ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی ہاں وہ خود بھی
پریشان تھی لیکن اب تعزیز کو روکنے کا اختیار تو نہیں رکھتی تھی
لیکن اس کے ساتھ حرمین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی ۔

جو اب اندر کھڑی شاید صرف تعزیز کے انتظار میں تھیں پر تعزیز
نے ساتھ ابر شم اوٗر ارشک کو دیکھ کر وہ پھر بھی مطمئن رہی تھیں
۔

ارشک سے تو وہ خود بھی بات کرنا چاہتی تھیں لیکن اُنہیں موقع
نہیں مل رہا تھا پوتے سے ملنے کو بھی ترس گئی تھیں ضرغام بھی

اب ان کے پاس کم ہی آتا تھا شاید اکتا گیا تھا وہ تلخی سے سوچ سکی تھیں ۔

وہ پھر بھی آ جاتا تھا لیکن کو کچھ اُنہوں نے کیا اس کے بعد وہ آگر صرف ارتضیٰ خان کا بیٹا بن کر سوچتا تو شاید اُن کی شکل کبھی نہیں دیکھتا لیکن وہ صرف ارتضیٰ کا نہیں بلکہ حرمین کا بیٹا بھی بنا تھا تبھی تو اپنے بابا کی قاتل کا وہ ہر فرض نبھا رہا تھا۔۔۔

شائد یہ ضرغام خان کا ہی ضرف تھا کہ وہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی ان کا خیال رکھ رہا تھا وہ دل ہی دل میں ضرغام کو سوچنے لگی تھیں ۔

کیا بات کرنی ہے آپ نے؟؟"تعزیز اُنہیں سوچو میں گھیرے "
ہوئے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا۔

کمرے سے اُسے عیجبب سی وحشت ہوئی تھی بچپن میں گزرے ہوئے لمحاتِ یاد آئے جب جب وہ ارتضیٰ کو اس کمرے سے نکلتے دیکھتا تھا اس کا دل کرتا تھا اس کے بابا اس کے اور منہا کے ساتھ بھی رہیں وہ اس کی مما کے پاس کم جاتے تھے۔

مُجھے معاف کر دو تعزیز!!میں تمھاری مما کی مجرم ہوں میں "
تمہارے بابا کی قتل ہوں.جو کچھ کر چکی ہوں وہ معافی کے قابل ہر گز نہیں ہے لیکن پھر بھی میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں تم نے میری وجہ سے سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا کیا۔۔"وہ اس کا

ہاتھ تھامنے کی کوشش کرنے لگی تھیں لیکن تعزیز نے اُنہیں ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے خود پر ہنسنے لگی تھیں اتنا سب کرنے کے بعد وہ کیسے یہ توقع کر سکتی تھیں کہ وہ اُن کے ساتھ سلوک کرے گا۔

شاید یہ تعزیز کے لئے بہت مشکل تھا حد سے زیادہ مشکل ۔

۔

یہ سب باتیں کرنے کے لئے آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے " کیا؟؟"وہ سختی سے بولا تھا جبکہ ابرشم اور ارشک خاموش تھیں دونوں خاموشی سے ان کی بائیں سن رہی تھیں ۔

نہیں بلکہ تمھیں کچھ بتانا ہے"!!وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی "
تھیں جس پر تعزیز نے اُنہیں حیرتِ سے دیکھا تھا۔

آپ فضول کی باتوں میں وقت ضائع کر رہی ہیں۔۔۔"وہ شائد "
سمجھ رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہی ہیں ۔

تم نے ساری زندگی ارتضیٰ خان سے نفرت کی تعزیز!!وجہ میں "
اچھے سے جانتی ہوں لیکن یہ سچ نہیں ہے ارتضیٰ کا اُس حادثے میں
کوئی ہاتھ نہیں تھا وہ تو کچھ بھی نہیں جانتے تھے اُس واقعے کے
بارے میں نہ ہی اُنہیں پتہ تھا کہ تمھاری ماں کے ساتھ کیا ہوُا تھا
سب کی طرح وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ بس ایک حادثہ تھا جس میں
منہا۔۔ اوُر اُس رات شرجیل نے جو کچھ تمھاری ماں سے کہا ارتضیٰ
کے بارے میں وہ سب شرجیل نے میرے کہنے پر کہا تھا ایسا کچھ

نہیں تھا ارتضیٰ تو شرجیل کو جانتے تک نہیں تھے وہ میرا کزن تھا اور جو کچھ اُس نے کیا وہ میرے کہنے پر کیا میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو کچھ منہا کے ساتھ ہوا اس سب میں ارتضیٰ بے قصور تھے۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی تھیں ۔

تعزیز کی نفرت کی وجہ اُنہیں یہی لگتی تھی کہ شاید وہ یہ سمجھتا تھا کہ منہا کو جو اُس رات شرجیل نے بات کی وہ سب سچ ہیں ۔

آپ کو لگتا ہے میں اس بات سے بے خبر تھا نہیں میں سب جانتا " ہوں جو کچھ اُس رات ہوا جو بکواس آپ کے کزن نے کی بابا کے خلاف وہ سب جھوٹ تھا اوٗر اب یہ سب میرے سامنے بول کر کیا ثابت کرنا چاہتی تھیں کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں سب کو معاف

کر دوں لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔"وہ بول کر ابر شم کا ہاتھ تھام کر روم سے نکل گیا تھا۔

ابر شم جو سب کی باتیں سن رہی تھی اب اسے ساری سچائی معلوم ہو چکی تھی۔

اُسے اچھے سے سمجھ آ چکی تھی کہ تعزیز کیوں سب سے نفرت کرتا آیا تھا۔

لیکن اب اس کو اس بات کی خوشی تھی کہ ساری سچائی تعزیز کے سامنے آ چکی تھی۔

ارشک"!!ارشک تعویز اوُر ابر شم کے پیچھے جانے لگی تھی جب " حرمین بیگم نے اُسے آواز دی تھی اب وہ اس سے کیا بات کرنا

چاہتی تھیں ارشک کو تو اپنی پھپھو کی تکلیف خود کی تکلیف معلوم ہو رہی تھی کیا کچھ سہا ہو گا اس کی پھپھو نے۔

"وہ کافی روڈ ہوئی تھی وہ!!" مُجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے سچ میں یقین نہیں کر پائی تھی کہ کوئی عورت نفرت میں اتنی گر گئی کیا کچھ سہا ہو گا اس کی پھپھو نے اس وقت اور تعزیز وہ تو بہت چھوٹا تھا اوٗر ایسی باتیں بچوں کے دماغ میں نقش ہو جاتی ہیں ۔

"مُجھے معاف کر دو بیٹا میں نے تمہارے ساتھ بھی زیادتی کی بہت برا کیا اور اب مجھ شاید اس سب کی سزا بھی مل رہی ہے جو میں نے کیا اس کی۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی تھیں ۔

آپ کاش جو ہو رہا تھا اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیتی اگر "
ارتضیٰ خان نے پھپھو سے شادی کی تو آپ کو سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ
وہ آپ کے نصیب میں نہیں تھے اوٗر نصیبوں سے کب بھلا کوئی لڑ
پایا ہے بس آپ سمجھ نہیں سکی اوٗر آپ کی نفرت کی وجہ سے اتنا
برا ہوا سب کے ساتھ سب سے زیادہ برا تعزیز بھائی کے ساتھ ہوا
جن کی نا ماں رہی اوٗر نہ باپ آپ کی وجہ سے۔۔۔"وہ اپنے آنسو
صاف کرتی ہوئی بولی تھی ۔

حرمین بیگم نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں وہ بالکل ٹھیک کہہ
رہی تھی غلطی ساری حرمین بیگم کی اپنی تھی۔

ان کی نفرت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ۔

میں غلط تھی بہت غلط تھی اس بات کا احساس ہو چکا ہے مجھے "
لیکن اب سوائے پچھتاوے کے میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا
ہے۔۔۔"وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی تھیں ۔

ارشک کے دل کو کچھ ہوا تھا اس کو ان کی حالتِ دیکھتے دکھ اوَر
افسوس ہوا تھا لیکن جب اپنی امی کی ڈیتھ یاد آئی تو وہ بے حسی کا
خول خود پر چڑھا چکی تھی اب اتنی اچھی نہیں تھی کہ اُنہیں معاف
کر دیتی ۔

شاید کچھ معاملات میں ہمارے پاس اختیار تو ہوتا ہے لیکن ہم پھر
بھی کچھ نہیں کر پاتے تھے پوری طرح سے بے بس ہو جاتے ہیں ۔

وہ اُن کو ایسی کنڈیشن میں چھوڑ کر چلی جاتی لیکن دل نے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی وہ واپس پلٹی تھی اُن کے آنسو صاف کیے نجانے کیوں اس کا دل کٹا تھا ان کی حالت دیکھ کر ۔

بہت سے ریڈرز کو ہو سکتا ہے ارشک کا یہ ایکٹ پسند نہیں آئے لیکن جو اچھے لوگ ہوتے ہیں وہ چاہا کر بھی دوسروں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے ہیں چاہے سامنے والے نے ان کے ساتھ کتنا ہی برا "کیوں نہ کیا ہو!!!....؛؛؛

وہ ارشک کا یہ اچھا سلوک دیکھتے خوُد کو مزید ملامت کرنے لگی تھیں ۔

ارشک اچھی تھی بہت اچھی تھی اُنہیں یہ احساس ہوا چکا تھا تبھی تو دل میں پھنسا سا اٹھا تھا۔

ارشک کے ساتھ جو کیا اس پر بھی افسوس ہو رہا تھا اوٗر جو منہا کے ساتھ کر چکی تھیں اس پر تو وہ بے حد شرمندہ تھیں لیکن اب کیا ہو سکتا تھا وہ پریشانی سے سوچنے لگی تھیں ۔

شاید اب احساسِ ملامت اوٗر پچھتاوے کے علاوہ وہ اوٗر کچھ نہیں کر سکتی تھیں ۔

ارشک ان کے ساتھ کافی دیر تک بیٹھی رہی تھی اور پھر ضرشک کا خیال آیا تو وہ روم سے نکل گئی تھی وہ اُسے روکنا چاہتی تھیں لیکن روک نہیں سکی تھیں ۔

وہ چاہتی تھیں کہ ارشک ان کے ساتھ بیٹھی رہی باتیں کرتی رہے لیکن کب تک جانتی تھیں کہ ارشک کے لیے یہ بہت مشکل تھا وہ کیسے اُن کے ساتھ نارمل سلوک کر سکتی تھی جبکہ وہ خود چاہتی تھیں کہ یہ کرنا ارشک کے لیے بہت مشکل تھا۔

حرمین بیگم ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں لیکن یہ رونا تو زندگی بھر کے لیے ان کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا

۔

زندگی کبھی کبھی ہمیں اپنے کیے کا سبق اس انداز میں دیتی ہے کہ ہم نے سوچا ہوا بھی نہیں ہوتا۔

وہ کافی دیر تک روتی رہی تھیں اس کے علاوہ کیا کر سکتی تھیں سب باہر خوش تھے نیوشا کی شادی تھی وہ نیوشا جسے اپنی بہو بنانے کے لیے انہوں نے بہت کچھ کیا لیکن آج وہ اکیلی تھیں کوئی نہیں تھا ان کے پاس ۔

ارتضیٰ کی یاد آئی تو آنکھیں بھیگ گئی تھیں وہ اُن کی قاتل تھی یہ سوچ ہی جیسے اُنہیں ہچکولے لینے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔

•••••

ابرشم اور تعزیز باہر نکلے تو بی بی جان بے چینی سے ان کی منتظر تھیں وہ تو وہاں سے ہلی تک نہیں تھی اُنہیں نجانے کیوں لگ رہا تھا کہ حرمین بیگم ان کے پوتے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے

گیں ویسے بھی جب ارتضیٰ حرمین سے شادی کرنے کے لیے نہیں مان رہے تھے تب اُنہوں نے ہی تو اُنہیں مشورہ دیا تھا کہ وہ منہا کو یہ دھمکی دیں وہ مان جائے گی اور ہوا بھی ایسا ہی تھا۔

منہا مان گئی تھی وہ خود حرمین اور ارتضیٰ کے کمرے میں نہیں گئی تھیں اس کمرے میں وہ خود کیسے جا سکتی تھیں بیٹے کی یادیں بکھری ہوئی تھی جن سے وہ چاہا کر بھی نکل نہیں پا رہی تھیں ۔

تعزیز کو دیکھتے ان کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوا تھا اوٗر اُنہوں نے تو شمس خان کو بھی باہر سے بلایا تھا۔

۔

وہ بھی تعزیز سے ملنے کے لیے آئے تھے اور اسے دیکھتے آگے بڑھتے ہوئے اُنہوں نے اُسے گلے لگایا تھا جس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اُنہیں وہ پریشان تھا پریشان تو ابرشم بھی تھی ۔

تعویز ہمیں معاف کر دو بیٹا۔۔۔"وہ ہر بار کی طرح اس سے " معافی مانگتے تھے۔

آپ بھول جائیں جو کچھ ہوا مجھے اب سب جاننے کے بعد آپ " لوگوں سے گلہ نہیں ہے لیکن آپ دونوں کی وجہ سے میری ماں اوٗر میرے باپ نے بہت کچھ برداشت کیا کاش آپ قسمت کے فیصلے کو تسلیم کر لیتے تو یہ سب نہیں ہوتا جو ہو چکا ہے۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بولا تھا وہ کرب سے آنکھیں میچ گئے تھے ۔

ہم بہت شرمندہ ہیں جو تمھاری ماں کے ساتھ کیا وہ حرمین کی "
صورت میں ہمارے سامنے آ گیا ہمارا بیٹا ہم سے دور ہو گیا اوٗر پوتا
بھی پر بیٹا کیا تم معاف نہیں کر سکتے ہو؟"!بی بی جان افسوس سے
بولی تھیں ماضی میں کیا گیا اپنا فیصلہ آج ان کو چین نہیں لینے دیتا
تھا۔

بیٹے کے قتل کے بعد تو جیسے ان لوگوں کی بے چینی اور بھی بڑھ
گئی تھی ۔

میں آپ کو معاف کر چکا ہوں اوٗر اس سے زیادہ کی اگر آپ مجھ "
سے امید کر رہے ہیں تو آئی ایم سوری میں اس سے زیادہ نہیں کر
سکتا ہوں آپ کے لیے کیونکہ جو آپ مجھ سے چاہا رہے ہیں وہ

شاید میں زندگی بھر نہیں کر سکوں گا۔۔۔"وہ سپاٹ انداز میں بولا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ لوگ اسے حویلی میں رکنے کے لیے فورس کریں گے لیکن تعزیز ایسا کبھی نہیں کرنے والا تھا حویلی میں رہنا اس کے لئے بہت مشکل تھا یہ کام وہ مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اب تو ابرشم بھی یہی چاہتی تھی کہ تعزیز جہاں رہنے کی حامی کبھی نہیں بھرے وہ تعزیز کو خود سے دور اور کسی اوٗر کے قریب جاتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"بیٹا ہم بوڑھوں کی آخری خواہش سمجھ لو ہم اپنے پوتے کو اب خوٗد سے دور نہیں کر سکتے ہیں بیٹا۔۔۔"شمس خان اپنی بات پر بضد تھے

لیکن تعزیز نے پھر بھی انکارِ ہی کیا تھا وہ لوگ مزید بات کرتے کہ شرمین بیگم اندر آئی تھیں ۔

"بی بی جان وہ ہارشم کے والدین آپ لوگوں سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں اُنہوں نے آپ کو بلایا ہے باہر سٹیج پر آ جائیں۔۔۔"شرمین بیگم پہلے تو تعزیز کو شمس خان اور بی بی جان کے ساتھ دیکھ کر خاصی چونک گئی تھیں لیکن پھر خوُد کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تھی جس پر بی بی جان کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی حیران ہو رہے تھے ۔

"خیریت ہے سب ٹھیک ہے؟؟؟"شمس خان پوچھنے لگے تھے جس پر شرمین بیگم نے کندھے اچکاتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا ۔

مجھے تو اُن کا چہرہ دیکھ کر کسی گھمبیر بات کا احساس ہوا ہے میں "
نے پوچھا بھی لیکن ان لوگوں نے نہیں بتایا آپ خود بات کر لیں
کیا پتہ آپ کو بتا دیں کہ کیا بات ہے۔۔۔"وہ شرمین بیگم تھیں ہر
بات کو اپنی مرضی کا رنگ دینا اُنہیں خوب اچھے سے آتا تھا ابھی
بھی وہ وہاں کھڑے سارے لوگوں کو اچھا خاصا کنفیوژ کر گئی تھیں
۔

آنٹی کیا بات ہے؟؟"ابر شم کو پریشانی سب سے زیادہ ہوئی تھی "
انکل آخر کیا بات کرنے والے تھے سب سے وہ جاننے کے لیے
بے قرار تھی ۔

مُجھے نہیں پتہ یہ تو باہر چل کر ہی پتہ چلے گا مجھے لگتا ہے ہمیں بار" چلنا چاہیے اُنہیں زیادہ انتظارِ کروانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"شرمین بیگم اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھے ہوئے تھیں ۔

ان کی بات سنتے سب باہر کے لئے قدم بڑھا چکے تھے وہ لوگ سٹیج کی طرف آئے ۔

اُن کو دیکھتے الیمشہ ہاتھ ملتی رہ گئی تھی ابھی اسے اتنی مشکل سے موقع ملا تھا ہارشم سے بات کرنے کا لیکن اب سب لوگ آ گئے تھے وہ غصے سے تپی ہوئی تھی اب وہ کیسے بات کرتی ہارشم سے۔

ہارشم کے چہرے پر پھیلی خوشی بھری مسکراہٹ الیمشہ پر یہ واضح کر رہی تھی کہ وہ نیوشا کا ساتھ پا کر بہت خوش ہے اسی خوشی کو تو الیمشہ نے خاک میں ملانا تھا۔

لیکن اسے موقع بالکل بھی نہیں مل رہا تھا اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے وہ اُن کی پیٹھ کو گھورنے لگی تھی وہ اُنہیں اس پلان میں شاملِ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ کاش وہ ان سے بات کر لیتی تو شاید اس وقت پلان کامیاب ہو چکا ہوتا۔

بی بی جان اور شمس خان سٹیج پر پہنچے تو اُنہیں دیکھتے ہارشم کے ڈیڈ نے گہرا سانس بھرا تھا۔

ہارشم ان سے پوچھ چکا تھا کہ ڈیڈ کیا بات ہے کیا بات کرنی ہے آپ کو سب سے لیکن اُنہوں بیٹے کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

"ہاں بولو بیٹا آپ نے کیا بات کرنی ہے؟"!شمس خان بظاہر مسکرا رہے تھے لیکن ان کو لگ رہا تھا کہ کچھ اہم بات ہے۔

"ہمیں اجازتِ آپ لوگ اب۔۔"وہ سب کو ایسے پریشان دیکھ چکے تھے اپنے بیٹے کو بھی ۔

جب کہ ان کی بات پر جیسے سب کے اٹکے سانس بحال ہوئے تھے۔

"ہماری بیٹی ہمارے حوالے کر دیں۔۔"اگلی بات پر سب کے چہروں پر جو اطمینان تھا وہ رخصت ہوا تھا سب اُنہیں چھبن زدہ انداز میں

دیکھ رہے تھے سب سے زیادہ حیرانگی تو ہارشم کو اپنے ڈیڈ پر ہوئی تھی وہ بھلا یہ بات کیوں کر رہے تھے۔

کیا مطلب بیٹا؟"بی بی جان پوچھنے لگی تھیں ۔"

مطلب آپ لوگ اچھے سے سمجھ گئے ہیں آنٹی ہمیں رخصتی " چاہیے اپنی بہو کی اس میں نا سمجھنے والی تو کوئی بات نہیں کی ہے میں نے۔۔۔"گرینی نے داماد کو دیکھ کر تاسف میں سر ہلایا تھا وہ یہ بات کیوں کر رہے تھے اُنہیں اچھے سے سمجھ میں آ گیا تھا بیٹی کو تو خاموش دیکھ رہی تھیں لیکن داماد پر پلاننگ یہ دونوں میاں بیوی کی تھی۔

لیکن بات رخصتی کی نہیں بلکہ نکاح کی ہوئی تھی رخصتی بعد میں "
کرنے کا فیصلہ ہوا تھا ابھی ہم نے صرف نکاحِ کرنے کی حامی بھری
تھی جو ہو چکا ہے رخصتی ابھی نہیں ہو گی بعد میں ہو گئی۔۔۔"سب
بڑوں کو بحث کرتے دیکھ کر زرانیل اوَر عالمیار جو پہلے تو خاموشی
تھے وہ اب خاموش نہیں رہ سکا تھا یہاں بات اس کی بہن کی ہو
رہی تھی ۔

تعزیز کو بھی ہارشم کے ڈیڈ کی یہ بات اُسے مناسب نہیں لگا تھا
ایسے اچانک سے وہ کیوں رخصتی کی بات کر رہے تھے ۔

لیکن ہمیں رخصتی چاہیے ویسے بھی نکاحِ تو ہو گیا ہے ابھی رخصتی "
کرنے میں کیا حرج ہے اوَر آپ لوگوں کو میرے خیال میں
اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔۔۔"وہ اپنے بیٹے کی لال انگار چہرے کو

دیکھتے ہوئے بولے تھے لیکن پھر آندر سے اپنے بیٹے کے لیے پریشان ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

"ہم اتنی جلدی رخصتی نہیں کریں گے" یہ آواز عالمیار کی تھی جس کو ان کا یہ انداز قطعی مناسب نہیں لگا تھا وہ کیسے بات کر رہے تھے ۔

"تو پھر اپنی بیٹی کو اپنے پاس رکھیں۔۔۔" وہ غصے سے اٹھے تھے سب لوگ ان کے انداز دیکھتے پریشان ہوئے تھے۔

"ڈیڈ یہ کیسے بات کر رہے ہیں آپ مُجھے ابھی خوُد رخصتی نہیں چاہیے اور رخصتی کی تو بات بھی نہیں ہوئی تھی آپ کیسے اچانک

سے یہ بات کر رہے ہیں ان سے۔۔۔"وہ اٹھا تھا اپنے ڈیڈ کے قریب جاتے ہوئے وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا۔

"دیکھو بیٹا اگر ان لوگوں نے نکاحِ کر ہی دیا ہے تو رخصتی کرنے میں تو کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہیے یا پھر یہ صرف نکاحِ ہی کرنا چاہتے تھے بیٹی کو رخصت کرنے کا ارادہ نہیں ہے ان کا۔۔۔"وہ کہاں باز آ رہے تھے اُنہیں اپنے پلان کو کامیاب بنانا تھا کسی قیمت پر بھی بیٹے کی ناراضگی برداشت کر سکتے تھے بس ایک بار یہ قصہ ختم ہو جاتا وہ جو سوچ رہے تھے اگر ویسا ہو جاتا تو بہت اچّھا ہونا تھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے انکل ہم رخصتی نہیں کریں گے اپنی بہن کی یا "
پھر آپ ایسا نہیں چاہتے ہیں لگ تو ایسا رہا ہے جیسے آپ ایسا نہیں
چاہتے ہیں۔۔۔۔"عالمیار طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

جبکہ عالمیار کے اتنے ٹھیک اندازے پر وہ ایک پل کے لیے گھبرا
گئے تھے لیکن پھر خوُد کو کمپوز کرنے لگے تھے کیونکہ اس وقت
اُنہیں کمزور نہیں پڑنا تھا۔

اپنی سوچ آپ کو ہم پر تھوپنے کی ضرورت نہیں ہے اگر آج "
رخصتی نہیں کی تو ساری زندگی کے لیے نہیں کروائیں گے۔۔۔"وہ
جیسے فیصلہ کر گئے تھے۔

ڈیڈ سٹاپ اٹ یہ کہہ رہے ہیں آپ؟"!ہارشم بھڑکا تھا اپنے "
سسرال والوں کے سپاٹ چہرے دیکھتے اُسے نجانے کیوں کسی
انہونی کا احساس ہوا تھا وہ اپنے ڈیڈ سے ایسی بات کی توقع نہیں کر
رہا تھا کہ وہ کوئی ایسا فیصلہ بھی کریں گے ۔

•••••

سین جاری ہے ۔۔۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 146

•••••

ہارشم سے اپنے ڈیڈ کے بات برداشت نہیں ہو رہی تھی اب اسے اچھے سے سمجھ آ چکی تھی ان کی پلاننگ وہ یہاں آئے کیوں کیوں اس کی شادی کے لئے راضی ہوئے اُسے سب سمجھ میں آ رہا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اس کا نکاح ہوا تھا اوَر اب یہ سب وہ کافی پریشان ہوا تھا۔

اپنے سالوں کے چہرے پر غصے کے تاثرات بڑوں کے چہرے پر پریشانی اس کا دل گھبرا رہا تھا اس نے بے ساختہ ابرشم کو اشارہ کیا تھا۔

اس سے بہتر تھا کہ وہ لوگ مانتے ہی نہیں اگر یہی سب کرنا تھا تو وہ شدید پریشان تھا اس نے گرینی کو دیکھا جو اسے آنکھوں ہی

آنکھوں میں تسلی دے رہی تھیں لیکن وہ کچھ سمجھنے کی پوزیشن میں ہوتا تو سمجھ پاتا۔

" میں نے کچھ غلط بات نہیں کی ہے ہارشم جو تم اس قدر روڈ بیہیو کر رہے ہو ویسے بھی نکاح کے بعد تاخیر کی کیا وجہ بنتی ہے بھلا تم ہی بتاؤ۔۔۔؟؟؟"وہ کسی طرح ہارشم کے سسرال والوں کو مذید غصہ دلانا چاہتے تھے جس میں کافی حد تک وہ کامیاب ہو رہے تھے کیونکہ سب کے چہروں پر پھیلا غصہ اُنہیں اپنے پلان کے کامیاب ہونے کا پتہ دے رہا تھا وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے۔

" ہاں بھلے نکاحِ جے بعد تاخیر کی کوئی وجہ نہیں بنتی ہے لیکن ہم نے لڑکی رخصت کرنی ہے کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ بیٹا ہم نے صرف نکاحِ کا کہا تھا اوُر اب اچانک رخصتی کچھ مناسب نہیں لگ

رہی ہے نیوشا اب آپ لوگوں کی امانت ہے لیکن ہم اسے اچھے طریقے سے رخصت کریں گے تھوڑا صبر کر لیں آپ لوگ۔۔۔"شمس خان نے بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی آخر بیٹی والے تھے ۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو نیوشا کا نکاح ہوا تھا اب وہ مزید کچھ ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے جس سے آپس میں اختلاف پیدا ہو۔

لیکن ہمیں ابھی رخصتی چاہیے ہماری واپس لندن کی فلائیٹ ہے " کل شام کی پھر واپسی کا کچھ معلوم نہیں ہے تو بہو کو ہم ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں ہماری پوزیشن کو۔۔"وہ مذید اُنہیں کوئی سخت قدم اُٹھانے پر مجبور کر رہے تھے ۔

عالمیار نے مٹھیاں بھینچ لی تھی اگر اس وقت یہاں دادا جان اور بی بی جان نہیں ہوتے تو وہ مقابل کھڑے لوگوں کو اچھے سے سمجھاتا کہ اس کہ بہن کوئی لاوارث نہیں ہے۔

"ڈیڈ یہ کیا کہہ رہے آپ؟؟"ہارشم ہر پل مزید پریشانی میں پڑ رہا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اب ڈیڈ نے جھوٹ بھی بولنا شروع کر دیا ہے۔

جبکہ ہارشم کے ڈیڈ کی وآپس جانے والی بات پر شمس خان اور مرتضیٰ خان سوچ میں پڑ گئے تھے۔

وہ اپنی بیٹی کے لئے فیصلہ کر سکتے تھے ویسے بھی وہ اُس کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے تبھی اُنہوں نے ایک فیصلہ کیا تھا۔

ٹھیک ہے ہم لوگ رخصتی دینے کے لیے تیار ہیں ویسے بھی نیوشا "
اب آپ لوگوں کی بیٹی ہے ابھی رخصت کریں یا بعد میں کرنی تو
ہے ہی تو آج ہی کر دیتے ہیں ویسے بھی آپ لوگوں کی مجبوری میں
سمجھ سکتا ہوں تو رخصتی ابھی ہو گی۔"..مرتضیٰ خان کی آواز پر
سب نے اُنہیں دیکھا تھا۔

جن کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے یعنی وہ یہ فیصلہ کر ہی چکے
تھے جبکہ زرانیل نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ لوگ ایسے بلیک میلنگ
میں آ کر تو رخصتی نہیں کرنے والے تھے۔

بابا نہیں ایسے اچانک کیسے کرسکتے ہیں ہم لوگ رخصتی آپ سمجھ "
کیون نہیں رہے ہیں اس بات کو کہ یہ اچانک مطلب ایسا نہیں ہو
سکتا ہے۔۔۔"زرانیل نے اپنے بابا کے فیصلے پر اعتراض اٹھایا تھا۔

نیوشا کا باپ میں ہوں اس کی زندگی کا فیصلہ میں کروں گا اور میں "
رخصتی کے لیے راضی یوں ابھی ہو گی رخصتی۔۔ "مرتضیٰ خان
جانتے تھے کہ اُنہیں اپنے بیٹوں کو کیسے قائل کرنا ہے تبھی اُنہیں
دیکھتے ہوئے یہ بات بولی تھی۔

زرانیل اور عالمیار کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے یعنی بابا فیصلہ
کر چکے تھے اب ہر بار میں رخصتی تو ہونے والی تھی ۔۔

ہاں ٹھیک کہا آپ نے بیٹی ہے وہ آپ کی!؛"عالمیار یہ بول کر رکا "
نہیں تھا بلکہ سٹیج سے اتر کر حویلی کے اندر چلا گیا تھا وہ پریشان
ہوئے تھے بیٹا اتنے عرصے بعد ملا تھا اور وہ اُسے خفا کر چکے تھے۔

زرانیل سٹیج سے اتر کر تو نہیں گیا تھا لیکن وہ اپنے بابا سے ضرور خفا ہو گیا تھا۔

تعزیز اوَر ابر شم بس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے اتنی سیریس سچویشن میں وہ بولتے بھی تو کیا اُنہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

شمس خان اور بی بی جان کو بھی بیٹے کا فیصلہ کچھ مناسب تو لگا تھا لیکن اُنہیں پریشانی اس بات کی تھی کہ وہ لوگ جو شادی کے عین موقع پر ایسی باتیں کر رہے تھے وہ شادی کے بعد نیوشا کے ساتھ نجانے کیا کرنے والے تھے۔

لڑکا اُنہیں پسند آیا تھا کافی سلجھا ہوا لیکن اس کی فیملی خاص طور پر ہارشم کے والد اُن کا یہ انداز شمس خان کو مناسب نہیں لگا تھا۔

۔

ٹھیک ہے اچھی بات ہے آپ لوگوں نے ہماری سچویشن کو سمجھنے " کی کوشش کی اور رخصتی کے لئے رضامندی دی ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ لوگوں کی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کر رکھیں اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دیں گے انشاء اللہ۔۔۔"گرینی سچویشن کے کچھ ٹھیک ہونے پر بولی تھیں حالانکہ اُنہیں اپنے داماد پر حد سے زیادہ غصہ آیا تھا۔

ہارشم خاموشی سے سب کے سنجیدہ چہروں کو دیکھ رہا تھا وہ بھلے رخصتی کے لئے مان گئے تھے لیکن ان کے چہروں پر پھیلی سنجیدگی اسے پریشان کر رہی تھی۔

--

وہ آپنے ڈیڈ سے سخت خفا ہو چکا تھا کیونکہ وہ جو کر رہے تھے یا کر چکے تھے اُسے اس کی امید تو ہر گز اپنے ڈیڈ سے نہیں تھی۔

بی بی جان نے پھر چھوٹی موٹی رسمیں کرنے کا کہا کیونکہ پہلے تو یہی تھا کہ نکاح ہو گیا ہے تو بس لیکن اب جو رسمیں شادی پر ہوتی تھیں وہ کرنی تھیں ۔

.....

ارشک اپنے کمرے میں چلی آئی تھی حرمین بیگم کی حالت دیکھ کر اُسے بہت برا لگا تھا وہ کیوں ان کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھنے لگی تھی وہ جو کچھ اس کی پھپھو کے ساتھ کر چکی تھیں اس کے بعد اصولا تو ارشک کو ان کو معاف نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن وہ نا صرفِ اُنہیں معاف کر چکی تھی بلکہ وہ تو ان کی پریشانی کو اپنی پریشانی رہی تھی۔

وہ اندر آئی تو ضرشک جاگ چکا تھا اوُر رونے کے لئے پوری تیاری کر چکا تھا پر اپنی مما کو دیکھتے وہ رونے کی تیاری بھول کر خوشی سے آوازیں نکالنے لگا تھا۔۔۔

ارشک نے اُسے گود میں اٹھایا اوُر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اس کو فریش کرتے چینج کروایا اوُر پھِر روم سے نکلی تھی۔۔

آرمینا اسے نیوشا کے کمرے کے باہر مل گئی تھی جو ضرشک کو اپنی گود میں اٹھا چکی تھی۔

میرا پیارا بچہ۔۔۔"وہ اُس کے رخسار پر بوسہ دے چکی تھی اور " اب وہ اسے تیار دیکھ کر بے ساختہ ماشاءاللہ بول چکی تھی وہ لگ ہی اتنا پیارا تھا۔

کہاں جا رہی تھی ارشک؟؟"وہ ارشک کو نیچے جاتے ہوئے دیکھ " رہی تھی ۔

کئی نہیں فنکشن تو اب ختم ہونے والا ہے ناں تو میرا ارادہ تعزیز " بھائی سے ملنے کا ہے وہ کہاں ہیں پتہ ہے کچھ۔۔۔"وہ تعزیز کے بارے میں پوچھنے لگی تھی۔۔۔

وہ باہر ہیں اب بس نیوشا کی رخصتی ہونے والی ہے پھر وہ لوگ "
شہر کے لیے نکلیں گے کافی لمبا سفر ہے اُنہیں پہنچتے پہنچتے تو رات
آدھی گزر جائے گی۔۔"وہ ضرشک کا ہاتھ تھامے ارشک سے بولی
تھی۔

لیکن ابھی تو صرف نکاح ہونا تھا؟"ارشک الجھی تھی کیونکہ اُسے "
یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ اچانک سے رخصتی کی بات کیوں
کررہی تھی وہ۔

ہاں نکاحِ کی ہی بات ہوئی تھی لیکن ابھی اچانک سے اُن لوگوں "
نے رخصتی کی بات کی ہے تو اب دادا جان رخصتی کروا رہے ہیں
میں روم میں جا رہی ہوں آتی ہوں تھوڑی دیر تک۔۔۔"اسے
عالمیار کی فکر ہوئی تھی جو اتنے غصے میں روم میں گیا تھا۔

اوَر اب تو آرمینا کو باہر ہوئے واقعے کی بھی خبر ہو چکی تھی اسے بھی چچا سائیں کا فیصلہ ٹھیک نہیں لگا تھا۔

"اچھا میں پھر نیچے جاتی یوں۔۔۔ارشک آگے بڑھ گئی تو آرمینا بھی اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

وہ اندر آئی تو سگریٹ کے دھوئیں نے اس نے اس کو وہیں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

آرمینا نے اپنے ناک پر ہاتھ رکھا تھا اوَر روم کی لائٹس جلائی تھیں یہاں عالمیار کھڑکی کے ساتھ سگریٹ پھونک رہا تھا جس کی بدبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

آپ اتنے غصے میں کیوں آئے ہیں؟؟؟"وہ جانتی تو پہلے سے ہی "
تھی لیکن پھر بھی عالمیار سے پوچھنا ضروری سمجھا تھا جس کے
چہرے کے تاثرات سے وہ ایک پل کے لئے ڈر گئی تھی۔

تم جاؤ آرمینا مُجھے اس وقت اکیلا رہنا ہے"!!وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ "
غصے میں آرمینا کو ہرٹ کرے تبھی اسے روم سے جانے کا کہہ رہا
تھا لیکن وہ آرمینا ہی کیا جو اس کی بات مان لے۔

وہ آگے آئی تھی اور عالمیار کے ہاتھ سے سگریٹ چھین کر اس نے
ایش ٹرے میں پھینکی تھی۔

یہاں پہلے سے کافی سگریٹوں کا ڈھیرا لگا تھا یقینا وہ اب تک کافی
سگریٹ پی چکا تھا وہ کڑے تیور لیے اسے دیکھنے لگی تھی۔

یہ کیا حرکت تھی؟؟"وہ ارمینا سے شاید ایسی حرکت کی توقع نہیں "
کر پا رہا تھا کہ وہ ایسے اس کے ہاتھ سے سگریٹ بھی چھین سکتی
ہے۔

آپ کیوں پی رہے ہیں اسے۔۔۔"وہ عالمیار کے ممکنہ غصے سے "
ڈرتے اسے بیک ہگ کر چکی تھی عالمیار اس کے نرم و نازک وجود
کی نرمیاں محسوس کرتا کچھ پل کے لیے سب بھول گیا تھا اوٗر اُسے
کھینچ کر اپنے سامنے کیا تھا۔

آرمینا کو لگ رہا تھا کہ وہ اس پر غصہ کرے گا تبھی وہ اپنے لبوں کو
کاٹنے لگی تھی لیکن عالمیار نے اُس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے
اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کے لبوں کا جام پینے لگا
تھا۔

اس وقت وہ جتنے غصے میں تھا اس کا غصہ آرمینا کا لمس ہی ٹھنڈا کر سکتا تھا تبھی تو وہ اس کے لبوں پر اپنی گرفت مزید سخت اس کے لبوں کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اپنی شدت اس کے لبوں پر انڈیلنے لگا تھا۔

لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹانے میں مصروف تھا اور آرمینا اسے خود سے دور بھی نہیں کر رہی تھی کیونکہ وہ ایسا کرتی تو ممکن تھا کہ مقابل کو غصہ ہی آ جاتا اوٗر غصے میں وہ اس کے لبوں پر جو ستم ڈھاتا تھا وہ آرمینا کے لیے برداشت کرنے بہت مشکل ہوتے تھے ۔

تبھی تو وہ اس کے کرتے کے کالر کو تھامے اُس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی جس میں ہر گزرتے پل کے ساتھ شدت آ رہی تھی وہ پوری شدت سے آرمینا کے لبوں سے لپٹا ہوا تھا۔

کافی دیر بعد آرمینا کی رکتی ہوئی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے آرمینا کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

اپنے بھیگے لبوں کو سہلاتے ہوئے اُس نے ارمینا کی طرف دیکھا تھا جو آنکھیں بند کیے گہرے سانس لے رہی تھی آرمینا کی شال کافی بڑی تھی لیکن وہ اب عالمیار کے قریب آتے ہی بکھرتے ہوئے اس کے کندھوں سے نیچے گر گئی تھی۔

اوٗر آرمینا کے سانس لینے پر فراک کی فٹنگ سے عیاں ہوتی اس کی گہرائیاں عالمیار کی نظروں میں خماری بھری تھی ۔

آپ۔۔۔"وہ اس وقت کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی اوٗر عالمیار " نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے آرمینا کو دیکھا تھا وہ اپنا سارا غصہ ان نازک لبوں پر نکال چکا تھا اسے خود پر شدید غصہ آیا تھا آرمینا کے لبوں کے کنارے پر پھیلی ننھی سی خون کی بوند اسے اپنی شدت کا پتہ دے رہی تھی وہ آرمینا کو ہرٹ کر چکا تھا وہ اپنے بابا کی باتوں کا غصہ آرمینا پر نکال چکا تھا اسے خود پر تاؤ آیا تھا ۔

آرمینا۔۔۔"وہ اس کا چہرہ نرمی سے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے بولا " تھا جس پر آرمینا اس کی طرف دیکھ بھی نہیں سکی تھی شائد کچھ دیر پہلے والی سچویشن کی وجہ سے۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔"وہ اپنے ایکٹ کی وضاحت دے رہا تھا لیکن "
اس نے اس سے پہلے ہی عالمیار کے لبوں پر انگلی رکھ دی تھی۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے پلیز آپ اپ سٹ تھے ناں لیکن "
عالمیار چچا سائیں نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا ویسے بھی
اب نکاحِ تو ہو ہی چکا ہے تو پھر کیوں رخصتی میں دیر کی
جائے۔۔"وہ نرمی سے بولی تھی نیوشا کی رخصتی میں عالمیار شامل ہو
اسے اس وقت بس اس بات سے عرض تھی ۔

لیکن وہ لوگ تو بلیک میلنگ پر اتر آئے اگر اُنہیں ایسا لگتا ہے کہ "
وہ زور زبردستی سے نیوشا کی رخصتی کروا لیں گے تو یہ ان کی غلط
فہمی ہے نیوشا ہم پر بوجھ نہیں ہے جس کی زمہ داری ہم اٹھا نہیں
سکتے ہیں مجھے بابا کا فیصلہ قطعی مناسب نہیں لگا ہے۔۔۔"وہ آرمینا

سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا تھا اسے سب بتا دیا تھا وہ غور سے سن رہی تھی اُسے اس کے دل میں کیا تھا وہ جاننا وہ چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن چچا سائیں کی پوزیشن سمجھنے کی " کوشش کریں وہ بیٹی کے باپ ہیں اوٗر ایسے معاملات میں اکثر لچک لڑکی والے ہی دکھاتے ہیں۔۔۔"وہ آہستگی سے بولی تھی ۔

لڑکی والے ہی دکھاتے ہیں لیکن یہاں وہ لوگ غلط ہیں کیسے " دھمکی دے رہے تھے اوٗر جب میں نے اور زرانیل نے بات کرنے کی کوشش کی تو بابا نے پہلے ہی اُنہیں رخصتی کا کہہ دیا ایسا تھوری نہیں ہوتا ہے۔۔"وہ اس وقت غصے میں تھا ۔

پر اس سب میں نیوشا کی کیا غلطی ہے عالمیار!؛ اگر آپ اس کی "
رخصتی میں نہیں ہوں گے تو اسے کتنا برا لگے گا آپ چچا سائیں سے
ناراض ہیں تو اپنی جگہ پر اپنی ناراضگی برقرار رکھیں لیکن نیوشا کی
رخصتی میں آپ کا ہونا ضروری ہے وہ آپ کی اکلوتی بہن ہے اسے
کتنا برا لگے گا اگر آپ اس کی رخصتی میں شاملِ نہیں ہوں گے
تو۔۔۔"وہ نرمی سے اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو"!!وہ اس کی بات کو سمجھ گیا تھا آرمینا "
نے سکون کا سانس خارج کیا تھا لیکن اپنے گرد سخت ہوتی عالمیار کی
گرفت نے اسے بوکھلانے پر مجبور کر دیا تھا۔

عالمیار۔۔۔"اس کی گردن سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس "
کرتی وہ منمناتے ہوئے اُس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے
لگی تھی لیکن مقابل کی گرفت سخت تھی۔

عالمیار کے ہاتھ آہستہ آہستہ اس کی دھڑکنوں کو سہلا رہے تھے جو
اس کے قریب آنے پر ہمیشہ زور پکڑتی تھیں کہ آرمینا ان کے شور
سے ڈر جاتی تھی۔

جی عالمیار کی جان۔۔۔"اس کی گردن پر جا با جا اپنے سلگتے لبوں کا "
لمس بکھرتے ہوئے وہ آرمینا کو اپنے لمس سے مہکانے لگا تھا۔

چھوڑیں پلیز۔۔۔"وہ اس کے لبوں کو تو جیسے تیسے سہ رہی تھی "
لیکن عالمیار کے ہاتھوں کی انگلیوں کا لمس اس کے لیے سہنا مشکل

ہو رہا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی عالمیار کے ہاتھوں کے لمس کو جو اب اس کے بیوٹی بون پر تھا۔

"کیوں میرا پتہ ہے دل کیا کر رہا ہے؟"!وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا اس کے کان کی لو کو اپنے لبوں سے دباتے ہوئے بولا تھا آرمینا نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"ہم روم سے باہر جائیں تو پھر سے غسل"!!وہ اس کی بات پر سر تا پا سرخ ہوتے اسے مذید بولنے سے روک رہی تھی۔

"نہیں نہیں۔۔۔اگر وہ ایک بار شروع ہوتا تو پھر نیوشا کی رخصتی کے بعد اسے چھوڑتا جو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔

تم روک سکتی ہو۔۔۔"ہاتھ آرمینا کی فراک کی ڈوری سے الجھے "
تھے وہ بدک کر اُس کے حصار سے نکلی تھی اس پل وہ سچ میں
عالمیار کے ارادوں سے ڈر چکی تھی اُسے باہر جانا تھا۔

نیوشا نے اُس کو کہا تھا وہ اس کے ساتھ ہی رہے لیکن یہاں اس
کے بھائی کی بے قراریاں وہ کیسے پھنس گئی تھی ان دونوں کے
درمیان میں ۔

نہیں۔۔"وہ منہ بناتی ہوئی بولی تھی جانتی جو تھی کہ مقابل نے "
کرنی اپنی ہی ہے وہ جو مرضی بولے جو مرضی کہہ دے ۔

گڈ وائفی مُجھے پتہ ہے تمھیں یہ بات اچھے سے معلوم ہے اور مجھے "
خوش اس بات کی ہے کہ تم مزاحمت نہیں کروں گی پر ابھی میں

درمیان میں اپنا رومانٹک موڈ سپوئل نہیں کرنا تو اس لیے رات کو تیار رہنا اس نائٹ میں۔۔۔"وہ اس کے تپتے عارض پر آپنے لبوں کا لمس بکھرتے ہوئے آرمینا کو آنکھیں پھیلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ سچ میں ابھی آرمینا کے ساتھ یہ سب نہیں کر ہا تھا وہ خوش ہوئی تھی لیکن چہرے کے تاثرات اس نے نارمل ہی رکھے تھے۔

کیا ہوا؟؟کیا دل کر رہا ہے؟؟ میں تمھارے وجود کا حصّہ " بناؤں؟؟شدت سے تم میں سما جاؤں۔۔۔"وہ اسے تنگ کرنے لگا تھا آرمینا کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا وہ اتنی بے باک گفتگو کر رہا تھا کہ آرمینا کو اپنے کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اپنا" ارادہ بدل دیتا اس سے پہلے ہی اسے روم سے جانا تھا۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ صرف باتوں سے یہ حال!!تو سوچو جاناں رات کو کیا " حال ہو گا تمھارا جب میں اوٗر تم ایک دوسرے میں گم۔۔۔"وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا آرمینا نے روہانسی ہوتے اسے دیکھا تھا وہ کبھی کبھی یقین نہیں کر پاتی تھی کہ عالمیار اتنی بے باک گفتگو بھی کر سکتا ہے۔

جانے دیں ناں نیوشا ویٹ کر رہی ہو گی میرا اس نے بولا تھا میں " اس کے ساتھ رہوں اوٗر اب آپ کب سے مُجھے یہاں روکے ہوئے ہیں نجانے وہ کس حال میں ہو گی پہلے ہی کافی نروس تھی

اوپر سے رخصتی والی خبر۔۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی تھی عالمیار کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا جو تن گئے تھے۔

تم جاؤ گڑیا کے پاس بلکہ میں بھی چلتا ہوں بابا نے یہ اچھا نہیں کیا" نیوشا کے ساتھ۔۔ "وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھامے روم سے نکل گیا تھا.

••••

ارشک تعزیز سے ملنے کے بجائے نیوشا کے روم میں چلی آئی تھی وہ اکیلی نیچے جانے سے ہچکچا رہی تھی شاید ضرشک کو لے کر وہ اندر آئی تو نیوشا اکیلی روم میں بیٹھی تھی جس کے آنکھوں میں

آنسو تھے وہ پہلے تو جب اُسے آرمینا اندر لے کر آئی تھی مطمئن تھی تھوڑی بہت لیکن جب سے اس نے رخصتی کا سنا تھا۔

وہ بہت پریشان تھی یوں اچانک سے رخصتی وہ سمجھ نہیں رہی تھی وہ کیا کرے اُس کو اس وقت بہت گھبراہٹ سی محسوس ہو رہی تھی وہ آرمینا کے جاتے ہی رونا شروع ہو گئی تھی۔

اب ارشک کو اندر آتے دیکھ کر وہ اپنے آنسو صاف کر گئی تھی ارشک کو بھی رخصتی کا پتہ چل گیا تھا سو جانتی تھی کہ وہ کیوں رو رہی ہے۔

ضرشک کو گود میں بیٹھائے وہ نیوشا کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

کیوں رو رہی ہیں؟"!وہ زیادہ دیر چپ نہیں رہ سکی تھی یا شائد "
اسے روتے ہوئے دیکھ نہیں سکی تھی تبھی پوچھنے لگی تھی۔

بس سب سے دور جانے کے خیال نے رونے پر مجبور کر دیا ہے "
پہلے تو تھا صرف نکاح ہؤا ہے مُجھے یہیں رہنا ہے لیکن اب جانا ہو
گا اوٗر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ہر بار بیٹی کو ہی رخصت ہونا پڑتا
ہے۔۔۔اپنا گھر چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔۔۔"وہ بھری ہوئی آواز میں
بولی تھی اُس کا بے ساختہ دل چاہا وہ ضرشک کو اپنی گود میں
اٹھائے لیکن وہ ارشک سے کہہ نہیں سکی تھی کہ وہ کئ اس کی
بات کا برا ہی نہ مان جائے ۔

یہ تو دستور زمانہ ہے لڑکی کو ہی جانا پڑتا ہے گھر چھوڑ کر پریشان "
نہیں ہو ابر شم کی فیملی والے خیال رکھیں گے۔۔۔"وہ نرمی سے بولی
تھی۔

مجھے بس سب کی یاد آئے گی۔۔۔"اسے دکھ بھی تو سب سے دور "
جانے کا تھا کہ وہ کیسے رہے گی سب کے بغیر اسے عادت بھی تو
نہیں تھی کبھی باہر رہنے کا تو اسے اتفاق نہیں ہوا تھا۔

گھر پر ہی رہی ہمیشہ سے ۔

اب کیا کر سکتے ہیں مجھے بھی بابا کی بہت یاد آتی تھی جب میں "
یہاں آئی تھی لیکن پھر عادت ڈالنی پڑتی ہیں سب کو۔۔۔"وہ اپنا
وقت یاد کر رہی تھی ۔

تب میں نے تمھارے ساتھ کتنا غلط کیا"!!نیوشا کو وہ ٹائم یاد آیا "
جب اُس نے ارشک کو کچن میں تھپڑ بھی مارا تھا تب اس کو ہرگز
اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسے شرمندہ بھی ہو گی ارشک کے سامنے
کبھی۔

جو گزر گیا اسے یاد کرنے کا کیا فایدہ؟!؛"ارشک شاید اس موضوع "
پر بات نہیں کرنا چاہتی تھی نیوشا سمجھ گئی تھی تبھی اس نے مزید
کوئی بات نہیں کی تھی ۔

ضرشک جو کب سے اپنی مما کو نیوشا سے باتیں کرتے دیکھ رہا تھا
اب وہ اپنی مما کے چہرے پر ہاتھ مارنے لگا تھا کیونکہ وہ اُسے اپنی
طرف متوجہ کرنا چاہا رہا تھا۔۔۔

مما کی جان۔۔۔"وہ ضرشک کی معصوم سی جیلسی پر مسکرائی تھی "
تبھی دروازہ کھول کر آرمینا اور عالمیار اندر آئے تھے اپنے بھائی کو
دیکھتے نیوشا کی آنکھیں پھر سے بھر آئی تھیں ۔

بس گڑیا رونا نہیں ہے۔۔"وہ نیوشا کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولا تھا "
جس پر وہ آنکھیں میچ گئی تھی اپنے بھائیوں کی یاد تو اسے سب سے
زیادہ آنے والی تھی۔

۔

بھائی۔۔۔"وہ مضبوطی سے عالمیار کے کرتے کے کالر کو تھامے "
سسکی تھی ۔

نیوشا چپ ہو جاؤ یار۔۔۔"آرمینا سے نیوشا کا رونا دیکھا نہیں گیا تو "
وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی جس پر نیوشا نے
مشکل سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

نہیں تو رہی میں۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بمشکل بول "
پائی تھی ۔۔

عالمیار کی نظر ضرشک پر گئی جو اس کے پاس آنا چاہتا تھا آرمینا کے
ساتھ ساتھ وہ عالمیار سے بھی اٹیچ ہو چکا تھا تبھی اسے دیکھتے وہ ہاتھ
پاؤں مارنے لگا تھا۔

بھابھی اسے مُجھے دیں۔۔۔"عالمیار ارشک سے بولا تو وہ سر ہلاتے "
ہوئے ضرشک کو عالمیار کے حوالے کر چکی تھی اُس نے کبھی سوچا

نہیں تھا کہ ضرشک کو حویلی والوں سے اتنی محبت ملے گی سب لوگ ضرشک سے اتنی محبت کرتے تھے کہ ارشک کو کبھی کبھی یقین نہیں ہوتا تھا کہ یہ وہی حویلی والے ہیں جو کبھی اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے تھے ۔

ضرشک چاچو کی جان۔۔۔"عالمیار نے اُسے اوپر اچھالا تو وہ " قلقاریاں لگانے لگا تھا آرمینا کو اچھا نہیں لگا تھا کہ ضرشک اس سے زیادہ عالمیار کے پاس خوش تھا ۔

مُجھے دیں ضرشک کو"!!وہ عالمیار کی گود سے ضرشک کو لینے لگی " لیکن یہ کیا ضرشک اس کے پاس آنے کے بجائے عالمیار کی گردن میں منہ چھپا گیا تھا ضرشک کی اس حرکت پر یہاں نہ صرف

ارشک مسکرائی تھی بلکہ نیوشا کو بھی ہنسی آئی تھی اور عالمیار نے تو باقاعدہ قہقہہ لگایا تھا۔

وہ جو تھوڑی دیر پہلے اپ سٹ تھا اب ضرشک کو گود میں اٹھائے وہ کافی فریش اور خوش لگ رہا تھا۔

۔

یہ آپ نے جان بوجھ کر میرے بھتیجے پر قبضہ کر لیا ہے میں ایسا " ہونے نہیں دوں گی ضرشک صرف مجھ سے پیار کرتا ہے ہے ناں میرا بچہ ایسا ہی ہے ناں۔۔۔"ضرشک کو لینے کے لیے آگے بڑھی تھی لیکن وہ اس کے پاس جاتا تب بات تھی وہ تو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے عالمیار کی بیرڈ کھینچ رہا تھا یہ عادت اسے نجانے

کہاں سے پڑ گئی تھی وہ ارشک کے بال کھینچتا تھا اوٗر اگر ضرغام کے پاس ہوتا تو اُس کی داڑھی کے بالوں کو بھی ایسے ہی کھینچتا تھا۔

اب عالمیار کے ساتھ بھی ویسے ہی کر رہا تھا اوٗر ارشک اُسے آنکھیں دکھائی تھیں یہ ضرشک کی عادت اسے پسند نہیں آئی تھی

۔

اچھا میں نے قبضہ کیا ہے؟؟"عالمیار خان نے ایبرو اچکاتے ہوئے " آرمینا کو دیکھا تھا نیوشا نے اُنہیں دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی۔

ضرشک میرا بچہ ادھر آوٗ"!!وہ کہاں ہار ماننے والوں میں تھی " ضرشک کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس نے آرمینا کی طرف دیکھا تک نہیں تھا وہ تو اپنے چاچو کے ساتھ خوش تھا۔

آرمینا رہنے دو۔۔۔ ضرشک خوش ہے بھائی کے ساتھ تم بعد میں "
اٹھا لینا۔۔"نیوشا نے آرمینا کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ اُسے گھورنے لگی
تھی وہ بھی تو اپنے بھائی کا ساتھ دے رہی تھی ۔

تم چپ کرو"!!وہ منہ بنا رہی تھی جبکہ دروازے پر دستک ہوئی تو "
اندر زرانیل اوٗر ارواح آئے تھے زرانیل نے نیوشا کو پیار کیا تھا ۔

نیوشا کو پھر سے سب یاد آ گیا اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ
سب سے اتنی دور جا رہی تھی عالمیار جس نے ضرشک کو اٹھایا ہوا
تھا اوٗر ضرشک نے نیوشا کو روتے ہوئے دیکھ کر خوٗد بھی لبوں کو
پھیلا چکا تھا ارشک اُس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی تھی ۔

ضرشک میرا بچہ۔۔۔"وہ اُسے روتے ہوئے کیسے دیکھ سکتی تھی "
تبھی تو وہ اُسکو اٹھانے کے آگے بڑھی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ
اسے اٹھاتی ارواح نے پہلے ہی ضرشک کو اٹھا لیا تھا۔

وہ اُس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے اس کو اپنے کندھے سے لگا گئی تھی
وہ جو رونے والا تھا ارواح کے پاس آتے ہی چپ ہو گیا تھا اس کو
ہر وقت کوئی نہ کوئی اُٹھائے ہی رکھتا تھا۔

آرمینا نیوشا کو لے کر جانا ہے ابھی"!!وہ ضرشک کو سنبھالتے "
ہوئے آرمینا سے بولی تھی جس پر زرانیل اور عالمیار خان باہر نکل
گئے تھے۔

سب سے مشکل مرحلہ آن پڑا تھا اُنہیں اپنی بہن کو رخصت کرنا تھا زرانیل تو شہر میں رہتا تھا لیکن عالمیار کے کافی قریب تھی نیوشا

۔

چلو ارشک تم بھی ساتھ۔۔۔"آرمینا نے جلدی سے نیوشا کا میک " اپ وغیرہ جو اس کے رونے کی وجہ سے کافی حد تک خراب ہو چکا تھا اسے جلدی سے ٹھیک کرتے لبوں پر لپسٹک بھی ٹھیک کی تھی اس کا دوپٹہ سٹ کیا اور اسے لے کر وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔

بی بی جان نے نیوشا کا ہاتھ تھام کر اُسے گلے سے لگایا تھا رخصتی کی وجہ سے سب لوگ ہی افسردہ ہو گئے تھے ارواح تو خود ایمو شنل ہوتے رونے لگ گئی تھی جبکہ ارشک نے مشکل سے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھ مشکل ہو رہا تھا ضرغام خان ارشک کو رونے کی

تیاری کرتے دیکھ کر اُس کی سائیڈ پر آتے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

وہ اُسے دیکھنے لگی ضرغام کی یہ حرکت سب کے سامنے وہ بمشکل برداشت کر سکی تھی۔

ارواح سے گلے ملتے ہوئے نیوشا رونے لگی تھی سب لوگ رخصتی کرتے ہوئے کافی سنجیدہ ہو گئے تھے جبک ہارشم کے ڈیڈ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کریں انہوں نے تو رخصتی کا شوشہ انہوں نے اس وجہ سے چھوڑا تھا کہ وہ لوگ یہ نکاح ہی ختم کر دیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا تھا اوپر سے ان کا بیٹا بھی ان سے خفا ہو چکا تھا وہ کیسے اسے راضی کریں گے وہ یہ ہی سوچ رہے تھے۔

وہ جس قدر ان سے خفا لگ رہا تھا اب شائد ہی اُن کے ساتھ لندن جانے کے لیے راضی ہوتا۔

وہ تو پریشان تھے بہتر تھے کہ رخصتی کے بجائے کوئی بات کر لیتے تو اچھا تھا اب تو بیٹے کو بھی ناراض کر چکے تھے اوَر کوئی فایدہ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

عالمیار کے گلے لگتے نیوشا اوَر زیادہ روئی تھی مرتضیٰ خان نے سکون کا سانس خارج کیا تھا وہ رخصتی کے موقع پر موجود تھا ورنہ جیسے وہ ناراض ہو کر غصے میں اندر گیا تھا اُنہیں قطعی امید نہیں تھی کہ وہ ایسے واپس آئے گا۔

ابر شم خود کافی ایمو شنل ہو گئی تھی اس ٹائم پر ظاہر ہے یہاں سب کی آنکھوں میں آنسو تھے وہاں وہ اپنی آنکھوں کی نمی کیسے چھپا پاتی

۔

تعزیز سے بھلا کہاں برداشت ہوتے تھے اُس کے آنسو اس نے آس پاس کھڑے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر ابر شم کے آنسو اپنی انگلیوں سے صاف کیے تھے۔

وہ اُسے گھورنے لگی تھی افففف یہ بندہ اوَر اُس کی بے باکیاں وہ کافی پریشان ہو گئی تھی۔

نظر اٹھا کر یہاں وہاں دیکھا تو بی بی جان کو خود کو اور تعزیز کو تکتے پایا وہ مزید بلش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

تعزیز چھوڑو کیا کر رہے ہو تم!؟"وہ اس کے کان میں ہلکے سے "
سرگوشی کرتے ہوئے بولی تھی کہ صرف تعزیز ہی سن سکا تھا کوئی
اور نہیں ۔

اگر اب آپ کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا تو اُسے میں اپنے "
لبوں سے چنوں گا اور آپ جانتی ہیں کہ میں ایسا کر بھی سکتا ہوں
تو رونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔"وہ ابرشم کا ہاتھ جو اس
نے اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا اس پر ہلکا سا دباؤ دیتے ہوئے بولا
تھا جس پر وہ اُسے گھور بھی نہیں سکی تھی محض سر ہلایا تھا ۔

نیوشا اپنی ماں کے گلے لگتے ہوئے بھی مسلسل رو رہی تھی اُس کے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ جتنی کوشش کر رہی تھی کہ نہ روئے اتنی زیادہ رو رہی تھی ۔

کافی دیر سب سے ملنے ملانے کے بعد وہ سب کی دعاؤں میں رخصت ہونے کے لئے ہارشم کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی ہارشم نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کا ہاتھ تھام چکا تھا وہ دونوں پچھلی سیٹ پر تھے جبکہ اُن کے ساتھ گرینی نے بیٹھنا تھا جو ابھی تک بی بی جان سے بات کر رہی تھی ۔

نیوشا سرخ ہوئی تھی لیکن کچھ بولے بغیر وہ خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

تعزیز بیٹا آج رک جاؤ۔۔"شمس خان نجانے کیسے یہ بات تعزیز "
سے بول گئے تھے حالانکہ جانتے تو خود بھی تھے کہ وہ انکارِ کرے
گا لیکن پھر بھی اُن کو لگا کہ ایک بار اسے روکنا چاہیے۔

ٹھیک ہے دادا جان۔۔۔"وہ اُنہیں حیرت میں ڈال گیا تھا نہ صرف "
رہنے کی حامی بھری بلکہ ساتھ اُنہیں دادا جان بھی کہہ دیا تو وہ تو
خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے ۔

مسکراتے ہوئے اسے خوُد میں بھینچا تھا ابر شم نے نفی میں سر ہلایا
تھا ہار شم کی شادی تھی وہ یہاں کیسے رہ سکتی تھی اوُر تعزیز کو وہ
یہاں اکیلا چھوڑ نہیں سکتی تھی کیا تعزیز اس کے بغیر جہاں رہنے
والا تھا ابر شم کی دھڑکن رکنے لگی تھی۔

تعزیز سے دوری کی سوہان روح تھی جو وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی لیکن مقابل نے اُس سے پوچھے بغیر ہی اتنا بڑا فیصلہ کر لیا

۔

ہاں وہ خود چاہتی تھی کہ تعزیز اوَر اُس کی فیملی کے درمیان جو اختلافات ہیں وہ ٹھیک ہو جائیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ وہ اس پر اپنی فیملی کو امپورٹنٹس دے یہ بات وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

اب جب کہ ابرشم کے سامنے ساری سچائی بھی آ گئی تھی کہ تعزیز کیوں سب سے نفرت کرتا تھا اس کی نفرت کے پیچھے کی وجہ وہ اچھے سے جان چکی تھی کیونکہ تعزیز کی ماں اس کی فیملی کی نہیں تھی۔۔۔۔

وہ خود بھی تو تعزیز کی فیملی کی نہیں تھی اُسے خوف محسوس ہوا تھا کہ آگر اس کے ساتھ بھی ان لوگوں نے کچھ ویسا ہی کر دیا تو وہ جہاں نہیں رہنا چاہتی تھی ۔

"میم آپ ٹھیک ہیں؟"!تعزیز اسے سوچو میں گم دیکھ کر اُس کا ہاتھ آپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھنے لگا تھا ابر شم کے چہرے پر گھبر اہٹ بھرے تاثرات وہ دیکھ چکا تھا وہ کیوں گھبر ائی ہوئی تھی یقینا وہ وجہ جان چکا تھا ۔

وہ اُس کے یہاں رہنے والے فیصلے پر پریشان تھی اوٗر تعزیز کیسے اُسے پریشان دیکھ سکتا تھا ہاں اس نے یہ فیصلہ کیا تھا وہ ان لوگوں کو معاف کر دے گا اوٗر ان کی خوشی کے لئے وہ صرف ایک رات کے لیے یہاں رہنے کے لیے راضی ہوا تھا۔

لیکن ابر شم ایسا نہیں چاہتی تھی تو وہ خود بھی نہیں رہنے والا تھا اب یہ لوگ بھلے اس کے اپنے تھے لیکن اب وہ اتنے بھی قریب اور پیارے نہیں تھے کہ تعزیز ان کے لیے اپنی پیاری سی وائفی کو دکھ دیتا۔

تعزیز تم یہاں رہنے والے ہو؟؟"وہ آہستگی سے بولی تھی جس پر " تعزیز نے بغور ابر شم کے چہرے کو دیکھا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ یہ سوال کیوں کر رہی ہے اُسے کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔

آپ کو کوئی اعتراض ہے میرے یہاں رہنے سے؟؟"شمس خان " اوَر باقی سب ان دونوں کی بحث سن رہے تھے ابر شم سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے اچھی خاصی کنفیوژ ہو گئی تھی اور بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا۔

پھر "وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا۔"

"مُجھے واپس جانا ہے"!!وہ کہہ کر مڑی تھی لیکن تعزیز نے اُس کی کلائی تھامی وہ اپنی جگہ ساکن سی ہوئی تھی وہ کیسے سب کے سامنے ایسی بے باک حرکتیں کر لیتا وہ بس سوچ سکی تھی۔

سب لوگ وہاں سے اندر چلے گئے تھے بس بی بی جان اور شمس خان بچے تھے جو کہ تعزیز کے فیصلے کے انتظار میں تھے ۔

"ہم دونوں ساتھ جائیں گے۔۔۔"وہ ابرشم کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔

پھر باقی سب تو واپس شہر چلے گئے ابرشم اور تعزیز خان کے علاوہ جن کو شمس خان اندر لے کر چلے گئے تھے۔۔۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 147

•••••

ہارشم لوگوں کی گاڑی سڑک پر رانا مینشن پہنچنے کے لیے روان دواں تھی ہارشم کی خاموشی سبھی کو کھٹک رہی تھی گرینی بھی ایک طرف خاموشی سی بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ ہارشم کے موم ڈیڈ دوسری گاڑی میں تھے گرینی کو آج زندگی میں پہلی بار یوں کسی کے سامنے اتنی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا ان کے داماد صآحب ایسی بھی کوئی

حرکت کریں گے یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ شدید خفت میں پڑ گئی تھیں ۔

اگر وہ لوگ رخصتی دینے کے بجائے کوئی اور بات کر دیتے تو پھر اب تو اُنہیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ اُن کے داماد نے یہ سارا ڈرامہ کیوں کریٹ کیا تھا۔

وہ لوگ شادی کی حامی چکے تھے اس کے پیچھے وجہ یہ تھی ہارشم کو تو وہ تسلی دے رہی تھیں لیکن خود کافی پریشان تھیں ۔

ایک طرف سے ابرشم اور تعزیز کا حویلی میں رکنے کا فیصلہ اُنہیں ٹھیک بھی لگا تھا اور دوسری طرف ہارشم والے معاملے کی پریشانی ۔

اُنہوں نے تو اتنی زیادہ تیاریاں بھی نہیں کی تھیں کیونکہ اُنہیں لگا تھا کہ وہ لوگ صرف نکاحِ کے لیے جا رہے تھے۔

بعد میں شادی کی ساری رسمیں ہوں گی پروپر طریقے سے رخصتی ہو گی تو تب وہ سارے ارمان پورے کریں گی ابرشم کی شادی بھی اتنی سیمپل طریقے سے ہوئی تھی تو ہارشم کی شادی وہ کافی دھوم دھام سے کروانا چاہتی تھیں لیکن اب ایسے روکھی سوکھی رخصتی ہو گئی تھی وہ تو نیوشا سے بھی خاصی شرمندگی محسوس کر رہی تھیں ۔

یقینا نیوشا نے بھی اپنی زندگی کی نئی شروعات کے لیے کچھ خواب دیکھے ہوں گے لیکن اچانک رخصتی ۔

اوُر اُوپر سے ان کے داماد نے لندن واپس جانے والا شوشہ بھی چھوڑ دیا تھا یقینا وہ جھوٹ تھا وہ خاموشی سے گھر پہنچنے کی دعا کر رہی تھیں وہ گھر کال کر چکی تھیں کیونکہ ہارشم کا روم اُنہیں ارجنٹ ڈیکوریٹ کروانا تھا اب رخصتی تو ہو چکی تھی ہارشم کی خاموشی اُنہیں پریشان کر رہی تھی یقینا وہ گھر جا کر اپنے ڈیڈ سے لڑائی کرتا یا ناراض ہوتا یقینا وہ کچھ نہ کچھ کرنے والا تھا۔

نیوشا تو بس آنکھیں اپنے ہاتھوں پر ٹکائے ہوئے خاموشی سے بیٹھی تھی ہارشم اوُر نیوشا بیک سیٹ پر تھے جبکہ گرینی آگے ڈرائیور کے ساتھ تھیں ۔

ہارشم بار بار نیوشا کو دیکھ رہا تھا جو ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی یقینا وہ اس پل کافی ڈسٹرب تھی جن حالات میں رخصتی ہوئی تھی وہ نارمل تو نہیں ہونے والی تھی اتنی جلدی ۔

"نیوشا بچے آپ ٹھیک ہیں؟"!گرینی کو اس کی طرف سے پریشانی نے آن گھیرا تھا تبھی تو وہ نیوشا کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھیں جس نے بس سر ہلایا تھا اوٗر کیا کہتی اُسے ہارشم سے جھجک محسوس ہو رہی تھی ۔

ہارشم نے آہستگی سے نیوشا کا ہاتھ تھاما تھا جو کپکپا رہا تھا اوٗر برف کی مانند ٹھنڈا تھا کچھ تو موسم کا اثر تھا اور کچھ یقینا وہ اس وقت اپنی سچویشن کو لے کر وہ گھبرائی ہوئی تھی۔

ہارشم نے اپنی ویلڈنگ نائٹ کے لیے بہت کچھ پلان کیا تھا نیوشا کو نکاح کے موقع پر دینے کے لیے اس کے ایک گفٹ لیا تھا لیکن منہ دکھائی کے لیے وہ سپشل گفٹ لینے والا تھا پر ابھی تو وہ ارجنٹ خرید بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

نیوشا کے چہرے پر گھونگھٹ تھا جسے ہارشم نے تو گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ریمو کرنے کا کہا تھا لیکن نیوشا نے انکارِ کر دیا اوَر اَبھی تک وہ گھونگٹ میں ہی تھی ۔

سوچو میں گھیرے ہوئے ہی وہ لوگ رانا مینشن میں پہنچ گئے تھے ان کے ساتھ جو مہمان تھے وہ تو راستے سے ہی اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے تھے ۔

ہارشم کے ڈیڈ گاڑی سے نکالے تو عین اُسی وقت ہارشم بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا دونوں باپ بیٹے کی نظریں چار ہوئی تھیں ۔

ہارشم نظریں پھیر گیا تھا وہ پہلے ہی کیوں نہیں سمجھ سکا اپنی ڈیڈ کی پلاننگ وہ یقینا ایسے ہی کچھ کر کے اس کا رشتہ ختم کرنا چاہتے تھے۔

وہ اندر چلا گیا تھا گرینی نے بیٹی اوٗر داماد کی طرف سے نظریں پھیر لی تھیں وہ نیوشا کو لے کر اندر آئی تھیں ہارشم کا روم کچھ حد تک ڈیکوریٹ ہو چکا تھا وہ نیوشا کو ہارشم کے روم میں لے کر چلی گئی تھیں اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا اوٗر اس کے پاس بیٹھ گئی تھیں ۔

دیکھو بیٹا جو ہوا وہ تو ہو گیا اب سے آپ ہماری بیٹی ہو میرے "
لئے آبی کی جیسی ہو اور مجھے آپ اس کی طرح گرینی بلا سکتی ہوں
اوُر دوسری بات ہارشم بہت آچھا لڑکا ہے مجھے امید ہے وہ آپ
کے لیے ایک بہت اچھا لائف پارٹنر ثابت ہو گا۔۔۔"وہ نیوشا کو
کپکپاتا ہاتھ آپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے نیوشا کے ہاتھ کی پشت کو
اپنی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ محض سر ہلا
سکی تھی۔

میں چلتی ہوں ہارشم کو بھیجتی ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو تو انٹر "
کوم موجود ہے میڈ کو کال کرنا وہ آ جائے گی اور پریشان نہیں ہونا
بیٹا یہ گھر اب سے آپ کا بھی ہے ہارشم اور ابرشم کا اس گھر پر
جتنا حق ہے اتنا ہی حق آپ کا بھی ہے۔۔۔"وہ نیوشا کے ماتھے پر

اپنے لب رکھتے ہوئے بولی تھی نیوشا نے ان کے لمس میں محبت و اپنایت دیکھی تھی۔

ایسا لمس تو اسے کبھی بی بی جان سے نہیں ملا تھا یقینا ابرشم اور ہارشم بہت لکی تھے جن کے پاس اتنا اچھا رشتہ موجود تھا۔۔

۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟"وہ ہچکچاتے ہوئے بولی تھی اُسے " اس پل کافی جھجھک محسوس ہو رہی تھی لیکن اپنے سوال کا جواب بھی اسے گرینی سے چاہیے تھا سو وہ اُن سے پوچھنے لگی تھی جس پر وہ جو بیڈ سے اٹھنے لگی تھیں اس کی بات سنتے وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گئی تھیں ۔

ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے کچھ چاہیے آپ کو؟"وہ اس کی طرف "
متوجہ ہوتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ خود کو سوال پوچھنے کے
لیے تیار کرنے لگی تھی ۔

وہ کیا ہم لوگ کل لندن چلے جائیں گے!!؟"نیوشا کے دماغ میں "
یہی بات چل رہی تھی ہارشم کے ڈیڈ نے بھی تو بولا تھا اُن کی
لندن کی فلائیٹ ہے کل کی تو وہ اس بارے میں پوچھنا چاہا رہی
تھی۔

نہیں ہارشم نہیں جائے گا اور یہ سب بعد کی باتیں ہیں آپ ہارشم "
سے ہی پوچھ لیجیے گا اوٗر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ
دودھ پی لو اس کی ضرورت پڑے گی آپ کو۔۔۔"وہ سائیڈ ٹیبل پر

رکھے ہوئے دودھ کے گلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود کمرے سے نکل گئی تھیں ۔

اُن کے جاتے ہی نیوشا اپنے ہاتھوں کو مڑوڑتے ہوئے کمرے کو غور سے دیکھنے لگی تھی روم کافی بڑا اور خوبصورت تھا اب تو کچھ حد تک سیٹنگ تبدیل کی گئی تھی ہارشم کی تصویریں روم میں کافی زیادہ تھیں وہ اُنہیں دیکھنے لگی تھی۔

.....

گرینی سڑھیاں اتار کر نیچے آئیں تو بیٹی اوٗر داماد کے ساتھ ساتھ ہارشم بھی اُنہیں لاونج میں مل گیا تھا جو ان کے آنے سے پہلے تو

خاموش تھا لیکن اب وہ اپنے ڈیڈ کو دیکھنے لگا تھا یقینا ان سے پوچھنے کا پکا ارادہ تھا اس کا کہ اُنہوں نے کیا کیا اس کے ساتھ۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی۔؟"گرینی ہارشم کے ساتھ بیٹھ گئی تھیں اوٗر داماد" سے سوال کرنے لگی تھیں جو خاموشی سے بیٹھے تھے ایک تو اُنہیں کچھ حاصلِ نہیں ہوا تھا وہ سب کر کے اوپر سے گرینی کی بحث اوٗر ہارشم کی خاموشی اُنہیں بہت پریشان کر رہی تھی ۔

ممی کیا حرکت تھی آپ ہی بتائیں صرف رخصتی لی ہم نے کوئی " انہونی بات تو نہیں کی ہے جو آپ ایسے ہم سے سوال کر رہی ہیں اوٗر ویسے بھی نکاح تو ہو ہی چکا تھا کیا ہو گیا اگر انہوں نے رخصتی کی بات کی تو آپ تو ایسے پوچھ گچھ کر رہی ہیں جیسے نجانے کیا ہو گیا ہے۔۔۔"گرینی کے سوال کا جواب داماد نے نہیں بیٹی نے دیا تھا

جو شوہر کے حق میں بول رہی تھیں یقیناً گرینی کا رویہ اُنہیں پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

شوہر کی ضبط سے سرخ پڑی شکل دیکھتے وہ گھبرا گئی تھیں کہ اگر اُنہوں نے گرینی کے سامنے کچھ ایسا ویسا بول دیا تو وہ کیا کریں گی۔۔۔

تم تو چپ ہی کرو!!ایسے لی جاتی ہے رخصتی زور زبردستی دھمکی " دے کر اپنے شوہر کا انداز دیکھا تھا کیسے بات کر رہا تھا اگر میں وہاں خاموش تھی تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ مجھے کچھ دکھائی نہیں دیا۔۔"وہ بیٹی کو آڑے ہاتھوں لے چکی تھیں بیٹی پر ہی تو زیادہ غصہ آیا ہوا تھا اُنہیں ۔

کیا دکھائی نہیں دیا آپ کو ممی"!!ہارشم کے ڈیڈ بھی مزید خود پر "
ضبط نہیں کر سکے تھے سو بول پڑے کہ آخر پتہ تو چلے کہ وہ کہنا
کیا چاہتی ہیں آخر ۔۔۔

ڈیڈ آپ کی پلاننگ مجھے صاف صاف پتہ چل چکی ہے مجھے افسوس "
ہے کہ آپ لوگوں کے نزدیک میری خوشی کوئی اہمیت نہیں رکھتی
ہے آپ نے جو ڈرامہ میرے سسرال والوں کے سامنے کیا وہ آپ
نے کیوں کیا میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔"ہارشم جہاں وہاں ٹہلتے
ہوئے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کو اس وقت
اپنے موم ڈیڈ سے بات کرنی تھی لیکن جس قدر وہ غصے میں تھا
اُسے لگ رہا تھا کہ وہ ان سے ضرور بدتمیزی کر بیٹھے گا۔

ڈرامہ ہارشم سیر سلی آر یو ان یور سنسز میں ایسا کیوں کروں گا اوئر" ویسے بھی مُجھے ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی اگر ہم راضی ہوئے تھے وہاں جانے کے لئے تو صرف اپنے بیٹے کیلئے۔۔۔"وہ اپنی بات پر قائم تھے جبکہ ہارشم اُنہیں افسوس سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ہارشم چھوڑو بیٹا ان دونوں سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے یہ " لوگ اپنی ہی کریں گے۔۔۔"گرینی نے اسے روک دیا تھا بیٹی کی کلاس تو وہ بعد میں لینے والی تھیں لیکن داماد وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہارشم کے ویڈنگ نائٹ پر اس کے باپ سے اس کا جھگڑا ہو اور بات مذید آگے بڑھے ۔

ڈیڈ آپ نے لندن واپسی والی بات کیوں کی؟!کل کی ٹکٹ ہے "
ہماری آپ نے کیسے سوچ لیا میں واپس جاؤں گا میں اب ساری
زندگی واپس نہیں جاؤں گا یہیں رہوں گا آپ دونوں اپنے دماغ
سے یہ خیال نکال دیں گے آپ کے ساتھ واپس جاؤں گا اب
میں۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

کیا مطلب ہے نہیں جاؤ گے ہم لوگ کل واپس جا رہے ہیں اور "
تم ہمارے ساتھ جاؤ گے ویسے بھی اب تو شادی ہو گئی ہے اب
یہاں رہ کر کیا کرو گے تم ہاں۔۔۔"اب کی بار ہارشم سے مخاطب
اس کی موم ہوئی تھیں جن کو اس کے واپس نہ جانے کا سن کر اچھا
خاصا جھٹکا لگا تھا تبھی تو وہ ہارشم کے سامنے آتے ہوئے پوچھنے لگی
تھیں.

شادی کرنے کے لیے نہیں آیا تھا موم آپ یہ بات اچھی طرح "
سے جانتی ہیں میں یہیں اپنا بزنس سٹارٹ کروں گا لیکن واپس
جانے کا میرا دور دور تک کوئی پلان نہیں ہے سو آپ لوگ اس
بات کو بھول جائیں اور اگر آپ لوگوں کو جانا ہے تو آپ لوگ خود
جا سکتے ہیں لیکن میں کئ نہیں جاؤں گا یہ میرا آخری فیصلہ
ہے۔۔۔"وہ اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا لہجہ اس قدر سنجیدہ
تھا کہ اس کی موم بھی ایک پل کے لئے ڈر گئ تھیں ۔

نہیں ہارشم تم ہمارے ساتھ جاؤ گے دیکھو جو ہوا سو ہوا اب "
تمھارے پاس تمھاری بیوی ہے پھر کیوں جانے سے انکارِ کر رہے
ہو تم وجہ کیا ہے وآپس نہ جانے کی۔۔۔؟؟"اس کی موم تو پریشان

ہو گئی تھیں اس کے واپس نہ جانے کا سن کر وہ واپس نہیں جاتا تو کیا ہوتا۔

موم میرے پاس بہت سی وجوہات ہیں واپس نہ جانے کی آپ کو " بتا کر شرمندہ نہیں کروانا چاہتا ہوں بس اتنا ہی بتا دوں کہ میں واپس نہیں جاؤں گا۔۔۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا بلکہ لمبے لمبے قدم اُٹھاتا اوپر اپنے روم میں چلا گیا تھا اس کو لگا کہ اگر وہ مزید وہاں رکا تو ضرور وہ کچھ الٹا سیدھا بول دے گا اپنے موم ڈیڈ کو۔۔

ڈیڈ کو اگر لگ رہا تھا کہ وہ اسے واپس لندن لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے تو یہ ان کی غلط فہمی تھی وہ ایسا ہرگز نہیں ہونے دینے والا تھا اس ملک میں واپس نہیں جانا تھا یہاں تنہائی کے سواہ کچھ بھی نہیں تھا اوٗر وہ وہاں اپنا وقت برباد کرنے والا نہیں تھا۔

ممی آپ نے دیکھا کتنی بدتمیزی کر کے گیا ہے منہ پر جواب دیا "
ہے اس نے!!کوئی ایسے بھی بات کرتا ہے اپنے موم ڈیڈ سے جیسے
ہارشم کر کے گیا ہے مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے یہ ہمارا بیٹا
ہے۔۔۔"ہارشم کے جاتے ہی اس کی موم اپنا سر ہاتھوں میں تھام
کر بیٹھ گئی تھیں اُنہیں تو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ بیٹا ایسے صاف
صاف منہ پر انکارِ مار کر چلا جائے گا وہ اُن کے ہاتھ سے نکل چکا
تھا۔

جو تم لوگ کر چکے ہو اس کے بعد بیٹے نے یہی کرنا تھا خود تو "
وہاں وہ سب کرتے احساسِ نہیں ہؤا تم لوگوں کو اوَر بیٹے کے اس
فیصلے پر اتنا غصہ کیوں۔۔۔؟؟"گرینی بیٹی کو ڈانٹتے ہوئے بولی تھیں

۔

ممی آپ تو رہنے ہی دیں مُجھے تو لگتا ہے آپ ہی نہیں چاہتی ہیں "
کہ ہارشم ہمارے ساتھ لندن واپس جائے وہ آپ کی شہ پر یہ سب
کر رہا ہے ورنہ ہمارا بیٹا ہم سے کبھی اتنی بدتمیزی نہیں کرتا
ہے۔۔۔"وہ اپنی
ممی پر ہی خفا ہونے لگی تھیں ۔

ہاں بالکل ٹھیک کہا تم نے میری شہ پر وہ یہ سب کر رہا ہے اوَر "
تم لوگوں اپنے بزنس کو وقت دو جو تم لوگوں کے لیے زیادہ اہم
ہے بیٹے سے بھی زیادہ۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اٹھ کر
اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں کیوں کہ وہاں بیٹھی رہتی تو ایسے ہی
بیٹی سے جلی کٹی کرتی رہتی جو وہ نہیں چاہتیں تھیں سو انہوں نے
وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

دیکھیں آپ پریشان مت ہوں وہ مان جائے گا"گرینی کے جاتے "
ہی اُنہوں نے اپنے شوہر کو تسلی دی تھی حالانکہ جانتی تو خود بھی
تھیں کہ ایسا نہیں ہونے والا تھا لیکن پھر بھی اُنہیں وہ تسلی دینے
لگی تھیں۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو گا اوَر آج جو کچھ ہوا اس کے بعد تو بالکل بھی نہیں "
میری غلطی ہے مجھے ہارشم کو یہاں پاکستان آنے ہی نہیں دینا چاہیے
تھا نہ وہ یہاں آتا اوَر نہ یہ سب ہوتا۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ پر ہاتھ
پھیرتے ہوئے جیسے خود پر افسوس کر رہے تھے۔

اوَر ان کی بیگم نے بھی ان کی بات سے اتفاق کیا تھا جب وہ ہارشم
کو یہاں آنے ہی نہیں دیتے تو یہ سب ہونا ہی نہیں تھا غلطی ان
کی ہی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

پر وہ بیٹے کو ہاتھوں سے نکلتا ہوا نہیں دیکھ سکتے تھے اُنہیں کچھ تو کرنا ہی تھا پھر چاہے وہ کچھ بڑا ہی کیوں نہیں ہوتا لندن میں اُنہیں واپس بلایا جا رہا تھا بزنس میٹنگز ان کی وجہ سے پینڈنگ پڑی تھیں لیکن وہ یہاں پھنس گئے تھے۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ابھی بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے آپ " پریشان مت ہوں آپ کی طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔"وہ ان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولی تھیں جس پر وہ سر ہلا گئے تھے حالانکہ اندر سے وہ کافی ڈسٹرب تھے کیوں کہ یہ معمولی بات نہیں تھی۔

ان کے بزنس پارٹنر کی بیٹی ان کی بہو بنتی تو یقینا ان کے بزنس میں مزید بہتری آتی پر ایسا کچھ نہیں ہو پایا تھا۔

ہاں بہت کچھ ہو سکتا ہے اور ہم کریں گے۔۔۔"وہ چہرے پر "
مسکراہٹ سجائے بولے تھے جس میں ان کی بیگم نے بھی ان کا
ساتھ دیا تھا۔

اوَر آپنے روم کے دروازے پر کھڑی گرینی بیٹی اور داماد کو طنزیہ
انداز میں دیکھنے لگی تھیں جن کو بیٹے سے زیادہ اپنا آنا اوَر اگیو پسند
تھی نیوشا کتنی اچھی لڑکی تھی اور وہ لوگ حثیت میں ان کے ہم
پلہ بھی تھے پھر نجانے کیا مسئلہ تھا ان میاں بیوی کو آپنے بیٹے کی
خوشیوں سے ضد لگائے بیٹھے تھے۔

میں بھی دیکھتی ہوں کیسے تم لوگ اپنے پلان میں کامیاب ہوتے "
ہو۔۔"وہ چیلنجنگ انداز میں بولتے ہوئے کمرے کے اندر چلی گئ
تھیں۔

اوَر وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ گرینی ان کی باتیں سن چکی ہیں ۔

.....

ابر شم کو تعزیز نے روم میں بھیج دیا تھا سب لوگ لاونج میں تھے لیکن وہ کافی ان کمفٹیبل فیل کر رہی تھی بی بی جان اوَر شمس خان تعزیز سے باتیں کرنا چاہتے تھے لیکن ابر شم چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ روم میں آئے ایک تو وہاں ابر شم کی کوئی چیز نہیں تھی اُسے کافی مشکل لگ رہا تھا کہ وہ یہاں ایک رات گزار سکے گی لیکن تعزیز کو اکیلا چھوڑنے سے وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ تعزیز کو کتنی بار اشارہ کر چکی تھی کہ میرے ساتھ روم میں چلو لیکن شمس خان اُس سے باتیں کر رہے تھے اُسے آیسے ایسا اچھا نہیں لگ رہا تھا اُن کو چھوڑ کر جانا۔

وہ ابر شم کو ارواح کے ساتھ اوپر بھیج چکا تھا جو اسے ایسے گھور رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی۔

شمس خان ارتضیٰ خان کی باتیں کر رہے تھے اسے بتا رہے تھے کہ وہ تم سے سب سے زیادہ محبت کرتا تھا منہا کے حوالے سے اُنہوں نے کوئی بات نہیں کی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ تعزیز کا موڈ خراب ہو۔

آپ لوگوں کی غلطی تھی جب بابا نے انکارِ کیا تھا تو آپ نے "
کیوں ان کے ساتھ زبردستی کرتے اُن کی شادی کروائی تھی نہ آپ
لوگ وہ سب کرتے اور نہ ہی میرے بابا کے ساتھ یہ سب ہوتا
لیکن جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔"وہ افسوس سے
بولا تھا اپنی نفرت تو کو اس نے اپنے بابا سے کی اسے سوچتے اسے
افسوس ہو رہا تھا کاش کہ وہ کبھی اُنہیں سمجھ پاتا۔

لیکن وہ ہر گز بچپن میں ہوئے واقعات کو بھول نہیں سکتا تھا اگر
اس کے بابا کی زبردستی حرمین بیگم سے شادی ہوئی تھی تو وہ کیوں
حرمین بیگم کے کمرے میں رہتے تھے۔

یہ ساری وہ سوچیں تھیں جو بچپن سے اس کے دماغ میں آتی تھیں لیکن وہ کسی سے شئیر نہیں کر پاتا تھا منہا تب خود اتنی اپ سٹ رہتی تھی کہ وہ اس سے بات نہیں کرتا تھا۔

لیکن ارتضیٰ خان اس سے پیار کرتے تھے وہ جانتا تھا لیکن اسے بھی بچپن سے ہر بچے کی طرح ایک نارمل ماں باپ چاہیے تھے جو اسے نہیں ملے تھے اور جس بچپن میں کوئی خلش آپ کے دماغ میں رہ جائے تو وہ پھر کبھی ختم نہیں ہوتی ہے سوری زندگی اس کے اثرات آپ کے ساتھ رہتے ہیں ۔

یہ ہماری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی بیٹا جس کا پچھتاوا " ہمیں ساری زندگی رہے گا نہ صرف بیٹے کی زندگی برباد کی بلکہ تمھارے ساتھ بھی بہت غلط کیا تھا ہم نے جس کی شائد کوئی معافی

نہیں ہے تم ہمیں بھلے معاف کر چکے ہو لیکن ہم جانتے ہیں جو تمہارے دل میں باتیں ہیں وہ ہمیشہ رہیں گی وہ ہم لوگ چاہا کر بھی ختم نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔"شمس خان افسردگی سے بولے تھے تعزیز کی باتیں اُنہیں نئے سرے سے گھبراہٹ میں ڈال رہی تھیں ۔

ہاں آپ نے بالکل ٹھیک کہا کچھ چیزوں پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا " ہے دادا جان مُجھ سے وہ وقت نہیں بھلایا جائے گا جو میں نے اس وقت برداشت کیا آپ اگر آپنے بھائی کی محبت میں اپنے بیٹے کی زندگی برباد نہیں کرتے تو آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔"ضرغام خان جو اسی وقت باہر کے سارے انتظامات دیکھتا حویلی کے آندر آیا تھا تعزیز کی نظریں اس پر پڑ چکی تھیں وہ اُسے دیکھتے ہوئے آخری فقرہ بولا تھا۔۔۔۔

ضرغام خان نے لب بھینچ لیے تھے آخر اپنی ماں کی وجہ سے وہ کب تک یہ شرمندگی برداشت کرتا اُسے قطعی امید نہیں تھی کہ زندگی میں کبھی ایسا موقع بھی آئے گا۔

حرمین بیگم کی سچائی یوں اس کے سامنے آئے گی وہ تو خوَد بھی بہت پریشان رہتا تھا اپنی ماں کے کئے پر لیکن اب تعزیز اسے یہ احساس کچھ زیادہ ہی دلا رہا تھا ہاں اسے تعزیز سے کوئی شکایت نہیں تھی وہ جانتا تھا تعزیز نے بچپن میں جو کچھ برداشت کیا اس کے بعد وہ ایسے ہی ری ایکٹ کرے گا۔

ہاں ہماری غلطی ہے ہم مانتے ہیں اوٗر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں " کہ اُن پر انسان صرف شرمندہ ہی ہو سکتا ہے اُنہیں سوچتے خود کو کوستے رہتا ہے لیکن کچھ کر نہیں پاتا ہے۔۔۔"وہ آپنی آنکھوں سے گرتے پانی کو بمشکل روک سکے تھے اس وقت وہ پوتوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

بہت اچھی بات ہے آپ لوگوں کو اس بات کا احساس تو ہے کہ " غلطیاں ہوئی تھیں آپ سے ۔۔۔۔"تعزیز بھی مقابل کا دل جلانے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا اس کی سب سے بڑی گواہ تو ابر شم تھی۔

جس کو اس نے کتنا پریشان کیا تھا شادی کے بعد خیر ابھی بھی وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اسے پریشان کرنے کا۔

تعزیز مُجھے لگتا ہے ماضی کو دہرانے سے کچھ حاصلِ نہیں ہو گا ہم " سب نے کوئی نہ کوئی غلطی کی اور اس کی وجہ سے بہت کچھ غلط ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اب حالات کچھ حد تک بہتر ہو گئے ہیں اوٗر مجھے خوشی ہے کہ تم حویلی میں رہنے کے لئے راضی ہوئے ہو۔۔۔"ضرغام خان نے بات کو ختم کرتے خوش دلی سے تعزیز کو حویلی میں ولکم کیا تھا لیکن تعزیز کو تو زبردست جھٹکا لگا تھا وہ یہاں رہنے تھوڑی آیا تھا وہ تو بس شمس خان اوٗر بی بی جان کی خواہش پر ایک رات کے لئے رکا تھا۔

ابرشم تو ایک رات کے لیے بھی مشکل سے راضی ہوئی تھی اب اگر وہ اُسے پوری زندگی کا کہتا تو نجانے کیا ری ایکشن ہوتا ابرشم ہوتا۔

ہمیں خوشی ہے تعزیز نے ہمارا مان رکھا اور یہاں رہنے کے لیے " راضی ہوا نجانے کتنی سانسیں باقی ہیں اس بوڑھے وجود میں وہ ہم اپنے پوتے کے ساتھ گزرنا چاہتے ہیں۔۔۔"اس سے پہلے کہ تعزیز ضرغام کو کوئی جواب دیتا شمس خان مسکراتے ہوئے بولے تھے بی بی جان بھی خوش تھیں نجانے کتنے عرصے بعد ضرغام نے اُنہیں یوں مسکراتے دیکھا تھا۔

یقینا وہ لوگ تعزیز کی آمد کی وجہ سے خوش تھے اوٗر دوسری طرف تعزیز وہ جو ضرغام کی غلط فہمی دور کرنے والا تھا کہ وہ یہاں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا ہے بلکہ وہ آج کی رات یہاں رکنا چاہتا ہے مذید نہیں ۔۔۔۔

وہ اُن کو خوش دیکھ کر یہ کہہ نہیں سکا تھا شائد وہ چاہتا تھا کہ ایک رات کے لیے وہ خوش ہو لیں وہ کونسا ہمشہ کے لیے یہاں رہنے والا ہے ایک رات کی تو بات ہے۔۔

دادا جان کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟؟ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت " بھری لمبی زندگی عطا فرمائے آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے ہمارے لیے آپ ہمارے لیے بابا کی جگہ پر ہیں پہلے ہی اُن کی کمی بہت ستاتی ہے اوٗر اب آگر آپ کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔"ضرغام خان تڑپ گیا تھا شمس خان کی بات سن کر تبھی ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے لبوں سے لگاتا ہوا بولا تھا۔

وہ مسکرائے تھے ضرغام خان اُن سے سب سے زیادہ پیار کرتا تھا اور ان وہ وقت یاد آیا جب اُنہوں نے اُسے ارشک سے نکاحِ

کرنے کے لیے راضی کیا تھا تب ارتضیٰ خان کی موت سے وہ کافی ڈسٹرب تھا وہ ان کی بات پھر بھی مان گیا تھا اُس وقت جانتا تھا کہ قاتل کون ہے عباد صاحب حالات ہی ایسے تھے پھر بھی اس نے اپنے بابا کے قاتل کی بیٹی سے نکاح کیا صرف ان کی وجہ سے۔

وہ تو بعد میں حالات ہی بدل گئے جب ان کے سامنے اصلی قاتل آیا اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ ان کی اپنی بہو تھی حرمین بیگم ۔

تعزیز خان بغور ضرغام کی باتیں سن رہا تھا ایک خالی پن سا معلوم ہوا تھا اسے ضرغام کی باتوں میں جیسے وہ اپنے بابا کے لیے ترسا ہو۔

بچپن میں تو تعزیز خان نے اُنہیں دیکھا تھا ضرغام کے لاڈ اُٹھاتے ہوئے ۔

وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے شمس خان کو دیکھ رہا تھا ایک پل کے لیے نظروں کے سامنے مما آئی تھیں وہ آنکھیں بند کر گیا تھا وہ جسے ہر بار آپنی نظروں کے سامنے منہا کا خون میں لت پت وجودِ آتا تھا لیکن آج وہ مسکرا رہی تھی ۔

تعزیز نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھیں اوٗر بی بی جان کو دیکھا تھا وہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں ۔

تعزیز بیٹا کیا بات ہے؟؟"اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے " وہ بولی تھی اُنہیں وہ پریشان سا لگا تھا جیسے اچانک سے اُسے کسی خیال نے ستایا ہو۔

کچھ نہیں بی بی جان۔۔"وہ اُنہیں کیا بتاتا وہ اپنے اندر چل رہی "
سوچو سے پریشان ہوا تھا۔

بھائی یہ ضرشک کا پکڑ لیں آپ !!آپ کو مس کر رہا ہے "
یہ۔۔۔ہم لوگ ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔۔۔"وہ ضرشک کو ضرغام
کو دیتے ہوئے بولی تھی تعزیز نے نوٹ کیا تھا آرمینا اس سے زیادہ
بات نہیں کر رہی تھی نجانے کیا وجہ تھی وہ اسے اگنور کر رہی تھی
تعزیز کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

ہمیں دو اسے آرمینا۔۔۔"بی بی جان نے ضرشک کو اپنی گود میں "
اٹھایا تھا وہ ان کے پاس آتے ہی رونا شروع کر دیتا تھا نجانے کیا
مسلہ تھا اسے ابھی بھی ان کی گود میں آتے ہی وہ گلہ پھاڑ کر رونا
شروع ہو چکا تھا اوُر تعزیز جو بی بی جان کے ساتھ بیٹھا تھا اُس نے

ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا تھا جو اس کے پاس آتے ہی رونا بھول چکا تھا بلکہ وہ ہنسنے لگا تھا۔

تعزیز اوَر ابر شم کے پاس وہ کافی خوش رہتا تھا اور تعزیز کو دیکھتے بی بی جان کو تعزیز کا بچپن یاد آیا تھا وہ بھی تو بچپن میں ان کے پاس آتے ہی ایسے ہی رونے لگ جاتا تھا اور منہا کے پاس جاتے ہی خوش ہو جاتا تھا۔

تم بھی بچپن میں ایسے ہی کرتے تھے تعزیز اپنی مما کی گود سے " میری گود میں آتے ہی رونے لگ جاتے تھے اپنے باپ کے پاس بہت خوشی خوشی سے جاتے تھے۔۔۔۔"بی بی جان تعزیز کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں وہ وقت کاش کہ واپس پلٹ کر آ سکتا تو سب ٹھیک ہو جانا تھا۔

رئیلی بی بی جان یہ بچپن میں بھی روتا تھا یقین نہیں آ رہا ہے مجھے "
تو لگا یہ رولانے کا کام کرتا تھا سب کو۔۔۔"زرانیل اور عالمیار بھی
وہیں چلے آئے تھے اس وقت وہ سب لوگ تعزیز کو دیکھتے وہیں
چلے آئے تھے ارادہ سب کا ساتھ کچھ کوالٹی ٹاہم سپینڈ کرنے کا تھا
اتنے عرصے بعد تعزیز خان حویلی میں رکا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ جب شہر گیا تھا اس کے بعد بہت کم ہی تھوڑے ٹائم کے لیے وہ
حویلی آتا تھا اور رات رہنے کا تو وہ سوچتا بھی نہیں تھا ایک دو بار
اسے ارتضیٰ خان نے بھی روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں رکا تھا
اس نے صاف صاف اُن کے منہ پر انکارِ کر دیا تھا۔

تمھیں ایسا کیوں مسٹر زرانیل"!!تعزیز خان اُسے گھورنے لگا تھا "

اسے زرانیل کا ایسے درمیان میں آ کر بولنا وہ بھی تعزیز کے بارے میں پسند نہیں آیا تھا۔

تیرے انداز سے۔۔۔"زرانیل کندھے اچکاتے ہوئے اس کی گود "

سے ضرشک کو لیتا اوپر ہوا میں اچھالتے ہوئے اسے واپس کیچ کر گیا تھا۔

ضرشک بھی اس کے ساتھ خوب انجوائے کرتے لاتیں پاؤں مارنے لگا تھا ضرشک کی پہلی برتھڈے آنے والی تھی ضرغام کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا لیکن ارواح اور زرانیل جانتے تھے کیونکہ وہ دونوں ضرشک کی پیدائش کے وقت ارشک کے ساتھ تھے۔

زرانیل کا ارادہ تو ضرشک کی برتھڈے منانے کا تھا سو وہ اس حوالے سے ارشک سے بات کرنے کا سوچ چکا تھا۔۔۔۔

بیٹا آج ہم اتنے خوش ہیں کہ بتا نہیں سکتے ہیں آج ہمارے چارو پوتے ہمارے ساتھ ہیں ہم اب مر بھی جائیں تو کوئی افسوس نہیں ہو گا۔۔"شمس خان اپنا چشمہ اتار کر اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

زرانیل عالمیار اور ضرغام تو ان کی بات سن کر تڑپ اٹھے تھے ہاں البتہ تعزیز کا انداز نارمل ہی تھا جیسے اُن سے کچھ زیادہ انیست اور لگاؤ اسے محسوس ہوا ہی نہیں ہو کبھی ۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہر گز نہیں تھا کہ اسے دکھ بھی نہیں ہوا اُسے برا بھی لگا تھا لیکن وہ کوئی تاثر دیئے بغیر بیٹھا اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اُنہیں دیکھ رہا تھا۔

ایک نظر گاڑی میں وقت دیکھا رات کے گیارہ بجنے والے تھے جب ابر شم اوپر گئی تھی تب تقریبا اٹھ تھے یعنی وہ تین گھنٹوں سے جہاں بیٹھا تھا۔۔ابر شم تو پہلے ہی ناراض ہو رہی تھی اور اب اور ہو جاتی اُسے کمرے میں جانا تھا۔

اس نے خوُد کہا تھا کہ وہ منہا والے کمرے میں رہنا چاہتا ہے بی بی جان نے تو اس بات پر تھورا بہت اعترض کیا تھا کیونکہ وہ ہر گز نہیں چاہتی تھیں کہ اُن کا پوتا وہ واقعہ پھر سے یاد کرے تبھی تو وہ

اُسے کسی اوٗر کمرے میں ٹھہرانا چاہتی تھیں لیکن وہ خوٗد ہی بار بار اسرار کرنے لگا تھا۔

جس کو دیکھتے ہوئے اُنہوں نے ملازمہ سے منہا والا کمرہ سٹ کرنے کا کہا تھا اوٗر خود وہ لوگ تعزیز کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے تھے ۔

" دادا جان پھر سے ویسی ہی باتیں کیوں کر رہے ہیں آپ؟؟ آپ کو اللہ تعالیٰ لمبی زندگی عطا فرمائے ایسی باتیں نہیں کیا کریں آپ۔۔۔"ضرغام ہی سب سے پہلے بولا تھا اُسے ان کی باتیں ڈسٹرب کر رہی تھیں ۔

بیٹا اب عمر کے جس حصے پر پہنچ چکے ہیں وہاں یہ خطرہ تو رہے گا "
کہ سانس دم توڑ جائے۔۔۔"وہ زندگی سے خاصے مایوس نظر آ رہے
تھے۔

جو احساسِ پچھتاوا اور گناہوں کا بوجھ ان کے ضمیر پر پڑا ہوا تھا
اسے وہ ختم نہیں کر پا رہے تھے تبھی تو ہر وقت ایسی باتیں ان کے
زہن میں آتی تھیں ۔

دادا جان لوگ تو اتنی لمبی زندگی جیتے ہیں انشاء اللہ آپ کو بھی "
کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"زرانیل نے ان کا ہاتھ تھاما تو وہ بمشکل مسکرا
سکے تھے ۔

اُنہیں وقت کا احساسِ ہوا تو لگا کہ اب کمرے میں چلے جانا چاہیے ۔

تو وہ اوَر بی بی جان سب کو شب بخیر بولتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔

تعزیز جو کہ اُن کی وجہ سے ہی وہاں بیٹھا تھا اس نے بھی واپس جانے کا سوچتے ضرشک کے رخساروں کو چومتے ہوئے سب کی طرف دیکھا اوَر پھِر اٹھا سب کی نظریں اس پر تھیں ۔

تعزیز تم اتنے عرصے بعد ہمارے ساتھ ہو کیوں نہ مردان خانے " میں تھورا سا وقت ساتھ گزار لیا جائے۔۔۔"زرانیل کو شاید مناسب نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کمرے میں جا رہا تھا وہ پہلی بار تھا اُن کے ساتھ وہ چاہتا تھا کہ وہ لوگ ساری رات ساتھ رہیں ۔

زرانیل کی بات پر ضرغام نے بغور سب کو دیکھا اور پھر اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے ایک سرد سانس خارج کی وہ ان لوگوں کے ساتھ اٹیچمنٹ بڑھانا نہیں چاہتا تھا لیکن اس وقت وہ زرانیل کو انکارِ بھی نہیں کر سکا تھا اور اس کا اقرار سنتے وہ لوگ بہت خوش ہوئے تھے اور پھِر ان اب نے مرادن خانے کی طرف قدم بڑھائے تھے ۔

ضرشک اس وقت اپنے بابا کی گود میں تھا جو بار بار اپنی توتلی زبان میں م۔۔۔۔ما۔۔۔۔ کہہ رہا تھا یعنی اسے اپنی مما کے پاس جانا تھا عالمیار نے ضرشک کو خوب سارا پیار کیا تھا وہ تھا ہی کیوٹ اور پیارا کہ اسے دیکھتے کسی کو بھی اس پر پیار آ جائے اور حویلی کا پہلا پہلا بچہ تھا تبھی سب کی محبتیں بھی دل کھول کر مل رہی تھیں ۔

اُسے کوئی زمین پر کھیلنے نہیں دیتا تھا وہ کبھی کسی ایک کی گود میں ہوتا تو کبھی دوسرے کی گود میں ابھی وہ کبھی ایک چاچو کی طرف جا رہا تھا تو کبھی دوسرے کی طرف ۔

زرانیل تم لوگ جاؤ میں ایک کال کر کے آتا یوں۔۔۔"تعزیز کو "

اچانک سے خیال آیا کہ اسے ابرشم سے بات کرنی چاہیے نجانے وہ سب کے ساتھ کمفٹیبل بھی تھی یا نہیں وہ جانتا تھا کہ ابرشم صرف اس کے لئے یہاں رہنے پر راضی ہوئی تھی کیونکہ وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

اوُر وہ خود کونسا ابرشم کے بغیر رہ سکتا تھا سانسیں بستی تھیں اس کی اپنی میم جی میں ۔

میم جی کو سوچتے لبوں کو بہم سی مسکراہٹ نے چھوا تھا جسے وہ مہارت سے چھپا گیا تھا۔

زرانیل جانتا تھا کہ وہ ابرشم سے بات کرے گا تبھی سر ہلاتے ہوئے وہ باہر نکل گئے تھے اوَر تعزیز نے ابرشم کو کال کی جو ابرشم نے ریسو نہیں کی شاید فون ابرشم کے پاس نہیں تھا تبھی وہ کال نہیں دیکھ سکی تھی ۔

تعزیز نے کچھ سوچتے ہوئے اُسے وائس میسج سینڈ کیا تھا تاکہ وہ جب فری ہو اس کا وائس نوٹ سن لے۔

میم میں تھورا مزید لیٹ ہو جاؤں گا مُجھے زرانیل لوگوں نے ساتھ " روک لیا ہے آپ سو جایئے گا میرا ویٹ کرنے کی ضرورت نہیں

ہے میں کچھ اوَر لیٹ ہو جاؤں گا گڈ نائٹ لو یو۔۔۔"اوَر ساتھ اس نے ریڈ ہارٹ ایموجی بھی سینڈ کرتے فون واپس پوکٹ میں رکھا اوَر خوَد باہر نکل گیا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 148

•••••

گرینی کے جانے کے بعد نیوشا کافی نروس سی بیٹھی ہوئی تھی کافی ٹائم ہو چکا تھا ہارشم نہیں آیا تھا نیوشا اا سچویشن میں کافی گھبرائی ہوئی تھی اسے ہارشم کا انتظار تھا لیکن دل کی حالت نجانے کیوں

عجیب سی ہو رہی تھی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ اپنی پرانی محبت کے بارے میں ہارشم کو بتائے یا نہیں اب تو شادی بھی ہو چکی تھی ۔

اُس نے تو سوچا تھا کہ شادی سے پہلے وہ ہارشم کو سب کچھ بتائے گا اس کے بعد ہارشم کا جو بھی فیصلہ ہو لیکن اب حالت بدل گئے تھے۔

آرمینا نے اُسے سمجھایا تھا کہ اب تم ہارشم سے کچھ مت کہنا تمھارے اور ہارشم کے رشتے پر اس بات کا برا اثر پڑ سکتا ہے لیکن وہ کیسے اس کو اندھیرے میں رکھ سکتی تھی۔۔

نیوشا نے پہلے اتنا لمبا سفر بہت کم ہی کیا تھا سو اس وقت اُس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا وہ ایک تو ویسے ڈسٹرب تھی اوپر سے فرسٹ ویڈنگ نائٹ وہ تقریبا بائیس تیس سال کی تھی اُس کو اس رشتے کے تقاضوں کا اچھے سے علم تھا۔

وہ اسی وجہ سے گھبرا رہی تھی ہارشم کی لو دیکھتی نظریں اسے پورے فنکشن میں خود پر محسوس ہو رہی تھی یقیناً ہارشم نے ویڈنگ نائٹ کو لے کر بھی بہت کچھ پلان کیا ہو گا وہ اسی وجہ سے گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔۔

گرینی نے تو اُسے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ لوگ کل لندن چلے جائیں گے یا نہیں لیکن وہ بہت گھبرا گئی تھی پہلے ہی وہ فیملی سے دوری پر اپ سٹ تھی اب اگر اسے ہمیشہ کے لئے لندن جانا پڑتا

تو نجانے بچاری کیا کرتی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اور اوپر سے اسے اے سی کی کولنگ میں بھی پسینہ آ رہا تھا میک اپ اس کا رونے کی وجہ سے کافی حد تک پھیل چکا تھا۔۔۔

لیکن اسے پرواہ نہیں تھی وہ دولہن بنی تھی تو روپ کافی زیادہ آیا تھا وہ میک اپ کم ہی یوز کرتی تھی کیونکہ اُس نے ہمیشہ سے سوچا تھا کہ وہ دولہن کی باری پر ہی سارے ارمان پورے کرے گی لیکن ایسا تو کچھ ہوا تھا پر شاید اب حالات کافی بدل چکے تھے ۔

اس کی سوچوں میں بھی اب ضرغام خان کئ نہیں تھا وہ اپنے جسم و جان کا حق دار اب ہارشم کو سمجھاتی تھی لیکن گذرے وقت کو کیسے بھول جاتی وہ اوپر سے دل میں یہ ڈر کہ وہ ہارشم سے کچھ کہہ نہیں پائی تھی۔۔۔

باہر ہارشم گرینی اور ہارشم کے موم ڈیڈ کی بحث سے وہ بالکل انجان تھی کیونکہ ہارشم کا روم ساؤنڈ پروف تھا باہر کی آواز اندر نہیں آ سکتی تھی اور آندر کی آواز باہر نہیں جا سکتی تھی سو وہ کچھ نہیں سن پائی تھی لیکن وہ تو اپنی سوچو میں ہی اس قدر الجھی ہوئی تھی کہ اسے باہر سے کچھ سننے کا ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔

۔

وہ تو چونک کر خیالوں کی دنیا سے نکلی وہ بھی تب دروازہ کھول کر ہارشم اندر آیا تھا جس کا موڈ اپنے ڈیڈ کی باتوں کی وجہ سے اچھا خاصا خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی نظر بیڈ پر سجی سنوری اپنی دولہن پر گئی لبوں پر بہم سی مسکراہٹ تھی روم کو غور سے دیکھنے پر اسے معلوم ہوا کہ اسے ڈیکوریٹ کروایا گیا ہے شاید گرینی نے کیا تھا یہ سب وہ اپنی شیروانی اتار کر صوفے پر پھینک چکا تھا آ کرتے کے کف فولڈ کرتے وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اُنہیں سہلاتا ہوا نیوشا کی طرف بڑھا تھا۔

وہ ابھی تک اس کا سجا سنورا روپ نہیں دیکھ سکا تھا وہ سٹیج پر بھی گھونگٹ میں تھی اور ابھی تک گھونگھٹ ویسے کا ویسا ہی تھا۔

وہ سرشاری سے آگے بڑھتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا تھا نیوشا کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ میں اضافہ ہوا تھا وہ اپنے دھڑکتے دل پر بمشکل

سے قابو کرتے ہوئے اُس کی موجودگی اپنے قریب محسوس کرتے آنکھیں زور سے میچ چکی تھی ۔

ہارشم نے اُس کے مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے نرمی سے اس کے ہاتھ کی پشت کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے سہلایا تھا۔

ہارشم کا لمس پاتے نیوشا کو اپنے وجود سے سپارک سے اٹھتے ہوئے محسوس ہوئے تھے وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی ہارشم کے وجود سے اٹھتی تیز کولون کی مہک اسے اپنی نتھوں سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس پل خوُد کو بہت عجیب سی کیفیت میں محسوس کر رہی تھی ہارشم کے لمس میں نرمی تھی وہ نرمی سے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلا رہا تھا لیکن نیوشا کے لیے اس کا لمس برداشت کرنا خاصا مشکل ہو رہا تھا۔

نیوشا ہارشم رانا۔۔۔"وہ زیر لب یہ لفظ بولا تھا اُس نے کبھی سوچا " نہیں تھا کہ وہ ایسے کسی صنفِ نازک کی محبت میں مبتلا ہو جائے گا اُسے لندن میں لڑکیوں کی کمی نہیں تھی یونیورسٹی میں آفس میں اسے کافی ساری لڑکیوں نے خود کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن وہ کسی کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا لیکن نیوشا کو پہلی بار دیکھتے ہارشم کو اپنا دل ہاتھوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ کبھی سوچ

بھی نہیں تھا کہ کسی براؤن آنکھیں اسے اس قدر اٹریکٹ کریں گی کہ وہ ان کا دیوانہ ہی ہو جائے گا۔

کتنے لمحے ان کے درمیان تو ایسے ہی خاموشی سے گزر گئے تھے وہ خاموشی سے اُس کے ہاتھوں میں پہنی ہوئی چوڑیوں سے کھیلتا رہا تھا پھر اسے اچانک سے نیوشا کا چہرہ دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی۔

وہ لوگ صرف ایک بار ہی تو ملے تھے نکاحِ کی شاپنگ کرنے کے لیے لیکن تب بھی نیوشا نے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا سو وہ ابھی تک نیوشا کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا۔۔

ابھی پہلی بار وہ اپنی بیوی کو روبرو دیکھنے والا تھا ڈیڈ نے جو کیا اس پر بہت شرمندہ تھا وہ کیسے انہوں نے سب کے درمیان ڈرامہ

کریٹ کیا تھا وہ تو اچھا تھا کہ نیوشا کی فیملی والوں نے سمجھ داری کا ثبوت دیکھتے ہوئے نیوشا کی رخصتی کر دی۔

لیکن اگر وہ لوگ ضد پر اڑ جاتے تو تب کیا ہوتا ہارشم شاید پہلے اپنے موم ڈیڈ کے ساتھ واپس چلا بھی جاتا لیکن اب وہ سوچ چکا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ کسی قیمت پر اپنے موم ڈیڈ کے ساتھ لندن نہیں جانے والا تھا۔

جب اُس کے موم ڈیڈ کو اس کی خوشیوں سے کوئی مطلب نہیں تھا اُن کے اپنی انا اوَر ضد پیاری تھی تو وہ کیوں کرتا اُسے اب گرینی کے ساتھ رہنا تھا ان کے پاس اسے واپس نہیں جانا تھا۔

وہ سوچو کو پرے جھٹک کر نیوشا کا گھونگھٹ اٹھا چکا تھا لیکن پہلی بار نیوشا کو دیکھتے وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا وہ کتنی خوبصورت تھی یہ وہ آج پہلی بار دیکھ رہا تھا ہاں اسے عشقِ تھا نیوشا کی آنکھوں سے ۔

تمہاری آنکھوں کا وہ جادو ہے

کہ دل بہک جائے، ہر پل کو یوں ہو بہار

ہونٹوں پہ خاموشیاں، دل میں ہیں سوال

یہ نظر کا پیغام ہے پیار کا اظہار

جیسے چاندنی رات کا ہو دلکش سماں

ویسے تمہاری آنکھوں کا ہے حسن بیکراں

پلکوں کے سائے میں چھپا ہے راز کوئی

تمہارے خوابوں کی دنیا ہے کتنی حسین

جب یہ آنکھیں جھکتی ہیں محبت سے لبریز

میری دنیا بس رک جائے اسی پل کے قریب

خوابوں میں بس یہ آنکھیں ہی نظر آئیں

ان میں ہی ہم اپنی منزل پائیں

تمہاری آنکھوں میں جو ہے وہ کہاں اور ملے

یہ محبت کا جہاں تم میں ہی مکمل رہے۔

اُس کی آنکھیں جو وہ زور سے میچے ہوئے تھے اُس کی تیکھی ناک اس کے گلابی پرتے رخسار اس کے سرخ رنگ سے سجائے گئے وہ لب جن کو دیکھتے ہی ہارشم کو اپنے حلق میں کاٹے سے دوڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے وہ جو سوچتا تھا کہ جب نیوشا کو اپنے آمنے

سامنے دیکھے گا اس کی تعریف کرے گا اسے بتائے گا کہ وہ اسے کتنی زیادہ اچھی لگتی ہیں ۔

ام سرخ یاقوتی پنکھڑیوں کو دیکھتے وہ سب بھول گیا تھا ہاں وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اسے نیوشا کو اپنے ڈیڈ کے ایکٹ کی وضاحت دینی تھی۔

اُسے اعتماد میں لینا تھا اس پل تو دل کی یہ خواہش تھی کہ وہ ان نرم و نازک لبوں کو چوم لے اپنے لبوں سے جو اس کا دل بے چین کر چکے تھے ۔

محبوب کے ہونٹوں پہ جب دل ٹھہر گیا

یہ لمحہ محبت کا سنگیت بن گیا

خوشبو سی بکھر گئی ہر سانس میں

ہونٹوں کا لمس، جیسے خواب سنور گیا

لبوں سے لبوں کا جو رشتہ جڑ گیا

دھڑکنوں کا سرگم بھی ساتھ چل گیا

نظر سے نظر کا ملا وہ پیغام

دل کی دنیا میں بس پیار ہی گھر گیا

رات کی خاموشی میں وہ لمس گونج اٹھا

چاند کی روشنی بھی جیسے جلملایا گیا

تمہارے ہونٹوں کی مٹھاس میں گم

میرا وجود بھی تم میں فنا ہو گیا

یہ ہونٹوں کا ملاپ، وہ خواب تھا

جو لمحے میں صدیوں کا قصہ بن گیا

محبوب کے ہونٹوں کو چھو کر یوں لگا

کہ جیسے دل میں بہاروں کا موسم چھا گیا۔

وہ سب بولتے نیوشا کا چہرہ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اس کے سرخ کپکپاتے لبوں پر جھکا تھا نیوشا کے پورے وجود میں سپارک سے اٹھے تھے پہلی بار کسی مرد کے لمس سے آشنا ہو رہی تھی وہ دل تھا کہ دھک دھک کر رہا تھا جیسے ابھی سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

ہارشم کی بھاری انگلیاں آہستہ آہستہ سے اُس کی جین کو سہلا رہی تھیں اوٗر لب اس کے لبوں کا لمس چوس رہے تھے۔

نیوشا کے لئے ہارشم کا پہلا لمس ہی برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ نرمی جو لبوں سے لب ملتے ہی ہارشم کے انداز میں تھی وہ

آہستہ آہستہ ہارشم کے انداز سے ختم ہوتی جا رہی تھی کچھ ہی دیر میں وہ پوری شدت سے نیوشا کی سانسوں کو خود میں انہیل کر رہا تھا۔

وہ سوکھے پتے کی طرح لرز گئی تھی مقابل کے عنابی ہونٹوں کی گستاخیاں تھیں کہ بڑھتی جا رہی تھیں وہ نیوشا کے رخساروں کو آزاد چھوڑتے ہاتھ پیچھے لے جاتے نرمی سے نیوشا کی پشت کو سہلا رہا تھا۔

کافی لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے نیوشا میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اسے خود سے دور کر پاتی وہ پوری شدت سے نیوشا کے لبوں کا لمس پیتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔

ان نازک پنکھڑیوں پر موجود سرخ وہ پوری طرح سے چرا چکا تھا اور پھر نظریں اس کے سرخی چھلکاتے چہرے پر گئی تھیں آنکھیں وہ ہنوز بند کیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ہارشم نے نوٹ کیا تھا نیوشا کا کاملی سراپا ہولے ہولے لرز رہا تھا وہ خوُد کو ڈپٹنے لگا تھا پہلے ہی یہ حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی ابھی تو اُن کے درمیان کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی۔

نیوشا ریلکس۔۔۔"اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے دیکھتے ہوئے " وہ سائیڈ ٹیبل سے ٹیشو اُٹھاتے نرمی سے نیوشا کا چہرہ صاف کر چکا تھا۔

وہ بہت خوبصورت تھی جتنی ہارشم نے سوچی تھی اس سے زیادہ خوبصورت ۔۔

نیوشا کیا کہوں کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے سوچا تھا کہ جب فیس ٹو " فیس بات ہو گی آپ سے بہت سی باتیں کروں گا لیکن ابھی جیسے الفاظ ہی کئی گم ہو گئے ہیں۔۔۔میں نے جب آپ کو فرسٹ ٹائم اپارٹمنٹ میں دیکھا تھا حالانکہ صرف آپ کی آنکھیں دیکھ سکا تھا تبھی آپ کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا میں نہیں مانتا تھا کہ محبت ایسے بھی ہوتی ہے یا مُجھے کبھی ایسے کسی سے محبت ہو سکتی ہے لیکن آپ کو دیکھنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ ہاں محبت آیسے بھی ہو سکتی ہے رات رات بھر بے چین رہتا تھا آپ سے بات کو دل کرتا تھا ابرشم سے فرسٹ ٹائم بات کی تو اسے بہت ہنسی آئی۔۔۔"وہ بولتے

بولتے چپ ہوا تھا نیوشا اسے غور سے سن رہی تھی لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں ۔

ہارشم کو ہنسی آئی تھی اور وہ اس کی بند آنکھوں پر اپنے سلگتے لب رکھ گیا تھا نیوشا نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں ۔۔

کیا آج کی رات آنکھیں بند کرنے کا ارادہ ہے آپ کا نیوشا۔۔۔ " کب سے دیکھ رہا ہوں آنکھیں بند کیے بیٹھی ہیں آپ کیا ہوا مُجھے نہیں دیکھنا ہے آپ نے۔۔۔؟؟"وہ شوخی سے بھر پور انداز میں بولا تھا شاید وہ اسے نروس دیکھ چکا تھا ۔

اُسے کچھ ریلکس کروانے کے غرض سے وہ اس سے ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا نیوشا کو سبکی سی محسوس ہوئی تھی۔

نہیں وہ میں۔۔۔"وہ بکا گئی تھی ہارشم کو احساس ہوا کہ وہ اُس "
کے ساتھ شاید کمفٹیبل ہو کر بات نہیں کر پا رہی ہے ظاہر ہے وہ
پہلی بار ایسے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے وہ بھی اس
سچویشن میں ایک دوسرے کے درمیان انڈر سٹنڈنگ کریٹ کرنے
کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے اُنہیں وقت تو لگنا ہی تھا۔

ریلکس نیوشا میں آپ کا ہسبنڈ یوں اوُر جانتی ہو یہ رشتہ سب سے "
زیادہ خاص ہوتا ہے جس میں دو لوگ جو ایک دوسرے کے لیے
قطعی انجان ہوتے ہیں وہ زندگی بھر کے لیے ایک دوسرے کے
ساتھ جڑ جاتے تھے۔۔۔۔"وہ اس کی رعنائیوں سے بمشکل چرا سکا
تھا نیوشا کی چولی کا گلہ کافی ڈیپ تھا جس کی وجہ سے اس کی دودھیا
گردن اوُر رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں ہارشم بہکنے لگا تھا۔

میں جانتی ہوں۔۔۔"وہ سر جھکائے بولی تھی ڈریس بہت بھاری تھا "
نیوشا کا اسے کافی چھب رہا تھا اس کی گردن بھی اوپر سے کافی ریڈ
ہو چکی تھی۔۔

ائی تھنگ چینج کر لو یہ ڈریس کافی ہیوی ہے۔۔۔"وہ اس کے "
چہرے پر تھکن کے آثار دیکھ چکا تھا۔

جی۔۔۔"نیوشا اپنا لہنگا سنبھال کر بیڈ سے اتری تھی سامنے ہی "
ڈریسنگ روم کا دروازہ تھا شیشے کا وہ کھول کر اندر چلی گئی تھی۔

دروازہ بند کرتے وہ ڈریسنگ روم میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی تھی
دل ابھی تک دھک دھک کر رہا تھا۔

اُسے اپنے لبوں پر ہارشم کے لبوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا کتنی بے قراری تھی ہارشم کے لمس میں وہ ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی ابھی تو ہارشم نے صرف لبوں کو چھوا تھا اگر وہ سارے حق لینے پر آ گیا تو۔

اُن لمحاتِ کو سوچتے ہی اس کے چہرے پر پسینہ آیا تھا لیکن آگر ہارشم یہ چاہتا تو وہ اُسے منع تھوڑی کر سکتی تھی وہ اٹھ کر شیشے کے سامنے آئی تھی۔

اپنے لبوں پر پھیلی لپسٹک اسے ہارشم کی شدت کا پتہ دے رہی تھی وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی کافی دیر تو ایسے گزر گئی پھر اسے احساسِ ہوا کہ ہارشم اس کا انتظار کر رہا ہو گا تو اس نے خود

کو کمپوز کرتے ہوئے اپنا بھاری دوپٹہ جس پر کثرتِ سے پنز لگائی گئی تھیں اُن کو اتارتے دوپٹہ سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔

اُسے احساس ہوا چولی کا ڈیپ نیگ تھا وہ ہارشم کے سامنے تھی ضرور ہارشم نے اُس کو دیکھا ہو گا اس کے چہرے پر گلال پھیلا تھا وہ اپنا ڈریس دیکھنے لگی تو اس کو ایک بلیک کلر کا نائٹ گاؤن ملا تھا جو پہننے کے قابلِ تو ہرگز نہیں تھا لیکن پھر مجبوری تھی کہ اسے اس بھاری ڈریس سے جان چھڑانے تھی ۔

اس کا سامان ساتھ تھا لیکن اب کافی لیٹ ہو چکی تھی تو گرینی نے کل اسے سٹ کروانے کا سوچا تھا اور ابھی کے لیے جو اُنہوں نے شادی کے لئے شاپنگ کی تھی اُس میں سے کچھ ڈریسز اُنہوں نے ہارشم کے روم میں رکھوائے تھے ۔

وہ سارے ہی اس ٹائپ کے ہی تھے نیوشا نے مرتے کیا نہ کرتے وہ نائٹ گاؤن ہی اٹھا لیا تھا لہنگا وہ اتار چکی تھی اس وقت وہ سکن کلر کے ٹائٹس میں تھی لیکن چولی کی بیک پر لگی ہوئی ڈرویوں کو وہ کافی تگ و دو کے بعد بھی کھول نہیں پا رہی تھی ۔

وہ کافی دیر کوشش کرتی رہی تھی لیکن ناکام رہی وہ تھیں کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں ۔

وہ تھک چکی تھی اب تو کافی دیر بھی ہو گئی تھی جبکہ دوسری طرف ہارشم بھی چینج کرتا ٹروزار شرٹ میں تھا اور کب سے نیوشا کے بارے آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تو جیسے ڈریسنگ روم میں ہی سونے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

وہ زیادہ تک انتظار نہیں کر سکا تھا اور ڈریسنگ روم کے دروازے پر دستک دینے لگا تھا دوسری طرف نیوشا جو کہ اب روہانسی ہو چکی تھی ہارشم کے دروازے پر دستک دینے پر وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

اُس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ ہارشم کو کیا جواب دے سو وہ خاموشی رہی تھی ۔

ہارشم نے دو تین بار پوچھا جب نیوشا نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ ڈپلیکیٹ کیز سے دروازہ کھول کر خود ہی اندر چلا آیا تھا۔

نیوشا نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا اپنا حلیہ دیکھا تو مزید خفت ہوئی چولی شارٹ سی تھی اور اُس کا دودھیا پیٹ واضح ہو رہا تھا اور اوپر سے ڈیپ نیگ دوپٹے کے بغیر تھی وہ ۔

ہارشم اس پل خوُد کو بمشکل روک سکا تھا کوئی بے اختیاری کرنے سے۔

نیوشا کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"وہ پریشانی سے آگے بڑھا تھا جبکہ نیوشا دیوار سے جا لگی تھی اپنے حلیے کو دیکھتے ہوئے اُس کا شرم سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا ہارشم نے اس کو اپنے قریب کیا اب وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے ۔

وہ میرا بلاؤز۔۔۔"وہ اسے کیسے بتاتی اسے کیا مسلہ درپیش آیا ہے " اس وقت ۔

کیا ہوُا۔۔۔؟؟"وہ مزید پریشان ہوا تھا۔"

ڈوری نہیں کھل رہی۔۔۔"اپنی آنکھیں میچے جواب دیا تھا ہارشم "
نے ایک گہرا سانس بھرا تھا وہ اس وجہ سے پریشان تھی ہارشم کو
لگا نجانے کیا مسلہ ہو گیا ہے وہ پیچھے ہاتھ لے جاتے نیوشا کی بیک پر
لگی ہوئی ڈرویاں ایک جھٹکے میں ہی کھول چکا تھا بلاؤز نیچے سرکا تھا
جسے نیوشا نے مشکل سے تھاما تھا۔

جلدی سے چینج کر کے روم میں آؤ نیوشا میں مذید ویٹ نہیں کر "
سکتا ہوں۔۔۔"وہ اُس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بول کر
ڈریسنگ روم سے نکل گیا تھا نیوشا نے بمشکل سانس بھرا تھا۔

وہ واضح لفظوں میں کہہ کر گیا تھا کہ اسے مزید انتظار نہیں کرنا
نیوشا کو گھبراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ بمشکل چینج کر سکی تھی چینج کر تو لیا تھا لیکِن یہ نائٹ ڈریس جو کافی بولڈ تھا اوُر اپر تو پورا ہی نیٹ کا تھا وہ کیسے اس کے سامنے جاتی جو وارننگ دے کر گیا تھا۔

وہ اپنے لب چبانے لگی تھی ایک طرف ہارشم کی ناراضگی کا ڈر تھا تو دوسری اپنی بکھرتی ہوئی حالت کا وہ بمشکل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔

ہارشم بیڈ پر لیٹا ہوا اُس کے انتظار میں تھا کہ کب وہ باہر نکلے گی وہ سنجیدہ تھا نیوشا کو مزید گھبراہٹ نے اپنی لپیٹ میں لیا کیا وہ نیوشا کے لیٹ آنے کی وجہ سے ناراض ہو گیا تھا وہ اپنے لبوں کو کاٹتے ہوئے ہارشم کے قریب جاتے کھڑی ہوئی تھی۔

ہارشم بغور اسے دیکھ رہا تھا جس کے چہرے کے تاثرات روہانسی ہوئے تھے۔

"وہ آپ"!وہ بول نہیں پائی جو بولنا چاہتی تھی اور ہارشم نے اُس کا چمکتا سراپا دیکھا جو بلیک کلر کے نائٹ گاؤن میں جیسے مزید نکھر سا گیا تھا۔

لیکن ہارشم کی نظروں کے سامنے تو نیوشا کا وہ کچھ دیر پہلے والا روپ آیا تھا جب اُس نے نیوشا کو اس چولی میں دیکھا تھا۔

"کیا ہوا نیوشا۔۔؟؟؟"وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا نیوشا جو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑور رہی تھی وہ اسے دیکھنے لگی تھی۔

ہارشم کے چہرے کے تاثرات سے وہ اندازہ نہیں لگا پائی تھی کہ وہ ناراض ہے یا صرف سنجیدہ تھا۔

."آپ ناراض؟"!وہ سر جھکائے بولی تھی"

ایسا کیوں لگا؟؟"وہ نیوشا کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے اوپر گرا گیا تھا " وہ تو اس افتاد پر ہکا بکا سا اسے دیکھے جا رہی تھی۔

وہ آپ سنجیدہ۔۔۔میں لیٹ آئی۔۔۔اس وجہ سے۔۔۔۔"وہ جیسے " خود سے ہی سوچنے لگی تھی کہ وہ ڈریسنگ روم سے لیٹ آئی ہے تبھی تو ہارشم اس سے خفا ہو گیا ہے۔

نہیں تو پر ابھی آگے جو میں کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے اگر تم " نے انکار کیا تو شائد میں تم سے خفا ہو جاؤں گا نیوشا۔۔۔"وہ کروٹ

بدلتے نیوشا کو بیڈ پر شفٹ کرتا خود نیوشا کے اُوپر آیا تھا وہ یکدم سے سرخ ہوئی تھی ہارشم کے انداز نے اُسے سرخ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

آپ۔۔"وہ سرخ چہرے جھکائے بولی تھی ہارشم نے اُس کے نائٹ" گاؤن کی ڈوری ایک جھٹکے سے کھولی تھی اوُر وہ اس کے وجود سے سرکا تھا۔

وہ اپنی آنکھیں میچ گئی تھی اس وقت گھبراہٹ نے اُسے پوری طرح سے اپنی لپیٹ میں لیا تھا لیکن وہ ہارشم کو اس کے حق سے کیسے محروم رکھ سکتی تھی وہ یقینا اس وقت اس سے جو چاہا رہا تھا نیوشا کو اسے دینا ہی تھا۔

وہ خود کو کمپوز کرتے اُس کو اپنا آپ سونپ گئی تھی ہارشم جس نے کم سے کم آج کی رات تو یہ سب نہیں سوچا تھا وہ تو کسی سپشل طریقے سے اپنی گولڈن نائٹ منانا چاہتا تھا پر اس وقت اپنی پناہوں میں موجود اس وجود نے اسے بہکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

اچانک سے اُسے خیال آیا تھا کہ وہ نیوشا کو گفٹ دینا تو بھول ہی گیا ہے ظاہر ہے اتنے خوبصورت چہرے کو دیکھا تھا انعام دینا تو بنتا تھا وہ مسکراتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا۔

نیوشا نے اُسے خوُد سے دور جاتے محسوس کیا تو وہ پٹ سے اپنی آنکھیں کھول چکی تھی۔

وہ اُس کی طرف دیکھتا مسکرایا تھا اور ڈریسنگ ٹیبل سے ایک جیولیری بوکس اُٹھاتے ہوئے واپس بیڈ کی طرف آیا تھا نیوشا ہنوز ویسی ہی لیٹی تھی جیسے اسے ہارشم نے لٹایا تھا نائٹ گاؤن سرکنے کی وجہ سے سیلیوز لیس نائٹی سے اُس کے دودھیا بازوؤں چمکے تھے ہارشم اس کے ساتھ بیٹھ گیا اوٗر اُس کے بازوؤں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اُس کے دودھیا بازوؤں کی نرمیوں کو محسوس کرنے لگا تھا۔

۔

وہ خود میں سمٹی تھی ہارشم نے ڈیمنڈ کا نیکلیس نکالتے ہوئے نیوشا پر جھکتے اسے پہنایا تھا نفیس سا وہ نیکلیس کافی خوبصورت تھا نیکلس

پہننے کے بعد ہارشم نے اُس کی دودھیا گردن پر اپنے لب رکھے تھے وہ لگ بھی اتنی ہی خوبصورت رہی تھی۔۔

"یہ منہ دکھائی کا تحفہ نہیں ہے نیوشا!!یہ میں نے نکاحِ کے لئے لیا تھا سوچا تھا تمھیں نکاحِ کی مبارک باد دیتے ہوئے یہ پہناؤں گا لیکن پھر یہ سب ہو گیا ہے تو اب اس کو تو تمہیں دے رہا ہوں لیکن شادی کا گفٹ مجھ پر ادھار ہے وہ پھر دوں گا۔۔۔"نیوشا کی گردن پر اپنی ناک رگڑتے ہوئے وہ آہستگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی گرم سانسوں سے نیوشا کو اپنی گردن جھلستے ہوئے محسوس ہوئی تھی وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ وہ اس کی مہک اپنے قریب محسوس کرتے پل بھر میں ہی بوکھلا گئی تھی۔۔۔

ہارشم کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکی تھی وہ اور ہارشم اس کو خاموش دیکھتا ہوا اس کی گردن سے چہرہ نکال کر اُسے دیکھنے لگا تھا

۔

"کیا ہوا گفٹ پسند نہیں آیا۔؟"اسے خاموش دیکھتے وہ یہی سمجھا تھا کہ شاید اسے گفٹ پسند نہیں آیا ہے تبھی پوچھا تھا۔

"نہیں نہیں تو گفٹ پیارا ہے۔۔۔"وہ اسے کیسے بتاتی کہ اس کا سارا دھیان تو ہارشم کے موم ڈیڈ کی باتوں کی طرف چلا گیا تھا جتنا وہ سمجھ سکی تھی اُسے یہی سمجھ آئی تھی کہ شائد ہارشم کے موم ڈیڈ کو وہ پسند نہیں آئی ہے تبھی تو وہ اُس وقت وہ سب کہہ رہے تھے۔

پھر کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔؟"!!وہ اپنی ٹی شرٹ اتار کر دور پھینکتے "
ہوئے ایک بار پھر سے نیوشا پر جھکا تھا وہ اس کے برہنہ سینے سے
نظریں چرا گئی تھی وہ خوبصورت تھا اس کے سکس پیک ابیس وہ
سرخ ہوئی تھی ۔

نہیں وہ بس آپ کے ڈیڈ۔۔۔"وہ دانستہ طور پر بات اُدھوری "
چھوڑ گئی تھی لیکن اس کی اُدھوری بات کا مطلب ہارشم اچھے سے
سمجھ رہا تھا شاید وہ اس کے ڈیڈ کے رہ ایکشن پر پریشان تھی اوٗر
اپنی جگہ پر وہ بچاری غلط بھی نہیں تھی۔۔

نیوشا وہ لوگ میری شادی کے لیے راضی نہیں تھے شاید وہ کسی "
اوٗر لڑکی سے میری شادی کروانا چاہتے تھے لیکن مُجھے تم پسند آ گئی
اوٗر میں نے ضد کی تم سے شادی کرنے کے لیے تبھی وہ دونوں

میری ضد کی وجہ سے مان گئے تھے لیکن وہاں جو ہوا اُس کے بعد مجھے احساسِ ہوا ہے کہ شاید وہ دل سے راضی ہوئے ہی نہیں تھے تبھی تو وہاں وہ سب ہوا۔۔۔لیکن تم پریشان مت ہوں وہ دونوں تمھیں بہت جلد ہی ایکسپٹ کر لیں گے۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔

آپ آپ کو اُن کے اگینسٹ جا کر شادی نہیں کرنی چاہیے " تھی۔۔۔"وہ یہ جان کر دکھی ہوئی تھی کہ اس کے ساس سسر اسے دل سے قبول نہیں کر پائے تھے۔

نہیں وہ لوگ مان جائیں تم پریشان مت ہو۔۔۔"وہ شاید یہ ٹاپک " کلوز کرنا چاہا رہا تھا تبھی نیوشا نے بھی مزید کوئی بات نہیں کی تھی اور ہارشم بھی خاموش ہو گیا تھا۔

نیوشا۔۔"کافی لمحے خاموشی سے سرک گئے تو ہارشم نے نیوشا کو "
مخاطب کیا تھا جو اب اپنے حلیے کی وجہ سے اب اچھی خاصی سرخ
ہو چکی تھی لیکن ہارشم نے اُس کی نائٹی کی سٹرپ کندھوں سے
سرکائی تھی وہ سرخ ہوئی تھی پورے وجود پر گلال سا پھیلا تھا اور
ہارشم نے اُس کی گردن پر لب رکھتے وہاں اپنے لبوں کی مہر لگائی
تھی۔۔

نیوشا کا مارے گھبراہٹ کے برا حال تھا وہ اسے روک بھی نہیں
سکتی تھی اور ہارشم کے دہکتے لبوں کا لمس وہ برداشت بھی نہیں کر
پا رہی تھی ۔

ہارشم نے نیوشا کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے اُسے
دیکھا جس کے چہرے پر سرخی اسے بہت بھلی لگی تھی اور وہ اس

کے لبوں کو قید کر گیا تھا نیوشا نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے اُس کی شدت کو برداشت کیا تھا لمحے خاموشی سے سرک رہے تھے ہارشم کے لمس میں شدت آتی جا رہی تھی۔

نیوشا نے پوری کوشش کی وہ خود سے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے ہارشم کو برا لگے لیکن کنٹرول کرتے بھی ایک آنسو اس کی آنکھوں سے گرتے اس کے عارض پر بہا تھا۔

اُس کے آنسوؤں کو اپنے رخسارِ پر محسوس کرتا ہارشم جو اس پل نیوشا کے لمس میں بہک سا گیا تھا ہوش کی دنیا میں آتے ہی اس نے نیوشا کے لبوں پر گرفت میں نرمی دکھائی تھی لیکن وہ پیچھے نہیں ہوا تھا نیوشا کے لیے یہ معنی خیز لمحاتِ کافی بھاری ثابت ہو رہے تھے آنکھیں تھیں کہ نم تھیں ۔

ہارشم اپنی پیاس بجھاتے ہی پیچھے ہوا تھا اور نیوشا کی بند آنکھوں کو اپنے لبوں سے چوما تھا۔

وہ اُس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا شائد وہ خود بھی منٹلی طور پر اس سب کے لیے تیار نہیں تھی۔

رخصتی ہوئی تو اس سچویشن میں تھی لیکن ہارشم اس پل فل آؤٹ آف کنٹرول ہو چکا تھا۔

جس کے ساتھ کے اتنے خواب دیکھے تھے وہ آج بانہوں میں تھی تو اُس کے لیے خود کو روکنا مشکل ہو رہا تھا وہ اُس پر اپنے سارے جذبات عیاں کرنا چاہتا تھا اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اُسے کتنا چاہتا ہے۔

آر یو اوکے نیوشا۔۔۔"کافی لمحے گزر گئے اوَر نیوشا نے کوئی "
مؤمنٹ نہیں کی تو ہارشم پریشانی سے پوچھنے لگا تھا جس پر نیوشا نے
بند آنکھوں سے ہی سر ہلایا تھا وہ دونوں شاید پہلی آیک دوسرے
سے ایسے کھل کر بات کر رہے تھے اوَر ہارشم کی بے باکیاں شاید
وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی ۔

جی جی۔۔۔۔"بمشکل اس کے کپکپاتے لبوں سے یہ لفظ نکلا تھا ورنہ "
دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی جیسے ہتھیلی پر دھڑکتا ہوا محسوس ہو
رہا تھا۔

اوپر سے اپنی بکھری ہوئی حالتِ وہ پل بھر کے لیے سرخ ہوئی تھی
ہارشم نے اُس کے ماتھے پر لب رکھے تھے وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

شاید وہ اسے یہ فیل کروانا چاہتی تھی کہ وہ ٹھیک ہے تاکہ ہارشم ذیادہ پریشان نہیں ہو۔

وہ اُس کو بیڈ پر سیدھا لٹائے خود اس کے اوپر آیا اوُر اُس کی نائٹی کی سٹرپ کو ایک جھٹکے میں نیوشا کے کندھوں سے نیچے سرکایا۔

وہ مزید سرخ ہوئی تھی ہارشم نے جھکتے ہوئے نیوشا کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا وہ اپنی آنکھیں ایک بار پھر سے زور سے میچ گئی تھی مقابل اپنی ہر ایک حرکت سے نیوشا کی دھڑکنیں میں اشتعال بھر رہا تھا۔

وہ نائٹی کو مذید نیچے سرکاتا ہوا دھڑکنوں کا شور اپنے لبوں پر محسوس کر رہا تھا۔

یہ اتنی تیزی سے کیوں دھڑک رہا ہے؟؟"نیوشا کے دل پر لب "
رکھتے ہوئے اُس کی تیز دھڑکنوں کا رعکس سنتے وہ نیوشا کو خود میں
سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

۔

پتہ نہیں۔۔۔"خشک لبوں کو تر کرنے کے لئے اس نے آپنے "
لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے ہارشم کو جواب دیا تھا وہ اوپر ہوا تو
نظریں نیوشا کی گردن پر بنے خم پر گئی تھیں وہ اُس پر لب رکھ گیا
تھا گلٹی ابھر کر معدوم ہوتی اسے اٹریکٹ کر رہی تھی۔

دودھیا سفید گردن جو ہارشم کے چھوتے ہی ریڈ ہوئی تھی ہارشم کے
لبوں نے لو بائٹ بنانا شروع کیا تھا اوٗر نیوشا نے بے ساختہ ہارشم

کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا وہ نیوشا کی طرف دیکھنے لگا جس کی آنکھیں بند تھیں لیکن اس کا اشارہ ہارشم اچھے سے سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

تمھیں کچھ ٹائم چاہیے۔۔۔؟"!!وہ اُس کی بیوٹی بون پر اپنی انگلیاں " پھیرتے ہوئے آہستگی سے بولا تو نیوشا نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں ۔

پانی "

پانی۔۔۔پینا۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔پیاس۔۔۔۔۔لگی۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔

بس۔۔"اسے یہ ہی سمجھ آیا تو وہ بول گئی تھی ہارشم بہم سا مسکرایا تھا اوٗر اُس کے لبوں کو سہلایا تھا ۔

مجھے بھی لگی ہے ایک دوسرے کی پیاس بُجھاتے ہیں۔۔۔۔۔ڈیئر "
وایفی اپنے طریقے سے۔۔۔۔"اس کی طرف دیکھتے شرارت سے
آنکھ ونک کی اوُر ساتھ ہی ایک بار پھر سے پوری شدّت سے وہ
نیوشا کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

نیوشا تو پیاس والی بات کہہ کر پچھتائی تھی کیونکہ ہارشم صآحب تو
پوری شدّت سے اُس کی سانسیں پینے لگے تھے وہ بوکھلا گئ
تھی۔۔۔

ایک طرف وہ نیوشا کی سانسیں پی رہا تھا تو دوسری طرف ہاتھ نیوشا
کی گہرائیوں پر ہولے ہولے سرکتے ہوئے اُس کی نرمیوں کو
محسوس کر رہے تھے۔

نیوشا کے لئے اب بہت مشکل ہو رہا تھا ہارشم کی بے باکیاں سہنا جو ہر لمحہ بڑھ رہی تھیں ۔

اوٗر لمس کی شدت تھی جیسے وہ آج ہی اپنی ساری پیاس بجھانے کے چکر میں تھا ۔

نیوشا کی سانسوں کو مدھم پڑتے دیکھ کر وہ اسے اپنی سانسیں دینے لگا تھا پر لبوں کا تسلسل برقرار تھا۔۔۔۔

اُس کے گلابی لب ہارشم کو جیسے خود پر کنٹرول ہی نہیں رکھنے دے رہے تھے اوپر سے ہاتھ نیوشا کے بیلی بٹن کے سرخ پر آہستگی سے موو کر رہے تھے۔

وہ ہاتھ کو تھامنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی تھی ۔

ہارشم نے اُسے کافی دیر بعد آزادی دی تھی اور اس کو کروٹ بدل کر اپنے سینے پر شفٹ کیا تھا جس کی بکھری نائٹی اسے کافی حد تک برہنہ کر رہی تھی ۔

اوَر اب ہارشم کے کروٹ بدلنے پر وہ نیوشا کے وجود سے سرک گئی تھی وہ مدہوشی سے نیوشا کی گہرائیوں پر جھکا تھا اوَر نیوشا نے اُس کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا ۔

اُس کے لب ہارشم کی گردن سے ٹچ ہوئے تھے نازک لبوں کا لمس ہارشم دلکشی سے مسکرایا تھا ۔۔

نیوشا اس کے سینے سے لگی اس کو اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی ہارشم نے اُس کی پشت کو سہلایا تھا کچھ دیر اُس کو نارمل کرنے میں

لگا اوَر پھر وہ ایک جھٹکے میں ہی نیوشا اور خود کو ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا۔

اوَر اس سے پہلے کہ نیوشا کچھ سمجھ پاتی وہ کمفٹر میں دونوں کو چھپاتا اس کے چہرے کے دلکشی نقوش کو اپنے لبوں سے چومنے لگا تھا۔

اوپر سے ہاتھ نیوشا کے پیٹ کو سہلا رہے تھے۔

ہارشم کے پر حدت بوسوں کی بوچھاڑ پر نیوشا گھبرا سی گئی تھی لیکن وہ اب شاید رکنے والا نہیں تھا یہ نیوشا سمجھ گئی تھی۔

اوَر ویسے بھی اسے روکنے کا رسک وہ نہیں لے سکتی تھی وہ شوہر تھا نیوشا کا کب تک اسے اس کے جائز حق سے محروم رکھ سکتی تھی

۔

بی بی جان نے اُسے شوہر کے حقوق کے بارے میں تفصیل سے سب کچھ بتایا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اس وقت ہارشم کی بانہوں میں بکھر رہی تھی اُس کی شدتیں سہہ رہی تھی۔

اوَر ہارشم جو پہلے تو چھوٹی موٹی شرارتیں کرتا رہا پھر ایک جھٹکے سے وہ نیوشا میں پوری شدّت سے داخل ہوا تھا۔

کہ اس کی شدت پر نیوشا کے لبوں سے سسکی نکلی تھی جسے ہارشم نے اُس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اپنے لبوں میں ہی دبا لیا تھا وہ اپنی شدتوں میں کمی کرنے کے بجائے مسلسل ان میں اضافہ کر رہا تھا نیوشا کا پورا وجود پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

ہارشم کی جان لیوا قربت میں وہ آج پہلی بار اتنی نروس ہوئی تھی اوَر مقابل ہر گزرتے لمحے اپنی شدتوں میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

نیوشا کو وہ وقفے وقفے سے ریلکس کرتے اُسے اپنی چاہت کے یہاں میں لے گیا تھا یہاں بس وہ تھا اور اس کی محبت نیوشا کو خوَد پر رشک آیا تھا کہ اتنا اچھا انسان اس کی قسمت میں لکھا ہوا تھا۔

بے شک ماں باپ کے کیے گئے فیصلے اولاد کے حق میں بہت اچھے ثابت ہوتے ہیں۔

••••

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 149

••••

آرمینا ضرشک کو اس کے چاچووں کے پاس چھوڑ کر واپس اوپر گئی تھی سب یہیں تھیں آرمینا ارشک ابرشم اوٗر ارواح سب خوش گپیوں میں مصروف تھیں ابرشم کو جہاں سب کے ساتھ ایسے باتیں کرتے ہوئے مزا تو آ رہا تھا لیکن سارا دھیان اس کا تعزیز کی طرف تھا سیل فون کی طرف وہ دیکھ نہیں پائی تھی ایک بار بھی وہ روم میں چھوڑ کر آئی تھی۔۔

آرمینا اس کی بے چینی نوٹ کر رہی تھی یقینا وہ پہلی بار ایسے سب کے درمیان بیٹھی تھی تو کمفٹیبل نہیں ہو رہی ہو گی۔۔۔

ابر شم تمہیں روم میں جانا ہے؟"!وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی "
جس پر ابر شم نے نفی میں سر ہلایا تھا ارواح بھی اس کی طرف
متوجہ ہوئی تھی اس کو اپنی کمر میں درد ہو رہا تھا ۔

جو کہ وہ سب سے چھپائے ہوئے تھی اگر زرانیل کو پتہ چل جاتا تو
وہ یقیناً اس کی کلاس لیتا جو ارواح ہر گز نہیں چاہتی تھی ۔

نہیں تو بس تعزیز کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔۔۔"وہ ایسی ہی "
تھی بولڈ اس کے دل میں جو ہوتا وہ سامنے والے سے بول بھی
دیتی ۔

بھائی تو مردان خانے کی طرف چلے گئے ہیں باقی سب کے ساتھ " ضرشک بھی اُن کے ساتھ ہے آپ پریشان مت ہوں اوَر بتائیں اپنے بارے میں کچھ۔۔۔"وہ پرجوش ہو کر پوچھنے لگی تھی ۔

حالانکہ ابرشم نے اُنہیں پہلے بتا بھی چکی تھی کہ تعزیز اوَر وہ آفس میں ملے تھے پھر کیسے اُنہیں ایک دوسرے سے محبت ہوئی لیکن آرمینا پھر سے وہی سوال کر رہی تھی ۔

ارشک خاموش تھی اگر کوئی اس سے کچھ پوچھتا تو وہ ہوں ہاں میں جواب دے دیتی نہیں تو خاموش تھی نجانے کیوں آج اس کا دل کچھ عجیب سی کیفیت کا شکار تھا وہ کتنے عرصے سے یہ سوچتی رہی کہ ضرغام نے نیوشا سے شادی کر لی ہو گی۔

ضرغام خان نیوشا کے ساتھ ایک ہپی لائف سپنڈ کر رہا ہو گا لیکن جہاں تو سب کچھ الٹ تھا بابا اسے دن میں دو تین بار کال کرتے تھے۔اسے یہی کہتے کہ اگر ضرغام کے ساتھ رہ رہی ہو تو ماضی کو بھول کر آگے بڑھنے کی کوشش کرو لیکن وہ اُن کی باتیں خاموشی سے سنتے ہوئے بس ہوں ہاں ہی کرتی تھی۔

بہت مشکل تھا ارشک کے لئے وہ کیسے اچانک سے ضرغام کے حق میں فیصلہ کرتے اُسے معاف کر دیتی نہیں یہ وہ چاہا کر بھی نہیں کر سکتی تھی ۔

ارشک تم جہاں ہی ہو؟؟"آرمینا نے ارشک کا کندھا ہلایا تو وہ " ہوش میں آئی تھی سب لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ اچھی خاصی کنفیوژ ہوئی تھی ۔

ہاں بس۔۔۔"وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے پزل سی بولی تھی "
اس وقت وہ فنکشن والے ڈریس میں ہی تھی کافی پیاری لگ رہی
تھی یقیناً ضرغام خان اُسے اس روپ میں دیکھتا تو ضرور خوُد پر
کنٹرول کھو دیتا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی آرمینا کو بھی ارشک
پر پیار آیا تھا۔۔

ابرشم آپ نے نہیں بتایا پھر ہمیں اپنے بارے میں کچھ اچھا یہ "
بتائیں اظہارِ محبت بھائی نے کیا تھا آپ سے پہلے یا آپ
نے؟؟"آرمینا مسکراتے ہوئے نیا سوَال پوچھنے لگی تھی جس پر ابرشم
مسکرائی تھی اظہارِ محبت تو دونوں نے کیا لیکن لیٹ ہوٹل روم میں
گزری ہوئی رات یاد آئی تعزیز کی بے قراریاں یاد آئی تھیں چہرے
پر کئی رنگ پھیلے تھے۔

ہم لوگوں کی شادی کے موقع پر تعزیز نے اپنی پسندیدگی کا اظہارِ "
کیا تھا لیکن اظہارِ محبت بعد جب ہم لوگوں کو کافی ٹائم ساتھ گزر گیا
ہم لوگوں ایک دوسرے کے بارے میں جاننے لگے تب"!!وہ
آہستگی سے مناسب لفظوں کا چناؤ کر رہی تھی۔

وہ کیسے اُنہیں بتاتی کہ شادی نارمل شادی نہیں تھی ان دونوں کی
بلکہ کنٹریکٹ میرج تھی جو ابرشم نے خود تعزیز کو آفر کی تھی۔

لو جی یہ کیا مطلب ہوا مطلب پسند کا اظہار بعد میں شادی پہلے یہ "
کچھ میچ نہیں کر رہا ہے مُجھے لگتا ہے آپ ہم سے شیئر نہیں کرنا
چاہتی ہیں اس بارے میں کچھ بھی"!!آرمینا کے بات پر ابرشم کا چہرہ
سرخ ہوا تھا۔۔وہ اس کا جھوٹ ایسے پکڑ لے گی اسے پتہ نہیں تھا

ارے نہیں یہ تم اپنے بھائی سے پوچھ لینا"!!ابر شم نے ٹاپک کلوز "
کرنے کی کوشش کی تھی آرمینا بھی سمجھ گئی تھی کہ وہ بات نہیں
کرنا چاہا رہی ہے اس ٹاپک پر۔

ارواح تم بتاؤ!؟"آرمینا اب ارواح کی طرف پلٹی تھی جو اپنے "
ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی چہرے پر تھکاوٹ کے اثرات تھے یقیناً وہ
وہاں مشکل سے بیٹھی تھی۔

کیا بتاؤں میں۔۔۔؟"وہ چونکتے ہوئے پوچھنے لگی تھی شاید وہ اُن "
کی باتیں نہیں سن رہی تھی دھیان سے۔

کیا ہوا !ارواح تم ٹھیک ہو؟؟"ارشک اُس کے چہرے پر تھکاوٹ "
دیکھتے پوچھنے لگی تھی اتنی دیر سے وہ بیٹھی تھی حالانکہ اس کنڈیشن
میں اتنی دیر تک بیٹھنا ارواح کے لیے ٹھیک نہیں تھا۔

ہاں ٹھیک ہوں بس کمر میں ہلکا سا درد ہے بٹ آئی ایم "
فائن۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی ۔

واٹ کمر میں درد بھائی کو بلاؤں میں؟"!آرمینا تیزی سے اٹھی تھی "
ارواح گھبرا گئی تھی اگر زرانیل یہاں آتا تو اس کی کلاس پکی تھی ۔

نہیں نہیں آرمینا اُنہیں بلانے کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک "
ہوں تم لوگ باتیں کرو میں سن رہی ہوں اور پلیز اُنہیں نہیں

بلانا۔۔۔"وہ آخری بات منہ میں ہی منمناتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

سب کے قہقہے گونجے تھے یقینا وہ زرانیل کی متوقع ڈانٹ سے خائف ہو رہی تھی آرمینا نے ارواح کے گال کھینچتے ہوئے اُس کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا آرمینا سٹپٹاتے ہوئے نظریں جھکا گئی تھی۔۔

ہمم۔۔۔۔بھائی کا نام لیتے ہی اتنی بلش کیوں کر رہی ہو خیریت " ہے ناں ارواح۔۔۔"وہ اُسے تنگ کرنے لگی تھی ارواح اوُر آرمینا کی آپس میں کافی بنتی تھی۔

نہیں تو۔۔۔"ارواحِ نے اسے گھورا تھا۔"

آرمینا بس کرو اسے تنگ مت کرو وہ پہلے ہی کافی کنفیوژ لگ رہی "
ہے تم اسے اوٗر پریشان کر رہی ہو۔۔"ارشک نے آرمینا کو مذید کچھ
کہنے سے روکا تھا کیونکہ ارواح آرمینا کی باتوں سے روہانسی ہو چکی
تھی۔۔۔۔

میں کہاں تنگ کر رہی ہوں اسے دیکھو بھائی کے نام پر خوٗد ہی "
ریڈ ریڈ ہو رہی ہے اوٗر تم تو ضرغام بھائی کے نام پر ایسے ریڈ نہیں
ہوتی ہو جیسے یہ ہو رہی ہے اپنی ہبی کے نام پر۔۔۔"آرمینا کہاں باز
آنے والی تھی آج کل اس کا موڈ خاصا اچھا تھا جو ہر کسی کو تنگ
کرتی تھی۔۔

ضرغام کے نام پر ارشک کے ماتھے پر بل پڑے تھے ابرشم ارشک
کو ہی دیکھ رہی تھی اب وہ پاسٹ کے بارے میں سب جان چکی

تھی اُسے ارشک کے لیے برا فیل ہوا تھا لیکن اب وہ دعا گو تھی کہ ارشک اوَر ضرغام کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے ۔

" آرمینا تم مجھے املی منگوا دو پلیز میرا بہت دل کر رہا ہے کچھ کٹھا کھانے کا۔۔"ارواح ارشک کے چہرے پر بدلتے رنگ دیکھتے بات کلوز کرنے لگی تھی ۔

" اب یہ کٹھا کیوں کھانا ہے تمہیں۔۔!؟"وہ ارواح کو گھورنے لگی تھی جس پر اُس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے کچھ کہا تھا ۔۔ارواح کی بات پر آرمینا نے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا تھا ۔

میں منگواتی ہوں تمھارے لئے املی لیکن تم ہمیں بتاؤ زرانیل بھائی "
نے تم سے اظہارِ محبت کب کیا کب اُنہوں نے کہا کہ وہ تم سے
محبت کرتے ہیں۔۔۔"وہ بضد تھی ارواح نے گہرا سانس بھرا تھا۔

میں جب اُن سے ملی تھی ہم ایک دوسرے کے لئے اجنبی لیکن "
تھے بالکل لیکن پھر ہمارا نکاحِ ہو گیا تھا اور پھر سب رہتے اُن کے
جذبات کب بدلے مجھے اس بارے میں جاننے کی کبھی ضرورت
محسوس نہیں ہوئی کیونکہ کبھی انہوں نے اس کی ضرورت ہی نہیں
پڑنے دی وہ بہت اچھے ہیں میری کسی نیکی کا صلہ۔۔۔"وہ زرانیل
کو سوچتے وہ مسکرائی تھی ۔۔

سو رومانٹک۔۔۔"ارواح کی باتیں سنتے ابرشم نے کمپلیمنٹ دیا تھا "
وہ ہلکے سے مسکرائی ۔

مُجھے لگتا ہے کہ اب سونا چاہیے کافی لیٹ ہو گئی ہے اب تو مجھے "
نیند آ رہی ہے۔۔۔"ارشک نے اپنی جمائی روکتے ہوئے کہا تھا۔

اب روم میں اکیلے جا کر دیواریں دیکھیں گے وہ لوگ ہسبنڈ تو "
ہیں نہیں روم میں میں تو نہیں جا رہی ہوں روم میں۔۔۔"آرمینا
سکون سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی تھی ارواح نے
اُسے گھورا تھا۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تعزیز کے بغیر میں بھی روم میں نہیں جانے "
والی ہوں وہاں بور ہی ہونا ہے۔۔۔"ابر شم نے آرمینا کی بات سے
اتفاق کیا تھا۔

تو پھر آپ دونوں یہیں بیٹھی رہیں ہم تو جا رہے ہیں کیونکہ ہمیں "
سخت نیند آ رہی ہے لگتا ہے آپ لوگوں کو اپنے شوہروں کے بغیر
نیند نہیں آتی ہے جو ان کے بغیر کمرے میں جانے کا دل بھی نہیں
کرتا ہے آپ دونوں کا۔۔۔"ارواح ابر شم اوٗر آرمینا کو معنی خیز
انداز میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

آرمینا تو سپٹپٹا کر رہ گئی تھی کہاں سوچا تھا اس نے کہ ارواح ایسے
بدلہ لے گی اُس سے اس کی کی گئی باتوں کا۔

ارواح۔۔ "آرمینا کی گھوریاں دیکھتے ارشک اوٗر ارواح نے قہقہہ "
لگایا تھا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو ارواح ہمیں چلنا چاہیے کیونکہ جہاں بیٹھ " کر ویٹ وہی کریں جن کو نیند نہیں آتی ہے۔۔۔"ارشک نے بھی ارواح کا ساتھ دیا تھا۔

ویسے ارشک تمہیں کیوں ضرغام خان کا انتظار ہو گا تمہیں تو اُن " سے نفرت ہے ظاہر ہے جو کچھ تمہارے ساتھ اس حویلی میں ہوا اُس کے بعد تم سب سے نفرت ہی کرو گی لیکن مُجھے یہ سمجھ نہیں آتا ہے تم اتنی نفرت کے باوجود جہاں رہ کیسے رہی ہو!!؟"الیمشہ نجانے کہاں سے وہاں آ گئی تھی۔

اوَر اپنا غصہ جو اسے نیوشا پر تھا وہ ارشک پر نکالنے لگی تھی ۔

نیوشا کے ہسبنڈ سے وہ بات نہیں کر سکی تھی اس وجہ سے خود پر وہ کافی غصہ تھی اُسے تو خود پر تاؤ آیا تھا کہ اس کی لک ہی خراب ہے جو اس کے ساتھ کچھ اچھا ہوتا ہی نہیں ہے۔

"!باقی تینوں تو خاموش " الیمشہ بیہیو یور سیلف یہ کیا بدتمیزی ہے رہی تھیں لیکن آرمینا اٹھ کر الیمشہ کے قریب آئی تھی۔۔ارشک نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا کیوں سب لوگ اسے ماضی بھولنے نہیں دے رہے تھے کیوں وہ سب یاد کرواتے تھے اسے جسے وہ بھولنے کی کوشش کرتی تھی ۔

میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی ہے آرمینا!؛جسٹ رائیلٹی بیان کی " ہے جو کہ کافی حد تک سچ بھی ہے کہ ارشک کے ساتھ کتنق غلط ہوا تھا پہلے یہاں وہ خود جانتی ہے لیکن پتہ نہیں کیوں جہاں رہ رہی

ہے یہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے۔۔۔"وہ ٹھوڑی پر انگلی رکھتے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

۔

تو یہ اس کے شوہر کا گھر ہے جہاں ہی رہے گی اوَر ویسے بھی " جب بھائی اوَر ارشک کے درمیان سب سٹ ہو چکا ہے تو تمہاری ان باتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے باقی ویسے بھی اللہ تعالیٰ کو میاں بیوی کی صلح بہت پسند ہے۔۔۔"آرمینا کہاں چپ رہنے والی تھی الیمشہ کو لاجواب کر چکی تھی الیمشہ نے آرمینا کو گھورا تھا جہاں اس کی کزنز ہی اس کے خلاف تھیں آگے پھر کیا ہی کہنا تھا۔

ہاں جانتی ہوں میں لیکن اس بچاری کے ساتھ برا ہوا تھا ناں "
ضرغام بھائی نے اُس وقت جو کیا وہ سب تمہارے سامنے
ہے۔۔۔"الیمشہ وہی ازیت اوٗر تکلیف دہ باتیں کر رہی تھی جو
ارشک کو ہرٹ کر سکتی تھیں۔

مُجھے وہ سب یاد نہیں رکھنا الیمشہ جو ہوا سو ہوا اب میں اپنے شوہر "
کے ساتھ بہت خوش ہوں اوٗر کسی کو یہ اجازت نہیں دوں گی کہ
وہ ہمارے پرسنل معاملات میں بولے ضرغام خان کو اس بات کی
بھنک پڑ گئی کہ آپ ایسے جہاں کھڑے ہو کر مُجھے اُن کے خلاف
یہ سب بول رہی ہیں تو جانتی ہو وہ کیا کریں گے مُجھے بتانے کی
ضرورت نہیں ہے۔۔۔-"وہ خود کو مظبوط کرتے الیمشہ کے قریب
جاتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی ۔

ایک پل کے لیے تو آرمینا بھی یقین نہیں کر پائی تھی کہ یہ ارشک ہے لیکن اسے خوشی ہوئی تھی کہ ارشک نے ڈرنے کے بجائے الیمشہ کو واضح لفظوں میں جواب دیا تھا۔

ارشک بول کر رکی نہیں تھی بلکے اپنے روم کی طرف چلی گئی تھی وہ لوگ ٹیرس پر بیٹھی تھیں اور قلیمشہ وہیں آئی تھی ۔

کب سے وہ جلی ہوئی یہاں وہاں ٹہل رہی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنا غصہ کس پر نکالے اسے ارشک نظر آئی اور اس کی باتیں وہ وہیں چلی آئی تھی اسے ابھی بھی لگتا تھا کہ یہ وہی پرانی ارشک ہے جس پر وہ اپنا غصہ نکال دے گی تو وہ آگے سے اف بھی نہیں کرے گی لیکن آج ارشک نے اس کے منہ پر اس کی بولتی بند کر دی تھی۔

ابرشم کے سامنے ارشک کی بدتمیزی پر وہ مزید تلملا گئی تھی اوپر سے ارواح کو دیکھتے ہوئے اُس کے چہرے کے تیور مزید بدلے تھے۔

ارواح نے بھی اس کی طرف دیکھتے اُسے گھورا تھا ارواح کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا کہ الیمشہ نے ارشک سے اس انداز میں بات کی تھی ۔

ارواح پہلے تو اگنور کرتی تھی لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ یہ الیمشہ کئی نہ کئی زرانیل پر نظر رکھے ہوئے ہے وہ جس طرح پورے فنکشن میں زرانیل پر نظریں گاڑے ہوئے تھی ارواح کے پاس یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں بچی تھی ۔

ارشک کا جواب سن لیا اب تم جا سکتی ہو !آرمینا الیمشہ کو گھورتے "
ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ گئی تھی اسے الیمشہ سے کوئی دشمنی نہ
تھی لیکن الیمشہ کا انداز اُسے ہمیشہ ہی غصہ دلاتا تھا۔

ارواح پر ایک کیٹلی نگاہ ڈالتے ہوئے الیمشہ وہاں سے کسک گئی تھی
اور دل ہی دل میں وہ آرمینا سے بدلہ لینے کا سوچ چکی تھی۔۔۔

الیمشہ کے جاتے ہی ارواح بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی اوٗر
پیچھے ابرشم اوٗر آرمینا بچی تھیں ابرشم نے ملازمہ کو بھیج کر روم سے
اپنا فوج منگوا لیا تھا اب اوپن کرتے اُس نے واٹس ایپ کھولا تو
تعزیز کا وائس نوٹ دیکھا۔

وہ سنتے ہی اس کے چہرے کے تیور بدلے تھے وہ اُسے سونے کا کہہ چکا تھا آخر ایسی بھی کیا مصروفیات کے وہ اسے انتظار کرنے کے بجائے سونے کا کہہ چکا تھا ابرشم شدید غصے آ چکی تھی اسی غصے میں وہ تعزیز کا آئی لو یو بھی نظر انداز کر چکی تھی۔

آرمینا جو ابرشم کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی دیکھ چکی تھی وہ اتنا تو جان چکی تھی کہ کسی کا وائس نوٹ سنتے ابرشم اتنے غصے میں آئی ہے لیکن کس کا یہ وہ سمجھ نہیں سکی تھی۔

"کیا ہوا ابرشم؟"!اس نے وائس نوٹ کے متعلق نہیں پوچھا تھا ایسے ہی ابرشم سے پوچھا کہ شائد وہ بتائے یا نہیں بتائے۔

تعزیز نے مجھے میسج کیا ہے میں اُس کا انتظار نہیں کروں بلکہ سو "
جاؤں کیونکہ وہ لیٹ آئے گا۔۔۔"ابر شم منہ بناتے ہوئے بولی
تھی۔

ویسے یہ تو اچھی بات ہے کیونکہ وہ اگر پاس ہوں گے تو آپ کو "
سونے کہاں دیں گے میں تو ایسے ہی ارواح اوَر ارشک کو تنگ کر
رہی تھی ورنہ نیند تو مُجھے بہت زوروں کی آئی ہوئی ہے۔۔۔"وہ اپنی
جمائی روکتے ہوئے بولی تھی ۔

ہاں یہ تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو آرمینا !!تعزیز کا بس چلے تو مُجھے خوَد "
میں ہی قید کر لے۔"..ابر شم تعزیز کو یاد کرتے بلش کرنے لگی تھی
۔

بھائی آپ سے بہت محبت کرتے ہیں؟"!آرمینا صوفے کی بیک سے "
ہاتھ ٹکائے ان پر ٹھوڑی رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی
تھی ابرشم نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں بہت زیادہ وہ جہاں نہیں آنا چاہتا لیکن صرف میری وجہ سے "
آیا تھا اُس کا بس چلے میری ہر پروبلم کو خود میں سمیٹ
لے۔۔۔"ابرشم کھوئے کھوئے انداز میں بولی تھی تعزیز کا نام لیتے
ہی دھڑکنیں سپیڈ پکڑ لیتی تھیں دل جیسے پہلو میں دھڑکنے لگا تھا۔

ابرشم آپ سے کچھ شئیر کروں میں"!!آرمینا کنفیوژ سی بولی تھی "
جس پر ابرشم نے سر ہلایا تھا۔

ہاں شیور وائے ناٹ بتاؤ کیا بات ہے؟؟"وہ ایزی ہو کر بیٹھ گئی "
تھی ۔

جب میری شادی ہوئی تھی تب میں خوش نہیں تھی لیکن پھر "
آہستہ آہستہ ہمارے درمیان کے فاصلے بڑھتے بڑھتے چلے گئے جہاں
تک کہ ہمارے درمیان مافی سیریس حالات آ گئے۔۔۔"نجانے
کیوں آرمینا کا دل چاہا وہ ابرشم کو اپنے بارے میں بتائے ۔

ارواح اوَر ارشک سے اچھی دوستی تھی آرمینا کی لیکن وہ ان دونوں
سے کچھ زیادہ شئیر نہیں کر پائی تھی پر ابرشم سے باتیں کرتے
ہوئے وہ کافی اچھا محسوس کر رہی تھی۔

مطلب کیا ہوا؟؟"ابر شم آرمینا کی باتوں کو غور سے سن رہی تھی "
اُسے انٹرسٹ پیدا ہوا آرمینا کی باتوں میں اس کا ماضی جاننے کے
لئے وہ تجس کا شکار ہوئی تھی ۔

آرمینا نے پھر ابر شم کو سب بتایا اپنے اور عالمیار کے بارے میں
جسے سنتے ابر شم کافی شوکڈ ہوئی تھی۔

مطلب اب تم دونوں کے درمیان سب نارمل ہے؟؟"ابر شم کو "
آرمینا اب تک جو ہوا وہ سب بتا چکی تو وہ پوچھنے لگی تھی جس پر
آرمینا نے سر ہلایا تھا ۔

ہاں اب ہم ساتھ خوش ہیں۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی ۔"

آپ کافی لیں گی۔۔۔"آرمینا کو اچانک سے کافی طلب ہوئی تو وہ "
ابر شم سے بھی پوچھنے لگی تھی۔

یس کیوں نہیں بلیک کافی پی کر دل جلا لیتے ہیں نجانے وہ لوگ تو "
کب وآپس آئیں۔۔۔"ابر شم جلے ہوئے انداز میں بولی تھی جس پر
آرمینا کے لیے ہنسی ضبط کرنا بہت مشکل ہوا تھا۔ ۔

یہ لوگ اتنی جلدی واپس نہیں آئیں گے کیونکہ کافی عرصے بعد "
سب ملیں گے اوٗر آج تو ساتھ تعزیز بنائی بھی ہیں تو کچھ ایکسٹرا
لیٹ ہو جائے گی میں تو کہتی ہوں آپ بھائی کا انتظار کرنے کے
بجائے لمبی تان کر سو جائیں۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے مشورہ دینے لگی تھی
۔

نہیں ویٹ کروں گی تعزیز کا اور آج میں۔۔۔"وہ بولتے بولتے "
رکی تھی آرمینا غور سے اُسے دیکھ رہی تھی کہ وہ سپٹپٹا گئی تھی۔۔
آرمینا اس کو وہیں بیٹھنے کا کہتے ہوئے خود ملازمہ کو کافی کا کہنے چلی گئی تھی ۔
پیچھے ابر شم سیل فون میں بیزی ہو گئی تھی تعزیز کے وائس نوٹ اس نے غصے والا ریڈ ایموجی ری ایکٹ کیا تھا ۔
•••••
ضرغام خان کی گود میں بیٹھا ضرشک اس وقت اس کے عارض پر اپنے موتیوں جیسے دانت گاڑ رہا تھا وہ سب چاچوں کی گود سے

ہوتے اس وقت آپنے بابا کی گود میں بیٹھا تھا اوَر اُس کے عارض پر کبھی دانت گاڑتا تو کبھی اپنے بابا کی داڑھی کھینچتا۔

حیرت کی بات تھی کہ رات کے تقریباً دس بج چکے تھے لیکن وہ ابھی تک سویا نہیں تھا عموما ضرغام جب ڈیرے سے واپس آتا رات اٹھ کے بعد تو ضرشک صاحب اسے سوئے ہوئے ملتے تھے۔

لیکن شاید آج وہ بھی اپنے چاچووں کے ساتھ انجوائے کرنے کے موڈ میں تھا۔

ذیادہ زرانیل ہی کر رہا تھا کیونکہ سب لوگ اتنے عرصے بعد اکھٹے ہوئے تھے تو باتیں تو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

سب لوگوں میں بے چین عالمیار خان تھا جو بار بار پہلو بدلتے بے چینی سے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے سب لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے جناب دل نہیں لگ رہا جہاں۔۔"ضرغام نے عالمیار کے کندھے پر مکا جڑا تو ضرشک کھل کھیلایا تھا یعنی چاچو کو مکا پڑنے پر وہ خوش ہوا تھا عالمیار نے تو سب سے پہلے اسے گھورا تھا۔

"م۔۔۔۔م۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔"وہ ضرغام کی گردن میں اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ڈالے اپنی مما کو یاد کرنے لگا تھا کب سے تو وہ جہاں سب کے ساتھ تھا اب اسے اپنی مما یاد آ رہی تھیں ۔

ضرغام خان تیرا بیٹا کبھی تجھے بابا نہیں بلائے گا دیکھنا میری پرنسز "
کو میں پہلا لفظ ہی بابا سیکھاوں گا۔۔۔"زرانیل ضرغام کو دیکھتا ہنستے
ہوئے بولا تھا۔

میں اسے تایا سیکھاوں گا بابا نہیں۔۔۔"ضرغام نے زرانیل کو گھورا "
تھا فنکشن میں کسی نے کھانا نہیں کھایا تھا تو اب تعزیز کے لئے
ضرغام نے سپشل کھانا بنوایا تھا۔۔۔

پہلی بار ایسا ہوا تھا وہ لوگ ایسے اکھٹے ہوئے تھے ورنہ تو موقع نہیں
ملتا تھا۔۔۔

زرانیل اوئر عالمیار کا موڈ کچھ حد تک یہاں آتے ٹھیک ہو گیا تھا
لیکن نیوشا کے سسرال والوں نے جو حرکت کی تھی وہ اس پر ابھی

تک خفا تھے اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن وہ تعزیز کے سامنے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ بہت مشکل سے اب کے قریب ہو پایا تھا وہ پھر سے کچھ ایسا کر کے اسے بدگمان نہیں کر سکتے تھے ۔۔

دیکھتے ہیں۔۔"زرانیل نے چیلنج قبول کیا تھا۔"

عالمیار کن سوچوں میں گم ہو؟؟"ضرغام نے اُسے دوبارہ پکارا تھا جو" سرد آہ بھرتا اسے دیکھنے لگا تھا۔

روم میں جا رہا ہوں میں اگر تم لوگوں نے بیٹھنا ہے تو بیٹھے رہو" لیکن ضرشک کو مُجھے دیں بچارے بچے کو بھی ساتھ جگایا ہے آج تو

ہم نے۔۔۔"وہ ضرغام کی گود سے ضرشک کو اُٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

"کچھ زیادہ جلدی ہے روم میں جانے کی؟"!تعزیز نے پہلی بار گفتگو میں حصہّ لیا تھا اسے سب سے باتیں کرکے اچھا لگ رہا تھا زرانیل اوَر وہ بھی شادی سے پہلے ایسے ہی ایک دوسرے کی دُرگت بناتے تھے۔

"ہاں بہت زیادہ اب تم سے کیا چھپانا شادی شدہ ہو تم سمجھ سکتے ہو کیوں جانے کی جلدی ہے مُجھے روم میں۔۔۔"وہ شرارت سے آنکھ ونک کرتے ہوئے ضرشک کے رخساروں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔

ضرشک کی آنکھیں اب نیند سے بند ہو رہی تھی شائد اُسے نیند آ رہی تھی ۔

"زرانیل نے !"مسٹر بے شرم چپ ہو جاؤ کتنے ترسے ہوئے ہو تم؟ اُس پر چڑھائی کی تھی جس پر عالمیار نے قہقہہ لگایا تھا۔

"کچھ زیادہ ہی بھئی اب اتنے عرصے کے ارمان ہیں اتنی جلدی کیسے ختم ہو سکتے ہیں تم کیسے سمجھو گے میرے دل کے ارمان۔۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے زرانیل کو دیکھتا ہوا بولا تھا ۔

"مُجھے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ اُسے گھورنے لگا تھا ۔

ضرغام تجھے جلدی نہیں ہے روم میں جانے کی۔۔۔"زرانیل نے "
ضرغام کو درمیان میں گھسیٹا تھا جو اپنی بیرڈ سہلا رہا تھا شائد وہ
ارشک کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

نہیں اس کی طرح ترسا ہوا نہیں ہوں میں۔۔۔"وہ عالمیار کو دیکھتا "
ہوا بولا تھا۔

بھئی آج کی رات ہماری مردان خانے میں ہی گزرے گی ہم "
لوگوں میں سے کوئی روم میں نہیں جائے گا سب لوگ اپنے عرصے
بعد ملیں گے تو ساتھ باتیں کریں گے۔۔۔۔"ضرغام خان خود
کمرے میں نہیں جانا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ روم میں جائے
اور خود پر اختیار کھو دے۔

آج پورے فنکشن میں اس کی نظریں ارشک سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی ۔

"کیوں تجھے اگر یہاں رہنا ہے تو شوق سے رہو ہم کیوں رہیں یہاں ہم لوگ تو جائیں گے روم میں۔۔۔"عالمیار اُس کی بات سنتا بھڑکا تھا۔ اب ضرغام خود نہیں جانا چاہتا تھا تو ٹھیک تھا لیکن باقی سب کو وہ کیوں اپنے ساتھ یہاں روکنا چاہتا تھا۔

"تجھے تو آج میں نہیں جانے دے رہا۔۔۔"دل جلانے والی مسکراہٹ عالمیار کی طرف اچھالتے ہوئے وہ اُس کے کندھے پر ایک اوَر مکا مار چکا تھا ۔

میرے سے خاص دشمنی ہے!؟"عالمیار دانت پیستے ہوئے بولا تھا "
جبکہ زرانیل اور تعزیز خاموشی سے اُن کی باتیں سن رہے تھے۔

جہاں باتیں کرتے ہوئے اُنہیں دیر تو کافی زیادہ ہو چکی تھی اور زرانیل کو ارواح کی فکر تھی وہ آج کل کافی لاپرواہی برت رہی تھی اور زرانیل کی باتوں کو تو وہ خاص طور پر جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتی۔

زرانیل ایسی کنڈیشن میں اس پر غصہ نہیں کرتا تھا اسی بات کا فایدہ اٹھاتی تھی وہ۔

ہاں تیرے سے خاص ہے بہونی ہو میرے۔۔"وہ اُسے مذید تنگ "
کر رہا تھا۔

میں تو چلا ۔۔"زرانیل اٹھنے لگا لیکن ضرغام نے اُسے روک لیا تھا "
اب تو زرانیل کو بھی غصہ آیا تھا کیونکہ اُسے ارواح کے پاس جانا تھا لیکن ضرغام اُنہیں اٹھنے نہیں دے رہا تھا شاید وہ آج پکا پلان کر چکا تھا۔

کدھر بیٹھ جا واپس آج ہم لوگ نہیں جائیں گے کئی۔۔۔"وہ "
زرانیل کو ایک زبردست گھوری سے نوازا چکا تھا وہ دانت پیستے ہوئے اُسے دیکھنے لگا تھا۔

جب میں نے کہہ دیا ہے کہ کوئی اندر نہیں جائے گا مطلب کوئی "
نہیں جائے گا بیٹھ جا آرام سے اوَر ضرشک کو مُجھے دو عالمیار یہ سو رہا ہے۔۔۔"ضرغام نے ضرشک کو احتیاط سے اپنے کندھے سے لگایا تھا جو اب ان کئ باتوں کے دوران بھی سو گیا تھا۔

سوتے ہوئے اُس کا بیٹا کتنا پیارا لگتا تھا یہ وہ بتا نہیں سکتا تھا اوَر بیٹے کی مما کے تو پھر کیا ہی کہنے ۔۔۔۔۔

میرے خیال میں ضرغام ٹھیک کہہ رہا۔۔۔"تعزیز بھی ضرغام کی " حمایت میں بولا تھا لیکن درمیان میں اس کو رکنا پڑا تھا کیونکہ اُس کے فون پر میسج آیا تھا اُس نے واٹس ایپ اوپن کیا تو ابر شم کا سرخ رنگ کا ری ایکٹ کیا ہوا ایموجی دیکھتے وہ مسکرایا تھا۔

سوئی نہیں ہیں ابھی تک؟"!اس کا میسج بلیو ٹک ہو چکا تھا ابھی ابھی " یعنی ابر شم اون لائن تھی۔

اُس نے سوال کیا جو فوری سین ہو گیا تھا یعنی ابر شم چیٹ بوکس میں ہی تھی ابر شم نے اُس کے سوَال لاجواب دینے کے بجائے پھر سے وہی ایموجی بھیجا تھا۔

"تجھے نہیں لگتا ہے تجھے بھی روم میں جانا چاہیے تعزیز حالات گھمبیر لگ رہے ہیں یہ نہ ہو صبحِ روم میں جاؤ اوَر روم بدر کر دیئے جاؤ تم۔۔۔؟"!زرانیل نے تعزیز کو فون میں بیزی دیکھتے طنزیہ انداز میں کہا تو تعزیز نے چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

ابر شم سے ویسے یہ امید تعزیز کو نہیں تھی وہ جتنی مرضی غصّے میں آ جاتی اُسے روم سے نہیں نکال سکتی تھی زرانیل کی بات پر وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا تھا لیکن ایسا کچھ ہو بھی سکتا تھا۔

جی نہیں میری بیگم ایسا کچھ نہیں کرنے والی ہیں تم کئی خوٗد کے "
لیے تو نہیں کہہ رہے یہ سب ویسے گڑیا اتنی ظالم نہیں ہیں وہ تجھے
روم سے نہیں نکالے گی ۔۔۔۔"تعزیز ہنستے ہُوئے بولا تھا۔

زرانیل مسکرایا ہاں اس کی بیگم تو لمبی تان کر سو چکی ہو گی اُس کا
انتظار کرنے کے بجائے ۔

میں تو جا رہا بس مجھ سے نہیں بیٹھا جا رہا ہے یہاں بیٹھ کر تم "
لوگوں کی شکلیں دیکھ کر قسم سے دل اکتا گیا ہے میرا ابھی اور موڈ
نہیں ہے تم لوگوں کو دیکھنے کا۔۔۔"عالمیار اپنی بئرڈ سہلاتے ہوئے
اُنہیں گھور کر رہ گیا تھا۔

بیٹا آج رات دو تجھے یہی شکل دیکھنی پڑی گی تجھے آرام سے بیٹھا "
رہے یہاں۔۔۔"ضرغام نے اُسے پھر سے روکا تھا۔

یہ تم لوگ جہاں کیوں بیٹھے ہو کمروں میں نہیں گئے اب تو آدھی "
رات ہو چکی ہے۔۔۔"شمس خان اس وقت نجانے کہاں سے مردان
خانے میں آ گئے تھے اور اپنے سارے پوتوں کو وہیں جمے دیکھ کر
وہ قدرے تیز آواز میں بولے تھے لیکن ان کی نظر جیسے ضرشک
پر پڑی ضرغام پر مذید غصہ آیا تھا۔

یہ ضرشک بھی ابھی تک یہاں ہے؟کیا ہو رہا ہے یہ سب تم "
لوگوں کا رات یہیں رہنے کا ارادہ ہے کیا؟!اگر ہے بھی تو بچے کو
یہاں کیوں رکھا ہوا ہے ضرغام خان۔۔۔"شمس خان سخت برہم
ہوئے تھے۔

اپنی اتنی عزت افزائی پر سبھی اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے نظریں جھکا گئے تھے اب دادا جان کی کوئی اوٗر ہوتا تو اسے منہ توڑ جواب دیتے لیکن دادا جان سے بدتمیزی کیسے کر سکتے تھے تبھی رو خاموشی سے سر جھکایا ہوا تھا سب نے۔

دادا جان آج سب تھے تو باتیں کرتے کرتے دیر ہو گئی ہمیں " وقت کیسے گزر گیا پتہ ہی نہیں چلا آپ کیوں جاگ رہے ہیں اس پہر۔۔۔۔؟"!ضرغام خان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دادا جان سے پوچھا۔

ایک نظر اپنے سوئے ہوئے بیٹے پر ڈالی جو بہت پیارا لگ رہا تھا سوتے ہوئے آج تو ضرشک نے بھی سب کے ساتھ اتنا وقت گزار لیا ورنہ کہاں اُنہیں موقع نہیں ملتا تھا۔

جو بھی ہے یہ باتیں تو بعد میں بھی ہو سکتی ہیں تم لوگوں فخال "
اپنے کمروں میں جاؤ وقت ہی کچھ احساس کر لیتے تم لوگ۔۔۔"وہ
سب کو سناتے ہوئے اپنے اندر چلے گئے تھے۔

ان کی رات کو اکثر آنکھ کھل جاتی تھی اوٗر پھر وہ کچھ دیر چہل
قدمی کرتے حویلی کا چکر لگاتے ابھی بھی تھوڑی دیر پہلے ان کی
آنکھ کھلی لیکن مردان خانے سے آتی آوازیں سن کر پہلے تو وہ
پریشان ہو گئے تھے لیکن پھر وہ وہیں چلے آئے اپنے پوتوں کو وہاں
براں جماں‌ان دیکھ کر انہیں غصّہ آیا تھا۔

ضرغام اب بھی بیٹھے رہو یہاں۔۔۔؟"!عالمیار کی زبان میں کھجلی "
ہوئی تو بولا ۔

ضرغام نے اُسے ایک اوٗر مکا رسید کیا تھا اوٗر خود ضرشک کو کندھے سے لگائے وہ اندر چلا گیا تھا۔

"!!عالمیار بھی نکل گیا تو پیچھے زرانیل اوٗر تعزیز بچے تھے سو تعزیز زرانیل سے بولا تھا جس نے تعزیز کی بات پر سر ہلایا تھا۔ اب ہمیں بھی چلنا چاہیے

" ہاں اب ہم جہاں بیٹھ کر دیواریں تو دیکھنے سے رہے واپس ہی جانا ہے۔۔۔"وہ سرد سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے بولا تو وہ دونوں بھی مردان خانے سے نکل کر رومز کی طرف چلے گئے تھے ۔

•••••

ضرغام خان ضرشک کو کندھے سے لگائے ہی روم میں انٹر ہوا تھا تقریباً رات کے بارہ بجنے والے تھے ضرغام کو امید نہیں یقین تھا کہ ارشک سو چکی ہو گی وہ اپنے دھیان میں اندر آیا اوٗر ضرشک کو بے بی کاٹ میں لٹایا کہ ارشک ڈسٹرب نہ ہو۔

وہ ضرشک کو کاٹ میں لٹانے کے بعد جیسے ہی واپس پلٹا آئینے کے سامنے کھڑی ارشک کو دیکھتے وہ ایک پل کے لیے ٹھٹکا تھا وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی ۔

وہ اپنے دھیان میں تھی اسی وجہ سے ضرغام کی آمد محسوس نہیں کر سکی تھی لیکن ارشک کی آنکھوں میں آنسو ضرغام خان کو تڑپا گئے تھے وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے ارشک کو اپنے حصارِ میں

لے گیا تھا وہ آپنے ہی خیالوں میں تھی اُس کے کولون کی مہک اتنے قریب محسوس کرتے وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

پر تب تک ضرغام خان اپنا حصارِ کافی سخت کر چکا تھا کہ ارشک اُسے چھڑوانے کی کوشش کرتی تو بھی ناکام رہتی۔

وہ ابھی اسی ڈریس میں تھی چینج نہیں کیا ہوا تھا اور ضرغام خان کیا سوچ رہا تھا کہ وہ چینج کرتے سو چکی ہو گی لیکن ایسا نہیں تھا۔

کیا وہ ضرغام کا انتظارِ کر رہی تھی۔۔۔!؟؟

دل خوش فہم سا ہوا تھا ارشک کے وجود سے اٹھتی مہک اس پل ضرغام خان کو لگ رہا تھا کہ وہ خود پر اختیار کھو دے گا وہ اُس کی دودھیا گردن پر آپنے لب رکھ چکا تھا۔۔

آتشک کرنٹ کھا کر ضرغام خان سے دور ہوئی تھی لیکن اس کے حصار سے نہیں نکل آئی اس پل جبکہ کمرے میں ہلکی ہلکی ٹھنڈ بھی تھی وہ پسینے میں شرابور ہوئی تھی ضرغام کا لمس اسے ایسے ہی پسینے میں شرابور کر دیتا تھا۔

اُسے آرمینا کی شادی والا وقت یاد آیا اُس دن بھی تو ضرغام خان ایسے ہی بہکا تھا اس کو بے مول کیا ہاں وہ شوہر بن کر حق لیتا تو شاید ارشک اُس کے سامنے افف بھی نہیں کرتی لیکن ضرغام خان نے جو اس دن کیا وہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی۔

مُجھے یقین نہیں آ رہا ہے ارشک تم نے ابھی تک چینج نہیں کیا " کیوں وجہ پوچھ سکتا ہوں تم سے۔۔۔"!!وہ اُس کے کان کے قریب جھکتے اپنا لمس بکھرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں گویا ہوا تھا۔

ارشک ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی یعنی وہ بالکل ٹھیک سوچ رہی تھی ضرغام خان اس پل جو چاہا رہا تھا ارشک اسے وہ نہیں دے سکتی تھی یقینا وہ اس پل اس کے جسم کی طلب کر رہا تھا اس کے نشب و فراز کو محسوس کرنا چاہا رہا تھا اس پل ضرغام خان کو اپنے منہ زور جذبات کنٹرول کرنے میں مشکل ہو رہی تھی تبھی تو وہ یہ سب کر رہا تھا لیکن ارشک وہ پسینے میں بھیگتے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

نہیں آپ کو یہ خوش فہمی تو نہیں ہوئی ہے میں آپ کا انتظار کر " رہی تھی آپ سے اپنی تعریف کروانا چاہتی ہوں آپ کو خوُد دعوت دوں کہ آئیں اور میرے وجود سے اپنی طلب پوری

کریں۔۔۔"وہ اس پل مکمل طور پر ماضی میں کھوئی ہوئی تھی اور کیا کیا بول رہی تھی اُسے خود بھی احساس نہیں تھا۔

لیکن ضرغام خان کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا نجانے کب ان کے درمیان سب نارمل ہوتا وہ کیوں نہیں سمجھ رہی تھی ضرغام خان کو اُس کے وجود کی طلب نہیں تھی اسے ارشک کی محبت چاہیے اس کا پیار چاہیے لیکن وہ تو نجانے کتنی غلط فہموں کا شکار ہو چکی تھی کہ اسے ضرغام سے اتنی نفرت تھی۔۔۔۔

.....

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 150

.....

ضرغام خان کے ماتھے کی رگیں تنی تھیں جبڑے بھینچتے ہوئے وہ ارشک کی طرف دیکھنے لگا تھا ارشک کا یہ جملہ اس کے اعصاب پر کاری ضرب لگا تھا وہ کیا اسے اتنا نفس کا ہکا سمجھ رہی تھی اب تقریباً ارشک کو ضرغام کے ساتھ حویلی میں رہتے ہوئے بھی دو تین مہینے ہو چکے تھے کیا کبھی ضرغام نے اپنا حقِ مانگا۔

کبھی ارشک سے کہا کہ وہ بیوی ہے اپنے شوہر کی ضرورت پوری کرنا اس کا فرض ہے پھر کیوں ارشک ایسی باتیں کر رہی تھیں۔

ارشک اس جملے کا مطلب جانتی ہو تم؟؟"وہ اُس کو اپنے قریب " کر گیا تھا وہ جو اس پل پوری طرح سے پسینے میں بھیگی ہوئی تھی

ضرغام کی اچانک آمد اوٗر آپنے حلیے کی وجہ سے وہ کافی پریشانی سے ضرغام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارشک کا ڈریس فٹنگ والا تھا بغیر دوپٹے کے اس کے نشب و فراز عیاں ہو رہے تھے ضرغام خان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔

آچھے سے جانتی ہوں کب تک کنٹرول کریں گے خوٗد کو بتا دیں " میرے وجود کی طلب ہو رہی ہے آپ کو"!وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے طنزیہ انداز میں بولی تھی ضرغام نے اُس کو گدی سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا ارشک کی آنکھیں مارے حیرتِ کے باہر ابلنے لگی تھی جب سے وہ حویلی آئی تھی پہلی بار ضرغام نے اُسے اتنی سختی سے پکڑا تھا۔

اگر ہاں کہوں تو دو گی مُجھے میرا۔۔۔"اس پر جھکے اپنی گرم "
سانسوں کو ارشک کے چہرے پر بکھرتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں
بولا تھا ارشک ایک پل کے لئے کپکپا سی گئی تھی یہ ہی تو نہیں کر
سکتی تھی وہ ارشک نے اپنا حلق تر کرتے ہوئے ضرغام کو دیکھا
تھا۔۔

۔

اوَر ضرغام کی نظروں کا مرکز آپنے نشب و فراز کو دیکھتے وہ خود
میں سمٹی تھی اس نے فراک کو کھینچتے پیچھے کرنے کی کوشش کی
لیکن بے سود اوپر سے اس کے گہرے سانس بھرنے پر ابھر کر
واضح ہوتے اُس کے نشب و فراز سمندر میں لہروں کی مانِند دکھائی
دے رہے تھے ۔

ارشک تو اپنی فیلنگز سے اُلجھی ہوئی تھی وہ رات بھر حویلی نہیں آتا تھا تو اسے سکون نہیں ملتا تھا اب جب وہ آیا تھا تو بھی اسے وہ پاس نہیں چاہیے تھا آخر وہ کیا چاہتی تھی۔

دماغ کہہ رہا تھا کہ ضرغام کو خود سے دور دھکیل دو وہ اس قابلِ نہیں ہے کہ تمھیں چھو سکے ۔

دل اس بات کی نفی کر رہا تھا کہ نہیں وہ بہت سزا کاٹ چکا ہے پہلے اسے مذید خود سے دور مت کرو ورنہ وہ ہمشہ کے لیے دور ہو جائے گا۔

ارشک کی دھڑکن ایک پل کے لئے رکی تھی آگر ضرغام اس سے دور ہو گیا تو ۔

کیا وہ ضرغام کے لئے جذبات محسوس کر رہی تھی کیا اس کا دل نرم ہو رہا تھا ضرغام کے لیے ۔

وہ بری طرح سے اُلجھی ہوئی تھی ضرغام خان نے اُس کی فراک کی بیک پر لگی ہوئی ڈرویوں میں ہاتھ الجھایا تھا وہ بس اب مذید خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا ارشک ضرغام کے بھاری ہاتھوں کے لمس کو اپنی برہنہ پشت پر محسوس کرتے بدک کر پیچھے ہونے لگی لیکن ضرغام نے اُسے خود کے ساتھ چپکایا تھا کہ ارشک کے کندن نشب و فراز ضرغام کے سینے سے ٹکراتے اسے اپنی نازکی کا احساس دلا رہے تھے۔

آپ کو لگتا ہے میں دوبارہ آپ کے ساتھ"!!وہ بات مکمل نہیں کر " سکی تھی۔

بیوی ہو میری ارشک ہر ہسبنڈ وائف میں یہ ہوتا ہے فزیکل "
ریلیشن شپ قائم کرنا سکون کے لیے بیوی کے قریب آنا اس کے
لمس سے اپنے تپتے اعصابوں کا راحت بخشنا کیا تم یہ نہیں چاہتی
ہو۔۔۔"!!وہ اُسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا ہاتھ آہستہ آہستہ ارشک
کی دودھیا بل کھاتی کمر پر رینگ رہے تھے ۔

نہیں۔۔۔"ارشک اپنی سوچو میں خود بری طرح سے الجھ چکی تھی "
ضرغام خان کے ہاتھ کا لمس اپنی پشت پر محسوس کرتے اُس کے
پورے وجودِ سے سپارک سے اٹھنے لگے تھے ۔

ارشک کے جواب پر ضرغام خان نے ارشک کو خوُد سے دور کرتے
اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے وہ اپنے جوان
جذبات جو اس وقت اسے ہیٹ اپ کر چکے تھے اُس کے دہکتے

لب جو اس وقت ارشک کو چھونے کے لئے بے تاب تھے انہیں اپنے انگوٹھے سے مسلتے ہوئے اپنا کرتا اتار کر صوفے پر اچھالتے ہوئے باتھ روم میں جا بند ہوا تھا۔

باتھ روم کا دروازہ اس نے کافی زور سے بند کیا تھا ارشک بیڈ پر بیٹھ گئی تھی ضرغام خان کا دل وہ پل بھر میں توڑ چکی تھی کتنی خماری تھی اُس کے ایکٹ میں جب وہ اُسے تھامے ہوے تھا۔

ارشک نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے اپنی سرمئی آنکھوں میں جمع ہو چکی نمی کو صاف کیا تھا۔

۔

کیا میں غلط کر رہی ہوں کیا شوہر کے حقوق سے منہ موڑ کر میں اپنے رب کی گنہگار بن رہی ہوں اسلام میں شوہر کے حقوق کو پورا کرنے کی کتنی تلقین کی گئی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی۔

پہلی بار وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی اُس کے پورے بدن پر کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی کیا ضرغام خان کے حق سے منہ موڑ کر وہ صحیح کہہ رہی تھی ۔

وہ اپنی سوچو میں بہتے کافی آگے نکل چکی تھی اچانک اس نے یوٹیوب اوپن کرتے شوہر کے حقوق پر ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے بیان سننے شروع کیے آج پہلی بار یوں ضرغام خان کو خود سے دور کرتے اس کے زہن میں یہ خیال آیا تھا۔

وہ واقعی غلط کر چکی تھی ہاں اس کے دل میں ضرغام کے لئے جذبات نہیں تھے ضرغام کے ہوئے ایکٹ کو وہ بھول نہیں پا رہی تھی ۔

پر وہ ضرغام کا حق تو اسے دے سکتی تھی اُسے ارشک کے وجود سے اپنی طلب پوری کرنی تھی تو وہ یہ کر سکتی تھی ارشک کے دماغ میں ایک خیال آیا ہاں وہ اب ضرغام کی بیوی ہونے کے سارے فرائض پورے کرے گی لیکن وہ کبھی ضرغام کو چاہا سکے گی یہ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ضرغام کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی اچانک سے نظر ضرشک کے کاٹ پر گئی وہ بیڈ سے

اٹھتے ہوئے اپنے بیٹے کی طرف بڑھی تھی جو آج نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔

کبھی کسی کی گود میں جا رہا تھا تو کبھی کسی کی گود میں وہ اپنے بیٹے کے رخساروں کو چومتے ہوئے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام چکی تھی ضرشک نیند میں بھی مسکرایا تھا اپنی مما کے لمس پر۔

ارشک کے لبوں کو بھی مسکراہٹ نے چھوا تھا ضرشک کسمکایا تھا اگر وہ جاگ جاتا تو پھر ارشک کو اسے فیڈ کروانا پڑتا لیکن ضرغام کے سامنے وہ کیسے ضرشک کو فیڈ کرواتی سو اس کی پیشانی چومتے ہوئے وہ بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی لیکِن پھر اس نے سوچا اسے ڈریس چینج کرنا چاہیے کافی ٹائم ہو چکا تھا لیکن ضرغام خان ابھی تک

باتھ روم سے نہیں نکلا تھا ارشک کو ابھی تک پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی یقینا وہ ابھی تک شاور لے رہا تھا۔

ارشک ڈریسنگ روم میں جاتے اپنا نائٹ ڈریس پہنے واپس آئی تھی بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپٹتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

اب تو اتنی رات ہو چکی تھی ضرغام کیوں ابھی تک وآپس نہیں آیا تھا روم میں ارشک کو اب یکدم سے پریشانی نے آن گھیرا تھا۔

وہ بے چینی سے بار بار باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

ضرغام خان کے بارے میں سوچتے اس کی ہارٹ بیٹ پہلی بار اتنی فاسٹ ہوئی تھی۔۔

وہ آیسے ہی بیٹھی رہی ضرغام کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ تھا کہ واپس آنے کا نام نہیں لے رہا تھا کافی دیر بعد وہ باہر نکلا تو وائٹ ٹروزار میں تھا اوٗر ٹاول سے اپنا گیلا سینہ رگڑ رہا تھا ارشک کو دیکھتے وہ آنکھیں میچ گیا تھا اسی وجہ سے وہ مردان خانے میں رہنے کا سوچ رہا تھا۔

اب وہ مایوس ہو رہا تھا کہ ارشک اُسے کبھی معاف نہیں کرنے والی تھی وہ کیوں نہیں سمجھ رہی تھی جو اُس وقت کے حالات تھے وہ اس وقت آپنے بابا کے غم میں تھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا اپنے بالوں میں برش کرنے لگا تھا روم میں رہنا اس پل ضرغام خان کے لیے بہت مشکل تھا اگر رہتا تو ارشک کے قریب جاتا جو وہ نہیں چاہتا تھا ارشک بیڈ پر بیٹھی

اسے دیکھ رہی تھی ضرغام خان کو اس کی نظریں اپنی پشت پر محسوس ہو رہی تھیں ۔۔وہ لاپرواہ بنا اپنے بال بناتا ہوا ڈریسنگ روم سے وائٹ ٹی شرٹ پہن کر باہر اوٗر سائیڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی اپنی گاڑی کی چابیاں اٹھائی تھیں وہ اس پل تنہا کچھ وقت خوٗد کے ساتھ گزار کر رات بیتانا چاہتا تھا اور پھر کل سے اس نے وہی روٹین بنا لینی تھی رات ڈیرے پر رکنے والی یہ اچھا تھا ورنہ روم میں رہنا اس کے لیے خاصا مشکل تھا۔

ارشک ضرغام کو روم سے جاتے دیکھ کر بے چین ہوئی تھی لیکن وہ اسے روکتی کیسے وہ اس پل اس کے جانے کا سن کر کافی بے چین ہو گئی تھی۔

وہ اُس کو روکنا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ ضرغام نہ جائے نجانے کیوں اسے جاتے ہوئے وہ دیکھ نہیں پا رہی تھی آنکھیں تھیں کہ برسنے کو تیار تھیں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اپنی حالت ۔

ضرغام خان نے پیچھے دیکھا تو ارشک کی بے چین شکل اسے پریشان کر گئی تھی کیا وہ ضرغام کے جانے سے پریشان تھی ضرغام کا دل خوش فہم سا ہوا تھا لیکن نہیں اب وہ کسی خوش فہمی میں نہیں پڑنے والا تھا ارشک کی طرف سے تو اب وہ مکمل ہی مایوس ہو چکا تھا کہ شائد ہی اب وہ اُس کو معاف کرتی۔۔۔

اب ضرغام بھی اسے فورس نہیں کرنے والا تھا ویسے بھی رشتے دلوں کے ہوتے تھے شاید اتنے عرصے میں وہ ارشک کے قریب رہتے بھی اسے اپنی طرف مائل نہیں کر سکا تھا تبھی تو وہ ابھی تک

ضرغام کے قریب آنے سے ہچکچاتی تھی یا شاید وہ ایسا چاہتی ہی نہیں تھی ضرغام بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

ہاں وہ انتظار کر سکتا تھا لیکِن کوئی حد تو مقرر ہوتی کہ کتنا عرصہ اسے انتظارِ کرنا تھا وہ تو اُسے معاف کرنے کے لیے تیار ہی نہیں تھی۔

وہ ضرشک کے کاٹ کے قریب جاتے اُسے پیار کرنے لگا اپنے بیٹے پر اس وقت اُسے ٹوٹ کر پیار آ رہا تھا وہ اس پر اس وقت اپنا پیار ظاہر کر کے اس کی نیند خراب نہیں کر سکتا تھا سو تبھی تو وہ اس کے رخساروں کو سہلاتے ہوئے باہر جانے کے لیے مڑا تھا لیکن سامنے ارشک کو دیکھتے اسے کرنٹ لگا تھا۔

کچھ کہنا ہے؟؟"وہ اپنے ٹروزار کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے "
ریلیکس سا کھڑا ہو کر اُسے دیکھنے لگا جو ہاف بلیو کلر کے ڈھیلے سے
ٹروزار اوٗر بلیو کلر کہ شرٹ جو اسے کافی کھلی تھی بکھرے ہوئے
بالوں کے ساتھ ضرغام کا دل دھڑکا گئ تھی ۔

آپ آپ۔۔۔کہاں جا۔۔۔۔۔رہے ہیں۔۔۔۔"انگلیاں چٹخاتے "
ہوئے وہ سر جھکائے پوچھنے لگی تھی وہ بھلے بدل چکا تھا شادی جن
بھی حالات میں ہوئی تھی کافی کچھ تبدیل ہو چکا تھا لیکن ارشک اوٗر
ضرغام کے درمیان ویسا کچھ نہیں ہو پایا تھا جو ایک نارمل کپل میں
ہوتا ہے ارشک آج بھی ضرغام سے ویسے ہی جھجھکتی تھی جیسے
پہلے جھجھکتی تھی اُس سے بات کرنے کی نہ پہلے ارشک خود میں

ہمت پاتی تھی اور نہ ہی اب اس کے لیے ضرغام سے چند ضروری باتیں کرنا بہت مشکل ہوتا تھا۔

"ضرغام نے پیشانی پر چپکے گیلے ؛!کیوں۔۔۔تم کیوں پوچھ رہی ہو بال اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ارشک کے سراپے کو نظروں کے فوکس میں رکھا تھا۔

"وہ اتنی آہستہ آواز میں بولی تھی کہ اگر ۔۔۔آپ نہیں جائیں ضرغام خان اس کے پاس اتنے قریب نہیں ہوتا تو وہ شائد وہ سن نہیں پاتا کہ ارشک کیا کہہ رہی تھی۔

کیوں۔۔۔"وہ اب کی بار ارشک کے قریب ہوا تھا مزید ارشک " کی دھڑکنوں نے شور پکڑا تھا وہ اپنے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے اپنی آنکھیں میچتے خوُد کو بولنے کے لیے تیار کر رہی تھی۔۔

اپنے منہ سے کیسے کہتی اُسے پہلے وہ خود قریب آ رہا تھا تو ارشک نے اسے منع کر دیا تھا اب خود سے یہ سب بولنا اسے بہت اکورڈ لگ رہا تھا لیکن وہ مزید کسی گناہ کا بوجھ اپنے سر نہیں لے سکتی تھی وہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ اسے یہ خیال پہلے کیوں نہیں آیا کیا وہ اب تک اپنے فرائض سے منہ موڑے ہوئے تھی نو ضرغام نے شادی کے شروعاتی دنوں میں کیا وہ اس کا اپنا ظرف تھا لیکن جو ارشک کر رہی تھی وہ بھی تو ٹھیک نہیں تھا۔

ہاں ضرغام سے اختلافات اپنی جگہ پر تھے رہنے تھے شاید ساری زندگی رہتے لیکن وہ اس کے حق اسے دینے والی تھی یہ سوچ چکی تھی ارشک ۔

وہ میں آپ۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو بار بار پیچھے کرتے ہوئے کنفیوژ " تھی کیسے کہتی اُسے ضرغام خان پل بھر میں کچھ دیر پہلے والی ساری باتیں بھول چکا تھا وہ بار بار بھی خود سے دور کرتی ضرغام کہاں اس سے دور رہ سکتا تھا۔

ارشک"!!ضرغام نے پوکٹ سے ہاتھ نکالتے ہوئے ضرغام نے " ارشک کی ٹھوڑی پکڑ کر اوپر کی تھی اس کی سرمئی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈالے جیسے وہ پل بھر میں اس کی آنکھوں میں پنپتے جذبات دیکھ چکا تھا۔۔لیکن یہ کیسے ممکن تھا وہ پہلے اسے خود

سے دور کر رہی تھی ارشک نے خود ہی تو بولا اور ایک دم سے ارشک کا بدلا ہوا رویہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ اس کے ساتھ فزیکل ہونے کے تیور تھی ضرغام کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا ارشک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ کئی پل کچھ بول نہیں سکا تھا شائد اُسے شوکڈ لگا تھا کیا ارشک اُسے معاف کر چکی تھی دل نے سپنڈ پکڑی تھی وہ آگے کو جھکتے ارشک کی جبینِ چوم چکا تھا ارشک نے ضرغام کی سفید ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا۔

ضرغام کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں اسے لگا تھا کہ اس کے دھتکارنے پر ضرغام اس بات کو انا کا مسلہ بنا لے گا اُس کے ساتھ زبردستی کرے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

بہت سی سوچیں ارشک کے دماغ میں چل رہی تھیں جن کو دور جھٹکتے وہ ضرغام کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی پہلی بار تھا ارشک ضرغام کی آنکھوں میں ایسے دیکھ رہی تھی وہ بہکنے لگا ضرغام نے نرمی سے ارشک کے لبوں پر لب رکھے تھے۔

ارشک کے لمحے جیسے تھمے تھے ضرغام کے لبوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس کرتے وہ نرمی سے ارشک کے لبوں سے لب پیوستے کیے اُس کی سانسوں کو انہیل کرنے لگا تھا۔

ارشک کی دھڑکنیں اتنی تیز ہو گئی تھیں کہ اُسے اپنا دل ہتھلی پر دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا ضرغام خان کے ہونٹوں کا لمس اسے اپنے لبوں پر محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

ضرغام خان کے ہاتھ آہستہ آہستہ ارشک کی پشت کو سہلا رہے تھے اوٗر خود وہ ارشک کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے سرکتے جا رہے تھے ارشک کی تیز سے تیز تر ہوتی دھڑکنیں ضرغام کی مدہوشی میں اضافہ ہو رہا تھا وہ اُسے پیچھے بیڈ پر گرائے اس پر جھکا تھا لیکن لبوں کا تسلسل اس نے نہیں توڑا تھا۔

ضرغام کے ہاتھ اب بے باکی سے ارشک کے وجود کو سہلا رہے تھے وہ ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی۔

ضرغام نے ارشک کے لبوں کو اپنے لبوں کے درمیان میں لاتے زور سے چوما تھا اوٗر ارشک کو اب اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں کیونکہ ضرغام کے لمس میں شدت تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔

وہ کئی لمحے اس کی سانسوں کو پیتے رہا اوٗر پھر ارشک کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے پیچھے ہوا تھا ارشک کے چہرے پر پھیلا گلال اس کے ریڈ چیکس اسے اتنے اٹریکٹ کر رہے تھے کہ وہ بے اختیار ارشک کے رخساروں پر لب رکھ گیا تھا۔

ارشک کی حالت غیر ہوئی تھی اس پل وہ اس کے سلگتے لبوں کے لمس پر خوٗد میں سمٹی تھی ایک تپش سی اسے ضرغام کے لمس سے محسوس ہوئی تھی جیسے وہ نجانے کتنے عرصے سے بے تاب تھا اس وجود کو چومنے کے لئے ۔۔

وہ ارشک کو بیڈ پر سیدھا لٹائے خود اوپر ہوتے اپنی ٹی شرٹ اتار کر سائیڈ پر پھینکتے ہوئے اپنے پاؤں میں موجود جوتے بھی اتار کر دور پھینک چکا تھا ارشک اس کی بے قراری دیکھ رہی تھی جلدی

سے اپنی شرٹ جو کہ ضرغام کے لٹانے کے چکر میں اوپر ہو چکی تھی اُسے ٹھیک کیا ضرغام اس کی احتیاط پر گہرا مسکرایا تھا ارشک نے پہلی بار ضرغام کو یوں مسکراتے ہوئے دیکھا تھا وہ بھی قربت کے لمحات میں وہ کم ہی ارشک کے سامنے مسکرایا تھا۔۔۔

ضرغام نے ارشک کے پاؤں میں موجود چپل بھی اتار کر دور پھینکی تھی آج تو وہ ارشک کو اپنے ہر ایکٹ سے جھٹکا دے رہا تھا۔

ضرغام خان بے قرار سا ہوتا ارشک کی گردن پر جھکا تھا وہاں اپنے سلگتے لبوں کی مہریں لگاتے لب نیچے بڑھے تھے۔۔۔

وہ ایک پل کے لیے رکا چہرہ اٹھا کر ارشک کو دیکھا جو اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی ضرغام نے اُس کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھی

تھی۔ارشک جو ضرغام کے لبوں کو اپنی گردن سے نیچے بڑھتے ہوئے محسوس کر چکی تھی لیکن ضرغام کے لبوں کی مؤمنٹ اُن کا لمس نا پاتے وہ پٹ سے آنکھیں کھول چکی تھی۔

جب ضرغام کو خود کو دیکھتے پا کر وہ آپنے لبوں کو چبانے لگی وہ کیا سوچ رہا تھا ارشک سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ خود اس کے قریب گئی کیا ضرغام اس بات کی وجہ سے تو یہ سب نہیں کر رہا تھا ارشک گہرے سانس لیتے ہوئے ضرغام کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

ارشک۔۔۔"ضرغام نے اُس کی آنکھ پر لب رکھے تھے کتنا تڑپا تھا "
وہ ان لمحات کے لیے ارشک اپنی مرضی سے اپنا آپ اسے سونپے
گی۔

جی۔۔۔"وہ اس کے پکارنے پر مزید پریشان ہوئی تھی۔"

"اگر تم کمفٹیبل نہیں ہو تو۔۔"

نہیں نہیں میں ٹھیک۔۔۔"وہ سوچے سمجھے بنا ضرغام خان کی "
گردن میں بانہیں ڈال گئی تھی شائد وہ اس وقت اپنے حواس میں
نہیں تھی ورنہ ایسی بے اختیاری اوٗر ارشک یہ ممکن نہیں تھا ضرغام
خان کو وہ آج شوک پر شوک دے رہی تھی ۔

ایسے ارشک کا خوُد کے قریب ہوتا اُسے اس کی نازکی کا احساس دلا گیا تھا ضرغام نے ارشک کا سر واپس سے تکیے پر رکھا اوُر ارشک کی شرٹ کا پہلا بٹن کھولا اور ارشک کی شرٹ کندھوں سے نیچے سرکاتے ہوئے اپنے دہکتے لب رکھے تھے ارشک خود میں سمٹ گئی تھی ضرغام خان کے انداز میں نرمی تھی وہ بہت نرمی سے ارشک کے بکھرے وجود کو سمٹ رہا تھا شرٹ کے بٹن کھولتے اُسے نیچے سرکایا تو نظریں ارشک کی گہرائیوں پر اپنے لبوں کے نشانوں پر پڑی ۔

وہ اپنی آنکھیں میچ گیا تھا کاش کہ وہ ارشک کے ساتھ اس رات یہ سب نہیں کرتا وہ نرمی سے ارشک کی گہرائیوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔

وہ مچلی تھی اسے اپنی گہرائیاں ضرغام کے آنسوؤں سے بھیگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں ۔

وہ نرمی سے اُس کی بیوٹی بون پر بنے زخموں پر اپنے لب رکھ گیا تھا ۔

" آئی ایم سوری میری جان میں اس سب کو واپس نہیں لا سکتا لیکن آئی پرمیس سارے زخموں پر مرہم رکھوں گا۔۔۔۔"ارشک کی دھڑکنوں پر لب رکھتے وہ اس کو جیسے اعتماد میں لینے کی کوشش کر رہا تھا ۔

ارشک نے مشکل سے خود کو کچھ بولنے سے روکا تھا وہ اس پل بس ضرغام کو اس کا حق دینا چاہتی تھی یہ سوچ اس کے دماغ میں تھی۔۔

ضرغام خان ایک ایک کرتے اپنے اوَر ارشک کے درمیان کے سارے پردے گراتے اس میں شدت سے سمایا تھا کہ ارشک نے ضرغام کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔وہ رات آہستہ آہستہ سرک گئی تھی ارشک اوَر ضرغام خان اس رات ایک ہو گئے تھے ضرغام خان نے بہت محبت اوَر نرمی سے ارشک کو سمٹا تھا وہ اُس کی بانہوں میں بکھری تھی۔۔۔

ضرغام خان نے اپنے لبوں کی مہر ارشک کے ہر حصے پر لگائی تھی اوَر اب صبحِ کی اذان کے وقت ضرغام نے اُس کی نیند کی خماری سے بھری آنکھیں دیکھتے اُسے سونے کی اجازت دی تھی۔۔۔

ضرغام کا دل کہاں بھرا تھا لب ابھی تک پیاسے تھے وہ پھر سے ارشک کو شدت سے محسوس کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی حالت کا خیال کرتے وہ خوَد کو مشکل سے روکے ہوئے تھا۔

ارشک کو اپنی شرٹ پہناتے ہوئے وہ اس کو بانہوں میں بھرے ہوئے آنکھیں موند گیا تھا۔

•••••

ابر شم روم میں بیٹھی تھی ابھی تک اُس نے چینج نہیں کیا تھا وہ جہاں پہلی بار آئی تھی اپنا کوئی سامان بھی نہیں تھا پاس وہ بیڈ پر بیٹھی تھی ایک تو اسے تعزیز پر غصہ آیا ہوا تھا جو اسے چھوڑ کر اپنے کزنز کے ساتھ گپیں لگا رہا تھا۔

اور وہ یہاں بیٹھی ہوئی کمرے کی خالی دیواروں کو دیکھ رہی تھی روم تو کافی بڑا اوٗر پیارا تھا ہر چیز فریش تھی لیکن ارشک کو اپنے ڈریس کا مسلہ تھا وہ اون لائن ایک دو ڈریسز آرڈر کر چکے تھی لیکن رات کو ڈالیوری میں بھی کافی مشکل ہوتی تھی۔

اوپر سے یہ گاؤں تھا وہ ایسے ہی تکیہ گود میں رکھے ہوئے اپنے ناخن کتر رہی تھی۔

جب تعزیز روم کا دروازہ کھول کر اندر آیا تھا ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھا جسے اس نے صوفے پر رکھا تھا اؤر خود وہ اپنا کوٹ اتار کر سائیڈ پر رکھ چکا تھا ابرشم کی نظر تعزیز پر پڑی تو تیزی سے بیڈ سے اٹھتے وہ تعزیز کے قریب آئی تھی۔۔

"یہ آپ نے آرڈر کیا تھا؟؟"وہ شاپنگ بیگ کی طرف اشارہ کر رہا تھا ابرشم نے ایڈریس پر نیم تعزیز کا لکھا تھا اب اتنی رات کو وہ خود دروازے پر جا کر آرڈر ریسیو کرنے جاتی تو بہت عجیب لگتا۔

"یک لفظی جواب دیتے وہ بیگ اٹھا کر ڈریسنگ روم میں ہاں۔۔۔ چلی گئی تھی لیکن اندر جاتے اُس نے اتنی زور سے دروازہ بند کیا تھا کہ تعزیز نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے بغور ڈریسنگ روم کے دروازے کو دیکھا تھا مطلب پارہ ہائی تھا۔

اتنا تو اسے پتہ پہلے ہی چل گیا تھا جب اس نے ابر شم کا میسج دیکھا تھا کہ اس کا موڈ خراب ہے لیکن اس قدر یہ اسے اندازہ نہیں تھا اوپر سے اب تعزیز کو خیال آیا تھا کہ یہاں ابر شم کی ضرورت کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے مسلسل ڈریسنگ روم کے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

ایک تو اسے پتہ تھا کہ ابر شم یہاں رہنے کے لیے راضی نہیں تھی وہ اس کی وجہ سے مانی یہاں رہنے کے لیے اوپر سے وہ خود لیٹ آیا تیسرا ابر شم اکیلی رہی یعنی اس کی ناراضگی بجا تھی۔

وہ شاور لینے چلا گیا اسے منانے میں کافی انرجی سرف ہونی تھی سو وہ شاور لیتے ٹروزار پہن کر روم میں واپس آیا تبھی ابرشم بھی ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔۔۔

تعزیز جو اپنے دھیان میں تھا ابرشم پر نظریں گئی تو وآپس پلٹنا ہی بھول گئی تھیں وہ ریڈ کلر کی نائیٹی میں تھی گاؤن کی ڈرویاں باندھ رہی تھیں لیکن تعزیز کی طرف اس نے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ اُس کی طرف دیکھے بغیر اپنے بالوں کا جوڑہ بنائے بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

تعزیز نے اُسے اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے شرٹ لیس سینے میں آ سمائی تھی۔

"تعزیز یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ اُس کا ہاتھ جو وہ حصار کی صورت میں ابرشم کے گرد حائل کر چکا تھا اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن ناکام رہی ۔

"بدتمیزی کرنے کے سارے رائٹس ہیں میرے پاس ڈیئر میم جی۔۔۔"وہ ابرشم کے رخساروں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے مسکرایا تھا۔

تعزیز کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا وہ پہلے ہی تعزیز کی حرکتوں پر برہم تھی اوپر سے تعزیز کا مسکرانا وہ اس کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑتے ہوئے اُسے خود سے دور دھکیل چکی تھی۔

"ہاں سارے رائٹس ہیں تمھارے پاس۔۔۔"ابر شم نے اُس کے بالوں کا نقشہ خراب کرتے ہوئے دانت پیستے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔

"یار یہ کیا آپ نے۔۔۔"وہ اپنے گیلے بالوں کا حلیہ دیکھتا تاسف سے بولا تھا۔

"وہی جو تم نے شام سے میرے ساتھ کیا ہوا ہے کب سے انتظار کر رہی تھی لیکن تم تو جیسے مجھے بھولے بیٹھے تھے وہاں اپنے کزنز کے ساتھ باتیں کرتے تھیں تمہارا خیال تک نہیں آیا ناں۔۔۔"وہ

غصے سے غرائی تھی تعزیز خان ابر شم کے اس قدر غصے پر پریشان ہوا تھا اس نے سوچا تھا وہ ابر شم کو آسانی سے ہیڈل کر لے گا لیکن یہ تو اس کے لیے خاصا مشکل ہو رہا تھا ابر شم اس کی باتوں کو سن کہاں رہی تھی وہ تو بس اپنا غصہ نکال رہی تھی تعزیز پر۔

یار سب تھے وہاں کیسے آتا میں۔۔۔؟؟"!تعزیز نے اپنا مسلہ بیان " کیا۔

تم کہہ سکتے تھے میری بیوی اکیلی ہے نئ جگہ ہے وہ اکیلی کمفٹیبل " نہیں ہو گی مُجھے جانا ہے اس کے پاس لیکن نہیں تم نہیں آئے میں کتنا انتظار کر رہی تھی لیکن اب یہاں سے جاؤ۔۔۔"وہ بیڈ کی طرف چلی گئ تھی تعزیز نے بئرڈ سہلائ تھی معاملہ گمبھیر تھا۔۔۔۔

مجھے لگا آپ سب لڑکیوں کے ساتھ ہوں گی لیکن آگر مُجھے پتہ "
ہوتا کہ ایسے شدت سے آپ کو میرا انتظار تھا تو پہلی فرصت میں
آپ کے پاس ہوتا۔۔۔"اسے نرمی سے منانے کی کوشش کی لیکن
کوئی ےسئفہ نہیں ہوا ابرشم پر جیسے کسی بات کا اثر نہیں ہوا تھا۔

جھوٹ تم جان بُوجھ کر نہیں آئے!!اب بھی جاؤ۔۔۔"وہ اُسے "
دروازے کی طرف دھکیل چکی تھی۔

آپ مُجھے روم سے نکلنے کا کہہ رہی ہیں؟"!وہ بے یقینی سے پوچھنے "
لگا تھا ابرشم نے فوری ہاں میں سر ہلایا تھا کہ جی میں کہہ رہی ہوں
جاو جہاں سے۔

نہیں یار یہ نہیں کریں سب کیا سوچیں گے میں روم سے باہر روم "
کے آندر لے کر جو لڑائی کرنی ہے کریں میں آپ کی ہر بات کا
جواب دوں گا۔۔۔"وہ ابر شم کے قریب جاتے بولا جو اس ریڈ نائیٹی
میں تعزیز کے سارے جزبات بھڑکا چکی تھی ۔

میں لڑائی کر رہی ہوں تعزیز؟؟تمہیں میں لڑاکا عورت لگتے ہوں "
بتاؤ مجھے بھلا ایک تو خود لیٹ آئے ہو اوٗر اب مجھ سے بحث کر
رہے ہو اوٗر یہاں تک بات ہے تمہاری روم سے باہر جانے والی وہ
کینسل لیکن تم میرے ساتھ بیڈ پر نہیں سو سکتے سمجھے۔۔۔"وہ بیڈ پر
لیٹتے ہوئے جان بوجھ کر اپنی نائٹی کا گاؤن ریمو کرتے سائیڈ پر رکھ
چلی تھی۔

تعزیز ابر شم کی حرکتیں دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا وہ کیوں کر رہی تھی یہ سب کچھ یقینا وہ تعزیز کو تڑپنا چاہتی تھی کہ اس نے لیٹ آ کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔

میں نے عورت نہیں کہا آپ کو اور لڑاکا تو بالکل بھی نہیں کہا " اب آپ خود ہی بات کو بڑھا رہی ہیں میم۔۔۔"وہ اس وقت شدید ذچ ہو رہا تھا ابر شم کے قریب جانے کی خواہش میں آنکھوں کے ڈورے سرخ ہو چکے تھے لبوں کی پیاس بڑھ چکی تھی۔

اوٗر اب ابر شم کو گاوٗن کے بغیر نائیٹی میں دیکھتے اُس کے جزبات بھڑکے تھے مگر ابر شم اس پل اُس سے شاید بحث کر بھی اس لئے رہی تھی کہ وہ اُس کے قریب نہ آئے تعزیز کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

نہیں تم نے نام لیا ایک تو میں کب کی بور ہو رہی ہوں اور تم "
لیٹ آئے ہو اوپر سے مجھ سے بحث کر رہے ہو بہت برے ہو تم
تعزیز۔۔۔"وہ کمفٹر کھینچتے اپنے وجود کو اس میں گم کر چکی تھی۔

تعزیز بیرڈ سہلاتے ہوئے ابرشم کی ہر حرکت دیکھ رہا تھا وہ یہ کیوں
کر رہی تھی تعزیز اچھے سے جانتا تھا تاکہ وہ اس کے قریب نہ جا
سکے اس کو اپنی لو ریتی آنچ سے جھلسا ہی نہ سکے ۔

صاف صاف کہہ دیں؟؟"انداز میں سرد پن سا آ گیا تھا جسے "
ابرشم نے بھی نوٹ کیا تھا وہ اپنی نائیٹی کی سٹرپ کندھوں پر ٹھیک
کرتی اُس کو دیکھنے لگی افف اس کی دودھیا گردن تعزیز نے بیرڈ
سہلاتے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔

بہتر تھا کہ وہ خود بھی زرانیل اور عالمیار کے ساتھ ہی واپس آنے کی بات کرتا لیکن اسے لگا تھا کہ ابرشم کہاں ایسا ری ایکشن دے گی پر وہ غلط تھا ابرشم تو فل فام میں تھی اور اب اوپر سے نائیٹی ۔

کیا کہہ دوں۔۔"وہ کچھ تو سمجھ رہی تھی لیکن سمجھ کر بھی انجان " بن رہی تھی۔

یہی کہ میں آپ کے قریب نہ آؤں کم سے کم اتنی بحث کا ٹائم تو " بچ جائے گا۔۔۔"وہ چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا تھا اپنا والٹ گھڑی اؤر باقی چیزیں سائیڈ ٹیبل پر رکھی اؤر اُس کے ساتھ لیٹ گیا تھا۔

ابر شم جو تعزیز ست خفگی کا اظہارِ کر رہی تھی اچانک سے اُس کے سیر یس موڈ کو دیکھتے وہ لب چبانے لگی تھی کیا وہ ناراض ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

رئیلی میں یہ چاہا رہی ہوں؟"وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کر رہی " تھی۔

آپ کے انداز سے تو ایسا ہی لگتا ہے"!نظریں ابر شم کی نائٹی کے " ڈیپ نیک پر تھیں گہرائیوں پر اپنے لبوں کے لو بائٹس دیکھتے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ در آئی تھی جسے وہ مہارت سے چھپا گیا تھا۔

تم یوں کہوں نہ میرے قریب نہیں آنا چاہتے ہو؟؟"ابر شم نے "
تعزیز کی باتوں کا اپنا مطلب نکال لیا تھا تعزیز نے سنجیدگی سے اُسے
دیکھا تھا۔

روم میں آیا تو آپ نے بحث شروع کر دی اب روم سے نکلنے کا "
آپ کہہ رہی تھیں ان سب باتوں کا تو ایک ہی مطلب ہے
میم۔۔۔"وہ ابر شم کے چہرے پر پھونک مارتے ہوئے بولا تھا۔

ہاتھ کمفٹر کے اندر ہی ابر شم کی برہنہ ٹانگوں پر پھیرتے ہوئے وہ
ابر شم کے قریب ہوا۔

ابر شم تعزیز کے قریب ہونے پر بیڈ کے کنارے سے جا لگی تھی وہ تو تعزیز سے سچ میں خفا تھی لیکن وہ بھی خفا ہو چلا تھا یہ کہاں کا انصاف تھا اصولاً تو اسے ابر شم کو منانا چاہیے تھا

"تعزیز تم ناراض ہو رہے ہو!!جبکہ میں پہلے سے ناراض تھی تمھیں مُجھے منانا چاہیے لیکن الٹا تم خفا ہو کر بیٹھ گئے ہو۔۔۔"وہ اس بولڈ نائٹی میں کافی ان کمفٹیبل محسوس کر رہی تھی تعزیز کی نظریں اس کو اپنی گہرائی پر محسوس ہو رہی تھیں وہ جس طرح اس کے وجودِ کا جائزہ لے رہا تھا ابر شم کو سرد لہر اپنے وجود میں سرائیت کرتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔

"آپ ناراض ہیں۔۔۔"ہاتھوں نے ہولے سے ابر شم کے رخساروں کو سہلایا تھا ابر شم نے جلدی سے سر ہلایا اور تعزیز نے کمفٹر کھینچتے

ہوئے اُسے پیچھے پھینکا اوُر ابر شم کے اُوپر آیا جو آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی ۔

تعزیز نے ابر شم کے اوپر جھکتے اس کے دائیں بائیں اپنے ہاتھ رکھے کہ وہ لیٹے لیٹے ہی تعزیز کے حصار میں قید ہو گئی تھی ۔

"بہت ناراض ہوں تمہیں میرا خیال نہیں آیا۔۔"تعزیز کے سینے پر اپنی انگلی رب کرتے وہ شکایتی انداز میں بولی تھی تعزیز نے ابر شم کے شکوے پر اس کی ناک سے ناک سہلائی تھی۔

"آپ کا خیال تو کر وقت میرے ساتھ ہوتا ہے۔۔"ناک کی ٹپ پر نرمی سے لب رکھے تھے لیکن ابر شم شاید اتنی آسانی سے ماننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

جھوٹ اگر ہوتا تو میرے پاس آتے۔۔۔"اس کے سینے پر موجود "
براؤن بالوں کو اپنی انگلیوں میں لیتے کھینچا تو وہ اُسے گھورنے لگا تھا۔

سوری ناں وہاں سب تھے تو وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا اؤر "
ضرغام آنے ہی نہیں دے رہا تھا وہ تو دادا جان آئے اؤر اُنہوں
نے سب کو کمرے میں بھیجا کہ رومز میں جاؤ تم لوگوں کی بیویاں
انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔"وہ اب کی بار معذرت کر رہا تھا۔

ضرغام بھائی کو ارشک کے ساتھ زیادہ وقت گزرنا چاہیے تاکہ ان "
کی آپسی معاملات ٹھیک ہو جائیں اؤر وہ راتوں کو کمرے میں ہی
نہیں آتے ہیں۔۔۔"ابرشم نے اچانک سے ارشک کے حوالے سے
بات کرنی شروع کی تو تعزیز کے چہرے پر سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی ہے۔۔۔"وہ نرمی سے واران کر رہا "
تھا جس پر ابرشم نے سر ہلایا تھا۔

پر میں تم سے ابھی تک ناراض ہوں۔۔۔"وہ اپنی ناراضگی جتاتی "
ہوئی دوسری سمت کروٹ بدلنے لگی لیکن تعزیز نے اُسے ایسا کرنے
نہیں دیا تھا۔

یار سوری تو کر رہا ہوں مان جائیں یا پھر کیا چاہتی ہیں اپنے انداز "
میں سوری کروں آپ کو اور وہ آپ سے برداشت نہیں ہو
گا۔۔۔"وہ معنی خیز انداز میں بولتے ابرشم پر جھکا ہی ایک بے باک
حرکت کر گیا تھا۔

ابر شم کے چہرے پر سرخی پھیلی تھی وہ تعزیز کو گھور بھی نہیں سکی تھی جو اب رومانٹک موڈ میں آ رہا تھا اوٗر اگر وہ ابر شم پر حاوی ہوتا تو وہ صبحِ تک اُسے سونے نہیں دیتا۔

سین جاری ہے۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 151

•••••

تعزیز نہیں یہ سب نہیں مجھے نیند آ رہی ہے"!!وہ تعزیز کی "
نظروں میں خوُد کے لیے جذبات دیکھتے نظریں چرا گئی تھی اس
وقت وہ کم سے کم تعزیز کی شدتیں سہنے کی متحمل نہیں تھی ۔

پر تعزیز تو ابرشم کے اس نظر انداز سے تلملایا تھا وہ تو ابرشم کی
رضامندی سے اُس کے قریب جانا چاہتا تھا لیکن وہ تو صاف صاف
انکار کر رہی تھی۔

آپ کی نیند بھگا دوں گا ڈونٹ وری۔۔۔"نائیٹی کی سٹرپ میں "
انگلیاں الجھاتے ہوئے ابرشم کی گردن پر جھکتے وہاں اپنا پرشدت
لمس بکھرتے ہوئے وہ اُس کو پل بھر میں ہی بوکھلانے پر مجبور کر
گیا تھا تعزیز کے لبوں کا لمس اب ابرشم کی حدود سے نیچے سرکتا
ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ گھبرائی سی مسلسل انکارِ کر رہی تھی ۔

نہیں تعزیز میں تھک گئی ہو آج۔۔۔"اسے فحال تھکن والا بہانہ "
مناسب لگا تھا لیکن وہ سن کہاں رہا تھا تعزیز خان کے لیے اس پل
تو ابر شم کے بدن کی خوشبو اس پل خوُد کے حواسوں پر چھاتی ہوئی
محسوس ہوئی تھی۔

میں بھی میری تھیں سمٹ لیں خوُد میں۔۔۔"بھاری گھمبیر آواز "
ابر شم کو سنائی دی تو وہ تعزیز کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس
کی آنکھوں میں نظر آتی خوُد کی طلب سے نظریں چرا گئی تھی۔

"لیکن۔۔۔"

ششش جسٹ فیل میں میم۔۔۔"وہ اُسے جان بُوجھ کر اسے میم کہہ"
رہا تھا جبکہ بھی تعزیز کو ابر شم کو ابر شم کو تنگ کرنا ہوتا وہ ایسے ہی
میم جی کہتا تھا جس پر ابر شم ہمیشہ ہی برا منا جاتی تھی ۔

تعزیز۔۔۔"وہ تعزیز کے کسرتی وجود سے نظریں چرا گئی تھی آج تو"
جیسے اسے حد سے زیادہ جھجک محسوس ہوئی تھی تعزیز سے یہ کمرہ
اوٗر تھا ابر شم کو کہیں اور مشکل سے نیند آتی تھی اوپر سے یہ سب
وہ بھی کسی اور جگہ وہ شاید کمفٹیبل نہیں تھی۔۔۔۔

جی جانِ تعزیز۔۔"خمار بھرا انداز وہ کچھ نہیں بول سکی تعزیز کے "
ہاتھوں نے بے باکیاں شروع کی تھی ہاتھ ابر شم کی بیوٹی بون پر
تھے وہ خود میں سمٹ رہی تھی جیسے اس پل وہ سب فاصلے مٹانے
کے در پر تھا ابر شم کے لیے تعزیز کا لمس سہن نہیں ہو پا رہا تھا

مقابل کی گرم سانسوں سے اُسے اپنا سینہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ نائیٹی کو ابر شم کے وجود سے الگ کرتے خود کو بھی ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

ابر شم کی بند آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے وہ اس کی دھڑکنوں پر ایک بے باک جسارت کر گیا تھا ابر شم کا سارا خون جیسے اس کے چہرے پر آ گیا تھا وہ سرخی تعزیز کو بہت بھلی گئی تھی وہ اس کے رخساروں پر لب رکھتے ہوئے ٹھوڑی کو بھی چوم گیا تھا۔۔۔۔۔

تعزیز یہ جگہ مُجھے صحیح نہیں لگ رہی۔۔۔"اس سے پہلے کہ تعزیز " اس کی گہرائیوں میں اترتا وہ تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈالے وہ منمناتی ہوئی بولی تھی ۔

کیوں کیا ہوا؟؟"تعزیز کے لہجے میں فکر مندی تھی ۔"

ہمارا روم نہیں ہے یہ"!اسے احساس دلانا چاہا تھا جس پر وہ ابر شم "
کو دیکھنے لگا یقینا وہ یہ سب اس لئے کر رہی تھی کہ وہ اس کے
قریب نہ آ سکے ۔

تعزیز نے آنکھیں میچتے ہوئے اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پایا تھا
وہ ابر شم کی رضامندی کے بغیر سے تو اس کے قریب نہیں آ سکتا
تھا ۔

وہ ابر شم پر سے ہٹتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا تھا کمفٹر کھینچ کر اپنے
سینے تک اوڑھتے ہوئے وہ آنکھیں موند گیا تھا ابر شم کرنٹ کھا کر
اٹھی تھی یہ تو نہیں چاہا تھا اس نے وہ تو بس یہ چاہتی تھی کہ تعزیز

آج کی رات یہ سب نہیں کریں نئ جگہ کی وجہ سے وہ جو تھوڑا بہت گھبرا رہی تھی ۔

تعزیز اُسے بانہوں میں بھرتے اس کی گھبراہٹ دور کرے لیکن جہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا تھا وہ ناراض ہو گیا تھاآ ابر شم کو پسینہ آیا تعزیز کی ناراضگی کس قدر سوہان روح تھی یہ تو وہ اچھے سے جانتی تھی ہمت نہیں تھی اس میں تعزیز کی ناراضگی برداشت کرنے کی۔۔۔

وہ کچھ پل تو تعزیز کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہی تعزیز کو ابر شم کی نظریں اپنی پشت پر محسوس ہوئی تھیں لیکن وہ اگنور کر گیا تھا وہ کیوں اسے خود کے قریب نہیں آنے دے رہی تھی یہ بات تعزیز کو بہت پریشان کر رہی تھی وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ

ابر شم کسی بھی وجہ سے اُسے خوُد کے قریب آنے سے روکے وہ ہمیشہ کے اتنے قریب رہنا چاہتا تھا کہ وہ سانس لے تو اسے اپنی سانسوں سے تعزیز کی مہک آئے لیکن اب کی بار تو ابر شم نے اُسے صاف صاف ہی کہہ دیا کہ وہ اس روم میں اس کے قریب نہیں آ سکتا۔

تعزیز۔۔۔"ابر شم زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکی تھی وہ تعزیز کے" کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے اسے ہولے سے مخاطب کر رہی تھی پر وہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہوئی جب تعزیز نے اُس کا ہاتھ جھٹکا وہ بے یقین سی ہوئی تھی تعزیز اوُر ایسے اس کا ہاتھ جھٹک دے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

سو جائیں نیند پوری کریں اپنی"!!سرد برفیلا لہجہ ابرشم کو کپکپانے پر"
مجبور کر گیا تھا۔

تعزیز نہیں میں بس۔۔۔"وہ تعزیز کا وضاحت نہیں دے پا رہی "
تھی۔

کیا۔۔۔؟؟"وہ یکدم سے سیدھا ہوا تو ابرشم اس کے سینے سے "
ٹکرائی ابرشم کی گہرائیاں تعزیز کے جذبات کو مزید سلگا گئی تھی وہ
لب بھینچ کر ابرشم کو دیکھنے لگا روم میں اندھیرا تھا لیکن وہ پھر بھی
. ابرشم کے چہرے کو دیکھنے لگا

تعزیز پلیز مجھ سے خفا مت ہو میں چاہتی ہوں آج ہم۔ایک "
دوسرے سے باتیں کریں یہ سب تو روز ہی کرتے ہیں اوٗر کل جب

ہم اپنے روم میں ہونگے تو ائی پرمس میں خوُد تمھارے قریب آؤں گی پر ابھی نہیں۔۔۔"وہ اپنے حلیے کا احساس کیے بغیر تعزیز کے سینے سے لگی تھی ۔

" یو نو واٹ میم جگہ سے فرق نہیں پڑتا ہے آپ کو بس مجھ سے مطلب ہونا چاہیے آپ کو کمفٹیبل فیل کروانا میرا کام ہے لیکن شائد آپ کو یہ بات قابلِ برداشت نہیں کہ میں آپ کے قریب آؤں ابھی۔۔۔"وہ تلخ ہوا تھا ابرشم نے بے ساختہ تعزیز کی بات پر نفی میں سر ہلایا تھا .

" نہیں تعزیز بالکل بھی نہیں میرے لیے تم اہم ہو سب سے زیادہ خود سے بھی زیادہ۔۔۔"وہ اس کے الزام پر تڑپ ہی تو گئی تھی

تعزیز کی گردن میں چہرہ چھپایا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے کی کوشش کی تھی ۔

پر تعزیز نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ اپنا چہرہ پیچھے کر گیا تھا وہ بے یقینی سے تعزیز کو دیکھنے لگی جو اب اسے نرمی سے خود سے الگ کر چکا تھا۔

میں کمفٹیبل نہیں ہوں۔۔۔"ابر شم کی بات اسے لٹاتے وہ پھر " سے بیڈ پر لیٹ گیا تھا ابر شم منہ کھولے اُسے دیکھ رہی تھی وہ ایسا کچھ بولے گا کہاں سوچا تھا ابر شم نے لیکن وہ تو اسے نظر انداز کر گیا تھا ابر شم سلگی تھی۔۔

تعزیز اٹھو۔۔۔"وہ اسے پھر سے جگانے لگی لیکن کوشش بے بیکار "
گئی اس کی کیونکہ وہ ایک بار سے ابر شم کا ہاتھ دور جھٹک چکا تھا۔

آپ کیوں چاہتی ہیں کہ میں آپ کے ساتھ زبردستی کروں آپ "
کمفٹیبل فیل نہیں کر رہی تھیں پہلے تو اب ان حرکتوں کا کیا
مطلب سونے دیں مُجھے۔۔۔"وہ اس کو خود سے دور کرتے اپنے
چہرے پر تکیہ رکھ گیا تھا ابر شم کی گرے گرین آنکھیں آنسووں
سے بھری تھیں وہ یہ کرے گا ابر شم کے ساتھ وہ سوچ بھی نہیں
سکتی تھی ۔

تعزیز تو آنکھیں موندے لیٹا رہا لیکن ابر شم کو جب کچھ سمجھ نہیں
آیا تو وہ تعزیز کی شرٹ جو سائیڈ پر پڑی تھی اُسے اٹھا کر پہنتے
ہوئے باتھ روم چلی گئی تھی۔۔۔۔

شاور آون کرتے وہ اتنی ٹھنڈ میں بھی شاور لینے لگی تھی تعزیز کی شرٹ اس کے گھٹنوں تک آ رہی تھی بال بھی اب تو ابر شم کے کافی بکھرے ہوئے تھے لیکن جہاں پرواہ کسے تھی ۔

وہ اپنے بالوں کو جھنجھوڑ چکی تھی شاور کا پانی اس کے چہرے سے ہوتا نیچے گردن پر بہہ رہا تھا وہ اُس وقت خود کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی اُسے تعزیز کو خود سے دور کرنے کی لیکن وہ بھی تو ابر شم کی کنڈیشن نہیں سمجھ رہا تھا اپنی طلب سے مطلب تھا اُسے ابر شم کا کیا وہ رونے لگی تھی چہرے کو ہاتھوں میں تھامے وہ اپنے آنسوؤں کو اس وقت پانی میں ملتے بہتے دیکھ رہی تھی ۔

وہ نجانے کتنی دیر کھڑی رہی شاور کے نیچے جب کلک کی آواز سے دروازہ کھول کر تعزیز اندر آیا تھا وہ پوری طرح سے خوٗد میں گم تھی۔

تعزیز کے چہرے پر سرد تاثرات تھے ایک تو وہ اُسے خود ہی خود سے دور کر چکی تھی اوٗر اب ایسے رات کو شاور لینے کی کیا ضرورت تھی۔

"کیوں سوگ منا رہی ہیں اب جہاں؟؟"جبکہ یہ سب آپ نے خود ہی چاہا ہے اب ایسے شو کیوں کر رہی ہیں جیسے یہ میری غلطی ہے؟"وہ سینے پر بازو باندھے سرد انداز میں بولتے ابرشم کو پیچھے مڑنے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ اپنے چہرے پر بہتے پانی کو صاف کرتے تعزیز کو دیکھنے لگی تھی جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ابر شم کو اس پل اپنی شرٹ میں جو پانی سے بھیگی ابر شم کے بدن سے چپکی ہوئی اس کے نشب و فراز عیاں کر رہی تھی ابر شم کی ٹانگوں پر بہتا پانی اس پل لائٹ کی روشنی میں چمک رہا تھا وہ گہرا سانس لے سکا تھا۔

تعزیز اب تم بات کو غلط رنگ دے رہے ہو میں نے بس یہ کہا " کہ میں اس وقت ایسا نہیں چاہتی تم نے تو اس بات کو ہی ایشو بنا لیا کیا میری مرضی کوئی معنی نہیں رکھتی ہے۔۔۔"وہ تعزیز کی طرف پیٹھ کر گئی تھی ابھی تک شاور آون تھا اوٗر تعزیز چلتے ہوئے ابر شم

کے قریب آیا تھا جس کی بات پر وہ اپنے غصے کو مشکل سے کنٹرول کر سکا تھا۔

"میں نے سیریلی میم۔۔۔؟؟"وہ بے یقینی سے بولا تو ابرشم نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں تم نے کیا ضرورت تھی اتنا آوور ری ایکٹ کرنے کی جبکہ بات صرف ایک رات کی تھی۔۔۔"تعزیز اب ابرشم کے قریب پہنچ گیا تھا وہ ابرشم کی پیٹھ کو اپنے سینے سے لگاتے شاور آف کر چکا تھا لیکن پھر بھی وہ کافی حد تک بھیگ چکا تھا۔

"میں سو گیا تھا آپ اٹھ کر آئی ہیں یہاں شاور کے نیچے اوئر ایسے سوگ منانے کا مطلب؟"!آواز میں ابھی تک سرد انداز موجود تھا .

تم بہت برے ہو تعزیز۔۔۔"وہ تعزیز کی طرف مڑتے اس کے "
سینے پر مکے مارنے لگی تھی لیکن وہ لاپرواہ بنا اس کی طرف دیکھتا رہا
تھا۔

میں بہت برا ہوں۔۔۔"تعزیز نے اعتراف کیا تھا۔"

صرف اپنی طلب سے مطلب تھا تمہیں۔۔۔"ابر شم نے س"

. اس کے سینے پر جھکتے دانت گاڑے تھے وہ اسے گھورنے لگا تھا

اب یہ سب کرنے کا کیا مطلب۔۔۔؟؟"وہ جھنجھنا سا گیا تھا ابر شم "
نے ناک سیکھرتے ہوئے اُسے دیکھا تھا اوَر پھر ایڑیاں اوپر کرتے
وہ تعزیز کا چہرہ آپنے ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر اپنے لب
رکھ گئی تھی تعزیز کو کرنٹ سا لگا تھا ابر شم کے لبوں کو وہ پل بھر

میں ہی قید کر گیا تھا اس کو اوپر اٹھائے وہ اپنے ساتھ لگا گیا تھا اور شدت سے اُس کی سانسوں کو پینے لگا ابر شم جو محض اس کے لبوں کو چھوتے پیچھے ہونے والی تھی تعزیز کے لمس پر ایک سرد لہر اسے اپنے وجود میں سیر ایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔

لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے ابر شم اس کی طرف دیکھ تک نہیں پا رہی تھی اتنی جھجک اسے محسوس ہوئی تھی۔

تعزیز اُس کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا اوٗر ابر شم نے آنکھیں بند کر دی تھیں ۔

آئی تھینگ مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔"وہ اپنے بالوں میں "
ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا ابر شم کی آنکھوں کی پتلیاں
حیرت سے پھیلی تھیں اسے لگا تھا کہ وہ اُسے منا چکی تھی لیکن وہ تو
جیسے ناراض ہونے کی مکمل ٹھان چکا تھا ابر شم نے اپنے ماتھے کو
سہلاتے ہوئے بے بسی سے دروازے کی طرف دیکھا اب پھر سے
ان کے درمیان یہ سب وہ بالوں کو جھنجھوڑنے لگی تھی ۔

وہ ٹاول کھینچ کر اپنے بال خشک کرنے لگی تھی تعزیز پھر سے خفا ہو
گیا تھا اب تو ابر شم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اُسے تعزیز کے
ساتھ جہاں حویلی میں رہنے کی حامی نہیں بھری چاہیے تھی نہ ہی وہ
یہاں ہوتی اوَر نہ تعزیز اوَر اس کے درمیان یہ سب ہوتا وہ باتھ

گاؤن پہنے جو وائٹ کلر کا تھا اور اس کے گھٹنوں تک بمشکل آ رہا تھا اپنے بالوں کو ایسے ہی پشت پر چھوڑے باہر نکلی تھی۔

تعزیز کی طرف دیکھا تو وہ شاید چینج کر چکا تھا اور اس وقت بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اُسے دیکھا بھی لیکن کسی طرح کا رسپانس شو نہیں کیا ابرشم سر تا پا سلگی تھی تعزیز کی اس بے رخی پر وہ اپنے آنسو مشکل سے ضبط کر سکی ۔

ایسے ہی باتھ گاؤن پہنے ہی وہ اپنی طرف آتے لیٹ گئی تھی۔۔

کمفٹر کیے بغیر وہ تعزیز کی طرف پیٹھ کرتی آنکھیں بند کر گئی تھی آنسو تھے کہ بہنے کو بے تاک تھے۔

وہ بہت دکھی ہو چکی تھی یہ طے تھا کل صبح ہی وہ واپس جانے والی تھی چاہے تعزیز یہاں رہتا یا نہیں وہ نہیں رہنے والی تھی ۔

تعزیز نے ایک نظر ابر شم کو دیکھا اوٗر پھر آنکھیں موند گیا تھا ۔

••••

زرانیل دروازہ کھول کر اندر آیا تو ارواح سو چکی تھی کمرہ اندھرے میں ڈوبا ہوا تھا ارواح کی ہلکی ہلکی سانسوں کا ساز اس پل زرانیل کو بہت اچھا لگا تھا وہ آگے بڑھتے ہوئے بیڈ کی طرف گیا ارواح پر جھکا جو کمفٹر کندھوں تک اوڑھے بے خبر سو رہی تھی وہ اس کے رخساروں پر اپنی انگلیاں رب کرنے لگا اُسے تو پہلے ہی پتہ تھا

ارواح سو چکی ہو گی کیونکہ وہ دن بھر جتنا چلی تھی اُسے نیند تو آنی ہی تھی پھر۔

وہ ارواح کو دیکھتے اس کے لبوں کا بوسہ لیتے باتھ روم چلا گیا واپس آیا تو نائٹ ڈریس میں تھا اپنے بال بناتے وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا نظریں ارواح پر ہی تھی جو دوسری سمت کروٹ لیتے پھر سے سو گئی تھی آج کا دن کافی تھکا دینے والا تھا۔

زرانیل کو ایک بار پھر سے نیوشا کا خیال آیا ایسے رخصتی اوٗر اوپر سے وہ جتنا رو رہی تھی زرانیل کو ابھی تک پریشانی تھی لیکن ہارشم کا رؤیہ دیکھتے وہ کچھ پرسکون تھا ورنہ ہارشم کے پرنٹس نے جو کیا وہ ہر گز بھولنے والا نہیں تھا۔

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا ارواح کو اسی ڈریس میں سویا دیکھتے اس کے ماتھے پر بل پڑے ۔

وہ ڈریس کافی ہیوی تھا اسے لگا تھا کہ ارواح روم میں جاتے ہی چینج کر چکی ہو گی لیکن جہاں وہ تو اپنی نیندیں پوری کر رہی تھی وہ بھی اس ہیوی ڈریس میں زرانیل کو غصہ تو بہت آیا لیکن پھر دبا گیا تھا اوٗر ڈریسنگ روم سے وہ ارواح کے لیے ایزی سا ڈریس لے کر وآپس آیا تھا ۔

ارواح پر کمفٹر کھینچ کر اتارا تو وہ ہلکا سا کسمائی تھی لیکن زرانیل نے اُس کو کمر سے تھام کر تھوڑا سا اوپر کیا ارواح کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے شائد نیند سے ایسے ڈسٹرب کیے جانے پر لیکن زرانیل نے ایک ہی جسارت میں ارواح کی میکسی کی ذپ کھولتے

اُسے کندھوں سے سرکایا اوَر پھِر اس کو ارواح کے وجود سے الگ کیا تھا۔ارواح کا دودھیا سفید سینہ زرانیل کے جذبات مچلے تو لب اس کے بیلی بٹن پر رکھ دیئے تھے ارواح کا ویٹ اب بڑھنے لگا تھا بے بی کی گروتھ ہو رہی تھی زرانیل ارواح کا ڈریس بھولتے اپنی بیٹی سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔

ارواح کی نیند ٹوٹنے لگی اپنی پیٹ پر اسے زرانیل کی گرم سانسیں محسوس ہوئی تھیں ۔

ارواح کو ایسے کسمکاتے دیکھ کر زرانیل نے اپنے جذبات کو تھپکی دے کر سلاتے اس کو ڈریس پہنایا تھا وہ کچھ پرسکون ہوتے پھر سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔

زرانیل نے ارواح کے برابر میں جگہ بنائی تھی اور اسے اپنے حصارِ میں لیا تھا۔

"پوچھوں گا صبح نیند اتنی ضروری تھی کہ چینج بھی نہیں کیا اور میرا انتظار وہ تو کیا خاک ہی کرنا تھا تم میری جان۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے اس کے کان پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔

ارواح کرنٹ کھا کر اٹھی تھی زرانیل اس کے قریب ہو اور وہ بے خبر رہے ایسا کیسے ہو سکتا تھا ارواح نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے زرانیل کو دیکھا جس کے حصار میں وہ قید تھی ۔

پر اپنا ڈریس میکسی اسے زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی تھی کیا اسے زرانیل نے چینج کروایا وہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ بغور اس کی سرخ رنگت دیکھی تھی جیسے پہلی بار زرانیل اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا؟؟"زرانیل اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھنے لگا " تھا۔

آپ نے چینج کروایا؟؟"وہ اپنے رخساروں کو چھوتے ہوئے بولی " تھی۔

ہاں۔۔۔تمہیں تو یہ خیال بھی نہیں رہا ارواح کتنے ہیوی کپڑے "
تھے وہ اور تم چینج کیے بغیر ہی سو گئی تھی کیوں۔۔۔؟؟"اسے یاد
آیا تو برہمی سے پوچھنے لگا تھا۔

وہ مُجھے نیند آ رہی تھی تھکاوٹ بہت ہوئی تھی اس وجہ سے "
کپڑے چینج کیے بغیر ہی سو گئی تھی میں مگر آپ نے چینج کیوں
کروایا مُجھے۔۔۔"وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ایسے ہی بالوں کو
ٹھیک کرتی ہوئی پوچھنے لگی تھی ۔

کیا نہیں کروا سکتا ہوں۔۔؟؟"زرانیل کو ارواح کا ایسے پوچھنا پسند "
نہیں آیا تھا وہ میاں بیوی تھے پھر کیا فرق پڑتا ہے ایسی باتوں
سے۔

نہیں وہ۔۔۔"وہ آپنے لبوں کو کاٹنے لگی جس پر زرانیل نے سختی "
سے اس کے لبوں کو آزاد کرواتے اُنہیں اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا
ارواح کو زرانیل کی وارننگ یاد آئی تو وہ سر جھکا گئی تھی ۔

میں نے اتنی بار دیکھا ہے کہ تمھیں جتنا تم نے خود کو بھی غور "
سے نہیں دیکھا ہو گا میری جان جانتی ہو ناں تو پھر ایسے ری ایکٹ
کرنے کی کیا وجہ کیوں میری پرنسز کو ڈسٹرب کر رہی ہو اور جہاں
تک بات ہے کہ تم تھک گئی تھی اور چینج نہیں کیا تو میں نے کتنا
منع کیا تھا ادھر اودھر مت گھومو لیکن تم میری سنتی کہاں
ہو۔۔۔"زرانیل کے لہجے میں خود بخود ہی سختی آئی تو ارواح نے
مشکل سے آپنے آنسو ضبط کیے وہ اُس کے آیسے رویئے کی عادی
نہیں تھی۔

بیٹی کے لیے مُجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔"وہ ہونٹوں کو لٹکائے بولی "
تھی ۔

میری پرنسز کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔"وہ ارواح کو "
وآپس سے بیڈ پر لٹائے اس کے اوپر آتے بولا تو وہ اپنے آنسوؤں
کو مشکل سے کنٹرول کر سکی تھی زرانیل کے لیے ارواح سے زیادہ
اسکا بے بی تھا وہ یہ بات برداشت کرتی تو کیسے ۔

خوُد رکھیں اپنی پرنسز کا خیال۔۔۔"جلتے بھنکتے بول کر کروٹ "
بدلنے چاہی لیکن تب تک زرانیل اس کے پیٹ سے شرٹ اوپر
کرتا اُس کے پیٹ پر نرمی سے لب رکھ چکا تھا یقیناً یہ نرمی بھی وہ
اپنی پرنسز کے لئے دکھا رہا تھا ورنہ ارواح کے لیے نہیں ہوتی یہ
نرمی ۔

خود ہی رکھوں گا تم تو جان بوجھ کر پریشان کرتی ہو اسے میں نے "
کتنا روکا کہ ایک جگہ آرام سے بیٹھ جاؤ لیکن میڈم نے میری بات
بھلا کہاں ماننی ہوتی ہے۔۔۔"ارواح کی دھڑکنوں پر اپنا لمس
چھوڑتے وہ اس کے بیلی بٹن پر اپنی انگلیاں رب کرنے لگا تھا۔

میں نہیں کرتے زرانیل شادی کا فنکشن تھا آیک جگہ کیسے بیٹھ "
سکتی تھی آپ کو بس موقع چاہیے مُجھے ڈانٹنے کا۔۔۔"وہ منہ کے
زاویے بگاڑتے ہوئے اُسے کو گھورتے بولی تھی زرانیل تو ارواح کے
انداز پر ہنسی مشکل سے روک سکا تھا۔

مُجھے موقع چاہیے ہوتا ہے تو تم دیتی کیوں ہو مُجھے یہ موقع نہ دیا "
کرو میں کوئی شوق سے تھوڑی ڈانٹتا ہوں تمھیں ارواح بس خوُد
سے لاپرواہی نہیں برتا کرو مُجھے فکر ہوتی ہے فرسٹ پرنگنسی ہے

اوپر سے ڈاکٹر نے کیا کہا تھا یاد ہے ناں۔۔۔"وہ لاسٹ ویک منتھلی چیک اپ کے لیے گئے تو ڈاکٹر نے اُن سے کچھ کہا زرانیل اسی بات کا حوالہ دے رہا تھا۔

" آپ بس کسی بھی وقت ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں میں خیال رکھتی ہوں۔۔۔"وہ آپنی بات پر قائم تھی زرانیل نے بھی مزید بحث نہیں کی تھی اور اس کے چہرے پر جھکا ۔

نظروں کی طلب پر ارواح بلش کرنے لگی تھی وہ تھا کہ اس پل بے شرم بن چکا تھا۔

" ہمیشہ تمھیں کس میں کرتا ہوں اب کی بار تم کرو گی مجھے کس کرو۔۔۔لپس پر کس۔۔۔"وہ ارواح کی ناک سے ناک سہلاتے

ہوئے اپنی فرمائش اس کے سامنے رکھ گیا جسے سنتے ارواح نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں زرانیل لپس پر نہیں۔۔۔وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی لپس پر کس یہ بہت مشکل تھا ارواح کے لیے پر زرانیل کے چہرے کے تاثرات ارواح کو پریشان کر رہے تھے۔

"ابھی تو صرف لپس پر کس کرنے کا کہہ رہا ہوں لیکن اگر تم نے نہیں کی تو بہت کچھ ایسا کرنے کو کہوں گا جو تم بالکل بھی نہیں کر سکو گی تو یہ ہی کرو ایزی ہے۔۔۔وہ ارواح کے ہونٹوں کو سہلاتے ہوئے گمبھیر آواز میں بولا۔

زرانیل میرے پیارے ہبی پلیز نہیں۔۔۔"وہ زرانیل کی گردن "
میں بانہیں ڈالے اس کی ناک سے خود اب ناک سہلا رہی تھی
لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔

نو مجھے چاہیے۔۔۔"وہ بضد تھا ارواح کے لئے یہ کرنا بہت زیادہ "
مشکل تھا۔

آپ آپ آنکھیں بند کریں۔۔۔"وہ بلش کرتے زرانیل کو آنکھیں"
بند کرنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

یہ لپس پر کس اوئر آنکھوں کا کیا کنکشن بھئی میں آنکھیں کیوں "
بند کروں مجھے لگتا ہے تم اس وجہ سے کہہ رہی ہو کہ میں آنکھیں

بند کروں اور تم چیٹنگ کر لو نو میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں جلدی سے کرو کس۔۔۔۔"وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا مسکرایا تھا۔

نہیں میں نہیں کروں گی چیٹنگ پلیز بند کریں۔۔۔"وہ زرانیل کی " آنکھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی جس پر وہ مسکراتے آنکھیں بند کر گیا تھا ارواح نے خود میں بہت ہمت اکٹھی کی زرانیل کو کس کرنے کے لیے وہ اس کے لبوں پر لب رکھتے اس کے لبوں سے پیچھے ہٹتی کہ زرانیل نے اس کے لبوں کو قید کیا تھا وہ کروٹ بدلتے خود نیچے آیا اور ارواح کو سینے سینے پر شفٹ کرتے وہ اس کے لبوں کا رس نچوڑتے ہوئے اسے بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ دیوانوں کی طرح اپنی پیاس بجھانے میں مصروف تھا پر کچھ ہی دیر میں وہ ارواح کے لبوں کو آزاد کر گیا تھا اب وہ خود کافی احتیاط

کرتا تھا کیونکہ ارواح کی سانس پھول جاتی تھی جس کا اثر بے بی پر بھی پڑ سکتا تھا۔

"نائس آئی لائک اٹ۔۔۔ارواح کے اپنی شدت سے سرخ ہو چکے بھیگے لب سہلاتے ہوئے وہ خماری سے بولا تھا شاید لپ کس نے اُس کے موڈ پر اچھا اثر ڈالا تھا تبھی وہ خوش تھا۔

"اب سونے دیں۔۔وہ زرانیل کی گردن میں منہ چھپا گئی تھی حیا تو آ رہی تھی کیونکہ وہ ایسے زرانیل کے قریب تھی اتنی لیکن جانتی تھی کہ وہ کچھ بھی کرے زرانیل نے اُس کو ایسے ہی اپنے حصار میں رکھنا ہے۔۔۔۔

پہلے سو رہی تھی ناں اب کیوں سونا ہے۔۔"وہ اس کے بالوں میں "
انگلیاں پھیرتے ہوئے اُس کی پشت کو سہلا رہا تھا۔

کیوں سوتے ہیں لوگ۔۔۔؟"!وہ زرانیل کی بے باکی پر سرخ پڑ "
رہی تھی کیونکہ زرانیل کا ایک ہاتھ ارواح کے بالوں میں تھا تو
دوسرا وہ ارواح کی شرٹ کے آندر ڈالے ارواح کی کمر کو سہلا رہا
تھا جب کہ ہاتھ اب پشت سے ہوتا ارواح کے دودھیا پیٹ پر آ رکا
تھا۔

مُجھے کیا پتہ میں تو نہیں سو رہا۔۔۔"وہ اُس کے پیٹ پر انگلیاں "
رب کرتے ہوئے اُس کی دھڑکنوں تک لایا تھا۔

تو پھر مجھے سونے دیں۔۔۔"وہ کسمکا رہی تھی۔"

سو جاؤ۔۔"دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرتے بولا ۔"

ایسے کیسے۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی " لیکن مقابل نے اُسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

رات تقریباً کافی زیادہ ہو چکی تھی ارواح کی نیند کا احساس کرتے وہ نرمی سے اُسے بیڈ پر شفٹ کر گیا تھا لیکن ارواح کی کمر کے گرد اس کے بازو ابھی تک حائل تھے ۔

تھینک گاڈ آپ کو احساس تو ہوا میں کمفٹیبل نہیں تھی آپ بہت " اچھے ہیں مُجھے آپ بہت اچھے لگتے ہیں کسی ہیرو کی طرح جو میری زندگی میں ایسے وقت میں آیا جب مجھے لگ رہا تھا کہ میرے پاس

کوئی بھی نہیں ہے میں بالکل تنہا ہوں۔۔۔"وہ نیند میں جا رہی تھی لیکن منہ ہی منہ وہ بڑبڑا رہی تھی زرانیل اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔

وہ اُس کو چُومتے اُنہیں اتنی پیاری باتوں کا انعام دے چکا تھا وہ تو پھر سے نیند میں چلی گئی تھی زرانیل نے گہرا سانس بھرا اظہار کیا بھی تو کب نیند میں جا رہی تھی ۔

اس بات کو ایسے نہیں جانے دوں گا وایفی۔۔۔"وہ اُسے زور سے " خود میں بھینچتے ہوئے آنکھیں موند گیا تھا ارواح نے نیند میں بھی زرانیل کے گرد حصار بنایا تھا۔

زرانیل مسکرایا اور اس کی گردن میں منہ چھپایا دونوں اس وقت ساتھ مکمل لگ رہے تھے۔

.....

عالمیار مشکل سے روم میں آیا تھا آتے آتے اُسے ٹیم ممبر کی کال آئی جس سے بات کرتے کافی دیر ہو گئی تھی اُسے آرمینا کو آج نہیں جانے دینا تھا وہ اسے مردان خانے میں ہی میسج کر چکا تھا کہ وہ اس کا انتظار کرے کیونکہ وہ دن میں کی گئی اپنی ڈیل یاد رکھے ہوئے تھا۔۔

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آندر آیا روم کی لائٹس آون تھیں وہ خوش ہوا۔

لیکن یہ کیا وہ جیسے ہی اندر آیا آرمینا کہیں نہیں تھی خالی کمرہ اس کو منہ چڑھا رہا تھا وہ لب بھینچ گیا اگر آرمینا اس کے ساتھ مذاق کر رہی تھی تو بہت برا مذاق تھا یہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

آرمینا کا دماغ تو وہ اس بات اچھے سے ٹھکانے لگانے والا تھا لیکن پہلے اس نے فریش ہونے کی غرض سے قدم باتھ روم کی طرف بڑھائے تھے ٹھنڈے پانی سے شاور لیتے وہ اپنے تپتے مساموں کو ٹھنڈا کرتا واپس روم میں آیا تھا کسرتی سینہ پانی سے بھیگا ہوا تھا ٹاؤل سے وہ گال خشک کر رہا تھا۔

بال خشک کرتے ان میں برش کرتے وہ ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو گھورنے لگا وہ اندر تھی اگر تھی تو ٹھیک تھا لیکن اگر وہ روم میں نہیں تھی تو پھر آج اس کی خیر نہیں تھی۔

وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا لاک کھولتے وہ اندر تو جو منظر اس نے دیکھا وہ پل بھر کے لیے یقین نہیں کر پایا وہ سکائے بلیو کلر کی ساڑھی میں تنگ انر کے ساتھ اپنی ساڑھی کا پلو تھامے کھڑی تھی اس کی عالمیار کی طرف پیٹھ تھی انر بیک لیس تھا صرف دو ڈوریوں سے بندھا گیا تھا اس کی دودھیا پشت عالمیار نے اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے ۔

وہ دیوار میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی آرمینا عالمیار کے قدموں کی چھاپ سنتے خود میں سمٹی تھی یہ ساڑھی اس نے نیوشا کی شادی کے دروان خریدی تھی لیکن پہنی نہیں تھی پر آج اس کا دل چاہا وہ یوں سج سنور کر اپنے شوہر کے دل پر بجلی گرائے ۔

تیار تو ہو لیا تھا لیکن اب رخ پلٹ کر مقابل ہو دیکھنا اس وقت دنیا کا سب سے مشکل کام تھا وہ اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی لیکن جان تو لبوں پر تب آئی جب مقابل نے ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر اپنے سامنے کیا۔۔

عالمیار کے کھینچنے کی وجہ سے آرمینا کا پلو بھی کندھے سے نیچے ڈھلکا تھا وہ اپنے ہوش ربا سراپے کے ساتھ مقابل کی رگوں میں اپنی طلب پوری طرح سے جگا گئی تھی وہ اس کے تنگ انر سے ابھر کر واضح ہوتے نشب و فراز کو دیکھ رہا تھا۔

آرمینا نے عالمیار کی نظروں کا مرکز دیکھتے نامعلوم انداز میں اپنا پلو سٹ کرنا چاہا پر عالمیار نے پلو کھینچ کر اُس کے کندھے سے نیچے گرایا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

نہیں عالمیار نہیں۔۔۔"وہ اس کے شرٹ لیس سینے میں چھپی تھی "
اپنی بیک پر عالمیار کی انگلیوں کا لمس اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا
۔۔

وہ اس تنگ انر میں اس کے سامنے تھی اس کے خوبصورت نشب و
فراز پر وہ نظریں گاڑے ہوئے تھا۔

آرمینا کو اپنا سرپرائز مہنگا پڑتا محسوس ہوا وہ عالمیار کے ہاتھوں کو انر
کے ہک پر محسوس کر رہی تھی وہ اس کی کمر کو بے باکی سے چھو رہا
تھا آرمینا کے عالمیار کا یہ شدت بھرا لمس سہنا مشکل ہو رہا تھا جان
تو تب لبوں پر آئی جبکہ عالمیار نے جھکتے انر کے ڈیپ نیگ سے
نظریں آتے اُس کے نشب و فراز پر شدت سے اپنے دانت گاڑ

دیئے وہ سسکی تھی عالمیار کی گرم سانسوں کی تپش سے اُسے اپنا سینہ جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔

ہاتھ پیچھے الگ سے کمر پر بے باکیاں دکھا رہے تھے وہ مکمل طور پر بہک رہا تھا۔

عالمیار کی جان جب ہمت نہیں تھی تو یہ کیا کیوں اب میری " شدتیں تو سہنی پڑی گی جاناں۔۔۔"وہ اُس کی بیوٹی بون پر اپنے زبان پھیرتے ہوئے اس کی گہرائیوں پر شدت بھرا لمس چھوڑ رہا تھا۔

آرمینا اس جے کندھوں کو مظبوطی سے تھامتے ہوئے اس کی شدتیں برداشت کر رہی تھی وہ ایک جھٹکے میں اسے بانہوں میں بھرتے

روم میں لایا تھا اور بیڈ پر لے جانے کے بجائے صوفے کی طرف لے گیا عالمیار کے اٹھانے کے چکر میں ساڑھی کا پلو کس طرف گیا آرمینا نہیں جانتی تھی ہاں لیکن اس کے نشب و فراز عالمیار کے سینے سے ٹکرائے تو عالمیار کے پورے وجود سے سپارک سے اٹھے تھے جواں جذبوں میں شدت مچلی تو لب اس مخملی بدن کو چھونے کو بے قرار ہوئے تھے ۔

وہ اُسے صوفے پر لٹائے خود بھی اس کے ساتھ ایڈجسٹ ہوتا اُسے اپنے سینے پر گرا چکا تھا آرمینا اب اس پر جھکی تھی اور عالمیار کی نظر انر پر گئی تھی۔۔۔۔

افف یہ بہت خوب رہا ہے۔۔۔"ایک جھٹکے میں ہک کھولتے وہ انر " کو نیچے سرکا گیا تھا۔

آرمینا خود میں سمٹی تھی عالمیار کی نظریں اس پر تھیں وہ جیسے پوری طرح سے پسینے میں بھیگی تھی اس پل اگر وہ اپنا حقِ لیتا تو پھر صبح ان کی لیٹ ہی آنکھ کھلنی تھی۔

عالمیار۔۔۔"وہ اُس کی نظروں سے خائف بمشکل بول پائی تھی "

عالمیار نے سلگتے لب آرمینا کی گردن پر رکھے ۔

جی جان عالمیار۔۔۔"خمار سے بھری آواز بہکا لہجہ اوپر سے ہاتھوں "

کی بے باکیاں پل بھر میں ہی آرمینا اس سرپرائز پر خوُد کو ہزار سلوتوں سے نواز چکی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

مُجھے ناں سخت نیند آ رہی ہے مجھے لگتا ہے ہمیں سونا چاہیے اتنی "

لیٹ ہو گئی ہے آپ بھی تھک گئے ہوں گے تو ہم آرام سے سو

جاتے ہیں ناں۔۔۔"وہ عالمیار کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے مزید قریب ہوئی تو انر سرک کر زمین بوس ہوا تھا۔

ہاں بہت تھک گیا ہوں میں۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے " بولا تو آرمینا نے چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھا جو واقعی تھکا سا لگا اسے

۔

تو پھر سو جاتے ہیں"!!وہ مفید مشورے سے نواز چکی تھی عالمیار " اس کی معصومیت پر گہرا مسکرایا تھا وہ جانتا تھا اس پل وہ اس کی شدتوں سے بچنے کے لیے یہ بول رہی ہے۔

تم سمٹ لو میری تھکن۔۔۔"اس کی بیوٹی بون کو اپنی دو انگلیوں "
میں بھرتے زور سے دبایا تو آرمینا اچھلی تھی اس کی یہ حرکت مقابل
کے جزبات کو مزید بے قابو کر گئی تھی ۔

کیسے۔۔؟"جانتی تو تھی لیکن پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا کہ وہ بھلا "
کیسے کرتی یہ بہت ٹف تھا۔

عالمیار کی شدتیں اور اس وقت وہ صرف اپنی کرتا تھا آرمینا کا کوئی
احتجاج کوئی مزاحمت کسی کام نہیں آتی تھی عالمیار کے لمس میں
شدت بڑھ جاتی تھی۔۔۔

مجھے خود میں اترنے دو۔۔"وہ آرمینا کی کان کی لو کو چومتے ہوئے " گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتے اس کی دھڑکنوں کو اب مٹھیوں میں بھر چکا تھا۔

آرمینا کو اچھے سے معلوم تھا کہ وہ اگر انکارِ کرے گی تو مقابل نے پھر بھی اپنی ہی من مانی کرنی ہے لیکن اب تو آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی وہ کیسے اسے سخت نیند آئی تھی۔

پر عالمیار کے تقاضوں سے کیسے منہ موڑ لیتی ایک بیوی سے شوہر کو بھلا چاہیے ہی کیا ہوتا ہے رات کے اس پہر سکون آور اگر وہ عالمیار کو یہ بھی نہیں دے سکے تو پھر کیا فایدہ تھا۔

عالمیار۔۔۔"وہ بہت ہمت کرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ "
گئی تھی گویا اسے اجازت تھی خود میں داخل ہونے کی عالمیار کے
انگ انگ میں سرشاری کی لہر دوڑ گئی آرمینا کے گلابی ہونٹوں کا لمس
پاتے وہ شرٹ سے اُنہیں اپنی گرفت میں قید کرتے کروٹ بدلتے
آرمینا کو اپنے نیچے کر گیا تھا شدت سے آرمینا کے لبوں کا رس
نچوڑتے ہوئے وہ مدہوش ہو گیا تھا۔

سین جاری ہے۔

انتظارِ جاناں

قسط نمبر 152

••••

عالمیار کی گرفت آرمینا کے لبوں پر لمحہ با لمحہ سخت ہوتی جا رہی تھی وہ پوری شدت سے آرمینا کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبائے چوم رہا تھا آرمینا کے لئے عالمیار کی بڑھتی شدت سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ مشکل سے اُس کے لمس کو برداشت کر رہی تھی لیکن جب کافی لمحے گرز جانے کے بعد بھی وہ پیچھے نہیں ہوا تو آرمینا نے اُس کے کشادہ سینے پر مکے مارے تھے ۔

وہ اُس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتا اُس کی پینک ہو چکی ٹانگوں کو اپنی بھاری ٹانگوں میں لاک کرتے مذید شدت سے اس کے نچلے لب پر اپنے دانت گاڑ گیا تھا اب وہ خود قریب آئی تھی عالمیار کیسے

جانے دیتا اُسے اور ویسے بھی دن میں اس نے خود تھا رات کو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

وہ اس کے لبوں پر اچھے سے اپنا لمس بکھرنے کے بعد اس کے لبوں پر کٹ لگاتے پیچھے ہوا تھا آرمینا نے اُس کے پیچھے ہی اس کے کشادہ سینے پر اپنے ہاتھوں سے مکے مارے تھے وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔

بہت بے شرم ہیں۔۔۔"وہ اپنے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولی تھی " اتنی جلن اسے اپنے لبوں پر محسوس ہو رہی تھی کہ بس نہیں چل رہا تھا مقابل کا قتل ہی کر دے جو اتنا کچھ کرنے کے بعد مسکرا رہا تھا۔

بہت سویٹ اوئر مٹھی ہو تم۔۔۔"وہ بہکے سے انداز میں بولتے "

آرمینا کے انر پر انگلیاں پھیرتے ہوئے نیچے گہرائیوں پر ہاتھ لے کر آیا تھا وہ گھبرا گئی تھی اُس کے ہاتھوں کو دور جھٹکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی تھی ۔

بیکار کی کوشش۔۔۔"وہ اُس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے ہاتھ میں "

لاک کرتا اُنہیں اپنی کمر پر باندھ گیا تھا جبکہ وہ خود آرمینا کے انر کی نازک سی سٹرپ کو ایک جھٹکے میں کھینچ کر اُس کے کندھوں سے نیچے گراتے ہوئے اس کے دودھیا کندھوں کو آپنے لبوں سے چومنے لگا تھا۔

آرمینا کا رنگ قندھاری ہوا تھا پورے وجود کا خون جیسے چہرے پر سمٹ آیا ہو وہ مشکل سے اپنے لبوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے کچھ بولنے سے خود کو روک رہی تھی ۔۔

ایسی محبت سے نفرت بھلی۔۔۔"وہ اس کے دودھیا بازوؤں کی " نرماہٹوں کو محسوس کرتا مسکراتے یہ لائنز بولتے آرمینا کو طیش دلا گیا تھا۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟؟"وہ حسب عادت بھڑکی تھی وہ اپنے " بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی شہ رگ پر جھکتے لب گاڑ گیا تھا۔

تمھیں کہہ رہا ہوں؟"!وہ تاسف سے بولا تھا جب کہ لبوں کی "
گستاخیوں کا سلسلہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا وہ مشکل سے سہہ پا رہی
تھی ۔۔

مُجھے کیوں میں سمجھی نہیں بات کا مطلب؟"وہ الجھی سی پوچھنے لگی "
۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟"اچانک سے یہ سوَال وہ گھبرا گئی تھی "
عالمیار سے اُس نے ڈائریکٹ کوئی ایسی بات نہیں کی تھی ہاں وہ خود
کئی بار اظہارِ محبت کر چکا تھا قربت کے لمحات میں وہ اکثر اسے
چومتے ہوئے اپنی محبت کا احساس دلاتا تھا ۔

یہ کیسا سوال ہے؟"وہ اس کی طرف دیکھ نہیں پا رہی تھی چہرے "
پر گھبراہٹ بھرے تاثرات تھے جن کو وہ آچھے سے نوٹ کر گیا
تھا لیکن سوال پوچھنے کے پیچھے ایک وجہ تھی ۔۔

جیسا ہوتا ہے ویسا ہی بتاؤ"!!وہ اسے گھورتے ہوئے بولا جب کہ "
غصے کے اظہارِ کے طور پر وہ آرمینا کی گہرائیوں پر جھکتے ایک بے
باک جسارت کر گیا تھا آرمینا سرخ پڑتے اپنے ہاتھوں کو چھڑانے
کی کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا
وہ اُس کے ہاتھوں کو آزاد نہیں کر رہا تھا۔

میں کیوں بتاؤں آپ کو"!وہ تھوڑا خود کو کمپوز کرتے اُسے گھورتے "
بولی تو عالمیار نے اُس کی بیوٹی بون پر دانت گاڑے تھے وہ سسکی ۔

جیسے نفرت کا اظہار کھلے عام کرتی تھی کتنی بار تو میرے منہ پر "
کہہ دیا تھا اب محبت کا ایسے نہیں کر رہی ہو تو بہتر ہے ناں نفرت
کا کرو کم سے کم مجھے پتہ تو ہو گا اس لیے ایسی محبت سے نفرت
بھلی۔۔۔"وہ اپنی لاجک بتا رہا تھا آرمینا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا
کہاں سے کہاں لے گیا وہ بات کو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ
اس ٹرم میں بات کر رہا تھا۔

نہیں عالمیار نفرت نہیں۔"!وہ کیوں ماضی یاد کر رہا تھا وہ اتنی "
مشکل سے وہ سب کچھ بھول سکی تھی عالمیار کیوں اسے پھر سے یہ
سب یاد کروا رہا تھا وہ رونے لگی آنکھوں سے آنسو گرتے رخساروں
پر بہنے لگے تھے عالمیار نے ان قیمتی موتیوں کو اپنے لبوں سے چنا
تھا وہ روئے یہ کہاں گوارہ تھا اسے وہ تو بس ان پنکھڑیوں سے

اظہارِ محبت سننا چاہتا تھا لیکن وہ اس قدر برے طریقے سے رونے لگے گی کہاں سوچا تھا عالمیار نے۔

" آرمینا رونا بند کرو اگر نہیں بتانا کچھ تو نہیں بتاؤ ایسے رونے کی ضرورت نہیں ہے میرا ٹائم ویسٹ مت کرو تم۔۔۔"وہ جھنجھنایا تھا اتنی رومانٹک نائٹ اوٗر درمیان میں یہ سب ہو گیا۔

" نہیں میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں عالمیار بہت زیادہ اگر آپ مجھے پہلے ہی یا پھر شادی کی رات اپنے کام کی نوعیت کی بارے میں بتا دیتے تو شاید جو کچھ ہمارے درمیان ہوا وہ نہیں ہوتا میں آپ سے شدید محبت کرتی ہوں زندگی میں اگر کسی کو چاہا ہے تو وہ صرف آپ ہیں آپ کے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔"وہ آگے

ہوتے عالمیار کی دھڑکنوں پر لب رکھ گئی تھی اتنا خوبصورت اظہار اوٗر یہ لمس وہ بہکتا نہیں یہ کیسے ممکن تھا۔

"میری جانم آج تو اتنے سارے سرپرائز ایک ساتھ دے رہی ہو تم خیریت ہے ناں میری جان۔۔۔"اس کے اظہار نے جیسے دل پر ٹھنڈی پھواڑ ڈالی تھی وہ مسکراتے اس کے عارض کی نرمی محسوس کرنے لگا۔

"میں نے تو سرپرائز دے دیا آپ کو آگے پسند آئے یا نہیں آئے یہ میرا مسلہ نہیں تھا۔۔"وہ کندھے اچکاتے بولی تھی۔۔۔

"کس کو یہ سرپرائز پسند نہیں آئے گا بھلا؟؟"وہ سرخ آنکھیں اس کی گہرائیوں پر گاڑتے ہوئے خماری سے بولتے اس کی دھڑکنوں پر

لب رکھ گیا عالمیار کو اس کی دھڑکنیں اپنے لبوں پر دھڑکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں آرمینا شرم سے سرخ پڑی تھی کیونکہ وہ ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اوپر کرتا اس کے انر کا ہک کھولتے اُسے آرمینا کے وجود سے الگ کر چکا تھا وہ خود میں سمٹی تھی اس پل حیا کے کئی رنگوں نے اُس کے چہرے پر آن بسیرا کیا وہ اُس کے لبوں کو چومتے ہوئے اس کو اور خود کو اتنے قریب کر چکا تھا کہ دونوں دو جسم ایک جان لگ رہے تھے عالمیار نے ریموٹ سے لائٹس آف کی کیونکہ وہ کافی گھبرا رہی تھی ۔

تھینکس۔۔۔"روم میں اندھیرا دیکھتے وہ قدرے ریلیکس ہوئی اور " عالمیار کے سینے پر اپنے لب رکھے تھے اس کے وجود سے اٹھتی مہک خوُد میں انہیل کی تو وہ اس کو سیدھا ایک جھٹکے میں شدت

سے اس میں سمایا کہ آرمینا کے لبوں سے سسکی نکلی جسے وہ اپنے لبوں میں دبا گیا آرمینا کا پورا وجود اس پل پسینے میں بھیگ گیا تھا وہ اپنی شدتیں بڑھا رہا تھا آرمینا کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا عالمیار کی شدتیں سہنا وہ خود اسکے لبوں کو آزاد کرتے گہرائیوں پر جھکا اوٗر اس کی بیوٹی بون کو نرمی سے چومنے لگا رات کب سرک گئی اسے خبر نہیں ہوئی وہ تو اب اس نازک وجود کی نرمیوں میں پوری طرح سے گم تھا۔

آرمینا بھی پوری رات اس کی بانہوں میں پگھلتی رہی صبحِ فجر کی اذان سنائی دی تو تب کئی جا کر عالمیار نے آرمینا کو اپنے جنون سے آزادی دی تھی وہ خود بیڈ سے کمفٹر اٹھا کر لایا اور وہ صوفہ جو صرف ایک بندے کے لیے تھا جس پر ایک ہی مشکل سے

ایڈجسٹمنٹ کر سکتا تھا اسے خود میں بھینچتے ہوئے وہ کمفٹر اوڑھے اس کو بانہوں میں بھرتے نیند کی وادیوں میں اتر گیا تھا۔

آرمینا کی آنکھیں تو پہلے ہی نیند سے بند ہو رہی تھیں وہ تو مشکل سے آنکھیں کھولے ہوئے تھی اُس کے پیچھے ہوتے ہی وہ کروٹ بدلتے اس کے سینے میں منہ چھپائے نیند میں چلی گئی تھی ۔

.....

ضرغام خان کی آنکھ کھلی تو لبوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے میں تھے وہ اس کے جنون خیزوں کی گہری سوغاتیں اپنے وجود پر سجائے اسکے سینے میں منہ چھپائے سو رہی تھی ضرغام خان کو پہلی

بار جب سے وہ حویلی چھوڑ کر گئی تھی پہلی بار اتنی سکون کی نیند آئی تھی وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے تھی ۔

ضرغام خان نے بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بغور ارشک کو دیکھا ابھی تک بے یقینی سی بے یقینی تھی کہ وہ اسے اس کا حق دے چکی ہے یعنی اسے معاف کر چکی ہے ایک آنسو اس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا ہاں وہ مانتا تھا اس سے بہت برا کیا سزا بھی ملی پر اب وہ مسکراتے ہوئے ارشک کی گردن پر جھکا وہاں اپنے رات کے لو بائٹس کے نشان دیکھتے وہ مسکراتے اُنہیں سہلانے لگا رات ارشک نے مزاحمت نہیں کی وہ جو کرنا چاہتا اسے کرنے دے رہی تھی وہ اس کے رویے پر تھوڑا بہت الجھا ہوا تھا۔

وہ اس کی گردن نرمی سے سہلاتے نیچے بڑھا کمفٹر نیچے کسکاتے نظریں ارشک کی گہرائیوں پر گئی تھیں وہاں اپنے پرانے زخموں کو دیکھتے وہ لب بھینچ گیا تھا کاش کہ وہ ماضی میں کیا سب بھول پاتا کیا ارشک نے اُسے گیارہ مہنیوں میں یاد کیا کیا جب جب وہ ان نشانوں کو دیکھتی اسے یاد کرتی ۔

وہ مسلسل اس متعلق سوچ رہا تھا زہن میں ایک خیال آیا وہ ارشک کے لیے ڈریسنگ روم سے سمپل سی فراک لاتے اسے پہنا چکا تھا وہ جانتا تھا ابھی اس کی آنکھ کھلے گی تو خود کو ایسے اس حلیے میں دیکھ کر وہ پریشان ہو جائے گی۔۔

ارشک کو فراک پہناتے وہ خود فریش ہونے چلا گیا شاور لیتے واپس آ کر چینج کرتے فجر کی نماز ادا کی وہ ابھی دعا مانگ رہا تھا کہ

ضرشک کے رونے کی آواز نے اُس کو پیچھے دیکھنے پر مجبور کر دیا وہ جائے نمازِ ٹبیل پر رکھتے ہوئے ضرشک کی طرف بڑھا جو اپنی نیند پوری کر چکی تھا اب اسے پیٹ پوجا کرنی تھی رات بھی وہ سب کے ساتھ مردان خانے میں تھا تو فیڈ نہیں کر سکا۔

وہ ضرشک کو اپنی گود میں اٹھاتے اس کے رخساروں پر پھسلتے آنسوؤں کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے اُسے خوُد میں بھینچتے ہوئے اس پل کافی گھبرا گیا تھا ارشک تقریباً دو تین گھنٹے پہلے سوئی تھی وہ اب اسے کیسے جگاتا ضرشک کو فیڈ کروانے کے لیے۔

پر ضرشک تھا کہ مسلسل روئے جا رہا تھا وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ہوئے ضرشک کو اپنے سامنے کر گیا۔

بابا کی جان کیوں رو رہا ہے؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بول "
رہا تھا جو اب غور سے اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا پھر آگے ہوتے وہ
موتوں جیسے دانت ضرغام کی گال پر گاڑ چکا تھا۔

اور اپنا کام کرنے کے بعد وہ رونا بھولتے خوشی سے اپنی ٹانگیں
جھلاتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا۔

ضرغام تو اس کی چالاکی پر غش کھا گیا تھا تھا کتنا سا اور اس کی
حرکتیں وہ یقین نہیں کر پایا یہ ایک فٹ کا چوزہ اس کے ساتھ
چالاکی کر گیا تھا۔

مم۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔"اس کی نظر شاید ارشک پر پڑ گئی تھی جو سو "
رہی تھی تو وہ ہمک ہمک کر اُس کی طرف جانے کی کوشش کرنے
لگا تھا۔

ارشک کی آنکھ ضرغام اور ضرشک کی آواز سے کھلی تھی وہ دونوں
نجانے کیا باتیں کر رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی اس کی نیند پوری
نہیں ہوئی تھی تبھی آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا۔

وہ اپنی آنکھیں ملتے ہوئے نیند بھگانے کی کوشش کرتے ضرشک کو
دیکھنے لگی تھی جو اسے جگتے دیکھ چکا تھا۔

مجھے دیں اسے۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو جو کافی الجھ چکے تھے پیچھے "
کرتے ضرغام سے بولی لیکن جب نظر خوُد کے وجود پر موجود

فراک پر گئی وہ سرخ ہوئی یہ سوچ کر ہی کہ اسے چینج ضرغام نے کروایا ہو گا ضرغام خود تو فریش تھا بلیک کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس قمیض کی آستین فولڈ کیے گیلے بال پیشانی سے چپکے ہوئے اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

ارشک نظریں چُرا گئی تھی اس پل ضرغام خان سے ہاں وہ وہی کرنے والی تھی جو وہ سوچ چکی تھی اُسے ضرغام خان سے صاف صاف کہنا تھا تاکہ بعد میں کوئی مسلئہ نہیں ہو۔

ضرغام نے ضرشک کو اس کی گود میں دیا تو وہ اُس کے پاس جاتے ارشک کے سینے پر ہاتھ مارنے لگا تھا ارشک سرخ ہوئی ایک نظر ضرغام کو دیکھا جو شائد خوُد ہی چلا جائے لیکن وہ تو سکون سے بیٹھ

گیا تھا ارشک نے ضرشک کو کندھے سے لگاتے اس کی پیٹھ سہلائی تھی ۔

دُ۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔دھ۔۔۔"وہ لفظ بولتا تھا ارشک کو تو سمجھ آ گئی " تھی اُسے بھوک لگی ہے ۔

جائیں مُجھے ضرشک کو فیڈ کروانا ہے"!!وہ ضرشک کے چہرے پر " غصے بھرے تاثرات دیکھ رہی تھی یقینا اگر اسے فیڈ نہیں ملتا تو وہ کچھ ہی دیر میں رونے لگ جاتا ۔

میرے سامنے کروانے میں کیا حرج ہے اب جبکہ ہمارے "

"درمیان۔۔۔

ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو گیا یہی کہنا چاہتے ہیں آپ ضرغام "
خان؟"وہ اپنا دوپٹہ جو کہ سائیڈ پر پڑا تھا خود کے گرد اچھے سے
اوڑھتے ہوئے اپنی فراک کے فرنٹ پر لگے بٹن کھولتے ضرشک کو
فیڈ کروانے لگی تھی وہ آرام سے اپنا پیٹ بھرنے لگا تھا۔

ہاں کیوں رات تم نے مُجھے خوُد اپنے قریب آنے کی اجازتِ دی "
ارشک اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ تم مجھے معاف کر چکی
ہو۔۔۔"!!وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا بیڈ کے کنارے میں وہ مزید
قریب ہوا تھا۔

ارشک چاہتی تھی کہ وہ روم سے چلا جائے کیونکہ ضرشک کو بہت
بری عادت تھی وہ فیڈ کرتے دوپٹہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے
.دور کر دیتا ابھی بھی وہ تھوڑی دیر تک یہی کرتا

معاف نہیں کیا نہ ہی کبھی کروں گی آپ کا حق دیا ہے میں نے " آپ کے حقوق سے منہ موڑ کر میں اپنے رب کی نا فرمانی نہیں کر سکتی آپ کو میرے وجود سے اپنی ضرورت پوری کرنی ہوتی ہے وہ ہوتی رہے گی لیکن ہمارے درمیان سب نارمل نہیں ہو گا یہ بات یاد رکھیے گا آپ۔۔۔"وہ سپاٹ انداز میں بولی تھی۔

ضرغام کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا وہ کیسے پل بھر میں ضرغام کے دل میں پنپ رہے جزبات کا خون کر گئی تھی اپنے لفظوں سے عہ کتنا خوش تھا اب ان کے درمیان بھی باقی کپلز کی طرح سب نارمل ہو گا لیکن نہیں ارشک نے تو جیسے واضح لفظوں میں سب کہہ دیا تھا۔

نارمل کیوں نہیں ہو سکتا ارشک؟"ایک اور کوشش کی ضرغام "

خان نے ارشک کو کریدنے کی پر وہ خاموشی رہی کچھ ہی دیر میں ضرشک نے دوپٹہ اپنے ہاتھوں سے دور کر دیا تھا وہ پرسکون ہو کر فیڈ کرتا تھا ارشک کے رخسار دہکنے لگے تھے فراک کے بٹن تو وہ کھول ہی چکی تھی اب ضرشک کی اس حرکت پر ضرغام نے بے ساختہ اُسے دیکھا تھا.

یہ تمھیں مجھے رات کو بتانا چاہیے تھا ارشک مُجھے تمہارے وجودِ کی " طلب ہوتی تو کب کی یہ طلب پوری کر چکا ہوتا مجھے تم چاہیے تمھارا دل چاہیے جس کے انتظار میں پوری زندگی گزار سکتا ہوں بہت غلط کیا تم نے رات کو مُجھے خوُد کے قریب آنے کی اجازت دے کر کاش میں ہی خود کو روک لیتا۔۔۔"وہ بیڈ کے کنارے پر

زور سے ہاتھ مار چکا تھا۔ جو پل میں ہی زخمی ہوا تھا ارشک کے ساتھ ضرشک بھی سہم گیا تھا فیڈ چھوڑتے وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا تھا۔

ضرشک میرا بچہ۔۔۔"ارشک نے اپنی فراک ٹھیک کرتے اُسے " کندھے سے لگایا ضرغام کا انداز اُسے پریشان کر گیا تھا لیکن یہ ضروری تھا کہ وہ پہلے ہی اسے سب کلئیر کر دیتی۔

وہ سمجھوتے کے سہارے ساری زندگی ضرغام کے ساتھ رہنے والی تھی پر محبت وہ شاید کرتی ضرغام سے لیکن اظہار وہ کبھی نہیں کرنے والی تھی۔

ضرغام کچھ پل اُسے دیکھتا رہا اوَر پھِر اپنا ہاتھ دیکھا جس سے خون بہتے نیچے فرش پر گر رہا تھا وہ تیز تیز قدموں سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

ارشک نے اپنے آنسو صاف کیے اوَر ضرشک کو خود میں بھینچتے ہوئے اُسے سلانے کی کوشش کرنے لگی ابھی اسے نماز بھی پڑھنی تھی تو بہتر تھا کہ کچھ وقت مذید ضرشک سو جاتا۔

••••

ہارشم اوَر نیوشا دونوں فریش ہو کر نیچے آئے تو گرینی نے مسکراتے ان کا استقبال کیا نیوشا کافی نروس تھی ہارشم کے موم ڈیڈ کے

رویے سے ہاں ہارشم خود بہت اچھا تھا کتنے اچھے سے وہ ٹریٹ کر رہا تھا اسے ایک پل کے لیے اپنی قسمت پر رشک آیا تھا۔

ہارشم کے بھاری ہاتھ میں اس کا نازک ہاتھ قید تھا ہارشم نے جہاں وہاں نظریں گھماتے اپنے موم ڈیڈ کو تلاش کیا حالانکہ جو کچھ رات کو ہو چکا تھا اس کے بعد وہ ان سے سخت خفا تھا پر وہ صبح صبح اُنہیں نہ پا کر پریشان ہوا تھا۔

گرینی بھی اسے تھوری پریشان ہی لگی تھیں بھلے وہ اچھے سے بات کر رہی تھیں پر بھی ان کے انداز میں اسے پریشانی کو عنصر نظر آیا تھا۔

نیوشا گرینی کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

رات کو کوئی مسلہ تو نہیں ہوا بیٹا؟"وہ اسے بہت اچھے سے ٹریٹ "
کر رہی تھیں نیوشا کی آنکھیں بھر آئی تھیں ایک پل کے لیے سب
کی یاد آئی ۔

نہیں سب بہت اچھا تھا۔۔۔"وہ سر جھکائے بار بار اپنا دوپٹہ جو کہ "
فراک کے ساتھ ہی نیٹ کا تھا اسے ٹھیک کر رہی تھی لیکن وہ پھر
الجھ کر اُس کے سر سے سرک رہا تھا۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو یا کچھ بھی تو جھجھکنے کی ضرورت نہیں "
ہے یہ اب سے اپنا ہی گھر سمجھو ویسے بھی ایک لڑکی کا اصل گھر تو
اس کے شوہر کا گھر ہی ہوتا ہے۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے بولی
تھیں جس پر وہ سر ہلا گئی تھی ۔

اتنے میں ہارشم کے موم ڈیڈ بھی تیار روم سے نکلے تھے اوٗر اُن کی طرف بڑھے تھے نیوشا ایک پل کے لئے اُنہیں دیکھتے گھبرا گئی تھی

۔

اسلام علیکم"!!پھر ڈرتے ڈرتے سلام کیا جس کا جواب ان سے میں" سے کسی نے نہیں دیا وہ خاموشی سے لب چبانے لگی تھی ۔

اُسے اہانت کا احساس ہوا تھا خود پہل کی تھی ان سے بات کرنے کی کوشش کی ورنہ جو کچھ کل وہ فنکشن میں کر چکے تھے اُس کے بعد وہ شاید آگر کوئی لڑکی ہوتی تو اُنہیں مخاطب تک نہیں کرتی۔

بیٹی اوٗر داماد کا یہ انداز گرینی کو بھی قطعی مناسب نہیں لگا تھا ۔

ممی ہم واپس جا رہے ہیں لندن؟؟"ہارشم کی موم ہارشم کو دیکھتے "
گرینی سے بولی تھیں ۔

تو جب جا رہے ہو تو بتانے کی بھی ضرورت نہیں تھی مجھے جب "
سارے فیصلے تم لوگوں نے خود ہی کرنے ہیں پھر جو دل میں آئے
کرو مُجھے بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"گرینی کو ان کے
اس انداز نے غصہ دلایا تھا وہ دونوں آخر کیوں اس بات کو انا کا
مسلہ بنا چکے تھے۔

ممی آپ ہم پر بلا وجہ غصہ کر رہی ہیں ہمارا وہاں بزنس مین کافی "
لوس ہو رہا ہے جانا ضروری ہے ہارشم کو تو اس بات کا احساس تک
نہیں ہے اسے بیوی سے فرصت ملے گی تو یہ کچھ سوچے
گا۔۔"ہارشم کی موم نے ایک سرد نگاہ نیوشا پر ڈالی تھی جو اُنہیں

اپنے بیٹے کے سٹینڈر کے قابل تو ہر گز نہیں لگی تھی ایسی شرملی دبکو بہو انہیں نہیں چاہیے تھی ۔

ہاں تو اس کی شادی ہوئی ہے تو بیوی کو وقت تو دے گا یہ اپنی " باری بھول گئے تم دونوں ورلڈ ٹور پر گئے تھے ایک سال تک تو تم دونوں کی پارٹیاں ہی ختم نہیں ہوئی تھیں تم لوگوں کو جانا ہے تو جاؤ لیکن ہارشم کو ایسے درمیان میں لانے کی ضرورت نہیں ہے وہ یہاں اپنے ملک میں رہنا چاہتا ہے تو یہاں ہی رہے گا تم لوگوں کو اگر یہ لگتا ہے کہ تم اسے ایموشنل بلیک میل کر کے اسے اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو پاو گے تو ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"نجانے کیوں گرینی کو بیٹی کی باتوں پر غصہ آیا تھا جسے وہ مشکل سے ضبط کر سکی تھیں ۔

واہ ممی آپ میری سگی ممی ہیں؟؟"ہارشم کی موم گرینی کے طنز پر " تلملائی تھیں ۔

تم میری سگی بیٹی ہو افسوس ہو رہا ہے مُجھے تمہارے لیے سب سے" اہم ہارشم کی خوشی ہونی چاہیے لیکن تم دونوں میاں بیوی کیا کرتے پھر رہے ہو میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔"وہ اُن کو سرد جواب دے گئی تھیں ۔

کاش ہم ہارشم کو پاکستان آنے کی پرمشن ہی نہیں دیتے تو یہ سب" ہوتا ہی نہیں۔۔۔"وہ نیوشا کو گھورتے ہوئے بولی تھیں وہ ان کی سرد نظروں سے خاصی خائف ہوئی تھی اوٗر اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی وہ اٹھ کر اوپر کمرے میں چلی گئی تھی زہن میں بس یہی خیال آ رہا

تھا کہ ہارشم کے موم ڈیڈ اس کی وجہ سے ایسے ناراض ہو کر جا رہے تھے۔

"موم پلیز بس کر دیں کب سے دیکھ رہا ہوں آپ ایسے میری بیوی کو درمیان میں لانے کی کوشش کر رہی ہیں جس کا اس سب میں کوئی قصور ہے بھی نہیں لیکن آپ اسے پھر بھی درمیان میں لا رہی ہیں لیکن اب بس میں یہ سب برداشت نہیں کروں گا آپ لوگوں کو واپس جانا ہے تو جائیں ایسے یہ باتیں کرنے کا کیا مقصد ہے آپ کا؟؟"ہارشم جب تک نیوشا بیٹھی رہی تب تک تو خاموش رہا لیکن اس کے جانے کے بعد وہ خاموش نہیں رہ سکا تھا وہ جاتے ہوئے رو رہی تھی اُسے شدید غصہ آیا تھا۔

بیوی کی بہت فکر ہے موم کی نہیں ایسا کیا جادو کیا ہے اس ٹپیکل "
گاؤں سے آئی لڑکی نے تم پر ہارشم کے تم مجھ سے یوں بیہیو کر
رہے ہو؟"ہارشم کے انداز پر وہ مذید سلگ گئی تھیں اُن کا بیٹا اُن
کے منہ کو آ رہا تھا اُنہیں بہت غصہ آیا تھا۔

ٹپیکل حرکتیں وہ نہیں تم کر رہی ہو!؛"گرینی بیٹی کے انداز پر "
خاموش نہیں رہ سکی تھیں۔

ممی آپ تو ہمیشہ مُجھے ہی لیٹ ڈوان کیجیے گا مُجھے سچ میں بہت دکھ "
ہو رہا ہے آپ کے رویئے پر آپ بجائے ہارشم کو سمجھانے کے مجھ
پر غصہ کر رہی ہیں چلیں آپ جہاں سے مجھے ایک منٹ نہیں رکنا
اب نہیں آؤں گی میں جہاں اگر آپ مجھ سے اتنی تنگ ہیں ناں
ممی تو اب میں بھی نہیں آؤں گی آپ سے ملنے کے لیے۔۔۔"وہ

اپنے شوہر کو چلنے کا کہنے لگی گرینی کے بار بار کے طنز اُنہیں اپنے دل میں پیوست ہوتے محسوس ہوئے تھے وہ شاید ماں کا یہ رویہ برداشت نہیں کر سکی تھیں اتنی روڈ وہ تب بھی نہیں ہوئی تھیں جب گرینی نے شادی پر اُن کے باہر رہنے پر اعتراض کیا تھا وہ چاہتی تھیں کہ بیٹی پاکستان میں ہی رہے لیکن بیٹی نے خود کہہ دیا کہ وہ شوہر کے ساتھ لندن رہے گی ۔

اب تم بات کو غلط لگ رہی ہو میرا یہ مطلب نہیں تھا اوَر جہاں " تک بات ہے جہاں آنے کی تو تم میری محبت میں نہیں آئی تھی یہ اچھے سے جانتی ہو تم میرے لیے نہیں ہارشم کے لیے آئے تھے تم دونوں۔۔۔"گرینی بھی کہاں رہنے والی تھی گن گن کر طنز مار رہی تھیں بیٹی کو ۔

ممی بس۔"وہ اپنا بیگ کندھے پر ٹھیک کرتے اپنے شوہر کو دیکھنے "
لگی جو خود بھی اپنا کوٹ ٹھیک کرتے صوفے سے اٹھے تھے ۔

اُنہیں بیٹے کے بغیر جانا پڑ رہا تھا نجانے لندن میں کیسے حالات کا سامنا کتنا تھا اُنہیں اُنہوں نے تو کچھ اور ہی سوچا تھا لیکن بیٹا ساتھ دیتا پھر کیا بات تھی۔۔۔۔

نجانے کن کے بیٹے ہوتے ہیں جو باپ کی مرضی سے زندگی گزارتے ہیں ایک ان کا بیٹا ہے جو اپنی من مانی کر رہا تھا۔

ہارشم ہمارے دروازے ہمیشہ تمھارے لیے کھلے رہیں گے اگر آو "
گے تو موسٹ ولکم کریں گے ہم تمہیں اگر اب آنا ہوا تو تم خوُد آوٗ گے ہم لوگ لوٹ کر نہیں آئیں گے تم نے شادی تو کر لی ہے

لیکن اپنے موم ڈیڈ کو کھو چکے ہو"!وہ بیٹے پر ایک کیٹلی نگاہ ڈالتے سرد لہجے میں بول کر رکے نہیں تھے باہر نکل گئے ان کے پیچھے ہی ان کی بیوی بھی چکی گئی ہارشم نے اپنی سرخ آنکھیں رگڑی تھی کیوں نہیں سمجھ پائے اس کے موم ڈیڈ اسے ۔

ہارشم ان لوگوں کی باتیں سیریس لینے کی ضرورت نہیں ہے اگر " اُنہیں تم سے محبت ہوئی تو وہ لوگ خوُد تمھارے پیچھے آئیں گے جہاں میرا بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ اس کا کندھا تھپتھاتے ہوئے اُسے تسلی دینے لگی تھیں جس پر وہ بمشکل سر ہلا سکا تھا۔

موم ڈیڈ کو یہ احساس کیوں نہیں ہوا کہ ان کی باتیں مُجھے ہرٹ " کرتی ہیں ڈیڈ نے کل جو کیا وہ صرف اس وجہ سے کیا کہ نیوشا کی

فیملی والے رخصتی سے انکار کریں گے اور پھر ہمارا رشتہ ٹوٹ جائے گا تو وہ واپس مُجھے لندن لے جاتے وہاں اپنے بزنس پارٹنر کی بیٹی سے میری شادی کروائیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تبھی وہ اتنے غصے میں تھے مجھے ان کے رویئے نے بہت تکلیف دی ہے۔۔۔"ایک آنسو اس کی بیرڈ میں جذب ہوا تھا گرینی کو افسوس ہوا تھا بیٹی پر بھی شاید دیار غیر کا اثر ہو گیا تھا۔

اُنہیں اچھے سے یاد تھا جب بیٹی کی شادی کی تھی تو بیٹی کے سسرال والوں کی شدید خواہش تھی کہ وہ دونوں اُن کے ساتھ رہیں لیکن ہارشم کے ڈیڈ نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ یہاں نہیں رہے گا بلکہ لندن جائے گا۔

اور ہارشم کی موم نے بجائے اس کے کہ شوہر کو سمجھاتی شوہر کا ساتھ دیا پھر وہ دونوں باہر شفٹ ہو گئے تھے ۔

"اُنہیں احساس ہو گا تم پریشان مت ہوں اور اوپر جا کر دیکھو نیوشا روتی ہوئی گئی ہے مجھے فکر ہو رہی ہے نیچے لے کر آؤ ناشتہ کرتے ہیں بچی کا پہلا دن ہے اس گھر میں اور پہلے ہی دن اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔۔"وہ پریشانی سے بولی ۔

ہارشم کو نیوشا کا خیال آیا تو گرینی کو دیکھتے وہ تیز تیز سیڑھیاں ہیں ہوئے اوپر کمرے میں آیا جہاں وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہچکیوں سے رو رہی تھی ہارشم کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا کیسے دیکھ سکتا تھا وہ نیوشا کو روتے ہوئے تیزی سے اُس کی طرف بڑھا وہ ہارشم

کی مظرع کی تپش اپنی پشت پر محسوس کرتے آنسو صاف کرتی سیدھی ہوئی تھی۔

"نیوشا رو کیوں رہی ہو؟!اس سب میں تمھاری کیا غلطی ہے موم ڈیڈ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا لیکن مجھے یقین ہے اُنہیں بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو گا۔۔۔"وہ اس کے رخساروں پر لب رکھتے ہوئے اس کے آنسو چنتے ہوئے اُسے خود میں بھینچ گیا تھا نیوشا سسکی تھی اُسے تو سارا اپنا قصور لگ رہا تھا۔

"نہیں وہ میری وجہ سے روٹھ کر گئے ہیں میں بہت بری ہوں آپ کے ماں باپ میری وجہ سے خفا ہو گئے آپ سے مجھے معاف کر دیں میں خود کو بہت شرمندہ محسوس کر رہی یوں۔۔۔"وہ سسک رہی تھی اور ہارشم کے لئے اس کے آنسو دیکھنا اس وقت بہت

مشکل تھا وہ مسلسل اس کے آنسو اپنے لبوں سے چن رہا تھا لیکن نیوشا کا رونا تھا کہ بجائے کم ہونے کے شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔

"نیوشا پلیز رونا بند کرو مُجھے گلٹی فیل ہو رہا ہے یار موم ڈیڈ کو بس اپنے بزنس سے مطلب ہے میری خوشیوں سے اُنہیں کوئی مطلب نہیں ہے مجھے خود بہت افسوس ہو رہا ہے ان کا بیہویر تمھارے ساتھ بہت برا تھا پر اُنہیں احساس ہو جائے گا تم فکر مت کرو۔۔۔"وہ اسے سیدھا کرتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اُسے تسلی دے رہا تھا۔

"نیوشا!؛"وہ جب مسلسل روتی گئی تو ہارشم نے ذرا سا سختی سے اُس کا نام لیا وہ سہم سی گئی وہ اُس کی نم آنکھوں کو آپنے لبوں سے چومتے ہوئے بھیگے رخساروں پر بھی رکھ گیا تھا۔

وہ سچ میں چلے گئے؟؟"نیوشا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا ہارشم سے "

اُسے اس پل شدید ڈر بھی لگا کہ کئیں وہ اپنے ماں باپ کے جانے کا غصہ اس پر ہی نہ نکال دے لیکن وہ تو اس کی فکر میں ہلکان ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

ہاں لیکن تم پریشان مت ہو۔۔۔"ہارشم نے اُسے اپنے مزید "

قریب کرتے ہارشم نے اُس کے لبوں پر لب رکھ دیئے تھے ایک ہی رات میں وہ ان لبوں کا پوری طرح سے دیوانہ ہو چکا تھا ان کا میٹھا لمس اس کے تن بدن کو سرور بخش رہا تھا یہ سانسیں شاید اس کی کمزوری بننے والی تھیں اسے تو کم سے کم ایسا ہی لگتا تھا۔۔۔

نیوشا ہارشم کے لبوں کا لمس محسوس کرتے بے ساختہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خوُد سے دور کرنے لگی لیکن ہارشم نے

نرمی سے اُس کی کلائیاں اپنی گرفت میں لیتے اُن کو اپنی کمر پر لاک کر دیا۔

نیوشا نے سہم کر ہارشم کو دیکھا جو اب اس کے نچلے لب پر اپنا پرشدت لمس چھوڑتے اس کے لبوں کو آپنے ہونٹوں میں لیتے چومنے لگا تھا لمس میں نرمی تھی لیکن پھر بھی نیوشا کے لیے یہ لمس سہنا قدرے مشکل تھا وہ کچھ پلوں میں ہی بے حال کرتے اُس کی جیسے کر سانس پی جانے کے در پر تھا نیوشا کے گلے سے دوپٹہ نکالتے وہ دور پھینکتے نیوشا کی نرمیوں پر ہاتھ پھیرنے لگا جوان جذبات میں طغیانی سی برپا ہوئی تھی اس پل دل جیسے ہتھیلی پر دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

دوسری طرف نیوشا کی دھڑکنیں اسے اپنے لبوں پر محسوس ہوئی تھی نیوشا کا تیزی سے دھڑکتا دل اس کی بہکی دھڑکنیں مقابل کے جوش کو مزید بڑھا گئی تھیں وہ مدہوشی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کی گردن پر جھکا تھا نیوشا کے زہن سے اس کے موم ڈیڈ کا خیال نکل چکا تھا۔

ہارشم کی بڑھتی بے باکیوں پر نیوشا نے آنکھیں میچ لی تھیں وہ اسے پیچھے بیڈ پر ٹھیک سے لٹائے خود اس کے اوپر آیا تھا صبح صبح اسے رومانس موڈ میں دیکھ کر نیوشا پل بھر میں ہی پسینے میں بھیگ گئی تھی نازک ہتھیلیاں بھی پسینے سے نم تھیں دھڑکنیں حد سے زیادہ تیز وہ اپنی آنکھیں میچے ہی ہارشم کی بے باکیوں کو سہ رہی تھی وہ اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے نیچے بڑھا تھا۔

نہیں پلیز۔۔۔"وہ ہارشم کے دہکتے لبوں کا لمس پر اپنی گہرائیوں پر"
محسوس کرتے مچلنے لگی تھی ہارشم نے چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھا
جس کے چہرے پر پسینہ تھا پسینے سے بھیگی بالوں کی لٹیں نیوشا کے
عارض سے چپکی ہوئی تھیں وہ نرمی سے اُس کے رخساروں پر چپکی
لٹوں کو پیچھے کرتے اُس کے عارض پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا وہ پل
بھر کے ہارشم کے پر حدت لمس پر کسمکاتے ہوئے کروٹ بدلنے
لگی لیکن یہ ہو نہیں سکا کیونکہ مقابل پوری طرح سے اس کے
نازک وجود پر اپنا بھاری بوجھ ڈالے ہوئے تھا کہ ایک پل کے لیے
نیوشا کو سانس لینے میں بھی تھوڑی مشکل ہوئی تھی ۔

نیوشا ریلیکس۔۔۔"وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے بیڈ سے "
اٹھائے آپنے قریب کرتے اس کی کمر کو نرمی سے سہلانے لگا وہ

بمشکل سر ہلا گئی تھی ہارشم اس کی کنڈیشن دیکھتے اس کو نرمی سے اپنے حصار سے آزاد کر چکا تھا وہ جس طرح مشکل سے سانس لے رہی تھی کوئی بعید نہیں تھی کہ اگلے پل ہی حواس کھو دیتی اپنے ۔

نیوشا ہارشم کے چھوڑتے ہی بیڈ سے اٹھ کر تھوڑا دور کھڑی ہوئی لیکن اپنے وجود کو دوپٹے کے بغیر دیکھتے وہ سرخ ہوئی تھی شرٹ کی فٹنگ زیادہ تھی جس کی وجہ سے اس کے کندن نشب و فراز واضح ہو رہے تھے ہارشم کی نظروں کو اپنے سینے پر محسوس کرتے وہ ہارشم کی طرف پیٹھ کر گئی وہ مسکرایا ۔

نیوشا کا دوپٹہ اٹھائے اس کے قریب جاتے اُسے دوپٹہ کروایا تو وہ پل بھر کے لیے سانس روک گئی تھی ہارشم جو اس وقت نیوشا کے بدن سے اٹھتی مہک محسوس کرتے بہکنے لگا تھا اسے اچانک سے

خیال آیا گرینی نے اُسے نیوشا کو ناشتے پر لانے کا کہا تھا سو وہ اُس کا پاتھ تھامے اُسے دیکھنے لگا۔

چلو ناشتہ کرتے ہیں گرینی ویٹ کر رہی ہیں ہمارا نیچے کب سے " میرے مائنڈ سے ہی نکل گیا تھا۔۔"وہ نیوشا کا ہاتھ تھامے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ہوئے بولا تو نیوشا نے سکون کا سانس لیا ورنہ اس پل وہ کافی گھبرا چکی تھی۔۔

ہارشم کا بے باک لمس اس کی حرکتوں کو یاد کرتے اُسے لگا نہیں تھا کہ وہ خوُد اسے ناشتے کا کہے گا نیوشا کو بھوک تو لگی تھی لیکن خود سے کیسے کہتی شدید جھجھک محسوس ہوئی تھی سو خاموش رہی لیکن اب خود ہی ہارش نے اس سے ناشتے کی بات کر دی تو وہ فوری سر

ہلانے لگی تھی ہارشم نے بھی مذید دیر نہیں کی تھی اُسے خود بھی بھوک لگ رہی تھی ۔

ہارشم اس کا ہاتھ تھامے روم سے نکل گیا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

تھرڈ لاسٹ اپیسوڈ)153(

•••••

تعزیز اور ابرشم دونوں ساتھ اٹھے تھے لیکن تعزیز نے ابرشم سے بات نہیں کی رات کی سرد مہری ابھی تک دونوں کے درمیان ہنوز موجود تھی اب تو ابرشم نے بھی کوشش نہیں کی اس سے بات

کرنے کی کوشش نہیں کی اب تعزیز اتنی سی بات کو ایشو بنائے گا یہ بھلا ابر شم نے کہاں سوچا تھا لیکن اس کی ناراضگی برداشت کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

وہ اس وقت اپنے آرڈر کردہ بیلو کلر کے فراک میں تیار تھی تعزیز شاور لے رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ تعزیز اس کے ساتھ واپس شہر جائے گا یا نہیں لیکن وہ یہاں نہیں رہنے والی تھی۔

یہ حویلی اور اس کا ماحول وہ شاید ہی جہاں ایڈجسٹ کر پاتی ہاں اگر تعزیز نارمل ہوتا تو پھر وہ کچھ سوچتی پر رات کے بعد یہ بالکل بھی ممکن تھا وہ اپنا سٹولر اپنے گلے میں ٹھیک کرتی واپس پلٹی جب اپنے پیچھے ٹاؤل میں ملبوس تعزیز کو دیکھ کر ٹھٹک کر رکی تھی نجانے وہ کب باتھ روم سے نکل کر اُس کے پیچھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا؟"وہ کندھے اچکاتے پوچھنے لگی اب ایسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے "
کا بھلا کیا مطلب تھا۔

یہ تیاری کس خوشی میں؟"وہ نارمل سے ریلکس انداز میں پوچھنے لگا "
جبکہ ابرشم نے ناک سیکھرتے اسے دیکھا اوَر پھِر اپنے بالوں کو پونی
میں قید کرتے لبوں پر لپسٹک لگائی تھی۔

تعزیز نے اپنی بیرڈ سہلاتے اپنی وایفی کی یہ حرکت دیکھی تھی وہ
کیوں کر رہی تھی ایسا شاید وہ کچھ کچھ سمجھ رہا تھا لیکن اس پل یہ
سرخ رنگ سے سجے لب اس کی پیاس بڑھا گئے تھے۔

پر جب نظروں کے سامنے رات والے واقعات آئے تو وہ خود پر
ضبط کرتا ڈریسنگ روم میں چلا گیا اس کے جانے کے بعد ابرشم بیڈ

کے کنارے پر بیٹھ کر پاؤں جھلانے لگی تھی جب کچھ ہی دیر میں تعزیز کا فون وئبرایٹ ہوا تھا ابرشم نے سیل فون اٹھاتے میسج کیا واٹس ایپ پر کسی نمبر سے میسجز آئے تھے پہلے بھی تعزیز اس نمبر کے ساتھ کافی چیٹ کر چکا تھا ابرشم نے اوپر والی چیٹ نہیں دیکھی اس کا سارا دھیان نئے میسجز پر تھا۔

وہ ائزم کی فوٹو تھی اور ساتھ جو لکھا تھا وہ پڑھتے ابرشم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا یعنی آئزم تعزیز کی قید میں تھا اور جیسی اس کی حالتِ تھی وہ صاف صاف ظاہر کر رہی تھی کہ ائزم پر کافی تشدد کیا گیا تھا وہ ایک پل کے لئے یقین نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

شاید تعزیز یہ سب اس لئے کر رہا تھا کہ اُس حادثے کی وجہ سے ابرشم کو کافی تکلیف سے گزرنا پڑا تھا اور ابرشم کی جان مشکل سے

بچی تھی وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتی اس کا سیل فون واپس رکھ چکی تھی کیونکہ وہ کسی بھی لمحے ڈریسنگ روم سے نکل سکتا تھا اوٗر وہ ابرشم پر شک کرے یہ وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔

پر ابرشم کا دماغ بری طرح سے الجھا ہوا تھا تعزیز نے یہ سب کرنا تھا تو اسے بتا تو سکتا تھا ایسے چھپانے کی کیا ضرورت تھی وہ کیوں یہ سب اتنی راز داری سے کر رہا تھا۔

وہ واپس آیا تو اُسے سوچو میں الجھے دیکھا نجانے کیا سوچ رہی تھی ایک نظر اس پر ڈالتے وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا اپنے بال سٹ کرنے لگا تھا۔

بتایا نہیں آپ نے؟"وہ اس کی تیاری سے متعلق پوچھ رہا تھا۔"

واپس نہیں جانا ہے ہم نے؟"وہ اس کے سوال کے بدلے سوال "
کر رہی تھی۔

کہاں؟"وہ اوٗر سوال کر گیا تھا۔"

واپس؟"وہ الجھی تھی ایک تو دونوں کے درمیان اتنی سرد مہری "
تھی اوٗر اب وہ ایسے سوال پر سوال کر رہا تھا۔

جانا ہے"!وہ خود بھی تیار ہو رہا تھا ایک رات کے لیے تو رکا تھا "
ہاں سب کو معاف کر چکا تھا لیکن یہاں رہنا اس کے لیے آسان تھا
وہ گرینی سے وعدہ کر چکا تھا کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا۔

کب؟"وہ بے قراری سے اُسے دیکھتے اٹھ کر اُس کے قریب آئی "
تھی تعزیز نے ایک کیٹلی نگاہ اس پر ڈالی تو وہ جو ایکسٹیمنٹ سے
اس کی طرف بڑھ رہی تھی وہ رکی تھی۔

ابھی نکلتے ہیں مُجھے کچھ کام ہے شہر میں وہ ضرور کرنا ہے چلیں "
آپ کی جو چیزیں ہیں وہ لے لیں نکلتے ہیں۔۔"وہ اپنا والٹ اٹھا کر
پوکٹ میں رکھتا سیل فون اٹھا کر ای میلز دیکھنے لگا تھا سیل فون کو
دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ ابر شم اس کا فون چیک کر چکی تھی لیکن
اسے فرق نہیں پڑا تھا اسے اس بات سے کوئی مسلہ نہیں تھا وہ ایسی
چھوٹی چھوٹی باتوں پر آوور ری ایکٹ کرنے والوں میں سے نہیں تھا

۔

وہ دونوں ساتھ روم سے نکلے تھے سبھی لوگ ڈائننگ ہال میں موجود تھے اُنہیں ایسے تیار دیکھ کر سبھی حیران ہوئے تھے۔

"کہاں کی تیاری ہے برخوردار؟" شمس خان نے اپنا چشمہ درست کرتے تعزیز کو دیکھا جو اُن کی طرف ہی چلا آیا تھا۔

"واپس جا رہے ہیں ہم لوگ"!وہ بنا لگی لپٹی رکھے بولا تو ایک پل کے لیے شمس خان کا چہرہ بجھ سا گیا تھا ایک رات کے لیے وہ جہاں آیا تھا اُن کے دل میں درد سا اٹھا وہ اپنا سینہ مسلتے ہوئے بمشکل سے اپنی دلی کیفیت پر قابو پا سکے تھے۔

"اتنی جلدی بیٹا کچھ عرصہ یہیں رہ جاتے کتنے عرصے سے وہاں شہر میں تھے اب کچھ دن یہاں رہتے ہمارے ساتھ ہمیں تو لگا تھا کہ تم

یہاں شفٹ ہو گئے ہو ہمیشہ کے لیے۔۔۔"بی بی جان افسردگی سے بولی تھیں جس پر تعزیز نے اُنہیں دیکھا اس کے جانے کا سن کر وہ سبھی سیریس ہو گئے تھے۔

نہیں شہر میں کافی کام پینڈنگ پڑا ہے میں مذید رک نہیں سکتا " آپ لوگ پریشان مت ہوں میں چکر لگاتا رہوں گا بلکہ کوشش کروں گا کہ ہر ویکینڈ آپ لوگوں کے ساتھ گزاروں۔۔۔"وہ مسکراتے اُنہیں اس بات سے بے فکر کروا رہا تھا کہ وہ اب پہلے کی طرح ان سے دور نہیں رہے گا آتا رہے گا ملنے ان سے۔

لیکن بیٹا بس کچھ دن رک جاتے تم"!!وہ فورس نہیں کر رہے تھے " مگر دلی خواہش تھی کہ وہ مزید کچھ دن تو ان کے ساتھ رہے اپنے بیٹے ہی خوشبو وہ محسوس کرنا چاہتے تھے ہاں ضرغام خان سے اُنہیں

محبت تھی لیکن تعزیز کی بات اوُر تھی تعزیز اُنہیں اس لئے بھی ذیادہ ہو گیا تھا کہ وہ ارتضیٰ کے زیادہ قریب رہا وہ منہا اوُر تعزیز کو ہی زیادہ وقت دیتے تھے ۔۔۔

" دادا جان بہت ضروری ہے جانا میں انشاء اللہ جلدی چکر لگانے کی کوشش کرونگا۔۔۔چلیں ابر شم۔۔۔"وہ مذید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی بات ختم کر دی تھی۔

" بھائی آپ بس ایک رات کے لیے آئے یہ تو غلط ہے آپ کچھ دن تو رک جاتے۔۔۔"آرمینا اپنی چیئر چھوڑ کر تعزیز کے قریب آئی تو تعزیز نے اُسے گلے لگایا تھا اوُر اس کا یہ ایکٹ عالمیار کو پہلو بدلنے پر مجبور کر گئی تھی وہ بے چینی سے اپنی بیرڈ سہلانے لگا تھا۔

اُس کی سفید رنگت میں زردیاں سی گھلی تھیں اپنی بیوی کا یہ ایکٹ اسے سلگا گیا تھا ایک کیٹلی نگاہ اس نے آپنی بیوی پر ڈالی تھی جو اپنے بھائی کے گلے کا ہار بنی ہوئی تھی ۔

"گڑیا میں جلدی آؤں گا ناں"!!وہ سب کو یہی بول رہا تھا جبکہ اس نے آنا تھا یا نہیں یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔۔

وہ مذید آرمینا سے چند باتیں کرتے ابرشم کے ساتھ باہر نکل گیا تھا جبکہ پیچھے سبھی ناشتے سے ہاتھ روک چکے تھے۔

ارشک کی بھی خواہش تھی کہ تعزیز اوَر ابرشم ان کے ساتھ رہیں ضرغام خان جو صبح سے تو کافی پریشان تھا لیکن عالمیار کی تپی ہوئی شکل دیکھ کر وہ مسکرایا تھا اپنے بہنوئی کی جیلسی پر وہ مسکرایا ۔

آرمینا واپس اپنی چیئر پر آ بیٹھی تو عالمیار نے اُسے اپنی براؤن آنکھوں سے گھورا تھا وہ پریشان ہوئی اچانک سے اسے کیا ہو گیا کہ وہ ایسے اُسے گھور رہا تھا عالمیار تو دل ہی دل میں آرمینا سے ناراض ہو گیا تھا اب آرمینا کو کافی پاپر بلنے تھے ۔

ضرشک اس وقت اپنی مما کی گود میں تھا ارشک اُسے ساتھ لیے باہر آئی تھی ارواح نے اُسے اٹھایا لیکن وہ رونے لگا ہونٹوں کو پھیلائے وہ بار بار اپنی مما کی طرف دیکھ رہا تھا۔

رات وہ ٹھیک رہا تھا مردان خانے میں لیکن اب شاید اُسے لگ رہا تھا کہ وہ ارشک سے دور ہوا تو اس کی مما پھر سے دور ہو جائے گی اس سے تبھی وہ جڑ کر اپنی مما کی گود میں بیٹھا تھا ۔

ارشک اُس کو بھی تھوڑا تھوڑا کھلا رہی تھی اُس کی پہلی سالگرہ آ رہی تھی سبھی ایکسٹڈڈ تھے بہت دھوم دھام سے منانی تھی ضرغام خان نے اپنے بیٹے کی سالگرہ ۔

.....

تعزیز اوُر ابرشم دونوں ساتھ گاڑی تک آئے تھے بات دونوں میں سے کسی نے نہیں کی تھی آیک دوسرے سے خاموش تھے ارشک کو اچانک سے چکر سا آیا کافی دنوں سے وہ اپنی طعیبت میں ہوتی تبدیلیاں محسوس کر رہی تھی بظاہر تو دھیان نہیں دے رہی تھی لیکن اب چکر سے چکر آیا تو وہ لڑکھڑا کر گرتی کہ تعزیز نے اُسے تھاما تھا وہ اس کی بانہوں میں ہلکے سے کانپ رہی تھی۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟"وہ اُسے گاڑی میں بیٹھائے اس کا ہاتھ تھامے "
فکری مندی سے پوچھ رہا تھا جس پر ابرشم نے سر ہلایا اب اسے کیا
بتاتی کہ اس کو ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

نہیں میں ٹھیک ہوں تم چلو ہم لوگ چلیں واپس مُجھے جلدی سے "
گرینی کے پاس جانا ہے اُنہیں یاد کر رہی ہوں میں بہت۔۔"وہ اپنے
چہرے پر آیا پسینہ صاف کر رہی تھی ۔

پہلے میں آپ کو ڈآکٹر کے پاس لے کر جاؤں گا آپ کی طعیبت "
ٹھیک نہیں ہے۔۔"وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اس کے برابر میں
بیٹھ گیا تھا ۔

نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"وہ گھبرا گئی تھی دل پہلے ہی "
گھبرایا ہوا تھا اب وہ ڈآکٹر کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی ۔

پر آپ کی طعیبت چکر آ رہے تھے آپ کو"!وہ ناراضگی وغیرہ اس "
پل بھول گیا تھا نرمی سے ابرشم کا ہاتھ تھامے اُسے سہلانے لگا تھا۔

نہیں اب ٹھیک ہوں تم مینشن لے چلو مُجھے بس۔۔۔"وہ سیٹ "
سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی تھی تعزیز نے بھی اسے ڈسٹرب
نہیں کیا تھا وہ اُس کو دیکھتے ڈرائیونگ پر فوکس کر رہا تھا۔

ابرشم کا دل خراب ہو رہا تھا ایسے ہی اُس کو کیوں عیجب سی بے
چینی محسوس ہوئی تھی اپنا سیل فون نکالے ایف بی سکرول کرنے
لگی تھی زیادہ انٹرسٹ نہیں تھا اسے شوشل میڈیا میں نہ ہی وہ زیادہ

ایکٹو رہتی تھی پہلے پہل تو وہ کم ہی یوز کرتی تھی لیکن پھر بزنس کے سلسلے میں اس کو ایکٹو رہنا پڑتا تھا۔

اب یہ سب تعزیز نے سنبھال لیا تھا سو وہ اب کم ہی یوز کرتی تھی ابھی وہ ایسے پوسٹیں دیکھنے لگی اور ابر شم کو ایسے سیل فون میں بیزی دیکھتے تعزیز نے بریک لگائی تھی وہ رات کو ضرغام لوگوں کے ساتھ کھانا کھا چکا تھا لیکن اب وہ خالی پیٹ ناشتہ کیے بغیر نکل پڑے تھے ۔

"مُجھے لگتا ہے آپ کا خالی پیٹ ہے اس وجہ سے آپ کو چکر آ رہے ہیں یہ اس ہوٹل سے میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں پھر آگے جائیں گے۔۔۔"وہ ابر شم کے چہرے پر آ رہی لٹ کو پیچھے اڑستے

گاڑی سے نکل گیا تھا ابر شم اسے منع کیا کرتی وہ تو اپنی کرتا نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ابر شم کو فحال کسی چیز کی طلب نہیں تھی لیکن تعزیز کو روکتی بھی تو کوئی فایدہ نہیں تھا تبھی خاموشی سے باہر دیکھنے لگی گاؤں جانے والا راستہ کافی سنسان تھا ابر شم کو ایک پل کے لئے ڈر لگا لیکن پھر وہ خود کو کمپوز کرتے تعزیز کو دیکھنے لگی جو اپنے ناشتے کا آرڈر کرتا واپس آ رہا تھا اوٗر اب گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا تھا۔

ویسے ناشتے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں سفر جاری رکھنا چاہیے تاکہ " جلد از جلد ہم لوگ پہنچ سکیں کتنا لمبا سفر ہے میں تو اکتا گئی ہو بہت زیادہ"!!وہ اپنے ہاتھوں کو آپس میں مڑوتے بولی تھی ۔

تعزیز بھی بنا ناشتے کے سفر کر لیتا لیکن ابر شم کی طعیبت کا خیال کرتا وہ ناشتے کے لئے روک چکا تھا کچھ ہی دیر میں ایک تقریبا پندرہ سال کا لڑکا ان کے لیے ناشتہ لے کر آیا تھا۔

تعزیز نے شیشہ نیچے کرتے ٹرے اس کے ہاتھ سے لیتے گاڑی کا دروازہ بند کر دیا تھا ابر شم اوٗر اپنے درمیان کھانے کی ٹرے رکھتے اُسے ناشتہ شروع کرنے کا اشارہ کیا اور خود اپنی شرٹ کے کف نکس فولڈ کرنے لگا ابر شم نے تھوڑا تعزیز کی طرف مڑتے ناشتہ کرنا شروع کیا وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے حلوہ پوری میں مرچیں کافی زیادہ تھیں ابر شم کی آنکھوں اوٗر ناک سے پانی بہنے لگا تعزیز نے جلدی سے پانی کی بوتل اس کے لبوں سے لگائی تھی۔۔

وہ کھانس کھانس کر بے حال ہو رہی تھی تعزیز نے آگے ہوتے ابر شم کی پشت کو نرمی سے سہلایا تھا۔

ابر شم کے لبوں کے لبوں پر پھیلی سرخی تعزیز نے گہرا سانس بھرا تھا۔

ناشتہ ایسے ہی دونوں نے کیا پھر تعزیز برتن اوٗر پیسے دینے چلا گیا کچھ دیر بعد واپس آیا تو ابر شم بھی تب تک کافی فریش فیل کر رہی تھی۔

آپ ٹھیک ہیں؟"اسے پھر بھی ابر شم کی طرف سے پریشانی ہوئی " وہ ایسے نہیں ہوتی تھی جہاں بھی جاتی تھی کافی فریش ہوتی تھی آج ایسے ڈ ڈیل نظر آ رہی تھی۔

ہاں تم گاڑی چلاؤ پلیز۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پر آپنی انگلیوں کا دباؤ " بڑھاتے اسے سہلاتے بولی تھی ۔

تعزیز نے ایک جھٹکے میں ابر شم کو اپنی گود میں شفٹ کیا وہ ہکا بکا اس کی شکل دیکھنے لگی جو اب اسے اپنے حصار میں لیے ڈرائیو کر رہا تھا۔

تعزیز چھوڑو مجھے تم ٹھیک سے ڈرائیو نہیں کر سکو گے میں بالکل " ٹھیک ہوں پریشان مت ہو تم ڈرائیونگ طر دھیان دو ورنہ ایکسڈنٹ ہوا تو پھر سے میں ہو سپٹل۔۔۔"اس کے لبوں کو تعزیز نے اپنے دانتوں میں دباتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

ابر شم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ایسے گاڑی میں وہ اس کے لبوں سے یوں لپٹے گا وہ کہاں سوچ سکتی تھی اس کی ناراضگی یاد کرتے پورے وجود میں بے چینی کی ایک سرد لہر سرایت کر گئی تھی وہ آگے کو ہوتے تعزیز کے سینے سے کچھ یوں لپٹی کہ اس کو اپنی نازکی کا احساس دلانے لگی اس کے کندن نشب و فراز تعزیز کے سینے سے لگتے اس کی دھڑکنوں میں اشتعال پیدا کر گئے تھے ۔

تعزیز اُس نے لبوں پر اپنا پر شدت لمس چھوڑ رہا تھا ہاتھ بے ساختہ ابر شم کی نازکی پر آ ٹھہرے وہ نرمی سے ابر شم کی بیوٹی بون کو سہلانے لگا وہ ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی ۔

لبوں پر تعزیز کی گرفت ہر گزرتے لمحے سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی وہ پوری شدت سے ابر شم کے لبوں کا رس نچوڑ رہا تھا

ابر شم کی دھڑکن تیز ہوئی تھی دل جیسے پہلو میں دھڑکا اور جان تو تب ہلکان ہوئی جب تعزیز نے اس کی زبان پکڑتے اس پر زور سے اپنے دانتوں سے کاٹا وہ ابر شم کے لبوں سے چیخ نکلی جو اس کے لبوں میں ہی کہیں دب گئی تھی ۔

وہ پوری شدت سے ان کا رس نچوڑ چکا تو پیچھے ہوا ابر شم کا چہرہ اس وقت اس قدر سرخی بکھرے رہا تھا کہ وہ تعزیز کی طرف نہیں دیکھ سکی تھی۔

اپنے لبوں پر شدید جلن ہو رہی تھی ۔

وہ تعزیز کی گردن میں منہ چھپائے اس کی دودھیا گردن پر اپنے دانت گاڑ گئی تھی۔

یو بہت بدتمیز ہو ایسے کون کرتا ہے؟"اشارہ اپنے لبوں اور زبان "
پر ہونے والی جلن کی طرف تھا۔

میں کرتا ہوں کیونکہ یہ لب میرے ہیں۔۔۔"اس کا چہرہ اپنی "
گردن سے نکالے اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے وہ
خماری سے بولا ابرشم کپکپا سی گئی تھی۔

مُجھے لگتا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے کافی دیر ہو گئی ہے اوَر ویسے "
بھی تمھیں تو یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم لوگ گاڑی میں
ہیں۔۔۔"وہ بلا وجہ اپنے بالوں کو صحیح کرتے خفت مٹانے کی کوشش
کر رہی تھی۔

چہرہ اس وقت اس قدر سرخ تھا کہ اس کی سرخی اسے مزید پریشان کر رہی تھی ۔

"گاڑی میں ہیں تو کیا ہوا؟"!وہ کندھے اچکا گیا اور ابر شم محض اسے گھور سکی رات کو بھی تو اسی بات پر بحث ہوئی تھی ان کی اور اب سے یہ سب وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی تبھی خاموش ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں اب دوبارہ سے گاڑی سٹارٹ کرو گے یا ہم ایسے ہی درمیان میں بیچ سڑک پر ایک دوسرے سے بحث کرتے رہیں گے تعزیز؟"طنزیہ لہجہ تعزیز نے محسوس کر لیا لیکن کچھ کہا نہیں ۔

"رئیلی آپ کو یہ بحث لگ رہی ہے"وہ دونوں ایک دوسرے کے ابھی تک قریب تھی ابر شم کو تعزیز کی گرم سانسوں کی تپش اپنے

چہرے پر محسوس ہوئی تھی وہ اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب کیے ہوئے تھا۔

"ہاں بحث نہیں تو کیا ہے مُجھے سیٹ پر بیٹھاو اور گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرو جو تم ایک بار پھر سے روک چکے ہو میرا دل گھبرا رہا ہے دل کر رہا ہے آنکھیں کھولوں تو گرینی میرے سامنے ہوں۔۔۔"وہ اپنی گرے گرین آنکھوں سے تعزیز کو گھور رہی تھی

۔

"ابھی پہنچ جائیں گے ریلیکس۔۔۔"وہ اس کا چہرہ اپنے سینے سے لگائے پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا۔

مُجھے سیٹ"!!وہ ایسے کافی ان کمفٹیبل ہو رہی تھی شاید یہ سوچ کر" بھی کہ تعزیز ایسے ٹھیک سے ڈرائیو نہیں کر سکے گا۔

جہاں کیا مسلہ ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا آبرشم " اس کے لب بھینچتے محسوس کرتے خاموش ہوئی تھی مذید بحث کرتی تو بات نے لمبا ہی ہو جانا تھا تو بہتر تھا کہ وہ خاموش ہو جاتی۔

وہ خاموشی سے تعزیز کے سینے پر سر رکھے اس کی دھڑکن سن رہی تھی نجانے کیا سوجھی اسے کہ وہ تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈالے منہ چھپائے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

رات کی بھی نیند پوری نہیں ہوئی تھی تعزیز کی ناراضگی کی ٹینشن میں وہ قدرے غنودگی میں جانے لگی کہ اس کی تیز سانسیں تعزیز

کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھی وہ اس کے اتنے قریب اوپر سے وہ جس انداز میں تعزیز کے ساتھ لپٹی ہوئی تھی اس کی نازکی کو وہ اپنی دھڑکنوں پر محسوس کر رہا تھا۔

وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ایک پل کے لیے اپنے حواس کھونے لگا دل کر رہا تھا گاڑی روک کر اپنی وایفی کا دماغ ٹھکانے لگائے لیکن ابھی اسے جانا تھا نجانے ائزم کس حالت میں تھا وہ اُسے ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا تعزیز کا ارادہ ابر شم کو رانا مینشن چھوڑنے کے بعد آپنے اپارٹمنٹ جانے کا تھا۔

وہ اس کے لیے مشکل بڑھا رہی تھی اس کی اتنی نزدیکی ویسے ہی تعزیز کے حواس سلب کر لیتی تھی اور پھر رات وہ ساری ہی بے چینی رہا تھآ ابر شم کو ناراض کر کے وہ خود کونسا خوش تھا لیکن ابر شم

کی بحث اسے غصہ دلا گئی تھی اوٗر پھِر اس نے کیا کیا اسے خود بھی نہیں پتہ۔

وہ جیسے تیسے کر کے فحال رانا مینشن پہنچ چکے تھے گاڑی اس نے جھٹکے سے مینشن کی پارکنگ میں روکی تو ابرشم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی وہ لوگ مینشن پہنچ چکے تھے مطلب وہ اتنی دیر تک سوتی رہی اور پھر اپنی پوزیشن وہ تعزیز کے اتنے قریب تھی اُس کے چہرے پر کئی رنگ آئے تھے جو تعزیز نے بغور دیکھے لیکن کچھ بولے بغیر وہ اسے دیکھتا رہا۔

"کیا ہوا میں نے تمہیں نیند میں تنگ کیا؟"وہ اسے مسلسل خود کو گھورتے پا کر شاید یہی سمجھی تھی کہ ہو سکتا ہے نیند میں ابرشم نے اس کو تنگ کیا ہو جبک وہ ڈرائیو بھی کر رہا تھا۔

ہاں بہت زیادہ تنگ کیا آپ نے مُجھے"!وہ بالکل سنجیدگی سے بول "
رہا تھا لگ نہیں رہا تھا کہ وہ مذاق کر رہا ہے ۔

ک۔۔۔۔ی۔۔۔۔س۔۔۔۔ے۔۔۔۔"ابر شم کے لفظ ٹوٹے "
پھوٹے تھے جو وہ مشکل سے بول سکی تھی اب لگ رہا تھا کہ تعزیز
کے قریب جاتے اس نے نیند میں کوئی الٹی سیدھی حرکت کی ہے
جو وہ ایسے کہہ رہا ہے۔۔۔

یہ رات کو بتاؤں گا میں ابھی آپ اندر جائیں مُجھے کچھ ضروری کام "
ہے میں لیٹ آؤں گا آپ ریسٹ کریں طعیبت مُجھے ڈوان ہی لگ
رہی ہے آپ کی"!وہ اس کی گاڑی سے نکلنے کے انتظار میں تھا کہ
وہ کب گاڑی سے نکلے اوٗر تعزیز گاڑی واپس موڑ سکے ۔

تعزیز کے ضروری کام پر ابر شم کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا بے ساختہ خیال ائزم کا آیا تھا وہ اس کے پاس جانے والا ہے یہ تو وہ سمجھ گئی تھی۔

کونسا ضروری کام پہلے اندر چلو سب سے ملو پھر مُجھے آفس جانا ہے " مُجھے چھوڑ کر جہاں جانا ہوا چلے جانا تم۔۔۔"وہ اسے اس وقت نہیں جانے دے سکتی تھی فوری دماغ میں ایک پلان آیا تھا جس پر عمل کرنا ضروری تھا۔

آپ آفس جائیں گی طعیبت ٹھیک نہیں ہے آپ کی ایسی سچویشن " میں آفس جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں واپسی پر آفس کا چکر لگا لوں گا آپ کو جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ جا کر ریسٹ کریں"!!وہ اس کو آفس جانے سے روک چکا تھا اس کی طعیبت

ٹھیک نہیں تھی ایسے میں وہ کیونکر آفس جانے کی بات کر رہی تھی تعزیز سمجھ نہیں سکا ہاں لیکن اسے آفس وہ نہیں جانے دے سکتا تھا۔

"مُجھے جانا ہے کتنے دنوں سے نہیں جا پائی اوَر آج تو مُجھے آفس سے پی اے کی کال آئی ہے بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے سمر کولیکشن لاؤنچ کرنی ہے مجھے جانا ہو گا بہت سارے کام دیکھنے ہیں تم آؤ آندر۔۔۔"وہ اسرار کرنے لگی تو تعزیز بھی منع نہیں کر سکا کرتا ابرشم شاید مذید سوال کرتی اوَر اس وقت وہ ابرشم کے کسی کا سوال نہیں دینے والا تھا۔

ابرشم اسے دیکھتے گاڑی سے نکلی وہ دونوں ساتھ ہی مینشن کی طرف بڑھ گئے تھے۔

•••••

ابرشم تعزیز اندر آئے تو سب سے پہلے ہی ان کی نظر ڈائننگ ہال میں ناشتہ کرتے ہارشم نیوشا اوَر گرینی پر گئی تھی وہ دونوں تو ناشتہ کر چکے تھے لیکن پھر بھی ابرشم گرینی کی طرف بڑھی تھی اُس کو دیکھتے وہ بھی چیئر چھوڑ کر اٹھ کر اُس کے قریب آئی تھیں ۔۔

تم لوگ اتنی صبح صبح آ گئے مجھے لگا تھا کہ کچھ دن وہاں رکو گے " ایسے اچانک خیریت ہے بیٹا۔۔"ابرشم سے ملتے گرینی نے تعزیز کو مخاطب کیا تھا۔

جی گرینی سب ٹھیک ہے ہم لوگ وہاں ایک رات کے لیے ہی " رکے تھے اوَر ویسے بھی اب سب کلیئر ہو ہی گیا ہے تو میں سب

سے ملتا رہوں گا لیکن وہاں رہنا مشکل ہے آفس بھی دیکھنا ہوتا ہے۔۔۔"وہ نارملی بات کر رہا تھا پہلے جو مسلے مسائل تھے ان کے درمیان وہ حل ہو چکے تھے اب۔

ہاں اچھا کیا آؤ ناشتہ کرو!؛"وہ اُن کو ڈائننگ ٹیبل کی طرف بلا " رہی تھیں ۔

پھپھو کدھر ہے۔۔۔۔؟؟؟ہیلو نیولی میریڈ کپل۔۔گڈ " مارننگ۔۔۔"ابرشم ہارشم اور نیوشا کے قریب آتے بولی تھی لیکن ہارشم کی سنجیدہ شکل اور پھر پھوپو کی عدم موجودگی اسے پریشان کر گئی تھی۔

وہ لوگ واپس لندن چلے گئے ہیں"!گرینی کے مزاج بھی سرد "
ہوئے صبح کی ہوئی تلخی یاد آئی تھی جس پر چہرے کے تاثرات تنے
تھے بیٹی اوَر داماد پر حد سے زیادہ غصہ آیا تھا بھلا ایسا کون کرتا ہے
اپنے ہی جوان بیٹے کے ساتھ ۔

کیوں؟؟رات کو کچھ ہوا؟؟"وہ تشویش سے پوچھنے لگی کل فنکشن "
میں پھوپو اوَر انکل کا رویہ اسے مناسب نہیں لگا تھا وہ رات بھی
سوچتی رہی کہ وہاں سب کیسا ہو گا کیسے نیوشا کو وہ لوگ ٹریٹ
کریں گے ۔۔۔

ہاں بہت کچھ ہوا!!ویسے اچھا ہے وہ چلے گئے اُن کے امپورٹنٹ "
ہمیشہ اُن کا بزنس ہی رہا ہے وہ جو چاہتے تھے وہ نہیں ہو سکا تو
افسوس ہو رہا تھا اُنہیں۔۔"ہارشم تلخی سے بولا ۔

تعزیز خاموشی سے ہارشم کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو قدرے پریشان تھا یہ بات پریشانی کی تھی بھی ایسے اس کی فیملی والوں کو کرنا نہیں چاہیے تھا ویسے ۔

" ڈونٹ وری ہارشم پھپھو لوگوں کو جلدی احساس ہو جائے گا اوُر نیوشا تم بھی ٹینشن مت لو وہ لوگ جلدی ہی واپس آ جائیں گے۔۔۔"ابرشم نے جیسے ہی نیوشا کو دیکھا جو سر جھکائے کھانے کی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی وہ اس کے قریب آتے اسے تسلی دیتی بولی تھی ۔

" ہاں میں بھی ان دونوں سے یہی کہہ رہی تھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اوُ تعزیز بیٹا ناشتہ کرو وہاں کیوں کھڑے

ہو۔؟"تعزیز کو سوچو میں الجھا دیکھ کر گرینی نے اُسے مخاطب کیا تھا۔

"گرینی ہم لوگ ناشتہ کر چکے ہیں اب تیار ہو کر آفس جانا ہے آج بہت ضروری میٹنگ ہے ہمارا ہونا ضروری ہے آپ لوگ انجوائے کریں۔۔۔"تعزیز کے بجائے ابرشم نے جواب دیا تھا۔

جبکہ سے ابرشم کا ایکسڈنٹ ہوا تھا گرینی نے اسے آفس نہیں جانے دیا وہ مانتی ہی نہیں تھیں اس کے آفس جانے کے لیے لیکن آج وہ کہہ رہی تھی تو گرینی پریشان ہوئی تھیں ابھی تک وہ وقت بھولی نہیں تھیں جب اُنہوں نے ابرشم کو اس حالت میں دیکھا تھا۔

آبی بیٹا میرا دل نہیں مانتا ہے تمھیں آفس بھیجنے کا تم رہنے دو "
مینجر دیکھے گا ویسے بھی میں نے ایک دو نئے زمہ دار لوگ ہائیر کیے
ہیں۔۔۔وہ سب معاملات دیکھ لیں گے تمھیں پریشان ہونے کی
ضرورت نہیں ہے بیٹا۔۔۔"وہ اُس کو ابھی بھی روک رہی تھیں
آفس جانے کے لیے ۔

گرینی وہ بس ایک حادثہ تھا اب میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کو "
پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اوُر ویسے بھی تعزیز میرے
ساتھ ہوں ہم لوگ جلدی واپس آ جائیں گے ڈونٹ وری۔۔۔"وہ
ان کا ہاتھ تھامے اُسے نرمی سے سہلا رہی تھی وہ بمشکل سر ہلا سکی
تھیں۔۔۔۔۔

ابر شم اوپر روم میں چلی گئی تھی آفس کے لیے چینج کرنا تھا اس نے اس کے پیچھے تعزیز بھی سڑھیاں چڑھتے اوپر کمرے میں آیا تھا ابر شم شاید ڈریسنگ روم میں تھی چینج کر رہی تھی تعزیز صوفے پر بیٹھ گیا ابر شم کو وہ ایسے اکیلے آفس نہیں جانے دے سکتا تھا یہ سچ تھا کہ گرین کی طرح وہ وقت اُسے بھی نہیں بھول سکتا تھا لیکن ابر شم کی ضد تھی وہ اُسے روک نہیں سکتا تھا۔

اس کا ارادہ ہار شم سے ملنے کے بعد ابر شم کے پاس آفس جانے کا تھا کتنا عرصہ ہو چکا تھا وہ خود بھی آفس نہیں گیا تھا پہلے ابر شم کا ایکسڈنٹ اور پھر اس کے بعد حویلی جانے کے چکر میں تقریبا ایک دو مہینے نکل گئے تھے۔

ابر شم تیار ہو کر روم میں آئی تو تعزیز کو دیکھتے اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کھلا چھوڑا یہ پہلی بار تھا ودنہ وآپس وہ بالوں میں پونی لگا کر جاتی تھی وہ کیجول آفس کے ڈریس میں تیار کھڑی تھی آج تو اس نے ہیلز پہنی تھی نجانے کیوں وہ آج آفس کے لیے جس طرح سے تیار ہوتی تھی اس سے ہٹ کر تیار ہوئی تھی آج تو لبوں لپسٹک بھی لگا رہی تھی۔

تعزیز بغور اس کی تیاریاں دیکھ رہا تھا وہ اُس پر ایک سرد نگاہ ڈالے ڈریسنگ روم میں جا بند ہوا تھا واپس آیا تو گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس ٹائی لگائے خاصا ہینڈسم لگ رہا تھا کہ ابر شم کی نظریں اس پر جم سی گئی تھی۔

لیکن وہ اگنور کرتا اپنے بالوں میں برش کرتے خود پر پرفیوم سپرے کرتے بالکل تیار تھا۔

چلیں یا ایسے ہی مُجھے گھورنے کا ارادہ ہے آپ کا کب سے آیسے " دیکھے جا رہی ہیں آپ؟"وہ پرفیوم کی بوتل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ابرشم کی طرف پلٹا تھا جو سینے پر ہاتھ باندھے فرصت سے تعزیز کو دیکھ رہی تھی ۔

تعزیز کی سرد بھاری آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ بدک کر سیدھی ہوئی تھی یہ انسان ہمیشہ ہی اسے ایسے شرمندہ کر دیتا تھا۔

کیا میں تمہیں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"وہ دو قدم تعزیز کے قریب "
ہوئی ہیلز کی ٹک ٹک کی آواز سنتے وہ اپنی سائیڈ گردن رب کر گیا
تھا ابر شم غور اس کی رنگت میں زردیاں سی گھلتے دیکھ رہی تھی ۔

ہاں دیکھ سکتی ہیں آپ کو ہی تو دیکھنے کا حق ہے صرف ابر شم "
تعزیز خان کو یہ حق دیا ہے میں نے آپ ہی وہ میری زندگی میں
آنے والی پہلی لڑکی ہیں جس نے تعزیز خان کی قربت میں پگھلتے
اس کے ساتھ اتنا لمبا سفر کیا ہے۔۔"وہ ہاتھ بڑھاتے ابر شم کو اپنے
حصار میں لے گیا تھا وہ مسکرائی تعزیز خان نے اپنے لب ابر شم کے
ماتھے پر رکھے تھے ۔

وہ اس کی بیرڈ کو اپنے ہاتھوں سے سہلانے لگی تو وہ مسکرایا تھا ۔

یوں کہیں ناں دل بے چین ہو رہا تھا آپ کا؟؟"تعزیز نے اس "
کے لبوں پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اُسے مزید خود میں بھینچتے
ہوئے اس کی نازکی محسوس کی تھی ۔

کس چیز کے لیے میرا دل بے چین ہے۔۔؟"وہ تعزیز کے سوال "
کا مطلب سمجھ نہیں سکی تھی ۔

رومانس کا دل کر رہا ہے آپ کا وایفی۔۔۔"وہ اس کی ناک سے "
ناک سہلاتے اُس کو سرخ ہونے پر مجبور کر گیا تھا وہ اس کے سینے
پر مکے مارنے لگی تھی جس پر وہ کھل کر مسکرایا کہ ابرشم کے لبوں
پر بھی ہنسی آئی تھی ۔

یہ تمہارا کر رہا ہے اور الزام میں پر لگا رہے ہو تم"!وہ اس کے "
الزام پر اسے گھورنے لگی تھی ۔

ہاں بہت زیادہ دل کر رہا ہے آپ کو قید کر لوں میں آپ میں "
شدت سے سمانے کے لیے بے چین ہو رہا ہوں میں۔۔"وہ ابر شم
کی کمر کو اپنی انگلیوں سے چھوتے خوُد میں سمنٹے پر مجبور کر گیا تھا۔

ہیلو میم میم۔۔۔"تعزیز ابر شم کو مسلسل سوچو میں گم دیکھتے اس کی "
آنکھوں کے آگے ہاتھ کر گیا تھا وہ جو نجانے کن سوچوں میں گم
تھی اس کے پکارنے پر ہڑبڑا کر سیدھا ہوئی تھی۔

تم۔۔"وہ ہڑبڑا گئی تھی ۔"

کیا میں جانا نہیں ہے کب سے سوچو میں الجھی ہوئی ہیں میں دیکھ "
رہا ہوں آپ کو لیکن آپ ہیں کہ نجانے کس یہاں کی سیر میں نکلی
ہوئی ہیں جو میری کوئی بات آپ کو سنائی ہی نہیں دے رہی
ہیں۔۔"وہ برہم ہوا تھا ابرشم کے چہرے پر سرخی پھیلی تھی اگر وہ
جان جاتا کہ ابرشم کیا سوچ رہی تھی تو ابرشم کو کتنی سبکی محسوس
ہوتی یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ۔

چلو۔۔۔"وہ اپنی خفت مٹانے کو بس یہی بولی اور اپنا ہینڈ بیگ "
اُٹھاتے سیل فون ہاتھ میں پکڑتے بالکل تیار تھی تعزیز نے اپنا فون
اُٹھایا اور وہ دونوں ساتھ ہی نیچے آئے گرینی لوگ شاید ابھی تک
ڈائننگ ہال میں ہی تھے اگر وہ ان سے ملنے جاتی تو کافی ٹائم ہو جانا

تھا سو وہ نیوشا سے بعد میں ملنے کا پلان کرتے سیدھا آگے ہی بڑھ گئی تھی۔

راستے میں سارا دھیان ابرشم کا تعزیز کی طرف تھا وہ ائزم سے ملنے جا رہا تھا یہ وہ جانتی تھی لیکن وہ خود کیسے تعزیز کا پیچھا کرے یہ بات اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کنفیوژ سی تھی اوَر تعزیز بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

آتے ہوئے تو ابرشم کا سارا سفر سونے میں ہی گزر گیا تھا لیکن اب وہ جاگ رہی تھی اوَر تعزیز کو خاموشی سے ڈرائیو کرتے دیکھ کر اُس نے گاڑی میں میوزک پلیئر آون کرتے سونگ چلا دیا تھا۔

رومانٹک سونگ تھا اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ تعزیز ایسے سونگز سنتا ہو گا وہ تیزی سے سونگ آف کرتی کہ تعزیز نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"اب چلنے دیں اسے ہی"!!وہ سامنے دیکھتے ہی بولا ابرشم پہلو بدل کر رہ رہی تھی شائد وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا تھا آج تو آفس کا راستہ بھی شاید ڈبل ہو گیا تھا جو کٹنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ابرشم خاصی پریشان ہو چکی تھی۔

پر تعزیز اس کے برعکس آرام سے ڈرائیو کر رہا تھا سونگ چینج ہوا تو اس نے سکون کا سانس لیا لیکن اگلا گانا پہلے والے سے بھی زیادہ رومانٹک تھا کہ ابرشم کو اپنے کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ تعزیز ابرشم کے فیس ایکسپریشن دیکھ رہا تھا اسے ہنسی بھی آ

رہی تھی لیکن کنٹرول کیے چہرے پر سنجیدگی کا خول چڑھائے وہ ڈرائیو کرتا رہا گاڑی آفس کے پارکینگ ایریا میں رکی تھی ابرشم نے ایک نظر تعزیز کو دیکھا وہ جو کر چکی تھی تعزیز کو پتہ نہیں چلا تھا ہاں لیکن اس سے وہ تعزیز کی لوکیشن آسانی سے معلوم کر سکتی تھی۔۔

تم آفس نہیں آؤ گے؟"جانتی تو تھی لیکن پھر بھی تعزیز سے پوچھا" جس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

آؤں گا لیکن لیٹ آپ جائیں۔۔۔"وہ خوُد ابرشم کی سائیڈ کا " دروازہ کھولتے اسے گاڑی سے باہر نکلنے میں اس کی مدد کر رہا تھا وہ سر ہلاتے باہر نکلی تھی تعزیز کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

وہ جانتی تھی جب تک وہ لفٹ میں انٹر نہیں ہو گی تعزیز وہاں سے نہیں جائے گا وہ سیل فون سے کسی کو میسج کرتی لفٹ میں انٹر ہوئی اس کو لفٹ میں انٹر ہوتے دیکھ کر تعزیز نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کی تھی ۔

اس کی گاڑی پارکنگ سے نکلی تو ابر شم اپنے ڈرائیو کو میسج کرتی اپنی گاڑی کی طرف آئی یہ گاڑی وہ آفس میں یوز کرتی تھی ۔

آج اس نے خود ہی ڈرائیو کرنے کا سوچا ڈرائیور بچارا بھلا کہاں انکارِ کر سکتا تھا خاموشی سے سائیڈ پر ہو گیا تھا اوٗر ابر شم گاڑی میں بیٹھتے تعزیز کی لوکیشن چیک کرنے لگی تعزیز کی گاڑی میں جب وہ روم میں چینج کرنے لگی تو میڈ سے کہہ کر اُس نے لوکیشن ٹریس چیکر لگوا دیا تھا جو اب اسے تعزیز کی گاڑی کی لوکیشن بتا رہا تھا ۔

جانتی تھی یہ رسکی تھا آگر تعزیز کو معلوم پڑ جاتا تو اس نے سخت خفا ہونا تھا لیکن ابر شم بس ایک بار اس ائزم سے ملنا چاہتی تھی وہ خوُد کو روک نہیں پائی تھی ائزم سے ملنے کے لیے ۔

.....

تعزیز کافی فاسٹ ڈرائیو کر رہا تھا اسے جلدی تھی کہ وہ آئزم کو زندہ دیکھے ایسے وہ مر جائے گا تو ہر طرح کی اذیت سے اُسے چھٹکارا مل جائے گا ائزم جس رات رانا مینشن سے بھاگا تھا اُس رات اس کا شدید ایکسڈنٹ ہوا تھا وہ ہوسپٹل میں ایڈمٹ تھا لیکن تعزیز نے اپنے ریسورسز کا یوز کرتے اُسے اٹھوا لیا تھا اور اس وقت وہ ایک الگ تھلگ جگہ پر بنے تعزیز کے اپارٹمنٹ میں جو اپارٹمنٹ

کم اوَر ایک فارم ہاؤس زیادہ تھا کیونکہ شہر سے دور ابادی سے زرا سا ہٹ کر بنا ہوا تھا۔

وہاں تھا تعزیز نے اپنے قابلِ بھروسہ آدمیوں کو اس کی نگرانی پر مامور کیا تھا وہ کسی قسم کی کوتاہی افورڈ نہیں کر سکتا تھا تبھی وہ خود جا رہا تھا صبحِ میسج بھی آیا تھا کہ ائزم کی کنڈیشن کافی سیریس ہے تعزیز کافی ریش ڈرائیو کر رہا تھا اسے اس بات کا بالکل بھی احساس نہیں تھا کہ ابرشم کی گاڑی اس کے پیچھے پیچھے ہے وہ فارم ہاؤس میں انٹر ہوتے تیزی سے گاڑی سے نکلتے آگے بڑھا تھا۔

ابرشم بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھی اُس کو پھر سے چکر آیا تھا راستے میں لیکن اب اس کی طعیبت بہت بہتر تھی۔

وہ تعزیز کے پیچھے پیچھے ہی اس کمرے کے دروازے تک پہنچ گئی تھی جہاں آئزم پٹیوں میں جکڑا بے حال سا پڑا تھا۔

تعزیز کو دیکھتے وہ نامعلوم انداز میں پیچھے ہوا تھا تعزیز سے ایک پل کے لیے وہ ڈر گیا تھا تعزیز سرخ وحشت زدہ آنکھیں اسے خوف میں ڈال گئی تھی تعزیز کی جنونیت ابر شم کے لئے بھلا کس سے ڈھکی چھپی تھی ۔۔۔۔

ائزم کو تو لگا تھا کہ وہ رانا مینشن سے بچ کر نکل گیا ہے اب کسی کو اس کے بارے میں پتہ نہیں چلے گا لیکن وہ غلط تھا۔

میری ابر شم پر حملہ کروایا تم نے۔۔۔"تعزیز نے ایک زور دار پنچ "
ائزم کے منہ پر دے مارا وہ پہلے ہی زخمی تھا لڑکھڑا کر گرا تھا ایک
طرف ۔

میں نے تم پر حملہ کروایا یہ تم اچھے سے جانتے ہو ابر شم سے میں "
محبت کرتا تھا اسے تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا تمھاری
وجہ سے ابر شم کو اتنی تکلیف ہوئی۔۔۔"آئزم غرایا تھا جانتا تھا
وقت کم بچا ہے اس کے پاس لیکن تعزیز کو وہ منہ توڑ جواب دے
گیا تھا اوٗر اس کا یہ انداز تعزیز کو سلگا گیا تھا۔

خبر دار جو میری ابر شم کا نام اپنے ان گھیٹا لبوں سے لیا تو میں "
تمھارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔"تعزیز کا بس نہیں چل رہا تھا اس ائزم کو
جان سے مار دے ۔

تم گھیٹا ہو ابر شم مجھ سے محبّت کرتی تھی تم آئے ہمارے درمیان"
آج ابر شم اوُر اُس کی جائیداد میری ہوتی جس پر تم قبضہ کر چکے
ہو۔۔۔"ائزم بھی کم نہیں تھا بھرپور جواب دے رہا تھا۔

ریلی یوں کیوں نہیں کہتے تمہیں صرف ابر شم کی جائیداد سے "
مطلب تھا اُس جائیداد کے لالچ میں تم نے ابر شم کو اپنی محبّت کے
جال میں پھنسایا لیکن تمھارے ساتھ برا ہوا جو تمہاری بیوی نے
تمھیں دھوکا وہ تمھارے ہی بوس کے ساتھ تھی جس کا دھوکا تم
برداشت نہیں کر سکے اوُر جہاں واپس چلے آئے ابر شم کو دوبارہ
سے اپنے جال میں پھنسانے کے لیے لیکن تمہاری قسمت خراب نکلی
جو ابر شم مجھ سے شادی کر چکی تھی۔۔۔"تعزیز بولنے آیا تو سارے
حساب ہی بے باک کر گیا تھا۔

ائزم کا چہرہ سرخ ہوا تھا اوٗر دروازے پر کھڑی ابر شم ائزم کو افسوس اوٗر ملامت بھری نظروں سے دیکھنے لگی یہ سب تو وہ پہلے سے ہی جانتی تھی اب تو اپنی زندگی کا وہ وقت جو اس نے ائزم کے لیے ضائع کیا اس پر اسے شدید افسوس ہو رہا تھا۔

ہاں تم نے ابر شم کو دھوکے سے اپنے جال میں پھنسایا۔۔"ائزم " سے کڑوا سچ ہضم نہیں ہوا اور دروازے پر کھڑی ابر شم مزید اس سے زیادہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکی تھی۔

مُجھے کس نے اپنے جال میں پھنسایا اوٗر کس نے نہیں یہ میرے " خیال میں مُجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم دونوں اچھے سے جانتے ہو۔۔"ابر شم کی آواز پر تعزیز جھٹکے سے پیچھے مڑا تھا۔

سر نفی میں ہلا گہری کالی آنکھوں میں بے یقینی تھی ابر شم وہاں آئے گی یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ تو اسے آفس میں چھوڑ کر آیا تھا وہ یہاں کیا کر رہی تھی اُس کی آنکھوں میں حیرت اوٗر بے یقینی تھی ابر شم ایک پل کے لئے تعزیز کی آنکھوں میں پھیلتی سرخی سے گھبرا گئی تھی۔

آپ جہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟"وہ تیزی سے ابر شم کی طرف " بڑھتے اُسے اپنے پیچھے چھپا گیا اس ائزم کی نظر ابر شم پر پڑے یہ وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا اُس نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اپنے غصے کو برداشت کرنے کی کوشش کی تھی ۔

تمہیں افسوس ہو رہا ہے ابر شم مُجھے ڈھونڈتے ہوئے جہاں " تمہارے پیچھے آ گئی آبی میری بات سنو۔۔یہ انسان ایک نمبر کا فراڈ

ہے مجھ پر الزام لگا رہا ہے کہ میں نے تمھارا ایکسیڈنٹ کروایا میں بھلا ایسا کیوں کرو تو تمہیں تکلیف پہنچانے کی کوشش میں کیونکر کروں گا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔"ائزم اچانک سے رنگ بدلتے ابرشم کو تعزیز کے خلاف کرنے لگا تھا۔۔۔

ابرشم تو منافق انسان کے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی کس قدر گھٹیا تھا یہ انسان جسے وہ کبھی پسند کرتی تھی ایک پل کے لیے ابرشم کو اپنی پسند پر شدید افسوس ہوا تھا۔

ریلی تم نے یہ سب نہیں کیا؟"ابرشم تعزیز کی سرخ نظروں کی " وارننگ صاف صاف محسوس کر رہی تھی وہ اسے ائزم سے بات کرنے سے روک رہا تھا لیکن وہ کر رہی تھی آخری بار اسے ائزم سے پوچھنا تھا کیونکہ اتنا گھیٹا کھیل کھلا اس نے ابرشم کے ساتھ۔

نہیں۔۔۔"ائزم یہ نہیں جانتا تھا کہ ابر شم دروازے کے پاس کافی "
وقت سے موجود تھی اسے یہی لگا کہ وہ جیسے ہی ادھر آئی فوری
اندر آ گئی ۔

تو جو تھوڑی دیر پہلے تعزیز سے بکواس کر رہے تھے اعتراف کر "
رہے تھے کہ وہ اٹیک تم تعزیز پر کروانا چاہتے تھے مجھ پر نہیں وہ
سب کیا تھا وہ بکواس کیوں کی تم نے بتاؤ مجھے کیوں کہا وہ سب
کچھ۔۔۔"وہ آؤٹ آف کنٹرول ہوئی تھی۔

اس سے پہلے کہ آگے بڑھتے وہ آئزم پر وار کرتی تعزیز نے اُسے
روکا تھا ۔

ابر شم بس چلو جہاں سے یہ انسان اپنی آخری سانسیں اس چار "
دیواری میں قید ہی لے گا اسے دنیا کی کھلی فضا میسر نہیں آئے گی
اس نے جو کیا وہ معافی کے لائق نہیں ہے لیکن شاید رب اسے سزا
دے چکا ہے۔۔۔"وہ ابر شم کے زرد پڑتے چہرے پر نظریں جمائے
اسے کسی طرح وہاں سے لے کر جانا چاہتا تھا لیکن وہ صاف صاف
انکار کر چکی تھی کہ اسے کہیں نہیں جانا ہے۔۔۔

یہ اتنی آسان زندگی کا حقدار نہیں ہو سکتا"!!ابر شم چیخی تھی اپنے "
سر میں درد کی ایک ٹھیس اٹھاتے محسوس ہوئی تو وہ اپنے سر کو
ہاتھوں میں تھام گئی تھی ائزم جو ابر شم اوٗر تعزیز کی باتیں سن رہا
تھا وہ مذید برداشت نہیں کر سکا تھا اوٗر سائیڈ پر پڑی چھری اٹھا کر
اس نے اپنی کلائی کاٹ لی تھی زخمی تو وہ پہلے ہی تھا کچھ ہی دیر میں

بے جان ہو کر نیچے گرا تھا نظریں ابر شم پر تھیں ۔۔جو تعزیز کے بازو سے لگی ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی۔

ائزم کا خون فرش کو گیلا کر رہا تھا اور ابر شم خالی خالی نظروں سے اُس کے بہتے خون کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تعزیز ابر شم کو بانہوں میں بھرتے فارم ہاؤس کے دوسرے کمرے میں لے آیا تھا ابر شم کی حالت فحال سفر کرنے والی نہیں تھی اُس کے چہرے پر پسینہ تھا اور رنگٹ زرد پڑ رہی تھی ۔

تعزیز نے کچن سے پانی لاتے ابر شم کے لبوں سے لگایا وہ بمشکل رو گھونٹ ہی پی سکی تھی۔

جان سکتا ہوں کیسے آئی آپ میرے پیچھے؟"وہ پانی کا گلاس سائیڈ "
پر رکھتے سینے پر بازو باندھتے خشک لہجے میں استفسار کرنے لگا ابر شم
نے تھوک نگلتے حلق تر کرتے تعزیز کو دیکھا۔

"!!میں بس ائزم سے بات"

کیوں بات کرنا چاہتی تھیں آپ اس گھٹیا انسان سے کیوں؟؟اپ "
کو پتہ کیسے چلا ائزم کے بارے میں؟"!وہ آپنے چہرے پر ہاتھ
پھیرتے غصہ کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن ناکام
رہا۔

تمہارے فون پر میسج دیکھا تھا تعزیز اوئر ویسے بھی مجھے لگا کہ ایک "
بار مجھے روبرو اس سے ملنا چاہیئے۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔

یہ سچ تھا کہ تعزیز کے غصے سے ہمیشہ کی طرح اب کی بار بھی وہ دل ہی دل میں اچھی خاصی خائف ہو چکی تھی۔۔

"مُجھے پتہ چل گیا تھا آپ میرا سیل فون دیکھ چکی ہیں لیکن مُجھے اس بات سے فرق نہیں پڑا پر اب جو آپ حرکت کر چکی ہیں یہ بالکل بھی اچھی نہیں تھی۔۔۔"وہ آپنے جبڑے بھینچتے اس پل ضبط کی انتہا پر تھا۔

"!!وہ اس وقت یہاں سے جانا چاہتی تعزیز اب بس چلو جہاں سے" تھی گھر وہ تعزیز کو منا سکتی تھی لیکن اس جگہ سے اُسے عیجب سی وحشت ہونے لگی تھی جیسے اس پل کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔

کہاں آج کا دن ادھر ہی۔۔۔"وہ ابر شم کو پیچھے بیڈ پر دھکا دیتا "
خود اس کے اوپر آتے اُس کے چہرہ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے
غرایا اس پل جتنا غصہ آیا تھا اُسے کچھ بعید نہیں تھی کہ وہ ابر شم
پر اپنی ساری وحشت اتار دیتا۔

نہیں تعزیز جہاں نہیں!؛"تعزیز کا پہاڑ جتنا وزن خود پر برداشت "
کرتے وہ پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی لیکن مقابل کہاں سن رہا تھا
ابر شم کی۔

رومانس ہو جائے اج ڈفرنٹ جگہ پر۔۔۔"ابر شم کا ٹروزار پاؤں سے"
اوپر کرتے وہ اس کی ہیلز پاؤں سے اتارتے ابر شم کی پنڈلیوں پر
اپنی انگلیاں کا لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں گویا ہوا تو ابر شم کو سرد
لہریں اپنے وجود میں سیر ایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

نہیں تعزیز نہیں"!!ابر شم کی اس پل جیسی حالت تھی وہ تعزیز کی " شدت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

اوٗر تعزیز ابر شم کے انکار پر طیش میں آتے ابر شم کے لبوں پر جھکتے آپنے لب رکھ گیا تھا انداز میں بلا کی شدت تھی کہ ابر شم کو اپنے لب جلتے محسوس ہوئے تھے تعزیز نے اپنے ہاتھ سے ابر شم کی فرنٹ پر لگا بٹن کھولتے ابر شم کی گہرایوں پر بے باکی سے اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس کی بیوٹی بون کو اپنے انگلیوں سے دبایا تھا ابر شم کی آنکھوں جھلملانے لگی تھی تعزیز کے ہاتھوں کی بے باکیاں اوٗر اُوپر سے اُس کے لبوں کی شدتیں وہ پل بھر میں ہی پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔

تعزیز نے ابر شم کے نچلے لب اپنے دانت گاڑتے اسے مزید سسکنے پر مجبور کر دیا تھا وہ مشکل سے تعزیز کے لبوں کا لمس اپنے لبوں پر برداشت کر رہی تھی ۔

تعزیز تھا کہ پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا اور ابر شم کے لیے اس کے لمس کی بڑھتی شدت برداشت کرنا مشکل تھا ۔

وہ کافی دیر تک اپنی من مانی کرتے پیچھے ہوا تھا صرف لبوں کو چھونے سے ابر شم کا یہ حال تھا اگر تعزیز باقی کا حق لیتا تو ابر شم نے تو بے ہوش ہو جانا تھا وہ اپنی بیرڈ سہلاتے ابر شم کے بکھرے حلیے کو دیکھ رہا تھا شرٹ کا بٹن کھلا ہونے کی وجہ سے رعنائیاں واضح ہو رہی تھی ابر شم گہرائیوں پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھتے

تنے اعصاب کچھ ڈھیلے ہوئے تھے وہ مسکراتے ابر شم کی بیوٹی بون کو لبوں سے چومتے ہوئے بیڈ سے اٹھا تھا۔

ائزم کا قصہ تو ختم ہو چکا تھا اور اب تعزیز نہیں چاھتا تھا کہ ابر شم یہاں رہ کر اُس انسان کے بارے میں زیادہ سوچے سو وہ اُس کو سیدھا کرتا اوپر ہوتے اُس کے جوتے اٹھاتے ہوئے اُس کے قریب آتے اُسے نرمی سے جوتے پہنا گیا تھا۔

ابر شم نے تیزی سے اپنی شرٹ کا بٹن بند کیا تھا ائزم اس وقت اس کے ذہن سے نکل گیا تھا صرف تعزیز کا خیال دل میں تھا اس کا دہکتا لمس ابھی تک ابر شم کو اپنی گہرائیوں پر محسوس ہو رہا تھا اپنے بدن کا وہ حصّہ جلتا سا محسوس ہوا تھا۔۔

چلیں۔۔۔"وہ ابرشم کا ہاتھ تھامے اُسے باہر کی طرف لے گیا تھا "

ابرشم نے ائزم کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی وہ کافی ریلکس ہو گیا تھا۔

وہ چاہتا بھی یہی تھا ابرشم اس ائزم کو بھول جائے وہ اب ان کی زندگی میں نہیں تھا اُسے یاد کر کے ابرشم کو صرف اپنے ماضی میں کیے ہوئے فیصلے پر پچھتاوا ہی ہونا تھا اور کچھ نہیں ۔

•••••

انتظارِ جاناں

تھرڈ لاسٹ اپیسوڈ پارٹ ٹو)153(

••••

عالمیار بے چینی سے کمرے میں ٹہل میں رہا تھا تن بدن سے سپارک سے اٹھ رہے تھے وہ آرمینا کو تعزیز کے قریب نہیں دیکھ سکا تھا وہ مانتا تھا کہ آرمینا تعزیز کی بہن ہے وہ لوگ بہت کم کبھی کبھار ہی مل پاتے ہیں لیکن نجانے کیوں جب سے اس نے آرمینا کو تعزیز کے سینے سے لگے لگا وہ تب سے آگ میں جل رہا تھا۔

آرمینا سب کے سامنے اپنے بھائی کے گلے لگی یہ بات وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا آرمینا ناشتے کے بعد روم میں نہیں آئی تھی ورنہ اب تک عالمیار کے غصے کا شکار ہو چکی ہوتی ۔

وہ ادھر اودھر ٹہل رہا تھا ابھی تھوڑی دیر بعد اسے جانا تھا ٹیم کے ساتھ ایک بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی جسے وہ مس ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اپنی بیوی کا دماغ وہ اچھے سے ٹھکانے لگانے والا تھا۔

آرمینا جو کہ ناشتے کے بعد روم میں جانے کے بجائے بی بی جان کے پاس تھورا سا وقت بیٹھی رہی پھر ارواح اکیلی تھی اُس کے ساتھ تھوڑا سا وقت بیٹھے رہنے کے بعد وہ ابھی روم میں انٹر ہو ہی رہی تھی جبکہ عالمیار نے اُسے بازوؤں سے دبوچتے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

عالمیار چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"وہ ہڑبڑا کر رہ گئی تھی " عالمیار کے چہرے پر پھیلے سرد تاثرات اس کی شعلہ برساتی آنکھیں

وہ ایک پل کے لئے عالمیار کی سرخ آنکھوں میں پھیلی سرد مہری سے ڈر گئی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔؟"وہ اپنی آنکھیں میچے اس کی سخت گرفت میں قید اپنا بازو دیکھ رہی تھی عالمیار کی بھاری انگلیاں اسے اپنے بازوؤں میں پیوست ہوتے محسوس ہو رہی تھیں .

"کیوں گلے لگی اپنے بھائی کے؟"وہ سیدھا سوال کرنے لگا بنا ادھر اودھر کی کوئی بات کیے آرمینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں یعنی وہ غصہ اس بات پر کر رہا تھا اسے تاؤ اس بات پر آیا ہوا تھا۔

عالمیار"وہ بے یقینی سے عالمیار کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں "
اب مزید سرخ ہو رہی تھیں ۔

کیا عالمیار جانتی ہو ناں میں نہیں برداشت کر سکتا کسی کے قریب "
تمھیں اوٗر تم اپنے بھائی کے گلے لگی وہ بھی سب کے
سامنے۔۔۔کیوں"!!وہ دھاڑا تھا اس کی تیز آواز پر آرمینا کو اپنے
کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے وہ اس زرا سی بات پر
اتنا آوور ریکٹ کرے گا یہ بات تو آرمینا نے ہرگز نہیں سوچی
تھی۔۔۔

وہ میرے بھائی ہیں میں اُن کے گلے بھی نہیں لگ سکتی وہ جا رہے"
تھے جانتے ہیں کتنے سالوں بعد اُنہوں نے حویلی میں ایک رات
گزاری آپ کو اپنی جیلسی میں اس بات کا احساس نہیں ہوا آپ

بہت برے ہیں میں آپ سے بات نہیں کروں گی چھوڑیں
مُجھے۔۔۔"وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی پچھلے کچھ عرصے سے وہ
عالمیار کے نرم رویئے کی عادی ہوتی جا رہی تھی وہ کہاں اب پہلے
والا عالمیار رہا تھا بلکہ اب تو ان کے درمیان پہلے جیسا کچھ نہیں رہا
تھا لیکن آج عالمیار کے اس ایکٹ نے اُسے بہت ہرٹ کیا تھا۔

۔

میں برا ہوں؟"وہ بے یقینی سے اپنی طرف انگلی کرتے جیسے آرمینا "
سے وضاحت طلب کر رہا تھا۔

ہاں بہت برے ہیں آپ چھوڑیں مُجھے۔۔۔"وہ سسکتے بولی تھی "
آرمینا کی بات پر عالمیار مذید سلگا تھا اُسے چھوڑیں کے بجائے پیچھے

بیڈ پر دھکا دیا وہ پیچھے بیڈ کے نرمی گدے پر گری تھی وہ اپنی پہنی ہوئی سیاہ قمیض کے بٹن کھولتے اُسے اتار کر دور پھینک چکا تھا آرمینا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی ۔

جو ایک ہی جسارت میں بیڈ کے قریب جاتے آرمینا پر جھکا اوٗر اس کے چہرے پر اپنے سلگتے لبوں کی مہر لگاتے وہ پوری شدّت سے آرمینا کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔

آرمینا کا کلیجہ منہ کو آیا تھا عالمیار کے سلگتے لبوں لا لمس اسے اس پل کسی دہکتے انگارے سے کم نہیں لگ رہا تھا عالمیار کے ہاتھ بے باکی سے اس کی نرمیوں کو محسوس کر رہے تھے ۔

عالمیار کے لمس میں شدت بڑھتی جا رہی تھی وہ کیونکر اتنا جنونی ہو رہا تھا آرمینا کے لیے سمجھنا تقریبا ناممکن تھا لیکن اس کے لبوں کا لمس وہ سہ نہیں پا رہی تھی وہ آرمینا کے نچلے لب پر اتنے زور سے دانت گاڑ چکا تھا کہ آرمینا کو اپنے منہ میں میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا تھا وہ پھر بھی اس کے لبوں کو آزاد نہیں کر رہا تھا۔

آرمینا کے ہاتھ اس کے بھاری ہاتھوں میں قید تھے وہ اپنی ٹانگیں ہلانے لگی تھی اب تو لگ رہا تھا کہ وہ پیچھے نہیں ہوا تو آرمینا کی سانس ہی نکل جائے گی۔۔۔۔۔

وہ اُس کی ہلتی ٹانگوں کو اپنے ٹانگوں میں لاک کر چکا تھا آرمینا کی مدہم پڑتی سانسوں کو محسوس کرتا وہ پیچھے ہوا تھا آرمینا پیچھے کو ہوتے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔

اتنی شدت اتنی جنونیت اس نے عالمیار کے لمس میں پہلی بار دیکھی تھی وہ تو شادی کے شروعاتی دنوں میں بھی اتنا جنونی نہیں ہوا تھا اُسے اس طرح اپنے عمل سے ہرٹ نہیں کیا تھا مگر آج وہ اسے ہرٹ کر چکا تھا شائد ۔

بہت برا ہوں ناں میں۔۔۔"وہ آرمینا کی شرٹ کندھوں سے " سرکاتے اس کے دودھیا کندھوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا آرمینا کو احساس ہوا تھا وہ غصے میں شاید اسے ہرٹ کر چکی ہے ۔

"

نہیں۔۔۔۔۔۔عالمیار۔۔۔۔۔۔میرا۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔مطلب۔۔۔۔ ۔۔نہیں۔۔۔۔۔تھا۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔چھوڑیں۔۔۔۔"وہ بمشکل پائی تھی اپنے لبوں پر شدید جلن ہوئی تھی ایک چھوٹی سی بات کو

موضوع بنا کر عالمیار اتنا آوور ریکٹ کرے گا یہ وہ بھلا جانتی کہاں تھی۔

غصے میں انسان کے لبوں سے صرفِ سچ نکلتا ہے اور سچ یہی ہے " میں تمہیں آج بھی برا ہی لگتا ہوں آرمینا عالمیار خان۔۔۔"سلگتے لب اب آرمینا کی گردن پر وہ مچلی تھی عالمیار کی بیرڈ کی چھبن اسے آپنی گردن کے ساتھ اب کندھوں پر محسوس ہو رہی تھی۔

آپ جانتے ہیں میں نے یہ کس سچویشن میں بولا آپ کیسے ہیں " میں آپ کو کیسا سمجھتی ہوں یہ مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے عالمیار خان آپ مُجھے اپنے غصے میں بہت ہرٹ کر چکے ہیں آپ کی یہ ناراضگی فضول اوَر بے جا ہے چھوڑیں مُجھے۔۔۔"وہ جان بوجھ کر ایسے بول رہی تھی کہ مقابل اپنی ناراضگی چھوڑ دے۔ لیکن

حیرتِ کا جھٹکا تو تب لگا جب عالمیار اس پر سے اٹھتے بیڈ سے کھڑا ہوا۔

آرمینا نے بے ساختہ عالمیار کے چوڑے مضبوط سینے سے نظریں چُرا لی تھیں وہ بہت خوبصورت تھا کئی لڑکیوں کا آئیڈیل انسان۔

عالمیار۔۔۔"اسے قمیض پہنتے دیکھ کر وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھی " تھی اس وقت وہ اپنا حلیہ بھی بھول گئی تھء شرٹ بکھری ہوئ کندھوں سے نیچے سرکی تھی جسے وہ بمشکل تھامے اُس تک پہنچی جو اب قمیض کے بٹن بند کر رہا تھا پر پھر خیال آیا کہ اسے ابھی نکل جانا چاہیے سو ایک نظر آرمینا پر ڈالتے وہ ڈریسنگ روم میں جا بند ہوا تھا۔

آرمینا پھوٹ پھوٹ کر رو دی وہ پھر سے ناراض ہو گیا تھا کتنی سوہان روح تھی عالمیار کی ناراضگی وہ برداشت نہیں کر پاتی تھی اور پھر وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی یہ سوچ کر جب عالمیار باہر نکلے گا تو وہ اچھے سے اسے منا لے گی۔

دس مِنٹ بعد جب وہ واپس آیا تو کاٹن کی جنیز کی پینٹ میں ملبوس تھا ساتھ ٹی شرٹ اوٗر جیکٹ جس کے بٹن کھلے ہوئے تھے ۔

وہ کہیں جانے کے لئے تیار تھا آرمینا تیزی سے اٹھ کر اس کے قریب آئی تھی۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"اس کے جانے کے خیال نے ہی سانس کچھ پل کے لیے تیز کر دی تھی۔

برے لوگوں سے پوچھتے نہیں ہیں۔۔۔"وہ ٹکا سا جواب دیتا اپنے "
بال بنانے لگا تھا آرمینا نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں ۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا عالمیار اب آپ بات کو بڑھا رہے ہیں یا "
پھر آپ کو اچھا لگتا ہے مجھ سے ناراض ہونا بتائیں مجھے۔۔۔"وہ
کڑے تیور لیے عالمیار کے راستے میں حائل ہوئی تھی جو سرد
نظروں سے اُسے گھور رہا تھا آرمینا کے لیے اس کی سرد نظریں
برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے بھرنے لگے
تھے۔۔

۔

تم جو سمجھو لیکن تمھیں اس بات کو خیال رکھنا چاہیے تمھارے "
شوہر کو کیا آچھا لگتا ہے اور کیا اچھا نہیں لگتا ہے لیکن تمہیں تو
ساری برائیاں اپنے شوہر میں ہی نظر آتی ہیں۔۔۔"طنز بھرا لہجہ اس
کا یہ انداز آرمینا کے دل کو چھبا تھا آرمینا نے بمشکل اپنے آنسو ضبط
کیے تھے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ عالمیار اتنی سی بات پر
ایسے ریکٹ کر رہا ہے۔

نہیں عالمیار ایسا نہیں ہے۔۔۔"وہ کیسے وضاحت دیتی عالمیار کو وہ "
تو جیسے کچھ سننے کے موڈ میں ہی نہیں تھا آرمینا کو بھی غصہ آنے لگا
تھا۔

ایسا ہی ہے۔۔۔"وہ اپنا فون جیکٹ کی جیب میں رکھتا اسے دیکھتے "
باہر جانے لگا لیکن آرمینا نے اُسے جانے نہیں دیا وہ اس کے راستے

کے عین درمیان میں کھڑی ہو گئی تھی عالمیار نے اُسے سائیڈ پر کرنا چاہا لیکن وہ ہلی تک نہیں تھی ۔

"یہ کیا پاگل پن ہے آرمینا!؛سائیڈ پر ہو مجھے دیر ہو رہی ہے فارغ نہیں بیٹھا ہوں میں جہاں جو ایسے تمھاری فضول حرکتیں برداشت کروں ہٹو سائیڈ پر ہو جاؤ۔۔۔"وہ تیز کاٹ دار آواز میں بولتے آرمینا کو سائیڈ پر کرتا آگے نکل گیا تھا ۔

آرمینا بے یقینی سے اُس کی پشت دیکھ رہی تھی جو اب سڑھیاں اتار کر نیچے چلا گیا تھا لیکن وہیں دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی تھی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے جن کو وہ بمشکل پیچھے دھکیل سکی تھی ۔

تم سچ میں برے ہو عالمیار"!!وہ اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے چیخی "
تھی وہ کیوں اتنی سی بات کو وجہ بنا رہا تھا یقینا وہ جانا چاہتا تھا اور
ایسے آرمینا اسے جانے نہیں دیتی تبھی وہ ایسے ناراض ہو کر گیا وہ
کم سے کم یہ ہی سوچ رہی تھی۔

آرمینا کتنے دنوں سے اُسے جانے سے روکے ہوئے تھی وہ چاہا کر
بھی نہیں جا سکا تھا لیکن آج جو ابھی ان کے درمیان ہوا اس کی
وجہ سے وہ آسانی سے نکل گیا تھا اور آرمینا یہیں بیٹھی بس رو رہی
تھی۔

.....

صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہو چکی تھی لیکن عالمیار نہیں آیا تھا آرمینا کانٹوں پر دوڑ رہی تھی پورے وجود میں بے چینی کی ایک شدید لہر سرایت کر گئی تھی وہ اپنی انا ایک طرف رکھتے عالمیار کو نجانے کتنی کالز کر چکی تھی لیکن مجال ہے جو اس بندے نے ایک کال بھی ریسو کی ہو وہ واٹس ایپ پر میسج کر چکی تھی جو اب تک سین نہیں ہوا تھا۔

نجانے کہاں بیزی تھا وہ آرمینا کا مارے غصے کے برا حال تھا وہ ایک بار بھی کمرے سے نہیں نکلی تھی۔

اُسے ارشک بلانے آئی تھی لنچ بھی نہیں کیا تھا اور اب تو سب ڈنر بھی کر چکے تھے ضرغام خود آیا تھا لیکن اس نے سر درد کا بہانہ بنا دیا تھا وہ کیسے کچھ کھا سکتی تھی عالمیار کی ٹینشن میں حلق سے نوالہ

تک نہیں اترتا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی تھی کمرے میں اسے عیجب سی الجھن ہوئی تھی ۔

کافی دیر وہ ٹیرس پر بھی کھڑی رہی نیچے ارواح اوٗر زرانیل واک کر رہے تھے وہ اُسے دیکھتے ہاتھ ہلا چکی تھی۔۔۔

ارواح کی ڈرائیوری کے دن قریب آ رہے تھے زرانیل خاص کیئر کرتا تھا اب۔

وہ اس وقت براؤن شال خود کے گرد اوڑھتے ہوئے تھی نجانے کیا سوجھی جو وہ باتھ لینے کی غرض سے باتھ روم چلی آئی اس نے ٹھنڈے پانی سے شاور لیا اوٗر ایک نائٹی جو اس نے پہلے نہیں پہنی تھی یہ عالمیار لے کر آیا تھا وہ بہت بولڈ اوٗر ولگر تھی اُسے پہن لیا

گیلے بال پیچھے پشت پر ایسے ہی کھلے ہوئے تھے جن کو خشک کرنے کی زحمت اس نے ہرگز نہیں کی تھی۔

وہ اس وقت ڈیپ بلیو کلر کی اس بولڈ نائیٹی میں آئینے کے سامنے کھڑی تھی نائٹی اتنی بولڈ تھی کہ وہ ہونے نہ ہونے کے برابر تھی اُس کا دودھیا سراپا جیسے اس نائٹی میں مزید دھمک رہا تھا۔

وہ اپنے آپ سے نظریں جھکا گئی تھی رخسار دہک رہے تھے وہ مشکل سے کھڑی ہوئی تھی اپنے سراپے سے وہ خود نظریں چرا گئی تھی عالمیار کے سامنے کیسے جاتی لیکن دل شدت سے منتظر تھا اُس کی آمد کا وہ بھوکی تھی اُسے بھوک لگی تھی۔

لیکن دل اتنا بے چین تھا کہ اُس کے آنے کی شدت سے دعا مانگ رہا تھا وہ پاس تھا تو ناراض کر چکی تھی اور اب نہیں تھا تو دل اداس تھا۔

اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھا کر اُس کو کال کی تھی جو ہر بار کی طرح اس بار بھی اس نے ریسو نہیں کی تھی وہ طیش میں فون فرش پر پھینک چکی تھی وہ تو پورے فرش پر کارپٹ بچھا تھا ورنہ اس کا نیو آئی فون اس وقت آخری سانسیں لے رہا ہوتا۔

وہ اپنی تیاری جو عالمیار کے لئے کر چکی تھی افسوس بھری نظروں سے دیکھنے لگی جب مقابل کو احساس ہی نہیں تھا تو وہ یہ سب کر کیوں رہی تھی۔۔۔

یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی جس کی بنیاد پر عالمیار میرے سے "
اتنے خفا ہو گئے ہیں کہ کال تک ریسو نہیں کر رہے کچھ نہ کچھ
گڑبڑ ہے کوئی اوَر ریزن ہے مُجھے جاننی ہو گی۔۔۔"وہ دل ہی دل
میں سوچنے لگی وہ کچھ خیال آنے پر عالمیار کی میسجزر والی چیٹ
اوپن کر چکی تھی وہ دس مِنٹ پہلے ایکٹو تھا یعنی اس کی کالز وہ دیکھ
ہی چکا ہو گا پر اٹھانے کی زحمت نہیں کی اس نے۔

وہ اس کے بارے میں نیگیٹو سوچنے لگی اور پھر وہ جلتے بجھتے دل سے
صوفے پر بیٹھ گئی تھی پر جس حلیے میں تھی اس میں زیادہ دیر وہ
ایسے نہیں بیٹھ سکتی تھی اس نے روم کی لائٹس آف کر دی تھیں
روم میں مکمل اندھیرا تھا اب تو رات کے گیارہ بج گئے تھے یوں
یوں ٹائم آگے بڑھ رہا تھا آرمینا کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا۔

پھر اچانک روم روم کا ڈور کھول کر عالمیار اندر آیا تھا اپنی پچھلی گردن رب کرتے وہ خاصا تھکا ہوا نظر آ رہا تھا ڈنر تو اس نے بھی نہیں کیا تھا وہ آرمینا کی نیند کا خیال کرتا لائٹس آون کئے بغیر ہی شاور لینے چلا گیا تھا واپس آیا اور یونہی وہ چلتے بیڈ تک آیا آرمینا کی جگہ پر ہاتھ مارا تو وہ جگہ خالی تھی وہ بدک کر پیچھے ہوا آرمینا سے بھلے ناراض تھا لیکن اس کی کمرے میں عدم موجودگی محسوس کرتے وہ اس پل سر تا پا سلگا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ جاتے ہوئے اُسے ناراض کر کے گیا تھا اگر وہ ایسے ہی جانے کی بات کرتا تو شاید آرمینا اسے شہر جانے سے روکتی تبھی تو اُس نے غصے کا اظہار کیا اور آرمینا سے ناراضگی جتاتے وہ روم سے چلا گیا تھا۔

پر اب آرمینا کی عدم موجودگی نے جیسے اس کو خود پر غصہ کرنے پر مجبور کیا تھا آرمینا اسے لے کر کتنی احساسِ ہو چکی تھی یہ بات بھلا وہ کیسے نہیں سمجھتا وہ اچانک سے لائٹس آون کرتے بیڈ پر بٹھا شرٹ لیس تھا اتنی سردی میں بھی وہ صرف ٹروزار میں تھا خوُد پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی تو نظریں بے ساختہ صوفے پر بیٹھی آرمینا پر گئ تھیں جو آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھ رہی تھی

۔

وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی کب سے انتظار کر رہی تھی اوُر وہ آتے ہی اسے دیکھے بغیر سو رہا تھا۔

کہاں تھے تم؟"وہ اپنا حلیہ بھولے کڑے تیور لیے عالمیار کی طرف "
آئی تھی وہ جو اسے دیکھتے اس کے سراپے پر نظریں گاڑے ہوئے
تھا۔

تم سے مطلب؟"وہ پل بھر میں بگڑا تھا اسے دیکھتے ایک پل کے "
لیے دل میں چھایا سرد پن ختم ہو گیا تھا۔

سارے مطلب میرے ہی تو ہیں تم بتاؤ کہاں تھے بیوی کا زرا "
احساس نہیں ہے جو صبح سے انتظارِ میں بیٹھی ہے اور جہاں موصوف
آدھی رات کو گھر لوٹ رہے ہیں وجہ پوچھ سکتی ہوں میں
کیوں؟"وہ کمر پر ہاتھ باندھے اس سے سوال کر رہی تھی وہ اپنا حلیہ
تک بھول چکی تھی وہ اس وقت اُس نائٹی میں مقابل کے جوان
جذبات بھڑک چکا تھا نائیٹی کے ڈیپ نیگ سے نظر آتے اُس کے

کندن نشب و فراز اور ان پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھتے وہ آیک پل کے لئے خود پر کنٹرول کھونے لگا تھا۔

"بمشکل اس کے خوشبوؤں سے مہکتے وجود سے نظریں چرائی تھیں وہ جس پوزیشن میں کھڑی تھی اُس کی رعنائیاں جیسے مزید واضح ہو رہی تھی۔

وہ اُس کے سوال پر سر تا پا جلی تھی صبح والی بات یہ ابھی تک یاد رکھے ہوئے تھا۔

"برے ہو یا پھر اچھے ہو میرے شوہر میں برداشت نہیں کروں گی کہ میرے ہوتے میرا شوہر رات تک گھر سے باہر رہے اس لیے آپ کو بتانا ہو گا آپ کہاں تھے کس کے ساتھ تھے اور کیوں تھے

بیوی ہوں پوچھنے کا حق رکھتی ہوں۔۔۔"وہ عالمیار کے دو قدم قریب آئی تھی۔۔۔۔

"جاتے وقت جو ہمارے درمیان ہوا اُس کے بعد مجھے نہیں لگتا مُجھے تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت ہے مسز عالمیار خان۔۔۔"وہ اس پر جھکا تھا لب مچلنے لگے ان گہرائیوں کو چومنے کے لیے وہ اس وقت سے پہل نہیں کرنا چاہا تھا ایک طرف تو اس سے ناراضگی برقرار رکھے ہوئے تھا اوٗر دوسری طرف لب اسے چھونے کے لیے بے قرار ہو رہے تھے ۔

"میں نے وہ سب ایسے ہی کہہ دیا تھا لیکن مُجھے لگتا ہے کہ وجہ وہ نہیں تھی آپ نے جان بوجھ کر اس بات کو وجہ بنا کر اتنی لڑائی کی مجھ سے"!وہ عالمیار کے شرٹ لیس وجود سے نظریں چرا گئی تھی

اتنا خوبصورت تھا کہ نظریں بار بار بھٹک کر اُس کے سینے پر جا رہی تھی جہاں آرمینا کے دانتوں کے نشان واضح موجود تھے ۔

"رئیلی تمہیں ایسا لگتا ہے؟"عالمیار بیڈ پر بیٹھ گیا تھا وہ اس پل اُسے مناتا لیکن جانتا تھا اس بحث میں جو رات بچی ہے وہ نکل جائے گی اور آرمینا کو منانا کتنا مشکل ہوتا تھا یہ بات عالمیار کے علاوہ بھلا کون جان سکتا ہے۔۔

"ہاں بالکل مجھے ایسا لگتا ہے آپ وضاحت دیں مُجھے صرف اُس چھوٹی سی بات کو آپ نے کیوں یوز کیا بتائیں مُجھے۔۔۔"عالمیار جو کہ کافی تھکا ہوا تھا وہ بیڈ پر بیٹھتے ہی لیٹ گیا تھا اور آرمینا اس پر جھکی تھی عالمیار کی برداشت بس یہیں تک تھی اُسے بازوؤں سے

پکڑ کر اپنے اُوپر گرایا تو وہ کسی کٹی ڈول کی طرح عالمیار کے کشادہ چوڑے وجود کا حصہ بنی تھی ۔

آرمینا جو کی بحث میں اپنا حلیہ تک بھول چکی تھی اب اچھے سے احساس ہو رہا تھا کہ وہ عالمیار کے سامنے کس حلیے میں کھڑی بحث کر رہی تھی وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے جو کہ عالمیار کے کھینچنے کی وجہ سے اُس کے چہرے پر آ چکے تھے سائیڈ پر کیا اوٗر عالمیار کی نظروں کو اپنے وجود کے آر پار محسوس کرتے اب اسے احساس ہو چکا تھا کہ یہ نائیٹی اب اس کے جان کا آزر بنے گی۔

میں نے کسی بات کو یوز نہیں کیا ہے تمہاری باتیں تھی ہی ایسی " مُجھے غصہ آ گیا اوٗر پھر میں اپنے ایک دوست کی طرف چلا گیا ابھی واپس آیا ہوں تمہارے سامنے پر تم یہ ایسے سوال کر کے میرا

دماغ خراب کر رہی ہو فضول میں۔۔۔"اس کے بدن سے پھوٹتی مہک خوُد میں انہیل کی اوُر اُس کو آپنے سینے پر لٹایا آرمینا کے لیے اس قدر نزدیکی برداشت کرنا مشکل ہوا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ آپنے ہاتھوں سے آرمینا کی بیک لیس کمر کو سہلا رہا تھا ہاتھ آگے موو کر رہے تھے آرمینا نے اُس کے ہاتھوں کو تھامنا چاہا لیکن عالمیار نے آگے ہاتھ اس کی دھڑکنوں کی طرف بڑھائے تھے۔

کونسا دوست ایسا کونسا دوست ہے جو آپ کو اتنی دیر اپنے پاس " بیٹھائے میرے خلاف کرتا رہا مُجھے بھی تو پتہ چلے ایسا کونسا دوست ہے آخر جو اتنا قریب ہے کہ بیوی سے زرا سی منہ ماری ہوئی اور آپ اس کے پاس پہنچ گئے۔۔۔"وہ جان بوجھ کر بحث کر رہی تھی

کیونکہ عالمیار کی بے باکیاں سہنا اس پل آرمینا کے لیے بہت مشکل تھا۔

میرے بہت سے دوست ہیں ہر کسی کا نہیں بتا سکتا اور تمہیں " نہیں لگتا اس پل اتنی بحث کر کے تم میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو آرمینا۔۔۔"سرسراتی انگلیاں اور ان کا بے باک لمس آرمینا کے چہرے پر سرخی پھیلتی دیکھتے وہ شدت سے آرمینا کے لبوں پر جھکا تھا۔

آرمینا جو اس وقت اگلے سوال کو سوال چکی تھی وہ اُس کے اچانک سے لبوں کا لمس پاتے ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی وہ پوری شدت سے آرمینا کی سانسوں کو پی رہا تھا آرمینا کے لیے اس کی شدت سہنا بہت مشکل تھا۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے لبوں کو چومتے مدہوش ہوتا اس کے لبوں پر بڑا سا کٹ لگا گیا تھا آرمینا کے لبوں سے سسکی نکلی تو وہ اُسے چھوڑتے پیچھے ہوا تھا۔

اُسے بیڈ پر لٹائے وہ خود اٹھا تھا ٹائم دیکھا تو کافی زیادہ ہو چکا تھا لیکن پھر بھی اس پل دل نے اُس کی قربت کی شدت سے خواہش کی تھی۔

"چلو آرمینا اپنا گاؤن پہن کر خود کو اچھے سے ڈھانپ کر آؤ جلدی بس دو منٹس ہیں تمہارے پاس ہری اپ۔۔۔"وہ تیزی سے اپنی شرٹ پہنتا بولا تو آرمینا بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی کہاں لے کر جانے کی بات کر رہا تھا وہ آخر آرمینا نے نفی میں سر ہلایا اور اس سے پہلے کہ وہ مزید بحث کرتی عالمیار اپنی شرٹ پہن کر خوُد ہی

ڈریسنگ روم سے آرمینا کا بلیک کلر کا گاؤن جو وہ اکثر کالج جاتے پہن کر جاتی تھی۔

وہ لے کر آیا اُس کو آرمینا کو پہنانے کے بعد سکارف اس کے چہرے کے گرد حجاب کی صورت میں لپٹا تھا۔۔۔۔۔

"!وہ جس طرح کے ڈریس میں تھی "کہاں جا رہے ہیں ہم۔۔۔؟ آرمینا مان ہی نہیں سکتی تھی کہ مقابل کبھی اس حلیے میں اسے باہر لے کر جائے گا کجا کہ آدھی رات کو تو بالکل بھی نہیں لیکن وہ مصروف سا گاڑی کی چابی اپنا فون اپنا جیکٹ میں ڈال رہا تھا۔

رات کے اس پہر جب گاؤں کی سڑکیں سنسان سی تھی ہر زی روح اس وقت خواب غفلت میں ڈوبی سو رہی تھی وہ دونوں گاؤں کے اونچے نیچے راستوں کو طے کرتے گاؤں سے زرا سے فاصلے پر بنے فارم ہاؤس کی طرف جا رہے تھے۔

آرمینا کا تو نیند سے برا حال تھا آنکھوں بار بار بند ہو رہی تھیں جن کو وہ مشکل سے کھولے ہوئے تھی۔

عالمیار اسے نجانے کہاں لے کر جا رہا تھا وہ ہر گز نہیں جانتی تھی ہاں لیکن اس پل اسے عالمیار پر شدید غصہ آیا ہوا تھا جو اس کی نیند خراب کرنے کی ٹھان چکا تھا۔

اب تو وہ خوُد پر بھی شدید تاؤ کھا رہی تھی کیا ضرورت تھی اُس کے انتظار میں بیٹھ کر تیار ہونے کی اگر وقت پر ہی اس کا انتظار کیے بغیر سو جاتی تو شائد اس وقت پرسکون نیند میں ہوتی ۔

پر جب سے وہ گیا تھا وہ ایک پل کے لیے سکون کا سانس نہیں لے سکی پرسکون نیند میں کیسے ہوتی ۔

••••

عالمیار کی گاڑی گاؤں سے قدرے دور آیک فارم ہاؤس کے دروازے سے اندر بڑھی تو آرمینا نے چونک کر فارم ہاؤس کو دیکھا یہ فارم ہاؤس شمس خان نے بنوایا تھا جہاں وہ اکثر اپنے پوتوں کے

ساتھ آتے تھے اوَر آج عالمیار اسے یہاں لے کر آیا تھا کیوں وہ وجہ نہیں سمجھ رہی تھی ۔

عالمیار نے گاڑی پارک کرتے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے باہر نکل کر ایک نظر فارم ہاؤس پر ڈالی تھی ا ا اس وقت گارڈز بھی سرونٹ کوارٹر جا چکے تھے وہ ریلکس سا آرمینا کی طرف کا دروازہ کھولتے اُسے بانہوں میں بھر چکا تھا جو نیند سے بری طرح سے جھول رہی تھی عالمیار کھل کر مسکرایا تھا ۔

"وایفی تمہاری نیند ابھی بھاگ جائے گی جب میری بانہوں میں سرخ گلاب بنو گی ویٹ۔۔۔"وہ دل ہی دل میں سوچتے آگے بڑھا تھا آرمینا آنکھیں پھاڑے اس جگہ کی سجاوٹ کو دیکھ رہی تھی ہر چیز

اتنی خوبصورتی سے سجائی گئی تھی وہ ایک پل کے لیے یقین نہیں کر پائی تھی۔

سرپرائز۔۔۔"اسے پھولوں کے درمیان میں احتیاط سے کھڑا کرتا " وہ آرمینا کا سکارف اتار کر سائیڈ پر پڑے ٹیبل پر رکھ چکا تھا آرمینا نے آنکھوں میں حیرت بھرے آس پاس بکھرے پھولوں کو دیکھا تھا۔

عالمیار نے یہ سب کب کیا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی گھبراہٹ تو تب ہوئی جب اگلے ہی پل عالمیار نے اُس کے گاؤں کو ریمو کیا وہ نائٹی میں تھی عالمیار نے آپنے سینے پر ہاتھ رکھتے خود کو کور کرنے کی کوشش کی جو کہ مقابل نے ناکام بناتے آرمینا پر جھکتے اس کے ڈیپ نیگ پر سلگتے لب رکھے تھے۔

عالمیار پلیز نہیں۔۔۔"وہ پہلے اس وے چند باتیں پوچھنا چاہتی تھی "
لیکن وہ تھا کہ اسے جہاں لاتے ہی جیسے بے قابو ہوتے اس کی
رعنائیاں چھونے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا۔

واقعی یہ سرپرائز دیکھنے کے بعد مجھے نہیں لگتا ہے کہ ناراضگی باقی "
بچتی ہے اب یہ گریز کیوں۔۔۔"وہ شاید آرمینا کی مزاحمت پر برہم
ہوا تھا ایسے آرمینا کا روکنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

آپ نے یہ سب کب کیا؟"وہ اُس کی بے قراریاں دیکھتے ایک پل"
کے لیے سہم گئی تھی دل ہی دل میں سوال اکھٹے کرنے لگی جو اسے
عالمیار سے پوچھنے تھے تاکہ جو رات بچی ہے وہ بھی ایسے ہی باتوں
میں سرک جائے وہ رات کی کافی تھکی ہوئی تھی عالمیار کی شدتیں

کتنی مشکل سے سہی تھی اور آج پھر سے وہ یہ سب نہیں کر سکتی تھی۔

"بس کر لیا تمہارے لیے یہ اہم نہیں ہے تم بس میرے بارے میں سوچو میں کیا کہہ رہا ہوں وہ سنو مُجھے محسوس کرو اور بس میرا ساتھ دو۔۔۔"عالمیار نے اُسے پیچھے بیڈ پر گرایا تھا عالمیار نے ہال میں ہی بیڈ لگوایا ہوا تھا جس کے چاروں اطراف نیٹ کا جالی دار پردہ تھا ہال کے سارے دروازے وہ بند کر چکا تھا لیکن آرمینا گھبرا گئی تھی۔

"عالمیار جہاں نہیں پلیز۔۔۔"یوں کھلے وہ اس پل بالکل گھبراہٹ میں مبتلا ہوئی تھی اس کی بے باکیاں وہ کمرے میں نہیں سہن کر پاتی تھی اور یوں کھلے حال میں کیسے وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

کیوں جہاں کیا مسلہ ہے؟"وہ اپنی براؤن آنکھوں سے آرمینا کو "
گھورنے لگا جو کہ اس پل کافی ان کمفٹیبل ہو رہی تھی اور عالمیار
جیسے اس پل میں شدت سے سمانے سے تیار تھا آرمینا کو پیچھے ریڈ
غباروں سے سجے بیڈ پر پھینکتے اس اپنی پینٹ سے بلیٹ نکالتے دور
پھینکتے آرمینا پر جھکا تھا۔

عالمیار نہیں یہاں ایسے یہ جگہ"!!وہ اس کے اوپر آ چکا تھا اوَر پھِر "
اس کی گردن پر سلگتے لب رکھے تھے اوَر آرمینا نے اپنی نائٹی کو
سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس پل اس کی نائٹی کو کافی بے
ترتیب کر چکا تھا۔

جہاں کوئی نہیں ہے جانم اور ڈرنے کی کیا بات میں ساتھ ہوں "
ناں ریلیکس۔۔۔"اس کے رخساروں پر لب رکھتے اُس نے جیسے

اسے کچھ ریلیکس کروانے کی کوشش کرتے نائیٹی کی سٹرپ نیچے کسکاتے وہ اس کے وجود پر گرفت مضبوط کر چکا تھا۔

"!!وہ اس کے چہرے کے نزدیک مُجھے گھبراہٹ" لیکن ایسے میں اپنے چہرے کو محسوس کرتے وہ مذید گھبراہٹ میں پڑی تھی ۔

"وہ اُس کی گردن پر لب رکھتے اس کی نائٹی ۔۔۔جاناں ریلیکس" اس کے وجود سے الگ کرتے وہ کچھ ہی لمحوں میں اسے ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا وہ اس کی بے باکی پڑ گھبرا گئی تھی ۔

میری جان!؛جو دن میں ہوا اُس کے لیے سوری میرا مقصد تمھیں "
ہرٹ کرنا ہرگز نہیں تھا پر کر گیا میری مجھے معاف کر دو۔۔۔"وہ
اس کی گہرائیوں پر لب رکھتے اُس سے اپنے صبح والے رویئے کی
معزرت کرنے لگا جانتا تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسے ہرٹ کر
. چکا تھا لیکن اس وقت یہ کرنا ضروری تھا

-

،محبتوں کی چاندنی

دلوں کی نرم روشنی

،تمہارے ساتھ ہر گھڑی

حسین شام ہو گئی

،ہوا کی سرد سانس میں

تمہاری یاد کی مہک

،یہ رات اور چاندنی

تمہارے نام ہو گئی

،نہ جانتے تھے خواب کیا

تمہارے بعد ہم نے پھر

،جہاں بھی جا کے دیکھ لیا

وہی مقام ہو گئی۔

بہت بہت برے ہیں میرے آنسو دیکھتے بھی چھوڑ کر چلے گئے "
بات نہیں کروں گی آپ دور رہیں مجھ سے۔۔"وہ عالمیار کی دوسری
سمت کروٹ بدل گئی تھی عالمیار کے لبوں پر بہم سی مسکراہٹ آئی
جانتا تھا وہ کیوں ایسے کر رہی تھی لیکن آج وہ مقابل کو کوئی
رعایت نہیں دینے والا تھا۔

آرمینا کے کروٹ بدلنے کی وجہ سے عالمیار کی نظر اس کی پشت پر
چمکتے تل پر گئی جو پورے حق سے اس کی ملکیت پر موجود تھا
عالمیار کو اس تل سے انجانی سی دشمنی ہوئی تھی۔

وہ اس پر جھکتا اس کے تل پر شدت سے لب رکھ چکا تھا آرمینا
کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔

،تمہاری بات دل میں ہے

تمہاری یاد پل میں ہے

،جو تم سے دل لگی ہوئی

وہ دل کی شام ہو گئی

،نظر سے تم نے جو کہا

وہ دل نے راز جان لیا

،یہ خامشی بھی اب تو دیکھو

ایک پیغام ہو گئی

،یہ چاند، یہ ستارے سب

تمہاری روشنی کے ساتھ

،ہماری رات کی ہر لَو

تمہارے نام ہو گئی۔

وہ اس کے تل پر اپنی شدتوں کے قہر ڈالتے آگے بڑھتے اُسے سیدھا کر گیا تھا ہال کی ساری لائٹس وہ آرمینا کی آسانی کے لیے آف کر چکا تھا تاکہ وہ تھوڑی ریلکس رہے ۔ لیکن آرمینا کوئی پینک ہو چکی تھی یوں ہال میں یہ سب اُسے بہت عجیب لگ رہا تھا وہ سہن نہیں کر پا رہی تھی عالمیار کی لو دیتی نظریں اسے اپنے وجودِ

کے آر پار ہوتے محسوس ہوئی تھیں وہ جیسے اس میں سمانے کے لیے شدت سے بے چین تھا اوٗر آرمینا کے لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"تم سے دور اوٗر بھی اتنی رومانٹک نائٹ پر نو جاناں یہ ممکن نہیں ہے آج تو سارے پردے گرانے لگا ہوں میں جانم۔۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس کے کان کی لو کو دانتوں کی لیے دبا گیا تھا آرمینا نے سسکی بھرتے اسے دیکھا تھا۔

"وہ تو گرا ہی چکے ہیں"!وہ جلدی بازی میں جو بول گئی تھی جب احساس ہوا تو سارا خون جیسے چہرے پر سمٹ آیا تھا وہ عالمیار کا مدہم سا قہقہہ سن چلی تھی وہ جان بُوجھ کر اُسے زچ کر رہا تھا آرمینا کا بس نہیں چل رہا کہ ابھی شدت سے رو دے وہ۔

آپ جان بوجھ کر مُجھے تنگ کر رہے ہیں"!!روہانسی سی آواز عالمیار"
کو اپنی سماعتوں سے ٹکراتے محسوس ہوئی تو وہ ہنسا۔

میری کیا مجال جو میں آرمینا کو تنگ کر سکوں۔۔۔"ناک سے ناک "
سہلائی تھی۔

لیکن کر تو رہے ہیں آپ؛"وہ بضد تھی اوٗر عالمیار اس کے الزام "
پر محض اسے گھور سکا تھا۔

کیوں چاہتی ہو میں تمہیں سچی والا تنگ کروٗں!؟"وہ گمبھیر بھاری "
آواز میں سرگوشی کر گیا تھا آرمینا ہڑبڑا گئی تھی کوئی بعید بھی نہیں
تھی کہ وہ ایسا کر بھی سکتا تھا پھر آرمینا کے پاس کوئی راستہ نہیں
بچنا تھا سوائے اسے برداشت کرنے کے۔

نہیں عالمیار ہم سو جاتے ہیں"!!معصومیت سے وہ عالمیار کے "
بازوؤں پر ہاتھ رکھتے مدہم سی آواز میں بولی تھی ۔

کیوں کیا میں تمہیں اتنی دور اتنی رومانٹک جگہ پر سونے کے لئے "
لایا ہوں کیا یہ نیندیں تو تم روم میں آرام سے پوری کر سکتی
تھی۔۔"وہ اُس کو اور خود کو کمفٹر میں چھپاتے اس کے اوپر جھکے
اپنے پرشدت بوسوں سے اسے گھبرانے پر مجبور کر گیا تھا ۔

نہیں نہیں پر مجھے نیند۔۔۔"وہ ہبکا گئی تھی جبکہ مقابل نے اب کی "
بار اس کی گہرائیوں پر لب رکھے تھے لب شدت سے آرمینا کی
نرمیوں کو محسوس کر رہے تھے وہ اس کی بڑھتی شدت پر اس کے
کندھوں پر ناخن گاڑ گئی تھی لیکن وہ لاپرواہ بنا اب کی بار اس کو

خود کے قریب کرتے شدت سے اُس میں داخل ہوا تھا کہ آرمینا کے لبوں سے سسکی نکلی تھی جسے وہ دبا گیا تھا۔

پورے وجودِ میں ایک سکون کی لہر اتری تھی اُس کو محسوس کرتے جیسے آہنگ آہنگ میں اطمینان اترتے وہ اپنی شدت بڑھا گیا تھا لبوں پر شدتیں الگ سے جاری تھیں آرمینا کی پلکوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے عارض پر بہا تھا جسے نرمی سے عالمیار نے اپنے لبوں سے چنا تھا نجانے کب تک وہ اس کھویا اس کے بدن کی نرمیوں کو محسوس کرتے کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا۔

آرمینا اتنی تھک چکی تھی کہ اس کی آنکھیں خود بخود ہی بند ہو گئی تھیں عالمیار نے اُسے اپنے حصارِ میں لیتے اس کا بھیگا چہرہ چوما تھا وہ کسمکاتے پھر سے سو گئی تھی۔

میری جان عالمیار خان کا سب کچھ تمہاری قربت میرے لئے کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر اپنے بوسوں کی بوچھاڑ پھر سے بڑھا چکا تھا وہ سو چکی تھی لیکن عالمیار خان کا دل تھا کہ اتنی قربت کے بعد بھی دل تھا کہ بھرنے کا نام نہیں لے رہا تھا لب تھے کہ پیاسے تھے وہ شدت سے اُسے دوبارہ پھر سے قید کرنے لگا تھا۔

آرمینا کی نیند ٹوٹ رہی تھی عالمیار کے پر حدت بوسوں کو وہ سہن نہیں کر پائی تھی۔

سونے دیں پلیز۔۔۔" نیند میں ہی وہ اسے خود سے دور کرنے لگی تھی عالمیار کو اپنی وایفی پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا جو سوتے ہوئے کافی بے چین لگ رہی تھی اور عالمیار اسے پھر سے پریشان کر رہا تھا۔

عالمیار کو نجانے کیسے اس پر ترس آیا کہ اسے اپنے حصار میں لیے اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اس کے کانوں میں اذان کی آواز سُنائی دی تو وہ آرمینا پر جھکا تھا۔

"آرمینا جانم واک اپ۔۔۔"وہ اس کا گال تھپتھپاتے اسے جگانے لگا جو خاصا مشکل تھا آرمینا کو نیند سے جگانے میں کافی وقت لگتا تھا۔

"سونے دیں پلیز اتنی دیر سے سوئی ہوں آپ پھر سے جگا رہے ہیں مُجھے۔۔۔"وہ نیند سے بھری آنکھیں کھولتے مشکل سے بولی تھی۔

"نہیں اٹھو پہلے نماز پڑھتے ہیں پھر سو جانا چاہے سارا دن سوتی رہنا میں اعتراض نہیں کروں گا پر ابھی اٹھو ورنہ میں اپنے انداز میں

اٹھاؤں گا تمھیں جو تم سے برداشت نہیں ہو گا۔۔۔"وہ اس پر جھکے وارننگ دے رہا تھا۔

آرمینا نماز کے بارے میں سنتے ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اپنے حلیے کا احساس ہوا تو اُس نے دیکھا کہ وہ بولڈ سی نائٹی میں تھی۔

عالمیار خان نے اُس کو بانہوں میں بھرے روم کا رخ کیا تھا سیدھا واش روم لے کر گیا اور دونوں نے ساتھ شاور لیا عالمیار نے اُسے زیادہ تنگ نہیں کیا تھا۔

آرمینا تو نیند سے جھول رہی تھی اوَر پھِر اس نے آرمینا کو ساتھ لگائے ہی شاور لیا تھا پر شاور لیتے وہ نیند دور بھگا چکی تھی چینج کرتے وہ اس وقت وائٹ کلر کی فراک میں تھی باتھ روم جاتے

وضو کرتے وہ واپس روم میں آئی تو وہ اس کے لیے اور اپنے لیے جائے نماز بچھا چکا تھا اُسے دیکھتے مسکرایا اور پھر ساتھ ہی دونوں نے نماز ادا کرتے دعا مانگی تھی۔

کافی دیر تک صبحِ کی دعائیں مانگنے کے بعد آرمینا اٹھنے لگی کیونکہ اُسے نیند پوری کرنی تھی لیکن عالمیار نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا وہ اُس کے ایکٹ پر مسکرائی تھی۔

عالمیار نے جائے نماز سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھیں آرمینا تو اپنا دوپٹہ جو اس نے حجاب کی شکل میں خود کے گرد اوڑھ رکھا تھا اسے کھولتے بیڈ پر رکھا اس کے بھیگے بالوں کی وجہ سے شرٹ پشت سے کمر کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔

عالمیار نے بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے اسے دیکھا جو گیلے بدن پر ہی کپڑے پہن چکی تھی جس کی وجہ سے شرٹ آگے سے بھی گیلی ہوتے اس کی رعنائیاں واضح کر رہی تھی عالمیار کی نظریں بھٹکنے لگی تھیں وہ بار بار آرمینا کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس کی نظروں سے انجان تو ہرگز نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ یہ سب نظر انداز کر رہی تھی کیونکہ اس پل اس کا نیند سے برا حال تھا۔

"کنٹرول کریں نظروں کو مُجھے سخت نیند آ رہی ہے اوُر پھر سے اتر رہے ہیں پٹڑی سے میں اچھے سے جانتی ہُوں آپ پھر سے۔۔۔"وہ جملہ مکمل نہیں کر پائی وہ مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"کافی سمجھ دار ہو گئی ہو جانم۔۔۔"وہ اس کی طرف بڑھتے اپنے وائٹ قمیض کے کف فولڈ کرنے لگا وہ گھبراتے بیڈ پر گری تھی

عالمیار کی نظروں میں پھر سے پنپتے جذبات وہ پل بھر میں بوکھلا گئی تھی۔

"نہیں عالمیار مُجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔وہ جلدی سے بیڈ پر لیٹتے کمفٹر اوڑھ گئی تھی اوَر آرمینا کا یہ عمل عالمیار کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گیا تھا وہ مشکل سے اپنا قہقہہ ضبط کر سکا تھا۔

"تم سو جاؤ آئی سوئیر تمہاری نیند خراب نہیں ہو گی لیکن میں اپنی من مانی کروں صرف بوسوں کی حد تک تم سو جاؤ۔۔۔وہ اس کے برابر میں لیٹتے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسے سلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

آپ صرف بوسوں سے کام نہیں چلائیں گے آپ پھر بے لگام "
ہوں گے میری نیند خراب کریں گے تو بہتر ہے آپ یہاں سے
اٹھ کر باہر چلے جائیں اور وہاں جو ساری تیاریاں آپ نے رات کو
کروائی تھیں اُنہیں سمٹ لیں ہم تب تک اپنی نیند پوری کریں
گے۔۔۔"وہ کمفٹر خود پر ٹھیک کرتے بولی تو عالمیار نے اُسے گھورا
تھا۔

آپ اب اپنی بات سے مکر رہے ہیں عالمیار آپ نے کہا تھا آپ "
مجھے سونے دیں گے میں ابھی رو دوں گی اگر آپ مجھے سونے نہیں
دیں گے تو"!!وہ اس کو دیکھتے روہانسی ہوئی تھی۔

نو جانم تم سو جاؤ۔۔۔"وہ اس کی شکل دیکھتے کچھ نرم پڑا تھا لیکن "
اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ وہ اسے چھوڑنے والا تھا اُسے
مارجن تو دے رہا تھا۔

آپ پاس رہیں گے تو مجھے ہر وقت ڈر لگا رہے گا۔۔"وہ روہانسی "
ہوئی ۔

کس سے ڈر لگے گا؟)"!عالمیار نے پوچھا(۔"

آپ سے ڈر۔۔۔)"!نیند خراب ہونے پر وہ سخت برہم ہوئی تھی۔("

"کیوں مجھ سے کیوں؟"

آپ میرے سونے کے بعد مجھے تنگ کریں گے۔۔۔"وہ اپنے "
چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتی بولی تھی۔

نہیں کروں گا جانم تم آرام سے سو جاؤ میں تب تک صرف "
تمھیں دیکھوں گا یا پھر کس وغیرہ کروں گا لیکن اب اگر تم نے
مزید بحث کروٗ گی تو جو سونے کا کہہ رہا ہوں وہ بھول جاؤ
تم۔۔"عالمیار کی وارننگ کام آئی تھی وہ اپنی آنکھیں بند کر چکی
تھی عالمیار کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی وہ ہولے ہولے اس
کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اس کو سلاتا رہا پھر وہ کچھ ہی دیر
میں سو گئی پر عالمیار کی نیندیں اڑا چکا تھا۔

اس کی گیلی فراک سے رعنائیاں جیسے مذید ابھر رہی تھیں اوٗر وہ
بہکنے لگا اس پر جھکتے نرمی سے آرمینا کے سینے پر لب رکھے تو جب
جذبات مچل گئے تھے اوٗر آرمینا نے کسمکائی تھی۔

عالمیار کو ترس سا آیا اس کی گردن پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھتے وہ نرمی سے ان نشانوں پر لب رکھ گیا تھا لب مچل رہے تھے لیکن وہ مشکل سے اس کی نیند کا خیال کرتا اُسے چھوڑ کر اس پر کمفٹر صحیح کرتا فون اٹھاتے روم سے نکل کر باہر آیا تھا۔

.....

عالمیار باہر ہال میں آیا تو اُس کی نظروں کے سامنے رات کا ایک ایک پل ڈور گیا لبوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ اس کی کمزور سی مزاحمت کو سوچتے مسکرایا جب وہاں شدت سے اُس میں پیوست ہوا تھا وہ غصے میں اسے خوُد سے دور کر رہی تھی اوُر عالمیار اس کے اس ایکٹ پر مذید جنونی ہوا تھا آرمینا کے لیے ہمیشہ ہی عالمیار کی شدتیں سہنا مشکل تھا وہ اس کے بارے میں سوچتے

آگے بڑھا بیڈ شیٹ پر پڑی سلوٹیں اس کو رات والے ماحول میں بار بار کھینچ رہی تھیں آرمینا کاش کہ اس وقت جاگ رہی ہوتی ۔

وہ کچھ سوچتے آرمینا کے لیے کچھ ہلکا پھلکا سا بنانے کا سوچتے کچن میں آیا تھا یہ تیاریاں تو اس نے ارجنٹ بیس پر کروائی تھیں ایک بھر پور رات وہ دونوں ساتھ گزار چکے تھے آرمینا کے لئے ناشتہ بناتے بھی وہ مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

اُس کا دو تشنہ روپ جیسے عالمیار کی نظروں کے سامنے سے ہٹ نہیں رہا تھا وہ بار بار آرمینا کو سوچ رہا تھا ناشتہ بناتے بھی دھیان اس کی طرف ہی جاتا رہا پھر وہ ناشتہ بناتے اسے ٹیبل پر سٹ کرتا کچن سے نکلا تقریبا دوپہر ہو چکی تھی۔

اُس کا سیل فون بجنے لگا کال ضرغام خان کی تھی جانتا تھا ان کو صبحِ صبحِ ناشتے کے ٹیبل پر نہ پا کر سب لوگ ان کے بارے میں پوچھ رہے ہوں گے۔

"عالمیار ہو اور ضرغام کو تنگ نہیں!؛ بیلو گڈ مارننگ سالے صاحب کرے یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔

"گڈ مارننگ کو چھوڑو یہ بتاؤ تم دونوں رات سے کدھر غائب ہو اور بتایا بھی نہیں جہاں سب لوگ تمہارے لیے پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔"وہ کردری آواز میں پوچھنے لگا عالمیار کا یہ رویہ ایسے آرمینا کو لے کر غائب ہونا ضرغام کو بالکل مناسب نہیں لگا تھا۔

ہم لوگ فارم ہاؤس آئے ہیں بس آدھے گھنٹے تک نکل رہے ہیں "
دادا جان کو بتا دینا۔۔۔"عالمیار نے سیدھے سے بتایا کہ وہ لوگ اس
وقت فارم ہاؤس میں موجود ہیں۔۔۔۔۔

اتنی رات کو آرمینا کو فارم ہاؤس لے جانے کی کیا تک بنتی ہے "
عالمیار زرا مُجھے بتاؤ؟"ضرغام کو عالمیار کا آرمینا کو فارم ہاؤس لے کر
جانا مناسب نہیں لگا تھا۔۔۔۔

رومانس کے لیے لایا یوں اوَر واپس آ رہے ہیں فون رکھتا ہوں "
خیال رکھنا اپنا۔۔۔"وہ مزید کوئی بات کیے بغیر فون کاٹ چکا تھا اور
اسے جیب میں ڈالتے وہ آرمینا کی طرف بڑھا جو جاگ چکی تھی اوَر
ایک بھرپور انگڑائی لیتے وہ بیدار ہو چکی تھی عالمیار کو دیکھتے مسکرائی

گڈ مارننگ۔۔۔"اس کے قریب آتے وہ اس کی گردن میں بانہیں "
ڈال گئی تھی جبکہ عالمیار نے قہقہہ لگایا۔

گڈ آفٹر نون میڈم اب دوپہر ہو چکی ہے۔۔۔"عالمیار نے "
مسکراتے اس کی معلومات میں جیسے اضافہ کیا وہ بدک کر پیچھے ہوئی
اور نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔

عالمیار اتنی لیٹ سب لوگ ہمارا ویٹ کر رہے ہون گے اور ہم "
جہاں کیا ہو گا"!وہ اس وقت فل پریشان تھی سب گھر والوں کے
بارے میں سوچتے اس نے اپنے بال سمٹتے اسے دیکھا تھا۔

ہاں پتہ ہے مُجھے زرانیل کا میسج ملا ہے کہ دادا جان بہت غصے میں " ہیں کچھ بھی کر سکتے ہیں میں تمہیں دروازے پر ہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا حویلی کے آندر نہیں جاؤں گا مُجھے بہُت ڈر لگ رہا ہے آرمینا نجانے وہ کیا کریں گے۔۔۔"وہ اُسے مزید پریشان کر رہا تھا آرمینا کا سانس جیسے سینے میں اٹکا تھا۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ کو جلدی تھی یہاں آنے " کی میں نے منع بھی کیا تھا اب نجانے کیا ہو گا میں کیا کروں مُجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا ہے۔۔"وہ اس کے فیس ایکسپریشن دیکھتے اپنی ہنسی مشکل سے روکے ہوئے تھا۔

چلو ناشتہ کرتے ہیں ویسے یہ ناشتے کا ٹائم تو نہیں ہے لیکن پھر بھی " کر کے نکلتے ہیں جو ہو گا دیکھا جائے گا تم پریشان مت ہو۔۔۔"وہ

ہلکے سے آرمینا کا ہاتھ دباتے اسے تسلی دے رہا تھا لیکن آرمینا بھلا کیسے پریشان نہیں ہوتی اس پل اُس پر تو یہ ٹینشن سوار تھی کہ نجانے گھر جا کر ان کے ساتھ کیا ہو گا۔

آپ کو ناشتے کی پڑی ہے جہاں میری سانس خشک ہو رہی ہے " عالمیار پلیز چلیں گھر چلتے ہیں مُجھے گھبراہٹ کے مارے جان نکل رہی ہے میں کچھ نہیں کھا سکتی ہوں۔۔"وہ اپنا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیتے عالمیار کی طرف دیکھنے لگی لیکن اس کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ دیکھتے وہ بہت کچھ سمجھ گئی تھی یعنی عالمیار اسے تنگ کر رہا تھا۔

وہ اس کے قمیض کا کالر تھامے سسکی تھی عالمیار کو مزاق مہنگا پڑتا محسوس ہوا تھا وہ مشکل سے اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے اس کی

بھیگی آنکھیں صاف کر سکا تھا وہ اُسے خوُد سے دور دھکیل رہی تھی وہ جانتا تھا ایسا کیوں کر رہی ہے۔

"یار سوری صرف تنگ کر رہا تھا تمھیں ضرغام سے بات ہوئی ہے اُسے بتایا ہے کہ ہم لوگ جہاں ہیں تھوڑی دیر تک واپس پہنچ جائیں گے یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں جو تم نے آنسوؤں کے دریا بہا دیئے ہیں جانتی ہو نا مجھے یہ آنسو نہیں پسند۔۔۔"وہ اس کے بھیگے رخساروں پر اپنی بھاری انگلیاں رگڑتے اس کو ایک پل کے لئے خوفزدہ کر گیا تھا۔

"تم خود ایسی حرکتیں کرتے ہو۔۔۔"وہ اس کی گردن پر دانت گاڑ گئی تھی ایسا تو وہ تبھی کرتی تھی جب اُسے عالمیار پر شدید غصہ آیا ہوتا تھا۔

چلو ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔"وہ آرمینا کا ہاتھ تھامے اُسے کچن کی "
طرف لے کر آیا اُسے ناشتہ آپنے ہاتھوں سے کروایا زیادہ نہیں
لیکن تھوڑا بہت نروس آرمینا تھی۔

پریشان مت ہو اپنے شوہر کے ساتھ تھی۔۔۔"وہ اس کی "
گھبراہٹ ہلکے پھلکے انداز میں دور کرنے لگا وہ محض سر ہلا سکی تھی
۔

عالمیار اور وہ اس وقت واپس حویلی جا رہے تھے رات کا سوچتے
آرمینا کے لبوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی عالمیار نے رات کافی
شدت دکھائی تھی ۔

تم اس بارے میں سوچو ہی مت تم بس میرے بارے میں سوچو "
ہمارے قربت کے لمحات کو سوچو ایسی سوچیں ذہن سے خوُد با خود
ہی نکل جائیں گیُ۔۔۔"وہ اس کا سر آپنے کندھے پر رکھتا اس کی
پیٹھ سہلا رہا تھا وہ خاموشی سے آنکھیں موندے باہر گاؤن کے کچے
گھروں کو دیکھ رہی تھی رات تو اندھیرے کی وجہ سے وہ کچھ نہیں
دیکھ سکی تھی لیکن اب سارے منظر واضح تھے وہ ہر چیز کو غور سے
دیکھ رہی تھی ایسے باہر نکلنے کی پر مشن اُنہیں نہیں تھی بہت کم
کبھی کبھار ہی وہ گاؤں جاتی تھیں جب کسی کی شادی یا پھر کوئی
دوسرا اہم موقع ہو۔

.....

انتظارِ جاناں

سکینڈ لاسٹ اپیسوڈ پارٹ ون)154(

.....

ارشک اس وقت ارواح کے ساتھ موجود تھی آج زرانیل نے لیٹ آنا تھا اُس کی آئی جی کے ساتھ امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ جاتے ہوئے ارشک کو بول کر گیا تھا کہ ارشک ارواح کا خیال رکھے اس وقت شام کے چار بج رہے تھے اوُر ارواح اور ارشک ایک دوسرے سے بات کر رہی تھیں ۔

ضرشک پاس ہی اپنے کھیلونوں سے کھیل رہا تھا بلیو کلر کی چھوٹی سی نکر پہنے وہ اس وقت بہت پیارا لگ رہا تھا ارشک ارواح سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھی ارواح کی نظر ارشک کی گردن پر پڑ چکی

تھی ضرغام خان کے لبوں سے بنائے گئے لو بائٹس کے نشان وہ دیکھ چکی تھی یعنی ارشک اور ضرغام میں سب سٹ ہو چکا تھا وہ خوش ہوئی ۔

ارشک مُجھے لگتا ہے تمہیں اب اپنے کمرے میں جانا چاہیے ضرغام " بھائی آتے ہونگے تمہیں ان کا انتظار کرنا چاہیے میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"وہ اس کو اس کے روم میں بھیجنا چاہا رہی تھی ۔

وہ لیٹ آئیں گے تم یہ بتاؤ کچھ کھاؤ گی کچھ کھانے کو لاؤں میں " تمہارے لئے؟"ارشک اپنے دل میں اٹھتے درد پر قابو پاتے بولی تھی اُس رات کے بعد ضرغام اس کے قریب نہیں آیا تھا شاید وہ اُس رات بھی ایسے ارشک کے قریب نہیں آتا اگر وہ اُسے پہلے ہی اپنے نادر خیالات سے آگاہ نہیں کر چکی ہوتی ۔

ہاں بھوک تو لگ رہی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو ہم نے سب "
کے ساتھ لنچ کیا اب پھر سے یہ بھوک آج کل کچھ زیادہ ہی لگ
رہی ہے مجھے۔۔۔"وہ منہ بنا گئی تھی اُس کا آٹھواں منتھ سٹارٹ ہو
چکا تھا۔

ارے ایسی حالتِ میں لگتی ہی زیادہ ہے تم ضرشک کا خیال رکھو "
میں کچن سے تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔"وہ بیڈ سے
اٹھ کر روم سے نکل گئی تھی ارواح ارشک کے نکلتے ہی ضرشک کی
طرف متوجہ ہوئی۔

جو اپنے ٹوائے کے ساتھ کھیل کم اس کا معائنہ زیادہ کر رہا تھا وہ
مسکراتے اس کو گود میں اٹھا چکی تھی۔۔۔ لیکن شائد ضرشک ہو
ایسے ڈسٹرب کیا جانا پسند نہیں آیا تھا وہ منہ بنا کر اپنی آنی کو دیکھنے

لگا ارواح اس کے فیس ایکسپریشن دیکھتے اپنی ہنسی روک نہیں سکی تھی ۔

اوَر ارواح کو ہنستے دیکھ کر پہلے تو ضرشک خوشی سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا لیکن پھر جب اُس نے آس پاس ارشک کو دیکھنا چاہا وہ اُسے کہیں نظر نہیں آئی تو وہ اپنے لبوں کے کنارے پھیلائے رونے کی پوری تیاری کر چکا تھا۔۔

" کیرا بچہ آپ کی مما ابھی آ رہی ہیں آپ بالکل پریشان مت ہوں رونا نہیں ہے ورنہ میں بھی رونے لگ جاؤں گی اوَر آپ یہ چاہو گے آپ کی آنی روے۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں ٹپیپاتے ضرشک کو دیکھنے لگی جو اپنی آنی کے چہرے کی طرف دیکھتے کچھ پل تو اُسے

دیکھتا رہا پھر اس کے رخساروں پر بوسہ دیا تھا وہ تو ضرشک کی چالاکی پر غش کھا گئی تھی تھا کتنا سا اوٗر ایسی حرکتیں ۔

آپ کی مما تو بہت معصوم سی ہے ضرشک آپ کس پر چلے گئے " ہیں دیکھو ابھی آپ کی مما کو پتہ چلے آپ ایسے اپنی آنی کو تنگ کر رہے ہو اُسے کتنا برا لگے گا۔۔۔"وہ ضرشک کے پھولے پھولے گالوں کو چومتے ہوئے اُسے گدگدی کرنے لگی۔

ان۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔"اب وہ لفظ صحیح سے بولنا سیکھ رہا تھا آج " رات بارہ بجے ضرشک کی سالگرہ تھی جس کے بارے میں کوئی نہیں مانتا ہے تھا ارشک نے سب کو یہ تو بتایا تھا کہ ضرشک کو برتھڈے ہے لیکن کب ہو گا اس بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا ۔

اوَر ارشک نے کسی کو بتانا بھی نہیں تھا ارواح ضرشک کے ساتھ مصروف تھی جب اُس کا سیل فون بجا کال زرانیل کی تھی جو ویڈیو کال کر رہا تھا لیکن وہ ویڈیو کال کٹ کرتے اُسے آیڈیو کال کر چکی تھی زرانیل کے ماتھے پر بل پڑے تھے ارواح ہر بار ہی ایسے کرتی تھی ویڈیؤ کال ریسیو نہیں کرتی تھی اب تو زرانیل کو بھی شدید غصہ آیا تھا۔

وہ اس وقت تھانے میں بیٹھا تھا تھوری دیر بعد اس کو ایک اہم جگہ پر چھاپا مارنا تھا جہاں سے کافی غیر قانونی سرگرمیاں انجام دی جاتی تھیں زرانیل نے سوچا وہ پہلی ارواح سے ویڈیؤ کال پر بات کر لے لیکن وہ کال ہی کٹ کر چکی تھی۔

ہیلو آپ کو کوئی کام تھا جو کال کر رہے تھے۔۔۔"وہ ضرشک کو "
کندھے سے لگائے بولی تھی۔

نہیں ایوے دماغ خراب ہو گیا تھا میرا جو تمھیں غلطی سے کال کر"
دی میں نے۔۔۔؟"!وہ غصے سے بھرپور سرد انداز میں بولا تھا
ارواح ضرشک کو تھامے بمشکل اس کی تندو تیز آواز سن سکی تھی
وہ اتنے غصے میں کیوں تھا ارواح کو پریشانی ہوئی ۔

آپ آپ کی طعیبت ٹھیک ہے؟؟"وہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی جب "
کہ زرانیل جبڑے بھینچتے اس کو کچھ سخت کہنے سے خود کو روک
رہا تھا۔

میری کال کیوں کٹ کی۔۔۔؟"!وہ اس کے پوچھنے پر بولا تو ارواح "
کو ایک سرد لہر اپنے وجود میں سیرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ زرانیل میں وہ۔۔۔"اس سے کوئی بات نہیں بن پائی سمجھ نہیں "
آیا کہ وہ کیا کرے ۔

کیا وہ میں میری کال کٹ کرنے کی ہمت کیسے ہوئی مسز ارواح "
زرانیل خان ڈیمٹ اٹ کیوں کٹ کی ویڈیو کال بتاؤ مجھے۔۔۔"اس
کو غصہ پھر آ گیا تھا ارواح کا ایسے اٹک اٹک کر بولنا اس کے غصے کو
ہوا دے گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ مجھ پر غصہ کر رہے ہیں؟؟"وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی "
صاف کرتے مشکل سے بولی تھی۔

ہاں کیوں کہ تمھاری یہ حرکت مجھے غصہ دلا چکی ہے اب کوشش "
ہے کہ رات کو میں گھر نہیں آؤں ورنہ میرا غصہ تمہارے نازک
وجود پر نکلے گا جو میں ہرگز نہیں چاہتا ہوں۔۔۔"وہ اپنے سامنے
پڑی فائل اٹھا کر دور پھینک چکا تھا۔

آپ آپ آئیں گے نہیں تو میں کھانا نہیں کھاؤں گی مجھے ڈر لگتا "
ہے زرانیل پلیز آپ جلدی آ جایئے گا۔۔"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے
بولی اس کی آنکھوں میں آنسو ضرشک بھی دیکھ چکا تھا اس نے بے
ساختہ ارواح کے ہاتھ سے فون چھیننے کی کوشش کی تھی۔

میں آؤں یا نہیں آؤں تم نے اگر خود سے زرا سی بھی لاپرواہی "
برتی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تم کھانا ٹائم سے کھاؤ گی۔۔۔"وہ
ٹیبل پر زور سے مکا مارتا غرایا تھا اس کی تیز آواز فون کے سپیکر

سے نکلتے ضرشک کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ سہم کر رونے لگا وہ بچہ تھا ایسی باتیں برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

ضرشک کے رونے کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو زرانیل کو یہ سمجھنے میں ایک لمحہ نہیں لگا کہ ارواح کے پاس اس وقت ارشک موجود ہے۔

"زرانیل کو لگا ہو سکتا ہے ارشک کیا ارشک پاس بیٹھی ہے۔۔؟ کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے وہ ویڈیو کال ریسو نہیں کر سکی ہو۔

"نہیں وہ کچن میں ہے ضرشک پاس ہے آپ جلدی آیئے گا۔۔۔"وہ ہچکی مشکل سے روکے ہوئے تھی لیکن زرانیل کو اب ایک بار پھر سے تاؤ آیا تھا۔ جب پاس ارشک نہیں تھی تو پھر وہ

کیوں کال ریسو کرنے کے بجائے کٹ کر چکی تھی آگر پاس ارشک ہوتی تو پھر تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ارشک نہیں تھی پھر کیوں ارواح نے کام ریسو نہیں کی یہ پہلی بار نہیں تھا ارواح اس سے پہلے بھی کافی بار اس کی کال کٹ کر چکی تھی ۔

" تم کھانا کھا لینا اور اگر ہو سکے تو ارشک کو آپنے روم میں ہی روک لینا میں شاید نہیں آ سکوں۔۔۔"وہ نجانے کیوں پل بھر میں ہی یہ سوچ گیا تھا کہ وہ آج رات گھر نہیں جائے گا ۔

" نہیں آپ پلیز میں ارشک کو کیسے روکوں گی ضرغام بھائی اسے جہاں میرے پاس رات کو کیونکر رکنے دیں گے میں اکیلی ہوں گی مُجھے ڈر لگے گا۔۔۔"وہ جان بوجھ کر یہ سب بول رہی تھی تاکہ وہ آ جائے ۔

کوشش کروں گا کنفرم نہیں بتا سکتا"!!وہ ارواح کی سننے بغیر کام "
کاٹ گیا تھا ارواح نے مشکل سے اپنے آنسو ضبط کیے تھے وہ صرف
کال کٹ کرنے کی وجہ سے اتنے غصے میں آ گیا ارواح کو یقین
نہیں ہوا لیکن سچ یہی لگا تھا۔ وہ ہچکی لیتے رونے لگی ارشک ارواح
کے لیے کھانا لے کر آئی تو اُسے روتے دیکھ کر وہ بہت پریشان
ہوئی تھی ضرشک بھی رو رہا تھا آنسو اس کے چھوٹے چھوٹے
رخساروں کو بھگوتے نیچے گر رہے تھے۔

ارواح کیا ہوا؟؟"وہ ضرشک کو اپنی گود میں لیتے ارواح سے "
پوچھنے لگی جو مسلسل رو رہی تھی ضرشک تو اپنی مما کے پاس آتے
ہی خاموش کو گیا تھا لیکن ارواح کا رونا ختم نہیں ہوا تھا ارشک
مزید پریشان ہوئی اسے یوں روتے دیکھ کر۔

ارواح میری جان بتاؤ کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا کم"

میرے جانے کے بعد کوئی روم میں آیا کیا جو تم ایسے رو رہی ہو دیکھو مجھ سے مت چھپاؤ پلیز۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ تھامے آہستگی سے پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں ارشک ایسے ہی مُجھے رونا آ گیا زرانیل نہیں آ رہے ہیں " ناں اس لئے مُجھے ان کی یاد آ رہی ہے اوُر وہ ہیں کہ کاموں میں الجھے ہوئے ہیں۔۔"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے بولی تھی ارشک جو کب سے اس کے آنسوؤں کو دیکھتے پریشان ہو رہی تھی اب اچانک سے ارواح کے بتانے پر وہ کچھ ریلیکس ہوئی تھی۔

اس کنڈیشن میں انسان کو کوئی نہ کوئی پاس چاہیے ہوتا ہے بابا مُجھے "
اکیلا نہیں چھوڑتے تھے ہر وقت پاس بیٹھے باتیں کرتے تھے اوُر
اب تمہارے ساتھ بھی یہ سب ہی ہو رہا ہے میں زرانیل بھائی سے
کہوں گی کہ وہ تمھیں پروپر ٹائم دیں۔۔۔"وہ ارواح کے ساتھ بیٹھ
گئی لیکن تبھی اس کا فون بجا کال اس کے بوتیک سے تھی سیکرٹری
کی۔۔

وہ ارواح سے معذرت کرتے سائیڈ پر ہوتے کال پر بات کرنے لگی
وہ بوتیک کا سارا کام اب فون پر ہی دیکھتی تھی حالانکہ اس ایک دو
بار ضرغام نے کہا تھا کہ آگر وہ دوبارہ سے بوتیک جوائن کرنا چاہتی
ہے تو اُس کو مسلہ نہیں ہے لیکن ارشک نے جو آرڈر وغیرہ ہوتے
ہیں وہ حویلی ہی منگوا لیتی اوُر جہاں دے ڈریس ڈیزائن کرتے

واپس بھیجوا دیتی اسے یہ سسٹم صحیح لگ رہا تھا سو واپس بوتیک کے بجائے اس نے ایسے ہی کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

ارسام میر سے کبھی کبھار کم ہی بات ہوتی تھی وہ جب بھی کال کرتا ضرشک سے بات کرنے کا کہتا اس نے خود کو بہت حد تک کام میں مصروف کر لیا تھا۔

ارشک کال سے فارغ ہوتے ارواح کی طرف بڑھی جو آپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔

ارواح یہ کھا لو میں ضرشک کو چینج کروا کر آتی ہوں کمرے سے " تم تب تک کھانا فینشن کرو اپنا۔۔"وہ کھانے کی ٹرے ارواح کے سامنے رکھتے بولی تھی۔

نہیں ارشک مُجھے نیند آ رہی ہے تم رکھ دو میری آنکھ کھلے گی تو "
میں کھا لوں گی تم دروازہ بند کر کے جانا۔۔۔"وہ کروٹ بدلتے اپنی
آنکھوں کی نمی چھپاتے بولی تھی ارشک نے بھی مذید بحث نہیں کی
تھی وہ اس وقت سونا چاہتی تھی تو ارواح کے آرام کا خیال کرتے
وہ ضرشک کو لے کر اس کے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

ارشک کے جاتے ارواح پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی کیسے وہ
برداشت کر سکتی تھی زرانیل کی بے رُخی اگر وہ سچ میں رات بھر
گھر نہیں آیا تو ارواح کی دھڑکن رکنے لگی تھی ۔

،دل نے کہا تھا اُس کو پکارو

وہ ہم سے روٹھا نہیں ہے

،آنکھوں نے ہر اشک سنبھالا

مگر وہ اب لوٹا نہیں ہے

،یوں تو ہزاروں خواب سجائے

ہم نے محبت کے ساحل پر

،لیکن وہ ساحل پر آ کر

پھر کوئی وعدہ نبھا نہ سکا

،ہم نے وفاؤں کے دیپ جلائے

وہ شامِ ہجر میں گم ہو گیا

،ہاتھوں کی لکیروں میں تھا

مگر وہ پھر بھی مل نہ سکا

تم سے محبت کو زندگی کا

ہر لمحہ سونپ دیا

،پر تم نے نگاہیں موڑ لیں

کوئی پیغام نہ بھیجا

،دل کی بے قراری کو تم سمجھو

تو پھر کیا بات ہے

،مگر تم دور ہو کر بھی

ہمیں کچھ اور ستا گئے

،شکوے ہیں لبوں پر

مگر دل میں پھر بھی دعا ہے

،کہ تم جہاں بھی رہو

ہمیشہ خوشیوں کا سماں ہو

،رب سے یہ التجا ہے

تمہیں ہمیشہ کامیاب کرے

،اور میرے دل کی تڑپ

تمہارے دل تک جا پہنچ گئی

چہرے پر بے ساختہ پسینہ آیا وہ پھوٹ پھوٹ کر سوتے کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی اسے پتہ نہیں چلا تھا۔

•••••

زرانیل خان اپنی ٹیم کے ساتھ ایک ہوٹل میں داخل ہوا یہ کافی مشہور ہوٹل تھا جس کی کافی اچھی ریپوٹیشن بھی تھی لیکن یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے اندر کس قدر گھٹیا اوٗر برے کام سر انجام پائے جاتے تھے باہر سے آئے بڑے بڑے ڈیلر اس ہوٹل میں رکتے تھے جہاں بہت بڑی بڑی ڈرگس کی ڈیلز ہوتی تھیں آج

زرانیل اور اس کی ٹیم کا ارادہ اس ہوٹل اوٗر اُس کے مالک کو کھلے عام بے نقاب کرنے کا تھا۔

زرانیل خان اس وقت پولیس یونیفارم میں ملبوس چہرے پر سختی سجائے ہوٹل میں انٹر ہوا تھا ساتھ کچھ فیل میل پولیس آفیسرز بھی تھیں وہ لوگ اس طرح اچانک سے حملہ کر رہے تھے تاکہ کسی کو بھی جہاں سے بھاگنے کا موقع نہیں مل سکے۔ وہ لوگ ایک سب سے پہلے مشکوک ایریا کی طرف گئے تھے رات کے آٹھ بج رہے تھے سب لوگ اطمینان سے آپنے کام میں مصروف تھے زرانیل کی ٹیم کے سب لوگ ایک ایک کر کے کمروں میں داخل ہوئے زرانیل جیسے ہی آندر آیا سامنے کو منظر دیکھتے اُس کے بے ساختہ نظریں پھیری تھیں یہ ایک مشہور سیاستدان تھا جو اس وقت ایک

کال گرل کے ساتھ نہائت ہی نازیبا حالت میں تھا اچانک دروازے کھلنے سے وہ دونوں جو ایک دوسرے میں گم تھے ہڑبڑا کر ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔

اُس لڑکی کو تو کوئی خاص فرق فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ اُنکا تو یہ کام تھا ہاں البتہ اس سیاستدان کی سانس سوکھ گئی تھی پولیس یونیفارم میں موجود آفیسر کو سامنے دیکھتے جہاں اب بات اُس کے کیریئر کی تھی وہ تیزی سے ذمین پر پڑے اپنے کپڑے اٹھا کر پہنتے زرانیل کے سامنے آیا تھا۔

پولیس جہاں تھی تو اس بات کا قوی امکان تھا کہ میڈیا بھی جہاں ہو سکتی تھی اور اگر میڈیا پر یہ بات آتی تو اس کی کتنی بدنامی ہونی تھی یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

کیا لو گے معاملہ رفع دفع کرنے کا؟"اُس نے زرانیل کو رشوت "
دینے کی کوشش کی لیکن لیکن شائد وہ یہ بات بھول چکا تھا کہ اُس
وَقت اس کے سامنے کوئی اوَر نہیں بلکہ ایک ایماندار پولیس افسر
کھڑا تھا۔

زرانیل نے پوری قوت سے ایک زور دار مکا اس انسان کے منہ پر
دے مارا تھا وہ لڑکھڑایا تھا۔

کہاں سوچا تھا کسی اتنے ایماندار پولیس افسر سے سامنا ہو گا وہ بھی
یوں اس سچویشن میں ان کو لگتا تھا کہ جیب میں پیسہ ہے جس کو
چاہتے خرید لیتے پر بھول گئے تھے کہ پانچویں انگلیاں برابر نہیں
ہوتی ہیں جہاں برائی ہوتی ہے وہاں اچھائی بھی موجود ہوتی ہے۔

اریسٹ کرو دونوں کو"!!زرانیل نے اپنی ٹیم ممبرز کو اشارہ کیا "
تھا۔

دیکھو آفسیر یہ تم اچھا نہیں کر رہے ہو جانتے نہیں ہو میں کون "
ہوں کھڑے کھڑے تمہاری وردی اتروا سکتا ہوں جس کے دم پر تم
اتنا اچھل رہے ہو"!وہ اپنی اوقات دکھانے لگا تھا زرانیل کو دھمکی
دی تو زرانیل کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ در آئی تھی ۔

شوق سے کوشش کیجیے آپ لیکن اب آپ سے میری ملاقات "
کوٹ میں ہو گی اوٗر جہاں جو آپ کر رہے تھے وہ سب اس
کیمرے میں ریکارڈ ہو چکا ہے تو اب آپ یہ سوچیں کہ اپنے گھر
والوں کو کیسے یقین دلائیں گے اپنے اس عمل کا اوٗر یہاں جو تھوری
دیر پہلے آپ نے ڈیل کی اس کے ثبوت بھی اس کیمرے میں

محفوظ ہیں۔۔۔"وہ اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے اسے ہتھکڑی لگتے دیکھنے لگا تھا۔

جو چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتے آنے والے وقت کو سوچنے لگا جب کہ وہ لڑکی بھی اب پریشان ہو چکی تھی پہلی بار تھا یوں کسی کے ساتھ پکڑی گئی تھی ورنہ وہ پر کام بہت پکا کرتی تھی اور اس سیاستدان کو تو اس نے کافی عرصے سے اپنی اداؤں کے جال میں پھنسا رکھا تھا۔

ہیلو مسٹر ایس ایس پی مجھے چھوڑ دو اس کے بدلے ایک "
رات۔۔۔"آگے کے لفظ اس کے منہ میں ہی دب گئے تھے جب زرانیل نے ایک زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا وہ لڑکھڑا کر پیچھے گئی تھی حالانکہ اس وقت وہ جس حلیے میں تھی کسی کا بھی

ایمان ڈگمگا سکتی تھی لیکن زرانیل کے ہاتھ سے ٹھپر کھانے کے بعد وہ بھوکے شیر کی طرح اس پر جھٹ پڑی تھی۔۔

۔

اُس سیاستدان کو بھی اس وقت شدید ٹینشن ہو رہی تھی زرانیل اُنہیں اریسٹ کرواتے تھانے بھجوا چکا تھا اگر ضرور وہاں زرانیل کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ رشوت لے کر اپنی وردی سے غداری کر لیتا

۔

اُس کمرے سے نکلنے کے بعد زرانیل خان نے باقی کمروں کی بھی خود تلاشی لی تھی کافی کمروں میں مشکوک کام ہو رہے تھے اُس ہوٹل کی ریپوٹیشن بری طرح سے متاثر ہوئی تھی میڈیا پر بھی نیوز

چلا دی گئی تھی ہوٹل کے مالک کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا زرانیل خان کی ٹیم نے اُس ہوٹل کو سیل کر دیا تھا اور واپس تھانے آ گئے کافی دیر اس کیس پر ہی کام کرتا رہا پھر اچانک سے اُس کو ارواح کا خیال آیا جس پر اُس نے غصہ کیا تھا فون پر۔

وہ پیشانی مسلتے ارواح کو سوچتے اپنی کیپ اٹھا کر سر پر پہنتے گاڑی کی طرف آیا تھا نجانے کیوں اتنا غصہ آیا تھا اُس وقت زرانیل کو وہ روئی ہو گی زرانیل خان جانتا تھا کہاں عادی تھی وہ زرانیل کے ایسے رویئے کی۔۔

آج کا دن کافی ٹف تھا یہ کیس کچھ حد تک سلجھ گیا تھا ایسے کئ کیس آئے دن رپورٹ ہوتے تھے بظاہر ال اوکے نظر آنے والے ہوٹل کے آندر یہ سب ہو رہا ہو گا زرانیل سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

وہ ڈرائیو کرتے مسلسل شام میں کی جانے والی کاروائی کے متعلق سوچتا رہا کافی ریش ڈرائیونگ کی اس نے اور پھر وہ جب حویلی داخل ہوا رات کے تقریباً دس بج چکے تھے ۔

.....

وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے اوپر کمرے میں آیا تھا لیکن راستے میں وہ کسی سے ٹکرایا ایک تو پہلے ہی کیس کی وجہ سے الجھا ہوا تھا اوپر

سے یہ لڑکی اس نے مٹھیاں الیمشہ کو دیکھا تھا جسے اس نے گرنے سے بچایا نہیں تھا اگر وہ دیوار کا سہارا نہیں لیتی تو اس وقت زمین پر پڑی ہوتی ۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتی نیوشا؟"وہ غصے سے دھاڑہ تھا الیمشہ نے اُس کی سرد پتھریلی آواز سنتے آنکھیں میچ لی تھیں ۔

"وہ میرا دھیان نہیں رہا سامنے کی طرف۔۔۔اپنی شال ٹھیک کرتے وہ منمناتی بولی تھی۔

"اتنی رات کو روحوں کی طرح کیوں بھٹک رہی ہو یہ کوئی وقت ہے ایسے باہر گھومنے کا کمرے سے کیوں نکلی اس ٹائم تم۔۔۔"وہ اس کی طرف دیکھتا غصے سے پوچھنے لگا ۔

وہ میں میں پانی پینے جا رہی تھی۔۔۔"اپنے چہرے طر آیا پسینہ "
ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے وہ گھبرائے بولی تھی جس پر زرانیل
کے ماتھے پر بل پڑے تھے بھونیں تن گئی تھیں ۔

اتنی سردی میں تمہیں پیاس لگی ہے۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں کہتے "
اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا الیمشہ ہاتھ پر ہاتھ مارتے خود کو
کوسنے لگی کتنا اچھا موقع تھا آج اس کے پاس اسے ارواح کو ہی
ٹھکانے لگا دینا چاہیے تھا لیکن وہ ارشک اُس نے ایک پل کے لئے
بھی ارواح کو اکیلا نہیں چھوڑا ۔

وہ پاؤں پٹخ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی ۔

زرانیل اپنے روم میں داخل ہوا تو ارواح بیڈ پر اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے نجانے کن سوچوں میں گم تھی ۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے اوپر سر اُٹھایا لیکن زرانیل خان کو دیکھتے اس نے چہرہ پھیر لیا تھا۔

زرانیل جس پر پہلے ہی موڈ خراب تھا اب ارواح کا ایسے چہرہ پھیرنا اس کے غصے کو ہوا دے گیا تھا وہ جارحانہ تیور لیے ارواح کی طرف بڑھا تھا وہ اس کے قدموں کی چھاپ خود کی طرف واضح محسوس کرتے بھی انجان بن گئی تھی ۔

مجھ سے منہ پھیرنے کی ہمت بھی کیسے کی مسز زرانیل خان "
کیوں؟؟جانتی ہو نا مجھے نہیں پسند؟؟"وہ اُس کا جبڑا اپنی آہنی
گرفت میں دبوچتے اسے سسکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

چھوڑیں مُجھے درد۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی تو زرانیل اس"
کی طعیبت کا احساس کرتے اپنی گرفت میں تھوری سی نرمی لے کر
آیا تھا لیکن ابھی تک ارواح کی تھوڑی زرانیل کی مضبوط گرفت
میں قید تھی جس کی وجہ سے ارواح کو درد ہنوز محسوس ہوا تھا۔

میری کال کیوں ریسع نہیں کی تھی؟"!وہ ارواح کے ساتھ ہی بیٹھ "
گیا تھا ارواح نے آنسو بھری نظروں سے اُسے دیکھا تھا ایک پل
کے لیے زرانیل کا دل چاہا اُن بھیگی آنکھوں میں کھونے کے لیے
لیکن پھر اس کی حرکت پر سرزنش کرنا بھی ضروری تھا۔

وہ میں۔۔۔"ارواح کو لگا تھا کہ وہ آئے گا تو شام والی بات بھول "
چکا ہو گا لیکن ایسا نہیں تھا وہ تو ابھی تک یاد رکھے ہوئے تھا ارواح
سسکیوں سے رونے لگی تھی زرانیل اس کے آنسو اپنے لبوں سے
چننے لگا تھا۔۔

بہت شوق ہے انہیں بہانے کا؟"!وہ نا چاہتے بھی تلخ ہو رہا تھا شاید"
اس پل وہ ارواح کو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ شام جو ارواح نے
کیا بہت غلط کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آپ ہی وجہ بنتے ہیں"!وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہونٹوں کو "
پھیلائے بولی تھی زرانیل نے آگے جھکتے اس کے ہونٹوں کے
کنارے پر اپنے لب رکھے تھے ارواح نے بے ساختہ زرانیل کی

شرٹ کو تھاما تھا نرم گرم سا لمس اس کو اپنے لبوں کے کنارے پر محسوس ہوا تھا۔

"تم ایسی حرکتیں نہیں کیا کرو؟"وہ اس کے عارض کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے اس کے مزید قریب ہوا تھا ارواح جو پہلے ہی اس کے غصّے سے خائف تھی اُسے خود سے دور نہیں کر سکی تھی وہ مذید قریب ہوا تو وہ پیچھے ہوتے بیڈ کروان میں گھسے کی کوشش کرنے لگی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا"!!وہ اُس کی نظروں سے خائف ہوئی تھی دوپٹے کے بغیر تھی دوپٹہ اس نے سوتے ہوئے سائیڈ پر رکھا تھا جو ابھی تک سائیڈ پر ہی پڑا تھا اس کی نظروں کو اپنے نشب و فراز پر محسوس کرتے خود میں سمٹی تھی۔

میں نے صرف ویڈیو کال پر بات کرنے کا کہا تم نے انکارِ کر دیا "
جیسے تمہارا بوائے فرینڈ تھا اور تم سے کچھ ایسا کرنے کو کہہ دیا جو تم
کر نہیں سکتی تھی۔۔۔"وہ طنز کر رہا تھا۔

"مُجھے جھجھک۔۔۔"

کیسی جھجھک؟"وہ ارواح کی بات درمیان میں ہی اچک چکا تھا وہ "
سہم گئی آنکھوں کو جھکائے وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے بیڈ
شیٹ کو دیکھنے لگی تھی وہ قریب تھا اتنا کہ اب ارواح کو اس کی
گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھیں ۔

آپ آنکھیں پھاڑ۔۔۔۔کر دیکھتے ہیں تو۔۔۔۔ مُجھے جھجک "
محسوس۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہے ویسے بھی۔۔۔۔ویڈیو کال پر بات

کرنے کی۔۔۔۔۔۔ضرورت ہی کیا۔۔۔۔۔۔ہے ہمیں۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مڑوڑتے منمناتی بولی تھی۔۔۔

۔۔

" اگر میں کبھی مر رہا ہوا اور تم سے آخری بار بات کرنے تمہیں دیکھنے کے لیے تمہیں ویڈیو کال کی تو تم تب بھی کال ریسیو نہیں کرو گی۔۔۔"وہ کافی تلخ الفاظ یوز کر رہا تھا۔

" نہیں آپ کو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔"وہ زرانیل کے لبوں سے مرنے والی بات سن کر اس پل اپنے وجودِ سے جان نکلتی محسوس کر رہی تھی زرانیل کو کچھ ہو جانے کے خیال نے ہی اس کی سانسوں

کو مدہم کر دیا تھا وہ سوچے سمجھے بغیر زرانیل کے قریب ہوتے اس کے گرد حصارِ بنا گئی تھی۔

زرانیل نے اُس کی نرمی محسوس کرتے اسے نرمی سے خود سے الگ کیا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی ۔

کہنے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے ارواح ویسے بھی جیسی میری جاب " ہے وہاں ہر وقت ہمیں جان ہتھیلی پر لے کر گھومنا پڑتا ہے آج بھی ایک ضروری کام پر جا رہا تھا سوچا پہلے تمہیں دیکھ لوں لیکن تم نے منہ پر ہی کال کاٹ دی۔۔۔"وہ ارواح کو پیچھے کرتے بیڈ سے اٹھا تھا ارواح نے مشکل سے سسکی روکی تھی۔

وہ رونے لگی زرانیل باتھ روم چلا گیا جبکہ ارواح نے خوُد کے چہرے پر ایک زور دار تھپڑ مارا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کے ساتھ کچھ کر لے ۔وہ زرانیل کے شاور لینے تک کافی سارے آنسو بہا چکی تھی جیسے یہ آنسو مفت کے ہوں ۔

وہ وائٹ ٹروزار میں ملبوس ٹاوَل سے بالوں کو رگڑتے آئینے کے سامنے کھڑا ہوا ۔

ارواح کے چہرے پر نظریں گئیں تو ماتھے پر رگیں اُبھری تھیں وہ اب کیوں رو رہی تھی زرانیل کو غصہ آیا وہ کبھی اسے ایسے روتے نہیں دیکھ سکتا تھا ہاں وہ اس کے لیے بہت اہم تھی جس کی آنکھوں میں آنسو وہ کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا ۔

وہ ٹاول پھینکتے گیلے بالوں کو پیچھے کرتا ارواح کی طرف بڑھا جو زرانیل کی موجودگی سے یکسر لاپرواہ رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی۔

"تم جانتی ہو مُجھے تمہارے آنسو نہیں پسند"!!وہ اپنے کشادہ سینے پر بازو باندھے اس سے سوال کر رہا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔

"جی وہ میں۔۔۔"وہ اپنے چہرے پر پھسلتے آنسوؤں کو بمشکل پونچھتے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

ڈنر کیا تھا؟"زرانیل کی نظر کھانے پر پڑی تو وہ پوچھنے لگا کیونکہ " جانتا تھا کہ اس کی ناراضگی کے چکر میں ارواح نے کھانا نہیں کھایا ہو گا۔

جی وہ میں مُجھے بھوک۔۔۔"ارواح کنفیوز ہوئی۔"

رئیلی اب یہ مٹ کہنا تمہیں بھوک نہیں ہے اس وجہ سے تم نے " کھانا نہیں کھانا ہے جبکہ تمہیں کتنی بھوک لگتی ہے یہ میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔"وہ سرد انداز میں اسے دیکھتے بولا تو وہ سر جھکا گئی تھی۔

اب تو سب کھانا کھا چکے تھے ملازمین تو ابھی تک کچن میں ہونی تھی وہ ارواح کو دیکھتے کچھ سوچنے لگا تھا۔

چلو کچن میں چلتے ہیں"!!وہ اس کا ہاتھ تھام کر اُسے بیڈ سے کھڑا "

کیا وہ انگلیاں مڑوتے ہوئے اُس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی

زرانیل نے سائیڈ پر پڑا ارواح کا دوپٹہ اٹھا کر اُس کے شانوں کے

گرد پھیلائے وہ نرمی سے اُس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔

۔

وہ زرانیل کے کشادہ سینے پر ہاتھ رکھ چکی تھی وہ نرمی سے اس کے

لبوں کو آپنے ہونٹوں میں دباتے اس کی نرمیوں کو محسوس کرنے لگا

۔

ارواح کے لئے زرانیل کا لمس سہنا مشکل ہو رہا تھا وہ دھیرے

دھیرے انداز میں شدت لا رہا تھا ارواح کے چہرے پر پسینہ آیا وہ

اس کے نچلے لب پر اپنے دانت گاڑتے اسے سسکنے پر مجبور کر گیا

وہ کافی دیر بعد پیچھے ہوا ارواح نے اُس نے برہنہ سینے میں منہ چھپایا وہ آپنے عنابی ہونٹوں پر آنے والی مسکراہٹ کو مشکل سے چھپا سکا تھا۔ وہ اس کے سینے پر موجود بھورے بالوں کو اپنی انگلیوں میں الجھاتے اس کی دھڑکنیں سن رہی تھی.

ارواح چلو تمہیں میں نے منع کیا تھا کہ جو بھی ہو کھانے سے "
لاپرواہی مت برتنا لیکن تم کتنے گھنٹوں سے بھوکی ہو جانتی ہو اس کا اثر میری بیٹی پر پڑ سکتا ہے لیکن تمہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہے۔۔۔"وہ نا چاہتے بھی برہم ہوا جبکہ ارواح زرانیل کے لبوں سے اپنے بجائے اپنی بیٹی کے لیے فکر مندی بھرے الفاظ سنتے دو قدم پیچھے ہوئی تھی یعنی جو ابھی دنیا میں آئی ہی نہیں تھی اُس

کی فکر ہو رہی تھی اور جہاں وہ جو اس کی ناراضگی میں گھل رہی تھی وہ کیا۔

"وہ بھی غصے ۔۔۔مُجھے نہیں کھانا اچھا ہے بھوکی رہی آپ کی بیٹی" میں آگئی تھی زرانیل نے حیرتِ سے اُسے دیکھا اوَر پھِر انٹر کام اٹھاتے میڈ کو کھانا لانے کا کہا ارواح کو وہ کچن میں لے کر جاتا لیکن پھر خود ہی یہ خیال رد کر دیا تھا۔

وہ زرانیل کے چھوڑنے پر منہ پھلائے صوفے پر بیٹھ گئی تھی زرانیل اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

"وہ اس کے ۔۔۔کیوں بھوکی رہے میری بیٹی تمہیں کھانا تو کھانا ہی پڑے گا مُجھے زبردستی کرنے پر مجبور مت کرو ارواح میڈم

ساتھ بیٹھتے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا ارواح کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں ۔

"صرف اپنی بیٹی اہم ہے آپ کے لیے میں نہیں جو شام سے آپ کے رویئے کو لے کر رو رہی ہوں میری فکر نہیں ہے لیکن اس کی ہو رہی ہے آپ کو۔۔۔"وہ سوں سوں کرتے اپنے آنسو اپنی شرٹ آستین سے صاف کرتے اس پل زرانیل کو بہت معصوم لگی تھی ۔

"میرے لیے تم دونوں بہت اہم ہو لیکن میری بیٹی مُجھے تنگ نہیں کرتی ہے اوُر تم بہت تنگ کرتی ہو جیسے ابھی کر رہی ہو مجھے اتنا تنگ۔۔۔"وہ اسے خوُد میں بھینچتے ہوئے اس کے بالوں پر بوسہ دے چکا تھا۔۔۔۔

کب کیا آپ کو تنگ آپ کرتے ہیں مجھے تنگ بہت برے ہیں "
بالکل بھی اچھے نہیں ہیں شام میں اتنا غصہ آیا اتنا شاوٹ کیا اوُر
اب پھر سے کر رہے ہیں میری فکر ہی نہیں ہے آپ کو۔۔۔"وہ
اس کے ساتھ لگے اس کی شکایتیں کر رہی تھی جو وہ مسکراتے سن
رہا تھا اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اوُر اُس پر جھکتے گہرائیوں
پر لب رکھے تھے ۔

پلیز۔۔۔"زرانیل کی گرم سانسوں کو اپنے احساسِ حصے پر محسوس "
کرتے وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اُسے خوُد سے دور کرنے لگی
لیکن زرانیل نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا مزید اس کو اپنے
قریب کرتے وہ اس کی گردن پر آپنے لبوں سے لو بائٹ بنا گیا تو
ارواح میڈم کی چیخ نکلی تھی جسے زرانیل نے اپنے لبوں میں دباتے

پھر سے اس کی سانسوں پر دسترس حاصل کی ارواح زرانیل کے لمس میں شدت محسوس کرتی خود کی آنکھیں میچے اس کے لمس کو محسوس کرتی رہی جس میں ہر گزرتے لمحے شدت آ رہی تھی وہ پوری شدت سے اُس کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے فسواں خیز تھے دروازے پر ہونے والی دستک نے زرانیل کو پیچھے ہونے پر مجبور کیا تھا ارواح جو اس وقت بلش کر رہی تھی جلدی سے اپنا چہرہ دوسری طرف کیا معا وہ اس کے چہرے پر کھلتے رنگوں کو دیکھ لیتا تو ارواح کے لیے زرانیل کو روکنا بہت مشکل ہوتا۔۔۔۔۔۔۔

زرانیل ارواح سے الگ ہوتے دروازے کی طرف بڑھا کھانے کی ٹرالی اندر کھینچتے دروازہ بند کر دیا تھا وہ کھانا لیے ارواح کے پاس آیا

تھا جو ابھی تک صوفے کی پشت میں منہ دیئے ہوئے تھی وہ مسکرایا تھا۔

"وہ ٹیبل پر کھانا سٹ ۔۔۔یہ بلش بعد میں کر لینا پہلے کھانا کھاؤ" کرتے اس پر چوٹ کر گیا ارواح ہڑبڑا کر سیدھی ہوتی زرانیل کو دیکھنے لگی جس نے ارواح کے دیکھنے پر اسے شرارت سے آنکھ وانک کی تھی۔

"وہ تیزی سے چکن بریانی اپنی پلیٹ میں نکالتے ۔۔آپ کھائیں" اس پر رائتہ اور سلاد ڈالتے کھانے لگی تھی اُسے بھوک تو واقعی میں لگی ہوئی تھی تبھی زرانیل کا ویٹ کیے بغیر ہی وہ خوُد کھانا شروع کر چکی تھی زرانیل نے ایک چمچ بھرتے ارواح کے لبوں کے آگے کیا جو اس نے کھایا وہ دونوں کھانے سے فری ہوئے تو ارواح ہاتھ

دھونے باتھ روم چلی گئی وہ سمپل سے ڈریس میں تھی چینج کرنے کی ضرورت اُس نے محسوس نہیں کی تھی زرانیل اس کے باتھ روم میں جانے کے بعد بیڈ پر لیٹ گیا تھا کھانے کے دروان ان میں زیادہ بات چیت نہیں ہوئی تھی۔

ارواح وآپس آئی تو زرانیل کو بیڈ کے درمیان میں لیٹے دیکھ کر وہیں کھڑی ہوئی تھی وہ بالکل سنٹر میں تھا اُس کے دائیں بائیں اتنی جگہ نہیں بچی تھی کہ وہ زرانیل کے ساتھ لیٹ جاتی ویسے بھی وہ آج کل کافی موٹی وہ ہو چکی تھی۔۔۔

کم بے بی۔۔۔"زرانیل نے آنکھیں بند کیے ہی ارواح کو اپنے " پاس بلایا تھا ارواح اس پل پسینے میں شرابور ہوئی تھی یہ مخصوص

اشارہ تھا زرانیل کا وہ کیسے جاتی زرانیل کے قریب وہ اسے خود میں قید ہی کر لیتا پھر۔

نہیں۔۔۔زرانیل۔۔۔۔وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔نیند۔۔۔۔"وہ ہاتھوں " کی انگلیاں مڑور رہی تھی زرانیل جانتا تھا ایسے وہ اس کے قریب نہیں آئے گی وہ جھٹکے سے اٹھا تھا ارواح دو مزید قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

ارواح تم کیوں چاہتی ہو میں اس کنڈیشن میں تم سے زبردستی " کروں خود چل کر آؤ میرے پاس۔۔"وہ اپنے بازو پر سر رکھے آنکھیں کھولتے فرصت سے اُس کے خوبصورت سراپے کو نہارنے لگا ارواح نے روہانسی صورت بناتے اسے دیکھا تھا جو اس پل اس کی نیند کا دشمن بن چکا تھا۔

آپ اب مُجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔؟؟"وہ اپنے دوپٹے کو اچھے سے "
خود کے گرد پھیلائے لبوں کو لٹکائے اس کا دھیان بھٹکانے کی
کوشش کر رہی تھی ۔

رئیلی ابھی تو میں نے کچھ نہیں کیا ہے لیکن اب اگر تم خود چل "
کر میرے پاس نہیں آئی تو میں گارنٹی نہیں دیتا کہ میں کیا کروں
گا جانم۔۔۔"وہ معنی خیز نظریں اس کے نشب و فراز پر ڈالتے بولا
تو ارواح مرتے کیا نہیں کرتے زرانیل کی طرف بڑھی تھی ۔

زرانیل کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ اسے نرمی سے تھام کر اپنے
سینے پر لٹایا تھا وہ حد سے زیادہ گھبرا چکی تھی ۔ وہ اس کے اتنے
قریب کب کیا جائے وہ کچھ نہیں جانتی تھی لیکن اس پل وہ اسے

مذید خود سے دور کرتے اس کی ناراضگی مول نہیں لے سکتی تھی وہ ناراض ہوتا تھا تو سانس رکنے لگ جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں ناں آپ کی ناراضگی جان نکال " لیتی ہے میری سانس رکنے لگتی ہے اور پھر آپ مانتے بھی نہیں ہیں۔۔۔"وہ اس کے چہرے کے قریب چہرہ کیے بولی تھی۔

کس کس طرح تجھے منانے کی کوشش کی

ہر اک دعا میں تجھے پانے کی کوشش کی

چاندنی رات میں تیری راہ تکے بیٹھے

تیرے بن دل کو بہلانے کی کوشش کی

کاش کہ تُو بھی سمجھ پاتا میرے جذبات

میں نے ہر پل تجھے اپنانے کی کوشش کی

تیری ناراضگی کا سبب پوچھنا چاہا

تجھ سے باتیں کرنے کی، ہنسنے کی کوشش کی

تُو روٹھا تو ہر موسم اداس ہو گیا

ہم نے بارش میں بھی مسکرانے کی کوشش کی

تُو بنا میری دنیا ویران سی لگتی

خوابوں میں تجھے بلانے کی کوشش کی

تیری یادیں ساتھ ہیں، دل کا سہارا ہیں

ہر پل تیرے نقش مٹانے کی کوشش کی

مان جا کہ یہ دل تجھ پہ قربان ہوا

محبت کی آگ بجھانے کی کوشش کی

نہ ہو ناراض، یہ دنیا تیرے بغیر نہیں

ہر رات تجھے خواب میں لانے کی کوشش کی

پہلے دن سے تیرا ہوں، بس یہی خواہش ہے

تیری یادوں سے خود کو ہٹانے کی کوشش کی

جب جب تُو دور ہوا، دل بوجھل سا ہوا

تیرے بغیر زندگی سجانے کی کوشش کی

مان جا اب کہ تیرے بغیر نہیں جیتا

ہر پل تجھے منانے کی کوشش کی

زرانیل مسکرایا لیکن پھر دل میں آیا ایک خیال جانتا تھا اس پل اس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے وہ کچھ بھی کرے گی۔

تم نے مُجھے کب منایا ارواح جو میں ناراضگی ختم کر دوں جو شام " میں تم نے کیا اُس پر میں ابھی تک خفا ہوں مناؤ مُجھے اچھے طریقے سے ورنہ ناراضگی کا دورانیہ طویل بھی ہو سکتا ہے جانم۔۔۔"وہ ارواح کے لبوں کے بالکل قریب لب لے جاتے بولا کہ وہ اگر بولتی تو دونوں کے لب ایک دوسرے سے مل جاتے ۔

ارواح جو کہ زرانیل کا اچھا موڈ دیکھ کر یہ سمجھ رہی تھی کہ دوپہر والی بات ان کے درمیان سے نکل گئی ہے پھر سے اُس کے لبوں سے ناراضگی کی بات سنتے وہ اس کے سینے کے بالوں کو زور سے اپنی انگلیوں میں بھرتے کھینچ چکی تھی۔

زرانیل نے اُسے گھورا لیکن وہ اس پل اُس کی سنے بغیر اوپر ہوتے اُس کے عنابی ہونٹوں پر اپنے کپکپاتے لب رکھ چکی تھی جانتی تھی کہ وہ ایسے ہی ناراضگی ختم کرے گا اُس سے وہ اس کے عنابی ہونٹوں پر جگہ جگہ اپنے لبوں سے کٹ لگا رہی تھی زرانیل سکون سے اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے ہونٹوں پر ستم ڈھاتے اب اس کے نچلے لب پر زور سے دانت گاڑ چکی تھی وہ یہ سب کیوں کر رہی تھی زرانیل اچھے سے جانتا تھا۔

ارواح خود ہی تھک کر پیچھے ہوئی تھی حالانکہ اسے یقین تھا جتنا بے قرار وہ ہو رہا تھا اس کے لبوں کا لمس پاتے ہی وہ شدت سے اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں دبوچ لے گا۔

آپ۔۔"اسے ہنوز خاموش دیکھتے ارواح کو اپنی محنت جو اس نے " زرانیل کے لبوں پر جھکتے دکھائی تھی سب بیکار جاتی محسوس ہوئی تھی۔

کوشش اچھی تھی۔۔۔"اسے نرمی سے بیڈ پر شفٹ کیا اور خود "

اس پر آتے اس پر اپنا وزن ڈالے بغیر وہ ارواح کے رخساروں پر اپنے لب رکھتے اُس کے چہرے کے ایک ایک نقوشِ پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا

ارواح زرانیل کے پر حدت بوسوں کی بوچھاڑ اپنے نقوش پر محسوس کرتے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی تھی اور زرانیل نے اُس کی بند آنکھوں پر اپنا گمبھیر لمس چھوڑا پھر اس کے چیکس اوٗر پھر ٹھوڑی وہ ارواح کے ہر ایک نقوشِ کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا ارواح کسمکاتے اس کی یہ جان لیوا قربت سہہ رہی تھی اُسے خوٗد سے دور

کرنے کی کوشش ارواح نے بھول کر بھی نہیں کی تھی اُس کی مذید بے رُخی وہ نہیں سہ سکتی تھی۔

"ارواح کو اچانک " آپ کو پتہ ہے ضرشک کا برتھڈے ہے کل؟ سے یاد آیا تو وہ زرانیل کو بتانے لگی تھی۔

" اوو ہاں میرے زہن سے نکل گیا تھا ارشک نے سب کو بتایا ہے اس بارے میں کیا؟"وہ تشویش سے پوچھنے لگا جس پر ارواح نے نفی میں سر ہلایا تھا سب جانتے تھے کہ ضرشک کا برتھڈے آنے والا ہے لیکن کب آئے گا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

مُجھے لگتا ہے کہ ضرغام بھائی کو پتہ ہونا چاہیے ضرشک اُن کا بیٹا "
ہے ہم اُنہیں بتا دیں کیا کوئی مسلہ تو نہیں ہو گا۔۔۔"ارواح پوچھنے
لگی ۔

نہیں ارشک خود بتائے گی اگر وہ نہیں چاہتی ہے ایسا تو ہم بھی "
کسی کو نہیں بتائیں گے لیکن ہم دونوں خود ضرشک کو وش کریں
گے۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ سہلاتے بولا ۔

جی یہ ٹھیک ہے ویسے مجھے لگتا ہے کہ اب ارشک اوَر ضرغام بھائی"
کے درمیان جب سب ٹھیک ہو گیا ہے تو اُسے ضرغام بھائی کو بتا
دینا چاہیے۔۔۔"ارواح نے اپنا خیال ظاہر کیا ۔

تمہیں کیسے پتہ اُن کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا ہے تمہیں "
ارشک نے بتایا؟"زرانیل حیرانی سے پوچھنے لگا۔

وہ میں نے ارشک کی گردن پر ضرغام بھائی کے لو بائٹس کے "
نشان دیکھے سو مُجھے لگا۔۔۔"وہ گھبراتے بولی تھی لیکن زرانیل نے
اُسے گھورا۔

غلط بات ہے۔۔۔یہ۔۔۔ "زرانیل نے اُس کی گردن پر جھکتے زور "
سے لو بائٹ بنایا تو ارواح میڈم کی چیخ نکلی تھی ۔۔

جی میں جانتی ہوں پر میری انجانے میں نظر پڑ گئی پتہ ہے مجھے "
بہت خوشی ہوئی اُن کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا۔۔ "ارواح بات

کو پلٹ گئی تھی زرانیل کے لبوں کا بے لگام اوَر بے باک لمس اسے اب اپنی گردن سے نیچے گہرائیوں پر محسوس ہو رہا تھا۔

ششش اس پر بعد میں بات کریں گے فحال مُجھے ڈسٹرب مت کرو " جسٹ فیل می۔۔۔"وہ اس کی شرٹ نیچے کرتے اس کی گہرائیوں پر لب رکھتے اُس کی دھڑکنوں کے درمیان لو بائٹس بناتے ارواح کو سسکنے پر مجبور کر گیا اُس کے لب بے لگام ہو چکے تھے ارواح کی شرٹ کو اس کے وجود سے الگ کرتے وہ کچھ دیر میں ہی اس کو نازک پردے سے بھی آزاد کر گیا تھا ارواح کے کندن نشب و فراز پر اپنی بے باکیوں کے گہرے نشان دیکھتے وہ اس پل مسکرایا تھا۔

پلیز لائٹ آف کر دیں۔۔۔"ارواح ایک تو اس کے لبوں کے "
لمس دوسرا اس کے ہاتھوں کی باکیوں اوٗر اُوپر سے لائٹس آون
ہونے کی وجہ سے کافی گھبرا گئی تھی۔

لائٹس کیوں آف کروٗں آج تو میرا انہیں آون رکھنے کا ارادہ ہے "
بے بی اور تمہیں بھی آنکھیں بند نہیں کرنے دوں گا کھلی آنکھوں
سے دیکھو گی میری بے باکیاں جانم۔۔۔"وہ اس کی بیوٹی بون پر اپنا
شدت بھرا لمس چھوڑتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"نہیں پلیز لائٹ۔۔۔"

اچھا تم چاہتی ہو میں لائٹس آف کر دوں؟"!وہ سوالیہ انداز میں "
پوچھنے لگا ارواح نے جلدی سے سر ہلایا تھا وہ مسکرایا۔

پھر کس کرو مُجھے!؛"وہ اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا "
ارواح روہانسی ہوئی نجانے کیوں اس کا دل کیوں نہیں بھرتا تھا کس
.کر کر کے۔۔

میں نے تھوڑی دیر پہلے کی تھی زرانیل اب پھر سے نہیں آپ "
سمجھ جائیں ناں اچھا نہیں کریں لائٹس آف۔۔"وہ اپنی آنکھیں بند
کر گئی تھی اپنی حالت کے پیش نظر اسے کافی جھجھک محسوس ہوئی
تھی۔

آنکھیں تو کھولنی پڑے گی ورنہ جو کروں گا ناں جانم وہ سہہ نہیں "
سکو گی تو بہتری اس میں ہی ہے کس کرو مُجھے۔ ۔"وہ ضد پر اڑ گیا
۔

آپ کا دل نہیں بھرتا کس کر کے۔۔۔"وہ سرخ پڑتی رنگت کے "
ساتھ مشکل سے پوچھ سکی تھی ۔

نہیں دل تو کرتا ہے تمہیں کھا جاؤں اتنی سویٹ ہو اوئر مُجھے میٹھا "
بہت پسند ہے سپشلی تمہارے یہ ہونٹ میری کمزوری ہے یو ناؤ
ویری ویل اباوٹ اٹ۔۔"سرسراتی انگلیاں اس کے ہونٹوں کو
سہلانے لگی تھیں وہ سہم گئی ۔

زرانیل نے اُسے مزید تنگ کیے بغیر لائٹس آف کر دی تھیں
ارواح نے سکون کا سانس لیا لیکن جب جان تو تب ہلکان ہوئی جب
زرانیل نے اگلے ہی لمحے اسے ہر پردے سے آزاد کر دیا تھا وہ
سرخ ہوتی زرانیل کے سینے میں چھپی تھی ۔

میری جانم۔۔۔"نرمی سے اس کے دودھیا بازوؤں پر اپنی انگلیاں "
پھیرتے ہوئے اس کے بدن کی نرمیوں کو محسوس کیا تھا۔۔۔

آپ غصہ نہیں کیا کریں۔۔۔"وہ زرانیل کی کمر کے گرد اپنے "
ہاتھوں کا حصار بناتے اس کی دھڑکنوں پر لب رکھ گئی تھی وہ
آسودگی سے مسکرایا تھا۔

تم غصہ کرنے پر مجبور کرتی ہو۔۔۔"وہ اس کے گلابی ہونٹوں کا "
لمس اپنی دھڑکنوں پر محسوس کرتے مسکراتے بولا ۔۔

آپ کے غصے سے جان نکلتی ہے میری۔۔۔"وہ شکوہ کر گئی تھی۔"

اور جب تک مجھ سے دور ہوتی ہو تمہاری دوری سے میری جان "
نکلتی ہے جانم۔۔"اس کی نیند سے بند ہوتی آنکھیں چومی تھیں ۔

وہ اس پل ارواح کی نرمیوں کو اپنے قریب محسوس کر رہا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے ارواح جس طرح سے زرانیل کے سینے سے لپٹی ہوئی اس کو اپنی نازکی کا احساس دلا رہی تھی پھر زرانیل نے تو حواس کھونے ہی تھے ۔

وہ نرمی سے اُس کو خود کے قریب کرتے اُس کے گرد حصار بنا گیا تھا وہ نیند میں جا رہی تھی زرانیل کو اس کی نیند کا خیال نہیں ہوتا تو اس کو سونے کی اجازت کبھی نہیں دیتا لیکن اس وقت اُس کی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری تھا ۔

وہ بیڈ پر لیٹتے اسے ساتھ لٹا گیا تھا ارواح نے نیند سے بند ہوتی آنکھیں مشکل سے کھول کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

آپ کو برا لگا؟"وہ نجانے کس احساس کے تحت پوچھنے لگی وہ نفی "
میں سر ہلانے لگا تھا۔

نہیں تم سو جاؤ رات کافی رات ہو گئی ہے تمہارے لیے نیند پوری "
کرنا بہت ضروری ہے اوٗر پھر کل کا دن بھی بیزی گزرنے والا
ہے۔۔ "اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیرتے اس کو مذید
قریب کر گیا وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

زرانیل کی انگلیوں کا لمس اسے سکون دے رہا تھا۔وہ نیند میں
جاتے بھی اس لمس کو محسوس کرتی رہی تھی ۔ وہ کافی دیر اُس کے
بالوں میں انگلیاں پھیرتا رہا تھا اس پل اس کو وٹامن وایفی کی شدید
کمی محسوس ہوئی تھی لیکن یوں یوں ارواح کی ڈالیوری کے دن

قریب آ رہے تھے وہ کافی احتیاط کرتا تھا ارواح سو گئی تو زرانیل تو اسے اپنی ٹی شرٹ پہنائی تھی ۔

وہ خود بیڈ سے اٹھتے اپنا سیل فون لے کر ٹیرس کی طرف بڑھ گیا تھا اُس کو کانسٹبل سے ضروری بات کرنی تھی جس سیاستدان کو اُنہوں نے اریسٹ کیا تھا اُس کی ضمانت کی اسے کافی کالز آ رہی تھیں لیکن وہ اگنور کر رہا تھا کیونکہ اُس کی نظر میں قانون سب کے لئے برابر ہوتا ہے۔

کافی دیر تک فون پر بات کرتے اس نے واپس کمرے کا رخ کیا وہ تکیے میں منہ چھپائے سو رہی تھی اسے دیکھتے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ ارواح پر جھکتے اس کے رخساروں پر لب رکھ گیا تھا وہ

نیند میں بھی برا سا منہ بنا گئی تھی جیسے زرانیل کے لمس کو پہنچان چکی ہو۔۔

وہ پیچھے ہٹتے سٹڈی روم کی طرف چلا گیا کیونکہ اُس کو ایک بہت امپورٹنٹ ڈیکومینٹ تیار کرنا تھا۔

کل کے دن کے لیے وہ بہت ایکسٹڈڈ تھا ضرشک کے لیے وہ گفٹ بھی لے چکا تھا اُس کی ایک تو پہلی سالگرہ تھی اوُر دوسرا وہ حویلی میں تھا زرانیل کل کو سوچتے مسکرایا تھا۔

.....

انتظارِ جاناں

سکینڈ لاسٹ اپیسوڈ پارٹ ٹو)154(

.....

ارشک ارواح کے کمرے سے آنے کے بعد اپنے روم میں موجود تھی ضرشک اس کی گود میں کھیل رہا تھا وہ کافی دنوں سے ضرغام خان کا اجینی انداز نوٹ کر رہی تھی اُس دن کے بعد سے وہ قریب نہیں آ رہا تھا ورنہ ارشک نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب ضرغام کو خود سے دور نہیں کرے گی وہ جب جب قریب آئے گا وہ ایک اچھی بیوی کا فرض نبھاتے اس کو اپنا آپ سونپ دے گی ۔

لیکن اُن کے درمیان اُس صبح جو تلخ کلامی ہوئی تھی اس کے بعد ضرغام خان اُس کی طرف خوُد ہی نہیں بڑھا تھا آج کل تو وہ ضرورت سے زیادہ لیٹ ہو رہا تھا شاید زمینوں کے کسی مسلے میں پھنسا ہوا تھا یا وجہ کچھ اوُر تھی ارشک نہیں جانتی تھی لیکن اتنا

ضرور جانتی تھی کہ وہ اُس رات جو اُن کے درمیان ہوا اُس پر شاید شرمندہ تھا دل ہی دل میں تبھی تو وہ اس کے بعد ارشک کے قریب نہیں آیا تھا۔

وہ اس وقت سوچو میں گھیری ہوئی تھی اُس رات جب ضرغام اس کے قریب آیا تھا وہ اُس کی آنکھوں کی چمک دیکھ سکتی تھی وہ خوش تھا اُس کے قریب آتے اُس کو چھوتے ۔

کیا میں نے اُن کے ساتھ ٹھیک کیا؟"وہ دل ہی دل میں سوچنے " لگی ضرشک جو کہ پہلے تو اپنے کھیلونوں سے کھیل رہا تھا پھر وہ ایک طرف پھینکتا اوپر ارشک کی طرف دیکھنے لگا ۔

ایک سال کا ہو گیا تھا وہ سب کی محبتوں میں اب ارشک کو کوئی کھوٹ نہیں لگی تھی سب لوگ اس کو بہت پیار دیتے تھے۔

ارشک کو اچانک سے اپنے بابا کی یاد آئی کتنے دنوں سے وہ ان سے بات نہیں کر سکی تھی اس نے فون اٹھائے انہیں کال کرنے کے لیے ان کا نمبر ابھی ملایا ہی تھا جب مصروف سا ضرغام خان اندر آیا تھا۔

ارشک اپنی شال لو ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔"!ضرغام ضرشک کو " اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

کہاں جانا ہے؟؟"وہ اتنی عجلت میں کمرے میں آیا تھا اور اب " اسے کہاں لے کر جانا چاہتا تھا وہ پوچھنے لگی اچانک خیال آیا وہ

دوپٹے کے بغیر تھی لیکن حیرتِ کی بات یہ تھی کہ ضرغام نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا وہ اس بات کو مان ہی نہیں سکتی تھی کہ وہ قریب ہو اور اس کی طرف دیکھے نہیں یہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک ضروری کام کرنا ہے جلد آؤ رات ہونے والی ہے واپس بھی " آنا ہے ہمیں۔۔"وہ اُس کے چہرے کی طرف اب بھی نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اس کا اس کا سارا دھیان ضرشک کی طرف تھا۔

جو اپنی عادت سے مجبور اس کی بیرڈ کھینچ رہا تھا ارشک کی نظر پڑی تو اُسے روکا تھا۔

ضرشک نہیں کرو ایسے۔۔۔"وہ ضرشک کے قریب آئی تو ضرغام "
کی نظروں سے نظروں کا ٹکراؤ ہوا تھا۔

ارشک نے نظریں پھیر لی تھیں ضرغام کے دل میں درد اٹھا تھا وہ
کیسے اس کی بے رخی سہہ رہا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔

میرا بیٹا جو مرضی کرے اپنے بابا کے ساتھ تمہیں اعتراض نہیں "
کرنا چاہیے تم جلدی سے تیار ہو جاؤ پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں
ہم۔۔۔"وہ ارشک کو بار بار تیار ہونے کا کہہ رہا تھا لیکن وہ تھی کہ
ایسے ضرشک کی طرف دھیان اس کی باتوں کو اگنور کر رہی تھی۔

میرا بیٹا ہے یہ۔۔۔"ارشک تو تلملا گئی تھی ضرغام کے لفظ میرا بیٹا" پر ضرشک اس کا بیٹا تھا ضرغام کا حق کیسے برداشت کر سکتی تھی وہ اپنے بیٹے پر ۔

ارشک یہ ہمارا بیٹا ہے ہاں تمہارا ہے لیکن پلیز شال لے کر آؤ ہم " لوگ لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"ضرغام ہار مانتے اس کی طرف دیکھتے بولا ۔

آپ پہلے یہ بتائیں کہ ہم نے جانا کہاں ہے پھر چلوں گی آپ کے " ساتھ خوُد لیٹ آئے ہیں آپ اوُر ایسے اب مُجھے جلدی جلدی مچانے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔"وہ باتوں ہی باتوں میں ضرغام کو اس کے لیٹ آنے کا بھی بتا چکی تھی ۔

ضرغام کو امید نہیں تھی کہ وہ ایسے اس کے آنے جانے کا حساب رکھتی ہو گی لیکن اسے خوشی ہوئی تھی کہ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی ۔

"وہ ضرشک کی طرف دیکھتا خوَد ہی "میں راستے میں بتاتا ہوں۔۔۔ ڈریسنگ روم سے ارشک کی براؤن کلر کی گرم شال لے کر آیا تھا اور ارشک کا ہاتھ تھامے اُسے باہر لے کر چلا گیا تھا۔

ارشک اوَر وہ دونوں ساتھ ہی نیچے آئے تھے ضرشک ارشک کی گود میں تھا ضرغام اُنہیں آخر کہاں لے کر جا رہا تھا وہ۔

ضرغام نے ارشک کے لیے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کرتے اُسے اندر بیٹھایا اور خود دوسری طرف آتے وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال

چکا تھا ضرشک کی طرف جھکتے اس کے رخساروں پر لب رکھنے کی کوشش کی تو وہ عین اُسی وقت چہرہ دوسری طرف کر گیا تھا اور یوں ضرغام کے ہونٹ ارشک کے رخساروں پر پیوست ہوئے وہ کرنٹ کر گاڑی کے دروازے سے چپکی تھی۔

حالانکہ جانتی تھی کہ یہ ضرغام کی غلطی نہیں تھی وہ ضرشک کے رخساروں کو چومنے کے لیے آگے بڑھا تھا لیکن ضرشک صاحب عین موقع پر دوسری طرف منہ کر گئے اوٗر یوں ضرشک کے بجائے ضرغام کے ہونٹ ارشک کے ہونٹوں سے ٹکرا گئے تھے۔

ارشک ائی ایم سوری ایسے پینک مت ہو"!!ضرغام نے بالوں میں "
ہاتھ پھیرتے اپنے بیٹے کو گھورا تھا جو ایسے اپنے مما بابا کو ساتھ دیکھ
کر شاید خود بھی بہت خوش ہو رہا تھا تبھی تو اس کی کھل کھلاہٹ
گاڑی میں گونجی تھی ۔

کوئی بات نہیں آپ سے غلطی سے ہو گیا یہ۔۔۔"وہ باہر دیکھنے لگی"
اور اس کے اس انداز پر ضرغام کو کچھ ٹوٹتا سا محسوس ہوا تھا اپنے
اندر ۔

خوشبو کھو دے یا بہار میں درختوں سے پتے جھڑنے لگے
،دل چاہتا ہے کہ محبت کے سارے رنگ دوبارہ بکھر جائیں

مگر ہر لمحہ محبوب کی سرد مہری دل پر جیسے کسی بوجھ کی طرح آ گرتی ہے۔

،جب محبوب سے بات ہو اور وہ ان سنی کر جائے

،تو دل جیسے ٹوٹنے لگتا ہے

اور ہر لمحہ ایک اذیت میں ڈھل جاتا ہے۔

،اُس کی مسکراہٹ

،جس پر کبھی دل دھڑکتا تھا

اب جیسے ایک خواب بن کر رہ گئی ہے۔

،محبوب کی بے اعتنائی کو برداشت کرنا

،جیسے برف کی بارش میں کھڑے ہونا

جہاں ہر قطرہ دل کو جما کر رکھ دیتا ہے۔

،یہ فاصلہ جو دلوں کے درمیان حائل ہو گیا ہے

،محبت کو اور گہرا کر دیتا ہے

مگر ساتھ ہی ایک درد بھی شامل کر دیتا ہے۔

،دل چاہتا ہے کہ وہ پلٹ آئے

،اپنی پرانی محبت اور گہری مسکراہٹ کے ساتھ

،مگر محبوب کی بے رخی

،جیسے اندھیری رات میں ایک تنہا چراغ کی مانند ہو

جسے ہوا ہر پل بجھانے کی کوشش کرتی ہو

ضرغام خان ڈرائیو کرتے مسلسل ان دونوں کو دیکھ رہا تھا ارشک کی چھٹی حس نے اُسے کچھ غلط ہونے کا کی نوید سنائی وہ گاڑی انجانے راستوں پر لے گیا تھا وہ لوگ اس وقت کہاں جا رہے تھے وہ جان گئی تھی لیکن اُن کا گھر تو جل گیا تھا پھر وہ کیوں اسے وہاں لے کر جا رہا تھا ارشک کے ذہن میں مسلسل یہی خیال آ رہا تھا وہ بار بار بس یہی سوچے جا رہی تھی۔۔۔۔

آپ ہم کہاں جا رہے ہیں آپ نے کہاں تھا راستے میں بتائیں گے " اب بتائیں ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔"وہ سہمی سی نظروں سے پوچھنے لگی ضرشک باہر کے مناظر ریکھتا خوش ہو رہا تھا۔

ارشک کے سوال پر ضرغام نے اُسے دیکھا تھا وہ اس پل یہ سوال کیوں کر رہی تھی وہ جان چکا تھا یقینا وہ سمجھ گئی تھی کہ ضرغام اسے کہاں لے کر جا رہا تھا۔۔۔

تمہارے گھر جا رہے ہیں ہم۔۔۔"وہ مزید کوئی بات نہیں کر سکے " تھے گاڑی ارشک کے گھر کے سامنے رکی تھی اس وقت ہی ارشک کی نظریں گھر پر گئی تھیں یہ وہ گھر تو نہیں تھا اُن کا گھر تو کچا سا تھا لیکن یہ گھر پکا تھا اوٗر ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ دن پہلے ہی تعمیر کیا گیا ہو۔۔

ضرغام گاڑی سے نکلتے ارشک کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر ضرشک کو اپنی گود میں اٹھاتے اس کے چہرے پر اپنے لب رکھ چکا تھا وہ کھل کھیلایا تھا۔ارشک نفی میں سر ہلانے لگی پر جب دروازے کے ساتھ

کھڑے عباد صاحب کو دیکھا تو اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں وہ جہاں کیا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے اندر آتے ان کے سینے سے لگ گئی تھی عباد صاحب نے اُسے سینے سے لگاتے اس کے سر پر محبت سے بوسہ دیا تھا وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی وہ ضرغام کی طرف بڑھے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھایا جو نانا کے پاس آتے کافی خوش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

بابا یہ سب۔۔۔"ارشک اپنی حیرت پر قابو پاتے ان کی طرف آئی" تھی جو اب ضرغام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے پیار کر رہے تھے ارشک کے لیے یہ بات باعث حیرتِ تھی ۔

اندر چلو بیٹا سب بتاتا ہوں تمہیں۔۔"وہ اُس کو بانہوں کے حلقے "
میں لیے آندر گھر کی طرف بڑھ گئے ضرغام اندر نہیں گیا تھا۔

ضرغام آپ بھی آؤ اندر۔۔۔"عباد صاحب نے اُسے مخاطب کیا "
لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

نہیں آنکل مُجھے ایک کال کرنی ہے آپ لوگ جائیں میں آتا ہوں "
تھوڑی دیر تک۔۔۔"وہ معذرت کرتے بولا تو عباد صاحب سر
ہلاتے ارشک اوَر ضرشک کے ساتھ آندر چلے گئے تھے ضرغام
خان وہیں کھڑا فون کال سے لگائے کسی سے بات کرنے لگا۔

•••••

بابا یہ سب کیا ہے آپ جہاں؟!یہ ہمارا گھر؟؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آ "
رہا ہے آپ نے کہا تھا ہمارا گھر جل گیا تھا اور یہ اب پھر سے نیا
کس نے بنوایا میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم گاؤں والے گھر میں
جائیں گے تب آپ نے انکار کر دیا تھا۔۔"وہ ان کے ساتھ بیٹھ
گئی تھی ضرشک عباد صاحب کی گود میں سکون سے ان کے چہرے
کا معائنہ کر رہا تھا ہر نیو چیز کو وہ کافی غور سے دیکھتا تھا گھر کی ہر
چیز کو دیکھ رہا تھا عباد صاحب تو اس کو چومے جا رہے تھے کتنے
عرصے بعد ملے تھے وہ اپنے نواسے سے ۔

ارشک یہ گھر کی دوبارہ تعمیر ضرغام خان نے کروائی ہے بیٹا میں "
نے نہیں میں جہاں نہیں آنا چاہتا تھا تسمیہ کی یادیں بستی ہیں ہر جگہ
لیکن ضرغام نے اپنے سابقہ رویئے کی معافی مانگی مجھ سے اور ساتھ

یہ کہا کہ یہ گھر اس نے بنوایا ہے بہت اسرار کیا اس نے تو میں آنے سے انکار نہیں کر سکا وہ احساسِ ندامت کا شکار تھا اُسے اچھے سے احساسِ ہو چکا ہے شاید تبھی وہ یہ سب کر رہا ہے۔۔۔"وہ ایک ہی سانس میں پوری بات ارشک کے گوش گزار کر چکے تھے ۔

جبکہ ضرغام خان کے اس ایکٹ کے بارے میں سن کر کچھ پل کے لیے تو ارشک خاموش ہو گئی تھی۔

گھر کافی اچھے سے بنایا گیا تھا ہر چیز قیمتی معلوم ہو رہی تھی گھر ویسا ہی تھا جیسے عموماً گاؤں میں ہوتے ہیں دو کمرے تھے بڑے بڑے

آگے برآمدا اور ایک طرف کچن کے ساتھ غسل خانے کی جگہ وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا کیا وہ اپنی شرمندگی کو ختم کرنا چاہا رہا تھا۔

"بابا وہ اب یہ سب کیوں کر رہے ہیں جب وقت تک تب اُن کو احساس نہیں ہوا اوٗر اب وہ یہ سب کرکے کیا ثابت کرنا چاہا رہے ہیں کہ اُنہیں ہماری فکر ہے۔۔۔"وہ غصے سے بولی تھی عباد صاحب نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو غصے کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"ارشک اُس سے غلطی ہوئی تھی ہمارے گھر کو آگ لگوا کر اب وہ اپنی اس غلطی کی تلافی کرنا چاہا رہا ہے تو کیا برا ہے اس میں۔۔"عباد صاحب نے بیٹی کو سمجھنا چاہا تھا لیکن وہ تو جیسے کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

بابا اُنہوں نے اگر صرف گھر کو آگ لگوائی ہوتی تو شاید میں آپ " کے لیے اس بات کو بھول جاتی لیکن ان کے اس عمل کی وجہ سے آپ کو اور امی کو کتنی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا اوٗر اب آپ چاہتے ہیں کہ آپ اس گھر میں رہیں۔۔۔؟؟"وہ بے یقینی سے بولی تھی۔

بیٹا میں جانتا ہوں اس وجہ سے ہمیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا " تھا لیکن اب کیا فایدہ ہو گا ماضی کو یاد کرنے سے۔۔۔"وہ بس یہ چاہتے تھے کہ ارشک سب کچھ بھول جائے ۔

لیکن بابا میں نہیں بھول سکتی آپ جہاں آ گئے مُجھے بہت خوشی " ہوئی لیکن یہ کبھی مت کہیے گا کہ میں اس سب کے لیے ضرغام خان کو معاف کر سکوں پر اب آپ اس سب کے بارے میں سوچیں مت۔۔۔"وہ انہیں پرسکون کرنے لگی ۔

لیکن وہ فکر مند ہو گئے تھے کیا ارشک ضرغام کے درمیان سب ٹھیک نہیں ہوا یہ بات انہیں پریشان کر گئی تھی وہ ارشک کو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے اسی وجہ سے اُس سے کچھ پوچھ نہیں پا رہے تھے لیکن اندر سے وہ پریشان ہو گئے تھے۔

ضرغام خان خوُد ان سے ملنے شہر گیا تھا وہاں اس کی ملاقات ارسام میر سے بھی ہوئی تھی جو آخری بار عباد صآحب سے ملنے آیا تھا وہ باہر کے ملک شفٹ ہو رہا تھا اپنا سارا بزنس بھی اس نے باہر ہی سٹ کر لیا تھا وہ جہاں رہتا تو ارشک کو بھولنا اس کے لئے بہت مشکل ہوتا۔

ضرغام خان نے عباد صآحب کو کہہ دیا تھا کہ وہ اُسے معاف کریں ضرغام نے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ اُس سے غلطیاں ہوئی تھیں

۔

عباد صاحب بھی زیادہ دیر تک ضرغام خان سے خفا نہیں ہو سکے تھے ارتضیٰ خان کا بیٹا تھا وہ تعزیز سے تو اُنہیں بہت محبت تھی وہ منہا کا بیٹا تھا ان لاڈلی بہن کا بیٹا ۔ وہ بہن جو انہیں اپنی جان سے پیاری تھی جس کا وہ آخری دیدارِ بھی نہیں کر سکے تھے ۔

ارشک کیا ہوا بیٹا ضرغام اور آپ کے درمیان کچھ ہوا ہے " کیا؟!مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔۔؟"وہ ارشک کا ہاتھ تھامے پوچھنے لگے تھے ۔

نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے میں خوش ہوں اب تو آپ بھی " جہاں واپس آ گئے ہیں اب کیا پریشانی ہو گی مُجھے۔۔ "وہ ان کے کاندھے پر سر رکھ گئی تھی تبھی ضرغام خان بھی اندر آیا تھا۔

ضرغام ارشک کی بات سن چکا تھا یقینا وہ عباد صآحب کو کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ضرغام بھی یہی چاہتا تھا کہ ان کے درمیان جو کچھ ہے وہ پرسنل ہی رہے پہلے سب حویلی والوں کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ ارشک اوٗر ضرغام کے درمیان سب ٹھیک نہیں ہے وہ لوگ کبھی ارشک کو قصوروار سمجھتے تو کبھی ضرغام خان کو۔

ارشک چلیں۔۔۔"کافی وقت ہو چکا تھا اب ضرغام خان کے خیال " میں اُنہیں واپس چلے جانا چاہیے تھا۔

نہیں مجھے بابا کے پاس رہنا ہے مزید تھوڑی دیر تک آپ کو جانا "
ہے تو جائیں میں اوَر ضرشک کچھ دیر مذید بابا کے ساتھ رکیں
گے۔۔۔"وہ ضرغام کے سوَال کا سنجیدگی سے جواب دینے لگی تھی
جس پر ضرغام نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

ضرغام خان ارشک کو جہاں کسی قیمت پر چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا
اب الیکشن ہونے والے تھے ساتھ والے گاؤں کے چودھریوں سے
اس کر کچھ مسائل پر ایشیوز چل رہے تھے وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا
کہ اس کی دشمنوں کی زد میں اس کی بیوی اور بیٹا آئیں۔

نہیں تم رک جاؤ جب تک دل چاہتا ہے پر میں تمہیں لے کر ہی "
جاؤں گا اکیلے نہیں چھوڑ سکتا جہاں۔۔۔"وہ ان کے پاس چلا آتا تھا
ارشک کے قریب بیٹھتے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ عباد صاحب

کے سامنے ضرغام خان کی بے باکی پر سلگ گئی تھی وہ کیونکر ایسی حرکتیں کر رہا تھا۔

چھوڑیں۔۔۔"عباد صاحب کو ضرشک کے ساتھ مصروف دیکھتے " ارشک دبی دبی آواز میں غرائی کہ بمشکل ضرغام ہی سن سکا تھا۔وہ آرام سے ارشک کا سرخ چہرہ دیکھتا اسکو چھوڑ کر عباد صاحب اوٗر ضرشک کی طرف متوجہ ہوا تھا جو دونوں نانا نواسہ نجانے کیا راز و نیازِ کی باتیں کر رہے تھے کہ ارشک ضرغام کی طرف دھیان نہیں دے رہے تھے۔

ارشک بچے مُجھے لگتا ہے ضرغام ٹھیک کہہ رہا ہے تم لوگوں کو اب " واپس جانا چاہیے کافی دیر ہو گئی ہے ویسے بھی حالات آج کل کچھ نا ساز گار ہیں ایسے میں رات گئے سفر کرنا مناسب نہیں ہے بہتر ہے

تم لوگ ابھی ہی نکل جاؤ حویلی کے لیے۔۔۔"عباد صاحب آگاہ تھے ان پیچیدگیوں سے تبھی وہ ارشک کو نرمی سے سمجھا رہے تھے لیکن وہ سمجھتی تب نا وہ تو الٹا ضرغام کی حمایت میں بولنے پر اپنے بابا کو گھورنے لگی تھی ۔

" بابا ابھی رات کے آٹھ ہوئے ہیں ہم لوگ تھوڑی دیر تک نکلیں گے آپ مُجھے کچھ کھانے کو نہیں دیں گے بہت بھوک لگی ہے مُجھے۔۔"وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی۔

" بیٹا یہ گھر آپ کا اپنا ہے جب چاہو آؤ کھاؤ پیو لیکن اس وقت اگر تم لوگ کھانا کھانے بیٹھے تو بہت لیٹ ہو جائے گی۔۔"عباد صاحب ضرغام کی پریشان صورت جو کہ فون پر کسی کا میسج دیکھنے کی وجہ سے ہوئی تھی دیکھ چکے تھے ۔

ساتھ والے علاقے کے چودھریوں سے وہ واقف تھے کہ وہ کس مزاجِ کے تھے ۔

"جا رہی ہوں بابا آپ مُجھے وآپس جانے کا سیدھے سیدھے لفظوں میں ہی کہہ دیں ایسے کیوں ان ڈائیریکٹ بات کر رہے ہیں آپ۔۔"وہ پاؤں پٹخ کر ضرشک کو گود میں لیتے باہر گاڑی کی طرف چلی گئ تھی لیکن جاتے جاتے وہ ضرغام خان کو گھورنا نہیں بھولی تھی وہ مسکرا دیا اس کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا وہ مزید سلگ گئ تھی ۔

"بیٹا آس کی بدتمیزیاں اگنور کرنا بہت کچھ سہا ہے اس نے اتنی سی عمر میں انسان خود برا نہیں ہوتا ہے آس پاس کے لوگوں کے رویئے اسے برا بننے پر مجبور کر دیتے تھے ارشک کے ساتھ بھی ایسا

ہی ہوا ہے بیٹا۔۔۔"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولے تو وہ سر ہلانے لگا تھا۔

یہ سب میری غلطیوں کا نتیجہ ہے لیکن میں پوری کوشش کر رہا " ہوں سب ٹھیک کرنے کی انکل آپ اپنا خیال رکھیے گا کام والی آئے گی روزانہ آپ بس آرام کیجیے گا۔۔۔"وہ ان کے گلے لگتے ان کو بے فکر کرنے کی کوشش کرنے لگا وہ دھیما سا مسکرا دیئے تھے۔

ضرغام خان ان سے ملتے گاڑی کی طرف چلا گیا جبکہ عباد صاحب دروازہ بند کرتے اندر کمرے کی طرف چلے گئے تھے تسیمہ کی یاد آئی تو ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں وہ اپنی بیوی کو بھلا کب بھول سکے تھے۔

سینے میں ایک درد کی لہر اٹھی تھی بمشکل وہ اندر کی طرف بڑھ سکے تھے یہ وہ جگہ تھی جہاں زندگی کا بیشتر حصّہ جیا تھا اب دلی کیفیت اتنی عجیب ہو رہی تھی کہ وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے ۔

.....

ارشک گاڑی میں بیٹھی تو غصے میں تھی بابا کا ایسے ضرغام کے ساتھ بھیجنا اسے پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ ان کے بار بار کہنے پر وہاں مذید رک نہیں سکتی تھی ضرشک اب سو چکا تھا اپنی مما کی گود میں آرام سے مٹھیاں بھینچ کر ۔

ضرشک کی آج برتھڈے۔۔۔"وہ ضرشک کے پھولے پھولے " رخساروں کو آپنے لبوں سے چومتے دل میں بولی تھی تب تک

ضرغام خان بھی گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا تھا اور ایک نظر اپنے بیٹے اوَر بیوی پر ڈالی ضرشک سو چکا تھا ضرغام کا ارادہ ارشک اوَر ضرشک کے ساتھ یہ آج کی رات بہت سپشل بنانے کا تھا۔

آج اس کے بیٹے کا برتھڈے تھا اسے تو خبر ہی نہیں ہوتی آگر عباد صاحب اسے نہیں بتاتے ارشک تو اس کو شاید اپنے بیٹے کے اتنے اہم دن سے بے خبر رکھنا چاہتی تھی۔

ضرغام خان لب بھینچتے ڈرائیو کر رہا تھا اچانک اسے احساس ہوا جیسے کوئی گاڑی ان کا پیچھا کر رہی ہے پہلے تو اپنا وہم لگا لیکن وہ وہم نہیں تھا واقعی ان کی گاڑی کے پیچھے کوئی اور گاڑی تھی ضرغام خان نے اپنی گن اٹھا کر ڈیش بورڈ پر رکھی تھی۔

اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی خود کے ساتھ جو بھی ہو جاتا لیکن ارشک اور اپنے بیٹے پر کوئی آنچ نہیں آنے دے سکتا تھا۔

سانسیں بستی تھیں اس کی ارشک اوَر اپنے بیٹے میں ارشک ضرغام کو گن لوڈ کرتے دیکھ کر سیٹ میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی ۔

یہ۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔؟؟"وہ اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف ہاتھ سے " صاف کرتی پوچھنے لگی ضرغام نے ایک نظر اسے دیکھا اب آگے ڈرائیو کرنا ضرغام خان کو مشکل لگ رہا تھا کیونکہ وہ لوگ چاروں اطراف سے اُسے گھیر چکے تھے ضرغام کی غلطی تھی کہ وہ ارشک اوَر ضرشک کو لے کر نکلا تو تھا لیکن ساتھ گارڈز نہیں لیے تھے۔۔۔۔

اس نے اپنے پرسنل گارڈ کو میسج کر دیا تھا خوُد ایک نظر ارشک پر ڈالی ۔

"ریلکس ارشک کچھ بھی نہیں ہوا ہے میں تم پر اور اپنے بیٹے پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا تم جو بھی ہو جائے گاڑی سے نہیں نکلو گی۔۔۔"وہ گن پکڑتے ارشک کی طرف دیکھتے بولا وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی ۔

"پلیز مت جائیں۔۔۔اب باہر موجود خطرے کو ارشک بھی بھانپ چکی تھی بے ساختہ اس نے ضرغام کے بازو کو پکڑتے آنکھوں میں آنسو اسے دیکھتے کہا۔

مُجھے کچھ نہیں ہو گا تم باہر نہیں آؤ گی ارشک ورنہ مجھ سے برا "
کوئی نہیں ہو گا سمجھی۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر جھکتے اپنی دہکتی
سانسوں کا لمس چھوڑتے گاڑی سے نکلا تھا گاڑی کے شیشے بند تھے
دروازہ بھی اس نے لاک کر دیا تھا جیسے سب کو یوں محسوس ہو
جیسے وہ گاڑی میں اکیلا تھا۔

گاڑی سے نکالتے ہی ضرغام خان نے بھی اندھا دھن ان پر فائرنگ
کر دی تھی وہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے مقابلہ کرتے بھی ضرغام
کو ایک گولی چھو کر گزر گئی تھی۔

ارشک جو کہ ضرشک کو احتیاط کے طور پر پچھلی سیٹ پر لٹا چکی
تھی ضرغام کو ان اتنے آدمیوں کا اکیلے مقابلہ کرتے دیکھ کر وہ

رونے لگی تھی ضرغام کی وارننگ یاد تھی کہ وہ اُسے کہہ کر گیا تھا کسی صورت میں بھی وہ گاڑی سے نہیں نکلی تھی ۔

پر نجانے کیوں ضرغام خان کو مصیبت میں دیکھتے وہ خوُد کو روک نہیں پا رہی تھی آنکھوں کی پتلیاں تو تب حیرت سے پھیلی جب ضرغام خان کے پیچھے ایک آدمی کو دیکھا جو ضرغام پر گولی برسانے کے لیے تیار تھا وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی ۔

ضرغام جو تقریبا ان لوگوں سے نمبٹ ہی چکا تھا ارشک کو دیکھ کر اس کا نشانہ خطا ہوا تھا ۔

یہی ان کی غلطی تھی کہ ضرغام کا دھیان ارشک کی طرف دیکھتے وہاں موجود ان آدمیوں میں سے ایک سے ارشک کو دبوچ کر آپنے حصارِ میں لیتے اس کے ماتھے پر گن رکھی تھی ۔

جو وہ چاہتے تھے وہ تو ہو نہیں رہا تھا اب جہاں سے زندہ بچ کر جانے کے لیے یہ لڑکی ہی انہیں مورہ لگی تھی۔

آگے مت بڑھنا سردار ضرغام خان ورنہ تمہاری بیوی کے سر میں " سے گزریں گی یہ ساری گولیاں۔۔۔"وہ لوگ ضرغام کی کمزروی پر وار کر چکے تھے ۔

ارشک ضرغام کی سرخ آنکھوں میں ٹپکتی وحشت سے خوفزدہ سی آنکھیں بند کر چکی تھی غلطی کا احساس شدت سے ہوا تھا کاش وہ

گاڑی سے ہی نہیں نکلتی اب وہ یوں کیسے ضرغام کے لیے مشکل پیدا کر چکی تھی ارشک نے مضبوطی سے اپنی کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

جب کہ مقابل کی حوس زدہ نظریں اسے اپنے وجودِ کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں اس کا نازک سراپا ہولے ہولے لرز رہا تھا بس ایک ہی آدمی بچا تھا جو چودھریوں کا سردار تھا اور وہی اس وقت ارشک کے ماتھے پر گن رکھئے ہوئے تھا۔

ضرغام خان نے کرب سے آنکھیں میچی تھی ارشک کی یہ غلطی وہ معاف نہیں کرنے والا تھا آتے ہوئے اُسے وارننگ دے کر آیا تھا کہ وہ اُس کے پیچھے نہیں آئے چاہے کچھ بھی ہو جائے لیکن اب وہ یوں خود کے لیے مشکل پیدا کر چکی تھی۔

مال تو تم نے بہت اچھا رکھا ہے ضرغام خان"!!مقابل اپنی بڑی "
بڑی مونچھوں کو تاؤ دیکھتے ایک نظر ارشک کے کانپتے سراپے پر
ڈالے معنی خیز نظروں سے بولا ارشک کے آنسو روانی سے اس کے
رخساروں پر بہنے لگے ضرغام کے متوقع غصے کو سوچتے ۔

چھوڑ دے میری بیوی کو ورنہ یہ ساری گولیاں جو اس گن میں "
موجود ہیں یہ تمہارے سینے میں آتار دوں گا میں۔۔۔"ضرغام خان
دھاڑا تھا جس پر مقابل کا قہقہہ اس خاموش فضا میں گونجا تھا ۔

رات کا سناٹا اوپر سے یہ وحشت بھری آواز ارشک بے ساختہ
لڑکھڑاتی ہوئی اس سے پہلے نہ گرتی اس آدمی نے تھامنے کی
کوشش کی تو ضرغام خان نے بے ساختہ اُس کے ہاتھ پر فائر کیا تھا

وہ بلبلاتا پیچھے ہوا تھا ضرغام خان نے ارشک کو اپنی طرف کھینچا تھا

۔

وہ ضرغام خان کے مضبوط سینے میں چھپی تھی آنسو زور سے شور سے بہہ رہے تھے چودھریوں کے باقی آدمی وہاں پہنچ گئے تھے جنہوں نے باقاعدہ ضرغام سے معذرت کی تھی لیکن ضرغام خان اس معاملے کو ایسے نہیں جانے دینے والا تھا۔وہ کافی منت سماجت کے بعد اپنے زخمی بندے اور باقی گارڈز کی لاشیں اٹھا کر وہاں سے نکل گئے تھے ۔

وہ لوگ چلے گئے تو ضرغام خان نے ارشک کو خود سے الگ کیا جو ابھی تک کانپ رہی تھی ۔

کیا بکواس کر کے آیا تھا میں؟"!اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑ "
ڈالا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی ضرغام کی کمزروی تھے وہ کیسے
دیکھ سکتا تھا ان سرمئی آنکھوں میں آنسو آگے بڑھتے اس کی بھیگی
آنکھوں پر شدت بھرا لمس چھوڑا تو وہ سسکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ پر گولی چلانے والا تھا وہ"!!ارشک نے بتانا ضروری سمجھا کہ "
وہ ایسے بلا وجہ باہر نہیں نکلی تھی اس کی فکر نے اُسے باہر نکلنے پر
مجبور کیا تھا لیکن ضرغام اب شاید کسی طرح کی خوش فہمی میں مبتلا
نہیں ہونا چاہتا تھا۔

تو تمھیں فرق پڑتا ہے مجھے کچھ ہونے سے؟"بے ساختہ ضرغام "
نے ارشک کی آنکھوں میں دیکھتے یہ سوال کیا وہ پل بھر کے لئے
گھبرا گئی تھی۔ ارشک کی آنکھوں میں اپنے رنگ اسے نظر آئے

تھے لیکن کچھ دنوں سے ان کے درمیان جو کچھ ہو رہا تھا اس کے بعد ضرغام خان کسی طرح کی خوش فہمی میں نہیں پڑنا چاہتا تھا وہ ایک پل یون خوُد کے قریب محسوس ہوتی تھی تو اگلے اجنبی سی معلوم ہوتی تھی جیسے دور تک شناسائی کی کوئی رمک ہی درمیان میں موجود نہیں ہو وہ ایک دوسرے کے لیے یکسر اجنبی ہوں صدموں سے۔

یہ کیسا سوَال ہے۔۔"وہ ضرغام کی نظروں سے نظریں چرا گئی تھی" ایک پل کے لئے تو خود کے جزبات سے وہ خود بھی گھبرا گئی تھی۔

بتاؤ ارشک میرے ہونے نہ ہونے سے تمہیں فرق پڑتا ہے اگر " پڑتا ہے تو میری آنکھوں میں دیکھتے یہ بات بولو تم میں سننا چاہتا ہوں۔۔۔"ضرغام نے نرمی سے اُسے خود کے قریب کیا ضرغام

خان کے سینے سے لگتے وہ ضرغام کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی ضرغام کے وجود سے اٹھتے مہک اس پل ارشک کے حواسوں پر سوار ہوئی تو وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔

"مُجھے لگتا ہے ہمیں گاڑی میں جانا چاہیے ضرشک اکیلا ہے اور ہم جہاں۔۔۔"وہ ادھر اودھر دیکھتے اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتی بولی تھی ۔

اس پل جب وہ دونوں اکیلے تھے ضرغام کی دھڑکنوں نے اس پل ان نازک پنکھڑیوں کو چومنے کی خواہش کی تھی کرنے دنوں سے وہ خود پر کنٹرول رکھے ہوئے تھا اب مشکل ہو رہا تھا ارشک کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کرتے وہ نرمی سے ارشک کے لبوں پر جھکا تھا وہ ایک پل کے لیے یہ فریز ہوئی تھی ۔

ضرغام کے لبوں نے اُس کے لبوں کو جیسے ہی چھوا اس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں ضرغام نے ارشک کے نچلے لب کے کنارہ پر اپنا گمبھیر لمس چھوڑا کہ ارشک بے ساختہ ضرغام کے قمیض کے کالر کو تھام گئی تھی وہ پوری شدت سے ارشک کی سانسوں کو پی رہا تھا یوں یک سرد اندھیرہ اور اتنی ویران جگہ اوپر سے ضرغام کا شدت بھرا لمس ارشک ایک پل کے لیے گھبراتے ضرغام کے کشادہ سینے میں چھپی تھی۔

جبکہ ضرغام خان ہر چیز سے لاپرواہ ان سانسوں کو پی رہا تھا جو آج کل اس کے نشہ بن چکی تھی جو نہیں ملتی تھیں تو لگتا تھا کہ وہ رہ نہیں پائے گا ان کے بغیر اس کو زمین سے اوپر اٹھائے وہ اپنے مزید قریب کرتے اس کے لبوں کو جام پی رہا تھا۔

سردی کی شدت بڑھتی جا رہی تھی ارشک کی رکتی سانسوں کو محسوس کرتے وہ پیچھے ہوا ارشک اس کی طرف دیکھ نہیں سکی تھی حد سے شرم محسوس ہوئی تھی اس پل ۔

وہ ایسے ہی اُسے بانہوں میں بھرے گاڑی کی طرف بڑھا تھا ارشک کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھائے وہ خوُد دوسری طرف آتے ضرشک کو دیکھنے لگا جو ابھی تک باہر ہوئے واقعے سے بے خبر سو رہا تھا۔

ضرغام نے اپنے بیٹے کا ماتھا چوما تھا اگر آج ارشک اور اس کے بیٹے کو کچھ ہو جاتا وہ کیسے خود کو معاف کر پاتا ۔ اس نے بے ساختہ ارشک کو دیکھا جو زور سے ضرشک کو سینے میں چھپائے ہوئے تھی شائد وہ بھی اس سچویشن میں ڈر گئی تھی اگر آج ارشک اظہار کر

دیتی تو کیا ہو جاتا لیکن نہیں شاید اسے آچھا لگتا تھا ضرغام کو ایسے تڑپتے دیکھ کر وہ تلخی سے سوچ سکا۔

پہلے تو ضرغام نے محسوس نہیں کیا لیکن اب اسے بازوؤں میں درد ہو رہا تھا جہاں سے گولی چھو کر گزری تھی وہ ایک آہ بھرتے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ایسے ارشک اور اپنے بیٹے کے ساتھ اس سنسنان جگہ پر رکنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

ضرغام خان ڈرائیو کرتے بھی اس بارے میں ہی سوچ رہا تھا آخر کون تھا جس نے خبر لیک کی یہ تو آچھا ہوا کہ اس نے سب سنبھال لیا ورنہ بہت برا ہوتا ارشک ضرشک کو سینے سے لگائے قرانی آیات کا ورد کر رہی تھی اپنے بیٹے کے معاملے میں وہ ایسے ہی احساس تھی۔

ضرغام خان کے لئے درد کی وجہ سے گاڑی چلانا مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر ڈرائیو کر رہا تھا راستے میں ایک بار بھی وہ نہیں رکے تھے جب گاڑی حویلی کے اندر داخل ہوئی تب جا کر ارشک نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ جو راستے میں ہوا وہ بہت ڈر چکی تھی اب تو تقریباً رات کے بارہ بجنے والے تھے اس ٹینشن میں ارشک یہ بھول چکی تھی کہ آج ضرشک کا برتھڈے ہے بس ٹھیک سے صحیح سلامت وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے اب تو ارشک نے سوچ لیا تھا کہ وہ کبھی رات کا سفر نہیں کرے گی۔

اگر آج کچھ ہو جاتا اس کے بیٹے کو تو کیا کرتی وہ ضرشک اس کی کل کائنات تھا اُسے کچھ ہو جاتا تو وہ تو جیتے جی ہی مر جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کیا تھا اُس کے بیٹے کو کچھ نہیں ہوا تھا۔

لیکن شوہر۔۔۔۔۔

اُس کی اچانک سے نظر ضرغام کے کندھے سے رستے خون پر گئی تھی یقینا گولی ضرغام خان کو لگی تھی جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر درد بھرے تاثرات تھے وہ مشکل سے ڈرائیو کر کے آیا تھا وہ جانتی تھی اوٗر اب وہ گاڑی سے نکلتے کہ ارشک ضرغام کے کندھے سے بہتے خون کو دیکھ چکی تھی۔

آپ کو گولی لگی ہے۔۔۔"وہ سہم گئی تھی۔"

ہاں بس چھو کر گزری تھی اب ٹھیک ہوں آؤ اندر چلتے ہیں کافی " لیٹ ہو چکے ہیں ہم لوگ اب تو سب سو گئے ہوں گے۔۔۔"وہ گاڑی سے باہر نکلا تو ارشک بھی ضرشک کو احتیاط سے اپنی گرم شال میں چھپائے باہر آئی تھی کیونکہ اس وقت سردی اپنے عروج پر تھی۔۔

ضرغام خان نے بے ساختہ ضرشک کے رخساروں پر بوسہ دیا تھا وہ نیند میں کسمکاتے اپنی آنکھیں کھول چکا تھا یقینا موصوف کی نیند پوری ہو چکی تھی اب ارشک کو تنگ کرنا تھا اس نے۔

ضرغام خان اُنہیں بانہوں کے حلقے میں لیتے اندر کی طرف بڑھا تھا ارشک گھبرائی ضرور تھی ضرغام کے حصار میں لیکن اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش اس نے نہیں کی تھی ۔

••••

ارشک اؤر ضرغام دونوں اندر آئے تو حویلی کی ساری لائٹس جو کہ پہلے آف تھیں وہ یکدم سے آون ہوئی تھی تیز روشنی ان کی آنکھوں سے ٹکرائی تو ارشک نے بے ساختہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا سامنے کا منظر دیکھتے اُن کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوا سامنے سب موجود تھے اور یہ تیاریاں ۔

ہپی برتھڈے میرا پیارا بچہ۔۔۔"آرمینا سب سے پہلے آگے آتے " ضرشک کو اپنی گود میں لیتے بولی تھی ۔

آپ سب لوگ۔۔۔"آرمینا عالمیار ارواح زرانیل وہاں موجود تھے "
بی بی جان اور شمس خان کو ان لوگوں نے اس تیاری کا نہیں بتایا
تھا۔

ہپی برتھڈے ضرشک آنی کی جان۔۔"ارواح بھلا کہاں پیچھے رہ "
سکتی تھی آرمینا کی گود سے ضرشک کو لیتے وہ چٹا چٹ اس کے
پھولے گالوں کو چوم چکی تھی۔۔۔۔

ارشک تم نے تو نہیں بتایا لیکن ہمیں خود ہی پتہ چل گیا ضرشک "
کی برتھڈے کے بارے میں۔۔۔"آرمینا نے نا چاہتے بھی شکوہ کیا
ارشک حیرت سے دیکھ رہی تھی ہال کی سجاوٹ کو ان لوگوں نے
اچھا خاصا انتظام کیا ہوا تھا غبارے بھی پھلائے ہوئے تھے اور

ضرشنک کے لیے پہلی برتھڈے کا کیک کا بھی تھا یعنی انہوں نے تو باقاعدہ سیلبریٹ کرنی تھی ضرشنک کی برتھڈے ۔

آرمینا کو نہیں پتہ تھا ضرشنک کی برتھڈے کے بارے میں ہاں ارواح اوٗر زرانیل جانتے تھے وہ لوگ تب ارشک کے پاس ہوسپٹل میں رکے بھی تھے جب اس کی ڈالیوری ہوئی تھی یقیناً ارواح نے ہی آرمینا کو بتایا تھا ارشک نہیں چاہتی تھی ایسا کچھ بھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

وہ لوگ ضرشنک کے چھوٹے سے ہاتھ میں چھری پکڑا کر کیک بھی کٹ کر چکے تھے ضرغام خوش تھا جو وہ اپنے بیٹے کے لئے کرنا چاہتا تھا وہ آرمینا لوگوں نے کر دیا تھا صرف سیلبریٹ کرنے کی حد تک

ہوتا تو ٹھیک تھا انہوں نے تو ضرشک کے لیے گفٹ بھی خریدے تھے وہ بھی اتنے مہنگے ۔

"نہیں آرمینا گفٹ کی ضرورت نہیں ہے"!!ارشک نے اُسے روکنا چاہا لیکن وہ ارشک کو ایک زبردست گھوری سے نوازا چلی تھی۔

"ارشک پلیز ایک تو مُجھے پتہ آج چلا اوَر میں ارجنٹ بس یہی گفٹ خرید سکی اور اب تم منع کر رہی ہو ضرشک پر ہمارا بھی حق ہے ایسے تم کیسے منع کر سکتی ہو ہمیں گفٹ دینے سے۔۔۔؟"!آرمینا شاید ارشک کی بات پر برا منا گئی تھی ۔

"نہیں آرمینا میں منع نہیں کر رہی ہوں آگے ہی آپ لوگوں نے اتنی تیاریاں کی اور اب یہ گفٹ اوَر ضرشک تو ابھی بہت چھوٹا ہے

پھر اس سب کی کیا ضرورت۔۔۔"وہ رسانیت سے انکارِ کرنا چاہا رہی تھی لیکن جہاں اس کے انکارِ کو خطر میں کون لا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آرمینا نے تو سب کے گفٹس ملازمہ کو اوپر ضرغام کے کمرے میں رکھنے کا کہہ دیا تھا جب کہ ضرشک صآحب اب اپنے چاچوں کی گود میں تھے زرانیل اوٗر عالمیار سے وہ خاصا اٹیچ ہو چکا تھا تبھی اب ان کے پاس روتا نہیں تھا ابھی بھی وہ ان کے ہاتھ سے کیک کھا رہا تھا۔

چلو اب کافی رات ہو گئی ہے تم لوگوں نے جو کرنا تھا کر لیا ہے " اب میرے خیال میں ہمیں روم میں چلنا چاہیے۔۔۔"ضرغام نے

مذید کچھ بولنے سے سب کو روکا اس نے کندھے پر پٹی کرنی تھی لیکن یہ تب ممکن ہوتا جب وہ لوگ کمرے میں جاتے ۔

ہم لوگ آج ضرشک کو ساتھ لے جائیں پلیز۔۔۔"آرمینا عالمیار کی" گھوریاں نظر انداز کرتے ارشک کی طرف دیکھتے بولی تھی وہ جو انکارِ کرنے والی تھی آرمینا کی منت سماجت دیکھتے وہ مان گئی تھی یوں ضرشک کو آرمینا اپنے کمرے میں لے کر چلی گئی تھی جبکہ زرانیل اوَر ارواح بھی اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے ۔

ضرغام بھی ایک نظر ارشک کو دیکھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا اوَر ارشک بھی اس کے پیچھے ہی روم میں چلی آئی تھی جہاں وہ اپنی قمیض اتار کر آئینے کے سامنے کھڑا اپنے زخم کا معائنہ کر رہا تھا گولی بھلے چھو کر گزری تھی لیکن اس کے کندھے پر کافی گہرا

زخم دے گئی تھی یہ اس کی ہمت تھی کہ وہ اس زخم کے ہوتے ہوئے بھی ڈرائیو کرتا حویلی تک آیا تھا اور اب تک اس درد کو برداشت کیے ہوئے تھا۔

ارشک نے اُسے دیکھتے بے ساختہ نظریں چرا لی تھیں اس کا کسرتی ورزشی بدن قمیض کے بغیر نمایاں تھا سکس پیک ابیس وہ مردانہ وجاہت کا شکار تھا بہت خوبصورت ۔

ارشک اپنی شال اتار کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی نجانے کیوں وہ ضرغام کی تکلیف برداشت نہیں کر پا رہی تھی وہ ضبط کی انتہا پر تھا ۔

وہ واپس آئی تو ٹروزار شرٹ میں ملبوس تھی بال پیچھے کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے لیکن ضرغام پر نظر پڑی تو وہ خود کو کوسنے لگی اس حالتِ میں ضرغام کو ہیلپ کی ضرورت تھی اور وہ خوُد ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی اس نے خود کو ڈپٹتے ضرغام کے قریب جاتے اس کے ہاتھ سے بیڈنج لیتے اس کے کندھے کی ڈریسنگ کرنی چاہی لیکن ضرغام نے اُسے روک دیا تھا۔

وہ ضرغام کی نظروں میں پھیلی سنجیدگی سے خوفزدہ ہوتے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

ضرغام کو ارشک کی اُس صبح کی گئی باتیں یاد آئی تھیں وہ کیسے اسے خود کے قریب آنے دے سکتا تھا وہ قریب آتی اوُر پھِر ضرغام اس کی قربت کی خواہش کرتا جبکہ وہ ضرغام پر یہ واضح کر چکی تھی کہ

وہ کبھی ضرغام کو دل سے نہیں اپنا سکتی تھی اوٗر اُس کے وجود کی طلب کب رہی تھی ضرغام کو اس ارشک کا ساتھ چاہیے تھا اور یہ تبھی ممکن تھا جب ارشک دل سے اس کو معاف کرتی .

"وہ رسانیت سے بولتے جیسے تیسے سہی خود ہی پٹی کر چکا تھا اپنی ایسے ہی شرٹ لیس وہ چلتے بیڈ پر لیٹ گیا تھا آگر وہ ٹھیک ہوتا تو شاید اس وقت ارشک اس کی ایسے فکر نہیں کر رہی ہوتی ۔ ضرورت نہیں ہے میں خوٗد کر لوں گا تم سو جاوٗ۔۔۔

شاید اس کے زخم کا خیال کر رہی تھی وہ سوچ سکا بیڈ پر لیٹتے اس نے تکیہ ٹھیک کرتے وقت دیکھا تو رات کے دو بجنے والے تھے وہ آنکھیں موند گیا تھا ارشک کو ضرغام کا ایسے دور جھٹکنا بہت برا لگا

تھا حالانکہ اس نے ایسے اُسے خوُد سے دور جھٹکا بھی نہیں تھا صرف یہ کہا تھا کہ وہ خود کر لے گا لیکن ارشک کو بہت برا لگا تھا۔

وہ اپنے آنسو مشکل سے روک سکی تھی اس پل اس کو ضرغام پر غصہ آیا لیکن ضبط کر گئی تھی۔

ضرغام کی حالتِ دیکھتے وہ کچھ سوچتے اپنی شال اوڑھتے دبے پاؤں کمرے سے نکلی تھی لیکن پھر بھی ضرغام اس کا جانا محسوس کر چکا تھا وہ اس کو روکنا چاہتا تھا۔

ضرغام کو لگا کہ وہ شاید ضرشک کو لینے جا رہی ہے کیونکہ پہلی بار تھا کہ وہ یوں ان سے الگ ہوا تھا ورنہ ہر رات وہ ارشک کے پاس

ہوتا تھا ارشک اسے لے کر بے حد احساس تھی اُس کی دوری برداشت کرنا ارشک کے لئے بہت مشکل تھا۔

ضرغام خان خوُد بھی یہی چاہتا تھا ان کا بیٹا ان کے پاس ہو کیونکہ اتنی سی دیر میں ہی وہ اپنے بیٹے کو بہت مس کرنے لگا تھا۔

ارشک کچن میں چلی آئی تھی اُس کی نظروں کے سامنے ضرغام کا تکلیف زدہ چہرہ آ رہا تھا یہ سب وہ ضرغام کی محبت میں نہیں بلکہ ایک زمہداری بیوی کی حیثیت سے کر رہی تھی ضرغام کی ضرورتوں کا خیال رکھنا اس کا فرض تھا وہ تکلیف میں تھا ارشک کیسے نظر انداز کر دیتی اسے۔

وہ اس کے دودھ بوائل کر رہی تھی اس وقت سبھی ملازمین حویلی میں بنے سرونٹ کوارٹر میں چلے گئے تھے وہ خود ہی دودھ چولہے پر رکھ چکی تھی۔

ضرشک کی یاد آ رہی تھی اُسے لیکن وہ آرمینا اوَر عالمیار کو اس ٹائم ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی ضرغام کی تکلیف کا احساس کرتے اس نے دودھ میں نیند کی دوا بھی ملا دی تھی کہ وہ کچھ دیر آرام کر سکے۔

وہ واپس کمرے میں آئی تو ضرغام کی نظریں اس پر گئی تھیں جس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا وہ یقیناً اس کے لیے دودھ بوائل کرنے کے لیے رات کے اس پہر کچن میں گئی تھی اُس کے لیے

یقین کرنا مشکل ہوا لیکن سچ یہی تھا کہ ارشک اس کی فکر کر رہی تھی ۔

وہ جو اس کی آمد کا منتظر نظریں دروازے کی طرف گاڑے ہوئے تھا اُسے آتے دیکھ کر وہ اپنی آنکھیں موند چکا تھا وہ ضرشک کو لینے گئی ہے اسے یہی لگ رہا تھا لیکن وہ تو اس کے لیے گئی تھی ۔

ارشک نے دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھا اسے لگا ضرغام خان سو چکا ہے سو وہ اس پر جھکی تھی اُسے جگانے کی غرض سے لیکن عین اُسی ٹائم ضرغام نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں ۔۔

کیا ہوا؟"وہ اُس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس دیکھ چکا تھا لیکن پھر " بھی اس نے ارشک سے پوچھنا ضروری سمجھا تھا ۔

آپ کے لیے دودھ لائی ہوں پی لیں درد سے آرام ملے گا آپ "
کو گولی بھلے چھو کر گزری ہے لیکن گولی تو پھر گولی ہوتی ہے درد تو
ہؤ رہا ہو گا آپ کو"!!وہ اُس کی طرف دیکھتے آہستگی سے بولی تھی۔

مُجھے دودھ نہیں پینا نیند آ رہی ہے"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے "
اس پل نجانے کیوں انکارِ کر گیا تھا ورنہ اس نے سوچا تھا کہ وہ ایسا
کچھ نہیں کرے گا جس سے ارشک ہرٹ ہو۔

آپ کو درد سے آرام مل جائے گا!؛"ارشک نے ایک اور کوشش "
کی جس پر ضرغام نے اپنی آنکھیں کھولتے اُسے دیکھا تھا۔

مُجھے درد نہیں ہو رہا ہے ایسی معمولی سی گولی میرا کچھ نہیں بگاڑ "
سکتی ہے ہاں اگر تم چاہتی ہو کہ میں دودھ پیوں تو تمہیں مُجھے خؤد

پلانا ہو گا یہ دودھ۔۔۔"وہ ارشک کے جھکنے کی وجہ سے عیاں ہوتے نشب و فراز کو دیکھتے بولا تو وہ سٹپٹاتے پیچھے ہوئی لیکن مڑنے کی وجہ سے وہ مزید ضرغام کے قریب ہوئی تھی ۔

آپ کے ہاتھ پر تو گولی نہیں لگی ہے جو ایسے کہہ رہے ہیں یا پھر " آپ چاہتے ہی نہیں ہیں کہ میرا لایا ہوا دودھ پینا ایسا ہے تو ٹھیک ہے اسے میں واپس رکھ آتی ہوں۔۔"وہ غصے میں آ گئی تھی ایک تو وہ اس پہر اس کی طعیبت ک خیال کرتے اس کے لیے دودھ بوائل کر کے لائی تھی اوٗر وہ تھا کہ اُس کو ایسے نخرے دکھا رہا تھا ارشک کو غصہ آیا تھا اس پل جس کا اظہارِ بھی وہ کر چکی تھی ۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارا لایا ہوا دودھ نہیں پینا چاہتا ویسے گولی " میرے رائٹ ہینڈ پر لی ہے موو کرنے سے درد ہو رہا ہے مجھے لیکن

تم نے کب میرے درد کی پرواہ کی ہے جو اب کرو گی۔۔۔"لہجے میں نا چاہتے ہوئے بھی طنز کا عنصر شاملِ ہوا تھا ارشک کی نظریں شرمندگی سے جھک گئی تھیں ۔

" جب آپ خود سے پٹی کر سکتے ہیں تو خود سے دودھ پینا آپ کے لیے کہاں مشکل ہو گا بقول آپ کے ایسی معمولی سی گولی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہے ضرغام خان۔۔۔"ارشک نے حساب بے باک کیا تھا ضرغام خان بلبلا اٹھق تھا۔

" ارشک تم یوں کہو مُجھے دودھ پلانا نہیں چاہتی ہو اپنے ہاتھ سے اتنی بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔"وہ تلملاتے بولا

۔

آپ یوں کہیں کہ آپ کو دودھ پینا نہیں ہے اتنی بحث کی "
ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔"وہ ضرغام کے کشادہ سینے سے
نظریں چراتے بولی تو ضرغام نے اُس کی طرف دیکھا جس کے
چہرے پر پھیلی سرخی اس بات کا واضح اعلان تھا کہ یہ سرخی اس
کی قربت کی وجہ سے ہے ۔

ارشک تمہیں نہیں لگتا ہے اس پل تم فضول میں بحث کر رہی ہو "
مجھ سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر تمہیں مجھے دودھ نہیں پلانا
اپنے ہاتھ سے تو تم آرام سے سو جاؤ ایسے کھڑے ہونے سے کیا ہو
گا۔۔"وہ چاہتا تھا ارشک کو اپنے حصار میں لے کر اس کی نازکی کو
محسوس کرے لیکن دماغ روکے ہوئے تھے ایسے اُسے خوُد کے
قریب کیا تو وہ خوُد اس کی طرف کبھی قدم نہیں بڑھائے گی۔

ارشک کسی مجبوری میں یہ رشتہ نبھائے ضرغام خان ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا ارشک پوری دلی رضا مندی سے یہ رشتہ قبولِ کرے یہی خواہش تھی ضرغام کی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں فضول میں ٹائم ضائع کر رہی " ہوں بحث میں مُجھے سو جانا چاہیے بلکہ مُجھے تو یہ دودھ کے چکروں میں پڑنا ہی نہیں چاہیے تھا آپ کو تو پینا نہیں تھا ایسے ہی میں نے اتنی محنت کی رات کے اس پل۔۔۔"وہ اپنی آواز میں ابھرتی نمی کو بمشکل کنٹرول کرتے ضرغام کو دیکھتے دوسری طرف آتے لیٹ گئی تھی ضرغام خان نے اُس کا ضبط سے سرخ پرتا چہرہ دیکھا اور پھِر کچھ سوچتے اس نے دودھ کا گلاس لبوں سے لگایا اور ایک ہی سانس میں وہ دودھ کا پورا گلاس خالی کر چکا تھا۔

ارشک جو اسی وقت لیٹی تھی بدک کر اٹھی تھی ضرغام کی یہ حرکت اس کو غصہ دلا گئی تھی۔

آپ جان بوجھ کر مُجھے تنگ کر رہے تھے؟"وہ دانت پیستے بولی ۔"

نہیں۔۔ "ضرغام خان نے یک لفظی جواب دیتے اپنی آنکھیں " موند لی تھیں ارشک کو ضرشک کی یاد آئی اب تو ویسے بھی اتنی رات ہو چکی تھی

صبح وہ جا کر ضرشک کو لے کر آ سکتی تھی ضرغام کی طرف دیکھتے وہ بھی اپنی آنکھیں موند گئی تھی نیند تو اُسے ویسے بھی آئی ہوئی سو کچھ لمحوں میں ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی اُس کے سونے کا اطمینان کرتے ضرغام نے اُسے کھینچ کر اپنے حصار میں لیا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

لاسٹ اپیسوڈ پارٹ ون)155(

••••••

ابرشم روم میں بیٹھی تھی کتنے دن ہو گئے تھے تعزیز اور اس کے درمیان ایک سرد جنگ چل رہی تھی جب سے وہ دونوں ائزم سے ملتے واپس آئے تھے ان کے درمیان مزید کوئی بات نہیں ہو سکی تھی ابرشم نے بہت کوشش کی لیکن وہ منہ بنائے رکھتا تھا ابرشم کو اپنی طعیبت کی الگ سے پریشانی تھی پہلے تو اگنور کیا لیکن اب اسے کچھ زیادہ ہی چکر آ رہے تھے۔

گرینی نے اس کی طعیبت خرابی نوٹ کر لی تھی وہ اسے ڈآکٹر کو چیک اپ کروانے کا کہہ رہی تھیں لیکن وہ ٹال گئی تھی نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ خوش خبری ہو گی وہ یہ خبر تعزیز کے ساتھ شئیر کرنا چاہتی تھی لیکن وہ ٹھیک سے بات کرتا تب ۔

وہ اس وقت روم میں بیٹھی ہوئی تھی تعزیز آفس گیا ہوا تھا۔

وہ آج آفس بھی نہیں جا سکی تھی اس وقت بھی سر بری طرح سے دک رہا تھا وہ اپنی طعیبت کو کافی گرتا ہوا محسوس کر رہی تھی ۔۔

گرینی اس کے کمرے میں آئی تو اُسے سر تھامے دیکھ کر وہ شدید برہم ہوئی تھیں کب سے کہہ رہی تھیں وہ اُسے کہ چلو ڈاکٹر کے پاس لیکن وہ انکار کر رہی تھی ۔

آبی میرا بچہ ایسا کب تک کرو گی ڈآکٹر کو چیک اپ کروانے میں "
کیا حرج ہے اوٗر مجھے لگتا ہے کہ گڈ نیوز ہے اوٗر میں پردادی بننے
والی ہوں۔۔۔"وہ خوشی سے بھرپور آواز میں بولی تھیں ۔

نیوشا اور ہارشم ہنی مون کے لیے چلے گئے تھے پیرس وہ تو کافی
اسرار کر رہا تھا ابرشم سے کہ وہ بھی ان کے ساتھ چلیں ان
لوگوں کا ہنی مون بھی تو ابھی تک پیڈنگ تھا لیکن ابرشم نے جانے
سے انکار کر دیا وہ لوگ نیولی میریڈ کپل تھے وہ ں ھلا انہیں کیسے
ڈسٹرب کرتے ۔

وہ لوگ چلے گئے تھے اور ابرشم کا ارادہ بعد میں ورلڈ ٹور پلان
کرنے کا تھا تعزیز کے ساتھ ۔

گرینی مُجھے ڈر لگ رہا ہے"وہ نجانے کیوں کافی کنفیوژ سی لگ رہی "
تھی گرینی اس کے انداز پریشان ہوئی تھیں ۔

کیوں بیٹاآ ہاسپٹل نہیں جانا ہے تو میں ڈاکٹر کو کال کر لیتی ہوں وہ "
یہیں آ جائے گی بیٹا تم پریشان مت ہو۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو
سہلاتے بولی تھیں ان کو بار بار اسرار کرتے دیکھ کر ابر شم بھی مذید
منع نہیں کر سکی تھی ۔

ابر شم کی حامی دیکھتے گرینی کے ڈاکٹر کو کال کی اور اسے گھر آنے کا
کہا وہ دس منٹ میں گھر پہنچ گئی تھی ابر شم نروس تھی کافی حالانکہ
یہ تو خوشی کا موقع تھا ایسے وہ پریشان کیوں ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر نے ابر شم کا چیک اپ کرتے اس کے کچھ ٹیسٹ کیے تھے۔۔۔

ان ٹیسٹوں کی رپورٹ شام تک آ جائے گی میں آپ کو بھیجوا " دوں گی ویسے مجھے لگتا ہے کہ رپورٹس پوزیٹو ہیں بہت بہت مبارک ہو ابر شم تم مجھے یقین ہے کہ ایکسپکٹ کر رہی ہو۔۔۔"ڈاکٹر مسکراتے بولی تو ابر شم ہنس دی گرینی سے مزید چند باتیں کرتے وہ چلی گئی تھی ۔

ابر شم کو گرینی نے مبارکباد دی تھی وہ تو بار بار اسرار کر رہی تھیں کہ ابر شم تعزیز کو کال کر کے اسے یہ خوش خبری سنائے ۔

گرینی یہ کال پر بتانے والی بات تھوڑی ہے میں اُسے رات کو "
بتاؤں گی آرام سے آپ فکر مت کریں اور اتنی خوشی ہو رہی ہے
آپ کو کہ سنبھالی ہی نہیں جا رہی ہے آپ سے۔۔۔"وہ کافی خوش
لگ رہی تھی ۔

ہاں میں بہت خوش ہوں آبی۔۔۔"وہ اس کا ماتھے چومتے بولی "
تھیں اب ویسے بھی تعزیز آنے والا تھا کیونکہ شام ہونے والی تھی
۔۔

تم ریسٹ کرو میں ڈنر لگواتی ہوں اور تعزیز سے پوچھتی ہوں وہ "
کہاں رہ گیا ابھی تک آیا کیوں نہیں۔۔۔"وہ تعزیز کے بارے میں
بول ہی رہی تھیں جب وہ اٹھ کر ان کے قریب آئی تھی ۔

گرینی آپ کیوں اسے شک میں ڈالنا چاہتی ہیں میں تعزیز کو "
سرپرائز دینا چاہتی یوں آپ اسے کال مت کریں وہ خود ہی آ
جائے گا اوُر آپ بھی ریسٹ کریں میں میڈ کو بولتی ہوں ڈنر وہ
لگوا دے گی۔۔۔"ابر شم گرینی کو اپنے حصار میں لیتے بولی تھی ۔

تم اب سے کوئی کام نہیں کرو گی آبی تعزیز آتا ہے تو اُسے کہتی "
ہوں میں اُس کی بات ہی مانو گی تم۔۔۔"وہ ابر شم کو ریسٹ کا کہہ
رہی تھیں اوُر وہ اُنہیں یہ سب کہہ رہی تھی ۔

اف گرینی میں صبحِ سے روم میں ہی تھی اکتا گئی ہوں اب میں "
سوچ رہی ہوں کیک بیک کروں مطلب تھوڑا سا رومانٹک ماحول
بناؤں تعزیز کو بتانے کے لیے آپ کیا کہتی ہیں۔۔۔"وہ شائد کچھ
پلان کرنے کا سوچ رہی تھی گرینی کو اس کا آئیڈیا پسند آیا تھا۔

بہت اچھا خیال ہے لیکن بیٹا اس کنڈیشن میں تم کوئی کام نہیں کرو"
میں میڈ سے کہتی ہوں بلکہ اسے بھیجتی ہوں جو کچھ کروانا ہو اسی
سے کروا لینا خود کچھ مت کرنا۔۔۔"وہ اسے وران کرتے خود روم
سے نکل گئی تھیں ۔

جبکہ کچھ ہی دیر میں میڈ کو اُنہوں نے اندر بھیج دیا تھا ابر شم سرد
سانس بھر کر رہ گئی تھی اُس نے میڈ کو پہلے گارڈن سے فریش
فلاورز توڑ کر لانے کا کہا اوَر پھر اس نے وہ سارے پھول روم میں
ڈیکویٹ کروانے کے لیے یوز کیے ساری تیاریاں کرتے اُنہیں کافی
دیر ہو گئی تھی کک سے ہی ابر شم نے کیک بیک کروایا تھا ارادہ تو
تعزیز کے لئے فرسٹ ٹائم خود بیک کرنے کا تھا لیکن گرینی نے
صاف صاف منع کر دیا تھا وہ اتنا سا منہ لے کر بیٹھ گئی تھی ۔

میڈ کو بھیج کر اس نے شاور لے کر چینج کیا اج ضرشک کا برتھڈے تھا اس کا بہت دل کر رہا تھا حویلی جانے کا۔

لیکن وہ تعزیز سے کہہ نہیں سکی تھی آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے آپنے بال ڈرائے کیے ابرشم اس وقت بیلو کلر کی لانگ فراک میں تھی ایسی ڈریسنگ وہ کم ہی کرتی تھی لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ تعزیز کو وہ ان کپڑوں میں زیادہ اچھی لگتی تھی سو اس نے یہی ڈریس سلکیٹ کیا تھا۔

لبوں پر ہلکی سی لیپ سٹک لگائے آنکھوں میں کاجل وہ فل تیار تھء رپورٹس بھی اسے مل گئی تھی جو پوزٹیو ہی تھی وہ بہت خوش تھی تعزیز کو یہ گڈ نیوز سنانے کے لیے۔

تعزیز جو کہ مٹینگ کی وجہ سے آج اچھا خاصا لیٹ ہو گیا تھا اس کا ارادہ ابر شم کے ساتھ حویلی جانے کا تھا اُسے ضرغام کی کام آئی تھی وہ لوگ ضرشک کا برتھڈے منا رہے تھے اوُر ارشک اسرار کر رہی تھی وہ دونوں بھی آئیں ۔

تعزیز تھکا سا کوٹ بازو میں ڈالے روم میں انٹر ہوا تھا جہاں کینڈل لائٹس کی روشنی نے اُسے آنکھوں پر ہاتھ رکھنے پر مجبور کر دیا تھا وہ آگے بڑھ ہی نہیں سکا روشنی اچانک سے انکھوں پر پڑی تھی جس کی وجہ سے وہ آنکھیں بند کر گیا تھا ۔

تعزیز۔۔۔"وہ کوٹ سائیڈ پر رکھتا کہ ابر شم کا خوشبوؤں میں مہکتا " وجود اُس کے سینے میں آ سمایا تھا وہ بلیو کلر کی فراک میں ہلکا پھلکا تیار بہت خوبصورت لگ رہی تھیں ۔

سم تھنگ سپیشل میم؟"وہ ابر شم کی اتنی تیاری کی وجہ نہیں جان "
سکا تھا اتنے فلاورز اؤر ابر شم کا ایسے تیار ہو کر اس کا استقبال کرنا
جبکہ وہ دونوں تو ایک دوسرے سے آج کل بات نہیں کر رہے
تھے ۔

یس ویری سپیشل۔۔۔"ابر شم نے نامعلوم انداز میں اپنے ہاتھ اپنے "
پیٹ پر رکھے تھے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

واٹ)کیا(؟"وہ پوچھنے لگا ابر شم نے سائیڈ پر پڑی اپنی رپورٹس اٹھا"
کر اُسے تھمائی تھیں وہ پرنگنٹ تھی تعزیز کی رپورٹس پر نظر پڑی تو
وہ حیرت سے ابر شم کو دیکھنے لگا ۔

کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟"وہ ابر شم کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے "
قریب کرتے پوچھنے لگا وہ جھکتے ہاں میں سر ہلانے لگی تھی وہ مسکرایا
تھا۔

او مائی گاڈ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے ہم پرنٹس بننے والے ہیں "
مطلب ہمارا بے بی ہو گا رائٹ۔۔۔"وہ ابر شم سے پوچھنے لگا اس کی
خوشی کا لیول ہی الگ تھا ابر شم ایک پل کے لیے تعزیز کے انداز پر
پریشان ہوئی تھی ۔

یس تعزیز تمہیں خوشی نہیں ہو۔۔۔"ہوئی کا ئی اس کے لبوں میں "
ہی دب گیا تھا کیونکہ وہ اپنی بھاری انگلی ابر شم کے لبوں پر رکھ چکا
تھا ۔

میری خوشی کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتی ہیں میم میں کتنا خوش ہوں"
یقین نہیں ہو رہا ہے ہم پرنٹس ہمارا بے بی آپ کو کب پتہ چلا مجھے
اسی وقت کیوں نہیں بتایا آپ نے ہاسپٹل گئی تھیں کیا یا پھر ڈاکٹر
کو گھر بلایا آپ نے۔۔۔"وہ کیا بول رہا تھا کیا پوچھ رہا تھا اسے خود
احساس نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ خوش تھا یہ اس کے چہرے سے
صاف واضح ہو رہا تھا۔۔۔

مُجھے کافی دنوں سے ایسے ویکنس فیل ہو رہی تھی جس دن "
تمہارے پیچھے فارم ہاؤس گئی تھی اُس دن سے ہی بلکہ یوں کہوں کہ
مجھے تقریباً ایک دو ہفتوں سے ایسا فیل ہو رہا تھا لیکن میں نے کسی
سے شئیر نہیں کیا لیکن آج گرینی کو نجانے کیسے پتہ چل گیا وہ
زبردستی کہنے لگی کہ چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں میں نے انکار کیا تو

اُنہوں نے ڈآکٹر کو گھر ہی بلا لیا اس نے چیک اپ کیا تو رپورٹس پوزیٹو تھیں تمہیں اس لئے نہیں بتایا کہ میں کچھ سپیشل کرنا چاہتی تھی۔۔۔"وہ تعزیز کی شرٹ پر انگلیاں پھیرتے اسے بتا رہی تھی ۔

"مُجھے بہُت خوشی ہو رہی ہیں ابر شم بتا نہیں سکتا شروع سے اکیلا رہا ہوں اب ہمارا بچہ ہو گا ہماری فیملی کمپلیٹ ہو گی۔۔۔"وہ ابر شم کے ماتھے پر لب رکھتت لیے فراط جذبات کے عالم میں بولا تھا ۔

ابر شم مسکرائی تھی ۔

"میں بھی سنگل تھی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ کوئی بھائی یا بہن ہوتا کلاس میں اکثر لڑکیوں کو اپنے بھائیوں کا زکر کرتے دیکھ کر میرا دل بھی کرتا تھا کہ میرا بھی بھائی ہو یا کوئی ایسا جو ہر وقت

میرے ساتھ رہے اب ہمارا بے بی ہو گا جو ہمارے پاس رہے گا جیسے ضرشک کتنا کیوٹ بے بی ہے وہ۔۔۔"ابر شم تعزیز کی بیرڈ سہلاتے بولی تھی ۔

ضرشک کا برتھڈے ہے آج۔۔۔"تعزیز کو اچانک سے خیال آیا " ورنہ اپنی خوشی میں وہ ضرغام کی کال تو بھول ہی گیا تھا اب یاد آیا ضرغام نے انہیں پارٹی میں انوایٹ کیا تھا۔

ہاں آج پارٹی ہے وہاں حویلی میں میری ارواح سے بات ہوئی تھی " صبح۔۔۔"ابر شم اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے بولی تھی ۔

ویسے آپ جس طرح تیار ہو کر میرا انتظار کر رہی تھیں میرا " بالکل بھی دل نہیں کر رہا ہے کہیں بھی جانے کا دل کر رہا ہے آپ

کو خود میں قید کر لوں لیکن ضرشک کا بر تھڈے بھی مس نہیں کر سکتے ہیں اکلوتا ماموں ہوں میں ضرشک کا نہیں جائیں گے تو ارشک کو برا لگے گا۔۔۔"وہ اپنا ماتھا انگلیوں سے سہلاتے بولا تھا۔

"مُجھے لگتا ہے تعزیز ہمیں جانا چاہیے ارشک کے لئے وہ ہمارا انتظارِ کرے گی ویسے بھی ابھی تو شام کے چھ بجے ہیں ہم دس بجے تک پہنچ جائیں گے۔۔۔"ابر شم کا دل چاہا وہاں جانے کے لیے ۔۔

"ہاں نکلتے ہیں میں فریش ہو جاؤں۔۔۔"وہ ابر شم کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

وہ اس کی مونچھوں کے لمس پر کسمکا کر رہ گئی تھی تعزیز اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں پیوست کیے اُس کے لبوں کی نازکی آہستگی سے چرا رہا تھا۔

ابرشم نے بے ساختہ تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈالی تھیں وہ ابرشم کے لبوں پر لگی لپسٹک چراتے کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا۔

ابرشم کے بلش کرتے چہرے پر ایک نظر ڈالتے وہ باتھ روم چلا گیا واپس آیا تو تیار تھا ابرشم کا ہاتھ تھامے اُسے لے کر نیچے آیا گرینی ہال میں بیٹھی ہوئی تھیں اُنہیں تیار دیکھتے وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھیں۔۔۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو تم دونوں بیٹا۔۔۔؟؟"وہ ان کی طرف دیکھتے "
پوچھنے لگی تعزیز اور ابر شم نے انہیں دیکھا۔

گرینی وہ آج ارشک کے بیٹے کی برتھڈے ہے ہم لوگ گاؤں جا "
رہے ہیں ضرغام بھائی نے انوایٹ کیا ہے ہمیں۔۔۔"تعزیز سے پہلے
ابر شم نے جواب دیا تھا۔

اچھا بیٹا آرام سے جانا اوٗر اپنا خیال رکھنا پتہ ہے ناں اپنی کنڈیشن "
کا تم بہت لاپرواہی برتتی ہو خوٗد کے ساتھ۔۔۔"وہ اُسے اپنے گلے
لگاتے بولی تھیں تعزیز مسکرایا تھا جبکہ ابر شم بلش کرنے لگی تھی۔

گرینی آپ فکر مت کریں ان کا خیال میں خود رکھوں گا اوٗر آپ "
اپنا خیال رکھیئے گا ہم لوگ نکلتے ہیں لیٹ ہو گئی ہے پہلے ہی

بہت۔۔۔"وہ ان کی طرف دیکھتے بولا تو انہوں نے چونک کر اُسے دیکھا تھا یعنی ابر شم اسے سب بتا چکی تھی پہلے تو وہ جھجھک رہی تھیں تعزیز کے سامنے بات کرنے سے لیکن اب وہ کھل کر بات کر سکتی تھیں ۔

بیٹا تم ہی اس کا خیال رکھنا یہ نہیں رکھتے ہے اوَر بہت بہت " مبارک ہو بیٹا اللہ تعالیٰ خیر سے یہ وقت لے کر آئے۔۔"وہ اُن دونوں کو دیکھتے بولی تو وہ مسکرائے تھے ۔

خیر مبارک گرینی آپ کو بھی بہت مبارک ہو آئیں چلتے ہیں " ہم۔۔۔"وہ ابر شم کا ہاتھ تھامے نرمی سے اُسے اپنے ساتھ لگائے باہر کار پورچ آیا اوَر اسے خوَد ڈور اوپن کرتے سیٹ پر بیٹھایا تھا۔

ابر شم تو اس سپیشل ملنے والے پروٹوکول کو ہضم نہیں کر پا رہی تھی وہ کیا بے بی کی وجہ سے یہ سب کر رہا تھا جو بھی تھا ابر شم کو یہ سب بہت اچھا لگا تھا۔

تعزیز ڈرائیو کرتے بھی مسلسل ابر شم کو دیکھ رہا تھا جو اپنے ہاتھوں کو دیکھے جا رہی تھی نجانے کن سوچوں میں گم تھیں وہ۔

"کچھ بولیں ایسے خاموش کیوں ہو گئی ہیں آپ؟"تعزیز کو گاڑی میں دو نفوس کے ہوتے بھی یہ خاموشی کھٹک رہی تھی۔

"تم کچھ بولو تعزیز میں کیا بات کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے مُجھے۔۔"وہ کنفیوژ سی بولی تھی۔

کچھ بھی بولیں جو آپ کے دل میں ہے اچھا یہ بتائیں جس دن "
میں فرسٹ ٹائم آفس آیا تھا اور آپ نے میرا انٹرویو لیا تھا کیسا
محسوس ہوا تھا پہلی بار مجھ سے مل کر ہرٹ بیٹ تیز ہوئی تھی ناں
تب"!!وہ اُس کو چھڑ رہا تھا۔

ہرٹ بیٹ کیوں تیز ہونی تھی بھلا؟"!وہ اُسے گھور سکی تھی صرف "
وہ منظر بے ساختہ آنکھوں کے آگے آیا جب وہ اس کی چیئر پر جھکا
تھا دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائی تھیں ۔

اتنے ہینڈسم بندے کو دیکھا تھا آپ نے!؛"وہ خوُد ہی خوُد کو "
ہینڈسم کہہ رہا تھا ابرشم نے قہقہہ لگایا۔

بڑی خوش فہمی ہے خوُد کے بارے میں مسٹر تعزیز خان آپ کو "
کہ آپ بہت ہینڈسم ہیں۔۔۔"وہ تعزیز کی طرف جھکی تھی۔

ہاں بہت۔۔۔"تعزیز نے فخریہ انداز میں اپنی شرٹ کا کالر جھٹکا وہ "
مسکرائی تھی اوُر یوں باتوں میں مصروف ان لوگوں نے چار گھنٹوں
کا سفر تقریبا تین گھنٹوں میں طے کر لیا تھا اس وقت وہ لوگ گاؤں
کی حدود میں داخل ہو گئے تھے۔

.....

ضرغام خان کا بازو کچھ ٹھیک تھا رات سے ارشک کے پلائے دودھ
کا اثر تھا یا کچھ بھی لیکن اسے درد نہیں ہو رہا تھا وہ صبح سے
ضرشک کو گود میں اٹھائے اپنے بیٹے کے ساتھ وقت گزار رہا تھا

آج تو سبھی حویلی میں ہی موجود تھے کوئی کام پر نہیں گیا تھا زرانیل نے بھی تھانے جانے کے بجائے آج گھر پر رہنے کو ترجیح دی تھی ارواح کے دن نزدیک تھے وہ پوری کوشش کرتا تھا کہ اپنا زیادہ سے زیادہ وہ وقت وہ اسے دے سکے ۔

وہ سبھی لوگ صبحِ سے رات کے لیے تیاریاں کروا رہے تھے ارشک تو صبح سے بوکھلائی ہوئی تھی کیونکہ صبحِ سے ضرشک ضرغام کے ساتھ تھا وہ ایک بار بھی رویا نہیں تھا ۔

ارشک اس وقت سمپل سی فراک میں تھی آرمینا نے اُسے کافی بار کہا تھا کہ تم چینج کر لو لیکن ارشک نے سہولت سے انکار کر دیا تھا۔

وہ اس وقت سب کے ساتھ موجود تو تھی لیکن ایک طرف بیٹھی تھی اور اب کہیں جا کر ہی سہی لیکن ضرشک کی نظر اپنی مما پر پر گئی تھی وہ ہمک ہمک کر اپنی مما کی طرف جانے لگا ضرغام کی نظر بے ساختہ ارشک کی طرف گئی تھی ۔

ضرغام نے خود ہی ضرشک کو ارشک کی گود میں دے دیا تھا کیک آرمینا نے بیک کیا تھا اوٗر ڈنر میں بھی ملازمہ کے ساتھ مل کر اس نے کافی کچھ بنوایا تھا سب لوگوں کو ابر شم اور تعزیز کا ہی انتظار تھا

۔

وہ کہہ کر تو گیا تھا کہ وہ آتا رہے گا ان سے ملنے لیکن ایک ہفتے سے اوپر کا ٹائم ہو گیا تھا وہ ایک بار بھی ان سے ملنے نہیں آیا تھا

۔

شمس خان تو پریشان تھے وہ جاتے ہوئے کیسے انہیں تسلیم دے کر گیا تھا اوٗر اس کے بعد پلٹ کر دیکھا تک نہیں تھا۔

آج کل حرمین بیگم کی طعیبت بہت خراب تھی ضرغام ضرشک کو لے کر ان کے پاس گیا تھا اوٗر ارشک نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ کافی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا تھا۔

"آرمینا اداسی سے بولی تھی ؛"!مُجھے نہیں لگتا ہے کہ بھائی آئیں گے ضرغام خان بھی پریشان ہوا فون پر بات کرتے اُسے لگا تھا کہ تعزیز آئے گا وہ کہہ رہا تھا لیکن اب نو بجنے والے تھے پر تعزیز نہیں آ رہا تھا وہ سب چاہتے تھے کہ ضرشک سب کے ساتھ کیک کٹ کرے جو اس وقت اپنی مما کو اپنے انداز میں اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا لیکن ارشک اُس سے بات نہیں کر رہی تھی۔

ارشک تھی کہ وہ ضرشک کو احساس دلانا چاہا رہی تھی کہ اپنی مما کو اگنور کر کے ضرشک نے اچھا نہیں کیا ضرشک جو پہلے تو ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں م۔۔۔م۔۔۔۔ا کہہ رہا تھا ارشک کے جواب نہ دینے پر وہ اوپر ہوتے ارشک کا دوپٹہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھینچتے ارشک کے بالوں کو زور سے اپنی مٹھیوں میں بھرتے کھینچنے لگا ارشک کے لبوں سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی ۔

ضرغام کی نظر ضرشک پر پڑی تو تیزی سے آگے آتے اُس نے ضرشک کی مٹھیوں سے ارشک کے بال آزاد کرواتے ضرشک کو گھورا تھا ۔

یہ کیا بدتمیزی تھی ضرشک"!!وہ تقریباً دھاڑا تھا اُس کی تیز آواز " پر ضرشک سہم کر رونے لگا تھا آرمینا نے تیزی سے آگے بڑھتے

ضرغام کی گود سے ضرشک کو اٹھایا جو زور و قطار رو رہا تھا آنسو اس کے رخساروں کو بھگو چکے تھے۔

"کیا ہو گیا بھلا بچے نے آہستگی سے ہی تو کھینچے تھے تم میں کچھ زیادہ ہی نازک مزاجی آ گئی ہے اب لگتا ہے بھول گئی ہو تم سب کچھ اپنے بارے میں۔۔۔"شرمین بیگم عادت سے مجبور خاموش نہیں رہ سکی تھیں ارشک نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکی روکی تھی

۔

ضرغام خان نے اپنی سرد نظروں سے شرمین بیگم کو گھورا جس پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی تھیں ۔

ضرغام کے غصے سے بھلا کون واقف نہیں تھا اب اُنہیں احساس ہوا تھا کہ وہ غلط وقت پر بولی تھی مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔

ارشک میری بیوی ہے اس کی پہچان اب یہی ہے اور آپ ہوتی " کون ہیں میری بیوی سے اس لہجے میں بات کرنے والی یہ ہمارا پرسنلٹی معاملہ ہے ہم لوگ خود ہی حل کر لیں گے آپ کو درمیان میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی آپ۔۔۔"وہ حلق کے بل چلایا تو شرمین بیگم آپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے آنکھوں میں نظر نہ آنے والے آنسو صاف کرنے لگی تھیں اُنہیں اس پل پر اپنی بلا ضرورت بولنے والی عادت پر شدید غصہ آیا تھا۔۔۔۔

شرمین تم زرا اپنی زبان کو قابو میں رکھا کرو ہر کسی کے معاملات " میں بولنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اوُر جہاں تک بات کی جائے ضرغام کے عمل کی تو اس نے بالکل درست کیا بچوں کو بچپن میں ہی صحیح غلط سیکھایا جاتا ہے ضرشک نے جو حرکت کی وہ غلط تھی وہ باپ ہے ضرشک کا اسے ٹوک سکتا ہے۔۔۔"بی بی جان شرمین بیگم کو واضح لفظوں میں بتا گئی تھیں کہ وہ دوسروں کے معاملات سے دور رہیں ۔

الیمشہ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں بی بی جان اس کی ماں کی سب کے سامنے بیزتی کر رہی تھیں یہ بات الیمشہ سے برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ کچھ بولتی کہ شرمین بیگم نے اُسے اشارے سے خاموش کروا دیا تھا الیمشہ نے ایک نظر ارواح اوٗر زرانیل پر ڈالی تھی جو خاموشی سے بیٹھے تھے جب شمس خان یا پھر بی بی جان بات کر رہے ہوتے تھے تو درمیان میں کوئی نہیں بولتا تھا۔

الیمشہ کے لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا اگر وہ زرانیل کی بیوی ہوتی تو اسے اور اس کی ماں کو بہت عزت ملتی الیمشہ نے ایک نفرت بھری نگاہ زرانیل کے قریب بیٹھی ارواح پر ڈالی جس کے ڈرالیعی کے دن بالکل قریب تھے براؤن کلر کی شال میں اس نے اپنے بھرے بھرے وجود کو چھپایا تھا زرانیل اسے وقتے وقتے سے کچھ نہ کچھ کھانے کو دے رہا تھا۔

بی بی جان کی بات شرمین بیگم کے بھی دل پر لگی تھی وہ بڑی تھیں بی بی جان اس بات کا لحاظ تو کم سے کم کر ہی سکتی تھیں سب کے سامنے یوں بیزتی کر دی انہوں نے ان کی اب ارشک ان کی نظروں میں آ چکی تھی اس کے بچے کی وجہ سے سب کے سامنے بی بی جان نے شرمین بیگم کی بیزتی کی تھی وہ یہ بات ایسے نہیں جانے دینے والی تھیں ۔

" تم دیکھتی جاؤ ارشک میں کیا کرتی ہوں تمہاری ماں کے ساتھ کی بد زات دو ٹکے کی لڑکی تمہاری اوقات تمہیں اچھے سے بتاؤں گی میں۔۔۔"وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی ۔

ارشک ابھی تک بے یقین تھی یوں بی بی جان اس کی سائیڈ لیں گی اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا شرمین بیگم کی سرخی غصے بھری نظریں وہ خود پر محسوس کر رہی تھی ۔

ضرشک مسلسل رو رہا تھا شاید اس سے یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی کہ اس کے بابا نے اس پر شاوٹ کیا ہے وہ آرمینا کی گود میں بھی تڑپ رہا تھا ضرغام خان پہلے تو غصے میں اسے ڈانٹ گیا تھا لیکن اب اسے ایسے روتے دیکھ کر اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا آگے بڑھتے اُسے اپنی گود میں لینے کی کوشش کی لیکن ضرشک اسے خود سے دور کرنے لگا یعنی وہ پکا پکا ناراض ہو گیا تھا ۔

ارشک خوُد کو کمپوز کرتے اٹھتے ضرشک کو اپنی گود میں اٹھاتے اس کے سر کو نرمی سے چوم چکی تھی وہ اپنی مما کے پاس آتے رونا تو بھول چکا تھا لیکن سوں سوں ابھی تک جاری تھی ۔

"ارشک اُسے کندھے سے لگاتے اس کی پیٹھ سہلانے ۔۔۔میرا بچہ لگی تھی نو بج چکے تھے اب تو سب نے امید ہی چھوڑ دی تھی کہ تعزیز آئے گا ضرغام بھی اداس ہوا تھا اُس نے سپشل کال کی تھی تعزیز کو اس امید پر کہ وہ آئے گا لیکن وہ نہیں آیا ۔

وہ اسی سوچ میں تھا جب تعزیز اور ابر شم ہال کے مین ڈور سے اندر آئے تھے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا پیک ہوا گفٹ تھا ۔

اسلام و علیکم دادا جان۔۔۔"تعزیز نے سب سے پہلے شمس خان کو "
سلام کیا تھا ابر شم بی بی جان سے ملتے باقی سب سے ملنے لگی تھی
جب کہ تعزیز نے ارشک کی گود سے ضرشک کو اُٹھایا تھا جو کہ
اپنے ماموں سے ملتا کھل کھلایا تھا۔

ماموں کی جان۔۔۔"تعزیز نے اس کو اوپر اچھالتے کیچ کیا تو "
ضرشک کے ننھے ننھے قہقہے ہال میں گونجے تھے جب کہ اس کے
ماموں کہنے پر سب کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ تھم گئی تھی۔

سوائے ارشک کے کیونکہ تعزیز اس کا بھائی تھا اس حوالے ضرشک
کا ماموں تھا۔

تعزیز تم اس کے ماموں نہیں تایا ہو۔۔۔"ضرغام نے اس کی "
معلومات میں اضافہ کیا جیسے تعزیز نے پلٹ کر سب کے چہروں کی
طرف دیکھا تھا۔

چاچو تو ضرشک کے پاس پہلے سے بہت سارے ہیں میں تو اس کا "
ماموں ہو ارشک کا بھائی۔۔۔"وہ ضرغام کی باتوں کا اثر لیے بغیر
کندھے اچکاتے بولا تھا۔

میرے خیال میں ہمیں کیک کٹ کرتے ڈنر کرنا چاہیے کافی لیٹ "
ہو چکی ہے بھائی ہم کب سے انتظار کر رہے تھے آپ کا اور آپ
کتنے دنوں بعد آئے حالانکہ آپ نے بولا تھا اب آپ ہم سے ہر
ویکینڈ پر ملیں گے۔۔۔"آرمینا تعزیز کو دیکھتے شکوہ کرتے بولی
تھی۔

سب اس کے شکوے پر تعزیز کو دیکھنے لگے خاص طور پر بی بی جان اوَر شمس خان تعزیز اس وقت ضرشک کو گود میں اٹھائے شمس خان کے ساتھ بیٹھا تھا جب کہ ابر شم ارشک کے ساتھ بیٹھی تھی۔

گڑیا کام اتنا زیادہ تھا کہ آنے کا وقت نہیں مل سکا آج بھی بہت " مشکل سے وقت نکالا ہم نے لیکن نیکسٹ میں کوشش کروں گا جلدی چکر لگاؤں۔۔۔"وہ مسکراتے بولا پھر سب نے ضرشک کے ساتھ کیک کاٹتے اسے دوبارہ سے گفٹ دیا تھا۔

ارشک ایک طرف کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی آنکھ سے ایک اشک ٹوٹ کر رخساروں پر بہا تھا زندگی میں جو کچھ سہا تھا جو کچھ برداشت کیا تھا اس کے بعد لگا نہیں تھا کہ زندگی میں اتنی خوشیاں آئیں گی اب تو بابا بھی پاس تھے جب چاہتی اُن سے مل سکتی تھی

وہ اپنی شال درست کرتے آرمینا کی گود سے ضرشک کو اپنی گود میں لے چکی تھی۔۔

سب لوگ اب ڈائینگ ہال میں ڈنر کر رہے تھے حویلی والوں نے بہت سے غم سہے تھے بہت کچھ دیکھا تھا لیکن اب حالات کافی اچھے ہو گئے تھے ۔

بڑی بی بی وہ حرمین بیگم وہ اُنہیں پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے وہ بے " جان ہو گئی ہیں حرکت نہیں کر رہی ہیں کوئی میں ابھی گئی اُن کے کمرے میں۔۔۔"ملازمہ بوکھلائی سی ہال میں آتے بولی تھی ۔

ضرغام خان تیزی سے اٹھتے حرمین بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا تھا وہ سب کے ساتھ مصروف ہو کر حرمین بیگم کو تو بھول ہی گیا

تھا ضرغام کے پیچھے سب لوگ ہی حرمین بیگم کے کمرے کی طرف بڑھے تھے۔

لیکن ان کی روح تب تک پرواز کر چکی تھی آرمینا تو ذور و قطار رونے لگی تھی بھلے ماں سے خفا تھی جو کچھ اُنہوں نے ماضی میں کیا اس وجہ سے لیکن وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ وہ اتنی جلدی اُنہیں چھوڑ کر چلی جائیں ۔

شرمین بیگم تو بہن کی اس موت پر سینہ پیٹنے لگی تھیں اوٗر فرحین بیگم کا حال بھی ان سے مختلف نہیں تھا مرتضیٰ خان کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے اُنہوں نے ہمیشہ حرمین کو بڑی بہن کا مان دیا تھا وہ الگ بات تھی اس بڑی بہن نے ہی ان کے بھائی کا قتل کر دیا تھا ۔

مرتضی خان کی اچانک سے نظر فرحین بیگم پر پڑی تھی کتنے دنوں بعد دیکھا تھا اُنہوں نے اُنہیں وہ پہلے والی فرحین نہیں تھی یہ تو اجڑی ہوئی کوئی اور عورت ہی تھی لیکن پھر جب یاد آیا کہ وہ بھی کہیں نہ کہیں اپنی بہن کے ہر کام میں اس کے ساتھ تھیں تو اُنہوں نے نفرت سے چہرہ پھیرا تھا۔

فرحین بیگم نے ہچکی لی تھی کتنے عرصے سے برداشت کر رہی تھیں وہ شوہر کی بے اعتنائی۔

کاش کہ حرمین کی جگہ ان کی سانسیں بند ہو جاتی اس لمحے اُنہوں نے یل دعا شدت سے کی تھی حویلی میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی حرمین بیگم کی تدفین صبحِ فجر کی اذان کے بعد کی گئی تھی تعزیز اور

ابر شم وہیں رک گئے تھے اب کم سے کم تین چار دنوں تک وہ واپس نہیں جا سکتے تھے ۔

ضرغام کی آنکھیں نم تھیں جو بھی تھا وہ ماں تھیں آرمینا کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی زرانیل اور عالمیار بھی غمگین تھے ارشک بھی اُن کے لیے آنسو بہاتے معفرت کی دعا کر رہی تھی ۔

اُس کو ضرغام کی فکر ہوئی تھی ایک پل کے لیے خود کا وہ وقت یاد آیا جب اُسے اپنی امی کی ڈیتھ کا پتہ چلا تھا بابا اور ارسام نے کتنی مشکل سے سنبھالا تھا اُسے ۔

وہ جو خواتین کے ساتھ بیٹھی تھی باہر ہال میں ہی گاؤں کی کافی ساری عورتیں آئی تھیں حرمین بیگم کی ڈیتھ کا سن کر۔

آرمینا تو اس کنڈیشن میں نہیں تھی کہ وہ کسی سے بات کر پاتی اور ارواح کو ان دونوں میں آرام کی ضرورت تھی شرمین بیگم اور الیمشہ تھیں ساٹھ ارشک بھی بی بی جان کے پاس بیٹھ گئی تھی ۔

ابرشم بھی ایک طرف بیٹھی تھی جب اُسے تعزیز نے بلایا تھا ان کو آج جہاں دوسرا دن تھا لیکن ابرشم اپنا خیال نہیں رکھ رہی تھی ۔

تعزیز کو اس کی فکر تھی اس کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ وہ خود سے لاپرواہی برتے ۔

.....

ابرشم اپنی شال سنبھالتی روم میں آئی تو تعزیز بے چینی سے اُس کے انتظار میں تھا وہ رو رہی تھی نجانے کیوں حرمین بیگم کی ڈیتھ

پر اس کے آنسو خود ہی خوُد بہہ رہے تھے تعزیز اسے روتے دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا تیزی سے اُسے اپنے سینے میں بھینچتے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے وہ جس کنڈیشن میں تھی اس کا رونا ان کے بے بی پر برا اثر ڈال سکتا تھا وہ اس کی پیٹھ آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا۔

ابر شم رونا بند کریں آپ۔۔۔"یہ واضح وارننگ تھی کیونکہ ابر شم " اس کی بھاری انگلیوں کی سخت گرفت اپنی پشت پر محسوس کر رہی تھی۔

تعزیز۔۔۔"وہ سسکی تھی ۔"

تعزیز کی جان رونا بند نہیں کیا آپ نے تو میں اپنے انداز میں "
آپ کا رونا بند کرواؤں گا جو آپ جہاں ہرگز نہیں چاہو گی ویسے
بھی اُس عورت کے لیے آنسو بہا رہی ہیں جس نے اتنا سب کچھ
کیا"!!وہ خائف ہوا تھا ابرشم کیوں اس عورت کے لیے اپنے اتنے
قیمتی آنسو ضائع کر رہی تھی وہ آگے جھکتے ابرشم کے آنسو اپنے
لبوں سے چننے لگا تھا۔

تعزیز مجھے دکھ ہوا"وہ تعزیز کی طرف دیکھتے بولی تھی جو سخت "
نظروں سے اُسے گھور رہا تھا۔

تو دکھ ہوا تو بات ختم اتنے آنسو ضائع کیوں کر رہی ہیں آپ آج "
کے بعد یہ آنسو ایسے لوگوں پر ضائع نہیں کریں گی آپ

سمجھی۔۔۔"وہ اس کے لبوں پر آپنے لب رکھتے اس کی نازکی اپنے لبوں سے چننے لگا تھا۔

ابرشم نے بے ساختہ تعزیز کی شرٹ کو تھاما تھا وہ یوں بے قراری دکھا رہا تھا جیسے یہ لمس اسے نجانے کتنے عرصے بعد ملا ہو۔

وہ ابرشم کے نچلے لب کو اپنے لبوں کے درمیان میں لیتے اُس کو زور سے چوسنے لگا ابرشم تعزیز کی شدت پر ایک پل کے لیے کپکپا گئی تھی وہ کتنی بے قراری دکھا رہا تھا۔

ابرشم کی سانس پھولنے لگی تھی تعزیز کی شرٹ کے کالر کو تھامنا چاہا تو اس نے شدت میں مذید تیزی لائی تھی اُسے خود میں بھینچتے وہ شدت سے اس کے لبوں سے لپٹا ہوا تھا ابرشم کے لئے اب سانس

لینا مشکل ہوا تو اُس نے تعزیز کے سینے پر دباؤ ڈالا تھا تب کہیں جا کر وہ ہوش میں آتے ابر شم کے لبوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا۔

وہ گہرا سانس لیتے بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی تعزیز نے اپنے بھیگے لب صاف کرتے اُسے دیکھا جو اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اُس کو گھور رہی تھی۔

رات ابر شم اور ارشم آرمینا کے پاس رک گئی تھیں سو وہ کمرے میں نہیں آ سکی تھی اور یقینا اس بات کا غصہ آیا ہوا تھا تعزیز کو ابر شم پر۔

یہ کیا تھا تم میری کنڈیشن جانتے ہو پھر بھی اتنی ڈیپ کس کی " مجھے بے بی کے لیے صحیح نہیں ہے اتنی دیر میری سانس کا رکے رہنا۔۔۔"ابر شم اپنے لبوں کو سہلاتے بولی تھی ۔

رات روم میں نہیں آئی تھیں آپ جانتی ہیں بے بی پر اس کا بھی " برا اثر پڑ سکتا ہے۔۔۔"وہ ابر شم کے قریب بیٹھتے اس کی شال اتار کر سائیڈ پر رکھ چکا تھا وہ اس وقت یاف وائٹ فراک میں تھی ۔

اس کا برا اثر کیسے پڑ سکتا ہے بے بی پر۔۔"!ابر شم سمجھ نہیں سکی " تھی بھلا وہ روم میں نہیں آئے گی تو بے بی ہو کونسا برا اثر پڑے گا ۔

میرے بےبی کو اپنے پاپا کے پیار کی ضرورت ہوتی ہے جو رات "
آپ نے مجھے کرنے نہیں دیا تھا اوَر ہاں آج شام کو ہم واپس جا
رہے ہیں مذید نہیں رک سکتے ہیں جہاں بہت رہ لیا۔۔۔"تعزیز نے
اُس کے کندن نشب و فراز پر ایک نظر ڈالتے اُس کو شام کے پلان
. سے آگاہ کیا تھا وہ حیرتِ سے تعزیز کو دیکھنے لگی

"اتنی جلدی ابھی تو سب لوگ۔۔۔"

سب لوگ کس طرح اس سچویشن سے کیسے نکلیں گے یہ آپ کا "
مسلہ نہیں ہے ہم وآپس جا رہے ہیں آج شام چار بجے نکلیں گے یہ
یاد رکھئیے گا آپ اور ہاں فریش ہو جائیں میں نے کھانا منگوایا ہے وہ
کھانا ہے آپ کو تو اپنی صحت کی فکر ہی نہیں ہے۔۔۔"وہ تند و تیز
آواز میں بولا تھا ابرشم یوں سب کی فکر میں گھلتے بے بی سے

لاپرواہی برت رہی تھی یہ بات تعزیز کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

" نہیں ایسا نہیں ہے تعزیز بس میرا دل نہیں چاہا رہا ہے کچھ بھی کھانے کا آرمینا کے لئے بہت برا فیل ہوا بچاری کتنی دکھی تھی جب میرے موم ڈیڈ کی ڈیتھ ہوئی تھی تب میں کئی دنوں تک بے ہوش رہی تھی۔۔"وہ اس کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی آنکھیں بھیگ گئی تھیں وہ منظر یاد کرتے۔

۔

" بہت مشکل ہوتا ہے اپنے اپنوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے خود سے دور ہوتے دیکھنا انسان برداشت نہیں کر پاتا لیکن یہی قدرت کا

قانون ہے۔۔۔"وہ ابر شم کی پیٹھ سہلانے لگا اپنی مما)منہا(کی یاد آئی تو آنکھیں بھیگ گئی تھیں ۔

جب تمہاری مما کی ڈیتھ ہوئی تھی تب تم بھی ایسے ہی اکیلے ہو " گئے تھے ناں لیکن تمھارے پاس ڈیڈ تھے میرے تو موم ڈیڈ دونوں ہی چلے گئے تھے۔۔۔"وہ اپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتے نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

بابا کے ساتھ بہت غلط کیا میں نے صرف حرمین بیگم کی وجہ سے " مجھے اندر سے اتنا دکھ ہے کہ آپ کو بتا نہیں سکتا ہوں کاش میں اس وقت بابا کے ساتھ کھڑا ہوتا۔۔"وہ اپنی نم آنکھیں صاف کرتے بولا تھا ابر شم نے بھیگی نظریں اٹھاتے اسے دیکھا ۔

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو ہم سوچ رہے ہوتے ہیں ویسا نہیں "
ہوتا ہے لیکن تعزیز تُمہاری غلطی نہیں تھی تم نے جو دیکھا سنا اس
پر ہی یقین کر لیا اصل مجرم تو حرمین آنٹی ہی تھی پر اُن کو اب کیا
کوسنا اب تو وہ اس دنیا سے بھی چلی گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ جانے
والوں کو اچھے لفظوں میں یاد رکھنا چاہیے۔۔۔"وہ تعزیز کی تکلیف
محسوس کر سکتی تھی۔

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں "
کریں گے ہم ابھی بس اپنے بے بی کو یاد رکھیں گے۔۔۔"وہ اُس کو
پیچھے بیڈ پر لٹائے خود اس کے اوپر آیا تھا۔

نرمی سے ابرشم کے پیٹ پر ہاتھ رکھا ابرشم خود میں سمٹی تھی وہ
ابرشم کی فراک اوپر کرتے نرمی اس کے پیٹ پر اپنے عنابی

ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا وہ ایک پل کے لیے تعزیز کے پر حدت لمس پر بوکھلا گئی تھی وہ جا با جا اپنے سلگتے لبوں کا لمس بکھرتے اب اوپر ابر شم کی دھڑکنوں کے بیچ و بیچ لب رکھتے اُس کو اپنی شدتوں سے جامنی کر رہا تھا۔

تعزیز۔۔۔"وہ بوکھلاتی اسے کو پکار گئی تھی جس کے بھاری ہاتھوں " کی انگلیاں ابر شم کو اس وقت اپنی گہرائیوں پر محسوس ہو رہی تھی وہ انر میں ہاتھ ڈالتے ابر شم کی گہرائیوں کا چھوتے اس پل اُس کو کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔

تعزیز کی جان بس کچھ دیر۔۔۔میری بے چینی خوٗد میں سمٹ لیں " اس پل آپ کے تعزیز کو آپ کی ضرورت ہے رات کیسے گزری میری آپ اندازہ نہیں لگا سکتی ہیں بہت یاد کیا آپ کو کاش رات کو

آپ میرے پاس ہوتی آپ کے کندھے کی ضرورت تھی
مجھے۔۔۔"وہ اس کی گہرائیوں پر اپنا لمس چھوڑتے بھیگے لہجے میں بولا
تو ابرشم نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

"ائی ایم سوری تعزیز میں بس آرمینا کی وجہ سے رک گئی مُجھے اندازہ
نہیں تھا تمہیں میری ضرورت ہو گی۔۔۔"وہ تعزیز کے بالوں میں
انگلیاں پھیرتے اسے ریلکس کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بہت زیادہ ضرورت تھی آپ کی سب سے زیادہ آپ اپنے پاس
چاہیے تھیں مُجھے سانسوں کے قریب آپ کو نہیں پتہ رات کیا
حالت تھی میری۔۔۔۔"وہ اُس کو کھینچ کر آپنے اوپر شفٹ کرتے
خود بیڈ پر گرا تھا اب پوزیشن یہ تھی کہ ابرشم اس کے سینے پر تھی
اوُر اس پر جھکے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

آگے ہوتے وہ تعزیز کی گہری کالی آنکھوں پر اپنا نرم و ملائم لبوں کا لمس چھوڑتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا چکی تھی ۔

سوری۔۔۔"وہ سچ میں شرمندہ ہوئی تھی اس پل تعزیز کو تو وہ " رات کو بھول ہی گئی تھی آرمینا کے پاس پہلے ارشک موجود تھی لیکن پھر ضرشک کی نیند کا خیال کرتے ابرشم نے ارشک کو اس کے روم میں بھیج دیا تھا خوُد وہ آرمینا کے پاس رک گئی تھی اگر اسے زرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ تعزیز ایسے اس کی کمی فیل کر ہو رہا گا تو وہ اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔

نہیں آپ سوری نہیں بولیں آپ بس مُجھے پیار کریں۔۔"ابرشم کا " لمس تعزیز کو سکون دے رہا تھا اس کے نرم و ملائم لب اپنی

آنکھوں پر محسوس کرتے اُسے بہت اچّھا فیل ہوا تھا تبھی وہ ابر شم کا ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرتے آنکھیں موند گیا تھا۔

ابر شم کافی دیر تک تعزیز کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے اس کے بالوں کو سہلاتی رہی تھی پھر وہ کچھ سوچتے تعزیز کی بیرڈ پر لب رکھ گئی تھی وہ بند آنکھوں سے ہی مسکرایا تھا جانتا تھا کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی تھی ابر شم کے لبوں کو اب وہ اپنی ناک کی ٹپ پر محسوس کر رہا تھا وہ ہولے ہولے اپنے نازک لبوں کا لمس تعزیز کے چہرے پر بکھرتے اب تعزیز کے عنابی ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی

۔

کر دیں آپ کے ہی ہیں۔۔۔"وہ ابر شم کے آنکھ میں سرگوشی "
کرتا اس کی پیش قدمی کا منتظر تھا وہ چاھتا تھا آج رومانس ابر شم کی
طرف سے ہو۔

وہ کچھ پل تو سوچتی رہی پھر اس نے آپنے ہونٹ تعزیز کے عنابی
ہونٹوں میں پیوست کرتے اس کی سانسوں جو شدت سے چرایا تھا
وہ مسکراتے اپنی وایفی کا لمس محسوس کر رہا تھا ابر شم کے ہونٹوں کو
اس نے یکدم سے شدت سے آپنے ہونٹوں میں جکڑتے اس کی
سانسوں کو اپنی سانسوں سے الجھایا تھا۔

،محبت کا یہ بندھن

دلوں کا ہے ملن

،کہ میاں بیوی کا رشتہ

خدا کی عطا کا چلن

،تمہارے سنگ ہر پل

یہ دنیا حسین ہے

،تمہارے لبوں کی مسکان

میری زندگی کی زین ہے

،تمہاری باتوں میں ہے

وہ سچائی کا نور

،تمہاری آغوش میں

دل کو ملے سکون ضرور

،جو تم ساتھ ہو

تو ہر غم ہے دور کہیں

،تمہارے بغیر یہ دنیا

سنسان اور بنجر زمیں

،تم ہو میری دعاؤں کا حاصل

میرے خوابوں کا رنگ

،تمہارے سنگ جینا

محبت کی ہے نئی امنگ

،یہ رشتہ ہے جنت کا

جس میں ہے سچائی

،تمہارے ساتھ

میری ہر دعا ہوئی برکت کی چھائی

،محبت میں وفا ہے

یہ وعدہ ہم دونوں کا

میاں بیوی کا ساتھ، سدا رہے گا یوں ہی بنا

،چاہتوں کے اس سفر میں

ہاتھ پکڑ کے چلیں

،محبت کے ہر لمحے کو

ہمیشہ دل میں بسائیں

،جو تم ساتھ ہو

تو زندگی کا ہر خواب پورا ہے

،یہ رشتہ ہمارا

خدا کی رحمت سے بھرپور ہے۔

وہ اس کے قریب ہوتے اس کے عمل میں اس کا ساتھ دے رہی تھی لمحے سرک رہے تھے وہ دونوں مدہوشی سے ایک دوسرے کی

سانسوں سے لپٹے ہوئے تھا ابر شم اگر پیچھے ہونے کی کوشش کرتی تو بھی تعزیز نے اپنی من مانی کرتے ہی اس کے لبوں کو آزاد کرنا تھا سو اس نے کوشش نہیں کی اس کو خود سے دور کرنے کی وہ اپنی طلب پوری کرتے اُس کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تھا۔

آج رومانس آپ کریں گی۔۔۔؛؛"وہ مسکراتے بولا ۔"

ٹھیک ہے میں ہی کروں گی۔۔۔؛؛"وہ اتنی آسانی سے اُس کی بات " مان لے گی تعزیز کو ہرگز اندازہ نہیں تھا لیکن ابر شم کی باتوں پر وہ مسکرایا تھا۔

تو پھر میری شرٹ کے بٹن کھولیں۔۔؛؛"اپنی شرٹ کی طرف "
اشارہ کیا تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی ۔

میں اپنی مرضی سے کروں گی تم خاموش ہو رہو گے رائٹ؟!میرا "
رومانس میری میری۔۔۔"وہ مسکراتے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے
تعزیز کی گردن پر زور سے اپنے دانت گاڑ چکی تھی۔

یہ آپ کا رومانس کم اوٗر تشدد زیادہ لگ رہا ہے اس طرح تو آپ "
"مُجھے اوپر ہی پہنچا دیں گی صبح تک۔۔۔

تعزیز"!!وہ تقریباً چیخی تھی تعزیز کے لبوں سے یہ لفظ سنتے ایک "
پل کے لئے دل کی دھڑکن ہی رک گئی تھی تعزیز کو جب خود
احساس ہوا کہ وہ کیا بول گیا ہے تو وہ بس گہری سانس بھر سکا تھا۔

یار آپ کر ہی ایسے رہی تھی۔۔۔"وہ ابر شم کا خراب موڈ دیکھتے "
خوُد کو کوسنے لگا کیا ضرورت تھی اُس سے ایسی بات کرنے کی وہ
ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ری ایکٹ کرتی تھی۔

آج کے بعد ایسی بات مزاق میں بھی مت کرنا تعزیز میری سانس "
رک جائے گی تمہیں کچھ ہوا تو۔۔۔"وہ اس کے سینے سے لگی
ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔

یار جسٹ بات کی میں نے اس میں اتنا آوور ریکٹ کرنے کی "
ضرورت نہیں ہے ابر شم سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوُا ہے
مجھے۔۔۔"تعزیز نے اس کو خود میں بھینچتے اس کے بالوں کو چوما تھا

۔

میری عمر بھی لگ جائے تمہیں۔۔۔"وہ اس کے ماتھے پر لب رکھ "
.گئی تھی

اور میری دعا ہے کہ آپ آخری سانس تک میرے ساتھ رہیں "
ہم دونوں بڑھاپے میں بھی ایک دوسرے کے ایسے ہی قریب
رہیں۔۔۔"وہ ابر شم کی ناک سے ناک سہلاتے گھمبیر لہجے میں بولا تو
ابر شم مسکرائی تھی۔

ویسے آپ کا رومانس درمیان میں ہی کہیں لٹک گیا ہے جب کہ "
آپ کے بقول آپ کا رومانس آپ کی مرضی۔۔۔"وہ کروٹ بدلتے
اسے اپنے نیچے کر گیا تھا۔

جی جی میرا رومانس میری مرضی۔۔۔"وہ مسکراتے تعزیز کی شرٹ "
کے بٹن کھولنے لگی تھی ۔

سچ میں۔۔۔"وہ حیران ہوا تھا ابرشم اس کی شرٹ اتار کر دور "
پھینک چکی تھی تعزیز کے کسرتی وجود چوڑے سینے اور سکس پیک
ابیس سے وہ نظریں چُرا گئی تھی وہ مسکراتے اس کی حرکتیں دیکھ رہا
تھا۔

آگے۔۔۔"مسکراہٹ دباتے وہ ابرشم کو آگے کے پروسیس کے "
لئے بول رہا تھا ابرشم نے آگے جھکتے اس کے سینے پر زور سے
دانت گاڑے تھے۔

یار بس یہ ہی کر سکتی ہیں آپ!؛"وہ اس کے دانتوں کی جلن تعزیز" کو ابھی تک اپنے سینے پر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اور بھی بہت کچھ کر سکتی ہوں ڈونٹ اندر اسٹیمیٹ می۔۔۔"وہ " اس کی بیرڈ سہلاتے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تو وہ نفی میں سر ہلا گیا تھا۔

آپ اس سے آگے نہیں جا سکتی ہیں ویسے بھی ابھی تو آپ کی " انرجی کم ہے آپ کو بھوک لگ رہی ہو گی کھانا کھاتے ہیں یہ سب ہم لوگ اپنے روم میں کریں گے۔۔۔۔"ابر شم کے ماتھے کو چومتے . وہ اپنی شرٹ اٹھا چکا تھا

مانتے ہو ناں تم سے کم نہیں ہوں"!!وہ فخریہ انداز میں بولی تو "
تعزیز نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

صرف اتنے سے لگتا ہے میری شدتیں بھول چکی ہیں آپ آپ کو "
دوبارہ ایک بار تعزیز خان کی جھلک دکھانی ہو گی پھر آپ خود ہی
کہیں گی۔۔۔"وہ معنی خیز انداز میں بولتے اسے خود میں سمٹنے پر
مجبور کر رہا تھا۔

تعزیز مُجھے بھوک لگی ہے!؛"اس نے تعزیز کی باقی ساری باتوں کو "
اگنور کیا تھا اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا جہاں واقعی میں چوہوں کا راج
تھا۔۔

افف باتوں میں بھول ہی گیا میں آپ جا کر فریش ہوں میں کھانا " منگواتا ہوں پھر کھا کر سب سے ملتے نکلیں گے واپسی کے لیے۔۔۔"وہ ابر شم کو بیڈ سے نیچے کھڑا کرتا خود اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا وہ باتھ روم چلی گئی تو تعزیز نے میڈ کو آواز دی کھانے لانے کا کہا وہ کچھ ہی دیر میں کھانے کی ٹرالی آندر دے گئی تھی تعزیز نے کھانا ٹیبل پر رکھا تبھی ابر شم بھی ٹاؤل سے اپنا چہرہ پونچھتے باہر آئی تھی ۔۔

تعزیز نے اُس کو دیکھتے قدم اس کی طرف بڑھائے تھے اُس کو اپنی بانہوں میں بھرتے وہ صوفے کی طرف بڑھا تھا ابر شم اس کی گود میں تھی ۔

آج میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گا ڈئیر میم "

جی۔۔"ابر شم کی ناک سے ناک سہلاتے وہ جان بوجھ کر لفظ میم جی

بولا تھا جانتا ابر شم کو اس لفظ سے بہت چڑ تھی وہ کبھی یہ لفظ سن

ہی نہیں سکتی تھی تعزیز کے لبوں سے اُسے ابر شم سننا اچھا لگتا تھا نا

کہ میم جی۔۔۔

تعزیز۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو مٹھیوں میں بھرتے زور سے کھینچ "

چکی تھی۔

آج کے دن کتنا تشدد کر چکی ہیں آپ مجھ پر۔۔۔"وہ تاسف سے "

بولا کھانا پلیٹ میں نکالتے وہ ابر شم کے لبوں کے سامنے چمچ کر چکا

تھا۔

اس سے زیادہ ڈیزرو کرتے ہو تم۔۔۔"وہ دانت پیستے بولی اوٗر منہ "
کھولتے چمچ اپنے لبوں میں لیتے اُسے دیکھا تھا۔

رئیلی یہ ظلم کیوں مجھ؟"تعزیز کی ایکٹنگ عروج پر تھی ابر شم کا "
دل چاہا رہا تھا اوٗر زور سے کھینچے وہ تعزیز کے گھنے بال۔

تم اچھے سے جانتے ہو یہ ظلم کیوں تم پر ہونا چاہیے تم جان بُوجھ "
کر تنگ کرتے ہو مجھے تعزیز ابھی بھی کر رہے ہو مجھے اتنی بھوک
لگی ہے کھانا کھلانے کے بجائے تم اس وقت مجھ سے اتنی بحث کر
رہے ہو۔۔۔"وہ کھانا ساتھ ساتھ کھا رہی تھی لیکن تعزیز پر طنزوں
کی بارش بھی کر رہی تھی۔

میں آپ کو کھلا رہا ہوں۔۔۔"وہ ابر شم کو گھورنے لگا۔"

ہاں پانچ منٹوں میں ایک بائٹ کھلاتے ہو بہت احسان نہیں کر "
رہے ہو مجھ پر تم ۔۔۔"وہ بحث کیے جا رہی تھی جبکہ تعزیز کی
ساری توجہ تو وہ ہلتے ہونٹ تھے آگے کو جھکتے وہ ابر شم کے لبوں پر
اپنے لب رکھ چکا تھا ابر شم کا کھانا کہیں حلق میں ہی اٹکا تھا نگلنا
مشکل ہوا تھا تعزیز کے لمس پر وہ ایک پل کے لئے کپکپا گئی تھی وہ
پوری شدّت سے ابر شم کی سانسوں پر ایک بار پھر سے دسترس
حاصلِ کر چکا تھا۔

ابر شم کی سانسوں کو رہائی دیتے پھر تعزیز نے شرافت سے اسے
کھانا کھلاتے تیار ہونے کا کہا تھا۔

تعزیز ہم ایک دو دن مزید رک جاتے۔۔۔"ابر شم کا شاید جانے کا "
دل نہیں کر رہا تھا ایسی صورتحال میں ۔۔

ہم پھر آ جائیں گے فحال جانا ہے۔۔۔"وہ اپنی بات کہتا جیکٹ کی " پوکیٹ میں ہاتھ ڈالے اسے باہر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

ابر شم مذید بحث کرتی تو بھی کوئی فایدہ نہیں تھا سو اپنی شال اٹھا کر خود کے گرد اچھے سے اوڑھتے وہ تعزیز کے ساتھ ہی باہر نکلی تھی سب لوگوں نے اُنہیں روکنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن تعزیز نہیں رکا تھا پھر آنے کا کہتے وہ آرمینا کے پاس کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد ابر شم کو لیتے شہر کے لیے نکلا تھا۔۔۔۔۔

•••••

Intazeer e janaa

Last episode(part 2)

•••••

ارشک اس وقت کافی تھکی سی روم میں آئی تھی مہمانوں کو ہینڈل کرنے میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا وہ کل رات بھی رات کی حالتِ دیکھتے بھی اس کے قریب نہیں جا سکی تھی اُس کا غم سمجھ سکتی تھی اُس کی ماں مری تھی بھلے جیسی بھی تھی لیکن اس کی ماں تھی اوَر یقیناوہ اندر سے دکھی تھی ارشک کو ضرغام کا غم محسوس ہو رہا تھا وہ ضرشک کو سلا چکی تھی اب خود اس شش و پنج میں مبتلا تھی کہ وہ کیسے ضرغام کا غم ہلکا کرے۔

وہ بہت پریشانی سے ضرغام کو دیکھ رہی تھی جو شرٹ لیس لیٹا ہوا تھا آنکھوں پر اس نے بازو رکھا ہوا تھا اور خاموش تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ روم میں آیا تھا اوَر آتے ساتھ ہی وہ لیٹ گیا تھا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اوَر وہ تھا کہ اُس کی نزدیکی محسوس کر رہا تھا۔

پر کوئی رسپانس دیئے بغیر وہ لیٹا رہا ضرغام کی حالتِ دیکھتے ارشک نرمی سے ضرغام کے قریب جاتے اس کے پاؤں سے جوتے نکالنے لگی تھی کیونکہ وہ اس وقت پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکائے ہی لیٹا تھا اور کافی بے آرام لگ رہا تھا۔

ارشک کے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے پاؤں پر محسوس کرتے وہ بدک کر اٹھا تھا۔

"ارشک سٹاپ یہ مت کرنا۔۔۔" وہ اس کے پاؤں کو چھوئے بھلا کہاں گوارہ تھا ضرغام خان کو یہ سب۔

"آپ نے بھی تو میرے پیروں سے جوتا اتارا تھا ایک بار تو میں کیوں نہیں۔۔۔" وہ اُس کے انکار پر افسردہ ہو گئی تھی ضرغام خان نے نرمی سے

اُسے شانوں سے تھام کر اپنے قریب بیٹھایا تھا ارشک خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی وہ کافی تھکا تھکا سا لگ رہا تھا آنکھوں کے گرد حلقے بھی تھے۔

"مجھے نہیں منظور یہ آج کے بعد ایسا مت کرنا!!" وہ اس کے شانوں پر زور دیتے اسے اپنے قریب کر چکا تھا ارشک نے مزاحمت نہیں کی تھی آج نجانے کیوں وہ ضرغام کا ہر درد اپنے وجود میں سمٹ لینا چاہتی تھی آج اس کے دل کی حالت عیجب سی تھی کہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔

ضرغام خان اپنے جوتے اتار کر لیٹ گیا تو ارشک نے بے ساختہ ضرغام کے پہلو میں جگہ بنائی تھی۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی ضرغام خان کے لیے یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔

"آپ پریشان مت ہوں یہ رب کے فیصلے ہیں انسان کو ماننے ہوتے ہیں وہ اتنی ہی زندگی لے کر دنیا میں آئی تھیں میں جانتی ہوں آپ کا غم بہت بڑا ہے لفظ اس غم کا مداوا نہیں کر سکتے ہیں لیکن میں آپ کو بس تسلی دے سکتی ہوں۔۔۔"وہ ضرغام کے سینے پر سر رکھے اپنی طرف سے ضرغام کو تسلی دے رہی تھی ضرغام کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اور اس کی بیرڈ میں جذب ہوا۔

"جانتا ہوں وہ اس دُنیا سے چلی گئی ہیں سب نے جانا ہے جو آیا ہے اسے واپس تو جانا ہی ہے لیکن کاش وہ جو کر چکی ہیں وہ نہیں کرتی تو آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔"وہ غمگین لہجے میں بولا تھا۔

"آپ کیوں شرمندہ ہو رہے ہیں جو اُنہوں نے کیا وہ اُن کا ایکٹ تھا آپ بس اُن کی مغفرت کی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کے لیے آسانیاں پیدا

فرمائے۔۔۔"وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتی بولی تو ضرغام خان نے بے ساختہ ارشک کے ماتھے پر لب رکھے تھے اس پل اپنا غم وہ ارشک کی قربت میں ہی بھول سکتا تھا سو اس کو بیڈ پر لٹائے وہ خود ارشک پر جھکا تھا۔

"اللہ تعالیٰ سے ہر پل دعا کرتا ہوں میں۔۔"وہ ارشک کے رخساروں کو اپنے انگوٹھے سے سہلانے لگا تو وہ خود میں سمٹی تھی وہ اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔

"آپ کو نیند آئی ہو گئی۔۔۔؟!"اس کی سلگتی آنچ دیتی دہکتی نظریں اپنے نشب و فراز پر محسوس کرتے وہ اُس کی طرف دیکھتے بولی ہاتھوں کی ہتھیلیاں اس وقت بے ساختہ نم ہوئی تھیں ضرغام خان نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر لبوں سے لگایا تھا۔

اس وقت وہ صدمے میں تھا اور ایسی حالتِ میں انسان اپنے من چاہے انسان کے قریب رہتے ہی غم بھول جاتا ہے جلدی۔

ارشک کی باتیں اس پل ضرغام خان کے دماغ سے نکل چکی تھیں وہ اُنہیں اپنے دماغ سے شاید خوُد ہی نکال چکا تھا وہ خود قریب آئی تھی ضرغام خان کیسے پھر نہیں بہکتا کیسے تمنا نہیں کرتا وہ ارشک کی جو اس کی رگوں میں اپنی طلب جگا چکی تھی۔

"ارشک۔۔۔" اُسے ایسے خود سے نظریں چراتے دیکھ کر ضرغام خان نے بے ساختہ اُسے پکارا وہ ضرغام کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔

"جی۔۔۔" بے ساختہ خشک لبوں کو تر کرتے یہ لفظ اس کے لبوں سے نکلے تھے۔

"اجازت ہے۔۔۔"اس کے لبوں کو فوکس میں لیتے وہ اس پل ارشک کے وجود کی گہرائیوں میں اترنے کے لیے بے قرار تھا ارشک ایک پل کے لئے ضرغام کی شدتوں کو سوچتے کپکپا سی گئی تھی لیکن وہ کیسے ضرغام کو اس کے حق سے محروم رکھتی وہ بے ساختہ کروٹ بدل گئی تھی ضرغام کی نظریں ارشک کی فراک کی ڈوری سے الجھی تھی جسے وہ ایک جھٹکے میں ہی کھینچ کر توڑ چکا تھا ارشک روز سے اپنی آنکھیں میچ چکی تھی۔

وہ ارشک کی برہنہ کمر پر اپنے سلگتے لب رکھ چکا تھا اگر وہ انکار کر دیتی تو شاید ضرغام خان اس کو چھوتا نہیں لیکن اس نے انکار نہیں کیا تھا ضرغام خان کے آہنگ آہنگ میں جیسے ایک سرشاری کی لہر دوڑ گئی تھی ارشک پاس تھی وہ بدل رہی تھی ممکن تھا کہ ضرغام خان اس کے دل سے ماضی کی ساری بری یادیں مٹانے میں کامیاب ہو جاتا۔

ضرغام خان کے لب بے لگام ہوتے اس کے لمس کی تپش اس نازک وجودِ پر انڈیل رہے تھے ضرغام خان نے نرمی سے ارشک کا رخ اپنی طرف کیا تھا ارشک کی فراک اوپر سرکاتے اس نے نرمی سے ارشک کے پیٹ پر بنے سٹیچز کے نشانوں پر اپنے لب رکھے تھے وہ ضرغام کے کندھے آپنے ہاتھوں میں دبوچ چکی تھی ضرغام کی سلگتی سانسوں کو اپنے پیٹ پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ گئی تھی ضرغام کے لب بے لگام ہو رہے تھے ارشک کے لیے ضرغام کی شدت سہنا مشکل ہوا تو ایک آنسو ٹوٹ کر آنکھ سے عارض پر گرا تھا۔ جسے ضرغام نے گرنے سے پہلے ہی اپنے لبوں سے چنا تھا وہ اس کی بھیگی آنکھوں پر لب رکھ گیا تھا ارشک خود میں سمٹ گئی تھی وہ ارشک کی فراک کی ڈوری تو پہلے ہی کھول چکا تھا۔

اسے مزید نیچے سرکاتے وہ ارشک پر اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ ارشک کو ہر پردے سے آزاد کرتے اُسے خوُد میں قید کرتا اچانک سے روم میں ضرشک کے رونے کی آواز گونجی تھی ضرغام خان اُس پر سے ہٹتے ضرشک کی طرف بڑھا تھا جو تھوڑی دیر پہلے ہی سویا تھا اس کے کاٹ کے قریب جاتے ضرغام نے اُسے اپنی گود میں اٹھایا وہ رو رہا تھا نجانے کیا ہوا تھا اُسے جو وہ آیسے اچانک سے رونے لگا تھا۔

"مُجھے دیں اسے۔۔۔" ارشک اپنے حلیے کی پرواہ کیے بغیر ضرشک کو اپنی گود میں اٹھا چکی تھی جب سے ضرغام نے ضرشک کو ڈانٹا تھا وہ ضرغام کے پاس آتے ہی شدت سے رونے لگ جاتا تھا ارشک کی گود میں آتے ہی وہ خاموش ہو گیا تھا ارشک نے بے ساختہ ضرغام خان کی طرف دیکھا تھا۔

جوارشک کے قریب بیٹھتے اس کی بکھری فراک صحیح کرتے اس کی فراک کی بیک پر لگی ڈوری بند کر چکا تھا۔۔۔

"مُجھے لگتا ہے آج کمیں ضرشک کو اپنے ساتھ سلانا چاہیے یہ شاید نیند میں ڈر گیا ہے جو اس طرح سے بیہو کر رہا ہے۔۔۔"ضرغام خان بیڈ پر لیٹتے ارشک کو اپنے حصارِ میں لینے کے لیے ہاتھ بڑھاتے بولا لیکن ضرشک نے اُس کے ہاتھ دور جھٹک دیئے تھے۔

"میرا بچہ اپنے بابا سے ناراض ہے؟؟"ضرغام خان کو ضرشک کی معصوم سی ناراضگی پر پیار آیا تھا اُس کو اپنے حصارِ میں لیتے وہ اس کے سر پر بوسہ دیتا بولا لیکن ورژن نے اُسے دیکھتے ناک بھلالی تھی۔

ارشک کو ہنسی آئی اس کا ڈمپل ابھرا تھا ضرغام کے دل نے بیٹ مس کی وہ اس وقت اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ مصروف کافی حد تک اپنا غم بھول چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ضرغام نے مشکل سے ہی لیکن ضرشک کو منا لیا تھا پھر ارشک اور وہ اُسے اپنے حصار میں لیتے آنکھیں موند گیا تھا ضرشک بھی اپنے مما بابا کے ساتھ کافی خوش لگ رہا تھا۔

.....

نیوشا اور ہارشم ہنی مون سے واپس آ چکے تھے ان کے درمیان کافی حد تک انڈرسٹنڈنگ کریٹ ہو چکی تھی ہارشم بہت اچھا لائف پارٹنر ثابت ہو رہا تھا

نیوشا کے لیے وہ نیوشا کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا اس کی پسند کو بھی وہ کافی حد تک جان چکا تھا نیوشا ویسے تو ہارشم کے ساتھ بہت خوش تھی لیکن جب اسے ہارشم کے پرنٹس کی یاد آتی تو وہ بہت افسردہ ہو جاتی تھی ان کی شادی کو ایک مہینے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا لیکن جب سے اُس کے موم ڈیڈ گئے تھے اس کے بعد اُنہوں نے ایک بار بھی ہارشم سے رابطہ نہیں کیا تھا۔

"نیوشا کیا سوچ رہی ہو تم؟؟" نیوشا اس وقت ابرشم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جو گھر پر ہی تھی ابرشم نے کافی انسسیٹ کیا تھا کہ وہ آفس جائے گی لیکن تعزیز نے اُس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا وہ ابرشم کو اس کنڈیشن میں آفس لے جانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔

ہارشم اپنا الگ سے بزنس سٹ کرنے کا سوچ رہا تھا ابرشم نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا اور گرینی نے اُسے ابرشم کا آفس ہی جوائن کرنے کا مشورہ دیا تھا

پہلے پہل تو ہارشم نے انکارِ کیا لیکن پھر وہ مان گیا تھا اور اب وہ ابر شم کے آفس جاتا تھا۔

تعزیز اور اُس نے سارا آفس سنبھال لیا تھا ابر شم نے ایک دو بار سوچا کہ وہ اپنی پھپھو سے بات کرے گی اس بارے میں وہ لوگ کب تک آخر اپنے بیٹے سے ناراض رہنے والے ہیں لیکن گرینی نے اُسے منع کر دیا کہ جب اُنہیں خود ہی احساس نہیں ہے تو تم بھی اُن سے بات مت کرو۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی آپ کو کیسا فیل ہو رہا ہے مطلب آپ مما بننے والی ہیں اچھا لگ رہا ہو گا ناں سب کچھ نیا نیا سا تعزیز بھائی تو آپ سے بہت محبت کرتے ہیں بہت لکی ہیں آپ۔۔۔" وہ دونوں لاونج میں کافی پی رہی تھیں۔

"ہاں بہت اچھا لگ رہا ہے تعزیز تو بہت خیال رکھتا ہے تمہارے سامنے ہے سب کچھ۔۔" ابر شم کافی کے کپ پر انگلیاں پھیرتے مسکراتے بولی تھیں۔

"آپ کی بات نہیں ہوئی اپنی پھپھو سے؟؟" نیوشا ہار شم کے موم ڈیڈ کے بارے میں بات کرتے بہت دکھی ہو گئی تھی ابر شم نے نوٹ کر لیا تھا اُسے بہت برا لگا تھا کتنی اچھی اوَر پیاری لڑکی تھی نیوشا لیکن پھپھو اوَر انکل اپنی ضد پر قائم تھے۔

"نہیں تم پریشان مت ہو مُجھے پورا یقین ہے کہ پھپھو کو بہت جلد احساس ہو جائے گا وہ لوگ ہار شم سے بہت محبت کرتے تھے مذید زیادہ دن تک خفا نہیں رہیں گے تم پریشان نہیں ہو ہار شم سے تو کوئی بات نہیں کی تم نے اس بارے میں؟؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی ہار شم کافی سنسٹو تھا ایسی باتوں کو

بہت دل پر لے لیتا تھا ابر شم نہیں چاہتی تھی کہ نیو شا ہار شم سے اس بارے میں کوئی بات کرے۔

"نہیں میں اُن سے کچھ نہیں بولتی اس بارے میں بٹ مُجھے بہت برا محسوس ہوتا ہے میری وجہ سے ان کے موم ڈیڈ ان سے خفا ہو گئے۔۔۔"نیو شا اپنے آنسو نہیں روک سکی تھی۔

"نیو شا جہاں آجاؤ میرے پاس۔۔۔"گرینی جو اسی وقت نماز پڑھتے لاونج میں آئی تھیں اُنہوں نے نیو شا کی آخری بات سن لی تھی اُسے ٹینشن میں دیکھ کر اُنہیں بیٹی اوُر داماد پر نئے سرے سے غصہ آیا تھا۔

نیو شا ڈرتے ڈرتے گرینی کے پاس گئی تھی اُسے ڈر لگا کہیں اپنی بیٹی کے بارے میں سن کر گرینی کو غصہ ہی نہیں آ گیا ہو حالانکہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی لیکن پھر بھی اسے بہت عجیب سا لگا تھا۔

"بیٹا وہ دونوں صرف ہارشم کو ہرٹ کر رہے ہیں اُنہیں لگتا ہے کہ وہ ہارشم پر پریشر ڈال کر اُسے واپس لندن بلانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہو گا ہارشم اب نہیں مانے گا تم پریشان مت ہو وہ تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔" گرینی اس کا ہاتھ تھامے اُسے سہلاتے بولی تھیں۔

"لیکن مُجھے بہت برا فیل ہوتا ہے گرینی میری وجہ سے ان کے موم ڈیڈ ناراض ہو گئے ان سے میں نے ایسا کبھی نہیں چاہا۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی تھی جس پر گرینی نے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"وہ لوگ اپنے بیٹے کی خوشی کو نظر انداز کر رہے ہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے بہٹا وہ لوگ بس ضد پر اڑے ہوئے ہیں تم پریشان مت ہوں اُنہیں خوُد ہی احساس ہو جائے گا آج نہیں تو کل تم اس بات کی ٹینشن مت لو۔۔۔" گرینی اس کے آنسو صاف کرتی بولی تھیں جس پر وہ سر ہلا گئی تھیں۔

"جانتی ہوں لیکن اگر میں درمیان میں نہیں آتی تو ایسا کچھ ہوتا ہی نہیں یہ بات مجھے شرمندگی میں مبتلا کرتی ہے اُنہوں نے میرے لیے اپنے موم ڈیڈ کو ناراض کر دیا۔۔۔" وہ اپنا قصور نہیں ہوتے بھی کافی دکھی تھی۔

"نہیں بیٹا پریشان نہیں ہوتے اوُر یہ خیال بھی اپنے زہن سے نکال دو ایسا کچھ نہیں ہے ہارشم کو کوئی ایسا چاہیئے تھا جو ہمیشہ اس کے پاس رہے لیکن اس کے موم ڈیڈ کو وقت ہی کہاں ملتا تھا اس کے لئے۔۔۔۔ یہ سب جو ہو رہا ہے

ان دونوں میاں بیوی کی لاپرواہی کی وجہ سے ہو رہا ہے تم خوُد کو الزام مت دو اس کے لیے۔۔۔"وہ اس کی پیٹھ سہلاتے بولی تھیں جس پر وہ محض سر ہلا گئی تھی۔

"آبی تم روم میں جاؤ کب سے جہاں بیٹھی ہو بیٹا احتیاط کیا کرو اور دودھ پیا جو دوپہر کو میں نے روم میں بھجوایا تھا۔۔۔"گرینی اب ابر شم کی طرف دیکھنے لگی تھیں وہ ایک پل کے لیے گھبرا گئی تھی دودھ تو اس نے نہیں پیا تھا اب گرینی کی تفتیش شروع ہو چکی تھی یقیناوہ اب اسے ڈانٹ دیتی۔

"گرینی میرے مائنڈ سے نکل گیا تھا تعزیز صبح جاتے ہوئے بھی مُجھے سے پورا دودھ کا گلاس ختم کرواتا ہے جبکہ آپ اچھے سے جانتی ہیں مجھ سے دودھ نہیں پیا جاتا پھر بھی۔۔۔"وہ ان کی متوقع ڈانٹ سے بچنے کے لیے ایسے ہی

بہانہ بنا رہی تھی لیکن سامنے بھی گرینی تھیں وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔

۔۔

"ہاں فاسٹ فوڈ کھانے کا شوق ہے تمہیں ابر شم میں اچھے سے جانتی ہوں تمہیں ابھی جاؤ روم میں میں بھجواتی ہوں دودھ اور ساتھ فروٹس بھی وہ ضرور کھانا۔۔" وہ اُسے وران کر رہی تھیں جب کہ ابر شم برے برے منہ بناتی ہوئی اٹھ کر روم میں چلی گئی تھی جبکہ نیوشا گرینی سے باتیں کرنے لگی کچھ ہی دیر میں تعزیز اور ہار شم بھی آفس سے آ گئے تھے۔

"گرینی ابر شم کدھر ہے؟؟" ہار شم آتے نیوشا کو ساتھ لگاتے اس کا ماتھا چومتے گرینی سے پوچھنے لگا نیوشا ہمیشہ ہی ہار شم کے اس ایکٹ پر سرخ ہو

جاتی تھی یہ ہارشم کی شادی کے بعد سے عادت بن چکی تھی وہ یہ ضرور کرتا تھا۔

"وہ اپنے کمرے میں چلی گئی ہے تعزیز جا کر اسے دیکھو خود سے بہت لاپرواہی برت رہی ہے وہ دوپہر کو دودھ بھیجا تھا وہ بھی نہیں پیا اس نے ابھی میں فروٹس بھجواتی ہوں اسے یاد سے کھلانا اور ہارشم بیٹا تم فریش ہو جاؤ تمہارے لیے کافی بھجواتی ہوں پھر ساتھ ڈنر کرتے ہیں۔۔۔۔" وہ ان سے کہتے کچن کی طرف چلی گئی تھیں تعزیز اپنا کوٹ بازو پر ڈالے روم میں چلا گیا تھا۔

جبکہ ہارشم نیوشا کا ہاتھ تھامے اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

"ہارشم آپ سب کے سامنے مُجھے۔۔۔"نیوشا بلش کر رہی تھی ہارشم کو اس کے چہرے پر کھلتے رنگ بہت بھلے لگ رہے تھے وہ اپنا کوٹ سائیڈ پر رکھتا نیوشا کو کمر سے تھام کر اپنے قریب کر لیا تھا وہ مذید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"اف سو بیوٹیفل مُجھے یہ رنگ بہت پسند ہیں تمہارے چہرے کے بہت معصوم ہو تم۔۔۔"ہارشم نرمی سے نیوشا کے لبوں پر لب رکھ گیا تھا وہ کپکپا سی گئی تھی ہارشم نرمی سے اس کے لبوں کا رس نچوڑتے اسے مذید خود سے قریب کر گیا تھا نیوشا ہارشم کی بڑھتی شدت پر اس کی شرٹ کا کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچ چکی تھی وہ مدہوشی سے اس کا جام پی رہا تھا کافی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تھا۔

"یار اب تم ایسے اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلش کرتے مجھ میں چھپو گی تو معاملہ گھمبیر ہو جائے گا پھر تمہیں ہی مشکل ہو گی جان۔۔!"وہ اکثر جب

بہت اچھے موڈ میں ہوتا تھا تو اُسے جان کہتا تھا ہارشم کے اتنے پیارے بھرے انداز پر نیوشا نے اس کی گردن سے چہرہ اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

ہارشم کے لئے اس پل خوُد کو روکنا مشکل ہوا تھا ڈنر میں ابھی تک ٹائم تھا اوُر ہارشم اس ٹائم کو یوز کر سکتا تھا آچھے سے وہ نیوشا کو پیچھے بیڈ پر گرائے خود اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا وہ سرخ ہوتی تکیے میں منہ چھپا گئی تھی۔ جبکہ ہارشم شرٹ دور پھینکتے اس پر جھکے نرمی سے اس کی بیک لیس فراک سے نظر آتی دودھیا پشت پر اپنے لب رکھ گیا تھا وہ جانتی تھی کہ ہارشم اس پل نہیں رکے گا وہ خاموشی سے اپنا آپ ہارشم کے حوالے کر گئی تھی اوُر وہ اُس کو اپنے وجود کا حصّہ بنائے اس پل اُسے خود میں قید کر گیا تھا۔

•••••

ہارشم اوَر نیوشا نیچے آئے تو تعزیز اوَر ابرشم پہلے ہی گرینی کے ساتھ ڈائینگ ہال میں بیٹھے ان کے انتظار میں تھے نیوشا کے گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا وہ جلدی جلدی شاور لے کر نیچے آئی تھی ہارشم کے لبوں پر مسکراہٹ تھی وہ اس کے ساتھ ہی ہال میں آیا تھا۔

"اسلام وعلیکم گرینی۔۔۔"وہ مسکراتے گرینی کو سلام کرتے اُن کے ساتھ بیٹھا جبکہ نیوشا بھی اُنہیں سلام کرتی اپنی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔

کھانا سب نے خاموشی سے کھایا تھا کھانے کے بعد وہ لوگ لاونج میں رات کو کافی پیتے تھے یہ سب کی عادت تھی سب وہیں بیٹھے تھے جب گرینی کے سیل فون پر کسی کی کال آئی تھی وہ کسی اوَر کی نہیں بلکہ ہارشم کے ڈیڈ کی تھی جو گرینی نے اٹھالی تھی حالانکہ داماد اوَر بیٹی سے وہ سخت خفا تھیں۔

"ہیلو۔۔۔" وہ داماد سے اکھڑے اکھڑے انداز میں بات کر رہی تھیں۔

"ممی آپ میری بات ہارشم سے کروا سکتی ہیں پلیز وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا ہے کب سے کالز کر رہا ہوں اسے۔۔۔اپ کے قریب ہے تو اُسے فون دیں پلیز۔۔۔" وہ پریشانی سے بولے تھے نجانے کیا ہوا تھا گرینی بھی ایک پل کے لیے پریشان ہو گئی تھیں۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟!" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھیں ان سے کہ آخر وہ اتنی حجلت میں فون کیوں کر رہے تھے اور ہارشم سے بھلا کیا بات کرنی تھی اُنہیں۔

"آپ کی بیٹی کی طعیبت خراب ہے وہ ہارشم کو یاد کر رہی ہے آپ سے ریکوئسٹ ہے کہ آپ اسے جہاں بھیج دیں ہم لوگ واپس نہیں آسکتے ہیں

لیکن وہ جہاں آسکتا ہے اپنی ماں سے ملنے اگر اس (ہارشم کی موم) کو کچھ ہو گیا تو وہ پھر مجھ سے شکوہ کرے گا کہ میں نے اُسے کچھ بتایا ہی نہیں اس بارے میں۔۔۔" وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بولے تھے جبکہ ان کی بیگم کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہے رہے تھے ان کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا اب ہوسپٹل میں تھیں تو بیٹے کی شدت سے یاد آرہی تھی۔

"کیا ہوا اُسے وہ ٹھیک ہے؟؟" گرینی ماں تھیں کیسے بے چین نہیں ہوتی وہ اپنی بیٹی کی تکلیف کا سن کر وہ پہلی فرصت میں ہی پریشان ہو گئی تھیں۔

"ہاں اب بہتر ہے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ہم لوگ نہیں آسکتے ہیں واپس۔۔۔ آپ ہارشم سے بات کریں وہ آپ کی بات نہیں تلے گی اس کی موم بار بار یاد کر رہی ہے اسے۔۔۔" خود بھی اب یہی چاہتے تھے بیٹا پاس رہے شاید عادت نہیں تھی اُنہیں بیٹے سے دور رہنے کی وہ ہمیشہ

سے پاس رہا تھا لیکن اس بار ان کی غلطی کی وجہ سے وہ اس حد تک بد گمان ہو چکا تھا اُن سے کہ ان کی کالز تک رسیو نہیں کر رہا تھا۔

"ہارشم یہ اپنے ڈیڈ سے بات کرو۔۔۔" گرینی بیٹی کے بارے میں سن کر پریشان ہو گئی تھیں اُس کے پاس جانے کا دل کر رہا تھا۔

"ڈیڈ کیسے ہیں؟؟" وہ ان کی آواز سننے کے لیے بے چین تھا ابر شم اور تعزیز نیوشا ایک طرف خاموشی سے اُنہیں سن رہے تھے وہ کیا بات کر رہا تھا سب یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے۔

گرینی پریشان ہو گئی تھیں فون کال سن کر ضرور کوئی پریشانی والی بات تھی ابر شم نے بے ساختہ ہارشم کو دیکھا تھا گرینی نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اُسے تسلی دی تھی اُس کے لئے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں تھا۔

"ڈیڈ میں آج ہی کوئی فلائٹ پکڑتا ہوں واپس آنے کے لیے آپ موم کا خیال رکھیں پریشان نہیں ہوں آپ۔۔۔"ہارشم کے ڈیڈ نے نجانے کیا کہا تھا جو وہ یہ سب بول رہا تھا مذید چند باتیں کرتے ہارشم کے کال کٹ کرتے اپنی ٹکٹس بک کروانے کے لئے اپنے دوست کو کال کی تھی نیوشا کے ڈیکومینٹس تیار تھے جب وہ لوگ ہنی مون کے لیے گئے تھے تبھی اس نے نیوشا کے کاغذات کا سارا پروسیس کروالیا تھا اور اب اسے آسانی ہو رہی تھی گرینی بھی اپنی ٹکٹ بک کروا چکی تھیں بیٹی کو دیکھنے کے لیے دل بے چین ہو رہا تھا بھلے اُنہوں نے جاتے ہوئے جو بھی کیا وہ ایک پل کے اسے بھول گئی تھیں۔

نیوشا ایسے اچانک جانے کا سن کر خاصی ڈسٹرب ہو گئی تھی اُسے اپنے گھر والوں سے ملنا تھا لیکن وہ ہارشم ست کیسے کہتی تبھی خاموش ہو گئی تھی ابر شم

بھی پریشان ہو چکی تھی اُسے بھی اپنے پھپھو کی فکر تھی لیکن وہ ایسی کنڈیشن میں سفر نہیں کر سکتی تھی گرینی نے اُسے اپنا خیال رکھنا کی خاص تاکید کی تھی۔

"تعزیز بیٹا تم خود اس کا خیال رکھنا!!" وہ جاتو رہی تھیں لیکن اُنہیں ابر شم کی کافی فکر تھی کیونکہ وہ اکثر خود سے لاپرواہی برت لیتی تھی۔

"گرینی آپ فکر مت کریں میں آفس نہیں جاؤں گا ان کے ساتھ ہی رہوں گا آپ آنٹی کی خیریت کے لئے دعا کیجیے گا جہاں کی فکر کرنے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" وہ گرینی کے ہاتھوں کو آپنے ہاتھوں میں تھامتے بولا تو وہ مسکرا دی تھی۔

پھر گرینی نیوشا اور ہارشم کو تعزیز اور ابرشم ائیرپورٹ چھوڑ کر گئے تھے

راستے میں نیوشا کافی ڈر رہی تھی۔

وہ پہلی بار ایسے جہاز کا سفر کر رہی تھی ہارشم نے اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ ہولے ہولے لزر رہی تھی اُس کو اس پل بہت خوف محسوس ہو رہا تھا جیسے آسمان سر پر نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کھڑکی والی سائیڈ پر تھی ہارشم اس کے بیکار سے ڈر پر اتنی ٹف سچویشن میں بھی مسکرایا تھا اس کو اپنے کندھے سے لگایا تو وہ کچھ ریلکس ہوئی تھی۔

پھر لندن ائیرپورٹ پر ان کی فلائٹ لینڈ ہوئی تھی۔

ان کو لینے ان کا ڈرائیور آیا تھا کیونکہ ہارشم کے ڈیڈ ہاسپٹل میں تھے اس کی موم کے ساتھ۔

ہارشم اوُر گرینی سیدھا ہاسپٹل گئے تھے ہارشم تو کتنی ہی دیر اپنی موم کے گلے سے لگا بیٹھا رہا تھا جو کافی زخمی تھیں۔

اُنہوں نے نیوشا سے ایکسکیوز کیا تھا ہارشم کے لئے یہ ناممکن سی بات تھی لیکن وہ ایسا کر چکی تھیں نیوشا سے اس بار ہارشم کے ڈیڈ نے بھی بہت اچھے سے بات کی اوُر نہ صرف اچھے سے بات کی بلکہ اپنے پرانے رویئے کے لیے معذرت بھی کی وہ بچاری تو ان کے اچانک سے بدلنے پر بہت حیران تھی۔

لیکن خوُش تھی کہ اُن لوگوں نے اُسے ہارشم کی بیوی کے طور پر قبول کر لیا تھا وہ ہارشم کی فیملی کے ساتھ رہنے والی تھی۔

گرینی بھی خوش تھیں وہ لوگ تین چار ہاسپٹل میں رہنے کے بعد ہارشم کی موم کو ڈسچارج کروا کر گھر لے کر چلے گئے تھے وہاں بھی گرینی کو ابرشم کی ہی فکر لگی رہی تھی وقفے وقفے سے وہ ابرشم کو کال کرتی تھیں۔

.....

وقت اپنی رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا سب کی زندگیاں پر سکون ہو چکی تھیں اتنے سارے طوفانوں کے بعد اب ہر کوئی نارمل زندگی گزار رہا تھا آج ارواح کی طعیبت صبح سے کافی بوجھل تھی زرانیل نے نوٹ کیا تھا جاتے ہوئے وہ ارواح سے پوچھ بھی رہا تھا آج اس کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی آئی جی کے ساتھ اس کا جانا بہت ضروری تھی ارواح کو وہ خاص طور پر اپنے خیال رکھنے کا کہہ کر گیا تھا۔

ویسے تو سبھی لوگ ارواح کا خیال رکھتے تھے لیکن زرانیل کا دل نجانے کیوں صبح سے گھبرا رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اپنے دل کی حالت وہ ارواح کو لے کر اب کافی احساس ہو چکا تھا ارواح کو کچھ ہو نہ جائے یہ خیال ہی اس کی سانس بند کر دیتا تھا۔

ارواح نے عصر کی نماز ادا کی اور اب وہ دعا مانگ رہی تھی پیٹ میں صبح سے ہی درد تھا لیکن وہ نظر انداز کر رہی تھی اس نے درد کی طرف دھیان نہیں دیا تھا صبح جاتے ہوئے زرانیل بھی پوچھ رہا تھا اس نے اسے بھی مطمئن کر دیا تھا۔

آج گھر میں الیمشہ کے رشتے کی بات ہوئی تھی بی بی جان کے کوئی دور کے رشتے تھے ان کا پوتا تھا اپنا بزنس کرتا تھا اچھے خاصے کھاتے پیتے لوگ تھے

سب کو رشتہ مناسب لگا تھا لیکن الیمشہ کی دلی خواہش شاید آج تک کوئی نہیں جان سکا تھا۔

ارواح کو اب اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا کہ الیمشہ کی نظریں اس کے شوہر پر ہیں وہ زرانیل پر کبھی شک نہیں کر سکتی تھی اُسے زرانیل پر خود سے زیادہ بھروسہ تھا۔

لیکن اس لڑکی پر اس کو اب زرا سا بھی بھروسہ نہیں رہا تھا اور تو اور اب تو ارواح کو ملازمہ سے یہ بات بھی معلوم پڑ چکی تھی کہ اُس دن جو وہ کچن میں تھی اور گیس لیک ہوئی تھی وہ بھی الیمشہ نے کیا سب کچھ یعنی الیمشہ اس کی جان کی دشمن بنی ہوئی ہے۔

وہ یہ بات سوچتے صبح سے پسینے میں بھیگی ہوئی تھی آگر اس کے بچے کو کچھ ہو گیا تو زرانیل کتنی محبت کرتا تھا اپنی بیٹی سے۔

ارواح کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کی بیٹی ہو گی یا بیٹا زرانیل نے الٹراساؤنڈ کروانے سے منع کر دیا تھا وہ وقت سے پہلے اس خوشی کو جان کر اپنی خوشی کو مزا خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ارواح کو بھی زرانیل کا یہ خیال ہی ٹھیک لگا یا تھا یوں ابھی تک وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے پیٹ میں پل رہا وجود بیٹی ہے یا بیٹا لیکن وہ دعا کرتی تھی کہ اس کی بیٹی کو زرانیل کو بیٹی کی خواہش تھی اور وہ اپنے شوہر کی خوشی کی دعا کرتی تھی۔۔

وہ اس وقت صوفے پر بیٹھ گئی تھی پیٹ میں اٹھتا درد اب پورے وجود میں سرایت کر چکا تھا وہ مشکل سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن عین اسی وقت اس کے ٹروزار کے پونچے میں اس کا پاؤں اٹکا اور وہ منہ کے بل زمین پر گری تھی لبوں سے ایک دل خراش چیخ نکلی تھی۔

جو آرمینا عالمیار کے لیے اپنے ہاتھ سے کافی بنانے جا رہی تھی اُس نے سنی تھی۔

وہ بھاگ کر ارواح کے روم میں آئی تھی اوُر اُسے یوں منہ کے بل گرے دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوئے تھے تیزی سے اُس نے ضرغام خان کو آواز دی جو نیچے ہی ہال میں بی بی جان کے پاس بیٹھا تھا۔

ارواح کی حالت بہت خراب تھی اُس کے گرنے کی وجہ سے پیٹ زمین سے رگڑا تھا۔

ضرغام خان ارواح کی کنڈیشن دیکھتے بہت پریشان ہوا تھا تیزی سے اس نے ارواح کو بانہوں میں بھرتے اس کو گاڑی کی طرف بڑھا تھا آرمینا اپنی شال لیتے اس کے پیچھے بھاگی تھی ارشک بھی ساتھ ہی گئی تھی آرمینا نے تیزی سے زرانیل کو کال ملائی تھی۔

وہ جو اسی وقت میٹنگ سے فری ہوا تھا اور اب گھر کے لئے نکل رہا تھا ساتھ ہی ساتھ وہ ارواح کو کال بھی کر رہا تھا جو وہ اٹھا نہیں رہی تھی پر اچانک سے آرمینا کی کال آتے دیکھ کر زرانیل کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔

اس نے تیزی سے کام رسیو کی تھی دھیان بار بار ارواح کی طرف جا رہا تھا وہ صبح اسے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی کافی مرجھائی ہوئی وہ بات بھی مشکل سے کر پا رہی تھی اگر زرانیل کے لیے یہ میٹنگ امپورٹنٹ نہیں ہوتی تو وہ ہرگز ارواح کو اس کنڈیشن میں چھوڑ کر شہر نہیں آتا۔

"ہاں آرمینا گڑیا بولو۔۔۔" وہ دھڑکتے دل کے ساتھ انگیشن میں چابی گھماتے وہ آرمینا کی کال سن رہا تھا دل کسی انہونی کا احساس دلا رہا تھا وہ بہت سی بری سوچیں زہن سے نکال دینا چاہتا تھا لیکن ارواح کی صبح والی حالتِ دیکھتے وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو رہا تھا جیسے اس پل۔

"بھائی ارواح کی طعیبت بہت خراب ہو گئی ہے ہم اسے ہاسپٹل لے کر آ رہے ہیں آپ کہاں ہیں ہمی ہاسپٹل کا بتا دیتے ہیں آپ کو ارواح کی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے۔۔۔" ارواح بار بار ارواح کی پیشانی سے بہتے خود کو اپنے

دوپٹے سے صاف کر رہی تھی ارواح منہ کے بل گری تھی جس کی وجہ سے اس کے ماتھے پر بھی گہری چوٹ لگی تھی یقینا آرمینا اس چوٹ کے بارے میں ہی بات کر رہی تھی زرانیل کی گرفت سٹرینگ پر سخت ہوئی تھی ارواح تکلیف میں تھی۔

وہ ایک پل کے لئے جیسے کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے ماوف ہوا تھا۔

تیزی سے گاڑی اس نے ہاسپٹل کی طرف موڑی تھی دل بار بار ڈوب رہا تھا اس کو کسی طرح بس ارواح تک پہنچنا تھا۔

دوسری طرف ضرغام خان ارواح کو لیکر ہاسپٹل پہنچ چکا تھا اسے فوری ایمرجنسی میں شفٹ کیا گیا تھا ارواح کا بی پی ہائی ہو چکا تھا اور ڈاکٹر نے آرمینا لوگوں کو کوئی خاص تسلی نہیں دی تھی۔

ارواح کا بہت سارا خون ضائع ہو چکا تھا بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے وہ لوگ آپریٹ تک نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ پیشنٹ کی جان کو خطرہ تھا۔ زرا نیل کچھ ہی منٹس میں ہوسپٹل پہنچ چکا تھا اور اس وقت وہ پولیس یونیفارم میں تھا ارواح کے بارے میں سنتے ہی وہ ہاسپٹل آتے کافی ہنگامہ مچا چکا تھا ڈاکٹرز کو پھر ارواح کا آپریٹ کرنا پڑا تھا۔

"دیکھیں سر آپ ان پیپرز پر سائن کر دیں آپ کی وائف بہت کریٹیکل کنڈیشن میں ہیں ہم آپ کی وائف اور بے بی میں سے کسی ایک کو بچا سکیں گے آپ جلدی سے ان پیپرز پر سائن کر دیں کیونکہ ابھی بی پی کچھ نارمل ہے آپ کی وائف کا۔۔۔" برس تیزی سے کچھ پیپرز زرا نیل کے سامنے رکھتے ہوئے بولی تھی۔

زرانیل کو اس وقت بس ارواح کی خیریت چاہیے تھی وہ ٹھیک ہو بچے تم ان کے پھر بھی ہو سکتے تھے اس نے ارواح کو بچانے کا کہا تھا دل بری طرح سے کانپ رہا تھا جس بچے کا نو ماہ انتظار کیا وہ اب شاید ان کے پاس آنے سے پہلے ہی اس دنیا سے جا رہا تھا۔۔۔

زرانیل کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا وہ ایک طرف دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔

"بھائی فکر مت کریں ارواح ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔" ارشک آگے بڑھتے زرانیل کو تسلی دینے لگی حالانکہ زرانیل کی ایسی حالتِ دیکھ کر ضرغام آرمینا اور ارشک بہت پریشان تھے۔

بی بی جان کو وہ لوگ خود ہی ساتھ لے کر نہیں آئے تھے کیونکہ اُن کی طعیبت تھیک نہیں رہتی تھی ایسے ہاسپٹل کے ماحول میں وہ ایڈجسٹ نہیں کر سکتی تھیں۔

جبکہ شرمین بیگم آنا چاہتی تھیں لیکن آرمینا نے اُنہیں روک دیا تھا الیمشہ تو ارواح کی یہ حالت دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اس کی دعا تھی کہ ارواح مر جائے یا پھر ارواح کا بچہ زندہ نہ رہے۔

"انشاء اللہ گڑیا۔۔۔"زرانیل بس یہی بول سکا تھا۔

"بھائی آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں یاد ہے ضرشک کے ٹائم پر بھی ڈاکٹرز نے ایسا ہی بولا تھا اور پھر سب کو راپ ہو گیا تھا ہمیں تو امید بھی نہیں بچی تھی کہ ایسا ہو جائے گا لیکن وہ رب بڑا کریم ہے آپ دعا کریں انشاء اللہ سب

اچھا ہو گا۔۔۔۔" ارشک نے تو انجانے میں ایک بات کر دی تھی لیکن ضرغام خان کے سارے زخم ہرے ہو گئے تھے۔

ارواح کی تکلیف دیکھتے اسے اب احساسِ ہو رہا تھا کہ ضرشک کے وقت ارشک نے کیا کچھ فیس کیا ہو گا اور کیسے کیسے اکیلے سر ائیو کیا ہو گا۔

ضرغام کو زرانیل سے گلہ تھا وہ ارشک سے ملتا تھا لیکن ضرغام کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنے دی اس نے کبھی وہ اب اس ٹائم ایسی کوئی بات کر کے زرانیل کو مذید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی ارواح کی وجہ سے کافی اپ سٹ تھا ایسے میں وہ اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں اچھے سے یاد ہیں آنکل کی دعائیں کام آئی تھیں اُس وقت کاش کہ میں صبح ارواح کو چھوڑ کر ہی نہیں جاتا تو یہ سب ہوتا ہی نہیں لیکن کچھ پریشانیاں

اوَر تکلیفیں انسان کی قسمت میں لکھ دی جاتی ہیں۔۔۔" وہ کرب زدہ انداز میں بولا تو ارشک خاموشی سے سر جھکا گئی تھی۔

ضرشک کو بی بی جان نے اُسے جہاں ساتھ لانے نہیں دیا تھا وہ اُن کے پاس ہی تھا اوَر اب ارشک کو اس کی فکر ہو رہی تھی تقریباً تین گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ابھی تک نرس کے علاوَہ کوئی بھی آپریٹ تھیٹر سے باہر نہیں نکلی تھی۔

تقریباً چار گھنٹوں کے توباشکن انتظار کے بعد نرس باہر نکلی تھی جس نے بیٹی ہونے کی خوش خبری سنائی تھی سب کو لیکن ارواح کی کنڈیشن ابھی تک کریٹیکل تھی اُسے ہوش دیر سے آنا تھا۔

ارشک نے سب سے پہلے بے بی کو تھاما تھا گول مٹول سی بچی جو اپنی آنکھیں بند کیے نیند کے مزے لے رہی تھی وہ اپنی مما کی کاپی تھی ارشک نے بے

ساختہ اس کی پیشانی چومی اور ارواح کی باتیں یاد کرتے وہ مسکرائی تھی ارواح چاہتی تھی ضرشک اس کا داماد بنے وہ مسکرائی آرمینا نے بھی بے بی کو گود میں اٹھایا اور اس کو بہت سارا پیار کیا تھا۔

پر زرانیل کی نظریں اس وقت ارواح کے کمرے کی طرف تھیں اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک بے ہوش ہی تھی۔

زرانیل نے اپنی بیٹی کو دیکھا تک نہیں تھا وہ جو کہتا تھا کہ وہ ارواح سے زیادہ اپنی بیٹی سے محبت کرے گا یہ دعوا اس کا غلط ثابت ہوا تھا اس کے سب سے اہم ارواح تھی یہ اس سچویشن کو فیس کرتے اُسے احساس ہوا تھا۔

"آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے۔۔۔" اگلی صبح کہیں جا کر نرس نے زرانیل کو یہ نیوز دی تھی سب لوگ رات کو ہاسپٹل میں ہی رک گئے تھے۔

ضرغام نے ارشک سے کہا تھا وہ اُسے حویلی چھوڑ آتا ہے لیکن ارشک نے اُسے منع کیا تھا جب ضرشک کی پیدائش ہوئی تھی تب زرانیل اور ارواح نے ارشک کا بہت ساتھ دیا تھا تو وہ ایسے وقت میں کیسے ارواح کو اکیلا چھوڑ سکتی تھی۔

ارواح کے ہوش میں آنے کا سن کر زرانیل اندر چلا گیا تھا جبکہ ارشک بے بی کو سنبھال رہی تھی۔

.....

وہ اندر آیا تو ارواح کی نظر اس پر پڑی وہ مسکرائی تھی اس کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی وہ نقاہت چہرے کے ساتھ

اس وقت ڈل ڈل لگ رہی تھی زرانیل آگے بڑھتے اس کے پہلو میں جگہ بناتے اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا وہ تکلیف کے باوجود مسکرائی تھی۔

"اب کیسی طعیبت ہے کہیں درد تو نہیں ہو رہا ہے ناں میری جان۔۔۔" وہ ارواح کے چہرے کے نقوش کو اپنے لبوں سے چومتے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے نرمی سے پوچھ رہا تھا ارواح کو حیرت ہوئی اسے سچ میں لگ رہا تھا کہ زرانیل اپنی بیٹی کے ساتھ مصروف ہو کر اُسے بھول جائے گا لیکن وہ تو ارواح کی فکر میں گھل کر آدھا ہو رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں بے بی کدھر ہے آپ نے دیکھی کیسی ہے؟؟ کس پر گئی ہے مُجھے نرس نے بتایا بے بی گرل ہے مجھے حیرت ہو رہی ہے اسے چھوڑ کر آپ میرے پاس کیسے آ گئے ہیں۔۔۔" ارواح شرارت سے بھرپور انداز میں بولی تھی۔

"وہ اس وقت اپنی آنی (ارشک) کے پاس ہے فحال مجھے اپنی وایفی سے ملاقات کرنی تھی جس نے میری جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جانتی ہو کتنا پریشان رہا میں رات دل میں عجیب عجیب سے وسوسے آرہے تھے۔۔۔" وہ ارواح کے نرم و ملائم رخساروں کو آپنے لبوں سے چومتے ہوئے بولا تھا۔

"آپ میری وجہ سے پریشان ہوئے آئی ایم سوری۔۔۔" وہ بھیگی آنکھوں سے زرانیل کی بیرڈ پر لب رکھتے بولی تھی۔

"اپنی وایفی کے لیے کچھ بھی۔۔۔" اس کے ہاتھ کو آپنے ہاتھ میں لیتے ہولے سے سہلایا تو وہ مسکرائی تھی۔

"زرانیل بھائی اگر آپ کی میٹنگ ہو گئی ہو تو کیا ہم آندر آسکتے ہیں آپ کی بیٹی کو بھی اپنی مما سے ملنا ہے جس پر آپ قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔۔۔" آرمینا کی زبان میں کھجلی ہوئی تو وہ غلط ٹائم پر غلط بول گئی جب ارشک کی گھوری دیکھی تو وہ لب دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

مرتضیٰ خان اور عالمیار بھی ہاسپٹل آچکے تھے۔

ارواح تو آرمینا کی معنی خیز بات پر بلش کرنے لگی تھی جبکہ زرانیل نے آرمینا کو گھورا تھا اور آگے بڑھتے ارشک سے اپنی بیٹی کو لیا جو اب جاگ چکی تھی اور اپنی براؤن آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی وہ ارواح کی طرح لگی تھی زرانیل کو اس کی آنکھیں ہونٹ ناک سب ارواح کی طرح تھے۔

"مجھے بھی دکھائیں۔۔۔" ارواح کافی ایکسٹڈ تھی مرتضی خان اندر آئے تو انہوں نے ارواح کے سر پر ہاتھ رکھتے اُسے خوش رہنے کی دعا دی تھی۔

بے بی تو کبھی کسی کی گود میں جا رہی تھی تو کبھی کسی کی گود میں جبکہ آرمینا اور عالمیار کی تو باقاعدہ لڑائی بھی ہوئی تھی بے بی کے نام پر وہ دونوں ہی بے بی کا نام رکھنا چاہتے تھے ان کی لڑائی پر مرتضیٰ خان نے اُنہیں ٹوکا وہ لوگ ہوسپٹل میں تھے یہ تک بھول گئے تھے۔

"ہم لوگ پہلے سے سوچ چکے ہیں بے بی کا نام تو تم دونوں آپس میں لڑائی نہیں کرو تو بہتر ہے۔۔۔" مرتضیٰ خان کافی ٹائم ہاسپٹل میں رہنے کے بعد واپس چلے گئے تو زرانیل نے عالمیار اور آرمینا کو گھورا تھا۔

"یہ ذیادتی ہے میں نام رکھوں گی بھائی ارواح تم کہوناں بھائی سے میں نے روٹھ جانا ہے سب سے اگر مُجھے کسی نے نام نہیں رکھنے دیا تو!!" وہ اُس وقت بس کسی طرح اپنی مرضی کا نام رکھنا چاہتی تھی۔

"آرمینا یہ سب تم اپنے بے بی کے ٹائم کر سکتی ہو جب زرانیل کہہ چکا ہے کہ وہ لوگ نام پہلے ہی ڈیسائیڈ کر چکے ہیں تو پھر اس بحث کا کیا فایدہ۔۔۔" عالمیار کو آرمینا کے ایسے ضد کرنے پر غصہ آیا تھا وہ پہلے تو عالمیار کی بات پر بلش کرنے لگی لیکن پھر اس کے غصے سے کہنے پر اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

"بھائی مُجھے گھر جانا ہے۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ضرغام سے بولی تھی جو ارشک کے ساتھ بیٹھے آرمینا اور عالمیار کی باتیں سن رہا تھا۔

"آرمینا گڑیا آپ بتاؤ کونسا نام سوچا ہے آپ نے ہم وہی رکھیں گے پر آپ ایسے ہی ناراص نہیں جا سکتی ہو...."زرانیل آرمینا کے ناراض ہونے پر آچھا خاصا پریشان ہوا تھا۔

"سچی بھائی میں نے بہت پیارے پیارے نام سوچے ہیں آپ کو بہت پسند آئیں گے۔۔۔-"وہ خوش ہو گئی تھی۔

جبکہ آرمینا کے بچپنے پر زرانیل مسکرایا تھا نام تو بعد میں حویلی جا کر ہی رکھنا تھا انہوں نے ابھی تو بس آرمینا اور عالمیار ہی آپس میں بحث کر رہے تھے ارواح سو چکی تھی اس کے سٹیچز میں درد تھا لیکن وہ ضبط کرتے خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی وہ زرانیل کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

زرانیل نے سب کو واپس جانے کا کہہ دیا تھا وہ لوگ کل شام سے جہاں تھے ارشک تو نہیں جانا چاہتی تھی لیکن ارواح کے کہنے پر وہ شام تک واپس آنے کا سوچتے حویلی چلی گئی تھی ضرغام کے ساتھ۔

جبکہ پیچھے ہوسپٹل میں زرانیل اور ارواح ہی تھے ارواح نیند میں چلی گئی تو زرانیل اس کو ڈسٹرب کیے بغیر اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے صوفے پر بیٹھتے اپنی بیٹی سے باتیں کرنے لگا جو وہ سمجھ کہاں پا رہی تھی ہاں لیکن اپنے بابا کو دیکھ ضرور رہی تھی۔

روئی سا مومی وجود زرانیل نے جب اُسے اُٹھایا تھا اُسے کتنا سکون ملا وہ لفظوں میں بتا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

کافی دیر تک وہ ایسے ہی اپنی بیٹی سے نجانے کون سی راز و نیاز کی باتیں کرتا رہا پھر ارواح کو جگاتے دیکھ کر وہ اس کی طرف چلا گیا اسے پکڑتے آرام سے بیٹھایا اور خود اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

"یہ بہت پیاری ہے ارواح تھینکو یو سو مچ مُجھے اتنا پیارا گفٹ دینے کے لیے میں بہت خوش ہوں مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے آج میری بیٹی میرے پاس ہے۔۔۔"وہ بار بار ارواح کے چہرے پر نرمی سے اپنے لب رکھتے بولا تو ارواح مسکرائی تھی۔

"یہ مجھ پر گئی ہے سارے نقش اس نے میرے چرائے ہیں زرا نیل دیکھیں ہمیں دیکھ کر مسکرا رہی ہے میرا پیارا بے بی۔۔۔"وہ اپنی بیٹی کے رخساروں کو چومتے ہوئے مسکرائی تھی۔

"یہ پتہ ہے مُجھے کیوں پیاری ہے اتنی۔۔۔"زرانیل ان پر جھکا ہوا تھا۔

"کیوں؟"وہ بے ساختہ پوچھنے لگی تھی جس پر زرانیل مسکرایا تھا۔

"یہ تمہارے وجود کا حصّہ ہے۔۔۔"وہ لفظوں میں ارواح کو معتبر کر گیا تھا اس کی آنکھیں خوشی سے جھلملانے لگی تھیں ایک تو وہ بات بات پر رونے لگ جاتی تھی۔

"افف ارواح اب یہ آنسو نہیں دیکھوں میں۔۔۔"وہ اُسے وران کر رہا تھا وی روتے میں مسکرادی تھی جانتی تھی اس کی آنکھوں میں زرانیل آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا وہ اکثر سوچتی تھی کوئی کسی کو اتنا کیسے چاہ سکتا ہے جتنا زرانیل اسے چاہتا تھا لیکن پھر کوئی سرا ہاتھ نہیں لگتا تھا وہ اُسے اتنی محبت

اوٗر نرمی سے چھوتا تھا کہ ارواح کو کبھی کبھی اپنی قسمت سے ڈر لگنے لگتا تھا

۔۔

These are tears of happiness. I am very lucky. "
Lord wrote such a good companion in my destiny.
You are very special to me. Very important. I
don't know how to express my feelings in words,
but it is true. I love you more than Zaranil Khan,
you are very special to me, I love you more than
".myself

"یہ خوشی کے آنسو ہیں۔۔۔میں بہت لکی ہوں رب نے اتنا اچھا ہمسفر میری قسمت میں لکھا آپ میرے لئے بہت خاص ہیں بہت اہم میں نہیں جانتی

ہوں کہ لفظوں میں اپنے جذبات و احساسات کو کیسے بیان کروں لیکن یہ سچ ہے میں سب سے زیادہ آپ سے پیار کرتی ہوں زرانیل خان آپ میرے لئے بہت خاص ہیں مجھے خود سے زیادہ عزیز ہیں آئی لو یو۔۔۔" وہ بہت ہمت جمع کرتے زرانیل کے عنابی ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکی تھی۔۔۔

وہ جو پلکیں چھپکائے اس کی محور کر دینے والی باتیں سن رہا تھا اس کے ایکٹ پر وہ ایک پل کے لیے یقین نہیں کر سکا تھا۔

محبت کے سفر میں جو قدم تم نے رکھا ہے

وفاؤں کی زباں میں ایک نیا قصہ لکھا ہے

تمہارے لمس کی خوشبو ہے دل کی ہر فضا میں

یہ جو دل دھڑک رہا ہے، تمہارے ہی صدا میں

تمہاری آنکھ کی مستی نے دیوانہ بناڈالا

جو پلکوں کے اشارے ہیں، وہ جادو گر کہاں ڈھالا

تیرے ہونٹوں کی ہنسی سے یہ دنیا جگمگائے

جہاں تم ہو وہاں کوئی غم کیسے ستائے

تیرے پیار کا عالم ہے، بہاریں ساتھ لائے

تیرے قدموں کی آہٹ سے یہ دل پھر مسکرائے

میں خوابوں میں بسالوں تجھے اپنی دعاؤں میں

یہ لمحے قید کرلوں دل کی گہرائیوں میں

تمہارے پیار میں دنیا کی ہر مشکل سہہ لوں

یہ زندگی کا سفر تیرے سنگ جیت لوں، جی لوں

محبت کا سفر ہے اور ہم راہی بنے ہیں

یہ وعدہ ہے وفا کا، دل کی باتیں سنے ہیں

تمہیں پا کر یہ دنیا بھی حسین لگنے لگی ہے

یہ جو رات ہے، یہ بھی پیار کی لگن میں ڈھلی ہے

نہ فاصلہ رہے کوئی، نہ کوئی غم ستائے

تمہارے ساتھ ہر لمحہ سکون دل کو پائے

یہ دل کی باتیں ہیں، الفاظ میں کیسے آئیں

محبت کی جو خوشبو ہے، وہ لفظوں سے نہ پائیں

بس اتنا جانتا ہوں، تمہیں اپنا بنا کے

یہ دنیا چھوڑ دوں، تم پہ جان وار کے

تمہارے ساتھ ہوں تو ہر لمحہ خوشی کا ہے

یہ جو پیار ہم نے پایا، وہ قسمت کی خطا ہے

تمہارے بغیر یہ دنیا ویران سی لگتی ہے

تمہاری ہنسی سے ہی یہ محفل سجتی ہے

اب یہی دعا ہے کہ تم ساتھ رہو ہر دم

یہ دل کی دھڑکنیں تمہارے سنگ چلتی رہیں ہر قدم

محبت کا یہ سفر یونہی چلتا رہے

یہ دل ہمیشہ تمہارے پیار میں بہتا رہے۔

پھر مسکراتے وہ ارواح کے لبوں کو اپنے لبوں میں دباتے اس کے ہونٹوں کو نرمی سے نرمی سے چومنے لگا تھا لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے زرانیل نرمی سے ارواح کے لبوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹانے میں مگن تھا۔ ارواح زرانیل کی بڑھتی شدتوں پر کانپ سی گئی تھی ہاں آج اس نے زرانیل کو خود سے دور کرنے کی کوشش ہرگز نہیں کی تھی وہ اپنی من مرضی سے ارواح کی طعیبت کا خیال کرتا خود ہی پیچھے ہو گیا تھا اور ارواح اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

زرانیل نے مسکراتے اپنے بالوں میں ہاتھ لیکن جب نظریں اپنی پرنسز پر گئی جو یکاٹک اپنے مماباباکو دیکھ رہی تھی وہ گہرا مسکرایا تھا۔

"ارواح فیڈ کرواؤ بے بی کو بھوک لگی ہوئی ہے ارواح نے اُسے صبح فیڈ کروایا تھاوہ سارادن سکون سے سوتی رہی تھی بالکل تنگ نہیں کیا تھااُس نے اپنے مماکو۔۔۔

ارواح زرانیل کی بات پر بلش کرنے لگی تھی لیکن پھر اس نے اپنی بیٹی کو فیڈ کروایااوٗر زرانیل نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے پر سکون کرتارہاتھابے بی پیٹ بھرتے ہی آنکھیں موند گئی تھی زرانیل نے اُسے بے بی کاٹ میں لٹایا تھا۔

"ارواح بھوک لگی ہے کچھ کھانا ہے ؟!" وہ ارواح کے قریب بیٹھتے اس سے پوچھنے لگا ارواح نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے آپ بس میرے پاس بیٹھیں۔۔۔مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔" وہ سکون سے زرانیل کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے اُس کے ہاتھوں سے کھیلنے لگی تھی۔

"جانم میں نے تو تمھارے ساتھ ہی رہنا ہے ہمیشہ آخری سانس تک لیکن ابھی صرف کینٹین تک جاؤں گا میں اور تُمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کر واپس آؤں گا بلکہ مُجھے یاد آیا بابا تمہارے لیے کھانا حویلی سے بنوا کر لائیں تھے وہ کھلاتا ہوں تمہیں۔۔۔" وہ پاس پڑے سامانِ سے کھانا نکالتے ارواح کی طرف بڑھا تھا۔

•••••

Intazeer e janaa

Last episode(part 3)

•••••

آرمینا کا منہ پھلا ہوا تھا عالمیار سے سارے راستے اس نے کوئی بات نہیں کی تھی وہ ناراض تھی عالمیار سے اس نے سب کے سامنے اسے ڈانٹا تھا آرمینا کو عالمیار کی ڈانٹ بہت بری لگی تھی اس پل اُسے عالمیار پر بہت زیادہ غصہ آیا ہوا تھا وہ اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی عالمیار جھنجھنا گیا تھا پہلے ہی

مشکل سے ان کے درمیان سب سٹ ہوا تھا اور اب پھر سے وہ اپنے غصے کی وجہ سے آرمینا کو خود سے ناراض کر چکا تھا اب کیا ہو سکتا تھا۔

اُسے منانا تھا آرمینا کو جو کہ خاصا مشکل تھا اس بار وہ کچھ زیادہ ہی بری طرح سے روٹھ چکی تھی عالمیار نے گاڑی کار پورچ میں روکی تو آرمینا تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی وہ اپنی بیرڈ سہلاتے باہر نکلا تھا لیکن تب تک آرمینا بی بی جان کو سلام کرتی اوپر کمرے میں چلی گئی تھی۔

وہ اُس کے پیچھے جاتا کہ بی بی کی آواز سنتے وہ پلٹ کر اُنہیں دیکھنے لگا تھا۔

"بچی کو ڈانٹا ہے تم نے؟" بی بی جان کڑے تیور لیے پوتے سے پوچھ رہی تھیں وہ گہرا سانس بھر سکا تھا۔۔۔۔

"نہیں بی بی جان بس ایسے ہی آپ ریسٹ کریں میں آتا ہوں اور آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے سب ٹھیک ہے۔۔۔" وہ ضرشک کا ماتھا چومتے اوپر چلا گیا تھا ضرغام اور ارشک ابھی تک نہیں آئے تھے۔

بی بی جان نے ملازمہ سے ضرشک کے لیے خاص طور پر الگ سے کھانا بنوایا تھا وہ ضرشک کی صحت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھیں۔

وہ اب سب سے باتیں کرتا تھا مما بابا تو سیکھ چکا تھا اب تو آنی پھپھو دادی سب کو بلاتا تھا اور سب لوگ اس کے صدقے واری جاتے تھے۔

عالمیار روم میں آیا تو آرمینا کئیں نہیں تھی باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی یعنی وہ شاور لے رہی تھی اتنی سخت سردی میں بھلا شاور لینے کی کیا تک بنتی تھی وہ صرف سوچ سکا تھا۔

اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتے وہ باتھ روم کی طرف چلا گیا تھا جب دروازہ کھول کر اندر آیا تو وہ شاور کے نیچے کھڑی تھی پوری طرح سے پانی میں بھیگ چکی تھی بھیگے کپڑے اس کی دلکشیاں واضح کر رہے تھے وہ بغیر دوپٹے کے تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی اس نے کسی طرح کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا جانتی تھی کہ عالمیار ہی ہو گا لیکن وہ ناراضگی کے اظہارِ کے طور پر ویسی ہی کھڑی رہی تھی۔

"آرمینا یہ کیا حرکت ہے؟!" وہ اس کے قریب آتے شاور بند کر چکا تھا جبکہ آرمینا نے اُسے گھورتے دوبارہ سے شاور آون کیا تھا عالمیار خان اُس کی طرف بڑھتا کہ وہ دیوار سے جا لگی تھی تیز تیز سانس لیتے وہ عالمیار کو دیکھ رہی تھی بھیگے بالوں سے پانی گرتے نیچے گہرائیوں میں جذب ہو رہا تھا۔

"آپ دور رہیں مجھ سے میں آپ سے شدید خفا ہوں عالمیار ایسا بھی کوئی کرتا ہے آپ نے مُجھے سب کے سامنے ڈانٹا کبھی دیکھا ہے زرانیل بھائی کو جو اُنہوں نے سب کے سامنے ارواح کو ڈانٹا ہو یہ بس آپ ہی کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ رو رہی تھی عالمیار نے زور سے دیوار پر مکا تھا آرمینا سہم سی گئی تھی اس کے زور سے مکا مارنے پر۔

"آئی ایم سوری جانم کہو گی تو سب کے سامنے بھی معافی مانگ لوں گا معاف کر دو یار اُس ٹائم تم بحث ہی اتنی کر رہی تھی مجھے غصہ آیا اور پھر میں نے تمہیں ڈانٹ دیا جس کا مجھے بہت افسوس ہے جانتی ہو ناں میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا ہوں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ تمہیں ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ہوں۔۔۔"وہ آرمینا کی بھیگی آنکھیں چومتے ہوئے بولا تو وہ اس کے برہنہ سینے پر سر رکھتے سسکی تھی۔۔۔۔

"مُجھے بہُت برا لگا۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے بولی تو عالمیار نے آگے بڑھتے اس کی بھیگی آنکھیں چومی تھیں وہ اس کے سینے پر دانت گاڑ گئی تھی۔

"بہت برے ہو مجھے ہمیشہ تنگ کرتے ہو!!" ایک اور شکوہ آیا تھا آرمینا کی طرف سے وہ مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا جو اب اس کے بالوں کو کھینچ رہی تھی عالمیار کی رومانٹک رنگ پھڑ پھڑائی تھی۔

شاور تو ویسے بھی آون تھا۔ اور اب وہ خوُد آئی تھی بانہوں میں کیسے جانے دیتا عالمیار اسے اس نے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے تھے آرمینا ایک پل کے لئے عالمیار کی شدت پر کپکپا سی گئی تھی وہ مدہوشی سے اس کے لبوں کا جان پی رہا تھا لمحے سرک رہے تھے خاموشی سے وہ دونوں ایک دوسرے کے لبوں سے لپٹے پیاس بجھا رہے تھے۔

آرمینا نے اُس کے سینے پر مکے مارے تھے اور وہ ہوش میں آتے پیچھے ہوا تھا اور آرمینا نے اُس کو گھورتے اپنے لبوں کو رگڑا تھا۔

"میں ناراض تھی اور مُجھے منانے کے بجائے اپنی تشنگی مٹانے میں مصروف ہو گئے تم۔۔۔" وہ کبھی جب بہت غصے میں ہوتی تھی تو تم کہتی تھی اور اب عالمیار نے اُس کے لبوں پر اتنا گہرا لمس چھوڑا تھا کہ وہ کپکپا سی گئی تھی لیکن مقابل اس کی بھیگی دلکشیاں فرصت سے نہارنے میں مصروف تھا ایک جھٹکے سے اُسے قریب کرتے بیک پر لگی ڈرویاں کھینچ کر کھولتے وہ آرمینا کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"اچھے سے مناؤں گا میری جان۔۔۔" وہ آرمینا کے کان میں سرگوشی کرتے اُس کی بھیگی فراک نیچے سرکاتے وہ اس میں گم ہونے لگا تھا۔

"عالمیار نہیں سردی ہے پلیز۔۔۔" وہ اب کپکپا رہی تھی جب کہ آرمینا نے اُسے خود میں بھینچا تھا۔۔

"میرے بدن کی گرمی سہ لو گی تو یہ سردی فیل نہیں ہو گی جانم۔۔۔" اس کی دھڑکنوں کو بے باکی سے چومتے وہ بے باک شرارت بھی کر گیا تھا آرمینا کے چہرے پر پھیلی سرخی اسے بہت بھلی گئی تھی وہ اس پر جھکا اور اس کے لبوں کو ایک بار پھر سے شدت سے قید کیا تھا آرمینا کے عالمیار کی بڑھتی شدتیں سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ اسے جیسے خود میں قید کرنے لگا تھا۔

"عالمیار نہیں یہ۔۔۔" وہ اسے بانہوں میں بھرتے باتھ ٹب کی طرف لے جانے لگا جب آرمینا نے اُسے ٹوکا تھا وہ اُس کی ان سنی کرتا اُسے باتھ ٹب میں پھینک چکا تھا وہ اسے دیکھنے لگی جو اب اس کے ساتھ ایک رومانٹک باتھ لینے کا سوچ چکا تھا وہ اس پل کافی گھبرا گئی تھی۔

لیکن عالمیار خان کو روکنا تقریبا ناممکن تھا اس وقت وہ پوری طرح سے اُسے اپنی بانہوں میں قید کرتا چلا گیا تھا۔

.....

تعزیز نے آفس سے بریک لیا ہوا تھا ابر شم کو وہ ان دونوں فل ٹائم دے رہا تھا گرینی ابھی تک لندن سے واپس نہیں آئی تھیں وہ دونوں اکیلے تھے ان گزرے دو تین مہینوں میں وہ صرف ایک دو چکر ہی گاؤں کے لگا چکے تھے اب کل تعزیز کو کال آئی تھی زرانیل کی اس کے ہاں بے بی گرل کی پیدائش کا سنتے تعزیز بہت خوش ہوا تھا ابر شم کا تو دل مچلنے لگا تھا اس نازک سی پرنسز سے ملنے کا۔

وہ کل سے تعزیز کتنی بار تعزیز سے کہہ چکی تھی لیکن وہ ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا وہ خوُد بھی جانا چاہتا تھا ارواح سے ملنے اپنی گڑیا کی اتنی بڑی خوش خبری پر وہ بہت خوش تھا۔

ابر شم کی طعیبت دو دنوں سے کچھ خراب تھی ڈاکٹر نے اُسے ریسٹ کا کہا ہوا تھا تعزیز اسی وجہ سے آفس بھی نہیں جا رہا تھا اب ابر شم کا بار بار ہاسپٹل جانے کی بات کرنا اسے بالکل مناسب نہیں لگا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ جب ارواح ڈسچارج ہو جائے گی تب وہ دونوں اس سے ملنے جائیں گے۔

"تعزیز تم میری بات سن کیوں نہیں رہے ہو یار می اکتا گئی ہو اب اس طرح بیڈ پر لیٹ لیٹ کر گرینی اوُر تم میرے ساتھ صحیح نہیں کر رہے ہو۔۔۔" وہ روہانسی ہوتی بولی تھی ابر شم کی باتوں پر تعزیز کو اب غصہ آنے لگا تھا۔

ابر شم جب لاسٹ ٹائم گاؤں گئی تھی تب اس نے ارشک کو بتا دیا تھا کہ وہ ایکسپکٹ کر رہی ہے اور یوں سب کو یہ بات معلوم ہو گئی اور سب لوگ زور دینے لگے تھے کہ ابر شم ان کے ساتھ رہے تعزیز نے سہولت سے انکار کیا تھا جانتا تھا کہ ابر شم وہاں ایڈجسٹ نہیں کر سکے گی لیکن پھر بھی سب اس سے خفا ہو چکے تھے۔

خاص طور پر بی بی جان جو کہ یہ چاہتی تھیں کہ ابر شم ایسے وقت میں ان کے پاس رہے۔

"یار سن رہا ہوں لیکن آج تو نہیں لے کر جانے والا ہوں میں آپ کو دو تین بعد چلیں گے ہم لوگ جب ارواح گھر چلی جائے گی۔۔۔" وہ اُس کی ایک ہی رٹ سے اب اکتا گیا تھا۔

"تم کیوں انکارِ کر رہے ہو کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ میں بے بی سے ملوں تم بہت برے ہو تعزیز آئی ہیٹ یو۔۔۔" وہ تعزیز کے شرٹ لیس سینے پر مکے مارتے بولی تو تعزیز نے اس کی دونوں کلائیاں اپنے ہاتھوں میں تھامتے اس کے چہرے کے قریب چہرہ کیا کہ ابر شم کو تعزیز کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔

"آج کے بعد کبھی مُجھے ائی ہیٹ یو نہیں بولیے گا میں برداشت نہیں کر سکوں گا آپ کے لبوں سے یہ لفظ جانتی ہیں ناں آپ میرے لیے کیا ہیں کتنی اہم ہیں میرا سب کچھ۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولتے ابر شم کے لبوں کو قید کر گیا تھا ابر شم کے پھڑ پھڑاتے ہونٹ اب تعزیز کے ہونٹوں میں قید تھے وہ اتنی شدت سے ابر شم کے لبوں سے لپٹا تھا کہ وہ ایک پل میں ہی بوکھلا کر رہ گئی تھی۔

تعزیز کے سینے پر ہاتھ رکھتے ابر شم نے اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی کیونکہ مقابل کے انداز میں بلا کی شدت تھی وہ پوری شدّت سے ابر شم کی سانسوں کو اپنی سانسوں سے الجھائے ہوئے تھا ابر شم کی دھڑکنوں کا شور تیز ہوا ابر شم کی دھڑکنیں تعزیز کو اپنے لبوں پر محسوس ہوئی تھیں وہ مذید شدت سے اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے لبوں سے سک کر گیا ابر شم نے ایک زور دار مکا تعزیز کے سینے پر دے مارا تھا وہ پیچھے ہوا تو نظریں ابر شم کے سرخ چہرے پر ڈالی تھیں۔۔

"میں اتنی سیریس بات کر رہی تھی اوئر تم نے یہ حرکتیں شروع کر دی ہیں تعزیز پلیز میرے پیارے ہبی نہیں ہو مُجھے ارواح اوئر بے بی سے ملوانے لے کر چلو پلیز بس کچھ دیر میں ہی واپس آجائیں گے میں تمہیں بالکل بھی تنگ

نہیں کروں پرمس۔۔۔"وہ تعزیز کی دھڑکنوں پر لب رکھتے اُسے مسکا لگانے لگی۔

"نو مطلب نو۔۔۔"وہ اُسے آنکھیں دکھاتے بولا ابر شم نے تکیہ اٹھا کر تعزیز کو دے مارا جسے اس نے مہارت سے کیچ کر گیا تھا۔

"بات مت کرنا اب تم مجھ سے تعزیز!!"وہ انگلی اٹھا کر وران کرتی دوسری طرف کروٹ بدل گئی تھی تعزیز نے گہرا سانس بھرا وہ کچھ زیادہ ہی ابر شم کو تنگ کر چکا تھا وہ ناراض ہو چکی تھی اس کی ناراضگی نجانے کیوں تعزیز کی جان لبوں پر لے آئی تھی۔

"ہے میم۔۔۔"وہ اب اکثر ابر شم کو پیار سے پکارنے کے لیے لفظ میم یوز کرتا تھا۔

"جان پلیز سمجھنے کی کوشش کرو ڈآکٹر نے سفر سے منع کیا ہے اب اج اور کل کا دن پرسوں زرا نیل ارواح کو ڈسچارج کروا کر گھر لے جائے گا تو میں آپ کو لے کر جاؤں گا فحال ناراضگی تو ک دیں یہاں آپ کے اور میرے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے میں کس سے بات کروں آپ مجھ سے ناراض ہو گئی ہیں۔۔۔"وہ ابر شم کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے نرمی سے ابر شم کے دودھیا بازوؤں پر اپنی انگلیاں پھیرتے اس کے وجودِ کی نرمیاں محسوس کر رہا تھا۔

"میرا اتنا دل کر رہا ہے بے بی کو گود میں اٹھانے کا اور تم میں ٹھیک یوں کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔۔۔"وہ کروٹ بدلتے تعزیز کی گردن میں بانہیں ڈال گئی تھی وہ اُسے خوُد سے دور تو نہیں ہونے دے سکتی تھی کسی قیمت پر بھی نہیں

۔

"آپ کیوں اپنے بے بی کی صحت پر رسک لے رہی ہیں یار دیکھیں ہم جائیں گے لیکن اس وقت اس ٹاپک پر ہم کوئی بات نہیں کریں گے آپ یہ بتائیں میرے ساتھ مووی دیکھیں گی آپ نیو ریلیز ہوئی ہے بہت رومانٹک میرے فیورٹ ہیرو کی۔۔۔"وہ سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھاتے ایل سی ڈی آون کرتے کرتے بولا تھا۔

"تم کب سے مووِیز دیکھتے ہو؟؟"ابر شم حیرت سے پوچھنے لگی جس پر وہ مسکرایا تھا اور بیڈ سے اٹھتے ایل سی ڈی میں ڈسک ڈالی تھی۔

"میں نہیں دیکھتا سکتا ہوں کیا؟!"وہ اس کی طرف دیکھتے ریموٹ سے ڈسک ڈرائیو اوپن کرتے پوچھنے لگا تھا اس وقت وہ بلیک کلر کے ایزی سے ٹروزار میں ملبوس تھا ابر شم کے سامنے وہ کم ہی شرٹ پہنتا تھا اب تو ابر شم کو عادت

ہو چکی تھی جبکہ تعزیز کو کچھ کہنے کا فایدہ نہیں تھا وہ ہمیشہ اپنی ہی کرتا تھا۔۔۔۔۔

"میرے سامنے پہلی بار کہہ رہے ہو تو میں حیران ہوں یار اس لیے پوچھا اچھا مجھے آنگلش ہیروز اور انگلیش موویز پسند ہیں تم کون سی دیکھتے ہو۔۔۔" وہ تعزیز کے ساتھ مووی دیکھنے کے لئے کافی ایکسٹڈ تھی تبھی تو اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"میں کونسی دیکھتا ہوں آپ کو یہ مووی دیکھنے کر خود ہی اندازہ ہو جائے گا ویٹ کریں آپ۔۔۔" وہ ابر شم کو اپنے حصار میں لیتے اس کے عارض پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تو وہ سر جھکا گئی تھی۔

"کیا ہوا آپ بلش کر رہی ہیں؟" وہ اس کے تپتے رخساروں پر اپنی لب رکھتے ہوئے بولا تو ابر شم نے اُسے گھورا تھا وہ بہت آوور ہو رہا تھا۔

"ہاں کر رہی ہوں۔۔۔" وہ تڑک کر جواب دیتی ایل سی ڈی کی طرف متوجہ ہوئی مووی سٹارٹ ہو چکی تھی اوئر سٹارٹ سے کافی اچھی تھی ابر شم کا انٹر سٹ پیدا ہوا تھا مووی میں لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مووی میں ایک بولڈ سین آیا ہیر وئن منی سکرٹ پہنے شارٹ سے ٹاپ میں ملبوس جو اس کے پیٹ کو کافی حد تک چھپانے میں ناکام ہو رہا تھا سکرین پر نمودار ہوئی۔

"یہ میری فیورٹ ہیر وئن ہے۔۔۔" تعزیز نے مسکراتے ابر شم کی معلومات میں اضافہ کیا ابر شم اسے محض گھور سکی تھی۔

وہ لڑکی ایک روم میں انٹر ہوئی اور اس سے آگے کا سین ابر شم نہیں دیکھ سکی تھی اتنا ہاٹ سین تعزیز آنکھیں پھاڑے دیکھ کر رہا تھا ابر شم نے غصے میں آتے ایل سی ڈی اف کر دی تھی وہ اس کی آنکھوں پر بھی ہاتھ رکھ چکی تھی۔

"بہت اچھی چوائس ہے تمہاری تعزیز؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی تو تعزیز اس کی جیلسی پر مسکرایا وہ اس لڑکی سے جیلس ہو رہی تھی اور تعزیز نے ابر شم کی جیلسی کو انجوائے کیا تھا۔

"ابھی آگے آپ نے دیکھی نہیں جب وہ ہیرو کے قریب اور پھر۔۔۔"

"تعزیز۔۔۔" ابر شم تقریباً چیخی تھی تعزیز کی زو معنی باتوں پر وہ ایک پل کے لئے تعزیز کی باتوں پر سرخ ہوتے اپنی آنکھیں تک بند کر گئی تھی۔

"میم ابھی تک تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں آپ ابھی سے بلش کرنے لگی ہیں جب میں آپ کے ساتھ۔۔۔"وہ جان بوجھ کر ابر شم کو تنگ کر رہا تھا وہ روہانسی ہوتے تعزیز کے سینے پر زور زور سے مکے مارنے لگی تھی۔

"تم بھول جاؤ ایسا کچھ ہو گا مجھے بہت زیادہ نیند آ رہی ہے لہذا سوتے ہیں۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں ٹپیپاتے ہوئے تعزیز کو دیکھتے بولی تھی۔۔

"آپ بھول جائیں نیندیں۔۔۔"وہ معنی خیز انداز میں ابر شم کے بھرے بھرے سراپے کو فوکس میں رکھتے بولا تھا ابر شم خود میں سمٹنے لگی تھی تعزیز کی نظروں کا مرکز ابر شم کے نشب و فراز تھے جن کو وہ فرصت سے نہار رہا تھا ابر شم نے کروٹ بدلنے چاہی تو تعزیز نے اس کی کوشش ناکام بنادی تھی

۔

"تعزیز پلیز ناں۔۔۔" وہ اس کی بیرڈ سہلاتے اُس کے بن چکے موڈ کو خراب کرنے کا پکا ارادہ کر چکی تھی۔۔

"آپ سمجھ جائیں ناں میرا اس وقت خود پر کنٹرول ختم ہو رہا ہے آپ میرے جذبات بھڑکا چکی ہیں جن کی لو دیتی آنچ اب آپ کو برداشت کرنی ہو گی۔۔۔" وہ اس کی شرٹ کندھوں سے سرکا چکا تھا۔

"تعزیز تم ہمیشہ اپنی ہی کیوں کرتے ہو؟" وہ روہانسی سی پوچھنے لگی تھی۔

"کیونکہ اس معاملے میں میرا شاید خود پر بھی اختیار نہیں رہتا ہے آپ نہیں جانتی ہیں آپ کے قریب رہ کر مجھے کتنا اچھا لگتا ہے خود کو مکمل سا فیل کرتا ہوں جب جب آپ کی اوئر خود قربتوں کو سوچتا ہوں اس پل میرا دل الگ ہی انداز میں دھڑکتا ہے آپ شاید سمجھ نہیں سکتی ہیں میرے

جذبات۔۔۔"وہ ابر شم کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کے بالوں کی نرمیاں محسوس کر رہا تھا۔

"تعزیز ائی نو تمہیں میرے قریب رہنا اچھا لگتا ہے لیکِن تمہارے اس بے وقت کے رومانس سے میں بہت تنگ ہوں کبھی تو کچھ اور بھی سوچ لیا کروں تم۔۔۔"وہ اتنے سنجیدہ انداز میں بول رہی تھی کہ تعزیز کے لیے اپنی مسکراہٹ روکنا بہت مشکل ہوا تھا۔

"اچھا مثلاً اور کیا سوچوں میں!!"اس کو خوشی ہوئی تھی کہ ابر شم کے دماغ سے ہوسپٹل جانے والی بات نکل گئی تھی۔

"ہم بے بی کا نام بھی تو سوچ سکتے ہیں مطلب اچھے اچھے نام دیکھتے ہیں جو تمہیں اور مجھے پسند ہوں وہ ہم اپنی بیٹی یا بیٹا جو بھی ہو اُس کا رکھیں

گے۔۔۔"اچانک سے ابر شم کے زہن میں بے بی کے ناموں سے متعلق خیال آیاتووہ بولی تھی۔

"یہ آئیڈیا اچھاہے میڈم اس متعلق سوچا جاسکتاہے بٹ نام ہم کچھ یونیک سے رکھیں گے لائک جو آپ کے اوٗر میرے نیم کا ملا کر بنتے ہوں۔۔۔"تعزیز کی لاجک ہی الگ تھی جو کم سے کم ابر شم تو نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ وہ کیسے ان دونوں کے ناموں کو ملا کر ایک نام بناسکتے تھے۔

"لیکن ایسے نام ڈھونڈنا تو مشکل ہو گا تعزیز"ابر شم یکدم سے پریشان ہوئی تھی۔

"تو یہ مشکل کام آپ کا ہی کا کرے گا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میم آپ آرام سے لیٹی رہیں۔۔۔"وہ اس کے لبوں کا شدت بھرا

بوسہ لیتا اس کو سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا ابر شم نے اُسے گھورا تو وہ شانے اچکا گیا تھا۔

"ابریز۔۔۔۔ اگر ہمارا بیٹا ہوا تو کیسا نام ہو گا یہ مجھے لگتا ہے ہمارے بیٹے کے لیے یہ نام پروفیکٹ ہو گا اور بھی سوچ لیں گے۔۔۔" اُسے اچانک سے یہ نام نجانے کیسے مل گیا تھا۔

"یس بہت اچھا نام ہے۔۔۔" ابر شم کو پسند آیا تھا تعزیز کی چوائس اچھی تھی اُسے پسند آئی تھی

بے گی گرل کے لیے ہم کل سوچیں گے مجھے نیند آ رہی ہے ابھی" تعزیز۔۔۔"وہ اس کے سینے گھستے بولی تو تعزیز نے مسکراتے اسے قید کیا تھا خوُد میں۔

.....

ارواح آج ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو چکی تھی اس کے پاس ہاسپٹل میں زرانیل ہی تھا ارشک بھی روزانہ آتی تھی اوُر پھر شام کو چلی جاتی تھی ارواح اوُر زرانیل نے مل کر اپنی بیٹی کا نام سوچا تھا لیکن اب تو وہ آرمینا سے کہہ چکے تھے سو بے بی کا نام آرمینا نے ہی رکھنا تھا ورنہ پھر وہ ناراض ہو جاتی۔

ارواح اس وقت زرانیل کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور گود میں اس کی بیٹی تھی زرانیل کے لبوں سے تو پچھلے پانچ دنوں سے مسکراہٹ ہی الگ نہیں ہو رہی تھی نجانے کتنی دیر وہ اپنی بیٹی سے باتیں کرتا رہتا تھا۔

"پین تو نہیں ہو رہا؟؟" وہ ارواح کی طرف دیکھتے پوچھ رہا تھا وہ ارواح کی بہت زیادہ کیئر کر رہا تھا اس کی اتنی محبت ارواح کی آنکھوں میں نمی لے آئی تھی وہ کتنا اچھا تھا اور اتنا اچھا انسان رب نے اس کی قسمت میں لکھا تھا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں ہو رہا آپ سکون سے ڈرائیو کریں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ اس کو اطمینان سے جواب دیتے اپنی بیٹی کی چھوٹی سی پیشانی بھی چوم چکی تھی جو اس وقت اپنی مٹھیاں بھینچتے سو رہی تھی۔

"بس تھوڑی دیر پھر ہم حویلی پہنچ جائیں گے۔۔۔"زرانیل خان آرام سے سلو سلو ڈرائیو کر رہا تھا تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ حویلی پہنچ گئے تھے اور اندر داخل ہوئے تو اندر کی تیاریاں دیکھ کر حیران رہ گئے تھے سب لوگ موجود تھے بے بی کا ولکم کرنے کے لیے جہاں تک کہ ابر شم اور تعزیز بھی ابر شم کو دیکھتے ارواح مسکرائی تھی۔

حالانکہ تعزیز سے وہ خفا ہو چکی تھی جو ہاسپٹل میں اس سے ملنے نہیں آیا اس نے اپنے بھائی کو بہت یاد کیا تھا۔

ابر شم ارواح سے سب سے پہلے ملی تھی اور بے بی کو اپنے گود میں لیتے خوب سارا پیار کیا تھا تعزیز وعدے کے مطابق اسے آج حویلی لے کر آیا تھا۔

"میں خفا ہوں تجھ سے تو آیا کیوں نہیں ہاسپٹل ارواح نے سب سے زیادہ تیرا انتظارِ کیا اسے تو بہن بنایا ہوا تھا تم نے لیکن پھر ہاسپٹل نہ اکر تو نے بہت غلط کیا تعزیز۔۔۔"زرانیل تعزیز سے گلے ملتے شکوہ کر گیا تھا۔۔

"میں نے اتنی بار کہا مجھے ہاسپٹل لے کر جاؤ مُجھے ارواح اوَر بے بی سے ملنا ہے لیکن یہ مانا ہی نہیں میری غلطی نہیں ہے اس کی غلطی ہے۔۔۔"ابر شم نے مُجھے زرانیل کو تپایا تھا وہ ایک زور دار مکا تعزیز کو مار چکا تھا۔

ارواح الگ ناراض ہو گئی تھی تعزیز سے جسے تو تعزیز نے منع ہی لیا تھا اوَر اب آرمینا ارواح کو اس کے روم میں لے گئی تھی اس کے لئے زیادہ دیر کھڑے رہنا مشکل تھا۔

سب لوگ پھر ارواح اور زرانیل کے کمرے میں چلے آئے اب تو ضرشک کسی کے قابو میں نہیں آتا تھا اس نے چلنا شروع کر دیا ہوا تھا اور ارشک کو وہ بہت تنگ کرتا تھا۔

اس وقت بھی وہ کبھی کسی ایک کی گود میں جا رہا تھا تو کبھی دوسرے کی۔ اس وقت وہ تعزیز کی گود میں موجود تھا ابر شم آتے ہوئے ضرشک کے لئے بہت ساری چاکلیٹس لے کر آئی تھی چاکلیٹ کا وہ بہت شوقین تھا بہت شوق سے چاکلیٹ کھاتا تھا۔

"ارواح میں نے بہت پیارا نام سوچا ہے۔۔۔" آرمینا کو ابھی تک یاد تھا حالانکہ عالمیار کو لگا تھا کہ وہ اس بات کو بھول چکی ہو گی لیکن نہیں وہ غلط تھا آرمینا کو تو یاد تھا۔

"گڑیا نام آپ نے ہی رکھنا ہے۔۔۔" زرانیل مسکراتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ خوشی خوشی بے بی کو اپنی گود میں اٹھاتے اُسے پیار کرنی تھی۔

ارواح اوَر زرانیل کے روم میں کافی دیر تک سب بیٹھے رہے پھر بی بی جان نے ملازمہ سے کہہ کر ڈنر لگوایا تو سب لوگ ڈائننگ ہال میں چلے آئے ارواح سو گئی تھی اتنا لمبا سفر کر کے آئی تھی زرانیل روم کی لائٹس آف کرتے سب کے پاس چلا آیا تھا۔

سب لوگ خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب اس خاموشی میں بے بی جان کی بھاری آواز گونجی تھی۔

۔۔

"وہ الیمشہ کے رشتے کے سلسلے میں جو لوگ آئے تھے شرمین اُنہیں الیمشہ بہت پسند آئی ہے وہ لوگوں بات آگے بڑھانا چاہتے ہیں تم لوگ جا کر ایک بار لڑکے سے مل لو تا کہ بات مزید آگے بڑھائیں جا سکے بچی اب جوان ہے جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔" وہ شرمین بیگم کو دیکھتے بولی تھیں۔

جو سکون سے کھانا کھا رہی تھیں لیکن بی بی جان کی بات پر اُنہوں نے سر اٹھا کر اوپر ایک نظر اپنی بیٹی کو دیکھا تھا اب مذید تاخیر کرنے کے حق میں وہ خوُد بھی نہیں تھیں۔

جہاں تو سب کی شادیاں ہو چکی تھیں سب اپنی بیویوں کے ساتھ بہت خوش تھے ان کی بیٹی جس امید پر بیٹھی تھی وہ تو اب پوری نہیں ہونے والی تھی تو بہتر تھا کہ وہ بیٹی کی شادی کہیں اور ہی کروا دیتی۔

وہ لوگ کافی امیر تھے لڑکا بھی بہت سلجھا ہوا تھا اس کی ماں سے کافی عرصے سے وہ بات چیت کر رہی تھیں انہوں نے بیٹی سے بات کرنے کا سوچا تھا۔

"بی بی جان آپ اُنہیں ہاں کر دیں مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اب کہیں نہ کہیں تو کرنی ہے مُجھے اپنی بیٹی کی شادی۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی تھیں شمس خان اور مرتضیٰ خان بیٹھے تھے ان کی موجودگی میں وہ کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرتی تھیں کیونکہ شمس خان کے غصے سے وہ واقف تھیں۔

الیمشہ کا لبوں کو جاتا ہاتھ رکا تھا اپنی ماں کی بات سن کر وہ ایک پل کے لیے زرانیل کو دیکھنے لگی لیکن اب زرانیل اس کی قسمت میں نہیں تھا وہ افسردگی سے سوچنے لگی کتنا کچھ تو وہ کر چکی تھی کہ زرانیل اس کا ہو جائے لیکن ضروری نہیں جو ہم سوچیں ویسا ہی ہو۔

وہ اپنی آنکھیں میچے خود کو کچھ کہنے سے باز رکھ رہی تھی آج کل ویسے بھی بی بی جان اُسے بات بات پر ڈانٹ رہی تھیں وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کچھ ایسا ویسا بولے۔

"ٹھیک ہے ہم بات کرتے ہیں بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھروں کی ہو جائیں اتنا ہی اچھا ہوتا ہے تم تیاری کرنا کل ہم جائیں گے وہاں پھر بھی ایک بار تسلی کرنی ضروری ہے بیٹی کا معاملہ ہے ایسے نہیں جانے دے سکتے ہیں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھیں جس پر شرمین بیگم نے سر ہلایا تھا۔

"ہم نے کچھ سوچا ہے۔۔۔" شمس خان بی بی جان کے چپ ہونے پر گلہ گنکار کر بولے تھے بہت دنوں سے وہ یہ سوچ رہے تھے لیکن آج سب اکھٹے تھے تو اُنہوں نے بات کرنے کا سوچا ان کے بولنے پر سب کی نظریں اُن پر تھی۔

"ہم چاہتے ہیں سب کا ولیمہ رکھیں شادیاں تو بہت عجیب سی صورت حال میں ہوئی اور کسی کا ولیمہ نہیں ہو سکا اب ہم سب کا اکھٹا کرنا چاہتے ہیں یہ ہماری خواہش ہے لیکن تم لوگ اپنی مرضی کے مالک ہو اگر ایسا نہیں چاہتے تو بتادو ہمیں۔۔۔" وہ شائد اپنے بچوں کی یہ خوشیاں دیکھنے چاہتے تھے نجانے کتنی سانسیں بچی تھیں ان کے وجود میں بڑھاپے میں یہ بھی فکر لگی رہتی تھی کب سانسیں ساتھ چھوڑ جائیں کیا بھروسہ۔

"دادا جان مُجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ہمارا تو کر دیں۔۔۔ باقی سب سے پوچھ لیں ان کی کیا رائے ہے اس بارے میں۔۔۔" عالمیار سب سے پہلے بولا تو آرمینا نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا تھا پہلے شادی کا کوئی فنکشن وہ ٹھیک سے انجوائے نہیں کر سکی تھی لیکن اب ولیمے پر وہ اپنے سارے آرمان پورے کرنے والی تھی۔

"داداجان ہمارا اب بیٹا بھی ہے جو تقریباً ڈیڑھ سال کا ہے تو اب ولیمہ۔۔۔؟!" ضرغام خان الجھن میں پڑا تھا بے ساختہ ارشک کی طرف دیکھا جو سر جھکائے پلیٹ میں نجانے کیا تلاش کر رہی تھی وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ کچھ ایسا ہو جس سے ارشک کو ماضی یاد آئے پہلے ہی وہ بہت مشکل سے کچھ نارمل ہوئی تھی۔

پوری طرح سے تو نہیں لیکن وہ اب ضرغام خان سے کافی اچھے سے بات کرتی تھی اُس کے لیے یہ ہی کافی تھا۔

"بیٹا ولیمہ تو کبھی بھی کیا جا سکتا ہے ویسے بھی تم دونوں کا بس نکاحِ ہوا تھا وہ بھی کسی طرح کی صورت حال میں اسے یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر ولیمہ ہو جائے گا تو بہت اچھا ہو گا آگے تم لوگوں کی مرضی۔۔۔" بی بی جان نے اپنی رائے دی تھی۔۔۔۔۔۔

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔" ضرشک کے جواب دینے سے پہلے ہی ارشک نے جواب دیا تو وہ کچھ مطمئن ہوا ورنہ اسے لگا تھا کہ ارشک انکارِ کر دے گی پر وہ راضی تھی تو پھر ضرغام کو کیا مسلہ ہو سکتا تھا بھلا اس نے فیصلہ دادا جان پر چھوڑ دیا تھا زرانیل بھی راضی تھا لیکن تعزیز نے اس حوالے سے بات نہیں کی تھی۔

وہ ایسا چاہتا تھا لیکن ابر شم کی کنڈیشن کی وجہ سے وہ حامی نہیں بھرنا چاہتا تھا کیونکہ فنکشن میں اکثر انسان تھک جاتا ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ ابر شم اور اس کے بچے کو کچھ ہو بہت احساس ہو چکا تھا وہ اپنے بچے کے معاملے میں۔

"تعزیز تم نے نہیں بتایا؟" وہ امید بھری نظروں سے تعزیز خان کو دیکھ رہے تھے جبکہ ابر شم چاہتی تھی کہ وہ حامی بھرے یہ فنکشن وہ سب کے ساتھ انجوائے کرنا چاہتی تھی.

"داداجان میری طرف سے معذرت ابر شم کی کنڈیشن آپ لوگ جانتے ہیں ایسے میں اتنی بیٹھنے کی پرمیشن میں نہیں دے سکتا۔۔۔" وہ صاف صاف انکار کرتے ہوئے بولا تھا جس پر یکدم سے داداجان کا چہرہ بجھ سا گیا تھا جسے ابر شم نے محسوس کیا تھا وہ خوُد بھی تو یہ سب چاہتی تھی لیکن تعزیز انکارِ کر رہا تھا اسے غصہ آیا تھا۔

"تعزیز انکار نہیں کرنا پلیز مجھے یہ فنکشن اٹینڈ کرنا ہے پلیز پہلی بار سب کے ساتھ کوئی فنکشن انجوائے کروں گی اور میں بالکل ٹھیک ہوں اگر تم نے انکارِ کیا تو میں تم سے خفا ہو جاؤں گی۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں بولی جو تقریبا سب نے سنی تھی ابر شم کے ایسے بولنے پر تعزیز نے اُسے گھورا تو وہ بھی بدلے میں تعزیز کو ایک زبردست گھوری سے نوازا چکی تھی۔

تعزیز نے گہری سانس بھرتے پھر اقرار کیا تھا ارواح کی طعیبت کچھ ٹھیک ہو جاتی تب ہی فنکشن کروانے کی ڈیٹ رکھی جانی تھی۔

تب تک تعزیز کا ارادہ واپس جانے کا تھا ولیمے کی ڈیٹ شمس خان نے خود ہی رکھ دی تھی کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا آرمینا سب سے زیادہ ایکسٹڈ تھی اس فنکشن کے لیے۔

•••••

ارشک اس وقت بیڈ پر اپنے ڈریس رکھے ضرشک کو تیار کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے قابو میں نہیں آرہا تھا اپنی توتلی زبان میں وہ اتنی باتیں کرتا تھا کہ ارشک کے لیے اس کی باتیں برداشت کرنا مشکل ہو جاتا تھا سب کے لاڈ پیار نے اُسے کافی ضدی بنا دیا تھا غصہ تو بالکل ضرغام خان جیسا

تھا وہ اکثر ارواح کی بیٹی کے ساتھ ہوتا تھا ارواح کے کمرے میں ارواح کی طعیبت اب بالکل ٹھیک تھی اور آج شام کو ان لوگوں کا ولیمہ تھا ابر شم اور تعزیز بھی آ چکے تھے۔

ڈریسز سب نے مل کر ڈسائید کیے تھے ارشک نے سب کے لیے ایک ہی ڈیزائن میں میکسی تیار کی تھیں جن کا بس کلر کا فرق تھا ارشک کے سامنے ایک بار ضرغام نے باتوں ہی باتوں میں زکر کیا تھا کہ اُسے وائٹ کلر بہت پسند ہے نجانے ارشک کا دل چاہا وہ اس اتنے اہم موقع پر ضرغام کی پسند کا کلر پہنے سو وہ اپنے لیے لائٹ سی وائٹ کلر کی میکسی تیار کر چکی تھی ضرشک کے لیے بھی ڈریس اس نے خود ریڈی کروایا تھا وائٹ کلر کی کرتا شلوار ساتھ بیلو کلر کی چھوٹی سی واسکٹ وہ اب ارشک کو خوب تنگ کر رہا تھا۔

ضرغام خان روم میں آیا تو وہ اپنے بیٹے کی شرارتیں دیکھتے وہ ارشک کی روہانسی صورت دیکھتے مشکل سے اپنی ہنسی روک سکا تھا۔

ضرشک کی نظر جیسے ہی ضرغام پر پڑی وہ اپنے کپڑے دور پھینکتے بھاگ کر ضرغام کے پاس آیا تھا۔

"بابا تان (جان)" وہ ضرغام کے گال پر بوسہ دیتا بولا تھا جس پر ضرغام خان مسکرایا تھا۔

"مما کو تنگ کیوں کر رہے تھے ضرشک۔۔۔؟؟" وہ اُسے آنکھیں دکھتا بولا تھا۔

"میں تہیں تر رہا... (میں نہیں کر رہا)" ہر بات کا جواب دیتا تھا وہ ارشک محض اسے گھور کر رہ گئی تھی۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔" ارشک روہانسی ہوتی ضرغام کو گھورتے بولی تھی۔

"میں نے کیا کیا؟" وہ ارشک کے الزام پر تڑپ گیا تھا آخر اس نے ایسا بھی کیا کر دیا جو ارشک اس پر الزام لگا رہی تھی۔

"آپ سب کے بے جا لاڈ پیار نے ضرشک کو بہت بگاڑ دیا ہے اب یہ میری کوئی بات نہیں سنتا ہے۔۔" نجانے کیوں ارشک کی آنکھیں بھر آئی تھیں اور یہی چیز نہ تو ضرغام خان برداشت کر سکتا تھا اور نہ ہی ضرشک۔۔۔۔

وہ ضرغام کی گود سے نکلتے ارشک کے پاس جاتے اوپر چڑھتے ارشک کی گود میں بیٹھتے اس کے رخساروں پر پھسلتے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگا ارشک کو اپنا ناٹک کامیاب ہوتا محسوس ہوا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب

ضرشک اسے تنگ کیے بغیر ہی تیار ہو جائے گا ارشک کے آنسو کمزوری تھے ان دونوں کے وہ دونوں ہی برداشت نہیں کر سکتے تھے یہ آنسو۔

"ارشک۔۔۔"ضرغام بھی آگے بڑھتے ضرشک کی پرواہ کیے بغیر ارشک کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا وہ آنکھیں پھاڑے اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا حالانکہ یہ سچ تھا کہ وہ ارشک کے ساتھ ضرغام کو برداشت نہیں کرتا تھا اس کو ہر وقت یا تو مما اپنے پاس چاہیے ہوتی تھی یا پھر بابا۔۔

"یہ کیا تھا۔۔۔"ضرشک کے سامنے ضرغام کی یہ حرکت وہ سر تا پا سرخ ہوئی تھی ضرغام کی نظر جیسے ہی ارشک کے ڈریس پر پڑی وہ وائٹ کلر کا ڈریس تھا اسے پتہ تھا ارشک نے اُن سب کے لئے ڈریسز خود ریڈی کیے تھے لیکن ضرغام کو امید نہیں تھی کہ وہ خود کے لیے وائٹ کلر سلیکٹ کرے گی اسے خوشی ہوئی تھی اور لب خود بخود ہی مسکرائے تھے۔

"ضرشک کو تیار کرو اسے میں اپنے ساتھ لے کر جاتا ہوں تا کہ تم آرام سے تیار ہو سکو۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتا بولا ضرشک کو نہلا کر وہ باہر لائی تھی ضرشک اس وقت منی باتھ گاؤن میں بہت کیوٹ لگ رہا تھا ضرشک بھی ارشک کو روتے دیکھ کر پھر کوئی شرارت کیے بغیر آرام سے تیار ہوا تھا تب ضرغام خان بھی چینج کر چکا تھا ارشک ضرشک کو تیار کرتے خود اپنی میکسی لے کر باتھ روم چلی گئی تھی جب وہ باتھ روم سے میکسی میں ملبوس باہر نکلی تھی عین اُسی وقت ضرغام خان بھی نکلا تھا ڈریسنگ روم سے دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی تھیں ضرغام کی نظروں میں خماری چھائی دوپٹے کے بغیر ارشک کی رعنائیاں ابھر کر واضح ہو رہی تھیں وہ ضرشک کا خیال کرتے خود پر ضبط کر گیا تھا ورنہ ارشک کا یہ روپ ضرغام کے جذبات بھڑکا چکا تھا۔

"بابا میں تاتو تے تاش جاؤں (بابا میں چاچو کے پاس جاؤ۔۔۔؟)" وہ اپنے کھیلونوں سے کھیل رہا تھا پھر اُنہیں بیڈ پر پھینکتے وہ ضرغام کی طرف بڑھا تھا۔

آرمینا اؤر عالمیار کا کمرہ ارشک اؤر ضرغام کے ساتھ ہی تھا یعنی ایک دروازہ کھول کر دوسرے کمرے میں چلے جانا اؤر ضرشک کی مٹر گشت کبھی جہاں تو کبھی وہاں تقریبا لگی ہی رہتی تھی۔

"ہاں جاو۔۔۔" ضرغام کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے فوری ہاں کی تھی اؤر ضرشک بھاگ کر باہر نکل گیا تھا ارشک اس کی باتوں پر حیران رہ جاتی تھی وہ اتنی باتیں نجانے سوچ کیسے لیتا تھا ارشک کی سمجھ سے باہر تھا یہ سب

۔

"بیوٹیفل۔۔۔" ضرغام خان نے کھینچ کر ارشک کو اپنے قریب کیا تھا۔

"دروازہ کھلا ہے۔۔۔"ضرشک گیا تھا تو دروازہ کھلا تھا ارشک کا اشارہ اسی طرف تھا لیکن ضرغام خان اس پل جیسے ارشک کے لبوں سے اپنی پیاس بجھانا چاہتا تھا وہ نرمی سے ارشک کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتے اس کے ہونٹوں کو آپنے ہونٹوں میں دبا چکا تھا۔

ہونٹوں پہ تیرے، جب میرا نام آجائے،

میرے دل کی دنیا میں بہار آجائے،

چومنا تیری مسکان کو ہے ایسا،

جیسے خوابوں کا کوئی نیا جام آجائے۔

تیری مسکان میں ہے روشنی کا سفر،

چُوما جو ہونٹوں کو،

ہو گیا دل بے خبر،

یہ لمس، یہ پیار کا میٹھا سا نشہ،

ہر پل میں بھر دے محبت کا اثر۔

چوم لوں تیرے ہونٹوں کو جب خاموشی میں،

یہ دنیا ٹھہر جائے ایک خوشبو کی روشنی میں،

تیری قربت میں دل کو سکون ملے،

یہ پیار، یہ لمحہ،

ہو جیسے صدیوں کی خوشی میں

ارشک ایک پل کے لیے گھبرا گئی تھی روم کا دروازہ کھلا تھا کوئی بھی آ سکتا تھا لیکن ضرغام خان اس بات کی پرواہ کیے بغیر اپنی تشنگی مٹا رہا تھا لمحے سرک رہے تھے معنی خیز خاموشی درمیان میں حائل ہوئی تھی ضرغام خان اس کے لبوں کا رس نچوڑتے کافی دیر بعد پیچھے ہوا تھا۔

ارشک نے بے ساختہ ضرغام کی طرف پیٹھ کرتے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے اپنے دھڑکنوں کو نارمل کرنا چاہا ہرٹ بیٹ کافی تیز ہو چکی تھی۔

ارشک کے رخ بدلنے پر ضرغام کی نظریں اس کی دودھیا پشت سے ٹکرائی اور پھِر وہ تل وہ ارشک کی کمر کو اپنے لبوں سے چومنے لگا تھا ارشک پھر گھبرا

گئی تھی وہ بے لگام ہو رہا تھا ارشک کے لیے اس کی جسارتیں سہنا خاصا مشکل ہو رہا تھا۔

"ضرغام نہیں کریں پلیز۔۔۔" وہ پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی ضرغام اس کی آواز سنتے اپنے بہکتے جزبات پر مشکل سے قابو کر سکا تھا اس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ اس کی بیک پر لگی ڈوری بندھ چکا تھا۔

ارشک کچھ نارمل ہوئی ورنہ اس کو پورا یقین تھا ضرغام ایک گھنٹے تک اسے باہر نہیں جانے دینے والا ضرغام خان آئینے کے سامنے کھڑا ہوا اوُر اپنے بال بناتے نظریں ارشک پر تھیں جو نجانے کن سوچوں میں گم تھی کہ ضرغام کی نظروں کی تپش بھی وہ خود پر محسوس نہیں کر پائی تھی۔

ابھی تو ایک سرپرائز ارشک کے لئے باقی تھا جو اسے بعد میں ملنا تھا۔

ضرغام نے جلدی سے خود پر پرفیوم سپرے کیا اسے زرانیل کا میسج آیا تھا دادا جان اسے بلا رہے تھے وہ ارشک پر ایک مسکراتی نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گیا تھا ارشک نے سکون کا سانس خارج کیا تھا ضرغام خان کے سلگتے لبوں کا لمس اسے ابھی تک اپنے ہونٹوں اور کمر پر محسوس ہو رہا تھا ایک الگ ہی تپش ارشک کو ضرغام کے لمس سے محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ارشک نے تیزی سے اپنی شال ٹھیک کرتے اپنی باقی کی تیاری مکمل کی اور پھر اپنی تیاری سے مطمئن ہوتے کمرے سے نکل گئی تھی۔

•••••

ضرشک اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بمشکل آرمینا اور عالمیار کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا اور سامنے کا منظر دیکھتے اس نے

اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا لیکن ضرشک کو دیکھتے آرمینا بدک کر پیچھے ہوئی تھی سارا خون جیسے چہرے پر آرکا تھا۔

"اوئے چوزے تجھے سکون نہیں ہے" عالمیار ضرشک کو گھورتے اپنے گود میں اٹھا چکا تھا جو اپنی گہری کالی آنکھوں سے اُسے گھور رہا تھا شاید اپنی مما کی طرح اسے آرمینا پر بھی صرف اپنا حق جتانا تھا وہ عالمیار کے قریب جائے ضرشک صاحب سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا۔

"میلی پھتوتے (میری پھپھو ہے)" عالمیار کو جتانا ضروری سمجھا تھا آرمینا تو ضرشک کے صدقے واری جا رہی تھی۔

"ہائے میرا بچہ میری جان۔۔۔" آرمینا نے تیزی سے ضرشک کو اپنی گود میں لیا تھا وہ اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ وہ چٹا چٹ اس کے پھولے پھولے رخساروں کو چوم چکی تھی۔ وہ کھل کھیلا یا تھا عالمیار کی جیلسی دیکھتے۔

"کبھی میرے بھی ایسے چوم ڈالو تم۔۔۔" وہ آرمینا کو گھورتے بولا تھا۔

"عالمیار بچے کے سامنے کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔" وہ تو سپٹپٹا کر رہ گئی تھی عالمیار کی بے باک باتوں پر۔۔۔۔۔

"یہ بچہ بہت پہنچی ہوئی چیز ہے اپنے ماں باپ کا رومانس یقیناً دیکھ کر آیا ہو گا اور تم اس سے شرما رہی ہو۔۔۔" وہ ضرشک کو گھورتے بولا تو ضرشک نے ناک سیکھرتے عالمیار کو دیکھا تھا۔

"ہمم اٹیٹیوڈ۔۔" عالمیار تو ضرشک کے انداز پر غش کھا کر رہ گیا تھا کتنا سا اور اٹیٹیوڈ آف۔۔۔

"ہاں جی میرے پیارے سے بچے پر اٹیٹیوڈ سوٹ کرتا ہے آپ زرا اپنے لفظوں پر توجہ دیں میرا پیارا بچہ بتاؤ پھپھو ان میں سے کون سے کلر کی لپسٹک لگائے۔۔۔" وہ عالمیار کو پوری طرح سے نظر انداز کرتے ضرشک کو ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھاتے ہوئے خود اپنی لپسٹک اٹھا کر اس کے سامنے کرتے پوچھنے لگی جو دو تین اس نے ضرشک کے آنے سے پہلے ٹرائے کی تھیں وہ عالمیار ریمو کر چکا تھا اپنے طریقے سے.

"تہ (یہ)" اس نے اپنی انگلی سے ایک کلر پر نشان رکھا جو کہ آرمینا کو بھی بہت پسند آیا تھا پھر اس نے وہی لپسٹک لگائی تھی۔

"تاتو باہر تلیں۔۔۔(چاچو باہر چلیں۔۔۔)" وہ عالمیار کے قریب آتے اس کے قمیض کو کھینچتے بولا تو عالمیار نے اُسے گود میں اٹھایا تھا اور آرمینا پر ایک نظر ڈالے وہ روم سے نکل گیا تھا۔

جبکہ آرمینا اپنی تیاری کرتے ارواح کے کمرے کی طرف بڑھی تھی وہ اور ابرشم تیار ہو چکی تھی ابرشم کی میکسی کا کلر ریڈ تھا یہ تعزیز نے ارشک سے کہا تھا کہ وہ ابرشم کی میکسی ریڈ کلر میں تیار کرے ارواح کی بیلو کلر کی تھی اور آرمینا کی پنک کلر کی ڈیزائن سب کا ایک جیسا ہی تھا وہ چاروں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

ارواح اس وقت اپنے لبوں پر لپسٹک لگا رہی تھی جب آرمینا اور ارشک اندر آئی تھیں جب کہ ارواح کی پرنسز اس وقت ابرشم کی گود میں تھی جو ہنس رہی تھی بہت کیوٹ سی ابرشم کو بہت پسند تھی وہ۔

"ارواح میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔" آرمینا کو اس پل شائد سب سے تعریف سننی تھی وہ سب کے ساتھ اکثر سب سے زیادہ مذاق کرتی تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو تم لیکن اگر عالمیار بھائی سے پوچھتی تو شاید ہم سے بہتر بتا دیتے تمہیں کہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔" ارشک نے اُسے چھڑا تو وہ بلش کرنے لگی تھی۔

"ہمم واہ نیم سے ہی بلش۔۔۔" ارواح اپنے بالوں کو پیچھے کرتے آرمینا کو تنگ کرنے لگی تھی۔

"تم لوگ تو جیسے بلش نہیں کرتی ہو جو مجھے کہہ رہی ہو حالانکہ زرانیل بھائی۔۔۔"

"آرمینا بس۔۔۔" ارواح نے اُسے مزید کچھ بولنے سے روکا تھا وہ تو نان سٹاپ بولے جا رہی تھی ارواح کی نظر ابر شم پر پڑی تو وہ خاصی خفت میں مبتلا ہوئی تھی کیونکہ وہ نیچے سر جھکائے مسکرا رہی تھی آرمینا کو گھورتے ارواح نے اپنی شال خود کے گرد اچھے سے اوڑھی تھی۔

"اپنی باری پر بس۔۔۔" آرمینا نے قہقہہ لگایا تھا یوں تیار وہ اپنے شوہروں پر بجلیاں گرانے کے لیے تیار تھیں ابر شم کو تعزیز نے خاص وارننگ دی تھی کہ وہ زیادہ چہل قدمی نہیں کرے اور نہ ہی خود کو تھکائے وہ پرومس کر چکی تھی تعزیز سے۔

اب وہ لوگ ایسے ہی ٹائم پاس کرنے کے لئے باتیں کر رہی تھیں۔

•••••

چاروں کپلز اس وقت سٹیج پر موجود تھے اور نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے الیمشہ کی شادی ہو چکی تھی وہ آپنے شوہر کے ساتھ خوش تھی ارواح کو اب کوئی پریشانی نہیں تھی کیونکہ وہ چلی گئی تھی ورنہ تو ہر پل اُسے ٹینشن ہی لگی رہتی تھی کہ وہ کب کیا کر جائے۔

شمس خان نے بہت سارے مہمانوں کو انوائیٹ کیا تھا تقریباً سارا گاؤں ہی ولیمے میں شریک ہوا تھا اور گاؤں میں موجود سب گھروں میں اُنہوں نے سپیشل کھانا بھجوایا تھا یہ تو ان کے ہاں رسم تھی۔

ضرغام خان نے عباد صاحب کو بھی انوایٹ کیا تھا ولیمے میں وہ پہلے تو انکار کر گئے وہ اس جگہ کبھی نہیں جانا چاہتے تھے جہاں منہا نے اتنا مشکل وقت دیکھا تھا۔

لیکن شمس خان خود آئے تھے ان کے پاس اپنے سابقہ رویئے کی معافی مانگی تھیں اُن سے اوُر اُنہیں خاص طور پر کہا تھا کہ وہ وہاں آئیں ارشک کے بابا تو تھے ہی ساتھ وہ تعزیز کے ماموں بھی تھے اُنہیں وہاں دیکھ کر شاید تعزیز کو اچھا لگتا۔

اوُر اب وہ آچکے تھے ارشک کی نظر اپنے بابا پر پڑی تو وہ یقین نہیں کر پائی کہ اس کے سامنے اس کے بابا تھے وہ مسکراتے ہوئے اپنے بابا کے پاس گئی تھیں جنہوں نے اُسے گلے لگایا تھا اوُر مسکراتے اس کے سر پر محبت سے بوسہ دیا تھا۔

"کیسی ہے میری بیٹی ؟!" وہ ارشک کی حیران زدہ سی آنکھوں میں دیکھتے بولے تھے وہ مسکرادی۔

عباد صاحب آگے آتے تعزیز سے ملے تھے جو اُنہیں دیکھ کر بہت حیران ہوا تھا وہ وہاں آئیں گے تعزیز نے بھلا کہاں سوچا تھا ہاں لیکن وہ بہت خوش تھا۔

"بابا آپ کو کس نے انوائیٹ کیا؟!" ارشک پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی ضرغام نے عباد صاحب کو اشارہ کیا تھا جو ارشک نہیں دیکھ سکی تھی اُنہوں نے بس یہ کہہ دیا کہ اُنہیں شمس خان نے انوایٹ کیا ہے ارشک مطمین ہوئی تھی۔

ضرشک تو اپنے نانا کی گود میں بیٹھ گیا تھا۔

مہمان حیران تھے سردار ضرغام خان کی بیوی کو دیکھتے پورا گاؤں جانتا تھا ارشک ایک عام سی لڑکی بھلا سردار کی بیوی کیسے ہو سکتی تھی۔

لیکن یہ سچ تھا ارشک سردار ضرغام خان کی بیوی تھی اُس کے بیٹے کی ماں۔

ولیمے کی تقریب کافی اچھی رہی تھی سب نے خوب انجوائے کیا تھا تقریباً رات گئے تک مہمان موجود رہے تھے شمس خان مطمئین تھے اب ان کے پوتے اپنی زندگیوں میں خوش تھے حویلی نے بہت کچھ دیکھا تھا لیکن اج حالاتِ نارمل تھے۔

بہت کچھ غلط ہوا تھا لیکن اب سب ٹھیک تھا بی بی جان کی گود میں اس وقت زرانیل کی بیٹی تھی جو اب کافی ایکٹو تھی اُسے ہر وقت اپنے بابا کی گود میں رہنا ہوتا تھا ارشک سے زیادہ اس کی زرانیل سے بنتی تھی۔۔۔

"بابا آپ اتنی جلدی جا رہے ہیں؟؟"عباد صاحب جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ارشک بے چینی سے پوچھنے لگی تھی وہ اُس وقت چاہتی تھی کہ بابا مذید کچھ وقت جہاں رہیں۔

"بیٹا گھر پر کوئی نہیں تھا میں نے ہمسائیوں کی بچی کو بیٹھایا تھا اور اب کافی دیر ہو چکی ہے مجھے جانا ہو گا۔۔۔"وہ ارشک کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولے تھے وہ محض سر ہلا سکی تھی۔

عباد صاحب ضرشک سے ملتے نکل چکے تھے ابر شم کافی ٹائم سے سٹیج پر ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی اب اس کی کمر میں درد ہو رہا تھا اگر وہ تعزیز کو بتاتی تو اس نے ابر شم کو ایسے ہی روم میں لے جانا تھا جو وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔ تبھی ضبط سے بیٹھی تھی۔

"اب ہمیں اندر چلنا چاہیے آپ کو آرام کی ضرورت ہے ویسے بھی ہم صبحِ واپسی کے لیے نکلیں گے گرینی واپس آ رہی ہیں کل میری ان سے بات ہوئی

ہیں آپ چلیں اندر۔۔۔"وہ ابر شم کا ہاتھ جو اس نے پورے فنکشن میں نہیں چھوڑا تھا اپنے ہاتھوں میں لیتے اُسے سہلاتے بولا تھا۔

"تعزیز مُجھے مزید بیٹھنا ہے جہاں اتنا مزا آرہا ہے اوُر تم واپس چلنے کو کہہ رہے ہو پلیز تھوڑی دیر اوُر پھر چلیں گے ناں۔۔۔"وہ آرمینا اور ارواح کی طرف دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں۔۔۔۔

"نہیں آپ اگر یہ نہیں چاہتی ہیں کہ میں آپ کو ایسے ہی سب کے سامنے بانہوں میں اٹھا کر لے جاؤں روم میں تو چلیں۔۔۔"وہ بھلے اسے نہیں بتا رہی تھی لیکن تعزیز اس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

ابر شم جانتی تھی کہ وہ جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی سکتا ہے اس وجہ سے وہ مذید بحث نہیں کر سکی تھی اوُر سر ہلاتے آپنی میکسی سنبھالے سٹیج سے اٹھی تھی اوُر تعزیز کا ہاتھ تھامے سٹیج سے اتری تھی کسی نے اُنہیں روکا نہیں تھا کیونکہ سبھی ابر شم کی حالت جانتے تھے کہ وہ اتنی بیٹھنا افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

ارشک کو بھی شدید تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی جہاں کافی دیر سے بیٹھی ہوئی تھی کھانے کے بعد مہمان تو سارے واپس چلے گئے تھے اب جو بچے تھے وہ بھی واپس جا رہے تھے ارشک کو بھی روم میں جانا ہی صحیح لگا ضر شک تو سب کے ساتھ انجوائے کر رہا تھا حالانکہ اس ٹائم تک وہ سوچکا تھا لیکن آج شاید اسے بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔

زرانیل بھی ارواح کو روم میں لے کر چلا گیا تھا اوُر اب سٹیج پر آرمینا اور عالمیار بچے تھے۔

"میرے خیال میں اب ہمیں بھی روم میں چلنا چاہیے۔۔۔" عالمیار کب سے خوُد پر ضبط کیے بیٹھا تھا وہ میکسی میں اس کی دھڑکنوں کو بے ہنگم کر چکی تھی اب تو اس کے وجودِ کا حصہ بنتے ہی آرمینا کو سکون ملنا تھا۔

آرمینا بحث نہیں کر سکی تھی اُسے نیند آ رہی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آج رات عالمیار اس کی نیندیں اڑانے والا تھا۔

•••••

انتظارِ جاناں

لاسٹ اپیسوڈ (لاسٹ پارٹ)

•••••

آرمینا اندر کمرے میں آتے ہی سب سے پہلے اپنا ڈریس چینج کرنے کی غرض سے ڈریسنگ روم میں جانا چاہتی تھی سارے فنکشن میں اسے عالمیار کی نظریں خود پر محسوس ہوتی رہی تھیں لیکن وہ لاپرواہ بنی رہی تھی پر ابھی اس کو عالمیار سے بچنا تھا اس کی بانہوں میں قید وہ صرف اس کی بہکی بہکی سرگوشیاں سن سکتی تھی وہ اپنی من مانیاں کرتا تھا جو آرمینا کے لیے سہنی بہت مشکل ہوتی تھیں۔

"کدھر۔۔۔" وہ یونہی دوپٹہ اتار کر آگے بڑھی عالمیار نے اُس کو پیچھے سے پکڑا تھا وہ سیدھی لہراتی ہوئی عالمیار خان کے کشادہ سینے میں آسمائی تھی۔

"عالمیار پلیز چینج کرنا ہے مُجھے بہُت نیند آئی ہے آپ کی مزید کوئی جسارتیں سہنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔" وہ روہانسی سی بولی تھی عالمیار خان مسکرایا تھا اور وہ اُس کی مسکراہٹ دیکھتے سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔

"ہمت تو ہونی چاہیے بے بی۔۔۔" بے باک سے تنگ فنٹگ سے چھلکتی اس کی رعنائیاں دیکھتے وہ خماری سے بولا تھا آرمینا نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھے تھے وہ گہرا مسکرایا تھا۔

"عالمیار پلیز آپ کو نیند نہیں آئی ہے تو اس کا کیا مطلب ہے کسی کو بھی نہیں آئی ہے آپ تو سخت جان ہیں۔۔۔"

"شششش مجھے برداشت کرنے کا حوصلہ ہونا چاہیے تم میں میری جان اور آج تو سپشل نائٹ ہے جو شادی والی رات ادھورا رہ گیا تھا وہ آج پورا ہو گا اور آج تم مجھے دوسری ہماری ویڈنگ نائٹ منانے سے روک رہی ہو جو کہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔" وہ اس کو اپنے سینے میں مضبوطی سے بھینچتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں۔۔۔"ویڈنگ نائٹ کے نام پر آرمینا کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچے بولی تھی۔

"ائی نو ایسی بات نہیں ہے تم بس میری شدتوں سے ڈر رہی ہو ایسا ہی ہے ناں جانم۔۔۔"وہ اسے اٹھا کر بیڈ کی طرف لے جاتے بولا جبکہ عالمیار کے اتنے ٹھیک اندازے پر وہ مسکرائی تھی۔

"آپ کو اچھے سے پتہ ہے تو تنگ کیوں کر رہے ہیں سونے دیں ناں اور آپ بہت بار میرے ساتھ سپیشل نائٹ منا چکے تھے ابھی تک کوئی کمی باقی ہے تو بتائیں مجھے۔۔۔"وہ عالمیار کی گردن میں بانہیں ڈالے بولی تھی۔

"تم کیا جانو جب جب تمہیں دیکھتا ہوں جذبات نئے سرے سے بھڑک اٹھتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس نازک وجود کی ہر

گہرائی کو میں اچھے سے ماپ چکا ہوں اپنے لبوں سے۔۔۔"ہاتھ اس کی میکسی کے ہاتھ جاتے اس کی دھڑکنوں کو سہلانے لگے تھے۔

"عالمیار۔۔۔"اسکی بات پر عالمیار کا پورا وجودِ پسینے میں بھیگا تھا اس پل وہ اتنی بے باک باتیں کر رہا تھا آرمینا کے لیے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا اوپر سے عالمیار کے ہاتھ اس کی دھڑکنوں کو چھو رہے تھے اس کے بھاری ہاتھوں کی انگلیوں کو محسوس کرتے وہ کچھ پل کے لیے گھبرا گئی تھی۔

"جی عالمیار کی جان میرا سب کچھ۔۔۔"عالمیار نے کمفٹر کھینچ کر دونوں پر لیتے اس کی میکسی کی زپ کھولتے اس کے دودھیا کندھوں کو اپنے لبوں سے چوما تھا وہ کپکپا گئی تھی۔

اتنا عرصہ ہو چکا تھا ان کی شادی کو وہ پھر بھی ڈر رہی تھی مقابل کی شدتوں سے.

"آپ مجھے کبھی کبھار بہت تنگ کرتے ہیں۔۔۔"وہ شکوہ کر رہی تھی عالمیار نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔

"آرمینا تم بھی مُجھے بہت تنگ کرتی ہو کبھی کبھار۔۔۔"وہ بھی کندھے اچکاتے بولتا اس کے لبوں پر جھکا تھا آرمینا کے لبوں کو اپنے لبوں میں دباتے وہ اس کی سانسیں خوُد میں انہیل کرنے لگا تھا آرمینا نے بے ساختہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا وہ پوری شدت دکھا رہا تھا آج اس کے ہونٹوں پر۔

آرمینا کو اندازہ ہو چکا تھا مقابل آج اسے اپنی شدتوں سے بے حال کرنے والا تھا اتنی تپش اتنی آنچ تھی اس کے لبوں میں کہ آرمینا کو اپنے نازک لب جلتے

ہوئے محسوس ہوئے تھے وہ مشکل سے عالمیار کے جان لیوا لمس کو سہ رہی تھی جو گزرے لمحے بڑھتا ہی جا رہا تھا کہ آرمینا اب اپنی پھول چکی سانسوں کو محسوس کرتے اس کے سینے پر مکے مارنے لگی تھی وہ تب اس کے بگڑتے تنفس کا خیال کرتے پیچھے ہوا تھا اور اس کی پیٹھ سہلائی تھی۔

"بہت زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔" اشارہ اس کے لمس کی طرف تھا وہ مسکرایا تھا۔

"برداشت کرو۔۔۔" اسے ہر پردے سے آزاد کرتے وہ شدت سے آرمینا میں سمایا تھا کہ اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی جسے وہ آپنے لبوں میں دباتے اسے خود میں قید کرتا چلا گیا تھا۔

•••••

زرانیل اس وقت اپنی بیٹی کو گود میں لیے جہاں وہاں ٹہل رہا تھا وہ رات کو دو تین بار اٹھتی تھی میں بھی وقفے وقفے سے سوتی رہتی تھی تو اس وقت اس کا جاگنا پکا تھا اُسے رات کو زرانیل ہی سنبھالتا تھا ارواح تو آج ویسے بھی بہت تھک چکی تھی عالمیار نے اُسے چینج کرواتے سونے کا کہہ دیا تھا خوُد وہ سٹڈی میں چلا گیا تھا کافی دیر تک ایک امپورٹنٹ کیس پر کام کرتا رہا پھر وہ اُس کو ختم کرتے واپس روم میں آیا تو اپنی بیٹی کو جگاتے پا کر اُسے گود میں اٹھایا تھا۔

علیزے نام رکھا تھا آرمینا نے زرانیل اوُر ارواح کی بیٹی کا جو سب کو بہت پسند آیا تھا۔

"میرے بچے کو بھوک لگی ہے!!" وہ اُسے اپنے سامنے کرتا بولا جو شائد رونے کے لئے ہونے لٹکا چکی تھی۔

ارواح سو گئی ہوئی تھی اب وہ اُسے کیسے جگاتا اس نے پھر سائیڈ ٹیبل پر پڑا دودھ کا ڈبہ اٹھایا اور علیزے کے لیے دودھ بناتے اس کے لبوں سے فیڈر لگایا تھا وہ آرام سے پینے لگی تھی زرانیل نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

"بابا کی جان۔۔۔" اس کے ساتھ وہ کافی دیر تک مصروف رہا تھا ارواح نے کروٹ بدلتے آنکھ کھولتے انہیں دیکھا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور وہ اٹھ کر اُنہیں دیکھنے لگی۔

"ارے سو جاؤ یہ پیٹ بھر چکی ہے۔۔۔" وہ علیزے کو اُٹھاتے اس کے پاس آیا تھا جو اب پیٹ بھرتے برے برے منہ بنا رہی تھی۔

"میرا بچہ۔۔۔" زرانیل اس کے چہرے کے نجانے کتنے بوسے لے چکا تھا اور ارواح اُنہیں دیکھ رہی تھی۔

"یہیں سلا دیں اسے۔۔۔" وہ اُس کو اپنی گود میں لیتے بولی تو وہ مسکرایا تھا اور ان کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا اور اُنہیں حصار میں لیا تھا ارواح مسکرائی اگر اس وقت علیزے ان کے پاس نہیں ہوتی تو شاید زرانیل اس پل اُسے خود میں قید کر چکا تھا۔

"کیا سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے؟!" وہ ارواح کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ چکا تھا

۔

"کچھ نہیں بس یہ سوچ رہی ہوں آپ کا رومانس کافی لمیٹڈ ہو گیا ہے اب علیزے کے آنے سے۔۔۔" وہ بولتے لبوں کو دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

"ہاہاہا تمہیں لگتا ہے ایسا؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا تھا ارواح نے سر ہلایا جب کہ زرانیل اس کے چہرے پر جھکتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید

کر گیا تھا ارواح کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں یعنی وہ خود ہی اس کے جذبات بھڑکا گئی تھی وہ تو کافی شرافت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

لیکن اب وہ اس کے لبوں کو چومتے مدہوش ہو گیا تھا اور ارواح نے بمشکل علیزے کو اپنی گود میں سیدھا کیا تھا زرانیل کی گرفت اس کے لبوں پر کافی سخت تھی کچھ ہی لمحوں میں وہ اسے نڈھال کر چکا تھا وہ پیچھے ہوا تو ارواح نے بے رخی نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

"جانم یہ صرف لپس پر کس تھی اگر میں تمہیں خود میں قید کروں ناں تو تم مجھے برداشت نہیں کر سکو گی لہذا کچھ انرجی بناؤ مُجھے برداشت کرنے کی۔۔۔" وہ مسکراتے اس کے رخساروں کو سہلاتے بولا۔

"افففف آپ سے بات کرنے سے بہتر ہے بندہ خاموش رہے کتنی شدت تھی آپ کے عمل میں میرے لپس جل رہے ہیں۔۔۔"وہ روہانسی سی بولی تھی۔

علیزے یک ٹک اپنے مما بابا کو دیکھ رہی تھی۔

"علیزے بے بی آپ کیوں دیکھ رہی ہیں؟! آپ کے ڈیڈ بہت بے شرم ہیں۔۔۔"وہ علیزے کے اوپر جھکی بولی تو وہ کھل کھلائی تھی۔

"بابا کی جان۔۔۔"زرانیل تو اسے ہنستے دیکھ کر صدقے واری جا رہا تھا وہ ہمیشہ اپنے بابا کی باتوں پر آیسے ہی مسکراتی تھی۔

"یہ جان بُوجھ کر مُجھے تنگ کرتی ہے۔۔" ارواح علیزے کو گھور رہی تھی کو ہمک ہمک کر اپنے بابا کے پاس جانے کی کوشش کر رہی تھی تقریباً چار مہینوں کی ہونے والی تھی کافی ایکٹو تھی۔

مدر فیڈ کی وجہ سے وہ کافی صحت مند تھی۔

"جاؤ بھئی جاؤ تمہیں اپنے بابا کی گود میں ہی سکون ملے گا علیزے۔۔۔" ارواح روہانسی سی بولی تو زرانیل نے مسکراتے اپنی بیٹی کو اٹھا لیا تھا جو اُنہیں تنگ کرتے کرتے سو گئی تھی زرانیل نے اُسے بے بی کاٹ میں لٹایا تھا اور ارواح اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا کہ علیزے ہمارے پاس سوئے گی اور آپ اسے کاٹ میں لٹا کر آئے ہیں کیوں۔۔۔" وہ اپنے بالوں کا جوڑہ بناتے بولی تھی۔

"بیٹی کی مما کے ساتھ رومانس کا دل کر رہا ہے اس لئے جو لگتا ہے میرے رومانس کو کافی مس کر رہی تھی ایسا ہی ہے ناں۔۔۔" وہ اُسے لٹائے خود اس پر جھکا تھا آنکھوں میں پھیلی سرخی اس کی طلب کا پتہ دے رہی تھی وہ اس پل ارواح کی قربت کا خواہشمند تھا شائد لیکن ارواح ایک پل کے لئے کپکپا رہی تھی۔

"نہیں نہیں زرانیل میری طعیبت۔۔۔" اسے روکنے کی ایک کوشش کی تھی لیکن جانتی تھی وہ خوُد ہی اس کے جذبات میں آگ لگا چکی تھی۔

"میری جان طعیبت اب بالکل ٹھیک ہے تمہاری۔۔" وہ سرگوشی کرتے اس کی دھڑکنوں پر جھکا ارواح زور سے آنکھیں بند کر چکی تھی۔

"افف سو جاؤ۔۔۔"اس کے کپکپاتے سراپے سے نظریں چرائے وہ مشکل سے بولا تھا ورنہ دل کر رہا تھا اسے خود میں قید کرنے کا اس کے وجودِ کے نشب و فراز کو چومنے کا۔

"آپ کو برا لگا۔۔۔"ڈرتے ڈرتے پوچھا وہ مسکراتے نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔

"نہیں بس تم سو جاؤ۔۔۔"وہ اُسے بانہوں میں بھرے سکون سے آنکھیں موند گیا تھا۔

••••

ارشک نے بہت مشکل سے ضرشک کو چینج کرتے سلایا تھا وہ بہت تنگ کرتا تھا آج کل ارشک کو جب سے چلنا شروع کیا تھا کبھی جہاں تو کبھی وہاں وہ

اس کے پیچھے ہی بھاگتے رہتی تھی ہر وقت جو ہر وقت اُس کو اپنے پیچھے لگائے رکھتا تھا۔

ابھی بھی وہ بہت مشکل سے اُسے سلا کر خود چینج کرتے اس وقت اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی آج بابا کو فنکشن میں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس وقت اپنے بالوں کو انگلی میں رول کرتے نجانے کن سوچ میں گم تھی جب ضرغام خان اندر آیا تھا اور ارشک کو جاگتے دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا اُسے لگا تھا کہ وہ سو گئی ہو گی لیکن وہ جاگ رہی تھی۔

اس وقت بلیک کلر کے ٹروارز اوور بلیک ہی شرٹ میں ملبوس تھی وہ ایسے ہی نائٹ ڈریس یوز کرتی تھی اتنے لوز کے ان میں دو ارشک بھی آسانی سے سما

جاتی تھیں وہ ضرشک کے بعد ویسی ہی تھی اُس کے سراپے میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی اور ضرغام اسے دیکھتے ہی خوُد پر اختیار کھو دیتا تھا۔۔۔

۔

وہ اب پہلے سے کافی بدل گئی تھی لیکن ایک خلش سی ابھی تک درمیان میں حائل تھی جسے ضرغام خان دور نہیں کر پایا تھا چاہا کر بھی وہ اب ضرغام کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی تھی کوشش کرتی تھی کہ ضرغام کے سارے کام وہ خود کرے لیکن پھر بھی ایک کمی سی ضرغام کو نظر آتی تھی اپنے اور ارشک کے رشتے میں وہ آگے بڑھتے ایک نظر ارشک کو دیکھتے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا واپس آیا تو وہ بلیک کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا۔

ارشک اپنے دھیان میں تھی اس کا آنا نوٹ نہیں کر سکی تھی شاید تبھی جب وہ اس کے پیچھے کھڑا تو وہ کوئی رسپانس نہیں دے سکی تھی۔

"ارشک۔۔۔"ضرغام نے اُس کی پشت اپنے سینے سے لگائی تھی وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی لیکن تب تک ضرغام خان اُسے اپنے مضبوط حصارِ میں قید کر چکا تھا ضرغام کے وجود سے اٹھتی سٹرونگ کولون کی مہک اس کی نتھوں سے ٹکرائی تھی۔

"آپ چھوڑیں۔۔۔"وہ شاید اچانک سے ضرغام کے ہگ کرنے کی وجہ سے گھبرا گئی تھی۔

ضرغام خان نے نرمی سے اُس کا رخ بدلتے اسے اپنے سامنے کیا تھا ایک پل کے لیے ضرغام کی آنکھیں ارشک کی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔

"کیا ہوا ٹھیک ہو؟" وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا ارشک نے بس سر ہلایا تھا زیادہ وہ کی کہہ سکی تھی۔

"جی وہ بس میں۔۔۔" وہ گھبراتے اسے دیکھنے لگی جس کی بھاری انگلیاں نرمی سے ارشک کی پشت سہلا رہی تھیں اس کی بھاری انگلیوں کے لمس پر وہ خود میں سمٹ رہی تھی ضرغام کی آنکھوں میں طلب کی سرخی تھی اس پل شائد وہ ارشک کے وجود سے سکون حاصل کرنا چاہا تھا۔

وہ کچھ پل سوچتی رہی پھر گہرائی سانس بھرتے اس نے ضرغام خان کی گردن میں بانہیں ڈالی تھی وہ اس کے سینے سے اس انداز میں لپٹی تھی کہ اس کی ناز کی ضرغام خان کی دھڑکنوں کو بے قرار کر گئی تھی بیوی تھی جانتی تھی شوہر کو کیسے بے قرار کرنا ہے۔۔۔ ضرغام خان نے ارشک کے چہرے پر جھکتے آپنے لب رکھے تھے۔

وہ ارشک کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا ارشک کے لیے ضرغام کے پر حدت لمس کو سہن کرنا تھوڑا سا مشکل ہو رہا تھا۔

"ض۔۔۔۔۔۔ر۔۔۔۔۔۔غ۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔م۔۔۔" توڑ مڑوڑ کر وہ ضرغام کا نام بول سکی تھی اور ضرغام خان اس کے لبوں سے اپنا نام سنتے مزید بے قرار ہوتے اس کے لبوں سے شدت سے لپٹا تھا کہ ارشک کے لئے اس کی شدت سہنا اب واقعی آسان نہیں رہا تھا۔

وہ اُسے اپنی بانہوں میں اٹھاتے بیڈ پر آیا اُسے لٹاتے وہ خود اس کے نچلے لب کا لمس شدت سے محسوس کرنے لگا تھا ارشک کی حالتِ غیر ہائی تھی ماتھے پر بھی ضرغام کی شدت سہتے پسینہ آیا تھا وہ بمشکل خود کو مزاحمت کرنے سے

بازر کھے ہوئے تھے جانتی تھی کہ وہ مزاحمت کرے گی تو ضرغام خان اُس کے قریب نہیں آئے گا۔

وہ اب زبردستی نہیں کرتا تھا وہ ارشک کو اس کی مرضی کے بغیر چھوتا بھی نہیں تھا ماضی میں کی گئی غلطیاں اس کو اب مزید غلط نہیں کرنے دے سکتی تھیں۔

حالانکہ وہ غلط نہیں تھا ارشک اس کی بیوی تھی وہ اس کے جسم و جان پر حق رکھتا تھا ارشک کے بہت سے فرائض تھے اس کی بیوی ہونے کے ناطے لیکن وہ ارشک کو فورس نہیں کرتا تھا۔

پہلے ہی وہ بہت کچھ غلط کر چکا تھا مزید کسی غلطی کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا ارشک کی ٹانگوں کو وہ اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے اُس کے لبوں کو چھوڑ کر

گردن پر جھکا تھا اور پھِر گردن سے نیچے گہرائیوں پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے وہ ارشک کی دھڑکنوں کو آپنے لبوں سے سہلانے لگا تھا۔

ارشک نے بیڈ شیٹ جکڑ لی تھی مٹھیوں میں وہ ضرغام خان کے لمس کو برداشت کر رہی تھی یہ ہی بہت بڑی بات تھی۔

"ارشک ریلکس۔۔۔"ضرغام خان نے سائیڈ سے ٹیشو اُٹھاتے ارشک کے چہرے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا وہ اس پل کافی ڈسٹرب ہو چکی تھی شاید ضرغام کی شدتیں سہلاتے وہ اس پل اس کی بڑھتی شدتوں پر نروس ہو رہی تھی۔

"آپ بہت شدت۔۔۔"وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی شدید جھجھک آڑے آئی تھی اور ضرغام خان مسکرایا تھا ارشک ضرغام کی مسکراہٹ دیکھنے لگی

بہت کم موقعے ایسے آئے تھے جب اس نے ضرغام کو مسکراتے دیکھا تھا وہ بہت کم مسکراتا تھا۔

"آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔۔۔" وہ جزبات میں بہتے بولی تھی ضرغام کی مسکراہٹ مذید گہری ہوئی تھی آج تک بہت سے لوگوں نے کہا تھا اُسے کی وہ مسکراتے ہوئے پیارا لگتا ہے لیکن پہلی بار کسی تعریف اسے اتنی پسند آئی تھی۔

"اوَر مجھے تمہارا ڈمپل بہت پسند ہے ارشک دل کرتا ہر وقت اُسے آپنے لبوں سے محسوس کرتا رہا ہوں تم میرے سامنے کبھی نہیں مسکرائی جس طرح تم میری زندگی میں آئی شاید ہمارا نارملی بیہو کرنا بہت مشکل تھا میں نے بہت کم تمہیں مسکراتے دیکھا ہے۔۔۔" وہ ارشک کے رخساروں کو سہلاتے بولا تو وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔

مقصد اسے ڈمپل دکھانا تھا اور وہ مزید بے قرار ہوتے ارشک کے ڈمپل پر اپنے لب رکھ گیا تھا ارشک کی مسکراہٹ تھمی تھی ضرغام کے لبوں کا سلگتا لمس اپنے رخساروں پر محسوس کرتے۔

ضرغام خان کے ہاتھ ارشک کو اپنی دھڑکنوں پر محسوس ہو رہے تھے اس نے ایک بات نوٹ کی تھی ضرغام کے لبوں کا اور ہاتھوں کا سب سے زیادہ نشانہ ارشک کی دھڑکنیں ہوتی تھیں اسے ارشک کی دھڑکنیں بہت پسند تھیں شائد وہ مدہوشی سے ارشک کی ٹی شرٹ نیچے سرکاتے اس کی دھڑکنوں کے بیچ و بیچ لب رکھے تھے۔

"ائی لو یو۔۔۔" ارشک کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے وہ اظہار کر رہا تھا اس کی خواہش تھی وہ ارشک کو دلہن کے روپ میں دیکھے جن حالات میں نکاح ہوا

تھاوہ سمپل سے جوڑے میں ملبوس تھی اور اس کے بعد تو حالات ہی بہت برے ہو گئے تھے۔

"تھینکس۔۔۔"ضرغام کے لبوں نے بے ساختہ خواہش کی تھی ان نازک پنکھڑیوں سے آئی لو یو ٹو سننے کی لیکن محبت کے معاملے میں ہم کہاں کسی کو فورس کر سکتے تھے یہ تو دلوں کے معاملے ہوتے ہیں۔

وہ ارشک کے تھینکس پر ہی خوش ہو گیا تھا۔اب ہر خواہش انسان کی پوری ہو یہ کہاں ممکن تھا۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

بہت نکلے میرے ارماں پھر بھی کم نکلے۔

وہ کچھ پل ارشک کو دیکھتا رہا وہ اس کی پیش قدمی کی منتظر تھی لیکن ضرغام کے دل کو نجانے کیا ہوا وہ ارشک پر سے ہٹتے سائیڈ پر لیٹ گیا تھا وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی ہاں وہ ساتھ تھے اُنہیں ہمیشہ ساتھ رہنا تھا لیکن ایک نارمل سی سچویشن شاید ان کے درمیان کبھی بن پاتی ایک آنسو ارشک کی آنکھ سے ٹوٹ ہر عارض پر بہا تھا۔

شائد زندگی میں ہم کبھی اتنے بے بس ہوتے ہیں کہ بہت کچھ کرنے کی کوشش کرتے بھی ہم کچھ نہیں کر پاتے ہیں۔

••••

نیو شا روم میں آئی تو ہارشم کو بیڈ پر لیٹے اپنے انتظار میں پایا وہ مسکرائی تھی جب سے وہ لوگ لندن آئے تھے ساری روٹین ہی ڈفرنٹ ہو چکی تھی ہارشم

کے موم ڈیڈ کا رویہ اس کے ساتھ بہت بدل چکا تھا ہارشم کی موم کا وہ بہت خیال رکھتی تھی ہارشم نے آفس سنبھال لیا تھا گرینی کل صبح واپس جانے والی تھی سب کچھ سٹ ہو گیا تھا نیوشا بہت خوش تھی۔

ہارشم اس کا بہت خیال رکھتا تھا اُس نے تو نیوشا کو پورا لندن گھمایا تھا ہر رات اسے باہر لے کر جاتا تھا موم ڈیڈ کو کوئی اعتراض نہیں تھا بلکہ وہ تو اتنے شرمندہ تھے نیوشا کے سامنے اپنے بیہویر پر جو اُنہوں نے اُس کے ساتھ رکھا اور پھر ہارشم کے ڈیڈ نے شادی والے دن جو کیا اس پر وہ بہت شرمندہ تھے اور اُنہوں نے نیوشا سے معافی بھی مانگی تھی۔

"آپ آج بیڈ پر کیسے ؟!" وہ حیرتِ سے پوچھنے لگی اس ٹائم ہارشم آفس کا کام کرتا تھا تبھی نیوشا بھی سکون سے موم کے پاس رک جاتی تھی اور لیٹ واپس آتی تھی۔

"بہت ڈھیل دے دی میں نے وایفی۔۔۔"اس کے قریب آنے پر وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر خود پر گرا چکا تھا نیوشا سیدھی اس پر گری تھی اور وہ اُسے خود میں بھینچ گیا تھا وہ ایک پل کے لیے بوکھلا گئی تھی۔

"نہیں وہ میں۔۔۔"وہ ہارشم کے لو دیتے جذبات سے نظریں چُرا گئی تھی اس کی بے باکی شروع ہو چکی تھی وہ نیوشا کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں سے لو بائٹ بنا رہا تھا.

"ہارشم نہیں۔۔۔"اس کے لبوں کو گردن سے نیچے جاتے محسوس کرتے وہ بمشکل بول سکی تھی۔

"نہیں جانم آج گزرا مشکل ہے آج تو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جسٹ فیل میں۔۔۔"اس کی تھائیز پر اپنی انگلیاں پھیرتے اس کے دودھیا بدن کی نرمیوں کو محسوس کرنا چاہا تھا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟!"وہ ہارشم کی جسارتوں پر رو دینے کو تھی اس کے لئے برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا ہارشم کے لب بے لگام ہوتے اس کی دھڑکنوں کو چھونے لگے تھے وہ نیوشا کی ٹی شرٹ نیچے کرتے اس کی گہرایوں کو اپنے لبوں سے چومنے لگا وہ سرخ ہوتے اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپا گئی تھی ہارشم نے قہقہہ لگایا تھا۔

"بہت معصوم ہوں وایفی۔۔."نیوشا کی معصومیت پر وہ مسکرایا تھا ہارشم کے لب اس کی دودھیا گردن پر اپنی سوغاتیں چھوڑ رہے تھے نیوشا نے ہارشم

کے بازوؤں کو آپنے ہاتھوں میں تھاما اور ہارشم ایک ہی جھٹکے میں اس کو ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا۔

وہ اس پل سرخ ہوئی تھی ہارشم کی جسارتوں پر جو اسے شدت سے داخل ہوتا محسوس ہوا تھا ہارشم اس کے لبوں پر لب رکھ گیا تھا عمل میں شدت تھی نیوشا زور سے آنکھیں میچ چکی تھی ہارشم کی شدتیں سہنا ہر بار کی طرح اس بار بھی نیوشا کے لئے بہت مشکل تھا۔

ہارشم کے عمل میں شدت آرہی تھی وہ مذید مدہوش ہوتے اس کی دھڑکنوں پر اپنی بھاری انگلیاں سہلا رہا تھا نیوشا کی بند آنکھوں پر لب رکھتے وہ تقریباً دو تین گھنٹوں تک اسے اپنی شدتوں سے نڈھال کرتے پیچھے ہوا تھا

۔

نیوشا کا آہنگ آہنگ دکنے لگا تھا وہ آیسے ہی اسے اپنی شدتوں سے نڈھال کرتا تھا رحم تو کھاتا ہی نہیں تھا وہ اس سے ناراض ہوتے اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپا چکی تھی جب کہ ہارشم کی گردن وہ اپنے ناخنوں سے اچھی خاصی زخمی کر چکی تھی۔

"جانم آنکھیں کھولو۔۔۔" وہ وران کر رہا تھا نیوشا نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی تھیں وہ مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا وہ منہ پھلا گئی تھی۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔۔" وہ روٹھ گئی تھی ہارشم سے ہارشم اس کی ناراضگی پر مسکرایا اور اسے کروٹ بدلتے بیڈ پر شفٹ کرتے وہ ایک بار پھر سے نیوشا پر حاوی ہوا تھا وہ آنکھیں پھاڑے اسے ریکھ رہی تھی وہ اب کیا کرنے والا تھا کیا پھر سے یہ سب نیوشا نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا۔

"برا ہوا میں۔۔۔" اس کے وجود کی نرمیوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے وہ استفسار رہا تھا نیوشا نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا تھا۔

"نہیں وہ میں۔۔۔" وہ گھبرا گئی تھی ہارشم کا یہ انداز اُسے پریشان کرنے کو کافی تھا۔

"رئیلی وائفی میں برا یوں۔۔" اس کی گہرائیوں پر ایک بے باک جان لیوا شرارت کی تو نیوشا کے نظریں اٹھانا محال ہوا تھا۔

"نہیں ہارشم وہ تو بس۔۔۔" وہ اپنی بات کی وضاحت نہیں کر پا رہی تھی ہارشم اسے دیکھے جا رہا تھا جو اس کی باتوں سے روہانسی ہوئی تھی۔

"میں ناراض ہوں۔۔۔" وہ اچانک سے بولا تو نیوشا نے لبوں کو دانتوں سے کاٹا تھا۔

"نہیں پلیز میرے سے خفا مت ہوں آپ!!" وہ اپنے حلیے کی پرواہ کیے بغیر ہارشم کے سینے سے آلگی تھی اور اس کی ناز کی ہارشم کی دھڑکنیں پل بھر میں تیز کر چکی تھی۔

"تم چاہتی ہو میں تم سے ناراض نہیں ہوں؟" ہارشم نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو نیوشا نے سر ہلایا تھا وہ بھلا کہاں ہارشم کی ناراضگی افورڈ کر سکی تھی یہ بہت مشکل تھا نیوشا کے لیے۔

"او کے نہیں ہوتا ناراض کس می۔۔۔" وہ آرام سے نیوشا کے سر پر بم پھوڑ چکا تھا اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں وہ خود سے ہارشم کو مر کر بھی کس نہیں کر سکتی تھی یہ بہت مشکل تھا نیوشا کے لیے لیکن ہارشم کا انداز وہ خاصا سنجیدہ نظر آرہا تھا۔

"نہیں آپ یہ نہیں۔۔۔" وہ ہبکا گئی تو ہارشم نے ناراضگی کے طور پر اسے چھوڑتے اس کی طرف سے کروٹ بدلی تھی نیوشا لب چبانے لگی تھی اس کی چوڑی پیٹھ واضح ہو رہی تھی نیوشا ایک طرف اپنے حلیے اور اُوپر سے ہارشم کی ناراضگی پر رونے والی ہوئی تھی۔

"بے بی میں کیا سمجھوں تمہارے نزدیک میری ناراضگی ہوئی امپورٹنٹس نہیں رکھتی ہے جو تم مجھے ایک کس تک نہیں کر سکتی۔۔۔" وہ اچانک سے رخ بدلتے نیوشا کی آنکھوں میں دیکھنے لگا وہ کمفٹر کندھوں تک اوڑھے ہوئے تھی۔

"نہیں پلیز۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں اسے روتے دیکھ کر ہارشم گھبرا گیا تھا۔

"نیوشا بے بی کم ڈوان ریلیکس میں صرف مذاق کر رہا تھا ائی ناؤ تم کبھی مُجھے کس نہیں کر سکتی ہو اوئر لپس پر تو کبھی بھی نہیں۔۔۔" وہ نیوشا کو روتے دیکھ کر بات کو مزاق کا رنگ دے چکا تھا۔

"سچ میں برے ہیں آپ۔۔۔" وہ ہارشم کی باتوں پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی دھیان اس کا ہارشم کی طرف تھا جس کی وجہ سے کمفٹر پر اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔

وہ نیچے سر کا تو ہارشم کی نظریں اس کے دلکش خدوخال تھے جن کو وہ لو دیتی نظروں سے نہار رہا تھا وہ مسکراتے نیوشا کے سینے پر جھکتے اس کی بیوٹی بون پر لب رکھ گیا تھا نیوشا کے پورے وجود میں کرنٹ سا ڈورا تھا ہارشم کی بے باکی پر وہ بوکھلا کر کمفٹر اوپر کھینچتی کہ اس سے پہلے ہی ہارشم نے ایک بار پھر سے

اپنی شدتیں بڑھاتے اسے خود میں قید کرتے شدت سے اسے اپنے وجودِ کا حصّہ بنایا تھا۔

نیوشا اس کی شدتوں پر اکثر رونے لگ جاتی تھی لیکن اب تک وہ کچھ حد تک عادی ہو چکی تھی ہارشم کی قربت کی لیکن ہارشم کی شدتوں پر وہ گھبرا جاتی تھی ابھی بھی وہ پوری شدت سے نیوشا کو اپنے بدن کا حصہ بنائے ہوئے تھا۔

•••••

"آپ ٹھیک ہیں؟!" ابرشم مسکراتے تعزیز کو دیکھ رہی تھی جو اس کے سرہانے بیٹھا تھا پاس ہی صوفے پر گرینی بیٹھی ہوئی تھیں جن کی گود میں ان کا بیٹا تھا وہ لوگ اس وقت ہاسپٹل میں تھے رات کو وہ ابرشم کو ہاسپٹل لے کر

آئے تھے اس کی طعیبت خراب ہو گئی تھی اور اب اُنہیں اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا تھا جو کہ اپنے موم ڈیڈ کی کاپی تھا۔

گرینی کب سے اسے گود میں اٹھائے بیٹھی تھیں اور ابر شم مسکراتے اُنہیں دیکھ رہی تھی ابر شم کو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا گرینی نے تعزیز کو کافی بار کہا کہ وہ حویلی میں سب کو انفارم کر دے لیکن رات تھی اس نے سوچا صبح وہ سب کو کال کر لے گا۔

"ہمم ٹھیک ہوں گرینی مُجھے دیں اسے۔۔۔" وہ اپنے بیٹے کو گود میں لینے کے لیے بہت ایکسٹڈ تھی گرینی نے مسکراتے اسے اپنی گود سے ابر شم کی گود میں دیا تھا ابر شم نے مسکراتے اپنے بی کا ماتھا چوما تھا عین اُسی وقت اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں گہری کالی آنکھیں وہ آنکھوں کا رنگ اپنے باپ سے

چرا کر آیا تھا ابر شم مسکراتے اس کے ننھے سے وجود کو خود میں بھینچتے اس کے سر پر بوسہ دے چکی تھی۔

"تم لوگ باتیں کرو میں نماز پڑھ کر کے آتی یوں۔۔۔" گرینی اُنہیں دیکھتے روم سے نکل گئی تھی۔

" تھینکس ہمیں مکمل کرنے کے لیے۔۔" وہ ابر شم کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے اس کے ماتھے پر لب رکھ چکا تھا وہ آسودگی سے مسکرائی تھی۔

"یہ بہت پیارا ہے تعزیز۔۔۔" وہ بار بار اپنے بیٹے کے روئی جیسے نرم و ملائم رخساروں کو اپنی انگلیوں سے سہلا رہی تھی۔

"ہاں یہ بہت پیارا ہے بٹ سے کم۔۔۔" تعزیز کے لب ابر شم کے رخساروں پر آ رکے تھے۔

"ہم ہاسپٹل میں ہیں؛!" ابر شم نے تعزیز کو جتانا ضروری سمجھا تھا وہ مسکراتے کندھے اچکا گیا تھا۔

"سو واٹ۔۔۔" نظروں کا فوکس ابر شم کے گلابی ہونٹ تھے جو اسے بے قرار کیے ہُوئے تھے کہ من مچل رہا تھا ان کی نازکی محسوس کرنے کے لیے

۔۔

"تو جناب اپنی نظریں کنٹرول میں رکھیں۔۔۔۔" ابر شم اس کی بیرڈ سہلاتے ہوئے وہ اس کے وجودِ کو گہری بے باک نظروں سے نہار رہا تھا۔

" نظریں اپنی پرسنل پراپرٹی پر ہیں" وہ بھی تعزیز تھا حساب کتاب کرنے میں ماہر تھا ابر شم کے لبوں پر جھکتے وہ نرمی سے اس کے ہونٹوں کا شدت

بھر ابوسہ لے چکا تھا ابر شم کیکپاسی گئی تھی صرف کچھ سیکنڈز کے لمس سے اس کی دھڑکنیں بے اہنگم کر دی تھیں۔

"بہت بد تمیز ہو تم تعزیز۔۔۔" ابر شم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے منہ بناتے کہا تو وہ جھکتے اپنی تعریف وصول کر گیا تھا۔

"شکریہ۔۔۔" ابر شم دانت پیس گئی تھی اپنی باتوں میں مصروف وہ اپنے بیٹے کو بھول گئے تھے جو ایسے اگنور ہونے پر گلہ پھاڑ کر رونے لگ گیا تھا۔

"کیا ہوا میلی بے بی کو؟!" ابر شم گھبراتے اس کو اپنی گود میں سیدھا کرتے بولی۔۔

"جناب جیلس ہو رہے۔۔۔" تعزیز جلتے بھنتے انداز میں بولا شاید وہ ابر شم اور خود کو ایسے ڈسٹرب کیے جانے پر اپنے بیٹے کو گھورنے لگا تھا۔

"جی نہیں میرا بیٹا بہت معصوم ہے آپ اس پر ایسے الزام مت لگائیں یہ ڈیپارٹمنٹ تمہارا ہے جیلس صرف تم ہی ہو سکتے ہو میرا بچہ تو بہت معصوم ہے۔۔۔" وہ تعزیز کی باتوں پر بدک کر بولی تو تعزیز تو ابر شم کے بدلتے رنگوں پر حیران تھا یعنی یہ موصوف آتے ہی تعزیز کی پرسنل پراپرٹی اس کی میم پر بری طرح سے قبضہ جمانے والا تھا۔

"یہ تو آگے چل کر پتہ چلے گا کتنے معصوم ہیں یہ موصوف مُجھے تو لگتا ہے ہماری لوسٹوری میں ولن ہمارا بیٹا ہو گا کیسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے یہ ہمیں جیسے ہم اس کی برائیاں کر رہے تھے۔۔۔" تعزیز کی باتوں پر ابر شم کے لیے اپنی ہنسی روکنا بہت مشکل ہو رہا تھا اور اپنے بچے پر لگے الزامات پر وہ تڑپ گئی تھی بے بی کو دنیا میں آئے ابھی بارہ گھنٹے نہیں ہوئے تھے اور تعزیز اس پر اتنے الزامات لگا چکا تھا۔

"ہائے میرا سا بچہ۔۔۔" ابر شم اس کے ماتھے کو چومتے بولی تو تعزیز کی جیلسی کی انتہا ہوئی وہ اپنے بیٹے کو ابر شم کی گود سے لیتے روم میں رکھے صوفے پر بیٹھا تھا ابر شم اپنے خالی خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جن میں کچھ لمحے پہلے بے بی تھا۔

"تعزیز بے بی مُجھے واپس کرو۔۔۔" وہ مچلی تھی۔

"نہیں آپ اسے مُجھ سے زیادہ امپورٹنس دے رہی ہیں مجھے کوئی سخت ایکشن لینے پر مجبور نہیں کریں آپ یہ میرے پاس رہے گا آپ تو اس میں بیزی ہوتے مُجھے بھول جائیں گئ یہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔" وہ کافی سنجیدگی سے بول رہا تھا اور ابر شم اسے سنے جا رہا رہی تھی یعنی وہ اپنے بیٹے سے جیلس ہو رہا تھا ابر شم کے لیے یقین کرنا مشکل تھا ہاں لیکن یہ سچ تھا وہ سچ میں جیلس ہو رہا تھا۔

"یہ زیادتی ہے اب میں اپنے بیٹے کو پیار بھی نہیں کر سکتی ہوں تعزیز تم کیوں اس بات کو وجہ بنا کر مجھ سے لڑائی کرنا چاہا رہے ہو۔۔۔" ابر شم روہانسی ہوئی تھی کتنے اچھے لگتے تھے اسے بچے تعزیز یہ باتیں بہت اچھے سے جانتا تھا لیکن پھر بھی وہ آیسے کر رہا تھا اس کے ساتھ۔

"میں لڑائی ہر گز نہیں کر رہا ہے اور یہ سو گیا ہے جب جاگ جائے گا تو آپ لیجیے گا آپنی گود میں ابھی آپ مجھے دیکھیں۔۔۔" وہ بے بی کو بے بی کاٹ میں لٹاتے اٹھ کر ابر شم کے قریب آیا تھا جو تعزیز سے خفا ہو چکی تھی بری طرح سے۔

"تمہیں کیا دیکھنا ہے میرے سامنے ہو۔۔" وہ اُسے گھورتے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی تعزیز نے اس کی بند آنکھوں پر لب رکھے وہ کپکپا سی گئ تھی۔۔

"یار کنٹرول کرو اپنے لبوں کو!" ابر شم اس کو خود سے دور کرنے لگی حالانکہ جانتی تھی کہ یہ بات تعزیز کو ہر گز پسند نہیں ہے۔

"کیوں کسی غیر کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔" تڑخ کر جواب دیتے وہ ابر شم کے لبوں پر جھکا تھا وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی اور تعزیز پوری شدت سے ابر شم کی سانسوں پر اپنا تسلسل جماتے اسے پل بھر میں ہی آپنی شدت سے نڈھال کر چکا تھا۔

اس کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ نرمی سے پیچھے ہو گیا تھا کیونکہ وہ ابھی تک ٹھیک نہیں تھی زخم گہرا تھا اوپر سے وہ اتنی تکلیف سہتے بے بی کو دنیا میں لے کر آئی تھی۔

"ریلکس۔۔۔"تعزیز کی انگلیاں ہولے ہولے اس کے بالوں کو سہلا رہی تھیں وہ مشکل سے ہانپتے سانس لے رہی تھی چند منٹوں میں ہی تعزیز اس کی سانسوں کو بے حال کر چکا تھا۔

"بہت شدت دکھاتے ہو یار تم۔۔۔"وہ تعزیز کے سینے پر رکھے اس کے قریب ہوتے بولی تھی سٹیچز میں درد ہوا تھا لیکن وہ برداشت کر گئی تھی۔

"آپ کے معاملے میں ایسا ہی ہوں جانتی ہیں ناں کتنی محبت کرتا ہوں آپ سے۔۔۔"اس کی ٹھوڑی اپنی انگلیوں سے تھامے وہ اُس کے رخساروں کو ہولے ہولے سہلا رہا تھا ابر شم مسکرائی تھی۔

"میں جانتی ہُوں تعزیز خان کے لیے سب سے زیادہ امپورٹنٹ میں ہوں اوَر میں ہی رہوں گی۔۔۔"وہ اترا رہی تھی تعزیز نے اُسے محبت ہی اتنی دی تھی

۔

"آپ کی جگہ کبھی کوئی نہیں لے سکتا ہے جانتی ہیں آپ اس بات کو لیکن کبھی کبھی آپ مجھے خوُد سے دور کر کے بہت ذیادتی کرتی ہیں۔۔۔"افف تعزیز کے شکوے وہ مسکرائی تھی۔

"یہ ذیادتی مُجھے لگتا ہے میں بالکل ٹھیک کرتی ہوں تمہارے ساتھ تم اور تمہاری بے قراریاں کبھی دل بھرتا ہے تمہارا رومانس سے۔۔۔"اس کی بیرڈ سہلاتے وہ مسکراتے بولی تھی تعزیز نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ابھی بس آپ ٹھیک ہو جائیں پھر بتاؤں گا آپ کو میری پناہوں سے نکل نہیں سکیں گی آپ۔۔خود میں یوں قید کر لوں گا آپ کو۔۔"اس کی دھڑکنوں کو چومتے وہ بے لگام ہوا۔

"تعزیز پیچھے ہو جاؤ پلیز گرینی آنے والی ہیں وہ کیا سوچیں گی تم جہاں بھی شروع ہو گئے ہو۔۔۔"وہ روہانسی ہوتے دروازے کی طرف دیکھنے لگی تھی جب اس کا ایکسڈنٹ ہوا تھا تب بھی تعزیز ایسے ہی بے قرار ہوا تھا ہاسپٹل میں۔

"وہ آجائیں بہت لبرل خاتون ہیں۔۔"وہ کندھے اچکاتے اس کی بات ہوا میں اڑا گیا تھا اور ابر شم منہ کھولے اُسے دیکھ رہی تھی جس کے لبوں پر مچل رہی مسکراہٹ وہ دیکھ چکی تھی پھر وہ خود بھی مسکراہٹ آئی تھی گرینی واپس آئی تو انہوں نے ابر شم کے سر پر کچھ پڑھتے پھونک کر دم کیا تھا۔

تعزیز نے پھر سب کو انفارم کر دیا تھا اور پھر وہ لوگ جب تک آئے ابر شم کو ڈسچارج کروا کر تعزیز لوگ گھر لے کر چلے گئے تھے۔

.....

سب لوگ آئے تھے ابر شم اور تعزیز کے بے بی سے ملنے کے لیے ارشک ضرغام آرمینا عالمیار ارواح زرانیل بی بی جان اور شمس کے ساتھ شرمین بیگم بھی آئی تھیں جو بیٹی کی شادی کے بعد کچھ حد تک بدل گئی تھی آج سب لوگ رانا مینشن میں موجود تھے علیزے اور ضرشک کبھی کسی کی گود میں جا رہے تھے تو کبھی کسی کی گود میں ضرشک کو تو بس چاکلیٹ چاہیے تھی جو اس کے ماموں نے اُسے ڈھیر ساری لا کر دی تھیں تو وہ اس وقت تعزیز کی گود میں تھا۔۔

ابر شم کے بیٹے کا نام تعزء زنے خود ابریزر کھا تھا پہلے انہوں نے جو نام سوچا تھا.

نیوشا سے سب کی فون پر بات ہوتی تھی وہ بھی پر نگنٹ تھی جس کی وجہ سے وہ پاکستان کا چکر نہیں لگا سکتی تھی وہاں وہ خوش تھی تو جہاں سب مطمئن تھے۔

ڈنر سب لوگ کر چکے تھے اس وقت لاونج میں باتیں کر رہے تھے شمس خان اوٗر بی بی جان کو گرینی نے روم دکھایا تو وہ لوگ آرام کرنے چلے گئے تھے کیونکہ آج تعزیز نے سب کو کہہ دیا تھا کہ وہ لوگ رات ان کے ہاں ٹھہریں گے پہلے تو بی بی جان نہیں مانی لیکن پھر تعزیز کی خوشی کی خاطر وہ مان گئی تھی یوں وہ سب لوگ اس وقت ہال میں بیٹھے میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

"علیزے ادھر آؤ۔۔۔" ارواح اپنی بیٹی کی حرکتوں سے بہت تنگ تھی جو اس کے قابو میں نہیں آتی تھی زرانیل کی وہ پھر بھی بات سن لیتی تھی لیکن ارواح کو وہ جان بوجھ کر تنگ کرتی تھی اس وقت وہ ارشک کی گود میں بیٹھی اس کے بال کھینچ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ عادت بھی اسے ضرشک سے لگی تھی جو سب کے بال کھینچتا تھا اب ضرشک کی دیکھا دیکھی وہ بھی یہی کرتی تھی۔۔۔ ارواح کو اس کی یہ عادت بہت بری لگتی تھی۔

ارواح کو دیکھتے وہ برا سا منہ بناتی زرانیل کی گود میں چلی گئی تھی ارواح حیرت سے اس چھوٹی سی ٹیڈی کو دیکھ رہی تھی جو اُسے تنگ نہ کرے یہ ہو سکتا تھا بھلا۔

علیزے کی اس حرکت پر سب مسکرائے تھے آرمینا تو ارواح کو بہت تنگ کرتی تھی۔

"ہاہاہا ارواح ایسا لگتا ہے جیسے تم اس کی سوتیلی ماں ہو اور یوں تمہیں کرنا یہ فرض سمجھتی ہے۔۔" آرمینا ہنستے بولی تو ارواح شانے اچکا گئی تھی علیزے کا سلوک تو سچ میں ارواح کے ساتھ ایسا ہی تھا جیسے وہ اس کی سوتیلی ماں ہو۔

"ارے بیٹیاں ماں سے زیادہ باپ کے قریب ہوتی ہیں میری امی کے ساتھ میں بھی بچپن میں ایسے ہی کرتی تھی اُنہیں ہمیشہ بابا سے یہی شکایت رہتی تھی۔۔" ارشک مسکراتے ارواح کے کندھے تھپتھاتے بولی تھی۔

"میرا بچہ۔۔۔"زرانیل نے اُسے کندھے سے لگاتے اس کی پیٹھ سہلائی تو وہ کچھ ہی دیر میں سو گئی تھی پھر زرانیل اسے لیے روم میں چلا گیا تو ارواح بھی اس کے پیچھے ہی چلی گئی ویسے بھی باتیں کرتے کافی رات ہو چکی تھی۔

آرمینا اور عالمیار بھی چلے گئے تھے ارشک اور ضرغام کے ساتھ اب تعزیز اور ابرشم بچے تھے ابرشم کی طعیبت اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی۔

"سب کتنا بدل گیا یقین نہیں ہو رہا ہم سب ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اب ہم لوگ آیسے ہی ساتھ رہیں۔۔۔"ضرغام خان سب کو ایسے ایک دوسرے کے ساتھ خوش دیکھ کر مسکراتے بولا تھا۔۔

"آمین بس مشکلات زندگی کا حصّہ ہیں۔۔۔"ارشک آہستگی سے بولی تھی کچھ دیر وہ لوگ باتیں کرتے رہے پھر ابرشم اور تعزیز روم میں چلے گئے

ضرغام کو نیند نہیں آرہی تھی ضرشک تو آرمینا اور عالمیار کے پاس تھا اور ارشک اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"ارشک چلو باہر واک کر آتے ہیں۔۔۔" وہ ارشک کا ہاتھ تھامے اُسے باہر گارڈن کی طرف لے کر چلا گیا تھا وہ سر ہلاتے ضرغام کے ساتھ چل پڑی ایک نظر ضرغام کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھا اور پھر ضرغام خان کو لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی شائد زندگی اسی کا نام ہے وہ ضرغام کے بازوؤں میں بازو حائل کرتے اس کے ساتھ چلنے لگی ہاں بہت کچھ ٹھیک ہو چکا تھا ان کے درمیان۔

"کیا ہوا۔۔۔" ضرغام خان نے بازوؤں کا حصارِ بناتے اسے اپنے قریب کیا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔" وہ اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی ضرغام خان نے نرمی سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

.....

ختم شدہ الحمد اللہ ❤️